UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226294

UNIVERSAL
LIBRARY

مجموعہ کامل

ترجمۂ تاریخ واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مشتملبر چہار حصہ

حصۂ اوّل ترجمۂ مغازی الرسول

جسکا نام تاریخی مغازی الصادقہ ہے یعنی کیفیات غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حصۂ دوم وسوم فتوح الشام والمصر

جو باعث مزید خواستگاری مومنین وطلبگاری طالبین کئی مرتبہ علیحدہ بھی چھپکر شائع ہوا

حصۂ چہارم ترجمۂ فتوحات عجم

جسمین حالات محاربۂ ممالک عجم وعراق صحابۂ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بالتفصیل بیان ہین

اطلاع جلد اول ترجمۂ مغازی الصادقہ وجلد دوم وسوم ترجمۂ فتوح الشام والمصر وجلد چہارم فتوحات عجم اب ہر چہار جلد اس مجموعہ مین بصد حسن وخوبی شامل کی گئی ہین ۔۔

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا

اعلان - حق ترجمہ اس مجموعۂ کامل کا بحق نولکشور پریس محفوظ ہے

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے لیسکتی ہی جسکے معائنہ وملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرماسکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ہین اُن مین کتب تاریخ وفقہ عربی وفارسی اُردو درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
کتب تاریخ اسلامیہ عربی	
فتوح الشام - فتوحات اسلامی ملک شام مصنفہ شیخ عمر الواقدی رح۔	عہ/ر پ
کتب تاریخ اسلامیہ فارسی	
سفینۂ رحمانی - از حافظ عبدالرحمن صاحب۔	۴/
سیر الاقطاب - تذکرۂ اولیا از شاہ الہدیہ چشتی۔	۸/
گنجینۂ سروری - حالات اولیا مع مصرع تاریخ ولادت ووفات از مفتی غلام سرور لاہوری مرحوم - عمدہ کتاب ہی۔	۹/
وقائع شاہ معین الدین چشتی - قدس اللہ سرہ - مصنفہ منشی بابولال صاحب۔	۲/
خزینۃ الاصفیا - حالات انبیا واولیا۔	۶/
اسرار الاولیا - از مولوی نظیر اسحاق۔	۳/
روضۃ الصفا - کامل سات جلدین یکجائی از محمد خاوندشاہ۔	عہ/ پ
شواہد النبوۃ - از ملا عبدالرحمن جامی - احوال حضرت پیغمبر صلعم وآل واصحاب۔	۸/
معارج النبوۃ - احوال نبوت مستند معروف از ملا معین الدین کاشفی۔	۶/
مدارج النبوۃ - از مولانا عبدالحق محدث دہلوی نہایت نفیس کتاب دو جلدین۔	للعہ

نام کتاب	قیمت
جلد اول اور جلد دوم علحدہ علحدہ بھی فروخت ہوتی ہین۔	
مدارج النبوۃ - جلد اول	عہ/
ایضاً - جلد دوم	۶/
تحریر الشہادتین - شرح سر الشہادتین از مولانا سلامت اللہ۔	۳/۳
جامع طیبی - از شاہ طیب نعمت اللہی حالات ختم نبوت بشرح تمام۔	۹/۲
تذکرۂ علماے ہند - مصنفہ حضرت رحمان علی صاحب کنسٹنر کونسل ریوان۔	۱۲/ پ
روضۃ الشہدا - احوال شہداے کربلا از ملا حسین واعظ کاشفی۔	۱۲/۶
سفینۃ الاولیا - از شاہزادہ دارا شکوہ بہادر مرحوم۔	۷/
رشحات تذکرۂ اولیا - نہایت نفیس کتاب از مولانا حسین واعظ کاشفی۔	عہ/
روضۃ الاولیا - مولفہ میر غلام علی آزاد حسینی چشتی بلگرامی مرحوم متضمن حالات اولیاء اللہ واقع خلدآباد روضۂ شریف من مضافات بلدۂ اورنگ آباد۔ مطبوعہ غیر۔	۶/ پ

فہرست کتاب مغازی الصادقہ یعنی مغازی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

خلاصہ مطالب	صفحہ
ذکر غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔	۳
بتعداد ماہ وسنہ بسبیل اجمال۔	
بیان بدر القتال یعنی بدر کا۔	۹
ذکر خواب عاتکہ بنت عبد المطلب کا باب شکست	۱۷
لشکر قریش مین اور مجادلہ ابوجہل کا عباس	
ابن عبد المطلب سے۔	
ذکر قرعہ ڈالنے قریش کا در باب خروج بدر کے۔	۲۱
ذکر بچا لیجانے ابوسفیان کا اپنے کاروان کو۔	۲۹
ذکر آمد لشکر قریش اور مشورت رسول خدا صلعم کا	۳۳
ساتھ اصحاب باوفا کے اور بشارت فتح وغنیمت کا۔	
ذکر نزول لشکر اسلام قریب بچاہ بدر وآمد	۳۹
لشکر قریش۔	
ذکر ممانعت فرمانا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ	۴۹
وسلم کا انصار کو اور حکم فرمانا واسطے مقابلہ کے	
مہاجرین کو اور غالب آنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ	
وامیر حمزہ رضی اللہ عنہما کا۔	
ذکر امتناع قتل ابوالبختری اور قتل ہونا اُن کا	۵۹
حالت لاعلمی مین۔	
ذکر سرگرمی معرکہ قتال وظہور فتح وظفر ونزول	۶۰
لشکر ملائکہ کا۔	
نام اُن لوگون کے جو بمقدمۂ اسیرون کے	۹۷
آئے تھے۔	

خلاصہ مطالب	صفحہ
ذکر نازل ہونا سورۂ انفال کا۔	۹۸
ذکر اُن لوگون کا جو مشرکین مین سے قید ہوآئے تھے	۱۰۳
نام اُن مشرکین کے جو جنگ بدر مین اپنے ہمراہیون	۱۰۷
کی طعام داری کرتے تھے۔	
نام اُن مشرکین کے جو غزوۂ بدر مین قتل	۱۰۹
کیے گئے۔	
نام اُن صحابۂ کرام قریش وانصار کے جو حاضر	۱۱۲
بدر ہوے اور جو غیر حاضر تھے مگر رسول خدا	
نے اُنکا حصہ غنائم سے عطا کیا تھا۔	
ذکر مارے جانے عصما بنت مروان کا۔	۱۲۳
ذکر مارے جانے ابوعفک کا۔	۱۲۴
ذکر غزوۂ قینقاع کا۔	۱۲۶
ذکر غزوۂ قرارۃ الکدر۔	۱۳۰
ذکر قتل ابن الاشرف۔	۱۳۱
ذکر غزوۂ غطفان ذات امر جو بمقام ذات امر واقع	۱۴۰
ہوا۔	
ذکر غزوۂ بنی سلیم مقام بحران مین۔	۱۴۲
ذکر سریۃ القردہ یعنی لشکر کوچک کا۔	۱۴۳
بیان غزوۂ اُحد کا۔	۱۴۴
ذکر شہداء غزوۂ احد کا۔	۲۲۳
نام اُن مشرکین کے جو غزوۂ احد مین قتل	۲۲۷
کیے گئے۔	

خلاصہ مطالب	صفحہ
بیان اُن آیتون اور سورتون قرآن شریف کا جو اُحد مین نازل ہوئین۔	۲۳۷
ذکر سریہ لشکر ابی سلمہ بن عبد اللہ کا۔	۲۵۵
ذکر غزوۂ بیر معونہ کہ ماہ صفر مین چھتیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا۔	۲۶۰
اسماء شہداء بیر معونہ کے۔	۲۶۶
ذکر غزوۂ رجیع جو صفر مین چھتیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا۔	۲۶۷
ذکر غزوۂ بنی النضیر کہ ماہ ربیع الاول مین سینتیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا۔	۲۷۷
ذکر غزوۂ خندق کا۔	۲۸۴
ذکر غزوۂ بنی قریظہ کا۔	۲۹۲
ذکر غزوۂ بنی لحیان کا۔	۲۹۶
ذکر غزوۂ بیر معونہ کا۔	۲۹۹
ذکر غزوۂ بنی المصطلق کا۔	۳۰۱
ذکر غزوۂ الحدیبیہ کا۔	۳۰۴
ذکر غزوۂ عظیم خیبر کا۔	۳۱۱
ذکر عمرۂ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا	۳۲۱
قصہ موتہ زمین مین اہل غسان اور اہل روم کی	۳۲۲
حکایت مقاتلہ خلفاے بنی اُمیہ کے سائر خلفاے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔	۳۲۳
ذکر مکالمہ باہمی ابوسفیان و ہرقل سلطان روم کا ورباب نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے	۳۲۴
ذکر غزوۂ فتح مکہ معظمہ کا۔	۳۲۷
ذکر غزوۂ حنین کا۔	۳۳۸
ذکر غزوۂ طائف کا۔	۳۴۲
ذکر تبوک آخر غزوات کا۔	۳۴۵
ذکر حجۃ الوداع کا۔	۳۵۲
ذکر وفات شریف نبی کریم علیہ وعلی آلہ التسلیم	۳۵۴
آخری کتاب مغازی وخاتمۃ الطبع۔	۳۵۷

بہ عون خلاق کون ومکان وفضل خالق مین ورزمان جل شانہ

مغازی الاصابہ

ترجمہ اردو

مغازی الرسول

مطبع نامی گرامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین بہ طبع ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و سپاس خداوند جہان جوہر تیغ زبان و فسان دم سیف بیان، نعت و ثنائے سرور انبیاء سپہ غازیان راہ خدا و مفخر سربازان طریق رضاء مودت اہل بیت رسالت موجب فوز بمرتبہ شہادت، و محبت اصحاب ایجاد باعث حصول ثواب جہاد، سلام اللہ و رضوانہ علیہم اجمعین اما بعد پس بندۂ بیچدان بشارت **علی خان ابن** علی مردان خان ابن مروان علیخان اسکنہما اللہ بالجنان خدمات عالیات مین ناطقان زبان دان کے عرض کرتا ہی کہ کتاب مغازی سلطان حجازی صلی اللہ علیہ و آلہ مرویہ شیخ الاجل امام العدل محمد بن عمر الواقدی علیہ الرحمہ جو بہترین کتب تواریخ ہی چنانچہ بعض علماے عظام نے ترجمہ بلفظی اُسکا مثل ترجمہ تحت اللفظ کے لکھا ہی اور اُسی طرح اکثر مترجمات مین جو کتب عربیہ سے مثل معانی بغویہ کے زبان فارسی یا اردو مین منتقل کیئے گئے ولیکن فہم مطالب اُس سے متعسر بلکہ اصل متن سے بھی مشکل ہی لہذا راقم بے بضاعت نے بفرمایش سرآمد اقران و اماثل سرگروہ معاصر و معادل جناب منشی نولکشور صاحب کے ترجمہ اصل کتاب سے بطریق نقل بالمعنی حسب محاورۂ اہل زبان روزمرہ اعیان ذیشان کے ضبط تحریر کیا تا بے تکلف پڑھا جاوے اور طالب وقت سمجھ مین آوے اور اسکا نام سرورِ قلب عیبی سے **مغازی الصادقہ** الملقب ہوا جسکے اعداد حروف مکتوبی سے تاریخ تالیف ۱۲۵۹ ہجری ہویدا ہی اور واضح ہو کہ کتاب مغازی عمدۃ السیر ہی جسکی سیر ہم خرما و ہم ثواب ہی یعنی اہل ذوق کو مزہ شجاعت ملیگا اور اہل شوق کو لطف تواریخ کا حاصل ہوا میدہ سیرت اہل بصیرت سے یہ ہی کہ بچشم الطاف و عطا نظر فرما دین اور غلط اور خطا سے درگذر کرین اب شروع کرتا ہون ترجمہ اصل مین سے توفیق خداوند ذوالمنن سے کہ محمد بن عمر

مغازی الصادقہ
اضافت موصوف بصفت بقوں
صفت بقیان
نام عرف تاریخی
صدق من کرامہ
رقم ۱۲

واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ فلان وفلان رواۃ کثیرہ نے مجھ سے بتفصیل روایت کی کہ بعض اُنکی اپنی روایت میں بعض سے زیادہ ترحافظ وضابط ترہیں پس کل وہ حدیثیں جو اُن لوگوں نے مجھسے روایت کیں میں نے وہ سب لکھی ہیں چنانچہ رسول خدا صلعم بارھویں تاریخ ربیع الاول روز دوشنبہ کو مدینہ میں تشریف لائے اور بعضوں کے نزدیک دوسری تاریخ تھی مگر ہمارے نزدیک بارھویں ثابت ومتحقق ہے اور لشکر اسلام میں اول لواء وہ تھا جسکو رسول خدا صلعم نے واسطے حمزہ بن عبد المطلبؓ کے ماہ رمضان میں ساتویں مہینے ہجرت سے بروقت مقابلہ قافلۂ قریش کے آراستہ کیا تھا بعد ازاں لواء عبیدۃ بن الحارث جب ماہ شوال میں آٹھویں مہینے ہجرت سے لشکر کشی طرف رابغ کے ہوئی تھی اُس روز تیار ہوا اور رابغ قدید کی راہ پر جحفہ سے دس منزل ہے بعد ازاں ماہ ذی قعدہ میں نویں مہینے ہجرت سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر کو بسرکردگی سعد بن ابی وقاص طرف خرار کے روانہ کیا وبعد ازاں ماہ صفر میں گیارھویں مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم بقصد غزوہ مقام الواء روانہ ہوئے جب وہاں پہونچے تو نوبت حرب کی نہیں پہونچی یعنی وہ لوگ مفرور ہوگئے تھے تب وہاں سے واپس آئے اور اس سفر میں پندرہ روز باہر رہے بعد ازاں ماہ ربیع الاول میں تیرھویں مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے عزم غزوۂ بواط کا کیا اور مقام بواط جحفہ سے قریب واقع ہے وہاں ایک قافلہ پر قصد کیا کہ اُسمیں امیہ بن خلف وغیرہ قریش بھی تھے اور دو ہزار یا سو بعیر اُس قافلہ کے ساتھ تھے مگر وہ لوگ بھی ہاتھ نہ آئے تب حضرت نے مراجعت فرمائی بعد ازاں اُسی ماہ ربیع الاول میں تیرھویں مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم نے غزوہ کیا بطلب کرز بن جابر الفہری کے اور بدر تک پہونچ کر پھر آئے وبعد ازاں ماہ جمادی الثانی میں سولھویں مہینے ہجرت حضرت صلعم نے اُن قریش کے قافلوں پر قصد کیا جو شام کو جاتے تھے اور اسیکو غزوۂ ذی العشیرہ کہتے ہیں چنانچہ وہاں سے جب پھر آئے تو عبد اللہ بن جحش کو ماہ رجب میں سترھویں مہینے ہجرت سے طرف نخلہ کے بھیجا بعد ازاں تاریخ سترھویں رمضان المبارک روز جمعہ کو انیسویں مہینے ہجرت سے غزوۂ بدر واقع ہوا بعد ازاں سریہ یعنی لشکر قلیل طرف عصماء بنت مروان کے بھیجا گیا کہ عصماء کو عمیر بن عدی بن خرشہ نے قتل کیا **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُنکو عبد الوہاب نے اُنھوں نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن شجاع نے اُنسے محمد بن عمر نے اُنسے عبد اللہ بن الحارث بن الفضل نے اُنھوں نے سنا اپنے باپ سے کہ چوبیسویں رمضان کو انیسویں مہینے ہجرت سے عمیر نے عصماء کو قتل کیا تھا بعد ازاں ماہ شوال میں بیسویں مہینے ہجرت سے ایک سریہ طرف سالم بن عمیرہ کے جنسے ابو عقل کو قتل کیا تھا بھیجا گیا بعد ازاں نصف شوال میں بیسویں مہینے ہجرت سے غزوہ قینقاع کا کیا بعد ازاں ماہ ذیحجہ میں بائیسویں مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے غزوۂ سویق کا کیا بعد ازاں ماہ محرم میں تیئیسویں مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے مقام قدر میں غزوہ بنی سلم کا کیا بعد ازاں شہر ربیع الاول میں پچیسویں مہینے ہجرت سے سریہ یعنی جماعت قلیل واسطے قتل ابن الاشرف کے بھیجا گیا بعد ازاں شہر ربیع الاول میں پچیسویں مہینے ہجرت سے بمقام نجد جسکو دوامر کہتے ہیں غزوۂ غطفان واقع ہوا بعد ازاں سریہ عبد اللہ بن انیس کا طرف سفیان بن خالد بن نبیح الہذلی کے

روانہ ہوا عبداللہ نے کہا جس روز سے میں لشکر لیکر مدینہ سے چلا ہوں تو روز دوشنبہ تاریخ پانچوین محرم کی تھی اور
تیئیسوان مہینا ہجرت سے تھا اور اکیسوین تاریخ محرم روز دوشنبہ کو میں واپس آیا چنانچہ اٹھارہ شب باہر رہا بعد ازان شہر
جمادی الاول میں ستائیسوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے غزوہ نجران کا کیا بعد ازان شہر جمادی الثانی میں اٹھائیسوین
مہینے ہجرت سے ایک لشکر لیسرکردگی زید بن حارثہ طرف قردہ کے بھیجا گیا کہ وہان ابوسفیان بن حرب تھا
بعد ازان شہر شوال میں تیئیسوین مہینے ہجرت سے غزوۂ بنی صلعم بمقام احد واقع ہوا بعد ازان ماہ شوال میں تیئیسوین مہینے
ہجرت سے غزوۂ بنی صلعم بمقام حمراء الاسد ہوا بعد ازان شہر محرم میں پینتیسوین مہینے ہجرت سے لشکر
بسرکردگی ابوسلمہ بن عبد الاسد واسطے بنی اسد کے طرف قطن کے بھیجا گیا بعد ازان بماہ صفر چھتیسوین مہینے
ہجرت سے غزوۂ بیر معونہ کا ہوا کہ اس لشکر کے سردار منذر بن عمرو تھے بعد ازان اسی ماہ صفر میں کہ چھتیسوان
مہینا ہجرت سے تھا غزوۂ الرجیع واقع ہوا جسمیں سب لشکر مرتد تھے بعد ازان ماہ ربیع الاول میں کہ سینتیسوان مہینا
ہجرت سے تھا کہ غزوہ بنی صلعم کا بنی نضیر سے واقع ہوا بعد ازان بماہ ذی قعدہ کہ پینتالیسوان مہینا ہجرت سے تھا
آنحضرت صلعم نے غزوہ بدالموعد کا کیا بعد ازان بماہ ذیحجہ کہ چھیالیسوان مہینا ہجرت سے تھا کہ سریہ ابن عتیک کا
طرف ابی الحقیق کے بھیجا گیا پھر جسوقت سلام بن ابی الحقیق قتل ہوا تو یہود گھبرائے ہوئے خیبر میں پاس سلام بن مشکم
کے گئے اُسنے انکار کیا اس بات سے کہ اُنکا سردار اپنے تئیں اُسیر بن رازم اُنکے ہمراہ لڑنے کو
اٹھ کھڑا ہوا بعد ازان ماہ محرم میں کہ ستینا لیسوان مہینا ہجرت سے ہے غزوہ دومۃ الجندل کا درپیش ہوا بعد ازان
ماہ ربیع الاول میں سینتالیسوان مہینے ہجرت سے غزوہ دومۃ الجندل کا درپیش ہوا بعد ازان ماہ شعبان سنہ پنجم
یعنی پانچوین سال غزوہ المریسیع واقع ہوا بعد ازان بماہ ذیقعدہ سن پانچ میں جنگ خندق واقع ہوئی بعد ازان
آخر ذیقعدہ و اوائل ذیحجہ سن پانچ میں غزوۂ بنی صلعم ساتھ بنی قریظہ کے واقع ہوا بعد ازان ماہ محرم سن ششم میں
سریہ ابن انیس کا واسطے سفیان بن خالد بن نبیح کے بھیجا گیا بعد ازان اُسی ماہ محرم سن ششم میں سریہ محمد بن مسلمہ کا قرطہ
کی طرف بھیجا گیا بعد ازان بماہ ربیع الاول سنہ ششم میں غزوۂ آنحضرت صلعم کا مقام غابہ میں بنی لحیان
سے ہوا بعد ازان ماہ ربیع الثانی سنہ ششم میں غزوۂ بنی صلعم کا پھر مقام غابہ میں واقع ہوا و بعد ازان اُسی ماہ
ربیع الثانی سنہ ششم میں لشکر بسالاری عکاشہ بن محصن کی طرف غمر کے بھیجا گیا بعد ازان اُسی ماہ و سنہ یعنی ربیع الآخر
سنہ ششم میں لشکر محمد بن مسلمہ کا طرف ذی القصہ کے روانہ کیا گیا بعد ازان پھر اسی ماہ و سن مذکورہ میں ایک سریہ جسکے
سردار ابوعبیدہ بن الجراح تھے ذی القصہ کی طرف بھیجا گیا بعد ازان پھر اسی ماہ و سنہ مذکور میں ایک سریہ بسالاری
زید بن حارثہ کے واسطے بنی سلیم کے جموم میں روانہ کیا گیا اور جموم یا میں بطن نخل و نقرہ کے واقع ہے بعد ازان ماہ
جمادی الاول سنہ ششم میں سریہ زید بن حارثہ کا عرض کی طرف بھیجا گیا و بعد ازان ماہ جمادی الثانی

سنہ ششم مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا طرف مقام طرف کے روانہ کیا گیا اور طرف مدینے سے چھتیس میل کے فاصلہ پر واقع ہی بعد ازان ماہ جمادی الثانی سنہ ششم مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا حسمی کو بھیجا گیا اور حسمی عقب پر وادی القریٰ کے واقع ہی بعد ازان ماہ رجب سنہ ششم مین پھر لشکر زید بن حارثہ کا طرف وادی القریٰ کے روانہ کیا گیا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ششم مین ایک سریہ جسمین عبد الرحمن بن عوف سالار تھے جانب دومۃ الجندل کے بھیجا گیا بعد ازان اُسی ماہ شعبان سنہ ششم مین علی علیہ السلام نے غزوہ فدک کا کیا و بعد ازان ماہ رمضان سنہ ششم مین زید بن حارثہ مع لشکر طرف ام قرفہ کے بھیجے گئے (اور ام قرفہ ایک کنارہ وادی القریٰ کا ہی جو اسی کے پہلو مین واقع ہی) بعد ازان ماہ شوال سنہ ششم مین جہاد ابن رواحہ کا ساتھ اسیر بن زارم کے واقع ہوا بعد ازان شوال سنہ ششم مین سریہ کرز ابن جابر کا غرنین کی طرف بھیجا گیا بعد ازان ماہ ذی قعدہ سنہ ششم مین رسول خدا صلعم نے غزوۂ حدیبیہ کیا بعد ازان ماہ جمادی الاولی سنہ ہفتم مین غزوہ خیبر کا ہوا پھر خیبر سے طرف وادی القریٰ کے پھرے اور وہان پہونچکر سنہ ہفتم مین قتال کیا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ہفتم مین لشکر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا طرف تربہ کے روانہ ہوا بعد ازان اُسی ماہ شعبان سنہ ہفتم مین سریہ ابی بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ کا جانب نجد کے بھیجا گیا بعد ازان اسی ماہ شعبان سنہ ہفتم مین سریہ بشیر بن سعد کا جانب فدک بھیجا گیا و بعد ازان ماہ رمضان سنہ ہفتم مین سریہ غالب بن عبد اللہ جانب میفعہ کے بھیجا گیا (اور میفعہ کنارے نجد کے واقع ہی) بعد ازان ماہ شوال سنہ ہفتم مین پھر سریہ بشیر بن سعد کا جانب جناب روانہ ہوا بعد ازان ماہ ذیقعدہ سنہ ہفتم مین آنحضرت صلعم عمرۃ القضا بجا لائے بعد ازان ماہ ذیحجہ سنہ ہفتم مین آنحضرت صلعم نے ابن ابی العوجا السلمی سے جہاد کیا بعد ازان ماہ صفر سنہ ہشتم مین غزوۂ غالب بن عبد اللہ کا کدید مین ہوا (اور کدید عقب قدید مین واقع ہی) بعد ازان ماہ ربیع الاول سنہ ہشتم مین سریہ شجاع بن وہب کا طرف عامر بن الملوح کے واقع ہوا بعد ازان ماہ ربیع الاول سنہ ہشتم مین غزوۂ کعب بن عمیر الغفاری کا جانب ذات اطلاح کے واقع ہوا (اور اطلاح ناحیہ شام مین بلقا سے ایک شب کی راہ ہی) بعد ازان اُسی سال مین غزوۂ زید بن حارثہ مؤتہ کی جانب واقع ہوا بعد ازان ماہ جمادی الثانی سنہ ہشتم مین غزوۂ بسر کردگی عمرو بن العاص کے طرف ذات السلاسل کے واقع ہوا بعد ازان رجب سنہ ہشتم مین غزوۃ الخبط جس مین ابو عبیدہ بن الجراح امیر تھے واقع ہوا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ہشتم مین سریہ خضرۃ جسکے امیر ابو قتادہ تھے روانہ ہوا (اور خضرۃ نواح نجد مین بستان ابن عامر سے بیس میل پر واقع ہی) بعد ازان رمضان سنہ ہشتم مین سریہ ابی قتادہ بضم کی جانب گیا بعد ازان تاریخ سترھوین رمضان سنہ ہشتم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ عام الفتح کا کیا یعنی فتح مکہ بعد ازان پچیسوین رمضان سنہ ہشتم کو بت عزی گرایا گیا کہ اُس کو خالد بن الولید نے ہدم کیا و بعد ازان ماہ رمضان ہی کو بت سواع کو عمرو عاص نے ہدم کیا بعد ازان

ماہ رمضان سنہ ہشتم مین بت مناۃ کو سعد بن زید الاشہلی نے ہدم کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین خالد بن الولید نے غزدہ بنی جذیمہ کا کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزدہ حنین کا کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین رسول خدا صلعم نے جہاد طائف کا کیا اور اسی سال یعنی سنہ ہشتم مین لوگون نے حج خانہ کعبہ کیا اور **واقدی** نے کہا کہ بعد ازان رسول خدا صلعم نے جہاد تبوک کیا اور یہ آخر غزدات سے تھا اور ابو اسحاق نے کہا کہ اول غزدہ حضرت صلعم کا غزدہ ابواء ہی بعد ازان غزدہ بواط بعد ازان غزدہ عشیرہ ہی اور عبد اللہ بن محمد نے کہا مجھے خبر دی وہب نے انکو شعبہ نے ابو اسحاق سے انھون نے کہا مین زید بن ارقم کے پہلو مین موجود تھا کہ کسی نے اُنسے قعداد غزدات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھی انھون نے کہا انیس ۱۹ غزوے کیے لوگون نے کہا تو کتنے غزدون مین حضرت کے ہمراہ رہا ہی انھون نے جواب دیا سترہ جہاد مین شریک رہا ہون ابو اسحاق نے کہا مین نے پوچھا جملہ غزدات مین سے پہلے غزدہ کونسا تھا انھون نے کہا غزدہ عشیرا اور بعضون نے **روایت** کی ہی کہ جب رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائے ہین تو اول سریہ یعنی لشکر مختصر جو رسول خدا صلعم نے مدینے سے روانہ کیا تھا وہ تھا کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بجمعیت تیس ۳۰ سوار انصار کے بھیجے گئے تھے چنانچہ ان لوگون نے ابو جہل کو جا لیا کہ وہ تین سو سوارون سے زمین جہینہ مین قریب سیف البحر کے پڑا تھا بناگاہ مجدی بن عمر الجہنی درمیان فریقین کے آگیا اسواسطے کہ وہ میان جہینہ اور انصار کے حلیف تھا یعنی انکی مدد و کمک پر ہم عہد و ہم سوگند تھا بالآخر اہل اسلام بلا جنگ و قتال واپس آگئے بعد ازان رسول خدا صلعم نے خروج فرمایا اور راہ رضوی سے جو واقع سرزمین بنی کنانہ ہی مقام بواط مین پہونچے پھر وہان مردمان بنی ضمرہ سے مصالحہ کیا اس شرط پر کہ نہ وہ لوگ حضرت کی اعانت کرین اور نہ حضرت کسی اور کی مدد کرین بعد ازان رسول خدا صلعم نے شش رہٹ سے یعنی چھ قوم کے آدمیون سے ایک لشکر مختصر بنا کر روانہ کیا اور اُن پر عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب کو سالار کیا اور انکے لیئے ایک نشان آراستہ کیا پھر جب عبیدہ حضرت سے وداع و رخصت کے لیے گئے تو حضرت کے برج مفارقت مین اُنکی آنکھین بھر آئین تب حضرت نے انکو بٹھالیا یعنی روانگی انکی موقوف رکھی اور بجاے اُنکے عبد اللہ بن جحش الاسدی کو مقرر کیا اور عبد اللہ کو ایک نوشتہ لکھدیا اور انکو حکم کیا کہ اس نوشتہ کو ابھی نہ پڑھنا مگر بعد دو شبون کے پڑھنا پھر جب عبد اللہ مع لشکر روانہ ہوئے تو بعد دو شبون کے اُس حکم نامہ کو پڑھا ناگاہ اس مین یہ لکھا تھا کہ خدا کے نام و برکات سے تو طرف مقام نخلہ کے جا اور اپنے اصحاب مین سے کسی پر اپنی ہمراہی کے لیئے جبر و زیادتی نہ کیجیو اور واسطے امتثال امر میرے یا یہ کہ واسطے میرے کام کے تو چلا جائیو اور اُن مین سے جو خوشی تیری طاعت کرین انکو ہمراہ لے یہانتک کہ جب درمیان نخلہ کے تو پہونچے تو وہان قریش کے قافلہ کا انتظار کیجیو الغرض جب عبد اللہ

نے وہ حکمنامہ پڑھا تو استرجاع کیا یعنی کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یعنی استرجاع باعتبار تحمل امر ہم کے کیا، اور پیچھے ملایا اپنے استرجاع کے کلمہ سَمْعًا وَطَاعَۃً لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ کو یعنی استرجاع کیساتھ ہی کلمہ سمع وطاعت کہا کہ مین نے بگوش قبول سُنا اور طاعت خدا و رسول بجالایا بعد ازان اپنے اصحاب سے کہا کہ تم مین سے جو کوئی میری ہمراہی چاہے تو چلے اور جسکو لوٹ جانا منظور ہو تو وہ چلا جاوے اور مین تو ہر آئینہ بنا بر تعمیل حکم رسول خدا صلعم کے جانیوالا ہون یہ سنکے قوم مین سے دو آدمی پھر پڑے ایک سعد بن ابی وقاص الزہری اور دوسرا عتبہ بن غزوان جو حلیف تھا بنی زہرہ کا اور زہرہ قبیلہ بنی مازن بن منصور سے تھے یا یہ کہ وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا نسب بنی مازن بن منصور سے آخر یہ دونون طرف نجران کے گئے جو حدود بنی سلیم سے ہی پھر وہ دونون وہان مقیم رہے اور عبد اللہ بن جحش مع اپنے ہمراہیون کے آگے چلے جب درمیان نخلہ پہونچے تو وہان ملاقات ہوئی یعنی مقابلہ ہوا عمرو بن الحضرمی کا اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ اور نوفل بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان سے چنانچہ عمرو بن الحضرمی تو مارا گیا اور قاتل اسکا واقد بن عبد اللہ التمیمی تھا جو بنی ثعلبہ بن یربوع سے تھا اور عثمان بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان یہ دونون اسیر ہوئے مگر نوفل بن عبد اللہ اپنے گھوڑے پر درمیان سے بھاگ نکلا اور دوسرے روز مکہ مین جا پہونچا اور اسی روز چاند رجب کا دیکھا گیا چنانچہ نوفل نے وہ ماجرا جو اُسکے یارون پر گذرا تھا اہل مکہ سے بیان کیا ولیکن اُن لوگون کو استطاعت طلب و تلاش قوم کی نہ تھی یعنی تدارک اسکا اُنکے امکان سے باہر تھا اور وہان سے اصحاب مستطاب مع اپنے غنیمت اور اپنے اسیرون کے روانہ ہوئے تا آنکہ بحضور نبی اللہ صلعم فائز ہوئے اور واقعات اہل نخلہ بیان کیا پھر اُن اصحاب باد فا نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ صبح کو اُس قوم پر ظفریاب ہوئے اور شام کو ہلال رجب نظر آیا پس ہم نہین جانتے ہین کہ لڑنا اور فتح پانا ہمارا داخل رجب ہوگا یا آخر روز جمادی الآخرین شامل ہے۔ مصنف کتاب لکھتا ہے کہ اس باب مین ذکر نزول آیت کا عنقریب آتا ہے اور کہا راویون نے کہ قریش نے دربارۂ فدا اپنے اصحاب کے یعنے واسطے سر بہا دینے اور چھوڑا لیجانے عثمان بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان کے حضور مین رسول خدا صلعم کے آدمی بھیجے حضرت نے جواب دیا جب تک ہمارے دونون صحابی یعنی سعد بن ابی وقاص و عتبہ بن غزوان ہمارے پاس نہ پہونچینگے ہم فدا دونون قیدیون کا نہ لینگے یعنی ان دونون کو نہ چھوڑینگے اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی ابو بکر بن اسمٰعیل بن محمد نے اپنے باپ اسمٰعیل سے اُنھون نے کہا سعد بن ابی وقاص ذکر کرتے تھے کہ ہمنے عبد اللہ بن جحش کیساتھ مدینے سے کوچ کیا یہانتک کہ جا پہونچے نجران مین (اور نجران ایک کوشہ ہے معدن یعنی مسکن بنی سلیم کا) پھر ہمنے وہان سے اباعرنا کو روانہ کیا (یعنی آگے بھیجا) اور ہم لوگ بارہ مرد تھے اور دو دو آدمی ایک ایک اونٹ پر آگے پیچھے سوار تھے اور مین عتبہ کے اونٹ پر اسکا زمیل و ردیف تھا

یعنی پیچھے بیٹھنے والا تھا ناگاہ وہان ہمارا اونٹ گم ہو گیا تو ہم نے وہان دو روز اونٹ کی تلاش مین قیام کیا اور اصحاب ہمارے چلے گئے تھے پھر ہم بھی اُنکے نشان پر پیچھے چلے مگر اُنکی راہ سے ہم نے خطا کی اور وہ لوگ مدینے مین ہم سے کئی روز پیشتر داخل ہو گئے اور ہم لوگ بمقام نخلہ حاضر ہوئے تھے آخر ہم لوگ خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوئے اور یہان سب گمان کرتے تھے کہ ہم لوگ مارے گئے (ولقد اصابنا) اور ہم لوگون نے اس سفر مین سختی بھوک کی بہت اٹھائی تھی جبکہ ہم ملیحہ سے نکلے تھے اور درمیان ملیحہ اور مدینے کے فاصلہ شش بردکا ہی (اور ہر بردہ بارہ میل کا ہوتا ہی) اور درمیان ملیحہ اور معدن کے ایک شب کی راہ ہی اور اسیقدر مابین معدن بنی سلیم اور مدینہ کی مسافت ہی **راوی** نے کہا غرض ہم لوگ ملیحہ سے باری باری سواری پر نکلے اور ہمارے ساتھ کچھ کھانا نہ تھا یہانتک کہ مدینے پہونچے **راوی** نے کہا ایک سائل نے پوچھا ای ابو اسحاق ملیحہ اور مدینہ مین کتنی مسافت ہوگی انھون نے کہا تین روز کی راہ ہی اور جب ہم مین سے کوئی بھوکا ہوتا تھا تو درخت طباق کھاتا تھا اور اسپر پانی پی لیتا تھا یہانتک کہ جب ہم لوگ مدینے مین پہونچے تو ہم نے چند آدمیون کو قریش سے دیکھا کہ وہ اپنے اصحاب کا فدیہ دینے آئے تھے اور رسول خدا صلعم نے انکار کیا تھا یعنی انکا فدا لینے سے اور فرمایا تمکو اندیشہ ہی اپنے دونون صحابی کا کہ یکایک ہم سب جا پہونچے **راوی** کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم اُنسے فرماتے تھے کہ اگر تمنے میرے ان دونون صحابی کو قتل کیا ہوگا تو مین بھی تمھارے ان دونون اصحاب کو قتل کرونگا اور فدا ان دونون کا ہر ایک کی عوض چالیس اوقیہ چاندی مقرر تھی اور اوقیہ چالیس درہم ہوتا ہی اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عمر بن عثمان (یعنی آدمی پیچھے) مخشی نے اپنے باپ سے انھون نے محمد بن عبد اللہ بن جحش سے انھون نے کہا کہ عبد اللہ کا نام جاہلیت مین مرثد تھا پھر جبکہ عبد اللہ بن جحش نخلہ سے پھرے تو مال غنیمت سے خمس نکالا اور باقی اپنے اصحاب کے درمیان تقسیم کر دیا چنانچہ اسلام مین جو خمس نکالا گیا تو اول خمس وہ تھا جسکو عبد اللہ نے نکالا تا آنکہ بعد اُسکے یہ آیت نازل ہوئی وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ یعنی آگاہ ہو تم اس بات سے جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو تو خمس اسکا خدا و رسول کے لئے ہی اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن یحیی بن سہل نے محمد بن سہل بن ابی حثمہ سے انھون نے رافع بن خدیج سے انھون نے ابی بردہ بن بنار سے انھون نے بیان کیا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت اہل نخلہ کو ملتوی رکھا یعنے اسکو تقسیم نہین کیا اور طرف بدر کے تشریف فرما ہوئے یہانتک کہ جب بدر سے مراجعت فرمائی اسوقت وہ غنیمت مع غنائم بدر تقسیم کی اور ہر قوم کو حق انکا عطا کیا اور **راوی** کہتے ہین کہ نازل ہوا قرآن یعنی یہ آیت یسئلونک عن الشہر الحرام یعنی لوگ سوال کرتے ہین تجھسے حال شہر حرام کا پس حق تعالی نے اپنی کتاب مین اُنسے بیان فرمایا کہ قتال شہر حرام مین حرام ہی جسطرح سابق سے ہی اور جو لوگ مسلمین مین سے

قتال شہر حرام کو حلال جانتے ہین تو یہ گناہ بہت زیادہ ہی اُن لوگون کے گناہ سے جو مومنین کو راہ خدا سے روکتے ہین یعنی قریش (اصل مین بجاے عن سبیل اللہ کے عن رسول اللہ ہی یعنی روکتے ہین راہ رسول اللہ سے تاکہ لوگ رسول اللہ کی طرف نہ جاوین) یہان تک کہ وہ سختی کرتے ہین اور قید رکھتے ہین لوگون کو ہجرت کرنے سے طرف رسول اللہ علیہ السلام کے اور بھی وہ گناہ بہت ہی قریش کے کفر کرنے سے ساتھ خدا کے اور اُنکے روکنے سے مسلمانون کو مسجد حرام سے دربارۂ حج و عمرہ کے اور فتنہ و گمراہی مین ڈالتے ہین اُنکو عداوت دین سے حالانکہ حق تعالی فرماتا ہی والفتنۃ اشد من القتل یعنی لوگون کو فتنے مین ڈالنا گناہ سخت تر ہی قتل کرنے سے **راوی** نے کہا مراد فتنہ سے اسلام و ایمان دونون بت ہین یعنی شرک ان تینون کا ساتھ خدا ے عزوجل کے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر زہری کے عروہ سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلعم نے قبل نزول سورۂ براءۃ کے دیت عمرو بن الحضرمی کی اپنے پاس سے دی تھی اور شہر حرام کو حرام رکھا تھا جیسا کہ قریش پہلے سے اُسکو حرام جانتے تھے یہان تک کہ حق تعالی نے سورۂ براءۃ نازل فرمائی - اور دوسری روایت مین **واقدی** نے ابوبکر بن ابی سبرہ اور عبدالمجید بن سہل کے واسطے سے کریب سے روایت کی ہی کہ اُنھون نے کہا مین نے ابن عباس سے استفسار کیا کہ آیا رسول خدا صلعم نے دیت ابن الحضرمی کی دی تھی اُنھون نے کہا ایسا نہین ہی پس ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک مجتمع علیہ یعنی جس بات پر لوگون کا اجماع ہی وہ یہ ہی کہ آنحضرت صلعم نے دیت اُسکی نہین دی تھی اور اسی لشکر مین جو نخلہ کو بھیجا گیا تھا عبداللہ بن جحش موسوم بامیر المومنین ہوئے اسبات کو مجھ سے ابومعشر نے بیان کیا نام ان لوگون کے جو عبداللہ بن جحش کے لشکر مین ہمراہ اُن کے گئے تھے وہ آٹھ آدمی تھے عبداللہ بن جحش و ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ و عامر بن ربیعہ و واقد بن عبداللہ التمیمی و عکاشہ بن محصن و خالد بن ابی البکیر و سعد بن ابی وقاص و عتبہ بن غزوان اور عتبہ جنگ نخلہ مین حاضر نہین تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ سب بارہ آدمی تھے اور بعض نے کہا تیرہ آدمی تھے اور ہمارے نزدیک آٹھ آدمی ثابت ہین

بدر القتال یعنی جنگ بدر

راوی کہتے ہین جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ قافلہ قریش کا شام سے پھرا ہی تو حضرت علیہ السلام نے بقصد اُس قافلہ کے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور دس روز پیشتر اپنے خروج کے مدینے سے ایسا کیا کہ طلحہ بن عبیداللہ اور سعد بن زید کو واسطے تجسس و تفحص حال قافلہ کے روانہ کیا تا آنکہ یہ دونون پاس کشد الجہنی کے موضع نخیلہ مین جو مضافات حورار سے ہی جا اُترے (اور نخیلہ عقب ذی المروہ کنارے دریا کے ہی) چنانچہ کشد نے اُن دونون کو اجازت دے کر اپنے یہان ٹھہرایا اور

اُتارا اور یہ دونون اُسکے پاس ایک گوشہ خفیہ مین برابر مقیم رہے یہانتک کہ وہان گذر قافلے کا ہوا تب طلحہ اور سعید دونون ایک ٹیلہ پر چڑھ گئے اور قوم کی طرف نظر کی اور جو کچھ اونٹون پر بار تھا دیکھتے تھے اور اُن اونٹون کے مالک یعنی اہل قافلہ کہنے لگے اے کشد تو نے محمدؐ کے جاسوسون مین سے کسی کو دیکھا ہی کشید نے کہا اعوذ باللہ محمدؐ کے جاسوس تخبا مین کہان سے آئے پھر جب وہان سے قافلہ چلا گیا تو وہ دونون رات کو وہین رہ گئے اور صبح کو دونون روانہ ہوئے اور کشد بھی نگہبانی اور رہنمائی کے واسطے اُن کے ہمراہ چلا یہانتک کہ دونون کو ذوالمروہ مین جا اُتارا اور قافلے والے دریا کے کنارے کنارے چلے اور جلدی کرتے تھے اور رات و دن چلے جاتے تھے اس خوف سے کہ کوئی اُنکے طلب و تلاش مین آتا نہو پس طلحہ بن عبید اللہ اور سعید دونون مدینے مین اُس روز پہونچے کہ آنحضرت صلعم قریش سے بدر مین ملاقات کر چکے تھے پھر جب اُن دونون نے حضرت کو مدینے مین نپایا تو مدینے سے نکلے اور تربان مین پہونچکر حضرت سے ملاقات کی اور تربان درمیان مین مل اور سیالہ کے برسر راہ واقع ہی اور وہ منزل مسکن ادنیہ شاعر کا ہی اور بعد اسکے جب کشد حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا تو سعید اور طلحہ نے حال کشد سے حضرت کو مطلع کیا کہ اُسنے ہم دونون کو پناہ دی اور مدد کی پس حضرت علیہ السلام نے اُسکو مقرب کیا اور اُسکا اکرام کیا اور فرمایا کہ آیا تو چاہتا ہی کہ موضع ینبع کو تیرے لیے جاگیر کردون کشد نے عرض کی مین بڈھا ہون میری عمر آخر ہو چکی ولیکن اسکو میرے برادر زادہ کے نام سے کر دیجئے چنانچہ حضرت علیہ السلام نے ینبع کو اُسکے برادر زادے کے لیے جاگیر کردی **راوی** کہتے ہین کہ آن حضرت علیہ السلام نے مسلمین کو طلب کیا اور فرمایا یہ قافلہ قریش کا جو آیا ہی اُس مین اُنکا مال کثیر ہی کیا عجب ہی کہ حق تعالی اُسکو تمہارے تئین غنیمت مین عطا کرے یہ سُنکے ہر شخص خروج مین تعجیل کرنے لگا اور باپ بیٹے مین واسطے خروج کے قرعہ ڈالا جاتا تھا چنانچہ قرعہ ڈالنے والون مین سعد اور اُنکے باپ حیثمہ تھے کہ ان دونون باپ بیٹے نے بنا بر خروج طرف بدر کے عمل قرعہ کا کیا تب سعد نے اپنے باپ سے کہا اگر یہ خروج سوائے جنت کے اور کسی نفع کے واسطے ہوتا تو وہ مین آپ کے لیے گوارا کرتا مگر مین اپنے اس طرف کے جانے مین امید وار شہادت کا ہون حیثمہ نے کہا اے فرزند تو مجھ ہی کو جانے دے اور تو اپنی عورات مین اُنکی حفاظت کے لیے توقف کر مگر سعد نے انکار کیا تب حیثمہ نے کہا ہر آئینہ ہم مین سے کسی کو مقیم رہنا عورتون کے پاس ناگزیر ہی پس دونون نے قرعہ ڈالا تو سعد کا نام نکلا آخر سعد ہمراہ گئے اور بدر مین شہید ہوئے اور اکثر مردم حضرت کی ہمراہی سے باز رہے اور وہ اون لوگون مین سے تھے جو حضرت کے خروج کو طرف بدر کے ناپسند کرتے تھے اور اس باب مین کلام کثیر اور اختلاف بسیار ہی جو کوئی جانے سے باز رہا وہ ملامت نہین کیا گیا اس لیئے کہ اُسکے زعم مین لوگ قتال و جہاد کے لیئے نہین نکلے تھے بلکہ واسطے تاریخ قافلے کے نکلے تھے چنانچہ اُس قوم تک نے تخلف کیا جو اہل نیات اور صاحب بصیرت تھے کیونکہ اگر انکو اس امر کا

مظنہ ہو تاکہ یہ قتال ہی تو وہ تخلف نہ کرتے اور تخلف کرنے والون مین سے ایک اُسید بن حضیر تھے چنانچہ جب آن حضرت صلعم بدر سے پھر کر مدینے مین تشریف لائے ہین تو اُسید نے عرض کی حمد ہی اُس خدا کی جسنے آپ کو مسرور کیا اور آپکو دشمنون پر مظفر و منصور کیا قسم ہی اُس ذات پاک کی جس نے آپکو بحق مبعوث کیا مین نے اپنی جان کو آپ کی جان سے عزیز کرکے آپ کی ہمراہی سے تخلف نہین کیا اور نہ مجکو یہ گمان تھا کہ آپ اعدا سے ملاقات و مقابلہ کرینگے بلکہ مجکو مظنہ سوائے اسکے نہ تھا کہ یہ خروج واسطے قافلے کے ہی تب حضرت علیہ السلام نے اُسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہی اور غزوہ بدر اول غزدہ تھا کہ اُسمین حقتعالی نے اسلام کو عزیز و غالب کیا اور اہل شرک کو ذلیل و مغلوب کیا غرضکہ رسول خدا صلعم مع اپنے ہمراہیون کے مدینے سے طرف بدر کے روانہ ہوئے جب نقب یعنی درۂ نبی دینار پر پہونچے تو بقع مین اترے اور بقع بیوت و بستی سقیا کی ہی (بقع نقب یعنی درۂ نبی دینار ہی مدینے مین اور سقیا متصل ہی آبادی مدینہ سے) اور روز خروج یکشنبہ تھا بارھوین تاریخ ماہ رمضان کی۔ اور اُسی مقام پر خیمہ گاہ لشکر کا ہوا اور وہین جائزہ و ملاحظہ سپاہ زون جنگ آور دن کا ہوا اور جو لوگ ملاحظہ عالی مین پیش کیے گئے اُنمین عبداللہ بن عمر و تھے اور اسامہ ابن زید و رافع بن خدیج و براء ابن عازب و اسید ابن حضیر و زید بن ارقم و زید بن ثابت یہ سب تھے مگر آنحضرت صلعم نے ان سب کو پھیر دیا اور اُنکو اجازت ساتھ چلنے اور جنگ کرنے کی نہ دی **واقدی** علیہ الرحمۃ نے حدیث بیان کی بواسطۂ ابو بکر اور اُنکے باپ اسمٰعیل کے اور عامر اور اُنکے باپ کیواسطے سے اُنھون نے کہا قبل از آنکہ ہم لوگ ملاحظہ مین رسول خدا صلعم کے پیش کیے گئے تھے مین نے اپنے بھائی عمیر بن ابی وقاص کو دیکھا کہ وہ لشکر مین چھپا رہتا تھا یعنی سامنے حضرت کے نہین آتا تھا مین نے پوچھا اے برادر تجکو کیا ہوا کہ تو سامنا حضرت کا نہین کرتا اُنھون نے کہا مین ڈرتا ہون کہ رسول خدا صلعم مجھے دیکھکر صغیر سن سمجھینگے تو مجکو ہمراہی سے واپس کردینگے درحالانکہ مین ساتھ چلنا چاہتا ہون کیا عجب ہی کہ حق تعالی مجکو شہادت نصیب کرے **راوی** نے کہا پھر جب عمیر ملاحظہ حضرت مین پیش کیے گئے آخر وہی ہوا کہ آپ نے کم عمر دیکھکر فرمایا تو پھر جا تب عمیر رونے لگے پس حضرت علیہ السلام نے اُنکو اجازت دی چنانچہ سعد کہتے تھے کہ باعث کمسنی عمیر کے پرتلہ اُس کی تلوار کا مین نے خود باندھ دیا تھا دبالآخر وہ بدر مین شہید ہوا اور اسوقت عمیر کی سولہ برس کی تھی اور **واقدی** نے واسطے سے ابوبکر بن عبداللہ اور عباس بن عبدالرحمان اشجعی کے حدیث بیان کی کہ جناب رسول خدا صلعم نے اُس جگہ اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اُنکے کنوون سے پانی پیوین اور آپ نے بھی اُنھین کے کنوئین سے پانی پیا اور دوسری روایت مین **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطۂ عبدالعزیز بن محمد کے عمرو بن ابی عمرو سے روایت بیان کی کہ اُس روز اول جس شخص نے اُنکے کنوئین کا پانی پیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

تھے اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ عبد العزیز بن محمد اور ہشام اور اون کے باپ کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت ذکر کی کہ بعد اُس روز کے حضرت نے اُن کے کنوؤن کا پانی نوش فرمایا پھر حضرت کے لیئے آب شیریں بستی بیوت سقیا سے منگایا جاتا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابن ابی ذیب نے مقبری سے اُنھون نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون نے کہا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب بیوت السقیا کے نماز پڑھی اور اُس روز اہل مدینہ کے حق مین دعاے خیر فرمائی کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ وَنَبِیُّکَ دَعَاکَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ وَاَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ دَعْوُکَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ تُبَارِکَ لَھُمْ فِیْ صَاعِھِمْ وَمُدِّھِمْ وَثِمَارِھِمْ اَللّٰھُمَّ حَبِّبِ الْیَنَا الْمَدِیْنَۃَ وَاجْعَلْ مَا بِھَا مِنَ الْوَبَاءِ بِالْجُحْفَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا کَمَا حَرَّمَ اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُکَ مَکَّۃَ یعنی ای میرے پروردگار تحقیق کہ ابراہیم تیرے بندے تیرے خلیل تیرے نبی نے اہل مکہ کے حق مین تجھسے دعاے برکت کی تھی وہر آئینہ مین محمد تیرا بندہ اور نبی تیرا اہل مدینہ کے حق مین تجھسے دعاے خیر کرتا ہون کہ تو اُنکو برکت عطا کر اُنکے وزن صاع پر اور وزن مد مین اور اُنکے میوون اور دانون مین ای میرے پروردگار مدینے کو ہمارا محبوب و مرغوب کر اور دور کر جو کچھ اسمین قسم وبا سے ہو طرف خم کے (اور خم جحفہ سے دو میل پر واقع ہی) اور اے میرے پروردگار درمیان دو سنگستان مدینہ کے مین نے حرم مقرر کیا (یعنی درمیان اُن دونون کے خونریزی وغیرہ حرام ہی) جس طرح ابراہیم تیرے خلیل نے مکے کو حرم مقرر کیا تھا (یعنی امن) **راوی** کہتے ہین کہ عدی بن ابی الزغباء و کبیس بن عمرو بیوت السقیا سے حاضر حضور رسول خدا صلعم ہوئے اور کہتے ہین کہ اُسی روز عبد اللہ بن عمرو خزام بھی خدمت شریف مین حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ منزل و مقام کرنا آپکا اس جگہ اور ملاحظہ کرنا آپ کا یہان جائزہ اپنے اصحابؓ کا مجکو نہایت خوش آیا اور مین نے اس سے فال نیک تفاول کی ہی کیونکہ یہ مقام ہم بنی سلمہ کا منزل و مادی ہی نہین درمیان ہمارے اور اہل جسیکہ کے ہوا تھا جو کچھ ہوا تھا (جسیکہ لدباب دو باب ایک پہاڑ ہی ناحیۂ مدینہ مین کہ یہود اُس کو خاربریز کرتے تھے واسطے انسداد اپنے دشمنون کے یا اُسکو خارستان میلان کا کیا تھا اور وہین اُنکی بڑی بستی تھی) پس اسی مقام مین ہم نے بھی اپنے اصحاب کا جائزہ حاضری لیا تھا اور جو لوگ طاقت سلاح رکھتے تھے یعنی لائق جنگ تھے اُنکو اجازت رزمگاہ کی دی تھی اور جو لوگ تحمل سلاح سے عاجز یعنی قابل ہتھیار باندھنے کے نہ تھے اُنکو ہمین سے پھیر دیا تھا بعد ازان ہم لوگ طرف یہود جسیکہ کے روانہ ہوئے اور وہ یہود جسیکہ سب یہود سے غالب تر تھے چنانچہ ہمنے جسطرح اُن کو قتل کیا پس آج تک ساری قوم یہود ہمسے زیر و مغلوب ہین اسوجہ سے یا رسول اللہ مجکو امید ہی اسبات کی کہ جب ہم لوگ اور قریش طرفین سے مقابل ہونگے تو اسوقت حق تعالیٰ آپ کی آنکھون کو اُن سے ٹھنڈا کرے گا

اور خلاد بن عمرو بن الجموح کہتے تھے کہ بعد اس شب کے جب دن ہوا تو مین خزیا مین اپنے اہل کی طرف گیا تب عمرو بن الجموح اُنکے باپ نے اُنسے کہا کہ مین نے تم کو طلب نہین کیا یعنی مجکو تمھاری طلب نہ تھی اسلئے کہ تم جا چکے تھے خلاد نے کہا کہ رسول خدا صلعم بقیع مین لوگون کا جائزہ حاضری لیتے تھے تب عمرو نے کہا کہ کیا نیک فال ہی واللہ مین اُمید رکھتا ہون کہ تم غنیمت حاصل کروگے اور مشرکین قریش پر ظفریاب ہوگے کہ ہر آئینہ یہ وہی ہماری منزل ہی جس روز ہم طرف حُسیکہ کے گئے تھے اور رسول خدا صلعم نے نام حُسیکہ کا بدل کر سُقیا نام رکھا تھا خلاد کہتے ہین میرے دل مین خیال تھا کہ مین سقیا کو خرید لون گا یہان تک کہ سعد بن ابی وقاص نے اسکو بعوض دو اونٹون کے خرید لیا اور بقول بعضے سات اوقیہ سے خرید لیا چنانچہ حضور مین حضرت صلعم کے ذکر کیا گیا کہ سعد نے سقیا کو خرید لیا ہی فرمایا یہ بیع نفع کریگی **راوی** کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے اخیر روز یکشنبہ تاریخ بارھوین رمضان کو بیوت السقیا سے کوچ کیا اور لشکر مسلمین ہمراہ حضرت کے روانہ ہوا اور وہ تین سو پانچ آدمی تھے اور آٹھ آدمی پیچھے رہ گئے تھے مگر اُنکو بھی غنیمت سے حصہ دا جر دیا گیا اور لشکر مین ہمگی چالیس اونٹ تھے کہ ایک ایک پر دو دو اور تین تین اور چار چار آدمی آگے پیچھے اُترتے چڑھتے جاتے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور مرثد یا بجاے مرثد کے زید بن حارثہ ایک اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور حمزہ بن عبد المطلب و زید بن حارثہ و ابو کبشہ و انسہ مولی النبی یہ چارون ایک اونٹ پر تھے اور عبیدہ بن الحارث اور طفیل و حصین دونون بیٹے حارث کے اور مسطح بن اثاثہ یہ سب ایک اونٹ پر تھے اور یہ اونٹ عبیدہ بن الحارث کا تھا اور وہ آب کش تھا کہ اُسکو ابن ابی داود المازنی سے خرید کیا تھا اور معاذ و عوف و معوذ پسران عفرا اور اُنکے مولا ابو الحمرا یہ سب ایک اونٹ پر تھے اور ابی بن کعب و عمارہ بن حزم و حارثہ بن النعمان یہ سب ایک اونٹ پر اور خراش بن الصمہ و قطبہ بن عامر بن حدیدہ و عبد اللہ بن عمرو ابن حرام ایک اونٹ پر و عُتبہ بن غزوان و طلیب بن عمر ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ عتبہ بن غزوان کا تھا اور اُسکا نام عیس تھا اور مصعب بن عمیر و سوبیط بن حرملہ و سعد بن خیثمہ ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ مصعب کا تھا اور عمار یاسر و ابن مسعود ایک اونٹ پر و عبد اللہ بن کعب و ابو داؤد المازنی و سلیط بن قیس ایک اونٹ پر اور وہ اونٹ عبد اللہ کا تھا اور عثمان و قدامہ و عبد اللہ پسران مظعون اور سائب بن عثمان ایک اونٹ پر اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور ابو بکر و عمرو عبد الرحمن بن عوف ایک اونٹ پر اور سعد بن معاذ اور بھائی و بھتیجا اُنکا حارث بن اوس اور حارث بن انس ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ سعد بن معاذ کا آب کش تھا اُسکا نام ذیال تھا اور سعد بن زید و سلمہ بن سلامہ و عباد بن بشر و رافع بن یزید و حارث بن خزمہ یہ سب ایک اونٹ پر جو آبکش سعد بن زید کا تھا اور زاد راہ

سوائے ایک صاع تمر کے نہ تھا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبید بن یحییٰ نے معاذ بن رفاعہ سے اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون نے کہا کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے طرف بدر کے نکلا اور تین تین آدمی ایک ایک اونٹ پر چڑھتے اُوترتے چلے جاتے تھے چنانچہ مین اور میرا بھائی خلاد بن رافع اپنے ایک اونٹ پر سوار تھے اور ہمارے ساتھ عبید بن زید بن عامر بھی تھے اور ہم لوگ آگے پیچھے اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے یہانتک کہ جب ہم روحا مین پہونچے یکبارگی ہمارا اونٹ ہمکو لیکر گر پڑا اور بیٹھ گیا کہ وہ بہت تھک گیا تھا اسوقت میرے بھائی نے کہا ای میرے پروردگار تیرے لیے مجھپر نذر واجب ہے کہ اگر تو ہم کو پھر مدینے کیطرف پھرالادے تو مین اُسکو قربانی کرونگا رفاعہ کہتے ہین کہ اس حالت مین کہ گذر رسول خدا صلعم کا ہمپر ہوا ہم لوگون نے عرض کی یارسول خدا ہمارا اونٹ بیٹھ گیا ہے تب حضرت نے پانی طلب کیا اور ایک ظرف مین وضو کیا اور اُسمین کُلیان کین اور فرمایا اس اونٹ کا منھ کھولو تو ہمنے اُسکا منھ کھولا چنانچہ حضرت نے وہ پانی اُس کے منھ مین ڈالا بعد اُس کے سر پر اور اس کی گردن پر اور اوس کے شانون اور کوہان پر بعد ازان اُس کے استخوان پشت پر دُم تک چھڑکا بعد ازان فرمایا تم دونون سوار ہو جاؤ اور آنحضرت علیہ السلام روانہ ہو گئے پھر ہم حضرت سے جا ملے مقام منصرف کے نشیب مین اور وہ اونٹ ہمارا ہمکو لے بھاگا یا آخر جب ہم بدر سے پھر کر مصلے مین پہونچے ہین تو وہ اونٹ ہمارا پھر بیٹھ گیا تب ہمارے بھائی نے اُسکی قربانی کی اور گوشت اُسکا تقسیم کر دیا اور للہ دیا اور محمد بن عمر **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یحییٰ بن عبد العزیز بن سعید بن سعد بن عبادہ نے اپنے باپ سے اُنھون نے کہا کہ سعد بن عبادہ راہ بدر مین بیس اونٹون پر باری باری سوار کرائے گئے تھے اور محمد بن عمر **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو بکر بن اسمٰعیل نے اپنے باپ سے اُنھون نے سعد بن ابی وقاص سے اُنھون نے کہا ہم لوگ جب ہمراہ رسول خدا صلعم کے بدر کو چلے تو ہمارے ساتھ ستر شتر تھے اور آپس مین ایک ایک اونٹ پر دو دو تین تین چار چار آدمی آگے پیچھے اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور اصحاب نبی صلعم مین سب سے زیادہ مین بڑی مصیبت مین مبتلا تھا کہ پیادہ پا چلتا تھا اور تیر چلاتا تھا یہانتک کہ جانے اور آنے یمین ایک قدم بھی سوار نہین ہوا اور رسول خدا صلعم جسوقت جدا ہوئے بیوت السقیا سے تو دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ حُفَاۃٌ فَاحْمِلْھُمْ وَعُرَاۃٌ فَاکْسُھُمْ وَجِیَاعٌ فَاَشْبِعْھُمْ وَعَالَۃٌ فَاَغْنِھِمْ مِنْ فَضْلِکَ یعنی اے میرے پروردگار یہ لوگ یعنی مسلمین پاپیادہ ہین اُنکو سوار کر دے یعنی انکو سواری عطا کر اور یہ لوگ برہنہ ہین اُن کو لباس پہنا اور یہ گرسنہ ہین ان کو سیر کر اور یہ محتاج ہین ان کو اپنے فضل سے غنی کر **راوی** نے کہا بالآخر اُن مین سے کوئی خالی نہ پھرا مگر یہ کہ جو کوئی سواری چاہتا تھا اُسنے سواری پائی کہ ہر شخص کو ایک ایک اور دو دو شتر دستیاب ہوے اور جو لوگ برہنہ تھے وہ صاحب لباس ہوے اور جو گرسنہ تھے

اُنھون

انھون نے زاد مشرکین سے طعام وافر حاصل کیا اور جو مادار تھے وہ قیدیون کے سر بہا پانے سے مالدار ہو گئے اور رسول خدا صلعم نے قیس بن ابی صعصعہ کو پیادون پر افسر کیا تھا اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن زید بن عوف بن مبذول تھا اور حضرت نے وقت کوچ کے بیوت السقیا سے قیس کو مکلم کیا تھا کہ مسلمین ہمراہی کا شمار کر لیوین لہذا قیس نے سب کو لب چاہ ابی عنبۃ ٹھہرا کر انکا شمار کیا بعد ازان خدمت جناب مین تعداد مردم عرض کی اور ایسا ہوا کہ آنحضرت علیہ السلام بیوت السقیا سے کوچ کر کے بطن العقیق مین گئے بعد ازان مکہ کی راہ چلے یہان تک کہ بطحا ابن زبیر پر جا نکلے اور وہان زیر درخت نزول اجلال فرمایا اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوے واسطے چننے اور فراہم کرنے پتھر کے پھر نیچے اسی درخت کے ایک مسجد بنائی یعنی پھر دن سے ایک حد مسجد کی گھیر دی پھر اس مین رسول خدا صلعم نے نماز پڑھی اور دو شنبہ کی صبح کو حضرت وہین تشریف رکھتے تھے اور دوسری صبح کو وادی ملل مین گئے (اور تریان درمیان حفیرہ اور ملل کے واقع ہے) اور سعد بن ابی وقاص نے کہا جب ہم لوگ تریان مین تھے اسوقت آنحضرت صلعم نے مجھسے فرمایا ای سعد اس آہو کو دیکھ سعد نے کہا پھر مین نے تیر کمان سے جوڑا اور حضرت نے اٹھکر سر مبارک درمیان میرے شانے اور کان کے رکھا اور فرمایا مار تیر اور دعا کی اَللّٰھُمَّ سَدِّدْ رَمْیَتَہٗ یعنی یا اللہ اسکے تیر کو نشانے پر لگا دے سعد نے کہا پس اس دعا سے میرے تیر نے گردن آہو سے خطا نہ کی اُسوقت حضرت نے تبسم فرمایا اور مین اُسکی طرف دوڑا اور اُسکو جیتا پایا کہ اُسمین رمق جان باقی تھی تب مین اُسکو ذبح کر کے اٹھا لایا اور سامنے حضرت کے رکھا چنانچہ آپ نے حکم کیا کہ وہ درمیان اصحاب کے تقسیم کیا گیا اور محمد بن عمر **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ محمد بن بجاد کے سعد سے روایت کی کہ لشکر مسلمین مین دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا مرثد بن ابی مرثد غنوی کا اور ایک گھوڑا مقداد بن عمرو البہرانی کا جو حلیف بنی زہرہ کے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ گھوڑا زبیر کا تھا اور حالانکہ دو ہی گھوڑے تھے اور ہمارے نزدیک بلا اختلاف دو گھوڑون مین ایک گھوڑا مقداد کا تھا چنانچہ دوسری روایت مین **واقدی** نے بواسطہ چند رواۃ کے مقداد بن عمرو سے روایت کی ہے کہ مقداد نے کہا روز بدر میرے پاس ایک گھوڑا تھا اسکا نام سبحہ تھا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی سعد بن مالک الغنوی نے اپنے آباء سے کہ مرثد بن ابی مرثد الغنوی روز بدر اپنے گھوڑے پر سوار تھے کہ اسکا نام سبل تھا الغرض رواۃ کثیر بیان کرتے ہین کہ پس گروہ قریش شام مین اپنے قافلے سے جا ملے اور وہ قافلہ ہزار رشتہ کا تھا اور اسپر متاع گران بہا بار تھا کیونکہ مکے مین کوئی قرشی ایسا باقی نہ تھا اور نہ کوئی قرشیہ تھی کہ جسکا مال بمقدار مثقال یا زائد از مثقال کے ہو مگر یہ کہ اول ہر ایک نے وہ مال ہمراہ قافلے کے بھیجا تھا یہان تک کہ ایک عورت نے ایک اوقیہ یعنی ناقہ محمولہ مال بھیجا تھا چنانچہ کہتے ہین کہ اُس قافلے مین البتہ پچاس ہزار دینار نقد تھا اور بعضون نے کچھ کم کہا ہے اور کہتے ہین کہ اس

ع
یعنی قسم
ہزار تیس ہزار
پچاس ہزار

قافلے مین اکثر مال ابی احیحہ آل سعید بن العاص کا تھا اور وہ مال یا تو ازان خاص اُن آل کا ہو اور قوم سے قرضہ جمع کر کے نصف منافع پر دیا تھا و بہر کیف اکثر قافلہ آل سعید بن العاص کا تھا یا یہ کہ اکثر مال اس قافلے مین اُنھین کا تھا اور کہتے ہین کہ اُس قافلے مین بنی مخزوم کے دو سو شتر اور پانچ یا چار ہزار مثقال سونا تھا اور ہزار مثقال سونا حارث بن عامر بن نوفل کا تھا اور ہزار مثقال امیہ بن خلف کا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے ہشام بن عمار و بن ابی الحویرث سے نقل حدیث کی ہے کہ اُس قافلے مین دس ہزار مثقال سونا بنی عبد مناف کا تھا اور تجارت گاہ اُنکی طرف غزہ کے تھی جو زمین شام سے ہے اور اُس قافلے مین بہت سے غیر یعنی کاروان آن عوام قریش کے تھے اور محمد بن عمر و **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطۂ عبد اللہ بن جعفر و ابو عون مولی المسور کے مخرمہ بن نوفل سے روایت کی ہے اُنھون نے کہا جب ہم شام مین پہونچے (یعنی ہمراہ قافلہ قریش کے) تو قبیلہ جذام سے ہمکو ایک شخص ملا اُسنے ہمسے خبر کی کہ محمدؐ بقصد ہمارے قافلے کے ہماری گذرگاہ پر پیش آگے اور منتظر ہماری مراجعت کے ہین اور باشندگان میانہ راہ سے حلف لیا ہے اور اُون سے مصالحہ کر لیا ہے مخرمہ نے کہا کہ تب ہم وہان سے ڈرتے ہوئے نکلے اور خوف کمینہ گاہ کا رکھتے تھے پس جب ہم شام سے روانہ ہوئے تو ضمضم بن عمرو کو واسطے خبر کے آگے بھیجا یا یہ کہ واسطے اطلاع قریش کے روانہ کیا اور عمرو بن عاص بیان کرتا تھا کہ جب ہم زرقا مین تھے (اور زرقا ملک شام مین معان کے کنارے اور عادت سے دو منزل پر واقع ہے) تو ہم لوگ نیچے نیچے مکے کی راہ چلے جاتے تھے ناگاہ ایک شخص قبیلۂ جذام سے ہمکو ملا اور اُسنے کہا کہ محمدؐ قصد تمھارا کر کے تمھاری گذرگاہ پر بجمعیت اپنے اصحاب کے پیش آئے ہین ہمنے کہا ہمکو معلوم نہین ہے اُسنے کہا ہان ایسا ہوا کہ محمدؐ ایک مہینا مقیم رہ کر یثرب کو پھر گئے اگر وہ تمھارے مقابل آتے تو اُس عرصہ مین تم لوگ سبکسار و سبکبار رہتے اور اب وہ ضرور تم سے پیش آوین گے کہ وہ تمھاری مراجعت کے انتظار مین ہین اور تمھارے دنون کو شمار کر رہے ہین پس تم اپنے قافلے کو بچاؤ اور تم اپنی راے مین فکر کرو والا بخدا مین نہین دیکھتا ہون کہ تمھارے ساز و رخت اور گھوڑے اونٹ اور جمعیت مردم سے کچھ باقی بچے پس لازم ہے کہ اپنے امر کو درست کرو اور لوگون کو جمع کرو یہ سنکے اہل قافلہ نے ضمضم کو جو ہمراہ قافلہ تھا طرف مکے کے روانہ کیا اور یہ وہ شخص ہے کہ کنارے دریا کے رہا تھا اور قریش سکو ہمراہ لیتے آئے تھے اور اسکے پاس دو اونٹ بھی تھے چنانچہ قافلے والون نے اُجرت اُسکی بیس مثقال طلا مقرر کی اور ابو سفیان نے اسکو حکم کیا کہ تو جا کر قریش مکہ کو خبر کر کہ محمدؐ ہمارے قافلے پر آئے ہین اور اسکو امر کیا کہ جب تو مکے مین داخل ہو تو اپنے اونٹ کا کان کاٹ ڈالیو اور کاٹھی اُلٹی کسنا اور پیش و پس سے اپنا پیراہن چاک کر ڈالیو و بصدائے بلند آنوث آنوث یعنی فریاد ہے فریاد شور کیجیو (مترجم کہتا ہے ایام جاہلیت مین یہ دستور عرب تھا کہ حالت اضطراب و استغاثہ مین ایسا کرتے تھے اور بعضے برہنہ ہو جاتے تھے اُن کو عُریان نذیر یعنی برہنہ ڈرانے والے کہتے تھے)

مخرمہ نے بعد اسلام کے قصہ یہ بیان کیا

اور بعضون نے کہا کہ ضمضم کو تبوک سے بھیجا تھا اور اس قافلے مین سوم قریش سے تیس آدمی تھے انمین عمرو بن العاص و مخرمہ بن نوفل تھا

ذکر خواب دیکھنے عاتکہ بنت عبدالمطلب کا شکست لشکر قریش کا اور مجادلہ کرنا ابوجہل کا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے

راوی نے کہا کہ قبل پہونچنے ضمضم کے مکے مین عاتکہ بنت عبدالمطلب نے ایک ایسا خواب دیکھا کہ اُن کو اُس خواب نے گھبرا دیا اور اُن کے دل کو صدمہ عظیم ہوا تب اپنے بھائی عباس بن عبدالمطلب کو بلا بھیجا اور کہنے لگین اے بھائی واللہ مین نے آج کی رات ایسا خواب دیکھا ہے کہ مین اُسکو بہت بُرا جانتی ہون اور مین خوف کرتی ہون کہ تمھاری قوم کو اُس سے مبادا ضرر و مصیبت پہونچے پس جو کچھ مین بیان کرون تم اُسکو مخفی رکھو مین نے ایک شتر سوار دیکھا کہ وہ آیا ہے اور ابطح یعنی بطحا مین ٹھہرا ہے دبصدائے بلند شور کرکے کہتا ہے اے آل غدر اے قوم بیوفا تم اپنی قتل گاہ کی طرف روانہ ہو تین روز کی مدت مین اور اس بات کو تین بار پکارا تب مین نے لوگون کو دیکھا کہ اُس کے پاس جمع ہوگئے بعد ازان وہ شتر سوار مسجد کعبہ مین داخل ہوا اور لوگ اُسکے پیچھے تھے ناگاہ اُسنے اپنے شتر کو پس کعبہ ٹھہرایا اور اسی طرح تین بار پکارا بعد ازان وہ اونٹ اُسکو بالائے کوہ ابوقبیس چڑھا لیگیا تو وہان بھی اُسنے تین بار اُسی طرح شور سے پکارا بعد ازان اُس نے کوہ ابوقبیس سے ایک بھاری پتھر اُٹھا کر لڑھکا یا کہ وہ لڑھکتے ہوئے جب زیر کوہ پہونچا تو پاش پاش ہوگیا پس باقی نہ رہا کوئی بیت بیوت مکہ سے اور نہ کوئی دار و در مکہ سے یعنی کوئی گھر ملکے کے گھرون مین باقی نہ بچا کہ اُس پتھر کا ایک ٹکڑہ وہان نہ پہونچا ہو چنانچہ عمرو بن العاص ذکر کرتے تھے (یعنی بعد اسلام کے) کہ مین نے یہ سب کچھ بچشم خود دیکھا مین نے ایک ٹکڑا اُس صخرہ کوہ ابوقبیس کا جو گر کر پارہ پارہ ہوگیا تھا اپنے گھر مین بھی دیکھا اور یہ واقعہ بڑی عبرت کا تھا ولیکن ارادۂ الٰہی مین اُس روز اسلام لانا مجکو نصیب نہ تھا پس اسلام میرا تا ارادۂ باریتعالیٰ موخر و ملتوی رہا **راوی** کہتے ہین کہ محلات و مکانات بنی ہاشم و بنی زہرہ کے کسی گھر مین اُس صخرہ سے ایک پتہ نہین گرا اور کہا راویون نے کہ عباس رضی اللہ عنہ یہ خواب سنکر عاتکہ سے کہنے لگے کہ ان ہذہ لرویا یہ ایک خواب دیا ہے صاحب سے ہے (مترجم کہتا ہے کہ اس جملہ سے یہ معنی بھی محتمل ہین کہ یہ ایک خواب ہے خواب خیال چنانچہ یہ کہنا انکا سہل انگاری سے بنا بر رفع اضطراب عاتکہ تھا) پس عباس وہان سے موم چلے اثنائے راہ مین ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کہ انکا بڑا دوست اور تھا ملاقات ہوئی اُس سے خواب کا کہا اور تاکید کہ کسی کو نہ کہنا مگر یہ بات لوگون مین فاش ہوگئی چنانچہ

عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ صبح کو مین واسطے طواف خانۂ کعبہ کے گیا وہان مردم قریش بیٹھے ہوے ذکر خواب عاتکہ کا کر رہے تھے اور اُنمین ابوجہل بھی تھا وہ مجھے دیکھکر کہنے لگا کہ عاتکہ نے یہ خواب دیکھا ہی مین نے کہا وہ کیونکر ہی اس نے کہا ای اولاد عبدالمطلب کیا تم ابھی راضی نہین ہوے کہ تمہارے مرد تو نبی بنے اور اب زنیب بیان کرتے ہین یہان تک کہ اب تمھاری عورتین بھی نبی بنین اور خبر ین غیب کی بیان کرنے لگین عاتکہ گمان کرتی ہی کہ اُس نے خواب مین ایسا کچھ دیکھا ہی پس جو کچھ اس نے دیکھا ہی ہم تین روز تک تمھارا انتظار کرتے ہین اگر کہنا اُسکا حق ہوگا تو قریب ہی کہ اس عرصے مین واقع ہوگا اور اگر تین روز گذر گئے اور کچھ وقوع مین نہ آیا تو تم پر لکھا جائیگا یعنی ثابت و مشتہر کیا جائیگا کہ عرب مین تم لوگ اہل خاندان کذب و فریبیہ ہو تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ای مُضَفَّر استہ یعنی ای گوز مارنے والے تو ہی سزاوار کذب و ملامت ہی ابوجہل نے کہا جب درمیان ہمارے تمھارے دربارہ مجد و شرف کے معارضہ ہوا تو تمنے کہا ہمارے یہان خدمت سقائی ہی ہمنے کہا کہ ہم کچھ پرواہ اعتراض نہین کرتے کہ تم حاجیون کو پانی پلاتے ہو پھر تمنے کہا ہم مین خدمت دربانی کی ہی تو ہم نے کہا کیا جائے اعتراض ہی کہ تم دربانی خانہ کعبہ کی کرتے ہو پھر تم نے کہا کہ ہم میزبانی اور دعوت طعام کرتے ہین تو ہمنے کہا ہم اس بات پر بھی کچھ اعتراض نہین کرتے کہ تم طعام دادی کرتے ہو اور لوگون کو کھانا کھلاتے ہو بعد ازان تم نے کہا کہ ہم مین جو دو سخاوت ہی تو ہم نے کہا تھا کہ ہم کچھ باک نہین کرتے کہ تم جمع و مہیا کرتے ہو اپنے پاس اُس قدر کہ اس سے ضعفا کو دیتے ہو پس ہر گاہ ہم بھی لوگونکو کھانا کھلاتے تھے اور تم بھی کھلاتے تھے اور لوگ جمع تھے اور ہم تم مجد و شرف مین مسابقت کرتے تھے پس ہم تم مثل اُن دو گھوڑون کے تھے جو بازی مین برابر دوڑتے ہین اُسوقت تم نے کہا ہم مین نبی ہی اور اب تم کہتے ہو کہ ہم مین ایک عورت بھی نبی ہی (یعنی غیب کی خبر دینے والی مراد عاتکہ سے) قسم ہی لات و عزی کی کہ ایسا کبھی نہین ہو سکتا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ واللہ یہ باعث میری غیرت کا نہ تھا مگر یہ کہ مین نے اس بات سے تجاہل و انکار کیا کہ عاتکہ نے خواب دیکھا ہی آخر جب شام ہوئی تو نہ باقی رہی کوئی ایسی عورت جس کو علاقہ ہوا ولادہ ہونے مین عبدالمطلب کے مگر یہ کہ وہ سب آئین اور جمع ہوئین اور کہتی تھین کیا تم لوگ اس فاسق خبیث یعنی ابوجہل کی باتون کو گوارا کرتے ہو کہ یہ تمھارے مردون کی توہین تو کرتا ہی تھا بعد ازان اب تمھاری عورتون تک نوبت پہونچائی اور تو ای عباس سُنتا ہی اور تجکو اس بات کی غیرت نہین آتی۔ یہ سُن کے عباس نے کہا مین خاموش نہین رہا مگر اس لیئے کہ شر نہ ہو مگر قسم ہی خدا کی صبح کو مین پھر اُس کے پاس جاؤن گا اگر پھر اُس نے اعادہ تمھاری توہین کا کیا تو مین تمھارا بدلہ اس سے لونگا۔ پھر جب صبح ہوئی بعد اُسدن کے جسکی شب کو عاتکہ نے خواب دیکھا تھا تو ابوجہل بولا آج ایک روز ہوا

ل یقال فلان مضفرۃ ای مفرط مشتق من الضفر وھو الفرد والمثل مضفر

یعنی پہلا دن ہوا بعد ازان جب دوسری صبح ہوئی تو کہا آج دو دن ہوے پھر جب تیسری صبح ہوئی تو کہنے لگا آج تین دن پورے ہوے اب کوئی دن باقی نہین ہی حضرت عباس کہتے ہین جب تیسری صبح ہوئی تو مین گھر سے نکلا اور مین سخت غضبناک تھا کیونکہ مجھے خیال تھا کہ اُس سے میرا امر فوت ہوگیا تھا تو مین چاہتا تھا کہ اُسکا تدارک کرون اور مجکو یاد تھا غیرت دلانا عورتون کا اُنکی باتون سے جو کچھ مجھسے کہتی تھین چنانچہ مین ابوجہل کی طرف متوجہ ہوا اور وہ مردلاغزار اہم ترش رو تیز زبان شوخ چشم تھا پس بناگاہ وہ مجھے دیکھکر بشتاب روی طرف باب بنی سہم کے نکل گیا مین نے کہا اسکو کیا ہوا خدا اُس پر لعنت کرے کیا عاجز ہوکر اس خوف سے ٹل گیا کہ مین اُسکو شتم وشمامت کرونگا پس اسی حال مین یکایک اُسنے آواز ضمضم بن عمرو کی سُنی کہ وہ کہتا تھا اے گروہ قریش اے آل لوی بن غالب اپنے نظیمہ یعنی مالہاے محمولہ شتران کو بچاؤ کہ محمد اسی کے تاراج کو آئے ہین فریاد ہی فریاد کو پہونچو واللہ مین نہین دیکھتا ہون کہ تم انکو سلامت پاؤگے چنانچہ ضمضم درمیان وادی کے اس طرح استغاثہ کررہا تھا اور اپنے شتر کے دونون کان کاٹ ڈالے تھے اور اپنے پیراہن کو پیش وپس سے چاک کر ڈالا تھا اور اُسکی کاٹھی اونٹ پر کسی تھی اور ضمضم نے اسی حالت استغاثہ مین یہ بھی بیان کیا کہ قبل داخل ہونے مکے کے مین نے اسی ناقے پر سوتے ہوئے خواب مین دیکھا گویا کہ وادی مکہ مین سیلاب خون ہوا پستی سے بلندی کو بہتا ہی پس مین گھبراکر ڈرا ہوا چونک پڑا اور جاگ اُٹھا اور قریش کے حق مین بدمعلوم ہوا اور میرے دل مین یہ تاویل آئی کہ یہ خواب قریش کی جانون پر مصیبت ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جس شخص نے اُس دن صدائے استغاثہ بلند کی تھی وہ ابلیس تھا کہ بصورت سراقہ بن جعشم قبل ضمضم کے آواز دیکر قریش کو انکے قافلے کی طرف آمادہ روانگی کیا تھا پھر بعد اُسکے ضمضم آیا اُسنے فریاد کی اور عمیر بن وہب کا قول تھا کہ ضمضم کے امر عجیب سے کوئی امر اعجوبہ ترمین نے کبھی نہین دیکھا اور اُسکی زبان سے شور وفریاد نہین کیا مگر شیطان نے کہ ہم کو ہمارے امور مین کچھ چارہ نہ ہوا یہانتک کہ ہم لوگ بہرکیف حالت شدت ورخا مین اپنے اپنے قافلے کی مدد کو نکل پڑے اور حکیم بن خرم کا یہ مقولہ ہی کہ جو شخص ہمارے پاس آیا تھا اور فریاد لایا تھا وہ انسان نہ تھا بلکہ وہ شیطان تھا کہ ناگزیر ہمارے تئین قافلے کی مدد کے لیے آمادہ کرگیا لوگون نے پوچھا اے ابوخالد یہ امر کیونکر واقع ہوا اُس نے کہا مین خود اُس سے نہایت متعجب ہون کہ سواے کوچ کرنے کے ہم کو اپنے امور مین کچھ چارہ نہ ہوا اور **راوی** کہتے ہین کہ پھر قریش تہیہ سامان کوچ مین مصروف ہوے اور ایک دوسرے سے بے پروا تھا یعنی کوئی کسی پر بند نہ تھا ہر ایک بجاے خود تیاری سفر مین مشغول ہوا اور جانے والون مین دو طرح کے لوگ تھے کہ یا خود بنفسہ چلنے پر مستعد تھے یا اپنے بدلے دوسرے کو مقرر کیا اور حال قریش یہ تھا کہ خواب عاتکہ سے ڈر گئے تھے اور بنو ہاشم اُس خواب سے خوش تھے اور بعضے کہنے والے کہتے تھے

ہرگز یہ بات نہین ہی کہ تم ہمکو چھوڑا جانتے ہو اور خواب حاتکہ کا غلط سمجھے ہو غرضکہ قریش تین روز اور بقول بعض کے دو روز تیاری کرتے رہے اور اپنے اپنے ہتھیار نکالے اور مزید بران خرید کیئے اور انکے مقدور والون نے عاجزون کی اعانت کی اور سہیل بن عمرو درمیان مردمان قریش کھڑا ہو کر کہنے لگا اے گروہ قریش دیکھو یہ محمدؐ اور چند مردم بے دین جو تمھارے ہی جوانون مین سے اُنکے ہمراہ ہین اور اہل یثرب یہ سب واسطے تعرض تمھارے کاروان شتران اور بقصد تاراج یطیمہ قریش کے آئے ہین (یطیمہ یعنی تجارت یعنی مال تجارت وبقول ابن ابی الزیاد کے یطیمہ وہ سب مال ہی جو واسطے تجارت کے اونٹون پر لادا جاتا ہی وبقول بعضون کے یطیمۂ خاص عنبر کو کہتے ہین) پس جس کسی کو سواری درکار ہو تو سواری میرے پاس موجود ہی اور جسکو حاجت خرچ کی ہو وہ مجھ سے خرچ لیوے اور اسی طرح زمعہ بن الاسود کھڑا ہوا اور کہنے لگا قسم ہی لات عزی کی اس سے زیادہ تر کوئی امر عظیم تم پر کبھی نازل نہ ہوا ہوگا کہ محمدؐ اور اہل یثرب قصد تاراج تمھارے عیر کا کرین اور اس مین تم سب کا مال ہی چاہیئے کہ تم سب جمع ہو کر چلو اور تم مین سے ایک بھی تخلف نہ کرے اور جسکے پاس خرچ نہ ہو مجھ سے لے واللہ اگر محمدؐ اس عیر کو لوٹ لینگے تو پھر ہرگز انکو خوف تمھارا نہ رہیگا مگر یہ کہ یہان تم پر قصد کرینگے اور اسیطرح طعیمہ بن عدی نے کلام کیا کہ اے گروہ قریش واللہ کوئی امر عظیم تر اس سے تم پر نازل نہ ہوا ہوگا کہ کاروان تمھارا اور یطیمۂ قریش کا یون تاراج کیا جاوے اس مین تم سب کا بہت سا مال اور متاع گران بہا ہی واللہ مین کسی مرد یا عورت کو بنی عبد مناف مین سے ایسا نہین جانتا ہون جسکا مال بوزن نش کے نہو یا زیادہ مگر یہ کہ وہ سب اسی قافلے مین ہی پس جسکے پاس زاد نہو تو ہمارے پاس زاد موجود ہی کہ ہم اسکو سواری اور زاد دیوینگے چنانچہ اُسنے لوگون کو بیس اونٹ سواری مین دیئے اور انکو خرچ دیا اور اُنکے پیچھے اُنکے اہل وعیال مین مدد معاونت خرچ مقرر کردی وبعد ازان حنظلہ و عمرو دونون پسران ابی سفیان کھڑے ہوئے اور لوگون کو واسطے خروج کے برانگیختہ کرنے لگے ولیکن کسی سے وعدہ خرچ وسواری کا نہین کرتے تھے تب لوگون نے کہا تم دونون بھی وعدہ خرچ وسواری کا کیون نہین کرتے جیسا کہ سہیل وغیرہ تمھاری قوم نے دعوت قوم طرف خروج کے خرچ وسواری سے کی ہی ان دونون نے کہا بخدا کہ ہمارے پاس کچھ مال نہین ہی اور جو کچھ مال ہی تو ابوسفیان کا ہی اور نوفل بن معاویہ اقدیلی پاس قریس اہل دول کے گیا و در بارہ مدد خرچ وسواری خروج کرنے والون کے کلام کرنے لگا چنانچہ اس بات مین عبداللہ بن ربیعہ نے کلام کیا اسنے کہا یہ پانسو دینار حاضر ہی اسکو خرچ کر جسطرح تیری راے مین آوے پھر اسیطرح نوفل نے کلام کیا و لیطب بن عبدالعزیٰ سے چنانچہ اُس سے بھی دو سو یا تین سو دینار لیے پھر یہ سب خرید سلاح وسواری مین خرچ کیئے

راوی کہتے ہین کہ قریش مین سے کوئی پیچھے نہین رہا مگر یہ کہ بعضون نے بجاے اپنے کسی اور کو اجرت پر مقرر کر کے بھیجدیا بعد ازان قریش پاس ابولہب کے گیئے اور کہنے لگے کہ ہر آئینہ صنادید قریش مین سے تو ایک سردار ہی اگر تو ہمراہی

قریش دان بست وام نفقون اوقیہ ۴۱۲

گروہ سے باز رہے گا تو اور لوگ تیرے اعتبار پر عدم خروج سے سند پیش کرینگے پس تو خروج کر خواہ اپنی عوض کسی اور شخص کو مقرر کر کے ہمراہ کر دے یہ سُن کے ابولہب نے جواب دیا قسم لات وعزیٰ کی نہ مین خود جاؤنگا نہ بدلے اپنے کسی کو بھیجونگا تب پاس ابولہب کے ابوجہل آیا اور کہنے لگا ای ابوعتبہ واللہ ہم لوگ خروج نہین کرتے مگر از روے قہر وغضب کے کہ یہ واسطے حمایت دین تیرے اور تیرے بزرگون کے ہی اور اندیشہ ہوا ابوجہل کو کہ شاید ابولہب مسلمان ہو جاوے پس ابولہب کلام ابوجہل سنکر خاموش ہو رہا مگر نہ خود گیا نہ کسی اور کو اپنی طرف سے بھیجا اور ابولہب کو خروج سے کوئی امر مانع نہ تھا مگر یہ کہ وہ خواب عاتکہ سے خوف زدہ تھا کیونکہ وہ کہتا تھا کہ خواب عاتکہ کا ہاتھ پکڑنے والا ہو یعنی یقینی ہو اور بعضے کہتے ہین کہ اُسنے بجاے خود عاص بن ہشام بن المغیرہ کو بھیجا تھا کیونکہ عاص اسکا قرضدار تھا لہذا ابولہب نے اس سے کہدیا کہ تو میری طرف سے جاکر زر قرضہ میرا تیرے لیئے معاوضہ ہو چنانچہ عاص اسکی طرف سے روانہ ہوا **راوی** کہتے ہین عتبہ وشیبہ نے اپنی زرہ وغیرہ ساز حرب کو باہر نکالا تو ان دونون کی طرف عداس نے دیکھا کہ وہ دونون درستی اپنی زرہون اور تیاری آلات حرب کی کرتے تھے تو پوچھا کہ تم دونون کا کیا ارادہ ہی اُنھون نے کہا کہ تو نے اس شخص کو نہین دیکھا یعنی اسکو نہین جانا جسکی طرف ہم نے تجکو انکو اپنی زمین طائف کا دیکر بھیجا تھا عداس نے کہا ہان مین انکو جانتا ہون تب وہ دونون بولے کہ ہم خروج کرتے ہین تا اُس سے مقابلہ کرین یہ سنکے عداس رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم دونون نہ جاؤ کہ نجداوہ البتہ رسولخدا ہی مگر ان دونون نے نہ مانا اور خروج کیا اور عداس بھی ان دونون کے ہمراہ گیا اور انھین کے ساتھ بدر مین مارا گیا

ذکر قرعۂ قریش کا واسطے خروج بدر کے و برآنا منع و عمل بخلاف کا

راوی کہتے ہین کہ قریش جمع ہو کر پیش ہبل بت کے گئے اور واسطے خروج کے تفاول بالازلام کرنے لگے (مترجم کہتا ہی کہ استقسام بالازلام عمل تیردن کا ہوتا ہی کہ اُسپر کچھ نقش کر کے اُس سے بطور قرعہ واستخارہ کے تفاول کرتے ہین) چنانچہ امیہ بن خلف نے ہی عمل بطلب حکم یا منع کے کیا تو تیر منع خروج کا برآمد ہوا تب سب نے قیام واقامت پر اجماع واتفاق کیا مگر ابوجہل نے باصرار تمام ان کو آمادہ خروج کیا اور کہا نہ ہم تفاول کرین گے اور نہ اپنے قافلے سے تخلف کرین گے اور جب زمعہ بن الاسود کے سے نکل کر روانہ ہوا اور ذی طوے مین پہونچا تو اپنا تیر ترکش سے کھینچ کر اُس سے تفاول کیا تو تیر مانع خروج کا نکلا تب غیظ وغصے مین آکر دوسری بار اعادہ اُس فال کا کیا پس مثل اول کے نکلا اُس وقت زمعہ نے اُس تیر کو توڑ ڈالا اور کہنے لگا مثل آج کے مین نے ایسا تیر کاذب نہین دیکھا اور وہ اسی حالت مین تھا کہ اُس کے پاس سہیل بن عمرو کا گذر ہوا تو کہنے لگا ای ابوحکیمہ مجھے کیا ہو گیا ہی کہ مین تجکو خشمناک پاتا ہون

تب زمعہ نے سہیل سے وہ ماجرا بیان کیا تب سہیل نے کہا ہی شخص تو اپنے ارادے پر روانہ ہو کہ ان تیرون سے کوئی چیز زیادہ جھوٹی نہین ہی اور عمیر بن وہب نے بھی مجھسے جو کیفیت ان تیرون کی بیان کی وہ مثل اُسی کے ہی جیسا کہ تو کہتا ہی کہ اُسنے بھی ایسا کچھ دیکھا تھا بعد ازان قریش اپنے اُسی ارادے پر روانہ ہوئے اور ایک روایت مین **واقدی** نے سعید سے **روایت** کی ہی کہ ابو سفیان بن حرب نے ضمضم سے کہدیا تھا کہ جب تو قریش کے پاس پہونچے تو اُنسے کہدینا کہ استقسام بالازلام یعنی عمل فال تیرون کا نہ کرین اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ نے زہری سے اُنھون نے ابو بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے اُنھون نے بیان کیا کہ مین نے حکیم بن حزام سے سنا وہ کہتا تھا کہ مین نے کبھی ایسا کسی سفر کا قصد نہین کیا کہ وہ مجھسے اس سفر بدر سے زیادہ ناگوار ہوا ہو اور کسی سمت کے جانے مین کبھی مجھسے ایسا اضطراب پیدا نہین ہوا جیسا بدر کے جانے مین قبل از خروج میرے تئین انکسار ظاہر ہوا بعد ازان وہ کہتا ہی کہ پھر ضمضم آیا اور پیش مردم صیحہ و فریاد کرنے لگا تب مین نے تفاول تیرون کا کیا تو ہر بار وہ ہی نکلتا تھا جو مجکو ناگوار تھا بعد ازان مین اپنے ارادے پر نکلا یہانتک کہ جب ہم لوگ مرالظہران تک پہونچے تو وہان ابن الحنظلیہ نے چند اونٹون کو نحر کیا ناگاہ ان مین سے ایک اونٹ بحر کیا ہوا بھاگا اُس مین جان تھی یعنی ہنوز وہ ذبح نہین ہوا تھا پس وہ تمام لشکر مین بھاگتا پھرا یہانتک کہ لشکر کے خیمون مین سے ایسا کوئی خیمہ باقی نہ بچا جس مین اُسکا خون نہ پہونچا ہو چنانچہ یہ میری فال بدشگونی ظاہر ہوئی بعد ازان مین نے قصد باز رہنے اور پھر آنے کا کیا بعد ازان مین ابن الحنظلیہ کی شامت بدیمنی کو یاد کرتا تھا اور یاد دلاتا تھا مگر وہ مجھے نہین چھوڑتا تھا آخر مین اپنے سامنے چلا پس حکیم کہتا تھا کہ جسوقت ہم ثنیۃ البیضا مین پہونچے (اور ثنیۃ البیضا یعنی سفیا کا ٹیلہ کو مدینے سے آتے ہوئے نیچ کو جاتے ملتا ہی) ناگاہ مین نے دیکھا کہ عداس اُس ثنیۃ پر بیٹھا ہوا تھا اور لوگ چلے جاتے تھے جب دونون بیٹے ربیعہ کے یعنی عتبہ و شیبہ پاس عداس کے پہونچے (اور وہ دونون اُس کے آقا زادے تھے) چنانچہ عداس نے دوڑکر اُن دونون کے پانون رکاب مین پکڑ لیے یعنی اُن کی رکابین پکڑ لین اور کہنے لگا میرے باپ ماں تم دونون پر فدا ہون واللہ وہ بے شبہہ رسول اللہ ہی تم دونون نہین جانتے ہو مگر ہانکے جاتے ہو طرف اپنی قتل گاہون کے اور وہ یہ کہتا تھا اور اُس کی دونون آنکھون سے اشک رخسارون پر جاری تھا حکیم کہتا ہی کہ مین نے وہان بھی ارادہ کیا کہ پھر آؤن مگر جانا ناچار آگے چلا اور جس وقت عتبہ و شیبہ چلے گئے اور عداس اُس ٹیلے پر بیٹھا تھا تو اُس کے پاس گذر عاص بن منبہ بن الحجاج کا ہوا اُس نے وہان توقف کر کے عداس سے پوچھا تو کیون روتا ہی اُسنے کہا مین روتا ہون اس لیے کہ میرے دونون آقا اور سردار اور اہل وادی یعنی سردار اہل دیار کے اپنی قتل گاہونکی طرف

تو اس خیال سے درگذر اور روانہ ہو

ان شاء اللہ یہ ہے ابوجہل

نکلینگے کہ مقاتلہ کرینگے رسول اللہ سے تب عاص نے کہا کیا محمد رسول اللہ ہین یہ سنکے عداس شدت سے کانپنے لگا اور اس کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے پھر وہ رونے لگا اور کہا ہان واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ ہین کہ مبعوث ہوئے ہین طرف کافۂ خلائق کے حکیم کہتا ہی کہ پھر اسی وقت عاص بن منبہ اسلام لایا وبعد ازان آگے چلا لیکن شک مین تھا یہانتک کہ اسی شک وشبہہ پر مشرکین کے ساتھ مارا گیا اور کہتے ہین کہ عداس پھر آیا اور بدر کو پھر نہین گیا اور بعضے کہتے ہین کہ حاضر بدر ہوا اور اسی جگہ قتل ہوا **راوی** کہتا ہی ہمارے نزدیک قول اول ثابت تر ہے **راوی** نے کہا اور سعد بن معاذ قبل واقعہ بدر کے مکے کو گئے اور امیہ بن خلف کے پاس اترے ناگاہ اس کے پاس ابوجہل آیا اور سعد کو دیکھکر امیہ سے کہنے لگا تو نے اسکو اپنے یہان اتارا کہ یہ ان لوگون مین سے ہی جنھون نے محمد کو اپنے یہان جگہ دی اور ہمسے آمادہ حرب ہین یہ سنکے سعد بن معاذ نے کہا جو چاہو سو کہو کیا تمھارے قافلے کی آمد ورفت ہماری طرف سے نہین ہی (یعنی ہم بھی اسوقت سمجھ لینگے) امیہ نے کہا ایسی بات ابوالحکم یعنی ابوجہل کو نہ کہو کہ وہ سردار اہل دیار کا ہی تب سعد نے کہا ای اُمیّہ تو یہ کہتا ہی اور مین نے سنا واللہ محمدؐ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ مین اُمیّہ بن خلف کو ضرور قتل کرونگا امیہ نے کہا کیا تو نے یہ بات محمد سے خود سنی ہی انھون نے کہا ہان مین نے خود سنا ہی اسوقت سے اُمیہ کے دل مین ہراس غالب ہوا پھر جب لوگ باہر جانے والے اُمیہ کے لیجانے کو آئے تو اُسے انکے ہمراہ چلنے سے طرف بدر کے انکار کیا تا اُمیہ کے پاس عقبہ بن ابی معیط اور ابوجہل دونون ملکر آئے اور عقبہ کے ہاتھ مین عود سوزان مین بخور تھا یعنی بخوردان تھا اسمین خوشبو کی چیزین سلگاتے تھے اور ابوجہل کے پاس سرمہ دانی اور سلائی تھی چنانچہ عقبہ نے وہ بخوردان امیہ کے پاس رکھدیا اور کہا لے اسکی خوشبو سونگھ کہ تو عورت ہی اور ابوجہل نے سرمہ دانی اور سلائی پیش کر کے کہا سرمہ لگا کیونکہ تو زن ہی اس سے زینت کر اسوقت امیہ کو غیرت آئی کہنے لگا کہ میرے لیئے ایک شتر تیز رو خرید کرو تب لوگون نے شتران نبی قشر سے اسکے لیے ایک اونٹ بقیمت تین سو درہم کے خرید کر دیا چنانچہ اس اونٹ کو مسلمانون نے روز بدر غنیمت مین پایا تھا اور خبیب بن یساف کے حصے مین آیا تھا **راویون** کے کہا اور ان جاننے والون کے قافلے مین کوئی شخص بڑا مکروہ جاننے والا جانے کو زیادہ حارث بن عامر سے نہ تھا اور وہ کہتا تھا کاشکے قریش عدم خروج پر عزم بالجزم کرتے اگرچہ مال میرا اور سارا مال بنی عبد مناف کا بھی اس عیر مین تلف وضائع ہوجاوے تو ہوجاوے لوگ کہتے تھے کہ تو چاہتا ہی کہ قوم ہی کیا تو قریش کو جانے سے روکتا ہی اُس نے کہا مین قریش کو خروج پر عازم جازم دیکھتا ہون اور مین کسی کو نہین دیکھتا ہون کہ اسکو کوئی چارہ تخلف ہو بغیر کسی عذر مانع کے اور قریش کے خلاف کرنے مین بھی بد جانتا ہون بلکہ جو باتین مین نے اسوقت کہین مین نہین چاہتا ہون کہ وہ اسکو معلوم کرین وہ انیہمہ بد فالی وبدشگونی ابن حنظلیہ کی قوم مین مشہور ہے وحالانکہ

مین خوب جانتا ہون کہ وہ اپنی قوم کو اہل شرب سے بچاتا ہی پس یہ کہکے اس نے اپنا سارا مال درمیان اولاد کے تقسیم کر دیا اور اُسکے دل مین یقین ہو گیا کہ اب مکے مین پھر آنا نہ ہوگا بعد ازان پاس حارث بن عامر کے ضمضم آیا اور وہ حارث کا ممنون احسانات تھا پس اُسنے کہا ای ابا عامر مین نے ایک خواب دیکھا ہی کہ اسکو بہت بُرا جانتا ہون کہ مین اپنے ناقے پر ایسا سو گیا تھا گویا کہ مین جاگتا تھا تو مین نے دیکھا کہ گویا تمھارے اس میدان مین سیل خون پستی سے بلندی کو روان ہی حارث نے کہا کبھی کوئی کسی طرف ایسا ناخوش نہین نکلا کہ اُسکو مجھسے زیادہ اس طرف کا جانا ناگوار گذرا ہو پھر ضمضم نے اُس سے کہا میری راے یہ ہی کہ تو بیٹھ رہ اور ان لوگون کے ہمراہ نہ جا حارث نے کہا اگر قبل از خروج مین تجھسے یہ سنتا تو ایک قدم آگے نہ رکھتا پس اب اس بات کو تو مخفی رکھتا وہ نہ جانین کیونکہ جو کوئی اُنکے ساتھ چلنے سے باز رہیگا تو وہ میری طرف انہام کرینگے اور مجکو اسکا باعث جانینگے اور ضمضم نے بطن یاجج مین اس بات کو حارث سے ذکر کیا **راوی** کہتے ہین کہ قریش مین جو اہل راے و اہل شوریٰ تھے وہ بدر کے جانے سے کارہ و ناخوش تھے چنانچہ شام کو بعضے بعض پاس مشورہ کرنے کو گئے اور جو لوگ بدر کے جانے مین تراخی و تاخیر کرتے تھے اُنمین سے حارث عامر تھا اور امیہ بن خلف اور عتبہ و شیبہ دونون بیٹے ربیعہ کے اور حکیم بن حزام و ابو البختری و علی بن امیہ بن خلف و عاص بن سنبہ یہ سب سُستی کرتے تھے یہانتک کہ ابوجہل انکو طعن تشنیع تجبن و نامردی کرتا تھا اور عقبہ بن ابی مُعیط و نضر بن الحارث بن کلدہ وغیرہ دربارۂ خروج کے تائید کلام ابوجہل کی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ کام عورتون کا ہی یعنی تکاسل و تماہل کرنا عادات نسوان سے ہی آخر سب نے چلنے پر اتفاق کیا اور قریش آپس مین کہتے تھے کہ اپنے دشمنون مین سے کسی کو اپنے پیچھے نہ چھوڑو یعنی مسلمانون مین سے کوئی یہان خفیہ نہ رہنے پاوے **راوی** کہتے ہین کہ جو بات کہ حارث و عتبہ و شیبہ کی کراہت خروج پر دلالت کرتی ہی وہ یہ تھی کہ اُن مین سے کسی نے کسی کو نہ سواری دی نہ کسی کی مدد خرچ کی اور نہ کسی کو اپنے ساتھ سوار کر لے گئے بلکہ اگر کوئی شخص حلیف انکا یا عدید یعنی شریک حلیف انکے پاس آتا تھا اور اُنسے سواری وغیرہ طلب کرتا تھا تو وہ جواب دیتے تھے کہ اگر تیرے پاس کچھ مال ہو اور جانا بدر کا تو چاہتا ہو تو جا نہین تو وہ جانتا تھا کہ یہ قول انکا جملہ قریش جانتے تھے پھر جب کہ قریش نے خروج پر اتفاق کیا تو اسوقت قریش نے عداوت بنی بکر کو جو درمیان اِن کے اور اُن کے تھی یاد کیا اور جنکو چھوڑے جاتے تھے اُنکی نسبت بنی بکر سے خوف و اندیشہ کرنے لگے اور سب سے زیادہ تر خوف زدہ عقبہ بن ربیعہ تھا کہ وہ بار بار کہتا تھا ای معشر قریش جس شخص پر تم قصد رکھتے ہو اگر تم نے اُس پر ظفر پائی تو کیا حاصل کیونکہ جو لوگ پیچھے چھوڑے جاتے ہین اُن پر مین ایمن اور مطمئن نہین ہون اس لیے کہ پیچھے نہین رہے جاتے مین مگر عورتین اور بچے اور مردم نادار پس تم لوگ اپنی اپنی راے سے فکر کرو اس وقت ابلیس از روے تلبیس سراقہ جعشم المدلجی کی صورت بنکر قریش کے پاس آیا

اور کہنے لگا ای گروہ قریش تم لوگ میرا شرف و مرتبہ میری قوم مین خوب جانتے ہو پس ہر آئینہ مین تمھارا حامی وضامن ہون اس بات کا کہ قبیلہ کنانہ تمھارے یہان کوئی بُرائی لادین یہ سُن کے عتبہ خوش و مطمئن ہوا اور ابوجہل نے عتبہ سے کہا اب تو کیا چاہتا ہی کہ یہ شخص یعنی سراقہ سردار کنانہ کا ہی اور وہ ان لوگون کی نسبت جن کو ہم پیچھے چھوڑے جاتے ہین ہمارا پشت پناہ ہی تب عتبہ نے کہا اب کچھ باک و اندیشہ نہین مین چلتا ہون اور جو خصومت کہ درمیان بنی کنانہ اور قریش کے تھی اس بات مین تھی جسکو یزید بن فراس اللیثی نے شریک بن ابی نمر سے اور اُن سے عطاء بن یزید اللیثی سے سن کر بیان کیا ہی کہ ہر آئینہ ایک لڑکا حفص بن الاخیف کا جو جملہ بنی معیص بن عامر بن لوی کے تھا تلاش ناقہ گم شدہ اپنے گھر سے نکلا اور اس لڑکے کے سر پر گیسو تھے یعنی کاکلین اور وہ اچھی پوشاک پہنے اور خوبصورت تھا چنانچہ موضع اضخمان مین گذر اُسکا پاس عامر بن یزید بن عامر بن الملوح بن یعمر کے ہوا پس عامر نے اُس سے پوچھا ای لڑکے تو کون اور کس کا اور کس قبیلے سے ہی اُسنے بتایا مین حفص بن الاخیف کا بیٹا ہون تب عامر طرف بنی بکر کے مخاطب ہو کر بولا ای بنی بکر کیا تم مین سے کسی کا خون اور قریش کے ہی انھون نے کہا ہان تب عامر بولا کیا ایسا کوئی شخص نہین ہی کہ اُسکو عوض اپنے آدمی کے قتل کرے کہ معاوضہ برابر اور پورا ہو جاوے یہ سن کے بنی بکر مین ایک شخص اس لڑکے کے پیچھے دوڑا اور بدلے اس خون کے جو قریش پر تھا اس لڑکے کو قتل کیا چنانچہ اس بات مین قریش نے بہت کچھ کلام کیا عامر نے کہا البتہ ہمارے یہان کا خون درمیان تمھارے باقی تھا سو ہم عوض لے چکے پس اب تم کیا چاہتے ہو کیونکہ اگر تم معاوضہ چاہتے ہو تو حال یہ ہی کہ جو خون ہمارے یہان کا سابق تمھارے یہان ہوا وہ تم برابر سمجھو اور جو تمھارے یہان کا تھا وہ ہم برابر سمجھین سو ایسا ہو چکا اور اگر چاہو یہ سمجھو کہ یہ خون بدلا ایک آدمی کا ایک آدمی تھا تو یہ بھی ہو چکا اور اگر چاہو کہ جو کچھ پیشتر ہم نے کیا اب تم ہم سے درگذر کرو اور جو کچھ سابق تم نے کیا اب ہم تم سے درگذر کرین تو ایسا کرو بہرکیف خون اس جوان نے قریش پر تخفیف و سبک داری کی یعنی عوض معاوضہ ہو گیا کہ بالآخر قریش نے اس کے خون سے درگذر کیا اور کہنے لگے کہ عامر سچ کہتا ہی البتہ ہمارا آدمی اُن کے آدمی کی عوض مارا گیا پس طلب خون سے باز رہے پس اُسی عرصے مین اُس جوان کا بھائی مکرز بن حفص کہ مرالظہران مین تھا ناگاہ اُسنے عامر بن یزید کو دیکھا کہ وہ اپنے ناقے پر سوار تھا اور وہ سردار بنی بکر کا تھا پھر جب مکرز نے اُسکو دیکھا تو اپنے دل مین کہنے لگا کہ اب عوض اپنا کیون نہ لون بعد عین کے یعنی بعد معاینہ کرنے کے چنانچہ مکرز نے اُسکا ناقہ بٹھا دیا اور وہ تلوار اپنی پیٹے تھا تو مکرز نے اُس کی تلوار کھینچ لی اور اُس کو قتل کیا بعد ازان وقت شب کے مکے مین آیا اور تلوار عامر کی جس سے اُس کو قتل کیا تھا کعبے کے پردہ سے لٹکا دی جب صبح ہوئی تو قریش نے تلوار عامر کی دیکھ کر پہچانی اور معلوم کیا کہ مکرز نے اُسکو قتل کیا ہی اور قبیل از قتل عامر کے بھی مکرز کی باتین اس بارہ مین سُنی جاتی تھین

کہ وہ اس فکر مین ہو چنانچہ بنو بکر کے مارے جانے سے عامر اپنے سردار کے بہت جزع وفزع کی اور باہم آمادہ ہوئے اس بات پر کہ اعیان قریش سے دو یا تین سرداران کو بدلے عامر کے قتل کرین چنانچہ آدمی اُنکے اسی امر پر آمادہ ہو کر آتے تھے اور اسی فکر مین رہتے تھے کہ ناگاہ اسی اثناء مین قریش کو خروج طرف بدر پیش آیا پس خوف اُن لوگون کا نسبت زنان وفرزندان کے جن کو مکے مین چھوڑے جاتے تھے قریش پر غالب ہوا اتنے مین کہ سراقہ نے بزبان ابلیس کہا جو کہا (مترجم کہتا ہے بلکہ جو کچھ ابلیس نے کہا بزبان سراقہ کے کہا) تب لوگ مطمئن ہوگئے اور قریش نے یہ شتابی تمام کوچ کیا اور کنیزین گانے والیان دف بجانے والیان ہمراہ لین کہ منجملہ ان گانے والیون کے سارہ تھی کنیز عمرو بن ہشام بن عبد المطلب کی اور عزہ کنیز اسود بن المطلب کی اور کنیز اُمیہ بن خلف کی تھی کہ یہ سب جس نہر و چشمہ سار پر مقام ہوتا تھا گاتی بجاتی تھین اور قریش وہان کھانے کے اونٹون کو نحر و ذبح کرتے تھے اور اُن کے ہمراہ حبشی غلام تھے کہ وہ پیشا پیش لشکر نیزہ بازی وپٹہ بازی کرتے چلتے تھے اور قریش نو سو پچاس مرد مقاتل ومبارز سے نکلے تھے اور سو گھوڑے اُن کے ہمراہ تھے کہ اتراتے اور نمود اری کرتے جاتے تھے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے مذمت بطور ریا کی قرآن مین فرمائی ہے وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ یعنی مثل اُن لوگون کے تم نہو جو اپنے گھرون سے اتراتے اور نمود اری کرتے نکلے تھے۔ اور ابوجہل کہتا تھا کیا محمد اور ان کے اصحاب کو یہ گمان ہے کہ جس طرح وہ اہل نخلہ پر غالب آئے تھے ہم پر بھی ظفر یاب ہونگے عنقریب اُن کو معلوم ہو جائیگا کہ ہم اپنے قافلے کی حمایت کرکے بچاتے ہین یا نہین اور قریش مین جو اہل دول تھے اُن کے پاس گھوڑے تھے چنانچہ اُن مین سے بنی مخزوم کے ساتھ تیس گھوڑے تھے اور اُس لشکر مین ساٹھ سو اونٹ سواری کے تھے وہ سب زرہ پوش تھے اور سب وہ ستو تھے اور سوائے انکے پیادون مین بھی اکثر زرہ پوش تھے **راوی** کہتے ہین کہ ابوسفیان قافلہ لیکر روانہ ہوا جب قافلہ مدینے سے قریب ہوا تو خوف شدید اُس پر غالب ہوا تب لوگون نے ضمضم کو مع چند نفر روانہ کیا (یعنی اسلیے کہ اہل مکہ کو خبر کرے) پھر جب وہ رات آئی جسکی صبح کو بدر پر پہونچنیگے تو عیر یعنی اونٹون نے طرف چشمۂ بدر کے رُخ کیا اور آخر شب تھی کہ عقب بدر سے اہل عیر آئے تھے اور ارادہ رکھتے تھے کہ اگر کوئی معترض نہوا تو صبح کو بدر پر پہونچنیگے پس عیر یعنی اونٹون نے اہل عیر کو قرار و آرام لینے نہ دیا کیونکہ چھوٹے ہوئے چشمۂ بدر پر دوڑے چلے جاتے تھے آخر اُن اونٹون کو عقال کیا یعنی چھانڈ دیا اور بعضون کو دوہری عقال سے باندھ دیا کہ وہ حنین کی راہ پر چلے جاتے تھے تاکہ چشمہ بدر پر وارد ہون وحالانکہ اُن اونٹون کو پانی کی خواہش نہ تھی کیونکہ کل روز گذشتہ پانی پلائے گئے تھے اور اہل کاروان کہتے تھے کہ جب سے ہم نکلے ہین ایسی نوبت عجیب کبھی نہین پہونچی یعنی ایسا ماجرا اونٹون کا کبھی نہ دیکھا تھا کہ اُس رات کو ہمپر ایسی تاریکی طاری ہوئی کہ ہمکو کچھ نہین دکھائی دیتا تھا

اور بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی الزغبا یہ دونون پاس مجدی کے بدرین واسطے تفحص خبر کے گئے جب چشمہ بدر پر نازل ہوئے تو اپنے اونٹون کو قریب پانی کے بٹھایا پھر اُن دونون نے اپنی مشکون مین پانی بھرا اور پیا اور اونٹون کو پلایا اُس وقت اُن دونون نے دو چھوکریون کی باتین سنین اور دونون چھوکریان جواری قبیلہ جُہنیہ سے تھین اور اُن مین سے ایک کا نام برزہ تھا اور وہ اپنی دوسری ساتھی سے بابت چند درمون کے جو اُس پر قرض تھے تقاضا کرتی تھی اور وہ دوسری اُس سے وعدہ کرتی تھی کہ کل یا پرسون قافلہ کاردان جو روحا مین اُترا ہی یہان پہونچے گا یعنی بروقت آنے اُس قافلے کے مین قرضہ ادا کرونگی اور مجدی بن عمر اس لڑکی کی بات سنکر بولا تو سچ کہتی ہی پھر جب بسبس و عدی نے یہ باتین سنین تو وہان سے روانہ ہوئے اور پھر کر حاضر خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے اور مقام عرق الظبیہ مین دونون نے حضرت سے ملاقات کر کے کیفیت بدرگذارش کی اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی سے اُنھون نے باپ دادا سے یہ عبد اللہ ایک منجملہ یاکین کے تھے یعنی رقت قلب سے بہت بکا کرتے تھے اُنھون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ موسیٰ نبی علیہ السلام ہمراہ ستر ہزار نبی اسرائیل کے وادی روحا کے نالون مین جاتے تھے اور مسجد مین جو درمیان عرق الظبیہ کے واقع ہی نماز پڑھتے تھے اور عرق الظبیہ روحا سے جانب مدینہ دو منزل پر واقع ہی اور مدینہ روحا کو جاتے ہوئے بائین طرف پڑتا ہی غرضکہ ابوسفیان اس شب کی صبح کو بدر مین پہونچا اور وہان قافلہ کاروان بھی آیا ہوا تھا تو وہ کمینگاہ سے خوف زدہ ہو کر مجدی سے دریافت کرنے گیا کہ تو بعلم اپنے کسی کو جانتا ہی جو وہ جاسوسی کو آیا ہو اور بخدا کہ مکے مین کوئی مرد عورت وہ نہین جس کے پاس سے ایک نش مال یا زیادہ اس سے ہمارے ساتھ نہ آیا ہو (نش اوقیہ بیس درہم کا وزن ہوتا ہی) اور اگر تو حال ہمارے دشمنون کا ہمسے چھپا دیگا تو قریش مین سے کبھی کوئی آدمی تجھ سے صلح نہ کریگا جب تک کہ دریا مین تری بقدر تر ہونے صوف کے باقی رہے گی یعنی ایسا کبھی نہ ہوگا تب مجدی نے کہا کہ بخدا مین نے کسی کو ایسا یہان نہین دیکھا جسکو مین نہ پہچانتا ہون بلکہ یہان سے درمیان تری اور یثرب کے کوئی دشمن نہین ہی اور اگر یہان سے یثرب تک کوئی دشمن ہوتا تو مجھ سے کوئی مخفی نہ رہتا اور ایسا نہین ہی کہ مین تجھ سے اُس کو پوشیدہ رکھتا مگر وہان مین نے دو سوارون کو البتہ دیکھا تھا کہ وہ اس جگہ وارد تھے اور اشارہ بجاے اونٹ بٹھانے بسبس و عدی کے کیا کہ ان دونون نے اس جگہ اونٹ بٹھائے تھے اور مشکے پانی سے بھر کر پیا تھا بعد ازان یہان سے پھر گئے پس ابوسفیان مناخ پر یعنی جس جگہ ان دونون نے اونٹ بٹھائے تھے آیا اور اُن دونون کے اونٹون کی مینگنیان اُٹھا کر توڑنے لگا ناگاہ اُس مین سے خستہ خرما نکلا تو ابوسفیان بولا واللہ اہل یثرب کے اونٹون کا یہی چارہ ہی یہ لوگ محمد و اصحاب محمد کے جاسوس تھے مجکو معلوم ہوتا ہی کہ وہ لوگ بہت قریب ہین پھر وہان سے

اپنے قافلے کا روان کو پھیر کر راستہ کنارہ دریا کا لیا اور بدر کو بائین ہاتھ چھوڑ دیا اور جلدی جلدی چلے جاتے تھے اور قریش جو مکے سے چلے تھے وہ ہر چشمہ سار پر اُترتے تھے اور وہان کھانا کھاتے تھے اور اونٹون کو نحر و ذبح کرتے تھے چنانچہ وہ لوگ اسی طریق سے سرگرم سیر تھے یعنی چلے جاتے تھے ناگاہ عتبہ و شیبہ یہ دونون پیچھے رہ گئے اور وہ دونون باہم باتین کرتے تھے پس ایک نے دوسرے سے کہا کیا تجھکو رویاے عاتکہ یاد نہین ہی ہر آئینہ مین تو اس سے ڈرتا ہون اور دوسرا کہتا تھا ہان مجھکو بھی یاد ہی اس حال مین ابوجہل ان کے پاس جا پہونچا اور پوچھا تم دونون کیا باتین کرتے ہو انھون نے کہا ہم خواب عاتکہ کا ذکر کرتے ہین ابوجہل نے کہا کیا تعجب کی باتین ہین بنی عبد المطلب سے کہ وہ اکتفا نہین کرتے ہین اس بات پر کہ اُن کے مرد ہم پر نبی بنائے جاوین یہان تک کہ اُنکی عورتین ہم پر نبی بنائی جاتی ہین یعنی اب انکی عورتین بھی نبوت کرنے لگین اور خبرین غیب کی بیان کرتی ہین آگاہ ہو واللہ جسوقت ہم مکے مین پھر آوینگے تو البتہ بنی عبد المطلب کے ساتھ کرینگے جو کچھ کرینگے تب عتبہ نے کہا کہ ہر آئینہ ہمارے اُنکے صلہ رحم اور قرابت قریبہ ہی پھر ان دونون یعنی عتبہ و شیبہ مین سے ایک نے دوسرے سے کہا آیا تیرا ارادہ ہی کہ ہم پھر چلین تب ابوجہل بولا کیا تم دونون بعد خروج کے پھر لوٹ جاؤگے اور کیا تم اپنی قوم کو رسوا اور ان سے قطع کروگے وحالانکہ تم بدلینا اپنا اپنی آنکھون سے دیکھتے ہو کہ عنقریب ہی اور کیا تم دونون گمان اس بات کا کرتے ہو کہ محمد اور ان کے اصحاب تم سے مقابلہ کرینگے اور غالب آوینگے ہرگز واللہ الیسا نہ ہوگا آگاہ ہو بخدا کہ میرے ساتھ میری قوم سے ایک سو اشی آدمی ہین جو خاص میرے گھرانے ہین جس جا مین مقام کرتا ہون وہ بھی دہین مقام کرتے ہین اور جب مین کوچ کرتا ہون تب وہ بھی کوچ کرتے ہین اگر تم دونون پھر جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ تب ان دونون نے کہا واللہ تو نے اپنی قوم کو مفت ہلاک کیا بعد ازان عتبہ نے شیبہ اپنے بھائی سے کہا یہ شخص یعنی ابوجہل شامت زدہ اور قرابت محمد سے اسکو وہ علاقہ نہین ہی جو ہم کو اُن سے تعلق ہی و باوجود اسکے ہمارا بیٹا بھی اُن کے ہمراہ ہی پس تو ہمارے ساتھ لوٹ چل اور اُسکی باتون کو چھوڑ یہ سن کے شیبہ نے کہا ای ابوالولید گھر سے بعد چل نکلنے کے اگر اب ہم پھر جاوین گے تو واللہ ہم پر گالیان پڑینگی آخرہ دونون ہمراہ قافلہ چلے گئے بعد ازان وہ سب شام کو بمقام جحفہ پہونچے تا آنکہ جبیم بن الصلت بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف وہان سو یا اور بعد بیداری کے کہنے لگا کہ مین نے ایک خواب دیکھا ہی اور مین اُس حالت مین کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار آیا ہی اور اُسکے ساتھ ایک شتر بھی ہی اور وہ میرے قریب کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ عتبہ و شیبہ دونون پسران ربیعہ مارے گئے اور زمعۃ الاسود و امیہ بن خلف و ابوالحکم و نوفل بن خویلد مع دیگر مردم اشراف قریش سے کہ اُنکے بھی نام لیے یہ سب قتل ہوگئے اور سہیل بن عمرو اسیر ہوا اور حارث بن ہشام اپنے بھائی سے چھوٹ بھاگا اور

اور کوئی کہنے والا کہتا تھا واللہ مین یقین کرتا ہون کہ تم لوگ اپنے مقتل کی طرف خود نکلے ہو بعد ازان مین نے اُس سوار کو دیکھا کہ اس نے اپنے اُس شتر کے جو اُس کے ہمراہ تھا سینے مین سنان ماری اور اسکو لشکر مین چھوڑ دیا پس خیام لشکر سے کوئی خیمہ ایسا نہ بچا جس مین کچھ خون اسکا نہ پہونچا ہو چنانچہ ذکر اس خواب کا ابوجہل سے کیا گیا اور لشکر مین بھی اس خواب کی شہرت ہوئی تب ابوجہل نے کہا یہ دوسرا نبی ہے اولاد مطلب سے قریب ہے کہ کل حال کھل جائیگا کہ کون مقتول و مغلوب ہے ہم ہین یا محمدؐ اور اصحاب انکے اور قریش نے جہیم سے کہا کہ تیرے خواب مین شیطان تجھ سے کھیلتا ہے قریب ہے کہ جو تو نے دیکھا ہے خلاف اُسکے کل تو دیکھ لے گا کہ اکابر اصحاب محمدؐ قتل کیئے جاوینگے اور اسیر ہونگے بعد ازان عتبہ شیبہ اپنے بھائی کو علیحدہ لیجا کر کہنے لگا آیا پھر چلنے مین تیری کیا رائے ہے کیونکہ یہ خواب جہیم کا بھی مثل رویائے عاتکہ اور موافق قول عداس کے ہے واللہ ہمسے عداس نے جھوٹھ نہین کہا ہے اور قسم ہے اپنی زندگانی کی اگر محمدؐ کاذب ہونگے تو ہر آئینہ عرب بہت ہین بجائے ہمارے اُن کو کافی ہونگے اور اگر وہ اپنے دعوے مین صادق ہین تو ہم یہان سے جدا ہو جانے پر البتہ انکے نزدیک بہترین عرب ہون گے اس لیے کہ ہم اُن کے یگانہ ہین تب شیبہ نے کہا جو کچھ تو کہتا ہے یون ہی ہے ولیکن ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم اہل لشکر کے سامنے سے پھر کر چلے جاوین ناگاہ جسوقت وہ دونون باہم باتین کر رہے تھے کہ ابوجہل آیا اور پوچھنے لگا تم دونون کیا ارادہ کرتے ہو انھون نے کہا پھر جانے کا مشورہ کرتے ہین کیا تو خیال نہین کرتا کہ خواب عاتکہ اور رویائے جہیم بن الصلت دونون موافق قول عداس ہین تب ابوجہل نے کہا واللہ تم اپنی قوم کو رسوا اور اون سے قطع کرتے ہو انھون نے جواب دیا واللہ تو خود بھی ہلاک ہوا اور اپنی قوم کو بھی ہلاک کیا آخر دونون اسی بات پر ساتھ رہے پھر جب ابوسفیان اپنے کاروان کو وہان سے بچا کر نکال لیگیا اور اُن کے محفوظ رہنے سے مطمئن ہوا تو قیس بن امرئ القیس جو اہل کاروان کے ہمراہ مکے سے آیا تھا اور ساتھ تھا اس کو ابوسفیان نے طرف قریش کے جو مکے سے کمک لیے چلے جاتے تھے روانہ کیا تا ان لوگون کو پھیر لیجا دے اور انسے کہدیوے کہ کاروان تمھارا بسلامت محفوظ رہا اب تم اپنے تئین اہل شیرب کے قابو مین یعنی اپنی جانون کو اُنکے ہاتھون مین نہ دیو کیونکہ سوائے اسکے تمھاری حاجت نہ تھی بلکہ تم واسطے حمایت و حراست اپنے عیر اور مال کے نکلے تھے سو حق تعالےٰ نے اُس کو نجات دی پس اگر وہ لوگ پھر جانیکا انکار کرین تو چاہیئے کہ ایک خصلت یعنی اس ایک بات سے انکار نہ کرین کہ گانیون کو اپنے ساتھ سے پھیر دیون اسلیئے کہ جنگ مین گرانی و آسانی اور کسر و انکسار دونون واقع ہوتے ہین پس قیس نے جاکر قریش کو پیغام پہونچایا اور انکو فہمائش کی مگر انھون نے پھر جانے سے انکار کیا اور کہنے لگے البتہ گانیون کو ہم پھیر دیتے ہین آخر ان کنیزونکو حجفہ سے پھرا دیا اور قیس قاصد پھر کر مقام ہدہ مین ابوسفیان کو مل گیا اور ہدہ سات میل پر ہے عقبہ غسفان سے اور آنا قیس ۳۹

ذکر رجوع قیس نزد ابوسفیان کہ اپنے کاروان کو

میل ہو مکے سے) پھر اُس نے ابوسفیان کو عدم مراجعت اور کوچ قریش سے خبر دی اُسنے کہا واقوماہ یعنی افسوس ہی حال قوم پر یہ کام عمرو بن ہشام کا ہی کہ پھر جانا اسی کو ناگوار ہوگا پس ہر آئینہ اُس نے لوگون کی سرشکنی اور خود سرکشی کی کہ یہ سراسر منقصت (یعنی ابوجہل) دشامت ہی کیونکہ اگر اصحاب محمدؐ اس گروہ کو پا جاوینگے تو مکے تک ہمارا پیچھا کرینگے اور **راوی** کہتے ہین کہ وہ گانیین جو لشکر ابوجہل کے ہمراہ آئی تھین ایک سارہ تھی کنیز عمرو بن ہشام اور کنیز امیہ بن خلف تھی اور عزّ کنیز اسود بن المطلب کی تھی ابوجہل کہتا تھا کہ واللہ ہم ہرگز نہ پھر جائینگے جب تک داخل بدر نہو نگے اور ان دنون بدر مین موسمہاے جاہلیت سے موسم یعنی مجمع تھا کہ عرب وہان جمع ہوتے تھے اور وہان بازار لگتا تھا لہذا ابوجہل نے چاہا کہ پہونچنا ہمارا وہان تک عرب سنین یعنی ہمارے ارادے اور لات و عزّی کو جانین اور ہم بدر مین تین روز مقام کرین اور وہان اونٹون کو ذبح کرین اور لوگون کو کھانے کھلاوین اور شراب پئین اور گانیون کا گانا سنین تاکہ عرب یہ حشمت و شوکت ہماری دیکھ کر ہمیشہ ہماری بہادری و مردانگی سے ہیبت کرین گے اور ایسا ہوا کہ جب قریش مکے سے روانہ ہوئے تھے تو فرات بن الحیان العجلی کو طرف ابی سفیان حرب کے روانہ کیا تا اسکو ان کے کوچ و روانگی اور جمعیت لشکر کی خبر کرے چنانچہ فرات خلاف راستہ ہوگیا ابوسفیان سے اس لیے کہ ابوسفیان دریا کی ترائی ترائی گیا اور فرات شارع عام پر چلا پھر لشکر مشرکین سے جحفہ مین آکر مل گیا اور وہان کلام ابوجہل کا سُنا وہ کہتا تھا ہم ہرگز نہ پھرینگے تب فرات نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اُن کو یعنی ابوسفیان وغیرہ کو تیری کچھ پروا نہین ہی پس جو شخص بدلہ پاتا عنقریب دیکھکر بلا عوض لینے کے پھر جاوینگے البتہ وہ کمزور و ناتوان ہی آخر فرات نے ابوسفیان کا ساتھ چھوڑ دیا اور ہمراہ قریش ہو لیا چنانچہ وہی فرات روز بدر بہت زخمی ہو کر پیادہ بھاگا اور کہتا جاتا تھا کہ آج کے دن سے زیادہ کوئی امر سخت مین نے نہین دیکھا بے شبہہ فال حنظلیہ کی نحوس و نامبارک ہی اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبدالملک بن جعفر نے ام بکر بنت المسور سے اُسنے اپنے باپ سے اُنھون نے کہا انس بن شریق ایک مرد اعرابی تھا اور وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا اُسنے کہا اے بنی زہرہ خدا نے تمھارے کاروان کو بچا لیا اور تمھارا مال بامن تمام پہونچا دیا اور مخرمہ بن نوفل تمھارے سردار کو سلامت رکھا و حالانکہ تم اسی واسطے نکلے ہو کہ مخرمہ اور اسکے مال کی حفاظت کرو سو خدا نے اُسکو محفوظ رکھا اب سوائے اسکے نہین ہی کہ محمدؐ ایک شخص ہی تم مین سے اور وہ تمھارا خواہرزادہ ہی اگر وہ نبی ہی تو تم لوگ اُس کے سبب بڑے سعید و نیکوکار ہوگے اور اگر وہ کاذب ہی تو اُسکے قتل کے لیے متولی ہونا تمھارے قافلے کا بہتر ہی اس سے کہ تم اپنے خواہرزادے کے قتل پر متولی ہو پس لازم ہی کہ تم پھر جاؤ اور الزام نامردی کا میرے ذمے رکھو تم کو کیا ضرورت ہی کہ بغیر کسی وجہ کے صرف اسی شخص کے کہنے سے خروج کرتے ہو

اور یہ شخص تو اپنی قوم کو ہلاک کرنے والا ہی اور بہت جلد انکو فساد مین ڈالنے والا ہی آخر بنی زہرہ نے اُسی کی اطاعت کی اور اسکا کہنا مانا کیونکہ وہ اُن مین مطاع ومعزز تھا اور وہ سب اسکو مومن ومعتمد جانتے تھے جب اُن لوگون نے کہا پھر ہم کیا حیلہ کرین کیونکر یہان سے چلے جاوین اخنس نے کہا کہ ہم تم سب ہمراہ قوم کے چلتے ہین جب شام ہوگی تو مین اپنے اونٹ سے گر پڑونگا تو اسوقت تم یہ کہنا کہ خنس کو سانپ نے کاٹا ہی پھر جب قوم چلنے کو کہین تو تم کہیو کہ ہم اپنے صاحب سے کیونکر مفارقت کرین تا آنکہ ہمکو معلوم ہو کہ وہ زندہ ہیا اگر مرجاوے تو اسکو دفن کرین پس جب وہ لوگ چلے جاوینگے تو ہم تم پھر چلینگے الغرض بنو زہرہ نے یون ہی کیا (پھر جب ان لوگون کو پھرتے ہوئے بمقام ابواء صبح ہوئی اسوقت لوگون کو ظاہر ہوا کہ بنو زہرہ لوٹ گئے) پس بنی زہرہ مین سے ایک بھی ہمراہ قوم حاضر نہ تھا **واقدی** لکھتا ہی کہ یہ سب بنی زہرہ سو آدمی تھے یا سو سے کم ہون ہمارے نزدیک یہی ثابت تر ہی کہ کم از سو تھے ۱۲ اور بعض کہنے والے نے کہا تین سو تھے اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ روایت کی ہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُنھون نے کہا کہ ہمراہ گروہ قریش کے بنو عدی بھی نکلے تھے یہانتک کہ وہ لوگ ثنیہ لفت یعنی لفت کی چڑھائی پر پہونچے پھر جب آخر شب وقت سحر ہوا تو بنو عدی دریا کے کنارے کنارے مکے کی طرف پھر چلے بناگاہ ابوسفیان انکو مل گیا اسنے کہا ای بنو عدی تم لوگ کیونکر پھرے جاتے ہو نہ ہمراہ کاروان کے ہو نہ لشکر کے ساتھ ہو یہ کیا ماجرا ہی اُنھون نے کہا تو ہی نے تو قریش سے کہلا بھیجا کہ مکے کو پھر جاؤ پس جس کو پھرنا منظور تھا وہ پھر گیا اور جس کو ہمراہ لشکر جانا منظور تھا وہ ساتھ چلا گیا چنانچہ بنو عدی مین سے کوئی ہمراہ لشکر بدر مین حاضر نہین ہوا ۱۲ اور بعضون نے کہا ہی کہ ابوسفیان نے بنی عدی سے بمقام مرالظہران کے ملاقات کی تھی اور وہین یہ باتین کہی تھین اور **واقدی** نے کہا کہ بنو زہرہ جحفہ سے پھر گئے تھے مگر بنو عدی راستے سے لوٹ گئے تھے اور بعض نے کہا مرالظہران سے اور یہان سو لخدا صلعم تاریخ چودھوین رمضان وقت صبح بمقام عرق الظبیہ روانہ ہوئے تھے اور وہان ایک اعرابی جانب تہامہ یعنی پستی نرائی کی طرف سے آیا اُس سے اصحاب رسول خدا صلعم نے پوچھا تجھے کچھ حال ابوسفیان بن حرب کا معلوم ہی اُسنے کہا مجھے ابوسفیان کا حال کچھ معلوم نہین ہی تب اصحاب نے کہا آؤ خدمت رسول اللہ مین حاضر ہو کر سلام کر اُسنے کہا کیا تمھارے درمیان مین اللہ کا کوئی رسول ہی اُنھون نے کہا ہان اُسنے کہا تم مین کون شخص رسول اللہ ہی لوگون نے اشارہ کیا کہ یہ رسول اللہ ہین اُسنے کہا اگر تو صادق ہی تو اس میرے ناقہ کے پیٹ مین کیا ہی اسوقت سلمہ بن سلامہ بن وقش بول اُٹھے کہ تو نے اس اونٹنی سے مجامعت کی ہی تو وہ تجھسے حاملہ ہی چنانچہ آنحضرت صلعم کو یہ کلمہ سلمہ کا ناگوار گذرا کہ اُس سے منھ پھیر لیا پھر حضرت وہان سے روانہ ہوئے اور شب چارشنبہ نیمہ شہر رمضان کو روحاء مین تشریف لائے اور بسیر روحاء کے قریب نماز پڑھی (یعنی نماز شب) **واقدی** علیہ الرحمۃ

کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن عبد العزیز نے ابان بن صالح سے اُنھون نے سعید بن المسیب سے
اُنھون نے کہا جب سول خدا صلعم نے وتر مین رکوع سے سر اٹھایا تو عند القنوت کافرون پر لعن کی کہ اللّٰھُمَّ لَا
تقلتن اباجھل فرعون ھذہ الامۃ اللھم لا تقلتن زمعۃ بن الاسود اللھم واسمخ عین ابی
زمعۃ بزمعۃ اللھم واعم بصرۃ ابی زمعۃ اللھم لا تقلتن سھیل اللھم انج سلمۃ بن ھشام
وعیاش بن ابی ربیعۃ والمستضعفین من المؤمنین یعنی ای میرے پروردگار تو ابوجہل کو نہ چھوڑ کہ
وہ فرعون اس امت کا ہی ای پروردگار تو زمعہ بن الاسود کو بھی نہ چھوڑ ای پروردگار تو ابو زمعہ کی آنکھون کو رولا
زمعہ کے مارے جانے سے ای پروردگار ابو زمعہ کی آنکھین اندھی کر ای پروردگار مخلصی نہ دے سہیل کو ای
پروردگار نجات دے سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور مسلمانان سست عقیدت کو یعنی بے عقلون
کو اور عاجزون کو اور حضرت علیہ السلام نے ولید بن الولید کے لیئے اُس دن تو دعا نہ کی تا آنکہ
وہ بدر مین اسیر ہوا ولیکن جب وہ بعد واقعہ بدر کے مکے کو چلا تب اسلام لایا پھر ارادہ کیا کہ مدینے
کو جاوے مگر قید کیا گیا اس وقت حضرت علیہ السلام نے اس کے حق مین دعا فرمائی اور سعد
بن المسیب **راوی** نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب سے مقام روحا مین فرمایا
کہ یہ روحا سجا سبج ہی یعنی یہ وادی روحا تمام وادیون عرب سے افضل ہی اور **راوی** کہتے ہین کہ
خبیب بن یساف ایک مرد شجاع تھا اور اسلام سے انکار کرتا تھا پھر جسوقت آنحضرت صلعم نے بدر
کی طرف خروج کیا تو خبیب اور قیس بن محرث یہ دونون بھی ہمراہ نکلے اور وہ دونون اپنی قوم کے
دین پر تھے پھر یہ دونون مقام عقیق مین حضرت سے جاملے اور خبیب اسوقت زرہ وغیرہ ساز حرب
مین سراپا مقنع یعنی چھپا ہوا تھا تو حضرت نے اسکو زیر خود سے یعنی خود کی جھالر مین سے پہچانا اور طرف سعد
بن معاذ کے کہ وہ پہلو مین چلے جاتے تھے ملتفت ہوئے اور فرمایا کیا یہ خبیب بن یساف نہین ہی اُنھون
نے عرض کی یا رسول اللہ یہ وہی ہی تب خبیب نے آگے بڑھکر رکاب ناقہ نبی صلعم کی تھامی حضرت نے
اُس سے اور قیس بن المحرث سے کہ لوگ اُسکو قیس بن الحارث بھی کہتے تھے فرمایا کہ تم دونون ہمارے
ساتھ کیون آئے ہو ان دونون نے کہا تم ہمارے خواہرزادے اور ہمسایہ ہو تو ہم اپنی قوم کیساتھ واسطے مال
غنیمت کے نکلے مین فرمایا جو شخص ہمارے دین مین نہین ہی وہ ہرگز ہمارے ساتھ نہ چلے تب خبیب نے کہا
تحقیق کہ میری قوم مجکو خوب جانتے ہین کہ مین جنگ مین سخت جفاکش اور دشمن کش ہون پس مین آپ کیساتھ
ہوکر واسطے حصول غنیمت کے جنگ کرونگا مگر اسلام نہ لاؤنگا حضرت نے فرمایا ایسا نہین ہوسکتا مگر یہ کہ تو اسلام
قبول کرتب قتال کر بعد ازان پھر جب مقام روحا مین حاضر حضور رہا تو عرض کی اب مین اللہ رب العالمین کا

اسلام لایا یعنی خالصًا للہ دین اسلام قبول کیا اور مین گواہی دیتا ہون کہ تم بے شبہہ رسول اللہ ہو یہ سنکے حضرت علیہ السلام مسرور ہوئے اور فرمایا اب تو ہمراہ چل چنانچہ اس نے جنگ بدر وغیرہ مین بڑی مردانگی کی اور قیس بن المحرث نے اسلام لانے سے انکار کیا اور مدینے کو پھر گیا پھر جب آنحضرت علیہ السلام نے بدر سے مراجعت فرمائی اس وقت قیس بھی اسلام لایا بعد ازان حاضر احد ہوکر شہید ہوا اور **واقدی** کہتے ہین کہ جب آنحضرت علیہ السلام رمضان مین بعزم بدر روانہ ہوئے تو ایک دو دن روزہ رکھکر افطار کیا اور لوگون کو بھی سفر مین روزہ رکھنے سے منع کیا مگر لوگون نے افطار نہ کیا بعد ازان پھر حضرت کے حکم سے منادی نے ندا دی کہ اے گروہ نافرمان مین نے افطار کیا ہے تم بھی افطار کرو

ذکر آمد لشکر قریش و مشورت رسول خدا صلعم با صحاب باوفا و آمادگی غازیان جان فدا و بشارت فتح و غنیمت حسب تمنا

واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کثیرہ کے **روایت** کی ہے کہ رسول خدا صلعم مدینے سے روانہ ہوئے اور قریب بدر پہونچے تو حضرت کے پاس خبر روانگی قریش کی پہونچی اور آپ نے اصحاب سے بیان کیا اور لوگون سے مشورت چاہی تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کلام پسندیدہ کیا بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ اٹھے انھون نے بھی پسندیدہ کلام کیا اور کہا یا رسول اللہ قریش مین بخدا کہ بڑے معزز ہین چنانچہ جب سے انکی عزت اور ان کو غلبہ ہے کبھی ذلیل و مغلوب نہین ہوئے اور بخدا کہ جب سے یہ لوگ کافر ہین کبھی ایمان نہین لائے اور واللہ اُن کے معزز لوگ کبھی اسلام نہ لاوینگے اور ضرور آپ سے مقابلہ کرینگے پس آپ بھی اپنے سامان مین مستعد ہوجیے اور اپنی تیاری کیجیے بعد ازان مقداد بن عمرو نے کھڑے ہوکر عرض کی یا رسول اللہ آپ واسطے امتثال امر خدا کے تشریف لیجیے ہم بھی آپ کے ہمراہ ہین واللہ ہم آپ سے وہ باتین نہ کہینگے جو بنی اسرائیل نے اپنے نبی سے کہی تھین اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا یعنی موسیٰ علیہ السلام سے بنی اسرائیل نے کہا کہ تو جا اور تیرا رب یعنی ہارون جاوے پھر تم دونون ملکر مقاتلہ کرو اور ہم بھی تمھارے ساتھ مقاتلہ کرینگے ہین اور قسم ہے اُس خدا کی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا اگر آپ ہمکو طرف برک الغماد کے لیجاوین تو ہمراہ آپ کے ہم چلے جاوین (اور برک الغماد نام مقام ہے عقب مکہ پر پانچ منزل ہے اور وہ درمیان ساحل یعنی اُس ترائی مین ہے جو دریا سے ملی ہے اور یہ مکے سے آٹھ منزل جانب یمن کے واقع ہے) یہ کلام مقداد کا سُن کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو خیر پر ہے اور اُن کے لیئے دعاے خیر فرمائی کہ جزاك الله خيرا بعد ازان حضرتؐ نے فرمایا اے گروہ مجھے مشورہ دو اور اُس گروہ سے مراد انصار تھے اور حضرت علیہ السلام کو گمان تھا کہ انصار سوا سے درمیان مدینے کے بیعت دن یہ نصرت کرنے کو نہ آوینگے

اس لیئے کہ اُنھون نے حضرت سے شرط کرلی تھی کہ جس نہج سے یا جنسے ہم اپنی جان اور اولاد کی حراست وحمایت کرتے ہین اُسی طرح آپ سے بھی دفاع دشمن کرینگے (اور حال یہ تھا کہ وہ لوگ ہمیشہ اہل مدینہ سے لڑتے تھے باہر نہین جاتے تھے) اس لیے حضرت نے اُن کی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ مجھکو مشورہ دو (اسوقت سعد بن معاذ اُٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ مین انصار کی جانب سے جواب دیتا ہون کہ یارسول اللہ گویا کہ آپ کے ارادے مین یہ خطاب ہماری طرف ہی فرمایا ہی تب معاذ نے کہا اگر آپ ایسے امر کے لیے خروج کرین کہ شاید اُس مین وحی آپ کو نہ آئے یعنی اگر آپ بغیر حکم وحی کے بھی خروج کرین تب بھی ہم ہمراہ آپ کے حاضر ہین اس واسطے کہ ہم آپ کے ساتھ ایمان لائے ہین اور ہم نے آپ کی تصدیق کی اور ہم نے گواہی دی ہی اس بات کی جو کچھ آپ لائے ہین وہ سب حق ہی اور ہم نے آپ کو قول و قرار دیا ہی اور سمع و طاعت پر عہد کیا ہی یعنے فرمان آپ کا بگوش جان سُنینگے اور بسر و چشم بجا لاوینگے پس آپ چلیئے جہان آپ کا ارادہ ہو قسم ہی اُس خدا کی جس نے آپ کو بحق مبعوث کیا اگر پیش آوے یہ بحر یعنی دریاے سمندر اور آپ اُس مین در آوین تو ہم بھی اس مین آپ کے ساتھ گھُس جاوین اور ہم مین سے کوئی باقی نہ رہ جاویگا پس آپ جس سے چاہئے مواصلت کیجئے اور جس سے چاہئے مبانیت کیجئے یعنی جس کو چاہئے نزدیک کیجئے جس کو (الخ اتفاق و آشنائی ۱۲) چاہئے دور کیجئے اور ہمارے مال سے جسقدر اور جو چاہئے لیجئے (قطع و جدائی ۱۲) اور جو کچھ آپ لیوین گے وہ ہمارے نزدیک اُس مال سے بہتر ہوگا جو کچھ آپ نہ لیوین گے قسم ہی اُس خدا کی جس کے قبضے مین میری جان ہی مین اُس راستے پر کبھی نہین گیا اور نہ مجھے کچھ حال اُس جنگ کا معلوم ہی اور ہم کو اس کا خوف بھی نہین ہی اگر کل کے روز دشمن ہم سے مقابلہ کرین گے تو ہم لوگ ہنگام جنگ بڑے صابر ہین اور وقت مقابلہ کے بڑے ثابت قدم ہین کیا بعید ہی کہ حق تعالیٰ ہم سے کوئی ایسا کام آپ کو دکھلاوے جس سے آپ کی آنکھین ٹھنڈی ہون اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُنھون نے محمود بن لبید سے کہ سعد نے کہا یارسول اللہ ہم اپنی قوم سے اپنے پیچھے مدینے مین ایسے لوگ چھوڑ آئے ہین کہ ہم آپ کے چاہنے والے اُن سے زیادہ نہونگے اور آپ کی اطاعت کرنیوالے اُنسے زیادہ نہونگے یعنی وہ لوگ ہم سے زیادہ آپ کے محب اور مطیع ہین اور ہمارے مین اُن کو بڑی رغبت ہی اور نیت اُنکی خالص ہی (یعنی جہاد اُنکی لیئے غنیمت نہین ہی) پس اگر اُنکو گمان اس بات ہوتا کہ آپ ضرور مقابلہ دشمنون کا کرین گے تو وہ آپ سے پیچھے نرہجاتے لیکن انکو گمان ہوا کہ یہ خروج واسطے تاراج کاروان کے ہی سو اب ہم آپ کے لیے ایک شامیانہ یہان ایستادہ کردیتے ہین اور آپ کی سواریان یعنی اسپ و ناقہ بھی اسی جگہ تیار و مہیا کردیتے ہین بعد ازان ہم لوگ دشمن کے مقابلے کو آگے بڑھتے ہین اگر حق سبحانہ و تعالیٰ نے ہمکو دشمنون پر غالب فیروز مند کیا تو یہ عین

ہماری تمنا ہی جیسا ہم چاہتے ہین اور اگر مبادا امر دگرگون ہوا تو آپ ان سواریون پر فوراً سوار ہوکر ان لوگون سے جا ملیے جو پیچھے رہ گئے ہین (یعنی وہ آپ کی اطاعت و اعانت مین ہمسے زیادہ جہد و کوشش کرینگے) حضرت نے یہ کلام سعد سن کے فرمایا جزاک اللہ خیرًا اور فرمایا ای سعد حق تعالیٰ چاہے گا تو بہتری کریگا (یعنی جو کچھ تم کہتے ہو ضرورت اُس کی نہ ہوگی) **راوی** کہتے ہین کہ جب سعد اپنے کلام سے فارغ ہوے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ برکات خدا کی توقع اور توکل پر روانہ ہو کہ ہر آئینہ حق تعالےٰ نے دونون گروہون مین سے ایک کا مجھسے وعدہ کیا ہی (یعنی یا ظفر لشکر ابوجہل پر یا تاراج کاروان ابوسفیان ؓ اور فرمایا واللہ گویا کہ مین قتلگاہ قوم کو دیکھتا ہون اور سورنے کہا حضرتؐ نے ہمکو اُس روز اُنکی قتل گاہون کو دکھلا دیا کہ وہ مقتل فلان کا ہی اور یہ قتل گاہ فلان کی ہی اور سواے اسکے ہر ایک کی قتل گاہ کو بتا دیا سعد نے کہا پس قوم کو یقین حاصل ہوا کہ بالضرور قتال ہوگی اور غیر یعنی کاروان ابوسفیان کا چھوٹ جاویگا و بحسب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب کو امید فتح حاصل تھی اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابواسمٰعیل بن عبداللہ بن عطیہ بن عبداللہ بن قیس نے اپنے باپ سے سنکر کہ اُسی روز سے یعنی جس روز خبر لشکر مشرکین پہونچی رسولخدا صلعم نے حکم تیاری نشانہاے لشکر اسلام کا کیا اور وہ تین علم تھے اور ہتھیارون کو نکلوایا اور درست کرایا اور جب مدینے سے چلے تھے تو کوئی علم منعقد یعنی تیار نہ تھا پھر حضرت نے روحا سے کوچ کیا اور ضیق تنگ راستہ یعنی درہ کوہ سے چلے اور درمیان خیبر مین کے پہونچے اور مابین دونون موضع خیبرہ کے نماز پڑھی و بعد ازان داہنی طرف روانہ ہوئے پھر بائین طرف وادی کا راستہ لیا جب ضعیف المعترضہ پر پہونچے تو وہان سے ثنیۃ المعترضہ مین داخل ہوئے یہانتک کہ مقام تیار پر پہونچے اور وہان سفیان ضمری حاضر ہوا اور رسول خدا صلعم بہت جلد جاتے تھے اور قتادہ بن النعمان الظفری ہمراہ تھے اور بعض نے کہا عبداللہ بن کعب المازنی تھے اور بعض نے کہا معاذ بن جبل تھے چنانچہ جب سفیان الضمری مقام تیار پر ملا تو حضرت نے فرمایا تو کون ہی تب ضمری نے کہا بلکہ تم کہو تم کون ہو حضرت نے فرمایا تو ہمکو بتا تو ہم تجکو بتا دین ضمری نے کہا کیا یہ بات اس بات پر موقوف ہی یعنی کیا یہی شرط ہی کہ مین بتاؤن تو تم بتاؤگے فرمایا ہان تب ضمری نے کہا پوچھو کیا پوچھتے ہو حضرت نے فرمایا حال قریش ہم سے بیان کر ضمری نے کہا مجھے خبر معلوم ہوئی ہی کہ وہ لوگ فلان روز فلان تاریخ مکے سے روانہ ہوئے بس جس نے مجھے خبر دی ہی اگر وہ سچا ہی تو وہ اب اسی وادی کے قریب ایک جانب مین ہونگے تب حضرت نے پھر پوچھا کہ ہم سے خبر محمدؐ اور اُن کے اصحاب کی بیان کر اُس نے کہا مین نے خبر پائی ہی کہ یہ لوگ بھی فلان روز یثرب سے چلے ہین اگر مخبر سچا ہی تو یہ لوگ بھی اب اسی وادی مین کسی جانب ہونگے پھر ضمری نے پوچھا پس تم کون ہو حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہم اس چشمہ سار سے آتے ہین اور ہاتھ سے اشارہ طرف عراق کے کیا تو ضمری اس اشارہ سے باشندہ

عراق سمجھا بعدازان حضرت علیہ السلام اپنے اصحاب کی جانب تشریف فرما ہوئے اور دونون فریق مین سے کوئی یعنی فرقہ مسلمین و فرقہ مشرکین مین سے ایک دوسرے فریق کی منزل ومقام سے مطلع نہ تھا اس لیے کہ انکے درمیان مین بڑے بڑے تودے اور ٹیلے ریگ بیابان کے تھے اور آنحضرت صلعم نے مقام وبہ مین نماز پڑھی بعدازان سیر مین جاکر نماز پڑھی پھر ذات اجدال مین نماز پڑھی بعدازان خیف عین العلامین پھر خبر تین مین نماز پڑھی بعدازان دہان دو پہاڑون کو دیکھا تو پوچھا ان دونون پہاڑون کا کیا نام ہی لوگون نے کہا مسلح وسخری نام ہی فرمایا ان دونون پر کون رہتے ہین لوگون نے کہا بنو لنار و بنو حراق تب حضرت خبر تین کے قریب سے پھر گئے اور روانہ ہوئے یہان تک کہ مقام خیرف کو طی کیا اور اُس کو بائین طرف چھوڑتے ہوئے معترضہ مین پہونچے دہان پر بسبس وعدی بن ابی الزغبا خدمت نبی صلعم مین حاضر ہوئے اور یہ دونون جو کہ منابر استخبار بھیجے گئے تھے تو دونون نے آکر حضرت سے خبر بیان کی اور آنحضرت علیہ السلام نے قریب بدر وقت عشا شب جمعہ کو مقام کیا اور تاریخ ستر ھوین رمضان کی تھی چنانچہ آن حضرت صلعم نے وہانسے علی وزبیر وسعد بن ابی وقاص و بسبس بن عمرو کو واسطے تفحص حال کے اوپر چشمۂ آب کے روانہ کیا اور ان لوگون سے اشارہ کیا کہ طرف ظریب کے جاؤ امید ہی کہ نزدیک اُس قلیب کے جو ظریب سے ملا ہوا ہی وہان خبر پاؤ گے اور قلیب چاہ ہی نزدیک ظریب اور ظریب پہاڑی ہی پس یہ لوگ جانب ظریب کے گئے چنانچہ اُن لوگون نے اُس چاہ پر جسکا پتہ رسول خدا صلعم نے بتایا تھا قریش کے شتران آبکش کو پایا ساتھ قریش کے سقے تھے پس بعض نے بعض سقون سے ملاقات کی تو اکثر اُن مین سے بھاگ گئے اور اُن بھاگنے والون مین سے ایک وہ جو پہچانا گیا عجز تھا کہ پہلے اُسی نے قریش کو خبر رسول خدا صلعم اور اصحاب کی پہونچائی اور آکر پکارا ای آل غالب یہ ابن کبشہ یعنے محمد صلعم اور اُن کے اصحاب آگئے ہین اور تمھارے سقون کو گرفتار کرلیا ہی یہ خبر سُن کر تمام لشکر گھبرا گیا اور ہل چل پڑ گئی حکیم بن خزام نے بیان کیا کہ ہم اپنے خیمے مین گوشت شتر کا بریان کر رہے تھے ناگاہ ہم نے یہ خبر سنی تو کھانا ہم سے چھوٹ رہا اور بعضے ہم مین سے بعض کے پاس دوڑے اور عتبہ بن ربیعہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا ای ابو خالد مین کسی کو نہین جانتا کہ وہ اپنے آنے مین ایسا حیران ہوا جیسا مین اپنے آنے مین پشیمان ہون وہر آئینہ کاروان ہمارا نوبچ گیا اور ہم اس قوم کیطرف انکے ملک مین انھین پر سرکشی کرتے ہوے آئے ہین پھر اُسنے کہا خیر یہ ایک امر تقدیری تھا مگر میرے نزدیک جو کوئی اس شوم ابن الحنظلیہ کی اطاعت وپیروی کرتا ہی وہ بے عقل ہی ای ابو خالد آیا تجکو بھی اندیشہ اس بات کا ہی کہ یہ قوم ہمپر شب خون مارینگے مین نے کہا البتہ مین بھی اس سے ایمن نہین ہون اُسنے کہا ای ابو خالد پھر تیری کیا رائے ہی مین نے کہا ہم لوگ تمام شب حراست وبیداری کرین اس مین تمھاری جو رائے ہو عتبہ نے کہا یہ رائے بہت خوب ہی حکیم نے

کہا بس ہمنے رات بھر تا صبح نگہبانی کی ابوجہل نے کہا یہ کیا تھا یہ کام عتبہ کا ہی کہ وہ قتال کرنا محمدؐ اور ان کے اصحاب سے بد جانتا ہی نہایت تعجب کی بات ہی کیا تم لوگون کو یہ گمان ہی کہ محمدؐ اور انکے اصحاب تمھارے لشکر سے مقابلہ کرینگے بخدا کہ مین اپنی قوم کو علحدہ ایک طرف لیجاتا ہون پھر تم مین سے کوئی ہماری نگہبانی نکرے آخر ابوجہل ایک طرف ہوگیا اور اسوقت ترشیح بارش کی ہو رہی تھی اور عتبہ کہنے لگا کہ یہ شخص نہایت ناکارہ اور شوم ہی اور عقل اسکی زائل ہی وحالانکہ اصحاب محمدؐ نے تمھارے سامنے تک گرفتار کرلیئے ہین غرض اس شب کو جو کہ بسیار غلام عبید بن سعید بن العاص اور اسلم غلام منبہ بن الحجاج وابو رافع غلام امیہ بن خلف گرفتار ہوئے تھے یہ سب پیش نبی صلعم حاضر کیے گئے اور حضرت اسوقت مصروف بہ نماز تھے چنانچہ اُن غلامون نے کہا ہم سقے ہین قریش کے اُنھون نے ہمکو پانی لانے کے لیے بھیجا تھا اور یہ بیان اُنکا اصحاب کو ناپسند ہوا بلکہ وہ چاہتے تھے کہ وہ سچ سچ ظاہر کرین کہ ہم غلام ابی سفیان کے ہین اور کاروان کے ہمراہیون مین تھے تا آنکہ اصحاب اُنکو مارنے لگے پھر جب اُن غلامونکو ایذا مار کی پہونچی تو وہ کہنے لگے ہم غلام ابوسفیان کے ہین اور ہمراہ کاروان کے تھے اور وہ کاروان اُن ٹیلون کے تلے ہی آخر جب اُن غلامون نے خوف سے ایسا کچھ بیان کیا تو اصحاب نے زدوکوب سے ہاتھ روک لیا اُس عرصہ مین رسول خدا صلعم نماز سے فارغ ہوے تو فرمایا کہ جب اُن غلامون نے تم سے سچ کہا تو تم انکو مارنے لگے اور جب جھوٹھ کہا تو تم باز رہے تب اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ غلام ہم سے بیان کرتے ہین کہ قریش یہان آئے ہین حضرت نے فرمایا یہ سچ کہتے ہین درحقیقت قریش اپنے کاروان کے بچانے کو آئے ہین کہ اُسکے لوٹے جانے کا تمسے اندیشہ رکھتے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام اُن سقون کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا قریش کہان ہین اُنھون نے کہا ان تو دون کے پیچھے ہین جسے آپ دیکھ رہے ہین فرمایا وہ لوگ کتنے ہونگے اُنھون نے کہا بہت کثرت سے ہین فرمایا شمار مین کسقدر ہونگے اُنھون نے کہا ہم شمار اُنکا نہین جانتے فرمایا کتنے اونٹ روز نحر کرتے ہین اُنھون نے کہا ایک روز دس اونٹ ذبح کرتے ہین ایک روز نو اونٹ تب آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ ابین ہزار اور نوسو کے ہین پھر آنحضرت صلعم نے سقون سے پوچھا کہ مکے سے کون کون چلا ہی اُنھون نے کہا جنکے پاس خرچ تھا اُنمین سے کوئی باقی نہین رہا کہ نہ آیا ہو یہ سُن کے آنحضرت صلعم لوگون کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا هٰذِهٖ مَكَّةُ اَلْقَتْ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا یعنی مکے نے اپنے کلیجے کے ٹکڑونکو سامنے ڈال دیا ہی اس سے کنایہ یہ ہی کہ جملہ اعزہ باشندہ مکے کے نکل پڑے ہین بعد ازان پھر حضرت نے اُن غلامون سے پوچھا کہ کوئی ان قریش مین سے لوٹ بھی گیا ہی وہ بولے ہان ابی بن شریق نبی زہرہ کو پھیر لے گیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ابن شریق انکار اہیر ہوا اور خود راہ پر نہ آیا اگرچہ یہ بات ہی کہ مین اُس کو دشمن خدا اور دشمن کتاب اللہ نہین جانتا ہون پھر اُن غلامون سے پوچھا کہ بھلا بنی زہرہ کے سوائے

اور بھی کوئی پلٹ گیا ہو وہ بولے ہان بنو عدی بن کعب بھی چلے گئے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ دربارۂ منزل و مقام یہان کے تمھارا کیا مشورہ ہو اس وقت خباب بن المنذر نے عرض کی یارسولؐ اللہ آپ فرمائیے کہ اگر یہ منزل وہ مقام ہو کہ خدا نے آپ کو یہان اُترنے کا حکم کیا ہو تو ہمکو مجال دم زدن نہین ہو کہ ہم یہان سے بڑھین یا پیچھے ہٹین اور اگر یہ مشورہ راے سے ہو تو جنگ خدع و کید ہو یعنی لڑائی مین چال کرنا اور دھوکا دینا ہو اس صورت مین یہ مقام اُترنے کا نہین ہو بلکہ آپ ہم سب کو قریب چشمۂ قوم کے پہلے کہ مین وہان سے اور وہان کے کنوؤن سے واقف ہون وہان ایک کنوان ہو مین اُس کو پہچانتا ہون کہ اُس کا پانی بہت شیرین ہو اور اُسمین بہت پانی ہو کہ وہ کم نہین ہوتا پس وہان ہم ایک حوض بنا کر بھر لینگے اور اُس مین شربی اور کٹورے چھوڑ دین گے پھر اُس مین سے پانی پئین گے اور لڑین گے اور اس کنوین کے سوا اور جو کنوین ہین انھین بند کر دینگے اور **واقدیؒ** نے بواسطۂ راویون کے بیان کیا کہ اُس وقت یعنے وقت مکالمہ خباب بن المنذر کے جبرئیل علیہ السلام پاس نبی صلعم کے نازل ہوے اور کہا راے وہی ہو جس کا مشورہ خباب نے دیا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے خباب تیرا مشورہ موافق راے کے ہو پس حضرتؐ نے وہان سے کوچ کیا اور جو جو کچھ خباب نے کہا تھا وہ سب کیا گیا اور **واقدیؒ** نے بواسطۂ عبید بن یحییٰ وغیرہ کے **روایت** کی کہ جب حضرت علیہ السلام نے اس مقام سے کوچ کیا تو حق تعالیٰ نے پانی برسایا اور وہ میدان ریگستان تھا کہ تمام ریگ زمین پر جم گئی تو ہم لوگون کو چلنا پھرنا بہت آسان ہوا اور قریش کی طرف تمام کیچڑ ہو گئی کہ اُنکو چلنا دشوار ہو گیا اور درمیان فریقین کے ٹیلہ ریگ کا حائل تھا **راوی** کہتے ہین کہ اور اُس شب کو مسلمین پر نیند غالب ہوئی یہان تک کہ وہ سب خوب سوئے اور بارش نے اُن کو کچھ ایذا نہین پہونچائی زبیر بن العوام نے کہا اُس شب کو ہمپر بھی نیند غالب ہوئی کہ مین ہر چند اپنے تئین سخت و مضبوط کرتا تھا مگر زمین پر گر پڑتا تھا پھر تاب اٹھنے کی نہ رکھتا تھا اور یہی حال رسولؐ اللہ صلعم اور سارے اصحاب کا شدت نیند مین تھا اور سعد بن ابی وقاص نے کہا مین نے اپنے تئین دیکھا یعنے اپنا ایسا حال دیکھتا تھا کہ اگر کوئی میرے سینے مین دھکا مارتا تو مجھے کچھ خبر نہوتی یہان تک کہ مین گر پڑتا اور اسی طرح رفاعہ رافع بن مالک نے کہا کہ جب مجھپر نیند غالب ہوئی تو مجکو احتلام ہوا تا آنکہ مین نے آخر شب غسل کیا اور **راوی** کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے بعد گرفتاری سقون کے اس طرف کو کوچ کیا تھا تو عمار بن یاسر اور ابن مسعود کو واسطے تفحص احوال مشرکین کے بھیجا تو یہ دونون گروہ لشکر مشرکین کے پھر کر خدمت نبی صلعم مین حاضر ہوے اور بیان کیا یارسول اللہ قوم مشرکین بہت مضمحل اور خوف زدہ ہین اگر اُنکے گھوڑے بولتے ہین تو اُنکے منھ پر مارتے ہین کہ اُنکے بولنے پر تاخت مسلمین سے

اندیشہ کرتے ہین اور باوجود اُس کے آسمان آپہر شدت کی بارش برسا رہا ہی و بعد ازان جب صبح ہوئی تو منبہ بن الحجاج کہ وہ نقش پا خوب پہچانتا تھا کہنے لگا کہ یہ نقش قدم ابن سمیہ اور ابن ام عبد اللہ کے ہین مجھے معلوم ہوا کہ محمدؐ ہمارے یہان کے احمقون اور شریب کے احمقون کو جمع کرکے لایا ہی شعر لم یترك الجوع لنا مبیتا ؛ لا بلان نموت او نمیتا یعنی گرسنگی نے ہمکو ساری رات سونے نہ دیا ضرور ہی کہ ہم مرجاوین یا مارین لیکن سوائے جنگ کے چارہ نہین ہی ابو عبد اللہ نے کہا مین نے قول منبہ بن الحجاج یعنی لم یترك الجوع لنا الخ محمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ سے ذکر کیا اُسنے کہا قسم ہی زندگانی کی البتہ وہ لوگ بہت گرسنہ تھے کیونکہ مجھسے میرے باپ نے نوفل بن معویہ سے سنکر بیان کیا وہ کہتا تھا کہ ہمنے اُس شب کو دس اونٹ نحر کیے تھے اور ہم اپنے خیمون مین گوشت کو ہان و کلیجی اور پسند سے بریان کرتے تھے اور شب خون سے خوف زدہ تھے پس ہم رات بھر نگہبانی کرتے رہے یہانتک کہ صبح روشن ہوئی اُسوقت مین نے عتبہ سے سُنا کہ بعد پھیلنے روشنی کے وہ کہتا تھا یہ نشان قدم ابن سمیہ اور ابن مسعود کا ہی اور مین نے اُس سے یہ کہتے ہوئے سُنا لم یترك الخوف لنا مبیتا ؛ لا بلان نموت او نمیتا یعنی ہمکو خوف نے نہ چھوڑا کہ ہم شب گذاری کرین ضرور ہی کہ ہم مرین یا مارین اور کہا اے گروہ قریش صبح کو وقت جنگ جب ہم لوگ محمدؐ اور اُن کے اصحاب سے مقابلہ کرین تو تم اپنے جوانون کو باقی رکھو اور اہل شریب سے خوب مقابلہ کرو کیونکہ اگر ہم اُن کو یہان سے مکے مین بچالے جاوین گے تو وہ اپنی ضلالت پر مطلع ہوکر نادم ہون گے اور پھر کبھی اپنے دین آبائی سے نہ پھرین گے

ذکر نزول لشکر اسلام قریب بچاہ بدر و ترتیب صفوف و آمد لشکر قریش

اور کہا واقدی علیہ الرحمۃ نے مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اُنھون نے محمود بن لبید سے اُنھون نے کہا جب رسول خدا صلعم چاہ بدر پر نازل ہوئے تو حضرت کے لیے ایک عریشہ سائبان شاخہاے خرما سے تیار کیا گیا اور اُسکے دروازہ پر سعد بن معاذ شمشیر کھینچکر کھڑے ہوئے اور اندر اُس عریشہ کے جناب رسالتمآب مقیم ہوئے اور حضرت کے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ یحیے بن عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کی اُنھون نے کہا کہ قبل آنے قریش سے رسول خدا صلعم اور اصحاب ترتیب صف کرتے تھے پس اُسوقت قریش آپہونچے کہ رسول خدا صلعم صفوف اصحاب آراستہ کر رہے تھے اور اصحاب نے ایک حوض تیار کیا تھا اُسمین وقت سحر سے پانی بھر رہے تھے اور اُسمین آنجرے ڈال دیے تھے تا وقت تشنگی بلا رحمت اُس سے سیراب ہون اور رسول خدا صلعم نے علم لشکر مصعب بن عمیر کو عطا کیا تھا چنانچہ عمیر مصعب اس علم کو لیکر آگے بڑھے اور جسجگہ رسول خدا صلعم نے برپا ہونا علم کا چاہا تھا اور بنایا تھا وہان لیجاکر نصب کیا اور یہان رسول خدا صلعم کھڑے ہوئے

ملاحظہ صفوف کر رہے تھے پس حضرتؐ نے رخ صفون کا سمت مغرب کیا اور آفتاب کو پس پشت رکھا اور مشرکین نے آفتاب کو اپنے سامنے کیا تھا اور نزول حضرتؐ کا عدوۃ الشامیہ مین تھا اور مشرکین عدوۃ الیمانیہ مین اُترے تھے (عدوۃ وادی کے دونون طرف سے ہر طرف کو عدوۃ کہتے ہین چنانچہ حضرت جس طرف اُترے تھے وہ عدوہ وادی جانب شام تھا اور جدھر مشرکین تھے وہ عدوہ وادی جانب یمن تھا) اُسوقت اصحاب سے ایک ایک صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ اگر نزول آپ کا اس مقام پر بموجب وحی الٰہی کے ہی تو آپ اس کو بجا لائیے والا میری راے یہ ہی کہ آپ بالاے وادی صعود کیجیے اسلیے کہ مین دیکھتا ہون ایک آندھی بلندی وادی سے آتی ہی مجھے معلوم ہوتا ہی کہ وہ آپ کی نصرت کے لیے بھیجی گئی ہو تب حضرتؐ نے فرمایا اتنو مین اپنی صفون کو مرتب کر چکا ہون اور علم لشکر قائم کر چکا ہون اب مین اسکو نہ بدلونگا بعد ازان حضرتؐ نے اپنے پروردگار سے دعاے نصرت کی اُسوقت پاس حضرتؐ کے جبرئیل نازل ہوے اور یہ آیت لائے اِذ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ یعنی جب تم اپنے پروردگار سے استغاثہ کرتے تھے تو اسنے تمھاری فریاد سُن لی کہ ضرور مین تمھاری مدد کرونگا ہزار فرشتون پیہم آنے والون سے **راوی** نے کہا مراد مردفین سے بعد بعض کے بعض ہی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر سے **روایت** کی اُنھون نے کہا کہ اُس روز جب رسول خدا صلعم ترتیب و تعدیل صفوف کرتے تھے تو سواد بن غزیہ صف سے آگے بڑھا حضرتؐ نے چوبدستی اُسکے پیٹ مین لگا کر اُسکو پیچھے ہٹا دیا اور فرمایا اے اسود حلف سے بلی اسود نے کہا آپ نے میرے پیٹ مین مارا قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا مجکو اس ضرب کا عوض و قصاص دیجیے حضرت علیہ السلام نے اپنا بطن اقدس کھول دیا اور فرمایا بدلے اُسنے شکم مبارک سے اپنا سینہ لپٹا کر اُسپر بوسہ دیا حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کچھ تو نے کیا باعث اسکا کیا تھا اسنے کہا آپ دیکھتے ہین کہ حکم خدا آچکا مجکو اپنے قتل کا اندیشہ ہوا لہذا مین نے چاہا کہ آخری ملاقات آپ سے ملون اور آپ سے معانقہ کرون اور **راوی** کہتے ہین کان رسول اللہ صلعم یستوی الصفوف وکانما یقوم بھا القداح یعنی اُس روز رسول خدا صلعم نے صفون کو چوبدستی سے برابر درہوار کیا تھا گویا لوگ ایسے کھڑے تھے جیسے تیر گڑے تھے یا یہ کہ صفون کو ایسا مستوی کیا تھا کہ اُس سے تیر راست کرین اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے ایک شخص بنی اود سے **روایت** کی اُسنے کہا مین نے علی علیہ السلام سے سنا کہ وہ درمیان مسجد کوفہ خطبے مین فرماتے تھے هیناانا امیح فی قلب بدر (انیح بمعنی استقی یعنے پانی بھرتا تھا دنیح یعنے ڈول نکالنا) یعنے ہنگام درپیش جنگ بدر کے مین چاہ بدر سے پانی کھینچ رہا تھا بناگاہ ایک ایسی آندھی آئی کہ مین نے ویسی سخت کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازان وہ جاتی رہی پھر ایک اور آندھی آئی کہ ویسی بھی سواے پہلے کے اور کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازان ایک اور آندھی آئی کہ

ویسی بھی سوائے پہلی والی کے اور کبھی نہ دیکھی تھی پس صرصر اول تو جبرئیل علیہ السلام تھے کہ ہزار فرشتون سے ہمراہ رسول خدا صلعم حاضر ہوے اور صرصر ثانی میکائیل علیہ السلام با جماعت ہزار ملائک داہنے رسولخدا صلعم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے نازل تھے اور صرصر ثالثہ اسرافیل علیہ السلام با جمعیت ہزار ملک بائین طرف حضرت کے آئے اور مین بھی بائین طرف موجود تھا پھر جسوقت حق تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی رسولخدا صلعم نے مجکو اپنے گھوڑے پر سوار کیا تو وہ میری سواری مین اڑ گیا اور جب وہ دفعۃً چل نکلا تو مین اسکی گردن پر آپڑا اسوقت مین نے اپنے پروردگار سے دعا کی تو اُسنے مجھے گرنے سے روک لیا تا آنکہ مین سیدھا ہو بیٹھا اور مجھے گھوڑدن سے کیا کام تھا مین تو صاحب غنم تھا یعنی بکریان چرانے والا تھا پھر جب مین سیدھا ہوا تو مین تیغ زنی کرنے لگا یہانتک کہ میرا ہاتھ یہانتک یعنی تا بغل خون مین غرق ہو گیا **راوی** کہتے ہین کہ اُس روز میمنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور افسر سواران مشرکین کا زمعۃ بن الاسود تھا اور دوسری روایت مین ہی کہ خیل مشرکین پر حارث بن ہشام افسر تھا اور اُن کے لشکر میمنہ پر ہبیرہ بن ابی وہب سالار تھا اور سرگروہ لشکر میسرہ زمعۃ بن الاسود تھا اور بعض نے کہا میمنہ پر حارث بن عامر تھا اور میسرہ پر عمرو بن عبد تھا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے دوسرے طریق سے **روایت** کی ہی کہ روز بدر لشکر نبی صلعم مین نہ میمنہ والے افسر کا نام معلوم ہوا نہ میسرہ والے کا اور یہی حال میمنہ و میسرۂ لشکر مشرکین کا تھا کہ ہمنے اُنمین بھی کسی افسر کا نام نہین سنا اور ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک بھی یہی ثابت ہی اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد قدامہ نے عمر بن حسین سے اُنھون نے کہا کہ روز بدر علم لشکر نبی صلعم سب علمون سے بڑا وہ تھا جو درمیان مہاجرین کے مصعب بن عمیر کے ہاتھ مین تھا اور لواء جماعت خزرج حباب بن المنذر کے پاس تھا اور نشان گروہ اُس کا سعد بن معاذ کے ساتھ تھا اور مشرکین کے یہان بھی تین نشان تھے ایک نشان بردار تو ابو عزیز تھا اور دوسرے کا نشان بردار نصر بن الحارث تھا اور تیسرا نشان بردار طلحہ بن ابی طلحہ تھا اور **راوی** کہتے ہین کہ روز بدر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بیان کیا چنانچہ بعد حمد و ثنا کے مسلمین کو حکم جہاد کرتے تھے اور اُنکو آمادہ کرتے تھے اور اجر و ثواب جہاد سے ترغیب دیتے تھے اور اس خطبے مین ارشاد فرمایا کہ اما بعد حمد و ثنا کے مین تمکو اُس امر پر آمادہ کرتا ہون جس امر پر تمکو حق تعالیٰ نے آمادہ کیا ہے اور مین تم کو منع کرتا ہون اُس بات سے جس سے تم کو خدا نے منع کیا ہی و ہر آئینہ شان خدائے عزوجل بہت عظیم ہی وہ تم کو حکم بحق کرتا ہی اور تم سے راست بازی چاہتا ہی اور اہل خیر کو جزائے خیر علی قدر مراتب اُن کے اپنے پاس سے عطا کرتا ہی اور وہ اہل خیر ایسے ہین کہ ہمیشہ اُسی ذکر خیر مین مشغول رہتے ہین اور اُس مین وہ باہم یکدیگر تفاضل و سبقت ڈھونڈھتے ہین اور تم لوگ ایسے مقام حق پر ہو کہ خدا اُسکو قبول نہین کرتا مگر اُس شخص سے جو اُس کو خالصاً لوجہ اللہ یعنی واسطے خوشنودی خدا کے ڈھونڈھتا ہو اور ہر آئینہ مقامات خوف

خطر مین صبر وہ شی ہی کہ اسی کے سبب خدا دفع رنج کرتا ہی اور بسبب اُسی کے غمون دنیا سے نجات دیتا ہی اور اسی سے تم نجات آخرت حاصل کرتے ہو اور حال یہ ہی کہ تمہارے درمیان نبی خدا کا موجود ہی کہ ڈراتا ہی تمکو غضب خدا سے اور حکم کرتا ہی تم کو رضاے خدا کا پس لازم ہی کہ تم شرم و حیا کرو آج کے دن اس بات سے کہ حق تعالی تمھارے ایسے کامون پر نگاہ کرے جس سے تم پر غضب نازل کرے یعنی تم شرم و لحاظ رکھو اُس کام سے جسکے سبب تم پر غضب نازل نہو چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی لَمَقْتُ اللّٰہِ اَکْبَرُ مِنْ مَّقْتِکُمْ اَنْفُسَکُمْ یعنی غضب خدا بہت بڑا ہی تمھارے غضب کرنے سے اپنی جانون پر ای قوم دیکھو اور فکر کرو کہ حق تعالی تم کو جس کام کا حکم کرتا ہی اپنی کتاب مین اور جو نشان دکھلاتا ہی تمکو اپنی نشانیون سے اور عزت دیتا ہی تم کو بعد ذلت کے پس چاہیے کہ اُس سے متمسک رہو یعنی اُس کو مضبوط تھامے رہو تو اس کے سبب پروردگار تمھارا تم سے راضی رہیگا اور ان مقامون مین تم اپنے پروردگار کے کامون کو پورا کرو اور امتحان مین پورے نکلو تاکہ تم مستوجب و مستحق اُسکی رحمت و مغفرت کے ہو جس کا تم سے خدا نے وعدہ فرمایا ہی و ہر آئینہ وعدہ خدا برحق ہی اور قول اُس کا واقع ہی اور عذاب اُس کا سخت ہی اور سواے اس کے نہین ہی کہ ہم تم سب سامنے خداے حی القیوم کے حاضر ہین اور اُس کی طرف ہماری پشت پناہ ہی اور ساتھ اُسی کے اعتصام ہی یعنی ہم اُسی کے دست بدامان ہین اور اُسی پر ہم توکل رکھتے ہین اور اُسی کی طرف پھر ہماری بازگشت ہی پس خداے تعالی ہماری اور سب مومنون کی مغفرت کرے اور

واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر اور عاصم بن یزید بن رومان سے **روایت** کی کہ اُنھون نے کہا جب رسول خدا صلعم نے قریش کو جانب وادی سے آتے ہوئے دیکھا پہلے جو شخص نظر آیا وہ زمعہ بن الاسود تھا کہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا کہ پیچھے اس کے اُس کا بیٹا آیا اور زمعہ اپنے گھوڑے کو کاوے دینے لگا اور اس سے ارادہ اُسکا یہ تھا کہ آگے قوم کے اپنے فروشکوہ کی نمود کرے اُس وقت رسول خدا صلعم نے یہ دعا کی کہ ای میرے پروردگار تو نے مجھ پر کتاب نازل فرمائی اور تو نے مجھے حکم کیا جہاد کا اور تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہی ایک گروہ کا دو لون گروہون مین سے یعنی غنیمت غیر یا فتح پانا لشکر مشرکین پر حالانکہ وعدہ تیرا خلاف نہین ہوتا ہی ای میرے پروردگار یہ قریش آئے ہین تکبر اور نخوت کرتے ہوئے مجھسے لڑنے کو اور تکذیب کرتے ہین تیرے رسول کی ای میرے پروردگار مین تجھسے نصرت مانگتا ہون جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی اور ای میرے پروردگار تو اُن کو کل صبح کو شکست دے اور ہلاک کر اُسوقت عتبہ بن ربیعہ شتر سُرخ پر سوار سامنے آیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اس قوم سے اگر کسی مین خیر ہی تو صاحب شتر سُرخ مین ہی اگر قوم مشرکین اسکا کہنا مانتے تو راستی پر رہتے

اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عبداللہ بن مالک سے **روایت** کی کہ جب گذر لشکر قریش کا طرف ایمان رحضہ کے ہوا تو اُس نے اپنے بیٹے کو دس جزائر لینے کھانے کے اونٹ دیکر بطریق ہدیہ جانب

قریش کے روانہ کیا تھا اور کہلا بھیجا اگر تم کو حاجت ہو تو مین تمھاری مدد کے لیے سلاح اور اپنے لوگون کو بھیجون کہ ہم لوگ تمھاری کمک کے واسطے مستعد ہین اور ہم اپنے اس کام کی آرزو مین ہین چنانچہ قریش نے جواب بھیجا کہ تو نے صلہ رحم کیا یعنی قرابت کو قائم کیا اور جو کچھ تجھپر لازم تھا وہ تو نے ادا کیا اور قسم ہی زندگانی کی اگر یہ لڑنا ہمارا آدمیون سے ہی تو ہم کو ایسے کچھ ضعف و عجز نہین ہی یعنی ہم اُن کو کافی ہین اور اگر یہ لڑائی ہماری حسب زعم محمدؐ کے خدا سے ہی تو مجال کسی کی خدا سے لڑنے کی نہین ہی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے خفاف بن ایما بن رحضہ سے **روایت** کی ہی کہ خفاف نے کہا میرے باپ کو اصلاح فیما بین مردم سے زیادہ کوئی بات محبوب و مرغوب نہ تھی کہ وہ موکل و آمادہ اسی بات پر رہتے تھے پھر جب قریش بدر جاتے ہوئے ہماری طرف گذرے تو میرے باپ نے مجھے دس اونٹ اُن کے لیے ہدیہ دیکر بھیجا اور مین اونٹون کو ہانکتے آگے چلا اور میرے پیچھے سے میرا باپ بھی چلا آخر مین نے وہ اونٹ حوالہ قریش کیا انھون نے اونٹون کو ذبح کر کے قبیلون مین تقسیم کر دیا بعد ازان میرا باپ عتبہ بن ربیعہ کے پاس گیا اور وہ اُس عرصہ مین لوگون کا سردار تھا چنانچہ اُس سے پوچھا ای ابو الولید اس سفر کا کیا باعث ہوا عتبہ نے کہا مجکو معلوم نہین بخدا کہ مین اس آنے مین مجبور تھا تب میرے باپ نے کہا تو سردار گروہ کا ہی کون سا امر تجکو مانع ہی کہ تو لوگونکو پھیر لیجاوے اور اپنے حلیفون کے خون کا تحمل کر یعنی تیرے حلیف جو نخلہ مین مارے گئے تھے اُنکے خون بہا کا تو بذات خود متحمل ہو اور اپنے پاس سے دے اور بدلہ اُس کاروان کا جو نخلہ مین مسلمان لوٹ لیے گئے تھے تو اپنے ذمے تحمل کر اور اپنی قوم پر تقسیم کر دے بخدا کہ اُن لوگون کو محمدؐ اور اُنکے اصحاب سے سوائے اس بات کے اور کچھ دعوی و طلب نہین ہی اور ای ابو الولید واللہ یہ لڑائی تم لوگ محمدؐ اور اُنکے اصحاب سے نہین کرتے ہو گے اپنی جانون سے یعنی اپنی جانون کو ہلاک کرتے ہو اور **واقدی** نے بواسطہ ابن ابی الزناد کے ابی الزناد سے **روایت** کی اُس نے کہا ہمنے کسی کو ایسا نہین سنا کہ سوائے عتبہ بن ربیعہ کے کوئی بغیر صرف زر سردار قوم بنا ہو یعنی عتبہ محض اپنے حسن تدبیر اور دانائی سے بلا صرف مال کے سردار قوم ہوا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ موسی بن یعقوب و ابو الحویرث کے محمد بن جبیر بن مطعم سے **روایت** کی اُنھون نے کہا جب قوم بمقابل یکدیگر نازل ہوئی اسوقت رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پاس قریش کے بھیجا یعنی برائے اتمام حجت تب عمر رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہا کہ تم لوگ یہان سے اپنے وطن کو پھر جاؤ اس لیئے کہ مرتکب ہونا اس امر کا یعنی جنگ کرنا غیرون کا ہمسے میرے نزدیک خوشتر ہی اس بات سے کہ تم لوگ جنگ کرو ہمسے اور اسیطرح جنگ کرنا ہمارا تمھارے غیر سے مجھے خوشتر ہی اس بات سے کہ ہم جنگ کرین تمسے یہ سنکے حکیم بن حزام نے کہا اس شخص نے انصاف پیش کیا ہی چاہیے کہ اُسکو قبول کرو واللہ بعد عرض اس انصاف کے پھر اُسپر نصرت و ظفر نہ پاؤ گے یعنی پھر ایسا موقع اور ایسی بات منصفی کی ہاتھ نہ آویگی تب ابو جہل بولا واللہ بعد ازان کہ خدا نے ہمکو اُسپر قابو دیا

دسترس دیا تو اب ہم ہرگز یہان سے یون ہی نہ پھر جاوینگے کہ بعد معاینہ اپنے غلبہ کے ہم اپنا عوض نہ لیوین اور
راوی کہتے ہین کہ پھر چند آدمی قریش سے آگے بڑھے یہانتک کہ وارد حوض مسلمین ہوے اور اُن لوگون
مین حکیم بن حزام بھی تھا تب مسلمین نے قصد اُنکے تخلیہ یعنی ارادہ اُنکے دفاع کا کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا چھوڑو اُنکو
یعنی اُن سے مزاحم و معترض نہو آخر وہ لوگ اُس چشمہ پر آئے اور اُس مین پانی پیا اور جس جس نے اُسمین سے پانی پیا وہ
مارا گیا سواے حکیم بن حزام کے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ ابو اسحاق وغیرہ کے سعید بن المسیب سے
روایت کی ہے اُنھون نے کہا حکیم بن حزام نے دو مرتبہ ہلاک ہونے سے نجات پائی اسلیئے کہ ارادہ باری تعالیٰ
مین اُس کے واسطے بہرہ مندی خیر سے تھی چنانچہ ایک اُس وقت جب رسولخدا صلعم بعزم ہجرت اپنے گھر سے
سامنے مردم چند قریش کے برآمد ہوئے تھے اور وہ لوگ بقصد آنحضرت علیہ السلام تاک مین بیٹھے تھے تب حضرت
نے سورۂ یس پڑھ کر مشت خاک اُن کے سرون پر پھینکی پس اُن مین سواے حکیم بن حزام کے کوئی نہ بچا تھا اور دوسرے
روز بدر جب مشرک وارد حوض مسلمین ہوئے پس جو جو اُس روز وارد حوض ہوا وہ قتل ہوا سواے حکیم کے اور جب
قوم مشرکین کو اطمینان فی الجملہ حاصل ہوئی تو اُنھون نے عمیر بن وہب الجمحی کو جو مرد قداح اندازہ مین تھا بھیجا تا
اندازہ و شمار لشکر اسلام کا کرے چنانچہ اُسنے اپنے گھوڑے کو گرد لشکر جولان کیا اور زیر وادی آڑا اور بلندی پر چڑھا
اس لیے کہ شاید مسلمانون کی کوئی مدد یعنے مردم دیدبان و جاے بلند دیدبانی یا کمین گاہ ہو بعد ازان واپس آیا اور
یہ بیان کیا کہ مسلمانون کے یہان نہ مدد ہے نہ کمین اور جمعیت مردم کچھ زیادہ تین سو آدمی ہونگے اور اُنکے
ساتھ ستر شتر اور دو گھوڑے ہین بعد ازان اُس نے کہا اے گروہ قریش شتیان اُنکے موت کی اُٹھانے والیان
ہین اور شتران شیرب موت آنے والے کے اُٹھانیوالے ہین یعنی اُنکے اونٹون پر بار موت لدا ہوا ہے اور یہ وہ قوم ہین کہ
اپنی تلوارون کے سواے کوئی جاے امان و پناہ نہین رکھتے کیا تم انکو نہین دیکھتے ہو کہ یہ لوگ خاموش رہتے ہین اور
زبانین مانند زبان مار کے بلون پر پھرتی ہین گویا ذوق شہادت مین ہونٹھ چاٹتے ہین واللہ مین ایسا نہین دیکھتا
کہ کوئی ان مین مارا جاوے جب تک وہ کسی کو مار نہ لیوے پھر جب کہ وہ بقدر اپنے عدد و شمار کے تم مین سے
قتل کر لیوینگے یعنی جتنے وہ ہین اُتنے ہی تم مین سے مارینگے تو پھر زندگی کا کیا مزہ ہے اور پھر زیست بخیر نہین ہے پس چاہیے
کہ اس بارہ مین تم باہم مشورہ کرو اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری نے
اپنے باپ سے اُنھون نے بیان کیا کہ جس وقت عمیر بن وہب نے قریش سے یہ کلام کیے تو اُن لوگون نے
ابو اسامہ الجشمی کو برسے تفحص احوال روانہ کیا اور وہ سوار تھا پس گرد لشکر اسلام پھر کر واپس آیا قریش نے پوچھا تو نے کیا دیکھا
اُس نے کہا وہان نہ مین نے جزر دیکھا نہ مد نہ حلقہ نہ کراع یعنی نہ سامان سلاح وغیرہ ہے نہ کثرت جمعیت نہ
گھوڑے ہین ولیکن واللہ مین نے اُس قوم کو ایسا دیکھا کہ وہ اپنے اہل کیطرف ارادہ پھر جانیکا نہین رکھتے ہین اور مین نے دیکھا

اُس قوم کو کہ وہ سب طالب موت تھے یعنی مرنے پر طیار ہین اور وہ اپنی تلوارون کے سوائے اور کوئی چیز امن و امان نہین جانتے ہین و بعد ازان ابو اسامہ نے کہا مین ڈرتا ہون کہ اُنکی کوئی کمینگاہ ہو یا اُنکے دیدبان ہون کہ جاے دیدبانی مین چھپے بیٹھے ہون پس وہ پستی وادی مین اُترا اور بلندی پر چڑھا اور پھر واپس آیا اور خبر دی کہ وہان نہ کمین ہی نہ دیدبان ہی اب جو تمھاری راے ہو مشورہ کرو اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُنھون نے عروہ سے اور بیان کیا محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن رومان سے پس یہ سب کہتے ہین کہ جب حکیم بن حزام نے کلام عمیر بن وہب کا سنا تو لوگون کے درمیان گیا اور عتبہ بن ربیعہ کے پاس آیا اور کہنے لگا ای ابو خالد تو بزرگ قریش اور اُنکا سردار ہی اور ان مین تو مطاع ہی کہ وہ سب تیرا کہنا مانتے ہین آیا تجھسے کوئی ایسا امر خبر ہو سکتا ہی کہ وہ ہمیشہ آخر زمانہ تک یادگار رہے جیسا تو نے روز عکاظ کیا تھا (عکاظ مقام بازار عرب تھا ایام جاہلیت مین کہ وہان باہم محاربہ واقع ہوا تھا اور اُس روز عتبہ سردار مردم تھا پس عتبہ نے کہا ای ابو خالد وہ کون سا امر ہی حکیم نے کہا تو لوگون کو پھیر لیجا اور اپنے حلیفون کا خونبہا جو بخلہ مین مارے گئے اور بدلہ اُس حال کا جو محمد کے اصحاب کاروان نخلہ سے لوٹ لے گئے ہین تو اپنے ذمے کرلے اور اپنے پاس سے دے کیونکہ قریش سواے اس خونبہا اور عوض اُس لوٹ کے اور کچھ محمد سے دعوی و طلب نہین رکھتے ہین تب عتبہ نے کہا مین نے اُس بات کو قبول کیا اور تجکو اُس بات کا گواہ کرتا ہون بعد ازان عتبہ اپنے ناقے پر سوار ہو کر درمیان مشرکین قریش کے گیا اور کہنے لگا ای قوم میرا کہنا مانو محمد اور اصحاب محمد سے مقابلہ نکرو اور اس امر کو میرے سر باندھو یعنی خونبہا حلیفون کا اور لوٹ کاروان کی میرے ذمے رکھو اور لوٹ جانے کی نامردی و بدنامی میرے نام لگاؤ کیونکہ اُن لوگون مین بعضے وہ لوگ ہین جنکی قرابت تمسے بہت قریب ہی اور علاوہ ہر شخص تم مین سے جو اپنے باپ بھائی کے قاتل کو دیکھے گا تو وہ مورث کینہ خواہی کا رہیگا اور ہمیشہ خونریزی جاری رہیگی اور تم اُن لوگون کے قتل پر قادر نہوگے یہانتک کہ وہ جتنے ہین لااقل اُسقدر تو تم مین سے قتل کرینگے وعلاوہ مین ایمن نہین ہون اس بات سے کہ تمکو شکست و ہزیمت ہو اور تمکو تمسے دعوی و طلب نہین ہی بجز اسکے کہ تم عوض خون کا چاہتے ہو اور بدلہ اُس کاروان کا جسکو اُنھون نے تاراج کیا ہی یعنی نخلہ مین اور مین ذمہ اُسکی مکافات کا کرتا ہون وہ سب مجھیری ای قوم اگر محمد کاذب ہین تو ذوبیان عرب اُنکو کافی ہونگے (ذوبیان یعنی صعالیک عرب یعنی عوام و غارتگران) اور اگر وہ پادشاہ ہی تو تم لوگ اپنے خواہرزادے کی سلطنت مین فراخ روزی ہوگے اور اگر وہ نبی ہی تو تم اُس کے سبب بہترین مردم ہوگے ای قوم تم میری نصیحت کو رد نکرو اور میری راے کو بیوقوفی نہ سمجھو پھر جب ابوجہل نے کلام عتبہ کا سنا تو حسد سے کہنے لگا کہ اگر لوگ خطبہ عتبہ کا سنکر پھر جاوینگے تو وہ سردار قوم کا ہو جاویگا اس لیے کہ عتبہ ساری قوم مین بڑا گویا اور وسیع البیان ہی اور وجاہت و رواداری مین

سب سے بہتر ہی پس عتبہ نے کہا ای قوم مین تم کو قسم دیتا ہون خدا کی دربارۂ اُن لوگون کے جنکے چہرے شمع کے مانند روشن ہین تو اُن کو تم مقابل کرتے ہو اُن کے چہرون سے جنکی صورتین سانپون کی سی ہین یعنی اُن شمع رخون کو کیون سامنے اُنکی شکلون کے کرتے ہو پھر جب عتبہ اپنے کلام سے فارغ ہوا تو ابوجہل قوم سے مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ عتبہ تم لوگون کو ایسی باتون کا مشورہ اس لیے دیتا ہی کہ اُسکا بیٹا محمدؐ کے ساتھ ہی اور محمد اُسکا ابن عم ہی وہ نہین چاہتا کہ اُسکا بیٹا اور اُس کے چچا کا بیٹا مارا جاوے پھر عتبہ سے مخاطب ہوکر بولا کہ واللہ تیرا جادو پر ہوگیا اور جب دونون حلقے رکاب کے مل گئے یعنی دونون لشکر مقابل ہوگئے تو نامرد ہوگیا اور اب تو ہمارے درمیان سے باز رہا جاتا ہی اور ہم لوگون کو بھی پھیرتا ہی ایسا نہین ہوسکتا واللہ ہم ہرگز نہ پھرینگے جب تک کہ خدا درمیان ہمارے اور محمدؐ کے کچھ حکم نہ فیصل کرے یہ سُن کے عتبہ غضبناک و خشمگین ہوکر بولا ای مصفر استہ یعنی ای گوز مارنے والے عنقریب تجھکو معلوم ہوگا کہ ہم مین اور تم مین کون بڑا نامرد ہی اور کون بڑا اصلع ہی اور قریب ہی کہ قریش نامرد اور مفسد قوم کو پہچان لینگے اور یہ میری رائے تھی کہ مین نے امر کیا اور تو امر عمرو کو لا دلدی کی خوش خبری دے بعد ازان ابوجہل پاس عامر بن الحضرمی کے جو برادر مقتول نخلہ کا تھا گیا اور کہا یہ تیرا حلیف یعنی عتبہ چاہتا ہی کہ لوگون کو پھیر لیجا دے اور تو اپنا عوض خون اپنی آنکھون سے دیکھتا ہی کہ سامنے اور عنقریب ہی اور یہ عتبہ لوگون مین تفرقہ ڈالتا ہی اور اس نے خون تیرے بھائی کا اپنے ذمے لیا یعنی اُسکے خونبہا کا تحمل خود کیا ہی اور اُس کو گمان ہی کہ تو اپنے بھائی کا خون لیکر راضی ہو جائیگا کیا تجھکو شرم نہین آتی کہ تو اپنے بھائی کی دیت لیگا اس حالت مین کہ اب تو اپنے بھائی کے قاتل پر قادر ہوچکا ہی اُٹھ کھڑا ہو اور لوگون کے سامنے اپنی شرم اور عذر اپنا بیان کر آخر عامر بن الحضرمی مستعد ہوا اور ایسا کیا کہ اپنے چوتڑ کھول کے خاک ڈالی اور نام اپنے بھائی مقتول کا لیکر فریاد کرنے لگا کہ واعمراہ اور ان حرکات سے ارادہ اُسکا یہ تھا کہ عتبہ کو شرمندہ کرے کیونکہ درمیان قریش کے وہ اُسکا حلیف تھا آخر وہ رائے لوگون کی جسپر اُنکو عتبہ نے آمادہ کیا تھا فاسد ہوگئی یعنی پلٹ گئی اور عامر نے حلف کیا کہ یہان سے نہ پھرونگا جبتک کہ اصحاب محمدؐ مین سے کسی کو قتل کرون اور مشرکین نے عمیر بن وہب کو حکم کیا کہ تو ان لوگون کو متفرق و منتشر کردے تا آنکہ عمیر سوار ہوا اور مسلمین مین در آیا کہ اُن کی صف کو توڑ دیوے مگر مسلمین اپنی صفون مین ثابت قدم و قائم رہے اور وہان سے نہ ہٹے اور ابن الحضرمی آگے بڑھا اور قوم پر حملہ کیا تا آنکہ جنگ شروع ہوگئی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے **روایت** کی ہی اُسنے کہا جب ابوجہل نے لوگون کی رائے کو برہم کردیا اور درمیان اُنکے پہلے جو باعث جنگ ہوا وہ عامر بن الحضرمی تھا پس جسدم وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر مقابلے پر آیا تو اول جو اُس سے اُٹھا لشکر اسلام سے گیا وہ مہجع مولی عمر کے تھے چنانچہ عامر نے اُن کو شہید کیا اور گروہ انصار مین سے جو شہید ہوئے

تو اول قتیل حارثہ بن سراقہ تھے جنکو حبان بن العرقہ نے شہید کیا اور بعض نے کہا کہ اول قتیل انصار مین عمیر بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم العقیلی نے شہید کیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مین نے یکون مین کسی سے نہین سنا کہ وہ سوائے حبان بن عرقہ کو کہتا ہو یعنی انصار مین سے جو اول قتیل ہی اُسکا قاتل سوائے حبان کے دوسرا نہ تھا **راوی** کہتے ہین کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بعد خلافت اپنے اپنی مجلس مین عمیر بن وہب سے فرماتے تھے کہ ای عمیر تو ہی ہی کہ روز بدر اندازہ دشمار ہم لوگون کا مشرکین کی جانب سے کرتا تھا کہ بالائے وادی چڑھتا تھا اور اُس کی نشیب مین اُترتا تھا گویا مین تیرے گھوڑے کو دیکھتا تھا کہ وہ گرد بگرد پھر رہا تھا اور تو مشرکین کو ہمارے یہان کی خبر دے رہا تھا کہ وہان نہ کمینگاہ ہی اور نہ دیدبان ہین اُس نے کہا ہان واللہ یہ سچ ہی یا امیر المومنین اور مین شرمندہ و پشیمان ہوتا ہون اس لیے کہ واللہ مین وہی ہون جو اُس روز اُن لوگون مین سے باعث جنگ ہوا ولیکن حق تعالی نے ہمکو اسلام عطا کیا اور ہدایت فرمائی اور جو کچھ مجھ مین شرک تھا وہ بہت زیادہ ہی اس سے جو مین نے کیا یعنے خبر دینا مشرکین کا احوال مسلمین سے یہ سن کے حضرت عمرؓ نے فرمایا تو نے سچ کہا اور **راوی** کہتے ہین کہ عتبہ نے حکیم بن حزام سے کلام کیا اور یہ کہا کہ سوائے ابن الخنظلیہ کے اور کسی کے نزدیک خلاف نہین ہی یعنی میری راے سے پس تو اس کے پاس جا اور میرا پیام پہونچا کہ ہر آئینہ عتبہ اپنے حلیف کا خونبہا خود اپنے ذمے لیتا ہی اور اُس کاروان کا بھی ضامن ہوتا ہی جو نخلہ مین تاراج ہوا چنانچہ حکیم کہتا ہی کہ مین ابوجہل کے پاس گیا تو اُسوقت اُس کے سامنے اُس کی زرہ رکھی ہوئی تھی اور اُس مین وہ خوشبو مین ملتا تھا مین نے اُس سے کہا کہ عتبہ نے مجکو تیرے پاس بھیجا ہی تو وہ مجھپر غصے سے متوجہ ہوا اور کہنے لگا کیا عتبہ کو سوائے تیرے کوئی اور نہین ملا جو وہ اُسکو میرے پاس بھیجتا تب مین نے کہا آگاہ ہو واللہ اگر اُس کے سوائے کوئی اور شخص مجکو بھیجتا تو مین اس کام کے لیے نہ آتا لیکن مین آیا ہون واسطے اصلاح کرانے درمیان مردم کے اور ابوالولید سردار قوم کا ہی پس ابوجہل یہ سن کے دوبارہ غضب مین آیا اور کہا تو بھی کہتا ہی کہ وہ سردار قوم ہی مین نے کہا مین ہی اُسکو رئیس قوم کہتا ہون یا کہ سارے قریش اُس کو رئیس کہتے ہین تب ابوجہل نے عامر کو حکم کیا کہ وہ اپنے بھائی کے قصاص کے لیے پیش قوم برہنہ ہو کر فریاد کرے اور خود کہنے لگا ای قوم عتبہ بھو کا ہی اُسکو ستو پلاؤ یعنی شدت گرسنگی مین وہ ایسی ایسی باتین کہتا ہی یہ سنکے سارے مشرکین کہنے لگے عتبہ بھو کا ہی اُس کو ستو پلاؤ پس یہ باتین جو مشرکین عتبہ کے ساتھ کرتے تھے تو ابوجہل خوش ہوتا تھا یعنی اُس کی تفضیح اور توہین سے مسرور ہوتا تھا حکیم کہتا ہی تب مین منبہ بن الحجاج کے پاس گیا اُس سے بھی مین نے وہ کلام کیا جو ابوجہل سے کہا تھا تو مین نے اُس کو ابوجہل سے بہتر پایا کہ اُس نے کہا جس بات کے لیے تو آیا ہی اور جس بات کا عتبہ طالب ہی

بہتری حکیم نے کہا پس مین عتبہ کے پاس پھر گیا تو مین نے اُسکو کلمات قرشی سے غیظ و غضب مین پایا اس لئے کہ وہ تمام لشکر مین پھر چکا تھا اور مشرکین کو فہمائش کرتا تھا کہ قتال سے باز رہین اور اُن لوگون نے باز رہنے سے انکار کیا تھا لہذا عتبہ غصے مین تھا اور اُسنے اپنے ناقے سے اُتر کے اپنی زرہ پہنی اور لوگون نے اُسکے لیے ایک خود بانداز سر اُسکے تلاش کیا تو لشکر مین کہین ایسا خود نہ ملا جو اُسکے سر پر درست آوے اس لیے کہ وہ بزرگ سر تھا جب ایسا خود نہ ملا تو اُسنے سر بچہ باندھا بعد ازان باہر نکلا اور اپنے بھائی شیبہ اور اپنے بیٹے ولید کے آگے چلا بناگاہ ابوجہل مادہ اسپ پر سوار صف مین کھڑا تھا پھر جس وقت عتبہ کا سامنا ہوا تو عتبہ نے اپنی تلوار کھینچی لوگون نے کہا واللہ یہ تو ابوجہل کو قتل کریگا مگر اُسنے گھوڑی ابوجہل کی کوچون پر تلوار ماری کہ وہ گھوڑی تڑپ کر گر پڑی مین نے کہا آج کا سا ماجرا مین نے نہین دیکھا پھر عتبہ نے ابوجہل سے کہا پیدل ہو کہ آج سوار رہنے کا دن نہین ہی اور ساری قوم تیری پیادہ ہی پس ابوجہل اُترا اور عتبہ نے کہا عنقریب تو جانے گا کہ ہم مین سے کون بدخواہ اپنی قوم کا ہی بعد ازان عتبہ نے مبارزطلبی کی اور یہان رسول خدا صلعم اپنے عریشہ مین تھے اور اصحاب اپنی صفون مین قائم تھے پس اُس وقت حضرت بباعث غلبۂ نیند کے لیٹ گئے تھے اور حکم کیا تھا کہ جب تک مین تم کو اذن جہاد نہ دون تم لوگ قتال نہ کیجیو اور اگر مشرکین تمہارے قریب آوین تو اُن کو تیر مار کر دفع کیجیو مگر تلوار کھینچنا جب تک کہ وہ تمکو گھیر لیوین چنانچہ جس وقت مشرکین مقابل ہوئے اور عتبہ طالب مبارز ہوا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ قوم بہت قریب آگئے اور ہمسے بھڑ گئے ہین اور جگا یارسول خدا صلعم کو اور اُس وقت حضرت خواب دیکھ رہے تھے کہ خدا نے حضرت کو جمعیت مشرکین کی خواب مین قلیل دکھلائی اور بعض اصحاب کی نگاہون مین بھی اُنکو تھوڑا دکھلایا پس حضرت فوراً بیدار ہوئے اور اپنے دونون ہاتھ اُٹھائے ہوئے اپنے پروردگار سے حسب وعدہ اُسکے دعاے فتح کرنے تھے اور یہ کہتے تھے کہ ای پروردگار اگر جماعت مسلمین مغلوب ہوجاوینگے تو شرک غالب ہوجائیگا اور دین تیرا قائم نرہے گا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اسوقت عرض کرتے تھے کہ واللہ البتہ حق تعالی آپکو فتح دیگا ضرور آپ کا منھ روشن کریگا اور اس وقت ابن رواحہ نے عرض کی یارسول اللہ مین آپ کو مشورہ دیتا ہون والانکہ رسول خدا صلعم امر الٰہی کو بہتر جانتے ہین اور اعظم ترہین اس بات سے کہ اُنکو مشورہ دیا جائے یعنی وہ مشورۂ مردم سے مستغنی ہین اور وہ مشورہ ابن رواحہ کا یہ تھا کہ حق تعالی بزرگتر و برترہی اس بات سے کہ آپ اُسکو وعدہ یاد دلائین حضرت نے جواب دیا ای ابن رواحہ کیا مین حق تعالی سے اُسکے وعدے کو طلب نکرون کہ وہ خلف وعدہ نہین ہی غرضکہ عتبہ بقصد قتال آگے بڑھا تب اُس سے حکیم بن حزام نے کہا ای ابوالولید جلدی نہ کر ٹھہر جا کہ تو جس امر سے اور دن کو روکتا تھا وہ کام پہلے تو ہی کرتا ہی اور خفاف بن ایما نے بیان کیا کہ مین نے اصحاب

نبی صلعم کو دیکھا کہ روز بروز وہ اپنی صفین آراستہ کیے ہوے باہم راجح یعنی ملے ہوے تھے پھر مین نے اُن کو دیکھا کہ وہ تلوار نہین نکالتے تھے بلکہ اُن کے ہاتھون مین کمانین کھنچی ہوئی بعضے بعضے پر تیر چلا رہے تھے اور اپنی صفون مین قریب قریب اس طرح ملے ہوے تھے کہ درمیان ان صفون کے کچھ شگاف نہ تھا اور دوسرون نے اُسدم تلوار میان سے لی جب مشرکین بہت قریب آگئے تھے پس مجھکو اس بات سے بہت تعجب ہوا آخر مین نے بعد اس واقعہ کے مہاجرین مین ایک شخص سے باعث پوچھا اُسنے کہا ہم لوگونکو رسولخدا صلعم نے حکم کیا تھا کہ ہم تلوار نہ کھینچین جبتک کہ مشرکین ہم پر نہ آپڑین اور ہم کو گھیر لیوین اور راوی کہتے ہین کہ جب طرفین سے لوگ مقابل ہوے اور اسود بن عبد الاسد مخزومی جسوقت حوض مسلمین کے قریب آیا تو کہنے لگا مین نے خدا سے عہد کیا ہی کہ مین جاکر حوض مسلمین سے ضرور پانی پینگا پھر اُسکو یا تو مین توڑ ڈالونگا یا قریب اُسکے مارا جاؤنگا یعنی یا تو مارا ہی جاؤنگا یا اُسکو توڑ ہی ڈالونگا آخر اسود حملہ کرکے حوض سے قریب آیا تب اُسکے روکنے کو حضرت حمزہ بن عبد المطلب آگے بڑھے اور اُسکو ایک ایسی تلوار ماری کہ اُسکا ایک پاؤن کٹ گیا مگر وہ اُچھل کر حوض مین جا ہی پڑا اور اپنے دوسرے پاؤن سے جو سالم تھا حوض کو بگاڑ دیا اور اُس سے پانی بھی پی لیا اور حضرت حمزہ بھی اُسکے پیچھے لگے ہوے برجستہ جا پہونچے اور اسی حوض کے اندر اُسکو قتل کیا اور سارے مشرکین اپنی صفون مین سے یہ حال دیکھ رہے تھے اور خیال کرتے تھے کہ مسلمان غالب رہینگے بعد ازان لوگون مین ایک دوسرے سے مقابلہ ہنیلگا

ذکر ممانعت فرمانا رسول خدا صلعم کا انصار کو قتال کرنیسے سب کے پہلے اور حکم کرنا مہاجرین کو واسطے مقابلے مشرکین کے اور غالب آنا علی و حمزہ وغیرہ کا رضی اللہ عنہم

پھر جب کہ عتبہ و شیبہ اور ولید تینون اپنی صفون سے باہر نکلے اور مبارز طلب کیا تو اُنکے مقابلے کو انصار مین سے تین جوان برآمد ہوے کہ وہ معاذ و معوذ دعوف پسران عفرا بنی الحارث سے تھے اور بعضون نے کہا اُن مین تیسرا شخص عبد اللہ بن رواحہ تھا اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ثابت یہ ہی کہ وہ تینون پسران عفرا تھے پس آنحضرت صلعم کو پسران عفرا کے نکلنے سے حیا آئی اور ناپسند ہوا کہ اول قتال مشرکین سے درمیان انصار کے واقع ہو بلکہ منظور رہا کہ یہ شوکت واسطے فرزندان عم اپنے اور واسطے اپنی قوم کے ہو لہذا پسران عفرا کو حکم کیا کہ اپنی صفون مین پھر جاوین اور اُن کے حق مین دعاے خیر فرمائی کہ جزاکم اللہ خیرا بعد ازان مشرکین کے کسی منادی نے پکار کر کہا ای محمد ہمارے مقابلے کو ہماری قوم سے ہمسرون کو بھیجو یعنی قبائل قریش مین سے جو تمھارے ساتھ ہین اُن کو بھیجو تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای بنو ہاشم اُٹھو اور قتال کرو اور خیال کرو کہ ہرگاہ مشرکین واسطے باطل کے لڑنے آئے ہین اور چاہتے ہین کہ نور خدا کو بجھا دیوین تو چاہیے کہ تم اُس حق پر قتال کرو جس کو نبی تمھارا تمھارے پاس لایا ہی یہ سُنکے حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور

علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہم اُٹھ کھڑے ہوے اور بجانب میدان متوجہ ہوے اور اُن لوگون کے سرون پر بیضے تھے یعنی خود ہاے جھالردار کہ وہ اُنکو نہین پہچان سکتے تھے تب عتبہ نے کہا کچھ تم لوگ کلام کرو تاکہ ہم تم کو پہچانین اس لیے کہ اگر تم ہمارے ہمسر ہو گے تو ہم تم سے مقابلہ کرینگے یہ سُنکے حضرت حمزہ نے جواب دیا کہ مین ہون شیر خدا اور شیر رسول کا تب عتبہ نے کہا ہان یہ ہمسر بزرگ ہی اور بولا کہ مین بھی اپنے حلیفون کا شیر ہون اور یہ دونون تمھارے ساتھ کون ہین حمزہ نے کہا علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن الحارث وہ بولا یہ دونون بھی ہمسران بزرگ ہین چنانچہ ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے سنکر نقل کیا کہ ہم نے عتبہ سے ایسا کلمہ حقیر کبھی نہین سنا تھا جو کہ اُس نے کہا اَنَا اَسَدُ الْحُلَفَا یعنی حلفاء الاجمعہ یعنی مردم قریادی بعد ازان عتبہ اپنے بیٹے ولید سے بولا اُٹھ اے ولید پس ولید اُدھر دلیر کھڑا ہوا اور اُدھر علیؓ اُٹھے اور حضرت علیؓ کوتاہ قد تھے پھر دونون نے باہم ایک چند تیغزنی کی آخر علی علیہ السلام نے ولید کو قتل کیا بعد ازان اُدھر سے عتبہ آیا اور اُدھر سے حمزہ چلے اور دونون نے بابکدیگر وار تلوار کیا آخر حضرت حمزہ نے عتبہ کو قتل کیا بعد ازان شیبہ کھڑا ہوا اور اُس کے مقابلے پر عبیدہ بن الحارث اُٹھے اور وہ اُس عرصہ مین درمیان اصحاب نبی صلعم کے بہت سن دراز تھے تا آنکہ شیبہ نے نوک تلوار کی عبیدہ کی پنڈلی پر ماری کہ پر گوشت کٹ گیا تب حمزہ اور علی نے شیبہ پر حملہ کرکے اُسکو بھی قتل کیا اور دونون صاحب ملکر عبیدہ کو زخمی اُٹھا لائے اور صف کے ایک کنارے اُتار دیا اُنکی پنڈلی کا گودا خون کیساتھ بہا جاتا تھا اُسوقت عبیدہ نے کہا یارسول اللہ کیا مین شہید نہین ہون فرمایا البتہ تو شہید ہی تب عبیدہ نے کہا واللہ اگر ابو طالب زندہ ہوتے تو وہ خوب دیکھتے جانتے کہ ہم اُنکے قول کے زیادہ مستحق ہین جسوقت اُنھون نے یہ اشعار پڑھے تھے کَذَبْتُمْ وَبَیْتِ اللّٰہِ نُخْلِیْ مُحَمَّدًا ۔ وَلَمَّا نُطَاعِنْ دُوْنَہٗ وَنُنَاضِلِ ۔ وَنُسْلِمُہٗ حَتّٰی نُصَرَّعَ حَوْلَہٗ ۔ وَنَذْهَلَ عَنْ اَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ ۔ یعنی تم جھوٹے ہو قسم خانہ کعبہ کی کہ ہم محمدؐ کو تنہا چھوڑ دیوینگے وحالانکہ ابھی ہمنے نہ نیزے مارے نہ تیر چلائے اور معرکہ قتال مین نسلمہ بھی جواب قسم معطوف ہی نخلی پر یعنے اور تم جھوٹے ہو قسم ہی بیت اللہ کی کہ ہم چھوڑ دیوین گے محمدؐ کو یہانتک کہ ہم مارے جاوین گے گرداس کے اور بھول جاوین گے ہم اپنے فرزندان اور زنان کو اور یہ آیت اُنھین دونون کے حق مین نازل ہوئی ھٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ یعنی یہ دو لون اپنے پروردگار کے واسطے مخاصمہ اور معارضہ کرتے ہین اور حمزہ رضی اللہ عنہ عمر مین نبی صلعم سے چار برس زیادہ تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلعم سے تین برس بڑے تھے اور راوی کہتے ہین جسوقت عتبہ بن ربیعہ نے میدان مین مبارز طلبی کی تھی تو ابو حذیفہ بیٹے عتبہ کے اپنے باپ سے لڑنے اُٹھے مگر رسول خدا صلعم نے اُن کو روک لیا

فرمایا تو بیٹھ جا پھر جب اور لوگ عتبہ سے لڑنے کو گئے تو ابو حذیفہ نے اپنے باپ کے قتل پر اُن لوگون کی اعانت کی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے **روایت** کی ہی کہ شیبہ اپنے بھائی عتبہ سے تین برس بڑا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر بن راشد اور زہری کے عبد اللہ بن ثعلبہ بن معیر سے **روایت** کی ہی کہ روز بدر جب ابو جہل دعاے فتح مانگتا تھا اور یہ کلمات کہتا تھا اَللّٰھُمَّ اَقْطَعُنَا لِلرَّحِمِ وَاَتَانَا بِمَا لَا نَعْلَمُ فَاَحْنِہْ الْغَدَاۃَ الخ ای پروردگار جس نے ہم مین قطع یعنی قرابت شکمی کی ہی اور ہمارے پاس وہ باتین لایا جو ہم نہین جانتے ہین تو اُس کو کل صبح کو ہلاک کر چنانچہ حق تعالیٰ نے اس باب مین یہ آیت نازل فرمائی اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَکُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَھُوْا فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ یعنی اگر تم حکم فیصل چاہتے تو حکم فیصل تم کو آچکا اور اگر باز رہو گے تم اپنے سر سے تو یہ تمھارے حق مین بہتر ہو گا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ عمر بن عقبہ کے شعبہ مولا ابن عباس سے **روایت** کی ہی کہ شعبہ نے کہا مین نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے جب لوگ آمادۂ جنگ ہوے اُس وقت حضرت صلعم پر اندکے بیہوشی طاری ہوئی یعنی وہ حالت جو وقت نزول وحی ہوا کرتی تھی پھر جب وہ حالت مرتفع ہوئی تو حضرت نے مومنین کو خوشخبری دی کہ جبرئیل مع لشکر ملائک میمنہ لشکر پر نصرت کو آئے ہوے ہین اور میکائیل با لشکر گرمیسرہ پر نازل ہین اور سرافیل ساتھ اور ایک لشکر ہزار فرشتون کے وارد ہین اور اُس روز ابلیس صورت سراقہ بن جعشم مدلجی کی لشکر مشرکین کو اغواے جنگ کرتا تھا اور اُن کو دلاسا دیتا تھا کہ اُن لوگون مین کوئی تمپر غالب نہ آویگا مگر جس وقت اُس دشمن خدا یعنی ابلیس نے جنود ملائکہ کو معائنہ کیا تو اپنے پچھلے پانؤن ہٹا اور کہنے لگا مین تم سے بری و بیزار ہون کیونکہ جو کچھ مین دیکھتا ہون وہ تم نہین دیکھ سکتے ہو پس جس وقت اُسکا یہ کلام حارث بن ہشام نے سنا تو اسکو سراقہ سمجھکر اُس سے لپٹ گئے اور اُس نے حارث کے سینے پر دھکا مارا تو حارث گر پڑے اور ابلیس چلا گیا کہ وہ اپنے لیے پناہ نہین دیکھتا تھا یہان تک کہ وہ دریا مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے لگا ای پروردگار تو نے اپنا وہ وعدہ جو مجھسے کیا ہی پورا کر (یعنی وعدۂ مہلت تا قیامت) اور ابو جہل اپنے اصحاب کے آگے آگے ان کو جنگ پر اُبھارنے لگا اور اُن سے کہنے لگا کہ تم دھوکے مین نہ آؤ اس بات سے کہ سراقہ بن جعشم تم سے باز رہا اور بھاگ گیا کیونکہ سوائے اُسکے نہین ہی کہ وہ محمدؐ اور اُسکے اصحاب کی میعاد و مصالحہ پر تھا عنقریب اُسکو معلوم ہو گا کہ جب ہم پھرتے ہوئے مقام قدید مین جاوین گے تو دیکھو ہم اُس کی قوم کے ساتھ کیا کرتے ہین اور تم لوگ قتل ہونے عتبہ اور شیبہ پسران ربیعہ اور ولید سے بھی ہول و خوف مین نہ پڑو اسلیے کہ اُنھون نے تلبیش و تہیے مین آکر وقت جنگ بہت جلدی کی اور قسم ہی خدا کی کہ آج ہم نہ پھرینگے یہانتک کہ محمدؐ اور اُنکے

اصحاب کو رسیون مین باندھ لاوینگے پس اُس وقت مین کسی کو تم مین ہرگز نہ پاؤنگا یعنی رخصت نہ دینگا کہ وہ اُن مین سے کسی کو قتل کرے لیکن اُن کو قید و بند مین گرفتار رکھوتا کہ ہم اُنکو زجر کرین اور یا دلاوین اُن باتون کو جو اُنھون نے کہا ہی کہ اُنھون نے تمھارا دین چھوڑا اور جسکو تمھارے باپ دادا پوجتے تھے اُس سے منحرف ہوگئے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ ابن ابی حبیبہ وغیرہ رواۃ کے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے **روایت** کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے شعار مہاجرین کا یا بنی عبد الرحمن مقرر کیا تھا یعنی جو کوئی یہ کلمہ کہکر آواز دیتا تھا تو معلوم کیا جاتا تھا کہ وہ مہاجرین مین سے ہی اور شعار خزرج کا یا بنی عبد اللہ مقرر کیا تھا اور شعار قبیلہ اوس کا یا بنی عبد اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے زید بن علی سے **روایت** کی ہی کہ روز بدر شعار رسولخدا صلعم کا یا منصور امت تھا اور **راوی** کہتے ہین کہ قریش مین سے سات نوجوان تھے کہ وہ اسلام لائے تھے اور اُنکے باپون نے اُنکو قید کر رکھا تھا چنانچہ وہ لوگ بھی اپنے اپنے پدر کے ہمراہ بدر مین آئے تھے اور وہ سب شک و شبہات مین تھے یعنی ہنوز اسلام اُنکا کامل نہ تھا ازان جملہ قیس بن الولید بن المغیرہ تھا اور ابو قیس بن الفاکہۃ بن المغیرہ اور حارث بن زمعہ اور علی بن امیہ ابن خلف و عاص بن منبہ بن الحجاج اور دو اور تھے پھر جب یہ لوگ بدر مین آئے تو قلت اصحاب نبی صلعم دیکھکر کہنے لگے کہ اُنکے دین نے اُن کو مغرور کردیا اور یہ لوگ اب مارے جاوینگے چنانچہ اس مقدمہ مین حق تعالی نے فرمایا ہی اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِیْنُهُمْ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ یعنے مردم منافق اور جنکے دلون مین مرض ہی یعنی شرک و شک ہی وہ کہتے ہین کہ ان مسلمانون کو اُنکے دین نے مغرور و بے پروا کردیا ہی و حالانکہ جو کوئی خدا ہی پر توکل و تکیہ رکھتا ہی تو حقتعالی غالب صاحب حکمت ہی بعد ازان حقتعالی نے حال کفار کا بدترین مذمت سے ذکر کیا اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ اَلَّذِیْنَ عَاهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِیْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا یَتَّقُوْنَ الی اٰخر قَوْلِهٖ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ یعنی قوم کفار پیش خدا بدترین جانورون مین ہین پس وہ ایمان نہ لاوینگے اور یہ وہ ہین جن سے تو نے عہد مقرر کیا بعد ازان اُنھون نے عہد شکنی کی بار بار اور ڈرتے نہین ہین اگر تو ان کو ہنگام جنگ پاوے تو بھگا دے اُن کے پیچھے والون کو شاید وہ عبرت پذیر ہون اور **راوی** نے کہا کہ من خلفہم سے مراد یہ ہی کہ قبائل عرب سے جو پیچھے قریش کے ہین وہ سب قتل کیے جاوین وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور اگر وہ واسطے صلح کے جھکین تو تو بھی اُن کی طرف مائل ہو مگر توکل و تکیہ خدا ہی پر رکھ کہ وہ بڑا سننے جاننے والا ہی

راوی نے اس آیت کی تفسیر مین بیان کیا ہی یعنی اگر وہ لوگ زبانی بھی اقرار کرین کہ ہم مسلمان ہین تو چاہیے کہ تو ان سے یہ اقرار محض اُن کا قبول کرلے وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ یعنی اور اگر اس اقرار مین ارادہ فریب دینے کا رکھتے ہون تو حق تعالےٰ تیری جانب سے اُن کو کفالت کرتا ہی کہ وہ ایسا خدا ہی جس نے تیری مدد کی اپنی نصرت اور نصرت مومنین سے اور مسلمین کے دلون کو باہم مولف اور متفق کر دیا اگر تو مال تمام دنیا کا سارا خرچ کرتا تو بھی اس طرح تالیف قلوب اُن کی تو نہ کر سکتا لیکن حق تعالیٰ نے درمیان ان کے ایسی الفت ڈال دی ہی کہ وہ غالب حکمت والا ہی راوی نے تفسیر مین اس آیۃ کے کہا ہی یعنی الفت ڈالی ہی اُن کے دلون مین قبول اسلام پر اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطۂ عبد الرحمان بن محمد بن ابی الرجال و عمرو بن عبد اللہ کے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر حق تعالےٰ نے مومنین کو ایسی قوت و توانائی عطا فرمائی تھی کہ اگر صبر و استقامت کرین تو وہ بیس آدمی سو مشرکین پر غالب رہین اور روز بدر حق سبحانہ تعالیٰ نے دو ہزار فرشتون سے اُن کی تائید کی پھر جب کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے بعلم ظہوری معلوم کیا کہ مسلمانون مین تا توانی ہی تو ان سے تخفیف کی یعنی مقابلہ دہ چند سے کم کرکے دو چند پر مقرر رکھا پھر جب کہ رسول خدا صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو حق مین اُن لوگون کے جو دعوی اسلام بشک کرتے تھے اور وہ بدر مین مارے گئے اور حق مین اُن ساتون آدمیون کے جنکو بعد لانے اسلام کے شک تھا اور اُنکو اُنکے باپ نے روک رکھا تھا اور آخر کو وہ اُس روز مشرکین کے ساتھ مارے گئے کہ اُن مین ایک ولید بن عتبہ بن ربیعہ تھا کہ ذکر اُن لوگون کا حدیث ابن ابی حبیبہ مین مذکور ہوا اور حق مین اُن مسلمانون کے جو مکے مین رہگئے تھے اور استطاعت و توفیق ہجرت کی نہوئی تھی پس ان سب کے حق مین خدائے عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا الآیات یعنی جو لوگ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہین فرمانی کرنے سے تو فرشتے جب اُنکی روحین قبض کرتے ہین اُسوقت کہتے ہین تم کس خیال و غفلت مین تھے وہ کہتے ہین ہم دنیا مین ناتوان اور بے بس تھے تو فرشتے کہتے ہین کیا زمین خدا کی وسیع نہین ہی کہ تم اُسمین چلے جاتے اور واقدی نے کہا جب مہاجرین نے اُن مسلمانون کو جو مکے مین رہگئے تھے ہجرت کرنے کے لیئے لکھبھیجا تو جندب بن ضمرۃ الجندعی نے کہا کہ مکے مین میرے رہجانے سے کوئی عذر و حیلہ میرا پیش خدا

پیش رفت نہ جائیگا اور ہر چند وہ مریض تھا اپنے عزیزون سے کہنے لگا مجکو یہان سے لے چلو کیا عجب ہی کہ مجھے صحت ہو جاوے لوگون نے کہا کس طرف تو جایا چاہتا ہی اُسنے کہا تنعیم کیطرف تب وہ اُسکو تنعیم مین لیگئے اور درمیان تنعیم ومکہ کے چار میل کا فاصلہ ہی مدینے کے راستے پر اُس وقت جندب یہ کہتا تھا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ خَرَجْتُ اِلَیْکَ مُھَاجِرًا یعنی ای پروردگار مین تیرے واسطے وطن چھوڑ کر نکلا ہون پس حق تعالیٰ نے اُس کے باب مین یہ آیہ نازل کیا وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ الآیۃ یعنی جو شخص اپنے گھر سے بارادۂ ہجرت وترک وطن واسطے خدا اور رسول کے نکلتا ہی وبعد ازان اُس کو موت آجاتی ہی تو اجر وثواب اُس کا پیش خدا ثابت ہو جاتا ہی پھر جب کہ اُن مسلمانون نے جو مکے مین تھے یہ بات دیکھی اور سنی (یعنی پیام مہاجرین اور ہجرت جندب اور نزول آیت سے مطلع ہوئے) تو اُن مین سے جو استطاعت خروج رکھتے تھے وہ نکل گئے اس وقت ابوسفیان مشرکین مین سے کچھ لوگون کو ہمراہ لیکر اُن مسلمانون کی تلاش مین نکلا پھر اُنکو گرفتار کرتے پھیر لے گیا اور اُن کو قید کیا پس وہ لوگ آفت مین مبتلا رہے پھر جو لوگ اس مصیبت وبلا مین گرفتار تھے اُنکے حق مین حق تعالےٰ نے فرمایا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ فَاِذَا اُوْذِیَ فِی اللّٰہِ جَعَلَ فِتْنَۃَ النَّاسِ کَعَذَابِ اللّٰہِ الآیۃ اور دو آیتین بعد والی یعنے لوگون مین بعضے ایسے ہین جو کہتے ہین کہ ہم خدا کے ساتھ ایمان لائے ہین مگر جب اُسکو راہ خدا مین کچھ ایذا پہونچتی ہی تو وہ فتنۂ مردم گویا عذاب خدا کا سمجھتا ہی چنانچہ مہاجرین نے اس آیت کو پاس مسلمانان مکہ کے لکھ بھیجا پھر جب اُن کو وہ نوشتہ پہونچا اور جو کچھ اُن کے حق مین نازل ہوا تھا اُن کو معلوم ہوا تب اُن لوگون نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیْنَا اَنْ لَّا نَعْدِلَ بِکَ اَحَدًا یعنی ای پروردگار ہر آئینہ ہم تیرے لیے اپنے اوپر نذر واجب کرتے ہین اس بات کی کہ اگر تو یہان سے ہماری مخلصی کرے تو ہم تیرے ساتھ کسی کی برابری یعنے شرک نہ کرینگے آخر وہ لوگ باہر نکلے اور یہ نکلنا اُنکا دوسری بار تھا چنانچہ ابوسفیان اور مشرکون کو ہمراہ لیکر اُن کی تلاش مین نکلا یہ لوگ اُن کے پانے سے عاجز رہے کہ وہ بھاگ کر پہاڑون مین ہو رہے تب ابوسفیان وغیرہ مکے مین واپس آئے اور نہایت سختی کرنے لگے اُن مسلمانون پر جنکو پہلے پکڑ لے گئے تھے اور اُن کو مار کی ایذا دینے لگے اور زبردستی کرتے تھے ترک اسلام پر اُسی عرصے مین ابن ابی سرح مدینے مین چلا آیا اور قریش سے بیان کرنے لگا کہ محمدؐ کے پاس کوئی وحی نازل نہین ہوتی ہی مگر یہ کہ ابن قمط غلام نصرانی محمدؐ کو جو کچھ تعلیم کرتا تھا مین اُسکو بحکم محمدؐ لکھا کرتا تھا اور جیسا چاہتا تھا بدل کر لکھدیتا پس حق تعالیٰ نے اس بارہ مین یہ آیت نازل فرمائی وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا یُعَلِّمُہٗ بَشَرٌ لِّسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْہِ

اَعْجَمِیٌّ وَّھٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ یعنی ہم خوب جانتے ہین جو وہ کہتے ہین کہ اسکو ایک بشر تعلیم کرتا ہی وحالانکہ زبان اُس شخص کی جس کی طرف پھیرتے ہین اور نسبت دیتے ہین وہ غیر عرب ہی اور یہ قرآن عربی خالص ہی اور جن مسلمانون کو ابوسفیان اور اُسکے ہمراہی گرفتار کرنے گئے تھے اور وہ مبتلائے مصیبت ہوئے تھے اُن کے حق مین حق تعالیٰ نے یہ آیہ نازل فرمایا اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ پہلے اس آیت سے وعید ہی واسطے کفار کے بعد ازان فرمایا مگر وہ لوگ جو مجبور کیے گئے یعنی کفر اُن کا بالاخبار ہی ولیکن قلب اُن کا جازم ثابت ہی ایمان پر یعنی پس وہ مستثنیٰ ہین کفار سے غرض کہ ابن ابی سرح اُن لوگون مین سے ہی جن کو شرح صدر ہی کفر سے یعنی وہ دل کشادہ ہین واسطے کفر کے بعد ازان حق تعالےٰ نے حق مین اُن لوگون کے جو ابوسفیان کے پاس سے بھاگ کر حضور مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوے جنھون نے صبر کیا عذاب پر بعد فتنہ کے یہ آیہ نازل فرمایا ثُمَّ اِنَّ رَبَّکَ لِلَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا الآیۃ یعنی یہ وہ لوگ ہین جنھون نے صبر کیا ایذاؤن پر بعد فتنہ ابوسفیان کے بعد ازان رب تیرا واسطے اُن لوگون کے جنھون نے وطن چھوڑا بعد مصیبت پانے کے وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہی محمدؐ بن **عمر الواقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابواسحٰق بن محمدؐ نے اسحٰق بن عبداللہ سے اُنھون نے عمر بن الحکم سے اُنھون نے کہا اُس روز نوفل بن خویلد بن العدویہ نے پکار کر کہا اے گروہ قریش یہ تحقیق کہ یہ سراقہ وہ سراقہ نہین ہی یعنے اب وہ تمھارا دوست نہین ہی اُس کی قوم کو تم خوب پہچانتے ہو اور اُن لوگون کا تم سے باز رہنا ہر جگہ جانتے ہو پس چاہیے کہ اُس قوم سے خوب لڑو اور مین جانتا ہون کہ پسران ربیعہ یعنے عتبہ وشیبہ نے جنگ کرنے مین بڑی جلدی کی اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے رافع سے **روایت** کی ہی کہ اُنھون نے کہا ہر آئینہ ہم لوگ اُس روز ہنکارنا ابلیس کا باعث ہزیمت کفار کے اور ویلا اُس کی سنتے تھے اور وہ صورت سراقہ بن جعشم کی بنکر ظاہر ہوا تھا یہان تک کہ وہ بھاگا یعنی جنود ملائکہ دیکھکر گریزان ہوا اور سمندر مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اُٹھاکر دعا مانگنے لگا کہ یَارَبِّ اَوْفِ مَا وَعَدْتَنِیْ یعنے اے پروردگار وفا کر جو تونے مجھ سے وعدہ مہلت تا قیامت فرمایا ہی وبعد ازان جب قریش مکے مین آئے تو سراقہ کو ملامت وسرزنش کرتے تھے کہ تو نے روز بدر ایسا ایسا کیا تھا اُس نے قسم کھائی کہ مین نے ہرگز ایسا نہین کیا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے شیخ عراک سے **روایت** کی ہی اور عراک صیاد ماہی گیر تھا قبیلۂ رحی سے اُس روز

وہ کنارہ دریا پر تھا اور اوپر سے نشیب دریا کی طرف دیکھتا ہوا شکار ماہی میں مشغول تھا تو وہ کہتا ہی کہ میں نے ایک شور و واویلا و واحسرتا کا سنا کہ تمام دشت وادی صدائے فغان سے پر تھا اُس وقت متحیر ہو کر میں نے ادھر اُدھر دیکھا تو ناگاہ مجھے سراقہ بن جعشم نظر آیا میں اُس کے قریب گیا اور میں نے اُس سے پوچھا کہ میرے باپ ماں تجھ پر فدا ہوں یہ تیرا کیا حال ہی اُس نے مجھے کچھ جواب نہ دیا بعد ازاں میں نے اُس کو دیکھا کہ دریا میں کود پڑا اور اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر کہنے لگا ای پروردگار جو تو نے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت کیا ہی اُس کو وفا کر تب میں نے یہ حال دیکھکر اپنے دل میں خیال کیا کہ قسم ہی خانہ کعبہ کی سراقہ مگر دیوانہ ہو گیا اور یہ حال ہی وقت غروب آفتاب کا روز بدر ہنگام شکست مشرکین کے اور اُس روز علامت و نشانی ملائکہ کی یہ تھی کہ عمامے نور کے سبز و سرخ و زرد اُن کے سروں پر بندھے ہوئے شملے اُس کے شانوں پر لٹکے ہوئے اور اُنکے گھوڑوں کی پیشانیوں پر پشمینے کی چوٹیاں چھوٹی چھوٹی تھیں اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے محمود بن لبید سے **روایت** کی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے بتحقیق کہ ملائکہ نشانیان یعنی درویان باندھے آئے ہیں چاہیئے کہ تم بھی نشانیان باندھو تب اصحاب نے اپنے مغفروں اور کلاہوں میں پشمینہ باندھ لیا تھا اور **واقدی** نے کہا مجھے حدیث نقل کی موسیٰ بن محمد نے اپنے والد سے اُنھوں نے کہا اصحاب نبی صلی اللہ وسلم میں سے چار شخص نشانیان باندھے ہوئے معرکۂ جنگ میں نظر آتے تھے مثل حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے کہ وہ روز بدر پر شتر مرغ اپنے خود میں لگائے تھے اور علی علیہ السلام سر بند پشمینہ سفید باندھے تھے اور زبیر زرد پٹکہ سر پر باندھے تھے اور زبیر کہتے تھے کہ روز بدر ملائکہ ابلق گھوڑوں پر سوار نازل ہوئے تھے اور اُنکے سروں پر عمامے زرد رنگ بندھے تھے اس لیے اس روز زبیر نے زرد سر پیچ باندھا تھا اور ابو دجانہ کا سر بند سرخ رنگ تھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے مولی سہیل سے **روایت** کی ہی اُنھوں نے کہا میں نے سہیل بن عمرو سے سنا وہ بیان کرتا تھا کہ میں نے روز بدر چند اشخاص سفید پوش کو ابلق گھوڑوں پر سوار نشانیان باندھے ہوئے دیکھا کہ وہ مشرکین کو قتل اور اسیر کر رہے تھے اور ابو اُسید الساعدی بعد نابینا ہونے کے کہتے تھے کہ اُس عرصہ میں اگر میں تمھارے ساتھ بدر میں ہوتا اور میری آنکھیں بھی بینا ہوتیں تو میں تمکو شعب جبل میں وہ درہ جس میں سے میں نے ملائکہ کو نکلتے دیکھا تھا دکھا دیتا اور اُس میں مجکو کچھ شک و شبہہ نہیں ہوا اور وہ بیان ایک شخص کا بنی غفار میں سے نقل کرتے تھے کہ اُسنے کہا روز بدر میں اور میرا ابن عم آگے بڑھا اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور اسوقت ہم دونوں مشرک تھے اور بدر کے دونوں ٹیلوں میں سے جو تو وہ ریگ کا جانب شام واقع ہی ہم دونوں اُسی کے کنارے پر تھے اور قریۂ جنگ کا

دیکھ رہے تھے کہ جس کی طرف شکست ہو تو اُسکی لوٹ مین لوٹنے والون کے شریک ہو کر ہم بھی لوٹین ناگاہ ہم نے
ایک لکہ ابر دیکھا کہ وہ ہم سے قریب آیا پھر اُس مین سے مین نے شور گھوڑون کا اور صدا ہتھیارون کی یعنی نہنانا
اور کھڑکھڑانا سُنا اور یہ بھی مین نے سنا جیسے کوئی کہتا ہی اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ یعنی ای خیزوم آگے بڑھ (خیزوم اسپ
دنام اسپ) چنانچہ حال میرے ابن عم کا یہ ہوا کہ ہیبت سے پردہ اُسکے دل کا پھٹ گیا وہ فوراً مر گیا اور
مین بھی قریب بہ ہلاکت پہونچا اور بے حس و حرکت ہو گیا اور جب وہ ابر چلا تو مین اُسکو تکتا تھا تا آنکہ وہ پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اصحاب کے گیا اور مین اُس جگہ سے چلا آیا پھر اُس ابر مین کچھ شور نہ تھا اور
واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی خارجہ نے بواسطہ اپنے والد ابرہیم بن محمد بن ثابت بن
قیس بن شماس کے اُنھون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلعم نے جبرئیل سے پوچھا کہ روز بدر ملائکہ مین سے کون
کہنے والا تھا کہ اقدم یا خیزوم یعنی آگے بڑھ ای خیزوم گھوڑے جبرئیل نے کہا یا محمد مین آسمان کے سارے
فرشتون کو نہین پہچانتا ہون اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے ابی رہم سے **روایت** کی اُنھون نے کہا مین اور
میرے چچا کا بیٹا ہم دونون چشمۂ بدر پر تھے پھر ہم نے جب قلت اصحاب محمد اور کثرت احزاب قریش کی دیکھی تو
ہم نے باخود ہا صلاح کی کہ جس وقت دونون جماعت مقابل ہونگے تو ہم لشکر محمد مین مل جاوینگے آخر ہم لوگ
حضرت کے بائین والی جماعت کیطرف چلے اور ہم کہہ رہے تھے کہ یہ لوگ چوتھائی قریش سے ہین پس اسی عرصہ
مین کہ ہم یہ کہتے ہوے میسرہ لشکر پر چلے جاتے تھے کہ ناگاہ ایک ابر آکر ہمپر چھا گیا ہم نے آنکھ اُٹھا کر جو دیکھا
تو آواز آدمیون کی اور ہتھیارون کی سنی اور ایک کو سنا کہ وہ اپنے گھوڑے سے کہتا تھا ای خیزوم آگے بڑھ اور اُسے
ہمنے یہ کہتے ہوے سنا رویدا نتام اخراکم یعنی ٹھہرے چلو کہ تمھارے پیچھے والے آگے آجاوین پس یہ لوگ رسول خدا صلعم کے
میمنہ پر نازل ہوے بعد ازان مثل اُسی کے ایک اور ابر آیا اور رسول خدا صلعم کے ساتھ شامل ہوا پھر اُس وقت جو ہم نے
طرف رسول خدا صلعم اور اصحاب کے نگاہ کی تو یہ قریش سے دو چند نظر آئے اور ہنگام مشاہدہ نزول ابر و استماع
صداے مہیب کے میرے چچا کا بیٹا تو صدمہ خوف سے مر گیا اور مین بے حس و حرکت ہو گیا آخر مین نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کیطرف رجوع کی اور اسلام قبول کیا اور **راوی** کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سواے روز بدر کے شیطان لعین
کسی روز ایسا نہین دیکھا گیا کہ وہ ذلیل و حقیر تر و پشیمان و خشمناک زیادہ یوم عرفہ سے ہوا ہو اسلیے کہ اُسنے نزول رحمت
خدا و عفو گناہان عظیم بندون سے معائنہ کیا تھا لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ شیطان نے روز بدر کیا دیکھا تھا فرمایا
کیا اُسنے نہین دیکھا تھا کہ جبرئیل جنود ملائکہ لائے ہین اور **راویون** نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر فرمایا کہ دیکھو یہ
جبرئیل آندھی لیے ہوئے آتے ہین اور گویا کہ وہ ہیئت و صورت بن وحیہ کلبی دیکھائی دیتے ہین پس مین منصور و مؤید
ہوا صبا (پچھوا ہوا) سے اور قوم عاد ہلاک ہوئی دبور (پورب کی ہوا) سے اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عبدالرحمان بن عوف

روایت کی کہ انھون نے کہا مین نے روز بدر پاس رسول خدا صلعم کے دو مردون کو دیکھا کہ ایک داہنے ہی اور ایک بائین اور دونون قتال شدید کر رہے تھے پھر ایک اور تیسرا آیا لحقب پر حضرت صلعم کے بعد ازان ایک اور چوتھا آیا آگے حضرت کے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے سعد سے روایت کی ہی انھون نے کہا روز بدر مین نے دو مردون کو دیکھا کہ وہ حضرت کی طرف قتال کر رہے ہین ایک داہنے سے دوسرا بائین سے اور مین حضرت علیہ السلام کو دیکھتا تھا کہ وہ کبھی اُسکو دیکھتے تھے کبھی اُس کو دیکھتے تھے اور فتح و ظفر آپی سے مسرور ہوتے تھے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے صہیب سے روایت کی کہ انھون نے کہا روز بدر مین نے بہت سے ہاتھ کٹے پڑے دیکھے اور بہت سے جراحات اندرونی دیکھے کہ اُن زخمون نے خون نہین دیا تھا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ ابی بردہ بن نیار سے روایت کی ہی انھون نے کہا کہ روز بدر مین تین سر کاٹ لایا اور روبرو جناب رسول خدا صلعم کے رکھا اور عرض کی یا رسول اللہ انمین دو سرون کو تو مین نے کاٹا ہی مگر تیسرا سر سو مین نے ایک شخص ابیض یعنے سفید پوش یا گورے رنگ دراز قد کو دیکھا کہ اُسنے اس سر والے کو قتل کیا اور پھر اُس کا میرے آگے پھینک دیا تو مین اُسکو اُٹھا لایا یہ سُنکے حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہ فلان ملک تھا اور ابن عباس رض کہتے تھے کہ سوا اسے روز بدر کے ملائکہ نے اور کہین نہین قتال کی ہی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی اُنھون نے کہا روز بدر فرشتے اُن لوگون کی صورت بنا کر آئے جنکو تم پہچانتے تھے تا مسلمانون کے دلون کو مستقل و مطمئن کرین چنانچہ مین اُنکے پاس گیا مین نے سنا کہ وہ مسلمانون سے یہ کہہ رہے تھے اگر گروہ مشرکین ہم پر حملہ کرینگے تو ہمارے سامنے ثابت و قائم نہ رہ سکینگے کیونکہ وہ کچھ مال نہین ہین اور اُنکی کچھ حقیقت نہین ہی اور یہ بموجب ارشاد حق تعالی کے ہی اِذْ یُوحِیْ رَبُّکَ اِلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ اَنِّیْ مَعَکُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الآیۃ یعنے جب تیرے پروردگار نے فرشتون کو وحی کی کہ ہر آئینہ مین تمھارے ساتھ ہون تم مسلمانون کو تقویت اور تسلی دو اور واقدی نے موسی بن محمد سے روایت کی ہی کہ سائب بن ابی حبیش الاسدی بعہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ آدمیون مین سے مجکو کسی نے اسیر نہین کیا لوگون نے کہا پھر کس نے اسیر کیا تھا مجکو اُس نے کہا جب قریش بھاگے اُنکے ساتھ بھاگا اسوقت ایک شخص گورا رنگ دراز قد ابلق گھوڑے پر سوار ہوا سے اُترا یعنی مابین آسمان و زمین سے آیا اور مجکو مضبوط باندھ دیا بعد ازان عبد الرحمن بن عوف میرے پاس آیا اُسنے مجھے بندھا ہوا پایا تب عبد الرحمن لشکر مین پکارنے لگا کہ اسکو کسنے اسیر کیا ہی مگر کوئی نہ بولا کہ مین نے اُسکو قید کیا ہی یہانتک کہ مجھے پیش رسول خدا صلعم لے گئے اور آنحضرت علیہ السلام نے مجھے فرمایا اے ابن حبیش تجھے کس نے قید کیا ہی مین نے کہا مین اُسے نہین جانتا ہون اور مجھے ناگوار ہوا کہ جسنے مجھے اسیر کیا ہی اُسکا وہ حال بیان کرون جو مین نے بچشم خود دیکھا تھا مگر رسول خدا صلعم نے خود فرمایا کہ فرشتون مین سے ایک فرشتہ

بزرگ نے اُسکو اسیر کیا ہی پھر فرمایا اے پسر عوف تو اپنے اس قیدی کو بیچا آخر عبدالرحمان مجکو لیگیا اور وہ کام حضرت علیہ السلام کا ہمیشہ مجھکو یاد رہا اور قبول اسلام مین تاخیر ہوئی یہانتک کہ مجھے اسلام نصیب ہوا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے روایت کی ہی اُسنے کہا روز بدر مین نے دیکھا کہ وادی خلص مین ایک کالا مل سا نمودار ہوا اور سارا افق آسمان اُس سے ڈھک گیا (وادی خلص ایک گوشہ ہی مقام روثیہ کا) نہاگاہ وہ وادی پر ازملہ ہوگیا کہ وہ سب مانند سیل کے رواں ہوئین اسوقت میری دل مین خیال آیا کہ یہ کوئی مدد ہی جو واسطے تائید محمدؐ کے آسمان سے نازل ہوئی ہی آخر معلوم ہوا کہ وہ فرشتے تھے پھر تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ شکست کفار ہوئی

ذکر امتناع قتل ابوالبختری وغیرہ اور پھر قتل ہونا اُنکا حالت لاعلمی مین

راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے قتل ابوالبختری سے منع فرمایا اسوجہ سے کہ وہ ایک روز مکے مین واسطے دفاع ایذاے رسول خدا صلعم کے ہتھیار لگا کر حمایت کو نکلا تھا اور کہتا تھا کہ آج کے دن جو کوئی محمدؐ سے بایذا پیش آویگا مین اُسکو قتل کرونگا پس حضرت نے اس بات کی شکرگذاری کی اور احسان مندی مین روز بدر اُس سے منع قتل فرمایا تھا چنانچہ ابوداؤد مازنی نے بیان کیا مین نے ابوالبختری سے ملاقات کرکے کہا کہ رسول خدا صلعم نے تیرے قتل کرنے سے منع کیا ہی بہتر ہی کہ تو ہاتھ اپنا دے (یعنی براے اسیری) اُس نے جواب دیا کہ تو مجھسے کیا چاہتا ہی یعنی اس کلام سے میرے ساتھ تیری کیا غرض ہی کیونکہ اگر محمدؐ نے میرے قتل کرنے سے منع کیا ہی تو مین نے اُنسے دفع بلا کی تھی لیکن ہاتھ دینا میرا پس قسم ہی لات وعزیٰ کی مکے کی عورتین تک جانتی ہین اس بات کو مین ہرگز اپنا ہاتھ نہ دونگا اور مین جانتا ہون کہ تو مجھسے باز رہیگا تو کرگذر مجھ سے جو تیرا ارادہ ہو آخر ابوداؤد نے اُسکو تیر مارا اور کہا اللھم سھمک ای پروردگار یہ تیرا تیر ہی اور ابوالبختری تیرا بندہ ہی یعنی قبضۂ قدرت مین ہی پس اس تیر کو تو مقتل پر پہونچا دے (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہی جہان کے صدمہ وزخم سے آدمی مرجاتا ہی) اور حال یہ تھا کہ ابوالبختری زرہ پوش تھا مگر تیر نے زرہ توڑ کر اُسکو قتل کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ ابوالبختری کو مجذر بن زیاد نے نادانستہ قتل کیا یعنی وہ اُسکو پہچانتا نہ تھا اور مجذر نے اس مضمون کا شعر کہا جس سے قتل کرنا اُسکا ثابت ہوتا ہی اور اسی طرح حضرت رسولخدا صلعم نے قتل کرنے سے نسبت حارث بن عامر کے منع کیا اور فرمایا تھا کہ اُسکو اسیر کر تو قتل نہ کر واسیلے کہ وہ خروج بدر سے بہت کارہ تھا (یعنی قریش اُسکو باکراہ اجبار لائے تھے) چنانچہ خبیب بن یساف سے اُسکا مقابلہ ہوگیا اور یہ اُس کو پہچانتے نہ تھے بس لاعلمی مین اُسکو قتل کیا پھر جسوقت آنحضرت صلعم کو اسکے قتل ہونے کی خبر معلوم ہوئی تو فرمایا کہ اگر پہلے سے مین اُسکو پاتا کہ وہ اسیر ہوتا اور قتل نہ کیا جاتا تو مین اُسکو چھوڑ دیتا کہ وہ اپنے اہل وعیال مین چلا جاتا اور اسی طرح حضرت صلعم نے قتل زمعہ بن الاسود سے منع فرمایا تھا مگر ثابت بن الجذع نے ناشناسائی مین اُسکو قتل کیا

ذکر سرگرمی معرکۂ قتال و ظہور فتح و ظفر و نزول ملائک از پرستش ملک متعال

راوی کہتے ہین جس وقت ہنگامہ حرب شدید گرم تھا تو رسول خدا صلعم اپنے دونون ہاتھ اٹھائے ہوئے حق سبحانہ تعالیٰ سے نصرت اور وعدۂ ظفر طلب کر رہے تھے اور کہتے تھے خداوندا اگر گروہ مشرکین مجھ پر غالب آ دینگے تو شرک پھیل جاویگا اور دین تیرا قائم نہ رہیگا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے واللہ یا رسول اللہ حق تعالیٰ ضرور آپکی نصرت کریگا اور روے مبارک روشن کریگا چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ہزار فرشتے پیہم کفار پر نازل کیے اُسوقت حضرت علیہ السلام ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے ای ابو بکر خوش ہو یہ جبرئیل عمامۂ زرد باندھے ہوئے اپنے گھوڑے کی باگ اُٹھائے ہوئے مابین آسمان و زمین یعنی ہوا سے نظر آتے ہین اور جب زمین پر اُترے تو تھوڑی دیر مجھسے غائب رہے پھر حاضر آئے ہین اس طرح کہ اُنکے سامنے کے دانت یعنی چہرۂ انکا گرد آلود ہی اور کہتے ہین کہ فتح و نصرت خدا کی جسے تو نے خدا سے طلب کی وہ تیرے لیے آپہونچی ہی اور **راوی** کہتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم منجانب پروردگار مامور ہوئے کہ ایک مشت سنگریزے لیکر کفار پر پھینکا اور یہ دعا پڑھی شَاهَتِ الْوُجُوْهُ اَللّٰهُمَّ اَرْعِبْ قُلُوْبَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ یعنی سنگریزے پھینکتے وقت فرمایا انکے منھ بگڑ جاوین یعنی انکلا کا لامنھ ہوای پروردگار ان کے دلون مین ہیبت ڈال اور ان کے پانؤن کو ڈگا دے کہ بھاگ جاوین بالآخر وہ دشمنان خدا ایسے بھاگے کہ کسی شی کو مڑکر نہ دیکھتے تھے اور اہل اسلام انکو خاطر خواہ قتل کرتے تھے یا اسیر کر لیتے تھے اور اُن مشرکین مین سے کوئی ایک بھی ایسا باقی نہ بچا تھا جسکا منھ اور آنکھین اُسکی کنکریون سے پُر نہون اور وہ نہین جانتا تھا کہ آنکھون سے کدھر دیکھے یعنی اُسکی آنکھین کسی طرف کھلتی نہ تھین اور اُنکو ملائکہ و مؤمنین قتل کر رہے تھے اُس روز عدی بن ابی الزغباء نے یہ شعر کہا اور پڑھا **شعر** اَنَا عَدِیٌّ وَالسَّحَلُ + اَمْشِیْ بِهَا مَشْیَ الْفَحَلْ ؛ یعنے مین عدی ہون اور یہ میری زرہ ہی کہ مین اس کو پہنے ہوے چلتا ہون چال شیر نر کی **راوی** کہتا ہی مراد سحل سے زرہ ہی اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ درمیان جماعت کے عدی کونسا ہی تب ایک شخص نے قوم مین سے عرض کی یا رسولؐ اللہ مین عدی ہون فرمایا ابن فلان نے وہ کیا شعر پڑھا تھا اُسنے کہا مین وہ عدی ہون جسنے شعر کہا ہے بعد ازان عدی بن الزغباء نے کہا یا رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ عدی مین ہون فرمایا تو نے کیا شعر کہا ہی اُس نے کہا وَالسَّحَلُ اَمْشِیْ بِهَا مَشْیَ الْفَحَلْ حضرت علیہ السلام نے پوچھا سحل کیا ہی اُسنے عرض کی زرہ ہی (یعنے ہمارے یہان زرہ کو سحل کہتے ہین) بعد ازان حضرت نے اُس کی مدح کی اور فرمایا کیا خوب آدمی ہی جو عدی بن الزغباء ہی اور **راوی** کہتے ہین کہ عقبہ بن ابی معیط جب مکے مین تھا اور آن حضرت صلعم بسبیل ہجرت مدینے مین تشریف لائے تھے تو عقبہ نے یہ اشعار مکے مین کہے تھے قَطَعَهٗ یَا رَاكِبَ النَّاقَةِ الْقَصْوَاءِ هَاجِرْنَا ؛

تَمَامِ قَلِيلٍ تَرَانِي رَاكِبَ الْفَرَسِ ؛ اُعْلِ دُمْيَ فِيكُمْ ثُمَّ اُنْهِلُهُ ؛ وَالسَّيْفِ بَالِحُنُ مِنْكُمْ كُلَّ تَلْبِينِ یعنی ای سوار ناقہ قصوا کے اب ہمنے بھی مکے سے ہجرت کی ہی عنقریب ہی کہ تو مجھکو گھوڑے پر سوار دیکھے گا کہ مین اپنے نیزے کو تمھارے خونون سے سیراب کرونگا اور پھر سیراب کرونگا یعنی بار بار نیزے مارونگا اور ہماری تلوار سارا ساز و رخت تمھارا سلب کریگی یعنی چھین لیگی واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا ان اشعار کو میرے سامنے ابن ابی الزناد نے پڑھا اور کہا جسوقت یہ اشعار حضرت رسولخدا صلعم کو پہونچے تو فرمایا اللّٰھم کبہ لمنخرہ واصرعہ یعنی ای پروردگار اسکو سرنگون اوندھے منھ گرا اور ہلاک کر راوی نے کہا کہ روز بدر عقبہ کے گھوڑے نے شوخی کی اور اسکو گرادیا چنانچہ عبداللہ بن سلمۃ العجلانی نے اسکو پکڑ کر حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر کیا حضرت نے عاصم بن ثابت ابی الافلح کو حکم کیا انھون نے اسکی مشکین باندھ کر قتل کیا

ذکر قتل امیہ و ابوجہل و غیرہ سرداران لشکر قریش و اسیری کفار و بہادری اصحاب کرام و ظہور بعض معجزات آنحضرت و حصول غنیمت عظیم

مروی ہی عبدالرحمان بن عوف سے کہ روز بدر بعد گریز کفار کے مین نے ہونون کو جمع کرنے لگا اسوقت امیہ بن خلف نے مجھسے ملاقات کی اور وہ ایام جاہلیت مین میرا دوست تھا اور اُس زمانے مین میرا نام عبد عمرو تھا اور بعد اسلام میرا نام عبدالرحمان ہوا پس وقت ملاقات کے اُسنے مجھے پکارا ای عبد عمرو مین نے اُسکو کچھ جواب نہ دیا تب اُسنے کہا مین تجکو عبدالرحمان اسلیے نہین کہتا ہون کہ مسیلمہ یمامہ مین بنام رحمان پکارا جاتا تھا لہذا مین تجکو اس نام سے نہین پکارتا ہون آخر وہ مجکو بنام عبدالالٰہ پکارا کرتا تھا چنانچہ روز بدر جب مین نے اُسکو دیکھا تو وہ گویا کہ جمل اوراق ہی یعنی شتر خاکستر گون اور اُسکے ہمراہ علی اُسکا بیٹا تھا پھر امیہ نے مجھے پکارا یا عبد عمرو مین نے اُسکو کچھ جواب نہ دیا تب اُسنے پکارا ای عبدالالٰہ تو مین نے جواب دیا اُسنے کہا اگر تمکو حاجت دودھ پینے کی یعنی احتیاج مال ہو تو مین تیرے لیے تیری ان زرہون سے بہتر ہون تب مین نے کہا آؤ تم دونون میرے ساتھ چلو پھر مین اُن دونون کو اپنے آگے آگے لیچلا اسوقت امیہ نے کسی قدر اپنے تئین امن مین دیکھا تو امیہ مجھسے پوچھنے لگا کہ آج مین نے ایک شخص کو تمھارے درمیان دیکھا تھا کہ اُسکے سینے پر بطور نشان سر سند شتر مرغ بندھا تھا وہ کون شخص ہی مین نے کہا وہ حمزہ بن عبدالمطلب تھے وہ کہنے لگا یہی وہ شخص ہی جسنے میرے ساتھ بڑی بڑی سختیان کی ہین پھر اُسنے پوچھا وہ شخص وضاح قصیر یعنی بزرگ شکم کوتاہ قد جو نشان پر پر سرخ باندھے تھا کون ہی مین نے کہا یہ ایک مرد ہی انصار مین سے اسکا نام سمال بن خرشہ ہی امیہ نے کہا اس سے بھی مین نے بہت ایذا پائی یا عبدالالٰہ آج کے روز ہم تمھارے لیے جزر ہو گئے یعنی شتران کشتنی و خوردنی ہو گئے عبدالرحمان نے کہا اسی اثنا مین کہ وہ میرے آگے آگے قدم اٹھائے اور لمبے قدم چلا جاتا تھا اور اُسکا بیٹا بھی ہمراہ تھا ناگاہ نگاہ بلال کی اُسپر پڑی اور وہ اسوقت اپنا آقا گون

رہے تھے پھر اُنھون نے گوندھنا چھوڑ دیا اور اپنے ہاتھ کا آٹا زور زور ملکر چھوڑانے لگے اور پکارتے جاتے تھے ای گروہ انصار امیہ بن خلف سرغنہ اہل کفر ہی اگر یہ بچ گیا تو مین نہ بچونگا یہ سنکے لوگ امیہ کی طرف دوڑ پڑے جس طرح ناقہ نوزائیدہ بلبلاتی ہوئی اپنے بچہ کی طرف دوڑتی ہی یہانتک کہ امیہ گر پڑا اور مین بھی اُسکے بچانے کو اُسپر لوٹ گیا مگر خباب بن المنذر نے بڑھکر اپنی تلوار نیچے سے ڈالی کہ ناک امیہ کی نوک کٹ گئی پھر جب وہ قطع بینی سے آگاہ ہوا تو کہا ایہ یعنی ہمارے اور انکے درمیان سے تو جدا ہو جا عبدالرحمان نے کہا اسوقت مجھے قول حسان کا یاد آیا وَعَنْ ذٰلِكَ اَلْاَنْفُ جَادِعٌ یعنی کیا وہ اس بات سے ناک کٹانے والا ہی بعد اسکے خبیب بن یساف اُس کی طرف بڑھا اور اُسکو قتل کیا اور امیہ نے بھی خبیب کو ایک ایسی ضرب تلوار ماری کہ ہاتھ اُنکا شانے سے جدا ہو گیا مگر حضرت رسول خدا صلعم نے اپنے دست مبارک سے اُنکا ہاتھ شانے سے ملایا کہ وہ وصل ہو گیا اور زخم بھر آیا اور برابر ہو گیا بعد ازان خبیب بن یساف نے بعد اس واقعہ کے دختر امیہ بن خلف سے عقد نکاح کیا ایک روز وہ زوجہ نشان اُس ضربہ کا دیکھکر بولی لَا یَفْعَلُ اللّٰهُ بِیَدِ رَجُلٍ فَعَلَ هٰذَا خدا شل نہ کرے ہاتھ اُس شخص کے جسنے یہ کام کیا یعنی خدا اُس سے یعنی اُسکے باپ سے درگذر کرے یا یہ معنی ہن کہ کیا شل نہ کرے خدا ہاتھ اُس شخص کے جسنے یہ کام کیا خبیب نے کہا مین نے بھی اُسکے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ اُسکی پسلی تک اُتر آئی وحالانکہ وہ زرہ پہنے ہوئے تھا اور مین کہتا تھا لے اس وار کو کہ مین بن یساف ہون اور مین نے اُسکے ہتھیار لیے اور اُس کی جو زرہ کٹی ہوئی تھی لی بعد ازان علی بن امیہ میرے مقابلے پر آیا تو اُس کا سامنا خباب نے کیا اُسکا پاؤن کاٹ ڈالا پھر اُسنے ایک ایسی چیخ ماری کہ مثل اُسکے کبھی کوئی شور نہین سنا گیا تھا پھر عمار بر سر وقت پہونچے اُنھون نے ضربت شمشیر سے کام اُس کا تمام کیا اور بعضے کہتے ہین کہ عمار قبل زخمی ہونے اُسکے آئے پھر دونون نے باہم چالش کی اور بایکدیگر وار کیے آخر عمار نے اُس کو مار لیا اور پہلی روایت ثابت تر ہی کہ عمار نے اُسکو بعد قطع پاؤن کے قتل کیا اور دربارۂ قتل امیہ کے ہم نے سوائے اسکے اور روایت بھی سنی ہی **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے رفاعہ بن رافع سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر جب ہم نے اُمیہ بن خلف کو گھیر لیا اور وہ قریش مین بڑا شان دار تھا اور میرے ہاتھ مین برچھا تھا اور اُس کے پاس بھی برچھا تھا پھر ہم دونون نے باہم نیزہ بازی کی یہان تک کہ نوک دونون کے نیزون کی ٹوٹ گئی پھر ہم دونون نے تلوار لی کہ بایکدیگر خوب تیغزنی ہوئی تا آنکہ تلوارین بھی مڑ گئین بعد ازان مین نے اُس کی بغل زرہ سے خالی دیکھی کہ اس جگہ سے زرہ پھٹی تھی تب مین نے نوک تلوار کی اُس کی بغل مین بھونک دی تو وہ قتل ہو گیا اور تلوار جو مین نے کھینچی تو وہ چربی آلودہ تھی اور راوی نے کہا ہم نے دوسری روایت بھی اس بارہ مین سنی ہی اور **واقدی** نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن قدامہ بن موسیٰ نے اپنے باپ سے اُنھون نے عائشہ بنت قدامہ سے عائشہ نے بیان کیا کہ صفوان

بن امیہ بن خلف نے قدامہ بن مظعون سے کہا یا قدام روز بدر میرے پدر کا ہاتھ تو نے قطع کیا قدامہ نے کہا ایسا نہین ہوا واللہ مین نے یہ کام نہین کیا اگر مین ایسا کرتا بھی تو بھی قتل مشرک سے عذر خواہ نہوتا تب صفوان نے کہا ای قدامہ پھر روز بدر کس نے میرے باپ کا ہاتھ قطع کیا اُسنے کہا مین نے چند جوان انصاری کو دیکھا کہ وہ امیہ کی طرف بڑھے اُن مین معمر بن حبیب بن الحارث بھی تھا اُسکو مین نے تلوار اُٹھاتے اور مارتے دیکھا صفوان نے کہا وہ ابوقرد ہی یعنی بندر کا باپ ہو اور یہ اسلیے کہ معمر ایک شخص کریہ منظر تھا چنانچہ اس بات کو حارث بن حاطب نے سنا وہ اسپر غصہ ہوا اور مادر صفوان کے پاس گیا کہ وہ کریمہ بنت معمر بن حبیب تھی پھر بیان کیا کہ صفوان ہم کو ایذا رسانی سے نہ ایام جاہلیت مین چھوڑتا تھا اور نہ اب اسلام مین چھوڑتا ہی کریمہ نے کہا وہ کیا بات ہی حارث نے کہنا صفوان کا کہ معمر کو ابوقرد کہا تھا بیان کیا تب مادر صفوان نے غصہ ہوکر کہا ای صفوان تو معمر بن حبیب کی مذمت کرتا ہی اور اُسکو بد کہتا ہی وحالانکہ وہ اہل بدر سے ہی واللہ مین سال بھر تیری عزت و توقیر نہ کرونگی صفوان نے کہا ای مادر واللہ پھر کبھی ایسا کلمہ نہ کہونگا اور مین نے تو یہ کلمہ بیساختہ کہا تھا میرے دل مین کچھ اسکا خیال نہ تھا اور دوسری روایت مین **واقدی** نے بواسطہ محمد بن قدامہ اوقدامہ نے عائشہ بنت قدامہ سے **روایت** کی ہی کہ جسوقت مادر صفوان بن امیہ نے حباب بن المنذر کو مکہ مین دیکھا تو لوگون نے مادر صفوان سے کہا یہ وہی شخص ہی جسنے روز بدر علی بن امیہ کا پانون قطع کیا تھا مادر صفوان نے کہا مجھے معاف کرو ایسے شخص کے ذکر سے جو اوپر شرک و کفر کے مارا گیا حق تعالی نے علی بن امیہ کو حباب بن المنذر کے ہاتھ سے خوار و ذلیل کیا اور حباب کو حق تعالی نے قتل علی بن امیہ سے مکرم کیا کیونکہ حباب جسوقت مکے سے نکلا اسلام پر تھا پس اُسنے اُسکو غیر اسلام پر قتل کیا اور **راوی** کہتے ہین زبیر بن عوام بیان کرتے تھے کہ روز بدر عبیدہ بن سعید بن العاص مجکو ملا اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار اور زرہ کامل یعنی دامن دار تا پا پہنے تھا اُس مین سے سوائے اُس کی دونون آنکھون کے اور کوئی عضو دکھائی نہین دیتا تھا اور اُس کے پاس ایک چھوٹی لڑکی تھی اور وہ بیمار تھی کہ آزار سے اُسکا پیٹ بڑا تھا چنانچہ عبیدہ اُس لڑکی کو گود مین اُٹھائے لوگون سے پکار کر کہتا تھا آنا ابو ذات الکرش انا ابو ذات الکرش یعنے مین باپ ہون اطفال خردسال کا زبیر کہتے تھے اُسوقت میرے ہاتھ مین برچھی تھی مین نے اُسکی آنکھ مین ماری تو انی برچھی کی ہلک گئی پھر مین نے رخسارہ پر پانون رکھکر برچھی کھینچی کہ حلقہ آنکھ کا نکل آیا چنانچہ وہ برچھی رسول خدا صلعم نے لی اور وہ مثل نیزہ و نشان کے پیش پیش رسول خدا صلعم اُٹھایا جاتا تھا اور اسیطرح آگے آگے ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے بھی رہا کرتا تھا اور کہا زبیر نے جسوقت اہل اسلام پھر گئے اور باہم مختلط ہوگئے تو عاصم بن ابی عوف بن صبرۃ السہمی مانند گرگ کے آگے بڑھا اور کہتا تھا ای گروہ قریش تمپر لازم ہی کہ قاطع رحم و قرابت اور پراگندہ کنندہ جماعت اور غیر معروف باتین لانیوالے

کو یعنی محمدؐ کو باقی نہ چھوڑو کہ اگر وہ بچ گیا تو پھر ہم نہ بچینگے اُس وقت ابو دجانہ اُسکے مقابلے پر آئے پھر دونون مین
خوب تلوار چلی آخر ابو دجانہ نے اُسکو قتل کیا اور ابو دجانہ وہان ٹھہر کر رخت وسلاح مقتول کا اُتارنے لگے اس
عرصہ مین کہ وہ رخت اُسکا کھینچ رہے تھے کہ گذر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُس طرف ہوا تو اُنھون نے سلب رخت
سے اُن کو منع کیا اور کہا اُس کا اسباب چھوڑ دے جب تک کہ دشمنون کو دفع کرین اور مین اس بات کا شاہد
رہونگا کہ یہ اسباب تیرا ہی اور اسی وقت معبد بن وہب نے بڑھکر ابو دجانہ کو ایسی ضرب تلوار کی ماری کہ وہ
بیٹھ گئے جس طرح اونٹ بیٹھ جاتا ہی بعد ازان پھر کھڑے ہوئے اور آگے بڑھے اور چند ضربات شمشیر معبد پر لگائین
مگر تلوار اُن کی کچھ اُسکو کارگر نہ ہوئی یہانتک کہ معبد ایک غار مین جو اُس کے سامنے تھا اور اُس کو دیکھتا تھا
گر پڑا اور اسی کے اوپر ابو دجانہ بھی کود پڑے پھر اُسکو ذبح کرنے کے طور پر ذبح کیا اور اُسکا اسباب اُتار لیا
اور **راوی** کہتے ہین جب روز بدر ہوا اور بنی مخزوم نے قتل ہونا ہر ایک مقتول کا دیکھا تو اُنھون نے کہا
نسبت ابو الحکم یعنے ابو جہل کے ہمکو اندیشہ ہی اُس کو تنہا نہ چھوڑو کہ ہر آئینہ پسران ربیعہ جنگ مین جلدی کر گئے
اور اپنی شجاعت پر نازان ہوئے وحالانکہ اُنکی قوم نے اُن کی کچھ حمایت نہ کی پھر بنی مخزوم نے مجتمع ہوکر
ابو جہل کو حلقہ مین کر لیا جس طرح قاطر درمیان گلہ شتران کے پھر سب نے باہم مشورہ کیا کہ زرہ ابو جہل کی کسی اور
شخص کو اپنے لوگون مین سے پہنا وین چنانچہ زرہ ابو جہل کی عبد اللہ بن المنذر بن ابی رفاعہ کو پہنائی آخر
علی علیہ السلام نے اُسپر حملہ کر کے قتل کیا اور وہ اُسکو ابو جہل سمجھے تھے اور وقت قتل کے فرمایا اُس ضرب کو
کہ مین اولاد عبد المطلب ہون پھر بعد قتل اُس جگہ سے پھر آئے بعد ازان بنی مخزوم نے وہ زرہ ابو قبیس
بن الفاکہہ بن المغیرہ کو پہنائی اُسکو حمزہ بن عبد المطلب نے ابو جہل جانکر حملہ کیا آخر اُسکو قتل کیا اور کہا لے
اس ضربت کو مین پسر عبد المطلب ہون بعد ازان وہ زرہ حرملہ بن عمرو کو پہنائی گئی تو اُس پر علی علیہ السلام نے
حملہ کر کے قتل کیا اور ابو جہل اپنی جماعت مین تھا بعد ازان لوگون نے ارادہ کیا کہ وہ زرہ خالد بن الاعلم کو پہنا وین
مگر اُسنے اُس دن اُسکے پہننے سے انکار کیا چنانچہ معاذ بن عمرو بن الجموح نے کہا مین نے ابو جہل کو دیکھا کہ وہ
حلقۂ مردم مین جس طرح درمیان گلۂ شتران کے تھا اور وہ لوگ کہتے تھے کہ نسبت ابو جہل کے ہم کو اندیشہ ہی
اُسکو تنہا نچھوڑو اُس وقت مین نے جانا کہ ابو جہل یہان ہی تب مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ یا تو آج
مین اُسی کے پاس مرونگا یا اُسی کو مارونگا پس مین قصد اس کا کر کے چلا یہانتک کہ اُسکی نمود نے یا اُسکی
ناآگاہ نے مجکو قدرت دی کہ مین نے حملہ کیا اور ایک ایسی ضربت ماری کہ اُسکا پانون کٹکر جدا جا پڑا جس طرح
خستہ خرما زیر سنگ سے چھٹک اور اُچھل جاتا ہی بعد ازان اُسی کا بیٹا مجھپر آیا اور میرے شانے پر تلوار
ماری کہ میرا ہاتھ شانے سے کٹ گیا مگر کچھ پوست باقی رہگیا کہ ہاتھ لٹکنے لگا اور مین اس ہاتھ کو کہ پیچھے سے پوست مین

غزوہ بالقرن اثر القوم بالکسر کار ناآگاہ دی ۱۲

لگا تھا اُس معرکہ مین کھینچتا پھرا جب مجکو اُس سے اذیت شدید ہوئی تو مین نے اپنا پانون اُس ہاتھ پر رکھکر کھینچا تا آنکہ مین نے اُسکو الگ کر دیا پھر مین عکرمہ کے پاس گیا تو مین نے اُسکو دیکھا کہ وہ جائے امن وپناہ اپنے لیئے ڈھونڈھتا تھا اگر اسوقت میرا ہاتھ ہوتا تو مجکو امید تھی کہ اُس روز مین اُسکو بھی قتل کرتا **راوی** نے کہا کہ معاذ نے زمان عثمان رضی اللہ عنہ مین وفات پائی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے جابر بن عبد اللہ سے **روایت** کی ہی اُنھون نے کہا مجھسے عبد الرحمن بن عوف نے حدیث بیان کی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن عمرو بن الجموح کو تلوار ابی جہل کی عطا کی اور وہ آج تک آل معاذ بن عمرو مین موجود ہی کہ اُس مین کچھ رخنہ بھی ہی یعنی تھوڑی سی مڑی ہی اور عطا فرمائی تھی بعد اس کے کہ حضرت علیہ السلام نے عکرمہ بن ابی جہل سے پوچھا کہ تیرے باپ کو کس نے قتل کیا تھا اُسنے کہا میرے باپ کو اُس شخص نے قتل کیا ہی جسکا ہاتھ مین نے قطع کیا ہی تب حضرت صلعم نے معاذ کو تلوار ابوجہل کی مرحمت فرمائی کہ اُنکا ہاتھ عکرمہ نے قطع کیا تھا اور **واقدی** نے ثابت بن قیس سے **روایت** کی کہ اُنھون نے نافع بن مطعم سے سنا وہ کہتے تھے کہ اولاد مغیرہ کو اس بات مین کچھ شک نہ تھا کہ تلوار ابوالحکم کی معاذ بن عمرو بن الجموح کو ملی کہ اُنھون نے روز بدر اُسکو قتل کیا تھا اور **واقدی** نے بواسطہ ابو اسحاق کے یونس بن یوسف سے **روایت** کی اُنھون نے کہا مجھ سے بیان کیا اُس شخص نے جس سے بیان کیا معاذ بن عمرو نے کہ رسول خدا صلعم نے معاذ کو واسطے لینے ساز ورخت ابی جہل کے حکم دیا معاذ کہتے ہین کہ مین نے اُس کی زرہ اور تلوار لی وبعد ازان اُس تلوار کو مین نے بیچا اور **واقدی** نے کہا کہ دربارۂ قتل ابی جہل اور سلب رخت اُس کے ہم نے اور طرح بھی روایت سنی ہی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبد الرحمان بن عوف سے **روایت** کی ہی کہ رسول خدا صلعم نے رات کو ہماری صفون کو آراستہ کیا کہ صبح تک ہم اپنی صف مین حاضر تھے ناگاہ مین نے دونون جوان دیکھے کہ ہر ایک کے گلے مین تسمہ اُس کی تلوار کا لٹکتا تھا پھر اُن مین سے ایک میری طرف مخاطب ہوکر بولا اے چچا ان قریش مین ابوجہل کون ہی مین نے کہا اے میرے بھتیجے تو اُس کے ساتھ کیا کریگا اُس نے کہا مین نے سنا ہی کہ وہ رسول خدا صلعم کو گالیان دیتا ہی تو مین نے حلف کیا ہی کہ اگر مین اُسکو دیکھون تو قتل کرون یا اُس کے پاس مارا جاؤن تب مین نے اُسکو طرف ابوجہل کے اشارہ کیا بعد ازان اُس دوسرے لڑکے نے بھی مثل اُسی پہلے کے خطاب کیا تو اُس کو بھی مین نے ابوجہل کی طرف اشارہ کیا پھر مین نے اُن دونون سے پوچھا تم دونون کون ہو اُنھون نے کہا ہم دونون حارث کے پسر ہین پھر مین نے اُن دونون کو دیکھا کہ وہ طرفۃ العین ابوجہل کی تاک سے غافل نہ تھے یہانتک کہ لڑائی شروع ہوئی تو وہ دونون نوجوان اُس کی طرف گئے اور قتل کیا پر اُسنے بھی ان دونون کو قتل کیا خدا رحم کرے اُن دونون پر اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عبد الرحمان بن عوف سے **روایت** کی ہی اُنھون نے کہا روز بدر مین نے اپنے دائین بائین اُن

دونون نوجوانونکو دیکھکر اپنے دل مین خیال کیا کاش ان دونون نوجوانون مین سے کوئی میرے ہمراہ ہوتا تو وہ خوب تائید کرتا پس تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ اُن مین سے ایک میری طرف مخاطب ہوکر بولا ان قریش مین ابوجہل کون ہی مین نے کہا وہ ہی جسے تو سامنے دیکھتا ہی یکایک وہ طرف ابوجہل کے ایسی شتابی سے نکلا جیسے شیر جھپٹتا ہی پھر اُس کے پاس اُس کا بھائی بھی جاملا اور مین اُن مین تلوارون کی وارین دیکھ رہا تھا بعد ازان مین نے رسول خدا صلعم کو دیکھا کہ وہان پہونچکر لاشون مین پھر رہے تھے اور وہ دونون نوجوان بھی ساتھ تھے اور **واقدی** نے کہا مجھے خبر دی محمد بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ابی مالک نے اپنے والد سے سنکر کہ وہ بارہ مکسنی دونون پسران عفرا کے جو کچھ لوگ کہتے ہین میرے والد کو انکار تھا بلکہ وہ کہتے تھے کہ روز بدر اُن مین جو چھوٹا تھا وہ پینتیس برس کا تھا پس یہ جوان تسمہ اپنی تلوار کا اپنے گلے مین ڈالے تھا اور **واقدی** نے کہا کہ قول اول ہمارے نزدیک ثابت تر ہی یعنی صغرسنی **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کثیرہ کے ربیع بنت معوذ سے **روایت** کی ہی اُس نے کہا کہ بعہد عمر بن الخطاب مین ہمراہ زنان انصار کے پاس اسماء بنت مخربہ مادر ابی جہل کے گئی اور اُسکا بیٹا عبداللہ بن ابی ربیعہ یمن سے اُس کے پاس عطر بھیجا کرتا تھا اور وہ بیچتی تھی میرے ہاتھ سوائے عتیقہ کے جو بطریق تحفہ کے دیتی تھی چنانچہ ایک بار ہم عطر مول لے رہے تھے پھر جب اُسنے میری شیشی مین عطر ڈالا تو اُسکا وزن کیا جیسا میرے ساتھیون کے عطر کو وزن کیا اور کہا تم اپنے نام سے میرا حق یعنے قیمت مال لکھاؤ مین نے کہا بہتر ہی تو اپنے پاس بنام ربیع بنت معوذ کے یعنی میرے نام سے لکھ لے جب اسماء نے نام معوذ کا سنا تو کہنے لگی ای سرمونڈی تو بیٹی ہی اُس شخص کی جو قاتل ہی اپنے آقا اور سردار یعنی ابی جہل کا مین نے کہا نہین بلکہ مین بیٹی اُس شخص کی ہون جو قاتل تھا اپنے غلام کاتب اسماء نے کہا واللہ مین تیرے ہاتھ کبھی کچھ نہ بیچونگی مین نے کہا مین بھی واللہ کبھی کچھ تجھ سے مول نہ لونگی کہ نجد! یہ عطر تیرا نہ طیب ہی نہ عرف یعنی خوب خوشبودار نہین اور نہ بدبو بعد ازان ربیع اپنے بیٹے سے کہنے لگی ای فرزند مین نے کبھی کوئی ایسا عطر نہین سونگھا جو اس سے زیادہ خوشبودار ہو لیکن ای فرزند مجکو اُسکے کلام سے غصہ آگیا اور **راویون** نے کہا ہی جب اوزار حرب ہمارے گئے یعنی جب خاتمہ جنگ ہوا تو رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ ابوجہل تلاش کیا جائے ابن مسعود نے کہا مین تلاش مین گیا تو مین نے جو اُس کو پایا اُس وقت تک اس مین رمقے جان باقی تھی جب مین نے اپنا پانون اُس کی گردن پر رکھکر شکر خدا کیا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْزَاکَ یعنی حمد ہی اُس خدا کو جس نے تجھے ذلیل و خوار کیا اُسنے جواب دیا نہین خراب کیا خدا نے مگر عبد ابن ام عبد کو یعنی اُس غلام کو جو بیٹا ہی مادر غلام کا تو چڑھا ہوا ہی ایسے مقام بلند پر ایسی سختی سے ای بکریون کے چرانے والے بیان کر آخر فتح کس کی ہوئی مین نے کہا فتح اللہ و رسول کی ہی پھر ابن مسعود نے کہا کہ جانب قفا اُسکے سر سے خود سرک گیا تب مین نے کہا ای ابوجہل

مین تیرا قاتل ہون اُس نے کہا تو بھلا وہ غلام نہین ہی جسنے اپنے آقا و سردار کو قتل کیا تو آگاہ ہو جو کچھ مصیبت تیرے قتل کرنے سے میری ذات پر واقع ہوئی زیادہ اُس سے نہین ہی کہ شخص ناکس و ناہنجار میرے قتل پر متسلط ہو غرضکہ عبد اللہ نے اُس کو ایک ایسی ضرب ماری کہ سر اُسکا آگے آپڑا پھر اُسکو اُٹھا لیا اور اُس کے تن پر جو نظر کی تو اُس کے پہلو پر نشان کوڑے کے دیکھے پھر اُس کی زرہ اور اُسکا ہتھیار اُتار لیا اور مثل گاہ رسول خدا صلعم کے لاکر حاضر کیا اور عرض کی یا نبی اللہ قتل ہونے سے دشمن خدا ابی جہل کے خوش ہو جیسے حضرت نے فرمایا کیا تو سچ کہتا ہی اور ای عبد اللہ قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہی البتہ قتل ہونا اُس کا مجکو خوشتر آیا ہی پانے سے شتران سرخ کے عبد اللہ نے کہا پھر مین نے خدمت شریف مین ذکر اُس نشان کا کیا جو اُس کی پشت پر مین نے دیکھا تھا فرمایا یہ نشان تھا ملائک کے کوڑون کا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ایک وقت ابن جدعان کے گھر ضیافت معائی تھی وہان ابوجہل کو زخم خراش پہونچا تھا اس طرح کہ مین نے اُس کو ایک دھکا دیا تھا تو زانو اس کا چھل گیا تھا تم اُس خراش کو جاکر دیکھو اگر وہ مقتول ابوجہل ہی تو وہ نشان اُس مین پاؤگے اور بعضون نے کہا ہی کہ وقت بیان ابن مسعود کے ابوسلمہ بن عبد الاسد المخزومی حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر تھا اُس کے دل مین دعوی عبد اللہ پر نسبت قتل ابی جہل کے شک گذرا تو وہ ابن مسعود کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کیا تو نے ابوجہل کو قتل کیا ہی ابن مسعود نے کہا ہان اللہ نے اُس کو قتل کیا (یعنی میرے ہاتھ سے) پھر ابوسلمہ نے کہا تو ہی اُس کے قتل پر قادر ہوا ابن مسعود بولا ہان مین نے ہی اُس کو مارا وہ کہنے لگا اگر ابوجہل چاہتا تو تجکو اپنی آستین مین ڈال لیتا ابن مسعود نے کہا بخدا مین نے ہی اُس کو قتل کیا اور اُس کا رخت و سازتن سے اُتار لیا ابوسلمہ نے پوچھا بھلا اُس مین کوئی علامت بھی تھی کہا ہان اک داغ سیاہ اُس کے داہنی ران مین اندر کیطرف تھا تب ابوسلمہ نے بیان ابن مسعود کا راست جانا پھر ابوسلمہ نے کہا تو نے ابوجہل کو برہنہ کیا وحالانکہ اُس کے سوائے کوئی قرشی برہنہ نہین کیا گیا ابن مسعود نے جواب دیا کہ واللہ قریش اور حلیفان قریش مین ابوجہل سے زیادہ تر کوئی دشمن خدا و رسولؐ نہ تھا اور مین کوئی عذر تیرا پذیر انہین کرتا ہون اس لیے کہ تو اسکی حمایت کرتا ہی پس ابوسلمہ چپ ہو رہا اور بعد ازان لوگون نے اُس سے سنا کہ وہ دربارہ ابی جہل کے اپنے کلام سے استغفار نجا کرتا تھا اور رسول خدا صلعم قتل ابی جہل سے بہت مسرور تھے اور کہتے تھے اَللّٰھُمَّ اَنْجَزْتَ مَا وَعَدْتَنِیْ فَتَمِّمْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ ای پروردگار تو نے جو مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ وفا کیا پس اپنی نعمتون کو مجھ پر تمام کر رای نے کہا آل ابن مسعود کہتے تھے کہ سیف ابی جہل کی سیم کوفہ یعنی چاندی لگی ہوئی یا چاندی چڑھی ہوئی جس کو عبد اللہ بن مسعود نے اُس روز غنیمت مین پائی تھی ہمارے پاس ہی الغرض اجتماع اقوال ہمارے

اصحاب کا یہ ہی کہ معاذ بن عمرو اور دونون پسران عفرا نے ابوجہل کو گھیرا اور زخمی کیا اور آخر رمق مین عبد اللہ بن مسعود نے اُس کا سر کاٹا پس یہ سب کے سب اس کے قتل مین شریک تھے اور راویون نے کہا ہی کہ رسول خدا صلعم اوپر مقتل پسران عفرا کے کھڑے ہوئے فرماتے تھے خدا وندا دونون فرزندان عفرا پر رحم کر کہ ان دونون نے قتل مین فرعون اس امت اور سرغنہ پیشوایان کفر کے شرکت کی ہی لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ اسکے قتل مین ان دونون کے ساتھ اور کون شریک تھا فرمایا ملائک شریک تھے اور آخر کو ابن مسعود نے اُس کو زخمی و قتل کیا پس یہ بھی اس کے قتل مین شریک ہوا اور واقدی نے کہا مجھے حدیث بیان کی معمر نے زہری سے اُنھون نے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے ای پروردگار تو کافی ہو میری جانب سے نوفل بن خویلد کو یعنی اُس سے انتقام کر اور اُس روز نوفل آگے نکلکر شور کرتا تھا یعنی اپنی جماعت کو پکارتا تھا اور وہ خوف زدہ تھا اس لیے کہ اُس نے قتل ہونا اپنے اصحاب کا دیکھا تھا اور ایسا ہوا کہ اوائل مین جس وقت مشرکین اور مسلمین مقابل ہوئے تو وہ بآواز بلند شور کرتا تھا کہ ای گروہ قریش یہ آج کا دن روز بلندی اور نیکنامی کا ہی اور جب اُسنے دیکھا کہ قریش بھاگ نکلے تو انصار کو پکارنے لگا کہ ہمارے خون سے تمھاری کیا غرض ہی کیا تم خیال نہین کرتے ہو کہ کس کو تم قتل کرتے ہو کیا تم کو دودھ پینے کی حاجت نہین ہی یعنی کیا تمکو مجھ سے متمتع ہونے کی احتیاج نہین ہی یہ سُنکے جبار بن صخر نے نوفل کو اسیر کر لیا اور اُسکو اپنے آگے آگے لے چلے اور نوفل جبار سے باتین کرتا جاتا تھا اُس وقت علیؑ کو اپنی سمت آتے دیکھکر پوچھنے لگا ای برادر انصار یہ کون شخص ہی قسم ہی لات و عزیٰ کی مین اُس شخص کو دیکھتا ہون کہ وہ میرے قصد پر میری جانب چلا آتا ہی جبار نے کہا یہ علیؑ بن ابی طالب ہی تب نوفل نے کہا مین نے مثل آجکے کوئی ایسا مرد تیز و چالاک اُسکی قوم بھر مین نہین دیکھا تا آنکہ علی علیہ السلام نے اُسپر حملہ کیا اور ایسی تلوار ماری کہ اُسکی سپر مین در آئی پھر اُسکو سپر سے کھینچکر اُسکے دونون پانون پر ضرب لگائی کیونکہ دامن زرہ اُسکی کمر سے لپٹی تھی یا زرہ نیمہ تھی یعنی کمر تک اونچی تھی پس حضرت نے اُسکے پانون کاٹے بعد ازان اُسکو قتل کیا اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین کسکو حال قتل نوفل بن خویلد کا معلوم ہی علی علیہ السلام نے جواب دیا یا رسول اللہ مین نے اُسکو قتل کیا یہ سُنکے آنحضرت صلعم نے تکبیر کی اور فرمایا وہ خدا ایسا ہی جیسے میری دعا کو اُسکے بارہ مین قبول فرمایا اور اس روز عاص بن سعید آگے بڑھکر لوگون کو واسطے قتال کے اُکسا رہا تھا اُس وقت درمیان اُسکے اور علیؑ کے ملاقات ہوئی تو علیؑ نے اُسکو قتل کیا چنانچہ عمر بن الخطابؓ سعید اُسکے بیٹے سے کہتے تھے کہ مین تجکو اپنی طرف سے کشیدہ خاطر دیکھتا ہون گویا تجکو گمان ہی کہ مین نے تیرے باپ کو مارا ہی درحالانکہ مین قتل مشرک سے عذرخواہی نہین کرتا ہون بلکہ مین نے عاص بن ہشام بن المغیرہ اپنے خال کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہی سعید نے جواب دیا اگر تو ہی اُسکو قتل کرتا تو قتل کرنا تیرا البتہ باطل پر تھا

یعنی اس لیے کہ وہ باطل پر تھا اور تو حق پر تھا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے قریش بہترین مردم ہین اردے عقل کے اور برترین امانت مین کوئی شخص تلاش اُن کی برائی کی نہ کریگا مگر یہ کہ خدا اُس کو اوندھے منھ گرا دیگا یعنی ذلیل کریگا اور علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ روز بدر جب دن چڑھا اور ہم لوگ مشرکین کے مقابلے مین باہم بھڑ گئے اور صفین ہماری اور اُن کی مل گئین تو مین پیچھے ایک شخص کے اُن مین سے بقصد جنگ چلا اُسوقت مین نے دیکھا کہ ایک اور شخص مشرکین مین سے اور سعد بن خیثمہ یہ دونون ایک تودۂ ریگ پر باہم جنگ کرتے تھے یہانتک کہ اس مشرک نے سعد بن خیثمہؓ کو مار لیا اور وہ مشرک زرہ وغیرہ ساز حرب مین ڈھکا ہوا تھا اور گھوڑے پر سوار تھا پھر وہ اپنے گھوڑے سے اُترا اور مجھے اُس نے پہچانا مگر مین نے اُس کو نہین پہچانا کہ وہ درد پہنے تھا پھر وہ مجھ سے پکار کر کہنے لگا اے ابن ابی طالب لڑنے کو اُدھر آ پھر مین اُس کی طرف مڑا اور وہ آگے بڑھکر مجھ پر حملہ آور ہوا چونکہ مین کوتاہ قد تھا تو مین نیچے کو پیچھے ہٹا تا کہ وہ بلندی سے میری طرف اُتر آوے کیونکہ مجھے ناگوار ہوا کہ وہ میرے اوپر آپڑے اور مجکو قابو مین کر لیوے تب وہ بولا اے ابن ابی طالب تو بھاگ چلا پھر جب کہ دونون قدم میرے مل گئے (یعنی مین چلنے اور ہٹنے سے ٹھہرا) اور قدم ایک جا جم گئے تو وہ میری طرف بڑھا اور قریب آکر اُس نے مجھے تلوار ماری مین نے دار اُس کا سپر پر روکا پس تلوار اُس کی سپر مین گڑ گئی مین نے فرصت پاکر اُسکے شانے پر کہ وہ زرہ پوش تھا تلوار ماری تو وہ تھرا گیا اور میری تلوار نے اُسکی زرہ کاٹی مجھے گمان ہوا کہ میری تلوار عنقریب اُس کا کام تمام کریگی کہ ناگاہ چمک تلوار کی اپنے پیچھے سے دیکھی تو مین نے اپنا سر نیچا کر لیا دفعۃً وہ تلوار اُسپر آپڑی کہ کاسۂ سر اُس کا مع خود کاٹ گئی اور وہ صاحب شمشیر لولا لے اُس ضربت کو مین ابن عبد المطلب ہون اُس وقت مین نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ حمزہ ابن عبد المطلب تھے

تب اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عکاشہ بن محصن سے **روایت** کی ہی اُنھون نے کہا روز بدر میری تلوار ٹوٹ گئی تو رسول خدا صلعم نے مجکو ایک چھڑی عنایت فرمائی تو یکایک وہ ایک شمشیر دراز ہو گئی صاف وصیقل کی ہوئی تو اُسی سے مین برابر جنگ کرتا رہا یہانتک کہ مشرکین کی شکست ہوئی پھر ہمیشہ وہ تلوار تا بمرگ اُسی کے پاس رہی اور **واقدی** نے بواسطہ اسامہ بن زید کے داؤد بن الحصین سے **روایت** کی اُنھون نے چند اشخاص بنی عبد الاشہل سے سنکر بیان کیا کہ روز بدر تلوار سلمہ بن اسلم بن حریش کی ٹوٹ گئی پس وہ بیکار یعنے نہتے رہ گئے کہ اُن کے پاس اور کوئی ہتھیار نہ تھا تب رسول خدا صلعم نے ایک شاخ شاخہاے سبز سے کہ آپ کے ہاتھ مین تھی اُس کو عطا کی اور فرمایا اس سے جنگ کر چنانچہ وہ لکڑی بہترین تلوار ہو گئی اور ہمیشہ اُسی کے پاس رہی یہانتک کہ وہ روز جنگ جسر ابی عبیدہ کے شہید ہوئے اور **راوی** نے کہا کہ اُسی عرصہ مین حارث بن سراقہ لب حوض حاضر تھے ناگاہ ایک تیر آیا کہ وہ بہت تیز تھا

ع جب کہ عبیدہ بن جنگ وقعہ ہوئی تھی

حارث کے سینے پر لگا پس لوگون نے شام تک وہی پانی خون ملا ہوا پیا چنانچہ جب مدینے مین خبر قتل حارث کی اُن کی مادر و خواہر نے سنی تو اُن کی والدہ نے کہا واللہ جب تک رسول خدا صلعم تشریف نہ لاوین گے مین حارث کے غم مین نہ روؤنگی اس لیے کہ مین حضرت سے پوچھونگی اگر میرا بیٹا جنت مین ہی تو مین اُس کے لیے نہ روؤنگی اور اگر وہ دوزخ مین ہی تو روؤنگی واللہ فاعلمہ اور قسم ہی خدا کی کہ پھر مین اُسکو چلا چلا کے روؤنگی یا بمعنے تعویل یعنی مین نے اُس غم کو اپنے دل پر بار کر رکھا ہی یعنی موقوف رکھا ہی آخر جب رسول خدا صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو مادر حارث خدمت والا مین آئی اور عرض کی یا رسول اللہ صدمہ حارث کا جو میرے دل پر ہی آپ خوب جانتے ہین مین نے چاہا کہ اُس کے غم مین بکا کرون پھر مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین ایسا نہ کرون گی تاوقتیکہ رسول خدا صلعم سے یہ بات پوچھ نہ لون گی اور اگر حارث جنت مین ہی تو اُس پر بکا نہ کرونگی اور اگر جہنم مین گیا تو اُس کے ماتم مین گریۂ وزاری بشور و شیون کرونگی یہ سُنکے حضرت نے فرمایا ہیلت یعنی تو بے فرزند ہوئی تو اپنے فرزند کے غم مین روئے کیا جنت ایک ہی بلکہ بہت سی جنتین ہین قسم ہی اُس خدا کی جس کے قبضے مین میری جان ہی البتہ حارث فردوس برین مین ہی اُس نے کہا تو پھر مین اب کبھی اُسکے لیے بکا نہ کرونگی اور رسول خدا صلعم نے ایک کاسہ پانی کا طلب کیا اُس مین دست اطہر دھویا اور اُس مین دہن اقدس سے کلی ڈالی پھر وہ کاسہ مادر حارث کو مرحمت کیا تب اُس نے وہ پانی پی لیا اور بقیہ اپنی دختر کو دیا کہ اُس نے بھی پیا بعد ازان دونون کو حکم کیا کہ کچھ پانی اپنے گریبانون کے اندر چھڑک لو اُن دونون نے یون ہی کیا اور حضرت علیہ السلام کے حضور سے رخصت ہوکر اپنے گھر مین آئین چنانچہ مدینے کی کوئی عورت زیادہ اُن دونون عورتون سے خنک چشم و دل شاد نہ تھی اور **راوی** کہتے ہین کہ ہبیرہ ابن ابی وہب نے جب شکست قوم کی دیکھی تو اوندھے منھ گرا اُس کو کسی نے پکڑ کیا کہ وہ قدرت اُٹھنے کی نہ رکھتا تھا اُس وقت اُس کے پاس ابو اسامہ الجشمی حلیف اُس کا آیا اور وہ اُس کی زرہ تن سے جدا کرکے اُس کو اُٹھا لے گیا اور بعضون نے کہا ہی کہ ہبیرہ کو ابو داؤد مازنی نے تلوار سے مارا کہ اُس کی زرہ تک کاٹ گئی اور وہ منھ کے بل گرا کہ پھر زمین سے جنبش نکر سکا اور ابو داؤد وہان سے چلے گئے تب یہ حال ہبیرہ کا دونون پسران زبیر جشمی یعنی ابو اسامہ اور مالک نے دیکھا اور یہ دونون جشمی اُس کے حلیف تھے چنانچہ اُن دونون نے لوگون کو اُس کے پاس سے بزور تلوار ہٹا دیا اور اُس کو قاتلون کے ہاتھ سے بچایا پھر اُس کو ابو اسامہ اُٹھا لے بھاگا اور بچا لے گیا اور لوگون کو اُس سے دفع کرتا جاتا تھا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ ان دونون کتون نے جو حلیف تھے اُس کی حمایت کی مثل ابو اسامہ کے کہ گویا وہ رجل تھا یعنی نخلہ دراز اور بعضون نے کہا ہی کہ جس شخص نے اُس کو تلوار ماری تھی وہ مجذر ابن زیاد تھا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی موسی بن یعقوب نے

اپنے عم سے اُنھون نے کہا مین نے ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے سنا اُسنے کہا مین نے مروان بن الحکم سے سُنا کہ اُسنے حکیم بن حزام سے حال بدر کا سوال کیا مگر شیخ بیان اس حال سے انکار کرتا تھا آخر اسنے اس بات مین اصرار کیا تب حکیم نے کہا جب ہمارا مقابلہ ہوا تو ہمنے مقابلہ کیا اسوقت مین نے ایک صدا سنی کہ کوئی چیز آسمان سے زمین پر واقع ہوئی جیسے طشت مین تھپر گرتا ہی اسوقت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک مشت بھر کر اُن لوگون پر پھینکی اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عبداللہ بن ثعلبہ بن صغیر سے **روایت** کی ہی اُس نے کہا مین نے نوفل بن معویۃ الدیلی سے سنا وہ کہتا تھا جب روز بدر ہم شکست پاکر بھاگے ہین تو ہم اپنے آگے اور پیچھے ایک ایسی صدا سنتے تھے جیسے سنگریزے طشت مین گرتے ہین پس آواز سے سخت ہیبت ہمپر طاری تھی اور حکیم بن حزام بیان کرتا تھا جب روز بدر ہم لوگ شکست پاکر بھاگے ہین تو مین دوڑتا پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ خدا ہلاک کرے ابن الحنظلیہ کو وہ کہتا ہی کہ دن تمام ہوا دحالانکہ ابھی دن اُسی قدر ہی جو تھا حکیم کہتا ہی غرض میری اس بات سے یہ تھی کہ مین چاہتا تھا کسی طرح رات ہوجاوے تاقوم ہماری طلب وتلاش سے باز رہین اور ایسا ہوا کہ اُسوقت حکیم کو عبداللہ وعبدالرحمان بن عوام مل گئے کہ وہ دونون اپنے اونٹ پر سوار تھے چنانچہ عبدالرحمان نے اپنے بھائی سے کہا آؤ ہم اُتر پڑین اور ابوخالد کو سوار کردین دحالانکہ عبداللہ لنگڑا تھا تب عبداللہ نے کہا تو دیکھتا ہی کہ میرے پانوُن نہین ہین مین کیونکر چلونگا عبدالرحمان بولا واللہ ایسے شخص کو سواری دینی اُس وقت ضرور ہی کہ اگر ہم مرجائین گے تو ہمارے پیچھے ہماری عیال کی وہ کفالت کرے گا اور اگر زندہ رہے تو وہ ہم سب کو سواری دیگا آخر عبدالرحمان اور اس کا بھائی لنگڑا دونون اونٹ سے اُتر پڑے اور حکیم کو سوار کردیا اور خود دونون پیچھے پیچھے اونٹ کے چلے جاتے تھے جب قریب مکہ مرالظہران مین پہونچے تو حکیم کہنے لگا واللہ مین نے یہان وہ امر دیکھا تھا کہ مثل اُسکے اگر کوئی عاقل دیکھتا تو ہرگز یہان سے آگے نہ جاتا کہ بدبخت ابن الحنظلیہ نے یہان چند اونٹ ذبح کیے تھے تو کوئی خیمہ کسی کا باقی نہ بچا تھا جسپر خون اونٹون کا نہ پہونچا ہو یہ سُنکے وہ دونون بھی کہنے لگے البتہ ہم دونون نے بھی یہ ماجرا دیکھا ولیکن ہم نے تجکو اور اپنی قوم کو جاتے دیکھا تو ہم بھی تمھارے ہمراہ چلے گئے کیونکہ ہم کو تمھارے ساتھ مین کچھ اختیار نہ تھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے مخلد بن خفاف سے **روایت** کی کہ اُس نے اپنے والد سے سنکر بیان کیا کہ قریش کے ساتھ زرہین بہت سی تھین پھر جب وہ شکست پاکر بھاگے تو اُنھون نے زرہون کو پھینکنا شروع کیا اور مسلمین اُسکا پیچھا کیے جاتے تھے اور جو کچھ وہ ڈالتے جاتے تھے یہ لوگ اُٹھاتے جاتے تھے پھر خفاف نے کہا مین بھی اُس روز تین زرہ پڑی ہوئی اپنے اہل مین اُٹھا لایا اور بعد اُس واقعہ کے وہ ہمارے میان رہین

چنانچہ ایک شخص قریش نے ان زرہون مین سے ایک زرہ کو ہمارے پاس دیکھکر پہچانا اور بولا یہ زرہ حارث بن ہشام کی ہی اور **واقدی** نے بواسطہ محمد بن ابی حمید کے عبد اللہ بن عمر بن امیہ سے روایت کی ہی اُس نے کہا مین نے اپنے والد عمرو بن امیہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے بیان کیا اُس شخص نے جو اُس روز بھاگنے والون مین تھا یہ کہ مین اُس روز اپنے دل مین کہتا تھا مین نے ایسا امر کبھی نہین دیکھا کہ سب مرد عورتون کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور **راوی** کہتے ہین کہ ایک شخص قبات بن اشیم الکنانی کہتا تھا مین ہمراہ مشرکین کے بدر مین حاضر ہوا اور مین اصحاب محمدؐ کو جو دیکھتا تھا تو وہ میری نگاہ مین قلیل نظر آتے تھے اور جو آدمی اور گھوڑے میرے ساتھ تھے وہ بکثرت معلوم ہوتے تھے مگر باین ہمہ وہ سب جب بھاگے تو مین بھی اُن کے ہمراہ بھاگا اور مین دیکھتا تھا کہ مشرکین ہر طرف بھاگے جاتے ہین تو مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ مین نے مثل اُس کے کبھی نہین دیکھا کہ لوگ عورتون کو چھوڑ کر بھاگے جاتے ہین اسوقت ایک اور شخص بھی میرے ہمراہ تھا اور وہ بھی میرے ساتھ بھاگا جاتا تھا ناگاہ ایک مرد ہمارے پیچھے پیچھے آملا مین نے اپنے ساتھی سے پوچھا یہ آدمی بھی تیرے ساتھ آتا ہی اُس نے کہا نہین واللہ یہ میرے ہمراہ نہین ہی تا آنکہ اُس شخص نے میرے ہمراہی کو زخمی کیا اور مین نکل گیا اور موضع غیقہ مین قبل طلوع آفتاب پہونچا (موضع غیقہ مقام سقیا سے جانب یسار واقع ہی اور درمیان غیقہ اور مقام فرع کے ایک شب کی راہ ہی اور وہان سے مدینہ آٹھ برد ہی اور ایک برد بارہ میل کا ہوتا ہی) اور مین اپنے ہمراہیون کا راہبر تھا اور مین شارع عام پر نہین چلتا تھا اس خوف سے کہ پیچھے کوئی بطلب و تلاش ہمارے آتا ہو سو مین نے راستہ بدل دیا اور راہ سے کج ہو کر چلا چنانچہ مقام غیقہ مین ایک شخص میری قوم سے مجکو ملا اُسنے مجھسے پوچھا تیرے پیچھے کی کیا خبر ہی مین نے کہا کچھ نہین سوائے اس کے کہ ہم لوگ مارے گئے اور قید ہوے اور باقی بھاگ آئے آخر تیرے پاس کوئی سواری بھی ہی تب اُسنے مجکو ایک اونٹ پر سوار کر دیا اور کچھ زاد راہ بھی دیدی تا آنکہ مین جحفہ مین پہونچکر راستے پر ہو لیا اور مکے مین پہونچا اور مین نے جبیر بن مطعم بن عدی النخزاعی کو مقام غمیم مین دیکھا تھا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص آگے جاتا ہی تا کہ مکے مین قریش سے خبر ہلاکی دبتاہی قوم کی بیان کرے اگر اسوقت مین چاہتا تو اس سے پہلے مکے مین پہونچتا مگر مین نے اُس سے راستہ اپنا کاٹ لیا تا آنکہ وہ مجھ سے پہلے دن کو پہونچ گیا تھا پھر جس وقت مین مکے مین پہونچا اور قریش کو خبر اُنکے مقتولون کی پہونچ چکی تھی تو وہ لوگ خزاعی کو لعن کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ یہ شخص خبر اچھی نہین لایا بعد ازان مین مکے مین مقیم رہا پھر جب کہ جنگ خندق بھی ہو چکی ہی تو مین نے خیال کیا کہ مین مدینے مین جاتا تو مین دیکھتا کہ محمدؐ کیا کہتے ہین اور میرے دل مین اسلام مرتکز ہو چکا تھا آخر مدینے کو مین گیا اور وہان لوگون سے رسول خدا صلعم کو استفسار

کیا انھون نے کہا وہ دیکھ مسجد کے سایہ مین اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہین تب مین اُس مجمع مین آیا اور اُنھین سے حضرت علیہ السلام کو مین پہچانتا نہ تھا چنانچہ مین نے سلام علیکم کہا حضرت نے فرمایا قبات بن اشیم روز بدر تو ہی کہتا تھا ما رایت مثل ھذا الامر فرجامنہ کالانشاء یعنی مین نے مثل اُس امر کے کبھی نہین دیکھا کہ لوگ بھاگ گئے سوائے عورتون کے یعنی عورتون کو چھوڑ کر مین نے کہا اشھد انک رسول اللہ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہ تو رسول اللہ ہی کیونکہ یہ بات مین نے کسی سے نہین کہی تھی اور زبان سے مین نے یہ کلمہ اصلا نہین نکالا تھا بلکہ مین یہ بات صرف اپنے دل مین کہتا تھا پس اگر آپ نبی نہ ہوتے تو حق تعالیٰ آپ کو اس کلام پر مطلع نہ کرتا آپ مجھ پر توجہ فرمائیے کہ مین آپ سے بیعت کرتا ہون تب حضرت نے مجھکو عقائد اسلام تعلیم کیے اور مین اسلام لایا **راوی** کہتے ہین کہ جس وقت مسلمانون نے اور مشرکین نے اپنی صفین آراستہ کی تھین یعنی جب طرفین سے بمقابلہ پیش آئے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جس کو قتل کرے اُس کے لیے کذا وکذا یعنی ایسا ایسا امر ہی اور جو کوئی اسیر کریگا کسی کو اُسکے واسطے یہ اجر ہی پھر جس وقت مشرکین کی شکست ہوئی اور وہ گریزان ہوئے تو لشکر اسلام مین لوگ تین فرقہ ہو گئے ایک فرقہ تو گرد خیمۂ رسول خدا صلعم کے حاضر باش رہے اور اُس خیمہ مین ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے اور ایک فرقہ غارت وتاراج پر جا پڑے اور ایک دریٔ طلب دشمن تعاقب کرتے چلے گئے آخر وہ لوگ اکثر دشمنون کو اسیر کر لائے اور مال غنیمت بھی لے پھرے چنانچہ سعد بن معاذ جو منجملہ حضار خیمہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اُنھون نے کلام کیا کہ یا رسول اللہ ہم کو تعاقب وطلب دشمن سے اس بات نے نہین روکا کہ ہم مال سے بے پرواہین یا دشمنون کے مقابلے مین ہم نامرد ہین بلکہ ہمکو اس خوف نے منع کیا اور باز رکھا کہ اگر ہم آپ کے مقام کو خالی چھوڑ دیون تو مبادا کوئی غول سوار خواہ پیادہ مشرکین کا آپ پر آپڑے اور حال یہ ہی کہ جو لوگ گرد خیمہ آپ کی نگہبانی کو رہ گئے وہ وجوہ الناس یعنے رو دار وممتاز ہین مہاجرین وانصار مین سے کہ اُنمین سے ایک بھی آپ کی خدمت سے جدا نہ ہوا اور ماورائے اُن کے کثرت مردم کی بہت ہی اگر مال غنیمت سارا آپ ان سب کو دیدیون گے تو آپ کے اصحاب کے لیے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نہ رہے گا اور حال یہ ہی کہ اسیر وقتیل تو بہت ہین اور مال غنیمت کم ہی اور مترجم کہتا ہی کہ اخیر کلام معاذ سے مراد یہ ہی کہ ہرگاہ سر بہا اسیرون کا اور رخت وساز مقتولون کا جو کہ کثیر التعداد ہی وہ ہی لوگ پاوین گے جو حکم مین من قتل قتیلاً فلہ سلبہ کے ہین یعنی جنھون نے جسکو قتل کیا یا اسیر کیا اور پھر غنیمت قلیلہ مین بھی وہ سہیم ہین تو واسطے اُن اصحاب کے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نہ بچے گا چنانچہ اس باب مین درمیان مردم اختلاف پڑا پس حق تعالےٰ نے یہ آیہ نازل

فرمایا یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول * یعنی دربارۂ مال غنیمت کے لوگ تجھ سے سوال کرتے ہین تو اُن سے کہدے کہ غنیمت مال خدا ورسول کا ہی آخر الامر جب لوگ بدر سے چلے اور غنیمت سے اُنکو کچھ وصول نہوا تو بعد اُسکے حق تعالیٰ نے یہ آیہ نازل فرمایا واعلموا انما غنمتم من شئ فان للہ خمسہ وللرسول یعنی تم لوگ آگاہ ہو اس حکم سے کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو اس کا خمس خدا ورسول کے واسطے ہوگا چنانچہ بعد نزول اس حکم کے رسول خدا صلعم نے مال غنیمت درمیان مردم تقسیم کر دیا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عبادہ بن الصامت سے **روایت** کی ہی وہ کہتے تھے کہ ہم لوگون نے سارا انفال مال واسطے خدا اور رسول کے سپرد کر دیا یہان تک کہ اُس غنیمت بدر سے رسول خدا صلعم نے بھی خمس نہین لیا بعد ازان یہ آیت نازل ہوئی واعلموا انما غنمتم من شئ فان للہ خمسہ رسول خدا صلعم نے بعد بدر کے مسلمین سے طلب خمس کیا اُس مال سے جو اول غنیمت مین حاصل ہوا تھا اور **واقدی** نے واسطہ رواۃ کے عکرمہ سے **روایت** کی ہی اُس نے کہا لوگون نے دربارہ غنیمت بدر کے باخود ہا اختلاف کیا یعنی آپس مین جھگڑا ڈالا تب رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ ساری غنیمت جو لوگون کے پاس ہی لے لی جاوے اور بیت المال مین جمع رہے چنانچہ اُس مین سے کسی کے پاس کچھ باقی نرہا مگر یہ کہ سب جمع ہوگیا اُسوقت اہل شجاعت یعنی لڑنے والون نے یہ جانا کہ یہ مال مخصوص ہمین لوگ پا دین گے اور سوائے ہمارے اورون کو جو اہل ضعف ہین یعنی جنکو یارائے جنگ نہ تھا نہ ملیگا بعد ازان رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اموال غنیمت درمیان مردم برابر تقسیم کیا جاوے تب سعد نے عرض کی یا رسول اللہ سوارانِ قوم جنھون نے لوگون کی حمایت کی کیا اُنکو آپ حصہ برابر اُن لوگون کے دینگے جو ضعیف و عاجز قابل جنگ نہین ہین حضرت نے فرمایا تیری مادر تیرے ماتم مین روئے تم لوگ فیروزمند و ظفریاب نہین ہوتے مگر اپنے انھین ضعفا کی دعا سے اور **واقدی** نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبدالحمید بن جعفر نے اُنھون نے کہا مین نے موسیٰ بن زید بن ثابت سے سوال کیا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے دربارۂ اسیران مشرکین اور رخت سلاح وغیرہ قتلے کے اور درباب انفال غنیمت کے کس طرح حکم کیا تھا اُنھون نے کہا اس روز نقیب بحکم حضرت علیہ السلام کے ندا دیتا تھا کہ جس کسی نے کسی کو قتل کیا ہو اُسکا رخت وساز اُس قاتل کیلئے ہی اور جسنے جسکو اسیر کیا ہو وہ اسی کا بندی ہی یعنی اُس قیدی کا سرپرہا اُسی شخص کے واسطے ہی پس ہر قاتل کو اُسکے قتیل کا اسباب دیا گیا اور جو کچھ تاراج لشکر مین دستیاب ہوا یا جو کچھ بغیر جنگ ہاتھ لگا وہ سب درمیان مردم اُسی عرصہ مین تقسیم کیا گیا پھر مین نے عبدالحمید بن جعفر سے پوچھا کہ رخت وسازابی جہل کا کس کو ملا اُنھون نے کہا ہمارے نزدیک اُسمین اختلاف ہی چنانچہ بعض نے کہا کہ اُسکا اسباب معاذ بن

عمرو بن الجموع نے لیا اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابن مسعود کو دیا تب مین نے عبد الحمید سے کہا تجھے اس بات کی کس نے خبر دی یعنی تو نے کس سے سنا اُنھون نے کہا جس نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ اسباب حضرت نے معاذ بن عمرو کو دیا تو اُسکی خبر مجکو خارجہ بن عبد اللہ بن کعب نے دی ہی اور جس شخص نے پانا ابن مسعود کا نقل کیا تو اُس روایت کو مجھ سے سعد بن خالد القارظی نے ذکر کیا اور **راویون** نے کہا ہی کہ زرہ ولید بن عتبہ کی اور خود و کلاہ اُس کا یہ سب علی علیہ السلام نے لے لیا اور سلاح عتبہ کا حمزہ رضی اللہ عنہ نے پایا اور زرہ شیبہ بن ربیعہ کی عبیدہ بن الحارث کو ملی یہانتک کہ انکے ورثہ کے پاس پانی تھی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے محمد بن سہل بن حثمہ سے **روایت** کی اُنھون نے کہا رسول خدا صلعم نے حکم کیا جملہ قیدی اور تمام رخت وساز مقتولون کا اور جو کچھ غنیمت سے جسکو دستیاب ہوا ہی سب اُنھین کو پھیر دیا جاوے بعد ازان جمع کیا گیا اور درمیان مردم دربارۂ اسیرون کے قرعہ ڈالا گیا اور اسباب قتیلون کا محض اُن قاتلون کو تقسیم کیا گیا جنھون نے معرکہ مین قتل کیا تھا اور جو کچھ غنیمت لشکر سے ہاتھ لگا تھا وہ سب درمیان مردم تقسیم کردیا اور ہمارے نزدیک ثابت تر یہ بات ہی کہ جو کچھ جنکے لئے حضرت علیہ السلام مقرر و تجویز کر چکے تھے وہ بدستور اُنکو سپرد کیا اور اُسی عرصہ مین جو غیر مقرر تھا وہ درمیان مردم برابر تقسیم کیا گیا اور جب مال غنیمت جمع کیا گیا تھا تو اُسپر جو شخص مہتمم مقرر ہوا وہ عبد اللہ بن کعب بن عمرو المازنی تھے اور **واقدی** نے دوسری روایت مین بواسطہ رواۃ کے ابو حثمہ سے نقل کیا ہی کہ رسول خدا صلعم نے مال غنائم کو بمقام سیر تقسیم کیا تھا (اور سیر ایک گھاٹی ہی کوچہ صفرا مین) اور بعضون نے کہا ہی کہ رسول خدا صلعم نے مہتمم مال غنیمت کا جناب بن الارت کو کیا تھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے حارثہ انصاری سے **روایت** کی ہی کہ جب مال غنیمت جمع ہوا اس مین اونٹ تھے اور جنس متاع اور قسم فرش اور لباس تھا تو ان سب کو درمیان لوگون کے تقسیم کیا پس بعضون کو ایک ایک اونٹ ملا اور کتنون کو دو دو اونٹ اور کسی کو صرف قسم فرش اور مال غنیمت کے تین سو سترہ نجش ہوے تھے اور پیدل تین سو تیرہ تھے اور دو گھوڑون کے سوار اُن کے چار حصے لگے یعنی دوہرا حصہ اور اٹھ آدمی جو غیر حاضر تھے اُنکے حصے بھی رسول خدا صلعم نے عطا کئے کہ وہ سب مستحق حصہ بدر تھے اُن مین سے تین شخص مہاجر تھے جن مین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین ایک تو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے کہ رسول خدا صلعم انکو پاس رقیہ اپنی دختر کے چھوڑ آئے تھے کہ وہ بیمار تھین اور اُنھون نے وفات پائی جس دن کہ زید بن حارثہ مدینے مین خبر فتح لائے تھے اور دوسرے طلحہ بن عبید اللہ اور تیسرے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل تھے کہ اُن دونون کو رسول خدا صلعم نے واسطے تجسس کاروان کے بھیجا تھا سو یہ دونون موضع حوراء تک پہونچے تھے (حوراء عقب ذی المروہ کنارہ دریا کے واقع ہی اور درمیان

حورا اور ذی المروہ کے دو شب کی راہ ہی اور درمیان ذی المروہ اور مدینے کے قریب آٹھ بُرد کا یا کچھ کم ہوگا اور ایک بردہ بارہ میل کا ہوتا ہی اور انصار مین سے ایک ابولبابہ تھے کہ رسول خدا صلعم انکو مدینے مین اپنا خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور دوسرے عاصم بن عدی تھے انکو حضرت نے اہل قباء اور اہل عالیہ پر خلیفہ مقرر کیا تھا اور تیسرے حارث بن حاطب کہ انکو درمیان بنی عمرو بن عوف کے کسی امر پر مامور کیا تھا چوتھے خوات بن جبیر پانچوین حارث بن الصمہ کہ یہ دونون مقام روحا مین چھوڑ گئے یا یہ کہ یہ دونون بیمار ہو گئے تھے پس یہ لوگ ہین کہ ہمارے نزدیک انکی غیر حاضری اور حصہ پانے مین کچھ اختلاف نہین اور تردی ہی کہ رسول خدا صلعم نے سعد بن عبادہ کو بھی سہم غنیمت عطا کیا تھا وحالانکہ وہ بھی غیر حاضر تھے اور جسوقت قتال بدر سے فراغ ہوا تو حضرت نے فرمایا سعد بن عبادہ اگرچہ حاضر بدر نہین ہوا لیکن اُسکو اسمین رغبت بہت تھی اور یہ اسطرح ہوا کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے مدینے مین لوگون سے بیعت جہاد لی ہی تو سعد بن عبادہ محالہ انصار مین جاکر انکو خروج پر تاکید کرتے تھے اور دہن کسی مقام مین انکو سانپ نے کاٹا تھا اسوجہ سے وہ حاضری سے باز رہے تھے سو انکو بھی حصہ ملا اور سعد بن مالک لساعدی کے لیے بھی حصہ لگایا گیا اسلیئے کہ وہ بدر چلنے کی تیاری کر چکے تھے وقعہ بیمار ہو گئے اور بعد روانگی حضرت کے وہ مر گئے اور اُنھون نے خدمت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین وصیت بھی کی تھی (یعنی دربارۂ حصہ اپنے واسطے اہل وعیال اپنے) اور ایک مرد انصاری اور کسی دوسرے کو بھی حصہ ملا یہ سب چار آدمی ہین کہ انکے بارہ مین اجماع اہل حدیث کا ویسا نہین ہی جیسا اُن آٹھون پر اتفاق ہی اور **واقدی** نے بواسطہ ابن ابی سبرہ کے زید بد یعقوب سے **روایت** کی ہی کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نے جو دہ قتیلون کا بھی سہم جو بدر مین شہید ہوے عطا کیا چنانچہ زید بن طلحہ نے ذکر کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن سعد بن خیثمہ بیان کرتے تھے کہ جس وقت رسولخدا صلعم تقسیم غنائم کرتے تھے تو ہم نے اپنے والد کا بھی سہم پایا کہ اُسکو عویم بن ساعدہ ہمارے پاس لے آئے تھے اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عبداللہ بن مکنف سے **روایت** کی ہی اُنھون نے کہا مین نے سائب بن ابی لبابہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نے مسترسن عبدالمنذر کا بھی حصہ عنایت کیا کہ وہ حصہ ہمارے پاس معن ابن عدی لے آئے تھے اور تعداد اُن اونٹون کی جو روز بدر دستیاب ہوئے ایک سو پچاس اونٹ تھے اُنپر آدم یعنی ادیم یا گندم وغیرہ غلہ واسطے تجارت کے لدا تھا وہ سب اُس دن مسلمانون کو ہاتھ لگا اور اُس اسباب غنیمت مین جو اُس روز حاصل ہوا تھا ایک چادر پیچیدہ تھی سُرخ رنگ وہ گم ہو گئی تھی تو بعض نے مسلمین مین سے یہ بات کہی کیا ہوا جو ہم اس قطیفہ کو نہین دیکھتے ہین یعنی وہ نظر نہین آتا اور نہین ملتا شاید رسولخدا صلعم نے لیا ہو پس اس بات پر حق تعالیٰ نے یہ آیہ نازل فرمایا وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ الآیۃ یعنی نبی کے لیے یہ بات سزاوار نہین ہی کہ وہ کچھ چھپا رکھے اور اُس وقت ایک شخص رسول خدا صلعم کی خدمت مین آیا اور عرض کی

یا رسول اللہ

یارسول اللہ فلان شخص نے وہ قطیفہ چرالیا ہی تب حضرت نے اُس آدمی سے پوچھا اُسنے انکار کیا کہ مین نے ایسا نہین کیا پھر مخبر نے عرض کیا یارسول اللہ فلانی جگہ کھودی جاوے پس حضرت علیہ السلام نے حکم کیا تو وہان کھودا گیا ناگاہ وہ چادر نکل آئی اُس وقت ایک شخص نے کہا یارسول اللہ فلان شخص کے حق مین استغفار کیجیے اور اُس کہنے والے نے دو مرتبہ یا چند بار عرض کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا دَعُونَا مِنْ اَبِیْ خُبَیْبٍ یعنے فرمایا مجکو باز رکھو ابی خبیب سے یعنی اس شخص کے ذکر سے مجھے معاف کرو اور لشکر اسلام مین دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا تو مقداد کا جسکا نام سبحہ تھا اور ایک گھوڑا زبیر کا اور بعضے کہتے ہین وہ گھوڑا مرثد کا تھا اور مقداد کہتے تھے کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر میرا حصہ غنیمت سے دیا اور میرے دو گھوڑے کا بھی حصہ دیا اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے اس روز گھوڑے کا بھی حصہ لگایا اور ایک حصہ اُسکے سوار کا بھی عنایت کیا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے ابو غفیر محمد بن سہل سے **روایت** کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر ابو بردہ بن نیار ایک گھوڑا لوٹ مین لائے اور وہ گھوڑا زمعہ بن الاسود کا تھا آخر وہ اُنھین کے سہم مین آیا اور اس روز مسلمانون کو دس گھوڑیان لوٹ مین ہاتھ لگین اور بہت سے ہتھیار اور سواریان ہاتھ آئین اور اُسمین ناقہ ابوجہل کا بھی تھا کہ انکو رسول خدا صلعم نے غنیمت مین سے خود لیا اور اکثر اُسی پر سوار ہو کر جہاد کرتے تھے یہان تک کہ روز حدیبیہ اُسکو ہدی کعبہ کر دیا و بعد ازان ان دونون مشرکین نے اس ناقہ کو بعوض سو ناقون کے درخواست کیا حضرت نے فرمایا اگر مین نے اُسکو نامزد ہدی کعبہ نکر دیا ہوتا تو البتہ مین بدل لیتا اور رسول خدا صلعم کے لیے مال غنیمت سے قبل از تقسیم کے حق صفی مقرر تھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے ابن عباسؓ سے اور دوسری طریق مین سعید ابن المسیب سے **روایت** کی ہی اُن دونون نے کہا کہ ذوالفقار تلوار کو رسول خدا صلعم نے بدر مین مال غنیمت سے لیا کہ وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی اور جس تلوار سے حضرت نے روز بدر جہاد کی اُسکا نام عضب تھا وہ سعد بن عبادہ کی تھی کہ اُنھون نے وہ تلوار اور ایک زرہ جسکا نام ذات الفضول تھا حضرت کی خدمت مین نذر کی تھی اور **واقدی** نے بواسطہ ابن ابی سبرہ کے صالح بن کیسان سے **روایت** کی ہی وہ کہتا تھا کہ رسول خدا صلعم نے جب بدر کو خروج کیا تو کوئی تلوار حضرت کے ہاتھ مین نہ تھی اور اول تلوار جو حضرت نے باندھی تو وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی کہ روز بدر غنیمت سے ہاتھ آئی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے ابو اسید الساعدی سے **روایت** کی ہی کہ جب روبرو ہے ابو اسید کے ذکر ارقم بن ابی ارقم کا آجاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ اُس سے مجکو وہ رنج و افسوس ہی جو کسی سے نہین لوگون نے پوچھا آخر باعث اسکا کیا ہی اُنھون نے بیان کیا جب سولخد صلعم نے حکم کیا کہ مسلمین نے جو کچھ لوٹ مین پایا ہی وہ سب پھیر دیوین یعنی حاضر کرین تو مین نے بھی تلوار ابن عائذ المخزومی کی جو لوٹ مین پائی تھی

داخل کردے اور اس کا نام مرزبان تھا اور اُسکی بڑی قدر و قیمت تھی اور مجھے آرزو تھی کہ وہ پھر مجھی کو ملے ناگاہ ارقم نے رسول خدا صلعم سے اُسی کو مانگا اور حضرت کی یہ عادت تھی کہ جو کوئی کچھ مانگتا تو انکار نہین کرتے تھے چنانچہ وہ تلوار اُسی کو دیدی اور پھر ایسا ہوا کہ میرا بیٹا بقیع گھر سے باہر نکلا تو اُسکو غول بیابانی نے اٹھا لیا اور اپنی پیٹھ پر لاد کر اٹھا لیگیا اور درمیان اس ذکر کے ایک شخص نے ابو اسید سے پوچھا کیا اُس زمانے مین غیلان بھی تھے اُنھون نے کہا ہان اُس وقت تو تھے مگر اب ہلاک ہو گئے ناگاہ صحرا مین میرے بیٹے کو ابن ارقم ملا تو میرا بیٹا اُسکو دیکھکر خوش ہوا اور اُن سے روکر استغاثہ کیا اُنھون نے پوچھا تو کون ہی غول بولا اُسکو مین نے اپنی گود مین پالا ہی اور وہ غول اس سے بازی کرتا تھا اور لڑکا اُسکو جھوٹا کہتا تھا پس ارقم نے اُسپر کچھ التفات نہ کی اور پھر ایسا ہوا کہ وہ میرے گھر سے گھوڑا میرا رسی توڑا کر نکل گیا اور مقام غابہ مین ارقم کو ملا اُنھون نے اُسکو پکڑا اور اُس پر سوار ہو کر آتے تھے جب قریب مدینے پہونچے تو گھوڑا اُن سے چھڑا کر بھاگ گیا تب وہ میرے پاس عذرخواہی کو آئے اور کہلا بھیجا گھوڑا مجھسے چھڑا کر بھاگ گیا پھر مین اُسکے پکڑنے پر قادر نہوا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے سعد پدر عامر سے **روایت** کی ہی کہ روز بدر مین نے تلوار عاص بن منبہ کی رسول خدا صلعم سے مانگی حضرت نے مجھے عطا کی اور میرے ہی باب مین یہ آیہ نازل ہوا یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ اور **راوی** کہتے ہین کہ جو چند غلام مملوک بدر مین حاضر ہوئے تھے اُن کو حضرت علیہ السلام نے غنیمت سے حصہ نہین دیا وہ تین غلام تھے ایک غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا تھا اور غلام عبدالرحمان بن عوف کا اور غلام سعد بن معاذ کا اور رسول خدا صلعم نے شقران اپنے غلام کو اسیر دن پر مہتمم مقرر کیا تھا سو اُن تینون غلامون نے ہر ایک قیدی سے اس قدر مال پایا کہ اگر وہ آزاد ہوتے تو تقسیم غنیمت مین اتنا نہ پاتے اور **واقدی** نے بواسطے رواۃ کے پدر عامر سے **روایت** کی ہی اُنھون نے کہا مین نے سہیل بن عمرو کو روز بدر تیر مارا تو اُسکی رگ عرق النساء کٹ گئی پھر مین نے اُسکا پیچھا کیا اُسکے نشان خون پر یہانتک کہ مین نے اُسکو پایا اس حال مین کہ مالک بن وخشم نے اُسکو پکڑ لیا تھا اور وہ اُسکے سر کے بال تھامے تھے تب مین نے کہا یہ میرا بندی ہی کہ مین نے اسکو تیر مارا ہی اور مالک نے کہا یہ قیدی میرا ہی کہ مین نے اُسکو گرفتار کیا ہی مگر رسول خدا صلعم نے اسکو ان دونون سے خود لیا آخر مقام روحا مین مالک کی حراست سے نکل بھاگا تب مالک نے لوگون مین اُس کے بھاگ جانے کا شور کیا اور اُس کی تلاش مین نکلے اور رسول خدا صلعم نے حکم کیا جو شخص سہیل کو پاوے فوراً قتل کرے ناگاہ خود آنحضرت صلعم نے اُسکو پایا مگر قتل نہین کیا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عاصم سے **روایت** کی ہی اُنھون نے کہا کہ ابو بردہ بن نیار نے مشرکین مین سے ایک شخص کو گرفتار کیا اُسکا نام معید بن وہب تھا اور وہ سعد بن لیث سے تھا اور اُس عرصہ مین عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بردہ سے ملاقات کی اور انکو درباره

قتل قیدی کے تاکید کرتے تھے بلکہ وہ جس کے پاس کسی اسیر کو دیکھتے تھے تو اسکو حکم بقتل اسیر کرتے تھے اور یہ ماجرا قبل متفرق ہونے لوگون کے تھا پھر معبد ابن وہب اسی حالت مین کہ وہ ابی برزہ کے پاس قید تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوکر بولا ای عمر کیا تم لوگ جانتے ہو کہ تم ہم پر غالب ہو ہرگز نہین قسم ہی لات وعزّے کی تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا البتہ بندگان خدا جو مسلم فرمانبردار ہین ہمیشہ غالب ہین مگر تو ایسا کلام کرتا ہی وحالانکہ تو ہمارے ہاتھ مین گرفتار ہی یہ کہکے اسکو ابی بردہ سے لیا اور اُسکو قتل کیا اور بعضون نے کہا کہ خود ابو بردہ نے اُسکو قتل کیا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عامر بن سعد سے **روایت** کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا سعد کو اُسکے بھائی کے قتل ہونے کی خبر مکرر دنہین تو سارے اسیرون کو جو تمھارے پاس قید ہین مار ڈالیگا اور **واقدی** نے بواسطہ روایت کے یحیی بن ابی کثیر سے **روایت** کی ہی انھون نے کہا رسول خدا صلعم فرماتے تھے کوئی تم مین سے اپنے بھائی کے اسیر کو زور چھین نہ لیوے اسلیے کہ اُسکو قتل کرے اور جس وقت مردم مشرکین نبدی مین آئے تو سعد بن معاذ کو ناگوار ہوا یعنی بلکہ مارا جانا اُن قیدیون کا گوارا تھا چنانچہ رسول محمد صلعم نے فرمایا ای عمر گویا کہ اسیر ہونا ان اسیرون کا تجھپر بہت شاق گذرا عرض کی ہان یارسول اللہ البتہ یہ مجکو شاق ہوا کیونکہ یہ اول جنگ تھی کہ ہمارا اور مشرکین کا مقابلہ ہوا لہذا مین نے چاہا کہ خدا تعالی ان مشرکون کو ذلیل وخوار کرے کہ ہم انکو قتل کرکے خون بہا دین اور اُس روز نضر بن الحارث کو مقداد نے اسیر کیا تھا جس وقت رسول خدا صلعم بدر سے نکلکر مقام اثیل مین پہونچے تو وہان سارے قیدی حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیش کیے گئے اُسوقت حضرت علیہ السلام نے نضر بن الحارث کیطرف نظر کی اور دیر تک اُسکو دیکھتے رہے تب نضر بن الحارث ایک شخص سے جو انکے پہلو مین کھڑا تھا کہنے لگا کہ واللہ محمد مجکو قتل کرینگے کیونکہ میری طرف ایسی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ ان کی آنکھون مین مجکو اپنی موت نظر آتی ہی اُس شخص نے جواب دیا واللہ یہ بات نہین ہی مگر تجھپر رعب غالب ہی تب نضر نے مصعب ابن عمیر سے کہا ای مصعب منجملہ ان لوگون کے جو یہان موجود ہین تو مجھ سے از روے صلہ رحم کے قریب تر ہی تو اپنے صاحب یعنے محمد صلعم سے میرے بارہ مین کلام کر کہ میری قوم مین سے جو کچھ کسی کے ساتھ کرین اسیطرح میرے ساتھ بھی اور اگر تو میرے حق مین یہ کلام نکریگا تو واللہ وہ ضرور مجھے قتل کریگا مصعب نے جواب دیا مین کیونکر تیری سفارش کرون تو وہ ہی کہ درباب کتاب اللہ ودربارہ نبی صلعم ایسا ایسا یعنی بدونا سزا کہتا تھا اُسنے کہا ای مصعب تو ایسا کچھ کر کہ میری قوم مین سے جو امر کسیکے واسطے کیا جاوے وہ میرے لیے کیا جاوے کہ اگر وہ سب قتل کیے جائین تو مین بھی قتل کیا جاؤن اور اگر وہ رہائی پاوین تو مین بھی رہائی پاؤن مصعب نے کہا تو بہت ستاتا تھا اصحاب نبی صلعم کو اُس نے کہا آگاہ ہو ای مصعب مگر اسطرح تجکو اسیر کرتے قریش تو میرے جیتے جی تو قتل نہ کیا جاتا مصعب نے

کہا واللہ ہر چند مین تجکو سچا نہین جانتا ہون ولیکن اگر تو یہ بات سچ بھی کہتا ہو تو بھی مین مثل تیرے ہون کہ تیری حمایت کرون کیونکہ اسلام نے قطع کر دیا عہود قرابت جاہلیت یا معاہدۂ قیما بین کو بعد تمھارے خروج و نقض عہود کے تب مقداد نے کہا یہ میرا قیدی ہی آنحضرت صلعم نے مقداد کو حکم کیا کہ اُسکو قتل کر اور فرمایا اللھم اغن المقداد من فضلک یعنی خداوندا مقداد کو غنی کر اپنے فضل سے پس علی بن ابیطالب علیہ السلام نے نضر بن الحارث کو درحالیکہ وہ اسیر تھا قتل کیا تلوار سے بمقام اثیل اور جب اسیر ہوا سہیل بن عمرو تو کہا عمر رضی اللہ عنہ نے فنا یا رسول اللہ اجازت دیدے مرا در ادی علی بن ابیطالب سے ہو کہ اُنھون نے کہا یا رسول اللہ انکے دندان پیش کھینچوا ڈالیے تا زبان اُسکی جو باہر نکل رہیگی تو اُسکو پھر قدرت باقی نہ رہیگی کہ آپ پر کبھی خطبہ توہین بیان کر سکے حضرت نے فرمایا کہ مین اُسکے تئین اس قسم کی عقوبت یعنی قطع اعضا نہ کرونگا تا نہو کہ حق تعالے میرے لیے ایسی عقوبت کرے اگرچہ نبی ہون وعلاوہ کیا عجب ہی کہ وہ کھڑا ہو گا اُس مقام پر جو تجکو ناگوار نہو گا پس ایسا ہی ہوا کہ جب خبر وفات آنحضرت صلعم کی مکے مین پہونچی تو سہیل کھڑا ہوا پڑھتا ہوا وہ خطبہ جو ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینے مین پڑھ رہے تھے گویا سہیل اُسکو سن رہا تھا پس جس وقت یہ خبر یعنی کیفیت کلام سہیل حضرت عمرؓ نے سنی تو کہا اشھد انک رسول اللہ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک تو رسول خدا ہی مراد حضرت عمرؓ کی اُس کلمہ سے یہ تھی جو کہ نبی صلعم نے حال سہیل سے خبر دی تھی لعلہ یقوم مقاما کا تکرہ یعنی وہ کھڑا ہو گا اُس مقام پر جو ناگوار نہو گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات سرور کائنات وہ کھڑا ہوا مکہ مین پڑھتا ہوا خطبۂ خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ مین اور علی علیہ السلام در بیان حدیث کہتے تھے کہ آئے جبرئیلؑ روز جنگ بدر خدمت مین نبی صلعم کے اور منجانب حق تعالی نبی صلعم کے لیے دربارۂ اسیران بدر اختیار دیا کہ اُنکو قتل کرین خواہ ان سے سربہا لیوین تو اتنے مسلمان یعنے جتنے اسیرون سے سربہا لیا جائیگا سال آیندہ شہید ہونگے تب حضرت صلعم نے اپنے سب اصحاب کو طلب کیا اور فرمایا ابھی جبرئیلؑ آئے ہوے ہین اور دربارہ اسیرون کے تمھین اختیار دیتے ہین خواہ انکی گردنین مارین خواہ انسے بہاے سر لیوین تو دین صورت شہید ہونگے سال آیندہ تم مین سے بعدد انھین اسیرون کے جنسے فدا لوگے لوگون نے کہا بلکہ ہم فدیہ لینا قبول کرتے ہین کہ اُس سے اعانت اپنی چاہتے ہین اور جو کہ شہید ہونگے ہم مین سے تو داخل ہونگے ہم جنت مین یعنی فدیہ لینے مین فائدہ دنیوی تو یہ ہی کہ توسع در فراہ حال حاصل ہو گی اور شہید ہونے مین جزاے اخروی یہ ہیگی کہ فائز جنت ہونگے پس آنحضرت صلعم نے حسب خواہش اصحاب کے سربہا لینا اسیرون کے قبول کیا ولیکن سال آیندہ یعنی جنگ احد مین اصحاب مین سے اُسقدر شہید ہوئے جتنے باخذ فدیہ رہا ہوے تھے اور کہا راویان حدیث نے کہ جب اسیران بدر محبوس ہوئے تھے تو ان بندیون کی حراست پر قرار نہ پاتے مولی رسول خدا کے مقرر ہوئے و چونکہ مسلمین اُنپر کچھ رفق و نرمی کرنے لگے تھے تو ان لوگون کو کچھ بھروسا اپنی زندگی کا ہوا تب اُن قیدیون نے

سلہ یہ دعا حضرت کی اس واسطے تھی کہ مقداد

کہا آیا کاش ہم جانے پاتے ابوبکرؓ کے پاس تو اُسکو پاس صلہ رحم ہی قریش کا صاعی ضرور ہوتا اور اُس سے برگزیدہ تر نزدیک
محمدؐ کے ہم کسی کو نہین جانتے ہین راوی کہتے ہین کہ وہ قیدی ابوبکرؓ کے نزدیک بھیجے گئے اور ابوبکرؓ اُنکے پاس
آئے تو اُن لوگون نے کہا اے ابوبکرؓ ہم مین باپ بیٹے بھائی چچا اور چچا کی اولاد ہین اور ہمارے دور والے بھی
جنسے اگلی پشتون مین قرابت تھی وہ بھی ہمارے قرابت اور قرابت دار ہین تو ہماری سعی مین کلام کر اپنے صاحب
یعنی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے کہ وہ ہم پر احسان کرین اور ہمکو امان دیوین خواہ ہمسے سر بہا لیوین، ابوبکرؓ
نے کہا اچھا انشاء اللہ تعالی مین خیر مین کوتاہی نہ کرونگا پھر ابوبکرؓ خدمت مین رسول خدا صلعم کے گئے لوگون نے کہا
ان قیدیون کو پاس عمر بن الخطابؓ کے بھیجو کہ بیشک وہ ایسا ہی شخص ہی کہ ہر آئینہ تم لوگ بھی جانتے ہو پس ہمکو باور نہین
ہی کہ وہ تم پر فساد کریگا بلکہ عجب نہین کہ وہ تم سے سد مفاسد کرے پس بھیجے گئے قیدی نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے اور آئے وہ اُنکے پاس تب اُن قیدیون نے وہی کلام اُنسے کیا جو کچھ ابی بکرؓ سے کیا تھا تب حضرت عمرؓ
نے جواب دیا کہ مین کوتاہی نہ کرونگا شر کرنے سے تمھارے حق مین بعد ازان وہ بھی گئے خدمت مین نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو دیکھا ابوبکرؓ کو اور لوگون کو گرد آنحضرت صلعم کے اور ابوبکرؓ ملائم و نرم دل کر رہے
ہین حضرت صلعم کو اور اُنکے غضب کو قیدیون سے فرو اور کم کرتے ہین اور کہتے ہین یا رسول خدا فداہون میرے
باپ مان آپ پر یہ لوگ قریش آپ کی قوم ہین انمین باپ بیٹے بھائی چچا اور چچازادے ہین اور اُنکے دور والے بھی
اور دن کی نسبت آپسے قریب ہین انپر احسان کیجیے اور اُنکو امان دیجیے احسان دامان ہو خدا کا آپ پر یا فائدہ
وفدا بھیجے اُنسے تا نجات دیوے انکو خدا لطیف آپکے آتش جہنم سے پس بھیجے اُنسے کہ جو کچھ بھیجے گا وہ آذوقہ ہوگا واسطے مسلمین
کے تو کیا عجب ہی کہ حق تعالی متوجہ کر دیوے انکے دلون کو بعد ازان اُٹھ کھڑے ہوے ابوبکرؓ اُس جگہ سے اور ایک کنارے
ہو رہے اور رسول خدا صلعم خاموش تھے کچھ جواب ابوبکرؓ کو نہ دیا تھا کہ آئے عمرؓ اور بیٹھے اُس جگہ جہان پہلے ابوبکرؓ بیٹھے تھے
پھر عرض کی یا رسول خدا صلعم یہ سارے اسیر دشمن خدا ہین کہ تکذیب کی آپ کی اور مقاتلہ کیا آپ سے اور وطن سے نکالا
آپ کو قتل بھیجیے اُنکو کہ یہ سرغنہ کفار و پیشوایان ضلالت ہین حق تعالی ان کے مارے جانے سے اسلام کو بسیط کریگا اور
اہل شرک کو خوار کریگا چنانچہ اسپر بھی سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہ عمرؓ کو بھی کچھ جواب نہ دیا پھر رجوع کی ابوبکرؓ نے اپنے
اول مقام پر اور عرض کی یا رسول اللہ فداہون آپ پر میرے مان باپ یہ لوگ آپ کی قوم ہین انمین آباء و ابناء و عمام
و بنو اعمام و اخوان ہین اور اُن کے دور والے بھی جسکی اگلی قرابت تھی آپ سے ہین پس احسان کیجیے اُن پر اور امان دیجیے انکو یا سر بہا لیجیے
اُن سے کہ یہ آپ کے اصل یگانہ آبائی اور آپکی قوم مین آپ اول قاتلین اُنکے نہو جیے حق تعالی اُن لوگون کو ہدایت کرے
تو بہتر ہی اس سے کہ انکو ہلاک کرے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات مین بھی خاموش ہو رہے اور کچھ نہ فرمایا پس
ابوبکرؓ ایک کنارے اُٹھ گئے پھر اُٹھے عمرؓ اور بجاے ابی بکرؓ جہانسے وہ اُٹھ گئے تھے آ بیٹھے اور عرض کی یا رسول اللہ آپ کیا انتظار کیجیے

ہین اُن لوگون کے بارہ مین اُنکو قتل کیجیے حق تعالیٰ بسط دیگا اسلام کو اور خوار کریگا مشرکین کو یہ لوگ دشمن خدا ہین کہ تکذیب کی آپ کی اور مقاتلہ کیا آپ سے اور جلاے وطن کیا آپ کو یا رسول خدا مومنون کو اُنکے مارے جانے سے خوش دل کریگا اگر یہ لوگ قادر ہوتے اس طرح سے ہم پر تو کبھی نہ کوتاہی وکی کرتے ہمارے قتل مین پس آنحضرت صلعم نے اسکوت کیا اور کچھ جواب نہ دیا چنانچہ عمرؓ وہان سے اُٹھ گئے اور کنارے جا بیٹھے پھر تیسری بار اعادہ کیا ابوبکرؓ نے اور کلام کرنے لگے جیسا کہ پہلی اور دوسری دفعہ کہا تھا پھر حضرت صلعم نے کچھ جواب نہ دیا اور ابوبکر کنارے ہو رہے پھر اُٹھے عمرؓ تیسری دفعہ اور کلام کیا مثل اپنے اگلے کلام کے اور حضرت صلعم نے پھر بھی کچھ جواب نہ دیا بعد ازان برخاست کیا رسول خدا صلعم نے اور داخل ہوے اپنے مکان مین اس مین تھوڑی دیر توقف کرکے پھر برآمد ہوے اور لوگ دربار ہم قیدیون کے خوض وغور مین تھے کوئی تو کہتا تھا بات وہی درست ہی جو ابوبکرؓ نے کہی اور اور لوگ کہتے تھے بات وہی ہی جو عمرؓ کہتے ہین چنانچہ جب رسول خدا صلعم برآمد ہوے تو فرمایا تم لوگ کیا کہتے ہو حق مین ان دونون صاحبون کے یعنی ابی بکرؓ و عمرؓ کے اُن دونون کو تو بجاے خود چھوڑو کیونکہ ان دونون کے لیے مثل ابی بکرؓ کی مثل میکال کی ہی کہ وہ نازل ہوا کرتے ہین زمین پر تو خوشنودی خدا و آمرزش واسطے بندون کے لاتے ہین اور انبیا مین مثل ابی بکر رضی اللہ عنہ کی مثل ہی ابراہیم کی کہ وہ اپنی قوم کے حق مین نہایت نرم دل و شیرین زبان تھے شہد سے زیادہ چنانچہ اُن کی قوم نے جب ان کے لیے آگ کو مشتعل کیا اور اُنکو اُسمین ڈالا تو زیادہ اس کلمہ سے اور کچھ نہ کہا اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ یعنی تف تم پر اور اُس پر جس کو سواے خدا کے تم پوجتے ہو کیا تم بے عقل ہو اور اُس حال مین خدا سے رجوع کی تو بس یہ کہا فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنی جس نے میری پیروی کی وہ مجھی مین سے ہی یعنی وہ میرا ہی اور جس نے میری نافرمانی کی پس تو آمرزگار اور رحم کرنے والا ہی اور مثل ابی بکرؓ کی مثل عیسیٰ کی ہی کہ وہ اپنی امت کے حق مین خدا سے کہتا تھا کہ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ یعنی ان لوگون پر عذاب کریگا تو یہ تیرے ہی تو بندے ہین اور اگر انکے لیے آمرزش کریگا تو ہر آئینہ تو بڑا حکیم ہی اور مثل عمرؓ کی ملائک مین ہی مثل جبرئیلؑ کی کہ وہ نازل ہوتے ہین زمین پر غضب و قہر خدا کے لیے ہوے اوپر دشمنان خدا کے اور انبیا مین مثل عمرؓ کی مثل ہی نوحؑ کی کہ وہ نہایت سخت تھے اپنی قوم پر زیادہ تر تحمل سے جب کہا اُنھون نے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا یعنی خدایا نہ چھوڑ دے زمین پر اُن کافرون مین سے کسی کو بسنے والا پس نوحؑ نے ایسی بد دعا کی اس قوم پر کہ خدا نے ساری زمین کو غرق کر دیا اور مثل عمر کی جیسے مثل موسیٰ کی جب کہا اُنھون نے رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ یعنی اے پروردگار ہمارے مٹا ڈال اُنکے مالون کو جو باعث اُنکی سرکشی کا ہی اور سختی ڈال اُنکے دلون مین اسلیے کہ یہ ایمان نہ لاوینگے جبتک نہ دیکھینگے عذاب دردناک بعد ذکر ان مثالون کے حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہر آئینہ تمہارے یہان ناداری و محتاجی ہی پس ہرگز نہ چھوٹیگا

تم سے کوئی شخص اُن قیدیون سے مگر سر بہا دینے یا قتل ہونے سے تب کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے یا رسول خدا صلعم سوائے سہیل بن بیضا کے یعنی یہ شخص مستثنیٰ کیا جاوے قیدیون مین سے (کہا واقدی نے کہ سہیل ہم سے راوی کا کیونکہ وہ مہاجرین حبشہ مین سے ہی حاضر بدر نہین ہوا بلکہ وہ بھائی ہی سہل کا جسکا ذکر ابن مسعود نے کیا اور کہا) کہ مین نے اُسکو دیکھا تھا مکہ مین کہ اظہار اسلام کرتا تھا پس سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہا کہ کبھی نہین گذری تھی مجھ پر کوئی ایسی گھڑی جو سخت تر مجھ پر اُس گھڑی سے ہو چنانچہ مین دیکھنے لگا آسمان کی طرف خوف کھاتا ہوا اس بات سے کہ مجھ پر آسمان سے پتھر گرین اس واسطے کہ مین نے سبقت کی کلام کرنے مین بذکر سہل پیش خدا اور رسول پس رسول خدا صلعم نے سر اپنا بلند کیا اور فرمایا الا سہیل بن بیضا یعنی آنحضرت صلعم نے بقول عبداللہ کے اُسکو مستثنیٰ کیا تب عبداللہ نے کہا کہ کوئی ایسی ساعت خوشوقتی کی مجھ پر نہین گذری کہ ٹھنڈی ہوئی ہو آنکھ میری زیادہ اُس ساعت سے جبکہ فرمایا اس بات کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنی درباره استثناء سہیل بن بیضا بعد ازان فرمایا کہ حق تعالیٰ ہر آئینہ سخت کر دیتا ہی دلون کو اپنے بارہ مین یہان تک کہ وہ دل سنگ سے بھی سخت تر ہو جاتا ہی اور حق سبحانہ نرم کر دیتا ہی دلون کو اپنے امر مین یہانتک کہ وہ مسکہ سے بھی ملائم تر ہو جاتا ہی پھر قبول کیا رسول خدا صلعم نے سر بہا ان قیدیون سے اور فرمایا اگر نازل ہوتا عذاب روز بدر کے نجات نہ پاتا کوئی عذاب سے سوائے عمرؓ کے اسلیے کہ وہ کہتے تھے قتل کرو اسیرون کو اور سر بہا نہ لو اور سعد بن معاذ بھی یہی کہتے تھے کہ قتل کیے جاوین قیدی اور فدا نہ لیا جاوے اُنسے واقدی نے کہا مجھے بیان کیا جبیر نے اُسنے نقل کی زہری سے اُسنے محمد بن جبیر بن مطعم سے اُسنے سنی حدیث اپنی والدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے روز بدر کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا تو مین اس قوم ناہنجار کے قیدیون اسی کو بخشتا اور واسطے مطعم بن عدی کے اجرت تھی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسوقت پھرا تھا وہ طائف سے کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو رواۃ کثیر نے سعید بن المسیب سے کہا کہ اُسنے کہا کہ امان دی رسول خدا صلعم نے روز بدر اسیرون مین ابا عزہ عمرو بن عبداللہ بن عمیر الجمحی کو اور یہ مرد شاعر تھا پس آزاد رہا کیا اُسکو حضرت صلعم نے تب اُسنے کہا میری پانچ بیٹیان ہین اُنکے پاس کچھ نہین ہی کچھ اُنکے واسطے مجھے دیجیے یا محمد چنانچہ عطا کیا اُسکو رسول خدا صلعم نے تب کہا ابو عزہ نے کہ مین آپ سے عہد واثق کرتا ہون کہ مقاتلہ نکرونگا آپ سے اور جمع نکرونگا لوگون کو آپ پر کبھی پس رخصت کر دیا اُسکو رسول خدا صلعم نے چنانچہ جب خروج کیا قریش نے طرف احد کے صفوان بن امیہ پاس ابی عزہ کے گیا اور کہا نکل ہمارے ساتھ اُسنے کہا مین نے محمد سے عہد و میثاق کیا ہی کہ مین اُنسے کبھی مقاتلہ نکرونگا اور نہ اُنپر لوگونکو جمع کرونگا کبھی کہ مجھ پر اُسنے احسان کیا اور مجکو امان دی اور سوائے میرے کسی کے ساتھ یہ سلوک نہین کیا یہانتک کہ اُسکو قتل کیا یا اُس سے سر بہا لیا تب صفوان بن امیہ نے اس بات کی ضمانت کی کہ اگر تو قتل کیا جائیگا تو تیری بیٹیان میرے بیٹون کیساتھ ہونگی اور زندہ رہیگا تو اس قدر مال کثیر دونگا کہ عیال تیرے نہ کھا سکینگے پس اُس وعدہ پر ابو عزہ صفوان کیساتھ نکلا اور عرب کو بلا کر جمع کرتا تھا بعد ازان جب روز احد ابو عزہ ہمراہ جمعیت قریش کے نکلا تو اتفاقاً لشکر اسلام مین

اسیر ہوگیا اور اُسکے سوا قریش مین سے کوئی اور قید نہوا تب ابوعزہ نے کہا ای محمدؐ مین نے بخوشی اپنے خروج نہین کیا بلکہ بجبر ہمراہ قریش آیا میری بیٹیان ہین اُنکا کوئی نہین مجھ پر احسان کیجئے مجکو امان دیجئے فرمایا رسول خدا صلعم نے ابوعزہ وہ عہد و میثاق جو تو نے ہم سے کیا تھا کہان ہی واللہ اب ایسا نہوگا کہ تو مکے مین جاکر اپنے منہ پر ہاتھ پھیر کر لوگون سے یہ بات کہے کہ مین نے محمدؐ کو دو بار فریب دیا **راوی** نے کہا کہ فلان فلان رواۃ کثیر نے مجکو خبر دی سعید بن المسیب سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ہر آئینہ مومن ایک حجر سے دوبارہ گزند نہین اُٹھاتا ہی یعنی ایک دغاباز سے دو دفعہ دھوکا نہین کھاتا ای عاصم بن ثابت نے اُسکو اور قتل کرپس عاصم آگے بڑھا اور قتل کیا اُسکو کہا **راویون** نے حکم کیا رسولخدا صلعم نے کہ غار ہائے عمیق یعنے گڑھے گہرے کھودے جاوین بعد ازان حکم کیا حضرت صلعم نے کہ سارے مقتول اس غار مین ڈالے جاوین سوائے امیہ بن خلف کے کہ وہ فربہ اندام تھا بعد قتل اُسی روز پھول گیا تھا جب لوگون نے ارادہ کیا کہ اُسکو غار مین ڈالین تو گوشت اُسکا کھنڈ گیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا اُسکو چھوڑ دو یعنی یونہی پڑا رہنے دو اور دیکھا رسول خدا صلعم نے کہ مردہ عتبہ کا غار کی طرف کھینچا جاتا ہی اور یہ شخص فربہ تھا اُسکے چہرے پر چیچک کے داغ تھے پس اُسکے بیٹے ابی حذیفہ کا چہرہ متغیر ہوگیا آنحضرت صلعم نے فرمایا ای ابوحذیفہ یہ حال اپنے باپ کا دیکھکر تجکو بہت ناگوار گذرا اُسنے کہا واللہ ایسا نہین یارسول اللہ ولیکن مین اپنے باپ مین چونکہ عقل و شرافت دیکھتا تھا تو مجکو امید تھی کہ وہ عقل اُسکو بطرف اسلام ہدایت کریگی مگر جب کہ عقل نے اُسکو قبول اسلام سے غلطی مین ڈالا یعنی ہرگاہ اُسنے اس امر مین خطا کی اور مین نے اُسکو ایسی خواری مین دیکھا تو اُسکی خطا نے مجکو غیظ و غصہ مین ڈالا جسکا نتیجہ ایسا کچھ ہوا اور ابوبکرؓ نے کہا یارسول اللہ واللہ یہ شخص بڑا حیادار و رحیم نرتھا بہ نسبت غیر کے اپنی قوم مین اور کارہ تھا اس امر سے جو اُسکو پیش آیا ولیکن مرگ سے ناچار ہوا فرمایا رسولخدا صلعم نے شکر خدا کہ اُسنے منہ ابوجہل کا زیر خاک دبایا اور اُسکو ٹھی مین ملایا اور ہمارے دلون کو ارام دیا پھر جب وہ سب مقتول غار مین باہم اکٹھا ہوگئے اور رسول خدا صلعم اُنپر گشت کرتے تھے یعنی گرد اُنکے دیکھتے پھرتے تھے اور وہ لوگ خندق مین ڈالے جاتے تھے اور ابوبکر ان مقتولون مین سے ایک ایک کو بتاتے جاتے تھے کہ یہ فلان وہ فلان ہی اور رسول اللہ حمد و شکر خدا کرتے تھے اور کہتے تھے حمد کرتا ہون مین اُس خدا کی جسنے وفا کیا جو تجھ سے وعدہ کیا تھا اور ہر آئینہ اسنے مجھسے وعدہ ایک گروہ کا دو گروہ مین سے کیا تھا بقولہ تعالیٰ اذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم یعنی جس وقت خدا نے دو طائفون مین سے ایک کا تمسے وعدہ کیا کہ تمہارے لیے ہی چنانچہ جب اصحاب کو خبر قافلہ ابی سفیان کی معلوم ہوئی کہ جمعیت قلیل ہی اور مال کثیر تب سب نے ارادہ مقاتلہ اور غارت مال کا کیا اُسی اثنا مین ابوجہل قافلہ قریش لیکر واسطے نمک ابی سفیان کے نکلا اُسوقت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ مقاتلۂ ابی جہل کا کیا اور فرمایا حق تعالیٰ تم سے وعدہ ایک کا دونون طائفون مین کرتا ہی مگر نصرت پانا ابی جہل بہتر ہی واسطے دفع شوکت کفار کے پھر سب مجتمع ہوے ارادہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور مقاتلہ کیا ابوجہل سے نوستر نفر اُسکے ساتھی

اور سترا سیر ہوئے واقعۂ جنگ بدر مین **راوی** نے کہا کہ بعد ازان کھڑے ہوے رسول خدا صلعم اہل غار پر اور آنحضرت سے ایک ایک کو پکارنے لگے کہ ای عتبہ بن ربیعہ وای شیبہ بن ربیعہ اور ای امیہ بن خلف اور ابوجہل بن ہشام آیا تم نے دیکھ لیا کہ جو کچھ تم پر وعید کی تھی خدا نے وہ سچ ہوئی اور ہر آئینہ دیکھا ہم نے کہ جو کچھ ہم سے خدا نے سچا وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا تم لوگ بھی قوم اپنے نبی کی تھے کہ تم نے تو میری تکذیب کی اور لوگون نے میری تصدیق کی اور تمنے مجھے وطن سے نکالا اور لوگون نے مجھے جگہ دی اور تم لوگون نے مجھ سے مقاتلہ کیا اور لوگون نے میری نصرت کی لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ جنکو ندا دیتے ہین وہ قوم گئے حضرت صلعم نے فرمایا تحقیق کہ انکو معلوم ہوا ہی کہ جو کچھ اُنسے خدا نے وعدہ وعید کیا تھا وہ سچ ہوا اور **راویون** نے کہا جسوقت اُس قوم نے ہزیمت پائی اور منھ پھیر آتو ہنگام زوال شمس تھا پس حضرت نے بدر مین قیام کیا اور حکم فرمایا عبداللہ بن کعب کو کہ مال غنائم کو اپنے قبضے اور حفاظت مین لے اور اُسکو اٹھوا اور لدوالے اور حضرت صلعم نے ایک اور شخص کو اُسکا معین مقرر کیا پھر حضرت صلعم نے نماز عصر بدر مین پڑھی بعد ازان اُسوقت وہان سے روانہ ہوے اور اُثیل مین پہونچے اُثیل ایک وادی ہی طول اُسکا تین میل اور درمیان اُثیل اور بدر کے دو میل کا فاصلہ ہوا پس گویا کہ حضرت صلعم بدر سے چار میل پر جاکر قبل غروب آفتاب ٹھہرے اور وہان اُترے اور سب باش ہوے اور حضرت کے اصحاب کو خستگی تھی مگر بہت خستگی نہ تھی اور فرمایا حضرتؐ نے اپنے اصحاب سے کہ کون شخص آجکی شب ہماری حفاظت یعنی شب نگہبانی کریگا پس سب تو خاموش رہے مگر ایک شخص کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا تو کون ہی یعنی تیرا کیا نام ہی اُسنے کہا ذکوان بن عبد قیس فرمایا تو بیٹھ جا پھر اعادہ کیا حضرت نے اپنے کلام کا کہ کون نگہبانی شب کریگا پھر وہی شخص کھڑا ہوا فرمایا تو کون ہی اُس نے کہا ابن عبد قیس حضرت نے فرمایا تو بیٹھ پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر ایک اور شخص کھڑا ہوا فرمایا تو کون ہی اُس نے کہا ابو سلمہ پھر ایک ساعت کے بعد حضرت نے فرمایا تم تینون آدمی کھڑے ہو جاؤ جب تنہا ذکوان بن عبد قیس کھڑا ہوا حضرت صلعم نے فرمایا تیرے دونون ہمراہی کہان ہین جو دوسری اور تیسری بار کھڑے ہوئے تھے اُس نے کہا یا رسول اللہ مین نے ہی رات کی نگہبانی قبول کی تھی حضرت صلعم نے فرمایا خدا تیری نگہبانی کرے پس اُس رات کو اُسی شخص نے نگہبانی کی مسلمین کی یہان تک کہ جب آخر شب ہوئی تو کوچ ہوا اور **راوی** نے کہا بعض کا یہ بھی قول ہی کہ جب حضرت صلعم نے نماز عصر ادا کی تھی اُثیل مین تو جس وقت ایک رکعت حضرت نے پڑھی تبسم کیا اور بعد فراغ سلام کے لوگون نے سبب تبسم سے سوال کیا فرمایا ابھی میرے پاس میکائل آئے تھے اُنکے شانو پر گرد تھی اُنھون نے تبسم کیا اور کہا کہ مین تلاش و گرد آوری قوم مین مصروف تھا اور کہا **راوی** نے کہ جس وقت قتال اہل بدر سے فراغ ہوئی تو جبرئیلؑ خدمت رسول خدا صلعم مین آئے اس حال سے کہ اسپ مادہ پر جسکے بال گوندھے ہوے تھے سوار تھے اور وہ مادیان گرد و غبار آلودہ تھی اور کہا ای محمد حق تعالیٰ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا تھا اور حکم کیا تھا کہ تا رضا آپ کی آپ سے جدا نہ ہون آیا آپ راضی ہوے فرمایا ہان مین راضی ہون اور جب قیدی سامنے حضرت صلعم کے

بمقام عرق ظبیہ پیش کیے گئے تو حضرت صلعم نے عاصم بن ثابت بن ابی افلح کو حکم کیا کہ قتل کر عقبہ بن ابی معیط کے تیئن جس کو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے یہ سُنکے عقبہ کہنے لگا واویلا ای گروہ قریش ان لوگون مین سے جو یہان موجود ہین مین کس بات پر مارا جاتا ہون حضرت صلعم نے جواب دیا اس واسطے تو قتل کیا جاتا ہی کہ تو عداوت رکھتا ہی خدا اور رسول سے اُسنے کہا ای محمدؐ آپ کا احسان بہت بڑا ہی میری قوم مین سے جو کچھ کسی کے ساتھ کیا جاوے وہی میرا بھی حال کیجیے اگر اُنکو قتل کیجیے تو مجھے بھی قتل کیجیے اور اگر اُن پر احسان کیجیے تو مجھپر بھی احسان کیجیے اور اُن سے سر بہا لیجئے تو مین بھی ایک اُن مین سے ہون ای محمدؐ میرے لڑکون کا کفیل کون ہوگا فرمایا آتش جہنم پھر فرمایا ای عاصم اُسکو قتل کر پس آگے بڑھا عاصم اور اُسکو قتل کیا پھر رسول خدا صلعم نے اُس مقتول کی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ واللہ تو بڑا بدذات آدمی تھا مین نہین جانتا ہون کسی کافر کو ایسا منکر خدا اور رسول و منکر کتاب خدا اور ایسا موذی نبی اللہ کا ہو پس مین شکر کرتا ہون اُس خدا کا جسنے تجکو قتل کیا اور میری آنکھون کو ٹھنڈھا کیا تیرے قتل سے اور جب لوگ فروکش ہوئے بمقام سیر شعب جو حد صفرا مین واقع ہی تو رسول خدا صلعم نے اُس مقام مین تقسیم غنائم کی درمیان اپنے اصحاب کے راوی نے کہا ہی کہ مجھے خبر دی رواۃ کثیر نے کہ جب زید بن حارثہ و عبد اللہ بن رواحہ اثیل سے چل کر خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوے وہ روز یکشنبہ تھا کہ وقت ضحیٰ یعنی پہر دن چڑھے پہونچے تھے اور یہ دونون اپنے گروہ مین سے آگے تھے اور جدا ہوا عبد اللہ زید سے بمقام عقیق اور عبد اللہ نے اپنے شتر پر چڑھے ہوے ندا کرنی شروع کی کہ ای گروہ انصار خوش ہو سلامتی پر رسول خدا صلعم کی اور قتل مشرکین اور اُنکے اسیر ہونے پر کہ مارے گئے دونون بیٹے ربیعہ اور دونون بیٹے حجاج کے اور مارا گیا ابو جہل اور قتل ہوے زمعہ بن الاسود و امیہ بن خلف اور منجملہ اسیرون کے سہیل بن عمرو جسکا لقب ذوالانیاب تھا قید ہوا اور وجہ لقب یہ ہی کہ اُسکے دندان پیشین دراز تھے مثل درندون کے اور وہ زبان دراز دریدہ دہن بھی تھا عاصم بن عدی نے کہا کہ مین نے عبد اللہ کے پاس جاکر بطریق سرکشی کے کہا کہ ای ابن رواحہ جو تو کہتا ہی کیا یہ سچ ہے اُسنے کہا ہان واللہ سچ ہی اور کل صبح کو انشاء اللہ تعالیٰ رسول خدا صلعم تشریف لاوینگے اور اُنکے ساتھ قیدی بھی بندھے ہوے ہونگے بعد ازان عبد اللہ بمقام عالیہ انصار کے مکانات پر گیا اور عالیہ وہ مقام ہی جہان عمرو بن عوف و خطمہ و اوس نے اپنے منازل بنا کیے ہین پس اُسنے اُنکے گھر گھر بشارت دی اور اطفال شور مچا کر کہتے تھے کہ ابو جہل فاسق مارا گیا یہان تک کہ وہ لڑکے غل کرتے ہوئے بنی امیہ بن زید تک گئے پھر زید بن حارثہ نے بھی بسواری قصویٰ ناقۂ نبی صلعم کے پہونچ کر اہل شہر کو بشارت دینی شروع کی پس جب زید مقام مصلے پر پہونچا تو اپنے شتر پر سے چلا کر کہا ہر آئینہ عتبہ و شیبہ دونون بیٹے ربیعہ اور دونون بیٹے حجاج کے اور ابو جہل و ابو البختری و زمعہ بن الاسود و امیہ بن خلف یہ سب مارے گئے اور بہت اسیر ہوے اُنمین سہیل بن عمرو جسکا لقب ذوالانیاب تھا اسیر ہوا ہے

لوگون نے نسبت زید کے تکذیب کرنی شروع کی اور کہنے لگے کہ زید جو خبر عجیب لایا ہی وہ رخنہ اندازی اور فوج بہکانے کی باتین ہین یہان تک کہ لوگون کو اس بات نے اندیشہ مین ڈالا کہ وہ خوف کرنے لگے اور آنا زید کا موقوف ہوا تھا جب رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو لوگ بقیع مین دفن کر چکے تھے تب منافقین مین سے ایک شخص نے اسامہ بن زید سے کہا کہ صاحب تمھارا یعنی محمدؐ اور اصحاب اُس کے سب قتل ہوے اور اُنھین منافقین مین سے ایک اور شخص نے ابولبابہ بن عبدالمنذر سے کہا کہ تمھارے لوگ ایسے متفرق اور پریشان ہوگئے کہ پھر کبھی جمع نہین ہوسکتے وتحقیق کہ مارا گیا محمدؐ مع اصحاب اپنے اور وہ سب قتل ہوے محمدؐ کی یہ ہی کہ یہ ناقہ اُسی کا ہی ہم اُس کو پہچانتے ہین اور یہ زید نہین جانتا ہی کہ وہ کیا کہتا ہی یعنی مخبوط الحواس ہی یا یہ کہ نہین معلوم کیا کہتا ہی رعب سے یعنی خوف زدہ آیا ہی اور آیا ہی ڈرانے والا ابولبابہ نے کہا تیری بات کو خدا جھوٹا کریگا اور یہود کہتے تھے کہ زید باتین بنا کر لایا ہی اسامہ بن زید نے کہا کہ مین اپنے باپ کے پاس خلوت مین گیا اور مین نے کہا ای ابا جو آپ کہتے ہین کیا یہ سچ ہی اُنھون نے کہا بیٹا واللہ سچ ہی تب میرے دل کو قوت حاصل ہوئی اور مین اپنے دل مین قوی ہوکر اُس منافق کے پاس گیا اور کہا تو بدخبری رسول خدا صلعم سے مسلمین کو لرزان و ترسان کرنے والا ہی وتحقیق کہ وہ تیرے سامنے آتے ہین اور جب آوینگے تو بیشک تیری گردن ماریںگے اُس نے کہا ای ابومحمدؐ مین یہ بات نہین کہتا ہون مگر مین نے لوگون سے سنی ہی کہ وہ لوگ ایسا کچھ کہتے ہین بعد ازان قیدی آپہونچے اور اُن پر شقران غلام رسول خدا کے نگہبان تھے اور وہ قیدی جو شمار کیے گئے تھے انچاس نفر تھے و در اصل ستر قیدی تھے اسپر اجتماع ہی جس مین کچھ شک نہین اور لوگ حضرت صلعم سے ملاقات کو آگئے روحا مین مبارکبادی دیتے ہوئے ساتھ فتح خدا کے پھر اسی طرح ملاقات کی آنحضرتؐ سے اشراف قبیلہ خزرج نے تب کہا سلمہ بن سلامۃ بن وقش نے وہ کیا ہی جسکی مبارکبادی تم ہمکو دیتے ہو واللہ ہمنے جو قتل کیا تو بدھون کل سرون کو جنکے سر کے بال کہنگی سال سے گر گئے تھے پس یہ سُنکر رسولخدا صلعم نے تبسم کیا اور فرمایا ای میرے برادرزادے وہ لوگ ایسے گردہ تھے کہ اگر تو اُن کو دیکھتا تو ان سے ہیبت کرتا اور اگر وہ تجکو حکم کرتے تو اُنکی تو اطاعت کرتا اور اگر تو اُن کے کردار شایستہ کو ساتھ کردار بد کے دیکھتا تو حقیر جانتا تو اپنے کردار کو مگر باوجود اس کے یہ لوگ بدتھے حق مین اپنے نبی کے سلمہ نے کہا مین پناہ مانگتا ہون ساتھ خدا کے غضب خدا و غضب رسول خدا سے بیشک یارسول اللہ آپ ہمیشہ مجھسے درگذر کرتے آئے ہین جیسے ہم نے روحا مین ابتدائی سکونت کی ہی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مگر وہ بات کہ جو کہ تو نے اعرابی سے کہی تھی کہ تو واقع ہوا اپنے ناقہ پر یعنی جماع کیا کہ وہ ناقہ تجھسے حاملہ ہوئی ہی یہ کلمہ فحش زبان پر تو لایا اور تو نے وہ بات کہی جسکی تجھے خبر نہین ولیکن جو کہ تو نے دربارہ اُس قوم کے کہا نہین قتل کیا ہمنے مگر بدھون کو پس بیشک تو نے قصد کیا کہ اس نعمت کا نعماے خدا سے انکار کرے بعد ازان رسول خدا صلعم نے اُس کی معذرت کو

قبول کیا کہ وہ محتاج ترین اصحاب مین سے تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو رواۃ کثیرہ نے زہری سے کہ جب
ابو ہند البیاضی مولی فروہ بن عمرو نے آنحضرت صلعم سے آکر ملاقات کی اور اُسکے ساتھ ایک مشک مین حیس تھا یعنے
خرما بریان بروغن و پروردہ بماست تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ابو ہند ایک مرد انصار مین سے ہی اُسکو نکاح دو اور
اُس سے نکاح لو یعنی مناکحت فیما بین قبول کرو اور کہا راوی نے خبر دی مجکو فلان فلان رواۃ کثیرہ نے عبداللہ بن ابی
سفیان سے اُسنے کہا اور ملاقات کو آیا اسید بن حضیر اور کہا یا رسول اللہ حمد ہی اُس خدا کی جسنے ظفریاب کیا آپکو اور ٹھنڈا کیا
آپ کی آنکھون کو واللہ یا رسول اللہ تخلف میرا بدر سے اُس مظنہ پر نہ تھا کہ آپ بمقابلہ عدو جاتے ہین بلکہ میرے
خیال مین یہ تھا کہ جن پر آپ جاتے ہین وہ عیر یعنی قافلہ ہی اور اگر مجکو ظن اس بات کا ہوتا کہ آپ واسطے مقابلہ دشمن کے جاتے
ہین تو ہرگز مین پیچھے نہ رہجاتا پس آنحضرت صلعم نے فرمایا تو سچ کہتا ہی اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلان و فلان
راویان بسیار نے حبیب بن عبدالرحمان سے اُس نے کہا جب عبداللہ بن انیس تربان مین حضرت صلعم کی ملاقات
کو آیا تو کہا یا رسول اللہ مین حمد خدا کرتا ہون آپ کی سلامتی پر اور آپ کی ظفریابی پر یا رسول اللہ مین راتون کو چلتا تھا
حالت تب مین پس اُس نے مجھ سے مفارقت کی تھی کل تک کہ مین آپ کے پاس حاضر ہوتا حضرت صلعم نے فرمایا خدا
تجکو اجر عطا کرے اور کہا راوی نے کہ سہیل بن عمرو جب تھا شقوق مین اور شقوق فیما بین سفیا و ملل کے واقع
ہی تو تھا سہیل ساتھ مالک بن وخشم کے تب سہیل نے کہا مجھے جانے دے ضرور کو جانے دے تب مالک بھی اُسکے
ہمراہ ٹھہرا ہوا سہیل نے کہا مجھے شرم آتی ہی تو ٹھہر جا تب اُسنے توقف کیا اور سہیل اُسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر سامنے
چلا جب چلا گیا اور دیر ہوئی تو مالک آگے بڑھا اور لوگون مین شور و نوغا کیا تو لوگ اُس کی تلاش مین نکلے اور رسول خدا
صلعم بھی ایک طرف اُس کی تلاش مین چلے اور حکم دیا کہ جو شخص اُسکو گرفتار کرے وہی اُسکو قتل کرے پس اتفاقاً خاص
رسول اللہ صلعم نے اُسکو درمیان مقام سمرات کے پالیا تب حکم کیا کہ اُسکے دونون ہاتھ اُسکی گردن سے باندھے
گئے اور اُس کو اپنے ناقہ کے ساتھ لے لیا پس تھوڑی دور چلے ہم کہ مدینے مین پہونچے اور اسامہ بن زید
واسطے ملاقات کے آئے راوی کہتا ہی کہ مجھے خبر دی راویان بسیار نے جابر بن عبداللہ سے کہ جب اسامہ بن زید
واسطے ملاقات رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے اُسوقت آنحضرت صلعم قصوی اپنے ناقہ راحلہ پر سوار تھے تو اسامہ کو
اپنے آگے بٹھالیا اور سہیل کے ہاتھ اُسکی گردن مین بندھے تھے پھر جب اسامہ نے سہیل کی طرف دیکھا تو عرض کی یا
رسول اللہ یہ ابو یزید ہی فرمایا ہان یہ وہی ہی جو مکہ مین روٹیان بانٹتا تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو محمد نے اُسکو
عبدالوہاب نے اُس سے کہا ہم سے حدیث بیان کی واقدی نے اُسنے کہا مجھسے عبدالرحمان بن عبدالعزیز نے
عبداللہ بن ابی بکر بن حزم سے اُس نے یحیی بن عبدالرحمان بن زرارہ سے اُسنے کہا داخل ہوے رسول خدا صلعم مدینہ مین
اور جس وقت کہ لائے گئے قیدی تو سودہ بنت زمعہ آل عفرا کے یہان ماتم داری مین عوف و معوذ کے تھین

اور یہ واقعہ قبل واجب ہونے حجاب کے تھا سودہ نے کہا جب ہم لوگ ماتم خانہ سے اپنے اپنے گھر کو آئے تو ہم لوگون نے سنا کہ قیدی لوگ آئے ہین تب مین نکلی اپنے گھر کے ایک طرف کو تو اسی جا پر رسول خدا صلعم بھی آپہونچے تھے اور یکایک یہ دیکھا کہ ابو یزید کے ہاتھ بندھے ہوے گردن مین اُس گھر کے کنارے آگیا ہی واللہ جس وقت مین نے اُس کے ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین دیکھا نہین قدرت رکھتی تھی یہ کہنے کی ای ابو یزید تم نے آپ اپنے ہاتھ بندھائے کیون اچھی موت نہ مرے یعنی لڑکر کیون نہ مرگئے کہ اکرام ہوتا پس واللہ مجھے خوف مین نہین ڈالا مگر صدائے رسول خدا صلعم نے جانب اُس بیت سے کہ ای سودہ علی اللہ وعلی رسولہ اللہ یعنی تو آمادہ حرب کرتی ہی خدا اور رسول خدا پر مین نے کہا یا نبی اللہ قسم ہی اُسکی جس نے آپ کو بحق مبعوث کیا اگر مجکو قدرت حاصل ہوتی جس وقت کہ مین نے ابو یزید کو ہاتھ باندھے ہوے گردن مین دیکھا تھا تو وہی کہتی جو مین نے ابھی کہا **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی خالد بن الیاس نے اُسنے کہا مجھسے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم نے اُسنے کہا کہ خالد بن ہشام بن المغیرہ وامیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ یہ دونون نزل ام سلمہ مین آئے اور ام سلمہ بیچ مناخہ آل عفراء کے تھین یعنی ماتم داری مین عوف ومعوذ کی اُس وقت کسی نے اُن ماتم دارون سے کہا کہ قیدی لائے گئے پس نکلین ام سلمہ اور کہین قیدیون کے پاس مگر اُن سے کچھ کلام نہین کیا یہانتک کہ وہان سے پھر مین تلاش کرتی ہوئی رسول خدا صلعم کو کہ وہ اس وقت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان مین تھے پس ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ میرے عم زادے جو بندی مین آئے ہین چاہتے ہین داخل ہونا اپنا میرے پاس اس لئے کہ مین اُنکی مہمانی کرون اور اُنکی تیمارداری وسربراہی کرون اور پریشانیون سے اُنکی خاطر جمع کرون وحالانکہ مین نہین چاہتی کہ ایسا کرون یہان تک کہ آپ سے اجازت حاصل کرون تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ ان باتون مین کوئی امر مجکو ناگوار نہین ہی ان امور سے جو تجھے منظور ہو وہ کر **واقدی** نے کہا مجھسے محمد بن عبداللہ نے زہری سے اُسنے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے استوصوا بالاساری خیرا یعنی قبول وصیت کرو اسیرون کے لیے امور خیر مین تب ابو العاص بن الربیع نے کہا کہ مین چند آدمیون کے ساتھ تھا اور وہ انصار مین سے تھے حق تعالی اُن کو جزاے خیر عطا کرے کہ جب ہمارے تئین وقت طعام شام آیا تھا یا وقت طعام چاشت ہوتا تھا یعنی جب ہمارے شام کے کھانے کا وقت یا صبح کے کھانے کا وقت آتا تو وہ لوگ مجھے تو روٹیان کھلاتے تھے اور وہ سب آپ تمر کھاتے تھے کیونکہ اُن کے ساتھ روٹی کم تھی اور تمر اُنکے زادراہ تھے یہانتک کہ اُنمین اگر کسی کے ہاتھ مین کوئی روٹی کا ٹکڑا بطریق حصہ آجاتا تھا تو وہ بھی مجھی کو دے دیتا تھا اور اسی طرح ولید بن الولید بن المغیرہ نے بھی مثل اُسی کے بیان کیا اور مزید برآن یہ بھی کہا کہ وہ ہمین اپنے اوپر لادے چلتے تھے **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبدالوہاب نے اُسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد نے اُس سے **واقدی** نے اُس سے محمد بن عبداللہ نے زہری سے کہ لائے گئے تھے قیدی ایک روز پیش از تشریف بری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے اور بعضے کہتے ہین کہ قیدی اُسی روز آخر وقت آتے تھے جس روز اول وقت رسول خدا صلعم داخل ہوے تھے یعنی جس روز پہلے آنحضرت صلعم پہونچے اُسی دن آخر روز قیدی آئے اور راوی کہتے ہین کہ جب قریش بدر کی طرف متوجہ و عازم ہوے تو کچھ لوگ جو اُنسے پیچھے رہ گئے اُنمین چند جوان افسانہ خوان تھے شبہاے ماہ مین بمقام ذی طوی داستان گوئی کرتے تھے چنانچہ جب رات ہوتی تھی تب وہ آپس مین اشعار پڑھتے تھے اور باتین کیا کرتے تھے اُسی عرصہ مین ان لوگون نے اپنے قریب ایک آواز سُنی کہ کوئی شخص باواز بلند اشعار مین گاتا ہی اور وہ دکھلائی نہین دیتا ہی مضمون اشعار کا یہ ہی کہ حنیفون یعنی مسلمانون نے بدر مین وہ مصیبتین ڈالین اور دکھلائین کہ اُس سے ارکان دایوان کسرے و قیصر قریب ہین کہ زلزلہ مین آوین فریاد مین آئے اُس سے سخت جمال اور زاری کرتے ہین قبائل ماہین و تیرا اور خیبر کے اور اخشبان دونون پہاڑ مکے کے شور کرتے ہین اور زنان حرّہ بیوہ سر برہنہ ہو کر چھاتی پیٹتی ہین حسرت سے راوی کہتا ہی کہ اُن اشعار کو میرے سامنے عبد اللہ بن ابی عبیدہ ابن محمد ابن عمار بن یاسر نے پڑھا پس اُن نوجوانون نے جب آواز سُنی اور کسی کو نہ دیکھا تو وہان سے اُس کی تلاش مین نکلے جب کسی کو نہ دیکھا تو پھر آگے چلے گھبرائے ہوئے یہانتک کہ مقام حجر کے مقابل ہوے وہان چند مشایخ کو پایا کہ اُنمین سے چند بزرگ سمار تھے یعنی افسانہ خوان تب ان لوگون نے انکو اُس خبر سے مطلع کیا اُنھون نے اُنسے کہا جو کچھ تم کہتے ہو حق ہی کہ تحقیق محمدؐ اور اصحابؓ اُسکے موسوم بحنیفہ ہین اور وہ لوگ اُس روز تک اسم حنیفہ نہین جانتے تھے پس اُن جوانون مین جو ذی طوی مین تھے کوئی ایسا باقی نہ رہا جو یہ بات سنکر مبتلاے شدت تپ نہ ہوا ہو چنانچہ وہ لوگ وہان دو تین رات مقیم رہے تھے کہ حیسمان بن حابس الخزاعی خبر اہل بدر اور اُنکے مقتولین کی وہان لائے اور اُن لوگون کو ماجراے قتل عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ سے اور قتل پسران حجاج و ابی النجتری و زمعہ پسر اسود کی خبر دیئے گئے راوی نے کہا کہ صفوان بن امیہ جو بمقام حجر بیٹھا تھا کہا کہ یہ شخص یعنی حیسمان جو کلام کرتا ہی نہین جانتا ہی یعنی مجنون ہی بھلا اُس سے میرا حال تو پوچھو تب لوگون نے کہا اے حیسمان تجکو کچھ صفوان کا حال معلوم ہی اُسنے کہا ہان یہ شخص مقام حجر مین ہی اور مین نے اُسکے باپ و بھائی کو بدر مین مقتول دیکھا تھا اور یہ دیکھا تھا کہ سہیل بن عمرو اور نضر بن الحارث اسیر ہوے لوگون نے کہا یہ کیونکر تجکو معلوم ہوا کہ وہ دونون اسیر ہوے اُسنے کہا مین نے اُن دونون کو رسیون مین بندھا ہوا دیکھا ہی اور راوی نے کہا کہ جب نجاشی کو مکے مین خبر قتل قریش اور بشارت فتح پہونچی حق تعالیٰ نے اپنے نبی کو مظفر و منصور کیا تو نجاشی دو سفید کپڑے پہنے ہوے اپنے گھر سے نکلا اور زمین پر بیٹھ گیا بعد ازان جعفر بن ابی طالب اور اُن کے اصحاب کو بلوایا اور کہا تم مین سے کون جانتا ہی کہ بدر کہان ہی اُن لوگون نے اُس کو اُس طرف کا نشان بتلایا تب نجاشی نے کہا مین بھی اُس سمت کو پہچانتا ہون اکثر مین نے اُسکے حوالی مین

بھیڑین چرائی ہین کہ وہ بعضے نہر کی ترائی مین سے ہی ولیکن مین نے چاہا کہ تمسے تثبت و تحقق بہم پہونچاؤن بتحقیق کہ حق تعالیٰ نے اپنے رسول کو نصرت دی ہی بدر مین پس مین حمد خدا کرتا ہون اس بات پر تب سپاہیان ہمراہی نے کہا خدا اصلاح کرے بادشاہ کی یعنی آپ کی خیر ہو ہر آئینہ یہ امر عجیب ہی تو نے کبھی ایسا نہین کیا کہ وہ کپڑے پہنکر زمین پر بیٹھا ہو اُسنے کہا مین اُس قوم مین سے ہون کہ جب اُن کیلیے حقتعالیٰ کوئی نعمت مہیا کرتا ہی تو وہ تواضع و فروتنی زیادہ کرتے ہین و بنا بر بعض قول کے اُسنے یہ کہا کہ جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو کوئی نعمت حاصل ہوتی تھی تو وہ تواضع زیادہ کرتے تھے اور جب قریش نے مکے مین مراجعت کی تو ابوسفیان بن حرب انمین کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اے گروہ قریش تم اپنے مقتولون کے لیے بکا نکرو اور نہ کوئی زن نوحہ خوان اُنپر نوحہ خوانی کرے اور نہ کوئی شاعر انپر مرثیہ پڑھے کہ ظاہر کرین جزع و فزع کو پس ہر آئینہ تم جسوقت اُنپر نوحہ کروگے اور اشعار پڑھکر روؤگے تو یہ بات تمھارے غیظ و غصہ کو زائل کردیگی پس مین بوجہ عداوت محمدؐ اور عناد اُسکے اصحاب کے یہ کلام تمھارے ساتھ کرتا ہون و علاوہ اگر محمدؐ اور اُس کے اصحابؓ کو خبر تمھارے نوحہ و بکا کی پہونچے گی تو وہ لوگ شماتت کرینگے پس طعنہ زنی اُنکی بہت بڑی مصیبت ہوگی اور کیا عجب ہی تم بدلہ خون کا لوگے پس سرکاشیل اور شانہ اور صحبت نسوان مجھ پر حرام ہی جبتک کہ پھر محمدؐ سے جنگ کرون پس خاموش رہے قریش ایک مہینا کہ نہ بکا کیا کسی شاعر نے اور نہ نوحہ کیا انپر کسی زن نوحہ خوان نے چنانچہ جب قافلہ قیدیون کا مدینہ مین پہونچا تو خدا نے اس ذلت سے گردنین مشرکین و منافقین اور یہود کی جھکادین اور کوئی یہود و منافق مدینہ مین ایسا باقی نرہا جسکی گردن واقعہ بدر سے نہ جھکی ہو اور کہا عبداللہ بن عتبل نے کاش ہم بھی نکلے ہوتے رسول خدا صلعم کے ساتھ تو مال غنیمت پاتے اور صباح واقعہ بدر سے یعنی بعد اس واقعہ کے حق تعالیٰ نے فرق کردیا درمیان کفر و اسلام کے لوگون نے دونون امرمین تمیز حاصل کی اور اسی درمیان مین یہود کہتے تھے کہ یہ وہ شخص ہی یعنی آنحضرت صلعم کہ ہم اس کو منصف بحون اللہ پاتے ہین آج سے جو علم اُسکا اُٹھیگا وہ غالب ہوگا اور کعب بن اشرف نے کہا آج سے زیر زمین ہونا بہتر ہی رہنے بالاے زمین سے یعنی اس زندگی سے مرنا بہتر ہی کیونکہ یہ قریش جو بزرگ ترین خلائق اور سردار ان مردم اور شرفاے عرب اور صاحبان حرم اور اہل امن و امان تھے مبتلاے مصائب ہوے و بعد ازان کعب مکے کو چلا گیا اور ابوسفیان و واعد بن صبیرہ کے یہان اُترا اور وہان سے اشعار ہجو مسلمین کے اور مرثیے مقتولان قریش کے جو بدر مین مارے گئے پڑھنا شروع کیا چنانچہ یہ ابیات بھیجے جسکا مضمون یہ ہی کہ کی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے حلی اور کعبی واسطے قتل بدر کے شور و شیون و اشکباری ہی کہ سرداران مردم اگر قتل کیے گئے حوالی بدر مین تو بعید نہین کیونکہ اکثر بادشاہ جنگ مین مارے جاتے ہین اور لوگ کہتے ہین کہ ہم ذلیل ہوے کہ باعث غضب اُنکے یعنی شماتت مسلمین سے ہر آئینہ کعب ابن اشرف جزع کرتا ہی لوگ سچ کہتے ہین مگر کاشکے زمین جس وقت وہ لوگ مارے گئے تھے تو اپنے اہل کل یعنی کل اہل زمین کو نگل کر اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی مجھے خبر ہوئی ہی کہ حارث بن ہشام لوگون مین مصروف باموز خیر ہی اور لوگون کو

جمع کرتا ہی تاکہ زیارت وملاقات کرے جمعیت کو ہمراہ لیکر شہر والون سے اور سعی نہین کرتا ہی اور پر دستور قدیم کے
مگر بڑا دلیر **واقدی** نے کہا ان ابیات کو عبدالرحمان بن جعفر و محمد بن صالح و ابن ابی البرتا دنے میرے پاس لکھ
بھیجا تھا کہا رواۃ نے کہ بعد پہونچنے ان ابیات کے رسول اللہ صلعم نے بلایا حسان بن ثابت کو جو بڑے شاعر تھے
اور اُسکو ابیات کعب اور اُسکے مقام سے خبر دی کہ وہ ابی وداعہ کے یہان مکہ مین مقیم ہی پس حسان نے جو اُسکی اور اُنکی
جو اُسکے پاس تھے کرنی شروع کی یہان تک کہ کعب مدینے کو پھر آیا اور جبکہ اُسنے اُن ابیات کو مکہ مین بھیجا تھا تو وہ لوگ
اس سے لیکر بطریق مرثیہ خوانی پڑھتے تھے اور چھو کریان اور چھو کریان جو اُن لوگون کے پاس آتین دن ابیات
کو مکہ مین پڑھتی تھین بعد ازان ان لوگون نے اُسکا مرثیہ کیا پس قریش نے اپنے مقتولون پر ایک مہینے نوحہ خوانی
کی اور کوئی گھر مکے مین ایسا باقی نہین رہا جس مین ماتم برپا نہوا ہو اور عورتون نے اپنے سرون کے بال نوچ
ڈالے اور ایسا ہوا کہ مقتولین قریش مین سے کسی کا ناقہ یا گھوڑا لایا جاتا تھا اور عزادارون کے سامنے کھڑا کیا جاتا
تھا تو لوگ اُسکے گرد نوحہ خوانی کرتے تھے۔ اور حال عورتون کا یہ ہوا کہ کوچون مین اور تنگ گلیون مین نکل پڑتین تو پردے
ڈالدیے اور راستے بند کردیے اور وہان نوحہ کرتی پھرتی تھین اور خواب عاتکہ و جہیم بن صلب کی تصدیق کرتی تھین
اور یہ ہوا کہ اسود بن عبدالمطلب کی آنکھین اپنے بیٹون کے مارے جانے سے جاتی رہی تھین اور سخت اندوہ و قلق
مین تھا اور چاہتا تھا کہ اپنے بیٹون پر روئے مگر قریش اُسکو رونے سے منع کرتے تھے تب اسود ایک
دن درمیان دیکر اپنے غلام سے کہا کرتا تھا کہ شیشۂ شراب میرا ہمراہ لے اور مجھے لیچل اُس درہ اور راہ پر جہان
ابوحکیمہ یعنی اسکا بیٹا گیا تھا پس وہ غلام اُسکو اُس راستے پر نزدیک اُس درہ کے لاتا تھا اور وہ وہان بیٹھتا تھا اور غلام
اُسکو شراب پلاتا تھا یہان تک کہ نشے مین آکر ابی حکیمہ اور اُسکے بھائیون پر روتا تھا بعد ازان اپنے سر پر خاک اُڑاتا تھا اور
کہتا تھا اپنے غلام سے مخفی رکھ میرے حال کو تا قریش معلوم نہ کرین کیونکہ ہر آئینہ مین دیکھتا ہون قریش کے تئین وہ اپنے
مقتولون پر رونے کو جمع نہین ہوتے **واقدی** نے کہا مجھ سے روایت کی مصعب بن ثابت نے عیسیٰ بن معمر سے
اُسنے عبداللہ بن زبیر سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنھون نے کہا کہ جب قریش بعد قتل ہونے اہل بدر کے مکہ کو پھرے
تو کہتے تھے کہ اپنے مقتولون پر بکا نہ کرو کہ یہ خبر محمدؐ اور اُنکے اصحاب کو پہونچیگی تو تمام شماتت کرینگے اور اُن اسیرون کے پاس
جو تم مین سے محبوس ہین کسی کو وہان نہ بھیجو کہ وہ قوم تم سے حصول مطالب کرینگے ناگاہ ہوکہ باز ہو بکا سے اور کہا عائشہ رضی
اللہ عنہا نے کہ اسود بن مطلب اپنے تین بیٹون کے غم والم مین مبتلا ہوا ایک زمعہ دوسرا عقیل تیسرا حارث بن زمعہ پس وہ
چاہتا تھا کہ ان قتلی پر بکا کرے اسی خیال مین وہ تھا کہ یکایک رات کو اُسنے آواز ایک عورت نوحہ کرنیوالی کی سُنی چونکہ
اُسکی آنکھین جاتی رہی تھین تو اپنے غلام سے کہا دیکھ تو آیا قریش اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین کاش کہ مین بھی ابی حکیمہ یعنی زمعہ پر
بکا کرون کہ ہر آئینہ سینہ و جگر میرا جل گیا ہی تب غلام دریافت کے لیئے گیا اور پھر آکر جواب دیا کہ یہ ایک عورت ہی

جو رو تی ہی اس واسطے کہ اُسکا شتر گم ہوگیا ہی پس اسوقت اسود اشعار پڑھنے لگا جس کا مضمون یہ ہی کہ وہ عورت روتی ہی اس لیے کہ اُسکا شتر گم ہوگیا اور بیداری رات کی اُسکی تئین سونے سے منع کرتی ہی پس بکا نہ کر شتر پر لیکن بکا کر واقعہ بدر پر جس نے بڑے بڑے کلے والون کو خوار کیا اگر بکا کرتی ہی تو بکا کر عقیل پر اور بکا کر حارث پر جو شیرون کے شیر تھے اور بکا کر اُنکے لیے کہ اُنمین سے کسی کا نظیر و مثل نہ تھا اور نہ ابی حکیمہ کا کوئی مثل و نظیر تھا اور بکا کر اُنکے لیے جو بدر پر سردار تھے بنی جمیص و بنی مخزوم و گروہ ابوالولید سے آگاہ ہو کہ بعد ان لوگون کے بہت ایسے لوگ سردار ہوگئے کہ اگر واقعہ روز بدر کا نہ ہوتا تو وہ سردار نہ ہوتے اور کہا رواۃ نے کہ زنان قریش گئین ہند بنت عتبہ کے یہان اور کہنے لگین کہ تو بکا کیون نہین کرتی ہی اپنے باپ و بھائی و چچا اور اپنے گھر والون پر اُسنے کہا ہی ای سر مونڈی آیا اُنکے لیے مین بکا کرون کہ یہ خبر محمدؐ اور اور اُس کے اصحاب کو پہونچے تو وہ لوگ تشنیع و طعن کرینگے ہمکو اور زنان بنی خزرج کو واللہ ہرگز بکا نکرونگی جب تک بدلہ قتل کا لیا جاوے محمدؐ و اصحابؓ محمدؐ سے اور اپنے سر مین تیل ڈالنا مجکو حرام ہی جبتک غزدہ کیا جاوے محمدؐ سے واللہ اگر مین جانتی کہ میرے دل سے غم جاتا رہیگا تو بکا کرتی ولیکن بکا اس غم کو دور نکریگا مگر یہ کہ مین اپنی آنکھون سے بدلا قتل اجا کا دیکھون چنانچہ جس روز سے کہ اُسنے حلف کیا تا واقعہ اُحد وہ اپنی اُسی حالت پر رہتی تھی کہ نہ استعمال روغن سر کیا نہ فرش ابی سفیان اپنے شوہر کے قریب گئی اور جب نوفل بن معویۃ الدیلی کے پاس کہ وہ اپنی اہل مین تھا جنکے ساتھ حاضر موقع بدر ہوا تھا یہ خبر پہونچی کہ قریش اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین تو وہان سے آیا اور کہا ای گروہ قریش تمھاری عقلین سبک ہوگئین اور تمھاری رائے نے خطا کی اور تم لوگون نے اپنی عورتون کی اطاعت کی عجب ہی کہ مثل تمھارے مقتولون کے بکا کیے جاوین یعنی ایسے بہادرون کو روئین جو اعظم تر ہین بکا سے باوجود اس بات کے غیظ تمھارا عداوت محمدؐ و اصحابؓ محمدؐ سے جاتا رہیگا پس لازم نہین ہی کہ غیظ و غصہ تمسے جاتا رہے تاوقتیکہ اپنے دشمن سے اپنا بدلا پاؤ چنانچہ ابوسفیان ابن حرب نے یہ کلام اُسکا سنا تو کہا ای ابومعاویہ آج تک ماتم داریان زنان بنی عبد شمس کی اُنکے مقتولون پر شنیع کی گئی ہین اور بکا نہین کرتا ہی کوئی شاعر مگر اُسکو باز رکھتا ہون یہانتک کہ ہمارا بدلا محمدؐ اور اصحاب سے لیا جاویگا اسواسطے کہ ہمنے عوض خون اپنے قتلی کا نہین پایا اور ہم کینہ خواہ ہین کہ ہمارا بیٹا حنظلہ مارا گیا اور ایسے سردار اس وادی کے قتل کیے گئے جنکے قتل ہو جانے سے یہ وادی ویران ہی **واقدی** نے کہا مجھ سے روایت کی معاذ بن محمد انصاری نے عاصم ابن عمیر ابن قتادہ سے اُس نے کہا جب مشرکین قریش مکے کو پھرے اور قتل ہوے تھے بڑے بڑے بزرگوار اُنکے عمیر بن الوہب بن عمیر الجمحی مقام حجر مین پہونچا اور پاس صفوان بن امیہ کے آکر بیٹھا صفوان نے کہا فتح اللہ العیش بعد قتلی بدر یعنی بعد مقتولین بدر کے خدا عیش کو منغض کرے عمیر بن وہب نے کہا سچ ہی واللہ بعد انکے زندگانی مین کچھ بہتری نہین اور اگر مجھپر دین ایسا نہوتا کہ ادا کرنا اُسکا اپنے امکان مین

نہین پاتا اور نہ ہوتے عیال کہ ان کے لیے کچھ چھوڑنا ہوتا تو البتہ طرف محمدؐ کے مین قصد کرتا اُسکو قتل کرون بشرطیکہ آنکھ بھر کے اُسکو دیکھون یعنی بشرطیکہ میری آنکھون کے سامنے پڑے کیونکہ مجکو یہ خبر معلوم ہوئی ہی کہ وہ بازار بنی قینقاع مین اقامت رکھتا ہی پس میرے لیے اُنکے نزدیک ایک باعث ہی کہ مین کہونگا اپنے بیٹے قیدی کے پاس آیا ہون چنانچہ صفوان اُس کی ان باتون سے خوش ہوا اور کہا ای ابو امیہ آیا ہم تجکو ایسا کام کرنے والا دیکھینگے یعنی تو اس کام کو انجام دیگا اُس نے کہا ہان قسم ہی برب کعبہ مین اس کام کو کرونگا تب صفوان نے کہا تو دین تیرا مجھپر ہی اور عیال تیرے میرے عیال کے ساتھ ہین اور تو خوب جانتا ہی کہ مکے مین کوئی شخص توسع کرنے مین ساتھ عیال کے مجھسے زیادہ نہین ہی عمیر نے کہا ای ابو وہب مین اس امر کو خوب جانتا ہون صفوان نے کہا تیرے عیال میرے عیال کے ساتھ ہین مجھے وسعت نہ ہو کسی شی کی درحالیکہ مین اُنسے عاجز رہون یعنی اپنے حق مین دعاے بد کرتا ہی کہ اگر مین اُن کی کفالت سے کوتاہی کرون تو مجکو کچھ میسر نہووے اور دین تیرا مجھپر ہی پس عمیر کو صفوان نے اپنے ناقہ پر سوار کیا اور اُسکو زاد راہ دیا اور صرف اُسکے عیال کا مثل مصارف اپنے عیال کے جاری کیا اور امر کیا عمیر کو کہ اپنی تلوار کو تیز کرے اور زہر مین بجھالیوے بعد ازان عمیر مدینہ کو چلا اور صفوان نے کہدیا کہ اس راز کو چند روز مخفی رکھیو یہان تک کہ مین بھی مدینے مین پہونچون چنانچہ عمیر گیا اور صفوان نے کسی سے اُسکا ذکر نہین کیا تب عمیر مدینے مین باب مسجد پر پہونچا اور اپنے ناقہ کو بٹھایا اور اپنی تلوار گلے مین لٹکا کر طرف رسول خدا صلعم کے عازم ہوا پس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ چند اصحاب مین بیٹھے ہوے باتین کر رہے تھے اور نعمت خدا کو جو بدر مین اُن پر متوجہ ہوئی تھی باہم یاد کر رہے تھے عمیر کو مسلح دیکھکر گھبرائے اور اپنے اصحاب سے کہا پکڑو اس کتے کو یہ وہی دشمن خدا ہی جس نے روز جنگ بدر درمیان ہمارے فریب و فساد برپا کیا تھا اور قوم کو حزن مین ڈالا تھا اور ہمارے مقدمہ مین ایک بلندی پر چڑھا اور اُتر کر ہمارے احوال سے قریش کو خبر دیتا تھا کہ نہ ان کے یہان عدد و جمعیت ہی نہ کمینگاہ ہی پس اصحاب نے آگے بڑھ کر اُسکو گرفتار کیا **واقدی** نے کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خدمت مین رسول خدا صلعم کے گئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ عمیر بن وہب مسجد مین تلوار باندھے داخل ہوا تھا اور یہ غدار خبیث ہی جس سے مجھے اصلا اطمینان نہین ہی حضرت صلعم نے فرمایا اُسکو میرے سامنے لاؤ پس عمرؓ گئے اور اُسکی تلوار کا تسمہ پکڑ کر ایک ہاتھ سے گرفت کر لیا اور دوسرے ہاتھ سے قبضہ پکڑ لیا اور حضرت صلعم کی حضور مین اُسکو حاضر کیا جب حضرتؐ نے اُسکو دیکھا تو فرمایا ای عمرؓ تامل کر اور جب عمیر حضرت صلعم کے قریب آیا تو اُسنے کہا انعم اللہ صباحا یعنی خدا آپ کی صبح بخیر کرے حضرت نے فرمایا حق تعالی نے ہمکو تیری تحیت یعنی تیری دعاے خیر سے مستغنی کیا ہی تحیت ہماری سلام ہی کہ یہ تحیت اہل جنت کی ہی اُسنے کہا یہ عہد آپکا جدید ہی حضرت نے فرمایا حق تعالی نے اُس تحیت کو ہمارے لیے خیر جاودانہ قرار دیا ہی پس ای عمیر تو یہان کیون آیا ہی اُسنے کہا اپنے اسیرون کے

پاس آیا ہون جو آپ کے یہان قید ہین کہ اُنمین ہم سے قرابت رکھتے ہین اور وہ ہماری اصل قوم ہین حضرت صلعم نے فرمایا تیری تلوار کا کیا حال ہی اُس نے کہا خدا اس تلوار کو خوار کرے اور تلوار و نسے کیا ہمارے کچھ کام آئی روز جنگ بدر کے مگر جب مین یہان آکر اُترا تو بھول گیا کہ میرے گلے مین لٹکی رہ گئی اور قسم ہی مجکو اپنی زندگانی کی کہ میرا قصد اور ہی سوائے اسکے جو آپ کو گمان ہی تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سچ بیان کر کس ارادے سے تو یہان آیا ہی اُس نے پھر کہا کہ مین اپنے اسیرون کے پاس آیا ہون فرمایا پھر کیا شرط تو نے کی تھی جمر مین صفوان بن امیہ سے پس گھبرا گیا عمیر اور کہنے لگا وہ کیا شرط مین نے اُس سے کی تھی یعنی مین نے تو کچھ شرط انہین کی تھی فرمایا تو نے اُس سے میرے قتل کی شرط کی ہی اس بات پر کہ وہ تیرے دین کو ادا کرے اور تیرے عیال کی کفالت کرے وحالانکہ حق تعالیٰ درمیان تیرے اور تیری گواہی کے حائل ہی عمیر نے کہا اشھد انك رسول اللہ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ تو رسول خدا کا ہی اور بیشک تو سچا ہی واشھد ان لا الٰہ الا اللہ اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے خدا کے کوئی دوسرا معبود نہین یارسول اللہ مین آپ کی وحی کی جو آسمان سے نازل ہوتی ہی تکذیب کرتا تھا وحالانکہ یہ بات جو درمیان میرے اور صفوان کے ہوئی تھی اور آپ نے اُسکی خبر دی تو سوائے میرے اور اُسکے اُسپر کسی کو اطلاع نہ تھی اور اُس نے مجکو حکم کتمان کیا تھا رات کو مگر خدا نے آپ کو اُسپر مطلع کر دیا پس مین ایمان لایا ساتھ خدا اور رسول اُس کے کے اور مین نے گواہی دی کہ جو کچھ آپ لائے ہین یعنی جو کچھ آپ کہتے ہین وہ سب حق ہی حمد ہی اُس خدا کی جو مجھے اس راہ پر ہانک لایا تب اہل اسلام اس بات سے خوش ہوے کہ خدا نے اُس کو ہدایت کی اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب مین نے اُسکو دیکھا تھا تو میرے نزدیک خوک اُس سے بہتر تھا اور اسوقت میری نزدیک یہ شخص میری بعض اولاد سے محبوب تر ہی حضرت صلعم نے حکم کیا کہ تم لوگ اس برادر کو قرآن تعلیم کرو اور اُسکے قیدی کو اُسکے لیئے رہا کر دو عمیر نے کہا یارسول اللہ مین نور خدا کے بجھانے مین جہد کرنیوالا تھا ولیکن حمد ہی خدا کی کہ اُسنے مجھے ہدایت کی پس مجکو اذن دیجئے کہ مین قریش سے مکہ مین جا کر ملون اور اُنکو طرف خدا کے اور طرف اسلام کے طلب کرون کیا عجب ہی کہ حق تعالیٰ اُن کو ہدایت کرے اور ہلاکت سے اُنکو نکالے پس حضرت صلعم نے اُسکو اجازت دی تو وہ چلا اور مکہ مین پہونچا اور حال صفوان کا یہ تھا کہ جو سوار مدینے کی طرف سے آتا تھا اُس سے عمیر کی خبر دریافت کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کوئی خبر مدینے مین تمنے پائی ہی اور قریش مکہ سے کہا کرتا تھا کہ خوشی مناؤ تم لوگ ساتھ ایسے امر کے جس سے واقعہ بدر تمکو بھول جائیگا پس ایک شخص مدینہ سے آیا صفوان نے اُس سے حال عمیر کا دریافت کیا اُس نے کہا وہ اسلام لایا یہ سنکر صفوان نے اور سب مشرکون نے اُس پر لعن کی اور کہا عمیر بددین ہو گیا پس صفوان نے حلف کیا کہ عمیر سے بھی کلام نکریگا اور نہ اُسکو کچھ نفع دیگا اور اُس کے عیال کو چھوڑ دیا اُسی حال مین عمیر اُنپر داخل ہوا اور لوگون کو طرف اسلام کے دعوت کی اور

صداقت رسول خدا صلعم سے اُنکو خبر دی چنانچہ اُسکے ساتھ گروہ کثیر ایمان لائے **راوی** نے کہا مجھے خبر دی فلان فلان رواۃ کثیر نے کہ جب عمیر بن وہب اپنے اہل مین پہونچا اور صفوان بن امیہ کے پاس نہ گیا تب اظہار اسلام کا کیا اور لوگون کو طرف اسلام کے دعوت کی پس یہ خبر پہونچی صفوان کو اُسنے کہا مین نے اُسیوقت پہچانا تھا جب وہ قبل داخل ہونے اپنے گھر کے اول میرے پاس نہین آیا یہ ایک شخص ہی کہ ہمارے پاس سے اُلٹا پھرا اسطرف جہانسے مخلصی پائی تھی اور مین اُس سے کبھی اپنی جانب سے کلام نہ کرونگا اور نہ کبھی اُسکو نفع دونگا اور نہ اُسکے عیال کو تب عمیر پاس صفوان کے حجر مین گیا اور خطاب کیا کہ ای ابو وہب مگر اُسنے اُس سے منھ پھیر لیا پھر عمیر نے کہا تو نجملہ ہمارے سرداروں کے سردار ہی تو ہمکو بتا کہ جس امر پر ہم لوگ تھے کہ پتھر پوجتے تھے اور اُسکے لیے ذبح حیوان کرتے تھے آیا یہی دین ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ یعنی مین گواہی دیتا ہون اُس خدا کی کہ سوائے اُسکے کوئی خدا نہین ہی اور بیشک محمدؐ بندہ اور رسول ہی خدا کا پس صفوان نے کسی کلمہ سے اُسکو جواب ندیا المطعمون یعنے تقسیم کنندگان طعام جیکے ساتھ قافلہ قافلہ کی روٹی مقرر تھی پس منجملہ مطعمون کے عبد مناف مین تو حارث بن عامر بن نوفل وشیبہ وعتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے تھے اور بنی اسد مین سے زمعہ بن اسود بن المطلب بن اسد و نوفل بن خویلد بن العدیہ تھے اور بنی مخزوم مین سے ابوجہل تھا اور بنی جمح مین سے امیہ بن خلف تھا اور بنی سہم مین سے منبہ ونبیہ دونون بیٹے حجاج کے تھے **راوی** نے کہا کہ سعید بن المسیب کہتے تھے کہ نہین روٹی دیتا تھا کوئی بدر مین مگر جو کہ مقتول ہوا یعنی ہر کوئی جو بدر مین قافلہ قافلہ کو ہمراہ روٹی کھلاتے تھے وہ سب مارے گئے **راوی** نے کہا ان لوگون کے باب مین ہمپر اختلاف واقع ہی اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ ثابت ہی اور لوگون نے اور چند اشخاص کا ذکر کیا ہی کہ اُن مین سے سہیل ہی و ابو البختری وغیرہ **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اُس سے حدیث بیان کی **واقدی** نے اُنھون نے کہا مجھ سے **روایت** کی ہشام بن عمارہ نے عثمان ابی سلیمان سے اُسنے نافع بن جبیر بن مطعم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ مین خدمت مین رسول خدا صلعم کے بوقت سر بہا لیے جانے اسیرون کے مدینہ مین گیا پس مین بعد نماز عصر کے مسجد مین لیٹ گیا کیونکہ مجکو ماندگی بہت پہونچی تھی یہانتک کہ مین سو گیا تب نماز مغرب نے مجھے بیدار کیا کہ رسول خدا صلعم حسن وقت نماز مغرب مین سورہ والطور کتاب مسطور پڑھنے لگے تو مین گھبرا کے اُٹھ کھڑا ہوا اور حضرت کی قرأت خوب سنتا تھا یہان تک کہ مسجد سے باہر نکلا پس وہ اول روز تھا کہ اسلام میرے قلب مین داخل ہوا اور **راوی** نے کہا کہ خبر دی مجھے فلان فلان رواۃ کثیرہ نے کہ چودہ آدمی قریش مین سے بیچ فدائے اصحاب اپنے کے آئے تھے یعنی واسطے سر بہا دینے عوض رہائی اپنے اصحاب کے اور کہا **راوی** نے بعد نقل اسناد رواۃ کثیرہ کے کہ بمقدمہ سر بہائے اسیران پندرہ آدمی مکے سے آئے انمین سے پہلے مطلب بن ابی وداعہ آیا پھر بعد اُسکے سب

تین شبون مین آئے اور کہا راوی نے باسناد کثیرہ کہ رسول خدا صلعم نے سر بہا بدر کا چار ہزار واسطے ہر شخص کے مقرر فرمایا اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلان فلان رواۃ نے اسحاق بن یحییٰ سے اُس نے کہا مین نے پوچھا نافع بن جبیر سے کہ کس قدر سر بہا مقرر تھا اُس نے کہا سر بہا اُنکے اعلیٰ درجہ کا چار ہزار تک دو ہزار تک ایک ہزار تک یہان تک کہ جس قوم کے پاس کچھ مال نہ تھا اُنپر رسول خدا صلعم نے احسان کیا اور حضرت صلعم نے بمقدمہ ابی وداعہ کے فرمایا کہ مکہ مین اسکا بیٹا بڑا دانشمند ہی اُسکے پاس مال ہی اور وہ ناگزیر فدیہ اپنے باپ کا دینے والا ہی پس اس سے چار ہزار فدیہ لو اور اسیرون مین سے جس سے اول فدا لیا گیا وہ ابو وداعہ تھا اور یہ ہوا واسطے کہ جب بیٹا اُسکا مُطّلب مکے سے اپنے باپ کے واسطے مدینہ کو تیاری جانے کی کرنے لگا تو قریش نے دیکھکر اُسکو کہا کہ تو سب سے پہلے جلدی نہ کر ہم ڈرتے ہین کہ ہمارے اسیرون کے باب مین تو ہمپر فساد ڈالیگا کیونکہ محمد کو ہماری ہلاکت منظور ہی تو وہ سر بہاے اسیران مین ہم پر غلو و گرانی کرینگے پس اگر تجکو وسعت و مقدرت ہی تو تیری قوم کو وہ مقدور نہین ہی جو تجکو ہی مُطّلب نے کہا مین نہ چلونگا جب تک اور لوگ جاوینگے چنانچہ اُسنے ایسا فریب کیا کہ جبکہ غافل ہوے تو رات کو اپنے ناقہ پر سوار ہو کر نکلا اور چار شب مین مدینہ کو پہونچا اور چار ہزار سر بہا اپنے باپ کا دیکر چھڑا لایا پس قریش نے اُسکو اس بات پر ملامت کی اُسنے کہا مین ایسا نہ تھا کہ اپنے باپ کو اُس قوم کے ہاتھ مین اسیر چھوڑون اور تم لوگ سور رہنے والے اور باز رہنے والے کام سے یعنی غافل و کاہل ہو ابو سفیان نے کہا یہ لڑکا نوجوان خود رائے ہمپر فساد ڈالنے والا ہی واللہ مین سر بہا نہین دینے والا ہون عمرو ابن ابی سفیان یعنی اپنے بیٹے کا اگرچہ وہ سال بھر وہان پڑا رہے یا چھوڑ دین اُسکو محمد واللہ مین تم سے زیادہ نادان نہین ہون لیکن مین مکروہ جانتا ہون اس بات کو کہ واقع کرون تم وہ امر جو شاق ہو تم پر و حالانکہ عمرو بھی مثل اور اسیرون تمہارے کے ہی

نام اُن لوگون کے جو بمقدمۂ اسیرون کے آئے تھے

بنی عبد شمس سے ولید بن عقبہ ابن ابی معیط و عمرو بن الربیع برادر ابی العاص تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے جبیر بن مطعم اور عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ اور بنی اسد سے عثمان بن ابی حبیش اور بنی مخزوم سے عبد اللہ بن ربیعہ و خالد بن الولید و ہشام بن ولید بن المغیرہ و فروہ بن السائب و عکرمہ بن ابی جہل اور بنی جمح سے ابی بن خلف و عمیر بن وہب اور بنی سہم سے المطلب بن ابی وداعہ و عمرو بن قیس اور بنی ملک بن خل سے مکرز بن حفص بن الاخیف راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب اہل مکہ نے بمقدمہ فدا دینے اسیرون کے لوگون کو روانہ کیا تو زینب بنت رسول خدا صلعم نے بھی بمقدمہ سر بہاے ابی العاص بن الربیع اپنے شوہر کے ایک شخص کو بھیجا اور اسی مقدمہ مین ایک اپنا قلادہ یعنی جسمین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تھی بطریق سر بہا بھیجا اور راوی کہتے ہین کہ وہ قلادہ مہرۂ یمانی کا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

نے زینب کو بھیجا کر ابو العاص کے پاس بھیجا تھا اور یہ جب کہ عقد ابو العاص کا ساتھ زینب بنت خدیجہ کے ہوا تھا چنانچہ جب حضرت صلعم نے اس قلادہ کو دیکھا تو پہچانا اور دلگیر ہوئے یعنی دل بھر آیا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یاد کیا اور امیر رحمت بھیجی اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تمھاری راے ہو یہ کہ رہا کردو اسیر زینب یعنی ابو العاص کو اور پھیر دو زینب کو اس کی متاع یعنی قلادہ تو ایسا کرو تب اصحاب نے کہا بہت خوب یا رسول اللہ صلعم پس چھوڑ دیا ابو العاص کو اور پھیر دی زینب کو اسکی متاع کے تئین اور عہد لیا نبی صلعم نے ابی العاص سے اس بات کا کہ پھونچکر زینب کو یہان رخصت کردیوے اُسنے وعدہ کیا اور بمقدمہ فدلے ابی العاص کے بھائی اسکا عمرو بن الربیع بھیجا ہوا زینب کا آیا تھا اور جس شخص نے ابو العاص کو اسیر کیا تھا وہ عبد اللہ بن النعمان تھا جسکا بھائی خوات بن جبیر تھا

ذکر سورۂ انفال

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ راوی نے کہا جب رسول محمد صلعم نے روز بدر غنیمت حاصل کی تو لوگون نے باخود اختلاف کیا اس طور پر کہ ہر گروہ نے دعوے کیا کہ بابت اُس غنیمت کے بڑے حقدار ہم ہین تب یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی در بارۂ قولہ تعالی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا یعنی یقیناً در بارۂ قولہ تعالی اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا یعنی یقیناً در بارۂ قولہ تعالی کَمَآ اَخْرَجَکَ رَبُّکَ مِنْ بَیْتِکَ بِالْحَقِّ یعنی جب امر کیا تیرے پروردگار نے واسطے خروج کرنے طرف بدر کے وہی حق تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے محمد بن عباد بن جعفر المخزومی سے در بارۂ قولہ تعالی مِنْ بَیْتِکَ راوی نے کہا یعنی مدینہ سے در بارۂ قولہ تعالی وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَکٰرِھُوْنَ یُجَادِلُوْنَکَ فِی الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَیَّنَ کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ وَھُمْ یَنْظُرُوْنَ یعنی اصحاب مین سے بعض قوم کے نئین خروج و عزم رسول خدا صلعم کا طرف بدر کے ناگوار معلوم ہوا اور کہتے تھے ہم لوگ قلیل ہین یہ خروج خلاف راے ہی چنانچہ اس باب مین لوگون کے درمیان اختلاف بسیار واقع ہی در بارۂ قولہ تعالی وَاِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ اَنَّھَا لَکُمْ یعنی جس وقت رسول خدا صلعم قریب بدر کے تھے اور ارادہ قافلہ پر رکھتے تھے تو جبرئیل حضرت کے پاس آئے اور خبر دی کہ لشکر قریش مکہ سے چلا ہی پس وعدہ کیا ہی خدا نے آپ سے کہ یا قافلہ پر جاؤ یا مقابلہ قریش کا کرو کہ ہم تم کو اُن سے بہرہ مند کرینگے چنانچہ جب لشکر اسلام قریب بدر تھا تو لوگون نے سقون کو پکڑا اور اُن سے خبر قافلہ کی پوچھی وہ لوگ خبر لشکر قریش کی بیان کرنے لگے پس اصحاب اس بات کو مکروہ جانتے تھے یعنی اُنکا مقابلہ نہین چاہتے تھے کہ اس مین کھٹکا اور خطر ہی اس لئے قافلہ کو چاہتے تھے کہ وہ بے خلش رہے و در باب قولہ تعالی وَیُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ یعنی خدا غالب کریگا دین کو اور استیصال کریگا کفار کا یعنی وہ لوگ جو بدر مین راے کے یُحِقَّ الْحَقَّ یعنی تا غالب کرے حق کو اور خوار کرے باطل کو جو کفار لائے تھے سامان

جنگ وغیرہ ۸ وکرہ المجرمون یعنی قریش اذ ۹ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکۃ
مردفین یعنی بعض ملائکہ بعض کے یعنی پے در پے بہم وما ۱۰ جعلہ اللہ الا بشریٰ یعنی تعداد اُن فرشتون
کی جن کی خبر مسلمین کو دی گئی تھی تاکہ وہ لوگ یقین کرین کہ ہر آئینہ خدا تعالی مدد کرتا ہی اذ ۱۱ یغشیکم النعاس
امنۃ منہ یعنی آویگی تم کو نیند جب امن پاؤگے دشمن سے آخر اُس امن کو خدا نے تمھارے دل مین ڈالدیا وینزل
علیکم من السماء ماء لیطہرکم بہ ۱۲ جبکہ بعض اصحاب کو جنب ہوا تھا ویذہب عنکم رجز الشیطن یعنی وسوسہ
شیطان کہ نماز پڑھتے تھے اور غسل جنابت نکرتے تھے ۱۳ ولیربط علی قلوبکم یعنی ساتھ طمانیت کے ویثبت بہ الاقدام
کیونکہ مقام دہشت کا تھا پس محکم کیا قدم کو لغزش سے ۱۴ اذ یوحی ربک الی الملائکۃ انی معکم فثبتوا الذین امنوا
پس ملک بصورت انسان متشکل ہوکر کہتے تھے ہم ثابت قدم ہین یعنی تم بھی ثابت رہو کہ قریش کوئی چیز نہین ہین
سالقی ۱۵ فی قلوب الذین کفروا الرعب یعنی ہاتھ اُن کے کانپتے تھے اس واقعہ سے اور ترسان ولرزان تھے حالت
اضطراب مین مثل سنگریزون کے طشت مین فاضربوا ۱۶ فوق الاعناق یعنے اعناق جمع عنق گردن
واضربوا ۱۷ منہم کل بنان یعنی دست وپا ذلک ۱۸ بانہم شاقوا اللہ ورسولہ یعنی جن لوگون نے ساتھ خدا کے
کفر کیا اور رسول خدا کا انکار کیا وقولہ تعالی فذوقوہ ۱۹ یعنی بدر مین قتل اور آخرت مین عذاب نار اذا ۲۰ لقیتم
الذین کفروا زحفا الی قولہ وبئس المصیر یعنے روز بدر خاصۃ ولم ۲۱ تقتلوہم ولکن اللہ قتلہم
یعنی بنا بر قول ایک شخص کے اصحاب نبی صلعم مین سے کہ مین نے فلان کو قتل کیا وما ۲۲ رمیت اذ رمیت ولکن اللہ
رمی یعنی جس وقت نبی صلعم نے مشت خاک طرف کفار کے پھینکی تھی یہانتک کہ اُنھون نے حضرت کو سامنے
سے جاتے نہین دیکھا ولیبلی ۲۳ المؤمنین منہ بلاء حسنا یعنی نصرت خدا کی واسطے مومنین کے روز بدر ان ۲۴ تستفتحوا
فقد جاءکم الفتح قول ابوجہل اللہم قطعنا للرحم واتانا بما لا یعرف فاحنہ ۲۵ یعنی اے خدا جو ہم مین سے قطع رحم کرتا ہی
اور وہ باتین ہمارے پاس لایا ہی جو پہچانی نہین جانتین پس ہلاک کر اُسکے تئین ۲۶ وان تنتہوا یہ خطاب ہی اُن
لوگون سے جو باقی رہ گئے تھے قریش مین سے فہو خیرا ۲۷ لکم یعنی اسلام قبول کرو وان ۲۸ تعودوا یعنی واسطے
قتال کے نعد ۲۹ یعنی واسطے قتل تمھارے ولن ۳۰ تغنی عنکم فئتکم شیئا یعنی قریش نے کہا تھا کہ ہمارے لیے
مکہ مین جماعت ہی کہ خوب جنگ کرینگے محمد سے پس ہم فائز ہون گے اُس سے یا ۳۱ ایہا الذین امنوا
اطیعوا اللہ ورسولہ ولا تولوا عنہ وانتم تسمعون یعنے بلانا حضرت کا یہ آیا نازل ہوا روز احد

۸ وکرہ المجرمون یعنی قریش ۹ اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکۃ مردفین یعنی بعض ملائکہ بعض کے یعنی پے در پے بہم ۱۰ وما جعلہ اللہ الا بشریٰ یعنی تعداد اُن فرشتون کی جن کی خبر مسلمین کو دی گئی تھی تاکہ وہ لوگ یقین کرین کہ ہر آئینہ خدا تعالی مدد کرتا ہی ۱۱ اذ یغشیکم النعاس امنۃ منہ یعنی آویگی تم کو نیند جب امن پاؤگے دشمن سے آخر اُس امن کو خدا نے تمھارے دل مین ڈالدیا ۱۲ ویذہب عنکم رجز الشیطن یعنی وسوسہ شیطان کہ نماز پڑھتے تھے اور غسل جنابت نکرتے تھے ۱۳ ولیربط علی قلوبکم یعنی ساتھ طمانیت کے ویثبت بہ الاقدام کیونکہ مقام دہشت کا تھا پس محکم کیا قدم کو لغزش سے ۱۴ اذ یوحی ربک الی الملائکۃ انی معکم فثبتوا الذین امنوا پس ملک بصورت انسان متشکل ہوکر کہتے تھے ہم ثابت قدم ہین یعنی تم بھی ثابت رہو کہ قریش کوئی چیز نہین ہین ۱۵ سالقی فی قلوب الذین کفروا الرعب یعنی ہاتھ اُن کے کانپتے تھے اس واقعہ سے اور ترسان ولرزان تھے حالت اضطراب مین مثل سنگریزون کے طشت مین ۱۶ فاضربوا فوق الاعناق یعنے اعناق جمع عنق گردن ۱۷ واضربوا منہم کل بنان یعنی دست وپا ۱۸ ذلک بانہم شاقوا اللہ ورسولہ یعنی جن لوگون نے ساتھ خدا کے کفر کیا اور رسول خدا کا انکار کیا وقولہ تعالی ۱۹ فذوقوہ یعنی بدر مین قتل اور آخرت مین عذاب نار ۲۰ اذا لقیتم الذین کفروا زحفا الی قولہ وبئس المصیر یعنے روز بدر خاصۃ ۲۱ ولم تقتلوہم ولکن اللہ قتلہم یعنی بنا بر قول ایک شخص کے اصحاب نبی صلعم مین سے کہ مین نے فلان کو قتل کیا ۲۲ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یعنی جس وقت نبی صلعم نے مشت خاک طرف کفار کے پھینکی تھی یہانتک کہ اُنھون نے حضرت کو سامنے سے جاتے نہین دیکھا ۲۳ ولیبلی المؤمنین منہ بلاء حسنا یعنی نصرت خدا کی واسطے مومنین کے روز بدر ۲۴ ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح قول ابوجہل اللہم قطعنا للرحم واتانا بما لا یعرف فاحنہ ۲۵ یعنی اے خدا جو ہم مین سے قطع رحم کرتا ہی اور وہ باتین ہمارے پاس لایا ہی جو پہچانی نہین جانتین پس ہلاک کر اُسکے تئین ۲۶ وان تنتہوا یہ خطاب ہی اُن لوگون سے جو باقی رہ گئے تھے قریش مین سے ۲۷ فہو خیرا لکم یعنی اسلام قبول کرو ۲۸ وان تعودوا یعنی واسطے قتال کے نعد ۲۹ یعنی واسطے قتل تمھارے ۳۰ ولن تغنی عنکم فئتکم شیئا یعنی قریش نے کہا تھا کہ ہمارے لیے مکہ مین جماعت ہی کہ خوب جنگ کرینگے محمد سے پس ہم فائز ہون گے اُس سے ۳۱ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ ورسولہ ولا تولوا عنہ وانتم تسمعون یعنے بلانا حضرت کا یہ آیا نازل ہوا روز احد

۸ اور کافر ۹ تمھارے پروردگار سے ۱۰ اور نہین ۱۱ جب ۱۲ اپنی طرف سے ۱۳ تمھارے پاؤن ۱۴ اور ۱۵ اور ۱۶ اور ۱۷ اور ۱۸ اور ۱۹ اور ۲۰ اور ۲۱ اور ۲۲ اور ۲۳ اور ۲۴ اور ۲۵ اور ۲۶ اور ۲۷ اور ۲۸ اور ۲۹ اور ۳۰ اور ۳۱ اور

۸ اور کافر ۹ تمھارے پروردگار سے ۱۰ اور نہین ۱۱ جب ۱۲ اپنی طرف سے ۱۳ تمھارے پاؤن ۱۴ اور ۱۵ اور ۱۶ اور ۱۷ اور ۱۸ اور ۱۹ اور ۲۰ اور ۲۱ اور ۲۲ اور ۲۳ اور ۲۴ اور ۲۵ اور ۲۶ اور ۲۷ اور ۲۸ اور ۲۹ اور ۳۰ اور ۳۱ اور

۸ اور کافر ۹ تمھارے پروردگار سے ۱۰ اور نہین ۱۱ جب ۱۲ اپنی طرف سے ۱۳ تمھارے پاؤن ۱۴ اور ۱۵ اور ۱۶ اور ۱۷ اور ۱۸ اور ۱۹ اور ۲۰ اور ۲۱ اور ۲۲ اور ۲۳ اور ۲۴ اور ۲۵ اور ۲۶ اور ۲۷ اور ۲۸ اور ۲۹ اور ۳۰ اور ۳۱ اور

کر عتاب کیا خدا نے لوگوں کے کہ تمین اس بات پر لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم یعنی باہم اتفاق و خیانت نہ کرو
اور جو چیز تمھارے سپرد ہو ادا کرو واعلموا انما اموالکم واولادکم فتنۃ یعنی جب کسی کے پاس مال کثیر ہوتا ہی تو فساد اسکا
عظیم ہوتا ہی اور جسکے لیے کثرت اولاد ہوتی ہی تو وہ اپنے تئین غالب و مغرور سمجھتا ہی وقولہ تعالی یجعل لکم فرقانا یعنی مخرج
ورستگاری واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک یعنی یہ مکہ مین قبل ہجرت کے جسوقت حضرت اراوہ خروج کا طرف مدینہ کے رکھتے
تھے واذا تتلی علیہم ایاتنا قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا مثل ہذا ان ہذا الا اساطیر الاولین واذ قالوا اللہم ان کان ہذا ہو الحق من عندک
فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم اس بات کا کہنے والا نضر بن الحارث تھا پس نازل کیا
حق تعالی نے اسکے حق مین اس آیہ کو یعنی اقعدوا ابدا لا یستعجلون فاذا نزل بساحتہم فساء صباح المنذرین یعنی روز بدر
وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنی اہل مکہ وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون یعنی نمازی لاتے ہین بعد ازان ان بات
سے اعراض کر کے فرمایا وہم لا یعذبہم اللہ وہم یصدون عن المسجد الحرام یعنی ہم عذاب کرینگے اپنے پیغمبر سے قتل بدر سے
وقولہ تعالی فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون یعنی یوم بدر ان الذین کفروا ینفقون اموالہم لیصدوا عن سبیل اللہ
الی قولہ ثم یغلبون یعنی جس وقت وہ لوگ طرف بدر کے نکلے حسرت و ندامت کرتے ہوے واسطے اپنے قافلے کے
جسکے لوٹے جانیکا اندیشہ تھا تو فرمایا مغلوب ہونگے یعنی مقتول ہونگے بدر مین قل للذین کفروا ان ینتہوا یغفر لہم ما قد سلف
یعنی اگر وہ لوگ ایمان لاوینگے تو اعمال گذشتہ انکے بخشے جاوینگے وان یعودوا تو تم دیکھ چکے ہو ان لوگونکو جو قتل کیے گئے بدر مین
وقاتلوہم حتی لا تکون فتنۃ یعنی باقی نہ رہے شرک ویکون الدین کلہ للہ کہ بھول جاوین اسات و نابلہ کو جو یہ
دونون دوست ہین واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل
یعنی جو چیز خدا کے لیے وہ وہی واسطے رسول کے ہی اور جو چیز واسطے ذی القربی کے ہی وہ قرابت رسول اللہ کی ہی وما انزلنا
علی عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعان یعنی روز بدر فراق کیا گیا درمیان حق و باطل کے اذ انتم بالعدوۃ الدنیا
یعنی اصحاب نبی صلعم بکنارہ نزدیک تھے بدر مین اور مشرکین قریش بالعدوۃ القصوی تھے کہ درمیان ان لوگون کے
کوہ ریگ تھا والرکب قافلہ سوار ان ابوسفیان کا متصل تھا دریا سے جو زیر بدر ہی ولو تواعدتم لاختلفتم فی المیعاد یعنی

نے اس موقع کو برہم قرار دیا ہوتا تو بھی ایسا اتفاق نہ پڑتا ۱۲

لامحالہ قافلے آگے قافلے کے آتے یعنی قافلہ شتر سواران یکے از دیگرے آگے پیچھے نکل جاتے لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ یعنی قتل کیا گیا وہ شخص جو قتل کیا گیا ہی عذر وحجت سے یعنی جو کشتہ حجت ہی وَيَحْيٰى یعنی جو زندہ رہا اُنمین سے عذر وحجت پر اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا یعنی اُس روز جب خواب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو وہ لوگ ذلیل نظر آئے حضرت کی نگاہ مین وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ یعنی رعب مین آجاتے تم وَلَتَنَازَعْتُمْ یعنی تم باہم اختلاف کرتے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ یعنی اختلاف فیما مین سے اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ یعنی تمہارے ضعف قلوب کو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ یعنی جمع ہوکر تم سب کے سب پس فرار نکرو باللہ تکبیر خدا کرو وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا یعنی سیف پر حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ تکبیر کرو خدا کی اپنی دلون مین اور اظہار نکرو تکبیر کا کیونکہ اظہار تکبیر کا حرب مین جس نے بودہ پن ہو وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یعنی مخرج قریش سے طرف بدر کے وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ یہ سارا کلام سراقہ بن جعشم کا تھا فرماتا ہی حق تعالیٰ کہ جس امر مین کہ لوگ مشورہ کرتے تھے اُس روز ابلیس بصورت سراقہ ظاہر ہوا فَلَمَّا تَرَاۗءَتِ الْفِئَتٰنِ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قریش نکص یعنی ابلیس کیونکہ وہ دیکھتا تھا ملائکہ کو قتل کرتے ہین اور اسیر کرتے ہین وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ کہ اُسنے دیکھا ملائکہ کو اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَاۗءِ دِيْنُهُمْ یعنی کچھ لوگ تھے کہ اقرار کیا تھا اسلام کا پھر جب قلیل نظر آئے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکی نگاہ مین تو ذلیل وحقیر سمجھا اُنھون نے اور یہ کلام کیا پس مارے گئے اُسی حالت کفر پر يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ یعنی اُنکے سرین کو کہ ادبار کنایہ ہی سرین سے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیر کے مجاہد و اسامہ بن زید سے اور اسامہ نے اپنے باپ سے روایت کی كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ یعنی مثل کردار آل فرعون ودر بارہ قول تعالیٰ اِنَّ شَرَّ الدَّوَاۗبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الی قولہ وَهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ یعنی فیقاع وبنی نضیر وقریظہ تینون نام قبیلہ کا ہی فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ یعنی قتل کرو اُنکو وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً اخر ایہ تک نازل ہوا اور بارہ بنی قینقاع کے تب رسول خدا صلعم اس آیہ کو اُنکے پاس لے گئے وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ یعنی سپر اندازی وغیرہ وَّمِنْ رِّبَاطِ یعنی باندھون گھوڑون کو کہ وہ سہیل کرتے ہین اور نمائش کیے جاتے ہین وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ یعنی خیبر والے وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا الآیۃ یعنی قریظہ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ یعنی قریظہ ونضیر جب کہ اُنھون نے کہا تھا کہ ہم اسلام لاوینگے اور اُنکی اتباع کرینگے يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ

وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ نازل ہوئی
یہ آیت بدر میں بعد ازاں منسوخ ہوگئی بقولہ تعالیٰ اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ
يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ پس حاصل تھا یہ امر کہ نہیں فرار کرتا تھا ایک آدمی دو آدمی سے وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ
یعنی اسیر کر لینا مسلمین کا بدر میں اعنی لوگوں کو اسیر رکھنا تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا یعنی سر بہا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ یعنی عدم ارادہ
رکھتا ہے کہ وہ قتل کیے جاویں لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ یعنی حلال کر دیا غنیمت کا آگے سے ہو چکا
ہے فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا یعنی حلال کرنا غنیمت کا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِىْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا امراد ہے قریش سے جنھوں نے ہجرت کی قبل بدر کے اور جگدری اور نصرت کی انصار نے ماقولہ تعالیٰ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا یعنی درمیان تمھارے اور اُنکے وراثت نہیں ہے جبتک کہ وہ
بھی ہجرت کریں یعنی اپنا وطن ترک کریں وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ
یعنی مدت معین اور عہد وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِى الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ یعنے
کفار میں سے کسیکو دوست نہ سمجھو کہ وہ سب آپس میں ایک کا دوستدار ایک ہے بعد ازاں وراثت فیما بین مہاجرین کے
تئیں آیت میراث نے منسوخ کر دی وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ وبارہ قولہ تعالیٰ يَوْمَ
نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى یعنی یوم بدر فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا یعنی یوم بدر وَيَاْتِيْهِمْ عَذَابٌ يَوْمَ عَقِيْمٍ یعنے یوم بدر حَتّٰٓى اِذَا
فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ یعنی یوم بدر سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ یعنی یوم بدر وَاِنْ عَلٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ پس وہی
مدت مگر اندک یہانتک کہ واقع ہوئی جنگ بدر وَذَرْنِىْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِى النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا آیندہ کے پیش از جنگ بدر نازل ہوئی وَاجْعَلْ
لِّىْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا یعنی یوم بدر وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ایک دو پیش از یوم بدر وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ
يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗ یعنی خاص پروز بدر اور ہر آئینہ یہ امر اُنکے لیے قرار پا چکا تھا کہ جب بیس آدمی دو سو کے مقابل ہوں تو فرار نہ
کرینگے پس جب کہ وہ فرار نہ کرینگے تو غالب ہونگے بعد ازاں اُنسے تخفیف تکلیف کی گئی چنانچہ فرمایا وَاِنْ تَكُنْ مِّنْكُمْ
مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ پس منسوخ ہوئی پہلی آیت پس ابن عباس کہتے تھے کہ جو شخص فرار کرے دو آدمی سے تو ہر آئینہ

یار لوگ اپنا پیچھا نہ چھڑائیں عذاب اور جس کے لئے ۱۲
۵۱۵ یہانتک کہ جب تک کہ ۱۲ قریب ہو کہ ۱۲ اور پھر ۱۲ اور قریب ہو ۱۲ اور ۱۲ اور چھوڑ دیں ۱۲ اور ترک کریں ۱۲ اور ۱۲ اور ۱۲ اور

اُس نے فرار کیا اور جو کوئی فرار کرے تین آدمی سے تو یہ فرار نہین ہی و دربارہ قولہ تعالیٰ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ کُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَھُمْ دَارَ الْبَوَارِ مراد اس آیۃ مین قوم قریش ہین روز بدر و قولہ تعالیٰ حَتّٰی اِذَا اَخَذْنَا مُتْرَفِیْھِمْ بِالْعَذَابِ یعنی سیف روز بدر و قولہ تعالیٰ وَلَنُذِیْقَنَّھُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَکْبَرِ عذاب ادنے یعنی سیف روز بدر راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ابوہریرہ سے دربارہ قولہ تعالےٰ اَخَذْنٰھُمْ بِالْعَذَابِ اُس نے کہا یعنے یوم بدر اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے بہ طریق اسناد دیگر رواۃ کے مجاہد سے اس نے کہا مراد ہی سیف سے روز بدر اور کہا راوی نے خبر دی مجھے محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ بسیار کے عمر بن عثمان مخزومی سے اُسنے عبدالملک بن عبیدہ سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابی بن کعب سے دربارہ قولہ تعالیٰ یَاْتِیْھِمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَقِیْمٍ اُسنے کہا مراد ہی روز بدر سے

ذکر اُن لوگون کا جو اسیر ہوے تھے مشرکین مین سے

واقدی نے کہا مجھے خبر دی موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُسنے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُسنے محمود بن لبید سے کہ اسیر کیے گئے بنی ہاشم مین سے عقیل بن ابی طالب محمود نے کہا اُنکو اسیر کیا تھا عبید بن اوس الظفری نے اور اسیر کیے گئے نوفل بن الحارث وحجار بن ضمرہ اور عتبہ جو حلیف بنی ہاشم کا تھا یعنی ہم عہد وہم قسم تھا اُس بات پر کہ دونون مین جس پر کوئی قتال واقع ہو دوسرا اُسکی کمک ومدد کرے اور وہ بنی فہر سے اور بنی المطلب بن عبد مناف سے تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ابوالحویرث سے اُسنے کہا اسیر ہوے بنی المطلب بن عبد مناف سے دو آدمی ایک سائب بن عبید دوسرا عبید بن عمرو بن علقمہ کہ اُن دونون کو سلمہ بن اسلم بن حریش اشہلی نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا خبر دی مجکو محمد نے اُسکو عبدالوہاب نے نم اسکو محمد نے اُسکو **واقدی** نے اُسنے کہا مجھسے بیان کیا اس بات کو ابن ابی حبیبہ نے عبدالرحمان الانصاری سے کہ کوئی ان دونون یعنے سائب وعبید سے قیدیون مین مقدم نہ تھا اور یہ دونون نادار تھے کچھ مال نہ رکھتے تھے پس بنی صلعم نے ان دونون کو بغیر فدیہ رہا کر دیا اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عقبہ بن ابی معیط قیدیون بمقام صفرا قتل کیا گیا اور عاصم بن ثابت بن ابی الافلح نے بحکم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسکو قتل کیا اور اُسکو اسیر کیا تھا عبداللہ بن سلمۃ العجلانی نے دیگر گنجملہ اسیرون کے حارث بن ابی وجزہ تھا کہ اُسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور دربارہ فدیہ دینے اُسکے ولید بن عتبہ بن ابی معیط آیا تھا اور فدیہ اُسکا چار ہزار درہم چھوڑا گیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ابوعفیر سے کہ جب حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے پھیرنے قیدیون کے تو جس شخص کو اسیر کیا تھا سعد بن ابی وقاص نے اول مرتبہ بعد ازان جب باہم فرع کیا لوگون نے قیدیون پر تب وہ سعد کے حصہ مین آیا

اور عمرو بن ابوسفیان جسکو علی نے اسیر کیا تھا قرعہ سے حصہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا اُسکو حضرت صلعم نے
پاس ایوب بن النعمان اکال کے جب وہ عمرہ کرنے چلا تھا بھیجا تھا پس وہ مکہ مین محبوس ہوگیا اور ابوالعاص
بن الربیع کو اسیر کیا تھا خراش بن الصمہ نے راوی نے کہا مجھ سے اس بات کو بیان کیا اسحاق بن خارجہ
بن عبداللہ نے اپنے باپ سے اُسنے کہا واسطے فدیہ ابی العاص کے اُسکا بھائی عمرو بن الربیع آیا تھا اور اپنے
بھائی ابی العاص کو اور ابورشیہ اپنے حلیف کو فدیہ دیکر چھڑا لے گیا اور عمرو بن الازرق کو بھی عمرو بن الربیع چھڑا لیگیا
اور وہ حصہ مین تمیم مولی خراش بن صمہ کے تھا اور عقبہ بن الحارث الحضرمی کو عمارۃ بن خرم نے قید کیا تھا اور وہ
از روے قرعہ کے حصہ مین ابی بن کعب کے آیا تھا اُسکو عمرو بن سفیان بن امیہ نے فدیہ مین لیا اور ابوالعاص بن نوفل بن
عبدشمس کو اسیر کیا تھا عمار بن یاسر نے اُسکے فدا کے لیے اُسکا برادر عم زاد آیا تھا اور نبی نوفل بن عبدمناف سے عدی
بن الخیار تھا کہ اُس کو خراش بن صمہ نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبدالوہاب نے اُس سے
حدیث بیان کی محمد نے اُس سے واقدی نے اُسنے کہا مجھ سے بیان کیا اس بات کو ایوب بن النعمان نے کہ
منجملہ قیدیون کے عثمان بن عبدشمس بن اخی عتبہ بن غزوان حلیف قریش کا تھا اُسکو حارثہ بن النعمان نے اسیر کیا
تھا اور ایک ابوثور تھا کہ ان لوگون کو جبیر بن مطعم نے فدیہ مین لیا تھا اور ابوثور کو مرثد الغنوی نے تین آدمیون مین
قید کیا تھا اور نبی عبدالدار بن قصی سے ابوعزیز بن عمیر تھا جسکو اسیر کیا تھا ابوالیسیر نے بعد ازان قرعہ کیا گیا
اُسپر پس وہ حصہ مین محرز بن نضلہ کے آگیا اور ابوعزیز کے برادری مادری وپدری یعنی حقیقی خصوب بن عمر تھے اُنھون
نے محرز سے کہا کہ دونون ہاتھ ابوعزیز کے مضبوط باندھ لے یعنی اُسکو قابو مین رکھ کہ اُسکی مادر مکے مین بڑی مالدار ہی
تب ابوعزیز نے کہا ای میرے بھائی تو میرے حق مین اس کو ایسی وصیت کرتا ہی مصعب نے کہا وہی میرا
بھائی ہی قریب تر تجھ سے پس اُسکی مادر نے اُسکے لیے چار ہزار فدیہ بھیجا اور یہ بعد اُسکے کہ اُسنے دریافت کیا تھا
کہ کس قدر زیادہ تر فدیہ دیا جاتا ہی قریش کا لوگون نے کہا چار ہزار اور منجملہ قیدیون کے اسود بن عامر بن الحارث
بن السباق تھا جسکو حمزہ بن عبدالمطلب نے اسیر کیا تھا پس دربارۂ فدیہ اُسکے طلحہ بن ابی طلحہ دو ہزار دینار
سے آیا تھا اور نبی اسد بن عبدالعزی مین سے سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد تھا اُسکو عبدالرحمان بن
عوف نے اسیر کیا تھا اور منجملہ اُنکے حارث بن عابد بن اسد تھا جسکو حاطب بن ابی بلتعہ نے اسیر کیا تھا اور سالم بن
شماخ تھا اُسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا پس ان سب اسیرون کے فدیہ مین عثمان بن حبیش نے آکر چند کے
فدیہ مین چار ہزار داخل کیا اور نبی تیم سے ملک بن عبداللہ بن عثمان تھا اُسکو قطبہ بن عامر بن حدیدہ نے اسیر کیا تھا مگر وہ
بحالت قید مدینہ مین مرگیا اور نبی مخزوم سے خالد بن ہشام بن المغیرہ تھا اُسکو سواد بن عرمہ نے اسیر کیا تھا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ
تھا وہ بلال کا اسیر تھا اور عثمان بن عبداللہ بن المغیرہ تھا جو چھڑا بھاگا تھا روز جنگ نخلہ کے جو درمیان مکہ و طائف کے واقع ہی

اور اُسکو اسیر کیا تھا عبداللہ تیمی نے روز جنگ بدر پس عبداللہ نے کہا حمد ہی خدا کا کہ اُسنے غالب کیا مجکو تجھپر کہ آرامیہ تو
چھڑا بھاگا تھا اول مرتبہ مین روز نخلہ پس ان سب کے فدا مین عبداللہ بن ابی ربیعہ نے اقدام کیا اور سرایک کے
لیے چار ہزار فدیہ دیا اور منجملہ قیدیون کے ولید بن الولید بن المغیرہ تھا کہ اُس کو عبد اللہ بن جحش نے اسیر کیا تھا
پس اُس کے فدیہ کے واسطے اُس کے دونون بھائی خالد بن الولید و ہشام بن الولید آئے پس باز رہا وہ بجاے
خود رہا عبداللہ بن جحش یہان تک کہ اُن دونون نے چار ہزار فدیہ دیکر لیا ولیکن ارادہ ہشام کا اُس مقدار
تک نہ تھا بلکہ تین ہزار تک ارادہ رکھتا تھا تب خالد نے اپنے بھائی ہشام سے کہا کہ آیا وہ تیری ماں کا بیٹا
نہین ہی یعنے کیا برادر حقیقی نہین ہی واللہ اگر انکا کیا جانا اسقدر سے اس مقدار تک تو بھی مین ایسا کرتا بعد ازان وہ
دونون اُس کو لیکر چلے جب پہونچے ذوالحلیفہ مین جو میقات احرام ہی اہل مدینہ کا پس یکایک ولید بن الولید اپنے
بھائیون سے چھڑا بھاگا اور حاضر ہوا خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قبول اسلام کیا لوگون نے
کہا تو نے قبل فدیہ کے قبول اسلام نہ کیا اُسنے کہا مجکو ناگوار ہوا اسلام لانا اپنا تا وقتیکہ فدیہ دون جسطرح دینگی میری قوم
تب اسلام لاؤن اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے کہ اس حدیث کو نقل
کیا یحیی بن المغیرہ نے اپنے باپ سے اُسنے خبر دی مثل اُسکے جو مذکور ہوا سوائے اس بات کے کہ اُسکو اسیر کیا تھا
سلیط بن قیس المازنی نے اور منجملہ قیدیون کے قیس بن سائب تھا جسکو اُسکے غلام ابن حسحاس نے اسیر کیا
تھا چند روز تک اپنے پاس اُسکو محبوس رکھا اس مطلب سے کہ اُسکے پاس مال ہی چنانچہ فروہ بن السائب برادر قیس کا
واسطے فدیہ قیس کے آیا اور وہ بھی چند روز مقیم رہا بعد ازان چار ہزار درہم کہ مع نقد وجنس تھا فدا دیکر اُسکو
لیگیا اور قیدیون مین قبیلہ بنی ابی رفاعہ سے صیفی بن ابی رفاعہ بن عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھا اور اُسکا
کچھ مال نہ تھا اُسکو کسی نے مسلمین مین سے اسیر کیا تھا چنانچہ وہ چند روز پاس مسلمین کے نظر بند رہا پھر رہا ہوا اور
قیدیون مین سے ابو المنذر بن ابی رفاعہ بن عائذ تھا کہ دو ہزار درہم سر بہا اُسکا لیا گیا اور اسیرون مین عبداللہ
تھا جس کی کینت ابو عطا ابن سائب بن عائذ بن عبداللہ تھی کہ اُسکا ایک ہزار درہم فدیہ لیا گیا اور اُسکو سعد بن ابی
وقاص نے اسیر کیا تھا اور قیدیون مین مطلب بن حنطیب بن الحارث بن عبید بن عمر بن مخزوم تھا یہ وہ شخص ہی جسکو
ابو ایوب انصاری نے اسیر کیا تھا اُسکا کچھ مال نہ تھا کہ بعد چند روز کے رہا کیا گیا اور اسیرون مین خالد بن الاعلم حلیف
قریش کا تھا قبیلہ عقیلی سے کہ وہ یہ شعر پڑھا کرتا تھا انا علی الاعقاب تدمی کلومنا ونکن علی اقدامنا نقطر الدما
ہم وہ نہین ہین کہ ہماری پس پشت پر ہمارے زخمون سے خون جاری ہو ولیکن ہم وہ ہین کہ ہمارے قدمون پر لوگونکے
قطرات خون ٹپکین چنانچہ اُسکے فدیہ کے لیے عکرمہ بن ابی جہل آیا اور اُسکو خباب بن المنذر بن الجموح نے اسیر کیا تھا
اور یہ سب اٹھ اسیر تھے اور قیدیون مین نبی حجح سے عبداللہ بن ابی بن خلف تھا اور اُسکو عمرو بن عمرو البیاضی نے

اسیر کیا تھا ورباب فدیہ اُس کے باپ اُسکا ابی بن خلف آیا تھا پس فروۃ نے ایک مدت تک اُسکو باز رکھا
اور قیدیون مین ابوعزہ عمرو بن عبداللہ بن وہب تھا جس پر احسان کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور
اُس سے حلف لیا تھا کہ اپر کسی کے لیے لوگون کو جمع نہ کرے پس حضرت صلعم نے اُسکو بغیر فدیہ چھوڑ دیا چنانچہ
پھر وہ روز جنگ اُحد گروہ مشرکین مین سے قید ہو کر قتل کیا گیا اور قیدیون مین وہب بن عمیر بن وہب
بن خلف تھا کہ اُسکے فدیہ کے واسطے اُسکا باپ عمیر بن وہب بن خلف آیا تھا جسکو اُسکو صفوان نے طرف
رسول خدا صلعم کے بھیجا تھا پس عمیر اسلام لایا تو اُسکے بیٹے کو حضرت نے بغیر فدیہ چھوڑ دیا اور اُسکو رفاعہ بن رافع الزرقی
نے اسیر کیا تھا ومنجملہ قیدیون کے ربیعہ بن دراج بن الغنبس بن وہبان بن وہب بن حذافہ بن جمح تھا وہ نادار تھا تو
اس سے کچھ لیکر چھوڑ دیا اور اسیرون مین فاکہ مولی امیہ بن خلف تھا اسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا
یہ سب چار آدمی تھے اور اسیرون مین اولاد سہم بن عمرو سے ابو وداعہ بن صبیرہ تھا اور اول جس اسیر کا فدیہ لیا گیا
وہ یہی تھا اسکے فدیہ کے واسطے اُسکا بیٹا مطلب آیا تھا اور چار ہزار درم فدیہ اُسکا دیا تھا اور اسیرون مین فروۃ
بن جنیس بن حذافہ بن سعید بن سعد بن سہم تھا کہ ثابت بن اقرم نے اُسکو اسیر کیا تھا اُسکے فدیہ کے باب مین مرثد بن
قیس آیا تھا کہ چار ہزار درم اُسکے فدیہ مین دیا تھا اور اسیرون مین حنظلہ بن قبیصہ بن حذافہ بن سعید وبن سعد بن سہم تھا کہ اُسکو
عثمان بن مظعون نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین حجاج بن الحارث بن سعد تھا اُسکو عبدالرحمان بن عوف نے
اسیر کیا تھا وبناگاہ اُسکو پکڑ لیا تھا ابوداؤد المازنی نے یہ سب چار آدمی تھے اور اسیرون مین اولاد مالک بن
حسل سے سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ودبن نصر بن مالک تھا اُسکے فدیہ کے باب مین مکرز بن حفص بن الاخیف
آیا تھا اور سہیل کو مالک بن وہشم نے اسیر کیا تھا اور اشعار پڑھے جسکا مضمون یہ ہے کہ مین نے اسیر کیا سہیل کو کہ نامی
مردم مین سے مجکو سوائے سہیل کے اور کسی کی تلاش نہ تھی اور قبیلہ خندف جانتے ہین کہ ہر آئینہ
جوان مرد سہیل جوان مرد ہے انکا جب کہ اس سے تظلم اور استغاثہ کرتے ہین وہ حالانکہ مین نے یہ تلوار اُسکو ماری
کہ وہ خم ہو گیا یعنے عجز سے جھک گیا پس ایسے صاحب شہرت کو قتل کرنا مین نے اپنے دل پر جبر کیا پس
جبکہ مکرز آیا تو دربارہ سہیل کے نتہائے رضائے مسلمین اعلیٰ درجہ کا فدیہ چار ہزار درم قرار پائے تب مسلمین نے کہا
حاضر کر اسنے کہا بہت اچھا مگر ایک شخص کو اُس شخص کی جگہ محبوس رکھو اور اسکو چھوڑ دو کہ وہ اپنے وطن سے
جا کر زر بہا بھیج دیگا تب عبداللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور ابن ابی الزیاد نے کہا کہ اسی کو اسکے بدلے
رکھو پس مکرز کو محبوس رکھا اور سہیل کو رہا کیا چنانچہ سہیل نے جا کر مکہ سے زر فدا اپنا بھیج دیا اور اسیرون مین عبد
اومن زمعہ بن قیس بن نضر بن مالک تھا کہ اُسکو عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو نے اسیر کیا اور اسیرونمین عبدالرحمان
تھا اسکا نام پہلے عبدالعزی تھا تب رسول اللہ صلعم نے بعد اسلام کے اُسکا نام عبدالرحمان رکھا اور وہ عبدالرحمان

لہ اشعار
اسر سہیلا فالتقی
بہ عرق فی جمع الاکرمین
وخندف یعلمان الحق
سہیل قاما اذا تظلم
ضربت الذی السیف
حتی انحنی هضت نفسہ
علی ذی العلوز

بن مشنوبن وقدان بن قیس ہو اُسکو نعمان بن مالک نے اسیر کیا تھا یہ سب تین آدمی تھے اور اسیرون بن بنی جمح سے طفیل بن ابی قنیع وابن حجدم تھا **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے محمدؐ بن یحیی بن حبان سے اُسنے کہا وہ سب اسیر جو شمار کیے گئے اُنچاس تھے اور کہا **راوی** نے کہ مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ابن المسیب سے اُسنے کہا کہ ستر آدمی قید تھے اور ستر آدمی مقتول تھے اور ابن عباس سے بھی مثل اسی کے منقول ہو اور **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد فلان وفلان رواۃ کے زہری سے اُسنے کہا کہ شمار قیدیون کا ستر سے زیادہ تھا اور تعداد مقتولون کی بھی ستر سے زائد تھی اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے اُسنے کہا روز جنگ بدر چوہتر آدمی اسیر ہوے تھے

نام اُن لوگون کے مشرکین مین سے جو طعام داری کرتے تھے اپنے ہمراہیونکی اثناء راہ بدر مین

واقدی نے روایت کی عبداللہ بن جعفر سے اُسنے محمدؐ بن عثمان الیربوعی سے اُسنے عبدالرحمان بن سعید بن یربوع سے اُسنے کہا طعام داری کرنے والے بدر مین نو آدمی تھے از انجملہ بنی عبد مناف مین سے تین شخص تھے حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف اور شیبہ اور عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے اور بنی اسد مین سے دو شخص تھے زمعہ بن الاسود بن المطلب بن اسد و نوفل بن خویلد بن العدویہ اور بنی المخزوم سے ایک ابوجہل بن ہشام تھا اور بنی جمح سے ایک امیہ بن خلف تھا اور اولاد سہم سے دو شخص تھے منبہ و نبہ دونون بیٹے حجاج کے اور کہا **راوی** نے کہ مجھے خبر دی محمدؐ نے اُسکو عبدالوہاب نے اُس سے حدیث بیان کی محمدؐ نے **واقدی** نے کہا مجھ سے **روایت** کی اسمعیل بن ابراہیم نے موسی بن عقبہ سے اُسنے کہا اول جسنے نحر کیا دس شتر واسطے قافلہ کے بیچ راہ طہران کے وہ ابوجہل تھا بعد ازان امیہ بن خلف نے عسفان مین نو شتر ذبح کیے اور سہیل بن عمرو نے بمقام قدید دس شتر ذبح کیے پھر متوجہ ہوے وہ لوگ پانی کی طرف جانب دریا تو راستہ بھول گئے پس وہان ایک روز مقام کیا چنانچہ نحر کیا ان لوگون کے لیے شیبہ بن ربیعہ نے نو شتر بعد ازان صبح کو جحفہ مین داخل ہوئے وہان عتبہ بن ربیعہ نے لوگون کے لیے دس شتر ذبح کیے بعد ازان بمقام ابواہیو پہنچے تو قیس الجمحی نے ان لوگون کے واسطے نو شتر ذبح کیے بعد ازان فلان نے دس شتر نحر کیے اور نحر کیا انکے لیے حارث بن عامر نے نو شتر بعد ازان ابوالبختری نے آب بدر پر یعنے چاہ پر پہونچ کر دس شتر ذبح کیے اور اُسی مقام پر مقیس نے بھی نو شتر ذبح کیے بعد ازان مشتغل بحرب ہوے پس کھاتے رہے اپنے پاس کے زاد توشہ سے اور کہا ابن ابی الزناد نے کہ واللہ میرے نطہ مین مقیس ایک شتر بھی قدرت نہین رکھتا تھا اور **واقدی** قیس جمحی کو نہین پہچانتا ہی اور کہا **راوی** نے کہ مجھے خبر دی عبدالوہاب نے باسناد

فلان و فلان رواۃ کثیر کے ام بکر بنت المسور سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے کہا طعام داری مین بہت سے لوگ شریک ہوتے تھے مگر نسبت ایک شخص کی طرف دیجاتی تھی اور باقی غیر مشہور تھے **واقدی** نے **روایت** کی عبداللہ بن جعفر سے اُس نے کہا مین نے سوال کیا زہری سے کہ کس قدر لوگ مسلمین سے شہید ہوئے بدر مین اُس نے کہا چودہ بعد ازان اُس نے مجھے شمار کرادیا پس وہ وہ لوگ ہین جن کا مین نے نام لیا **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُس کو عبدالوہاب نے باسناد فلان رواۃ کے عاصم بن عمر بن رومان سے مثل خبر مذکور کے اور کہا چھ مرد مہاجرین مین سے تھے اور آٹھ انصار مین سے چنانچہ بنی المطلب بن عبد مناف مین سے تو عبیدہ بن الحارث تھے اُنکو شیبہ بن ربیعہ نے قتل کیا اور اُن کو رسول خدا صلعم نے صفرا مین دفن کیا اور بنی زہرہ مین سے عمیر بن ابی وقاص تھے اُن کو قتل کیا تھا عمرو بن عبد نے **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیر اسمٰعیل بن محمد سے اُسنے کہا اور شہداء بدر مین عمیر بن عبد عمرو ذوالشمالین تھے یعنے اُن کے دست چپ مین بھی زور برابر دست راست کے تھا کہ دونون ہاتھ کی قوت سے برابر کام کرتے تھے اس لیے حضرت نے اُنکو خطاب ذوالشمالین کا دیا اور بعضے کہتے ہین اُنکے بائین ہاتھ مین ایک دوسرا ہاتھ بطریق غدد کے نکلا تھا اس واسطے وہ ذوالشمالین مشہور تھے لیکن صحیح شق اول ہے اُن کو اُسامہ جشمی نے قتل کیا اور بنی عدی بن کعب سے عاقل بن ابی البکیر حلیف بنی سعد بن بکر تھے اُن کو قتل کیا مالک بن زہیر جشمی نے اور شہید ہوئے مہجع مولی عمر اُن کو عامر بن الحضرمی نے قتل کیا **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے زہری سے اُس نے کہا کہتے ہین کہ اول قتیل جو شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع مولی عمر تھے اور بنی الحارث بن فہر سے صفوان بن بیضا تھے اُن کو قتل کیا طعیمہ بن عدی نے **راوی** نے کہا مجھسے اس حدیث کو بیان کیا مخرر بن جعفر بن عمرو نے جعفر بن عمرو سے کہ انصار مین بنی عمرو بن عوف سے بشر بن عبدالمنذر تھے جنکو شہید کیا ابو ثور نے اور سعد بن خیثمہ تھے جنکو شہید کیا عمرو بن عبد نے اور بعضے کہتے ہین کہ طعیمہ بن عدی نے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ تھے جنکو تیر مارا تھا حبان بن العرقہ نے کہ اُن کے گلا مین لگا تو شہید ہوئے **واقدی** نے کہا مین نے دو شخص اہل مکہ سے سُنا کہ وہ ابن العرقہ کہتے تھے یعنے بالفتح اور بنی مالک بن النجار سے عوف و معوذ دونون پسر عفرا کے تھے کہ اُن دونون کو ابوجہل نے شہید کیا اور بنی سلمہ بن حرام سے عمیر بن الحمام بن الجموح تھے اُنکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے کہا **راوی** نے کہ مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیر کے کہ اول قتیل جو شہید ہوئے انصار مین سے پہلے اسلام کے وہ عمیر بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم نے شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اول قتیل حارثہ بن سراقہ ہین جنکو تیر مارا حبان بن العرقہ نے اور بنی زریق مین سے رافع بن المعلے ہین انکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور

بن الحارث بن الخزرج مین سے یزید بن الحارث بن لسیم ہین جن کو شہید کیا نوفل بن معویۃ الدیلی نے اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباس رضؓ سے اُنھون نے کہا کہ انسہ مولی البنی صلعم بدر مین شہید ہوے اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد رواۃ کثیرہ کے زبیر بن عدی سے اُسنے عطا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا بدر پر نماز جنازہ پڑھی اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباسؓ سے مثل اس حدیث کے اور **واقدی** نے کہا مجھ سے **روایت** کی یونس بن محمد المظفری نے اُسنے کہا میرے باپ نے مجکو چار قبرین دکھلائین بمقام شیرشعب کے تنگنائے سفرا سے اور کہا یہ لوگ مسلمین سے شہدا بدر مین اور تین قبرین بمقام وبہ تھین جو زیر عین المستجلہ واقع ہی اور قبر عبیدہ بن الحارث کی مجھے دکھلائی بمقام ذات الجلل ایک گوشہ تنگ مین جو نیچے عین الجدول کے واقع ہی اور کہا **راوی** نے کہ خبر دی مجکو عبد الوہاب نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ سے اُنھون نے کہا کہ معاذ بن ماعص زخمی ہوے تھے بدر مین اور اُسی زخم سے وفات کی مدینہ مین اور عبید بن السکن جس وقت چلے تھے یعنے بدر سے تو بیمار ہوے اور وفات پائی اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد رواۃ کثیرہ کے سعید بن عمرو سے اُنھون نے کہا کہ اول انصاری جو شہید ہوے مسلمین مین سے وہ عاصم بن ثابت بن ابی الاعلی تھے کہ اُنکو عامر بن الحضرمی نے بدر مین شہید کیا اور مسلمانون مین اول جو شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع تھے اُنکو شہید کیا عامر بن الحضرمی نے و نیز انصار مین سے عمیر بن الحمام تھے اُنکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے اور بعضے کہتے ہین کہ انصار مین شہید اول حارثہ بن سراقہ ہین جنکو حبان بن العرقہ نے تیر سے شہید کیا

نام اُن لوگون کے مشرکین مین سے جو قتل کیے گئے بدر مین

بنی عبد شمس بن عبد مناف سے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب تھا اُسکو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد رواۃ کثیرہ کے داؤد بن الحصین سے اُسنے کہا کہ منجملہ مقتولین مشرکین کے حارث بن الحضرمی تھا اُس کو عمار بن یاسر نے قتل کیا اور عامر بن الحضرمی تھا اُسکو قتل کیا عاصم بن ثابت بن ابی الافلح نے اور مقتولین مین عمیر بن ابی عمیر اور پسر اُس کا اور دو غلام اُن کے تھے کہ سالم مولے ابی حذیفہ نے عمیر بن ابی عمیر کو قتل کیا اور عبیدہ بن سعید بن العاص کو زبیر بن العوامؓ نے قتل کیا **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد رواۃ کثیرہ کے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہ عاصؓ بن سعید کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقبہ بن ابی معیط کو جب کہ وہ صفر مین قید تھا تو عاصم بن ثابت نے بحکم نبی صلعم بسیف قتل کیا اور عتبہ بن ربیعہ کو حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور شیبہ بن ربیعہ کو عبیدہ بن الحارث نے قتل کیا و چونکہ ضربت عبیدہ سے وہ زخمی ہوگیا تھا اُس پر حمزہؓ اور علیؑ نے تیز دستی سے حملہ کرکے کام اُسکا تمام کیا اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا

اور عامر بن عبداللہ کو جو حلیف تھا قریش کا اور قبیلہ انمار سے تھا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور دوسری روایت بن بجداؤد بن الحصین سے منقول ہی عامر بن عبداللہ کو سعد بن معاذ نے قتل کیا یہ سب بارہ آدمی قتل ہوے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے حارث بن عامر بن نوفل کو خبیب بن یساف نے قتل کیا اور طیمہ بن عدی کو نضرہ بن عبد مناف نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل ہوے اور بنی اسد سے ربیعہ بن اسد کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے اُسنے کہا ربیعہ بن اسد کو ثابت الجذاع نے قتل کیا اور حارث بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقیل بن الاسود بن المطلب کو حمزہ و علیؑ نے شریک ہو کر قتل کیا واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی ابو معاشر نے اُسنے کہا کہ عقیل بن الاسود کو تنہا علیؑ نے قتل کیا اور ابو البختری عاص بن ہشام کو مجذر بن زیاد نے قتل کیا اور دوسری روایت مین باسناد رواۃ کثیرہ عباد بن تمیم سے مروی ہی کہ ابو البختری عاص بن ہشام کو ابو داؤد المازنی نے قتل کیا اور ایک روایت مین ابو ایوب بن النعمان نے اپنے باپ سے نقل حدیث کی ہی کہ ابو البختری کو ابن البیسر نے قتل کیا اور نوفل بن خویلد بن اسد جسکو ابن العدویہ کہتے ہین ضربت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے قتل ہوا واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن روان سے اس سے ابن ابی حبیبہ نے داؤد بن الحصین سے اُس سے حدیث بیان کی عمرو بن عاتکہ ابی الاسود نے ان پانچ مقتولون کو اور بنی عبد الدار بن قصی سے نضر بن الحارث بن کلدہ کو جب وہ اثیل مین قید تھا تو علی بن ابی طالب نے بحکم نبی صلعم تلوار سے قتل کیا اور زید بن ملیص کو بھی جو مولی عمیر بن ہشام بن عبد مناف بن عبد الدار کا تھا علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور دوسری روایت مین باسناد رواۃ لبسیار یعقوب بن عتبہ سے منقول ہی کہ زید بن ملیص کو بلال نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل ہوئے اور بنی تیم کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور دوسری روایت مین رواۃ کثیرہ سے منقول ہی کہ عثمان بن مالک کو خبیب نے قتل کیا اور واقدی نے کہا مجھسے اس حدیث کو بیان کیا موسی بن محمد نے اپنے باپ سے کہ یہ دو آدمی قتل ہوئے اور ابو جہل جو بنی مخزوم بن یقظہ سے ہی وبعد ازان بنی المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے ہی اُس کو معاذ بن عمرو بن الجموح اور معوذ و عوف دونون بیٹے عفرہ کے ان تینون نے ملکر زخمی کیا اور عبد اللہ بن مسعود نے اسکا کام تمام کیا اور عاص بن ہشام بن المغیرہ کو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اُس کو رواۃ کثیرہ نے نافع بن جبیر سے اور محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا یزید بن تمیم التیمی کو جو حلیف قریش کا تھا قتل کیا عمار یاسر نے اور دوسری روایت باسناد رواۃ کثیرہ عبد اللہ بن ابی عبیدہ نے اپنے باپ سے نقل کی اُس نے کہا کہ بعضے کہتے ہین یزید بن تمیم کو علی علیہ السلام

نے قتل کیا اور ابو سانع الاشعری حلیف قریش کو ابو وجانہ نے قتل کیا اور حرملہ بن عمرو بن ابی عتبہ
کو علی نے قتل کیا ابو عبیدہ راوی نے کہا اس بات پر ہمارے جمیع اصحاب کا اتفاق ہے اور
بنی الولید بن المغیرہ سے ابو قیس بن الولید کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور کہا راوی نے خبر دی
مجکو محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے کہ بنی النفاکہ بن المغیرہ سے ابو قیس بن النفاکہ بن المغیرہ
کو حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا جعفر بن عمرو نے کہ اسحاق بن خارجہ نے مجھ سے بیان کیا کہ
ابو قیس بن النفاکہ کو خباب بن عمرو بن المنذر نے قتل کیا اور بنی امیہ بن المغیرہ سے مسعود بن ابی امیہ
کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا محمد بن عمر الواقدی نے کہا کہ اور مقتولین مشرکین بدر میں رفاعہ
بن ابی رفاعہ تھا بنی عایذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے جو منجملہ بنی رفاعہ ہی کہ اس کو امیہ بن عایذ بھی
کہتے ہیں اسکو سعد بن الربیع نے قتل کیا اور ابو المنذر بن ابی رفاعہ کو مغیر بن عدی العجلانی نے قتل
کیا اور عبد اللہ بن ابی رفاعہ کو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور زبیر بن ابی رفاعہ کو اسید
الساعدی نے قتل کیا اور واقدی نے کہا اس حدیث کو بیان کیا ابی بن عباس بن سہل نے
اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ سائب بن ابی رفاعہ کو عبد الرحمان بن عوف نے قتل کیا اور نبی ابی
السائب سے کہ وہ صیفی بن عایذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہی سائب بن ابی السائب تھا اس کو
زبیر بن العوام نے قتل کیا اور اسود بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم کو حمزہ بن عبد المطلب
نے قتل کیا اور کہا راوی نے کہ ہم کو خبر دی اس بات کی ہمارے سب اصحاب نے بالاتفاق کہ
واسطے قریش کے دو شخص حلیف تھے قبیلہ طی سے ایک عمرو بن سفیان تھا اس کو تو یزید بن رقیش
نے قتل کیا اور دوسرا اسی کا بھائی جابر بن سفیان تھا اسکو ابو بردہ بن نیار نے قتل کیا اور بنی عمران
بن مخزوم سے حاجز ابن سائب بن عویمر بن عایذ تھا اسکو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا
اور عویمر بن عایذ بن عمران بن مخزوم کو نعمان بن ابی مالک نے قتل کیا یہ سب اٹھیل آدمی قتل ہوئے
اور بنی حجح بن عمر بن ہصیص سے امیہ بن خلف تھا اسکو خبیب بن یساف اور بلال نے شریک ہو کر قتل کیا
اور راوی نے کہا ہم کو خبر دی محمد نے باسناد رواہ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ بن رافع سے اسنے
کہا امیہ بن خلف کو ابو رافعہ بن رافع بن مالک نے قتل کیا اور علی بن امیہ بن خلف کو عمار بن یاسر نے
قتل کیا اور اوس بن المغیرہ بن لوذان کو عثمان بن مظعون و علی بن ابی طالب نے شریک ہو کر قتل کیا اور
دوسری روایت میں عائشہ بنت قدامہ سے مذکور ہے کہ اس نے کہا اوس بن المغیرہ کو عثمان بن
مظعون نے قتل کیا اور نبیہ بن الحجاج کو ابو الیسر نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہیں علی نے اور بعضے کہتے ہیں

ابو اسید ایسا عدی نے اور کہا راوی نے کہ ہمکو خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُس کو محمد نے اُس کو واقدی نے اُس سے حدیث بیان کی ابی عباس نے اپنے باپ سے اُس نے ابو اُسید سے اُسنے کہا منبہ بن الحجاج کو میں نے قتل کیا اور نبیہ بن الحجاج کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عاص بن منبہ کو بھی علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور ابو العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت مین باسناد رواۃ کثیرہ کے وارد ہی کہ واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابو معشر نے اپنے اصحاب سے کہ اُنھون نے کہا کہ ابو العاص بن قیس کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عاصم بن ابی عوف بن جبیرہ بن سعد بن سعد مقتول ابو دجانہ کا تھا یہ سب سات آدمی تھے اور معویہ بن قیس حلیف قریش کا جو عامر بن لوی سے جو منجملہ بنی مالک بن حسل کے تھا اُسکو عکاشہ بن محصن نے قتل کیا اور معبد بن وہب حلیف قریش کا جو قبیلہ کلب سے تھا اُسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت مین بھی عاصم سے منقول ہی کہ اُس کو ابو دجانہ نے قتل کیا پس جملہ مقتولین از روے شمار کے انچاس آدمی تھے اُنمین سے کتنون کو امیر المومنین علی علیہ السلام نے قتل کیا اور بائیس مرد اور تھے جو قتل کرنے مین شریک تھے

نام اُن لوگون کے قریش اور انصار مین سے جو حاضر بدر ہوئے اور جو غیر حاضر تھے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکا حصہ غنائم سے عطا کیا تھا یہ سب تین سو تیرہ مرد تھے

واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی سلیمان بن بلال نے عمرو بن ابی عمرو سے اُس نے عکرمہ سے اُس نے ابن عباسؓ سے اُنھون نے کہا کہ بس مرد موالی و غلامون سے حاضر بدر ہوے تھے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسکو محمد نے اُس کو واقدی نے اُس سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے اُس نے کہا مین نے عبد اللہ بن حسن سے سُنا وہ کہتے تھے کہ بدر مین جو لوگ حاضر ہوے تھے وہ قرشی تھے یا انصار یا حلیف قرشی یا حلیف انصار یا مولی ان لوگون کے یعنے بندگان آزاد و غیر آزاد پس بنی ہاشم سے تو محمد رسول خدا صلعم بذات طیب و مبارک اور حمزہ بن عبد المطلب اور علیؑ بن ابی طالب اور زید بن حارثہ و ابو مرثد کناز بن حصین الغنوی و مرثد بن ابی مرثد کہ یہ دونون حلیف حمزہؓ تھے و انسنہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ابو کبشہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حاضر بدر تھے شقران مملوک رسول خدا صلعم اور اُنکو کچھ حصہ سہام سے حضرت صلعم نے نہین دیا تھا اور یہ اسیرون پر تعینات تھے

پس ہر ایک شخص نے ایک اسیر اُن کو حوالہ کیا چنانچہ ان کو حاصل ہوا زیادہ اُس سے جو کچھ کسی کو قوم مین حاصل ہوا
چنانچہ یہ سب غیر حاضران بدر جنھون نے سہم پایا سوائے شقران کے آٹھ آدمی تھے **واقدی** نے کہا مجھ سے
حدیث بیان کی عبدالعزیز بن محمد نے جعفر بن محمد سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ ہر آئینہ رسولخدا صلعم
نے جعفر بن ابی طالب کو سہم اور اجر اُنکا عطا کیا اور ہمارے اصحاب نے ذکر اُنکا نہین کیا ہی اور صدر کتاب مین نام اُنکا
داخل نہین ہی یعنے کتاب مجاہدین بدر مین اور بنی المطلب بن عبد مناف سے عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن
عبد مناف تھے اور حصین بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف و طفیل بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف و مسطح بن
اثاثہ بن عباد بن المطلب بن عبد مناف یہ چارون حاضرین بدر سے تھے اور بنی شمس بن عبد مناف سے عثمان بن
عفان بن ابی العاص بن امیہ بن شمس حاضر بدر نہ تھے بلکہ تخلف انکا واسطے نگہبانی رقیہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ہوا تھا مگر سہم اور اُجرت انکی حضرت صلعم نے عطا فرمائی تھی اس خبر کو بالاتفاق سب نے ذکر کیا ہی اور
حضار بدر مین ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ و سالم مولی ابی حذیفہ تھے اور حلفاے قریش مین بنی غنم بن دودان سے
عبداللہ بن جحش بن ریاب تھے اور عکاشہ بن محصن و ابوسنان بن محصن و سنان بن ابی سنان بن محصن و شجاع بن وہب
و عقبہ بن وہب و ربیعہ بن الیتیم و یزید بن قیس و محرز بن نضلہ بن عبداللہ تھے اور حلفاے قریش مین بنی سلیم سے مالک
بن عمرو و مدلاج بن عمرو و تلفات بن عمرو اور قبیلہ طی سے سوید بن مخشی حلیف قریش تھے **واقدی** نے کہا اس
حدیث کو مجھ سے ابومعشر و بن جمیعہ نے داؤد ابن الحصین سے بیان کیا اُسنے کہا بعض نے مجھسے نقل کی کہ عبداللہ بن
جعفر الزہری وہی ارندبن حمیرہ ہی اور ابومخشی اُسکی کنیت ہی اور وہ بنی اسد بن خزیمہ مین اُنکے اقربا سے ہی اور کہا داؤد بن
الحصین نے کہ ہم کو ہمارے بعض اصحاب نے خبر دی کہ صبیح مولی العاص جب تیاری بدر جانے کی کر چکا تو بیمار ہوگیا
پس اُسنے اپنے شتر پر بجاے خود ابا سلمہ بن عبد الاسد کو سوار کرکے ساتھ کر دیا کہ وہ ہمراہ حضرت صلعم کے جملہ مشاہد
مین حاضر رہا یہ سب سولہ آدمی ہین سوائے صبیح کے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عتبہ بن غزوان بن جابر بن وہب
بن نسیب بن مالک بن الحارث بن مازن بن منصور بن عکرمہ تھے برادر سلیم کے اور بنی مازن سے خباب بن
عتبہ بن غزوان تھے یہ دونون شخص حاضر بدر تھے اور بنی اسد بن عبد العزی سے تین شخص حاضر تھے ایک زبیر بن
العوام دوسرے حاطب بن ابی بلتعہ حلیف قریش تیسرے سعد مولی حاطب اور بنی عبد بن قصی سے طلیب بن عمیر بن
وہب تھے **راوی** مصنف کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو فلان و فلان رواۃ نے اسمعیل بن محمد سے و فلان و فلان
رواۃ نے عائشہ بنت قدامہ سے اُسنے کہا کہ بنی عبد الدار بن قصی سے دو شخص حاضر تھے مصعب بن عمیر و سویبط بن حرملہ بن
مالک بن عمیلہ بن السباق بن عبد الدار اور بنی زہرہ بن کلاب سے عبدالرحمان بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث
بن زہرہ تھے اور سعد بن ابی وقاص بن اُہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھے اور عامر بن ابی وقاص تھے اور

حلیفان قریش مین سے عبد اللہ بن مسعود الہذلی اور مقداد بن عمرو بن ثعلبہ مالک بن ربیعہ بن تمامہ بن مطرود بن زہیر بن ثعلبہ بن مالک بن النشریہ بن فاس بن ذریم بن الیقین بن اہود بن بہرا تھے اور یہی وہ ہین کہ بعضے اونکو مقداد بن الاسود بن عبد یغوث بن عبد الحارث بن زہرہ کہتے تھے اور خباب بن الارت بن خنفلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد تھے مولی ام سباع بنت انمار کے دوسری روایت مین مسعود بن الربیع بن القارہ ذوالبدین بن عمیر بن عبد عمرو بن نضلہ بن غبشان بن سلیم بن مالک بن قصی قبیلہ خزاعہ مین سے یہ آٹھون آدمی حاضر تھے اور بنی تیم سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے کہ نام اُنکا عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ہی اور طلحہ بن عبید اللہ تھے رسول اللہ صلعم نے سہم اُنکا بھی لگایا تھا اور بلال بن رباح اور عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر اور صہیب بن سنان یہ پانچون شخص حاضر تھے اور بنی مخزوم بن یقظہ سے ابو سلمہ بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم اور ارقم بن عثمان بن النشرید اور ارقم بن ابی الارقم وعمار بن یاسر ومعتب بن عوف بن الحمر حلیف قریش قبیلہ خزاعہ سے پس یہ پانچون آدمی بھی حاضر تھے اور بنی عدی بن کعب سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل بن عبد العزی بن رباح اور زید بن الخطاب اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کہ انکو اور طلحہ کو رسول خدا صلعم نے واسطے دریافت خبر قافلہ یعنی واسطے سرانجام رسانی کے بھیجا تھا اسوجہ سے طلحہ کو باوجود غیر حاضری بدر کے سہم واجورہ دیا گیا اور عمرو بن سراقہ بن المعتمر بن انس بن آداد بن ریاح واز جملہ حلفاے قریش قبیلہ بنی سعد بن لیث سے بن ابی البکیر تھے جو شہید ہوے بدر مین اور خالد بن ابی البکیر تھے کہ وہ بھی روز واقعۂ رجیع شہید ہوے واناس بن ابی البکیر وعامر بن ابی البکیر ومجمع مولی عمر جو اہل یمن سے تھا اور حوالی اور پسر اُسکا کہ یہ دونون حلیف قریش تھے اور عامر بن ربیعہ العنزی جو بطن یعنی گروہ کثیری قبیلہ ربیعہ سے اور وہ حلیف قریش تھے اور واقد بن عبد اللہ التیمی حلیف قریش کہ یہ سب تیرہ آدمی حضار بدر سے تھے اور بنی جمح بن عمرو سے عثمان بن مظعون وقدامہ بن مظعون وعبد اللہ بن مظعون وسائب بن عثمان بن مظعون ومعمر بن الحارث یہ پانچون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی سہم بن عمرو سے خنیس بن حذافہ بن قیس اور بنی مالک بن حسل سے عبد اللہ بن مخرمہ بن عبد العزی وعبد اللہ بن سہیل بن عمرو کہ یہ مشرکین کے ساتھ آئے تھے اور طرف مسلمین کے آگئے ووہب بن سعد بن ابی سرح تھے واقدی نے کہا روایت کی مجھسے فلان فلان رواۃ نے زہری سے اُس سے حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے اُسنے داؤد بن الحصین سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے اسمعیل بن محمد سے کہ متجملہ حضار بدر کے ابو سبرہ بن ابی رہم تھے اور عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو وسعد بن خولہ اہل یمن سے حلیف قریش اور حاطب بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود تھے کہا راوی نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ یہ لوگ چھ آدمی تھے سواے حاطب کے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواہ کثیرہ کے کہ عبد اللہ بن سہیل اپنے باپ کے ہمراہ نکلے اور

خرچہ روزمرہ کا باپ کے ساتھ تھا اور باپ اُسکا اپنے دین پر تھا جب لشکر اسلام قریب ہوا تو عبد اللہ مسلمین مین آملا اور قبل قتال خدمت مین رسولخدا صلعم کے حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوا اس بات سے باپ اُسکا غیظ وطیش مین آیا تب سہیل نے کہا کہ حق تعالیٰ اس امر مین اُسکے لیے اور میرے لیے خیر کرے اور بنی الحارث بن فہر سے ابو عبیدہ تھے اور نام اُنکا عامر بن عبد اللہ بن الجراح تھا وصفوان بن بیضا وسہیل بن بیضا وعیاض بن زہیر وعمر بن ابی سرح وعمرو بن ابی عمرو اور یہ سب چھوٗن کہ نبی صبہ سے تھے حاضر بدر تھے **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی نافع بن ابی نافع ابو الحصیب وابن ابی ہبیرہ وہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ روز بدر رھے قریش کے سو[۱] شخص تھے اور **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی موسیٰ بن محمد نے اپنے باپ سے اُسنے کہا قریش چھیاسی آدمی تھے اور انصار دوسو ستائیس تھے کہ مجموعًا تین سو تیرہ آدمی ہوے اور دوسری روایت مین قریشی تہتر آدمی تھے اور انصار دوسو چالیس تھے چنانچہ انصار مین بنی عبد الاشہل سے سعد بن معاذ بن النعمان بن امرئ القیس بن زید بن عبد الاشہل تھے وعمرو بن معاذ بن النعمان تھے وحارث بن اوس بن معاذ بن نعمان وحارث بن انس بن رافع بن امرئ القیس تھے اور بنی عبد بن کعب بن عبد الاشہل بن زعورا سے سعد بن مالک بن عبد بن کعب اور سلمہ بن سلامہ بن وقش اور عباد بن بشر بن وقش وسلمہ بن ثابت بن وقش ورافع بن یزید کرز بن سکن بن زعورا بن عبد الاشہل اور حارث بن خزمہ بن عدی بن ابی نجم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف جو حلیف قوم دنی حارثہ سے تھے اور اہل قوافل سے بھی اُنکا علاقہ تھا اور اُنھین مین اُنکا گھر تھا اور محمد بن سلمہ خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن الحارث قبیلہ بنی حارثہ سے تھے اور سلمہ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ تھے جو شہید ہوے روز جنگ جسر ابی عبید[۲] چودہ مین اور ابو الہیثم بن التیہان تھے اور عبید بن التیہان یہ دونون حلیف انصار تھے اور قبیلہ بلی سے تھے اور عبد اللہ سہل تھے یہ سب پندرہ آدمی تھے اور بنی حارثہ بن الحارث بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس سے مسعود بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ تھے اور ابو عبس بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ اور حلفاے قوم مین سے ابو بردہ بن نیار قبیلہ بلی سے تھے یہ تینون شخص حاضر بدر تھے کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابو عبس سے دیگر رواۃ نے عاصم بن عمر سے اُسنے محمود بن لبید سے مثل روایت مذکور کے اور کہا کہ منجملہ انصار کے عبد المجید بن ابی عبس بن محمد بن ابی عبس بن جبر تھے اور بنی ظفر بنی سواد بن کعب سے قتادہ بن النعمان بن زید وعبید بن اوس بن مالک بن سواد تھے اور بنی زراح بن کعب سے نضر بن الحارث بن عبد زراح بن ظفر بن کعب تھے اور حلفاے قریش مین سے دو شخص قبیلہ بلی سے تھے ایک عبد اللہ بن طارق بن مالک بن تیم بن نعبہ بن سعد اللہ بن قران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ تھے جو شہید ہوے

واقعہ رجیع مین اوران کے برادر مادری عتب بن عبید بن اناس بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن قران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمدؐ نے اسکو رواۃ کثیرہ نے ابی عیش سے ومحمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اُسنے محمود بن لبید سے اُسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابی جبیہ نے داؤد بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا کہ بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف سے بشیر بن عبد المنذر بن زہیر تھے کہ شہید ہوے بدر مین اور رفاعہ بن عبد المنذر وسعد بن عبید بن النعمان بن قیس بن عمرو بن اُمیہ بن زید بن اُمیہ وعویم بن ساعدہ ورافع بن غنجدہ کہ غنجدہ اُن کی مان کا نام تھا وعبید بن ابی عبید وثعلبہ بن حاطب وابو لبابہ بن عبد المنذر کہ ان کو رسول خدا صلعم مدینہ مین عامل مقرر کرآئے تھے اور انکو روحا سے پھیر دیا تھا اور غنائم سے انکا حصہ عطا ہوا تھا اور حارث بن حاطب کہ اُن کو بھی حضرت صلعم نے روحا سے پھیر دیا تھا اور حصہ انکا انکو عطا ہوا یہ سب نو آدمی تھے اور بنی ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے عاصم بن ثابت بن قیس اور قیس جس کی کینت ابو الافلح بن عصمہ بن مالک بن اُمیہ بن ضبیعہ ہے اور عاصم روز جنگ جمیع شہید ہوے تھے اور انحو صل الشاع جو مشہور ہے اولاد عاصم بن ثابت سے ہے ومعتب بن قیشر بن ملیل بن زید بن العطاف وابو ملیل بن الازعر بن زید بن العطاف کہ اُن کے اولاد نہ تھی وعمیر بن معبد بن الازعر اُن کے بھی اولاد تھی سہیل بن ضیف وہب بن حکیم بن الحارث بن ثعلبہ یہ سب پانچ شخص تھے اور بنی عبید بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف بن اُنیس بن قتادہ بن ربیعہ بن خالد بن الحارث بن عبید بن زید تھے جو روز اُحد شہید ہوے اور وہ شوہر تھے خنساء بنت خذام شاعرہ کے انکے اولاد نہ تھی اور خلفاے انصار سے معن بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ قتل ہوے روز جنگ یمامہ اور ربعی بن رافع اور ثابت بن اقرم مقتول ہوے روز جنگ طلحہ اور عبد اللہ بن سلمہ بن مالک بن الحارث بن عدی بن الجد بن العجلان وزید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ اُنکے اولاد نہ تھی اور عاصم بن عدی بن الجد بن العجلان جب یہ شخص ہمراہ چلا تھا تو رسول خدا صلعم نے اُسکو لوٹا دیا طرف مسجد ضرار کے کہ وہان کے لوگون کی کچھ خبر پہونچی تھی چنانچہ وقت تقسیم غنیمت کے حضرت صلعم نے حصہ اور اجورہ عاصم کا عطا کیا اور سالم مولی ثبیتہ بنت یعار کہ وہ روز جنگ یمامہ قتل ہوا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے عبد اللہ بن جبیر بن النعمان تھے جو شہید ہوے روز جنگ احد کہ انکو رسول خدا صلعم نے روز اُحد رماۃ پر امیر کیا تھا اور عاصم بن قیس وابو ضیاح بن ثابت وابو جبیہ کہ یہ شخص بدر مین نہ تھا اور سالم بن عمیر کہ یہ شخص بکا مین تھا اور حارث بن النعمان بن ابی خزمہ وخوات بن جبیر بن النعمان کہ روحا مین کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی عجیان ابن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عمرو سے منذر بن محمد بن عقبہ بن امیہ بن الجلاح بن حرثش بن عجیان بن کلفہ تھے اور اُن کی کینت ابو عبیدہ تھی اُسکے اولاد نہ تھی مگر امیہ کے اولاد تھی غیر منذر سے اور حلفاے قوم مین

بنی انیف سے ابوعقیل بن عبداللہ بن ثعلبہ بن یحان تھے اور نام ابوعقیل کا عبدالعزی تھا کہ رسول خدا صلعم نے
عبدالرحمان عدوالاوثان نام رکھا تھا اور وہ روز جنگ یمامہ شہید ہوے اور نسب انکا یہ ہے ابوعقیل بن عبداللہ
بن ثعلبہ بن یحان بن عامر بن انیف بن جشم بن عائذاللہ بن تیم بن یراش بن عامر بن عقیلہ بن قسمیل بن قسران بن
بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ پس یہ دو شخص تھے اور بنی غنم بن السلام بن امرئ القیس بن مالک بن الادس
بن حارثہ سے سعد بن حثیمہ تھے جو شہید بدر ہوے و منذر بن قدامہ و مالک بن قدامہ و ابن عرفجہ و تیم مولی بنی غنم
بن السلام یہ سب پانچ شخص تھے پس یہ سب اوس اور بنی معویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے جابر
بن عتیک بن الحارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن معویہ و مالک بن ثابت بن نعیلہ حلیف قوم قبیلہ مزینہ سے اور
نعمان بن عصر حلیف قوم قبیلہ بلی سے اور حارث بن قیس بن الحارث بن امیہ کہ یہ ثابتین بلی میں سے نہ تھا لیے نہیں
اس کا بخوبی ثابت نہیں اور بنی مالک بن النجار بن عمرو بن الخزرج سے جو منجملہ بنی غنم ابن مالک سے اور یہ منجملہ بنی
ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم کے ہیں ابوایوب تھے کہ نام انکا خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ تھا جو زمین روم میں مر گئے
تھے زمانہ معویہ میں اور بنی عسیرہ بن عبد عوف سے ثابت بن خالد بن النعمان بن خنسان بن عسیرہ تھے اور بنی عمرو
بن عبد عوف سے عمارہ بن حزم بن زید تھے اور سراقہ بن کعب بن عبدالعزی بن غزیہ بن عمرو بن عبد تھے اور بنی
عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک سے حارثہ بن النعمان تھے اور سلیم بن قیس بن قہد اور نام قہد کا خالد بن قیس بن ثعلبہ
بن عبید بن ثعلیہ بن غنم تھا اور بنی عائذ بن ثعلیہ بن غنم سے سہیل بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ و ابن ثعلب بن غنم
تھے اور عدی بن ابی الزغبا تھے اور نام ابی الزغبا کا سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن بدیل بن سعد بن عدی
بن نضر بن کاہل بن نضر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ تھا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی زید بن ثعلبہ بن غنم
سے مسعود بن اوس بن زید تھے اور ابوخزیمہ بن اوس بن اعرم بن زید بن ثعلبہ تھے اور رافع بن الحارث
بن سواد بن زید بن ثعلبہ یہ سب تین آدمی تھے اور بنی سواد بن مالک بن غنم بن عوف سے عوف بن عوف و سواد بن
حارث بن رفاعہ بن سواد اولاد عفرا کہ یہ دختر عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ کے تھے اور نعمان بن عمرو بن رفاعہ
بن حارث بن سواد تھے اور عامر بن مخلد بن سواد تھے اور عبداللہ بن قیس بن خالد بن خالدہ بن الحارث
بن سواد تھے و عمرو بن قیس بن سواد و قیس بن عمرو بن قیس زید بن سواد و ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد
و رعضیہ حلیف قوم اور ایک شخص قبیلہ جہینہ سے جسکو ودیعہ بن عمرو بن جراد بن یربوع بن کلیل بن عمرو بن غنم بن
الربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ کہتے تھے واقدی نے کہا مجھے حدیث بیان کی عبداللہ بن ابی عبیدہ نے
اپنے باپ سے اسنے کہا میں نے سنا ربیع دختر معوذ بن عفرا سے وہ کہتی تھی کہ ابوالحمراء مولی حارث بن رفاعہ
حاضر بدر تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبدالوہاب نے اسکو محمد نے اسکو واقدی نے اسنے کہا

مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے داؤد بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا یہ بارہ آدمی تھے مع ابی الحمراء پس جملہ حضار بدر بنی غنم بن مالک بن النجار سے تیئیس آدمی تھے مع ابی الحمراء اور بنی عامر بن مالک بن النجار سے بعد ازاں بنی عمرو بن مبذول سے بعد ازاں بنی عتیک بن عمرو بن مبذول سے ثعلبہ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک تھے یعنی ثعلبہ قبیلہ بنی عامر سے تھے پھر اسی سلسلہ میں طرف عمرو کے کہ وہ نامی تھا نسبت دی گئی بعد ازاں اسی سلسلہ میں عتیک سے کہ وہ بھی سرغنہ قبیلہ تھا نسبت پائی اور سہل بن عتیک بن النعمان بن عمرو بن عتیک اور حارث بن صمہ بن عمرو بن عتیک جو کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے روحا میں مگر رسول خدا صلعم نے حصہ دا جو رہ انکا غنیمت سے عطا کیا تھا اور شہید ہوے دفعۃً بیر معونہ میں پس یہ تین آدمی ہوے اور بنی عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو صدیلہ میں بعد ازاں بنی قیس بن عبیدہ بن زید بن رفاعہ بن معویہ بن عمرو بن مالک سے اُبی بن کعب بن قیس بن عبید تھے اور انس بن معاذ بن انس بن قیس ابن عبید کہ دونوں آدمی حاضر بدر تھے اور بنی عدی بن عمرو بن مالک بن النجار سے اوس بن ثابت بن المنذر بن حرام برادر حسان بن ثابت تھے اور ابو شیخ تھے جنکا نام اُبی بن ثابت بن المنذر بن حرام بن عمرو تھا اور ابو طلحہ تھے انکا نام زید بن سہل بن الاسود بن حرام تھا یہ سب تین شخص تھے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ بن الحارث بن عدی بن مالک تھے جو شہید بدر ہوے اور عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی تھے اور کنیت عمرو کی ابو حکیمہ تھی اور سلیط بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی عامر تھے اور ابو سلیط تھے جنکا نام اسیرہ بن عمرو بن عامر بن مالک تھا وہ روز احد شہید ہوے اور عمرو تھے جنکی کنیت ابو خارجہ بن قیس بن عدی بن عامر بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھی اور عامر بن امیہ بن زید بن الحسحاس بن مالک بن عدی بن عامر تھے وحرز بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی تھے وثابت بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھے جو روز بدر شہید ہوے اور سواد بن غزیہ بن اہیب حلیف القوم قبیلہ بلی سے یہ سب نو آدمی ہوے اور بنی حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی النجار سے قیس بن السکن بن قیس بن زید بن حرام تھے اور کنیت قیس کی ابو زید تھی اور ابو الاعور کعب بن الحارث بن جندب بن طالم بن عبس بن حرام بن جندب تھے اور سلیم بن ملحان و حرام بن ملحان بن خالد بن زید بن حرام تھے یہ سب چار آدمی تھے اور بنی مازن بن النجار سے بعد ازاں بنی عوف بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے قیس بن ابی صعصعہ تھے اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن زید بن عوف بن مبذول تھا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد نے عبداللہ بن عبدالرحمان سے کہ قیس کو نبی صلعم نے شاۃ یعنے پیادوں پر مقرر کیا تھا اور عبداللہ بن کعب بن عمرو بن غنم بن مبذول بن غنم بن مازن تھے کہ روز بدر حضرت صلعم کی طرف سے مغانم یعنے مال غنائم پر مقرر تھے اور عصیم

حلیف القوم تھے بنی اسد سے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی خنساء بن بندول بن عمرو بن غنم بن مازن سے عمہ تھے جنکی کنیت ابو داؤد بن عامر بن مالک بن خنساء تھی اور سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن بندول سے یہ دو آدمی تھے اور بنی ثعلبہ بن مازن سے قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن اخزر بن جبیب بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن تھے اور بنی دینار بن النجار سے بعد ازان بنی مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار سے نعمان بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے اور ضحاک بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے وسلیم بن الحارث بن ثعلبہ تھے کہ یہ برادر مادری تھے نعمان و ضحاک پسران عبد عمرو کے اور کعب بن زید تھے جو جنگ خندق میں شہید ہوئے تھے اور سعد کہ روز بیر معونہ میں درمیان مقتولان سے زخمی اٹھوائے گئے تھے اور جابر بن خالد بن عبد الاشہل بن حارثہ تھے اور سعد بن سہیل بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار تھے اور بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے کعب بن زید بن مالک تھے وبجیر بن ابی بجیر حلیف القوم تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی الحارث بن الخزرج سے بعد ازان بنی امرئ القیس بن ثعلبہ سے سعد بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس تھے جو شہید ہوئے احد میں اور عبد اللہ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امرئ القیس تھے جو روز موتہ شہید ہوئے وخلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرئ القیس تھے جو روز جنگ بنی قریظہ شہید ہوئے اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر بن مالک تھے جو یوم احد شہید ہوئے اور یہ خسر تھے ابی بکرؓ کے کہ دختر خارجہ کی زوجہ ابی بکر تھی چنانچہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج سے بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن جلاس تھے جو روز عین التمر ہمراہ خالد بن الولید شہید ہوئے ومبشر بن قیس بن خنبشہ بن امیہ بن عامر بن عبد [illegible] بن کعب بن الخزرج تھے اور عبادہ بن قیس بن مالک تھے اور سماک بن سعد تھے اور عبد اللہ بن عبس بن عمیر اور یزید بن الحارث بن قیس بن مالک بن امر بن حارث بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج تھے اور بعضے یزید کو بعضے نسخہ میں کہتے تھے چنانچہ یہ سب چھ آدمی ہوئے اور بنی جشم بن الحارث بن الخزرج سے اور بنی اخی سے کہ اخی اوسکا زید بن الحارث بن الخزرج تھا اور یہ دونوں توامان تھے یعنی بنی جشم اور بنی زید برادران توامان سے خبیب بن اساف بن اساف اور عتبہ بن عمر بن خدیج بن عامر بن جشم وعبد اللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید بن الخزرج بن الحارث تھے اور یہ عبد اللہ وہ ہیں جنھوں نے خواب میں اذان دیکھی تھی اور برادر انکے حریث بن زید تھے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی شعیب بن عباد نے بشیر بن محمد سے اسنے اپنے باپ سے کہ حریث بے شک حاضر بدر تھے اور ہمارے اصحاب کا اس بات پر اتفاق ہے اور سفیان بن بشر بھی حاضر بدر تھے یہ سب پانچ آدمی ہوئے اور بنی جدارۃ بن عوف بن الحارث بن الخزرج سے یسیر بن لیعار بن قیس بن عدی بن امیہ بن جدارۃ تھے اور عبد اللہ بن عمیر بنی جدارۃ سے اور یزید بن المزر بن

اور عبداللہ بن عرفطہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی الاکبر بن الخزرج سے عبداللہ بن الربیع بن قیس بن عباد بن الاکبر تن واحد تھے اور عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک تھے بنی عوف بن الخزرج سے بعد ازاں عبید بن مالک بن سالم بنی غنم بن الخزرج سے اور یہ لوگ بنو الجلی کہلاتے تھے اس لیے کہ سالم بزرگ شکم تھا اسوجہ سے وہ جلی مشہور تھا اور مادر ابی کی سلول ایک عورت تھی اور اوس بن حولی بن عبداللہ بن الحارث بن عبید بن مالک تھے یہ دونوں شخص حاضر تھے اور بنی خزین عدی بن مالک بن سالم بن غنم سے زید بن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن نحوی تھے اور رفاعہ بن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن سالم بن غنم تھے اور عامر بن سلمہ بن عامر بن عبداللہ حلیف القوم اور وہ اہل یمن سے تھے اور عقبہ بن وہب بن کلدہ حلیف اُن کے بنی عبداللہ بن غطفان سے تھے اور سعد بن عبادہ بن فشعر بن القدم بن سالم بن غنم تھے اور اُن کی کینیت ابو ثابت تھی اور عاصم بن الاکین اُن کے حلیف تھے یہ سب چھ آدمی تھے اور بنی سالم بن عمرو بن عوف بن الخزرج سے بعد ازاں بنی العجلان بن غنم بن سالم سے نوفل بن عبداللہ بن نضلہ بن مالک بن العجلان تھے وعثمان بن مالک بن ثعلبہ بن عمرو بن العجلان تھے وبلتعل بن وبرہ بن خالد بن العجلان وعصمہ بن الحصین بن وبرہ بن خالد بن العجلان یہ چار آدمی تھے اور بنی اصرم بن فہر بن غنم بن سالم سے عبادہ بن الصامت بن اصرم تھے اور برادر حقیقی اُن کے اوس بن الصامت تھے اور بنی وعد بن فہر بن غنم سے نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن وعد تھے اور یہ نعمان باسم قوقل بھی مشہور تھے واقدی نے کہا اسلیے نام اُنکا قوقل رکھا گیا تھا کہ جب کوئی شخص اُنکی ہمسائگی کرتا تھا تو اُس سے کہتے تھے کہ قوقل باعلا یذرب واسفلہا یعنی تیرب کی بلندی و پستی میں امن سے رہو اس واسطے اُنکا لقب قوقل مشہور ہوا اور بنی قریوش بن غنم بن سالم سے اُمیہ بن لوذان بن سالم بن ثابت بن ہزال بن عمرو بن قریوش بن غنم تھے اور بنی وعد سے دو شخص تھے اور بنی مرصحہ بن غنم بن مالک سے مالک بن الدخشم ایک شخص تھا اور بنی لوذان بن غنم سے ربیع بن ایاس تھے اور برادر اُنکے ذوقہ بن ایاس بن عمرو بن غنم تھے اور عمرو بن ایاس حلیف اُنکے اہل یمن سے تھے اور اُنکے حلفاء من قبیلہ بلی سے وبعد ازاں عصینہ سے المنذر بن زیاد بن عمرو بن زمرۃ ابن عمرو بن مرہ تھے اور عبدہ بن الحسحاس بن عمرو بن زمرہ تھے وبجاث بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ تھے اور ان کے برادر عبداللہ بن ثعلبہ بن اصرم اور حلیف اُن کے بن بہرا جنکو جبتہ بن ربیعہ بن حلف بن معویہ کہتے ہیں چنانچہ یہ سب آٹھ شخص تھے اور بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج سے اور پھر زید بن ثعلبہ بن الخزرج سے ابو دجانہ تھے جنکا نام سماک بن خرشہ بن لوذان بن عبد ودبن ثعلبہ تھا جو روز جنگ یمامہ شہید ہوئے اور منذر بن عمرو کہ وہ رسول خدا صلعم کی طرف سے قوم پر امیر تھے

اور روز جنگ بیر معونہ شہید ہوے پس یہ دونون آدمی حاضر بدر تھے اور نبی ساعدہ سے بعد ازان نبی البدی بن عامر بن عوف سے ابو سید الساعدی تھے جنکا نام مالک بن ربیعہ بن البدی تھا اور مالک بن مسعود کہ یہ بھی منسوب بطرف نبی البدی تھے **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسکو محمد نے اُسکو **واقدی** نے اُسنے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی ابی بن عباس بن سہل نے اپنے باپ سے اُسنے اُسکے جد سے اُسنے کہا کہ جب سعد بن مالک نے بطرف بدر کے خروج کی تیاری کی تو بیمار ہو کر مر گئے کہ اُنکی قبر نزدیک دار ابن فارط کے واقع ہے پس حصہ دار اُنکا رسول خدا صلعم نے عطا کیا تھا اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **روایت** بیان کی عبد المہیمن نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ سعد مقام روحا مین مرے اور اُنکا حصہ حضرت صلعم نے عطا کیا تھا اور وہ نبی البدی سے تھے اور نبی طریف بن الخزرج بن ساعدہ سے عبد رب بن حق بن اوس بن قیس بن ثعلبہ بن طریف تھے وکعب بن حمان بن مالک بن ثعلبہ حلیف القوم قبیلہ غسان سے تھے وحمزہ بن عمرو بن کعب بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مزدعۃ بن عدی بن غنم بن الربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ تھے اور زیاد بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مزدعہ بن عدی بن عمرو بن الربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ تھے اور سبیع بن عمرو بن ثعلبہ بن خرشبہ بن زید بن عمرو بن سعید بن ذبیان بن رشدان بن قیس بن جہینہ یہ پانچ آدمی تھے اور بنی جشم بن الخزرج سے جو منجملہ بنی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شارہ بن یزید بن جشم ہین و بعد ازان منجملہ بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ مین خراش بن صمہ بن عمرو بن الجموح بن حرام تھے اور عمیر بن حرام تھے اور تمیم مولی خراش بن صمہ تھے وعمیر بن الحمام بن الجموح تھے جو روز بدر شہید ہوئے اور معاذ بن الجموح ومعوذ بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام تھے اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام تھے اور اُنکی کینت ابو جابر تھی وہ جنگ احد مین شہید ہوے وحباب بن المنذر بن الجموح بن زید بن حرام بن کعب تھے اور خلاد بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام اور عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام تھے اور عبید بن الاسود بنی اُن لوگون کے اور ثابت بن ثعلبہ بن زید بن ثعلبہ تھے جنکو جذع بھی کہتے ہین اور عمیر بن الحارث بن ثعلبہ بن حرام یہ سب گیارہ آدمی تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد العزیز بن محمد نے یحیی بن اسامہ سے اُسنے دونون پسران جابر سے اُنھون نے اپنے باپ سے کہ حاضر ہونا معاذ بن عمرو بن الجموح کا بدر مین متفق علیہ نہین ہے اور عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے بعد ازان منجملہ بنی خنساء بن سنان بن عبید سے بشر بن البراء بن معرور بن صخر بن سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء تھے اور عبد اللہ بن الجد بن قیس بن صخر بن خنساء تھے اور سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء تھے وعبتہ بن عبد اللہ بن صخر بن خنساء تھے اور حمزہ بن الحمیر تھے اور کہا **راوی** نے مین نے سنا کہ وہ ہی خارجہ بن الحمیر ہے اور کہا عبد اللہ بن الحمیر یہ دونون

حلیف القوم تھے قبیلہ اشجع بنی ریحان سے اور بنی نعمان بن سنان بن عبید بن عبد بن عدی بن غنم سے عبد اللہ بن عبد مناف بن النعمان بن سنان تھے اور نعمان بن سنان مولی انصار تھے اور جابر بن عبد اللہ بن ریاب بن النعمان تھے اور خلیدہ بن قیس بن نعمان بن سنان تھے جنکو لبدہ بن قیس بھی کہتے ہیں اور یہ چار آدمی تھے اور بنی خناس بن سنان بن عبیدہ بن عدی سے یزید بن المنذر بن سرح بن خناس اور برادر اسکا معقل بن المنذر بن سرح بن خناس تھے اور عبد اللہ بن النعمان بن بلدمہ بن خناس یہ تین شخص تھے اور بنی غنم بن عبید سے حبان بن صخر بن امیہ بن خلسار بن عبید یہ تن واحد تھے اور بنی ثعلبہ بن عبید سے ضحاک بن حارثہ بن ثعلبہ بن عبید تھے اور سواد بن زید بن ثعلبہ بن عبید تھے اور بنی عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے عبد اللہ بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے اور برادر انکے سعید بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے اور بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ سے وبعد ازاں منجملہ بنی حدیدہ سے یزید بن عامر بن حدیدہ تھے اور کنیت یزید کی ابو المنذر تھی اور سلیم بن عمرو بن حدیدہ و قطبۃ بن عامر بن حدیدہ تھے اور عنبسہ مولی سلیم بن عمرو بن حدیدہ اور بنی عدی بن مالی بن عمرو بن سواد سے عبس بن عدی بن ثعلبہ بن غنمہ بن عدی و ثعلبہ بن غنمہ و ابو البسرا و نام انکا کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد تھا و سہل بن قیس بن ابی کعب بن القین تھے جو شہید ہوے احد میں اور معاذ بن جبل بن عائذ بن عدی بن کعب تھے اور ثعلبہ و عبد اللہ دونوں پسران انیس تھے اور ان دونوں نے بنی سلمہ کے تبون کو توڑا تھا اور بنی زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے وبعد ازاں منجملہ بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیس بن محصن بن حالد بن مخلد اور حارث بن قیس بن خالد بن مخلد تھے اور خبیر بن ایاس بن خالد بن مخلد تھے اور سعد بن عثمان بن خالد بن مخلد تھے اور انکی کنیت ابو عبادہ تھی اور عقبہ بن عثمان بن خالد تھے اور ذکوان بن عبد قیس بن خالد بن مخلد تھے اور سعود بن خلدہ بن عامر بن مخلد یہ سب سات آدمی تھے اور بنی خالد بن عامر بن زریق سے عبادہ بن قیس بن عامر بن خالد بن عامر بن زریق تنہا تھے اور بنی خلدہ بن عامر بن زریق سے سعد بن یزید بن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر تھے اور فاکہ بن بشیر بن الفاکہ بن زید بن خلدہ تھے اور معاذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ تھے اور برادر انکے عائذ بن ماعص تھے اور مسعود بن سعد بن قیس بن خلدہ تھے جو شہید ہوئے بیر معونہ میں یہ سب پانچوں آدمی حاضر بدر تھے اور بنی العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق سے رفاعہ بن رافع بن مالک بن العجلان تھے اور خلاد بن رافع بن مالک بن العجلان تھے اور عبید بن زید بن عامر بن العجلان یہ سب تین آدمی تھے اور بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے رافع بن المعلی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن حارثہ بن ثعلبہ بن عدی بن مالک تھے اور برادر انکے بلال بن المعلی جو بدر میں شہید ہوے اور یہ دونوں حاضر بدر تھے

اور بنی بیاضہ بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ سے زیاد بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ تھے وفروہ بن عمرو بن وذقہ بن عبید بن عامر و خالد بن قیس بن مالک العجلان بن علی بن عامر بن بیاضہ تھے اور خلیفہ بن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن بیاضہ یہ چار آدمی تھے اور بنی امیہ بن بیاضہ سے خلیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ تھے و غنام بن اوس بن غنام بن اوس بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ تھے

ذکر مارے جانے عصما بنت مروان کا

واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ عصما بنت مروان بنی امیہ بن زید کی جو زوجہ یزید بن حصن الخطمی کی تھی رسول خدا صلعم کو بدزبانی سے ایذا دیتی تھی اور لوگون مین اسلام کرتی تھی اور لوگون کو رسول خدا صلعم پر آمادۂ شر کرتی تھی اور اشعار پڑھتی تھی جسکا مضمون یہ ہی قباحت بنو مالک تا آخر اشعار یعنے برے ہو گئے بنو مالک و بنات مالک اور قبیلہ خوف اور بنو خزرج (یعنی یہ سب لوگ) دبیل ہو گئے کہ تم لوگ مطیع ہو گئے اُن مسافرون کے جو تم سے مغائرت رکھتے ہین پس وہ مرادی ہین نہ مذحج ہین تم اُسکو یعنے محمدؐ کو بعد قتل اپنے رئیسون سردارون کے باقی چھوڑتے ہو جسطرح شوربا سے پختہ باقی چھوڑا جاتا ہے (یعنی جس طرح بوٹیان کھا کر شوربا چھوٹ رہتا ہے یہ کنایہ ہے توہین و تحقیر سے چنانچہ اصحاب مین سے جو عمیر بن عدی بن حارثہ بن امیہ الخطمی تھے اُنکو جسوقت یہ خبر پہونچی کہ عصما شان مین نبی صلعم کے ایسے کلمات کہتی ہے اور لوگون کو اُبھارتی ہے تو اُنھون نے دعا کی اور یہ نذر مانی کہ خداوندا تیرے لیے مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہے کہ اگر رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائین تو مین عصما کو قتل کر دونگا اور اُس وقت رسول خدا صلعم بدر مین تھے پس جب حضرت صلعم نے بدر سے مدینے مین مراجعت فرمائی تو عمیر بن عدی نصف شب کو عصما کے پاس اُسی گھر مین پہونچے اور وہ عورت سوتی تھی اور اُسکے گرد چند نفر پسران اُسکے سوتے تھے اور اُسکے لڑکون مین سے ایک لڑکا شیر خوار تھا جسکو وہ دودھ پلاتی تھی وہ بھی ماں کے سینے پر تھا تب عمیر نے اس عورت کو اپنے ہاتھ سے ٹٹولا کیونکہ عمیر اعمی تھے پس اُس شیر خوار کو اس عورت سے جدا کر کے تلوار اپنی اُس عورت کے سینے پر رکھی کہ پشت تک اتر گئی تب عمیر نے وہان سے نکل کر نماز صبح کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینے مین جا کر پڑھی جب حضرت علیہ السلام سلام سے پھرے تو عمیر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تو نے بنت مروان کو قتل کیا اُسنے عرض کی ہان یا رسول اللہ مرے باپ ماں فدا ہون آپ پر اور عمیر خائف تھے اس بات سے کہ قتل عصما مبادا خلاف مرضی حضرتؐ کے واقع ہوا بعد ازان عمیر نے عرض کی یا رسول اللہ اس قتل سے مجھ پر کچھ لازم آویگا یعنی گناہ یا قصاص فرمایا حضرتؐ نے کہ نطے ولا غفان یعنی اس مقدمہ مین دو بھیڑین بھی آپس مین سینگون سے نہ لڑینگی (کنایہ اس مثل سے یہ ہی کہ یہ واقعہ دو بھیڑون کے

باہم لڑنے سے بھی خفیف تر ہے) پس یہ کلمہ یعنے یہ مثل اول حضرت ہی سے سُننے مین آئی پیشتر کبھی کسی نے اُس کو نہین کہا تھا عمیر نے کہا بعد ازان آنحضرت صلعم اُن لوگون کی طرف جو گرد تھے متوجہ ہوے اور فرمایا جب چاہو کہ دیکھو ایسے شخص کو جو غائبانہ نصرت خدا اور رسول کی کرتا ہو تو عمیر بن عدی کو دیکھو تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا دیکھو اس اندھے کو جسنے اپنے تئین طاعت خدا مین بیچا ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے عمر اُسکو اندھا نہ کہو بلکہ وہ بینا ہے پھر جب عمیر رسول خدا صلعم کے حضور سے پھرے تو اثناے راہ مین معلوم کیا کہ پسران عصما ایک جماعت کے ساتھ عصما کو دفن کر رہے ہین پس اُن لوگون نے جب عمیر کو مدینے کی طرف سے آتے دیکھا تو سب اُنکے پاس آئے اور کہنے لگے اے عمیر آیا تو نے عصما کو قتل کیا ہے عمیر نے کہا ہان مین نے قتل کیا ہے اور یہ آیت پڑھی فکیدونی جمیعا ثم لا تنظرون یعنی جو شر و فساد تم سے میرے حق مین ہو سکے وہ تم کرو اور مجھے مہلت دو یعنے میرے ساتھ کچھ نہین کر سکتے ہو پس قسم ہے اُس خدا کی جس کے قبضہ قدرت مین میری جان ہے اگر تم لوگ بھی وہی کلمہ کہتے جو عصما کہتی تھی تو ہر آئینہ تمکو بھی اُسی تلوار سے مارتا یہانتک کہ مین مرتا یا تمکو قتل کرتا پس اُسی روز سے بنی خطمہ مین اسلام ظاہر ہوا اور اُن مین سے بعض اشخاص ایسے بھی تھے کہ اپنی قوم کے خوف سے بہ ظاہر استخفاف اسلام کرتے تھے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ حسان بن ثابت نے جو اشعار مدح مین عمیر کے کہے تھے وہ ہمارے سامنے عبداللہ بن حارث نے پڑھے اشعار یہ ہین

واقف * وخطمۃ دون بنی الخزرج * متی ما دعت ختکم یجھا * بعولتھا وللنایا یجی * فھن فتی ماجد غرفہ * کریم المداخل والمخرج * ففرھا من جمیع الدماء * قبیل الصباح ولم یفرج * فادرکھا اللہ بردا الجنان * وجد کان فی نعمۃ الموج یعنی اے بنی واٹل اور اے بنی واقف اور اے بنی خطمہ ہمسایہ بنی الخزرج کے جسوقت تمھاری خواہر عصما نے دای ہو اُسپر اپنے شوہرون کو بلایا دحالانکہ مرگ خود اُسکی طرف متوجہ تھی پس وہ عورت ایک ایسے جوان کی رگ حمیت کو جنبش مین لائی جو بزرگ منش ہے اور وہ نیک مداخل و نیک مخارج یعنے اُسکا آغاز و انجام کار دونون بخیر ہے چنانچہ اُس جوان نے آخر اُس عورت کو رنگ خون مین رنگین کیا اور یہ امر کچھ پہلے صبح سے تھا اور اُس کام مین اُس کو کچھ باک نہ تھا پس اے عمیر حق تعالی اتجھکو خنکی جنت مین وارد کرے اس طرح تو خوشدل رہے نعمتہاے وافرہ متوالیہ سے اور **واقدی** نے کہا کہ مجھ سے **روایت** کی عبداللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ تاریخ قتل عصما پچیسوین رمضان اٹھارون مہینا ہجرت سے تھا اور وہی روز مراجعت حضرتؐ کا تھا بدر سے مدینے مین

ذکر مارے جانے ابو عفک کا

واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی سعید بن محمد نے عمارہ بن غزیہ سے اُنھون نے ابو صعب

اسمعیل بن مصعب بن اسمعیل بن زید بن ثابت سے اُنھون نے اپنے شیوخ سے کہ ابو عفک ایک شخص تھا بنی عمرو بن عوف سے اور وہ کبر سن تھا چنانچہ جس زمانہ مین رسول خدا صلعم مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین تشریف لائے ہین اُسوقت عمر اُس شخص کی ایک سو بیس برس کی تھی اور وہ اسلام مین داخل نہوا تھا اور وہ لوگون کو حضرت کی عداوت پر آمادۂ شر کرتا تھا پس جب کہ حضرت علیہ السلام نے جنگ بدر کے واسطے خروج کیا اور وہان سے مظفر ومنصور مدینے مین مراجعت فرمائی تو وہ شیخ حسد وبغاوت مین اشعار پڑھتا تھا **اشعار** قد عفت میناً ومان اذی ✻ من الناس اراد کا مجمعاً ✻ بجمع عقولہ وانی الی ✻ مثیبیت مراعاً اذا ما دعا ✻ فسلبہم امرھم راکب ✻ حواماً حلالاً لشتی معاً ✻ فلو کان بالملک صد قتم ✻ وبالنصر تابعتہ تبعاً ✻ یعنی مین اُسوقت تک زندہ رہا اور مین نے کسی مکان وکسی مجمع مین آپ سے آدمی نہین دیکھے جو عقلون سے خالی ہین اور دوڑ کر آنے والے ہین طرف پریشان کرنے والے کے جسوقت وہ بلاتا ہے یعنی محمد صلعم پس اُسنے اُن لوگون کے امر کو سلب کر لیا یعنی اُنکا دین بدل ڈالا کہ وہ مرتکب حرام وحلال مختلف کا ہوا پس اگر یہ بات ہے کہ تم لوگون نے باعث اُسکے بادشاہی کے اُسکی تصدیق کی ہے اور باعث غلبہ کے اُسکی تبعیت کی ہے تو تصدیق وتبعیت تبعی کی ہوتی کہ وہ ادنیٰ تر ہے **راوی** کہتا ہے کہ سالم بن عمیر بنی البکار سے جو بڑے باکی تھے اُنھون نے کہا مجھے نذر واجب ہے کہ ابو عفک کو قتل کرونگا یا اُس سے پہلے مین خود مرجاؤن پس سالم نے چندے تامل کیا اور حیلہ ڈھونڈھتا تھا یعنی گھات مین رہا یہانتک کہ ایک شب گرم تاب موسم گرما مین ابو عفک بیرون مکان درمیان بنی عمرو بن عوف یعنی اُنکے محلے مین سوتا تھا کہ سالم بن عمیر جا پہونچے اور تلوار اُسکے پیٹ مین بھوک دی کہ قرش تک وہ رآئی تب دشمن خدا نے شور کیا اُسوقت اتباع اُسکے طرف اُسکے دوڑے اور اُسکے گھر مین اُٹھا لیگئے اور دفن کردیا اور کہنے لگے کسنے اُسکو قتل کیا اگر قاتل کو ہم جانتے تو اُسکو بھی اُسکے بدلے قتل کرتے **واقدی** نے بواسطہ معن کے قیس سے روایت کی ہے کہ ابو عفک ماہ شوال مین بیسوین مہینے ہجرت سے قتل ہوا اور ہندیہ عورت جو مسلمان تھی اُسنے حال مین ابو عفک کے یہ اشعار پڑھے **اشعار** تکذب دین اللہ و من اسسہا احمد ✻ لعمر الذی افناک اذا بیس ما یمنی ✻ حیاک حنیف اخو اللیل طعنۃ ✻ ابا عفک خذہا علی الکبر السن ✻ فانی وان اعلم بقاتلک الذی ✻ اباتک حلساً للسبیل من الانس او جنی ✻ یعنی اے ابو عفک تو تکذیب کرتا تھا دین خدا کی اور اُس شخص کی جسکا نام احمد ہے قسم ہے اُسکی جسنے تجھے ہلاک کیا پس اس صورت مین کہ تو تکذیب کرتا تھا بُری موت نے تجکو مارا اُس مرد حنیف یعنے سالم نے آخر شب ایک ضربت ماری اور کہا لے اُس ضربت کو اپنے بڑھاپے مین شاعر نے کہا البتہ مین جانتا ہون تیرے قاتل کو جسنے تجھے فرش شب پر سلایا یا یہ کہ قاتل ملازم شب تھا یعنی ہنگام شب تجھے سلایا یعنے قتل کیا کہ وہ انسان ہے یا جن ہے یہ جملہ متعلق ہے علم سے اے تیرے قاتل کو جس نے ایسا کام کیا مین جانتا ہون کہ وہ انسان سے ہے یا جن سے

غزوہ قینقاع

روز شنبہ نیمہ شوال بیسوان مہینا ہجرت سے کہ محاصرہ انکا تا ہلال ذیقعدہ رہا محمد بن الواقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر حارث بن فضیل نے اُسنے کعب القرظی سے اُسنے کہا جب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تو ہمکی قوم یہود نے حضرت صلعم سے درخواست کی کہ درمیان اُنکے اور حضرتؐ کے ایک نوشتہ بطریق عہدنامہ لکھا جاوے چنانچہ لکھا گیا اور حضرت صلعم نے کل قوم کو جو باہم حلیف یکدیگر تھے ملحق و مجتمع کرکے درمیان اپنے اور اُنکے عہد امان مقرر کرایا اور چند شرطین اُنپر قائم کی گئین ازنجملہ اُن شرائط کے ایک یہ ہی کہ حضرت پر دشمن کے ساتھ غلبہ اور چڑھائی نہ کرین پس جب کہ رسول خدا صلعم احزاب بدر پر فتحیاب ہوکر مدینے مین تشریف لائے تو یہود نے بغاوت کی اور عہود و ذمہا مین کو قطع کیا چنانچہ بعد عہد شکنی اُنکے حضرت صلعم نے سفیر اپنا اُنکے پاس بھیجا اُسنے سب قوم کو جمع کیا تب حضرت نے پہلے اُنسے کلام دعوت اسلام کیا چنانچہ فرمایا اے گروہ یہود اللہ تم خوب جانتے ہو کہ بہ تحقیق مین رسولخدا ہون پس تم سب سلام قبول کرو قبل اس سے کہ تمپر مثل ہلاکت قریش کے واقع ہو تب اُن لوگون نے جواب دیا اے محمدؐ تو مغرور نہو ظفر پانی سے اہل بدر پر کہ تو نے انہوہ کثیر پر غلبہ پایا واللہ کہ بے شک ہم لوگ اہل حرب ہین اگر تو ہمسے مقاتلہ کریگا تو تجکو خوب معلوم ہو جائیگا کہ تو نے کبھی ہم ایسون سے قتال نہ کیا ہوگا چنانچہ اس عرصہ مین کہ وہ لوگ بعد اظہار دشمنی و عہد شکنی کے برسر عناد تھے اتفاقاً ایک زن اجنبیہ عربیہ جسکے دونون جانب سر سے بال جھڑے تھے اور وہ انصار مین سے کسی شخص کی زوجہ تھی بازار قینقاع مین آئی اور اپنا زیور بنوانے کے لیے پاس ایک زرگر کے بیٹھی تھی کہ ناگاہ ایک شخص یہود قینقاع مین سے آیا اور اُس عورت کے پس پشت بیٹھا اور اُس عورت کو مجبر نہ تھی پس اُسنے دامن پیراہن اُس عورت کا پیچھے سے اُلٹ کر ایک کانٹے سے پیٹھ پر کرتے مین اٹکا دیا پس وہ عورت جب وہان سے اٹھی تو اندام نہانی اُسکا کھل گیا پس لوگون نے اُسکی اس بے پردگی سے مضحکہ کیا تب ایک مرد مسلمین مین سے اٹھکر اُس یہودی کے پیچھے جسنے عورت کو برہنہ کیا تھا دوڑا اور اُسکو قتل کیا بعد ازان یہود قینقاع جمع ہوے اور اپنی جمعیت جمع کرکے اُس مرد مسلم کو قتل کیا اور اُس عہد کو جو فیما بین اُنکے اور رسول خدا صلعم کے تھا پس پشت ڈالا اور آمادۂ حرب ہوے اور اپنے گڑھی کی پناہ مین جا بیٹھے پس رسولخدا صلعم نے طرف اُن کے لشکر بھیجا اُس لشکر نے اُنکا محاصرہ کیا پس اول جسنے اُن یہود پر تفکر کشی کی اور اُنکو آوارگی خانمان کیا وہ رسول خدا صلعم تھے اور یہود مین سے جسنے اول محاربہ کیا ہی رسولخدا صلعم سے وہ یہود قینقاع تھے اور کما واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے کہا جب یہ آیت نازل ہوئی واما تخافن من قوم خیانۃ فانبذ الیہم علی سواء ان اللہ لا یحب الخائنین ترجمہ آیہ اگر اندیشہ کرے تو اُنکے شب خون کرنے یا عہد شکنی کا تو ڈال تو بھی طرف اُنکے شنجون کہ یہ طریق مساوات ہے تا نکو

عذر باقی نہ رہے بتحقیق کہ حق تعالےٰ نے خائن عہد شکن کو دوست نہین رکھتا فقط پس رسول خدا صلعم نے بعد نزول اس آیہ کے طرف اہل قینقاع کے لشکر کشی کی کہا زہری وغیرہ نے کہ لشکر نے انکو انھین کے قلعہ مین پندرہ شبانہ روز سخت محاصرہ مین رکھا یہانتک کہ حق تعالےٰ نے اُن کے دلون مین ہیبت ڈالی تب محصورین نے درخواست کی کہ آیا ہم لوگ اپنے حصن سے اُتر آوین اور چلے جاوین حضرت نے فرمایا یون نہین کہ تم نکل کر چلے جاؤ مگر یہ کہ ہمارے حکم پر یا طاعت حاضر ہو پس وہ لوگ حکم و اطاعت رسول خدا صلعم پر قلعہ سے باہر آئے حکم ہوا کہ انکو باندھ لو پس باندھے گئے جسطرح باز و باندھے جاتے ہین اور رسولخدا صلعم نے اُن بندیون پر منذر بن قدامۃ السلمی کو مقرر کیا تھا اس عہد مین ابن ابی قیدیون کے پاس آیا اور کہا انکو کھول دو منذر نے کہا کہ جس قوم کو رسولخدا نے بندھوایا ہے اُسے تم کھولتے ہو واللہ جو کوئی انکو کھولیگا مین اُسکو قتل کرونگا تب ابن ابی برہم ہو کر پاس رسول خدا صلعم کے گیا اور حضرت کے دامن پیراہن پر پیچھے سے ہاتھ ڈالا اور کہا اے محمد میرے موالی اور اقارب سے حسن سلوک کیجیے پس حضرت اُسپر غضبناک ہوے کہ چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا اور فرمایا خدا تجھے ہلاک کرے میرا دامن چھوڑ دے اُسنے کہا نچھوڑونگا جب تک میرے موالی سے احسان نہ کیجیے گا کہ اُنمین چار آدمی پیراہن پوش ہین اور تین سو زرہ بند ہین اور یہ وہ لوگ ہین جنھون نے روز جنگ حدائق در روز جنگ بغاث روميون اور حبشیون سے ہماری حمایت کی تھی (ان دونون مقام مین محاربہ فیما بین اقوام متعلقہ ہوا) پس تیرا ارادہ کیا ہی کہ اُن لوگون کو ایک ہی روز قتل کر ڈالے اے محمد مین وہ شخص ہون کہ اندیشہ کرتا ہون گردش انقلاب دہر سے اور یہ قول اُسکا کہ انی اخشی الدین بطرق تخویف ہے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اُن لوگون کو کھول دو خدا اُنپر اور اُسپر لعنت کرے چنانچہ جب اُن بندیون کے بارہ مین ابن ابی نے کلام کیا تو رسول خدا صلعم نے اُن سب کو قتل کرنے سے چھوڑ دیا اور حکم کیا کہ یہ سب مدینے سے نکالے جاوین پس جب وہ لوگ نکالے جاتے تھے تو پھر ابن ابی اپنے حلیفون کو ہمراہ لیکر اس ارادہ پر آیا کہ اُنکے مقدمہ مین حضرت صلعم سے کلام کرے تا وہ لوگ اپنے گھرون مین بہ تسور آباد رہین اُسوقت در دولت پر عویم بن ساعدہ بطریق دربانی حاضر تھے پس ابن ابی جب دروازہ پر پہونچا اور چاہا کہ اندر داخل ہو تو عویم نے اُسکو روکا کہ جب تک تیرے بارہ مین اذن رسولخدا نہوگا تو اندر جانے نہ پاویگا مگر ابن ابی نے نہ مانا اور اندر چلا تب عویم نے اُسپر حملہ کر کے سر اُسکا دیوار سے ٹکرایا کہ خون بہنے لگا پس یہود جو اُسکے حلیف تھے باہم غوغا کرنے لگے اور کہا اے ابو الحباب اب اس شہر اس گھر مین جہان تمکو یہ صدمہ پہونچا ہان ہم ہرگز نہ رہینگے اور نہ اس بات پر قادر ہین کہ اپنے اس ارادے سے باز رہین تب ابن اُبی اُنپر شور کرنے لگا اور اپنے چہرہ پر خون پوچھتا جاتا تھا اور کہتا تھا وای ہو تم پر قرار پکڑو اور مستقل رہو پھر وہ لوگ آپسمین غوغا کرنے لگے کہ ہم ہرگز نہ رہینگے اس مقام پر جہانسے تجکو گزند پہونچا ہے اور نہ ہمکو قدرت ہے کہ اپنے ارادے کو ترک کرین اور یہ لوگ یہود مین بڑے شجاع تھے بعد ازان ابن ابی نے اُنکو حکم کیا کہ پھر قلعہ مین چلے جاوین اور جھوٹا وعدہ کیا کہ مین بھی تمھارے ساتھ قلعہ مین

داخل ہونگا مگر اُسنے دغا کی کہ اُنکے ساتھ نہین گیا پس وہ لوگ اپنے قلعہ مین جا گزین ہوے اسطور پر کہ تیر چلایا نہ مقاتلہ کیا یہانتک کہ حکم رسول خدا صلعم مین اس صلح پر پھر قلعہ سے اُتر آئے کہ مال انکا مال رسول خدا ہے پس جب کہ انھون نے دروازۂ قلعہ کھولدیا اور قلعہ سے اُتر آئے تو محمد بن مسلمہ اُنکو شہر بدر کرآیا اور مال اُنکا ضبط کرلیا چنانچہ اُنکے اسباب حرب مین سے رسولخدا صلعم نے تین کمانین پسند کرلین ایک کمان جس کو کتوم کہتے تھے کہ بعد ازان وہی جنگ اُحد مین ٹوٹ گئی اور ایک کمان جسکو روحا کہتے تھے اور ایک کمان جو بیضاوی کہلاتی تھی اور اُنکے سلاح مین سے دو زرہین لین ایک اکا نام ضعدیہ تھا اور دوسرے کو فضہ کہتے تھے اور تین تلوارین لین ایک کو سیف قلعی کہتے تھے اور ایک کو بیار اور ایک اور تھی اور تین برچھیان لین اور اُنکے قلعہ مین ہتھیار بہت تھے اور اسباب زرگری کا بھی بہت تھا کہ اکثر انمین زرگر تھے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ رسولخدا صلعم نے اُنکی زرہون مین سے ایک زرہ مجکو مرحمت فرمائی اور سعد بن معاذ کو بھی ایک زرہ جسکو سحل کہتے تھے عنایت فرمائی اور اُنکے پاس زین و نواعت بہت نہ تھی اور اُنکے کل اسباب سے جو دستیاب ہوا تھا خمس رسولخدا صلعم نکال کر باقی صحابہ پر تقسیم کیا گیا اور جب رسولخدا صلعم نے حکم کیا تھا عبادہ بن صامت کو تا اُن لوگون کو جلاے وطن کرے تو اہل قینقاع کہتے تھے کہ اے ابوالولید تو تو بنی الادس حلفی الخزرج مین سے ہے اور ہم لوگ تیرے موالی و دوستدارین تو ہم سے اسطور پیش آیا ہے تب عبادہ نے اُن کو جواب دیا کہ جسوقت تم لوگ محاربہ کرتے تھے تو مین نے خدمت مین رسولخدا صلعم کے حاضر ہو کر عرض کی تھی کہ یا رسول اللہ مین اُن لوگون سے اور اُنکے حلیف ہونے سے بری و بیزار ہو کر آپکی طرف آیا ہون اور ابن ابی و عبادہ بن صامت انھین مین سے تھے اور حلیف ہونے مین دونون بمنزلہ شخص واحد کے تھے اسوجہ سے عبداللہ بن ابی سے اس سے کہا کہ تو بیزار و جدا ہو گیا اپنے موالی کے حلیف سے یہ تو نے کیا کام کیا یعنی تو نے برا کام کیا پس اُسکو یاد دلائے اکثر مقامات جسمین وہ مبتلا ہوئے تھے و ازیکدیگر دفع ہلاکی کی تھی تب عبادہ نے کہا اے ابوالحیات طبیعتین بدل گئین اور اسلام نے عہود سابقہ کو مٹا ڈالا واللہ تو بازار رہنے والا ہے ایسے امر سے کہ قریب ہے انجام اُسکا تو فردا دیکھیگا اور جب عبادہ ان لوگون پر زجر و تاکید کو چ کر جانے اور نکل جانے کی کرتا تھا تو اہل قینقاع نے طلب مہلت و درخواست دم لینے کی کی عبادہ نے کہا آج کے روز تمھارے لیے بموجب حکم رسول خدا صلعم کے تین ساعت یا ثلث یوم کی مہلت ہے مین اُسپر ایک ساعت زیادہ نہین کرسکتا اور اگر ایسا حکم نہ ہوتا بلکہ مین خود مختار ہوتا تو تمکو دم بھر دم نہ لینے دیتا پس جب کہ وہ تین ساعتین یا ثلث یوم گذر گئے تو اُنکو نکالا اور آپ بھی اُنکے پیچھے چلا یہانتک کہ وہ لوگ روانہ سمت ملک شام ہوے تو عبادہ کہتے جاتے تھے کہ دور سے دور تر اور منتہی سے منتہا چلے جاؤ چنانچہ عبادہ اُنکے پیچھے عقیب اذرعات تک جا کر لوٹ آئے اور وہ لوگ اذرعات مین پہونچے اور وہ ایک موضع ہی ملک شام مین اور قریب ہے شام سے اور مروی ہے کہ بروقت نکالے جانے کے اہل قینقاع بحضور رسولخدا صلعم یہ عذر کرتے تھے

کہ اے محمد لوگون پر ہمارا دین ہے حضرت نے فرمایا جلد نکل جاؤ اور چھوڑ دو جو کچھ ہو اور راویان اخبار نقل کرتے ہین کہ دربارہ نکالے جانے اہل قینقاع بابت عہد شکنی کے ہمنے سوائے حدیث ابن کعب کے دوسری روایت بھی سنی ہے کہا واقدی نے مجھسے حدیث بیان کی محمد نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے کہا کہ بہ تحقیق رسول خدا صلعم نے جب بعد فتح بدر سے مراجعت فرمائی تو لوگون کو حسد عظیم واقع ہوا اور کینہ درونی ظاہر کرنے لگے پس جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لیکر نازل ہوئے واما تخافن من قوم خیانۃ فانبذ الیہم علی سواء ان اللہ لا یحب الخائنین جب جبرئیل تبلیغ اس آیہ سے فارغ ہوے تو حضرت صلعم نے اُنسے کہا کہ البتہ مین اُن لوگون سے خوف و اندیشہ رکھتا ہون پس حضرت نے بعد تبلیغ اس آیہ کے اُنپر لشکر کشی کی یہان تک کہ وہ لوگ حکم رسول خدا صلعم پر حاضر ہوے اور اس بات پر صلح ٹھہری کہ مال اُن کا مال رسول خدا ہے اور اُنکے زنان و فرزندان اُنھین کے ہین واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن القاسم نے اپنے باپ ربیع بن سبرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ مین پھرا ہوا شام سے آتا تھا جب مقام فلحتین مین پہونچا کہ بناگاہ بنی قینقاع سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے فرزندان و زنان کو اونٹون پر سوار کیے ہوے چلے جاتے تھے مین نے اُنسے حال پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ ہم کو ہمارے وطن و مسکن سے نکال دیا اور مال و منال ہمارا چھین لیا مین نے کہا تم لوگ کہان کے ارادے سے جاتے ہو کہا شام کو جاتے ہین سبرہ نے کہا جب یہ لوگ وادی قرے مین پہونچے تو وہان ایک مہینا قیام کیا بعد ازان یہود وادی قرے نے پیدلون کو سوار اور زادراہ سے تقویت کرکے اذرعات مین جو ایک موضع ہے شام مین پہونچا دیا اور اُنھون نے وہین بود و باش کی مگر بقدر اُنکی بہت تھوڑے دنون رہی کہ تباہ و ہلاک ہوگئے واقدی نے کہا مجھے حدیث بیان کی یحیی بن عبداللہ بن ابی قتادہ نے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم سے اُسنے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابولبابہ بن عبدالمنذر کو تین بار مدینے پر خلیفہ کیا ایک وقت بدر القتال دوسرے بنی قینقاع تیسرے غزوہ سویق مین اور غزوہ سویق ماہ ذیحجہ مین ہجرت سے بائیسوین مہینے واقع ہوا کہ خروج کیا تھا رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ پانچوین تاریخ ذیحجہ کو اور پانچ روز مدینے سے حضرت غائب یعنی باہر رہے تھے واقدی نے کہا مجھے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ نے زہری سے اور اسحاق بن حازم نے محمد بن کعب سے اُسنے کہا جب مشرک بدر سے شکست پاکر مکے کو پھرے تو ابوسفیان نے تیل ڈالنا مرین یعنے زینت کرنا اپنے اوپر حرام کیا یہانتک کہ محمد و اصحاب محمد سے اپنی قوم کا بدلا لیوے چنانچہ بنابر حدیث زہری کے دو سو سوار ہمراہ لیکر مکے سے نکلا و بنابر حدیث ابن کعب کے چالیس سوار ہمراہ تھے یہان تک کہ وہ سب چلے نجد کی راہ سے اور وقت شب پاس بنی النضیر کے پہونچے پھر شبانہ شب پاس حیی بن اخطب کے گئے اور اُسکا دروازہ کھٹکھٹایا تا کہ اخبار بنی الاحباب کے

اُس سے دریافت کرین اُسنے انکار کیا کہ دروازہ اُنکے لیے نہ کھولا اور نہ اُنسے ملاقات کی پھر اُسی شب کو پاس سلام بن مشکم کے گئے اور اُسکا دروازہ کھٹکھٹایا اُسنے اُنکے لیے دروازہ کھولا اور اُنکی مہمانداری کی اور ابی سفیان کو بطریق مہمانی شراب پلائی اور خبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب سے اُسکو خبر دی جب صبح ہوئی تو ابو سفیان وہان سے نکلکر بمقام عریض پہونچا تو وہان ایک شخص انصاری کو پایا کہ مع اپنے مزدور کے اپنے کھیت مین مشغول تھا پس ابو سفیان نے اُس انصاری اور اُسکے مزدور کو قتل کیا اور عریض مین دو گھر انصاریون کے اور اُنکے کھیت جلا دیے پھر جب اُسنے یہ دیکھا کہ قسم اُنکی درباب ترک زینب دبدلا لینے کے اُتر گئی تو وہان سے بخوف پادش کردار اپنے بھاگ گیا پس یہ خبر رسولخدا صلعم کو پہونچی حضرت نے اپنے اصحاب کو مامور کیا کہ دہ واسطے تعاقب ابو سفیان کے نکلے اور حال یہ تھا کہ ابو سفیان اور اصحاب اُسکے سبکبار رہتے تھے کہ بفور استماع آمد لشکر اسلام سبکدوی سے مفرد رہو جاتے تھے یہانتک کہ مشک اور تھیلے ستو کے جو اکثر خورش اُنکی اور زاد روزمرہ تھی وہ بھی ڈال جاتے تھے کہ مسلم جب اس مقام پر گذر کرتے تھے تو اٹھا لیجاتے تھے اسی وجہ سے اُس غزوہ کا نام غزوہ سویق ہوا اور جب رسول خدا صلعم نے مع لشکر مدینے کو مراجعت فرمائی تو ابو سفیان اشعار پڑھتا تھا جو حدیث زہری مین منقول ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ مسلم بن مشکم نے حالت تشنگی مین مجکو مدام کمیت یعنی شراب سرخ پلائی اور سیراب کیا اور وہ ابن مشکم ابو عمرو ہے جو صاحب جود ہے اور گھر اُسکا یثرب مین ہے کہ وہ امید گاہ وپناہ تمام بہترین عطا کنندگان ہے

ذکر غزوہ قرارۃ الکدر

واقدی نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی محمد نے زہری سے اُسنے کہا کہ غزوہ قرارۃ الکدر جسکو قردی بھی کہتے ہین ساتھ بنی سلیم و غطفان کے ماہ ذیحجہ مین بائیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ نیمہ محرم تیئیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور آنحضرت پندرہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی عبداللہ بن جعفر نے ابن ابی عون سے اُسنے یعقوب بن عتبہ سے اُسنے کہا کہ باعث خروج رسول خدا صلعم مدینے سے طرف قرارۃ الکدر کے یہ تھا کہ حضرت بر انگیختہ و برہم اس بات سے ہوے تھے کہ اُنکو خبر جمع غطفان و سلیم کی پہونچی کہ وہ لوگ بطریق بغاوت قرارۃ الکدر مین جمع ہین پس حضرت نے اُپر لشکر کشی کی تا اُنکی راہون کو مسدود کیا اور جب وہان پہونچے تو آثار اُنکے چارپایون کے اور نشان آمد و رفت اُن مویشیون کا وہان دیکھا مگر کسی کو اُس میدان مین نپایا تب حضرت نے چند آدمی کو اپنے اصحاب مین سے بلندی وادی پر روانہ کیا اور خود مع چند اصحاب بتلاش اُنکے بطن وادی مین متوجہ ہوے چنانچہ اُس وادی مین چرواہون کو دیکھا کہ اُنمین ایک لڑکا تھا اُسکا نام یسار تھا اُنسے خبر باغیون کی دریافت کی تو یسار نے کہا کہ مجھے اُن لوگون کی خبر معلوم نہین ہے پانچوین روز پانی پلانے والے وارد ہو چکے ہین

لحسن الصادق فی بیان کلمات فصیحۃ الصادق من سلام بن مشکم وذالک ہو بعینہ وجود ہو ویثرب ہو المدینۃ کما ہو معلوم عند اہل الحدیث ۱۲ منہ

اور آج باری چوتھے روز پانی پلانے والون کی ہے اسواسطے وہ لوگ طرف پانی کے بلندی وادی پر چڑھ گئے ہین اور ہم لوگ عزاب ہین یعنے بے خانمان ہین انھین اونٹون مین رہنے والے ہین اور ہانک لانے والے چوپایون کے جب وہ چراگاہ مین دور چلے جاتے ہین پس رسول خدا صلعم نے اُن چوپاؤن کو ہمراہ منگوالیا اور مدینے کو پھرے جب وہان پہونچکر نماز صبح پڑھی تو دیکھا کہ وہی لیسار لڑکا جرواہے کا نماز پڑھ رہا ہے پھر حضرت صلعم نے لوگون کو حکم تقسیم غنائم کا کیا لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہر آئینہ ہمارے قومی لوگ تو سارے چوپائے ہانک لائے ہین اور ہم مین وہ لوگ ہین جو اپنے حصہ سے ضعیف ہین یعنی ضعیف الجثہ ہین فرمایا حضرت نے آپسمین تقسیم کرلو لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ کے لیے وہ غلام ہے جس کو آپ نے نماز پڑھتے دیکھا ہے پس اُسے ہم آپ کو دیتے ہین کہ وہ آپ کے حصہ مین ہے حضرت نے فرمایا تم سب اس بات مین خوش ہوا نھون نے کہا ہم سب کی خوشی ہے پس حضرت نے اُس غلام کو اپنے حصہ مین قبول کیا اور اُس کو آزاد کیا اور یہ ہوا کہ جب لوگون نے مقام غزوہ سویق سے کوچ کیا اور رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائے اور غنیمت تقسیم کی گئی تو ہر شخص کو اصحاب مین سے سات سات شتر حصہ مین ملے اور اہل حصہ دوسو آدمی تھے اور دوسری روایت مین **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی عبدالصمد بن محمد السعدی نے حفص بن عمر بن ابی طلحہ سے اُسنے اُس سے جسنے اُسکو خبر دی اُسنے ابی اردی الدوسی سے اُسنے کہا مین ہمراہ لشکر اُن لوگون مین تھا جو اونٹون کو ہانک لائے تھے پس جب ہم لوگ صرار مین پہونچے اور صرار ایک مقام ہے مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر تو وہان جملہ شتر پانچ حصے کیے گئے اور شتر پانسو تھے پس اُسمین سے سو شتر خمس نکالکر باقی چار سو تقسیم کئے گئے مسلمین پر کہ ہر ایک کے حصہ مین دو دو شتر آئے اور **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی عبداللہ بن نوح نے اُسسے ابی عفیر نے اُنھون نے کہا کہ رسول خدا صلعم ابن ام مکتوم کو مدینے مین خلیفہ مقرر کر گئے تھے یعنے بروقت خروج جانب غزوہ سویق کے چنانچہ ابن ام مکتوم اہل مدینہ کو جمع کرکے پہلوے منبر مین کھڑے ہو کر خطبہ بیان کیا کرتے تھے اور منبر کو اپنے بائین جانب کرتے تھے

ذکر قتل ابن الاشرف کہ قتل اسکا ماہ ربیع الاول مین چوبیسوین مہینے ہجرت سے ہوا ہے

واقدی نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی عبدالحمید بن جعفر نے اُنھون نے یزید بن رومان و معبد سے ان دونون نے زہری سے اُسنے ابن کعب بن مالک اور ابراہیم بن جعفر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبداللہ سے پس ہر ایک نے حدیث بیان کی عبداللہ بن جابر سے بطریق رواۃ اپنے اپنے کے پس جملہ مربر لوگون کا اجماع و اتفاق ہوا وہ یہ ہے کہ ہر آئینہ ابن الاشرف شاعر تھا اور شان مین پیغمبر خدا صلعم اور اُنکے اصحاب کی ہجو کیا کرتا تھا اور کفار قریش کو مسلمین پر آمادۂ شر کرتا تھا اپنے شعرون مین پھر جب رسول خدا صلعم مکہ سے

مدینہ مین تشریف لائے اور اہل مدینہ باہم مختلط تھے بعضے اُن مین سے مسلم تھے جو دعوت اسلام پر جمع ہوے تھے مگر انمین سے اہل جمعیت و اہل حصون تھے اور انمین حلیف بھی تھے واسطے دو قبیلہ اوس و خزرج کے پس رسولخدا صلعم جب مدینے مین تشریف لائے تو اُن سب کی نیکو خواہی چاہی اور اُنکو مصالحۃً باہمی پر طلب کیا اور اُسوقت حال یہ تھا کہ اگر کوئی مسلم تھا تو اُسکا باپ مشرک تھا اور سارے مشرک اور یہود اہل مدینہ رسول خدا صلعم اور اصحاب کو بایذاے شدید ستاتے تھے پس حق تعالے نے اپنے نبی اور تمام مسلمین کو اس بات پر امر بصبر فرمایا کہ اُن سے عفو کرو اور انھین لوگون کے باب مین یہ آیہ نازل ہوئی ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذًا کثیرًا وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور ترجمہ ہر آئینہ تم لوگ سنتے ہوا گلے اہل کتاب یعنی یہود سے اور مشرکین سے ایذاے کثیر یعنی بذربانیان اُنکی وحالانکہ صبر کرنا تمھارا اور تقوی رکھنا لازم ہے کیونکہ یہ امر غالب امور سے ہے فقط اور انھین لوگون کے باب مین خدا نے نازل کی یہ آیت ودکثیر من اھل الکتاب الآیۃ ترجمہ یعنی آرزو کرتے ہین اکثر قوم اہل کتاب مین سے کہ بعد ایمان کے تمکو کفر کی طرف پھیرین باعث حسد و رونی کے پس جب کہ ابن الاشرف ایذا رسانی نبی اور اور اصحاب نبی سے باز نہ آیا اور غلبہ مسلمین کی خبر اُسکو پہونچی تھی جب زید بن حارثہ بدر سے خوشخبری فتح لائے کہ مشرکین قتل ہوے اور اکثر اسیر ہوے و بالآخر ابن الاشرف نے بچشم خود دیکھا کہ بندی بندھے ہوے آئے ہین تو سرنگون اور ذلیل ہوا اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ وای تمپر واللہ آج کے روز شکم زمین تمھارے لیے بہتر ہے پشت زمین سے یعنی زمین پر چلنے سے قبر مین جانا بہتر ہے کہ ایسے لوگ سرداران مردم قتل کیے گئے اور اسیر ہوے پس تمھارے نزدیک کیا ہے اور کیا تمھاری راے ہے لوگون نے کہا ہم جب تک زندہ ہین ہمکو محمد سے عداوت ہے اُسنے کہا تم کیا ہو ہے کہ ہر آئینہ قوم اُسکی غالب آئی اور ظفریاب ہوئی ولیکن مین قریش کے پاس جاتا ہون اور اُنکو برانگیختہ و آمادہ جنگ کرتا ہون اور اُنکو اُنکے مقتولون کو یاد دلا کر رُلاتا ہون کیا عجب ہے کہ وہ لوگ نادم ہو کر خروج کرین تو مین بھی اُنکے ہمراہ خروج کرون پس ابن الاشرف یہ کہکر مدینے سے چلا اور مکے مین پہونچ کر پاس ابو وداعہ جسیرۃ السہمی کے جس کی زوجہ عاتکہ بنت اُسید بن ابی العیص تھی مقیم ہوا اور قریش کے مرثیے مین اشعار کہتا تھا الشعر طحنت رحا بدر لمهلك اهله ۞ ولمثل بدر تستهل وتدمع ۞ قتلت هراة الناس حول حياضه ۞ وذا كا يبعد ان الملوك تصرع ۞ ويقول اقوام ارى ال بسخطهم ۞ ان ابن اشرف ظل كعب يجزع ۞ صدقوا فظلت الارض ساعة قتلوا ۞ ظلت تميد باهلها وتصدع ۞ لمقتل اصيب بها من ابيض ماجد ۞ وهى بهجة ياوى اليه الضيع ۞ طلق اليدين اذا الكواكب اخلفت ۞ خيال اثفال يسود ويربع ۞ انبئت ان بنى المغيرة كلهم ۞ و

ابن الاشرف کا مکہ مین جانا

خشعوا بقتل ابی الحکیم وجدع :: وابنا ربیعۃ عندنا وشیبۃ :: جل مال مثل المسکین یتبع یعنی جگی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی ٭ اور لازم ہے واسطے ایسے اہل بدر کے کہ شور و فغان اور اشک روان کریں ٭ کیونکہ قتل کیے گئے سرداران مردم گرد چشمۂ سار بدر کے ٭ اور یہ بعید نہیں ہے اس لیے کہ اکثر ملوک ہی مارے جاتے ہیں ٭ اور اکثر اقوام از دال اپنے غصہ اور غیظ میں کہتے ہیں کہ ہر آئینہ کعب ابن اشرف بے صبر ہو گیا ٭ سچ کہتے ہیں کہ حال یہ ہے کہ جسوقت وہ لوگ قتل ہوئے کاش زمین اُس وقت پھٹ جاتی اور خسف کر لیتی اپنے اہل کو ٭ اور البتہ قتل ہوئے بدر میں وہ لوگ جو بہترین و برترین مردم تھے ٭ اور وہ ایسے خوبیوں والے تھے کہ مردم جا جتمند ان کی طرف پناہ پاتے تھے ٭ اور وہ لوگ کشادہ دست تھے جب ستارے غائب ہوتے ہیں یعنے ہر صبح سخاوت کرنے والے تھے پھر جو لوگ بھاری بوجھ اُٹھانے والے ہیں وہ ہی سرداری کرتے ہیں اور آزمائے جاتے ہیں مجھے خبر پہونچی ہے کہ نبی المغیرہ سب کے سب بسبب مارے جانے ابوالحکیم کے ڈر گئے ہیں اور ناک کاٹی گئی یعنی نکٹے ذلیل و خوار ہو گئے ٭ چنانچہ در جواب اُسکے حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہکر مکے میں بھیجدیے

شعر بکت عین کعب ثم غل بعبرۃ ٭ منہ وعاش مجدعا لا یسمع ٭ ولقد رأیت بیطن بدر منہم ٭ قتلی تسیح لھا العیون وتدمع ٭ فابکیت عبدا راضعا ٭ شبہ الکلیب للکلیبۃ یتبع ٭ ولقد شفی الرحمن منہم سیدا ٭ واحان قوما قاتلوہ وصرعوا ٭ وتجاوا قلت منہم مسنعا ٭ وتجاوا قلت منہم مستنعا ٭ فسل قلیل یارب یتمرع ٭ یعنے کعب کی آنکھیں روئیں اور بہائے گئے اشک ٭ اُسکی آنکھ سے یعنی رویا اور آنسو بہایا اور زندہ رہا نکٹا پھرا یہ کنایہ ہے کہ وہ ذلیل و خوار جیا ٭ اور میں نے بدر کے میدان میں مشرکین کے ٭ ایسے مقتولوں کو دیکھا کہ اُنکے لیے بہت سی آنکھیں روتی ہیں ٭ اور روتو لے کہ تو نے شیر خواروں کو رولایا ہے مانند پلوں کتے کے کہ وہ پیچھے کتیا کے ہوتے ہیں یعنے ہر گاہ تو نے زنان مشرکین کو اُنکے مقتولوں کا مرثیہ بیان کرکے رولایا تو اُنکے بچے بھی مثل سگ بچوں کے کتیا کے ساتھ روئے ٭ اور البتہ خدا نے ہمارے سردار یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنکی طرف سے تشفی خاطر عطا کی ٭ اور سزاوار ہلاکت کیا اُس قوم کو جنھوں نے اُس سید سردار سے مقاتلہ کیا وحالانکہ وہ مارے گئے ٭ اور اُنمیں سے وہ شخص بچ گیا اور نکل بھاگا جسکا دل پژمردہ اور خوف سے پارہ پارہ تھا ٭ اور اسیطرح بچ گیا اور نکل بھاگا وہ شخص جو بڑا دوڑنے والا ٭ اور شکست پا کر فرار کرنے والا اور تیز بھاگنے والا تھا جب وہ گریز کرتا تھا ٭ بعد ازاں رسول خدا صلعم نے حسان کو بلوایا اور فرمایا کہ کعب فلانی

ابوالحکم

جگہ مکے مین اُترا ہے تب حسان نے اشعار ہجو کہکر وہان بھی بھیجنا شروع کیا شعر الا ابلغا عنی اسید ا رسالۃ فخالک عبد بالسراب مجرب ولمرلک ما او فی اسید بجارہ ولا خالد ولا مفاضۃ زینب وعتاب عبد غیر موف بذمۃ کذاب سوء ن الرای فرد مدرب الا ابلغا الخ (مترجم کہتا ہے ابلغا تثنیہ ہے کہ عرب اپنے اشعار مین اکثر خطابات مین استعمال صیغہ تثنیہ کا کرتے ہین اور کبھی وزن کی شعر کی رعایت سے الف زائد لاتے ہین) یعنے آگاہ ہو کہ اسید[1] کو میری طرف سے یہ پیام پہنچا دو کہ خال تیرا غلام اور مکر و فریب مین آزمودہ تھا قسم ہے زندگانی کی کہ اُسید اپنے ہمسایہ اپنے ذمیون کے ساتھ وفا کرنے والا نہ تھا اور نہ خالد ایسا تھا اور نہ مفاضہ زینب ایسی تھی (مفاضہ یعنے عورت بڑے پیٹ والی) اور عتاب بھی غلام بیوفا تھا اپنے ذمیون سے اور وہ بڑا کاذب اوندھی کھوپڑی والا اور سکھلایا ہوا بندر تھا غرض کہ جب کہ اشعار حسان بن ثابت جسمین مذمت کعب اور اُسید پدر عاتکہ کی تھی عاتکہ کو پہونچی تو اُسنے اسباب کعب کا اپنے گھر سے باہر نکال دیا اور کہا مجکو اس یہودی سے کیا کام ہے کیا تو نہین دیکھتا کہ حسان نے کیسی تفضیح ہماری کی ہے چنانچہ کعب وہان سے اپنا اسباب اُٹھالے گیا اور دوسری قوم کے پاس اُٹھ گیا تب حضرت علیہ السلام نے حسانکو بلوا کر فرمایا کہ کعب فلان فلان جگہ اُترا ہے پس حسانؓ ہمیشہ اُن لوگون کی ہجو کہتے تھے یہان تک کہ اُنھون نے بھی اُسکا رخت اقامت اپنے یہان سے پھینک دیا پھر جب کہ کعب نے کہین ٹھکانا نہ پایا تو مدینے مین چلا آیا جب رسولؐ خدا صلعم کو اُس کے آنے کی خبر ہوئی تو حضرت نے دعا کی اللھم اکفنی ابن الاشرف بما شئت فی اعلانہ الشر وقولہ الاشعار کہ اے پروردگار میرے تو کفایت و مکافات کر میری جانب سے ابن اشرف کو جس طرح تیری مشیت ہو اس بارہ مین کہ اُس نے اعلان شر اور اشتہار اپنے اشعار کا کیا ہے بعد ازان رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کون میری جانب سے اُسکو کفایت کریگا اسواسطے کہ اُسنے مجکو بہت ایذا دی ہے تب محمدؐ بن مسلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین اُس سے انتقام کرونگا کہ اُسکو قتل کرونگا فرمایا اچھا تو ہی اس کام کو کر پس محمدؐ بن مسلمہ نے بانتظار موقع وقت چند روز درنگ کی اور کھانا پینا چھوڑ دیا تب حضرت نے اُنکو بلایا اور فرمایا اے محمد کیا تو نے ترک آب و طعام کیا ہے اُنھون نے کہا ہان یا رسولؐ اللہ اسواسطے کہ مین نے آپ سے قبول کیا مین نہین جانتا ہون کہ مین اُسکو وفا کرسونگا یا نہین حضرت نے فرمایا ذمہ تیرا صرف کوشش کرنے مین ہے یعنی تجھکو فقط جد لازم ہے لیکن انجام کار بدست خدا ہے اور فرمایا سعد بن معاذ سے اس بات مین مشورہ کر پس مجتمع ہوے محمد بن مسلمہ اور چند اشخاص قبیلۂ اوس سے اُنمین عباد بن بشر اور ابو نائلہ

[1] اسید پدر عاتکہ زوجہ ابی رواعہ جس کے گھر مین کعب مہمان تھا ۱۲ منہ فاضہ نقب زینب زوجہ ابی رواعہ و خالد ۱۲

سلکان بن سلامہ اور حارث بن اوس اور ابوعبس بن جبیر تھے اور ان لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم اُسکو قتل تو کرینگے مگر ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اس سے کچھ باتین کرینگے کیونکہ ہمارے تئین اُس سے کچھ ضرور ہونگی (یعنی خدع وحیلہ) حضرت نے فرمایا اچھا باتین کرو پس ابونائلہ پاس کعب کے گئے جب اُسنے اُنکو دیکھا تو شان اُنکی اُسکو دگرگون نظر آئی اور ترسان وہراسان ہوا اس بات سے کہ ایسا نہو اُسکے پیچھے لوگ کمینگاہ مین ہون پس ابونائلہ نے کہا کہ تیری طرف میرے تئین ایک حاجت پیش آئی ہے اور اُسوقت کعب کی مجلس مین اُسکے قوم کی جماعت بیٹھی تھی تب کعب نے کہا میرے نزدیک آ اور اپنی حاجت سے مجھے خبر دے مگر اسوقت رعب سے رنگ اُسکا متغیر تھا اور ابونائلہ و محمد بن مسلمہ اُسکے برادر رضاعی تھے پس دونون نے اُس سے باتین کین اور دونون نے اشعار پڑھے اور کعب خوش ہوتا تھا اور درمیان مین کہتا جاتا تھا کہ تمھاری وہ حاجت کیا ہے مگر ابونائلہ اُسکے سامنے اشعار پڑھ رہے تھے یہان تک کہ پھر کعب نے کہا آخر حاجت تیری کیا ہے شاید تو یہ چاہتا ہے کہ جو لوگ میرے پاس ہین وہ اُٹھ جاوین پس جب قوم نے یہ بات سُنی تو وہ اُٹھ گئے تب ابونائلہ نے کہا مجکو ناگوار تھا کہ قوم ہمارے سر کلام کو سُنین اور مُطلعۂ بد کرین اے کعب آنا اُس شخص یعنی محمد کا گویا ہمپر منجملہ بلا یا کے ہے کہ ہم سے عرب نے حرب کیا اور ہمپر تیر اندازی کی ایک کمان سے یعنے ہم اور سب عرب گویا کہ ہم کمان ہمجنس ہین اور ہماری راہون کو ہمسے قطع کیا اور ہمارے نفوس نے تعب و رنج اُٹھائے اور عیال ہمارے ضائع ہوے اور ہمنے صدقہ لینا اختیار کیا تو باوجود اسکے پھر ہم کو اسقدر میسر نہین ہوتا کہ ہم سیر ہو کر کھاوین تب کعب نے کہا واللہ تحقیق کہ مین بھی یہی باتین تجھسے کیا چاہتا تھا اے ابن سلامہ اب قریب ہے کہ امر ولایت و ریاست اسکی طرف یعنی رسولخدا صلعم کے ہوا چاہتی ہے ابونائلہ نے کہا کہ میرے ساتھ چند شخص ہین میرے اصحاب مین سے وہ بھی میری راے پر ہین میرا ارادہ ہے کہ اُنکو بھی تیرے پاس بلا لون کہ ہم تجھسے باہم خرید و فروخت گندم و ثمر کا کرین اور اس باب مین تو ہمارے ساتھ احسان کرے اور رہن کرینگے ہم تیرے پاس جو چیز تیرے نزدیک موافق ہو تب کعب نے آگاہ ہو کہ بردار خانہاے ہمارے پر ہین ثمر قسم عمدہ سے عجوہ قسم عمدہ ہے پر مغز اور دلدار کہ آدمی دانت غائب ہو جاتے ہین یعنے سما جاتے ہین آگاہ ہو اے ابونائلہ مین نہین چاہتا تھا کہ تجکو ایسی زحمت مین دیکھون کیونکہ تو میرے نزدیک مکرم ترین مردم سے ہے تو میرا برادر ہمشیر ہے کہ مین نے اور تو نے ایک پستان سے دودھ پینے مین چھینا جھپٹی کی ہے تب ابونائلہ سلکان نے کہا جو باتین محمد کی مین نے تجھسے کی ہین اُسکو پوشیدہ رکھ ذکر اسکا کسی سے نہ کیجیو کعب نے کہا مین آدمیون سے ایک حرف ذکر نہ کرونگا پھر کعب نے کہا اے ابونائلہ تو اپنے دل کی بات مجھسے تو سچ بتا کہ محمد کے بارہ مین تیرا کیا ارادہ ہے سلکان نے کہا اُسکی خواری اور اُس سے بازہتا اور کنارہ کشی

کرنا چاہتا ہون کعب نے کہا اے ابا نائلہ تم لوگ جو کچھ رہن کیا چاہتے ہو تو کیا اپنی زنان و فرزندان کو میرے پاس رہن کروگے اُسنے کہا کیا تو ہماری تفضیح چاہتا ہے اور کیا تو ہمارے اسرار امر کو ظاہر کریگا لیکن ہم تیرے پاس حلقہ رہن کرینگے یہان تک کہ تو راضی ہو کعب نے کہا حلقہ مین البتہ صورت وفا ہے اور معنی حلقہ لقاف اگنشری یا نقش یعنے خاتم و مہر اور احتمال ہے کہ وہ لفظ حلقہ لفا ہو یعنی حلف حلیف ہونا جیسا کہ معمول عرب تھا پس ابو نائلہ وعدہ پھر آنے کا کرکے اُسکے پاس سے نکلے اور اپنے اصحاب کے پاس آئے اور اُنسے مشورہ کیا کہ شام کو حسب وعدہ پاس کعب کے جمع ہو کر آنا چاہیے بعد ازان یہ لوگ وقت عشا خدمت مین رسولخدا صلعم کے حاضر ہوے اور ماجراے فیما بین سے حضرت کو مطلع کیا اور ابو نائلہ اپنے ہمراہیون کے ہمراہ بقیع مین گئے بعد ازان لوگون کو روانہ کیا اور کہا جاؤ خدا کے توکل پر کہ وہ تمکو برکت عطا کرے اور تمہاری اعانت کرے اور بعضے کہتے ہین کہ اُنکو بعد نماز عشا کے بھیجا اور وہ چاندنی رات تھی مثل دن کے روشن کیونکہ شب چہاردہم ربیع الاول کی تھی اور وہ چھبیسوان مہینا سال ہجرت سے تھا پس وہ لوگ اُسوقت چلے اور ابن اشرف کے یہان آئے جب اُسکی محل کے نیچے پہونچے تو ابو نائلہ نے اُسکو آواز دی اُسوقت ابن اشرف نئی زوجہ کے پاس تھا اور اُسی عرصہ مین اُسکی نئی شادی ہوئی تھی کہ وہ اپنی دلھن کے پاس سے یکایک اُٹھا تو اسکی زوجہ نے گوشہ ردا کا پکڑ لیا اور کہا تو اسوقت کہان جاتا ہے تو مرد مبارز ہے ایسے شخص کے دشمن بہت ہوتے ہین پس تجھسا آدمی چاہیے کہ اسوقت گھر سے نہ نکلے اُسنے کہا مجھسے وعدہ کیا ہے اور وہ میرا بھائی ابو نائلہ ہے والبتہ وہ تو ایسا مہربان ہے کہ اگر مجکو سوتے ہوئے پاتا تو بلحاظ میری تکلیف کے مجکو نجگاتا بعد ازان لحافہ کو جو مثل دولائی کے ہوتا ہے ہاتھ کے جھٹکے سے چھوڑا کر یہ کہتا ہوا باہر چلا کہ اگر جوانمرد برچھیون کے سامنے بلایا جاوے تو جاہیے کہ بلا تامل حاضر ہو بعد ازان اُنکے پاس آیا اور اُنسے ملاقات بدعاے تحیہ کی کہ حیاکم اللہ یعنی تمکو خدا جیتا رکھے یہ کلمہ بجاے سلام قبل اسلام معمول عرب تھا بعد ازان سب باہم بیٹھے اور ایک ساعت باتین کین تا آنکہ کعب اُنسے مائل بانبساط ہوا تب اُن لوگون نے کہا اے ابن اشرف آیا ہو سکتا ہے کہ مقام شرح العجوز تک تو چلے کہ وہان ہم تم باہم باتین کرین اور بقیہ شب وہین باتون مین بسر کرین پس وہ سب وہانسے نکلے اور چلے جب قریب مقام شرح پہونچے تو ابو نائلہ نے اپنا ہاتھ کعب کے سر مین لگایا اور رفق و نجت سے کہا اے ابن اشرف تیرے عطر کی کیا خوب خوشبو ہے کہ ہم تک اُسکی مہک چلی آتی ہے اور منشا یہ کہ کعب سر مین تیل جو لگاتا تھا آمین مشک و عنبر بانی سے گھس کر لاتا تھا بلکہ اُسکو بطور افشان یا مثل ضماد صندل کے دونون کنپٹی پر جماتا تھا اور اُسکی زلفین بہت خوب تھین بعد ازان تھوڑی دور اور آگے بڑھے کہ ابو نائلہ نے پھر ایسا ہی کیا کہ ہاتھ زلفون مین لگایا اور خوشبو کی مدح کی اور کعب کو اُس سے طمانیت تھی یہان تک کہ ابو نائلہ نے دونون ہاتھ کی کھائیون مین اُسکی زلفون

کی لیٹین لین اور سلسلہ بنی کی اور اُسکے سر کے دونون قرن کو محکم کرکے اپنے اصحاب کو پکارا ہان جلد قتل کرو اس دشمن خدا کو پس ان سب نے اُسپر تلوارین ماریں کہ تلوارین اُسپر ایک ساتھ پڑین مگر کوئی کارگر نہ ہوئی بلکہ ایک دوسرے پر پڑی اور کعب ابو نائلہ کو پلٹ گیا محمد بن مسلمہ نے کہا اُسوقت مجھے یاد آیا کہ ایک قروی میری تلوار کے میان مین ہے مین نے اُسکو جلدی سے کھینچکر اُسکے ناف پر رکھکر زور کیا اور بھونک دیا کہ وہ چھری اسکے پیڑ دنک اُتر گئی تب اس دشمن خدا نے ایسی چیخ ماری کہ یہود نے جو جا بجا ٹیلون پر رہتے تھے اُسکے شور سے متحیر ہو کر ان ٹیلون پر آگ روشن کی اور کوئی ٹیلہ ایسا باقی نہ تھا جسپہ روشنی آگ کی نہوئی ہو چنانچہ یہود مین ابن سینہ ایک یہودی تھا قبیلہ بنی حارثہ سے وہ موقع واردات سے تین میل کے فاصلہ پر رہتا تھا اسنے اپنے مقام پر کہا کہ شرب سے بوے خون ریختہ کی آتی ہے اور ایسا ہوا کہ جب وہ لوگ کعب کو تلوارین مار رہے تھے تو انمین سے حارث بن اوس کی پنڈلی پر تلوار کعب کی پڑگئی کہ اُسکو مجروح کیا پھر جب قتل کعب سے فارغ ہو چکے تو سر اُسکا کاٹ لیا اور ہمراہ لیچلے اور چلنے مین بہت جلدی کرتے تھے اس خوف سے کہ شاید یہود جو بلندی ارصاد سے نگران ہونگے تو مزاحمت و مضائقہ کرینگے یہان تک کہ ان جماعت مسلمین نے بنی امیہ بن زید کی راہ لی یعنے اُن تک پہونچ گئے کہ وہ سب ہموار تھے پھر پہونچے قریظہ پاس اور روشنی اسنے آگ کی جو ٹیلون پر یہود نے جلائی تھی بلند تھی بعد ازان سریہ مسلمین بعاث مین پہونچا اور جب وہ سب صرۃ العریض مین پہونچے کہ وہان کی زمین سنگ لاخ ہے پس وہان حارث بن اوس کو خون کی قی آئی تو وہ ٹھہر گیا اور اصحاب کو آواز دی کہ رسول خدا صلعم کو میرا سلام عرض کرنا تب سب اُسکے پاس لوٹ آئے اور اُسکو سوار کر لیا یہان تک کہ حضرت کی خدمت مین پہونچے اور جسوقت سریہ مسلمین بقیع غرقد مین پہونچا تو سب نے صدائے تکبیر بلند کی اور اسوقت شب کو رسول خدا صلعم نماز پڑھ رہے تھے جب آواز انکی تکبیر کی سنی تو خود بھی تکبیر کی اور پہچانا کہ بے شک لوگون نے کعب کو قتل کیا بعد ازان وہ لوگ جلد قدم اٹھاتے ہوے آپہونچے اور رسول خدا صلعم کو باب مسجد پر کھڑے ہوے پایا پس حضرت نے دعا دی کہ افلحت الوجوہ یعنی تم سب کے منھ کو فیروزی اور بقا ہو یعنی تمھارا منھ اجالا رہے اُن سب نے جواب دیا ووجهك يا رسول الله یعنی آپ کے منھ کو بھی بقا ہو پس اُن لوگون نے سر کعب کا حضرت کے روبرو ڈال دیا حضرت نے اسکے قتل پر حمد خدا کی بعد ازان لوگ اپنے صاحب حارث کو سامنے لائے حضرت نے اُسکے زخم مین تھوک ڈال دیا پھر اُسکو اس زخم سے ایذا نہ ہوئی اور اس معرکہ مین جو اشعار کعب بن بشر نے موزون کیے ہین اور پڑھے ہین اُنکا مضمون یہ ہے اشعار صرخت به فلم يجهل نهوضي : واولى طالعا من فوق قصر : فعدت فقال من هذا المنادي : فقلت اخوك عباد بن بشر : فقال محملا سرع اليا :

لقد جئنا لنشکرنا وتقری ؛ وترفدنا فقد جئنا سفاها ؛ بنصف الوسق من حب وتمر ؛ وهذا درعنا رهنا
فخذها ؛ لشهران وفا ونصف شهر ؛ فقال معاشر شبعوا وجاعوا ؛ لقد عدموا الغنی من غیر فقر ؛ واقبل
نحونا یهوی سریعا ؛ وقال لنا لقد جئتم کاهر ؛ وفی ایماننا بیض حداد ؛ مجربة بها الکفار نفری ؛ فانقة بن مسلمة
المرادی ؛ به الکفان کاللیث الهزبر ؛ وشد بسیفه صلتا علیه ؛ فقطرة ابو عبس بن جبر ؛ وصلت
وصاحبای فکان لما ؛ قتلناه الخبیث کذبح عنز ؛ ومزو براسه نفر کرام ؛ هوینا هوك من صدق
وبر ؛ وکان الله سادسنا فانا ؛ بافضل نعمة واعز نفر ؛ یعنی مین نے کعب کو شور سے پکارا مگر اُسنے
میری آواز کی کچھ پروا نکی اور چڑھ گیا واسطے اشراف یعنی جھانکنے کے لیے بالاے قصر سے پھر مکرر مین نے
پکارا تو اُسنے کہا یہ پکارنے والا کون ہے مین نے کہا مین تیرا بھائی عیاہ بن بشر ہون پھر محمد بن مسلمہ نے کہا تو
ہمارے پاس جلد آکہ ہم تیرے یہان آئے تاکہ تو ہماری قدر ومنزلت کرے اور مہمان داری کرے ؛ اور تو ہمارے
ساتھ بخشش ونوازش کر بوزن نصف وسق کے دانہ غلہ یا ثمر سے ؛ کہ ہم تیرے یہان گرسنہ آئے ہین اور
یہ ہماری زرہ ہے کہ ہم رہن کرتے ہین تو اسکو لے ؛ اگر وفا کرے وہ زرہ واسطے ایک ماہ یا نیم ماہ کے ؛ تب
لوگ بولے کہ یہ لوگ جو گرسنہ ہین اور بھوکے آئے ہین تو البتہ معدوم الغنی ہین بدون فقر کے (یعنی اسوقت
عدم غنا وناداری انکی محتاجگی سے نہین ہے کہ ہمیشہ کے محتاج ہون بلکہ تہیدستی اتفاقیہ ہے) یہ سُن کے
کعب ہماری طرف بہت جلد متوجہ ہوا اور ہم سے بولا البتہ تم کسی کام کے لیے آئے ہو ؛ پھر شاعر کہتا ہے
کہ اور ہمارے ہاتھون مین سیف درخشان تھی اور وہ آزمودہ تھی کہ اس سے کفار کو ہم قطع وقتل کرینگے ناگاہ
ابن مسلمہ مرادی نے اسکو اپنی آغوش مین لپٹا لیا کہ دونون ہاتھ ابن مسلمہ کے مثل شیر زبردست کے
تھے ؛ آخر ابن مسلمہ نے اپنی سیف مسلول سے اُسپر حملہ کیا اور ابو عبس بن جبر نے اُسکا خون بہایا
؛ اور مین نے اور میرے دونون یارون نے بھی تلوار کھینچی پھر جب ایسا ہوا کہ ہمنے اس خبیث کو
مثل گوسپند کے ذبح کیا تو سر اسکا اشخاص کرام کاٹ لیگئے کہ وہ بالغ وکامل ہین صدق ونیکوکاری مین
اور چھٹا ہمارا اللہ تھا یعنے ہم اور محمد بن مسلمہ وغیرہ پانچ آدمی تھے اور چھٹا ہمارے ساتھ اللہ جل شانہ
تھا پھر ہم لے پھرے بہترین نعمت اور برترین نصرت کو اور جب کہ شب قتل ابن الاشرف تمام
ہوئی تو اسکی صبح کو رسول خدا صلعم نے حکم عام دیا کہ جب تم لوگ کسی کو یہود مین سے قابو مین پاؤ تو اسکو
قتل کرو تو یہود پر خوف طاری ہوا کہ کوئی رئیس ان کے روسا مین سے گھر سے نہ نکلا اور نہ کچھ کلام
کیا اور نہ کمر بندی کی اور اندیشہ کرنے لگے اس بات سے کہ مثل ابن اشرف کے کہین شب باشی
یا شب گذاری کرین اور ایسا ہوا کہ ابن سینہ یہودی جو بنی حدیثہ سے تھا اور وہ حویصہ بن مسعود کا

حلیف تھا کہ آخر کو حویصہ ایمان لایا چنانچہ مسیہ نے سینہ پر حملہ کر کے اُسکو قتل کیا پس حویصہ جو سینہ کا حلیف تھا محیصہ کو مارنے لگا اور وہ محیصہ سن دار زیادہ تھا اور کہتا تھا اے دشمن خدا تو نے سنیہ کو کیون قتل کیا واللہ تیرے پیٹ مین چربی بہت ہے اسکے مال سے یعنی تو اُس سے بڑا مالدار ہی محیصہ نے کہا واللہ جس شخص نے مجھے اُسکے قتل پر مامور کیا اگر وہ تیرے قتل کو مجھے امر کرتا تو مین تجھے بھی قتل کرتا حویصہ نے کہا بھلا اگر محمد صلعم تجکو میرے قتل کے لیے امر کرتے تو آیا تو مجھے قتل کرتا یعنی تو میرے قتل کرنے مین بھی انکا حکم بجا لاتا اُسنے کہا ہان مین انکا بھی امتثال امر کرتا تب حویصہ نے کہا واللہ جو دین کہ اس مرتبہ اخلاص کو پہونچا ہے خوشگوار ہے پس اُسی روز حویصہ نے اسلام قبول کیا محیصہ نے یہ اشعار کہے **راوی** نے کہا یہ بات ثابت ہے مین نے کسی کو نہین دیکھا کہ اس روایت کو دفع کرے **شعر** یوم ابن امی لوامرت بقتلہ ٭ لطبقت ذفراہ بابیض قاضب ٭ حسام کلون الملح اخلص صقلہ ٭ متی ما تصوبہ فلیس بکاذب ٭ وما سرنی ان اقتلک طائعاً ٭ ولوان لی ما بین یصری وحارب ٭ یعنی میرا مان جایا حویصہ مجھے ملامت کرتا ہی قتل سینہ پر وحالانکہ اگر مین خود اسی کے قتل پر نبی کی طرف سے مامور ہوتا تو جب اگر دیتا مین اسکے دونون طرفون سر کو تلوار کاٹنے والی سے اور وہ تلوار ایسی ہے کہ رنگ اسکا مثل سفید نمک کے ہی کہ نہایت صاف ہی صیقل اسکا اور جب تو اسکو راست یعنے علم کرے تو وار اسکا جھوٹھا نہین ہے یعنے خالی نہین جاتا اور نہین خوش آتا ہے مجکو قتل کرنا تیرا بطیب خاطر اگرچہ اُسکی عوض مین میرے لیے اصل ہو ما بین شہر یصری اور مارب کا یعنی باوجود اسقدر حاصلات کے قتل تیرا مجھے خوش نہین آتا لیکن اگر رسول خدا صلعم مجکو حکم تیرے قتل کا کرتے تو لامحالہ مین تجکو قتل کرتا الغرض یہود اور مشرکین جو انکے شریک تھے بہت گھبرائے اور خدمت مین رسول خدا صلعم کے صبح کو آئے اور کہنے لگے کہ صاحب ہمارا ابن الاشرف جو ہمارے سردارون مین ایک سردار تھا وہ رات کو اپنے گھر سے نکلا فریب دنا گہانی سے مارا گیا کوئی جرم و خطا اس کی ہمکو معلوم نہین ہوئی فرمایا رسول خدا صلعم نے اگر وہ بجائے خود قائم رہتا جیسا کہ اور لوگ غیر اُسکے جو اُسکی رائے پر ہین تو ناگہانی سے مارا نہ جاتا ولیکن اسنے ہم کو اذیت پہونچائی اور ہماری ہجو مین اشعار موزون کیے وحالانکہ تم مین سے کسی نے ایسا کام نہین کیا والا اُسکے لیے بھی تلوار ہے وبعد ازان حضرت نے انکو بلوایا کہ انکے درمیان مین ایک نوشتہ لکھا جاوے تاکہ جو کچھ اسمین لکھا جاوے اُسی کی طرف منتہی رہین پس وہ لوگ گھر مین رصلہ بنت حارث کے جمع ہوے اور زیر درخت خرما بیٹھکر سب نے ملکر ایک نوشتہ درمیان اپنے اور رسول خدا صلعم کے لکھدیا الغرض جملہ یہود روز قتل ابن اشرف سے ترسناک وخوف زدہ اور ذلیل و خوار رہے اور کہا **واقدی** نے کہ مجھ سے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے کہ مروان بن حکم

ع تحقیق بیعت رضوان شجرہ وقت وزن وجہ تسمیہ آرزو

جب مدینہ پر حاکم تھا ایک روز اسنے اپنی مجلس مین کہا کہ ابن اشرف کیونکر قتل ہوا تھا اسوقت اس مجلس مین ابن یامین حاضر تھا اُسنے کہا کہ گہاتی اور فریب سے مارا گیا اور محمد بن مسلمہ شیخ بزرگ تھے وہ بھی بیٹھے تھے اُنھون نے مروان کی طرف خطاب کرکے کہا کہ اے مروان کیا رسول خدا صلعم تیرے زعم مین غامد تھے واللہ ہم نے ابن اشرف کو نہین قتل کیا مگر بحکم رسول خدا صلعم واللہ سوائے مسجد کے کسی گھر کی چھت مجکو اور تجکو جگہ نہ دیگی یعنی خدا تیعالی مجکو اور تجکو ایک گھر مین جمع نکرے سوائے مسجد کے واما تو اے ابن یامین پس خدا کی جانب سے مجھپر واجب ہے کہ اگر تو مجھسے اپنے تئین چھوڑا کر بھاگے اور مین تجھے پکڑنے کی قدرت نرکھتا ہون اور میرے ہاتھ مین تلوار بھی ہو تو مین تجکو قتل کرون پس اس روز سے ابن یامین ایسا خوف زدہ ہوا کہ کبھی قبیلہ بنی قریظہ سے باہر نہین نکلتا تھا اور جب کہین جاتا اسکو منظور ہوتا تھا تو کسی آدمی کو آگے بھیجتا تھا کہ محمد بن مسلمہ کو دیکھتا رہے اور جب وہ اپنے کسی کھیت یا باغ پر ہوتے تھے تب ابن یامین اپنی کسی قضاے حاجت کو نکلتا تھا بعد ازان پھر چلا جاتا تھا والا یون نہین نکلتا تھا اسی عرصہ مین ایک روز محمد بن مسلمہ ایک جنازہ کے ساتھ تھے اور ابن یامین بھی بقیع مین موجود تھا پس محمد نے اس نعش کو دیکھا کہ اُسپر جریدہ سبز ہے یعنی چھڑیان تازی دیکھین جسکو جریدہ سور کہتے ہین اور وہ نعش عورت کی تھی تو محمد بن مسلمہ اُسکے پاس آکر جریدہ کو کھولنے لگے پس لوگ اُنکے سامنے آگئے اور کہنے لگے ای ابا عبد الرحمان یہ تو کیا کرتا ہے ہم لوگ تیری طرف سے کفایت کرتے ہین مگر محمد نے ابن یامین کے پاس جاکر اسکو چھڑیان چھڑیان مارنی شروع کین یہانتک کہ سارے جریدے اُسکے سر و منھ پر ٹوٹ گئے اور یہانتک مارا کہ اُسکے بدن مین کوئی عضو صحیح و سالم باقی نرہا بعد ازان چھوڑ دیا کہ اس مین کچھ طاقت و قوت باقی نرہی تھی اور کہا واللہ اگر اسوقت مجھے تلوار ملتی تو مین تجکو قتل کرتا

غزوۂ عطفان ذا امر یعنے بمقام ذا امر

چنانچہ یہ غزوہ ماہ ربیع الاول مین چھبیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا کہ رسول خدا صلعم نے روز پنجشنبہ تاریخ بارھوین ربیع الاول کے خروج فرمایا اور مدینے سے گیارہ روز غائب یعنی باہر رہے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن زیاد بن ابی ہندہ نے اس کو خبر دی زید بن ابی عتاب نے اُسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عثمان بن الضحاک بن عثمان نے اُس سے حدیث بیان کی عبد الرحمن بن محمد بن ابی بکر نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اور منجملہ ان رواۃ کے بعضون نے بعض پر اس حدیث مین کچھ کچھ زیادہ بیان کیا ہے اور سوائے انکے اور رواۃ نے طرق دیگر سے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے چنانچہ کہا **راویون** نے کہ جب رسول خدا صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ ایک جماعت نے قبیلہ بنی ثعلبہ و محارب سے بمقام ذی امر جمعیت کی ہے اور ارادہ رکھتے ہین کہ ہر طرف سے رسول خدا صلعم پر بطریق تاخت شبخون مارین

اور انمین سے جس شخص نے سب کو جمع کیا ہے وہ دعثور بن الحارث بن محارب ہے پس رسول اللہ صلعم نے بھی مسلمین کو طلب کیا کہ وہ چار سو پیادے تھے اور پچاس آدمی اور تھے کہ اُنکے پاس گھوڑے تھے پس حضرت صلعم ان سب کو ہمراہ لیکر نکلے اور مقام نقا کو جا لیا پھر وہانسے جنت کی گھاٹی کو چلے پھر وہان سے دو الققہ کو جا پہونچے وہان ایک شخص کو جماعت باغیون مین سے پایا اسکا نام جبار تھا بنی ثعلبہ مین سے مسلمین نے اس سے پوچھا تو کہان کا ارادہ رکھتا ہے اُسنے کہا یثرب کو جاتا ہون لوگون نے کہا یثرب مین تیری کیا حاجت ہے اُسنے کہا میرا ارادہ ہے کہ مین وہان جاکر اپنی بود باش کی جگہ دیکھ آؤن یعنی جسطرح قافلہ اعراب کی طرف سے زائد مقرر ہوتا ہے کہ وہ کسی وادی مین جاکر جلے بود باش تجویز کر آتا ہے پس مسلمین نے کہا کسی جماعت پر تیرا گذر ہوا ہے یا تجکو کچھ خبر تیرے قوم کی پہونچی ہے اُسنے کہا مین نے کسی جماعت کو تو نہین دیکھا مگر مجکو اسقدر خبر معلوم ہوئی ہے کہ دعثور بن الحارث اپنی قوم کے چند آدمیون کے ساتھ کہین گوشہ گیر ہے پس لوگ اُسکو حضرت صلعم کی خدمت مین لے گئے تو حضرتؐ نے پہلے اُسکو طرف اسلام کے دعوت کی اُسنے اسلام قبول کیا اور کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ہرگز آپکا سامنا نہ کرینگے اگر وہ لوگ اسطرف گذر کرنا آپکا سُنین گے تو پہاڑون کی چوٹی پر بھاگ جاوینگے اور مین ہمراہ آپ کے چلتا ہون اور آپ کو لے چلتا ہون اور تبالہ نامہ سقوق جبال کو جہان وہ لوگ چھپے ہین پس حضرت صلعم اُسکو ہمراہ لیچلے اور اسکے ساتھ بلال کو لگا دیا تو وہ لیچلا اُسکو ایسی راہ پر کہ ایک ٹیلے سے اُنکے سرون پر قریب تر اُتار لایا اور اعراب وہان سے بھاگ کر بالائے کوہ ہو رہے اور آگے اس سے تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ وہ اپنے چرائی کے جانورون کو غائب کر چکے تھے اور پہاڑ کی چوٹی پر چراگاہون مین بھوا چکے تھے پس وہان حضرتؐ سے کسی کی ملاقات نہوئی مگر یہ کہ وہ لوگ قلہ کوہ پر نظر آتے تھے آخر کار حضرتؐ وہانسے ذاامرین پھر آگے اور لشکر لشکر گاہ مین اُترا اور انکو وہان پہنچ نے لیا کہ خوب پانی برسا اور اسیوقت رسول خدا صلعم واسطے قضاے حاجت کے تشریف لے گئے تھے کہ پانی برسنے لگا سارے کپڑے تر بتر ہو گئے تب حضرتؐ نے وادی ذاامر کو اپنے اور اصحاب اپنے کے بیچ مین کر کے یعنی اس وادی کے حجاب مین کپڑے اپنے اُتارے اور پھیلا دیے تا خشک ہو جاوین اور کپڑون کو ایک درخت پر ڈال دیا تھا اور اسی درخت کے ایک جانب زمین پر آپ لیٹ گئے اور آرام فرمایا اور وہ اعراب وہانسے جو کچھ یہان حضرت کرتے تھے سب دیکھتے تھے وہ اعراب و دعثور سے کہ وہ انکا سردار اور انمین بڑا شجاع تھا کہنے لگے کہ اب محمدؐ تیرے امکان اور قابو مین آگیا اور اپنے اصحاب سے جدا اور تنہا ہے وہان سے اگر اپنے اصحاب کو پکارے گا اور استغاثہ کریگا تو وہ لوگ انکی فریاد و مدد کو نہین پہونچ سکتے ہین اسوقت تک کہ ہم اسکو قتل کر ڈالین یعنی اتنے عرصہ تک کہ قتل کرینگے وہ لوگ کمک کو نہ پہونچین گے چنانچہ دعثور نے اپنی تلوارون مین سے ایک سیف جو تیز و بران تھی اُٹھائی اور آگے بڑھا اور تیغ علم کیے

ہوئے حضرت کے بالین پر جا پہونچا اور میان سے تلوار کھینچکر سرہانے کھڑا ہوا اور کہنے لگا ای محمد اب آج تجکو مجھسے کون بچا سکتا ہے حضرت نے فرمایا حق سبحانہ تعالی بچاتا ہے اُسیوقت جبرئیل علیہ السلام نے اُسکے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ تلوار اُسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑی اُس تلوار کو حضرت نے اُٹھا لیا اور اسکے سر پر اُٹھائی اور فرمایا اب آج تجکو کون میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے اُسنے کہا فی الواقع نہین کوئی بچا سکتا یہ کہکے اُسنے کلمہ شہادتین پڑھا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ سوائے حق تعالی کے کوئی دوسرا لائق پرستش نہین ہے اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بے شک رسول اُسی خدا کا ہے اور کہا واللہ اب کبھی مین لوگون کو آپ پر جمع نہ کرونگا تب حضرت نے اسکی تلوار اُسی کو دیدی اور وہان سے اپنے لشکر کی طرف پھرے اور وعثور حضرت کے سامنے آکر کہنے لگا کہ بخدا آپ امور مین مجھسے بہترین حضرت نے فرمایا بخدا البتہ مین تجھسے اس بات مین بہتر ہون پھر وعثور اپنی قوم مین آیا سب نے کہا وہ باتین جو تو کہتا تھا کیا ہوئین وحالانکہ تو اسپر قادر ہوچکا تھا اور تیرے ہاتھ مین تلوار بھی موجود تھی اُسنے کہا واللہ ایسا تو تھا لیکن مین نے ایک شخص سفید رنگ یعنی گورا بدن طویل قامت کو دیکھا کہ اُسنے میرے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ مین چت گر پڑا تو مین نے خوب پہچانا کہ وہ فرشتہ ہے تب مین نے شہادت پڑھی کہ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اور مین نے عہد کیا کہ بخدا اب لوگون کو اسپر جمع نکرونگا پھر تو اُسنے اپنی قوم کو بھی دعوت کرنا شروع کی اُسیوقت یہ آیت اسی کے بارہ مین نازل ہوئی یا ایھا الذین اٰمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ ھم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیھم فکف ایدیھم عنکم ترجمہ یعنی اے اہل ایمان یاد کرو نعمت خدا کو اپنے اوپر جب کہ قصد کیا اُس قوم نے کہ تمہاری طرف دست درازی کرین پس اُنکے ہاتھون کو تمسے روک لیا یعنی انکو تمسے باز رکھا اور اس واقعہ مین حضرت صلعم گیارہ شب مدینے سے غائب یعنی باہر رہے اور اس عرصہ تک حضرت نے مدینہ مین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا

ذکر غزوۂ بنی سلیم بمقام بحران

جو جانب فرع کے واقع ہے اور چند شبین ماہ جمادی اول سے جو ستائیسوان مہینا ہجرت کا تھا گذری تھین جیانچہ اس واقعہ مین آنحضرت صلعم دس دن مدینے سے غائب یعنی باہر رہے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی معمر بن راشد نے زہری سے اُنھون نے کہا جب رسول خدا صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ مقام بحران مین جماعت کثیر قبیلہ بنی سلیم سے جمع ہے تو حضرت نے اس طرف تیاری کی اور سامان مہیا کیا مگر حضرت نے یہ کچھ ظاہر نہ کیا کہ کدھر جاوینگے پس تین سو آدمی اپنے اصحاب مین سے ہمراہ لیکر نکلے اور آمادہ سفر ہوے جب پہونچے اُس منزل پر کہ وہان سے بحران تک ایک شب کی راہ باقی رہگئی تھی تو قبیلہ بنی سلیم کا ایک آدمی ملا اس سے خبر قوم کی دریافت کی کہ وہ لوگ کہان جمع ہین اُسنے بیان کیا کہ وہ لوگ تو

کل کے روز متفرق ہوکر اپنے مقام پر لوٹ گئے تب حضرت نے اُسکے محبوس رکھنے کا حکم کیا اور اُسی کے قوم سے ایک شخص کی جو الات مین سپرد ہوا بعد ازان وہان سے کوچ کیا تا آنکہ بحران مین پہونچے دیکھا کہ فی الواقع وہان کوئی نہ تھا پس کئی روز مقام کرکے وہان سے پھرے اور جب کہ کوئی کید و مکر اس قوم کا یا اس قیدی کا پایا نہ گیا تو اسکو قید سے رہا کیا اور اس واقعہ مین غیبت حضرت کی مدینے سے دس روز کی تھی اور اس عرصہ مین ابن ام مکتوم حسب استخلاف رسول خدا صلعم کے مدینے مین خلیفہ مقرر ہوے تھے

ذکر سریۃ القردہ

سریہ اُس لشکر کو کہتے ہین جس کے ہمراہ رسول خدا صلعم نہ ہوتے تھے بلکہ اُس مین کوئی اور امیر و سرگروہ مقرر کیا جاتا تھا چنانچہ اُس سریہ مین زید بن حارثہ تھے اور یہ اول سریہ ہے جسمین امیر و سرگروہ زید تھے اور روانگی لشکر کی روز ہلال ماہ جمادی آلاخر کے ہوئی کہ یہ ستائیسوان مہینا ہجرت سے تھا **واقدی** نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن الحسن بن اسامہ بن زید نے اپنے اہل سے کہ وہ لوگ بیان کرتے تھے اس ذکر کو کہ قریش لوگ شام کے رستہ سے حذر کرتے تھے اور اُدھر کی آمد و شد سے ڈرتے تھے اسلیے کہ وہ لوگ قوم تاجر تھے انکو رسول خدا صلعم اور انکے اصحاب کی جانب سے بڑا اندیشہ تھا چنانچہ صفوان بن امیہ نے آپس کے مشورہ مین کہا کہ ہر آئینہ محمد اور اسکے اصحابؓ نے ہماری تجارت اور تجارت کے مقامات کو ناقص کردیا ہے پس ہم نہین جانتے ہین کہ اُسکے اصحابؓ سے کیا چارہ کرین کہ وہ ہمیشہ ساحل مین یعنی دریا کے کنارے کنارے کچھاروں اور ترائی مین آیا کرتے ہین اور اہل ساحل سے مصالحہ رکھتے ہین اور انکی رعایا بھی اُنکے شریک ہین تو ہم نہین جانتے کہ کدھر سے آمد شد کرین اور اگر ہم قیام رکھین تو مال کھا جاوینگے اور ہم جو اپنے ان گھرون مین پڑے رہینگے تو یہان ہمارے لیے کوئی صورت بقا نہین ہے اور نہین ہے بود و باش ہماری ان گھرون مین مگر از روے تجارت کے کہ شام سے ارض حبشہ تک ایام گرما و سرما مین بطریق تجارت آمد و رفت رکھتے ہین تب اسود بن المطلب نے اُس سے کہا کہ راہ ساحل سے کنارہ کر اور راستہ عراق کا اختیار کر صفوان نے کہا مین اُس راستے سے واقف نہین ہون ابو ربیعہ نے کہا کہ انشاء اللہ مین تیرے لیے ایک اجورہ دار ٹھہرا دونگا کہ وہ اسطرف کا رہبر ہے اور اس راہ سے آتا جاتا ہے اُسکی آنکھ باریک نما دوربین ہے صفوان نے کہا وہ کون ہے تُو نے کہا فرات بن حیان العجل کہ وہ راستہ اسکا منجا ہوا ہے اور اکثر اُدھر آیا گیا ہے صفوان نے کہا بخدا یہ تدبیر بہت خوب ہے پس فرات کو میرے پاس بھیجدے چنانچہ وہ آیا تو صفوان نے کہا کہ مین شام کے جانیکا ارادہ رکھتا ہون اور حال یہ ہے کہ محمد نے ہماری تجارت اور مقامات تجارت کو فاسد و ناقص کردیا کہ ہمارے قافلہ شتران کا راستہ اُدھر سے نہین ہے پس مین نے راہ عراق کا ارادہ کیا ہے فرات نے کہا مین تجھے لے چلونگا

راہ عراق سے کہ اصحاب محمدؐ مین سے ادھر کسی کا گذر نہین ہوتا کہ وہ راہ بلند اور میدان ہے اور میدانون کا حال یہ ہے کہ ہم لوگ ایام سرما مین چلتے ہین اور راتون ہمارے تین حاجت پانی کی کمتر ہے پس صفوان بن امیہ نے سامان سفر کا مہیا کیا تو ابو زمعہ نے تین سو مثقال طلا و نقرہ صفوان کو سپرد کیا اور اکثر مردم خویش نے اپنی اپنی بضاعت سرمایہ اُسکے ہمراہ کردی اور عبداللہ بن ابی ربیعہ و خویطب بن عبدالعزی بادیگر مردم قریش اُسکے ہمراہ چلے پس صفوان مع مال کثیر نقرہ و ظروف نقرہ کہ اُن سب کا وزن تیس ہزار درہم تھا روانہ ہوا اور سب کے سب ذات عرق کی راہ پر چلے اتفاقاً نعیم بن مسعود الاشجعی کہ وہ اپنی قوم کے دین پر تھا مدینہ کو گیا اور کنانہ بن ابی الحقیق کے یہان محلہ بنی النضیر مین مقیم ہوا اور اُسکے ساتھ بطریق مہمانی کے شراب پینے مین مشغول ہوا اور اُنکے ساتھ سلیط بن النعمان بن اسلم بھی شریک تھے اور اُس روز تک شراب حرام نہوئی تھی اور سلیط اکثر بنی النضیر کے یہان آتے جاتے تھے اور اُنکے ساتھ شراب پیا کرتے تھے پس ایک روز نعیم نے اس مجمع مین بحالت نشہ شراب حال روانگی صفوان کا بمراہی قافلہ مع مال کثیر جو اُنکے ہمراہ تھا ذکر کیا پس سلیط اُسی وقت حضور مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے اور اس خبر سے مطلع کیا چنانچہ حضرت نے زید بن حارثہ کو سو سوار کے ساتھ روانہ کیا پس اُنھون نے جاکر اُسکا مقابلہ کیا اور قافلہ کو گھیر لیا جو لوگ سردار قافلہ تھے نکل بھاگے ایک یا دو آدمی اُنمین سے اسیر ہوگئے اور قافلہ شتران محمولہ مال کو خدمت نبی صلعم مین حاضر لائے اُسکے پانچ حصے ہوے کہ اس روز پانچوان حصہ یعنے خمس مین ہزار درہم تھے اور مابقی اہل سریہ پر تقسیم کیا گیا اور اسیرون مین وہ ہی فرات بن حیان تھا پس حضرت کے سامنے اُسکو حاضر کیا اُس سے کہا گیا اسلام قبول کر اُسنے قبول کیا پس قتل سے اُسنے امن پائی

غزوۂ اُحد

غزوۂ احد روز شنبہ ساتوین شوال بائیسوین مہینے ہجرت کو واقع ہوا اور رسول خدا صلعم نے ایام احد مین ابن ام مکتوم کو مدینہ پر خلیفہ مقرر کردیا تھا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ بن مسلم نے اور موسی بن محمد ابراہیم بن الحارث نے اور عبداللہ بن جعفر اور ابن ابی لیسرہ اور محمد صالح بن دینار اور معاذ بن محمد اور ابن حبیبہ اور محمد بن یحیی بن سہل بن ابی عثمہ اور عبدالرحمان بن عبدالعزیز اور یحیی بن عبداللہ بن ابی قتادہ اور یوسف بن محمد الانصاری اور معمر بن راشد اور عبدالرحمان بن ابی الزناد اور ابو معشر نے درمیان جمع اُن اشخاص کے جنکا نام مجکو معلوم نہین پس ہر ایک نے مجھسے حدیث بیان کی باتفاق جماعت اس حدیث کے اور بعض قوم اُنمین سے زیادہ حافظ حدیث تھے بعض سے چنانچہ جو کچھ اُن لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی مین نے تمام تر جمع کیا پس روات موصوفہ نے کہا جب وہ لوگ مشرکین مین سے جو حاضر بدر ہوے تھے مکہ کو پھر سادر قافلہ

شتران جسکو ابوسفیان شام سے لایا تھا سب دارالندوہ مین متوقف تھے اور دارالندوہ مکے مین ایک بناء ہے جسمین قوم مشاورۃ کے لیے جمع ہوتے تھے پس وہ سب وہان اسیطرح ٹھہرے ہوے تھے کہ ابوسفیان نے وہان سے انکو حرکت کرنے نہ دی تھی اور وہان سے جدا نہونے دیا تھا تاکہ اہل عیر غائب نہوجاوین اسی عرصہ مین اشراف قریش مثل اسود بن المطلب بن اسد وجبیر بن مطعم وصفوان بن امیہ وعکرمہ بن ابی جہل وحارث بن ہشام وعبداللہ بن ابی ربیعہ وخویطب بن عبدالعزی ومحرز بن ابی اہاب یہ سب پاس ابی سفیان بن حرب کے جمع ہوے اور کہنے لگے اے ابوسفیان دیکھ ان کاروان شتر کو جنکو تو لایا تھا اور انکو روک رکھا ہے پس تو جانتا ہے کہ یہ مال اہل مکہ اور مال تیمان قریش ہے اور وہ سب بطیب خاطر اس کاروان شتران کا ایک لشکر بھاری تیار کردیتے ہین کہ طرف محمدؐ کے قصد کرین اور تو نے دیکھا کہ کیسے کیسے لوگ قتل ہوے ہمارے پدران وفرزندان اور ہمارے اقربا سے ابوسفیان نے کہا آیا اس بات مین خوشی خاطر قریش کی پائی جاتی ہے سب نے کہا ہان انکی یہی مرضی ہے ابوسفیان نے کہا تو پھر اس امر کے قبول کرنے والون مین اول مین ہی ہون اور بنی عبدمناف میرے ساتھ ہونگے واللہ مین قصاص دیدلا اپنے مقتولون کا لینے والا ہون کہ حنظلہ میرا بیٹا اور عمرو اشراف میری قوم کے مارے گئے ہین چنانچہ بدستور وہ قافلہ شتران متوقف تھا تا آنکہ طرف احد کے تیاری چلنے کی پس اُن لوگون نے اپنے عیرات کو بطریق بیع خیار کر ڈالا ابوسفیان نے اسکو وعدہ پر خرید لیا پس وہ اسکے پاس وعدہ پر رہن رہے کہ انکو بیچ کر روپیہ دیا جائیگا یا یہ کہ عیرات کو بیچ ڈالا کہ وہ زر نقد ہوگیا پس وہ عیرات خواہ زر نقد اسکا ابوسفیان پاس رہے اور بعضون سے یون روایت ہے کہ لوگون نے کہا اے ابوسفیان اونٹون کو بیچ ڈال اور منافع اسکا علیحدہ رکھ اور قافلہ شتر کا شمار مین ہزار شتر کا تھا اور وہ مالیت پچاس ہزار دینار کی تھی دیا کہ مال پچاس ہزار دینار نقد بھی تھا اور انکا معمول یہ تھا کہ اپنی تجارت مین منافع بدل ایک دینار کے ایک دینار لیتے تھے اور متجرہ لیتے جاے خرید وفروخت انکا صرف سرزمین شام تھی تمام اسی کی نواح واطراف مین خرید وفروخت کرتے پھرتے تھے دوسری سرحد مین تجاوز نہین کرتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ ابوسفیان نے کاروان شتران بنی زہرہ کا ضبط وقید کر رکھا تھا اسلیے کہ وہ لوگ بدر کے راستے ہی سے پھر گئے تھے یعنے حاضر بدر نہوے تھے اور باقی کاروان شتران جو کچھ مخرمہ بن نوفل کا تھا یا جو کچھ اسکے باپ کی اولاد کا تھا یا جو کچھ بنی عبدمناف بن زہرہ کا تھا وہ سب انھین لوگون کو سپرد کردیا اسوقت مخرمہ نے اپنے عیر کے لینے سے عذر وانکار کیا تاوقتیکہ عیر بنی زہرہ کا تمام انھین کو سپرد کیا جاے اور اس باب مین اخنس نے بھی کلام کیا کہ کیا وجہ ہے کہ عیر بنی زہرہ کا انکو نہین ملتا اور جمیع قریش کو انکے عیرات دئے جاتے ہین ابوسفیان نے کہا اسلیے کہ بنی زہرہ قریش سے پھر گئے تھے یعنے بدر کے جانے مین راہ سے لوٹ گئے تھے اخنس نے کہا تو ہی نے قریش سے کہلا بھیجا تھا کہ تم لوگ بچ جاؤ

اسلیے کہ تم لوگ جو ہماری ملک کو آتے ہو تو ہم اپنا قافلہ بچا لاتے ہین تم لوگ لوٹ جاؤ ابھی تیرے کہنے سے ہم لوٹ گئے غرض کہ بنی زہرہ نے بھی عیر اپنا پایا اور ہر قوم نے اہل مکہ مین سے جو اہل ضعف ہین جنکے نہ افرباہین نہ انکا کوئی مانع ضرر و مددگار ہے کل انکا جو کچھ عیر مین تھا اپنا اپنا لے لیا **راوی** نے کہا پس یہ قول امین ہے کہ ہر قوم نے منافع اپنے اپنے عیر کا نکالا یعنی ہر قوم نے منافع اپنی بضاعت کا اس کام مین دیا اور انھین لوگون کے بارہ مین یہ آیت نازل ہوئی ان الذین کفروا ینفقون اموالھم لیصدوا عن سبیل اللہ یعنی قوم کفار مال اپنا صرف کرتے ہین اسلیے تا لوگون کو راہ خدا سے روکین الغرض جب لوگون نے روانگی پر اتفاق و اجتماع کیا تو اسوقت سب نے باخود یہ مشورہ کیا کہ آیا اب ہم عرب مین پھر کر کسنے نصرت کی درخواست کرین کہ ہر آئینہ پرستندگان و بندگان مناۃ ہمسے تخلف نہ کرینگے کیونکہ وہ صلہ رحم مین ہمسے قریب تر ہین اور انکو ہمارے صلہ رحمی کا بڑا پاس ہوگا اور ان لوگون سے طلب نصرت کرین جو ہمارے اتباع مین ہر قوم و ہر قبیلہ سے پس اتفاق راے ہوا لوگون کا اس بات پر کہ یہ چار آدمی قریش مین سے بھیجے جاوین تا وہ لوگ عرب مین گشت کرکے انکو نصرت پر طلب کرین چنانچہ عمرو بن العاص اور ہبیرہ بن وہب اور ابن الزبعری اور ابو غرۃ الجمحی ان چارون کو بھیجنے کے لیے تجویز کیا سب نے اقبال کیا مگر ابو غرہ نے جانے سے انکار اور عذر کیا کہ محمد نے روز بدر مجھپر بڑا احسان کیا ہے اور مین نے انکے روبرو حلف کیا ہے کہ تمھارے دشمن کو کبھی تمپر چڑھا نہ لاؤنگا تب ابو غرہ کے پاس صفوان بن امیہ گیا اور کہا تو کیون نہین چلتا اسنے کہا مین نے روز بدر محمد سے عہد کیا ہے کہ مین کسی دشمن کو آپ پر کبھی نہ چڑھا لاؤن گا پس مین نے جس بات پر عہد کیا ہے اسکو وفا کرونگا کیونکہ انھون نے مجھپر وہ احسان کیا ہے کہ ویسا میرے سوا کسی اور پر نہین کیا یہان تک کہ اور دن کو یا قتل کیا یا اسنے سر بہا لیا صفوان نے کہا تو ہمارے ساتھ چل اگر تو ہمارا کہنا مانے گا تو جسقدر مال تو مانگے گا اتنا ہم تجکو دیدینگے اور اگر تو قتل ہو جاویگا تو پردرش تیرے عیال کی ہم اپنے عیال کے برابر کرینگے مگر ابو غرہ نے نہ مانا یہانتک کہ دوسرا دن ہو گیا تب صفوان ابو غرہ کے پاس سے ناامید ہو کر چلا گیا پھر دوسرے روز صفوان اور جبیر بن مطعم دونون باہم ابو غرہ کے پاس آئے پس صفوان نے اپنے پہلے کلام کا اعادہ کیا مگر ابو غرہ نے انکار کیا اور وہی عذر بیان کیا تب جبیر نے کہا مجھے گمان اس بات کا ہے کہ مین زندہ رہون یہان تک کہ تیرے پاس ابو وہب[1] چلکر آوے اور اسکی بات سے تو انکار کرے پس اس بات کو تو یاد رکھیو تب ابو غرہ نے کہا کہ مین چلتا ہون آخر ابو غرہ نکلا عرب مین اور لوگون کو جمع کرتا تھا اور وہ اشعار[2] پڑھتا تھا جسکا مضمون یہ ہے کہ اے نبی عبد مناۃ اور عبد مناۃ ایک شخص تھا یعنی بندہ منات بت کا پس اسکی اولاد نبی عبد منات بمنزلہ ایک قبیلہ کے کہلاتے تھے پس اسنے خطاب کیا کہ اے اولاد عبد مناۃ تم بڑے بہادر ہو تم بھی مددگار ہو اور تمھارا باپ بھی مددگار تھا مجکو نہ چھوڑو کہ بلا حمایت چھوڑنا حلال نہین ہے

[1] ابو وہب ابن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح ذو غرہ ہے ۱۲ [2] یعنی عبد مناۃ بمنزلہ ایک قبیلہ کے ہے ۱۲ حاشیہ واز مؤلف حسام الاسلام لانجمن اسلام فقد وافق نصہ کما بعد ۱۲ منہ

اور بعد اس سال کے پھر ایسا ہوگا تو میرے لیے اپنی نصرت کا اعادہ نہ کیجیو اور اگر تعد و نی وعدہ سے لیا جاوے تو یہ معنے ہین کہ تم مجکو وعدہ نصرت سال آیندہ کا ندو اور کہا راوی نے ابوعزہ کے ہمراہ اور چند آدمی بھی تھے پس عرب کے پاس آئے اور سب کو جمع کیا اور تثقیف مین پہونچے تو انکو بھی فراہم کیا جب کہ گشت تمام کر چکے اور مردم عرب جو اُنکے ساتھ تھے ہر جانب سے مجتمع ہو چکے اور حاضر آئے اسوقت قریش نے دربارہ ہمراہ لے چلنے سواریان زنانی کے اختلاف کیا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی بکر بن مسمار نے زیاد مولی سعد سے اُسنے نسطاس سے اُسنے کہا کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ زنانی سواریان لیچلو اور سب سے پہلے مین خود ایسا کرتا ہون اسلیے کہ عورتین برپا کرینگی اس بات کو کہ تم کو یاد دلادین گی مقتولان بدر کے تئین اور اُس عہد کو تازہ کرینگی اور ہم لوگ طالب موت ہین ارادہ رکھتے ہین کہ اپنے گھرون کو زندہ پھر آوینگے یہانتک یا بدلا لیوینگے یا بغیر اُسکے مرجاوینگے تب عکرمہ بن ابی جہل نے کہا جو تیرا مدعا ہے اُسکے قبول کرنیوالون مین اول مین ہون اور عمرو بن العاص نے بھی اسیطرح سے کہا مگر نوفل بن معویہ الدیلی اس امر مین بمضائقہ پیش آیا کہ اے گروہ قریش یہ میری راے نہین ہے کہ اپنے حرم کو دشمن کے حوالہ کرو کیونکہ مجکو یہ یقین نہین کہ خواہ مخواہ اُنکی شکست ہوگی پس تم لوگ اپنی عورتون کے باب مین فضیحت ہوگے صفوان بن امیہ نے کہا جو بات قرار پائی ہے اُسکے خلاف کبھی نہوگا پس نوفل ابوسفیان کے پاس آیا اور جو کچھ لوگون سے دربارہ عورتون کے کہا تھا بیان کیا پس ہند بنت عتبہ نے شور کیا کہ روز بدر تو سلامت رہا اور اپنی عورتون کے پاس پھر آیا ہان ہم تو ضرور لڑینگے اور معرکہ قتال مین ساتھ رہینگے کیونکہ سفر بدر مین مقام جحفہ سے جو درمیان مکہ و مدینہ کے ہے کنیز بن مغنیہ یعنی گائینگی جنکا گانا باعث تحریک حرب ہوتا ہے پھر تئین تھین آخر اسی روز بہترین مردم مارے گئے ابوسفیان نے کہا مین مخالفت قریش کی نہ کرونگا کیونکہ مین بھی تو انھین مین سے ہون جو کچھ کیا وہ کیا بالآخر زنانی سواریان ہمراہ لیچلے چنانچہ ابوسفیان بن حرب نے اپنی دونون عورتون کو ہمراہ لیا کہ ایک ہند بنت عتبہ تھی اور دوسری امیہ بنت سعد بن وہب بن اشیم قبیلہ کنانہ سے اور صفوان بن امیہ نے بھی اپنی دونون عورتین ہمراہ لین ایک برزہ بنت مسعود ثقفی تھی جو مادر عبداللہ اکبر کی تھی اور دوسری جورو اسکی نوم بنت المغذل تھی قبیلہ کنانہ سے جو مادر عبداللہ اصغر تھی اور طلحہ بن ابی طلحہ نے اپنی زوجہ سلامہ بنت سعد بن شہید کو ساتھ لیا اور وہ قبیلہ اوس سے تھی اور کنیت اسکی ام نبی طلحہ تھی اسلیے کہ وہ مادر مسافع و حارث و کلاب و جلاس کی تھی اور یہ چارون پسران طلحہ بن ابی طلحہ تھے اور عکرمہ بن ابی جہل نے اپنی زوجہ ام حکیم بنت الحارث بن ہشام کو ساتھ لیا اور حارث بن ہشام نے اپنی زوجہ فاطمہ بنت الولید بن المغیرہ کو ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کے ساتھ اسکی عورت ہند بنت منبہ بن الحجاج چلی اور وہ مادر عبداللہ بن عمرو

بن العاص تھی اور خناس بنت مالک بن المضرب اپنے بیٹے ابو عزیز بن عمیر عبد ربی کے ہمراہ ہولی اور حارث بن سفیان بن عبد الاسد کے ہمراہ اسکی عورت رملہ بنت طارق بن علقمہ نکلی اور کنانہ بن علی بن ربیعہ بن عبد العزی اپنی عورت ام حکیم بنت طارق کو ہمراہ لیچلا اور سفیان بن عویف کی جورو قتیلہ بنت عمرو بن ہلال ساتھ چلی اور نعمان وجابر دونون فرزندان مسک الذیب نے دعیبہ اپنی مادر کو ہمراہ لیا اور غراب بن سفیان بن عوایف نے اپنی زوجہ عمرہ بنت الحارث بن علقمہ کو ساتھ لیا اور یہ عمرہ وہ عورت ہے جسنے نشان قریش کا جب وقت ہزیمت زمین پر گرا تھا تو اٹھا لیا تھا اور لیے رہی تھی جب تک کہ قریش اپنے نشان کے پاس پھر آئے اور سفیان بن عویف نے اپنی دسون بیٹیون کو بھی ہمراہ لیا اور نبو کنانہ بھی جمع ہوے اور روز روانگی مکہ سے تین نشان تھے جو دار الندوہ مین آراستہ وتیار کیے گئے تھے ایک نشان تو وہ تھا جسکا حامل سفیان بن عوف تھا اور ایک نشان قبیلہ احابیش کا تھا کہ انھین مین سے ایک شخص اسکا حامل تھا اور ایک نشان کو طلحہ بن ابی طلحہ نے اٹھایا تھا اور بعضے یون روایت کرتے ہین کہ جب قریش مکے سے نکلے ہین تو ان تینون نشانون کو ایک ساتھ لپیٹ لیا تھا اور اسکو طلحہ بن ابی طلحہ اٹھاے تھا ابن واقدی نے کہا یہ امر ہمارے نزدیک ثابت تر ہے اور قریش جب مکہ سے چلے ہین تو تین ہزار آدمی تھے مع اُن لوگون کے جو اُنسے آملے تھے کہ انمین بنی ثقیف سے سو آدمی تھے اور ساز و رخت بسیار اور سلاح کثیر ساتھ لیچلے تھے اور دو سو گھوڑے کوتل ہمراہ تھے اور اُس لشکر مین سات سو زرہ پوش تھے اور لشکر مین تین ہزار شتر تھے اور جب سب چلنے پر آمادہ ہو چکے تو اُس وقت عباس بن عبد المطلب نے ایک خط مہری لکھکر ایک آدمی کو بنی غفار مین سے قاصد اجورہ دار مقرر کرکے مدینہ کو بھیجا اور اُس سے یہ شرط کرلی کہ تین شبانہ روز مین پاس رسول خدا صلعم کے پہونچے اُس خط مین یہ خبر لکھی تھی کہ ہر آئینہ قریش بمعیت کثیر فراہم کرکے آپکی طرف بقصد حرب چلے ہین پس جب یہ لوگ وہان پہونچین تو جو کچھ آپکو فکر و تدبیر کرنی ہے اسکا بندوبست کیجیے اور وہ لوگ جو جمع ہو کر چلے ہین وہ سب تین ہزار آدمی ہین اور اُنکے ہمراہ دو سو گھوڑے ہین اور اُنمین سات سو زرہ پوش ہین اور تین سو شتر ہمراہ ہین اور بہت سے سلاح فراہم کرلے چلے ہین جب غفاری مدینہ مین آیا تو وہان رسول خدا صلعم کو نپایا تب باہر نکلا اور باب مسجد قبلہ پر حضرت کو دیکھا اُسوقت اپنے حمار پر سوار ہوتے تھے اُسنے خط پیش کیا حضرت نے ابی بن کعب کو جو منشی تھا ایما فرمایا تو اُسنے خط لیکر حضور مین پڑھا حضرت نے ابی کو بکتمان مضمون راز ارشاد کیا اور خود بنفس اقدس اُسی وقت منزل سعد بن ربیع پر تشریف لائے اور فرمایا اس گھر مین اور کوئی بھی ہے سعد نے کہا یہان کوئی نہین ہے آپ اپنی ارشاد حاجت کیجیے چنانچہ آپ نے اخبار مندرجہ خط عباس بن عبد المطلب سے سعد کو مطلع فرمایا انھون نے عرض کی یا رسول اللہ مجکو اس امر مین امید خیر ہے اور اصل یہ ہے کہ یہود مدینہ منافقین سے خبر لیتے رہتے تھے

اور کہا کرتے تھے کہ محمدؐ کے پاس ابھی کوئی ایسا مژدہ نہین آیا ہے جو انکو خوش کرے الغرض حضرت صلعم سعد کو امر باخفاے راز کرکے مدینے کو بھیجے اور ایسا ہوا کہ جب آنحضرت صلعم سعد کے گھر سے باہر نکلے تو زوجہ سعد بن ربیع ایک گوشہ سے نکلکر سعد کے پاس آئی اور کہنے لگی تجھسے رسولخدا نے کیا کہا ہے اُسنے کہا کا مالک لیعنے تیری ماں مرے تجکو ان باتون سے کیا کام اُسنے کہا مین تمھاری طرف سے کان لگائے سنتی تھی چنانچہ اُسنے اس خبر کو سعد سے بیان کیا تو سعد نے استرجاع کیا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون اور کہا مین نے تجکو نہین دیکھا تھا کہ تو ہماری باتین سنتی ہے وحالانکہ مین نے رسولی اصلعم سے عرض کی تھی کہ گھر مین کوئی نہین ہے آپ بے تامل ارشاد مدعا کیجیے بعد ازان سعد نے اس عورت کے سر کی لٹون کو ملاکر پکڑا یعنی اُسکی چوٹی پکڑکے کھینچتا ہوا باہر نکلا تا آنکہ رسولخدا صلعم کو پل پر پایا اور وہ عورت بہت خستہ ہوگئی تھی تب سعد نے کہا یا رسول اللہ جو باتین آپ نے مجھسے درپردہ فرمائی تھین اُسکو اس عورت میری زوجہ نے مجھسے پوچھا مین نے اُس سے چھپایا اُسنے کہا مین نے کلام رسولخدا خود سُنا ہے تب اُسنے وہ ساری باتین بیان کین پس مین ڈر گیا یا رسول اللہ ایسا نہو یہ خبر ظاہر ہوجاوے تو آپ مظنۂ میری جانب کرین کہ مین نے آپ کے راز کو ظاہر کردیا حضرت نے فرمایا اس عورت کو چھوڑ دے وبالآخر خبر روانگی قریش کی لوگون مین مشہور ہوگئی اور اسی عرصہ مین عمرو بن سالم الخزاعی کہ اُنکے ساتھ اور بھی چند آدمی بنی خزاعہ سے تھے اور ان لوگون کو مکے سے چلے ہوے چوتھا روز تھا اور پہونچے تھے قریش کے پاس جبکہ لشکر انکا مقام ذی طوی مین پڑا تھا چنانچہ ان لوگون نے آکر یہ خبر رسول خدا صلعم سے بیان کی پھر یہ لوگ لوٹ گئے اور بطن رابغ مین قریش سے جا ملے مگر اُنسے علٰحدہ یعنے کنارہ کیے رہے اور رابع کی رات کی راہ پر رہے مدینے سے باقی احوال آیندہ مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن عمرو بن زبیر نے عبد اللہ بن عمرو بن ابی حکیمۃ الاسلمی سے اُنھون نے کہا جب دوسرا دن ہوا تو ابوسفیان نے کہا قسم ہے خدا کی کہ یہ لوگ یعنی عمرو بن سالم وغیرہ خزاعی محمدؐ کے پاس گئے تھے اور ہمارے آنے کی اُسکو خبر کرآئے ہین اور اُسکو ڈرا کر ہوشیار کردیا ہے اور ہمارے لشکر کی مردم شماری سے اُنکو خبر دی ہے پس وہی لوگ آن کر اپنی گڑھیون مین بیٹھے ہین تو کیا عجب ہے کہ ہمکو انسے کچھ ضرر پہونچے تب صفوان نے کہا کہ اگر وہ لوگ میدان مین نکل کر ہمارے شریک نہون تو ہم لوگ نخلستان اوس اور خرمج مین جاکر اسکو قطع کرڈالین اور انکو نادار ومفلس کردیوین تاکہ پھر کبھی جبر نقصان انکا نہو سکے اور اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے شریک ہون تو ہمکو کچھ اُنسے اندیشہ نہین ہے کیونکہ جمعیت ہمارے لشکر کی انکی تعداد مردم سے زیادہ ہے اور ہتھیار ہمارے پاس اُنکے ہتھیار سے زیادہ ہین اور ہمارے پاس گھوڑے ہین اُنکے ساتھ کوئی گھوڑا نہین اور ہم جو کہ مقاتلہ کرتے ہین تو اسلیے کہ ہمکو اُنپر دعوے خون کا ہے اور آپکا کچھ دعوی خون ہمارے ذمہ نہین اور ایسا ہوا کہ جب رسولخدا صلعم مدینہ کو تشریف لیگئے تھے تو اسی صبح

مین ایک شخص ابو عامر فاسق پچاس آدمی ہمراہ اپنے لیکر نکلا اور یہ قبیلہ اوس سے تھے اور مکے کو گئے اور قریش کے ساتھ قیام پذیر ہوے اور ابو عامر اپنی قوم کو بلا کر کہتا تھا کہ محمدؐ نے ہمپر غلبہ کیا بس ہمکو لیچلو اُس قوم کے پاس تا ہم اُنسے درخواست پشت پناہی کی کرین چنانچہ ابو عامر قریش کی طرف نکلا اور اُنکو ابھارنے لگا اور اُنکو معلوم کراتا تھا کہ تم لوگ حق پر ہو اور جو کچھ محمدؐ کہتے ہین باطل ہے پس اُسی کے اُبھارنے سے قریش نے قصد یہ کہا تھا اور ابو عامر اُنکے ساتھ نہ گیا تھا ولیکن جب قریش نے بقصد اُحد خروج کیا تو ابو عامر بھی اُنکے ساتھ نکلا اور قریش سے یہ کہتا تھا کہ اگر مین اپنی قوم مین مقدم الجیش اور انکا پیشرو ہوتا یعنی بدر مین تو اُنمین سے دو آدمی بھی تمپر باہم اختلاف نکرتے اور اب یہ چند آدمی ہین میری قوم سے کہ ہمکی وہ پچاس نفر ہین یعنی یہ سب باہم متفق و مجموع رہینگے پس اُن لوگون نے اُسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہے اور انہی لوگون کو اُسکی نصرت کی طمع ہوئی اور ایسا ہوا کہ عورتین اس لشکر کی ہاتھون مین دف لیے ہوے لشکر مین نکلین کہ گا بجا کر مردون کو اُبھارتی تھین اور اُن کو طیش مین لاکر آمادہ جنگ کرتی تھین اور اُنکو اُنکے مقتولان بدر کو ہر منزل مین یاد دلا کر غیظ و غضب مین لاتی تھین اور جب قریش کے لوگ منزل پر پانی کی جگہ اُترتے تھے تو منجملہ گلہ شتران کے جو شتر نحر کرتے اور کھانے کے واسطے لاتے تھے انکو ذبح کر کھانا کھلاتے تھے اور اُس سے تقویت و توانائی راہ نوردی کی پاتے تھے اور جو کچھ اُنکے ساتھ زاد تھا اس مال سے جو اُنکے پاس جمع تھا اُسی سے باہم کھاتے تھے اور جب گذر قریش کا مقام ابواء پر ہوا تو وہ لوگ باہم کہنے لگے کہ تم لوگ زنانی سواریان ہمراہ لائے ہو ہم اپنی عورتون کے بارہ مین خوف کرتے ہین پس آؤ ہم لوگ قبر مادر محمدؐ کو نبش کرین اور کھود کر نکالین اسلیے کہ عورتین ننگ و ناموس ہین انظار اغیار سے مخفی کیجاتی ہین پس اگر وہ تمھاری عورتون مین سے کسی کو پاویگا اور ستاویگا تو تم کہوگے کہ یہ اُستخوان بوسیدہ تیری مان کے ہمارے پاس ہین بس اگر وہ بنا بر گمان اپنے اپنی مان کے ساتھ نیکو کار رہو گا تو قسم ہے مجکو اپنی زندگانی کی یہ استخوان کہنہ اُسکی مادر کے البتہ تمکو فائدہ دینگے کہ اُسکی شرم سے تمھاری عورتون سے وہ باز رہیگا اور اگر وہ تمھاری عورتون مین سے کسی پر ظفر یاب نہوا تو مین قسم کھاتا ہون اپنی زندگانی کی کہ تو بھی اُسکی مان کی پرانی ہڈیان تمکو نفع دینگی کہ وہ اگر بوجہ اپنی مان کے نیکو کار ہے تو بازخواست اُن استخوان بوسیدہ کی بمال کثیر کرے گا چنانچہ ابوسفیان بن حرب نے اس باب مین اہل عقل دراے مردم قریش سے مشورہ طلب کیا اُنھون نے کہا اس بات کا کچھ ذکر نکر کیونکہ اگر ہم ایسا فعل کرین گے تو بنو بکر و بنو خزاعہ ہمارے تمام مردونکی قبرین کھود ڈالینگے اور ایسا ہوا کہ قریش اپنے نکلنے کے مکے سے دسوین روز صبح کو مقام ذوالحلیفہ مین تھے اور وہ یوم پنجشنبہ تھا اور پانچ بقین ماہ شوال کی گذر گئین تھین یعنے تاریخ پانچوین ماہ شوال کی تھی بتیسوین مہینے ہجرت سے اور ان لوگون کے ساتھ تین ہزار نفر اور دو سو اسپ مہیا تھے چنانچہ جب قریش ذوالحلیفہ مین داخل ہوے تھے تو قبیلہ فرسان نے

آکر انکو اتارا اور اسی شب پنجشنبہ کو رسول خدا صلعم نے دو شخص دیدبان وجاسوس اپنے اُس مونس دونون پسران نضالہ کو مقرر کرکے بھیجا تھا کہ وہ دونون مقام عتیق مین شامل قریش ہوے تھے اور ان کے ساتھ رہے یہانتک کہ وہ سب بالوط پر آکر اُترے تب وہ دونون حاضر خدمت رسول خدا صلعم ہوے اور دونون نے حضرت کو اُنکے حالات سے خبر دی اور حال یہ ہے کہ مسلمانون نے قریب مدینہ موضع عرض مین زراعت کی تھی اور عرض مابین وطا اور اُحد کے ہے متصل باحد طرف جرف کے اور جرف یعنی نالہ واقع ہے اُس میدان مین جس کو اہل عرصہ البقل کہتے ہین اور مالک اُس عرض اور اُس عرصہ کے بنو سلمہ وبنو حارثہ وبنو ظفر وبنو عبد الاشہل تھے اور اُن دونون پانی جرف مین بطور آبکشی کے چاہ سے تھا کہ آب پاشی اُس سے نہین ہوتی تھی تو شتران آبکش مسابقت کرتے تھے (یعنے کھینچنے مین دلو کا ان مجلس اور احد تک اور پھر آتے تھے ایک ساعت مین (یعنی اتنی دیر مین) یہانتک کہ پانی اسکا نہر غابہ لے گیا یعنی چشمہ غابہ مین جس کو معاویہ بن ابی سفیان نے کھدوایا تھا ملگیا غرض کہ اُس روز اکثر مسلمان اپنے آلات زراعت شب پنجشنبہ کو مدینہ مین پہونچا لے گئے تھے کہ ناگہان لشکر مشرکین وہان آپہونچا اور اُنھون نے اپنے اونٹون اور گھوڑون کو اُن کھیتون مین چھوڑدیا کہ وہ کھیت اونٹون کے لوٹنے بیٹھنے چلنے پھرنے سے پامال اور روند گیا اور اُس نواح عرض مین ملکیت اسید بن حضیر سے بیس شتر آبکش تھے کہ وہ سب کھیت جو کاسینچتے تھے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کو نسبت اپنے شتران اور شبان ومزارعان کے اور نسبت آلات زراعت مثل قلبہ وغیرہ کے اندیشہ تھا اور حال مشرکین کا یہ تھا کہ روز پنجشنبہ اُنھون نے اونٹ چرائی پر چھوڑے تھے تا آنکہ جب شام ہوئی تو اونٹونکو جمع کرکے اور شب جمعہ کو رات بھر کھلانے کے لیے کھیت کاٹ کاٹ کر اونٹون اور گھوڑون پر لادے گئے پھر روز جمعہ جب صبح ہوئی تو انھونے اپنے اونٹون بیلون گھوڑون کو کھیتون مین چھوڑ دیا اور چرائے یہان تک کہ اس سرزمین مین کچھ سبزی باقی نہ رہی پھر جب وہ لوگ اپنے خیمون مین اُترے اور اسباب کھولے اور اطمینان سے مقیم ہوے تو اسی حالت مین رسولخدا صلعم نے حباب بن المنذر بن الجموع کو اُس قوم کی طرف بھیجا پس وہ انکے درمیان گیا اور اندازہ جمعیت مردم اور عیر اور اسلحہ وغیرہ کا کرنے لگا اور جو ارادہ تھا بخوبی اُسکا نگران ہوا اور چونکہ حضرت نے حباب کو خفیہ بھیجا تھا تو اس سے تاکید کردی تھی کہ جماعت مسلمین مین کسی سے کچھ خبر بیان نہ کیجو لیکن جبکہ تو ان لوگون کی جمعیت قلیل دیکھے تو اظہار اسکا مضائقہ نہین پس حباب لوٹ کر آئے اور حضرت کو تنہائی مین خبر دی حضرت نے پوچھا تو نے کیا کیا دیکھا انھون نے کہا یا رسول اللہ مین نے اُنکی جمعیت کا جو اندازہ کیا تو تین ہزار کچھ کم وبیش ہونگے اور دو سو گھوڑے ہونگے اور مین نے زرہین بھی ہوئی دیکھین اور اسکا اندازہ کیا تو وہ سات سو ہونگی فرمایا تو نے عورتون کو بھی دیکھا انھون نے کہا ہان مین نے عورتون کو بھی دیکھا کہ اُنکے پاس

باجے دف وڈھول تھے حضرت نے فرمایا اُن عورتون کا یہ ارادہ ہی کہ قوم کو اُبھارین اور مقتولان بدر کی یاد دلاکر اُن کو غیظ و غضب مین لاوین اور اسطرح کی خبر انکی جو ہمارے پاس آئی ہے تو چاہیے کہ اُنکے حالات سے ایک حرف بھی ذکر نکرے بعد ازان فرمایا حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنی حق تعالی ہمکو کفایت کرتا ہے اور وہ بہترین کفیل ہے اللھم بک احول وبک اصول یعنی اے پروردگار تیری اعانت سے میری تواناائی ہے اور تیری مدد سے مین مقصد کو پہونچون گا اُسی روز جمعہ کو سلمہ بن سلامہ بن وقش باہر نکلے جب قریب ترزمین عرض کے پہونچے تو یکایک ایک طلایہ دس سوارون کا لشکر مشرکین سے پیش آیا تو اُن لوگون نے سلمہ کے پیچھے گھوڑے ڈالے تو سلمہ ایک ٹیلہ سنگ لاخ پر کھڑے ہوگئے اور اُن پر کبھی تیر لگاتے تھے کبھی پتھر مارتے تھے یہان تک کہ وہ سب ہٹ گئے پھر جب وہ لوگ چلے گئے تو سلمہ قریب تر اُس عرض سے اپنے کھیت پر آئے اور ایک تلوار اپنی اور زرہ آہنی کہ یہ دونون گوشہ مزرعہ مین دفن تھین کھود کر نکالی اور تیغ بدست و زرہ دربر دہان سے پھرے اور بنی عبدالاشہل کے یہان پہونچکر اپنی قوم کو طلب کیا اور ماجرائے ملاقات طلیعہ سواران لشکر سے خبر دی اور حال یہ ہی کہ درد لشکر مشرکین کا روز پنجشنبہ تاریخ پانچوین شوال کو ہوا تھا اور روز شنبہ ساتوین شوال کو محاربہ فیمابین واقع ہوا چنانچہ اشرف اوس خزرج مثل سعد بن معاذ و اُسید بن حضیر و سعد بن عبادہ باچندکس دیگر شب جمعہ کو مسلح ہوکر مسجد مین دروازہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر اندیشہ شب خون مشرکین سے شب باش رہے اور تمام شب حراست مدینے کی کی تا آنکہ صبح ہوئی اور اُس شب جمعہ کو رسول خدا صلعم نے خواب دیکھا جب صبح ہوئی اور مسلمین مجتمع ہوئے تو حضرت صلعم نے خطبہ ارشاد کیا **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُنھون نے محمود بن لبید سے اُنھون نے کہا پیغمبر خدا صلعم منبر پر چڑھے اور بعد حمد و ثنا کے فرمایا اے گروہ مسلمین مین نے ایک خواب دیکھا ہے کہ گویا مین ایک زرہ محکم پہنے ہون اور مین نے دیکھا گویا کہ یہ میری تلوار ذوالفقار ٹوٹ گئی ہے نزدیک پیلے یعنے نوک سے اور مین نے ایک گاے کو دیکھا کہ ذبح کیجاتی ہے اور مین نے دیکھا کہ مین نے پے ایک کبش کے روان ہون لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اسکی کیا تاویل کی ہے فرمایا کہ وہ زرہ محکم تو مدینہ ہی پس تم لوگ اسمین قیام رکھو دا ماشکستگی میری سیف کی نزدیک نوک سے وہ مصیبت ہے میری ذات پر و اما گاو نذبوح وہ مقتول ہین میرے اصحاب مین سے و اما درپے ہونا میرا کبش کے تعین پس سردار لشکر مشرکین کو ہم قتل کرینگے انشاء اللہ تعالی **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبداللہ نے زہری سے اُنھون نے عودہ سے اُنھون نے مسور بن مخرمہ سے اُنھون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اور مین نے خواب مین دیکھا میری تلوار شکستہ ہے پس یہ مجکو ناگوار ہوا اور یہ وہ ہے جو روے مبارک پر گزند پہونچا یعنے صدمہ دندان اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تم لوگ مجکو مشورہ دو اور راے آنحضرت صلعم کی یہ ہوئی کہ بنابر اس خواب کے مدینے سے

باہر نہ نکلین اور رسول خدا صلعم چاہتے تھے کہ موافق اس خواب کے اور مثل تعبیر اپنے اس خواب کے عمل کرین یعنے اس خواب اور اسکی تعبیر کی موافقت کرین اسوقت عبداللہ بن اُبی سامنے کھڑے ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ ایام جاہلیت مین جو مدینہ مین سے مقاتلہ کرتے تھے تو عورتون کو اور لڑکون کو اسی قلعہ مدینہ مین تمکن کرتے تھے اور انکے پاس بہت سے پتھر سنگریزے رکھدیتے تھے والد مہینہ مہینہ بھر وہ لڑکے ٹھہرے رہتے تھے اور ہمارے دشمنونکو بیشمار پتھر مارتے تھے اور ہم لوگ شہر مدینہ کو کل تو وہ سے گھیر لیتے تھے پس یہ ہر جانب سے مثل قلعہ کے ہوجاتا تھا کہ بالاے نبیان اور ٹیلون پر سے صبیان اور نسوان تو وہی سنگریزے مارتے تھے اور ہم لوگ کو چون اور راہونپر تلوارون سے قتل کرتے تھے یا رسول اللہ ہمارا یہ شہر مدینہ عذر یعنی باکرہ ہے کسی کو اسپر دسترس نہین ہوا اور اسمین ہمپر کبھی کوئی آفت و شکستگی نہین پہونچی اور کبھی ایسا نہوا کہ مدینہ سے ہم دشمن کی طرف نکلے ہون اور اُسنے ہم سے ہزیمت پائی ہو اور جب کبھی ایسا ہوا کہ اسمین دشمن ہمپر داخل ہوا تو ہمین نے اُسپر ظفر پائی یا رسول اللہ چھوڑیے انکو کہ اگر یہ لوگ مقام رکھین گے تو مقام انکا بدترین مجلس ہوگا اور اگر ناامید محروم لوٹ جاوین گے تو پھر کبھی خیر و فلاح کو نہ پہونچین گے یا رسول اللہ اس بات مین میری عرض پذیر کیجیے اور یقین جانیے کہ مین اس راے و تدبیر کا وارث ہون کہ مجکو میرے اکابر قوم سے میراث پہونچی ہے کہ انمین اہل راے تھے و اہل حرب اور اہل تجربہ بھی تھے چنانچہ راے رسولخدا صلعم کی موافق راے ابن ابی کے تھی اور یہی راے جملہ صحابۂ کبار مہاجرین و انصار کی تھی پس فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ مدینے مین قیام کرین رہو اور نسوان و صبیان کو ٹیلون پر کردو اگر وہ ہمپر چڑھ آوین گے تو ہم اُنسے مقاتلہ کرینگے مردون اور کرو چونکہ یہ گلیون سے ہم بہ نسبت اُنکے زیادہ واقف ہین اور کوٹھون اور ٹیلون پر سے نسوان و صبیان اُنکو پتھر ماریںگے اور حال یہ تھا کہ مسلمین نے شہر کو ہر طرف تو دہاے گل اور دیوارون سے گھیر دیا تھا کہ وہ مانند قلعہ کے تھا اور حال بہادری و دلیری مسلمین کا یہ تھا کہ نوجوانان مدینہ جو جنگ بدر مین حاضر نہ تھے تو وہ اذن خروج طرف دشمن کے رسول خدا صلعم سے چاہتے تھے اور رغبت شہادت و درخواست مقابلہ دشمن کی کرتے تھے اور اصرار کرتے تھے کہ یا رسول اللہ ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم دشمنون کی طرف خروج و پیش قدمی کرین اور مردم سنداور اولوالعزم مثل حمزہ بن عبدالمطلب و سعد بن عبادہ و نعمان بن مالک ثعلبہ وغیرہم قبیلہ اوس و خزرج سے یہ سب کہتے تھے یا رسول اللہ ہمکو اندیشہ اس بات کا ہے کہ ہمارے خروج و پیش قدمی نہ کرنے سے اُنکو مظنہ ہوگا کہ گویا ہمکو اُنکی طرف خروج و پیش قدمی اور اُنسے بڑھکے مقابلہ کرنا جبن و نامردی سے ناگوار و انکا رہے پس یہ اُنکی جانب سے ہمپر باداش ہو جاوے گی اور اُنکی جرأت و جسارت ہمپر بڑھ جاویگی اور حال یہ ہے کہ ہم لوگ روز جنگ بدر بھی تین سو مرد تھے کہ حق تعالی نے آپ کو اپنر فتحمند کیا تھا اور آج تو ہم جماعت کثیر مین و بتحقیق کہ ہم لوگ اسی دن کی تمنا کرتے تھے اور حق تعالی سے اسی روز کے لیے دعا مانگتے تھے سو خدا نے ہم کو وہ دن دکھایا اور ہمارے دشمنون کو ہمارے میدان مین اور

ہماری زد پر ہانک لایا وحالانکہ جس امر مین یہ لوگ لحاح ومبالغہ کرتے تھے رسولخدا صلعم کو ناپسند تھا وبہ تحقیق یہ سب ہتھیار لگائے ہوے اپنی تلوارون کو ہلاتے ہوے نیاز وتبختر آگے بڑھے جاتے تھے اور اپنے اسلحہ سے اپنے تئین آراستہ کیے ہوئے نوجوانون کی طرح جوانمردی ودلاوری کرتے تھے اور مالک بن سنان ابی سعید الخدری نے کہا یارسول اللہ ہم لوگ دو خوبیون کے درمیان ہین کہ دونون مین سے ایک ہمارے لیے بالضرور ہے یعنے فتح یا شہادت کہ اگر حقتعالی ہمکو اپنے ظفر یاب کرے یہ تو ہماری مراد ہی ہے پس حق تعالی انکو ہمسے خوار کریگا کہ یہ جنگ مثل جنگ بدر کے فیروزمند ہوجاوینگی تو انمین سے کسی کو باقی نہ چھوڑینگے سوائے اُن لوگون کے جو سامنے سے بھاگ جاوین اور دوسرے یہ کہ یارسول اللہ حق سبحانہ تعالی ہمکو شہادت نصیب کرے اور یارسول اللہ ہم کچھ پروا نہین کرتے ہین کہ دونون مین سے کون ہو کیونکہ ہر آئینہ اُس ہر ایک مین خیر وخوبی ہے راوی نے کہا پس ہمکو یہ خبر نہین پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے کسی قائل کے قول کو پھیرا رد کیا ہو بلکہ ہر ایک کے کلام مین سکوت کیا تب حمزہ بن عبد المطلب نے کہا یارسول اللہ مین قسم کھاتا ہون اُس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا مین آج کھانا نہ کھاؤنگا جب تک مدینے کے باہر نکلکر اپنی اس تلوار سے اُنکے ساتھ جنگ کرون اور بعضے روایت کرتے ہین کہ اُس روز جمعہ کو حمزہ صائم تھے اور روز شنبہ بھی صائم تھے یعنی بہ نیت عہد تا بدون جنگ وجدال افطار نہ کرین پس اُسی روز شنبہ کو صائم تھے مشرکین سے جاکر مقابلہ کیا اور مروی ہے کہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ برادر حی سالم نے کہا یارسول اللہ مین شہادت دیتا ہون کہ ہر آئینہ گاوان مذبحہ جنکی تعبیر آپ نے مقتولان اصحاب اُحد سے کی ہے مین بھی انمین سے ہون پھر آپ مجکو کیون محروم رکھتے ہین جنت سے بس قسم ہے اُس خدا کی جسکے سوائے کوئی معبود نہین ہے البتہ وہ مجکو داخل جنت کریگا حضرت نے فرمایا کیونکر مین تجکو جنت سے محروم رکھتا ہون انھون نے کہا مین خدا اور رسول سے محبت رکھتا ہون روز معرکہ صف جنگ سے گریز نہ کرونگا حضرت نے فرمایا تو سچ ہی چنانچہ وہ اسی روز شہید ہوے رضی اللہ عنہ اور اسی طرح ایاس بن اوس بن عتیک نے کہا یارسول اللہ ہم لوگ اولاد عبد الاشہل بھی انھین گاوان مذبحہ مین سے ہین ہمکو تمنا ہے یارسول اللہ کہ ہم اُس قوم مین ذبح کیے جاوین اور وہ لوگ ہمارے درمیان مارے جاوین پس داخل جنت ہون اور وہ جہنم مین جاوین وعلاوہ اسکے یارسول اللہ مین نہین چاہتا ہون کہ وہ لوگ اپنی قوم کی طرف پھر کر جاوین اور بیان کرین کہ ہمنے محمدؐ کو شرب کے کوٹھون اور ٹیلون پر گھیر لیا تھا پس یہ بات باعث انکی جرأت ودلیری کی ہوگی وبہ تحقیق کہ انھون نے ہمارے مزروعات کو پامال کیا اور شاخہاے نخلستان کو قطع کرڈالا پس اگر ہم اُن کو اپنے موضع عرض سے دفع نہ کرینگے تو ہماری زراعت سرسبز نہ ہوگی یارسول اللہ اور یہی دستور ہمارا ایام جاہلیت مین رہتا تھا کہ عرب لوگ ہمسے اسی قسم کی طمع کرکے ہمارے یہان آتے تھے تو ہم لوگ تلوار پکڑکر اُنکی طرف نکلتے تھے تاآنکہ اپنے یہان سے دفع کردیتے تھے پس ہم آج

زیادہ تر حقدار اور پہلے سے اب اعلیٰ حق پر ہین اسوجہ سے کہ بطفیل آپ کے حقتعالیٰ نے ہماری تائید کی ہی اور بچولیا
ہمکو ہماری جاے بازگشت یعنی جنت کو تو ہم لوگ آپنے گھرون مین محاصرہ نہ کیے جاوینگے اور اوسی طرح خیثمہ
ابوسعد بن خیثمہ سامنے حضرت کے کھڑے ہوے اور کہنے لگے یارسول اللہ قریش نے ایک سال توقف
کیا یعنی بعد بدر کہ جمعیت جمع کرتے رہے اور عرب کو اور انکی رعایا کو ہر قسم سے اپنے وادی مین کھینچ ابلوایا بعد ازان
آئے ہمارے یہان گھوڑون کی باگین لیے ہوے اور اونٹون کی باربرداری کھینچتے ہوے تا آنکہ ہمارے
نواح میدانون مین آکر اترے ہین اور ہمکو ہمارے گھرون اور کوٹھون مین محاصرہ کیا ہے بعد ازان جب وہ
یہان سے مال وافر لیکر پلاج وگزند پھر نیگے تو یہ بات انکو جرأت دلادیگی ہمپر یہانتک کہ وہ تیغ فاریق ہمپر تاخت
لاوینگے اور تاراج کرینگے اور ہماری متاع کو یغما دینگے اور خراب کرینگے ہمارے چشمون اور رسدون کو باوجود
اسکے کہ کیا کچھ کرچکے ہین ہمارے کھیتون مین وبعد ازان اُن عربون کو جو ہمارے گرد نواح مین ہین ہمپر دلیری
ہوگی یہان تک کہ جب یہ لوگ دیکھینگے کہ ہم لوگ طرف اعدا کے خروج نہین کرتے تو انکو بھی ہم مین
طمع ہوگی پس لازم ہے کہ ہم لوگ دشمنون کو اپنے گرد سے دور کرین قریب ہی کہ حقتعالیٰ ہمکو اوپر ظفریاب کریگا تو
ہمارے نزدیک یہ عادت اللہ ہے کہ گویا اعادہ پیروزی بدر کا کیا یا یہ کہ ہمارے لیے دوسرا امر ہو کہ وہ شہادت ہی
اور حال یہ ہی کہ جنگ بدر نے مجکو خطا اور غلطی مین ڈالا تھا یعنے مجکو دھوکا دیا حالانکہ مجکو اُس معرکہ کی بڑی حرص تھی اور
میری حرص کی یہ نوبت پہونچی تھی کہ مین نے اپنے فرزند کے ساتھ دربارۂ خروج طرف بدر کے مساہمہ کیا یعنے باہم
قرعہ ڈالا مگر اُسی کے نام قرعہ نکلا پس اسکو شہادت روزی ہوئی وحالانکہ شہادت پر مین اُس سے زیادہ حریص
تھا اب مین نے شب کو اپنے فرزند کے تئین نہایت صورت پاکیزہ خواب مین دیکھا کہ اثمار جنت اور اسکی
نہرون مین بلا قید چھوٹا ہوا پھر رہا ہے اور وہ مجھسے کہتا ہے کہ جنت مین آکر ہم سے مل اور جنت مین
ہماری رفاقت کر کیونکہ میرے پروردگار نے جو کچھ مجھسے وعدہ کیا تھا اُسکو مین نے برحق پایا وہر آئینہ واللہ
یارسول اللہ مین آج صبح سے اسکی مرافقت کا جنت مین نہایت مشتاق ہون اور میرا سن بھی دراز ہوگیا اور ہڈیان
گھل گئین ہین اور ملاقات اپنے پروردگار کی مجکو محبوب ومطلوب ہے پس آپ دعا کیجیے خدا سے یارسول اللہ
کہ وہ مجھے شہادت روزی کرے اور جنت مین مرافقت سعد کی نصیب کرے چنانچہ رسول خدا صلعم نے اُنکے
لیے اس بات کی دعا کی کہ آخر وہ اُحد مین شہید ہوے اور اسی طرح انس بن قتادہ نے کہا یارسول اللہ یہ معرکہ
اُحد احد الحسنیین ہے یعنی ہمارے لیے دو خوبیون مین ایک ضرور ہی یا شہادت یا فیضمت وفیروزی بقتل کفار
تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مجکو تمپر خوف ہزیمت کا ہے راوی کہتے ہین کہ جب لوگون نے غیر از خروج کے
مسئلہ مین رہ کر لڑنے کو انکار کیا تب رسول خدا صلعم نے لوگون کو نماز جمعہ پڑھائی بعد ازان لوگون کو وعظ

وچند فرمایا اور امر بجد و جہاد کیا اور انکو خبر دی کہ اگر تم لوگ صبر و استقامت رکھوگے تو تمھارے لیے نصرت و ظفر ہی پس لوگ اس مژدہ سے خوش ہوے جب کہ رسول خدا صلعم نے انکو خبر دی واسطے مقابلے دشمن کے یعنے جب کہ اذن جہاد دیا و حالانکہ اکثر اشخاص اصحاب مین سے اس خروج کو ناگوار سمجھتے تھے چنانچہ رسولخدا صلعم نے اُنکو حکم کیا کہ اپنے دشمنون کے لیے تیاری و کمر بندی کرو بعد ازان حضرت نے لوگون کو نماز عصر پڑھائی اور لوگ مجتمع و مستعد ہوے اور اہل عوالی بھی حاضر ہوے اور عورتون کو اونچے ٹیلون پر چڑھا دیا بعد ازان بنو عمرو بن عوف اور جو لوگ اُنکے شریک تھے اور قبیلہ مینیت اور شرکاء اُن کے سب حاضر آئے اور ہتھیار لگاے اُسوقت رسولخدا اپنی دولت سرا مین تشریف فرما ہوئے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی حضرت کے ساتھ تھے کہ اُن دونون نے حضرت صلعم کو عمامہ و لباس پہنایا اور باہر درمیان حجرہ و منبر کے یعنی حجرہ سے تا منبر مسجد لوگ صف بستہ بانتظار برآمد ہونے حضرت کے کھڑے تھے کہ دفعۃً اُن لوگون کے پاس سعد بن معاذ و اُسید بن حضیر آپہونچے اور اُنسے کلام کرنے لگے کہ تم لوگون نے رسول خدا صلعم سے کہا جو کچھ کہا اور سامنے حضرتؐ کے تمنے خروج سے انکار کیا اور حال یہ ہے کہ امر اُنپر نازل ہوتا ہے آسمان سے پس چاہیے کہ اس امر کو اُنھین کی طرف رد کرو اور اُنھین کی طرف رجوع کرو اور جو کچھ اُنھون نے تم کو امر کیا ہے اُسکو بجا لاؤ اور جس بات مین تم اُنکی خواہش دیکھتے ہو اور جو کچھ اُنکی راے ہو اُسمین اُنکی اطاعت کرو پس اسی درمیان مین کہ قوم گفتگو اس امر کی کر رہی تھی اور بعضے کہتے تھے کہ بات وہی ہے جو سعد نے کہی اور بعضون نے ازروے علم و یقین واسطے مقابلہ و تندہی کے اپنی زرہ کو زیب تن کیا اور بعضے خروج سے کارہ و منکر تھے کہ ناگاہ رسول خدا صلعم برآمد ہوے اور اُس وقت زرہ اپنی پہنے ہوے تھے وقد لبس لامة حربه وهو امينه زرہ اپنے پہنے تھے مگر اسکو اوپر سے پہنے تھے یعنی زرہ پر زرہ یا پیراہن پر زرہ اور میانہ زرہ کو منطقہ چرمی سے کہ وہ حمائل یعنے پرتلہ سیف ہے کسے تھے یعنی تسمہ پرتلہ سے مضبوط باندھے تھے چنانچہ منطقہ بالآخر پاس ال ابی رافع مولی رسولخدا صلعم کے رہا تھا اور آنحضرت صلعم عمامہ پہنے ہوے اور سیف حمائل کیے ہوے تھے پس جب آنحضرت اس تیاری سے برآمد ہوے تو لوگ اپنے کردار و گفتار پر پشیمان ہوئے اور جو لوگ آنحضرتؐ سے سوال خروج بالحاح و اصرار کرتے تھے کہنے لگے ہمکو کیا ہوا تھا کہ حضرتؐ سے اصرار کرتے تھے اُس امر مین جو خلاف مرضی مبارک تھا (یعنی پہلے راے حضرت کی قیام رہی) چنانچہ اہل راے جو مشورہ عدم خروج کا کرتے تھے اہل اصرار کو نادم کرنے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمکو کیا ہوا ہے جو ہم آپکی مخالفت کرین کیجیے جو کچھ آپکا ارادہ ہو اور ہمکو کیا فائدہ ہو آپکے امر کو ہم ناپسند کرین اور اُس سے انکار کرین و حالانکہ یا منجانب خدا درسول ہے تب فرمایا حضرت صلعم نے کہ مین نے تم لوگون کو اس امر کی طرف بلایا یعنی جنگ بقیام مدینہ مگر تم لوگون نے

انکار کیا درحالانکہ نبی کے تئین لازم وسزاوار نہین ہی کہ جب وہ سنے اپنی زرہ کو پہن لیا تو پھر اسکو اتار ڈالے یعنے نبی کو فسخ عزیمت جہاد لازم نہین ہی جب تک حق تعالی درمیان اُس کے اور اُسکے اعدا کے حکم مناسب کرے اور یہی طریقہ تھا انبیاے سابقین علیہم السلام کا کہ جب کوئی زرہ اپنے تن پر آراستہ کرلیتا تھا تو پھر اُس کو نہین اتارتا تھا جب تک کہ حق تعالی درمیان اُسکے اور اُسکے اعدا کے حکم مناسب کرتا تھا بعد ازان رسولخدا صلعم نے فرمایا دیکھو جس امر کا مین نے تمکو امر کیا ہے اُسکی اطاعت کرو بسم اللہ کرکے چل نکلو کہ جس قدر تم صبر واستقامت رکھو گے تمھارے لیے نصرت ہی اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد الطفری نے اپنے باپ سے کہ مالک بن عمرو البخاری اسی جمعہ کو مرگئے جب رسولخدا صلعم زرہ پہنکر بقصد حرب روانہ ہوے تو جنازہ انکا جہان جنازے رکھے جاتے تھے رکھا ہوا دیکھکر اُسپر نماز جنازہ پڑھی اور گھوڑا اپنی سواری کا طلب کیا پھر سوار ہوکر اُحد کو تشریف لیگئے واقدی نے کہا مجھے خبر دی اسامہ بن زید نے اپنے باپ سے اُنھون نے بیان کیا کہ جعل بن سراقہ نے احد کو جاتے ہوے رسولخدا صلعم سے عرض کی یا رسول اللہ لوگ مجھسے کہتے ہین کل تو قتل ہوگا اور حال یہ تھا کہ اس کرب سے دم اُس شخص کا گھٹتا تھا تب حضرت نے اپنا ہاتھ اُسکے سینے پر مارا یعنے اُس کا شرح صدر کیا اور تسلی دی، س کلمۂ الجواب سے کہ لیس الدھر کلہ غدا یعنی کیا کل زمانہ کل نہین کھلاتا ہی بعد ازان رسول خدا صلعم نے تین برچھیان طلب فرمائین انکے تین نشان علم تیار کرانے چنانچہ ایک لواء قبیلہ اوس کا قرار دیکر اسکو اُسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیا اور ایک لواء الخزرج حباب بن المنذر بن الجموع کو عطا کیا اور بعضے کہتے ہین کہ سعد بن عبادہ کو دیا اور علم مہاجرین کا علی بن ابی طالب علیہ السلام کو عنایت ہوا اور بعض کا قول ہے کہ مصعب بن عمیر کو ملا بعد ازان رسول خدا صلعم نے اپنا گھوڑا طلب کیا اور اُسپر سوار ہوے اور دو ذرہ مبارک پر کمان لگائی اور قتادہ یعنی نیزہ کو چک ہاتھ مین لیا کہ اُس روزین نیزہ کا برچھی تھا یعنی بونڈی نیچے کا پہل برچھی تھی اور سارے مسلمین ہتھیار بند تھے چنانچہ زرہ پوشون کی قطار در قطار دلیف وارحماے تھے کہ اُن مین سو زرہ پوش تھے پھر جب سوار ہوے رسول خدا صلعم تو دونون سعد حضرت کے آگے آگے دوڑتے چلے ایک سعد بن عبادہ تھے اور ایک سعد بن معاذ اور یہ ہر ایک زرہ پوش تھے اور سب آدمی حضرتؐ کے داہنے بائین چلے جاتے تھے تا آنکہ بدایع مین پہونچے اور وہانسے زقاق حمی مین گئے یہانتک کہ شیخین مین پہونچے اور شیخین نام دو ٹیلون کا ہے کہ ایام جاہلیت مین ان دونون ٹیلون پر ایک بوڑھا اندھا اور ایک بڑھیا اندھی رہتے تھے اور وہ دونون آپس مین باتین کیا کرتے تھے اسیواسطے ان دونون ٹیلون کا نام شیخین ہوا اور جب ثنیہ مین پہونچے اور دیکھا تو ایک لشکر ہتھیار بند نظر آیا اسکا شور اسکے پیچھے سے سنائی دیتا تھا حضرت نے فرمایا یہ کیا ہے اور کیسا شور ہے لوگون نے خبر دی یا رسول اللہ یہ لوگ حلیف کمکی ابن ابی کے ہین قوم یہود سے حضرت نے فرمایا طیب

نصرت اہل شرک سے اور پر اہل شرک کے نہین کیجاتی ہی پھر وہانسے رسولخدا صلعم آگے بڑھے تا آنکہ شیخین پہونچے وہان
لشکر گاہ کیا وہان گروہ نوجوان حضرت کے سامنے آئے مثل عبداللہ بن عمرو وزید بن ثابت و اسامہ بن زید و
نعمان بن بشیر و زید بن ارقم و براء بن عازب و اسید بن ظہیر و غرابہ بن اوس و ابوسعید الخدری و سمرہ بن جندب و رافع
بن خدیج مگر حضرت نے سب کو پھیر دیا رافع بن خدیج نے کہا اسوقت ظہیر بن رافع نے عرض کی یعنے میری سفارش
کی کہ یارسول اللہ وہ یعنی رافع بن خدیج تیر انداز ہی اور مین نے اپنی گردن بلند کرنی شروع کی تاکہ اونچا معلوم
ہون اور مین موزے پہنے ہوے تھا کچھ اُس سے بھی اونچا تھا چنانچہ حضرت نے مجکو اجازت میدان دی پھر جب مجکو
اجازت مل گئی تو سمرہ بن جندب نے اپنے ربیب مری بن سنان سے جنسے اُسکو پالا تھا اور اُسکی مان کا شوہر تھا
کہا اے ابا رسول محمد صلعم نے رافع بن خدیج کو رخصت حرب کی دی اور مجکو پھیر دیا و حالانکہ مین رافع کو کشتی مین گرا دیتا
ہون تب مری بن سنان الحارثی نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے میرے بیٹے کو لوٹا دیا اور رافع بن خدیج
کو لے لیا و حالانکہ میرا بیٹا اسکو کشتی مین گرا دیتا ہے حضرت نے فرمایا اچھا دونون کشتی کرین پس دونون نے
باہم کشتی کی تو سمرہ نے رافع کو گرا دیا تب حضرت نے سمرہ کو بھی اجازت دی اور مادر سمرہ کی بنی اسد سے تھی اور آگے
بڑھا ابن اُبی اور لشکر اسلام سے ایک کنارہ اترا تب اُسکے حلیف یہودی اور منافقین جو اسکے ساتھ تھے ابن ابی سے
کہنے لگے کہ تو نے اپنی راے محمد سے ظاہر کر دی اور اسکی خیر خواہی کی اور اُسکو خبر دی تو نے کہ یہی راے اُن
لوگون کی تھی جو گذر گئے تمھارے باپ دادا اور پہلی راے انکی بھی موافق تیری راے سے ہوئی تھی مگر محمد
نے اُسکے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہنا مانا اُن چھوکرون کا جو اُسکے ساتھ ہین پھر رفیقون نے ابن ابی سے
از راہ نفاق و کینہ کے رد گردانی کی غرض رسول خدا صلعم نے اپنے لشکر کے ہمراہ مقام شیخین مین شب باشی کی
اور ابن ابی اپنے اصحاب کے درمیان شب باش ہوا اور یہ یون ہوا کہ جب رسول خدا صلعم جائزہ سے انلوگون
کے جو پیش کیے گئے تھے فارغ ہوے اور آفتاب نے غروب کیا تب بلال نے مغرب کی اذان دی اور حضرت نے
اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی بعد ازان بلال نے اذان عشا کی کہی پس حضرت نے مع اصحاب نماز عشا ادا کی اور رسول خدا صلعم درمیان بنی
النجار کے اُترے تھے اور شب کی نگہبانی پر محمد بن مسلمہ کو پچاس جوان کے ساتھ مقرر فرمایا کہ گرد اگرد لشکر کے گشت کرین تا آنکہ
شب شروع ہوئی اور مشرکین نے دیکھا کہ رسولخدا صلعم اول شب سے آکر شیخین مین شب باش ہوے تو مشرکین نے
بھی اسپ سوارون اور خسته سوارون کو جمع کیا اور رات کی نگہبانی دنگرانی پر اپنے یہان عکرمہ بن ابی جہل کو
بھیجدیا اسپان سوار کے مقرر کیا چنانچہ تمام شب گھوڑے انکے صہلہ کرتے رہے یعنی ہنہناتے رہے آرام نہ کرتے
تھے اور نزدیک آتے تھے طلایے اُنکے چڑھے ہوے بمقام حرزہ جو موضع سنگلاخ ہی اور وہان بلندی پر نہین چڑھ
سکتے تھے تا آنکہ وہانسے سوار پھر جاتے تھے اور مقام حرزہ سے خوف کرتے تھے کہ وہان محمد بن مسلمہ بھی پچاس سوار سے

گشت کررہے تھے اور ایسا ہوا کہ رسول خدا صلعم نے بعد فراغ نماز عشا کے فرمایا کہ کون شخص شب ہماری نگہبانی
و نگرانی کریگا تو ایک شخص نے اٹھ کر کہا مین پاسبانی کرونگا یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا تو کون ہے تیرا کیا نام ہے
اُسنے کہا ذکوان بن عبد قیس فرمایا بیٹھ جا پھر فرمایا کون شخص شب ہماری نگہباتی و پاسداری کریگا تو ایک شخص کھڑا ہوا
اور کہنے لگا مین یہ کام کرونگا فرمایا تو کون ہی اُسنے کہا مین ابو سبع ہون فرمایا بیٹھ جا پھر حضرت نے پوچھا
کہ آج رات کون آدمی ہماری چوکیداری کریگا تو ایک مرد اٹھ کھڑا ہوا اور بولا مین ایسا کرسکتا ہون کہا تو کون
ہے اُسنے عرض کی مین ابن عبد قیس ہون فرمایا بیٹھ جا پس رسول خدا صلعم نے تھوڑی دیر توقف کرکے فرمایا تم تینون آدمی
جو اٹھے تھے کھڑے ہو جاؤ پس ذکوان بن عبد قیس کھڑے ہوے حضرت نے فرمایا تیرے دونون ساتھی کیا
ہوے اُنھون نے عرض کی مین نے ہی آپ سے اقرار شب نگرانی کا کیا تھا فرمایا اچھا تو ہی جا حق تعالی تیری نگرانی
کریگا پس اُنھون نے اپنی زرہ پہنی اور سپر لگائی اور رات کو لشکر مین گشت کرنے لگے اور بعضے کہتے ہین کہ صرف
حضرت صلعم کے گرد پھرتے تھے اور ایکدم جدا نہوتے تھے اور رسول خدا صلعم نے خواب فرمایا آخر شب تک
پھر جب وقت سحر ہوا تو حضرت نے فرمایا رہبر لوگ کہان ہین کون شخص ہمکو راہ بتاویگا اور راہ مطلوب پر لگا دیگا
کہ ہمکو قریب کی راہ سے اس قوم پر لیچلے تب ابو خثمہ احارثی اُٹھ کھڑے ہوے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مین اُس
راستے پر لیچلونگا اور بعضون نے کہا وہ اوس بن قیظی تھے اور بعضون نے کہا ہے وہ مجیصہ تھے اور راوی نے کہا ہمارے
نزدیک ہونا ابو خثمہ کا ثابت و متحقق ہے چنانچہ جب رسول خدا صلعم خوابگاہ سے برآمد ہوے اور اپنے گھوڑے پر سوار
ہوے تو ابو خثمہ حضرت کو بنی حارثہ مین لیگئے پھر بمقام اموال جدا ہوے یہانتک آنکہ احاطے مین مربع بن قیظی کے گذر ہوا اور
مربع اندھا منافق تھا پس جب رسول خدا صلعم مع اصحاب داخل احاطہ ہوے تو مربع کھڑا ہوا اور سب کے سامنے
خاک اُڑانے لگا اور کہنے لگا کہ اگر تو رسول خدا کا ہے تو میرے احاطے کے اندر قدم نرکھ تب سعد بن زید الاشہلی گوشہ کمان سے
جو انکے ہاتھ مین تھی اُس اندھے منافق کو مارنے لگے اُسکے سر کو ایسا زخمی کیا کہ خون بہنے لگا پس بعضے بنی حارثہ
اُن لوگون مین سے جو مربع کی راے پر تھے سعد پر غضبناک ہوے اور کہنے لگے اے بنی عبد الاشہل یہ تم لوگون کے
عداوت کی باتین ہین کہ اُسکو تم ہمارے حق مین کبھی نچھوڑوگے تب اسید بن حضیر نے کہا لا واللہ یہ بات نہین بلکہ
باعث تمھارے نفاق کا ہے واللہ اگر نہوتی یہ بات کہ مین نہین جانتا ہون کہ اس امر مین کیا موافق مرضی رسول خدا صلعم کے
ہے تو مین بیشک مربع کو اور جو کوئی مثل اُسکے اُسکی راے پر ہی اُسکو بھی قتل کرتا پس اُن سب نے یہ بات سنکر
سکوت کیا اور رسول خدا صلعم وہان سے آگے چلے اور اس درمیان مین کہ حضرت چلے جاتے تھے کہ ناگاہ ابو بردہ
بن نیار کے گھوڑے نے دم اُچھالی اور ابو بردہ کے نیام شمشیر پر دم گھوڑے کی جا پڑی میان گر پڑا تلوار ننگی ہوگئی حضرت نے
فرمایا اے صاحب سیف اپنی سیف کو اونچی رکھ مین گمان کرتا ہون کہ عنقریب تلوار مین کھینچینگی پھر اسکا اکثار ہوگا

اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم فال کو پسند کرتے تھے اور طیرہ سے کراہت کرتے تھے یعنی فال نیک شگون و طیرہ بدشگون اور رسولخدا صلعم نے مقام شیخین سے فقط زرہ واحد پہنی تھی جب احد مین پہونچے تو دوسری زرہ بھی پہنی اور سر پر مغفر یعنی قلنسوہ اسپر خود رکھا پھر جب حضرت نے شعب شیخین سے کوچ کیا اسیوقت مشرکین نے بھی لشکر اپنا بقیہ کو روانہ کیا پھر وہانسے وہ ایک مقام پر زمین ابن عامر مین اُسی روز پہونچے پھر جب رسولخدا صلعم احد مین گئے اور اُسی روز موج قنطر مین آئے اور وقت نماز کا آگیا تھا اور اسوقت اُس جگہ سے مشرکین بھی نظر آتے تھے تب حضرت نے بلال کو اذان دیا اور وہان ٹھہر کر صحابہ کی صفین باندھین حضرت نے نماز صبح پڑھائی اور اسی مقام سے ابن ابی اپنے لشکر کو لیکر جدا ہوا اور مدینہ کو پھر چلا اور آگے آگے اپنے لشکر کے شتر مرغ کیطرح سر اٹھائے چلا جاتا تھا اور عبداللہ بن عمرو بن حرام ان لوگون کے پیچھے ہوے اور فہمائش کرتے جاتے تھے کہ مین تمکو پند و نصیحت کرتا ہون اور یاد دلاتا ہون درباره خدا اور رسول و دین تمھارے و بمقدمہ عہد تمھارے جو تم لوگون نے رسولخدا صلعم سے شرط کی ہے کہ تم اُنکی حمایت کروگے اور انکو یاور رکھوگے اس ضرر سے جس سے تم اپنی جانون کو اور اپنی مالون و فرزندان کو یاور رکھتے ہو ابن ابیؓ نے جواب دیا کہ میری رائے نہین کہ فیما بین اِنکے اور اُنکے قتال ہوای ابو جابر اگر تو میرا کہنا مانے تو تو بھی ہمارے ساتھ مدینہ کو پھر چل کیونکہ جو لوگ اہل عقل و رائے ہین وہ سب مدینے کو پھر گئے اور ہم لوگ محمدؐ کی نصرت کرنے والے ہین مگر مدینے مین و حالانکہ اُنھون نے ہماری مخالفت کی ہر چند ہمنے اُنسے اپنی رائے بیان کی مگر اُنھون نے ہمارا کہنا نہ مانا مگر کہنا مانا بھوکرون کا جن پر جہاد واجب بھی نہین پھر جب ابن ابی نے عبداللہ کے ساتھ لوٹنے سے انکار کیا اور مدینے کی گلیون مین داخل ہوگئے تو ابو جابر نے اُن لوگون سے کہا خدا تمکو دور رکھے اور تمپر لعنت کرے قریب ہے کہ حق تعالی اپنے نبی اور سارے مومنین کو تمھاری نصرت سے بے نیاز و بے پروا کریگا مگر ابن ابی پیچھا پھیرے چلا ہی گیا اور یہی کہتا رہا آیا ہو سکتا ہے کہ محمدؐ میرا کہنا نہ مانین اور لڑکون کا کہا کرین پس عبداللہ بھی وہان سے پھر کر دوڑتے ہوے رسولخدا صلعم سے آملے اور اسوقت حضرت صف کو صفوف صحابہ سے آراستہ کر رہے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جب اصحاب رسولخدا صلعم کو گروہ عظیم پہونچا تھا تو اُسکو دیکھ سنکر بہت خوش ہوا اور اظہار شماتت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ محمدؐ نے ہمارے خلاف کیا اور بے عقلونکی رائے پر چلے الغرض جب رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کی صفین باندھ چکے تو پچاس مردان تیرانداز کو عینین کی طرف قائم کیا اور اُن پر عبداللہ بن جبیر کو افسر کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اُنپر سعد بن ابی وقاص کو افسر کیا ابن واقدی راوی نے کہا ہمارے نزدیک اُنپر افسر ہونا عبداللہ بن جبیر کا صحیح و ثابت تر ہے اور رسولخدا صلعم نے صفوف اصحاب اس موقع سے مرتب کی کہ احد کو اپنی پشت پر کیا اور مدینے کو سامنے کے رُخ کیا اور عینین کو اپنے یسار پر رکھا اور مشرکین نے ترتیب اپنے لشکر کی وادی مین اسطرح شروع کی کہ مدینے کو پس پشت رکھا اور احد کو رُخ کے سامنے کیا اور بعضون نے

عینین اسود العین نام کوہ در راس

عما رِ قلیلٍ تراني رَاكِبَ الفَرَسِ : أُعْلِي رُهَيْمَى فِيكُمْ ثُمَّ أُنْهِلُهُ :: وَالسَّيْفِ بَاحُذْ مِنْكُمْ كُلَّ التَّلِيلِ یعنی
ای سوار ناقہ قصوا کے اب ہمنے بھی مکے سے ہجرت کی ہی عنقریب ہی کہ تو مجھکو گھوڑے پر سوار دیکھے گا کہ مین اپنے
نیزے کو تمھارے خونون سے سیراب کرونگا اور پھر سیراب کرونگا یعنی بار بار نیزے مارونگا اور ہماری تلوار
سار اسار و رخت تمھارا سلب کریگی یعنی چھین لیگی واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا ان اشعار کو میرے سامنے
ابن ابی الزناد نے پڑھا اور کہا جسوقت یہ اشعار حضرت رسولخدا صلعم کو پہونچے تو فرمایا اللّٰھم کبہ لمنخرہ واصرعہ
یعنی ای پروردگار اسکو سرنگون اوندھے منھ گرا اور ہلاک کر راوی نے کہا کہ روز بدر عقبہ کے گھوڑے نے
شوخی کی اور اسکو گرادیا چنانچہ عبداللہ بن سلمۃ العجلانی نے اسکو پکڑ کر حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر کیا حضرت
نے عاصم بن ثابت ابی الافلح کو حکم کیا انھون نے اسکی مشکین باندھ کر قتل کیا

ذکر قتل امیہ و ابوجہل و غیرہ سرداران لشکر قریش و اسیری کفار و بہادری اصحاب کرام و ظہور بعض معجزات آنحضرت و حصول غنیمت عظیم

مروی ہی عبدالرحمان بن عوف سے کہ روز بدر بعد گریز کفار کے مین نزدیک ہون کو جمع کرنے لگا اسوقت امیہ بن خلف
نے مجھسے ملاقات کی اور وہ ایام جاہلیت مین میرا دوست تھا اور اُس زمانے مین میرا نام عبد عمرو تھا اور بعد اسلام
میرا نام عبدالرحمان ہوا پس وقت ملاقات کے اُسنے مجھے پکارا ای عبد عمرو مین نے اسکو کچھ جواب نہ دیا تب اُسنے کہا مین
تجکو عبدالرحمان اسلیے نہین کہتا ہون کہ مسیلمہ یمامہ مین بنام رحمان پکارا جاتا تھا لہذا مین تجکو اس نام سے نہین پکارتا
ہون آخر وہ مجکو بنام عبدالالٰہ پکارا کرتا تھا چنانچہ روز بدر جب مین نے اسکو دیکھا تو وہ گویا کہ جمل اوراق ہی یعنی شتر خاکستر گون
اور اُسکے ہمراہ علی اُسکا بیٹا تھا پھر امیہ نے مجھے پکارا یا عبد عمرو مین نے اُسکو کچھ جواب نہ دیا تب اُسنے پکارا ای عبدالالٰہ
تو مین نے جواب دیا اُسنے کہا اگر تمکو حاجت دودھ پینے کی یعنی احتیاج مال ہو تو مین تیرے لیے تیری ان زرہون سے
بہتر ہون تب مین نے کہا آؤ تم دونون میرے ساتھ چلو پھر مین اُن دونون کو اپنے آگے آگے لیچلا اسوقت امیہ نے کسی قدر
اپنے تئین امن مین دیکھا تو امیہ مجھسے پوچھنے لگا کہ آج مین نے ایک شخص کو تمھارے درمیان دیکھا تھا کہ اُسکے سینے پر
بطور نشان سر بند شتر مرغ بندھا تھا وہ کون شخص ہی مین نے کہا وہ حمزہ بن عبدالمطلب تھے وہ کہنے لگا یہی وہ شخص ہی جسنے
میرے ساتھ بڑی بڑی سختیان کی ہین پھر اُسنے پوچھا وہ شخص وحداح قصیر یعنی بزرگ شکم کوتاہ قد جو نشان پر پچہ سرخ باندھے
تھا کون ہی مین نے کہا یہ ایک مرد ہی انصار مین سے اسکا نام سمال بن خرشہ ہی امیہ نے کہا اس سے بھی مین نے بہت ایذا پائی
یا عبدالالٰہ آج کے روز ہم تمھارے لیے جزر ہو گئے یعنی شتران کشتنی و خوردنی ہو گئے عبدالرحمان نے کہا اسی اثنا مین کہ وہ
میرے آگے آگے قدم اٹھائے اور لمبے قدم چلا جاتا تھا اور اُسکا بیٹا بھی ہمراہ تھا ناگاہ نگاہ بلال کی جسپر پڑی اور وہ اسوقت اپنا آقا گوندھ

مشرکین کا کون شخص اُٹھائے ہی لوگون نے کہا اُن کے لوا رکے حامل بنی عبدالدار ہین فرمایا ہمارے لوگ
وفاداری مین اُن سے زیادہ سزاوار ہین پھر فرمایا مصعب بن عمیر کہان ہی مصعب نے عرض کی مین یہ حاضر ہون
فرمایا تو ہمارا علم لے پس مصعب بن عمیر وہ علم لیکر روبرو رسول خدا صلعم کے کھڑے ہوے بعد ازان
حضرت کھڑے ہوے اور لوگون کے سامنے خطبہ شروع کیا جسکا ترجمہ یہ ہی فرمایا اے گروہ مردم مین تمھارے
تئین پند واندرز کرتا ہون اُس بات کی جسکی بابت حق تعالے نے اپنی کتاب مین مجکو نصیحت کی ہی کہ وہ
عمل بطاعت اور پرہیزگاری حرام چیزون سے ہی اور تم لوگ آجکے روز بمقام ذخیرہ خیر و اجر عظیم کے ہو کیونکہ یہ
سب اُس شخص کے لیے ہی کہ جو کچھ اُسپر واجب ہی یاد کرے اور اُس امر کے واسطے اپنے نفس کو استقامت اور یقین پر
قائم رکھے و بخوشدلی کوشش کرے اسواسطے کہ جہاد با دشمن سخت دشوار ہی اس امر پر قائم رہنے والے بہت قلیل
ہین اور وہ وہی ہین جنکے رشد و قوت کو خدا نے استوار کیا ہی پس جو کوئی فرمانبردار خدا کا ہی اُسکا مددگار خدا ہی
اور جو کوئی تابعدار شیطان کا ہی اُسکا یار شیطان ہی پس چاہیے کہ جہاد پر استقامت کرنے سے اپنے
اعمالون کو کشادہ کرو اور بدین وسیلہ جو کچھ خدا نے تمھارے حق مین وعدہ کیا ہی خدا سے طلب کرو اور طریق
طلب یہ ہی کہ جو کچھ مین تم کو حکم کرتا ہون اُسکو اپنے نفس پر لازم گرو اور بجا لاؤ کہ ہر آئینہ مین تمھاری راست بازی
کا حریص ہون اور آپس مین اختلاف ڈالنا و تنازع و نا پروائی کرنا موجب پستی ہمت و ضعف ایمان کا ہی اور
ایسی باتین خدا پسند نہین کرتا اور نہ ایسی باتون پر خدا نصرت و فیروزی دیتا ہی اے گروہ مردمان اسوقت
ایک امر تازہ میری خاطر مین گذرا ہی کہ جو شخص حرام سے ہی حق تعالیٰ اُسکو اپنے نبی سے دور رکھے گا اور جو کوئی مجھپر
ایک مرتبہ صلوٰۃ و درود بھیجے گا اُسپر خدا اور ملائکہ دس بار رحمت بھیجین گے اور جو کوئی نیک کام کرے گا مسلم
ہو یا کافر اجر اُسکا خدا کے نزدیک ثابت ہی خواہ وہ بلا مدت اسی دنیا مین ملے خواہ مدت آخرت مین حاصل
ہو اور جو کوئی ایمان یقین لاتا ہی خدا پر اور برحق جانتا ہی روز حشر کو اُسپر نماز جمعہ روز جمعہ واجب ہی مگر اطفال
نابالغ اور نسوان پر اور مریضون پر واجب نہین ہی اور نہ اُس غلام پر جو مالک کے قبضے مین ہی اور جو کوئی ان
امور سے ناپروا ہی اُس سے خدا بے پروا ہی اور خدا بے نیاز اور صاحب حمد و ثنا ہی اور مجکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین
ہی جس سے تمکو تقرب خدا حاصل ہو سوائے اُس امر کے جسکا مین تمکو حکم کرتا ہون اور مجکو کوئی ایسا عمل معلوم نہین ہی
جس سے تمکو قربت جہنم کی حاصل ہو سوائے اُن کاموں کے جس سے مین تمکو منع کرتا ہون اور امر واقعی یہ ہی کہ روح الامین جبرئیل
نے میرے دل مین القا کیا ہی یعنی مجھ سے وحی کی ہی کہ کوئی جاندار اُسوقت تک ہرگز نہ مرے گا کہ جبتک پورا اور تمام
رزق اپنا پالیوے اور اسمین سے کچھ نہوگا اگرچہ اُسکی طلب حاصل کرنے مین سستی و تاخیر کرے پس خوف خدا رکھو اور طلب
رزق مین خوبی و شائستگی عمل مین لاؤ یعنی بوجہ حلال طلب کرو اور اُسکی دیرپائی تمکو اس بات پر آمادہ نکرے کہ اُسکو خدا کی نافرمانی

اور گناہ مین طلب کر دینے اُسکو حرام سے طلب نہ کرو کیونکہ جو چیز خدا کے پاس ہی کوئی شخص اُسکو معصیت کرکے
قدرت نہین پا سکتا اگر پا سکتا ہے تو خدا کی طاعت سے وبتحقیق کہ خدا نے تمھارے لیے حلال و حرام کو یہان واضح
کر دیا ہے سوائے اُن امور کے جو درمیان حلال و حرام کے مشتبہ الحکم ہین یعنی حکم اُس کی حلت و حرمت کا معلوم نہین
کہ وہ متشابہات مین سے ہین مگر مردمان کثیر اُسکو نہین جان سکتے سوائے بعض کے جو معصوم یعنی گناہ سے دور ہین
پس جو کوئی اُن مشتبہات کا ارتکاب نہ کریگا تو وہ محفوظ رکھیگا اپنی آبرو اور اپنے دین کو اور جو کوئی اُن مشتبہات
کے اندر پڑیگا تو وہ مثل اُس چرواہے کے ہے جو کنارے ایک حمٰی یا حدیقہ کے ہو عنقریب ہے کہ اُسمین در آوے
یعنی کیا عجب کہ اُسکا گلہ غنم وغیرہ اُس حدیقہ مین گھس جاوین اور حال یہ ہو کہ ایسا کوئی بادشاہ نہین جسکا کوئی
حد محدود یہ یا حدیقہ مخصوصہ نہو پس آگاہ ہو کہ حدود خدائے عزوجل اور حدیقہ اُسکا اُسکے محارم ہین یعنی وہ چیزین اور
وہ باتین جنکو خدا نے حرام کیا پس اجتناب اُس سے موجب حفاظت دین ہے اور مومن مومنون مین سے جیسے
سر ہوتا ہی دھڑ پر جب درد سر ہوتا ہی تو تمام بدن اُسکی طرف متوجہ و مصروف ہو جاتا ہی والسلام علیکم راوی مصنف
کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے مطلب بن عبداللہ سے اُنھون نے
کہا کہ مشرکین مین سے اول جس شخص نے بنا حرب کی ڈالی وہ ابو عامر تھا کہ اپنی قوم سے پچاس آدمی ہمراہ لے کر
میدان مین آیا اور اُسکے ساتھ اکثر عبید یعنی غلامان قریش تھے اور ابو عامر خود بھی غلام عمرو کا تھا قبیلہ اوس مین
پس اُسنے ندا دی اے قوم مین ابو عامر ہون مسلمین نے جواب دیا اے فاسق لا مرحبا بک ولا اھلاً یعنی تجھکو
فراخی و وسعت نصیب نہو اور تیرا کوئی مونس نہو اُسنے کہا میری قوم کو میرے بعد مصیبت پہونچی (یعنی میری غیبت
مین روز بدر کہ وہ حاضر نہ تھا اور اُسکے ساتھ اکثر غلامان اہل مکہ تھے پس وہ سب پتھر پھینکنے لگے اور مسلمین بھی اُنکو
پتھر مارنے لگے اور ایک ساعت تک پتھر چلتے رہے تا آنکہ ابو عامر اور اُسکے ساتھی بھاگے اور ظلمہ لوگون کو پکارتا تھا کہ
میدان مین لڑنے کو آؤ اور لوگ کہتے تھے کہ عبید یعنی غلامون نے کبھی قتال نہین کیا ہے اور نہین کر سکتے
اسلیے اُنکو حکم کیا کہ وے لوگ پاسبانی لشکر کی کیا کرین اور قبل اس سے کہ دونون لشکر باہم مقابلہ مین آوین زنان
مشرکین سامنے صفوف مشرکین کے دہل دوف و دائرہ بجاتی تھین تا آنکہ پھرتی ہوئین پیچھے صفون کے
ہو جاتی تھین اور مطلب بن عبداللہ نے کہا کہ جب صف مشرکین کی ہمارے قریب آجاتی تھی تو وہ عورتین اُن
صفون کے پیچھے ہو رہتی تھین اور صفون کے عقب کھڑی رہتی تھین جب کوئی شخص اُنمین سے پیچھے
ہٹتا اور منھ پھیرتا تھا تو وہ عورتین ابھارنا اور غیرت دلانا شروع کرتی تھین اور اُسکو مقتولان بدر کی یاد دلاتی تھین
اور ایسا ہوا کہ قزمان ایک شخص تھا منافقین مین سے کہ وہ معرکہ احد سے پیچھے رہ گیا تھا جب لشکر اسلام
مدینے سے چلا گیا تو صبح کو زنان بنی ظفر غیرت دلانے لگین اور کہنے لگین اے قزمان مردون نے جانب

اُحد خروج کیا اور تو باقی رہ گیا اے فرمان جو تو نے ایسا کیا ہے تو تجکو شرم نہین آتی ہے تو مرد نہین مگر زن ہے
تیری قوم تو چلی گئی تو گھر مین بیٹھا رہ گیا پس وہ عورتین اُسکو یہ سب باتین یاد دلاتی تھین تا آنکہ فرمان اپنے گھر کے
اندر گھس گیا اپنی اور ترکش اور اپنی تلوار باہر لیکر نکلا اور وہ معروف بشجاعت تھا پس دوڑتا ہوا لشکر
کو چلا تا آنکہ رسول خدا صلعم کے پاس پہونچا اور اسوقت حضرت صلعم صفوف مسلمین برابر کر رہے
تھے پس وہ صفون کے عقب سے آیا تا آنکہ صف اول تک جا پہونچا اور اُسی صف مین شامل ہا پس
مسلمین مین سے پہلے پہلے جسنے تیر چلایا وہ وہی فرمان تھا پس اُسنے تیر چلانا شروع کیا اور تیر اُسکے گویا رماح یعنی برچھے
تھے اور وہ غضب مین آکر مثل شتر کے بلبلاتا تھا بعد ازان اُسنے تلوار پکڑی پھر بڑے کام کیے مگر آخر کو اُسنے خودکشی
کی کہ آپ اپنے تئین قتل کیا اور حال یہ تھا کہ اُسکے حین حیات جب ذکر اُسکی شجاعت و قتال کا پیش
رسول خدا صلعم کے آجاتا تھا تو فرماتے تھے وہ اہل جہنم مین سے ہے اور ایسا ہوا کہ جب مسلمین اس معرکہ مین
بیدل ہونے لگے تھے تو فرمان نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور کہتا تھا کہ فرار سے موت بہتر ہے اے آل
اوس مقاتلہ کرو اپنے حسب و نسب کی غیرت پر اور ایسا کرو جیسا مین کرتا ہون مطلب بن عبداللہ راوی نے کہا
کہ فرمان تلوار پکڑے کے درمیان مشرکین کے گھس جاتا تھا یہان تک کہ لوگ کہتے تھے کہ ضرور وہ مارا گیا اور پھر وہ
اُنمین سے نکلا چلا آتا تھا اور کہتا تھا مین ظفری کا لڑکا ہون یعنی قبیلہ ظفر سے ہون غرض اُسکے اس کلمہ سنے
کنایہ بشجاعت بنی ظفر ہے چنانچہ اُسنے مشرکین مین سے سات آدمی قتل کیے اور آپ بھی زخمی ہوگیا اور زخم
کثرت سے لگے تھے کہ گر پڑا پس قتادہ بن نعمان اُسکے پاس آئے اور اُسکو آواز دی کہ ابو الغیداق تیرا کیا حال
ہے فرمان بولا یا لیتنی یعنی کاش تو میری جگہ ہوتا تو حال تجکو معلوم ہوتا تب قتادہ نے کہا تجکو شہادت
مبارک ہو فرمان نے کہا اے ابو عمرو واللہ مین نے دین کے واسطے قتال نہین کیا بلکہ اس نظر سے مین نے
مقاتلہ کیا کہ قریش مکہ اگر ہمارے یہان آوینگے تو ہمارے نخلستان وغیرہ کو تباہ کر ڈالینگے یا آنکہ جب قریش
مسلمین پھر کر مدینے مین آوینگے تو ہماری املاک کو خراب کرینگے اور جب کہ حال اُسکے مجروح ہونیکا پیش رسول
خدا صلعم مذکور ہوا تو فرمایا وہ اہل جہنم مین سے ہے چنانچہ جب اُسکے زخمون نے بہت شدت کی تو اُسنے اپنے تئین
آپ ہلاک کیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ تائید دین کی کبھی مرد فاسق سے بھی کرا دیتا ہے اور بیان
کیا راوی نے کہ رسول خدا صلعم نے تیر اندازون کو آگے مقدم کیا اور ان لوگون سے فرمایا ہمارے پیچھے
والون کی خبرداری کرو کیونکہ مین اندیشہ کرتا ہون کہ دشمن ہمارے عقب سے نہ آپڑین اور اپنی جگہ کو پکڑے
رہو اس سے نہ ہٹو نہ تجاوز کرو اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم اُنکو بھگا کر اُنکے لشکر مین گھس گئے ہین تب بھی تم اپنی اس جگہ کو
نہ چھوڑیو اور اگر تم ہمکو دیکھیو کہ ہم لوگ قتل ہوے تب بھی تم ہماری کمک کو اور اُنکو ہمسے دفع کرنے کو اپنے مقام سے

جدا نہ ہو جیو پھر حضرت نے دعا کی اللھم انی اشھدک علیھم یعنی اے خداوند مین تجکو اُنپر حاضر و ناظر کرتا ہون اور فرمایا کہ تم انکے گھوڑون کو چوڑے پھال کے تیرون سے مارو کیونکہ گھوڑے تیرون کے مقابل رخ نہین کرتے ہین اور حال یہ ہے کہ مشرکین کے یہان دو محمول سوارون کے تھے میمنہ والے رسالے پر تو خالد بن الولید افسر تھا اور میسرہ والے پر عکرمہ بن ابی جہل تھا اور راویون نے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلعم لشکر راست و چپ جسکو میمنہ میسرہ کہتے ہین مرتب کر چکے تو لواء اکبر مصعب بن عمیر کو عطا فرمایا اور لواء اوس اُسید بن حضیر کو عنایت ہوا اور لواء خزرج کو سعد یا خباب نے پایا اور گروہ تیراندازان اپنے پیچھے والون کی حفاظت کرتے ہوے سوارن مشرکین پر تیر مارتے جاتے تھے پس بھگوڑے سامنے سے منھ پھیر کر بھاگے چنانچہ بعض تیراندازون نے بیان کیا کہ ہم اپنے تیرون کو نگاہ کرتے تھے تو جو تیر ہم اُنکے خیل پر چلاتے تھے تو ہمنے کسی تیر کو نہین دیکھا کہ وہ زمین پر گرا ہو یعنی خالی گیا ہو بلکہ وہ گھوڑے پر پڑا یا سوار کو لگا اور کہا راویون نے کہ وہ قوم باہم دیگر قریب قریب ہو گئے اور اُنھون نے اپنے صاحب لواء یعنی نشان بردار طلحہ کو آگے کیا اور صفون کو آراستہ کیا اور اپنی عورتون کو پس پشت مردون کے قریب اُنکے شانون کے کیا کہ ہند اور اُسکے ساتھ والیان طبل دف بجا بجا کے اور گا گا کر لوگون کو جوش مین لاتی تھین اور اپنے مردون کو آمادہ بجنگ کرتی تھین اور دافعات بدر کو یاد دلاتی تھین اور اشعار گاتی تھین جنکا مضمون یہ ہے کہ ہم لوگ دختران طارق ہین کہ فرشہاے نرم پر سوتے بیٹھتے تھے اگر تم لوگ اس جنگ مین آگے بڑھکر لڑو گے تو ہم تم باہم پھر ملین گے اور اگر پیٹھ پھیرو گے تو ہم تمسے مفارقت کرینگے اور ہمارے تمھارے درمیان مین ایسا فراق ہوگا کہ پھر ملاقات نہ ہوگی تب اُدھر سے طلحہ بن طلحہ نشان بردار نے پکار کے کہا کہ کون شخص لڑنے کو نکلتا ہی پس علی علیہ السلام نے جواب دیا کہ آیا تو لڑنے کو نکلے گا اُسنے کہا ہان مین نکلونگا تب وہ دونون اپنی اپنی طرف سے درمیان دونون صفون کے باہر نکلے اور رسول خدا صلعم دوہری زرہ اور خود دنبہ بالاے خود پہنے ہوے زیر علم بیٹھے تھے ناگاہ وہ دونون باہم ہوے پس علیؑ نے چابکدستی و چالاکی سے بڑھکر ایک ایسی ضربت اُسکے سر پر لگائی کہ تلوار اُسکے سر مین گئی یہانتک کہ سر اُسکا اُسکے ریش و ذقن تک دو پارا ہو گیا پس طلحہ تو زمین پر گرا اور علی علیہ السلام اپنی صف مین پھر گئے لوگون نے علیؑ سے کہا کہ آپ نے اُس بسمل کا سر کیون نہ کاٹ لیا اور اُسکو جان سے کیون نہ مار ڈالا اُنھون نے کہا اسواسطے کہ جب وہ گرا تو میرے سامنے اُسکی شرمگاہ کھل گئی تو مجکو اُسپر رحم و ترس آیا کہ مین اُسپر رواء ڈالکر پھر آیا کہ وہ سردار لشکر ہے اور مجکو یقین ہوا کہ عنقریب خدا اُسکو قتل کریگا یعنی وہ ایسا زخمی ہی کہ خود مر جائیگا اور بعض روایت مین یون ہے کہ طلحہ نے علیؑ پر حملہ کیا پس اُسکے وار کو علیؑ نے سپر پر روکا پس اُسکی تلوار نے کچھ کام نہ کیا تو پھر علیؑ نے اُسپر حملہ کیا اور اُسکی زرہ مشمرہ یعنی ران تک لٹکی تھی یا اُسنے گردانے ہوے پہنے تھا پس علیؑ نے اُسکے دونون رانون کو تاک کے تلوار ماری کہ دونون پانون اُسکے کٹ کے جدا ہو گئے پھر

جب ارادہ کیا کہ اُسکو قتل کرین تو اُسنے کہا مجھپر رحم و ترس کرو پس علی نے اُسکو چھوڑ دیا تا آنکہ کوئی مسلمین مین سے اُسکے پاس گیا اور اُس نیم جان کا سر کاٹ لایا اور بعض روایت مین ہی کہ خود علی نے اُسکو قتل بھی کیا پس جب طلحہ قتل ہو گیا تو رسولخدا صلعم کو سرور ہوا اور اظہار تکبیر کا فرمایا پھر سارے مسلمین نے تکبیر کی و بعد ازان اصحاب نبی نے لشکر مشرکین پر سخت حملہ کیا اور انکو ایسا مارنا شروع کیا کہ صفین اُن کی پراگندہ ہو گئین اور اسوقت تک کہ سوائے طلحہ کے کوئی قتل نہوا تھا تو بعد طلحہ کے لوا مشرکین کو ابوشیبہ عثمان بن ابی طلحہ نے اُٹھایا تھا اور وہ آگے آگے عورتون کے شعر رجز پڑھتا تھا جسکا مضمون یہ ہی کہ اہل لوا یعنی نشان بردار حق یہ ہی کہ نیزہ اسکا خونمین رنگین ہو یا پرزے کیا جاوے آخرکار ابوشیبہ نشان لیے ہوے آگے بڑھا اور عورتین دف بجا بجا کر گاتی تھین کہ لوگونکو ابھارتی اور جوش مین لاتی تھین چنانچہ ابوشیبہ عثمان حامل نشان پر حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا اور اُسکے دونون شانون کے درمیان مین ایسی تلوار ماری کہ اُسکا ہاتھ و شانہ جدا ہو گیا یہان تک کہ تلوار اُسکی کمر و ناف تک اُتر گئی کہ اُسکا پھیپھڑا تک کھل گیا بعد ازان حضرت حمزہ یہ کہتے ہوے پھرے کہ مین اُس شخص کا بیٹا ہون جو حاجیون کا پانی پلانیوالا تھا اُسوقت اُس نشان کو ابوسعد بن ابی طلحہ نے اُٹھایا تو سعد بن ابی وقاص نے اُسکو تیر مارا کہ اُسکے حلق مین جا لگا اور وہ زرہ پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود منڈھا تھا اور اُسکے دہن یعنے جھالر تھی جو قفا پر لٹکتی ہے اسوجہ سے حلق اُسکا کھلا ہوا تھا کہ تیر سے چھد گیا پس زبان اُسکی باہر نکل آئی جیسے کتے زبان نکالتے ہین اور بعض روایت مین ہی کہ جب ابوسعد نے نشان اُٹھایا تھا تو عورتین اُسکے پیچھے کھڑی ہوئی یہ شعر پڑھتی تھین جسکا مضمون یہ ہی اے بنی عبدالدار تم اپنے دشمنون کی پشتون پر اُسی تلوارین تیز مارو جیسے اہل حمیت و حمایت تلوار مارتے ہین چنانچہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ جب مین اُسکے یعنے ابوسعد بن طلحہ کو تلوار مارتا تھا اور اُسکا دست راست قطع کرتا تھا تب اُسنے نشان کو دست چپ مین لیا تب مین نے اُسکے دست چپ پر حملہ کیا اور ایک ہاتھ مین اُس ہاتھ کو بھی جدا کیا تب اُسنے نشان کو دونون بازو ملا کر تھام لیا اور اپنے سینے سے لپٹا لیا کہ اُس سے پشت اُسکی خمیدہ ہو گئی یعنے جھک گیا سعد نے کہا تب مین نے گوشہ کمان کا درمیان زرہ اور خود اُس کے ڈال کر کھینچا تو خود اُسکا اُتر آیا مین نے اُس خود کو اُسکی پشت پر پھینک مارا پھر مین نے اُسکو تلوار ماری کہ وہ قتل ہو گیا بعد ازان مین اُسکی زرہ اُتارنے لگا کہ دفعۃً شیخ بن عبد مناف مع چند نفر ہمراہی میری طرف آیا اور اُتارنے زرہ سے مجھے باز رکھا اور ساز زرہ جملہ مشرکین سے اسباب زرہ وغیرہ ابی سعد مقتول کا بہت عمدہ تھا کہ زرہ اُسکی بہت فراخ سیم کوفتہ تھی اور اُسکا خود اور اُسکی تلوار بھی بہت خوب تھی لیکن بسبب درمیان میرے اور مقتول کے آنکر حائل ہو گیا راوی نے کہا دونون قول مین یہ قول اصح و اثبت ہے یعنی لینا زرہ و خود کا یہ نہ پانا باعث حائل ہونے سبیع کے اور اسی طرح اتفاق ہوا ابا بہ

۱۲ ان علی اھل اللواء غفان بخزرج الفعلاۃ او قدس تا ۱۲

۱۲ ضربا بعض عبس الاد ضرب بکل تباس ۱۲

کہ سعد نے اُسکو قتل کیا تب مسافع بن طلحہ ابن طلحہ نے وہ نشان اُنکا اٹھایا اسوقت عاصم بن ثابت ابن ابی الاقلح نے مسافع کو تیر مارا اور کہا لے اُسکو یعنی تیر کو مین ابن ابی الاقلح ہون پھر اُسکو قتل کیا پس جب کہ مسافع کو کہ ابھی اُسمین جان باقی تھی اُسکی مان سلافہ بنت سعد بن الشہید کے پاس اُٹھالے گئی اور وہ اُسوقت سب عورتون کے ساتھ تھی تو سلافہ نے کہا تجکو کس نے مارا وہ بولا مین نہین جانتا ہون مگر مین نے اسقدر کہتا اُسکا سنا کہ لے اُسکو یعنی تیر کو کہ مین ابن ابی الاقلح ہون سلافہ نے کہا واللہ وہ میرے ہی گروہ سے ہی اور بعض روایت مین یون ہی کہ سعد نے کہا لے اُس دار کو اور مین ابن کسرہ ہون اور لوگ ایام جاہلیت مین نبی کسر الذہب کہتے تھے چنانچہ جب سلافہ نے مسافع اپنے پسر سے پوچھا کہ تجکو کس نے مارا اُسنے کہا مین نہین جانتا ہون مین نے اُس سے اسی قدر کہتے سنا کہ لے اُسکو اور مین ابن کسرہ ہون سلافہ نے کہا احدی واللہ کسری یعنی وہ کسری ایک شخص ہی ہم مین سے پس اُسی روز سلافہ نے نذر کی اس بات کی کہ مین عاصم کے کاسۂ سر مین قوم کو شراب پلاؤنگی اور پیون گی اور جو کوئی اُسکا سر لاوے مین اُسکو سو شتر دونگی بعد ازان جب اُس نشان کو کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اُٹھالیا تو اُس کو زبیر ابن العوام نے مار لیا تب نشان کو جلاس بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اُٹھالیا تو اُسکو طلحہ بن عبداللہ نے قتل کیا بعد ازان ارطاۃ بن عبد شرحبیل نے وہ نشان اُٹھایا اُسکو علی علیہ السلام نے قتل کیا بعد ازان شریح بن قارظہ حامل نشان ہوا راوی کہتا ہے کہ ہم نہین جانتے اُس کو کس نے قتل کیا بعد ازان صواب غلام بنی عبد الدار نے نشان اُٹھایا اُسکے قاتل مین اختلاف ہے بعضے قائل ہین کہ سعد بن ابی وقاص نے اُسکو قتل کیا اور بعضے کہتے ہین علیؑ نے قتل کیا اور بعض کا قول ہے کہ قزمان اُسکا قاتل ہے راوی نے کہا ہمارے نزدیک صحیح تر قزمان ہی کہ جب قزمان صواب کے نزدیک پہونچا تو اُسپر حملہ کیا اور اس کا دست راست تن سے جدا کیا تو اُسنے نشان کو دست چپ سے اُٹھایا جب وہ ہاتھی کٹ گیا تو اُسنے نشان کو دونون بازو سے آغوش مین چمٹالیا اور اُسپر جھک گیا پھر اُسنے صدا دی کہ اے بنی عبد الدار آیا میرا عذر پذیرا ہے تب قزمان نے اُسپر حملہ کیا اور قتل کیا راوی یعنی صحابہ نبی کہتے ہین کہ حق تعالے نے اپنے نبی کو کسی جگہ کبھی ایسا فیروزمند نہین کیا جیسا اُنکو اور اُنکے اصحاب کو روز احد ظفریاب کیا مگر باوجود اس بات کے اصحاب نے نافرمانی رسول خدا صلعم کی کی تھی اور حکم مین بانخود ہاتنازع ڈالی تھی چنانچہ جب نشان بردار ان لشکر مشرکین قتل ہوے اور مشرکین شکست پاکر بھاگ چلے اور رخ نہ کرتے تھے اور اُنکی عورتین دہل و دف بجا بجا کے اور کوس کوس کے اُنکو اُسجا بلاتی تھین جہان ہم لوگ جمع تھے واللہ مین ہند کو اور اُسکی ساتھ والیون کو دیکھتا تھا کہ وہ سب بدحواس بھاگی جاتی تھین اور کوئی چیز اپنی خواہش اور حاجت کی اُٹھا نہ سکتی تھین اور جب خالد بائین طرف سے رسول خدا صلعم پر آتا تھا تاکہ نکل جاوے اور بجانب سفح کے چلا جاوے اصل سفح یعنی سر کوہ اور ایک موضع کا نام بھی ہی تو اُسکو تیر انداز

تیر مار کر پھیر دیتے تھے یہانتک کہ وہ کئی مرتبہ آیا اور تیراندازون نے یون ہی ہنکا دیا اور جب مسلمین تیراندازون کے پاس سے آگے چلے تو رسولخدا صلعم تیراندازون کے سامنے آکر فرمانے لگے کہ تم اپنے اسی جاے مصاف پر کھڑے رہو اور ہماری پشت پر نگہبانی کرو اگر تم دیکھنا کہ ہم لوگ مال غنیمت لے رہے ہین تو تم اگر شریک نہ ہونا اور اگر تم دیکھو کہ ہم لوگ قتل ہوتے ہین تو بھی تم ہمارے حضرت کے لیے نہ آنا یعنی کسی حالت مین اپنی جگہ سے نہ سرکنا چنانچہ جب مشرک شکست پاکر بھاگے اور مسلمین نے پیچھا کیا اور جسطرح چاہا اُنکو قتل کیا تا آنکہ اُنکو لشکر سے دور بھگا دیا اور لشکر یعنی لشکرگاہ کی لوٹ پر مستعد ہوے اُسوقت تیراندازون مین سے جو مصاف پر امور باستقامت تھے بعض نے بعض سے کہا کہ اس جگہ یہان کچھ نہین ہی تم لوگ کیون کھڑے ہو کیا نہین دیکھتے ہو کہ حق تعالے نے تمھارے دشمنون کو ہزیمت دی اور یہ لوگ برا ور تمھارے یعنی مسلمین انکے لشکر کو لوٹ رہے ہین تم بھی مشرکین کے لشکر مین داخل ہو اور اپنے بھائیون کے ساتھ تم بھی مال غنیمت حاصل کرو تب ایک تیرانداز نے دور سے کہا کہ کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول خدا صلعم نے تمکو اپنی پشت پناہی کے واسطے مامور و مقرر کیا ہی اور تاکید فرمائی ہی کہ اپنے مقام سے نہ ہٹو اگر ہمکو قتل ہوتے دیکھو تو ہماری نصرت کے لیے بھی نجاؤ اور اگر ہم لوگ مال غنیمت کے لینے مین مشغول ہون تو بھی تم شریک نہ ہو بلکہ ہماری پشت پر نگہبانی رکھو مگر اُن دوسرون نے کہا یہ ارادہ رسول خدا صلعم کا نہ تھا جو تم سمجھتے ہو کیونکہ مشرکین کو تو خدا نے خوار کر دیا اور اُنکو شکست دیکر بھگا دیا اب چلو لشکر مین اور اپنے بھائیون کے ساتھ ملکر لوٹو آخرکار لوگون نے جب اس امر مین باخود اختلاف کیا تو عبداللہ ابن جبیر نے جو ان تیراندازون کے افسر تھے اُنکو فہمایش کی اور اُنکے خطبہ بیان کرنے لگے اور وہ اُس روز اسوقت سبز لباس پہنے تھے چنانچہ بعد حمد و ثنا خداوند عزوجل کے جو سزاوار حمد و ثنا ہی اُن لوگون کو حکم بہ طاعت خدا و رسول کیا اور تہدید کی اس بات کی کہ کوئی شخص مخالفت رسولخدا صلعم کی نکرے لیکن لوگون نے اُنکا کہنا نمانا اور لوٹ کے لیے چلے گئے صرف اینین سے قریب دس آدمی کے ہمراہ اپنے افسر عبداللہ بن جبیر کے باقی رہ گئے تھے از انجملہ حارث بن انس بن رافع تھے جو کہتے تھے لے قوم اپنے نبی کے عہد کو یاد کرو اور اپنے افسر کی اطاعت کرو مگر ان لوگون نے نمانا آخر لشکر مشرکین مین لوٹنے کے لیے چلے ہی گئے مقام کو خالی کر دیا اور گھوڑون کو جل کیطرف چھوڑ دیا اور لوٹنا شروع کیا و چونکہ صفوف مشرکین درہم برہم ہو گئین تھین اور لوگ اُنکے منتشر ہو گئے تھے اور اُسوقت آندھی چل رہی تھی اور اول نہار تھا یعنی دن چڑھتا تھا تا آنکہ اُن لوگون نے رجوع کی اُسوقت ہوا پر واپس پھیر دفعتہً پچھوا چلنے لگی یعنی مسلمین کا رخ جو کہ پچھم طرف تھا تو ہوا سامنے تھی اُسوقت مشرکین پھر آئے اور اس عرصہ مین مسلمین مشغول بہ نہب و غارت تھے قسطاس مولی صفوان بن امیہ جو آخر کو بوجہ احسن اسلام لایا تھا اُسنے بیان کیا کہ مین صفوان کا مملوک تھا آزاد نہ تھا اور مین اُن لوگون مین تھا جنکو مشرکین بھاگتے وقت لشکرگاہ مین چھوڑ گئے تھے اور اُس روز تک سوا ے وحشی و صواب غلام بنی عبدالدار کے

کسی مملوک نے نہ کیا اور ابوسفیان نے کہا تھا یعنی وقت معرکۂ جنگ کے کہ اے گروہ قریش اپنے اپنے غلاموں کو اپنی اپنی متاع پر چھوڑ چلو کہ لوگ تمھارے اسباب اور خورجیوں پر نگہبان رہیں گے چنانچہ ہمنے اسباب متفرق کو ایک جا جمع کر دیا اور اونٹوں کو عقال کر دیا یعنی چھلا نہ دیا اور قوم لڑنے کو میمنہ و میسرہ پر گئی تب ہمنے اسباب پر پوشش ڈال دی اور خورجیوں کو چھپا دیا اور اسوقت قوم میں سے ایک دوسرے کی مدد و کمک کو لڑنے جاتا تھا اسی طرح تھوڑے عرصہ تک وہ لوگ قتال کرتے رہے بناگاہ ہمارے لوگ شکست پا کر بھاگے اور اصحاب محمدؐ ہمارے لشکرگاہ میں داخل ہو گئے اور ہم درمیان اسباب کے موجود تھے یعنی ہم بھاگے نہ تھے تب انھوں نے ہمیں گھیر لیا اور جن غلاموں کو انھوں نے اسیر کر لیا انمیں میں بھی تھا پھر انھوں نے لشکر کو خاطر خواہ لوٹا ایک شخص نے مجھسے پوچھا کہ مال صفوان بن امیہ کا کہاں ہے میں نے کہا وہ مال تو لادنیں لایا ہے مگر جو کچھ زاد لایا ہے وہ انھیں خورجیوں میں ہے تب وہ نکلکر میرے تئیں کھینچنے لگا تا آنکہ جو کچھ مال تھا میں نے گٹھری سے نکالدیا اور وہ مال مقدار سو مثقال کے تھا اور بعض روایت میں ایک سو پچاس مثقال تھا وہر گاہ ہمارے لوگ بھاگ گئے تھے اور ہم انسے مایوس ہو گئے تھے اور عورتیں بھاگ بھاگ گوشوں میں چھپ رہی تھیں اور جو لوگ مسلمین سے ان عورتوں کا ارادہ رکھتے تھے انسے محفوظ رہیں اور مال قبضہ میں مسلمین کے تھا اور ہم اسی حالت اسیری میں تھے کہ بناگاہ میں نے سواروں کو دیکھا کہ وہ چلے آتے ہیں اور لشکر میں داخل ہو گئے اور مسلمین میں سے کوئی ان کو رد کرنے والا نہ تھا کیونکہ انھوں نے اپنے مورچال جائے حرب کو جہاں تیرانداز مامور ہوئے تھے خالی و بے پردہ چھوڑکر لوٹنے چلے آئے تھے اور لوٹ رہے تھے اور میں دیکھتا تھا کہ وہ اپنی کمانیں اور ترکش بغلوں میں ڈالے تھے اور انمیں سے ہر ایک نے جو کچھ پایا تھا اسکے ہاتھ یا اسکی گود میں تھا پس اسی حالت میں کہ یہ لوگ بے خوف و خطر غارت و تاراج مال میں مصروف تھے سوار ہمارے آپہونچے اور تلواریں مارنے لگے تا آنکہ قدم بڑھا بڑھا کے اور چابکدستی سے بہتوں کو قتل کیا کہ مسلمین ہر طرف متفرق و پریشان ہو گئے اور جو کچھ مال لوٹا تھا سب چھوڑ بھاگے اور ہمارے لشکر سے نکل گئے پھر ہم لوگ اپنی متاع کے پاس پھر آئے اور ہمارا کچھ انمیں سے نہیں گیا تھا اور جو ہم میں سے اسیر ہوئے تھے وہ بھی چھوٹ رہے اور وہ زرطلا ہمنے مقتل میں پایا (یعنی وہ یک صد و پنجاہ مثقال مال صفوان) اور مسلمین میں سے ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ وہ صفوان بن امیہ کو لپٹ گیا اور دو بانٹیھا مجکو یقین ہوا کہ وہ مرا چاہتا ہے تا آنکہ میں جا پہونچا تو انمیں کچھ جان باقی تھی اسوقت میرے پاس خنجر تھا میں نے اسپر جنبیہ چلائی کہ وہ گر پڑا اور میں نے کہا یہ کون شخص ہے کسی نے کہا یہ شخص بنی ساعدہ میں سے ہے و بعد ازاں حقتعالیٰ نے مجکو ہدایت کی کہ میں نے قبول اسلام کیا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبداللہ سے انھوں نے عمر بن الحکم سے انھوں نے کہا کہ اصحاب نبی جو غارت و تاراج میں پڑ گئے تھے اور قسم ذہب وغیرہ سے جو کچھ انکے ہاتھ لگا تھا

پس جسوقت مشرکین اُنپر آپڑے اور گھیر لیا اور مختلط و متسلط ہو گئے تو ہمنے نہین دیکھا کہ ان اصحاب مین سے کسی کے پاس اُس مال مغروتہ سے کچھ باقی رہ گیا ہو کہ وہ لے پھرا ہو سوائے دو شخص کے ایک عاصم بن ثابت بن ابی الافلح کہ پہلے سے وہ ایک منطقہ کمر بند جو لشکر مین پایا تھا لے آئے تھے اُسمین پچاس دینار تھے کہ اُنھون نے زیر جامہ اپنے اسکو ازار بند کی گرہ مین باندھ رکھا تھا اور دوسرے عباد بن بشیر کو کہ وہ ایک تھیلی لائے تھے اُسمین تیرہ مثقال زر طلا تھا اُسکو اپنی قمیص کی جیب مین ڈال لیا تھا اور اُسپر اور ایک قمیص اور اُسکے اُوپر ایک زرہ پہنے تھے اور اُسکو درمیان مین کر کے کمر بند سے مضبوط کر لیا تھا پس وہ دونون شخص اُس مال کو بجملہ پیش رسول خدا صلعم اُحد مین حاضر لائے حضرت نے نہ اُسکا خمس لیا نہ ان دونون کے مال یافتہ مین سے کم کرایا یعنی کسی اور کو اُسمین سے نہین دلایا اور بقیہ احوال آیندہ بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ **واقدی** نے کہا مجھسے بیان کیا رافع بن خدیج نے کہ جب گروہ تیر انداز اُس مقام سے جہان مامور تھے چلے گئے اور باقی رہ گیا جو رہ گیا تو خالد بن الولید نے نظر کی کہ شعب جبل خالی ہے اور لوگ وہان قلیل ہین تو سوارون کو ہمراہ لیکر دوڑ ماری اور عکرمہ بھی سوارون مین اُسکے ساتھ ہو لیا تب یہ دونون مع سواران ہمراہی اُس مقام مین پہونچے جہان تیر انداز رہتے تھے اور چلے آئے تھے اور کچھ باقی رہ گئے تھے پس اُن لوگون نے اُنپر حملہ کیا اور بقیہ تیر اندازون نے بھی اُس قوم کو تیر مارتے تا آنکہ اُنپر غالب رہے اور عبد اللہ بن جبیر جو تیر انداز تھے جب اُنکا ترکش تیرون سے خالی ہو گیا تو اُنھون نے نیزہ مارنا شروع کیا تا آنکہ نیزہ ٹوٹ گیا تو اُنھون نے اپنی تلوار کا میان توڑ پھینکا اور اُنسے مقاتلہ کرنے لگے یہانتک کہ قتل ہو گئے تب جوال ابن سراقہ و ابو بردہ بن نیار آگے بڑھے اور یہ دونون وقت قتل عبد اللہ بن جبیر حاضر تھے اور جو لوگ اُس شعب جبل سے چلے آئے تھے یہ دونون اُنھین مین سے تھے مگر یہ کہ بعد اُنکے اخیر مین چلے آئے تھے اور قوم مین مل گئے اور اُسوقت خیل مشرکین کا بڑی استواری کے ساتھ تھا پھر جب ہماری صفین ٹوٹ گئین اُسوقت ابلیس صورت جوال بن سراقہ نبکر پکارنے لگا کہ تحقیق محمد قتل کیا گیا اسی طرح تین بار چیخ ماری پس اُس روز جوال بن سراقہ بلیۂ عظیم مین مبتلا ہو گئے اسلئے کہ ابلیس لعین کی صورت نبکر پکارا تھا و حال آنکہ وہ ہمراہ مسلمین کے بقتال شدید مقاتلہ با مشرکین کر رہے تھے بلکہ وہ پہلو مین ابی بردہ بن نیار و نواب بن جبیر کے موجود تھے

راوی رافع بن خدیج کہتے ہین کہ ہمنے ایسی فیروزی جلد تر پلٹتے ہوئے نہین دیکھی جیسی فیروزی مشرکین کہ جلدی سے ہمپر بھرے چنانچہ گروہ مسلمین ساتھ جوال بن سراقہ کے یون پیش آئے کہ ارادہ اُس کے قتل کا کیا اور کہنے لگے یہ وہی ہے جو پکارتا تھا کہ محمد قتل ہوے تھے تب نواب بن جبیر اور ابو بردہ نے اُسکے لیے گواہی دی کہ جب پکارنے والا پکارتا تھا تو جوال ہم دونون کے پہلو مین موجود تھا وہ پکارنے والا کوئی اور تھا اور رافع نے کہا کہ بعد اُسکے مین نے بھی اُسکی گواہی دی بعد ازان رافع بن خدیج نے کہا کہ ہرگاہ ہم بخواہش نفسی و مصیبت اپنے

نبی کے اپنے ہمنفسان کے آگے چلے آئے تھے اور مسلمین ساتھ مشرکین کے مختلط ہوگئے تو باہم مشتبہ ہوگیا مقاتلہ کرنے لگے اور باخود ہا ایک دوسرے کو مارتے تھے مگر عجلت مین اور حالت اضطراب مین جسکو مارتے تھے اُسکو پہچانتے نہ تھے کہ وہ کون ہے چنانچہ اُسی روز اُسید بن حضیر کو دو زخم لگے ایک زخم تو ابوبردہ کی ضرب سے لگا مگر وہ نہین جانتا تھا جب یہ کہکر اُس نے ضرب لگائی کہ لے اُس ضرب کو مین پسر انصاری ہون یعنے دستور حرب عرب یہ تھا کہ جب وہ ضرب لگاتے تھے تو کہتے تھے کہ خذ ھا انا فلان بن فلان اس ضرب کو لے کہ مین فلان بن فلان ہون اُسوقت ابوزعنہ اس معرکہ عظیم مین آگے بڑھے اور ابوبردہ کو دشمن سمجھکر اُنکو دو ضربین مارین اور بولے لے اس ضربت کو مین ابوزعنہ ہون مگر ابوبردہ نے اُسوقت یہ نجانا تھا کہ کس نے مارا جب یہ آواز سنی کہ مین ابوزعنہ ہون تو پہچانا اور جب ملاقات کی تو شکایت کی کہ دیکھ تو نے میرے ساتھ کیا کیا تب ابوزعنہ نے کہا کہ تو نے بھی لاعلمی مین اُسید بن حضیر کو ضربت لگائی تھی ولیکن مضائقہ نہین کہ یہ جراحت فی سبیل اللہ ہے پس اُس بات کا ذکر پیش رسولخدا صلعم کے ہوا فرمایا یہ فی سبیل اللہ ہی اے ابوبردہ اس جراحت کا تیرے لیے اجر ہے گویا تجھے کوئی مشرکین مین سے مارتا اور فرمایا جو کوئی قتل ہوگا وہ شہید ہے اور ایسا ہوا تھا کہ یمان جنکو حسیل بن جابر کہتے ہین اور رفاعہ بن وقش یہ دونون بزرگ جو کبیر السن تھے مدینے کے ٹیلون اور کوٹھون پر عورتون کے ساتھ چڑھا دیے گئے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا لا ابالک یہ کلمہ دعا ہے یعنی تیرا باپ مرے یا کلمہ غیرت ہے کہ تیرے لیے باپ نہین ہی کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے ہم نفسون سے چھوٹ رہین ہمکو شرم ہے جو ہمنے انکو چھوڑ دیا اللہ سوائے اُسکے کیا ہے کہ ہم آج یا کل کے مہمان ہین اور ہماری مرگ مین کوئی دم بقدر حلبی دابہ باقی ہے یعنی اس قدر کہ جانور پیاسا درمیان دو باتی پینے کے سانس لیتا ہے کاش ہم اپنی تلوارین پکڑ کر رسولخدا صلعم کے ساتھ چلکر اُحد مین کچھ دن رہے تک بھی مجاہدین (راوی نے کہا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب وہ دونون بزرگ آکر لاحق ہوے تو رفاعہ کو مشرکین نے قتل کیا و اما حسیل ابن جابر جب مسلمین و مشرکین باہم مختلط ہوگئے تھے اور تلوار چل رہی تھی تو اُسوقت آپنے تلوار مسلمین کی نادانستہ پڑگئی اور حذیفہ شور کرتے ہی رہے کہ میرا باپ ہے میرا باپ ہے تا آنکہ حسیل قتل ہوگئے تب حذیفہ نے کہا اے مسلمانو خدا تمکو بخشے کہ وہ ارحم الراحمین ہے جو کچھ تمنے کیا اُسنے میرے باپ کے درجات و خیر کو پیش رسولخدا صلعم زیادہ کیا بعد ازان رسولخدا صلعم نے حکم کیا کہ حذیفہ کو خون بہا دیا جاوے اور بعض روایت مین ہے کہ یمان کو زخم عتبہ بن مسعود کے ہاتھ سے لگا و بہر کیف حذیفہ بن یمان نے خون یمان کا سارے مسلمین پر بحل کیا اور اُسی روز حباب بن المنذر بن الجموح نے صیحہ کیا کہ اے آل سلمہ لبیک اجل کہتے ہوے یکبارگی انہی گروہونکو پیش کرو یعنے آگے بڑھو اور اُسی روز جبار بن صخر نے ضربت سخت نادانستہ سر پر حباب بن المنذر کے

لگائی تھی تا آنکہ مسلمین نے باخود یہ نشانی قرار دی کہ اُمت اُمت کہکر صیحہ[1] کرنا شروع کیا (یعنے تا لوگ اپنے لوگونکو پہچانین) تا آنکہ لوگون نے ہاتھ اپنے روک لیے اور آپس مین ایک دوسرے کے قتل و ضرب سے باز رہا اور **واقدی** نے مجھ سے **حدیث** بیان کی زبیر بن سعد نے عبد اللہ بن الفضل سے اُنھون نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے مصعب بن عمیر کو علم لشکر عطا کیا اور مصعب شہید ہوے اُسوقت ایک فرشتے نے بصورت مصعب مشکل ہوکر علم کو اٹھا لیا تو آخر روز رسول خدا صلعم نے فرمایا اے مصعب آگے بڑھ اُسوقت وہ فرشتہ حضرت کی طرف متوجہ ہوکر بولا کہ مین مصعب نہین ہون تب حضرت نے پہچانا کہ فرشتہ ہے تائید کو آیا ہے اور **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی عبیدہ بنت نائل نے عائشہ بنت سعد سے اُنھون نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے اُنھون نے کہا اُس روز مین اپنے تئین دیکھتا ہون تیر چلا رہا ہون اور ایک شخص سفید رنگ یعنی گورا رنگ خوبصورت میرے تیر کو میری طرف پھیر دیتا ہے (یعنی اسوقت جب مسلمین پر مشرکین مختلط ہوگئے تھے کہ اُس تہلکہ مین اکثر مسلمین مسلمین کے ہاتھ سے دھوکے مین خطاءً و نادانستہ قتل ہوتے تھے) اور **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے باپ سعد ابن ابی وقاص سے اُنھون نے کہا مین نے دو شخص کو سفید کپڑے پہنے ہوے دیکھا کہ اُنمین سے ایک داہنے رسول خدا صلعم کے اور دوسرا بائین سے یہ دونون قتال شدید کر رہے تھے اور ان دونون کو مین نے کبھی پہلے نہ دیکھا تھا نہ بعد اُسکے دیکھا اور **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی عبد الملک بن سلیم نے قطن بن وہب سے اُنھون نے عبید بن عمیر سے اُنھون نے کہا جب قریش احد سے پھرے مین تو اپنی محفلون مین اپنی ظفریابی کی باتین کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ ابلق گھوڑون کو اور وہ مردم گورے رنگ سپید پوشون کو جو معرکۂ بدر مین دکھائی دیتے تھے اس معرکہ مین ہمنے اُنکو نہین دیکھا عبید بن عمیر نے کہا کہ یوم احد ملائکہ نے قتال نہین کیا اور دوسری روایت مین عمیر بن الحکم سے منقول ہے کہ معرکۂ احد مین ایک ملک نے بھی تائید رسول خدا صلعم کی نہین کی بلکہ جنود ملک روز بدر موید تھے اور دوسری روایت مین مجاہد سے منقول ہے کہ روز احد ملائکہ حاضر ہوے مگر قتال نہین کیا یعنی لشکر مسلمین کافی تھا احتیاج تائید ملائکہ نہ تھی اور دوسری روایت مین مجاہد سے ہے کہ سوائے بدر کے کسی غزوہ مین ملائکہ نے قتال نہین کی اور ایک روایت مین ابی ہریرہ سے مروی ہے اُنھون نے کہا حق تعالی نے مسلمین سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم لوگ جنگ مین صبر و استقامت رکھوگے تو ہم ملائکہ سے تمھاری تائید کرینگے اور جب کہ وہ مصاف سے ہٹ گئے تو پھر ملائکہ نے مقاتلہ نہین کیا اور **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ نے موسی ابن ضمرہ بن سعید سے اُنھون نے

[1] صیحہ یعنے آواز بلند سے خبردار ہونا کہ ہوشیار ہو اور ایک دوسرے کو پہچانو

اپنے باپ سے اُنھون نے ابی بشیر المازنی سے اُنھون نے بیان کیا کہ جسوقت میان عقبہ سے
شیطان نے پکارا کہ محمد قتل ہوے اس بات سے ارادہ عزوجل مین یون تھا تا مسلمین اپنی نافرمانی پر پشیمان
و نادم ہون اور ہر طرف متفرق ہوکر جبل پر جاوین تو پہلے جس نے اُنکو سلامتی رسول خدا صلعم کی خوشخبری دی
کعب بن مالک تھے کعب نے کہا مین نے شور کرنا شروع کیا کہ رسول خدا صلعم سلامت ہین اُسوقت حضرت صلعم
اپنا ہاتھ منھ پر رکھکر میری طرف اشارہ کرتے تھے کہ چپ ہو اور دوسری روایت مین عبید اللہ بن کعب بن مالک
سے منقول ہی کہ کعب نے کہا جب مسلمین نے روگردانی کی تھی تو پہلے مین نے ہی رسولخدا صلعم کو پہچانکر مومنین کو خوشخبری
دی کہ آنحضرت صلعم زندہ و سالم ہین ادکعب نے کہا اُسوقت مین ایک گھاٹی مین تھا اور وہی حدیث نے کہا کہ اُسوقت رسولخدا
صلعم نے کعب کو اپنے پاس بلایا اور اُنکی زرہ لیکر آپ پہن لی اور وہ زرہ رُوئینہ تھی یا کچھ روئینہ تھی اور کچھ غیر روئینہ اور حضرت
نے اپنی زرہ اُتار دی اُسکو کعب نے پہن لیا پس اُس روز کعب نے قتال شدید کی تا آنکہ وہ مجروح ہوے کہ
سب بدن سترہ زخم لگے تھے اور ایک روایت مین یون ہی کہ کعب نے کہا مین نے اُس روز حضرت کی آنکھون کو بیچ
خود اپنی کے دیکھکر پہچانا اور ندا دی کہ اے گروہ انصار باہم خوشی کرو یہ رسولخدا صلعم موجود ہین تب حضرت نے میری طرف
اشارہ کیا کہ چپ رہ اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے اُنھون
نے اعرج سے اُنھون نے کہا جب شیطان نے صیحہ کیا کہ ہر آئینہ محمد قتل کیا گیا تو ابوسفیان بن حرب نے
کہا اے گروہ قریش تم مین سے کس نے قتل کیا محمد کو ابن قمیہ نے کہا اسکو مین نے قتل کیا ابوسفیان نے کہا
مین تیرے ہاتھ مین کڑے ڈلوا دونگا جیسا کہ صنادید عجم دلاوردن اور بہادرون کے ساتھ یہ معاملہ کیا کرتے
ہین چنانچہ ابوسفیان ابو عامر غاسق کو اپنے ہمراہ لیکر مقتل مین پھرنے لگا تا کہ رسول خدا صلعم کو تلاش کرے
اُس حال مین گذر اُسکا نعش پر خارجہ بن ابی زہیر کے ہوا ابو عامر نے کہا ای ابوسفیان تو جانتا ہی یہ قتیل کون ہے
اُسنے کہا مجکو معلوم نہین اُسنے بتایا یہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر خزرجی ہے اور یہ سردار الحرث بن الخزرج کا ہی بعد
ازان گذر اُسکا اوپر نعش عباس بن عبادہ بن نضلہ کے ہوا جو برابر نعش خارجہ کے تھی ابو عامر نے کہا یہ ابن نوفل
ہی جو بیت الشرف یعنی کعبہ کا شریف تھا بعد ازان گذر اُسکا ذکوان بن عبد قیس کی نعش پر ہوا ابو عامر نے کہا
یہ شخص اُس قوم کے سادات سرداران مین ہے بعد ازان گذر اُسکا نعش پر حنظلہ پسر ذکوان کے ہوا ابوسفیان
نے کہا ای ابو عامر یہ کون ہی اُسنے کہا یہان جتنے ہین یہ سب سے زیادہ مجھپر عزیز ہے یہ حنظلہ بن ابی عامر ہے
یعنی ابو عامر کنیت ذکوان کی بھی تھی پھر ابوسفیان نے کہا مقتل محمد نہین دیکھتا ہون یعنی انکی نعش کہین نظر نہین آتی
ہے اگر اُنکو قتل کیا ہوتا تو ضرور ہم اُنکو دیکھتے ابن قمیہ جھوٹ کہتا ہے بعد ازان خالد بن الولید سے ملاقات
ہوئی تو اُسنے اُس سے پوچھا کہ حال قتل محمد تجھ کو کچھ معلوم ہے اُس نے کہا قبل ازین مین نے اُنکو دیکھا ہے

کہ وہ اپنے چند نفر اصحاب کے ہمراہ جبل پر چڑھے جاتے تھے ابو سفیان نے کہا یہ بات البتہ سچ ہے اور ابن قمیہ جھوٹ کہتا ہے کہ ان کو قتل کیا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے انھون نے ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے انھون نے کہا مین نے سنا محمد بن مسلمہ سے وہ کہتے تھے کہ مین نے اپنے کانون سے سنا اور میری آنکھون نے دیکھا کہ جب مسلمین نے طرف جبل کے گریز کی اور رسول خدا صلعم کی طرف رخ نہین کرتے تھے تو اُس روز حضرتؐ فرماتے تھے کہ اے فلان میرے پاس آ اے فلان میری طرف آ مین رسولخدا ہون مگر اُن دونون مین سے ایک بھی حضرتؐ کی طرف نہ مڑا اور وہ دونون یعنے جن کو بلاتے تھے چلے ہی گئے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے ابو بکر بن عبداللہ بن ابی جہم سے اور نام ابی جہم کا عبیدہ تھا انھون نے کہا کہ خالد بن الولید شام مین حدیث بیان کرتا تھا اور کہتا تھا حمد ہے اُس خدا کا جسنے مجھے اسلام کی ہدایت کی کہ روز اُحد جسوقت مسلمین روگردان و گریزان ہوے تھے تو مین نے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے اور اُنکے ساتھ کوئی نہ تھا اور مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین ایک جماعت مسلح کے ہمراہ ہون مگر اُنمین سے کسی نے میرے سوائے اُنکو نہین پہچانا تو مین نے دیدہ و دانستہ انکو طرح دی اور مین نے کنارہ کیا کسی کو نہ بتایا اس خوف سے کہ گویا مین اِن کو اغوا و اغرا کرونگا اس بات مین کہ لوگ اُنکو سردار سمجھکر اُنکے ہمراہ چلے جانے کا قصد کرینگے آخر مین نے عمر کو دیکھا کہ وہ شعب جبل کی جانب متوجہ تھے اور کہا **واقدی** نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے انھون نے ابی الحویرث سے انھون نے نافع بن جبیر سے انھون نے کہا مین نے مہاجرین مین سے ایک شخص سے سنا وہ بیان کرتا تھا کہ جب مین حاضر اُحد تھا تو مین نے دیکھا کہ ہر طرف سے تیر چل رہے ہین اور رسولخدا صلعم بیچ مین کھڑے ہین مگر جو تیر آتا ہے وہ حضرتؐ سے کترا کر نکل جاتا ہے اور مین نے عبداللہ بن شہاب کو دیکھا کہ اُس روز کہہ رہا تھا یارو مجھے بتاؤ محمدؐ کدھر ہین اگر وہ بچ رہے تو ہم لوگ نہ بچینگے وحالانکہ رسول خدا اُس کے برابر پہلو مین تھے اور حضرتؐ کے ساتھ کوئی نہ تھا تا آنکہ وہ اُس جگہ سے چلا گیا اور اُس سے صفوان بن ابی اُمیہ نے ملاقات کرکے کہا ابتو تو محمدؐ سے فاصلہ پر چلا آیا کیا تیرے امکان مین تھا کہ تو اُنکو قتل کرتا اور اُس حرم شقاوۃ کو قطع کر دیا ہوتا وحالانکہ خدا نے اُسکو تیرے قابو مین کر دیا تھا اُسنے کہا کیا تو نے انکو کہین نہین دیکھا تھا اُسنے کہا ہان تو اُنھین کے پہلو مین تو تھا اُسنے کہا بخدا مین نے اُنکو نہین دیکھا اب مین بخدا حلف کرتا ہون کہ وہ بے شبہہ ہم لوگون سے محفوظ و مصئون رہینگا کیونکہ ہم چار آدمی اُسکے قتل کی قول و قسم کرکے تلاش کرنے نکلے تھے پر وہ کسی کو نہ ملا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے انھون نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے انھون نے نملہ یعنی نملہ بن ابی نملہ

اور نام ابی نملہ کا عبد اللہ بن معاذ تھا یعنی معاذ باپ تھے ابی نملہ عبد اللہ کے اور معاذ برادر مادری براء بن معرور کے تھے چنانچہ ابو نملہ بیان کرتے تھے کہ جب اُس روز مسلمین نے گریز کیا اور حضرت صلعم تنہا رہ گئے اسوقت مہاجرین و انصار مین سے چند اشخاص نے جو حضرت کو تنہا دیکھا تو ہر طرف سے حلقہ باندھکر شعب جبل کیطرف چلے اور اُس روز مسلمین کا نہ علم قائم تھا نہ اُنکی جمعیت و جماعت تھی اور لشکر مشرکین سے تمن تمن واسطے گھیرتے مسلمین کے یا واسطے دور بھگانے اُنکے آگے پیچھے اُس وادی مین پھرتے تھے کبھی وہ غول غول باہمدیگر ملجاتے تھے کبھی پھر جدا ہو جاتے تھے مگر مسلمین سے کسی کو نہ دیکھتے تھے کہ جو انکا مانع و دافع ہوا اور اُسوقت مین بھی رسولخدا صلعم کے پیچھے تھا اور دیکھتا جاتا تھا کہ حضرت ان چند اصحاب ہمراہیون کے آگے ہین بعد ازان مشرکین اپنے لشکر اور لشکر گاہ کی طرف پھر آئے اور باخود ہا مشورہ کرنے لگے کہ مدینہ پر چلین یا کہ تلاش و طلب مسلمین مین نکلین پس اُس بات مین درمیان قوم کے اختلاف پڑا اور ایسا ہوا کہ جب رسولخدا صلعم ایک جماعت اصحاب کو نظر آئے تو جسوقت اُنھون نے حضرت کو صحیح و سالم پایا ایسا خوش ہوے گویا انکو کچھ بھی صدمہ نہ پہونچا تھا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن سعد بن جبیل العبدری نے اپنے باپ سے اُنھون نے بیان کیا ہر گاہ لشکر اسلام مین حامل لواء مصعب تھے پس جب مسلمین نے روگردانی کی تو مصعب اُس علم کو لیے ہوے ثابت قدم رہے اُسوقت ابن قمیہ اسپ سوار آگے بڑھا اور اُنکے دست راست پر تلوار ماری کہ ہاتھ جدا ہو گیا اُسوقت مصعب یہ آیہ پڑھنے لگے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یعنی فرمایا حق سبحانہ تعالی نے کہ جو مین نیست کہ محمد رسول ہے اُس کے پیشتر بھی اکثر رسول آئے ہین اور آخر آیہ تک یہ مضمون ہے کہ اگر وہ محمد مر جاوے یا قتل کیا جاوے تو تم لے کافہ مومنین کیا دین سے پھر جاؤ گے غرضکہ مصعب نے علم کو دست چپ مین لیا اور اُسپر جھک گئے تب اُسنے اُنکا دست چپ بھی قطع کیا تو پھر اُس علم پر جھکے اور اُس کو اپنے دونون بازو سے سینے مین لپٹا لیا اور وہ یہی آیت تلاوت کرنے لگے کہ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل آلایہ بعد ازان ابن قمیہ نے تیسری مرتبہ اُن پر تیزی سے حملہ کیا اور خوب زور سے نیزہ مارا کہ وہ کاری لگا اور مصعب زمین پر گرے اور علم بھی گر پڑا تب بنی عبد الدار مین سے دو آدمیون نے شتابی و چالاکی سے اُس علم کو اٹھا لیا ایک سویط بن حرملہ اور دوسرے ابو الروم پس ابو الروم نے اُس علم کو لے لیا اور بدستور ہمیشہ اُسیکے پاس وہ علم رہا یہان تک کہ جب مسلمین مدینہ کو لوٹ آئے ہین تو ابو الروم ہمراہ اُنکے مع علم داخل مدینہ ہوے اور **واقدی** نے کہا مجھسے خبر دی موسی بن یعقوب نے اپنی عمہ نوار بنت یزید سے ان بی بی نے اپنی مادر سے اُس بی بی نے مقداد سے اُنھون نے بیان کیا کہ جب ہم لوگون نے اپنی صفون کو واسطے قتال کے آراستہ کیا اُسوقت رسولخدا صلعم زیر علم مصعب بن عمیر تشریف رکھتے تھے پھر جب نشان دار ان

لشکر اعدا قتل ہو گئے تو مشرکین پہلی مرتبہ شکست پاکر بھاگ گئے اور مسلمین بطریق غارت اموال انکے لشکر گاہ مین آپڑے اور لوٹنے لگے بعد ازان مشرکین بنا گاہ مسلمین پر عقب سے دوڑ پڑے اور لوگ بھاگنے لگے اُسوقت رسول خدا صلعم نے اپنے یہان کے علمدارون کو ندا دی تو مصعب بن عمیر نے علم اٹھایا کہ بعد اُسکے وہ شہید ہوے اور علم کتیبہ بنی النجار کا سعد بن عبادہ نے اُٹھایا اُسوقت رسول خدا صلعم زیر اُس علم کے تشریف فرما تھے اور سب اصحاب حضرت گرد تھے اور علم مہاجرین کا آخر روز ابی الروم العبدری کو ملا یعنی بعد شہادت مصعب بن عمیر کے اور علم قبیلہ بنی اوس کا مین نے اُسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیکھا اُسوقت پہلے تو ایک ساعت مسلمین نے مشرکین پر خوب یورش کی پھر جب صفوف طرفین مختلط ہوگئین تو آپس ہی مین مقاتلہ ہونے لگا اُس روز اردی مین امتیاز فیما بین یگانہ و بیگانہ کے نہ تھا اُسوقت مشرکین نے بنا بر شعار اپنے بنام عزے کے ندا دی کہ اے آل ہبل پھر آؤ کہ یہ قتال عظیم ہے راوی نے کہا مشرکین نے رسول خدا صلعم سے پایا جو کچھ پایا یعنی آنحضرت صلعم سخت متالم ہوے پر اُنکے ہاتھ نہ آئے درحالانکہ قسم اُس خدا کی جسنے انکو بحق مبعوث کیا کہ مین نے حضرت کو ایک بالشت جگہ سے ہٹتے یا ہٹے ہوے نہین دیکھا بلکہ اُسی طرح روبرو اعدا قائم رہے اور حال مسلمین کا یہ تھا کہ کبھی تو کوئی جماعت اصحاب کی حضرت کے پاس جمع ہو جاتی تھی اور کبھی پھر متفرق ہو جاتی تھی اور جب مین حضرت کو قائم دیکھتا تھا تو کبھی اپنی کمان سے تیر چلاتے تھے اور کبھی پتھر مارتے تھے یہانتک کہ مشرکین ٹھہر گئے اور بار رہے اور رسول خدا صلعم اپنی اسی جماعت قلیلہ مین بدستور ثابت و قائم رہے اور وہ جماعت جو حضرت کے ساتھ بصبر ثابت قدم رہے وہ چودہ مرد تھے سات مہاجرین سے اور سات انصار سے مہاجرین مین ابوبکر رض و عبد الرحمان بن عوف و علی رض بن ابیطالب ع و سعد بن ابی وقاص و طلحہ رض بن عبید اللہ و ابو عبیدہ بن الجراح و زبیر رض بن العوام اور انصار مین سے حباب رض بن المنذر و ابو دجانہ و عاصم رض بن ثابت و حارث رض بن الصمہ سہل رض بن حنیف و اسید رض بن حضیر و سعد رض بن معاذ اور بعض روایت مین بجاے اُسید بن حضیر و سعد بن معاذ کے سعد بن عبادہ و محمد بن مسلمہ ثابت و قائم رہے تھے اور اُس روز آٹھ آدمیون نے حضرت کے ہاتھ پر بیعت مرنے کی کی تھی تین نے مہاجرین مین سے علی و زبیر و طلحہ اور پانچ انصار مین سے ابو دجانہ و حارث بن صمہ و حباب ابن المنذر و عامر بن ثابت و سہیل بن حنیف مگر ان آٹھون مین سے ایک بھی قتل نہوا یعنے یہ سب قتل سے محفوظ رہے اور رسول خدا صلعم عقب مین مسلمین منہزمین کے پکارتے تھے تا آنکہ انمین سے بعض اشخاص قریب مہراس کے حضرت کے پاس لوٹ آئے اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عتبہ بن جبیرہ نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے اُنھون نے بیان کیا کہ اُس روز رسول خدا صلعم کے حضور مین تیس آدمی ثابت قدم رہے اور وہ سب یہی کہتے تھے کہ سر ہمارا آپکے سر پر فدا اور جان ہماری آپ کی جان پر

شعار اور آپ پر ہمارا سلام غیر موروع یعنی خدانخواستہ یہ سلام وداعی اور رخصتی نہین ہے اور جب رسولخدا صلعم کو قتال شدید پیش آئے اور حضرت پر مشرکین ٹوٹ پڑے تو مصعب بن عمیر اور ابو دجانہ حضرت کی مدد کو حاضر ہوئے اور اعدا کو قریب سے دور کیا یہان تک کہ وہ بہت زخمی ہوے اسوقت حضرت نے فرمایا کون شخص اپنی جان بیچتا ہے یعنی جان فروشون و جانبازون مین کون حاضر ہوتا ہے ایک جماعت انصار مین سے یہ سنکر اٹھ پڑی اور سامنے آئی وہ پانچ مرد تھے کہ ایک ایمن عمارہ بن زیاد بن السکن تھے پھر ان سب نے قتال کیا یہانتک کہ ثابت قدم رہے اور پھر ایک جماعت مسلمین مین سے پلٹکر آمادہ ہوگئی اور قتال کرنے لگی تا آنکہ اعدا کو دفع کیا اور حضرت نے عمارہ بن زیاد سے فرمایا میرے قریب آجب وہ نزدیک آئے تو انکو اپنے قدمبارک کا تکیہ دیا کہ انکے چودہ زخم لگے تھے یہان تک کہ وہ مرگئے اور اس روز رسولخدا صلعم لوگون کو آمادہ حرب اور انکو قتال پر برانگیختہ کرتے تھے اور مشرکین مین سے کچھ لوگ تھے کہ تیر مار مار کر مسلمین کو پریشان و ازجا رفتہ کرتے تھے ان لوگون مین یہ دو آدمی تھے ایک حبان بن العرقہ اور ابو اسامۃ الجشمی پس رسول خدا صلعم سعد بن ابی وقاص سے فرمانے لگے میرے باپ ماں تیرے فدا ہون مار تیر اور اسی عرصہ مین حبان بن العرقہ نے ایک تیر مارا کہ وہ ام ایمن کے دامن مین لگا اسکے دامن کو لے اڑا یعنی دامن اٹھ گیا اسکو برہنہ کردیا اس بات سے حبان کو ضحک استہزا نے لیا رسولخدا صلعم کو یہ امر بہت شاق گذرا پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص کو وہی تیر یا دوسرا ایک جسمین پیکان نہ تھا حوالہ کیا اور فرمایا مار اس تیر کو چنانچہ وہ تیر حبان کے حلقہ ہنسلی مین جا لگا کہ وہ چت گرا کہ اسکا عضو پوشیدہ کھل گیا سعد نے کہا مین نے رسولخدا صلعم کو اس روز ایسا ہنستے ہوے دیکھا کہ دندان مبشین نظر آئے اور فرمایا کہ سعد نے خوب بدلا لیا ام ایمن کا حقتعالی نے تیری دعا قبول فرمائی اور تیرے تیر کو نشانے پر پہونچا دیا و ایضاً اس روز مالک بن زہیر برادر ابو اسامۃ الجشمی کا بھی تیر اندازی کر رہا تھا اور حال یہ تھا کہ یہی مالک بن زہیر اور حبان بن العرقہ یہ دونون بہت درپے اصحاب نبی تھے اور بہت جلد بازی کرتے تھے اور ان لوگون کو ان دونون نے اکثر تیر دن ہی سے قتل کیا تھا کہ یہ دونون پتھرون کی آڑ مین چھپ کر مسلمین کو تیر مارتے تھے چنانچہ وہ دونون جسوقت اسی گھاٹ تاک مین تھے کہ ناگاہ سعد بن ابی وقاص نے پتھرون کے نیچے مالک بن زہیر کو دیکھ لیا کہ وہ تیر لگانا ہی اور اسکا سر نظر آتا ہی تب سعد نے اسکا سر تاک کے تیر چھوڑا کہ اسکی آنکھ مین جا لگا اور اسکی گدی سے پار نکل گیا اور نظر آیا کہ وہ تیر پڑا ایک قد بلند ہو کر گرا اور خدا نے اسے قتل کیا یعنی مرگیا اور اس روز رسول خدا صلعم نے اتنے تیر چلائے کہ کمان پر خچے پر خچے ہوگئی اور اسکو قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور وہ ہمیشہ انھین کے پاس رہی اور ایسا ہوا کہ اسی روز جنگ احد مین قتادہ بن النعمان کی آنکھ مین ایک ایسا پیکان لگا تھا کہ آنکھ انکی نکلکر رخسارہ پر لٹک پڑی قتادہ بیان کرتے ہین کہ مین اسی حالت مین رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ میری زوجیت مین

ایک عورت ہے کہ وہ نوجوان اور صاحب حسن و جمال ہے مین اُسکو بہت چاہتا ہون اور وہ مجھے بہت چاہتی ہی مجکو اندیشہ و خوف ہی کہ میری آنکھ اُسکو مکروہ و ناگوار نظر آویگی یعنے مین اُسکی نگاہ مین معیوب و بدنما دکھائی دونگا پس حضرت نے اُسکی آنکھ کو ہاتھ سے اُٹھا کر صدقہ مین پھر رکھدی کہ وہ بنیا ہوگئی اور جیسی تھی ویسی ہوگئی پھر کبھی اس آنکھ نے ایک ساعت بھی شب و روز مین انکو ایذا ندی چنانچہ بعد ازان جب سن انکا زیادہ ہوا تو وہ کہتے تھے کہ یہ آنکھ میری قوت بصر مین تیز تر ہے اور وہ آنکھ بہ نسبت دوسری آنکھ کے خوش نما و خوش منظر زیادہ تھی یعنے کجی وغیرہ عیوب سے صاف تھی غرض کہ رسول خدا صلعم بدستور مشغول و مصروف قتال رہے اور تیر چلایا کیے یہانتک کہ تیر چک گئے اور گوشہ کمان کا ٹوٹ گیا اور اس سے پیشتر اُسکا چلہ بھی ٹوٹ گیا تھا اور حضرت کے ہاتھ مین ایک ٹکڑا باقی رہ گیا تھا کہ وہ گوشہ کمان مین بقدر بالشت کے لگا تب اُس کمان کو عکاشہ بن محصن لے کر اسکا رودہ کھینچکر چڑھانے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ رودہ نہین پہونچتا ہے یعنی پورا نہین ہوتا فرمایا کھینچ پہونچ جائیگا عکاشہ نے کہا قسم ہے اُس خدا کی جسنے اُس رسول کو بحق مبعوث کیا ہر آئینہ مین نے اُس رودہ کو کھینچا تو وہ اسقدر بڑھا کہ پورا ہوکر دو تین پھیرے زیادہ ہوے کہ مین نے گوشہ مین لپیٹ دیے تب حضرت نے اُس کمان کو لیا اور بدستور اُسی قوم پر تیر چلاتے رہے اور ابو طلحہ آگے اصحاب کے حضرت کو آڑ مین کیے ہوے سامنے سپر روکے ہوے تھے راوی نے کہا مین نے دیکھا کہ جب کمان حضرت کی بہت شکستہ ہوگئی تو اُس کو قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور کہا رواۃ نے کہ روز اُحد ابو طلحہ نے اپنے ترکش سے تیرونکو نکالکر سامنے رسولخدا صلعم کے پھیلا دیے یعنے اسقدر میرے پاس تیر ہین ان سب کو صرف کرتا ہون اور یہ بڑے تیر انداز تھے اور ڈانٹ ڈپٹ انکی بڑے زور و شور کی تھی چنانچہ حضرت نے فرمایا کہ لشکر مین للکارا ابو طلحہ کی بہتر ہی چالیس آدمیون سے یعنی اتنے لوگون کے زور شور سے یا انکے حرب و ضرب سے اور ابو طلحہ کے ترکدان مین پچاس تیر تھے اُنھون نے اُن سب تیرون کو رو بروے حضرت بکھیر دیا اور بآواز بلند کہنے لگے یا رسول اللہ میری جان آپ پر نثار ہے پھر ہیم ایک ایک تیر چلاتے رہے اور حضرت پیچھے ابی طلحہ کے مابین سر و دوش اُنکے سر اقدس نکالے ہوئے واقع پیکان ملاحظہ کرتے تھے کہ تیر کہان جاتا ہے اور کس نشانے پر واقع ہوتا ہی اور یہی صورت رہی جب تک کہ تیر اُنکے تمام ہوگئے تھے اور ابو طلحہ یہی کہتے تھے کہ اب آپ ہٹ جائیے (یعنی تیر چک گئے ہم نکو خدا آپ پر فدا کرے اور آنحضرت صلعم چوب خشک زمین سے اُٹھا دیتے تھے اور فرماتے تھے مار اس تیر کو ای اباطلحہ تا آنکہ وہ اُسی تیر کو مارتے تھے کہ وہ بہترین تیر ہوجاتا تھا اور اصحاب نبی صلعم مین جو تیر انداز کہ مشہور تھے ازانجملہ سعد بن ابی وقاص تھے و صائب بن عثمان بن مظعون و مقداد بن عمرو و زید بن حارثہ و حاطب بن ابی بلتعہ و عتبہ بن غزوان و فراش بن صمہ و قطبہ بن عامر بن حدیدہ و بشر بن البراء بن معرور و ابو نائلہ سلکان بن

سلامہ والو طلحہ و عاصم بن ثابت بن الافلح و قتادہ بن النعمان اور ایسا ہوا کہ اس روز ابو رہم انغفاری کے سینہ پر ایک تیر لگا وہ خدمت مین رسول خدا صلعم کے آئے تو حضرت نے لعاب دہن مل دیا وہ اچھے ہو گئے چنانچہ ابو ہم بنام منیجو مشہور تھے اور ایسا ہوا کہ قریش مین سے چار آدمی حضرت کے قتل پر باہم قسم و ہم عہد ہوے تھے اور مشرکین اس بات مین ان چارون کو پہچانتے تھے کہ تھے وہ چارون عبداللہ بن شہاب و عتبہ بن ابی وقاص و ابن قمیہ و ابی بن خلف اور اُسی روز عتبہ نے رسول خدا صلعم کو چار پتھر مارے کہ ایک دانت رباعیہ حضرتؐ کا ٹوٹ گیا یعنی جو دو دو دانت اوپر نیچے کے بعد دو دو اوپر نیچے کے ہوتے ہین اُنکو رباعیہ کہتے ہین پس داہنی طرف نیچے کا دانت رباعیہ شکست ہو گیا تھا اور حضرت کے دونون رخسارون پر سخت صدمہ پہونچا یہانتک کہ کڑیان مغفر کی رخسارون مین گھس گئین اور رانون پر بھی گزند سخت پہونچا کہ دونون رانون کا چمڑا چھٹ گیا اور ابو عامر نے کچھ گڈھے مثل خندقون کے مسلمین کے لیے کھودے تھے اور رسولخدا صلعم بعد نماز کے کنارے نادانستہ کھڑے تھے یعنی خدا نے اُس سے بچا لیا اور **واقدی** نے کہا ہمارے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ حضرت کے رخسارون پر جسنے پتھر مارا وہ ابن قمیہ تھا اور جسکا پتھر لبون پر لگا اور دانت رباعیہ ٹوٹ گیا وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور اُس روز ابن قمیئہ آگے بڑھا اور کہنے لگا مجکو کوئی بتاوے کہ محمدؐ کدھر ہین تو قسم ہے اُسکی جسکے لیے عزا ہار ہے اگر مین محمدؐ کو دیکھ پاؤن تو بیشک اُنکو قتل کرون تا آنکہ جب اُسنے حضرت کو دیکھا تو تلوار بلند کیے ہوے دوڑا اور عتبہ بن ابی وقاص نے بھی تلوار کے وار کے ساتھ پتھر مارا اُسوقت حضرت سامنے والے غار مین ہو رہے دونون رانین چھل گئین اور ابن قمیہ کی تلوار نے کچھ کام نہ کیا مگر چونکہ اُسنے بھرپور ضرب لگائی تھی تو ثقل صدمہ سیف سے حضرت صلعم غار مین گر گئے بعد ازان حضرت اُس غار سے نکلے اسطرح کہ عقب سے طلحہ نے اُٹھایا اور علی نے ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا تا آنکہ حضرت سیدھے کھڑے ہوے **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عثمان نے ضمرہ بن سعید ابی بشیر المازنی سے اُنھون نے کہا مین روز اُحد حاضر تھا اُسوقت لڑکا تھا مین نے دیکھا ابن قمیہ کو کہ اُسنے رسولخدا صلعم پر تلوار اُٹھائی اور وار کی پھر مین نے دیکھا کہ حضرت اپنی زانون کے بھل آگے کے غار مین جا رہے اور اُسکی آڑ مین ہو رہے و چونکہ مین لڑکا تھا تو شور کرنے لگا تا آنکہ مین نے لوگونکو دیکھا کہ اُس غار مین کود پڑے اور مین نے طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھا کہ اُنھون نے حضرت کو گود مین اُٹھایا کہ حضرت اُٹھ کھڑے ہوے اور بعضون نے یون بیان کیا کہ پیشانی رسولخدا صلعم کو جسنے سخت شکستگی پہونچائی یعنی پتھر سے وہ ابن شہاب تھا اور جسنے حضرتؐ کی رباعیہ توڑی اور خون بہایا لبون سے وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور جسنے حضرت کے رخسار پر ایسا پتھر مارا کہ مغفر کی کڑیان رخسارون مین بیٹھ گئین وہ ابن قمیئہ تھا اور جبین منور جو شق ہو گئی تھی اور اُس سے خون بہتا تھا تو ریش مبارک تر ہو گئی تھی چنانچہ سالم مولے ابی حذیفہ چہرۂ اقدس سے خون دھوتے اور حضرت

فرماتے تھے کہ وہ قوم کیونکر فلاح پاویگی جو اپنے نبی کے ساتھ اسطرح پیش آئی وحالانکہ نبی اُنکو خدا کی طرف بلاتا تھا پس حقتعالی نے اسوقت یہ آیہ نازل کیا لیس لك من الامر شئ یعنے تجکو اس امر مین کچھ دخل نہین چاہین ہم اُنپر متوجہ ہون خواہ اُنپر عذاب کرین اور سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ مین نے حضرت سے یہ کہتے ہوے سُنا کہ غضب خدا کا اُس قوم پر بہت سخت ہی جسنے اپنے نبی کے چہرہ سے خون بہایا دیگر غضب خدا اُسپر بہت سخت ہی جسکو نبی نے قتل کیا سعد نے کہا بدعاے رسول خدا صلعم نے حق مین عتبہ میرے بھائی کے مجکو تسلی بخشی کہ اُسنے مجکو اُسکے قتل پر وہ حرص تھی کہ کسی چیز پر مجکو کبھی حرص نہوئی تھی اور اسقدر مجکو معلوم ہے کہ بے شک وہ والد کا عاق و نافرمان بردار اوانکے ساتھ بدخلق تھا چنانچہ مین نے مشرکین کی صفون کو دو مرتبہ چیرا ہے اور دونون بار مین تلاش کرتا تھا اپنے بھائی عتبہ کو تاکہ اُسکو قتل کرون لیکن وہ مجھسے ہر بار کترا کر نکل گیا جس طرح لومڑی کنائی کٹا جاتی ہے جب مین نے تیسری بار ارادہ کیا تو حضرت نے مجھسے فرمایا اے بندۂ خدا تو کیا ارادہ کرتا ہے کیا تیرا ارادہ اپنی جان دینے کا ہے پس مین اس ارادہ سے یعنی اُنکے لشکر مین گھس جانے سے باز رہا پھر حضرتؐ نے یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ لَا یَحُوْلُ وَلَا یَحُوْلُ عَلٰی اَحَدٍ مِنْھُمْ یعنی اے پروردگار ان مین سے کسی پر سال ہرگز نہ گذرے سعد نے کہا واللہ آمین سے جنھون نے حضرت کو پتھر مارا اور مجروح کیا تھا کسی پر سال تمام نہ گذرا چنانچہ عتبہ تو مرگیا مگر ابن قمیئہ کے بارہ مین اختلاف ہے بعضے قائل ہین کہ وہ اُسی معرکہ مین قتل ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ روز اُحد جب اُسنے تیر چلایا اور تیر اُسکا مصعب بن عمیر کے لگا اور اُسنے کہا لے اس تیر کو مین ابن قمیئہ ہون پس اُسکے اُس تیر نے مصعب کو قتل کیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا سوا اسکے کیا ہے کہ خدا تعالی اُسکو ذلیل و ہلاک کریگا چنانچہ اُسنے قصد ایک بکری کا کیا کہ اُسے دوہنے لگا اُسنے اُسکی کنپٹی مین سینگ مارا تب ابن قمیہ نے اُسکی ٹانگ چیر ڈالی اور مار ڈالا اور وہ خود بھی بموجب دعاے رسول خدا صلعم کے اُسی زخم سے اندر جبل کے مرا پڑا ہوا دکھائی دیا اور تھا ایک دشمن خدا کہ جب وہ اپنے یارون کی طرف پھرا تو اُنکو خبر دی کہ رسول خدا صلعم قتل ہوگئے اور وہ شخص اولاد آزر مین سے تھا اور ایسا ہوا کہ عبد اللہ بن حمید بن زہیر جسوقت رسول خدا صلعم کو اُس حالت مین جسمین تھے دیکھتا تھا تا آنکہ گھوڑا دوڑاتا کر آیا اور لوہے مین تمام لپٹا ہوا تھا یعنے زرہ وغیرہ سارا اسباب حرب پہنے تھا اور کہتا تھا مین ابن زہیر ہون مجھے محمدؐ کے تئین بتا دو تاکہ مین اُنکو قتل کرون یا پہلے اُسنے مین ہی مرون تب ابو دجانہ نے اسے روکا اور کہا اُس شخص کی طرف قصد کر جو بدلے محمدؐ کے اپنی جان فدا کرتا ہے یعنی میری طرف آ تب ابو دجانہ نے حملہ کر کے ابن زہیر کے گھوڑے کو پے کیا کہ گھوڑے نے دُم دونون رانون کے اندر دبالی پھر ابو دجانہ نے اُسپر تیغ علم کر کے للکارا کہ لے اُس ضرب کو مین ابن خرشہ ہون پس اُسکو قتل کیا اور رسول خدا صلعم اُنکی طرف دیکھتے تھے اور فرماتے تھے

اللھم راض عن ابن خرشہ کما انا عنہ راض یعنی اے خداوندا ابن خرشہ سے تو راضی ہو جیسا کہ مین اُس سے راضی ہون اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی اسحاق بن طلحہ نے عیسٰی بن طلحہ سے اُنھون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنھون نے کہا مین نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے روز اُحد ہوا اور رسولخدا صلعم کے روے مبارک پر پتھر لگا کہ دو کڑیان مغفر کی حضرت کے روے مبارک پر چبھ گئین تب مین حضرت کی طرف دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اور لوگ بھی جانب مشرق سے حضرت کے سامنے تیز روی سے گویا اُڑتے ہوے آئے مین نے کہا خداوندا ان لوگون مین کہین طلحہ بن عبیداللہ آیا پھر جب ہم لوگ حضرت کی خدمت مین جمع ہو گئے تو یکایک ابوعبیدہ بن الجراح میرے پاس دوڑتے پہونچے اور کہا مین تجھسے خدا کی قسم دیکر کہتا ہون کہ تو مجھے کیون نہین چھوڑتا یعنی مجھے حضرت کے پاس جانے دے کہ حضرت کے رخسارہ سے جو کچھ اُسمین چبھا ہے مین اُسکو نکال ڈالون ابوبکر نے کہا تب مین نے اُسکو چھوڑ دیا یعنے آگے کر دیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا تم لوگ اپنے صاحب یعنی طلحہ بن عبیداللہ کو میرے پاس آنے دو تب عبیدہ نے حلقۂ مغفر کو اپنے دندان پیشین سے بھر زور پکڑ کر کھینچ لیا کہ پیچھے کے بھل گر پڑے اور ابوعبیدہ کا سامنے کا دانت بھی گر پڑا بعد ازان دوسری کڑی کو دوسرے سامنے کے دانت سے کھینچا پس اسی وجہ سے ابوعبیدہ لوگون کے درمیان مین کھونڈے تھے اور بعضون نے یون بیان کیا ہے کہ جس شخص نے دونون کڑیون کو رخسارۂ حضرت سے کھینچ لیا تھا وہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے اور بعض نے کہا ابوالیسر تھے اور ہمارے نزدیک اثبت یہ ہے کہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے اور ابوالخدری بیان کرتے تھے کہ روز احد جب رسولخدا صلعم کے روے مبارک پر صدمہ پہونچا کہ مغفر کی دو کڑیان پتھر سے ٹوٹ کر رخسارون مین سما گئین پھر جب وہ دونون کڑیان نکالی گئین تو خون ایسا بہتا تھا جیسے رخنہ مشک دریدہ سے پانی بہتا ہے اور حال ابومالک بن سنان کا یہ تھا کہ اُس خون کو اپنے منھ مین چوس کر گھونٹ جاتے تھے تب رسول خدا صلعم نے فرمایا جو کوئی خواہش کرے دیکھنے کی ایسے شخص کو جسکا خون میرے خون مین مخلوط ہو گیا تو مالک بن سنان کو دیکھے چنانچہ جب لوگون نے مالک سے کہا کہ تو خون کھا لیتا ہے اُنھون نے کہا ہان مین رسول خدا صلعم کے خون کو پی جاتا ہون یعنی پی گیا اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جسکا خون میرے خون سے مس یعنی مخلوط ہو جاویگا اُسکو آتش دوزخ نہ پہونچے گی اور ابوسعید نے کہا مین اُن لوگون مین تھا جو مقام شیخین سے پھیر دیے گئے تھے کہ مقابلے کے ساتھ حاضر نہوے تھے جب دوسرا دن ہوا تو ہم حرب گاہ مین بمقام رسولخدا صلعم پہونچے اور لوگ وہان سے متفرق ہوتے جاتے تھے چنانچہ مین دورے نبی حذرہ سے ہمراہ لیے ہوے حاضر ہوا پس ہم دشمنون کو روکتے تھے کہ کوئی حضرت کی طرف نہ آوے اور ہم حضرت کو بسلامت دیکھکر اپنے اہل و قوم کو خبر سلامتی پہونچاتے تھے تا آنکہ ہمسے ملاقات ہوئی اُن لوگون سے

جو پھرے جاتے تھے مقام قناۃ کے درے مین اور ہماری ہمت سوائے نبی صلعم کے اور کسی طرف مصروف نہ تھی تاہم اُنکو دیکھتے رہین اور نگہبانی کرین پس حضرت نے جب میری طرف نگاہ کی تو فرمایا سعد بن مالک ہے مین نے عرض کی ہان مین ہی ہون میرے باپ مان آپ پر تصدق ہون پھر مین قریب گیا اور حضرت کے پائون کو بوسہ دیا اور حضرت اُسوقت گھوڑے پر سوار تھے فرمایا حق تعالیٰ تیرے باپ کے بارہ مین تجھے اجر خیر عطا کرے بعد ازان مین نے روے اقدس کی طرف جو نگاہ کی تو دیکھا کہ حضرت کے دونون رخسارون پر مثل دو درہم کے غار ہے اور پیشانی انور قریب جڑ بالون کے شق ہے اور کیا دیکھتا ہون کہ نیچے کے لب مبارک سے خون جاری ہے اور دہنی رباعیہ شکستہ ہوگئی ہے اور یہ دیکھا کہ زخمون پر کچھ سیاہ سا لگا ہوا ہے مین نے لوگون سے پوچھا کہ زخمون پر یہ سیاہ کیا چیز لگی ہے اُن لوگون نے کہا بوریا جلا کر خاکستر اُس کی لگائی گئی ہے پھر مین نے پوچھا کہ حضرت کے رخسارون پر کس نے پتھر مارا ہے اُنھون نے کہا ابن قمیہ نے پھر مین نے کہا یہ پیشانی پر کس کے ہاتھ سے چوٹ آئی ہے اُنھون نے کہا ابن شہاب کے پتھر سے پھر مین نے کہا کہ لب پر کس نے پتھر مارا اُنھون نے کہا عتبہ نے تب مین حضرت کی سواری کے آگے آگے دوڑتا چلا تا آنکہ حضرت اپنے دولتسرا پر پہونچے پس گھوڑے سے اُتر نہ سکے مگر لوگون نے اُٹھا کر اُتارا اور مین حضرت کی دونون رانون کو دیکھتا تھا تو دونون کا پوست شگافتہ و ترنجیدہ یعنی سمٹا ہوا تھا اور حضرت دونون سعد پر تکیہ دیے ہوئے تھے سعد بن عبادہ اور سعد ابن معاذ تا انکہ داخل دولتسرا ہوے جب غروب آفتاب ہوا اور بلال نے اذان مغرب کی دی تو رسولخدا صلعم اُسی حالت سے تکیہ دیے ہوے دونون سعد پر برآمد ہوے بعد ازان دولتسرا مین تشریف لے گئے اور لوگ مسجد مین آگ جلاے ہوے اپنے زخمون کو سینک رہے تھے پھر جسوقت شفق غائب ہوئی تو بلال نے اذان عشا کی کہی اُسوقت تک حضرت برآمد نہوے اور بلال حضرت کے دروازہ پر بیٹھے رہے جب ایک تہائی رات کی گذری تو بلال نے ندا دی کہ الصلوۃ یارسول اللہ یعنی جماعت تیار ہے نماز کو تشریف لائیے تب حضرت سوتے سے اُٹھکر برآمد ہوے پھر جسوقت داخل دولتسرا ہوے تھے تو مین نے دیکھا کہ بہت آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتے تھے اور جسوقت مین نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی اور حضرت اپنی دولتسرا کی طرف تشریف لیچلے اور لوگ حضرت کے سامنے مصلے تک صف بستہ کھڑے تھے تو مین نے دیکھا کہ اسوقت حضرت تنہا چلے جاتے تھے یعنی بلا اعانت غیرے تا آنکہ داخل منزل شریف ہوے اور مین اپنے اہل و قوم کی طرف پھرا اور اُنکو سلامتی حضرت کی خبر دی اُن لوگون نے اس خوشخبری پر حمد خدا کیا اور باطمینان سو رہے اور اُس شب کو گروہ خزرج اور اوس مسجد مین باب نبی صلعم پر حاضر تھے اور حراست حضرت کی فرقہ قریش سے کرتے رہے تا ایسا نہ ہو کہ وہ دوڑ ماریں اور رواۃ کہتے ہین کہ فاطمہ علیہا السلام مع چند عورتین

ہمراہی کے اپنے گھر سے برآمد ہو کر رسول خدا صلعم کے پاس آئین اور زخمہاے روے مبارک دیکھے تو حضرت کے گلے سے لپٹ گئین اور چہرۂ انور سے خون پونچھنے لگین اور حضرت فرماتے تھے اشتد غضب اللہ علی قوم دموہ جبہ رسولہ یعنی غضب خدا اُس قوم پر بہت سخت ہے جنھون نے اُسکے نبی کے منھ سے خون بہایا اور علی رضی اللہ عنہ مقام مہراس سے پانی لائے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ یہ میری سیف لیے رہو اور اُس پانی کو اپنی سپر مین بھرا اور چاہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ اُس مین سے پئین اور حضرت پیاسے بھی تھے مگر پی نہ سکے اور اس پانی مین بو بھی پائی اُس سے کراہت آئی اور فرمایا یہ پانی بدمزہ ہے پر اُس پانی سے صرف کلی کی تا دہن مبارک سے خون صاف ہو جاوے اور فاطمہ علیہا السلام نے اپنے باپ کا خون دھو کر صاف کیا اور جب کہ رسول خدا صلعم نے تیغ علی کو خون آلودہ دیکھا تو فرمایا تو نے بہت خوب قتال کی وہر آئینہ عاصم بن ثابت اور حارث بن الصمہ اور سہل بن حنیف نے بھی اچھی قتال کی اور ابو دجانہ کی سیف بھی غیر مذموم ہی الغرض جب حضرت نے اُس پانی کے پینے کی طاقت نہ پائی تو محمد بن مسلمہ باہر نکلے اور عورتون کے پاس پانی تلاش کرنے لگے اور اُسوقت دہان چودہ بیبیان آئی تھین او نھین چودہ مین فاطمہ بنت رسول خدا بھی تھین اور وہ سب کھانا اور پانی اپنے ساتھ لائی تھین اور مجروحون کو کھلاتی پلاتی تھین اور اُن کی دوا کرتی تھین کعب ابن مالک کہتے ہین کہ مین نے ام سلیم بنت ملحان اور عائشہ (یعنی بنت سعد) کو دیکھا کہ روز احد دونون اپنے دوش پر مشک اٹھائے ہوے تھین اور حمنہ بنت جحش پیاسون کو پانی پلاتی تھین اور مجروحون کا علاج کرتی تھین اور ام ایمن بھی مجروحون کو پانی پلاتی تھین الغرض جب محمد بن مسلمہ نے عورتون کے پاس پانی نپایا اور اُس روز رسول خدا صلعم کو شدت کی پیاس تھی تب محمد بن مسلمہ ایک قناۃ یعنے کاریز کی طرف مشک لیکر گئے اور مالک کاریز سے طلب کیا اور وہ مقام آج معروف بقصور تمیمین ہے پس محمد بن مسلمہ آب شیرین بھر لائے رسول خدا صلعم نے وہ پانی پیا اور محمد بن مسلمہ کے حق مین دعاے خیر فرمائی اور حال خون کا یہ تھا کہ بند نہوتا تھا اور اُس حالت مین حضرت فرماتے تھے کہ وہ لوگ اب ہرگز مثل ایسی فیروزی کے جو انکو ملی ہے نہ پہونچینگے یہان تک کہ مس کرینگے رکن کو یعنے پہونچین گے مکہ مین اور جب فاطمہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون زخم بند نہین ہوتا دوا لانکہ وہ آپ خون دھوتی جاتی تھین اور علی رضی اللہ عنہ مجن سے اُسپر پانی ڈالتے تھے بعد ازان فاطمہ نے ایک ٹکڑا حصیر کا لیکر جلایا جب وہ خاکستہ ہوا تو اُسکو زخمون پر چپکا دیا تا آنکہ خون بند ہو گیا اور یعقوبی کہتے ہین کہ پشمینہ جلا کر بھرا تھا اور بعد ازان رسول خدا صلعم زخمہاے روے مبارک کی دوا ہڈی کہنہ بوسیدہ سے کرتے تھے تا کہ نشان زخم کا جاتا رہے اور اس قدر عرصہ گذرا کہ صدمہ ضربت ابن قمیئہ حضرت کے شانے پر ایک مہینے تک یا زیادہ ایک مہینے سے رہا اور جو نشان کہ چہرہ مبارک پر رہ گیا تھا اُسکی دوا حضرت نے

استخوان کہنہ سے کی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ نے زہری سے
اُنھون نے سعید بن المسیب سے اُنھون نے کہا جب روز اُحد ہوا تو ابی بن خلف آگے بڑھا اور زمیز کرکے
گھوڑا دوڑاکر رسولخدا صلعم کے قریب آیا لوگون نے اُسکو روکا اور ارادہ اُس کے قتل کا کیا حضرت نے فرمایا
تامل و تاخیر کرو پس حضرت کھڑے ہوے اور اُسوقت ہاتھ مین آپ کے جو حربہ تھا یعنے نیزہ کوتاہ خواہ چوب دستی
باسنان اُس سے اُسکو مارا کہ درمیان خود و زرہ کے جو دامن خود کا گردن پر آویزان رہتا ہے وہان اُسکے گلے
مین نوک سنان پیوستہ ہوگئی پس ابی اپنے گھوڑے سے زمین پر گرا کہ ہڈی پسلی کی ٹوٹ گئی تب اُسکے
ہمراہی اُسکے تئین زندہ مع رخت تن لے بھاگے اور وہان سے پلٹ گئے تا آنکہ وہ اثنائے راہ مین مرگیا اور
اسی کے بارے مین یہ آیہ نازل ہوئی وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یعنی جب تو نے اُسکو مارا تو تو نے نہین مارا
بلکہ خدا نے اُسکو مارا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد المظفری نے
عاصم بن عمر سے اُنھون نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے
بیان کیا کہ بعد معرکہ بدر کے جب ابی بن خلف بمقدمہ فدیہ دینے اور چھوڑا لیجانے اپنے پسر کے جو روز بدر اسیر
ہوا تھا مدینے مین آیا تو کہنے لگا یارسول اللہ میرے پاس میرا ایک گھوڑا ہے کہ مین اُسپر ہر روز سوار ہوا کرتا ہون
بخوف تیری اُسکے (یعنی برای عادت و مہارت) تا مین اُسپر سوار ہو کر آپ کو قتل کرون فرمایا رسولخدا صلعم
نے بلکہ مین تجکو قتل کرونگا اُسی پر انشاء اللہ یعنے درآنحالیکہ تو اُسپر سوار ہوگا اور دوسری روایت مین یون منقول
ہے کہ یہ کلمہ ابی بن خلف نے مکہ مین کہا تھا پس خبر اس بات کی حضرت کو مدینہ مین پہونچی اسوقت
فرمایا کہ انشاء اللہ مین اُسکو قتل کرونگا درآنحالیکہ وہ اُسی گھوڑے پر سوار ہوگا اور راویون نے بیان
کیا کہ عادت رسولخدا صلعم کی یہ تھی کہ قتال مین پیچھے مڑکر نہین دیکھتے تھے اسوجہ سے فرماتے تھے مجکو اندیشہ ہے
کہ ابی بن خلف کہین میرے عقب سے نہ آجاوے لہذا تم لوگ جب اُسکو آتے دیکھو تو میرے تئین مطلع کیجیو
وہ یہ فرما رہے ہی تھے کہ یکبارگی ابی اپنے گھوڑے کو مہمیز کرتا ہوا دوڑاتا ہوا آپہونچا اور اُسنے حضرت کو دیکھکر
پہچانا و بآواز بلند کہنے لگا اے محمد اگر تم بچ گئے تو پھر مین نہ بچونگا تب مسلمین نے عرض کی یارسول اللہ اگر وہ کر
آپ کو دبوچ لے گا یعنی اگر وہ پہلے آپ پر سبقت کرے گا تو اُس وقت آپ کیا کرین گے حالانکہ وہ خود
آگیا ہے اگر اجازت ہو تو ہم مین سے کوئی اُسپر بحملہ سبقت کرے حضرت نے انکار کیا پھر ابی جب نزدیک
آگیا تو حضرت نے حارث بن صمہ سے حربہ لے لیا اور اصحاب سے نکلکر میدان لیا ہم لوگ سامنے
سے مثل پروانہ پرواز کر گئے اور حال مشقت و مشاقی حضرت کا یہ تھا کہ جب وہ کسی امر مین کوشش کرتے
تھے تو کوئی اُن کا اُس کام مین مشابہ نہین ہوسکتا تھا یعنی مثل اُن کے کوئی کوشش نہین کرسکتا تھا

یا اُسکی سی کوشش کوئی نہین کرسکتا تھا الغرض حضرت نے اُسی حربہ سے ابی کی گردن مین انی ماری کہ وہ اپنے گھوڑے سے نیچے گرا اور نبکارتا تھا جس طرح بیل نبکارتا ہے اور اُسکے ہمراہی اُس سے کہنے لگے ای ابوعامر واللہ تجکو کچھ ضرر نہ ہوگا یہ شخص تجکو صدمہ پہونچایا اگر ہم مین سے کسی کے سامنے پڑجائیگا تو کس قدر ضرر اُٹھادیگا اُبی نے کہا قسم ہے لات وعزا کی یہ شخص جس نے مجھکو گزند پہونچایا اگر اُسی طرح ساتھ کل اہل ذی المجاز کے پیش آیا تو سب مارے جاوینگے کیا اُسنے پہلے ہی نہین کہا تھا کہ مین تجکو قتل کرونگا (ذوالمجاز ایک مقام ہے منامین کہ ابی وہین کا باشندہ تھا) بالآخر اُبی کو اُسکے اصحاب اُٹھالے گئے اور اس شغل کے باعث وہ لوگ طلب رسولؐ خدا صلعم سے باز رہے بعد ازان رسولؐ خدا صلعم جماعت اصحاب کے ساتھ جو گھاٹیون مین تھی جاملے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے حربہ زبیر بن العوام سے لیا تھا اور ابن عمر کہتے تھے کہ ابی بن خلف درمیان وادی رابغ کے مرگیا اور مین وادی رابغ مین بعد گذرنے تھوڑی رات کے جاتا تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہون کہ میرے سامنے ایک شعلہ چمکا تو مین اُس سے ڈرگیا پھر یکایک اُسی شعلہ مین سے ایک شخص نیچے زمین پر جکڑا ہوا نکلا کہ زنجیرین بھی آگ کی طرح سرخ تھین اور بعطش کہکے غل وشور کرتا تھا دبناگاہ ایک شخص کہتا ہے کہ اُسکو نہ پلایہ قتل کیا ہوا رسولؐ خدا کا ہے یہی ابی ابن خلف ہے مین نے کہا دور رہو دور رہو اور بعضو نے کہا ہے کہ وہ بمقام سرف مرگیا تھا اور ایک روایت مین یون وارد ہے کہ جب حضرت نے حربہ زبیر سے لیا اُسوقت ابی نے حضرت پر حملہ کیا تاکہ اُنپر تلوار کا وار کرے دفعۃً مصعب بن عمیر اُسکے آگے آگئے اور اپنے کو درمیان اُسکے اور حضرتؐ کے حائل کیا اور تلوار منھ پر ماری اور رسولؐ خدا نے درمیان دامن خود اور زرہ اُسکے ایک فرجہ شگاف یعنی جاے خالی اُسکی گردن مین تاک کر وہین برچھی کی انی ماری کہ وہ زمین پر گر پڑا اور بیل کی طرح نبکارنے لگا اور راوی نے کہا کہ اُسی عرصہ مین عثمان بن عبداللہ بن المغیرہ المخزومی اپنا گھوڑا ابلق دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ اپنی پوری زرہ پہنے تھا یعنے تا بپا اور رسول خدا صلعم اُسوقت شعب کی طرف جاتے تھے تب عثمان بن عبداللہ بقصد رسولؐ خدا صلعم آگے بڑھا اور پکار کر کہنے لگا کہ اگر اسوقت تو مجھسے بچے گا تو پھر مین تجھسے نہ بچونگا یہ سنکر حضرت ٹھہر گئے کہ یکبارگی اُسکے گھوڑے کا پاؤن پھسلکر درمیان کسی غار کے ان غارون مین سے جاتا رہا جس کو ابوعامر نے حضرت کے لیئے کھودا تھا پس اُسمین گھوڑا منھ کے بل گرا پھر گھوڑا اُسمین سے اُچھل کر نکل آیا اس کو اصحاب نبی نے پکڑ کر پی کیا اور حارث بن صمہ عثمان کے اوپر گئے اور ایک ساعت دونونمین تلوار چلی بالآخر حارث نے اُسکے پانون مین تلوار ماری کیونکہ اُسوقت اُسکی زرہ کا دامن لپٹا تھا پس حارث نے چابکدستی کرکے اُس زخمی پر تلوار مار کر قتل کیا اور حارث نے اس روز اُسکی زرہ جید نفیس اور خود سیف کہ بہت عمدہ تھی لے لی اور اس روز اُن کے سوا کسی کو نہین سنا کہ کسی کا سلب رخت کیا ہو اور رسولؐ خدا صلعم

ان دونون کی قتال ملاحظہ کر رہے تھے اور حضرت نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی ناگاہ معلوم ہوا کہ عثمان بن عبید اللہ بن المغیرہ ہی فرمایا الحمد للہ الذی اعانہ یعنی حمد ہی اُسکی جس نے اسکو ہلاک کیا اور ایسا ہوا تھا کہ اسی عثمان بن عبد اللہ کو عبد اللہ بن جحش نے بمقام بطن نخلہ یعنی وادی نخلہ مین اسیر کیا تھا تا آنکہ اُس کو رسول خدا صلعم کے پاس حاضر کیا کر فدیہ لیکر اُسکو چھوڑ دیا تھا تب وہ وہان سے پھر کر قریش کے پاس گیا یہان تک کہ اُحد مین آنکر لڑا اور مارا گیا اور اُسوقت اُسکا مارا جانا عبید بن حاجز العامری بن عامر بن لوی نے دیکھا تو آگے بڑھا اور مانند درندون کے دوڑتا ہوا آیا اور حارث بن صمہ کے شلنے پر تلوار مار کر مجروح کیا پس حارث زخمی ہو کر زمین پر گرے تا آنکہ اُنکو اُنکے اصحاب اُٹھا لائے تب ابو دجانہ عبید کے مقابلہ پر آئے پھر ان دونون نے تھوڑی دیر باہم جانش و کاوش کی اور ہر ایک دوسری کی ضرب سیف کو سپر پر روکتا تھا تا آنکہ ابو دجانہ نے اُسپر حملہ کیا اور اُسکو گود مین اُٹھا کر زمین پر دے مارا پھر اُسکو ذبح کر ڈالا جس طرح کوئی بکری کو ذبح کرتا ہے بعد ازان مقتل سے پھرے اور حضرت کی خدمت مین آملے اور کہا راویون نے کہ سہل بن حنیف دفع کرتے تھے اعدا کو رسول خدا صلعم سے ساتھ تیر زنی کے تب حضرت نے فرمایا اور دو تیر دو سہل کو کہ فی الحقیقت وہ سہل ہی یعنے سہل الحق اور رسول خدا علیہ السلام نے التفات کی طرف ابی الدرداء کے اور حال یہ تھا کہ صحابہ ہر طرف شکست پا کر بھاگے جاتے تھے تب حضرت نے فرمایا عویمر کیا اچھا سوار ہی بخلاف اس بات کے کہ لوگ کہتے ہین وہ حاضر احد نہوے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے محمد بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے اُنھون نے حارث بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے اُنھون نے کہا مجھسے بیان کیا اُس شخص نے جس نے ابو اُسیرہ بن الحارث بن علقمہ کو دیکھا جب کہ وہ مقابل مین تھے ایک شخص کے نبی عوف سے چنانچہ ان دونون نے بایکدیگر تیغ زنی کی اور ہر مرتبہ ایک دوسرے پر غلبہ حملہ کرتا تھا پس اس دیکھنے والے نے دیکھنا اپنا اُن لوگون کے تئین بیان کیا کہ وہ دونون گویا دو شیر تھے باہم لڑنے والے کہ کبھی ٹھہر جاتے تھے اور کبھی قتال کرتے تھے بعد ازان دونون باہم لپٹ گئے اور ایک نے دوسرے کو مضبوط اور زور سے پکڑا پھر دونون لپٹے ہوے زمین پر گرے تب ابو اُسیرہ اُسپر چڑھ بیٹھے اور اپنی تلوار سے اُسکو ذبح کیا جسطرح بکری کو ذبح کرتے ہین اور اُسکو اسی طرح چھوڑ کر چلے کہ ناگاہ خالد بن الولید اپنے پچکلیان گھوڑے پر سوار اور نیزہ طویل ہلاتا ہوا آگے بڑھا ابو اسیرہ کی پشت پر آکر نیزہ لگایا راوی کہتا ہے کہ مین نے دیکھا کہ سنان سینے سے باہر نکل آئی کہ ابو اسیرہ زمین پر گرے اور مر گئے اور خالد بن الولید یہ کہتا ہوا پھرا کہ مین ابو سلیمان ہون اور کہا راویون نے کہ طلحہ بن عبید اللہ نے اُس روز قتال شدید کی چنانچہ طلحہ کہتے ہین کہ جسوقت صحابہ نے شکست پائی تو مین نے دیکھا رسول خدا صلعم کو کہ مشرکین نے آنکر اُنکو ہر طرف سے

کھیر لیا اُسوقت میری خاطر مین کچھ نہ آتا تھا کہ مین حضرت کے آگے رہون یا پیچھے یا داہنے رہون یا بائین آخر کو
مین کبھی سامنے حضرت کے کبھی عقب پر اعدا کو بجملہ شمشیر دفع کرنے لگا یہان تک کہ وہ لوگ گریزان ہوے
چنانچہ اُس روز حضرت فرماتے تھے کہ طلحہ نے بڑی کوشش کی ہے اور سعد بن ابی وقاص ذکر مین احوال
طلحہ کے کہتے تھے کہ خدا طلحہ پر رحم کرے وہ ہم مین روز اُحد بزرگتر تھا از روے حمایت نبی صلعم کے لوگون نے
پوچھا ای ابو اسحاق یہ بات کیونکر ہوی اُنھون نے کہا کہ طلحہ حضرت کے ساتھ پلٹے رہے یعنے ساتھ ہی ساتھ رہے
اور ہم لوگ اُنسے متفرق ہو گئے تھے اور کبھی جمع بھی ہو جاتے تھے مگر اُنھون نے ایکدم ساتھ نچھوڑا مین نے
اُنکو دیکھا کہ وہ حضرت کے گرد چارون طرف پھرتے تھے اور اپنے تئین سپر کر دیا تھا یعنے سینہ سپر تھے اور جب
لوگون نے طلحہ سے پوچھا کہ تمھاری اُنگلی مین کیا ہوا تھا اُنھون نے کہا جس وقت مالک بن زہیر الجشمی نے
رسولخدا صلعم کو ناک کر تیر چھوڑا اور حال یہ تھا کہ اُسکا تیر کبھی خطا نہ کرتا تھا تو مین نے اپنا ہاتھ روے مبارک
کے سامنے کر دیا کہ وہ تیر میری انگشت خنصر مین آ لگا اور پھاڑ دیا کہ اُنگلی بیکار ہو گئی اور جب طلحہ
نے تیر چلایا تو کہا حس (اور حسّ ایک آواز ہی کہ وقت تیر زنی مُنھ سے عرب کے نکلتی ہی) تب حضرت
نے فرمایا اگر طلحہ بسم اللہ کہتا تو داخل جنت ہوتا اور لوگ اُسکو دیکھتے اور پھر بتصریح فرمایا کہ جو کوئی چاہتا
ہو دیکھنا ایسے شخص کو جو دنیا مین چلتا پھرتا ہی یعنے زندہ ہی وحالانکہ وہ اہل جنت سے ہی تو چاہیے کہ
دیکھے طلحہ بن عبید اللہ کو پس طلحہ اُن لوگون مین سے ہی جنھون نے اپنی مدت عمر کو یا اپنے عہد کو پورا کیا یعنے
شہید ہون مین ہے اور طلحہ نے کہا جب اُس تفرقہ مین مسلمین متفرق ہو گئے وبعد ازان پھر پھر آئے تو ایک شخص
بنی عامر بن لوی بن مالک بن المضرب مین سے اپنا نیزہ ہلاتا ہوا کمیت ستارہ پیشانی گھوڑے پر سوار مغرق
باہن آگے بڑھا اور بآواز بلند کہتا تھا کہ مین ابو ذات الودع ہون مجھے بتا دو کہ محمد کدھر ہین پس
طلحہ نے کہا کہ دفعۃً مین نے اُسکے گھوڑے کو پی کیا کہ وہ اپنی دُم رانون مین دبا کے رہ گیا یعنی گر پڑا تب
مین نے اُسکا نیزہ لے لیا اور واللہ مین نے خطا نکی کہ عین اُسکی آنکھ کی پتلی مین انی ماری وہ بیل کیطرح
ڈکارنے لگا اور مین برابر اُسکے رخسار پر پانون اپنا رکھے رہا یہانتک کہ مین نے اُسکے تئین موت سے
ملاقات کرائی اور ایسا ہوا کہ طلحہ کے سر مین استخوان پر کسی نے مشرکین مین سے دو ضربت ماری تھی ایک
ضربت تو جب وہ مقابل تھے اور ایک جب وہ پھرے تھے پس اس زخم سے خون بہت سا بہا تھا
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ روز احد خدمت مین رسولخدا صلعم کی مین گیا تو فرمایا کہ تو اپنے ابن عم کی
ملاقات و عیادت کو جا پس مین طلحہ بن عبید اللہ کے پاس آیا اور حال اُنکا یہ تھا کہ خون اُنکا سارا بہ گیا
تھا وہ بہت ناتوان و بیہوش تھے مین نے اُنکے مُنھ پر پانی چھڑکنا شروع کیا تا آنکہ وہ ہوش مین

آئے اور کہنے لگے رسولخدا صلعم کیسے ہین اور کیا کرتے ہین مین نے کہا بخیریت ہین اُنھون ہی نے مجکو تیرے پاس بھیجا ہی تب وہ بولے الحمدللہ کہ ہر مصیبت کے بعد آسانی ہوتی ہی اور ضرار بن الخطاب الفہری نے کہا کہ مین نے طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھا جب اُنھون نے اپنے عمرہ مین بہ مقام مروہ اپنا سر منڈایا تو اُنکے سر مین استخوان کاسہ بر زخم نظر آیا تو مین بولا واللہ یہ ضربت مین نے ہی اُنکو لگائی تھی چنانچہ جب طلحہ میرے سامنے آئے تھے تو ایک ضربت اُسوقت ماری تھی اور جب یہ پھر کر چلے مین تو مین نے مکر حملہ کرکے دوسری ضربت لگائی تھی اور بیان کیا راویون نے کہا کہ جب معرکہ روز جمل ہو اتھا اور علیؓ نے اُن لوگون مین سے قتل کیا جس کو کیا اور بصرہ مین داخل ہوے تو ایک شخص عرب کا حضرت کے پاس آیا اور روبرو اُنکے کلام کرنے لگا اور کہا طلحہ کون ہی تب وہ اُس سے گھرک کر بولے کیا تو روز اُحد حاضر نہ تھا عظم غنانہ یعنی بزرگ تھا کفایت کرنا طلحہ کا اسلام سے یعنی حمایت کرنا اور بجاے خود قائم وثابت قدم رہنا اُن کا پیش رسول خدا صلعم کے پس وہ شخص منفعل ہوا اور چپ رہا تب ایک اور شخص قوم مین سے بولا یا علی غنانہ وبلاء طلحۃ رحمۃ اللہ یعنی کفایت کرنا اُسکا اور سختی اُٹھانا روز اُحد کیونکر تھا فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے ہان یون تھا کہ خدا رحم کرے طلحہ پر بتحقیق کہ مین نے اُسکو دیکھا کہ اپنے تئین اُسنے سامنے رسولخدا صلعم کے سپر کردیا تھا یعنی سینہ سپر ہوگیا تھا اور تلوارون مین وہ چھپ گیا اور گھبر گیا تھا اور ہر طرف سے تیرون کی بوچھار آتی تھی اور وہ اس حالت مین واسطے رسولخدا صلعم کے سپر تھا تب اُس کہنے والے نے کہا کہ ہر آئینہ وہ دن وہ تھا جسدن اصحاب رسولخدا زخمی ہوے اور حضرتؐ بھی اُسی روز زخمی ہوے پس علی رضی اللہ عنہ نے کہا مین حاضر تھا شاہد ہون کہ مین نے رسول خدا صلعم سے سنا فرماتے تھے مین بھی اصحاب کے ساتھ ورغار ہتوا اسفل جبل مین بعد ازان علیؓ نے کہا اُس روز مین نے اپنے تئین دیکھا کہ اعدا کو ایک طرف مین جدا کرتا تھا اور ایک طرف ابو دجانہ ایک گروہ کو اُن مین سے ہنکاتا تھا اور ایک طائفہ کو اُن مین سے ایک طرف سعد بن ابی وقاص بھگاتا تھا یہانتک کہ حق تعالیٰ نے اُن سب کو دور کیا اور اس تہلکہ سے نجات تمام حاصل ہوئی اور اُسی روز مین نے دیکھا کہ اُنمین سے ایک غول سلاح بند جدا ہوے ہین اور اُنمین عکرمہ بن ابی جہل بھی تھا پس مین تیغ بکف اُنکے درمیان دوڑتا ہوا گھس گیا اور اُنھون نے مجھپر ہجوم کیا تا آنکہ مین بھیڑ چیرتا ہوا آخر جماعت تک پہونچا اور دوبارہ اُنمین مارتا ہوا پھر پڑا یہان تک کہ اپنی جا پر لوٹ آیا لیکن جہل نے مہلت دی تھی کیونکہ جاری کرتا ہے حق تعالیٰ اس امر کو جو مقدر ہوگیا ہو واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی جابر بن سلیم نے عثمان بن صفوان سے اُنھون نے عادہ بن خزیمہ سے اُنھون نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی اُس شخص نے جس نے حباب بن المنذر الجموح کو دیکھا تھا کہ وہ اُس روز دشمنو کو مثل بھیڑیے

ہانکتے تھے بعد ازان وہ لوگ ان پر ٹوٹ پڑے یہان تک کہ لوگون نے کہا وہ قتل ہوگئے پھر وہ تیغ بکف میدان مین نکلے اور وہ لوگ اُنسے متفرق ہوگئے اور جب خباب نے اُن کے ایک فرقہ پر حملہ کیا تو وہ بھاگ کر اپنے لشکر مین جا ملے اور خباب خدمت مین نبی صلعم کی واپس آئے اور خباب اُس روز سربسبز واسطے نشان اپنے لشکر کے اپنے مغفر مین باندھے ہوے تھے اور اُس روز عبدالرحمان بن ابی بکر گھوڑے پر سوار غرق آہن کہ سوائے آنکھون کے کوئی عضو نہین دیکھائی دیتا تھا پرسے سے باہر نکلا اور ندا دی کہ یا عبدالرحمان بن عتیق سے کون لڑنے کو نکلتا ہی آدمی نے کہا یہ سنکر ابو بکر اس کی طرف چلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مین اُس سے لڑنے نکلتا ہون اور تلوار میان سے لی اُس وقت حضرت صلعم نے فرمایا تلوار میان مین کر اور اپنی جگہ پھر جا اور اپنی ذات سے ہم کو منفعت پہونچا اور رسولخدا صلعم فرماتے تھے کہ مین نے شماس مین عثمان کا مثل کسی کو نپایا سوائے سپر کے کیونکہ وہ اس روز خاص حضرت کی طرف مقاتلہ کرتے تھے چنانچہ رسولخدا صلعم جب داہنے بائین مڑکے تیر چلاتے تھے تو اُسی طرف شماس کو دیکھتے تھے کہ وہ تلوار کے وار سے دشمون کو دفع کر رہے ہین یہان تک کہ حضرت مگر گئے تو شماس حضرت پر سینہ سپر ہوگئے تا آنکہ وہ قتل ہوگئے پس اسی وجہ سے حضرت فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن عثمان سا کسی کو نپایا مگر یہ کہ وہ سپر تھا اور بعد تولیہ دروگردانی کے مسلمین سے جس شخص نے حاضر ہونے پر سبقت کی وہ قیس بن محرث تھے کہ مسکن بنی حارثہ تک جا کر مع ایک جماعت انصار کے بہت جلد پھر آئے اور مشرکین مین سے منھ ایک جماعت کا پھیر دیا اور اُنکے ہجوم مین گھس گئے پس اُس جماعت مین سے کوئی بھاگ نہ بچا تا آنکہ قتل ہوے اور قیس بن محرث اُنکو مار رہے تھے اور دفع کرتے تھے اپنی تلوار سے تا آنکہ اُنھون نے تنہا انمین سے چند آدمیون کو قتل کیا پس اُن لوگون نے قیس کو نیزہ سے چھید لیا چنانچہ اُنکے بدن مین چودہ زخم سنان پائے گئے کہ وہ سب اندر جسم کے کارگر ہوگئے تھے یعنی کاری لگے تھے اور دس زخم تلوار کے اُنکے بدن پر لگے تھے اور ایسا ہوا کہ عباس بن عبادہ بن نضلہ و خارجہ بن زید بن ابی زہیرہ اوس بن ارقم بن زید یہ سب و خصوصاً عباس بآواز بلند کہتے تھے کہ اے گروہ مسلمین اللہ و نبیکم یعنی سچا ہی اللہ و نبی تمھارا کہ یہ جو کچھ مصیبت تمپر نازل ہوئی اسوجہ سے کہ تم لوگون نے اپنے نبی کا عصیان یعنی نافرمانی و دروگردانی کی حالانکہ وہ تمسے وعدہ فتح کا کرتے تھے مگر تمنے صبر نہ کیا بعد ازان عباس نے اپنے سر سے خود اُتار ڈالا اور اپنے تن سے زرہ اُتار رکھی اور خارجہ سے کہا کہ تجھ کو میری زرہ خود کی حاجت ہی اُنھون نے کہا مجکو حاجت نہین بلکہ جو تمھارا ارادہ ہی وہی میرا بھی ارادہ ہی پس یہ سب کے سب قوم مشرکین مین گھس گئے اور عباس یہ کہتے تھے کہ ہرگاہ رسولخدا صلعم مبتلاے مصیبت ہوگئے یعنی اگر شہید ہوے اور ہم گوشہ چشم سے دیکھتے ہون

تو پھر کیا عذر ہمارا پیش پروردگار باقی رہا اور یہی کلمہ خارجہ بھی کہتے تھے کہ ہمارے لیے پیش پروردگار ہمارے نہ کچھ عذر کی جا ہی نہ کوئی حجت باقی رہی فاما عباس کو تو سفیان بن عبد شمس ایسلی نے شہید کیا مگر عباس نے بھی اُسکو دو ضربین ایسی ماری تھین کہ اسکو دونون زخم کاری لگے تھے تب لوگ اُسکو زندہ جنگاہ سے خستہ و مجروح اُٹھالے گئے اور وہ اُسی حالت جراحت مین سال بھر رہا بعد ازان زخم اُسکا اچھا ہوگیا اور خارجہ بن زید نیزہ سے مجروح ہوے کہ زائد ازدو زخم اُنکے بدن پر لگے تھے اُسوقت صفوان بن اُمیہ اُنکے پاس گیا اور انکو پہچان کر کہا کہ یہ شخص محمدؐ کے اکابر اصحاب مین سے ہی اور اسوقت رمق جان باقی تھی پس اُس نے اُنکو اسی حالت مین شہید کیا اور اُسی معرکہ مین اوس بن ارقم بھی شہید ہوے اور صفوان بن اُمیہ کہتا تھا کہ خبیب بن یساف کو کسی نے دیکھا ہی کیونکہ وہ اُنکو ڈھونڈھتا پھرتا تھا اور اُسی روز خارجہ کو مثلہ کیا تھا یعنی انکا گوش اور بینی اُنکی کاٹ لی تھی اور صفوان کہتا تھا کہ یہ وہ شخص ہی جس نے روز بدر میرے باپ کی زبان نکال لی تھی یعنی اُمیہ بن خلف پدر صفوان پس اب مین نے اپنے دلکو تشفی و تسلی دی جب کہ مین نے اماثل و اکابر اصحاب محمدؐ کو قتل کیا چنانچہ ابن نوفل کو مین نے قتل کیا اور ابن ابی زبیر کو مین نے قتل کیا اور ابن اوس کو مین نے ہی قتل کیا محمد بن عمر الواقدی نے کہا کہ روز احد رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ تم مین سے کون شخص اس تلوار کو لیتا ہے جیسا کہ حق تلوار پکڑنے کا ہی لوگون نے عرض کیا وما حقہ یعنی حق تلوار پکڑنے کا کیا ہی فرمایا دشمنون کو قتل کرنا عمر نے کہا یا رسول اللہ اس تلوار کو مین لونگا حضرت نے اُنکی طرف سے منہ پھیر لیا اور اس تلوار کو اُسی شرط پر پھر پیش کیا تب زبیر کھڑے ہوے اور عرض کی یہ تلوار مجکو عنایت ہو پس حضرت نے انسے بھی اعراض کیا تب عمر اور زبیر نے اپنے دلونمین بُرا مانا بعد ازان حضرت نے تیسری بار پھر اُس تلوار کو پیش کیا اسوقت ابو دجانہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین اُس تلوار کو لونگا جیسا کہ حق اُسکے لینے کا ہی پس حضرت نے وہ تلوار اُنکو مرحمت کی چنانچہ جب اُنھون نے مقابلہ دشمنون کا کیا تو جو شرط اُس تلوار کے لینے مین کی تھی وہ وفا کی کہ اُس نے داد تلوار کی خوب دی اسوقت ایک نے اُن دونون سے یا تو عمر نے یا زبیر نے کہا کہ واللہ مین بجاے خویشان خود تفحص احوال اس شخص کا کرونگا اسطور پر کہ رسولخدا صلعم نے اُسکو تلوار عطا کی اور مجکو اُس سے باز رکھا تھا راوی نے کہا پس عمر اُنکے پیچھے پیچھے رہے اور بیان کرتے تھے کہ واللہ مین نے کسی کو نہین دیکھا کہ ابو دجانہ کے قتال سے بہتر قتال کی ہو البتہ مین نے اُنکو ایسا دیکھا کہ وہ وہی تلوار مارتے تھے یہانتک کہ جب وہ تلوار کند ہوجاتی تھی اور اندیشہ اُس بات کا ہوتا تھا کہ یہ تلوار اب کچھ کام نکریگی تو اُسکو پتھر پر لگا کر تیز کر لیتے تھے تب دشمنون کو اُس سے قتل کرتے تھے یہانتک کہ وہ تلوار مانند داس کے مندرس و فرسودہ ہوگئی اور ایسا ہوا تھا کہ جب رسولخدا صلعم نے ابو دجانہ کو تلوار دی تھی تو وہ درمیان دونون صف یعنی میانہ صفوف

طرفین کے ایسی چال ڈھال سے قدم اُٹھاتے تھے کہ اُنکی رفتار مین ناز متخیر تھا چنانچہ جب رسولخدا صلعم نے اُنکو
اس روش کی رفتار سے دیکھا تو فرمایا کہ ایسی رفتار کو یعنی اترا کر چلنے کو خدا ناپسند کرتا ہی مگر اس مقام پر پسند ہی اور اصحاب
نبی مین چار آدمی ایسے تھے جنھون نے درمیان لشکر کے شناخت کے واسطے اپنے سرون پر سرپیچ نشانی
باندھے تھے کہ ایک اُن چارون مین سے ابو دجانہ تھے اُنھون نے اپنے سر پر سر بند سُرخ باندھا تھا اس واسطے کہ
جب ایسا سر بند باندھین تو قوم اُنکو پہچانین کہ اُس نے خوب قتال کیا ہی اور علی رضی اللہ عنہ کا سر بند پشمینہ سفید تھا
اور زبیر کا پیچ تمغہ زرد تھا اور حمزہ کا تمغہ پر شتر مرغ تھا اور ابو دجانہ نے بیان کیا کہ اُس روز مین نے ایک
عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے لوگون کو گالیان دیتی تھی اور کوستی تھی اور بے شرمی کی شرم دلاتی تھی تب مین نے
اُسپر تلوار اُٹھائی اور پہلے مین اُسکو مرد جانتا تھا پھر جب مین نے معلوم کیا کہ وہ عورت ہی تو مجکو ناگوار ہوا کہ
رسولخدا صلعم کی دی ہوئی تلوار سے عورت کو کیا مارون اور نام اُس عورت کا عمرہ بنت الحارث تھا اور
کعب بن مالک کہتے تھے کہ روز اُحد مجکو بہت زخم لگے پھر مین نے جب دیکھا مشلہ کرنا یعنی گوش وبینی کاٹنا
مشرکین کا مقتولان مسلمین کو کہ اشد و اقبح طور پر مشلہ کر رہے ہین تو مین وہانسے اُٹھا اور قتلے سے علیحدہ جاکر ایک
گوشہ مین بیٹھا اور مین اپنے اُس مقام سے کیا دیکھتا ہون کہ خالد بن الاعلم العقیلی زرہ وغیرہ اسباب حرب پہنے
ہوے آہن مین سراپا غرق آگے بڑھا اور مسلمین کو گھیرتا تھا اور اپنے اصحاب سے کہتا تھا کہ گھیر لو مسلمانون کو
جسطرح چرواہے گلہ بھیڑون کا فراہم کر لیتے ہین وبآواز بلند کہتا تھا کہ اے گروہ قریش محمد کو قتل نکرو بلکہ اسیرون کی
طرح اُسکو اسیر کر لو تاکہ ہم اُسکو آگاہ کرین جو کچھ اُس نے ہم لوگون کے ساتھ کیا اور اُسکو زخمی کر کے مارین
چنانچہ وہ یہ کہہ رہا تھا کہ قزمان نے اُسکی طرف قصد کیا اور اُسکے شانے پر تلوار ماری کہ اُسکے سینے تک مین نے
کھلا دیکھا بعد ازان قزمان نے اُسکی تلوار لے لی اور پھر اکیا ایک شخص اور مشرکین مین سے سامنے قزمان کے
آپڑا مین نے اُسکی دونون آنکھون کے سوائے اور کچھ اُسکے بدن سے نہین دیکھا یعنی اسباب حرب سے اُسکا سارا
جسم بجز آنکھون کے ڈھکا ہوا تھا چنانچہ قزمان نے اُسکو بھی ایک ضربت تلوار ایسی ماری کہ اُسکو دو ٹکڑے
کر دیا تب ہم لوگون نے کہا یہ کون شخص تھا لوگون نے کہا ولید بن العاص بن ہشام تھا بعد ازان کعب نے کہا کہ
مین اُس روز دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ مین نے مثل اُس شخص کے کوئی اشجع بسیف ایسا شجاع بہادر نہین دیکھا بعد ازان اُسکے
لیے جس بات سے مہر کر دی گئی پس اُسی کی مہر ہو گئی یعنی جو کچھ اُسکے حق مین ہونا تھا وہی ہوا راوی نے
کہا کس بات سے اُسکے واسطے مہر کر دی گئی کعب نے کہا وہ یعنی قزمان اہل نار سے ہی چنانچہ اُسی روز خودکشی کی یعنی اپنے
تئین آپ ہلاک کیا اور کعب نے بیان کیا اُس روز مین نے یہ دیکھا کہ مشرکین مین سے ایک شخص مزرہ وغیرہ
اسباب حرب پہنے ہوئے بآواز بلند کہتا ہی کہ گھیر لو گھیر لو جسطرح چرواہے بھیڑون کو اکٹھا کر لیتے ہین اور اُسکا ترجمہ یون بھی ہے

کہ اُنکو باندھو جس طرح مشکیزہ یا تھیلہ پوست غنم وغیرہ کا باندھا جاتا ہے وہ یہ کہہ رہا تھا کہ ناگاہ ایک مرد مسلمین سے اپنی زرہ پہنے ہوئے اُسکے مقابل ہوا مین اُسوقت اپنی جگہ سے جاکر ابن مسلم کے عقب پر ہو گیا بعد ازان مین نے کھڑے ہو کر اپنی نگاہون مین اندازہ کرنا سامان اور آثار ہیبت دونون کا شروع کیا تو دونون مین نسبت ہر چیز کے وہ کافر بہت زیادہ معلوم ہوا الغرض مین اُن دونون کو جو ایک مشرک اور ایک مسلم دو چار ہوے تھے دیکھ رہا تھا یہانتک کہ جب وہ دونون باہم مقابل ہوے تو مسلم نے اُس کافر کے شانے پر تلوار ماری کہ اُسکے صرین تک تلوار اُتر گئی کہ مشرک دو ٹکڑے ہو گیا تب وہ مسلم اُس سے جدا ہوا اور مجھ سے کہنے لگا اے کعب تو نے یہ کیفیت دیکھی اور کچھ پہچانا مین ابو دجانہ ہون اور ایسا ہوا کہ ایک صحابی تھے رشید الفارسی مولی بنی معاویہ اُنھون نے طرف ایک شخص کے مشرکین مین سے قصد کیا اور وہ بنی کنانہ سے تھا اور وہ لوہے مین سراپا ڈھکا تھا یعنی اسباب حرب بہت سا پہنے تھا اور وہ رجز مین کہتا تھا کہ مین ابن عویمر ہون اور اسوقت سعد مولی حاطب اُس سے قتال کر چکے تھے کہ اُسنے اُنکو تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دیا تھا تب رشید نے اپنے حملہ کر کے اُس کے شانے پر ایسی ضربت تلوار کی لگائی تھی کہ زرہ کاٹ کر اُسکو دو ٹکڑے کیا اور وہ کہتے تھے لے اس ضربت کو کہ مین غلام الفارسی ہون یعنی بچہ فارسی ہون اور رسولخدا صلعم اُسکی حرب ضربت کو دیکھ رہے تھے اور اُسکا کلام سنتے تھے تب فرمایا تو نے یہ کیون نہ کہا کہ خذھا وانا الغلام انصاری یعنی لے اس ضربت کو کہ مین غلام انصاری ہون اور اُسیوقت برادر ابن عویمر پیش آیا اور کتون کی طرح دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور کہنے لگا مین ابن عویمر ہون تب رشید نے اُس خود سر کے سر پر بھی تلوار ماری کہ خود سر اُسکا کاٹ کر سر دو پارہ کیا اور حسب تعلیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے لگے لے اُس ضربت کو مین غلام الانصاری ہون یہ سنکے رسولخدا صلعم نے تبسم کیا اور فرمایا احسنت وآفرین ہے اے اباعبداللہ پس اُس روز یہ خطاب کنیت کا حضرت نے اُنکو عطا کیا وحالانکہ وہ لاولد تھے یعنے عبداللہ کوئی اُنکا پسر نہ تھا جس کے نام سے اُنکی کنیت ہوئی ہو اور ابو انعم الکنانی نے کہا روز اُحد جسوقت مسلمین نے شکست پائی تو مین مشرکین کے ہمراہ آگے بڑھا اور مین اپنے دس بھائیون کے ساتھ آیا تھا کہ چار انھین سے قتل ہو گئے تھے چنانچہ اول جسوقت ہم طرفین سے باہم مقابل ہوے تھے تو قوۃ غلبہ واسطے مسلمین کے تھا پس مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین مشرکین کے ساتھ بھاگنے والونمین ہون اور اصحاب نبی تاراج لشکر کے لیے آگے بڑھتے تا آنکہ مین پا پیادہ بہ مقام جانک پہونچا تھا کہ مین نے دیکھا کہ ہمارے خیل نے پھر عود کیا مین نے خیال کیا کہ ہمارے خیل نے تو عود نہین کیا مگر کوئی امر اُن کی رائے مین بہتر آیا ہوگا پس ہم بھی اُنھین قدمون پھر پڑے گویا کہ ہم شریک خیل تھے تا آنکہ ہمنے قوم کو دیکھا کہ بعض کو آگے دھر لیا کہ بغیر ترتیب صفوف مقاتلہ کر رہے ہین یعنی بایکدیگر مختلط ہو گئے ہین ایک دوسرے کو نہین پہچانتا کہ کسکو کون مارتا ہے

اور مسلمین کا علم تو برپا نہین ہے مگر ہمارے یہان کا نشان بنی عبدالدار مین سے ایک شخص کے ہاتھ مین ہے اور مین صدائے شدار فیما مین اصحاب محمدؐ کی سنتا تھا کہ وہ آپسمین پہچان کے واسطے کہتے تھے اُمِتْ اُمِتْ یعنی اس لفظ کی تکرار سے آپس کے لوگ پہچانے جاتے تھے م تو مین اپنے دلمین کہتا تھا کہ امت کیا چیز ہے اور مین دیکھتا تھا رسولخدا صلعم کو کہ اپنے اصحاب کے حلقہ مین ہین اور غیر انکے داہنے بائین سے نکل جاتے ہین اور سامنے اُنکے گر پڑتے ہین اور پیچھے کو کترا جاتے ہین اور اُس روز مین نے پچاس تیر چلائے انمین سے بعض تیر میرا اصحاب نبی کو لگا بعد ازان مجکو حق تعالے نے اسلام کی ہدایت کی اور عمرو بن ثابت ابن وقش کو بھی اسلام مین بڑا شک تھا کہ قوم اُسکی درباب اسلام اُس سے کلام کرتی تھی اور جواب مین کہتا تھا کہ جو کچھ لوگ دربارۂ اسلام گفتگو کرتے ہین اگر مین اُسکو حق جانتا تو مین اُس سے تاخیر و انکار نکرتا چنانچہ روز اُحد ہوا تو اُسکا اسلام ظاہر ہوا کہ رسولخدا صلعم جسوقت اُحد مین تھے اُسنے اسلام قبول کیا اور اپنی تلوار پکڑ کر اڑے کو نکلا جب قوم مشرکین مین پہونچا تو خوب قتال کرتا رہا اور ثابت قدم رہا جب بہت زخمی ہوا تو مقتولون مین وقش اُسکی پائی گئی اور جس وقت انمین کچھ جان باقی تو مین اُسکے قریب گیا اُسوقت لوگ اُس سے کہہ رہے تھے کہ اے عمرو تجھکو اس معرکہ مین کون لایا اُسنے کہا مجکو یہان اسلام لایا کہ مین ساتھ خدا اور اُسکے رسول کے ایمان لایا اور مین اپنی تلوار پکڑ کر حاضر رزمگاہ ہوا پس حق تعالے نے مجکو شہادت نصیب کی یہ کہکے انھین لوگون کے ہاتھ مین دم نکل گیا اسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا بے شک وہ اہل جنت سے ہے اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ مجھ سے حدیث بیان کی خارجہ بن عبداللہ بن سلیمان نے داؤد بن الحصین سے اُنھون نے ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے اُنھون نے کہا مین نے ابوہریرہؓ سے سنا کہ وہ لوگون سے جو اُنکے گرد تھے کہتے تھے مجھے بتاؤ ایسا شخص جس نے کبھی نماز کا ایک سجدہ بھی خدا کے واسطے نہ کیا ہو اور وہ داخل جنت ہو گیا اور لوگ جواب سے ساکت تھے تب ابوہریرہؓ نے کہا وہ عمرو بن ثابت بن وقش ہے اور برادر بنی عبدالاشہل کا ہے اور **راویون** نے کہا کہ اسی طرح مخیریق ایک یہودی تھا علماء یہود سے اُسنے روز سبت جب رسولخدا صلعم اُحد مین تھے اپنی قوم سے کہا اے فرقۂ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ محمدؐ بے شبہہ نبی ہے اور نصرت اُس کی تمپر حق واجب ہے اُن لوگون نے جواب دیا کہ آج تو یوم السبت ہے یعنی اس لیے کہ شریعت یہود مین روز سبت کوئی کام نہین کرتے تب مخیریق نے کہا لاسبت یعنی اسلام مین حکم سبت باقی نہین رہا یہ کہکے اُس نے اپنا ہتھیار لگایا اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ ہولیا تا آنکہ شہید ہوا تب حضرت نے فرمایا مخیریق بہترین یہود تھا اور ایسا ہوا تھا کہ جب مخیریق نے اُحد کا قصد کیا تھا تو کہا تھا یعنی وصیت کی تھی کہ اگر مین قتل ہون تو میرا سارا مال مال محمدؐ کا ہے اُس کو صرف کرین جیسا اُنکو خدا حکم کرے پس وہ رسولخدا صلعم کا

عامہ صدقات تھا یعنی اُنکا صدقہ عام تھا اور حاطب بن امیہ جو منافق تھا اسکا بیٹا یزید بن حاطب مرد راستباز
تھا ہمراہ رسول خدا صلعم کے حاضر ہوا اور جب وہ مجروح ہوا تو قوم اُس کو زخمی و زندہ اُٹھالے گئی اور اُسکے گھر
پہونچا دیا چنانچہ گھر والے اُسکے نزدیک بیٹھے ہوئے روتے تھے تب اُسکا باپ حاطب یہ حال دیکھکر
کہنے لگا واللہ تمھین لوگون نے اُس کے ساتھ ایسا کچھ کیا لوگون نے کہا کیونکر ہمنے کیا اور ہمنے کیا کیا اسنے کہا
ہمنے اُسکو در غلانا یہانتک کہ وہ لڑنے کو نکلا پس مارا گیا بعد ازان وہ تم مین سے اور ہی حالت مین ہوگیا
یعنی وہ تم سا مسلمان ہوگیا کہ آخر کار تم اُس سے وعدہ جنت کا کرتے ہو کہ وہ اس حالت مین داخل جنت ہوگا
وحالانکہ جنت ایک باغ ہے نباتات سے (یعنی گھاس پھوس ہے) تب اُن لوگون نے کہا قاتلک اللہ یعنے
تجھکو خدا ہلاک کرے اُس نے کہا ایسا ہی سہی اور اقرار اسلام نہ کیا اور کہا رواۃ نے کہ قزمان نبی ظفر مین شمار کیا
جاتا تھا لیکن معلوم نہ تھا کہ کس کی اولاد مین ہے اور قزمان اُس قبیلہ کے واسطے دیوار محکم و معظم تھا یعنے اُنکے
لیے پناہ تھا اور وہ مقتل مجروح تھا کہ نہ فرزند رکھتا تھا نہ زن اور فیما مین اُس قوم و قبائل کے جو لڑائیان
واقع ہوئی تھین تو ان مین شجاعت قزمان کی مشہور تھی چنانچہ جب وہ حاضر احد ہوا تو اُس نے قتال
شدید کیے کہ چھ یا سات مبارزون کو قتل کیا اور وہ خود بھی بہت زخمی ہوا لوگون نے حضور مین سولخدا
صلعم کے ذکر کیا کہ قزمان بہت مجروح ہوگیا پس وہ شہید ہے حضرت نے فرمایا اہل جہنم مین سے
ہے اور جب لوگون نے قزمان سے کہا کہ اے ابو الغیداق تیرے تئین شہادت مبارک ہو اُس نے
کہا تم لوگ مجکو کس بات کی بشارت دیتے ہو واللہ ہم نے قتال جو کیا ہے تو محض اپنی شرافت آبائی پر
لوگون نے کہا ہم تجکو بشارت جنت کی دیتے ہین اُس نے کہا جنت تو حرمل یعنے نبات کو ہی ہے واللہ ہم نے
قتال نہ جنت پر کیا نہ نار پر بلکہ ہمنے اپنے حسب یعنی شرافت آبائی پر مقاتلہ کیا بعد ازان قزمان اپنی ترکش سے
ایک تیر نکالکر اپنی گردن پر رگڑنے دینے لگا باوجودیکہ پیکان تیر پھینا ور تھا مگر بُرش مین دو رنگ ہوئی
تب اُسنے تلوار کی نوک سینے مین اڑاکر اور قبضہ زمین پر رکھ کر ایسا زور کیا کہ پیٹھ پشت کے پار ہوگیا
جب پیش رسولؐ خدا صلعم اس بات کا ذکر کیا گیا تو فرمایا وہ اہل نار مین سے ہے اور راوی کہتے ہین کہ عمرو
بن الجموح جو مرد اعرج یعنی لنگڑے تھے اُن کے چار بیٹے تھے جب روز احد ہوا تو وہ چارون ہمراہ رسول خدا
صلعم کے جملہ مشاہد مین مثل شیرون کے حاضر باش رہے جب روز احد ہوا اور عمرو آمادہ جنگ ہوے
تو اُنکے بیٹون نے ارادہ کیا تا اُنکو اس قصد سے باز رکھین اور محبوس کرین اور لوگ کہنے لگے کہ تم لنگڑے ہو
تکلیف جنگ تمسے ساقط ہے دہر آئینہ بیٹے تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتے ہین یہ تکو کافی
ہے اُنھون نے کہا خوشحال وہ تو جنت کو جاتے ہین اور مین تمھارے پاس بیٹھا رہ جاؤن تب اُنکی زوجہ ہند

صلعم قزمان یعنی کمال صفات عامر مین صرف کیے تھے

بنت عمرو بن حرام نے کہا کہ مین اُنکو اُسی طرف متوجہ و عازم دیکھتی تھی کہ اُنھون نے اپنی سپر اُٹھائی اور یہ دعا پڑھتے چلے اللھم لاترد فی الی اھلی خزیا یعنی اے پروردگار میرے مجکو میرے اہل کی طرف خوار و شرمسار نہ پھیریو پس جب وہ گھر سے نکلے تو اُنکے بیٹے بھی ساتھ چلے و در بارہ خانہ نشینی کے فرمایش کرتے جاتے تھے پر اُنھون نے نمانا تا آنکہ رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے بیٹے ارادہ کرتے ہین کہ مجھے اس سعادت سے محروم رکھین اور آپ کے ساتھ چلنے سے روکتے ہین واللہ مین تمنا رکھتا ہون کہ اپنی اسی لنگڑی ٹانگ سے جنت مین مشی کرون حضرت نے فرمایا مگر تجھکو حق تعالے نے معذور کیا ہے تجھ پر جہاد واجب نہین ہے اور اُن کے بیٹون سے فرمایا تمپر لازم نہین ہے کہ اُس کو باز رکھو کیا عجب ہے کہ حق تعالی اُسکو شہادت نصیب کرے پس اُس کی راہ اور اُس کا پیچھا چھوڑ دو چنانچہ وہ اُسی روز شہید ہوے اور ابو طلحہ نے بیان کیا کہ جب مسلمین بعد ہزیمت کے جمع ہو کر پھر آئے تھے تو مین نے عمرو بن الجموح کو دیکھا کہ وہ گروہ اول مین موجود تھے (یعنی جو لوگ متفرق نہ ہوے تھے یا جو لوگ سب سے پہلے پھر آئے گویا کہ اسوقت اُنکی کجی اور خمیدگی پاؤن کی طرف دیکھ رہا ہون اور وہ یہ کہہ رہے ہین کہ واللہ مین کمال مشتاق جنت ہون بعد ازان مین نے اُنکے پسر کو دیکھا کہ وہ بھی اُنکے پیچھے پیچھے چھپا چلا جاتا ہے یہانتک کہ وہ دونون باپ بیٹے ایک ساتھ شہید ہوے اور ایسا ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتون کے ساتھ گھر سے نکلین اور آخر روز تفحص خبر کرتی تھین اور اُس روز تک حکم حجاب نازل نہین ہوا تھا تا آنکہ جب منتہاے مقام حرہ پر پہونچین کہ وہ جگہ طرف وادی کے جاے درو دنبی حارثہ کی ہے وہان ہند بنت عمرو بن حرام خواہر عبد اللہ بن عمرو سے ملاقات ہوئی اور وہ اپنے ناقہ کو ہانکتی تھی اور اُس ناقہ پر شوہر اُس کا عمرو بن الجموح اور بیٹا اُسکا خلاد بن عمرو اور بھائی ہند کا عبد اللہ بن عمرو بن حرام جسکی کنیت ابو جابر تھی ان سب کی نعشین تھین تب عائشہ نے پوچھا تجھے کچھ خبر معلوم ہے تو پیچھے اپنے وہان لوگون کو کس طرح چھوڑ آئی ہے ہند نے کہا خیریت ہے رسول خدا صلعم بخیر و عافیت ہین اور ہر ایک مصیبت بعد اسکے آسان ہے پھر ہند نے یہ پڑھا واتخذ الله من المؤمنين شهداء ورد الله الذين كفروا بغيظهم لم ينالوا خيرا وكفى الله المؤمنين القتال وكان الله قويا عزيزا یعنے خدا نے مومنین سے شاہد و شہید لیا ہے اور کافرون کو باعث غیظ اُن کے رد کیا کہ نہ پہونچے وہ خیر کو اور حق تعالی واسطے مومنین کے قتال کے تئین کفایت کرتا ہے اور حق سبحانہ تعالی بڑی قوت والا اور بڑا غالب ہے چنانچہ حضرت عائشہ نے کہا یہ سب جو ناقہ پر بار ہین تیرے کون ہین ہند نے کہا میرا بھائی اور میرا بیٹا خلاد اور شوہر میرا عمرو بن الجموح ہے اُنھون نے پوچھا پھر تو ان کو کہان لیے جاتی ہے اُس نے کہا مدینے مین اُن کو

دفن کرنے کے لیے لیے جاتی ہون پھر وہ اپنے اونٹ کو ہانکنے لگی آخر ناقہ اسکا زمین پر بیٹھ گیا مین نے کہا اسپر بار بہت ہے اُسنے کہا یہ کیا بار ہے اکثر اُس ناقہ نے دو بار بعیر اُٹھایا ہے لیکن اُسوقت اسکو مین برخلاف اُسکے دیکھتی ہون چنانچہ پھر اُسنے اُسکو زجر کیا تب وہ کھڑا ہوا جب اُسکو لے چلی مدینے کی طرف تو وہ ناقہ پھر بیٹھ گیا اور جب اُس نے اُس کا رُخ پھیرا پھیر چلنے کو اُحد کی طرف تو وہ ناقہ بہت جلد روان ہوا آخر کو ہند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئی اور حضرت کو اس بات سے خبر دی تو فرمایا یہ ناقہ مامور بامر خدا ہے بھلا تیرے شوہر نے کبھی کچھ کہا تھا اُسنے کہا ہان یا رسول اللہ جب عمرو جانب اُحد عازم و متوجہ ہوا تھا تو اُسنے رو بقبلہ ہو کر یہ کہا تھا اللھم لا ترددنی الی اھلی خزیا وارزقنی شھادۃ یعنی اے پروردگار میرے مجھ کو میرے اہل کی طرف خوار و شرمسار نہ پھیر یو اور مجھے شہادت نصیب کیجیو فرمایا پس اسیوجہ سے ناقہ نہین چلتا ہے یا معاشر انصار ہر آئینہ تم مین سے وہ لوگ ہین کہ اگر خدا کو اُنمین سے کسی بڑے نیکوکار کی قسم دون تو وہ عمرو بن الجموح ہے اے ہند جس وقت سے تیرا بھائی شہید ہوا ہے اس دم تک ہمیشہ ملائکہ اُسپر سایہ کیے ہوئے ہین اور انتظار دفن ہین بعد ازان رسول خدا صلعم نے تا دفن ہوئے اُن شہیدون کے ہین توقف کیا و بعد ازان فرمایا اے ہند عمرو بن الجموح اور تیرا بیٹا خلاد اور تیرا بھائی عبد اللہ یہ سب جنت مین باہمدیگر رفیق ہین ہند نے عرض کی یا رسول اللہ میرے حق مین بھی خدا سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی اُن کی رفاقت مین پہونچا دے جابر بن عبد اللہ نے کہا روز اُحد لوگون نے شغل صبوح کا کیا یعنی صبح کی مینوشی کی اُن مین میرے باپ بھی تھے کہ بعد ازان وہ سب شہید ہوے اور کہا جابر نے کہ روز اُحد مسلمین مین سے جو لوگ شہید ہوے اُن مین اول قتیل میرے باپ تھے کہ اُنکو سفیان بن عبد شمس ابو الاعور السلمی نے قتل کیا تھا اور نماز جنازہ میرے باپ پر رسول خدا صلعم نے پڑھی تھی اور یہ امر قبل ہزیمت مسلمین کے ہوا تھا اور جابر نے کہا جس وقت میرے باپ شہید ہوے تو میری پھوپھی روتی تھین تب حضرت نے فرمایا یہ کیون روتی ہے حالانکہ اُسکو یہ مرتبہ ملا ہے کہ ہمیشہ دفن تک فرشتے اپنے پرون کا اُسپر سایہ کیے ہوے رہے اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بیان کرتے تھے کہ چند روز قبل از واقعہ اُحد کے مین نے بشر بن عبد المنذر کو خواب مین دیکھا تھا کہ اُنھون نے مجھسے کہا تو تھوڑے دنون مین ہمارے پاس آنے والا ہے مین نے اُس خواب ہی مین اُس سے پوچھا تو کہان ہے اُسنے جواب دیا کہ مین جنت مین ہون اور ہم سیر کرتے پھرتے ہین اُسمین جہان چاہتے ہین مین نے کہا کیا تو روز بدر قتل نہین ہوا تھا اُسنے کہا ہان مین قتل ہوا پھر زندہ کیا گیا چنانچہ اس خواب کا ذکر جب پیش رسول خدا صلعم کے ہوا تو فرمایا اے جابر یہ شہادت تھی یعنے جو اُسنے خواب مین دیکھی تھی اور آنحضرت صلعم نے روز اُحد فرمایا کہ عبد اللہ بن عمرو بن حرام کو

اور عمرو بن الجموح کو ایک قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ نعش اُن دونون کی جب ملی ہے تو دونون کے
عضو عضو بدن ایسے ٹکڑے ٹکڑے تھے کہ دونون کے جسم از یکدیگر پہچانے نجاتے تھے اس لیے رسول خدا
صلعم نے حکم کیا کہ دونون کو ایک ساتھ ایک ہی قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے جو حکم کیا کہ اُن
دونون کو ایک قبر مین دفن کرو تو اُس لیے کہ اُن دونون مین دوستی خالص تھی پس فرمایا کہ یہ دونون جو دنیا مین
باہم دوستدار تھے تو دونون کو ایک ہی قبر مین دفن کرو اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام مرد بسرخ رنگ نہ بہ اندام
تھے دراز قد تھے اور عمرو بن الجموح کشیدہ قامت تھے اسوجہ سے وہ دونون پہچانے جاتے تھے
و چونکہ قبر اُنکی نشیب مین سیل روان سے متصل تھی کہ جب اُسپر پانی جاری ہوا تو مٹی بہ گئی قبر کھل گئی نعشین
دکھلائی دیتی تھین اور اُن دونون پر دو کمل تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جسوقت عبد اللہ کے رخسارے پر
زخم لگا تھا اُسوقت ہاتھ انکا زخم پر تھا جب زخم سے ہاتھ انکا ہٹایا گیا تھا تو خون جاری ہوا پس ہاتھ اُن کا
پھر اُسی زخم پر رکھدیا گیا تھا کہ خون تھم گیا چنانچہ اُسی طرح چہرے پر ہاتھ رکھا ہوا نظر آیا جابر نے کہا مین نے
اپنے باپ کو قبر مین دیکھا گویا کہ وہ سوتے ہین اور کچھ تغیر اُنکے حال مین نہ آیا تھا لوگون نے پوچھا تو نے
اُسکے کفن کو کیسا دیکھا اُنھون نے کہا نمرہ یعنی چادر صوفی کملی مین وہ کفنائے گئے تھے کہ اُسمین اُن کا چہرہ
بطور خمار لپٹا ہوا تھا اور پاؤن اُنکے حرمل گھاس سے چھپے تھے پس مین نے اُس نمرہ و حرمل کو بدستور اُسی
حال و ہیئت پر پایا و حالانکہ زمانہ چھیالیس برس کا گذر گیا تھا تب جابر نے لوگون سے مشورہ کیا اور کہا
اُس نعش پر مشک سے استعمال خوشبو کا کیا جاوے مگر اصحاب نبی صلعم نے اس بات سے منع کیا اور کہا
اُس قبر و نعش مین کچھ احداث یعنی کوئی نئی بات نہ کرو اور بعضے کہتے ہین کہ معویہ نے جب ارادہ جاری
کرنے نہر یعنی نہر یا کاریز کا کیا اُسوقت اُنکے منادی نے مدینہ مین ندا دی کہ جسکے کوئی قتیل احد کا ہو وہ حاضر
ہو یعنی اگر کنکر کھودنے مین کوئی نعش نکل آوے تو وارث اُسکا اُسکو کسی جگہ دفن کرے تب لوگ اپنے مقتولون
کے لیے نکلے چنانچہ اُنکی نعشین تر و تازہ تھین دو دو ایک ایک قبر مین پائی گئین ناگاہ اُن شہدا مین سے ایک
شخص پر بیل آہنی پہونچا اُس سے خون جاری ہوا ابو سعید خدری نے کہا اب کوئی منکر بعد مشاہدہ اس کرامت
کے کبھی انکار نہ کریگا اور ایسا ہوا کہ عبد اللہ بن عمرو و عمرو بن الجموح ایک ہی قبر مین پائے گئے اور اسی طرح
خارجہ بن زید بن ابی زہیر و سعد بن ربیع یہ دونون بھی ایک ہی قبر مین پائے گئے لیکن قبر عبد اللہ بن عمرو عمرو
بن الجموح کھل گئی تھی اسلیے کہ اس قبر پر سیل کاریز بہتا تھا اور قبر خارجہ و سعد بن ربیع کی چھوٹ رہی اسلیے
کہ وہ قبر گوشہ مین تھی چنانچہ اُن دونون قبرون پر مٹی برابر کردی تھی اور جب مٹی کھودتے تھے اور کھودنے
مین گرد اڑتی تھی تو اُن لوگون کو خوشبو مشک کی آنے لگی اور راوی کہتے ہین کہ سونخدا صلعم نے جابر سے فرمایا کہ

مین تجکو خوشخبری دون جابر نے عرض کی بہت اچھا میرے باپ مان آپ پر فدا ہون فرمایا ہر آئینہ حق تعالے نے تیرے باپ کو زندہ کیا اور اُس سے کلام کیا اور ارشاد فرمایا کہ جو کچھ تیرا جی چاہے اپنے رب سے درخواست کر اُسنے عرض کی میری آرزو یہ ہے کہ مین دنیا مین پھر رجوع کرون اور تیرے نبی کے ساتھ پھر قتل کیا جاؤن بعد ازان پھر زندہ کیا جاؤن اور پھر تیرے نبی کے ہمراہ مارا جاؤن تب حق تعالے نے فرمایا کہ ہمارا حکم جاری ہوچکا ہے لوگ بعد قتل و مرگ پھر رجوع بہ طرف دنیا نہ کرینگے اور کہا راویون نے کہ نسیبہ بنت کعب یا عمارہ ہو کہ شک راوی ہے پس وہ زوجہ غزیہ بن عمرو تھی کہ احدین مع شوہر اور دو پسر اپنے حاضر ہوئی تھی اور گھر سے صبح کو نکلی تھی اور اُس کے ہمراہ مشک تھی ارادہ رکھتی تھی کہ مجروحون کو پانی پلاوے پس اُس نے بھی اس روز قتال کی اور بلا سخت مین مبتلا ہوئی کہ اُسکو بارہ زخم برچھی اور تلوار کے لگے تھے چنانچہ ام سعد بنت سعد بن ربیع نے کہا کہ مین اُس بی بی کے پاس گئی اور مین نے کہا اے خالہ تو اپنی کیفیت مجھسے بیان کر اُنھون نے بیان کیا کہ مین اپنے گھر سے صبح کو طرف اُحد کے نکلی اور مین دیکھتی تھی جو کچھ کہ لوگ کر رہے تھے اور میرے پاس ایک مشک تھی جسمین پانی تھا تا آنکہ مین رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچی اور حضرت اُسوقت اپنے اصحاب کے ساتھ تھے اور اسوقت تک ظفر و غلبہ مسلمین کے لیے تھا پس جس وقت مسلمین نے شکست پائی تو مین حضرت کے گرد ہو کر قتال کرنے لگی اور اعدا کو حضرت کے پاس سے بضرب شمشیر دفع کرتی تھی اور تیر مارتی تھی تا آنکہ مین زخمی ہوگئی ام سعد نے کہا کہ پھر مین نے اُس بی بی کے شانے پر ایک زخم دیکھا کہ جس مین غار و جوف تھا مین نے پوچھا اے ام عمارہ یہ زخم تجھ کو کس کے ہاتھ سے لگا اُس نے کہا جب لوگون نے حضرت کے پاس سے روگردانی کی تو ابن قمیہ آگے بڑھا اور باآواز بلند کہنے لگا کہ مجھے بتاؤ کہ محمد کہان ہین اگر وہ بچ گئے تو پھر مین نہ بچونگا اُسوقت مصعب بن عمر آگے آئے اور کچھ اور لوگ بھی اُنکے ساتھ تھے کہ اُنمین مین بھی تھی تب ابن قمیہ نے مجھپر یہ ضربت لگائی پر اسپر بھی یعنے باوجود زخمی ہونے کے مین نے بھی اُسکو کئی ضربتین ماریں مگر اُس دشمن خدا پر دو زرہین تھین یعنی اس صورت مین کوئی ضربت کارگر نہ ہوئی ام سعد نے کہا کہ پھر مین نے پوچھا تیرے ہاتھ مین کیونکر یہ صدمہ پہونچا اُسنے کہا یہ صدمہ مجھکو روز جنگ یمامہ کے پہونچا کہ وہان جب اعراب نے لوگون کو شکست دی کہ سب بھاگے جاتے تھے اُسوقت انصار نے ندا دی کہ آؤ ہمارے ساتھ ہو یعنی ہم تم باہم ہو جاوین پس انصار آملے اور مجتمع ہو گئے اور مین بھی اُنھین کے ساتھ تھی یہانتک کہ جب ہم لوگ حدیقۃ الموت مین پہونچے تب وہان ہم لوگون نے ایک ساعت قتال کی تا آنکہ ابو دجانہ باب حدیقہ پر شہید ہوئے اُسوقت اندر حدیقہ کے مین گھس گئی اور اُس دشمن خدا مسیلمہ کو مین تلاش کرتی تھی اور ارادہ قتل اُسکا رکھتی تھی چنانچہ ان مین سے ایک شخص میرے سامنے آیا اور میرے ہاتھ کو تلوار مار کر قطع کیا اور واللہ وہ حدیقہ میرے تئین باہر آنے سے مانع نہ تھا مگر

مین اُس حدیقہ پر اسواسطے چڑھی تھی تاکہ اُس کے قتل سے مطلع ہون یہانتک کہ مین اس خبیث مردہ مقتول پر
پہونچی اور میرا بیٹا عبد اللہ بن زید المازنی کپڑے سے اپنی تلوار صاف کر رہا تھا مین نے کہا تو نے اُسکو
قتل کیا اُسنے کہا ہان مین نے قتل کیا تب مین نے سجدۂ شکر کیا اور ضمرہ بن سعید اپنی جدہ سے سنکر ذکر کرتے
تھے کہ میری جدہ احد مین حاضر ہوئین لوگون کو پانی پلاتی تھین اُنھون نے کہا مین نے سنا رسول خدا صلعم سے
کہ فرماتے تھے مقام نسیبہ نبت کعب کا آج کے روز مقام فلان و فلان سے بہتر ہے اور حال یہ ہے کہ
حضرتؐ اُسکو اُس روز قتال شدید کرتے ہوے دیکھتے تھے اور وہ اپنے کپڑے سے کمر مضبوط باندھے
تھی تا آنکہ زخمی ہوئی تیرہ زخم لگے تھے پھر جب اُس بی بی نے وفات پائی تو مین غسل دینے والیون مین تھی اُسوقت
مین نے اُسکے زخمون کو ایک ایک شمار کیا تو وہ سب تیرہ تھے اور کہا مین دیکھتی تھی ابن قمیئہ کو جس وقت اُسنے
اُس بی بی کے شانے پر تلوار ماری کہ اُسکا زخم بہت گہرا تھا کہ سال بھر اُسکی دوا کی بعد ازان رسول خدا صلعم
کے منادی نے برائے جنگ حمراء الاسد کے ندا دی تب اُس بی بی نے اُس زخم کو اپنے کپڑے سے خوب
کس کے باندھا مگر خون بہنے سے اُسمین کچھ قوت باقی نرہی تھی یہانتک کہ ہم لوگ ساری رات ٹھہرے
رہے اور زخم کی تکمیدتا صبح کرتے رہے اور جب کہ رسول خدا صلعم نے حمراء سے مراجعت فرمائی اور مبوزا بہ
دولت منزل مین داخل نہین ہوے تھے کہ عبد اللہ بن کعب بن المازنی کو پاس بی بی کے واسطے عیادت کے
بھیجا پس عبد اللہ پھرے اور حضرت کو اُسکی سلامتی سے خبر دی پس آنحضرت صلعم اس بات سے خوش ہوے اور
واقدی نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی عبد الجبار بن عمارہ نے عمارہ بن عربہ سے اُنھون نے اُمکلثوم بنت عمار
نے بیان کیا کہ مین اپنے تئین دیکھتی تھی کہ جس وقت لوگ رسول خدا صلعم کے پاس گریزان ہوے اور حضرت کے
پاس سوائے چند آدمیون کے کہ دس بھی پورے نہون گے باقی رہ گئے تھے اور مین اور دونون بیٹے میرے اور
شوہر میرا ہم چارون پیش رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور دشمنون کو دفع کرتے تھے اور لوگ حضرت
کے پاس سے بھاگے جاتے تھے اور حضرت نے جب دیکھا کہ میرے پاس سپر نہین ہے تو حضرت نے ایک شخص بھاگنے
والے کو دیکھا کہ اُسکے پاس سپر تھی فرمایا اے صاحب سپر اپنی سپر کو اُس شخص سے جو قتال کر رہا ہے تب اُسنے
اپنی سپر ڈال دی مین نے اُسکو اٹھائی اور اُسکو حضرت کے سامنے روکے تھی اور سواران مشرکین ہم پر یلغار کر رہے تھے اگر
وہ لوگ بھی مثل ہمارے پیادہ ہوتے تو انشاء اللہ ہم اُنکو مار لیتے چنانچہ ایک سوار اُنمین سے آگے بڑھا اور مجھ پر تلوار چلائی
مین نے اُسکے سپر پر لی پس اُسکی تلوار نے کچھ کام نہ کیا اور وہ پھر چلا کہ مین نے اُسکے گھوڑے کو پے کیا تا آنکہ وہ پشت
پر بغیچت گرا اسوقت نبی صلعم نے بآواز بلند فرمایا اے پسر ام عمارہ اُتک اُتک یعنی جلد جا اپنی ماں کی خبر لے
اُسکی اعانت کر ام عمارہ نے کہا کہ پس میرے بیٹے نے اُسپر میری اعانت کی یہانتک کہ مین نے اُسکو شعوب مین

دار دکیا یعنی اُسکو حوالہ بمرگ کیا اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ عمر بن یحییٰ سے اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون نے عبد اللہ ابن زید سے اُنھون نے کہا اُس روز مجھپر حملہ ہوا کہ ایک شخص نے گویا کہ وہ دُبل تھا میرے بائین بازو پر تلوار ماری اور پھر اُسنے مجھپر حملہ نہ کیا اور میرے پاس سے چلا گیا اور خون میرے زخم کا تھمتا نہ تھا تب حضرتؐ نے فرمایا اپنے زخم پر پٹی باندھ لے اسوقت میری والدہ میرے پاس آئین اور اُنکے پاس سر مین چند پٹیان کپڑے کی موجود تھین کیونکہ اُنھون نے اسی خیال سے چند چٹین زخمون کیلئے تیار کر رکھی تھین تب مین نے اپنے زخم کو باندھ لیا اور حضرت صلعم کھڑے ہوے دیکھتے تھے بعد ازان میری والدہ نے کہا بیٹا جلد جا اور قوم کو مار اور حضرتؐ فرماتے تھے یا ام عمارۃ من یطیق ما تطیقین کہ کون ایسی طاقت رکھتا ہے جیسی تو طاقت رکھتی ہے یعنی جو کچھ تجھ سے ہوسکتا ہے ویسا کون کرسکتا ہے ام عمارہ نے کہا پھر وہ شخص جس نے مجھے تلوار ماری تھی آگے بڑھا تب حضرت نے فرمایا یہی شخص تیرے بیٹے کا بھی تلوار مارنے والا ہے ام عمارہ نے کہا کہ مین اُس سے پیش آئی مین نے اُسکی ران پر تلوار ماری کہ وہ گر پڑا اُس وقت مین نے رسول خدا صلعم کو ہنستے دیکھا یہانتک کہ ہنسی مین دندان مبارک دکھائی دیے بعد ازان حضرتؐ نے فرمایا اے ام عمارہ آخر تو نے بدلہ لیا بعد ازان ہم اُسپر جا پہونچے اور ہتھیار سے حملہ و غلبہ کرنے لگے یہانتک کہ اُسکو قتل کیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا حمد ہے اُس خدا کو جسنے تجکو ظفریاب کیا اور تیرے دشمن سے تیری آنکھون کو ٹھنڈا کیا اور بدلا تیرا تجکو آنکھون سے دکھادیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھے خبر دی یعقوب بن محمد نے موسیٰ بن ضمرہ بن سعید سے اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یعنی اُنکے عہد دولت مین چند مرطا یعنے گلیم صوف و خز سے بنے ہوے کہین سے آئے تھے اُنمین ایک گلیم بڑا چوڑا لا بنا اور بہت خوب بنا ہوا تھا مردم حصار مین سے بعض نے کہا کہ یہ چادر اس اس قیمت کا ہے کاش آپ اس چادرے کو صفیہ بنت ابی عبید کے تئین جو زوجہ عبد اللہ ابن عمر کی ہے بھیجدیتے (یعنی اپنی بہو کو بھیجدیجیے) اس لیے کہ وہ ابھی کم سن ہے ہنوز عبد اللہ بن عمر کے پاس داخل نہین ہوئی ہے (یعنی تا روز عروسی اُس کے لیے زینت ہو) عمرؓ نے کہا مین اس گلیم کو اُس شخص کے تئین بھیجون گا جو صفیہ سے زیادہ تر حقدار ہے وہ ام عمارہ نسیبہ بنت کعب ہے کیونکہ مین نے روز احد رسول خدا صلعم سے سُنا فرماتے تھے کہ جب جب مین نے داہنے بائین اپنے مڑکر دیکھا تو ام عمارہ ہی کو دیکھا کہ وہ میرے قریب قتال کر رہی ہے اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی سعید ابن ابی زید نے مروان بن ابی سعید بن المعلے سے اُنھون نے بیان کیا کہ کسی نے ام عمارہ سے پوچھا اے ام عمارہ روز احد کیا قریش کی بھی عورتین اپنے شوہرون کے ہمراہ ہو کر قتال کرتی تھین ام عمارہ نے کہا نعوذ باللہ لا واللہ یعنی خدا کی پناہ بخدا ایسا نہین ہوا مین نے انکی عورتونمین سے کسی عورت کو نہین دیکھا کہ اُسنے تیر چلایا ہو

یا پتھر مارا ہو مگر مین نے یہ دیکھا کہ ان عورتون کے پاس دف ودہل باجے تھے کہ بجا بجا کے اپنی قوم کو اُنکے مردے مقتولان بدر یاد دلاتی تھین اور اُنکے ساتھ سرمہ دانیان اور سلائیان تھین کہ جب کوئی اُنکے مردون مین سے بھاگتا تھا یا نامردی سے ٹھہر جاتا تھا تو وہ عورتین سرمہ دانی اور سلائی پیش کرتی تھین اور کہتی تھین کہ وہ عورت ہے (یعنی عورتون کا سنگار کرم اور مین نے ان عورتون کو دیکھا کہ منھ پھیر آئے بھاگی جاتی تھین اور دامن کمر مین پیٹے ہوے تھین اور انکے مرد گھوڑے پر سوار انکے سامنے سے جان بچائے منھ چوراے بھاگے جاتے تھے تا آنکہ اور عورتین بھی اُن مردون کے پیچھے پیچھے بھاگی جاتی تھین اور راہ مین گر گر پڑتی تھین اُسوقت مین نے ہند بنت عتبہ کو دیکھا کہ وہ قوی ہیکل اور بھاری دیں کی عورت ہے اور وہ خوشحو تھی چنانچہ سوارون سے خوف زدہ ہو کر ایک جا بیٹھی ہے اور چل نہین سکتی ہے اور اُس کے ساتھ ایک دوسری عورت بھی ہے یہانتک کہ اُسکی قوم کے لوگ ہم پر بھر پڑے پس وہ لوگ ہم سے اپنی فیروزی کو پہونچے جسقدر پہونچے اور ہمکو اس روز جو کچھ صدمہ منجانب پیغمبر اندازون کے پہونچا اسلیے کہ اُنھون نے نافرمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی تھی پس اجر و ثواب اُس مصیبت کا ہم خدا سے طلب کرتے ہین اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے اُنھون نے حارث بن عبداللہ سے اُنھون نے کہا مین نے سنا عبداللہ بن زید بن عاصم سے وہ کہتے تھے کہ مین ہمراہ رسولخدا صلعم کے حاضر اُحد ہوا جب حضرت کی خدمت سے لوگ متفرق ہو گئے تو مین حضرت کے قریب گیا اُسوقت میری والدہ دشمنون کو اُنسے دفع کر رہی تھین تب مجھ سے حضرت نے فرمایا اے پسر ام عمارہ مین نے کہا حاضر ہون فرمایا رمی کر مین نے اُنکے حضور مین ایک سوار کو مشرکین مین سے پتھر مارا وہ پتھر اُسکے گھوڑے کی آنکھ پر پڑا گھوڑا ایسا تڑپا کہ وہ آپ بھی گرا اور اُسکا سوار بھی گرا تب مین نے اُسکے اوپر اسقدر پیہم پتھر پر پتھر مارے کہ اُسپر انبار ہو گیا اور آنحضرت صلعم ملاحظہ کر کے تبسم فرماتے تھے اُسوقت حضرت نے میری والدہ کے شانے پر زخم دیکھکر فرمایا اما ان (یعنی خبردار اپنی ماں کی اُسکے زخم پر پٹی باندھ حق تعالیٰ برکت نازل کرے تم لوگون پر اہلبیت سے (یعنی تم اہلبیت پر کہ تم لوگ ایک گھر والون مین سے ہو) اور فرمایا مقام تیری ماں کا (یعنی رتبہ و درجہ اُسکا) بہتر ہے مقام فلان و فلان سے اور مقام تیرے ربیب کا (رابک) یعنے تیری ماں کے شوہر کا بہتر ہے مقام فلان و فلان سے اور مقام تیرا بہتر ہے مقام فلان و فلان سے حق تعالیٰ تم لوگ اہلبیت پر رحم کرے تب میری والدہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ حق تعالے سے دعا کیجیے کہ وہ ہم کو جنت مین آپکا رفیق کرے چنانچہ حضرت نے دعا کی اللھم اجعلھم رفقائی فی الجنۃ اے پروردگار ان لوگون کو جنت مین میرا رفیق کر اُسوقت میری والدہ نے کہا اب کیا پرواہ ہے اس مصیبت سے جو مجھکو دنیا مین پہونچی

اور راوی کہتے ہین کہ حنظلہ بن عامر نے عقد نکاح کیا جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی بن سلول سے ناگاہ اُس دشمن کو اُن کے گھر مین اُس شب کو لائے جس کی صبح کو قتال اُحد کا تھا اور حنظلہ نے رسول خدا صلعم سے اجازت لے لی تھی کہ شب باشی عروس کے پاس کرین جب صبح ہوئی تو نماز صبح کی پڑھکر ارادہ روانگی کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا اسوقت جمیلہ آنسے لپٹ گئین تو وہ اس بی بی کے پاس ٹھہر گئے پھر اُس سے جدا ہوکر عزم روانگی کا کیا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل از خروج حنظلہ کے اُس بی بی نے کسی کو بھیجکر اپنی قوم سے چار آدمی کو بلا لیا تھا پس اُنکو شاہد کیا اس بات پر کہ حنظلہ اُس سے ہم بستر ہوے ہین چنانچہ لوگون نے بعد اس واقعہ کے جب اُس بی بی سے پوچھا کہ تو نے حنظلہ پر اُن لوگون کو کیون شاہد کیا تھا اُسنے جواب دیا مین نے دیکھا تھا کہ گویا آسمان کھل گیا ہے اور حنظلہ اُسمین داخل ہوے ہین اور آسمان پھر بہتور مل گیا ہے تب مین نے جانا کہ یہ انکے لیے شہادت ہے اس لیے لوگون کو مین نے اُنپر شاہد کیا اس امر مین کہ وہ ہم صحبت ہوے چنانچہ اُسی شب سے اُس بی بی کو حمل عبداللہ بن حنظلہ کا ہوا تھا اور بعد شہادت حنظلہ کے ثابت بن قیس نے اُس بی بی سے نکاح کیا تھا کہ وہ محمد بن ثابت بن قیس کو جنی تھی الغرض حنظلہ نے اپنا ہتھیار لیا اور اُحد مین پہونچکر رسول خدا صلعم سے لاحق ہوے اور اُسوقت آنحضرت صلعم صفون کو آراستہ و مرتب کر رہے تھے پس جب مشرکین بھاگنے لگے تھے تو حنظلہ بن ابی عامر ابوسعید بن عرب کے سامنے آئے اور اُسکے گھوڑے کو پے کیا وہ گھوڑا تڑپ کر گر پڑا تب ابوسفیان بن حرب زمین پر لوٹنے لگا اور شور کرتا تھا کہ اے گروہ قریش مین ابوسفیان بن حرب ہون اور حنظلہ اُسکو ذبح کیا چاہتا ہے ہرچند وہ اپنی صدا لوگون کو سُناتا تھا مگر بھاگنے مین کسی نے اُسکی طرف التفات نہ کی مگر اسود بن شعوب اُسکی مدد کو آیا اور حنظلہ پر حملہ کیا اور بھالا مارا کہ پار ہوگیا اور اُسی سے اُنکو روکے ہوے تھا لیکن حنظلہ برچھی مین چھدے ہوے اُس سے قریب ہوے تب اُسنے دوسرا ضرب لگا کر اُنکو شہید کیا اور ابوسفیان وہانسے پاپیادہ بھاگا اور دوڑتا ہوا قریش سے جا ملا اور اسود بن شعوب بھی گھوڑے سے اُترکر ابوسفیان کے پیچھے پیچھے آیا چنانچہ قول ابوسفیان کا ہے کہ جب حنظلہ شہید ہوے تو اُن کے والد اُنکی نعش پر گئے اور نعش اُنکی پہلو مین حمزہ بن عبدالمطلب اور عبداللہ بن جحش کے پڑی تھی تب اُنکے والد نے اپنے دل سے خطاب کرکے کہا کہ اس واقعہ سے پہلے مین تجکو اس شخص یعنی حنظلہ سے ڈراتا تھا اللہ تو اے حنظلہ اپنے والد کے ساتھ نیکو کار تھا اور تو بزرگ شخص تھا اپنی حیات مین و ہر آئینہ مامت تیری ساتھ انبوہ اصحاب اور ہمراہ اشراف قوم کے ہوئی اگر حق تعالیٰ جزاے خیر اس شہادت کی حمزہ کو خواہ اور کسی صحابہ محمد مین سے عطا کرے تو تجکو بھی جزاے خیر مرحمت کرے بعد ازان اُسنے پکار کر کہا اے گروہ قریش حنظلہ کو مثلہ نکرو یعنے اُس کی نعش سے ناک کان نہ کاٹو اگرچہ وہ ہمارے اور تمہارے خلاف تھا پر اس لیے کہ وہ جس امر کو

خیر جانتا تھا اُسمین اُس نے اپنی جان کو دریغ نہ کیا اور نہ بچایا چنانچہ اور لوگون کی لاش مثلہ کی گئی یعنی گوش وبینی بریدہ ہوئی اور لاش حنظلہ محفوظ ومسلم رہی اور اول جس نے اصحاب نبی صلعم کو مثلہ کیا تھا وہ ہند تھی اور اُسی نے اپنی ساتھ والیون عورتون کو حکم کیا کہ نعش شہدا کے کان وناک کاٹ لیوین پس کوئی عورت ایسی نہ تھی کہ جو چوڑیان بازوبند اور کڑے اور پازیب پہنے نہ ہو یہان تک کہ سوائے حنظلہ کے سائر شہدا کی لاشون کو اُنھون نے مثلہ کیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے ملائکہ کو دیکھا کہ وہ حنظلہ بن ابی عامر کو مابین آسمان وزمین کے ایک چاندی کے بڑے طشت مین ماء مزن سے (یعنی آب باران ابر سپید سے) غسل میت دیتے تھے ابو اسید الساعدی نے کہا ہم نے یہ سُنکر حنظلہ کی نعش پر جا کر دیکھا تو واقع مین اُنکے سر سے پانی ٹپک رہا ہے ابو اُسید کہتے ہین کہ مین یہ حال دیکھکر رسولخدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اس واقعہ سے خبر دی تب حضرت نے کسی کو پاس زوجہ حنظلہ کے بھیجکر پوچھوایا تو اُس بی بی نے کہلا بھیجا کہ میرے پاس سے حنظلہ حالت جنب مین نکلے تھے اور مروی ہے کہ وہب بن قابوس المزنی مع اپنے برادرزادہ حارث بن عتبہ بن قابوس کے اپنی اپنی بھیڑین ساتھ لیے ہوے جبل مزینہ سے مدینہ مین آئے تو مدینے کو خالی پایا مگر باقی تھے اطفال ونسوان تب اُن دونون نے پوچھا کہ مردان شہر کیا ہوے لوگون نے کہا کہ رسول اللہ صلعم مشرکین قریش سے قتال کرنے احد کو گئے ہین تب اُن دونون نے کہا کہ بعد معائنہ ایسے حال کے اب ہم بھی اُن کے پیچھے جاتے ہین بعد ازان وہ دونون مدینے سے نکلکر اُحد مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے اور لوگون کو مصروف بہ قتال دیکھا اور اُسوقت تک ظفر وغلبہ واسطے رسول خدا صلعم اور واسطے اصحاب کے تھا پس وہب وحارث بھی ساتھ مسلمین کے لوٹ مین مشغول ہوے اور مشرکین بطریق تاخت آپہونچے چنانچہ اُنکے عقب سے پر اسوار دن کا آپڑا اُنمین خالد بن الولید وعکرمہ بن ابی جہل دونون تھے پس وہ لوگ آکر باہم مختلط ہو گئے "تا آنکہ اُن دونون یعنی وہب وحارث نے اشد قتل کی اور جب ایک گروہ مشرکین کا جدا ہو کر مقابلہ پر آیا تو رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین سے اس فرقہ کے لیے کون روکنے والا ہے وہب بن قابوس نے عرض کی مین یا رسول اللہ پس وہب کھڑے ہوے اور اُنکو تیر مارنے لگے یہان تک کہ وہ لوگ پلٹ گئے بعد ازان ایک اور گروہ اُن کا سامنے آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا اس گروہ کے لیے کون ہے پھر مزنی نے عرض کی مین حاضر ہون یا رسول اللہ صلعم پس وہب مزنی پر کھڑے ہوے اور اُن لوگون کو تلوار سے دفع کیا یہانتک کہ وہ لوگ لوٹ گئے اور وہب بھی اپنی جگہ پر پھر آئے بعد ازان ایک اور کتیبہ نظر آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا ان لوگون کے لیے کون کھڑا ہوتا ہے مزنی نے عرض کی یا رسول اللہ مین موجود ہون حضرت نے فرمایا اُٹھ کھڑا ہو اور شاد باش ہو جنت سے تب وہب مزنی شادان وفرحان

کھڑے ہوے اور کہنے لگے واللہ مین کسی کو آرام لینے نہ دونگا اور نہ خود آرام کرونگا چنانچہ وہب کھڑے ہوئے اور اُن لوگون کے درمیان گھس گئے اور تلوار کرنے لگے اور آنحضرت صلعم اور سائر مسلمین دیکھ رہے تھے یہانتک کہ اُنکے لشکر کے منتہا پر نکل گئے اور حضرت دعا کرتے تھے کہ اللھم ارحمہ یعنی اے پروردگار اُسپر رحم کر بعد ازان وہب پھر کر پھر انمین در آئے اور برابر یہی حال رہا آخر اعدا نے اُنکو گھیر لیا اور اُنکی تلوارین اور برچھیان اُن پر پڑنے لگین پس اُنکو اُنھون نے قتل کیا اور اُس روز اُن کے بدن مین بیس زخم سنان پائے گئے کہ تمام وہ زخم مقتل مین لگے تھے (اور مقتل جسم انسان مین اُس جگہ کو کہتے ہین جہان زخم وضرب لگنے سے آدمی مرجاتا ہے) اور اس روز لاش اُن کی بہت بُری طرح سے مثلہ کی گئی یعنے ناک کان کاٹ لیا تھا بعد ازان اُن کا برادر زادہ حارث بن عقبہ بن قابوس بھی کھڑے ہوے اور مثل برادر بزرگ اپنے خوب قتال کی یہان تک کہ شہید ہوے چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے خوشتر بن موت جسپر مین اپنا مرنا چاہتا ہون وہ موت ہے جسپر مزنی مرے اور بلال بن الحارث المزنی بیان کرتے تھے کہ ہم لوگ ساتھ سعد ابن ابی وقاص کے جنگ قادسیہ مین حاضر تھے جب ہماری فتح ہوئی اور غنائم درمیان ہمارے تقسیم ہوئی پس ایک جوان اہل قابوس کا مزنیہ مین سے اپنے حصہ سے محروم رہ گیا تب مین سعد کے پاس گیا اُسوقت وہ سوکر اُٹھے تھے اُنھون نے کہا بلال مین نے کہا ہان اُنھون نے کہا مرحبا تم خوب آئے اور یہ شخص کون تمھارے ساتھ ہے مین نے کہا یہ شخص میری قوم مین آل قابوس سے ہے تب سعد نے کہا اے جوان تو اُس مزنی کا کون ہے جو روز اُحد شہید ہوا اُس جوان نے کہا مین اُس مزنی کے بھائی کا بیٹا ہون سعد نے کہا مرحبا و اہلا یعنی تیرے آنے سے دل شاد ہوا اور آرام جان ملا حق تعالی تیرے دیکھنے سے آنکھون کو ٹھنڈا کرے یہ وہ شخص تھا یعنی وہب مزنی کہ روز اُحد مین نے اُس سے ایسا مشہد و مقتل دیکھا کہ کسی اور سے نہین دیکھا چنانچہ مین نے اُس روز دیکھا کہ مشرکین نے ہمکو چارون طرف سے گھیر لیا اور رسول خدا صلعم ہمارے بیچ مین تھے اور گروہ گروہ غول غول ہر طرف نظر آتے تھے اور آنحضرت صلعم لوگون پر نگاہ ڈالتے تھے اور اُن کے بشرے سے انکی قیافہ شناسی کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس غول سے کون مقابلہ کرتا ہے تو مزنی کہتا تھا یا رسول اللہ مین قتال کرونگا اور ہر بار جب حضرت اعادہ اُس ارشاد کا کرتے تھے تو مزنی بھی ہر مرتبہ اپنے اسی جواب کو عرض کرتا تھا پس مجھے نہین بھولتا ہے آخر مرتبہ کہ آخر کو وہ کھڑا ہوا تھا جب آنحضرت صلعم نے فرمایا اُٹھ کھڑا ہو اور شادمانی جنت کی حاصل کر پس وہ اُٹھ کھڑا ہوا سعد نے کہا تب مین بھی کھڑا ہوا اور اُسکے پیچھے پیچھے چلا خدا خوب جانتا ہے کہ اُس روز جس طرح وہ طالب شہادت تھا مین بھی مثل اُسے طلب کرتا تھا چنانچہ مین

درمیان لشکر مشرکین کے گھس گیا یہان تک کہ دوبارہ اُنمین پھر گیا اور اعدا اُسکو قتل کر چکے تھے اور مجھے آرزو تھی کہ واللہ اُس روز اُسی کے ساتھ مجکو بھی شہادت نصیب ہو لیکن میری اجل نے تاخیر کی بعد ازان سعد نے اُس جوان کا اسم اُسی وقت طلب کیا اور اُسکو وہ دیا اور کچھ زیادہ بھی دیا اور کہا تجھے اختیار ہے کہ ہمارے پاس قیام کر خواہ اپنے اہل کی طرف بازگشت کر ہلال نے کہا نہین یہ جوان رجوع بطرف اہل چاہتا ہے پس ہم دونون پھرے اور سعد نے کہا مین حاضر تھا تو مین نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرثی کی نعش پر کھڑے ہوے فرماتے تھے خدا تجھ سے راضی ہو پس مین بے شبہہ تجھسے راضی ہون بعد ازان مین نے دیکھا کہ آنحضرتؐ اپنے دونون پانون سے اُس کی نعش پر کھڑے ہوئے فرماتے تھے کہ کس قدر اُسکو زخم لگے ہین اور میرے تئین خوب معلوم تھا کہ اسوقت اُسکی قبر پر کھڑے رہنا حضرت کو بہت شاق و دشوار تھا یہان تک کہ وہ لحد مین رکھے گئے تو اُنکی نعش پر ایک چادر تھی اُسپر نقش علم سُرخ (یعنی بیل بوٹہ و نشان وغیرہ کے) بنے تھے کہ حضرتؐ نے اُس چادر کو کھنچکر اُنکے سر مین بطور خمار یعنی سر پیچ کے لپیٹا اور اُسکو طول مین دراز کیا تو وہ نصف رانون تک پہونچی پھر ہمکو حکم کیا تو ہمنے ہریل یعنی گھاس پھوس جمع کیا اور لی ہین اُنکے دونون پانون پر پھیلا دیا بعد ازان حضرتؐ وہان سے اپنی جا کی طرف پھرے پس نہ تھی کوئی ایسی صورت مرنے مرثی کی جو مجھے محبوب زیادہ ہو اس بات سے کہ مین ملاقات کرون خدا کی مثل حالت موت مرثی کے اور راویون نے بیان کیا کہ جب ابلیس نے آواز بلند پکار کر کہا کہ محمدؐ قتل ہوے تو لوگ متفرق ہو گئے چنانچہ بعضے اُن مین سے وارد مدینہ ہوئے اور پہلے جو شخص داخل مدینہ ہو کر خبر دیتا تھا کہ رسولخدا صلعم قتل ہوے وہ سعد بن عثمان ابو عبادہ تھا پھر بعد اسکے بہت سے لوگ وارد مدینہ ہوے یہانتک کہ اپنی عورتون کے پاس پہونچے تب اُن عورتون نے کہنا شروع کیا کہ تم لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے بھاگے آئے ہو اور ابن ام مکتوم بھی کہتے تھے کہ تم لوگ حضرت کے پاس سے بھاگ آئے ہو پھر ابن ام مکتوم اُن لوگون کے ساتھ رفق و نرمی کرنے لگے اور اُنکو اپنی رفاقت مین رکھا اور حال یہ تھا کہ رسولخدا صلعم ابن ام مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ اپنا مقرر کر گئے تھے کہ وہ لوگون کی پیش نمازی کرتے تھے بعد ازان اُنھون نے کہا مجھے اُحد کے سیدھے راستہ پر لگا دو تب لوگون نے اُنکو سیدھا راستہ بتا دیا چنانچہ جو کوئی اُحد کی راہ پر آتے ہوے اُنکو ملتا تھا اُس سے خبر پوچھتے تھے تا آنکہ وہ ایک ایسی قوم سے لاحق ہوے جنھون نے سلامتی و خیریت نبی صلعم سے آگاہ کیا تب ابن ام مکتوم اُس جگہ سے مدینہ مین پھر گئے اور جو لوگ بھاگ آئے تھے اُنمین سے ایک تو فلان تھے اور حارث بن حاطب ثعلبہ ابن حاطب اسود بن عزبہ و سعد بن عثمان و عقبہ بن عثمان و خارجہ بن عامر کہ پہونچا بمقام ملل وراد بن قیطی تھا مع چند نفر بنی حارثہ سے یہ سب قبیلہ شقوہ کے یہان پہونچے اُنسے ام ایمن کی ملاقات ہوئی وہ اُنکے منھون پر خاک اُڑاتی تھین اور اُنمین سے بعض کے تئین

کہا کہ یہان چرخہ ہے چرخہ کات اور اپنی تلوار مجکو دے چنانچہ ام ایمن مع چند چھوکریون کے طرف احد کے متوجہ ہوئین آور بعض رواۃ مین سے جو اس حدیث کو روایت کرتا ہے کہتا ہے کہ مسلمین اُس جبل سے آگے نہ گذرے تھے اُسی کے درہ دامن مین تھے اور وہانسے دوسری جگہ تجاوز نہ کی تھی اور وہ گروہ خاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور بیٹھے کہتے ہین کہ درمیان عبدالرحمن اور عثمان کے کچھ کلام درپیش تھا چنانچہ عبدالرحمن نے ولید بن عقبہ کو بلا بھیجا اور کہا اپنے برادر کے پاس جاؤ مین جو کچھ تجھسے بیان کرون اُسکو تو بطریق پیام پہونچا کیونکہ تیرے سوائے کسی کو مین ایسا نہین جانتا کہ وہ اس پیغام کو اُس کے تئین پہونچا دے ولید نے کہا مین ایسا کرونگا عبدالرحمن نے کہا تو میری طرف سے کہیو کہ عبدالرحمن تجھسے کہتا ہے کہ مین حاضر بدر تھا اور تو غیر حاضر تھا آور مین اُحد مین ثابت قدم رہا اور تو وہان سے بھاگ آیا اور مین بیعت رضوان مین شریک تھا اور تو شریک نہ تھا پس ولید عثمان کے پاس گئے اور یہ پیام پہونچایا عثمان نے کہا میرے بھائی نے سچ کہا کہ بدر سے جو مین پیچھے رہ گیا تو واسطے بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہگیا کہ وہ علیل تھین چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو میرا سہم و جائزہ بھی عطا کیا پس مین بمنزلہ حضار بدر کے تھا اور روز احد سے باز رہ گیا تو حق تعالی نے اُسکو مجھسے عفو کیا و اما غیر حاضری بیعت رضوان سے پس مین مکے کی طرف جو نکلا تو مجکو حضرتؐ نے بھیجا تھا اُس وقت حضرتؐ نے فرمایا کہ عثمانؓ طاعت خدا اور طاعت رسول مین جاتا ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونون ہاتھون مین سے ایک ہاتھ بیعت مین دیا کہ وہ ایک مثل دوسرے کے تھا پس نبی کا دست چپ بھی بہتر ہے دست راست سے غرضکہ جب ولید بن عقبہ عبدالرحمن کے پاس پھر آئے تو عبدالرحمن نے جواب سنکر کہا میرے بھائی نے سچ کہا اور کہا راوی نے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھکر یہ آیت پڑھی قَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْكُمْ اور کہا یہ اُن لوگون مین سے ہین جنسے خدا نے عفو کیا اور بجز اسکے خدا نے اور کسی چیز سے عفو نہین کیا مگر یہ کہ انکو زبان سے پھسلا اور حال یہ تھا کہ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ یعنی جس روز دونون جماعت باہم دوچار ہوئی تو اُنھون نے روگردانی کی تھی اور ایک شخص نے ابن عمر سے حال عثمان کا سوال کیا اور کہا کہ اُنھون نے ہرگاہ روز احد گناہ عظیم کیا اور خدا نے اُنسے عفو کیا درحالانکہ وہ اُن لوگون مین تھے جنھون نے روز التقاے جمعان سے روگردانی کی تھی پھر اُنھون نے تمھارے درمیان مین ایک گناہ صغیرہ کیا پس تم لوگون نے اُسکے عوض مین اُن کو قتل کیا اور عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے ذکر کیا کہ جب روز احد لوگون نے اس معرکہ مین معاودت کی اسوقت امیہ ابن ابی حذیفہ بن المغیرہ آگے بڑھا اور وہ زرہ پوش اور آہن مین لپٹا تھا کہ سوائے دونون آنکھون کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا اور کہتا تھا کہ آج بدلا بدر کا ہے پس ایک شخص مسلمین مین سے پیش آیا کہ امیہ نے اُسکو قتل کیا علی علیہ السلام نے کہا کہ تب مین نے امیہ پر حملہ کیا اور اُسکے سر پر تلوار ماری درحالیکہ اُسکے سر پر کلاہ آہنی اور اُسکے

اوپر خود تھا اور مین کوتاہ قامت تھا تو تلوار میری اُسکے ضربگاہ پر نہ پڑی اور کارگر نہ ہوئی اور اس نے مجھپر تلوار چلائی
تو مین نے سپر پر لی تلوار اُسکی سپر مین گڑ گئی پھر مین نے اُسکو تلوار ماری چونکہ دامن زرہ اُسکی کمر سے بندھا تھا
(یعنی پائون کھلے تھے) تو مین نے اُسکے دونون پائون کاٹ ڈالے اور وہ زمین پر گر پڑا اور اپنی تلوار میری سپر سے
کھینچی جب وہ نکل آئی تو وہ گھٹنے ٹیک کر مجھپر وار کرنے لگا تا آنکہ مین نے اُسکے زیر بغل خالی دیکھکر اُسمین
تلوار کا پھلا بھونک دیا کہ وہ مرگیا مین وہان سے اپنی جا پر پھر آیا اور مروی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اُس روز بطریق رجز فرمایا کہ انا ابن العواتک یعنی مین فرزند عواتک کا ہون (عواتک جمع عاتکہ یعنی حضرت کے
جدات مین نو بیبیون کا نام عاتکہ ہوا ہے) و ایضا حضرت نے اُس روز فرمایا کہ مین نبی ہون نبی کذب نہین کہتا مین
ابن عبد المطلب ہون اور صحابہ راوی کہتے ہین کہ ہم لوگ پاس عمر الخطاب رضی اللہ عنہ کے آئے یعنی روز احد اور وہ
اسوقت بیچ مجلس چند مسلمین کے بیٹھے تھے اُسی عرصہ مین انس بن النضر بن ضمضم عم انس بن مالک بھی اس محفل کی طرف
گذرے اور پوچھا کسوجہ سے تمنے تعود و تقاعد اختیار کیا (یعنی جنگ سے کیون بیٹھ رہے) اُنھون نے
جواب دیا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے تب انس بن النضر نے کہا کہ پھر بعد انکے تم لوگ زندہ رہ کر کیا کروگے
اُٹھ کھڑے ہوا اور لڑکر مرو جس امر پر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم مرگئے بعد ازان انس بن النضر تیز دستی و چابکی سے تلوار
پکڑ کر قتال کرنے لگے یہانتک کہ شہید ہوے اسوقت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا مین تمنا رکھتا ہون کہ روز
حشر خدا اُسکو امۃ واحدۃ یعنی بے مثل و مانند و یکتا اُٹھا دیگا کہ اُنکے چہرے پر ستر زخم لگے تھے کہ وہ پہچانے نجاتے
تھے تاکہ اُنکی خواہر نے انکے حسن سر انگشتان یا حسن دندان سے اُنکو پہچانا تھا اور کہا راویون نے کہ گذر مالک بن
وحشم کا پاس خارجہ بن زید ابن ابی زہیر کے ہوا کہ اُسوقت وہ درمیان اپنے حشوہ یعنے زمرہ مردم خدام مین
بیٹھے تھے اور اُن کے بدن مین تیر و زخم تھے اور وہ سارے زخم مقتل مین لگے تھے (مقتل جسم انسان
مین وہ مقام ہے جہان زخم لگنے سے ہلاک ہو جاتا ہے) پس مالک نے کہا کیا تجھ کو معلوم نہین ہوا کہ محمد قتل
ہوے خارجہ نے کہا اگر محمد قتل ہوے تو خدا تو زندہ ہے جس کو موت نہین ہے اور حال یہ ہے کہ محمد تبلیغ
حکم کر چکے اب تو اپنے دین کے لیے قتال و جہاد کر و ایضا گذر مالک بن وحشم کا طرف سعد بن ربیع کے ہوا اور اُنکے
بدن مین بارہ زخم لگے تھے اور تمام وہ زخم مقتل مین تھے پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم نہین ہے کہ محمد صلعم
شہید ہوے سعد بن ربیع نے جواب دیا مین گواہی دیتا ہون کہ ہر آئینہ محمد نے رسالت اپنے پروردگار کی
پہونچا دی اب تو اپنے دین کے لیے جہاد کر کیونکہ حق تعالے حی و قائم ہے وہ تو نہ مریگا اور ایک منافق کہتا تھا
کہ رسول اللہ قتل ہوے تم لوگ اپنی قوم مین پھر چلو کہ وہ لوگ اپنے گھرون مین داخل ہوگئے اور واقدی نے
کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن عمار نے حارث بن الفضیل الخطمی سے اُنھون نے بیان کیا کہ اُس روز

جب مسلمین غول غول متفرق ہوگئے اور باخود باپشیمان تھے اُسوقت ثابت ابن وحداحہ آگے بڑھے باواز
بلند کہنے لگے اے گروہ انصار میری طرف متوجہ ہوں ثابت ابن وحداحہ ہوں اگر محمدؐ شہید ہوئے تو حق تعالیٰ
تو زندہ و باقی ہے جو کبھی نہ مریگا پس تم لوگ سب اپنے دین کے لیے قتال و جہاد کرو کہ حق تعالیٰ تم کو غلبہ
دینے والا ہے اور تمھاری نصرت کرنے والا ہے پس چند اشخاص انصار سے اُنکے شریک ہوگئے تب ثابت
مع اُن مسلمین کے جو اُنکے ساتھ تھے آمادۂ جنگ ہوئے اور اُنکے مقابلے کے واسطے ایک فرقہ مشرکین کا
سلاح بند مقرر ہوا انمیں چند رئیس اُنکے تھے مثل خالد بن الولید اور عمرو بن العاص و عکرمہ بن ابی جہل اور
ضرار بن الخطاب کے پس یہ سب مسلمین پر دست درازی کرنے لگے اور خالد بن الولید نے ثابت بن
وحداحہ پر ساتھ نیزے کے حملہ کیا پس ایسا نیزہ مارا کہ پار ہوگیا اور وہ بیجان ہوکر زمین پر گرے اور جو
مردم انصاری اُن کے ہمراہ تھے وہ سب شہید ہوئے چنانچہ کہتے ہیں کہ جو لوگ مسلمین میں سے شہید ہوئے
یہ لوگ یعنی ثابت بن وحداحہ وغیرہ آخر شہدا تھے اور رسول خدا صلعم اپنے اصحابؓ کے ساتھ طرف شعب
کے پہونچے پس دہان یعنی احد میں کوئی قتال کنندہ نہ تھا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل معرکہ احد کے ایک تمیم انصاری
نے ابولبابہ پر بمقدمہ عذق یعنی نخل خرمائے بارد ار کے جو درمیان متخاصمین کے متنازع فیہ تھا دعوی کیا اور
رسول خدا صلعم نے فیصلہ بحق ابولبابہ کے کیا تھا اور اُس تمیم نے اُس عذق پر بہت جزع کی تھی تب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عذاق کو ابو لبابہ سے واسطے اُس تمیم کے طلب فرمایا مگر ابولبابہ نے دینے سے
انکار کیا اور آنحضرتؐ ابو لبابہ سے فرماتے تھے کہ بدلے اُس عذق کے تیرے لیے جنت میں عذق ہے اُس پر
بھی ابو لبابہ نے انکار کیا اُسوقت ابن الدحداحہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ارشاد کیجیے کہ اگر میں اُس تمیم کو
اُسکا عذق دلوادوں تو میرے لیے کیا جائزہ ہوگا حضرت نے فرمایا اُسکی عوض تجکو جنت میں عذق ملیگا تب ثابت
ابن الدحداحہ یہ مژدہ سنکر پاس ابی لبابہ بن المنذر کے گئے اور اُس عذق کو بعوض ایک باغچہ نخل کے ابولبابہ سے
خرید کرلیا اور اُس لڑکے مدعی کو حوالہ کردیا تھا اُسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ دب عذق مذلل لابن
الدحداحۃ فی الجنۃ یعنی بہت سے عذق جنت میں ابو وحداحہ کے لیے تیار کیے گئے ہیں یعنی اُس کے لیے مہیا
ہیں پس بنا بر اُس ارشاد کے شہادت ابن وحداحہ کی امید گاہ تھی یہانتک کہ وہ احد میں شہید ہوئے اور ضرار ابن
الخطاب گھوڑے پر سوار نیزہ دراز ہلاتا ہوا آیا اور عمرو بن معاذ کو ایسی لگی ماری کہ پار ہوگئی اور حال عمرو کا یہ تھا
کہ اُسکے سامنے چلے ہی جاتے تھے یہانتک کہ اُسکو زیر کیا کہ وہ منھ کے بھل گر پڑا اور کہنے لگا کہ ایسے شخص کو تو کم
نہ کرجنے تیری تزویج حورعین سے کرادی اور ضرار کہا کرتا تھا کہ اصحاب محمدؐ میں سے میں نے دس صحابہ کا عقد تزویج
کردیا ہے ابن واقدی نے ابن جعفر سے سوال کیا کہ ضرار نے دس مرد کو قتل کیا تھا ابن جعفر نے کہا مجھے

پہلے شہید کی تزویج حورعین سے ہوگی تو قتل ہوں گے

یہ خبر نہین پہونچی مگر یہ کہ اُسنے تین آدمی کو قتل کیا اور اُسی روز ضرار نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بھی نیزہ مارا تھا اور یہ اُسوقت جب اس معرکہ مین لوگ متفرق ہوگئے تھے اور ضرار نے وقت ضرب سنان کے کہا لے ابن خطاب یہ ضربت نعمت مشکورہ ہے واللہ ایسا نہین کہ مین تجکو قتل کرون اور ضرار عمر بن الخطاب سے اکثر باتین کیا کرتا تھا اور ذکر واقعہ یعنے جنگ اُحد کا ذکر کرتا تھا اور ذکر انصار کرکے اُنپر رحمت بھیجتا تھا اور اُنکا غنی ہونا اسلام مین اور شجاعت اُنکی معرکہ مین اور پیش قدم ہونا اُنکا واسطے موت کے یاد کیا کرتا تھا بعد ازان کہتا تھا کہ جب خسراف میری قوم کے بدر مین مارے گئے تھے تو مین دریافت کرنے لگا تھا کہ ابو الحکم کو کس نے مارا کہتے تھے ابن عفرا نے اور امیہ بن خلف کو کسنے قتل کیا کہتے تھے حبیب بن یساف نے اور عقبہ بن ابی معیط کو کسنے قتل کیا کہتے تھے عاصم بن ثابت بن ابی الاملح نے اور فلان کو کس نے مارا اُسکا نام بھی مجھسے بتایا پھر مین نے کہا سہیل بن عمرو کو کس نے اسیر کیا لوگون نے کہا مالک وشم نے پھر جب ہمنے اُحد کی طرف خروج کیا تو مین کہتا تھا کہ اگر وہ لوگ (یعنی مسلمین) اپنے حصارون مین اقامت رکھینگے تو وہ بلند بہت مین ہمکو اُنکی طرف کوئی سبیل رسائی کی نہ ہوگی سوائے اسکے کہ ہم چند روز مقیم رہ کر پھر جاوینگے اور اگر وہ لوگ اپنے حصارسے نکلکر ہماری طرف خروج کرینگے تو ہم اُنپر ظفریاب ہونگے کیونکہ ہمارے ساتھ جمعیت کثیر ہے جو اُنکی جمعیت سے بہت زیادہ ہے اور ہماری قوم موتور ہے یعنی عوض خون سے ہنوز محروم ہین اور ہم اپنے ساتھ زنانی سوارین لیکر نکلے ہین کہ وہ ہمکو ہمارے مقتولان بدر کو یاد دلاوینگی (یعنی یہ کہ موجب مزید غیرت شجاعت وتہور کا ہوگا) اور ہمارے ساتھ کراع ہین یعنی ہمارے یہان گھوڑے ہین اور اُن کے یہان کراع نہین ہین اور ہمارے ساتھ سلاح اُنکے سلاح سے بہت زیادہ ہین بالآخر اُنمین یہی امر قرار پایا کہ اُنھون نے خود خروج کیا چنانچہ ہمارے اُنکے مقابلہ ہوا واللہ پس ہم اُن کے سامنے نہ ٹھہر سکے یہان تک کہ شکست پاکر پسپا ہوے اور گریزان و روگردان ہوے اُسوقت مین نے اپنے دل مین کہا کہ یہ جنگ تو جنگ بدر سے بھی سخت تر ہے اور مین نے خالد بن الولید سے کہنا شروع کیا کہ قوم پر حملہ کرو وہ کہنے لگا تو کسی سمت موقع دیکھتا ہے کہ اُس طرف ہم حملہ کرین تب مین نے اُس جبل کیطرف نگاہ کی جسپر گروہ تیراندازان تھے کہ وہ خالی ہے تب مین نے کہا اے ابو سلیمان اپنے پیچھے دیکھ پس خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی پھیری اور رجوع کی اور ہمنے بھی اُسکے ساتھ رجوع کی تب ہم اُس جبل پر پہونچے تو اُسپر ہمنے کسی کو ذی قوت نپایا جسکا کچھ خطرہ ہو مگر وہان ہمنے چند نفر پائے کہ اُنکو گرفتار کرلیا بعد ازان ہم جب اپنے لشکر مین پہونچے تو دیکھا کہ قوم تاراج کر رہی ہے اور لشکر لوٹ رہے ہین تب ہم نے اُنپر بڑی شدومد سے زور ڈالا کہ وہ ہر طرف کنارے ہوگئے اور جس طرح ہمنے چاہا اُنکو تلوارون پر دھر لیا اور ہم سرداران قبیلہ اوس اور خزرج کو ڈھونڈھنے لگے جو ہمارے اکثر بزرگون کے قاتل تھے مگر ہم نے اُنمین سے کسی کو نہ دیکھا کہ وہ لوگ بھاگ گئے تھے اور اُسکو عہ بقدر دودھ دوہنے ناقہ کے نہوا تھا کہ اسی اثنا مین انصار آپڑے اور بڑھ کر ہم مین خلط ہوگئے اور ہم لوگ گھوڑے تھے

لیکن وہ ہمارے سامنے ثابت قدم رہے اور بڑی کوشش اور جانبازی کی یہانتک کہ اُنھون نے میرے گھوڑے کو پے کیا تب مین پیدل ہوگیا پس مین نے اُنمین دس مردون کو قتل کیا پر اُن مین سے ایک مرد کے ہاتھ سے مین موت بانع سے دوچار ہوگیا تھا اور اسدم مجھے خون کی بوندی اور وہ مجھے نہ چھوڑتا تھا یہان تک کہ سطرنہ سے لوگون نے اُس کو سنان نیزہ سے چھید لیا تب وہ زمین پر گر پڑا پس حمد ہے اُس خدا کی جسنے انکو (یعنی شہدا کو) مکرم کیا میرے ہاتھ سے (یعنی اُنکو شہادت ملی) اور اُن کے ہاتھون سے میرا امر مجھپر آسان نہ ہوا اور صحابہ راویون نے کہا کہ روز اُحد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی کو حال ذکوان بن عبد قیس کا معلوم ہے علی علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نے ایک سوار کو گھوڑا دوڑاتے ہوے طرف ذکوان کے دیکھا یہانتک کہ جب وہ اُنسے لاحق ہوا تو کہتا تھا اگر تو بچ گیا تو پھر مین نہ بچونگا پس گھوڑے سے اُپر حملہ کیا اور ذکوان پیدل تھے کہ اُنکو یہ کہکے تلوار ماری لے اس ضربت کو مین ابن علاج ہون تب مین نے اُسپر کہ وہ سوار تھا حملہ کیا پس اسکے پاؤن پر تلوار ماری کہ نصف ران سے اُسکا پاؤن جدا ہوگیا بعد ازان مین اُسکو گھوڑے سے نیچے گرا کر اُسپر چڑھ بیٹھا اور جو کہ وہ زخمی تھا جلد اُسکا کام تمام کیا آخر معلوم ہوا کہ وہ ابو الحکم بن الاخنس بن شریق بن علاج بن عمرو بن وہب الثقفی ہے اور **واقدی** رحمہ اللہ تعالی نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی صالح بن خوات نے یزید بن رومان سے اُنھون نے کہا کہ خوات بن جبیر بیان کرتے تھے کہ جب مشرکین دوبارہ پھر آئے اور جبل کی طرف ملتفی ہوے تو اُس کو قوم سے خالی دیکھا مگر عبد اللہ بن جبیر دس آدمیون سے وہان باقی تھے اور مقام عینین کی بلندی پر قائم تھے پھر جب خالد بن الولید و عکرمہ مع سواران ہمراہی دکھلائی دیے تو عبد اللہ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ جد اجد اپھیل جاؤ تاکہ قوم اپنی جا سے حرکت نکرین بعد ازان بمواجہہ اعدا کے صف باندھی اور آفتاب کو سامنے کرکے ایک ساعت سرگرم قتال رہے تا آنکہ افسر اُنکے عبد اللہ بن جبیر شہید ہوے اور ہمراہی اُنکے زخمی ہوے پس جب عبد اللہ زمین پر گرے تو انکار زخت تن اُس قوم نے اُتار لیا اور اُنکو بُری طرح مثلہ کیا یعنی گوش وبینی وغیرہ اعضا کو بریدہ کیا اور نیزہ اُن کے شکم سے پار ہوگیا تھا کہ ناف سے تا پہلو دشانہ پھٹ گیا تھا اور انتڑیان نکل پڑی تھین پھر جب وہ مسلمین اس جوانگاہ سے پھرے تو خوات ابن جبیر کہتے ہین کہ مین اُسی حالت مین ان کے پاس گیا تو وہان مجکو ایک محل پر ہنسی آئی کہ اُس محل پر کسی کو ہنسی نہین آتی ہے اور ایک مقام مین مجکو نیند آئی کہ ایسے مقام مین کسیکو نیند نہین آتی اور مین نے بخشش کی یعنی بذل نفس کیا ایسی جگہ جہان کوئی بذل نہین کرتا لوگون نے پوچھا یہ کیا بات تھی تو کہا جب مین نے عبد اللہ کو اُٹھایا پس مین نے اُسکے دونون بازو پکڑے اور ابو حنہ نے دونون پاؤن پکڑے اور مین نے اپنے عمامہ سے اُنکے زخم کو باندھ لیا تھا چنانچہ اُسی عرصہ مین کہ ہم اُنکو اُٹھائے لیے جاتے تھے

اُن کے ہاتھون سے مشرکین کے ہاتھون سے قتل شہادت نصیب ہوئی ۱۲

اور گروہ مشرکین ایک کنارے تھے تا آنکہ عامر میرا زخم سے کھل پڑا پھر آستین باہر نکل آئین تب ابوجہنہ گھبرایا اور پیچھے پھر پھر کے دیکھنے لگا اُسکو گمان ہوا کہ کوئی دشمن آپہونچا اُسوقت مجھے ہنسی آئی پھر ایک شخص نے میرے سینے کے مقابل نیزہ لگایا تو اُس حالت مین دفعۃً مجھپر نیند غالب ہوگئی اور وہ نیزہ دور ہوگیا پھر مین نے اپنے تئین دیکھا تو اُس جگہ جا پہونچا تھا جہان عبداللہ کی قبر کھودنی منظور تھی اور میرے پاس میری کمان تھی تو کھودنا جبل مین ہمکو سخت دشوار ہوا تب ہم وادی مین اُتر آئے اور نوک کمان سے کھودنے لگے چونکہ آہین چڑھی تھی تو مین نے کہا یہ زہ خراب وناکام ہوجاویگی پس مین نے اُس کو اُتار لیا بعد ازان گوشۂ کمان سے قبر کھودنے لگا تا آنکہ کام ہمارا درست ہوا تب ہمنے نعش کو دفن کیا اور وہان سے پھرے اور اُسوقت گروہ مشرکین ہمسے دور ایک کنارے تھے اور ہم اُنکو روکے ہوے تھے پس اُنھون نے جنگ درمیان نہ ڈالی مگر یہ کہ پھر گئے اور کہا **راویون** نے کہ وحشی نام ایک غلام تھا دختر حارث بن عامر بن نوفل کا اور بعضے کہتے ہین کہ جبیر بن مطعم کا غلام تھا چنانچہ دختر حارث نے اُس غلام سے کہا کہ میرا باپ روز جنگ بدر مارا گیا پس اگر تو مین شخص مین سے کسی ایک کو قتل کرے تو مین تجھ کو آزاد کرون اگرچہ تو قتل کرے محمدؐ کو یا حمزہؓ بن عبدالمطلب کو یا علیؓ بن ابی طالب کو اس لیے کہ سواے ان تینون کے ہین اُن قوم مین کسی کو نہین دیکھتی کہ وہ میرے باپ کے ہمسر ہو تب وحشی نے جواب دیا کہ رسولؐ اللہ کے بارہ مین تو مجھکو یقین ہے کہ مین اُنپر قادر نہ ہوسکون گا کیونکہ اصحاب اُنکے تنہا نہین چھوڑتے ہین اُنکو پھر وحشی ذکر کرتا ہی کہ مین نے کہا اور حمزہ پس بخدا کہ اگر اُنکو مین سوتا ہوا دیکھون تو ہیبت سے جگا بھی نہین سکتا و اما علیؓ پس اُن کو مین طلب کرتا تھا اور اُسی اثناء مین لوگون کے درمیان سے علیؓ کو طلب کرتا تھا تا آنکہ میرے سامنے ایک شخص نظر آیا مین نے جانا علی ہے مگر وہ شخص جو نظر آیا تو ڈرا ہوا وحشت زدہ ادھر اُدھر دیکھتا ہوا مین نے کہا یہ وہ میرا حریف نہین ہے جسکو مین طلب کرتا ہون (یعنی علیؓ) بناگاہ مین نے دیکھا کہ حمزہؓ لوگون کی بھیڑ چیرتے ہوے آپہونچے تب مین اُنکو دیکھکر ایک پتھر کی آڑ مین چھپ رہا اور وہ بزرگ سر اور پر ریش تھے پس اُنسے سباع بن ام انمار نے سامنا کیا اور ام انمار مکہ مین ختانہ تھی یعنی پیشہ ختنہ گری عورتون کا رکھتی تھی اور کنیز تھی شریق علاج ابن عمرو بن وہب ثقفی کی آدر کنیت سباع کی ابو انمار تھی چنانچہ حمزہ نے کہا ای پسر مقطعۃ البظور کی تو بھی اُنمین ہے جو ہمپر حکم کرسکتے ہون (مقطعہ یعنی ختنہ کاٹنے والی بظور جو چیز کہ درمیان دو لب فرج کے ہوتی ہے اور اُسکا ختنہ کیا جاتا ہے) پس حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ختنہ کرنے والی کے بیٹے تو بھی ہمپر حملہ کرنے آیا ہے مجھے عجیب تو آپس اُسکو اُٹھا لیا جب اُسکے دونون پانون زمین سے اُٹھ گئے تو اُسکو زمین پر وے مارا اور اُسکو پیڑ تلے لیا تو وہ تڑپنے لگا جس طرح بکری وقت ذبح تڑپتی ہے پھر جب اُنھون نے سربلند کرکے مجکو دیکھا تو میری طرف

آگے بڑھے اور ایک نالی کے کنارے ہوکر آنے لگے کہ پاؤن انکا پھسل گیا تب مین نے نیزہ اپنا ہلایا اور انکے گرنے سے خوش ہوا پھر اُنکے پیٹ پر مین نے نیزہ مارا کہ مثانے سے پار ہوگیا اسوقت ایک گروہ نے اُنکے اصحاب مین سے اُنکی طرف رجوع کی مین سُنتا تھا کہ وہ پکارتے تھے اے ابوعمارہ مگر وہ جواب نہ دیتے تھے تب مین نے کہا واللہ یہ شخص مرگیا اور مین نے جاکر ہند بنت عتبہ سے ذکر کیا اور جو کچھ اُسنے اپنے باپ و چچا بھائی کا صدمہ حمزہ کے ہاتھ سے اُٹھایا تھا یاد دلایا اور اسوقت اصحاب حمزہ کو جب اُنکے مرجانے کا یقین ہوا تو وہ لوگ اُنکی نعش سے ہٹ گئے تھے اور مجکو وہ نہین دیکھتے تھے کہ مین پھر اُس نعش کے قریب گیا اور پیٹ پھاڑ کر کلیجہ نکال لیا اور اُسکو پاس ہند کے لایا اور مین نے اُس سے کہا کہ اگر مین تیرے باپ کے قاتل کو قتل کردن تو میرے لیے کیا جائزہ ہے اُسنے کہا میرا سلب یعنی رخت تن سب حاضر ہے تب مین نے کہا یہ کلیجہ حمزہ کا حاضر ہے اُسنے اُسکو چبا لیا اور پھر مُنھ سے ڈال دیا مگر مجکو معلوم نہین کہ کیون اُسکو پھینک دیا آیا نگل نہ سکی یا گھن کھا کر اُسکو اُگل دیا بعد ازان اُسنے اپنا لباس اور زیور مجکو اُتار دیا اور وعدہ کیا کہ جب تو مکے کو جائیگا تو مجکو دس دینار دونگی بعد ازان اُسنے کہا مجھے اُنکی نعش دکھا دے تب مین نے لاش اُنکی بتادی اُسنے اُنکے مذاکیر یعنی ذکر اور خصیین کاٹ لیے اور ناک اور دونون کان کاٹ لیے بعد ازان اُس نے مجکو اپنے دونون کڑے اور بازوبند اور پازیب اُتار دی مین یہ سب مکے مین لیگیا اور وہ کلیجہ وغیرہ اپنے ہمراہ لائی اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھ سے حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے ابن ابی عون سے اُنھون نے زہری سے اُنھون نے سنا عروہ سے اُنھون نے کہا ہمسے حدیث بیان کی عبید اللہ بن عدی بن خیار نے اُنھون نے کہا جب ہمنے غزوہ کیا شام مین بزمان عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کے تو گذر ہمارا بعد نماز عصر کے مقام حمص مین ہوا تب ہم لوگون نے پوچھا یہان وحشی کہان ہے لوگون نے کہا تم لوگ اسوقت اُسکے پاس نہین جا سکتے ہو کہ وہ اس گھڑی شراب پی رہا ہے اور نشے مین ہے اور پھر صبح تک یون ہی رہے گا تب ہم لوگ اُسی کے لیے وہان شب باش رہے اور ہم سب اسّی آدمی تھے پھر جب ہم نماز صبح پڑھ چکے تو اُسکے گھر پر گئے تو دیکھا کہ وہ ایک بہت بوڑھا آدمی ہے اور بقدر اُسی کے بیٹھنے کے ایک زریبہ (یعنی پوستین یا قالین اونی) بچھا ہے اُسپر وہ بیٹھا ہے ہم لوگون نے اُس سے کہا کہ کچھ حال قتل حمزہ و قتل سید کا ہمسے بیان کر اُسکو یہ بات ناگوار ہوئی اور اس بات سے اُسنے مُنھ پھیرا تب ہمنے کہا کہ آج کی رات ہم لوگ تیرے ہی لیے یہان شب باش رہے ہین تب اُس نے بیان کرنا شروع کیا کہ مین غلام جبیر بن مطعم بن عدی کا تھا جب لوگون نے اُحد کی طرف خروج کیا تو جبیر نے مجھے بلایا اور کہا تو نے مقتل طعیمہ بن عدی کا دیکھا ہے کہ اُسکو روز بدر حمزہ ابن عبد المطلب نے قتل کیا تھا چنانچہ اُسوقت

سے آج تک ہمیشہ ہماری عورتین حزن شدید مین ہین اگر تو حمزہ کو قتل کرے تو تیرے لیے آزادی ہی تب مین لوگون کے ساتھ نکلا اور میرے پاس کئی نیزے تھے اور جب مین پاس ہند بنت عتبہ کے جاتا تھا تو وہ مجھسے کہتی تھی ایہ ابا دسمہ (یعنی خاموش اے ابو دسمہ) میری خاطر حزین کو تسلی دے اور تندہی کر آخر جب ہم وارد احد ہوئے تو مین نے حمزہ کو دیکھا کہ لوگون کے آگے چلے جاتے ہین اور ہماری جماعت کو بھگاتے ہین اور میری طرف دیکھا مین نے ایک درخت کے نیچے اُن کے لیے ایک کمین نبا رکھی تھی تو جب وہ میری طرف آگے بڑھے اُسی وقت سباع الخزاعی اُنکی طرف بڑھا تب حمزہ نے کہا تو بھی اے پسر زن ختنہ کاٹنے والی کے اُن لوگونمین ہے جو مجھپر ہجوم وزیادتی کر سکتے ہون میرے پاس تو آیہ کہکے حمزہ نے آگے بڑھکر اُسکو اٹھا لیا تا آنکہ مین نے دیکھا کہ اُسکے دونون پانؤن زمین سے اونچے ہوے اور سفیدی پانؤن تلے کی نظر آئی تب اُسکو زمین پر پٹک مارا پھر اُسکو قتل کیا پھر بسرعت تمام میری طرف کو بڑھے کہ ناگاہ ایک مغاک اُن کے سامنے پڑا کہ وہ اُسمین گر پڑے اُسوقت مین نے اُنکو برچھی ماری کہ انی اُس کی اُنکے زیر ناف جا لگی کہ اُنکے دونون رانون کے پار نکل گئی اُسوقت مین نے اُنکو قتل کیا اور مین ہند بنت عتبہ کے ہمراہ رہتا تھا پس اُسنے مجکو اپنا لباس وزیور صلہ مین دیا اور مجکو خوش کیا محمد بن الواقدی علیہ الرحمۃ نے بیان کیا بقیہ قول وحشی کا کہ امامسیلمہ پس ہم جب حدیقۃ الموت مین داخل ہوے اور مسیلمہ کو دیکھا تو مین نے اُس کو نیزہ مارا اور انصار مین سے بھی ایک شخص نے اُسکو تلوار ماری پس خدا بہتر جانتا ہے کہ ہم دونومین سے کس نے اُسکو قتل کیا (یعنی کسکی ضربت سے وہ مرگیا) مگر مین نے ایک عورت کو بالاے کلیسا سے یہ کہتے ہوے سُنا کہ مسیلمہ کو غلام حبشی نے مارا تب عبید اللہ نے کہا مین نے وحشی سے پوچھا کہ تو مجھے پہچانتا ہے اُسنے مجھپر نگاہ کرکے کہا تو ابن عدی وابن عاتکہ بنت ابی العیص ہے مین نے کہا ہان اُسنے کہا کیا مجکو تیرا زمانہ یاد نہین ہے یعنی درمیان ہمارے تمھارے بہت زمانہ نہین گذرا ہے تب مین نے مجکو گود مین اُٹھا کر تیری مان پاس محفہ مین جسمین وہ تجکو دودھ پلایا کرتی تھی پہونچایا کرتا تھا (محفہ ہودج بے قبہ مثل کجاوہ) اور پھر مین نے دیکھا اُٹھنا تیرے دونون قدمونکا (یعنی چلنا تیرا) یہانتک کہ تو اسوقت موجود ہے اور یون ہوا کہ ہند کے دونون پانؤن مین دو پاے برنجن یعنی خلخال تھے جڑاؤ نگینہ یمانی سے بنے ہوے اور دو دستانے چاندی کے تھے (یعنی کڑے) اور انگشتریان چاندی کی (یعنی چھلے) اُس کے پانؤن کی انگلیون مین تھے پس اُس نے یہ سب مجکو اُتار دیا اور راویون نے کہا کہ صفیہ بنت عبد المطلب کہتی تھین کہ جب ہم ٹیلون پر چڑھائے گئے تھے اور ہمارے ساتھ حسان ابن ثابت مقرر کئے گئے تھے اور ہم لوگ فارع مین تھے (فارع بلندی کوہ ونام حصن ہے) کہ ناگاہ چند نفر یہودی آگئے اور اُس ٹیلے پر تیر چلانے لگے تب مین نے کہا اے پسر فریعہ تیرے پاس اسباب حرب سے ہی اُنھون نے کہا واللہ مجکو استطاعت واختیار اُس امر کا نہین ہے

حدیقۃ الموت نام حوضکا صاحبہ تھا اور مین تھا وہ بیچ میں سے تھا جو کہ سے بہتر تھا حدیقۃ الموت موسوم ہوا

ابن قتیبہ کہتا ہے کہ حسان اگر بلند گاہ پر تھا

صفیہ بنت عبد المطلب کہتی تھین کہ جب ہم ٹیلون پر چڑھائے گئے تھے اور ہمارے ساتھ حسان ابن ثابت مقرر کئے گئے تھے اور ہم لوگ فارع مین تھے (فارع بلندی کوہ ونام حصن ہے) کہ ناگاہ چند نفر یہودی آگئے اور اُس ٹیلے پر تیر چلانے لگے تب مین کہا اے پسر فریعہ تیرے پاس اسباب حرب سے ہی اُنھون نے کہا واللہ مجکو استطاعت واختیار اُس امر کا نہین ہے

جو مجھکو ہمراہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانع ہوا ہے یعنی اگر ایسی استطاعت ہوتی ہین ہمراہ حضرت کے اُحد کو جاتا پھر کہا صفیہ نے کہ آخر وہ یہودی بالائے حصار چڑھا آتا تھا تب مین نے کہا ای حسان میرے ہاتھ مین تلوار کو خوب مضبوط باندھدے پھر تو ہٹ جا تب اُنھون نے ایسا ہی کیا کہ تلوار میرے ہاتھ مین باندھدی کہا صفیہ نے کہ تب مین نے اُسکی گردن پر تلوار ماری (یعنی جو یہودی کہ حصن پر چڑھ آیا تھا) اور اُسکے سر کو اُسکے ہمراہیون کی طرف پھینکا جب اُنھون نے اُسکے سر کو دیکھا تو پسپا ہو گئے اور مین فارغ ہین کچھ دن چڑھے بالائے حصن سے دیکھ رہی تھی تو مین نے نیزدن کا دار دیکھکر کہا یہ نیزے اُنکے اسلحہ مین سے ہین پھر مین کیون نہین دیکھتی تھی اور نہین جانتی تھی کہ وار اُن نیزون کے میرے بھائی حمزہ پر چل رہے ہین اور کہا صفیہ نے کہ بعد ازان مین آخر روز دبانسے نکلی تا آنکہ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچی والیضاً صفیہ بیان کرتی تھین کہ مین بالائے حصن سے دیکھتی تھی اور پہچانتی تھی بزیمت اصحاب نبیؐ کو اور حسان نے اقصائے حصن پر رجوع کی تھی جب اُنھون نے دہان سے غلبہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھا تو سامنے آئے اور حصن پر کھڑے ہوے والیضاً صفیہ نے کہا کہ مین حصن سے نکلی اور تلوار میرے ہاتھ مین تھی تا آنکہ نبی حارثہ مین پہونچی تو مین نے انصار کی چند عورتون کو پایا کہ ام ایمن بھی اُنکے ساتھ تھین پھر ہوا ل چلنا اُنکا ہمسے یعنے ہم سب باہم ملکر شتابی تمام روانہ ہوے تا آنکہ مین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچی اور اُسوقت اصحاب حضرت کے مجتمع تھے پس پہلے مجکو علی میرے بھتیجے ملے اُنھون نے مجھسے کہا اے پھوپھی تم یہانسے پھر جاؤ اسلیے کہ لوگون مین تفرقہ ہے تب مین نے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے اُنھون نے کہا بحمد اللہ خیر سے ہین نے کہا مجھے بتا دو وہ کہان ہین تا مین اُنکو دیکھون اُنھون نے مشرکین سے مخفیہ مجکو طرف حضرت کے اشارہ کیا مین اُنکے پاس گئی تو اُنکو زخمی دیکھا اور راوی کہتا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے کہ کیا حال ہی میرے عم کا کیا حال ہی میرے عم حمزہ کا اُسوقت حارث بن صمہ دریافت حال کے لیے گئے جب اُنکو دیر لگی تو علی بن ابی طالب گئے اور وہ رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے

یارب ان الحارث بن الصمہ ؛ کان رفیقا بنا دامۃ ؛ فدفل فی ھمامہ ھمہ ؛ ملتمس الجنۃ فیما ثمہ ؛

یعنی اے پروردگار حارث بن صمہ جو ہمارا رفیق اور ہمارے ساتھ ہین وہ صاحب عمدہ ہمت ہے وہ گم ہو گیا ہی وادی بزرگ سخت مین وہ طالب ہی جنت کا جس جا مین کہ وہ ہے (واقدی نے کہا مین نے اس حدیث کو صالح بن عبد العزیز سے بھی سنا اور مین اُسوقت لڑکا تھا اور وہ ہم سن ابی الزناد کا تھا) چنانچہ علیؑ حارث تک پہونچے اور حمزہ کو مقتول پایا پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آنکر خبر بیان کی تب حضرت تشریف لے گئے اور لاش حمزہ پر پہونچے اور فرمایا مین کبھی کسی ایسی جگہ نہین کھڑا ہوا ہون کہ اس سے زیادہ مجھے غیظ و غصہ مین لایا ہو راوی نے کہا پس اُسوقت صفیہ نظر پڑین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے زبیر میری طرف سے اپنی ماں کو روک اور اس کو

لہ یعنی مین نہین جاتی تھی کہ میری ماں جلے پر داغ دیجئے ۱۲

بچاؤ اور اسوقت حمزہ کی قبر کھودی جاتی تھی تب زبیر نے کہا ہے اور اسوقت لوگونمین تفرقہ ہے تم پھر جاؤ صفیہ نے جواب دیا مین نہین جانتی جب تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کشتہ نہ دیکھ لون پھر جب صفیہ نے حضرت کو دیکھا تو کہنے لگین یا رسول اللہ میرا مان جایا حمزہ کہان ہے حضرت نے فرمایا وہ لوگون مین ہے تب صفیہ نے کہا جب تک مین اُنکو نہ دیکھون گی یہان سے نجاؤن گی زبیر نے کہا ہے مین والدہ کو ایک اونچی زمین کی آڑ مین ٹھہرائے رہا یہانتک کہ حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ دفن ہوگئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر باعث حزن واندوہ ہماری عورتون کا نہ ہوتا تو ہم نعش حمزہ کو درندون اور طائرون کے لیے بلا دفن چھوڑ دیتے تاکہ وہ روز قیامت درندون اور طائرون کے حواصل سے محشور ہوتے اور راویون نے کہا اُس روز صفوان بن امیہ نے حمزہ کو جان وہ تھے دیکھا کہ وہ لوگون کو سرگرم جہاد کر رہے ہین تو کہنے لگا کہ یہ کون شخص ہے لوگون نے کہا یہ حمزہ بن عبد المطلب ہین اُسنے کہا مین نے مثل آج کے کسی شخص کو ایسا جلد باز و جلد دست قوم مین سوائے حمزہ کے نہین دیکھا اور اسروز حمزہ رضی اللہ عنہ سر بند پر سر طا کا واسطے نشان وشناخت کے باندھے تھے اور بعضی روایت مین یون وارد ہوا ہے کہ جب حمزہ شہید ہوے تو صفیہ بن عبد المطلب آ کر اُنکو تلاش کرنے لگین اسوقت درمیان اُنکے اور نعش حمزہ کے انصار حائل ہوگئے تب حضرت رسول خدا نے فرمایا صفیہ کو چھوڑ دو اور اُسکو نہ روکو پس وہ آئین اور قریب نعش بیٹھین پھر جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور جب وہ فریاد وشور سے روتی تھین تو حضرت بھی شور سے روتے تھے اور فاطمہ بنت نبی بھی علیہا السلام روتی تھین اور جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور حضرت فرماتے تھے کہ جیسا تیرے اس ماتم مین مبتلاے مصیبت ہوا ہون ایسا کبھی مصیبت مین نہ پڑونگا بعد ازان حضرت نے فرمایا تم دونون خوش ہو کہ اسوقت میرے پاس جبرئیل آئے ہین اور خبر دیتے ہین کہ نام حمزہ کا ساتھ اہل آسمان کے مکتوب ہوا ہے اور حمزہ بن عبد المطلب شیر ہے خدا کا اور شیر ہے اُسکے رسول کا اور کہا راوی نے کہ جب حضرت نے حمزہ کی لاش پر سختی مثلہ یعنی بُریدگوش وبینی کی دیکھی تو حضرت کو بہت حزن وملال ہوا اور فرمایا کہ اگر ہم قریش پر فتحیاب ہونگے تو اُنمین سے تیس آدمیون کو مثلہ کرینگے تب یہ آیہ نازل ہوا وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین یعنی اگر تم عقاب کرو تو عقاب کرو بمثل و بمقدار اُسی کے کہ جسقدر تم عقاب کیے گئے ہو اور اگر صبر کروگے تو بے شبہہ یہ بات صابرون کے لیے بہتر ہے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے قطعاً درگذر کیا کہ کسی کو مثلہ نہین کیا یعنی کسی کی لاش سے ناک وکان کو نہین کاٹا اور جب ابو قتادہ نے ارادہ بدلا لینے کا قریش سے کیا بعوض اسکے کہ جو کچھ قتل مین حمزہ عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غم والم حضرت کا اور جو صدمہ ان کے مثلہ ہوتے مین دیکھا تھا اور ان سب باتون کی بابت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی طرف اشارہ کرتے تھے

کہ بیٹھ اور تین بار یہی اشارہ کیا اور ابو قتادہ مستعد کھڑے تھے تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے قتادہ مین تیرے لیے پیش خدا اجر و ثواب طلب کرتا ہون اور فرمایا اے ابو قتادہ پیش اہل امانت ہین جو کوئی انسے باعث لغزش اقدام اُنکے بغاوت کریگا تو خدا اُسکو سرنگون ڈالے گا اور قریب ہے کہ مدت عمر تیری طول ہوگی تو بمقابلہ اعمال اُنکے تیرا عمل حقیر معلوم ہوگا اور کردار تیرے اُن کے کردار کے سامنے ناچیز نظر آوینگے اگر قریش کبر و سرکشی نہ کرتے تو جو کچھ انکے لیے پیش خدا مُہیّا تھا اُس سے مین اُن کو آگاہ کرتا تب ابو قتادہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین غضب مین نہین آیا مگر واسطے خدا و رسول کے جب کہ کیا اُنھون نے جو کچھ کیا حضرتؐ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے وہ قوم اپنے نبی کے لیے بہت بد ہین اور عبد اللہ بن جحش نے کہا یا رسول اللہ ہر آئینہ یہ قوم بہت بُری طرح پیش آئی جیسا آپ نے ملاحظہ کیا اور مین نے خدا اور رسول سے سوال کیا ہے اور یہ کہا کہ اے پروردگار مین تجکو تیری ہی قسم دیتا ہون اس بات کی کہ کل مین ملاقات اعدا کی کرون اسطرح سے کہ وہ مجھے قتل کرین اور مجھے ٹکڑے کرین اور تجکو مثلہ کرین کہ ناک و کان کاٹین اور مین مقتول ہوکر تیری ملاقات کرون اور یہ سب سختیان میرے لیے کیجاوین اُسوقت تو مجھ سے پوچھے کہ یہ سب کچھ تیرے لیے کس کے واسطے ہوا تو مین عرض کرون محض تیرے واسطے اور یا رسول اللہ مین آخر سوال آپ سے یہ کرتا ہون کہ بعد میرے میرے ترکہ کے والی آپ ہون فرمایا حضرتؐ نے اچھا پس عبد اللہ میدان کارزار مین نکلے تا آنکہ شہید ہوے اور نعش اُنکی بہت سختی سے مثلہ کی گئی اور عبد اللہ اور حمزہ دونون ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترکہ عبد اللہ کے والی ہوے چنانچہ حضرت نے مادر عبد اللہ کے لیے خیبر سے کچھ مال مول لیا اور جب حمنہ بنت جحش خواہر عبد اللہ کی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئی تھی تو حضرت نے فرمایا اے حمنہ چشمداشت اجر و ثواب کی خدا سے رکھ اُسنے کہا کس کیلیے فرمایا واسطے حال اپنے حمزہ کے (خال یعنے برادر مادر) تب حمنہ نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون غفر اللہ لہ و رحمہ فہنیئا لہ الشہادۃ یعنی ہم خدا کے ہین اور اُسی کی طرف ہماری بازگشت ہے اور خدا تعالی حمزہ کی آمرزش کرے اور اُنپر رحم نازل کرے اور شہادت اُنکے لیے سزاوار کرے بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا اے حمنہ چشمداشت اجر و ثواب کی خدا سے رکھ اُس نے کہا کس لیے یا رسول اللہ فرمایا واسطے بھائی اپنے عبد اللہ کے تب حمنہ نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون غفر اللہ لہ و رحمہ فہنیئا لہ الشہادۃ بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا کہ حمنہ خدا سے التماس اجر و ثواب کی کر اُسنے کہا کس کے لیے فرمایا واسطے مصعب بن عمیر کے اُسنے کہا وا اسفاہ یعنے ہے افسوس اور بعضون نے کہا کہ اُسنے کہا واعظماہ یعنی ہاے تباہی اُسکی فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ہر آئینہ شوہر کے لیے زوجہ پر وہ مرتبہ ہے کہ کسیکے لیے نہین ہے بعد ازان حضرتؐ نے فرمایا تو نے یکلمہ کیون کہا یعنی (واعظماہ)

اُسنے کہا یارسول اللہ مین اُسکے اولاد کی تمیمی کو یاد کرکے پریشان ہوگئی تب حضرت نے اُسکی اولاد کے لیے دعا کی تو
اسکے اخلاف پر لوگ احسان دینکو ئی کرین بعدازان حمنہ زوجیت مین طلحہ بن عبید اللہ کے آئی اور محمد بن صیکا جنی
چنانچہ طلحہ اولاد معب سے زیادہ تر التفات رکھتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ حمنہ اُس روز طرف اُحد کے اُن عورتون کے
ساتھ نکلی جو لوگون کو پانی پلاتی تھین اور سمیرا بنت قیس بھی جو منجملہ زنان نبی دینار تھی اُس روز احد کی طرف
نکلی اور اُسکے دونون بیٹے نعمان بن عبد عمرو سلیم بن الحارث ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُحد مین شہید
ہوے پس جب اُن دونون کی ماتم پرسی کی گئی تو اُسنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے لوگون نے
کہا بحمداللہ وہ بخیر وصلاح مین جیسا تو چاہتی ہے اُسنے کہا مجھے بتا دو کہ مین اُن کو اپنی نظر سے دیکھون تب لوگون
نے اُسکو حضرتؐ کی طرف اشارہ کیا تب اُسنے حضرتؐ کو دیکھکر کہا کل مصیبۃ بعدک یارسول اللہ جلل یعنی ساری
مصیبتین بعد دیکھنے آپ کے آسان ہین (یا ہر مصیبت بعد آپ کے بہت بڑی مصیبت ہوگی کیونکہ جل
بمعنے اہم وہم معنے آسان لغات اضداد سے ہے) اور وہ اُس روز اپنے دونون بیٹون کی لاشین ناقے پر بار کیے
ہوے مدینے کو ہانکتی چلی جاتی تھی کہ ناگاہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے راہ مین ملاقات ہوئی اُس سے
پوچھا کہ تیرے پیچھے والون کی کیا خبر ہے اُس نے جواب دیا کہ بحمداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تو بخیر وعافیت زندہ ہین مگر حال مسلمین کا یہ ہے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا واتخذ اللہ المومنین شہدا
ورد اللہ الذین کفروا بغیظھم لم ینالوا خیرا وکفی اللہ المؤمنین القتال ترجمہ خدا نے مومنین مین سے
شہیدون کو اختیار کیا یا شہیدون کو مومنین مین سے لیا اور مردود کر دیا کافرون کو باعث غیظ وغصہ اُنکے
کہ وہ خیر وبرکت کو نہ پہونچے اور حق تعالے مومنون کو جہاد مین کفایت کرتا ہے (یعنی تائید وتوفیق کے لیے)
تب عائشہؓ نے اُس سے پوچھا یہ لوگ تیرے ساتھ تیرے کون ہین اُسنے کہا یہ دونون بیٹے ہین
یہ کہکے حملہ کیا یعنی اونٹ کو ہانکا اور راویون نے کہا کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ کون شخص ہے جو سعد
بن ربیع کی میرے پاس خبر لاوے کہ مین نے اُسکو وہان دیکھا ہے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف
ایک گوشہ وادی کے اور اُسکو بارہ زخم سنان لگے تھے پس محمد بن مسلمہ خبر کو نکلے اور بعضون نے کہا کہ
ابی بن کعب نکلے تھے پس جب وہ اُس ناحیہ وادی کی طرف نکلے تو کہتے ہین وہ کہ مین درمیان مقتولون
کے تھا اور انکو پہچان رہا تھا کہ انمین سعد کون ہے ناگاہ مین سعد کے پاس پہونچا کہ وہ وادی مین پڑے ہوے
تھے تب مین نے اُنکو آواز دی مگر اُنھون نے کچھ جواب مجھے نہ دیا تب مین نے کہا کہ مجھے رسولخدا صلعم نے تمھارے
لیے بھیجا ہے تب وہ تنفس کرنے لگے (یعنی سانس لینے لگے جسطرح کوزہ آہنگر کی دھونکنی سے سانس نکلتی ہے
اس حال مین اُنھون نے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو سلامت ہین مین نے کہا ہان وہ سلامت

ہین اور ہمنے خبر پائی ہے کہ تمکو بارہ زخم کاری لگے ہین اُنھون نے کہا ہان مجھے بارہ زخم سنان ایسے لگے ہین کہ سب سنان میرے بدن مین پار ہوگئے ہین میری جانب سے قوم انصار کو سلام پہونچانا اور اُنسے کہنا اللہ اللہ یعنے خدا سے خوف رکھیو اُس امر مین جسکا تمنے لیلۃ العقبہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد کیا ہے واللہ تمھارے دیکھتے ہوے یعنی جیتے جی اگر تمھارے نبیؐ کو کوئی ایذا پہونچائی گئی تو تمھارے لیے پیش خدا کچھ عذر نہ ہیگا پھر کہا محمد بن مسلمہ نے کہ ابھی مین سعد کے پاس سے ہٹا نہ تھا کہ وہ مرگئے تب مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور مین نے اُنکو خبر دی پھر مین نے حضرت کو دیکھا کہ روبقبلہ ہوکر دونون ہاتھ اُٹھاے اور دعا کی اے پروردگار ملاقات کر سعد بن ربیع سے جیسا کہ تو اس بات سے راضی ہو اور **راویون** نے کہا جب ابلیس نے صیحہ کیا تھا کہ محمد قتل ہوے تاکہ لوگون کو اس بات سے غمگین کرے اور تاکہ لوگ ہر طرف متفرق ہوجاوین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ لوگ حضرت کے پاس سے چلے جاتے تھے اور کوئی اُنمین سے رجوع نہین کرتا تھا اور حضرت اُنکے پیچھے سے اُنکو پکارتے تھے یعنی مین یہان ہون تم کہان جاتے ہو تا آنکہ اُنمین سے جو پھر آیا وہ پھر آیا تا بمہراس اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارادہ اصحاب اپنے طرف شعب کے متوجہ ہوے **واقدی** نے کہا مجھے **حدیث** بیان کی ضحاک بن عثمان نے ضمیرہ بن سعید سے اُنھون نے کہا جب سو لخدا صلعم اُن اصحاب تک پہونچے کہ وہ سب ایک گروہ قلیل تھے (یعنی مہراس والے) تب حضرت شعب کو تشریف لے گئے اور اصحاب اُس جبل مین مجتمع تھے اور جو جو اُنمین سے مارے گئے تھے اُنکا مقتل یاد کر رہے تھے اور جو خبر اُنھون نے دربارۂ حضرت کے سُنی تھی اُسکا ذکر کرتے تھے کعب نے کہا جسنے پہلے وہان حضرت کو پہچانا وہ مین تھا اور اُسوقت حضرت مغفر پہنے ہوے تھے تب مین پکار کر کہنے لگا کہ یہ دیکھو رسو لخدا صلعم زندہ و سالم ہین اور مین اُسوقت شعب مین تھا چنانچہ رسو لخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگلی اپنے لب پر رکھکر میری طرف اشارہ کیا کہ سکوت کر بعد ازان میری زرہ مجھ سے طلب کی اور وہ زرہ تمام روئینہ تھی یا کچھ اس مین سے روئینہ تھا تب حضرت نے اُسکو پہن لیا اور اپنی زرہ اُتار ڈالی اور کہا **راوی** نے کہ پھر رسو لخدا صلعم شعب مین اپنے اصحاب پر درمیان دو زن سعد یعنے سعد بن عبادہ و سعد بن معاذ کے طالع و ظاہر ہوے اور آنحضرت صلعم اپنی زرہ پہنے ہوے بوقا تمام خرامان تھے اور اُنکی یہی عادت تھی کہ جب وہ چلتے تھے تو عظم و وقار سے رفتار کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت صلعم طلحہ بن عبید اللہ پر تکیہ دیے ہوے تھے کیونکہ حضرت ایسے مجروح تھے کہ اُس روز بیٹھکر نماز ظہر پڑھائی اور طلحہ نے عرض کی تھی یا رسول اللہ مجھ مین قوت ہے پس اُنھون نے حضرت کو اپنی آغوش مین لیا اور دوش پر اُٹھا کر صخرہ تک پہونچایا جو اثنا راہ اُحد مین جاتے ہوے شعب الجزارین کو ملتا ہے پھر وہان سے حضرت کسی اور طرف قصد نکرتے تھے و بعد ازان طلحہ پھر وہان سے حضرت کو اُٹھا کر بلندی مقام صخرہ پر چڑھا لے گئے بعد ازان حضرت

لہ ہم اس لیے پیغمبر ہوے ہین اصحاب ۱۲

اپنے اصحاب کی طرف تشریف لیچلے اور حضرت کے ہمراہ وہ چند اصحاب جانبار تھے جو ساتھ مین ثابت قدم رہگئے تھے پھر جب مسلمین نے حضرت کے ہمراہیون کو دیکھا تو اندر شعب کے گریزان ہونے لگے انکو گمان ہوا کہ یہ گروہ مشرکین کا ہے تب ابو دجانہ اپنا عمامہ سُرخ اپنے سر سے ظاہر کرنے لگے چنانچہ ان لوگون نے انکو پہچانکر رجوع کی بابعضے پھرے اور بعضے کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم اُن چند اشخاص کے ساتھ جو ہمراہ حضرت ثابت قدم رہے طالع ہوے اور وہ سب چودہ شخص تھے سات آدمی مہاجرین مین سے اور سات انصارین سے تو وہ مسلمین اندر جبل کے بھاگنے لگے تو حضرت اُسوقت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھکر تبسم کرنے لگے کہ وہ پہلو مین تھے اور فرمایا تو اپنے تئین اُنکی طرف ظاہر کر چنانچہ ابوبکر ہر چند آپ کو اُنپر نمایان کرتے تھے پر وہ توقف نہ کرتے تھے یہان تک کہ ابو دجانہ سر بسر سُرخ اپنے سر سے اُتار کر جبل کی طرف آکر دکھلاتے تھے اور شور کرتے تھے تاآنکہ وہ لوگ ٹھہرے اور آملے اور ایسا ہوا تھا کہ مسلمین جب تعاقب مشرکین کا گمان کرکے شعب جبل مین بھاگے جاتے تھے اُسوقت اُنمین سے ابو بردہ بن نیار نے تیر کو چلہ سے ملا کر ارادہ کیا تھا کہ قوم پر چلا دے پھر جب لوگون کے درمیان مین باتین ہونے لگین اور حضرت نے اُنکو آواز دی تب اُن لوگون نے پہچانا اور جب اُنھون اچھی طرح حضرت کو دیکھا اور پہچانا تو گویا کہ اُنکی ذات پر کوئی مصیبت نہ پہونچی تھی اور ایسا ہوا کہ اُس روز شیطان نے اپنا مکر اور اپنا گروہ پیش کیا کہ جب مسلمین نے اعدا کو دیکھا کہ اُنسے کنارہ کرگئے رافع بن خدیج کہتے ہین کہ اُسوقت مین پہلو مین ابو مسعود انصاری کے تھا وہ اپنی قوم کے مقتولون کا ذکر کرتے تھے اور جب لوگ اُنسے اُن مقتولونکو پوچھتے تھے تو وہ اُن شہیدون کی خبر بیان کرتے تھے کہ اُنمین سے سعد بن ربیع وخارجہ بن زہیر تھے اور وہ استرجاع کرتے تھے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے تھے اور اُن شہدا پر رحمت خدا بھیجتے تھے پھر بعضے اُنمین سے اپنے بعض دوستون کو پوچھتے تھے تو بعضے اُنکے بعضون کو خبر دیتے تھے پس اسی اثنا مین کہ وہ لوگ اس ذکر و فکر مین تھے حق تعالیٰ نے مشرکین کو اُنکی طرف پھیرا تا کہ انکا ہم و غم اُنکے دل سے غلط کردیوے (یعنی جب وہ اعدا کو دیکھینگے تو اپنے مقتولون کا غم بھول جاوینگے) پس جب گروہ اعدا بالائے سر اُنکے بلندی پر آپہونچے تو ناگاہ خول خول لشکر مشرکین سے اُنکو نظر آئے تو یہ لوگ جو ذکر و فکر مین تھے وہ سب بھول گئے (یعنی اپنی اپنی فکر پڑگئی) اور کہا رافع بن خدیج راوی نے کہ پھر اُسوقت رسول خدا صلعم نے ہم لوگون کو طلب کیا اور قتال وجہاد پر آمادہ کرنے لگے اور مین دیکھتا تھا کہ فلان و فلان یعنے لوگون کو کہ قلہ کوہ پر چڑھے جاتے ہین تب اُسوقت شیطان نے صیحہ کیا کہ محمدؐ قتل ہوے (یعنی اسلیے کہ مسلمین مفرور ہوجاوین) چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اُسوقت آگے بڑھا اور جبل پر مثل بز کوہی کے چڑھ گیا پھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچا اُسوقت وہ فرما رہے تھے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یعنے محمدؐ رسول ہے خدا کا اُسکے پہلے بھی بہت رسول گذرے

ہین پس اگر وہ مرجاوے یا مارا جاوے تو کیا تم لوگ دین سے پھر جاؤگے اور ابوسفیان ذیل جبل مین تھا اُسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اللھم لیس لھم ان یغلبون اے پروردگار انکو ہمپر غلبہ نہو اور وہ ہمپر آسکین آخر کو مشرکین مفرور ہو گئے اور ابو اُسید الساعدی کہتے تھے کہ ہمنے اپنے تئین جو دیکھا تو باوجودیکہ لوگ ہمپر فضل کرتے تھے اور ہم اُنسے سالم و محفوظ تھے مگر ہمکو باعث ہم و حزن کے نیند نہین آتی تھی پھر ہمکو نیند آنے لگی پس ہمکو سوتے یہانتک کہ سپر ہین آپسمین ٹکرانے لگین اور بیدار ہوے ہم ایسے کہ گویا قبل اس سے کوئی زحمت ہمکو نہ پہونچی تھی اور طلحہ بن عبداللہ نے بھی کہا کہ ہمپر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا کہ شدت نیند سے اُسکا ذقن سینے سے نہ لگا گیا ہو اور اُسوقت گویا مین خواب مین تھا کہ مین نے معتب ابن قشیر سے سُنا وہ کہتے تھے لو کان لنا من الامر شئ ما قتلنا ھھنا یعنی کاش ہمارے لیے کوئی امر غلبہ کا ہوتا تو یہان ہم مارے نہ جاتے چنانچہ حق تعالی نے اُنھین کے بارہ مین یہ آیہ نازل کیا لو کان لنا من الامر شئ ما قتلنا ھھنا اور ابو الیسر کہتے تھے کہ مین نے اپنے تئین دیکھا کہ اُس روز مین اپنی قوم سے چودہ آدمیون کے ساتھ پہلوے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہون اور باعث امن کے ہمکو نیند آنے لگی ہم لوگون مین سے کوئی ایسا آدمی نہ تھا جسکا گلا نیند مین خرخر نکرتا ہو یہانتک کہ سپر ہین آپسمین ٹکرانے لگین اور مین نے دیکھا کہ تلوار بشر بن البراء بن معرور کی غلبہ نیند سے اُسکے ہاتھ سے گر پڑی اور اُسکو خبر نہ تھی یہانتک کہ اُسنے بعد گر جانے یا ٹوٹ جانے نوک تلوار کے اُٹھالیا اور اُسوقت مشرکین ہمارے پائین تھے اور ابو طلحہ کہتے تھے کہ اُس روز ہمپر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ سب سے زیادہ مین اونگھتا تھا یہانتک کہ تلوار میرے ہاتھ سے گر پڑی اور حال یہ تھا کہ اُس روز اہل نفاق و اہل شک کو نیند نہ تھی تو ہر ایک منافق اُس روز اپنے دلکی بات زبان پر لاتا تھا اور نیند جو غالب تھی تو فقط اہل ایمان و یقین پر اور بس اور رادیون نے کہا جب مسلمین جنگ سے باز رہے تھے تو ابوسفیان نے پھر آنے کا ارادہ کیا اور اپنی گھوڑی مادیان سیاہ و سرخ رنگ پر سوار چالش کرتے ہوے آگے بڑھا اور بالاے سر اصحابؓ نبی بلندی جبل پر پہونچکر باواز بلند ندا دینے لگا کہ اعل ھبل (اہبل نام بت کا ہے یعنی اے ہبل بلند ہو ہماری نصرت کے لیے) بعد ازان اُسنے پکار کر کہا کہان ہین پسر ابو کبشہ (یعنی پسر ہاشم اور پسر ابو قحافہ و پسر خطاب کہ آج بدلہ ہے بدر کا آگاہ ہو کہ ایام کے لیے گردش ہے (اور جنگ دلو ہاے دو لاب ہے کہ ایک بھرتا ہے دوسرا خالی ہوتا ہے یعنی جنگ دو سردار دم اور حنظلہ بدلے حنظلہ کے ہے یعنی حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب جو بدر مین قتل ہوا تو اُسکی عوض اُحد مین حنظلہ بن طلک شہید ہوے تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مین اُسکو جواب دیتا ہون فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہان اُسکو جواب دے پھر جب ابوسفیان نے کہا اعل ھبل یعنی بلند ہوے ہبل عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب دیا کہ اللہ اعلی و اجل ہے ابوسفیان نے کہا کہ وہ بلند ہی اسلیے کہ اُسنے اپنی جانب سے ہمپر احسان کیا ہے بنصرت بعد ازان اُسنے کہا کہ پسر ابی کبشہ و پسر ابی قحافہ و پسر خطاب یہ سب کہان ہین

تب عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یہ ہیں ابوبکرؓ اور یہ ہوں میں عمرؓ
کہا ابوسفیان نے آج بدلا ہے یوم بدر کا آگاہ ہو کہ ایام کے لیے گردش ہے اور جنگ دولاب ہی جواب دیا
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ مساوات نہیں ہے کہ قتلا ہمارے جنت میں ہیں اور تمہارے قتلا جہنم میں ہیں ابوسفیان
نے کہا کہ یہ تم لوگوں کی باتیں ہیں کیونکہ اگر ایسا ہو تو درین صورت ہم ناامیدی و ہلاکی میں ہیں پھر کہا
ابوسفیان نے کہ ہمارے لیے عزیٰ ہے (یعنی جو عزیز و غالب ہے) اور تمہارے لیے عزیٰ نہیں ہے عمر رضی اللہ
عنہ نے کہا اللہ ہمارا مولا ہے تمہارے لیے کوئی مولا و ناصر نہیں ہے ابوسفیان نے کہا اے پسر خطاب ہر آئینہ
عزیٰ نے ہمکو نعمت و عزت بخشی اسوجہ سے وہ بلند ہے بعد ازاں ابوسفیان نے کہا اے ابن الخطاب اٹھ
میرے پاس آ کہ میں تجھسے کلام کروں تب عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر اُسکے قریب آئے ابوسفیان نے کہا میں
تجکو تیرے دین کی قسم دیتا ہوں (سچ بتا کہ آیا ہمنے محمدؐ کو قتل کیا ہے (یعنی وہ قتل ہو گئے ہیں یا نہیں) عمرؓ نے کہا
یا اللہ ایسا نہیں بلکہ وہ اسوقت تیرا کلام سنتے ہیں، ابوسفیان نے کہا میرے نزدیک تو ابن قمیہ سے بہت
سچا ہے اور حال یہ ہے کہ ابن قمیہ اُن لوگوں کو خبر دیتا تھا کہ نبی علیہ السلام قتل ہو گئے بعد ازاں ابوسفیان
نے پکار کر کہا کہ تم لوگ جو کہ اپنے مقتولوں میں خواری و مثلہ (یعنے گوش و بینی بریدہ پاتے ہو تو یہ بات ہمارے
یہاں کے سرداروں کی رائے سے نہیں ہوئی بعد ازاں اُس کو حمیت جاہلیت نے لیا تو کہنے لگا
کہ آگاہ ہو جب کہ ایسا ہو گیا اُس امر کو ہم نہیں جانتے ہیں بعد ازاں ابوسفیان نے ندا دی کہ آگاہ ہو کہ
اب ہمارا تمہارا وعدہ گاہ بدر الصفرا ہے شروع سال پر (صفر انام مقام ہے بدر میں) تب عمر رضی
اللہ تعالےٰ عنہ نے جواب دینے سے توقف کیا اور انتظار رہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا
ارشاد کرتے ہیں پس حضرت صلعم نے فرمایا تو جواب دے کہ ہاں اچھا تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں
اچھا تب ابوسفیان اپنے لوگوں کی طرف پھرا اور سامان اپنے کوچ کا کرنے لگا اسوقت رسولی اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمین کو اندیشہ ہوا اور پھر شدت سے خوف ہوا اس بات کا کہ ایسا نہو یہ لوگ
مدینے پر تاراج و غارت کو جاتے ہوں تو عورتوں اور بچوں کو ہلاک کریں پس حضرت صلعم نے سعد بن
ابی وقاص سے فرمایا کہ اس قوم کی خبر ہمارے پاس لا کہ اگر وہ لوگ سوار ہوں ناقوں پر اور کوتل کریں گھوڑوں
کو تو کوچ ہے اور اگر سوار ہوں گھوڑوں پر اور کوتل رکھیں ناقوں کو تو قصد غارت ہی مدینے پر اور قسم اُس خدا
کی جسکے قبضے میں میری جان ہے اگر وہ لوگ مدینے کی طرف روانہ ہوں گے تو میں بھی اُنکی طرف جاؤنگا اور
ہاتھوں ہاتھ اُنکو بدلہ دونگا سعد نے کہا میں یہ سنکر اُس طرف دوڑتا ہوا چلا اور اپنے دل میں قصد
کرتا تھا کہ اگر کوئی بات مجھے خوف و اندیشہ کی معلوم ہوگی تو میں حضرتؐ کے پاس دوڑتا ہوا پھروں گا

پس جسوقت سے مین روانہ ہوا لوڈرنا شروع کیا اور انکے پیچھے روانہ ہوا تا آنکہ وہ عقیق مین پہونچے اور مین جب انکو دیکھتا تھا تو انکے امر مین تامل کرتا تھا یعنی انکی طرف کان لگاتا تھا اور انکے کامون پر نظر رکھتا تھا پس بنا گاہ وہ لوگ سوار ہوے اونٹون پر اور کوتل کر لیا گھوڑون کو تب مین نے جانا کہ یہ کوچ ہے انکے شہر کی طرف اور اُن لوگون نے عقیق مین اندکے توقف کرکے درباب داخل ہونے درمیان مدینے کے باخود ہا مشورہ کیا تھا تو صفوان بن امیہ نے اُنسے کہا کہ تم قوم پر ظفر پا چکے ہو اب پھر چلو اور اُنپر قصد نہ کرو کیونکہ تم لوگ سست ہو گئے اور تھک گئے ہو اور تم ظفر یاب بھی ہو کیونکہ تم نہین جانتے ہو کیا چیز تمپر طاری ہوئی تھی کہ تم روز بدر پسپا ہوے تھے واللہ کہ اُنھون نے تمھارا پیچھا نہین کیا تھا و حالانکہ اُنکے لیے فتح تھی چنانچہ یہان رسول خدا صلی اللہ وآلہ وسلم نے بجاے خود فرمایا کہ صفوان نے اُنکو انکے ارادے سے منع کیا ہے پھر جب کہ سعد نے اُنکو اس حال پر دیکھا کہ وہ سب چلے جاتے ہین اور بمقام یکمین وہ لوگ داخل ہوے تب سعد وہانسے پھرے اور خدمت مین حضرت کی حاضر ہوے مگر منکسر اور شکستہ خاطر تھے پس عرض کی یا رسول اللہ وہ قوم کے کوگئی اس طرح سے اپنے اونٹون پر بار کیا تھا اور گھوڑون کو خالی لے گئے فرمایا وہ کیا کہتے تھے مین نے کہا یہ کہتے تھے بعد ازان میرے ساتھ خلوت کی اور فرمایا تو جو کہتا ہے سچ ہے مین نے عرض کی ہان سچ ہے یا رسول اللہ تب فرمایا کہ پھر مین تجکو منکسر کیون دیکھتا ہون کہا مجکو ناگوار ہوا خوش ہونا مسلمین کا اُنکے چلے جانے سے اپنے شہرون کو (یعنے بلکہ قتال پر خوش ہونا چاہیے) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سعد بڑا آزمودہ کار ہے اور دوسری روایت مین یون ہے کہ جب سعد وہانسے پھر کر آئے تو باواز کہنے لگے کہ قوم نے گھوڑون کا کوتل لیا اور اُونٹون پر بار کیا پس رسول خدا صلعم سعد کی طرف اشارہ کرنے لگے کہ اپنی آواز کو پست کرینے آہستہ بیان کر کہ ہر آئینہ جنگ مین خدع یعنی دھوکا ہوتا ہے پس چاہیے کہ اُنکے پھر جانے سے لوگ خوش نہون کیونکہ خدا نے اُنکو پھیر دیا ہے اور کہا **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے یحیی بن شبل سے اُنھون نے سنا ابی جعفر سے اُنھون نے کہا کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے سعد سے کہ اگر تو دیکھے کہ قوم نے ارادہ مدینہ کا کیا ہے تو مجھے خبر دے درمیان میرے اور اپنے یعنی جس وقت مین ہون اور تو ہو اور مسلمین کی قوت کو فوت نہ کر پس سعد روانہ ہوے اور اُنکو دیکھا کہ اُنھون نے اونٹون پر بار کیا ہے تو وہان سے جلد پھر آے اور تاب ضبط نہ رہی کہ اُنکے لوٹ جانے کی خبر خوشی سے شور کرکے بیان کرنے لگے چنانچہ جب ابوسفیان مکے مین قریش کے پاس پہونچا تو اپنے گھر نہ گیا تا آنکہ ہبل بت کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ تو نے ہمکو نعمت و نصرت دی اور میرے دلکو تشفی و تسکین دی محمد اور اصحاب محمد کی طرف سے اور اپنا سر منڈایا اور عمرو بن عاص سے لوگون نے پوچھا کہ روز احد مشرکین و مسلمین کیونکر از ہمدیگر متفرق ہوے تھے اُسنے کہا اس بات سے تمھاری کیا مراد ہے

اصل تو یہ ہے کہ خدا نے اسلام عطا کیا اور کفار اور اہل کفر کو دور کیا بعد ازان عمر نے بیان کیا کہ جب ہمنے آپر غلبہ کیا اور ہمنے انمین سے جسکو پایا اور وہ لوگ ہر طرف متفرق ہو گئے و بعد ازان کہ انکے گروہ پھر جمع ہو گئے اور انکو غلبہ ہوا تب قریش نے باخود ہا مشورت کی اور کہنے لگے کہ ہمارے لیے غلبہ و ظفر ہے کاش ہم لوگ پھر چلین کیونکہ ہمکو خبر پہونچی ہی کہ ابن ابی سوم حصہ لوگون کو ساتھ لیکر جا چکا ہے اور قبیلہ اوس و خزرج سے کچھ لوگ پیچھے رہ گئے ہین اور ہم ایمن نہین ہین کہ مسلمین ہمپر عود کرین اور ہم مین اکثر زخمی ہین اور اکثر گھوڑے ہمارے تیرون سے زخمی ہین چنانچہ وہ سب چلے گئے پس ہم لوگ روحانک پہونچے تھے کہ کچھ لوگ آمادہ جنگ ہمارے سامنے آئے مگر وہانسے روانہ ہو گئے

ذکر شہداء احد

اور کہا واقدی علیہ الرحمۃ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی سلیمان بن ہلال نے یحیی بن سعید سے انھون نے سنا سعید بن المسیب سے کہ احد مین انصار مین سے ستر مرد شہید ہوے اور دوسری روایت مین واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ مجھ سے حدیث بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبیدہ سے انھون نے سنا مجاہد سے مثل حدیث مذکور کے اور یہ کہ ان شہدا مین چار شخص قریش سے تھے اور باقی انصار مین سے تھے کہ مزنی اور انکا برادر زادہ اور دونون پسر ہبیب کے ملاکے سب چوہتر آدمی تھے اور یہ تعداد مجمع علیہ ہے چنانچہ نبی ہاشم مین سے حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ انکو وحشی غلام نے شہید کیا تھا اس بات مین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین اور نبی امیہ مین سے عبد اللہ بن جحش بن رباب تھے کہ انکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہین کہ قریش مین سے پانچ شخص تھے پس نبی اسد سے سعد مولی حاطب تھے اور نبی مخزوم سے شماس بن عثمان بن الشرید تھے کہ انکو ابی بن خلف نے شہید کیا تھا اور کہتے ہین کہ ابو سلمہ بن عبد الاسد زخمی ہوے تھے اور وہ تا زیست مجروح رہے تا آنکہ انھون نے وفات کی اور وہ غسل دئے گئے درمیان نبی امیہ کے بمقام عالیہ مابین دو شاخے یعنی دو منارہ اس چاہ کے جو آج بر عبد الصمد بن علی مشہور ہے اور نبی عبد الدار مین سے مصعب بن عمیر کہ انکو ابن قمیئہ نے شہید کیا اور نبی سعد بن لیث مین سے عبد اللہ و عبد الرحمن پسران ہبیب شہید ہوے اور قبیلہ مزینہ سے دو شخص شہید ہوے ایک وہب بن قابوس دوسرے انکے بھتیجے حارث بن عقبہ بن قابوس اور انصار مین سے قبیلہ نبی عبد الاشہل سے بارہ مرد شہید ہوے عمرو بن معاذ بن النعمان انکو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور حارث بن انس بن رافع اور عمارہ بن زیاد بن السکن اور سلمہ بن ثابت بن وقش انکو ابو سفیان بن حرب نے شہید کیا اور عمرو بن ثابت بن وقش انکو بھی ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور رفاعہ بن وقش کو خالد بن الولید نے شہید کیا اور ایمان ابو حذیفہ و مسلمین نے عند الاختلاط میان فریقین کے خطاً شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ انکو عتبہ بن مسعود نے

خطاؓ شہید کیا اور صیفی بن حنظلی کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور رجال بن حنظلی شہید ہوئے اور عیاذ بن سہل کو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور اہل راتج میں سے کہ وہم طرف قبیلہ عبد الاشہل کے ہی ایاس بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن زعور ابن حشم کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور عبید بن التیہان کو مکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور حبیب بن قیم شہید ہوئے اور بنی عمرو بن عوف سے ومن بعد منسوب بہ بنی ضبیعہ بن زید ابو سفیان بن الحارث بن قیس بن زید بن ضبیعہ شہید ہوئے جنکی کنیت ابو البنات تھی اور وہ وہ تھے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ میں قتال کرتا ہوں بعد ازاں رجوع کرتا ہوں طرف دختران اپنی کے تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ صدق اللہ عزوجل یعنے سچ فرمایا حق تعالی نے اور بنی امیہ بن زید بن ضبیعہ سے حنظلہ بن ابی عامر تھے انکو اسود بن شعوب نے شہید کیا اور بنی عبید بن زید سے انیس بن قتادہ تھے جنکو ابو الحکم بن اخنس بن شریق نے شہید کیا اور عبد اللہ بن جبیر بن النعمان جو حضرت علیہ السلام کی طرف سے تیر اندازوں کے افسر تھے انکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی غنم بن السلام بن مالک بن اوس سے خیثمہ ابو سعد تھے انکو ہبیرہ بن ابی وہب نے شہید کیا اور بنی العجلان سے عبد اللہ بن سلمہ تھے انکو ابن الزبعرا نے شہید کیا اور بنی معویہ سے سبیق بن حاطب بن الحارث بن ہلبشہ تھے انکو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی ملجرش بنی الخزرج سے نوار جہ بن زید ابی زہیر تھے انکو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور سعد بن ربیع شہید ہوئے اور یہ دونوں ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے اور اوس بن ارقم بن زید بن قیس بن النعمان بن ثعلبہ بن کعب شہید ہوئے یہ چار آدمی تھے اور بنی الابجر سے جو بنو جدارہ کہلاتے تھے مالک بن سنان بن عبید ابن الابجر تھے جن کی کنیت ابی سعید الخدری تھی انکو عراب بن سفیان نے شہید کیا اور سعد بن سوید بن قیس بن عامر بن عمار بن الابجر شہید ہوئے اور عتبہ بن ربیع بن رافع بن معاذیہ بن عبید بن ثعلبہ شہید ہوئے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی ساعدہ سے ثعلبہ بن سعد بن مالک بن خالد بن قیسلہ وعمارہ بن عمرو ونعشہ بن فروۃ الیدی یہ تینوں شہید ہوئے اور بنی ظریف سے عبد اللہ بن ثعلبہ قیس بن ثعلبہ اور ظریف وحمزہ جو انکے حلیف تھے اور رہینہ سے تھے بعد ازاں بنی عوف بن الخزرج سے جو بنی سالم تھے وبعد ازاں منجملہ بنی مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم سے تھے یہ سب شہید ہوئے اور نوفل بن عبد اللہ تھے انکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور عباس بن عبادہ بن نضلہ کو سفیان عبد شمس السلمی نے شہید کیا اور نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن غنم کو صفوان امیہ نے شہید کیا اور عبدہ بن الحسحاس شہید ہوئے کہ یہ دونوں ایک قبر میں دفن کیے گئے اور مجذر ابن زیاد کو حارث بن سوید نے غلامانہ دغا سے شہید کیا اور کہا واقدی نے مجھ سے حدیث بیان کی یمان بن معن نے ابی وجزہ سے انہوں نے کہا کہ روز احد تیرہ آدمی ایک قبر میں دفن ہوئے نعمان بن مالک اور مجذر بن زیاد وعبدہ بن الحسحاس اور قصہ مجذر بن زیاد کا یہ ہے کہ حضیر الکتائب

قولہ زیادت ابن قتادہ سفیان سے تین نے قتل کیے

بنی عمرو بن عوف کے پاس آیا اور کلام کرنے لگا سوید بن الصامت اور نعمان بن جبیر اور ابو لبابہ بن عبد المنذر سے اور بعضے کہتے ہین سہل بن حنیف سے بھی اور کہنے لگا کہ تم سب میرے یہان آؤ تو مین تمکو پینے کی چیزین پلاؤن اور تمھارے لیے شتر ذبح کرکے کھلاؤن اور چند روز ہمارے یہان قیام کرو انھون نے کہا اچھا ہم فلان روز آوینگے پس جب وہ روز آیا تو یہ سب اُسکے یہان آئے تو اُسنے اُنکے لیے ایک شتر بچہ نحر کیا اور اُنکو شراب پلائی اور وہ لوگ اُسکے پاس تین روز مقیم رہے یہانتک کہ وہ گوشت متغیر ہوگیا اور سوید اُس زمانے مین کبر سن تھا پھر جب تین دن گذر گئے تو ان لوگون نے کہا اب ہم اپنے اہل کی طرف رجوع کرنے والے ہین تب حضیر نے کہا جو تمھاری خوشی ہو جا ہو رہو چاہو جاؤ چنانچہ وہ دونون جوان نکلے اور سوید کو اپنے اوپر لادے ہوے تھے اس لیے کہ اُسکو نشہ باقی تھا پس یہ لوگ حرہ کے متصل ہوکر چلے جاتے تھے یہانتک کہ وقت طلوع آفتاب قریب بنی غصینہ کے پہونچے کہ یہ مقابل بنی سالم کے ہی پس سوید پیشاب کرنے بیٹھا اور نشے مین چور تھا تب کوئی آدمی قبیلہ خزرج سے اُس کو مارنے لگا پھر وہی شخص پاس مجذر بن زیاد کے آکر کہنے لگا کہ آیا تیرے لیے غنیمت بارد یعنی مفت و آسان سے جو گوارا ہو حاجت ہے مجذر نے کہا یہ کیا بات ہی اس شخص نے کہا سوید خالی ہاتھ ہی اُسکے پاس ہتھیار نہین باقی ہی تب مجذر بن زیاد تلوار لٹکائے ہوے نکلا جب دونون جوان ہمراہی نے اُسکو آتے دیکھا تو منھ پھیر اگئے اس لیے کہ وہ دونون نشے تھے اُن دونون کے پاس ہتھیار نہ تھا اور درمیان اوس اور خزرج کے عداوت تھی پس وہ دونون بھی جلدی جلدی چلے گئے اور بڈھا باقی رہ گیا اور وہان سے حرکت نہ کی پس مجذر اُسکے سر پر جا پہونچا اور کہنے لگا کہ اُسوقت خدا نے مجکو پھر قدرت دی ہے شیخ نے کہا تو مجھسے کیا ارادہ رکھتا ہے اُس نے کہا تیرے قتل کا ارادہ ہی تب شیخ نے کہا فادفع عن العظام واحفض عن الدماغ یعنی استخوان چھوڑ کر اور دماغ سے نیچو اُتار کے یعنی دماغ بچا کر تلوار مار پھر جب تو اپنی ماں کے پاس پھر کر جائیو تو کہیو مین نے سوید بن الصامت کو قتل کیا (یہ کنایہ ہی اس بات سے کہ بڈھے نشے کو مارنا جوانمردی نہین ہے مگر عورتون کے سامنے بیان کرنے کو کافی ہے) اور قتل اسکا باعث ہیجان جنگ بعاث کا ہوا تھا (یعنے جنگ بعاث فیمابین اوس و خزرج کے باعث قتل سوید واقع ہوئی تھی) بعد ازان جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہین (یعنی مدینہ مین) تو حارث بن سوید بن الصامت و مجذر بن زیاد یہ دونون اسلام لائے اور جنگ بدر مین دونون ہمراہ حضرت کے حاضر تھے مگر حارث بدلے اپنے باپ کے فکر مین قتل مجذر کے تھا مگر بدر مین اس بات پر قادر نہوا پس جب روز اُحد آیا اور جسوقت کہ مسلمین اُس معرکہ مین بابتر گروگران ہوے تب حارث نے پیچھے سے آکر مجذر کو قتل کیا پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کی طرف پھرے اور طرف حمراء الاسد کے خروج کیا اور وہان سے بھی جب پھر آئے تو جبرئیل علیہ السلام حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نازل ہوے اور اُن کو خبر دی کہ حارث بن سوید نے مجذر بن زیاد کو

غدر و دغا سے قتل کیا ہے اور حضرتؐ سے حکم اُسکے قتل کا ظاہر کیا چنانچہ جس روز جبرئیلؑ نے خبر دی اُسی روز رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبا کی طرف سوار ہوے اور وہ دن بہت گرم تھا اور یہ دن تھا جسدن کو حضرت علیہ السلام قبا کو سوار نہیں ہوا کرتے تھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس جس روز کو قبا مین تشریف لاتے تھے وہ روز شنبہ و دوشنبہ ہوتا تھا پس جب حضرت علیہ السلام اُس روز داخل مسجد قبا ہوے اور اُنھین نماز پڑھی جسقدر خدا نے چاہا اور انصار حضرتؐ کا آنا دہان سنکر حاضر ہوے اور سلام کیا اور اُس روز ایسے وقت مین وہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے حیرت کرنے لگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان بیٹھکر باتین فرمانے لگے اور لوگون مین مخصص کرتے تھے کہ بناگاہ حارث بن سوید سامنے سے نظر آیا اور وہ چادر زرد رنگ منھ سے لپیٹے ہوئے تھا جب حضرت نے اُسکو دیکھا تو عویم بن ساعدہ کو بلا کر فرمایا کہ حارث ابن سوید کو باب مسجد پر لیجاکر قصاص مین مجذر بن زیاد کے اُسکو قتل کر اسلئے کہ اُسنے روز اُحد مجذر کو قتل کیا ہے پس عویم نے اُسکو پکڑا حارث نے کہا مجھے چھوڑ دے کہ مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ کلام کرون عویم نے انکار کیا مگر اُسنے عویم کو کھینچا اس ارادہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلام کرے اور حضرت تشریف لے چلے ارادہ سوار ہونیکا کیا اور حمار انیاب مسجد پر طلب فرمایا اُسوقت حارث نے کہنا شروع کیا کہ یا رسول اللہ واللہ البتہ مین نے اُسکو قتل تو کیا مگر قتل کرنا میرا اُسکے تئین اس راہ سے نہ تھا کہ مین اسلام سے برگشتہ ہوا ہون اور نہ یہ بات تھی کہ اسلام مین کچھ مجکو شک ہو لیکن یہ بات جمیہ شیطانی تھی اور یہ ایک امر تھا کہ اُسمین مین اپنے نفس کا مغلوب ہوا (یعنی اس امر مین میرے نفس نے مجکو عاجز کیا تھا) اور اب مین اپنے عمل سے طرف خدا اور رسول کے توبہ کرتا ہون اور مین خون بہا دونگا اور صوم شہرین متتابعین سے کفارہ کرونگا اور غلام آزاد کرونگا اور ساٹھ مسکین کھلاؤنگا اور ہر آئندہ مین توبہ کرتا ہون طرف خدا و رسولؐ اُسکے کے اور وہ رکاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھامنے لگا اور اولاد مجذر بھی حاضر تھے حضرتؐ اُنسے کچھ کہتے تھے یعنی دربارہ دیت و قصاص تا آنکہ اُسکا کلام تمام ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عویم کو حکم کیا کہ اسکے سامنے سے اور قتل کر اور حضرت سوار ہو گئے اور عویم اُسکو باب مسجد پر لائے اور قتل کیا اور بعضون نے کہا ہے کہ جب حارث نے مجذر کو قتل کیا تھا تو حبیب بن ایساف دیکھتے تھے کہ اُنھون نے حضرت کے پاس آکر خبر دی تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہو کر اُن لوگون کی طرف آے اور اُنھین فکر کرتے تھے پس اُسی عرصہ مین کہ حضرت علیہ السلام ہنوز اپنے فرس پر سوار ہین بناگاہ جبرئیلؑ حضرتؐ پاس نازل ہوئے اور اثناے راہ مین اس امر سے خبر دی پس حضرت نے عویم کو حکم قتل دیا اور حسان بن ثابت نے اُسوقت یہ شعر پڑھا ؎ حارق سنة من نوم اولکم ؛ ام کنت ویلک مغترا بجبریل اُس کا مضمون یہ ہی کہ اے حارث کیا تو اپنی اول نیند مین اونگھتا تھا یا کہ دائے ہے تو غافل تھا آنے جبرئیل علیہ السلام سے اور کہا راوی نے کہ میرے سامنے مجمع بن یعقوب اور اُن کے شیوخ نے جو اُن کے اُستاد تھے یہ

شعر پڑھا کہ سوید بن صامت نے وقت قتل اپنے کہا تھا اشعار ابلغ جلاسا وعبداللہ سالکہ ؎ ان کبرت فلاتخذ لهما حارث اقتل جدادة اماکنت لاقیها ؎ والحی عوفا علی عرف وانکار آس کا مضمون یہ ہے کہ اے حارث تو اس واقعہ کی خبر جلاس کو اور عبداللہ اسکے آقا کو پہونچا دیجیو اور اگر تو تکبر کرے تو ان دونوں کو رسوا نکرا دیا تو نبی جدارہ و قبیلہ عوف کی ملاقات نہ کریگا تو انکو بھی قتل کر خواہ تو انکو پہچانتا ہو یا نہ اور بنی سلمہ سے عشرہ موالی سلمہ کو نوفل بن معویۃ الدیلی نے شہید کیا اور قبیلہ بلحبلی سے رفاعہ بن عمرو شہید ہوئے اور بنی حرام سے عبد اللہ بن عمرو بن حرام تھے ان کو سفیان بن عبد شمس نے شہید کیا اور عمرو بن الجموح شہید ہوئے اور خلاد بن عمرو بن الجموح کو اسود بن جعونہ نے قتل کیا یہ سب تین آدمی شہید ہوئے اور بنی حبیب بن عبد حارثہ المعلی بن لوذان ابن حارثہ بن رستم بن ثعلبہ تھے انکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی زریق سے ذکوان بن عبد قیس تھے انکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے شہید کیا اور بنی النجار سے بعد ازاں منجملہ بنی سواد عمرو بن قیس تھے انکو نوفل بن معویۃ الدیلی نے شہید کیا اور بیٹا انکا قیس بن عمرو اور سلیط بن عمرو عامر بن خلدیہ سب شہید ہوئے اور بنی عمرو بن مبذول سے ابو سیرہ بن الحارث بن علقمہ بن عمرو بن مالک تھے انکو خالد بن الولید نے شہید کیا اور عمرو بن مطرف بن علقمہ بن عمرو شہید ہوئے اور بنی عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو معاویہ ہیں اوس بن حزام شہید ہوئے اور بنی عدی بن النجار سے انس بن النضر بن ضمضم تھے انکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور بنی مازن بن النجار سے قیس بن مخلد و کیسان موالی انکے اور بعضے کہتے تھے کہ کیسان انکے غلام غیر آزاد تھے شہید ہوئے اور بنی دینار سے سلیم بن الحارث اور نعمان بن عمرو شہید ہوئے اور یہ دونوں پسران سمیر انبت قیس کے تھے چنانچہ بنی النجار سے بارہ آدمی شہید ہوئے

اسمائے مقتولان مشرکین

بنی اسد سے عبد اللہ بن حمید بن زہیر بن الحارث بن اسد تھا اسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور بنی عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ انکے لشکر کا نشان بردار تھا اسکو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور عثمان بن ابی طلحہ کو حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور ابو سعید بن ابی طلحہ کو سعد بن ابی وقاص نے قتل کیا اور مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ کو عاصم بن ثابت بن ابی الافلح نے قتل کیا اور حارث بن طلحہ کو بھی عاصم بن ثابت نے قتل کیا اور کلاب بن طلحہ کو زبیر بن العوام نے قتل کیا اور جلاس بن طلحہ کو طلحہ بن عبد اللہ نے قتل کیا اور ارطاۃ بن عبد شرحبیل کو علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور فارط بن شریح بن عثمان قتل کیا گیا اور حیث کہ صواب غلام نے علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تو اسکو قزمان نے قتل کیا اور ابو عزیز بن عمیر کو بھی قزمان نے قتل کیا اور بنی زہرہ سے ابو الحکم بن الاخنس ابن شریق کو علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور سباع بن عبد العزی الخزاعی کو

حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور عبد العزیٰ کا نام عمرو بن نضلہ بن عباس بن سلیم تھا اور وہ پسر ام نمار تھا اور بنی مخزوم سے ہشام بن ابی امیہ بن المغیرہ تھا اُسکو قزمان نے قتل کیا اور ولید بن العاص بن ہشام کو بھی قزمان نے قتل کیا اور اُمیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ کو علیؓ بن ابی طالب نے قتل کیا اور خالد بن الاعلم العقیلی کو قزمان نے قتل کیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی نوفس بن محمد الطفری نے اپنے باپ سے سنکر کہا کہ قزمان اُس روز جب آگے بڑھا اور مشرکین پر سختی و تیزی کرتا تھا اُسوقت خالد بن الاعلم اسکے سامنے آیا اور دونون پیدل تھے پس دونون باہم چالش کرتے تھے و بایکدیگر اپنی اپنی تلوار کا وار کرتے تھے چنانچہ وہ دونون کہ اس حال مین تھے کہ ناگاہ خالد بن ولید کا گذر ہوا اُنسے تیز دستی کرکے قزمان پر نیزے سے حملہ کیا مگر نیزہ غیر مقتل مین لگا (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہے جہان کی ضرب سے آدمی مرجاتا ہے) پس نیزہ بہک کر بے ٹھکانے لگا تب خالد وہانسے چلا اور وہ یہ جانتا تھا کہ مین نے قزمان کو قتل کیا ہے پس عمرو بن عاص اور قزمان کے آیا اور یہ دونون یعنی قزمان و خالد بن اعلم بدستور لڑ رہے تھے کہ عمرو نے پھر دوسری بار قزمان کو نیزہ مارا مگر اُسپر کارگر نہوا پس یہ دونون برابر چالش کرتے رہے تاآنکہ قزمان نے خالد کو قتل کیا اور قزمان بھی اُسیوقت اپنی شدت جراحات مین مرگیا اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ کو حارث بن صمہ نے قتل کیا یہ سب پانچ آدمی قتل ہوے اور بنی عامر بن لوی عبید بن عاجز تھا اُسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور شیبہ بن مالک بن المضرب کو طلحہ بن عبید اللہ نے قتل کیا اور بنی جمح سے ابی بن خلف تھا اُسکو رسول خدا صلعم نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور عمرو بن عبد اللہ بن عمر بن وہب بن خذافہ بن جمح کہ وہی ابو عزہ تھا اور وہ روز اُحد رسول خدا صلعم کے پاس اسیر ہوا تھا اور سوا اُسکے اور کوئی روز احد اسیر نہ تھا تب ابو عزہ نے کہا اے محمد مجھپر احسان کیجیے (یعنی مجکو چھوڑ دیجیے) فرمایا حضرتؐ نے کہ ہرگز نہین ایک پتھر سے دو مرتبہ گزند نہین اُٹھاتا (یعنے کسی چیز سے ایک بار دغا پاکر دوبارہ اُس سے دھوکا نہین کھاتا اور یہ اس لیے کہ وہ روز بدر بھی اسپر ہوکر منت کرکے بلا فدیہ رہا ہوگیا تھا) چنانچہ فرمایا کہ تو مکے مین جاکر اپنے منہ پر ہاتھ پھیریگا اور کہیگا مین نے محمد کو دوبار فریب دیا بعد ازان عاصم بن ثابت کو حکم کیا کہ اُنھون نے اُسکو قتل کیا اور عبد اللہ الواقدی نے کہا کہ سوا اسکے ہمنے اسیری ابو عزہ کے باب مین اور طرح سے بھی سُنا ہے چنانچہ **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھے خبر دی بکیر بن سمانے اُنھون نے کہا جب مشرکین اُحد سے پھرے مین اور حمراء الاسد مین اول شب تھوڑی دیر ٹھہر کر کوچ کردیا ہی تو ابو عزہ کو وہین سوتا چھوڑ گئے (یعنی قافلہ چلا گیا اور ابو عزہ سوتا رہ گیا) یہانتک کہ کچھ دن چڑھا اور مسلمین وہان آکر لاحق ہوے تو وہ بیدار و خبردار ہوکر داہنے بائین دیکھنے لگا اور پہلے جس نے اُسکو پکڑا تھا وہ عاصم بن ثابت تھے پس اُنھون نے بموجب حکم رسول خدا صلعم کے اُسکو قتل کیا اور بنی عبد مناۃ بن کنانہ سے خالد بن سفیان بن عویف

ذکر دفن شہداء رضی اللہ عنہم

اور ابو الشعثا ابن سفیان بن عویف اور ابو الحمرہ بن سفیان بن عویف اور عزاب بن سفیان بن عویف یہ سب قتل ہوئے راوی کہا راویون نے کہ جب گروہ مشرکین اُحد سے لوٹ گئے تو مسلمین اپنے اموات کے پاس آئے چنانچہ شہداء مین سے لوگ جسکی لاش کو پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ حضرت نے اُنپر نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا مین نے ملائک کو دیکھا کہ حمزہ کو غسل دیتے تھے کیونکہ حمزہ اُس روز حالت جنب مین تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہدا کو غسل نہین دلایا اور فرمایا اُنکو مع خون و زخمونکے لپیٹ دو کیونکہ ایسا کوئی نہ ہوگا کہ وہ راہ خدا مین مجروح و مقتول ہو مگر یہ کہ قیامت کو وہ اُسی حالت جراحت سے محشور ہوگا کہ رنگ اُسکا رنگ خون ہوگا اور بو اُسکی بوے مشک ہوگی پھر فرمایا رکھو اُن کو (یعنے قبر مین) کہ مین اُن لوگون پر گواہ ہونگا قیامت مین پس اول جسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر کی چار (یعنی چار تکبیرین نماز جنازہ کی) وہ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے بعد ازان حضرت کے پاس شہداء جمع کئے گئے چنانچہ جب کسی شہید کو لوگ اُٹھالاتے تھے تو اُس کو حمزہ بن عبد المطلب کے پہلو مین رکھنے جاتے تھے تو حضرت علیہ السلام حمزہ پر اور اُس شہید پر نماز جنازہ پڑھتے تھے یہان تک کہ حمزہ رضی اللہ عنہ پر ستر بار نماز جنازہ ہوئی کیونکہ شہید بھی ستر تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ نو نو شہید کو لاتے تھے اور دسوین حمزہ ہوتے تھے تب اُنپر نماز جنازہ ہوتی تھی بعد ازان کہ وہ نو وہان سے اُٹھائے جاتے تھے اور نعش حمزہ بدستور اسی جگہ رہتی تھی تو لاشین اور لاتے تھے کہ وہ بھی پہلوے حمزہؓ مین رکھی جاتی تھین اور اُنپر نماز ہوتی تھی تا آنکہ اسیطرح سات مرتبہ کیا گیا اور بعضون نے کہا ہے کہ اُنپر نو نو وسات سات و پانچ پانچ بار تکبیر ہوئی ہے اور طلحہ بن عبید اللہ و ابن عباس و جابر بن عبد اللہ یہ لوگ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلعم نے شہداء اُحد پر نماز جنازہ پڑھی تو فرمایا مین اُن لوگون پر شاہد ہون تب ابو بکرؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ لوگ ہمارے برادر نہ تھے کہ اسلام لائے تھے یہ لوگ جیسا ہم اسلام لائے اور جہاد کی اُنھون نے جیسے ہم نے جہاد کی فرمایا ہان یہ سچ ہے لیکن اُن لوگون نے اپنے ابو رکمائی مین سے کچھ نہین کھایا اور مین نہین جانتا کہ تم میرے بعد کیا کیا احداث و بدعت کروگے پس ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ روئے اور کہا کیا ہم بعد آپ کے زندہ رہین گے (یا کیا ہم بعد آپ کے ایسے ہونے والے ہین) اور کہا واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے زہری سے اُنھون نے انس بن مالک سے سُنا اُنھون نے کہا کہ اُن شہداء پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ نہین پڑھی اور کہا واقدی نے مجھ سے حدیث بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبید سے اُنھون نے سعید بن المسیب سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل اُسکے اور کہا کہ اُس روز فرمایا حضرتؐ نے مسلمین سے کہ قبر کھودو اور اُسکو وسیع کرو اور خوب صاف کرو اور اُس قبر مین دو دو اور تین تین کو دفن کرو اور اُنکو

جو قرآن زیادہ جانتا تھا اُسکو جانب قبلہ مقدم کرو چنانچہ مسلمین اُنمین جو زیادہ ماہر قرآن تھا اُس کو مقدم رکھتے تھے اور اُن لوگون مین سے جو پہچانے گئے کہ وہ ایک قبر مین کیے گئے وہ عبداللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو بن الجموح وخارجہ بن زید وسعد بن ربیع ونعمان بن مالک وعبدہ بن الحساس تھے یہ سب ایک قبر مین دفن ہوے اور جبکہ حمزہ بن عبدالمطلب کو قبر مین اُتارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کہ قبر مین اُنکے اوپر چادر اڑھائی جاوے مگر چادر جب سر سے پیچ دیکر (یعنی سر سے) اڑھائی جاتی تھی تو دونون پاؤن کھل جاتے تھے اور جب پاؤن سے اڑھائی جاتی تھی تو منھ کھلا رہتا تھا تب فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ منھ اکا دہانک دو اور اُنکے پاؤن کو حرمل یعنے نبات کوہی سے چھپا دیا پس اُس روز مسلم روئے اور کہنے لگے یارسول اللہ یہ عم رسول اللہ ہین کہ اُنکے لیے کوئی کپڑا نہین پاتے ہین تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب فتحیابی ہوگی صحراے سبزہ زار اور امصار مین اور لوگ اُس طرف نکلین گے اور اپنے اہل کو بلا بھیجین گے باعث قحط مدینہ کے اور کہلا بھیجین گے کہ تم لوگ زمین حجاز جزویہ مین ہو (جزویہ یعنی خالیہ جس مین درخت نہین) وحالانکہ مدینہ اُنکے لیے بہتر ہوگا کاش کہ یہ بات اُنکو معلوم ہوتی قسم ہے اُس خدا کی جس کے قبضہ مین میری جان ہے جو کوئی مدینہ کی سختی وشدت پر صبر کریگا مین روز قیامت اُسکا شفیع ہونگا اور شک راوی ہے کہ فرمایا مین اُنکا شاہد ہونگا اور راویون نے کہا کہ عبدالرحمن بن عوف کے پاس کھانا آیا تو اُنھون نے اُسوقت کھانا ناگوار سمجھ کر کہا کہ حمزہ یا کسی اور شخص کا نام لیا کہ اُسکے لیے ابھی کفن میسر نہین آیا اور مصعب بن عمیر شہید ہوے اُن کے لیے بھی سواے ایک چادر کے کفن میسر نہین آیا وحالانکہ وہ مجھ سے بہتر ہین اور گذر ہوا رسول خدا صلعم کا اوپر نعش مصعب بن عمیر کے اور وہ ایک چادر مین لپٹے ہوے تھے تو فرمایا سر آئینہ مین نے تجھکو مکے مین دیکھا ہے کہ نہ تھا کوئی مکہ مین نرم تر لباس وہ خوبتر زلف پیچان مین زیادہ تجھسے بعد ازان اب تو پریشان سر ہے ایک چادر مین بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو قبر مین رکھنے کا حکم کیا اور اُنکی قبر مین اُترے اُنکے بھائی ابو الروم اور عامر بن ربیعہ اور سویط بن عمرو بن حرملہ اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر مین علیؓ اُترے اور زبیر اور ابوبکر رضی اللہ عنہم اور رسول خدا اُس قبر کے کنارہ پر بیٹھے تھے اور اکثر مردم یا بنا بر شک راوی عامہ مردم اپنے مقتولون کو مدینے مین اُٹھالے گئے اور بقیع الغرقد مین دفن کیا اُنمین سے چند آدمی بازار مین جو سوق القطن مشہور ہے نزدیک دار زید بن ثابت کے جو آج کے زمانہ مین وہان واقع ہے دفن کیے گئے اور دفن کیے گئے وہین بعض بنی سلمہ مین سے اور دفن کیے گئے مالک بن سنان بیچ موضع اصحاب العبا کے جو نزدیک دار نخلہ کے واقع ہے بعد ازان منادی رسول خدا صلعم نے ندا دی کہ پھیر لاؤ اپنے قتلی کو طرف مضاجع اور اقدا اُنکے اور حال یہ تھا کہ لوگ اپنے قتلی کو دفن کر چکے تھے پس نہ پھیر گیا کوئی مگر ایک شخص کہ اُس کو منادی نے پا لیا کہ ہنوز وہ دفن نہ ہوا تھا یعنے نداے منادی تک وہ دفن نہ ہوا تھا اور وہ

شماس بن عثمان المخزومی تھے کہ لوگ اُنکو مدینے مین اُٹھا لائے تھے اس حالت مین کہ اُنمین رمق جان باقی تھی چنانچہ لوگون نے اُنکو داخل کیا پاس عائشہ زوج النبی رضی اللہ عنہا کے اُسوقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ پسر عم میرا میرے سوائے اور کے گھر مین کیون داخل کیا گیا تب فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اُنکو ام سلمہ کے پاس اُٹھا لیجاؤ پس اُنکو اُٹھا لائے ام سلمہ کے پاس اور وہ اُنھین کے پاس مرگئے چنانچہ ہمکو حکم کیا رسول خدا صلعم نے کہ ہم اُنکی نعش پھیر لیجاوین اُحد مین اور وہ اُسی لباس مین جس مین وہ مرگئے تھے وہین دفن کیجاوین اور وہ ایک روز و یک شب بے دفن رہے تھے ولیکن کچھ تغیر اُنکو نہوا تھا اور رسول خدا صلعم نے اُنپر نماز جنازہ نہین پڑھی اور نہ اُن کو غسل دیا تھا اور جو لوگ مسلمین مین سے وہان دفن ہوے تھے تو وادی مین دفن کیے گئے تھے اور طلحہ بن عبید اللہ سے جب لوگون نے سوال اُن قبرون کا کیا جو احد مین مجتمع تھین تو وہ کہتے تھے کہ زمان الرادی یعنی سال ہلاکی مین بعہد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ایک قوم اعراب یہان رہتی تھی پس وہ لوگ جو مرے تو یہ قبرین اُنھین کی ہین اور عباد بن تمیم المازنی بھی اس بات سے انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ ایک قوم تھے کہ یہان رہتے تھے زمانہ قحط مین مرگئے یہ اُنھین کی قبرین ہین اور ابن ابی ذیب اور عبد العزیز بن محمد یہ دونون بھی کہتے تھے کہ اُن قبرون مجتمعہ کو ہم نہین پہچانتے ہین جزین نیست کہ یہ قبرین ہین باشندگان بیابان اور بادیہ نشینون کی اور کچھ قبرین تھین قبور شہداء سے جو غائب و پنہان ہوگئین ہم اُن کو نہ وادی مین پہچانتے ہین نہ مدینے مین اور نہ اسکے نواح مین مگر قبر حمزہ بن عبد المطلب و قبر سہل بن قیس و قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور قبر عمرو بن الجموح کہ اُن سب کو البتہ پہچانتے ہین اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم ہمیشہ زیارت کیا کرتے تھے اُن شہدا کی قبرون پر ہر سال اور جب وہان داخل ہوتے تھے تو شعب کی طرف رخ کرکے باواز بلند فرماتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنی سلام تم لوگون پر عوض تمھارے صبر و استقامت کے پس کیا خوب ہے تمھارے لیے دار آخرت اور بعد از وفات حضرت علیہ السلام کے ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال اسی طرح زیارت کیا کرتے تھے اُنکے بعد عمر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال یون ہی کیا کرتے اُنکے بعد عثمان رضی اللہ عنہ بھی اُنکے بعد معویہ بھی جب وہ حج یا عمرہ کرتے جایا کرتے تھے اور رسول خدا صلعم فرمایا کرتے تھے کاش مین سختی مین پڑتا ساتھ اصحاب بن کوہ کے (یعنی کاش مین بھی اس شعب مین ان اصحاب کیساتھ ہوتا) اور اکثر فاطمہ بنت نبی صلعم درمیان دو تین دن کے یعنے تیسرے روز قبور شہدا پر جاتی تھین اور وہان بکاو دعاے مغفرت کرتی تھین اور سعد بن ابی وقاص اکثر جاتے تھے اپنے مان کے واسطے مقام غابہ مین تو آیا کرتے تھے عقب سے قبور شہدا پر اور کہا کرتے تھے السلام علیکم تین بار بعد ازان متوجہ ہوتے تھے اپنے اصحاب کی طرف اور کہتے تھے کہ کیون تم لوگ سلام نہین بھیجتے ہو اُس قوم پر جو جواب دیتے ہین تم کو سلام کا کیونکہ نہین اُنپر کوئی سلام کرتا ہے مگر یہ کہ وہ جواب

سلام دیا کرتے ہین قیامت تک یعنی قیامت تک یون ہی رہے گا اور رسول خدا صلعم قبر مصعب بن عمیر پر گذرے
اور اندکے توقف کیا اور دعاے مغفرت کی اور یہ آیت پڑھی رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا یعنی یہ وہ لوگ ہین کہ جس امر پر خدا سے عہد کیا تھا اُسکو سچ کیا پس اُنمین سے بعضون نے
اپنی مدت پوری کی یعنے شہید ہوے اور بعضے منتظر ہین اور اُنھون نے اپنے عہد کو تبدیل نہین کیا اور فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین شاہد ہون اُس بات کا کہ یہ لوگ پیش خدا حاضر باش ہین قیامت تک پس
تم لوگ اُنکے پاس یعنی اُنکی قبرون پر آیا کرو اور اُنکی زیارت کرو اور اُنپر سلام بھیجا کرو قسم ہے اُس خدا کی جسکے قبضے
مین میری جان ہے ایسا کوئی نہین ہے کہ سلام کرے اُنپر قیامت تک مگر یہ کہ وہ جواب سلام اُس پر ادا کرتے ہین اور
ابوسعید خدری قبر حمزہ پر جاکر توقف کیا کرتے تھے پس دعاے مغفرت کرتے تھے اور جو کوئی اُن کے ساتھ ہوتا تھا
اُس سے کہتے تھے کہ جو کوئی اُن پر سلام بھیجتا ہے تو وہ بھی اُسپر جواب سلام رد کرتے ہین پس تم لوگ اُنپر سلام
کرنے کو اور اُن کی زیارت کو ترک نہ کرو اور ابوسفیان مولی ابن ابی احمد بیان کرتے تھے کہ وہ کئی
مہینے ساتھ محمد بن مسلمہ و سلمہ بن سلامہ بن وقش کے اُحد مین رہے پس یہ سب آدمی سب قبرون سے
پہلے قبر حمزہؓ پر سلام بھیجتے تھے اور نزدیک قبر اُنکے اور نزدیک قبر عبداللہ بن عمرو بن حرام اور نزدیک
اُن قبرون کے جو وہان تھین توقف کیا کرتے تھے اور وہین ام سلمہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہر مہینے جایا
کرتی تھین اور اُنپر سلام بھیجتی تھین اور اُس روز عرصۂ طویل تک وہان رہتی تھین چنانچہ ایک روز جو وہان
آئین اور اُنکے ساتھ تیہان انکا غلام تھا مگر اُسنے شہداء پر سلام بھیجا تب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا
اے لئیم و خوار تو اُنپر سلام کیون نہین بھیجتا واللہ نہین اُنپر کوئی سلام بھیجتا ہے مگر یہ کہ وہ بھی درجواب اُسکے
اُسپر سلام بھیجتے ہین قیامت تک اور ابوہریرہؓ اکثر ان کی طرف آمد و شد رکھتے تھے اور عبداللہ بن عمرو
جب غابہ کی طرف سوار ہوتے تھے تو ذباب مین پہونچکر قبور شہداء کی طرف پھر پڑتے تھے اور اُن پر سلام
کرکے پھر ذباب کو پھر جاتے تھے تا آنکہ متوجہ راہ غابہ ہوتے تھے اور وہ ناپسند کرتے تھے اس بات کو کہ ہرگاہ اُن
شہداء کی طرف راستہ لیا ہو اور کوئی دوسری راہ عارض ہوئی تاکہ اُدھر سے جاوین مگر یہ کہ وہ اپنی اُسی پہلی راہ
پر پھر جاتے تھے اور فاطمہ الخزاعیہ کہ وہ اُحد مین پہونچی تھین تو وہ کہتی ہین کہ مین نے اپنے تئین قبور شہدا
پر دیکھا اور اس وقت آفتاب غروب ہوچکا تھا اور میرے ہمراہ میری خواہر تھی مین نے
اُس سے کہا آؤ قبر حمزہؓ پر چلکر زیارت کرین اُنپر سلام بھیجین پھر پھر آوینگے اُسنے کہا بہت اچھا پس ہم
دونون نے قبر حمزہؓ پر رو آوت کیا اور ہمنے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ اسوقت ہمنے ایک کلام سُنا
کہ جواب سلام ہمپر پھر آیا کہ وعلیکما السلام ورحمۃ اللہ اور وہ دونون کہتی تھین کہ اُسوقت کوئی آدمی ہمارے

قریب نہ تھا اور کہا راویون نے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے دفن سے فارغ ہوئے
تو اپنا گھوڑا طلب کیا اور سوار ہوے اور مسلمین حضرت صلعم کے گرد چلے اور اُنمین سے اکثر زخمی تھے اور کوئی مثل
بنی سلمہ و بنی عبدالاشہل کے زخمی نہ تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ چودہ عورتین بھی تھین جب
نیچے مقام حرہ کے پہونچے تو فرمایا لوگون سے کہ صف بستہ ہو جاؤ ہم یہان حمد و ثنا ے خدا کرینگے تب لوگون نے
دو صفین کرلین کہ پیچھے اُنکے عورتین تھین بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اور یہ کلمات فرمائے اللھم لک الحمد
اللھم لا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ھادی لمن اضللت ولا مضل
لمن ھدیت ولا مقرب لما باعدت ولا مباعد لما قربت اللھم انی اسئلک من برکتک ورحمتک وفضلک وعافیتک
اللھم انی اسئلک النعیم المقیم الذی لا یحول ولا یزول اللھم انی اسئلک الامن یوم الخوف والغناء یوم الفاقۃ
عائذا بک اللھم من شر ما اعطیتنا ومن شر ما منعت منا اللھم توفنا مسلمین اللھم حبب الینا الایمان وزینہ
فی قلوبنا وکرہ الینا الکفر والفسوق والعصیان واجعلنا من الراشدین اللھم عذب کفرۃ اھل الکتاب الذین
یکذبون رسولک ویصدون عن سبیلک اللھم انزل علیھم رجزک وعذابک الہ الحق آمین یعنی اے پروردگار
تمام حمد و ثنا تیرے لیے ہین اے پروردگار کوئی بند کرنے والا نہین ہے اُس چیز کا جسکو تونے کھولا ہے اور کوئی کھولنے
والا نہین ہے اُس چیز کا جس کو تونے بند کردیا ہے اور نہین کوئی روکنے والا ہے اُس چیز کا جو تونے دیا ہے اور کوئی دینے
والا نہین ہے اُس چیز کا جو تونے روک دیا ہے اور کوئی ہدایت کرنے والا نہین ہے اُس کا جس پر تونے
مسلط کیا ضلالت کو اور کوئی گمراہ کرنے والا نہین اُس شخص کا جس کو تونے ہدایت کی اور کوئی قریب لانے
والا نہین ہے اُس چیز کا یا اُس شخص کو جس کو تونے دور کیا اور کوئی دور کرنے والا نہین ہے جس کو تونے
نزدیکی بخشی ہے اے پروردگار میرے مین تجھسے مانگتا ہون تیری برکت اور تیری رحمت اور تیری عافیت یعنے
تیرے عفو کو اور تیرے فضل کو اے خداوند مین تجھ سے ایسی نعمتین پائدار مانگتا ہون جس کو نہ تغیر ہو نہ زوال اے
خداوند مین تجھ سے سوال کرتا ہون امن کا روز خوف اور روز غم والم سے کہ وہ روز قیامت ہے اور
اے پروردگار جو شر تونے ہم کو عطا کی ہے اُس کے شر سے ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہون (یعنے وہ میرے
حق مین ضرر نہ کرے) اور جو چیز تونے ہم سے روک رکھی ہے اُس کے شر سے بھی پناہ مانگتا ہون
اے خداوند ہم کو مسلمان مار (یعنی ہم مرتے مرتے مسلمان رہین) اور اے خداوند ہمارے لیے ایمان
کو پسند کر اور ایمان سے ہمارے دلون کو زینت دے اور باز رکھ ہمسے کفر و نافرمانی کو اور ہم کو رشد
و فلاح پانے والون مین کر اے خداوند عذاب کر اُن کافرون پر جو اہل کتاب مین سے ہین وہ جو تیرے
رسول کی تکذیب کرتے ہین اور باز رکھتے ہین لوگون کو تیری راہ راست سے اے خداوند تو نازل کر

اُنپر اپنے غضب اور عذاب کو لے آلہ الحق آمین بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے اور نبی حارثہ کی دہنی جانب کو اُترے تا آنکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی الاشہل پر وارد ہوے اور اُسوقت وہ لوگ اپنے مقتولون کو گریہ وزاری کر رہے تھے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مگر کوئی حمزہ پر بکا کرنے والا نہین ہے پس عورتین دیکھنے نکلین کہ حضرتؐ سلامت ہین چنانچہ امام عامر الاشہلیہ کہتی ہین کہ جسوقت ہم لوگ اپنے قتلا کے ماتم مین تھے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے سامنے آئے تو ہم لوگ باہر نکلے پس مین نے حضرت عم کو دیکھا کہ اُنکے اوپر زرہ ہے بجنسہ یعنی زرہ پہنے تھے اُسی طرح جیسے پہنے تھے پس مین حضرت کو دیکھکر بولی کل مصیبت بعد دیکھنے آپ کے آسان ہے **محمد بن عمر الواقدی** نے بواسطۂ رواۃ کے **روایت** کی ہے کہ جب اُم سعد بن معاذ کہ وہ کبشہ بنت عبید بن معویہ بن بلحرث بن الخزرج تھین گھر سے نکلکر دوڑتی ہوئی طرف رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گئین اور اُس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھوڑے پر سوار اور ٹھہرے ہوے تھے اور سعد بن معاذ باگ گھوڑے کی تھامے ہوے تھے تب سعد نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ میری مادر حاضر ہے حضرتؐ نے اُن بی بی کی نسبت مرحبا فرمایا پس وہ نزدیک آئین تا آنکہ اُنھون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتامل دیکھا اور بولین یا رسول اللہ اس وقت جو مین نے آپ کو صحیح وسالم دیکھا تو ساری مصیبتین مٹ گئین تب حضرت نے اُنکو اُنکے پسر عمرو بن معاذ کا پرسا دیا اور فرمایا اے ام سعد تو خوش ہو اور اپنے اہل قبیلہ خزرج کو خوشخبری دے کہ اُن کے قتلا سب کے سب جنت مین باہم یکدیگر رفیق ہین اور وہ سب بارہ مرد ہین اور وہ سب اپنے اہل کے لیے شفیع ہین یہ سُنکر ام سعد نے کہا یا رسول اللہ سب راضی ہین اور بعد اُسکے ہم مین سے کوئی اب اُن کے قتلا پر بکا نہ کریگا پھر عرض کی یا رسول اللہ اُن شہیدون کے اخلاف کی اولاد کے حق مین دعا کیجیے چنانچہ اُن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللھم اذھب حزون قلوبھم واجبر مصیبتھم واحسن الخلف علی من خلفوا یعنے اے پروردگار اُن کے دلون سے غم کو دور کر اور اُنکی مصیبتون کا بدلا دے اور اُنکے جانشین کو اُن کے اخلاف اولاد پر نیکوکار کر بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو عمرو میرے مرکب کو چھوڑ دے اُنھون نے باگ گھوڑے کی چھوڑ دی اور لوگ حضرت کے پیچھے چلے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے ابو عمرو تیرے گھر والونمین مردم مجروح بہت سے ہین اور نہین کوئی اُنمین مجروح مگر قیامت مین زخمی آویگا یعنی زخمی محشور ہوگا اُس طرح کہ ہوگا رنگ اُسکا رنگ خون اور بو اُسکی بوے مشک پس جو کوئی زخمی ہو چاہیے کہ وہ اپنے گھر مین قیام کرے اور اپنے زخمون کی دوا کرے وبقصد میری ہمراہی کے میرے گھر تک میرے

ساتھ نہ جاوے یہ امر میری جانب سے تاکیداً واجب ہے چنانچہ سعد نے درمیان انکے بتاکید ندا دی کہ کوئی زخمی بنی عبدالاشہل کا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقصد ہمراہی اُنکے نہ جاوے پس سارے مجروح ٹھہر گئے اور آگ روشن کرکے جراحتوں کا علاج کرتے تھے اور وہ سب تیس زخمی تھے پھر سعد بن معاذ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ گھر تک گئے پھر اپنے قبیلہ کی عورتوں کے پاس جاکر ان سب کو گھروں سے نکالا کوئی عورت باقی نہ رہی مگر یہ کہ اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں پہونچایا پس وہ سب درمیان مغرب وعشا کے بکا کرتی تھیں (یعنی بطریق مناحہ وماتم کے) تا آنکہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب شب گذری تھی خواب سے بیدار ہوے تو اُسوقت صدائے بکا سُنکر فرمایا یہ کیسی صدا ہے لوگوں نے بیان کیا کہ انصار کی عورتیں حمزہ پر بکا کرتی ہیں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رضی اللہ عنکن وعن اولادکن یعنی حقتعالیٰ تم عورتوں اور تمھاری اولاد سے رضامند ہو چنانچہ ام سعد کہتی ہیں کہ پھر حضرت نے ہم لوگوں کو حکم کیا کہ ہم اپنے مکانوں کو پھر جاویں پس ہم بعد چند شب اپنے اپنے گھروں کو گئے اور ہمارے مرد بھی ہمراہ گئے اُس روز سے ابتک جب کبھی ہم میں کوئی بی بی بکا کرتی ہے تو ابتدا حمزہ رضی اللہ عنہ کرتی ہے اور بعض رواۃ نے کہا ہے کہ معاذ بن جبل زنان بنی سلمہ کو بلا لائے اور عبداللہ بن رواحہ زنان بلحرث بن الخزرج کو لائے تو رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تو انکے جمع کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا پھر صبح کو انکے تئیں نوحہ کرنے سے بتاکید منع کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مغرب مدینے میں آکر پڑھی اور حضرت مدینے کی طرف جو آئے تھے تو رجیع میں تھے اس صدمہ سے جو اصحابؓ کو اور حضرت کو فی نفسہ پہونچا تھا چنانچہ ابن ابی ومنافقین ہمراہی اُسکے شماتت کرتے تھے اور اُنکی مصیبت واندوہ پر خوش ہوتے تھے اور کلمات زشت زبان پر لاتے تھے آور اصحابؓ میں سے ہمراہ حضرت کے پھرے جو پھرے اور اُنمیں اکثر زخمی تھے اور عبداللہ بن اُبی بھی ہمراہی میں پھرے اور وہ زخمی تھے کہ وہ اپنے گھر میں شب باش ہو کر زخموں کو آگ سے داغ دیتے تھے کہ اسی میں ساری رات گذر گئی آور باپ اُنکا عبداللہ بن ابی کہتا تھا کہ خروج تیرا محمدؐ کے ساتھ اس جنگ میں موافق رائے میرے نہ تھا محمدؐ نے میری رائے کے خلاف کیا اور چھوکروں کا کہنا مانا واللہ گویا کہ میں اس واقعہ واقتاد کو دیکھ رہا تھا تب عبداللہ نے جواب دیا کہ جو امر خدا نے اپنے رسولؐ اور مسلمین کے حق میں کیا وہ محض خیر ہے آور یہود بدباتیں زبان سے نکالنے لگے تھے سو اسکے نہیں ہے کہ محمد طالب ملک ہیں نبیؐ کو کبھی ایسی مصیبت نہیں پہونچی جیسا کہ وہ اپنی ذات خاص اور اپنے اصحابؓ کے بارہ میں بتلاے مصیبت ہوے آور منافقون نے اصحابؓ کو حضرت کے باز رہنے پر علانیہ شروع کیا اور اُنکو ترک رفاقت ومفارقت پر مشورہ دیتے تھے اور کہتے تھے جو لوگ تم میں سے مارے گئے اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو کیوں قتل ہوتے یہاں تک کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ان باتوں کو چند جلسے

سُنا اور خدمت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہو کر طلب اذن کرتے تھے اس امر مین کہ یہود و منافقین سے
جس جس سے ایسی باتین سنی ہین اُسکو قتل کرین تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر حقتعالی اپنے دین کو
غلبہ دینے والا اور اپنے نبیؐ کو غالب کرنے والا ہے اور واسطے یہود کے ذمہ ہی (یعنی یہ لوگ ذمی ہین) پس اُنکو قتل نکر عمر
رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسولؐ اللہ یہ لوگ منافق ہین فرمایا حضرتؐ نے کیا یہ لوگ شہادت الوہیت خدا اور شہادت میری
رسالت کی ظاہر نہین کرتے ہین عمرؓ نے کہا ہان یا رسولؐ اللہ یہ لوگ اظہار شہادتین کا اس لیے کرتے ہین تا تلوار سے
امان پاوین پس حال اُنکا ہمپر ظاہر ہو گیا کہ وقت وقوع اس مصیبت و رنج کے خدا نے اُنکے کینہ درونی کو ظاہر کر دیا ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حقتعالی نے مجکو اُس شخص کے قتل سے منع کیا ہے جو کالا الا اللہ وان محمدا
رسول اللہ کہتا ہوا ے فرزند خطاب مثل آج کے اب کبھی قریش ہمسے پیروزمند نہ ہونگے یہانتک کہ ہم اسلام لاکر
کرینگے (یعنی یہانتک کہ ہم مکے مین داخل ہونگے) اور کہا راویون نے کہ عبداللہ بن ابی کے لیے ایک مقام
تھا کہ وہ وہان ہر جمعہ کو اپنی بزرگی سمجھ کر کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنی کچھ بطریق خطبہ بیان کیا کرتا تھا) اور اس معمول کو کبھی
ترک نہ کرتا تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم اُحد سے مدینہ کو پھرے اور روز جمعہ منبر پر تشریف رکھتے تھے
اُسوقت عبداللہ کھڑا ہو کر بیان کرنے لگا کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو تمھارے درمیان تمھارے سامنے
ہے حق تعالے نے اُسکے طفیل سے تمکو مکرم کیا چاہیئے کہ تم لوگ اُسکی نصرت کرو اور اُس کی اطاعت کرو اور ہر گاہ
اُسنے اُحد مین کیا تھا جو کچھ کیا تھا یعنے ہمراہی سے پھر آیا تھا تو جب وہ حسب دستور کھڑا ہو کر یہ بات بیان
کرنے لگا پس مسلمین اُسکے پاس گئے اور کہنے لگے اے دشمن خدا بیٹھ جا اور اُن لوگون مین جو اُسپر ہجوم کر کے آئے
تھے ابوایوب و عبادہ بن الصامت یہ دونون سخت تر تھے چنانچہ یہ دونون اُسکے قریب آئے اور اُنکے سوا جو اُنمین
مین سے کوئی اُسپر نہ اُٹھا ابوایوب نے اُسکی ڈاڑھی پکڑی اور عبادہ بن الصامت اُسکی گردن مین ہاتھ دیکر
کہنے لگے تو لائق اس مقام کے نہین ہے پس اُن دونون نے جب اُسکو نکال دیا تو وہ وہان سے نکلا اور لوگون پر
سے اُچکتا ہوا چلا اور کہتا جاتا تھا کہ گویا مین نے یہ بات بیہودہ و ناشایستہ کہی تھی و حالانکہ مین کھڑا ہوا تھا تا کہ
تمھارے نبیؐ کے اُمور کو استوار کرون اُس وقت معوذ بن عفرا نے اُس سے ملاقات کی اور کہا تیرا کیا حال ہے
اُسنے کہا مین اُس مقام پر کھڑا ہوا تھا جہان پہلے ہمیشہ کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنی وہان وعظ کیا کرتا تھا) پس
کچھ لوگ میری قوم کے میری طرف آئے اور اُنمین سخت تر مجھپر عبادہ اور خالد بن زید تھے (یعنی ان دونون نے
مجھپر سختی کی) تب معوذ نے اُس سے کہا تو پھر چل اور اپنے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طلب آمرزش
کر اُسنے جواب دیا مجکو پروا نہین ہے کہ وہ میرے لیے استغفار کرین پس اس باب مین یہ آیہ نازل ہوئی واذا قیل لھم
تعالوا یستغفر لکم رسول اللہ الآیہ یعنے جب ان لوگون سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمھارے حق مین رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استغفار کرینگا وہ لوگ اپنا سر ہلانے میں یعنی انکار کرتے ہیں **راوی** کہتا ہے کہ گویا میں دیکھتا تھا اُسکے پسر کی طرف یعنی عبداللہ بن عبداللہ بن ابی کو کہ وہ لوگوں میں بیٹھا تھا اور اپنے باپ کی طرف نگاہ نہیں کرتا تھا اور اُسکا باپ یعنے ابن اُبی کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مربد سہل وسہیل سے نکالدیا (مربد نام موضع قریب مدینہ اور سہل وسہیل دو شخص تھے جنکا وہ موضع تھا)

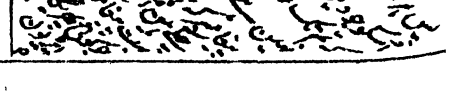
ذکر نزل من القرآن باحد

یعنے ذکر ہے اُن آیات قرآن کا جو بمقدمہ اُحد نازل ہوئیں

مصنف کتاب نے کہا کہ مجھے خبر دی محمدؐ نے اُنکو عبدالوہاب نے اُنکو محمد نے اُنکو **واقدی** نے اُنھوں نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبداللہ بن جعفر نے ام بکر بنت المسور بن مخرمہ سے اُنھوں نے کہا میرے باپ مسور بن مخرمہ نے عبدالرحمن بن عوف سے کہا کہ ہمسے اُحد کا حال بیان کر اُنھوں نے کہا اے پسر برادر من سورۂ آل عمران میں بعد ایک سو بیس آیۃ کے شمار کر تو مطلع ہو جائیگا تو گویا کہ تو ہمارے ساتھ حاضر تھا[۱] واذ غدوت من اھلک تبوء المؤمنین الی آخر الآیۃ کہا عبدالرحمن نے کہ جب صبح کو رسول خدا صلعم طرف اُحد کے روانہ ہوے پس صف اپنے اصحاب کی واسطے قتال کے اسطرح درست کرتے تھے گویا کہ اُنکے صف سے تیر راست کیجاتا اگر سینہ کسی کا نکلا نظر آتا تھا تو فرماتے تھے پیچھے ہٹ جا اور دربارہ قولہ تعالی اذ ھمت طائفتان منکم ان تفشلا الی آخر الآیۃ کہا عبدالرحمن نے کہ وہ دونوں جماعت بنو سلمہ و بنو حارثہ تھیں جنھوں نے قصد کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اُحد کو نجاویں بعد از ان خدا نے اُنکو عزیمت وہمت دی کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نکلے تھے[۲] ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ یعنی قلیل تھے کیونکہ تین سو اور دس سے کچھ زیادہ آدمی تھے[۳] فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون یعنی شکر کرو اُس بات کا کہ بدر میں تمکو ظفر و فتح عطا کی[۴] اذ تقول للمؤمنین یعنی روز اُحد الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلاثۃ الاف من الملائکۃ منزلین بلی ان تصبروا وتتقوا الآیہ حال یہ ہے کہ قبل از خروج طرف اُحد کے رسول خدا صلعم پر یہ آیہ نازل ہوا تھا کہ[۵] الم یمدکم بثلاثۃ الاف من الملائکۃ منزلین بلی ان تصبروا وتتقوا ویاتوکم من فورھم ھذا یمددکم ربکم بخمسۃ الف من الملائکۃ مسومین وما جعلہ اللہ الا بشری لکم عبدالرحمن نے کہا کہ پھر اُن لوگوں نے صبر و استقامت نکی بلکہ روگردانی کی تو روز اُحد مدد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ ایک ملک کے بھی نہیں کی گئی قولہ مسومین **راوی** نے کہا معلمین یعنے مرتبہ شناخت کا سر پر باندھے ہوے (یعنی وردی) قولہ تعالی وما جعلہ اللہ الا بشری لکم یعنے تاکہ مژدہ حاصل کرو تم اُن فرشتوں کی امداد سے اور تاکہ تم مطمئن ہو جاؤ اُن کی طرف سے لیقطع طرفا من الذین کفروا او یکبتھم فینقلبوا خائبین یعنی حصہ پہونچا دینگے ہم اُنسے اُحد میں پس اُلٹے پھر جینگے وہ ہزیمت و خسارت پاکر لیس لک

من کا مرشئی او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون **راوی** نے کہا مراد ہے اُن لوگون سے جو متہزم ومغرور ہوے روز اُحد اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ آیہ نازل ہوا بمقدمۂ حمزہ رضی اللہ عنہ کے کہ جسوقت اُنھون نے دیکھا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو کچھ اُنپر گذرا جراحات سے اُنھون نے کہا ہم بھی اُنکو یعنی کفار کو مثلہ کرینگے یعنی اُنکے عضو عضو کاٹین گے اُسوقت یہ آیہ نازل ہوا اور بعضون نے کہا یہ آیہ نازل ہوا شان مین رسولخدا صلعم کے جسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روز اُحد تیر لگا تو فرمایا کیونکر فلاح پاویگی یہ قوم جنھون نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا کچھ کیا یاایھا الذین امنوا لاتاکلوا الربوا اضعافا مضاعفۃ **راوی** نے کہا اہل جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ جب مدت کسی کے دین کی نسبت کسی دین دار کے تمام ہوجاتی تھی اور اُسکے پاس زر قرضہ موجود نہوتا تھا تو صاحب دین اُسکو مہلت دیتا تھا مگر دوگنا زر قرضہ اُسپر باندھ لیتا تھا وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم **راوی** نے کہا مراد ہے تکبیر اولی اسے ایام کے ساتھ وجنۃ عرضہا السموت والارض کہتے ہین ایک جنت ہے چوتھے آسمان مین الذین ینفقون فالسراء والضراء **راوی** نے کہا مراد سراء سے یسر ہے اور ضراء سے عسر ہے والکاظمین الغیظ مراد ہے اُن لوگون سے جنکو ایذا پہونچی والعافین عن الناس یعنی جو کچھ اُنکی طرف عائد ہوا والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبہم یعنی وہ لوگ دعا کرتے ہین کہ حق تعالی اُنکے گناہون کی آمرزش کرے ولم یصروا علی ما فعلوا **راوی** نے کہا یہ مسئلہ مشہور ہے لا کبیرۃ مع توبۃ ولا صغیرۃ مع اصرار یعنی توبہ کرنے سے کبیرہ باقی نہین رہتا اور اصرار کرنے سے صغیرہ نہین رہتا بلکہ کبیرہ ہوجاتا ہے ھذا بیان للناس یعنی عمی وکوری سے وھدا ضلالت وگمراہی سے ولا تھنوا یعنی قتال وجہاد مین ساتھ عدد کے ولا تحزنوا یعنی اُس مصیبت پر جو تم مین کسیکو پہونچی قتل اور زخمی ہونے سے وانتم الاعلون یعنی ہر آئینہ تم فیروزمند ہوے ہو روز بدر اسقدر کہ وہ دوچند ان ہے اُس فیروزی کا جو اُنکو تم سے زور اُحد حاصل ہوئی ہے ان یمسسکم قرح یعنی جراحات روز اُحد فقد مس القوم قرح مثلہ یعنی زخمہاے روز بدر وتلک الایام نداولہا بین الناس یعنی اُنکے لیے غلبہ وظفر ہے تو تمہارے لیے بھی ہے اور نیکوئی عاقبت خاص تمہارے لیے مقرر ہے ولیعلم اللہ الذین یعنی قتال کرنے والون کو ہمراہ اپنے نبی کے ویتخذ منکم شہداء یعنی جو کوئی قتل ہوا روز اُحد ولیمحص اللہ الذین امنوا یعنی آزمالیوے اُن لوگون کو جنھونے قتال وجہاد کیا اور ثابت قدم رہے ویمحق الکافرین یعنے مشرکین ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم یعنی کون شہید ہوا احد مین یا مبتلاے بلا ہوا تمین ویعلم الصابرین یعنے کس نے صبر کیا ہے اُس روز ولقد کنتم تمنون الموت من قبل

ان تلقوہ فقد رایتموہ وانتم تنظرون **راوی** نے کہا کہ تلوارین لوگون کے ہاتھون مین تھین یعنے کچھ لوگ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین وہ تھے جنھون نے تخلف کیا تھا بدر سے یعنے روز بدر پیچھے رہ گئے تھے پس وہی لوگ وہ ہین جنھون نے اب بھی دربارۂ خروج طرف اُحد کے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے الحاح واصرار کیا تاکہ جائزہ وغنیمت کو پہونچین پس جب کہ روز اُحد آیا تو بھاگے اُنمین سے جو بھاگے اور بعضون نے کہا کہ نزول اس آیہ کا دربارہ اُن چند نفر کے ہے جو قبل خروج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرف اُحد کے آپسمین کلام کرتے تھے کہ کاش ہم گروہ مشرکین سے ملاقات کرتے پس یا تو ہم اُنپر ظفریاب ہوتے یا ہم فائز بشہادت ہوتے پھر جبکہ روز اُحد اُنکو موت کا سامنا ہوا تو وہ بھاگ گئے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الآیۃ **راوی** نے کہا کہ روز اُحد ابلیس صورت جعال بن سراقۃ الثعلبی کی نبکر پکارنے لگا کہ محمد قتل ہوئے پس اصحاب رضی اللہ عنہ ہر طرف متفرق ہو گئے پس کہا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ گویا مین مثل بزکوہی کو پرچڑھا جاتا تھا یہانتک کہ مین خدمت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہونچا اور اُسی وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیتین نازل ہوئی تھین وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الآیۃ ومن ینقلب علی عقبیہ یعنے جو کوئی مُنہ پھیرے گا وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتابا مؤجلا یعنی کسی نفس کو اختیار نہین ہے کہ وہ بدون اجل اپنی مرجاے اور یہ حسب منشار قول ابن ابی ہے جب اُسنے اپنے یارون کو پھیرا ہے اور روز اُحد جو شہید ہو گئے تھے وہ ہو گئے لو کانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا پس حق تعالے نے خبر دی اور اُس کو آگاہ کیا کہ وقت معیّن کا نوشتہ ہے اور فرمایا ہے حق تعالے جل جلالہ نے کہ ومن یرد ثواب الدنیا نؤتہ منہا یعنے جو کوئی عمل کرتا ہے واسطے دنیا کے ہم اُس کو اسی دنیا سے جس قدر چاہتے ہین دیتے ہین ومن یرد ثواب الآخرۃ یعنے جو کوئی ارادہ آخرت کا رکھتا ہے نؤتہ منہا ہم اُس کو اُسی آخرت سے ثواب دیتے ہین وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر **راوی** نے کہا کہ ربیون یعنے جماعت کثیر فما وھنوا لما اصابہم فی سبیل اللہ وما ضعفوا یعنے اُن لوگون نے اپنی گردنین نہین ڈالین اور ارادے اُن کے ضعیف نہین ہوے وما استکانوا یعنے ذلیل نہین ہوے سامنے دشمنون کے واللہ یحب الصابرین خبر دیتا ہے اُنکو اس بات کی کہ وہ صابر ہین وما کان قولہم الا ان قالوا ربنا اغفر لنا ذنوبنا الی قولہ وحسن ثواب الآخرۃ یعنی اُن کو ظفر و نصرت عطا کی اور آخرت مین اُنکے لیے جنت کو واجب کیا یا ایہا الذین آمنوا ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین یعنی اگر تم



لوگ اطاعت یہود و منافقین کروگے جس بات مین کہ وہ تمکو مخذل کرتے ہین تو پھر وہ تمکو پچھلے پانؤن پھیر نیگے
اور تم پھر جاؤگے نقصان اُٹھائے ہوے بل اللہ مولاکم مراد ہے مومنین سے کہ حقتعالیٰ تمکو دوست رکھتا ہے
سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب یعنی فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فتح ہوئی ہمارے رعب سے
ایک مہینے کی راہ سامنے اور ایک مہینے کی راہ پیچھے ولقد صدقکم اللہ وعدہ اذ تحسونھم باذنہ حس بمعنی قتل
ہے یعنی وہ ایسا خدا ہے جسنے تمکو خبر دی کہ اگر تم صبر و استقامت کروگے تو پروردگار تمھارا مدد کریگا تمھاری پانچہزار
فرشتون سے حتی اذا فشلتم وتنازعتم فی الامر یعنی سستی و بدولی کی تمنے دشمن سے اور باہم تنازع کی تمنے مراد
اس سے اختلاف کرنا تیراندازون کا ہے اُس مقام مین جہان انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ٹھہرایا تھا اور نافرمانی کرنا اُن کا قیام سے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو پہلے سے مامور کرچکے
تھے کہ اُس مقام سے تجاوز نہ کرنا اور اپنے موضع قیام سے جدا نہونا اگرچہ تم دیکھنا کہ ہم قتل ہوتے ہین تب
بھی تم ہماری مدد کو نہ آنا اور اگر تم دیکھنا کہ ہم تاراج اموال غنیمت کرتے ہین تب بھی تم ہمارے شریک
نہونا من بعد ما اراکم ما تحبون یعنی بزیمت مشرکین وحالانکہ تم خود اُلٹے پھرے بھاگتے ہوے منکم من
یرید الدنیا یعنے لشکر مشرکین مین جو کچھ مال غنیمت سے تھا ومنکم من یرید الاخرۃ یعنی وہ لوگ جو منجملہ تیر
اندازون کے ثابت قدم رہے اور نہین جدا ہوے وہ لوگ عبد اللہ بن جبیر اپنے افسر سے اور نہ اُن
لوگون سے جو عبد اللہ کے ساتھ ثابت قدم رہے تھے اور کہا ابن مسعود نے کہ جب سے مین نے اس آیہ
کو سنا تب سے مین نے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے کسی کو ایسا نہین دیکھا کہ وہ ارادہ
دنیا کا رکھتا ہو ثم صرفکم عنھم یعنی اُسوقت کہ تمکو اُنپر غلبہ تھا لیبتلیکم کہ رجوع کرین مشرکین یعنی دوسری
بار پس قتل کرین اُن کو جو قتل ہوے تم مین سے اور مجروح کرین جو زخمی ہوے تم مین سے ولقد عفا عنکم یعنی
عفو کیا خدا نے اُن سے جو اُس روز تم مین سے فرار ہو گئے تھے اور عفو کیا اُس شخص سے بھی جس نے ارادہ کیا
تھا تاراج غنیمت سے پس خدا نے ان سب باتون کو اُسنے عفو کیا اذ تصعدون یعنے جب جبل پر بھاگے جاتے
تھے ولا تلوون علی احد والرسول یدعوکم فی اخراکم یعنی وہ لوگ چلے جاتے تھے بھاگے ہوے اور چڑھے
جاتے تھے کوہ پر اور رسول اُنکا پکارتا تھا کہ اے گروہ مسلمین مین رسول خدا ہون میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ پر نہ سنتے تھے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مائل نہوتا تھا پس اس بات کو بھی خدا نے تمسے عفو کیا فاثابکم غما بغم پس غم
اول تو زخم ہونا تھا اور دوسرا غم وہ تھا جب سنا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو گئے چنانچہ
اس غم آخر نے اُس غم اول زخمی ہونے اور قتل ہونے کو بھلا دیا تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ غم اول
وہ تھا جب بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ گئے تھے اور غم دوسرا

جسوقت مشرکین نے ہر طرف سے اپر ہجوم کیا اور اُنکے سرون پر پہونچ گئے بلندی جبل سے پس اُسوقت غم اول بھول گئے اور بعضون نے کہا ہے غم بغم بلا پر بلا آزمایش پر آزمایش ہے لکیلا تحزنوا علی ما فاتکم یعنی تاکہ یاد نکرو جو کچھ فوت ہوا تمھارا اُنکے مال کے تاراج کرنے سے اور زیادہ کرو جو کچھ کہ پہونچا تمکو قتل و مجروح ہونے سے تم مین ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃً نعاسًا الی قولہ ما قتلنا ھھنا زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مین نے اُس قول کو معتب بن قشیر سے بواسطہ سُنا کیونکہ مجھپر اُسوقت نیند کا غلبہ تھا اور مین کالج یعنی سخت نیند مین تھا مین نے خود اُنکی زبانی نہین سُنا کہ وہ یہ کلام کرتا ہو درحالانکہ اس بات پر لوگ مجتمع ہین کہ معتب صاحب اس قول کا ہے لوکان لنا من الامر شئ ما قتلنا ھھنا قال اللہ عزوجل لوکنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل الی مضاجعھم یعنی اُنکو کچھ چارہ نہ تھا اس بات سے کہ وہ خود چلے جاتے طرف اپنے مضاجع و مقاتل کے ولیبتلی اللہ ما فی صدورکم ولیمحص ما فی قلوبکم یعنی تاکہ خدا تمھارے کینون کو اور تمھاری کھوٹی باتون کو تمھارے دلون سے نکالے واللہ علیم بذات الصدور یعنی جو لوگ دلمین پوشیدہ رکھتے ہین نصح یا غش یعنے کھری یا کھوٹی بات تو تکوان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلھم الشیطان ببعض ما کسبوا امر اُن لوگون سے ہی جو روز اُحد مفرور ہوے تھے یعنی جو کچھ اُنکو مصیبت پہونچی تو اُنکے بعض گناہون کے سبب تھا ولقد عفا اللہ عنہم یعنی اُنکے فرار سے یا ایھا الذین اٰمنوا لا تکونوا کالذین کفروا و قالوا لاخوانھم الی قولہ ما ماتوا و ما قتلوا راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی بمقدمہ ابن ابی کے پس حضتعالی فرماتا ہے مومنین سے کہ تم لوگ ایسا کلام نہ کرو اور نہ کہو جو ابن اُبی نے کہا اور وہی وہ ہے جو حضتعالی نے فرمایا کالذین کفروا یعنی نہ ہو جاؤ مثل کفر کرنے والون کے لیجعل اللہ ذلک حسرۃ فی قلوبھم ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم الی آخر الآیہ یعنے جو کوئی قتل بسبیف ہو یا مر جاوے دشمن کے مقابلے مین یا مرا بطور مور چال مین تو یہ بہتر ہے اُس سے کہ جمع کیا جاوے مال دنیا سے لالی اللہ تحشرون یعنے روز قیامت تم سب خدا کی طرف پھیرے جاؤگے فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم یعنے رحمت خدا سے تو اُن کے لیے نرم دل ہے لانفضوا من حولک یعنی وہ اصحاب جو بھاگ گئے تھے اُحد مین فاعف عنھم واستغفر لھم وشاورھم فی الامر حق تعالی نے حکم کیا اپنے نبیؐ کو کہ اصحاب سے مشورہ کرین مگر خاص درباره حرب فقط چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سے کسی امر مین مشاورۃ نہین کرتے تھے مگر بمقدمہ حرب فاذا عزمت اے جب لوگون کو تو جمع کرے فتوکل علی اللہ وما کان لنبی ان یغل ومن یغلل یات بما غل یوم القیمۃ راوی نے

ف ۱ اپنے مسلمان ہونے کی گواہی دینے کے لیے ف ۲ تاکہ اُن کے دلون مین حسرت ہو ف ۳ اور نہ ہو جاؤ مثل کفر کرنے والون کے ف ۴ اور اگر تم قتل کیے جاؤ راہ خدا مین ف ۵ اور اگر تم مر جاؤ ف ۶ اور اگر تم قتل کیے جاؤ راہ خدا مین ف ۷ اور اگر تم مر جاؤ ف ۸ اور اگر تم قتل کیے جاؤ راہ خدا مین ف ۹ اور اگر تم مر جاؤ ف

کہا یہ آیت نازل ہوئی تھی روز بدر جب کہ لوگ غنیمت مین ایک چادر سرخ لائے تھے کہ وہ گم ہوگئی تھی پھر بعض منافقین نے کہا کہ ہم نہین دیکھتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (یعنی ایسا کہ نہین سکتے) مگر حضرت نے اُس کو لیا ہوگا تب یہ آیت نازل ہوئی افمن اتبع رضوان اللہ کمن باء بسخط من اللہ یعنے جو شخص خدا پر ایمان لاوے کیا وہ مثل اُس شخص کے ہے جو خدا کے ساتھ کفر کرتا ہو ھم درجات عند اللہ یعنے فضیلتین ہین درمیان اُن کے نزدیک حق تعالےٰ کے لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یتلوا علیھم ایاتہ یعنی القران ویزکیھم ویعلمھم الکتاب یعنی القران والحکمۃ قول درست وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین وقولہ عز وجل اولما اصابتکم مصیبۃ قد اصبتم مثلیھا الی آخر الآیۃ یہ وہ مصیبت ہے جو پہونچی اُنکو روز اُحد کہ قتل ہوے مسلمین مین سے ستر آدمی مع اُن لوگون کے جو زخمی ہوے قلتم انی ھذا قل ھو من عند انفسکم یعنے بسبب کرنے تمھارے نافرمانی رسول کی مراد نافرمانون سے روماۃ ہین لے تیر انداز وقولہ تعالےٰ قد اصبتم مثلیھا یعنے قتل کیا مسلمین نے روز بدر ستر آدمی اور اسیر کیا ستر نفر کو وما اصابکم یوم التقی الجمعان یعنی روز اُحد فباذن اللہ ولیعلم المومنین ولیعلم الذین نافقوا یعنی تاکہ معلوم کرے خدا بہ علم ظہوری اُن لوگون کو جنکو آزمایا کہ اُنھون نے قتل کیا اور قتل ہوے اور معلوم کرے منافقون کو وقیل لھم تعالوا قاتلوا فی سبیل اللہ او ادفعوا قالوا لو نعلم قتالاً لاتبعناکم یہ قول ابن اُبی ہے وقولہ او ادفعوا یعنے زیادہ کرو جمعیت کو اور بعضون نے کہا ہے یعنی دعا مانگو ابن ابی نے روز اُحد کہا اگر ہم جانتے کہ قتال ہوگی تو ہم تمھاری تبعیت کرتے یعنی وہ کہتا تھا کہ نسبت قتال کی نہ آویگی بعد ازان حق تعالےٰ نے فرمایا ھم للکفر یومئذ اقرب منھم للایمان نازل ہوئی یہ آیت بمقدمہ ابن ابی بقولہ تعالیٰ الذین قالوا لاخوانھم وقعدوا لو اطاعونا ما قتلوا یعنی قول ابن ابی ہے قل فادرؤا عن انفسکم الموت ان کنتم صادقین نازل ہوئی یہ آیت بمقدمہ ابن ابی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا الی قولہ ان اللہ لا یضیع اجر المؤمنین کہا ابن عباس نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بھائی تمھارے شہید ہوئے اُحد مین تو ارواحین اُن کی تمکہائے طیور سبز مین داخل کی گئین کہ وہ جنت کی نہرون پر وارد ہوتی ہین اور اُس کے میوون کو کھاتی ہین اور سونے کی قندیلون مین زیر سایۂ عرش بسیرا کرتی ہین اور جس وقت اپنے

---

۱۲ خود بخاری ذات سے ۱۲ سال اور چھ مہینے کو مصیبت پہونچی تھی اور چھ مہینے کو باہم ملاقات کی دونون جماعت نے ۱۲ ۵۵ پس ارادہ خدا نے قتال اور قتل اسلام کے پھیلنے جانے مومنین کو اور جانے منافقون کو ۱۲ ۵۶ اور اُن سے کہا گیا آؤ قتال کرو راہ خدا مین یا دفع کرو دشمن کو تو اُن لوگون نے اگر ہم جانتے قتال کو تو البتہ تمھاری تبعیت کرتے قتال کو ۱۲ ۵۷ نادہ اُس روز کفر سے

۵۸ یہ قول ابن ابی کا ہے اُس نے اپنے رفیقون سے جو اُس کے ساتھ تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کہا تھا کہ تبعیت کرو ہمارے ساتھ ۱۲ ۵۹ جن لوگون نے کہا تھا اُن سے کہ بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۶۰ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۶۱ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۶۲ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۶۳ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۶۴ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۶۵ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۶۶ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۶۷ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۶۸ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۶۹ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۷۰ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۷۱ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۷۲ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۷۳ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۷۴ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۷۵ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۷۶ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۷۷ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۷۸ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۷۹ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۸۰ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۸۱ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۸۲ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۸۳ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۸۴ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۸۵ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۸۶ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۸۷ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۸۸ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۸۹ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۹۰ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۹۱ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۹۲ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۹۳ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۹۴ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۹۵ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۹۶ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۹۷ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۹۸ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۹۹ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲ ۱۰۰ یعنی جب تم بیٹھ رہے تھے ۱۲

کھانے اور پینے کی چیزون سے خوشبو پاتی ہین اور خوبیان اپنی جا لگاہ و سیرگاہ کی دیکھتی ہین تو کہتی ہین
کاش بھائی ہمارے اُن چیزون کو جانتے جنسے خدانے ہمکو مکرم کیا ہے اور جن نعمتون مین کہ ہم ہین تاکہ جہاد
سے کنارہ نہ کرتے اور وقت حرب کے باز نرہتے تب فرمایا حق تعالیٰ نے کہ پیغام تمھارا اُنکو پہونچاتا ہون پس
نازل کیا حق تعالےٰ نے ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا آلایہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے ہمکو حدیث پہونچی ہے کہ شہیدون کا مقام لب نہر جنت پر سبز گنبدون مین ہی صبح و شام اُن کا رزق
مہیا ہوتا ہے اور اس آیہ کی تفسیر مین ابن مسعود کہتے تھے کہ ارواح شہدا کی مثل خدا مانند طیور سبز کے ہے
اُنکے بسیرون کے لیے قندیلین عرش مین لٹکتی ہین اور عیش و سیر کرتے پھرتے ہین جس جنت مین چاہتے ہین اور
پروردگار تمھارا اُنپر نگاہ کرتا ہے اور اُنکو اطلاع دیتا ہے اور اُنسے کہتا ہے کہ آیا کسی چیز کی تم خواہش رکھتے ہو
تا مین تمھارے لیے اُسکو زیادہ کرون تو وہ کہتے ہین اے پروردگار ہمارے کیا ہم جنت مین عیش و آرام نہین
کرتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر دوبارہ اُنپر اطلاع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ کس چیز کی تم خواہش کرتے ہو
تا اُسکو مین تمھارے لیے مہیا کرون تب وہ کہتے ہین اے رب ہمارے اعادہ کر ہماری روحون کو ہمارے
بدنون مین کہ ہم پھر قتل کیے جاوین تیری راہ مین اور کہا ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے در بیان
قولہ تعالےٰ الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابہم القرح الےٰ آخر آلایہ کہ وہ لوگ
ہین جنھون نے غزوہ کیا مثل سختی شیرون کے اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھے خبر دی عبد الحمید
بن جعفر نے انھون نے اپنے باپ سے سنکر کہا کہ ماہ محرم مین شب یکشنبہ کو بنا گاہ عبد اللہ بن عمر بن عوف المزنی
دروازۂ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہوے اور بلال بھی اُسی در دولت پر بیٹھے تھے اور اذان
دے چکے تھے منتظر برآمد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے یہان تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
باہر تشریف لائے تب مزنی حضرت کی طرف دوڑے اور عرض کی یا رسول اللہ مین اپنے اہل سے
چلا جب ملل مین آیا تو ناگاہ وہان قریش اُترے ہوے تھے مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین اُنکے درمیان
مین داخل ہون اور اُن کے اخبار سُنون چنانچہ مین اُن کے پاس جا بیٹھا پس مین نے ابو سفیان
اور اُسکے اصحاب سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم نے کچھ نہین کیا کہ تم لوگ اُس قوم کی سختیون کو
پہونچے اور اُن کے لوہے کی تیزی اُٹھائی پس چاہیے کہ پھر چلو تا کہ جو لوگ باقی رہ گئے ہین
ہم اُنکا استیصال کرین اور صفوان اس بات سے اُنکو منع کرتا تھا پس حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور اُن دونون سے جو کچھ مزنی نے کہا تھا ذکر کیا تب اُن
دونون نے کہا طلب و تلاش کیجیے دشمنون کو والا وہ لوگ اطفال پر آپڑین گے پس حضرت نے اس

۱۲ جن لوگون نے مشتاق الاکرام کیا واسطے خدا اور رسول کے یا جو ویسے اُن کو صدمہ پہنچا ہے ۱۲

مشورہ کو مسلم کیا تو لوگ گئے ہوے پھر جمع ہونے لگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال کو حکم کیا
کہ وہ لوگون مین ندا دیوے اور لوگون کو حکم کرے کہ دشمن کو طلب و تلاش کرین راویان نے کہا کہ روز
یکشنبہ صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ مین امر بطلب دشمن کیا پس لوگ نکلے درحالانکہ
وہ زخمی تھے ۵۲ دربیان قولہ تعالیٰ الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم الی قولہ واتبعوا
رضوان اللہ وچونکہ ابوسفیان نے روز احد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے وعدے کو وفا نہین کیا
تب اُس نے نعیم بن مسعود الاشجعی کو مدینے کی طرف روانہ کیا تاکہ مسلمین کو مشغول و مصروف کرے
موعود بدر پر آنے سے اور یہ شرط کی کہ اگر اُن لوگون کو عزم خروج سے طرف موعود بدر کے باز رکھے تو
اُس کے لیے دس ناقے جائزہ مین دیوے اور اُسے اس طرح بیان کرے کہ قریش نے جماعت کثیر جمع کی ہے
اور تمھارے گھرون پر آئے ہین اگر تم اُنکی طرف خروج کروگے تو وہ تم کو قتل کرین گے پس قریب تھی
یہ بات کہ وہ مسلمین کو یا اُنمین سے چند آدمیون کو مشغول و مصروف کرے یہان تک کہ یہ خبر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو فرمایا قسم ہے اُس خدا کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر کوئی
میرے ہمراہ نہ نکلے گا تو مین تن تنہا خروج کرونگا پس یہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سُنکر مسلمانون کی آنکھین
کھل گئین یعنے اُن کو بصیرت حاصل ہوئی تب وہ بطریق تجارت کے نکلے اور بدر مین موسم تھا
فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل یعنے تجارت مین بہت سا نفع اُٹھایا لم یمسسھم سوء کہ نوبت قتال کی
نہ پہونچی اور بدر مین آٹھ روز مقام کیا پھر وہان سے پھر آئے انما ذلکم الشیطان یخوف اولیاءہ
فلا تخافوھم وخافون یعنے شیطان خوف مین ڈالتا ہے تمکو اپنا دوستدار بنا کر یا اُس کو ڈراتا ہے جو کوئی
اُسکی اطاعت کرتا ہے پس نہ ڈرو تم اُس سے بلکہ مجھسے ڈرو ولا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر انھم لن
یضروا اللہ شیئا ان الذین اشتروا الکفر بالایمان یعنے محجوب رکھتے ہین کفر کو ایمان پر ولا تحسبن الذین کفروا
انما نملی لھم خیر لانفسھم یعنی جس قدر کہ اُنکے بدنون کو صحت و تندرستی دیجاتی ہے اور اُنکو رزق ملتا ہے اور
اُنکو غلبہ و ظفر دکھایا جاتا ہے اُنکے اعدا پر تو یہ سب اُنکے لیے سامان مہلت ہے تاکہ موجب مزید اُنکے کفر کا ہو
ما کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب
اُس سے مراد ہے مبتلاے مصائب ہونا اہل اُحد کا ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء یعنی مقرب کرتا ہے
جسکو چاہتا ہے اپنے رسولون مین سے دربیان قولہ تعالیٰ ولا یحسبن الذین یبخلون بما اٰتٰھم اللہ من
فضلہ ھو خیرا لھم الی قولہ یوم القیمۃ راوی نے کہا جس مال کا حق ادا نہین کیا گیا یعنی
زکوٰۃ وغیرہ نہین دی گئی وہ قیامت مین اژدہا بنکر آوے گا اور صاحب مال کی گردن مین لپٹا ہوا اُسکے

وہ لوگ مین عن
لوگون نے کہا الحمد
یہ لوگ مین ہین پس
ڈرو اُنسے ۱۲ ۵۳ ۵۴ اور
پڑی کی اُنھون نے
افضل الہی کی ۱۲ ۵۵
پھر پھرے نعمت اللہ فضل
خدا کی رحمت ۱۲ ۵۶
نہ گی اگر کچھ برائی ۱۲ ۵۷
سوا اُنکے اس بات سے
نہین ہے کہ یہ شیطان
ہین خوف دلاتے
ہین اپنے دوستدارون
کو پس نہ ڈرو تم
اُن سے اور ڈرو
مجھسے ۱۲ ۵۸

جلد ۱۲ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

دونوں ہنسلیوں میں ڈستا ہوگا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں لقد سمع اللہ قول الذین قالوا ان اللہ فقیر ونحن اغنیاء **راوی** نے کہا جب نازل ہوئی یہ آیت من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فجاس یہودی نے کہا خدا فقیر ہے اور ہم غنی ہیں کہ وہ ہمسے قرضہ مانگتا ہے وقتلہم الانبیاء بغیر حق وقولہ تعالی ذوقوا عذاب الحریق ذلک بما قدمت ایدیکم تمہارے کفر سے اور باعث تمہارے قتل کرنے کے انبیا کو الذین قالوا ان اللہ عہد الینا الا نؤمن لرسول حتی یاتینا بقربان تاکلہ النار یہ وہ آیت ہے جسکو یہودی نے پڑھی ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم یعنی یہود سے ومن الذین اشرکوا یعنی عرب والے اذی کثیرا الی آخر الآیہ **راوی** نے کہا نازل ہوئی یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قبل مامور ہونے ساتھ جہاد کے واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ الی قولہ ولہم عذاب الیم کہا لیا گیا علماے یہود سے عہد اس بات کا کہ کتمان صفت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکریں پس اُس عہد کو اُنھوں نے اپنے پس پشت ڈالا اور اُسکو اُنھوں نے وسیلہ اپنی روزی کا کیا اور صفت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بدل ڈالا وقولہ تعالی لا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا **راوی** نے کہا یہ آیت نازل ہوئی دربارہ مردم منافقین چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بارادۂ جہاد نکلتے تھے تو وہ منافق کہتے تھے کہ جب آپ جہاد کرنیکے تو ہم بھی آپ کے ہمراہ چلینگے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ کرتے تھے تو وہ لوگ ساتھ نہیں دیتے تھے اور بعضوں نے کہا وہ لوگ یہود تھے الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم **راوی** نے کہا کہ نماز پڑھتے تھے کھڑے ہوکر اور بیٹھکر اور اپنے پہلوؤں پر یعنے کروٹ ربنا انا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فآمنا **راوی** نے کہا وہ منادی قرآن ہی کو کہا نہیں ہے ایسا کہ کل مردم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو وقولہ تعالی فالذین ہاجروا واخرجوا من دیارہم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا یعنی مہاجرین جو مکے سے نکل آئے تھے وان من اہل الکتاب لمن یؤمن باللہ وما انزل الیکم وما انزل الیہم یعنی عبد اللہ بن سلام یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا **راوی** نے کہا عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رباط سوائے نماز بعد نماز کے نہ تھا یعنی بذل جہد مردم سوائے ربط دینے کے ایک نماز کو دوسری نماز سے نہ تھا اور بیان کیا جابر بن عبد اللہ نے کہ جب سعد بن ربیع اُحد میں شہید ہوے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کی طرف پھرے بعد ازاں حمراء الاسد کی جانب تشریف فرما ہوے اور برادر سعد بن ربیع نے آنکر میراث سعد کی لی اور سعد

کی دو بیٹیان اور بی بی اُنکی حاملہ تھی اور حال مسلمین کا یہ تھا کہ میراث لیتے تھے اُس دستور پر جو جاہلیت مین مقرر تھا یہان تک کہ شہید ہوے سعد بن ربیع پھر جب اُن لڑکیون کا چچا وہ سارا مال لے گیا اور اُسوقت تک فرائض نازل نہوئی تھی اور زوجہ سعد کی زن ہوشیار تھی اُسنے طعام ضیافت گوشت و روٹی تیار کرکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طلب کیا اور وہ اُن روزون اسواف مین تھی پس ہم لوگ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین صبح سے حاضر ہوے اور اُسی عرصہ مین کہ ہم لوگ حضرت کے پاس بیٹھے اور ذکر معرکہ اُحد کا کر رہے تھے کہ کون کون شہید ہوا مسلمین مین سے اور ذکر سعد بن ربیع کا بھی ہوتا تھا تا آنکہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُٹھو ہمارے ساتھ چلو پس ہم ساتھ چلے اور ہم لوگ بیس آدمی تھے پھر جب کہ ہم اسواف مین پہونچے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم لوگ بھی اُن کے ہمراہ پاس زوجہ سعد کے داخل ہوے تو ہمنے دیکھا کہ اُس نے مابین دو درخت خرما کے پانی کا چھڑکاؤ کیا ہے اور چٹائی خرمے کی وہان ڈال دی تھی جابر بن عبداللہ نے کہا واللہ مسند و فرش پورا نہ تھا کہ ہم لوگ بیٹھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن ربیع کی باتین کرتے تھے اور اُن پر رحمت بھیجتے تھے مین نے اُس روز دیکھا کہ نیزون کی انی اُس کے بدن سے پار ہوگئین یہان تک کہ وہ شہید ہوا پھر اُس حال کو عورتون نے سُنا تو سب رونے لگین اور حضرت کی آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے اور اُن عورتون کو رونے سے کچھ منع نہین کیا جابرؓ نے کہا کہ اُس عالم مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسوقت ایک شخص اہل جنت سے تمکو سامنے نظر آویگا جابرؓ نے کہا ہم لوگ دیکھنے لگے کہ کون شخص ہمارے سامنے سے آتا ہے کہ ناگاہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سامنے سے نظر آئے تب ہم لوگون نے بڑھکر اُنکو خوشخبری دی کہ تمھارے حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے بعد ازان ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے قوم پر سلام کیا لوگون نے جواب سلام دیا پھر وہ بیٹھ گئے بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے تمھارے سامنے سے آویگا پھر ہمنے لوگون کے درمیان خنگاف سے دیکھنا شروع کیا کہ اب کون آتا ہے کہ ناگاہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سامنے سے دکھائی دیے تب ہم لوگ اُٹھے اور جو کچھ اُنکے حق مین حضرت نے فرمایا تھا اُس سے اُنکو مژدہ دیا پھر وہ آے اور بعد سلام کے بیٹھ گئے بعد ازان حضرت نے پھر فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے تمھارے سامنے آویگا یہانتک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سامنے سے نمودار ہوے پھر ہم لوگ اُٹھے اور بڑھکے اُن کو بشارت جنت کی دی پس وہ بھی آئے اور بعد سلام بیٹھ گئے بعد ازان کھانا آیا جابرؓ نے کہا اسقدر کھانا آیا کہ بقدر کھانے ایک آدمی یا دو آدمی کے تھا چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طعام مین اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا کھاؤ بسم اللہ تب ہم آمین کھانے لگے یہان تک

کہ ہم لوگ سیر و آسودہ ہو گئے اور ہم نے نہین دیکھا کہ اُس طعام مین سے کچھ نکلا ہو بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس طعام کو اُٹھا لیجاؤ تب اُسکو اُٹھا لے گئے بعد ازان ایک طبق رطب تازہ توڑا ہوا یا کچھ دیر کا ہمارے سامنے آیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بسم اللہ نوش کرو جابرؓ نے کہا پھر ہم کھانے لگے یہان تک کہ سیر و آسودہ ہو گئے اور بیشک مین نے دیکھا کہ جس طرح وہ طبق آیا تھا پُر ہے اور وقت نماز ظہر آیا پس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہین لگایا بعد ازان اپنی مجلس یعنی اپنے مقام نشست پر پھر آ بیٹھے اور باتین کرنے لگے بعد ازان وقت نماز عصر آیا اُسوقت بقیہ طعام حاضر کیا گیا کہ اُس سے سب سیر و آسودہ ہوے تب حضرت اُٹھے اور نماز عصر ہم کو پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہ لگایا (یعنی اُس وقت تک آبدستی وضو نارل نہ ہوئی تھی) بعد ازان زوجہ سعد بن ربیع اُٹھ کر سامنے آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ سعد بن ربیع اُحد مین شہید ہوا اور جو کچھ اُسکا متروکہ تھا اُسکا بھائی آکر وہ سب لے گیا اور حال یہ ہے کہ سعد اپنی دو بیٹیان چھوڑ گیا ہے اُن دونون کے پاس کچھ مال نہین ہے اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتین بیاہی نہین جاتی ہین مگر مال پر تب فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے پروردگار پیچھے سعد کے اُس کے ترکہ مین احسان اور نیک معاملہ کر اور فرمایا کہ اس مقدمہ مین مجھپر ابھی کچھ حکم نازل نہین ہوا جب مین یہانسے مدینہ کو پھرون تو وہان میرے پاس تو پھر آئیو پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دولت سرا کو تشریف لائے اور دروازہ پر جلوس فرمایا اور ہم لوگ بھی اُنکے پاس بیٹھے تھے چنانچہ یک بیک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سختی وجد مثل شدت غلیان طاری ہوئی ہم لوگون نے جانا کہ حضرت پر ہنگام نزول وحی کا ہے بعد ازان حضرت اُس سے فارغ ہوے اور عرق جبین انور سے مثل موتیون کے ٹپکتا تھا پس فرمایا زوجہ سعد کو میرے پاس حاضر کرو جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو مسعود عقبہ بن عمرو گئے اور زوجہ سعد کو بلا لائے جابرؓ نے کہا کہ وہ عورت ہوشیار و تیز طبع تھی پس حضرت نے فرمایا تیری لڑکیون کا چچا کہان ہے اُسنے کہا یا رسول اللہ وہ اپنے گھر مین ہوگا فرمایا اُسکو میرے پاس بلا لا بعد ازان فرمایا تو بیٹھ اور ایک شخص کو بھیجا کہ دوڑتا ہوا جاوے اور اُسکو بلا وے اور وہ درمیان قبیلہ بلحارث بن الخزرج کے تھا پس وہ آیا اور خستہ و ماندہ تھا تب حضرت صلے اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مال متروکہ مین سے دو ثلث اپنے بھائی کی بیٹیون یعنے اپنی بھتیجیون کے حوالہ کر یہ سُنکر زن سعد نے پکار کر تکبیر کی کہ سب اہل مسجد نے صدائے تکبیر سُنی پھر فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ثمن اُس متروکہ کا

اپنے بھائی کی زوجہ کو دے اور باقی جو تیرے پاس رہ جاوے اُسکو تو لے اور اُس روز تک بچہ وارث نہین ہوتا تھا اور جب کہ عمر رضی اللہ عنہ متولی خلافت ہوے اور اُس ام سعد بنت سعد کو جو حمل مین تھی زید اپنے عقد نکاح مین اُسوقت لا چکے تھے تب زید نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تجکو حاجت ہو تو اپنے باپ کے میراث مین کلام کر کیونکہ امیر المومنین نے بچہ شکم کو اب وارث کیا ہے اور تو روز شہادت اپنے باپ سعد کے حمل مین تھی اُسنے کہا مجھے اپنے بھائی سے اب کچھ مطالبہ نہین ہے اور جب احد مین مشرکین شکست پاکر بھاگے تھے تو اول جو شخص اُحد سے خبر فرار مشرکین کی لیچلا تھا وہ عبد اللہ بن اُمیہ بن المغیرہ تھا کہ اُسنے مکے مین جانا ناپسند کیا اور طائف مین گیا اور خبر دی کہ اصحاب محمدؐ ظفر یاب ہوے اور ہم لوگون نے شکست پائی اور آنے والون مین اول مین تمھارے پاس آیا ہون **راوی** نے کہا کہ اور یہ ذکر ہے اُس وقت کا جب ہزیمت ہوے مین مشرکین کو ہزیمت ہوئی تھی و بعد ازان کہ مشرکین جب بطریق تراجع کے پھر پڑے اور پہونچے جس امر کو پہونچے پس اُسوقت اول جس شخص نے حال قتل اصحاب محمدؐ اور ظفر قریش سے قریش مکہ وغیرہ کو خبر دی وہ وحشی غلام تھا اور کہا **واقدی** نے کہ مجھ سے **حدیث** بیان کی موسی بن شیبہ نے قطربن وہب الہشی سے اُنھون نے کہا جب وحشی پاس اہل مکہ کے خبر مصاب اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے خبر قتل وجرح وہزیمت اُن کی لایا اور وہ اپنے ناقہ پر چار روز کے اندر آیا جب مکے مین پہونچا تو وہ ایک ایسے ثنیہ یعنے ٹیلے پر چڑھ گیا جو کوہ حجون پر مشرف تھا اور وہ قریب مکہ واقع ہے تب اُسنے باواز بلند ندا دی یا معشر قریش یا معشر قریش چند بار یہان تک کہ لوگ اُس کے پاس جمع ہو گئے مگر وہ سب خائف تھے کہ کوئی بدخبری نہ لایا ہو پس جب وحشی اُنکے اجتماع پر راضی ہوا تو کہنے لگا کہ تم سب باہم خوش ہو کہ ہمنے اصحاب محمدؐ کو قتل کیا اور ایسے طور کا قتل کرنا کہ مثل اس کے کسی لشکر مین کبھی قتل نہین کیا گیا اور محمدؐ کو ہمنے مجروح کیا اور اُن کو مجروح چھوڑ آئے ہین اور بڑے سردار لشکر حمزہ کو قتل کیا ہے بعد ازان لوگ ہر طرف متفرق ہوے اور قتل اصحاب محمدؐ پر شماتت اور بایک دیگر اظہار سرور کرتے چلے جاتے تھے اُس وقت جبیر بن مطعم نے وحشی سے خلوت کی اور پوچھا کہ دیکھ تو کیا کہتا ہے وحشی نے کہا واللہ مین نے سچ کہا ہے جبیر نے کہا تو نے حمزہ کو سچ قتل کیا ہے اُسنے کہا واللہ مین نے اُسکے پیٹ مین برچھیان مارین کہ اُسکی دونون رانون سے نکل آئین جب لوگون نے اُس کو آواز دی اُسنے کچھ جواب نہ دیا تب مین نے اُسکا کلیجہ نکالا اور مین اُسکے تئین تیرے پاس لایا ہون تا کہ تو اُس کلیجہ کو دیکھے ابن جبیر نے کہا تو نے ہماری لڑکیون اور عورتون کے حزن اور غم کو دور کیا اور اُن لوگون کے مارے جانے سے ہمنے اپنی جانون کو تقویت دی پس اُس روز ابن جبیر نے اپنی عورتون کو حکم کیا کہ خوشبو دار

روغن سر کو جو ترک کیا تھا تو اب پھر استعمال مین لادین اور معویہ بن المغیرہ بن ابی العاص جو اُس روز شکست کھاکر بھاگا تھا تو اپنے سامنے سر اُٹھائے چلا گیا اور قریب مدینہ رات کو سو رہا جب صبح ہوئی تو مدینہ مین داخل ہوا اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مکان پر آیا اور دق باب کیا تب زوجۂ عثمان رضی اللہ تعالے عنہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا عثمان رضی اللہ عنہ یہان نہین ہین وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہین اُس نے کہا اُن کے پاس کسی کو بھیجکر طلب کرو اسلیے کہ میرے پاس اُس کی امانت زر قیمت ایک اونٹ کی ہے کہ مین نے اُس کی جانب سے اول سال مین بیچا تھا اب مین اُس کی قیمت لایا ہون اور نہین تو مین چلا جاتا ہون راوی نے کہا پس ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے آدمی بھیجا عثمانؓ کو بلوایا جب وہ آئے تو اُس کو دیکھ کر بولے واے تجھپر تو نے مجھے بھی ہلاک کیا اور اپنی جان کو بھی ہلاکت مین ڈالا تو یہان کیون آیا اُس نے کہا اے فرزند عم اے بھائی میرے تجھ سے زیادہ کوئی میرا قریب نہین ہے اور نہ زیادہ تر تجھ سے کوئی احق و لائق ہے پس عثمان رضی اللہ عنہ نے اُسکو اپنے گھر کے اندر ایک گوشہ مین داخل کیا بعد ازان وہ خود خدمت مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوے اور ارادہ کیا کہ اُس کے لیے امان حاصل کرین دحالانکہ قبل آنے عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما چکے تھے کہ بہ تحقیق معویہ مدینہ کو چلا گیا ہے اُس کو تلاش و گرفتار کرو چنانچہ لوگ اُس کو تلاش کر چکے تھے وہ ہاتھ نہ آیا تھا اور بعضون نے کہا تھا کہ اُس کو عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے گھر مین تلاش کرو جب وہ لوگ اُنکے مکان مین آئے اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے استفسار کیا تو اُنھون نے اُنکی طرف اشارہ کیا تب اُن لوگون نے اُسکو زیر حصیر سے باہر نکالا اور پکڑ لے گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین حاضر کیا اُسوقت عثمان رضی اللہ عنہ بھی پاس بیٹھے تھے جب عثمان رضی اللہ عنہ نے اُسکو دیکھا کہ وہ گرفتار ہو آیا تو کہا قسم ہے اُس خدا کی جس نے آپ کو بحق مبعوث کیا مین اُسوقت نہین آیا تھا مگر اس لیے کہ آپ سے سوال کرون اس بات کا کہ اگر آپ اُسکو امان دیوین تو اُس کو میرے لیے ہبہ کیجیے اور بخش دیجیے یا رسول اللہ پس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کو عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے ہبہ کر دیا اور اُس کو امان دی اور اُسکو تین دن کی مہلت دی (یعنے تا اُس مدت مین دور چلا جاوے) اور فرمایا اگر بعد اس مدت سہ روزہ کے پھر ہاتھ آوے تو قتل کیا جاوے راوی نے کہا کہ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ وہان سے نکلے اور اُس کے لیے ایک شتر خرید کیا اور اُس کا سامان مہیا کر دیا بعد ازان اُس سے کہا کہ اب تو چلا جا پس وہ کوچ کر گیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حمراء الاسد کی طرف روانہ

ہوے اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ مسلمین کے حمراء الاسد کو گئے اور معویہ بھی وہین مقیم تھا جب تیسرا روز
ہوا تو وہ اپنے ناقہ پر سوار ہوکر چلا گیا یہانتک کہ جب وہ صدور عقیق مین یعنی درمیان مقام عقیق کے جارہا
تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحقیق کہ معویہ یہانسے قریب ٹھہرا ہے اُسکو تلاش کرو چنانچہ لوگ
اُسکی تلاش مین نکلے اتفاقاً معویہ راہ بھول گیا تھا لوگ اُسکا نشان پاکر پیچھے لگے آخر جو تھے روز اُسکو جالیا
اور ایسا ہوا کہ زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر یہ دونون اُسکی تلاش مین تعجیل تمام آگے بڑھ گئے تھے تو انھین دونون
نے اُسکو مقام جماوین پکڑ لیا پس زید بن حارثہ نے اُسکو تلوار ماری تب عمار نے کہا اُس کے قتل مین میرا بھی
حق ہے آخر عمار نے اُسکو تیر مارا پس دونون نے قتل کیا بعد ازان وہ دونون وہانسے پھر کر خدمت رسول خدا مین
حاضر ہوئے اور اُسکے قتل کی خبر دی اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ ثنیۃ العشر یدین مدینے سے آٹھ میل پر گرفتار ہوا
اسوجہ سے کہ وہ راستہ بھول گیا تھا پس اُن دونون یعنے زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر نے اُسکو گرفتار کیا
اور وہ دونون چوڑے پھل کے تیر سے اُسکو مارنے لگے جب وہ بہت زخمی ہوا تو اُسکو زندہ از براے
غرض پکڑ لے گئے اور جسوقت یہ لوگ غزوۂ حمراء الاسد مین مشغول تھے تو معویہ مجروح مرگیا اور غزوہ حمراء الاسد کا
روز یکشنبہ کو تھا کہ تاریخ آٹھوین شوال کی تیئیسوین مہینے ہجرت سے تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز جمعہ مدینے
مین داخل ہوے اور ہفتے پانچ روز باہر رہے تھے راویون نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ نماز
صبح کی پڑھی اور ہمراہ حضرت کے اعیان قبیلہ اوس و خزرج کے تھے اور یہ سب مسجد مین باب بنی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر شب باش رہے تھے مثل سعد بن عبادہ و حباب بن المنذر و سعد بن معاذ و اوس بن خولی و قتادہ بن النعمان
و عبید بن اوس مع اور چند آدمی کے کہ انھین مین سے تھے پھر جب حضرت علیہ السلام نماز صبح سے فارغ ہوے تو
بلال کو حکم کیا تا ندا دیوے کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم تم لوگون کو امر بطلب دشمن کرتا ہے (یعنی حکم جہاد و قتال کرتا ہے
دشمن سے) اور نہ نکلین ہمارے ساتھ مگر وہ لوگ جو کل یعنی روز اُحد واسطے قتال کے حاضر ہوے تھے راوی نے
کہا کہ پھر سعد بن معاذ نکلے اور اپنے گھر کی طرف چلے اس لیے کہ اپنی قوم کو حکم خروج کا کرتے تھے اور راوی نے کہا
لوگون کے زخم ہرے تھے خصوص اکثر بنی عبد الاشہل زیادہ تر زخمی تھے بلکہ وہ سب کے سب مجروح تھے چنانچہ
سعد بن معاذ اُنکے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہر آئینہ رسول اللہ تمکو حکم کرتا ہے کہ اپنے دشمنون کی طلب کرو
(یعنی اُنسے جہاد و قتال کرو) راوی نے کہا یہ سنکر اُسید بن حضیر نے جنکے بدن مین سات زخم تھے اور وہ علاج کے ارادہ
مین تھے جواب دیا سمعاً و طاعۃً للہ و لرسولہ (یعنی ہمنے بسمع قبول سنا اور اطاعت خدا اور رسول کی بجالائے) یہ کہکر اپنا
ہتھیار لیا اور اپنے زخمون کے علاج کی کچھ پروا نہ کی اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ جاکر شریک ہوے اور اسیطرح سعد بن
عبادہ اپنی قوم بنی ساعدہ کے پاس گئے اور اُنکو حکم کیا خروج و کوچ کا اُنھون نے اپنے لباس حرب پہنے ہتھیار لگائے اور جاکر

شریک ہوے اور اسی طرح ابو قتادہ اہل حربا کے پاس گئے اور اسوقت وہ لوگ اپنے زخمون کی دوا کر رہے تھے تب
ابو قتادہ نے کہا منادی رسول اللہ کا آیا ہے تمکو امر بطلب دشمن کرتا ہے وہ لوگ بھی یہ سنکر بجستہ اپنے ہتھیارون کو اٹھائے
چلے اور اپنے زخمون کی دوا کے واسطے مائل بتوقف نہوے چنانچہ بنی سلمہ مین سے چالیس مجروحون نے خروج کیا
از انجملہ طفیل بن النعمان کے بدن پر تیرہ ۱۳ زخم تھے اور خراش بن صمہ کے جسم پر دس زخم تھے اور کعب بن مالک کے
تن پر کچھ اوپر دس زخم تھے اور قطبیہ بن عامر بن حدید کے بدن مین نو زخم تھے یہانتک کہ یہ سب لاحق ہوے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب بیرابی عقبہ کے سر راہ ثنیہ پر جو اُن روزون وہی پہلی راہ تھی اور یہ سب مردان
راہ خدا مسلح تھے اور صف بستہ پیش رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوے پھر جب حضرت نے اُن لوگون
کی طرف نگاہ کی اور اُن لوگون کے زخم کاری اور بڑے بڑے تھے تو حضرت نے فرمایا اللھم ارحم بنی سلمۃ اے
پروردگار بنی سلمہ پر رحم کر اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی عتبہ بن جبیرہ نے اپنی قوم کے بہت
لوگون سے سنکر اُن سب نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سہل و رافع بن سہل بن عبد الاشہل جب یہ دونون احد سے پھرے
ہین اور ان دونون کو زخم بہت لگے تھے خصوص عبد اللہ زیادہ تر زخمی تھے پس جب صبح ہوئی تو اُنکی قوم کے
پاس سعد بن معاذ آئے اور اُنکو خبر دی کہ ہر آئینہ رسول خدا انکو حکم بہ طلب دشمن کرتا ہے تب ایک نے اُن دونون مین
سے اپنے صاحب سے کہا اگر ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ترک غزدہ کرین یعنی جہاد نکرین تو نقصان
عظیم ہے واللہ ہمارے پاس کوئی جانور سواری کا نہین ہے کہ سوار ہو کر چلے جاوین پس ہم نہین جانتے کہ کیا کرین تب
عبد اللہ نے کہا تو ہمارے ساتھ چل رافع نے کہا لا واللہ مجھ مین طاقت رفتار نہین ہے پھر اُنکے بھائی نے کہا تو ہمارے
ہمراہ چل ہم تیری مجاورت کرینگے یعنی تجکو مدد دینگے اور میانہ روی کرینگے راہ چلنے مین جلدی نہ کرینگے آخر وہ دونون
چل نکلے پر دونون لغزش کرتے جاتے تھے یعنی لڑکھڑاتے تھے پس رافع بہت خستہ و ناتوان ہو گئے تب عبد اللہ
نے اُنکو اپنی پیٹھ پر اُٹھا لیا باری باری سے کہ دوسرا شخص اُس کے پیچھے رہتا تھا یعنی برادر رافع اور یہ بھی
مروی ہے کہ رافع تھوڑی دور اپنی پیٹھ پر چڑھا لیتے تھے اور تھوڑی دور عبد اللہ پیادہ چلتے تھے یہانتک
کہ یہ لوگ حضور مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچے اور وقت عشا تھا لوگ آگ جلا رہے تھے ایسے
وقت وہ دونون حضرت کے پاس حاضر لائے گئے اور اُس شب کو حضرت کی حراست پر عباد بن بشر مقرر تھے
اُنھون نے کہا تم دونون کو ابتک کس چیز نے روک رکھا تھا اُن دونون نے اپنی علت معذوری سے اُنکو مطلع کیا
تب عباد نے اُن دونون کے حق مین دعاے خیر کی اور کہا اگر تم کو دیر ہوتی اُس حالت مین کہ سواریان گھوڑون اور شتر ون
اور ناقون کی موجود ہوتین تو یہ تمھارے حق مین بہتر ہوتا اور کہا **واقدی** نے کہ مجھ سے **حدیث** بیان
کی عبد العزیز بن محمد نے یعقوب بن عمرو بن قتادہ سے سنکر اُنھون نے کہا کہ یہ دونون انس و مونس تھے اور

یہ قصہ انھین دونون کا ہے اور جابر بن عبد اللہ نے کہا یا رسول اللہ تحقیق کہ منادی نے ندا دی ہے کہ ہمارے
ساتھ نہ نکلین مگر وہ لوگ جو روز گذشتہ یعنی اُحد کو قتال کے لیے حاضر ہوے تھے اور حال میرا یہ تھا کہ مین
حاضر ہونے پر بڑا حریص ومشتاق تھا ولیکن میرے باپ نے مجھے میری بہنون کے پاس چھوڑا تھا اور کہا لے
فرزند سزاوار نہین ہے مجکو نہ تجکو کہ ہم اُن لڑکیون کو تنہا چھوڑ جاوین کہ اُن کے ساتھ کوئی مرد نہو اور مجکو اپنپر خوف آتا ہے
کیونکہ وہ لڑکیان ناتوان وبے بس ہین پس مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جانیوالا ہون کیا عجب ہے کہ حق سبحانہ
تعالیٰ مجکو شہادت روزی کرے پس مین اُن لڑکیون کی نگہبانی پر تجھے چھوڑا گیا تھا اور والد نے مجھپر اپنے لیے اختیار
شہادت کیا حالانکہ اسکا امیدوار مین تھا پس اگر آپ مجکو اجازت دیوین تو مین ہمراہ چلون چنانچہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو اجازت ہمراہی کی دی پس جابرؓ نے کہا جو لوگ روز گذشتہ یعنے
روز اُحد واسطے قتال کے حاضر نہوے تھے اُنمین سے سواے میرے کوئی ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے نہین نکلا اور سواے میرے اور لوگون نے جو روز احد حاضر قتال نہین ہوے تھے اجازت ہمراہی کی
طلب کی مگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار کیا بعد ازان رسول خدا صلعم نے علم اپنا طلب کیا اور پھر سر پر اُسکا
لپیٹا تھا روز اُحد سے نہین کھلا تھا پس وہ علم علی علیہ السلام کو دیا اور بعضون نے کہا ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو
عطا کیا اور حضرت صلعم برآمد ہوے اُس حالت مین کہ مجروح تھے اور رخسار پر انوار پر نشان دو حلقہ زرہ
کا تھا یعنی زرہ کی کڑیون کا نشان تھا اور پیشانی منور خستہ تھی قریب بُن موے سر اور رباعیہ یعنی دانت
بعد دندان پیشین کے اندر وار شکستہ تھا اور لب مبارک اندروار شق تھے اور شانۂ راست روز ضربت
سے جو ابن قمیہ کو مارا تھا خم ہوگیا اور جھکا تھا اور رانین دونون چھلی تھین اور پوست شگافتہ تھا پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل مسجد ہوے اور دو رکعت نماز تحیہ پڑھی اور لوگ گرد پیش جمع تھے اور اہل عوالی عراق
جب اُنکو منادی نے ندا دی تھی وہ بھی آ اُترے تھے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے پھر دو رکعت نماز پڑھی اور
گھوڑا اپنا باب مسجد پر طلب فرمایا اور طلحہ بھی نداے منادی سنکر حاضر ہوے تھے اور منتظر تھے کہ کب رسول خدا صلعم
سوار ہوتے ہین اور حضرت اُسوقت زرہ خود پہنے تھے کہ سواے آنکھون کے سارا جسم اطہر ڈھکا تھا فرمایا
اے طلحہ تیرا ہتھیار کہان ہے طلحہ نے کہا مین نے عرض کیا یہین قریب ہی پھر مین نے جھپٹ کے اپنی زرہ پہن لی اور
اپنی تلوار لی اور سپر اپنے سینے سے لگائی اور میرے بدن مین نو زخم تھے اور مین بہ نسبت اپنے زخمون کے سوا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زخمون پر زیادہ تر اندوہگین تھا بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلحہ کے سامنے
آئے اور فرمایا اسوقت قوم عدو تجکو کدھر کہان نظر آتے ہین طلحہ نے عرض کی شیالہ مین معلوم ہوتے ہین فرمایا ہی کا
مجھے بھی گمان ہے اور فرمایا اے طلحہ آگاہ ہو کہ وہ لوگ مثل روز احد کے اب ہرگز ہمسے ظفریاب اور بہرہ مند نہونگے

یہان تک کہ حق تعالیٰ اہم کو مکہ پر فتحمند کریگا اور بعد ازان رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین آدمیونکو جو اسلام لائے تھے آثار قوم کی نگرانی و جاسوسی کو روانہ کیا اور ان تینون مین دو تو سلیط و نعمان دونون پسران سفیان بن خالد بن عوف ابن وارم نبی سہم سے تھے اور ان دونون کے ساتھ تیسرا وہ شخص تھا جسکا نام ہمکو معلوم نہین اور وہ نبی عویم سے تھا کہ اسلام لایا تھا چنانچہ اس تیسرے نے ان دونون سے تاخیر اور دیر کی مگر وہ دونون بشتاب روی روان تھے اُن مین سے ایک کی جوتی کا تسمہ یعنی اُسکی نعلین ٹوٹ گئی اُسنے دوسرے سے کہا تو اپنی جوتی مجھے دے اُسنے کہا کہ مین تو نہ دونگا تب اُسنے اُسکی چھاتی پر ایک لات ماری کہ وہ چت گرا اور اُسکی جوتی پہنکر روانہ ہوا اور حمراء الاسد مین قوم سے لاحق ہوا اور اُنمین ایک جماعت تھی کہ وہ مشورہ عود کا کرتی تھی یعنے مسلمین پر پھر آوین اور صفوان اُنکو اس ارادہ سے منع کرتا تھا بناگاہ اس قوم نے جب اُن دونون مردون کو دیکھا تو دونون پر ٹوٹ پڑے اور قتل کر ڈالا آخر جب مسلمین بمقام حمراء الاسد اُن دونون کی لاش پر پہونچے تو اُنکو اپنے لشکر مین اُٹھالے گئے تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونون کو ایک ہی قبر مین دفن کرادیا پس ابن عباسؓ نے کہا یہ قبر اُن دونون کی ہے کہ وہ دونون باہم یار تھے پھر وہان سے رسول خدا صلعم مع اصحاب اپنے روانہ ہوئے اور حمراء الاسد مین آکر لشکر کیا اور جابر نے کہا کہ اس سفر مین اکثر زاد ہمارا تمر تھا اور سعد بن عبادہ نے تیس اونٹ تمر سے لدوا دیے تھے کہ حمراء تک کافی ہون اور جزر یعنی کھانے کے اونٹ ہانک لائے تھے تو ایک روز دو اونٹ بحر معنی فیج کرتے تھے اور ایک روز تین اونٹ نحر کرتے تھے اور اُس روز رسولخدا صلعم نے دن کو حکم کیا کہ لکڑیان جمع کرو پھر جب شام ہوئی تو ہمکو حکم کیا کہ ہم لوگ آگ روشن کرین تب ہر شخص نے آگ سلگائی چنانچہ اُس رات کو ہم لوگون نے پانسو جگہ آگ جلائی کہ فاصلۂ بعید سے روشنی نظر آتی تھی اور ہماری جمعیت لشکر کا تذکرہ اور ہمارے یہان کی روشنی آگ کی ہر طرف پھیل گئی یہان تک کہ یہ سبب ہوا اُسکا کہ حق تعالیٰ نے دشمنون کی ہمت کو پست اور اُن کو ڈھیلا کیا تب معبد بن ابی معبد الخزاعی ایک کنارے آیا اور وہ اُس دن تک مشرک تھا اور حال یہ ہے کہ قبیلہ خزاعہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صلح رکھتے تھے پس معبد نے کہا یا محمدؐ جو کچھ آپ کی ذات خاص کو صدمہ پہونچا اور آپکے اصحاب کو مصیبت پہونچی یہ ہمپر سخت شاق ہے اور ہم چاہتے تھے کہ حقتعالیٰ آپکے سنان نیزہ کو بلند رکھے یعنی فیروزمند رکھے یا یہ معنی کہ آپ کا قدم اونچا رہے یعنی دشمن پامال ہون اور مصیبت آپکے اغیار پر پڑے یہ کہکے وہ وہان سے بشتاب تمام چلا اور ابوسفیان اور قریش کے پاس روحا مین پہونچا اور وہ سب آپسمین کہتے تھے کہ تم لوگون نے محمدؐ کو قتل نہ کیا اور زنان نوجوان سینہ نوخیزون سے ہم آغوش نہوے پس تمنے ناکارہ کام کیا اور اب اُن لوگون نے عزم رجوع پر اجماع کیا ہے تب اُنکے درمیان مین سے ایک کہنے والے نے کہا ہمنے کیا کچھ نہین کیا کہ اُنکے اشراف عمائد کو قتل کیا اور کیا بلا استیصال اُنکے پھر آئے ہین اور کیا اُنکے لیے جمعیت

مال و مردم چھوڑ آئے ہین اور کہنے والا اس بات کا عکرمہ بن ابی جہل تھا اور جب معبد پاس ابوسفیان کے آیا تو اُسنے کہا یہ معبد ہے اور اُسکے پاس کچھ خبر ہوگی اے معبد تو اپنے پیچھے اُنکو کیونکر چھوڑ آیا ہے اُسنے کہا مین محمدؐ کو اور اُنکے اصحاب کو اپنے پیچھے اسطرح چھوڑ آیا ہون کہ وہ لوگ آتش غضب سے تمپر مثل آگ کے شعلہ ور ہین اور تمپر دانت پیستے ہین اور جو لوگ قبیلۂ اوس و خزرج مین سے روز اُحد اُن سے پیچھے رہ گئے تھے وہ سب اب اُنکے ہمراہ جمع ہین اور اُن لوگون نے باخود یہ تعاہد کیا ہے کہ بدون ملاقات تمھارے وہ نہ پھرین گے اور تم سے بدلا خون کا لینگے اور دربارۂ قوم اپنے اور دربارۂ عمایدان اپنے جنکو تمنے قتل کیا سخت غضبناک ہین یہ سنکے اُن لوگون نے کہا ارے تجھ پر یہ تو کیا کہتا ہے اُسنے کہا واللہ کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ اُنھون نے کوچ کیا ہے اُنکے گھوڑون کی چوٹیان اور کنوتیان نظر آتی ہین بعد ازان معبد نے کہا کہ جو کچھ مین نے اُن لوگون سے دیکھا ہے اُسنے مجھے برانگیختہ کیا ہے اس بات پر کہ مین نے یہ تین بیتین پڑھین کادت تہد من الاصوات راحلتی ۞ اذا سالت الارض بالجرد الابابیل ۞ تعدادا باسدِ کرام لا منابلۃ ۞ عند اللقاء ولا میل معازیل ۞ فقلت ویل لابن حرب من لقائھم ۞ اذا تغطمطت البطحاء بالجفل قریب تھا کہ ناقہ میرا صدائے صہیل سے گر پڑتا جسوقت کہ زمین پر سیل ہوئی کثرت گھوڑون سے وہ گھوڑے جو تیز روی مین اڑنے والے مثل ابابیل کے یا کثرت اُنکی مثل ابابیل کے ہے اور وہ لے دوڑتے ہین ان شیر مردون کو جو سستی و کوتاہی کرنے والے نہین ہین وقت مقابلہ دشمن کے اور نہین بھاگنے والے ہین بے سلاح چھوڑ کر پس مین نے کہا ہلاکی ہے واسطے ابن حرب یعنی ابی سفیان کے اُن لوگون کے مقابلے سے جس وقت جوش زن ہوگا صحرا بطحا صدائے فوج سے اور ایسا ہوا تھا کہ قبل آنے معبد کے حق تعالے نے ابوسفیان اور اُسکے ہمراہیان کو جس وجہ سے باز رکھا تھا وہ کلام سفیان بن امیہ کا تھا کہ اے قوم ایسا کام نکرو کیونکہ تمنے اُن سے جنگ کی ہے مین اندیشہ کرتا ہون کہ جو لوگ قبیلہ خزرج سے روز اُحد پیچھے رہ گئے تھے اب کی مرتبہ وہ لوگ بھی تمپر جمع ہوے ہین پس مناسب ہے کہ تم لوگ پھر چلو کیونکہ ابھی تک تمھین کو غلبہ ہے اور مین ڈرتا ہون کہ تم اُن کی طرف قصد کرو اور غلبہ اُنکا تمپر ہو جاوے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اُنھین بڑا راستباز صفوان نے وحالانکہ وہ راستباز نہین ہے قسم ہے اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے کہ تھوڑے اُنکے مثل مہر کے نقش پذیر ہین یعنے اُنکے نام پر مہر زدہ ہین کہ جس سے وہ مارے جائینگے اگر وہ لوگ پھر کر چلے جاوینگے تو وہ مانند روز دیروزہ کے رفتہ و گذشتہ ہو جاوینگے کہ پھر عود نہ کرینگے پس وہ لوگ پھر چلے اس حالت مین کہ طلب اور ملاقات مسلمین یعنے اُنکے مقابلے سے بہت خائف و ترسان تھے اور ایسا ہوا کہ چند آدمی قبیلہ عبد قیس سے جو مدینہ کو جاتے تھے گذرے اُنکا پاس ابوسفیان کے ہوا تو اُسنے کہا بھلا تم لوگ پیام میرا محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کو پہونچاؤ گے اور جو کچھ مین کہلا بھیجون قسم کھاؤ گے مین تمسے شرط اُس بات کی کرتا ہون کہ کل بازار عکاظ مین جب تم میرے پاس آؤ گے

تو مین تمھارے اونٹون کو زیب سے پر بار کر دونگا اُنھون نے قبول کیا تب ابوسفیان نے کہا جس وقت تم لوگ محمدؐ اور اُنکے اصحابؓ سے ملاقات کرو تو اُنکو خبر دو اس بات کی کہ ہم سب نے اتفاق و اجماع اُنپر پھر آنے کا کیا ہے اور کہتے تھے کہ تم چلو ہم بھی تمھارے پیچھے آتے ہین پس ابوسفیان وہان سے اپنے لشکر کو گیا اور وہ قافلہ مقام حمراء مین پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیا اور جو کچھ ابوسفیان نے اُن سے پیغام دیا تھا اُنھون نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تو ان لوگون نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنی حق تعالی ہم کو کافی ہے اور وہ بہترین مددگار ہے اور اسی باب مین خدائے عزوجل نے یہ آیہ نازل کیا الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم الآیۃ یعنے وہ لوگ جن سے لوگون نے کہا کہ تمھارے لیے مردمان کثیر جمع ہین تو اُنکا ایمان زیادہ ہوا و قولہ تعالے الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابھم القرح آلایہ جن لوگون نے امتثال امر خدا اور رسولؐ کیا بعد ازان کہ (وباجودیکہ) وہ زخمی ہو چکے تھے اور ایسا ہوا کہ معبد نے ایک شخص کو خزاعہ مین سے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روانہ کیا تا اُن کو خبر دیوے کہ ابوسفیان اور اُسکے اصحاب ڈرتے اور کانپتے پھر گئے بعد ازان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد تین روز کے مدینہ مین پھر آئے

ذکر سریۂ لشکر ابی سلمہ بن عبد الاسد

جو شہر محرم ہیتیسوین مہینے ہجرت سے بمقام قطن طرف بنی اسرا کے بھیجا تھا **محمد بن عمر الواقدی** نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عمر بن عثمانؓ بن عبد الرحمان بن سعید بن یربوع نے سلمہ بن عبد اللہ بن عمر بن ابی سلمہ بن عبد الاسد سے اور سوائے اُنکے اور سے بھی اور اُنھون نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی اُس شخص نے جسنے ذکر اس سریہ کا کیا اور وہ عماد حدیث ہے اور روایت کی عمر بن عثمانؓ سے اُنھون نے سلمہ سے پس ان سب نے کہا کہ جب ابوسلمہ بن عبد الاسد احد مین حاضر ہوے اور درمیان بنی امیہ بن زید کے بمقام عالیہ اُحد کے تھے اور اسوقت قبا سے آئے تھے اور اُنکے ساتھ اُنکی بی بی ام سلمہ بنت ابی امیہ بھی تھین چنانچہ ابوسلمہ اُحد مین زخمی ہوے اور زخم اُنکے بازو مین لگا تھا پھر جب وہ اپنے مکان پر آئے ہین تو انکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف حمراء الاسد کے روانہ ہوے ہین تب ابوسلمہ اپنے حمار پر سوا ہوکر روانہ ہوے اور سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر ملاقات کی اور اُسوقت حضرتؐ بلندی مقام عصبہ سے اُتر کر عقیق مین پہونچے تھے تو وہ وہان سے ہمراہ حضرت صلعم کے جانب حمراء الاسد کے چلے پھر جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کو پھرے تو ابوسلمہ بھی مسلمین کے ساتھ آئے اور عصبہ کی راہ سے پھر آئے تھے اور ایک مہینا قیام کرکے دوا اپنے زخمون کی کرتے تھے یہان تک کہ زخم اچھے ہونے لگے

اور انگور بھر آئے مگر کچھ اثر پوست پر باقی تھا۔ پھر جبکہ چاند محرم کا پنتیسوین مہینے ہجرت سے دیکھا گیا تو رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوسلمہ کو طلب کیا اور فرمایا اُس لشکر کو ہمراہ لیکر خروج کر کہ ہمنے بجکو اُس لشکر کا امیر وافسر کیا ہے اور اُنکے لیے ایک علم تیار کرایا اور فرمایا روانہ ہوتا آنکہ جب تو ارض بنی اسد پر پہونچے تو اُنپر تو پہلے زور ڈال یعنے منجملہ تمام سبقت کر قبل اس سے کہ گروہ آنکا تجھ سے بغلبہ ملاقات کرین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو اور اُنکے ہمراہی مسلمین کو تقوی وخیر وصیت فرمائی چنانچہ اُنکے ہمراہ اس لشکر مین ایکسو پچاس مرد روانہ ہوے واز انجملہ ابوسبرہ بن ابی رہم تھے جو برادر مادری ابی سلمہ کے تھے اور مادر اُنکی برہ بنت عبدالمطلب تھین اور عبداللہ بن سہیل بن عمرو تھے اور عبداللہ بن مخرمۃ العامری تھے اور بنی مخزوم سے معتب بن الفضل بن حمراء المخزاعی تھے کہ یہ سب آپسمین حلیف تھے اور ارقم بن ابی الارقم بھی اُنھین لوگون مین سے تھے اور بنی قہر سے ابوعبیدہ بن الجراح وسہیل بن بیضا تھے اور انصار مین سے اُسید بن الحضیر وعباد بن بشر وابوسلمہ وابوعبس وقتادہ بن النعمان ونصر بن الحارث الظفری وابوقتادہ وابوعباس الزرقی وعبداللہ بن زید وخبیب بن یساف تھے اور سوائے انکے اور لوگ بھی جنکا نام ہمکو معلوم نہین اور ایک وہ شخص تھا جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آمادہ وبرانگیختہ کیا چنانچہ وہ ایک شخص تھا قبیلۂ طے سے کہ مدینہ مین بارادۂ ملاقات کسی عورت قبیلۂ طے کے آیا تھا جو اُس شخص کی قرابتدار تھی اور کسی صحابی کی زوجہ تھی پس اُس صحابی کے قرابتدارون مین آکر اُترا اور صحابی سے خبر دی اس بات سے کہ مین طلیحہ اور سلمہ دونون پسران خویلد کو چھوڑ آیا ہون اس حال پر کہ وہ دونون اپنی قوم مین ساتھ اُن لوگون کے ہین جو اُن دونون کی اطاعت مین حاضر اور دونون کو واسطے حرب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طلب کرتے ہین اور ارادہ داخلہ مدینہ کا رکھتے ہین اور کہتے ہین کہ خاص خانہ محمد مین درآوین گے اور اُسکے اطراف وجوانب مین جو اُنکے توابع ولواحق بستے ہین اُنکے مال ومتاع لوٹینگے اور اُنکے ستوران چرائی کے جو حوالی مدینہ مین چرائے جاتے ہین وہ ہاتھ آوین گے اور ہم اپنے گھوڑون پر سوار ہوکر نکلین گے کہ ہر آئینہ ہمنے اپنے گھوڑون کو شایستہ وتیز رو تیار کیا ہے اور ہم اپنے ناقون آزمودہ پر سوار رہونگے کہ اگر ہم لوٹ کو پھونچین گے تو وہ ہم کو نہین پاسکتے ہین اور ہمارے اُنکے مقابلہ ہوجاویگا اور ہمنے سازوسامان حرب مہیا کرلیا ہے کہ ہمارے پاس گھوڑے ہین اُنکے یہان گھوڑے نہین اور ہمارے ساتھ ناقے ہین تیز رو مثل گھوڑون کے اور وہ قوم بھی خوار خستہ خاطر ہین کیونکہ ابھی حال مین قریش اُنپر غالب آچکے ہین (یعنی بجنگ اُحد) کہ تا مدت دراز زخم سے اُنکو مہلت نہوگی کہ آمادۂ جنگ ہون اب اُنکی جمعیت جمع نہوگی چنانچہ انھین مین سے ایک شخص جسکا نام قیس بن حارث بن عمیر ہے اُن کے درمیان کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے قوم واللہ یہ بات جو تم تجویز کرتے ہو میری راے کے موافق

نہین ہے قتل کرنا ہمارا اُنکے تئین کچھ عوض خون نہین ہے اور لوٹنا اُنکو بدلہ لوٹ کا نہین ہے ہمارا وطن شہر سے
بعید ہے اور ہمارے یہان مثل جمعیت قریش کے نہین ہے کیونکہ قریش ایک مدت متوقف رہے اور عرب مین
آمد رفت کرتے ہوے عرب سے طلب نصرت کرتے رہے اور اُنکے لیے مسلمین پر بدلہ خون کا تھا کہ وہ طالب
خون تھے بعد ازان جب وہ عازم ہوے تو اُنھون نے اپنے اونٹون کو بار کیا اور گھوڑون کو کوتل لیا اور پشتارے
ہتھیارون کے لد والئے اور اُنکے ہمراہ جمعیت کثیر تھی کہ تین ہزار تو صرف مقاتل و مبارز تھے سوائے اور ہمراہیان
توابع کے اور منتہاے کوشش تمھاری یہ ہے کہ تم خروج کرتے ہو تین سو آدمیون مین بشرطیکہ اسقدر بھی پورے
ہو جاوین پس تم اپنی جان کو قریب مین ڈالتے ہو کہ تم اپنے شہر سے نکلتے ہو اور مین ایمن نہین ہون اُس بات سے
کہ تم پر شکست پڑے پس یہ باتین اُنکی شک مین ڈالتی تھین و بعد ازان وہ لوگ اسی حیص و بیض مین تھے (یعنے
میری روانگی تک) غرضکہ وہ صحابی اُس شخص کو اپنے ہمراہ حضور مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیگئے اور جو
کچھ اُس شخص نے بیان کیا حضرتؐ سے بیان کیا حضرت صلعم نے ابو سلمہ کو بھیجا تو وہ ہمراہ اپنے اصحاب کے
روانہ ہوے اور وہ مرد طائی بھی رہبری کے لیے ساتھ ہوا اور مسلمین راہ چلنے مین شتاب روی کرتے تھے چنانچہ
اُس مرد رہبر نے مسلمانون کو راہ روشن یعنی شارع عام سے باندیشہ خطر پھیر کر دوسری راہ پیش کی اور شبانہ روز
لیے چلا گیا پس اجنادسے گذر کر قریب قطن پہونچے کہ بنی اسد کے چشمہاے آب مین سے قطن بھی اُسکا ایک
چشمہ سار ہے اور اُسی جگہ اُنکا لشکر بھی جمع تھا چنانچہ مسلمین نے اُنکے مویشی کو دہان چرائی پر دیکھکر اُن چرائی
کے جانورون کو لوٹ لیا اور گلہ مویشی کو اپنے قابو مین کیا اور تین نفر غلامون کو جو چرواہے تھے پکڑ لیا
اور باقی چرواہے چھوڑ ایا بھاگے اور اپنے لشکر مین آکر اس خبر کو بیان کیا اور جمعیت لشکر ابی سلمہ
کی کثرت ظاہر کر کے اُنکو ڈرایا پس جماعت بنی اسد کی ہر طرف متفرق ہو گئی تب ابو سلمہ اُس چشمہ سار پر
وارد ہوے وہان دیکھا تو درحقیقت جماعت باغیون کی منتشر ہو گئی تب وہان لشکر گیا اور اپنے اصحاب کو
ہر طرف بتلاش شتران و ستوران و گوسپندان وغیرہ کے متفرق کر دیا چنانچہ ان اصحاب کے تین گروہ کیے
ایک گروہ اپنے ہمراہ رکھا اور دو گروہ کو تاراج کے لیے دو طرف مختلف مقرر کیا اور اُن دونون جماعت سے
تاکید کر دی کہ تلاش کرتے ہوے دور نکل نجانا اور بشرط سلامتی شب باشی سوائے میرے پاس کے
اور کہین نہ کرنا اور اُنکو حکم کر دیا کہ ازہم یکدیگر جدا نہ ہونا اور ہر ایک جماعت پر اُنھین مین سے ایک
ایک افسر مقرر کر دیا تا آنکہ وہ سب گروہ گروہ سالماً و غانماً ابو سلمہ کے پاس لوٹ آئے اور اونٹ و بکریان لوٹ
لائے اور کسی سے نوبت مقابلہ کی نہ پہونچی پس ابو سلمہ یہ سب کچھ لیکر مدینہ کو پھر آئے اور وہ مرد طائی بھی ہمراہ
پھر آیا اور ایسا ہوا کہ جس شب کو وہان سے روانہ ہوتے تھے تو ابو سلمہ نے کہا کہ اپنے غنائم کو تقسیم کر لو اور ابو سلمہ نے مال

غنیمت سے جو چیزین اُس طائی رہبر نے خواہش کین پہلے اُسکو دین بعد ازان مال غنیمت سے حق صفی یعنے برگزیدہ و پسندیدہ واسطے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک غلام یعنی ایک چھوکرے کو نکالا بعد ازان اُس مال سے خمس باہر کیا پھر مابقی کو درمیان اصحاب کے تقسیم کردیا پھر جب لوگون نے اپنے اپنے حصے پہچان لیے تو سب اونٹون اور بکریون کو ایک ساتھ ہانکتے ہوے آگے بڑھے یہان تک کہ مدینہ مین داخل ہوے اور کہا عمر بن عثمانؓ نے کہ مجھ سے حدیث بیان کی عبدالملک بن عبید نے عبدالرحمان بن سعد بن یربوع سے اُنھون نے عمر بن ابی سلمہ سے سنا اُنھون نے کہا کہ جسنے ابوسلمہ کو زخمی کیا تھا وہ ابواسامۃ الجشمی تھا کہ اُسنے روز اُحد تیر چوڑے پھال کا اُنکے بازو مین مارا تھا تو وہ ایک مہینے کے عرصہ تک اُسکا علاج کرتے رہے پھر ہمنے دیکھا کہ وہ اچھا ہوگیا تھا چنانچہ ماہ محرم مین پنتیسوین مہینے ہجرت سے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو مع لشکر طرف قطن کے بھیجا کہ وہ دس روز سے کئی روز زیادہ باہر رہے پھر جب وہ مدینے مین داخل ہوے تو اُس زخم کا منھ پھر کھل گیا یہان تک کہ ستائیسوین جمادی الثانی کو اُنھون نے وفات پائی اور غسل اُنکی میت کو بیسیرہ چاہ بنی امیہ سے درمیان دونون منارۂ چاہ کے دیا گیا اور اُس چاہ کا نام جاہلیت مین عبیر تھا سو رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکا نام بیسیرہ رکھا بعد ازان جنازہ اُنکا بنی اُمیہ کے یہان سے اُٹھوا کر مدینے مین دفن کیا گیا اور بیان کیا عمر بن ابی سلمہ نے کہ بعد وفات ابوسلمہ کے میری مادر ام سلمہ عدۃ مین رہین جب مدۃ عدۃ کے چار مہینے دس دن گذر گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے عقد نکاح کیا اور حضرتؐ نے اُنسے انھین شبون مین صحبت کی جو چند شبین ماہ شوال سے باقی رہی تھین چنانچہ والدہ میری ام سلمہ کہتی تھین کہ ماہ شوال مین عقد نکاح کرنا اور اُسی ماہ مین ہمبستر ہونا کچھ باک اور کچھ مضائقہ نہین ہے کیونکہ رسول خدا صلعم نے میرے ساتھ ماہ شوال مین عقد تزویج کیا اور اُسی شوال مین مجھسے ہم صحبت ہوے اور تاریخ وفات ام سلمہؓ کی ماہ ذیقعدہ ۵۹ ہجری ہے اور ابوعبداللہ واقدی نے کہا کہ مین نے اس حدیث کو عمر بن عثمان الجشمی کے روبرو بیان کیا اُنھون نے کیفیت سریہ اور مقدمہ خروج ابی سلمہ کی تصدیق کی اور اس روایت کی صحت کا اعتراف کیا اور مجھسے کہنے لگے کہ مجکو اس مرد طائی کا نام بھی کچھ معلوم ہوا تھا مین نے کہا مجھے نہین معلوم ہوا تب اُنھون نے کہا کہ وہ ولید بن زہیر بن طریف تھا چچا زینب طائیہ کا جو زوجہ طلیب بن عمیر کی تھی چنانچہ وہ مرد طائی اُنھین کے یہان اُترا تھا اور اُنسے خیبر بیانکی تھی پس طلیب اُس مخبر کو پاس رسولخدا صلعم کے لیگئے تب اُسنے حضرت سے خبر بنی اسد بیان کی اور جو کچھ اُنکے ارادے مدینے کی طرف آنے کے تھے وہ سب ظاہر کیے پھر وہ مرد طائی ہمراہ مسلمانون کے راہ بتاتا چلا اور وہی مقدمۃ الجیش و راہبر تھا پس وہ اُن مسلمین کو بعرصہ چار روز قطن مین لیگیا اور غیر راستہ سے لے آیا تا کہ اُس قوم پر خبر مخفی رہے آخر گروہ مسلمین اُنکے پاس اُس حال مین پہونچے جب وہ سب اپنے گلہ شتر وغیرہ کی چرائی مین مصروف

تھے تب مسلمانون نے اس جماعت کو جا لیا تو وہ اُن سے ڈر گئے پھر آمادۂ جنگ ہوے اور لڑنے لگے اور زخمی ہوکر متفرق ہوگئے پھر طائیون نے بنی اسد پر شبخون مارا اور زخمی بھی ہوئے اور اُنکے اُونٹ اور بھیڑ کو پکڑ لائے بعد ازان بنی اسد کو پھر کچھ مسلمانون سے چارہ نرہا تو وہ اسلام لائے اور **واقدی** نے کہا کہ ہمارے اصحاب جو راوی حدیث ہین وہ بیان کرتے ہین کہ ابوسلمہ شہدائے اُحد مین سے ہین کیونکہ وہ روز اُحد ایسے زخمی شدید ہوے تھے کہ بعد اچھے ہونے کے پھر وہ زخم تازہ کھاکر فائز وفات ہوے اور یہی حال بعینہ ابوخالد الورقی کا ہوا جو بل عقبہ سے تھے کہ اُنکو بھی جنگ یمامہ مین بہت سے زخم لگے تھے چنانچہ بعد اچھے ہونے کے عہد خلافت عمرؓ مین پھر اُن زخمون نے جوش کیا اور باعث اُن کی موت کا ہوا اور اُنپر حضرت عمرؓ نے نماز جنازہ پڑھی اور کہا کہ یہ شہدائے یمامہ سے ہے اس لیے کہ جنگ یمامہ مین زخمی ہوا اور **واقدی** نے کہا کہ مین نے تمام حدیث ابی سلمہ کی سامنے یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ کے پڑھی تو اُنھون نے کہا مجھے بھی خبر دی ہے ایوب بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ نے کہ رسولخدا نے ابوسلمہ کو ماہ محرم مین چونتیسوین مہینے ہجرت سے ہمراہ ایکسو چھپن مردون کے روانہ کیا اور اُنھین مین سعد بن ابی وقاصؓ اور ابوحذیفہ بن عقبہ اور سالم مولی ابی حذیفہ تھے چنانچہ یہ لوگ راتون کو چلتے تھے اور دنون مین کہین چھپے رہتے تا آنکہ چشمۂ سار قطن پر وارد ہوے اور جا لیا اُن لوگون کو جنھون نے وہان لشکر جمع کیا تھا پھر ابوسلمہ نے تاریکی صبح مین اُنکا محاصرہ کیا اور اُس وقت مسلمین کو وعظ کرنے لگے چنانچہ اولاً اُن کو امر بتقوے کیا یعنے خائف رہنا خدا سے اور بچے رہنا منکرات سے پھر اُن کو جہاد کی رغبت دلائی اور اُن کو قتال پر آمادہ ومستعد کیا اور درباب طلب دشمن کمال تاکید کی اور موالفت کرنی دو دو آدمیون کی یعنے دو دو مین مواخات کرادی غرضکہ وہ سب مسلمین جو حاضر تھے پیش ازانکہ دشمن اُنپر حملہ کرین خود ہوشیار وآمادۂ کارزار ہوگئے اور سامان حرب درست کرلیے اور سب نے اپنے اپنے ہتھیار لگائے بیشک راوی بعض نے اُنمین سے ایسا کیا وبعد ازان سب نے صف جنگ مرتب کی تا آنکہ سعد بن ابی وقاصؓ نے دشمنون مین سے ایک شخص پر حملہ کرکے تلوار ماری کہ اُسکا پانون کاٹ ڈالا پھر اُسکو قتل کرڈالا پھر ایک اعرابی نے مسعود بن عروہ پر حملہ کیا اور اُنپر نیزے کا وار کیا تا آنکہ اُسنے اُنکو قتل کیا اُسوقت مسلمین کو اندیشہ ہوا کہ رخت مسعود کا وہ اعرابی اُتار لیجا دیگا تب اُسکو اُسکی جماعت کی طرف بانک دیا بعد ازان سعد نے مسلمین پر شور کیا کہ کیا انتظار کرتے ہو تب ابوسلمہ نے اُنپر حملہ کیا بالآخر مشرکین چپ وراست گریزان ہوے اور مسلمین نے اُنکا تعاقب کیا بعد ازان کہ مشرکین ہر طرف منتشر ہوگئے تب ابوسلمہ نے اُنکی طلب وتلاش سے مسلمانون کو باز رکھا اور سب مسلمین اپنے محل لشکر پر پھر آئے اور مسعود کو دفن کیا اور جو جو اسباب اُنکا متاع ہر قوم سے ہلکا لائق لیچلنے اور بار کرنے کے تھا لے لیا اور اُس مقام مین عیال واطفال مشرکین کے نہ تھے بعد ازان مسلمین وہانسے مدینے

کی طرف روانہ ہوے یہانتک کہ جب چشمۂ سارقطن سے مسافت ایک شب کی راہ طے کی تو راستہ بھول گئے پس دفعۃً ان مشرکین کے گلۂ شتران پر جو چرائی پر تھے جا پہونچے اور وہان اُنکے چرواہے بھی تھے جو اپنے مالکونکی راہون سے پھر رہے تھے پس مسلمانون نے وہ سب اونٹ ہانک لیے اور اُن چرواہون کو بھی پکڑ لائے چنانچہ اُس غنیمت سے اُنکو سات سات اونٹ حصہ ملا اور کہا واقدیؒ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابی سبرہ نے حارث بن فضیل سے اُنھون نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص کہتے تھے جب ہم راستہ بھول گئے تو ہمنے ایک آدمی کو عرب مین سے اجرہ پر رہبر مقرر کیا کہ وہ ہمکو راہ بتاوے اُسنے کہا اگر مین تمکو گلۂ شتران مشرکین کی چرائی پر لیچلون تو تمکو کیا دوگے مسلمین نے کہا ہم تمکو پانچوان حصہ دیوین گے سعد نے کہا کہ پھر وہ مسلمین کو اُن اونٹون کی چرائی پر لے گیا اور آخر کو اُسنے بھی پانچوان حصہ لیا

ذکر غزوۂ بیر معونہ کہ ماہ صفر مین چونتیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا

کہا واقدیؒ نے کہ مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ و عبد الرحمن بن عبد العزیز و معمر بن راشد و فلیح بن سعید و ابن ابی سبرہ و ابو معشر و عبد اللہ بن جعفر نے اور ہر ایک نے اس حدیث کو مع طائفہ رواۃ کے نقل کی اور بعضے اُن مین سے بابت اُس حدیث کے بڑے ضابط تھے اور سوائے اُن لوگون کے جنکے نام مذکور ہوئے اور بھی راوی اُس حدیث کے ہین اور مین نے ہر ایک کی روایت کو جمع کیا اور طریق جمع حدیث کا ربط دین اختلافات کا ہے) چنانچہ راویون نے کہا کہ عامر بن مالک بن جعفر ابو البراء جو ملاعب الاسنۃ یعنے برچھیت تھا خدمت مین رسولخدا صلعم کے حاضر ہوا اور دو گھوڑے دو ناقے اُسنے حضور مین پیش کیے حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا پھر حضرتؐ نے اُسکو دعوت طرف اسلام کے کی یعنی تکلیف قبول اسلام کی دی اُسنے قبول تو نہین کیا مگر گریز بھی نہین کیا بلکہ یہ کہا کہ اے محمدؐ مین آپ کے امر کو بہتر و نزدیکتر دیکھتا ہون مگر میرے پیچھے میری قوم ہے اگر آپ اپنے اصحاب مین سے چند اشخاص میرے ساتھ روانہ کیجیے تو مجکو امید ہے کہ وہ لوگ آپکی دعوت اسلام قبول کرین اور آپ کے امر کی پیروی کرین پس اگر وہ لوگ آپ کے دین کی اتباع کرینگے تو کیا خوب غلبہ آپ کے امر کا ہوگا تب رسولخدا صلعم نے فرمایا مجھے اپنے اصحاب کے لیے اہل نجد سے اندیشہ ہے عامر نے عرض کی آپ اصحاب پر اہل نجد سے کچھ اندیشہ نہ کیجیے اگر کوئی اُنمین سے بجنگ پیش آویگا تو مین آپکے اصحاب کا نزدیک و مددگار رہونگا اور ایسا ہوا کہ انصارین سے ستر مرد نوجوان وہ تھے جو قراء قرآن کہلاتے تھے اُنکا معمول یہ تھا کہ جب شام ہوتی تھی تو وہ الی مدینہ مین جاکر تلاوت اور تعلیم و تعلم قرآن کرتے تھے اور نمازین پڑھتے تھے اور جب صبح پیش آتی تھی تو آب شیرین پر گذر کرتے تھے اور وہانسے پھرتے ہوے لکڑیان چنکر حضرت صلعم کے محلات مین پہونچاتے تھے اور اُنکے گھر والے جانتے تھے کہ یہ شب کو مسجد مین رہتے ہین اور اہل مسجد جانتے تھے کہ یہ سب اپنے مکانون مین شب باش رہتے ہین چنانچہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُنھین سب کو طرف بیر معونہ کے روانہ کیا تا آنکہ یہ لوگ گئے اور جاکر

بیر معونہ مین شہید ہوے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پندرہ روز تک اُنکے قاتلون پر بد دعا کی یعنی لعنت کی اور ابو سعید خدری نے کہا کہ یہ سب ستر مرد تھے اور بعضون نے کہا کہ وہ سب چہل تن تھے اور میرے نزدیک بھی ثابت ہے کہ سب چالیس آدمی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نوشتہ یعنی نامہ بنیا ان لوگونکے ہمراہ کر دیا تھا اور اپنے اصحاب مین سے منذر بن عمرو الساعدی کو اُن جوانون پر امیر و افسر کر دیا تھا چنانچہ یہ لوگ روانہ ہوئے یہان تک کہ بیر معونہ پر پہونچے اور بیر معونہ ایک چشمہ ہے چشمہاے بنی سلیم سے اور وہ درمیان ہن ارض بنی عامر و بنی سلیم کے واقع ہے اور یہ دونون یعنی ارض بنی عامر و ارض بنی سلیم دو شہر شمار کیے جاتے ہین بیر معونہ سے اور کہا واقدی نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی مصعب بن ثابت نے ابی الاسود سے اُنھون نے عروہ سے سُنکر اُنھون نے کہا کہ منذر ہمراہ اُس رہبر کے جو بنی سلیم سے تھا اور نام اُسکا مطالب تھا بیر معونہ کو روانہ ہوے جب وہان پہونچے تو اُسمین لشکر گاہ کیا اور اپنی سواری و باربرداری کے جانورونکو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور اُنکی چرائی پر حارث بن حمہ اور عمرو بن امیہ کو تعینات کیا اور حرام بن ملحان کے ہاتھ نامہ رسول خدا صلعم کا روانہ کیا تا وہ درمیان مرد بان بنی عامر کے جا کر وہ نامہ پاس عامر بن طفیل کے پہونچا دے چنانچہ جب حرام اُن لوگون کے درمیان پہونچا اور نامہ پہونچایا تو اُن لوگون نے نامہ پڑھا اور عامر بن طفیل نے جھپٹ کر حرام کو قتل کیا اور بنی عامر کو پکارنے لگا کہ قتال مسلمین پر سب جمع ہون مگر اُن لوگون نے انکار کیا اسلیے کہ پہلے سے عامر بن مالک ابو براء حوالی نجد مین پاس قوم کے گیا تھا اور پکار آیا تھا کہ مین نے اصحاب محمد کی شرکت و مددگاری کی ہے تم لوگ اُن سے تعرض نہ کرنا لہذا اُن لوگون نے کہا کہ ہم ابو براء کے عہد و مددگاری و پناہ دہی کو نگاہ رکھین گے اور عہد شکنی نہ کرین گے پس عامر اور بنو عامر نے ہمراہ ہونے سے عامر بن طفیل کے انکار کیا پھر جب بنو عامر نے انکار کیا تو عامر نے دیگر قبائل سے مسلمانون پر مدد مانگی مثل قبیلہ سلیم و قبیلۂ عصیہ و قبیلہ رعل سے سو یہ سب قبیلے اُسکے ساتھ چلے اور اُن سب نے عامر بن طفیل کو اپنا سردار کیا اور عامر بن طفیل نے کہا کہ مین قسم دیتا ہون خدا کی کہ کوئی شخص تنہا اسطرف نجا دے پس اُن لوگون نے اُسکی پیروی کی تا آنکہ ان لوگون نے مسلمانون کو اس حالت مین پایا کہ وہ سب اپنے صاحب اور امیر کے پاس ٹھہرے ہوے تھے تب وہ لوگ اُسکے پیچھے پیچھے آگے بڑھے پھر اُن لوگون سے مسلمانون کی ملاقات ہوئی اور منذر افسر بھی اُنکے ہمراہ تھے پس بنو عامر نے مسلمانون کو گھیر لیا اور اُنپر ہجوم و غلبہ کیا اُسوقت اہل اسلام قتال کرنے لگے تا آنکہ سارے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اور صرف منذر بن عمرو باقی رہے تب بنو عامر نے منذر سے کہا کہ اگر تو چاہتا ہو تو ہم تجکو امان دیوین منذر نے کہا مین اپنا ہاتھ تمھارے اختیار مین نہین دیتا ہون اور نہ تمھاری امان منظور کرتا ہون مگر ہان اتنی دیر امن چاہتا ہون کہ مقتل حرام بن حارث تک پہونچون بعد ازان امن تمھاری

مجھسے نکل جاویگی پس اُن لوگون نے منذر کو امان دی یہان تک کہ منذر مقتل حرام بن ملحان پر آئے تب ان لوگون نے اپنی امان اُن سے نکال لی بعد ازان منذر نے اُن سے قتال کی تا آنکہ شہید ہوے چنانچہ یہی اشارہ ہے قول رسول خدا صلے اللہ علیہ سے جو حق مین منذر بن عمرو کے ارشاد ہوا تھا اَعْنَقَ لِیَمُوْتَ یعنی سبقت و شتابی کی منذر نے موت کے لیے جو کہ حارث بن الصمہ و عمرو بن امیہ جانوروں کو چرائی پر لے گئے تھے تو اُن دونون نے بلندی پر نگاہ کی اور اڑتا اور متوجہ ہونا طائرون کا طرف اپنی منزل و لشکرگاہ کے دیکھا تب یہ دونون آپسمین کہنے لگے واللہ اصحاب ہمارے قتل ہوگئے واللہ ہمارے اصحاب کو سواے اہل نجد کے اور کسی نے قتل نہین کیا پس ایک اُونچی زمین یعنی ایک ٹیلے پر دونون چڑھگئے تو کیا دیکھتے ہین کہ اصحاب اُنکے مقتول پڑے ہین اور سوار اُنکے کھڑے ہین تب حارث بن الصمہ نے عمرو بن اُمیہ سے کہا اب تیری کیا راے ہے اُنھون نے کہا میری راے یہ ہے کہ مین جاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ملون اور یہ ماجرا بیان کرون حارث نے کہا مین وہ نہین ہون کہ جس جگہ منذر قتل ہوے وہان سے مین پیچھے ہٹ جاؤن آخر یہ دونون آگے بڑھے اور قوم بنی عامر سے ملاقات کی اور حارث اُن سے قتال کرنے لگے اور اُنمین سے دو نفر کو قتل کیا بعد ازان اُن لوگون نے حارث کو پکڑ لیا اور اسیر کیا اور عمرو بن امیہ کو بھی اسیر کرلیا تب اُنھون نے حارث سے کہا جو کچھ تو چاہتا ہو وہ ہم تیرے ساتھ کرین اور ہم تیرا قتل کرنا نہین چاہتے حارث نے کہا تم مجھے مقتل منذر اور حرام پر پہونچا دو پھر امن و امان تمھاری مجھسے ساقط ہو جاوے اُنھون نے کہا اچھا ہم یون ہی کرتے ہین پھر اُنھون نے حارث کو وہان پہونچا دیا اور قید سے چھوڑ دیا پس حارث نے اُن سے قتال کی اور اُنمین سے دو آدمی کو قتل کیا بعد ازان خود بھی قتل ہوے اور اُنکو یون قتل نہین کیا بلکہ اُنکو بھالا مارا پھر بھالے مین چھید لیا اور عمرو بن امیہ جو کہ اُنکی قید مین تھے اور لڑتے نہ تھے تو اُن سے عامر بن الطفیل نے کہا کہ ہر آئینہ میری جان پر نذر یا منت ہے رہا و آزاد کرنا ایک قید ی دبندی کا پس تو اُسکی طرف سے آزاد ہوا اور ابن امیہ کی پیشانی کے بال اکھیڑ لیے یعنی چوٹی اُنکی کاٹ لی و بعد ازان عامر بن طفیل نے عمرو بن اُمیہ سے پوچھا کہ اپنے مہب کو پہچانتا ہے اُنھون نے کہا ہان مین جانتا ہون تب وہ اُن شہید ونمین پھرنے لگا اور ابن اُمیہ سے اُنکے نسب دریافت کرنے لگا بعد ازان ابن طفیل نے کہا آیا اُنمین سے کوئی شخص گم بھی ہے اُنھون نے کہا کہ ہان اُنمین عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر کو مین نہین پاتا ہون اُسنے کہا وہ تم مین کیسا شخص تھا عمرو بن امیہ کہتے ہین کہ مین نے کہا وہ ہم مین افضل اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین اول تھا اُسنے کہا مین تجھسے اُسکی خبر بیان کرون اور ایک آدمی کیطرف اشارہ کیا کہ اُس شخص نے اُسکو بھالا مارا اور جب اُسنے اپنا بھالا اُس سے کھینچ لیا تو اُسکو ایک شخص طرف بلندی آسمان کے لیگیا یہانتک کہ پھر وہ مجھکو نظر نہین آتا تھا عمرو نے کہا مین بولا ذلک عامر بن فہیرہ کہ عامر بن فہیرہ کا یہ حال ہے

عامر بن فہیرہ کا یہ شخص تھا

اور جسے اُنکو قتل کیا وہ شخص بنی کلاب سے تھا اُسکا نام جبار بن سلمی تھا وہ ذکر کرتا تھا کہ جب مین نے اُسکو بھالا مارا تو مین نے اُسے یہ کہتے ہوئے سُنا فزت واللہ یعنی واللہ مین فیروزمند و رستگار ہوا جبار کہتا ہے مین نے اپنے دل مین کہا کہ فُزت اُسکے قول سے کیا اُسکا مقصد ہے پھر مین پاس ضحاک بن سفیان الکلابی کے آیا اور مین نے اُسکو اس واقعہ سے خبر دی اور اُسکے قول فزت سے سوال کیا کہ اُس سے اُسکی کیا مراد تھی اُنھون نے جواب دیا کہ مقصد اُسکا جنت ہے اور کہا جبار نے کہ پھر ضحاک نے مجھپر عرض اسلام کیا تو مین نے قبول اسلام کیا اور باعث قبول اسلام میرے تئین وہ امر تھا جو وقت قتل عامر بن فہیرہ کے واقع ہوا اُنکے اُٹھائے جانے سے طرف بلندی آسمان کے اور جبار نے بیان کیا کہ ضحاک نے خدمت مین رسول اللہ صلعم کے ایک عرضی لکھی اسمین خبر میرے اسلام لانیکی اور کیفیت اُس واقعہ کی جو مقتل عامر بن فہیرہ سے مین نے دیکھی تھی مندرج کی حضرت نے فرمایا کہ ملائکہ نے جثہ عامر بن فہیرہ کا نظر مردم سے نہان کر دیا اور وہ علیین مین داخل کیا گیا الغرض جب خبر واقعہ بیر معونہ کی رسول خدا صلعم کو پہونچی تو اُس خبر کے ساتھ اُسی ایک شب مین اور چند مصیبتین جمع ہوئین ایک تو مصیبت شہداء بیر معونہ اور خبر مصیبت مرثد بن ابی مرثد اور رو انکی محمد بن مسلمہ کی چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یہ نتیجہ عمل ابو براء کا ہے کیونکہ مین اس بات سے کارہ تھا یہ امر مجھے پسند نہ تھا چنانچہ جس شب کو خبر واقعہ بیر معونہ کی آئی اُسی کی صبح کو نماز صبح مین بعد رکوع کے قاتلان شہداء بیر معونہ پر بد دعا و لعن کی پس جب سمع اللہ لمن احمدہ پڑھ چکے تو یہ دعا اُن قاتلون پر پڑھی اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِبَنِیْ لِحْیَانَ وَرِعْلٍ وَذَکْوَانَ وَعُصَیَّۃَ فَاِنَّھُمْ عَصَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِبَنِیْ لِحْیَانَ وَعَضَلٍ وَالْقَارَۃِ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ یعنے اے پروردگار سخت پامالی دہلا کی ڈال قبیلہ مضر پر اے پروردگار تجھپر لازم ہے انتقام ساتھ بنی لحیان و بنی رعل و بنی ذکوان و بنی عُصیہ کے ان سب قبیلون نے نافرمانی خدا اور رسول کی کی ہے اے پروردگار تجھ پر لازم ہے انتقام ساتھ بنی لحیان اور قبیلہ عضل اور قبیلہ قارہ کے اے پروردگار نجات دے ولید بن الولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش ابن ابی ربیعہ کو اور ناتوان مسلمانون اور قبیلہ غفار کی خدا مغفرت کرے اور قبیلہ اسلم کو حق تعالے سلامتی عطا کرے بعد ازان حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کیا اور اسی طرح حضرت علیہ السلام نے پندرہ روز تک یہی دعا پڑھی اور بعضون نے کہا چالیس روز تک تا آنکہ یہ آیہ نازل ہوئی لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ اَوْ یُعَذِّبَھُمْ فَاِنَّھُمْ ظَالِمُوْنَ یعنے اس امر مین تیرے لیے کچھ اختیار یا کوئی محل تردد نہین ہے کیونکہ شاید حق تعالے اُنپر متوجہ ہو کہ وہ اسلام لاوین یا اُنپر عذاب کرے جبکہ وہ اپنے کردار پر اصرار کرین اسلیے کہ وہ ظالم و فاجر ہین اور انس بن مالک کہتے تھے اللھم یا رب یہ کلمہ حیرت و حسرت

سلہ قولہ ابو الکرخ یرفع قولہ الرکوع یقال ابو الکرخ الاذن ابو کمیح الحمد دیکان القنوت ۱۲

مین کہا جاتا ہے یعنے اے اللہ اے پروردگار کہ روز بیر معونہ ستر مرد انصار مین سے تھے اور ابو سعید خدری نے کہا کہ انصار مین سے کئی جگہ ستر ستر آدمی شہید ہوئے چنانچہ ستر مرد روز اُحد اور ستر آدمی دفعۃً بیر معونہ مین اور ستر شخص معرکہ یمامہ کے دن اور ستر تن بروز جنگ جسر ابی عبید اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسقدر صدمہ شہدائے بیر معونہ پر ہوا اسقدر اور کہین کے شہیدون پر غمگین نہین ہوے اور انس رض کہتے تھے کہ حق تعالے نے حق مین شہدا بیر معونہ کے قرآن نازل کیا تھا یعنے کچھ آیتین نازل کی تھین کہ اُنکو پڑھتے تھے یہان تک کہ وہ منسوخ ہوگئین (یعنے متروک) ومنجملہ اُنکے یہ دو آیتین ہین بَلِّغُوْا قَوْمَنَا وَاَنَّا لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَاَرْضَانَا عَنْهُ یعنے وہ کہتے تھے کہ مشرکین ہماری قوم پر پہونچے اور ہمنے ملاقات کی اپنے پروردگار سے یعنے شہید ہوے پس راضی ہوا پروردگار ہمارا ہمسے اور راضی ہوے ہم اُس سے یعنے اُسکی عطیۂ رحمت وکرامت سے اور کہا رواۃ نے کہ ابو براء پھرتا ہوا مقام عیص مین آیا اور ابو براء اپنے قبیلہ مین بہت بڑھا اور بزرگ تھا پس اُس نے اپنے برادرزادہ لبید بن ربیعہ کو وہان سے مع ہدیۂ ایک فرس کے روانہ خدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا سو حضرت نے اس ہدیہ کو اُسپر واپس کردیا اور فرمایا مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا ہون تب لبید نے کہا میرے ذہن مین نہین آتا کہ نبی مضر مین سے کسی نے کبھی ہدیہ ابو براء کا پھیر دیا ہو پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا اگر مین نے ہدیہ کسی مشرک کا کبھی قبول کیا ہوتا تو ہدیہ ابو براء کو قبول کرلیتا تب لبید نے کہا اُسنے مجھے آپکی خدمت مین اسلیے بھیجا ہے کہ وہ آپ سے شفا مانگتا ہے یعنی دعاے شفا چاہتا ہے اپنے درد بیماری سے اور اُسکے تئین میلہ تھا یعنی اُسکے پیٹ مین آزار قرحہ تھا پس حضرتؐ نے زمین سے ایک ڈھیلا مٹی کا اُٹھا لیا اور اُسپر آب دہن ڈالا اور لبید کو حوالہ کیا اور فرمایا اس کو پانی مین گھول کر اُس کو پلا دینا چنانچہ لبید نے جاکر ایسا ہی کیا تو ابو براء اس مرض سے بری ہوگیا اور بعضون نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے لیے ایک قطی شہد کی لبید کے ہاتھ بھیجی تھی کہ ابو براء اُس کو چاٹتا تھا یہان تک کہ اچھا ہوگیا پس اُسی روز ابو براء اپنی قوم مین پھرتا ہوا ارادہ سرزمین بلی کا رکھتا تھا (اور بلی ایک قبیلہ ہے) پھر گذر اُس کا عیص پر ہوا تب اُسنے وہان سے ربیعہ اپنے بیٹے اور لبید کو غلہ طعام دیکر بھیجا اور وہ دونون غلہ لدوا کر خدمت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین پہونچے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ربیعہ سے فرمایا کہ دربارہ ذمہ وامان تیرے باپ کے کیا معاملہ کیا گیا ربیعہ نے کہا قبیلہ نے جب کہ تلوار چلائی اور نیزہ مارا تو اُس عہد کو توڑ ڈالا فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہان سچ ہے تب پسر ابی براء خصومت ہوکر چلا اور

لہ قال ابن اسحاق وحدثنی ابو الاسود عن عروۃ ان عامر بن الطفیل کان یقول الخ

جاکر اپنے باپ کو اس کیفیت سے مطلع کیا چنانچہ جو کچھ عامر بن الطفیل نے کیا تھا اور جو کچھ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر واقع ہوا وہ ابوبراء پر شاق و ناگوار گذرا اور حال یہ تھا کہ باعث پیرانہ سالی و ناتوانی حالی کے اُس میں تاب حرکت نہ تھی تو اُس نے کہا کہ نبی عامر کے درمیان سے میرے بھتیجے یعنے عامر بن الطفیل نے میرے عہد امان کو توڑ دیا یہ کہکر ابوبراء وہان سے روانہ ہوا یہان تک کہ اُس مقام پر پہونچا جہان بنو عامر ایک چشمہ پر چشمہاے قبیلہ بلی سے موجود تھے اور اُس چشمہ کو بدم کہتے ہین تب وہان سے ربیعہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر عامر سے جا ملا اور وہ اسوقت اپنے ناقہ پر سوار تھا پھر ربیعہ نے اُسکو بھالا مارا مگر بھالا اُسکے مقتل سے خطا کر گیا (مقتل انسان مین وہ جگہ ہی جہان زخم لگنے سے مر جاتا ہی) اور بنو عامر شور و فغان کرنے لگے تب عامر بن الطفیل کہنے لگا کہ مجھے ضرر نہین پہونچا مجھے ضرر نہین پہونچا یعنے زخم نیزہ نہین لگا پھر ربیعہ نے کہا کہ عہد ذمہ ابوبراء کا مین نے پورا کیا عامر نے کہا مین نے اپنے عم سے عفو کیا کیونکہ یہ فعل اُس کا ہی اور اُسکی جانب سے ہوا اور رسول خدا صلعم نے دعا کی تھی کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ بَنِیْ عَامِرٍ وَاطْلُبْ حُفْرَتِیْ مِنْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَیْلِ یعنے اے پروردگار ہدایت کر بنی عامر کو اور طلب کر بدلا میرے عہد شکنی کا عامر بن الطفیل سے اور جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے چلے اور خدمت مین رسول خدا صلعم کی آتے تھے اور چار دن تک پیادہ پا چلے آئے پھر جب وہ درمیان مقام قتادہ کے پہونچے تو ملاقات ہوئی دو آدمی سے جو دونون بنی کلاب مین کے تھے اور وہ دونون خدمت مین جناب رسالتمآب صلعم کے گئے تھے اور حضرت نے اُن دونون کو لباس پہنا دیا تھا اور اپنی جانب سے دونون کو امان دی تھی اور عمرو اس بات سے مطلع نہ تھے چنانچہ اُنھون نے دونون کو قتل کر ڈالا جب وہ دونون سو گئے تو عمرو نے برجستہ اُن دونون کو قتل کر ڈالا اور یہ اسلیے کہ بنو عامر نے اصحاب بیر معونہ کو قتل کیا تھا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا تو بھی اُنکے درمیان سے ہی (یعنے اصحاب بیر معونہ سے) اور بعض روایت مین ہی کہ سعد بن ابی وقاص بھی عمرو بن ابی اُمیہ کے ساتھ پھرے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جب کبھی تجکو مین نے کہین بھیجا تو درمیان اصحاب اپنے سے تو میرے پاس پھر آیا اور بعض نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص ہمراہ اصحاب بیر معونہ کے نہ تھے اور اُس لشکر مین سوائے انصاریون کے اور کوئی نہ تھا اور یہی ہمارے نزدیک ثابت ہی اور جب عمرو بن امیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن دو عامریون کے قتل کرنے کی خبر دی تو حضرت نے فرمایا تو نے بدکام کیا ایسے دو آدمیون کو تو نے قتل کیا جنکے لیے میری جانب سے امان و پناہ دی گئی تھی تاکہ مین اُن دونون کو جزا دون چنانچہ عامر بن الطفیل نے حضرت صلعم کی خدمت مین نامہ لکھا اور چند آدمیون کو اپنے اصحاب مین سے مع نامہ روانہ کیا تا وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کرین کہ آپکے اصحاب مین سے ایک شخص نے دو آدمیونکو ہمارے اشخاص مین سے قتل کیا حالانکہ اُن دونونکے لیے آپکی جانب سے امان و پناہ تھی تب آنحضرت صلعم نے دیت اُن دونونکی اُس قسم سے نکالی جسطرح کی

لہ فرقہ تو بھی اُسکے درمیان سے ہی تھا یعنی اشجع ہی بطرف بنو عامر کے

لہ بنو والقرآن ص ۱۲

دیت دو آزاد مسلمانوں کی ہوتی ہے پس وہ خون بہا دونوں کا اُس قوم کے پاس بھیجدیا اور واقدی نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی مصعب نے ابی الاسود سے اُنھوں نے عروہ سے اُنھوں نے کہا مشرکین کو خواہش ہوئی نسبت عروہ بن الصلت کے کہ انکو امان دیویں اور عروہ بڑے دوستدار عامر بن الطفیل کے تھے باوجودیکہ اُنکی قوم بنی سلیم نے بھی اُنکے امان دینے کی خواہش کی مگر اُنھوں نے انکار ہی کیا اور کہتے تھے کہ مین تمھارا امان قبول نہین کرتا اور نہ اپنی جان کو اپنے اصحاب کے قتل سے باز رکھونگا اور راوی کہتے ہین کہ جسوقت اصحاب بیر معونہ کے گھر گئے تو وہ لوگ کہنے لگے کہ ای پروردگار اسوقت ہم سوائے تیرے کسی ایسے شخص کو پاتے نہین ہین جو ہمارا اسلام تیرے نبی کو پہونچادے سو تو سلام ہمارا اُن حضرت پر پہونچادے چنانچہ جبرئیل علیہ السلام نے اُس کی خبر جناب مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہونچائی

اسمائے شہدائے بیر معونہ

قریش مین بنی تیم سے عامر بن فہیرہ شہید ہوے اور بنی مخزوم سے حاکم بن کیسان جو اُنکے حلیف تھے شہید ہوے اور بنی سہم سے نافع بن بدیل بن ورقاء تھے جو شہید ہوے اور انصار مین سے منذر بن عمرو امیر قوم شہید ہوے اور بنی رزیق سے معاذ بن ماعص تھے اور بنی النجار سے حرام و سلیمان دونون پسر ملحان کے تھے اور بنی عمرو بن مبذول سے حارث بن الصمہ اور سہل بن عامر بن سعد بن عمرو اور طفیل بن سعد تھے سو یہ دونون شہید ہوے و بنی عمرو بن مالک سے انس بن معوبہ و ابو شیخ ابی بن ثابت بن المنذر اور بنی دینار بن النجار سے عطیہ بن عبسعمرو شہید ہوے اور کعب بن زید بن قیس زخمی اٹھا لائے گئے درمیان مقتولون سے دبا آخر روز جنگ خندق شہید ہوے اور بنی عمرو بن عوف سے عروہ بن الصلت تھے جو حلیف اس قبیلہ کے تھے بنی سلیم سے اور قبیلہ نبیت سے مالک بن ثابت اور سفیان بن ثابت تھے پس یہ سب شہید ہوے جنکے نام محفوظ و یاد ہین وہ سولہ مرد ہین اور عبداللہ بن رواحہ نے کہا کہ مرثیہ پڑھا جاتا تھا نافع بن بدیل کا مین نے اپنے اصحاب سے سنا تھا کہ وہ یہ اشعار پڑھتے تھے رَحِمَ اللّٰہُ نَافِعَ بْنَ بَدِیْلٍ ۔ رحمۃ للبیتغی ثواب الجہاد ۔ صَادَمَ صَادِقَ اللِّقَاءِ اِذَا مَا ۔ کَثُرَ النَّاسُ قَالَ قَوْلَ السَّدَادِ یعنے خدا رحمت کرے نافع بن بدیل پر مثل رحمت اُن لوگون کے جو طالب ثواب جہاد ہین وہ تیغ زن تھا اور مقابلے کا سچا تھا اور جسوقت لوگ بہت باتین کرتے ہین تو منجملہ اُن کے جو کچھ نافع کہتا تھا قول اُسکا راست و استوار تھا یعنے اُسکا کلام سنجیدہ تھا اور انس بن عباس کہتے تھے کہ طعمہ بن عدی مامون انس کا جسکی کنیت ابو الریان ہے وہ روز بیر معونہ نکلکر اپنی قوم کو بطلب عوض خون اپنے بھتیجے کے ورغلاتا اور ابھارتا تھا یہانتک کہ اُسی نے نافع بن بدیل بن ورقاء کو شہید کیا اور اُسوقت یہ اشعار پڑھتا تھا تَرَکْتُ بْنَ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِیَّ ثَاوِیًا ۔ بِمُعْتَرَکٍ تَسْفِی عَلَیْہِ الْاَعَاصِرُ ۔ ذَکَرْتُ اَبَا الرَّیَّانِ لَمَّا عَرَفْتُہٗ ۔ وَاَیْقَنْتُ

اِنِّی یَوْمَ ذٰلِکَ شَائِرٌ یعنے مین نے ابن درقاء خزاعی کو معرکہ مین مقیم چھوڑا یعنے پڑا ہوا کہ اڑتی ہی اُسپر گرد اُسوقت مین نے ابوالریان کو یعنے انس کے تئین یاد کیا (ابوریان کنیت انس کی تھی) جبکہ مین نے اُس کو یعنے ابن درقاء کو پہچانا اور مین نے یقین کیا کہ بے شبہہ آج کے روز مین طالب عوض خون ہون اور کہا راوی نے مین نے اپنے اصحاب سے سُنا کہ وہ اُن اشعار کو صحیح النقل کہتے تھے اور کہا راوی نے کہ حسان بن ثابت نے منذر بن عمرو کے مرثیے مین یہ اشعار کہے جن کا مضمون یہ ہی کہ حق تعالے ابن عمرو پر رحمت نازل کرے کہ وہ ملاقات مقابلہ کا سچا تھا اور صداقت اس بات کی فائق تر ہی لوگون نے اُس سے نسبت دو امردن کے کہا کہ ان دونون مین کوئی اختیار کر پس اُس نے اُسی راے کو اختیار کیا جو بہتر تھی واقدی نے کہا کہ ابن جعفر نے قصیدہ حسان کا میرے سامنے پڑھا (یعنے جس کے یہ اشعار تھے) اور سر مطلع اُسکا سچا غیر ذو ہی

ذکر غزوہ رجیع واقع ماہ صفر چھتیسوین مہینے ہجرت سے

واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی موسیٰ بن یعقوب نے ابی الاسود سے اُنھون نے عروہ سے اُنھون نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اصحاب رجیع کو واسطے جاسوسی و سُراغ رسانی کے طرف مکہ روانہ کیا تا کہ وہ لوگ اخبار قریش حضور مین پہونچاوین سو وہ لوگ بخدیہ کی راہ سے چلے یہانتک کہ رجیع مین آئے تو وہان اُنسے بنولحیان متعرض و مزاحم ہوے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ و معمر بن راشد و عبد الرحمن بن عبد العزیز و عبد اللہ بن جعفر و محمد بن صالح و محمد بن یحیی بن سہل بن ابی حثمہ و معاذ بن محمد نے منجملہ اُن لوگون کے جنکے نام معلوم نہین اور اُن ہر ایک نے پارہ پارہ حدیث بیان کی اور بعضے اُنمین کے بڑے ضابطہ حدیث تھے بہ نسبت بعض کے و تحقیق کہ جو کچھ اُنھون نے مجھسے حدیث بیان کی مین نے اُن سبکو جمع کیا چنانچہ ان راویون نے کہا کہ جب سفیان بن خالد بن نبیح الہذلی قتل کیا گیا تو بنولحیان پاس قبیلہ عضل اور قارہ کے گئے اور اُنکے لیے حصار و عطیہ شتران دستوران سے مقرر کیا اس بات پر کہ وہ لوگ رسول خدا صلعم کے پاس جاوین اور اُنسے کلام کرین اس نہج سے کہ وہ چند اشخاص اپنے اصحاب مین سے اُنکے یہان بھیجین تا وہ اُنکو دعوت اسلام کرین (پھر جب وہ اس حیلے سے آوین) تو ہم قتل کرین اس شخص کو جسنے ہمارے صاحب یعنی سفیان کو قتل کیا ہی اور باقیون کو اسیر کر کے پاس قریش کے مکہ مین لیجاوین اور اُنسے اِن لوگون کی قیمت لیوین اسلیے کہ اُن لوگون کے نزدیک کوئی چیز زیادہ تر اس سے محبوب نہین ہی کہ اصحاب محمد مین سے کوئی بھی اُنکے پاس پکڑ آوے تو اُس کو مثلہ کر کے یعنے اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کر کے قتل کرین اور یہ بعوض اُن لوگون کے جو اُنمین سے روز بدر مارے گئے غرض کہ سات آدمی عضل و قارہ سے

لہ صلی اللہ علی بن عمرو موصد فی الفداء وصدق وکان فی قالوا لہ من فاتح فیہا فاختار فی الرابع فاتح موصد فی قالوا ۱۲

کہ یہ دونون دو قبیلہ ہین پاس خزیمہ کے اقرار باسلام کرتے ہوے داخل ہوے اور رسول خدا صلعم سے
عرض کی کہ ہمارے یہان اسلام کا ظہور ہوا ہی آپ چند اصحاب اپنے ہمارے ساتھ بھیجدیجئی تادہ لوگ ہمکو
قرآن سکھلا دین اور مسائل اسلام کے بتا دین چنانچہ حضرت علیہ السلام نے سات آدمی مثل مرثد بن ابی مرثد اور
خالد بن ابی البکیر اور عبد اللہ بن طارق البلوی حلیف بنی ظفر کو اور آنکے برادر مادری معتب بن عبید حلیف
بنی ظفر کو اور خبیب بن عدی کو جو بلحرث بن الخزرہ سے تھے اور زید بن دثنہ کو جو بنی بیاضہ سے تھے اور عاصم
بن ثابت بن ابی الافلح کو اُن لوگون کے ساتھ روانہ کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ سب دس اصحاب تھے
اور امیر و افسر اُنکے مرثد بن ابی مرثد تھے اور بعضے کہتے ہین کہ اُنکے افسر عاصم بن ثابت بن ابی الافلح تھے پس یہ سب
روانہ ہوے تا آنکہ چشمہ سار ہذیل پر جسکو رجیع کہتے ہین وارد ہوے اور وہ قریب ہدہ کے واقع ہی تب ہان چند
آدمی نکلے اور اپنے اُن اصحاب کو جنکو لحیانیون نے بھیجا تھا بغرض حملہ آوری اوپر مسلمین کے پکارنے لگے
اور اصحاب محمد صلعم نے اس بات کا کچھ باک نکیا مگر یہ کہ اُس قوم مین سو تیر انداز تھے اور مسلمانونکے ہاتھون مین
تلوارین تھین چنانچہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میان سے تلوارین کھینچکر کھڑے ہوے تب اُن دشمنون نے
کہا کہ ہم تمسے لڑنے کا ارادہ نہین رکھتے ہین بلکہ ہمارا ارادہ یہ ہی کہ تمھارے عوض مین اہل مکہ سے ہم قیمت حاصل کرین
(یعنے تم لوگونکو اُنکے ہاتھ بیچ لیوین) اور تمھارے لیے عہد و میثاق خدا کا ہے یعنے ہم تم سے عہد کرتے ہین اور
تمکو امان دیتے ہین کہ تمکو ہم قتل نکرین پس خبیب بن عدی اور زید بن الاثنہ و عبد اللہ بن طارق نے اسیری
قبول کی کہ خبیب نے کہا میرے لیے تزدیک قوم کے دست بیعت ہی یعنے مجکو دست امان قوم منظور ہی
ولیکن عاصم بن ثابت اور مرثد اور خالد بن ابی البکیر و معتب بن عبید نے انکار کیا اس بات سے کہ اُنکا ذمہ
اور اُنکی امان کے تئین قبول کرین چنانچہ عاصم نے کہا مین لے اپنے اوپر نذر واجب کی ہی اسبات کی کہ مین
پناہ مشرکین کی قبول نکرون تب عاصم اُن سے قتال کرنے لگے اور رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے

مَا عَلَیَّ وَاَنَا جَلْدٌ نَابِلٌ ۔ اَلنَّبْلُ وَالْقَوْسُ لَهَا بَلَابِلٌ ۔ تَنْزِلُ عَنْ صَفْحَتِهَا مَعَابِلٌ ۔ اَلْمَوْتُ حَقٌّ وَالْحَيَاةُ بَاطِلٌ
وَكُلُّ تَاخِمٍ كَالَّهُ نَازِلٌ ۔ اِنْ لَمْ اُقَاتِلْكُمْ فَامِّی صَابِلٌ ۔ یعنے کیا خوب ہی علت و حجت استوار میری کہ مین تیز دست
و تیغ کف اور تیر دار ہون میرے ہر ایک تیر و کمان کیلیے صدائے شن و کڑک ہی تھراتے ہین یعنے چلتے ہین
تیر رخ کمان سے اور حق کیا ہی موت ہی اور باطل کیا ہی زندگانی دنیا ہی اور ہر چیز بوقضا و قدر الہی مین گذری ہی انسان
پر آنیوالی ہی اور انسان اُسکی طرف آنیوالا ہی اگر مین تم سے قتال نکرون تو مان میری ماتم اولاد مین رونیوالی ہی اور واقدی
نے کہا مین نے اپنے اصحاب مین سے کسی کو نپایا جو روایت عاصم اور اُنکے اشعار سے انکار کرتا ہو الغرض راوی نے
کہا کہ عاصم نے اُس قوم پر تیر پیکانی چلائے جب تیر اُنکے تمام ہو چکے تو اُن لوگونکو بھالا مارنے لگے یہان تک کہ

بھالا بھی ٹوٹ گیا صرف تلوار باقی رہی تب عاصم نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ حَمَیْتُ دِیْنَکَ اوّل النہار فاحم لی لحمی آخرہ
یعنے ای پروردگار میرے مین نے شروع دن مین تیرے دین کی حمایت کی پس تو حمایت کر میرے لیے
میرے گوشت پوست کی آخر روز اور حال یہ تھا کہ کفار جس کسیکو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے قتل
کرتے تھے اُسکا لباس اُتار لیتے تھے اور ننگا کر دیتے تھے راوی نے کہا کہ پھر عاصم نے میان
تلوار کا توڑ ڈالا اور قتال کرنے لگے یہان تک کہ شہید ہو گئے اور اُنھون نے دو آدمیون کو زخمی کیا تھا
اور ایک کو جان سے مار ڈالا تھا اور عاصم یہ شعر پڑھتے تھے اور قتال کرتے تھے اَنَا اَبُوْ سُلَیْمَانَ وَمِثْلِیْ مَا یَفِرّ
وَرُبَّمَا بَعْشَرْ کَرَامًا اُصِیْبَ مُرْثَدٌ وَخَالِدٌ قِیَامًا یعنے مین ابو سلیمان ہون اور مجھسا الوالعزم کہ دارث
ہون مین بزرگواری گروہ بزرگ کا قتل ہوے مرثد خالد کھڑے کھڑے (یعنے مجھسا شخص موجود ہو اور مرثد و خالد
قتل ہو جاوین) بعد ازان مشرکین نے اُنکو برچھیان ماریں تا آنکہ وہ شہید ہوے اور ایک عورت تھی سلافہ
دختر سعد بن الشہید اُسکا شوہر اور چار پسر اُن کے مارے گئے تھے اور اُن چارون مین سے حارث و مسافع
دو کو عاصم نے قتل کیا تھا چنانچہ اُس عورت نے منت مانی تھی اس بات کی کہ اگر خدا اُسکو قدرت
دیوے عاصم پر تو اُن کے کاسۂ سر مین شراب پیے اور جو کوئی عاصم کا سر لاوے اُسکے لیے سو شتر مقرر کیے
اور اُسکی اس نذر سے عرب آگاہ تھے اور بنو لحیان کو بھی اطلاع تھی سو بعد شہادت عاصم کے اُن سب نے
ارادہ کیا کہ سر عاصم کا کاٹ لیوین اور اُسکو سلافہ بنت سعد پاس لیجاوین تا کہ اُس سے سو ناقہ جائزہ لیوین تب
حق تعالی نے عاصم پر سارن مکھیون کو جو شل زنبور ہوتی ہین مقرر کیا کہ اُن زنبورہ مکھیون نے عاصم کی حفاظت
کی پس جو کوئی عاصم کے پاس چلا اُسکا مُنھ نیشون سے چھید دیا اور بہت کچھ اُن زنبورون سے ظہور مین آیا
کہ کسیکو عاصم پاس جانے کی مجال نرہی تب اُن کافرون نے کہا کہ رات تک عاصم کو یون ہی چھوڑ دو جب
رات ہو گی تو یہ مکھیان عاصم کے پاس سے چلی جاوینگی پھر جب کہ رات آئی تو حق تعالی نے عاصم پر ایک سیلاب
جاری کیا و حال آنکہ ہلوگ اُسوقت اطراف آسمان مین کسی طرف کوئی ٹکڑہ ابر کا نہین دیکھتے تھے آخر وہ سیلاب لعش
عاصم کو بجنسہ بہا لیگیا کہ کفار نہ اُن تک پہونچ سکے نہ اُنکو گزند پہونچا سکے۔ چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
ذکر عاصم کا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تحقیق عاصم نے اپنی حیات مین نذر اس بات کی کی تھی کہ وہ کسی مشرک کو
مس نکرین اور نہ کوئی مشرک اُنکو مس کرے بخوف نجس ہو جانے کے مشرک سے یعنے مشرک کو عاصم نجس
جانتے تھے پھر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بے شبہہ حق تعالی حفاظت کرتا ہی مومنین کی پس خدا نے عاصم کو محفوظ
رکھا مس کفار سے بعد وفات اُنکے جسطرح وہ باز رہتے تھے اور پرہیز رکھتے تھے اپنی حیات مین اور کہا راوی نے
کہ مطلب بن عبید قتال کرتے ہوے درمیان مشرکین کے در آئے تب وہ سب اُنپر ٹوٹ پڑے اور اُنکو شہید کیا بعد ازان

کفار وہان سے خبیب اور عبداللہ بن طارق اور زید بن الدثنہ کو لیچلے اور یہ سب کمانونکے رودون مین نبدھے ہوے
جب اس حال سے یہ لوگ مقام مرالظہران مین آئے تو عبداللہ بن طارق نے اپنے اصحاب سے کہا یہ ہمارے
ساتھ اول غدر یعنے عہد شکنی اُن لوگون کی ہی واللہ مین تمھارے ساتھ نہ چلونگا کہ ہر آئنہ میرے تئین تمہیت
و پیروی انھین لوگون یعنے شہیدونکی منظور ہی تب اُنھون نے عبداللہ کو روکا مگر عبداللہ نے نمانا اور اپنا ہاتھ
رودۂ کمان سے چھڑا لیا اور اپنی تلوار پکڑی تو کفار اُنسے الگ ہو گئے پھر عبداللہ درمیان کفار کے دوڑھکر
سخت حملہ کرنے لگے اور وہ لوگ اُن سے ہٹ ہٹ کر تیر مارنے لگے یہان تک کہ اُنکو شہید کیا چنانچہ
قبر اُنکی مرالظہران مین ہی پھر وہان سے کفار لیچلے خبیب بن عدی اور زید بن ثابت کو تا آنکہ اُن دونونکو لیے
ہوے مکے مین جا پہونچے اور خبیب کو حجیر بن ابی اہاب نے ہشتاد مثقال طلا یعنے ہشتاد دینار پر خرید لیا اور
بعضون نے کہا کہ اُنکو بعوض پچاس شتر خواہ شتور کے خرید کیا اور بعضون نے کہا کہ اُنکو بنت الحارث
بن عامر بن نوفل نے سو اونٹ پر خرید کیا اور حجیر نے جو اُنکو خریدا تو واسطے اپنے بھتیجے عقبہ بن الحارث کے
لیا تھا تا کہ وہ اپنے بدلے باپ کے جو بدر مین مارا گیا تھا اُنکو قتل کرے اور زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے
بعوض پچاس شتر کے مول لیا اور اپنے باپ کے بدلے اُنکو شہید کیا اور بعضون نے کہا کہ اس خرید مین
یا یہ کہ زید کی خرید مین چند قریش شریک تھے اور جب خبیب اور زید کو مکے مین داخل کیا تھا تو شہر حرام
شہر ذیقعدہ تھا تو حجیر نے خبیب بن عدی کو ایک عورت کے گھر مین قید کیا تھا اور اس عورت کا نام ماویہ
تھا وہ مولاۃ بنی عبد مناف کی تھی اور صفوان بن امیہ نے زید بن دثنہ کو پاس چند آدمیونکے جو بنی جمح سے تھے
قید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ صفوان نے نسطاس اپنے غلام کے پاس قید رکھا اور وہ ماویہ عورت جو بعد اُس
کے اسلام لائی تھی اور اسلام اُسکا اچھا اور سچا تھا وہ کہتی تھی کہ واللہ مین نے کسیکو بہتر خبیب سے نہین دیکھا
واللہ مین خبیب کو شگاف دروازے سے جھانکتی تھی کہ وہ زنجیرون مین ہین اور مین نہین جانتی کہ روی زمین
مین کوئی دانہ انگور کا کسیکے کھانے مین آتا ہو (یعنے موسم نہ تھا) حالانکہ خبیب کے ہاتھ مین خوشہ انگور
کا ہوتا تھا اور وہ اتنا بڑا خوشہ ہوتا تھا جیسے آدمی کا سر چنانچہ وہ اُس خوشہ مین سے کھاتے تھے اور وہ ہی اُنکا رزق
تھا کہ خدا اُنکو پہونچاتا تھا اور خبیب راتونکو تہجد مین قرآن پڑھا کرتے تھے اور عورتین اُنسے قرآن سنکر رویا کرتی تھین
اور اُنپر نرمی اور رحم دلی کرتی تھین پھر وہ عورت ماویہ کہتی تھین کہ مین نے خبیب سے کہا ای خبیب کچھ تیری
حاجت ہی اُنھون نے کہا میری کوئی حاجت نہین مگر یہ کہ مجھکو آب شیرین پلا اور جو جانور نصب یعنے
بتون کے استھانون پر ذبح کیا جاتا ہی اُسکا گوشت مجکو مت کھلا اور جسوقت لوگ ارادہ میرے قتل کا
کرین تو میرے پاس اُس کی خبر لا پھر وہ کہتی تھی کہ جب شہر ہاے حرام یعنے جن مہینون مین قتل و قتال

حرام ہی گذر گئے تو کفار اُنکے قتل پر جمع ہوے تب مین نے آنکر اُنکو خبر دی مگر واللہ مین نے دیکھا کہ اُنکو اسکی
کچھ پروا بھی نہوئی اور مجھسے کہا کہ مجھے ایک استرہ دے تا مین اصلاح بنالون یعنے بال مونڈلون پھر مین نے
ایک استرہ اُنکے پاس اپنے بیٹے ابی حسین کے ہاتھ بھیجدیا اور جب لڑکا میرا استرہ لیکر میرے پاس سے
چلا گیا تو مین نے کہا واللہ یہ شخص اس لڑکے کو اپنے بدلے مین مارلیگا مین نے یہ کام کیا کہ اس لڑکے کے
ہاتھ اُسترہ بھیجا کہ وہ اُسکو قتل کریگا اور وہ یہ کہیگا رجل برجل یعنے ایک کا بدلا ایک ہی اور جب میرا بیٹا
اُنکے پاس اُسترہ لیگیا تو اُنھون نے اُس سے اُسترہ لے لیا اور مزاح سے کہنے لگے قسم تیرے باپ کی
بے شبہہ تو بڑا جری ہی کیا تیری ماں نڈری میری عہد شکنی سے کہ تیرے ہاتھ استرہ بھیجا وحال آنکہ تم لوگ
میرے قتل کا ارادہ رکھتے ہو ماویہ نے کہا مین یہ بات سنتی تھی تب مین نے کہا ای خبیب مین نے تیری
امن مین دیا تھا ساتھ امان خدا کے اور مین نے تجکو یہ چیز بھی خدا کے واسطے دی اور اسواسطے ہی مین نے تجھکو
یہ اُسترہ نہین دیا کہ تو میرے بیٹے کو قتل کرے خبیب نے کہا مین وہ نہین ہون کہ اُسکو قتل کرون اور ہمارے
دین مین عہد شکنی حلال نہین ہی بعد ازان مین نے اُنکو خبر دی کہ کل صبح کو وہ لوگ تجکو نکالنے والے ہین اور
قتل کرنے والے ہین راوی نے کہا آخر اُنکو زنجیرون مین باہر نکالا اور لے گئے اُنکو مقام تنعیم تک اور اُنکے
ساتھ عورتین بھی نکلین اور لڑکے اور غلام اور ایک جماعت اہل مکہ سے نکلی یہانتک کہ کوئی پیچھے نرہگیا
اور نکلنے والے یا تو رتھے یا غیر موتور وہ جسکا کوئی بدر مین مارا گیا تھا اور اُسکو اُسکا بدلا نہین ملا تھا پس
وہ چاہتا تھا کہ خبیب کا قتل ہونا دیکھکر اور اُسکو اپنا خون بہا سمجھکر خوشدلی حاصل کرے اور غیر موتور اسلیے
نکلے کہ وہ مخالف اسلام اور دشمن اہل اسلام تھے (یعنی یہ لوگ تماشائی تھے پھر جب کفار اُنکو تنعیم تک لیگئے
اور اُنکے ساتھ زید بن الدثنہ تھے اُسوقت اُن کافرون نے حکم کیا کہ ایک لمبی لکڑی گاڑی جاوے (یعنے دار کے
سولی دینے خبیب کے) تب اُس لکڑی کے لیے گڑھا کھودا گیا یعنے وہ لکڑی گاڑی گئی پھر جب کہ خبیب
کو اُس سولی کے پاس لیگئے تو خبیب نے کہا اگر تم مجکو چھوڑدو تو مین دو رکعت نماز پڑھ لون اُنھون نے کہا
اچھا پس خبیب نے دو رکعت نماز پڑھی اور تمام کیا اُنھون نے دونون رکعت کو بدون اسکے کہ دونون کو
طول دیا ہو اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی معمر نے زہری سے اُنھون نے عمرو بن سفیان بن
ابی سفیان بن اُسید بن العلا سے اُنھون نے ابی ہریرہ سے اُنھون نے کہا اول جس نے طریقہ نکالا ہی
دو رکعت نماز پڑھنے کا وقت قتل کے وہ خبیب تھے راوی کہتے ہین کہ پھر خبیب نے کہا واللہ
اگر یہ گمان اُنکو نہوتا کہ مین نے موت سے ڈر کر نماز کو طول کیا تو مین اسوقت نماز مین کثار کرتا پھر ازان خبیب نے دعا کی
اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا یعنی ای پروردگار اُنکے عدد کو تو شمار کر

(یعنی اپنے قہر مین اُنکے ایک ایک کو گھیرے) اور ہلاک کرانکو پراگندہ و پریشان اور باقی نچھوڑ ان مین سے کسی کو معویہ بن ابی سفیان نے کہا کہ مین اُنکی دعا کے وقت موجود تھا تو مین نے اپنے تئین دیکھا کہ میرا باپ ابو سفیان دعاے خبیب کے خوف سے مجکو زمین پر لٹاتا تھا اور ابو سفیان نے مجکو اُسدن ایسی کشاکش سے گھسیٹا کہ مین سُرین کے بھل گر پڑا اور اُس گرنے کی چوٹ سے مین ایک مدت تک دردمند رہا اور خویلد بن عبد العزی کہتا تھا کہ مین نے اپنے تئین ایسا پایا کہ اپنے کانو مین اُنگلیان دیکر دوڑتا ہوا بھاگا اُس خوف سے تا دعاے خبیب کو مین نہ سنون اور اسی طرح حکیم بن حزام نے کہا کہ خوف دعاے خبیب سے مین اپنے تئین درختون کی آڑ مین چھپاتا تھا اور **راوی** کہتا ہی **مجھسے حدیث** بیان کی عبد اللہ بن نمیر نے اُن سے سعید بن عمرو نے اُنھون نے کہا مین نے جبیر بن مطعم سے سنا وہ کہتا تھا کہ اُسدن مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین چھپتا تھا لوگون کے درمیان اس خوف سے تا سامنا نہو میرا دعاے خبیب سے اور حارث بن بھانے کہا اللہ مجکو گمان نہ تھا کہ دعاے خبیب اُنمین سے کسی کو چھوڑے گی اور **واقدی** نے کہا **مجھسے حدیث** بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے عثمان بن محمد الاخنسی سے اُنھون نے کہا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر بن خذیم الجمحی کو عامل مقرر کیا تھا اور حمص کے اور حال اُن کا یہ تھا کہ اُنپر غش طاری ہوا کرتا تھا باوجودیکہ وہ درمیان اصحاب کے ہوتے تھے چنانچہ ذکر اسبات کا آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہوا اور سعید اکثر حمص سے خدمت مین عمر رضی اللہ عنہ کے آیا کرتے تھے ایکمرتبہ آنے مین اُنھون نے پوچھا کہ اے سعید تیرے تئین کیا ہوجایا کرتا ہی کیا تجھپر جن ہی اُنھون نے کہا نہین یا امیر المومنین لیکن تھا مین اُن لوگون مین جو وقت قتل خبیب حاضر تھے اور مین نے دعا اُسکی سنی تھی سو واللہ جسوقت میرے قلب پر اُنکی دعا کا خطور و خیال آجاتا ہی تو مین کسی مجلس و مجمع مین ہون مگر مجھپر غش طاری ہوجاتا ہی عثمان راوی نے کہا کہ پس یہ غشی شہید کے تئین نزدیک عمر رضی اللہ عنہ کے موجب مزید خبر کی ہوئی اور **واقدی** نے کہا **مجھسے حدیث** بیان کی خدامہ بن موسی نے عبد العزیز بن رمانہ سے اُنھون نے عروہ بن الزبیر سے اُنھون نے نوفل بن معویہ الدیلی سے اُنھون نے کہا کہ مین اُس روز بوقت دعاے خبیب حاضر تھا پس مین نے اُن لوگون مین سے جو وہان اُس قت حاضر تھے کسیکو نہین دیکھا کہ وہ اُنکی دعا کے ضرر سے بچا رہا ہو اور مین جو کھڑا تھا تو اُس دعا کے خوف سے زمین کیطرف جھک پڑا اور قریش ایک مہینے بلکہ زاید یکماہ تک ایسی حالت مین رہے کہ اُنکی محفلون مین سواے ذکر دعاے خبیب کے اور کسی بات کا ذکور نہوتا تھا راوی کہتے ہین جب خبیب در کعت نماز پڑھ چکے تو کفار اُنکو سولی پاس لیگئے اور اُنکے گرد طرف مینے کے کرکے رہدے یا ہی سے اُنکو خوب کس دیا بعد ازان اُنسے کہنے لگے کہ اگر تو

اسلام سے پھر جاوے تو ہم تجکو چھوڑ دین اُنھون نے کہا واللہ مین نہین چاہتا کہ مین اسلام سے دست بردار ہون اور عوض اُسکے دولت تمام روے زمین کی میرے ہاتھ آوے پھر اُن کافرون نے کہا بھلا یہ تو چاہتا ہی کہ بجاے تیرے محمدؐ ہون (یعنے جس حال مین کہ تو ہے) اور تو اپنے گھر مین بیٹھا ہو اُنھون نے کہا واللہ مین ہرگز نہین چاہتا کہ جسم محمدؐ مین ایک کانٹا بھی چبھے یعنے اُنکو ایک کانٹے کی بھی کھٹک ہو اور مین اپنے گھر مین آرام سے بیٹھون پھر اُنھون نے بار بار کہنا شروع کیا ای خبیب تے پھر جا اسلام سے خبیب کہتے تھے مین کبھی نہ پھرونگا وہ کہنے لگے آگاہ ہو قسم ہی لات وعزی کی اگر تو ایسا نکریگا کہ اسلام سے باز نہ آویگا تو البتہ ہم تجھ کو ضرور قتل کرینگے اُنھون نے کہا میرا قتل ہونا راہ خدا مین امر خفیف اور ایذا ے قلیل ہی یعنے قتل میرا آسان اور تھوڑی دیر کی اذیت ہی بخلاف انحراف اسلام کے کہ کارو شوار و موجب خلود نار ہی پھر جب خبیب نے اُنکے کہنے سے انکار کیا تو اُن کافرون نے اُنکا منھ اُس طرف کردیا جسطرف سے آئے تھے یعنے مدینے کی جانب منھ اُنکا پھرا دیا خبیب نے کہا دلیکن پھیر دینا تھا را میرے منھ کو جہت قبلہ سے (یعنی یہ مجکو ضرر نہین کرتا) پس بتحقیق کہ حق تعالی فرماتا ہی فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنے جسطرف تم رخ کرو اسی طرف وجہ خدا موجود ہی ای دلیل وحجت خدا۔ پھر بعد ازان خبیب نے دعا کی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَرٰی اِلَّا وَجْهَ عَدُوِّ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَیْسَ هٰهُنَا اَحَدٌ یُبَلِّغُ رَسُوْلَكَ عَنِّیْ السَّلَامَ فَبَلِّغْهُ اَنْتَ عَنِّیْ السَّلَامَ یعنے ای پروردگار مین یہان سوا ے شکل دشمنون کے اور کسی کو نہین دیکھتا ہون ای پروردگار اس جگہ کوئی ایسا نہین ہی جو تیرے نبیؐ کو میرا سلام پہونچا دے پس تو ہی اُن کو میری جانب سے سلام پہونچا اور **واقدی** نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی اُسامہ بن زید نے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب کے ساتھ مدینے مین بیٹھے تھے کہ دفعۃً حضرتؐ پر ایک حالت بیہوشی کی طاری ہوئی جسطرح وقت نزول وحی کے وہ کیفیت غشیان کی ہوا کرتی تھی بعد ازان ہنسے حضرت سے کہتے ہوے سُنا کہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ بعد ازان فرمایا کہ یہ جبرئیل آئے ہین اور خبیب کیطرف سے سلام پہونچاتے ہین و بعد ازان اُن کافرون نے طلب کیا لڑکون کو اُن لوگون کے لڑکون مین سے جو بدر مین مارے گئے تھے یعنی اُن لوگون کو بلایا جنکے باپ بدر مین مارے گئے تھے چنانچہ ایسے چالیس لڑکے پائے گئے تب اُن کافرون نے ہر ایک لڑکے کو ایک ایک نیزہ دیا اور کہا دیکھو یہ وہ شخص ہی جسنے تمھارے آبا کو مارا ہی تب اُن لڑکون نے خبیب کو نیزے مارے مگر ہلکے ہلکے اور خبیب اُس لکڑی پر گر پڑے کہ اُنکا منھ قبلہ کیجانب ہوگیا اُسوقت خبیب نے کہا حمد ہی اُس خدا کی جسنے میرے منھ کو سمت اُس قبلہ کے پھیر دیا جسکو اپنے لیے اور اپنے نبی اور جمع مومنین کیلیے پسند و اختیار کیا ہی اور جو لوگ قتل خبیب جمع ہوے اور لوگون کو جمع کیا وہ عکرمۃ بن ابی جہل اور

سعید بن عبد اللہ بن قیس اور اخنس بن شریق اور عبیدہ بن حکیم بن امیہ بن الاوقص السلمی یہ سب تھے اور ان حاضرین مین عقبہ بن الحارث بن عامر بھی تھا جو کہتا ہی واللہ مین نے خبیب کو قتل نہین کیا کیونکہ اُس روز مین لڑکا کم سن تھا ولیکن ایک شخص نے بنی عبد الدار مین سے جس کا نام ابو میسرہ بن عوف بن السباق تھا میرا ہاتھ پکڑ کر برچھی پر رکھا اور ہاتھ میرا اپنے ہاتھ سے تھامے رہا اور اپنے ہاتھ کے زور سے برچھی مارتا تھا یہانتک کہ خبیب قتل ہوے اور جبکہ وہ برچھی مار چکا تو اپنا ہاتھ اُنسے چھڑا لیا تو کافرون نے چلا کر کہا ای ابو سروعہ ابو میسرہ نے بڑی برچھی ماری تب ابو سروعہ نے (یعنی یہ کوئی اور شخص تھا) خبیب کو نیزہ مارا کہ اُن کی پشت سے پار کر دیا اور اُس نیزہ کو اُسی طرح اُسلام تک چھیدا رکھا کہ خبیب توحید خدا کرتے تھے اور شہادت دیتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہی خدا کا چنانچہ اخنس بن شریق کہتا تھا کہ اگر خبیب کسی حال مین ذکر محمدؐ سے باز رہتا ہوتا تو ایسی حالت مین (یعنے جب برچھون مین چھدا تھا) بالضرور ترک ذکر محمدؐ کرتا یعنے بھول جاتا ہمنے کبھی کسی والد کو نہین دیکھا کہ وہ اپنی اولاد سے ایسی محبت دلی رکھتا ہو جیسی محبت کہ اصحاب محمدؐ محمدؐ کے ساتھ رکھتے ہین اور کہا راویون نے کہ زید بن دثنہ جو صفوان بن امیہ کے یہان زنجیرون مین مقید تھے تو راتون کو نماز تہجد پڑھا کرتے تھے اور دنون کو روزے رکھتے تھے اور جو چیز ین کھانیکو اُنکے سامنے آتی تھین اُسمین سے گوشت ذبائح نہ کھاتے تھے یہ بات صفوان پر بہت دشوار تھی اسلیے کہ قریش نے اپنے قیدیون کو اچھی طرح رکھا تھا تب صفوان نے زید سے کہلا بھیجا کہ کھانون مین سے تو کیا چیز کھاتا ہے اُنھون نے جواب دیا کہ جو جانور سوائے نام خدا کے کسی غیر کے نام سے ذبح کیا جاتا ہی مین اُسکا گوشت نہین کھاتا ہون ولیکن مین دودھ سے رغبت رکھتا ہون (یعنے دودھ پی لیتا ہون اور کھانون سے کفایت کرتا ہی کیونکہ وہ صائم رہتے تھے تب صفوان نے اُنکے لیے حکم دیا اور مقرر کیا کہ دودھ ایک بڑا کاسہ بھر کے وقت افطار کے زید کو ملا کرے یہان تک کہ مثل اُسی کاسہ کے اگلے روز بھی ہوتا تھا یعنے ملتا تھا پھر جب کہ زید بن دثنہ اور خبیب کو ایک ہی روز مقتل مین لائے اور اُن دونون کی باہم ملاقات ہوئی اور اُن ہر ایک کے ساتھ لوگون کے غول تھے پس ہر ایک دونون اپنے صاحب سے لپٹ گیا اور اُن دونون مین سے ہر ایک نے اپنے صاحب کو وصیت کی کہ وہ اپنی اُس مصیبت پر صبر کرے بعد ازان وہ دونون از یکدیگر جدا ہوے اور جو شخص قتل زید پر متولی مقرر ہوا تھا وہ نسطاس غلام صفوان کا تھا چنانچہ اُنکو تنعیم تک لائے اور لکڑی سولی کی زمین پر گاڑی زید نے کہا مین دو رکعت نماز پڑھ لون پس اُنھون نے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازان اُنکو اُس لکڑی پر اُٹھایا اور زید سے کہنے لگے کہ تو اپنے اس دین جدید سے دست بردار ہو اور پیروی ہمارے دین کی کر تو ہم تجکو چھوڑ دین اُنھون نے کہا لا واللہ یعنے

واللہ ایسا نہوگا میں اپنے دین سے کبھی جدا نہونگا اور کفار کہتے تھے کہ آیا تجھکو خوش آتا ہی اور تیرا دل گوارا کرتا ہی کہ بجا
تیرے ہمارے ہاتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرفتار ہون اور تو اپنے گھر مین بیٹھا ہو زید نے کہا مجھے بہت
ناگوار ہی اور مجھپر دشوار ہی کہ جسم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک کانٹا چبھے یعنے ایک کانٹے کی بھی کھٹک ہو اور مین
اپنے گھر مین آرام سے بیٹھون **راوی** نے کہا ابوسفیان بن حرب کہا تھا کہ ہمنے کبھی کسیکے اصحاب مین اُسکے لیے
ایسی شدید محبت نہین دیکھی جیسی محبت شدید اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین محمدؐ کے لیے اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ
شان مین خبیب کے پڑھتے تھے جسکا مضمون یہ ہی لَعَمْرِیْ لَقَدْ بَکَّتْ خُبَیْبًا لَمُخَنَّۃٌ اَمَانَۃٌ وَلَبِئْسَ خُبَیْبًا کَانَ بِالْقَوْمِ عَالِمًا لَنَسْرًا کَا
زُھَیْرٍ اِنْ اَکَلَّمَرَّ وَجَاءَ مَعَدٍّ وَکَانَ قَدِیْمًا یَرْکَبَانِ الْمَحَارِمَا اَجَرْتُمْ فَلَمَّا اَجَرْتُمْ ذَا دِیْتُمْ وَکُنْتُمْ بِاَکْنَافِ الرَّبِیْعِ اللُّھَازِمَا
ای کاشکے خبیب کی خیانت اُس قوم نے از روے امانت یعنی از راہ امان کے نکی ہوتی وکاشکے خبیب مال
اس قوم کا یعنی عذر اُنکا جانتا ہوتا (یعنی کاش خبیب اُنکی خیانت اور اُنکے عذر کو جانتا تو اس نوبت کو نہ پہونچتا
اور یہ اشارہ ہی اس بات پر کہ ہرگاہ اصحاب جمع جو کر شہید ہو گئے تھے اُنمین سے خبیب و زید نے اُنکی امان کو قبول
کیا تھا اور اُنکے ذمہ پر اعتماد کر کے قتال سے باز رہے تھے مگر خرید لیا خبیب کو ہبیر بن الاغر اور جامع نے اور یہ
دونون ہمیشہ کے حرام کار تھے پھر ہمسے امان پیش کی پھر جب ہم امان دیچکے تو ہمسے پھر عذر و فریب کیا کہ تم
لوگ اطراف رجیع مین نیزہ بازی کرنے والے ہو اور حسان نے جو یہ اشعار کہے تھے اُنکے دیوان قدیم مین پائے گئے
لَوْکَانَ فِی الدَّارِ قَوْمٌ ذُوْ مُحَافَظَۃٍ حَامِی الْحَقِیْقَۃِ مَاضٍ مَالَہُ اَنَسٌ اِذًا لَحَلَّتْ خُبَیْبٌ مِنْزِلًا فَسَمًا وَلَمْ یَبِتْ عَلَیْکَ اللَّیْلَ اَلْتَرِسُ
وَلَمْ تَقُدْکَ اِلَی التَّنْعِیْمِ زَعْنَفَۃٌ مِنَ الْمَعَاشِرِ مِمَّنْ دَقَّتْ عَدَسٌ فَاصْبِرْ خُبَیْبُ فَاِنَّ الْقَتْلَ کَرَّمَۃٌ اِلٰی جِنَانٍ نَعِیْمٍ
رَبِیْعُ النَّفْسِ وَلَوْکَ غَدًا وَھُمْ فِیْھَا اَبُوْ خَلَفٍ وَاَنْتَ ضَیْفٌ بِھِمْ فِی الدَّارِ مُحْتَبِسٌ یعنی اگر ان گھرون مین حفاظت کرنے والے
ہوتے یعنے مکے مین اور وہ حامی حقیقی ہوتے اور اقدام کرنے والے ہوتے اُمور حق مین اور نہوتی اُنکے لیے
اُنس کسی سے یعنے عیال و مال سے تو اُسوقت اے خبیب تو نزول کرتا منزل وسیع مین اور تجھپر سختی قید اور درشتی نگہبان کی
نہوتی اور وہ کوتاہ دست لئیم یعنی نسطاس تجھکو کھینچکر تنعیم کو نہ لیجاتا اور وہ ان گروہ مین اُن لوگون مین سے ہی
ہین جنکے عدس کے ہین یعنی رزیل و کمینہ پیشہ مگر حال صبر کر اے خبیب کہ ہر آئینہ قتل راہ خدا مین بزرگی
ہی کیونکہ طرف جنات نعیم کے کل نفوس رجوع کرنیوالے ہین تسلط کیا اُنھون نے تجھپر کہ یہ لوگ قریش
مین خلف وعدہ ہین اور تو اُنکا مہمان تھا اور اُنکے گھر مین مقید تھا

ذکر غزوہ بنی النضیر ماہ ربیع الاول مین سینتیسوین سنہ ہجرت سے

واقدی رحمۃ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور

محمد بن یحیے بن سہل اور ابن ابی حبیبہ اور محمد بن راشد نے اور یہ لوگ منجملہ اُن راویون کے ہین جنکا نام مین نہین جانتا اور ہر ایک نے پارہ پارہ اس حدیث کا مجھسے بیان کیا اور اُنمین سے بعضے بڑے صحابہ تھے بعض سے پس اُن سب نے جو مجھسے حدیث بیان کی مین نے سبکو جمع کیا کہا راوی نے کہ جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے چلے اور قناۃ مین آئے تو وہان دو آدمی بنی عامر سے ملے تب اُن دونونکا نسب پوچھا یعنے تعرض کیا اُن دونون نے اپنا نسب بتایا پھر اُن دونون کو قیلولہ کرنے کی ترغیب دی جب وہ سوگئے تو اُنپر حملہ کرکے دونونکو قتل کیا بعد ازان وہان سے چل نکلے اور اُسی ساعت بہت جلد جلد دیر مین بکری دوھتے مین آنحضرت مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوے اور اُن دونونکی خبر بیان کی حضرت نے فرمایا تو نے بہت برا کام کیا اُن دونون کے لیے تو ہماری جانب سے امان تھی اور اُنسے ہمنے عہد ذمہ کیا تھا عمرو نے کہا مجھکو معلوم نہ تھا بلکہ مین اُن دونون کو مشرک جانتا تھا و علاوہ اُنکی قوم نے ہمارے ساتھ جو کچھ کیا کہ ہم سے عہد شکنی کی اور عمرو جو کچھ سلاح درخت اُن دونونکا لائے تھے اُسکی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کہ علیحدہ رکھا جاوے و بعد ازان حضرت صلعم نے وہ سب اسباب مع خون بہا دونون کا اُن کی قوم کے پاس بھجوا دیا اور یہ اسطرح ہوا کہ عامر بن الطفیل نے حضرت صلعم کی جناب مین کہلا بھیجا تھا کہ آپکے اصحاب مین سے ایک شخص نے ہماری قوم مین سے دو آدمیون کو مارڈالا ہے و حال آنکہ اُن دونونکے لیے آپ کی جانب سے امان تھی اور آپ نے اُنسے عہد ذمہ کیا تھا پس چاہیے کہ اُن دونون کی دیت ہمارے پاس بھیجدیجے چنانچہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی النضیر کے پاس تشریف لیگئے اسلیے کہ وہ لوگ بھی دیت مین مدد کرین اور حال یہ تھا کہ بنو النضیر حلیف بنی عامر کے تھے چنانچہ رسولخدا صلعم روز شنبہ تشریف لیچلے اور مسجد قبا مین آکر نماز پڑھی اور حضرت کے ہمراہ کچھ لوگ تھے مہاجرین و انصار سے و بعد ازان کہ بنی النضیر کے یہان تشریف لائے تو اُنکو دیکھا کہ سب بنی نخیل مین جمع ہین تب آنحضرت صلعم مع اصحاب اپنے وہان بیٹھے اور اُن لوگون سے کلام کرنے لگے تا وہ لوگ اُن دونون کلابیون کے لیے جنکو عمرو بن امیہ نے قتل کیا تھا مبلغ دیت مین مدد کرین تب بنو النضیر نے کہا ای ابو القاسم جو آپ چاہتے ہین ہم وہی کرینگے ہم فدا ہون آپ پر کہ آپ نے ہماری ملاقات کی اور ہمارے یہان تشریف لائے بیٹھ جائیے تا ہم آپکے لیے طعام حاضر کرین اور رسولخدا صلعم اُنکے مکانونمین سے ایک مکان کی دیوار سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے چنانچہ وہ لوگ جدا ہوے اور بعضون نے بعض سے خلوت کرکے باہم مشورہ کیا اُن مین سے حیی بن اخطب بولا ای گروہ یہود اسوقت محمدؐ اپنے چند اصحاب کے ہمراہ آئے ہین کہ وہ سب اپنے دس بھی نہونگے اور وہ جو اُنکے ساتھ ہین ابو بکر و عمر اور علی اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن معاذ و اسید بن حضیر و سعد بن عبادہ ہین جس گھر کے نیچے محمد بیٹھے ہین اُسکے اوپر سے ایک پتھر اُنپر ڈالدو اور اُنکو مار ڈالو کیونکہ پھر کبھی ایسا

موقع پاؤگے کہ وہ تنہا ہون اور اسوقت اُنکے دوست اور معین کوئی اُنکے ساتھ نہین ہی اور جب وہ قتل ہوجائینگے
تو اصحاب اُنکے متفرق ہوجاوینگے پھر جو کوئی اُنکے ہمراہ قریش سے ہوگا وہ اپنی قوم مین ملجائیگا اور باقی رہجاوینگے
وہان وہ لوگ جو اوس دخزرج سے ہین سو وہ تمھارے حلیف ہین پھر جو کچھ تمھارا ارادہ ہو کہ تم کسی روز کسی زمانہ مین
کروگے تو وہ اسیوقت کرو یعنی اسی وقت موقع ہی تب عمر بن حجاش نے کہا کہ مین ابھی اس مکان کی چھت پر
چڑھتا ہون اور اُنپر ایک بھاری پتھر گراتا ہون اُسوقت سلام بن مشکم نے کہا اے قوم اس مرتبہ تم میری اطاعت
کرو اور پھر ہمیشہ تم میری مخالفت کیجیو یعنے ایکی بار تم میری بات مان لو پھر چاہیو تو آیندہ کبھی میرا کہنا نامانیو واللہ اگر تم
ایسا کرتے ہو تو ضرور محمد کو خبر ہوجائیگی کہ ہم لوگون نے اُنکے ساتھ غدر کی اور یہ دغابازی نقض اُس عہد کا ہی جو درمیان
ہمارے اور اُنکے واقع ہوا ہی پس ایسا کام نکرو آگاہ ہو واللہ کہ جس بات کا تم ارادہ رکھتے ہو اگر وہ کروگے تو یہ
جان لو کہ اُنمین سے کوئی نہ کوئی قائم رہیگا اور اس دین کو تا قیامت برپا رکھیگا پھر وہ یہود کی جڑ اور بنیاد کو کھود
ڈالیگا اور اپنا دین ظاہر و غالب کریگا اور حال یہ ہی کہ ابن حجاش پتھر گران سنگ مہیا کرچکا تھا تاکہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گرادے اور چاہتا تھا کہ اُسکو اُنپر لڑھکادے پھر جب اُسکو بیہوے چھت پر
چڑھگیا اُسیوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو کچھ اُن لوگون نے قصد کیا تھا اُسکی خبر آئی (یعنے بواسطۂ
جبرئیل) تب حضرت وہان سے بہت جلد اُٹھ کھڑے ہوئے گویا کہ وہ ارادہ قضاے حاجت کا رکھتے تھے (یعنے
جیسے کوئی ارادہ جانے پاخانے کا رکھتا ہو) اور اُس جگہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کیطرف
متوجہ ہوے اور اصحاب حضرت کے ابھی وہین بیٹھے باتین کرتے تھے اور اُنکو گمان ہوا کہ حضرت برائے قضاے
حاجت تشریف لیگئے ہونگے پھر جب عرصہ ہوا اور وہ لوگ اس گمان سے مایوس ہوے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ اب یہان ٹھہرنا ہمارا بیفائدہ ہی پس حضرت کسی امر کے لیے تشریف لے گئے ہین تب یہ سب اصحاب
اُٹھ کھڑے ہوے اور حیی بن اخطب بولا کہ ابوالقاسم نے بہت جلدی کی ہم تو اس ارادے اور فکر مین تھے
کہ اُنکی حاجت روا کرین یعنے اُنکی فرمایش بجالاوین اور چاشت کھلاوین یعنی ناشتہ کراوین الغرض یہود اپنے
کردار پر پشیمان ہوے بعدازان کنانہ بن صوریہ نے اُن یہود سے کہا کچھ تم جانتے ہو کہ محمد کیونکر اُٹھ گئے اُنھون نے
کہا نہین واللہ ہم نہین جانتے اگر تو کچھ جانتا ہی تو بیان کر اُسنے کہا ہان توریت کی قسم البتہ مین جانتا ہون کہ جو
کچھ تمنے محمد کے ساتھ قصد غدر کیا بتحقیق کہ وہ اُس سے مطلع ہوے پس تم لوگ اپنے نفس کو فریب دو ریب مین
نہ ڈالو واللہ بے شبہ وہ رسول اللہ ہی اور وہ نہ اُٹھ جاتے مگر اسلیے کہ جو کچھ تم قصد کرتے تھے اس سے وہ آگاہ
کیے گئے اور وہ بیشک آخر الانبیا خاتم المرسلین ہین اور تم یہود ہمیشہ سے اس تمنا مین ہو کہ آخر الانبیا
اولاد ہارون سے ہو پس حقتعالی نے اُسکو جہان چاہا ظاہر کیا اور بے شبہ ہماری کتابون یعنے صحف انبیا مین اور وہ جو ہمنے توریت مین

پڑھا ہی وہ توریت جسمین کچھ تغیر و تبدل واقع نہین ہوا یہ ہی کہ ہر آئینہ مولد اُس کا مکہ ہوگا اور دار الہجرۃ اُس کا شہر یثرب ہوگا پس صفت اُسکی بعینہا یقیناً ویسی ہی کہ جو کچھ ہماری کتابون مین ہی اُسکا ایک حرف بھی مخالف اُس صفت کے نہین ہی اور اُسکے خلاف بھی نہین ہی کہ موافق اُن نوشتون کے جو کچھ تمھارے تئین درپیش ہوگا وہ اول اسی کا محاربہ ہی تمسے یعنی ہو کر پہلے وہ ہی لڑنے کو آویگا اور گویا بے شبہہ مین تمکو دیکھ رہا ہون کہ تم کوچ کیے جاتے ہو یعنے بھاگے جاتے ہو اور تمھارے بچے بھوکونکے مارے چلاتے ہین اور تم اپنی اولاد کو اور مال کو اپنے گھرون مین چھوڑے جاتے ہو وحال آنکہ یہی اولاد و مال موجب تمھارے عزو شرف کے ہین پس چاہئے کہ تم دو خصلتون یعنے دو امرون مین میری اطاعت کرو یعنی میری بات مانو کہ سوائے ان دو امر کے کسی تیسری بات مین خیر نہین ہی اُن لوگون نے پوچھا وہ کون سے دو نون امر ہین اُسنے کہا کہ تم اسلام قبول کرلو اور محمدؐ کے ساتھ شامل ہو جاؤ تو امان پاؤگے اپنے مال اور اپنی اولاد پر اور تم اُنکے اصحاب کبار مین محسوب ہو جاؤگے اور تمھارے مال و منال تمھارے ہاتھون مین باقی رہین گے اور تم اپنے وطن سے نکالے نجاؤگے تب بنو النضیر نے جواب دیا کہ ہمتو توریت اور عہد موسی سے باہر نہونگے تب کنانہ نے اُنسے کہا کہ اور وہ دوسری صورت یہ ہی کہ ہر آئینہ محمدؐ کیسکو تمھاریطرف ضرور بھیجنے والے ہین کہ تم لوگ ہمارے ملک و شہر سے نکلجاؤ تو تم کہنا بہت اچھا یعنے بلا قتال و جدال اس امر کو قبول کرلینا) تو اس صورت مین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھارا خون اور مال حلال نجانینگے اور سارا مال تمھارا باقی رہجاویگا پھر اگر تم چاہنا تو بیچ ڈالنا (یعنے گھر بار وغیرہ) خواہ رہنے دینا بنو النضیر نے کہا جو یہی رائے تیری ہی تو بہت خوب ہی پھر کنانہ نے کہا بخدا کہ ہر آئینہ دوسری صورت سب صورتون سے میرے لیے بہتر ہی (یعنی اسلام) پھر اُس نے کہا آگاہ ہو واللہ اگر یہ خیال نہوتا کہ مین تفضیح تمھاری کرونگا (یعنے تم کہوگے کہ ہمکو رسوا کیا) تو البتہ مین اسلام قبول کرلیتا ولیکن واللہ کہ شعثا میرے اسلام کے سبب سے اب عیب نکیجا دیگی یہان تک کہ پہونچے مجھکو وہ گزند جو تمکو پہونچے (یعنے جو تمھارا حال ہوگا وہ میرا بھی حال ہوگا تو اس صورت مین البتہ شعثا عیب نکیجائیگی یعنے لوگ کہینگے تیرا باپ مسلمان ہوگیا) اور کہا راوی نے کہ شعثا دختر کنانہ کی وہ عورت ہی کہ مدح اُسکے حسن و جمال کی حسان نے اپنے اشعار مین کی ہی بعد ازان سلام بن مشکم نے بنو النضیر سے کہا کہ جو کچھ تمنے کہا مین اُس سے پہلے ہی کارہ و ناخوش تھا اور اب محمدؐ ضرور ہماری طرف عنقریب کیسکو بھیجینگے کہ تم لوگ ہمارے وارد یعنی ملک شہر سے کہ وہ ہمارا گھر ہی نکل جاؤ پس تو ای حیی اُس حکم کے بعد کچھ کلام نکیجیو اور اُسکے جواب مین دربارۂ خروج کے نعم کہیو یعنے قبول خروج کیجیو پھر نکلجائیو تو اُنکے دیار سے تب حیی نے کہا مین ایسا کرتا ہون کہ نکلا جاتا ہون واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطۂ سلسلۂ رواۃ اپنے کے کہا جب رسو لخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کیطرف

تشریف لائے (یعنے بنو النضیر کے یہان سے) تو پیچھے سے حضرت کے اصحاب بھی وہان سے چلے اور راہ مین ایک شخص سے ملاقات ہوئی کہ وہ مدینے سے نکلا تھا تب اصحاب نے اُس سے پوچھا کہ آیا تو نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی ہی یعنے تو نے اُنکو دیکھا ہی اُسنے کہا ہان مجھکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسر کے پار مدینے کیطرف ملے تھے پھر جب اصحاب پاس حضرت کے پہونچے تو معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محمد بن مسلمہ کو طلب کیا ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ بنو النضیر کے یہان سے اُٹھ آئے اور ہلوگون کو خبر نہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہود نے میرے ساتھ قصد غدر کیا تھا سو حق تعالےٰ نے مجھکو اس بات کی خبر دی اسلیے مین وہان سے اُٹھ آیا بعد آنان محمد بن مسلمہ حاضر ہوے تب اُنسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے کہ یہود بنی النضیر کے پاس تو جا اور اُنسے کہدے کہ رسول اللہ نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی اسلیے کہ تم لوگ میرے ملک وشہر سے نکلجاؤ چنانچہ جب ابو مسلمہ اُنکے پاس گئے تو اُنھون نے کہا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو تمھارے پاس اپنا پیغام بر بھیجا ہی اور مین ذکر اُس پیغام کا کرون گا جب تک تمکو معلوم کرا دون کہ وہ بات ہی جسکو تم بھی خوب پہچانتے اور جانتے ہو پھر کہا تم کو مین اُس توریت کی قسم دیتا ہون جسکو خدا نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا ہی آیا تم جانتے ہو اور تم کو یاد ہی کہ قبل مبعوث ہونے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین تمھارے پاس آیا تھا اور اُسوقت تمھارے درمیان مین توریت تھی تب تمنے اپنی مجلس مین اسی جگہ مجھسے کہا تھا کہ ای ابن مسلمہ اگر تو چاہے تو ہم تجھکو صبح کا کھانا کھلائین (یعنی چاشت کا ناشتا کرائین) تو کھلائین ہم اور اگر تو چاہے تو ہم تجھکو یہودی بنا دین تب مین نے تم سے کہا تھا کہ مجھے ناشتا کراؤ پر مجھے یہودی نہ بناؤ کہ واللہ مین کبھی یہودی نہ بنونگا پھر تم نے مجھے اپنی ایک قاب مین کھانا دیا واللہ مین اُسکی طرف دیکھنے لگا گویا وہ شب یمانی تھا برگ سیاہ وسفید اُس وقت تمنے کہا تجھکو ہمارے دین سے کون چیز مانع ہی آگاہ ہو کہ ہر آئینہ دین تو وین یہود ہی ولیکن گویا کہ تو ارادہ دین حنفیہ کا رکھتا ہے وہ حنفیہ کہ تو نے اُسے اس عرصہ مین سُنا ہی (یعنی اسلام) آگاہ ہو یعنی سُن ای ابن مسلمہ کہ ابوعامر بیزار ہی دین حنفیہ سے اور وہ اُس دین پر نہین ہی چنانچہ صاحب اُسکا تمھارے پاس آویگا شان اُسکی یہ ہوگی کہ وہ خندہ رو ہوگا اُسکی دونون آنکھون مین سرخی ہوگی جانب یمن سے آویگا ناقہ پر سوار ہوگا گلیم پوش ہوگا یک پارۂ نان پر قناعت کریگا اُسکے دوش پر تلوار ہوگی اُس کے پاس کلمۂ ایہ کو دخل نہ ہوگا اُسکت یعنے وہ کسیکو نکہیگا کہ خاموش ہو بلکہ وہ سب کی سُنے گا اور کلام اُس کا بحکمت ہوگا وَكَانَهٗ وَسَيَجْتَمِعُ هٰذِهٖ نجہ زمین شورزار اور حرف واو بمعنی مع اور وسنجہ مفعوم مع دنیزل فعل مقدر یعنی گویا کہ وہ تمھاری زمین پر اُتریگا اور واللہ تمھارے اس قریہ مین واقع ہوگا کہ تمھیارو اسباب چھینے جاوینگے اور لوگ قتل ہونگے اور مثلہ کیے جاوینگے

یعنے نفسوں سے گوش دینی قطع کیے جاوینگے یہ سُنکے بنو النضیر بولے اللھم نعم یعنے بخدا ہان یہ سچ ہی ہمنے یہ بات تجھسے
ضرور کہی تھی لیکن یہ شخص صاحب ملت حنفیہ کا نہین ہی محمد بن مسلمہ نے کہا کہ مین اپنے کلام سے تو فارغ
ہوا اب آگاہ ہو کہ ہر آئینہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی اور تم سے فرمایا
ہی بتحقیق کہ تمنے اس عہد کو جو ہمنے تمھارے لیے مقرر کیا تھا توڑ ڈالا اسلیے کہ تمنے مجھپر قصد غدر کیا تھا اور مین تمکو
خبر دیتا ہون اُس بات کی جسکی تمنے فکر کی تھی اپنی رائے سے اور وہ چڑھنا عمرو بن الحجاش کا تھا اُس مکان
کی چھت پر کہ اوپر سے تجھپر گرا دے (پس یہ سُنکر وہ سب یہود چپ ہو رہے اور ایک حرف نہ بولے) اور یہ
فرمایا ہی کہ تم لوگ ہمارے شہر سے نکلجاؤ اور ہمنے تمکو دس دن کی مہلت دی (یعنے واسطے درستی سامان و اسباب
کے) پس جو شخص بعد اُس مدت کے نظر آویگا تو مین اُسکی گردن مارون گا تب اُن لوگون نے کہا ای محمد ہمکو
یہ گمان نہ تھا کہ کوئی شخص قبیلہ اوس مین سے یہ خبر (یعنی یہ حکم ہمارے پاس لاویگا محمد یعنی ابن مسلمہ نے کہا
کہ یہ حکم سُنکر قلوب لوگونکے متغیر ہو گئے اور انکے دلون مین یہ بات جم گئی کہ اب خواہ مخواہ ہمکو اپنا وطن
چھوڑنا پڑیگا چنانچہ اس کے بعد لوگ چند روز ٹھہرے رہے کہ سامان و تیاری کوچ کی کرتے
تھے اور جانوران سواری و بردباری اُنکے بوذی الجدرین چرائی پر تھے اُنکے لانے کیواسطے
آدمیونکو روانہ کیا اور قبیلۂ الخزرج سے لوگونکو کرایہ اور اُجرت پر مقرر کیا اور تیاری و تہیہ سفر مین بہت
جلدی کر رہے تھے چنانچہ وہ لوگ کہ اپنے سامان مین مصروف تھے اسی عرصہ مین ناگاہ اُنکے پاس قاصد
ابن ابی کے آئے اور وہ فرستادے اُن کے پاس آسوید دو اُس دو آدمی تھے اُن دونون نے کہا کہ
عبداللہ ابن ابی نے پیغام دیا ہی کہ تم لوگ اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلو اور تم اپنے حصارون مین مقیم رہو
بتحقیق کہ میرے ساتھ میری قوم سے دو ہزار آدمی ہین اور سوائے اُنکے عرب کے لوگ ہین کہ یہ سب تمھارے
حصارون مین تمھارے ساتھ داخل ہونگے اور وہ مرجاوینگے اپنے آخر تک یعنی وہ سب کے سب قبل
اس سے کہ وہ لوگ یعنے مسلمین تمکو کچھ ضرر پہونچا سکین اپنی جانین تمپر فدا کر دینگے اور قبیلہ قریظہ بھی تمھاری مدد کریگا اور
وہ تمسے کوتاہی و خطا نکریگا اور تمھارے حلیف بھی جو قبیلہ غطفان سے ہین تمکو مدد دینگے اور ابن ابی نے کعب
بن اسد کے پاس قاصد بھیجا تاکہ وہ اُس سے گفتگو کرے اس امر مین کہ وہ مددگاری کرے اپنے اصحاب
یعنے اپنے کفو کی کعب نے جواب دیا کہ بنی قریظہ مین سے ایک مرد بھی عہد شکنی نکرے گا تب ابن ابی نے
بنی قریظہ کیطرف سے نومایوس ہو کر ارادہ کیا کہ درمیان بنو النضیر اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لڑائی
ڈال دیوے چنانچہ ابن ابی اکثر پاس حیی بن اخطب کے قاصد بھیجکر تحریک کرتا تھا یہان تک کہ حیی نے
کہا کہ مین اپنا قاصد پاس محمدؐ کے بھیجکر اُنکو اطلاع دیتا ہون کہ ہم اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلین گے اسمین

جو اُنسے ہوسکے سو کرین اور جیسے کو ملمع وامنگیر اُن باتون مین تھی جو ابن ابی نے کہی تھین اور جیؔ نے کہا اب ہم
دستی و مرمت کو صاف وہموار کرتے ہین اور سنگ سنگریزہ نکو اُٹھوا کر حصارونمین بھجوائے دیتے ہین (یعنے
پتھر مارنے کیلیے) اور ہمارے پاس خوراک اسقدر جمع ہی کہ ہمارے تئین ایک سال تک کفایت کریگی اور چشمے
ہمارے پانی کے مدام وعلی الاتصال ہمارے حصارون مین جاری ہین اُسکے چک جانیکا ہمکو خوف نہین ہی اور
کیا تو یہ جانتا ہی کہ سال بھر محمدؐ ہمکو محاصرے مین رکھینگے سو تو ایسا نہ دیکھیگا تب ابن مشکم نے کہا تیرے نفس نے
تجھکو اس آرزو مین رکھا ہی واللہ ای جیؔ یہ تیرا گمان باطل اور خیال خام ہی واللہ اگر مجھکو اس بات کا خیال
نہوتا کہ تیری رائے مشہور بسفاہت ہوگی اور تجھکو لوگ لعو جانینگے تو بے شبہہ مین تجھسے جُدا ہوکر اُن لوگون
کے ساتھ ہو جاتا جو یہود مین سے میری بات مانتے ہین پس تو ای جیؔ ایسا نکرو واللہ کہ تو خوب جانتا ہی
اور ہم بھی تیرے ساتھ یعنی مثل تیرے ہم بھی جانتے ہین کہ بالضرور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول اللہ کا
ہی بتحقیق کہ صفت اُنکی ہمارے نزدیک ثابت ہی پس اگر ہم اُسکی پیروی نکرین اور اُس سے حسد کرین اسوجہ سے
کہ اولاد ہارون سے نبوت نکل گئی ہی تو آؤ ہم تم اسیقدر اُسکی امان کو قبول کرین جسقدر اُسنے ہمکو امن دی
ہی کہ ہم نکل جاوین اُنکے بلاد سے اور تو خوب جان چکا ہی نتیجہ اسبات کا جو بمقتضیٰ عہد شکنی اسکے تو نے میری لی
کی ہی بہرکیف جب موسم مین ہمارے درخت پھلین گے اُسوقت ہم خود آوینگے خواہ کوئی ہماری جانب سے
پھلون کے لیے چلا آویگا پھر اُسکو بیچ ڈالیگا خواہ جو مناسب ہوگا کیا جائیگا بعد ازان پھر وہ ہمارے پاس
واپس چلا آوے گا اور جب ایسا ہوا کہ ہمارے مال ہمارے قبضے مین رہینگے تو گویا ہم اپنے دیار سے نہین
نکلے ہین اور ہر آئینہ بزرگی اور بڑائی ہماری اپنی قوم پر نسبت ہمارے مال اور ہماری داد و دہش کے ہی پھر جب
مال ہمارا ہمارے قبضے سے جاتا رہا تو ہم بھی مثل اور یہود کے خواری و ناداری مین مبتلا ہو جائینگے اور جسوقت
محمدؐ ہم پر قصد کرینگے تو ان گڑھیون مین ہمارے تئین ایک روز ہی محاصرہ کرینگے پھر اگر ہم اُسی امر کو پیش
کرینگے یعنے قبول کرینگے جو زبانی محمد بن مسلمہ کے اُنھون نے ہمسے کہلا بھیجا ہی تو اُسوقت وہ نمانینگے اور ہمارے
قول و قرار پر انکار کرینگے جیؔ نے کہا محمدؐ ہرگز ہمارا محاصرہ نکرینگے اگر وہ ہمسے فرصت وقت پادینگے تو غنیمت
جانینگے نہین تو پھر کر چلے جادینگے بتحقیق کہ ابن ابی نے جو کچھ مجھسے وعدہ کیا ہی تجھے معلوم ہی سلام نے
کہا قول بن ابی کوئی چیز نہین ہی وہ چاہتا ہی کہ تجھکو ورطۂ ہلاکت مین ڈالے یہان تک کہ ہم تجھ سے محاربہ
کرین اور وہ اپنے گھر مین بیٹھ رہے اور تجھکو چھوڑ دیوے (یعنے تجھکو محمد سے بھڑا کر آپ الگ ہو جاوے
اور تجھسے دغا کرے) دیکھ اُسنے کعب سے درخواست نصرت کی کی تھی کعب نے انکار کیا اور کہا نبی قریظہ مین سے
کوئی شخص میرے جیتے جی عہد شکنی نکریگا والاحال بن ابی کا تو یہ ہی کہ اُسنے حلفاے بنی قینقاع سے بھی ایسا ہی عہد

ع قولہ الاترضی الخ عبارت
سے یہ مفہوم ہوتا ہی کہ کیا تو یہ
جانتا ہی کہ سال بھر محمد ہمکو
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
محاصرہ مین رکھینگے
نہ دیکھیگا ۱۲
سریہ پر پانی چک جائیگا

کیا تھا جیسا تجھسے وعدہ کیا ہی یہان تک کہ وہ لوگ لڑ پڑے اور عہد شکنی کر بیٹھے اور اپنے تئین اپنی گڑھیون مین آپ مقید کرایا اور ابن ابی کی نصرت کے منتظر رہے اور ابن ابیؔ اپنے گھر مین بیٹھا رہگیا اور محمدؐ آپنے گئے اور جاکر انکو گھیر لیا یہان تک کہ گڑھی والے آنکے حکم پر حاضر ہوے غرضکہ ابن ابی نہ اپنے حلفاء کی مدد کرتا ہی نہ اس شخص کی جو خود اُسکو بچاتا ہی آدمیونسے پس نہ انکی نہ انکی کسی کی مدد نہین کرتا اور یہ لوگ ہمیشہ قبیلۂ اوس کے ساتھ تمام انکی لڑائیون مین اُسکو تلوارین مارا کیے (یعنے وہ ہمیشہ ہماری مار کھاتا رہا ہے) یہان تک کہ انکی لڑائیان منقطع ہوئین اسطرح پر کہ اُنکے درمیان مین محمدؐ در آئے اور مانع وحائل ہوے اور حال یہ ہی کہ ابن ابیؔ نہ یہودی ہی کہ دین یہود پر ہو اور نہ وہ دین محمد پر ہی اور نہ وہ اپنی قوم کے دین پر ہی پس کیونکر قول اُس کا جو کچھ اُسنے کہا ہی تو قبول کرتا ہی تب حیے نے کہا میرا نفس ہر بات سے انکار کرسکتا ہی سوائے عداوت محمدؐ اور سوائے اُنسے لڑنے کے (یعنے سوائے عداوت اور جنگ محمدؐ سے باقی سب باتون سے اپنے دل کو پھیر سکتا ہون) پھر سلام نے کہا واللہ یہ باتین ہمارے آوارۂ وطن ہونیکی ہین کہ ہم اپنی زادبوم سے نکل جاوینگے اور مال ہمارا تلف ہوجاویگا اور ہماری بزرگی ضائع ہوجاویگی اور ہمارے زنان وفرزندان اسیر ہوجاوینگے وبالاٰخر ہمارے سارے لڑنے والے لوگ قتل ہوجاوینگے غرضکہ حیے نے کسیطرح نہ مانا سوائے اُسکے کہ مستعد بقتال رہا بالآخر حق تعالے نے اپنے نبی کو حکم کیا کہ بنی النضیر پر جاوین اور اُنکو سرحد مدینہ سے نکال دیوین اور ایسا ہوا کہ منافقون نے بنی النضیر سے خفیہ کہلا بھیجا کہ تم لوگ نکل نجانا بلکہ ناکہ بندی اور کوچہ بندی کرین اور اپنے حصارون کو استوار رکھین پس اگر محمدؐ بدون لڑائی کے نامین گے تو ہم تمھاری اعانت کرینگے آخر یہود نے ایسا ہی کیا اور یہان رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقیب نے حکم پکار دیا اسیدم اہل اسلام ہتھیار لگا کر بنو النضیر کی طرف روانہ ہوے پھر جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس قوم کے پاس پہونچے تو ناگاہ اُن لوگونکو روتے ہوے کعب پر پایا اور وہ لوگ بولے ای محمدؐ کیا ایسا ہی کہ ہمارے لیے مصیبت پر مصیبت اور رونے پر رونا ہوا کریگا حضرت نے فرمایا ہان ایسا ہی ہوتا رہیگا تب اُنھون نے کہا ہمکو چھوڑ دیجیے یعنے مہلت دیجیے تاکہ ہم اپنی مصیبت مین رولیوین پھر ہم تعمیل آپ کے حکم کی کرینگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے حکم دیا کہ مدینے سے نکلجاؤ اُنھون نے اس بات سے انکار کیا اور کہا جو آپ حکم کرتے ہین اُسکے قبول کرنے سے ہم کو موت بہت آسان ہی پس لوگون نے دونون طرف سے لڑائی شروع کردی اور لوگ طرفین سے قریب تین رات تک لڑتے رہے اور اس عرصہ مین جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سلم کسی مورچال یا کسی گڑھی مین آپنے دوڑا مارتے تھے اور غالب آتے تھے تو وہ پیچھے ہٹ جاتے تھے اسطرح کہ اُس دار سے پچھلے وار مین پچھواڑے سے نقب دیکر گھس جاتے تھے

لہ اوس آدمیونکی مدد کرسکتا ہی اور اُس کا ہر سے بچالے گئے

پھر اُسکی مضبوطی کرکے لڑتے تھے اور حال اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ جس جس گھر پر غلبہ پاتے جاتے تھے اُسکو کھود کر برابر کرتے جاتے تھے اور یہی مراد قول اللہ عزوجل سے ہے یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَھُمْ بِاَیْدِیْھِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ یعنے وہ کفار اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں اور مومنین کے ہاتھوں سے آپ خراب وبرباد کرتے تھے اے صاحبان بصیرت عبرت کرنے کی جا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کہ کچھ درخت خرمے کے کاٹ ڈالے جاوین تاکہ یہ امر اُنکے تئین شدت غیظ وغصے مین لاوے جس کے باعث حق تعالیٰ اُنکو خوار وذلیل کرے اور وہ نخل جو کاٹے گئے اُنکے نخلستان مین وہ قسم تھے جس کو وہ لوگ لون اصفر کہتے تھے وہ نہایت زرد رنگ اور اُسکے پوست ومغز کی لطافت کا یہ عالم تھا کہ اندر سے خستہ اُسکا صاف نظر آتا تھا یعنے گودے سے گٹھلی دکھائی دیتی تھی اور وہ درخت اُنکو گلہ عبید وجواری سے بمراتب محبوب تر ومرغوب تر تھے پس اُن دشمنان خدا نے جب یہ دیکھا کہ اُنکے نخلستان مین سے اس قسم کے نخل کاٹے جاتے ہین تو وہ کہنے لگے اے محمد جو کتاب تمھارے پاس نازل ہوئی ہے کیا تم نے اُسمین کوئی حکم زمین پر فساد کرنیکا بھی پایا ہے یا اصلاح کا حکم ہے چنانچہ اس بارہ مین اُنھون نے اپنے کلام مین بہت مبالغہ کیا پھر جب وہ ایسے حالات مین منافقین کی نصرت سے بھی مایوس ہوے اور حق تعالیٰ نے اُن کے دلون مین رعب وہیبت ڈالی آخر اُنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس شرط پر مصالحہ کیا کہ وہ مدینے سے نکل جاوین اسطرحے کہ اُنکے تین تین آدمی مین ایک ایک اونٹ ہو یعنی تین آدمی پیچھے ایک اونٹ ہو کہ اُسی پر جو کچھ چاہین مال وخوراک اور پینے کی چیزین لادلیجاوین اور سوا اُسکے باقی جو کچھ رہجاوے (یعنے لادنے سے جو رہ جاوے) وہ مال اُنکا نہین ہے بالآخر وہ لوگ اسی قرارداد پر شہر بدر ہو گئے اور حق تعالیٰ نے اُن درختونکی نسبت جو کاٹے گئے تھے یہ آیہ نازل فرمائی مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ یعنے جو کاٹ ڈالے تم نے درخت خرمونکے یا اُنکو اُنکی جڑون پر قائم رہنے دیا تو یہ سب کچھ حکم خدا سے ہے اور تاکہ وہ رسوا وفضیحت کرے فاسقونکو اور اُنکے حق مین بمقدمۂ اخراج بلد یہ آیت نازل فرمائی وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ یعنی اگر یہ امر نہوتا کہ حق تعالےٰ نے اُنکے حق مین وطن بدر ہونا مقرر کیا تو اُن پر دنیا ہی مین عذاب کرتا اور اُنکے لیے آخرت مین عذاب آتش دوزخ ہے غرض وہ لوگ چلے یہانتک کہ سرحد مدینہ سے نکلکر طرف اذرعات اور اریحا کے گئے جو مواضع شام سے ہین مگر سوا سے چند بن خطب کے کہ وہ اُن لوگون کے ساتھ نہ تھا بلکہ وہ اپنے اہل وعیال اور اپنے بھائی کی اولاد کو ہمراہ لے کر خیبر کو چلا گیا پھر وہان اُن سب کو چھوڑ کر خود مکے مین آیا تو اہل مکہ کو دیکھا کہ مکے سے نکلے ہین اور ارادہ جنگ کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رکھتے ہین اور

لہ یعنے کی چیزین جن سے عموماً اہل مدینہ نخل وغیرہ ۱۲

اور اُس سال مین قحط تھا چنانچہ وے لوگ بعد نکلے مکے سے ٹھہر گئے تھے اور آپسمین کہتے تھے الانصار لکم یعنی ہم تمسے مصالحہ و موافقت نہین کرتے ہین یا یہ کہ ہم تمھارے لیے مصلحت و مناسب نہین دیکھتے ہین خروج کرنے مین سوائے سال فراخ کے یعنے تا آنے فراخ سالی کے کہ آئمین سبز درخت چراؤگے اور دودھ خوب پیوگے اور حال یہ ہو کہ اُن لوگون نے زاد راہ کے لیے ستو بہت لے لیا تھا اسو اسسطے اس لشکر کا نام حبش السویق ہوا تھا یعنے لشکر ستو والا چنانچہ جسوقت وہ لوگ باخود ہا مشورہ کر رہے تھے اور اُنکے مشورہ مین یہ بات ٹھہری تھی کہ مکے مین پھر چلین ناگاہ اُسی حال مین جیے بن اخطب اُنکے پاس پہونچا تب اُن لوگون نے جیے سے اُسکی قوم کا حال پوچھا اُسنے کہا مین اُنکو درمیان خیبر دمدنیے کے متردد چھوڑ آیا ہون (یعنے ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر آتے جاتے چھوڑ آیا ہون) یہانتک کہ جب تم اُن تک پہونچو تو تم اُنکے ساتھ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کیطرف جاؤ تب اُنھون نے حال بنی قریظہ کا دریافت کیا تو اُسنے کہا کہ بنی قریظہ محمدؐ سے مکر و حیلہ کرکے مدینے ہی مین مقیم ہین جسوقت تم اُن تک پہونچوگے تو وہ تمھارے شامل ہوجاوینگے آخر اہل مکہ اور ایکسال متوقف رہے بس حکایت بنی النضیر کی یہ تھی

ذکر غزوۂ خندق

بعد انقضاے مدت سالتمام قریش نے جماعتین کثیر جمع کین اور اکثر قبائل عرب سے اجرت پر مقرر کیا یعنے نوکر رکھا یعنے قبائل غطفان و اسد و سلیم و قریش کو اور جو اُنکی رعایا تھے چنانچہ اُنمین سے جم غفیر مجتمع ہوے اور سب ملکر روانہ ہوے اُسوقت یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرد دینے کے خندق کھدوانی شروع کی جب اصحاب نے دیکھا کہ حضرت کو امر خندق مین کمال اہتمام ہی تو اُنکو معلوم ہوا کہ مشرکین اُنپر ایا چاہتے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تجویز کیا کہ لوگ جس جس قبیلہ سے ایک باپ کی اولاد ہون گروہ گروہ ہوجاوین اور ہر ایک گروہ کے لیے خندق سے حد مقرر کردی کہ ہر گروہ اپنا اپنا حصہ کھودین چنانچہ سلمان فارسی کہ مرد قوی ہیکل تھے اُنکے بارہ مین ہر ایک گروہ مہاجرین و انصار نے آپس مین جھگڑا کیا کہ وہ ہمارے شریک ہون تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سلمانؓ میرے اہل بیت مین سے ہے (یعنی حضرت نے نزاع یا خود ہا کا فیصلہ کردیا) پھر جب قوم خندق کھودنے لگی تو ایک پتھر سخت زمین مین عارض و حائل ہوا اور اُن لوگونکے قریب تھے نکالنے اُسکا سخت دشوار گذرا اس درمیان مین سلمانؓ ہر چند ضرب تبر لگاتے تھے مگر اُس مین کچھ اثر نہ کرتا تھا تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمانؓ کے ہاتھ سے کلند اپنے دست اقدس مین لیکر تین ضرب اُسپر لگائین کہ وہ پاش پاش ہوگیا اور اُس پتھر سے سلمان نے ایک ایسا امر مشاہدہ کیا کہ اُنکے سوائے اور سوائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی نے نہین دیکھا پھر جب اُس پتھر کو لوگون نے زمین سے باہر نکالا اُسوقت حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب ہم اس پتھر پر چوٹ لگاتے تھے اسوقت اُس سے ہمنے ایک امر عجیب مشاہدہ کیا کہ تم لوگون نے

کبھی نہ دیکھا ہوگا پھر فرمایا اے سلمان کیا تو نے بھی اس امر کو دیکھا ہے سلمان نے کہا قسم ہے اس خدا کی جس نے آپ پر کتاب کو یعنی قرآن نازل کیا مین نے بھی وہ امر دیکھا ہے فرمایا حضرت نے کہ پہلی ضربت مین مجھکو قصرہائے یمن نظر آئے یعنی اس پتھر کے اندر بعد ازان دوسری ضربت مین قصرہائے ابیض مدائن کسریٰ کے دکھائی دئے اور تیسری ضربت مین شہرہائے روم یعنے شام وغیرہ کو دیکھا اور اس وقت میرے پاس وحی ائی کہ یہ سب مجھپر مفتوح ہونگے یعنے ان سب پر میری فتح ہوگی پس تم سب خوش ہو اور اسپر مین خوشی کرو چنانچہ حضرت کی بشارت سے تمام مسلمین خوش ہوے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خندق کی کھدائی سے فراغت ہوئی اسی عرصہ مین مشرکین آپہونچے اور مدینے کے گرد آ اترے اور قتال شدید کرنے لگے کہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گزند پہونچا یعنے بہت سے اصحاب کام آئے پھر مشرکین نے مسلمین کا سخت محاصرہ کیا کہ جس سے منافقین بدگمان ہوے اور نبی کی شان مین انکو شک ہوا کہ الفاظ بد و کلمات ناشایستہ سے بے ادبی کرنے لگے چنانچہ انصار مین سے ایک شخص جسکا نام مغیث بن بشیر تھا اٹھ کر کہنے لگا کہ محمد نے ہمسے وعدہ فتح قصرہائے فارس اور فتح شہرہائے روم ویمن کا کیا تھا وحالانکہ ہم مین سے ایک آدمی بھی اپنے مقام سے پاخانے کو بھی باہر نہین نکل سکتا ہے واللہ یہ سب فریب کی باتین ہین اور اسکی ایسی باتون مین ایک گروہ منافقین اسکے شریک و پیرو تھے پس حق تعالی نے انھین کے باب مین یہ آیت نازل فرمائی وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا یعنی منافق لوگ اور وہ غیر لوگ جنکے دلون مین آزار یعنی جنکے جی مین بدگمانی ہے کہتے ہین کہ خدا اور رسول نے ہمسے وعدہ نہین کیا مگر فریب کا یہ کہ فریب کیا یعنی خدا و رسول نے جو کچھ ہمسے وعدہ کیا وہ سب فریب تھا اور زعم و گمان کیا ہے مورخین نے کہتے ہین کہ انصار مین سے بنی حارثہ بن حارث اور بنی سلمہ ان دو نون قبیلون نے قصد کیا کہ اپنے مقامون کو خالی کرکے چلے جاوین (یعنے مورچون کے مقام سے نکلجاوین) پس کہنے لگے یا نبی اللہ ہمارے گھر خالی پڑے ہین یعنے چھت سے کھلے ہین ہم اندیشہ رکھتے ہین کہ اسمین چور در آئینگے چنانچہ انکے باب مین حق تعالی فرماتا ہے یَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ وَّمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا یعنے وہ لوگ کہتے ہین کہ ہمارے مکانات کھلی چھت پڑے ہین وحالانکہ وہ کھلے نہین ہین اس بات سے ارادہ انکا سوائے فرار کے اور کچھ نہین اور اسی کا ذکر دوسری سورہ مین اس نہج سے فرمایا اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِیُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ یعنی جب دو جماعت نے تم مین سے قصد کیا کہ بودے ہوجاوین نامردی کرین وحال آنکہ خدا انکا مددگار تھا پس چاہیے کہ مومن خدا ہی پر تکیہ و توکل کرین پھر وہی لوگ بعد نزول اس آیہ کے یون کہنے لگے کہ ہرگاہ حق تعالی ہمارا والی و مددگار ہے تو اس صورت مین پہلے ہمنے جس امر کا قصد کیا تھا اب ہم نہین چاہتے ہین کہ وہ قصد کرین یعنی

اپنے مقام حربگاہ سے چلے جانا) القصہ قریش نے حیی بن اخطب سے کہا کہ تو نے اپنی قوم کی نصرت کا ہم سے وعدہ کیا تھا اُسنے اُنسے کہا کہ مین بدستور اُسی قول پر قائم ہون اور قوم میرے کہنے مین ہین یا آنکہ میرے کہنے کے منتظر مین چنانچہ حیی آخر روز جمعہ قریب غروب طرف قوم روانہ ہوا جب پہونچا تو بنی قریظہ کو اس حال مین پایا کہ وہ حیی کو شوم و شامت زدہ جانتے تھے اور وہ آپسمین کہتے تھے کہ اگر حیی تمھارے پاس آوے تو اُسکو اپنے یہان آنے ندو کہ اُسکی شامت اور نحوست تم سبکو بھی لگیگی جسطرح اُسکی نحوست اُسکے قبیلہ کو پہونچی تھی غرض کہ جب وہ اُنکے پاس آیا تو اُنھون نے اُسکے سامنے سے اپنے دروازے بند کر لیے اور کہنے لگے تو اپنے پیچھے چلا جا یعنی جا جدھر سے آیا اُدھر ہی کو پھر جا کہ تو مرد منحوس ہی تو نے اپنے قبیلہ کو ہلاک کیا ہمکو تجھسے کچھ امید نہین ہی اور نہ ہمکو اس بات کی حاجت ہی جو تو خبر لایا ہی اور جیے اُنکا واقف کار تھا کہ اُنھون نے اپنے سبت کا کھانا پکایا ہی تو اس حیلہ سے کہنے لگا کہ تمنے جو مجھپر دروازہ بند کر لیا ہی تو سوائے اسکے اور کوئی وجہ نہین ہی کہ تمکو خوف اپنے کھانیکا ہی میرے تئین کھانا کھلانے سے تو خدا تمھارا کھانا برباد کرے پھر جب اُسنے اُن کے کھانے کا ذکر کر کے غیرت دلائی تو اُس سے وہ شرمندہ ہوے اور دروازہ کھولدیا جب وہ اُن کے گھر مین داخل ہوا تو شیطان نے اُنکو بہکانے کی قدرت پائی تب حیی نے اُنسے کہا کہ وای تم پر اے بنی قریظہ میرا کہنا مانو کہ بیشک خدا اُس شخص سے اور اُسکے اصحاب سے بیزار ہوا اب اُنکی ہلاکت کے ایام قریب آپہونچے ہین چاہیئے کہ اُنپر خرچ کرو اور ساتھ اُن قدمون یعنے قریش کے شریک قتال ہو کر مسلمانون سے اپنا بدلا لو کیونکہ مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ اگر تم ایسا نکروگے تو قریش بعد فراغ جنگ محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے تمپر جھک پڑینگے اور حال یہ ہی کہ مین تمھاری مدد کے لیے قریب پندرہ ہزار مرد عرب سے لایا ہون کہ اُن مین بڑے بڑے اُنکے صنادید و سردار ہین تب بنی قریظہ نے اُسکو جوابدیا وای تجھپر اے حیی ہم مشرکین کی عادات سے ڈرتے ہین کہ وہ بھاگ جاوینگے اور محمدؐ کو ہمپر رنجیدہ چھوڑ جاوینگے اور اسوقت ہم قطع کر چکے ہونگے اُس عہد کو جو درمیان ہمارے اور اُنکے ہو چکا ہی اور حال یہ ہی کہ نہ ہمارا کوئی مددگار ہی اور نہ ہمارے پاس کسی قوم مین سے منصف ہین (منصف بالکسر نوکر چاکر) درنیصورت اے حیی جو کچھ قوم مسلمین سے ہمپر آفت آوے گی تجھکو کیا ضرر کریگی بلکہ تو اسوقت اپنے تئین بچا لیجا ویگا ہمکو تو مشورہ دیتا ہی کہ جو حلف و عہد درمیان ہمارے اور محمدؐ کے واقع ہوا ہی ہم اُس کو توڑ ڈالین اس صورت مین اگر انجام اس کا بہتر ہوا تو تیرے لیے ہوگا اور اگر بُرا ہوا تو ہم پر پڑے گا جس طرح وہ تباہی جو تیری قوم نے تیری شامت اور تیرے گھر والون کی شامت سے اُٹھائی تھی اُس نے کہا اس پر مین قسم کرتا ہون توریت کی جسکو خدا نے موسیٰ پر نازل کی ہی اگر مشرکین مقابلہ محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے بھاگ نکلین گے وحال آنکہ مین نہین دیکھتا ہون کہ وہ ایسا کرین تو مین تمھارے

پاس آکر تمھارے حصار مین تمھارے ساتھ شریک ہونگا پس جو آفت تمکو پہونچیگی وہ ہی مجھپر بھی پڑیگی
آخر بنی قریظہ نے اس بات پر اُس سے عہد و میثاق لیا اور کہا خبردار اگر تو کرتا ہی تو جو کچھ ہم کہین وہ کرتو مشرکین کے
پاس جا پھر درمیان ہمارے اور اُنکے سرتو سے حلف مقرر کرا دستر مرد اُنکے سوارون اور سردارون مین سے
ہمارے پاس حاضر کر کہ وہ ہمارے ساتھ ہمارے حصار مین موجود ہین تا آنکہ جب مشرکین طرف محمدؐ کے
قصد کرین تو ہم بھی اُن سوارون کے پیچھے اُنکی طرف روانہ ہون چنانچہ جیئے وہان سے پاس مشرکین کے
گیا اور اُنسے بنی قریظہ کی طرف سے حلف کیا اور اُسکے ہمراہ ابولبابہ القرظی بھی گیا تھا اور حلف اس شرط
پر لیا کہ وہ اپنے سردارون شہسوارون مین سے ستر مرد بنی قریظہ کے پاس روانہ کرین تا کہ اُنکے حصن حصار
مین حاضر رہین اور بنی قریظہ کو مدت دس دن کی فرصت دیوین اسلیے کہ وہ اپنے امور سے فراغت
کرین اور اپنے ہتھیار جمع کرین اور اس مدت مین تم لوگ محمدؐ اور اصحاب سے لڑتے رہو اور بنی قریظہ کی
طرف ایک بازار بھی بھیجدیوین چنانچہ مشرکین نے یہ سب کچھ قبول کیا تا آنکہ مشرکین اُس روز کی مدت تک ایسے
گرم قتال رہے کہ قبل اُسکے ایسا نہ لڑے تھے اور ایسا ہوا کہ جسوقت مشرکین زیر و بالاے وادی سے مسلمین
پر وارد ہوے تو اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑنیکے لیے اپنے لشکر سے تین حصے کیے چنانچہ
ابن اعور السلمی جماعت بنی سعد اور نبی دینال ہمراہ لیکر بالاے وادی سے رسولخدا صلعم پر آیا اور اُسکے ہمراہ حارث
بن عوف المزنی بھی تھا اور عتبہ بن حصن جماعت بنی فزارہ اور اسد کو لیکر آیا اور سردار بنی اسد کا اس روز
طلحہ بن خویلد الفقعسی تھا کہ اُنکے لیے ابوسفیان نے خندق کے سامنے خیمے استادہ کیے تھے چنانچہ
اس روز مشرکین نے جو ساتھ آنحضرت صلعم کے لڑائی کی تو بالاے وادی اور زیر وادی اور سامنے سے
اور تا غروب آفتاب لڑتے رہے اور اُس روز درمیان نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکی نماز عصر کے حائل و
حارج ہوے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگون نے کہ نماز عصر سے باز رکھا حقتعالی اُنکے
پیٹ اور اُنکے گھرونکو آگ سے بھرے اور یہ وہ گروہ ہین جنکا ذکر حقتعالی نے قرآن مین کیا ہی اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ
اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا جب گروہ مشرکین تمھارے اوپر سے
اور نیچے سے یعنی بالاے وادی و زیر وادی سے تم پر آئے تھے اور جسوقت آنکھین تمھاری ڈگڈگانے لگی تھین
اور تمھاری جانین حلقوم تک پہونچی تھین اور تم خدا کے ساتھ طرح طرح کے گمان کرتے تھے اور نوفل بن عبداللہ
بن المغیرہ اپنے گھوڑے پر سوار بعد غروب آفتاب کے آگے بڑھا تا کہ گھوڑے کو خندق پھندلیجاوے ناگاہ
وہ اور اُسکا گھوڑا دونون خندق مین گر پڑے تو دونون کے عضو عضو بند بند جدا ہو گئے تب ابوسفیان نے حضرت صلعم کے
پاس کہلا بھیجا کہ لاش نوفل کی دیت مین یعنی اُس کے عوض مین سو اونٹ ہم آپ کے پاس پیش کرتے ہین مراد دیت سے

بہائے نفیس ہی عوض مین اُسکے اُٹھالیجانیکے کیونکہ مردہ اُسکا عزیز و محترم جانتے تھے حضرت علیہ السلام نے
جواب بھیجا کہ تم دیت اُسکی ہمارے یہان نہ بھیجو تم خود اُسکو رکھو کیونکہ وہ خبیث فناپاک ہی اُسکی دیت بھی نجس و ناپاک ہی
اور اُس شام کی لڑائی مین اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین سے زلزلہ شدید و تعب سخت اُٹھایا بعد ازان
گروہ مشرکین اپنے لشکرگاہ کیطرف پھرے اور بہت سی آگ جلائی اور بیٹھے یعنی آگ تاپنے بیٹھے اور آنحضرت صلعم
نے اپنے اصحاب مین سے کچھ لوگون کے نام لیکر آواز دی منجملہ اُنکے حذیفہ بن یمان کا بھی نام لیا مگر اُن اصحاب مین سے
جنکا جنکا نام پکارا تھا کسی نے جواب نہ دیا تب رسول خدا صلعم اُٹھکر درمیان صفون کے پھرنے لگے جب حذیفہ
پاس گذرے اور اُنکو پاؤن سے ٹھوکر مار کر فرمایا یہ کون ہی حذیفہ نے کہا یارسول اللہ صلعم مین حذیفہ ہون فرمایا
تو اول شب سے میری آواز سنتا تھا اُنھون نے کہا ہان قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ پر کتاب نازل کی ہی مین آواز
آپکی سنتا تھا فرمایا کیا چیز تجھکو جواب دینے سے مانع تھی اُنھون نے کہا شدت سردی وصعوبت سختی جسمین مبتلا
ہون (یعنی ان وجوہ سے میری آواز مُنھ سے نہین نکلی) فرمایا اُٹھ بسم اللہ حذیفہ کھڑے ہوگئے پھر حضرت صلعم نے فرمایا
ای حذیفہ تو لشکر مشرکین کیطرف جا اور اُنکی خبر لا کہ صبح کو اُنکے کیا ارادے ہین اسلیے کہ مجھکو کچھ خبر اُنکی معلوم ہوئی
ہی اور جب تک تو میرے پاس پھر آوے کوئی خبر وہانکی یہان کسی سے ہرگز بیان نکرنا تب حذیفہ حسب الارشاد
روانہ ہوے جب اُنھون نے پیٹھ پھیری تو حضرت صلعم نے دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ احْفَظْ حُذَیْفَۃَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ
وَعَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ یعنی ای پروردگار حذیفہ کی حفاظت کر اُسکے سامنے سے اور اُسکے پیچھے اور اُسکے داہنے اور
بائین سے پھر حذیفہ جب چلے تو اُنکو نہ سردی کی خبر تھی نہ صعوبت کا خیال یہانتک کہ اُنکے ایک غول مین پہونچے
کہ وہ اپنی آگ کے پاس بیٹھے تاپتے تھے اور باتین کرتے تھے تب حذیفہ بھی اُنکے پاس بیٹھ گئے اور وہ نہ جانتے تھے کہ
کوئی غیر ہی بلکہ اپنون مین سے جانتے تھے اُسوقت کوئی آنیوالا پیش ابوسفیان سے اُنکے پاس آیا اور اُن لوگون نے
پوچھا تیرے پیچھے کیا خبر ہی اُسنے کہا تم مین سے ہر شخص اپنے اپنے ہمنشین و ہم پہلو کا ہاتھ پکڑ لیوے اور پہچان لیوے
کہ وہ کون ہی (یعنی کوئی غیر آدمی تو نہین ہی) کیونکہ مین چاہتا ہون کہ تمسے وہ خبر بیان کرون جس سے تم خوش ہو جاؤ
تب ہر شخص نے اُمین سے ہاتھ اپنے ہم جلیس کا یعنی جو جس سے ملا بیٹھا تھا اُسکا ہاتھ پکڑ لیا تو حذیفہ نے بھی ہاتھ اپنے پاس والے
کا پکڑ لیا پھر اُن لوگون نے اُس سے مکرر کہا کہ ہم مین سوائے ہمارے کوئی غیر نہین ہی تو اپنی بات بیان کر اُس نے
کہا ابوسفیان سردار بنی قریظہ کا اور حیی بن اخطب ہمارے یہان آئے ہین اور سوال کرتے ہین کہ ستر مرد ہم اپنے
یہان کے اُنکے یہان بھیجدیوین کہ جب وہ ہمارے لوگ محمدؐ کی طرف چلین تو بنی قریظہ بھی اُن کے پیچھے مسلمین پر
خروج کرین پھر اُنھون نے پوچھا یہ امر کب ہوگا اُسنے کہا تیسرے روز تب حذیفہ اس قوم کے پاس سے اُٹھے اور
ابوسفیان پر وار ہوے اور اُسوقت اُنکے یہان آگ جو جل رہی تھی اُس سے ابوسفیان اپنی پیٹھ سینکتا تھا حذیفہ نے قصد کیا کہ

اُسپر اپنا تیر ڈالین مگر وصیت و فہمایش رسول خدا صلعم یاد آگئی تب وہان سے چل کھڑے ہوے تا آنکہ حضور مین
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوے اور اُسوقت حضرت مشغول نماز تھے تو حذیفہ پھر گئے اور حضرت صلعم بعد
فراغ اپنے خیمہ مین تشریف لیگئے اور حذیفہ کو بلوایا اور فرمایا حذیفہ ہمسے خبر بیان کر تب حذیفہ نے عرض کی کہ یہود نے
عہد شکنی کی پھر ساری باتین اُس قوم کی جسطرح اُنھون نے کہین تھین حذیفہ نے سب بیان کین بعد ازان حذیفہ
نے کہا یا نبی اللہ اس عرصہ مین کہ مین آپ کی طرف متوجہ چلا آتا تھا ناگاہ مین نے دیکھا ایک شخص ایسا ایسا
یعنے اُسکی ہیئت کذائی ایسی تھی وہ اپنی پیٹھ آگ سے سینکتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
وہ ابو سفیان تھا حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ کی وصیت نہوتی تو ضرور مین اُسکی پشت مین تیر پار کر دیتا
بعد ازان رسول خدا صلعم نے عبد اللہ بن رواحہ اور سعد بن معاذ و عباد بن جبیر کو طرف بنی قریظہ کے روانہ کیا اور کہا
تم اُنکے پاس جاؤ اور اُنسے کہو تمھاری خبر ہمکو پہونچی ہی کہ تمنے نقض حلیفت اور عہد شکنی کی ہی اور اُنسے سوال
مصالحہ کرو اور خدا سے ڈراؤ اور اُنکو اُنکا عہد یاد دلاؤ اور اُنسے کہو جو کچھ تمھارا حال ہمکو معلوم ہوا وہ ہمارے
تئین کافی ہی (یعنی زیادہ برین اپنے قصد سے باز رہو) چنانچہ یہ لوگ اُسی رات کو گئے اور اُنکو دیکھا کہ وہ سطح باب
پر یا کہ اندر ڈیوڑھی کے بیٹھے ہین تب اُنسے کہا دروازہ کھولو اُنھون نے دروازہ کھولدیا یہ لوگ
اُنکے پاس داخل ہوے اور جس بات کے لیے یہ لوگ بھیجے گئے تھے وہ پیغام اُنکو پہونچایا تب اُن لوگون نے
جواب دیا کہ تمنے ہمارے بازو توڑ ڈالے پھر اگر تم ہم سے مصالحہ چاہتے ہو تو اس امر کو ہمارے پھیر دو نہین تو
ہم تمسے بری اور علیحدہ ہین اور تم لوگ کاذب ہو (یعنی ازروے دین کے) اور مراد اُن کی توڑنے گئے
بازو سے اخوان اُن کے بنو النضیر مین تب سعد بن معاذ کہ اُس قوم کے حلیف تھے (یعنی جاہلیت مین)
کہنے لگے اے گروہ بنی قریظہ مین ڈرتا ہون تمھارے لیے اُس آفت سے جو بنی النضیر نے اُٹھائی بلکہ اُس سے
زیادہ پھر اُنھون نے سعد سے کہا اگر تو کھانا کھایا چاہتا ہے تو اپنے بیٹے کے یہان سے شروع کر سعد نے
کہا لَعَنَ اللّٰہُ مِنَ الْغَدِ آءِ مَا ھُوَ خَیْرٌ مِّنْ ذٰلِکَ کہ نہین ہی ایسی کوئی غذا جو بہتر ہو اس امر سے یعنی جس امر کیلیے مین آیا ہون اُس
سے کوئی غذا بہتر نہین ہی یا یہ مراد ہی کہ یہ غذا کچھ چیز نہین مگر وہ غذا جو بہتر ہی اس غذا سے یعنی اطاعت نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر سعد نے یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ لَا تُمِتْنِیْ حَتّٰی تَشْفِیَ صَدْرِیْ مِنْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ یعنی اے پروردگار
مجھے موت نہ دے یہانتک کہ میرے دلکو بنی قریظہ کی طرف سے تشفی ہو پھر اُسوقت یہود شان مین رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے ادبی کرنے لگے کہ بد کہتے تھے اور کذب دروغ گوئی سے نسبت دیتے تھے
اور کہتے تھے کہ محمد نے ہمارے پاس لوگون کو بدرخواست مصالحہ بھیجا ہی اور صلح کا پیام اُسوقت آیا کہ جب
مصیبتین ہماری انتہا کو پہونچین اور یہ مثل کہی التقت حَلْقَتَا الْبِطَانِ یعنے دونون کڑیان تنگ گھوڑے

کی مل گئین (اور یہ کنایہ ہی شدائد امر سے) سو ایسا ہرگز نہوگا قسم ہی اُسکی جسکے نام سے قسم کی جاتی ہی کہ ہم اپنی بہر مندی کیواسطے اپنی عداوت کو محمدؐ پر بڑھاوینگے اور البتہ ہم اپنے بھائیون بنی النضیر کا بدلا لینگے چنانچہ عبداللہ اور دونون اُنکے ہمراہیون نے جب یہود سے ایسے کلمات ناشایستہ سُنے اور بہت رنج واذیت پائی تو وہانسے روانہ ہوئے اور خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے حضرت آگے بڑھکر خود اُنکے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمھارے پیچھے کی کیا خبر ہی اُنھون نے عرض کی یارسول اللہ ہم لوگ اشرار مردم بدترین آدمیون کے پاس سے آپ تک پہونچے ہین کہ جب سے ہملوگ آپکی خدمت سے رخصت ہوکر گئے اُنسے سوائے مکروہات کے اور ہم نے کچھ نہین سُنا اور سوائے قباحات کے ہمنے کچھ نہین دیکھا بعد ازان جسطرح اور جو کچھ اُنسے سُنا تھا حضرت صلعم سے بیان کیا فرمایا آپنے اس خبر کو مخفی رکھو اور اچھی بات ظاہر کرو اسلیے کہ لڑائی دھوکے کا کام ہی بعد ازان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ وغیرہ کے پاس سے جب اپنے اصحاب کے قریب آئے تو تکبیر کہی کہ اللہ اکبر تو اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے بھی تکبیر کہی اور اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے تکبیر کی اور اصحاب نے بھی (یعنی تین مرتبہ صدائے تکبیر بلند ہوئی) تب مشرکین گھبرائے اور کہنے لگے کہ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کو کسی ایسے امر کی خبر آئی ہی کہ اُس بات نے اُنکو خوش کردیا ہی اور اصحاب نے عرض کی یانبی اللہ کیا آپکو خوشخبری آئی تب حضرت نے اُن تینون صحابیون کو یعنے عبداللہ وسعد وخوات کو بُلوایا اور فرمایا اپنے بھائیون سے احوال بیان کرو چنانچہ عبداللہ بن رواحہ کھڑے ہوے اور کہنے لگے کہ یہ یہود تمھارے حلیف ارادہ رکھتے ہین اور مشرکین سے کہلا بھیجا کہ وہ ستر مرد اپنے سردارون اور شہسوارون مین سے اُن یہود بنی قریظہ کے پاس بھیجین اور جب وہ ستر آدمی اُنکے حصار مین داخل ہون تو اُنکی گردنین مارین و بعد ازان ہماری طرف آوین پھر مشرکین ہماری مدد کرین پس صبح ہوتے ہی ہم مشرکین کو مارلینگے انشاء اللہ تعالی اور ایسا ہی ہوا کہ ایک شخص قبیلہ اشجع سے جس کا نام نعیم بن مسعود تھا حضرت کی صف جماعت مین وہ مشرکون کا جاسوس تھا پس اُسنے یہ بات سُنی اور کفار اُس جاسوس کے منتظر تھے تب جاسوس اُن کے پاس گیا اُنھون نے پوچھا ای نعیم تیرے پیچھے کیا خبر ہی اور لشکر محمدؐ مین یہ صدا کیسی بلند تھی اُسنے کہا مین تمھارے پاس یقینی خبر لایا ہون تم اس بات کے قریب ہو کہ اپنے اشراف مین سے ستر آدمیون کو ہلاک کروگے یہ سُن کر وہ گھبرائے اور پوچھا وہ کونسی خبر ہی لاآبالک یہ کلمہ مدح وذم دونون کو شامل ہوتا ہی یعنے تیرا کوئی باپ نہین یا یہ کہ تیرا باپ مرے اُسنے کہا محمدؐ نے تین آدمیون کو ایک ساتھ بنی قریظہ کے پاس بھیجا تھا تاوہ دیکھین اور دریافت کرین کہ بنی قریظہ اُنکے ساتھی ہین یا تمھارے ساتھی ہین وہ تینون فرستادے یہود کے پاس سے پھر کر محمدؐ کے پاس آئے اور اُنکی خبر بیان کرتے تھے مین خود سُنتا تھا کہ بنی قریظہ نے جو تمسے اس بات پر مصالحہ کیا ہی

تم اپنے یہان کے سردارون اور شہسوارون مین سے ستر آدمی اُنکی طرف بھیجدو پس جب وہ سوار اُنکے حصار مین داخل ہون تو وہ اُنکو قتل کرین بعد ازان وہ سب محمدؐ کے پاس آ دین اور تمھارے اوپر اُنکی مدد کرین تب ابو سفیان یہ بات سُنکر بولا قسم ہی لات وعزی کی یہ نغمہ یعنی یہ صدا یہ بات سچ ہی ابوسفیان نے کہا کہ اسبا تمین یہود نے عہد شکنی کی خدا اُنپر لعنت کرے اور ان سوارون نے (یعنی جو بنی قریظہ کی ہمراہی کو تعیّنات ہوے تھے) انکار کیا اور کہا کہ ہم اُنکے حصن حصار مین ہرگز نجا دینگے تب ابوسفیان نے ابولبابہ سے جو سردار بنی قریظہ کا تھا کہلا بھیجا کہ ای ابولبابہ یہان ہماری اقامت کو طول ہوا کہ ہم اس شخص یعنی محمدؐ کا محاصرہ کئے ہوے ہین اور اب میری راے مین مناسب یہ ہی کہ تم کل صبح کو محمدؐ پر قصد کرو اور وہ لوگ بھی جا دین جو تمسے قریب ہون کیونکہ مین پچھوڑ دنگا کہ بعد میرے تم میرے پیچھے رہو ابولبابہ نے جواب کہلا بھیجا کہ کل روز سبت ہی ہم قتال نہین کر سکتے ہین اور ہم کوئی کام روز سبت نہین کرتے ہین یہ سُن کر وہ فرستادہ ابوسفیان کا واپس آیا اور خبر لایا کہ ابولبابہ اور اُسکے ہمراہی گمان اس بات کا رکھتے ہین کہ وہ لوگ یوم السبت قتال نہین کر سکتے یہ سُنکر ابوسفیان غضب مین آیا اور نعیم مخبر کی بات کو سچ جانا پھر ابوسفیان نے دوبارہ آدمی بھیجا اور مکرر کہلا بھیجا کہ اس سبت کی عوض کسی اور دن سبت کر لینا (یعنی اُسکے بدلے اور دن سبت منا لینا) کیونکہ کل قتال لابد ناگزیر ہی قسم ہی لات وعزی کی اگر ہم کل لڑنے کو جاوین اور تم ہمارے ساتھ نچلو گے تو ہم تمھارے حلف سے علٰحدہ ہو جا دینگے اور قتل محمدؐ کے پہلے ہم تمھین سے لڑائی شروع کرینگے پس فرستادہ ابوسفیان کا ابی لبابہ کے پاس یہ پیام لایا یہ سُنکے ابولبابہ غضب مین آیا اور قاصد سے بولا جسنے تجھے بھیجا ہی بے عقل ہی کیا ابوسفیان کی یہ راے ہی کہ ہم اُسکی پاس خاطر سے اپنے سبت کے روز سے تجاوز کرینگے کہ ہر آئینہ ہم مین سے ایک قوم نے سبت مین تجاوز کی تھی تو اُسپر حق تعالٰی نے غضب نازل کیا کہ وہ سب بہیئت بوزنہ و خوک ہو گئے لہذا ہم ڈرتے ہین کہ اگر کل کے روز ہم اطاعت ابوسفیان کی کرین تو ہم بھی اسیطرح مسوخات مین سے ہو جاوین یہ سُنکر فرستادہ ابوسفیان کا واپس آیا اور جواب لایا کہ ابولبابہ اور اُسکے ہمراہیونکا یہ گمان ہی کہ آگے یہود مین سے جن لوگون نے اپنے سبت مین تجاوز و تعدی کی تھی وہ لوگ بندر اور سور ہو گئے تھے اس خوف سے ہم اطاعت ابوسفیان کی نکر سکے اور اپنے سبت مین تجاوز نکرینگے اگر ابوسفیان کو منظور ہو تو التقضاے یوم سبت تاخیر کرے تب ابوسفیان کھڑا ہوا اور اپنے لشکر مین ندا دی کہ ای معشر قریش اور جو لوگ یہان حاضر ہون آگاہ ہو مین تمکو خبر دیتا ہون سواے اسکے نہین ہی کہ ہم بندر اور سور کی نصرت کا انتظار کرتے ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَءُ اِلَیْکَ مِنْ حَلْفِ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ یعنی ای پروردگار مین تیری طرف ہون اور خلف بنی قریظہ سے علٰحدہ و بیزار ہون ای قریش صبحکو محمدؐ کیطرف عزم کرو اور خندق سے نہ ہٹو یہان تک کہ تمھارے لئین اصل صبح فرصت ہو جاوے چنانچہ خبر اس بات کی جو ابوسفیان نے کہی تھی اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو مسلمین کے دلون مین اندیشہ ہوا اور منافقون نے یقین کیا (یعنی مشرکین ضرور غلبہ کرینگے)

پھر جب حق تعالیٰ نے ضعف ذاتوانی مومنین اور دفور کوشش اُنکی اس کام مین جسمین وہ تھے ملاحظہ فرمائی اس وقت
اُنکے دلون پر تسکین تسلی نازل کی کہ اُنکی مدد کے لیے لشکر ملائکہ کا بھیجا اور لشکر کفار پر آسمان سے ایک ایسی شدت کی ہوا
یعنے آندھی چلائی کہ اُنکا کوئی ڈیرہ خیمہ نچھوڑا مگر یہ کہ اُسکو زمین پر بچھا دیا اور اُنکے یہان کچھ آگ باقی نہ رہی مگر یہ کہ
بجھا دی (یعنی اُس آندھی نے خیمے گرا دیے اور آگ تمام لشکر کی اُڑا لیگئی جس سے ایذا سردی کی بہت ہوئی) پھر
کافرون نے اپنے لشکر مین صدائے تکبیر ملائکہ کی سُنی اور گھوڑے وغیرہ جانور لشکر کے سب توڑا کر چھوٹ گئے اور خدا نے
اُنکے دلون مین رعب وہیبت ڈال دی اُسوقت طلیحہ بن خویلد برادر نبی قصص کھڑا ہوا اور لشکر مین پکارنے
لگا کہ ای قوم ہر آئینہ محمدؐ نے اب تمہر سحر کو ظاہر کیا (یعنی شر سحر) فالنجا النجا یعنی پس بچو اور بچاؤ اپنے تئین اور ہر قوم
سالار نے اپنے اپنے قافلہ مین کوچ پکار دیا پھر لوگون نے کوچ کر دی اور اپنے بار اسباب کو ہلکا کر دیا کہ بقیہ اسباب
کو چھوڑ دیا اور وہ لوگ صدائے تکبیر بدستور سُنتے تھے اور آندھی اُنپر برابر چل رہی تھی اور اُس آندھی کی شدت
مین کوئی چیز اُنکو نظر نہین آتی تھی یہانتک کہ وہ بھاگ نکلے وکفی اللہ المؤمنین القتال وکان اللہ
قویا عزیزا یعنے کافی ہوا حق تعالیٰ مومنین کے تئین لڑائی مین اور حق تعالیٰ قوی اور غالب ہی القصہ
آندھی برابر چلتی رہی اور کفار کے پیچھے پیچھے ملائکہ علی الاتصال تکبیر کہتے رہے یہان تک کہ وہ سب وہ
کے دور اہے یعنی موڑ پر پہونچے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ساتھ مومنین بتحمل مشقت و خدا اُنے اپنے مقام مین پھر

ذکر غزوۂ بنی قریظہ

اُس عرصے مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر دھوتے تھے بنا گاہ جبرئیل علیہ السلام نزدیک منبر
کے اپنی تلوار میان سے کھینچے ہوے آکھڑے ہوے اُنکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلعم نے دیکھا
اور بولین یارسول اللہ یہ دیکھئے کہ دحیہ کلبی شمشیر برہنہ قریب منبر کھڑے ہین یہ سنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے حال معلوم کیا (یعنی کہ یہ حلیہ جبرئیل کا ہی اُسیوقت حضرت صلعم اُٹھ کھڑے ہوے اور فرمایا ای جبرئیل
کیا خبر ہی جبرئیل نے کہا یا محمدؐ حق تعالیٰ آپ سے عفو کرے تحقیق حضرت سبحانہ تعالیٰ آپکو حکم کرتا ہی کہ آج ہی آپ
بنی قریظہ پر جائیے کہ حق تعالیٰ اُنکو کچلکر مارنیوالا ہی جسطرح پٹک مارنا انڈے کا زمین سخت اور پھر یہ سبب حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمین مین حکم پکار دیا کہ اپنے ہتھیار وں کو مشقت سخت اور امتحان صعوبت
اُٹھاو پس یہ حکم سُنکر سب نے اپنے ہتھیار اُٹھا لیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنپر ایک شخص کو افسر مقرر کرکے
کہ وہ لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہان تک کہ حصن بنی قریظہ تک پہونچے اور حال یہ ہی کہ حیی
بن اخطب بنا بر اُس قول قرار کے جسپر بنی قریظہ سے استحکام کیا تھا اُنکے پاس پہونچکر اُنکے ساتھ حصار مین جا
ہوا چنانچہ مسلمین قتال کرنے لگے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے ایک شخص انصاری شہید ہوا اور اسباب

کہ بعد روانگی لشکر طرف بنی قریظہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دولت سرا مین تشریف لیگئے اور سر دھوا کر
اپنی حاجات سے فارغ ہوکر روانہ لطرف لشکر ہوے اور حال یہود کا یہ تھا کہ مسلمانونکو عیب لگاتے تھے اور
عار دلاتے تھے بکذب وسحر یعنی انکو کاذب وساحر کہتے تھے اور شانمین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور حق مین ازواج
نبی کے ہجو کرتے تھے پھر جسوقت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنے اصحابؓ کے پہونچے تو ایک شخص مہاجرین
مین سے حضرت کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کی یا نبی اللہ حق تعالیٰ مجکو آپ پر فدا کرے آپ ذرا کنارے رہیے فرمایا
کسلئے پھر فرمایا مین گمان کرتا ہون کہ میرے حق مین تونے یہود سے اذیت کی باتین بہت سُنین پس تو ناگوار رکھتا ہی
اس بات کو کہ مین اُسکو سنون اُس مہاجر نے عرض کی البتہ بعضی باتین ایسی حکی تھین پھر حضرتؐ نے فرمایا البتہ اگر
مجھے وہ دیکھین گے تو جو کچھ تونے سُنا ہی اب اُسمین سے کچھ نہ کہینگے بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل حصن
سے چند آدمیون کو اُنکے نام لے کر آواز دی کہ یا ابا لبابہ دیا جیے اور ای شعبہ کہ یہ لوگ اشراف اہل حصن مین سے
تھے تب یہ لوگ حضرت کو جھانکنے لگے اور نظر آئے اور کہنے لگے ای ابو القاسم کیا چاہتے ہو کیا کہتے ہو فرمایا
ای بندرون کے بھائیو دور ہو خدا تمکو اپنی رحمت سے دور اور خراب کرے اُن لوگون نے جواب
دیا ای ابو القاسم آپ تو واللہ فحش گو نتھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات اسلیے کہے تا وہ لوگ اصحاب
حضرت سے دور ہوجاوین اور اُنکو باتین ایذا دہی کی نہ سُنا وین سو یہ ایسا ہی ہوا (یعنے پھر اُنکی طرف سے کوئی بات
ایذا دینے والی کسی نے نہین سُنی) بعد ازان اکیس ۲۱ شب (یعنے اکیس روز) لڑائی ہوتی رہی اور اس مدت مین منافقین
اُن یہود سے کہلا بھیجتے تھے کہ حاضر نہونا محمدؐ کے پاس اور اگر وہ ارادہ کرین تمھین نکال دینے کا تو ہرگز تم نہ نکلنا
مدینے سے قسم ہی اُس ذات کی جس کے نام سے حلف کیا جاتا ہی اگر محمدؐ سوا ے لڑائی کے نمانینگے تو ہم
تمھاری اعانت کرینگے اپنی جان سے اور مدد سلاح سے اور ہم تمھارے ساتھ اپنی جانین صرف کرینگے
اور تمھارے بارہ مین ہم کبھی کسی کی اطاعت نکرینگے اور اگر تم نکالدیے گئے تو ہم بھی تمھارے بعد مدینہ
مین نہ ٹھہرینگے مگر تھوڑی دیر یا تھوڑے دن یہان تک کہ ہم تمسے آملینگے پس یہی معنی ہین قول خدا
عزوجل کے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ
وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ
وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ یعنے کیا تونے نہین دیکھا
اُن لوگونکو کہ منافق ہین کہ وہ اپنے اُن بھائیون سے کہتے ہین جو کافر ہین اہل کتاب مین سے کہ اگر تم
نکالے جاؤگے تو ہم بھی تمھارے ساتھ ضرور نکل جاوینگے اور ہم تمھارے بارہ مین کبھی کسی کی اطاعت نکرینگے
اور اگر تم لڑوگے تو ہم تمھاری نصرت کرین گے وحال آنکہ خدا شاہد ہی کہ ہر آئینہ وہ

کاذب ہین اگر وہ کافر اہل کتاب نکالے جاوین تو یہ منافق اُنکے ساتھ نہ نکلین اور اگر وہ قتال کرین گے تو یہ اُنکی
مدد نکرینگے اور اگر مدد کرینگے بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگین گے بعد ازان پھر کوئی اُنکی مدد نکریگا اور جسوقت یہود
نصرت منافقین سے مایوس ہوے تو حق تعالیٰ نے یہود کے دلون مین رعب وہیبت ڈالی تب اُن لوگون
نے سوال کیا کہ ہم اپنے بھائیون بنی النضیر کے پاس اورعات اور اریحا کو چلے جاوین مگر اُسی شرط پر جس طرح
بنی النضیر نے نکلنے کے روز مصالحہ کیا تھا پس اس بات کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار کیا
مگر یہ کہ حکم پر حاضر ہون اس صورت مین اگر چاہون گا قبول کرونگا چاہونگا نکال دونگا تب اُنھون نے کہا
کہ قبیلۂ اوس سے فلان شخص کو ہمارے پاس بھیجیے اسلیے کہ وہ اُنکا خیر خواہ تھا پس وہ اُن کے پاس آیا تو
وہ لوگ کہنے لگے اے فلان ہم حکم محمد پر قلعہ سے اترین اُسنے کہا ہان مگر اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا
اس سے مراد اُس کی یہ تھی کہ ذبح ہو جاؤ گے چنانچہ اُن لوگون نے حکم پر حاضر ہونے سے انکار کیا
اُسوقت حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر وحی نازل کی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اُس شخص کے
حال سے خبر دی فرمایا کہ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ
تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ یعنے رنج مین نڈالین تجھکو وہ لوگ جو کفر مین بڑی دوڑ کرتے ہین کہ وہ اُن لوگون مین سے
ہین جو زبانی کہتے ہین ہم ایمان لائے وحال آنکہ اُنکے دل ایمان نہین لائے یعنے ایسے لوگون کی باتون پر تو غم نکھا
بعد ازان یہود نے بنی الاوس اپنے حلیف کے پاس کسیکو بھیجا اور ان سے کہلا بھیجا کہ تم کیون نہین نفع
یعنے ہو اپنے بھائیون کے لیے یعنے ہمارے لیے جیسا کہ قبیلہ خزرج نے اپنے بھائیونکے لیے لیا
تھا تب بنو الاوس پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گئے اور کہا یا نبی اللہ آپ ہمارے حلیفون سے
کیون قبول نہین کرتے جیسا آپ نے خزرجیون کے حلیفون سے قبول کیا ہے فرمایا اگر وہ اوس کیا تم اپنے
حلیفونکے حق مین اس بات سے راضی نہین ہو کہ مین درمیان اپنے اور اُن کے کسی شخص کو حکم مقرر کرون
اُنھون نے کہا بہت اچھا فرمایا اُنسے کہو کہ قبیلۂ اوس مین سے جس کو چاہین اختیار و پسند کر لین تب
اُنھون نے سعد بن معاذ کو قبول کیا اور اختیار کرنا اُنکا سعد کو بموجب ارادہ الٰہی کے ہوا جیسا خدا نے
مقدر کیا تھا یعنی عوض اُنکی سرتابی کے اور سعد اپنے از راہ غضب غصہ کے شدید ترین مردم تھے اور
یہ باعث اُن کے اُس قول کا تھا جب وہ اُن کے پاس پیغام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لائے تو اُنھون
نے رات کو اُنکو وہ باتین کی تھین تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد سے فرمایا کہ اس قوم نے
تجھکو حکم اختیار کیا ہے پس تو درمیان میرے اور ان کے حکم یعنے فیصلہ کر چنانچہ سعد نے دونون جانب
سے عہد و میثاق اس امر کا لیا کہ میرے فیصلہ کو قبول کرین اور جو مین فیصلہ کرون اُسپر راضی

ہون تب فریقین نے اس بات پر عہد کیا اُسوقت سعد نے بنی قریظہ کو حکم کیا کہ حصار سے اُتر آؤ اور ہتھیار رکھدو پس اُن لوگون نے ایسا ہی کیا پھر سعد نے اُنکے حق مین یہ حکم کیا کہ اُنمین جو مقاتل ہین یعنے جو لڑنے والے ہین وہ قتل کیے جاوین اور اطفال وزنان بندی مین لیے جاوین تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی تحقیق کہ تیرے اس حکم سے حق تعالی اور ملائکہ اور سارے مومن راضی ہوے اور اسی امر پر مین بھی مامور ہوا ہون آخر اُنکی شکین باندھی گئین اور قتل کیے گئے اور راوی نے کہا جسوقت حیی بن اخطب حاضر کیا گیا تو اُس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای حیی کیا تجھکو خدا نے خوار نہین کیا اُسنے کہا ہر ذی روح ذائقہ موت کا پانیوالا ہی اور میرے لیے بھی ایک وقت معین تھا کہ مین اُس سے تجاوز نہین کرسکتا اور تمھاری ضد و عداوت پر مین اپنے نفس کو ملامت نہین کرتا ہون اور مین آج وقت فراق دینا کے گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ تم کاذب ہوا اور بے شبہ مین تمھارا دشمن ہون پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم اُسکے قتل کا کیا تا آنکہ وہ قریب احجار الزیت کے جو مدینے مین بازار کی جگہ ہی مارا گیا پھر حق تعالی نے یہ آیہ اپنے نبی پر نازل کیا وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا یعنی جو لوگ مددگار کفار تھے اہل کتاب مین سے اُنکو حق تعالے نے اُنکی گڑھیون سے نیچے اُتار دیا اور اُنکے دلون مین ہیبت ڈالی کہ تم اُن مین سے ایک فریق کو قتل کرتے تھے اور ایک فریق کو تمنے بندی بنایا اور تمکو وارث کیا اُنکی زمین اور ملک اور اُنکے اموال کا اور اُس زمین کا جسپر تمھارا پانوٗن نہین پڑا تھا اور وہ زمین کہ جسکو تمنے نہین روندا تھا وہ خیبر ہی جسکا وعدہ حق تعالے نے دو مرتبہ قرآن مین کیا تھا اور اُس روز بنی قریظہ کی بندی سات سو پچاس آدمی کی تھی اُس وقت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ان بندیون کا پانچ حصہ آپ کیون نہین کڑالتے جیسا کہ روز بدر وہان کی غنیمت کا آپ نے پانچ حصہ کیا تھا یعنے پانچوان حصہ خمس نبی کا اور چار حصہ تقسیم برائے مسلمین فرمایا مین اُسکا پانچ حصہ نکرونگا بلکہ یہ وہ چیز ہی جس کو حق تعالی نے خاص میرے لیے بلا شرکت غیرے مقرر فرمایا ہی اُنمین مومنین کی شرکت نہین ہی چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى یعنے جو غنیمت کہ حق تعالی نے اپنے نبی کو اہل قری سے دلادی وہ مخصوص ہی واسطے خدا کے اور مخصوص ہی واسطے رسول خدا اور واسطے اقربا کے پس مراد اہل قری سے قریظہ و نضیر و فدک و خیبر ہی اور قریے عربیہ ہین جسکا وعدہ حق تعالی نے قبل از فتح فرمایا تھا چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسباب بنی قریظہ مین سے تو شتر گھوڑے لیے اور اُنکو اپنے اہل مین تقسیم

کردئے اور باقی مال اور بندیون سے دو نصف کیے ایک نصف تو سپرد سعد بن عبادہ کرکے شام کی طرف روانہ کیا اور ایک نصف انس بن فضلی کو تفویض کرکے طرف زمین غطفان کے بھیجا اور حکم کیا کہ بدلے مین زینہ گھوڑے لاوین آخر انھون نے ایسا ہی کیا کہ اچھے اچھے بڑے بڑے گھوڑے بہم پہونچائے پس اُن گھوڑونکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درمیان مومنین کے واسطے جہاد کے مقرر رکھا اور فرمایا حضرت نے کہ خمس کو جو میرا حصہ تھا مین نے مومنین کیطرف لگادیا اور خمس ڈیڑھ سو کا مال تھا پس یہ تھا ذکر جنگ احزاب و بنی قریظہ

ذکر غزوۂ بنی لحیان

بعد ازان رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین مقیم رہے جب تک خدا نے چاہا یعنی تا صدور حکم ثانی پھر حضرت نے خروج کیا اور ارادہ کیا طرف بنی لحیان کے تا آنکہ اُنسے مقابلہ کیا اور خدا نے اُن کو شکست دی اور اُنکو قتل کیا اور پراگندہ کردیا اُنکو مسلمانون کے گروہ نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکے پیچھے سوار بھیجے کہ وہ اُنکو مارتے بھگاتے ہوے موضع غمیم تک پہونچادین کہ جسکے سبب خدا نے اہل کفر کو ذلیل وخوار کیا اور چند شبین حضرت علیہ السلام نے بنی لحیان کے مقامون مین مقام کیا بعد ازان مدینے کو پھر آئے اور کعب بن مالک انصاری نے اس باب مین اشعار کہے تھے جس کا مضمون یہ ہے کہ ہمنے قیام کیے مقام مرسل البریع مین چند شب یعنی ہم نے اسمقام مین چند شب قیام کیا ہمراہ لشکر جرار جو کہ لشکر وسیع ہاتھ پانون سے پیش آنے والے ہین اور ہمنے تمام گردش و تلاش بن ہر چند کوشش کی پر فرات بن حبان کو نپایا کہ وہ بھی شامل ہلاک ہونے والون کے ہوتا اور فرات بن حبان ایک شخص تھا بنی عکل سے اور اُسکے پاس ایک عورت تھی یعنی اُسکی زوجہ تھی قبائل قریش سے اور وہ شخص شدید العداوت تھا واسطے رسولخدا صلعم کے یعنی حضرت سے سخت عداوت رکھتا تھا پھر بعد اُسکے اسنے توبہ کی اور صالح ہوا اور رسول خدا صلعم سالماً وغانماً یعنی سلامت باغنیمت مدینے کی طرف پھرے یہان تک کہ حضرت جب اثنائے راہ مین تھے تو خدا نے اُنپر یعنی بنو لحیان پر جو متفرق ہوگئے تھے ایک سخت آندھی بھیجی کہ وہ اُس سے اپنی ہلاکت کو ڈرے اور وہ اس شدت کی آندھی تھی کہ لوگ خاک گرد مین چھپ گئے تھے اور اُسی آندھی مین اُسی رات کو ناقہ حضرت کا گم ہوگیا تھا اور وہ دستیاب نہوا تھا یہان تک کہ جب صبح ہوئی اور آندھی تھمی اُسوقت لوگون نے عرض کی یارسول اللہ کیسی آندھی تھی فرمایا یہ آندھی بسبب موت ایک شخص کے تھی یعنی اُسکے مرنے کی آندھی تھی اور وہ شخص منافقین مین سردار ان اہل نفاق سے تھا وہ مدینے مین مرگیا ہے اصحاب نے عرض کی یارسول اللہ وہ کون تھا فرمایا وہ رفاعہ بن تابوت تھا بنی قینقاع سے چنانچہ یہ خبر یون ہی تھی اور ایک شخص تھا منافقین

اقتنا علی الی مس البریع لیا کب باکس جواز عرض المبارک فلم یکن فی نظر افنا والقاسما فوات ابن حبان یکن رهن هالک

مین سے اور وہ جماعت اصحاب مین تھا اُسنے کہا محمدؐ کیونکر گمان رکھتے ہین کہ وہ حال غیب جانتے ہین اور جو بات کل ہونیوالی ہی اُسکی خبر ہمکو دیتے ہین وحال آنکہ وہ نہین جانتے ہین کہ اُنکا ناقہ کہان ہی بھلا جو شخص اُنکے پاس اس غیب کی خبر لاتا ہی وہ کیون نہین اُس ناقہ کی بھی خبر دیتا ہی پس ایک شخص اُسکے یار دنمین بولا خاموش ہو واللہ اگر محمدؐ اس بات کو جانین گے تو کہین گے کہ اس باب مین مجھپر وحی آئی ہی تب وہ شخص اپنے یارون کے پاس سے اُٹھ کر پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا تو دیکھا کہ حضرت اپنے اصحاب سے وہی باتین بیان کر رہے تھے جو کچھ کہ وہ شخص اپنے یارون مین کہتا تھا اور ناگاہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت فرماتے تھے کہ ایک شخص منافقین مین سے مجھپر شماتت کرتا ہی اور گم ہونے سے میرے ناقہ کے خوش ہوتا ہی اور کہتا ہی کیا محمدؐ کو گمان ہی کہ وہ غیب جانتے ہین بھلا وہ شخص جو اُنکے پاس غیب لاتا ہی وہ ہی کیون نہین خبر ناقہ کی دیتا ہی اور کیون نہین بتاتا ہی کہ وہ ناقہ کس جگہ ہی اور قسم ہی مجھکو اپنی زندگانی کی وہ جھوٹا گمان کرتا ہی اس بات کا کہ مین غیب جانتا ہون وحال آنکہ مین غیب نہین جانتا البتہ مجھے خبر دی ہی حق تعالےٰ نے اُس جگہ سے جہان میرا ناقہ ہی پس وہ ناقہ اس شعب مین ہی اور نکیل اُسکی ایک درخت مین اٹک گئی ہی یہ سُنکے لوگ دوڑتے ہوے شعب کیطرف گئے ناگاہ دیکھا کہ مہار اُس ناقہ کی جسطرح حضرت نے کہا تھا ایک درخت مین اٹکی ہی تا آنکہ لوگ اُس ناقہ کو لے آئے اور وہ منافق دیکھ رہا تھا آخر وہ اُسیوقت اُسجگہ ایمان لایا اور حضرتکی تصدیق کی اور اپنے یارون پاس پھر آیا اُنکو اُسی جگہ جہان چھوڑ گیا تھا بیٹھا پایا اور اُن سے کہا مین تمھین خدا کی یاد دلاتا ہون یعنی اُسکی قسم دیتا ہون کہ آیا کوئی تم مین سے اپنی جگہ سے اُٹھا تھا یا میری اِتنی بات کا میرے پیچھے کسی سے ذکر کیا ہی یعنی کوئی اپنی جگہ سے اُٹھا تو نہین اور میری بات کسی سے کہی تو نہین اُنھون نے کہا اللھم ایسا نہین ہوا تب اُس نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ محمدؐ رسول ہی خدا کا ولیکن مین ہرگز اسلام نہین لایا تھا الا آجکے روز اُن لوگون نے پوچھا اُسکا باعث کیا ہوا اُسنے کہا مین نے محمدؐ کو جاکر دیکھا تو وہ اپنے اصحاب سے وہی ذکر کر رہے تھے جو باتین مین نے تم سے کہی تھین پس مین گواہی دیتا ہون کہ البتہ حق تعالےٰ نے اُس کو آگاہ و مطلع کردیا اور وہ صادق ہی بعد ازان حضرتؐ نے اُس منزل سے کوچ کیا یہان تک کہ جب مدینے کے قریب پہونچے تو دو آدمیون نے آپس مین مجادلہ کیا اور ایک اُن دونمین بنی عامر سے تھا اور دوسرا جہینہ سے پس عبداللہ بن ابی نے مدد کی اپنے حلیف کی جو جہینہ سے تھا اور نصرت کی عامری کی ایک شخص نے مہاجرین مین سے کہ اُسکا نام جُعال تھا کہ وہ فقراے مومنین سے تھے پس عبداللہ بن ابی نے اس بات سے تعجب کیا اور کہنے لگے ای جُعال اب تک اس مرتبہ کو پہونچا یعنی تو میرے مقابلے مین عامری کی مدد کرتا ہی جُعال نے کہا اس کام کے کرنے مین کون

مجھکو مانع ہی اور سخت ہوئی زبان جُعال کی عبد اللہ پر تب عبد اللہ نے جُعال سے کہا کہ مثل میری اور
مثل تیری ویسی ہی جیسی اگلے لوگون نے کہی ہی کہ سَمِّنْ کَلْبَکَ یَاْکُلْکَ یعنے اپنے کتے کو فربہ کر کہ وہ ہی تیرا
گوشت کھاوے گا قسم ہی اُسکی جسکی عبد اللہ قسم کھاتا ہی کہ تجھکو چھوڑ دونگا کہ ہو تو میرے ہم و غم مین
غیر اس حال کے یعنے بد تر اس حال سے تب اُس سے جُعال نے کہا کوئی ایسا نہین ہی اور جُعال نے
معلوم کر لیا جو کچھ عبد اللہ نے اس بات سے اشارہ اور طعنہ کیا پھر جُعال نے کہا کہ رزق خدا کے ہاتھ ہی تب
عبد اللہ اپنے یارون پاس گیا اور غضب اور غصّہ مین تھا اور قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم اپنے کھانے کو ان
لوگون سے روک رکھتے تو بہتر ہوتا کیونکہ یہ لوگ وہ ہین کہ جب تمنے اُنکو اپنا کھانا کھلایا تو آخر وہ تمھاری ہی
گردنون پر سوار ہو بیٹھے اور یہ لوگ قریب ہین اس بات کے یعنی اُنسے بعید نہین کہ محمد کو چھوڑ کر اپنے اقربا اور
احبا سے جا ملین گے اور جب یہ لوگ اُنکے گروہ سے الگ ہو جاوینگے تو یہ کچھ نفع نہ دینگے یعنے کام نہ آوینگے
اور اسیطرح عبد اللہ اپنے یارون پر بہت غصہ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اگر جُعال محمدؐ کے پاس جا کر میرا
شکوہ کریگا یا شکایت کریگا یہ گمان کر کے کہ مین ظالم ہون اور واللہ قسم مجھکو اپنی زندگانی کی مین ظالم نہین
ہون جب کہ ہم محمدؐ کو مکّہ سے لائے وحال آنکہ اُنکو اُنکی قوم نے وہان سے نکال دیا تھا اور ہمنے اُن کو برابر اپنی
جانون کے آرام دیا اور ہمنے اُنکو اپنی گردنون پر مالک وحاکم بنایا واللہ اگر ہم مدینہ مین پھر کر جاوین گے
تو وہانسے محمدؐ کو نکال دینگے اور ہم اپنے اوپر کسی کو اپنون مین سے رئیس مقرر کرینگے اور اُس قوم سے وہ
دشمن خدا اپنے تئین مراد لیتا تھا یعنے مین حاکم وسردار بنونگا اور وہ گمان رکھتا تھا کہ وہ بذات خود اور از روے
اپنی قوم کے محمدؐ سے اور اُنکے اصحاب سے زیادہ تر عزت دار اور اُنسے غالب تر ہی چنانچہ اُسکی اِن باتون کو زید
بن ارقم انصاری نے سُنا اور وہ ان دنون جوان تھے تو اُنھون نے کہا واللہ تو ہی ذلیل وحقیر اور مبغض
ہی اپنی قوم مین یعنی تیری قوم خود تجھسے بغض وعداوت رکھتی ہی اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی جانب سے
یعنے فضل خدا سے مرتبہ عزت وکرامت پر ہین اور مسلمین کیطرف سے مقام مودت ومحبت مین ہین یعنی اُنکے
محبوب ہین پھر اُس سے کہا واللہ اب کبھی تیرے ساتھ دوستی نہ رکھونگا اور تجھکو اپنا دوست نجانونگا
تب عبد اللہ بن ابی نے زید سے کہا ای میرے بھائی کے بیٹے مین تو کھیل کی باتین کرتا تھا یعنے بازیچہ
اور دل لگی بازی کرتا تھا پس زید اُسکی محفل سے اُٹھکر رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے اور یہ تین
عبد اللہ کی حضرت سے بیان کین حضرت اس بات سے اپنے دل مین سخت مکدر ہوے اور یہ خبر مشہور ہوئی
کہ زید ابن ارقم نے جو کسی بات کی خبر حضرت کو سُنائی ہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد اللہ پر غضبناک ہوے پھر
حضرت علیہ السلام نے عبد اللہ کو بلوا بھیجا تب عبد اللہ چلا اور اُسکے ساتھ بہت سے انصاری آئے تاکہ اسکے

شریک ہون اور اُسکی مدد کرین اور زید کو جھوٹا کرین اور اُنکو طمانچے لگوائین پھر جب عبد اللہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین پہونچا تو حضرت نے اُس سے فرمایا جس بات کی خبر مجھکو پہونچی اُس کا کہنے والا تو ہی ہی اُسنے کہا نہین قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا مین نے ان باتون مین سے کچھ کبھی نہین کہا اور زید بے شبہ جھوٹا ہی اور مین نے کوئی عمل ایسا جسکے سبب خدا مجھے داخل جنت کرے کبھی نہین کیا اور میرے نزدیک قریب تر و بہتر ہو میرے اس جہاد سے جو مین نے آپ کے ہمراہ کیا ہی اور انصار نے اُس کی تصدیق کی اور کہا یا رسول اللہ یہ شخص ہمارا بزرگ اور رئیس ہی آپ اُسپر اس لڑکے کی بات سچ نہ سمجھے کہ انصار کے لڑکون مین سے وہ ایک لڑکا ہی جو آپ کے پاس کذب و تہمت لایا ہی تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے درگذر کی اور اسکا عذر قبول کیا اور ملامتی واسطے زید کے انصار مین فاش ہوئی کہ زید نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جھوٹھ کہا تھا سو حضرت نے اُسکو جھوٹا کیا بعد ازان دہانسے حضرت صلعم نے مدینے کی طرف کوچ کیا اور معمول زید بن ارقم کا یہ تھا کہ جب حضرت کوچ کرتے تھے اور سوار ہوتے تھے تو وہ ہمراہ رہتے تھے اور راہ مین حضرت باتین کرتے چلتے تھے مگر بعد اس مقدمہ کے زید کو ایسی شرمندگی ہوئی کہ وہ قریب حضرتؐ کے نہ راہ مین چلتے تھے اور نہ مقام مین سامنے جاتے تھے تب حق تعالیٰ نے بابت عذر زید اور تکذیب عبد اللہ کے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنے کہتے ہین اگر ہم پھر نیکے طرف مدینے کے تو عزت دار لوگ نکال دینگے مدینے سے ذلیلونکو حال آنکہ عزت مخصوص ہی واسطے خدا کے اور واسطے اُسکے رسول کے اور مومنون کے لیے ولیکن منافق نہین جانتے ہین اُس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ناقہ پر سوار ہو کر درمیان لوگون کے پھرنے لگے یہان تک کہ زید کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے پس حضرت نے زید کا کان پکڑا اور ملا یعنی گوشمالی کی یہان تک کہ زید کا چہرہ سرخ ہو گیا (یعنے تعب و خوف سے یا یہ کہ خوشی سے) بعد ازان حضرتؐ نے اُنسے ارشاد کیا کہ اے زید خوش ہو خوشی کر کیونکہ حق تعالے نے عذر تیرا پذیرا کیا اور تجھکو سچا کیا اور اسی آیت کو آپ نے پڑھا اور بعد ازان حضرت صلعم مدینہ مین تشریف لائے اور مقیم رہے جب تک قیام انکا خدا نے چاہا یہ ماجرا غزوہ بنی لحیان کا تھا

ذکر غزوہ بیر معونہ

بعد ازان کہ حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تب اپنے اصحاب مین سے ایک لشکر مختصر جانب بیر معونہ کے روانہ کیا اور اُس لشکر کے ہمراہ ایک شخص کو بنی سلیم مین سے جن کا نام عروہ بن اسماء بن الصامت تھا کر دیا یعنی اُنکو سالار لشکر کیا پس وہ لوگ روانہ ہوے یہانتک کہ جب پہنچے

اس مقام پر کہ اس پانی یعنے بیر معونہ سے پہرون کی راہ باقی تھی تو وہان اُترے اور شب باشی کی اور اُن اصحاب مین سے چار آدمیون نے اونٹ اپنا گم کیا اور وہ اسے ڈھونڈھنے لگے اور اصحاب کوچ کر گئے اور صبح کو اُس پانی پر پہونچے ناگاہ وہان ایک بڑا قبیلہ اُترا ہوا تھا کہ اُنھون نے اصحاب کو گھیر لیا اور قتال سخت کرنے لگے اور عروہ سے بولے کہ تو ہماری امن مین ہی تو چاہے ہماری طرف آجا چاہے ہمارے غیر کے پاس جا عروہ نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد کیا ہی کہ مین ہاتھ اپنا مشرک کے ہاتھ مین کبھی نہ دونگا اور نہ اُسکو اپنا دوست و مددگار کرونگا تا آنکہ وہ سب اصحاب درمیان کفار کے گھر گئے اور جب اُنکو یقین ہوا کہ ضرور ہم قتل ہو نگے تب اُنھون نے دعا مانگی اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَجِدُ مَنْ یُّخْبِرُ عَنَّا رَسُوْلَکَ غَیْرَکَ فَاقْرَأْ عَلَیْہِ مِنَّا السَّلَامَ فَاِنَّا قَدْ رَضِیْنَا یعنے ای پروردگار اسوقت ہم تیرے سوائے اور کسی کو نہین پاتے ہین جو ہماری جانب سے تیرے رسول کو خبر پہونچادے پس تو ہی اُسکو ہمارا سلام پیام پہونچادے کہ البتہ ہم سب راضی برضا ہین چنانچہ حقتعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس واقعہ سے مطلع کیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکی خبر مرگ اور سب مدینے والون کو سنائی اور فرمایا کہ اصحاب تمھارے بیر معونہ پر مارے جاتے ہین یعنے مارے گئے تم لوگ اُنکے لیے استغفار طلب آمرزش کرو خدا سے اور اُنھون نے مجھپر سلام بھیجا ہی اور ایسا ہوا کہ اُن چار دن آدمیون نے جب بعد صبح کے اپنا اونٹ جو گم گیا تھا پایا تو اپنے اصحاب کیطرف آگے بڑھے یہانتک کہ جب قریب اُس پانی یعنے بیر معونہ کے پہونچے تو اُن کو ایک چھوکری قبیلہ بنی عامر کی ملی اُسنے پوچھا کیا تم لوگ اصحاب محمدؐ سے ہو مگر اُن لوگون نے اُسکی کو کچھ جواب نہ دیا تب اُسنے مکرر پوچھا آیا تم لوگ محمدؐ کے اصحاب ہو سو اُن لوگون نے بامید اس بات کے کہ وہ اسلام قبول کرے گی جواب دیا کہ ہان ہم اصحاب محمد ہین تب اُس لڑکی نے کہا تمھارے بھائی سب مارے گئے اور وہ لوگ بنو عامر بیر معونہ پر ٹھہرے ہین پس اُنسے بچو اور اپنی جانونکو بچاؤ پھر اُن چار نمین سے ایک نے اپنے یارون سے کہا کہ میرا انتظار کرو یہان تک کہ مین تمھارے پاس خبر لاؤن تب وہ ایک بلندی پر چڑھ گیا ناگاہ وہان سے دیکھا کہ سب اصحاب بیر معونہ پر مقتول پڑے ہین پس وہ اپنے یارونکی طرف پھر آیا اور اُن کو خبر دی اور اُنسے مشورہ پوچھا کہ اب تم لوگون کی کیا رائے ہی اُنھون نے کہا مناسب ہی کہ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پھر چلین اور خبر کو بیان کرین مگر اُس ایک نے کہا ولیکن مین واللہ نہ پھرونگا آج کے روز یہان تک کہ مین بھی اپنے یارون کے کھانے کھاؤن یعنے اُن کی طرح مین بھی ذائقہ موت چکھون اور تم لوگ جاکر میری طرف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین سلام عرض کیجیو یہ کہکر آگے بڑھا یہانتک کہ بیر معونہ پر پہونچکر اُنپر حملہ کیا اور اپنی تلوار کے خوب وار کیے اور اُنمین سے چند آدمی مار کر خود بھی شہید ہوا

اور یہان یہ تینون اصحاب بعیر بہت جلد روانہ ہونے یہانتک کہ جب تینون تھوڑی رات گئے مدینے کی بلندی پر پہونچے تو ناگاہ اُنکو دو آدمی بنی سلیم کے ملے اور درمیان اُن دونون اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلف وعہد تھا پھر ان تینون نے اُن دونون سے پوچھا کہ تم دونون کون ہو اُنھون نے کہا ہم دونون نبی عامر سے ہین اور وہ دونون نہین جانتے تھے کہ نبو عامر نے کیا کیا ہی (یعنی بیرمعونہ مین) تب اُن تینون نے کہا کہ بیشک یہ دونون اُن لوگون مین سے ہین جنھون نے ہمارے بھائیون کو قتل کیا ہی چاہیے کہ اپنے بھائیون کا بدلا لو تب اُن تینون نے اُن دونون کو قتل کر ڈالا اور اُن دونون کا رخت وسلاح لے لیا اور خدمت مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوکر جو کچھ اُن کے بھائیون پر گذری تھی حضرت سے بیان کیا اور اُن کو معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیشتر اطلاع اس واقعہ کی ہوچکی تھی پھر اُن لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ بعد شام کے ہم لوگ تاریکی شب مین مدینہ کے قریب آئے تو دو آدمی نبی عامر سے ہمکو ملے ہم نے اُن دونون کو قتل کیا اور یہ اُن دونون کے رخت وسلاح ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلکہ وہ دونون بنی سلیم سے میرے حلیف تھے تم لوگون نے بہت برا کام کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ناگوار ہوا اس وقت حق تعالےٰ نے اس باب مین اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیہ نازل کیا یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنے اے ایمان لانے والون خدا اور رسول کے سامنے جلد بازی نکیا کرو اس سے مراد یہ ہی کہ تم لوگ بدون معیت نبیؐ اور بلا حکم کسی کے قتل مین جلدی نکیا کرو یہان تک کہ نبیؐ سے مشورہ کر لیا کرو پس حق تعالےٰ نے اس بارہ مین سبکو نصیحت فرمائی وبعد ازان اُن دونون مقتولون کی قوم نے حضرتؐ کے پاس آکے عرض کیا کہ ہمارے اصحاب مین سے دو شخص آپ کے پاس آئے تھے اور آپ ہی کے یہان مارے گئے آپنے فرمایا تمھارے دونون صاحب نے اپنے تئین ہمارے دشمنونکے ساتھ منسوب ومشتبہ کیا تھا ولیکن قریب ہی کہ ہم دونون پر خون بہا دیتے ہین آخر حضرت علیہ السلام نے ایسا ہی کیا پس یہ کام اجرا تھا

ذکر غزوۂ بنی المصطلق

بعد ازان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمین کو حکم کیا کہ مستعد وتیار رہو پس لوگ آمادہ ہوگئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو اپنے ارادے سے مطلع کیا کہ ہم قصد بنی المصطلق کا رکھتے ہین جو ایک قبیلہ ہی بنی خزاعہ سے اور فرمایا کہ اہل تہامہ نہین جانتے ہین کہ مین اسی سال اُنکی طرف جانیوالا ہون ولیکن مشتہر کرنیوالا ہون ارادہ خروج اپنا طرف ملک شام کے تاکہ اہل تہامہ کو اُنکے جاسوس اسبات کی خبر پہونچاوین چنانچہ لوگ اپنی تیاری سامان سے فارغ ہوئے تب رسولخدا صلعم روانہ ہوئے اور بنی سلیم

نے انصار کے گھر دنکی راہ لی یعنے اُنکی بستی کی طرف سے چلے گویا کہ شام کیطرف جاتے ہین چنانچہ تمام
اُس روز اُسی رخ چلے گئے جب شام ہوئی تو مقام کیا بعد ازان پھرے سامنے تہامہ کے یہانتک کہ نزدیک
صخرات کی راہ سے مڑ گئے پھر وہان سے تیز روی کرکے بنی المصطلق پر دوڑ ماری پس قتل کیا اور اشیاے کثیر لوٹ
مین لیا اور اُسی روز جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار ہاتھ آئین بعد ازان بہت جلد مدینے کی طرف
پھر پڑے اس خوف سے کہ مدینے پر کوئی چھاپہ مارے پس شبانہ روز راہ روی مین بہت جلدی کی تا آنکہ صبح
ہوئی تو ٹھہرے واسطے مقابلہ حارث بن ابی ضرار کے جو پیچھے آتا تھا اور اُسنے قسم کھائی تھی کہ نہ پھرونگا جب تک
بعض اصحاب کو قتل نہ کرونگا چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہان پر قیام کیا اور لوگونکو حکم کیا
کہ اپنے سرون کو نہ رکھین (یعنے تکیہ پر کہ کنایہ خواب و آرام سے ہے) اور فرمایا کہ کمرین نہ کھولنا غرض
لوگون نے ایسا ہی کیا اور جن لوگون نے آرام کیا اُنکی نگہبانی کے واسطے کچھ لوگون کو پاسبان مقرر کیا
اور پاسبانون پر حارثہ بن النعمان کو افسر کیا تب حارثہ نے اپنے اصحابؓ سے کہا کہ تم لوگ سو رہو
اور مین بجاے تمھارے حراست کو کفایت کرتا ہون اگر کچھ دیکھونگا تو تمکو خبردار کردونگا پھر اس
درمیان مین کہ وہ جاگتے ہوئے قرآن پڑھتے تھے اور اُنکے یار یعنی گروہ پاسبان سوتے تھے کہ یکایک
حارث بن ابی ضرار نے حارثہ کے قریب پہونچکر اُسکو تیر مارا پر تیر اُسکو نہین لگا اُسکے قریب آ پڑا اور حارس
لوگ یعنی نگہبانان جاگ پڑے اور حارث کو تلاش کیا مگر اُسکو نپایا تو کہنے لگے ای حارثہ تو حارث سے غافل
ہو گیا یہانتک کہ اُسنے آکر تیر مارا حارثہ نے کہا نہین مین غافل نہین ہوا لیکن مین نے چاہا تھا کہ وہ مجھکو
آگاہ کرے تیر سے یعنی مجھے تیر مارے تب مین تمکو خبردار کرون اور ایسا ہی ہوا کہ حال قریب آ نے حارث کا اور
غافل ہو جانا نگہبانونکا اور اُسکی تلاش مین جانا اصحاب کا آگے کعب بن مالک کے ذکر ہوا تو یہ سُنکے نیند اُن کی
جاتی رہی اُسیوقت وہ خدمت رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آکر حاضر ہوے اور بالین حضرت تلوار لیے
صبح تک کھڑے رہے جب آپ بیدار ہوے ناگاہ دیکھا کہ کعب تلوار لیے حاضر ہوے سرہانے کھڑے ہی فرمایا ای
کعب تیرے تئین کیا امر پیش آیا کعب نے عرض کی مجھسے لوگون نے بیان کیا قریب آنا حارث کا ہمسے اور غافل
ہو جانا اصحاب کا اور تلاش کرنا اُسکا تو نیند میری جاتی رہی تب مین آپ کی جناب مین نگہبانی کے لیے حاضر ہوا
چنانچہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکی تحسین کی پھر لوگون نے وہان نماز صبح پڑھی اور سوار ہوے اور مدینے
مین پہونچے اور رسول خدا صلعم نے جویریہ بنت الحارث سے نکاح کیا اور مہر اُسکا یہ مقرر کیا کہ بعضے جو قوم جویریہ
سے اسیر تھے اُنکو رہا کر دیا اور یہ امر بعد آنے حارث کے ہوا کہ وہ واسطے فدیہ دینے اپنی بیٹی کے (یعنے
واسطے چھوڑا لیجانے جویریہ کے) آیا تھا اور نکاح کرنا حضرتؐ کا جویریہ سے ناگوار ہوا مگر اُسکے قرابت دار مدینہ سے

ایک نے عقد تزویج جویریہ کا ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کر دیا تھا تب حارث نے اس بات پر اُس شخص کو سخت ملامت و سرزنش کی آدر جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت خروج مدینے سے ارادہ بنی المصطلق رکھتے تھے اُسوقت حقتعالیٰ نے یہ آیا نازل فرمایا تھا یَاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ یعنے ای آدمیو خدا سے ڈرو کہ البتہ زلزلہ قیامت کا امر عظیم ہی اس روز اُسکو دیکھوگے کہ ہر دودھ پلانے والی پلانا دودھ کا دودھ پلانے کو بھول جاویگی اور ہر حاملہ حمل اپنا ڈال دیگی اور تو لوگون کو دیکھیگا کہ متوالے نظر آئین گے وحال آنکہ وہ متوالے نہونگے ولیکن عذاب خدا سخت ہے (یعنی یہ حالت لوگونکی خوف عذاب سے ہوگی) اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹھہر گئے اور لوگ بھی سب رک رہے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن دونون آیتون کے ساتھ اپنی آواز بلند فرمائی یعنے دو آیتون کو باواز بلند پڑھا اور پھر اعادہ کیا یعنے چند بار پڑھا جتنی بار خدا نے چاہا بعد ازان فرمایا ای گروہ مردم تم جانتے ہو کہ وہ روز کونسا روز ہی لوگون نے عرض کی خدا اور رسول خوب جانتے ہین پھر حضرت نے کئی مرتبہ اسی سوال کا اعادہ کیا اور لوگون نے ہر بار یہی جواب دیا کہ اللہ بہتر جانتا ہی اور رسول اُسکا تب فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہ دن وہ ہوگا جسدن حق تعالیٰ آدم علیہ السلام سے فرمادیگا کہ ای آدم بھیجدے لشکر جہنم کا (یعنی جہنم کی طرف) تو وہ عرض کرین گے ای پروردگار میرے سب ہین سے کسقدر حق سبحانہ تعالیٰ فرماویگا کہ ہر ایک ہزار مین سے نو سو ننانوے طرف آتش دوزخ کے اور ایک شخص طرف جنت کے یہ سُنکے جو سن دار ہونگے وہ صدمۂ حزن واندوہ سے بیہوش ہوجاوینگے اور جو کم عمر ہونگے وہ خوف سے بوڑھے ہوجاوینگے اور وہ دن وہ ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہی یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا یعنے وہ دن لڑکونکو بوڑھا کردے گا غرض یہ ارشاد حضرت کا لوگ سُن کر زار زار رونے لگے یہان تک کہ اول منزل مین پہونچکر مقام کیا تو لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین جمع ہوے اور عرض کی یا نبی اللہ ہمنے کبھی کوئی ایسی بات نہین سُنی جو دل ٹکڑے کرنیوالی اور ہم پر دشوار تر ہو زیادہ اس بات سے جو آج ہمنے سُنی ہی (یعنے جو بات ہم نے آج سُنی ہی) اس سے زیادہ کوئی بات دشوار تر ہمنے کبھی نہین سُنی تھی یہ سُن کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے اور اُنکو بشارت دی اور فرمایا کہ خوشی ہو کہ قسم ہی اُس خدا کی جس کے قبضہ مین محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہی مین البتہ امید رکھتا ہون کہ تم لوگ اہل جنت کے تہائی ہو بعد ازان فرمایا بلکہ مجھکو امید ہی کہ تم اہل جنت کے آدھے ہو بعد ازان فرمایا بلکہ امید ہی کہ اہل جنت مین کثرت تمھاری نصف سے زیادہ

ہوگی کیونکہ جب حق تعالےٰ نے میرے سامنے ساری اُمتونکو پیش کیا تو مین نے نبیون کو آتے دیکھا ہمراہ تین آدمی یا چار یا دو کے اور بعضون کو دیکھا کہ اُن کے ساتھ ایک آدمی ہی اور بعض نبی کو دیکھا کہ وہ تنہا آیا ہی کہ کوئی اُسکی امت سے اُسکے ساتھ نہین ہی بالآخر مین نے ایک امت کو آتے دیکھا کہ اُنکی کثرت سے مین متعجب ہوا اسوقت مجھے آرزو ہوئی کہ یہ میری امت ہو تب مین نے کہا ای میرے پروردگار کیا یہ میری امت ہی فرمایا نہین بلکہ یہ موسیٰ ہی اور اسکے ساتھ والے ہین یعنے اس کی اُمت ہین پھر مین نے دوسری اُمت دیکھی کہ اسکی کثرت سے بھی مجھے حیرت ہوئی پھر مین نے کہا ای میرے پروردگار یہ میری اُمت ہی فرمایا نہین یہ یونس ہی اور اُسکی امت ہین بعد ازان مین نے ایک اور امت دیکھی پھر مین نے کہا ای میرے پروردگار کیا یہ اُمت میری ہی فرمایا نہین بلکہ یہ عیسےٰ بن مریم اور اُسکی اُمت ہی پھر مین نے عیسےٰ کے ہمراہ بہت سے لوگ دیکھے تب مین نے عرض کی ای پروردگار آخر میری اُمت کہان ہی فرمایا ای محمدؐ دیکھ تب مین نے مکے کی جانب دیکھا تو ناگاہ مین نے لوگون کو کثرت سے دیکھا بعد ازان فرمایا دیکھ پھر مین نے شام کی طرف دیکھا تو اسیقدر لوگ دیکھے بعد ازان فرمایا نظر کر پھر مین نے نظر کی تب عراق کے تو اُسیکے مثل دیکھا پھر فرمایا نگاہ کر تو مین نے اپنے نیچے نگاہ کی ناگہان ہر چیز کو دیکھا کہ وہ چل پھر رہی ہی (یعنی ہر ذی روح اُمت محمدؐ ہی) تب فرمایا حق تعالیٰ نے ای محمدؐ اب تو راضی ہو مین نے عرض کی ہان ای میرے پروردگار البتہ مین راضی ہوا پھر فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے کہ ان لوگونکے ساتھ نو سو ہزار ہین جو بغیر حساب داخل جنت ہون گے (یعنے منجملہ اُمت محمدیہ کے) یہ سنکے عکاشہ بن محصن الاسدی جو منجملہ بنی غنم بن دودان تھے کھڑے ہوگئے اور عرض کی یا رسول اللہ حضرت سبحانہ تعالےٰ سے میرے لیے دعا کیجئے کہ مجھے اُنھین نو سو ہزار مین شمار کرے فرمایا حق تعالیٰ نے تجھکو اُنھین مین شمار کیا یہ سنکے ایک اور شخص انصار مین سے کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر فدا کرے میرے حق مین بھی حق تعالےٰ سے دعا کیجئے کہ وہ میرے تئین بھی اُنھین لوگون مین محسوب کرے فرمایا اس بات مین عکاشہ نے تجھسے سبقت کی (یعنی جو تمین ہونیوالا تھا وہ تجھسے سبقت کر گیا) پس یہ تھی حکایت ماجرائے نبی المصطفےٰ

ذکر غزوۃ الحدیبیہ

بعد ازان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے واسطے ندا کرادی جیسا کہ اس باب مین حق سبحانہ تعالےٰ فرماتا ہی وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو لوگون مین حج کے لیے ندا کردے کہ وہ تیرے پاس حاضر ہون پیادہ چلکر اور اونٹونپر سوار ہوکر تو وہ سب آوین گے راہ دور دراز سے یہ سُن کے عبداللہ بن جحش برادر نبی غنم بن

مین دو دو ان کے کھڑے ہوے اور وہ بیٹے تھے نبی کی پھوپھی کے جو مین تھین حضرت کے والد ماجد کی پس اُن نھون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہر سال یعنی حج ہر سال ہوگا چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس بات سے بغضب شدید غصہ ہوے اور فرمایا قسم ہی مجھکو اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی اگر مین تیرے سوال پر ہان کہدیتا تو ہر آئینہ ہر سال واجب ہوجاتا اور جب واجب ہوجاتا تو تم ہرگز ادا نکر سکتے پس چھوڑ دو تم مجھکو جو کچھ چھوڑ دیا مین نے یعنی جو کچھ مین نے تم سے واگذاشت کر دیا ہی اس کا سوال تم مجھسے کیون کرتے ہو تب حق تعالے نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اس بات مین یہ آیہ نازل فرمایا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْھَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ عَفَا اللّٰہُ عَنْھَا وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝ قَدْ سَاَلَھَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِکُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِھَا کٰفِرِیْنَ ۝ یعنی ای اہل ایمان بہت ایسی چیزون کا سوال نکیا کرو کہ وہ اگر تم پر ظاہر ہووے تو تم کو ناگوار اور دشوار معلوم ہو اور اگر سوال کرتے ویسی چیزونسے تو وقت نزول قرآن تمپر ظاہر ہوجاتی عفو کیا حق تعالیٰ نے اُن سے اس بات کو یعنے درگذر کیا اور حق تعالے آمرزگار و بردبار ہی البتہ وہ لوگ جو تم سے پہلے ہوے وہ ایسے سوالات کر چکے ہین پھر وہ منکر بھی ہوگئے ہین الغرض رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ لوگ تیاری سامان حج کی کرین اور اس بات کا خیال نرکھتے تھے کہ اہل مکہ درمیان اُنکے اور حج کے حائل و حارج ہون گے پھر ہدی ساتھ لیچلے اور مال کو ندہ لیے ہوے میقات ذی الحلیفہ سے لبیک کہتے ہوے چلے اور خبر اہل مکہ کو پہونچی کہ محمد اور اُنکے اصحاب نے تمھاری طرف تیاری کی ہی حج کرنیکے لیے آتے ہین تب اُنھون نے باہم مشورہ کیا کہ اُنکو کعبہ سے رد کو اور خالد بن الولید بن المغیرہ کو تین سو سوار دن کے ساتھ روانہ کیا تا وہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کعبہ کے آنے سے روک دیوے اور حضرت علیہ السلام کو خالد کے کوچ کی خبر پہونچی اور حال یہ ہی کہ حضرت کو قتال کرنا ناگوار و نامنظور تھا اسلیے کہ وہ زمانہ ماہ محرم کا تھا یعنی کہ محرم ماہہاے حرام مین سے ہی جنمین قتال حرام ہی تب فرمایا رسول خدا صلعم نے آیا کوئی شخص جاننے والا راہ کا مین ہی کہ اُس قوم کی راہ خطر سے ہمکو پھیر لیچلے ایک شخص حاضرین مین سے بولا یا رسول اللہ مین راستہ خوب جانتا ہون پس اُسکو حکم ہوا کہ لوگون کے آگے آگے چل تب وہ اپنی اونٹنی سے اُتر پڑا پھر حضرت علیہ السلام نے جب اُسکو اونٹنی سے اُترے دیکھا تو اسکے راہ بتانے پر اعتماد نہوا پھر حضرت نے فرمایا آیا کوئی شخص ہی کہ وہ اس راہ سے خوب واقف ہو تب ایک شخص قبیلہ جہینہ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین اس راہ کو خوب جانتا ہون اُسکو حکم دیا کہ لوگون کے آگے ہولے آخر وہ چلا اور راستہ ترائی کا لیا اور اس قوم کی راہ پر خطر کو طے کر گیا اور حدیبیہ مین لا اُتارا پس یہ خبر اہل مکہ کو پہونچی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین

آترے مین یہ بات اُنپر بہت شاق و دشوار گذری بعد ازان رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رہ کو حکم کیا
کہ اہل مکہ پاس جاکر اُن سے اذن و اجازت حاصل کرین کہ وہ لوگ حضرت کے لیے تین دن کے واسطے
کے کو خالی کر دیوین تاکہ آنحضرت صلعم مناسک و ارکان حج اپنے ادا کرین بعد ازان واپس چلے جاوین گے
تب عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین مکہ مین کمتر قبیلہ والا ہون یعنی یہان میرے عزیز و اقربا
بہت کم ہین مین اُس قوم سے ڈرتا ہون کہ وہ مجھے قتل کرینگے ولیکن آپ عثمان بن عفان کو بھیجیے کہ اُنکا
خاندان کثیر الجمعیت ہی کوئی اُنسے ہرگز تعرض نکریگا تب حضرتؐ نے عثمان بن عفان کو بھیجا تا وہ حضرت کے
لیے اہل مکہ سے درخواست کرین غرضکہ عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہوے اور موضع بلدح مین جاکر سوار ان قریش
سے ملے اور ابان بن سعید بن العاص جو اُن سوارون کیساتھ تھا اُس سے ملاقات کی اور اُس سے امان چاہی
اُسنے امان دی پھر ابان عثمانؓ کو اپنے آگے گھوڑے پر بٹھا کر مکے کو لے گیا اور ابوسفیان بن حرب کے
پاس لاکر اُتارا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلعم کا پیام پہونچایا اُس وقت ابوسفیان مکہ کی
طرف نکلا لوگون نے پوچھا ای ابوسفیان تیرا ابن عم یعنی تیرے چچا کا بیٹا تیرے پاس کیا خبر لایا ہی اُسنے
کہا میرے شر کی بات لایا ہی مجھسے سوال کرتا ہی کہ مین مکہ کو خالی کردون واسطے ایک جماعت اہل یثرب کے
تاکہ اُس مین تین روز تک نحر کرین پس تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو اُن لوگون نے کہا واللہ بعد ازانکہ خدا نے
محمدؐ کو مکے سے باہر نکالا تو اب وہ مکے مین کبھی ہم پر نہ آنے پاوے گا الغرض حق تعالےٰ نے یہان اپنے نبی کو
حکم بیعت لینے کا کیا پس حضرت علیہ السلام نے بیعت یعنی اصحاب سے نیچے ایک درخت کے جو حدیبیہ
مین تھا مقرر کیا بعد ازان حضرت کے لقب نے مسلمین مین ندا دی کہ رسول خدا صلعم نے حکم اخذ بیعت کا کیا ہی یہ
سُن کر لوگ اُسکے منادی کے ساتھ مجتمع ہو کر حضور مین حضرت علیہ السلام کے حاضر ہوے اور سب نے بیعت
کی اس بات پر کہ اگر قتال واقع ہو تو فرار نکرین پھر جب بیعت سے فارغ ہوے اور عثمان بن عفان رضی اللہ
عنہ غائب تھے یعنی وقت بیعت موجود نہ تھے تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ عثمان میرے کام کے لیے بھیجا گیا ہی پس
یہ میرا ہاتھ اُسکے لیے بیعت کیا جاتا ہی پھر آپنے ایک ہاتھ اپنا دوسرے کے ہاتھ پر رکھا چنانچہ بعض آدمیونکو بیعت
کرنی ناگوار ہوئی کہ اُن مین سے جد بن قیس الانصاری اور عمرو بن عوف تھے کہ یہ دونون اونٹون کے
پیچھے چھپ رہے یہانتک کہ لوگ بیعت سے فارغ ہوے اور عبداللہ بن ابی نے بھی بیعت کرنے سے
انکار کیا اور بہانہ دروغ کا کیا اور اہل مکہ نے سُنا کہ محمدؐ نے اپنے اصحاب سے بیعت لی ہی کہ جنگ سے فرار نکرین
گویا کہ وہ ارادہ لڑائی کا رکھتے ہین تب اُن لوگون نے دو آدمیون کو بھیجا تا کیفیت اصحاب محمدؐ دریافت کرین کہ یہ لوگ
کس لیے یہان آئے ہین اور وہ دونون جو اُس کام کو بھیجے گئے ایک عروہ بن مسعود الثقفی اور دوسرا

عجیب!

مشروط بیعت رسول

کرز بن جعفر تھا پھر یہ دونون وہان سے روانہ ہوے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تک
پہونچے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو حکم کیا کہ ہدی یعنی شتران قربانی کو اُن لوگون کے
مقابل آگے بڑھاؤ اور لبیک پکارتے ہوے حج کیواسطے چل نکلو چنانچہ لوگون نے ایسا ہی کیا تب یہ دیکھکر
وہ دونون آدمی مکہ کو پھر گئے اور مکے والون سے بیان کیا کہ ہمنے مثل اُن لوگون کے کسی قوم کو نہین
دیکھا کہ وہ کعبے سے منع کیے جاوین یعنی جسطرح تم اُن لوگون کو روکتے ہو اسطرح کسی قوم کو تم نے کعبے
کے آنے سے نہین روکا یہ لوگ تو قوم حاجی ہین قتال کے لیے نہین آئے ہین بلکہ اُنکے سر گوندھے اور
حج کے واسطے لبیک کہتے ہوے آتے ہین ہماری رائے نہین ہے کہ تم اُن کو کعبے سے منع کرو یہ سُن کے
اہل مکہ نے ان دونون کو بُرا کہا اور گالیان دین اور اتہام کیا (یعنی تم دونون نے سازگاری کی ہے)
بعد ازان انھین دونون کو اہل مکہ نے پھر بھیجا کہ صلح پیش کرین اُس وقت حضرت علیہ السلام
نے جواب دیا کہ ہم کو سب باتون سے صلح بہت زیادہ پسند ہے تب دونون فرقون مہاجرین و انصار سے
ہر ایک فرقہ والے فرقہ ثانی سے صلح کرنے لگے یعنی اب صلح ہوگئی اسوقت کچھ لوگ مہاجرین مین سے
اپنے عزیزون قریبون کی ملاقات کے لیے مکے مین چلے گئے پس یہ سب اپنے قرابتدارون کے
گھر مین مردم قریش کے ہاتھ سے گرفتار رہوگئے اور یہ خبر اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تب یہ لوگ
دوڑ پڑے اور مکے مین داخل ہوے اور بہت آدمیون کو قریش سے گرد کعبے کے جمع پایا چنانچہ اُنکو
رسیون مین باندھ کر لشکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پکڑ لائے پھر جب شام ہوئی تو اہل مکہ مین سے چھ
آدمی سفہاء جمقا اُن کر لشکر اسلام پر پردۂ شب مین تیر مارنے لگے اُس وقت تو مسلمین پریشان ہوے پھر
صبح کو مکے کو روانہ ہوے اور اہل مکہ کو قریب جبل کے اسطرف دیکھ کر تیر اور پتھر کی مار سے لڑنے لگے
آخر حق تعالے نے مشرکین کو شکست دی اور بھگا دیا اور مومنون نے اُن کا تعاقب کیا تا آنکہ اُنکو تیر مارتے
ہوے اُن کے گھرون کے اندر پہونچا دیا بعد ازان حق تعالی نے مومنین کے ہاتھون کو اُن سے
روک دیا اور اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ
أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ یعنے وہ خدا وہ ہے جس نے روک دیے اُن کے ہاتھ تمسے اور تمھارے ہاتھ اُنسے درمیان
مکے کے بعد ازان کہ تمکو اُنپر ظفر حاصل ہو چکی چنانچہ حق تعالی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ
صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم
مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا
یعنی وہ وہی لوگ ہین جنھون نے کفر کیا اور تمکو روکتے ہین مسجد حرام یعنی مسجد کعبہ سے اور شتران قربانی کو کہ ہین اس جگہ

کہ قربانگاہ تک نہ پہونچین اگر نہوتی یہ بات کہ اُن کے درمیان مین اکثر مرد مومن اور اکثر عورتین مومنہ پوشیدہ ہین ایسے کہ تم اُنکو نہین پہچانتے ہو تا کہ باز رہوگے روندنے یعنی قتل کرنے سے پھر اس بیخبری سے تم پر اُنسے مکروہات اور خرابیان پڑتین ف یہان سے جواب لولا محذوف ہی یعنی اگر یہ باتین درمیان مین نہوتین تو ہم تمھارا قتل کفار سے نروکتے) اور یہ اسلیے کہ داخل کرے حقتعالی اپنی رحمت مین جسکو چاہے (یعنی روک دینا تمھارے تئین اُنکے قتل سے اس لیے کہ جو تم بیخبری سے انکا قتل کرنیوالے تھے گویا اُسکو داخل رحمت کیا) اور اگر تم تمیز رکھتے ہوتے اور اُن مومنین و مومنات سے الگ رہ سکتے تو ہم اُن کافرون کو تمھارے ہاتھ سے عذاب دردناک مین مبتلا کرتے الغرض جب اہل مکہ نے دیکھا اور جانا کہ خدا نے اُن کو خرابی و خواری مین ڈالا اور اُن کے دلون مین خدا نے رعب ڈالا تب مشرکین نے سہیل بن عمرو القرشی کو جو برادر بنی عامر بن لوی کا تھا واسطے صلح و موافقت کے روانہ کیا پھر جب وہ لشکر اسلام مین پہونچا تو اُسنے واسطے صلح و معاہدہ کے ندا دی اور بولا آگاہ ہو ای قوم یہ امر جو مین لایا ہون من اعیان مکہ کے ہی نہ یہ مین اپنی دوستی و مرضی سے کہتا ہون کہ البتہ مین تمھارے صلح کے لیے آیا ہون تب حضرت علیہ السلام نے اس بات کو قبول کیا اور فرمایا ای سہیل کس بات پر صلح ہوگی اُس نے کہا آپ اپنے پیچھے جدھر سے آئے ہین اُدھر ہی پھر جائیے اور ہدی جس جگہ روکے گئے ہین وہین اُن کو تحر کیجیے اور آپ کو یہ اختیار نہین ہی کہ قربان گاہ کی طرف گذر کیجیے اور درمیان ہمارے اور آپ کے مدت صلح دو برس کی ہی کہ اس مدت مین بعض ہمارا بعض تمھارے سے امن مین رہے یعنی نہ کوئی ہمارا تمھارے کسی کو ایذا پہونچاوے اور نہ کوئی تمھارا کسی ہمارے کو علاوہ اس بات کے کہ جو کوئی ہم مین سے آپ کے یہان بھاگ جاوے تو آپ اس مدت دو برس مین اُسکو قبول نکرین یہ سنکے حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ شرطین مین قبول کرون تو مجھے کیا فائدہ ہوگا سہیل نے کہا سال آیندہ ہم آپکی خاطر مکے کو تین دن کے لیے خالی کردین گے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر فدا کرے آیا آپ اُنکے لیے یہ بات مقرر کرینگے کہ جو کوئی انمین سے اسلام لانے والا آپکے پاس آوے تو آپ اُسکو قبول نکرینگے حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای عمر سکوت کر بعد ازان سہیل نے پھر یہ شرط بیان کی کہ جو کوئی آپکے اصحاب مین سے ہمارے پاس آویگا تو وہ ہمارے لیے ہی یعنی ہم اُسکو پھیر نہ دینگے اور جو ہم مین سے آپکی طرف جاویگا اُسکو آپ ہمارے یہان پھیر بھیجیے تب پھر عمرؓ بولے یا رسول اللہ آپ ایسا نکیجیے آنحضرت علیہ السلام عمرؓ کی بات پر ہنسے اور فرمایا ای عمر آگاہ ہو جو کوئی اُن مین سے نکل کر ارادہ ہم سے لاحق ہونیکا کریگا تو حق تعالے اُسکی نکاسی خود کریگا اور جو ہم مین سے اُنکے یہان چلا جائیگا تو اُسکو خدا نے دور کر دیا کیونکہ جو کافر ہو جاوے گا تو اُس کے حق مین وہ ہی کفار ہین (یعنے اس کی طلب مین ہم کو کد کرنی کیا ضرور) پس اُس وقت عمرؓ جان گئے

جو رائے آنحضرت علیہ السلام کی ہو وہ ہی افضل و بہتر ہی آخر حضرت نے یہ سب شرطین قبول کین
تب سہیل نے کہا کہ درمیان ہمارے اور اپنے ایک نوشتہ لکھدیجیے اور میرے حوالہ کیجیے تب
حضرت علیہ السلام نے کاتب کو بلوایا اور فرمایا لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ اس وقت سہیل نے
کاتب کا ہاتھ تھام لیا اور کہا کہ ہم رحمان و رحیم کو نہین جانتے ہین و لیکن ہمارے معاملات مین آپ ہ
بات لکھیے جس کو ہم جانتے ہین جو شروع مین لکھا جاتا ہی باسمک اللھم آنحضرت علیہ السلام نے کاتب
سے فرمایا اس کو اسی طرح لکھ پس کاتب نے وہ ہی لکھا بعد ازان حضرت نے اس سے لکھوانا
شروع کیا ھذا ما قاضا علیہ محمد رسول اللہ واھل مکۃ یعنی یہ وہ نوشتہ ہی جس پر تصفیہ اور فیصلہ محمد رسول اللہ
کا اور اہل مکہ کا قرار پایا ہی پھر اُس وقت سہیل نے کاتب کا ہاتھ روک دیا اور کہا ہم اقرار نہین کرتے
ہین اور نہین جانتے ہین کہ آپ رسول ہین خدا کے اگر آپ خدا کے رسول ہون تو ہم نے آپ
پر ظلم کیا کہ آپ کو طواف بیت اللہ سے باز رکھا بلکہ آپ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ
ہین تو چاہیے ہمارے معاملہ مین آپ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھوائیے یہ کلام سُن کے جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا البتہ مین محمد بن عبداللہ ہون اور ارشاد کیا کاتب
سے کہ لکھ یہ نوشتہ ہی جس پر محمد بن عبداللہ اور اہل مکہ نے باہم فیصلہ کیا ہی جسوقت کہ اہل مکہ
نے محمد کو خانۂ کعبہ مین آنے سے باز رکھا تھا پس اُنھون نے مصالحہ اور معاہدہ دو برس تک کا
اس بات پر کیا ہی کہ محمد کو اہل مکہ نے جس جگہ روک دیا ہی وہ وہین اونٹون کو قربانی کرین اور
کسی مین داخل نہ ہون اور طواف خانہ کعبہ نکرین اور اہل مکہ مین سے جو اُس کے پاس مسلمان ہو کر
آوے اُس کو اُن کی طرف پھیر دیوین اور جو کوئی اُس کے اصحاب مین سے طرف اہل مکہ کے
جاوے تو وہ انھین کا ہی اور محمد بن عبداللہ کے لیے اہل مکہ پر لازم ہی کہ وہ لوگ سال آیندہ اُس کے
واسطے مکہ کو تین دن تک خالی کر دیوین اور اہل مکہ کے واسطے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ پر
یہ لازم ہی کہ کوئی مسلمین مین سے ہتھیارون کے ساتھ مکے مین داخل نہو سوائے اُن ہتھیارون کے
جو غلاف و میان مین رکھے جاتے ہین کہ وہ تلوار ہی بعد ازان وہ نوشتہ صحیح کیا گیا و بعد ازان ہدی
واسطے قربانی کے بھیجے گئے اور اُسی اثنا مین ابوجندل بن سہیل مسلسل بزنجیر آگے آیا اور حال یہ ہی
کہ وہ اسلام لایا تھا تو باپ اُس کا ڈرتا تھا اس بات سے کہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ملجاویگا اس لیے اُسکو مقید بزنجیر کیا تھا چنانچہ آگے بڑھ کر اُس نے اپنے تئین آگے مردم مومنین کے
ڈالدیا اور کہنے لگا تم کو مین قسم خدا کی اور واسطہ اسلام کا دیتا ہون اس بات سے کہ تم مجھے

پھیر دو طرف کفار کے چنانچہ اصحاب مین سے کچھ لوگون نے اُس کو روک رکھا تب سہیل نے کہا ای محمد
مین آپکو خدا سے ڈراتا ہون اور جو کچھ آپ کے اُس نوشتہ مین ہی یاد دلاتا ہون کہ اس مین وہ باتین ہین جو
آپ نے اپنی طرف سے یہ طیب خاطر بلا اکراہ ہمسے عہد کیا ہی اور یہ سب یاد دلاتا اس لیے ہی کہ میرا بیٹا
مجھے حوالہ کر دیں رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اُس کا بیٹا اُسکو حوالہ کر دیا جاوے تب سہیل اپنے بیٹے
کی گردن پکڑ کے لے گیا اور اُسکو مکے مین داخل کیا وبعد ازان ہدی یعنی فتران قربانی علٰحدہ قربان گاہ سے
نحر کیے گیے اور رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سر منڈوا ڈالین اُسوقت اصحاب مین سے کچھ
لوگون نے اپنے سر منڈانے کو ناپسند کیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپ کو خدا نے خواب دکھلایا تھا اُسوقت
حکم کیا تھا آپ کو یہ کہ وہ آپ کو مع اصحاب آپ کے مکے مین داخل کرنے والا ہی اسطرحسے کہ نازل کیا قرآن
مین آمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُؤُسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ یعنی کہ اس حالت مین کہ امن پانے والے ہوگے اور اپنے سرون
کے منڈانے والے اور بال کترانے والے ہوگے اور کچھ خوف نکروگے پس چاہیے کہ ہم پھر چلین کیونکہ یہ کام
پورا نہ ہوا اور حال یہ ہی کہ یہ خواب حضرت صلعم کا واسطے سال آیندہ کے تھا جیساکہ اس باب مین حق تعالٰی
نے نازل کیا ہی لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّؤْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ
رُؤُسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ فَتْحًا قَرِیْبًا یعنے حق تعالٰی نے اپنے رسول
کو سچا خواب ساتھ حق کے دکھلایا ہی کہ البتہ تم لوگ انشاء اللہ مسجد کعبہ مین داخل ہوگے امن پانے والے اور
اپنے سرون کو منڈانے والے وبال کترانے والے بیخوف وخطر پس جانتا ہی حق تعالٰی جو تم نہین جانتے
ہو کہ مقرر کر دی ہی اس سے پہلے اور ایک فتح قریب اور مراد اُس فتح قریب سے فتح خیبر ہی کہ حق تعالٰی نے
اپنے نبی سے وعدہ خیبر کیا تھا کہ جب مکے سے پھر آوین گے تو فتح خیبر ہوگی اور حضرت کو حق تعالٰی نے خبر دی
تھی کہ ای محمد خواب تیرا اسوقت پورا ہوگا جب سال آیندہ ہم تجھکو مکہ مین داخل کرین گے الغرض رسول خدا صلعم
نے سر مبارک اپنا حلق کیا پھر جب سر اقدس خیمے سے باہر نکالا منڈا ہوا تھا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ
یعنی ای میرے پروردگار سر منڈانے والون کی مغفرت کر پھر جن لوگون نے بال کترائے تھے انھون نے
عرض کی یا رسول اللہ اور مقصرین یعنی بال کترانے والون کے لیے کیا ہی پھر حضرت نے تین مرتبہ اسی کلمہ
کو اعادہ کیا کہ ہر مرتبہ یہی فرماتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ پھر لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ اور مقصرین کے
لیے تب تیسرے کے اخیر مین یعنی چوتھے بار فرمایا وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ یعنی یا اللہ آمرزش کر سر منڈانے والون اور بال
کترانے والون کی بعد ازان حضرت علیہ السلام نے مکے سے کوچ کیا اور مدینے کی طرف مراجعت فرمائی اور
ہنوز آنحضرت علیہ السلام اثنائے راہ مین تھے کہ خدا نے حضرت پر یہ خبر نازل فرمائی کہ عنقریب تیرے بیٹے

فتح خیبر ہوگی پس غنیمت وہان کی سوائے اُن لوگون کے جو حاضر حدیبیہ ہوئے اورون کو نہ دیگی اور حق تعالےٰ نے اپنے نبی کو اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ بہت آدمی اعراب مین سے اور وہ لوگ جو مدینے مین پیچھے رہگئے تھے سفر مکہ سے عنقریب تجھسے درخواست کرینگے کہ تیرے ساتھ چل کر غزوہ کرین تا وہان کی غنیمت حاصل کرین لہذا حق تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم کیا کہ انکو غزوہ خیبر مین اپنے ہمراہ نہ لیجا چنانچہ فرماتا ہے سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا قریب ہے کہ پیچھے رہجانے والے مدینہ مین جسوقت تم چلوگے واسطے حاصل کرنے غنیمت کے تو کہینگے چھوڑو ہم کو یعنی ہم کو مانع نہ ہو کہ ہم تمھارے ساتھ چلین وہ چاہتے ہین کہ کلام خدا بدل ڈالین یعنے وعدۂ خدا بعطائے غنیمت خیبر برائے اہل حدیبیہ اس لیے کہ وہ جو غنیمت مکہ سے محروم رہے تھے تو اُنسے کہدے کہ ہرگز ہمارے ساتھ نہ آؤ یون ہی تمھارے بارہ مین حق تعالےٰ نے پہلے سے کہدیا ہی پس قریب ہی وہ کہینگے کہ تم ہم سے حسد رکھتے ہو بلکہ وہ سمجھ نہین رکھتے ہین مگر اندک (قسم قسم معاش) اور جب حق تعالےٰ نے اُن کو ساتھ لے جانے سے منع کیا تھا تو آگاہ کردیا تھا کہ بالضرور یہ بات اُنپر دشوار ہوگی تو قریب ہی کہ وہ یہ بات کہینگے کہ غرض ہماری غنیمت سے نہین ہی وحال آنکہ وہ کاذب ہون گے چنانچہ حضتعالےٰ نے فرمایا ہی قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا یعنی تو کہدے اُن پیچھے رہ جانے والون سے جو صحرانشینون مین سے ہین کہ تم لوگ آیندہ ایک قوم سخت لڑنے والی کیطرف بلائے جاؤگے (یعنی اہل فارس دروم) کہ تم اُن سے قتال کردیا کہ وہ اسلام لاوین پس اسوقت اگر تم حکم مانوگے تو حق تعالےٰ تم کو اجر نیک دیگا اور اگر تم روگردانی کروگے جیسی تم نے پہلے سے سرتابی کی ہی تو حق تعالیٰ تم کو عذاب اندوہناک مین مبتلا کریگا پس یہ حکایت حدیبیہ کی تھی

ذکر غزوۂ خیبر

بعد ازان کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مراجعت فرما کر مدینے مین تشریف لائے اور پندرہ روز اُس مین قیام کیا پھر واسطے تیاری جنگ خیبر کے مسلمین کو حکم فرمایا اور ندا دلوائی کہ سوائے اُن لوگون کے جو حاضر حدیبیہ ہوئے اور لوگ حضرت کے ساتھ جہاد کرنے نہ جاوین مگر جو لوگ محض بقصد ثواب بلا طمع غنیمت جہاد کیا چاہتے ہون تو چاہین شریک غزوہ ہون پر اُن کے لیے مال غنیمت سے کچھ حصہ نہین ہی یہ حکم سُن کے مسلمین خدا پر امید واثق اس امر کی کرکے کہ اُن کے لیے فتح خیبر ہوگی تیاری سامان سفر جہاد کرنے لگے اور یقین کرلیا کہ خدا کے

وعدہ مین کچھ خلاف نہین ہی اور اہل خیبر کو یہ خبر پہونچی کہ رسولخداؐ اور مومنون نے تمھارے طرف تیاری و کمربندی کی ہی تب خیبریون نے اپنے حلیفون بنی اسد و بنی غطفان کو بلو بھیجا پس وہ سب اُن کے پاس آپہونچے اور انمین عیینہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر الفزاری سردار قبیلہ غطفان کا تھا اور طلیحہ بن خویلد الاسدی افسر بنی اسد کا تھا چنانچہ یہ لوگ اُن کے قلعون مین سے ایک قلعہ مین داخل ہوے وبعد ازان رسول خدا صلعم خیبر کو تشریف لے گئے اور بنی اسد و بنی غطفان سے کہلا بھیجا کہ تم لوگ درمیان سے میرے اور اہل خیبر کے نکل جاؤ کیونکہ حق تعالےٰ نے میرے لیے فتح خیبر کا مجھسے وعدہ کیا ہی پس اگر تم ایسا کروگے اور اسلام لاؤگے تو یہ خیبر تمھارے لیے ہی مگر اُن لوگون نے انکار کیا کہ ہم نمانا اور ہمراہ اہل خیبر کے رسول خدا صلعم سے لڑنے مین بڑی کوشش کی چنانچہ خیبریون کے ساتھ ہوکر حضرت علیہ السلام سے ایک مہینے تک لڑتے رہے وبعد ازان حق تعالیٰ نے اُنکے دلونمین ایسا رعب ڈالا اور اُنپر ایسی ہیبت مسلمانونکی غالب ہوئی کہ بنی اسد اور بنی غطفان اہل خیبر سے الگ ہوگئے پھر صرف خیبریون سے ایک مہینا اور لڑائی رہی پس محاصرہ حضرت علیہ السلام کا خیبر والون پر دو مہینے تک رہا اور اس عرصۂ مدت مین جو کچھ سامان زاد پاس اصحاب نبی کے تھا وہ سب چک گیا تب مسلمانون نے کچھ گدھے اہل خیبر کے جو قلعہ سے باہر تھے پکڑ لیے اور اُنکو ذبح کیے اور اصحابؓ کے پاس سوائے خرمون کے اور کچھ قسم طعام باقی نہ تھا چنانچہ مسلمانون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استفتاء کیا یعنی مسئلہ پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے پاس سوائے خرمون کے اور کچھ کھانا باقی نہین رہا اور ہمنے اہل خیبر کے گدھے پکڑ لیے اور ذبح کیے ہین پس اس کے کھانے مین کیا حکم فرماتے ہین تب حضرت علیہ السلام نے اُس کے کھانے سے اُن کو منع کیا آخر مسلمانون نے پکتی ہوئی ہانڈیان اپنی اُلٹ دین اور ایسا ہوا کہ یہود جو ہر روز مسلمانون سے لڑا کرتے تھے تو ایک روز یہودیون مین سے ایک شخص کہ اُسکا نام مرحب بن ابی مرحب تھا لڑنے کو نکلا اور وہ بڑا شجاع اور تیر انداز اور سخت گیر و حملہ آور و صاحب گروہ یہود کا یعنے افسر اُن کا تھا اور اُسوقت سردار انصار کے سعد بن عبادہ اور سالار مہاجرین کے عمر بن الخطابؓ تھے پس مرحب اپنی جماعت لے کر مسلمانون پر نکلا اور وہ یہ رجز کہتا تھا قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اَنِّیْ مَرْحَبُ شَاکِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ اَطْعَنُ اَحْیَانًا وَحِیْنًا اَضْرِبُ یعنے اہل خیبر البتہ جانتے ہین کہ مین مرحب ہون اور صاحب سلاحون کا یعنی ہتھیار و حکما باندھنے والا ہون اور پہلوان آزمودہ کار ہون کہ کبھی نیزہ و تیر لگاتا ہون اور کبھی تلوار مارتا ہون اور حال مسلمانون کا یہ تھا کہ جب مرحب لڑنے کو نکلتا تھا تو وہ اُس کے مقابلہ مین کمی کرتے تھے پھر جسوقت مسلمین قریب دروازہ خیبر پہونچے اُسوقت مرحب اپنا غول لیے ہوے مسلمانون پر نکل پڑا اور اُن کو بھگا دیا یہان تک کہ اُن کو صف

بزرگ تک یعنی لشکر گاہ تک ہٹا لایا اسوقت آنحضرت صلعم مع اصحاب مقابلہ مین یہود کے آگے بڑھے چنانچہ کچھ لوگ اصحاب مین سے شہید ہوے اور برادرزادہ سعد بن عبادہ کا زخمی ہوا اور انکو زخمی اٹھا لائے اور محمود بن مسلمہ انصاری جو شہسواران انصار مین سے تھے شہید ہوے تب انکے بھائی محمد بن مسلمہ آشفتہ واندوہگین پاس رسولخدا صلعم کے آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ محمود بن مسلمہ شہید ہوا مین نے آج کا سا روز مصیبت کبھی نہ دیکھا تھا حضرت نے ان سے فرمایا تو جان لے اس بات کو کہ یہود مثل آج کے اب آیندہ ہمسے ایسی پیروزی نہ پاوینگے یہانتک کہ حق تعالی ہمکو اپنے تصرف کرے گا اور امید ہے کہ خدا تجھکو کل کے روز مرحب پر غالب کردیوے پس تو اسکو بدلے اپنے بھائی کے قتل کیمیو اور جبکہ مرحب محمود بن مسلمہ کو اور ربیع بن اکثم الاسدی برادر بنی نضیر بن دودان کو قتل کرچکا تو اسروز مسلمانونکو یہود سے سخت مصیبت پہونچی شام کو بعد نماز مغرب جناب رسالتمآب نے ارشاد کیا کہ ہر آئینہ مین علم اپنا دینے والا ہون ایسے مرد کو جو نہ پھریگا جبتک کہ خدا فتح کردیوے خیبر کو یہ سنکر اصحاب حضرت کے اپنے اپنے بستر پر سے آئے اور بموجب بشارت رسولخدا صلعم کے ہمین بشارت دیتے تھے اور اسی خوشدلی مین ہرگاہ وہ یقین کرنیوالے تھے کہ کل صبحکو خدا ہمکو فتح دیگا تمام شب بسر کی اور اکثر حضرت کی خدمت مین حاضر باش رہے تا آنکہ سب نے نماز صبح ادا کی بعد ازان اپنی اپنی جایگاہ و پایگاہ مین بیٹھے رہے اور نشان بردار اپنے اپنے نشان لیے ہوے حاضر تھے اور اصحاب نبی مین جو پیش نبی صاحب قدر و منزلت تھے ان مین سے کوئی ایسا نہ تھا جو وہ امیدوار اس امر کا نہو کہ مین ہی صاحب اس فتح کا ہونگا جسکا ذکر رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے یعنی جو لوگ نبی سے خصوصیت و منزلت رکھتے تھے ان مین سے ہر شخص متوقع اس امر کا تھا کہ بموجب عطائے علم فتح کے میرے ہی نام فتح ہو پھر جب ہر قوم نے اپنا اپنا علم ہاتھ مین لیا موقف رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنا علم لیکر بلانے لگے اور حق تعالی سے دعا مانگتے تھے بعد ازان حضرت نے اس علم کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دیا علی آگے بڑھے اور لوگ بھی ان کے ساتھ چلے پس مرحب اپنے غول کے ساتھ مقابلے کو نکلا چنانچہ حق تعالی نے محمد بن مسلمہ کو توفیق دی یعنی مرحب کا سامنا کرادیا کہ انھون نے اس کو قتل کیا اور سارے دشمنان خدا بھاگ گئے اور مسلمانون نے قتل و زخمی کرنے مین بڑی وسعت پائی کہ کشتون کے پشتے اور زخمیون کے ڈھیر کردیے بعد ازان انکے قلعہ نعیم مین گھس پڑے اور حق تعالے نے ان دشمنون کے دلون مین رعب ڈال دیا کہ وہ ہیبت زدہ ہوکر سوال صلح کا کرنے لگے تب رسول خدا صلعم نے انسے صلح کو اس بات پر قبول فرمایا کہ مین امان دیتا ہون تمکو تمہارے خون پر اور تمہارے اہل و عیال پر یعنی تمہارے خون کرنے اور تمہارے اہل و عیال کو بندی لینے سے تم کو امان دیتا ہون اور املاک تمہاری اور کل مال تمہارا یہ سب ہمارا ہی بشرطیکہ تم اپنے مال مین سے کچھ چھپا نہ رکھو اگر ایسا کروگے تو پھر مین تمہارے عہد و ذمہ سے بری ہون (یعنی اس صورت مین امان باقی نہ رہیگی) تب ان لوگون نے دروازہ قلعہ کا کھول دیا اور سارا مال نکال لائے اور اس قلعہ مین اس روز دونون لڑکے ابی الحقیق کے قبیلہ بنی

نضیر سے موجود تھے پھر وہ دونون خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین بہترین مال یعنی اچھی اچھی چیزین لے کر حاضر ہوے اور سامنے حضرت کے رکھدیا تب اُن دونون سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای بیٹو ابی الحقیق کے وہ ظروف کاسہ وغیرہ اور مال کہان ہین اُن دونون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہم نے اس کو خرچ کیا اور چکا ڈالا اور حال یہ ہی کہ جب اُن دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے سے نکال دیا تھا تو جس وقت وہ دونون مدینے سے نکلے ہین اُن کے پاس ظروف چاندی کے نقش دار بہوشمار تھے کہ اہل مدینہ کچھ اُنکے نام لیکر ذکر کیا کرتے تھے پس اُنھین ظروف کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونونسے پوچھا اور اُن دونون نے اُن ظروف کو زمین مین کہین دفینہ کردیا تھا مگر اُن دونون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہمارے پاس اُنمین سے کچھ نہین ہی تب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے عہد لیا اس بات پر کہ جس چیز پر مین نے تم دونون کا فیصلہ کیا اُسکو مین نے تم سے بیان کیا ہی اگر اُنمین سے کچھ تمنے مجھ سے چھپایا ہو تو ذمہ خدا اور ذمہ رسولؐ اور مومنین کا دونون بیٹون ابی الحقیق سے بری اور باہر ہی اور خون و مال واہل و عیال دونون کے حلال ہین وہ دونون بولے ہان ہم کو قبول ہی حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای جماعت مسلمین اور ای گروہ یہود تم لوگ شاہد رہو بولے کہا ہم گواہ ہین اُسوقت جبرئیل علیہ السلام پاس حضرت صلعم کے نازل ہوے اور جائے مال سے جہان وہ گڑا تھا آپکو خبر دی اور حکم کیا اُن دونون کے قتل کا اور بندی کرلینے اُنکے اہل و عیال کا چنانچہ رسولخدا صلعم نے حسب نشان دہی جبرئیلؑ کے لوگون کو اُس جگہ جہان وہ مال گڑا تھا روانہ کیا آخر وہ مال آیا تب حضرت علیہ السلام نے اُن دونون کے قتل کا حکم کیا کہ وہ قتل کئے گئے اور اُنکے اہل بندی مین لیے گئے در اُس روز تک اُن دونون مین سے ایک کے پاس یعنی اُسکی زوجیت مین صفیہ بنت حیی بن اخطب تھین پس اُسی روز اُن کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بندی مین لیا اور بلال موذن کو حکم کیا کہ اُن کو حضرت کے خیمے مین پہونچا دیوین پھر بلال اُنکو لے گئے اور بلال نے یہ کیا کہ حضرت صفیہ کو مقتولون پر سے لے گذرے یعنی لاشون کی طرف سے پہلے تب حضرت علیہ السلام نے لوگون سے فرمایا کہ بلال کو نہین دیکھتے ہو کہ اس نے کیا کام کیا آخر جب بلال صفیہ کو خیمے مین پہونچا کر خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پھر آئے تو آپ نے فرمایا ای بلال کیا تو نے اپنے دل سے رحم کر دور کردیا تجھکو کون امر باعث ہوا اس بات پر کہ تو اُس کم سن لڑکی کو مقتولون کی طرف سے لیگیا بلال نے عرض کی مین نے چاہا تھا کہ جواہر صفیہ پر شاق تھا وہ یہی مین اُن کو دکھاؤن یارسول اللہ آپ مجھ سے اس بات کو معاف کیجیے حق تعالیٰ آپ سے عفو کرے پس رسول خدا صلعم نے بلال سے درگذر کیا کیونکہ آنحضرت صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ بہت مہربان اور نہایت رحیم تھے و بعد ازان حضرت علیہ السلام نے تمام مال و متاع خیبر جمع کرواکے مومنین کے درمیان تقسیم کرادیا و بعد ازان آنجناب اپنے خیمے مین

تشریف لے گئے اور صفیہ سے تنہائی مین فرمایا ای صفیہ تیرا باپ یہودیون مین سے مجھسے سخت تر عداوت رکھتا تھا یہانتک کہ خدا نے اُس کو خوار و خراب کیا اور حضرت نے اُنسے ذکر کیا پسر ابی الحقیق کا جس کا نام کنانہ تھا وہ حضرت کی ہجو مین اشعار کہا کرتا تھا اور وہ لوگون مین بڑا شاعر مشہور تھا چنانچہ حضرت نے اس پر چند شخص کو مقرر کیا اور بھیجا تھا کہ اُنھون نے اُس کو قتل کیا تھا اور حضرت علیہ السلام نے صفیہ سے اُن کے شوہر اور اُنکے بھائی کا ذکر کیا جو مارے گئے تھے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے صفیہ سے فرمایا کہ مین تجھکو درمیان اسلام اور یہودیت کے اختیار دیتا ہون (یعنی تجھکو اختیار ہی کہ چاہے اسلام قبول کر چاہے یہودیہ رہ) پس اگر تو اسلام اختیار کریگی تو قریب ہی کہ مین تجھکو اپنے لیے اپنے پاس رکھونگا اور اگر تو دین یہودیہ کو اختیار رکھے گی تو عنقریب مین تجھکو چھوڑ دونگا اور تجھکو تیرے اہل مین بھیجدونگا چنانچہ حق تعالیٰ نے صفیہ کے دل پر رشد و ہدایت القا کیا تب اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ واللہ جب مین مدینے ہی مین تھی تو خواہش اسلام رکھتی تھی اور اسلام مجھکو خوش آتا تھا بعد ازان مجھکو اسلام مین رغبت زیادہ ہوتی رہی اور یہودیون مین میرا کون ہی نہ اُنمین میرا باپ ہی نہ بھائی ہی کہ آپ نے میرے باپ اور میرے چچا کے بیٹے اور میرے بھائی کو سب کو قتل کیا پس اب تو اللہ اور رسول اور اسلام مجھکو محبوب ترہین اس بات سے کہ مجھے آپ چھوڑ دیجیے اور بھیجدیجیے یہودیون مین یہ سُنکے آنجناب نے اُنکو اپنے واسطے رکھ لیا پھر آپ نے وہ شب بسر کی یہانتک کہ صبح ہوئی اور ایسا ہوا تھا کہ ابو ایوب الانصاری حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے تھے تو اُن سے حال صفیہ کا اور اُن کے اہل کا جنکو قتل کیا تھا آپنے ذکر کیا پس ابو ایوب کو صفیہ سے حضرت کی نسبت اندیشہ ہوا کہ وہ سوتے مین اُنکو قتل کریگی تب ابو ایوب حضرت کی نگہبانی کے لیے ساری رات در خیمہ پر شب باش رہے تھے یہانتک کہ جب موذن نے صبح کی اذان دی اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم خیمے سے برآمد ہوے ایک بیک ابو ایوب کو دروازہ پر دیکھکر فرمایا ای ابو ایوب تجھے کیا امر پیش آیا اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ واللہ مجھکو آپ پر صفیہ کی جانب سے خوف آیا کہ مبادا وہ آپ کو اپنے باپ کے عوض سوتے مین قتل کرین اسلیے مین نے نگہبانی مین یہین شب بسر کی آنجناب علیہ السلام نے اُن کی تعریف و تحسین فرمائی پھر حضرت نے لوگون کو نماز صبح پڑھائی بعد ازان اپنی جائے نماز پر بیٹھے ہوے قوم سے باتین کرتے تھے اور اُنکو نعمتین حق تعالیٰ کی جو آپنر نازل ہوئین تھین یاد دلاتے تھے اور اُن کو حکم کرتے تھے کہ تم لوگ اپنے پروردگار کا شکر و حمد کرو اسی درمیان مین کہ جناب اُن لوگون سے باتین کرتے تھے کہ ناگاہ ایک زن یہودیہ ایک بکری بریان یعنی بکری کا کباب اور روٹیان مع اصباغ یعنے نان خورش سالن وغیرہ حاضر لائی اور سامنے آپ کے اور اصحاب کے رکھا حضرت نے فرمایا یہ کیسی بکری ہی اُس عورت نے کہا یا محمد مین آپ کے لیے ہدیہ لائی ہون بدلے اُن نیکیون کے

ہو آپنے میرے ساتھ کی ہین تب حضرت نے اصحاب سے فرمایا کھاؤ بسم اللہ جب قوم نے اُس کباب بکری کی طرف ہاتھ بڑھائے تو اُسوقت آپنے فرمایا جو لقمہ جسکے ہاتھ مین ہو پھینکدے کہ یہ بکری زہر آلودہ ہی تب اُس یہودیہ کو بلوا بھیجا اور فرمایا تو ہلاک ہو گیا یا عمت ہوا تجھکو کہ بعد ازان کہ تو نے اچھا پکایا پھر اُسکو کیون خراب کر ڈالا اُسنے کہا کیا آپ کو معلوم ہو گیا فرمایا ہان معلوم ہوا کہ زہر آغشتہ ہی اُسنے کہا قسم ہی مجھکو اپنی زندگانی کی قسم نجد امین نے چاہا تھا کہ مجھے یقین ہو اس بات کا کہ تو نبی ہی یا کاذب کیونکہ تو اگر نبی ہو گا تو خدا تجھکو اس بات سے مطلع کر دیگا اور اگر تو کاذب ہو گا تو تیرے حال سے یعنی مرگ سے مین لوگونکو بہت خوشی پہونچاؤنگی چنانچہ آج البتہ مجھپر واضح ہوا کہ تو صادق ہی اور مین تجھکو اور جو لوگ حاضر وقت ہین شاہد کرتی ہون اس بات پر کہ ہر آئینہ مین تیرے دین پر ہون اور شاہد کرتی ہون اس بات پر کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ غَیْرُہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی بے شبہہ اللہ وہ ہی کہ کوئی معبود سوائے اُسکے نہین اور البتہ محمدؐ بندہ خدا اور رسول خدا کا ہی پس ہر گاہ وہ اسلام لائی تو جناب نے اُس سے درگذر کی و بعد ازان یہود اہل خیبر جناب علیہ السلام کے سامنے آئے اور عرض کرنے لگے کہ یا محمدؐ آپ کی کیا رائے ہی ہمارے نکل جانے مین یہانتک کہ آپ ہمکو طرف اریحا اور اذرعات کے نکال دیجیے جیسا کہ آپنے ہمارے اور بھائیونکے ساتھ کیا تھا خواہ آباد رکھیے ہمکو ان نخلون یعنی نخلستان مین کہ ہم اسکی درستی کرین گے اور جو کچھ آپ درمیان ہمارے اور اپنے مقرر کر دینگے ہم اُسی پر قائم رہینگے چنانچہ آنجناب علیہ السلام نے انکی صلح و اصلاح قبول کر کے نصف پر معاملہ کیا اور اُنکو اُنکے دیار مین آباد رکھا پس بعد ازان لشکر مین حکم پکار اگیا کہ مدینے کو کوچ ہی پس آنحضرت صلعم نے حکم کیا صفیہ کو کہ حضرت کی سواری پر پیچھے بیٹھین پھر جب وہ سوار ہونے لگین تو آپنے اُسکے لیے اپنے زانو نیچے ٹیک دیا تا کہ وہ آپکے پاؤن پر پاؤن رکھکر سوار ہو جاوین مگر اُنھون نے عظیم و شوار سمجھا اس بات کو کہ اپنا قدم حضرت کے زانو پر رکھین آخر حضرت کے گھٹنے پر پاؤن رکھکر سوار ہوئین اور آنجناب علیہ السلام چادر صفیہ کی اُنکے سر پر درست کرتے تھے یعنی اچھی طرح پردہ ڈھانکتے تھے اور اصحاب اس حال کو دیکھکر آپس مین ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ دیکھتے رہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اگر صفیہ کو حکم فرماوین کہ وہ اپنا منھ ڈھانپ لیوین تو جان لو کہ وہ امہات مومنین مین سے مین یعنی مسلمانونکی مان ہین اس صورت مین آپ کے ساتھ ساتھ نہ چلو کیونکہ رسول خدا صلعم بڑے غیور ہین اور اگر حکم کیا کہ وہ اپنا منھ کھولے رہین تو جان لو کہ وہ مثل کنیزون کے ہین و نیصورت آپ کے ساتھ ساتھ چلو کیونکہ وہ لوگ آپ سے بائین کرتے ہوے ہمراہ چلنے کو بہت محبوب رکھتے تھے چنانچہ آنحضرت صلعم نے بعد سوار ہونے صفیہؓ کے انکو حکم رخ پوشی کا کیا یعنی منھ پر پردہ ڈال لین بعد ازان آپ روانہ ہوے اور لوگ بھی وہان سے چلے اُسی اثنا مین ایک شخص نبی سلیم کا کہ اُس کا نام حجاج بن غلاط تھا اور وہ جنگ

خیبر مین ہمراہ حاضر تھا حضرت کے سامنے آیا اور کہے جانے کی درخواست کی اور عرض کی یارسول اللہ کہے مین میری
زوجہ پاس میرا اچھا اچھا مال ہی اگر اُس کو میرے اسلام لانے سے آگاہی ہوجاویگی تو وہ سارا مال لیجاوے گی
اور حال یہ ہی کہ اُن دنون اُسکی زوجہ ام حجر بنت شیبہ تھی جو صاحب دربان کعبہ تھا اور وہ مرد مالدار تھا اور درمیان
یخران کے زمین بنی سیم مین اس دربان کا معدن تھا یعنی ذخیرہ مال خواہ معدنیات تب حضرت علیہ السلام نے
اُسکو اجازت دی پھر وہ عرض کرنے لگا یارسول اللہ مجھے خدا آپ پر فدا کرے آپ مجھکو یہ بھی اجازت دیجیے کہ مین اہل
مکہ سے آپکی مصیبت بیان کرون اور اُنسے آپکی موت کی خبر کرون تاپیش ازانکہ اُن کو میرے اسلام سے علم ہو شاید کہ
مین اُنکو اس بات سے غفلت مین لاکر اپنا کام نکال لون آخر آپنے اُسکی بھی اجازت دی تب حجاج اپنے ناقہ
تیز رو پر سوار ہوکر چلا اور اُسکو بہت جلد چلایا کہ راہ مین کسی چیز کیطرف مائل نہوتا تھا یہانتک کہ مکے پہونچا اور اہل مکہ
قبل پہونچنے حجاج کے آپس مین خرید و فروخت بڑے بڑے مال گران بہا کی کرچکے تھے اور مدت داد و ستد فیمابین
کی اُس میعاد تک رکھی تھی کہ حق تعالےٰ درمیان محمد اور اہل خیبر کے فیصلہ کرے (یعنے مدت ادائے فیمابین اُسوقت
پر مقرر ہوئی کہ انشاء اللہ تعالےٰ اہل خیبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر فتحیاب ہون) اور وہ لوگ باخود کہا کرتے تھے
کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکے اصحاب چاہتے ہین کہ عنقریب درمیان باغات یعنی نخلستان مین اہل خیبر اور
اُن کے دونون حلیف بنی اسد و بنی غطفان پر وارد ہون بسبب ان قلعہ قموص مین داخل ہون حالانکہ
وہ ایک قلعہ ہی بلند و استوار اور مثل اُس جگہ کے نہین ہی کہ محمد بھگا دیتے ہین قبائل عرب سے اور
وہ لوگ ایسا نہین دیکھتے کہ جو قضیہ و مقدمہ درمیان محمد و اہل خیبر کے واقع ہو تو تھوڑے زمانے مین
منقضی ہوجاوے پھر جبکہ حجاج اُن کے پاس پہونچا تو اہل مکہ بکثرت تمام اُس کے پاس دوڑتے ہوے گئے
یہانتک کہ مکان ہجوم مردم سے بھر گیا تب اُن لوگون نے پوچھا اے حجاج تیرے پیچھے کی کیا خبر ہی اُسنے
کہا میرے پاس ایسی خبر ہی کہ تمکو بہت مسرور کریگی مین لڑائی مین محمد اور اہل خیبر کی موجود تھا کہ درمیان
اُنکے سخت لڑائی واقع ہوئی چنانچہ اصحاب محمد اہل خیبر کے مقابلے سے بھت گئے اور اہل خیبر نے محمد کو
بطور بندیون کے پکڑ لیا اور کہتے تھے کہ ہم اُسکو قتل نکرینگے جب تک کہ اہل مکہ پاس اُسکو زندہ بھیجین تاکہ اُس کے
تئین دیکھین پھر ہم اُسکو بدلے اپنے سردار حیی بن اخطب کے قتل کرینگے یہ سُنکے اہل مکہ نہایت شادان
و فرحان ہوے کہ ایسے کبھی مسرور نہ ہوے تھے اور اُنکی عورتین اور اُن کے مرد اور دختران نابالغ مسجد مین
جمع ہوئین اور اپنے معبودون خبیثہ یعنے بتون نجس کو نہانے لگین اور خوشی منانے والیان اُس
بات کی تھین جو یہود کے ہاتھ سے محمد و اصحاب محمد کو پہونچی اور کچھ ان لوگون کو اس خبر مین شک
نتھا بلکہ حق جانتے تھے اور یہ حال سُنکے مومنین و مومنات مکہ کو سخت شکستگی و خواری پہونچی کہ

اُنکے سامنے گردنین ڈال دین گویا اُنکے سرون پر چڑیان بیٹھین ہین یعنی سر نہ ہلاتے تھے اُس وقت یہ خبر عباس بن المطلب کو پہونچی اور اُنھون نے جب ارادہ کھڑے ہونے کا کیا تو اُن کے پاؤن نے انکا بار نہ اُٹھایا یعنے وہ کھڑے نہ ہوسکے اور زمین پر گر پڑے اور اُن کو اس بات کا یقین ہوا کہ عنقریب از جملہ کفار مسرور اور مسلمین تخزون سے بعضے میرے گھر آوینگے اور اس بات کی آرزو کرینگے کہ شاید عباس کے پاس کوئی خبر ہوگی کہ وہ بہتر ہو اُس خبر سے جو اُن کو پہونچی ہی بعد ازان عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا دروازہ کھول دینے کو حکم کیا تو وہ کھولا گیا اور حکم کیا کہ اُن کا چھوٹا لڑکا جسکا نام قثم تھا چت لٹایا گیا تب عباس رضی اللہ عنہ یہ اشعار بطریق رجز پڑھنے لگے (مترجم کہتا ہی کہ مراد اُس لڑکے کے لٹانے اور اشعار پڑھنے سے مثل اوری دینے کے ہی تا لوگ گمان کرین کہ لڑکے کو لوری دیتے ہین) یَابَنِیْ قُثَمٌ شَیْبَۃُ ذِی الْکَرَمِ ذِی الْکَالِفِ الْاَشْوَسِ تَرْدِی بِالنَّعْمِ یَزْعَمُ مَنْ زَعَمْ ای بنی قثم جو شیبہ صاحب کرم تھا یعنے ای اولاد ہاشم صاحب کرم ناک والا اور بڑا ناک والا سونگھنے والا خوشبوؤن کا چادر نعمتون کی اوڑھنے والا یعنی نعمتون کا لباس پہننے والا گمان بد کرتا ہی وہ شخص جس نے بد گمانی کی ہی یعنے یہ گمان ہوگا جسکو ہوگا پس ایسا ہوا کہ جو کوئی عباس رضی اللہ عنہ کے گھر آتا تھا وہ یہ کلام اُن کا اپنے بیٹے سے کہتے ہوے اُسنتا تھا تب لوگ یہ کہتے ہوے چلے گئے کہ اگر اس خبر مین کچھ بات ہوتی یعنے اگر اسکی کچھ اصل ہوتی تو حال عباس کا جو ہم دیکھتے ہین اُسکے سوائے کچھ اور ہی حال ہوتا پھر جب گھر عباسؓ کا لوگون سے خالی ہوا اور دوپہر دن آیا تو عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابوزبیہ کو بلا کر کہا کہ ای ابوزبیہ تو حجاج بن علاط کے پاس جا اور اُسکو بعد سلام کے میرا یہ پیام پہونچا کہ خدا برگزیدہ تر ہی اس سے کہ ایسی بات حق مین اُسکے نبی برحق کے واقع ہوا ابوزبیہ چلا اور حجاج کے پاس آیا اور حجاج اُسوقت اپنے گھر مین تھا اور اسکے پاس بہت سے مکے والے جمع تھے چنانچہ حجاج کو خبر معلوم ہوئی کہ فرستادہ عباس کا آیا ہی تب اُسنے اُس فرستادہ کے واسطے تخلیہ کیا اور اُس سے کہا ای ابوزبیہ ابوالفضل عباس سے میرا سلام کہنا اور اُن سے کہنا کہ میرے لیے کوئی گھر ظہر کیوقت خالی رکھین مین اُسوقت آؤنگا کہ مجھے کوئی نہ دیکھتا ہو کیونکہ میرے پاس ایسی خبر ہی جو انکو بہت خوش کرے گی یہ سُنکے ابوزبیہ وہان سے شادان و فرحان دوڑتا چلا جب دروازہ عباس پر پہونچا تو گھر کے باہری دروازے سے حضرت عباس کو آواز دی کہ یا ابا الفضل خوش ہو حجاج اسوقت آپ کے پاس آتا ہی اُسکے پاس ایسی خبر ہی کہ آپ کو بہت خوشی حاصل ہوگی یہ سُنتے ہی عباس رضی اللہ عنہ خوش ہو کر کھڑے ہوے گویا کہ اُنھون نے کوئی برائی کبھی دیکھی ہی نہ تھی اور نہ سُنی تھی پس ابوزبیہ کو گلے سے لگا کر اُسکے سر کو بوسہ دیا اور ہنوز بیٹھے نہ تھے کہ کھڑے کھڑے اُسکو آزاد کر دیا اور اپنے ایک مکان مین تخلیہ کر رکھا یہانتک کہ ظہر کے وقت

حجاج آپہونچا تب اُس سے حضرت عباس نے کہا وائے تجھپر اے حجاج یہ کیسی خبر تھی جو تو نے ظاہر کی ہی اُس نے کہا میرے پاس وہ خبر ہی جو آپ کو خوش کریگی بشرطیکہ آپ میرے نام سے مخفی رکھیے اُنھون نے کہا تیرے لیے کتمان اُس خبر کا مجھپر واجب ہی تب حجاج نے اس بات پر عہد و میثاق لیا تا کہ مخفی رکھین اُس خبر کو آج تمام روز صبح تک پس عباس نے اپنے قول و قرار کو مضبوط کیا اُسوقت حجاج نے اُنسے کہا اول اس خبر کا جو مین بیان کرتا ہون یہ ہی کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنے البتہ مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود برحق نہین ہی کہ وہ یکتا ہی کوئی اسکا ہمسر نہین اور شک نہین کہ محمدؐ اُسی خدا کا بندہ ہی برگزیدہ اور اُسیکا فرستادہ ہی و بعد ازان مین آپکو خبر دیتا ہون کہ ہر آئینہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے فتح خیبر مین موجود تھا اور مین حضرت علیہ السلام کو حالت عروسی مین چھوڑ آیا ہون کہ اُنھون نے صفیہ بنت حیی بن اخطب سے نکاح کیا ہی اور آنحضرت صلعم نے دونون بیٹیون ابی الحقیق کو جو اسیر ہوے تھے قتل کیا اور کل مال و املاک اہل خیبر درمیان مسلمین کے تقسیم کر دیا اور مین نے آنحضرت صلعم سے اس خبر کے بیان کرنیکی اجازت طلب کی تھی چنانچہ مجھے اجازت بخشی اور اُس خبر سے میرا قصد یہ تھا کہ مین مال اپنا جو میری زوجہ پاس ہی اپنے قبضہ مین لاؤن اس خوف سے کہ اگر وہ میرے اسلام سے مطلع ہوگی تو مال میرا ضبط کرے گی اب مین ارادہ رکھتا ہون کہ اگر مین نے اپنا مال پایا تو انشاء اللہ تعالیٰ آجکی شب تاریکی مین نکلجاؤن گا یہ کہکے حجاج اپنے مکان پر چلا آیا اور حضرت عباس اپنے مکان مین ٹھہرے رہے جب شام ہوئی اور قریش گرد کعبہ اپنے بتون کی پرستش کرتے تھے اور اُنسے دعائین مانگتے تھے اور خوشوقت تھے اس بات پر کہ محمدؐ و اصحاب محمدؐ پر مصیبت واقع ہوئی ہی اور حضرت عباس اپنے گھر کے اندر ٹہلتے تھے اور سوتے نتھے یا کروٹین بدلتے تھے نیند نہ آتی تھی اس بات سے جو قریش مین مشاہدہ کرتے تھے اُنکی شماتت و خوشی خاطر مصیبت نبی و اصحاب پر کہ اُنکی آنکھین ٹھنڈی تھین اور اُن کے دلون مین ٹھنڈک تھی یہانتک کہ صبح ہوئی اور آفتاب طلوع ہوا اور اُدھر حال حجاج کا یہ ہوا کہ جب شام ہوئی تھی تو وہ اپنی زوجہ پاس جا کر کہنے لگا کہ مین اسوقت جو تجھ سے ایک بات کہتا ہون تو کسی سے نکہیو مین مال محمدؐ و اصحاب محمدؐ کا جو اہل خیبر نے اُنسے لوٹا ہی مثل میوہ رسیدہ کے ارزان چھوڑ آیا ہون اس لیے چاہتا ہون کہ شب اسکے خرید کو وہان جا پہونچون اس خوف سے کہ تجار مجھ سے پہلے نہ پہونچین کہ سستا خریدلیوین یہ سن کے اُس عورت نے اُسکو وہ مال دے دیا پھر جب وقت نماز عشاء یعنی جسوقت شفق مغربی جاتی رہی اور شب شروع ہوئی تو حجاج تاریکی شب مین نکل گیا اور صبح ہوئی اُسکو ایسی جگہ کہ زمین مکہ بہت دور پیچھے چھوڑ چکا تھا اور جسوقت حضرت عباسؓ کو صبح ہوئی تو اُنھون نے اپنا لباس پہنا اور چادر اوڑھی پھر قصد کیا پاس زوجہ حجاج کے اور اُسکو آواز دی تو وہ نکل آئی اُس سے حال حجاج کا

پوچھا تب وہ حال بیان کرنے لگی مگر باعث غمگینی عباسؓ کے وہ بھی اپنے تئین مثل غمزدہ کے بنائے ہوئے تھی چنانچہ کہنے لگی کہ وہ شبانہ شب چلا گیا تاکہ جو مال اہل خیبر نے محمدؐ و اصحاب محمدؐ کا لوٹا ہے اُسکو خرید کرے تب حضرت عباس نے اُس سے کہا ای عورت غفلت زدہ احمق اگر تجھکو اپنے شوہر کی خواہش ہو تو اُس سے جاکر ملجا کہ واللہ وہ اسلام لا چکا ہے اور یہان سے ہجرت کر گیا ہے یعنی وطن چھوڑ دیا ہے اور محمد سے جا ملا ہے ولیکن اُس نے جو خبر بیان کی تھی تو اسلیے کہ وہ مال اپنا بچا دے اور اپنے قبضہ مین لا دے اور وہ تجھ سے اور تیرے اہل سے خون تلف رکھتا تھا وہ بولی ای ابن عم ای میرے چچیرے بھائی مین تم کو صادق جانتی ہون پر تمسے یہ بات کسنے کہی ہے انھون نے کہا خود حجاج نے مجھ سے خبر کی ہے تب وہ عورت اپنے اہل مین گئی اور اپنا منھ پیٹنے لگی اور واویلا کرتی تھی اور لوٹ جاتی تھی زمین پر کبھی اور کبھی اٹھ کھڑی ہوتی تھی اور عباس رضی اللہ عنہ وہانسے چلے اور مسجد کعبہ مین داخل ہوے اُسوقت مشرکین گرد کعبہ جمع تھے اُنھون نے عباس کو جو دیکھا تو آپس مین عباس کی طرف اشارے کرنے لگے اور اُس وقت ذکر آنحضرت صلعم اور ذکر اُنکے اصحاب کا کرتے لگے اور بدگوئیان کرتے تھے بکلمات سحر و کذب کے یعنی وہ سب ساحر و کاذب ہین پھر جب عباسؓ اُن سے قریب ہوے تو اُنسے کہنے لگے کہو تمھارے یہان کوئی خبر آئی ہے اُنھون نے کہا ہان جو خبر ہمارے پاس آئی ہے وہ ہی تمھارے پاس بھی تو آئی ہے کہ آدمیون مین سے کوئی آدمی اس بات مین کچھ شک نہین رکھتا ہے اُنھون نے کہا قسم خدا کی خبر مین تو شک نہین دیتے جو خبر مجھکو ہے اُس تمکو چاہیئے کہ اپنے قول مین میانہ روی رکھو یعنی حد سے تجاوز نکرو چنانچہ مین گواہی دیتا ہون کہ اہل خیبر کے مال و املاک مین حصے خدا و رسول اور مومنین کے جاری ہو گئے اور رسول خدا صلعم نے دونون بنی ابی الحقیق کی مشکین باندھکر گردنین ماریں اور مخبر اس خبر کا رسول خدا صلعم کو عالم عرد مین چھوڑ آیا ہے کہ اُنھون نے صفیہ بنت حیی بن اخطب سے نکاح کیا ہے اُن لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ تو کاذب ہے وہ کون شخص ہے جسنے تجھکو یہ خبر دی ہے بلکہ تو نے حجاج کی خبر سے یہ خبر بطور خود بنائی ہے تب عباسؓ نے کہا کہ یہ خبر مین کہتا ہون مجھسے خود حجاج نے بیان کی ہے تحقیق کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے اور اُسنے ہجرت کی ہے اور رسول خدا صلعم سے جا ملا ہے اور اپنی خبر اپنی زوجہ سے بھی کہہ گیا ہے یہ سن کے چند آدمی مشرکین مین سے زوجہ حجاج پاس گئے تا عباس کی خبر اُس سے دریافت کرین چنانچہ جب وہ لوگ گئے تو زوجہ حجاج کو غمزدہ اور روتے پایا اُنھون نے اُس سے اُسکے شوہر کا حال پوچھا تب اُس نے اُنسے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گیا اور وطن چھوڑ گیا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے جا ملا پس وہ لوگ اپنے اصحاب پاس پھر گئے اور جو کچھ زوجہ حجاج نے کہا تھا اور جو کچھ اُنھون نے حال اندوہ و ملال اُس عورت کا دیکھا تھا سب اُن سے بیان کیا چنانچہ جو کرب اندوہ مومنین پر تھا اُسکو حق تعالے نے مشرکین پر ڈالا اور ان کو خوار و ذلیل کیا پس یہ قصہ خیبر کا تھا

ذکر عمرۂ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے مدینہ کو پھر آئے تو سریہ چھوٹے چھوٹے لشکر ہر طرف روانہ کیے اور خود مدینے مین مقیم رہے یہانتک کہ جب چاند ذیقعدہ کا دیکھا گیا تو نقیب نبی نے مسلمین مین منادی کہ واسطے عمرہ کے سامان سفر کی تیاری کرو چنانچہ مسلمین ہمراہ رسول خدا صلعم آمادہ ہو گئے اور مکہ کو روانہ ہوے جب آنحضرت صلعم مکے مین تشریف لائے تو میمونہ بنت الحارث بن الحزن العامری سے جو بنی ہلال بن عامر سے تھین نکاح کیا پھر جب آنحضرت صلعم مناسک عمرہ ادا کر چکے اور فارغ ہوے اور اسوقت اہل مکہ مکے سے پیچھے پڑے ہوے تھے کہ مکے سے ہیئت وحالت پشیمانی وخجالت کے نکل گئے تھے اور کہتے تھے کہ محمد مع اصحاب تو داخل مکہ ہوے اور ہم لوگ مکے کے پیچھے پڑے ہین پھر جس وقت رسول خدا صلعم مکے سے کوچ کرکے مدینے کو مراجعت فرما ہوے یک بیک وقتر حمزہ بن عبد المطلب سے ملاقات ہوئی کہ وہ صاحبزادی اپنے لوگون کے ہمراہ آئی تھین حضرت عم نے پوچھا تو ہمارے ساتھ کیونکر آئی اس نے کہا آپکے اہل مین سے ایک شخص کے ہمراہ آئی ہون وحال آنکہ رسول خدا صلعم نے کسی کو حکم اسکے لانے کا کہ سے نہین دیا تھا فرمایا خبردار اگر تو بغیر سختی وزبردستی کسی کے نکلی ہے تو مجھکو کچھ پرواہ اندیشہ نہین ہے اسلیے کہ جو شرط اہل مکہ سے کی گئی ہے اُنکے فیصل نامہ مین یہ امر داخل نہین ہے اسلیے کہ وہ اہل بیعت نبی مین سے ہے (یعنی اس نامہ مین یہ شرط مندرج تھی کہ جو کوئی اہل مکہ مین سے طرف آنحضرت صلعم کے جاوے اُسکو پھیر دیوین) الغرض جناب رسالت مآب صلعم مدینے مین داخل ہوے اور حال یہ ہے کہ حقتعالے نے البتہ اپنے وعدہ کو پورا کر دیا کہ آنحضرت صلعم کو مع اصحاب ایسے حال مین داخل مکہ کیا کہ امن پانے والے تھے اور سر منڈانے والے اور بال کترانے والے تھے اور کچھ خوف کرنے والے نہ تھے اور حق تعالے نے آنحضرت صلعم کو مشرکین سے بدلا اُس امر کا دلا دیا کہ اُنھون نے سال گذشتہ مین روکا تھا اور ایسے ہی امر مین حقتعالی نے امنین فرمایا ہے وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ یعنی جمیع امور محترمہ مین بدلا ہے ای حرمت بدلا ہے حرمت کا فرماتا ہے حقتعالی کہ اسکے ذیقعدہ شہر حرام مین مشرکین نے تجھکو اور تیرے اصحاب کو پھیر دیا تھا اب کے ذیقعدہ شہر حرام مین حق تعالے نے تجھکو اُنسے بدلا دلایا پھر جب اہل مکہ پاس اس بات کی خبر پہونچی کہ آنحضرت صلعم مع اصحاب مدینے کو پھر گئے تب وہ لوگ مکے مین در آئے اُس عرصہ مین حق تعالے نے خالد بن الولید کے دل مین رغبت اسلام ڈالی کہ اُسنے امر محمد صلعم مین فکر کی اور مجمع قریش مین اس طرح بیان کرنے لگا کہ البتہ واسطے ہر ایک ذی العقل صاحب شعور کے یہ امر واضح تر ہے کہ محمد نہ ساحر ہے نہ شاعر ہے وہر آئینہ کلام اُسکا کلام رب العالمین ہے پس ہر ایک اہل خرد پر حق واجب ہے کہ اُسکی پیروی اختیار کرے تب عکرمہ بن ابی جہل یہ باتین خالد کی سُنکر گھبرایا اور کہنے لگا

اے خالد تو بد دین ہو گیا یعنے اپنے دین سے نکل گیا خالد نے کہا مین دین سے نہین نکلا ولیکن مین اسلام لایا اور دین مین داخل ہو گیا تب عکرمہ بولا کہ واللہ قریش مین کوئی لائق تر اُسکے نہ تھا کہ اس کلام کو جو تو نے کہا زبان پر لاوے مگر تو ہی ایسا تھا خالد نے پوچھا کیونکر یہ بات مجھکو لائق تر تھی عکرمہ نے کہا اسلیے کہ محمد نے بدر مین تیرے باپ کے مرتبے اور آبرو کو پست کیا جسوقت اُسکو مجروح کیا اور تیرے چچا اور چچا کے بیٹے کو قتل کیا واللہ مین تجھسا نہین ہون کہ اسلام لاؤن اور نہ ایسا ہون کہ تیری سی باتین کرون اے خالد کیا تو نہین دیکھتا ہی کہ قریش محمد سے ارادۂ جنگ رکھتے ہین خالد نے جواب دیا یہ کام جاہلیت کا ہی اور حمیت جاہلیت کی یعنی جبتک اسلام کا علم و یقین نتھا ولیکن جب کہ مجھپر حق خوب ثابت ہو چکا واللہ اب مین مسلمان ہو گیا و بعد ازان خالد نے خدمت مین جناب رسالت مآبؐ کے بہت سے گھوڑے بھیجے اور قرار اپنا ساتھ اسلام کے اور حال اپنی معرفت اور تصدیق بالقلب کا کہلا بھیجا چنانچہ خبر اسلام اور کلام خالد کی ابوسفیان کو پہونچی اُسنے خالد کو اور عکرمہ کو بلوا بھیجا اور خالد سے کہا جو خبر تیری مجھکو پہونچی ہی کیا سچ ہی خالد نے کہا مجھکو میری کیا خبر پہونچی ہی اُسنے کہا مجھکو خبر پہونچی ہی کہ تو آل[1] محمد کو مجھپر قوت و مدد بھیجتا ہی (یعنے مال سے) خالد نے کہا اگر مین نے ایسا کیا تو مجھکو اُنسے صلہ رحم اور قرابت ہی تب ابوسفیان غضب مین آیا اور بولا تسم ہی لات و عزی کی اگر مین جانتا کہ تو جو کہتا ہی وہ سچ ہی تو محمد سے پہلے مین تجھی سے لڑائی شروع کرتا خالد نے کہا واللہ وہ حق ہی علیٰ[2] رغم من رغم یعنے باوجود اُس شخص کے جس کی ناک گھسنے گئی تب ابوسفیان خالد پر جھپٹا (یعنے بارادۂ قتل اُسکے) یکایک اُس کو عکرمہ نے خالد پر آنے سے روک لیا اور بولا ای ابوسفیان اپنی جگہ پر ٹھہر نجدا مجھے اندیشہ ہی کہ تیری اس حرکت سے مجھکو غصہ آوے تو جو کچھ خالد نے کہا وہ ہی مین بھی کہون اور مین بھی اُسکے دین پر ہو جاؤن کہ تم لوگ خالد کو اس بات پر قتل کرتے ہو جو اُسکی رائے مین آئی ہی و حالانکہ یہ دستور کل قریش کا ہی کہ کل امور مین اپنی رائے کی پیروی کرتے ہین واللہ مجھکو اندیشہ ہی اس بات کا کہ یہ سال نگذریگا یہانتک کہ سارے اہل مکہ اُسی کی متابعت کرینگے تب ابوسفیان نے اُسکو چھوڑ دیا اور خالد کے سے چلا گیا یہانتک کہ حضرت علیہ السلام کی خدمت مین آکر مومن و مصدق ہو پس یہ ہیں حکایت عمرے کی تھی

قصۂ موتہ جو زمین ہی اہل غسان اور اہل روم کی

جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے عمرہ سے فارغ ہو کر مدینے مین تشریف لائے تو ایک لشکر مختصر طرف موتہ کے روانہ فرمایا اور اہل موتہ اُن دنون غسان و روم تھے اور اُس لشکر کا سالار زید بن حارثہ الکلبی کو کیا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر زید شہید ہو جائے تو افسر لشکر کا جعفر بن ابی طالب ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو جائے تو امیر لشکر عبداللہ بن رواحہ ہوگا آخر جب لشکر موتہ تک پہونچا تو غسان سے مقابلہ ہوا اور غسان کے ہمراہ

[1] قولہ تحت آل محمد علیہ وعلیہا السلام الخ یعنی قرینہ حیث یعنی مین تعین ہی آل محمد کی

[2] قولہ علیٰ رغم من رغم یعنی باوجود اس شخص کے جس کی ناک گھسنے گئی اور ذلیل کیا

روم بھی تھے پس قتال شدید واقع ہوئی اور زید بن حارثہ شہید ہوے بعد ازان اصحاب اپنے لشکرگاہ مین پھر آئے اور پانی سے سیراب ہوے بعد ازان علم لشکر جعفر بن ابی طالب کو حوالہ کیا تب جعفر نے گھوڑے کے منہ پر مارا یعنی گھوڑے کو چھیڑکر یہ کہتے ہوے آگے بڑھے کہ رسولخدا صلعم کو میرا سلام پہونچانا بتحقیق کہ مین نے تو اپنی جان کو بشوق شہادت پیش کیا آخر جعفر اور اُنکے اصحاب اس قوم سے قتال کرنے لگے ناگاہ اُس قوم سے ایک شخص نے جعفر کو ایسی تلوار ماری کہ کمر سے دو ٹکڑے ہوگئے بعد ازان عبداللہ بن رواحہ نے علم لشکر اُٹھا لیا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر اس قوم پر بھالے مارے اور بعد تھوڑی دیر کے لشکر کی جانب پھرے اور پھر اپنے نفس کو ملامت کی اور گھوڑے سے اُتر پڑے اور اپنے نفس سے مخاطب ہوے کہ مین نے خدا کی قسم کھائی تھی کہ البتہ تو گھوڑے سے اُتریگا اور اب مین تجھکو جنت سے ناخوش دیکھتا ہون یعنی تو شہادت مین حیلہ و درنگ کرتا ہی چنانچہ گھوڑے سے اُترکر قوم کو نیزے مارنے لگے یہانتک کہ حق تعالی نے انھین پر فتح کردی اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی گئی اور اُسکو خدا بہتر جاننے والا ہی کہ ہر آئینہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین لوگون کو لشکر موتہ سے ایک ایک کی خبر مرگ بیان فرماتے تھے یعنی اب فلان شہید ہوا اور اب فلان شہید ہوا بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اہل مدینہ کو یہ خوشخبری سُنائی کہ حق سبحانہ تعالے نے تمھارے یارون کو فتحمند کیا اور فتح ہاتھ پر خالد بن الولید کے ہوئی اور اُس روز حضرت نے خالد کا نام سیف اللہ رکھا جیساکہ خالد کو لوگ سیف اللہ کہتے ہین پس یہ قصہ جنگ موتہ کا تھا

حکایت مقاتلہ حلفاے بنی اُمیہ با حلفاے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

وبعد ازان کہ جناب رسالتمآب غزوۂ موتہ سے فارغ ہوے اُس عرصہ مین قبیلہ کنانہ نے جو بنی اُمیہ کے حلیف وہم عہد تھے بنی خزاعہ حلیف وہم عہد رسول خدا صلعم سے منازعت کی اور آمادہ قتال ہوے تب بنو اُمیہ نے کنانہ اپنے حلیفون کی حمایت و اعانت کرکے رسول خدا کے حلیفون کو رنج و آزار پہونچایا آخر حلفاے بنی خزاعہ سوار ہوکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اُن پر نصرت و مدد مانگنے کو آئے اور اُنکے ساتھ بدیل بن ورقہ بھی تھا اُسنے کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ نَاشِدٌ مُحَمَّدًا حَلْفَ اٰبَائِنَا وَاٰبَائِہٖ اَلَا تَلِدًا اَبًا ثُمَّ اَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ یَدًا یعنے اے پروردگار مین قسم کرتا ہون محمد سے مثل قسم کرنے ہمارے آباء و محمد کے قسم اس بات کی کہ تو کسی سے پیدا نہین ہی اور قسم ہی اس بات پر کہ ہم نے اسلام قبول کیا و حال آنکہ ہم نے کچھ عوض نہین لیا یعنے جس طرح ہمارے باپون نے محمد کے باپ سے قسم کی تھی اور باہم ہم سوگند ہوے تھے مین اسی طرح محمد سے قسم کرتا ہون اور قسم تیرے ذات کی ہی جو تو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ تجھ سے کوئی پیدا ہوا اور قسم اس بات پر کرتا ہون کہ مین

اسلام قبول کرونگا وحال آنکہ مجھنے کچھ اگلا بدلا نہین لیا الغرض حضرت رسالتمآب صلعم نے دعاہ نصرت کا اُسوقت
پر کیا کہ مدت شرائط اہل مکہ کی جسپر اُنھون نے درمیان اپنے اور آنحضرت کے شرطین کی تھین جب منقضی ہوجاوین
چنانچہ یہ خبر ابوسفیان کو پہونچی اور آن دنون ابوسفیان بتقریب اپنی تجارت کے ہرقل سلطان روم کے پاس تھا

ذکر مکالمہ فیمابین ابوسفیان و ہرقل سلطان روم درباب نبوت رسول خدا صلعم

ہرقل نے ابوسفیان سے کہا کہ مجھے خوشی ہی اس بات کی یعنی مجھے منظور ہی کہ میرے شہر کے کسی آدمی سے
ملاقات کرون کہ وہ مجھے خبر دیوے حال اُس شخص سے جسنے درمیان تمھارے خروج کیا ہی ابوسفیان نے کہا
علی الخبیر سقطت یعنی تو نے تو مجھ ایسے خبردار سے ملاقات کی ہی پوچھ مجھ سے کیا پوچھتا ہی اور اُس کے کس
امر کو دریافت کیا چاہتا ہی ہرقل نے کہا تو مجھسے بیان کر کہ وہ نبی ہی یا کذاب ہی ابوسفیان نے کہا وہ
کذاب نہین ہرقل نے کہا پھر تمپر وہ لڑائی مین کیون غالب آتا ہی ابوسفیان نے کہا واللہ وہ ہمسے سوائے
ایک بار جنگ بدر کے اور کبھی ہمپر غالب نہین ہوا اور ہم آج غالب ہین اور بعد جنگ بدر کے ہم اُس سے
دو بار لڑے سو ایکبار جو ہم نے محمد سے قتال کی تو البتہ ہم نے اُسکا تھوڑا توڑ دیا اور دوسری بار وہ
ہمسے بچ رہا باعث حائل ہونے اُس خندق کے جو اُسنے واسطے حفاظت اپنے اور اپنے اصحاب کے کھودی تھی ہرقل
نے کہا ای ابوسفیان یہ شان کذاب کی تو نہین ہی بلکہ کذاب وہ ہوتا ہی کہ جب وہ خروج کرتا ہی تو وہ مثل شعلے
مشتعل ہوتا ہی اُسپر کوئی غالب نہین آتا ہی یہانتک کہ حق تعالے یکبارگی اُسکو ہلاک کرتیا ہی اور مین یون
سنتا ہون کہ کبھی وہ تم پر غالب آتا ہی اور کبھی تم اُسپر غالب ہوتے ہو اور ای ابوسفیان آخر وہ
تم کو کس بات کا حکم کرتا ہی اور کس چیز سے تم کو منع کرتا ہی اُسنے کہا ہمکو حکم کرتا ہی تنحنی طرفی النہار گما
تنحنی النساء یعنی ہم جھکین صبح و شام جسطرح عورتون کی شان سے جھکنا ہوتا ہی ہرقل نے کہا کہ یہ ہیئت
نماز و بندگی خدا کی ہی اور وہ قوم اچھی نہین ہی جو بندگی نہین کرتی ہی اور کہا وہ ہمکو حکم کرتا ہی کہ ہر سال ہم اپنے
مال کا خراج دیا کرین ہرقل نے کہا ای ابوسفیان یہ زکوٰۃ ہی کہ البتہ ہم بھی مامور ہین کہ لوگون سے
خراج لیوین اور لوگون کو وہ ہی خراج دیوین اور کہا وہ ہمکو منع کرتا ہی مردہ و مردار اور خون کھانے
سے ہرقل نے کہا کہ مردار و خون اچھی چیز نہین ہی کیا تمھارا یہ قول نہین ہی کہ تم اُن دونون
چیزون کو گندہ کہتے ہو اگرچہ وہ ان چیزون سے منع نکرتا ہو پھر ہرقل نے کہا ای
ابوسفیان یہ مرد صالح ہی چاہئے کہ اُس کی پیروی کرو اور اس سے لڑائی نکرو اور طریقہ یہود کا اختیار
نکرو وہ لوگ اقبح الناس ہین سینے وہ بدکار لوگون مین ہین کہ اپنے انبیا سے لڑائی کرتے ہین
ولیکن تو مجھ سے یہ بات بیان کر کہ جب وہ عہد و پیمان کرتا ہی تو عہد شکنی بھی کرتا ہی ابوسفیان نے

کہا نہین واللہ اُسنے کبھی زمان گذشتہ مین تو عہد شکنی نہین کی مگر اس مرتبہ مجھکو خوف ہی کہ وہ عہد شکنی کرے ہرقل نے کہا ای ابوسفیان یہ اندیشہ تجھکو کیونکر ہوا ابوسفیان نے کہا کہ ہمنے اُس سے دو برس کا عہد لیا ہی کہ بعض ہمارا بعض سے امن مین رہے یعنی بہ نسبت ہر ایک ہمارے اور اُنکے عہد امان لیا گیا ہی اور اب یہان مجھے خبر پہونچی ہی کہ ہمارے حلیفون نے اُسکے حلیفون سے لڑائی کی ہی اور ہماری قوم نے اپنے حلیفون کی اعانت کی ہی پس مجھے خبر معلوم ہوئی ہی کہ اُسکے حلیفون نے اُس سے نصرت و مدد مانگی ہی لہذا وہ چاہتا ہی کہ ہماری قوم پر اپنے حلیفون کی اعانت کرے ہرقل نے کہا ای ابوسفیان اگر یہی بات ہی جیسے تو نے مجھ سے بیان کی ہی تو اُس سے تمھین عہد شکنی مین اولی تر ہو کہ تمنے اُسکے حلفا سے قتال کرنے کو حلال سمجھا پھر ہرقل نے کہا ای ابوسفیان تو مجھ سے یہ بیان کر کہ تم مین اُسکا مرتبہ کیسا ہی اور کیا اُس کی منزلت ہی اُسنے کہا واللہ وہ ہم مین بلندی پر ہی یعنی عالی رتبہ ہی یہ سُنکے ہرقل ہنسا اور کہا مین گمان اسبات کا تجھ سے نہین رکھتا ہون کہ حقیقت امر اور واقعہ اُسکا تو مجھ سے بیان کرے وحال آنکہ البتہ مین نے دریافت کر لیا تیری باتون سے کہ ہر آئینہ حق تعالی نے بعد لوط کے کسی نبی کو نہین بھیجا مگر اس کی قوم کی تو انگری و برتری مین یعنی جو اُس قوم کے تو انگرون اور برترون مین ہوتب ابوسفیان نے یہ بات سُنکر ہرقل سے کہا مین اپنے تئین یہان سے پھر جانے والا دیکھتا ہون یعنی عزم مراجعت رکھتا ہون چنانچہ وہ اپنی قوم کی خبر پانے سے دہان سے روانہ ہوا تا آنکہ مکہ مین پھر آیا اسوقت اہل مکہ نے اُس کو مامور کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر پھر تجدید حلف کی کرے یعنی تازہ حلف لیوے تب ابوسفیان مدینے مین آیا اور فاطمہ بنت رسول اللہ کے گھر پر اُترا اور صبح کو خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا پھر جسوقت حضرت کے قریب پہونچا تو گردن پکڑکے ہٹایا گیا اور درمیان اُسکے اور رسول خدا صلعم کے لوگ حائل و حاجب ہو گئے تب ابوسفیان نے کہا تم لوگ درمیان میرے اور محمد کے کیو حائل ہوے وحالانکہ وہ میرا بھتیجا ہی چنانچہ آنحضرت صلعم نے فرمایا چھوڑ دو اُسکو یعنی اُسکو آنے دو تب وہ آیا اور حضرت کے پاس بیٹھا اور عرض کرنے لگا یا محمد مین آپ کے پاس اسلیے آیا ہون تا جو عہد کہ درمیان ہمارے اور آپکے تھا اُسکی تجدید پر حلف کرون یعنی تازہ کرون آپنے فرمایا آیا کوئی نئی بات تمھارے تئین پیش آئی یعنی کیا تمنے کوئی نئی بات کی ہی اُسنے کہا نہین قسم ہی لات و عزی کی کوئی نئی بات تو نہین ہوئی ہی فرمایا تو پھر ہم اپنے اول حلف پر قائم ہین ابوسفیان نے کہا مین نہین جانتا ہون کہ نئی بات کرنے پر ہمارے جسکو ہماری قوم اور آپکے حلیفون نے کیا ہی شاید آپ کچھ بدلا کرین یہ کلام اُسکا سُنکر حضرت علیہ السلام ہنسے اور اُس ہنسنے سے ابوسفیان جان گیا کہ آنحضرت صلعم ضرور اپنے حلیفون کی نصرت کرنے والے ہین تب ابوسفیان مخاطب ہو حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے

لہ ما ہا نافیہ لا لہ الحجا وفی بعض النسخ ما ہا کہ ای لا ہا کہ ای لیس ہا کہ ای لیس ہا کہ ای لیس

اور بولا ای پسر ابی قحافہ تو اپنی اس قوم سے اُن لوگون یعنی قریش کے لیے حلف عہد کیون نہین لیتا ہی ابوبکر نے جواب دیا کہ اللہ و رسول دانا تر ہین اور اس امر کو وہ خوب جانتے ہین تب ابوسفیان عثمانؓ سے مخاطب ہو کر بولا کہ ای پسر عفان تو اپنی اس قوم سے قریش کے لیے عہد امان کیون نہین لیتا اُنھون نے کہا مین ایسا نہین کرتا اُسنے کہا کیا وجہ ہی عثمانؓ نے کہا اس لیے کہ علم اُسکا خدا اور رسول کو بہتر ہی تب ابوسفیان عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا ای عمر بن الخطاب تو اپنی اس قوم سے اُن لوگونکے لیے حلف امان کیون نہین لیتا فاصلہ اقرابت اُنکی تو بجا لاوے عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جو کچھ قرابت تھی اُسکو خدا نے باقی نہ رکھا اور جو صلہ رحم تھا اُسکو بھی خدا نے قطع کر دیا پس قسم ہی اُس خدا کی جسکے ہاتھ مین عمرؓ کی جان ہی اگر تو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا ہوتا تو مین تجھکو قتل کرتا ابوسفیان نے کہا قسم مجھکو اپنی زندگانی کی البتہ مین نے تجھکو ہمیشہ سے دیکھا کہ تو مجھ سے باتین کرتا تھا مگر تو کبھی فحش کلام نکرتا تھا اور نہ مجھپر کبھی ایسی دلیری و جرأت کرتا تھا پس ای عمر مین نہین جانتا ہون کہ کس بات نے تجھکو اس بات پر آمادہ کیا عمرؓ نے کہا بسبب کفر کرنے ساتھ خدا اور رسول کے اور بوجہ تیری عداوت رکھنے کے محمد رسول سے بعد ازان موذن نے اذان دی اور آنحضرت صلعم کے لیے ایک کاسۂ کلان مین پانی آیا حضرت نے وضو کیا جب حضرت علیہ السلام وضو سے فارغ ہوے تو اصحاب نے بھی بچے پانیسے وضو کیا اور استنشاق یعنی ناک مین پانی ڈالا یا تمیمی کہ خوشبو سونگھا اسوقت ابوسفیان نے کہا مثل آج کے کبھی مین نے کسی بادشاہ کو بالاتر محمدؐ سے نہین دیکھا البتہ مین مابین زمین فارس کے بہت پھرا ہون اور اُنکے بادشاہ کو بھی دیکھا اور مین نے ملک روم کو دیکھا جو ذات القرون یعنی قدیمی ہی اور اُنکے بادشاہ کو بھی دیکھا پر مین نے کبھی کسی بادشاہ کو بالاتر محمد بادشاہ سے نہین دیکھا کہ ہر آئینہ اصحاب اسکے کلفت دھوئی ہوئی اُسکے ہاتھون کی البتہ پی جاتے ہین اور اُسکو اپنی ناک کے اندر ڈالتے ہین اور اُس سے اپنا منھ دھوتے ہین پس ابوسفیان مشاہدہ اس سے بحال خود مبہوت و حیران ہو رہا یہانتک کہ اقامت کہی گئی اور حضرت علیہ السلام مقدم یعنی پیش نماز ہوے اور نماز پڑھی جبکہ رکوع حضرت کے ساتھ رکوع اور اُنکے سجدہ کے ساتھ سب سجدہ کرنے لگے تو ابوسفیان یہ دیکھکر اور بھی متعجب ہوا اور بولا واہ یعنی کہنے لگا مین تمسے اپنے باپ کی قسم کھاتا ہون یعنی باپ کی قسم طاعت و تابعداری یہ ہی پھر جب آنحضرت صلعم نماز سے فارغ ہوے تب ابوسفیان نے عرض کی کہ مین واللہ نہین جانتا ہون کہ لڑائی لیکر جاتا ہون یا صلح کا پیام لیے جاتا ہون آپ نے فرمایا اس مرتبہ تو چلا جا یہانتک کہ تو اپنے امر کو دیکھ لیگا انشاء اللہ تعالیٰ بعد ازان ابوسفیان جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا فاطمہؓ کیا ہو سکتا ہی کہ تو درمیان عرب کے اپنی قوم مین بہترین دختران و دشیرگان سے مشہور رہو یعنے اُن مین تو سب بیٹیون سے پیاری بیٹی ہو حضرت فاطمہ نے فرمایا

اے ابوسفیان وہ کونسی بات ہے اُسنے کہا تو درمیان لوگون کے امان دیناہ دے اور دلادے یہ سنکے حضرت فاطمہؓ نے جواب دیا کہ قسم ہے مجھکو بقاے خدا کی اگر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوے اُنپر جرأت کرکے کسیکو امان دون یا دلاؤن تو اس صورت مین البتہ منسوب بسفاہت ہونگی پھر ابوسفیان نے کہا ھل لک اعدک کہ مین تجھکو کم نکرونگا یعنی مین تجھکو نہ چھوڑونگا اس بات سے کہ تو امان نہین دیسکتی ہے کیونکہ خواہر تیری زینب بنت محمدؐ نے اپنے شوہر ابی العاص سے عقد امان یعنی عہد پناہ دہی کا کیا تھا درحال آنکہ تیرا باپ اُسکے قتل کا حکم کرچکا تھا پس اُسکا عقد امان جاری ہوگیا کہ خون اُسکے شوہر کا چھوڑدیا گیا باوجود پیش کرنے ابوسفیان کے اس نظیر کو حضرت فاطمہؓ نے انکار کیا پھر جب ابوسفیان نے انکار فاطمہؓ سنا متوجہ ہوا طرف حسنؓ اور حسینؓ کے درحال آنکہ یہ دونون صاحبزادے تھے تب ابوسفیان نے وہی اپنی باتین ان دونون سے بیان کین مگر اُن دونون صاحبزادون نے جواب دیا کہ اگر ہم ان لوگونکے درمیان نہین پڑین اور پناہ دیوین تو درنصیورت البتہ ہم محمدؐ اپنے جد پر حجت یعنی الزام قائم کرنے والے ہونگے پھر کہا دونون صاحبون نے جیسا اُنکی والدہ نے جواب مین کہا تھا بعد ازان ابوسفیان نے کہا قسم ہے بقاے پروردگار کی مین نے تمہارے رئیسون اور اشرافون اور عورتون سے کلام کیا یہانتک کہ تمھارے بچونسے کلام کیا پر لونکو تمھارے نہین پاتا ہون مگر موافق دل ایک آدمی کے یعنی تم سب ایک دل ہو ولیکن ہرگاہ تم سب نے پناہ دہی یعنی بیچ مین پڑنے سے انکار کیا تو اب مین اس خون کا متحمل ہون اور مین پناہ دیتا ہون اور لوگون کے بیچ مین پڑتا ہون پس جو شخص مجھسے تعرض مزاحمت کیا چاہتا ہو تو کرے بعد ازان یہ کہکر اپنے ناقہ پر سوار ہوا بقصد مراجعت طرف مکے کے روانہ ہوا چنانچہ رسول خدا صلعم نے لوگونسے حال ابوسفیان کا پوچھا کہ آخر اُسنے کیا کیا لوگون نے عرض کی کہ وہ بے تقصود و نامراد چلا گیا اور جیسا وہ کہتا تھا بیان کیا کہ خود اُسنے پناہ دہی لوگون کو اپنے ذمے تحمل کیا ہے

ذکر غزوۂ فتح مکہ

بعد ازان رسول خدا صلعم نے اپنے نقیب کو حکم دیا تب اُسنے لوگونکو واسطے خروج طرف مکہ کے ندا دی تب مسلمین مدینے سے نکلکر لشکر مین جمع ہوے اور سامان اپنا درست کرنے لگے ناگاہ ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص تھا مہاجرین مین سے کہ وہ حلیف تھا آل عوام بن خویلد کا اسکا نام حاطب بن ابی بلتعہ تھا اُسنے ایک نامہ لکھا اہل مکہ کو کہ تحقیق محمد صلعم نے بقصد خروج لشکر جمع کیا ہے اور مین تمین دیکھتا ہون مگر یہ کہ ارادہ آنکا تمہاری ہے پس تمکو بھی حذر لازم ہے یعنے تم بھی اپنی حفاظت رکھو اور ہتھیار وغیرہ سامان درست رکھو پھر حاطب نے اُس نامہ کو ہاتھ ایک کنیز کے جو آزاد کی ہوئی بنی ہاشم کی تھی اور اُسکا نام سارہ تھا طرف مکہ روانہ کیا اور حال یہ تھا کہ وہ کنیز پاس حاطب کے سوال کرنے آئی تھی سو اُسکو کچھ دیکر نامہ بھی اُسکے ہاتھ بھیجا

اس اثنا مین جبرئیل علیہ السلام پاس رسول خدا صلعم کے نازل ہوے اور خبر نامہ کی بیان کی اسیوقت حضرت علیہ السلام نے اپنے اصحاب مین سے دو مردون کو روانہ کیا کہ وہ دونون علی بن ابی طالبؑ و ابن الزبیر تھے اور فرمایا تم دونون جاکر اُس عدوۃ اللہ یعنی دشمن خدا کو گرفتار کرلاؤ اسلیے کہ ایک شخص نے میرے اصحاب مین سے ایک نامہ لکھکر اس عورت کے ہاتھ مکے کو بھیجا ہی تاکہ اُنکو ڈرا دے اور ہوشیار کردیوے پس یہ دونون شخص سوار ہوکر اُس عورت کے عقب پر چلے یہانتک کہ اس سے ملاقات ہوگئی اور اُس سے حال مکتوب کا پوچھا اُسنے خدا کے نام پر حلف کیا کہ میرے پاس کوئی خط نہین ہی اور مین ایسی نہین ہون کہ مین اپنے ساتھ کسی کا نوشتہ رکھون اور نہ تمھاری خبر سے کچھ احتیاج رکھتی ہون تب دونون نے اُس کی جامہ تلاشی لی مگر اُسکے پاس کچھ نہ پایا تب ارادہ اُسکے چھوڑ دینے کا کیا بعد ازان پھر دونون نے کہا ہم گواہی دیتے ہین اس بات کی کہ ہرآئینہ رسول خدا صلعم نہ خود کبھی جھوٹ کہتے ہین اور نہ کسی کو کبھی جھوٹ لگاتے ہین یہ سونچکر پھر دونون پھر پڑے اور اُس عورت کو قتل سے ڈرایا دھمکایا اور تلوارین اُسپر کھینچ لین پھر جب اُس عورت کو اپنے قتل ہونے کا یقین ہوا تو اُسنے یہ بات بنا کر کہا کہ تم دونون مجھکو عہد و امان دو کہ اگر مین تمکو نامہ حوالہ کرون تو نہ تم مجھکو قتل کرو اور نہ مدینے کو پھر الیجاؤ بلکہ میری راہ خالی کردو تب اُن دونون نے اُس سے قول و قرار کیا آخر اُسنے اپنے بالونکے اندر سے وہ نامہ نکال دیا بنا گاہ دیکھا تو وہ نامہ حاطب بن ابی بلتعہ کا ہی اُسپر اُسکی مہر لگی ہی تب دونون نے اُس عورت کو چھوڑ دیا اور خط لے کر چلے آئے پھر اس کو رسول خدا صلعم کے سامنے رکھا چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے حاطب کو بلا بھیجا اور پوچھا اے حاطب کس بات نے تجھکو اس بات پر دلیر غلا تھا کہ تو ہمارے دشمنونکو ہمسے ڈراکر خبردار کردیوے حاطب نے عرض کی یارسول اللہ معاف کیجیے مجھسے حق تعالی عفو کرے آپسے قسم ہی مجھکو اُس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا کہ جب سے مین نے آپکو محبوب کیا کبھی مین نے آپسے بغض نہین کیا اور جبسے آپکی تصدیق کی کبھی تکذیب نہین کی اور جبسے خدا کا ایمان لایا کبھی اُسکا کفر نہین کیا اور جبسے مشرکین سے جدا ہوا کبھی اُن سے نہین ملا ولکنی مخبرک یارسول اللہ فاعفنی ولیکن یارسول اللہ مین نے آپکی بات کی مخبری کی یا یعنی کہ ولیکن یارسول اللہ مین آپ کو ایک بات کی خبر دینے والا ہون عذر میرا پذیرا کیجیے خدا مجھکو آپ پر فدا کرے حال یہ ہی کہ آپکے اصحاب مین سے کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکا کچھ مال مکے مین ہو اور اُسکے عزیز و اقارب مین سے وہان کوئی اُسکے مال کی حفاظت کرنے والا نہو ایک سوائے میرے کہ مین اُس قوم سے نہ تھا یعنے اُس قوم مین میری کچھ قرابت نہ تھی بلکہ انمین مین حلیف تھا اور جن لوگون کا مین حلیف تھا وہ لوگ بھی میرے ساتھ وہان سے ہجرت کرآئے اور مین مکہ مین کثیر المال اور وسیع الحال تھا سو مین اپنے مال کے لیے مشرکونسے ڈرتا تھا اسلیے مین نے اُنکو لکھا

جو کچھ کہ لکھا ہی تاکہ اسوجہ سے مین اُنکے نزدیک اپنی مودت ودوستی ظاہر کردن اور یہ بات ہی کہ بتحقیق مجھکو یقین ہی کہ ضرور حق تعالے اُنپر خواری اور عذاب نازل کرنے والا ہی اور یہ میرا نامہ جو اُنکی طرف جاویگا تو اُنکے کچھ کام نہ آویگا کہ اُن کو اُس عذاب سے بچادے یہ سن کے جناب رسالتمآب صلعم نے معلوم کیا کہ وہ سچا ہی اور حق تعالے نے اسی باب مین اپنے نبی پر آیہ نازل کیا تا وہ مومنین کو وعظ وفہمایش کردیوے اس امر سے کہ مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا کام نہ کرے یعنی نا مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا نکرے چنانچہ فرمایا حق سبحانہ وتعالی نے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَیْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ یعنی اے اہل ایمان میرے اور اپنے دشمنون کو اپنا دوست نہ سمجھو کہ اُنکی طرف دوستی کا پیغام یا دوستی سے پیغام بھیجو حال آنکہ وہ وہ ہین کہ جو کچھ تمھارے پاس امر حق کا آیا اُسکا اُنھون نے کفر کیا کہ رسول کو اور تمکو وطن سے نکالتے ہین اس بات پر کہ تم اپنے خداوند پروردگار پر ایمان لاتے ہو اگر تم میری راہ مین جہاد کرنے نکلے ہو اور میری رضامندی کے طالب ہو اور پھر دوستی سے اُنکو خفیہ پیغام بھی بھیجتے ہو حال آنکہ مین خوب جانتا ہون جو کچھ تمنے دلمین مخفی رکھا تھا اور جو کچھ ظاہر کیا اور جو کوئی تم مین سے اس کام کو کریگا تو وہ راہ راست سے گمراہ ہوجاویگا الغرض جب رسول خدا صلعم اور سارے مومنین درستی سامان سفر سے فارغ ہوے اور عازم ہوے طرف مکہ کے جب جحفہ مین پہونچے جو میقات احرام ہی اہل مدینہ کا وہان عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اپنے اہل سے کچھ لوگون کو ساتھ لیے ہوے حضرت علیہ السلام سے آملے اور یہ خبر قریش کو پہونچی کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم قریب آپہونچے (واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ ابوسفیان آیا تھا تا دریافت کرے خبر لشکر مسلمین کی کہ کسطرف جانیوالا ہی مگر دریافت کرنا اُسکو ممکن نہوا پس وہ مکے کو پھر گیا) تب لوگون نے ابوسفیان سے پوچھا کہ وای تجھپر تو کس کام کو گیا تھا ابوسفیان نے کہا بخدا مین نہین جانتا کہ وہ سامان جنگ ہی یا سامان صلح اُسوقت ابوسفیان کی زوجہ نے کہا خدا تیرا بُرا کرے جس شخص کو قوم بطریق رسولی بھیجتے ہین تو اُس سے امید خبر رکھتے ہین تو پھر جا کہ ہرگز کوئی تجھسے یہ بات قبول نکریگا کہ تو نے محمد کی ملاقات کی (یعنے تیرا پہونچنا اس تک کوئی یقین نکریگا) اور کیا عجب ہی کہ قوم کی طرف سے تو ہی محمد کو قتل کرے یہ سنکے ابوسفیان نکلا و تحقیق کہ جناب رسالتمآب صلعم نے اپنے آگے سے کچھ مردم تیرانداز کو قبیلہ مزینہ سے روانہ کیا تھا اور اُنسے کہدیا تھا کہ شاید تم کسیکو مشرکین مین سے بیرون مکہ مارو گے کہ وہ مکے سے نکلا ہوگا پس یہ لوگ بعض اُن نانون مین جو قریب مکہ ہین ابوسفیان سے ملے کہ وہ بے ہتھیار و بے سامان تھا پس تیرانداز دل نے آنکھون سے طرف

ابوسفیان کے اشارہ اور قصد مارنے کا کیا دفعۃً عباس بن المطلبؓ ابوسفیان کو مل گئے تب حضرت عباسؓ نے تیراندازون سے کہا کہ تم اپنے ہاتھونکو اُسکے مارنے سے روک لو کہ مین متولی اُسکے عہد کا ہوا ہون تب تیراندازون نے اُس سے اپنا ہاتھ روک لیا اُسوقت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے کہا کہ قوم تجھکو قتل کریگی پس تو کہہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ - چنانچہ ابوسفیان نے اس کلمہ کو کہا مگر زبان اُسکی اس کلمہ کے کہنے سے ژولیدگی کرتی تھی اور یہ اس سبب سے کہ وہ اپنے دل مین مودت و دوستی اپنے بتون سے رکھتا تھا تو کلمہ لَآ اِلٰہَ کو درست وصاف نہین کہتا تھا آخر جب اس کلمہ کو ابوسفیان نے کہا تو حضرت عباس نے ابوسفیان کو قوم سے الگ کرلیا **راوی** نے کہا پس ہمکو یہ حدیث پہونچی ہی اور حق تعالیٰ اُسکو بہتر جاننے والا ہی کہ ہر آئنہ جب جناب رسالت مآب صلعم نے ابوسفیان کو ہمراہ عباس رضی اللہ عنہ کے دیکھا تو فرمایا کہ یہ شخص مستسلم ہی نہ مسلم یعنی بتکلف ظاہر کرنے والا اسلام کا ہی نہ بہ طیب خاطر پھر جب عباس قریب آنحضرت صلعم کے پہونچے تو عرض کی یارسول اللہ یہ ابوسفیان ہی کہ آپ کے پاس مسلمان ہوکر آیا ہی پس آپ اُسکو پناہ دیجیے اور اُسکے حق کو پہچانیے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ کو جواب دیا کہ اُسکو اپنی منزل گاہ پر پھر لیجاؤ آخر حضرت عباس رضی اللہ عنہ اُسکو لیچلے اور اُسکو حضرت علیہ السلام کے خچر بیضا یعنی سفید پر سوار کرلیا اور لشکر مین پھراتے ہوئے اپنے مقام فرودگاہ مین لائے اور اُس روز لشکر اسلام مین نو ہزار پانسو مرد تھے پس ابوسفیان نے وہ بات بھی یعنی کثرت جمعیت لشکر کہ اُسکے تئین شاق و ناگوار معلوم ہوئی و بہرکیف اُسنے عباس رضی اللہ عنہ کے پاس شب بسر کی جب صبح ہوئی موذن نے اذان کہی مسلمین اپنے بسترون سے بہ تہیۂ وضو و نماز اُٹھنے لگے پھر جب ابوسفیان نے صدائے اذان سنی اور لوگونکی چل پھر دیکھی تو گھبرایا اور خوف زدہ ہوا اس بات سے کہ یہ آمد و شد لوگون کی گویا اُسکے لیے موت ہی اسواسطے کہ حق تعالےٰ نے اُسکے دل مین رعب ڈال دیا تھا اُسوقت ابوسفیان پوچھنے لگا اے عباسؓ لوگونکی آمد و شد کسوجہ سے ہی اور یہ صدا جو مین نے سنی کیسی ہی اُنھون نے کہا یہ موذن ہی کہ از برائے نماز ندا دیتا ہی پس لوگ واسطے وضو کے چل پھر رہے ہین ابوسفیان نے کہا ہرگز کسی کو جو مین چلتے پھرتے دیکھتا ہون کیا یہ حرکت لوگونکی بسبب ندائے منادی رسولؐ خدا کے ہی عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہان یون ہی ہی پھر ابوسفیان نے عباس سے کہا مجھے رسولؐ خدا کے پاس لیچلو کیا عجب ہی کہ مین اسلام بشائستگی تمام حاصل کرون چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نماز سے کچھ پہلے اُسکو لیچلے اور پاس آنحضرت صلعم کے اُسکو داخل کیا اور اسوقت جماعت اصحاب گرد خیمہ حاضر تھے اور برآمد ہوئے حضرت علیہ السلام کے منتظر کھڑے تھے چنانچہ عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ ابوسفیان کچھ عرض کرتا ہی سن لیجیے تب حضرت نے ابوسفیان سے فرمایا تو کیا چاہتا ہی اُسنے کہا اے محمدؐ آیا ان وجوہ کو یعنی ان مردم کو جنکو مین عوام الناس سے دیکھتا ہون تمنے اپنی قوم قریش پر

ل سوار کرلیا حضرت نے اپنے خچر بیضا پر اسلامی سلطان تھا کہ ابوسفیان مسلمان ہوا اس کو امان کی ۱۲ ۱۲ ۱۲

اختیار کیا اور روا رکھا ہی اور ارادہ رکھتے ہو اس بات کا کہ کل کے دن اپنی عورتون کو اُن کے لیے مباح کردو
فرمایا ہان مین راضی ہون ان مردم سے جنھون نے میری تصدیق کی اور مجھے اپنے یہان جگہ دی اور میری
نصرت کی بجائے مردمان میری قوم کے جنھون نے میری تکذیب کی اور مجھکو نکال دیا اور میرے شہر سے مجھکو
خارج کردیا اور میرے نکال دینے پر سب نے باہم اتفاق کیا اور حال اُن عورتون کا جنکا تو نے ذکر کیا یہ ہی کہ خود
تو نے اور تیری قوم نے باعث کفر اپنے اور تکذیب کرنے خدا اور رسول کے اُنکو مباح وحلال کردیا تب عباس
رضی اللہ عنہ نے ابی سفیان سے کہا ای ابوسفیان اسلام قبول کر ابوسفیان نے کہا پھر عزیٰ کے ساتھ کیا معاملہ
کرون بناگاہ عمر رضی اللہ عنہ کہ پس خیمہ کھڑے تھے کہنے لگے ای دشمن خدا ہم لوگ تیرے اُس عزیٰ سے
برتر ہین قسم ہی اُسکی جسکی عمر قسم کھاتا ہی کہ اگر تو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر نہوتا تو مین تجھکو قتل کرتا
ابوسفیان بولا مین تجھسے اپنے باپ کی قسم کھاتا ہون ای ابن خطاب تو مجھپر بڑی جفا وجسارت کرتا ہی وحال آنکہ
واللہ مین تیرے پاس نہین آیا ہون اور نہ تیری طرف مجھکو کچھ رغبت وحاجت ہی ولیکن مین پاس
اپنے ابن عم رسول اللہ کے آیا ہون یا محمد اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنِّيْ قَدْ كَفَرْتُ
بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى یعنے مین گواہی دیتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود لائق پرستش نہین ہی
اور تو بے شبہہ اُسکا بندہ برگزیدہ اور اُسی کا رسول فرستادہ ہی اور ہر آئینہ مین نے کفر وانکار کیا لات وعزیٰ
سے یہ سنکے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (فرط خوشی سے) تکبیر کہی کہ اللہ اکبر اس لیے کہ عباس رضی اللہ
عنہ اُسکے قرابت دار تھے اور اُس سے خویشی دیگانگی تھی اور ایام جاہلیت مین اُس کے ساتھ صحبت وہمنشینی
رکھتے تھے الغرض جب اقامت کہی گئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عباس سے فرمایا کہ
جسوقت ہم نماز پڑھین تو ابوسفیان کو اپنے پہلو مین کھڑا کرو اور اُسکو امحمد اللہ اور اللہ اکبر وسبحان اللہ پڑھاؤ
پس عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا پھر جب ابوسفیان نے دیکھا کہ مردم جماعت حضرت کے
رکوع کے ساتھ رکوع کرتے ہین اور اُنکے سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتے ہین اور اُنکے فارغ ہونے کے ساتھ
فارغ ہوے یعنی سلام کے ساتھ سلام پھیرا تب ابوسفیان نے کہا ای عباس کیا وجہ ہی کہ جو کچھ کام محمدؐ نے
کیا وہ ہی ان لوگون نے بھی کیا حضرت عباس نے جواب دیا واللہ اگر رسول خدا صلعم ان لوگون کو کھانے
پینے سے بھی منع کرین تو بعضے انمین سے تا بمرگ ترک کردین پھر ابوسفیان نے کہا ای عباس البتہ مین جوان لوگون
کو دیکھتا ہون تو خوف اس بات کا کرتا ہون کہ یہ لوگ میری قوم کو ہلاک کرین گے اُنھون نے کہا مین اس بات
کا حکم نہین کرتا یعنی مین یہ بات نہین جانتا اور نہین کہتا پھر اُسنے کہا کیا تو حضرت کا تجاوز کرنا جاسے نہین دیکھتا ہی
اُنھون نے کہا امید ہی کہ ایسا نہو پھر ایسا ہوا کہ جناب رسالت مآب صلعم نے لشکر مین ندا دی تب لوگون نے

اپنے علم اٹھا لیے اور اپنی صفون مین جا بیٹھے اسوقت ابوسفیان اور حضرت عباسؓ پاس رسول خدا صلعم کے گئے اور عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ ابوسفیان مرد سیر ہی اور آپکی قوم کا مرد بزرگ و سردار ہی پس آپ اسکے مرتبے اور نسب اور اسکے اسلام کا پاس کیجیے فرمایا تم اور ابوسفیان بھی مکہ کو سوار ہو جاؤ اور کے مین پکار دو کہ جو کوئی ابوسفیان کے گھر مین داخل ہوگا وہ امن مانے گا الا اور امن ہوگا ابوسفیان نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا گھر تنگ ہی و عجیبہ یعنی یہ حکم اسکو خوش آیا تھا یا این یعنی کہ اس حکم نے اسکو تعجب مین ڈالا تھا (اسلیے کہ اسکے گھر مین گنجایش کثرت ہجوم کی کیونکر ہوگی) حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہان اور جو کوئی اپنا دروازہ بند کریگا وہ بھی امان پاویگا اور جو کوئی کعبہ کی طرف توجہ کریگا اور ہتھیار اپنے ڈال دیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سوا اے اشخاص چند کے مثل دشمن خدا ابن سعد بن ابی سرح جو بنی عامر بن لوی سے ہی اور مقیس الکنانی برادر بنی لیث عکرمہ بن ابی جہل و ابن خطل اور سارہ مولاۃ یعنی کنیز آزادہ بنی ہاشم کہ ان لوگون کے لیے عہد و ذمہ نہین ہی اگرچہ یہ لوگ پردہ کعبہ سے بھی لٹکے ہون (یعنی اس صورت مین بھی پناہ نہاوینگے) پس تم دونون اس حکم پر چلے جاؤ اور خدا کے نام اور برکت پر روانہ ہو چنانچہ حضرت عباسؓ رسول خدا صلعم کے بغلہ بیضا یعنی خچری سفید پر سوار ہوے اور ابوسفیان کو اپنا ردیف کیا یعنی اسکو بھی اپنے پیچھے بٹھا لیا پھر جب وہ دونون بہت جلد چلے گئے اسوقت رسول خدا صلعم کو عباسؓ پر خوف آیا تب پیچھے ایک شخص کو بھیجا کہ ان دونون کو پھیر لاؤ اور وہ دونون بہت آگے جا چکے تھے راوی کہتا ہی چنانچہ ہمکو یہ حدیث پہونچی ہی واللہ اعلم کہ آنحضرت علیہ السلام اپنے پاس والون سے فرماتے تھے کیا عجب ہی کہ اہل مکہ عباسؓ کے ساتھ وہ فعل کرین جیسا بنی ثقیف نے ساتھ عروہ بن مسعود الثقفی کے کیا تھا کہ جب اسنے اپنی قوم کو طرف اسلام کے دعوت کی اور بلایا تو اسکو اسکی قوم نے قتل کر ڈالا دیکھو قسم ہی خدا کی جسکے ہاتھ مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جان ہی اگر اہل مکہ نے بھی ایسا کیا تو انمین سے کسیکو باقی نہ چھوڑونگا پھر آنحضرت علیہ السلام نے لشکر کو کتیبہ کیا یعنی جماعت جماعت کرکے تفریق کر دیا اور اس کے سالار جدے جدے کر دیے اور دو مجنبہ یعنے داہنے بائین کے غول بنائے اور ایک مقدمہ یعنی پیشی کا لشکر مقرر کیا پس مجنبہ میمنہ پر خالد بن الولید بن المغیرہ کو امیر کیا اور مجنبہ میسرہ پر زبیر بن العوام کو افسر کیا اور ان دونون کو حکم کیا کہ ایک دستہ مکے کی جانب کی بلندی کو لیوے اور دوسرا دستہ طرف نیچی کو لیوے اور لشکر مقدمہ کا مقدمۃ الجیش ابوعبادہ کو مقرر کیا اور خود آنحضرت صلعم درمیان لشکر مہاجرین و انصار کے جو مثل سنگ سیاہ کے سخت تھے روانہ ہوے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لیکر ثنیہ پر یعنی پہاڑ کی ایک بلند راہ پر کھڑے تھے تاکہ ابوسفیان کو کثرت و جمعیت فوج اصحاب کی مشاہدہ کرادین پھر جسوقت ابوسفیان نے دونون مجنبون اور مقدمہ کو دیکھا تو عباس

سے اُن لوگون کو پوچھا تب اُنھون نے اُن کے نام بتائے بعد ازان جس وقت ابوسفیان نے اُس لشکر کو دیکھا جس مین جناب رسول خدا صلعم تھے تو کہنے لگا یا عباس یہ کونسا لشکر ہی جو گویا سنگ سیاہ اور مانند سنگلاخ سیاہ کے ہی عباس رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ یہ وہ لشکر ہی جسکے ساتھ موت احمر ہی یعنے باس شدید و مہمات ہی یہ لشکر خاص رسول خدا صلعم کا ہی مہاجرین و انصار سے تب ابوسفیان نے عباس سے کہا اُذکرک اللہ والرحم یعنی مین تجھکو قسم دیتا ہون خدا اور صلۂ رحم کی تب مجھسے تو بیان کرے کہ اس کھڑے ہونے پر تجھکو کونسا امر باعث ہوا عباس نے جواب دیا کہ بخدا مین تجھ سے راست راست کہتا ہون کہ جب تو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا تھا تو اُسوقت لوگ درمیان درختان اراک کے متفرق تھے اُسوقت مین نے اندیشہ کیا اَن تُرغِبَ فی قِلّۃِ الاسلام یعنی پسند کرنا تیرا قلت و ضعف اسلام کو موجب تیرے کفر کا ہوگا بعد اسلام کے پس درینصورت سوائے قتل کے کچھ تجھسے قبول نکیا جاویگا یعنے عذر یا فدیہ تیرا قبول نہوگا پھر مین بھی تجھکو ای ابوسفیان قسم دیتا ہون خدا کی اور صلۂ رحم کی کہ تو بھی مجھسے سچ سچ بیان کر کہ جو باتین تیرے دلمین تھین اُنمین سے کسکے مطابق میری بات واقع ہوئی ابوسفیان نے کہا اللہم میرے دلمین یہی بات تھی کہ جو کچھ تو نے بیان کیا بعض یمین سے مین تجھسے ظاہر کرونگا مگر جبکہ مین نے دیکھا جو کچھ دیکھا تو تحقیق مین نے اب یقین کیا کہ البتہ یہ امر خدا ہی کی جانب سے ہی کوئی اُسکا رد کرنیوالا نہین ہی واللہ ہمیشہ لشکر گذر جاتے تھے یہانتک کہ مین نے اندیشہ کیا کہ یہ بھی محمدؐ کے ساتھ مکے کے پہاڑ پر چلے جاوینگے سو یا عباسؓ یعنی چلو ای عباسؓ کہ مین نے مثل اُنکے کبھی ایسی کوئی صباح قوم کی اُنکے گھرون مین نہین دیکھی چنانچہ وہ دونون یعنی عباسؓ و ابوسفیان مکہ مین گئے پس ابوسفیان نے آواز بلند ندا دی کہ جو کوئی میرے گھر مین داخل ہوگا پس وہ امان پاویگا یہ اُسکی صدا سنکے عکرمہ و مقیس الکنانی ابوسفیان کے پاس آئے اور دونون نے کہا ہلاکی ہو تجھکو ای ابوسفیان کیا امر اسطے ہمنے تجھکو بھیجا تھا تب ابوسفیان نے کہا چلے جاؤ اپنے کامون پر یعنے جاو اپنا کام کرو تحقیق کہ تمھارے پاس ایسا لشکر عظیم آگیا ہی کہ تم دونون اور قوم تمھاری تاب تحمل نہین رکھتے ہو وہ لشکر آیا ہی کہ مانند شب تیرہ و تاریک کے سیاہ ہی یہ سنکے اُن دونون نے ابوسفیان کو زجر کیا اور انتقام بد سے اور اپنے شر سے اُسکو ڈرایا پھر ابوسفیان نے کہا کہ اور دوسری خبر مین تمسے بیان کرتا ہون کہ جو کوئی اپنا دروازہ بند رکھیگا یعنی روز داخلہ لشکر وہ بھی امان پاویگا اور جو کوئی رجوع طرف کعبے کے کریگا اور ہتھیار اپنا ڈالدیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سوای مقیس اور عکرمہ بن ابی جہل و عبداللہ بن سعد بن ابن خطل و سارہ کنیز آزادہ بنی ہاشم کے کہ اُن لوگون کے لیے امان مقرر نہین کی گئی ہی اگرچہ یہ سب کعبے کے پردہ سے لٹکے رہین (یعنی اُنکو کعبے مین بھی امان نہ ملیگی) ناگاہ ہند بنت عتبہ زوجہ ابی سفیان کی آگئی اور ڈاڑھی ابوسفیان کی پکڑ کے لٹک گئی اور اُسکو لپٹ گئی اور طمانچے مارنے لگی اور شور کرنے لگی کہ اس بڈھے

(۱) فرمودہ ان توجب الخ اگر بجائے تو کے فی کے عن ہوتا تو ترجمہ یہ ہوتا کہ جب تیرے دلمین یہ بات تھی کہ تو نے بیان کیا بعض یمین سے کہ تجھسے ظاہر کرونگا ۱۲

احمق کو قتل کرو کہ یہ دین سے باہر ہو گیا اور ابوسفیان اس بات مین معروف تھا کہ پکارتا تھا اے آلِ غالب اسلام لاؤ تو سلامت رہو گے اور حال بنی خزاعہ یہ تھا کہ انکے ساتھ قریش اور حلفاے قریش نے جو کچھ کیا تھا وہ اُسکے بدلا لینے کی فکر مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے ہو کر آمادۂ قتال تھے یعنی چاہتے تھے کہ لڑائی ہووے اور آنحضرت علیہ السلام اُنکو روکتے تھے اس خوف سے تا کوئی ذمی ہمارا قتل نہو جائے اُسوقت عباسؓ پاس حضرت علیہ السلام کے آئے اور اُنکے ہمراہ خبیر بن مطعم بھی ردیف دار سوار تھا تب آپ نے عباسؓ سے فرمایا کہو تمھارے پیچھے والون کی کیا خبر ہے اُنھون نے کہا اہل مکہ سب اسلام لائے ہین مگر وہ لوگ جنسے مباہلات ہے اور اُنکی پروا نہین کہ وہ لاأبالی ہین پس یارسول اللہ تھوڑی دیر لڑائی روک رکھیے اور اسی عرصہ مین ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب حاضر ہوا اور اُسکے ساتھ اُسکا بیٹا جعفر اور عبداللہ بن امیہ بن المغیرہ برادر حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی امیہ بن مغیرہ کا تھا اور اُس زمانہ مین اُم سلمہ زوجیت مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تھین پس وہ دونون یعنے ابوسفیان مع پسر عبداللہ سامنے حضرت علیہ السلام کے آئے اور سلام کیا آپ نے اُنسے مُنھ پھیر لیا اور اُنکے لیے عہد و امان قبول کرنے سے اُنکار کیا تب ابوسفیان نے عرض کی کیا آپ مجھ اسلام کو پھیرے دیتے ہین سو اللہ مین مشرکین کیطرف کبھی نہ پھر جاؤنگا ولیکن مین مع اپنے بیٹے کے اسی صحرا مین پڑا رہونگا یہانتک کہ ہم دونون مرجاوین اور عبداللہ بن ابی امیہ پاس نبی امیہ یعنی اپنے باپکی اولاد اور اپنے بھائیون پاس کنارہ لشکر کے چلا گیا بعد ازان کسیکو پاس اُم سلمہ اپنی خواہر کے بھیجا تا وہ اُسکے لیے درخواست امان کرین تب حضرت ام سلمہ جناب رسول خدا صلعم کے پاس آئین اور کہا یارسول اللہ ما جعل اخی وابن عمك اشقی من خرج اليك من اهل مكة یعنی اہل مکہ مین سے جو لوگ آپکے پاس آئے ہین سو اُنسے زیادہ تر میرے بھائی اور آپکے ابن عم کو خدا نے شقی نہین کیا ہے آپ نے فرمایا مگر میرے چچا کا بیٹا تو میری ہجو کیا کرتا تھا ولیکن بھائی تیرا سو اُسنے قسم کھائی تھی اس بات کی کہ وہ میرے ساتھ ایمان نہ لاویگا یہانتک کہ مین آسمان پر چڑھون اور اُسکے لیے خدا کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لاؤن جو اُسکی طرف نازل بھی ہو کہ وہ اُسکے تئین پڑھے پس اسلیے مین ان دونون کو امان دینا قبول نہین کرتا تھا آخر بعد اُسکے آنحضرت علیہ السلام اُن دونون کو بلوا بھیجا اور اُنکے لیے امان قبول فرمائی اور اُن دونون نے بیعت کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ اہل مکہ البتہ سب اسلام لائے مگر تھوڑے جو ساتھ مقیس کے ہین تب آپنے بنی خزاعہ کو حکم کیا کہ اُن لوگون کی طرف دوڑ مارین اور جو اُنسے لڑین اُنکے سوائے اور دن کو قتل نکرین اور نہ اُن چند آدمیون کو مارین جنکا نام اُنکو بتا دیا چنانچہ خزاعہ نے دوڑ ماری اور خزاعہ کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہوے تھے آخر حق تعالی نے مقیس الکنانی کو اور اُسکے ہمراہیون کو جو قریش سے تھے کہ اُنھین مین حویرث بن نفیل بھی تھا اُسی معرکہ مین ہلاک کیا مگر ابن خطل کہ وہ

پردہ کعبہ سے لپٹ رہا تب ابوبردہ الاسلمی و سعید بن حریث المخزومی اُسکے پاس جا پہونچے پھر اُسکو تلوارین
مارین یہانتک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا یعنی مر گیا اور عبداللہ بن ابی سرح بھاگ کر پاس ایک صحابی کے چھپ رہا
اور عبداللہ اُس صحابی کا برادر رضاعی و مہانہ اُسکی کنیز آزادہ کا بیٹا تھا چنانچہ وہ صحابی عبداللہ کو خدمت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم مین ہمراہ لیگیا اور کہا سلام علی رسول اللہ پھر عبداللہ نے بھی سلام کیا مگر اپنے اُس سے مُنھ پھیر لیا
بعد ازان وہ طرف رخ حضرت کے آکر پھر سلام بجا لایا پھر آپنے اُس سے مُنھ پھیر لیا اسیطرح تین بار ہوا اور
اس بات سے غرض آپ کی یہ تھی کہ قوم مین سے کوئی شخص اُٹھکر اُسکو قتل کرے تب آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ
مین نے جو اُس سے سکوت کیا کہ جواب اُسکے سلام کا نہین دیا اور اُسکی طرف سے مُنھ اپنا پھیر لیا تو غرض
میری یہ تھی کہ قوم من سے کوئی شخص اُٹھکر اُسکو قتل کرے یہ سُنکے انصار مین سے ایک مرد بولا یا رسول اللہ
مین نے یہی ارادہ کیا تھا لیکن مین دیکھتا تھا کہ آپ میری طرف آنکھون مین اشارہ کرین فرمایا کہ نبی آنکھ نہین ملاتا
ہی گویا آپ اس بات کو دغا اور عہد شکنی جانتے تھے واما عکرمہ بن ابی جہل سو وہ دریا کی طرف بھاگ گیا تاکہ کشتی
مین جاکر ملجا ئے جب ملاحون کے پاس آیا اور اُنکو کرایہ دیا تب اُنھون نے اُسکو کشتی پر سوار کر لیا پھر جب عکرمہ
کشتی مین بیٹھا تو لات و عزیٰ کا نام لیا یہ سُنکے اہل کشتی نے کہا کہ ہر آئینہ سفینہ ہمارا دریا مین جاری نہین ہوتا مگر
بنام خدائے وحدہ لاشریک پس اسی نام سے تو پکارا نہین تو ہماری ناؤ سے اُترجا تب عکرمہ بولا اگر وہ اللہ
ایسا ہی ہی کہ یکتا ہی کوئی شریک اُسکا نہین ہی دریا مین تو وہ ہی ایسا ہی خشکی مین بھی ہی ما اسمعنی اذن یعنے
کیا ہی بُری بات سُنائی ہی مجھکو اُسوقت نہ تھا گریز کرنا میرا مگر حق سے یعنی مگر مین نے حق سے گریز کیا تھا
پھر عکرمہ وہانسے پھرا اور خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر ہاتھ اپنا حضرت کے ہاتھ مین دیا
اور کہنے لگا کہ یہ جگہ ہی امن پانے والے اور پناہ لینے والے کی اگر آپ قتل کرین تو قتل کرینگے گناہگار
خطاکار کو اور اگر عفو کیجے تو عفو کیجیگا ذی قرابت سے یہ کہکے پھر اُسنے شہادت حق کی گواہی دی یعنی اُسنے
حق و یقین سے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ حضرت نے ہاتھ اپنا بڑھایا اُسنے
بیعت کی بعد ازان خالد بن الولید طرف ایک قبیلے کے بنی کنانہ کے مقام ابرق کو روانہ ہوا اور وہ لوگ
بنو جذیمہ کہلاتے تھے بتقدیم جیم قبل ذال معجمہ تو خالد نے اُنکو صبح کی نماز پڑھتے مین پالیا پھر جب اُن لوگون نے
نماز سے فراغ پائی اور خالد کو دیکھا تو وہ سب پناہ لینے کو پہاڑ پر چڑھگئے اور اسوقت خالد کے ہمراہ سات سو
سوار بنی سلیم سے تھے اور انصار مین سے اُسکے ساتھ سوائے ابو قتادہ بن انس کے اور کوئی نہ تھا تب لشکر خالد سے
ایک شخص نے درمیان بنی جذیمہ کے آواز دی کہ دیکھو یہ خالد ہی بعد ازان خالد نے اُن لوگون کو گھیر لیا اور
کہنے لگا تم کون قوم ہو اُسنے کہا ہم مسلمان ہین ہم گواہی دیتے ہین کہ سوائے خدا یکتا کے جسکا کوئی شریک و ہمسر

نہین دوسرا کوئی معبود لائق عبادت نہین ہی اور ہر آئینہ محمدؐ بندہ و رسول اُسیکا ہی خالد نے کہا اگر تم سچے ہو تو بتاؤ تم کب مسلمان ہوے اُنھون نے کہا آج کی رات جسوقت ہمکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے اپنا ہاتھ اُن لوگون سے روک لیا ہی جنھون نے ہتھیار ڈال دیئے اور شہادت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی دی ہی تو ہم نے بھی فہمائش ادا کی اور نماز پڑھی خالد نے کہا اگر تم یہ بات سچ کہتے ہو تو اُترآؤ تب ایک شخص نے بنی جذیمہ مین سے کہا کہ ای گروہ بنی جذیمہ یہ خالد بن الولید وہ شخص ہی کہ تم اُسکو خوب جان چکے ہو اور حال یہ ہی کہ بعد رکھ دینے ہتھیارون کے بجز اسیری کیا ہی اور بعد اسیری سواے قتل کے اور کچھ نہین اُن لوگون نے اُس کو جواب دیا واللہ ہم تیرا کہنا نامین گے اور ہم لوگ کسی بات مین کتبہ والون مین سے نہین ہین اور البتہ ہم نے اسلام قبول کیا ہی اور اُسکو ہمنے سچ جانا ہی آخر اُن لوگون نے ہتھیار رکھدیئے اور پہاڑ سے نیچے اُتر آئے اُس وقت خالد نے اُنکے قتل کا حکم کیا کہ وہ لوگ قتل ہوے اور حالانکہ ابو قتادہ نے کہا تھا کہ ای خالد اس قوم کے قتل کرنے سے ہمکو کچھ فائدہ نہین بعد ازان ابو قتادہ وہان سے پھر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور خبر بیان کی اُسوقت آپ کو اس امر سے صدمۂ شدید ہوا اور خالد بھی آپہونچا اور بنی جذیمہ کے زنان و فرزندان کو جو بندی مین تھے حضرت علیہ السلام کے سامنے حاضر کیا آپ نے اس امر مین اُسکو نہایت سرزنش سخت سے ملامت کی خالد نے کہا یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر قربان کرے آپ مجھکو ملامت نکیجیے کہ ہمنے اُنکو بموجب اس آیت کے قتل کیا ہی جو خدا نے آپ پر نازل فرمائی ہی قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ یعنے تم اُن کو قتل کرو کہ حق تعالیٰ اُنکو تمھارے ہاتھون عذاب کرے گا اور خوار کرے گا اور تمکو اُنپر غالب کریگا اور مومنین کے دلون کو تسکین و تسلی دیگا پس حق تعالےٰ جانتا ہی کہ بے شک مین مومنین مین سے ہون اور ہر آئینہ اُس قوم نے مجھسے کینہ کشی کی تھی پس حق تعالےٰ نے اُن کی طرف سے میرے سینے کو تسلی بخشی چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زنان و فرزندان بنی جذیمہ کو اُنکے وطن کے پھیر دیا اور مال و متاع مغزوتہ اُنکے تئین پھروا دیا بعد ازان جناب رسالت مآب صلعم نے اہل مکہ کو واسطے بیعت کے طلب فرمایا اور مردون کو اُنکی عورتون سے پہلے بلایا پس قسم قسم مرد سے جو حاضر ہوے انمین عبد اللہ بن الزبعری بن قیس السہمی بھی تھا اور یہ وہ شاعر ہی جو شان مین حضرت علیہ السلام کے اشعار ہیجو کے کہتا تھا چنانچہ وہ روبرو حضرت کے کھڑا ہو کر یہ شعر پڑھنے لگا یا رسول اللہ المليك ان لساني

دانق ما فتقت اذا انا بور :: اذا جاري الشيطان في سنن الزمخ :: ومن مال ميلة مثبور :: من اللحم والعظام بما قلت :: ونفسي الفداء وانت النذير :: ای رسول خدا کے ہر آئینہ زبان میری بند و بست کرنے والی ہی اُن باتون کی کہ ہلاکی کے کانون کو پھاڑتا تھا جسوقت مین ہمراہی کرنے والا تھا شیطان کی طرف متکبرین

یعنی جو وفت طریق تکبر مین پیروی دہمراہی شیطان کی کرتا تھا تو باتین میری سمع خراشی مردم کی کرتی تھین اور وہ باعث میری ہلاکی کی تھین یعنے اشعار ہجو سو اب زبان میری اُسکی درستی کرنے والی ہی یعنے عذرخواہی کرتی ہی اور حال یہ ہی کہ جو شخص مائل ہوا اپنی میل خاطر سے یا کسی میلان سے تو ہلاک ہونے والا ہی اور میرا گوشت واستخوان ایمان لاتا ہی اُس پر جو مین نے کہی یعنے جو مین اقرار کرتا ہون یہ سُنکے آنحضرتؐ نے فرمایا کما بلغنا مسلك یعنے جیسے کہ مجھے خبر پہونچی ہی تیرے لیے کافی ہی (یعنی قبول اسلام کرنا کفایت کرتا ہی عذر کو) اور آپنے اپنا ہاتھ بڑھایا اُسنے حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی اور جب آنحضرت صلعم مردونکی بیعت لینے سے فارغ ہوے تب عورتون کو بلوایا اور آنحضرت صلعم اُسوقت بلندی صفا پر تھے اور عمرؓ حضرت سے باُمین مین کھڑے ہوے عورتون کی بیعت حضرت کے لیے لیتے تھے تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ مین تم سب عورتون سے بیعت لیتا ہون اس بات پر کہ تم کسی ٹکی کو خدا سے شریک وہمسر نکرو اور ہندہ اپنا سر چادر مین چھپائے ہوے درمیان عورتون کے تھی وہ سر اونچا کرکے کہنے لگی بخدا کہ آپ ہمسے اس امر کا عہد لیتے ہین جو مردون سے لیتے ہوے مین نے آپ کو نہین دیکھا واللہ تحقیق کہ ہمنے یہ عہد آپکو دیا پھر آنحضرت صلعم نے فرمایا اور اس بات کی بیعت تم عورتون سے لیتا ہون کہ تم چوری نکرو ہندہ نے کہا بخدا کہ مین ابوسفیان کے گھر مین ان باتون مین مبتلا ہوئی ہون سو مین نہین جانتی کہ یہ باتین میری جہالت وناداستگی مین معاف کی جائین گی یا نہین ابوسفیان نے کہا جو کچھ ایام گذشتہ مین گذر گیا اور جس چیز مین تغیر دیا گیا وہ سب تیرے لیے حلال ہی تب آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ تو ہی البتہ ہندہ بنت عتبہ ہی اُسنے کہا ہان مین ہی ہندہ ہون سو آپ گذشتہ کو عفو کیجیے حقتعالی آپسے عفو کرے پھر آپ نے فرمایا کہ اور تم اپنی اولاد کو قتل نکرو ہندہ بولی بتحقیق کہ ہم نے تو اُن اولاد کو بچپن مین پالا اور جب وہ سن دار ہوے تو بدر مین تم نے اُنکو قتل کیا پس تم جانو اور وہ یعنی تم اُنکا حال خوب جانتے ہو یہ سُنکے عمرؓ ہنسے یہانتک کہ استغراب کیا یعنے قہقہہ مارا پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم بہتان نہ باندھو بَيْنَ اَيْدِيْكُنَّ وَاَرْجُلِكُنَّ یعنے اپنے سامنے ف اور اَيْدِيْكُنَّ سے کنایہ حمل حرام اور اَرجلکن سے کنایہ وضع حمل حرام پس اسکو طرف شوہرونکے نسبت ہونا بہتان ہی ہندہ بولی بخدا کہ بہتان البتہ بدچیز ہی اور البتہ بغض سے درگذر وعفو کرنا بہتر ہی اور جو کچھ آپ نے ہم کو امر کیا ہدایت اور بزرگ اخلاق ہی پھر آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم امر معروف یعنے خیر اور اچھے کامون مین میری نافرمانی نکرو ہندہ بولی ہم اس مجلس مین اس لیے نہین بیٹھے ہین کہ چاہتے ہون کسی بات مین آپکی نافرمانی کرین پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم زنا نکرو ہندہ بولی کیا عورت آزاد بھی زنا کرتی ہی یعنی کیا بیبیان بھی زنا کرتی ہین الغرض جن باتونپر عورتون سے حضرتؐ نے عہد لیا اُن سب نے اقرار کیا اور آپنے عمر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ ان عورتون سے بیعت لے پھر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن عورتون کے لیے خدائے تعالے سے استغفار وطلب آمرزش کی

ذکر غزوۂ حنین

بعد فراغ فتح مکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چند شبین وہان مقام کیا بعد ازان طرف حنین کے خروج کیا اور یہ خروج ماہ رمضان مین ہوا چنانچہ مکہ سے چلکر قدید مین اُترے تب وہان رسول خدا صلعم نے افطار کے لیے کوئی چیز پینے کی طلب فرمائی تو ایک کاسہ آپکے سامنے آیا کہ اُسمین کوئی پینے کی چیز تھی (پانی ہوخواہ دودھ) پھر کاسہ کو حضرتؐ نے بلند کیا یہانتک کہ لوگون نے اُس کو دیکھا بعد ازان آپ نے اُسکو پی لیا جسقدر خدا نے چاہا بعد ازان حضرت کے منادی نے ندا دی کہ من صام فلا اثم علیہ ومن افطر فلا اثم علیہ یعنے جو کوئی روزہ رکھے اُسپر گناہ نہین اور جو کوئی روزہ نرکھے اُس پر بھی گناہ نہین (یعنے اس سفر مین) چنانچہ قبیلہ ہوازن کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف عازم ہین تب اُنھون نے اپنے گرد نواح مین پیکون کو بھیجکر کہلا بھیجا سو لوگ حنین مین مجتمع ہوے اور بنی ثقیف بھی وہین اُنکے پاس آپہونچے اور سالار بنی ثقیف کا کنانہ بن عبد یالیل بن عمرو تھا اور رسول خدا صلعم بھی وہان پہونچے اور لوگ ہمراہی مین بکثرت تھے تب ایک صحابی بول اُٹھا کہ آج بسبب کثرت اپنے لوگون کے ہم مغلوب نہونگے یہ سُن کر جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیظ وغضب مین آئے اور سخت زجر وغصہ کیا اور اسی مقدمہ مین یہ آیت نازل ہوئی جسمین حق تعالی نے ذکر یوم حنین فرمایا ہے اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین یعنے جسوقت تمکو عجب مین ڈالا تمھاری کثرت نے اے لوگو کہ تم اپنی کثرت جمعیت پر نازان ہوے سو وہ کثرت تمھاری کچھ کام نہ آئی کہ زمین باوجود اس وسعت وفراخی کے تم پر تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے آخر جب لشکر اسلام مشرکون پر جا پڑا تو وہ لوگ بھاگ نکلے اور اپنے اہل وعیال سے دور جا پڑے اُسی وقت بعضے صحابہ اُن کی بعض عورتون کو قبضے مین لائے پھر مشرکون نے آپس مین غل وشور کیا کہ ای بدی کے مددگارو تم اپنی فضیحتون کو یاد کرو تا آنکہ گروہ مشرکین دفعتہ پھر پڑے اور اصحاب نبی بھاگ نکلے یہانتک کہ بعضے اُنمین سے سوائے مکے کے کہین نہ ٹھہرے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تنہا رہ گئے یہانتک کہ تھوڑے سے ہمراہی باقی تھے کہ اُنمین ایک ابن ام ایمن مولی حضرت کے تھے کہ وہ آپ کے سامنے تلوار مار رہے تھے اُسوقت ایک شخص مع جماعت بنی ثقیف اس ارادے سے آگے بڑھا تا کہ آنحضرتؐ کو قتل کرے راوی گمان کرتا ہے کہ ایمن نے حضرت کی وقایت وحمایت اپنی جان سے کی پس ہر ایک وہ دونون باہم بضرب وزد پیش آئے آخر ہر ایک نے اپنے صاحب کو قتل کیا یعنے ایمن نے اُس شخص کو قتل کیا اور اُسنے ایمن کو شہید کیا اسطرح کہ ایک دوسرے کی ضربت سے مقتول ہوا اور اسرت

ل سے ل غلام آزاد سردہ ۱۲

ابوسفیان بن الحارث بن عبد المطلب بغلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لگام پکڑے تھے اور عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ رکاب تھامے تھے اور ان تھوڑے لوگون مین سے چند آدمی یمین و یسار پر قتال کر رہے تھے اُس حال مین عباس رضی اللہ عنہ نے کہ مرد بلند آواز تھے پکار کر آواز دی یا معشر الانصار اللذین آووا و نصروا ای وہ گروہ انصار جنھون نے اپنے نبی کو اپنے یہان جگہ دی اور نصرت کی یا معشر المہاجرین الذین بایعوا تحت الشجرۃ یعنے اور ای وہ جماعت مہاجرین کی جنھون نے زیر شجرہ اپنی نبی کی بیعت کی ہی آگاہ رہو کہ ہر آئینہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم زندہ و سلامت ہین سو تم سب آؤ اکٹھے ہو جاؤ اور آواز دی عباس نے ایسی آواز کہ دونون فریق کو سنائی دی یعنی دونون فریق نے وہ آواز سنی تب لوگ مومنین مین سے اور گروہ مشرکین طرف اُس آواز کے دوڑتے ہوے آگے بڑھے اور قریب رسول خدا صلعم مجتمع ہو گئے پھر دونون فریق مسلمانون اور مشرکون نے باہم بشدت تمام تلوارین ماریں یعنے دونون فریق سے بایکدیگر سخت تلوار چلی چنانچہ مسلمین اور مشرکین مین قتل کی کثرت و شدت ہوئی ثم انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ و علی المؤمنین و انزل جنودا لم تروھا و عذب اللذین کفروا و ذلک جزاء الکافرین یعنی بعد ازان حق تعالے نے اپنے نبی اور مومنین پر تسکین اور تسلی اپنی نازل کی اور حق تعالی نے ایسا لشکر بھیجا کہ اُنھون نے اُس لشکر کو ند دیکھا یعنے وہ اُس کو ند دیکھتے تھے اور عذاب کیا کافرون پر (یعنی قتل و نہب مال و بندی اہل و عیال) اور یہ جزا سزا ہی کافرون کی ازان بعد حق تعالی نے کافرون کے دلون مین رعب ڈالا کہ اُس ہیبت مین وہ دشمنان خدا اور اُن کے مددگار بھاگ نکلے اور رئیس فرمان روا اُنکا اُس عرصہ مین مالک بن عوف النصری تھا جو اس روز اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اقدم نجاح انہ یوم یکر و مثلی علی مثلک یحمی ویکر و یطعن الجلا یعوی فیھرب یعنے آگے بڑھ ای فرس والے حاصل کرنے حاجت کے یا آنکہ نجاح مصدر بمعنی ناجح خطاب بفرس یعنی ای ناجح آگے بڑھ کہ ہر آئینہ آج وہ روز ہی کہ جنگ کرے مجھسا شخص اور حمایت کرے اور حملہ پر حملہ کرے اور نیزہ مارے بازو کھولکر سوار ہو کر تجھ ایسے فرس پر کہ لوٹتا ہو اور شور کرتا ہو پس یہی عوف بن مالک اپنے اصحاب کے پیچھے بھاگ نکلا اور مسلمانون نے ان لوگون کا تعاقب کیا اور اُن مسلمین مین جنھون نے تعاقب مشرکین کا کیا تھا بنو سلیم بھی تھے جب مشرکین نے اپنے تعاقب مین مسلمانون کو دیکھا تو بنی سلیم کو آواز دی کہ ای بنی تکمہ اپنے بھائیون یعنے ہم سے باز رہو پس اُن لوگون نے طلب اور تعاقب مشرکین مین تاخیر کی اور اپنے نیزون کو روک لیا تب اس بات کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا اللھم علیک ببنی تکمۃ اما فی قومی فوقعوا و قعا و اما فی قوم غیر فابطوا دفعا یعنے ای پروردگار تجھپر لازم کرتا ہون حکم و انتقام کرنا ساتھ بنی تکمہ کے کہ وہ لوگ درباره میری قوم کے

۱۲ قصہ بنی سلیم و بنی تکمہ اول اور تاکید برای بنی سلیم اول اور فاصل ان سبکا اور اسلام بنی سلیم اور ارتداد بنی تکمہ اور بعضی احوال بنی سلیم بعد ارتداد اور بعضی احوال بنی تکمہ بعد اسلام

ان قصہ کو شاہ رفیع الدین صاحب نے بھی اپنے ترجمہ مین لکھا ہے ۱۲

حملہ پر حملہ کرتے ہین اور اپنی قوم کے بارہ مین اُنکے بچانے اور ہازر رکھنے کے لیے طلب وتعاقب مین تاخیر کرتے ہین آخر جب اس بات کو نبی سلیم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا تو پھر طلب مشرکین مین کوشش کرنے لگے چنانچہ ایک شخص بنی سلیم کا لاحق ہوا ساتھ نبی صہیب اور وربد بن الصمۃ الجشمی کے اور اسوقت وربد ہوذج مین تھا کہ نبی صہیب اُسکو تیمناً دیر گاہے نکلے تھے پس اس مرد سلمی نے اُسکے ناقہ کی مہار پکڑلی اور ناقہ کو بٹھایا تو دیکھا کہ ہودج مین ایک شیخ کبیر السن ہے کہ یہ اُسکو نہین پہچانتا تھا تب اُس مرد سلمی نے کہا ای شیخ مین تجھکو قتل کرونگا وربد نے کہا یہ وہ دن ہے کہ نہ مین اُس سے غائب ہون نہ آجمین حاضر ہون یعنے نہ اس قوم سے باہر ہون نہ اُنکے کام مین حاضر وشریک ہون غرض یہ کہ کالعدم ہون پس اگر تو مجھے قتل کرنے والا ہے تو میری تلوار کو میان سے نکال لے اور میری پسلی کے نیچے ہڈیان چھوڑکر اُس تلوار سے مار کہ مین بھی لوگون کو یون ہی قتل کیا کرتا تھا بعد ازان اپنے اہل کے پاس جا اور اپنے قتل کرنے کی میرے تئین اُن کو خبر کر کہ مین نے دُرید بن صمہ کو قتل کیا ہے آخر اس شخص نے جیسا اُس سے وربد نے بیان کیا تھا ویسا ہی کیا پھر جب وہ جوان اپنے اہل کے پاس آیا تو حال وربد سے اُن کو خبر کی کہ مین نے اُس کو قتل کیا ہے سو اُس جوان کی مان نے اُس سے کہا خدا تیرے ہاتھون کو جلاوے اُس نے تجھسے یہ بات نہ کہی تھی اور خبر کرنے کو نکہا تھا مگر اس لیے نا احسان اپنا جو تجھپر ہے یاد دلاوے پھر اُسکی مان خدا کو اپنا محلوف کرکے یعنے خدا کی قسم کھاکر کہنے لگی کہ ہر آئینہ وربد نے ایک صبح مین تیری تین مائین آزاد کین یعنی مجھکو اور میری مان اور تیرے باپ کی مان تیری دادی کو تب اُس جوان نے جواب دیا ای مادر جس کسی نے خدا اور رسول کی تکذیب اور اُنسے روگردانی کی اب اسلام نے اُسکے احسانات کو قطع کردیا و بعد ازان آنحضرت صلعم نے ابو عامر اشعری کو کچھ لوگ اُن کے ساتھ کرکے پیچھے مفرورون ہوازن کے روانہ کیا سو یہ لوگ جماعت ہوازن سے مقام اوطاس مین جاکر ملے پھر باہم لڑائی ہوئی اور مشرکین نے ابو عامر کو مارلیا تب حق تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی کہ وہ سب بھاگ گئے اور مسلمین اُنکی عورتون اور اُنکے لڑکون کو تمام جو کچھ تھے قید کرلائے چنانچہ آنحضرت صلعم نے اُن سب کو درمیان مہاجرین وانصار کے تقسیم کردیا اور خمس چھوڑدیا و چونکہ حضرت صلعم کو فتح حنین مین اونٹ وبکریان بکثرت ہاتھ آئین تھین تو اپنے چاہا کہ روساء عرب مین سے کچھ لوگون کی تالیف قلوب کرین مثل ابو سفیان بن حرب وسہیل بن عمر اور اقرع بن حابس الحنظلی اور عیینہ بن حصین الفزاری کے چنانچہ ان لوگون کو آپنے سو اونٹ عطا کیے (یعنی ہر ایک کو سو سو اونٹ دیئے) اور حکیم بن حزام بن خویلد القرشی کو سو اونٹ دیے مگر حکیم کو اس مقدار سے ناخوشی ہوئی اور عرض کی یارسول اللہ ہر آئینہ مین کسی کو لوگون مین سے بڑا مقدار آپ کے عطیہ بزرگ کا اپنے سے زیادہ نہین دیکھتا ہون تب آپ نے دس اونٹ اور زیادہ کیے

حکیم نے اُسکے قبول سے بھی انکار کیا پھر آپ نے اور دس اونٹ اضافہ کیے حکیم نے اُس کو بھی قبول نکیا تب
آپ نے پورے سو کر دئے اُسوقت حکیم نے پھر عرض کی یا رسول اللہ یہ علیہ آپ کا جس سے مین راضی ہوا
یہ بہتری میرے حق مین یا وہ دوسرا یعنے پہلا جس سے مین نے انکار کیا تھا فرمایا نہین بلکہ وہ دوسرا جس سے
تو ناخوش ہوا تھا اُسنے کہا بخدا مین اُسکے سوا اور نہ لونگا کہ پھر بعد آپ کے آدمیون مین سے کسی سے کسی شی کی
التجا مین نکرون (یعنی اُسکی قناعت سے بعد آپ کے استغنا چاہتا ہون م فرمایا حضرت علیہ السلام نے
کہ حق تعالیٰ تیرے لیے اس مین برکت دیوے راوی کہتا ہی کہ حکیم مرتے دم تک روئے زمین پر قریش سے
بہت زیادہ مالدار تھا بعد ازان ہوازن مضرور بھی خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر آئے باید پھیر پانے
اپنے زنان و فرزندان کے اور اسلام لائے چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے اُن سے فرمایا اَنَا خَرَجْتُ اِلَی
النَّاسِ فَتَقَلَّوْنِیْ عَلَی النَّاسِ وَتَقَلُّوا النَّاسَ عَلَیَّ یعنے جب مین لوگونکے سامنے باہر نکلون تو تم مجھ سے لوگون
کے سامنے اپنی ناداری بیان کرو اور لوگون سے میرے بر رو ناداری ظاہر کرو (مترجم کہتا ہی میرے
نزدیک بجائے تقلو کے تقلو یعنی تم لوگون کے سامنے مجھپر بوجھ ڈالو اور میرے بر رو لوگون پر بوجھ ڈالو آخر
ہوازن نے ایسا ہی کیا کہ جب رسول خدا صلعم سے اُنھون نے کلام کیا تو حضرت نے اُن پر خمس پھیر دیا اور خود
حضرت نے اُنکے لیے لوگون سے کلام کیا تو سب نے واپس کر دیا سوائے ایک صفوان بن امیہ بن خلف الجمحی
کے کہ رسول خدا صلعم نے اُسکو خمس سے ایک عورت عطا کی تھی اور وہ اُسپر واقع ہو چکا تھا تو گمان رکھتا تھا
کہ وہ عورت حاملہ ہی اور جبکہ قریش نے دیکھا کہ عطایا و بخشایش رسول خدا صلعم کی حق مین قریش اور مہاجرین کے
بوسعت کثرت تمام ہی تو اُنکو خوف ہوا کہ آنحضرت صلعم ارادہ رجوع و بازگشت طرف اپنی قوم کے رکھتے ہین (
یعنے گویا آپ چاہتے ہین کہ انصار اور مدینہ چھوڑ کر درمیان اپنی قوم کے مکے اپنے وطن مین آباد ہون) اس بات سے
وہ باندوہ شدید غمگین ہوے یہ خبر آنحضرت صلعم کو پہونچی کہ آپکی توسع بخشش سے انصار دلگرفتہ ہین تب آنحضرت صلعم طرف
سعد بن عبادہ کے گذرے اور اُنسے فرمایا کہ تو اپنی قوم کو میرے پاس جمع کر اور سعد نہین جانتے تھے کہ اس سے
حضرت کی کیا مراد ہی آخر سعد نے درمیان انصار کے منادی بھیجا کہ تم سب حضرت کے پاس سعد کے فرودگاہ
مین جمع ہو چنانچہ سب انصار آپکے پاس جمع ہوے اور حضرت نے اُٹھ کر اُن کے سامنے خطبہ بیان کیا اور فرمایا اے
گروہ انصار مجھے خبر پہونچی ہی کہ تم لوگ میری اس عطایا سے جو قریش مین مین نے کچھ لوگون کو دیا ہی اپنے دلون مین
فسردہ و رنجیدہ ہو سو حال یہ ہی کہ مین نے اس عطا و سخا سے اُنکا دین مول لیا ہی (یعنے اُنکا اگلا دین مول لیا
اور یہ دین حنیف اُنکے لیے خرید دیا) اے گروہ انصار کیا تم کو یاد نہین اور تم کیون نہین یاد کرتے ہو کہ جب مین تمھارے
یہان آیا تھا تو اُسوقت تک تم گھوڑون پر سوار نہوے تھے یعنے تمکو گھوڑا سواری کو میسر نہ تھا اور

تم مدینے سے بدون کسی نگہبان اور امان دہندہ کے نہین نکل سکتے تھے سو آج تم افضل اور بہتر ہو اُن لوگو نسے
جو لشکر مین تمھارے سامنے حاضر ہین یہ سنکر لوگ چپ رہے حضرت کو کچھ جواب نہ دیا آپ نے فرمایا مجھے جواب
کیون نہین دیتے ہو تب انصار بولے ہم خدا اور رسول سے راضی ہین پھر فرمایا واللہ تم لوگ میری نسبت یہ بات
نہ سمجھو کہ تو ہمارے یہان نکالا ہوا آیا تھا ہمنے تجھکو جگہ دی اور تو خوف زدہ تھا ہمنے تیری نصرت کی اور تو محتاج تھا
ہمنے اپنے مال و تن سے تیری غمخواری کی پس اگر یہ بات تم کہوگے تو تم سچے ہو یعنی بات جھوٹھ نہین اُنھون نے
جواب دیا کہ ہم خدا و رسول سے راضی ہین بعد ازان حضرت نے فرمایا ای گروہ انصار کیا تم اس بات پر راضی
و خوش نہین ہو کہ اور لوگ تو اپنے گھرون کو اونٹ و بکریان لیجاوین اور تم اپنے یہان رسول اللہ کو لیجاؤ سب
بولے بلے یارسول اللہ ہان ہم رسول خدا کے ساتھ راضی و خوش ہین اور البتہ جبوقت آپ کی عطائین آپ کی
قوم مین فاش ہوین یعنی آپ جب اُنپر مثل سحاب کے عطا پاش ہوے تو بے شبہہ ہمکو یہ گمان ہوا کہ آپ قصد رجوع دیار گذشتہ
اُنکی طرف رکھتے ہین اسلیے ہم لوگ ندیدہ مگین ہوے اور ہمپر یہ بات بہت شاق و دشوار گذری اور اب ہم نے
خوب جان لیا کہ بلاشبہہ ہمارے ساتھ آپ مدینے کو مراجعت فرماوین گے تو اب ہم کچھ پروا نہین کرتے کہ مال کے
مقدمہ مین آپ کسطرح کرین گے پھر آنحضرت صلعم نے اُنسے فرمایا قسم ہے مجھکو اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے
کہ اگر یہ لوگ کسی وادی یا کسی گھاٹی مین جاتے ہون اور تم لوگ کسی اور وادی یا گھاٹی مین جانتے ہو تو مین تمھارے
ہی وادی یا گھاٹی مین چلون یعنے تمھارے ہی ہمراہ جاؤن پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے
خطبہ سے فارغ ہوے تو کچھ انصار مین سے اُٹھ کھڑے ہوے اور دست مبارک پر لب سے دینے لگے اور
کہنے لگے یا نبی اللہ آپنے ہم کو وہ نعمتین اپنی یاد دلائین اور اُن احسانون کا ذکر فرمایا جو متصل و پیہم ہمپر منبذل
ہین اور جن نعمتون کا آپنے ذکر نہین کیا کہ وہ افضل و فاضلہ ہین سو بہرکیف مال سے بمراتب زیادہ تر
آپ ہمکو محبوب ہین بعد ازان محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منزل مبارک مین تشریف لائے اور
اُسوقت تک قبیلہ ہوازن اسلام لا چکے تھے (اور بنی ثقیف جو حنین مین شریک ہوازن ہوے تھے سو
طائف مین جمع تھے) غرضکہ جناب رسالتمآب نے واسطے تیاری طرف طائف کے حکم کیا اسلیے کہ گروہ مشرکین طائف مین جا رکھے مین

ذکر غزوۂ طائف

بعد از فراغ جنگ حنین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد غزوۂ طائف کا کیا کہ اُس کے قلعہ مین بنی ثقیف
گھسے تھے اور اُن لوگون نے مسلمین سے قتال شدید کی تھی چنانچہ کچھ لوگ جری و دلیر اُس قوم کے مسلمانون
کی طرف قلعہ سے نکلے اور اُنمین سے ابوبکرہ مسلمانون کے مقابلہ پر آیا تو اصحاب کے ہاتھ سے وہ مارا گیا
اور وہ لوگ اپنے حصن مین قلعہ بند ہو گئے بعد ازان آنحضرت صلعم نے واسطے قطع کرنے درختون انگور طائف کے

ابو مرداس

حکم کیا اور اپنے اصحاب مین سے ہر ایک شخص پر لازم کیا کہ پانچ پانچ جلات یعنی درخت جو پھلے ہوے بالائق پھلنے کے ہون کاٹ ڈالین اور بنی ثقیف سے ایک شخص حضرت کے ہمراہ تھا اُس کا نام ابو مرداس تھا سو وہ اپنا ایک تبر لیے ہوے عیینہ بن حصین کی طرف سے گذرا اُسنے کہا ای ابو مرداس تو کہان چلا اُسنے کہا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم کیا ہی کہ ہر شخص مسلمین مین سے پانچ پانچ درخت میوہ دار کاٹ ڈالے عیینہ نے کہا مین بھی تیرے ساتھ اپنے حصے کے پانچ جلات کاٹ ڈالون اُسنے کہا اچھا تیرے لیے اس کی مزدوری ہی چنانچہ جب عیینہ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلاتا انکو خوش کرے پھر اکر دیکھا تو حضرت کے پیچھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھین اُس نے کہا یارسول اللہ یہ بی بی آپ کے پیچھے کون ہی فرمایا یہ ام سلمہ ہی اور یہ قبل اس سے تھا کہ بیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مامور پردہ کرنے کی ہون یعنے ہنوز حکم پردہ کا نازل نہین ہوا تھا تب عیینہ نے کہا مجھے گمان ہی کہ یہ عورت سفر غزوہ مین داخل خدمت ہوئی ہی پس آپ کی خوشی ہو تو زنان قبیلہ مضر سے کوئی نوجوان عورت اور بہت حسین اور بہترین ازروے حسب و نسب کے آپ کے لیے دہان سے اُتار لاؤن تو آپ اُس عورت کو اس عورت کی جگہ بدل لیجیے آخر اُسکی اس بات سے رسول خدا صلعم ہنس پڑے پھر وہ اُٹھکر چلا گیا تب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یارسول یہ کون شخص تھا فرمایا یہ مرد احمق اپنی قوم کا مطاع و رئیس ہی کہ وہ سب اُس کا کہنا مانتے ہین الغرض حضرت علیہ السلام نے ایک مہینے تک طائف کا محاصرہ رکھا یہانتک کہ ہلال ذیقعدہ دیکھا گیا تب حضرت علیہ السلام عمرہ کرنے کے لیے مکے کو گئے اور وہان چند شب مقیم رہے اور معاذ بن جبل الانصاری برادر بنی سلمہ کو اہل مکہ پر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور اُنکو حکم کیا کہ لوگون کو قرآن تعلیم کرے اور جو چیزین اسلام مین مسلمین کے حق مین خیر و بہتر ہین اور جو چیزین اسلام مین اُنکے لیے شر و مضر ہین اُنکو بتا دے بعد ازان آنحضرت صلعم مدینے کی طرف روانہ ہوے اور مدینے مین پہونچکر لوگون سے آپنے ذکر کیا کہ جب ماہہاے حرام یعنے ذیقعدہ و ذی الحجہ و محرم گذر جائینگے تو مین تیاری کرنے والا طرف طائف کے ہونگا اور السیا ہطا کہ مالک بن کعب الانصاری اپنے اشعار مین بنی ثقیف کو تخویف کرتے تھے اور دھمکاتے ڈراتے تھے نَفِيئًا مِنْ تِهَامَةَ كُلَّ رَيْبٍ وَخَيْبَرَ ثُمَّ اَحْمِمْنَا السَّبُوْفَا تُخَبِّرُنَا وَلَوْ لَفَظَتْ لَقَالَتْ وَقَوَاطِعُهُنَّ دَوْسًا وَثَقِيْفًا اَفَلَسْتَ بِجَارِضٍ اِنْ لَمْ تَحُلُّوْا بِسَاحَةِ دَارِكُمْ مِنْهُ اُلُوْفًا نُنَازِعُ الْعُرُوْسَ بِبَطْنِ وَجٍّ وَنَتْرُكُ دَارَكُمْ مِنْكُمْ خُلُوْفًا وَنَاتِيْكُمْ لَنَا سَنَةً كَانَّ خَيْلَ تَبَّاعٍ تَخَلَّفَهَا جُمَاعًا كَثِيْفًا یعنی ہمنے دفع کیا تمام شک و شبہات کو یعنے دشمنون کو تہامہ و خیبر سے بعد ازان ہمنے اپنی تلوارونکو پھر تاب دیا اور سرگرم کیا اور پھر ہمنے اُسکو اختیار کیا یعنے پھر ہم دست بقبضہ ہوے اگر وہ تلوارین بولتین تو نسبت اپنی قواطع کے جو لائق قطع ہین یعنے قبیلہ دوس و ثقیف کے کہتین کہ لوان کو

یا یہ کہ وہ تلوارین اپنے تیغ زنون سے بولیتین کہ مار ودوس وثقیف کو اور اگر تم لوگ اپنے گھرون سے
سیران مین اُترنا آذنومین حاضر یا حاضر یعنے مقابلہ کرنے والا اور گھیرنے والا الوف ہزاردن نہین ہوسکتا اور
ہم تمہارے درختونکو اکھیڑ اور کاٹ ڈالینگے مقام درج مین اور تمہارے گھرونکو خالی اور ویرانہ چھوڑینگے
اور ہمارے گھوڑے تمہارے یہان دوڑتے آوینگے اور وہ تمہاری جماعت کو پیچھے چھوڑینگے یعنے آگے
نکل جاوینگے جب اہل طائف کو یہ خبر پہونچی کہ محمدؐ ہماری طرف پھرا رادہ عود کا یعنی دوبارہ پھر آنیکا رکھتے ہین
اور اشعار کعب کو پڑھا تو وہ لوگ خائف ہوے اور اپنے ایلچیون کو بدرخواست صلح خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مین روانہ کیا جب وہ لوگ مدینے مین حضرت صلعم پاس پہونچے اور پیام صلح ذکر کیا تو آپنے قبول کیا اور فرمایا
کس بات پر صلح کرتے ہو انھون نے کہا اس بات پر ہم صلح چاہتے ہین کہ ہم لوگ واسطے جہاد کے جمع نکیے جائین یعنے بلائے
نہ جاوین اور تمسے عشر نلیا جاوے اور ہم مقید بہ نماز نکیے جاوین اور دوسری شرط یہ بیان کی کہ ہم لوگ سال بھر تک
لات سے متمتع رہین یعنی اُسکی پرستش مین مشغول رہین یہ سُنکے حضرتؐ نے جواب دیا وہ دین لائق صلح نہین ہے جس
مین رکوع وسجود نہو پھر ایلچیون نے اعادہ اپنے سوالات کا کیا مگر حضرت نے انکار کیا کہ بدون قبول نماز کے
صلح قبول نہوگی انھون نے کہا بہرکیف ہم اُس نماز کو بھی آپکے تئین دینگے یعنی ہم وہ بھی بجالاوینگے اگرچہ ہمین بُرائی
ہو تب فرمایا کہ اب البتہ جو تمنے سوال دونون خصلتونکا کیا تمہارے لیے منظور ہین کہ تم قتال کیواسطے بلائے جاؤگے
اور نہ تمسے عشر لیا جائیگا سوائے اس بات کے کہ تمسے نماز ساقط ہو پھر انھون نے کہا اور متمتع ہونا ہمارا ساتھ
لات کے سال بھر پس ہم اسلام نہ لاوینگے مگر اتنی شرط پر کیونکہ جو لوگ آپسے اسلام لانے مین فریب کرتے ہین یعنے اسلام
لانا اُنکا از روے خدع ومکر کے ہے تو ہم اُنسے بہتر ہین جو صاف صاف کہتے ہین اور ہم اُن لوگون سے زیادہ تر آپ پر
مہربان ہین چنانچہ آنحضرت نے اُس بات کو نمانا پھر انھون نے اعادۂ سوال کرکے کہا آپ لات مین کیا عیب دیکھتے ہین
آنحضرتؐ نے پھر اعراض وانکار کیا یہانتک کہ اُنکو گمان ہوا اسبات کا کہ آنحضرت صلعم اُس امر مین اُنکے لیے ارادہ
رخصت دینے کا نہین رکھتے ہین اُسوقت ایک شخص انصار مین سے گمان ہے کہ وہ حارثہ بن النعمان ہون اُٹھ کھڑے ہوئے
اور اُن ایلچیون سے مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ تم لوگون نے ذکر لات سے ہمارے دلون کو سبحان والتہاب مین ڈالا
خدا تمہارے کلیجون کو آگ مین جلاوے رسول خدا صلعم ہرگز اقرار وتقرر نکرینگے کہ زمین اسلام مین بتون کی پرستش کیجائے
اور وہ مسلم نہین ہے جو درمیان اپنے قائم رکھنے لات کے راضی ہو پس خدا سے ڈرو اور اپنے اسلام کو خالص
کرو آخر وہ لوگ بولے کہ لات کو اپنے ہاتھون سے نہ توڑینگے اور جو شخص چاہے اُس کو توڑ ڈالے چنانچہ مورخین
گمان کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لات کے توڑنے کے لیے مغیرہ بن شعبہ کو متولی دما مور کیا تھا اور
عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ کیا آپ ان لوگون کے لیے یہ بات مقرر کرتے ہین کہ نہ یہ بلائے جائین

سلہ قولہ کالحرس کانقض وکاتحنی الہاد بالکسر جمع ہاوی الجہاد والسفر الیہ قولہ تقشر یعنی اخذالشعور صدقتہ یقولہ کالجبی بالجیم قبل الباء الموحدۃ المثنۃ التحتیۃ وان یقوم الاذان اقامتہم الزکاۃ واداء الخ کالصلوۃ من یتلسبار الوصول ملخص صحاح ستۃ وقرع الصراح التجلیۃ وھوان یکون فاصنا یدیہ علی رکبتیہ قائما او یکون منکبا علی وجہہ بارکا وھو السجود والتجنیب لغۃ ھو مروۃ الیدین ۱۲

اور نہ اُنسے عشر لیا جائے تب آنحضرت علیہ السلام نے جواب دیا کہ اُنکے صلحنامہ کے آخر مین لکھ چکا ہون کہ جو امر مسلم کے لیے روا ہی وہ ہی اُنکے لیے بھی ہی اور جو اُنپر ممنوع وہ ہی مسلم پر بھی ممنوع ہی اور اُنھون نے لکھوایا ہی کہ شہر اُنکا ایمن دامن مین ہے اور اُنکے شہر مین شکار کرنا اور عضاۃ و طلحہ یعنے درختان بزرگ وخار دار و درختان بلند سایہ دار قطع کرنا حرام ہی مثل حرمت بیت اللہ کے کیونکہ شہر بیت امین ہی اور یہ بھی شرط لکھی ہی کہ جو کوئی ایسا ہو کہ اُن کامون سے کچھ اُنکے اُس شہر مین کرے تو اُس کے کپڑے اُتار کر کوڑے مارا جاوے اور یہ سب باتین اُن شرطون مین ہین کہ اُنھون نے لکھ لی ہین اور نبی اللہ پر شرطین کامل کری ہین اور درمیان اُنکے اس شرط کو خالد بن سعد بن العاص بن امیہ نے لکھی ہی

ذکر غزوۂ تبوک آخر غزوات

بعد از فراغ غزوہ طائف کے جس عرصہ تک ٹھہرنا آنحضرت صلعم کا مشیت الٰہی مین تھا آپ وہان قیام پذیر رہے بعد ازان مسلمین کو حکم کیا کہ سمت شام کی تیاری کرین اور موسم گرما تھا اور مسلمین سے اکثر اشخاص عسرت و تنگدستی مین تھے پس یہ خروج اُنپر شاق و دشوار گزرا پھر منجملہ مسلمین کے بعضون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اذن طلب کیا اور اُن مین ذی مقدور تو منافق تھے اور مومن نادار تھے چنانچہ وقت تیاری اُن لوگون کے آنحضرت صلعم نے حکم کیا کہ لوگ اپنے مال کے صدقات یعنی زکوۃ وغیرہ جمع کرین تاکہ اُس سے سامان ناداردن کا کیا جائے تب لوگون نے نفقہ وخرچ کثیر حاضر کیا کہ اُس سے تیاری سامان نادارون کی کردی اور مردم ذی المقدور مین سے ہر شخص نے اپنی قوم کے نادارون مین سے چند چند آدمیون کا بار اُٹھا لیا اور عبد اللہ بن مغفل المزنی چند آدمیون کو لیکر آیا اُن سب نے رسول خدا صلعم سے سوال سواریون کا کیا آپنے فرمایا میرے پاس کوئی سواری نہین ہی جسپر تمکو سوار کر لیچلون تب وہ لوگ پھرے اور چلا چلا کے روتے جاتے تھے پس حق تعالیٰ نے جن اہل عذرونکا عذر پذیر کیا تھا اُنکو بھی اُنھین کے ساتھ معذور رکھا اور جناب رسول خدا صلعم نے بنابر آمادہ کرنے لوگون کے اور واسطے رغبت دلانے جہاد کے اور اُنکے خوش کرنے کے لیے فرمایا کہ میرے ساتھ شام کیطرف جلد چلو کیا عجب ہی کہ وہان تمکو بنات الاصفر دستیاب ہون یعنی اصفر کی لڑکیان اور اصفر بنابر زعم مورخین کے ایک شخص تھا اُنھین کالے آدمیون مین سے یعنی حبشیون مین سے اور بقول صواب وہ ایک بادشاہ تھا جو روم مین مرگیا کہ اُسنے کئی رومی عورتون مین سے نکاح کیا تھا تو اُسکے بہت سے لڑکے لڑکیان پیدا ہوئین اور وہ سب ایسے حسین تھے کہ مثل اُنکے کبھی کسی نے نہین دیکھا اور وہ لڑکیان حسن وجمال مین ضرب المثل تھین غرضکہ جب آنحضرت صلعم نے اُن سے ذکر دختران اصفر کا کیا تو ایک شخص انصار مین سے جد بن قیس اُٹھکر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ سارے انصار اس بات کو خوب جانتے ہین

کہ مجھکو عورتین بہت بھاتی ہین مین ڈرتا ہون کہ اگر مین آپکے ہمراہ جہاد کو جاؤن اور اصفر کی بیٹیونکو دیکھون تو ایسا نہو کہ اُنکے فتنے اور اُنکے پھندے مین پڑجاؤن اسلیے مجھے رخصت دیجیے اور مجھے فتنے مین نڈالیے کیونکہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہی اَلَا فِی الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكَافِرِيْنَ یعنی تو آگاہ ہو کہ وہ لوگ گمراہی مین پڑگئے اور حال یہ ہی کہ جہنم کافرون کی گھیرنے والی ہی الغرض جب لوگ تیاری سامان اور درستی اسباب سفر سے فارغ ہوے تو روانہ ہوے اور طرف شام کے رُخ کیا پھر جس وقت تبوک مین پہونچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ جن لوگون نے ارادہ قتال کیا تھا وہ پاس سرداران روم کے دمشق اور اُسکے مضافات مین گئے ہین (یعنے بالفعل وہ لوگ تبوک مین حاضر نہین ہین) تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے تبوک مین قیام فرمایا وہان حضرت پر آیتین نازل ہوتی رہین اور اُن مین مذمت اُن لوگون ہوتی تھی جو پیچھے رہ گئے تھے اور خدا نے نام اُن کا منافقین رکھا تھا اور اُنکو نجس کہا تھا پھر جس وقت آنحضرت علیہ السلام نے بنا بر نزول آیات کے اُن منافقین کے باب مین کلام کیا تو یہ سن کے اُن کے برادر جو حضرت کے ہمراہ تھے اُن کے لیے غصہ مین آئے اور کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ ہمارے بھائیونکے حق مین جو ہم سے پیچھے رہ گئے ہین کہتے ہین واللہ اگر وہ حق ہی تو ہرگاہ وہ ہمارے اشراف واخیار ہین پس ہم لوگ بطریق ادے گدھونسے بدتر ہین یہ سُنکے عامر بن قیس برادر بنی عامر بن عوف نے جلاس ابن سوید بن صامت بن عمرو بن عوف سے کہا ہان سچ ہی واللہ بے شبہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہین یعنے سچے اور مصدق ہین یعنی انکی تصدیق کی گئی کہ وہ سچے کیے گئے ہین اور البتہ تو بدترین خری ہی پھر عامر بن قیس پاس عاصم بن عدی کے گئے اور اُنسے باتین جلاس اور اُس کے یارون کی بیان کین پھر عاصم بن عدی خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے اور حکایت جلاس کی جو کچھ عامر بن قیس نے بیان کی تھی حضرت سے عرض کی تب آپ نے جلاس اور اُس کے جلسا کو بلوایا اور جو کچھ لوگون نے کہا تھا اُس سے ذکر کیا اُنھون نے قسم کی کہ ہم نے ان باتون مین سے کچھ نہین کہا ہی اور جسنے کہا ہی اُسکو ہمارے سامنے بلوائیے چنانچہ عامر بن قیس کو بلوایا اُنھون نے بقسم کہدیا کہ اُنھون نے وہ باتین ضرور کہین بلکہ اُس سے بھی بڑی بات کہی فرمایا وہ بڑی بات کیا کہی عامر نے کہا وہ کہتے تھے کہ ہم ارادہ قتل محمد کا رکھتے ہین پس جلاس اور اُسکے یارون نے انکار کیا اور کہا تو جھوٹھا ہی ہم نے کبھی کچھ ایسا کلام نہین کیا حضرت نے فرمایا اُٹھو حلف کرو (یعنی جس طریقے سے حلف کیا جاتا ہی) چنانچہ جلاس اور اُسکے جلسانے حلف کیا کہ عامر کاذب ہی بعد ازان عامر اُٹھا اور اُس نے باسم خدا حلف کیا

کہ ہم صادق ہون کہ ان لوگون نے وہ بات کہی ہی بعد ازان عامر نے اپنے دونون ہاتھ بطرف آسمان
اُٹھانے اور کہا اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی نَبِیِّکَ الْمُصَادِقِ مِنَّا الصِّدْقَ یعنے ای پروردگار اپنے نبی صادق صدق
طلب پر ہماری جانب سے صدق نازل کر یعنے ظاہر کر حضرت نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ یعنی ای پروردگار
یون ہی کر چنانچہ حق تعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَۃَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ
اِسْلَامِھِمْ وَھَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَکُ خَیْرًا لَّھُمْ وَاِنْ یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْھُمُ اللّٰہُ
عَذَابًا اَلِیْمًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَا لَھُمْ فِی الْاَرْضِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ یعنے وہ لوگ قسم خدا کی
کھاتے ہین کہ وہ باتین نہین کہی وحال آنکہ البتہ اُنھون نے وہ کلمہ کفر کہا ہی اور بعد اسلام اپنے کفر کیا
ہی اُنھون نے ایسے امر کا قصد کیا تھا جو اُنکے امکان مین نہ تھا یعنی قتل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور
یہ بدلا ہی اُس احسان کا کہ خدا و رسول نے اپنے مزید عطا یا سے اُنکو مالدار و تونگر کر دیا ہی پھر اگر توبہ
کرین اور ان باتون سے باز رہین تو اُنکے حق مین بہتر ہی اور اگر سرتابی و روگردانی کرینگے تو خدا اُنپر
عذاب سخت کریگا دنیا و آخرت مین اور اُنکا کوئی روے زمین پر حامی و مددگار نہ ہوگا بالآخر وہ نادم
ہوے اور اقرار اپنے گناہون کا کیا اور متوجہ و مصروف بتوبہ ہوے اور آنحضرت علیہ السلام وہان
سے جانب مدینہ روانہ ہوے اور اسی اثنا مین کہ آپ راہ چلے جاتے تھے اور کچھ لوگ پانچ یا چھ آپکے آگے آگے
چلے جاتے تھے ناگاہ وہ لوگ آیات خدا مین خوض و دخل اور تمسخر و دل لگی بازی کرتے جاتے تھے اُسوقت
حق تعالے نے بابت اُنکی باتون کی اپنے نبی کی طرف وحی کی پھر آپنے اپنے اصحاب سے اُسکا
ذکر کیا چنانچہ حق تعالی نے یہ وحی نازل کی وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ
وَرَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَھْزِءُوْنَ یعنی اگر تو اُنسے باز پرس کرے تو وہ البتہ یہ کہینگے کہ ہم تو آپس مین یونہی
کھیل کی باتین کرتے تھے تو اُنسے تو پوچھ کہ کیا تم لوگ خدا سے اور اُس کی آیات اور اُس کے رسول
سے دل لگی کرتے ہو تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب مین سے ایک شخص کو
بھیجا کہ اُن کے پاس جاکر پوچھ کہ جسوقت وہ مضحکہ کرتے تھے تو کیا کہتے تھے پھر اُس شخص صحابی نے
جاکر اُنسے ملاقات کی چنانچہ ایک اور شخص بھی اُن کے ساتھ چلا جاتا تھا مگر نہین جانتا تھا وہ
کہ کیا باتین ہین تب اُس فرستادہ نبی نے اُن سے پوچھا کہ تم کس بات پر مضحکہ کرتے ہو اور کیا کہتے ہو
اُنھون نے جواب دیا کہ کچھ باتین ایسی ہین کہ جب راہ چلتے ہین تو آپس مین لوگ خوض کرتے ہین اُس شخص
نے کہا خدا نے سچ فرمایا ہی اور اپنے رسول کو سچی خبر پہونچائی ہی تم پر غضب ہی اللہ کا تم ہلاک ہوے
خدا تم کو ہلاک کرے پھر وہ صحابی پھر آیا اور حضرت سے عرض کی کہ خدا نے سچ فرمایا ہی اور اپنے رسول کو

بھی خبر پہونچائی ہی بعد ازان وہ لوگ عذر کرنے کو حاضر ہوے اسوقت حق تعالیٰ نے یہ آیہ نازل فرمایا
لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ یعنی تم باتین
نہ بناؤ البتہ تم بعد ایمان لانے کے کافر ہو گئے اگر ہم تم مین سے بعض آدمیو نسے عفو کرینگے تو ایک گروہ پر عذاب
بھی کرینگے اسلیے کہ وہ لوگ مجرم و منکر ہین بعد ازان وہ شخص جو اُن لوگون کے ساتھ چلا جاتا تھا آیا اور
کہنے لگا قسم ہی خدا اور اُس کے رسُول کی کہ مین نے اُن لوگون کا کلام نہین سُنا اور نہین جانتا تھا کہ یہ کیا
کہتے تھے الغرض جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک ثنیہ یعنے تل پر پہونچے تو نقیب نبی نے ندا دی
کہ تم لوگ درمیان وادی کے اُتر پڑو کہ تمھارے لیے اس مین وسعت ہی اور خود آنحضرت علیہ السلام نے
اُس ثنیہ کو اختیار کیا اس لیے کہ آپ کو اُس جگہ زحمت کرنا لوگون کا ناگوار ہوا چنانچہ منافقین نے اس بات کو
سُنا (یعنی تنہا اُترنا حضرت کا) تو وہ منافق پیچھے رہ گئے یہانتک کہ جب لوگ ثنیہ سے گذر گئے تو حضرت
علیہ السلام اُس ثنیہ پر ٹھہرے اور اصحاب رضی اللہ عنہ مین سے دو شخص آپ کے ہمراہ تھے تب
وہ گروہ منافقون کا حضرت کے پیچھے لگا اور حضرت نے ایک آہٹ اپنے پیچھے سنی تو ایک صحابی سے
فرمایا میرے پیچھے یہ کیسی آہٹ ہی تب وہ صحابی اُن کی طرف بڑھا اور اُنکے اونٹون کے مُنھ پر ضرب لگانے لگا آخر
وہ اونٹ وادی مین اُتر گئے بعد ازان وہ صحابی حضرت سے آملا آپ نے اُس سے فرمایا تو نے اس
قوم کو پہچانا تھا اُس نے کہا اُن لوگون مین سے مجھ سے کسی نے کچھ کلام نہین کیا اور مین نے اُن کو دیکھا کہ
وہ سب مُنھ لپیٹے ہوے تھے لیکن مین نے البتہ اکثر اونٹون کو پہچانا ہی تب آنحضرت علیہ السلام ثنیہ کے
ٹیلے سے نیچے اُترے اور اُن دونون صحابیون سے فرمایا تم جانتے ہو کہ اُس قوم نے میرے ساتھ کیا ارادہ
کیا تھا کہ مجھے زحمت پہونچا دین اور مجھپر ہجوم کرکے ٹیلے سے گرا دین اور اپنے مرکبون سے مجھکو روندین
تب اُن دونون نے کہا کہ جسوقت لوگ آپکے پاس مجتمع ہو جاوین تو پھر کیون ان منافقون کی گردنین نہ
ماریں فرمایا مین مکروہ جانتا ہون کہ اہل عرب باہم چرچا کرینگے اس بات کا کہ ہر آئینہ محمدؐ نے اپنا ہاتھ اپنے
اصحاب مین کھولا ہی کہ اُنکو قتل کرتے ہین اور ایسا ہوا کہ چھ آدمی مدینے مین رسول خدا صلعم سے پیچھے رہگئے تھے
مگر وہ لوگ منافق نہ تھے اور نہ اُنکے لیے اذن ہمراہی کا ہوا پس ان مین سے تین آدمی نے تو اپنے نفسون پر سخت
ملامت و غرامت کی کہ ہمنے اپنے گھرون مین ٹھہرنے اور اپنے کھالون مین مشغول رہنے سے کیا کیا وحالانکہ
ہمارے پاس عورتین ہین اور رسول خدا صلعم دامن کوہ کے ہوا لئے گرم ہین قسم ہی رب کعبہ کی کہ ہم
ہلاک ہوے مگر یہ کہ حق تعالے ہمارے لیے قبول عذر نازل کرے آخر اُنھون نے اپنے تئین مسجد کے ستونون
سے باندھ لیا اور اُنھون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہم اپنے تئین اس بندش سے نہ کھولینگے یہانتک کہ رسول خدا صلعم

کیا اصحاب نبی مین منافقین بھی شامل تھے ؟!

خود ہون تو کھولین کہ انھین تینون مین ایک ابولبابہ بن مروان تھا جو بنی عمرو بن عوف اور انصار مین سے تھا غرضکہ جب رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائے اور راستہ دو تسرا کا مسجد مین سے تھا تو حضرت نے اُن تینون کو ستون سے بندھے دیکھکر پوچھا کہ یہ کون بندھے ہین لوگون نے اُنکے حال سے خبر دی کہ یا نبی اللہ ان لوگون نے خدا کی قسم کھائی ہے کہ وہ اپنے تئین نہ کھولینگے تاوقتیکہ آپ ہی انکو نہ کھولین فرمایا مین بھی قسم کھاتا ہون خدا کی کہ مین بھی اُنکو نہ کھولونگا جب تک کہ خدا مجھکو کھول دینے کا حکم کرے آخر حق تعالیٰ نے اپنے نبی پر عذر اُنکا نازل کیا اور فرمایا وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنے بعضے وہ لوگ ہین جنھون نے اپنے گناہون کا اقرار کیا اس بات سے کہ انھون نے اعمال صالحہ اور سیات کو مخلوط کر دیا ہے قریب ہے کہ حق تعالیٰ اُنکی توبہ قبول کرے کہ بے شبہہ وہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہی اور لفظ عسی افعال مقاربہ سے ہے یعنی قریب ہے کہ ایسا ہو اور عسی جو خدا کی جانب سے ہو وہ بمعنی واجب ہے یعنے لازم ہے کہ یون ہی ہو الغرض بروقت نازل ہونے آیہ کے رسول خدا صلعم نے انکو کھول دیا تب وہ اپنے گھرون کو گئے اور سارا مال بنالے آئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ اس مال کو ہماری طرف سے تصدق کر دیجیے اور ہمارے لیے خدا سے استغفار طلب مغفرت کیجیے فرمایا مین اُسمین سے کچھ نہ لونگا تاوقتیکہ مجھکو حکم صادر ہو تب حق تعالےٰ نے نازل کیا خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ یعنے زکوۃ اُنکے مالون سے تو لے لے کہ انکو تو پاک کرے اور اُنکے دلون کو اُس صدقہ سے صاف کرے اور اُنکے حق مین دعا کر کہ تیری دعا اُنکے لیے تسلی ہے اور حق تعالےٰ بڑا سُن لینے والا اور بڑا خبر رکھنے والا ہے اور اُن دوسرے تینون کے حق مین کچھ نازل نہوا تھا چنانچہ لوگ کہنے لگے جب کہ اِنکے حق مین کوئی عذر نازل نہوا تو یہ لوگ ہلاک ہوے آخر وہ تینون ایسے امر مین مبتلا ہوے (یعنی بہ رسوائی ورو سیاہی) کہ اُس سے قریب بہلاکت پہونچے وبا نیہمہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اُنسے کلام کرتے تھے نہ اُنکو پاس بٹھلاتے تھے اور نہ اُنکو کسی بات مین شریک کرتے تھے آخر ان تینون نے اپنے پروردگار سے دعا مین کین تاکہ حق تعالےٰ اپنے نبی پر اُنکا عذر نازل کرے پس خدا نے قبول فرمایا کہ پہلے بشمول توبہ مومنین کے اُنکا ذکر کیا پھر خاصۃً اُن کی طرف ملتفت ہوا چنانچہ فرمایا وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ یعنے اور اُن تینون آدمیون پر جو پیچھے رہ گئے تھے یہان تک کہ زمین باوجود اس وسعت کے اُنپر تنگ ہو گئی اور اپنی جانون سے وہ تنگ آ گئے اور

انکو گمان اس بات کا ہوا کہ اللہ کے قہر سے کوئی پناہ نہین مگر یہ کہ اُسی کی طرف پناہ ہے بعد ازان حق تعالی اُنپر مہربان ہوا اور توفیق دی کہ وہ توبہ وانابت کرین بے شبہہ حق سبحانہ تعالی وہی ہے بڑا قبول کرنیوالا توبہ کا اور بڑا رحم کرنے والا مومنین پر اور اُنھین تینون مین کعب بن مالک وھرارہ بن الربیع ۔ . . . .

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

لیکن تو اے ابن الخطاب پس حق تعالی نے مثل تیری ملائکہ مین بیان کی ہے مثل جبرئیل علیہ السلام کے کہ جب حق تعالے ہلاکت کسی قوم کی چاہتا ہے تو اُنکی طرف جبرئیل کو بھیجتا ہے اور مجھسے مثل تیری انبیا مین ساتھ نوح علیہ السلام کے بیان کی کہ فرمایا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ یعنے اے پروردگار میرے نہ چھوڑ روے زمین پر کافرون مین سے کسی رہنے والے کو اور مگر تو اے ابن ابی قحافہ پس حق تعالے نے مجھسے مثل تیری ملائکہ مین بیان کی ہے مثل میکائیل علیہ السلام کی کہ وہ استغفار طلب مغفرت کرتے ہین واسطے اہل زمین کے اور سوال کرتے ہین اُنکے لیے رزق اور مثل تیری انبیا مین مجھسے بیان فرمائی ہے مانند ابراہیم علیہ السلام کے جب کہ اُنھون نے کہا فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنے جسنے میری پیروی کی سو وہ مجھ مین سے ہے یعنے وہ میرا ہے اور جسنے میری نافرمانی کی پس بے شبہہ وہ آمرزگار اور رحیم مہربان ہے بعد ازان رسول خدا صلعم نے اُس جبہ دیبا کو پہن لیا اور اُس روز کے سوا پھر کبھی اُسکو نہین پہنا بعد ازان حضرتؐ نے حکم تیاری حج کا کیا اور آپ نے اس سال حج نہین کیا اسلیے کہ مشرکون کے ساتھ حج کرنا منظور نتھا اور اُنکا کچھ عہد بھی رہا تھا تب آپ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ ۔

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

اور مشرکون نے کہا کہ محمد ہمارے مہمان چار مہینے کیون نہین آتے (یعنے اشہر حرام مین) اور اب وہ اور اُنکے اصحاب بخوف ضرب سیف وطعن سنان کے ہمسے دور ہوگئے اور حق سبحانہ تعالی نے اپنے نبی کو حکم کیا اور آنحضرت صلعم نے بھی ابو بکر کو وصیت کی اس بات کی کہ بعد اس برس کے مشرک لوگ مسجد مین یعنی مکے مین نجاوین پھر آنحضرت صلعم نے

اُنکے مقدمے مین حکم کیا کہ گلے اُنکے اونٹون کے اور غلے لادنے والے پکڑے جاوین اور جہان کہین مشرک ملجاوین تو قتل کیے جاوین اور اُنکے ہر ایک نالکے اور درے پر مسلمان تعینات کیے جاوین یہ خبر سنکے مشرکون نے اہل مکہ سے کہلا بھیجا کہ ہم لوگ کعبے کے آنے سے روکے گئے ہین اور حکم ہوا ہے کہ ہمارے قافلے اونٹون کے پکڑ لیے جاوین اور جو لوگ اونٹون کے ساتھ ہون وہ مارے جاوین اور جن اونٹون پر تمھارے یہان غلہ لادکر بھیجا جاتا ہے جسوقت اُنکو تم نپاؤ گے تو تمکو معلوم ہوگا کہ سختی گرسنگی اور شاید مشقت سے کیا کچھ دیکھو گے یہ سنکے اہل مکہ نفر و محتاجی کو ڈرے پھر حق تعالےٰ نے اُن مشرکین کے بارے مین یہ آیت نازل کی لَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ یعنے مشرکین اس برس کے بعد پھر قریب مسجد حرام کے نجاوین اور اگر تم لوگ نفر و محتاجی کو ڈرتے ہو تو عنقریب حق تعالیٰ تمکو اپنے فضل سے غنی کردیگا اور ایسا ہوا کہ اہل یمن ایمان لائے تھے تو وہ اپنے قریب مکے مین غلہ لادکر لانے لگے پس حق تعالےٰ نے مکہ والونکو اسوجہ سے غنی کردیا یعنی کہ مشرکین سے بے پرواکر دیا کیونکہ ویسا ہی ہوگیا جیسا مشرکین اونٹ لادکر لاتے تھے پس جو کچھ حق تعالیٰ نے اہل مکہ سے وعدہ کیا تھا سو اُنسے اُسکی تصدیق کرائی کہ خدا نے اُنکو غنی و تونگر کردیا جیسا کہ فرمایا تھا چنانچہ اہل تہامہ نہ ٹھہرے تھے مگر تھوڑی مدت یہان تک کہ وہ سب ایمان لائے یعنے تھوڑی ہی سی مدت ٹھہر کر وہ سب ایمان لائے پس یہ اول حج تھا کہ مسلمانون نے حج کیا تھا پھر جب وہ مومن حاجی حج سے فارغ ہوے تو مکے مین مقیم ہوے بعد ازان رسول خدا صلعم نے ایک لشکر ہمراہ خالد بن الولید کے طرف بنی اسد بن خزیمہ کے روانہ کیا اور بنی اسد کو خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے ہماری طرف لشکر بھیجا ہے چنانچہ درمیان بنی اسد کے ایک شخص کاہن تھا کہ کہانت کیا کرتا تھا یعنی غیب کی باتین اور شگون بیان کیا کرتا تھا اُسکا نام طلیحہ بن خویلد الفقعسی تھا سو بنی اسد اُسکے پاس آئے اور اُس سے ذکر کیا کہ ایک فوج ہمپر بھیجی گئی ہے تو ہمسے اُسکی خبر غیب بیان کر تب اُسنے ایک کپڑا سفید اوڑھ لیا اور بیان کیا کہ بنی اسد تمھارے درمیان مین دو شخص ہین اور وہ دونون دو گھوڑون پر سوار ہین سو انکو محمدؐ نے واسطے جاسوسی اور نگرانی کے بھیجا ہے اور وہ ایک ساعت تک وہ کپڑا اپنے اوپر اوڑھے رہا بعد ازان اُتار ڈالا تب بنی اسد نے پوچھا تو نے کیا دیکھا اُسنے کہا مین نے اُن دونون مردون کو جو تمھاری قوم سے ہین دیکھا ہے کہ وہ تمپر فوج لاتے ہین اور عنقریب تمھارے پاس آپہونچتے ہین اور تم شکست پانے والے ہو یہ سنکے بنی اسد نے بیابان کی طرف نکلجانے مین جلدی کی آخر وہان جاکر لشکر سے مقابل ہو گئے تب اُس قوم کے مبارزون نے طلیحہ کے ساتھ صف باندھی یہانتک کہ مسلمان اُنکے پاس پہونچ گئے اور اُنکے قریب تر پڑے یہ کہ اُنپر آپڑے پھر لڑائی سخت و شدید واقع ہوئی آخر وہ دشمنان خدا بھاگ نکلے اور مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا اسی عرصہ مین عکاشہ بن محصن الاسدی پاس طلیحہ بن خویلد کے پہونچکر کہنے لگا اے طلیحہ اب بھاگنا کہان ہے طلیحہ نے کہا فمن اتانا فہات ہزار اگر پس مین کون ہو

یعنے تو نہین جانتا کہ مین کون ہون پس لا کوئی امر مکروہ (اور مترجم کہتا ہی کہ بجاے ہنر آلا کے غالباً لفظ ترا آلا ہے یعنے کوئی واقعہ پھر طلیحہ طرف عکاشہ کے بڑھا اور دونون باہم چالش اور نیزہ بازی کرنے لگے آخر طلیحہ نے عکاشہ کو نیزہ مار کر قتل کیا اور عکاشہ کے ساتھ ثابت بن ارقم بھی قتل ہوا اسوقت طلیحہ یہ ابیات پڑھنے لگا اشعار نَصَبْتُ لَهُمْ صَدْرَ الْحِبَالَةِ اَنَّهَا ۔ مُعَوَّدَةٌ قَتْلَ الْكُمَاةِ تَنَزَّلِ ۔ فَيَوْمًا تَرَانَا مَا نَحُلُّ مُصَمَّمَةً ۔ وَيَوْمًا تَرَانَا مَا نَحُلُّ ظِلَالَ ۔ عَشِيَّةَ غَادَرْتُ ابْنَ اَرْقَمَ ثَاوِيًا ۔ عُكَّاشَةَ الْعَنْبِيَّ عِنْدَ مَجَالِ ۔ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالْقَوْمِ اِذْ تَقْتُلُونَهُمْ ۔ اَلَيْسُوا وَاَنْ يُسْلِمُوا بِرِجَالِ ۔ فَاِنْ يَكُ اِذْدَارٌ وَاُذْهِبْ اَوْ نِسْوَةٌ ۔ فَلَنْ يَذْهَبُوا فَرْعًا بِقَتْلِ جِمَالِ ۔ صدر الحبال کنایہ ہے شمشیر سے یعنی مین نے تیغ علم کی اسلیے کہ وہ وعدہ دیگئی ہے یعنے اُس سے وعدہ لیا گیا ہے قتل سرآوردون کا حریگاہ مین پس تو کبھی تو اُس صدر حبالہ کو غلاف مین پوشیدہ دیکھتا ہی اور کبھی تو اُسکو نیزون کے زیر سایہ دیکھتا ہی چنانچہ آخر روز اُس صدر حبالہ نے ابن ارقم کو ڈال دیا پڑا ہوا اور عکاشہ عنبی کو بھی وقت جنگ کے پس اے مسلمانو کیا تمھارا گمان ہے اس قوم کے ساتھ کہ تم اُنکو قتل کرتے ہو کیا وہ مرد نہین ہین اگرچہ اسلام نہین لائے ہین اور اگرچہ یہ بات ہوئی کہ اُنھون نے زنہیر اور عورتون کو چھپایا یعنی پکڑے گئے مگر نہ بچا دینگے عقل جبال کو گھبرایا ہوا اور ایسا ہوا کہ جبال برادر زادہ طلیحہ کا تھا اُسکو مسلمانون نے گرفتار کرکے اسپر اسلام پیش کیا اور وہ نوجوان تھا تو اُسنے اسلام لانے سے انکار کیا اور کہا مجھے قتل کرو اور مجھے اپنے محمد کو نہ دکھاؤ کیونکہ میرے تئین اُنکی طرف کچھ حاجت نہین یعنے مجھکو اُنسے کچھ کام نہین آخر مسلمانون نے اُسکو قتل کیا چنانچہ اصحاب رسول خدا صلعم وہان سے غنیمت خاطر خواہ لے پھرے پھر جب رسول خدا صلعم کو خبر قتل عکاشہ کی پہونچی تو فرمایا خدا عکاشہ پر رحم کرے کہ اُن لوگون مین کوئی شہید نہین ہوا

ذکر حجۃ الوداع

بعد ازان جب موسم حج آیا تو نقیب رسول خدا نے درمیان مسلمین کے واسطے حج کے ندا دی اور فرمایا مین بھی حج کے لیئے چلنے والا ہون چنانچہ مسلمین حضرت کے ساتھ حج کو روانہ ہوے اور آنحضرت صلعم نے سو اونٹ ہدی یعنی قربانی کے لیے ساتھ لیے پھر جب حضرت مکے مین پہونچے راوی لکھتا ہی کہ مجھے یہ حدیث پہونچی ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نے حکم کیا کہ جو کوئی ہدی نہ لایا ہو وہ حج سے باہر ہو کر اُسکو عمرہ کر ڈالے اور جو شخص ہدی لایا ہو وہ حج کو تمام کرے اور حضرت نے حکم کیا اُس شخص کو جسنے احرام حج کا باندھا ہین اور ہدی یعنے شتران قربانی سے جو کچھ میسر و ممکن ہو قربانی کرین اور اہل حدیث گمان کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے بعد اُس حکم کے پھر یہ فرمایا کہ لوگون کو ساتھ اس امر کے حکم کرتا ہون (یعنے اپنے سامنے ایسا حکم کرتا ہون) اور میرے بعد والے کے لیئے یہ حکم نہین ہے غرضکہ آنحضرت صلعم اور اصحابؓ نے حج کو تمام کیا اور ہدی کو قربانی کیا اور راوی کہتا ہی کہ اہل حدیث کے

زعم مین آنحضرت صلعم جو ساٹھ بدنہ ساتھ لائے تھے اُنکو اپنے ہاتھ سے نحر کیا اور ہر بدنہ سے ایک ایک ٹکڑا کاٹکر ہنڈون دیگون مین چڑھوادیا پھر آپنے اُسمین سے نوش فرمایا باقی لوگونکو حکم کیا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور مسلمین نے یہ ایسا حج کیا کہ اُنمین کوئی مشرک نہ تھا اُسوقت حق تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیہ نازل کیا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنے آج مین نے تمھارے دین کو کامل کیا اور نعمت اپنی تمپر تمام کی اور مین تمھارے اسلام سے جو دین تمھارا ہی راضی ہوا اور یہ آیت اور دیگر چند آیتین قرآن سے اخیر آیات ہین جنکو خدا نے نازل فرمایا ہی جو کچھ خدا نے نازل کیا اُسکے آخر مین وہ آیت مع دیگر چند آیتون کے نازل ہوئی اور یہ حج بھی حجۃ الوداع ہی یعنی آخری حج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا بعد ازان آنحضرت علیہ السلام نے منیٰ مین بحضر مسلمین خطبہ فرمایا اور بعد اس سال کے پھر جناب رسالت مآب صلعم حج کے واسطے تشریف نہین لائے یہانتک کہ حق تعالیٰ نے اُنکو وفات بخشی وچنانچہ اُس خطبہ مین جو کچھ ارشاد فرمایا وہ یہ ہین یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِسْمَعُوْا قَوْلِیْ الخ یعنے اے مسلمانو میری بات سنو کہ ہر آئینہ مین نہین جانتا ہون کہ بعد اس سال کے اس موقف مین شاید مین تمسے ملون اے مسلمانو بتحقیق کہ خون تمھارے اور مال تمھارے ہمیشہ تمپر حرام ہین یعنی ہر ایک دوسرے کے خون اور مال کو اپنے اوپر ہمیشہ حرام جانے جسطرح سے حرمت تمھارے اُس دنکی تمھارے اس شہر مین اور جسطرح حرمت تمھارے اس مہینے کی یعنی جسطرح سے خون اور مال تمھارا ایک دوسرے پر آجکے روز اور اس مہینے اور اس شہر مین حرام ہی اُسیطرح ہمیشہ اور ہر جگہ حرام رہیگا وبتحقیق کہ مین تمسے تبلیغ کرچکا پس جس شخص کے پاس کسیکی امانت ہو تو وہ اُس امانت کو جنے اُسکے پاس رکھا ہی اُسکے تئین ادا کردیوے اور اگر کسی پر سود ہو تو وہ تمامتر اُترگیا اگرچہ سود عباس بن عبد المطلب کا ہو اور جو خون کسی کا ایام جاہلیت مین کسی پر تھا وہ بھی کل باطل ہوگیا وہر آئینہ اول خون جو تم سے اُتارا جاتا ہی وہ خون ہمارا یعنی خون ربیعہ بن الحارث بن المطلب کا ہی اور وہ دودھ پلایا ہوا بنی لیث کا تھا سو اُسکو ہذیل نے قتل کیا چنانچہ خونہاے ایام جاہلیت مین سے اول اُسی خون ربیعہ سے ابتدائے سقوط کی جاتی ہی وبتحقیق کہ زمانہ گردش کرکے اپنی اُس ہیئت تحسنین پر آیا ہی کہ جسروز حق تعالےٰ نے زمین وآسمانون کو پیدا کیا تھا یعنے جس روز جس مرکز سے زمانے نے دور شروع کیا تھا آج میرے زمانے مین اُسی مرکز پر آیا ہی اور شمار مہینون کا پیش خدا روز خلقت آسمان وزمین سے بنا بر لوح تقدیر کے بارہ مہینے ہین اُنمین سے چار مہینے حرام ہین یعنے اُنمین قتال حرام ہی اور ان چار مہینون مین تین مہینے پیہم یعنے ذیقعدہ وذی الحجہ ومحرم اور رجب جو گذر گیا درمیان جمادی الثانی وشعبان کے اے مسلمانو تمھارے واسطے عورتون پر حق ہی اور تمھاری عورتونکے لئے تمپر حق ہی اور تمھارے لیے عورتون پر واجب ہی کہ وہ فحش ظاہری یعنی بدکاری وزناکاری نکرین پھر اگر وہ ایسا کرین تو البتہ حق تعالےٰ نے حکم کیا ہی اس بات کا کہ آنکی صحبت ترک کردو اور اُنکو مارو پر نہ وہ مار جو آزار سخت ہی (مثل

اعضا شکنی یعنی آنکھ ناک وغیرہ) پس اگر وہ باز آوین تو اُنکے لیے کھانا کپڑا موافق دستور کے دیا جائے اور چاہیے کہ اُنکے حق مین نیک نصیحت قبول کرو اسواسطے کہ وہ لوگ تمھارے پاس عوان یعنی نگہبان و مددگار ہین کہ وہ اپنی ذات خاص پر کچھ اختیار نہین رکھتی ہین اور تمنے انکو امانت خدا کرکے لیا ہی اور اُنکی شرمگاہون کو تمنے کلمۂ خدا سے حلال کرلیا ہی پس میری باتون کو سمجھ لو مین نہین جانتا کہ شاید بعد اس سال کے پھر کبھی تمسے اس موقف مین ملاقات کرون اور ہر آئینہ ہر مسلم برادر ہی مسلم کا اور سارے مسلمین آپس مین بھائی ہین اور کسیکے لیے مال اس کے برادر مسلم کا حلال نہین ہی مگر جو کچھ وہ بخوشی خاطر اپنے اُسکو عطا کرے اور فرمایا اَللّٰھُمَّ قَدْ بَلَّغْتُ اے میرے پروردگار البتہ مین نے لوگون کو رسالت تیری پہونچادی سب نے کہا کہ ہان البتہ آپنے حکم پہونچادیا اور فرمایا کہ اگر تم بعد میرے کفر کی طرف پھر جاؤ گے بعض تمھارے بعضونکی گردنین مارینگے تو پھر مین تمکو نملونگا یعنی آخرت مین بھی کیونکہ البتہ مین نے تم مین وہ چیز چھوڑی ہی کہ اگر تم اُسکو لیے رہوگے تو گمراہ نہوگے اور وہ کتاب اللہ قرآن ہی اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ اے میرے پروردگار مین نے تیری رسالت لوگون کو پہونچادی، غرض یہ جو کچھ بیان ہوا حدیث حجۃ الوداع ہی

ذکر وفات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد ازان جناب رسالت مآب صلعم مدینے مین تشریف لائے اور باقی ایام ذی الحجہ اور تمام ماہ محرم اور ماہ صفر کی بائیسوین تک بخیر و ہین رہے بعد ازان آنحضرت صلعم علیل ہوے اُس بیماری مین جس مین وفات پائی اور وقت وفات پاس اُس چھوکری کے تھے جسکا نام ریحانہ تھا اور وہ یہود کی بندیون مین سے تھی اور اول جسروز علیل ہوے تھے وہ شنبہ تھا اور اُس روز شب و روز نہایت شدت درد کی رہی جب صبح ہوئی تو موذن نے اذان دی اور تثویب کہی یعنے الصلوٰۃ خیر من النوم کہا پھر جب مسلمین نے دیکھا کہ آپ برآمد نہین ہوے تو موذن کو بھیجا پس موذن جب آپ پاس آیا تو دیکھا کہ آنحضرت صلعم سخت رنجور ہین تب اُس نے کہا الصلوٰۃ یا رسول اللہ یعنی نماز یا وہ لائی فرمایا نماز کے لیے باہر نکلنے کی طاقت نہین رکھتا ہون پھر موذن سے پوچھا دروازے پر کون کون ہین اُس نے جو لوگ وہان حاضر تھے اُنکی خبر دی فرمایا ابن الخطاب سے تو کہدے کہ لوگون کو نماز پڑھاوے تب بلال رضی ہوے نکلے مسلمین نے پوچھا بلال کیا خبر ہی بلال نے کہا رسول خدا صلعم نماز کی بھی طاقت نہین رکھتے ہین یہ سنکے لوگ زار زار روئے پھر بلال نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم تمکو حکم دیتے ہین کہ تم لوگونکو نماز پڑھاؤ تب عمر نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے مین نماز مین کبھی مقدم نہین ہوسکتا یعنی اُنکے ہوتے ہوے مین ہرگز پیش نمازی نہین کرسکتا تم حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاکر عرض کرو کہ ابوبکرؓ دروازہ پر حاضر ہین تب بلالؓ گئے اور موجود گی ابوبکر کی اور جو کچھ عمرؓ نے کہا تھا عرض کی فرمایا اچھا پھر تو کیا دیکھتا ہی جا ابوبکرؓ سے کہدے کہ وہ لوگونکو نماز پڑھاوین تب پھر بلال پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آئے اور اُنکو حکم دیا آخر ابوبکرؓ نے آٹھ روز تک

لوگون کو نماز پڑھائی اور اُسی عرصہ مدت مین حضرت پر درد نے شدت کی تب عباسؓ حضرت کے پاس داخل ہوے اور اُسوقت حضرت غش مین تھے اسوقت عباسؓ نے حضرت کی بیبیون سے کہا کہ اگر تم لوگ حضرت کے منھ مین دوا ڈالتین تو بہتر ہوتا بیبیون نے کہا ہم لوگ اس بات پر جرأت دلیری نہین کر سکتے تب عباسؓ حضرت کو آغوش مین لیکر منھ مین دوا ٹپکانے لگے اُس وقت آپ ہوش مین آئے فرمایا جنھون نے میرے منھ مین دوا ٹپکائی ہی چاہیے کہ دوا اُن سب کے منھ مین ٹپکائی جاوے مگر یہ کہ عباسؓ بری ہون پھر فرمایا کہ کیا تم لوگون نے میرے منھ مین دوا ڈالی ہی حالانکہ مین صائم تھا بیبیون نے عرض کی کہ عباسؓ نے آپکے منھ مین دوا ڈالی ہی فرمایا اے عباسؓ کس چیز نے تم کو دوا ٹپکانے پر آمادہ کیا اور اے بیبیو کسوجہ سے تمنے مجھپر خوف کیا بیبیون نے کہا ہمنے آپ پر خوف ذات الجنب کا کیا فرمایا ہر آئینہ حق تعالیٰ مجھپر ذات الجنب کو مسلط نکریگا اور حال یہ تھا کہ اُس روز حضرتؐ کے درد شدید سے لوگون کو بڑا خوف تھا مگر اُسکی صبح دسوین روز کہ جسدن وفات ہوئی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر برآمد ہوے اور لوگون کو نماز صبح پڑھائی اور مومنونکو گمان ہوا اس بات کا کہ حضرت نے شفا پائی پس وہ سب نہایت شادان و فرحان ہوے بعد ازان آنحضرتؐ اپنے مصلے پر بیٹھکر لوگون سے باتین کرنے لگے اور فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِھِمْ مَسَاجِدَ خدا لعنت کرے اُس قوم پر جنھون نے اپنی قبرون کو مسجد ٹھہرائی ہی یعنے اُن قبرون پر نماز پڑھتے ہین خواہ اُن قبرون کو سجدہ کرتے ہین اور مراد حضرتؐ کی اُس قوم سے یہود و نصاریٰ تھے اور حضرت لوگون سے باتین کرتے رہے یہان تک کہ دن چڑھ گیا بعد ازان آپ دولتسرا مین تشریف لے گئے مگر صحابہ اُس مجلس سے متفرق نہوے یہانتک کہ لوگون نے شور عورتون کا سُنا کہ وہ کہتی تھین پانی لاؤ پانی لاؤ صحابہ کو گمان ہوا کہ حضرتؐ پر غش طاری ہو گیا ہوگا پھر سارے مسلم دروازہ پر دوڑے اور عباسؓ سب سے پہلے دوڑکر اندر داخل ہو گئے اور باہر والون پر دروازہ بند کر لیا پھر تھوڑی دیر بعد لوگون کے پاس نکل آئے اور اُنسے حضرتؐ کی خبر مرگ سُنائی صحابہ نے پوچھا اے عباسؓ تم نے حضرت مین کیا بات پائی اور اُن سے کونسی علامت دیکھی اُنھون نے کہا مین نے حضرت کو یہ کہتے ہوے پایا جَلَّ رَبِّیَ الرَّفِیْعُ قَدْ بَلَّغْتُ یعنے مین اپنے پروردگار کی عظمت بلند اور قدس برتر سے فائز ہوا اور یہ کلمہ آخر کلام حضرت کا تھا اور روز وفات حضرت علیہ السلام کا روز دوشنبہ تھا کہ دو شبین ماہ ربیع الاول سے گذری تھین اور اختتام سال دہم تھا اُس روز سے کہ آنحضرت علیہ السلام مدینے مین تشریف لائے تھے اور اس وقت اصحابؓ مین سے کچھ لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم کیونکر مر جائینگے وحال آنکہ دین پر ابھی غالب نہین ہوے بلکہ سوا اسکے نہین ہی کہ آنحضرت پر غشی طاری ہوئی ہوگی پھر سب دروازے پر جمع ہوے اور کہنے لگے

کہ دفن نکرو بتحقیق کہ آنحضرت زندہ ہین اُسوقت عباس رضی اللہ عنہ اندر سے نکلے اور کہا ای مسلمانو حضرت کی شان وفات کے لیے کیا تمھارے پاس حضرت سے کوئی عہد ہی یعنے کیا آپ نے نہ مرنے کا تم سے عہد کیا ہی سب نے کہا ایسا نہین ہی تب عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَنَا اَشْھَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قد ذاق الموت یعنی حمد ہی خدا کے لیے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ رسولخدا صلعم نے ذائقہ موت کا چکھا ہی اور ہر آئینہ خبر اس بات کی حقتعالی نے اُنکو دی ہی جو تمھارے پاس موجود ہی کہ فرمایا اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عِنْدَ رَبِّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ یعنی ای محمدؐ ضرور تو بھی مرنیوالا ہی اور وہ بھی سب کل موجودات مرنیوالی ہین پھر اُن تم لوگ روز قیامت کو روبرو اپنے پروردگار کے باہم جھگڑنے والے ہوگے لاچار لوگونکو یقین ہوا کہ ضرور آنحضرت صلعم نے وفات فرمائی تب صحابہ نے درمیان حضرتؐ اور اُنکے اہلبیت کے تخلیہ کردیا کہ اہلبیت نے اُنکو غسل دیا اور کفن پہنایا بعد ازان سب باہم ذکر کرنے لگے کہ کہان دفن کرین بعضون نے کہا اِدْفِنُوْہُ فِیْ مُصَلَّاہُ عِنْدَ الْمَقَامِ یعنے حضرت کی نماز کی جگہ جس وقت جہان کھڑے ہوتے تھے دفن کرو یعنی نماز مین جس جگہ کھڑے ہوے تھے (اور مترجم کہتا ہی کہ مقام سے احتمال منبر ہی یعنے محراب مین قریب منبر) تب عباسؓ نے کہا ایسا نہین ہوا ہی کہ رسولخدا صلعم نے ابھی قبل یک ساعت وفات کے تم سے عہد لیا ہی کہ فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ ھُمْ مَسَاجِدَ کہ خدا لعنت کرے اُس قوم پر جنھون نے اپنی قبرون کو مسجد مقرر کیا ہی پس حضرت نے تمسے اس بات کا ذکر اسلیے کیا ہی تاکہ تم انکو انکی نماز کی جگہ مین دفن نہ کرو (یعنی اسلیے کہ تم مثل یہود کے اُسپر یا اُسکو سجدہ کروگے) تب لوگون نے کہا کہ پھر ہم بقیع مین دفن کرین عباسؓ نے کہا نہین واللہ ہم بقیع مین دفن نہ کرینگے سب نے کہا کیا وجہ ہی عباسؓ نے کہا ہمیشہ وہان لونڈیان اور غلام قبر پر حضرت کی آیا کرینگے (یعنی بھاگ بھاگ کر چھپا کرینگے) اور اُنکے مالک ہاتھ سے اُنکو پکڑ لیجایا کرینگے تب لوگون نے کہا آخر پھر کہان دفن کرین حضرت عباسؓ نے کہا جس جگہ اُنکی قبض روح ہوئی ہی آخر ایسا ہی کیا پھر جب غسل و کفن سے فارغ ہوے تو جس جگہ حضرتؐ نے وفات پائی تھی وہین نعش رکھی گئی تب لوگون نے نماز جنازہ پڑھی روز دوشنبہ اور روز سہ شنبہ کو اور چار شنبہ کو دفن کیا اور نماز حضرت پر بے امام کے تھی چنانچہ پہلے مہاجرین نے شروع کی کہ اُنمین سے جسقدر لوگ اندر مکان کے سماتے تھے حضرت پر نماز بے امام پڑھتے تھے اور اُنکے لیے استغفار کرتے تھے اور جب وہ باہر آتے تھے تو اور لوگ داخل ہوتے تھے اور اسیطرح کرتے تھے پھر جب مہاجرین فارغ ہوے تو انصار داخل ہونے لگے اور اُنھون نے بھی مثل مہاجرین کے عمل کیا بعد ازان زنان مہاجرین و بعد ازان زنان انصار نے بھی اسیطرح کیا پھر جسوقت حضرت کو دفن کرنے لگے انصار چلائے اور کہنے لگے کہ رسولخدا صلعم کی موت مین ہمارے لیے بھی حصہ رکھو یعنی ہم بھی دفن کرین اسلیے کہ ہم اُنھین سے ہین یعنی ہم بھی تو اُنھین کے ہین

چنانچہ اوہن مین خولی انصاری جو بنی حبلی سے تھا وہ بھی دفن کرنے والون مین شریک تھا پس یہ جو کچھ بیان ہوا حدیث وفات حضرت سرور کائنات سے ہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمعین

آخر کتاب مغازی

مصنف کہتا ہی کہ مجھسے حدیث بیان کی ابوالحسین النوری اور ابوطلحہ بن العوام نے اُنھون نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابویزید محمد بن عبد الاعلے الصنعانی نے اُنھون نے کہا مین نے معتمر بن سلیمان سے اسقدر حدیثین سنی ہین کہ نہ شمار کر سکتا ہون نہ یاد رکھ سکتا ہون سو وہ کہتے تھے کہ مین نے اپنے والد سے سُنا ہی کہ مین بعد قرآن کے کسی کتاب کو صحیح تر اور حافظ تر اس سیرت سے نہین جانتا ہون یعنے تواریخ مین اس کتاب سے زیادہ تر معتبر کسی کتاب کو نہین پاتا ہون صلی اللہ علے سیدنا محمد النبی الامی وعلے آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین امین ط

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ فتوح المغازی تصنیف حضرت واقدی رحمہ اللہ تعالے کی کتب تواریخ قدیم زمانہ کی نہایت معتبر و مشہور ہی سب سے پہلے اس مطبع مین ترجمہ فتوح الشام جو ترجمہ کیا ہوا سید عنایت حسین صاحب سیدن پوری کا ہی چھاپا گیا اور کثرت خواہش خریداران سے وہ ترجمہ ہاتھون ہاتھ فروخت ہو گیا بعد ازان فتوح المصر کو بھی سید مہدی حسین صاحب سیدن پوری نے ترجمہ فرمایا اور ترجمہ فتوح الشام و ترجمہ فتوح المصر یکجا ہو کر شائع ہوا اور ایسی قدر دانی شائقان ہوئی کہ کئی مرتبہ وہ ترجمہ چھپ کر اشاعت پذیر ہوا اکثر شائقان والا ہمت و قدر دان بلند مرتبت نے صلاح دی کہ حصہ اول مغازی الرسول یعنے غزوات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آخری حصہ یعنی فتوحات عجم کے ترجمے بھی پورے ہو کر یکجا مجموعہ طبع ہون چنانچہ مطبع کی طرف سے جناب افضل العلما حضرت مولانا محمد بشارت علی خان صاحب جو سابق مین نائب میر منشی محکمہ چیف کمشنری ملک اودھ کے تھے اس خدمت جلیلہ ترجمہ کو بذمہ تمام انجام فرمانے پر مستعد ہوے اور ایسی زبان پاکیزہ مین

ترجمہ فرمایا کہ ابتک جسقدر ترجمہ عربی زبان سے زبان ہندی مین نظر آئے اُس کے ساتھ کچھ مناسبت نہ پائی یہ ایسا عمدہ ترجمہ روزمرہ کی زبان و محاورہ کے ساتھ ہی کہ ہرگز ترجمہ معلوم نہین ہوتا بلکہ نفس الامر مین ایک نہایت عمدہ کتاب معلوم ہوتی ہی غرضکہ شائقان خود اس کے مطالب خیز مضمون اور ترجمہ معانی افزا و بندش خیالات پاکیزہ و لطیف کو دیکھکر قدردانی فرماوین گے چونکہ اکثر خریداران کے پاس مطبوعہ فتوح الشام و آخر کا حصہ موجود ہی اس لیے کارخانہ کی طرف سے علاوہ تعداد مجموعہ کے کسیقدر جلدین زائد بھی طبع ہوئی ہین اور یہ تجویز ہی کہ جن اصحاب قدردانان نے مجموعہ مذکور مطبوعہ سابق کو خرید فرمایا ہی صرف حصۂ اول مغازی الرسولؐ جسکا نام تاریخی ترجمہ کے لیے مغازی الصادقہ مترجم صاحب نے تجویز کیا ہی پہلے اشاعت پائے تاکہ اپنے اپنے مجموعہ مرتب ہون اور اسی سلسلہ مین بعد اُسکے کل مجموعہ کامل حضرت واقدی کا یعنی مغازی الرسول و فتوح الشام و المصر و فتوح العجم ہر ایک مرتب ہو کر ایک جلد مین شائع کیا جاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا للہ الحمد والمنۃ کہ حصۂ اول ترجمۂ مغازی الرسول عرف مغازی الصادقہ بخیر و خوبی تمام ہوا

تمت

فہرست کتاب فتوح الشام

خلاصہ مطالب	صفحہ
ذکر انتقال حضرت رسول مقبول صلعم۔	۴
ذکر مناظرہ سقیفہ بنی۔	۱۲
ذکر لڑائی ہرمیس اور پہونچنے شرحبیل بن حسنہ	ایضاً
ذکر امیر مقرر کرنے حضرت ابوبکر صدیق کا عمر بن العاص کو۔	۱۷
ذکر وصیت کرنے حضرت ابوبکر صدیق کا عمر بن العاص کو۔	۱۸
ذکر مقرر کرنے حضرت ابوبکر صدیق کا ابوعبیدہ بن الجراح کو۔	۱۹
ذکر خواب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ	۲۰
ذکر پہونچنے خبر روانگی لشکر مسلمانون کی ہرقل بادشاہ کو۔	ایضاً
ذکر واقعہ اجنادین	۲۱
ذکر شہادت سعید بن خالد	۲۵
ذکر واقعہ فلسطین اور فتح مسلمانون کی	۲۶
ذکر سریہ خالد بن سعید کا	۲۸
ذکر روانگی خالد بن ولید کا ملک فارس سے	۳۱
ذکر رہا کرنے خالد بن ولید کا عارن جنیل کو قید سے	۳۲
ذکر مصالحہ اہل اریکہ	۳۳
ذکر مصالحہ کرنے اہل حمص اور تدمر کا	۳۴
ذکر سریہ شرحبیل بن حسنہ	ایضاً
ذکر پہونچنے خالد بن ولید کا بصرے مین	۳۷
ذکر گفتگوے خالد بن ولید کا رومانس حاکم بصرہ سے	ایضاً
ذکر مقرر کرنے اہل بصرہ کا وریحان کو حاکم اپنا	۳۹
ذکر محصور ہونے اہل بصرہ کا	ایضاً
ذکر داخل ہونے عبدالرحمن کا بصرے مین	۴۰
ذکر مسلمان ہونے زوجہ رومانس کا	۴۲
ذکر کوچ کرنے خالد بن ولید کا	ایضاً
ذکر مخالفت کلوص کا ساتھ عزرائیل حاکم دمشق کے	۴۴
ذکر لڑائی خالد بن ولید کا ساتھ اہل دمشق کے	۴۴
ذکر جھگڑا کرنے کلوص کا اور عزرائیل کا آپس مین	۴۵
ذکر کلنے کلوص کا۔	۴۵
ذکر گفتگوے بجربن نفرانی کا ساتھ خالد بن ولید کے	۴۶
ذکر گرفتار ہونے کلوص کا۔	۴۸
ذکر گرفتار کرنے خالد بن ولید کے جزرائیل کو	۵۲
ذکر محاصرہ کرنے خالد بن ولید کا دمشق کو	۵۳
ذکر بھیجنے ہرقل بادشاہ کا وردان کو جانب دمشق کے۔	ایضاً
ذکر پہونچنے وردان کا مقام لیسا مین	۵۵
ذکر روانگی ضرار بن الازور کا۔	۵۶
ذکر گرفتاری ضرار بن الازور کا۔	۵۸
ذکر روانگی خالد بن ولید کا واسطے رہائی ضرار کے	۵۹
ذکر مصالحہ کرنے ایک جماعت کا ساتھ رومیون کے۔	۶۱
ذکر بھیجنے خالد بن الولید کا رافع بن عمیرۃ الطائی کو	۶۲
ذکر طلب کرنے خالد بن الولید کا روسار مسلمانونکو	۶۴
ذکر تعاقب کرنے اہل دمشق کا مسلمانون کو	۶۶
ذکر لڑنے مسلمانون کی عورتونکا رومیون سے	۶۹
ذکر قتل بولس کا اجنادین مین	۷۲
ذکر صف بندی کرنے خالد بن الولید کا۔	۷۳
ذکر گفتگوے خالد بن الولید کا ساتھ مترسایانکے	۷۴
ذکر حملہ کرنے ضرار بن الازور کا۔	۷۶
ذکر لڑائی ضرار بن الازور کا	۷۷
ذکر نکلنے اور آنے وردان کا	۷۸
ذکر حیلہ اور فریب کرنے وردان کا	۸۱
ذکر گفتگو کرنے داؤد نفرانی کا	۸۲
ذکر ظاہر کرنے داؤد نفرانی کا فریب وردان کو	۸۳
ذکر مقرر کرنے خالد بن الولید کا مسلمانون کو	۸۴
ذکر جانے خالد بن الولید کا واسطے ملاقات وردان کے۔	۸۵
ذکر نکلنے ضرار بن الازور کا۔	۸۶
ذکر مار ڈالنے ضرار کا وردان کو۔	۸۷
ذکر حملہ کرنے مسلمانون کا مشرکین پر	۸۸
ذکر ترتیب کرنے خالد بن الولید کا اپنے لشکر کو	۹۲
ذکر مشورہ کرنے اہل دمشق کا۔	۹۴
ذکر آمادہ ہونے مسلمانون کا واسطے لڑائی دمشق کے۔	۹۵
ذکر لڑائی دمشق اور فتح توما کا۔	۹۶
ذکر زوجہ ابان بن سعید کا۔	۹۷
ذکر مرتب کرنے توما کا لشکر دمشق کو۔	۱۰۲
ذکر لڑائی توما کا۔	۱۰۴
ذکر خط لکھنے توما کا ہرقل کو	۱۰۶
ذکر آنے اہل دمشق کا ابوعبیدہ کے پاس	۱۰۷
ذکر خواب دیکھنے ابوعبیدہ بن الجراح کا	۱۰۸
ذکر داخل ہونے خالد بن ولید کا رمشق مین	ایضاً
ذکر گفتگو کرنے خالد بن الولید کا ابوعبیدہ کے ساتھ	۱۰۹
ذکر گفتگو توما و ہرمیس کا خالد بن ولید سے	۱۱۱
ذکر دیاے خالد بن ولید در باب واقعہ سراج الدیباج۔	۱۱۷
ذکر برسنے پانی اور سننے مسلمانون کا آواز نوما وغیرہ اہل دمشق	۱۱۹
ذکر تقسیم کرنے خالد بن ولید کا اپنے لشکر کو چار حصون پر	۱۲۰
ذکر قتل توما کا	۱۲۱
ذکر قتل ہونے ہرمیس کا	۱۲۵
ذکر طلب کرنے ہرقل کا اپنے بیٹے کو مسلمانون سے	۱۲۷
ذکر خط لکھنے خالد بن ولید کا حضرت ابوبکر صدیق کو	۱۲۸
ذکر معزولی خالد ابن الولید	۱۳۲
ذکر فتح حصن ابی القدس	۱۳۵
ذکر تاخت کرنے مسلمانون کا	۱۵۰
ذکر پہونچنے مسلمانون کا آنکھ تصویر ہرقل	۱۵۵
ذکر جانے خالد بن الولید کا ساتھ دس سوار کے	۱۵۹
ذکر گرفتار کرنے خالد بن الولید کا حاکم قنسرین کو	۱۶۰
ذکر گفتگو خالد بن الولید اور جبلہ بن الیہم الغسانی کا	۱۶۲

فہرست فتوح الشام

خلاصہ مطالب	صفحہ
ذکر حملہ کرنے عبدالرحمن ابن ابوبکر کا رومیون کے لشکر پر	۱۶۳
ذکر ترغیب دینے خیلہ کا عبدالرحمن کو واسطے پھر جانے کے۔	۱۶۴
ذکر آراستگی لشکر ہرمیس کا بحرب مسلمانان	۱۶۹
ذکر خط لکھنے ابوعبیدہ بن الجراح کا بنام ابن صلیبک	۱۷۰
ذکر فتح بعلبک بطور صلح کے	۱۸۵
ذکر تجدید صلح کی ساتھ حاکم حمص کے	۱۸۶
ذکر پہونچنے ابوعبیدہ بن الجراح کا حمص مین	۱۸۸
ذکر پھر آنے مسلمانونکا حمص مین اور محاصرہ کرنا	۱۹۳
ذکر فتح حمص	۱۹۷
ذکر آنے جاسوسان مسلمانون کا	۲۰۰
ذکر کوچ کرنے لشکر مسلمانون کا جابیہ سے	۲۰۳
ذکر پہونچنے لشکر رومیون کا یرموک مین	۲۰۴
ذکر گفتگو جبلہ بن ایہم غسانی کا عبادہ بن صامت سے	۲۰۵
ذکر ذار لشکر قنصرہ کا مقام یرموک مین	۲۱۳
ذکر بھیجنے باہان کا جرجہ کو بطور ایلچی کے	۲۲۳
ذکر گفتگو خالد بن الولید اور باہان ارمنی کا بمقام یرموک	۲۲۵
ذکر رہائی پانے پانچون مسلمانون کا قید سے	۲۲۹
ذکر صف بندی مسلمانون کا واسطے لڑائی باہان کے یرموک مین	۲۳۰
ذکر ترتیب دینے باہان کا اپنے لشکر کو واسطے لڑائی کے بمقام سیوک	۲۳۱
ذکر لڑائی رداس کا ساتھ ایک بطریق رومی کے بمقام یرموک۔	۲۳۲
ذکر مار ڈالنے عبدالرحمن کا اوقیس بن ہبیرہ کا	۲۳۵
ذکر خشمناک ہونے باہان کا اپنی بطارقہ پر	۲۳۹
ذکر آراستہ کرنے باہان کا لشکر کو واسطے لڑائی کے بمقام یرموک	۲۴۱
ذکر آراستہ کرنے ابوعبیدہ بن الجراح لشکر کو	۲۴۳

خلاصہ مطالب	صفحہ
ذکر اُس شخص کا جس نے آغاز کیا لڑائی کو	۲۴۶
ذکر مخالفت جرجیر او قناطر کا باہدگر بمقام یرموک	۲۴۹
ذکر لڑائی عبدالرحمن بن معاذ بن جبل	۲۵۰
ذکر لڑائی عامر بن طفیل بمقام یرموک	۲۵۱
ذکر لڑائی خندب بن طفیل الدوسی کا بمقام یرموک	۲۵۲
ذکر لڑائی عمرو بن العاص کا بمقام یرموک	۲۵
ذکر نائید ضرار کا واسطے شرجیل بن حسنہ کے بمقام یرموک	۲۶۰
ذکر یوم التعویر بمقام یرموک	۲۶۱
ذکر لڑائی عورتون کا	۲۶۲
ذکر لڑائی خولہ بنت الازور	۲۶۳
ذکر وعظ نجم بن سفرح	۲۶۴
ذکر ہزیمت رومیون کا	۲۶۵
ذکر ابوالجہید کا	۲۶۶
ذکر ڈوب جانے اور ہلاک ہوجانے رومیون کا ندی مین۔	۲۶۷
ذکر لڑائی ابوعبیدہ بن الجراح کا	۲۶۸
ذکر لڑائی ضرار کا ساتھ سرجس کے	۲۶۹
ذکر کوچ کرنے لشکر مسلمانون کا بیت المقدس	۲۷۶
ذکر لڑائی بیت المقدس	۲۷۸
ذکر لڑائی تیراندازان یمن بیت المقدس	۲۷۹
ذکر دوبارہ جانے اہل بیت المقدس کا پاس بطریق قمامہ کے۔	۲۸۰
ذکر لباس حضرت عمر رضی اللہ عنہ	۲۸۷
ذکر جمع کرنے یوقنا کا اپنے لشکر کو	۲۹۶
ذکر توجہ لشکر مسلمانون کا بجانب حلب کے	۲۹۷
ذکر آنے اہل حلب کا بطلب صلح کے پاس ابوعبیدہ بن الجراح	۲۹۹
ذکر کوچ کرنے ابوعبیدہ بن الجراح کا حلب کو	۳۰۲
ذکر پہونچنے لشکر ابوعبیدہ بن الجراح حلب مین	۳۰۴
ذکر محاصرہ کرنے ابوعبیدہ بن الجراح کا حلب کے قلعہ کو	۳۰۵

خلاصہ مطالب	صفحہ
ذکر شہد اے مسلمین بمقام حلب	۳۰۶
ذکر بھیجنے یوقنا کا ایک ہزار سوار کو واسطے لوٹنے رسد مسلمانون کے	۳۰۷
ذکر شدت اور مبالغہ کا محاصرہ قلعہ حلب مین	۳۱۰
ذکر بلانے ابوعبیدہ بن الجراح کا دامس ابوالہول کو	۳۱۸
ذکر حیلہ اور فریب دامس ابوالہول کا نسبت قلعہ کے	۳۲۰
ذکر نکلنے دامس ابوالہول کا اور گرفتار کرنا ان کا	۳۲۲
ذکر حیلہ اور فریب کرنے دامس ابوالہول کا	۳۲۴
ذکر لڑائی دامس ابوالہول کا	۳۲۶
ذکر مرتب ہونے مسلمانون کا اور جانا یوقنا کا بجانب قلعہ اعزاز کے۔	۳۳۱
ذکر گرفتار کرنے حاکم اعزاز کا یوقنا وغیرہ کو	۳۳۲
ذکر گرفتار کرنے مالک اشتر کا	۳۳۳
ذکر قتل دادریس حاکم اعزاز کا	۳۳۴
ذکر کلام قس کا بمقام اعزاز کے	۳۳۶
ذکر کلام یوقنا کا ہرقل سے	۳۳۹
ذکر آنے قاصد کا زیتون دختر ہرقل کے پاس	۳۴۰
ذکر سوال ہرقل کا قیس بن عامر الانصاری سے	۳۴۶
ذکر خطبہ پڑھنے اور نصیحت کرنے ہرقل کا اپنی قوم کو	۳۵۹
ذکر مشورہ کرنے قلیطانوس کا ہرقل سے	۳۶۶
ذکر کلام قلیطانوس کا یوقنا سے	۳۶۸
ذکر گفتگو قلیطانوس کا یوقنا سے	۳۶۹
ذکر رویائے ابوعبیدہ بن الجراح	۳۷۰
ذکر خواب ہرقل کا اور بھاگ جانا انطاکیہ سے	۳۷۱
ذکر مشورہ کرنے ابوعبیدہ بن الجراح کا مسلمانون سے	۳۷۸
ذکر لڑائی دامس ابوالہول کا۔	۳۸۴
ذکر لڑائی عبداللہ بن خذافہ کا	۳۸۹
ذکر لڑائی میسرہ بن مسروق کا	۳۹۰
ذکر گفتگو ہرقل کا عبداللہ بن خذافہ سے	۳۹۳
ذکر شراب پینے میسرہ بن حمزہ اور چند مسلمانون کا	۳۹۵
ذکر لڑائی قیساریہ	۴۱۴
ذکر مشورہ کرنے قسطنطین کا اپنے صاحبون سے	۴۱۸

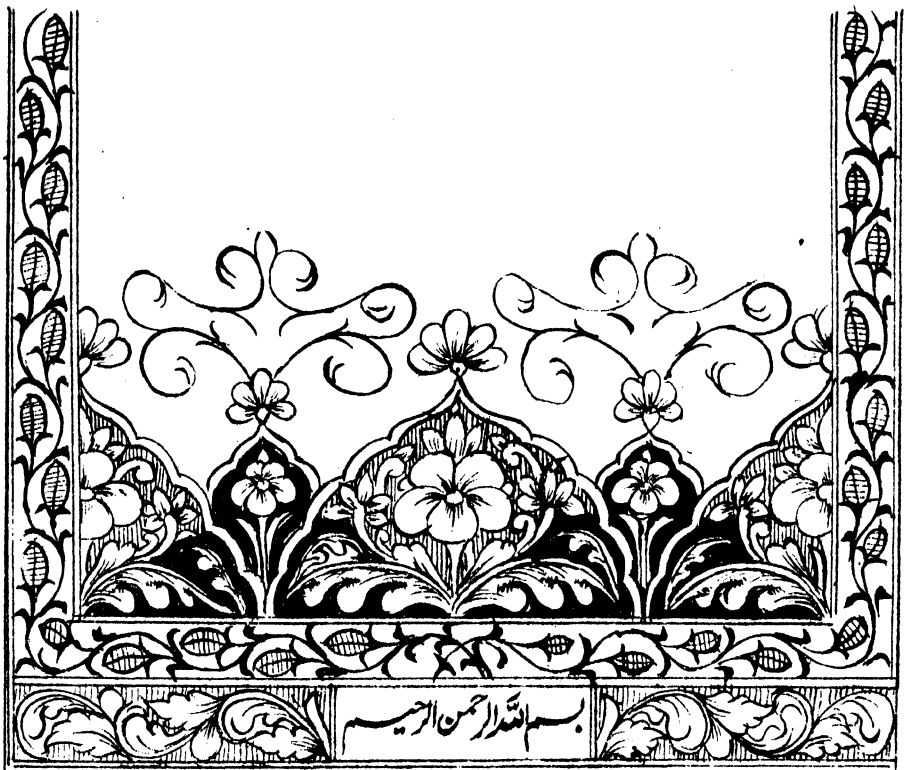
بہ عون خلاق کون و مکان و فضل خالق زمین و زمان جل شانہ

کتاب شوکت الاسلام و صولت و حشمت اہل اسلام مسمّٰی بہ

فتوح الشام

مترجمہ مولوی سید عنایت حسین صاحب سیدپوری اودھ رحمہ اللہ تعالیٰ

مطبع نامی گرامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ مزین بہ طبع ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الواحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ نبیہ محمد
الذی لیس لہ فی الخلق ضد ولا ند وعلی آلہ واصحابہ الذین مناقبہم لا تحصیٰ فضائلہم لا تعد **اما بعد** بیان مدعا یہ ہی کہ اس جزو
زمان مین کہ سن ایکہزار دوسو بیاسی ہجری ہی کتاب مستطاب فتوح الشام بعبارت عربی از مرویات واقدی
علیہ الرحمۃ مطبوعہ کلکتہ اس ذرۂ بیمقدار سید **عنایت حسین** ابن مولوی نوازش احمد ابن مولوی عبد الجامع
سید پوری منمضافات لکھنؤ کی نظر سے گذری اور حقیر نے باقتضاے شوق طبیعت کے ابتدا سے انتہا تک
مکرر اوسکے مطالعے سے خط و افراد ٹھایا آخرکار یہ خیال دلمین لایا کہ ہرچند کساد بازاری علوم دینیہ و ما یتعلق بہا کی
زمانہ کثیر سے بر روے ہی لیکن فی زماننا ہذا کہ شغل تعلیم و تعلم زبان عربی و فارسی کا یکسر رد بالخطاط اور مزاولت درس و
تدریس زبان اُردو کی ترقی پذیر ہی اگر یہ عمدہ حالات کتاب موصوف کے زبان عربی سے عبارت اُردو رایج الوقت
مین ترجمہ ہوکر بقید کتابت درآوین تو یہ امر باعث نفع کثیر متصور ہی اسواسطے کہ حالات مذکورہ کے پڑھنے اور سُننے مین
جسکو کچھ بھی مادۂ فہم صحیح ہوگا وہ بالیقین جانیگا کہ دین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق اور اللہ کے نزدیک
ایسا محبوب اور پسندیدہ ہے کہ اُسنے عرصۂ قلیل مین تھوڑی جماعت سے اُس دین متین کو سب دنیون پر غالب اور
آخرکار شرق سے غرب تک بناے اِس دین پاک کی تاقیامت مستحکم کردی اور اللہ جل شانہ نے ہمارے نبی کی امت
کو امم سابقہ سے بہتر ارشاد فرمایا اور برگزیدگی اِس امت پر قطع نظر دیگر دلائل و براہین واضحہ کے یہ ایک معاملہ بلاد شام اور

فارس وغیرہ کا بھی جو عہد خلفاے راشدین مین واقع ہوا اچھی دلیل ہی کہ ایسے باایمان راسخ العقیدہ لوگ اِس امت مرحومہ مین ہوئے جنھون نے اپنا گھر بار چھوڑ کر باوصف قلت جماعت اور بے سامانی کے گروہ کثیر مالدار کے ساتھ اللہ کی راہ مین ایسی جانبازی کی کہ وقائع اُنکے اُس فتوح سے حیرت افزاے عقول سامعین اور ناظرین ہین مگر اہل ایمان ایمان اور یقین کے نزدیک محل حیرت اور استعجاب کا نہین ہی کہ عالم اسباب مین تو اون لوگون نے واسطے رضامندی اللہ اور اللہ کے رسول کے جانبازی کی واقع مین اللہ نے اپنے وعدہ صادقہ کو جو در باب خلافت وتمکین فی الارض نسبت صلحاے اِس اُمت مرحومہ کے اپنے حبیب سے کیا تھا اُن لوگون کے ہاتھون پر پورا کیا اور تائید اپنے دین کی کما ینبغی فرمائی اگر عقل سلیم سے غور کیا جاے تو یہی معاملات کافی ثبوت خلافت حقہ خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین ہین کہ اگر وہ لوگ اللہ پاک کی مشیت اور اسکے نبی کے حکم اور تبعیت سے اِس عمدہ کام دین کو کہ عبارت جہاد فی اعداء اللہ سے ہی انجام نہ دیتے تو ظہور وعدۂ الٰہی کا اُنکے ہاتھون پر نہوتا اور اُنکو سرمایۂ قرب اور خصوصیت ابدی حالت حیات اور ممات مین ساتھ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِس عالم فانی ونیز بہشت جاودانی مین بمضمون حدیث شریف ما بین قبری ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ کہ مقرر خاص ذوات قادسات کا ہی حاصل نہوتا پس نظر بوجوہ مصرحۂ صدر کے حقیر نے اِس ارادے کو مصمم اور چند مہینے کی مدت مین باوصف ضیق فرصت اور مشاغل کثیرۂ دنیاوی کے ترجمہ کتاب موصوف کا بعبارت اُردو بانداز ۂ فہم ناقص اپنے کے تمام کیا اور اِس حقیر نے اِس ترجمے مین چند امور کا التزام کیا ہی **اولاً** یہ کہ لفظی ترجمہ عبارت عربی کا بلا تقدیم وتاخیر مطلب کے لکھا پس شاید اگر کسی مقام مین کوئی تعقید واقع ہوئی ہو تو سبب اُسکا وہی ترجمۂ لفظی ہوگا **ثانیاً** یہ کہ جس جگہ مین آیات قرآنی اور احادیث نبوی اصل کتاب مین مذکور تھین اُنکو حقیر نے تیمنا وتبرکا بلفظہ تمن اس کتاب مین لکھکر ترجمہ اسکا حاشیہ پر لکھا **ثالثاً** یہ کہ جو خطوط وکتابت معاملات شام مین باہمدیگر خلفاے راشدین اور اُنکے عمال کے ہوئی اُن خطوط کو بھی مین نے اکثر ادعیہ اور مقولات متبرکہ صحابہ کرام کے تمن کتاب مین اور ترجمہ اُسکا حاشیہ پر لکھدیا **رابعاً** یہ کہ جو اشعار بقاعدۂ عرب کے مواقع لڑائی مین بطور رجز کے درج اصل کتاب ہین اسوجہ سے کہ اُنکو اصل کتاب سے کچھ تعلق نہ تھا حقیر نے وہ تمام اشعار اپنے موقع مین مع ترجمہ اُسکے حاشیہ پر ثبت کیے **خامساً** یہ کہ حقیر نے برعایت اختصار کے نام رواۃ کے ترجمے مین نہین لکھے اور صرف **واقدی** رحمہ اللہ کی روایت پر حوالہ کیا **اب** ناظرین باتمکین کی خدمت مین التماس یہ ہی کہ ہرچند حال علم اور فضل خاندانی آباے کرام حقیر کا اکثر لوگون کو معلوم اور اِس دیار مین مشہور ہین الجمہور ہی لیکن یہ وصف اضافی حقیر کے مطلب کو کافی نہین ہوسکتا ہی کہ بیانگی حقیر کی علوم مین بخواے بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ حقیر کو خود یقین اور معلوم ہی پس اگر کسی مقام مین کوئی سہو اور غلطی واقع ہو تو امید عفو ہی والعفو عند کرام الناس مامول والآن اشرع فی المقصود بعون الملک المعبود ومنہ المبدأ والیہ العود

عاشیہ ہی جناب مضمون آیت کریمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون مرجبہ وعدہ کی ہی جو اللہ نے ان لوگون سے جو ایمان لاے اور کام نیک کیے اور ان مین سے ہر ایک خلیفہ بنیگا اور ہر ایک کو اُنکے دین پر جو اُنکے لیے پسند کیا ہی قوت دیگا اور اُنکے خوف کو امن سے بدل دیگا بشرطیکہ وہ میری عبادت کرین اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرین اور جو کوئی اسکے بعد ناشکری کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہین ۱۲

بعد اِس کے حقیر نے اِس کتاب کو چند فصلون پر منقسم کیا ہی اور ہر فصل کو چند بابون پر منقسم کیا ہی اور ہر باب کو چند فرعون پر منقسم کیا ہی اور ہر فرع کو چند شمون پر منقسم کیا ہی اور ہر شمن کو چند عبارت پر منقسم کیا ہی اور ہر عبارت کو چند سطر پر منقسم کیا ہی اور ہر سطر کو چند کلمہ پر منقسم کیا ہی اور ہر کلمہ کو چند حرف پر منقسم کیا ہی اور ہر حرف کو چند نقطہ پر منقسم کیا ہی پس وہی فاضل ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے ثقات سے **روایت** کی ہے کہ جب جناب رسالت مآب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عالم ناپایدار سے انتقال فرمایا اور امر خلافت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر قرار پایا اور ابتدائے زمانۂ خلافت صدیق مین مسیلمۂ کذاب اور سجاح وغیرہ مدعیان نبوت مقتول اور مطرود ہوئے اور فتح یمامہ کی حاصل ہوئی اور **بنو حنیفہ** مارڈالے گئے اور اہل عرب نے اطاعت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قبول کی تب حضرت صدیقؓ نے میل اور ارادہ اس امر کا کیا کہ لشکر مومنین کو بجانب ملک شام کے اور واسطے لڑائی اہل روم کے بھیجین پس ایک روز اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یکجا کرکے اُنسے کہا کہ سمجھ لو تم لوگ اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو فضیلت اسلام کی عطا فرمائی اور تمکو اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے گروانا اور تمھارے ایمان اور یقین کو زیادہ کیا ہے اور تمکو کھلی ہوئی مدد بخشی ہے چنانچہ جناب احدیت جل شانہ قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا اور اس بات کو بھی جانو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ میل اور ارادہ فرمایا تھا کہ اپنی ہمت عالی کو بجہاد ملک شام مصروف فرماوین لیکن خداوند تعالیٰ شانہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بُلالیا اور اختیار کی اُنکے واسطے وہ چیز جو اُسکے نزدیک ہے آگاہ ہو کہ تحقیق مین قصد رکھتا ہون اس امر کا کہ لشکر مسلمانون کا مع اہل و مال اُنکے بجانب ملک شام بھیجون اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش از وفات خود مجکو اس بات کی خبر دی فرمایا تھا زویت لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا وسیبلغ ملک امتی ما زوی لی منہا پس تم سب کا اس بات مین کیا مشورہ ہے رحمت کرے اللہ تمپر پس سب صحابہؓ اور مومنینؓ نے بالاتفاق یہ جواب دیا کہ ہم آپ کے حکم کے تابع ہین جہان منظور ہو ہمکو بھیجدیجیے کیونکہ خداوند تعالیٰ شانہ قرآن مجید مین فرمایا ہے واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس جواب کے سننے سے بہت خوش ہوئے اور خطوط بنام ملوک

یمن اور امرائے عرب و اہل مکہ معظمہ کے ایک ہی لفظ و عبارت سے روانہ کیے وہی بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عبد اللہ عتیق بن ابی قحافۃ الی سائر المسلمین سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو صلی
علی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد عولت ان اوجھکم الی الشام لیاخذ نھا من ایدی الکفار الطغام اللئام من
عول منکم علی الجھاد فلیبادر الی طاعۃ الملک الوھاب بعد اسکے لکھا الغر واخفافا وثقالا وجاھدوا باموالکم
وانفسکم فی سبیل اللہ اور ان خطوط کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہاتھ روانہ فرمایا جابر بن عبد اللہ نے **روایت** کی ہے کہ نہین گذرے تھے مگر تھوڑے دن کہ انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے واپس آکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو خوشخبری آنے اہل یمن کی سنائی اور کہا کہ نہین پڑھکر سنایا
ہین نے آپ کا خط کسی کو مگر یہ کہ دوڑا وہ بجانب اطاعت خدا کے اور آپ کا حکم منظور و قبول کیا اور سب اپنے اپنے گروہ
اور ساز و زرہ توبر توبہ وغیرہ سامان جنگ کے ساتھ آمادۂ روانگی و حضوری خدمت آپ کے ہوئے ہین اور ہین بیشتر
یہ خوشخبری لوگون کے آنے کی لیکر آیا ہون اور جنھون نے فرمانبرداری کو آپ کی بحالت ژولیدہ موئی اور غبار آلودگی
کے منظور کیا وہ لوگ دلیران یمن اور شہسوار اور بہادر اور رئیس وہان کے ہین اور مع اہل اور مال کے روانہ ہو چکے
ہین اور قریب تر پہونچے ہین آپ انکی ملاقات کو آمادہ رہین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ حال سنکر بہت خوش
ہوئے اور وہ دن تو گذر گیا اسکے دوسرے دن ارباب مدینہ کو آثار آمد فوج مجاہدین معلوم ہوئے پس آئے ارباب
مدینہ طیبہ حضرت صدیق کے پاس اور آگاہ کیا انکو اس حال سے پس حضرت صدیق مسلمانون کو ہمراہ لیکر واسطے
استقبال لشکر مجاہدین کے سوار ہوئے اور ظاہر کیا انھون نے اپنی آراستگی اور جماعت کو اور بلند اور ظاہر کیا
نشانون کو پس نہین عرصہ گذرا تھا مگر اندک تا انیکہ ظاہر ہوا لشکر اور گروہ سوارون کا اس حیثیت سے کہ ایک قوم
کے پیچھے دوسری قوم اور ایک قبیلہ کے بعد دوسرا قبیلہ تھا اور سب کے آگے قبیلہ یمن سے قوم حمیر تھی زرہین
اور خود پہنے اور کمانین عربی لٹکائے ہوئے اور آگے انکے **ذوالکلاع الحمیری** تھے عمامہ باندھے ہوئے
جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے سلام کیا حضرت صدیق کو اور ظاہر کیا پتا اور نشان
اپنے مسکن اور اپنی قوم کا اور اشعار عربی متضمن بہادری اور بڑائی اپنی کے پڑھے پس حضرت صدیق کلام
اُن کا سنکر ہنسے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ یا علی آیا نہین سنا تھا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اذا اقبلت حمیر ومعھا نساؤھا تحمل ولا دھن فانی ابشر واینصر اللہ للمسلمین علی اھل
الشرک اجمعین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا سچ ہے مین نے بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات سنی ہے
جیسا کہ تمنے سنا تھا **انس** بن مالک سے راوی نے **روایت** کی ہے کہ جب قوم حمیر مع لشکر اور لڑکے بالے
مال و متاع اور جانورون کے آگے بڑھے اُنکے پیچھے فوج **مذحج** اصیل گھوڑون پر سوار پیدے

باندھے ہوئے آگے اور آگے اُس جماعت کے **قیس بن ہبیرۃ المرادی** سردار اونکے تھے جب وہ قریب
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے پتا اور نشان اپنی قوم اور مسکن کا دیا اور اشعار عربی متضمن بہادری اپنی
قوم کے پڑھے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے دعاے خیر اونکو دی اور وہ آگے بڑھے مع اپنے لشکر کے پھر پیچھے
اُنکے قبائل طرد کھائی دیے اور آگ اُس جماعت کے **حابس بن سعید الطائی** سردار انکے تھے پس جب
وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے حابسؓ نے واسطے تعظیم حضرت صدیق رضی اللہ کے ارادہ اُترنے کا
پشت گھوڑے سے کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم دیکر اُنکو اُترنے سے منع فرمایا اور مصافحہ اور سلام کرکے
شکریہ اُنکے آنے کا بیان فرمایا پھر اوس قبیلے کے پیچھے قوم ازد تھی بڑی بھاری جماعت سے اور آگے اُنکے **جندب بن**
عمرو الدوسی تھے اور اِس گروہ مین **ابو ہریرہ** رضی اللہ عنہ کمان و ترکش باندھے ہوئے شامل تھے جب
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو اِس حیثیت سے دیکھا ہنسے اور فرمایا کہ تمھارے آنے کا کیا سبب ہی تم تو
لڑائی کے طریقے سے کثر واقف ہو **ابی ہریرہؓ** نے کہا کہ میرے آنے کے دو سبب ہین ایک یہ کہ جہاد کے ثواب مین
داخل ہون دوسرے یہ کہ ملک شام کے میوہ جات کھاؤن حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ جواب اُنکا سُنکر ہنسے اور بعد
ہنسنے کے قوم **بنو عبس** آگے آئی اور سردار اُنکے میسرہ **بن مسروق عبسی** تھے اور اِنکے پیچھے قوم کنانہ اور آگے
اُنکے **قثم بن ہاشم الکنانی** تھے اور اِن سب قبائل کے لڑکے بالے عورتین گھوڑے اونٹ وغیرہ اُنکے ساتھ تھے
پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سب کیفیت ہر قوم کی دیکھی بہت خوش ہوئے اور شکر خدا کا ادا کیا پھر یہ
سب قوم گرد مدینہ طیبہ کے ہر گروہ جُدا جُدا اُترے بعدہٗ جب لوگ کثرت سے جمع ہو گئے اور بسبب کم ملنے ضروریات
کھانے اور دانے اور چارے کے لوگون کو تکلیف ہونے لگی سردار ہر قبیلہ نے یکجا ہو کر مشورہ کیا کہ حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کی خدمت مین چلکر درخواست کرو کہ ہمکو بجانب ملک شام کے روانہ کرین کیونکہ اِس مقام مین بسبب
کثرت جماعت کے تکلیف اور سختی ہوتی ہی پس وہ سب سردار بعد اِس مشورے کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے
پاس آئے اور سلام کرکے اُنکے سامنے بیٹھ گئے اور ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اِس خیال سے کہ کون شخص اونمین کا
بموجب قرارداد مشورے کے عرض حال کرتا ہی پس اُنمن سے جسنے پہلے عرض حال کیا وہ **قیس بن ہبیرۃ المرادی** تھے
انھون نے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنے ہمکو ایک کام کا حکم دیا اور ہمنے بپاس اطاعت خدا
و رسول کے اور بخواہش جہاد اُسکے قبول کرنے مین جلدی کی اور اب ہمارا لشکر پورا ہو گیا اور سب سامان درست ہی اور
اس شہر مین بوجہ کم ملنے ضروریات کے ہمکو تکلیف اور تنگی ہوتی ہی اِسواسطے کہ شہر تمھارا ایسا نہین ہی جسمین بقدر رسم
شتر اور اسپ کی جگہ ہو اور نہین فراخی ہی اترنے والے لشکر کو پس اگر ظاہر ہو اہی تمکو کوئی سبب اُس
امر مین جسکا تمنے قصد کیا تھا پس ہم کو حکم دیجیے کہ اپنے اپنے شہرون کو پلٹ جاوین اور اسی طرح ہر گروہ کے

سردار نے عرض کیا پس جب سب کہہ چکے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اہل مکہ اور اے آنے والے اور ملکون کے قسم ہی خدا کی کہ مین تمھاری سختی اور ایذا نہین چاہتا ہون اور یہ توقف میرا روانگی مین صرف باتنظار یکجا اور پورے ہونے سب گروہون کے تھا۔ جواب اسکے سب سردارون نے کہا کہ اب ہم لوگون مین سے کوئی پیچھے باقی نہین رہگیا ہی آپ خدا کی برکت اور مدد پر نظر کرکے ہمکو روانہ مقام مقصود کیجے **واقدی** رحمۃ اللہ نے روایت کی ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اُسی وقت پاپیادہ اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت **عمر** رضؓ اور حضرت **عثمان** رضؓ اور حضرت **علی** رضی اللہ عنہم و سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور مثل اُنکے اور صحابہ قوم **اوس** اور **خزرج** سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہوکر جس مقام مین لشکر مجاہدین کا تھا وہان پہونچے۔ مسلمانان لشکر یہ خبر سُنکر خوش ہوئے اور تکبیرین کہنے لگے اور جواب دیا اُنکو پہاڑون نے بسبب گونجنے اُنکی آوازون اور اُنکی کثرت کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ وہان پہونچکر ایک اونچی جگہ مین کھڑے ہوئے اور مسلمانون کے لشکر کو ملاحظہ فرمایا اور دیکھا لوگون کو کہ بھر لیا ہی اُنھون نے زمین کو بس چمکنے لگا چہرہ اُنکا خوشی سے اور دعا مانگی کہ اے اللہ میرے صبر عطا کر ان لوگون کو اور مدد دے اُنکو اور نہ حوالہ کر اُنکو اُنکے دشمنون کے ہاتھ مین پھر جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے یزید بن ابی سفیان کو اپنے پاس بُلایا اور اُنکو ایک ہزار سوارون پر لشکر مسلمانون سے سردار مقرر کیا اور ایک نشان فوج بناکر اُنکو دیا پھر حضرت صدیقؓ نے اُنکے بعد بلایا ایک شخص کو قوم بنی عامر سے جنکا نام ربیعہؓ بن عامر تھا اور وہ بڑے شہسوار اور بہادر ملک حجاز مین مشہور تھے پس اُنکو بھی ایک ہزار سوارون پر سب قسم کے لوگون سے سردار کیا اور ایک نشان فوج کا بناکر اُنکے سپرد کیا بعد اُسکے یزید بن ابی سفیان سے فرمایا کہ یزید بن ابی سفیان کچھ دور مدینہ منورہ اور اُنکی بہادری اور عقل و بزرگی تمکو معلوم ہی سو مین نے اُنکو تمھارے ساتھ اور تمکو اُنپر امیر مقرر کیا تمکو چاہیے کہ اپنے لشکر کے آگے اُنکو رکھو اور اُنکے مشورہ سے کام کرو اور اُنکی راے کے خلاف نکرو یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ آپ کا فرمانا مجکو بخوشی خاطر منظور ہی پھر وہ دونون ہزار سوار مسلح اور تیار ہوئے اور یزید بن ابی سفیان اور ربیعہؓ بن عامر سوار ہوکر مع اپنی فوج ہمراہی کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور رخصت ہوئے حضرت صدیقؓ پاپیادہ اُنکے ساتھ چلے تب یزید بن ابی سفیانؓ نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو خدا کے غضب سے شرم معلوم ہوتی ہی کہ ہم سوار ہوکر چلین اور آپ پاپیادہ ہون یا آپ بھی سوار ہولین یا ہم سواری سے اُتر پڑین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ مین سوار ہونگا اور نہ تمکو اُترنے دونگا اور مین اپنے اس چلنے کا اجر اللہ تعالے سے امید رکھتا ہون چنانچہ اُسی حال سے اُنکے ساتھ ثنیۃ الوداع تک چلکر وہان ٹھہر گئے اور یزید بن ابی سفیانؓ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے آئے اور کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہمکو کچھ وصیت فرماوین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مضمون کے کلمات وصیت ارشاد فرمائے کہ جسوقت کوچ کرو تم مقام سے ساتھیون

کو تیز روی کی سختی نکرو اور نہ جبڑا ہو تم اپنے لشکر سے اور اپنے کام مین ساتھیون سے مشورہ لیا کرو اور طریقۂ عدالت اختیار کرو ظلم و جور سے دور ہو کیونکہ اسطے کہ ظالم کو رستگاری نہین ہوتی ہی ظالم دشمن پر فتحیاب نہین ہوتا ہی اور اس آیت پر عمل کرو واذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوھم الادبار ومن یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ اور جب دشمن پر فتح پاؤ پس نہ مارڈالو بچوٹے لڑکے اور نہ کم سن اور نہ بڈھے ضعیف کو اور نہ عورت کو اور نہ جاؤز دیک درخت خرمے کے اور نہ جلاؤ کھیتون کو اور نہ کاٹو پھلتے ہوئے درخت کو اور نہ کاٹو کو پنہین جانورون کی گروہ جانور جنکا کھانا حلال ہی اور جو عہد و پیمان کفار سے کرو اُسمین بیوفائی نکرو اور صلح کو نہ توڑو اور قریب ہی کہ تمھارا گذر ایسی قوم پر ہوگا جو اپنے عبادت خانون مین بیٹھ رہے ہین اور گوشہ نشینی کو خدا کی راہ مین بیٹھنا جانتے ہین حالانکہ ایسا نہین ہی بلکہ یہ بات صرف اُنکی خواہش اور پسندیدگی نفس سے ہی پس اُنکے عبادت خانون کو نہ کھودو اور اُن لوگون کو قتل نہ کرو اور ایک قوم اور تمکو ملینگے کہ وہ کفار اور گروہ شیاطین اور بندۂ صلبان ہین اور منڈاتے ہین وہ درمیان اپنے سرون کو کہ وہ منڈے ہوے سر اُنکے مشابہ گھر قطا جانور کے ہین پس بلند کرو تم انکے سرون پر تلوارین اپنی یہان تک کہ اختیار کرین وہ لوگ دین اسلام یا ادا ے جزیہ کو دران حالیکہ وہ ذلیل اور خوار ہون یہ وصیت فرماکر حضرت صدیقؓ نے کہا اب مین تمکو اللہ کے سپرد کرتا ہون اور یزید بن ابی سفیانؓ سے مصافحہ اور معانقہ کیا اور ربیعہؓ بن عامر سے بھی مصافحہ کیا اور فرمایا اے ربیعہؓ ظاہر کرو تم شجاعت اور بزرگی اور دانش اپنی بمقابلۂ قوم بنی اصفر کے خدا تمکو تمھاری مراد پر پہونچاوے اور ہمکو تمکو بخشے **راوی** نے کہا کہ بعد اس گفتگو کے یزید بن ابی سفیانؓ اور ربیعہؓ بن عامر منزل مقصود کو روانہ ہوئے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مع اپنے ہمراہیان بجانب مدینہ طیبہ کے معاودت فرمائی اور جب یزید بن ابی سفیان کچھ دور مدینہ منورہ سے بڑھ گئے چلنے مین جلدی کی ربیعہؓ بن عامر نے کہا اُنسے کہ یہ شتاب روی خلاف حکم اور وصیت خلیفۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی یزید بن ابی سفیانؓ نے جواب دیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جیسا کہ ہمکو تمکو روانہ فرمایا ہی اسی طرح عنقریب لشکر مسلمانون کو بھی پیچھے ہمارے روانہ فرماوینگے سو میری تیز روی کا سبب یہ ہی کہ ہم پہلے سب کے ملک شام مین پہونچین پس شاید قبل پہونچنے اور لشکر کے ہمکو فتح حاصل ہو اور اسوجہ سے ہم تین خصلتین حاصل کرین ایک خوشنودی خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسرے رضامندی ہمارے خلیفہ کی تیسرے لوٹنا اموال کفار کا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ربیعہؓ بن عامر نے کہا کہ چلو جسطرح سے چاہو سب زور اور قوت اللہ برتر کے اختیار مین ہی پس روانہ ہوئے وہ بجانب وادی قراء کے اس قصد سے کہ براہ تبوک اور جابیہ بجانب دمشق پہونچین **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب یہ خبر بواسطۂ بعض قوم عرب نصرانی کے جو مدینہ منورہ مین تھے **ہرقل** بادشاہ روم کو پہونچی ہرقل نے سب اپنے ارکان دولت

ارکان دولت

ارکان دولت کو جمع کرکے کہا اے قوم بنی اصفر جان لو تم اِس بات کو کہ جب تک تم بموجب حکم اپنے دین کے پابند احکام شریعت کے تھے اور حدود خدا پر جیسا کہ انجیل مین ہین قائم تھے تب تک جس بادشاہ نے ملک شام کا قصد کیا تم اُسپر غالب ہوئے چنانچہ کسرے بن ہرمز نے لشکر فارسی کے ساتھ تم پر چڑھائی کی تھی اُسکو ہزیمت ہوئی اور ترک نے تمپر غلبے کا قصد کیا تھا اُنھون نے شکست پائی اسی طرح قوم جرامقہ کو تمنے بھگا دیا مگر جب سے تم نے تغیر اور تبدل احکام دین مین کیا اور ظلم کو شعار اپنا گردانا اور مجرم خدا ہوئے تب سے برباد اش ان باتون کے اللہ تعالے نے ایک ایسی قوم کو تمپر بھیجا کہ زیادہ اُنسے ضعیف نہ تھی اور کبھی ہمارے دلون مین یہ خیال نہین گزرتا تھا کہ وہ لوگ ہمسے ملک کے واسطے جھگڑا کرینگے پس اُنکے ملک کے قحط اور اُنکی بھوک نے اُنکو ہمارے ملک مین پہونچایا اور اُنکے پیغمبر کے خلیفہ نے اُنکو ہماری طرف بھیجا ہی کہ ہمارا ملک چھینکر ہمکو نکالدین پھر ہرقل نے سب مفصل حال روانگی لشکر اسلام کا بیان کیا بجواب اسکے سب ارکان دولت نے کہا کہ اے بادشاہ تو ہمکو اُنکے مقابلے مین روانہ کر کہ ہم اُنکو ارادے سے باز رکھین گے اور اُن کے شہر مین جاکر اُنکے کعبے کو کھود ڈالینگے اور کسی کو اُنمین سے نچھوڑینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی کہ جب ہرقل نے یہ کلام خوشی اور مستعدی اپنے ارباب دولت کا سُنا اٹھ ہزار سوار بہادر اپنی افواج سے علٰحدہ کیے اور چار شخصون کو اپنے مردان مُبارز سے اُس فوج پر سردار مقرر کیا ایک کا نام باطیق دوسرا بھائی اُس کا کہ نام اُس کا جرجیس تھا تیسرا حاکم شرط کالوقا بن شمعان چوتھا صلیبا حاکم غزہ اور عسقلان اور یہ چارون شخص شجاعت اور عقل مین ضرب المثل تھے پھر اُن لوگون نے زرہین پہنین اور اپنے ساز و سامان سے درست اور تیار ہوئے اور اُنکے مہتر قربان نے اُنکے واسطے از نصرت کی پڑھی اور دعاے فتح مانگی کہ اے اللہ مدد دے اُس شخص کو جو ہم مین سے حق پر ہو اور جو خوشبو کی چیز اُن کے عبادت خانون مین جلائی جاتی تھی اُسکی دھونی اُن چار شخصون پر دی اور معمودیہ کا پانی اُنپر چھڑکا پھر وہ سردار مع اپنی فوج کے روانہ ہوئے اور اُسکے آگے قوم عرب نصرانی تھی راہ بتلانے کے واسطے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی کہ یزید بن ابی سفیان مع اپنی فوج کے تین دن قبل پہونچنے لشکر روم کے بمقابلہ تبوک داخل ہوئے تھے جب چوتھے روز صحابۂ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے ارادہ کوچ کا کیا تھا کہ اُسی وقت لشکر روم کا وہان پہونچا پس جب اُڑتی ہوئی گرد اُنکے لشکر کی مسلمانون نے دیکھی تب مسلمان ہوشیار ہوگئے اپنی جانون پر اور یزید بن ابی سفیان نے ایک ہزار مسلمانون کو اپنے لشکر سے پوشیدہ بطور گاڑے کے بٹھا دیا اور ربیعہ بن عامر کو اُنپر سردار مقرر کیا اور ایک ہزار سوار سے آمادہ جنگ لشکر روم ہوئے اور لڑنے کے واسطے صفین ترتیب دین اور مسلمانون سے نصایح اور ذکر نعمتہاے خدا کا کیا اور کہا کہ جان لو تم لوگ اِس امر کو کہ اللہ تعالے نے تمھارے لیے مدد کا وعدہ فرمایا ہی اور بہت لڑائیون مین فرشتو کو بھیجکر تمھاری کمک کی ہی اور قرآن شریف مین کہا ہی کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ الجنۃ تحت ظلال السیوف اور یہ لشکر تمھارا بھلا ہی جو ملک

شام مین واسطے جہاد کے بمقابلۂ قوم بنی اصفر کے داخل ہوا ہی اور تم یقین جانو کہ گویا اور لشکر مسلمانون کا پہونچکر تم مین
ملگیا ہی پس تم مسلمانون کے گمان کو اپنے نزدیک جانو اور احتیاط رکھو اس بات کی کہ دشمن تمھارے قتل مین امید کرین
اور مدد کرو تم اللہ کی اللہ تعالی تمھاری مدد کریگا پس یزید بن ابی سفیان مسلمانون کو یہ نصایح کر رہے تھے کہ اُسی وقت
لشکر روم کا سامنے نمودار ہوا پس جب رومیون نے قلت لشکر مسلمانون کی دیکھی اور سمجھے کہ سوائے اس جماعت کے اور
کوئی اُنکے پیچھے نہین ہی ایک نے دوسرے سے اپنی زبان مین باآواز خشمگین کہا تم جانتے ہو وان لوگون کو جو تمھارا ملک لینے کو
آئے ہین اور پردہ دری تمھاری حرمت کی اور قتل تمھارے بادشاہون کا چاہتے ہین اور طلب نصرت کی کرو تم صلیب سے
کہ وہ مدد دیگی تمکو پھر یہ کہکر رومیون نے مسلمانون پر حملہ کیا اور اصحابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمت درست
اور قلب استوار سے بارادۂ لڑائی کے انکے لشکر مین ملگئے اور لڑائی شروع ہوگئی اور غلبہ وہجوم کیا رومیون نے اُنپر
اور بوجہ اپنی کثرت کے یہ جانا کہ یہ لوگ ہمارے قبضہ مین آگئے کہ اسی حالت مین ربیعہؓ بن عامر اور ہزار سوار لشکر
مسلمانون نے کمینگاہ سے نکلکر اور باآواز بلند تکبیر کہتے ہوئے اور دوڑتے ہوئے گھوڑے عربی دوڑا کر رومیون پر حملہ کیا جب
رومیون نے یہ حال دیکھا ہمتین اُنکی ٹوٹ گئین اور اللہ تعالے نے اُنکے دلون مین خوف مسلمانون کا ڈالدیا پس وہ فورًا
پیچھے پھرے اور ربیعہؓ بن عامر نے باطلیق سردار لشکر رومیون کو دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیون پر لڑنے کی تاکید اور ترغیب
کرتا ہی یہ کیفیت دیکھکر ربیعہؓ بن عامر نے جانا کہ وہ رومیون کا سردار ہی پس حملہ کیا اُسپر اور ایسے راستے سے اُسکے نیزہ مارا
کہ اسکے سُرین توڑکر دوسرے جانب نکلا اور گر پڑا وہ بیہوش ہوکر زمین پر پس جب رومیون نے یہ حال دیکھا بھاگ
نکلے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالی نے فتح اور نصرت نازل فرمائی **واقدی** رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ اس لڑائی مین دو ہزار دو سو سوار رومی مارے گئے اور ایک سو بیس مسلمان شہید ہوئے کہ
اکثر اُنمین کے قوم سکاسیک سے تھے اور جب رومیون کو ہزیمت ہوئی جرجیس نے کہا اُنسے افسوس ہی تمپر کہ مین
کون مُنھ لیکر ہرقل بادشاہ کے سامنے جاؤنگا یہ شکست ہمکو ایک چھوٹے لشکر مسلمانون سے ہوئی کہ اُنھون نے دلیری
کرکے زمین کو ہماری لاشون سے بھر دیا اور ہمارے بڑونکو قتل کیا پس مین نہ پھرونگا جب تک کہ بدلا اپنے بھائی
باطلیق کا نہ لونگا یا مین بھی اُسی سے جاملونگا پس جب رومیون نے یہ کلام سُنا بعضون نے بعض کی تعریف اور اظہار رضامندی
اور بعض کو ملامت کی اور بارادۂ لڑائی کے پھرے اور قصد لڑائی اور حملے کا کیا پس جب ٹھہرے وہ اپنی جگہون مین خیمے
کھڑے کیے اُنھون نے اور بواسطۂ ایک شخص عرب نصرانی کے جسکا نام **قداح بن واثلہ** تھا مسلمانون کے پاس
کہلا بھیجا کہ ایک شخص عاقل اور بزرگ مرتبہ کو اپنے لشکر سے ہمارے پاس بھیجین تاکہ ہم دریافت کرین کہ وہ لوگ ہمسے
کیا چاہتے ہین **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب قداح بن واثلہ نے مسلمانون کے لشکر مین آکر اوسے
پیام کیا تب ربیعہؓ بن عامر نے چاہا کہ رومیون کے لشکر مین جاوین یزید بن ابی سفیان نے اُنسے کہا کہ تمھارے

جانے مین مجکو تمھارے واسطے اندیشہ ہی کیونکہ کل تمنے ایک بڑے شخص کو اس قوم سے قتل کیا ہی ربیعہؓ بن عامر نے یہ آیت پڑھی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولٰنا اور کہا کہ مین تمسے اور سب مسلمانون سے یہ وصیت کیے جاتا ہون کہ تمھاری نگاہ اور ہمت میری طرف مصروف رہے کہ اگر رومی میرے ساتھ بیوفائی اور فریب کرین اور اسوجہ سے مین اُنپر حملہ کرون پس تم بھی اُنپر حملہ کردینا یہ کہکر ربیعہؓ بن عامر گھوڑے پر سوار ہوئے اور مسلمانون سے سلام علیکم کرکے بجانب لشکر دشمن کے روانہ ہوئے جب قریب لشکر اور خیمے بادشاہ کے پہونچے قداح بن واثلہ نے اُنسے کہا کہ بادشاہ کے لشکر کی تعظیم کرو گھوڑے سے اترو ربیعہؓ بن عامر نے کہا کہ مجھ سے تو یہ ممکن نہین ہی کہ غرت سے ذلت اختیار کرون اور مین گھوڑا اپنا دوسرے کو نہ دونگا اور سوائے دروازہ خیمے کے بیچ مین کہین نہ اُترونگا اور اگر خلاف اُسکے مجھسے چاہتے ہو تو مین ابھی پھرا جاتا ہون کسواسطے کہ ہمنے تمھارے پاس پیغام نہین بھیجا تھا بلکہ تمھارا پیغام ہمارے پاس آیا تھا پس قداح نے یہ حال رومیون سے بیان کیا اُنھون نے کہا کہ یہ مرد عربی اپنے کلام مین راستگو ہین آنے دو اُنکو جسطرح سے وہ چاہین پس ربیعہؓ بن عامر خیمے کے قریب پہونچکر گھوڑے سے اُترے اور گھوڑے کی باگ اپنے ہاتھ مین لیے ہوئے زمین پر بیٹھ گئے پس جرجیس نے اُنسے کہا کہ ای برادر عربی باوجود اس بات کے کہ تم ضعیف اقوام کے ہمارے نزدیک ہو اور یہ خیال ہرگز ہمارے دلون مین نہ تھا کہ تم ہمسے لڑوگے تم کس امر کے ہمسے خواہان ہو ربیعہؓ بن عامر نے جواب دیا کہ ہم صرف تمسے یہ چاہتے ہین کہ تم دین اسلام مین داخل ہو اور جو ہم کہتے ہین اور کرتے ہین وہی تم بھی کہو کرو اور اگر یہ امر تمکو منظور نہو جزیہ دو اور اگر جزیے مین بھی انکار ہو پس تلوار حکم ہی ہمارے تمھارے بیچ مین جرجیس نے کہا کہ کیا قباحت اور کون چیز تمکو اس امر سے مانع ہی کہ تم ملک فارس پر چڑھائی کرو اور ہم سے راہ درسم اور دوستی رکھو ربیعہؓ بن عامر نے جواب دیا کہ بہ نسبت اہل فارس کے تم ہمارے ملک سے قریب ہو اور اللہ تعالٰی نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہی قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ جرجیس نے پوچھا کہ کوئی کتاب بھی تمپر اُتری ہی ربیعہؓ بن عامر نے کہا ہان جیسے انجیل تمھارے نبی پر اُتری ہی جرجیس نے کہا آیا ممکن ہی کہ صلح کرلو تم اپنی اور ہماری قوم کے ساتھ اس شرط پر کہ دیوین ہم ہر مرد کو تمھارے لشکر سے ایک دینار اور ایک وسق غلہ اور تمھارے لشکر کے سردار کو ایک سو دینار اور دس وسق غلہ اور تمھارے خلیفہ کو ایک ہزار دینار اور ایک سو وسق غلہ اور ہمارے تمھارے اس بات کی لکھا پڑھی ہو جائے کہ نہ تم ہمسے لڑو اور نہ ہم تمسے ربیعہؓ بن عامر نے جواب دیا کہ یہ بات نہین ہوسکتی ہی ہمارا تمھارا معاملہ وہی ہی جو پہلے ہم کہہ چکے ہین کہ دین اسلام اختیار کرو یا جزیہ دو یا تلوار کا سامنا ہی جرجیس نے کہا کہ دین اسلام تو کسی طرح قبول نہین کرسکتے ہین گو ہم سب کے سب مارڈالے جاوین کسواسطے کہ اپنے دین کا بدل ہمکو کسی طرح دکھائی نہین دیتا ہی اور مرجانے کو ہم ادائے جزیے سے آسان و سبک جانتے ہین اور لڑائی مین تو ہمسے زیادہ تم لوگ خواہشمند نہین ہو کہ ہمارے لشکر مین اولاد بطارقہ و عمائد اور لڑائی اور نیزہ اور تلوار کے لوگ ہین پھر جرجیس نے ایک دربان سے کہا کہ سقیلہ مہتر رسایان کو سوقت میرے سامنے حاضر

کہ اُنسے امور دین کی گفتگو کرے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ہرقل بادشاہ نے ایک پرانے دانا اور مہتر رسایان کو جو اُنکے دین اور شرع کے مسائل خوب جانتا تھا اِس لشکر کے ساتھ بھیجا تھا سو وہ شخص جرجیس کے سامنے آکر بیٹھا اور جرجیس نے اُس سے کہا کہ اے باب ہمارے دریافت کر تو ہمارے لیے اِس مرد سے حالات اُنکے دین اور شرع کو پس نقیل نے ربیعہؓ ابن عامر سے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہی کہ اللہ تعالے ایک نبی عربی ہاشمی قریشی پیدا کریگا اور علامت اُنکے نبوت کی یہ ہوگی کہ اللہ تعالی اُنکو آسمان پر بلا دیگا سو یہ بات واقع ہوئی یا نہین ربیعہؓ بن عامر نے کہا ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی چنانچہ خود اللہ تعالی قرآن مجید مین اُسکی خبر دیتا ہی سبحٰن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ پھر اُس شخص نے کہا کہ ہماری کتابون مین مذکور ہی کہ خدا اُنکی امت پر ایک مہینے کا روزہ فرض کریگا ربیعہؓ بن عامر نے کہا سچ ہی اللہ تعالی نے روزہ فرض کیا ہی اور اپنی کتاب مین یہ فرمایا ہی شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور دوسری جگہ فرمایا ہی کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذی من قبلکم پھر اُسنے کہا کہ ہماری کتب مین یہ بات لکھی ہی کہ اُنکی اُمت سے جو کوئی ایک نیکی کریگا اُسکے لیے دس نیکیان لکھی جائینگی اور جو کوئی ایک بُرائی کریگا اُسکے واسطے ایک ہی برائی لکھی جائیگی ربیعہؓ بن عامر نے کہا سچ ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا ومن جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلھا پھر اُسنے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہی کہ اللہ تعالی اُنکی اُمت کو حکم کریگا کہ اُسپر درود بھیجا کرین ربیعہؓ بن عامر نے کہا سچ ہی اللہ تعالے نے قرآن مجید مین فرمایا ہی ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما پس شخص مذکور یہ سب جوابات ربیعہؓ بن عامر کے سُنکر متعجب ہوا اور سرداران روم سے اُسنے کہا کہ حق اُنھین قوم کے ساتھ ہی پھر بعد اِس گفتگو کے ایک دربان نے جرجیس سے کہا کہ یہ وہی عرب بدوی ہی جسنے تیرے بھائی باطلیق کو مار ڈالا ہی پس جب جرجیس نے یہ کلام سُنا لال ہوگئین آنکھین اُسکی غصّے سے اور چاہا اُسنے کہ ربیعہ بن عامر پر حملہ کرے مگر ربیعہؓ بن عامر اس حالت کو دیکھکر مثل بجلی کے فورًا اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور دست بقبضۂ شمشیر ہوگئے اور جلدی کی جرجیس پر اپنی تلوار کے وار سے پس ڈالدیا اُسکو زمین پر بیہوش اور مُردہ اور دوڑے بطارقہ اور اُنپر حملہ کیا تب ربیعہؓ بن عامر اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر آیا وہ بمقابلہ ہوئے اور حملہ کیا رومیون پر اور دیکھا یزید بن ابی سفیان امیر لشکر مسلمانون نے سامنے سے اس حال کو پس کہا اُنھون نے مسلمانون سے کہ دشمنان خدا نے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ربیعہؓ بن عامر کے ساتھ بیوفائی اور فریب کیا پس چلو اور لوتم اُنکو جانے نپاوین پس حملہ کیا مسلمانون نے اور ملگئے دونون لشکر ایک مین اور خوب مضبوطی سے رومی لڑ رہے تھے کہ اُسی حالت مین ایک لشکر مسلمانون کا بہ سرداری شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دکھائی دیا اور جب اُس لشکر کے مسلمانون نے اپنے بھائیون مسلمانون کو رومیون سے لڑتے دیکھا حملہ کیا اُنھون نے رومیون پر اور گھیر لیا اُنکو اور خوب تیغ زنی کی اُنکے سرون پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اُس دن آٹھ ہزار جماعت رومیون سے

ایک شخص زندہ نہ بچا کہ اہل عرب نے لے لیا تھا اُنکو گھوڑے دوڑا کر بسبب دور ہونے ملک شام کے بتوک
سے اور سب مال واسباب اُنکا مسلمانون کے قبضہ مین آگیا پھر ہمراہیان یزید بن ابی سفیان نے شرجبیل بن حسنہ
رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون سے ملاقات کی اور سب ایک جگہ اوترے اور شرجبیل بن حسنہ نے سب مال
لوٹ کا یکجا کرکے یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر سے مشورہ کیا سو اُن دونون سردارون نے یہ کہا کہ مناسب
ہی کہ سب مال جو رومیون سے ہاتھ لگا ہی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین بھیجا جاوے تاکہ مسلمان اُسکو
دیکھکر قصد جہاد رومیون کا کرین پس اس رائے کو سبھون نے پسند کیا اور سب مال واسباب سوائے ہتھیارون
اور سامان جنگ کے واسطے تقویت مسلمانون کے ہمراہی شداد بن اوس اور پانچون سوار کے مدینہ
طیبہ کو روانہ کیا اور مسلمانون نے بانتظار آنے اور لشکر کے بمقام تبوک قیام کیا واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ جب شداد بن اوس وہ سب مال واسباب لیکر مدینہ منورہ مین پہونچے اور وہان کے مسلمانون
نے اُسکو دیکھا بڑی خوشی سے آوازین لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کی بلند کین کہ شور اُنکی آواز کا حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ کے کانون تک پہونچا پس اونھون نے سبب اوسکا استفسار فرمایا لوگون نے عرض کیا کہ
شداد بن اوس اُس مال واسباب کو جو رومیون سے جہاد مین ہاتھ لگا ہی لیکر آئے ہین پس یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اُسی وقت شداد
بن اوس مع ہمراہیان اپنے کے آپہونچے اور سواریون سے اُترکر مسجد شریف نبوی مین علی ساکنہا الف التحیۃ
والثنا داخل ہوئے اور دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی پڑھین پھر قبر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا
بعدہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور سلام کرکے مبارکباد فتح کی دی اور تمام سرگذشت لڑائی
رومیون کی بیان کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سجدہ اللہ تعالے جل شانہ کا ادا کیا اور اس
معاملے کو شگون نیک فتح اسلام کا تصور فرمایا اور اس مال واسباب سے دوسرا لشکر مسلمانون کا آراستہ
کیا اور ایک خط بطلب اہل مکہ معظمہ کے واسطے جہاد کے لکھا وہ یہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم
من ابی بکر عبد اللہ عتیق ابن ابی قحافۃ الی المسلمین من اھل مکۃ وحولھا سلام علیکم فانی احمد اللہ
الذی لا الہ الا ھو وصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اما بعد فانی قد استنفرت من قبل
المسلمین الی جہاد عدوھم وفتوح بلاد الشام وقد کتبت الیکم لتسرعوا الی ما امر ربکم سبحانہ وتعالی
حیث یقول انفروا خفافا وثقالا وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون
وھذہ الایۃ نزلت فیکم وانتم احق بھا واولی من صدق بھا وقام بحکمھا فمن نصرہ دین اللہ فاللہ
ینصرہ ومن بخل بنفسہ عن ذالک واستغنی فاللہ عنہ اللہ غنی حمید سارعوا الی جنۃ عالیۃ قطوفھا دانیۃ اعدھا
اللہ للمجاھدین فی المھاجرین والانصار ومن تبعھم بسیلھم جزاہ اللہ ونعم الوکیل اور اس نامے پر رسول سرور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی مہر کرکے عبداللہ بن خدافہ کے حوالہ کیا پس عبداللہ وہ نامہ لیکر روانہ ہوے اور مکہ معظمہ مین پہونچکر اہل مکہ کو آواز دی جب اہل مکہ یکجا ہوئے عبداللہ بن خدافہ نے وہ خط پڑھکر اُن لوگون کو سُنایا پس سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ قبول کی ہمنے دعوت اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سچا جانا ہمنے قول انکا اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل کھڑے ہوئے اور کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ باز رہینگے ہم مدد و ہی دین خدا سے اور کب تک راہ دیکھین اور باز رکھین گے ہم اپنی جانون کو ان لوگون سے جنھون نے سبقت کی ہمپر لڑائیون مین اور بہ تحقیق پہونچا مطلب کو وہ شخص جسنے سبقت کی کہ اگر بچھڑ رہے ہم سبقت کرنیوالون سے پس شاید کہ ہم بھی پیچھے ملنے والون مین لکھے جائین پس روانہ ہوئے عکرمہ بن ابی جہل ساتھ چودہ آدمی اپنی قوم کے بنی مخزوم سے اور روانہ ہوے سہیل بن عمرو ساتھ چالیس آدمیون کے قوم عامر سے اور حارث بن ہشام بھی انکے ساتھ ہوئے اور دیگر اہل مکہ معظمہ نے بھی ساتھ دیا کہ تعداد کل اس جماعت کی پانچ سو تھی اسیطرح حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط قوم ہوازن اور ثقیف کو بھی لکھا تھا سو اس قوم کے بھی چار سو آدمی بجانب مدینہ منورہ روانہ ہوئے واقدی رحمہ اللہ نے عبداللہ بن سعید سے اُنھون نے ابی عامر ہوازنی سے **روایت** کی ہی کہ ابی عامر نے کہا کہ ہم طائف مین تھے جسوقت یہ خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہمارے پاس پہونچا پس اس خط کے پڑھتے ہی چار سو آدمی قوم ہوازن و ثقیف سے چلکر راستے مین اہل مکہ سے ملاقی ہوئے کہ ہم وہ سب ملکر نو سو آدمی سوار تھے اور ہر شخص ہم مین کا یہی کہتا تھا کہ ہم مین سے ہر ایک شخص تو سو سوار رومی کا مقابلہ کرسکتا ہی پس ہم سب بالاتفاق مدینہ منورہ مین پہونچکر بمقام بقیع اُترے جب یہ حال حضرت صدیق کو معلوم ہوا حضرت صدیق نے ہمارے پاس کہلا بھیجا کہ اپنے بھائیون کے پاس روانہ ہو تم یعنی جس مقام مین شرجیل بن حسنہ اور یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر مین پس روانہ ہوئے ہملوگ جرف کو اور وہان بیس روز قیام کیا اور مسلمان آکر ہم مین ملتے جاتے تھے شداد بن اوس نے جو اس جماعت مین تھے **روایت** کی ہی کہ آئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ مع جماعت مہاجرین اور انصار کے ہمارے پاس اور کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑھا پس حمد و تعریف بیان کی اللہ تعالیٰ کی پھر کہا کہ اے لوگو اللہ تعالیٰ نے مسلمانون پر فرض کیا ہی جہاد کو اور ثواب اُسکا بڑا ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک پس اچھے کرو تم اپنے ارادے اور نیتو نکو تاکہ بڑھ جاوین نیکیان تمھاری اور جلدی چلو اے بندگان خدا بجانب عمل کرنے فضل اپنے پروردگار اور سنت اپنے نبی کے اور نہین ہی یہ نام مگر ایک دو نیکیونکا یا فتح یا شہادت پس جو شخص شہید ہوگا تم مین سے جاملیگا گذشتے ہوے لوگونمین اور جو مر جائیگا تم مین سے پس جزاے خیر دینا اُسکا اللہ تعالیٰ کے ذمے ہی اور چار سو مسلمان قوم حضرموت کے بھی آئے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک نامہ سعید بن سلمہ کلابی اور قوم بنی کلاب کو بھی لکھا اور واسطے جہاد روم کے اُنکو بُلایا تھا پس ضحاک بن سفیان بن عوف کلابی نے بطور خطبہ پڑھنے کے قوم کلاب سے کہا کہ اے قوم بنی کلاب

پرہیزگاری اختیار کرو اور روانہ ہو تم بجانب خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مدد دہی دین محمدی کی کرو میں ایک شخص بیر نے قوم بنی کلاب سے جو بارہا ملک شام میں گیا تھا کہا کہ اے ضحاک تم ہمکو ایسی قوم سے لڑنیکو کہتے ہو جنکے واسطے عزت اور قوت اور لشکر اور گھوڑے بیشمار ہیں اور اہل عرب طاقت اُنکے مقابلے کی نہیں رکھتے ہیں کہ یہ لوگ بھوکے ضعیف جماعت کے تھوڑے ہیں ضحاک نے کہا کہ جو فتح اور نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوئی تھی وہ بسبب گنتی لوگون اور ہتھیار کے نہ تھی بلکہ وہ نصرت اظہار دین خدا کے واسطے تھی جس دین پر اللہ نے اُنکو بھیجا تھا چنانچہ ہنگام غزوہ بدر کے ہمکی تین سو تیرہ آدمی ہمراہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور قریش کے پاس لشکر اور ہتھیار سے بہت کچھ سامان تھا اور ہمیشہ فتح و نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اسوقت تک کہ اس عالم سے انتقال فرمایا اور جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئے اُسوقت تمنے دیکھا ہی اُن لوگون کو جو بعد انتقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اسلام سے پھر گئے تھے کہ کیونکر تلوار سے اُنکو مغلوب کیا اور کوئی تعریف تمھارے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مسلمانون کے نزدیک نہوگی جب تک کہ تم مسلمانوں کی کمک نہ کروگے جیسا کہ قوم حمیر اور قوم طے نے کیا ہی پس اللہ تعالی کی قسم تمکو دیتا ہون کہ بُرا نہ کہلاؤ تم اپنی قوم کو درمیان اہل عرب کے حال آنکہ اہل عرب میں اونٹ گھوڑے جماعت ہتھیار میں تم سب سے زیادہ ہو پس اللہ سے ڈرو اور حکم خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مان لو راوی نے کہا ہی کہ جب قوم بنی کلاب نے یہ گفتگو ضحاک کی سُنی کھلگئیں آنکھیں اُنکی اور جوانمردی کی اُنھون نے واسطے چلنے کے پس سوار ہوئے اونٹون پر اور کوتل کر لیا عربی گھوڑونکو اور آئے مدینہ منورہ زادہا اللہ تعظیما و تشریفا میں پس وہان مسلح اور گھوڑون پر سوار ہوئے اور مدینہ طیبہ میں پہونچکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور حضرت صدیق انکے آنے سے خوش ہوئے اور ایک نشان فوج اُس جماعت کے واسطے بناکر سپرد ضحاک بن سفیان کیا اور اُنکو حکم دیا لشکر مسلمانون میں جا ملو اور ضحاک نے بہت گھوڑے اونٹ اپنے ساتھ لاکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور میں اس خواہش سے نذر کیے تھے کہ جہاد روم میں وہ کام آوین راوی نے کہا ہی کہ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ گھوڑے برنگ سرخ و سفید دیکھے بہت خوش ہوئے اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہی کہ فرماتے تھے خیل اشقر مجلبہ طلقہ راوی نے بیان کیا ہی کہ اس لشکر کے جمع ہونے کا شور ہو گیا اور اولاد مہاجرین و انصار کے بھی لوگ آکر اس لشکر میں شریک ہوئے اور بمقام جرف پورا ہوا لشکر اور حضرت صدیق نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے اس تمام لشکر پر امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح کو سردار مقرر فرماوین اور کسی اور شخص کو اس لشکر کے طلیعہ پر امیر مقرر کرین سو یہ امر سعید بن خالد بن سعید بن العاص کے واسطے جو جوان بزرگ تھے تجویز کیا اسوجہ سے کہ سعید نے حضرت صدیق سے کہا تھا کہ اے خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ نے ارادہ اس امر کا کیا تھا کہ لشکر کا ایک امیر طلیعہ مثل اور امیرون کے میرے باپ کو مقرر فرماوین تب مسلمانون نے اس معاملے میں آپسمین گفتگو کی تھی پس آپ نے انکو معزول فرمایا اور حال یہ ہی کہ میرے باپ نے اپنے نفس کو راہ خدا میں قید کیا تھا اور میں نے بھی اپنے نفس کو اللہ تعالی کی راہ میں

قید کیا ہی اور ہمیشہ آپکی دعوت اور بیعت کا قبول کرنے والا ہون پس اگر آپ مجکو امیر طلیعہ اِس لشکر کا مقرر فرما دین تو اللہ تعالے
فرمائی مین مجکو عاجز نہ دیکھیگا راوی نے کہا ہی کہ سعید اپنے باپ سے زیادہ بزرگ منش اور سوار کار تھے پس حضرت صدیق
نے اُنکی درخواست کو منظور فرمایا اور نشان فوج اُنکے واسطے بناکر اُنکو دیا اور دو ہزار سوار عرب پر اُنکو امیر کیا واقدی
رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کی ہی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ نے یہ سب حال گفتگو سعید بن خالد کا اور خواہش اُن کی
در باب امارت لشکر اور مقرر ہونا اُنکا اُس کام پر سُنا تو یہ امر اُنکو اچھا نہ معلوم ہوا اور حضرت صدیق کے پاس آئے اور
کہا ای خلیفۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نشان تمنے سعید بن خالد کے واسطے بنایا ہی اور اُن کو اُس
شخص پر جو اُنسے بہتر ہی ترجیح دی ہی اور جو گفتگو سعید بن خالد نے بوقت بنانے نشان کے تمسے کی وہ سب مین نے
سنی سو مین قسم کھاتا ہون کہ تم جانتے ہو کہ سعید نے اُس قول سے یعنی یہ کہ مسلمانون نے اُنکے باپ کے مقدمے
مین گفتگو کی سوائے میرے اور کسی کو مراد نہین لیا ہی حالانکہ قسم ہی خدا کی کہ مین نے اُنکے باپ کے مقدمے
مین کوئی کلام نہین کیا اور نہ مجکو اُنسے دشمنی ہی پس جب حضرت صدیق نے یہ کلام حضرت عمر رضی اللہ کا سنا بہت
گران گزرا اُن پر دو وجہون سے ایک معزول کرنا سعید بن خالد کا دوسرے عمل کرنا خلاف راے حضرت عمرؓ کے
بسواسطے کہ وہ حضرت عمرؓ کے ساتھ محبت رکھتے تھے اور حضرت عمرؓ بہواخواہ مسلمانون کے تھے اور اُنکو ایک قرب و منزلت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل تھی پس اُٹھ کھڑے ہوئے حضرت صدیق اور حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہما کے پاس جاکر یہ حال بیان کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ کو معلوم ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ کو
اصلاح اور بھلائی دین کی منظور رہتی ہی اور اُنکو کسی مسلمان کے ساتھ دل مین دشمنی نہین ہی پس حضرت صدیق نے قول
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قبول کرکے ابی اروی الدوسی کو سعید بن خالد کے پاس بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ میرے
نشان کو میرے پاس پھر بھیجو جب یہ پیغام بمقام جرف سعید بن خالد کو پہونچا نشان مطلوبہ حضرت صدیق رضی
اللہ عنہ کو پھر بھیجا اور کہا قسم ہی خدا کی مین کافرون کے ساتھ لڑونگا تحت نشان ابی بکر صدیق کے جس
جس جگہ ہو اور جسکے ہاتھ مین ہو کیونکہ مین اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی راہ مین قید کرچکا ہون واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اِس فکر مین تھے کہ کس شخص کو امیر طلیعہ لشکر ابی عبیدہ بن الجراح
کا کرنا چاہیے کہ اِس اثنا مین سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور حرث بن ہشام آئے اور یہ لوگ ہتھیار بند اور
خواہشمند اِس امر کے تھے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ انکے واسطے نشان سرداری فوج کا بنادین پس حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن لوگون کو دیکھکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اِس امر کا مشورہ کیا حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ امر تو کرنے کا نہین ہی پس حرث بن ہشام نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ تم قبل اسلام کے
ہمارے واسطے غمشیر بُران تھے اب کہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو ہدایت اسلام کی کی سو ہم کچھ پاس قرابت تم مین نہین دیکھتے ہین

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے پاسداری قرابت کا حکم کیا ہی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس امر مین نہین کو مقدم گردانتا ہون جو پہلے ایمان لائے ہین سہیل بن عمرو نے کہا کہ اگر تمھاری رائے ہی کہ سابقین کو مقدم گردانو تو قسم ہی خدا کی کہ ہم نافرمانی نہ کرینگے اور جو خرچ بایام جاہلیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑائی مین کیا ہی اُسکا دوچند راہ خدا مین خرچ کرین گے اور جسقدر مدت کہ ہم بمقابلہ لڑائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٹھہرے ہین اُسکے دو حصے اب بمقابلہ دشمنان خدا لڑینگے اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ ای لوگو مین خدا کو اس بات پر گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنا نفس اور اپنے ساتھیون کے نفوس اور اپنے مال کو راہ خدا مین قید کیا ہی کبھی جہاد سے نہ پھرینگے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کلام اُنکا سنکر یہ دعا مانگی اللّٰھم بلغھم افضل ما یبلون واجرھم باحسن ما کانو یعملون پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص بن وایل السہمی کو اپنے سامنے بُلایا اور ایک نشان فوج اُنکے سپرد کرکے فرمایا کہ مین نے تمکو اس لشکر یعنی اہل مکہ معظمہ اور ثقیف وطائف وہوازن وبنی کلاب کا سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب زمین فلسطین کے اور ابی عبیدہ بن الجراح کی کمک کرو تم اگر وہ اسکے خواہان ہون تمسے اور کوئی کام بدون اُنکی صلاح اور مشورے کے نہ کرنا پس روانہ ہو تم برکت دے خدا تم مین اور تمھارے ساتھیون مین پس عمرو بن العاص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ تمکو میری شدت اور سختی دشمنان دین پر اور صبر میرا جہاد مین معلوم ہی سو تم خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے واسطے سفارش اس امر کی کرو کہ مجکو ابو عبیدہ بن الجراح پر سردار مقرر کرین اور میرا قرب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمنے دیکھا ہی اور مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ میرے ہاتھون سے بلاد شام فتح اور دشمنان دین ہلاک ہون حضرت عمرؓ نے کہا جو تمنے یہ اپنے حالات کا ذکر کیا مین اُسمین کچھ تکذیب اور کلام نہین کرتا ہون لیکن مین اس امر مین خوش نہونگا کہ تم ابو عبیدہؓ بن الجراح پر امیر مقرر ہو کہ میرے نزدیک ابو عبیدہ کا مرتبہ تمھارے مرتبہ سے بڑھکر ہی اور وہ سابق الایمان ہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکے حق مین ارشاد فرمایا ہی ابو عبیدۃ امین ھذہ الامۃ عمرو بن العاص نے کہا کہ اگر مین ابو عبیدہؓ پر امیر مقرر کیا جاؤنگا تو یہ امر باعث کمی اُنکے مرتبے کا نہین ہو سکتا ہی حضرت عمرؓ نے کہا افسوس ہی تمپر ای عمرو اس بات کا کہ بیان تمھارا تو دلیل ہی اس امر کی کہ اس درخواست سے غرض تمھاری صرف حصول مرتبہ اور بزرگی دنیا ہے سو ڈر ای عمرو خدا سے اور نہ طلب کرو تم کچھ سوائے بزرگی آخرت کے عمرو بن العاص نے کہا کہ درحقیقت بات تو یہی ہی جو تمنے کہا پھر بعد اس گفتگو کے عمرو بن العاص آمادہ روانگی ہوئے اور اہل مکہ اور بنو کلاب وہوازن وثقیف وغیرہ سے اُنکے ساتھ ہوئے اور مہاجرین اور انصار واسطے ہمراہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ٹھہر گئے اور عمرو بن العاص نے اپنے ہمراہی لشکر کا سعید بن خالد کو مقدمۃ الجیش کیا ابو الدرداء نے بیان کیا ہی کہ مین عمرو بن العاص کے لشکر مین تھا

۷ ای اللہ میرے ہوئے کا سبب ہو تم جسکی وہ خبر دیتے ہین اور ابھی امید رکھتے ہین اور دوری فتح کا ہون کی وجہ سے ف

۱۲ ای ابو عبیدہ کو امیر مقرر کرنا حضرت ابو بکر صدیق کا عمرو بن العاص کو ۱۲ ابو عبیدہ کی فضل اہمیت اور برتری ظاہر کرکے واسطے اس امر شکایت کے مین

پس سنا تھا مین نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو جو عمرو بن العاص کو بوقت رخصت کے وصیت فرمائی تھی اور خلاصہ یہ ہی کہ
ڈرتے رہو تم اللہ تعالیٰ سے ہر حال چھپے ہوئے اور ظاہر مین اور شرم رکھو اللہ تعالیٰ سے عالم تنہائی مین کہ وہ تمھارے کام کو دیکھتا
ہی اور یہ تو تم جان چکے ہو کہ تمسے بہتر اور باعزت لوگون پر مین نے تمکو سردار کیا ہی اور کام آخرت کا کرو اور اللہ کو اپنے کام سے
راضی رکھو اور اپنے ساتھیون پر مثل باپ کے شفقت کرو اور چلنے مین شتابی نکرو اور ساتھیون کے خبر گیران رہو کہ انمین
ضعیف لوگ بھی ہین اور تمکو بہت دور جانا ہی واللہ ناصر دینہ لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اور جب تم مع اپنے اس
لشکر کے روانہ ہو تو اُس راہ کو نہ جاؤ جس راہ مین یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ
گئے ہین بلکہ براہ ایلیہ جاؤ کہ اس راہ سے ارض فلسطین کو پہونچ جاؤ گے اور لوگ خبر رسان اور جاسوس مقرر کرکے ابوعبیدہ
بن الجراح کے پاس بھیجکر انکا حال دریافت کرو پس اگر سُنو کہ وہ اپنے دشمن پر غالب ہین تو تم اُن دشمنون سے جو ارض
فلسطین مین ہین لڑو اور اگر انکو تمسے کمک کی خواہش ہو تو لشکر کو کمک کے واسطے ایک کے پیچھے دوسرا بھیجتے جاؤ اور
سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور ہشام بن حرث اور سعید بن خالد کو مقدمۃ الجیش اس لشکر کا کرو اور جس کام
کے واسطے مین نے تمکو مقرر کیا ہی اُسمین سُستی اور کاہلی نہ کرو اور ڈرو تم کاہلی سے اور کثرت دشمنون کی دیکھکر یہ نہ کہو
کہ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو ایسی جگہ بھیجا ہی کہ ہم مقابلہ نہین کرسکتے کیونکہ تمنے بہت جگہ کثرت کفار اور
قلت مسلمانون کی اپنی آنکھ سے دیکھی ہی اور معاملۂ جنگ خیبر اور فتح مسلمانون کی بھی تمکو معلوم ہی اور تمھارے ساتھ
صحابۂ مہاجرین اور انصار اہل بدر سے ہین سُو اُنکی پاسداری اور بزرگداشت وحفظ مراتب اور حقوق اُنکے کا کرنا اور
اُنپر کوئی دست درازی اپنی حکومت کی نکرنا اور اس بات کا غرور اپنے دلمین نہ لانا کہ مجکو ابی بکر نے (سوجہ سے سردار اُنکا
کیا ہی کہ مین اُنسے بہتر ہون اور فریب نفس سے ڈرتے رہنا اور اپنے کو مثل ایک اپنے ہمراہیون کے سمجھنا اور جسوقت جس
امر کا قصد کرنا اُسمین اُن لوگون سے مشورہ لے لینا اور نماز کا التزام رکھنا اور کوئی نماز بے اذان نہ پڑھنا اور جب نماز کا وقت
آوے اذان کہنا تاکہ تمھارے ساتھی سنین پھر ارادہ نماز کا کرنا پس جو کوئی ہمراہیون سے تمھارے ساتھ نماز پڑھیگا اُسکے
واسطے بہتر ہوگا اور جو اپنے قیامگاہ مین پڑھیگا اُسکو بھی اجر ہوگا اور تم خود اطیبون کی بات جیت مین مالک رہنا اور دشمنون
سے نڈر نہ رہنا اور اپنے ساتھیون کو قرآن مجید پڑھنے کی تاکید کرنا اور نگہبانی کے واسطے ساتھیون کو باری باری سے مقرر کرنا
پھر تم خود اُسکے نگران رہنا اور رات کو اپنے ہمراہیون کے ساتھ زیادہ یکجائی اور نشست رکھنا اور جب کسی ہمراہی کو بعوض
کسی امر خلاف شرع کے عقوبت کرنا زیادہ شدت اُسمین نکرنا اور سزا کو بھی نہ چھوڑ دینا کہ زیادہ تر دلیری اُسکو ہوجاوے اور
جبتک ممکن ہو سکے درے نہ مارنا کیونکہ تم بیخوف نہین رہ سکتے ہو اُس شخص سے کہ جانے دشمنون مین اور کمک کرے اُنکی
تمھارے اوپر اور نہ برا کرنا کسی کے بھید کی بات کو اور اکتفا کرنا ظاہر اور کھلی ہوئی اُنکی باتو پر اور اپنے کام مین کوشش کرتے
رہنا اور بوقت مقابلۂ دشمن کے یاد اور تصدیق خدا کی کرنا اور کلام کرنے مین وصیت کو مقدم رکھنا اور اپنے ساتھیو پر حکم اس امر کا کرنا

کہ خیانت نکرین اور بحالت ثبوت خیانت کے سزا دینا اور وقت نصیحت کے کلام مختصر کہنا اور اصلاح رکھنا اپنے نفس کی تاکہ اصلاح پر رہے رعیت تمھاری اور امام پیشوا نہین ہوتا ہی مگر وہ شخص جو اپنے فعل اور عمل مین نسبت رعیت کے نزدیکی خدا کی ملحوظ رکھے اور مین نے سردار کیا ہی تمکو تمھارے ساتھیون اہل عرب پر پس ہر گروہ کی منزلت اور مرتبے کو پہچانتے رہنا اور بہ نسبت اُنکے مثل ماں باپ کے مہربان رہنا اور کوچ کے وقت اپنے لشکر کی خبرگیری رکھنا اور کچھ لشکر بطور طلیعہ کے اپنی فوج کے آگے مقرر کرنا اور جس شخص سے راضی ہو اُسکو نگرانی کے واسطے پیچھے لشکر کے رکھنا اور دشمن کے مقابلہ مین صبر کرنا اور پیچھے نہ پھرنا کہ اسمین ضعف اور عاجزی تمھاری ثابت ہو اور با التزام رکھنا اپنے ساتھیون کو قرآن پڑھنے پر اور مذاکرۂ امور زمانۂ جاہلیت اور کفر سے اپنے ساتھیونکو باز رکھنا کہ ایسی باتون سے آپس کی دشمنی پیدا ہوتی ہو اور تازگی اور خوبی دینا سے احتیاط رکھنا اُسوقت تک کہ جا ملو تم گزشتگان گزشتہ سلف سے اور اپنے تئین اُن لوگون مین ملانا جنکی مدح قرآن شریف مین مذکور ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وجعلنا ھم ائمۃ یھدون بامرنا واوحینا الیھم فعل الخیرات واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وکانوا لنا عابدین ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جسوقت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ وصیت عمرو بن العاص کو کرتے تھے اُسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بھی اُس جگہ موجود تھے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روانہ ہو ساتھ برکت اور مدد خدا کے وصیت کرتا ہون مین تمکو اِس بات کی کہ خدا سے ڈرتے رہو اور اسکی راہ مین جہاد اور کفارونکو قتل کرو کہ اللہ مدد کرتا ہی اُس شخص کی جو مدد کرتا ہی اللہ کی پس روانہ ہوا لشکر مسلمانون کا جسکی تعداد نو ہزار تھی بسرداری عمرو بن العاص کے بارادہ فلسطین کے اور جب یہ لشکر ایکدن کے راستے پر پہونچگیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے نشانہاے فوج واسطے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے بنایا اور اُنکو تمام لشکر مسلمانون پر سردار مقرر کیا اور حکم دیا کہ مع اپنے ہمراہیان کے بجانب زمین جابیہ روانہ ہون اور کہا کہ ای امین الامۃ جو وصیتین مین نے عمرو بن العاص کو کی ہین وہ تم سب سُن چکے ہو اب مین تمکو رخصت کرتا ہون پس روانہ ہوئے مسلمان بجانب منزل مقصود کے پھر بعد رخصت کرنے ابو عبیدہ بن الجراح کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید المخزومی کو اپنے پاس بُلایا اور سردار کیا اُنکو قوم بنی لخم اور جذام پر اور ساتھ کیا انکے لشکر زحف کو جنکی تعداد نو سو سوارون کی تھی اور دیا خالد بن الولید کو نشان حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو سیاہ رنگ تھا اور یہ نو سو سوار وہ لوگ تھے جو اکثر لڑائیون مین سامنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رہے تھے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے کہا کہ اے ابا سلیمان مین نے اِس سب لشکر پر تمکو سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب زمین ایلیہ اور فارس کے اور مین اللہ تعالیٰ سے اُمید اِس بات کی رکھتا ہون کہ فتح کرے اللہ تعالیٰ اِس ملک کو تمھارے ہاتھ سے اور مدد دیوے تمکو پس روانہ ہوئے خالد بن الولید بجانب ملک عراق رویم بن عامر نے بیان کیا ہی کہ تھا مین اُس لشکر مین جسکو حضرت صدیق نے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب ایلیا اور فلسطین کے بھیجا تھا اور صاحب نشان عمرو بن العاص کے سعید بن خالد تھے پس دیکھا مین نے

۱۲ ترجمہ اور کریں بخشے حمد پیشوا کر ہدایت کرنے ہمارے مین وہ دوست تمھارے کا کہ کرے اور دلون مین والے کے بخشے اچھے اور نیک کام کرنے اور نماز اور دینے اور زکوٰۃ دینے کو اور ہیں ہمارے عبادت کرنے والے ہمکو

۱۳ اور بھیجا حضرت ابو بکر نے ابو عبیدہ بن الجراح کو سپہ سالاری لشکر مسلمانون پر واسطے رواں ہونے کے ملک شام کے اور مقرر کرنا خالد بن الولید کو سپہ سالاری لشکر کے واسطے روانہ ہونے

ملک فارس کے

۱۴ زحف فوج بھیڑ بھیڑ مین دشمن کے اور ایک کتیبہ مین جان لشکر کو کہتے ہین

۱۴ ای فاتحین الولید

اُنکو کہ نشان کو جنبش دیتے تھے اپنے ہاتھ مین اور شعار جو پڑھتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر مسلمانون کو بجانب ملک شام وعراق روانہ کرکے مدینہ طیبہ مین واپس تشریف لائے اور وہ اللہ تعالے سے دعاے فتح ونصرت کی مسلمانون کے واسطے مانگتے تھے اور اسوقت حضرت صدیق رضؓ کے دل مین مسلمانون کے واسطے ایک قلق اور غم پیدا ہوا کہ آثار اُسکے اُنکے چہرے سے نمایان تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ قلق کس امر کا ہی تمکو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجکو مسلمانون کے واسطے قلق ہی اور مین اللہ سے امید رکھتا ہون کہ اللہ تعالی مسلمانون کو اُنکے دشمنون پر غالب کرے اور ایسا نہ کرے کہ مسلمانون کے کسی معاملہ مین رسوائی اور جہاد مین مجکو غم لاحق ہووے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہی خدا کی مجکو کبھی کسی لشکر مسلمانونکی روانگی کا ایسا سرور نہین ہوا جیسا کہ اس لشکر کی روانگی مین بجانب ملک شام کے خوش ہوا اور یہ سرور میرا اسوجہ سے ہی کہ اللہ تعالی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدۂ فتح ملک شام کا فرمایا ہی اور اللہ تعالی کا وعدہ خلاف نہین ہوتا ہی حضرت صدیق رضؓ نے کہا سچ ہی اور مین جانتا ہون کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درباب فتح ملک شام کے راست ہی اُسمین کچھ خلاف نہین اور بیشک ہم روم اور فارس پر غالب ہونگے لیکن ہم نہین جانتے ہین کہ یہ امر کس وقت مین واقع ہوگا آیا اسی لشکر کے ہاتھ سے ہوگا یا دوسرے لشکر کے ہاتھ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا سچ ہی ولیکن خدا سے گمان نیک رکھنا چاہیے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ اُسی شب کو حضرت صدیق نے یہ خواب دیکھا کہ عمرو بن العاص اور اُنکے ساتھی مسلمان ایک پشتہ دشوار گذار مین پہونچے ہین اور کام اُنپر سخت ہوگیا ہی پھر عمرو بن العاص نے چاہا کہ اُس پشتۂ دشوار گذار اور تنگ سے نجات پاوین پس حملہ کیا اُنھون نے بسواری اسپ اُسمین اور ساتھیون نے بھی بہ تبعیت اُنکی کی پس ناگہان پہونچ گئے وہ ایک زمین سبز اور سیراب مین اور اُترے وہان اور راحت حاصل کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اس خواب کے دیکھنے سے سرور حاصل ہوا اور اس خواب کو لوگون سے بیان کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تعبیر اس خواب کی یہ ہے کہ مسلمانونکو فتح حاصل ہوگی لیکن معلوم ہوتا ہی کہ عمرو بن العاص اور اُنکے ساتھی لوگونکو جنگ مشرکین سے مشقت شدید اُٹھانی پڑیگی پھر اس مشقت سے نجات حاصل ہوگی **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ زمانہ جاہلیت اور اسلام مین ہمیشہ معمول تھا کہ عوام الناس ملک شام کے گیہون جو روغن زیت منقی انجیر وغیرہ عمدہ چیزین مدینہ منورہ مین لاکر بیچتے تھے پس جس زمانہ مین کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سامان روانگی لشکر کا کررہے تھے اور عمرو بن العاص کو مامور بروانگی جانب ارض ایلیا اور فلسطین کے کیا تھا اسوقت بھی یہ لوگ بدستور تجارت آئے تھے اور سب معاملہ دیکھا سُنا تھا سو اُن لوگون نے یہ خبر ونیز حال ملنے جانے مشرکین کا بمقام تبوک ہرقل بادشاہ روم کو پہونچایا پس ہرقل نے سب اپنے ارکان دولت اور مردان جنگجو اور مہتران ترسایان کو اکٹھا کرکے اس حال سے مطلع کیا اور کہا کہ سنو اور آگاہ ہو تم کہ یہ معاملہ وہی ہی جسکی خبر مدت سے مین تمکو دیتا ہون اور بیشک اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میرے تختگاہ تک مالک ہوجائینگے اور وقت اسکا قریب پہونچا ہی اور ساتھی تمھارے بمقام تبوک ملے گئے اور

اور خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر مسلمانون کا تمھاری طرف روانہ کیا ہی کہ اُسکو تم اپنے پاس پہونچا ہی سمجھو پس مناسب ہی کہ خودداری کرو تم اور اپنے دین اور شرع اور ملک کے بلے اور مال کے واسطے اُنسے لڑو اور اگر اس باب مین سستی اور کاہلی کروگے تو ملک اور مال تمھارا سب اُنکی ملکیت مین آجائیگا پس وہ سب یہ کلام ہرقل کا سُنکر اپنے ساتھیون پر جو بمقام بتوک مارے گئے تھے رونے لگے ہرقل نے کہا کہ رونا چھوڑو کہ یہ کام عورتون کا ہی اور جاکر تم سب بمقام اجنادین جمع ہو ہرقل کے وزیر نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ اس خبر کو جنھون نے بیان کیا ہی ہم اُنکی زبان سے سنین پس ہرقل نے انمین سے ایک شخص عرب نصرانی کو قوم غسم سے اپنے سامنے بُلایا اور اُس سے پوچھا کہ تمکو مدینہ منورہ چھوڑے ہوئے کتنے دن گذرے ہین اُسنے کہا کہ بیس روز گذرے ہین پھر ہرقل نے پوچھا کہ مسلمانون کا سردار کون ہی اُسنے کہا ایک شخص ہین جنکا نام ابوبکرؓ ہی اور اُنھون نے اپنا لشکر تمھارے ملک کو روانہ کیا ہی اور مین نے دیکھا ہی کہ وہ لوگ بڑے مستعد اور مضبوط ہین پھر ہرقل نے پوچھا کہ تونے ابوبکرؓ کو دیکھا ہے اوسنے کہا کہ ہان مین نے دیکھا ہے اور ابوبکرؓ نے مجھسے ایک چادر چار درم کو مول لیکر اپنے شانون پر ڈال لی تھی اور دیکھا مین نے انکو مثل اور سب مسلمانون کے بدون فرق کے کہ صرف دو کپڑے پہنے ہوئے بازارون مین پھرتے ہین اور نگرانی خلائق کی کرتے ہین اور حق کمزور کا زور آور سے دلاتے ہین اور معاملہ حق مین اُنکے نزدیک کمزور اور زور آور برابر ہین پھر ہرقل نے کہا کہ اُنکا حلیہ بیان کر اُسنے کہا کہ قد اُنکا لمبا ہی رنگ گندم گون ہی دونون رخسارے پتلے اور ہلکے ہین اور خوش زبان اور بیان ہین دانت بہت اچھے ہین پس ہرقل یہ سُنکر مسکرایا اور کہا کہ وہی خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور ہمنے اپنی کتب مین یہ لکھا دیکھا ہی کہ بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہی کام دین کا کرینگے اور ہمکو یہی اپنی کتابون سے معلوم ہوا ہی کہ اُنکے بعد ایک اور شخص سیاہ چشم دراز قد گندم رنگ حملہ آور مثل شیر کے جنکے ہاتھون سے ہلاکی اور جلاوطنی دشمنان دین ہوگی اس کام کو کرینگے پس اُس عرب نصرانی نے کہا کہ اُس شخص کو بھی جسکی صفت تمنے بیان کی مین نے دیکھا ہی ابوبکرؓ کے ساتھ کہ اُنسے کبھی جُدا نہین ہوتے ہین ہرقل نے کہا کہ ٹھیک ہوا معاملہ اور مین نے تورومیون کے واسطے بہتری اور فلاح چاہا تھا مگر اُنھون نے میری اطاعت سے انکار کیا اور قریب ہی کہ نکالدیے جاوینگے رومی زمین سوریہ سے پھر بعد اس گفتگو کے تیار کیا ہرقل نے ایک صلیب سونے کی اور سپرد کیا روبیس کو جو سردار اسکے لشکر کا تھا اور کہا اُس سے کہ مین نے حاکم کیا تجکو اپنے لشکر پر پس روانہ ہو تو اور باز رکھ اہل عرب کو فلسطین مین آنے سے کہ یہ شہر بہت اچھا فراخ اور میوہ دار ہی اور اُسی سے ہماری عزت ہی پس روبیس مذکور صلیب کو لیکر اُسی دن مع لشکر بجانب اجنادین کے روانہ ہوا **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی کہ جب عمرو بن العاص مع اپنے ساتھیون کے ارض فلسطین مین پہونچے اور جانور اُنکے کمزور اور لاغر ہوگئے تھے پس وہ ایک مقام بہتر اور سرسبز مین پہونچکر اُترے اور گھوڑے اونٹونکو چرنے کے واسطے چھوڑدیا پس جاتی رہی لاغری اُنکی پھر مہاجرین اور انصار یکجا ہوئے اور اپنے کام مین انھون نے مشورہ کیا پس وہ مشورہ کر رہے تھے کہ اسی حالت مین عامر بن عدی جو بہترین مسلمانون سے تھے اُس مقام مین آئے اور اُنکے عزیز اقارب

ذکر واقعہ اجنادین ۱۲

ملک شام مین بہت تھے کہ وہان کے آنے جانے سے اُنکے شہرون اور راستون سے واقف ہوگئے اور وہ اسوقت اپنے یگانون کے پاس سے جو ملک شام مین تھے آئے تھے پس مسلمانون نے انکو اپنے ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کے پاس لیگئے پس جب دیکھا عمرو بن العاص نے کہ چہرۂ عامر بن عدی کا بہت گھبرایا ہوا ہی پوچھا کہ ای عامر تمھارے اضطرار کا کیا سبب ہی عامر نے کہا کہ میرے پیچھے ایک بڑا لشکر رومیون کا آپہونچا ہی دران حالیکہ کھینچتے ہین اور پھاڑتے ہین وہ لوگ درختون کو اچھے گھوڑون پر عمرو بن العاص نے یہ سُنکر کہا کہ ای عامر تمنے تو مسلمانون کے دلون کو خوف سے بھر دیا پس ہم اللہ تعالی سے دشمنون پر مدد چاہتے ہین تم یہ بتلاؤ کہ کسقدر جماعت کا تمنے اندازہ کیا ہی عامر نے کہا کہ مین نے ایک بلند پہاڑ پر چڑھکر دیکھا ہی کہ نشانون اور نیزون اور صلیبون سے تمام وادی الاحمر جو ایک بڑا مقام ارض فلسطین مین ہی بھرا ہوا ہی اور بقدر ایک لاکھ آدمی کی جماعت میرے اندازے مین معلوم ہوتی ہی اور مجکو تو اسی قدر حال معلوم ہی اور تحقیق عذر خواہی کی اُس شخص نے کہ ڈرایا تھا پس جب عمرو بن العاص نے یہ کیفیت سُنی کہا اُنھون نے کہ اعانت طلب کرتے ہین ہم اللہ سے اُنپر اور نہین ہی طاقت قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر متوجہ ہوئے اُن لوگون کی طرف جو موجود تھے صحابۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا کہ ای لوگو ہم تم اِس معاملۂ جہاد مین برابر ہین پس مدد چاہو تم اللہ سے اُسکے دشمنون پر اور لڑو اُنسے اپنے دین کے واسطے پس تم مین سے جو مارا جائیگا وہ رتبہ شہادت کا پاویگا اور جو زندہ رہیگا وہ سعید و نیکبخت زندگانی کریگا پس تم لوگ اِس معاملے مین کیا راے دیتے ہو بجواب اِس کلام کے ہر شخص کو جو راے مناسب معلوم ہوئی اُسنے بیان کی اور ایک گروہ بادیہ اعراب نے عمرو بن العاص سے یہ کہا کہ ای سردار ہماری راے یہ ہے کہ تم ہم سب کو لیکر بیچ جنگل مین چلو کہ وہ لوگ وہان حملہ کرنے پر قادر نہونگے اور قلعجات اور گانون کو نہ چھوڑینگے اور جماعت اُن کی متفرق ہوجاویگی اُسوقت ہم اُنپر برسبیل غفلت کے حملہ کرکے اگر خدا نے چاہا بھگا دینگے سہیل بن عامر نے کہا کہ یہ مشورہ تو مرد عاجز کا ہی اور ایک جماعت مہاجرین اور انصار نے کہا کہ ہمنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھوڑی جماعت سے بہت جماعت کو بھگا دیا ہی اور اللہ تعالی نے وعدہ مدد ہی اور حکم صبر کا فرمایا ہی اور نہین ہی وعدہ اللہ کا ساتھ صابرین کے مگر اچھا اور نیک اور اللہ تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ اور حال یہ ہی کہ ہملوگ دشمن کے دیار مین ہین اور وہ در پے ہمارے قتل کے آئے ہین پس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ نہ پھرینگے ہم ان لوگون کے مقابلے اور لڑائی کفار سے اور نہ پھیرینگے ہم اپنی تلوارون کو انسے پس جسکا جی چاہے اُنکے مقابلہ کو آگے بڑھے اور جسکا جی چاہے پلٹ جاوے اور جو شخص پیچھے پھریگا پس اللہ تعالی اُسکی راہ مین ہے پس عمرو بن العاص نے قول مسلمانان مکہ معظمہ اور کلام عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا سُنا خوش ہوئے اور کہا کہ اے بیٹے فاروق کے کیا اچھی بات تمنے کہی گویا تمکو میرے دل کا بھید معلوم ہوگیا کہ میرے دل مین

بھی یہی تھا جو تمنے کہا اور میری تجویز یہ ہی کہ مین تمکو کسی قدر مسلمانون پر سردار کرون کہ وہ میرے لشکر کے واسطے بطور طلیعہ
کے اور خبر لشکر کفار کی ہمسے بیان کرین اور دیکھین اور معلوم کرین اِس امر کو کہ آیا یا دینگے ہم کوئی راہ لڑائی کی اُنکے
ساتھ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جو ارادہ تمنے کیا ہی وہ کرو کسواسطے کہ مین اپنی جان کے ساتھ بخیل نہین
ہون اس امر مین کہ اُسکو خدا کی راہ مین صرف کرون پس عمرو بن العاص نے ایک نشان لشکر بنا کر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
عنہما کو دیا اور ایکہزار سوار مسلمانون سے اِنکے ساتھ کیے جسمین قوم بنی کلاب اور اہل طایف اور ثقیف سے تھے اور
حکم روانگی کا دیا پس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مع ہمراہیان کے روانہ ہوئے اور وہ باقی دن اور تمام رات صبح
تک چلنے مین گذرا تا کہ دفعۃً صبح کے وقت ایک غبار اُنکو دکھائی دیا عبد اللہ بن عمر رضؓ نے اپنے ساتھیون سے کہا
کہ یہ گرد تو لشکر کی معلوم ہوتی ہی اور میرا گمان یہ ہی کہ یہ لشکر طلیعہ فوج روم کا ہی پس توقف کیا عبد اللہ بن عمر رضؓ نے مع
اپنے ہمراہیان کے اور ایک قوم نے بادیہ اعراب سے کہا اگر اجازت دو تو ہم جاکر دیکھین کہ یہ گرد کیسی ہی عبد اللہ بن عمرؓ
نے کہا کہ ایک کا دوسرے سے جدا ہونا مناسب نہین ہی جب تک نہ معلوم ہووے کہ یہ کیا ہی اور اسی گفتگو مین غبار
قریب لشکر مسلمانون کے آگیا اور دس ہزار سوار رومی دکھلائی دیئے جنکو رومیون نے بطور طلیعہ لشکر کے
بھیجا تھا بسرداری ایک بطریق اپنے ہمراہی کے جسکا نام رلوی کو نہین معلوم ہوا تا کہ مسلمانون کے لشکر کے اخبار دریافت
کرکے اُسکو اطلاع دیوین پس جب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس لشکر کو دیکھا اپنے ساتھیون سے کہا کہ مہلت ندو اُنکو
کہ آخر تمھارے ہی مقابلے کو آئے ہین اللہ تعالیٰ تمکو اُنپر غالب کریگا اور مدد دیگا اور یقین جانو اِس بات کو کہ بہشت
تلوارون کے سایے مین ہی پس مسلمانون نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بہ آواز بلند کہا اور حملہ کیا اور سب سے پہلے
عکرمہ بن ابی جہل پھر سہیل بن عمرو نے حملہ کیا اور حملہ کیا ضحاک بن ابی سفیان نے اور للکارا اپنے ساتھیون کو پھر اُسکے
پیچھے مہاجرین اور انصار حملہ آور ہوئے اور ملگیین دونون جماعتین اور کام کیا تلوارون اور نیزون نے عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہی کہ ہم اُسی واقعہ جنگ مین تھے کہ دیکھا مین نے ایک سوار رومی بڑے ڈیل ڈول کا
کہ وہ دائین بائین لشکر کے گھوڑا دوڑاتا تھا پس مین نے اپنے دل مین کہا کہ لشکر کا مالک اور کھنبہ یہی شخص معلوم
ہوتا ہی حالانکہ لڑائی کی گھبراہٹ اور نامردی اُسپر چھا گئی تھی اور وہ بسبب بڑائی اور بھاری ہونے ڈیل کے مثل
اونٹ مست کے معلوم ہوتا تھا پس حملہ کیا مین نے اُسپر اور بڑھایا مین نے اپنے نیزے کو اسکی طرف اور نہ پھیرا
ہٹا اُسکا گھوڑا میرے نیزے سے پس روک لیا مین نے نیزے کو ضرب سے اور گمان کیا اُسنے
بسبب میرے فرار کا اور حملہ کیا مجھپر پس ڈالدیا مین نے نیزے کو ہاتھ سے اور تلوار کو اُسکے نیزے پر مارا
کہ پھل اُسکا کاٹ کر نیزے کو مثل ایک چوب کے کردیا پھر دوسرا وار مین نے تلوار سے کیا پس قسم ہی خدا کی
کہ معلوم ہوا مجکو کہ گویا مین نے تلوا کو پھر مارا اور سُنا مین نے آواز تلوار کی مثل آواز مکھی کے

یہان تک کہ ڈرا مین کہ تلوار ٹوٹ نہ گئی ہو لیکن تلوار بدستور باقی تھی اور دشمن خدا کا کام شدت ضرب سے تمام ہو گیا تھا
پھر مین نے ایک اور ضرب تلوار کی اُسکی رگ شانے پر ماری اور وہ مر گیا اور لے لیا مین نے زرہ وغیرہ اسباب اسکا
پس جب کفار نے اپنے سردار کا یہ حال دیکھا ڈرے اور گھبرا گئے وہ لوگ اور مسلمان لوگ اُنکے قتل مین براستی آمادہ ہو گئے
اور ضحاک بن سفیان اور حرث بن ہشام کی نیکوکاری واسطے اللہ کے تھی کہ وہ اس واقعے مین مصیبت سخت مین پھنسے
تھے مگر تھوڑے عرصے مین غلبہ دیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کو مشرکین کے بازوؤن پر کہ غالب ہو گئے اُپر اور بہت کفار مارے
گئے اور بہت زندہ پکڑے گئے پس یکجا ہوئے مسلمان اور یکجا کیا اسباب کفار مقتولین اور اسباب لوٹ کا اور مسلمانون نے
آپس مین کہا کہ نہین معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ کیا معاملہ کیا کہ اُنکا پتہ نہین معلوم ہوتا ہے پس بعضون نے
کہا کہ وہ مارے گئے اور بعض نے کہا کہ وہ گرفتار ہو گئے اور بعضون نے کہا کہ ہمکو اللہ تعالیٰ سے امید یہ ہے کہ اسنے عبداللہ بن
عمرؓ کے ساتھ سوائے بہتری کے اور کچھ نکیا ہوگا کہ وہ اچھے زاہد اور عابد ہین اور بعضون نے کہا کہ اگر عبداللہ بن عمرؓ ہمارے
ہاتھ سے گئے تو یہ فتح اِنکے ایک بال سر کے برابر بھی ہمارے نزدیک نہین ہے اور یہ مین سب گفتگو مسلمانون کی سنتا تھا اپنے
نشان کے پیچھے پس بلند کیا مین نے آواز کو بقول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور بلند کیا اور جنبش دی مین نے نشان
کو پس مسلمانون نے جب نشان کو دیکھا پھرے اور میل کیا اُنھون نے میری طرف اور پوچھا کہ کہان تھے تم اے سردار مین نے کہا کہ مین
سردار لشکر مشرکین کے ساتھ لڑائی مین مشغول تھا پس مسلمان بہت خوش ہوئے اور دعا دیکر کہا کہ یہ فتح اللہ تعالیٰ نے تمھاری
برکت سے دی مین نے کہا کہ یہ فتح تم سب لوگون کے سبب سے ہوئی پھر یکجا کیا مسلمانون نے مال اور گھوڑے اور کپڑے اور ہتھیار
وغیرہ مقتولین مشرکین کے اور چھ سو قیدیون کو اُنمین سے اور شہید ہوئے اِس لڑائی مین مسلمانون کے لشکر سے سات آدمی
جنکے نام یہ ہین سراقہ بن عدی نوفل بن عامر سعید بن قیس سالم مولیٰ عامر بن بدر الیربوعی عبداللہ بن خویلد الازدی
جابر بن راشد السحضرمی اوس بن سلمۃ الہوازنی پس چھپا دیا مسلمانون نے اُن شہیدون کو مٹی مین اور عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ نے اُنپر نماز جنازے کی پڑھی اور کوچ کیا بجانب عمرو بن العاص کے اور پہونچکر سب سرگذشت اُنسے بیان
کی پس خوش ہوئے عمرو بن العاص اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اُسکی نعمت رسانی اور مدد دہی پر پھر طلب کیا عمرو بن العاص
نے قیدیونکو اور چاہا منجملہ اُنکے اُس شخص کو جو عربی زبان جانتا ہو پس تین شخص شامی کے سوا اور کوئی اُنمین نکا واقف زبان
عرب سے نہ تھا پس عمرو بن العاص نے اُن تینون سے خبر اُنکے لشکر کی پوچھی اُنھون نے بیان کیا کہ رومیس سردار ایک لاکھ
فوج لیکر آیا ہے ہرقل بادشاہ نے اُسکو حکم دیا ہے کہ کسی کو زمین ایلیہ تک آنے نہ دیوے اور رومیس نے اِس سردار کو جو مارا گیسا
بطریق طلیعہ اپنی فوج کے بھیجا تھا اور تم اُس فوج کو اپنے قریب پہونچی ہی جانو اور تحقیق روانہ ہوا ہے وہ اور ہلاک کریگا تم
سب کو اِسواسطے کہ ہرقل کے ملازمین زمین رومیس سے زیادہ کوئی شخص ماہر اور آزمودہ کار لڑائی کا ساتھ اہل
عرب کے نہین ہے پس عمرو بن العاص نے یہ سُنکر کہا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو بھی قتل کرے گا جس طرح اُسکا

ساتھی مارا گیا پھر عمرو بن العاص نے اُنپر دین اسلام پیش کیا پس کوئی اُنمین کا مسلمان نہوا پس عمرو بن العاص نے مسلمانون سے کہا کہ گویا تم ہونزدیک اُنکے سردار سے بعد لانیسے آسا ہی ہمسے اور ان قیدیون کو زندہ چھوڑنا ہمارے واسطے ایک بلا ہی پھر حکم دیا کہ اُنکی گردنین ماری جائین اور مسلمانون سے کہا کہ تیار ہوجاؤ کیونکہ میرا گمان یہ ہی کہ کفارون کا لشکر چل چکا ہی تمھاری جانب کو پس اگر وہ ہماری طرف آئے تو ہم ڈالینگے اُنکو شدت اور سختی مین بیچ لڑائی کے اور اگر نہ آئے تو قوت اُنکی گھٹینگی اور اگر ہم خود چلکر لڑینگے تو اللہ سے امید فتحیابی کی اُنپر رکھتے ہین جیسا کہ ہمکو پہلے فتح ہوئی دوسرون پر اور اللہ تعالیٰ سے اچھے کام کی ہم امید رکھتے ہین ابو دردار جو مسلمانون کے لشکر مین تھے **روایت** کرتے ہین کہ شب کو ہم اس جگہ مین رہے جب صبح ہوئی کوچ کیا ہمنے پس کچھ راہ طے کی تھی ہمنے کہ دیکھا ہمنے نو صلیبون کو کہ تحت ہر صلیب کے دس ہزار سوار تھے پس جب سامنے اور قریب ہوئے دونون لشکر دیکھا ہمنے رومیون کو مثل ہزبر زور آور مست کے کہ اپنے لشکر کو لڑائی کے واسطے ترتیب دیتا تھا اور اسطرف عمرو بن العاص نے بھی اپنے لشکر کو لڑائی کے واسطے ترتیب دیا پس بجانب میمنہ کے ضحاک بن سفیان کو اور بجانب میسرہ سعید بن خالد کو مقرر کیا اور ساقی مین ابو الدردار رضی اللہ عنہ ٹھہرے اور قلب مین خود عمرو بن العاص تھے اور ساتھی اُنکے اہل مکہ معظمہ مہاجرین و انصار نے قرار پکڑا اور عمرو بن العاص نے مسلمانون کو قرآن مجید کے پڑھنے کا حکم کیا اور کہا کہ جان لو تم کہ اللہ تعالے کا ارادہ ہی کہ تمکو مبتلاے بلا کرکے امتحان کرے پس چاہیے کہ صبر کرو تم اللہ تعالیٰ کی بلا پر اور خواہش کرو اللہ تعالیٰ سے حصول ثواب اور بہشت کی پھر بعد اس کلام کے عمرو بن العاص نے بطریقہ جنگ صف بندی کی اور دیکھا رومیون نے صفوف لشکر مسلمانون کو اس طرز سے کہ باگ سے باگ اور رکاب سے رکاب نہین بڑھی ہی گویا کہ وہ مشابہ ایک بناے مضبوط کے ہین اور مسلمان قرآن شریف پڑھتے ہین اور اُنکے گھوڑونکی ہنہناہٹ سے نور چمکتا ہی پس معلوم ہوئی خوشبوئی فتح مسلمانون کی رومیون کو اور اُسنے اپنے نفس کو عاجز دیکھا اور جانا کہ سب میرے ہمراہیون کا یہی حال ہوگا پس توقف کیا اُسنے اس انتظار مین کہ دیکھے مسلمان کیا کام کرتے ہین اور ٹوٹ گئی غیرت اور ہمت اُسکی **واقدی** رحمہ اللہ نے ابو الدردار رضی اللہ عنہ سے **روایت** کی ہی کہ پہلے جو شخص ہمارے لشکر سے واسطے مقابلہ کفار کے نکلا سعید رض خالد رض بن سعید رض بھتیجے عمرو بن العاص رض کے تھے پس جب نکلے وہ مقابلے کو پکارا آواز بلند کہ نکلو واسطے مقابلے کے اے اہل شرک اور شک کے پھر یہ کہکر بجانب میمنہ و میسرہ لشکر دشمنان کے حملہ کیا اور بہت لوگون اور دلیرونکو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا اُنمین پس پریشان کر دیا اُنکی صفون کو اور ہلا دیا اُنکے لشکر کو پس دشمنون نے یکجا ہوکر اُنکو شہید کیا پس مسلمان اس سانحے سے بہت ملول ہوئے اور سب سے زیادہ عمرو بن العاص کو رنج ہوا اور بہت افسوس کیا اور کہا کہ گذر گئے سعید قسم ہی خدا کی کہ بچا اپنی جان کو ساتھ اللہ کے پھر عمرو بن العاص نے مسلمانون سے کہا کہ اے جوانمردان کون شخص تم مین سے اس حملے مین جو مین کیا چاہتا ہون شریک ہوا چاہتا ہی تاکہ دیکھون مین کہ انجام کار ہمارا کیا ہی اور دیکھون جاکر سعید رض بن خالد کو

ذکر شہادت سعید بن خالد رضی اللہ عنہ

پس ضحاک بن سفیان وذوالکلاع الحمیری وعکرمہ بن ابی جہل وحرث بن ہشام ومعاذ بن جبل وابو الدرداء وعبد اللہ بن عمر واصید بن دارم ونوفل وسیف بن عباد الحضرمی وسالم بن عبید اور مہاجرین اہل بدر اور مثل اُنکے اور لوگون نے ساتھ دینا منظور کیا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہی کہ حملہ کیا مین نے سب کے ساتھ اور ہم سب شتر سوار تھے تا آنکہ نزدیک دشمنون کے پہونچے ہم پس حملہ کیا ہمنے اُنپر اور اُنکو اِس ہمارے حملے کا کچھ فکر وخیال نہ تھا کہ وہ مثل پہاڑون کے معلوم ہوتے تھے پس جب دیکھا ہمنے اُنکے ثبات اور قرار کو اپسمین ہمنے ایک دوسرے سے کہا کہ اُنکی سواری کے جانورونکو چھیڑو کہ سوائے اسکے اور کوئی صورت اِنکے ہلاک کی نہین ہی پس اُنکے جانورونکے تسکم مین ہمنے نیزونکی نوکین چبھوئین تب اُنھون نے جنبش کرکے ہمپر حملہ کیا اور ہمنے اُنپر حملہ کیا اور حملہ کیا سب مسلمانون نے اور دکھائی دیتی تھی ہماری جماعت اُنکے لشکر مین مثل سفید تل کے بیچ جلد شتر سیاہ کے اور اِس معرکہ مین شعار ہمارا یہ تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللھم امتہ امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ اس لڑائی نے ہمکو اشعار پڑھنے سے باز رکھا تھا اور حال یہ تھا کہ ہم مین سے جو کوئی ضرب لگاتا تھا بسبب کثرت مار دھاڑ کے وہ نہین جانتا تھا کہ مین نے اپنے ساتھی کو مارا یا دشمن کو اور ثابت قدم رہے مسلمان اِس لڑائی مین اُسوقت باوجود تھوڑی ہونے اپنی جماعت کے اور سپرد کیا اُنھون نے اپنے کام کو اللہ تعالے پر اور ہر مسلمان کے دل مین یہی دعا تھی اللھم انصر امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی من یتخذ معک شریکا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ صبح سے تا وقت زوال ہمارے اُنکے لڑائی رہی اور ہوا چلی اور لوگ لڑ رہے تھے اور وہ دعا کی مین نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو تعلیم فرمائی تھی اور دیکھا مین نے بجانب آسمان کے کہ ہوگیا اُسمین ایک سوراخ اور نکلے اُسمین سے گھوڑے سبز جسکے کہ اُنکے سوار نشانہاے سبز لیے ہوئے تھے اور نوکین نشانون کی چمکتی تھین اور پکارنے والا ساتھ فتح کے یہ پکارتا تھا ابشر یا امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقد اتیکم النصر من عند اللہ تعالی پس مین نے یہ دیکھکر کہا کہ فتح حاصل ہوئی امت کو ببرکت دعا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کچھ دیر نہین گذری تھی کہ دیکھا مین نے رومیون کو پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے اور مسلمان اُنکے پیچھے تعاقب مین ہین اور منادی آواز فتح کی دے رہا ہے اور تھے جانور مسلمانون کے زیادہ تر دوڑنے والے رومیون کے جانورون سے پس مار ڈالا ہمنے بیچ اِس لڑائی مین فلسطین کے دس ہزار رومیون کو یا زیادہ اِس سے اور رات ہونے تک مسلمان اُنکے تعاقب مین چلے گئے اور عمرو بن العاص کو اس فتح کی خوشی ہوئی لیکن دل اُنکا مسلمانون مین لگا تھا جنھون نے رومیون کا پیچھا کیا تھا عمرو بن عتاب روایت کرتے ہین کہ دیکھا مین نے عمرو بن العاص کو اُسوقت اِس حال مین کہ نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور ڈال دیا تھا اُنھون نے نیزے کو اپنے شانے پر اور بحالت انتشار اُسکو ہاتھ سے ملتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ جو شخص پھیر لاوے لوگون کو میری طرف پھیرے اللہ اُسکے گم شدہ کو کہ اس اثنا مین دیکھا مین نے

ف ذکر واقعہ فلسطین اور فتح مسلمانون کی ۱۲

ا شعار اشتقون اہل عرب کو کہتے ہین ۱۲

ب یک دوسرے کو پہچان لیوے ۱۲

ج اے پروردگار ہمارے مدد کر اسکے سوا اور کوئی نہین ہے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

د اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو ۱۲

ہ ترجمہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو خوش ہو تحقیق آیا تمکو مدد اللہ کی طرف سے ۱۲

و ترجمہ اے اللہ مدد کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو اوپر اسکے جو کوئی کہ کرے ساتھ اللہ کے شریک

ز اہل عرب کو

اہل عرب کو کہ پھرے آتے ہین پس عمرو بن العاص نے اُنکا استقبال کیا اور وہ یہ کہتے تھے کہ رضی کیا اللہ کو اُن ذاتون نے جنھون نے مشقت اُٹھائی اللہ تعالی کی طلب رضا مین آیا نہین کافی تھی اسقدر فتح تمکو جو اللہ تعالے نے دی تھی یہان تک کہ تمنے کافرون کا پیچھا کیا مسلمانون نے کہا کہ اِس تعاقب سے غنیمت مقصود نہ تھی بلکہ صرف ارادۂ جہاد تھا پس جب پھر آئے مسلمان تو نہ تھا اُنکو کوئی رنج مگر یہ کہ کچھ لوگ اُنمین سے مفقود الخبر ہو گئے تھے کہ تعداد اُنکی ایکسو تیس تھی اور سعید رضؓ بن عباد الخضرمی و نوفل بن دارم و سالم بن رورم و اشہب بن شداد منجملہ اُنکے تھے اور سوائے اِنکے یمن کے لوگ اور بادیۂ مدینہ کے لوگ تھے پس عمرو بن العاص کو اُنکے مفقود الخبر ہونے سے بڑا رنج ہوا بعدہٗ مراجعت کی اپنے نفس کی طرف اور کہا کہ اللہ تعالے اُنکے ساتھ نیکی چاہتا ہو اور تو اے عمرو انکار کرتا ہے اُنکی اور نماز پڑھائی مسلمانون کو وہ نمازین جو لڑائی کے سبب سے فوت ہو گئی تھین ساتھ اذان اور اقامت کے جیسا کہ حکم کیا تھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہو کہ کچھ تھوڑے لوگون نے نماز اُنکے ساتھ پڑھی باقی سبھون نے بسبب تعب راہ اور مشقت کے اپنے اپنے قیامگاہون مین نمازین پڑھین اور اسباب لوٹ کا بھی اُسوقت تھوڑا ہی یکجا ہوا اور رات کاٹی لوگون نے پھر جب صبح ہوئی اذان کہی عمرو بن العاص نے اور نماز صبح کی پڑھائی اور حکم کیا کہ اسباب غنیمت کا اکٹھا کرو اور لاشین شہیدونکی میدان جنگ سے اُٹھاؤ پس ڈھونڈھنے اور اُٹھانے لگے مسلمان لاشون کو اور ایک سو تیس لاشین نکالین مگر اُنمین سعید بن خالد کی لاش نہ تھی پس عمرو بن العاص درپے تلاش اُنکی لاش کے ہوئے پس اُنکی لاش کو اس حیثیت سے پایا کہ گھوڑون نے سمون سے ایسا روندا تھا کہ ہڈی وغیرہ چورچور ہو گئی تھین پس عمرو بن العاص یہ حال دیکھکر روئے اور اُنکے واسطے دعاے رحمت کی پھر سب لاشون کو دفن کر دیا اور نماز جنازے کی اُنپر پڑھی اور یہ معاملہ پیش از جمع اور تقسیم مال لوٹ کے واقع ہوا پھر یکجا کیا گیا اسباب لوٹ کا اور لکھا عمرو بن العاص نے خط اطلاعی اس لڑائی کا بنام ابو عبیدۃ بن الجراح کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص الی امین الامۃ ابو عبیدہ اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و انی وصلت الی ارض فلسطین و لقینا عسکر الروم مع بطریق یقال لہ روبیس فی مائۃ الف و من اللہ علینا بالنصر و قتل من الروم احد عشر الف و فتح اللہ فلسطین علی یدی بعد ان قتل من المسلمین مائۃ و ثلاثون رجلا اکرمہم اللہ بالشہادۃ و انا مقیم دیارہ فلسطین فان اجتمعنا الی سرت الیک و السلام علیک و علی المسلمین و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور اِس خط کو ابی عامر الدوسی کے ہاتھ روانہ کیا پس ابی عامر وہ خط لیکر روانہ ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اول ملک شام مین پایا کہ نہین قدرت پائی تھی اُنھون نے داخل ہونے کی ملک شام مین مگر اُنھون نے بموجب حکم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے اپنے لشکر ہراول کو جابجا متفرق کر دیا تھا

پس جب پہونچے ابو عامر دوسی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گمان کیا اُنھون نے یہ نسبت ابو عامر کے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے ہین پس کہا اور پوچھا اُنسے کہ کیا چیز ہی تمھارے پیچھے یعنی جہان سے تم آئے ہو اُنھون نے کہا نیکوکاری اور خوشخبری ہی اور یہ خط ہی عمرو بن العاص کا تمھارے نام کہ لکھی ہی اُسمین خبر فتح کی جو اللہ تعالے نے انکے ہاتھ پر کی پھر دیدیا خط اُنکو پس جب پڑھا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نے منھ کے بھل گر پڑے سجدے مین بسبب مدد دہی اللہ تعالیٰ کے مسلمانون کو پھر ابو عامر نے اُنسے بیان کیا کہ قسم ہی خدا کی بہترین لوگ اسمین مارے گئے مسلمانون سے جسمین سعید بن خالد بن سعید تھے اور باپ سعید کے اُسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے پس جب اُنھون نے اپنے بیٹے کی شہادت کا حال سُنا بہت بیتاب ہوکر بیٹے کو یاد کرکے روئے کہ اُنکے رونے سے مسلمان بھی روئے پھر بعجلت اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر بقصد زیارت قبر اپنے بیٹے کے ارادہ جانے ارض فلسطین کا کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح نے ان سے کہا کہ کہان جاؤگے ای خالد الا تم ایک کن ہوارکان مسلمانون سے خالد نے کہا کہ مین صرف بارادۂ زیارت قبر اپنے بیٹے کے جاتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ مین بھی اپنے بیٹے سے جا ملون پس ابو عبیدہ بن الجراح نے سکوت کیا اور عمرو بن العاص کو خط کا جواب لکھا اِن الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد انت مامور فان کان ابو بکر امرک ان تکون معنا فسرحبا ولیناوان کان امرک بالثبات فی موضعک فاثبت والسلام علیک وعلی المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اِس خط کو لپیٹکر حوالہ خالد بن سعید کے کیا اور خالد بن سعید ابی عامر کے ساتھ روانہ ہوکر عمرو بن العاص کے لشکر مین پہونچے اور خط اِنکو دیا اور خود روتے تھے پس عمرو بن العاص نے اُٹھکر اُنسے مصافحہ کیا اور اُنکی تعظیم کی اور اُنکے بیٹے کی عزاداری کی پس خالد نے مسلمانون سے پوچھا کہ آیا دیکھا تھا تمنے سعید کو نیزے اور برچھی سے کفار کے ساتھ لڑتے ہوئے مسلمانون نے کہا کہ ہان خوب لڑے کسی طرح کی کمی اور کوتاہی لڑائی مین نہین کی اور دین کو مدد دی پھر خالد مسلمانون سے نشان پوچھکر اپنے بیٹے کی قبر پر گئے اور کہا کہ ای میرے بیٹے روزی کرے اللہ تعالے مجھکو صبر تمھارے اوپر اور بلا دے وہ مجھکو تمھارے ساتھ فانا للہ وانا الیہ راجعون پھر کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھکو قدرت اور کثرت دی تو مین تمھارا بدلا لونگا اور نزدیک اللہ کے امید مزد اور ثواب کی رکھتا ہون مین تمھارے لیے پھر خالد نے عمرو بن العاص سے یہ درخواست کی کہ مین چاہتا ہون کہ تھوڑا لشکر بطور سریہ کے ہمراہ لیکر کفار کی تلاش مین جاؤن کہ شاید کچھ مال اُنکا ہاتھ لگے یا کچھ لوگ اُنمین سے ملین کہ مین اُنکو مار ڈالون کہ اِس صورت مین میرا بدلا اُنسے ملجاوے عمرو بن العاص نے کہا کہ ای بھائی لڑائی تو تمھارے آگے اور سامنے ہی جب ایسا اتفاق ہو کہ دشمن سے تمھارا سامنا ہوجاے پس دشمن کو تم نہ باقی رکھنا خالد نے کہا قسم خدا کی کہ مین ضرور جاؤنگا اگرچہ نہو میرے ساتھ کوئی یاری کرنیوالا اور قوت دینے والا یہ کہکر خالد بن سعید نے سب ساز سفر و سلاح جنگ وغیرہ درست کیے اور چاہا کہ تنہا روانہ ہون پس ساتھ دیا اُنکا اور سوار ہوئے اُنکے ساتھ تین سو سوار مسلمان دلیران قوم حمیر سے اور اجازت چاہی اُنھون نے عمرو بن العاص سے خالد کی ہمراہی

سلہ ترجمہ نہین ہوا مگر کلام پس اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ حکم دیا کہ ہمارے ساتھ رہو پس روانہ ہو ہم نہی نہ پہنچا اور اگر حکم کرے تمھارے ہی مقام مین پس ہی ہمارے نزدیک اچھا ہو اور سلام اور رحمت اللہ تعالے کی تم پر

مسلمانون کے ساتھ ہوا

ف ابن سعید کا

ع کتنے ہین کہ کسی نے

وصل مالک الاشتر

خود ہمین خبر

کے واسطے پس اجازت دی عمرو بن العاص نے اور وہ اُسیوقت روانہ ہوئے پس ارادہ کیا اُنھون نے ٹھہرنے کا بعض میدان
مین تاکہ دانہ چارہ دیوین جانورون کو پھر چلین رات کے وقت کہ دفعتہً خالد بن سعید نے چند آدمی بوڑھے کو ایک اونچے
پہاڑ پر دیکھا اور مسلمانون سے کہا کہ میرا گمان یہ ہی کہ یہ لوگ جاسوس مشرکین کے ہین خوف اس بات کا رکھتا ہون کہ مبادا
مشرکین ہمپر دوڑ پڑین مسلمان نے کہا کہ ہم اُن تک کیونکر پہونچ سکتے ہین کہ وہ پہاڑون پر ہین اور ہم میدان مین خالدؓ
بن سعید نے کہا کہ مین اُن تک جانے کا ارادہ رکھتا ہون تم سب اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو جب تک کہ مین پھر کر نہ
آؤن پس اُترے خالدؓ گھوڑے سے اور لے لیا اور باندھا تہ بند اپنا اور گرون مین لٹکایا تلوار کو اور پانی بھرے ہوے ڈول
کو کاندھے پر ڈال لیا اور مسلمانون سے کہا کہ ابھی ان لوگون نے ہمکو نہین دیکھا ہی والا اپنی جگہ پر نہ ٹھہرتے پس اگر تم مین سے
کوئی شخص اپنی جان خدا کی راہ مین صرف کرنا چاہتا ہی تو جو مین کرون وہ بھی وہی کرے پس دس آدمی مسلمانون سے مثل
خالد کے تیار ہو کر اُنکے ساتھ ہوئے اور ہمراہ خالد کے پہاڑ پر چڑھ گئے اور اُس قوم تک پہونچ گئے اور وہ اپنی اپنی جگہ پر تھے
پس خالد نے مسلمانونکو للکارا کہ لو تم انکو اللہ تعالیٰ برکت دیوے تم مین پس جلدی سے دوڑے مسلمان اُنکی طرف اور وہ شخص کو
اُنمین سے مار ڈالا اور چار کو پکڑ لیا پس طلب بولنے اور بات کہنے کی کی اُنسے خالد بن سعید نے پس معلوم ہوا کہ وہ لوگ گروہ شام سے
ہین پس خالد نے اُنکا حال پوچھا اُنھون نے کہا کہ ہم اہل یرابقیع اور جاسمہ اور نکرا لغزیہ سے ہین اور ہمپر سخت مصیبت پڑی ہی جب
سے کہ اہل عرب ہمارے ملک مین آئے ہین اور ہم بڑی گھبراہٹ مین مبتلا ہین اور اکثر ہم مین سے بھاگ کر قلعون مین رہے ہین اور
ہمنے اس پہاڑ پر پناہ لی ہی کہ اس پہاڑ سے زیادہ بہتر کوئی موضع پناہ کی جگہ نہین ہی اور ہم خبر کے تجسس مین اس پہاڑ پر چڑھے تھے
کہ تم لوگون نے ہمکو پکڑ لیا پھر خالد نے پوچھا کر لشکر روم کا کہان ہی اُنھون نے کہا کہ بمقام اخبادین ہی اور بادشاہ نے ارادہ کوچ کا بجانب
فلسطین کے کیا ہی تاکہ بازر کھے بیت المقدس سے اور یکجا ہوا ہی لشکر اُسکا مع مفرورین کے بمقام اخبادین کے اور اُسکے سردارون سے
ایک سردار رسد لینے ہمارے یہان آیا ہی اور یکجا کیا ہی اُنھون نے باربرداری واسطے لیجانے رسد کے اور اُنکو ڈر اس مر کا ہی کہ وہ
عرب اُن تک نہ پہونچ جاوین سو ہمکو تو یہی خبر اُنکی معلوم ہی اور بیشک اُنھون نے آج ہی کوچ کیا ہی پس جب خالد بن سعید نے
یہ حال سُنا کہا قسم ہی پروردگار کعبہ کی کہ یہ مال غنیمت ہی پھر دعا مانگی کہ اے میرے اللہ مدد دے ہمکو اُنپر پھر اُن لوگون سے
پوچھا کہ وہ کس راہ سے جائینگے اُنھون کہا یہی راہ جسمین تم ہو بڑا وہ ہی اور رسد کا حال یہ ہی کہ گرد ایک بڑے ٹیلے کے
جسکا نام بنی سیعت ہی یکجا ہی پھر خالد نے اُنسے کہا کہ تم ہمارے دین کے باب مین کیا کہتے اور کیا اعتقاد رکھتے ہو اُنھون نے کہا
کہ ہمتو سوائے دین صلیب کے اور کچھ نہین جانتے ہین اور ہم زراعت پیشہ ہین ہمارے مار ڈالنے مین تمکو کوئی فائدہ نہین ہی
پس خالد نے چاہا کہ اُنکو چھوڑ دین مگر ہمراہیان خالد نے کہا کہ انکو اس شرط سے چھوڑو کہ وہ جگہ جہان رسد یکجا ہی ہمکو بتا دین
پس اُنھون نے اس امر کو قبول کیا اور خالد کے آگے چلے یہانتک کہ بیچ درے مین پہونچے پس خالد نے کسی کو
بھیجکر اپنے ساتھیون کو جو میدان مین تھے طلب کیا سو وہ آکر خالد کے ساتھ ملگئے اور سب کے سب چلنے مین بہت

کوشش کرتے تھے اور وہ چارون شخص راستہ ٹیلے کا بتلاتے تھے پس جب پہونچے وہان دیکھا کہ رومی رسد کو جانورون پر لادرہے ہین اور گرداُس ٹیلے کے چھ سو سوار رومی ہین پس جب خالد بن سعید نے یہ حال دیکھا مسلمانون سے کہا جوان لوتم اِس امر کو کہ اللہ تعالے نے وعدہ تمھارے مدد دہی اور غلبے کا دشمنون پر فرمایا ہی اور جہاد کو تمپر فرض کیا ہی اور یہ دشمنون کا لشکر تمھارے سامنے ہی پس خواہش کرو تم اللہ تعالی کے ثواب مین اور سنو جو اللہ تعالے اپنے قرآن مجید مین فرماتا ہی اِنّ اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاکانھم بنیان مرصوص پس مین دشمنون پر حملہ کرتا ہون تم بھی حملہ کرو اور نہ بڑھ جاوے تم مین کا کوئی اپنے ساتھی سے پس حملہ کیا خالد بن سعید نے اور اُنکے ساتھیون نے خدافہ بن سعید روایت کرتے ہین کہ جب دیکھا ہمنے گروہ رومیون کو اپنی طرف آتے ہوے اور بھاگ گئے وہ لوگ جو جانورون کے ساتھ تھے از قبیل کاشتکار اور غلامون کے اور صبر کیا رومیون نے ہمارے مقابلے مین ایک ساعت پس اُس حالت مین کہ ذوالکلاع الحمیری اپنے ساتھیون اور قوم سے یہ نصیحت کر رہے تھے کہ ای آل حمیر جان لو تم اِس امر کو کہ دروازے آسمان کے کھولے گئے ہین اور بہشت تمھارے واسطے آراستہ ہوئی ہی اور حورین قریب ہو رہی ہین کہ اُسی وقت خالد بن سعید قریب سردار رومیون کے پہونچے اور پہچانا اُسکو اُسکے ساز و سامان اور زرہ اور حشمت اور سواری سے اور وہ اپنی قوم کو ترغیب لڑائی کی دے رہا تھا پس متوجہ ہوئے خالد اُسکی طرف اور اِسطرح سے اُسکو ڈاٹا کہ وہ رعب مین آگیا اور کہا خالد نے بدلا لیا سعید کا پھر مارا اُس ستمگار رومی کو ایک نیزہ پس گر پڑا وہ مثل برج لوہے کے اور خالد کے ہر ایک ساتھی نے ایک ایک سوار رومی کو مار ڈالا خدافہ روایت کرتے ہین کہ اُنمین سے تین سو بیس سوار مارے گئے اور باقی بھاگ گئے اور چھوڑ دیئے اُنھون نے سب جانور اور رسد وغیرہ پس ہمنے اُسپر بحکم اللہ تعالے کے اپنا قبضہ کیا اور خالد بن سعید نے ایفاے وعدہ کیا اُن کاشتکارون سے اور چھوڑ دی راہ اُنکی بعدہٗ خالد بن سعید مع اپنے ہمراہیان اور مال لوٹ کے عمرو بن العاص کے پاس واپس آئے پس خوش ہوئے عمرو بن العاص بوجہ صحیح اور سالم آنے مسلمانون کے مع اسباب لوٹ کے اور ایک خط اطلاعی اِس امر کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو لکھا اور دوسرا خط بنام ابوبکر رضی اللہ عنہ متضمن کل حال لڑائی رومیون کے لکھکر عامر دوسی کے ہاتھ بھیجدیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ روانہ کیا اور وہ خط لیکر پہونچے حضرت صدیق کے پاس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط پڑھکر مسلمانون کو سُنایا مسلمان بہت خوش ہوئے اور غایت سرور سے بکلمہ تکبیر آواز بلند کین پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عامر سے حال ابو عبیدہ بن الجراح کا پوچھا عامر نے کہا کہ وہ اوائل ملک شام مین مقیم ہین اور نہین قادر ہوئے وہ ملک مین داخل ہونے پر اسواسطے کہ اُنھون نے سُنا ہی کہ ہرقل کی فوج بکثرت بمقام اجنادین جمع ہی اور مسلمانون کے واسطے اُنکو یہ رنج و ملال ہی کہ دشمن اُسپر غالب نہو جاوین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حال سُنا معلوم کیا

کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ لایم طبیعت ہین کہ صلاحیت لڑائی کی رومیون کے ساتھ نہین رکھتے اور قصد اس امر کا کیا کہ خالد بن الولید المخزومی رضی اللہ عنہ کو واسطے قتل دشمنون کے سردار مقرر فرماوین پس اس امر مین مسلمانون نے مشورہ کیا مسلمانون نے کہا کہ رائے وہی جو آپ کو بہتر معلوم ہو پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط بنام خالد بن الولید کے لکھا اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عتیق بن ابی قحافۃ الی خالد بن الولید سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ واصحابہ وسلم وانی قد ولیتک علی جیوش المسلمین وامرتک لقتال الروم فسارع الی مرضات اللہ عزوجل وقتال اعداء اللہ ولکن ممن جاھد فی اللہ حق جھادہ بعد اُسکے لکھا یا ایھا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم وقد جعلتک الامیر علی ابی عبیدۃ ومن معہ من المسلمین والسلام اور یہ خط نجم بن مفرج الکنانی کو دیا سو وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کو بجانب عراق روانہ ہوئے اور وہان پہونچکر خالد بن الولید کو اس حال سے پایا کہ قریب تھا کہ قادسیہ کو فتح کرین اور دیا خط اُنکو پس خالد بن الولید نے خط پڑھکر کہا کہ اطاعت خدا و خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منظور ہی پھر قادسیہ سے رات کو کوچ کرکے عین التمر کی راہ سے روانہ ہوئے اور ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مشعر اطلاع وہی اُنکی معزولی اور اپنی روانگی بجانب ملک شام کے لکھا ان الفاظ سے قد ولانی ابو بکر علی جیوش المسلمین فلا تبرح من مکانک حتی اقدم علیک والسلام علیک اور یہ خط عامر بن طفیل دوسی کے ہاتھ روانہ کیا اور وہ ایک منجملہ دلیران مسلمانون کے تھے پس عامر اُسکو لیکر بجانب ملک شام کے روانہ ہوئے اور خالد بن الولید جب ارض سماوہ تک پہونچے ساتھیون سے کہا کہ اس سرزمین کا سفر بدون اشیاے سیراب کنندہ اور بہت پانی کے نہین ہو سکتا ہی اسواسطے کہ پانی اسمین کم اور ہمارے ساتھ لشکر ہی پس کیا کرنا چاہیے رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہا کہ جیسا مین مشورہ دون ویسا کرنا چاہیے خالد بن الولید نے کہا جو مناسب جانو کرو پس رافع نے تیس اونٹ لشکر سے لیے اور پیاسا رکھا اُنکو سات دن پھر اُنکو پانی پلایا پس جب وہ پانی پی چکے باندھ دیے مُنھ اُنکے پھر سوار ہوئے اونٹون پر اور کوتل رکھا گھوڑون کو اور روانہ ہوئے پس جس منزل مین پہونچکر اُترتے تھے دس اونٹ کو اُن مین سے ذبح کرتے تھے اور اُنکے پیٹون کو چاک کرکے جسقدر پانی پیتے تھے پیالون مین بھر لیتے تھے اور جب وہ ٹھنڈھا ہو جاتا تھا گھوڑون کو پلاتے تھے اور گوشت اونٹون کا خود کھا لیتے تھے اسی طرح ہر منزل مین کرتے تھے یہان تک کہ تیس اونٹ ذبح ہو گئے اور وہ منزلین بدون پانی کے قطع کیین اور خالد بن الولید اور ساتھی اُن کے پانی نہ ملنے سے قریب ہلاکت پہونچے پس خالد بن الولید نے رافع

ذکر بھیجنے خالد بن الولید کا عامر بن الطفیل کو قتل سے ۱۲ھ ۱۲۱۲

سے کہا کہ پانی نہ ملنے سے ہم سب قریب ہلاکت ہین آیا جانتے ہو تم ہمارے واسطے کوئی جگہ پانی کی کہ جلکر ٹھہرین اور رافع بعار ضہ آشوب چشم علیل تھے پس کہا کہ ای امیر جسوقت تم سب بمقام قراقر اور سوی پہونچو مجکو وہان کے پہونچنے سے آگاہ کردیں کوشش کی مسلمانون نے چلنے مین تا انیکہ بمقام قراقر اور سوی آکر پہونچے اور اکثر مسلمان پیچھے چھوٹ گئے پس رافع کو اُس مقام کے پہونچنے سے اطلاع دی وہ خوش ہوکر کنارہ اپنے عمامہ کا اپنی آنکھ پر سے اُٹھا کر بحالت سواری دائین بائین کو چلے اور لوگ اُنکے گرد تھے تا انیکہ قصد کیا رافع نے بجانب درخت اراک کے اور رافع اور اور مسلمانون نے تکبیر کہی پھر کہا رافع نے کہ کھودو تم اِس جگہ کو پس کھودا اہل عرب نے کہ دفعتہً پانی دکھائی دیا اور ظاہر ہوا اُبر مثل دریا کے پس اُترے مُسلمان وہان اور ادا کیا شکر اللہ تعالی کا اور رافع کی تعریف بخیر کی اور پانی پیا اونٹون کو پلایا پھر توشہ دان اور مشک پانی کی اونٹ پر لاد کر اُن لوگون کی تلاش مین پہونچے جو پیچھے چھوٹ گئے تھے پس اُنکو پانی پلایا اور اُنمین قوت آگئی اور آکر لشکر مین ملگئے اور آرام لیا بعدہ کوشش اور تیزی کی چلنے مین یہان تک کہ اُنکے اور مقام ارکہ کے بیچ مین ایک منزل باقی رہی کہ دفعتہً ایک جگہ آباد کے قریب پہونچے جو راہ پر واقع تھی اور اُسمین بکریان تھین اور اونٹ تھے پس جلدی روانہ ہوے کچھ مسلمان بجانب چرواہے کے بغرض دریافت خبر قوم کے اور دیکھا کہ وہ چرواہا اُسوقت شراب پیتا تھا اور ایک جانب اُسکے ایک مرد اہل عرب سے مشکین بندھا ہوا تھا اور وہ عامر بن الطفیل تھے پس مسلمانون نے بعجلت خالد بن الولید کے پاس جاکر اِس حال سے اُنکو آگاہ کیا پس خالد بن الولید گھوڑا دوڑا کر اُس مقام مین آئے اور عامر بن الطفیل کو دیکھکر ہنسے اور سبب اُنکی قید کا پوچھا عامر نے کہا کہ جب مین اِس قوم مین پہونچا مجکو پیاس اور گرمی معلوم ہوئی پس مین اس چرواہے کے پاس آیا اِس غرض سے کہ مجکو دودھ پلاوے سو مین نے اُسکو شراب پیتے دیکھا اور اُس سے کہا کہ ای دشمن خدا شراب پیتا ہی تو حالانکہ شراب حرام ہی اُسنے کہا کہ یہ شراب نہین ہی بلکہ پانی ہی تم سواری سے اُتر کر دیکھ لو اور بو اسکی سونگھ لو اگر شراب نکلے تو جو چاہو سو کرو پس یہ کلام اُسکا سُنکر مین بالان اونٹنی سے اُترا اور بیٹھ گیا زانو کے بل تا کہ سونگھون مین اُس چیز کو جو اُسکے بڑے کاسے مین تھی کہ اِس حالت مین اِس شخص نے ایک لاٹھی جو اُسکے پاس تھی مجکو اس شدت سے ماری کہ میرے سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور اُسکے صدمے سے مین اپنی جانب کو پھرا اُسنے جلدی کرکے میرا بازو پکڑ کر رسّی سے باندھ دیا اور کہا کہ مین تمکو اصحاب محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گمان کرتا ہون اور نہ چھوڑونگا مین تجھکو جب تک کہ میرا مالک بادشاہ کے پاس سے نہ آویگا مین نے پوچھا کہ تیرا مالک اہل عرب سے کون ہی اُسنے کہا کہ اُسکا نام **قداح بن واٹلہ** ہی اور اسی حالت مین مجکو تین دن گذرے ہین کہ جب یہ شخص شراب پیتا ہی تو مجکو اپنے سامنے بلاتا ہی اور باقیماندہ شراب مع ظرف مجھپر ڈال دیتا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو یہ حال سُنکر بہت غصہ آیا اور

اُس چرواہے کی طرف جُھک کر ایک ضرب تلوار کی اُسکے سر پر ماری کہ وہ بیہوش ہوکر مرگیا اور مسلمانون نے اونٹ بکری سب لُوٹ لیے اور اُس جگہ کو کھودڈالا اور عامر بن الطفیل رضی اللہ عنہ کو قید سے چھُڑایا اور خالد بن الولید نے عامر سے پوچھا کہ میرا خط کہان ہی عامر نے کہا کہ میرے عمامے کے بیچ مین ہی کہ اُسکو کسی نے نہین جانا ہی پس خالد بن الولید نے کہا کہ تم وہ خط لیکر ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس روانہ ہو اور احتیاط کو چادر اپنی گردا نو پس عامر بن الطفیل خالد بن الولید سے رخصت ہوکر بجانب ملک شام روانہ ہوے واقدیؒ رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ خالد بن الولید اُس مقام سے روانہ ہوکر ارکہ مین پہونچے اور یہ مقام جنگل خطرناک تھا اُس شخص کے واسطے جو عراق سے چلے اور روم کے قافلے وہان ٹھہرتے مین تشویش کرتے تھے اور بادشاہ کی طرف سے وہان ایک حاکم جنگ آزمودہ رہتا تھا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اُسکے اطراف مین پایا لوٹ لیا اور وہان کے لوگ قلعہ مین محصور ہوگئے اور تھا وہان ایک حکیم حکماے روم سے جسنے کتابین اور ملاحم پڑھا تھا پس جب اُسنے مسلمانون کے لشکر کو دیکھا خوف سے رنگ اُسکا بدل گیا اور کہا کہ نزدیک آگیا وقت قسم ہی اپنے دین کی اہل ارکہ نے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہی اور کیونکر ہی اُسنے کہا کہ میرے پاس ملحمہ ہی جسمین اِس قوم کا ذکر ہی اور یہ بھی اُسمین مذکور ہی کہ پہلا نشان جو اسطرف عراق سے آویگا وہ نشان فتحمندی کا ہوگا اور قریب ہی ہلاکت روم کی پس تم لوگ اِس بات کو دیکھو کہ اگر نشان اُنکا سیاہ ہی اور سردار اُنکا لانبا چوڑا موٹا دونون مونڈھون مین اُسکے بہت فرق ہی اور اُنکے چہرے مین نشان چیچک کے ہونگے پس وہی شخص ملک شام مین سردار اُنکے لشکر کا ہی اور اُسی کے ہاتھ فتح ہوگی پس دیکھا اُن لوگون نے لشکر مسلمانون کو اور نشان فوج خالد بن الولید کے سر پر تھا اور پایا اُنکو اُسی طرح جیسا کہ حکیم شمعان نے کہا تھا پس پھرے ہوئے وہ سب اپنے حاکم کے پاس اور کہا کہ تجکو معلوم ہی کہ حکیم شمعان کوئی بات خلاف حکمت کے نہین کہتا ہی اور اُسنے ایسا کچھ بیان کیا ہی اور جو اُسنے کہا وہ ہمنے آنکھون سے دیکھا ہی اور ہماری راے یہی کہ ہم اہل عرب سے مصالحہ کرلیوین اور جان و مال و اولاد کی طرف سے ایمن رہین حاکم نے کہا کل صبح تک مجکو مہلت دو تاکہ مین اِس امر مین کوئی راے تجویز کرون پس وہ لوگ حاکم کے پاس سے چلے گئے اور حاکم رات بھر اِس معاملے مین اپنے نفس سے گفتگو اور اپنے کام کی تدبیر کرتا رہا اور تھا وہ عالم اور عاقل اور یہ سوچا کہ اگر قوم کے مشورے کے خلاف کرون تو خوف ثبات کا ہی کہ گرون پکڑکر اہل عرب کے مجکو حوالہ کرین اور یہ امر مجکو تحقیق ہوچکا ہے کہ سردار رومیون نے ایک چھوٹے گروہ انھین اہل عرب سے فلسطین مین مقابلہ کرکے شکست پائی اور رعب عرب کا رومیون کے دلون مین چھاگیا ہی اور کبھی اہل عرب سے اُنکو فلاح نہوگی چنانچہ حاکم مذکور صبح تک اپنے نفس سے یہ مشورہ کرتا رہا پھر قوم کو بلاکر پوچھا کہ تمھارا کیا ارادہ ہی اُنھون نے کہا کہ ہم اہل عرب سے مصالحہ کرینگے اور اپنے شہر مین مقیم رہینگے

پس حاکم نے کہا کہ مجکو بھی تم مثل ایک شخص کے سمجھو اپنے جانو اور جو تم کروگے مین اُسکے خلاف نکرونگا پس بوڑھے لوگ ارکہ کے خالد بن الولید کے پاس آئے اور مصالحت کی گفتگو کی خالد بن الولید نے مصالحت منظور کیا اور اُنسے گفتگو سے نرم اور اُونکی خاطرداری کی تاکہ سوائے تنکے اور لوگ باشندۂ سخنہ اور حوران اور تدمر اور قریتین یہ حال سُنکر اسلام قبول کرین پس خالد بن الولید نے کہا کہ مین مصالحہ اس اقرار پر کرتا ہون کہ ہم یہان سے چلے جائینگے اور باز رہینگے تم سے اور جو شخص تم مین سے ہمارے دین مین داخل ہوگا قبول کرینگے ہم اُسکو اور جو شخص اپنے دین مین رہیگا اُس سے جزیے پر اکتفا کرینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ اہل ارکہ نے دو ہزار درم چاندی اور ایکہزار اشرفی پر مصالحہ کیا اور خالد بن الولید نے دستاویز صلح کی اُنکو لکھدی اور ہنوز خالد بن الولید نے دہان سے کوچ نہین کیا تھا کہ اہل سخنہ اور تدمر نے بھی ان سے مصالحہ کیا اور صورت مصالحہ تدمر کی یہ ہوئی کہ جب خبر تدمر مین پہونچی تو اُن کے حاکم نے جسکا نام کرکر تھا رعیت کو یکجا کرکے کہا کہ اہل عرب نے ارکہ اور سخنہ کو بطور مصالحہ کے فتح کیا اور ہمنے سُنا ہے کہ اہل عرب صالح اور عادل اور نیک سیرت ہین اور طالب فساد نہین ہین اور ہرچند یہ قلعہ ہمارا ایسا بلند اور مضبوط ہے کہ کوئی اِسمین آنہین سکتا ہے لیکن ہمکو یہ خوف ہے کہ ہماری کھیتی اور درخت برباد نہو جاوین اور اگر ہم اہل عرب سے مصالحہ کرلیوین تو اِسمین ہمارا کچھ ضرر نہین ہے کیونکہ ہمارے کہ اگر ہماری قوم کو اہل عرب پر فتح حاصل ہوویگی تو ہم مصالحہ اہل عرب کا توڑ دینگے اور اگر اہل عرب کو فتح حاصل ہوئی تو ہم اُنکی طرف سے امن مین رہینگے یہ کلام حاکم کا سُنکر قوم اُسکی خوش ہوئی اور سامان ضیافت کا یکجا کیا تا اینکہ خالد بن الولید وہان پہونچے اور اہل تدمر نے حاضر ہوکر اُنکی خدمت گزاری کی اور خالد بن الولید نے اُسکو قبول کیا اور اُنسے تین اوقیہ سونے اور چاندی پر مصالحہ کرکر صلحنامہ لکھدیا اور اُن سے اسباب خورد و نوش واسطے زاد راہ کے مول لیکر بجانب حوران کوچ کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ جب عامر بن طفیل نے خط خالد بن الولید کا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پہونچایا ابوعبیدہ بن الجراح خط کو پڑھکر ہنسے اور کہا الحمد للہ السمع والطاعۃ للہ ولخلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر اپنی معزولی اور خالد کی منصوبی سے مسلمانون کو آگاہ کیا اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قبل پہونچنے اس خط کے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بمعیت چار ہزار سوار کے بجانب بصرہ روانہ کیا تھا اور شرحبیل بن حسنہ وہان پہونچکر اُسکے حوالی مین اُترے تھے اور روہان کا حاکم روماس تھا جو بادشاہ اور رومیون کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتا تھا اور پچھلی کتابین اور گذرے ہوئے حالات پڑھے تھا اور تھا وہ بھاری ڈیل ڈول کا اور رومی تمام بلاد شام سے اُسکے پاس آتے تھے اور اُسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے اور اُس سے حکمت کی باتین سُنتے تھے اور شہر بصرہ

بہت آباد اور آدمیون سے بھرا تھا اور اُسمین بارہ ہزار رومی رہتے تھے اور اہل عرب حجاز اور یمن سے مع اپنے اسباب تجارت کے اُسکے پاس آتے تھے اور دستور یہ تھا کہ بایام موسم ایک لوہے کی کرسی اُسکے واسطے بچھائی جاتی تھی اور وہ اُسپر بیٹھکر کلمات علم و حکمت کے بیان کرتا تھا اور لوگ جمع ہوکر اُسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے تھے اور اُسکی باتین سُنتے تھے پس اسی وقت اور حالت مین شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ مع لشکر وہان پہونچے پس جب اُنکا مذکور ہنگامہ آمد لشکر مسلمانان سُنکر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنی قوم کو بلایا سو وہ سب اُسکے پاس یکجا ہوئے اور اُسنے اپنی قوم سے کہا کہ کچھ بات جیت نکرو تم جبتک کہ ہم دیکھین مسلمانون کو اور سُنین اور دریافت کرین اُنکی باتون کو اور اُنکے مطلب کو پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آیا اور پکارکر کہا کہ ای گروہ عرب میرا نام روماس ہی اور مین حاکم بصرہ ہون اور مین چاہتا ہون کہ تمھارے لشکر کے سردار سے ملاقات کرون پس شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اُسکے قریب آئے تب اُسنے پوچھا کہ تم کون ہو شرجیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو نبی اُمی تھے اور جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہی روماس نے پوچھا کہ اُنھون نے کیا کام کیا شرجیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکی روح کو قبض کرکے اپنے پاس بُلایا اور اختیار کی اُنکے واسطے وہ چیز کہ اللہ تعالے کے نزدیک ہی روماس نے پوچھا کہ اُنکے بعد کون شخص اُنکی جگہ پر ہوا شرجیل رضی اللہ عنہ نے کہا بعد اُنکے عبداللہ عتیق بن ابی قحافہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے روماس نے کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ مین جانتا ہون اس امر کو کہ تم لوگ حق پر ہو اور ضرور تم مالک شام و عراق کے ہوگے اور مین براہ مہربانی تمسے کہتا ہون کہ تمھاری جماعت تھوڑی اور ہمارے ساتھ جماعت کثیر ہی پس تم اپنے ملک کو پلٹ جاؤ کہ ہم تمسے تعرض نہ کرینگے اور جان لو تم اس بات کو کہ ابوبکر میرے دوست ہین اگر وہ یہان موجود ہوتے تو مجھسے نہ لڑتے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر اُنکے بیٹے بھتیجے خلاف دین اور ملت ہون تو وہ اُنکو بھی خو نہین کرینگے کیونکہ وہ مکلف اور مامور بتعمیل حکم خدا ہین اور یہ معاملہ اُنکا ذاتی نہین ہی بلکہ اللہ تعالے نے حکم تمھارے جہاد کا فرمایا ہی اور ہم تمسے جُدا نہونگے جبتک کہ تم تین باتون سے ایک کو اختیار نہ کروگے یا دین ہمارا اختیار کرو یا جزیہ دو یا ہمسے لڑو پس روماس نے کہا قسم ہی اُسکی جسکا مین اعتقاد رکھتا ہون کہ اگر میرا اختیار ہوتا تو مین تمسے نہ لڑتا کسواسطے کہ مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور یہ قوم یکجا ہین پس مین چاہتا ہون کہ اُنکے پاس پلٹ جاؤن اور اُنکو نصیحت کرون اور دیکھون کہ اُن کو کیا منظور ہی پس شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس باب مین جلدی کرو کیونکہ ہم تمسے جو کہہ چکے ہین وہ ہمکو ضرور کرنا ہی یعنے لڑائی یا جزیہ یا دین اسلام پس روماس اپنی قوم کے پاس پلٹ گیا اور اُن کو یکجا کرکے کہا کہ ای اہل دین نصرانیہ دینی مار معمودیہ جان لو تم اس امر کو کہ جو تمھاری کتابون مین ذکر آسنے

اہل عرب کا تمھارے شہرون مین اور لوٹنا اُنکا تمھارے مالون کو اور مار ڈالنا اُنکا تمھارے بہادرون کو لکھا ہی اُسکا وقت یہی ہی اور تم لوگ جماعت اور لشکر مین روبیس سے بڑھکر نہین ہو جو وہ خود اور اُسکے ساتھی بہادر ارض فلسطین مین ایک چھوٹی سی جماعت مسلمانون کے ہاتھ سے مارے گئے اور باقی بھاگ نکلے اور مین نے سُنا ہی کہ اُنمین سے ایک شخص نے جسکا نام خالدؓ بن الولید ہی عراق کی طرف سے خروج کیا ہی اور اُسنے ارکہ اور تدمر اور حوران کو فتح کیا ہی اور عنقریب تمھاری طرف پہونچے گا پس بہتر یہ ہی کہ ہم اہل عرب کے واسطے ادائے جزیہ قبول کرین اور جانون سے محفوظ رہین اور یہ لوگ یہان سے چلے جاوین پس جب روماس کی قوم نے یہ تقریر سنی اُسکے قتل پر آمادہ ہوگئے روماس نے یہ کیفیت دیکھکر کہا کہ مین نے اس قصد سے یہ بات کہی تھی کہ تمھاری غیرت اور حمیت بہ نسبت تمھارے دین کے دیکھون ورنہ مین تمھارے ساتھ ہون اور تمھارے آگے ہونگا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ بعد اس گفتگو کے رومی مستعد بجنگ ہوے اور سب کے سب زرہین سارے پہنکر آمادہ حملہ ہوئے پس شرجیلؓ بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر اپنے ساتھیون کو نصیحت کی اور کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی الجنۃ تحت ظلال السیوف واحب ما الی اللہ قطرۃ دم فی سبیل اللہ ودمعۃ جرت من خشیۃ اللہ جاھدوا العدو وارموا السھام والتثنوا مجتمعۃ فانھا لن تخیب یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون پھر حملہ کیا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور مسلمانون نے لشکر بصرہ پر ماجد بن رویم العیسی نے روایت کی ہی کہ بصرہ کی لڑائی مین شرجیلؓ بن حسنہ کے لشکر مین مین بھی تھا اور دشمنون نے ہم مین طمع کرکے بارہ ہزار رومیون سے حملہ کیا اور ہم لوگ اُنکے بیچ مین اسطرح پر تھے جیسے کہ ایک تل کی سپیدی سیاہ اونٹ کے پہلو مین ہوتی ہی پس ہم لوگون نے اُنکی لڑائی مین ایسا صبر کیا جیسا کوئی ارادۂ موت اور عالم آخرت کے واسطے صبر کرتا ہی اور ہمارے اُنکے بیچ مین لڑائی نا دوپہر ہی تھی اور دشمنون نے ہم مین طمع کی اور دیکھا مین نے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو کہ آسمان کی طرف دونون ہاتھ اُٹھائے یہ دعا پڑھتے تھے یا حیّ یا قیوم یا بدیع السمٰوٰت والارض یاذا الجلال والاکرام اللھم انک قد وعدتنا علی لسان نبیک بفتح الشام وفارس اللھم انصر من یوحدک علی من یکفر بک اللھم انصرنا علی القوم الکافرین پس قسم ہی خدا کی کہ تمام نہین کیا تھا شرجیل رضی اللہ عنہ نے اپنی دعا کو کہ آگئی مدد اور حال یہ گذرا کہ رومیون نے ہمکو گھیر لیا تھا اور دلون مین غالب جان چکے تھے اپنے کو ہمیشہ کہ دفعۃً دیکھا ہمنے ایک غبار کہ قریب ہوا ہم سے حوران کی طرف سے گویا وہ غبار ایک بڑا ٹکڑا اندھیری رات کا تھا پس جب وہ غبار نزدیک ہوا ہمسے دیکھا ہمنے تیز اور پیش پیش چلنے والے گھوڑون کو اور دیکھائی دیے ہمکو نشان اور جھنڈے اور آگے بڑھکر آئے ہماری طرف اُنمین

۱ ذکر حوران و اخبار ابن حسنہ و اہل بدو کے ساتھ ۱۲

۲ تو اون کے سایہ مین ہی اور بہت پیاسا تھا اسنے نزدیک سادہ قطر حوران کا اور دیا اشتر کو اور اشتر کی راہ اور اطراف کو فوت سے جاری ہوا ہر طرف دشمنون سے اشتعال دادم ترتم بنگ اور چلا سے جاوین دہ تم لیک ہی ساتھ کہ میکائی مین خریداران ہونگے اسے ایمان دادند اور ترتم ہوا خر سے بیا کہ چیا سے

۳ ذکر اجمالی از فتوح ہمشیرہ اور اجمالی از اخبار اصحاب پیارا اور ان سے ناپنو لے سامان اور ان سے جانب لے اور اسی صاحب نزدیک سے اور اور ان سے اور اور ان سے اور اور ان

سے دو سوار کہ ایک اُنمین کا یہ کہتا تھا اے شرحبیل بشارت اور خوشی ہو تمکو ساتھ مدد اللہ تعالے کے یعنی شہسوار مضبوط ہون مین خالد بن الولید ہون اور دوسرے نے کہا کہ مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق ہون پھر قوم لخم و جذام وغیرہ سب لشکر قریب پہونچے اور بلند دکھائی دیا نشان لشکر کا جسکا نام **رایت العقاب** تھا اور رافع بن عمیرۃ الطائی اُسکو اُٹھائے ہوئے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ ٹھنڈھی اور پست ہوگئین آوازین رومیون کی جسوقت سُنی اُنھون نے آواز بلند خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور مسلمانون نے آکر ایک دوسرے کو سلام کیا پس خالد بن الولید نے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ آیا نہین جانتا تھا تمنے کہ یہ ایام یکجا ہوتے اہل شام اور حجاز اور عراق کے ہین اور اسمین لشکر روم اور سردار اُنکے یکجا ہوتے ہین اور کیونکر غرور کیا تمنے اپنے نفس پر اور اپنے ساتھیون پر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے یہ بات بموجب حکم ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے کی ہی خالد بن الولید نے کہا کہ وہ مرد مسلمان ہین لڑائی کا ڈھنگ نہین جانتے ہین پھر خالد بن الولید نے لوگون کو آرام حاصل کرنے کا حکم دیا پس اُترے وہ لوگ اور آرام دی بعضون نے بعض کو اپنے توشے سے پس جب دوسرا دن آیا لشکر بصرے کا آمادہ بجنگ ہوا پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ ہمکو اور ہمارے جانورون کو تھکا ماندہ سمجھکر ہماری طرف آتے ہین پس سوار ہو تم لوگ ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالی کے پس سوار ہوے مسلمان مسلح ہوکر اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو بجانب یمنہ اور ضرار بن الازور کو بجانب میسرہ کے مقرر کیا اور ضرار بن الازور کمسن اور لڑائی مین دلیر تھے اور اُنکی بہادری اور دانشمندی ہر جگہ مشہور تھی اور پیدل فوج پر عبد الرحمن بن حمید الحمی کو مقرر کیا پھر تقسیم کیا لشکر زحف کو اور تھوڑے پر مسیب بن عتبہ اور تھوڑی جماعت پر مدعور بن غانم الاشعری کو مقرر کیا اور سب کو حکم دیا کہ جب مین حملہ کرون تم سب بھی برابر حملہ کرو **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ بعد اس تقسیم اور ترتیب فوج کے خالد بن الولید لوگون کو نصیحت اور وصیت کرتے تھے اور عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی حال تھا اور عزم کیا سبھون نے حملہ کرنے کا کہ دفعۃً رومیون کی صفین پھٹگئین اور اُنمین سے ایک سوار بھاری ڈیل ڈول کا اور بہت خوش پوشاک جسکے جسم پر سونا اور چانری اور حریر یاقوت چمکتے تھے نکلا اور دونون لشکرون کے بیچ مین آیا اور بزبان عربی کہنے لگا کہ اے گروہ عرب کے تم مین سے جو سردار ہو میرے مقابلے مین آوے کہ مین سردار اور حاکم بصرے کا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اُسکے نزدیک گئے اُسنے پوچھا کہ تمھین سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مسلمان لوگ ایسا ہی جانتے ہین اور مین اُنکا سردار جبھی تک ہون کہ اللہ تعالی کی اطاعت پر قائم رہون اور جب مجھسے نافرمانی اللہ تعالی کی ہووے تو میری حکومت اُنپر نہین ہی روماس نے کہا کہ مین ایک شخص دانایان اور بادشاہان روم سے ہون اور حق بات دانشمند پر چھپی نہین رہتی اور مین نے پچھلی کتابون اور گذرے ہوئے علم اور اخبار مین پڑھا ہی کہ اللہ تعالی بنی ہاشمی

قریشی عربی مبعوث کریگا جسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ہمارے پیغمبر ہین رومانس نے پوچھا کہ آیا اللہ تعالے نے کوئی کتاب تمپر نازل کی ہی خالد بن الولید نے کہا ہان اور نام اُسکا قرآن ہی رومانس نے کہا کہ آیا شراب تمپر حرام کی گئی ہی خالد بن الولید نے کہا ہان جو شخص شراب پیتا ہی ہم اُسپر حد جاری کرتے ہین اور جو زنا کرتا ہی ہم اُسپر دُرّے لگاتے ہین اور اگر مرد زن دار یا عورت شوہر دار زنا کرتے ہین تو اُنکو ہم سنگسار کرتے ہین پھر رومانس نے پوچھا کہ آیا نماز تمپر فرض ہوئی ہی خالد بن الولید نے کہا ہان پانچ وقت کی نماز ہمپر فرض ہوئی ہی رومانس نے کہا تم حج کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان رومانس نے کہا تمپر جہاد فرض کیا گیا ہی خالد بن الولید نے کہا ہان اگر ہمپر جہاد فرض نہوتا تو ہم تم لوگون سے لڑنے کو نہ آتے پھر رومانس نے کہا مین تجھسے اور تحقیق جانتا ہون کہ تم لوگ سچے ہو اور مین تمکو دوست رکھتا ہون اور اپنی قوم کو تمہاری طرف سے مین نے ڈرایا اور دھمکایا لیکن انھون نے نہ مانا اور مین اُنسے ڈرتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا رومانس سے کہ تو اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہا سلئے کہنے سے ہمارا تیرا حال برابر ہوجاوے پس رومانس نے کہا کہ اگر مین مسلمان ہوجاؤن تو مجکو اس امر کا ڈر ہی کہ میری قوم کے لوگ مجکو مار ڈالینگے اور میرے لڑکے بالون کو قید کرلینگے لیکن مین جاتا ہون اپنی قوم کے پاس کہ دھمکاؤن اور ترغیب دؤن مسلمان ہونے کی اُنکو شاید اللہ تعالی راہ راست پر لاوے اُنکو پس خالد بن الولید نے رومانس سے کہا کہ اگر تو بدون لڑے بھڑے مجھسے اپنی قوم کے پاس پھر جائیگا تو مجکو تیرے واسطے اِنکی طرف سے ڈر ہی پس مین تجھپر حملہ کرتا ہون اور تو پھر حملہ کرتا کہ قوم تیری تہمت ساز کرلینے کی تجھپر نہ کرین پھر اسکے بعد اپنی قوم کے پاس جانا راوی نے بیان کیا ہی کہ اس گفتگو کے بعد آپس مین ایکدوسرے پر حملہ آور ہوکر دونون نے لشکرون کو لڑائی کے ڈھنگ دکھائے یہان تک کہ بچایا رومانس نے اپنے تئین اور کہا کہ تم مجھپر شدت کرو حملے مین تاکہ پیٹھ پھیر کر مین بھاگ جاؤن اور مین ڈرتا ہون تمھارے واسطے ایک سردار سے جسکو بادشاہ نے میری کمک کے واسطے بھیجا اور نام اُسکا دریحان ہی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالے مجکو اُسپر غالب کریگا اور مدد دیگا پھر خالد بن الولید نے رومانس پر حملہ مین شدت کی یہان تک کہ رومانس بھاگ کر اپنی قوم مین پہونچا لوگون نے اس سے حال پوچھا اُسنے کہا کہ اہل عرب بڑے مضبوط اور بہادر ہین تم اُنکی لڑائی مین طاقت ٹھہرنے کی نہین رکھتے ہو اور بالضرور وہ لوگ مالک ملک شام تا تختگاہ بادشاہ کے ہوجاوینگے پس تمکو تم اللہ تعالے سے اور اہل عرب کی اطاعت قبول کرو اور جو بات اہل عرب کہ اور تدمر اور حوران نے کی ہی تم بھی وہی کرو اور مین تمھاری بہتری کا خواہان ہون پس رومیون نے اُسکو چھوڑ دیا اور اُسکے مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور اگر خوف بادشاہ کا نہ ہوتا تو مار ڈالتے پھر اُس سے کہا کہ تو شہر مین جاکر اپنے مکان مین بیٹھ رہ ہم اہل عرب سے لڑینگے پس رومانس اُنکے پاس سے چلا گیا اور یہ اُسکی عین خواہش اور آرزو تھی اور اُسنے اپنے دلمین تصور کیا تھا

کہ شاید اللہ تعالیٰ خالد بن الولید کو فتح دیوے تو مین اپنے لڑکے کے بارے لیکر جہان وہ جاوین وہان چلا جاؤن پھر اہل بصرہ نے دریجان کو اپنا حاکم مقرر کیا اور اُس سے کہا کہ جب ہم مسلمانون کی لڑائی سے فراغت پاوینگے اُسوقت تیرے ساتھ بادشاہ کے پاس چلکر روماس کی معزولی اور تیری منصوبی کی درخواست کرینگے کیونکہ تو بہ نسبت روماس کے بڑا مضبوط اور دانشمند ہی دریجان نے اُنسے پوچھا کہ تمھارا قصد کیا ہی اُنھون نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ حملہ کرکے تو مسلمانون کے لشکر پر اور اُنکے سردار سے مقابلہ کرین اگر غالب ہوجائیگا تو اُنکے سردار پر تو باقی لوگ اُنکے بھاگ جائینگے راوی نے بیان کیا ہی کہ بعد اس گفتگو کے دریجان زرہ وغیرہ ہتھیار اور لباس سے بن ٹھنکر نکلا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اپنے مقابلہ مین طلب کیا پس عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما نے خالد بن الولید سے کہا کہ تم سردار لشکر کے ہو اور بقاء ثبات ہمارا سب کا تمھارے سبب ہی اور مین اس دشمن کا مقابلہ کرونگا پھر عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے لشکر سے نکلکر دریجان پر حملہ کیا اور طرفین سے معرکہ آرائی ہوئی اور دونون لشکرون کے لوگ گردنین اُٹھا کر اُنکی لڑائی دیکھتے تھے پس تھوڑے سے عرصے مین دریجان تھک کر بھاگ نکلا اور گھوڑا اُسکا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے گھوڑے سے زیادہ دوڑنے والا تھا اسوجہ سے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے پکڑا اپنی قوم مین پہونچ گیا پس اُسکی قوم نے پوچھا کہ کیا سبب ہی تیرے پھرنے کا دشمن کی لڑائی سے اُسنے کہا کہ دشمن نے مجھپر شدت کی پس مین نہ ٹھہر سکا اور بھاگا مگر تم سب دشمن پر حملہ کرو پس اللہ تعالیٰ نے رومیون کے دلون مین رعب اور اضطراب ڈالدیا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوگئی پس تمام کیا خالد بن الولید و عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن الازور اور قیس بن ہبیرہ اور شرحبیل بن حسنہ اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور عبد الرحمن بن حمید الحمیری رضی اللہ عنہم اور سب مسلمانون نے پس جب اہل بصرہ نے مسلمانون کو حملہ کرتے دیکھا اور سمجھے کہ ضرور لڑنا ہوگا پس آگے بڑھے اور ظاہر ہوا قتل بیچ رومیون کے اور بجنے لگے ناقوس دیوار قلعے کے اوپر اور شور کیا راہبون نے ساتھ کلمۂ کفر کے پس دعا کی شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے ان کلمات سے اللھم ان ھؤلاء الارجاس یبتھلون الیک بکلمۃ کفرھم ویدعون معک الھا اٰخر لا الہ الا انت ونحن نبتھل الیک بلا الہ الا انت وبنبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا انصرت ھذا الدین علی اعدائک الکافرین اور مسلمانون نے اس دعا پر آمین کی پھر سبھون نے یکبارگی حملہ سخت کیا اور اہل بصرہ کو اس حملے سے یہ معلوم ہوا کہ گویا دیوار شہر پناہ کی گر گئی پس نہ ٹھہر سکے وہ لوگ اور ریلپیل مچکر بھاگ نکلے اور باقی رہگئی زمین مردون کی لاشون سے بھری ہوئی اور بعضون نے اُنمین سے دروازون شہر پناہ پر بعضون کو مارڈالا پس جب وہ لوگ شہر مین پہونچ گئے اور برجون پر قرار پکڑا تیر اور صلبان کو بلند کیا اور اپنی جانون کو بچایا تب ارادہ اِس بات کا کیا کہ بادشاہ کو اس حال سے اطلاع دیوین تاکہ وہ لوگ بھیجکر اُنکی کمک کرے عبد اللہ بن رافع نے روایت کی ہی کہ جب اہل بصرہ شہر مین جاکر شہر پناہ کی دیوار و تیر

چر دھگئے ہلوگ اُنکے تعاقب سے پلٹے اور اپنے بعض ساتھیون کو مفقود دیکھا پس پایا ہمنے دو سو تیس آدمیون کو اپنی جماعت سے مقتول کہ اکثر اُنمین کے قوم بجیلہ اور ہمدان سے تھے اور منجملہ دو سا ہمارے لشکر کے **بدر بن حرملہ اور علی بن رفاعہ اور مازن بن عوف** اور **سہل بن ناشط** اور **جابر بن مرارہ** اور **ربیع بن حامد** اور **عباد بن بشر** شہید ہوے اور لوٹا مسلمانون نے مال و اسباب اہل بصرہ کا اور نماز پڑھی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے شہید و نپر اور دفن کرا دیا اُنکو پھر جب ایک ربع حصہ رات کا گذرا تب عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور معمر بن راشد اور مالک اشتر نخعی اور ایک سو سوار نے لشکر زحف سے نگہبانی لشکر کے واسطے گشت کرنا شروع کیا اور یہ لوگ لشکر کے گرد گھوم رہے تھے کہ دفعتًا گھوڑے سوارون کے چوکنے ہوئے اور بولنے لگے پس ہوشیار اور خبردار ہو گئے مسلمان اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگے کہ یکایک ایک شخص رومی کو دیکھا کہ وہ موٹا کپڑا بالون کا مثل کمل کے پہنے تھا پس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے اوسکی طرف پیشقدمی کر کے چاہا کہ اُسکو پکڑ لیوین پس اُس شخص نے کہا کہ ٹھہرو اور توقف کرو کہ مین روماس حاکم بصرہ کا ہون پس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اُسکو ساتھ لیکر خالد بن الولید کے پاس گئے پس خالد بن الولید نے اُسکو پہچانا اور ہنسے روماس نے کہا کہ اے امیر لشکر مسلمانون کے میری قوم نے مجکو نکال دیا اور کہا کہ تو اپنے مکان مین بیٹھ رہ ورنہ ہم تجکو مار ڈالینگے پس مین اپنے مکان مین جا بیٹھا اور میرا مکان دیوار شہر پناہ سے ملا ہوا ہی پس جب تاریکی رات کی ہوئی میرے غلام اور اولاد نے بموجب میرے حکم کے شہر پناہ کو کھود کر ایک دروازہ اُسمین کھولدیا سو مین اُسی راہ سے تمھارے پاس اِس غرض سے آیا ہون کہ بھیجو تم میرے ساتھ اون لوگون کو اپنے ساتھیون سے جنپر تمکو اعتماد ہو کہ اگر اللہ تعالی چاہیگا تو وہ شہر پر قابض ہو جائینگے پس خالد بن الولید نے یہ کلام سُنکر سجدہ شکر اللہ تعالی کا ادا کیا اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ جنپر تمکو اعتماد ہو اُنمین سے ایک سو سوار لیکر روماس کے ساتھ جاوین اور اُن سواروں پر عبد الرحمن کو سردار مقرر کیا ضرار بن الازور کے **روایت** کی ہی کہ مین بھی اِس جماعت مین تھا جو شہر مین داخل ہوئی پس جب پہونچے ہم روماس کے مکان پر کھولدیا اُسنے ہمارے واسطے اپنا خزانہ اور جدا کیا ہمارے واسطے ہتھیار اور کہا کہ لباس رومیون کا پہن لو پھر پہن لیا ہمنے لباس اُنکا پھر بانٹ دیے گئے ہم چارون کنارے شہر مین ہر کنارے مین پچیس سوار تھے اور حکم کیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے اِس امر کا کہ جسوقت تم ہماری تکبیر کی آواز سُنو تم بھی تکبیر کہو پس جب ہمسلوگ بموجب حکم کے روانہ ہوئے ہوشیار ہو گئے ہم اپنی جانون پر واسطے حملہ کرنے کے قوم پر **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بعد روانہ کرنے اپنے ساتھیون کے شہر کے کنارون پر خود و زرہ پہنکر مستعد کار ہوے اور روماس بھی مسلح اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو ایک تلوار اور ایک کلاہ دی جسکو عبد الرحمن نے اپنے لباس پر ڈال لیا اور روماس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اُس برج کی طرف چلا جسمین دریحان مع اپنے ہمراہیان کے تھا پس دریحان نے ان دونون کو دیکھکر پوچھا کہ تم کون ہو روماس نے کہا کہ مین بطریق ہون دریحان نے کہا کہ تو آرام و آسانی ہو تجکو کیا سبب ہے تیرے آنیکا

کہ روانہ ہوے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بصرہ پر روماس کے ساتھ جسمین سے روماس نے اُنکو اہل بصرہ کے قتل کیا تھا اور بصرہ مین داخل ہوئے اور روماس نے دریحان اور اہل بصرہ کو خالد بن الولید کے پاس لیجا کر اہل بصرہ کو ۱۲ ۱۲

اور یہ ساتھی تیرا کون ہی رو ماس نے کہا کہ یہ میرے دوست ہین تیری ملاقات کے مشتاق ہو کر آئے ہین وریحان نے کہا کہ سختی ہو تجھپر وہ کون ہین رو ماس نے کہا کہ عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور تیرے پاس اسواسطے آئے ہین کہ تیری روح کو دوزخ مین بھیجین پس جب وریحان نے یہ کلام سُنا چاہا اُسنے کہ حملہ کرے مگر اُسکے دل نے نامردی سے نہ مانا اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے جلدی سے تلوار کا وار کیا اُسکے شانے پر مارا پس گر پڑا وہ بیہوش اور مردہ ہو کر زمین پر راوی نے بیان کیا ہی کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے آواز تکبیر بلند کی وقت مار ڈالنے دریحان کے اور رو ماس نے بھی تکبیر کہی اور اصحاب عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیرون کی سُنکر شہر کے کنارون سے تکبیرین کہنے لگے اور جواب دیا اُنکی تکبیرون کا پتھرون اور پہاڑون اور درختون اور چڑیون نے اور نیک لوگون نے آدمیون سے اور کہا اُنھون نے کہ ای معبود اور ای مالک ہمارے کیا خوش اور پاک ہے سُننا تیرے نام اور ذکر کا اور ہر شخص ہم مین سے تیری حقیقت شکر مین قیام کر سکتا ہی اور تحقیق سُنا ہمنے کلمۂ توحید کو اور دیکھا ہمنے تیرے شکر کرنیوالون اور بزرگداشت کرنے والون کو راوی نے بیان کیا ہی کہ جب تکبیر کہی مسلمانون نے اطراف بصرہ سے رکھا اُنھون نے تلوار کو رومیون مین اور قتل کرنا شروع کیا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیر سُنکر مع اپنے ساتھیون کے شہر مین پہونچے پس جب دیکھا اہل بصرہ نے اپنے شہر کو کہ وہ فتح کر لیا گیا از روے غلبے کے تلوار سے شور و غل مچایا سب مردون اور عورتون اور لڑکون نے پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین رو ماس نے کہا کہ امان طلب کرتے ہین پس کہا خالد بن الولید نے کہ اُٹھا لو اُنکے اوپر سے تلوار کو پس اُٹھا لیگئی تلوار اور خالد بن الولید نے اُن کو امان دی پس صبح کو اہل بصرہ یکجا ہوے اور خالد بن الولید سے کہا کہ اگر ہم تمسے مصالحہ کر لیتے تو نوبت اِس حال کی نہ آتی خالد بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالی کا حکم ٹلتا نہین ہی پھر اہل بصرہ نے خالد بن الولید سے پوچھا کہ کس شخص کی راہ بتلانے سے تمنے ہمارا شہر فتح کیا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے حیا سے نام رو ماس کا نہین بتلایا پس رو ماس اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ ای دشمنان خدا مین نے بلحاظ خوشنودی خدا اور بغرض جہاد کے راہ بتلائی اہل بصرہ نے کہا کہ کیا تو ہمارے طریق پر نہین ہی رو ماس نے کہا کہ ای میرے اللہ نہ کرو سمجھکو ان لوگون سے مین منکر صلیب اور اُسکی پرستش کرنے والون کا ہون مین نے یہ کام واسطے رضامندی اللہ اور بغایت درجہ غرض جہاد کرنے کے تیر کیا ہی راضی ہوا مین اور کیا مین نے اللہ تعالی کو پروردگار اپنا اور اسلام کو دین اپنا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اپنا اور کعبہ کو قبلہ اپنا اور قرآن کو پیشوا اپنا اور مسلمانونکو بھائی اپنا یہ سُنکر وہ لوگ رو ماس سے ناراض ہوے اور ارادہ بُرائی کا اُسکے ساتھ کیا پس رو ماس نے خالد بن الولید سے کہا کہ مین اِس شہر مین اِن لوگون کے ساتھ نہ رہونگا اور جہان کہین تم جاؤگے مین بھی تمھارے ساتھ چلونگا اور جب کل ملک شام مین تمھارا دخل ہو جائیگا پھر اپنے وطن کو جاؤنگا کہ گھر کی اُلفت اور چاہ سب کو ہوتی ہی واقدی رحمہ اللہ نے معمر بن سالم بن نجیح بن مفرح سے روایت کی ہی کہ رو ماس کل لڑائیون مین شام کی شریک اور جہاد کرتا رہا جب تمام ملک شام فتح ہو گیا تب بموجب درخواست

ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت مین روماس کو بصرہ کا حاکم مقرر کیا اور روماس تھوڑے دن وہان کی حکومت کرکے ایک بیٹا چھوڑکر مرگیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے چند اشخاص اپنے ہمراہی کو واسطے اعانت روماس کے بضرورت نکالنے اور اُٹھانے مال واسباب خانگی روماس کے شہر سے مقرر کیا پس اُن لوگون نے اعانت روماس کی کی کہ اُسی حالت مین لوگون نے روماس کی زوجہ کو روماس سے لڑتے جھگڑتے دیکھا مسلمانون نے کہا کہ تو کیسا چاہتی ہی اُسنے کہا کہ میرا فیصلہ تمھارے لشکر کے سردار کے پاس ہوگا پس مسلمان اُسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور اسنے نالش کی اور ایک شخص رومی واقف زبان عربی نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے اسکے مطلب کو بیان کیا کہ یہ عورت اپنے شوہر روماس پر نالشی ہی خالد بن الولید نے بواسطۂ اُس رومی کے عورت سے سبب نالش کا پوچھا اُسنے بواسطۂ ترجمان کے بیان کیا کہ حال میرا یہ ہی کہ رات کو مین نے بحالت خواب ایک شخص نہایت خوبصورت کو مثل ماہ شب چاردہ کے دیکھا کہ وہ کہتے ہین کہ یہ شہر بصرہ اور تمام ملک شام اور عراق اِسی گروہ عرب کے ہاتھ سے فتح ہوگا مین نے اُن شخص سے پوچھا کہ آپ کون ہین اُنھون نے فرمایا کہ مین محمد رسول اللہ ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر مجکو بجانب اسلام کے دعوت فرمائی اور مین نے اسلام قبول کیا پھر مجکو آپ نے دو سورتین قرآن مجید کی سکھائین پس خالد بن الولید نے یہ کلام اُسکا سُنکر تعجب کیا اور بواسطۂ ترجمان کے اِس سے کہا کہ وہ دو سورتین پڑھے پس اُسنے سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑھکر سُنائین اور خالد بن الولید کے ہاتھ پر اپنے اسلام کو تازہ کیا اور اپنے شوہر روماس سے کہا کہ یا تو میرا دین قبول کر یا مجکو چھوڑ دے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ کلام اسکا سُنکر ہنسے اور کہا سبحان من وفقکما پھر بواسطۂ ترجمان کے اُس عورت سے کہا کہ تیرا شوہر تجھسے پہلے مسلمان ہوچکا ہی یہ سُنکر وہ عورت بہت خوش ہوئی پس خالد بن الولید نے اہل بصرہ سے جس مقدار پر چاہا مصالحہ کرلیا اور اُنکی خاطرداری کی اور ارادہ اِس امر کا کیا کہ ایک شخص کو اپنا نائب مقرر کرین تاکہ وہ قوم اپنے مطلب اِس سے کہتے رہین پس باتفاق رائے اُنکے ایک شخص کو اُنپر حاکم کیا پھر ایک خط مشعر فتح بصرہ بنام ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لکھا اور اُسمین یہ بھی لکھا کہ مین یہان سے بجانب دمشق کو چ کرتا ہون تم وہان مجھسے آملو اور ایک خط بنام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ اور عبارت سے لکھا قد سرت الی الشام لما امرتنی وقد فتح اللہ علی یدی ثغر ہا وارضہا وحوی (؟) وسخنہ وبحریہا ویوم کتبت الیک ہذا الکتاب ارتحلت الی دمشق واسأل اللہ النصر والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور یہ خط دونون ساتھ ہی روانہ کرکے بجانب دمشق کے کوچ کیا اور ایک گانون مین جسکو ثنیہ کہتے ہین پہونچکر توقف کیا اور اپنے نشان کو کہ جسکا نام رایت العقاب تھا گاڑدیا پس اُسجگہ کا نام ثنیۃ العقاب رکھا گیا پھر وہان سے بجانب غوطہ کوچ کیا اور ایک دیر مین

فرستادن ابوبکر روماس را دوم بار بحکومت بصرہ و عزل او

ذکر بقیہ احوال روماس و بیان وفات او

ذکر فتح بصرہ و بیان مصالحہ کردن خالد با اہل بصرہ

ذکر فتح دمشق و بیان مصالحہ کردن ابوعبیدہ با اہل دمشق

ذکر فتح بعلبک و مصالحہ کردن اہل آن با ابوعبیدہ

اُترے کہ وہ اب تک مشہور بہ دیر خالد ہی اور حال دمشق کا یہ تھا کہ قرب وجوار کے لوگ بے انتہا وہان یکجا ہوے تھے اور بارہ ہزار سے زیادہ اسمین سوار تھے اور اُنھون نے شہر بنیاہ کو نشان اور بیرقون اور صلیبون سے آراستہ کیا تھا اور خالد بن الولید باستظار آنے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون کے اُس دیر مین مقیم ہی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ارکہ اور تدمر اور حوران وسخنہ وبصرہ کو فتح کرکے بجانب دمشق متوجہ ہوے تب اُسنے اپنے سردارون کو یکجا کرکے کہا کہ جو تمسے کہتا تھا اور تمکو ڈراتا تھا وہ تمنے کچھ نہ مانا اور نہ سُنا اہل عرب تدمر اور ارکہ وحوران وسخنہ وبصریٰ فتح کرکے متوجہ دمشق ہوے ہین پس اگر دمشق کو بھی فتح کرلیا تو بڑی مصیبت کی بات ہی کہ شہر دمشق ملک شام کا بہشت ہی اور مین نے اہل دمشق کے پاس دو چند مسلمانون کا اپنا لشکر بھیجا ہی پس تم مین سے کون شخص اُنکے مقابلے کا قصد کریگا اور کفایت کریگا مجکو اُنکے کام مین کہ جو شخص اُنکو ہزیمت دیویگا مین محصول اُن شہرونکا جو مسلمانونکے قبضے مین ہین اُسکو معاف کردونگا پس منجملہ اُسکے سردارون کے ایک شخص جسکا نام کلوص تھا اور اسکی بہادری اور شجاعت اُس زمانہ مین جب کسریٰ بادشاہ فارس نے قصد لینے ملک شام کا کیا تھا ظاہر ہوئی تھی بولا کہ اے بادشاہ مین مسلمانون کے لیے کافی ہون اور مقابلہ کرکے اُنکو بھگا دونگا ہرقل نے یہ کلام اُسکا سنکر ایک صلیب سونے کی اُسکو دی اور پانچہزار سوار اُسکے ساتھ کیے اور کہا کہ صلیب کو آگے رکھنا کہ یہی تجکو مدد دیگی پس کلوص نے اسی روز انطاکیہ سے کوچ کیا اور حمص مین پہونچا اور اُس مقام کو ہتھیارا اور لوگون سے بھرا پایا اور جب وہان کے لوگون کو اُسکے آنے کی خبر پہونچی نکلے وہ لوگ اُسکی ملاقات کے واسطے اور اپنے آگے کیا اُنھون نے قسون اور راہبون کو ساتھ خوشبودار جلتی ہوئی چیزون کے اور انجیل اُنکے پاس تھی پس وہ آگے آئے اُسکے لشکر کے اور چھڑکا اُسپر پانی معمودیہ کا اور اُسکی فتح کے واسطے دعا مانگی پس کلوص ایک شب وروز وہان مقیم رہکر بجانب شہر جوسیہ کے روانہ ہوا اور وہان کے لوگ بھی مثل اہل حمص کے اسکے ساتھ پیش آئے پھر شہر بعلبک مین پہونچا پس وہان کے لوگ اور عورتین منہ پیٹتی اور بال نوچتی ہوئی مثل فریادیون کے اُسکے پاس آئے پھر بیان کیا کہ اہل عرب نے ارکہ وتدمر وحوران وبصرہ کو فتح کرلیا ہی اور ہمنے سُنا ہی کہ وہ لوگ ارادہ دمشق کا رکھتے ہین کلوص نے کہا کہ مجکو تو یہ معلوم ہی کہ وہ لوگ بمقام جابیہ ہین اور مین متعجب ہون کہ اُن لوگون نے کیونکر شہرون اور قلعون پر قدرت حاصل کی اہل بعلبک نے کہا سچ ہی وہ لوگ تو اپنی جگہ پر یعنی جابیہ مین ہین اور جسنے کہ یہ مقامات یعنے ارکہ وغیرہ فتح کیا ہی یہ شخص عراق سے آیا ہی اور نام اِسکا خالد بن الولید ہی کلوص نے کہا کہ اُنکی تعداد کسقدر ہی اُنھون نے کہا کہ پندرہ سو سوار ہین کلوص نے یہ سُنکر کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ مین اُسکا سر کاٹ کر اپنے قطار یہ کی نوک پر لٹکاونگا پھر وہان سے کوچ کرکے بجانب دمشق روانہ ہوا اور دمشق کا سردار جو ہرقل کی طرف سے مقرر تھا اسکا نام عزرائیل تھا اور وہ رومیون کے نزدیک بہت معزز تھا اور اُسکے ساتھ تین ہزار سوار اور پیادے تھے پس جب کلوص دمشق مین پہونچا وہان بڑے بڑے رئیس اور سردار کلوص کے پاس یکجا ہوئے اور بادشاہ کا فرمان درباب ماموری اسکے واسطے مقابلہ مسلمانون کے

بڑھا پس کلوص نے اُنسے کہا کہ مین تمھاری طرف سے لڑونگا اور تمھارے دشمنونکو تمھارے شہر سے ہٹا دونگا لیکن یہ کام اس امر پر موقوف ہی کہ تم عزرائیل کو اپنے شہر سے نکال دو کہ مین اکیلا اس کام کے لیے رہجاؤن انھون نے کہا کہ دشمن ہمارے شہر پر چڑھے آتے ہین پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہم عزرائیل کو نکال دیوین بلکہ ایسے وقت مین اگر دس سردار تم مین سے ملین تو ہلوگ اُنکی خواہش رکھتے ہین اور ہم بقوت اُنکے اہل عرب سے مقابلہ کرین پس جب عزرائیل نے یہ حال سنا کہا کہ جسوقت اہل عرب اِس شہر کو محاصرہ کرین تب مین اور کلوص دونون جُدا جُدا ایک ایک دن اُنسے لڑین پس ہم دونو نمین سے جو شخص اُنکو بھگا دے وہی حاکم اِس شہر کا قرار پاوے اہل دمشق نے اِس رائے کو پسند کیا اور اپنی اپنی جگہ پر گئے اور اس گفتگو سے عداوت قلبی باہمد گر کلوص اور عزرائیل کے ہوگئی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ رومی ہر روز باب جابیہ دمشق سے نکلکر واسطے دریافت آنے ابو عبیدہؓ بن الجراح کے ایک فرسخ تک جایا کرتے تھے یہانتک کہ آئے اُمیر خالد بن الولید جانب شمالیہ سے جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا ہی رفاعہ بن مسلم نے روایت کی ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مقام دیر غوطہ آکر اُترے تھے کہ دفعۃً اُنھون نے فوج دمشق کو اپنی جانب مثل ٹیڈیون کے آتے دیکھا پس یہ امر دیکھکر خالد بن الولید نے بہین لی زرہ مسیلمہ کذاب کی اور باندھا اپنی سر کو اپنے عمامے سے اور گلے مین لٹکا لیا اسکے کنارے کو اور مسلمانون کو آواز دی اور کہا کہ یہ لشکر دشمن کا سوارون اور پیدلون سے آپہونچا ہی لو تم اُنکو جانے نپاوین اور مدد دو تم خدا کے دین کو مدد دیگا اللہ تعالیٰ تمکو اور ہو تم مصداق اِس آیت کے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ والی اخر الایۃ اور جان لو تم اِس بات کو کہ بھائی مسلمان تمھارے جو ابی عبیدہ بن الجراح کے ساتھ ہین وہ تمھارے پاس پہونچ گئے ہین پس مسلمان یہ کلام نصیحت انجام خالد بن الولید کا سُنکر جلدی سے مسلح اور سوار ہوکر جانب دشمن کے متوجہ ہوے یہ حال دیکھکر ٹھہر گیا لشکر رومیون کا سامنے لشکر مسلمانون کے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کی ترتیب واسطے لڑائی کے اِسطرح پر کی کہ رافع بن عمیرۃ الطائی کو میمنہ اور مسیب بن نجبۃ الفزاری کو میسرہ اور دائین بازو مین شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو اور بائین بازو مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اور ساقہ پر سالم بن نوفل کو مقرر کیا اور خود مع اپنے ساتھیون کے بیچ مین ٹھہرے اور جب یہ امر کر چکے ضرار بن الازور سے کہا کہ اختیار کرو تم راہ اپنے باپ اور قوم کی اس معاملے مین اور مدد دو تم اللہ کے دین کو کہ مدد دیگا اللہ تعالیٰ تمکو ڈال دو تم رعب رومیون مین اپنے حملے سے اور جنبش مین لاؤ اُنکے لشکر کو اپنی شجاعت سے پس نکلے ضرار بن الازور مسلمانون کے لشکر سے اِس حیثیت سے کہ تھے کپڑے اِنکے میلے اور تھا اُنکے سر پر پُرانا عمامہ اور اُنکی سواری مین ایک بچہ مادہ اسپ لاغر تھی مگر وہ ہوا کے آگے چلتی تھی اور حملہ کیا رومیون کے لشکر پر اور رخنہ مین ڈالا اُنکی صفون کو اور اِس حملے مین چار سو سوار رومی کو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا پیدلون پر اور اُنمین سے چھ کو مار ڈالا اور اگر رومی تیر اور پتھر نہ چلاتے تو ضرار اُنکے مقابلے سے نہ پھرتے پس جب واپس آئے ضرار بن الازور اپنے لشکر مین خالد بن الولید اور مسلمانون نے اُنکا شکریہ ادا کیا پھر عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما زرہ پہنکر لشکر سے نکلے

فتح دمشق کا بیان
عزرائیل حاکم دمشق کے
ویقتلون وعدا علیہ حقا
فی التورٰۃ والانجیل و
القرآن ومن اوفی بعھدہ
من اللہ فاستبشروا ببیعکم
الذی بایعتم بہ
ذلک ھو الفوز العظیم
اشرنے فوری مسلمانون
سے اُنکی جان اور مال
اس وقت پر کہ اُن کو

پس خالد بن الولید نے اِنسے کہا کہ اے بیٹے صدیق کے رعب ڈالدو تم دشمنون پر اپنے حملے سے اور پریشان کردو صفین اُنکی اللہ تعالیٰ تم مین برکت عطا فرماوے پس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے بھی مثل ضرار کے حملہ اور قتل کفار کر کے معاودت کی پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے خود حملہ کیا اور طریقہ اپنی نیزہ بازی اور شجاعت کا رومیون کو دکھلایا اور اُنکو تعجب مین ڈالا پس جب کلوص سردار رومیون نے خالد بن الولید کو اسطرح پر دیکھا قرینے سے اُسنے جانا کہ مسلمانون کے لشکر کے سردار یہی ہین اور سمجھا کہ خالد بن الولید میرا ساز و سامان سرداری کا دیکھکر میرے ہی اوپر قصد حملے کا رکھتے ہین پس یہ سوچکر پیچھے کو ہٹا اور خالد بن الولید نے اوسپر حملہ کیا اور سردارن رومی نے خالد بن الولید کو ڈاٹا اور اُنپر تیر اندازی شروع کی مگر خالد بن الولید نے کچھ التفات نہ کیا اور گھوڑا اُنکا صف دشمنون مین بجلی کی طرح چمکتا تھا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حملہ مین دس آدمیون کو رومیون سے مار ڈالا پھر پلٹ کر میدان جنگ مین آگئے اور پہلی دفعہ سے زیادہ ڈھنگ لڑائی کے رومیون کو دکھائے اور لشکر رومیون سے اپنے مقابلے کے لیے لڑنے والے کو طلب کیا لیکن کوئی اُنمین کا لشکر سے نہ نکلا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ اکیلے کے مقابلے مین تم دو سوار یا چار سوار بلکہ دس تک اکر لڑو مگر کسی نے جواب اسکا نہ دیا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خرابی ہو تمکو مین تو اس جگہ اکیلا ہون اور حال یہ ہو کہ لڑائی مین میرے لشکر کا ہر ایک آدمی مجھے برابر ہو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہو کہ خالد بن الولید کی اس گفتگو کو بعض رومی سمجھے اور بعض نہین سمجھے کہ اسی حالت مین عزرائیل نے کلوص سے کہا کہ بادشاہ نے تجکو لشکر کا سردار مقرر کر کے اہل عرب سے لڑنے کو بھیجا ہو پس بچانا شہر اور رعیت کا تیرے ذمے ہو کلوص نے جواب دیا کہ تو مجھسے زیادہ اس کام کا مستحق ہو کیواسطے کہ تو پہلے سے اس شہر مین ہو اور تو نے جانا اور گمان کیا ہو اس امر کا کہ تو بدون حکم ہرقل کے اس شہر سے نہین نکل سکتا ہو پس کیا سبب ہو کہ نہین نکلتا ہو تو عرب کے مقابلے کو عزرائیل نے کہا کہ میرے اور تیرے یہ شرط ہو چکی ہو کہ ایکدن مین لڑون اور ایک دن تو پس آج تو مقابلہ کر کل مین لڑونگا پس کلوص نے کہا کہ تو مجھسے پہلے اس شہر مین ہو اور مین تجھسے یہ درخواست کرتا ہون کہ آج تو ہی لڑ کل مین لڑونگا پس گفتگو اُنکی طول کو پہونچی تا انیکہ لوگون نے یہ تجویز کیا کہ دونون کے نام قرعہ ڈالا جاے جس شخص کے نام قرعہ نکلے وہ آج مسلمانون سے مقابلہ کرے کلوص نے کہا ایسا نہ چاہیے بلکہ مناسب ہو کہ ہم سب ملکر حملہ کرین کہ اسمین ہیبت کی صورت بنی رہیگی عزرائیل نے کہا کہ مجکو اس بات سے کچھ مطلب نہین راوی نے کہا ہو کہ کلوص کو اس بات کا خوف پیدا ہوا کہ اگر بادشاہ کو اس قیل و قال سے اطلاع ہوگی تو اُسکو اپنی مصاحبت سے نکال دیگا اور مار ڈالیگا یہ سوچ کر قرعہ اندازی پر راضی ہوا سو قرعہ کلوص کے نام نکلا پس عزرائیل نے اُس سے کہا کہ نکل تو واسطے مقابلے کے اور ظاہر کر اپنی شجاعت کو جیسا امیر لشکر مسلمانون نے کیا اور مین کل واسطے مقابلے کے نکلونگا اور دونون فریق دیکھینگے کہ ہم دونون مین سے کون زیادہ شہسوار اور بہادر ہو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہو کہ بعد اس قرارداد کے کلوص مسلح ہوکر گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے ساتھیون سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ ہمت تمھاری میرے ساتھ متعلق رہے

پس اگر تم مقابلے مین میری جانب سے کچھ کمی اور عجز دیکھو تو حملہ کر کے مجکو بچاؤ ساتھیون نے کہا کہ یہ بات تو عاجزی اور ڈر کی ہی اسکو فلاح نہین ہی پھر کلوص نے کہا کہ یہ شخص جسکے مقابلے کو مین جاتا ہون بد دی ہی اور اسکی زبان میری زبان کے خلاف ہی اور مین اُس شخص سے بات چیت کیا چاہتا ہون اور احتیاط کرنا آدمی کے واسطے ایک زرہ مضبوط ہی پس مین ایک شخص کو چاہتا ہون کہ میرے اور اُنکے بیچ مین واسطہ گفتگو ہو پس ایک شخص نصرانی جسکا نام جرجس اور وہ بہت دانشمند اور فصیح تھا کلوص کے ساتھ ہوا اور کہا کہ مین مترجم گفتگو کا ہونگا کلوص نے اِس سے کہا کہ یقین جان تو اِس بات کو کہ یہ شخص بڑا بہادر ہی اہل عرب سے سوا سکے مقابلے مین اگر تو مجکو سُست دیکھنا تو میری اعانت کرنا کہ اسکے عوض مین تجکو اپنا مصاحب اور وزیر کرونگا اور اس میری گفتگو کو پوشیدہ رکھنا پس مین اب جاتا ہون مقابلہ کرنے کو اور فریب دیکر پھر آتا ہون اور قریب ہی کہ کل کے دن عزرائیل مقابلے کو نکلیگا پس مارا جائیگا وہ اور مجکو راحت اور فرصت ملیگی اسکی تیزی سے جرجس نے کہا کہ مین تو ڑنا نہین جانتا ہون بات چیت مین تیری اعانت اور دشمن کے ساتھ فریب کرونگا جہانتک ممکن ہوگا پس اگر یہ امر تجکو منظور نہین ہی تو اپنے دل سے مشورہ کر کلوص نے کہا افسوس ہی تو یہ چاہتا ہی کہ مجکو دشمن کے حوالے کردے جرجس نے کہا کہ تیرا دل یہ چاہتا ہی کہ تیرے ساتھ دینے اور تیری رضامندی مین مین مارڈالا جاؤن پس جب مین مارا گیا تو تیرا انعام اور احسان میرے کس کام آویگا پھر کلوص چلکر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے قریب آیا اور مسلمانون نے دونون کی طرف دیکھا اور رافع بن عمیرہ الطائی نے چاہا کہ بڑھکر کلوص پر حملہ کرین پس خالد بن الولید نے اُنکو روکا اور کہا کہ تم اپنی جگہ پر رہو مدد ہی دین کی میرا کام ہی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب کلوص اور جرجس خالد بن الولید کے نزدیک آئے کلوص نے جرجس سے کہا کہ تو اُنسے استفسار کر کہ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو اور بہالے دبدبے اور کثرت فوج سے اُنکو ڈرا اور دریافت کر کہ اُنکا ارادہ کیا ہی پس جرجس قریب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے آیا اور کہا کہ اے اعرابی مین تمسے ایک مثال بیان کرتا ہون وہ یہ ہی کہ ہماری تمھاری مثال ایک شخص کی مثل ہی کہ اس کے پاس کچھ بکریان تھین اور اُسنے چرانے کے واسطے چرواہے کو سپرد کیا اور چرواہہ بڑا دلیر اور چرانے والا تھا اور جانور درندے کے مقابلے کی جرأت بہت کم رکھتا تھا پس ایک درندہ جانور ہر روز آکر ایک بکری کو اُٹھا لیجاتا تھا یہان تک کہ بکریان کم ہوگئین اور وہ درندہ جانور اس امر کا عادی ہوگیا تھا اسوجہ سے کہ کوئی روکنے والا نہ پاتا تھا پس جب بکریون کے مالک نے یہ حال دیکھا معلوم کیا اُسنے اس بات کو یہ امر چرواہے کی سُستی اور غفلت سے ہی پس مالک نے ایک شخص مضبوط کو بکری چرانے پر مقرر کیا پس وہ شخص رات بھر بکریون کے گرد پھرتا تھا کہ اِسی حالت مین وہ جانور درندہ اپنی عادت کے موافق آیا اُس نگہبان نے حملہ کر کے برچھی سے جو اُس کے ہاتھ مین تھی اُس جانور کو مارڈالا پھر بعد اُسکے کوئی درندہ جانور بکریون کے قریب نہین آتا تھا پس ایسا ہی

فتوح الشام جرجس نصرانی کا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس

حال تمھارا ہی کہ ہمنے تمھارے معاملے مین سُستی کی اسوجہ سے کہ تم لوگ ہمارے نزدیک ایک گروہ ضعیف بھوکے ننگے محتاج تھے اور غذا تمھاری چینا اور جَو اور روغن زیت وغیرہ تھی پس جب تم ہمارے شہرون مین آئے اور ہماری غذائین کھائین تب شیر ہو گئے ہمپر پس پہونچے تم جہان تک پہونچے اور کیا تمنے جو کیا اور اب بادشاہ نے تمھارے مقابلے کے واسطے ایسے شخص کو بھیجا ہی کہ وہ آدمیون مین نہین شمار کیا جاتا ہی اور نہین پروا رکھتا ہے بہادرون کی اور وہ یہی شخص ہی جو میری جانب مین موجود ہی پس ڈرو تم اُس سے اِس بات کو کہ پہونچے تمکو اس سے وہ چیز کہ پہونچی اُس مضبوط نگہبان بکریون سے شیر کو اور اِس شخص نے مجھسے یہ کہا ہی کہ مین بلطف و مہربانی تمسے بات چیت کرون پس بیان کرو تم کہ ہمسے کیا چاہتے ہو اور کیا مانگتے ہو کسواسطے کہ ایسے دریا مین تم لوگ در آئے ہو کہ جو شخص اُسمین در آتا ہی اُسکی لہرون مین ڈوب جاتا ہی اور جو پانی اُسکا پیتا ہی اسکے حلق مین وہ پانی پھنس جاتا ہی پس اگر تم مسلمانون کے لشکر کے سردار ہو تو اپنے دل اور مسلمانون سے اس امر مین گفتگو اور مشورہ کرو پیش ازین کہ حملہ کرے یہ شیر تمپر اور پھاڑ ڈالے تمکو اپنے چنگل سے پس جب خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ کلام جرجس کا اور فصاحت بیانی اسکی سنی کہا کہ اے دشمن خدا ہمارے واسطے تو مثلین بیان کرتا ہی قسم ہے خدا کی کہ نہین سمجھتے ہین ہم تمکو اپنے نزدیک لڑائی مین مگر مثل شکاری اور اُن چڑیون کے جو اُسکے جال مین پھنسی ہون اور وہ شکاری پکڑ لیتا ہی دائین اور بائین سب کو اور نہین گھبراتا ہی اُنکی کثرت سے پکڑ لینے مین اور جو تو نے ہمارے شہر اور وہان کی قحط سالی کا ذکر کیا سو ایسا ہی ہی جیسا کہ تو نے بیان کیا لیکن اللہ تعالے نے ہمکو اس سے بہتر عنایت کیا ہی اور جَو کے عوض مین گیہون اور فواکہ اور روغن اور شہد ہمکو عطا فرمایا ہی اور یہ ملک ہماری زمین ہے کہ ہمارے پروردگار نے اُسکو ہمارے واسطے پسند کیا ہی اور اُسکا وعدہ بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا تھا اور جو تو ہمارے قصد اور ارادے کا حال پوچھتا ہی سو ہم تین باتین چاہتے ہین یا اسلام قبول کرو یا جزیہ دو یا لڑو حتی یحکم اللہ بحکمہ وھو خیر الحاکمین اور جو تو نے عظمت اور بڑائی اس شخص بد کی بیان کی سو وہ ہماری نگاہ مین سب تھوڑون کا تھوڑا ہی پس اگر وہ بادشاہ کا کارندہ ہی تو ہم دین اسلام کے کارندے ہین اور ہم حاکم تدمر اور ارکہ اور حوران اور سخنہ اور بصرہ کے ہین اور نام میرا خالد بن الولید ہی پس جرجس یہ کلام خالد بن الولید کا سُنکر تیچھے کو ہٹا اور خوف سے رنگ اُس کا بدل گیا کلوص نے یہ حال اُسکا دیکھکر کہا کہ پہلے تو مین نے تجکو اس معاملے مین ایسا دیکھا تھا جیسا شیر حملہ کرتا ہی اب کیا سبب ہی کہ تجکو گھبرایا اور پیچھے پھرتا دیکھتا ہون جرجس نے کہا قسم ہی اپنے دین کی مجکو کہ مین اس شخص کو اوباش آدمیون سے سمجھتا تھا اور مین نہین جانتا تھا کہ یہ شخص مثل مینڈھے سینگ مارنے والے کے ہی اور یہ شہسوار اور رسوا کنندہ لوگون کا ہی یہ سردار اس قوم کا ہی

جسنے زمین کو شر سے بھر دیا ہی بس تو اُسکی طرف متوجہ ہوا اور اپنی شجاعت ظاہر کریں جب کلوص نے یہ ذکر خالدؓ بن الولید کا سُنا ڈر گیا اور کانپنے لگا اپنے زین پر مثل شاخ اُس درخت کے جو ہوا سے تُند سے ہلتی ہی اور کہا کہ اے جرجس درخواست کر تو انسے کہ لڑائی کو کل صبح پر اُٹھا رکھین جرجس نے کہا کہ مین درخواست تو کرونگا لیکن مین گمان نہین کرتا ہون کہ وہ اس درخواست کو منظور کرین پھر جرجس نے خالد بن الولید کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ ای سردار اپنی قوم کے میرا ساتھی تمسے یہ درخواست رکھتا اور کہتا ہی کہ وہ پلٹ جاوے اپنی قوم کے پاس اور جس امر کے تم خواہان ہو اُس بارہ مین اپنی قوم سے مشورہ کرے خالد بن الولید نے کہا کہ تو مجھ سے فریب کرتا ہے حالانکہ مین جرٹ فریب کی ہون اور تمھارا بچنا بہت دور ہی پھر تا خالد بن الولید نے اپنے نیزے کو جرجس کی طرف پس جرجس نے جب نیزے کو دیکھا خوف سے زبان اسکی بند ہو گئی اور پیچھے کو بھاگا پھر خالد بن الولید نے کلوص کو مقابلے کے واسطے طلب کیا اور حملہ کیا اُسپر تا قرب لشکر روم کے یہانتک کہ بھاگنے نہ دیا اُس کو پس جب کلوص نے یہ حال دیکھا آمادہ بجنگ ہو کر خالد بن الولید پر حملہ اور اُنکی لڑائی مین صبر کیا اور دونون نے آپس مین ایسی نیزہ بازی کی کہ گرمی اُسکی چنگاری آگ سے زیادہ تھی پھر کلوص نے حملات خالد بن الولید سے کنارہ کشی چاہی پس خالد بن الولید نے یہ حال دیکھکر اپنے گھوڑے کو اُسکے گھوڑے سے نزدیک کیا اور بسبب قرب کے اُسکے نیزے کو بیکار کر دیا اور اپنے چھوٹے نیزے کو دائین جانب سے بائین طرف پھیر کر اُس کے حلق مین مارا اور پڑھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کھینچ لیا اسکو اپنے ہاتھ سے اور جدا کر لیا اُسکو زین اسپ سے پس مسلمانون نے یہ کلام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا دیکھکر آواز تکبیر کی بلند کی اور سردار اور ولید لوگ مسلمانون کے خالد بن الولید کے پاس پہونچے پس حوالہ کیا خالد بن الولید نے کلوص کو مسلمانون کے اور کہا کہ مضبوط باندھو مشکین اُسکی اور وہ اُسی حالت مین بڑبڑاتا تھا پس بُلایا مسلمانون نے روماس حاکم بصری کو اور پوچھا روماس سے کہ یہ شخص کیا کہتا ہی روماس نے کہا کہ یہ شخص کہتا ہی کہ تم میری مشکین نہ باندھو مین تو اس بات کو قبول کرتا ہون جو تمھارے سردار نے کہا تھا آیا تم جزیہ اور مال مجھ سے نہین مانگتے ہو سو مین اقرار کرتا ہون کہ جسقدر مال مجھسے طلب کروگے مین دونگا پس مسلمانون نے خالد بن الولید کو اس حال سے آگاہ کیا خالد بن الولید نے کہا کہ مضبوط باندھو اسکو کہ مین اسکو سردار قوم کا گمان کرتا ہون پھر خالد بن الولید اپنے گھوڑے سے اُتر کر ایک شہری پر سوار ہوئے جو حاکم تدمر نے اُنکو بطور تحفے کے بھیجا تھا اور ارادہ حملے کا رومیون پر کیا پس ضرار بن الازور نے اُنسے کہا کہ تم اس رومی سردار کی لڑائی مین محنت اُٹھا چکے ہو اب مجکو اجازت دو کہ مین تمھاری طرف سے حملہ کرون تاوقتیکہ تم آرام حاصل کرو خالد بن الولید نے کہا کہ راحت و آرام نہین ہی مگر عالم آخرت مین اور جو آج محنت اور مشقت کریگا وہ کل راحت حاصل کریگا پھر خالد بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نگہبان

اور خلیفہ ہی تمیر اور یہ کہکر متوجہ حملہ ہوئے پس کلوص نے چلاکر خالد بن الولید سے کہا کہ قسم ہی تمکو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ پلٹ آؤ تاکہ مین تمسے کچھ باتین کرون پس مسلمانون نے باواز بلند خالد بن الولید سے کہا کہ یہ بطریق چلاکر تمکو پکارتا ہی پس خالد بن الولید پلٹ آئے اور روماس سے پوچھا کہ یہ شخص کیا چاہتا ہی پس روماس نے اُس سے ایک ساعت باتین کین اور خالد بن الولید سے کہا کہ یہ شخص تمسے کہتا ہی کہ مین مصاحب بادشاہ ہون اور بادشاہ نے پانچہزار سوار میرے ساتھ کرکے تمھارے مقابلہ کو بھیجا تھا اور میرے اور عزرائیل حاکم دمشق کے بیچ مین جھگڑا ہوا اور ایسی ایسی باتین واقع ہوئین اور تمنے مجکو پکڑلیا پس مین تم کو تمھارے دین کی قسم دلاتا ہون کہ اگر عزرائیل تمھارے مقابلے مین آوے تو اُسکو باقی نہ چھوڑنا اور اگر مقابلے کو نہ نکلے تو تم خود استعداد کرکے اُس سے مقابلہ کرنا اور اُسکو مار ڈالنا کہ وہ سردار قوم کا ہی پس جب اُسکو تم مار ڈالوگے تو دمشق کے مالک ہوجاؤگے پس آپ تم یہ امر کروگے پس خالد بن الولید نے روماس سے کہا کہ اِس سے کہدو کہ مین تو کسی مشرک اور اُس شخص کو جو اللہ تعالیٰ کے واسطے میٹا قرار دیتا ہی باقی نہ چھوڑون گا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اشعار رجز کو پڑھتے ہوئے حملہ کیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی جب جرجس نصرانی خالد بن الولید کے خوف سے بھاگ کر کانپتا ہوا اپنی قوم مین پہونچا اُس کی قوم نے کہا کہ تیرے پیچھے کیا معاملہ ہی جرجس نے کہا کہ میرے پیچھے موت ہی جس سے لڑائی نہین ممکن ہی اور وہ شیر ہی جسکا مقابلہ نہین ہوسکتا ہی اور وہ سردار مسلمانون کا ہی اور وہ بذات خود ہمارے مارنے کو آیا ہی وہ طلب کریگا ہمکو جہان تک اور جہان کمین ہم جاوینگے اور نہ کمی کریگا ہمارے قتل مین اور مین بڑی محنت سے جان بچاکر بھاگ آیا ہون پس مناسب ہی کہ پیش ازینکہ وہ سب ملکر ہمپر حملہ کرین تم اُن سے مصالحہ کرو پس رومیون نے کہا خرابی اور سختی ہو تجکو کیا بھاگ آنا تیرے واسطے کافی نہوا جو اُس کے سوا تو ہمارے دلون مین رعب اور دہشت ڈالتا ہی اور چاہا کہ جرجس کو مار ڈالین پھر رومیون نے اِسی حالت مین کہ کلوص کو خالد بن الولید نے پکڑلیا تھا عزرائیل سے ملتفت ہوکر کہا کہ کلوص مصاحب بادشاہ کا تو قید ہوگیا اور اُسنے لڑنے مین کمی نہین کی اور تیرے اور اُسکے بیچ مین یہ شرط ہوچکی تھی کہ ایک دن وہ مسلمانون سے لڑے اور ایکدن تو پس اب تو مقابلے کے واسطے نکل اور اِس بدوی کو قتل کر عزرائیل نے کہا کہ جان لو تم اِس بات کو کہ اگر خالد بن الولید مارے جائینگے تو کسی جگہ پر اور کوئی شخص اہل عرب سے قائم مقام ہوجائیگا اور جو مین مارا جاؤنگا تو تم لوگ مثل بکریون کے بدون چرواہے کے رہ جاؤگے پس میری رائے یہ ہی کہ ہم تم سب کے سب بالاتفاق حملہ کرین رومیون نے کہا کہ ایسا کبھی نہ کرنا چاہیے کہ اس صورت مین بہت لوگ مارے جائینگے اور بہت عورتین رانڈین ہوجائینگی پس یہ گفتگو اُنمین ہو رہی تھی کہ کلوص کے ساتھی لوگ اُس مقام پر آئے اور چلاکر عزرائیل سے کہا کہ تو ہمارے مالک سے بڑھکر بادشاہ کے نزدیک عزیز نہین ہی اور تیرے اور کلوص کے درمیانمین شرط ہوگئی تھی سو کلوص نے تو اُسپر عمل کیا اور گرفتار ہوگیا پس تو بھی حملہ کر والا ہم تجھسے

عزرائیل نے کہا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ مین پہلے سے اس بدوی سے ڈر گیا ہون سو ایسا نہین ہی اب مین لڑنے کو جاتا ہون اور دونون طرف کے لوگ دیکھینگے کہ ہم دونون سے کون شخص بڑا شہسوار اور ثابت قدم اور بہادر ہی پھر عزرائیل سارا وسامان جنگ سے طیار ہو کر ایسے گھوڑے پر جو قابل گرداندے اور سواری وقت لڑائی کے تھا سوار ہوا اور خالد بن الولید کے مقابلے کو نکلا پس قریب اُنکے آکر کہا کہ ای برادر عربی میرے نزدیک آؤ کہ مین تمسے کچھ سوال کرون اور عزرائیل زبان عربی جانتا تھا پس خالد بن الولید یہ کلام اُسکا سُنکر غصے مین آئے اور کہا کہ ای دشمن خدا تو ہی میرے نزدیک آ کہ توڑدون مین ترے سر کو اور یہ کہکر خالد بن الولید نے ارادہ حملے کا اُسپر کیا اُسنے کہا کہ مین نزدیک تمھارے ہون پس خالد بن الولید نے جانا کہ یہ شخص ڈر گیا ہی پس توقف کیا حملہ کرنے سے تا انیکہ عزرائیل نزدیک آیا اور کہا کہ ای برادر عربی کس چیز نے تمکو اس بات کا آمادہ کیا ہی کہ اپنی قوم کے ہوتے ہوے تم بذات خود حملہ کرو پس اگر تم مارے جاؤگے تو تمھارے ساتھی مثل بکریون بدون چرواہے کے رہ جاوینگے خالد بن الولید نے کہا کہ ای دشمن خدا تو نے دیکھا ہی حال دو شخصون کا میرے ساتھیون سے کہ اُنھون نے تیری قوم کے ساتھ کیا جو کچھ کیا اور اگر مین اُن دونون کو اُن کے حال پر چھوڑ دیتا تو خدا کی مدد سے ترے ساتھیون کو چیر پھاڑ ڈالتے اور میرے ساتھی ایسے لوگ ہین کہ موت کو غنیمت جانتے ہین اور زندگی کو عذاب سمجھتے ہین پھر خالد بن الولید نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہی عزرائیل نے کہا کہ مین سردار شہسوارون کا ہون اور مین مٹانے والا لشکر ترک اور جرامقہ کا ہون خالد بن الولید نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ مین ملک الموت کا ہم نام ہون اور میرا نام عزرائیل ہی پس خالد بن الولید یہ کلام اُسکا سُنکر ہنسے اور کہا کہ ای دشمن خدا جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہی وہ تیرا مشتاق ہی اس غرض سے کہ تجکو دوزخ کو پہونچا دیوے پھر عزرائیل نے پوچھا کہ کلوص کے ساتھ تمنے کیا معاملہ کیا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ سامنے مشکین بندھا ہوا بیٹھا ہی عزرائیل نے کہا کہ اُسکو مار کیون نہ ڈالا کہ وہ بلا ہی اس قوم سے خالد بن الولید نے کہا کہ مین نے اسوجہ سے اُسکو قتل نہین کیا کہ مین تم دونون کو ساتھی مار ڈالونگا عزرائیل نے کہا کہ آیا یہ بات تم کر سکتے ہو کہ ایکہزار مثقال سونا اور دس کپڑے ریشمی اور پانچ گھوڑے مجھسے لو اور کلوص کو مار ڈالو اور اُسکا سر مجکو دو خالد بن الولید نے کہا کہ یہ مال تو کلوص کا عوض خون ہوگا تو اپنے مارے جانے کا عوض کیا دیگا پس عزرائیل غصے مین آکر کہنے لگا کہ مجھسے تم کیا لے سکتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ مین سر تیرا جزیے مین لونگا درانحالیکہ تو خوار اور ذلیل ہوگا عزرائیل نے کہا کہ ای برادر عربی جتنی کہ ہم تمھاری تعظیم اور بزرگی کرتے ہین اُتنا ہی تم ہماری اہانت اور تذلیل اور ہمارے ساتھ زبان درازی کرتے ہو پس بچاؤ تم اپنے تئین کہ مین تمھارا قاتل ہون پس جب خالد بن الولید نے یہ کلام سُنا مثل شعلہ آگ کے عزرائیل پر حملہ کیا پس عزرائیل بھی اپنے کو بچاتا ہوا اُنکے مقابلے مین آیا اور دیر تک دونون ایک دوسرے کے گرد گھومے اور عزرائیل کی بہادری اور شجاعت ملک شام مین زبانون پر مذکور تھی پس اُسنے خالد بن الولید سے کہا کہ مین بقسم اپنے دین کے یہ بات کہتا ہون کہ اگر مین چاہون تو تمپر غالب ہو سکتا ہون مگر

عمداً تمکو چھوڑے دیتا ہون اسواسطے کہ بنظر شفقت اور مہربانی کے تمھارے اور تمھارے ساتھیون کے حال پر مین ارادہ
صلح کا تمسے رکھتا ہون سو تم میری قید مین آجاؤ تاکہ لوگ معلوم کرین کہ تم میرے قیدی ہو پھر بعد اسکے اس شرط پر
رہا کردونگا کہ تم یہان سے کوچ کرجاؤ اور جن شہرون پر تمنے قبضہ کیا ہی وہ ہمکو سپرد کرو پس جب خالد بن الولید نے یہ کلام عزرائیل
کا سنا کہا کہ ای دشمن خدا تو ہم لوگون کے ساتھ ایسی امید اور طمع رکھتا ہی حالانکہ یہ گروہ مسلمانون کا جنھون نے تدمر اور ارکہ اور
حوران اور بصرے فتح کیا ہی وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی جانون کو بعوض بہشت کے اللہ تعالی کے ہاتھ بیچا ہی اور عالم آخرت
کو اس عالم پر اختیار کیا ہی اور قریب تر تجکو معلوم ہوجائیگا کہ ہم مین سے کون اپنے نزدیک والے پر غالب اور مالک ہوجاتا ہی
پھر خالد بن الولید نے اپنی شجاعت اور بہادری اور بہت ہوشیاری سے گھاتین لڑائی کی اسکو دکھائین پس عزرائیل اپنی گفتگو سے
شرمندہ ہوا اور کہا کہ ای برادر عربی تم تو یہ باتین مزاح کی کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ مزاح میرا تلوار مارنا ہی بغرض حصول
خوشنودی خدا کے پس سچا تو اپنے تئین پھر خالد بن الولید نے بڑھکر اسپر تلوار کا وار کیا مگر تلوار نے کچھ کام نہ کیا اور کچھ بھی نہ کاٹا
اور ڈر گیا دشمن خدا کا دیدبۂ خالد بن الولید سے اور اندوہگین ہوا دل اسکا اور جانا اسنے کہ مین انکے مقابلے اور ان تک پہنچنے
کی قدرت نہین رکھتا ہون پس پیٹھ پھیر کر بھاگا اور خالد بن الولید نے اسکا پیچھا کیا عامر نے **بیان** کیا ہی کہ مین
قلب فوج مین تھا اور مین خالد بن الولید اور عزرائیل کے معاملے کو دیکھتا تھا پس جب بھاگا دشمن خدا کا پیچھا کیا
اسکا خالد بن الولید نے لیکن اس سبب سے کہ عزرائیل کا گھوڑا خالد بن الولید کے گھوڑے سے تیز رو تھا خالد بن الولید
اس تک پہونچ نہ سکے پس جب عزرائیل نے دیکھا کہ وہ پیچھا کرنے سے رک رہے ہین براہ طمع اپنے دل مین
سوچا کہ یہ مجھسے ڈر گئے ہین پس کیا وجہ ہی کہ مین ان کو گرفتار نکرلون اور ٹھہر جاؤن یہانتک کہ وہ مجھسے آملین پس
شائد کہ مسیح مجکو اوپر غالب اور میری اعانت کرین پس یہ منصوبہ کرکے وہ ٹھہر گیا تا انیکہ خالد بن الولید قریب اسکے
پہونچے اور گھوڑا اسکا تھک گیا اور پسینے مین تر ہوگیا تھا پس عزرائیل نے چلا کر کہا کہ تمھارا گمان یہ ہی کہ مین خوف سے
بھاگا ہون سو ایسا نہین ہے بلکہ مین نے یہ چاہا کہ تمکو تمھارے لشکر سے دور لاکر پکڑلون خالد بن الولید نے کہا کہ اس کا
تو علم اللہ کو ہی اسنے کہا کہ ای برادر عربی اپنی جان پر رحم کرو اور خصومت بڑھانے سے اپنی جان کو نہ کھوؤ اور اپنے تئین
میرے حوالے کردو اور اگر اپنی موت کے خواہان ہو تو مین اسکو تمھارے پاس پہونچائے دیتا ہون مین نکالنے والا جانون
کا ہون اور مین عزرائیل ملک الموت ہون پس خالد بن الولید نے کہا کہ ای دشمن خدا تو نے اسوجہ سے یہ طمع کی کہ میرا
گھوڑا بھیڑ گیا پس اگر تو بھاگ نہ جائیگا تو مین پیدل ہوکر تجکو مار ڈالونگا پس اترے خالد بن الولید گھوڑے سے اور تلوار
نکالکر مثل حملہ آور کے اسکی طرف قدم بڑھایا پس جب عزرائیل نے خالد بن الولید کو پاپیادہ دیکھا زیادہ ہوئی طمع اسکی
اور مثل گدھے کے اُنکے گرد منڈل باندھا اور بڑھکر چاہا کہ اپر تلوار کا وار کرے پس خالد بن الولید اسکی طرف جھکے اور غافل کیا اور
للکارا اسکو اور ایک ضرب قوی مارکر اسکے گھوڑے کی کوچین کاٹ ڈالین اور وہ گھوڑے سے گرپڑا اور اپنے لشکر کی طرف بھاگا اور خالد بن الولید نے

اُسکا بھیجا کیا اور کہا کہ اے دشمن خدا جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہی وہ تجھپر غصے ہین ہی اور تیری جان کے نکالنے کے واسطے آمادہ ہی پس آمادہ ہوجا تو پھر خالد بن الولید نے اُسپر شدت کرکے زمین سے ہاتھون پر اُٹھا لیا اور چاہا کہ مار ڈالین اُسکو پس جب رومیون نے اُسکو خالد بن الولید کے ہاتھ مین دیکھا اُسکی رہائی کے واسطے قصد حملے کا کیا کہ اسی حالت مین لشکر مسلمانون کا بہم اہی امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آپہونچا اور اُن کے آنے کی یہ صورت ہوئی کہ خالد بن الولید نے مقام بصری سے قاصد کو ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا تھا پس قاصد نے اُنکو راستے مین آتے ہوئے پایا اور وہ قاصد کے ساتھ خالد بن الولید کے پاس آئے اور خالد بن الولید عزرائیل کی لڑائی مین مصروف تھے پس جب اہل مشق نے دیکھا کہ مسلمانون کا لشکر آگیا اُنکے دلون مین رُعب سما گیا اور حملہ نہ کرسکے اور خالد بن الولید نے عزرائیل کو گرفتار کرلیا

واقدی رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ خالد بن الولید کے نزدیک پہونچے چاہا کہ سواری سے اُترین پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قسم دلاکر اُنکو اُترنے سے منع فرمایا اور سبب اسکا یہ تھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بہت دوست رکھتے تھے پھر ایک نے دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر سلام علیک کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید رضی سے کہا کہ قسم ہی خدا کی اے میرے بیٹے مین بہت خوش ہوا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خط سے جو متضمن تعاری سرداری کے آیا تھا اور مین نے دل مین تمھاری نسبت اس معاملہ مین کچھ خیال نہین کیا اسواسطے کہ مین تمھاری لڑائیون کو اہل فارس و عرب کے ساتھ جانتا ہون خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہی خدا کی مین کوئی کام بدون تمھارے مشورے کے نکرونگا اور نہ کسی بات مین کسی طرح تمھارے خلاف کرونگا قسم ہی خدا کی کہ اگر امام اور خلیفہ کا حکم نہوتا تو مین یہ امر نکرتا کیونکہ تم مجھسے پہلے مسلمان ہوئے ہو اور تم خاصان درگاہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پھر دونون صحابیون نے آپسمین مصافحہ کیا اور خالد بن الولید کا گھوڑا سامنے لایا گیا اور وہ اُسپر سوار ہوکر ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ باتین گرفتاری دونون سرداران رومی اور شامل ہونے نصرت الٰہی کی اس معاملے مین کرتے ہوئے بمقام دیر کے پہونچے اور وہان اُترے اور سب مسلمانون نے آپس مین ملاقاتین کین پھر جب دوسرا دن آیا شکر مسلمانون کا آراستہ اور لوگ سوار اور اہل مشق لڑنے کو آمادہ ہوے اور حاکم مقرر ہوا اہل مشق پر تو اوا باد شاہ کا جو معتمد علیہ تھا پس جب متوجہ ہوئے وہ لوگ خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ رومی ذلیل ہوئے اور رعب اسلام اُنکے دلونمین سما گیا اور دونون سردارونکے گرفتار ہوجانے سے اُنکی توہین ہوئی پس مناسب ہی کہ ہم تم باتفاق اپنے حملہ کرین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتر ہی مین تمھارا تابع حکم ہون پس سب مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوئے حملہ کیا اور انکی تکبیر ان سے گرد و نواح اُس مقام کا کانپ اُٹھا اور واقع ہوا قتل رومیون مین اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا جہاد کیا کہ کفار ذلیل ہوئے اور اللہ تعالیٰ راضی ہوا **عامر بن لطفیل** نے **روایت** کی ہی کہ اس حملے مین ایک ایک نے ہم مین سے دس دس رومیونکو قتل کیا اور وہ لوگ سوائے ایک ساعت کے ٹھہر نہ سکے اور بھاگ نکلے اور مقام دیر

فتوح شام کے ذکر کرنے خالد بن الولید کا گرفتار کرنے اور ابو عبیدہ بن الجراح کا نجات دینے کے

شرقی دروازۂ دمشق تک اُنکو مارتے چلے گئے پس جب دیکھا اہل دمشق نے ہزیمت اپنے لشکر کی بند کرلیا اُنھون نے شہر کے دروازے اور نکلے اُن لوگون پر جو باقی رہ گئے تھے **قیس بن ہبیرہ** نے بیان کیا ہی کہ بعضون کو ہمنے مار ڈالا اور بعضون کو پکڑ لیا اور ہم اپنی جگہ پر پلٹ آئے پس خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ میری راے یہ ہی کہ تین دروازۂ شرقی پر اترون اور تم دروازۂ جابیہ پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ صلاح اچھی ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ مسلمان جو ہزار اور تین اور حمص موتا اور ساحل عمان اور طائف اور حوالی مکے کے ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وہ سب سینتیس ہزار تھے اور عمرو بن العاص کے ساتھ بمقام فلسطین تو ہزار مسلمین تھے اور جو خالد بن الولید کے ساتھ عراق سے آئے تھے وہ پندرہ سو تھے پس کل تعداد مسلمانون کی سینتالیس ہزار پانسو تھی سوائے اُسکے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت مین اور لشکر مسلمانون کا یکجا کیا کہ اُسکا ذکر اپنی جگہ پر بیان ہوگا پس خالد بن الولید نصف لشکر لیکر دروازۂ شرقی پر اُترے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نصف لشکر لیکر باب جابیہ دمشق پر اُترے اور اہل دمشق یہ معاملہ دیکھکر گھبرا گئے پھر خالد بن الولید نے کلوص اور عمر ذائیل کو اپنے سامنے بلاکر پیغام اسلام عرض کیا مگر اُنھون نے انکار کیا پس بموجب حکم خالد بن الولید کے ضرار بن الازور نے عمر ذائیل کو اور رافع بن عمیرۃ الطائی نے کلوص کو قتل کیا اور جب اہل دمشق نے اپنے دونون سردارون کا یہ حال دیکھا ہرقل بادشاہ کو سب حال مارے جانے دونون سردارون اور محصور ہونے دمشق کا اور فتح ہونے اکثر شہرون کا لکھکر درخواست کمک کی اور خط ایک قاصد کو دیکر رات کے وقت اسکی کمر مین ایک رسی باندھکر دیوار شہر پناہ سے اُسکو اُتار دیا اور وہ قاصد بمقام انطاکیہ ہرقل کے پاس پہونچا پس جب ہرقل نے خط پڑھا ہاتھ سے پھینکدیا اور رونے لگا پھر سب سردارون کو یکجا کرکے کہا کہ ای بنی الاصفرین تمکو بیشتر ان اہل عرب سے ڈرا چکا ہون اور اس امر سے مین نے تمکو آگاہ کیا ہی کہ یہ لوگ میرے اس تختگاہ تک مالک ہوجاوینگے پس تم میری بات کو ہنسی اور ٹھٹھول سمجھے تھے اور ارادہ کیا تھا تمنے میرے مار ڈالنے کا اور یہ لوگ اہل عرب قحط کے ملک اور غذاے چنا اور جَو اور خرمے سے نکلکر شہر سرسبز اور میوہ دار مین آئے اور یہان کی چیزین اور یہ شہر ہمارے اُنکو اچھے معلوم ہوئے اور کوئی چیز اُنکو ہمسے باز نہ رکھیگی مگر ارادہ قوی اور لڑائی سخت انسے اور اگر شرم کی بات نہوتی تو مین ملک شام کو چھوڑکر قسطنطنیہ کو چلا جاتا یا اپنے اہل وعیال کی حفاظت کے واسطے اُنسے لڑتا پس اُن سردارون نے یہ کلام ہرقل کا سُنکر کہا کہ ای بادشاہ ہرگاہ شدت اہل عرب کی یہان تک پہونچی ہی کہ تو بذات خود اُنکے مقابلے کا ارادہ رکھتا ہی پس تجکو چاہیے کہ اس کام کے واسطے **دروان** حاکم حمص کو اختیار کرکہ مثل دروان کے ہم مین سے کوئی شخص طریقہ لڑائی کا جاننے والا نہین ہی اور اُسکی بہادری بمقابلۂ لشکر فارس کے جب اُس لشکر نے ہمارا قصد کیا تھا تیرے سامنے ظاہر ہوئی تھی پس ہرقل نے دروان کو طلب کیا اور کہا کہ واسطے مقابلۂ دشمن کے آمادہ ہو دروان نے کہا کہ ای بادشاہ روم کے اگر مجکو خیال تیری خفگی اور غضب کا نہوتا تو مین اہل عرب سے لڑنے نہ جاتا کیونکہ تو نے مجکو اس معاملے مین

اپنے سب امرا اور سردارون سے پیچھے ڈال دیا ہرقل نے کہا کہ مین نے اسوجہ سے سب سے پیچھے تجکو اس کام کے واسطے تجویز کیا کہ تو بجاے میری تلوار کے ہی اور پشت پناہ میرا ہی پس اسیوقت تو اس کام پر روانہ ہو کہ مین نے بارہ ہزار رومیون پر تجکو سردار مقرر کیا اور جب تو بمقام بعلبک پہونچے تو اُس لشکر رومیون کو جو بمقام اجنادین ہی حکم کر کہ وہ لوگ ارض بلقا اور جبال سواد مین متفرق ہو کر ٹھہرے رہین اور کسی عرب کو اس ارادے سے نہ آنے دین کہ وہ اپنے ساتھیون مین یعنے عمرو بن العاص کے ساتھ جو اُسی نواح مین ہین آملین وردان نے کہا کہ سب حکم تیرا بجکو بخوشی منظور ہی اور مین نہ پھرونگا مگر خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون کا سر لیکر بعدہ حجاز مین جاؤنگا اور وہان سے نہ پھرونگا مگر بعد کھود ڈالنے کعبے اور مدینے کے ہرقل نے کہا قسم ہی انجیل کی کہ اگر تو اپنا قول پورا کریگا تو وہ شہر جو مسلمانون نے فتح کیا ہی مین تجکو دیدونگا اور تجکو اس بات کی دستاویز لکھدونگا کہ میرے بعد تو ہی بادشاہ ہو پھر ہرقل نے اُسکو خلعت اور ایک صلیب سونے کی دی جسکے چارون کنارون مین یاقوت بیش قیمت لگے تھے اور کہا کہ جسوقت دشمن سے مقابلہ ہووے تو اس صلیب کو اپنے آگے رکھنا یہ تجکو مدد دیگی **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب وردان نے صلیب کو لیا کنیسہ مین اگر معمود کے پانی در آیا اور قسون نے اُسکے واسطے نماز فتح کی پڑھی اور کنائس کی خوشبوؤن کی دھونی اُسپر دی بعدہٗ اُسی وقت وردان نے شہر سے نکلکر باب فارس پر خیمہ کھڑا کیا اور رومی لوگ بہرا ہی اُسکے آمادہ بکوچ ہوے پس جب لشکر اُسکے ساتھ کا پورا اور یکجا ہو گیا ہرقل مع اپنے ارباب دولت اُسکے رخصت کرنے کو سوار ہو کر لوہے کے پل تک آیا اور وہان ٹھہر کر وردان کو رخصت کیا اور وردان براہ مقرات روانہ ہو کر حماۃ مین پہونچا اور وہان ٹھہر کر فوراً ایک قاصد اجنادین کو بھیجا اور وہان کی فوج کو یہ حکم دیا کہ وہ سب راستونپر متفرق ہو کر ٹھہرین اور عمرو بن العاص کے لشکر کو خالد بن الولید کے لشکر مین ملجانیسے مانع اور مزاحم رہین پھر اُسنے اپنے رؤسا اور سرداران ہراہی کو یکجا کر کے کہا کہ میرا ارادہ یہ ہی کہ مین اہل عرب کی غفلت اور بیعلمی مین اُن تک پہونچکر کسی کو اُنمین سے باقی نہ چھوڑون سردارون نے اُسکی اس تجویز کو پسند کیا پس جب رات ہوئی وردان براہ **سلمیۃ** اور **وادی الحیاۃ** کے روانہ ہوا **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کلوص اور عزائیل کو مار ڈالا تب اپنے لشکر کو حکم دیا کہ دمشق پر حملہ کرین پس مسلمانون نے اس حیثیت سے حملہ کیا کہ اکثرون کے ہاتھون مین واسطے بچانے کے تیر اور پتھرون سے چمڑے کی ڈھالین تھین پس اہل دمشق نے یہ دیکھکر تیر اور پتھر چلانا شروع کیا اور مسلمانان یمن کے اُنپر تیر مارتے تھے اور شور و ہنگامہ برپا ہوا اور اہل دمشق ضیق محاصرہ مین مبتلا ہوے اور یقین ہو گیا رومیون کو اپنے ہلاک ہونے کا **شداد بن اوس** نے **روایت** کی ہی کہ بیس راتین ہم اہل دمشق کو محاصرہ کیے رہے پھر ہمکو یہ خبر معلوم ہوئی کہ بڑا بھاری لشکر رومیونکا بمقام اجنادین اکٹھا ہوا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے مقام سے سوار ہو کر بجانب باب الجابیہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گئے اور اُنسے مشورہ کیا اور کہا کہ ای امین الامۃ میری راے یہ ہی کہ ہم سب یہانسے اجنادین کو

کوچ کرین اور وہان رومیون سے لڑین پس اگر اللہ تعالی ہمکو اُنپر غالب کریگا تو پھر یہان پلٹ آوینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ بات میری راے کے خلاف ہی اسواسطے کہ ہمنے ذائقہ بُرائی کا اہل دمشق کو چکھا دیا اور محاصرہ کرکے اُنکو تنگی مین ڈالا ہی اور ہمارا رعب اُنکے دلونمین سما گیا ہی پس اگر ہم یہان سے کوچ کرجائینگے تو اُن لوگون کو قوت حاصل ہوجاویگی اور وہ کھانے پینے کی چیزین یکجا کرلینگے پھر ہملوگ ان مقامات پر نہ اسکینگے سو ہم تو یہان سے دور نہ جائینگے خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین کسی بات مین تمھاری نافرمانی نہ کرونگا پھر خالد بن الولید سوار ہوئے اور سرداران لشکر کے پاس جو دمشق کے دروازون پر متعین تھے حکم بھیجا کہ اپنی اپنی طرف اہل دمشق پر حملے کی شدت کرو پھر خالد بن الولید نے باب شرقی کی طرف سے بذات خود حملہ کیا اور مسلمانون کو لڑنے کی ترغیب دی اور اشعار رجز پڑھتے تھے پس خوشی سے مستعد ہوئے لوگ لڑنے کو اور آگے بڑھے واسطے شمشیر زنی کے اور اسیطرح اکیس راتین محاصرے اور لڑائی مین گذرین پس خراب ہوا حال اہل دمشق کا اور شکستہ حال ہوگئے وہ اور بادشاہ کی طرف سے کوئی لشکر بطور کمک کے اُنکو نہ دکھائی دیا پس اُنھون نے ارادہ صلح کا کیا اور خالد بن الولید کے پاس زبانی جافلیقا کے کہلا بھیجا کہ ہم ایکہزار اوقیہ چاندی اور پانسو اوقیہ سونا اور ایکسو کپڑے ریشمی دینا قبول کرتے ہین بشرطیکہ تم یہان سے کوچ کرجاؤ خالد بن الولید نے اس امر کو نمانا اور کہا جب تک تین باتون سے ایک نہوگی مین یہان سے کوچ نہ کرونگا یا وہ مسلمان ہوجاوین یا جزیہ دیوین یا لڑین اہل دمشق نے جب یہ جواب سُنا اُنپر سخت معلوم ہوا عراوہ بن شداد نے روایت کی ہی کہ میلان اہل دمشق کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی طرف بہت تھا بہ نسبت اُنکے میلان کی طرف خالد بن الولید کے اس وجہ سے کہ خالد بن الولید لڑائی اور تلوار کے آدمی تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح مرد بوڑھے پارسا تھے اور اہل دمشق سے آمادہ صلح اور خالد بن الولید آمادہ جنگ تھے پس اُسی حالت مین کہ خالد بن الولید نے مسلمانون کو لڑنے کا حکم دیا تھا اہل دمشق کو اسطرح سے دیکھا کہ وہ لوگ تالیان بجاتے اور کودتے ناچتے اور مثل جوانون کے آوازین کھیل کود کی کرتے ہین پس خالد بن الولید نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہی کہ دفعتہً وہ لوگ جو دیوار قلعہ پر تھے اشارہ کرتے تھے بجانب پہاڑ اور بیت لہیا کے پس دیکھا اُنھون نے ایک بڑے غبار کو جس سے کنارہ اور درمیان آسمان تاریک ہوگیا ہی پس خالد بن الولید سمجھ گئے کہ یہ لشکر ہی کہ اہل دمشق کی کمک کو آتا ہی پس آوازدی خالد بن الولید نے مسلمانونکو اور حکم کیا کہ سوار ہوپس مسلح اور سوار ہوئے وہ اور ہر گروہ اپنے اپنے سردار کے پاس یکجا ہوا اور غلہ فروشون نے خالد بن الولید کو یہ خبر دی کہ ہمنے بجانب گھاٹی پہاڑ کے ایک لشکر جرار کو دیکھا ہی وہ بیشک لشکر رومیون کا ہی پس خالد بن الولید نے یہ سُنکر اللہ تعالی کی عنایت پر نظر کرکے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہا پھر لوگونکو روانہ شرقی پر چھوڑکر خود گھوڑا دوڑاکر باب الجابیہ پر آئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اس حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ ای امین الامۃ اس امر مین تمھاری کیا راے ہی مین تو سب جماعت کو لیکر اس لشکر سے لڑنے جاتا ہون ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ میری راے تو یہ نہین ہی اسواسطے کہ جب ہم اس جگہ سے چلے جاوینگے اہل دمشق یہان اپنا قبضہ کرینگے خالد بن الولید نے کہا پھر کیا صلاح ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میری یہ جو ہی

فصل

فصل صاحب مغازی کا بیان ہی کہ جب خالد بن الولید نے اہل دمشق کو چکھا دیا اور محاصرہ کرکے اُنکو تنگی مین ڈالا ہی اور ہمارا رعب اُنکے دلونمین سما گیا ہی پس اگر ہم یہان سے کوچ کرجائینگے تو اُن لوگون کو قوت حاصل ہوجاویگی اور وہ کھانے پینے کی چیزین یکجا کرلینگے پھر ہملوگ ان مقامات پر نہ اسکینگے سو ہم تو یہان سے دور نہ جائینگے خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین کسی بات مین تمھاری نافرمانی نہ کرونگا پھر خالد بن الولید سوار ہوئے اور سرداران لشکر کے پاس جو دمشق کے دروازون پر متعین تھے حکم بھیجا کہ اپنی اپنی طرف اہل دمشق پر حملے کی شدت کرو پھر خالد بن الولید نے باب شرقی کی طرف سے بذات خود حملہ کیا اور مسلمانون کو لڑنے کی ترغیب دی اور اشعار رجز پڑھتے تھے پس خوشی سے مستعد ہوئے لوگ لڑنے کو اور آگے بڑھے واسطے شمشیر زنی کے اور اسیطرح اکیس راتین محاصرے اور لڑائی مین گذرین پس خراب ہوا حال اہل دمشق کا اور شکستہ حال ہوگئے وہ اور بادشاہ کی طرف سے کوئی لشکر بطور کمک کے اُنکو نہ دکھائی دیا پس اُنھون نے ارادہ صلح کا کیا اور خالد بن الولید کے پاس زبانی جافلیقا کے کہلا بھیجا کہ ہم ایکہزار اوقیہ چاندی اور پانسو اوقیہ سونا اور ایکسو کپڑے ریشمی دینا قبول کرتے ہین بشرطیکہ تم یہان سے کوچ کرجاؤ خالد بن الولید نے اس امر کو نمانا اور کہا جب تک تین باتون سے ایک نہوگی مین یہان سے کوچ نہ کرونگا یا وہ مسلمان ہوجاوین یا جزیہ دیوین یا لڑین اہل دمشق نے جب یہ جواب سُنا اُنپر سخت معلوم ہوا عراوہ بن شداد نے روایت کی ہی کہ میلان اہل دمشق کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی طرف بہت تھا بہ نسبت اُنکے میلان کی طرف خالد بن الولید کے اس وجہ سے کہ خالد بن الولید لڑائی اور تلوار کے آدمی تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح مرد بوڑھے پارسا تھے اور اہل دمشق سے آمادہ صلح اور خالد بن الولید آمادہ جنگ تھے پس اُسی حالت مین کہ خالد بن الولید نے مسلمانون کو لڑنے کا حکم دیا تھا اہل دمشق کو اسطرح سے دیکھا کہ وہ لوگ تالیان بجاتے اور کودتے ناچتے اور مثل جوانون کے آوازین کھیل کود کی کرتے ہین پس خالد بن الولید نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہی کہ دفعتہً وہ لوگ جو دیوار قلعہ پر تھے اشارہ کرتے تھے بجانب پہاڑ اور بیت لہیا کے پس دیکھا اُنھون نے ایک بڑے غبار کو جس سے کنارہ اور درمیان آسمان تاریک ہوگیا ہی پس خالد بن الولید سمجھ گئے کہ یہ لشکر ہی کہ اہل دمشق کی کمک کو آتا ہی پس آوازدی خالد بن الولید نے مسلمانونکو اور حکم کیا کہ سوار ہوپس مسلح اور سوار ہوئے وہ اور ہر گروہ اپنے اپنے سردار کے پاس یکجا ہوا اور غلہ فروشون نے خالد بن الولید کو یہ خبر دی کہ ہمنے بجانب گھاٹی پہاڑ کے ایک لشکر جرار کو دیکھا ہی وہ بیشک لشکر رومیون کا ہی پس خالد بن الولید نے یہ سُنکر اللہ تعالی کی عنایت پر نظر کرکے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہا پھر لوگونکو روانہ شرقی پر چھوڑکر خود گھوڑا دوڑاکر باب الجابیہ پر آئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اس حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ ای امین الامۃ اس امر مین تمھاری کیا راے ہی مین تو سب جماعت کو لیکر اس لشکر سے لڑنے جاتا ہون ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ میری راے تو یہ نہین ہی اسواسطے کہ جب ہم اس جگہ سے چلے جاوینگے اہل دمشق یہان اپنا قبضہ کرینگے خالد بن الولید نے کہا پھر کیا صلاح ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میری یہ جو ہی

کہ تم اپنے لشکر سے ایک جوانمرد بہادر جنگ آزمودہ کو چن کر اس لشکر کے مقابلہ کو بھیجو پس اگر یاوے وہ اُنمین جگہ امید کی تو بھڑے اُنسے ورنہ ہمارے پاس پلٹ آوے پس جب خالد بن الولید نے کلام ابوعبیدہ بن الجراح کا سُنا کہا اُنھوں نے کہ اے امین الامۃ ہین زمرۂ لشکر مسلمانون سے ایک شخص کو جانتا ہون کہ وہ موت سے نہین ڈرتا ہی اور دلیر اور بہادرون سے لڑنے مین آگاہ اور دانا ہی اور اُس شخص کے باپ چچا جہاد مین شہید ہوئے ہین ابوعبیدہ بن الجراح نے پوچھا کہ وہ کون شخص ہی خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ضرار بن الازور بن سنان بن طارق ہین ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی خدا کی تمنے ایسے شخص کی تعریف کی جسکی سیرتین مشہور ہین پس تم اُنھین کو اس کام پر بھیجو پس خالد بن الولید اپنی جگہ پر آئے اور ضرار بن الازور کو طلب کیا پس آئے ضرار بن الازور اور سلام کیا خالد بن الولید نے اُنکو اور کہا کہ اے بیٹے ازور کے مین ارادہ رکھتا ہون کہ تمکو ایسے پانسو سوارون کا سردار مقرر کرون جنھون نے اپنی جانین بعوض بہشت کے اللہ تعالے کے ہاتھ بیچی ہین اور اس دار فانی پر عالم باقی کو اختیار کیا ہی اور پچھلے گھر کو پہلے گھر پر اور جاؤ تم بمقابلے اس لشکر کے جو بہ کمک اہل دمشق کے آتا ہی پس اگر دیکھو تم کہ اُنپر کچھ قابو چل سکتا ہی تو اُنسے لڑو اور اگر طاقت مقابلے کی نہو تو پلٹ آؤ ضرار بن الازور یہ کلام سُنکر بہت خوش ہوے اور کہا کہ تمنے میرے دل کو اس معاملے سے بڑھکر کبھی خوش نہین کیا ہی اور اگر تم منع نکرو تو مین اکیلا بذات خود اس کام پر جا سکتا ہون خالد بن الولید نے کہا مین اپنی جان کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ تم مضبوط اور بہادر ہو لیکن اللہ تعالی نے تمکو یہ حکم نہین کیا ہی کہ دیدہ و دانستہ اپنے کو ہلاکت مین ڈالو لیکن جن لوگون کو مین نے چنکر تمھارے ساتھ کے واسطے مقرر کیا ہی اُنکو لیکر روانہ ہو راوی نے بیان کیا ہی کہ ضرار بن الازور بہوشیاری تمام مسلح ہوئے اور چاہا کہ فوراً روانہ ہو جاوین خالد بن الولید نے کہا کہ اپنے نفس کے ساتھ نرمی اور مہربانی کرو تا اینکہ یکجا ہو جاوے لشکر تمھارے ساتھ کے واسطے ضرار بن الازور نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین نہ پھرونگا اور جو شخص اس معاملے کو بہتر جانے گا وہ مجھسے آملیگا پھر جلدی کر کے ضرار بن الازور روانہ ہوئے اور بیت لہیا تک پہونچے اور یہ وہ مقام ہی جہان آزر بت تراش بُت بناتا تھا اور وہان پہونچکر ٹھہرے تا اینکہ اُنکے ساتھی بھی وہان پہونچکر اُنسے جا ملے پس جب جماعت پوری اور یکجا ہو گئی ضرار بن الازور نے بجانب لشکر دشمن کے دیکھا کہ لوگ اُس لشکر کے مثل پھیلی ہوئی ٹیڑی کے پہاڑ کی گھاٹی سے اُترتے ہین اور وہ لوگ پٹے ہوئے ہین زرہون اور لباس سے اور آفتاب اُنکی زرہون اور خودون پر چمک رہا ہی پس صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ حال دیکھا ضرار بن الازور سے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ یہ لشکر بہت بڑا ہی بہتر یہ ہی کہ ہمکو گ پلٹ چلین ضرار بن الازور نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین خدا کی راہ مین شمشیر زنی کرونگا اور تبعیت راہ اُس شخص کی کرونگا جسنے اللہ تعالی کی طرف رجوع کیا ہی اور اللہ تعالی کبھی مجکو پیٹھ پھیر کر بھاگتے نہ دیکھے گا اور خود اللہ تعالے فرماتا ہی فلا تولوا ھم الادبار پس اگر مین بھاگونگا تو اللہ تعالی کا گنہگار و نافرمانبردار رہونگا پس رافع عمیرۃ الطائی نے کہا کہ اے مسلمانو یہ کیا ڈر ہی ان گبرون سے آیا اللہ تعالی نے تمکو اکثر لڑائیون مین مدد نہین دی ہی اور مدد خدا صبر سے

ف ذکر روانگی ضرار بن الازور کا واسطے مقابلہ دروان کے ۱۲

نزدیک ہوتی ہی اور ہمیشہ ہمارا گروہ قلیل جماعت کثیر سے لڑا کیا ہی پس مناسب ہی کہ لگے لوگونکی راہ پر چلو اور بزاری رجوع کرو بجانب پروردگار عالم کے اور مثل اصحاب طالوت کے بمقابلہ جالوت کے یہ دعا مانگو ربنا افرغ علینا صبرا اور پڑھو اس آیت کو کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة پس راضع بن عمیرۃ الطائی کے اِس کلام نصیحت انجام سے مسلمانون کے دل جنبش مین آئے اور اُنھون نے کہا کہ اللہ تعالی ہمکو بھاگتے ہوئے نہ دیکھے البتہ ہم دشمنان خدا سے لڑینگے پس جب ضرار بن الازور نے یہ کلام مسلمانون کا سُنا اور یہ کہ اُنھون نے اختیار کیا عالم آخرت کو دنیا پر سب کو ساتھ لیکر بیت لہیا کے نزدیک بطور گاڈی کے چھپ رہے اور ضرار بن الازور کا یہ حال تھا کہ وہ ننگے بدن عربی گھوڑی پر سوار تھے اور اُن کے ہاتھ مین ایک بڑا لانبا نیزہ تھا اور دیکھ رہے تھے وہ قوم رومی کو اور وہ اِس حیثیت سے بخواہش جہاد تھے لشکر رومیون کا نزدیک پہونچا پہلے ضرار بن الازور تکبیر کہتے ہوئے نکلے اور اُنکے ساتھ مسلمانون نے بھی تکبیر کی آواز مین بلند کین کہ تمکین کے دلون مین رعب سما گیا اور دفعۃً لشکر کین پر حملہ کیا **راوی نے بیان** کیا کہ دیکھا رومیون نے ضرار بن الازور کی طرف اور وہ پھرتے تھے اول لشکر مین اِسی حالت اور حیثیت مذکور الصدر سے اور وردان مقدمۃ الجیش تھا اور صلیب اور نشانہاے لشکر ایک دوسرے سے ملے ہوئے اُسکے اوپر چھائے تھے اور قربانی والے لوگ گرد اُسکے تھے پس ضرار بن الازور نے سمجھکر کہ سردار لشکر کا اُنھین مین ہی سوائے اُس جماعت کے اور کسی کو طلب نہین کیا اور تلوار کھینچکر نڈر ہوکے اُنپر حملہ کیا قلب لشکر مین اور نیزہ مارا ایک سوار کے جو نشان فوج کا اُٹھائے تھا پس نیزہ اُسکے سینے مین لگا اور وہ گھوڑے پر سے گر پڑا اور نشان اُسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا پھر ضرار بن الازور دوسرے شخص پر پھرے میمنہ مین پس اُسکو بھی مار ڈالا اور دوبارہ حملہ کیا بارادۂ قلب لشکر کے اور وردان کو دیکھا کہ صلیب اسکے سر پر ہی اور جواہر اُسکے چمکتے ہین اور اُس صلیب کو ایک سوار جو تاتاری گھوڑے پر سوار تھا اُٹھائے ہوئے ہی پس مقابلہ کیا ضرار بن الازور نے اُس سوار سے اور ایک ضرب نیزے کی اُسکو ماری پس پھاڑ ڈالا نیزے نے اُسکے جوڑ کو آنتون تک پس گر پڑا وہ سوار بیہوش ہوکر اور گر پڑی صلیب اُسکے ہاتھ سے زمین پر پس جب وردان نے صلیب کی طرف دیکھا یقین ہوا اُسکو اپنی ہلاکت کا اور چاہا کہ گھوڑے سے اُتر کر یا رکاب مین جھک کر صلیب کو اُٹھا لیوے مگر اُٹھا نہ سکا اِسوجہ سے کہ ایک گروہ مسلمانون نے گھوڑون سے اُتر کر صلیب کو لینے کے واسطے گھیر لیا تھا پس ضرار بن الازور نے کہ حالت مشقت لڑائی مین تھے مسلمانون سے کہا کہ یہ صلیب میرا حق ہی تم لوگ اسمین طمع نکرو جسوقت مین اُس رومی اور اُسکے ساتھیون سے فراغت پاؤنگا پلٹ کر اسکو لونگا پس جب وردان نے یہ کلام سُنا اور وہ زبان عربی سمجھتا تھا پھرا قلب لشکر سے بارادۂ فرار کے پس اُسکے ساتھیون نے اِس سے کہا کہ کہان جاؤ گے اِسپر اُسنے اشارہ بجانب ضرار بن الازور کیا کہا کہ مین اِس شخص شریر سے بھاگتا ہون آیا تمنے اِس شخص سے زیادہ بدصورت کوئی کبھی دیکھا ہی یا بڑا ڈرانے والا زیادہ اسکی ہیبت سے **راوی نے بیان** کیا ہی کہ جب ضرار بن الازور نے وردان کو پھرتے ہوئے دیکھا سمجھ گئے کہ وہ ارادہ بھاگنے کا رکھتا ہی پس پکارا ضرار بن الازور نے اپنی قوم کو اور بآواز بلند کہا اُنھون نے بجانب وردان

اور بیخوف ہوکر اُسکا پیچھا کیا اور نیزہ بڑھا کر گھوڑے کو خیز کیا اور شور کر کے رومیون نے اُنکی طرف باگین پھیرین اور ضرار بن الازور یہ شعر پڑھتے تھے پھر ضرار بن الازور نے جماعت رومیون کو پھاڑتے ہوئے اُپر حملہ کیا اور ضرار بن الازور درپے طلب دروان تھے اور سرہنگان روم نے ضرار بن الازور کو گھیر لیا تھا اور وہ دائین بائین سب کو اپنے سے باز رکھتے تھے اور جس شخص کو نیزہ مارتے وہ ہلاک ہوجاتا اور جو سوار اُنکے نزدیک آتا تھا اُس سے مقابلہ کرتے تھے یہانتک کہ ایک جماعت کثیر کو رومیون سے مار ڈالا اور بآواز بلند مسلمانون سے کہا کہ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً کانہم بنیان مرصوص پھر آپڑا لشکر رومیون کا مسلمانون پر اور شور کیا اور ڈاٹا اُنکو اور لڑائی کا شعلہ بلند ہوا اور **حمران بن وردان** نے ضرار بن الازور کے پاس پہونچکر ایک نیزہ اُنکے مارا کہ اُنکے بائین جانب بازو مین لگا پس سُست کر دیا اُنکو اور اُراک کیا اِسکی اذیت کو ضرار نے پس اُنھون نے براہ غیرت کے دروان کے بیٹے پر حملہ کر کے نیزہ اُسکے مارا کہ اُسکے دل مین لگا اور وہ مر گیا اور جب ضرار نے نیزے کو اپنی طرف کھینچا تو نیزہ بدون پھل کے نکلا اور اُس نیزے نے حمران کا کام اسطرح سے تمام کیا تھا کہ پیٹھ کی گریون تک پار ہوگیا تھا پس جب رومیون نے دیکھا کہ نیزہ بے پھل کا نکلا درپے قتل ضرار بن الازور ہوکر اُنکو گرفتار کر لیا اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ضرار کو بدست دشمن کے اسیر دیکھا یہ امر اُنپر بہت شاق گذرا اور وہ بہت سخت لڑائی لڑے اِس غرض سے کہ ضرار بن الازور کو چھڑا دین لیکن کوئی راہ اُن کے چھڑانے کی اُنکو نہ ملی اور ارادہ بھاگنے کا کیا تب رافع بن عمیرۃ الطائی نے مسلمانون سے خطاب کر کے کہا کہ اے لوگ حافظ اور حامل قرآن شریف کے کہان جاؤگے تم کیا نہین جانتے ہو تم کہ جو شخص جہاد سے بیٹھ پھیر لیگا وہ اللہ تعالے کے غضب مین مُبتلا ہوگا اور مآل یہ ہے کہ بہشت مین دروازے ہین کہ وہ سوائے مجاہدین صابرین کے اور کسی کے واسطے نہین کھولے جاتے ہین صبر کرو صبر کرو اے حامیان دین کے اور حملہ کرو تم بندگان صلبان پر آگاہ ہو کہ مین تمھارے ساتھ اور تمھارے آگے ہونگا اور اگر تمھارے سردار ضرار بن الازور گرفتار ہوگئے یا مار ڈالے گئے پس اللہ تعالی تو زندہ ہے اور نہین مرا ہے اور تم کو اپنی آنکھون سے دیکھ رہا ہے **راوی** **بیان** کیا ہے کہ مسلمانون نے اِس کلام کے سُننے سے ہمراہ رافع بن عمیرۃ الطائی کے رومیون پر حملہ کیا اور بہتون کو مار ڈالا اور بہت بہادرون سے لڑے پھر جب یہ خبر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو پہونچی کہ ضرار بن الازور گرفتار ہوگئے اور بہت مسلمان مارے گئے پس یہ ماجرا اُنپر سخت گذرا اور پوچھا اُنھون نے کہ رومیون کی تعداد کس قدر ہے مخبرون نے کہا کہ بارہ ہزار ہین خالد بن الولید نے یہ سُنکر کہا قسم ہے خدا کی کہ مین نے یہ گمان کیا تھا کہ دشمن کی جماعت تھوڑی ہے اور یہ سمجھکر جرات نہ کی اپنی قوم کی کہ تھی پھر پوچھا کہ سردار اُنکا کون ہے مخبر نے کہا کہ دروان حمص کا حکم اُنکا سردار ہے اور ضرار بن الازور نے اُنکے بیٹے کو قتل کیا ہے پس یہ سُنکر خالد بن الولید نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کسی یک شخص کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجکر اِس معاملے مین مشورہ طلب کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ کہلا بھیجا

کہ میری یہ رائے ہی کہ جو لوگ تمھارے معتمد ہون اُنکو دروازۂ شرقی پر چھوڑ کر تم خود بقا بلے دشمن کے جاؤ کہ بیشک تم پس ڈالوگے اُنکو جیسا کہ تکی غلے کو پیستی ہی اور مار کر بیہوش ڈالدوگے تم اُنکو مٹی پر پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ سُنکر کہا کہ قسم ہی خدائی کہ میں اِن لوگون مین نہین ہون جو اللہ تعالیٰ کی راہ مین اپنی جان کا بخل کرتے ہین پھر میسرہ بن مسروق العبسی کو بجماعت لشکر ہراول کے اپنی جگہ پر مقرر کیا اور اُنسے کہا کہ اِس جگہ سے نہ ٹلنا اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہنا اور اُسی پر بھروسا کرنا میسرہ بن المسروق نے کہا کہ تمھارا کہنا بجو بشی خاطر منظور ہی پھر ٹھہرے میسرہ اُن کی جگہ پر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون کی طرف متوجہ ہوکر اُنسے کہا کہ باگین گھوڑون کی چھوڑ دو اور نیزے سیدھے کرلو اور جب دشمن کے قریب پہونچیگے یکبارگی سب کے سب حملہ کرو کہ شاید اِس تدبیر سے ہم ضرار بن الازور کو چھڑا لیوین اگر باقی رکھا ہی رومیون نے اُنکو اور قسم ہی خدائی کہ اگر رومیون نے جلدی کرکے اُنکو مار ڈالا تو انشاء اللہ تعالےٰ ہم ضرور ضرار کا بدلا رومیون سے لیونگے اور اللہ تعالیٰ سے مجھکو یہی امید ہی کہ ضرار بن الازور کے معاملے مین اللہ تعالےٰ ہم کو نہ رُلاوے یعنی وہ زندہ رہائی پاوین پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اشعار رجز پڑھتے ہوئے آگے آگے اپنے لشکر کے روانہ ہوئے کہ ناگاہ دیکھا اُنھون نے ایک سوار کو کمیت گھوڑے بلند قامت کو تاد گردن پر اور اُسکے ہاتھ مین ایک بڑا نیزہ تھا اور نہین ظاہر ہوتی تھین اُس سے سوائے کنارہ آنکھونکے اور سوار کاری اور ہوشیاری اور دانائی اُس کی شکل اور وضع سے اور شجاعت اُسکی باگین گھوڑے کی پھیرنے سے ظاہر ہوتی تھی اور ڈھیلا کردیا تھا اُسنے گھوڑے کی باگ کو اور جما ہوا تھا وہ گھوڑے کی زین پر گویا اُسمین چسپان تھا اور لباس سیاہ پہنے تھا اپنی زرہ کے اوپر اور مضبوط باندھے تھا اپنی کمر کو ایک چادر سے اور ڈالے ہوئے تھا اُسکو سینے کی طرف سے پشت تک اور سب کے آگے مثل شعلۂ آگ کے جاتا تھا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اِس حال سے اُسکو دیکھا کہا کہ کاش مین جانتا اِس امر کو کہ یہ سوار کون شخص ہی اور قسم ہی خدا کی کہ یہ سوار بہادر ہی پھر پیچھے اُسکے روانہ ہوئے اور وہ سوار مشرکین کی طرف سب کے آگے جاتا تھا

واقدی رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ رافع بن عمیرۃ الطائی اور اُنکے ہمراہی بہت استقلال سے رومیون کے ساتھ لڑ رہے تھے کہ دفعۃً دیکھا اُنھون نے خالد بن الولید کو کہ مع لشکر ہمراہی کمک کو پہونچ گئے اور دیکھا اُسی سوار کو جسکا ذکر اوپر ہوا ہی کہ حملہ کیا اُسنے رومی کے لشکر مین اِسطرح سے جیسے باز چڑیا پر حملہ کرتا ہی پس ہلا دیا اُس سوار نے رومیون کے لشکر کو اور توڑ دیا اُنکے گروہ کو پھر غائب ہوگیا وہ ایک ساعت وسط لشکر مین پس نہ تھا وہ غائب ہونا مگر مثل ایک گرداب کے تا انیکہ وہ باہر نکلا اور نیزہ اُسکا خون سے بھرا تھا اور بہتون کو اُسنے مار ڈالا اور بہت بہادرون سے لڑکر پھرا اور افسوس اور قلق اُسکی صورت سے ظاہر ہوتا تھا اور اپنی جان کو اُسنے معرض ہلاکت مین ڈالدیا تھا پھر دوبارہ حملہ کیا اور بیڈر ہوکر لشکر کے لوگون کو پھاڑتے ہوئے ایک گروہ کی طرف پھرا اور اپنے لشکر کے لوگون سے پوشیدہ ہوگیا اور قلق اُسکا بڑھتا جاتا تھا پس رافع بن عمیرۃ الطائی تو یہ سمجھے کہ یہ سوار خالد بن الولید ہین اور آپسمین کہا کہ ایسے حملے سوائے خالد بن الولید کے اور کوئی نہین کرسکتا ہی

فشار اشعار
الیوم یوم مجاز
مساعی آل سلیمان
وہ دین ہی جس کو
یہ نیچی
راستی و
الوف افا
نہین
موت سودہ
دم العدی
سیر
نون

لھشل
والدہری
ڈالو
عذاب
قریب
کے
پھر
واقعی
فت
الزبیر
بن الازور
طال

پس مسلمان اسی سوچ مین تھے کہ دفعتہً خالد بن الولید مع اپنے لشکر کے قریب اُنکے پہونچے پس رافع نے باواز بلند خالد بن الولید سے پوچھا کہ یہ سوار جو اپنی جان کو راہ خدا مین خرچ کر رہا ہی اور دلیری کر رہا ہی ساتھ دشمنان خدا کے کون ہی خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین خود نہین جانتا ہون اور اسکے حالات اور صفات نے مجکو تعجب مین ڈال رکھا ہی رافع نے کہا کہ حال اُسکا یہ ہی کہ وہ در آتا ہی رومیون کے لشکر مین اور دائین بائین نیزہ مارتا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے سب کے سب بالاتفاق حملہ کرو اور واسطے حمایت دین خدا کے مستعد ہو جاؤ راوی نے بیان کیا ہی کہ ملایا تھا مسلمانون نے گھوڑون کی باگون کو اور راست کر لیا نیزون کو اور بعض ملگئے اُن کے بعضون سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُنکے آگے اور مستعد بحملہ تھے کہ دفعتہً دیکھا اُسی سوار کو کہ قلب فوج سے مثل شعلہ آگ کے نکلا اور وہ خون سے بھرا ہوا تھا اور گھوڑے سے پسینا ٹپکتا تھا اور جو رومی اُس سوار کے نزدیک آجاتا تھا اُسکے خوف سے پلٹ کر اپنی قوم مین جا ملتا تھا پس لڑتا تھا وہ سوار رومیون کے چند اشخاص کے ساتھ پس اس حالت مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون نے رومیون پر حملہ کیا اور بچایا اُس سوار کو رومیون کے تیز حملے سے اور آیا وہ سوار مسلمانون کے لشکر مین پس مسلمانون نے بنظر غور اُسکو دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ گویا وہ ایک ٹکڑا ارغوان پھول کا ہی جو سرخ رنگ ہوتا ہی اور خون مین آلودہ تھا پس خالد بن الولید نے اُسکو پکارا اور کہا کہ خدا تجکو خیر اے خیر دیوے کون شخص ہی تو کہ صرف کیا تو نے اپنی جان کو اللہ کی راہ مین اور ظاہر کیا تو نے اپنے غصے کو دشمنان خدا پر کھول تو ہماری آنکھ کے واسطے اپنے ڈھانکے کو راوی نے بیان کیا ہی کہ اعراض کیا اُس سوار نے خالد بن الولید سے اور کچھ کلام نہین کیا اُنسے اور چھپایا اپنے تئین لوگون کے بیچ مین پس پکارا اور کہا اُس سے اہل عرب نے ہر طرف سے کہ ای نیک مرد سردار تیرا تجکو پکارتا ہی اور تجھسے کلام کرتا ہی اور تو اُنسے اعراض کرتا ہی چل اپنے سردار کے پاس اور بیان کر اپنا نام اور حال اپنے سردار سے تاکہ زیادہ کرین وہ بزرگداشت تیری سو اُس سوار نے اُنکی بات کا بھی کچھ جواب نہ دیا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو حال سکا نہ کھلا خود اُسکے پاس گئے اور کہا کہ افسوس ہی تجھسے کہ میرے اور مسلمانون کے دل تیرے تحقیق حال مین متعلق ہین سو تو کون شخص ہی پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُس سے اصرار کیا تب جواب دیا اُس سوار نے اپنے ڈھانکے کے نیچے سے اُنکو عورت کی زبان مین اور کہا اُسنے کہ ای سردار نہین روگردانی کی مین نے تجھسے براہ نافرمانی کے ولیکن بسبب حیا و شرم کے واسطے کہ مین پردے کی بیٹھنے والی سے ہون اور نہین کیا مین نے اس کام کو مگر رنجیدگی دل کے سبب سے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ میرا نام خولہ ہی اور مین ازدر کی بیٹی ہون اور ضرار جو قیدی ہین میرے بھائی ہین اور مین عورات عرب قوم نزح مین بیٹھی تھی کہ دفعتہً مجھکو خبر قید ضرار کی پہونچی پس سوار ہوئی مین اور کیا مین نے جو کیا راوی نے کہا ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ حال سُنکر بنظر مہربانی و شفقت کے خولہ کے حال پر رونے لگے اور کہا کہ ہم سب ملکر ایکبار گی حملہ کرین اور ہمکو خدا سے

امید ہی کہ تمھارے بھائی تک پہونچین اور انکو قیدسے چھڑاوین خولہ نے کہا ہیں حملے مین مین سب کے آگے ہونگی عامر بن الطفیل نے روایت کی ہی کہ مین خالد بن الولید کے دائین جانب مین تھا اور حملہ کیا خولہ بنت الازور نے آگے خالد بن الولید کے اور حملہ کیا مسلمانون نے پس بہت بڑا معلوم ہوا رومیون کو وہ معاملہ جو خولہ بنت الازور کے ہاتھ سے اُنپر گذرا اور اُنھون نے آپس مین کہا کہ اگر سب اہل عرب مثل اس سوار کے بہادر ہین تو ہمکو طاقت اِنکے مقابلے کی نہین ہی پس جب خالد بن الولید نے مع اپنے ساتھیون کے حملہ کیا اُسوقت رومیون کے لشکر مین گھبراہٹ پڑگئی اور وردان نے یہ حال اپنے لشکر کا دیکھکر اُنسے کہا کہ ثابت قدمی کرو انکے مقابلے مین کہ یہ لوگ جسوقت تمکو ثابت قدم دیکھین گے پیٹھ پھیر دینگے اور اپنی دمشق نکلکر تمھاری اعانت اور کمک کرینگے اور اُنکی آگہانی کمک مین کوئی اُنمین سے بچ نہ رہیگا راوی نے کہا ہی کہ وردان کے سمجھانے سے اہل روم نے ثابت قدمی کی اور خالد بن الولید نے مع ہمراہیان اپنے حملہ سخت کیا اور رومیون کی جماعت کو دائین بائین متفرق اور پریشان کردیا اور چاہا کہ جس مقام پر وردان سردار لشکر کا ہی وہان پہونچین لیکن اسوجہ سے کہ بڑے سردار مضبوط اور مسلح اُسکے گرد تھے اُس تک نہ پہونچ سکے اور مسلمان متفرق ہوکر لڑنے لگے اس طرح کہ جو جسکے نزدیک پہونچا اُسی سے لڑائی مین مشغول ہوا اور رافع بن عمیرۃ الطائی بہت سخت لڑائی لڑے اور خولہ بنت الازور کا یہ حال تھا کہ رومیون کا لشکر پھاڑ کر دائین اور بائین لڑتی تھین اور اپنے بھائی کو ڈھونڈھتی اور اشعار رزم و آویزش پڑھکر اُنکو پکارتی تھین راوی نے کہا ہی کہ مسلمان لوگ خولہ کا کلام سُنکر رونے لگے کہ الازور کا کچھ پتا نہ معلوم ہوا اور یہ لڑائی تا زوال دوپہر رہی پھر جدا ہوئے لوگ ایک دوسرے سے اور اللہ تعالی نے مسلمانون کو رومیون پر اور بہت رومیون کو مسلمانون نے مار ڈالا پھر رومی لوگ فرد فرد اپنی جگہ اور قیامگاہ پر اور اندوہناک ہوئے دل رومیون کے مسلمانون کے معاملہ جنگ سے اور ارادہ فرار کا کیا اور نہین رہا اُنکو بھاگنے مگر غوث وردان نے پس جب مسلمان اپنی جگہ پر آئے خولہ بنت الازور نے ہر شخص سے بھائی کا حال پوچھا لیکن کسی مسلمان نے یہ نہین کہا کہ ہمنے ضرار کو قیدی یا مقتول دیکھا پس جب خولہ کو بھائی کی طرف سے ناامیدی ہوئی بھائی کو یاد کرکے بطور بین میت کے بہت روئین اور کہا یا ابن امی لیت فی البیداء طرحوک ثم بدمائک ضمخوک یا لیت اختک لم تدع انثی انی لنفسک بعدها ابدا نوکت واللہ فی قلب اختک جمرۃ لا یطفی لهیبها ولا یجمد لحقت بابیک المحرابین یبکیان علیک الندی علیه الصلوۃ والسلام علیک منی السلام الی یوم اللقاء پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور مسلمان لوگ خولہ کا یہ نوحہ سُنکر رونے لگے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ پھر حملہ کرین کہ اسی حالت مین اُنھون نے دیکھا ایک گروہ سوارون کو کہ نکلا میمنہ فوج روم سے اور وہ بائیس گھوڑون کی جھوڑے ہوئے تھے گویا وہ تعاقب کنندہ معلوم ہوتے تھے پس مسلمان آمادہ ہوگئے اُنسے لڑنے کو اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی مستعد اور آمادہ ہوئے اور گرد اُنکے بہادر مسلمان لوگ تھے پس جب نزدیک مسلمانون کے آئے وہ سوار پھینک دیا اُنھون نے ہتھیارون کو ہاتھون سے اور اُتر پڑے

گھوڑون پر سے اور چلاتے لفون لفون خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہا کہ قبول کرو تم اُنکے امان مانگنے کو اور لاؤ اُنکو میرے سامنے پس سامنے لائے گئے وہ لوگ اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ ہم وردان کی فوج کے لوگ ہین اور مقام ہمارا حموص ہی اور ہمکو خوب یقین ہوگیا ہی کہ ہلوگون کو طاقت مقابلہ اور لڑنے کی تم لوگون سے نہین ہی بس ہم اسواسطے آئے ہین کہ تم ہمکو اور ہمارے اہل وعیال کو امان دو اور ہمکو اُن لوگون مین بھیجدے تمنے صلح کیا ہی کہ جتنا مال طلب کروگے ہم تمکو دینگے اور جو لوگ ہمارے شہر مین ہین وہ بھی ہمارے اِس قرار داد پر راضی ہوجائینگے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہا کہ جب ہم تمھارے شہر مین پہونچینگے تب صلح کرینگے اِس جگہ ہم صلح نہ کرینگے لیکن تم لوگ ہمارے ساتھ رہو اُسوقت تک کہ حکم کرے اللہ تعالیٰ ہمارے اور دشمن کے بیچ مین جو حکم اُسکو منظور ہو پھر حکم کیا خالد بن الولید نے اُنکے حوالات مین رکھنے کا اور پوچھا اُنسے کہ آیا تمکو حال ہمارے اُس ساتھی کا معلوم ہی جنھون نے تمھارے سردار کے بیٹے کو قتل کیا ہی اُنھون نے کہا کہ شاید وہ ننگے بدن ہین جنھون نے مارا ہم مین سے جسکو مارا اور رنج مین ڈالا ہی ہمارے سردار کو بسبب قتل کرنے اُسکے بیٹے کے خالد بن الولید نے کہا کہان مین اُنھین کو پوچھتا ہون اُن لوگون نے کہا کہ اُنکا حال یہ گذرا کہ جب وردان نے اُنکو اپنے قابو مین پایا تب ایک اشتر پر سوار کرکے بھرا ہی سو سوار کے بجانب حمص بارادہ اِس امر کے روانہ کیا ہی کہ وہان سے ہرقل بادشاہ کے پاس بھیجے بغرض اظہار اپنی شجاعت کے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ کلام سُنکر خوش ہوئے پھر بُلایا اُنھون نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو اور کہا کہ تم اِس ملک کی راہون سے خوب واقف ہو اور تمھاری تجویز اور تدبیر سے ہمنے ارض مادہ وغیرہ بآسانی طے کی تھی جبکہ تمنے اونٹون کو پیاسا کرکے پانی پلایا تھا اور باندھ دیئے تھے منھ اُنکے اور ذبح کرتے تھے ہم اُنمین سے ہر روز دس اونٹ اور کھاتے تھے گوشت اُنکا اور پیا تھا گھوڑون نے وہ پانی جو اونٹون کے پیٹون مین تھا یہانتک کہ نکل آئے ہم ارکہ مین اور تدبیر اور حیلے مین تم لوگون مین بکتا ہوا اور ضرار بن الازور بمعیت ایک سو سوار کے حمص کو بھیجے گئے ہین پس تمکو چاہیے کہ لشکر مسلمانون سے جسکو دوست رکھتے ہو اپنے ساتھ لو اور پس قوم کے پیچھے جاؤ اور قریب ہی کہ تم اُنمین ملجاؤ گے اور ضرار کو اُنسے چھڑا لوگے پس اگر تمنے ایسا کیا تو قسم ہی خدا کی کہ یہ بات بڑی کشود کار ہوگی اور رافع نے کہا کہ مین یہ امر بخوشی خاطر قبول کرتا ہون پھر رافع نے ایک سو سوار مسلمانون کے لشکر سے چن لیے اور ارادہ روانگی کا کیا اور یہ خوشخبری خولہ بنت الازور کو پہونچی پس وہ بہت خوش ہوئین اور مسلح ہوکر گھوڑے پر سوار ہوئین اور خالد بن الولید کے پاس آکر کہا کہ ای ہمارے سردار مین تمکو واسطہ ذات پاک اور بہترین خلایق یعنی رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دلاتی ہون کہ مجکو بھی اِس جماعت کے ساتھ روانہ کرو کہ مین بھی اُنکی مدد وہی مین شریک ہون پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ تمکو خولہ کی شجاعت اور بہادری معلوم ہی سو اُنکو بھی اپنے ساتھ لے پس رافع نے خولہ کو بھی ساتھ لیا اور روانہ ہوئے اور خولہ بھی مسلمانون کے پیچھے پیچھے اُن سے دور دور چلی جاتی تھین اور جب مسلمان راہ سلمیہ مین پہونچے تب رافع نے اِدھر اُدھر دیکھا مگر کوئی آثار نشان

لفون لفون لفت روی ہی جسکے معنی ناقان ہین ۱۲ قد ذبحنا الخ ہم نے ذبح کیے خالد بن الولید رافع بن عمیرۃ الطائی کو اور اسکے ساتھ ضرار بن الازور کو اور سو سوار مسلمانون کے ساتھ ۱۲

قدم گھوڑے رومیون کے اُنکو دکھائی نہ دیے پس رافع نے مسلمانون سے کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ رومی یہان تک نہین پہونچے ہین پھر مسلمانون کو طور گاڈی کے وادی الحیات مین چھپایا اور وہ لوگ پوشیدہ ٹھہرے تھے کہ اُسی حالت مین ایک غبار ظاہر ہوا پس رافع نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ پس مسلمان لوگ ہوشیار ہو گئے اور انتظار کرنے لگے کہ ناگہان رومی ضرار بن الازور کو اپنے بیچ مین گھیرے اور لیے ہوئے وہان پہونچے اور ضرار بن الازور اسوقت اشعار دردناک پڑھتے تھے پس جواب دیا خولہ نے کمینگاہ سے اور کہا کہ اللہ تعالی نے تمھاری دعا اور زاری نے قبول کیے اور تمکو نجات دیا آگاہ ہو کہ مین تمھاری بہن ہون پھر خولہ نے تکبیر کہکر حملہ کیا اور رافع اور مسلمانون نے بھی تکبیر کہتے ہوئے حملہ کیا

حمید بن سالم نے روایت کی ہے کہ مین مسلمانون کی جماعت مین تھا جسوقت تکبیر کہی ہملوگون نے گھوڑے ہمارے ہنہنانے لگے بسبب ہونے الہام کے اللہ تعالی کی طرف سے اور قصد کیا ہر سوار نے ہم مین سے ایک ایک سوار رومی کا سو ایک گھڑی بھی نہین گذری کہ ہر ایک مسلمان نے اپنے مقابل کو مار ڈالا اور نجات دہی دی اللہ تعالی نے ضرار بن الازور کو اور بے بیے ہم سبھون نے گھوڑے اور ہتھیار رومیون کے

رافع بن قادم التنوخی نے روایت کی ہے کہ مین انھین سو مسلمانون مین تھا اور خولہ نے چھڑایا اپنے بھائی کو اور سلام کیا اُنکو اور ضرار نے مرحبا کہا خولہ کو اور سوار ہوئے ایک گھوڑے پر جو ہر طرف دوڑتا پھرتا تھا اور ہاتھ مین لے لیا ایک نیزے کو جو اُس مقام مین پڑا تھا اور وہ اشعار شکریہ خدا کے پڑھتے تھے

واقدی رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ اُس حالت مین کہ مسلمان لوگ بعد چھڑانے ضرار بن الازور کے اسباب اور گھوڑے یکجا کرتے تھے کہ رومی بھاگتے ہوئے وہان پہونچے اِس گھبراہٹ سے کہ اگلا پچھلے کی طرف متوجہ نہین ہوتا تھا پس رافع نے اُنکو دیکھکر معلوم کیا کہ رومی خالد بن الولید سے بھاگ نکلے پس اپنے ساتھیون کو لیکر آگے بڑھے اور جو رومیون سے ملتا تھا اسکو پکڑ لیتے تھے

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو نذارے چھڑانے کو بھیجا تھا ایسی سختی سے اُنھون نے دروان اور اسکی قوم کو صدمہ پہونچایا جیسے کوئی بطلب شہادت اور خواہشمند حصول سعادت کے سختی اُٹھاتا ہے اور مسلمانون نے صدمہ سخت پہونچایا رومیون پر پس بلا توقف رومیون نے پیٹھ پھیری اور دروان اُنکے آگے تھا اور مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا اور مال اور گھوڑے لے لیے اور تعاقب کنان تا بمقام وادی الحیاۃ کے پہونچے اور خالد بن الولید اور لوگ ہمراہی اُنکے رافع اور ضرار کے پاس پہونچکر یکجا ہوئے اور ضرار کی سلامتی پر مبارکباد دی اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کی تعریف کی پھر سب کے سب بجانب دمشق کے چلے اور مسلمان اس فتح سے خوش ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بشارت فتح کی دی اور درباب غلبے اور فتح دمشق کے یقین حاصل کیا

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب خبر ہزیمت دروان اور مارے جانے اسکے بیٹے کی ہرقل کو پہونچی اُسکو اپنے زوال ملک کا یقین ہو گیا پس دروان کو اُسنے خط اس مضمون کا لکھا کہ بتحقیق خبر پہونچی مجکو کہ اہل عرب بھوکون اور ننگون نے تجکو ہزیمت دی اور تیرے بیٹے کو مار ڈالا پس نہین رحم کیا مسیح نے تجھپر اور تیرے بیٹے پر اور اگر مین نہ جانتا ہوتا کہ تو لڑائی مین دانا اور ہوشیار اور بڑا نیزہ باز اور شمشیر زن ہے تو تجکو گرفتار عذاب کرتا تاخیر جو ہوا سو ہوا

اب مین نے روانہ کیا ہی بطرف اجنادین کے نوے ہزار فوج اور تجکو اُس فوج کا سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تو اِس مقام کو
اور فوج کو لیکر اہل دمشق کی کمک کر اور مدد دے اُنکو اور بھیج تو بعض اپنے ساتھیونکو واسطے مقابلہ اہل عرب کے جو بمقام فلسطین
ہین کہ یہ ساتھی تیرے اُن اہل عرب کے جو فلسطین مین ہین اور اِنکے ساتھیون کے بیچ مین جو دمشق مین ہین حائل ہو جاوین
اور مدد دے تو اپنے سردار کو اور روانہ کیا اُسنے خط ڈاک پر پس جب خط ہرقل کا دروان کے پاس پہونچا اور پڑھا اُسکو دور ہوا
اس سے جو رنج و غم اُسکو اپنی ہزیمت اور بیٹے کے مارے جانے کا تھا اور روانہ ہوا وہ بطرف اجنادین کے پس دہان
پہونچکر رومیون کو لباس اور نشان اور صلیبون سے آراستہ پایا اور رومی اُسکے استقبال کو آئے اور اُسکے
بیٹے کے مارے جانے کی تعزیت کی پس جب دروان اپنے خیمے مین اُترا بادشاہ کا خط اُنکو پڑھکر سُنایا اُن لوگون نے حکم
بادشاہ کا بخوشی منظور کیا اور ہوشیار ہو گئے وہ اپنی جانون پر **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ تعاقب دروان سے پھر کر اپنے مقام پر آئے اُسیوقت عباد بن سعید الحضرمی بھیجے ہوئے شرحبیل بن حسنہ
کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام البصرہ سے خالد بن الولید کے پاس آئے اور بیان کیا کہ نوے ہزار رومی اجنادین
کو آئے ہین پس خالد بن الولید یہ حال سُنکر سوار ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گئے اور کہا کہ اے امین الامۃ
یہ عباد بن سعید الحضرمی شرحبیل بن حسنہ کے بھیجے ہوئے میرے پاس آئے ہین اور بیان کرتے ہین کہ ہرقل نے
دروان کو اُن رومیون پر جو بمقام اجنادین بکجا ہوئے ہین سردار مقرر کیا ہی اور تعداد اُنکی نوے ہزار ہی پس اِس معاملے مین
تمھاری رائے کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابا سلیمان اشراف اور رئیس ہم مسلمانون کے دو مقامون
مین ہین جیسے شرحبیل بن حسنہ بصرے مین اور معاذ بن جبل ارض حوران مین اور یزید بن ابی سفیان ارض بلقا مین اور
نعمان بن مقرن تدمر مین اور عمرو بن العاص فلسطین مین ہین پس بہتر یہ ہی کہ ہم اِن سب کو لکھ بھیجین کہ وہ ہمارے پاس
چلے آوین پھر اُنکے آجانے کے بعد ہم ارادہ مقابلہ دشمن کا کرین اور بمدد و اعانت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہی پس
خالد بن الولید نے عمرو بن العاص کو خط لکھا اِن الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فان اخوانك المسلمین قد عولوا
علی المسیر الی اجنادین فان هنالك من العدو لتسعین الفاً وهم یریدون المسیر الینا لیطفؤا نور اللہ بافواههم واللہ متم نوره
ولو کره الکافرون فاذا وصل الیك کتابی هذا فاقدم من معك من المسلمین الی اجنادین فانك تجدنا هنالك ان شاء اللہ تعالی
والسلام علیك وعلی من معك من المسلمین پھر اسی مضمون کا خط سب امرا کے نام جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی لکھا بعدہ
لشکر کو حکم کوچ کا دیا پس لادے گئے خیمے اونٹون کی پشت پر اور بھیجے رطب مال اور اسباب لوٹ کو پس خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ مین لشکر کے اسباب و عورتون کے ساتھ رہون
اور تم معہ اصحاب خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کے آگے رہو پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین
پیچھے رہونگا اور تم آگے رہو کہ اِس صورت مین اگر روم کا لشکر مع دروان کے تمھارے سامنے آویگا تم باز رکھوگے اِنکو پہونچنے سے اور ان

فتوح الشام
خالد بن الولید کا دمشق سے اجنادین کو آنا
ابو عبیدہ کا خالد کے پاس آنا
خالد کا ابو عبیدہ سے مشورہ کرنا
ابو عبیدہ کا خالد کو خط لکھنا
خالد کا لشکر کو کوچ کا حکم دینا

مال اور اسباب تک خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو تمنے تجویز کیا مین اسکے خلاف نہ کرونگا پھر خالد بن الولید نے کہا کہ
اے مسلمان لوگ تم ایک بڑی بھاری جماعت اور لشکر کی طرف چلتے ہو پس ہوشیار ہو کر چلو اور اُنس رکھو اپنی موت سے اور
جانے رہو اُس چیز کو جو اللہ تعالی نے تمھارے لیے آمادہ اور مہیا کیا ہی کسواسطے کہ اللہ تعالے نے تمسے وعدہ مدد دہی کا فرمایا
ہی پھر خالد بن الولید نے اس آیت کو پڑھا کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین
پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے لشکر کو ساتھ لیا اور خود آگے لشکر کے ہو کر روانہ ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ مع ایکہزار کے باقی رہے **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ جب اہل دمشق نے یہ حال دیکھا خوش ہو کر آوازین گھنٹیل کو دو
کی کرنے لگے اور گمان کیا اُنھون نے اس امر کا کہ مسلمان لوگ تلاش وطلب اہل عرب کے جاتے ہین اسوجہ سے کہ اُنھون نے
خبر لشکر روم کی جو بمقام اجنادین ہی سُنی ہی اور اُنکے عقلا اور دانشمند لوگون نے یہ کہا کہ اگر یہ لوگ بعلبک کی طرف
جاتے ہین پس ارادہ اُسکی اور حُمص کی فتح کا رکھتے ہین اور اگر براہ **مرج شحورا** اور راہط کے جاوین تو کچھ شک نہین ہی
کہ بھاگے جاتے ہین بجانب حجاز کے اور چھوڑ دینگے اُن شہرون کو جسپر اُنھون نے ملکیت اور قبضہ حاصل کیا ہی **واقدی**
رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ دمشق مین ایک بڑا بطریق تھا جسکا نام **بولص بن بلقا** تھا اور نطرنیون کے نزدیک اُسکا
مرتبہ بڑا تھا اور جب ہرقل کے پاس کوئی پیام اور ایلچی کہین سے آتا تھا اور ہرقل اُسکی جوابدہی مین عاجز ہوتا تھا تب اِس
بولص کو اپنے پاس بُلاتا تھا اور وہ ایلچیون اور پیامون کا جواب دیتا تھا اور یہ بولص بڑا تیر انداز تھا اور حال تیر اندازی کا
یہ ہی کہ اُسکے گھر مین ایک بڑا بھاری درخت تھا اور بولص نے اُسپر تیر چلایا تھا پس وہ تیر بسبب قوت بازو بولص کے اس
درخت مین درآیا اور سما گیا تھا اور بولص نے اِس درخت پر لکھدیا تھا کہ جو کوئی دعوی شجاعت کا کرے پس اُسکو لازم ہی کہ اِسی تیر
کے مقابلے مین وہ بھی تیر لگائے اور یہ معاملہ لوگون مین مشہور ہو گیا تھا اور جب سے کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ملک شام مین داخل ہوئے تھے کبھی بولص اُنسے لڑا نہ تھا پس جب اہل دمشق نے مسلمانون کو کوچ کرتے دیکھا سب بولص کے
پاس گئے اُسنے سبب اُنکے آنے کا پوچھا اُنھون نے کہا کہ اہل عرب کوچ کیے جاتے ہین اور تو اگر اس بات کو چاہتا ہی کہ تجھے
واسطے ہمیشہ کی بزرگی اور بڑا مرتبہ بادشاہ کے اور تمام شامیون کے نزدیک حاصل ہو پس ہمارے ساتھ چل کہ جو اُنمین کا
پیچھے رہجاوے ہم اُسکو اپنے قابو مین لیوین اور جو تیرے نزدیک مناسب ہو تو ہم اُنسے لڑین بولص نے کہا کہ مین جو تمھاری
مدد دہی سے باز رہا سبب اُسکا یہ ہی کہ عرب کے مقابلے اور لڑائی مین مین نے تمکو بہت کم ہمت دیکھا اور اب مجکو کچھ ضرورت نہین ہے
کہ مین اُنسے لڑون پس اہل دمشق نے کہا کہ قسم ہی حق مسیح اور انجیل کی کہ اگر تو ہمارے آگے ہو کر چلے گا تو ہم تیرے ساتھ
ثابت قدم رہینگے اور ہم مین سے کوئی بھاگنے والا نہین ہی اور ہم تجکو بھاگنے والے پر حکومت اور اختیار دیتے ہین کہ جو کوئی ہم مین سے
بھاگے تو اُسکی گردن مارتا اور کوئی تجھے اِس امر مین مانع نہوگا پس عرب بولص نے عہد مضبوط اُنسے کیا اپنے گھر مین جا کر زندہ کو
پہنا پس اُسکی زوجہ نے پوچھا کہ کہان تک تو نے جانے کا ارادہ کیا ہی اُسنے کہا کہ مین اِن اہل عرب سے لڑنے کو جاتا ہون اُسکی زوجہ نے کہا کہ تو ہرگز نہ جا

اور اپنے گھر مین بیٹھ رہ اور جس چیز کی تو طاقت نہین رکھتا ہی اُسکو نہ طلب کر اسواسطے کہ مین نے رات کو خواب مین یہ دیکھا ہی کہ گویا
تو اپنی کمان لیے ہوئے اُڑتی ہوئی چڑیون پر تیر چلاتا ہی اور بعض چڑیان اُنمین سے زمین پر گر پڑین اور پھر اُڑ گئین پس مین دیکھکر تعجب
کر رہی تھی کہ دفعتہً دیکھا مین نے چڑیان تیرے چنگل کی کہ وہ ٹوٹ پڑین ہوا سے بکھیر اور تیرے ساتھیون پر پس چنگل مارتی تھین وہ
تھارے سرون اور مونھون پر پھر تم سب اُنسے بھاگ نکلے اور دیکھا مین نے اُن چڑیون کو کہ جس شخص پر تم مین سے چنگل مارا اُسکو بیہوش کر دیا
پھر مین چونک اُٹھی گھبرائی اور ڈری ہوئی تیرے حال پر پس بولص نے پوچھا کہ آیا تو نے مجھے بھی بیہوشون مین سے دیکھا اُسنے کہا ہان
قسم ہی خدا کی کہ بتحقیق چنگل سے زخمی کیا تجکو ایک بڑی چڑیا فسکاری نے پس بیہوش کر دیا اُسنے تجکو پس طمانچہ مارا بولص نے اپنی
زوجہ کے مُنھ مین اور کہا کہ خرابی ہو تجکو نہ خوشخبری سُنائی تو نے بہ تحقیق سما گیا خوف اہل عرب کا تیرے دل مین یہانتک کہ خواب
مین بھی تو اُنکو دیکھتی ہی تو خوف نہ کر قریب ہی کہ مین سردار عرب کو تیرا خادم بنا دونگا اور اُنکے ساتھیون کو چرواہہ بکری اور سور دونگا
کر دونگا اسکی زوجہ نے کہا کہ کر جو تو چاہتا ہی کہ بتحقیق مین نصیحت کر چکی ہون تجکو پس نہ مانا بولص نے اُسکی بات کو اور تیار ہو کر
گھر سے نکلا اور جو لوگ دمشق مین تھے سب اُسکے ساتھ سوار ہوئے اور تھے وہ چھ ہزار سوار اور دس ہزار پیدل آزمودہ کار اور
دانشمند اور روانہ ہوئے یہ لوگ پیچھے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مقدمہ لشکر مین تھے اور
دور اور فاصلے پر جا چکے تھے عورتون اور لڑکون بالون سے پس اُسی حالت مین کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اوتھون کی چال پر
چلے جاتے تھے کہ دفعتہً اُنکے ایک ہمراہی نے ایک غبار دیکھا اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مین اُس غبار کو دشمن کا لشکر گمان
کرتا ہون پس ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیشک وہ اہل دمشق ہین کہ ہمکو گون مین امید رکھکر آئے ہین اور ٹھہر گئے ابوعبیدہ
بن الجراح یہانتک کہ آملے موج سواری عورات اور اغنام کے اُسنے اور وہ غبار بڑھتا جاتا تھا اور آواز ین بلند ہوتی
تھین پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ ای مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ کہ دشمن تم تک پہونچنے والے ہین پس وہ یہ کلام تمام
نہین کر چکے تھے کہ ظاہر ہوا لشکر گویا وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا تھا اور بولص لشکر کے آگے تھا پس جب دیکھا اُس نے
ابوعبیدہ بن الجراح کی طرف قصد حملے کا کیا اُنپر اور تھے اُسکے ساتھ چھ ہزار سوار اور بولص کے بھائی بطرس اور پیدل فوج نے
عورتون پر حملہ کیا اور اُنمین سے ایک جماعت کو پکڑ لیا اور بجانب دمشق کے واپس گیا پس جب بطرس نہر استریاق پر پہونچا وہان
اس غایت سے ٹھہرا کہ دیکھے اور دریافت کرے کہ اسکے بھائی بولص کا معاملہ کیونکر گذرتا ہی اور ابوعبیدہ بن الجراح کا حال یہ ہوا
کہ جب مُنھون نے یہ معاملہ ناگہانی رومیون کی طرف سے دیکھا کہا قسم ہی خدا کی کہ رائے وہی اچھی تھی جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے کہا تھا یعنے اپنے تئین پیچھے لشکر کے تجویز کیا تھا اور ایسی حالت مین وہ اُنکے قریب آیا اور ارادہ حملے کا اُنپر کیا اور نشان اور
صلیبان اُسکے سر کے اوپر تھے اور عورتین بیقرار تھین اور لڑکے چلاتے تھے اور ہزار مرد مسلمان اُسکی طرف بڑھے اور مقابلہ اُسکا
بہ قتال شدید کیا اور دشمن خدا بولص نے قصد بجانب ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے کیا اور ہونے لگی آپسمین اُن دونونکے لڑائی
اور واقع ہوئی لڑائی درمیان صحابہ اور رومیون کے اور اوپنچا ہوا غبار لڑائی کا اُنکے سروپر اور پڑے لوگ روبرو لڑائی مین زمین شخور پر

اور ابتلاے سخت ہوئی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بولص کی لڑائی مین اور ثبات قدم اور صبر کیا اُنھون نے اُسکے مقابلے مین مانند صبر بڑے مرتبے والون کے **سہیل بن صباح نے روایت** کی ہے کہ تھا میری سوار یمن یمن کا ایک گھوڑا سپید پیشانی اور سفید ہاتھ پیر کا پس ڈھیلی کردی اور چھوڑدی مین نے باگ اُسکی پس وہ چل نکلا مثل بجلی کو نرنے والی کے اور اندک عرصہ مین پہونچ گیا مین خالد بن الولید اور مسلمانون کے پاس چلاکر پکارا مین نے خالد بن الولید کو پس باگ پھیری اُنھون نے میری طرف اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا صورت ہے اے بیٹے صباح کے پس کہا مین نے کہ اے سردار پہونچو اور جا ملو تم ابی عبیدہ بن الجراح اور عورات سے کیونکہ واسطے کہ گروہ دمشق کا آملا ہے اُنھین اور پکڑلیا ہے اُنھون نے کچھ جماعت عورتون اور لڑکون کو اور عبیدہ بن الجراح ایسی بلا مین مبتلا ہوگئے ہین جسکی طاقت وہ نہین رکھتے ہین پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ حال سُنا کہا انا للہ وانا الیہ راجعون قسم ہے خدا کی کہ مین نے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہا تھا کہ چھوڑدو تجکو پیچھے فوج کے پس چھوڑا اُنھون نے لیکن حکم خدا کا راستہ روکتا ہے پھر حکم کیا رافع بن عمیرۃ الطائی کو کہ ایکہزار سوار لیکر پہونچین اور جا ملین ہودج سواری عورتونمین پس جب وہ روانہ ہوکر کچھ دور گئے تب روانہ کیا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو ساتھ ایکہزار سوار کے اور کہا اُنسے کہ جا ملو تم دشمنونمین پھر پیچھے اُنکے روانہ کیا ضرار بن الازور کو ساتھ ایکہزار سوار کے اور اُنکے ساتھ **قیس بن ہبیرۃ المرادی** کو بھیجا پھر خود سب لشکر لیکر اُنکے پیچھے روانہ ہوئے پس اُسی حالت مین کہ ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ بولص سے لڑ رہے تھے کہ دفعتہ پہونچ گیا لشکر مسلمانون کا اور حملہ کیا اُنھون نے کفار دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو ہر طرف سے اور سرنگون کردیا صلیبان کو اور یقین ہوگیا رومیونکو اپنی خواری اور سُستی کا اور آگے بڑھے ضرار بن الازور مثل شعلہ آگ کے اور ارادہ حملے کا کیا بولص پر پس جب دیکھا دشمن خدا نے اُنکو سُست اور کُند ہوگئی طبیعت اُسکی اور ڈر سے وہ کانپنے لگا اور کہا اُسنے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ تجھے عربی قسم ہے تمکو اپنے دین کی کہ اس شریر سے کہو کہ مجھسے الگ اور دور رہے اور حال یہ تھا کہ بولص مذکور ضرار بن الازور کے حالات شجاعت اور بہادری کے بمقابلے کلوص اور عزرائیل اور جو کام اُنھون نے بمقام بیت لہیا کیا تھا دیوار شہر نباہ سے بچشم خود دیکھ چکا تھا پس پہچان لیا اُسنے اُنکو اور ابوعبیدہ بن الجراح سے کہا کہ اس شیطان کو میرے پاس آنے دو پس ضرار بن الازور نے کہا کہ مین شیطان اُسکی خالتمین ہونگا جبکہ تیری طلب اور لڑائی مین کمی اور کوتاہی کرونگا پھر جلدی سے نیزہ مارا اُسکو پس جب بولص نے دیکھا کہ نیزہ اُنکا اُس تک پہونچتا ہے اپنے تئین گھوڑے سے گرادیا اور اپنے ساتھیون کی طرف بھاگا پس ضرار بن الازور گھوڑے سے اُترے اور اُس سے کہا کہان جاتا ہے تو شیطان تیرے پیچھے ہے اور تجکو طلب کرتا ہے پس بولص نے کہا کہ اے بدروی مجکو باقی رکھ کہ میری بقا مین تمھاری عورتونکی بھی بقا ہے پس ضرار بن الازور یہ سُنکر اُسکے مارنے سے رُک رہے اور گرفتار کرلیا اُسکو اور مسلمانون نے دشمنان خدا پر حملہ شدید کیا اور سخت لڑائی لڑے اُنسے **واقدی** رحمہ اللہ نے **ماجد بن رویم العینی** سے روایت کی ہے کہ کہا ماجد نے تھا مین جنگ خنوار مین ساتھ مسلمانون کے بیچ گروہ عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے اور گھیر لیا تھا ہمنے اُنکو ہر طرف سے اور نوبت تیغ زنی کی ہمنے اُنپر اور وہ چھ ہزار سوار تھے **رفاعہ بن قیس** نے روایت کی ہے کہ یہ امر ہمکو معلوم ہوا کہ نجد چھ ہزار کے ایک سے زیادہ کون

انمین سے پکڑ نہین پھرا اور جب ضرار بن الازور نے اس امر کو جانا کہ اُنکی بہن خولہ بھی اہل روم کے قیدیون مین ہین بہت دشوار گذرا اُنپر
یہ معاملہ پس آن کے وہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس اور اُنکو اس حال سے آگاہ کیا خالد بن الولید نے اُنسے کہا کہ بے صبری نکرو تم
اسواسطے کہ ہمنے اُنکے سردار اور ایک گروہ رومیونکو پکڑ لیا ہی پس قریب ہی کہ بعض اُنکے ہم اپنی عورتون کو چھڑا لیوین اور ہمکو بطلب عورات
کے دمشق کا جانا ضرور ہی پھر خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ عورتونکو لیکر باہستگی رفتار روانہ ہون
یہانتک کہ دیکھین وہ بمقدمۂ ہماری عورات کے کہ کیا ہوتا ہی پھر جریدہ روانہ ہوئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ دو ہزار سوار کے
اور سب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ کیا اس خوف وخیال سے کہ شاید وردان مع لشکر کے اُنسے مقابل
نہو جاوے پس روانہ ہوا لشکر اور چلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع اُن لوگون کے جو اُنکے ساتھ تھے بطلب قیدیون کے اور آگے اُنکے
رافع بن عمیرۃ الطائی اور میسرۃ بن مسروق العبسی اور ضرار بن الازور اور رو سار سلمان تھے اور کوشش کی سبھون نے چلنے مین اور
ضرار بن الازور یہ اشعار پڑھتے تھے پس ہنسے خالد بن الولید اُنکے مضمون شعر سے اور چلے جاتے تھے تا انیکہ قریب استوباق
کے پہونچے پس دیکھا ایک گرد بلند کو کہ اُسکے بیچ مین تلوارین چمکتی ہین پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ تعجب کا معاملہ ہی قیس بن
ہبیرۃ المرادی نے کہا کہ یہ لقیعہ گرد دمشق کے ہین خالد بن الولید نے کہا کہ راست کرو تم اور تان لو نیزون کو تا کہ دیکھین ہم کہ
یہ کیا ہو رہا ہی پس راست کر لیا اُنھون نے نیزون کو اور چلے **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ جب بطرس برادر بطلس عورات عرب
کو پکڑ لیجا کر بمقام نہر **استریاق** بغایت دیکھنے حال اُپنے بھائی کے ٹھہرا تھا اُسنے عورتون کو اپنے سامنے بُلایا پس خولہ بنت الازور سے
کسی کو زیادہ اُسنے خوبصورت نہ دیکھا پس کہا اُسنے کہ یہ خاص میرے واسطے ہین اور مین اُنکے واسطے اسمین کوئی کچھ جھگڑا نکرے
اور اسی طرح قوم ہمراہی اُسکے ہر عورت کی نسبت کہتے تھے کہ یہ ہمنے لیے ہین پھر پکڑا کیا اُن لوگون نے مال لوٹ کو اور ٹھہرے
بانتظار دریافت حال بطلس اور اُسکے ہمراہیان کے اور عورتونکا حال یہ تھا کہ اسمین بوڑھی عورتین قوم حمیر اور اولاد عمالقہ اور تبابعہ
سے تھین اور وہ عورتین گھوڑیکی سواری اور راتون کے چلنے اور درآنے اور مقابلہ کرنے مین اہل عرب پر عادت
رکھتی تھین **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ یکجا ہوئین عورتین ایک دوسرے کے پاس اور خولہ بنت الازور نے کہا اُن سے
کہ ای بیٹیان حمیر اور باقی نام ونشان تبع کی آیا راضی ہوتم اس امر مین کہ غالب ہو جاوین تمپر کفار روم کے اور ہو تم خدمتگار
اہل شرک کی پس کہان گئی اور کیا ہوئی وہ شجاعت اور دانشمندی تمھاری جسکا چرچا اور مذکور مجالس عرب مین ہوتا تھا اور مین
تمکو اس امر مین کنارہ کش دیکھتی ہون اور مین تمھارا سب کا سا راجانا آسان دیکھتی ہون اس ضد متگاری اہل روم سے پس عفیرہ بنت
عفار الحمیریہ نے کہا کہ ای بنت الازور قسم ہی خدا کی کہ شجاعت اور عقل اور معاملات لڑائی اور سوار کاری مین تو ہم ایسے ہین
جیسا کہ تم نے بیان کیا لیکن کیا کام اور کیا حیلہ وہ شخص کر سکتا ہی جسکے پاس گھوڑا نیزہ کچھ بھی نہو اور دشمنون نے ہمکو ناگاہ گرفتار
کر لیا ہی اور کوئی سامان ہمارے پاس نہین ہی اور ہم مثل بکریون بھاگنے والی کے ہین پس خولہ بنت الازور نے کہا کہ ای
بیٹیان تبعایہ کی حمیر ان کی چوبین تو ہین کہ اُنکو لیکر ہم سب ان ناکسون پر حملہ کرین اور شاید اللہ تعالی ہمکو مدد دیوے اور ہم غلبہ کرکے

یا یہ کہ ہم سب مار ڈالے جاوین پس راحت پاوینگے اس شرم وعار سے پس عفیرہ بنت عفار نے کہا کہ قسم ہی خدا کی جو تمنے بات کہی اس سے بہتر کوئی بات نہین ہی پس لیا ہر ایک عورت نے ایک ایک چوب خیمے کی اور ایکبارگی شور کرکے رومیون کے مقابلہ کو نکلین اور خولہ بنت الازور سب عورتون کے آگے تھین اور ایک چوب خیمے کی اُنکی کاندھے پر تھی اور اُنکے پیچھے عفیرہ بنت عفار اور ام بان بنت عتبہ اور سلمہ بنت النعمان ابن المقرر اور انھین سی عورتین تھین پس خولہ نے انسے کہا کہ سب یکجا ہوکر لڑو اور کوئی ایک دوسرے سے جُدا نہو کہ معرض ہلاکت اور پریشانی مین پڑو اور نیزون اور تلوارون سے شکست اُٹھاؤ پس قدم بڑھایا خولہ نے اور ایک شخص رومی کے سر پر چوب ماری کہ وہ بیہوش ہوکر گر پڑا اور مرگیا پس رومی متوجہ تحقیق حال ہوئے پس دفعتہ اُنھون نے عورتون کو آتے ہوئے دیکھا اور چوبین انکے ہاتھون مین تھین یہ دیکھکر بطرس نے پکارکر کہا کہ سختی ہو تمپر اے عورتو یہ کیا معاملہ ہی پس عفیرہ بنت عفار نے کہا کہ یہ کام ہمارا اسواسطے ہی کہ ہم اپنے کو عار عرب سے بچادین اور تمکو آج کے دن ان چوبون سے ماریگے تا انیکہ دھس جاوینگے بھیجے تمھارے نیچے کو اور منقطع ہوجاوینگی عمرین تمھاری پس ہنسنے لگا بطرس یہ کلام سُنکر اور اپنی قوم سے چلاکر کہا کہ سختی ہو تمپر متفرق کردو عورتون کو اور تلوارون سے نہ مارو اور پکڑلو اُنکو اور جو کوئی تم مین سے خولہ کو پکڑے کوئی مرد اُنکی نسبت نہ کرے راوی نے بیان کیا ہی کہ قوم نے ہر طرف سے عورتون کو گھیر لیا اور قصد پہونچنے کا اُن تک کیا لیکن کوئی سبیل پہونچنے کی نہ پائی اور جو شخص قریب اُنکے جاتا تھا اُسکے گھوڑے کے وہ ہاتھ پیر توڑ ڈالتی تھین اور جب وہ شخص گھوڑے سے گرتا تھا دوڑکر چوب سے اُسکو مار ڈالتی تھین واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ عورتون نے تیس سوار ان رومی کو مار ڈالا پس جب بطرس نے یہ حال دیکھا خشمناک ہوکر گھوڑے سے اُترا اور اُسکے ساتھی بھی گھوڑون سے اُتر پڑے اور حملہ کیا عورتون پر ساتھ تنطاریات اور تلوارون کے اور عورتین ایک دوسرے کے پاس دوڑتی تھین اور کہتی تھین کہ اختیار کرو تم موت کو مثل بڑے اور بزرگ لوگون کے اور نہ مرو تم مثل ناکسون کے راوی نے بیان کیا ہی کہ بطرس نے ظاہر کیا شجاعت اور رنج اپنا بوقت دیکھنے ایسے کام عورتون کے اور دیکھا اُسنے خولہ بنت الازور کو کہ وہ مثل شیر کے ڈکارتی تھین اور شعار بہادری کے پڑھتی تھین پس بطرس نے اُنکے قریب جاکر کہا کہ اے عربیہ باز رہو تم اپنے کامون سے کہ مین تمھاری تعظیم کرتا ہون اور تمھاری نسبت وہ امر دل مین رکھتا ہون جس سے تم خوش ہوگی کیا تم نہین راضی ہوگی اس امر پر کہ مین تمھارا مالک ہون کہ مین وہ ہون کہ سب نصرانی عورتین میری خواہش رکھتی ہین اور میری ملک مین زمین اور جگہ اور جانور اور مال بہت ہین اور ہرقل بادشاہ کے نزدیک میرا بڑا مرتبہ ہی سو یہ سب تمھارے لیے ہی پس تم اپنے تئین اپنے ہاتھ سے ہلاک نہ کرو خولہ بنت الازور نے کہا کہ اے بیٹے کافر ناکس بدکارہ کے قسم ہی خدا کی کہ اگر ظفر اور غلبہ پاؤنگی مین تجھپر تو تیرے سر کے بھیجے کو اس چوب سے توڑ دونگی قسم ہی خدا کی کہ ہرگاہ مین اس امر مین راضی نہین ہون کہ تجکو اپنی بکریون اور اونٹون کا چرواہہ بناؤن پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ تو ہمارا مثل اور کفو ہو راوی نے کہا ہی کہ غصے مین آیا بطرس خولہ بنت الازور کی گفتگو سے اور برانگیختہ کیا اُسنے اپنی قوم کو ساتھ لڑائی کے اور اُسنے کہا کہ اس سے زیادہ تمام ملک شام اور گروہ عرب مین کون بھی بات شرم کی ہوگی کہ [illegible]

فی ذکر روانی سلاح الاسلام کی عورتون کی رومیون کے مقابلہ کے لئے انتظار کرنے سے اور لڑنے اُنکے ساتھ اور بھیجنے بطرس کا بجانب قتال اور مارے جانے اُسکے ہاتھ سے اور بھاگنے رومیون کا اور مارے جانے بہت سے اُنکے اور اسیر ہونے بہت سے اُنکے اور غنیمت ہاتھ آنے مسلمانون کے اور بھیجنے ابوعبیدہ کا بشارت فتح کی بجانب امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ اور ذکر ہونے اُسکے ساتھ اُنکے اور ذکر ہونے اُسکے ساتھ اُنکے اور ذکر ہونے اُسکے ساتھ اُنکے اور ذکر ہونے اُسکے ساتھ اُنکے

ہوگئین پس ڈرو تم مسیح اور ہرقل کے غضب سے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی جنبش مین آئے وہ لوگ بطرس کے
کلام سے اور ایکبارگی حملہ سخت کیا اور صبر کیا عورتون نے اُنکے مقابلے مین اور وہ اُسی حالت مین تھین کہ دفعتہً قریب پہونچے
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیون کے اور دیکھا اُنھون نے اُڑتے ہوئے گرد اور چمک تلوارونکی پس اپنے ساتھیون سے
کہا کہ کون شخص تم مین سے اس معاملے کی خبر مجکو دیگا پس رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہا کہ مین خبر لاؤنگا یہ کہکر رافع بن عمیرۃ الطائی
روانہ ہوئے اور اپنے گھوڑے کی باگ کو چھوڑ دیا یہانتک کہ قریب عورتون کے پہونچے اور دیکھا کہ وہ لڑ رہی ہین پس پھرے
رافع اور بیان کیا خالد بن الولید سے جو دیکھا تھا پس خالد بن الولید نے کہا کہ بڑے تعجب کا یہ معاملہ ہی بتحقیق یہ عورتین
اولاد عمالقہ اور اولاد تبابعہ سے ہین اور بعض اُنمین سے تبع ہین **الاقرن اور تبع بن ابی کرب ذی رعین فعبد الکلال**
المعظم اور تبع بن حسان بیٹی ہین جنکی تبع کی ہین جنھون نے قبل ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر رسول اللہ کا
کیا تھا اور گواہی اُنکی نبوت کی دی تھی اور اشعار نعت کے تصنیف کیے تھے اور جانو تم اے رافع کہ ان عورتون کی لڑائی بہت
جگہ مشہور ہی سوا گر اُنھون نے ایسا ہی کیا ہی جیسا کہ تم بیان کرتے ہو پس بڑائی حاصل کی اُنھون نے تمام لوگون اور عرب کی
لڑکیون پر ہمیشہ کے واسطے اور دور کر دیا عورات عرب سے بدنامی کو **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ یہ حال عورات کا سُنکر
مسلمان بہت خوش ہوئے اور اُٹھ کھڑے ہوئے ضرار بن الازور اور پھینکدیا اُنھون نے اپنے پُرانے کپڑونکو اور لے لیا نیزے
کو اور سوار ہوکر ڈھیلی کر دی باگ گھوڑے کی بقصد مدد دہی عورتون کے پس خالد بن الولید نے کہا کہ جلدی نہ کرو ای ضرار جانے
مین اسواسطے کہ جو شخص دیر نگ کرتا ہی اپنے کام مین پہونچ جاتا ہی اپنے مطلب کو اور خوشی حاصل ہوتی ہی اُسکو اور جلدی
کرنیوالیکا کام نہین بنتا ہی اور نہین رستگاری پاتا ہی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ ای سردار نہین ممبر ہوسکتا ہی مجھسے اپنی بہن
کی مدد دہی مین پس خالد بن الولید نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کشود کار قریب ہی پھر مرتب کیا خالد بن الولید نے اپنے
ساتھیونکو اور نزدیک ملا دیا سب گھوڑون کے سرون کو اور بلند کیا نشانون کو اور آئے قلب فوج مین اور کہا کہ ای گروہ
مسلمانان جسوقت پہونچ جاؤ تم رومیون تک پس متفرق ہوکر گھیر لو اُنکو پس شاید اللہ تعالیٰ ہماری عورات کو رہائی بخشے
اور ہمارے لڑکو پر رحم کرے پس سبھون نے کہا کہ ہمکو تمھارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہی پس اسی حالت مین کہ رومی عورتون سے لڑ رہے تھے
کہ قریب پہونچے اُنکے لشکر اور نشان مسلمانون کے پس چلا کر کہا خولہ بنت الازور نے کہ ای اولاد تبابعہ کی بتحقیق آئی تمھارے
لیے کشود کار پروردگار بزرگ اور مہربان سے اور خوشخبری دی اُسنے تمھارے دلونکو **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ جب بطرس نے
مسلمانون کے لشکر کو اسطرح دیکھا کہ نیزے اور تلوارین اُنکی مثل برق کے چمک رہی ہین پس دھڑکنے لگا دل اُسکا اور
کانپنے لگے ہاتھ پیر اُسکے اور رومی اپسمین ایک دوسرے کو دیکھنے لگے پس بطرس نے کہا کہ ای گروہ عورتون کے بتحقیق میرے
دل مین تمھاری نسبت مہربانی اور شفقت آگئی ہی اسوجہ سے کہ یہلوگ بھی مان بہن بیٹی پھوپھی رکھتے ہین اور مین چھوڑے
دیتا ہون تمکو صلیب کے صدقے مین پس جب تمھارے مرد آجاوین تم اُنکو اس حال سے آگاہ کر دینا پھر باگ پھیر کر اُن سے ارادہ بھاگنے کا

کیا تھا کہ دفعتہً دیکھا اُسنے دو سوارون کو قلب لشکر مسلمان سے نکلے ایک انمین زرہ وغیرہ پہنے تھے اور دوسرے ننگے بدن عربی گھوڑے پر جسپر زین وغیرہ نہ تھی سوار تھے اور انکے ہاتھ مین نیزہ تھا اور دونون سوار باگین چھوڑے ہوئے مثل شیر کے آتے تھے ایک انمین سے خالد بن الولید تھے اور دوسرے ضرار بن الازور پس جب خولہ نے ضرار کو دیکھا کہا کہ اے بھائی کہان چلے تم اور بتحقیق اللہ تعالی نے کفایت کیا ہمکو اور بے پرواکر دیا تمھاری مدد دہی سے پس چلاکر کہا بطرس نے خولہ سے کہ جاؤ تم اپنے بھائی کے پاس کہ مین نے دے ڈالا تمھارے تئین اُنکو اگرچہ تمھاری جدائی کو مین دوست نہین رکھتا ہون یہ کہکر وہ بھاگا پس خولہ نے اُسکا پیچھا کیا اور کہا کہ یہ امر خصائل عرب سے نہین ہی کہ تو ہمسے تقرب اور شفقت ظاہر کرے اور ہم تجھسے دوری اور جفا چاہین پس تو اپنی خواہش طبیعت کا پابند رہ یہ کہکر خولہ اُسکے سامنے ہوئین پس کہا اُنسے کہ چھپاؤ تم اپنی صورت کو مجھسے کہ بتحقیق جاتی رہی محبت تمھاری میرے دل سے پس خولہ نے کہا کہ ضرور ہی مجکو تیرا ساتھ دینا ہر حال مین پھر جلدی کی خولہ نے بجانب بطرس کے اور ضرار بن الازور اور خالد بن الولید اور لشکر نے بھی قصد اُسکا کیا پس بطرس نے ضرار کو دیکھکر شور کیا اور کہا کہ اے عربی اپنی بہن کو لیلو مبارک ہو تمکو کہ وہ ہدیہ اور تحفہ ہمین میری طرف سے تمکو پس ضرار نے کہا کہ قبول کیا مین نے تیرے ہدیے کو اور اُسکا بدلا تو میرے پاس کچھ نہین ہی مگر نوک نیزہ کی پس تو اُسکو لیلو بدلیکا مجھسے پھر حملہ کیا ضرار نے اُسپر اور وہ پڑھتے تھے اس آیت کو واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منھا اور دو ہاتھ نیزہ مارا ضرار نے اُسکے دیل اور پہونچگئین خولہ بنت الازور اُس تک اور مارا چوب کو اُسکے گھوڑے کے پیرون مین پس اُلجھکا گھوڑا اور چاہا دشمن خدا نے کہ گرے گھوڑے زمین پر پس دوڑے ضرار قبل گرنے اُسکے زمین پر اور نیزہ مارا اُسکے چوتڑ مین کہ دوسری طرف پار ہوکر نکلا اور وہ اندھا ہوکر گرکر مرگیا پس چلاکر تعریف کی خالد بن الولید نے اور کہا کہ یہ وہ ضرب ہی کہ نہین زیا انکار ہوتا ہی مارنیوالا اُسکا اور حملہ کیا مسلمانون نے رومیون پر پس نہ تھا وہ حملہ مگر مثل ایک گرداوے کے یہانتک کہ تین ہزار رومی مارے گئے حامد بن عمر الربعی بیان کیا ہی کہ بتحقیق شمار کیا تھا مین نے کہ ضرار بن الازور نے اُس لڑائی مین تئیس رومیونکو مارڈالا اور خولہ بنت الازور نے بہتونکو چوب خیمے سے مارڈالا اور دیکھا تھا مین نے عفیرہ بنت عفار الحمیریہ کو کہ وہ ایسی سخت لڑائی لڑتی تھین کہ نہین دیکھا تھا مین نے مثل اُس لڑائی کے اور بھاگ نکلے رومی اور مسلمانون نے برابر تا دمشق اُنکا پیچھا کیا مگر نہ نکلا کوئی شخص اُنمین کا دمشق سے بلکہ بڑھگیا خوف اور رنج اور ڈر اُنکا اور پلٹ آئے مسلمان اور یکجا کیا اُنھون نے مال غنیمت اور گھوڑے اور ہتھیارونکو اور کہا خالد بن الولید نے مسلمانون سے کہ چلو تم ابوعبیدہ بن الجراح کی طرف تاکہ دردان مع فوج کے اُنکے پاس سے آنے پاوے اور نکلا ضرار بن الازور سر بطرس کا اپنے نیزے کی نوک پر اور روانہ ہوئے مسلمان تا انکہ پہونچ گئے وہ ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس مقام مرج راہط کے اور وہ ٹھہرے تھے یہانتک کہ آئے مسلمان اُنکے قریب اور آوازین تکبیر کی بلند کین اور ایکنے ایک سے سلام علیک کی اور دیکھا اُنھون نے عورتون کو پس خوش ہوئے اُنکے دیکھنے سے اور اُنکے کامون سے اور بشارت حاصل کی ساتھ مدد الٰہی کے اور یقین ہوا اُنکو کہ ملک شام کا اُنھین کے لیے ہی پھر سامنے بُلایا خالد بن الولید نے بولص کو اور اسلام عرض کیا اُسپر اور اُسنے انکار کیا پس خالد بن الولید نے اُس سے کہا کہ اسلام اختیار کر تو ورنہ تیرے ساتھ بھی مین وہی کرونگا جو تیرے بھائی کے ساتھ کیا ہی اُسنے پوچھا کہ تمنے میرے بھائی کے ساتھ

کیا کیا تھا کہ دفعتہً دیکھا اُسنے دو سوارون کو قلب لشکر مسلمان سے نکلے ایک انمین زرہ وغیرہ پہنے تھے اور دوسرے ننگے بدن عربی گھوڑے پر جسپر زین وغیرہ نہ تھی سوار تھے اور انکے ہاتھ مین نیزہ تھا اور دونون سوار باگین چھوڑے ہوئے مثل شیر کے آتے تھے ایک انمین سے خالد بن الولید تھے اور دوسرے ضرار بن الازور پس جب خولہ نے ضرار کو دیکھا کہا کہ اے بھائی کہان چلے تم اور بتحقیق اللہ تعالی نے کفایت کیا ہمکو اور بے پرواکر دیا تمھاری مدد دہی سے پس چلاکر کہا بطرس نے خولہ سے کہ جاؤ تم اپنے بھائی کے پاس کہ مین نے دے ڈالا تمھارے تئین اُنکو اگرچہ تمھاری جدائی کو مین دوست نہین رکھتا ہون یہ کہکر وہ بھاگا پس خولہ نے اُسکا پیچھا کیا اور کہا کہ یہ امر خصائل عرب سے نہین ہی کہ تو ہمسے تقرب اور شفقت ظاہر کرے اور ہم تجھسے دوری اور جفا چاہین پس تو اپنی خواہش طبیعت کا پابند رہ یہ کہکر خولہ اُسکے سامنے ہوئین پس کہا اُنسے کہ چھپاؤ تم اپنی صورت کو مجھسے کہ بتحقیق جاتی رہی محبت تمھاری میرے دل سے پس خولہ نے کہا کہ ضرور ہی مجکو تیرا ساتھ دینا ہر حال مین پھر جلدی کی خولہ نے بجانب بطرس کے اور ضرار بن الازور اور خالد بن الولید اور لشکر نے بھی قصد اُسکا کیا پس بطرس نے ضرار کو دیکھکر شور کیا اور کہا کہ اے عربی اپنی بہن کو لیلو مبارک ہو تمکو کہ وہ ہدیہ اور تحفہ ہمین میری طرف سے تمکو پس ضرار نے کہا کہ قبول کیا مین نے تیرے ہدیے کو اور اُسکا بدلا تو میرے پاس کچھ نہین ہی مگر نوک نیزہ کی پس تو اُسکو لیلو بدلیکا مجھسے پھر حملہ کیا ضرار نے اُسپر اور وہ پڑھتے تھے اس آیت کو واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منھا اور دو ہاتھ نیزہ مارا ضرار نے اُسکے دیل اور پہونچگئین خولہ بنت الازور اُس تک اور مارا چوب کو اُسکے گھوڑے کے پیرون مین پس اُلجھکا گھوڑا اور چاہا دشمن خدا نے کہ گرے گھوڑے زمین پر پس دوڑے ضرار قبل گرنے اُسکے زمین پر اور نیزہ مارا اُسکے چوتڑ مین کہ دوسری طرف پار ہوکر نکلا اور وہ اندھا ہوکر گرکر مرگیا پس چلاکر تعریف کی خالد بن الولید نے اور کہا کہ یہ وہ ضرب ہی کہ نہین زیا انکار ہوتا ہی مارنیوالا اُسکا اور حملہ کیا مسلمانون نے رومیون پر پس نہ تھا وہ حملہ مگر مثل ایک گرداوے کے یہانتک کہ تین ہزار رومی مارے گئے حامد بن عمر الربعی بیان کیا ہی کہ بتحقیق شمار کیا تھا مین نے کہ ضرار بن الازور نے اُس لڑائی مین تئیس رومیونکو مارڈالا اور خولہ بنت الازور نے بہتونکو چوب خیمے سے مارڈالا اور دیکھا تھا مین نے عفیرہ بنت عفار الحمیریہ کو کہ وہ ایسی سخت لڑائی لڑتی تھین کہ نہین دیکھا تھا مین نے مثل اُس لڑائی کے اور بھاگ نکلے رومی اور مسلمانون نے برابر تا دمشق اُنکا پیچھا کیا مگر نہ نکلا کوئی شخص اُنمین کا دمشق سے بلکہ بڑھگیا خوف اور رنج اور ڈر اُنکا اور پلٹ آئے مسلمان اور یکجا کیا اُنھون نے مال غنیمت اور گھوڑے اور ہتھیارونکو اور کہا خالد بن الولید نے مسلمانون سے کہ چلو تم ابوعبیدہ بن الجراح کی طرف تاکہ دردان مع فوج کے اُنکے پاس سے آنے پاوے اور نکلا ضرار بن الازور سر بطرس کا اپنے نیزے کی نوک پر اور روانہ ہوئے مسلمان تا انکہ پہونچ گئے وہ ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس مقام مرج راہط کے اور وہ ٹھہرے تھے یہانتک کہ آئے مسلمان اُنکے قریب اور آوازین تکبیر کی بلند کین اور ایکنے ایک سے سلام علیک کی اور دیکھا اُنھون نے عورتون کو پس خوش ہوئے اُنکے دیکھنے سے اور اُنکے کامون سے اور بشارت حاصل کی ساتھ مدد الٰہی کے اور یقین ہوا اُنکو کہ ملک شام کا اُنھین کے لیے ہی پھر سامنے بُلایا خالد بن الولید نے بولص کو اور اسلام عرض کیا اُسپر اور اُسنے انکار کیا پس خالد بن الولید نے اُس سے کہا کہ اسلام اختیار کر تو ورنہ تیرے ساتھ بھی مین وہی کرونگا جو تیرے بھائی کے ساتھ کیا ہی اُسنے پوچھا کہ تمنے میرے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا

اور جب بطرس اور دعا طلبی کی اور دوانہ ہوئے بھی بطرس کا نیزے پر ۱۲

کیا کیا خالد بن الولید نے کہا کہ مار ڈالا مین نے اُسکو اور یہ سر اُسکا میرے پاس موجود ہی اور سر منگوا کر اُسکے سامنے ڈال دیا
پس بوص سر کو دیکھکر رونے لگا اور کہا کہ بھائی کے پیچھے کچھ لطف زندگی کا نہین ہی پس مجکو بھی آمین ملا دو پس **مسیب بن نجبۃ الفزاری**
نے اُسکی گردن ماری پھر زندہ نہ ہوئے مسلمان **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب خالد بن الولید نے خطوط بجانب
شرجیل بن حسنہ و معاذ بن جبل و یزید بن ابی سفیان و عمرو بن العاص کے روانہ کیے اور سبھون نے خطوط کو پڑھا بعجلت وہ
سب مع لشکر ہمراہی اپنے کے واسطے اعانت مسلمانون کے بجانب اجنادین روانہ ہوئے **سفینہ غلام** رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے **بیان** کیا ہی کہ مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا اور پہونچے ہم سب کے سب بمقام اجنادین
ساتھ ہی ایک ہی وقت مین اور یہ معاملہ جمادی الاول سنہ ۱۳ ہجری مین واقع ہوا اور مسلمانون نے آپس مین سلام علیک
کی اور دیکھا ہمنے لشکر رومیون کو بے گنتی کا پس جب ہم دکھائی دیے اُنکو ظاہر کیا اُنھون نے لباس اور شمار اپنے اور
صف بندی کی اُنھون نے اپنے لشکر کی اور پھیل گئے وہ ہمارے واسطے زمین اجنادین مین اور تھین صفین اُنکی نوے ہزار
اور ہر صف مین ایکہزار آدمی تھے **ضحاک بن عروہ** نے **روایت** کی ہی قسم ہی خدا کی کہ مین عراق کے ملک مین گیا تھا
اور لشکر کسریٰ اور فوج جرامقہ کو دیکھا تھا لیکن رومیون کے لشکر اور اُنکی تعداد اور ہتھیارون سے بڑھکر وہان نہین دیکھا تھا
پس اُترے ہملوگ اُنکے مقابلے مین پس جب دوسرا دن ہوا قصد مقابلے کا کیا اُنھون نے ہمسے پس جب دیکھا ہمنے کہ وہ
سوار ہوئے ہین ہوشیار ہوئے ہم اور خالد بن الولید رضی سوار ہوئے اور وہ ہماری صفون کے بیچ مین آتے تھے اور کہتے تھے
کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ اس سے بڑھکر لشکر تم نہ دیکھوگے پس اگر اللہ تعالیٰ نے اس لشکر کو تمھارے ہاتھون سے بھگا دیا
پھر کوئی انکی جگہ پر اگر تم سے نہ لڑیگا پس رغبت کرو تم جہاد مین اور مدد دو دین کو اور ڈر و بیٹھ پھرنے سے کہ بیٹھ پھرنا موجب
دخول آگ کا ہوتا ہی اور کاندھون سے کاندھے ملا لو اور جنبش دو تم تلوارون کو اور نہ حملہ کرو تم جبتک کہ مین حکم نہ دون اور
ہوشیار ہو اور ہمتین اپنی آگے کو متعلق رکھو **واقدی** نے **بیان** کیا ہی کہ جب وردان نے دیکھا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بارادہ جنگ جمع ہوئے ہین تب کہا کیا اُسنے بطارقہ اور ملوک کو اور کہا اُسنے اُنسے کہ اے بنی الاصفر جان لو تم
اس بات کو کہ ہرقل بادشاہ کو تم پر ناز ہی اور اُسنے یہ بوجھ تمھارے اوپر رکھدیا ہی اور تمسے اعانت چاہی ہی پس اگر شکست اُٹھائی تمنے
اس لڑائی مین تو پھر کوئی تمھاری جگہ اُنسے کبھی لڑنے کو نہ آویگا اور مالک ہو جاوینگے وہ تمھارے شہرون کے اور مار ڈالینگے
تمھارے مردون کو اور پکڑ لینگے تمھاری عورتون کو پس چاہیے کہ صبر کرو تم لڑائی مین اور یکبارگی سب کے سب حملہ کرو
اور متفرق نہو اور جان لو تم اس امر کو کہ تم مین تین آدمی اُنکے ایک آدمی کے مقابلے مین ہین اور اعانت طلب کرو تم صلیب سے
تمکو مدد دیگی **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مسلمانونکی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اُنسے کہ تم مین وہ
کون شخص ہی جو نگاہ کرے ہمارے واسطے دشمنون کو اور آزمائش کرے اُنکی تعداد کی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ یہ کام مین کرونگا
خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ یہ کام تمھین سے ہوگا ولیکن اے ضرار جسوقت تمھارا سامنا ہو جاوے دشمن سے احتیاط کرو تم اس امر سے

ف ذکر قتل بولس کا اور صف بندی کرنے دونون لشکرون کا اجنادین مین

واسطے ضرار کے

کہ فریب مین آجاؤ تم اپنے نفس کے غرور پر اور جرأت زیادہ از طاقت کرو کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہین کیا ہی اور فرمایا ہی ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ پس سوار ہوئے ضرار اور چھوڑدی باگ گھوڑے کی تا انیکہ پہونچے وہ قریب لشکر رومیون کے پس دیکھا ساز و سامان اُنکا اور خیمے اُنکے اور چمک خودون اور طوارق اور نشانون کی مثل پہاڑے چڑیون کے اور وردان اسوقت بجانب لشکر مسلمانون اور اُن کے طریقون کے دیکھ رہا تھا کہ دفعتہً اُسنے ضرار بن الازور کو دیکھا پس کہا اُسنے اپنے سردارون سے کہ مین ایک سوار کو دیکھتا ہون کہ وہ آتا ہی اور وہ بیشک سردار قوم کا ہی پس کون تم مین سے اسکو میرے پاس لاویگا پس نکلے رومیون سے تیس سوار بطلب ضرار بن الازور کے پس جب ضرار بن الازور نے اُنکو دیکھا تو اُنکے سامنے سے بیٹھ پھیری اور پیچھا کیا ان لوگون نے اور سمجھے وہ کہ ضرار بن الازور سے جھاگتے ہین اور مطلب ضرار کا یہ تھا کہ اُنکو ساتھیون سے دور اور فاصلے پر لاوین پس جب دور لائے اُنکو موڑا مُنھ اپنے گھوڑے کا اُنکی طرف اور راست کیا نیزے کو بجانب اُنکے پس ایک سوار کو اُنمین سے نیزہ مار کر گرادیا اور دوسرے پر ارادہ کیا اور حملہ کیا اُسپر مثل حملہ شیر نر کے اور ڈالا اُنکو اور سمجھا گیا رعب ضرار بن الازور کا اُنکے دلون مین اور بھاگ نکلے وہ اور پیچھا کیا اور مار ڈالا ضرار نے اس تعاقب مین ایک سوار کو دوسرے کے بعد یہانتک کہ مارا اُنمیس سوارون کو پس جب وہ قریب لشکر روم کے پہونچے تب پھرے وہان سے اور آگر خالد بن الولید کو حقیقت حال سے مطلع کیا پس خالد بن الولید نے کہا کہ آیا نہین کہا تھا مین نے تمسے کہ نہ جرأت کرنا اپنے نفس کی فریب دہی پر اور نہ حملہ کرنا اُپر ضرار بن الازور نے کہا کہ اُن لوگون نے مجھ سے مقابلہ کیا اور مین نے اس امر کا خوف کیا کہ اللہ تعالیٰ مجکو بھاگتے اور شکست اُٹھاتے نہ دیکھے پس کوشش کی مین نے ساتھ نیت خالص کے اور لامحالہ اللہ تعالیٰ نے مدد دی اور غالب کیا مجکو اُنپر اور قسم ہی خدا کی کہ اگر مجھکو تمھارے ملامت کرنے کا ڈر نہوتا تو مین نہ پھرتا جبتک کل لشکر پر حملہ نہ کرلیتا اور جان لو تم اے سردار کو یہ لشکر سب ہمارے واسطے مال غنیمت ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ مرتب کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کو میمنہ اور میسرہ اور قلب اور دو بازو پر اور زمیمنہ مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ میسرہ مین سعید بن عامر اور دائین بازو پر نعمان بن مقران اور بائین بازو پر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور ساقہ مین یزید بن ابی سفیان کو ساتھ چار ہزار سوارون کے گردا دا اور عورتون کے مقرر کیا پس متوجہ ہوئے خالد بن الولید طرف عورتون کے اور نام اُنکے یہ تھے غفیرہ بنت عفار اور ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ اور انھین دونون مین اُنکا نکاح ہوا تھا اور رنگ مہندی کا اُنکے ہاتھ مین تھا اور خوشبوے عطر کی اُنکے سر مین تھی اور خولہ بنت الازور رضی اللہ عنہ ضرار اور مزروعہ بنت عملوق اور سلمی بنت زارع بن عروہ اور لیلیٰ بنت سوار اور سلمی بنت النعمان اور اُنکے سوا اور عورتین جنکی شجاعت اور بیش قدمی لڑنے والون مین مشہور تھی پس خالد بن الولید نے اُنسے کہا کہ اے اولاد تبالعہ بقیہ سمالقہ اور سرداران اکاسرہ کی تمنے وہ کام کیے ہین جس سے خدا اور مسلمانون کو راضی کیا اور اسکی وجہ سے ذکر بزرگ تمھارا باقی ہی اور یہ دروازے بہشت کے تمھارے واسطے کھولے گئے ہین اور آگ دوزخ کی روشن کی گئی ہی تمھارے دشمنون کے لیے اور جان لو تم اس امر کو کہ بتحقیق مجکو تمپر اعتماد ہی پس اگر حملہ کرے

۱۲ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کو ۱۲ حصون پر تقسیم کرکے ہر ایک حصہ پر ایک ایک سردار مقرر کیا اور ضرار بن الازور کو ۱۲ حصون پر تقسیم کرکے ہر ایک حصہ پر ایک ایک سردار مقرر کیا

صورت بندی کرنے خالد بن الولید کی اپنے لشکر کو ۱۲ آبادکردہ ان مسلمانون کو واسطے لڑنے رومیون کے ۱۲

ہون لڑو رومیون کا تمپر تلوار ہو تم اُس سے اور اگر دیکھو تم کسی مسلمان کو بھاگتے ہوے پس لو تم اُسکے واسطے عوض چھیے کی اور دکھاؤ
اسکو اسکی اوقات کو اور کہو اُس سے کہ لڑکے پاسے چھوڑ کر کہان جاتے ہو کہ اس صورت مین تم آمادہ کروگی مسلمانون کو واسطے
لڑائی کے پس غضیرہ بن عفار نے کہا کہ اے سردار قسم ہے خدا کی ہماری خوشی تو یہ ہے کہ اگر تم ہمکو اپنے لشکر کے آگے کرو تو ہم تلوارین
مارین رومیون کے منھ مین اور لڑین اُنسے یہانتک کہ نہ باقی رہے ہم مین سے کوئی شخص اور غولہ بیت الازد رسنے
کہا کہ اے امیر قسم ہے خدا کی کہ نہین پرواہ ہے ہمکو کسی بھیڑ اور سختی کی پس دعاے جزاے خیر دی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
اُنکو اور دیکھے وہ صفوف مسلمانون کی طرف اور گھومتے تھے اُنکے بیچ مین اپنے گھوڑے پر اور ترغیب لڑائی کی لوگون کو دیتے
تھے اور آواز بلند سے کہتے تھے کہ اے گروہ مسلمانون کے مدد دو تم اللہ کو مدد دے گا وہ تمکو اور لڑو تم اللہ کی راہ مین
کفار سے اور قید کرو اپنی جانون کو اللہ کی راہ مین اور صبر کرو دشمنون کی لڑائی مین اور لڑو اپنے حرم اور اولاد
کی حفاظت اور دین کے واسطے اور نہین ہے تمھارے لیے کوئی پناہ کی جگہ کہ رجوع کروگے تم اُسکی طرف اور نہ کوئی
چھپنے کی جگہ کہ چھپ رہوگے اُسمین پس مارو تم شانون کو اور آگے کرو تلوارون کو اور نہ حملہ کرو جبتک کہ مین حکم حملے کا
نہ دون اور تیرون کو پیچھے چلاؤ اسطرح سے کہ جسوقت نکلین وہ کمانون سے تو یہ معلوم ہو کہ گویا ایک ہی کمان کے تیر ہین اسواسطے
کہ جسوقت نکلے ہوے نکلینگے تیر مثل ٹڈیون کے تو بے شبہہ کوئی تیر اُن مین کا کارگر ہوگا واصبروا وصابروا ورابطوا
واتقوا اللہ لعلکم تفلحون اور جان لو تم اس بات کو کہ نہ لاتی ہوگے تم کسی دشمن سے مثل حمایت کنندگان اور دلیران اور بہادر شجاعان
اس گروہ کے راوی نے بیان کیا ہے کہ خوش ہوئے مسلمان خالد بن الولید کی باتون سے پھر بخوشی آمادہ
ہوگئے واسطے لڑائی کے اور نکال لیا تلوارون کو اور کھینچ لیا کمانون کو اور چڑھایا تیرون کو اُنپر اور خالد بن الولید قلب
فوج مین ٹھہرے مع عمرو بن العاص اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور قیس بن ہبیرۃ المرادی اور
رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور ذو الکلاع اور ربیعہ بن عامر اور مثل ان لوگون کے پھر چلے بجانب
دشمن کے آہستگی اور آرام کے ساتھ پس جب دیکھا دروان نے بجانب لشکر مسلمانان اور اُنکی آمادگی اور چلنے کو وہ
بھی مع لشکر کے آمادہ ہوکر چلا اور اسکے لشکر نے طول و عرض مین کثرت جوانمردون سے زمین کو بھر لیا تھا اور پوری ہو مین
جماعتین اور ایک نے دوسرے کی طرف رجوع کیا اور ظاہر کیا دشمنان خدا نے اپنے لشکر مین صلیبان
اور نشانون کو اور بلند کیا آواز کو ساتھ کلمہ کفر کے پس جب قریب ہوئین دونون جماعتین نکلا صفوف روم سے
ایک شخص بوڑھا سیاہ لباس پہنے ہوے اور گرد لوگ اُسکے آگے تھے پس جب وہ نزدیک مسلمانون کے آیا عربی زبان مین
اُسنے پکار کر کہا کون تم مین سے سردار ہے جو گفتگو کرے مجھسے اور آوے میری طرف کو پس نکلے اُسکی طرف خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ اور پوچھا اُس دانشمند ترسایان نے کہ آیا تم سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان مسلمان لوگ ایسا ہی سمجھتے
ہین اُسوقت تک کہ مین طاعت خدا اور طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قائم ہون اور اگر اُسمین مجھسے کچھ تغیر اور تبدیل

دافع ہوجاوے تو میری سرداری اُنپر باقی نرہیگی پس اُسنے کہا کہ اسی وجہ سے تم ہمپر غالب ہوگئے اور اگر تم کچھ تغیر اور تبدیل اپنے طریقے مین کرتے تو ہرگز ہمپر غالب نہوتے پھر اُسنے کہا کہ تم آگئے اور داخل ہوئے اُن شہرون مین جنکی نسبت کسی بادشاہ نے جرأت آنے اور داخل ہونے کی نہین کی اور اہل فارس اور جرامقہ اُن شہرون مین آئے اور پشیمان ہوکر پھیر گئے تھے اور اپنی مراد کو نہ پہونچے اور اب تم ہمپر غالب ہوگئے ہو اور حال یہ ہی کہ غلبہ ہمیشہ نہین رہتا ہی اور ہمارے سردار وردان نے بنظر شفقت کے تمہارے حال پر مجکو تمھارے پاس بھیجا اور اُسنے کہا ہی کہ مین ہر ایک کو تمھارے لشکر سے ایک ایک کپڑا اور عمامہ اور دینار اور تمکو ایک سو دینار اور دس کپڑے اور تمھارے خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پچہتر دینار اور سو کپڑے دونگا اس شرط سے کہ مع لشکر اپنے پلٹ جاؤ کیونکہ واسطے کہ ہماری تعداد مثل چونٹیون کے ہی اور تم یہ نہ سمجھو کہ یہ گروہ مثل ان شہرون کے ہی جنسے تم ملاقی ہوئے اور لڑ چکے ہو اسواسطے کہ بادشاہ نے نہین بھیجا ہی اس لشکر مین مگر بڑے بڑے سرہنگان جنگ آزمودہ اور پیشوائے ترسایان کو پس خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ پھرینگے اور پلٹ جاوینگے ہم تمسے مگر بسبب ایک کے تین باتون سے یا داخل ہو تم ہمارے دین مین اور کہو تم جو ہم کہتے ہین یا ادا کرو جزیہ یا لڑو ہم سے اور جو تعداد اپنی مثل چیونٹیون کے بیان کرتے ہو پس بیشک اللہ تعالیٰ نے ہمسے وعدہ مدد ہی کا فرمایا ہی بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اس مضمون کو اپنی کتاب مین بیان کیا ہی اور جو تم ہمکو طمع کپڑون اور دینار کی دیتے ہو پس عنقریب دیکھوگے تم اپنے کپڑون اور اپنی نعمتون کو ہمارے پاس اور اپنے شہرونکو ہمارے ملک مین پس راہب نے کہا کہ مین اس تمھاری گفتگو سے اپنے سردار کو مطلع کرونگا پھر پلٹ گیا وہ اور جو کچھ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جواب مین کہا تھا وردان سے بیان کیا پس وردان نے کہا کہ وہ ہمکو مثل ان لوگون کے سمجھتے ہین جنسے کل مقابلہ ہوا ہی اور اونکو ہمکو گون مین اُمید اور طمع لاحق ہوئی ہی اس سبب سے کہ ہمنے کئی لڑائی مین اور بادشاہ نے دیلمان قوم اراجبہ اور ارواحانیہ اور ہرقلیہ اور کفار بطارقہ کو اُنکے مقابلے کے واسطے بھیجا ہی پس نہین ہی ہمارے اُنکے بیچ مین مگر ایک گرداوا کہ اُس گرداوے مین ہم اُنکو مٹی مین بیہوش ڈالدینگے پھر مرتب کیا وردان نے اپنے لشکر کو اور آمادہ جنگ ہوکر چلا اور آگے گیا اُسنے پیدل فوج کو صف باندھے ہوئے اور اُنکے ہاتھون مین کمانین اور چھوٹے نیزے تھے پس یہ کیفیت دیکھکر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پکارا اور کہا کہ ای مسلمانو بہ تحقیق بہشت آراستہ کی گئی ہی اور دروازہ آگ کا بند کرلیا گیا ہی اور ملائکہ قریب ہوئے ہین اور حورون نے آراستگی اور زینت اختیار کی ہی پس بشارت ہو تمکو دائمی زندگانی کے ساتھ پھر پڑھی اُنھون نے یہ آیت ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ الآخر تک برکت دیوے اللہ تعالیٰ تم مین حملہ کرو پس خالد بن الولید نے کہا ٹھہرو اور توقف کرو ای معاذ تا انیکہ وصیت کرون مین لوگون کو پس مرتب کین خالد بن الولید نے صفین اُنکی اور کہا کہ ملا لو تم مونڈھون کو مونڈھون سے اور جان لو تم اس امر کو کہ یہ گروہ تھا گروہ چند ہین اور بڑھا تم لڑائی کو اُنسے تا وقت عصر کے کہ بہ تحقیق وہ ایسی ساعت ہی کہ اُسمین تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح اور غلبہ حاصل ہوا ہی اُنکے دشمنون پر اور احتیاط رکھو اس امر کی کہ پیٹھ پھیرو دشمن کے مقابلے سے کیونکہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہی تمکو [illegible]

اور مدد اللہ تعالیٰ کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب قریب ہوئین دونون جماعتین چلایا قوم ارمن نے تیر دنکو ایک ساتھ
پس مار ڈالا انھون نے لوگون کو اور زخمی کیا بہتون کو اور خالد بن الولید نے منع کیا لوگون کو حملہ کرنے سے پس ضرار بن الازور نے
کہا کہ کوئی سبب ہمارے ٹھہر جانیکا نہین ہے کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے ہمکو اور سامنے ہوا ہے ہمسے اور گمان کرینگے دشمن خدا اس امر کا
نسبت ہمارے کہ ڈر گئے ہم اور بے صبری اختیار کی ہمنے پس حکم دو حملہ کا یا نکلین ہم مین سے کچھ لوگ تاکہ دوڑین اور طول دیوین ہم ڈرانے
کو وقت حملے تک پس اُسیوقت حملہ کرینگے ہم سب تمھارے حملے کے ساتھ خالد بن الولید نے کہا کہ اس کام کیواسطے خاص تمھین ہو ضرار نے
کہا قسم ہے خدا کی کہ کوئی چیز اس سے زیادہ میرے دل کی مرغوب نہین ہے پھر نکلے ضرار بن الازور اور پہنا انھون نے زرہ بطرس اور
بولص کو اور ڈالدیا ٹٹی ہوئی زرہ اپنے چہرے پر اپنے گھوڑے پر اور اُس دن اُس گھوڑے پر ایک عرق گیر ہاتھی کے چمڑے کا تھا اور
وہ بھی بطرس کا تھا اور چھپایا تھا ضرار نے اپنے تئین نیچ لباس رومی کے پھر چھوڑ دیا اور ڈھیلی کر دی باگ اپنے گھوڑے کی اور راست
کر لیا اپنے نیزے کو اور حملہ کیا بیچ صف رومیون کے پس چلائے اور پھینکے رومیون نے اُنکی طرف تیر اور پھر نہین کسی طرح کی ایذا
نہین پہونچی ضرار کو انسے اور وہ در آتے اور پھاڑتے تھے انکی صفون کو اور مار ڈالتے تھے انکے دیرونکو پس نہ تھا یہ حملہ مگر مثل ایک
گرداب کے یہانتک کہ مار ڈالا انھون نے بیتس آدمیونکو سوار اور پیدل سے حسان بن عوف نے بیان کیا ہے کہ مین نے
گنا تھا ضرار بن الازور کے مقتولین کو اور جب وہ مارتے تھے کسی سوار یا پیدل کو تو مین اُسکا حساب کر لیتا تھا یہانتک کے مارے گئے اُنکے
حملے مین تیس آدمی پس پیشقدمی کی سواردن نے درانحالیکہ وہ حیرتناک تھے ضرار کے معرکہ آرائی اور لڑائی سے پس ڈالدیا علیحدہ
ضرار نے خود کو سرخ اور زرد یاقوت کو چہرے سے اور کہا کہ اے بنی اصفر مین ضرار بن الازور ہون اور کل مین تمھارا ساتھی دریا تھا اور
آج تمھارا مخالف ہون اور مین قاتل حمران بن وردان کا ہون اور مین بلا ہون غلبہ دیا گیا اور مقرر کیا گیا کفار پر مین مٹا نیوالا تمھارا ہون ہمگی
پر راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا انھون نے یہ کلام ضرار کا پہچان گئے وہ اُنکو اور فوراً پلٹے بجانب اپنی پشت کے پس طمع
کی ضرار نے اُنپر اور حملہ کیا اُنکے پیچھے پس اسی حالت مین ہم آپڑے اُنپر بطارقہ اور اراجبہ اور مرقلیہ اور مذبجہ پس پیچھے پھرے ضرار
بن الازور پس کہا وردان نے کہ یہ بدوی کون شخص ہے اُسکے ساتھیون نے کہا یہ وہی شخص ہے جو کبھی پرتنہ نیزہ لیکر ظاہر ہوتا ہے
اور کبھی بدون نیزے کے اور کبھی ساتھ تیر کے پس جب وردان نے ذکر ضرار کا سُنا سانس لی اوپر کی اُسنے اور کہا یہی قاتل میرے
بیٹے کا ہے اور کم کرنیوالا میرے کینے کا ہے اور مین تحقیق خواہش اس بات کی رکھتا ہون کہ کون شخص میرا بدلا اس شخص سے لیگا
اور جو مجھسے مانگیگا وہ پاویگا پس قصد کیا بجانب وردان کے ایک مرہنگ آزمودہ جنگ نے قوم اراجبہ سے اور وہ حاکم اراجبہ کا
تھا پس کہا اُسنے وردان سے کہ مین تمھارا بدلا لونگا پھر ڈھیلی کر دی باگ اپنے گھوڑے کی پس حملہ کیا ضرار پر پس نہین گزرا وے نیزے
اُن دونون نے زیادہ تین گھڑی سے تا انیکہ نیزہ مارا ضرار نے اسکے اور پچھاڑ ڈالا اُس ضرب سے اُس کافر کی زرہ کو پس گزرا وہ بیہوش ہو کر
اور مر گیا پس کہا وردان نے کہ نہ لایا وہ ضرار کو مجھ تک اور اگر لاتا وہ ضرار کو اور مین دیکھ لیتا اُسکو اپنی آنکھ سے جب بھی مین تصدیق
نکرتا اور کیونکر طاقت رکھیگا آدمی جن کی لڑائی کی اور نہین مقابل پاتا ہون اُسکے واسطے سوائے اپنے پھر اُترا وہ اپنے گھوڑے سے

اور پہنا اپنی زرہ کو اور ڈال لیا موتیون کی زرہ کو اپنے بدن پر اور رکھ لیا سر پر تاج کو بغرض ظاہر کرنے اپنے وجہ کے
ضرار پر پھر سوار ہوا عربی گھوڑے پر اور ارادہ نکلنے کا کیا پس آگے آیا اُسکے بطریق و رئیسان قوم او دھانیہ سے کہ نام اس کا
اصطفان تھا اور وہ حاکم عمان کا تھا پس بوسہ دیا اُسکی رکاب کو اور کہا کہ اے سردار مین تیرا بدلا لونگا اس ناکس سے
اور مار ڈالونگا اسکو یا پکڑ لونگا پس اس صورت مین آیا تو اپنی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کر دیگا پس کہا وہ نے کہ وہ تیرے
ہی واسطے ہے اور تیرے ہی سامنے ہے پھر اور تو کیا چاہتا ہے اور مین گواہ کرتا ہون اس امر پر اُن لوگون کو جو موجود ہین ملوک
شام اور خاصان بادشاہ سے پس جب اصطفان نے یہ کلام سُنا نکلا وہ بحالت دلیری کے مثل شعلہ آگ کے اور حملہ
کیا ضرار پر اور کہا کہ خرابی ہو تمکو لو تم مجھسے وہ چیز جسکے دفع کی تمکو طاقت نہین ہے پس نہ سمجھے ضرار اُسکے کلام کو جو رومی
زبان مین کہا اُسنے غیر از نیکہ ہوشیار ہو گئے وہ اُس سے اور حملہ کیا اُسپر اور نکالی اصطفان نے ایک صلیب سونیکی
جسمین چاندی کی زنجیر تھی اور ڈال لی اُسکو اپنے گلے مین اور چومتا تھا اُسکو پس ضرار بن الازور نے دیکھا کہ وہ اُسپر صلیب
سے اعانت چاہتا ہے پس کہا ضرار نے اُس سے کہ اگر تو صلیب سے مجھپر اعانت چاہتا ہے تو مین اعانت چاہتا ہون تجھپر ساتھ
نزدیک قبول کرنے والے کے کہ جو اُسکو بلاتا ہے اُسکے نزدیک وہ آجاتا ہے پھر حملہ کیا اُسپر اور دکھایا دونون نے خلقے مین
گھاتین لڑائی کی یہانتک کہ بیقرار ہو گئے لوگ اُنکی لڑائی سے پس چلا کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اے
بیٹے ازور کے یہ کیا سُستی اور غفلت اور طول دینا لڑائی کا ہے حالانکہ آگ تمھارے دشمن کیواسطے روشن کیگئی ہے
احتیاط کرو تم خوف اور بددلی سے سوا سطے کہ تم پروردگار کے سامنے ہو پس ہوشیار اور متنبہ ہو گئے ضرار بن الازور اس
کلام کے سُننے سے اور کانپنے لگے گھوڑے کی زین پر اور حملہ کیا اپنے دشمن پر **راوی** نے **بیان** کیا ہے کہ شور کیا رومیون نے
اور شجاعت دلاتے تھے وہ اصطفان کو اور دونون لڑائی سخت مین تھے یہانتک کہ گرم ہوا آفتاب اور لے لیا اُن دونو نکو
پسینے نے اور تھک گئے دونون کے گھوڑے پس اشارہ کر کے کہا اصطفان نے ضرار سے کہ بیدل ہو کر ہم تم لڑین بنظر مہربانی کے
اپنے گھوڑے سے ضرار نے قصد اُترنے کا کیا کہ دفعتہً ایک سوار صفوف روم سے نکلا ایک گھوڑا کوتل لیے ہوئے اور وہ
غلام اصطفان کا تھا پس جب ضرار نے اُسکو دیکھا چلا کر اپنے گھوڑے سے کہا اور لوگ سُنتے تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ مضبوط
اور چالاکی کر تو میرے ساتھ ایک گھڑی نہین تو شکایت کرونگا مین تیری پاس قبر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پس ہنہنانے لگا گھوڑا اُنکا اور باز و کھولکر چلا اور بڑھکر لیا ضرار نے اصطفان کے غلام کو اور ضرب تیغ سے مار ڈالا اُسکو پھر
لے لیا کوتل گھوڑے کو اور سوار ہوئے اُسپر اور چھوڑ دیا اپنے گھوڑے کو بجانب مسلمانون کے پس آ ملا وہ مسلمانون مین پھر پلٹے ضرار
بجانب اصطفان کے پس جب دیکھا اصطفان نے کہ ضرار نے اُسکے غلام کو مار ڈالا اور غلام کے گھوڑے پر سوار ہین یقین کیا
دشمن خدا نے اپنے ہلاک کا اور جان لیا اُسنے کہ بیشک ضرار آمادہ قتل اُسکے ہین پس جب دیکھا اور جانا ضرار نے اُسکی سستی کو
قصد حملے کا کیا اُسپر اور وہ اُسی حالت مین تھے کہ دفعتہً دیکھا اُنھون نے ایک گروہ سوار و پیادہ آتے ہوئے لشکر روم سے اور صورت اُسکی ہوئی

ضرار بن الازور
نام اصطفان
کے بجانب ضرار
بن ۱۲

کہ جب وردان نے اصطفان کو قریب بہ ہلاکت دیکھا اور جان لیا اُسنے کہ اگر وہ کمک نہ کریگا تو اصطفان ہلاک ہوجاویگا پس کہا
اُسنے اپنی قوم سے کہ اے قوم اس شیطان نے کھایا ہو ایک ٹکڑا میرے جگر کا اور اگر آج مین اُسکو نہ مارونگا تو مین اپنے آپ کو ہلاک
کرونگا ضرور ہی مجکو اس سے مقابلہ کرنا اور چھوڑ دونگا مین بادشاہون کو اس حالت مین کہ سرزانش کرینگے وہ میرے نکلنے اور
مقابلے کو اس بدوی ضعیف کی طرف راوی نے بیان کیا ہی کہ نہ دور ہوے بطارقہ اور قیاصرہ اور ہرقلیہ یہانتک کہ وردان نے
واسطے مقابلے ضرار کے قسم صلیب کی اُنکو دلائی پس نکلا وہ بجانب ضرار کے ساتھ دس آدمیونکے قربانی کرنیوالے لوگون سے
اور وہ رزمین پہنے ہوئے تھے اور اُنکے پانون مین موزے لوہے کے تھے اور بازو بھی اُنکے لوہے کے تھے اور اُنکے ہاتھون مین
لوہے کے عمود تھے اور وردان لپٹا ہوا تھا اپنی زرہ مین اور اُسکے اوپر تاج تھا پس نکلے وہ لوگ اور وردان اُنکے آگے تھا
مثل شعلہ آگ کے اور دیکھا اس حال کو اصطفان نے جو مجبوری لڑ رہا تھا پس قوت حاصل کی اور مضبوط ہوگیا دل اُسکا بعد از نیکہ
وہ یقین ہلاک کا رکھتا تھا اور خوشی حاصل کی اُسنے واسطے لڑائی کے بعد از مایوسی خلاص کے اور چلا کر کہا ضرار سے کہ
آمادہ ہو واسطے لڑائی کے پس التفات کیا ضرار نے بطرف اُسکے اور نہ بجانب اُن لوگون کے جو ضرار کی طرف آئے تھے مگر جب
کہ مستعد ہوگئے وہ لوگ مقابلے کیواسطے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ دفعتہً دیکھا خالد بن الولید نے قوم کو آتے ہوے کہ
دیکھا تاج کو کہ چمکتا تھا اُنکے سردار کے سر پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ تاج نہین ہوتا ہی مگر بادشاہ کے سر پر او بیشک یہ
سردار قوم کا ہی کہ ہمارے ساتھی کی طرف خروج کیا ہی پس ہمکو بھی مدد دہی اپنے ساتھی کی چاہیے پھر کہا خالد بن الولید نے اپنے
ساتھیون سے نکلو تم میرے ساتھ دس آدمی تاکہ برابر ہوجاوین ہم قوم کے پھر نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ دس آدمیون کے اپنے
بہترین ہمراہیون سے پس چھوڑ دیا اور ڈھیلی کردین اُنھون نے باگین اپنے گھوڑون کی قوم کی طرف اور پہونچے رومی بجانب ضرار کے
پس صبر کیا ضرار نے اُنکے مقابلے مین مثل صبر بڑے مرتبے والونکے اور ابھارے اُنسے یہانتک کہ پہونچ گئے خالد بن الولید مع ہمراہیان اپنے اور
پکار کر کہا کہ بشارت ہو تمکو اے ضرار پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے سعید کیا تمکو پس نہ خوف کرو تم کفار سے پس کہا ضرار نے کیا نہین
نزدیک ہی مدد اللہ کی طرف سے راوی نے بیان کیا ہی کہ گھیر لیا خالد بن الولید نے اُنکو مع اپنے ساتھیون کے اور
متوجہ ہوے لوگ الیسین اور جدا ہوا ہر ایک شخص بمقابلہ ہر ایک شخص کے اور خالد بن الولید نے طلب کیا سردار قوم یعنی وردان کو
ضرار بن الازور اپنے خصم سے لڑ رہے تھے اور حال اُنکے خصم کا یہ تھا کہ تھک گئے تھے بازو اور کانپنے لگے تھے ہاتھ اُسکے پس مل گئی
خوشی اُسکی ساتھ اُنکے اور جب دیکھا اُسنے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیونکو پس دیکھتا تھا وہ دائین اور بائین اور نہین جنبش تھی
اُسکے گھوڑے کو پس سمجھ گئے ضرار بن الازور حال اُسکا اور حملہ کیا اُسپر ساتھ نیزے کے پس جب یقین ہوا اُسکو اپنی موت کا گرا دیا
اُسنے اپنے تئین گھوڑے سے اور بھاگا پس ضرار بھی گھوڑے پر سے اُتر کر اُسکے پیچھے دوڑے اور پہونچ گئے اُس تک پس اُسی وقت پھینکدیا
ضرار نے نیزے کو اپنے ہاتھ سے اور دونون کشتی لڑنے لگے زمین پر اور ایکنے دوسرے کا مونڈھا پکڑا اور مدت آرائی کی اور تھا دشمن ضد
مثل بڑے پہاڑ کے اور ضرار بن الازور دبلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اُنکو حیلہ اور قوت عطا فرمائی تھی پس جب بھی تمین معرکہ آرائی پکڑ لیا

ضرار کا اور اسکا وردان کا بمقابلہ دس آدمیون کے اور آنا خالد بن الولید کا بمقابلہ دس آدمیون کے اور سید ارکان الشجعان مین سے

سترا نے جائے بندش آزار دشمن خدا کو اور اُٹھا لیا اُسکو زمین سے اور دے ٹپکا پس چلایا دشمن خدا کا اور رومی زبانین
اور والو سے کہا کہ ای سردار بچا تو مجکو اس مصیبت سے جسمین ہونمین کہ ہلاک ہوا مین پس چلا کر کہا اور والو نے کہ سختی ہو تجھپر مجکو
کون بچا سکیگا ان درندون سے اور سنا خالد بن الولید نے آواز اور زیادہ گوئی اُسکی اور وہ دونون آپسمین گفتگو کرتے تھے پس امید اور
طمع کی خالد بن الولید نے اور حملہ کیا اور دان پر اور قصد کیا ضرار نے اپنی نزدیکی والے پر اور دیکھا اُن دونون کی طرف جوانان
دونون لشکر نے اور شور کیا رومیون نے اور تکبیر کہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس نہ چھوڑا ضرار نے اپنے
نزدیکی والیکو مگر یہ کہ چڑھے اور قائم ہوے اُسکے سینے پر اور وہ ڈرتا تھا اُنکے نیچے اور آواز اور فریاد کرتا تھا مثل آواز شتر نر کے اور
ہر ایک شخص قوم کا بار رہا تھا مدد وہی اپنے ساتھی سے پس اسی حال مین نکالا ضرار نے اپنی تلوار کو اور مارا اور ٹھہرایا اُسکو دشمن خدا
کے سینے مین پس نکلی تلوار اُسکے حلق کی طرف سے اور فریاد کی اور چلایا دشمن خدا اس شور سے کہ سنا اُسکو دونون لشکر نے
اور اُسکی آواز سُنکر سب رومیون نے حملہ کیا اور ٹوٹ پڑا لشکر پس جب دیکھا ضرار نے اس معاملے کو اور یہ مصیبت ڈالی اُسپر لشکر نے
کہا اُنھون نے اپنے دلمین کہ مین اتنا وقت نہین کر سکتا ہون کہ روند ڈالین مجھے گھوڑے دشمنونکے اپنے سمون سے پھر تکبیر کہی اور کہا لیا
سر دشمن خدا کا اور اُٹھ کھڑے ہوئے اُسکے سینے پر سے اور وہ بھرے ہوے تھے خون مین پھر تکبیر کہی اُنھون نے اور تکبیر کہی
مسلمانون نے اور حملہ کیا اُنھون نے اپنی جگہ سے اور حملہ کیا رومیون نے جیسا کہ بیان کیا ہمنے انکے میمنہ والون نے معاذ بن جبل
اور میسرہ والون نے سعید بن عامر بن حذیم اور چلائے قوم ارمن اور عرب تیر ایک دوسرے پر یہانتک کہ چھپا دیا اُنھون نے آفتاب کو
کثرت تیرون سے اور پکار کر کہا سعید بن زید بن عامر بن نفیل نے کہ ای گروہ مسلمانون کے یاد کرو تم اُس روز کو اور اُسکے کو اللہ تعالیٰ کے
سامنے اور احتیاط رکھو اس امر سے کہ پیٹھ پھیر کر بھاگو اور مستوجب آگ دوزخ کے ہو صبر کرو ای بچانیوالو دین کے اور پڑھنے والو قرآن کے
اور زیادہ کیا سعید نے اپنے کلام سے لوگونکی خوشی اور جرأت اور بڑھکر لڑنے کو راوی نے بیان کیا ہے کہ لڑے یہ دونون فریق
یہانتک کہ قریب ہوا وقت عصر کا پس جدا ہوگئے اُس سے اور دونون گروہ کے لوگ مارے گئے مگر شہادت کی نسبت مسلمانون
کے بہت مقتول ہوئے اور جو پہلے واقعہ اجنادین مین مسلمانون سے شہید ہوئے اُنکے نام یہ ہین سلمہ بن ہشام المخزومی اور نعمان
العدوی اور ہشام بن العاص التیمی اور ہبار بن سفیان اور عبد اللہ بن عمرو الدوسی اور ذر بن عوف النمیری اور رباب
بن رئین الخزرجی اور قادم بن مقدام الزہری اور ذو الیسار بن خزیمۃ التیمی اور حزام بن سالم العنزی اور سعید بن
عاص ابی لیلی الکلابی اور حادم بن بشر السکسکی اور امیہ بن حبیب بن لیسار احد بن عبد اللہ بن عبد الدار اور مرہف بن ذؤیب
البربوحی اور محلی بن خنطلۃ الثقفی اور عدی بن لیسار اسدی اور مالک بن نعمان الطائی اور سالم بن طلحۃ الغفاری
اور بارہ آدمی اور عوام الناس جنکے نام نہین معلوم ہوئے پس کل بتیس آدمی ہوئے رضی اللہ عنہم اجمعین واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اس معرکے مین قریب تین ہزار رومی کے مارے گئے اور اُنمین دس بادشاہ اُنکے تھے
اور نام اُنکے یہ ہین مارس بن منافہ حاکم عمان اور اُسکے گرد و نواح کا اور مرقس بن لیناحاکم سمین اور

ایوب اور نوی کا اور دومہ بن قالا حاکم جولان کا تا مقام کہف اور رقیم کے اور لاون بن جنبہ حاکم جبل السواد اور عاملہ کا اور
مرزعون بن رومیس حاکم غزہ اور عسقلان کا اور سنجا بن عبد المسیح حاکم حلول اور اسکے بلاد متعلقہ کا اور جرقیاس بن جرون
حاکم یافا اور رملہ کا اور مریونس حاکم ارض بلقا کا اور کورک حاکم نابلس کا اور نیز حاکم زمین عواصم کا جسکا نام معلوم
نہیں ہوا پھر جدا ہوئی قوم اور پلٹ آیا وردان اپنی جگہ پر اور بھر لیا اُسکے دل نے بڑے رعب کو دیکھنے شدت صبر مسلمانون
سے بیچ لڑائی کے پس جمع کیا اُسنے سرہنگان جنگجو کو اور کہا کہ اے اہل ہمارے اس دین کے کیا کہتے ہو اور کیا صلاح
دیتے ہو تم ان اہل عرب کے مقدمے مین کہ بہ تحقیق مین اُنکو غالب دیکھتا ہون اور کسی طرح اُنکو مغلوب نہین پاتا ہون اور
بتحقیق دیکھا مین نے اُنکی تلوارون کو کاٹنے والی اور تمھاری تلوارونکو کند اور تمھارے گھوڑے ہانپنے والے اور اُنکے گھوڑے
صبر کرنے والے اور اُنکے بازو سخت اور تمھارے بازو سست اور وہ لوگ تمسے زیادہ تر مطیع ہین اپنے پروردگار کے اور
تمھارے تصدیق کرنیوالے ہین دل سے اور نہین تو اور خراب ہوئے تم مگر بسبب ظلم اور فریب کاری کے اور نہین معلوم ہوتی ہی مجکو
تمھارے واسطے بقاے دولت مگر اس صورت مین کہ دھوکا دو تم جو تمھارے دلونمین نافرمانی خدا کی ہی اور کثرت گناہون سے توبہ کرو اور
اپنے پروردگار کے پس اگر ایسا کروگے تو مین اُمید رکھتا ہون تمھارے غلبے کی تمھارے دشمنون پر اور اگر انکار کروگے ان امور سے
پس قریب ہو جاؤگے تم ہلاکت کے واسطے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے سخت عذاب تمپر کیا ہی جو مسلط کر دیا تمپر ایسی قوم کو جو ہمارے
نزدیک کچھ شمار مین نہ تھی اور ہم اُنکی فکر نہین کرتے تھے اور نہین گزرے وہ ہمارے دلونمین کسواسطے کہ اکثر انمین سے چرانیوالے
اور غلام بھوکے غریب تھے کہ قحط ملک حجاز اور شدت تنگی اور بلا نے اُنکو ہم تک پہونچایا پس اب ہرگاہ کہ کھائین اُنھون نے
اچھی چیزین اور میوہ جات تمھارے شہرون کے اور کھایا عوض روٹی جو اور چنے کے صاف روٹی گیہون کی اور کھایا سرکہ اور
زیت کی جگہ شہد اور گھی اور مسکہ تازہ اور انجیر اور انگور اچھی اور نادر چیزین اور سب سے بڑھکر یہ ہی کہ پکڑ لیا اُنھون نے تمھاری
عورتون اور بچون اور اولادون کو پس کیونکر صبر کیا تمنے بیچ مرتی اپنی حریم اور بڑی بلا پر راوی نے کہا ہی کہ نہین باقی تھا کوئی
رومی مگر چلا کر دیا اور کف افسوس ملا اور بڑے غصے مین آکے وہ لوگ اور کہا کہ لڑینگے ہم جبتک کہ ایک ہم مین باقی رہیگا اور
نہو سکیگی یہ بات اُنسے اور ہم مارینگے اُنکو تلوارون سے اور نیزون سے اور مٹا دینگے اُنکو تیرون سے اور نہ کر سکینگے وہ لوگ ہمارے
ساتھ جو معاملہ کہ ذکر کیا تو نے پس جب وردان نے یہ گفتگو اُنکی سُنی بہت خوش ہوا اور پکارا اور بلایا قوم اور روسا بطارقہ کو واسطے
مشورے کے اور کہا اُنسے کہ سُنا تمنے جو بادشاہ کے لشکر نے کہا پس کہا ایک شخص نے قوم سے کہ اے وردان نہ اعتماد کر تو
لوگون کی بات پر اور جان لے تو اس بات کو کہ تو بلا مین ڈالا گیا ہی بسبب ایسی قوم کے کہ اُنکے معاملے مین تو برابری
نہین کر سکتا ہی اور دیکھا تو نے ایک کو انمین سے کہ حملہ کرتا ہی وہ ہمارے تمام لشکر پر اور نہین پرواکرتا ہی ہمارے بہت ہونے
سے اور نہین پھرتا ہی وہ جبتک کہ نہین مار ڈالتا ہی ہم مین سے لوگونکو اور اُن لوگون نے دل سے یقین کیا ہی اپنے نبی کے قول
اُنکے نبی نے اُنسے یہ کہا ہی کہ جو شخص ہم مین کا مارا جاویگا وہ دوزخ کو جاویگا اور جو مسلمان اُن مین سے مارا جاوے گا

وہ بہشت مین داخل ہوگا اور موت اور زندگی اُنکے نزدیک برابر ہی اور ہماری طرف کے لوگ بہت مارے گئے اور اُنکی طرف تھوڑے قتل ہوئے اور نہین معلوم ہوتی ہی مجکو تیرے واسطے کوئی صورت اُمید کی مگر یہ کہ پہونچے تو اُنکے سردار تک پس اگر مار ڈالا تو نے اُنکے سردار کو تو وہ سب شکست اُٹھاکر بھاگ جاوینگے اور تیرا پہونچنا اُنکے سردار تک نہین ہوسکتا ہی مگر کسی حیلے اور فریب سے پس وردان نے کہا کہ کون حیلہ اُنمین چل سکتا ہی حیلہ اور فریب تو وہی لوگ خوب جانتے ہین پس اُس بطریق نے کہا کہ حیلہ یہ ہی کہ طلب کرتا اُنکے سردار کو واسطے گفتگو اور سوال جواب کے پس جب تمام ہوئے وہ گفتگو قصد کرتو اُنکی طرف اور گردن پکڑلے اُنکی اور آواز دے اپنی قوم کو واسطے اعانت کے جو بیشتر سے کچھ لوگ پوشیدہ ہون پس وردان نے کہا کہ مجکو کوئی راہ اُنکی طرف نہین ملتی ہی کہ وہ سخت سرکش ہین اور پہونچنا اُن تک دور ہی اور نہ مین اُنسے گفتگو کرسکتا ہون اور نہ اُنکا شکار مجھسے ہوسکتا ہی پس اُس بطریق نے کہا کہ مین ایک تدبیر بیان کرتا ہون اگر تو کریگا اُسکو تو سردار مسلمانون تک پہونچ جاویگا اس حیثیت سے کہ وہ تجھ تک نہ پہونچینگے اور وہ تدبیر یہ ہی کہ تو دس جوان دلیر اپنے لشکر سے لے اور چھپا کر بٹھلا دے اُنکو ایک طرف لشکر کے قبل اسکے کہ جاوے تو سردار مسلمانون کے پاس پس جب آوین سردار مسلمانون کے تیرے بُلانے سے تو اُنکو لیکر چلا تو گاڈی کی جگہ تک اور بیٹھ جاتو اور وہ اُس جگہ مین اور باتون مین لگا اُنکو یہانتک کہ وہ تیری طرف سے مطمئن ہوجاوین پھر حملہ کرتو اُنپر اور پکار قوم اپنی کو کہ وہ دوڑ آوینگے تیرے پاس اور کاٹ ڈالینگے اُنکے ٹکڑے ٹکڑے اور کفایت کرینگے اُنکی مشقت دہی کو اور متفرق ہوجاوینگے ساتھی اُنکے اور پھر نہ اکٹھا ہونگے اُنمین سے وہ پس جب وردان نے یہ کلام اُسکا سُنا خوش ہوا اور کہا کہ اچھی بات ہی جو تو نے کہی اور میری رائے تیرے بیان کے موافق ہی لیکن یہ امر تو نہین ہوسکتا ہی مگر رات کے وقت اور صبح نہونے پاوے کہ ہم اس رائے سے فارغ ہوجاوین پھر وردان نے ایک شخص کو نصاری شام سے بُلایا اور وہ رہنے والا حمص کا اور نام اُسکا داؤد تھا پس کہا اُس سے کہ مین جانتا ہون کہ تو خوش بیان ہی اور مضبوط دل اور گفتگو مین فلاح پانیوالا اپنی دلیل سے ہی اور مین یہ چاہتا ہون کہ تو ان اہل عرب کے پاس جا اور درخواست کرانسے کہ موقوف کرین ہمسے اور اپنے بیچ مین لڑائی آج باقی دن تک اور درخواست کرانسے کہ صبح کے وقت سردار انکا ہماری طرف آوے تاکہ مین بذات خود جاؤن اور اُنسے ملاقات کرون اور شاید کہ اس ملاقات مین صورت صلح کی ٹھہرا لیوین اور دیوین ہم اُنکو مال جسقدر کہ وہ مانگین داؤد نے کہا افسوس ہی تجھپر کہ خلاف بادشاہ کے تو کرتا ہی جسنے حکم لڑائی کا دیا ہی تجکو اور الصلح کرلیگا تو اپنے اور اہل عرب کے بیچ مین پس منسوب کیا جاویگا تیرا طرف ڈرا در خوف اور مجھسے کبھی نہوگا کہ مین اہل عرب سے ایسی گفتگو کرون اور بادشاہ کو میرے درمیانی ہونیکی خبر پہونچے اور قتل کرے وہ مجکو وردان نے کہا سختی ہو تجھپر مین نے تو اس امر مین ایک فریب کا ارادہ کیا ہی کہ پہونچ جاؤن سردار مسلمانون تک اور مار ڈالون اُن کو اور متفرق ہوجاوین یہ لوگ اور ہلاک کرون مین اُنکو تلوار سے پھر بیان کیا اُس سے حال اپنے ارادۂ فریب کا ساتھ خالد بن الولید کے پس کہا داؤد نے کہ ای وردان باغی اور فریب کار خوار رہتا ہی اپنے سب کام مین تجکو چاہیے کہ لشکر لے کر اُن سے اور اس رائے کو

چھوڑدے پس غصے مین آیا دردان اور کہا کہ مین تجھسے اس امر مین مشورہ نہین لیتا ہون اور نہین حکم دیتا ہون تجکو مگر یہ کہ جاتو میرا
پیام لیکر پس کر تو جو مین نے حکم دیا ہی اور چھوڑ دے جھگڑنے کو داؤد نے کہا کہ تمھارا کہنا مین نے بخوشی منظور کیا پھر روانہ ہوا وہ
اور بُرا جانا اُسنے اس معاملہ فریب کو جو دردان سے سُنا تھا اور دل مین کہا دردان نے کیا یہ ارادہ کیا ہی کہ اپنے بیٹے
سے جلد پھیر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آکر ٹھہرا اور آواز بلند سے پکار کر کہا کہ اے گروہ عرب کے آیا کافی جانتے ہو تم لڑائی
خونریزی کو پس بتحقیق اللہ تعالیٰ سوال کریگا تمسے خونریزی کا اور بیشک اتفاق کیا ہی ایک امر مین کہ ہم اُس مین امید
صلح کی رکھتے ہین پس چاہیئے کہ نکلے سردار تمھارے لشکر کا تاکہ بیان کردن مین اس سے وہ بات جسکے واسطے مین بھیجا گیا ہون
یا نکلے کوئی ایسا شخص سوائے سردار کے جو پہونچا دے میرے پیغام کو پس نہین تمام ہوا تھا یہ کلام اسکا کہ نکلے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ مانند شعلہ آگ کے اور وہ زرہ پہنے ہوئے تھے اور ننگے ہاتھ مین نیزہ تھا کہ رکھدیا تھا اُسکو درمیان دو لشکرون کے
گھوڑے کے پس جب داؤد نصرانی نے انکو دیکھا کہا اُسنے کہ ٹھہر جاؤ تمھارے عربی اپنی جگہ اور روش نرم پر کہ مین لڑنیکو نہین آیا ہون
اور نہ مین لڑائی کے لوگون سے ہون اور نہ مین طلب کرتا ہون نیزہ بازی اور شمشیر زنی کو اور مین ارادہ پیغام رسانی کا رکھتا ہون
اور سُن لو تم جو مین کہتا ہون پس دور کرو تم مجھسے اپنے نیزے کو تاکہ گفتگو کرون مین تم سے پھر پھیرا اور اُٹھا لیا خالد بن الولید نے
اپنے نیزے کو اور رکھ لیا اسکو کو مٹھہ زمین مین اور نزدیک ہوئے اس سے اور کہا کہ پہونچا تو اپنے پیام کو استعمال کر راستی کو
کہ خطا اُٹھائے تو اُسمین کسواسطے کہ جو شخص سچ کہتا ہو وہ نجات پاتا ہی اور جو جھوٹ بولتا ہی وہ گڈھے مین گرتا ہی داؤد نے
کہا کہ سچ کہا تمنے اعرابی اور پیغام یہ ہی کہ بتحقیق ہمارا سردار بُرا جانتا ہی خونریزی کو اور نہین چاہتا ہی تم سے لڑنے کو اور
دونون طرف کے مقتولین کو دیکھکر غمگین ہوا ہی اور اُسنے یہ تجویز کی ہی کہ کچھ مال دیکر خون آدمیون کا بچا دے بشرطیکہ ہمارے
تمھارے بیچ مین ایک تحریر ہو جاوے جسپر تمھاری اور تمھاری قوم کے بڑے بڑے لوگون کی گواہی ہو اس مضمون سے
کہ تم ہمارے سردار اور اسکے ساتھیون سے تعرض نہ کرو اور ہمارے شہر مین نہ ٹھہرو اور ہمارے قلعون سے مزاحم نہو پس اگر
تم ایسا کروگے تو ہم امید رکھینگے تمھارے مضبوطی قول کی اور رضامندی تمھارے فعل کی اور ہمارا سردار تم سے درخواست
کرتا ہی کہ آج باقی دن تک لڑائی موقوف کردو پس جب صبح ہو تو تم اکیلے اپنی قوم سے نکلو اور کوئی تمھارے ساتھ نہو پس
دیکھے اور معلوم کرے سردار ہمارا کہ کس امر پر تم اور وہ متفق ہوتے ہو اور کس راہ پر تم چلتے ہو اور جو انمردی اور مردی کرے بعض
تم مین کا واسطے بعض کے شاید کہ اللہ تعالیٰ بچاوے تم دونون کی جمعت سے خون لوگون کا جب خالد بن الولید نے یہ کلام اسکا
سُنا دیر تک سوچ مین رہا پھر کہا کہ اگر وہ اس امر سے جو اسکے دل مین ہی اور جسواسطے تجھکو بھیجا ہی کوئی حیلہ اور فریب چاہتا ہی پس
قسم ہی خدا کی کہ ہم چیڑ کر کی مین اور اس امر مین کوئی ہمارا مثل نہین ہی پس اگر یہی مراُس کے دل اور اعتقاد مین ہی تو نہین ہی
یہ بات مگر بسبب قریب ہونے اُسکی موت کے اور منقطع ہونے اُمید اُسکے اور ہلاک ہو جانے تمھاری جماعت کے اور اگر
یہ قول اُسکا سچ ہی پس نہ مصالحہ کرینگا مین تم سے مگر اوپر قبول کرنے اسلام یا ادا کرنے جزیے کے تمھاری جماعت

اور تمھاری اولاد سے اور جو مال کا ذکر کیا تو نے پس نہین خواہش رکھتا ہون مین مال کی مگر اسی طریق سے جو کہا ہی مین نے تجھسے
پس لونگا مین وہ مال تم سے طول مدت مین فی کس ہر سال مین پس گران گذرا اوذبن پر کلام خالد بن الولید کا اور کہا اسنے کہ
تمھاری ہی خواہش کے مطابق ہوگا اور جسوقت تم دونون مکیا اور موافق ہوگے فیصلہ اسکا تم دونون کے بیچ مین ہو جائیگا اور
آگاہ ہو تم کہ مین اب پھرا جاتا ہون اور بہ تحقیق بھر گیا رعب اسکے دل مین خالد بن الولید سے اور ڈرا اُس سے جو کچھ کہ سُنا
اس نے پھر اپنے دل مین کہا اسنے کہ قسم ہی خدا کی سچا ہی عربی اپنے قول مین اور قسم ہی خدا کی مین جانتا ہون اس امر کو کہ
دروان مارا جائیگا اور ہم بھی اسکے بعد مارے جائینگے اور نہین مفر ہی مجکو مگر اسمین کہ بیچ کمون عربی سے اوسے اور اپنے
اور اپنے اہل کے واسطے امان مانگے پھر ملتفت ہوا وہ طرف خالد بن الولید کے اور کہا کہ اے برادر عربی مین ایک امر کہنے کو بھول
گیا ہون اپنے سردار کی طرف سے خالد بن الولید نے کہا وہ کیا ہی اُسنے کہا کہ ہوشیار جاؤ تم اور شفقت کرو اپنے نفس پر
واسطے کردوان نے تمھارے واسطے دل مین فکر کرا اور فریب کا کیا ہی پھر سب قصہ اسنے بیان کیا اور کہا کہ مین چاہتا
ہون تجھسے امان اپنے اور اپنے اہل وعیال کے واسطے پس خالد بن الولید نے کہا کہ امان دی مین نے تجکو اور تیرے مال کو
اور تیری اولاد کو بشرطیکہ تو خبردار نہ کریگا قوم کو اور نہ فریب کریگا تو ہمسے اُسنے کہا کہ اگر مجکو فریب کرنا منظور ہوتا تو مین تم سے
یہ سوال نہ کہتا پس خالد بن الولید نے پوچھا کہ قوم کے گاڑی کی جگہ کون ہی اسنے کہا وہ جگہ نزدیک ٹیلہ ریگ کے داہنی جانب
اُنکے لشکر کے ہی پھر رخصت ہوا اور پلٹ گیا اور اپنے سردار سے جواب خالد بن الولید کا بیان کیا پس خوش ہوا وہ ان اور
کہا اب مین اُمید رکھتا ہون صلیب سے کہ مجکو فتح دیگی اُنپر پھر بُلائے اسنے دس آدمی بہادر اور دلیر اور کہا اُن سے بیدل
ہوکر جاؤ تم اور پوشیدہ ہوکر بیٹھو اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پھرے اس مقام سے پس ملے اُنکو ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ اور دیکھا اُنھون نے خالد بن الولید کو ہنستے ہوئے پس کہا اُنھون نے کہا اے ابا سلیمان ہنستے ہوے
رکھے اللہ تعالی تمھارے دانتون کو کیا حال ہی پس خالد بن الولید نے سب حال جو اس گبر نے کہا تھا بیان کیا پس
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھارا ارادہ کیا ہی خالد بن الولید نے کہا مین ارادہ رکھتا ہون کہ اکیلا جاؤن
مین اُنکے پاس پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے ابا سلیمان قسم ہی اپنی جان کی کہ بیشک تم کافی ہو
اُنکے واسطے لیکن اللہ تعالی نے تمکو یہ حکم نہین کیا ہی کہ اپنے ہاتھون سے ہلاکت مین پڑو اللہ تعالے نے فرمایا ہی
واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم اور تیار کرو تم واسطے اُنکے جو کچھ
اُسنے دس آدمی آمادہ کیے ہین اور وہ خود گیارہوان ہی اور مجکو اطمینان نہین ہو تم پر اس ملعون سے مگر یہ کہ مقرر کرو تم بھی
دس آدمی جیسا کہ اسنے مقرر کیے ہین اور چھپا کر ٹھہرلو اُنکو قریب اُنکے اور جسنے راہ تمسے بتائی ہی آیا اسنے وہ جگہ بھی
بتائی ہوگی خالد بن الولید نے کہا ہان جگہ معلوم ہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا پس حکم دو تم اپنے
ساتھیون کو کہ کاڈ بیٹھین قریب اُنکے پس جب پکارے ملعون پکارو تم اپنی قوم کو کہ اگر چاہا اللہ تعالی نے تو وہ

ف اور جب اسنے واپس جاکر اپنے سردار کو خبر دی کہ اس کو فریب دیا خالد نے اور دھوکا دیا اسکو اور اسکے ساتھیون کو اور ہلاک کیا اُنکو ۱۲

ف یہ بات اسنے اسلیے کہی کہ اس کو خالد کے ساتھ کے ساتھیون کا حال معلوم نہین تھا کہ وہ کتنے ہین اور کیسے ہین ۱۲

کفایت کرینگے اس چیز کو جسکی احتیاط کرتے ہو تم اور ہم سب بنے گھوڑون پر آمادہ اور تیار رہینگے پس جسوقت تم دشمن خدا کے کام سے فارغ ہوگے ہم سب اوپر حملہ کرینگے اور امید رکھتے ہین ہم اللہ تعالیٰ سے مدد اور یاری کی پس خالد بن الولید نے کہا کہ مین تمھاری راے کے خلاف نہ کرونگا پھر بلایا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے دس آدمیون کو جن کے نام یہ ہین رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبیۃ الفزاری اور معاذ بن جبل اور ضرار بن الازور اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی اور سعید بن عامر بن جریج اور ابان بن عثمان بن سعید اور قیس بن ہبیرہ اور زفر بن سعید البیاضی اور عدی بن حاتم الطائی پس جب یکجا ہوئے یہ لوگ آگاہ کیا خالد بن الولید نے انکو حیلہ اور مکر دمیون سے اور کہا کہ جاؤ تم سب یہان تک کہ درآؤ تم اس زمین نشیب مین جو دائین طرف ٹیلے ریگ کے ہی اور چھپکر بیٹھو وہان پس جسوقت پکارون تمکو دوڑو تم اور ایک پر متابعت کیواسطے جدا ہو جاؤ اور مجکو دشمن خدا کے مقابلے مین چھوڑو کہ مین مثل اور مانند اسکا ہون اور مین کفایت کرونگا اسکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ اے سردار بہت بڑا اور بڑا معلوم ہوتا ہی یہ معاملہ اور ہم ڈرتے ہین اس بات کو کہ باز رکھین قوم تمھین اپنے سردار سے اور پھیرے وہ جماعت تمھاری طرف پس نہ مطمئن ہوگے تم اس امر سے کہ وہ کچھ برائی تمکو پہنچاوین اور میری راے یہ ہی کہ ہم لوگ اسی وقت اسکے گاڈی کی جگہ پر جاوین پس اگر انکو سوتے ہوئے پاوین تو قبل صبح کے انکو مار کے انکی جگہ پر ہم لوگ پوشیدہ ہوکر بیٹھین پس جسوقت تنہا ہو تم اور نزدیک تمھارے نکلین ہم لوگ اسکی طرف گاڈی سے بغیر کسی لڑنے والے اور خصومت کرنے والے کے پس ہنسے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُنکے کلام سے اور کہا کہ تم جو بیان کیا تمنے اگر کوئی طریق اسکے کرنیکا پاؤ تم اور ساتھ لیلو ان لوگون کو جنکو مین نے مقرر کیا اور تم اُنپر سردار ہو اور مین اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہون کہ تمکو تمھاری مراد کو پہنچاوے پس اگر ایسا ہوا تو بڑی کشود کار ہی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ مین امید اُن تک پہونچنے کی رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر نکلے اور چلے وہ لوگ اور اُنکے ہاتھون مین تلوارین تھین اور سلام کیا خالد بن الولید اور مسلمانون کو اور استدعاے دعا کی انسے اور یہ روانگی ایک تہائی رات گذرے واقع ہوئی اور ضرار بن الازور سب کے آگے تھے اور اشعار بطور رجز کے پڑھتے تھے پھر جلکر پہونچے ٹیلۂ ریگ تک پس ٹھہرایا ضرار بن الازور نے اپنے ساتھیون کو اور کہا ٹھہر جاؤ تم اپنی جگہ اور روش نرم پر یہانتک کہ دریافت کرون اور خبر دون مین تمکو قوم کے حال سے پھر نکالا نیزہ اپنے لیپڑون کو اور لے لیا تلوار کو اور چلے چھپے ہوئے پہاڑ اور ٹیلے کی آڑ مین تا انیکہ پہونچے وہ نزدیک قوم کے اُسوقت کہ وہ لوگ بسبب مشقت لڑائی اس دن کے بیہوش سو رہے تھے اور مطمئن اور بے ڈر تھے اس امر سے کہ کوئی دشمن اُنکا قصد کریگا یا کوئی انسے مقابل ہوگا پس چاہا ضرار بن الازور نے کہ قریب انکے جاوین لیکن خوف اس امر کا ہوا کہ جگا دیگا ایک اُنمین کا دوسرے کو بسبب اضطراب کے جو وقت قتل اُنکے ہوگا پس پھرے اپنے ساتھیونکی طرف اور کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ بتحقیق حاصل ہوئی تمکو وہ چیز جسکا ارادہ تم رکھتے ہو اور دور ہوا تمسے خوف اس چیز کا جس سے ڈرتے ہو

بس نکال لو تم تلواردن کو اور چلواُن کی جانب اور مار ڈالو اُنکو جسطرح سے چاہو اور ہر ایک تم مین ایک کے واسطے ہو اور چاہیے کہ ضرب تلواردن کی ایک ہون اور چھپاؤ تم جہانتک ہو سکے اپنی آواز کو سا تھیون نے کہا کہ یہ سب بخوشی منظور ہی پھر ہلکے اور سُبک ہوئے نوک زرہون سے اور نکال لیا اُنھون نے تلواردن کو میان سے اور ضرار بن الازور ملکے آگے ہوے اور چلے تا انیکہ پہونچے قوم تک اور ہر ایک کے ہتھیار انمین سے اُسکے سر کے پاس رکھے تھے پس مسلمان متفرق ہو کر ہر ایک ایک کیواسطے جدا ہو گئے پس جب قرار پکڑا اُنھون نے اُنپر بلند کیا تلوارون کو اور مارا قوم کے چہرون اور گردنون اور بیٹھون پر پس نہ جاگے وہ لوگ اسوقت کہ ضربات تلواردن نے لیلیا تھا اُنکو پس کاٹ ڈالا اُنکو ٹکڑے ٹکڑے اور فنا کر دیا سب کو پھر لیے ہتھیار اور جو کچھ اُنکے پاس تھا اور کہا ضرار نے بشارت ہو تمکو کہ یہ پہلی فتح ہی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور اُمید رکھتے ہین ہم اللہ تعالیٰ سے تمام اور پورے کرنے وعدہ کی پس تعریف کی اُنھون نے پروردگار کی بسبب اُسکی مدد دہی کے اور شب گذرانی اُنھون نے درانحالیکہ وہ شکر کرتے تھے اللہ تعالیٰ کا اور مدد مانگتے رہے اُس سے اور وہ اسی حال مین تھے کہ سفیدی صبح کی دکھائی دی پس یکجا ہوے سب اور نکال ڈالے کپڑے اپنے اور پہن لیے کپڑے رومیون کے اور باندھ لیا اُنھون نے سر بند وغیرہ کو اور چھپ کر بیٹھے اس خوف سے کہ شاید آوے کوئی شخص بھیجا ہوا وردان کا اور چھپا دیا مقتولین کو بیچ نشیب ٹیلۂ ریگ کے اور ڈال دی اُنپر مٹی اور مسلح ہو کر بیٹھے بامید کشود کار کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب صبح ہوئی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے نماز صبح کی بڑھی ساتھ مسلمانون کے اور مرتب کیا اپنے ساتھیونکو بصورت لڑائی کے اور ظاہر کیا اپنے تئین لباس لشکر کی سرخ مین اور عمامہ زرد باندھا اسی طرح رومیون نے بھی صف بندی کی اور ظاہر کیے اُنھون نے ہتھیار اپنے اور بلند کیا نشان در صلیبا نکو پس مسلمان اسی حالت مین تھے کہ دفعتہً ایک سوار فوج قلب رومیون سے نکلا اور ظاہر کیا کہ اُسے گروہ عرب کے آیا ہے عہدی اور فریب کیا تمنے کہان ہی وہ معاملہ جو کل ہمارے تمھارے بیچ مین قرار پایا تھا پس نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ہمارا طور نہیں غدر اور بیوفائی کرنیکا نہین ہی پس اس سوار نے کہا کہ وردان چاہتا ہی کہ تم اُسکے پاس چلو تا کہ دیکھے اور دریافت کرے، وہ اس بات کو کہ تم اور وہ کس امر پر اتفاق کرتے ہو پس خالد بن الولید نے کہا کہ پھر جا اور کہہ اُس سے کہ آگاہ ہو مین آتا ہون بجانب اُسکے بدون رنج اور بے صبری کے پس پلٹ گیا وہ سوار اور اطلاع دی اُسنے وردان کو جواب خالد بن الولید سے پس اسیوقت نکلا دشمن خدا لپیٹا ہوا اپنی زرہ مین اور نمایش کی تھی دشمن خدا نے اپنے ساتھ گردن بند جڑاؤ اور سر بند اور تاج کی پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اسکو کہا کہ یہ سب مال لوٹ کا ہی مسلمانون کے واسطے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ میرا گمان یہ ہی کہ ضرار بن الازور اور ساتھی اُنکے پہونچ گئے ہمارے دشمنون تک پس جسوقت دیکھو تم مجکو حملہ کرتے ہوئے پس حملہ کرو تم بھی مع اپنے ساتھیون کے پھر سلام کیا مسلمانون کو اور چلے وہ اور شعار دعا عاصم پڑھتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب دیکھا دشمن خدا نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُنکے لباس کو تعجب ہوا اور گمان کیا اُسنے کہ وہ قریب تر اُنکے پاس پہنچتے ہین تا انیکہ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نزدیک اُسکے اور اسی وقت

دروان نزدیک ہوا ٹیلہ ریگ سے پس جب پہونچے خالد بن الولید نزدیک اُسکے اُتر پڑا وردان اپنے استرسے اور اُترے خالد
بن الولید اپنے گھوڑے سے اور بیٹھ گئے دونون اور وردان نے رکھا تلوار کو اپنے دونون ہاتھون کے بیچون بیچ حمائے
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اور خالد بن الولید اُسکے سامنے بیٹھ گئے اور اُس سے کہا کہ تو جو کچھ جانتا ہو اور استعمال کر بیچ کو اور
اختیار کر حق کو اور جان لے اس مرکو کہ تو اُس شخص کے سامنے بیٹھا ہو جو نہین پروا رکھتا ہو مکر اور فریب کی کیونکر وہ خود جڑ اور رکھنیوالا ہو
اور فریب کا ہو پس کہا وردان نے کہ بیان کر تو مجھسے کہ تم کیا چاہتے ہو اور نزدیک ہوا ہو معاملہ میرے اور تمھارے اور بچاؤ تم خون
آدمیونکو اور جان تو تم اس مرکو کہ بہ تحقیق اللہ تعالیٰ تمسے سوال اور مطالبہ کریگا اُس چیز کا جو تمنے کیا ہو اور مار ڈالا ہو بندگان خدا
کو پس اگر تم کوئی چیز دینا کی ہمسے چاہتے ہو تو نہ بخل کرو لیکا مین اُسکے دینے سے بطور صدقہ اور خیرات کے کیونکہ ہمارے نزدیک
کوئی گروہ تمسے زیادہ ضعیف نہین ہو اور ہم اس بات کو جانتے ہین کہ تم لوگ ملک قحط کے رہنے والے اور ننگے اور لاغری
سے مرے ہوے ہو پس کہو جو کچھ منظور ہو اور تھوڑے پر ہمسے اکتفا کرو پس جب سُنا خالد بن الولید نے اُسکے کلام کو کہا کہ
اے کتے نصرانیہ کے بہ تحقیق اللہ غالب اور بزرگ نے بے پروا کر دیا ہو ہمکو تمھارے صدقے اور خیرات سے اور تمھارے مال کو ہم پر
حلال کر دیا ہو کہ ہم اسکو آپس مین بانٹ لیتے ہین اور تمھاری عورتون اور اولاد کو ہم پر حلال کر دیا ہو مگر یہ کہ کہو تم لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس اگر اس سے انکار ہو تو جزیہ دو ہر شخص کی طرف سے در انصورتیکہ تم خوار اور ذلیل
ہونے والے ہو اور اگر اس سے بھی انکار ہو پس تلوار حاکم ہو ہمارے اور تمھارے بیچ مین تا دم مرگ ور اللہ تعالیٰ مدد دیگا جس
شخص کو چاہیگا تم مین اور ہم مین سے اور ہمارے پاس تو تمھارے واسطے یہی ہو جو سُنا ہو تمنے پس اگر اس سے انکار ہو تو لڑائی موجود ہو اور
قسم ہو خدا کی کہ ہمکو صلح سے لڑائی کی خواہش زیادہ ہو اور جو تو نے حال ضعف ہمارے گروہ کا بیان کیا ہو پس قسم ہو خدا کی کہ تم
لوگ ہمارے نزدیک مثل کتون کے ہو اور یہ بہ تحقیق ایک شخص ہم مین کا تمھارے ایکہزار شخص کو ضعیف جانتا ہو اور یہ گفتگو تیری
اس قبیل کی نہین ہو جیسا کہ ہمارے ساتھ صلح کرنیوالون نے گفتگو کی پس اگر یہ گفتگو تیری اس طمع سے ہو کہ تو مجھکو جدا اور اکیلا
میری قوم سے پاکر مجھتک پہونچ جاوے پس ہے اور کر جس امر کا تو ارادہ رکھتا ہو کہ بہ تحقیق مین تیرے واسطے مثل اور کافی
ہون اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہو کہ جب وردان نے گفتگو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی سُنی
اُٹھ کھڑا ہوا بدون اسکے کہ نکالے تلوار کو باعتماد اس امر کے کہ ساتھی اسکے کاٹ دے سے نکلینگے پس اُچک کر دونون بازو خالد بن
الولید کے پکڑ لیے اور بدلا لیا خالد بن الولید نے اس سے اور لپٹ گئے اسکو اور پکڑ لیا اسکے دونون بازو اور ملگئے دونون
آپس مین اور ایک نے دوسرے پر مضبوطی کی اور چلا کر پکارا دشمن خدا نے اپنی قوم کو اور کہا کہ دوڑو میرے پاس کو کہ بہ تحقیق
قابو مین کر دیا صلیب نے سردار عرب کو ہمارے پس یہ کلام اسکا تمام نہین ہوا تھا کہ سُنی قوم نے آواز اُسکی پس دوڑے اصحاب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پشت ٹیلہ ریگ سے مثل مرغان تیز چنگل زمین پر اترنے والے کے اور پھینکدیا اُنھون نے
کپڑے پرانے اور زرہین جو پہنے ہوئے تھے اور نکال لیا تلوارون کو اور سب کے پہلے ضرار بن الازور تلوار لیے ہوے

ف ۱ (۱) کذا فی الاصل مزار مین الازد وردخزیمہ دس سالون

ف ۲ (۲) کذا فی الاصل وردان اجابہ دین ۱۲

ننگے بدن سوائے ازار کے اور کوئی کپڑا نہین پہنے تھے اور مثل شیر کے جوش اور خروش مین تھے اور باقی لوگ انکے پیچھے تھے پس متوجہ ہوا اور دیکھا دشمن خدا نے انکھاتے ہوئے اور وہ یقین رکھتا تھا کہ یہ لوگ میری قوم کے ہین تا انیکہ جب اسکے قریب پہونچے دیکھا اُسنے قوم کے آگے ضرار ابن الازور رضی اللہ عنہ کو اور وہ مثل گرگ کے جست کرتے ہوئے بعجلت اسکی طرف آتے اور تلوار کو جنبش دیتے اور ہلاتے تھے پس جب دیکھا وردان نے اس کیفیت کو کپنے لگے ہاتھ اُسکے اور سُست ہوئے بازو اسکے اور کہا کہ اے خالد مین تم سے بواسطے تمھارے معبود کے سوال کرتا ہون کہ تم مجکو مارڈالو یہ شیطان مجکو نہ مارے کہ مین متغیر الحال ہوتا ہون اسکی صورت سے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیرے قاتل خواہ مخواہ وہی ہین پس خالد اور وردان مین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ پہونچگئے ضرار بن الازور اور وہ جنبش دیتے تھے تلوار کو اور جوش مین آئے مثل شیر کے اور اشعار رجز مکے پڑھتے تھے اور کہا کہ اے دشمن خدا کہان گیا تیرا مکر مقابلہ کر اور حملہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تلوار کو چمکایا ضرار نے اسکی طرف پس کہا خالد بن الولید نے توقف کر اے ضرار اور باز رہو تم اسکے پاس جانے سے اور صبر کرو یہانتک کہ حکم کرون تمکو اسکے مارڈالنے کا اور پہونچگئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلوارون کو ہلاتے اور چمکاتے ہوئے اور دوڑے وہ سب وردان کی طرف قتل کرنے کو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا اُنسے کہ تم سب اپنے طریقے اور روش نرم پر رہو اور توقف کرو یہانتک کہ حکم دون مین اسکے مارڈالنے کا اور دیکھا وردان نے اس مصیبت اور سختی کو پس ڈر گیا وہ اور کپنے لگے ہاتھ اور بازو اُسکے اور گر پڑا وہ زمین پر اور اشارہ کرتا تھا وہ اپنی اُنگلی سے اور پکار کرکہتا تھا امان امان پس خالد بن الولید نے کہا کہ امان اُسکو دیجاتی ہے جو مستحق امان کا ہوتا ہے اور تو وہ شخص ہے کہ تحقیق ظاہر کیا تو نے ہمسے طریقہ سلامت روی اور مصلحے کو اور پوشیدہ کیا تو نے ہمارے لیے فریب اور مکر کو واللہ خیر الماکرین پس جب سُنا ضرار ابن الازور نے یہ کلام خالد بن الولید کا تہ مہلت دی اسکو اور ماری تلوار اسکے رگ شانے پر پھر لپک کر لیا تاج کو اسکے سر سے اور کہا جس شخص نے سبقت کی کسی چیز کی طرف وہ مستحق اسکا ہے اور پڑین اُسپر تلوارین مجاہدین کی پس کاٹ ڈالا اُسکو ٹکڑے ٹکڑے اور روڈالے اسکے کپڑون کی طرف پس لے لیا اسکو پھر خالد بن الولید نے اپنی قوم سے کہا کہ مجکو تمھارے واسطے اسکی قوم کی طرف سے اطمینان نہین ہے کسواسطے کہ وہ حال اپنے ساتھی کا دیکھ رہے ہین پس کاٹ لو تم سر دشمن خدا کا اور پہن لو کپڑے رومیون کے اور متوجہ ہو واسطے مقابلے اُسکی قوم کے پس جب قریب اُنکے پہونچو تکبیر کہو اور حملہ کرو پس حملہ کرنیکے وقت تمام مسلمان تمھاری تکبیر کہنے لگین گے **راوی نے بیان** کیا ہے پس قصد کیا ہر ایک شخص نے طرف اس شخص کے جسکو اسنے قتل کیا تھا اور پہن لیا اسباب جنگ اور زرہ اس مقتول کا پھر متوجہ ہوے واسطے مقابلے رومیون کے اور چھپایا اپنے تئین نیچے ہتھیارون کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ضرار بن الازور سب کے آگے تھے اور سر وردان کا خالد بن الولید کی نوک تلوار پر تھا پس جب ظاہر ہوئے وہ دونون لشکر دن کے سامنے پھرے بجانب روم کے اور دیکھا کفار نے سر اپنے سردار کا نوک تلوار پر پس کچھ شک کیا اُنھون نے اسمین کہ وہ سر خالد بن الولید کا ہے اور وہ لوگ اسکے ساتھی اور قوم ہین پس آدھے کمین

فف
ساکن وردان کمین
اپنے واسطے ساکن
عمل الاقتال اوپنی
بدن اللہ للمسلمان
اطلب بدن للکفر
العفوہ النقصان
قریب تر اردون کے
وردان کو اسکے بیٹے
ضرار نے اور وہ
خفیہ ہوئے قریب
بلند کرنے کے علامہ
بنے عون کو

اور ساتھی کرو تم
مین اپنے اسکی
کا ہے اشتر تمکو
طلب کرون گے
مین اس کام سے
عوض اور بخشش کو
اور اشتر اچھا اور
بہتر کرکے تو اونکا ہو
وقت ذکر مارڈالنے
ہم کے کافرون کو

اُنھون نے مثل آواز جوان کھیلنے والون کے اور تالیان بجائین اور ظاہر کیا صلبیان کو اور بہت ہوا شور اور غل نکلا اور دیکھا مسلمانون نے اس حالت کو اور ہجوم کیا اُنکے دلون مین خوف نے اور ڈرے اس امر کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مبتلاے مصیبت ہوگئے پس بعض ڈر کر دعا مانگنے لگے اور چلانے لگے پس جب قریب صفوف لشکر روم کے پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سر کو لیکر دکھلایا اور پکار کر کہا کہ اے دشمنان خدا یہ سر دردان تمھارے سردار کا ہے اور مین خالد بن الولید صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پھر پھینکدیا اُنھون نے سر کو ہاتھ سے اور تکبیر کہکر حملہ کیا اور تکبیر کہی اور حملہ کیا ضرار نے اُنکے پیچھے اور حملہ کیا مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوئے اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے نگہبانان اور حامیان دین کے حملہ کرو پھر حملہ کیا اُنھون نے اور حملہ کیا مسلمانون نے بھی اُنکے ساتھ پس جب دیکھا رومیون نے اپنے سردار کے سر کو اور یہ یقین جانا کہ انکی قوم کے لوگ مار ڈالے گئے پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور لے لیا تلوارنے اُنکو ہر جگہ مین اور مارے گئے وہ لوگ نیچے ہر تحیر اور ڈھیلے کے اور کام کیا تھا تلوارون نے اُنمین صبح سے عصر کے وقت تک و متفرق اور جدا ہوے وہ مثل شتران پریشان کے

عامر بن طفیل الدوسی نے **بیان** کیا ہے کہ مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین تھا اور میرے ساتھ گھوڑے دمشق کے تھے اور تعاقب کیا ہمنے مشرکین کا ساعتہ وعرتک کہ دفعتہً ظاہر ہوا ہمکو ایک غبار پس گمان کیا ہمنے کہ وہ گرد رومیون کا ہے کہ ہرقل بادشاہ کے پاس سے آتا ہے پس ہوشیار ہوگئے ہم اور جب قریب ہوا وہ غبار ہمسے تو دیکھا ہمنے کہ وہ لشکر ہے جو حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہماری کمک کو بھیجا تھا پس اس لشکر کے لوگون نے جس کسی دمی سفیر کو پایا اُسکو مار ڈالا اور جو کچھ اُسکے پاس تھا لوٹ لیا **راوی** نے **بیان** کیا ہے کہ جو لشکر بمقام اجنادین سے بروز ہزیمت مشرکین کے مسلمانون کے پاس آیا تھا وہ عمرو بن العاص بن وایل السہمی مع لشکر کے تھے اور وہ اور اُنکے ساتھی مسلمانان اس معرکہ اجنادین مین موجود اور شریک نہ تھے اور وہ اُس دن آئے تھے جسدن کہ رومیون کو ہزیمت ہوئی **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ لشکر رومیون کا اجنادین مین نوے ہزار تھا کہ بجملہ اسکے پچاس ہزار آدمی سے کچھ زیادہ مار ڈالے گئے اور آپسمین اُنھون نے اس لڑائی کی گرد و غبار مین ایک دوسرے کو مار ڈالا اور باقی متفرق ہوگئے پس بعضے قیساریہ کو چلے گئے اور بعضون نے دمشق کا راستہ لیا اور لوٹا مسلمانون نے مال اور اسباب کو اسوقت تک کہ ایام گذشتہ مین اُنھون نے اسقدر لوٹا نہ تھا اور لے لیا سونے اور چاندی کی صلبیان کو اور سونے کی زنجیرین بے گنتی پس یکجا کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے وہ سب مع اسکے تاج کے جو ورد ان سے لوٹ لیا تھا اور کہا کہ تقسیم کرونگا مین اسمین سے کوئی چیز جسوقت تک کہ حاصل ہو فتح دمشق کی اگر چاہا اللہ تعالی نے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ یہ واقعہ اجنادین کا سنیچر کے دن اٹھائیسوین تاریخ جمادی الاول ۱۳ھ ہجری مین ہوا تھا اور یہ معاملہ تیرہ روز قبل از وفات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واقع ہوا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ایک خط متضمن حال اس فتح کا بنام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لکھا اس الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من خالد بن الولید بن خلیفۃ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام علیکم فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد فصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم ازید ہ حمدًا وشکرًا علی سلامۃ المسلمین ودمار المشرکین واخماد جمرتھم والصلاح بیضتھم وانا لقینا جموعھم یاجنادین مع وردان صاحب حمص وقد نشروا کل اعلامھم ورفعوا صلبانھم وتقاسموا بدینھم لا یفرون ولا ینھزمون فحوجنا الیھم والقینا بأس اللہ متوکلین علی اللہ فعلمنا بنا علمنا ما اضمرناہ فی اذعاننا وسرائرنا فرزقنا الصبر وایدنا بالنصر وکبت اعداء اللہ بالقھر فقتلنا منھم فی کل فجر وشعب وادٍ وجبل من احصینا من الروم ممن قتل نحو سبعین الفا وقتل من المسلمین فی اول یوم وثانیہ اربع مائۃ وخمسۃ وسبعون رجلا ختم اللہ لھم بالشھادۃ ویوم کتبنا الیک ھذا الکتاب وھو یوم الخمیس لیلتین مضتا من جمادی الاخرۃ ونحن راجعون الی دمشق فادع اللہ لنا بالنصر والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین پھر لپیٹا خط کو اور دیا عبد الرحمن بن حمید الحجی کے ہاتھ مین اور حکم دیا اُنکو کہ اسیوقت بجانب مدینۂ منورہ روانہ ہو پس روانہ ہوئے عبد الرحمن اُسیوقت اور کوچ کیا خالد بن الولید نے بعد اُسکے بجانب دمشق کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر روز بتلاش اخبار شام کے مدینہ منورہ کے باہر آیا کرتے تھے پس اسی حالت انتظار مین عبد الرحمن بن حمید الحجی پہونچے اور صحابہ نے اُنسے پوچھا کہ کہان سے آتے ہو اُنھون نے کہا ملک شام سے پس خوشخبری سُنائی لوگون نے اُنکے آنے اور فتح مسلمانون کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو پس سجدۂ شکر کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے پھر سامنے آئے عبد الرحمن اور کہا سلام علیک یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھاوین آپ اپنے سر کو بہ تحقیق ٹھنڈی کیا اللہ تعالی نے آپ کی آنکھون کو بسبب مسلمانون کے پس اُٹھایا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سر کو سجدے سے اور دیا عبد الرحمن نے خط اُنکو اور تھا وہ خط لکھا ہوا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا پھر پڑھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط کو بآواز مخفی پس جب سمجھ لیا اسکے مطلب کو پڑھکر سُنایا لوگون کو بآواز بلند اور ہجوم کیا لوگون نے اور مشہور ہوئی یہ خبر فتح کی مدینہ طیبہ مین پس آئے لوگ دوڑتے ہوئے دروازہ مسجد نبوی پر پس پڑھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اس خط کو سہ بارہ **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ جب سُنا اہل مدینۂ منورہ نے کیفیت حاصل ہونے فتح اور مال کی مسلمانون کو پس آپس مین عہد اور ارادہ کیا مسلمانون نے واسطے جانے کے بخواہش حصول ثواب اور اقامت ملک شام کے اور جب پہونچی خبر فتح کی اہل مکہ معظمہ کو پس آئے مدینہ منورہ مین بڑے بڑے رئیس مکہ معظمہ کے ساتھ گھوڑون اور ہتھیارون اور ہیبت سخت کے کہ آگے اُنکے **ابو سفیان** بن صخر بن حرب اور **عیداق** بن ہاشم اور مثل اُنکے اور لوگ تھے پس آئے وہ بطلب اجازت جانے ملک شام کے پاس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پس بُرا جانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکے جانے کو بجانب ملک شام کے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس قوم کے دلون مین مسلمانون کی نسبت انکار اور دوری اور کینہ ہی اور تعریف ہی اُس اللہ تعالے کی جسکا کلام برتر ہی اور اُس قوم کا

قول وکلام پست ہی اور یہ لوگ کفر پر ہین اور چاہتا تھا اُنھون نے کہ بجھا دین نور اللہ کو اپنے مونھون سے اور انکار کرتا ہی اللہ تعالیٰ
انکی خواہش سے مگر یہ کہ پورا اور تمام کریگا اللہ تعالیٰ اپنے نور کو اور ہم کہتے ہین کہ نہین ہی اللہ کے ساتھ کوئی معبود اور شریک
اور یہ لوگ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود و شریک ہین پس جس وقت کہ غالب اور بزرگ کیا
اللہ تعالیٰ نے ہمارے دین کو اور مدد دی ہماری شریعت کو اسلام لائے یہ لوگ بخوف تلوار کے اور جب سُنا
اُنھون نے کہ فوج اللہ تعالیٰ کی غالب ہوئی رومیون پر رجوع لائے ہمارے پاس تاکہ بھیجین ہم انکو بطرف دشمنون کے
اور برابر ہوجاوین وہ سابقین مہاجرین اور انصار کے اور بہتر تو یہ ہی کہ تم انکو وہان نہ بھیجو پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ مین تو کسی قول اور کام مین تمہارے خلاف لے نکرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
یہ گفتگو اہل مکہ معظمہ کو معلوم ہوئی پس آئے وہ سب کے سب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس مسجد نبوی مین اور پایا گرداگرد اُنکے ایک
جماعت کو مسلمانون سے کہ باہم ذکر فتح مسلمانون کی اور انکے غلبے کا مشرکین پر کر رہے تھے اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ
وکرم اللہ وجہہ دائین جانب اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بائین جانب اور مسلمان لوگ گرد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
کے بیٹھے تھے پس آئے قریش حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا انکو اور بیٹھ گئے انکے سامنے اور آپس مین
بات چیت کی کہ کون شخص تم مین کا پہلے کلام کریگا پس جسنے پہلے گفتگو کی وہ ابوسفیان بن صخر بن حرب تھے کہ سامنے آئے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور کہا کہ اے عمر تھے تم دشمن رکھنے والے ہمارے اور چھوڑنے والے زمانہ جاہلیت مین اور تھے
تم مخالف ہمارے اور ہم تمہارے پس جب ہدایت فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمکو اسلام مین سادیا اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے جو ہمارے
دلون مین تمہاری نسبت تھی کسواسطے کہ ایمان نے مٹادیا شرک اور دشمنی اور فریب کو اور تم اب بھی پراگندہ کرتے ہو اور
دشمن رکھتے ہو ہمکو آیا نہین ہین ہم تمہارے بھائی اسلام مین اور ایک باپکی اولاد نسب مین پس کیا عداوت ہی تمہاری ہمارے
ساتھ لے بیٹے خطا کے آگے اور اب بھی آیا نہین ہوسکتا ہی کہ دھوڈالو تم اپنے دل کو کینہ اور دشمنی سے جو ہمارے ساتھ ہی اور ہم
جانتے ہین کہ تم بیشک بہتر ہو ہمسے اور تم سبقت کرنے والے ہو ایمان اور جہاد مین اور ہم خوب اس امر کو پہچانتے ہین اور اس سے
منکر نہین ہین پس سکوت کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بسبب شرم اور حیا کے یہانتک کہ پسینا نکلا آیا پھر کہا قسم ہی خدا کی
کہ نہ تھا مطلب میرا اس کلام سے مگر جُدا کرنا بدی اور بیجا خونریزی کا کسواسطے کہ غیرت زمانہ جاہلیت کی تم مین باقی ہی اور
بڑائی تم اپنے نسب کی ظاہر کرتے ہو اُن لوگون پر جو سابق الایمان ہین پس کہا ابوسفیان نے کہ مین گواہ کرتا ہون تمکو
اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مین نے قید کیا ہی اپنی ذات کو خدا کی درگاہ مین اور اسی طرح سب
روسا مکہ معظمہ نے کہا پس راضی ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکی گفتگو سے اور دعا مانگی حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ نے کہ اے میرے اللہ پہونچا تو ان لوگون کو بہتر اس چیز کا جس کی وہ لوگ اُمید رکھتے ہین اور نیک جزا دے
انکے کامون کی جو کرینگے اور دے انکو مدد انکے دشمنون پر اور نہ غلبہ و قرار دے ان کے دشمنون کو اوپر

واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ نہیں گذرے تھے مگر تھوڑے دن تا انیکہ آئے گروہ کثیر یمن سے مقدم اُنکے عمرو بن معدی کرب الزبیدی تھے اور انکے ساتھ عورتیں اور لڑکے تھے اور آئے بارادہ جانے ملک شام کے پس ہنوز مدینہ طیبہ مین پہونچکر قرار نہین پکڑا تھا کہ مالک اشتر نخعی آکے اور اُترے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور تھے فریفتہ محبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اور حاضر ہوتے تھے وہ اکثر معرکون مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ اور ارادہ کیا اُنھون نے لوگون کے ساتھ شام کے جانے کا پس جمع ہوا مدینہ منورہ مین ایک بڑا لشکر یقدر سات ہزار سوار کے اور اس لشکر کے ساتھ قوم جرہم بھی تھی پس جب پورا ہوگیا کام اس لشکر کا حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے لکھا ایک خط خالد بن الولید المخزومی رضی اللہ تعالی عنہ کو اس عبارت سے وھو ھذا بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی بکر خلیفۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الی خالد بن الولید المخزومی ومن معہ من المسلمین اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وامرک بتقوی اللہ فی السر والجھر والرفق بالمسلمین والحمل الضعیفھم والتجاوز عن مسیئھم والمشاورۃ بھم وقد فرجت بما فتح اللہ علیکم واعاذ اللہ علیکم من نصرہ عزیمۃ الکفار فاجعل المسیر وابتک الی ان تطاع اقصی ارضھم وانزل علی جنۃ الشام الی ان یاذن اللہ تعالی بفتحھا علی یدیک ثم الی حمص والمعرات واطلب انطاکیۃ والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وقد نفذت الیک ایطالیمن والبون النخع واقبال مکۃ ویکفیکھم عمرو بن معدی کرب ومالک الاشتر وان نزلت علی المدینۃ العظمی ذات الجبل المطل انطاکیۃ فان الملک ھناک فان صالحک فصالحہ وان حاربک فحاربہ ولا تدخل الدروب ان اوتکا بتنی بذلک مع الی اظن ان الاجل قد اقترب ھر قل پھر لکھا اس آیت کو کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَالسَّلَامُ پھر لپیٹا خط کو اور ثبت کیا اُسپر مُہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سُپرد کیا وہ خط عبد الرحمن بن حمیل المحمی کو اور کہا انسے کہ تمھین قاصد شام کے تھے اور تمھین جواب بھی پہونچاؤ پس لیا عبد الرحمن نے وہ خط اور چلے اپنی اونٹنی پر سوار ہو براہ شارع عام کطے کرتے ہوئے منازل کو یہانتک کہ پہونچے دمشق مین اور پہونچایا خط خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جب خالد بن الولید نے خط پاس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے روانہ کیا تھا کوچ کیا تھا اُنھون نے بجانب دمشق کے اور اہل دمشق خبر ہوئے جانے دیا ان لشکر بادشاہ اور انکی ہزیمت کی سُن چکے تھے پس ڈرے اور گھبرا گئے وہ لوگ اور بھاگے اہل دیہات اور بستیون کے اور پناہ گزین ہوئے وہ دمشق مین اور مہیا کیا سامان قلعے کا اور بلند کین اُنھون نے تلوارین اور طوارق اور نیزے اور ڈھلواسیان اور عراقات کو اوپر دیوار شہر پناہ کے اور ظاہر کیا نشانہا تو کہ پس جب جمع ہوگئے وہ لوگ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور لشکر ہمراہی اُنکا اور زیادہ ہوئے عمرو بن العاص ساتھ دو ہزار کے اور لشکر شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن ربیعہ کا ساتھ دو ہزار کے اور بھر گئی زمین سوائے انکے ساتھ معاذ بن جبل کے اور دیکھا اہل دمشق نے ایک لشکر جرار پس یقین ہوگیا ان کو اپنی ہلاکت کا اور آکر اُترے خالد بن الولید

بمقام دیر کے جو اس نام سے مشہور ہی اور دیر اور دمشق کے بیچ کی مسافت آدھ کوس سے کم تھی پس جب اُترے وہ اس مقام
مین بُلایا امرائے لشکر کو اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ تمکو معلوم ہی جو فریب ان لوگون نے ہمارے ساتھ وقت ہمارے پھرنے
کے کیا ہی پس جاؤ تم مع ہمراہیان اپنے اور اُترو ان کو لیکر باب جابیہ پر اور جگہ کو نہ چھوڑو اور نہ جوانمردی کرو تم واسطے قوم
کے ساتھ امان کے پس فریب مین ڈالین وہ تمکو یا آوین تمھارے پاس اپنے مکر سے اور دروازون سے فاصلے پر ٹھہرو اور بھیجو انکی
طرف ایک فوج کو دوسری کے بعد اور مقرر کرو واسطے اپنے لوگون کے نوبت اور باری کو اور نہ دل تنگ ہو زیادہ اس مقام کے
ٹھہرنے سے اور صبر کے پیچھے فتح ہوتی ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمھارا کہنا مجھے بخوشی منظور اور پسند ہی پھر
روانہ ہوئے وہ ساتھ چوتھائی لشکر کے یہانتک کہ پہونچے باب الجابیہ پر اور کھڑا کیا انکے واسطے ایک گھر جمڑے طائفی کا فاصلہ پر
دروازے جابیہ سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی سلیمان بن عوف سے اور اُنھون نے عبد اللہ سے اور اُنھون نے
ابی محمد عبد اللہ بن حجاز انصاری سے کہا حجاز نے کہ مین نے پوچھا اپنے جد سے جو ہنگام فتح دمشق کے لشکر ابو عبیدہ بن الجراح
مین موجود تھے اس بات کو کہ کیا چیز مانع تھی ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ کھڑا کیا جاتا اسکے واسطے کوئی خیمہ یا
روم سے جو مال لوٹ مین بمقام اجنادین اور بصرا اور شحورا اور حوران کے ملے تھے اور وہ کئی ہزار خیمے انکے پاس مال لوٹ سے موجود
تھے کہا میرے جد نے کہ اے میرے بیٹے باز رکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے فروتنی اور عاجزی نے واسطے اللہ تعالیٰ کے
اور یہ کہ نہ گھمنڈ کرین مسلمان زینت دنیا مین اور یہ کہ دیکھین اور جانین رومی سن بات کو کہ مسلمان لطلب و خواہش ملک کے نہین
لڑتے ہین بلکہ بامید ثواب از جانب اللہ تعالیٰ اور طلب آخرت کے لڑتے ہین اور حال یہ تھا کہ ہلوگ مسلمان جاتے اور اُترتے تھے
انکے شہر و نہین پس دور کھڑے کرتے تھے ہم خیمے انکے اور رکھتے تھے اُنکے آگے شہاریٰ و رہتھیار اور زرہین اور قنطاریات و طوارق
اور نہین نزدیک انکے جاتا تھا کوئی شخص ہم مین کا اور کبھی بھیگ جاتے تھے اکثر لوگ ہم مین سے پانی مین پس نہین شروع کرتے تھے
خیمونکی طرف اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کا نام اسمین نہین لیا گیا تھا مگر ساتھ شرک کے اور تھے ہم کہ جاتے تھے دشمن کی لڑائی مین
خالی ہاتھ ہتھیار سے اور بعض ہم مین سے ایسے تھے کہ خرمے کی گٹھلیون کو ایک دوسرے کے ساتھ دورے بن لپیٹ کر باندھ لیتے تھے اور
اُسکو بجاے زرہ کے پہنتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب اُترے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ باب جابیہ پر حکم
کیا اپنے ساتھیونکو لڑائی کا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو بُلایا اور کہا کہ جاؤ تم اپنے ہمراہیونکے ساتھ باب الصغیر
پر اور نگاہ رکھو اپنی اور اسطرف کو جہان سے تمکو امیر مقرر کرتا ہون اور اگر شہر سے کوئی ایسا نکلے جسکے مقابلے کی تم طاقت نہ رکھتے ہو
پس روانہ کرو تم کسی کو میرے پاس تا کہ مین کمک کروں تمکو تمھاری اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر بُلایا شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور کہا اُنسے کہ تم اپنے ساتھیونکو لیکر باب توما پر جاؤ اور احتیاط رکھو حالم اس دروازے سے جسکا نام
توما ہی اور اگر وہ تمھارے مقابلے کو نکلے پس اطلاع دو مجکو تا کہ کمک کروں تمکو مین تمھاری کہ مین نے سنا ہی کہ تحقیق توما سخت اور ہوشیار ہی
لڑائی مین اور وہ سردار قوم کا ہی اور ہرقل بادشاہ اسکو دوست رکھتا ہی اور یہ سبب اسکی شجاعت کے ہی اور اسی وجہ سے ہرقل نے اپنی بیٹی

ف ۱ اُترنے جابیہ اور قسم کرنے فائد بن ابو اسکا اپنے لشکر کو دروازہ ہاے دمشق پر ۱۲ منہ
ف ۲ شہاری رہ شہری نوع

ف ۱ اسمین ۱۲ منہ
ف ۲ قنطاریات جمع قنطاریہ بمعنی کمان ضعیف
ف ۳ طوارق جمع طارق بمعنی سپر

بیاہ دی ہو پس کہا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ نہین ہو ہم مین کوئی ایسا کہ جسپر اسکا حیلہ اور فریب چل سکیگا اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر طلب کیا خالد بن الولید نے عمرو بن العاص بن وائل السہمی کو اور کہا کہ جاؤ تم مع اپنے لشکر کے باب الفرادیس پر اور ٹھہرو وہان اور نہ ہٹو تم اس جگہ سے کسواسطے کہ مین نے سُنا ہو کہ وہان بہادر اور دلیر لوگ قوم کے ہین پس گئے عمرو بن العاص باب الفرادیس پر پھر بُلایا خالد بن الولید نے قیس رض بن ہبیرۃ المرادی کو اور تھوڑا لشکر انکے سُپرد کر کے کہا کہ تم مع اپنے ساتھیون کے جاکر باب کیسان پر ٹھہرو پس گئے قیس بن ہبیرۃ اس باب پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہو کہ باب مرقش دمشق کا بند تھا اور اس دروازے پر لڑائی نہ تھی اور اسی وجہ سے عرب نے اسکا نام باب السلامۃ رکھا تھا پھر خود خالد بن الولید رضی اللہ عنہ باب شرقی پر اوترے اور طلب کیا ضرار بن الازور کو اور دو ہزار سوار انکے ساتھ کر کے کہا کہ تم بطور طلیعۂ لشکر کے رہو اور پھرو گرد تمام شہر کے پس اگر پیش آوے تمکو کوئی امر سخت یا دکھائی دین تمکو جاسوس قوم کے پس اطلاع دو تم اور روانہ کرو بجانب میرے کہ مین جو کچھ مناسب ہوگا کرونگا ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ تو میری خواہش کی بات نہین ہو کہ لڑائی کو چھوڑ کر مشغول بانتظار اور خود آرائی رہون پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ لڑو تم جہان تک کہ قدرت اور طاقت رکھتے ہو پس کہا ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ نے کہ اگر ایسا ہی تو بہتر ہی پھر روانہ ہوئے ضرار بن الازور اشعار رجز کے پڑھتے ہوئے مثل شیر غضبناک اور چیرتے خستم گین کے اور باقی ہے خالد بن الولید باب شرقی پر اور حملہ کیا قوم نے اس مقام پر پس چلی قوم لڑنے کو اور ارادہ کیا اہل دمشق نے اس امر کا کہ لڑین وہ جبتک کوئی انمین کا باقی رہے اور نہ حوالہ کر دیوین عورتون اور اولاد کو اور چلائے دونون لشکرون نے انمین تیر اور تبھر اور دُھلوا سی یہانتک کہ زخمی ہوئے اکثر لوگ دونون طرف کے اور آئے عبد الرحمن بن حمیر الحمیری مدینہ منورہ سے خط حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لیکر دروازۂ شرقی پر اس حالت مین کہ تھے خالد بن الولید دروازۂ شرقی پر اور ایک جماعت انکے ساتھیون کی بہراہی رافع بن عمیرۃ الطائی کے دشمنون سے لڑتے تھے پس یا عبد الرحمن نے خط ان کو پس جب پڑھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس خط کو خوش ہوئے اسکے مضمون سے اور خوشخبری سُنائی اپنے ساتھیون کو ساتھ آنے لشکر کے بہراہی ابی سفیان اور عمرو بن معدی کرب زبیدی کے اور مشہور ہوئی یہ خبر سب مسلمانون مین اور دن بھر لوگ مصروف لڑائی رہے تا انیکہ رات ہوئی اور دونون فریق جدا ہوئے اور ہر سردار مسلمانون کا اپنے دروازے پر ٹھہرا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہر دروازے پر بھیجا اور پڑھکر سُنایا گیا اُن لوگونکو پس خوش ہوئے مسلمان بسبب آنے کمک کے اور شب گذرانی لوگون نے درانحالیکہ مستعد تھے واسطے لڑائی کے نگاہبانی کرتے تھے نوبت بہ نوبت اور ضرار بن الازور گھومتے تھے گرد لشکر کے اور وہ نہین ٹھہرتے تھے ایک جگہ باحتیاط اس امر کے مشرکین سے کہ نکلین وہ شہر سے مسلمانون پر یا آپڑے لشکر اُنپر ہرقل کی طرف سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہو کہ رات کو زیادہ ہوئی آواز تکبیر مسلمانون کی اور رومی بھی چلاتے تھے ساتھ کلمات پہچان اور نشان اپنے کے

دیوار شہر پناہ سے اور گھنٹے بجاتے جاتے تھے اور مشعلین روشن تھین مثل روشنی دن کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جمع
ہوے اہل دمشق اپنے رئیسون اور دانشمندون کے پاس اور مشورہ کیا آپسمین پس بعضون نے کہا کہ ہماری راے تو یہ ہی کہ مصالحہ
کرلیوین ہم قوم مسلمانون سے اس مقدار پر کہ طلب کرین وہ ہمسے کیواسطے کہ نہین ہی ہمکو طاقت انکے مقابلے کی اور نہ ہم زیادہ شجاع ہین
اُنسے جو کہ ہوے تھے اجنادین مین قوم ہرقلیہ اور بطارقہ اور اراخیہ اور قیاصرہ سے اور پس ڈالا انکو مسلمانون نے مثل پسینے غلے
کے پس کہا بعض رومیون نے کہ چلو بادشاہ کے داماد توما کے پاس کہ مشورہ کرین ہم اُس سے اور سُنین کہ وہ کیا کہتا ہی اور
درخواست کرین اس سے اس امر کی کہ دور کرے وہ ہمسے اس چیز کو جسمین کہ ہم مصالحہ کرینگے مسلمانون سے یا انکے مقابلے کو
نکلینگے پس حمایت کرینگا وہ ہماری راوی نے بیان کیا ہی کہ چلی اور آئی قوم توما کے دروازے پر اور توما کے دروازے پر لوگ متھیار
بند مقرر تھے پس پوچھا اُن لوگون نے قوم سے کہ کیا چاہتے تم اُنھون نے کہا کہ ہم بادشاہ کے داماد توما کو چاہتے ہین پس گیا بعض اُنمین بطلب اجازت
کے پاس توما کے اور اجازت دی اُس نے پس داخل ہوئی قوم اسکے پاس اور یوسہ دیا زمین کو اُسکے سامنے پس خوش ہوا وہ اور حکم
بیٹھنے کا دیا اُنکو پس بیٹھے وہ اور تھے وہ بڑے رنج مین بسبب اُس چیز کے جو اُتری تھی اُنپر پھر متوجہ ہوا اُنکی طرف توما اور پوچھا اُسنے
کہ کیا سبب ہی تمھارے آنیکا اندھیری رات مین پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار پناہ اور داؤدے ہمکو اس بلا سے جو ہمپر نازل
ہوئی ہی اور گھیرا ہمارے شہر نے کہ وہ چیز ہمارے سامنے آئی ہی جسکی طاقت ہم نہین رکھتے اور ہم آئے ہین تیرے پاس اور
اعتماد رکھتے ہین تجھپر پس یا مصالحہ کر تو اہل عرب سے اُس چیز پر جو وہ مانگین یا لکھ بادشاہ کو کہ ہماری کمک کرے یا یا زر رکھ مسلمانونکو
ہمسے کہ ہم قریب بہ ہلاکت پہونچے ہین پس جب سُنا توما نے اُنکی گفتگو کو ہنسا اور کہا کہ خرابی ہو تمکو طمع اور اُمید دلائی تمنے اپنے
دشمن کو آپ مین پس طمع کی دشمن نے تم تین قسم بادشاہ کے سر کی کہ نہین دیکھتا ہو تمین قوم مسلمانونکو اہل اور لایق واسطے
لڑائی کے اور نہ اُنکو لایق ٹھہرنے جگہ تیراندازی کے اور اگر پھر جینگے وہ مجھتک تو ملا دونگا اُنکے آگے والونکو پیچھے والون مین اور نے
لونگا بدلا اپنی قوم کا نفسا نفسی رہو تم اپنے شہر مین اطمینان سے پس اگر کھول دیا جاوے انکے واسطے دروازہ تو نہین جرأت
ہو قوم کو کہ آجاوین وہ شہر مین پس کہا اہل دمشق نے کہ اے سردار قوم مسلمان بہت بڑھکر ہین ان صفات سے جو
بیان کیا تو نے اور ایک چھوٹا سا اور بوڑھا سا اُنمین کا دس اور بیس سے لڑتا ہو اور سردار انکا بڑا سخت ہی کہ اسکا مقابلہ
نہین ہو سکتا ہی پس اگر ہو تو امن مین رکھنے والا ہمارے شہرون اور نگہبان ہمارے اموال کا اور حمایت کرنے والا ہمارا
اپنی ذات اور اپنی قوم سے بس مصالحہ کرے تو اُنسے یا چل تو ہمارے ساتھ انکے مقابلے مین پس کہا توما نے کہ اے قوم تم زیادہ ہو
جماعت مین مسلمانون سے اور پیچھے تمھاری مثل اس شہر کے ہی اور تمھارے واسطے جو سامان اور متھیار اور زرہ وغیرہ ہین انکے پاس مقرر
نہین ہین کیواسطے کہ وہ لوگ ننگے پیر اور ننگے بدن ہین پس کہا اُن لوگون نے کہ اے سردار انکے ساتھ ہمارا سامان اور ہمارے ہتھیار
بہت ہین جو اُنھون نے لیا ہی فلسطین مین لشکر روبیس سے اور جو لیا ہی بصری مین اور ہمسے بروز مقابلہ کرنے انکے کلوص اور عرائیل سے
بمقام بیت میّا کے اور جو لیا ہی اُنھون نے بمقام شحورا کے بولص اور اُسکے بھائی بطرس سے اور جو لیا ہی اُنھون نے اجنادین مین پس تحقیق

فتوح الشام کے دانشوروں کا مشورہ کرنے اہل دمشق کا

بقیہ مسلمانون کے حوالے سے

سامان اور مال ہمارا لے لیا ہی قوم نے دلیکن نہین کام لیتے ہین وہ لوگ اس سے بوجہ بیپروائی کے علاوہ اسکے اُنکے بنی نے اُن کو اللہ کی طرف سے خبر دی ہی کہ جو شخص کفار مین سے مارا جائیگا وہ جائیگا بطرف آگ کے اور جو شخص مسلمانون سے مقتول ہو گا جائیگا بطرف بہشت کے اور حیات دائمی کے پس اسی وجہ سے مقابلہ کرتے ہین وہ لوگ ہمسے ننگے پیر ننگے بدن تاکہ پہونچین وہ بجانب اسکے جو اُنکے بنی نے اُنکے واسطے کہا ہی پس ہنسا تو مالن لوگون کے کلام سے اور کہا کہ اسی سبب سے کہ تمھارے دلون مین یہ کلام اور سوائے اسکے اور اُنکی باتین در آئی ہین اُمید اور طمع کیا ہی ان فرومایہ اور غلامون نے تم مین اور اگر صدق اور راستی سے لڑتے تم انسے تو تمھین انسے غالب ہو جاتے لڑائی مین کسواسطے کہ تم کئی حصہ انسے بڑھکر ہو شمار مین پس کہا ان لوگون نے کہ اے سردار آسان کرتو انکے بار اور شدت کو جسطرح سے تجکو منظور اور جان لے تو اس امر کو کہ اگر تو باز نہ رکھیگا قوم کو ہمسے تو کھول دینگے ہم دروازے شہر کے انکے واسطے اور مصالحہ کر لینگے ہم انسے اس چیز پر جو طلب کرینگے وہ لوگ ہمسے جب سنا تو مانے اُنکی گفتگو کو سوچا دیر تک اور ڈرا اس امر سے کہ یہ لوگ ایسا ہی کرینگے جیسا کہ کہتے ہین پس کہا اس نے کہ مین بھیر دونگا اہل عرب کو تمسے اور مار ڈالونگا انکے سردارونکو ایک ایک کرکے مگر مین چاہتا ہون کہ تم قوت دو مجکو اور لڑو میرے ساتھ ہو کر ایسی لڑائی کہ پسند کرین مین اسکو اور پہونچ جاؤ تم اس لڑائی سے اپنی مراد کو پس کہا ان لوگون نے کہ ہم تیرے ساتھ ہین اور تیرے سامنے لڑینگے اور سبکے سب لڑمرینگے پس کہا تو مانے کہ صبح پر رکھو قوم کو واسطے لڑائی کے پس اسوقت آویگا عرب پر بڑا کام سخت اور ناگوار راوی نے بیان کیا ہی کہ بعد اس گفتگو کے پھرے وہ لوگ اپنی جگہون مین اس قرار داد پر اور وہ تو ما کے شکر گذار اور تھے وہ منتظر اسکے حکم کے اور متوجہ ہوئے تمام رات نگہبانی پر اور آگ برجون اور دروازون پر روشن تھی اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جگہون مین مصروف اور متوجہ بدل تھے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بمقام دیر عورتون اور لڑکون اور مال غنیمت کے پاس تھے اور رافع بن عمیرۃ الطائی بیچ لشکر جحف وغیرہ کے تھے اور لوگ رات کو نگہبانی کرتے رہے تا انیکہ چمکی روشنی صبح کی اور نماز پڑھی ہر سردار نے ہمراہ اپنے لشکر کے اور نماز پڑھی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مع اپنے ساتھیون کے بمقام باب الجابیہ کے اور حکم دیا اپنے ساتھیون کو لڑائی پر جانے کا اور کہا کہ نہ رنجیدہ ہو لڑائی سے پس جو شخص کہ آج کے دن مشقت اُٹھاوے گا کل راحت پاوے گا اور وہ بڑی راحت ہو گی اور احتیاط رکھو تیرون سے بتحقیق تیر خطا بھی کرتے ہین اور کارگر بھی ہوتے ہین اور نہ سوار ہو گھوڑونپر اسواسطے کہ دشمنان خدا تمسے اونچی جگہ پر ہین اور انکو تیر چلانے کا موقع اچھا ہی اور قوت دیو بعض تم مین کے بعض کو اور ثابت رہو اور مقابلہ دشمن مین مضبوطی کر راوی نے بیان کیا ہی پس روانہ ہوئے وہ سب ارادہ لڑائی کے پیادہ پا بطرف دشمنون کے اور چھپایا اپنے تئین ڈھالون سے اور آمادہ ہو کر چلے یزید بن ابی سفیان باب ابوعبیدہ کی طرف سے اور قیس بن ہبیرہ باب بکیسان سے اور رافع بن عمیرۃ الطائی باپ شرحبیل سے اور شرحبیل بن حسنہ باب تو ما سے اور عمرو بن العاص باب الفرادیس سے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے رفاعہ بن قیس سے بیان کی ہی کہ رفاعہ نے کہ نہین تھا کوئی ہم سے اس لڑائی مین سوار مگر بقدر دو ہزار سوار کے ساتھ ضرار بن الازور کے ہنگام محاصرے کے کہ وہ پھرتے تھے

ف
ذکر آمدہ ہونے
سپہ روم کے
واسطے لڑائی
اہل عرب کے
۱۲ ۱۲ ۱۲

گروہ شہر کے تاکہ دردآوین دشمن ناگہان مسلمانون پر اور جسوقت کسی دروازے پر ضرار بن الازور آتے تو ٹھہرتے تھے وہان اور تیز کرتے تھے لوگونکو لڑائی پر اور کہتے تھے کہ صبر کرو صبر کرو اسطے لڑائی دشمنان خدا کے اُٹھائے جاؤگے کل یعنے قیامت کو بیچ سایہ قریب اللہ تعالیٰ کے اور اگر ایسا ہو کہ دشمنان خدا ظاہر ہون اور مقابلہ کرین تمسے پیچھے دیوار شہر پناہ کے پس اللہ تعالیٰ قادر ہے اس امر پر کہ بھیجے اُنپر عذاب انکے اوپر سے اور انکے پیرون کے نیچے سے اور مین اُمید رکھتا ہون تمھارے واسطے فتح کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے راوی نے بیان کیا ہے پس بلایا لوگون نے ایک دوسرے کو واسطے لڑائی کے اور چلائے تیر اندازون نے تیر اور آئے پتھر قلعہ والون کی طرف سے اور کام کیا عراوات اور ڈھلوا سیون نے اور مسلمان ثابت قدم تھے اس بلا پر جو مشرکین کی طرف سے اُنپر آئی تھی اور نکلا تو مادام بادشاہ کا اُس دروازے سے جو اُسکے نام سے بولا جاتا تھا اور تھا ایک شخص اہل دمشق کی جماعتونمین راہب عابد زاہد اور شجاع اور دانشمند بھی تھا اور انکے نزدیک شہر کفر مین اس سے زیادہ عابد اور زاہد انکے دین کا کوئی نہ تھا اور تھا وہ بزرگ قوم کے نزدیک پس نکلا وہ اس دن اپنے مکان سے اور صلیب اعظم اسکے سر پر تھی پس گاڑ دیا اُسنے صلیب کو برج کے اوپر اور ٹھہرے اور جمع ہوئے بطارقہ اور آراحیہ اور بڑے بڑے نصرانی گرداسکے اور انجیل ایک شخص عالم کے ہاتھ مین تھی انمین سے اور رکھا انجیل کو قریب صلیب کے اور بلند کین قوم نے آوازین اپنی اور زیادہ ہوئی گفتگو اور قیل و قال انکی اور آگے آیا اور رکھا تولنے اپنے ہاتھ کو ایک سطر پر انجیل کے اور کہا اسنے کہ اے اللہ مدد دے ہم مین سے اس شخص کو جو حق پر ہو اور غالب کر ہمکو اور نہ حوالہ کر ہمکو دشمنون کے ہاتھ مین اور برباد کر ظالمونکو کہ تو ظالم کو جانتا ہے اے اللہ میرے نزدیک کی چاہتے ہین ہم تجھسے بوسیلہ صلیب اور اس شخص کے جو سولی دیا گیا اور ظاہر کین اس شخص نے نشانیان ربوبیت اور افعال الاہوتیہ کی اور وہ شخص قدیم اور ہمیشہ تیرے ساتھ ہے دنیا مین آیا پھر تیرے پاس لوٹ گیا اور لایا ہے اس انجیل کو تیرے پاس سے پس مدد دے ہمکو ان ظالمون پر اور غالب کر اس شخص کو جو راہ راست پر ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ آمین کی قوم نے اسکی دعا پر رفاعہ بن قیس نے کہا ہے کہ اسیطرح سے بیان کیا مجھسے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جسنے شرح اور بیان کیا اس کلام تو ما کو شرحبیل بن حسنہ سے وہ رؤساء حاکم بصرہ کے شرحبیل بن حسنہ کے لشکر مین باب تو ما پر تھے اور جو کلام کہ رومی اپنی زبان مین کرتے تھے وہ ہمکو ہماری زبان مین بتا دیتے تھے رفاعہ نے کہا ہے کہ پناہ مانگی مسلمانون نے اللہ تعالیٰ سے اہل دمشق کے کلمات کفر اور انکی تہمت لگانے سے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام پر اور بڑھے شرحبیل بن حسنہ اور مسلمان ساتھی انکے اور ارادہ کیا باب تو ما کا اپنے حملہ سے اور سخت ناگوار گذرا انکو قول تو ما مردود کا اور کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ اے دشمن خدا تو جھوٹا ہے کیونکہ تحقیق مثل عیسیٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مثل آدم کے ہے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے انکو مٹی سے زندہ رکھا اُنکو جبتک چاہا اور بلا لیا انکو جب چاہا پھر شدت اور سختی کی شرحبیل نے اسپر لڑائی مین اور اس دن مسلمان ایسی سخت لڑائی لڑے کہ کبھی ایسی لڑائی دیکھی نہین گئی تھی اور مارے لوگون کے تیر اور چلائے تیر بے دریغ پس زخمی کیا بہت لوگونکو اور تھے منجملہ زخمیون کے ابان بن سعید بن العاص کہ ایک تیر زہر آلود انکے لگا تھا پس نکال لیا اُنھون نے تیر کو اور باندھ لیا زخم کو اپنے عمامہ سے اور پایا ابان نے تزہر کا اپنے بدن مین پس پھر گرے وہ اور اُٹھا لیا اُنکو نکے بھائیون نے اور لے آئے

قت اذکر دخول دمشق وقصة قتوا اور تحریف ہرمز کے ایمان لانے کا

مسلمانون کے لشکر مین اور ارادہ کیا مسلمانون نے عمامے کے کھولنے کا تاکہ علاج کرین اُنکے زخم کا پس کہا ابان نے کہ نہ کھولو میرے عمامے کو زخم سے کہ اگر کھولوگے اُسکو تو اُسکے ساتھ ہی میرا دم نکلجائیگا اور قسم ہے خدا کی کہ اُسنے دیدی مجکو وہ چیز کہ جسکی مین اُمید رکھتا تھا پس نہ مانا اور نہ سُنا مسلمانون نے اُنکے کلام کو اور کھولا عمامے کو پس نہین کھول چکے تھے مسلمان عمامے کو کہ کھولی ابان نے اپنی آنکھ آسمان کی طرف اور اُنگلی اُٹھاکر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ھذا ما وعدنا الرحمٰن وصدق المرسلون پس نہین تمام کیا تھا ابان نے اس کلام کو کہ مرگئے رحمت کرے اللہ اُنپر اور سُنا اس ساتھ کہ ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ زوجۂ ابان نے اور نکاح کیا تھا ابان نے اُنکے ساتھ بروز جنگ اجنادین کے اور تھوڑے دن گذرے تھے اُنکے نکاح کے کہ رنگت مہندی اور خوشبوے عطر کی اُنکے ہاتھ اور سر مین باقی تھی اور تھین وہ عورتون پاپیادہ لڑنیوالی اور دلیر خاندان شجاعت سے پس جب سُنا اُنھون نے حال موت اپنے شوہر کا آئین وہ ساتھ گھبراہٹ کے درانحالیکہ ٹھوکرین کھاتی تھین بسبب لٹکنے دامن اپنے کپڑون کے اور کھڑی ہوئین اپنے شوہر کی لاش کے پاس پس جب دیکھا اُنکو صبر کیا بامید ثواب کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور نہین سُنا گیا اُنسے کوئی کلام سوائے اسکے کہ کہا اُنھون نے اپنے شوہر کی لاش پر ھنیئا لک ما اعطیت مضیت الی الحور العین الی جوار رب العالمین ھو الذی جمع بیننا ثم فرق واللہ لا جھدن حتی الحق بک کانی مشتوقۃ الیک لم اسر ومنک ولم ترو منی ولکن ابا اللہ الا ان تنقضی بعیشتی حرام علی ان یا لامسنی بعدک احد فقد حسبت نفسی فی سبیل اللہ مسی ان الحق بک وارجو ان یکون ذلک عاجلا **راوی** نے **بیان** کیا ہے کہ نہین دیکھا لوگون نے ام ابان سے اچھی صبر کرنیوالی کو پھر تجہیز اور تکفین کرکے دفن کیا اُنکی جگہ مین اور قبر اُنکی مشہور ہے اور نماز پڑھی خالد بن الولید اور مسلمانون نے پس جب چھپائے گئے وہ مٹی مین نہین روئین ام ابان اور نہ ٹھہرین اُنکی قبر پر سوائے اسکے کہ آئین وہ اپنے ہتھیارون کی طرف اور مسلح ہوگئین اور بدلدی ہیئت اپنی اور ڈھالا باندھا اور لے لیا ڈھال اور تلوار کو اور ملگئین مسلمانونکے لشکر مین بدون علم اور اطلاع خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پھر پوچھا کہ کس دروازے پر میرے شوہر مارے گئے لوگون نے کہا دروازہ توما دا دہرقل بادشاہ پر وہ مارے گئے اور اُسی نے مارا ہے اُنکو اور روانہ ہوئین وہ شرحبیل بن حسنہ کے ساتھیون کی طرف پس ملگئین اُنمین اور بہت سخت لڑائی لڑین اور تھین وہ بڑی تیر انداز لوگون مین شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے بروز لڑائی اہل دمشق کے دروازہ توما پر ایک شخص کو صلیب لیے ہوئے توما کے آگے وہ اشارہ کرتا تھا ہماری طرف اور پکار کر کہتا تھا کہ اے اللہ مدد دے صلیب کو اور اُس شخص کو جسنے پناہ لی ہے ساتھ صلیب کے اے اللہ ظاہر کر اُنپر غلبہ اُسکا اور بلند کر مرتبہ اُسکا کہا شرحبیل نے کہ مین دیکھتا تھا اُسکی طرف کہ دفعتہً جلایا ام ابان نے ایک تیر کہ نہ خطا کی اُسکے بدن سے اور اُسی وقت اُسکے ہاتھ سے صلیب چھوٹکر ہماری طرف گری اور دیکھے مین نے اُسکے جواہر چمکتے ہوئے پس ہر شخص ہم مین کا اُسکے لینے کو دوڑا اور چھپایا ہمنے اپنے تئین ڈھالون سے اور برسنے لگے ہمپر تیر اور حملہ کیا بعض ہمارون نے بعض پر اس طرح سے کہ ہر شخص پیستی کرتا تھا طرف صلیب کے کہ لے لیوے اُس کو

اور دیکھی دشمن خدا تو مانے کثرت لوگون کی بجانب صلیب کے اور اُسکے گرنے کو ہماری طرف پس یقین کیا اُسنے اپنی خواری کا
اور برہم ہوا اور کفر والکار ظاہر کیا اور سخت گذرا اُسپر یہ معاملہ اور کہا اُسنے کہ پہونچیگی یہ خبر بادشاہ کو کہ صلیب سیاہ بزرگ
لے لیگئی ہمسے اور اہل عرب اُسکے مالک ہوگئے تھے کچھ عرصے تک پس مضبوط باندھی اُسنے کمر اور لے لی تلوار اور سپر اپنی اور کہا
اپنے ساتھیون سے کہ جس شخص کو تم مین سے میرا ساتھ دینا ہو پس ساتھ دے میرا اور جس کسی کا جی چاہے ٹھہر رہے اور مین ضرور
مقابلے کو جاؤنگا اور آرام دونگا اپنے دل کو ان دشمنون کے دفع کرنے سے اور اور ترا وہ جلدی سے اور حکم کیا دروازہ کھول دینے
کا پس کھولا گیا دروازہ اور نکلا وہ سب کے پہلے پس جب اُسکی قوم نے یہ حال دیکھا نہین باقی رہا کوئی مگر یہ کہ اُترا حصار سے
اُسکے پیچھے اسوجہ سے کہ حرص اور ارادہ اور دانشمندی اور شدت رکھتے تھے پس بعضون کے
ہاتھ مین کمان اور تیر تھے اور بعضون کے پاس سپر اور شمشیر اور نکلے سب کے سب مثل پھیلی ہوئی ٹیڈی کے **راوی** نے
بیان کیا ہے کہ مسلمان لوگ صلیب سے لینے مین مضروف تھے پس جب نکلے رومی دروازے سے اور بلند ہوئین آوازین اُنکی
ہوشیار کرو یا بعضون نے بعض کو پس جب دیکھا اُنھون نے اس معاملہ کو حوالہ کیا صلیب کو شرجیل بن حسنہ رضی اللہ
عنہ کے اور جدا ہوگئے ایک ایک واسطے مقابلے اپنے دشمنون کے اور پھرے اُنکی طرف اور حملہ کیا اُنکے لشکرون پر
درآنحالیکہ ڈرانے والے تھے اُنکو اور آنے لگے اونکے اوپر تیر اور پتھر ہر جگہ سے دروازون کے اوپر سے پس آواز دی اور
پکار کر کہا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو پیچھے پھرو تاکہ بے ڈر ہوجاؤ دشمنون کے تیرون اور پتھرون
سے جو اوپر دروازے کے ہین پس پھرے لوگ پیچھے کو تا انیکہ بے ڈر ہوگئے اپنے دشمنون کی بدی سے اور پیچھا کیا انکا دشمن
خدا تو مانے والون نے اور مارتے ہوئے اور گرد اُسکے دلیر لوگ اُسکی قوم کے تھے اور وہ مثل اونٹ مست کے تھا
پس جب دیکھا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کثرت اور غلبہ مشرکین کا پکارا اور برانگیختہ کیا اپنی قوم کو لڑائی پر یہ کہتے
ہوئے کہ بھولجاؤ تم اپنی موتون کو اور ہوجاؤ تم طلب کرنے والے بہشت کے اور راضی کرو تم اپنے خالق کو اپنے کام سے کہ اسکے
سوا نہین پسند کریگا تمسے بھاگنے کو اور نہ پیٹھ پھیرنے کو حملہ کرو اُنپر اور ملجاؤ اُنپر برکت عطا کرے اللہ تم لوگون پر **راوی** نے
بیان کیا ہے پس حملہ سخت کیا مسلمانون نے اور بڑی لڑائی ڈالی قوم نے اور ملگئے بعض انمین کے بعض سے اور کام کیا تلوارون نے
اور چلایا تیر اور پتھر اور ملایا منھون سے سیرون کو اور سُنا اہل دمشق نے اس امر کو کہ تو مسلمانون کے مقابلے کو نکلا ہے
اور صلیب اعظم اُسکے ہاتھ سے گر کر مسلمانون کی طرف جاتی رہی پس نکلے وہ لوگ واسطے لڑائی کے درآنحالیکہ دوڑتے
تھے وہ تا انیکہ بڑھ گئی جماعت اُنکی اور دشمن خدا تو ما دائین اور بائین طرف دیکھتا اور ترغیب دیتا تھا اپنی قوم کو
واسطے تلاش اور لینے صلیب کے کہ دفعتہً دیکھا اُسنے صلیب کو شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس
پس دیکھتے ہی تلوار نکالکر حملہ کیا اور ہجوم کیا اُسنے اُنپر اور چلایا اور کہا گالی دیکر کہ ڈال دو تم صلیب کو بتحقیق پہونچ گئی
تم پر بلا اور سختی اُس کی **راوی** نے **بیان** کیا ہے کہ دیکھا شرجیل بن حسنہ نے اُسکے تا گمانی

در آتے کو اپنے اوپر پس ڈالدیا صلیب کو اپنے ہاتھ سے اور سامنے اپنے سینے کے کیا سپر کو اور نکال لیا اپنی تلوار کو اور سامنا
کیا اُسکا اور حملہ سخت کیا دشمن خدا نے جب دیکھا اُسنے صلیب کو پڑی ہوئی اور آواز سخت سے پکارا اپنے ساتھیون کو پس
آئے وہ کمک کی اُسکی مشرکون نے اور دیکھا ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ نے حملہ دشمن خدا کو شرحبیل بن حسنہ پر
پس کہا اور پوچھا اُنھون نے کہ یہ کون شخص ہی خوار کرنے والا اپنے نفس کا مسلمانون نے کہا کہ یہ دامادِ بادشاہ کا
اور قاتل تمھارے شوہر ابان بن سعید بن العاص کا ہی پس جب سُنا ام ابان نے یہ کلام حملہ سخت کرکے اُس کے
نزدیک پہونچین پھر چڑھایا تیر کو کمان مین اور چلایا بجانب تو ما کے پس دوڑے بجانب ام ابان کے گبر لوگ اور گھیرا اور
گرفتار پہونچائی اُنکو تاکہ ڈرا دین اُنکو پس نہ التفات کیا ام ابان رضی اللہ تعالی عنہا نے بجانب اُنکے غیر از نیکہ راست کیا
تیر کو اُنکے سردار پر اور پکار کر کہا بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ پھر چھوڑا تیر کو اور دشمن خدا پہونچگیا تھا شرحبیل بن حسنہ تک
اور قریب تھا کہ غالب ہو جاوے اوپر صلیب کے اور لے لیوے اُسکو کہ دفعتہً تیر پہونچا اُسکی دائین آنکھ پر اور گھس گیا اُسمین
پس پھرا اُس مین دشمن خدا پیچھے کو چلاتا ہوا اور ارادہ کیا ام ابان نے کہ دوسرا تیر چلا دین اُسپر پس دوڑے لوگ اُنکی طرف
اور چھپا لیا دشمن خدا کو ساتھ سپرون اور طوارق کے اور بچاتے تھے تو ما کو اُنسے پس جب بے ڈر ہوئین ام ابان تیر اندا
سے چلانے لگین تیر اور پڑھتی تھین اشعار واقدی نے بیان کیا ہی کہ پھر مارا اُنھون نے تیر ایک گبر کو پس جا لگا
اُسکے سینے مین اور گر پڑا وہ زمین پر اور دوسرا تیر مارا اُسکو پس لگا اُسکی گردن مین پس دندھا ہو کر گر گیا اور مر گیا اور دشمن
خدا تو ما سب کے پہلے پھرا اور بھاگا تھا بسبب حرارت لگنے تیر کے پس چلایا وہ مثل اونٹ کے تا انیکہ داخل ہوا وہ
دروازے مین اور دیکھا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اس حال کو پس پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے سختی ہو تم پر کس
چیز نے تمکو روک رکھا ہی اور بتحقیق رہائی پائی سگ رومی نے حملہ کر دو تمان کتون پر قریب ہی اللہ کے نزدیک یہ امر کہ
پہونچ جاؤ تم دشمن خدا تک پس حملہ سخت کیا مسلمانون نے اور حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ اور سب لوگون نے اور مار ہٹایا
لشکر روم کو تا انیکہ پہونچے وہ لوگ دروازے تک اور حمایت کی اُنکی قوم نے دیوار کے اوپر سے ساتھ تیرون اور پتھرون کے
پس پھر آئے مسلمان اپنی جگہ پر اور مار ڈالا اُنھون نے تین سو رومیون کو اور لے لیے کپڑے اور ہتھیار اور صلیب اُنکی اور
داخل ہوا دشمن خدا تو ما شہر مین در آنحالیکہ تیر اُسکی آنکھ مین قرار پکڑا اور نہین نکلا تھا پس جب لا تو ما قوم مین بند کر لیا
اُنھون نے دروازے کو اور دیکھا ہوئے گرد اُسکے بڑے بڑے معزز رومی قوم نصرانیہ اور اساقفہ اور اراخیہ سے اور چاہا اُنھون نے
کہ نکالین تیر کو اور کھینچ لین اُسکی آنکھ سے مگر نہ نکل سکا وہ تیر اور اپنی جگہ مین رہا اور وہ نالہ و فریاد کرتا تھا پس جب پر گذری
اس تدبیر مین اور کوئی سبیل اُسکے نکالنے کی نہ ملی پس کاٹ لیا تیر کی لکڑی کو اور باقی رہگئی کانسی اُسکی آنکھ مین اور باندھ
لیا اُسکو پٹی سے اور کہا اُس سے چلنے کو پس انکار کیا اُسنے اور بیٹھ گیا اندر دروازے کے یہانتک کہ سکون ہوا اُسکے درد
مین اور کہا قوم نے اُس سے کہ چلکر ٹھہر تو اپنے مکانمین ہی باقی دن تک اس واسطے کہ آج کے دن دو مصیبتو نمین

ہم گرفتار رہے ایک مصیبت صلیب اعظم کی اور دوسری مصیبت تیر اندازی کی جو اس قوم سے تجکو پہونچی اور جان سکتے
ہم اس امر کو کہ مسلمانون کے سامنے کوئی نہین ٹھہر سکتا ہی اور نہین در آسکتا ہی کوئی انکی آتش حرب مین اور نہین کی تھی ہمنے سمجھے درخواست
مصالحہ کرنیکی مگر بسبب دیکھنے اور سُننے انکے حالات اور کامون کے اور سوائے صلح کے اور کوئی صورت ہم مناسب نہین دیکھتے
ہین پس غضبناک ہوا تو ما اور زیادہ ہوا غصہ باطنی اُسکا اور کہا کہ سختی ہو تیرے حال پہ ہی کہ لے لیگئی صلیب اعظم اور ایذا پہونچی میری
آنکھ کو اور مارے گئے میرے مصاحب اور مین غفلت اور بیخبری کرون ان غلامون سے اور بادشاہ کو میری غفلت کی اطلاع اور اسکے
نزدیک میرا عجز اور سُستی ظاہر ہو اور ضرور ہی مجکو انکا مقابلہ کرنا اور ہر حال مین طلب کرونگا مین اپنی صلیب اور لے لونگا بعوض
اپنی آنکھ کے ہزار آنکھین انکی تاکہ بادشاہ کو معلوم ہو جاوے کہ مین نے اپنا بدلا انسے لیا اور قریب ترین اُنکے ساتھ ایک
مکر کرونگا اور اسکے ذریعے سے انکے سردار تک پہونچونگا اور بھگا دونگا انکی جماعت کو اور لے لونگا مال انکا اور وہ سب جو ہمسے لوٹا ہی
انھون نے اور بھیجدونگا وہ سب بادشاہ کے پاس پھر بعد اسکے نہ راضی ہونگا اور نہ اعتقاد کرونگا مین انکے ساتھ اسی پر یہانتک
کہ تیار کرونگا مین ایک لشکر اور ساتھ لونگا بار برداریان اور زاد راہ اور جاؤنگا کے سردار ابی بکر کی طرف جو ملک حجاز مین ہین
اور مٹا دونگا انکی نشانیون کو اور کھود ڈالونگا انکی مسجدون کو اور کر دونگا انکے شہر کو مسکن گوہون اور کھوسون اور وحشی
جانورونکا پھر تو ملعون چڑھ گیا دروازے کے اوپر اور آنکھ مین پٹی باندھے ترغیب دیتا تھا لوگون کو تاکہ دور ہو جاوے
انکے دلون سے رعب اور کہتا تھا کہ بے صبری نہ کرو اس معاملے مین جو ظاہر ہوا تمکو مسلمانون سے اور بیشک صلیب
بھگا دیگی انکو بسبب اپنی سختی کے اور مین ذمہ دار ہوتا ہون اس امر کا پس قرار پکڑا لوگون نے اسکے کلام سے اور سخت
لڑائی لڑے اور صبر کیا انکے مقابلے مین مسلمانون نے اور اطلاع دی شرجیل بن حسنہ نے اس حال کی خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ کو اور لکھا قاصد سے کہ بیان کر تو خالد بن الولید سے کہ اس دشمن خدا تو بادشاہ کے ہاتھ سے ظاہر
ہوا ہمکو وہ امر جو اندازہ و شمار سے باہر ہی پس ہماری کمک کے واسطے لوگ بھیجو اسوجہ سے کہ ہمارے مورچے پر
لڑائی ہر جگہ سے زیادہ ہی پس جب پہونچا قاصد پاس خالد بن الولید کے اور حال لڑائی مشرکین اور تو با اور زخمی ہونے
اُس کی آنکھ کا ام ابان رض کے تیر سے اور گرپڑنا صلیب کا اور آجانا اُسکا ملکیت مسلمانون مین اور مارا جانا اُس شخص کا جسکے
ہاتھ مین صلیب تھی اُنسے بیان کیا خوش ہوئے خالد بن الولید اور سجدہ خدا کا ادا کیا پھر کہا کہ یہ ملعون تو مقرب ہی بادشاہ
کے نزدیک اور وہی منع کرتا ہی قوم کو مصالحے سے اور مین اللہ تعالی سے اُمید رکھتا ہون کہ کفایت کرے ہمارے واسطے
اللہ تعالی اُسکے کام مین اور پھیر دے ہمسے بدی اور برائی اُسکی پھر قاصد سے کہا کہ پھر جا تو اور کہہ شرجیل بن حسنہ سے کہ جس
طرح سے مین نے تمکو اور ہر ایک کو ہی اُسی طرح حفاظت کرتے رہو اسواسطے کہ ہر گروہ مسلمانونکا مشغول ہی اُس کام مین جسکے
نزدیک ہی وہ اور مین تمسے نزدیک ہون اور تمھارے ساتھی ضرار بن الازور بھی شہر کے گرد پھرتے ہین اور ہر وقت تم سے
نزدیک ہین اور نہ آویگا کوئی تم پر اُنکے سامنے ہو کر اگر چاہا اللہ تعالی نے پس لڑو تم اور نہ رنجیدہ ہو راوی نے بیان کیا ہی کہ

قاصد نے پھر آکر جواب خالد بن الولید کا شرجیل کو پہونچایا پس صبر اور استقامت کی انھون نے اور لڑا ایکے باقی دن تک اور
صبر کیا مسلمانون نے اپنی جگھون پر اور سرداران مسلمانون کے حال اور سختی تو ما کا ساتھ شرجیل کے اور لوٹ لینا شرجیل
بن حسنہ کا صلیب کو سنکر بہت خوش ہوے اور ثابت قدم رہے لوگ لڑائی مین یہان تک کہ گذر گیا اُنسے وقت نماز ظہر کا
اور نزدیک ہوا وقت نماز عصر کا پس موقوف کر دیا انھون نے لڑائی کو اور پھرا ہر فرقہ اپنی جگہ پر تا انیکہ شام ہوگئی اور روشن
کیگئی آگ اور پڑھا گیا قرآن مجید اور اذان کہی موذنون نے اور نماز عشا کی پڑھی ہر سردار نے اپنی جماعت کے ساتھ واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب تاریکی رات کی ہوئی بلایا تو ملعون نے بڑے بڑے لوگون اور دلیران دمشق کو پس آئے
وہ لوگ اُسکے پاس اور کہا اُسنے اُنسے کہ اے اہل اس دین کے تحقیق کیا ہی تمکو ایسی قوم نے کہ نہین ہی انمین نیکوئی اور نہ دین
اور نہ امان اور نہ وفاداری اور نہ ذمہ داری اور اگر مصالحہ کروگے تم اُنسے اور دینگے تمکو وہ امان تو نہ وفاداری کرینگے
وہ تمھارے ساتھ اور نہ صلح رکھینگے تمسے اور اپنی اولاد اور عورتین اپنی اسواسطے ساتھ لائے ہین کہ اُنکو تمھارے شہر و نمین
آباد کرادین خوشی سے چاہو اس بات کو یا کہ انکار کرو پس ایسی صورت مین کیونکر صبر کیا تمنے اپنی بیحرمتی اور قید ہونے
اپنی عورتون اور نکل جانے اپنے گھرون کا اور اس امر سے کہ ہون عورتین تمھاری لونڈی غلام تابعدار اُنکے اور نہین
جاتی رہی صلیب اُنکی طرف مگر بسبب خشم اور غضب کے تمپر اسوجہ سے کہ ارادہ کیا ہی تمنے اپنے دلون مین مٹ جانا اس
دین اور مصالحہ مسلمین کا ایذادی تمکو صلیب نے اور اہانت کی تمھاری اور مین جو انکے مقابلے کو نکلا تھا اگر زخمی نہو جاتی
میری آنکھ نہ پھیرتا مین اُنکی لڑائی سے یہان تک کہ فراغت پاتا مین اُنسے اور اب ضرور مین اپنا بدلا لونگا اور دور کرونگا
اپنی عار کو پس تحقیق قسم کھاتا ہون مین عزت بادشاہ رحیم کی کہ ضرور ہی تجکو بدلا لینا اور یہ کہ نکالونگا مین دو ہزار آنکھین
اہل عرب کی اور بھیجونگا بادشاہ کے پاس پھر اپنی صلیب کے لونگا اور اگر غفلت کی مین نے ان باتون مین تو نہ بیخوف ہونگا
مین خفگی بادشاہ سے بہ نسبت اپنے پس جب سُنی اُن لوگون نے یہ گفتگو تو ما کی کہا اے سردار حال یہ ہی کہ قوم مسلمان
بہت ہین اور نہین ہی تیری تدبیر مگر یہ کہ قصد کیا جاوے جہت اور طرف کا ان جہتون سے یہانتک کہ باگین پھیر کر
آوینگے قوم ہر جگہ سے اور لشکر لیکر آویگا تیری طرف بڑا سردار اُنکا دروازۂ شرقی سے آویگا دوسرا سردار باب جابیہ سے
اگر سخت گذریگا اور پیش آویگا وہ امر جسکی طاقت تجھے نہین ہی اور بعد اسکے ہم راضی ہین اس امر مین جسمین تو راضی ہی پس
اگر حکم دیگا تو ہمکو نکلنے کا اُنکے مقابلے مین نکلینگے ہم اور اگر حکم کریگا تو ہمکو لڑنے کا شہر پناہ پر لڑینگے ہم تو ما نے کہا قریب ہے
تمھارے واسطے ایک خاص تدبیر لڑائی کی تجویز کرونگا مین پھر حکم کیا اُسنے سب خاص و عام کے یکجا ہونے کا پس اکٹھا ہوئے
سب لوگ گرد رہ گئے کچھ تھوڑے لوگ دروازون پر بخوف مسلمانون کے پس جب یکجا ہو چکے سب لوگ کہا تو ما نے کہ مین نے
ارادہ کیا ہی کہ درآون مین ناگاہ مسلمانو پر اُس رات مین اور چھاپہ دون اُنکی جگھون پر اسواسطے کہ راہ خوفناک ہی اور ہم لوگ
زیادہ واقف اور خبردار اپنے شہر کے ہو بہ نسبت اپنے غیر کے پس ہر شخص کو تم مین سے چاہیے کہ مسلح ہو کر دروازہ سے نکلے اور

چھاپہ مارے قوم پر اور مین اپنے ساتھیون سمیت اپنے دروازے سے نکلونگا اور مین اُمید رکھتا ہون کہ نہ پھرونگا مگر ساتھ خوشی اور سرور کے پس جسوقت فراغت پاؤنگا مین قوم سے اور باگ پھیر کر آؤنگا تمھاری طرف پس ایک ایک کو ان مین سے بھگاتے اور مٹاتے ہوے سردار قوم تک پہونچونگا پس قید کرلونگا اُسکو اور روانہ کرونگا بادشاہ کے پاس تاکہ حکم کریگا اُسکی نسبت جو چاہیگا پس جو شخص نکلے تم مین سے کسی جہت کی طرف پس نہ پھرے اور نہ ہٹے وہ اپنی جگہ سے یا پہونچ جاؤن مین اُس تک سمجھون نے کہا کہ تیرا حکم بخوشی منظور ہی پس اُسیوقت قصد کیا توما نے بجانب قوم کے اور جدا جدا کیا ہر گروہ کو اور بھیجا ایک گروہ کو باب جابیہ پر اور ایک گروہ کو باب شرقی پر اور کہا اُنسے نہ ڈرو تم کسو سے کہ بڑا سردار قوم کا خالد بن الولید دور ہی تمسے اور نہین مین باب جابیہ پر بگرناکس اور غلام لوگ پس پیس ڈالو تم اُنکو مثل پیسنے غلے کے اور کھا جاؤ تم اُنکو مثل کھانیکے پس روانہ ہوے وہ لوگ اور بلا کر بھیجا توما نے ایک اور گروہ کو باب الفرادیس پر بجانب عمرو بن العاص کے اور ایک گروہ کو باب کیسان پر بطرف سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے پس روانہ ہوا ہر گروہ جہان بھیجا گیا اور خاص کرلیا توما نے اپنے تئین اپنے دروازے کیواسطے اور اُسکے ساتھ دلیران قوم تھے اور نہین چھوڑا کسی بہادر دلیر کو اُسنے جسکی شجاعت کو وہ جانتا تھا مگر یہ کہ اپنے ساتھ مقرر کیا اُسکو پھر کہا قوم سے کہ قریب ہی کہ چڑھا دون مین تمھارے وسطے اپنے دروازے پر ایک شخص کو جسکے پاس ناقوس ہوگا کہ بجاویگا وہ اُسکو اور آواز مگنے کو پس جسوقت سنو تم اُسکی آواز کو پس وہی نشانی ہی میرے اور تمھارے بیچ مین پس کھولدو دروازون کو اور نکلو جلدی کرکے بجانب اپنے دشمنون کے اور درآؤ ناگاہ اُنپر اور بیشک تم پاؤگے مسلمانون کو اس حیثیت سے کہ کوئی اُنمین کا سوتا اور کوئی بیٹھا ہوگا پس درآؤ تم اُنپر پیش از انیکہ پہونچین وہ اپنے ہتھیارون تک پس لگاؤ اُنپر ضربات ایذا دہندہ اور مار ڈالو اُنکو جسطرح سے چاہو تم پس اگر کروگے تم اس کام کو صدق دل اور راستی سے نسبت قوم کے اس رات مین اُمید کروگے تم انمین اس امر کی کہ شکست اُٹھاوینگے اور لوٹ جاوینگے وہ ایسا لوٹنا کہ نہ بندھ سکینگے اور نہ درست حال ہوسکینگے کبھی بعد اسکے پس خوش ہوئی قوم اس کلام سے اور چلے بموجب اُسکے حکم کے اور ارادہ کیا ہر فرقے نے ایک دروازے کا ہر دروازون سے **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ بلایا توما ملعون نے ایک نصرانی کو اور کہا اُس سے کہ لے تو ناقوس کو اور چڑھ جا دروازے پر پس جسوقت دیکھے تو ہمکو کہ کھولا ہے دروازے کو تو بجا اُس سے ایسی آواز کہ مسنین اُسکو سب لوگ ہمارے جو دروازون پر مقرر ہین اور دوڑین وہ اپنے دشمنون کی طرف پس کہا اُسنے کہ یہ امر بخوشی منظور اور پسند ہی پھر روانہ ہوا وہ اور جلدی کی اُسنے اس کام پر اور لایا ایک بڑا ناقوس اور چڑھ گیا دروازے پر اور چلا توما ساتھ ایک ٹکڑے کے اپنے لشکر سے جو زرہین اور خود پہنے تھے اور اُنکے ہاتھ مین عمود اور تلوارین تھین اور توما ان سب کے آگے تھا اور اُسکے ہاتھ مین چوڑی تلوار ہندکی اور سر پر خود مقیہ کی تھی اور پہنے تھا دشمن خدا جوشن لوہے کے اور اُسکے سر پر خود کسریہ تھا جو ہرقل نے اُسکو اپنے سلح خانے سے بطور تحفے کے بھیجا تھا اور اُسپر سونے چاندی کا کام تھا اور سیف بران آمین کچھ کارگر نہین ہوتی تھی پس جب پہونچا وہ دروازے پر اور پورا ہوگیا لشکر اسکا کہا اُسنے اپنے ساتھیون سے کہ ایسی جلدی اور کوشش کرو تم

ف ۱ ذکر اس کرنے توما کا شہر دمشق کو سے لڑائی کے ۱۲

کہ پہونچ جاؤ دشمنون تک اور پہونچکر حملہ کرو اور ناگہان در آؤ اور ٹھہراؤ تلواردن کو اُنپر اور جو شخص تمسے امان طلب کرے
پس نہ باقی رکھو اسکو مگر یہ کہ وہ سردار قوم کا ہو اور تم مین سے جو شخص دیکھے صلیب کو پس پہونچ جائے اُس تک اور اگر دور ہو
صلیب اس شخص سے پس آواز دیکر پکارے مجکو تا اینکہ جاؤن مین بجانب اُسکے سبھون نے کہا کہ تیرا حکم ہمکو بخوشی پسند اور منظور
ہے پھر اُسکے حکم سے دروازہ کھولا گیا اور ایک شخص نے اُسکے ساتھیون سے صاحب ناقوس کے پاس جاکر حکم اُسکے بجانے کا دیا
پس ایک ایسی آواز سخت بجائی اُسنے کہ سوائے اُسکے اور آواز نہ تھی یہانتک کہ کھولا قوم نے سب دروازون کو اور دوڑ
پڑے لوگ اُسپر وقت اور نکلا تو ملعون دروازے سے اور سُنی مسلمانون نے آواز پس دوڑے وہ لوگ بجانب صحابہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ غافل تھے قوم کے فریب سے مگر یہ کہ جاگتے اور ہوشیار تھے پس جب سُنا لوگون نے
آواز کو جگا دیا بعضون نے بعض کو اور آوازین دینے لگے اور اُٹھ کھڑے ہوے لوگ اپنے خوابگاہ سے مثل شیر حملہ آور کے پس نہین
پہونچے اُن تک دشمن اُنکے مگر یہ کہ وہ ہوشیار ہو گئے تھے اور متوجہ مقابلۂ دشمن ہوئے مگر بے ترتیب تھے پس لڑے لوگ
بیچ اندھیری رات کے اور کام کیا تلواردن نے اور سُنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے آواز کو پس اُٹھ کھڑے ہوئے بدحواس گھبرائے
ہوے بسبب سننے آواز اور فریاد کے اور چلاکر کہا واغوثاہ اسلاماہ واسوء صباحاہ اکیدوا قومی ودب الکعبۃ اللھم انظر الیھم بعینک
التی لا تنام وانصرھم ولا تسلمھم الاعدھم پھر بلایا **فتحان** بن زید طائی برادر عدی بن حاتم طائی کو اور کہا اُنسے کہ تم میری
جگہ پر بیٹھو میری قوم اور لڑکے بالون مین کہ نہین صبر ہی مجکو اس سے جو سُنا ہی مین نے اور احتیاط رکھو تم اس امر سے کہ آوین
کوئی تمھارے سامنے سے پھر جھوڑا خالد بن الولید نے لشکر کو فتحان کے ساتھ اور روانہ ہوے وہ ساتھ چار سو سوار کے اپنے
لشکر سے اور وہ بدون زرہ کے تھے اور نہین پہنے تھے دیگر کپڑے ملک شام کے اور کھلے سر تھے بدون خود کے اور باز رکھا
تھا اُنکو عجلت روانگی نے بجانب مسلمانون کے مسلح ہونے سے اور چھوڑ دیا تھا گھوڑے کی باگ کو اُنھون نے اور اُنکے
ہمراہیون نے اور وہ آگے اپنی قوم کے تھے اور آنسو اُنکے جاری تھے رخسارون پر بسبب خوف کے بحال مسلمانونکے
اور سُنا لوگون نے اُنکو یہ اشعار رنج آمیز پڑھتے ہوے پھر کوشش کی چلنے مین اور چار سو سوار اُنکے پیچھے تھے اور جنبش دیتے تھے
تلواردن کو تا اینکہ پہونچے باب شرقی پر اور اُسی وقت وہ گروہ جو اُس دروازہ پر تھا ناگہان در آیا تھا **رافع** بن عمیر پر اور وہ
ثابت اور قائم تھے واسطے مقابلے اور لڑائی کے قوم روم سے اور لڑ رہے تھے اور تلوارین چمکتی تھین اور کام کرتی تھین اوپر
سُنائی دیتی تھین آوازین تلواردن کی ڈھالون پر اور آوازین چلانے کی پشت دروازون سے اور بلند تھین آوازین مسلمانونکی ساتھ
تکبیر کے اور قوم شہر پناہ کے اوپر سے دھمکاتی تھی اور چلاتی تھی بوقت بیدار ہو جانے مسلمانونکے اُنکے مقابلے مین پس
حملہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قوم پر اور پکارا اپنی بلند آواز سے کہ بشارت ہو تمکو اے گروہ مسلمانون کے آیا
تمھارے تئین فریادرس پروردگار عالم کی طرف سے سوار ہلاک کرنے والا ہون مین خالد بن ولید ہون پھر حملہ کیا دشمنون پر
مع اپنے ساتھیونکے پس مار ڈالا اُنھون نے لوگون کو اور ڈالدیا زمین پر دلیرون کو اور باوصف اس معاملے کے دل اُن کا

متعلق تھا ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمانون کے جنکو دروازون پر مقرر کیا تھا اور وہ سنتے تھے آوازین اور فریاد کرنا انکا اور آوازین اور فریاد روم اور نصاری اور یہود کی بلند تھین سنان بن عوف نے روایت کی ہے کہ پوچھا مین نے اپنے چچازاد بھائی انیس بن ہبیرہ سے کہ آیا یہودی بھی تمسے لڑتے تھے انھون نے کہا ہان لڑتے تھے دیوار کے اوپر سے اور چلاتے تھے وہ ہمپر تیر اور پتھر راوی نے بیان کیا ہے کہ ڈرے خالد بن الولید شرجیل بن حسنہ کے واسطے بہ سبب قریب ہونے دشمن خدا ملعون کے اُنسے کیونکہ وہ اسی دروازے پر تھا پس خوف کیا خالد بن الولید نے شرجیل بن حسنہ پر بسبب شجاعت تو ماکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پیش ہوا شرجیل بن حسنہ کو دشمن خدا تو ماسے ایسا سخت اور بڑا معاملہ کہ نہین پیش آیا کسی کو مثل اُنکے اور یہ صورت یہ ہوئی کہ ناگہان در آیا تو ما اُس گروہ پر جو شرجیل بن حسنہ کے ساتھ تھے اور سب سے پہلے نکلنے والا قوم سے اور پہلے پہونچنے والا مسلمان کی طرف تو ملعون تھا پس صبر کیا مسلمانون نے مثل صبر بڑے مرتبہ والون کے اور ثابت اور قائم رہے لڑائی پر اور لڑا دشمن خدا تو ما سخت لڑائی در انحالیکہ پھاڑتا تھا وہ صفون کو دائین اور بائین اور پکارتا تھا کہ کہان ہے تمھارا سردار جسنے تیر چلاکر مجکو زخمی کیا مین رکن بادشاہ کا ہون مین مدد دینے والا صلیب کا ہون پس لاؤ اور سپرد کرو اُسکو میرے تئین تاکہ پلٹ جاؤن مین تمھارے مقابلے سے پس جب سنی شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز اُسکی ارادہ کیا اُسکی طرف کا اور زخمی کیا تھا اسی تو ما نے بہت لوگونکو مسلمانون سے پس کہا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ مین ہون ساتھی تیرا اور بدخواہ اور مخالف تیرا مین سردار قوم کا ہون مین ہلاک کرنے والا تمھاری جماعت کا ہون مین لینے والا تمھاری صلیب کا ہون مین تن کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پس باگ پھیری تو ما نے مثل پھیرنے شیر کے اپنے شکار پر اور کہا کہ تمھین کو طلب کیا مین نے اور تمھاری ہی خواہش رکھتا ہون مین پھر سب سے الگ ہوگیا اُنکے مقابلے مین اور صدمہ پہونچایا اُنکو اور نہین دیکھا تھا لوگون نے مدتون مین زدوکوب کو مثل اُن دو نونکے اس رات مین اور دیکھا شرجیل بن حسنہ رضی نے ایسی چیز کو کہ خوفناک کیا اُسنے انکو پس تھے وہ دونون اسی حالت مین کہ گذری آدھی رات اور ہر شخص اپنے نزدیک والے سے لڑتا تھا اور تھین ام ابان بنت عتبہ ساتھ شرجیل بن حسنہ کے کہ نہین دور ہوئی تھین اُنسے اور اس رات مین بڑا صبر اور استقلال کیا اُنھون نے اور چلائے تیر اور کوئی تیر انکا نہین چوکتا تھا مگر کسی مرد مشرک پر یہانتک کہ قتل کیا بہت لوگون کو اور رومی انکو مرد سمجھتے تھے اور اسیطرح وہ تیر چلاتی تھین یہانتک کہ سوائے ایک تیر کے اور اُنکے پاس باقی نرہا پس وہ اس تیر کو لیے ہوئے دائین اور بائین قوم کو دیکھتی تھین اور قوم روم الگ تھی اُنسے بخوف تیر کے کہ دفعۃً قریب آیا اُنکے ایک شخص قوم سے اور چلایا اُنھون نے اُسپر تیر کو پس جا لگا تیر اُسکے سینے پر پس جب قریب ہوا وہ موت کے ناگہان حملہ کیا اور در آیا اُنپر اور فریاد اور آواز دیکر پکارا اپنی قوم کو پس پھیرے وہ لوگ واسطے اُسکی اعانت کے اور ناگہان در آئے وہ ام ابان پر اور گرفتار کرلیا اُنکو اور مرگیا وہ دشمن خدا جسکو ام ابان رضی نے تیر مارا تھا اور شرجیل بن حسنہ کا یہ حال تھا کہ پیش آیا انکو دشمن خدا سے وہ معاملہ جو نہین پیش آیا کسی کو مگر یہ کہ صبر اور ثابت قدمی کی اُنھون نے اور ماری ایک ضرب سخت

وصل
ذکر لڑائی تو ما کا ساتھ شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے اور قصہ ہونے ام ابان رضی اللہ عنہا کا ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

تلوار کی دشمن خدا پر پس لیا اُسنے اُس ضرب کو اپنی ڈھال پر اور ٹوٹ گئی تلوار شرحبیل رضؓ بن حسنہ کی پس طمع کی دشمن خدا نے یمین اور حملہ کیا اُنپر اور گمان کیا اُسنے کہ وہ میرے قیدی ہو چکے اور اُسی حالت مین ظاہر ہوے دو سوار اور اُنکے پیچھے لشکر سوارون کا تھا پس ناگہان در آئے وہ لوگ رومیون پر اور دیکھا اُنھون نے ام ابان کو اس حیثیت سے کہ ایک سوار اُنکو اپنے دونون ہاتھون سے پکڑے ہی اور وہ فریاد کرتی ہین پس آپہونچے دونون اُنکے پاس ایک **عبد الرحمن** رضؓ بن ابو بکر **صدیق** اور دوسرے **ابان** بن عثمان رضی اللہ عنہم تھے پس مار ڈالا اُن دونون نے اُس سوار کو اور پھیرا ایام ابانؓ اور شرحبیل بن حسنہ کو اور پلٹ گیا دشمن خدا تو بجانب شہر کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی بسلسلہ راویون کے تمیم بن عدی سے کہا تمیم بن عدی نے کہ تھا مین بیچ لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور اس معرکے مین کوئی سردار مسلمانون کا مثل ابو عبیدہ بن الجراح اور اُنکے ساتھیون کے نہین لڑا اور صورت یہ ہوئی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے خیمے مین نماز پڑھتے تھے اور وہ قوم سے دور تھے کہ ناگہان سنی اُنھون نے آواز کوچ بلند ہوئی اور دروازہ کھولا گیا اور روڑے مسلمان قوم کیطرف پس جب دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اس معاملے کو غضہ کر کے تمام کیا نماز کو اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر مسلح ہوے اور اُٹھ کھڑی ہوئی قوم اُنکے ساتھ اور زرہین پہنی اُنھون نے ساتھ ہتھیارون کے اور قریب ہوے ابو عبیدہ بن الجراح قوم سے اور دیکھا اُنکو زمگاہ مین کہ للکارتے اور لڑتے تھے پس پھرے وہ قوم کی طرف سے دائین بائین کو یہان تک کہ تجاوز کیا اُنسے اور بڑھے بجانب دروازے کے اور پہونچے وہان اور قوم لڑ رہی تھی پس آواز تکبیر کی بلند کی ابو عبیدہؓ بن الجراح اور اُنکے ساتھیون نے پس سنی مشرکون نے آواز کلمے کی (یعنی) کہ وہ مسلمان آپہونچے اور ساتھ لشکر کے یا بھاری جماعت کے پس پھرے وہ اپنی طرف کو اور آگے اُنکے **جرجی** بن قالا سردار اُنکا تھا پس تعاقب کیا اُسکا مسلمانون نے اور خرچ کیا اُنھون نے تلوار کو یہانتک کہ جب نزدیک پہونچے وہ لوگ دروازے کے پس حملہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون نے اور لگے اور پہونچگئے قوم تک اور پڑتے تھے تیر اور پتھر مسلمانون پر دروازے کے اوپر سے اور مسلمان نہین پھرتے تھے اُنکے پیچھے پس جب تصد کیا مسلمانون نے اُنکا موقوف کیا پتھر اور تیر چلانا اُن لوگون نے اس خیال سے کہ اپنی قوم پر پڑینگے اور اندا پہونچا دینگے اور تصور کیا اور دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اس امر کو حسن اتفاق سے پس صرف کیا مسلمانون نے تلوار کو اُنپر **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ معلوم کیا مین نے کہ نہین بچا اس واقعے مین رومیون سے کوئی شخص نہ چھوٹا نہ بڑا اور سب کے سب مارے گئے اور مارا گیا جرجی بن قالا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایسی لڑائی لڑے کہ مثل اُسکے نہین دیکھی گئی تھی پس وہ ایسی حالت مین تھے کہ دکھائی دیے ضرار بن الازور اور وہ آلودہ تھے خون پس خالد بن الولید نے اُنسے پوچھا کہ کیا حال ہی تمھارے پیچھے ضرار بن الازور نے کہا کہ بشارت ہو تمکو اے سردار نہین آیا مین تمھارے پاس مگر اُسوقت کہ شمار کر لیا مین نے کہ اس رات مین مین نے ڈیڑھ سو آدمیونکو مار ڈالا اور میرے ساتھیون نے اسقدر لوگون کو مارا جنکی حد و شمار نہین ہی اور کفایت کیا مین نے تمھارے واسطے اُن لوگونکی شدت کو جو نکلے تھے باب صیر سے بطرف یزید بن ابی سفیان کے پھر باگ پھیری مین نے سب سردارونکی طرف پس مار ڈالا مین نے

لوگون کو اور تائید کی مین نے اپنی قوم کی راوی نے بیان کیا ہی کہ بہت خوش ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اس حال
کے سننے سے پھر چلے سب کے سب یہانتک کہ آئے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور شکریہ اُنکے کا مونکا ادا کیا واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ رات بڑی سخت تھی کہ کبھی بیش نہین آئی تھی لوگون کو مثل اسکے اور اِس رات مین مسلمانون نے
ہزار ہا آدمیون کو مار ڈالا پس یکجا ہوے بڑے بڑے رئیس دمشق کے تو ما کے پاس اور کہا اُس سے کہ اے سردار ہمنے نصیحت کی
تھی تجکو گر نہ قبول کیا تو نے اور نہ نفع کیا ہماری نصیحت نے اور جو ہمپر گذرا وہ تجھپر بھی گذرا اور مار ڈالے گئے ہم مین سے بہت لوگ
اور یہ معاملہ ہی جسکے اُٹھانے کی ہمکو طاقت نہین ہی پس مصالحہ کرے تو قوم سے کہ وہ ہمارے اور تیرے واسطے موجب سلامتی
ہوگا اور اگر تو اس امر سے انکار کریگا تو ہم لوگ اپنے واسطے مصالحہ کر لینگے اور تجکو تیرے حال پر چھوڑ دینگے پس کہا تو ما نے کہ اے
قوم مہلت دو مجکو یہانتک کہ لکھون مین یہ سب حال بادشاہ کو پس اگر اعانت اور کمک کی اُسنے تو بہتر ہی ورنہ صلح تو ہمارے آگے
ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ اُسی وقت تو ما نے ایک خط بادشاہ کو لکھا جسکا مضمون یہ تھا کہ اہل عرب نے گھیر لیا ہی ہمکو مثل
گھیرنے سپیدی آنکھ کے اُسکی سیاہی کو اور مار ڈالا اُن لوگون نے ہماری قوم کو اجنادین مین اور پلٹ کر ہماری طرف آئے اور قتل
کیا اُن لوگون نے ایک بڑا بھاری قتل اور مین اُنکے مقابلے کو نکلا اور زخمی ہوا مین اُنسے مگر میری قوم اور اہل شام نے چھوڑ دیا مجکو اور
جانی سہی میری آنکھ اور ارادہ کیا قوم نے صلح کرنے کا اہل عرب سے اور جزیہ دینے کا اُنکو پس تو یا خود اسطرف روانہ ہو یا لشکر
ہمارے پاس روانہ کر کہ کمک ہماری کرے یا حکم دے ہمکو مصالحہ کر لینے کا کہ تحقیق سخت ہوگیا اور بڑھ گیا ہی ہمپر معاملہ اُنکا پھر
لپیٹا اُسنے خط کو اور مہر کی اُسپر اپنی اور قبل از صبح ہونے کے روانہ کیا پس جب صبح ہوئی ارادہ کیا مسلمانون نے لڑنے کا اور حکم بھیجا
خالد بن الولید نے ہر سردار کو کہ روانہ ہو اپنی جگہ سے اور لڑے اور سوار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور واقع ہوئی
لڑائی اور سخت ہوا معاملہ اہل دمشق پر پس کہلا بھیجا اُنھون نے خالد بن الولید کے پاس کہ مہلت دو ہمکو تاکہ سوچین ہم اپنے کام مین
پس انکار کیا خالد بن الولید نے اور نہ ہٹے اُنکی لڑائی اور مقابلے سے یہانتک کہ تنگ آئے وہ محاصرے سے اور اسکے سوا وہ منتظر جواب
بادشاہ پاس سے تھے اور یکجا ہوئے بعض رئیس شہر کے بعض کے پاس اور کہا کہ اے قوم نہین صبر ہو سکتا ہی ہمسے اس معاملہ مین جسمین ہم
ان لوگون کے سبب سے ہین اگر لڑتے ہین ہم اُنسے تو غالب ہو جاتے ہین وہ ہمپر اور اگر ترک لڑائی کر کے اپنے شہر مین بیٹھین ہم تو تحقیق
اور تنگی مین پڑینگے پس چھوڑ دو اور دور کر دو تم بھگڑنے اور خصومت کو اپنے سے اور مانگو اُنسے امان اور صلح جس مقدار پر کہ وہ
طلب کرین تمسے پس کہا اُنسے ایک بوڑھے آدمی رومی نے جو اگلی کتابین پڑھے ہوے تھا کہ اے قوم قسم ہی خدا کی کہ تحقیق مین
جانتا ہون کہ اگر آتا بادشاہ لشکر اور سامان سے تو اُنکو تمسے دفع نہین کر سکتا تھا اسواسطے کہ مین نے کتابون مین پڑھا ہی کہ سردار
اُنکے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم نبیین اور سید المرسلین ہین اور قریب ہی کہ دین اُنکا سب دینون پر غالب ہو جائیگا پس
چھوڑ دو تم حیا ہوئی اور مشغول رہنے کو محال کامون مین اور دو تم اُنکو جو تمسے مانگین کہ یہی تمھارے واسطے بہتر اور موافق
ہی پس جب سُنا قوم نے یہ کلام اُسکا میل کیا اُسکی طرف اسوجہ سے کہ بزرگی اُسکی اور علم اور واقف ہونا اُسکا اخبار اور

وقعہ
کا خط گھوڑا کا
ہرقل بادشاہ کو
بابت بلوانی فوج
کے ۱۲

حالات گذشتہ سے انکو معلوم تھا اور کہا کہ تیری کیا رائے ہی اُسنے کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ وہ سردار مسلمانون کا جو باب شرقی پر ہی یعنی خالد بن الولید وہ ایک مرد خونریز ہی پس اگر چاہتے ہو کہ اپنے کام اور مطلب سے نزدیک ہو جاؤ پس جاؤ تم اُس شخص کی طرف جو باب جابیہ پر ہی یعنی ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ پس قرین صواب جانا قوم نے رائے اُس شخص کو اور سبب اندھیری ہوئی آئے وہ سب باب جابیہ پر اور کلام کیا اُنمین سے ایک شخص نے جو زبان عربی جانتا تھا پس کہا اُسنے بلند آواز سے کہ اے گروہ عرب کے آیا ہو تمسے امان مسکتی ہی یہانتک کہ آوین ہم تمھاری طرف اور بات چیت کرین تمھارے سردار سے تاکہ صلح کر لیوین ہم اپنے اور تمھارے بیچ مین ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگ مسلمان مقرر کیے تھے کہ وہ بنجیال آپڑنے اہل دمشق کے مثل شب گذشتہ کے دروازے کے قریب تھے اور اس رات کو قوم دوس کی باری تھی اور سردار اپنے عامر بن طفیل الدوسی تھا پس اسی حالت مین کہ لوگ اپنی جگھون مین بیٹھے تھے قریب دروازے کے کہ سُنا سامنے قوم کو پکارتے ہوئے پس دوڑ آگیا مین ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس اور خوشخبری سُنائی اُنکو اور کہا مینے کہ شاید اللہ تعالیٰ راحت دیوے مسلمانون کو مشقت سے پس خوش ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح میرے کلام سے اور کہا کہ جاؤ تم اور کہو اُسنے کہ امان ہی تمکو ہماری طرف سے جبتک کہ اپنے شہر مین بسلامت پھر جاؤ پس گیا مین قوم کے نزدیک اور پکار کر کہا مین نے اُنسے کہ آؤ تم تمھارے واسطے امان ہی پس کہا قوم نے کہ تم کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تاکہ ہم تمھارے کلام پر اعتماد کرین مین نے کہا کہ مین ابو ہریرہؓ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور نہین ہی ہمارا طریقہ غدر اور فریب کرنا اگر ہم مین سے ایک غلام تمکو امان دیوے اور ذمہ داری کرے تو ہم وفاے اقرار اُسکا کرینگے ہو واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَاَوْفُوا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا اور ہرگاہ وفاے عہد اور ذمہ داری نشانی اور پہچان اہل عرب کی زمانۂ جاہلیت مین تھی اب کہ راہ راست بتلائی اللہ تعالیٰ نے ہمکو بسبب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو کیونکر خلاف اسکے ہو سکتا ہی پس کھولا قوم نے دروازے کو اور نکلے اور وہ ایک سو آدمی تھے دوسا اور علما سے پس جب قریب ہوے وہ لشکر ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے دوڑے مسلمان اُنکی طرف اور دور کیا اُنسے زنار اور صلیبون کو یہانتک کہ آگے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس مرحبا کہا اُنکو اور اُٹھ کھڑے ہوے اُنکے واسطے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو فرمایا اِذَا اَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَاكْرِمُوهُ پھر بات چیت کی اُنھون نے صلح کے باب مین اور کہا اُنھون نے کہ ہم تمسے صلح کیا چاہتے ہین اس شرط پر کہ چھوڑ دو ہمارے واسطے کنائس ہمارے اور اُنکو ہمسے غصب نکر لو اور وہ کنیسۂ ریحا ہی جو باب جامع مسجد ہی اور کنیسۂ مریم اور کنیسۂ حنینا اور کنیسۂ بولص اور کنیسۂ مقسط اور کنیسۂ سوق النیل اور کنیسۂ اندریا اور کنیسۂ قرنا لیسی پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس امر کو اور جو شرطین اُنھون نے پیش کین اور لکھدی اُنکو ایک تحریر صلح اور امان کی مگر اپنا نام اُسمین نہین اور نہ گواہی کسی کے لکھی اور یہ امر اسواسطے تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح بعد ازنیکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن کو معزول کیا تھا اس امر کو دوست نہین رکھتے تھے کہ وہ

فتح دمشق
سردار نے اہل دمشق کے ابو عبیدہ بن الجراح سے صلح کی اور دروازہ کھولدیا اور خالد سے جنگ کی اور صلح کی
ابو عبیدہ کا حال اور دمشق کی فتح
ابو عبیدہ کا حال اور دمشق کی فتح
ابو عبیدہ کا حال اور دمشق کی فتح

مسلمانون کے معاملے مین مداخلت کرین اور لکھدی ابوعبیدہ بن الجراح نے یہ دست آویز اور سر دکیا اُنکے کہا اُن لوگون نے کہ اب جلو تم ہمارے ساتھ پس اُٹھ کھڑے ہوے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور سوار ہوے اُنکے ساتھ ابوہریرہ اور معاذ بن جبل اور سلمہ بن ہشام المخزومی اور نعیم بن عدی اور ہشام بن العاص السہمی اور رومیان بن سفیان اور عبداللہ بن عمرو الدوسی اور عامر بن طفیل اور سعید بن الجراد السہمی اور ذوالکلاع الحمیری اور حسان بن نعمان الطائی اور جریر بن نوفل الحمیری اور سالم بن قرقدار ایوبی اور سیف بن اسلم الطائی اور معمر بن خویلد السکسکی اور سنان بن اوس الانصاری اور نخلد بن عوف الکندی اور ربیعہ بن مالک التمیمی اور محکم بن عدی البہمانی اور مغیرہ بن شعبہ الثقفی اور بکر بن عبداللہ التمیمی اور راشد بن سعد اور قیس بن سعید اور سعید بن عمرو الغنوی اور رافع بن سہل اور یزید بن عامر اور عبیدہ بن اوس اور مالک بن الحرث اور عبداللہ بن طفیل اور ابولبابہ ابن المنذر اور عوف بن سامدہ اور عباس بن قیس اور عباد بن عتبہ البہمانی اور شیرہ بن عامر اور عبداللہ بن قرط الازدی رضی اللہ عنہم یہ سب بتیس مرد صحابی تھے اور پینسٹھ آدمی اور عامہ مسلمانون سے ساتھ ہوے پس جب سوار ہوکر چلے طرف دروازے کے کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُنسے جنسے مصالحہ کیا تھا کہ مین چاہتا ہون تمسے کچھ بطور گرو گے راوی نے بیان کیا ہے کہ نہین لی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کوئی چیز بطریق گرو کے اُنسے بلکہ بھروسا اور اعتماد کیا اللہ تعالی پر اور سبب اسکا یہ تھا کہ اُسی رات مین کہ مصالحہ کیا اُن سے جسوقت کہ نماز فرض پڑھی ابوعبیدہ بن الجراح نے اور سوگئے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین کہ فرماتے ہین آپ اللیلۃ تفتح المدینۃ انشاء اللہ تعالی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مستعجل پس عرض کیا مین نے کہ یارسول اللہ کیا سبب ہے کہ مین مستعجل دیکھتا ہون پس فرمایا آپنے کہ مین آیا ہون اسواسطے کہ جنازہ ابوبکر صدیق پر جاؤن پس بیدار ہوے ابوعبیدہ بن الجراح اور اُسی وقت ابوہریرہ نے آکے بشارت صلح کی دی پس نہین لیا ابوعبیدہ بن الجراح نے قوم سے گرو باعتماد ارشاد صدق نبیا در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیونکے شہر مین داخل ہوے چلے ساتھ اُنکے قس ورراہب ورد وہ لباس بنا ہوا سیاہ بالون کا پہنے تھے اور لمبے موے تھے انجیلونکو اور دھونی دیتے تھے اُنپر عود اور خوشبودار چیزونکی اور یہ معاملہ بروز دوشنبہ گیارھوین جمادی الثانی سنہ ۱۳ ہجری مین واقع ہوا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ داخل ہوے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دمشق مین دروازہ جابیہ سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کوس حال سے طلق خبر نہ تھی اسواسطے کہ اُنھون نے شدت اور سختی کی لڑائی ڈال رکھی تھی باب شرقی پر اور بہت خشم اور غضب مین تھے اہل دمشق پر اسوجہ سے کہ مارا تھا اُن لوگون نے خالد بن سعید برادر عمرو بن العاص کو تیر زہر دار سے پس نماز پڑھی خالد بن الولید نے اُنپر اور دفن کیا اُنکو مابین دروازہ شرقی اور دروازہ توما کے اور تھا ایک قس روم کے قسون سے کہ نام اُسکا یوشا بن مرقس تھا اور رہتا تھا وہ ایک مکان مین جو شہر پناہ سے ملا ہوا تھا قریب دروازہ شرقی کے اور تھی اُسکے پاس کتاب

ملاحم دانیال پیغمبر علیہ السلام کے اور اُسمین لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ فتح کریگا شہرونکو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہاتھون سے اور دین اُنکا سب دینون پر غالب ہوگا پس جب آئی رات دوشنبہ گیارھوین تاریخ جمادی الثانی کی نقب دیکر
نکلا وہ اپنے گھر سے بحالت بے علمی اور غفلت اپنے اہل وعیال کے اور آیا خالد بن الولید کے پاس اور بیان کیا اُسنے کہ مین
اپنے گھر سے نقب دیکر آیا ہون اور اپنے اہل وعیال کے واسطے امان چاہتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ
اُسکے ہاتھ مین دے اطمینان امان کا دیا اور روانہ کیا اُسکے ساتھ ایک سو مسلمان مستعد اور مسلح کو اور اکثر اُنمین کے قوم حمیر
کے تھے اور کہا اُنسے کہ جسوقت داخل ہوجاؤ تم شہر مین پس بلند کرو تم آوازین اپنی سب کے سب اور ارادہ کرو بجانب دروازے
کے اور توڑ ڈالو قفل اُسکے اور پھینک دو زنجیرین اُسکی یہانتک کہ داخل ہوجاوین ہم شہر مین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس
روانہ ہوے وہ لوگ اور سردار اُنپر کعب بن ضمرہ یا مسعود بن عون کو علی اختلاف الروایات کیا اور روانہ ہوا ابوشامان بن
قریس آگے اُنکے یہان تک کہ اُنکو لیکر داخل ہوا جسطرح سے کہ نکلا تھا پس جب داخل ہوے وہ لوگ اُسکے گھر مین
ہر طرح ہوشیار اور تیار ہوکر نکلے اور چلے دروازے کی طرف اور بلند کیا آوازون کو ساتھ تکبیر کے **راوی نے بیان**
کیا ہے کہ قوم لڑ رہی تھی دروازے کے اوپر سے پس جب سُنی اُنھون نے آواز تکبیر کی بھول گئے لڑائی کو اور جانا
اُنھون نے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوگئے شہر مین پس گر پڑے ہتھیار وغیرہ جو اُنکے
ہاتھون مین تھے خوف سے اور کعب بن ضمرہ نے قصد کیا دروازے کا اور توڑ ڈالا قفل کو اور کاٹ ڈالا زنجیرون کو
اور داخل ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ساتھی اُنکے اور شمشیر زنی کی رومیون پر اور وہ آتے جاتے تھے اُنکے
سامنے یہان تک کہ پہونچے کنیسۂ مریم تک اور خالد بن الولید قتل اور گرفتار کرتے تھے اُنکو **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت**
کی ہے کہ ملاقی ہوے دونون لشکر خالد بن الولید اور لشکر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے نزدیک کنیسۂ مریم کے پس
جب مل گئے دونون لشکر دیکھا خالد بن الولید نے بجانب ابوعبیدہ بن الجراح اور اُنکے ساتھیون کے کہ وہ لوگ چلے جاتے
ہین اور قس اور راہب اُنکے سامنے ہین اور نہین تھا کوئی ساتھی ابوعبیدہ بن الجراح کا تلوار نکالے ہوے پس جب دیکھا خالد
بن الولید نے اُنکی طرف اور اس امر کو کہ اُنمین کا کوئی لڑتا نہین ہے متحیر ہوے اس معاملے سے اور براہ تعجب کے اُنکی طرف دیکھتے
تھے اور دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بجانب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پس جانی اور پائی خالد بن الولید کے
چہرے اور بشرے پر ناگواری اس امر کی پس کہا کہ اے ابا سلیمان تحقیق فتح کیا اللہ تعالیٰ نے شہر دمشق کو از روے صلح کے میرے ہاتھ
سے اور کفایت کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کے واسطے لڑائی کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ نہین کلام کیا ابوعبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بروز فتح دمشق کے مگر ساتھ لفظ امارت کے پس کہا خالد بن الولید سے کہ اے امیر لوری ہوگئی
صلح پس کہا خالد بن الولید نے کہ صلح کیا چیز ہے نہ تیک کرے اللہ تعالیٰ اُنکے حال کو ہمنے بتحقیق فتح کیا ہے شہر کو بزور تلوار
حالانکہ ہیبت کے اوپر نہین باقی رہا اُنکا کوئی حمایت کرنیوالا پس کس وجہ سے مصالحہ کرین ہم اُنسے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا ڈرو تم اللہ سے

اے امیر قسم ہو خدا کی کہ مین نے مصالحہ کیا ہو قوم سے اور پہونچ گیا تیر نشانے پر اور لکھدی مین نے تحریر صلح کی اور وہ یہ ہو جو ان لوگون کے پاس ہو پس کہا خالد بن الولید نے کیونکر مصالحہ کیا تمنے بغیر میرے حکم کے اور بدون میرے مطلع کرنے کے اور مین سردار ہون تمہارا نہ موقوف کر دلگا مین شمشیر زنی کو جب تک اُنکو مٹا نہ دونگا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے قسم ہو خدا کی کہ نہین جانتا تھا مین اس امر کو کہ تم مخالفت کروگے میری کسی امر کسی رائے مین پس قسم ہو خدا کی بڑا ہو یہ معاملہ میرا اللہ کے نزدیک کس واسطے کہ قسم ہو خدا کی کہ ذمہ داری کی مین نے سب قوم سے اور دی ہو انکو امان اللہ بزرگ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اور راضی ہوے اس معاملہ سے مسلمان ہمارا ہی میرے اور نہین ہو غدر اور فریب کرنا ہماری عادتون سے رحم کرے اللہ تمیر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہو کہ بلند ہوا شور کلمہ و کلام کا دونون کے بیچ مین اور ٹکٹکی لگائی لوگون نے ان دونون کی طرف اور باایمہ خالد بن الولید اپنے ارادے سے نہین پھرتے تھے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمراہیان خالد بن الولید کو جو لوگ حبیش زحف اور اہل بادیہ عرب سے تھے کہ وہ لڑتے تھے اور قتل کرتے تھے گبرون کو اور گرفتار کرتے تھے انکی اولاد کو اور نہین پھیرتے تھے تلوار کو کسی سے پس فریاد کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے تئین بددعا دیکر اور کہا کہ ناچیز جانی گئی قسم ہو خدا کی ذمہ داری میری اور ٹوٹ گیا عہد میرا اور پھیرتے تھے اپنے گھوڑے کو اور اشارہ کرتے تھے بجانب اہل عرب کے کبھی دائین اور کبھی بائین اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ اے گروہ مسلمانان قسم دیتا ہون مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ بڑھاؤ تم اپنے ہاتھون کو اس راہ کی طرف جس راہ سے مین آیا ہون یہان تک کہ دیکھون مین کہ کس امر پر ہین اور خالد بن الولید متفق ہوتا ہون پس جب یہ کہکر پکارا انکو عبیدہ بن الجراح نے موقوف کیا اُنھون نے لڑائی اور لوٹ کو اور یکجا ہوے ان دونون کے پاس شہسواران مسلمانون کے اور مالک نشانون کے مثل معاذ بن جبل اور یزید بن ابی سفیان اور سعید بن زید اور عمرو بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ اور ربیعہ بن عامر اور قیس بن ہبیرہ اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن عمر الخطاب رضی اللہ عنہم اور ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما اور مسیب بن نجبتہ الفزاری اور ذو الکلاع الحمیری اور مانند انکے اور لوگ یکجا ہوے اس کنیسہ کے پڑوس جہان دونون لشکر ملے تھے واسطے مشورے اور گفتگو کے پس کہا ایک گروہ مسلمانون نے جسمین معاذ بن جبل اور یزید بن ابی سفیان تھے کہ صلاح یہ ہو کہ چلو تم اس راہ پر جس راہ ابو عبیدہ بن الجراح گئے ہین اور باز رہو قوم سے اسواسطے کہ شہر ملک شام کے جیسا کہ چاہیے ہنوز فتح نہین ہوئے اور بعد اسکے ہرقل نطاکیہ مین موجود ہو پس اگر یہ خبر اور شہر والونکو پہونچیگی کہ تم نے مصالحہ کرنے غدر کیا پس نہ فتح ہوگا کوئی شہر از روے مصالحے کے دوسری بات یہ ہو کہ داخل کرلو تم ان گبرون کو اپنی صلح مین کہ یہ تمھارے واسطے بہتر ہو انکے مار ڈالنے سے پھر کہا اُن لوگون نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہ اپنے قبضے مین رکھو تم وہ چیز جو فتح کیا ہو تمنے تلوار سے اور قبضے مین رکھین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ وہ چیز جو اُن کی طرف مین ہو اور رکھو تم دونون یہ حال خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حکم گردانو

انکو بس جو حکم اس بارہ مین خلیفہ دیوین اُسی کو صحیح جانو خالد بن الولید نے کہا کہ مان لیا مین نے اس بات کو اور قبول کیا تمھارے مشورے کو اور اہل دمشق کو اور جو اُسمین ہین امان دی نے مگر ان دونون ملعونون توما اور ہربیس اور ان دونون کے لشکرون کو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب سرداری توما پر مقرر ہوئی تھی تب اُسنے ہربیس کو نصف شہر پر حاکم کیا تھا پس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ دونون پہلے سب کے میری صلح مین داخل ہو چکے ہین آیا جانتے ہو تم اس امر کو کہ اگر تم ایسا کرتے تو کیا مین تمھاری ذمہ داری کو ناچیز کرتا پس ناچیز نہ کرو تم میری ذمہ داری کو خدا رحم کرے تمپر آیا جانتے ہو تم کہ توما اور ہربیس شہر مین تھے یا باہر شہر کے پس اگر داخل شہر تھے تو وہ دونون بھی ذمہ داری مین ہین اور اگر خارج اور باہر شہر کے تھے پس نہین ہی ذمہ داری ان کے واسطے پس کہا خالد بن الولید نے قسم ہی خدا کی اگر نہوتی ذمہ داری تمھاری تو مین مار ڈالتا ان دونون کو ولیکن نکل جاوین وہ دونون ملعون اس شہر سے جہان چاہین پس ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اسی اقرار پر مین نے اُنسے اور اُنکے ساتھیون سے مصالحہ کیا ہی اور توما اور ہربیس کو حال منازعت خالد بن الولید کا ابوعبیدہ بن الجراح کے ساتھ دیکھکر خوف اپنے ہلاک کا لاحق ہوا اور تھا ایک شخص ترجمہ کرنیوالا زبان رومی کا ابوعبیدہ بن الجراح کے ساتھ پس کہا اس مترجم نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ یہ دونون کہتے ہین کہ اگر تمھارے ساتھی یعنی خالد بن الولید ہمارے ساتھ مکر اور فریب کرنے کا ارادہ رکھتے ہین پس ہم اور شہر کے لوگ صلح مین برابر ہین اور توما نے کہا کہ ہم اپنے مقتولین کے خون کا تمسے مطالبہ نہین کرتے ہین بلکہ تمسے یہ درخواست رکھتے ہین کہ چھوڑ دو ہمکو تا کہ چلا جاؤن مین مع اپنے ساتھیونکے اس شہر سے اور چلا جاؤن جس راہ چاہون پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو ہماری ذمہ داری مین ہی پس چلا جا جس راہ سے تجکو منظور ہو پس جب پہونچیگا تو دار الحرب مین یعنی جس زمین کے تم لوگ مالک ہو پس نکل جاویگا تو اور تیرے ساتھی ذمہ داری اور عہد سے پس کہا توما اور ہربیس نے کہ ہمکو تین دن تک ذمہ داری مین رکھو کہ جس راہ چاہین ہم چلے جاوین اور کوئی تم مین کا ہمارا پیچھا نکرے اور جب تین دن گذر جاوینگے پس نہ رہیگی ہمارے واسطے ذمہ داری تمھاری اور ایفاے عہد تمھارے ذمے کا اور بعد تین دن کے جو کوئی تم مین کا ہم تک پہونچیگا ہم اُسکے بجاے غلام کے ہونگے چاہے قید کرے یا مار ڈالے پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین نے قبول کیا اس امر کو اس شرط پر کہ نہ لیجاؤ تم اس شہر سے سواے کھانے کی چیزون کے ابوعبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہا سبحان اللہ یہ کلام تو عہد شکنی چاہتا ہے اور میرے انکے تو یہ قرارداد ہو چکا ہی کہ نکل جاوین یہ لوگ مع اسباب اور مال کے اور اسی مین پورا ہوگا جو عہد میرا انکے ذمہ مین ہی پس کہا خالد بن الولید نے کہ دیا اور آسان کیا مین نے انکو یہ بھی مگر ہتھیار کہ اس مین سے ایک چیز بھی اُنکے واسطے نچھوڑونگا پس تم ہربیس نے کہ ضرور ہین ہمکو ہتھیار تا کہ باز رکھین ہم اس سے راہ مین کسی بلا کو جو ہمارے سامنے آوے یہانتک کہ پہونچ جاوین ہم مقام مطلوب کو اور اگر ایسا نہوگا تو ہم تمھارے قابو مین ہین جو چاہو سو کرو تم ابوعبیدہ بن الجراح نے

کہا خالد بن الولید سے کہ چھوڑ دو ہر شخص کے واسطے انمین سے ایک ہتھیار یعنی جو شخص لیوے تلوار کو پس نہ لیوے وہ نیزے کو
اور جو لیوے کمان کو پس نہ لیوے وہ چھری کو تو مانے کہا کہ راضی ہوے ہم اس امر پر اور نہین چاہتا ہی ہمسے کوئی مگر ایک
ہتھیار پھر کہا تو مانے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے پس لکھدو تم ہمکو اس قرارداد
پر ایک عہد نامہ اور گواہی کرادو اسپر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ خاموش ہو کر رہے تجکو مان تیری ہم لوگ
گروہ عرب کے ہین نہین فریب کرتے ہین اور نہین جھوٹ بولتے ہین اور خالد بن الولید کا قول مضبوط قول ہی اور عہد
اُنکا مضبوط عہد ہی نہین کہتے ہین وہ مگر حق اور نہین عادت ہی اُنکی مگر سچ بولنا راوی نے بیان کیا ہی کہ جمع کیا
تو مانے اور ہربیس نے اپنی قوم کو اور حکم دیا انکو اپنے اسباب نکالنے کا اور رکھا واسطے ہرقل کے ایک خزانہ ریشمی کپڑون کا
جسمین قریب تین سو بوجھ کے کپڑے طلائی کام کے تھے پس ارادہ کیا ان دونون نے اس خزانے کے لیجانے کا اور
تو مانے کے حکم سے ایستادہ کیا گیا ایک خیمہ ریشمی باہر شہر کے اور نکالتے اور لیجاتے تھے رومی اسباب اور مال و متاع اور
بار برداری یہان تک کہ نکال کر لیجا کیا اُنھون نے مال عظیم اور دیکھا خالد رضی اللہ عنہ بن الولید نے اس جماعت اور مال کثیر
کو پس کہا اُنھون نے کہ کیا بڑی جماعت ہو انکی اور بڑا ہی اسباب انکا پھر کہا کہ سچ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے ولو شاء
ربك لجعل الناس امة واحدة الی آخر الآیة پھر دیکھا بجانب قوم کے کہ گویا وہ بھاگنے والے ہین مثل گدھے بھاگنے
والونکے کہ نہین متوجہ ہوتا تھا کوئی اُنمین کا بجانب اپنے ساتھیونکے بسبب شدت جلدی کے پس جب خالد بن الولید رضی
اللہ عنہ نے یہ معاملہ دیکھا بلند کیا اپنے ہاتھون کو آسمان کی طرف اور کہا اللھم اجعله لنا وملکنا ایاه واجعل هذا
الاصبعة فیا للمسلمین انك سمیع الدعاء پھر آئے اپنے ساتھیون کے پاس اور کہا اُنسے کہ مین نے ایک رائے
تجویز کی ہی آیا بیعت کروگے میری تم لوگ پس اُنھون نے کہا کہ ہماری رائے تمھاری رائے کے تابع ہی اور نہ خلاف کرینگے
ہم تمھارے کسی امر مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ اُٹھو اور جاؤ تم اپنے گھوڑونکی طرف اور جہان تک ہو سکے تیمارداری کرو
اُنکی اور لے لو اپنے ہتھیارون کو اسواسطے کہ مین قصد رکھتا ہون بعد گذرنے تین دن کے ان گبرون کے تعاقب کا اُمید
رکھتا ہون مین اللہ تعالیٰ سے کہ غنیمت مین دیوے ہمکو یہ مال جو دیکھا ہی ہم نے اور دل میرا مجھسے یہ کہتا ہی کہ قوم نے
کوئی اچھی چیز اور کوئی اچھا کپڑا نہین چھوڑا ہی مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیا ہو اُنھون نے پس مسلمانون نے کہا کہ تم جو تجویز
کیا ہی تم نے ہم کسی امر مین تمھارے خلاف نہ کرینگے پھر مصروف ہوے مسلمان درستی اپنے حال اور تیمارداری اپنے
گھوڑون مین اور ہربیس اور تو مانے اپنے پاس بلایا کیا گاؤن کے لوگونکو اور جو مال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے دینے کو کہا تھا وہ انکے پاس لائے پس خوش ہوئے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح اس مال کے سبب سے اور کہا کہ تمنے ایفاے وعدہ
کیا پس چلے جاؤ تم جہان چاہو کہ تین دن تمھارے لیے ہماری طرف سے امان ہی اور بعد تین دن کے اگر کوئی مسلمان تم تک
پہونچکر تمکو پکڑ لیگا تو ملامت اُسکی ہمپر عائد نہوگی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ قوم مال ابو عبیدہ بن الجراح کو

اسباب اور کپڑون اس مال کو فتح کرنے والون کے واسطے اور مالک کرنے قوم کو

اسباب اور کپڑون اس مال کو فتح کرنے والون کے واسطے اور مالک کرنے قوم کو

دیکر روانہ ہوئی تو دکھائی دیتی تھی مثل ایک سواد تاریک کے اور ایک جماعت کثیر اہل دمشق کی مع اپنے لڑکے بالون کے بسبب نفرت ہمسائگی مسلمانون کے اُنکے ساتھ نکلی **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ باز رہے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُنکے پیچھا کرنے سے بسبب واقع ہونے خلاف کے درمیان اہل اسلام اور اہل دمشق کے بابت گیہون اور جو کے جو بکثرت شہر مین پایا گیا تھا پس مسلمانون نے کہا کہ اسکے مالک ہم ہین اور اہل دمشق نے کہا کہ یہ مال ہمارا ہی ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ یہ مال اہل دمشق کا ہی اور داخل ہی اُنکی صلح مین اور قریب تھا کہ واقع ہوے فساد درمیان ہمراہیان خالد بن الولید اور ہمراہیان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور متفق ہوئی رائے سب مسلمانون کی اس بات پر کہ لکھا جاوے یہ مقدمہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اور اس حال سے اُنکو خبر نہ تھی کہ بروز فتح دمشق کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس عالم سے انتقال فرمایا ہی **عطیہ** بن عامر سکسکی نے **بیان** کیا ہی کہ مین کھڑا تھا باب الجابیہ پر اُسوقت جس دن توما اور ہربیس روانہ ہوے اور اُنکے ساتھ ہرقل کی بیٹی تھی پس دیکھا مین نے ضرار بن الازور کو اس حال سے کہ دیکھتے تھے وہ قوم کی طرف کوشہ چشم سے ساتھ غضب کے اور دانت پر دانت پیستے تھے مثل حسرت زدہ کے اس چیز پر جو جاتی رہی اُن سے پس کہا مین نے کہ اے بیٹے ازور کے کیا باعث ہی کہ مین تجکو مثل حسرت زدون کے دیکھتا ہون کیا اللہ تعالی کے نزدیک اس مال سے زیادہ نہین ہی پس کہا ضرار نے قسم ہی خدا کی کہ نہین ہی آرزو میری لوٹ کی طرف اور نہین افسوس ہی مجکو گرانکے جانے اور بیچ رہنے پر ہمسے اور بُرا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے جو کام مسلمانون کے ساتھ کیا پس کہا مین نے کہ اے بیٹے ازور کے نہین ارادہ کیا امین یا امتہ نے اس معاملے مین مگر بچانا خون آدمیون کا اور راحت پانا ان کا مشقت لڑائی سے اور نگاہ رکھنا ایک مرد کا افضل ہی اللہ تعالی کے نزدیک اُس چیز سے جسپر آفتاب طلوع کرتا ہی اور اللہ غالب و زبردست نے رکھدی ہی مسلمانون کے دلون مین رحمت اور مہربانی اور دور کردیا ہی اسکو کفار کے دلون سے اور فرماتا ہی اللہ تعالی اپنی بعض کتابون اُتاری ہوئی مین انا الرب الرحیم لا ارحم من لا یرحم اور فرماتا ہی والصلح خیر و ضرار بن الازور نے کہا قسم ہی اپنی جانکی تم سچ کہتے ہو ولیکن گواہ رہو تم اس امر پر کہ مین تحقیق نہ رحم کرونگا اُس شخص پر جسنے اللہ تعالی کے واسطے جور و اور لڑکا قرار دیا ہی پھر ارادہ کیا خالد بن الولید نے بیٹھ رہنے کا تو ما کے تعاقب سے پس نہین آمادہ کیا اُنکو اس امر پر مگر ایک شخص نے اہل دمشق سے جو خالد بن الولید کے پاس قید تھا اور وہ شخص بڑا شہسوار تھا رومیون سے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ **وائلہ** بن الاسقع نے کہا ہی کہ مین لشکر دمشق مین خالد بن الولید کے ساتھ تھا اور مقرر کیا تھا اُنھون نے مجکو اس گروہ پر جو گشت مین رہتا تھا ضرار بن الازور کے ساتھ باب سرقیسی باب توما اور وہان سے باب السلامۃ اور وہان سے باب فرادیس اور پھر باب الجابیہ اور پھر باب کیسان اور پھر باب الصغیر تک اور یہ معاملہ قبل فتح دمشق کے تھا پس اسی حالت مین کہ ہم لوگ ایک شب گشت کر رہے تھے چاندنی رات مین اور نزدیک ہوے تھے باب کیسان سے

لہ ترجمہ
بیشک اور دردگار میرا البتہ رحم کرتا ہی ہر اس شخص پر جو رحم کرتا ہی اور البتہ ہر اس شخص پر جو رحم کرتا ہی

کہ دفعتہً سُنی ہمنے آواز دروازے کی پس ٹھہر گئے ہم اور اسی وقت کھولا گیا دروازہ اور نکلا اُس سے ایک سوار پس نہیں من تعرض کیا ہمنے اس سے یہان تک کہ نزدیک ہوا ہمسے اور پکڑ لیا ہمنے اُسکو اور کہا اُس سے کہ اگر تو کچھ بولیگا تو ہم تیری گردن مارینگے اور اُسی وقت دو سوار اور دروازے سے نکلکر احتیاطاً دروازے پر ٹھہر گئے اور پکارتے تھے اُسکا نام لیکر جسکو ہمنے پکڑ لیا تھا پس کہا ہمنے اس سے کہ بات چیت کر ان سے یہان تک کہ آویں وہ دونون پس کہا اُسنے ان دونون سے زبان رومی مین کہ چڑیا جال مین پھنس گئی پس جانا اُنھون نے کہ وہ گرفتار ہوگیا اور پلٹ کر بعجلت داخل ہوگئے دروازے مین اور بند کر لیا اُسکو پس ارادہ کیا ہمنے اُس قیدی کے مار ڈالنے کا مگر بعض لوگون نے ہم مین سے کہا کہ نہ مارو اُسکو جبتک کہ لیچلین ہم اُس کو اپنے سردار پاس تاکہ اپنی رائے سے وہ جو چاہین سو کرین پس جب دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُسکو پوچھا تو کون ہو اُسنے کہا کہ مین بطارقہ اور ملوک سے ہون اور مین نے قبل تمہارے سے محاصرہ کرنے کے ایک عورت اپنی قوم کے ساتھ شادی کی تھی اور اسکو مین دوست رکھتا تھا پس جب بڑھ گیا زمانہ محاصرہ شہر کا درخواست کی مین نے اُسکے گھر والون سے کہ اُسکو میرے پاس رخصت کرین پس انکار کیا اُنھون نے اور کہا کہ ہم ایسے کام مین مشغول ہین کہ اُسکو رخصت نہین کر سکتے ہین اور مین دوست رکھتا تھا اس امر کو کہ اُس سے ملاقات کرون اور ہم لوگون مین بازیون کی جگہین مقرر تھین کہ کھیلتے تھے ہم اس مین پس وعدہ کیا اور کہلا بھیجا مین نے اُس کے پاس کہ نکل کر آوے وہ ان بازی گاہون مین پس آئی وہ اور گفتگو اور درخواست کی اُسنے مجھ سے کہ نکلون مین اُس کو ساتھ لیکر دروازے شہر کی طرف پس نکلا مین دروازے سے تاکہ دریافت کرون مین خبر تمہاری پس پکڑ لیا مجکو تمہارے ساتھیون نے اور نکلا میرا ساتھی اور وہ عورت پس پکار کر کہا مین نے کہ چڑیا جال مین پھنس گئی اور ڈرایا مین نے اُسکو اس خوف سے کہ قید نکر لیوین تمہارے ساتھی اس عورت کو اور اگر اُسکے سوا کوئی اور ہوتا تو مجھپر آسان تھا یہ امر پس خالد بن الولید نے اس سے کہا کہ کیا منظور ہے تجکو اختیار کرنے دین اسلام مین اور اگر داخل ہونگا مین شہر مین تو نکاح کرونگا مین تیرا اسکے ساتھ اور اگر انکار کریگا تو قبول دین اسلام سے تو مار ڈالونگا مین تجکو پس اختیار کیا اُس نے دین اسلام کو اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ راوی نے بیان کیا ہے کہ لڑتا تھا وہ ہمارے ساتھ ہو کر سخت لڑائی پس جب داخل ہوے ہم شہر مین از روے صلح کے آیا وہ شخص درانحالیکہ تلاش اور طلب کرتا تھا اپنی زوجہ کو پس کہا لوگون نے اس سے کہ اُس عورت نے کپڑے راہبون کے پہنے ہین اور راہبہ ہوگئی ہے بسبب رنج کے تیرے حال پر پس آیا وہ بجانب کنیسہ کے اور دیکھا اُسکی طرف اور اُس عورت نے نہین پہچانا اُسکو پس پوچھا اُس سے کہ کس چیز نے تجکو راہبہ بنایا ہے اُس نے کہا کہ سبب یہ ہے کہ مجکو محبت تھی اپنے شوہر کے ساتھ یہان تک کہ پکڑ لیا اُسکو اہل عرب نے پس مین اُسکے رنج مین راہبہ ہوگئی ہون پس کہا اُس شخص نے کہ مین تیرا شوہر ہون اور داخل ہوا ہون مین دین اہل عرب مین اور تو میری ذمہ داری مین ہے پس

جب سُنا اُسنے یہ کلام کہ اکہ قسم ہی حق مسیح کی ایسا کبھی نہو گا اور نہین ہی تیرے واسطے کوئی طریق میرے ملنے کا اور چلی گئی وہ ساتھ
تو ما اور رہربیں کے پس جب دیکھا اُس شخص نے اُسکے باز رہنے کو آیا خالد بن الولید کے پاس اور اُنسے شکایت اس
معاملہ کی کی پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ ابو عبیدہؓ بن الجراح نے شہر کو براہ صلح کے فتح کیا ہی اور کوئی راہ تیرے واسطے
اسکے ملنے کی نہین ہی **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ معلوم کیا اُس شخص نے کہ خالدؓ بن الولید اُنکے تعاقب کا ارادہ رکھتے
ہین پس کہا اُسنے کہ مین تمھارے ساتھ چلون گا شاید کہ اُس تک پہونچ جاؤن اور ٹھہرے خالدؓ بن الولید جو تھے دن
تک بعد نکل جانے توما وغیرہ قوم کے اور وہ نہین روانہ ہوے تھے پس آیا وہی شخص خالدؓ بن الولید کے پاس اور
کہا کہ اے سردار ارادہ کیا تھا تمنے روانگی کا تعاقب ان دونون ملعونون کے اور لے لینے اُنکے مال واسباب کا خالدؓ
بن الولید نے کہا ہان اُسنے کہا پس کس چیز نے تمکو روک رکھا ہی اس ارادے سے خالدؓ بن الولید نے کہا کہ دو رکلیسا نا
قوم کا اور ہمارے اُنکے بیچ مین چار دن اور راتین گذر چکی ہین اور وہ جانتے ہین ڈرکی چال سے اور کوئی راہ ہمکو ان تک پہونچنے
کی معلوم نہین ہوتی ہی پس کہا اس شخص نے اور نام اُسکا **یونس** تھا کہ اے سردار اگر باز رہنا تھارا اس ارادے سے
بسبب بعد راہ اور دوری کے تھارے اُنکے بیچ مین ہی پس مین جانتا ہون اس ملک کی زمین کو اور تھارے ساتھ چلونگا راہ
پر پس لیجاؤنگے تم اُنمین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور مین ہیضرور کرونگا تاکہ مالک ہوجاؤن اپنی زوجہ سے پس میل کیا خالد بن
الولید نے اُسکے قول کی طرف اور کہا اے یونس آیا جانتا ہی تو راہ اور بتا سکتا ہی ہمکو اُسنے کہا ہان ولیکن بہین لو تم سب لباس
قوم لخم اور جذام کے اور یہ لوگ عرب نصرانی تھے اور لے لو زاد راہ کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے ساتھ لیا خالدؓ بن الولید
نے لشکر زحف کو اور وہ چار ہزار تھے اور حکم کیا اُنکو کہ چلو اور سوار ہو تیز رو گھوڑون پر اور ہلکا کرو بار زاد راہ کو پس
ایسا ہی کیا اُنھون نے اور روانہ ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور وصیت کی ابو عبیدہؓ رضی اللہ عنہ کو واسطے
شہر دمشق کے **زید بن طریف** نے **بیان** کیا ہی کہ روانہ ہوے ہم اور یونس ہمارے آگے تھا اور توما کی قوم کا
حال یہ تھا کہ نہین گرا کوئی اونٹ اور خچر اُسکے ساتھ کا راستے مین مگر یہ کہ چھوڑ دیا اُسکو اور نہین رُکا اُنکے ساتھ کا کوئی جانور
مگر یہ کہ کوچین کاٹ ڈالین اُسکی اور ہلوگ برابر رات دن چلتے تھے اور نہین ٹھہرتے تھے مگر وقت نماز کے یہانتک کہ گذر گئے
نشان چلنے قوم کے پس بڑا جانا ہمنے اُسکو اُنکے معاملے مین پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ اے یونس تیرا حال اُن کے
مقدمے مین کیا ہی اُسنے کہا کہ اے سردار چلے چلو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالیٰ سے کسواسطے کہ قوم روانہ ہوے ہین
خوفناک تم سے پس نکل گئے ہین وہ راہ سے اور لی ہی راہ اُنھون نے راہ پہاڑون اور گھاٹیون کی اور تم یہ سمجھ لو کہ ہم ملینگے
انمین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر چھوڑ دیا یونس نے راہ کو اور لین چھپی ہوئین اور پوشیدہ راہین **ضحاک** بن سفیان نے
بیان کیا ہی کہ روانہ ہوا یونس ہلوگون کو لیکر ایسی راہ سے جسمین بہت پتھر تھے کہ نہین ممکن تھی رہائی اور گذرنا اس
سے مگر یہ کہ بناگواری گذرتے تھے پتھرون پر ساتھ گھوڑون کے اور ہم دیکھے تھے خون کو کہ ظاہر ہوتا تھا

گھوڑون کے پیرون کے پٹھون سے اور نعل اُنکے علیحدہ ظاہر ہوتے جاتے تھے سمون سے اور مونے ہمارے پیرون کے پارہ پارہ ہوگئے تھے یہان تک کہ نہین باقی رہین مگر پنڈلیان اُسکی عباد بن سعید الحضرمی نے بیان کیا ہی کہ تھا مین اُس دن ساتھ خالد بن الولید کے اور تھا ہمارے ساتھ یونس رہبر پس قسم ہی خدا کی کہ تھے میرے پاس دو مونے چمڑے کے کہ اُنمین نعل یمانی لگایا تھا مین نے بسبب اُنکی مضبوطی کے مین اپنے دل مین یہ کہتا تھا کہ وہ برسون میرے پاس رہینگے پس قسم ہی خدا کی کہ باقی رہی اس رات کو پنڈلی موذون کی میری پنڈلیون مین اور مین ڈرتا تھا اُس چیز کو جو لاحق ہوئی تھی مجکو شدت درشتی پہاڑون اور اُسکے دشوار ہونے سے یہان تک کہ دیکھا مینے اہل عرب کو شکایت کنندہ ایک دوسرے سے اور وہ کہتے تھے کہ کاش رہبر ہمکو کھلی ہوئی اور درمیان راہ چلتی ہوئی پر لیجاتا پس نہین کٹی وہ رات یہان تک کہ کاٹا ہمنے شدت راہ کو پس جب نکلے ہم دیکھا ہم نے نشان قوم کو کہ آگے ہمارے گئے ہین بھاگے ہوئے پس خالد بن الولید نے کہا کہ بچ گئے اور نجات پائی اُنھون نے اپنی جانون سے پس کہا یونس راہبر نے کہ مین اُمید رکھتا ہون اللہ تعالیٰ سے اس امر کی کہ باز رکھے انکو یہانتک کہ ملجاوین ہم اُنمین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس جلدی کرو تم میرے ساتھ پس جلدی کی خالد بن الولید نے اور کہا مسلمانون سے کہ جلدی کرو چلنے مین رحمت کرے اللہ تمپر مسلمانون نے کہا کہ اے سردار سختی چلنے کی اور دشواری راہ نے تنگی مین ڈالا ہی ہمکو پس راحت دو ہمکو ایک ساعت یہان تک کہ راحت حاصل کرین ہمارے گھوڑے اور چارہ دیوین ہم اُنکو خالد بن الولید نے کہا چلو تم اللہ تعالیٰ کا نام لیکر وہی سیر کرنے والا ہی اور کوشش کرو اپنے دشمن کی طلب مین پس روانہ ہوے وہ لوگ اور راہبر اُنکے سامنے تھا اور اسیطرح چلے جاتے تھے اور راہبر سے کہتا تھا کہ نہین داخل ہوتے ہین ہم کسی شہر مین شہرون روم سے مگر یہ کہ گمان کرتے ہین وہان کے لوگ ہمکو عرب نصرانی اور قوم غسان اور لخم اور جذام سے یہانتک کہ قطع کیا راہبر نے ہمارے ساتھ جبلہ اور لاذقیہ کو اور پہونچا وہ کنارے دریا کے اور ڈھونڈھتا تھا نشان قدم قوم کا اور قوم نے چھوڑ دیا تھا راہ انطاکیہ کو اور نہین داخل ہوئی تھی وہان بخوف ہرقل بادشاہ کے پس ٹھہر گیا یونس راہبر حیرت زدہ ہوکر اپنے کام مین اور گیا ایک گانو مین جو اُس جگہ پر تھا اور پوچھا بعض گانون والون سے پس بیان کیا اُنھون نے کہ پہونچی ہرقل بادشاہ کو یہ خبر کہ تو ما اور رہربیس نے شہر دمشق کو مسلمانون کے سپرد کر دیا پس غصہ اور غضبناک ہوا بادشاہ ان دونون پر اور نہیں جانا کہ آوین وہ دونون اُسکے پاس اور یہ امر اُسنے سوا سطے کیا ہی کہ وہ یکجا کرتا ہی جماعتون اور لشکرون کو اور روانہ کرتا ہی ان کو بجانب یرموک کے پس ٹھہرا وہ اس امر سے کہ بیان کرین گے توما اور رہربیس وغیرہ اُسکی فوج سے حالات اور کیفیات شجاعت اور بہادری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس ضعیف ہوجائینگے دل اُنکے پس کہلا بھیجا اُسنے توما اور رہربیس کو کہ روانہ ہو تم مع اپنے ساتھیون کے بجانب قسطنطینیہ کے پس انحراف کیا اُنھون نے انطاکیہ سے اور رہگئے ہین وہ بارہ لشکر کے پس جب معلوم کیا یونس نے کہ قوم پھر گئے انطاکیہ کی راہ سے اور لیا اُنھون نے راستہ دریا کا بُرا جانا اُسنے اس امر کو

اور ڈرا مسلمانون کے واسطے بس ٹھہر گیا حیرت زدہ ہوکر اپنے کام مین اور واقع ہوا یہ معاملہ صبح کو روز سہ شنبہ پہلی غرہ ماہ رجب مین راوی نے بیان کیا ہی کہ صبح کی نماز پڑھی خالد بن الولید نے لوگون کے ساتھ بعدہ ارادہ سوار ہونیکا کیا کہ دفعتہً اُنھون نے اثر شکستگی اور عجز یونس مین دیکھا پس کہا اُس سے کہ کیا حال ہی تیرا پیچھے اے یونس اُسنے کہا کہ اے سردار قسم ہی خدا کی کہ فریب اور دھوکے مین آکر جرأت دلایا مین نے تمکو اور پہونچا مین نے انتہا کو طلب دشمن مین اور نہ یلگی تمکو اس سریہ مین وہ چیز جسکو طلب کرتے ہو تم اور جاتے رہے تمھارے ہاتھ سے دشمنان خدا کے اور مال اور ریشمین کپڑے اُنکے ساتھ خالد بن الولید نے کہا کہ کیونکر جانا تو نے اس بات کو اُسنے کہا کہ مین نے پیروی کی اُنکے نشان قدم کی اسجگہ تک بامید پہونچنے اور ملنے انمین بمقام سوریہ کے جب دیکھا اور جانا مین نے کہ نکل گئے وہ اس راہ سے معلوم ہوا مجکو کہ نجات پائی اُنھون نے اپنی جانون اور مالون سے اور بیان کیا مجھسے ایک وہقانی نے کہ بادشاہ نے منع کیا انکو نطاکیہ مین جانے سے اسوجہ سے کہ رعب مسلمانون کا نہ ڈالین اُسکے لشکر مین اور حکم دیا اُنکو قسطنطیہ کی طرف جانے کا اور واقع ہوا ہی تمھارے اور اُنکے بیچ مین بڑا پہاڑ اور تم قریب شہر ہرقل اور مجمع اُسکے لشکر کے ہو جسکو وہ بھیجنے والا ہی تمھارے ساتھ لڑنے کو اور مین خوفناک ہون تمھارے واسطے اس خیال سے کہ چھوڑوگے تم اس پہاڑ کو پس پشت اپنے حال یہ ہی آئندہ جو حکم تمھارا ہو اور مجکو جو حکم دوگے وہ مین کرونگا ضرار بن الازور نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ بعد سننے اس کلام کے رنگ اُنکا مثل خضاب کے ہوگیا اور گمان کیا مین نے کہ یہ امر بسبب بیصبری اور رنج کے ہوا ہی حالانکہ میرے نزدیک وہ ایسے نہ تھے پس کہا مین نے کہ اے سردار کس چیز کا ارادہ کیا تمنے کس واسطے کہ مین تمکو دیکھتا ہون ملا اور مخلوط ہوا اپنے کام مین بارادے اُسکے کرنے کے پس کہا اُنھون نے کہ اے ضرار قسم ہی خدا کی کہ نہین ہی خوف موت اور قتل سے بلکہ ڈر اس بات کا ہی کہ لائے جاوینگے مسلمان بروز قیامت کے میرے سامنے اور مین نے دیکھا ہی کہ قبل فتح دمشق کے ایک خواب جسنے خوف مین ڈالا ہی مجکو اور مین منتظر اسکی تعبیر کا ہون اور مین اُمید رکھتا ہون اللہ تعالیٰ سے کہ بہتر کرے اس خواب کو میرے واسطے اور مدد اور غلبہ دیوے ہمکو دشمنون پر پس کہا مسلمانون نے کہ جو دیکھا تمنے خیر ہی اور ہوگا خیر اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کیا دیکھا ہی تمنے کہا خالد بن الولید نے کہ گویا ہون مین اور مسلمان ایک جنگل بے پانی مین اور ہم اُسمین چلے جاتے ہین پس ہم اسی حال مین تھے کہ ناگہان دیکھا مین نے ایک گروہ حمار دون وحشی کا کہ بڑے بڑے تھے اجسام اُنکے ڈرانے والی تھین خلقتین اُنکی اور اچھی دیکھائی دیتی تھین جلدین اور بال اُنکے کہ اُنھون نے سرکشی کی تھی ہمسے اور وہ قریب آتے تھے ہمارے اپنے منھ سے اور مارتے تھے وہ ہمکو ٹاپون سے اور ہم نے بانیہہ گھیر لیا تھا اُنکو اپنے گھوڑون سے اور مارتے تھے ہم اُنکو اپنے نیزون سے اور تلوارون سے اور نہین کرتے تھے وہ اندیشہ اس اذیت سے جو اُنپر گذرتی تھی اور ڈرتے تھے وہ بلا سے اور ہملوگ ایسا ہی کرتے تھے یہان تک کہ رنج مین پڑے اور ہمارے گھوڑے بسبب کوشش کے اور گویا مین آیا اپنے ساتھیونکے پاس اور جدا کردیا مین نے اپنے

ذکر دیار ضرار بن الازور ورباب واقعہ ابی الجہم ۱۲

ساتھیون کو اپنے چارون طرف جنگل مین اور حملہ کیا ہم سبھون نے اُنپر ہر طرف سے پس بھاگے وہ ہمارے سامنے ہوکر بجانب تنگ جگھون ٹیلون اور اپنے گھرون اور پشتون کے پس نہ قادر ہوسکے ہم مگر تھوڑون پر اُن مین سے پس اسی حالت مین کہ ہم پکاتے اور بریان کرتے تھے اُنکے اچھے گوشتون کو کہ پلٹے وہ بطلب اپنے راہتے کے ہم سے پس جب دیکھا مین نے اُن کی طرف کہ نکلے وہ تنگ جگھون اور اپنے گھرون سے پکار کر کہا مین نے مسلمانون سے کہ سوار ہو تم اُنکی طلب مین برکت عطا فرماوے اللہ تعالیٰ تم مین پس سوار ہوے مسلمان اپنے گھوڑون پر اور سوار ہوا مین بھی ساتھ اُنکے اور بھیجا کیا اُن کا یہانتک کہ جا پڑے ہم اُنپر اور شکار کیا مین نے اُنمین سے ایک اونٹ کو جو سب کے آگے اُنمین تھا اور مسلمان قتل کرتے اور شکار کرتے تھے پس نہین ناپدید ہوے اُنمین سے مگر تھوڑے اسی حالت مین کہ مین خوش تھا اُنکے شکار کرنے اور پکڑ لینے سے اور ارادہ رکھتا تھا مین پلٹ جانے کا مع مسلمانون کے بجانب اُنکے وطنون کے کہ دفعتہً گرا دیا مجکو میرے گھوڑے نے پس اُڑ گیا میرا عمامہ میرے سر سے اور خواہش کی مین نے اُسکے لینے کی اور سُست اور تعب مین ہو گیا مین اُسکے سبب سے پس خبردار اور بیدار ہو گیا مین بعد دیکھنے اس خواب کے اور مین ڈرا اور گھبرایا ہوا تھا پس ہو کوئی ایسا جو تعبیر بیان کرے اسواسطے کہ میرے نزدیک تو یہی تعبیر خواب کی ہے جسمین ہم مبتلا ہین پس دشوار گذرا یہ امر مسلمانون پر اور خالد بن الولید اپنے دل مین قصد پلٹنے کا رکھتے تھے پس کہا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ تو انا اور فربہ و خوش تو یہی لوگ ہین جنکی طلب مین ہم ہین اُنکے سبب سے ڈالیگئے ہین محنت اور رنج مین اور گرنا تمھارا زمین کی طرف پس یہ ایک کام ہے تمھارے گھوڑے کا کہ وہ جاے بلند سے پست جگہ کی طرف اُترا لیگا اور گرنا تمھارے عمامے کا سر سے پس عمامے تو تاج اہل عرب کے ہین اور اُڑ جانا اُنکا ایک بلا ہے کہ لاحق ہوگی تمکو خالد بن الولید نے کہا سوال کرتا ہون اللہ تعالیٰ سے اس امر کا کہ اگر ہے یہ خواب اور تاویل اُسکی حق پس ظاہر کرے اللہ تعالیٰ اُسکو ہمارے اُمورات دینا وی مین اور نہ کرے اُسکو اُمورات آخرت سے اور اللہ تعالیٰ سے طلب اعانت کرتا ہون مین اور اسی پر بھروسا ہے سب کا مومنین پھر کہا خالد بن الولید نے کہ اے شہسواران مسلمین تحقیق مین نہین مالک ہون مگر اپنی جان کا اور اسکو مین نے اللہ کی راہ مین قید کیا ہے پس آیا ہو سکتا ہے تمسے یہ کہ ارادہ کرو تم لوگ بیچ طلب اُس گروہ کے پس یا تو اس معاملے مین فتح اور دولت ہے یا وعدہ گاہ ہمارے تمھارے ملنے کا بہشت ہے پس مسلمانون نے کہا کرو جو تم ارادہ رکھتے ہو کہ ہم تمھارے ساتھ ہین مگر کچھ تھوڑے لوگون نے جنکو محنت اور رنج لاحق ہوا تھا بُرا جانا اس تجویز کو پھر آئے خالد بن الولید یونس راہبر کے پاس اور نام اُسکا خالد بن الولید نے بجہت رکھا تھا اُسکے پس کہا اُنھون نے کہ اے یونس آیا ہو سکتا ہے کہ ہمارے لوگ پھر کر جاوینگے قوم مین پس کہا اُسنے کہ بیشک تم جاؤگے اُنسے اور نہین ڈرتا ہو تم نہین تمھارے واسطے مگر اس امر کو کہ جانینگے لشکر رومی تمھارے یہان آنیکو پس دوڑ پڑینگے تمپر ہر طرف اور ہر جگہ سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ چل تو ہمارے ساتھ اے یونس بھروسا کرتا ہون مین اللہ غالب اور بزرگ پر پس قسم ہے حق رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام سے سونے والے قریب کی اور حق بیعت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ نہین کمی کی مین نے اُنکی طلب اور تلاش مین پھر سوار ہوے وہ اپنے

گھوڑے پر اور سوار ہوے مسلمان اور چلا یونس راہبر اُنکے آگے یہانتک کہ پہونچے وہ اونچی جگہ پر اور قطع کیا یونس نے مع مسلمانوں کے جبل لکام کو اور وہ ڈھونڈھتا تھا نشان قوم کو اور دیکھتا تھا نشان قدم اُنکے اور نشان اُنکے جانورون کے پس جب آئی وہ رات جس مین ہمنے ارادہ کیا تھا کہ صبح کرینگے ہم قوم کے پاس برسا اور آیا ہمپر پانی مثل مشکون مشک کے اور یہ امر موافقت اور مدد اللہ سے تھا ہمارے واسطے کہ روک رکھا تھا اُسنے قوم کو چلنے سے فرفخ بن ظریف نے **بیان** کیا ہی ہملوگ اشارہ کرتے تھے آپسمین ایک دوسرے کو اور پانی برستا اور بڑھتا تھا ہمپر بہت رات گئے تک پس جب روشنی صبح کی نمودار ہوئی اور ابر دور ہو کر کھل گیا اور نکلا آفتاب کہا یونس راہبر نے کہ اے سردار ٹھہر دتم یہانتک کہ دریافت کرونمین تمھارے واسطے خبر قوم کی کہ بیشک وہ ہمسے نزدیک جگہ مین ہین اور بہ تحقیق مین نے سُنا ہی شور و غُل اُنکا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا آیا سُنی ہی تو نے آواز اُنکی اُسنے کہا ہان اے سردار اور مین چاہتا ہون کہ مجکو اجازت دو کہ جاؤن مین اور خبر اُنکی لاؤن اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ خالد بن الولید بڑے دیکھنے والے تھے اور فریب کے تھے پس متوجہ ہوے وہ ایک شخص کی طرف جنکا نام مفرط بن جعدہ تھا اور کہا کہ اے مفرط جاؤ تم نجیب کے ساتھ اور ہوتم مونس و ہمنشین اُسکے اور لاؤ تم دونون خبر قوم کی پس مفرط نے کہا کہ اطاعت اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت تمھاری بخوشی منظور ہی پھر روانہ ہوے وہ دونون یہانتک کہ چڑھ گئے اُس پہاڑ پر جسکا نام **ابرش** اور رومی جبل بارق کہتے ہین **مفرط بن جعدہ** نے **بیان** کیا ہی کہ جب ہم دونون شخص پہاڑ کی چوٹی پر گئے دیکھا ہم نے اُسکی پشت پر ایک چراگاہ وسیع بہت ہری اور سبز کو دیکھا ہمنے اُسکے وسط مین جماعت قوم کو کہ بہتون کو اُنمین سے اثر بارش کے پانی کا پہونچا تھا یہانتک کہ بھیگ گئے تھے کپڑے اور اسباب اُنکے اور گرم ہوا آفتاب اُنپر پس خوف کیا تھا اُنھون نے اُسکے تلف ہو جانیکا اور نکالا اُسکو باربرداریون سے اور پھیلایا اُسکو میدان چراگاہ مین اور سو گئے اکثر اُنکے بسبب شدت چلنے اور اُٹھانے محنت اور بھیگنے پانی سے تمام رات پس جب دیکھا مین نے یہ حال بہت خوش ہوا مین اور اُتر پڑا پہاڑ کی چوٹی سے اور روانہ ہوا اور چلا مین بہت جلد اُس غرض سے کہ خوشخبری سُناؤنمین خالد بن الولید کو ساتھ مال غنیمت کے اور چھوڑا مین نے اپنے ساتھی یونس کو پیچھے اپنے اور دیکھ رہا تھا قوم کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے مجکو تنہا جلدی سے آتے دہ میری طرف اور گمان کیا اُنھون نے کہ میرے ساتھی نے فریب کیا اور کہا اُنھون نے مجھسے کہ کیا حال ہی تمھارے پیچھے اے بیٹے جعدہ کے کہا مین نے بہتر ہی اور ملی لوٹ کا ہی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور قوم اُس پہاڑ کے پیچھے ہین اور بھیگے ہین وہ پانی مین اور حاصل ہوئی تھی اُنکو راحت بسبب نکلنے آفتاب کے اور پھیلا دیا ہی اُنھون نے اسباب اپنا پس کہا خالد بن الولید نے کہ بشارت دے اللہ تعالیٰ تمکو ساتھ نیکی کے پھر دیکھے مین نے اُنکے چہرے سے آثار خوشی کے پس وہ اسی حالتمین تھے کہ آیا یونس پس کہا خالد بن الولید نے کہ بہتری ہو اے نجیب اُسنے کہا بشارت ہو تمکو اے سردار اسواسطے کہ قوم نے بچایا اپنی جانون کو بسبب چھوڑ دینے اظاکیہ کے اپنی پشت پر اور جاتا تھا اُنھون نے کہ تم یہانتک اُنکا پیچھا نکرو گے ولیکن وصیت کر دو تم اپنے ساتھیون کو کہ جو شخص پہونچے میری زوجہ تک پس نگاہ رکھے اُسکو میرے واسطے کہ مین چاہتا ہون مال لوٹ سے سوا اُسکے پس کہا خالد نے

ف
جب پہنچے یونس اور ساتھ مسلمانون کے اظاکیہ کے اور دیکھا اُنکو

بن الولید نے کہ وہ تیرے واسطے ہو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے تقسیم کیا اپنے ساتھیون کو چار گروہ پر اور سردار مقرر کیا ایکہزار سوار پر ضرار بن الازور کو ایک گروہ پر رافع بن عمیر الطائی کو اور ایک گروہ پر عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اور ساتھ رکھا اپنے ایک چوتھائی لشکر کو اور کہا سب سے کہ روانہ ہو اللہ تعالیٰ کی برکت اور اعانت پر اور احتیاط رکھو تم اس بات کی کہ نہ نکلو تم سب ایک دفعہ بلکہ نکلے ہر سردار تم مین سے اور اُسکے اور دوسرے سردار کے بیچ مین کچھ تھوڑا تفاوت ہو پھر متفرق ہو جاؤ تم قوم پر اور حملہ کرو تم سب یہانتک کہ حملہ کرو نمین پس آگے ہوے ضرار بن الازور اور نکلے وہ لشکر کے پہاڑ سے جو وہان تھا اور قوم مطمئن اور بے ڈر تھی پھر پیچھے ضرار کے رافع بن عمیرۃ الطائی پھر پیچھے اُنکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما پھر خالد بن الولید سب کے پیچھے چلے یہان تک کہ پہونچے درمیان چراگاہ مین عبید بن سعید التمیمی نے بیان کیا ہی کہ تھا مین اُس جماعت مین جسمین خالد بن الولید تھے پس جب پہونچے ہم چراگاہ مین اور ظاہر ہوئی ہمکو خوبی اور تر و تازگی اُسکی دکھائی دیا جاری ہونا اُسکے پانی کا اور رنگینین رشمی کیڑون کی مانند زردی اور سرخی کے کہ خیرہ کرتی تھی آنکھ کو پس قسم ہی خدا کی قریب تھا کہ فتنہ اور آزمایش خدا مین پڑین ہمکو اُسکے اچھے دکھائی دینے سے اور بازرہن طلب جہاد سے پس کہا ایک شخص نے بنی تمیم سے بُرا کرے اللہ تعالیٰ دینا کا پس کون چیز ہی زیادہ جانیوالے اُسکے جانے اور اُسکے اُلٹ پھیر سے پس ڈرو تم اس امر سے کہ میل کرو طرف دنیا کے کسواسطے کہ وہ بڑی فریب دینے والی اور بڑی مکارہ ہی پس رونے لگے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُس شخص کے کلام سے اور کہا کہ سچا ہی قسم خدا کی تمیمی اپنے قول مین پھر پکار کر کہا مسلمانون نے کہ طلب کرو دشمنان خدا کو اور خواہش کرو اُنکی لڑائی مین اور اُنکی ہلاکی مین اور نہ متوجہ ہو طرف غنائم کے کسواسطے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ تمھارے ہی واسطے ہین اور نہین ہوتی ہی قوت اور طاقت مگر بسبب خدا برتر اور بزرگ کے پھر پھاگ پھیری خالد بن الولید نے ساتھ اپنے ہمراہیون کے قوم پر مثل پھرنے شیر کے اپنے شکار پر اور دیکھا رومیون نے بطرف گروہ کے کہ نکلے اپنے اوپر خالد بن الولید اُنکے آگے ہین اور نشان فوج کا اُنکے ہاتھ مین ہی پس جانا اُنھون نے کہ وہ گروہ مسلمانون کا ہی پس نکلے اُنسے فریاد کی اُنھون نے کہ خراب اور ہلاک اور برباد ہوے ہم اور لپکا ماتوما نے اپنے گروہ کو اور ہر پیش نے اپنے بطارقہ کو پس دوڑے وہ لوگ اپنے ہتھیارونکی طرف اور سوار ہوے گھوڑون پر اور کہا بعض نے بعضون سے کہ یہ گروہ تھوڑا ہی جسکو بھیجا ہی مسیح نے تمھاری طرف اور کیا ہی اُنکو غنیمت تمھارے واسطے پس دوڑو تم اُنکی طرف اور اعتماد کرو اوپر مدد دہی صلیب کے پس رومی مسلح اور گھوڑون پر سوار ہو کر ٹھہرے قریب مال اپنے کے واسطے باز رکھتے مسلمانونکے اُس سے اور وہ جانتے تھے کہ سوا خالد بن الولید کے اور کوئی نہین ہی اور اُسی وقت ضرار بن الازور دکھائی دیے اُنکو ہزار سوار سے اور ظاہر ہوے بعد اُنکے رافع بن عمیرۃ الطائی ساتھ ایکہزار سوار کے اور ظاہر ہوے بعد اُنکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور خواستگار ہوا اور قصد کیا ہر فرقے نے بجانب قوم کے مثل مرغان تیز چنگل پر سمیٹ کر اُترنے والیکے اور متفرق ہو گئے گروہ اُنکے اور ارادہ کیا لینے اُس چیز کا جو قوم کے قبضے مین تھی اور بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے راوی نے بیان کیا ہی کہا کرے گروہ

ذکر تقسیم کرنے خالد بن الولید کا اپنے لشکر کو چار حصون پر اور حملہ کرنا اُنکا اوپر رومیون کے اور ہزیمت دینا اُنکو

مسلمانون کے رومیون پر مثل بہتے ہوے پانی کے اور پکار کر کہا ہرمیس ملعون نے اپنے لوگون سے کہ لڑو تم واسطے اپنی نعمتون کے
پس نہ چلیگا اس قوم کا کوئی مکر اور نہ رہائی پاوینگے وہ اسجگہ سے کبھی پس منقسم ہوے اور ہٹ گئے رومی ہارادہ لڑائی مسلمانون کے
ایک گروہ ساتھ توماکے اور ایک گروہ ساتھ ہرمیس کے پس پہلے جو شخص خالدؓ بن الولید کے مقابلے اور لڑائی کو نکلا وہ توما تھا
اور گرد اُسکے پانچہزار سوار مسلح تھے کہ نہین ظاہر ہوتی تھی اُنسے سوا تیلی آنکھ کے اور بلند کی تھی اُسنے سامنے اپنی دونون آنکھ کے
ایک صلیب جواہر کی چڑی سونے مین پس پھیرے خالدؓ بن الولید اُسکی طرف اور حملہ کیا مع اپنے ساتھیونکے اور کہا اسکا نام لیکر
کہ اے دشمن خدا آیا تم لوگ جانتے تھے اس مرکو کہ تم ناپدید ہوجاؤگے اور جاتے رہوگے ہمارے ہاتھونسے اور اللہ تعالی نے لپیٹ دیا
ہمارے واسطے شہرونکو پس قصد کیا توما کا اور وہ کانا تھا کہ ام ابانؓ نے اُسکو کانا کر ڈالا تھا پس حملہ کیا خالدؓ بن الولید نے اُسپر اور نیزہ
مارا اُسکی دوسری آنکھ مین پس پھوڑدیا اُسکی دوسری آنکھ کو اور گرادیا اُسکو گھوڑے سے اور حملہ کیا خالدؓ بن الولید کے ساتھیون نے توما کے
لوگونپر اور اوندھی ہوگئی صلیب پس قتل کرتے تھے مسلمان اُنکو جلدی جلدی پس واسطے اللہ کے تھا کام نیک عبدالرحمن بن ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہما کا کہ وہ مہین مشغول ہوے سوا ے توما کے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ جب دیکھا اُنھون نے توما کی طرف کہ گرا وہ اندھا ہوکر
گھوڑے سے متوجہ ہوے اُسکی طرف اور چڑھے اُسکے سینے پر اور کاٹلیا سر دشمن خدا کا اور اُٹھالیا سر کو نیزے کی نوک پر اور پکار کر کہا مسلمانون نے کہ
مارا دشمن خدا کا توما ملعون پس طلب کیا دم ہرمیس کو پس خوش ہوے مسلمان اس معاملے سے **رافع** بن عمیرۃ الطائی نے **بیان** کیا ہے
کہ تھا مین میمنہ خالدؓ بن الولید کے اور نکلا مین ساتھ اپنے گروہ کے اُسطرف جہان قوم اور اُنکا اہل وعیال اُترے تھے پس دیکھا مین نے
رومیون کی عورتون کو کہ وہ ٹھہری ہوئین بشدت بازرکھتی تھین لوگونکو اپنے سے اور دیکھا مین نے ایک سوار کو کہ لباس اُسکا
مثل لباس رومیونکے تھا اور وہ اُترا اپنے گھوڑے سے اور لڑتا تھا ایک عورت رومی سے اور کبھی عورت اُسپر غالب ہوجاتی تھی
اور کبھی وہ عورت پر غالب ہوجاتا تھا پس نزدیک گیا مین اس راوے سے کہ دیکھون مین وہ کون ہے اور تھا وہ یونس امیر اور
لڑائی لڑرہا تھا اپنی زوجہ سے اور کشتی کرتا تھا اُس سے مثل کشتی لڑنے شیر کے اپنی مادہ سے پس چاہا مین نے کہ بڑھون اُسکی
طرف اور اعانت کرون اُسکی پس قصد کیا میری طرف دس عورتون نے کہ چلاتی تھین وہ میرے گھوڑے پر تیچھرونکو پس نکلا ایک
بڑا پتھر ایک عورت خوبصورت کے ہاتھ سے جو کپڑے ریشمی پہنے ہوے تھی اور پڑا وہ پتھر گھوڑے کی پیشانی مین پس زانو پر مارا اُسنے
اپنے سر کو اور تھا وہ گھوڑا کہ حاضر ہوا تھا مین اُسکی سواری پر جنگ یرموک مین ساتھ خالد بن الولید کے پس گرپڑا گھوڑا امیر اور
مرگیا پس کود پڑا مین پشت گھوڑے سے اور خشمگین تھا مین اُس عورت پر پس جلدی کی مینے اُسکی طلب مین پس بھاگی وہ میرے
سامنے سے مثل ہرن شکاری کے اور پھرین اور بھاگین عورتین اُسکے پیچھے سے پس ڈرا مین اُنکے پیچھے اور جا ملا مین اُنمین اور ارادہ
کیا مینے اُسکے مار ڈالنے کا پھر باز رہا مین مار ڈالنے سے اور ڈاٹا مینے اُنکو اور دھمکایا مینے اور نہین تھا ارادہ میرا متعلق مگر اس عورت
سے جسنے میرے گھوڑے کو مار ڈالا تھا پس نزدیک ہوا مین اُسکے اور بلند کیا مین نے تلوار کو چوٹان مین اُسکے سر پر پس پکڑ لیا اُسنے
اپنے ہاتھ کو سر پر اور وہ کہتی تھی لفوت لفوت یعنی امان امان پس باز رہا مین اُسکے مار ڈالنے سے اور آگے بڑھکر قبضہ

کرلیا اُسپر اور وہ بھاری کپڑے دیباج کے پہنے تھی اور اُسکے سر پر لڑیان موتیونکی تھین پس قید کرلیا مین نے اُسکو اور اُن عورتون کو جو اُسکے ساتھ تھین اور باندھ لین مین نے مشکین اُن سب کی اور پیچھے کو پھیرا اور دیکھا مین نے ایک بردون رومی کو بغیر سوار اسکے پس سوار ہوا مین اُسپر اور چاہا کہ پھرون لڑائی کیطرف پھر کہا مین نے قسم ہی خدا کی کہ نہ جاؤنگا مین جب تک دریافت نہ کرون مین کہ حال یونس راہبر کا کیا ہی پس ڈھونڈھتا تھا مین اُسکی جگہ کو کہ دفعۃً دیکھا مین نے اُسکو بیٹھا ہوا اور زوجہ اُسکی سامنے اور آلودہ ہی اپنے خون مین اور یونس رفتا ہی اُسپر پس پکار کر پوچھا مین نے کہ کیا حال گذرا تیرا ای یونس کہا اُسنے کہ یہ میری زوجہ ہی جسکی طلب مین آیا تھا مین کہ مجکو سوائے اُسکے اور خواہش نہ تھی اسواسطے کہ قسم ہی خدا کی کہ مین اُسکو دوست رکھتا تھا پس جب دیکھا اُن نے اُسکو کہا مین نے اُس سے کہ آگاہ ہوا تو کہ پہونچ گیا مین تیرے پاس اور تو کھا گئی ہی میرے سامنے سے پس کہا اُسنے قسم ہی حق مسیح کی کہ نہ بچا ہونگی مین اور تو کبھی اور تو نے چھوڑدیا ہی اپنے دین کو اور داخل ہوا ہی دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور مین نے اپنی جان کو ہبہ کردیا ہی واسطے مسیح کے اور مین جاتی ہون قسطنطنیہ کو پس جاکر راہبہ بن بیٹھون گی پھر باز رکھا اُسنے مجکو اپنے سے ساتھ لڑائی کے اور لڑا مین اُس سے یہان تک کہ قابض ہوگیا مین اُسپر اور پکڑلیا مین نے اُسکو پس جب دیکھا اُسنے یہ حال نکالی اُسنے ایک چھری جو اُسکے پاس تھی اور ماری اُسنے اپنے سینے مین اور گر پڑی اور مرگئی پس مین روتا ہون اسپر بسبب شدت خواہش اور شوق کے اُسکے ساتھ رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ مین رونے لگا یونس کی باتون سے اور کہا مین نے کہ اللہ بزرگ نے عوض دیا ہی تجکو وہ چیز جو بہتر اور خوبصورت ہی اُس سے اور وہ کپڑے ریشمی اور لڑیان موتیونکی اور کنگن سونیکے پہنے ہے اور مثل چاندی کے چہرہ اُسکا چمکتا ہی پس نے تو اُسکو بعوض اپنی زوجہ کے پس کہا یونس نے وہ کہان ہی مین نے کہا کہ یہ میرے ساتھ ہی پس جب دیکھا یونس نے اُسکی طرف اور اُسکے زیور کو اور ظاہر ہوا حسن وجمال اُسکا گفتگو کی اُس سے زبان رومی مین اور پوچھا حال ایک گھڑی تک اور وہ روتی تھی پھر متوجہ ہوا یونس میری طرف اور کہا کہ آیا جانتا تمنے کہ یہ کون ہی مین نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون اُسنے کہا یہ بیٹی ہرقل بادشاہ اور زوجہ تو ما کی ہی اور مجھسا آدمی اُسکی صلاحیت نہین رکھتا ہی اور ضرور ہی ہرقل خواستگار ہوگا اُسکا اپنے لوگ لیکر اور اُسکے عوض مال دیگا تمکو پس کہا مین نے اُس سے کہ اب تو یہ تیرے واسطے ہی اور تو اُسکے واسطے پس لے لیا اُسنے اُسکو اور مسلمان اُسوقت ایسی لڑائی مین مصروف تھے جس سے زیادہ نہین ہوسکتے اور بعض کہتے تھے کپڑے ریشمی اور اسباب اور مال کو **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اسی وجہ سے اس مرج کا نام **مرج الدیباج** رکھا گیا اور اسی نام سے ابتک مشہور ہے اور وجہ تسمیہ اور شہرت اسنام کی یہ ہی کہ کوئی اہل عرب جسوقت کسی کے پاس کپڑا دیباج کا دیکھتا تھا تو اُس سے پوچھتا تھا کہ یہ کہان سے ملا تو کہتا پس وہ شخص جواب مین کہتا تھا کہ یہ مال غنیمت مرج الدیباج کا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ کھودیا اور گم کیا مسلمانون نے اپنے سردار خالد بن ولید کو اور نہ دیکھا کہین نشان اور پتا اُنکا پس سخت گھبرائے اور بے چین ہوے وہ لوگ اُنکے واسطے

بیان واقدی رحمہ اللہ

ل ۲۲ ۱۲ بیان واقدی رحمہ اللہ

انسؓ بن مالک نے روایت کی ہی کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ روانہ ہوے بطرف مرج الدیباج کے بطلب مال غنیمت
دمشق کے اور پہونچے وہان چار ہزار سوارون سے پس مار ڈالا انھون نے تو ماکو اور قید کیا اُسکے بطارقہ کو اور لوٹا بڑا مال اور سر
جاتا رہا تھا ہر میں اُنکے ہاتھ سے اور صورت یہ ہوئی کہ خالدؓ بن الولید نے ڈھونڈھا اُسکو جنگ گاہ مین پس نہ پایا اُسکو اور قصد
کیا اُسکی تلاش کا پس اُسی حالت مین کہ خالدؓ بن الولید گرداد دیتے تھے لشکر روم مین اور قتل کرتے تھے لوگون کو اور زمین پر
گراتے تھے دلیر ذنکو کہ دفعتہً دیکھا اُنھون نے ایک گبر بھاری ڈیل ڈول سُرخ رنگ بڑی ڈاڑھی والے کو اور وہ بھاری کپڑے
دیباج کے پہنے تھا اور کپڑے دنگے اوپر لوہا تھا پس خالدؓ بن الولید نے جانا کہ وہی ہرمیس ہی پس دوڑایا اپنے گھوڑیکو اُسکی طرف اور
سخت حملہ کیا اُسپر اور شدت سے خواستگار ہوے اُسکے تاکہ مار ڈالین اُسکو اور گبر نے جب نگاہ کی اُنکی اور اُنکے حملہ کی طرف
پس بھاگا اُنکے سامنے سے اور خالدؓ بن الولید نے پیچھا کیا اور گبر نے پھر کھایا اُنکے سامنے پس پھیرا خالد نے اُسکی پشت پر نیزے کو
دوسے اور اُسی وقت چیکا وہ بیجان زمین کے اپنے جانور سے اور گر پڑا اُسپر کے بھال مد چاپڑے اُسپر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مثل
شیر غضبناک کے اور وہ کہتے تھے کہ سختی ہو تجھپر اے ہرمیس آیا جاتا تھا تو تے کہ جاتا رہیگا تو میرے ہاتھ سے اور وہ کافر زبان عربی سمجھتا
تھا پس فریاد کی اُسنے کہ اے عربی مین ہرمیس نہین ہون پس چھوڑ دو اور نہ مار ڈالو مجکو یہان تک کہ لادون مین اپنے عوض مین
وہ چیز تمکو کہ خوش ہو جائیگا دل تمھارا اُس سے اور جو کچھ مجھسے مانگوگے وہ تمکو دونگا پس کہا خالد بن الولید نے کہ سختی ہو تجھپر ہنوز کہ تجکو
نہین میرے ہاتھ سے جبتک کہ بتاوگا تو ہرمیس کو پس نہین ہی میری آرزو سوائے اُسکے اور تحقیق مار ڈالا اللہ تعالیٰ نے میرے
ہاتھون سے تو ماکو اور مین اُمید رکھتا ہون کہ مل جاؤنگا ہرمیس سے پس اگر راہ بتاویگا تو تجکو بطرف ہرون کے چھوڑ دونگا مین تجکو
بدون عوض اور مال کے پس کہا اُس کافر نے کہ خوش ہو تم اے برادر عربی کہ تحقیق پہونچے تم اپنی مراد کو ولیکن مین چاہتا ہون کہ لیلون
تجھسے عہد اور اقرار اس امر کا کہ جسوقت راہ بتادونگا مین تمکو بطرف ہرمیس کے چھوڑ دو تم راستہ میرا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ تیرے واسطے ایسا ہی ہوگا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے بشرطیکہ راہ بتاوے گا تو مجکو اور آجاوگا ہرمیس میرے قابو اور قبضہ
مین پس کہا اُس گبر نے کہ اے برادر عربی یہ بات تو تمھاری غدر اور بیوفائی کی ہی واسطے کہ تمنے دی تھی امان پھر بھیجا کیا تمنے ہمارا
اس جگہ تک کہ نہین جانتے تھے ہم اس امر کو کہ پہونچیگا وہان کوئی شخص تم مین کا اور تعاقب کیا تمنے اور لے لیا اُس چیز کو جو لیکر ہم
دمشق سے نکلے تھے اسوجہ سے کہ جاسوس تھارے دمشق مین تھے پھر کہتے ہو مجھسے اسوقت اگر قابو مین آجاویگا ہرمیس تو چھوڑ
دونگا مین تیری راہ کو مگر کیونکر ذمہ وار ہون مین ہرمیس کے گرفتار ہو جانے اور قابو مین آجانے کا اور ہرمیس مرد ہی قدرت رکھنے
والا اپنے حریفون پر اور یہ کلام تمھارا چاہتا ہی غدر اور بیوفائی کو پس خشمناک ہوے خالدؓ بن الولید اُسکے کلام سے اور کہا کہ تیری
امان مرے آیا منسوب کرتا ہی تو ہمکو بطرف بیوفائی اور عہد شکنی کے حالانکہ نہین ہی یہ امر ہماری خصلتون سے کسواسطے کہ ہم اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو نبی الرحمۃ اور شفیع الامۃ تھے جو ہم کہتے ہین پورا کرتے ہین اور جو ہم امانت رکھتے
ہین ادا کرتے ہین قسم ہی خدا کی کہ نہین نکلے ہم تمھاری تلاش مین مگر جو تھے دن اور اللہ غالب اور بزرگ نے آسان کر دیا ہمارے واسطے

دوری کو اور لپیٹ دیا ہمارے لیے دشواری شدید کو اور نہین کہا ہین نے تجھسے یہ کہ راہ بتادے مجھے بطرف ہرمیس کے مگر جسوقت
کہ دیکھائی دلگا وہ میری آنکھون مین سے لونگا مین ہرمیس کو ساتھ مدد اللہ تعالی کے اور یہ امر میرے جی مین ہی اور قسم ہی بیعت
ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ اگر راہ بتادیگا تو مجکو اُسکی طرف تو چھوڑدونگا مین تیرا راستہ بدون عوض مال کے پس جب سُنا
کافر نے یہ کلام کہا کہ اے جوانمرد عرب کے اُٹھ کھڑے ہو تم میرے سینے سے تاکہ ذاہیری کرونمین بجانب ہرمیس کے پس اُٹھ کھڑے
ہوے خالد بن الولید اُسکے سینے پر سے اور اُچک کر دیکھنے لگا کافر دائین اور بائین پھر کہا اُسنے آیا دیکھتے ہو تم اس گروہ چڑھنے
والیکو بلندی پر خالد بن الولید نے کہا ہان اُسنے کہا کہ قصد کرو تم جماعت گروہ کا کہ ہرمیس مقدمہ اس گروہ کا ہی اور چمکنے والی اُسکے سر
کی ہیلمہ صلیب جواہر کی ہی پس مقرر کیا خالد بن الولید نے ایک شخص کو قوم جرہم یا زبیدہ سے جسکا نام اسد بن جابر تھا اور کہا اے
اسد لگا ہمارا رہو تم اس گرد کے پس اگر پہونچادے یہ شخص مجکو طرف ہرمیس کے پس چھوڑدو اُسکے راستے راہ کو اور اگر ہو وہ اپنے قولین
جھوٹا پس مار دو گردن اُسکی پس مقرر کیے اُسپر اسد بن جابر پھر چھوڑدی خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی اور سیدھا کیا اپنے نیزہ کو
یہانتک کہ جاملے ساتھ اُس جماعت گروہ کے اور چلاکر آواز دی اور کہا کہ سختی ہو تم پر کہان ہی تمھارے لیے مجھسے نجات اور رہائی اور
یہ دن کہینچے بال پیشانیونکا ہی پس جب سُنا ہرمیس نے اُنکی آواز اور کلام کو جانا اُسنے کہ وہ بعض اہل عرب سے ہین اور طمع اور اُمید کی اُسنے
اُنمین پس ٹھہر گیا وہ اور ٹھہرے گرد اُسکے سرہنگان مبالغہ اُسکے اور پورے تھے وہ لوگ ہتھیارون اور تلوارون اور عمودون سے اور نہین تھا
کوئی اُنمین مگر اہل شجاعت اور دانشمندی کا پس حملہ شدید کیا خالد بن الولید نے اُسپر اور کہا سختی ہو تم پر اے یا جانا تھا تمنے کہ اللہ غالب اور
بزرگ نہ قادر کریگا ہمکو تم پر اور اُس چیز پر جو تمھارے پاس ہی اور نہ مالک کریگا ہمکو تمھارے مال و متاع کا مین شمشیر شدت کرنیوالا
ہونمین دلیر سردار ہونمین خالد بن الولید ہون پھر نیزہ مارا ایک سوار کے اُنمین سے پس گرادیا اسکو پھر مارا دوسرے کو واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا ہرمیس نے کلام خالد بن الولید کا سمٹ گیا وہ زین گھوڑے پر اور فریاد کرکے پکارا لشکر کو گونکو کہ
سختی ہو تم پر یہ وہ شخص ہی جسنے اُلٹ دیا ہی ملک شام کو وہان کے لوگو تم پر اور یہ مالک ہرکہ اور تدمر کا ہی اور یہ سردار جراحان اور بصریکا ہی
یہ حاکم دمشق اور راجزادین کا ہی تو تم اُسکے تئین پس اگر لے لیا تمنے اور مالک ہوگئے اُس شخص پر پھر آویگی عزت اور آبرو تمھاری جیسی کہ تھی
اور پھر نہ لگے شہر تمھارے واسطے اور نہ لوگے بدلا اُن لوگونکا جو مارڈالے گئے ہین تم مین سے تو تم اُس شخص کو راوی نے بیان کیا ہی کہ طمع اور اُمید کی
قوم نے خالد بن الولید مین بسبب اکیلے اور جدا ہونے اُنکے کے اپنے ساتھیون سے اور مصروف تھے مسلمان بیچ لڑائی رومیونکے اور
لوٹنے اُنکے مالونکے اور ہر شخص اُنمین کا مشغول تھا اپنی ذات مین اور زیادہ ہوگئے بطارقہ گرد خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اسواسطے
کہ وہ لوگ ایسے پہاڑ و شوار گذار پر تھے کہ جسمین دشواری بکثرت اور انبوہ تھے اور گھیر لیا تھا خالد بن الولید کو اُس چیز نے جسکے دفع کی
قدرت اُسکو نہ تھی اور اُسی وقت پاپیادہ ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُترے اپنے گھوڑے سے اور لی تلوار اور سپر اور صبر کیا اُنکے مقابلے
اور لڑائی مین واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے بیان کیا ہی کہ جب اُترے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے سے
اور کہا کہ ٹھیک ہی ثواب تمھارا اے خالد اور اس امر کو مین نے تمھین طلب کیا تھا اور رجا اُنھون نے اپنے دلمین کہ مین نے اس کام مین خطا کی اور

میرا کام لڑائی نہین ہی اور نہین ہی یہ کام مگر مسلمانونکا کہ لڑین وہ میرے نشان کے نیچے ذکر کیا ہی علمانے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ہمیشہ لڑائیون مین گئے اور ہر لڑائی مین خواستگار شہادت کے تھے لیکن نہ نصیب ہوئی انکو یہ شہادت پس جب اُترے خالدؓ بن الولید اپنے گھوڑے سے آگے بڑھکر لڑنے لگے اور وہ لوگ بیس گرتھے پس آیا خالد بن الولید کیطرف ہر بیس اور تحقیق ممکن ہوا اُسکو موقع ضرب تلوار کا خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ کے سر پر اور خالد بن الولید مشغول تھے لڑائی مین پس آیا ہر بیس اُنکی پشت سے اور ماری اُنپر ایک ضرب پس پڑی تلوار اُنکے خود پر اور پھاڑا اُسکو اور عمامے کو اور گر پڑی تلوار ہر بیس کے ہاتھ سے اور ڈرے خالدؓ بن الولید اس امر سے کہ اگر متوجہ ہووین وہ اپنی پشت کیطرف تو ناگہان درآوینگے اُنپر کافر لوگ اور ڈرے اس امر کو بھی کہ بھاگ جاویگا ہر بیس اُنکے ہاتھ سے یا ناگہان درآکر مار ڈالیگا اُنکو پس حملہ کیا خالد بن الولید نے التفات کرتے ہوے دائین بائین پھر پکارا اور شور کیا اُنھون نے ساتھ کلمہ تکبیر کے گویا اُنھون نے خوشخبری پائی ساتھ کسی چیز کے کہ پایا اُسکو اور یہ امر خالد بن الولید کا ایک حیلہ تھا کہ اُسکے سبب سے ارادہ مکر کا ساتھ کفار کے رکھتے تھے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ سُنا اُنھون نے شور اہل عرب کا کہ گھیرلیا اس شور نے گبروں کو اُنکی پشت اور دائین اور بائین سے اور اہل عرب غور کرتے تھے ساتھ تکبیر کے اور کہتا تھا کہنے والا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ یا ایا سلیمان اشک الغوث من رب العالمین مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما ہون پس جب سُنی خالدؓ بن الولید نے آواز اُنکی نہین متوجہ ہوے وہ بجانب عبد الرحمن اور نہ بجانب اُنکے ساتھیونکے یہانتک کہ متفرق کردیا کافرون کو دائین بائین اور جب سُنی ہر بیس نے آواز مسلمانونکی اور بتحقیق گھیر لیا تھا اُسکو پیٹھ پھیری اُس نے یہ ارادے بھاگنے کے پس نے لیا اُسکو خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور ماری اُسپر ضرب تلوار کی اور چھوڑا اُسکو کشتہ اور دست درازی کی ہمراہیان عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے ہمراہیان ہر بیس پر اور خرچ کیا اُن مین تلوار کو اور سب سے زیادہ مار ڈالنے والے رومیون کے ضرار بن الازور تھے پس جب دور ہوا اندوہ خالد بن الولید سے اور دیکھا اُنھون نے ضرار بن الازور کے کامونکو کہ رستگار اور فیروزمند ہوئی ذات تمھاری اے بیٹے ازور کے پس ہمیشہ ہو تم مبارک اپنے سب کامونمین پھر سلام کیا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور مسلمانونکو اور کہا کہ کہان سے جانا تمنے میری اس جگہ کو پس کہا عبد الرحمن نے کہ اے سردار تھے ہم رومیونکی لڑائی مین اور فتح دی اللہ تعالیٰ نے ہمکو اُنپر اور وہ لوگ کشتہ اور گرفتار ہوے اور مسلمان مصروف تھے بجا کرنے مال غنیمت مین کہ دفعۃً سُنی ہمنے آواز پکارنیوالیکی ہوا سے اور وہ کہتا تھا کہ مشغول ہو تم لوٹ کے مال جمع کرنے مین اور خالد بن الولید کو گھیر لیا ہی دشمنونے پس جب سُنا مین نے آواز کو اور مین نہین جانتا تھا کہ کجا گیا ہو تم اور گم کیا تھا ہمنے تمھاری ذات کو اور مسلمان اس سبب سے رنج مین تھے پس آہ بتائی ہمارے تین ایک گبر نے جو تھا ایک ساتھی کے قابو مین تھا اور کہا اُسنے تمھارے سردار کو مین نے آہ بتائی ہی بجانب ہر بیس کے اور وہ اُسکے ساتھ پہاڑ پر ہین پس جلدی روانہ ہوے ہم تمھاری طرف پس کہا خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ راہ بتلایا اُسنے مجکو میرے دشمن کیطرف اور راہ بتلایا مسلمانونکو میری مدد ہی کے واسطے اور واجب ہوا اُسکے واسطے حق ہمارا درجوع کیا خالدؓ بن الولید نے بجانب مسلمانونکے اور

وہ بڑے برج مین تھے اُنکے پوشیدہ اور غائب ہوجانے سے اپنی نگاہون سے پس جب دیکھا اُنھون نے خالد بن الولید کی طرف خوش ہوے اور دوڑے سلام کرتے ہوے اُنپر پس خالد بن الولید نے جواب سلام کا دیا اُنکو اور شکریہ اُنکے کامون کا ادا کیا پھر بلایا خالد بن الولید نے اُس گبر کو جسنے راہ بتلایا تھا اور کہا تو نے پورا کیا قول اپنا ہمسے اور ہم چاہتے ہین کہ پورا کرین وعدہ اپنا تجھسے اسواسطے واجب ہوا مجھپر تیرے واسطے خیر خواہی کرنا پس آیا منظور ہی تجکو کہ ہوجاوے تو اصحاب دین نماز روزہ اور ملت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ہوجاویگا اہل بہشت سے اُسنے کہا کہ مین اپنے دین کو بدلنا نہین چاہتا ہون پس چھوڑ دیا خالد بن الولید نے اُسکے واسطے راہ کو نوفل بن عمر نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا مین نے اُس گبر کو کہ سوار ہوا وہ اپنے گھوڑے پر اور اکیلا چلا بطلب شہرون روم کے پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے حکم کیا مسلمانونکو ساتھ پکجا کرنے مال غنیمت اور قیدیونکے اور یکجا کیا گیا وہ سب اُنکے پاس پس جب دیکھی اُنھون نے کثرت اُسکی لشکر کی اور تعریف ادا کیا واسطے اللہ تعالی کے اور بلایا اپنے راہبر کو اور کہا تو یونس نجیب ہی پھر پوچھا اُس سے کہ کیا کیا تیری زوجہ نے پس بیان کیا اُسنے حال اپنی زوجہ کا پس متوجہ ہوے خالد بن الولید اس معاملے سے پس کہا رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہ اے سردار مین نے گرفتار کیا ہی ہرقل بادشاہ کی بیٹی کو اور یونس کے سپرد کیا ہی بعوض اُسکی زوجہ کے پس پوچھا خالد بن الولید نے کہ کہان ہی بیٹی ہرقل کی پس لائی گئی وہ اُنکے سامنے اور دیکھا اُنھون نے حسن و جمال اُسکا جو اللہ تعالی نے اُسکو دیا تھا پس پھیر لیا مُنہ اُسکی طرف سے اور کہا سبحان اللہ و بحمدہ تعالی شانہ بار بار پڑھا و ربک یخلق ما یشاء تمام آیت کو اور کہا یونس سے کہ آیا تو لیویگا اُسکو عوض اپنی زوجہ کے اُسنے کہا ہان ولیکن مین جانتا ہون کہ ہرقل لیگا اُسکی عوض مین مال یا لڑیگا اُسکے واسطے پس کہا خالد بن الولید نے کہ نے تو اُسکو عوض مین اپنی زوجہ کے پس اگر نہ طلب کریگا ہرقل اُسکو تو وہ تیری ہی اور اگر خواستگار ہوگا ہرقل اُسکا پس اللہ تعالی عوض دے گا تجکو بہتر اُس سے پھر یونس نے کہا کہ اے سردار تم شہرون اور مقام تنگ اور دشوار مین ہو پس قصد کرو چلنے کا یہان سے پیش از انیکہ آملے تم مین جماعت رومیون کی پس کہا خالد بن الولید نے کہ اللہ تعالی ہمکو کافی اور ہمارے ساتھ ہی بخیر راضی ہوے یہان سے اور کوشش کی چلنے مین اور مال لوٹ کا اُنکے ساتھ تھا اور مسلمان اُنکے پیچھے تھے بحالت خوشی کے بسبب حاصل ہونے مال غنیمت اور سلامتی کے **روح** بن عطیہ نے **بیان** کیا ہی کہ ہمنے سب راہ قطع کی اور کوئی رومی ہمسے متعرض نہوا اور ہم در آتے تھے اُنکے ملکون مین پس جب پہونچے ہم نزدیک مرج الصفر قریب پل ام حکیم کے کہ دفعۃً دیکھا ہمنے ایک غبار اپنی پشت سے اور گرد گھومتی ہوئی کو پس جب دیکھا ہم نے وہ غبار ناگوار معلوم ہوا ہمکو وہ امر اور دوڑ گیا ایک شخص مسلمانون سے بجانب خالد بن الولید کے اور آگاہ کیا اُنکو پس کہا اُنھون نے کہ کون شخص تم مین کا اُسکی خبر لاویگا پس منظور کیا ایک شخص نے قوم غفار سے جسکا نام صعصعہ تھا اور کہا اُسنے کہ مین خبر لاؤن گا پھر اُٹھا وہ شخص اپنے گھوڑے سے اور اُسکو اپنی مضبوطی پر اعتماد تھا اور سبقت لیجاتا تھا اور دوڑاتا تھا گھوڑے کو اپنے دشمن کے مقابلے مین پس پہونچا وہ شخص غبار کے قریب اور دریافت کیا اُسکو اور پھرا اپنی پشت پر اور پکار کر کہتا تھا کہ سوار ہوگیا ہمکو صلبان نے اور اُن کے پیچھے قوم ہین بندیکے گئے اور پیچھے ہوے ساتھ لشکر کے

کہ نہین ظاہر ہوتی ہی اُنکے جسم سے سوائے قبلی آنکھ کے پس بُلایا انھون نے یونس راہبر کو وقت نزدیک پہونچ جانے گروہ کے اور کہا کہ جاؤ بجانب گروہ کے اور دریافت کرکہ اُنکا ارادہ کیا ہی اُسنے کہا بہتر اور گیا وہ گروہ کے قریب پھر پلٹ آیا خالدؓ بن الولید کے پاس اور کہا آیا مین نہین کہتا تھا تمسے اے سردار کہ ہرقل نہ غافل ہوگا اپنی بیٹی کے طلب کرنے سے اور اُسنے بھیجا ہی اس گروہ کو بہ ارادے لینے مال غنیمت کے مسلمانون کے ہاتھ سے پس جب ملجاوینگے وہ لوگ تم مین قریب دمشق کے بھیجینگے تمھارے پاس کسی ایلچی کو اور درخواست اور طلب کرینگے تمسے دختر ہرقل کو یا بطور ہدیے کے یا بطریق ہدیے کے پس اُسی حالت مین کہ خالدؓ بن الولید یونس سے باتین کر رہے تھے کہ آیا اُنکے پاس ایک شخص بوڑھا اور وہ لباس بالوںکا بنا ہوا پہنے تھا پس آکر نزدیک ہوا مسلمانون سے اور کہا کہ مین ایلچی ہون پس کہان ہین سردار تمھارے پس مسلمانون نے اُسکو لاکر خالد بن الولید کے سامنے کھڑا کیا اور کہا اُس سے کہ بیان کر تو جو کچھ چاہتا ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہرقل بادشاہ کا ہون اور اُسنے کہا ہی تمسے کہ سُنا مین نے جو تمنے میرے لوگونکے ساتھ کیا اور مار ڈالا میری بیٹی کے شوہر کو اور قید کر لیا عورتون کو اور ظلم اور زیادتی کرنیوالی چیز ہی اور قحمند ہوے اور سلامت رہے تم اور نہ تجاوز کر دتم حد سے تاکہ نہ گرپڑو تم اور اب بیچ ڈالو میرے ہاتھ میری لڑکی کو یا بطور ہدیے کے میرے پاس بھیجدو اسواسطے اکرام اور بخشش تمھاری خصائل سے ہی اور نہین رحم کیا جاتا ہی وہ شخص جو رحم نہین کرتا ہی اور مین اُمید رکھتا ہون اس امر کی کہ ہوجاوے ہمارے تمھارے صلح پس جب سُنا خالدؓ بن الولید نے یہ کلام کہا اُس شخص سے کہ کہدے تو اپنے سردار سے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہ پھیرا جاؤنگا مین یا مالک ہوجاؤنگا تیرے قتل کا تک جیسا کہ مجکو اپنے علم سے معلوم ہی اور چھوڑ دینا تیرا مجکو پس اگر یہ تا تو کوئی سبیل اور راہ اُسکی تو بھی کرتا تو اُس مین اور بیٹی تیری ہرچند ہی ہماری طرف سے تجکو اور مین اُمید رکھتا ہون کہ وہ پہونچ جاوے اپنی جگہ پر پس خالد بن الولید نے چھوڑا اور دیدیا اُسکی بیٹی کو اور کچھ مال اُسکی عوض مین نہین لیا پس جب گیا ایلچی ہرقل کے پاس کہا ہرقل نے اپنے رئیسون اور ملوک سے کہ یہ وہی معاملہ ہی جو مین نے تمسے کہا تھا پیش ہونا اور ارادہ کیا تمنے میرے قتل کا اور قریب ہی کہ اس سے بڑھکر بھی ہوگا اور یہ امر تمھارا بطریق سے نہین ہی بلکہ پروردگار آسمانکی طرف سے ہی پس بہت رویے روئی اُسکے کلام سے اور روانہ کیا خالدؓ بن الولید یہانتک کہ پہونچے وہ دمشق مین اور مسلمان اور ابو عبیدہؓ بن الجراح ناامید ہوگئے تھے خالدؓ بن الولید اور اُنکے ساتھیونکے صحیح اور سالم پھر آنے سے پس وہ سب بڑی ناامیدی مین تھے کہ دفعتہً آپہونچے خالدؓ بن الولید پس نکلے سب مسلمان اُنکی ملاقات کو اور مبارکباد سلامتی کی دی اُنکو اور سلام کیا بعضون نے بعض کو اور پایا خالدؓ بن الولید نے عمرؓ بن معدیکرب الزبیدی اور مالکؓ الاشتر النخعی اور اُنکے ساتھیونکو دمشق مین اور آگے خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور سب سرگذشت بیان کی ابو عبیدہ بن الجراح تعجب کرتے تھے اُنکی شجاعت اور دلیری سے پس ٹھہرے خالد بن الولید اپنی جگہ پر نکالا پانچوان حصہ مال غنیمت سے اور بانٹ دیا باقی کو مسلمانونپر پھر دیا خالد بن الولید نے اپنے مال کو یونس راہبر کو اور کہا اُس سے کہ یہ مال اور نکاح کرے اُس مالکو صرف کرکے یا مول لے کوئی عورت دختران روم سے یونس نے کہا قسم ہی خدا کی نہ نکاح کرونگا مین بعد اپنی زوجہ کے اس دنیا مین کسی کے ساتھ اور نہین چاہتا ہونمین مگر اپنی زوجہ کو عالم آخرت مین یعنی جو الصین کو رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھے ہمارے ساتھ یونس راہبر یمن تا روز لڑائی یرموک پس وہ ہر لڑائی مین جہاد عظیم

ف ذکر طلب کرنے ہرقل کا بیٹی اپنی کو مسلمانون سے اور بھیجنا اُسکا ایلچی کو اور بھیجنا خالد بن الولید نے بیٹی کو اور مال کو اور ایلچی کو ہرقل کے پاس

ف ذکر واپس کرنے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا مال غنیمت کو اور پہونچنا ان کا دمشق مین ۱۲ منہ

کرتے تھے پس جب آیا دن یرموک کا دیکھا میں نے انکو امتحان کیے گئے بلائے تیک میں پس لگا ایک تیر انکے سینے میں اور گر پڑے وہ مُردہ ہوکر رحمت کرے اللہ اُنپر پس غمگین ہوا میں اُنپر اور بہت درخواست رحمت کی میں نے اُنکے واسطے پس دیکھا میں نے انکو خواب میں اور لباس اُنکا چمکتا تھا اور اُنکے پانو میں نعلین طلائی تھی اور پھرتے تھے باغ سبز میں پس کہا میں نے کہ کیا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ اُنھوں نے کہا کہ بخش دیا مجکو اور عطا فرمایا مجکو بعوض میری روضہ کے سبز جو رین اگر ظاہر ہو تو میں تجھے ایک دینار میں تو دور کرے روشنی چہرے کی اُسکے روشنی سورج اور چاند کو پس نیک بدلا دیوے اللہ تعالیٰ تمکو **رافع** نے **بیان** کیا ہے کہ ذکر کیا میں نے اس خواب کو خالد بن الولید سے پس کہا اُنھوں نے کہ نہیں ہے یہ مرتبہ قسم ہے خدا کی گر بسبب شہادت کے پس گواراہو جسکو نصیب ہوئے شہادت **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پھرے ساتھ مال لوٹ کے جانا اُنھوں نے کہ حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہیں فرمائی پس ارادہ کیا کہ لکھیں خط مشعر فتح اور خوشخبری اور کیفیت ملنے مال غنیمت کی اور ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو حالی وفات حضرت صدیق اور خلافت حضرت عمر سے آگاہ نہیں کیا تھا پس طلب کیا دوات کاغذ اور لکھا خط ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم عبد اللہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عامل علی الشام خالد بن الولید اما بعد فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وذلک انا لم نزل من مکایدۃ العدو علی حرب دمشق نزل اللہ علینا نصرہ وقہرہ وفتحت دمشق عنوۃ من الباب الشرقی بالسیف وکان ابو عبیدۃ علی باب الجابیۃ فخدعہ الروم فصالحوا علی الباب الآخر وصغی ان اسبی واقتل والقینا عند کنیسۃ یقال لہا کنیسۃ مریم وامامہ القسوس والرہبان ومنہم کتاب الصلح وانت صحبہ الملک توما واخر یقال لہ ہرمیس خرجا من المدینۃ بمال عظیم وحال جسیم فسرت خلفہم ونزعت الغنۃ من ایدیہم وقتلت اللعینین واسرت ابنہ الملک ہرقل وقد اہدیتہا الیہ وقد رجعت سالما وانا انتظر امرک والسلام اور لپیٹا خط کو اور مہر کی اُسپر اپنی اور بلایا ایک شخص کو اہل عرب سے کہ نام اُنکا عبد اللہ بن قرط تھا پس دیا خط اُنکو اور روانہ ہوئے وہ بجانب مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پہونچے وہ اور خلیفہ اُسوقت حضرت عمر **فاروق** رضی اللہ عنہ تھے پس پڑھا عمر رضی اللہ عنہ نے آغاز خط کا اور وہ تھا خالد بن الولید کی طرف سے بنام خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیا نہیں جانی مسلمانوں نے خبر وفات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عبد اللہ نے کہا کہ نہیں یا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے بھیجا ہے ایک خط بنام ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح کے اور سردار مقرر کیا میں نے اُنکو مسلمانوں پر اور معزول کیا میں نے خالد بن الولید کو اور نہیں جانتا ہوں میں کہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے ارادہ کیا ہے سرداری کا اپنی ذات کے واسطے پھر سکوت کیا اور پڑھا خط کو **اصحاب سیر** نے **تعاقب** سے **روایت** کی ہے کہ جب وفات پائی حضرت ابی بکر صدیق صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خلیفہ ہوئے بعد اُنکے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور تھی عمر اُنکی باون برس کی پس بیعت کی لوگوں نے اُنسے بیچ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پوری بیعت کہ نہیں بچھڑ گیا تھا اُنکی بیعت سے کوئی شخص نہ بڑا نہ چھوٹا اور موقوف ہو گئی اُنکے زمانہ خلافت میں خلاف اور دشمنی اور نفاق اور منقطع ہوا باطل اور ثابت اور

ذکر تحمل خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اور فضائل اور محامد اُنکے کا

فصل

قائم ہوا حق اور قوی ہوا غلبہ دین کا ضعیف ہو گیا مکر شیطان کا اور ظاہر ہوا حکم خدا کا حالانکہ کافر لوگ بُرا جانتے تھے حکم خدا کو
اور وہ اپنے زمانہ خلافت مین غربا پر لطف اور مہربانی کرتے تھے اور رحم کرتے تھے لڑکون پر اور بزرگداشت کرتے تھے بڑون کی
لطف اور مہربانی کرتے تھے یتیم پر اور داد دلاتے تھے مظلوم کی ظالم سے یہان تک کہ پھیرتے تھے حق کو اُسکی جگہ پر اور نہین پکڑتی تھی
اُنکو بیچ اجرائے حکم خدا کے ملامت کسی ملامت کرنے والے کی اور اپنے زمانہ خلافت مین وہ گھومتے تھے مدینہ منورہ کے بازارون
مین اور لباس اُنکی گدڑی تھی اور ہاتھ مین اُنکے دُرّہ ہوتا تھا اور اُنکے دُرّدن کا خوف تھا ری ان تلوارون سے زیادہ تھا
غذا اُنکی ہر روز جو کی روٹی تھی ساتھ نمک کوٹے ہوئے کے اور کبھی کھاتے تھے روٹی جو کی بدون نمک کے بسبب بے خواہشی دنیا
اور پاسداری مسلمانون کے بنظر مہربانی کے مسلمانون کے حال پر اور نہین چاہتے تھے وہ اس امر سے مگر ثواب اللہ غالب
اور بزرگ سے اور نہین باز رکھتا تھا اُنکو کوئی کام ادائے فرض اور حقوق خدا اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ متولی خلافت ہوئے عمر اور قدم بقدم لیتے
دونون صاحبون یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تھے بیچ آمادگی کامون دین کے
اور چھوڑ دیا تھا اپنے نفس سے برائی اور غرور کو اور جلا دیا اور ضعیف کر دیا تھا اُنکو جو اور نمک نے اور اذیت دیا تھا اُنکو کھانے
زیت اور خشک جو ہائے رہنے اور کبھی سے پیتے اور کھلاتے تھے کسیقدر گھی اور کہتے تھے کہ کھانا جو کا نمک کے ساتھ اور بھوکا
رہنا آسان تر ہے کل کے واسطے آگ سے کہ جو در آئیگا اُسمین نہ مریگا اور نہ پاویگا اُسمین راحت کبھی مگر اُسکی دوا ہے
اور عذاب اُسکا سخت ہے اور پانی اُسکا بیپ ہے نہین اذن دیتے اور طلب کرتے تھے مسلمانو نکو مگر یہ کہ آتے تھے لشکر اُنکے زمانہ
خلافت مین اور دیکھیں اُنھون نے نہین اور حاصل کیا فتوح اور آباد کیا شہرونکو اور خوف کرتے تھے آتش دوزخ سے رضی اللہ عنہ

ترجمۂ جلد دوم فتوح الشام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متولی کام خلافت کے ہوئے ہیں اور یہ کہ انہوں نے قتال کا حکم دیا ہے تو اس نے اپنے وزراء اور ارکان دولت کو جمع کیا اور ایک میز پر جو اسکے واسطے کھینچے ہوئے میدان میں نصب کیا گیا تھا کھڑا ہوکر اس مضمون کا خطبہ سنایا کہ اے جماعت روم تم جانتے ہو کہ میں تمکو ڈراتا تھا پیش سے تمنے میرے کلام کو نہ سنا اور نہ تحقیق و دشوار اور سخت ہوگیا کام تمہارے سبب حکومت مرد گندم رنگ سیاہ چشم کے اور نزدیک ہوا وہ معاملہ جو بعد اسکے ہے بسبب سرداری صاحب فتوح مشارق و مغارب کے اور قسم ہے خدا کی پھر قسم ہے خدا کی کہ ضرور وہ مالک ہوجائیگا ہمارے اس تخت تک پس ڈرو تم ڈرنے قبل واقع ہونے معاملہ دشوار کے سختی اور ویران ہونے محلوں اور مارے جانے قتول اور یکایک جانے ناقوس کے یہ شخص ہمارے ارکان کے ہیں اور ریشہ اور سختی کیلئے کھینچنے والے اہل روم اور فارس کے ہیں یہ عابد ہیں اپنے دین میں سخت اور درشت ہیں اس چیز میں پیروی کی خلاف انکے دین کے اور میں امید رکھتا ہوں تمہارے واسطے مرد اللہ علیہ کی بشارت کیساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پابند ہوجاؤ تم اور چھوڑ دو طریقہ ظلم کو اور پیروی احکام مسیح علیہ السلام کی کرو اور اکثر نوافل اور رغبت کرنے طاعات اور چھوڑ دینے حرام کاری اور سب طرح کی بیہودہ گوئیوں میں اور اگر انکار کروگے تم ان کاموں سے اور ثابت رہوگے خلاف حق اور نافرمانی اور میلان خواہش دنیا پر قہر غالب کیا جائیگا تمپر دشمن تمہارا اور ایسی بلا میں تمکو مبتلا کریگا جسکی طاقت تم میں نہیں ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس قوم کا دین بہت جلد ظاہر اور غالب ہوجائیگا سب دینوں پر اور ہمیشہ لوگ اس دین کے نیکوکار رہینگے جبتک کہ وہ کوئی تغیر اور تبدل اپنے دین میں نکریں گے پس تم لوگ یا رجوع کرو اس دین کی طرف یا مصالحہ کرلو اس قوم سے جزیہ دینے پر پس جب سنا قوم ہرقل نے یہ کلام اسکا جھپٹے اسکی طرف اور قصد اسکے مار ڈالنے کا کیا پس ٹھہرایا ہرقل نے انکے ختم کو گفتگو نیک سے اور کہا کہ قصد میرا اس بیان سے نہ تھا مگر دیکھنا اور جاننا اس امر کا کہ حمیت اور غیرت تمہاری اپنے دین میں کیونکر اور کسطرح ہے اور خوف اہل عرب نے تمہارے دل میں جگہ پکڑی ہے یا نہیں پھر بلایا ہرقل نے ایک شخص نصرانی عرب کو کہ جسکا نام **طلیقہ** بن مازن تھا اور قبول کیا اسکے واسطے کچھ مال دینے کو اور کہا اس سے کہ روانہ ہو تو اسیوقت بجانب یثرب کے اور دیکھ فکر اور تامل سے اس امر کو کہ کیونکر قتل کرسکتا ہے تو

طلیقہ بن مازن ترجمہ بلعرابی یعنی مرد شتر سوم کردہ از دیہ بنی غسان و نیز ملکی بنی غسان بود و بتحریک ہرقل بقتل رسول خدا صلعم اقدام نمود و بعد از فتح مکہ اسلام آورد و در فتوح الشام ذکر او بسیار است

بالمعروف والنہی عن المنکر کے معنی یہ ہیں کہ مطابق احکام شرع کے حکم کرے اور عمل کرے اور منع کرے

ہرقل کا یہ کہنا کہ ضرور وہ مالک ہوجائیگا ہمارے اس تخت تک اسکی وجہ یہ ہے کہ ہرقل نے توریت میں پڑھا تھا کہ بنی اسمٰعیل کا ایک نبی ظاہر ہوگا اور اسکی امت کا ملک شام پر قبضہ ہوگا

ہرقل کا یہ کہنا کہ میں جانتا ہوں کہ اس قوم کا دین بہت جلد ظاہر اور غالب ہوجائیگا سب دینوں پر اسکی وجہ یہ ہے کہ ہرقل نے توریت میں پڑھا تھا کہ بنی اسمٰعیل کا ایک نبی ظاہر ہوگا اور اسکی امت کا ملک شام پر قبضہ ہوگا

ہرقل کا یہ کہنا کہ اگر انکار کروگے تم ان کاموں سے اور ثابت رہوگے خلاف حق اور نافرمانی اور میلان خواہش دنیا پر قہر غالب کیا جائیگا تمپر دشمن تمہارا اور ایسی بلا میں تمکو مبتلا کریگا جسکی طاقت تم میں نہیں ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ ہرقل نے توریت میں پڑھا تھا کہ بنی اسمٰعیل کا ایک نبی ظاہر ہوگا اور اسکی امت کا ملک شام پر قبضہ ہوگا

ہرقل کا یہ کہنا کہ ہمیشہ لوگ اس دین کے نیکوکار رہینگے جبتک کہ وہ کوئی تغیر اور تبدل اپنے دین میں نکریں گے پس تم لوگ یا رجوع کرو اس دین کی طرف یا مصالحہ کرلو اس قوم سے جزیہ دینے پر اسکی وجہ یہ ہے کہ ہرقل نے توریت میں پڑھا تھا کہ بنی اسمٰعیل کا ایک نبی ظاہر ہوگا اور اسکی امت کا ملک شام پر قبضہ ہوگا

ہرقل کا یہ کہنا کہ میں جانتا ہوں کہ اس قوم کا دین بہت جلد ظاہر اور غالب ہوجائیگا سب دینوں پر اسکی وجہ یہ ہے کہ ہرقل نے توریت میں پڑھا تھا کہ بنی اسمٰعیل کا ایک نبی ظاہر ہوگا اور اسکی امت کا ملک شام پر قبضہ ہوگا

عمر کو پس طلیقہ نے منظور کیا اس امر کو اور وانہ ہوا طرف مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور پہونچکر قریب رہا حوالی مدینہ طیبہ مین
اور اُسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور دیکھ رہے تھے یتیمون اور رانڈون کے ارد گرد کے بالونکو اور خبر گیری کرتے تھے اُنکے باتون
اور احاطون کی اور چڑھ گیا وہ نصرانی ایک درخت کھجور پر اور چھپ رہا اُسکے پتے مین اور حضرت عمر رضی اللہ
عنہ اُسی درخت کے نزدیک آکر زمین پر لیٹ رہے اور ایک پتھر سے تکیہ لگالیا پھر جب سو گئے وہ ارادہ کیا اُس نصرانی نے اہل مرکا
کہ درخت سے اُترکر اُنکو مار ڈالے کہ اُسیوقت ایک اندھا نور آیا اور نگہبانی کرنے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اور تاکید کرتا تھا اپنی زبان سے
دونون پانون اُنکے اور ناگہان ہاتف غیبی نے آواز دیکر یہ کلمات کہے عمر عدلت فامنت پس جب بیدار ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
چلا گیا وہ درندہ اُس ارادہ نصرانی درخت سے اور آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور بوسہ دیا اُن کے ہاتھون کو اور کہتا تھا
کہ میرے ماں باپ قربان ہون اُس شخص پر جسکی حفاظت اور نگہبانی مخلوقات اور جانور اور اُنکا وصف اور تعریف فرشتے
اور جن کرتے ہین پھر ظاہر کیا اُس نصرانی نے اپنا حال اور ارادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہوا اُنکے ہاتھون پر

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس عبارت
سے قد ولیتک علی الشام وجعلتک امیر جیوش المسلمین فعلیک بخالد والسلام پھر جو الکیا عبد اللہ ابن قرط کو اور اقتدا کیا
مشقت اور بے آرامی کو اپنے اوپر بسبب رجوع کرنے کام اور معاملات مسلمانون کے واقدی نے بیان کیا ہی کہ جب حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کام مسلمانون کا اپنے ذمہ لیا بھیجا اپنی ہمت کو بجانب ملک شام کے پھر راوی نے ثقات سے بیان
کیا ہی کہ جس رات کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس عالم سے انتقال کیا اُسی رات کو عبد الرحمن بن عوف الزہری
رضی اللہ عنہ نے ایک خواب دیکھا پس بیان کیا اُنھون نے اس خواب کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسوقت کہ لوگون نے اُن سے
بیعت کی تھی پس وہ خواب بعینہ مطابق تھا اُس خواب سے کہ حضرت عمر نے اُس رات کو دیکھا عبد الرحمن نے کہا کہ
دیکھا مین نے اپنی آنکھون سے مشرق کو اور مسلمانون کو گرد اُسکے اور گریہ مین مبتلا ہوئے اور آواز تکبیر مسلمانون کی سنتے کا تو نمیدانم اور
ہنگام تکبیر کہنے اور حملہ کرنے مسلمانون کے دیکھا مین نے ایک شہر پناہ کو کہ دفعتہً گر گئی وہ زمین مین یہانتک کہ نہ دیکھا مین نے
کوئی نشان باقی اس سے اور مسلمانون سے دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ داخل ہوئے دمشق مین بزور تلوار کے اور تھی ایک
آگ اُنکے آگے پھر دیکھا مین نے کہ گویا پانی پڑا آگ پر پس وہ بجھ گئی پس کہا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ نے
بشارت ہو تمکو کہ دمشق فتح ہوا اسی دن اگر چاہا اللہ تعالی نے اور بعد چند روز کے عقبہ بن عامر جہنی صحابی رسول اللہ صلی اللہ
وآلہ وسلم دمشق سے بجانب مدینہ طیبہ مین آئے اور اُنکے پاس خط فتح اور خوشخبری کا تھا پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکو
کہا اُنسے کہ اے ابن عامر کتنے دن گذرے تمکو ملک شام چھوڑے ہوئے اُنھون نے کہا کہ جمعہ کے روز مین نے چھوڑا تھا اور آج جمعہ ہی
اور برابر چلا آیا مین جب سے کہ روانہ ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمنے سنت ادا کی پس کیا خبر تھا ہے ساتھ ہی اُنھون نے
کہا کہ نیکوکاری اور بشارت ہی کہ مین قریب تر جان کرون گا اُسکو سامنے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پس حضرت عمر

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انتقال کیا اُنھون نے اس عالم سے قسم ہو خدا کی درانحالیکہ وہ ستودہ صفات تھے اور گئے وہ بجانب پروردگار کریم کے اور اپنے ذمہ لیا عمر ضعیف نے اس کام کو پس اگر عدالت کریگا وہ اس کام مین نجات پاویگا اور اگر چھوڑ دیگا یا کمی اور قصور کریگا ہلاک ہوگا عقبہ بن عامر نے بیان کیا ہو کہ رویا مین یہ حال سُنکر اور دعاے رحمت کی مین نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے پھر نکالا مین نے خط اور دے دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا اُنھون نے خط کو پوشیدہ رکھا خبر کو تا وقت نماز جمعہ کے پس جب خطبہ اور نماز پڑھ چکے چڑھ گئے منبر پر پس گرد اُنکے بیٹھے مسلمان اور پڑھکر سُنایا اُنھون نے مسلمانون کو خط فتح دمشق کا پس شور کیا مسلمانون نے ساتھ آواز تکبیر کے اور خوش ہوے پھر اُترآئے عمر رضی اللہ عنہ منبر سے پس جب اُترے وہ منبر سے لکھا ایک خط بنام ابوعبیدہ بن الجراح کے مشعر منصوبی اُنکے اور معزولی خالد بن الولید کے اور تحکم دیا پلٹ جانے دمشق کو پس پھر گیا اور پہونچا مین دمشق مین پس پایا مین نے خالد بن الولید کو کہ وہ تو ما اور ہربیس کے تعاقب مین گئے تھے پس دیا مین نے خط ابوعبیدہ بن الجراح کو اور پڑھا اُنھون نے پوشیدہ مسلمانون سے اور نہین آگاہ کیا کسی کو حال انتقال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اور چھپایا اپنی منصوبی اور خالد بن الولید کی معزولی کو یہانتک کہ واپس آئے خالد بن الولید اور لکھا اُنھون نے خط متضمن فتح کرنے مسلمانون کے دمشق کو اور غالب ہونے اُنکے دشمنون پر اور مالک ہونے مال لوٹ مرج الدیباج اور چھوڑ دینے بیٹی ہرقل کے اور سپرد کیا خط عبداللہ بن قرط کو پس جب پہونچے عبداللہ بن قرط پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور پڑھا اُنھون نے سرانحط کا از طرف خالد بن الولید المخزومی کے بنام حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ناگوار گذرا یہ امر اُنکو اور گندم گون رنگ اُنکا سپید ہوگیا اور کہا اے ابن قرط آیا نہین معلوم کیا مسلمانون نے حال وفات ابوبکر صدیق اور مقرر کرنے میرے ابوعبیدہ کو بکار سرداری مسلمانون کے عبداللہ بن قرط نے کہا کہ مسلمانون کو اس حال سے اطلاع نہین ہو پس خشمناک ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پکارا کیا لوگو نکلو اور کھڑے ہوے منبر پر اور سنایا مسلمانونکو حال فتح ہونے دمشق اور حاصل ہونے مال غنیمت مرج الدیباج کا پس بلند ہوئین آوازین مسلمانونکی ساتھ کلمات خوشی اور دعا کے نسبت برادران اسلامی کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو مین نے سردار مقرر کیا ابوعبیدہ بن الجراح کو جو مرد امین ہین اور پایا مین نے اُنکو لائق اس کام کے اور معزول کیا مین نے خالد بن الولید کو سرداری سے پس کہا ایک شخص نے قوم بنی مخزوم سے کہ آیا معزول کرتے ہو تم ایسے شخص کو کہ مشہور کیا اللہ تعالیٰ نے سیف ناطق اُنکو اور کیا ان کو دفع اور دور کرنیوالا مشرکین کا اور لوگون نے اُنکی معزولی کیواسطے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تھا مگر اُنھون نے منظور نہین کیا اور کہا تھا کہ نہ معزول کرونگا مین اس تلوار کو جسکو کھینچا ہی اللہ تعالیٰ نے اور مردودی ہو اُس سے اپنے دین کو اور اللہ تعالیٰ اور مسلمان نہ معذور رکھینگے تمکو اس حالت مین کہ تم میان مین کرو گے خدا کی تلوار کو اور معزول کرو گے ایسے سردار کو جسکو سردار کیا اللہ تعالیٰ نے بتحقیق تمنے قطع کر دیا یا سداری قرابت کو اور برائی چاہی چچازاد بھائی کی یہ کہکر خاموش ہو رہا وہ شخص پھر دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکی طرف اور پایا اُسکو کم سن پس کہا کہ جوان کم سن ہو کہ خشمناک ہوا اپنے چچازاد بھائی کے واسطے

فتح دمشق کی خبر ابوعبیدہ کو لکھنا اور خالد کی معزولی کا حال مخفی رکھنا

فتح دمشق کی خبر مسلمانون کو منبر پر سنانا

خالد کی معزولی کا حال سنکر مسلمانون کا اعتراض کرنا

پھر اُتر آئے منبر پر سے اور رکھ لیا خط کو اُس رات مین اپنے بستر خواب کے نیچے اور مشورہ کرتے تھے اپنے نفس سے بمقدمہ معزولی
خالدؓ کے پس جب صبح کی نماز پڑھی لوگونکے ساتھ کھڑے ہوے منبر پر اور حمد اور ثنا کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا حضرت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُنپر اور دعاے رحمت مانگی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے پھر کہا اے لوگو مین نے
اُٹھایا بڑا بوجھ امانت کا اور مین مثل چرواہے کے ہون اور جو چرواہا ہی سوال کیا جائیگا اُس سے بہ نسبت حال اُس کی
رعیت کے اور تحقیق دوست رکھا ہی اللہ تعالی نے میرے واسطے نیکو خواہی تمھاری اور نگرانی تمھاری امور معیشت اور
اُن کامونکی جو نزدیک کردین تمکو تمھارے پروردگار سے پس یہ معاملہ ہمارے تمھارے اور سکنائے اس شہر کے
بیچ مین ہی اور مین نے سُنا ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من صبر علی بلائھا وشدتھا کنت
شہیدا وشفیعا یوم القیمۃ اور یہ شہر تمھارا ایسا ہی جسمین نہ کھیتی ہی نہ دودھ مگر وہ چیز کہ لائی جاوے اونٹ پر ایک
مہینے کی راہ سے اور تحقیق اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا ہی ہمسے بہت مال غنیمت کا اور مین اُمید رکھتا ہون نیکو خواہی سب
عام وخاص کی ادائے امانت مین اور نہین دے سکتا ہون مین اپنی امانت اس شخص کو جو لائق اور سزاوار اُس کا نہین ہی
بلکہ اس شخص کو دونگا جو خواہش کرنیوالا ہو ادائے امانت اور پورا کرنے حقوق مسلمانون کی طرف اور مین ناپسند کرتا ہون
سرداری خالد کو اسواسطے کہ وہ ایسے شخص ہین جنمین عادت پریشان کرنے اور بیجا صرف کرنے مال کی ہی کہ دیتے ہین وہ شاعر کو
کہ جو اُنکی تعریف کرتا ہی اور دیتے ہین اُس سوار کو جو اُنکے سامنے جہاد کرتا ہی زائد اُسکے استحقاق سے اور کچھ بھی باقی نہین رکھتے ہین
واسطے ضعیف اور غریب مسلمانونکے اور مین نے معزول کیا اُنکو اور اُنکی جگہ پر ابو عبیدہؓ کو سردار مقرر کیا ہی پس کہے کوئی تم
مین کا یہ بات کہ معزول کیا گیا شخص شدید اور سخت اور مقرر کیا گیا مین نرم آسان کار مطیع پس اللہ تعالی اُسکے ساتھ ہی وسطے
دعا کرنے اور اعانت کرنے اُسکے کے پھر اُتر آئے منبر سے اور لیا ایک چمڑا صاف لکھا خط اُسمین بنام ابو عبیدہؓ کے ان الفاظ سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المؤمنین واجیر المسلمین الی ابی عبیدۃ بن الجراح سلام علیکم فانی
احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد ولیتک علی امور المسلمین فلا یستخفی
فان اللہ لا یستحی من الحق شیئا وانی وصیک بتقوی اللہ الذی یبقی ویفنی ما سواہ الذی استخرجک من الکفر
الی الایمان ومن الضلالۃ الی الھدایۃ وقد امرتک علی جند خالد فاقبض منہ جندہ وانزلہ عن امارتہ ولا
تقدم المسلمین الی مھلکۃ وجاء عظیمۃ ولا تبعث سریۃ الی جمع کثیف ولا تقل انی ارجولکم النصر فان النصر مع
التدبیر والثقۃ باللہ تعالی وایاک والتعریر والقاء المسلمین الی التھلکۃ وغض عن الدنیا ھینیک والاعما قلبک
وایاک ان تملک کما ھلک من کان من قد رایت مصدر عنھم واعتبرت سرائرھم وانما بینک وبین الآخرۃ

ستر کالمختار وقد تقدم الیہا سلفك وانت منتظر رحیلا من دارہ مضت نضارتہا وذہبت زہرتہا فاحزم الناس الراحل
منہا الی غیرہا ولیکون زادہ التقوی وراع المسلمین ما استطعت وایاك الحفیظۃ والشعیرۃ التی قد تجدت فی صدور
کثیر فیہا مشاجرتکم وہو للمسلمین واما الذہب والفضۃ ففیہ الخمس والسہام واما اغتنامك ذات یمینك ویسارك فی الفتح داع لصد
فالفتح بالسلم لا بالقتال لانك ان ولیت الوالی وصاحب الاعراق کان ملکك ہری یعنی الحفیظۃ انما للدوام فاسلمہا الیہم
والسلام علیك وعلی جمیع المسلمین ۱۲ اما سریۃ خالد الی مرج الدیباج فانہ غزا بدواء المسلمین فکان بہا ثم انہ
ہدی لہا ہدیۃ لا یہا بعد سرہا وذلک تقدیر وقد کان یاخذہا اما کلہا او یرجع علی ضعفاء المسلمین ۱۲ پھر لیا خط کو
اور مہر کی اُسپر اور بُلایا عامر بن ابی وقاص برادر سعدؓ بن ابی وقاص کو اور خط اُنکے سپرد کر کے کہا کہ روانہ ہو تم دمشق کو اور دیوانہ
خالدؓ کو اور حکم کرو اُنسے لوگون کے یکجا کرنے کا اُنکے پاس اور آگاہ کرو وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اور کہو اُن سے
کہ پڑھکر سناوین وہ خط لوگون کو اور بُلایا شداد بن اوس کو مصافحہ کیا اُن سے اور کہا جاؤ تم عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ
شام کو پس جب پڑھین عامر خط کو پس حکم کردے لوگون کو کہ بیعت کرین تم سے تاکہ ہو جاوے تمہارے ساتھ بیعت کرنے
سے میرے ساتھ بیعت کرنا پس روانہ ہوے دونون یار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور اتنا کہ کوشش کرتے تھے
وہ چلنے مین یہانتک کہ وارد ہوے دمشق مین اور لوگ منتظر تھے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے دریافت حال
اور اُس امر کے کہ کیا حکم کرینگے وہ اُنکو پس جب سامنے ہوے وہ دونون یار مسلمانون کے دراز ہوئین گردنین
مسلمانونکی اُنکی جانب کو اور دوڑے لوگ اُنکی طرف اور خوش ہوے اُنکے آنے سے یہانتک کہ اُترے وہ دونون خالد
بن الولید کے خیمے مین اور سلام کیا اُنپر اور پوچھا خالد بن الولیدؓ نے کس حال مین چھوڑا تم نے خلیفہ ابوبکر صدیق رضؓ
کو اُنھون نے کہا کہ چھوڑا ہم نے ساتھ خیر کے یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور میرے پاس خط اُن کا ہے اور اُنھون
نے مجکو حکم دیا ہے کہ پڑھکر سناؤن مین مسلمانونکو پس حکم دو تم اُنکو یکجا ہونے کا پس بُلایا خالد بن الولید نے
اس امر کو اور شک کیا اُنھون نے معاملے مین اور یکجا ہوے مسلمان اُنکے پاس اور کھڑے ہوے عامر بن ابی وقاص
اور پڑھا خط کو پس جب پہونچے مضمون وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تک شور کیا مسلمانون نے ساتھ بڑی
آواز رونے کے اور رونے خالد بن الولیدؓ اور کہا کہ اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی پس بتحقیق متولی خلافت
ہوے عمر رضی اللہ عنہ اور بجز منشی اطاعت اُنکی منظور ہے قسم ہے خدا کی کہ نہ تھی کوئی چیز دوست تر یا دہ مجھکو خلافت
اور حکومت ابوبکر صدیقؓ سے اور نہ تھی کوئی چیز دشمن تر مجھکو خلافت اور حکومت عمر رضی اللہ عنہ سے اور اب بجز منشی اطاعت
خدا اور عمرؓ کی اور جو حکم اُنھون نے کیا منظور ہے اور پڑھا خط کو آخر تک پس جب سُنا لوگون نے خط کو اور اُس مین حکم
بیعت کرنیکا تھا شداد بن اوس سے یعنی بعد بیعت امیر المومنین کے اُٹھکر آئے سب لوگ شداد بن اوس پاس اور
بیعت کی اُنسے پس واقع ہوئی یہ بیعت دمشق مین تیسری ماہ شعبان سن تیرہ ہجری مین واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے

کہ لے لیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مال اور لشکر کو اپنے اختیار مین اور آگاہ کیا مسلمانونکو حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
اور جانا ابوعبیدہ بن الجراح نے اس امر کو کہ گران گذریگا یہ امر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پر اور کمی کرینگے وہ مقابلہ اور
تلاش دشمن مین اور سستی کرینگے بعد اسکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ مجکو پہونچی ہو روایت اس امر کی کہ تھے
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بعد معزولی کے دشمن پر زیادہ شدید اور سخت شکست دینے اور جہاد کرنے مین خصوصاً حصن ابی
القدس کی لڑائی مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ پوچھا مین نے اُس شخص سے جسنے مجھسے بیان کی ہو کیفیت حصن
ابی القدس کی کہ کسجگہ تھا وہ ملک شام مین کہا اُس شخص نے وہ حصن درمیان عرقہ وطرابلس ومرج السلسلہ کے تھا اور اُسکے
مواجہے مین ایک دیر اور اُس دیر مین ایک صومعہ اور اُسمین راہب عالم دین نصرانیت کا رہتا تھا اور وہ پڑھا ہوا تھا کتب
گذشتہ اور حالات اگلی امتون کے اور آتے تھے رومی اُسکے پاس باغرض فائدہ لینے کے اُسکے علم سے اور عمر اُسکی زیادہ ایک
سو سال سے تھی اور وہ ہر سال اپنے دیر کے قریب ایک عید قائم کرتا تھا وقت آخر ہونے ایام صیام رہ میون کے اور وہ
عید شعاع مین کی تھی پس یکجا ہوتے تھے رومی اور نصرانی وغیرہ سب اطراف اور کنارون دریا اور مصر کے قوم قبط اور آتے تھے
یہ سب اُسکے پاس اور گرد ہوتے تھے اُسکے پس نکلتا اور ظاہر ہوتا تھا وہ اُن لوگونپر اپنے طاق سے اور سکھاتا تھا اُنکو فصل ہے انجیل کے اور
قائم ہوتی تھی اُسکے دیر کے نزدیک ایک بڑی بازار بعد ایک سال کے اور لاتے تھے لوگ مال ومتاع اور سونا اور چاندی اس بازار مین
اور تین دن یا سات دن تک بان خرید وفروخت ہوکر اٹھتی تھی اور مسلمان لوگ اس بازار کو نہین جانتے تھے یہانتک کہ راہ بتائی اُنکو ایک
عرب نصرانی معاہدی نے جسکے ساتھ ابوعبیدہ بن الجراح نے نیکی کی تھی اور امان دی تھی اُسکو اور اُسکے گھر والونکو پس جب متوجہ ہوے
ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مسلمانونکے کام کیلیے ارادہ کیا اس معاہدی نے کہ تقرب درمیان کی حاصل کرے ابوعبیدہ بن الجراح سے
اور شاید کہ فتح ہوجاوے دیر اور بازار اُنکے ہاتھون سے پس آیا وہ سامنے ابوعبیدہ بن الجراح کے اور وہ اس وقت اور فکر مین تھے کہ کیا کرنا چاہیے
اور کس شہر کا شہرون روم سے قصد کرنا چاہیے پس کبھی یہ کہتے تھے کہ بیت المقدس کی طرف جاؤنگا کہ وہ بہترین شہرون روم کا ہو اور
وہ گدی ہو انکی بادشاہت کی اور اسی سے ہو قیام اُنکے دین کا اور کبھی کہتے تھے انطاکیہ جاؤن اور قصد ہرقل کا کرون اور فراغت حاصل
کرون اس سے اور وہ اندیشہ مند تھے اپنے کام مین ہرقل سے اور دیکھا کیا تھا مسلمانون کو واسطے مشورہ کے کہ اُسیوقت آیا وہ معاہدی اور
کہا وہ نصرانی نے شام سے پس کہا اُسنے کہ ای سردار تحقیق تمنے نیکی اور احسان کیا ہمسے ساتھ سبب تخصیص دینے امان کے مجکو اور میرے
گھر کے بالونکو اور مین آیا ہون تمھارے پاس ساتھ خوشخبری اور اظہار مال غنیمت کے جسکو لوٹ لیوگے مسلمان اور پہنچا ہی اُسکو اللہ تعالیٰ
نے تمھارا طرف پس اگر فتح دی اللہ تعالیٰ نے مسلمانونکو اُسپر تو ایسے مالدار ہوجائینگے کہ بعد اُسکے حاجتمند نہونگے کہا ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہ بیان کر تو کہ یہ غنیمت کیا چیز اور کہان ہو کہ نہین جانتا ہو نمین تجکو گر نیکو خواہ پس کہا اُسنے کہ ای سردار تحقیق تمھارے
برابر اور محاذات مین کنارہ دریا پر ایک جزائے استوار بطور قلعے کے ہو مشہور یہ حصن ابی القدس اور اُسکے سامنے ایک دیر ہو جسمین ایک
راہب ہتا ہو کہ نصرانی پسند گذاشت کرتے ہین اُسکی اور برکت طلب کیجاتی ہین اُسکے علم سے اور اُسنے ہر سال ایکدن عید کلیسا کیا ہو کہ یکجا ہوتے ہین

ف
ذکر فتح حصن ابی القدس
وقتل اکثر اہلہ
وسبی نسائہم
وذراریہم
وغنم اموالہم
علی ید خالد بن الولید
وابی عبیدۃ بن الجراح
رضی اللہ عنہما
وعن جمیع الصحابۃ
اجمعین

ای کلک ۱۲

ف صحابہ ہی
تھے ذمی کہتے ہین
جو دار حرب اور دار
مسلمانون کے بیچ ہو
ان کا ہوا ۱۲ منہ

اسمین لوگ سب طرف و جوانب اور دیہات اور دیرون سے اور قائم ہوتی ہی اُسکے نزدیک ایک بازار کہ ظاہر کیے جاتے ہین اُسمین
اچھے کپڑے اور رخت دیبج اور سونا چاندی اور ٹھہرتے ہین لوگ اُسکے نزدیک تین یا سات دن پھر متفرق ہوجاتے ہین اور تحقیق
نزدیک آیا ہی وہ وقت ہونے بازار کا پس اگر بھیجو تم اُسکی طرف ایک لشکر کو جسمین عربکے لوگ ہین کہ جانکرین اُس بازار پر اور انحالیکہ
وہان کے لوگ بیخوف اور مطمئن ہونگے پس لے لینگے مسلمان سب مال جو بازار مین ہوگا اور مار ڈالینگے مردونکو اور پکڑ لینگے عورتون کو
اور اُنکی اولاد کو اور ہوگا یہ معاملہ باعث سستی مشرکین اور حاصل ہونے مال غنیمت کا مسلمین کے واسطے پس جب سُنا ابوعبیدہ
بن الجراح نے یہ حال بہت خوش ہوے بامید اُسکے کہ واقع ہووے بات جو معاہدی نے ظاہر کی ہی اور پوچھا اُس سے کہ ہمارے
اور دمیسک کے بیچ مین کسقدر مسافت ہی اُسنے کہا کہ دس فرسخ ایک دن کی راہ ہی واسطے جلد چلنے والیکے پھر پوچھا کتنے دن باقی ہین بازار کے
جمع ہونیکو اُسنے کہا کہ تھوڑے دن ہین پھر پوچھا کہ آیا کوئی حامی بھی انکا رومیون سے ہی اُسنے کہا کہ نہین مشہور ہوا ہی یہ معاملہ بازار
وغیرہ کا بادشاہ کے شہرون مین اسواسطے کہ ہرقل بادشاہ کی ہیبت اُنکے نزدیک بہت ہی پس جب سُنا ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے یہ حال پوچھا کہ آیا قریب دمیسک کے کوئی شہر شام کا ہی اُسنے کہا ہان ای سردار قریب بازار قوم کے ایک شہر ہی جسکا نام
طرالبس ہی اور وہ شہر فرضہ ہی ملک شام کا اور اُسی کی طرف کشتیان ہر جگہ سے آتی ہین اور اس شہر مین ایک بطریق بڑا لشکر رہتا ہی کہ
دیدی ہی بادشاہ نے بطور جاگیر کے وہ زمین اُسکے حصے مین بسبب مغرور ہونے اُسکے اور وہ نہین آتا ہی بازار مین نہین اقرار کرسکتا ہون
تم سے اس بات کا کہ کوئی رومی اس بازار کا حامی ہی مگر یہ کہ اب حامی ہوجاوے بسبب خائف ہونے اُنکے تمسے اور اگر روانہ ہووین
مسلمان بجانب دیر اور بازار کے ہر آئینہ امید رکھتا ہون مین فتح اور حصول مال غنیمت کی اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا ابوعبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہ ای لوگو کون شخص تم مین سے بہ کریگا اپنی جان کو واسطے اللہ تعالی کے اور روانہ ہوگا
اس لشکر کے ساتھ جسکو مین بازار کیطرف بھیجونگا پس شاید اللہ تعالی مدد کرے اُسکی اور ہووے یہ امر فتح واسطے مسلمانون کے
راوی نے بیان کیا ہی کہ سکوت کیا مسلمانون نے اور نہین جوابدیا اُنکو کسی نے پس دوبارہ پکار کر کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے اور نہین ارادہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے کلام سے مگر خالد بن الولید کو اور براہ شرم اُنکو خاص مخاطب نہین کیا پس خاموش
رہے خالد بن الولید اور کچھ کلام نہین کیا پس اُٹھ کھڑے ہوے سامنے ابوعبیدہ بن الجراح کے درمیان لوگون سے ایک شخص جوان سبزہ
آغاز اور یہ تھے جوان عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور تھین والدہ اُنکی اسمار بنت عمیس الخثعمیہ باپ اُنکے جعفر طیار رضی اللہ عنہ
جو فرقہ بنوک مین شہید ہوے اور ہاتھ اُنکے کاٹے گئے اور چھوڑا تھا اُنھون نے اپنے بیٹے عبداللہ کو کم سن پس نکاح کیا حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے ساتھ اسمار بنت عمیس کے اور کفالت اور پرورش کی حضرت صدیق نے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کی پس جب
زیادہ ہوا سن عبداللہ بن جعفر طیار کا کہتے تھے وہ اپنی ماں سے کہ ای ماں ہمارے باپ نے کیا کام کیا پس کہتی تھین وہ کہ ای بیٹے اُنکو رومیون نے
شہید کیا پس کہتے تھے عبداللہ کہ اگر مین جیتا رہا تو بدلا اپنے باپ کا لے لونگا پس جب وفات پائی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اور
[illegible] عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما بجانب شام کے اس لشکر مین جسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعانت

ابن انیس الجہنی کے ساتھ بھیجا تھا اور عبداللہ بن جعفر طیار مشابہ تھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت اور سیرت مین بھی بڑے جوانمرد تھے پس جب کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہ کون شخص تم مین کا جائیگا بجانب اس دیر کے پس اُٹھ کھڑے ہوے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور کہا کہ ای امین اُمت مین پہلا ہون مین اُس شخص کا اُس لشکر مین جسکو تم بھیجا چاہتے ہو پس خوش ہوے ابوعبیدہ بن الجراح اُنکے اُٹھ کھڑے ہونے اور آمادگی سے اور منتخب کیا اُنکے ساتھ کے واسطے لوگونکو مسلمانون سے اور شہسواران موحدین کو اور کہا عبداللہ بن جعفر طیار سے کہ تم سردار ہو اُنپر اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تیار کیا اُنکے لیے ایک نشان سیاہ رنگ فوج کا اور سپرد کیا اُنکے اور تھا یہ گروہ پانچ سو سواران کا کہ بعض اُنمین کے اہل بدر سے تھے اور منجملہ ہمراہیان عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے **ابوذر** غفاری اور **عبداللہ** بن ابی اوفی اور **عامر** بن ربیعہ اور **عبداللہ** بن انیس الجہنی اور **عبداللہ** بن ثعلبہ اور **عتبہ** بن عبد السلمی اور **واثلہ** بن الاسقع اور **سہیل** بن سعید اور **سعد** بن مالک السہمی اور **عبداللہ** بن بشیر السلمی اور **سائب** بن زید اور **انس** بن صعصعہ اور **محمد** بن ربیع ابن مرقہ اور **عمرو** بن نعمان المعترا وتھے یہ بدری اور **سالم** بن قانع اور یہ بھی بدری تھے اور **جابر** بن سروق الربعی اور یہ بھی بدری تھے اور **قطبہ** بن خزعل اور تھے یہ بدری اور **تاجی** بن معاذ الاسلمی اور یہ بھی بدری تھے اور مثل ان لوگونکے اور بھی رئیس تھے رضی اللہ عنہم **واقدی** رحمہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہی کہ جب جمع ہوے پانچ سو سوار تحت نشان حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے نہین تھے اُنمین کوئی گروہ کہ موجود ہوے تھے بدر مین اور در آئے تھے معرکون اور لڑائیون مین نہین پیٹھ پھیرتے تھے اور نہین میل کرتے تھے بجانب فرار کے پس جب قصد کیا اُنھون نے روانگی کا کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما سے کہ اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ تاخت و تاراج کرو تم قوم کو مگر پہلے دن مین ایام قائم ہونے بازار کے پھر رخصت کیا اُنکو روانہ ہوے وہ لوگ **واثلہ** بن الاسقع نے **بیان** کیا ہی کہ تھا مین بیچ لشکر ہمراہی عبداللہ بن جعفر طیار کے اور واقع ہوئی روانگی ہماری دمشق سے بجانب دیر ابی القدس کے نصف مہینے شعبان کی رات مین اور روشنی چاند کی زیادتی مین تھی اور مین بجانب پہلوے عبداللہ بن جعفر کے تھا پس کہا اُنھون نے کہ ای ابن الاسقع کیا اچھی چاندنی اُس رات کی ہی مین نے کہا کہ ای بیٹے چچا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ رات نصف شعبان کی بڑی برکت کی ہی پس کہا اُنھون نے کہ سچ ہی اس رات مین لکھی جاتی ہی موت اور روزی بخشے جاتے ہین گناہ اور میرا ارادہ اس شب مین بیداری کا تھا پس کہا مین نے کہ یہ ہمارا چلنا بہتر ہی قیام سے اور اللہ تعالی بہت دینے والا بخشش کا ہی اُنھون نے کہا سچ کہتے ہو تم پس چلے ہم وہ تمام رات صبح تک پس صبح کی ہمارے ساتھ اس راہبر معاہدی نے ایک بڑے پہاڑ پر پس اس حال مین کہ چلے جاتے تھے ہم کہ دفعتہ پہونچے ہم قریب صومعہ ایک راہب کے اور وہ ہمارے دائین جانب راہ کے تھا پس پھرے عبداللہ بن جعفر اُسکی طرف اور ہولوگ بھی اُنکے ساتھ اُسکی طرف چلے نکلکر آیا راہب صومعہ سے ہمارے پاس اور وہ ایک ٹوپی بالون کی پہنے تھا پس دیکھتا تھا وہ ہمکو تامل کی نگاہ سے اور پوچھا کہ تم کون ہو ہمنے کہا کہ اہل عرب ہین پس کہا اُسنے کہ تم محمدی ہو ہمنے کہا ہان پس بتاتا ہی کہ ایک ایک کو

ہم مین سے وہ دیکھتا تھا پھر دیر تک دیکھتا رہا جانب عبدالرحمن بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے پس کہا اُسنے کہ یہ جوان تمھارے نبی کے
بیٹے ہین ہمنے کہا نہین پس کہا اُسنے کہ نور نبوت کا ظاہر ہوتا ہی انکی دونون آنکھون سے پس آیا کوئی قرابت ہی انکو تمھارے نبی سے
ہمنے کہا یہ ہمارے نبی کے چچا کے بیٹے ہین پس کہا اُس راہب نے کہ یہ بیٹے ہین اور بیٹے درخت سے ہوتے ہین پس کہا عبداللہ بن
جعفر نے لوٹ کر راہب آیا جانا اور پہچانا ہو تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُسنے کہا کیونکر مین نجانون اور پہچانون اُنکو حالانکہ نام
اُنکا لکھا ہی توریت اور انجیل اور زبور مین اس صفت سے کہ وہ صاحب ونٹنی سُرخ اور شمشیر برہنہ کے ہین پھر کہا عبداللہ بن جعفر نے
پس کیون تو اُنکا ایمان نہین لاتا اور تصدیق اُنکی نہین کرتا ہی پس اُٹھایا راہب نے اپنے ہاتھون کو بجانب آسمان کے اور کہا کہ یہ امر اُسوقت
ہوگا جسوقت چاہیگا مالک اس آسمان بسبز کا پس تعجب کیا اُسکے کلام سے ہملوگون نے اور روانہ ہوے ہم اور راہب ہمارے آگے تھا
تا اینکہ پہونچے ہم ایک جنگل بہت درخت اور پانی والے مین اور راہب نے ہم سے کہا کہ چھپکر ٹھہرین ہم وہان اور اُسنے عبداللہ بن جعفر طیار سے
کہا کہ مین جاتا ہون اس غرض سے کہ دریافت کرون دشمن تمھارے لیے خبر قوم کی پس کہا عبداللہ بن جعفر طیار نے کہ جلدی کر تو اپنے جانے مین
اور پھر آ ہمارے پاس پس روانہ ہوا وہ بعجلت اور ٹھہرے عبداللہ بن جعفر مع ہمراہیان اپنے اس جنگل مین پوشیدہ ہوکر پس درست کیا
ہمنے اپنی زادراہ کو اور کھایا ہمنے پس گذری تھوڑی رات اُٹھکر کھڑے ہوے عبداللہ بن جعفر اور انحالیکہ بذات خود نگاہبانی مسلمانون
کی کرتے تھے صبح تک پس جب صبح ہوئی نماز پڑھی ہمنے اور باانتظار پھرنے راہب کے منتظر تھے پس نہین آیا وہ اور دیر ہوئی اُسکے
حال معلوم ہونے مین پس بے چین ہوے مسلمان اُسکے رُک رہنے سے اور خوف کیا مکر اور فریب سے اور مشوش کیا شیطان نے اور بدگمان ہوے
نسبت راہب کے پس مسلمانون نے اُسکی نسبت گمان بُرائی کا کیا مگر ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا گمان نیک رکھو اُسکے ساتھ
اور خوف کرو تم اُسکی جانب سے کسی مکر و فریب کا اُسکے واسطے ایک شان حال ہی جسکو تم لوگ آیندہ معلوم کروگے پس تسکین
ہوئی مسلمانون کو اور اُسی وقت راہب پہونچا پس ہملوگ اُسکو دیکھکر خوش ہوے اور سمجھے ہم کہ وہ کھیگا ہمکو واسطے چلنے کے بجانب
شمس کے پس آکھڑا ہوا وہ مسلمانون کے بیچ مین اور کہا کہ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قسم ہی حق مسیح کی کہ جو حال مین نے تمسے بیان
کیا تھا اسمین کوئی میل اور خیانت کی بات نہ تھی اور مین اُمید رکھتا ہون تمھارے واسطے حصول غنیمت کی مگر ایک امر مانع اور حائل
ہوگیا ہی تمھارے اور غنیمت کے بیچ مین پس کہا عبداللہ بن جعفر طیار نے کہ کیونکر حائل ہوگیا ہی ہمارے اور غنیمت کے بیچ مین پس کہا اُسنے
کہ حائل ہوگیا ہی ایک ریلے زور شور کا اور چھا لینے والا موجونسے اور وہ یہ ہی کہ مین گیا تھا قوم کے قریب بازار مین اور دیکھا مین درخت خرمید و درخت
قائم ہوچکی تھی اور اہل مین نصرانیہ وہان مجتمع ہوے ہین اور اکثر اُنمین کے گرد حصن ابی القدس کے یکجا ہین اور جمع ہوے ہین قسل اور راہب اور
ملوک اور بطارقہ پس جب مین نے یہ حال دیکھا جاکر مین اُنمین اور سبب اُسکے یکجا ہونیکا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سردار البلس نے کسی ایک
بادشاہ رومی کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہی اور لائے ہین اس لڑکی کو نزدیک دیر ابی القدس کے تاکہ یہ جب سم اپنے دین کے
اُسکے واسطے قربانی کرین اور جمع ہوے ہین گرد اُسکے بہادران روم اور عرب بقصد و بکثرت مع ہتھیارون کے اور اس حیثیت سے
یکجا ہونا اُنکا بسبب خوف کے ہی تمسے اے گروہ عرب کے اور میرے نزدیک قرین ثواب نہیں ہی تم لوگونکا جانا اُنکی طرف کہ وہ ایک جماعت

کثیر وضیع و شریف یکجا ہین پس عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ کسقدر ہین وہ لوگ تمکے اندازہ نگاہ مین پس کہا اُسنے کہ بازار مین تو زیادہ بیس ہزار سے عوام الناس رومی اور ارمنی اور نصاری اور قبطی مصر کے اور یہودی اہل سودا اور بجارقہ اور متفرقہ ہین اور وہ جو مستعد اور لڑائی کی سکتے ہین اُنکی تعداد پانچ ہزار سوار ہی اور تمکو طاقت اُنکے مقابلے کی نہین ہی اور اگر لڑینگے وہ تو اور لوگ مشرا اُنکے یکجا ہو جاوینگے اسواسطے کہ شہر اُنکے نزدیک ہین اور تمھاری جماعت تھوڑی اور فریاد رس تمسے دور ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ دشوار گذرا یہ معاملہ مسلمانونپر پس کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ اے گروہ مسلمانونکے کیا کہتے ہو تم اس امر مین مسلمانون نے کہا تمکو یہ ہی کہ ہم اپنے تئین معرض ہلاکت مین نہ ڈالین جیسا کہ ہمکو ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب بزرگ مین حکم دیا ہی پھر چلین ہم سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور اللہ تعالی نہ رائیگان کریگا ہمارے اجر کو پس جب سُنا عبداللہ بن جعفر نے قول مسلمانون کا کہا اُسنے کہ مجکو تو یہ ڈر ہی کہ اگر مین ایسا کرونگا تو لکھیگا اللہ تعالی میرے تئین بھاگنے والونمین اور مین واپس جاؤنگا یا یہ کہ ظاہر کرونگا مین کوئی عذر اللہ تعالی کے نزدیک پس جو قوت دیگا مجکو اجر اُسکا اللہ تعالی کے ذمے ہی اور جو پھر جاویگا پس نہین سرزنش ہی اُسپر پس جب سُنا مسلمانون نے یہ کلام عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا ورباب خرچ کرنے اپنی جان کے اللہ کی راہ مین شرمائے اُنسے اور منظور کیا اُنکی رائے کو اور کہا کہ تم جو ارادہ رکھتے ہو اسواسطے کہ نہین نفع کرتی ہی احتیاط امر تقدیر سے پس خوش ہوے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اُنکے حکم قبول کرنے سے پھر پہنا اُنھون نے اپنی زرہ کو اور رکھا سر پر خود کو اور مضبوط باندھا کمر کو پٹکے سے اور گردن سے لٹکایا اپنے باکی تلوار کو اور سوار ہوے گھوڑے پر اور لیا نشان اپنے ہاتھ مین اور حکم کیا مسلمانونکو واسطے ساختگی سامان لڑائی کے پس پہنین مسلمانون نے زرہین اپنی اور لگائے ہتھیار اور سوار ہوے اپنے گھوڑونپر اور کہا راہبر سے کہ چل تو ہمارے ساتھ قوم کیطرف پس قریب دیکھیگا تو اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معاملہ عجیب کو واثلہ بن الاسقع نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے راہبر کو چہرہ اُس کا زرد ہو گیا اور بدل گیا تھا رنگ اُسکا اور کہا اُسنے کہ چلو تم اپنی بلا سے مجھپر تمھارے اس کام مین کچھ الزام اور تنگ گیری نہوگی ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو کہ مہربانی اور لطف کرتے تھے راہبر کے ساتھ یہانتک کہ چلا وہ اُنکے سامنے ہو کر راہ بتلاتے ہوے بجانب قوم کے ایک ساعت پھر ٹھہر گیا وہ اور کہا اُسنے کہ ٹھہر جاؤ تم لوگ کہ نزدیک پہونچے ہو تم قوم سے پس ہو تم اپنی جگہونمین پوشیدہ ہو کر صبح ہوتے تک پھر تاخت و تاراج کرو تم قوم کو واثلہ بن الاسقع نے بیان کیا ہی کہ رات گذرانی ہمنے اسی حالت پوشیدگی مین اور ہم مانگتے تھے اللہ تعالی سے کشودکار کو اور مدد دشمنون پر پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی مسلمانون کو عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے اور جب فارغ ہوے وہ نماز سے مسلمانون سے کہا کہ کیا رائے ہی تمھاری تاخت کرنے قوم مین پس عامر بن ربیعہ نے کہا کہ مین ایک رائے تم سب کو بتلاؤن کہ اُسکے موافق عمل کرو مسلمانون نے کہا کہ بیان کرو تم عامر بن ربیعہ نے کہا کہ رائے یہ ہی کہ چھوڑ دو قوم کو خرید و فروخت مین اور دیکھنے اور دکھانے مال مین پھر جا پڑو تم اُنپر بسبیل غفلت کے پس مناسب اور بہتر جانا مسلمانون نے اُنکی رائے کو اور صبر کیا وقت قائم ہونے بازار تک پھر نکالا اُنھون نے تلوارون کو میان سے اور چڑھایا کمانون کو اور تان لیا

نیزون کو اور عبداللہ بن جعفر اُنکے آگے تھے اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا پس جب نکلا آفتاب قصد کیا عبداللہ بن جعفر نے مسلمانونکی
طرف اور کیے انکے پانچ گروہ ہر گروہ مین ایک سو سوار تھے اور ہر سیکڑے پر ایک شخص واقف کار کو سردار مقرر کیا اور کہا کہ ہر ایک
گروہ تم مین کا ایک جانب بازار لے لیوے اور نہ مشغول ہو تم لوٹ پوٹ مین ولیکن مارو اور رکھو تم تلوارون کو اُنکے سرون پر یہ کہکر
آگے ہوے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نشان لیے ہوے اور چلکر ظاہر ہوے قوم پر پس دیکھا قوم کو پھیلی ہوئی زمین مین مثل
چونٹیون کے بسبب کثرت کے اور گھیرے ہوے تھی ایک جماعت کثیر دیر راہب کو اور وہ اپنے دیر سے سر نکالے ہوے
لوگونکو نصیحت اور وصیت کرتا تھا اور سکھلاتا تھا علوم اُنکی ہلاکی کے اور وہ لوگ اُسکی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے تھے اور
لڑکی بادشاہ کی دیر مین اُسکے نزدیک تھی اور بطارقہ اور اولاد اُن کی کپڑے دیباج کے پہنے تھی اور اُسکے اوپر زرہین جوشن اور
خود پہنے ہوے اور منتظر اُسکے آنے کے اپنے پاس تھے اور احتیاط کو اُنھون نے چادر اپنی گردانی تھی گویا کہ وہ منتظر تھے کسی شور اور
آواز کے اپنے سامنے سے یا کسی سختی کے جو آویگی اُنپر اور دیکھا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے یہ سب معاملہ پس خوفناک کیا اُن کو
اُس حال نے فتح کام قوم کے اور پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے قبل حملے کے کہ ملے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حملہ کرو تم برکت دیوے
اللہ تعالیٰ تم مین اگر حاصل ہوون غنیمت اور غنی پس وہ فتح اور سلامتی ہے اور ہوگی یکجائی دیر راہب کے پاس اور اگر ہے سوائے
اسکے اور امر تو پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے پس وعدہ گاہ ہماری اور تمھاری بہشت ہے اور ملاقات ہماری نزدیک حوض میرے
چچا کے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوگی پھر جنبش دی اُنھون نے نیزے کو اور حملہ کیا بطرف مشرکین کے اور سوار
ساتھی اُنکے گرد اُنکے تھے اور اُنکے حملے کے ساتھ حملہ کرتے تھے اور وہ مین سابق الایمان لوگ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تھے اور طلب کیا عبداللہ بن جعفر نے اُسکو جہان مجمع عظیم تھا پس درآئے اُنمین اور مارتے تھے اُنکو کبھی تلوار سے اور کبھی نیزے
سے اور مسلمان بھی اُنکے پیچھے حملے مین شریک تھے اور سُنی رومیون نے آواز تہلیل اور تکبیر مسلمانون کی پس یقین کیا اُنھون نے اس امر
کا کہ لشکر مسلمانون کا آپہونچا اُنپر اور وہ اُسی کی راہ دیکھتے تھے اور اپنے کام مین بیدار اور ہوشیار تھے اور بازاریون کا یہ حال
ہوا کہ دوڑے وہ اپنے ہتھیارون کی طرف بجانب بازر کھنے مسلمانون کے اپنی جانون اور مالون سے اور لین اُنھون نے
تلوارین اور عمود اور پھرے بجانب مسلمانون کے مثل پھرنے شیر خشکاری کے پس طلب کیا اُنھون نے صاحب نشان
مسلمانون کو اور نہ تھا مسلمانون کے ساتھ سوائے اس نشان کے جو عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا پس گھیر لیا اُنھون نے
نشان کو ہر طرف سے اور قائم ہوئی اور جم گئی لڑائی اور بلند ہوا غبار اور گھیر لیا اُنھون نے مسلمانون کو ہر طرف سے پس نہ
تھے مسلمان انمین مگر مثل سپید تل کے پوست مین اونٹ سیاہ کے اور نہین پہچانتے تھے صحابہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے ایک
دوسرے کو اپنی جماعت سے مگر ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور ہر شخص کو اپنی ذات سے کام تھا اور باز رہا تھا دوسرے سے ابو ہریرہ
بن ابراہیم بن عبدالعزیز بن ابی قیس نے جو سابق الایمان صاحب ہجرت ہین بیان کیا ہے کہ حاضر ہوا تھا مین لڑائی حبشہ
مین ساتھ جعفر بن ابی طالب کے اور حاضر ہوا تھا مین بدر اور احد اور حنین کی لڑائیون مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

پس کہا تھا مین نے کہ ایسے معرکے کبھی نہین دیکھنے مین آوینگے پس جب وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غمگین ہ
مین اس سانحے سے اور نہ ٹھہر سکا مین مدینہ منورہ مین بعد وفات آپکے اور چلا گیا مین مکہ معظمہ کو اور اقامت اختیار کی وہا
پس عتاب کیا گیا مین خواب مین بسبب باز رہنے اور بچھڑ جانے اپنے کے جہاد سے پس روانہ ہوا مین بجانب ملک شام کے
اور حاضر ہوا تھا مین وہان اور تھین میرے ساتھ زوجہ میری ام کلثوم بنت سہیل بن عمرو بن العاص پس آیا مین ملک شام مین
اور حاضر ہوا تھا مین لڑائی اجنادین اور سریہ خالد بن الولید مین بجانب توما اور ہربیس کے اور حاضر ہوا تھا مین سریہ عبداللہ
بن جعفر مین اور تھا مین اُنکے ساتھ دیر ابی القدس پر پس بھلا دیا تھا مجھکو دیر ابی القدس کے واقعہ نے اُن لڑائیون کو جن مین سامنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین موجود تھا اور کیفیت یہ گندی کہ دیکھا مین نے رومیون کو جسوقت حملہ کیا ہمنے
اُنکی جماعت کثیر پر اور کہا ہمنے کہ اُنکے سوائے اور کوئی نہین ہی اور نہ کوئی جماعت پوشیدہ بطور گاڈی کے ہی کہ دفعتہً نکلی
ایک بڑی جماعت اُنکی گاڈی سے پس دیکھا ہمنے اُنکے قدون کو بڑا مہیب اور زرہین پہنے ہوے تھے کہ نہین دکھائی دیتی
تھی اُنکے جسم سے کوئی چیز سوائے پتلی آنکھون کے اور بلند تھین آوازین اُنکی اور اُنکے گھوڑون کی ٹاپون کی وقت حملہ کرنے
کے یہانتک کہ دیکھا مین نے مسلمانون کو چھپ گئے اُنکے بیچ مین اور نہین سنتا تھا مین مگر آوازون کو ایک بار پھر بند ہوجاتی
تھین آوازین پس کہتا تھا مین کہ ہلاک ہوے مسلمان پھر دیکھا مین نے نشان کو بلند عبداللہ بن جعفر کے ہاتھ مین پس
خوش ہوا مین اسکے دیکھنے سے اور عبداللہ بن جعفر نشان لیے ہوے لڑتے تھے اور حملہ کرتے تھے مشرکین پر پس نہین دیکھا
مین دوسرا شخص جہاد اور کوشش کرنیوالا ہمسن اُنکا اور برابر قائم تھی لڑائی اور جہانتک بڑھتی جاتی تھی مدت لڑائی کی بڑھتی تھی گرمی
اُسکی اور بلند ہوتی تھی گرد اُسکی اور شعلہ زن تھی آگ اُسکی اور تھے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما قوم کے بیچ مین اور وہ لوگ
اُنکے اور انکے ساتھیون کے گرد تھے مثل حلقہ دائرہ کے پس اگر عبداللہ بن جعفر حملہ کرتے تھے دائین جانب کو مین بھی حملہ
کرتا تھا دائین جانب کو اور اگر حملہ کرتے تھے وہ بائین طرف کو مین بھی حملہ کرتا تھا بائین طرف کو اور برابر ہلوگ لڑتے رہے تھے
یہانتک کہ تھک گئے بازو اور سُن ہوگئے شانے سارے اور دشوار دکھائی دیا معاملہ اور سخت گذرا اُنپر صبر کرنا اور بے لیے
دوا عاجزی اور زاری نے اور بیٹھ پھیری دن نے اور رخنہ دار ہوگئی تلوار عبداللہ بن جعفر کی اور قریب تھا کہ ٹھہر جاوے اور گر پڑے
اور اُنکا اُنکے نیچے سے پس پناہ لی اُنھون نے مع اپنے ساتھیونکے ایک جگہ مین تاکہ یکجا ہوویں لوگ اُنکے پاس پس دیکھا مسلمانون
نے نشانکو اور قصد کیا اسکی طرف اور سب خستہ بازو تھے بسبب قتل مشرکین کے پس تنگی کی عبداللہ بن جعفر کی زرہ نے اُنپر بسبب
اس معاملے کے اور نہین رنج تھا اُنکو اپنی ذات کیواسطے اسقدر جتنا کہ مسلمانونکے واسطے تھا پس التجا کی اُنھون نے اپنے کام مین
اللہ کی طرف اور حوالہ کیا اپنے کام کو علام الغیوب پر اور اُٹھایا اپنے دونون ہاتھونکو آسمان کی طرف اور کہے اُنھون نے اپنی دعا مین یہ کلمات
من خلق خلقه فاحسن خلقهم داهلي بعضهم ببعض واجلاء ذلك فتنة لهم اسألك بجاه محمد عبدك الا جعلت لنا من امرنا فرجا
مخرجا پھر رجوع کیا طرف لڑائی کے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑتے تھے اُن کی معیت مین اُنکے

نشان کے نیچے پس اللہ کے واسطے تھی نیکوکاری ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی کہ مدد دی اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کو اُس دن اور جہاد اور کوشش کی اُنکے سامنے عمر دبن ساعدہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو کہ باوصف زیادہ ہونے سن کے تلوارین مارتے تھے رومیون پر اور آملتے تھے اپنی قوم مین اور حملون کے وقت اپنا نام لیتے اور کہتے کہ مین ابوذر ہون اور اور مسلمان بھی کام کرتے تھے مثل اُنکے کام کے یہانتک کہ آگئے اور آپہونچے دال دریا کلیج مُنھون تک اور جانا مسلمانون نے کہ وہی جگہ اُنکی قبرون کی ہے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے عبداللہ بن انیس سے کہا عبداللہ بن انیس نے کہ دوست رکھتا تھا مین جعفر کو اور اُنکی اولاد سے عبداللہ کو پس جب وفات کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا عبداللہ نے اپنی ماں اسمار بنت عمیس کو غمگین بُرا جانا اُنکو حالت رنج مین دیکھنے کو اور تھے ابوبکر صدیقؓ بجاے جعفر رضی اللہ عنہما والد عبداللہ کے اور بہت دوست رکھتے تھے عبداللہ کو پس اجازت لی عبداللہ بن جعفر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے واسطے جانے ملک شام کے اور کہا مجھسے کہ اے ابن انیسؓ خواہش رکھتا ہون مین شام کے جانے اور جہاد کرنے کی پس ساتھ دو تم میرا پس نے کہا کہ ہان مین ہمراہ ہونگا پس رخصت ہوے عبداللہ اپنے چچا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور مسلمانون سے روانہ ہوے ہم بارادۂ ملک شام کے اور ہمارے ہمنشیں سوار یمین اور قوم ازد تھے یہانتک کہ پہونچے ہم تبوک مین پس کہا عبداللہ نے کہ اے ابن انیس آیا جانتے ہو تم جگہ قبر میرے باپ کی نین نے کہا ہان قبر اُنکی موتہ مین ہے اُنھون نے کہا کہ خواہش رکھتا ہون مین کہ دیکھون اس جگہ کو پس چلے ہم یہانتک کہ آگئے ہم اُنکے باپ کی قبر اور اُس جگہ پر جہان لڑائی ہوئی تھی اور قبر یا اُنکی تھیر جو قوم کلب نے واسطے تبرک کے رکھے تھے پس جب دیکھا عبداللہ نے قبر اپنے باپ کو اُترے وہان اور گئے قبر پر اور روئے پھر دعاے رحمت مانگی اُنکے واسطے اور قیام کیا ہمنے قبر کے پاس تا وقت صبح دوسرے دنکے پس جب کوچ کیا ہم دیکھا مین نے عبداللہ بن جعفر کو کہ روتے تھے اور چہرہ اُنکا مثل رنگ زعفران کے ہوگیا تھا پس پوچھا مین نے سبب اسکا پس کہا اُنھون نے کہ مین نے رات اپنے باپ جعفر کو خواب مین دیکھا اور وہ دو کپڑے سبز پہنے ہوے تھے اور ان کے دو پر تھے اور اُنکے ہاتھ مین ایک تلوار برہنہ خون آلودہ تھی پس دی اُنھون نے وہ تلوار مجکو اور کہا کہ اے بیٹے لڑو تم ساتھ اس تلوار کے دشمنان خدا اور اپنے دشمنون سے اور نہین پہونچا مین اس مرتبے کو جسکو تم دیکھتے ہو مگر بسبب جہاد کے اور گویا مین لڑتا ہون ساتھ اس تلوار کے یہانتک کہ رخنہ دار ہوگئی وہ تلوار میرے ہاتھ مین عبداللہ بن انیس نے کہا کہ روانہ ہوے ہم یہانتک کہ پہونچے ابوعبیدہؓ بن الجراح کے لشکر مین بمقام دمشق کے پس بھیجا اُنھون نے عبداللہ کو اپنے اس سریہ کا سردار مقرر کرکے بجانب وادی القدس کے پس جب دیکھا مین نے یہ واقعہ اُنکے اور رومیونکے بیچ مین کہا مین نے اپنے دلمین کہ قریب ہے کہ سختی مین پڑین عبداللہ ابن جعفر پس روانہ ہوا مین مثل برق کے اور آیا مین ابوعبیدہ بن الجراح کے لشکر مین پس کہا اُنھون نے کہ خوشخبری ہے اے بیٹے انیسؓ کے یہ نہین پس کہا مین نے کہ بیچو تم مسلمانون کو بجانب وہی عبداللہ بن جعفر کے پھر بیان کیا مین نے سب حال لڑائی کا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے انا للہ وانا الیہ راجعون مقام رنج اور افسوس کا ہے اگر ہلاک ہوے عبداللہ بن جعفر اور ساتھی اُنکے

نام مقام ۱۲

۱۲ ہم اللہ کے مال ہین اور ہم اُس کی طرف پھر کر جانے والے ہین ۱۲

تیرے نشان کے تابع اے ابا عبیدہؓ اور یہ پہلا معاملہ ہے تیری سرداری مین پھر متوجہ ہوے وہ بجانب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے اور کہا مین درخواست کرتا ہون تمسے بواسطہ خدا کی کہ جاملو تم عبداللہ مین کہ تمھین لائق اور باسامان ہوانجام اس کام کیواسطے پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین ایسا ہی کرونگا قسم ہے خدا کی اگر چاہا اللہ تعالی نے اور مین تمھارے حکم کا منتظر تھا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ مین نے شرم کی تھی تمسے خالد بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی اگر سردار مقرر کرین مجھ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ لڑکے کو تو اطاعت کرونگا مین اُسکی پس کیونکر مخالفت کرسکتا ہون تمسے حالانکہ تم مقدم ہو ایمان مین مجھسے اور آگے ہو تم بسبب اپنے ایمان لانے کے اور ملگئے ہو یقین مین اور جلدی کی ہے تمنے نسبت اختیار کرنے دین اسلام کے اور ملگئے ہو جلدی کرنے والون مین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھارا نام امین رکھا تھا پس کیونکر سبقت کرسکتا ہون مین تمسے اور کس طرح پہونچ سکتا ہون تمھارے مرتبے کو قسم ہے خدا کی شمشیر زنی کی ہے مین نے مسلمانونکے سامنے مدت تک اور اب گواہ کرتا ہون مین تمکو اس بات پر کہ قید کیا ہے مین نے اپنی ذات کو اللہ تعالی کی راہ مین اور قریب تر ظاہر کرونگا مین حال اپنی جان بازی کا امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کہ میری نسبت کہا اُنھون نے کہ مین نہین ارادہ کرتا ہون جہاد کا مگر واسطے بلند نامی کے پس قسم ہے خدا کی کہ نہین خواہش کی مین نے کبھی امارت اور سرداری کی پس مستحسن معلوم ہوئی یہ گفتگو خالد بن الولید کی مسلمانونکو اور ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے ہاشمیان روانہ ہو تم اور جاملو اپنے مسلمان بھائیون مین پس اُٹھ کھڑے ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مثل شیر کے اور گئے اپنے اسباب کی طرف اور پہن لی زرہ مسیلمہ کذاب کی جو بروز لڑائی یمامہ کے اُنکو ملی تھی اور رکھ لیا خود کو سر پر اور حائل کرلیا تلوار کو گردن مین اور جا بیٹھے گھوڑے کی زین پر اسطرح سے کہ گویا وہ مثل کندہ اور نقش چوبے تھے اور پکار کر کہا لشکر زحف کو چلو بجانب شمشیر زنی کے پس قبول کیا ان لوگون نے انکے پکارنے کو اور جلدی چلے وہ مثل چیونٹیون تیز چنگل زمین پر اُترنے والیون کے اور دوڑے بجانب دشمن خدا کے اور لیا خالد بن الولید نے نشان کو اپنے ہاتھ مین جنبش دیکر اور رکھ لیا اسکو اپنی رکاب مین اور یکجا ہوگیا گرد انکے اور لشکر زحف کا ہر جگہ سے اور رخصت ہوے مسلمانون سے اور سلام کیا خالد بن الولید نے مسلمان پر اور عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ انکو راہ بتلاتے تھے رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہے کہ تھا مین اُسدن ہمراہیان خالد بن الولید سے اور بہت کوشش کی چلنے مین اور اللہ غالب اور بزرگ نے لپیٹ دیا تھا ہمارے واسطے راہ دور کو پس وقت غروب آفتاب کے قریب پہونچے ہم قوم کے اور روی مثل ٹیڑیون کے پھیلے ہوے تھے اور اُنکے بیچ مین آگئے تھے مسلمان بسبب اُنکی کثرت کے پس خالد بن الولید نے کہا کہ اے ابن انیس کس جانب تلاش اور طلب کرو نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کو پس کہا ابن انیس نے کہ عبداللہ بن جعفر نے وعدہ کیا تھا اپنے ساتھیون سے یہ کہ ملین اور یکجا ہوین وقت دیر راہب کے پاس وعدہ گاہ اُنکی بہشت ہے پس دیکھا خالد بن الولید نے بجانب دیر کے اور دیکھا اُنھون نے نشان اسلامیہ کو عبداللہ بن جعفر کے ہاتھ مین اور نہین تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ زخمی اور عیب ناک ہوا تھا اور ناامید ہوگئے تھے مسلمان زندگی فانی سے اور مطمع اور امید کی تھی اُنھون نے زندگانی دائمی مین اور رومیون نے ڈال رکھی تھی انبر لڑائی کی سختی اور تیزی اور شمشیر زنی کو

اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کہتے تھے اپنے ساتھیون سے کہ لوتم مشرکین کو اور صبر کرو اس گروہ خوار کی لڑائی مین اور جان لو تم کہ تحقیق اللہ دیکھ رہا ہی تمکو اور تجلی کی ہی تمپر ارحم الراحمین نے پھر پڑھا انھون نے اس آیت کو کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین پس جب دیکھا خالد بن الولید نے مسلمانونکے صبر اور مضبوطی کو دشمنونکی لڑائی مین نہو سکا صبر انسے سوائے اسکے کہ جنبش دیا نشان کو اور کہا اپنے ہمراہیون سے کہ لوتم قوم قبیح اور زشت کو اور رنگین اور سیراب کرو تم انکے خون سے تلوارون کو اور بشارت حاصل کرو ساتھ برآنے حاجت کے اہل رستگاری اور خجستہ ی کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اسی حالین کہ ہمراہیان عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے سختی مین تھے کہ ناگہان نکلے انکی طرف لشکر مسلمین اور گروہ موحدین کے اور گویا تھے وہ مثل مرغان تیز چنگل اور شیرون حملہ آور کے اور ڈوبے تھے وہ لوہے اور زرہون مین اور بلند تھین انکی آوازین اور آوازین ہنہنا ہٹ گھوڑونکی پس جب دیکھا ہمراہیان عبد اللہ بن جعفر نے یہ حال یقین ہوگیا انکو اپنی ہلاکی کا اور دیکھنے لگے اس گروہ کی طرف اور وہ انکی جانب آتے تھے پس گھبرائے اور ڈرے اور جانا انھون نے کہ یہ لشکر گاڈی کا ہی رومیون سے کہ انکے مارڈالنے اور پکڑنے کو آئی ہی پس دشوار گذرا انپر یہ معاملہ پس اسی حالت مین سنی انھون نے آواز ہاتف کی کہ کہتا تھا ان الفاظ سے مثل الامون ونصر الخائف یا حملۃ القرآن جاء کم الفرج من الرحمن ونصرتم علی عبدۃ الصلبان اور تحقیق آگئے اور پہونچے تھے دل اور کلیجے مسلمانونکے منھون تک اور کام کیا تھا شمشیرہاے براّن نے انمین اور اسی وقت ایک سوار آگے اس لشکر کے مثل شیر ڈکارنے والے کے دکھائی دیا اور اسکے ہاتھ مین نشان چمکنے والا تھا ساتھ نور کے مثل چمکنے چاند کے پس پکار کر کہا اس سوار نے کہ بشارت ہو تمکو اے گروہ مسلمانون کے ساتھ مدد ہلاک کرنیوالی کافرون کے مین خالد بن الولید ہون پس جب سنی مسلمانون نے آواز انکی اور گویا تھے وہ دریاکی موجون مین پس جوابدیا انھون نے خالد بن الولید کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے پس تھی آواز انکی مثل آواز سخت رعد اور ہواے تند کے پھر حملہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مع لشکر زحف کے جو کبھی اُنسے جدا نہین ہوتے تھے اور رکھا تلوار ونکو رومیونکے سر و نپر عامر بن سراقہ نے بیان کیا ہی کہ تھا حملہ اُنکا رومیون مین مثل شیر کے بکریون مین پس متفرق کردیا انکو دائین اور بائین پر اور ثابت قدمی کی کافرون نے واسطے لڑائی کے اور باز رکھا مسلمانون کو اپنی جانون اور مالون سے اور خالد بن الولید چاہتے تھے کہ پہونچ جاوین وہ عبد اللہ بن جعفر تک پس جب دیکھا مسلمانون نے بجانب گروہ انکے ولیکن اپنی طرف نہین جانا انھون نے کہ یہ کیا ہی یہانتک کہ سنی انھون نے آواز خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور وہ اظہار اپنی بزرگی اور فخر کا کرتے تھے اپنی ذات اور نسب مین اور سنا اسکو عبد اللہ بن جعفر نے پس کہا انھون نے اپنے ہمراہیون سے کہ لوتم دشمنونکو پس تحقیق آئی تمکو مدد آسمان سے پھر حملہ کیا عبد اللہ بن جعفر اور مسلمانون نے ابن الاسقع نے بیان کیا ہی کہ تھے ہم لوگ مایوس اپنی جانون سے یہانتک کہ بھی اللہ تعالی نے مدد پس نہین ہوئی تھی تاریکی شب کی یہانتک کہ دیکھا خالد بن الولید کو کہ نشان اسکے ہاتھ مین تھا اور بھگاتے اور چلاتے تھے مشرکین کو مثل چلانے بکریون کے بجانب چراگاہ کے اور مسلمان قتل کرتے تھے اور قید کرتے تھے انکو اور واسطے اللہ کی تھی نیکوکاری ابی ذر غفاری اور ضرار

بن الازور اور مسیب بن نجبتہ الفزاری رضوان اللہ علیہم کی کہ تحقیق ملایا تھا اُنھون نے شانو نکو اور جنبش دی تھی تلوارون کو اور قتل کیا تھا رومیون کو ہر طرف مین اور ملاقی ہوے ضرار بن الازور عبد اللہ بن جعفر سے پس دیکھا ضرار نے اُنکی طرف اور خون اُنکی زرہ کی آستینون اور بدن پر مثل ٹکڑے کلیجی اونٹ کے تھا پس کہا ضرار بن الازور نے کہ فائدہ مند کرے اور جزاے خیر دے اللہ تعالیٰ تمکو اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس تحقیق بے لیا تم نے بدلا اپنے باپ کا اور سکون اور آرام دیا تم نے اپنی سوزش دل کو پس کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ یہ کون شخص ہین کلام کرنیوالے اور ہو گئی تھی تاریکی شام کی اور ضرار بن الازور ڈھانکا باندھے تھے پس کہا اُنھون نے کہ مین ضرار صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون پس کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ فراخی اور کشایش ہو تمکو بسبب تمھارے آنے کے ہماری مساعدت اور مدد دہی کو عبد اللہ بن انیس نے بیان کیا ہی کہ وہ دونون اسی حال مین تھے کہ آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور لوگ لشکر حف کے اور کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ فائدہ مند کرے اللہ اور جزاے خیر دے اللہ تعالیٰ تمکو پھر کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ اے ضرار بطارقہ حمایت کرنے والے رومیونکے نزدیک دیر کے ہین بسبب ہونے لڑکی حاکم طرابلس کے اس مقام مین اور تحقیق گھیرا گیا ہی دیر درانحالیکہ باز رکھا ہی لوگون کو اُس لڑکی سے اور گھیر لیا ہی ہر سو اور لیرنے اُسکو پس آیا ہو سکتا ہی تم سے اے بیٹے ازور کے کہ حملہ کرو میرے ساتھ ضرار نے کہا کہ وہ لوگ کہان ہین عبد اللہ بن جعفر نے کہا کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم اُنکو پس نگاہ بڑھا کر دیکھا اُنھون نے اور تھے اسوقت دلیران مسلح رومی اور حاکم طرابلس گھیرے ہوئے داہنی جانب دیر کو باز رکھتے تھے اُس لڑکی سے اور آگ روشن تھی اور صلبان چمکتی تھین آگ کی روشنی مین مثل دیوار لوہے کے پس کہا ضرار نے کہ اللہ تمکو پس کیا خوب راہ بتلانے والے ہو تم حملہ کرو تم تاکہ حملہ کرون مین ساتھ تمھارے حملے کے پس حملہ کیا خالد بن الولید نے ایکطرف سے اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے ایک جانب سے اور حملہ کیا ضرار بن الازور نے ایکطرف سے اور تبعیت کی اُن لوگون نے اور ڈاٹا رومیونکو اور پچایا مشرکین نے اپنی جانونکو سب سے زیادہ اور سخت لڑنے والا اُنکا بطریق تھا پس نکلا وہ واسطے لڑائی کے آگے قوم کے گویا وہ اچھا شیر تھا اور وہ ڈھکتا تھا مثل ڈھکنے شیر کے اور قصد کیا اُسنے ضرار بن الازور پر اور حملہ سخت کیا اُنپر اور ضرار تعجب کرتے تھے اُسکے بھاری ڈیل ڈول اور اُسکے قرار پکڑنے سے زین پر اور اُسکی شدت حملہ اور جست اور احتیاط بچانے سے اپنے کو پس ہوشیار ہو گئے ضرار بن الازور اس سے اور وہ اُنکی طلب مین شدت کرتا تھا اور ہر ایک اُن دونون سے طمع اور اُمید رکھنے والا تھا اپنے ساتھی مقابل پر اور اکیلا اور الگ ہو گیا وہ ضرار کے مقابلے مین پس کشادہ ہو گئے ضرار اُسکے ساتھ اور ارادہ کیا اُسنے اور اُسکے ساتھیون نے ضرار کی طلب مین پس قصد کیا ضرار نے ایسی جگہ کی طرف جو صلاحیت پھیرنے اور دوڑنے گھوڑے کی رکھتی تھی پس پھیل کر کھڑے ہوے ضرار اور حائل ہوے اُسکو بیچ مین ایک میدان کے اندھیری رات مین پس اڑا دھاپو گیا گھوڑا ضرار کا اور جھک کر گر پڑے ضرار زمین پر پھر ضرار نے گر پڑنے سے غصے مین آکر ارادہ لینے گھوڑے کا کیا مگر کوئی سبیل اس امر کی اُنسے نہو سکی پس ٹھہرے اور قائم رہے وہ اپنی جگہ پر اور ڈھال تلوار اُنکے ہاتھ مین تھی اور کوشش اور جہاد کرتے تھے اُنکے ساتھ بحالت پیادہ پائی کے اور صبر کیا تھا اُنکے مقابلے مین مثل صبر اچھے لوگون کے پس آیا اُنپر بطریق رومی اور آگے آکر چاہا کہ وار کرے اُنپر عمود آہنی سے پس جب مقابل اُنکے آیا اور وار کیا اُنپر عمود کا خالی دیا ضرار نے اُسکے وار کو پھر جھپٹے اُسکی طرف مثل جھپٹنے شیر کے

پس تندی کی بطریق کے گھوڑے نے اُسکے نیچے اور کھڑا ہوگیا وہ دونون پانون کے بل دراوندھا ہوگیا زمین کی طرف پس پہونچا وار عمود کا گھوڑے کی گردن مین اور گر پڑا بطریق پشت گھوڑے سے اور اُٹھ کھڑا نہو سکا اسواسطے کہ وہ چھپ گیا تھا گھوڑے کی زین مین پس جلدی کی ضرار نے اُسکی طرف قبل پہونچنے اُسکے غلامون کے اور ماری تلوار اُسکی رگ گردن پر پس آواز نرم دی تلوار نے اور کچھ کارگر نہوئی پس اُٹھنا چاہا کافر نے اور یقین ہوگیا اُسکو اپنی ہلاکت کا پس جھپٹے ضرار اور قابض ہوگئے اُسپر اور تھا وہ مثل بڑے پہاڑ کے پس پھینک دیا اُٹھا کر اُسکو ضرار نے اور کر لیا اُسکو اپنے نیچے اور چڑھ بیٹھے اُسکے سینے پر اور تھی ضرار کے پاس ایک چھری یمن کی بنی ہوئی اور اُسکو اپنے پاس کبھی جدا نہین کرتے تھے پس نکالا اُسکو میان سے اور ماری ایک ضرب چھری کی اُسکے سینے مین پس گر پڑا وہ مُردہ ہوکر اور جلدی دانہ کیا اللہ تعالیٰ نے اُسکی روح کو بجانب آگ دوزخ کے اور پھر جھپٹے ضرار اور لے لیا اُسکے گھوڑے کو اور تھا اُس گھوڑے پر جڑاؤ زین سونے اور چاندی کا جسکی قیمت کثیر تھی پس جب سوار ہوئے ضرار گھوڑے پر تکبیر کہی اُنھون نے اور حملہ کیا رومیون پر پس متفرق کر دیا اُنکو دائین بائین اور جب فراخی اور کشادگی حاصل کی ضرار بن الازور نے آگے دشمن خدا کے مالک ہوگئے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما دیر کے اور جو کچھ اُسمین تھا اور گھیر لیا اُسکو مسلمانون نے پس نہین لی اُنھون نے اُسمین سے کوئی چیز اُسوقت تک کہ پھیرے خالد بن الولید رومیون کے تعاقب سے اور صورت یہ گذری کہ خالد بن الولید نے تعاقب کیا تھا اُنکا ایک بڑی نہر تک جو تھی اور طرابلس کے بیچ مین تھی اور رومی جانتے تھے اُسکی راہ کو پس اُتر گئے وہ لوگ پار اُسکے اور ٹھہر گئے خالد بن الولید اور واپس آئے اپنے ساتھیون کی طرف پس پایا اُنکو اس حال مین کہ مالک ہوگئے تھے وہ دیر کے اور دیکھا کیا غنائم کو اور جو چیز متاع اور اقسام پارچہ اور طعام سے بازار مین تھی واقدی نے بیان کیا ہی کہ جمع کیا ہمنے اس سب مال کو پالانون مین اور کھائین ہمنے اچھی چیزین کھانیکی اور نکالا مسلمانون نے ان اشیاء کو جو دیر مین تھین اقسام ظروف اور چاندی اور جانور وغیرہ سے اور نکالی گئی اُسمین سے حاکم کی لڑکی اور اُسکے ساتھ چالیس لڑکیان تھین اور زیور اور کپڑا تھا اور بار کیا اور سوار کیا سب کو برذون اور خچرون پر اور پھر کر روانہ ہوے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غنیمت اور بہت مال کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ شمار کی گئی یہ لڑائی تین شخصون کے نام سے عبداللہ بن جعفر سردار اُسکے تھے اور عبداللہ بن انیس پہونچنے والے اور خبر دینے والے اور خالد بن الولید کمک کرنے والے اُسکے تھے اور خالد بن الولید کو اس لڑائی مین بہت مشقت سے سامنا ہوا تھا اور زخم رنج دہندہ اُنکے جسم مین پہونچا تھا پس جب روانہ ہوے اس مقام سے آئے وہ بجانب راہب دیر کے اور آواز دی اُسکو پس نہ کلام کیا اُسنے پھر دوبارہ پکارا اور دھمکایا اُسکو پس نکلکر آیا وہ انکے پاس اور کہا جو کچھ کہنا ہو کہو تم پس قسم ہی حق مسیح کی کہ ہر آئینہ مطالبہ کریگا تمسے مالک اس آسمان سبز کا ساتھ خون مقتولین کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیونکر مطالبہ کریگا وہ ہمسے حالانکہ ہم مامور ہین اس امر پر کہ لڑین اور جہاد کرین تمسے اور وعدہ کیا گیا ہی ہمسے اس امر پر ثواب کا قسم ہی خدا کی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فرماتے کہ نہ معترض ہو ہم تمسے مہر آئینہ نیچے اُتارلیتا مین تجکو تیرے صومعہ سے اور مارڈالتا تجکو سختی سے پس چپ ہورہا راہب اور روانہ ہوے خالد بن الولید ساتھ مال غنیمت کے یہان تک کہ پہونچے دمشق مین اور ابو عبیدہ بن الجراح منتظر تھے اُنکے آنے کے پس جب دیکھا

پانچون جمع برذون
زنے از اسپ ناری
است

انھون

اُنھون نے غنائم کو بہت خوش ہوے وہ اور مسلمان ہمراہی اُنکے اور استقبال کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکا اور سلام کیا خالد بن
الولید رضؓ پر اور شکریہ ادا کیا اور سلام کیا مسلمانون اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما پر اور آئے اپنی جگہ مین اور پانچوان حصہ جدا کیا
مال غنیمت سے اور بانٹ دیا باقی غنائم مسلمانون کو اور دیا ضرار بن الازور کو بطریق گھوڑا مع زین کے اور جو کچھ تھا اسپر زیور جڑاؤ سونے
اور چاندی کا میں لائے ضرار بن الازور وہ سب زیور اپنی بہن کے پاس راوی نے بیان کیا ہو کہ دیکھا مین نے ان کی بہن کو
نکال لیے تھے اُنھون نے نگینے جواہر کے اُس زیور سے اور تقسیم کر دیے سب مسلمانون کی عورتین پر اور ایک ایک نگینہ بڑی
بڑی قیمت کا تھا راوی نے بیان کیا ہو کہ لائے گئے قیدی ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح کے سامنے اور ان سب مین لڑکی
بطریق کی تھی پس درخواست کی عبد اللہ بن جعفر نے کہ مجھے دو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اجازت طلب کرون مین اس مقدمہ
مین امیر المومنین سے اور خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو متضمن اس حال کے پس جواب مین لکھا حضرت عمر رضؓ نے کہ دے دو اور حوالہ
کر دو اُسکو عبد اللہ بن جعفر کے راوی نے بیان کیا ہو کہ مقیم رہی وہ عورت اُنکے نزدیک مدت تک اور سکھلایا عبد اللہ
بن جعفر نے اُسکو کھانا پکانا اور وہ رومی کھانے اچھے پکاتی تھی پس تھی وہ عبد اللہ بن جعفر کے نزدیک تا زمانہ یزید کے پس بیان
کیا لوگون نے حال اُسکا یزید سے اور بطور ہدیہ کے طلب کیا اُسکو یزید نے پس بھیجدیا عبد اللہ بن جعفر نے اُسکو یزید کے پاس
عامر بن ربیعہ نے بیان کیا ہو کہ میرے حصے مین غنائم دیر سے کپڑے دیباج حریر کے ملے تھے جسمین صورتین رومیونکی بنی ہوئی
تھین اور منجملہ اُسکے ایک کپڑے مین صورت مریم اور عیسی علیہما السلام کی تھی پس لیگیا مین وہ کپڑے یمن مین اور بیچا اُسکو بعوض
قیمت کثیر کے اور مول لیا مین نے اسباب طائف مین اور لکھا مجکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حالانکہ تھا مین ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح کے
ساتھ اس مضمون کا خط کہ ای بیٹے میرے بھائی کے ایسے قسم کے کپڑے میرے پاس بھیجا کرو کہ وہ کام آوین مسلمانون اور غربا
کے نفقہ مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب واپس آیا لشکر مسلمانون کا ساتھ فتح اور غنائم کے لکھا ابو عبیدہ رضؓ بن
الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشعر حال فتح دیر ابی القدس اور حصول غنائم کے اور تعریف اور شکر گذاری
خالد بن الولید کی اور جو گفتگو اُنھون نے وقت روانگی دیر ابی القدس کی تھی اور لکھا اور درخواست کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
کہ آپ خالد بن الولید کو کلمات بشارت اور مہربانی کے لکھین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ لکھا تھا ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح
نے یہ خط وقت روانگی بجانب دیر اور بجانب بیت المقدس کے اور لکھا تھا اسمین حال بعض مسلمانونکا جنھون نے شراب پی تھی
عاصم بن ذویب عامری نے بیان کیا ہو کہ موجود تھا مین ملک شام کی لڑائی اور فتح دمشق اور اُسکے غوطہ مین اور عرب آئے ہوئے
یمن کے جنھون نے شراب پی تھی اور پاک جانا تھا اُسکو پس بڑا جانا اس امر کو ابو عبیدہ بن الجراح نے پس کہا ایک شخص نے اہل عرب سے
ان لوگون سے اور شاید وہ سراقہ بن عامر تھے کہ ای گروہ مسلمانون کے چھوڑ دو تم شراب خواری کو واسطے کہ وہ کھو دیتی ہو عقل کو
بڑھا دیتی ہو ارتکاب گناہ کو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعنت فرماتے تھے شراب کے پینے والے کو یہانتک لعنت
فرماتے تھے اُسکے لیجانے والے اور طلب کرنے والے کو اسامہ بن زید اللیثی نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف الغسانی سے روایت کی ہے

لہ فتوح شام ازدی میں ہے کہ ابو عبیدہ نے خالد کو بیت المقدس سے بھیجا تھا کہ شام کے مسلمانون کی مدد کرین ۱۲

کہا حمید نے کہ تھا مین ساتھ ابوعبیدہ بن الجراح کے ملک شام مین پس لکھی اُنھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر فتح بازار کی اور یہ
بھی لکھا کہ مسلمانون نے شراب پی اور سزادار اُسکی حد کے ہوے مین پس روانہ ہوا مین یہ خط لیکر اور پہونچا مدینہ طیبہ مین اور پایا مین نے
عمر رضی اللہ عنہ کو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور تھے اُنکے نزدیک چند اصحاب جنمین حضرت عثمان اور حضرت علی اور طلحہ اور
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم تھے اور باہمدیگر باتین کر رہے تھے پس دیا مین نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا اُنھون نے
خط کو سب سننے لگے مضمون خط مین پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُرے لگائے شراب پینے والیکو اور پوچھا حضرت عمل
رضی اللہ عنہ سے اور کہا کہ تمھاری رائے اس معاملے مین کیا ہو پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان السکران اذا سکر هذا وهذا افتری فعلیه ثمانون جلدة
فاجلد فیه ثمانون جلدة پس لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب خط ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ان الفاظ سے
اما بعد فقد ورد کتابک وفهمته فمن شرب الخمر فاجلدہ ثمانین جلدة والسلام اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا الشدة والفقر لقد کان حقهم ان یسنوا
لباسکم ویواسوا بعضهم بعضا والسلام علیک ورحمة اللہ وبرکاته ویسکر فی عام واقام قفل الجیوش واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا خط عمر رضی اللہ عنہ
کا ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھا پکار کر سُنادی مسلمانون کو یہ بات کہ جس شخص پر ہوے حد اللہ کی پس وہ قبول کرے اور دیوے
اس حد کو اپنی ذات سے اور توبہ کرے اللہ تعالی کے حضور مین پس ایسا ہی کیا لوگون نے اور جسنے شراب پی تھی اُسنے اجیلے حد اپنے
اوپر قبول کی پھر کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ مین ارادہ رکھتا ہون انطاکیہ کے جانے کا بقصد رومیون کے اور شاید کہ اللہ
تعالی فتح کرے اُسکو ہمارے ہاتھون پر پس کہا مسلمانون نے کہ چلو تم جہان منظور ہو تم کو ہم تمھارے تابع حکم ہین پس خوش ہوے ابوعبیدہ
بن الجراح اُنکے کلام سے اور کہا کہ مستعد ہو جاؤ تم واسطے کوچ کے پس مین تم سب کو لیکر حلب کو جاؤنگا پس جسوقت ہم حلب کو فتح
کر لینگے تو اگر خدا نے چاہا پھر متوجہ انطاکیہ ہونگے پس تعجیل کی مسلمانون نے بجانب اصلاح اپنے حالات اور خبر گیری اسباب اور
تیاری ساز و سامان جنگ کے پس جب فراغت پائی ابوعبیدہ بن الجراح نے سب کاموں سے حکم کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
کو اسبات کا کہ لیوین وہ اپنے نشان عقاب کو جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے بروز روانگی اُنکے جانب ایلیہ کے بنایا تھا اور روانہ ہون
اُنکے فوج سے لشکر زحف کو ساتھ لیکر پس روانہ ہوے خالد بن الولید مقدمہ لشکر مین اور تھے اُنکے ساتھ ضرار بن الازور اور رافع بن
عمیرة الطائی اور میسب بن نجبة الفزاری اور لوگ ایک دوسرے کے پیچھے تھے اور چھوڑا ابوعبیدہ بن الجراح نے دمشق مین صفوان بن
عامر الاسلمی کو اور چھوڑا اُنکے ہمراہ پانچ سو مسلمانونکو اور روانہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح پیچھے مسلمانونکے اور ہمراہ اُنکے عرب یمن اور مضر تھے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ روانہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح براہ بقاع اور لبوہ کے پس جب پہونچے وہانتک بھیجا
اُنھون نے خالد بن الولید کو جانب حمص کے اور کہا کہ ای ابا سلیمان کوچ کرو تم اللہ تعالی کی برکت اور مدد پر اور جا پڑو قوم پر اور تاخت
تاراج کرو ارض عدو ہم اور تفسیر ہن کو اور مین بعلبک کو روانہ ہوتا ہون اور شاید کہ اللہ تعالی آسان اور میسر کرے ہمپر فتح اُسکی پھر رخصت
کیا اُنکو اور روانہ ہوے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیون کے بجانب حمص کے اور متوجہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح بطرف بعلبک کے
اور اسی وقت آیا ایک بطریق جو سیہ سے اور اُسکے ساتھ ہدایا اور تحفے تھے اور مصالحہ کیا اُسنے مسلمانون سے بکسال کامل پر اور کہا اُسنے کہ اگر

فتح کرلیا تمنے حمص اور بعلبک کو پس ہم تمہارے سامنے حاضر ہونگے اور کسی بات مین تمہارے خلاف نکرینگے پس مصالحہ کرلیا اُس سے
ابوعبیدہؓ بن الجراح نے چار ہزار درم اور پچاس کپڑے دیباج پر پس جب مضبوط ہوگئی صلح روانہ ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح بطلب بعلبک
کے پس وہ چلکر نہین دور گئے کہ دکھائی دیا ایک ناقہ سوار اور وہ دکھائے دیتا تھا تمام زمین کو اپنی تیزروی سے پس ٹھہر گئے ابوعبیدہ بن الجراح
یہانتک کہ اُنکے قریب آیا وہ ناقہ سوار اور وہ اُسامہ بن زید طائی تھے پس پوچھا اُنھون نے کہ ای اُسامہ تم کہانسے آتے ہو پس بٹھایا
اُسامہ نے اپنے ناقہ کو اور سلام کیا ابوعبیدہ بن الجراح اور مسلمانون پر اور کہا کہ مین مدینہ منورہ سے آتا ہون اور دیا اُسامہ نے
ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُنکو پس توڑی ابوعبیدہ بن الجراح نے مہر اُسکی کو اور پڑھا اُسکو اور یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن
الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب الی ابی عبیدۃ اما بعد سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ
الا ھو واصلی علی نبیہ اما بعد فلا مر بقضاء اللہ وقدرہ وعن کتب فی اللوح المحفوظ کافرا فلا ایمان لہ وذلک ان جبلۃ بن الایھم
الغسانی کان قدم علینا فی بنی عمتہ وسرنا قومہ فانزلتہم واحسنت الیہم واسلموا علی یدی وفرحت بذلک اذ اشار اللہ عضہ
الاسلام بھم ولم اعلم انی کمین الغیب وانا سرنا الی ملۃ حرسہا اللہ تطلبا لحج فطاب جبلۃ بن الایھم یالیت سبعا فوطی ازار
لاحد من بنی فزارۃ فسقط الازار عن کتفیہ فالتفت الی الفزاری وقال یا ویلک اشفقتنی فی حرم اللہ تعالی فقال الفزاری واللہ
ما تعمدتک فلطم الفزاری لطمۃ ھشم انفہ وکسر ثنایاہ الاربع فاقبل الفزاری الی مستعدا بالعلی الجبلۃ فامرت باحضارہ و
قلت ما حملک علی ان نطمت اخاک فی الاسلام فکسرت ثنایاہ الاربع وھشمت انفہ فقال انہ وطی ازاری فحملہ اللہ
لو لا حرمۃ البیت لقتلتہ فقلت قد اقررت علی نفسک فاما ان یعفو عنک واما ان اخذ منک القصاص لا فقال لا بل اقتص
منی وانا مالک وھو سوقی قلت شملک وایاہ الاسلام ما نفصلہ الا بالاسلام فقال یا عمر ترکنی الی غد فاقتص منی
فقلت للفزاری نترکہ الی غد فقال نعم فلما کان اللیل رکب فی بنی عمتہ وتوجہ الی الشام الی کلب المطاعنیۃ ولا جوان یظفرک
اللہ بہ فانزل علی حمص ولا تبعد عنہا فان صالحک اھلہا فصالحھم وان ابوا فقاتلہم وابعث عیونک الی انطاکیۃ وکن علی حذر
من المتنصرۃ والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس جب پڑھا ابوعبیدہ بن الجراح
نے خط کو آہستہ اور زور سے پڑھا اُسکو دوبارہ بلند آواز سے پھر میل کر رجوع کیا بطلب حمص کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایک
تہائی لشکر لیکر وہان پہونچگئے تھے پس پہونچے تھے وہان روز جمعہ ماہ شوال سن چودہ ہجری مین اور تھا وہان ایک بڑا طریق ہرقل کی طرف سے
اور نام اُسکا قیطا ابن گرگس تھا اور بروز پہونچنے خالد بن الولید وہ مرگیا تھا پس جب دیکھا اہل حمص نے کہ لشکر خالد بن الولید مسلمانونکا
وہان پہونچگیا ہے جمع ہوے وہ سب ایک بڑے کنیسہ مین اور کہا اُنکے بطریق نے اُنسے کہ جان لو تم لوگ اس مرکو کہ ساتھی بادشاہ کا مرگیا
اور بادشاہ کو ان اہل عرب کی خبر نہین ہے اور وہ لوگ ہمارے اوپر آئے ہین حالانکہ یہ بات خلاف عقل اور علم کے واقع ہوئی اور ہم جانتے تھے

ہوا تو وہ تلوار صاف کردے یا مین تجھسے قصاص لونگا اُسکے واسطے پس کہا جبلہ نے آیا مجھسے قصاص لوگے تم حالانکہ مین بادشاہ ہون اور وہ بازاری ہے کہا مین نے کہ گو کیا سمجھا اور اُسکو سلام نے پس نہین

کہ وہ لوگ ہمارے یہان نہ آوینگے جبتک کہ جوسیہ اور بعلبک کو فتح نہ کرینگے اور اگر لڑوگے تم اُنسے اور بادشاہ کو خبر لکھکر لشکر اور سردار بھیجنے کی درخواست کروگے پس تحقیق اہل عرب کسی ایک کو لشکر بادشاہ سے تم تک نہ آنے دینگے اور تمھارے نزدیک سامان کھانے کا نہین ہوگا جو باعث قوت وقت محصور ہونے کے ہوگا پس اُن لوگون نے کہا کہ تیری رائے اس معاملے مین کیا ہی اُسنے کہ مصالحہ کرلو تم مسلمانون سے اُس چیز پر جسکو وہ چاہین اور طلب کرین تم سے اور کہو تم کہ ہم تمھارے تابع ہین اور تمھارے سامنے قابو مین ہونگے اگر فتح کرلوگے تم حلب اور قنسرین کو اور شکست دوگے ہرقل بادشاہ کے لشکر کو پس بعد اس قرارداد کے جب قوم مسلمان ہمارے یہان سے چلے جاینگے کسی کو بھیجکر طلب کرینگے ہم ہرقل سے لشکر کثیر کو اور ایک سردار اُس کے گھر والون یا اُس کے حاجبون سے اور یکجا ہوجائیگا ہمارے واسطے غلہ اور سامان اور بعد اُس کے ہم لڑینگے اُنسے پس قرین صواب اور بہتر جانا قوم نے اُسکی رائے کو اور کہا اُس سے کہ اپنی اچھی تدبیر اور رائے سے ہمارے اس کام کا سامان اور بندوبست کردے پس بھیجا بطریق نے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس جاثلیقا کو جو اُسکے نزدیک معزز تھا واسطے منعقد کرنے صلح کے اُنکے اور مسلمانونکے بیچ مین پس وہ نکلکر روانہ ہوا اور پہونچا ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور اُنسے صلح کے باب مین اور جو بطریق نے درباب چلے جانے مسلمانو بجانب حلب اور قنسرین اور عواصم اور انطاکیہ کے کہا تھا بات جیبت کی پس قبول اور منظور کیا اُسکو ابوعبیدہ بن الجراح نے اور مصالحہ کیا اہل حمص سے بارہ ہزار دینار اور دوسو کپڑے دیبا ج ہر اور مدت صلح کی ایکسال قرار پائی کہ ابتدا اُسکی ماہ ذیقعدہ اور انتہا شوال سن پندرہ ہجری مین تھی راوی نے بیان کیا ہی کہ مضبوط ہوگئی صلح اور نکلے بازاری لوگ حمص سے اور معاملہ خرید وفروخت اشیا کا مسلمانون سے جاری کیا اور دیکھا اہل حمص نے جو امروی اہل عرب کی خرید وفروخت مین اور نفع کثیر حاصل کیا اُن لوگون نے اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بلایا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو ساتھ کیا اُنکے چار ہزار سوار قوم لخم اور جذام اور کندہ اور کہلان اور سلیح اور بہمان اور طی اور غسان سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ای ابا سلیمان روانہ ہو تم بہ لشکر کیکر اور قصد کرو تم معرات کا اور نزدیک ہو تم حلب سے اور تاخت وتاراج کرو بلاد عواصم کو اور پھر واپس آؤ تم اپنے پیچھے کو اور بھیجو تم جاسوس اپنے تاکہ لاوین وہ لوگ خبر تمھارے پاس اور دیکھو تم اور دریافت کرو اس امر کو کہ قوم کا کوئی معین اور مددگار آئی قوم سے ہی یا نہین پس منظور کیا اس بات کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور لیا نشان اپنا اور آگے ہوے لشکر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور پہونچے بمقام شیزر کے اور وہان نہر مقلوبہ پر دو دن قیام کیا پھر بلایا اُنھون نے معصب بن مدارث العشکری کو اور ساتھ کیے اُنکے پانچ سو سوار اور حکم کیا اُنکو کہ تاخت وتاراج کرین بلاد عواصم کو اور روانہ ہوے خالد بن الولید بجانب کفرطاب کے اور پھر وہان سے بطرف معرات کے دریمعان تک اور مقرر کیا اُنھون نے اپنی فوج کو اسطرح پر کہ لوٹتے تھے وہ دائین بائین گانون کو اور حاصل کرتے تھے غنائم اور قیدی پس جب بوجھل ہوگئے اُنکے ہاتھ غنائم اور قیدیون سے پھر آئے خالد بن الولید ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے غنائم اور قیدیون کو اُنکے ساتھ بہت خوش ہوے اور ابوعبیدہ بن الجراح اسی حال مین تھے کہ دفعۃً سُنا اُنھون نے ایک بڑا شور جو واقع ہوا بسبب کلمات تہلیل اور تکبیر کے اور وہ تھے کچھ مرد مسلمان اور اُنکے ساتھ ایک بڑی جماعت تھی پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ ای ابا سلیمان کون لوگ ہین خالد بن الولید نے کہا

الشعار الرقوم ہنا وفلک ہنا ہنا ہنا

کہ یہ سردار مصعب بن محارب التیشکری ہین جنکے واسطے بنایا تھا ہین نے ایک نشان پانچسو سوار پر اُنکی قوم اہل یمن سے اور اُنھون نے تاخت تاراج کیا زمین عواصم کو اور آئے ہین قیدی اور مال لیکر پس ملاقات کی اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے اور دیکھا اُنکے ساتھ ایک بڑا انگلہ گائے اور بکریون اور باذین کا جنپر مرد اور عورتین اور لڑکے سوار تھے اور اُنکے پیچھے چلا ہٹ اور شدت رونے کی آواز تھی پس متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح آواز شور و غل کی طرف اور تھے وہ کفار اہل زمین بندھے ہوئے رسیون مین اور روتے تھے اپنے لڑکے بالون اور لُٹ جانے گھر والون اور مالون پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے سرجم سے جو کبھی اُنسے جُدا نہین ہوتا تھا کہ پوچھ تو اُنسے کہ کیون روتے ہو تم اور کسوجہ سے داخل نہین ہوتے ہو دین اسلام مین اور کیون نہین طلب کرتے ہو ذمہ داری کو اور کیون بے ڈر نہین ہوتے ہو اپنی جانون اور مالون اور لڑکے بالون سے پس کہا اُن لوگون نے کہ ہم قوم دور کے رہنے والے ہین اور تمھارے اخبار ہمکو پہونچے تھے اور نہین جانتے تھے ہم کہ تم لوگ ہم تک پہونچوگے پس نہین خبر ہوئی ہمکو یہانتک کہ آگئی ہمپر یہ قوم تمھاری پس لوٹ لیا اُنھون نے ہمارے مالون کو اور باندھ لیا ہمکو رسیون مین اور لے لیا ہمارے جانور دنکو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ تھے یہ گبر قریب چار سو کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہ اگر احسان کرین ہم تمپر اور رہا کرین قید سے اور پھیر دیوین تمکو تمھاری اولاد کو پس آیا تم ہمارے مطیع ہوگے اور جزیہ اور خراج دوگے ہمکو اُنھون نے کہا کہ یہ باتین ہمارے ساتھ کون کریگا اور ہم تو تمھارے سب شرائط پر عمل کرین گے پس بعد اس گفتگو کے آئے ابو عبیدہ بن الجراح رو سائے مسلمین کے پاس اور کہا اُنسے کہ میری رائے یہ ہی کہ امن دینمین اس قوم کو قتل سے اور پھیر دونون اُنکو اُنکے لڑکے بالون کو پس ہو جائینگے وہ لوگ ہمارے تابعدار اور آباد کرینگے زمین کو اور ہونگے تم خراج اور جزیہ اُنکا پس تم لوگ اس باب مین کیا کہتے ہو کہ مین بدون تمھارے مشورے کے کوئی کام نہین کرتا ہون پس کہا مسلمانون نے کہ ای سردار حکم اور رائے وہی ٹھیک ہی جو تم کہو اور کرو اگر تمھارے نزدیک یہ امر قرین صلاح ہی مسلمانونکے واسطے پس کرو تم جو تم نے تجویز کیا ہی پس مقرر کیا اُنھون نے ہر شخص کے ذمے اُنمین سے چار دینار اور اسیطرح سے لکھا تھا اُنکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بعد اسکے پھیر دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکے اہل عیال اور اموال کو اور چھوڑ دیا اُنکو اور ساکن کر دیا اُنکو اُنکی زمینو مین اور لکھ لیے نام اُنکے اور حکم کیا اُنکو واپس جانے کا پس پھر گئے وہ اپنے وطنونکو اور جب قرار پکڑا اُنھون نے اپنی جگھون مین آگاہ کیا اُن لوگون نے اپنے قرب اور جوار کے لوگون کو عادت نیک عرب اور اُنکی عدالتون اور نیکیون سے اور کہا اُنسے کہ ہم جانتے تھے کہ اہل عرب ہمکو مار ڈالینگے اور ہمکو اور ہماری اولاد کو غلام بنا دینگے پس رحم کیا اُنھون نے ہمپر اور مقرر کر لیا ہمسے جزیہ اور خراج کو پس جب سُنا قرب اور جوار کے رومیون نے یہ حال آئے وہ لوگ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح کے پاس بطلب امان اور اقرار ادائے جزیہ کے پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکی درخواست کو اور لکھ لیے نام اُنکے قلعون اور گاؤنکے اور پہونچی یہ خبر اہل قنسرین اور حاضر ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح امان دیتے ہین ہر شخص کو جو اُنکے پاس جاتا ہی پس بہتر اور پسندیدہ جانا اُنھون نے اس امر کو کہ حاصل کرین وہ اپنے واسطے امان کو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح سے اور متفق الرائے ہوئے وہ لوگ اس بارے مین اور اس بات پر کہ بھیجین کسی ایلچی کو بدون علم اور آگہی اپنے بطریق حاکم کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ تھا حاکم قنسرین مین ایک بڑا بطریق بطارقہ بادشاہ سے اور تھا وہ بہت سخت

لڑائی کا اور جوانمرد اور وہان کے لوگ اُس سے ڈرتے تھے اُسکا نام لوقا تھا اور حاکم حلب سے ملک اور سلطنت مین دشمنی رکھتا تھا
واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ہرقل بادشاہ نے دونون کو اپنے پاس بُلا کر کہا تھا کہ اہل عرب کے مقدمے مین تمھاری کیا
رائے ہی پس کہا تھا دونون نے بادشاہ سے کہ ہم اُنمین نہین ہین کہ چھوڑ دیوین اپنے ملک کو بدون لڑے بھڑے اہل عرب سے پس وعدہ
کیا تھا ہرقل نے اُنسے لشکر کے بھیجنے کا اُنکے پاس اور وہ دونون اس مرکی راہ دیکھتے تھے اور ہر ایک کے اُن دونون سے دس ہزار سوار تھے
مگر وہ دونون اکٹھے نہین ہوتے تھے پس جب سُنا حاکم قنسرین نے ارادہ اہل قنسرین کا واسطے صلح کے ابوعبیدہ بن الجراح سے
شدت سے غضبناک ہوا اور ارادہ مکر و فریب کا اُنکے ساتھ کیا پس کیا کیا اُسنے اہل قنسرین کو اپنے پاس اور کہا کہ اے بنی الاصفر عباد
المسیح کیا رائے دیتے ہو تم اس بارے مین کہ کیا کرون ان اہل عرب کے مقدمے مین اور تم گویا اُنکے سامنے ہو اور وہ آئے ہین ہماری
طرف پس فتح کرینگے وہ ہمارے شہر کو جیسا کہ فتح کیا ہی اُنھون نے تمام شہرون کو پس جواب مین کہا اُن لوگون نے کہ اے سردار ہمنے
سُنا ہی کہ وہ لوگ اہل مروت اور ذمہ داری کے ہین اور تحقیق فتح کیا ہی اُنھون نے اکثر بلاد شام کو پس جو شخص لڑا اُنسے قتل کیا اُنھون نے
اُسکو اور لونڈی اور غلام بنایا اُسکی اولاد کو اور جو شخص داخل ہوا اُنکی ذمہ داری اور اطاعت مین اُسکو برقرار اور قائم رکھا اُسکے شہر مین
اور ہو گیا وہ بے ڈر اُنکے دبدبہ سے اور رائے ہمارے نزدیک یہ ہی کہ مصالحہ کر لیوین ہم اُنسے اور ہو جاوین بے ڈر اپنی جانو نپر بطریق نے
کہا کہ کلام نیک کیا اور مشورہ بہتر دیا تم لوگون نے اسواسطے کہ یہ عرب فتحمند ہوے ہین ہر شخص پر جو لڑا ہی اُنسے اور ہم منعقد کرینگے اُن
سے صلح کو ایکسال کامل کے واسطے یہانتک کہ پورا کر لینگے ہم لشکر کو ہرقل بادشاہ کے پاس سے اور باگین پھیر لینگے ہم اُنکی طرف حالانکہ وہ
مطمئن اور بے خوف ہونگے پس ہلاک کر ڈالینگے ہم اُن سب کو پس کہا اُن لوگون نے کہ تو جو تو نے تجویز کیا ہی اور متفق ہوئی رائے اہل
قنسرین اور رائے بطریق کی اس امر پر اور اُنکے دلون مین غدر اور فریب کی بات تھی پس بلایا بطریق نے ایک شخص کو اپنے
ہمراہیون سے جسکا نام اصطخر تھا اور وہ شخص بڑا راہب اور عالم دین نصرانیہ کا اور دین یہودیہ کو بھی جانتا تھا اور زبان عربی
مین بھی فصیح تھا پس کہا لوقا نے کہ جا تو سردار ان اہل عرب کے پاس اور کہہ اُنسے کہ مصالحہ کر لیوین ہمسے ایکسال کامل کے واسطے یہانتک
کہ مٹا دینگے اور ہلاک کرینگے ہم اُنکو ساتھ حیلے اور مکر کے اور لکھا اُسنے ایک خط بنام ابوعبیدہ بن الجراح کے جسکا مضمون بعد ذکر کرنے
کلمات کفر کے یہ تھا کہ شہر ہمارا بازر کھنے والا ہی اور اُسمین آدمی اور سامان اور کھانا بہت ہی اور کسی چیز کی کمی نہین ہی اور تم اگر جالیس برس
ہمکو گھیرے اور یہان مقیم رہو گے تب بھی ہمپر قادر نہو سکو گے اسواسطے کہ بادشاہ نے کمک طلب کی ہی رومیونکی تمھارے مقابلے مین
حد خلیج سے روما الکبری تک اور ہم مصالحہ کرتے ہین تمسے ایکسال کیواسطے یہانتک کہ دیکھین ہم شہر و نکو کہ کسکی ملکیت اور قبضے مین
آتے ہین اور چاہتے ہین ہم کہ مقرر ہو جاوے ایک نشانی ہمارے تمھارے بیچ مین حد قنسرین اور عواصم سے یہانتک کہ جسوقت ارادہ کرین
اہل عرب تاخت اور تاراج کرنیکا اور دیکھین اُس نشانی کو پھر جاوین اور باز رہین دست اندازی سے اور ہم بادشاہ سے حالت پوشیدگی
مین تمسے مصالحہ کرتے ہین کیواسطے کہ اگر بادشاہ کو معلوم ہو جاویگا یہ حال تو مار ڈالیگا وہ ہمکو اور سلامتی ہو تمپر پھر بھاری اور عمدہ خلعت دی اُسنے
اصطخر کو اور دیا اُسکو ایک استر اپنی سواری کا اور ساتھ کیا اُسکے دس غلامون کو اور روانہ ہوا اصطخر اور پہونچا حمص مین اور پایا

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس حال مین کہ پڑھتے تھے وہ نماز عصر کی ساتھ لوگون کے پس ٹھہر گیا اصطخر اور دیکھتا تھا وہ
مسلمانونکے فعل کو پس جب فارغ ہوے مسلمان نماز سے نظر کی بجانب قس اور اُسکے ساتھیون کے اور معلوم کیا اُنھون نے کہ وہ
ایلچی ہی پس نزدیک گئے اُسکے عبد اللہ بن ربیعہ اور پوچھا کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہون اور میرے پاس ایک خط ہی پس
سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے لائے اُسکو اور تھے دائمین جانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے خالد بن الولید اور
بائین جانب عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور مسلمان اُنکے سامنے تھے پس ارادہ کیا قس نے سجدہ کرنے کا پس باز رکھا
ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُسکو سجدہ کرنے سے کہ ہم لوگ بندگان خداے غالب اور بزرگ کے ہین ہم مین نبی بھی ہوتے ہین اور
اچھے بھی ہوتے ہین پس جو بُرے ہین اُنکے واسطے دوزخ ہی جسمین آواز سخت ہی مثل آواز خر کے اور جو اچھے ہین وہ بہشتی ہین پس
پکار کر پوچھا اُس سے خالدؓ بن الولید نے کہ اے شخص کیا تیرا حال ہی اور تو کون ہی اور کسکا بھیجا ہی اُسنے کہا کہ آیا تم سردار قوم کے ہو
خالد بن الولید نے کہا نہ بلکہ مین ایک شخص ہون قوم سے اور یہ یعنی ابو عبیدہ بن الجراح ہمارے سردار ہین اصطخر نے کہا مین ایلچی بھیجا
ہوا حاکم قسرین اور عاصر کا ہون بجانب تمھارے سردار کے پھر نکالا اُسنے خط اور دیا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس لیا
اُنھون نے خط اور پڑھ سُنایا مسلمانونکو پس جب خالد بن الولید نے مضمون اور صفت اُنکے شہر اور کثرت آدمیون اور زراعت اور مکانا
اُنکا ساتھ لشکرون ہرقل کے سُنا حرکت دی اپنے سر کو اور کہا اے سردار قسم ہی حق اُسکے کی جسنے تائید ہماری کی ساتھ مدد وہی کے اور
گردانا ہمکو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہ تحقیق یہ خط ایسے شخص کا ہی جسنے نہین ارادہ کیا ہی اس خط سے مصالحے کا اور نہین
چاہتا ہی وہ مگر کرنا ہمارے ساتھ پس نہ قبول کرو تم اُسکی درخواست کو اور چلو یہانتک کہ اُترو اُسپر پس قسم ہی حق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی اور قسم ہی حق ہیبت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امارت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ ہر آئینہ گردانینگے
ہم اُسکو اور اُسکے شہر والونکو غنیمت واسطے مسلمانون کے اور ڈرا دینگے ہم بسبب اُنکے اور دنکو جو گردنواح مین اُنکے اہل حصنون اور
قلعون اور دیرون سے پس ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ توقف کرو اے ابا سلیمان اسواسطے کہ اللہ تعالی نے اپنے
امور غیبی اور پوشیدہ پر کسی کو آگاہی نہین دی ہی اور سواے اللہ تعالی کے کوئی حال پوشیدہ بندون کا نہین جانتا ہی حالانکہ
اُنھون نے ہمکو طلب کیا ہی بجانب صلح کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار نہ مصالحہ کرو تم اُنسے مگر ہمیشہ کے واسطے
پس اگر منظور کرین وہ اس امر کو تو بہتر ہی ورنہ چھوڑ دو اُنکو اُنکے حال پر اور ہم اُنکے واسطے ساتھ مدد اللہ کے مستقل اور کافی ہین
راوی نے بیان کیا ہی کہ اصطخر سنتا تھا یہ گفتگو خالد بن الولید کی اور اُنکی فصاحت بیانی کو اور ظاہر ہوئی اُس کلام مین جلالت کی
اور شدت اور شجاعت اُنکی پس سامنے آیا وہ خالد بن الولید کے اور کہا کہ اے سردار کیا نام ہی تمھارا اور کس بنے اور نشان سے تم
مشہور ہوا اہل عرب کے بیچ مین کہ بہ تحقیق ہمنے سُنا ہی کہ تمھارے ساتھ ایسے لوگ ہین کہ بعض اُنکے افضل ہین بعض سے شدت اور شجاعت
مین پس کہا اُنھون نے کہ مین خالد بن الولید المخزومی ہون مین ولیر جنگجو ہون مین تلوار مارنے والی اور ہلاک کرنیوالی ہون اصطخر
نے کہا بتحقیق معلوم کیا مین نے کہ تم اہل شجاعت سے ہو اور قسم ہی حق مسیح کی کہ مین نے پہچان لیا تھا تمکو جسوقت دیکھا تھا اور سُنا تھا

کلام تمھارا اور اسیطرح سے تمھارے حال کی ہمکو خبر پہونچی تھی کہ چالاک مضبوط ہو اور دلیر جنگجو ہو اور یہی بات تمھاری ہمکو نہین پہونچی ہو بلکہ عادات نیک اور راستی قول اور نرمی طبیعت تم لوگونکی اور جوانمردی اور مردی تمھارے گروہ کی بھی اس شخص کی نسبت جو تمھارے پاس آتا ہی ہمنے سُنا ہی اور اُمت نبی رحیم کی ہو اور اُمت ہائے مرحومہ سے ہو اور مین معاملہ کو خلاف ان سب باتونکے دیکھتا ہون اسواسطے کہ ہم تمسے مصالحہ چاہتے ہین پس انکار کیا تمنے اور ہم طالب امن ہین تمسے پس باز رکھتے ہو تم پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ ہم ایسی قوم ہین کہ مکر و فریب ہمین نہین آتے ہین اور پہچان لیتے ہین ہم کلام مکر و فریب کا اور تحقیق جان لیا ہی ہمنے اس امر کو تمھارے مضمون خط سے در باب صلح کے پس بحالت صلح کے اگر آوگے لشکر بادشاہ کا اور پاؤگے تم قوت اپنی جانب کی توڑ دوگے عہد ہمارا اور ہوگے تم پہلے اُن لوگون کے جو ہمسے لڑینگے اور اگر دیکھوگے تم غلبے کو تو بھاگ جاؤگے بجانب نافرمانبردار ونکے پیرا اگر تو چاہتا ہی کہ ہم تیرے ساتھ صلح کرین تو اس قرار سے کرینگے کہ نہ لڑینگے ہم بدون اسکے کہ ہو جاوے ایکسال کامل پس اگر آیا ہم مین کوئی لشکر اسی سال مین ہرقل کی طرف سے پس اُس لشکر سے ہم ضرور لڑینگے اور جو شخص تم مین کا مقیم رہیگا شہر مین اور لشکر کے ساتھ شریک ہو کر نہ لڑیگا اُس سے ہماری صلح بدستور رہیگی اور کچھ تعرض ہم اُس سے نکرینگے اصطخر نے کہا کہ ہمنے یہ صورت منظور کی پس اسی مضمون کی ایک دست آویز تم لکھدو پس کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار لکھدو تم اسکے واسطے ایک دست آویز مصالحہ ایک سالکی جسکی ابتدا چاند رات ذیحجہ سنہ چودہ ہجری ہوگی پس ایسا ہی کیا اُنھون نے جب فارغ ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح دست آویز کے لکھنے سے اصطخر نے اُنسے کہا اے سردار ہمارے شہر کی حد معلوم اور مشہور ہی اور ہمارے شہر کے سامنے شہر عالم حلب کا ہی اور اُسکے شہر کی بھی حد ہی اور ہم چاہتے ہین کہ تم مقرر کر دو ہمارے واسطے اُسجگہ مین جو ہمارے اور مسلمانون اور رومیونکے بیچ مین ہی کوئی علامت کہ تمھارے ساتھی اُس علامت سے تجاوز نکرین پس راضی ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح اس مربہ اور کہا اُس سے کہ تو نے بات اچھی کہی ہی اور مین مقرر کرکے بھیجدونگا کسی شخص کو کہ وہ نشانی حد کی بنا دیگا تمھارے واسطے پس کہا اصطخر نے کہ تم کسی کو اپنے ساتھیونسے نہ بھیجو بلکہ ہم ایک ستون بنا کر کھڑا کرینگے اور اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی ہوگی پس جب دیکھین تمھارے ساتھی اسکو تجاوز کرین اُس سے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ تو ایسا ہی کر اور دیدی دست آویز صلح کی اُسکو اور پکار کر کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے مسلمانون سے اور تاخت اور تاراج کرنے والے لوگون سے کہ جو شخص دیکھے ستون کو نہ تجاوز کرے اُس سے بلکہ تاخت تاراج کرے زمین حلب اور اُسکی حد کو اور نہ تجاوز کرے ستون سے وہ شخص اور پہونچادے خبر اُسکی حاضر غائب کو پس واپس گیا اصطخر بجانب حاکم قنسرین کے اور دیدیا صلحنامہ اور مطلع کر دیا اُسکو سب گفتگو سے جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی تھی پس خوش ہوا اور بنایا اُسنے ایک ستون اور بنائی اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی اس حیثیت سے کہ وہ بیٹھا ہی اپنے ممالک مین

واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ بعد اُسکے گروہ مسلمانونکے تاخت تاراج کرتے تھے اُنہاے بلاد حلب اور عمق اور انطاکیہ کو اور نگاہ رکھتے تھے حد قنسرین اور عاصر کو اور نزدیک نہین جاتے تھے عمرؓ بن عبد العزیز نے بسلسلہ راویونکے **بیان** کیا ہی کہ صلح مسلمانونکے ساتھ اہل قنسرین اور عاصر کی چار ہزار دینار بادشاہی اور ایک سو اوقیہ چاندی اور ایک ہزار

کپڑے حلب کے اور ایک ہزار وسق غلے پر واقع ہوئی تھی عامر رفاعہ نے بیان کیا ہو کہ اسیطرح سُنا مین نے معاذ بن جبل کو بیان کرتے ہوے مگر وہ چار سو وسق غلہ ذکر کرتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے ملتمس بن عامر سے روایت کی ہو کہا ملتمس نے کہ تھے ہم بعض تاخت مین کہ دفعۃً دیکھا ہمنے بجانب ستون کے اور اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی تھی پس متعجب ہوے ہم اُس سے اور ہلوگ اُسکے گرد گھومتے اور گھوڑا دوڑاتے تھے اور اُنکو کاوے پر پھیرنا سکھلاتے تھے اور قصد کیا اور دوڑے ابو الجندل بن سہل بن عامر دونون انمین لیکہ چلاتے تھے وہ ایک تیر کو اور ہم چاہتے تھے کہ بازی کے کھیل میدان مین کھیلین اور ابو جندل کے ہاتھ مین ایک پورا نیزہ تھا پس جب نزدیک ہوا گھوڑا اُنکا مع نیزے کے ہرقل کی تصویر سے اور یہ امر اُنسے قصداً اور عمداً نہین ہوا پس اندھی ہو گئی نیزے سے آنکھ تصویر کی اور رومی غلام حاکم قنسرین کے امور بحفاظت ستون کے تھے پس گیا بعض اُنمین کا پاس حاکم کے اور یہ حال اُس سے بیان کیا پس دی اُسنے ایک صلیب سونے کی اپنے بعض ساتھیونکو اور سپرد کیے اُسکے ایکسو سوار رومی جو کپڑے دیباج کے پہنے اور اُنکی کمر دفین ٹیکے تھے اور حکم کیا اصطخر کو کہ جاوے اُنکے ساتھ اور کہا اُس سے کہ جا تو سردار عرب کے پاس اور کہہ اُنسے کہ غدر اور فریب کیا تمنے ہمسے اور نہ وفا کیا اپنی ذمہ داری کو اور جس شخص نے فریب کیا وہ خوار ہوا پس لیا اصطخر نے صلیب کو اور چلا ساتھ ایکسو سوار کے یہانتک کہ آیا ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا مسلمانون نے بجانب صلیب کے درانحالیکہ وہ بلند تھی دوڑے مسلمان اور اوندھا کر دیا اُسکو اور اوٹھ کھڑے ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور استقبال کیا اُنکا اور پوچھا تم کون ہو اصطخر نے کہا کہ مین ایلچی ہون بھیجا ہوا حاکم قنسرین کا تمھارے پاس اور تحقیق تمنے غدر اور نقض عہد کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا سبب ہی ہمارے توڑ دینے کا تمھاری صلح کو اور کسنے توڑا ہی اُسکو اُنھون نے کہا کہ اس شخص نے توڑا ہی جسنے اُبھارا ہی تمکو ہمارے بادشاہ کی ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا قسم ہی حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجکو یہ حال معلوم نہین ہی اور قریب تر تحقیقات کرونگا مین اسکی پھر پکار کر کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اہل عرب کو کہ اے گروہ عرب جس شخص نے پھوڑی ہو آنکھ تصویر کی وہ مجکو اس امر سے آگاہ کرے ابو جندل بن سہل نے کہا کہ یہ امر مجھسے ہوا ہی بغیر قصد اور ارادے کے پس کس امر پر تم لوگ راضی ہوگے فرون نے کہا کہ نہ راضی ہونگے ہم یہانتک کہ پھوڑ ڈالینگے آنکھ تمھارے بادشاہ کی اور ہی کلام سے اُنکا قصد یہ تھا کہ وفاے ذمہ داری مسلمانون کا امتحان کرین پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین موجود ہون کرو تم میرے ساتھ اسیطرح جیسا تمھاری تصویر کے ساتھ کیا گیا ہی اُنھون نے کہا کہ اس امر مین ہماری رضامندی نہوگی بلکہ رضامندی ہماری اسمین ہی کہ تمھارے بڑے بادشاہ کے ساتھ جو کل عرب کے مالک ہین ایسا کرین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آنکھ ہمارے بڑے بادشاہ کی بڑی بازرکھنے والی ہو راوی نے بیان کیا ہو کہ برہم ہوے خشمناک ہوے مسلمان جسوقت کافرون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھ کا ذکر کیا اور ارادہ اُنکے مار ڈالنے کا کیا پس منع کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنکو اس امر سے پس کہا مسلمانون نے کہ ہم لوگ اپنے امام کے عوض مین جان فدا کرنے اور آنکھین دینے پر موجود ہین پس جب اصطخر نے مسلمانونکا ارادہ نسبت اپنے قتل کے دیکھا کہا نہ پھوڑینگے ہم آنکی آنکھ کو اور نہ تمھاری آنکھین مگر بنا دینگے ہم تصویر تمھارے سردار کی ایک ستون پر اور ویسا اُسکے ساتھ کرینگے جیسا کہ تمنے ہمارے بادشاہ کی تصویر کے ساتھ کیا پس مسلمانون نے کہا کہ ہمارے ساتھی نے یہ امر عمداً اور قصداً نہین کیا ہی اور تم یہ امر عمداً کیا چاہتے ہو

پس ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ چھوڑ دو تم اور توقف کرو تم لوگ اس امر مین پس اگر راضی ہو دین یہ لوگ ساتھ میری تصویر کے تو مین اسکو منظور کرتا ہون کہ بیوفائی نکرونگا اور نہ کرینگے یہ لوگ ہماری نسبت کچھ عہد کیا تھا تنے پھر بیوفائی کی تمنے اسواسطے کہ یہ قوم احمق اور بے عقل ہین پھر منظور کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کو راوی نے بیان کیا ہی کہ بنائی رومیون نے ایک تصویر مثل صورت ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ایک ستون پر جسمین دو شیشے کی آنکھین تھین پس آگے آیا ایک شخص امین کا سجا لشکر شمشا کی کے اور پھوڑدی آنکھ اُسنے تصویر کی اپنے تیر سے پس واپس گیا اضطر بجانب حاکم قنسرین کے اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ ایسی ہی باتون سے سب لوگ اُنکے پورے ہوتے ہین پس ابو عبیدہ بن الجراح تاخت تاراج کرتے تھے دائمین بائمین حمص کے بانتظار تمام ہونے سال کے اور دیر ہوئی ابو عبیدہ بن الجراح کو خبر پہونچنے مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہ نہ دیکھا اُنھون نے کوئی خط اُنکا اور نہ کسی فتح کو پس بُرا جانا اُنکے کام کو اور ہر طرح گمان کیا اُنکی نسبت اور جانا کہ اُنکے دل مین نامردی سما گئی ہی اور میل کیا ہی اُنھون نے بیٹھ رہنے پر جہاد سے پس لکھا اُنکو اس عبارت اور مضمون سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم الی ابی عبیدۃ بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ و امامہ محمد صلی اللہ علی خاتم النبیین اور روانہ کیا خط اُنکے پاس پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط اور سُنا یا مسلمانو نکو جانا اُنھون نے اس امر کو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ برانگیختہ اور آمادہ کرتے ہین اُنکو جہاد پر اور نادم ہوے ابو عبیدہ بن الجراح مصالحہ قنسرین سے اور نہ تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ رویا مضمون خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور کہا اُنھون نے ابو عبیدہؓ بن الجراح سے کہ اے سردار کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو جہاد سے پس چھوڑ دو تم اہل قنسرین کو اور ارادہ کرو تم ہمکو ساتھ لیکر حلب اور انطاکیہ کا اور شاید اللہ تعالیٰ فتح کرے اُسکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور تحقیق گذر گئی مدت اور نہین باقی ہی مگر تھوڑے دن پس ارادہ روانگی کا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب حلب کے اور طیار کیا ایک نشان واسطے مصعب بن محارب الیشکری کے اور بنایا دوسرا نشان واسطے سہیلؓ بن عمر کے اور سردار کیا عیاضؓ بن غنم الاشعری کو اُنکے مقدمہ لشکر پر اور بھیجے اُنکے مقرر کیا خالد بن الولید کو روانہ ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح بجانب رستنؔ کے اور مصالحہ کیا وہانکے لوگون سے اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح بطرف حمات کے پس آئے وہانکے لوگ اور تھی اُنکے ساتھ انجیل جسکو اُٹھائے ہوے تھے راہب اپنے ہاتھون مین اور قس آگے قوم کے تھے اور وہ آئے تھے واسطے مصالحے کے پس جب دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنکو ٹھہرایا اور پوچھا کہ کیا چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ ہو جاوین ہم تمھارے عہد اور ذمہ داری مین کہ تم ہمارے نزدیک محبوب تر ہو ہماری قوم سے پس مصالحہ کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنسے اور لکھدی اُنکو ایک دست آویز صلح اور ذمہ داری کی اور درخواست کی اُنھون نے کہ کسی ایک شخص کو اُنکے پاس بھیجو دین اور روانہ ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح یہانتک کہ پہونچے شیزر پس استقبال کیا اُنکا وہان کے لوگون نے اور اُن سے بھی مصالحہ کیا اور پوچھا اُنسے کہ آیا معلوم ہی تمکو خبر ہرقل کی اُنھون نے کہا کہ ہمنے اور کوئی خبر اُسکی نہین سُنی ہی سوا اسکے کہ

ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھی پیغمبر کی بخت قرون کی ہون قرش العشیر جہان کوئی معبود نہین الا اللہ محمد رسول اللہ کی یاد اور تابعین کی صحبت سے اور تمکو اس مضمون سے ایک بات سے قتم آیا اہل

حاکم قنسرین نے ہرقل کو لکھکر کمک طلب کی ہو اور اُسکو بلایا ہو واسطے اپنی مدد کے اور بھیجا ہو ہرقل نے اُسکے واسطے جبلہ بن ایہم الغسانی کو ساتھ قوم غسان اور عرب متنصرہ کے اور اُسکے ساتھ عمودیہ ہو بجمعیت دس ہزار لشکر کے اور وہ لوگ مع اپنی فوج کے لوہے کے پل پر ٹھہرے ہین تم اُنسے ہوشیار رہو جاؤ ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل پس توقف کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے شیرزمین اور وہ متحیر تھے اور کہتے تھے کہ کدھر جاؤن پس کبھی کہتے تھے کہ حلب کو جاؤن اور کبھی کہتے تھے کہ انطاکیہ کا ارادہ کرون پس یکجا کیا اُنھون نے مسلمانون کو اور کہا اُنسے کہ مین نے سُنا ہو کہ حاکم قنسرین نے بادشاہ سے کمک طلب کی ہو اور سبب اُسکا نہین ہو مگر یہ کہ اُسنے دل مین ارادہ بیوفائی اور مکر کا کیا ہو پس خالد بن الولید نے کہا اے سردار آیا مین نے تمسے نہین کہا تھا کہ کلام اُسکا مکر اور فریب پر دلالت کرتا ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان نہ نفع کریگا حیلہ اور مکر اُس کا حالانکہ اللہ تعالیٰ اُسکی راہ اور گھات مین ہو **واقدی** علیہ الرحمہ نے **بیان** کیا ہو کہ ابو عبیدہؓ بن الجراح اپنے نفس سے مشورہ اس امر کا کرتے تھے کہ ابتدا جہاد کی کرین ساتھ اہل قنسرین کے جبکہ فارغ ہوجاوین وہ اُنکے عہد اور صلح سے اور باقی تھا مدت صلح مین ایک مہینا یا کمتر پس توقف کیا بانتظار توڑنے عہد کے **راوی** نے **بیان** کیا ہو کہ غلام اہل عرب کے لاتے تھے جڑین زیتون اور انار وغیرہ اُن درختون کی جنکے پھل کھائے جاتے ہین پس گذرا یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح پر اور بلایا اُنھون نے غلامون کو اور کہا کہ بُرا کرے اللہ تمھارا یہ کیا فساد کی بات ہو اُنھون نے کہا کہ اے سردار لکڑیان ہمسے دور ہین اور یہ درخت ہمسے نزدیک ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہو میری طرف سے ہر آزاد و غلام کو کاٹنے ایسے درخت کے سے جسمین ذائقہ اور پھل ہو اور مین ہر آئینہ سختی اور عذاب کرونگا ایسے درخت کے کاٹنے پر جب سُنا غلامون نے یہ کلام ڈرے وہ پاداش اور عذاب سے اور لاتے تھے وہ لکڑیان دور سے سعید بن عامر نے جو مسلمانون کے لشکر مین تھے **بیان** کیا ہو کہ تھا میرے ساتھ ایک غلام شریف کہ نام اُسکا **مہیج** تھا اور حاضر ہوا تھا وہ میرے ساتھ لڑائیون مین اور لڑائی مین دل کا مضبوط تھا اور جب وہ جاتا تھا لڑائی کی تلاش مین یا واسطے تاخت تاراج کے جُدا جاتا تھا اپنے ساتھیون سے اور ملتا تھا ڈھلوا سی کی اچھی لڑائی پس نکلا وہ اور ایک جماعت شیرزمین سے جہان ابو عبیدہ بن الجراح مقیم تھے بتلاش لکڑیون کے پس دیر کی اُسنے اپنی خبر ہونیجانے مین اپنے مالک کو کہ سعید بن عامر تھے پس سوار ہوے سعید مالک اُسکے اپنے گھوڑے پر اور نکلے تلاش مین اور اُسکو ڈھونڈھ رہے تھے کہ دفعۃً دکھلائی دیا اُنکو ایک شخص پس گئے وہ اُس شخص کے پاس اور تھا وہ غلام اُنکا شکستہ سر اور خون بہتا تھا اُسکے منھ پر سعید بن عامر نے **بیان** کیا ہو کہ کہا اور پوچھا مین نے اُس سے کہ اے مہیج تیرے پیچھے کیا حال اور کیا خبر ہو اُسنے کہا نیستی اور ہلاکی ہو اے میرے مالک پس کلام سخت کہکر مین نے اُسکا حال پوچھا پس تھوڑا عرصہ بھی نہین گذرا تھا کہ وہ ٹھہر جاوے یہانتک کہ گر پڑا منھ کے بھل پس اُترا مین اور گیا مین اُسکے پاس اور چھڑکا مین نے پانی اُسکے منھ پر پس تسکین ہوئی اُسکو اور کہا اُسنے مجھسے کہ اے میرے مالک بچاؤ تم اپنے تئین ورنہ پہونچ جاوینگے قوم تم تک اور کرینگے وہ لوگ تمھارے ساتھ مثل اُسکے کہ میرے ساتھ اُنھون نے کیا پس پوچھا مین نے کہ قوم کون لوگ ہین اُسنے کہا کہ اے میرے مالک گیا تھا مین اور میرے ساتھ ایک جماعت غلامونکی تھی تاکہ جمع کرین ہم لکڑی اور دور گئے تھے ہم اور ارادہ پھرنے کا کیا تھا کہ دفعۃً ملا ہمکو ایک گروہ ایک ہزار سوار کا اور

لہ ترجمہ
سو ہزار سوار ہے
ہمکو اکثر جگہ وہ کیا
قریب کا لکھا ہو
۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

وہ سب اہل عرب تھے اور اُنکی گردن مین سونے کی صلبان لٹکتی تھین اور وہ باندھے تھے نیزونکو درمیان رکابون کے پس جب دیکھا اُنھون نے ہمکو دوڑے ہماری طرف گھیر لیا ہمکو اور ارادہ ہمارے مارڈالنے کا کیا پس کہا مین نے اپنے ساتھیون سے کہ لو ہم آج کو اُنھون نے کہا افسوس ہو تجھپر کس سے لڑین ہم اور کیونکر ہی ہمکو طاقت مقابلے کی اس لشکر سے اور نہین ہمسے مگر یہ کہ اپنے ہاتھون قیمہ ہوجاوین کہ یہ آسان تر ہی قتل سے پس کہا مین نے قسم ہی خدا کی مین تو اپنے تئین کبھی اُنکے سپرد نکرونگا سوائے قتل کے پس جب دیکھا میرے ساتھیون نے میری کوشش کو کیا اُنھون نے جیسا کہ مین نے کیا اور لڑے ہم قوم سے پس قید کرلیا اُنھون نے ہم مین سے دس کو اور مین سُست ہوگیا تھا بسبب زخم کے اور گر پڑا منھ کے بھل پس پلٹ گئے وہ لوگ پس اُٹھکر چلایا مین جیسا کہ تم مجکو دیکھتے ہو نیک غمگین کیا مجکو اُسکے حال نے اور اپنے پیچھے سوار کرلیا مین نے اُسکو اور چاہتا تھا مین پلٹنے کو کہ دفعتہً دیکھا مین نے ایک گروہ اپنے پیچھے کہ دوڑتے تھے مثل ہوا بہنے والی کے اور وہ غسان سے تھے پس گھیر لیا مجکو تیرون نے اور وہ کہتے تھے کہ ہم اہل غسان سے ہین ہم گروہ صلبان اور رہبانی ہین پس پکارکر کہا مین نے کہ ہم گروہ محمد مختار صلی اللہ وآلہ وسلم سے ہین پس جلدی کی میری طرف بعض نے انمین سے چاہا کہ بلند کرے میرے اوپر تلوار کو پس کہا مین نے کہ سختی ہو تجھپر آیا قتل کرنیگا تو ایک شخص کو اپنی قوم سے اُسنے کہا کہ تم کون لوگون سے ہو مین نے کہا کہ قوم خزرج بزرگ سے ہون پس بھیجا اُسنے تلوار کو مجھسے اور کہا کہ تمکو طلب کیا ہی ہمارے سردار جبلہ نے قسم ہی حق مسیح کی پس کہا مین نے کہ کہان سے پہچانا تمکو جبلہ نے جو طلب کرتا ہی پس کہا اُسنے کہ وہ طلب کرتا ہی ایک شخص ساکن یمن کو انصار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر کہا اُسنے چلو تم خوشی سے اگر منظور ہو تمکو ورنہ باکراہ دنا گواری چلوگے پس گیا مین اُنکے ساتھ اور غلام میرے ساتھ تھا یہانتک کہ پہونچا مین ایک بڑے لشکر اور اچھے سامان اور بھاری نعمت پر اور صلبان بلند تھین پس مین اُنکے ساتھ تھا یہانتک کہ آئے وہ میرے ساتھ جبلہ بن ایہم کے خیمے تک اور وہ بیٹھا تھا سونے کی کرسی پر اور پہنے تھا کپڑے دیباج کے موتی جڑے ہوے اور اُسپر لڑیان جواہر کی تھین اور اُسکے گلے مین ایک صلیب یاقوت کی تھی اور ٹھہرا مین اُسکے سامنے اُٹھایا اُسنے اپنے سر کو اور کہا کہ کس عرب سے ہو تم مین نے کہا مین سے پس کہا کہ کس گروہ یمن سے ہو مین نے کہا کہ مین اولاد حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن امرء القیس بن عبد اللہ بن الازد بن عوف بن نبت ابن مالک بن زید بن کہلان بن سبا سے ہون پس کہا اُسنے کہ کس لڑکے کی اولاد مین ہو تم اُن دونون لڑکون سے جو منسوب اپنی مانکی طرف ہین مین نے کہا کہ اولاد خزرج بن حارثۃ الکرم انصار محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہون پس اُسنے کہا کہ مین بھی تمہاری قوم اور غسان سے ہون پس مین نے کہا کہ تو اس قبیلہ سے ہی جو منسوب کیا گیا ہی جانب نسب مادری کے اُسنے کہا ہان مین جبلہ بن ایہم وہ شخص ہون کہ پھر گیا مین اسلام سے تاکہ ظلم نکرون مین آیا نہ راضی ہوے تھا لے سردار اس امر پر کہ ہوئے مجھسا شخص اس دین پر یہانتک کہ لیتے تھے مجھسے قصاص بعوض ایک شخص حقیر کے اور مین سردار قوم غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہون پس کہا مین نے کہ اے جبلہ اللہ تعالی کا حق تیرے حق سے زیادہ واجب ہی اور ہمارا دین نہین پائدار ہوتا ہی مگر انصاف کرنے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہین لیتے ہین اپنے ذمے حقوق خدا مین کسی کی ملامت کو پس کہا جبلہ نے کہ تمہارا نام کیا ہی مین نے کہا کہ میرا نام سعید بن عامر انصاری ہی پس کہا اُسنے مجھسے کہ اے سعید بیٹھو تم پاس بیٹھا مین اور کہا اُسنے مجھسے کہ کسقدر زمانہ گذرا تمکو حسان بن ثابت انصاری سے

مین نے کہا کہ وہ شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور اُنکے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان حسان ولسانک حسام پس کہا اُسنے کتنے دن ہوے تمکو اُنکو چھوڑے ہوے مین نے کہا تھوڑے دن گذرے ہین اور اُنھون نے ایک مجلس دعوت منعقد کرکے مجکو اُسمین بلایا تھا اور اُنھون نے اشعار ہمارے واسطے کہے اور پڑھتے تھے پھر وہان سے ہم ملک شام مین آئے اور پھلا وقت ہی میرا انکو چھوڑے پس کہا اُسنے آیا یاد کرلو گے وہ اشعار مین نے کہا ہان پس حکم کیا اُس نے میرے واسطے ایک کتان رومی کا اور کہا کہ مین تمکو اسواسطے دیتا ہون کہ پہنو اور نہ حرام جانو تم اُسکو پھر کہا اُسنے کہ جہان سے تم آئے ہو وہان کیا کام کرتے تھے مین نے کہا سچ بولنا پورا کرتا ہون بندوبستی کام کو مین سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر سے ہون اور ہم ارادہ حلب اور انطاکیہ کا رکھتے ہین پس کہا اُسنے کہ ہرقل بادشاہ نے بھیجا ہی مجکو اور اسس بطریق کو تاکہ مدد دیوین ہم تنسرین کو اسواسطے کہ اُسنے فریب کیا ہی تمھارے ساتھ صلح کرنے مین اور پلٹ جاؤ تم اپنے سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور ڈراؤ اُنکو ہمسے اور ہماری تلوارون سے اور کہو اُنسے کہ پلٹ جاوین وہ جسطرح سے آئے ہین اور نہ معترض ہوین بادشاہ کے شہرون سے اور ہم نیکی اور جوانمردی کرینگے ساتھ مدد دہی دین بادشاہ کے اور قریب ترجمان لیوینگے ہم تمھارے ہاتھون سے وہ چیزین جو لی ہین تمنے ملک شام سے پس بعد اس گفتگو کے سوار ہوا مین اپنے گھوڑے پر اور پیچھے اپنے سوار کرلیا مین نے اپنے غلام کو اور روانہ ہوا یہان تک کہ آیا مین مسلمانون کے لشکر مین پس دوڑے مسلمان میری طرف اور کہا کہ ای ابن عامر تم کہان تھے کہ تمھارے گم ہونے سے ہم لوگ رنج مین ہین پس آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور بیان کیا مین نے اُنسے اپنے حال کو جو ساتھ جبلہ بن ایہم کے گذرا تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق نجات اور رہائی دی تمکو اللہ تعالی نے بسبب ذکر کرنے تمھارے حال حسان بن ثابت کے پھر بھیجا کیا اُنھون نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطے مشورت کے اور کہا کیا راے دیتے ہو تم لوگ اس بطریق کے معاملے مین کہ ہمنے اُس سے وفاے عہد کی اور اُسنے ہمارے ساتھ فریب کیا پس کہا خالد بن الولید نے کہ ظلم اور بغاوت کرنے والے کے واسطے جگہ ہی اُسکے گر پڑنیکی اور اللہ تعالی اُسکی گھات مین ہی اور قریب تر قریب کرینگے ہم اُسکے ساتھ جو اُسکے فریب سے بڑا ہوگا اور جاؤنگا مین اُسکی ملاقات کو ساتھ دس آدمیون کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو نمبر لہ دس ہزار سوارون کے ہین پس کہا ابو جمیدہ بن الجراح نے کہ یہ کام تمھین سے ہوگا ای ابا سلیمان دلکل لہ بینہ پس لے لو تم اپنے ساتھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جسکو تم دوست رکھتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہان ہین عیاض بن عاتم اشعری اور عمرو بن سعد الیشکری کہان ہین سہیل بن عامر اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور سعید بن عامر الانصاری اور عمرو بن معدیکرب اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور قیس بن ہبیرۃ پس اگر موجود ہوے یہ لوگ اُنکے پاس پس کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ ہوشیار ہو جاؤ تم برکت عطا فرماوے اللہ تعالی تم مین اور یکجا ہو سب پس زرہین پہنین مسلمانون نے اور لیا اپنے سب سامان جنگ کو اور آئے خالد بن الولید کے پاس پس پایا اُنکو اسس حال مین کہ

ف (دیکھو خالد بن الولید کا ساتھ سواسو کے بجاے دس ہزار سوار کے اور بدون شبہ ہوگا ان کا ساتھ لشکر جرار کے ۱۲)

رزہ پہنی تھی انھون نے اور سوار ہوے تھے اپنے گھوڑے پر پھر کہا انھون نے اپنے غلام سے جسکا نام ہمام تھا کہ چل تو میرے ساتھ یہانتک کہ دیکھیگا تو مجھسے معاملہ عجیب کو پس جلدی چلا ہمام اور چلے خالد بن الولید اور آئے دسون ساتھی اُن کے اور ابو عبیدہؓ بن جراح رضی اللہ عنہ دعا کرتے تھے اُنکے واسطے پس جب روانہ ہوے خالد بن الولید سامنے آئے سعید بن عامر الانصاری کے اور کہا اُنسے کہ سعید جبلہ نے تمسے کہا تھا کہ حاکم قنسرین اُسکے پاس آویگا سعید نے کہا ہان کہا تھا خالد بن الولید نے کہا پس لیجاو تم اُس راستے مین جو بجانب لشکر جبلہ کے ہی تاکہ پوشیدہ ہوکر ٹھہرین ہم وہان پس جسوقت آویگا حاکم قنسرین اسطرف لے لینگے ہم اُسکو اور اُسکے ساتھیون کو اور ہلاک کرینگے ہم انکو پس روانہ ہوے سعید بن عامر آگے قوم کے در انحالیکہ کوشش کرتے تھے ساتھ اُنکے راہ چلنے مین بجانب لشکر جبلہ کے اور تھا چلنا اُنکا رات کو پس جب قریب ہوے اُنسے اور پہونچے نزدیک روشنی آگ کے اور سُنی اُنھون نے آواز قوم کی پھرے سعید بن عامر مسلمانونکو ساتھ لیکر بجانب راہ بطریق قنسرین کے اور پوشیدہ ہوکر ٹھہرے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ وہان مع اپنے ساتھیونکے صبح تک پس نہ آیا اُنکی طرف کوئی شخص پس نماز صبح کی پڑھی خالد بن الولید اور مسلمانون نے اور تھے وہ گاڈی مین پس وہ اُس حالت مین تھے کہ دفعتہً دکھائی دیا اُن کو اور آیا لشکر جبلہ بن ایہم اور حاکم عمودیہ کا اُنکی طرف گویا کہ تھا وہ ایک برج مضبوط اور وہ جانتے تھے ارض عواصم کو پس کہا مسلمانون نے خالد بن الولید سے آیا دیکھتے ہو تم اس لشکر کو جو آتا ہی ہماری طرف بشمار ریگ اور ڈھیلون اور عدد کانٹون اور درختون کے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ نیکھ ہو سکیگا اُنکی کثرت سے جسوقت ہوگی ہمارے واسطے مدد انیز پس حکم دیا خالد بن الولیدؓ نے کہ مل جاو تم اُن کے لشکر سے گویا کہ تم اُنکے لشکر سے ہو یہانتک کہ ملجاوے بطریق قنسرین اور کرے اللہ تعالیٰ جو چاہے پس اُسی وقت مل گئے مسلمان اُنمین اور ہوگئے منجملہ اُنکے اور وہ چپ تھے اور نہین کلام کرتے تھے **رافع** بن عمیرۃ الطائی نے **بیان** کیا ہی کہ جب چلے ہم اور ظاہر ہوے ہمکو شہر عواصم اور قنسرین کے کہ دفعتہً حاکم قنسرین ہمارے آگے آیا اور بلند کیگئی تھی اُسکے آگے صلیب اور قس لوگ اُسکے آگے تھے انجیل پڑھتے ہوے اور بلند تھا اُنکے بیچ مین کلمہ کفر کا اور قریب تھے بعض اُنکے بعض سے اور نکلا حاکم قنسرین آگے اپنے ساتھیون کے تاکہ آوے وہ بجانب جبلہ اور حاکم عمودیہ کے اور سلام کرے اُن دونونکو پس سامنے گئے اُسکے خالدؓ بن الولید اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرداُنکے تھے پس جب نزدیک ہوے وہ اُس سے کہا بطریق قنسرین نے سلامت اور باقی رکھین مسیح اور صلیب تمکو خالد بن الولید نے اُس سے کہا کہ سختی ہو تجھپر ہم لوگ بندگان صلیب سے نہین ہین بلکہ ہم اصحاب محمد حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین اور رکھولا خالد بن الولید بن ولید نے اپنا اور پکار کر کہا لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور مین خالد بن الولید ہون اور مارا خالدؓ بن الولید نے اپنا ہاتھ اُسپر اور کھینچ لیا اُسکو زین سے اور دوڑے اصحابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے ساتھیون کی طرف اور کھینچا مسلمانون نے تلوارون کو اُنپر اور بلند ہوئی آواز شور و فریاد کی اور اعلان کیا دشمنان خدا نے ساتھ کلمہ کفر کے اور شور کیا مسلمانون نے ساتھ کلمہ توحید کے اور سُنی جبلہ اور ہمراہیان حاکم عمودیہ نے آواز مسلمانون کی

وصل ذکر قتل کردن خالد بن ولید جبلہ و حاکم عمودیہ و قنسرین را

ساتھ تہلیل اور تکبیر کے پس جنبش مین آئے وہ دونون اس معاملے سے اور دیکھا اُنھون نے تلوارون کو برہنہ اور نیزون کو راست
پس دوڑے وہ بجانب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور گھیر لیا اُنکو ہر جگہ سے پس جب دیکھا خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے اپنی اور اپنے ساتھیون کی طرف آئی ہوئی بلا کو اور حالم قنسرین اُن کے ہاتھ اور قابو مین تھا کہ نہین جُدا کرتے
تھے وہ اُسکو اذر تحقیق مالک ہوگئے تھے اُسکی رستی کے اور وہ ڈرتے تھے اس امر سے کہ مبادا نکل جاوے وہ اُن کے ہاتھ سے
یا آجاوے اُنپر کوئی حادثہ قبل اسکے کہ مار ڈالین اُسکو پس ارادہ کیا اُسکے مار ڈالنے کا اور بلند کیا اپنی تلوار کو اُسپر پس ہنسا وہ بطریق
اُن کے اس کام سے اور تعجب کیا خالد بن الولید نے اُسکی ہنسی سے پس کہا اُنھون نے کہ تحقیق ہوگئے ہو تم پاگل کس چیز نے تجکو ہنسایا ہی اُسنے
کہا کہ مین اسوجہ سے ہنستا ہون کہ تم اور تمھارے ساتھی تو خود ہی مار ڈالے جاؤ گے اور تم میرے مار ڈالنے کا ارادہ رکھتے ہو اور
اگر تم مجکو چھوڑ دوگے تو مین تمکو باقی رکھونگا پس روک لیا خالد بن الولید نے ہاتھ کو اُسکے مار ڈالنے سے پھر پکار کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ نے مسلمانون سے کہ اے اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتم گرد میرے اور حمایت کرو تم میری اور حمایت
کرون مین تمھاری اور صبر کرو تم سختی پر پس بہت بچانو تم اُس چیز کو جس نے تمکو گھیر لیا ہی اسواسطے کہ سخت تر اُس چیز کا جس
سے تم ڈرتے ہو موت ہی اور مارا جانا تو خواہش تمھاری اور آرزو خالد کی ہی اللہ کی راہ مین اور مین نے قسم ہی خدا کی کہ ہبہ کر دیا
ہی اپنی جان کو بطرف قتل کے اور ڈالا ہی مین نے اُسکو معرض ہلاکت مین شاید کہ پاؤن مین شہادت کو اور جان
لو تم رحمت کرے اللہ تم پر اس امر کو کہ راہ ہماری اللہ کی طرف کھلی ہی اور گویا تم ہو بچ گئے ہو بجانب پروردگار کریم کے
اور جارہے ہو ایسے گھر مین کہ نہین مرتا ہی رہنے والا اُسکا اور نہین بڑھاپا ہوتا ہی جوان اُس کا پھر بڑھاپا اس آیت کو
لا یمسہم فیہا نصب وما ہم منہا بمخرجین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جمع ہوے اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجانب خالد بن الولید کے اور ہوگئے گرد اُنکے اور گئے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ
عنہما دائین جانب اُن کے اور رافع بن عمیرۃ الطائی بائین طرف اُنکے اور غلام اُن کا ہمام اُن کی پشت پر اور باقی لوگ گرد اُنکے
تھے پس سپر کیا خالد بن الولید نے بطریق قنسرین کو اپنے غلام کے اور کہا کہ مضبوط کر کے رکھ تو اُس کے بازو کو اپنے
ہاتھ مین اور نہ جُدا ہو اپنی جگہ سے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ آئے مسلمانون کی طرف عرب منصور قوم غسان کے
آگے اُن کے جبلہ بن ایہم الغسانی تھا اور اُسکی گردن مین طوق سونے کا تھا جس مین صلیب جواہر کی تھی اور پہنے تھا
بھاری کپڑے دیباج کے اور اُس کے اوپر زرہ اور سر پر اُس کے خود تھا سونے کا اور اُسکے اوپر دوسرا خود سونے کا تھا
جسکے اوپر صلیب جواہر کی تھی اور اوس کے ہاتھ مین ایک بڑا نیزہ تھا جسکا پھل مثل ستارے کے چمکتا تھا اور حالم عموریہ
کا ایک جانب مین اُسکے مثل برج مضبوط کے تھا اور اُسکے گرد قوم مدنجہ کافرون سے تھی اور گردان دونون کے لشکر تھا
پس جب دیکھا بطریق عموریہ نے خالد بن الولید کو اس حال سے کہ وہ مالک ہوگئے ہین حالم قنسرین کے اور وہ
اُن کے ہاتھ مین ہی کہ نہین جُدا کرتے ہین اُسکو پس ڈرا وہ اُس امر سے کہ جلدی کرینگے خالد بن الولید اُسکے مار ڈالنے مین

سلہ رحیمہ
پھوپھی اگر وہان
چلم تکلف اور نہ
آنکو وہان سے کوئی
نکالے گا ۱۲

ہو رہا جبلہ بن ایہم کے پاس اور کہا نہین ہین یہ عرب مگر شیطان آیا نہین دیکھتا ہو تو اس عربی اور اُسکے ساتھی بارہ شخصون کو اور بہ تحقیق گھیر لیا ہی اُن کو ہمارے گھوڑسوارون کی باگون نے اور محاصرہ کر لیا اُنکا اس بڑے لشکر نے اور وہ کچھ اندیشہ نہین کرتے ہین اس امر مین اور مالک ہو گئے ہین ہمارے ساتھی کے اور وہ اُن کے ساتھ قید ہی اور نہین چھوڑتے ہین اُسکو اپنے ہاتھون سے اور مین خوف ناک ہون اس امر سے کہ مار ڈالین گے اُسکو پس جا تو اُس عربی کی طرف اور کہہ تو اُسنے کہ بھیر دیوین وہ ہمارے ساتھی کو ہماری جانب تاکہ جوانمردی اور نیکی کرین ہم اُنپر ساتھ اُن کی جانون کے پس جب چھوڑ دینگے وہ ہمارے ساتھی کو میل کرین گے ہم اُنپر اور مار ڈالین گے اُن سب کو رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ تھے ہم اُن کے بیچ مین مثل گروہ کے بیچ میدان مین اور ہم کو اُن کی کثرت سے کچھ فکر و اندیشہ نہ تھا کسواسطے کہ ہمکو اللہ تعالیٰ پر اعتماد تھا اور اُسی وقت آیا ہماری طرف جبلہ بن ایہم الغسانی اور وہ اپنی بلند آواز سے پکار کر پوچھتا تھا کہ تم کون ہو آیا تم لوگ صحابۂ مشہورین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو یا عرب تابعین سے ہو آگاہ کرو مجکو اپنے حال سے قبل اسکے کہ آوے تمپر ہلاکی اور تھے ہماری طرف سے گفتگو کرنے والے خالد بن الولید اور کہا اُنھون نے کہ اے جبلہ ہم صحابہ مشہورین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین ہم اہل قبلہ اور اسلام ہین اور بزرگی اور بخشش کے لوگ ہین ہم کئی متفرق قبیلون سے ہین اور اللہ تعالیٰ نے ہماری دلونکو ایک کر دیا ہی اور ہم لوگ متفق ہین ایک کلمہ پر اور وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی پس جب سُنا جبلہ نے کلام خالد بن الولید کا بہت خشمناک ہوا اور کہا اُسنے کہ اے جوان عرب کے آیا تم سردار ہو عرب کے خالد بن الولید نے کہا کہ مین سردار اُنکا نہین ہون بلکہ مین اُنکا بھائی ہون اسلام مین پس کہا جبلہ نے کہ تم کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنھون نے کہا کہ مین مشہور سردار بنی مخزوم سے ہون مین خالد بن الید ہون اور یہ جو میرے دائین طرف ہین عبد الرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما ہین اور یہ جو میرے بائین طرف ہین وہ ایک مرد اہل یمن بزرگ اور بلند قبیلہ سے ہین اور رافع بن عمیرۃ الطائی ہین اور لیا ہی مین نے اپنے ساتھ ہر قبیلے سے بہادر مشہور اور دلیر تعریف کیا گیا اُسکا پس حقیر نہ جان لو ہمکو بسبب ہماری قلت کے اور نہ خوش ہو تم اپنی کثرت پر اور نہین ہو تم ہمارے نزدیک لڑائی مین مگر مثل چڑیون کے کہ آپڑا شکاری اُنکا اور وہ پوشیدہ ہین خانون مین پس ڈالدیا شکاری نے جال کو اُنپر پس نہین نکل گئے اُنمین سے مگر بہتر اور برگزیدہ اُن مین کے پس زیادہ ہوا غصہ جبلہ کا خالد بن الولید کے کلام سے اور کہا اُسنے کہ قریب تر جانو گے تم اے بیٹے مخزوم کے کہ یہ کلام تمھارا تمپر فال بد ہوگا جسوقت گھیر لیوینگے تمکو پھل نیزونکے اور ہو جاوگے تم اور تمھارے ساتھی غذا جانوران وحشی کی اس میدان مین کہ پھاڑینگے وہ تمکو صبح سے شام تک پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ وہ بات ہی کہ نہ گران گزرنیگی ہمپر اور یہ آسان ہی ہمارے نزدیک پس تو اپنا حال بیان کر کہ جس عرب نے کوشش کی ہی واسطے عیاوت صلیب کے اُنمین سے تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین سردار غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہون مین جبلہ بن ایہم ہون خالد بن الولید نے کہا کہ تو ہی ہو پھر خود لا اسلام سے اور اختیار کر نے والا گمراہی کا ہدایت پر اور راہ تیری راہ تاریک اور گمراہی کی ہو جبلہ نے کہا ایسا نہین ہی بلکہ مین نے اختیار کیا ہی بزرگی کو دولت پر خالد بن الولید نے کہا کہ تو اپنے نفس کی ذلت پر طمع کرنیوالا ہی تو اپنے نفس کو خوار اور شکست کرنیوالا ہی

ف ذکر کھڑے ہونا خالد بن الولید و جبلہ بن ایہم الغسانی کا ۱۲

اور نہین ہی بزرگی مگر اُس گھر مین جو ہمیشہ باقی ہی اور دور رہنے مین اس بد گھر سے پس کہا جبلہ نے کہ اے بھائی بنی مخزوم زیادہ کوئی نکرو تم اس واسطے کہ میرا چھوڑ دینا اور باقی رکھنا تمکو اور تمھارے ساتھیون کو نہین ہی مگر بسبب اُس قیدی کے جو تمھارے قابو اور ہاتھ مین ہی کہ مین خوف اس امر کا رکھتا ہون کہ بحالت میرے حملہ کرنے کے تم اُسکو مار ڈالوگے اور وہ آبرو والا ہی بادشاہ کے نزدیک اور نسب مین اُس سے ملتا ہی پس چھوڑ دو تم اُسکو اپنے ہاتھ سے تاکہ چھوڑ دون مین تمکو اور تمھارے ساتھیون کو قتل سے کہ تم لوگ تھوڑے ہو اور ہم بہت ہین خالد بن الولید نے کہا کہ قیدی کو تو مین ہرگز چھوڑونگا تا انیکہ مار ڈالونگا اور نہین پرواہی مجکو اُس چیز سے جو بعد اُسکے قتل کے تم کروگے اور جو تو کہتا ہی کہ مین باوصف اپنی کثرت کے تمسے اور تمھارے ساتھیون سے لڑائی مین کمی کرتا ہون یہ کہنا تیرا کلام انصاف کا نہین ہی اور یہ بات تو تجکو معلوم ہی کہ تم جماعت مین کثیر ہو اور ہم بارہ آدمی ہین اور گھیر لیا ہی ہمکو تمھارے گھوڑدن کی باگون نے اور تمھارے نیزون کی نوکون اور تمھاری تلوارون نے پس اگر چاہتے ہو تم عدالت کو لڑائی مین پس نکلو واسطے لڑائی کے ہماری طرف ایک بعد ایک کے پس اگر مار ڈالا تمنے ہمکو تو قیدی تمھارا تمکو آسانی سے ملجاویگا اور اگر غلبہ دیا اللہ تعالیٰ نے ہمکو تمپر اسواسطے کہ مدد اور غلبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی جسکو چاہے دیوے پس نہ گران گذریگا تمپر ہلاک ہونا اُسکا جسوقت کہ تم خود بیشتر اُس کے ہلاک ہو جاؤگے پس جھکا لیا جبلہ نے اپنے سر کو اور آیا وہ حاکم عموریہ کے پاس اور بیان کیا اُس سے گفتگوے خالد بن الولید کو پس برہم اور خشمناک ہوا وہ بطریق اُٹھا اور لیا اپنی تلوار کو میان سے اور دیکھا خالد بن الولید نے اُسکی طرف کہ نکلا ہی اُسنے تلوار کو پس جانا اُنھون نے کہ وہ غصے مین ہی اور ارادہ لڑائی کا رکھتا ہی پس جب قصد کیا حاکم عموریہ نے لڑائی کے واسطے نکلنے کا روکا اُس کو جبلہ نے اور کہا اُسنے خالد بن الولید سے کہ لڑائی بیشک عدالت کو چاہتی ہی جیسا کہ تمنے بیان کیا ہی اور یہ قوم بنی اصفر گیہر مثل بھیڑ بکیری کے ہین کہ نہین سمجھتے ہین بات کو اور مین نے اپنی اور تمھاری گفتگو سب اُن سے بیان کر دی پس راضی ہوے ہین وہ میدان مین نکلکر لڑنے کو جس شخص کو تم مین سے منظور ہو وہ میدان مین نکلے پس ارادہ کیا خالد بن الولید نے نکلنے کا لیکن روکا اور باز رکھا اُن کو عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور کہا اے ابا سلیمان قسم ہی حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ نکلے اُنکے مقابلے کو کوئی شخص سواے میرے اور مین خرچ کرونگا کوشش کو اُنمین پس شاید جا ملون مین اپنے باپ سے پس چھوڑ دیا خالد بن الولید نے اُن کو اُن کے ارادے پر اور کہا اُن سے شکر للہ مقامك وعرف فضلك پس نکلے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیون کے بیچ سے اور وہ سوار تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر جو دیا تھا اُنکو قسمت واقعہ اجنادین سے اور تھا وہ گھوڑا عرب قنصرہ کا قوم لخم سے اور تھا وہ مثل بڑے پہاڑ کے اور پہنے تھے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ زرہ اور اُنکے ہاتھ مین ایک پورا نیزہ تھا پس گرداوا دیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے میدان مین دونون صفون کے بیچ مین تا انیکہ کم ہوئی تیزی اُنکے گھوڑے کی پھر متوجہ ہوے اُنکی طرف اور طلب کیا میدان مین لڑنے والے کو اور کہا جانو تم اے بنی الاصفر مین بیٹا صدیق کا ہون پھر اشعار رجز کے پڑھے **راقم** بن عمیرۃ الطائی نے **بیان** کیا ہی کہ نکلے پانچسوار بہادران روم سے ایک کے پیچھے ایک پس نہین گرداوا دیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے ہر ایک پر اُنمین سے زیادہ ایک گرداوے سے یہانتک کہ مار ڈالا اُس کو پس

ف
وہ عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا ہی
کے لشکر کے
ف
اشعار
ابن عبد الرحمن بن ابی
ذر العالی بن ابی
عبد اللہ عبد الرحمن
والد کا جبلہ الاکبر
الاصغر
والد کا جبلہ الاکبر
ف
وہ جبلہ بن الاکبر
ہ صاحب زیادہ
ن
ر کی ہن بال عتیق
صادق القتال لبیب
برسہا آزد بزرگ قوم
راست قول ہن
ان ابنہا الکرین
با الفعال کہ اشتہر کہا
قہا افخون صرف
اس دون کو ہم
بیٹا کا مون کے
۱۲ ۱۲ ۱۲

قتل کیا اُنھون نے پانچون کو ایک کے بعد ایک پھر ارادہ حملے کا کیا اُنھون نے قلب لشکر روم پر اور اُسیوقت نکلا اُنکے مقابلہ کو جبلہ بن ایہم اور بہت خشمناک تھا وہ اور کہا اُسنے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہ بہ تحقیق تجاوز کیا تمنے حد سے ہمارے اوپر اپنے کامون اور لڑائی مین پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ یہ امر کیونکر ہی حالانکہ بغاوت اور بیوفائی ہماری عادت سے نہین ہی جبلہ نے کہا تم نے بھر دیا زمین کو ہمارے ہمراہیونکی لاشون سے اور مین اسواسطے نہین آیا ہون کہ مار ڈالونمین تمکو کیونکہ تم میرے مثل نہین ہو بلکہ مین اسواسطے آیا ہون کہ باز رکھون مین تمھارے ساتھیونکو تمھاری اعانت سے اسواسطے کہ جب ہمارا کوئی ساتھی تمھارے مقابلے کو نکلا تو نکلا ایک شخص تمھارے ساتھیون سے تاکہ اعانت کرے وہ تمھاری پس اور نہین ہی یہ بات عادت انصاف اور کامون اشراف سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کلام جبلہ بن الایہم کا ہنسے وہ اور کہا کہ اے بیٹے ایہم کے آیا میرے ساتھ تو کرا اور فریب کا ارادہ رکھتا ہی حالانکہ مین تربیت یافتہ علی محمد صلی اللہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کا ہون اور مین حاضر ہوا ہون معرکون اور لڑائیون مین جبلہ نے کہا کہ مین مکار نہین ہون اور نہین کہا مین نے مگر امر حق پھر کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہ نکل تو اور نکلے تیرے ساتھ کوئی دوسرا تیری قوم سے اگر سچا ہی تو اپنے کلام مین اور حملہ کر دو تم دونون مجھپر اسواسطے کہ مین مثل اور کفو کے جوانمرد ہون پس جب دیکھا جبلہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو اس حال مین کہ کسی طرح نہین آتے ہین وہ اُسکے فریب اور حیلے مین متعجب ہوا اُنکے کام اور درخواست اور جرأت اور تیزی نیزہ اور اُنکی گرمی سے اور پکار کر کہا جبلہ نے اُنسے کہ آیا ہو سکتا ہی تمسے کہ آؤ تم ہم تین اور نحوطہ دون تین تمکو عمودیہ کے پانی مین پس نکلو تم اُس مین سے پاک گناہون سے اسطرح سے کہ گویا نکلے تم ران کے پیٹ سے اور ہو جاؤ گے تم گروہ صلیب اور اہل دین مسیح سے اور کھاؤ تم قربان کو اور لوتم انعام بادشاہ رحیم سے اور بیاہ دون مین تمھارے ساتھ اپنی بیٹی کو اور ہو جاؤ تم مثل میرے بیٹے کے اور زیادہ کرونگا مین تمپر اپنی نعمتون اور بخشش کو اور مین وہ ہون کہ تمھارے نبی کے شاعر نے میری تعریف کی ہی پس جلدی کرو تم اس امر کے کرنے مین جو مین نے تمسے بیان کیا ہی تاکہ نجات پاؤ تم ہلاکی سے اور داخل ہو جاؤ تم نعمت باقی اور زندگانی بہتر مین پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ سختی ہو تجھپر اے جبلہ آیا بلاتا ہی تو مجکو ہدایت سے ضلالت اور گمراہی کیطرف اور ایمان سے جہل کیجانب اور مین اُن لوگون سے ہون جو ایمان لایا ہی ساتھ اللہ تعالی کے اور جگہ پکڑی ہی اسلام نے اُسکے دل مین اور جانا اور پہچانا اُسنے راہ راست کو گمراہی سے اور تصدیق کی ہی اللہ کے نبی کی اور دشمن ہی کفار کا پس لے تو تلوار اور آمادہ ہو لڑائی کو اگر ارادہ رکھتا ہی تو انیکہ لگاؤن مین تجھپر ایسی ضرب کو کہ جلدی کرو نمین اُس ضرب سے تیری موت مین اور خاک مین ملا دون تیری ناک کو اور راحت حاصل کرین اہل عرب اس امر سے کہ نسبت دیا جاوے تجھسا شخص اُنکی طرف اسواسطے کہ تو بندگان صلیب سے ہی پس خشمناک ہوا جبلہ اُنکے کلام سے نکالا اُسنے اپنی تلوار کو اور ارادہ کیا نیزہ مارنیکا اُسپر اور کہتے تھے دونون لشکرین دونون پیچ لڑائی کے یہانتک کہ گران گذرا بسبب باندگی کے اُٹھانا اپنے نیزے کا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو پس ڈالدیا اُسکو نیزہ پر اپنے ہاتھ سے اور نکال لیا تلوار کو میان سے اور زد و کیا گھوڑے جبلہ سے اور مل گئے وہ دونون پس ڈٹا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جبلہ کو اور مارا ایک وار تلوار کا اُسپر پس کاٹ ڈالا اُسکے

فائدہ
ذکر ترغیب دینے جبلہ کا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو واسطے پھرنے کے اسلام کے

یہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا کوئی نہین ہی مگر اقدمی کا کیا ہی اور نکالا ہی

ترغیب نہین ہی مگر واسطے حق کے اور واسطے اطاعت اللہ تعالی کے اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اسلام کے

اسلئے ۱۲ منہ

جبلہ کا ارادہ کرنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ۱۲ منہ

نیزے کو اور پھینک دیا جبلہ نے تیا مندہ نیزے کو اور نکالا اُسنے اپنی تلوار کو میان سے اور تھی وہ تلوار قوم کندہ کی جو منجملہ باقیماندگان قوم عاد کے تھا چمکتی تھی مثل بجلی کے اور جس چیز پر پڑتی تھی اُسکو کاٹ ڈالتی تھی پس حملہ کیا جبلہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر **رافع** بن عمیرۃ الطائی نے **بیان** کیا ہے کہ تب میں تھے ہم عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے استقلال اور صبر سے جبلہ کی لڑائی میں اسواسطے کہ نکلتے تھے وہ جبلہ کے مقابلے میں بعد از نیکہ تھک گئے تھے پیشتر اُسکے پانچ سوار ونکی لڑائی میں اور سخت اور دشوار ہوگیا معاملہ اُن دونوں کی لڑائی کا اور دونوں نے ایک ہی ساتھ وار تلوار کا کیا لیکن سبقت لیگئے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ جبلہ پر تلوار مارنے میں اور لیا جبلہ نے اُس وار کو اپنی ڈھال پر اور کاٹ ڈالا تلوار نے ڈھال کو اور پہونچی خود تک پس دوہری ہوگئی تلوار عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی اسواسطے کہ وہ تلوار بڑھ رکھی ہوئی تھی پس نہ لگی کیا جبلہ کو اور جاری ہوا خون اُسکا اور مارا جبلہ نے ایک وار تلوار کا عبدالرحمن پر پس کاٹ ڈالا اُنکی زرہ کو اور نہ زخمی کیا اُنکے مونڈھے کو پس جب جانا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کیفیت ضرب تلوار کو ثابت رکھا اپنے تئین اور چھپایا زخم کے پہونچنے کو اور فی الفور پیچھے پھیرا اپنے گھوڑے کو یہانتک کہ آملے خالد بن الولید اور مسلمانونمیں پس جب دیکھا مسلمانون نے اُس چیز کو جو لاحق ہوئی اُنکو اُتارا اُنکو گھوڑے سے اور مضبوط باندھا مسلمانون نے اُنکے زخم کو اور کہا خالد بن الولید نے کہ اے میرے بیٹے صدیق کے میں جانتا ہون کہ جبلہ نے تجکو ریخ اگین کیا ہے ساتھ ضرب تلوار کے اور قسم ہے حق کی اور تھا رباپ اور اُنکے صدق کی کہ ہر آئینہ مصیبت اور درد میں ڈالونگا میں اُسکو عوض میں اُسکے جیسا کہ درد مند کیا ہے اُسنے تجکو بسبب تھا رے ریخ پہونچانیکے پھر آوازدی خالد بن الولید نے اپنے غلام ہمام کو اور کہا کہ لا تو کر کو میرے پاس پس لایا ہمام حاکم قنسرین کو اُنکے پاس پس کاٹ کر زمین پر پھینک دیا خالد بن الولید نے اُسکے سر کو اور دیکھا رومیون نے اپنے ساتھی کی طرف کہ مارڈالا اُسکو خالد بن الولید نے پس مصیبت اور رنج میں ڈالا اُنکو اس امر نے اور غضبناک ہوا جبلہ اور کہا مسلمانون سے کہ بدعہدی اور بیوفائی کی تمنے اور ہوئے تم مستوجب قتل کے بسبب مارڈالنے ہمارے ساتھی کے پس پکارا اُسنے عرب متنصرہ اور قوم روم اور یمن کو اور برانگیختہ کیا لڑائی پر اور کہا اُنسے کہ نہ باقی چھوڑو تم اُنمین سے کسی کو پس یکبارہوے رومی اور آگے کیا اُنھون نے صلیب کو اور دیکھا خالد بن الولید نے اُنکو کہ ارادہ حملے کا رکھتے ہین پس آرا دی اور کہا اُنھون نے کہ اے ہمام ٹھہر تو سامنے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے اور باز رکھ تو اُسکو جو ارادہ اُسکا کرے پھر کہا اپنے ساتھیون سے کہ نہ جدا ہو کر نکلے کوئی تم مین سے اور ہو جاؤ تم گرد میرے پس نہین جلدی کرتا ہون مین اور مدد ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کیطرف سے پس ٹھہرے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے جسطرح سے کہ حکم کیا تھا اُنھون نے اور وہ سب نا اُمید ہوگئے تھے اپنی جان سے اور حملہ کیا رومیون نے مسلمانونپر اور بہت سخت لڑائی اور مار دھاڑ ہوئی **رافع** بن عامر نے **بیان** کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی جب حملہ کیا رومیون نے ہمپر سامنا کیا اُنکا خالد بن الولید نے بذات خود اور دور کر دیا اُنکو ہمسے بزور تلوار کے اور اسیطرح ہمارے اور اُنکے شدت کی لڑائی ہوتی تھی کہ نہین پاتے تھے ہم کوئی راہ خلاص کی اور معلوم ہوئی پیاس اور زیادہ ہوئی ہمپر شدت گرمی اور پسینے کی **رافع** بن عمیرۃ نے **بیان** کیا ہے کہ جب دیکھا مین نے یہ حال کہا مین نے خالد بن الولید سے کہ اے ابا سلیمان آئی ہمپر قضا پس کہا اُنھون نے کہ قسم ہے خدا کی سچ کہا ہے تمنے اے بیٹے عمیر کے سواسطے کہ مین بھولگیا اپنی کلاہ مبارک کو اور نہین ساتھ لایا اُسکو اور ہوتی تھی بڑی برکت اسمین حالت شدت اور سختی مین اور نہین بھولا مین اُس کو

مگر بسبب قضاے اُمت کے راوی نے بیان کیا ہی کہ دشوار اور بُرا دکھائی دیا مسلمانون کو معاملہ اور سختی اور دشواری کی اُنپر صبر نے اور لاحق ہوئی اُنکو زاری اور آئی کافرون پر بلا کی اور روشن کیا اُنمین لڑائی نے آگ کو اور تلوارین چمکتی تھین اور سر لوگون کے کٹ کر گرتے تھے اور زمین بھر گئی تھی مردون سے اور تھے مسلمان رومیونکے بیچ مین مثل قیدیون کے اور قوم سخت لڑائی مین تھی اور تلوارین کام کر رہی تھین لوگون مین کہ دفعۃً پکار کر کہا مسلمانون نے ہاتف غیبی نے حُذل الامن و نصر الخائف یا حملۃ القرآن جاءکم الفرج من الرحمن و نصر کم علی عبدۃ الصلبان اور آگئے تھے کلیجے مُنھو نمین اور کام کیا تھا شمشیرہاے برّان نے اور ہر شخص اپنے نزدیکی کے مقابلے مین صبر کرنے والا تھا اور گھرے ہوے تھے مسلمان اور لاحق ہوئی تھی تنگی اور ہر شخص نے اپنے نزدیکی کو رنج مین ڈالا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویان کے ابی مسلم خضرمی سے روایت کی ہی کہا ابی مسلم نے کہ تھا مین ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہر لڑائی اجنادین وغیرہ مین اور موجود تھا مین اُنکے ساتھ قنسرین اور حلب مین اور نہین دیکھی مین نے اپنے معاملات جہاد مین کبھی بہتری اور مدد اور غلبہ پس اُسی حال مین کہ ہم بمقام شیزر تھے اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے خیمے مین تھے کہ دفعۃً نکلے وہ اپنے خیمے سے مسلمانو نکو آواز دیتے ہوے اور وہ پکارتے تھے النفیر النفیر فقد احیط بفرسان الموحدین پس دوڑے ہم سب اُنکی طرف ہر جگہ اور مکان سے اور کہا ہمنے کہ کیا حال ہی تمھارا اے سردار اُنھون نے کہا کہ مین اسوقت سوتا تھا کہ جگا دیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جھڑکا اور درشتی سے فرمایا مجکو یا ابن الجراح انتام عن نصرۃ القوم الکرام فقم و الحق بخالد فقد احاط بہ اللئام فانک تلحق بہ ان شاء اللہ تعالی بمشیۃ رب العالمین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا مسلمانون نے کلام ابوعبیدہ بن الجراح کا دوڑے وہ بجانب ہتھیارون کے اور سوار ہوے گھوڑون بے کسے ہوے پر اور جلدی کی اُنھون نے چلنے مین بارادہ جا ملنے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون کے پس اسی حال مین کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آگے اس گروہ کے تھے کہ دیکھا اُنھون نے ایک سوار کو کہ جلد جاتا تھا آگے قوم کے پس حکم کیا مسلمانون کو کہ جا ملین اُس سوار سے پس نہ مل سکے وہ لوگ بسبب تیز رفتاری گھوڑے اُس سوار کے ابوعبیدہ بن الجراح نے بیان کیا ہی کہ گمان کیا مین نے کہ وہ سوار کوئی فرشتہ ہی جسکو اللہ تعالی نے ہمارے لشکر کے آگے بھیجا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب تھک گئے گھوڑے اُسکے پانے سے پکار کر کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُس سوار سے کہ ٹھہر جا تو اپنے طریقے اور روش نرم پر اے سوار کو شش کرنے والے اور دلیر سختی کرنے والے نرمی کر تو اپنی ذات کے ساتھ رحمت کرے اللہ تجھپر پس ٹھہر گیا وہ سوار جسوقت سُنا اُسنے آواز کو پس جب قریب ہوے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُس سے تو دیکھا کہ وہ ام تمیم زوجہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ہین پس جب ابوعبیدہ بن الجراح نے پہچانا اُنکو کہا کہ اے ام تمیم کیا چیز باعث تمھارے چلنے کی ہوئی پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار جب سُنا مین نے اس بات کو کہ خالد بن الولید کو دشمنون نے گھیر لیا ہی پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ خالد بن الولید کبھی پست اور مغلوب نہونگے حالانکہ گیسو مبارک مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُنکے پاس ہین اور جسوقت پھر مجھے خیال اُنکا پر دیکھا مین نے

ف ۱ جو اسے ذوالاسد دیا گیا ۱۲
ف ۲ یہ تمیم غیر اس قوم کے ہین جو مسیلمہ کذاب کی نبوت پر ایمان لائے تھے ۱۲

بجانب کلاہ کے جسمین موے مبارک تھے کہ بھول گئے خالد بن الولید اُسکو پس لیا مین نے اُسکو اور بعجلت چلی ہون اُنکی طرف پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ واسطے اللہ کے ہی یہ کام تمھارا اے ام تمیم جلو تم اللہ تعالیٰ کی برکت اور مدد پر ام تمیم نے **بیان** کیا ہی کہ تھی مین
ساتھ ایک جماعت عورات قوم مذحج وغیرہ کے اور گھوڑے ہمارے سواری کے تیز روی مین مثل چڑیون کے اُڑتے تھے یہانتک کہ
پہونچے ہم قریب ایک غبار اور لڑائی کے اور نوکین نیزون کی چمکتی تھین نیچ گرد کے مثل ستارونکے اور مسلمانونکی کوئی صدا اور آواز سُنی
نہین جاتی تھی پس ڈر جانا ہمنے اس امر کو اور کہا ہمنے کہ قوم مسلمانونپر غالب ہوگئے ہین دشمن اُنکے پس تکبیر کہی ابو عبیدہؓ بن الجراح اور اُنکے
ساتھیون نے اور حملہ کیا دشمنونپر **رافع** بن عمیرۃ الطائی نے **بیان** کیا ہی کہ اُس حال مین کہ ہم اپنی جانون سے مایوس ہوگئے تھے سُنی
ہمنے آواز تہلیل اور تکبیر کی پس کہا ہمنے کہ لایا ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ کشود کار کو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس نہین کچھ عرصہ گذرا تھا تا انیکہ
گھیر لیا مسلمانون نے لشکر مشرکین کو اور رکھا اور مارا اُنمین تلوار کو ہر جگہ سے اور اونچی ہوئین تلوارین اور بلند ہوا شور **مصعب** بن مجارث
نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا مین نے بندگان صلیب کو اور گویا وہ بھاگنے والے ہین اور دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ وہ ثابت اور قائم تھے
اور دیکھتے اور دریافت کرتے تھے آواز دنکو کہ وہ کسکی اور کہانسے ہین پس اُسیوقت ایک سوار نکلا گرد سے اور پھاڑتا تھا رومیونکو یہانتک کہ
دور کر دیا اُسنے اُنکو جو ہمارے گرد تھے پس جلدی گئے خالد بن الولید اُسکی طرف اور پوچھا کہ تو کون ہی اُنھون نے کہا کہ مین تمھاری زوجہ
ام تمیم ہون آیا سلیمان لائی ہون تمھاری اُس کلاہ مبارک کو جسکے مدد چاہتے ہو اور توسل ڈھونڈھتے ہو تم اُس سے بجانب اللہ پاک کے
پس قبول کرتا ہی اللہ تعالیٰ دعا کو تمھارے لیے لو تم اُسکو اپنے پاس پس قسم ہی خدا کی کہ نہین بھول گئے تھے تم اُسکو مگر اسی دن کے واسطے بھیجی
کلاہ دی اُنکو پس چمکا گیسوے مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدر حسنہ وجمالہ سے ایک نور مثل بجلی کے پس قسم ہی عیش رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہین رکھا تھا خالد بن الولید نے کلاہ کو اپنے سر پر اور حملہ کیا تھا قوم پر یکبارگی کہ پھیر لا اور ملا دیا اُنکے آگے والونکو پیچھے
والونمین اور حملہ کیا اُنکے ساتھ مسلمانون نے پس نہین ہوئی تھی بہت دیر یہانتک کہ پیٹھ پھیری کافرون نے اور اُتری اُنپر بلا کی صحابہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ سے اور نہین تھے قوم رومیون مین مگر کشتہ اور زخمی اور قیدی اور پہلے سے بھاگنے والونمین جلد تھا اور
متنصر اُسکے پیچھے تھے **راوی نے بیان** کیا ہی کہ پھرے مسلمان اُنکے تعاقب سے اور یکجا ہوے گرد نشان ابو عبیدہ بن الجراح
کے اور آئے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے اور سلام کیا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانونپر اور ادا کے شکر اللہ تعالیٰ کا کیا
سلامتی مسلمانونپر کافرون سے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو گویا وہ مثل ٹکڑے ارغوان کے ہین کہ
سُرخ ہوتا ہی پس مصافحہ کیا اُنسے اور کہا کہ واسطے اللہ کے نیکوکاری تمھاری پس تحقیق تسکین دی تمنے سوزش دل کو اور راضی کیا تم نے خدا
بزرگ کو پھر مسلمانون سے کہا کہ میری راے یہ ہی کہ فوراً جلین بجانب قنسرین اور اُسکے حاضر کے پس مسلمانون نے کہا کہ بہتر راے تمھاری
ہی اے امین الامۃ پس رحلت کیا اور جدا کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دلیر مسلمانون کو اور مقرر کیا مقدمہ لشکر مین ساتھ عیاض
بن غانم الاشعری کے اور کہا اُنسے کہ جاؤ تم قنسرین اور حاضر پر اور تاخت تاراج کرو تم اور قید کرو اُنکی اطاعت کو اور مار ڈالو اُن کے
حامیون کو پس جب دیکھا اہل قنسرین نے اُس چیز کو جو اُتری اُنپر بند کر لیا اُنھون نے دروازون کو اور قبول کیا اُنھون نے

لہ حاشیہ بعض روایات زیادہ پائی گئی ہین ۱۲

صلح اور جزیہ دینے کو پس منظور کیا اس امر کو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اور لکھدی انکو دست آویز صلح کی اور فرض اور مقرر کیے ہر بالغ جوان پر چار دینار یا اڑتالیس درہم بدلے دینار کے اور اسی طریقے پر حکم کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ روایت کی تھی عبد الملک بن محمد بن ابی عبد اللہ نے سلمان بن علی سے کہا سلمان نے کہ تھا میں قیدیان حاضر قنسرین میں پس جب بھیجا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے پانچوان حصہ مال غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اُسکے ساتھ مجھکو بھیجا پس جب سامنے لائے گئے ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سُنا ہنے اُنکو کہ اپنے ہمنشینوں سے کہتے تھے کہ میری رائے میں یہ آتا ہے کہ مقرر کردون میں اس قیدی کو مکتب میں پس تعلیم پاوین اور سیکھین بعض لوگ ہمارے پھر سپرد کیا قیدی کو زید بن ثابت کے اور کہا اُن سے کہ جاؤ اور داخل کرو تم قیدی کو حارث انصاری کے بیٹے کے گھر میں اور یہی دستور تھا عہد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زمانہ خلافت حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما میں پس جب فتح کیا اللہ تعالیٰ نے قنسرین اور حاضر کو ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانوں کے ہاتھ پر پھر اس حیثیت سے کہ شہر کو از روے صلح اور دیہات گرد و نواح اور زمین مزروعہ کو ساتھ قہر اور غلبے کے اور مال غنیمت حاصل کیا مسلمانوں نے اور بھیجا گیا پانچوان حصہ غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں سے کہ مشورہ دو مجھکو اپنی رائے سے رحمت کرے اللہ تمپر اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا المستشار موتمن اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وشاورھم فی الامر آیا چلیں ہم بجانب حلب اور اُسکے حصار کے یا بطرف انطاکیہ اور اُسکے ایک کے یا پھیریں ہم پس کہا مسلمانوں نے کہ اے سردار کیونکر ہو سکتا ہے کہ چلیں ہم بجانب حلب اور انطاکیہ کے اور مشغول ہوویں ہم ہرقل کی لڑائی میں اور حال یہ ہے کہ زمانہ صلح کا ہمارے اور اہل شیزار اور حماۃ اور سنن اور حمص اور جوسیہ کے بیچ میں گذر گیا ہے اور بیشک اُن لوگون نے یکجا کیا ہے سامان اور اسباب قلعہ داری کا اور مضبوط کیا ہے اپنے شہرونکو ساتھ قلات اور لشکرونکے پس ہم ڈرتے ہیں اس امر سے کہ پراگندہ اور متفرق کرینگے وہ لوگ اُن شہرونکو جو ہمارے قبضے میں ہیں اور تاخت و تاراج کرینگے اُنکو خصوصاً اہل بعلبک اسواسطے کہ وہ لوگ صاحب شدت اور سختی اور صاحب فوج ہیں اور ہماری رائے یہ ہے کہ پھیریں ہم اور لڑیں اُنسے شاید اللہ تعالیٰ فتح کرے اُسکو ہمارے ہاتھ پر پس بہتر جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُنکی رائے کو اور پھیرے وہ اپنی راہ پر پس یا شہرونکو جیسا کہ مسلمانوں نے کہا تھا کہ مضبوط کیے گئے ہیں سامان جنگ اور گیہوں وجو کے اور نہ تھا ارادہ ابو عبیدہ بن الجراح کا گھیرنے حمص کے پس یا اُسکو اس حیثیت سے کہ مضبوط کیا گیا تھا وہ اور بھیجا تھا بادشاہ نے اُسکی طرف ایک بطریق سخت اور لڑنے والیکو اپنے گھر والونسے جسکا نام مرئس تھا ساتھ لشکر کثیر کے پس جب دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اس حال کو بھیجا خالدؓ بن الولید کو واسطے محاصرہ کرنے حمص کے اور خود متوجہ ہوے بجانب بعلبک کے پس جب پہونچے قریب اُسکے دیکھا ایک بڑی جماعت کو جنکے پاس طرح طرح کے سامان تجارت کے کنارون دریا سے تھے پس جب دیکھا اُنکو دوڑے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ لشکر کیسا ہے لوگون نے کہا ہم نہیں جانتے ہیں پس گیا ایک گروہ اُس قافلے کیطرف اور دریافت کی خبر اُنکی اور بعض اُنمیں کے یہ خبر لیکر آئے کہ یہ قافلہ رومیونکا ہے مال متاع لیے ہوے شداد بن عدی التنوخی نے بیان کیا ہے کہ بڑا بوجھ قافلے کا شکر تھی جو اہل بعلبک کیواسطے لائے تھے پس جب سُنا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے یہ حال کہا مسلمانونسے کہ بعلبک ہمارے واسطے راہ الجرب ہے اور ہمارے اُنکے بیچ میں کوئی قول و قرار نہیں ہے پس مال غنیمت ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے تمھارے واسطے بھیجا ہے شداد نے بیان کیا ہے کہ گھیر لیا ہمنے قافلہ کو اور

جزیہ ہا ٹوکے گئے ہیں جوان ذہ سے لیا جاتا ہے ۱۲ منہ

اور شروط کردوم فی کام میں ۱۲ منہ

شیر زکر الشین المعجمہ وسکون الیاء

فتح الشام متعلقہ ہے ابو عبیدہ کے ساتھ ذکر کردہ فتوح مسلمانون بجانب بعلبک سے اور لوٹ لینا قافلے کا راہ میں ۱۲ منہ

اسمین چار سو بوجھ شکر اور قند اور انجیر وغیرہ کے تھے اور اہل قافلہ کو قید کر لیا ہمنے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ باز رہو اُنکے مارڈالنے سے اور طلب کرو اُنسے فدیہ کو پس عوض لیا ہمنے اُنسے سونا اور چاندی اور کپڑے اور جانور وغیرہ اور بنایا ہم نے شکر سے عصیدہ اور فالودج ساتھ گھی اور روغن زیت کے پس جب صبح ہوئی حکم کیا ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے چلنے کا بجانب بعلبک کے اور اُترنے کا اُسپر اور رکھے لوگ بھاگ گئے تھے قافلے کے پس بیان کیا اُنھوں نے اہل بعلبک سے اپنے حال کو اور تھا بعلبک میں ایک بڑا الطریق جسکا نام ہرمیس تھا اور وہ مضبوط لڑائی کا اور بہادر دل کا مہیب صورت تھا پس جب پہونچی اُسکو خبر بھیجا کیا اُسنے شہر کے لوگون کو اپنے پاس اور حکم کیا اُنکو ہتھیار اور سار جنگ پہننے کا اور چلا ہرمیس آگے لشکر کے بارادہ چھڑانے قافلے کے اور وہ نہین جانتا تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح مع لشکر مسلمانونکے اسکی طرف آتے ہین پس جب دوپہر ہوئی دیکھا ایک جماعت نے دور سے کو اور ہرمیس ملعون کے ساتھ سات ہزار سوار تھے سوائے ان لوگون کے جو دیہات اور بازاریون سے اُسکا ساتھ دیا تھا پس جب دیکھا اُنکو مردم فوج ظلیعہ ابو عبیدہ بن الجراح نے پکارا اُنھون نے کہ چلو دشمن پر اور اسی وقت دوڑے دلیر لوگ اور جلد یکی شہسوارون نے اور آگے ہوئے شجاع اور راست کر لیا اُنھون نے نیزونکو اور نکال لیا تلوارونکو اور مرتب کین ہرمیس نے صفین اپنے ساتھیون کی مثل صف بندی لڑائی کے پس کہا بعض بطارقہ نے اُس سے کہ اہل عرب کے ساتھ تیرا کیا ارادہ ہوا سنے کہا کہ مین لڑونگا تاکہ نا اُمید کرین وہ لوگ ہم مین اور اُترین وہ ہمارے شہرون پر پس کہا بطریق نے اس سے کہ واپس چل تو اور نہ لڑ اُنسے اسواسطے کہ نہ اہل دمشق نے اُنپر قدرت پائی نہ لشکر اجنادین نہ فوج فلسطین نے آیا نہین معلوم ہی اہل بعلبک کو وہ امر جو واقع ہوا ہی کل ساتھ حاکم قنسرین اور حاضر عرب متفرہ اور حاکم عمودیہ کے کہ بھیر دیا اُس گروہ نے اُنکو بھگا کر اُنکی پشتونکی طرف اور بہتر تو یہ ہی کہ نہ غرور کر اور نہ فریب مین آجا تو اپنے ساتھیونپر اور چل پھر بحالت سلامتی کے پس کہا ہرمیس نے کہ یہ تو مین نکرونگا اور نہ بھاگونگا مین ان عربونکے آگے سے اور مجکو یہ خبر پہونچی ہی کہ بڑا لشکر مسلمانون کا سردار سابق یعنی خالد بن الولید کے ساتھ حمص مین ہی اور یہ لشکر مال غنیمت ہی جسکو مسیح نے ہماری طرف بھیجا ہی پس بطریق نے کہا کہ مین تیری رائے کی تبعیت نکرونگا اور نہ غرور و فریب مین آؤنگا اپنے ساتھیون پر پھر واپس گیا وہ بعلبک کو اور تبعیت کی اُسکی بہت لوگون نے قوم سے اور آمادہ ہوا ہرمیس اور بڑھا وہ واسطے لڑائی مسلمانون کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُنکو آمادہ اور مائل لڑائی پر آمادہ کیا اپنے ساتھیونکو لڑائی پر اور مرتب کیا اُنکو گروہ گروہ کرکے اور کہا اُنسے کہ ای لوگو جان لو تم رحمت کرے اللہ تم پر اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے تائید کی تمھاری ساتھ سدوہی اپنی کے یہانتک کہ شکست دی تمنے بہت لشکرونکو ہر قوم سے اور یہ شہر جسکا تم ارادہ رکھتے ہو فتح مین اُن شہرون کے جنکو تمنے فتح کیا ہی واقع ہوا ہی اور اس شہر کے لوگ بہت کھانا اور سامان رکھتے ہین اور احتیاط کرو تم غرور سے اور دیکھو تم اس امر کو کہ کس دین سے لڑتے ہو اور کس چیز پر مدد دیے جاتے ہو پس لو تم لڑائی کو اور جان لو تم کہ اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ ہی اور مدد دیگا تمکو پس حملہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون نے عاصم بن ربیعہ نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی جیش رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ تھا ہمارے اور اُنکے بیچ مین مگر ایک گرد اسیانتک کہ پٹ بھیری اُنھون نے بطلب شہر کے اور ہرمیس کے ساتھ تھم لگے تھے پس ملا اُسکو بطریق اور کہا اُس سے کہ کیا ہوئے غنائم عرب کے جو لوٹا تمنے پس کہا اُس سے ہرمیس نے تیرا برا کرین مسیح ٹھول کرتا ہی تو مجھے

حالانکہ مار ڈالا عرب نے میرے لوگون کو اور زخمی کیا مجکو ان زخمون سے پس کہا بطریق نے اُس سے کہ مین نے نہین کہا تجھ سے کہ
تو ہلاک کریگا اپنی قوم اور لوگونکو اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلے اور پہونچ کر اُترے بعلبک پر پس دیکھا شہر کو ڈرانیوالا اور شہر پناہ
کو مضبوط اور بند کر لیا تھا اُن لوگون نے دروازہ ہاے شہر کو اور جمع کر لیا تھا اپنے جانورونکو شہر کے اندر اور چڑھ گئے تھے دیوار شہر پر مثل
شیرون پھیلی ہوئی کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب مضبوطی شہر اور بلندی دیوار شہر پناہ اور شدت سردی اُس
مقام کے اور ہمیشہ اُس شہر مین گرمی اور جاڑے مین سردی رہتی تھی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے خواص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانان اہل راے اور مشورے سے کہ اے لوگو صلاح دو مجکو اپنی راے سے رحمت کرے اللہ تمپر پس متفق ہوئی راے سب
لوگونکی ایک ہی مشورے پر کہ اُترے رہو اُنپر اور تنگی مین ڈالو اُنکو پس کہا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہ نیک کہے اللہ تعالیٰ تجھ سے ساتھ اسی مسئلہ
مین جانتا ہون کہ قوم اس شہر مین ٹکرتے ہین بعضی اُنمین کے بعض سے بسبب کثرت کے اور مین نہین جانتا ہون کہ شہر وسعت کرے اُنکو اگر اُترینگے اور غلبہ
کرینگے ہم اُنپر تو امید رکھینگے ہم اللہ تعالیٰ سے کہ فتح کریگا اُسکو مسلمانونکے ہاتھ پر اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ وارث اپنی زمین کا کرتا ہے اپنے نیک بندونکو
پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ولقد کتبنا فی الزبور آخر تک پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے میرے جیل کے کہان سے جانا تمنے یہ کہ
اپنی قوم پس کی تنگی مین ہین اُنھون نے کہا کہ سرا رتھا مین لوگون کا جنسے گھوڑا دوڑایا جماعت مسلمانونسے پس قریب ہو پنچا اس حصار
سپید کے اور امید کی مین نے اس امر کی کہ ملجاؤ نمین اُنکے اگلے گروہ مین پس حائل ہو جاؤ نمین درمیان قوم اور اُنکے شہر کے پس نہ آملا
میرے ساتھ کوئی ایک بھی مسلمانون سے اور دیکھا مین نے قوم کو کہ شہر مین داخل ہوتے ہین وہ سب دروازون سے جسطرح کہ میدانونمین پانی کی بہیا
آتی ہے پس شہر بھک گیا ہانکے لوگون اور زمین والون اور مکانون والونسے اور سواے اُسکے جانور قوم کے بھلونکے ساتھ ہین اور وہ مثل
شہد کی مکھی کے ہین کثرت مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے سچ کہا تمنے اے معاذ اور نصیحت کی تمنے اور نہین جانا مین نے تجکو مگر مبارک رسیدہ
کے اور اللہ سے مدد چاہتے ہین ہم اور اُسی سے درخواست کرتے ہین ہم توفیق کی در شب گذشتہ مسلمانون نے درانحالیکہ نگہبانی کرتے تھے بعض
اُنکے بعضونکی صبح تک پس جب صبح کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط اُنھون نے بنام اہل بعلبک کے ان الفاظ سے بسم اللہ
الرحمن الرحیم من امیر جیوش المسلمین بالشام والعامل علیہم وخلیفتہ امیر المومنین فیہم ابو عبیدۃ عامر بن الجراح الی اھل ھذا
المدینۃ من الخالفین وللعاندین اما بعد فانہ قد بلغنی عنکم الطول والقوۃ وقد اظھرتم للدین واعزاولیائہ المؤمنین علی جحودکم الکافرین وغشیتم
البلاد وابادوا اھل العناد وان کتابنا انما ھو معذرۃ بیننا وبینکم وتقدمۃ الی کبیرکم وصغیرکم لانا قوم لا نری ذمتنا البتۃ فی الغدر
وسألکنا بالذی نقاتلکم او تعتذرا الیکم ونعلم ما عندکم فان ختلتم فیما دخل فیہ اھل المدن من قبلکم من الصلح والامان صالحناکم
وان اردتم الذمام اذممناکم فان ابیتم الا الحرب والقتال ثم رفع خط کے آخر مین اس آیت کو لکھا انا قد اوحی الینا ان العذاب علی
من کذب وتولی پھر لپیٹا خط کو اور دیا ایک دہقانی معاہدین سے اور حکم کیا اُسکو کہ خط لیکر جاوے اہل شہر کے پاس اور نہ جداہو اور نہ
پھرے مگر ساتھ جواب کے اور ضمانت اور اقرار کیا اُسکو بیس درم دینے کا مال مسلمانون سے اور کہا کہ نہین کام لیتا ہون مین
کسی سے مگر ساتھ پورا کرنے بخشش کے پس لیا معاہدی نے خط کو اور آیا اُسکو لیکر دیوار شہر پناہ تک اور گفتگو کی اُنسے

ف ذکر خاطف ابو عبیدہ بن الجراح کا اہل بعلبک کے کہ تجھ سے ساتھ اُنکے اور شروع کرنا اُنپر اس سے ساتھ اُنکے اور فتح کرنا اُنپر اور ذکر اُنکے ساتھ اُنکے اور ذکر اُنکے ساتھ اُنکے اور ذکر اُنکے ساتھ اُنکے

اُنکی زبان مین اور کہا کہ مین بھیجا گیا ہون تمھارے پاس پس لٹکایا اُنھون نے اُسکے واسطے رسی کو اور باندھا رسی کو اُسکی کمر مین اور لیلیا اُسکو قوم نے اپنے پاس اور لیگئے نزدیک ہرمیس کے پس سلام کیا اُسنے ہرمیس کو اور دیا خط اُسکو پس پڑھا اُسنے بطارقہ اور لوگ اور لڑنے والے لوگ اور پڑھکر سُنایا اُنکو ہرمیس نے خط ابو عبیدہؓ بن الجراح کا راوی نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ کہا سفیان خزرجہ نے کہ سوال کیا مین نے اپنے باپ خزرجہ بن عوف المازنی سے جو برابر فتوح ملک شام مین موجود رہے اس امر کا کہ کیونکر پڑھا ہرمیس نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا حالانکہ وہ خط زبان عربی مین تھا پس کہا اُنھون نے کہ اے بیٹے میرے موجود تھا مین اُس دن کہ لکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط بنام اہل بعلبک کے اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک شخص نصرانی کو شام سے اور اُسکو کاتب اپنا مقرر کیا تھا کہ لکھواتے تھے اُس سے جسوقت چاہتے تھے بنام اہل روم کے اور نام اُسکا مرمس بن کورک یا جرجس تھا اور اللہ بڑا جاننے والا ہی پس جب پڑھا ہرمیس نے اُس خط کو اپنی قوم پر کہا اُسنے کہ مشورہ دو تم مجکو اپنی رائے سے پس کہا بطریق صاحب مشورہ نے کہ میری رائے یہ ہی کہ نہ لڑین ہم اہل عرب سے کسواسطے کہ ہم طاقت اُنکے مقابلے کی نہین رکھتے ہین اور جب مصالحہ کرلیونگے تو ہوجاوینگے ہم بیچ فراخی اور فارغ البالی کے جیسا کہ ہوے اہل ارکہ اور تدمر اور حوران اور بصرہ اور دمشق سوائے اُنکے اور جسنے مصالحہ کیا ہی اس قوم سے اگر ہم لڑینگے اُنسے اور لیوینگے وہ ہمکو بیچ لڑائی کے تو مار ڈالینگے وہ ہمارے بہتر لوگونکو اور غلام بنادینگے ہمارے لڑکونکو اور عورتونکو اور صلح کرنا موافق تر ہی پس کہا ہرمیس نے کہ نہ رحم کرے مسیح تیرے جد پر پس نہین دیکھا مین نے روم مین بڑا ڈرنے والا تجھسے اور کیونکر حکم کرتا ہی تو ہمکو اس امر کا کہ سپرد کرین ہم اپنا شہر مردم بازاری عرب کو خصوصًا اس حالت مین کہ پہچان لیا ہی مین نے اُنکی لڑائی کو اور آزمایش کی ہی مین نے اُنکے حملونکی اور مین نے حملہ کیا تھا اُنکے لشکر کے حمایت کرنے والو پر میمنہ مین اور اگر حملہ کرتا مین میسرہ مین تو بھگا دیتا اُنکو پس کہا بطریق نے آیا فوج میمنہ اور قلب ڈرتی تھی تجھسے اور جدا ہوگئے اہل بعلبک دو گروہ پر ایک قوم طلب کرتی تھی صلح کو ایک قوم چاہتی تھی لڑائی کو اور پھاڑ کر ڈالیا ہرمیس نے خط کو معاہدی کے پاس اور حکم دیا اپنے غلامونکو کہ اُسکو باہر شہر کے کر دیوین اور آیا وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور بیان کیا اُنسے سب حال قوم کا اور کہا کہ اکثر قوم نے جھوڑ دیا ہی تمسے لڑائی کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہ شدت اور سختی کرو تم اُنپر اور جان لو تم اس امر کو کہ یہ شہر تمھارے عمل اور شہرون کے بیچ مین ہی پس اگر باقی رہیگا یہ شہر تو ہوگا گرانی اُن لوگون پر جنھون نے تمسے مصالحہ اور معاہدہ کیا ہی یا نہ طاقت رکھینگے وہ سفر کرنے اور کسی امر کی پس پہنا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہتھیارونکو اور آگے بڑھے اور آوازین کھیل کود کی کین اُنپر رومیون نے اور اُسے وہ دشمن خدا اور ہرمیس کے واسطے رکھا گیا تھا ایک تخت بڑے برج پر طرف نخلہ کے باندھے گئے زخم اُسکے اسکے سر پر ایک صلیب جواہر کی تھی اور گرداسکے قوم ازاورہ نوار احیہ اور اردحانیہ تھی جنکے جسمونپر زرہین طلائی اور اُنکے سر پر لڑیان موتیونکی تھین اور اُنکی گردنون مین صلیبان سونے کی اور جواہرات کی تھین اور اُنکے ہاتھون مین تیر اور کمان تھی عامر بن قیس نے بیان کیا ہی کہ تھا مین موجود بعلبک کی لڑائی مین اور مسلمان قریب شہر پناہ کے تھے اور رومیون کے تیر مثل پھیلی ہوئی ٹیڈیلون کے پڑتے تھے اور بعض لوگ عرب کے بدون ہتھیار کے تھے پس پہونچے اُنپر تیر قوم کے اور دیکھا مین نے ایک قوم کو روم سے کہ

گرتے تھے وہ بلندی شہر پناہ سے مثل چڑیون کے خندق مین پس میل کیا مین نے طرف ایک شخص کے اُنا لوگون سے جو گرتا تھا ساتھ تلوار کے اس ارادے سے کہ مارون مین اُسکو پس چلاکر کہا اُسنے لفون پس کہا مین نے افسوس ہو تجھپر تیرے واسطے امان ہو پس کس چیز نے ڈالدیا ہو تجکو ہماری طرف شہر پناہ کے اوپر سے پس کلام کیا اُسنے مجھسے زبان رومی مین اور نہ جانا مین نے کہ وہ کیا کہتا ہو پس کھینچ لیگیا مین اُسکو بجانب خیمہ سردار ابوعبیدہ بن الجراح کے اور کہا مین نے اُنسے وعادے کر کہ ای سردار طلب کرو تم اُس شخص کو جو پہچانتا ہو اُس گبر کے کلام کو اسواسطے کہ مین نے دیکھا ہو قوم کو کہ بعض رومی بعض کو گرا دیتے ہین بلندی شہر پناہ سے پس بلایا ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم کو اور کہا اُس سے کہ سوال کر تو اُس سے پس سوال کیا ترجمان نے اور کہا اس سے کہ افسوس ہو تجھپر تیرے لیے امان ہو پس سچ بول تو ہمسے پس کہا اُسنے کہ مین دیہاتی لوگون سے ہون پس جب سُنا ہمنے تمھارے چلنے اور پھر نیکو نفسون سے کیا ہو کر چلے ہلوگ دیہاتونسے تاکہ پناہ لیوین ہم شہر مین اور آئی ایک جماعت کثیر ہلوگون سے بجانب شہر پناہ کے اسواسطے کہ نہین ہی ہمارے واسطے کوئی جگہ کہ رجوع کرین ہم طرف اُسکے پس جب چلے تم لوگ اسواسطے لڑائی کے نکلے تمھارے مقابلے کو لڑائی کو لوگ پس ڈھانپ لیا اُن لوگون نے ہمکو پس جسوقت سخت ہوئی لڑائی اُنپر اور آئے اُنپر تیر تمھارے لشکر سے دفع کیا بعض لوگون نے اُنمین سے بعض ہم لوگون کو اور گرا دیا تمھاری طرف پس جب سُنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال خوش ہوے اور کہا کہ امید رکھتے ہین ہم اس امر کی اللہ تعالیٰ سے کہ اُنکو ہماری غنیمت کرے اور لیگیا لڑائی نے اپنی جگہ کو اور چلی چکی اسکی اور بلند ہوا شور فریاد گروہوے رومی اپنی شہر پناہ کے پس نہین طاقت رکھتا تھا کوئی مسلمان اُن کے نزدیک جانیکی بسبب تیر اور پتھر اور ڈھلوا اسی کے پس مارے گئے مسلمانون سے بارہ آدمی اور رومیون سے بہت لوگ اور وہ جو گر پڑے شہر پناہ کی بلندی سے اور پھرے مسلمان اپنے قیامگاہ کی طرف اور نہین تھا اُنکو قصد کھانے پانی مین سواے روشن کرنے آگ کے بسبب شدت سردی کے پس رات گذرائی ہلوگون نے درانحالیکہ آگ روشن کرتے تھے ہم اور نوبت بہ نوبت نگاہبانی کرتے تھے اور اعلان کرتے تھے ہم ساتھ تہلیل اور تکبیر کے صبح تک پس جب نماز صبح کی پڑھی ہمنے پکار کر کہا منادی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہو سردار کی طرف سے ہر مرد مسلمان پر اس امر کی کہ نہ نکلے کوئی واسطے لڑائی اس قوم کے یہانتک کہ صبح کرے وہ اپنی جگہ مین اور تیار کرے اپنے واسطے نان خورش گرم کو تاکہ ہووے وہ قوت دینے والی دشمن کی لڑائی پر پس دوڑے ہلوگ واسطے اصلاح اپنے کامونکے اور دیکھا اہل بعلبک نے ہمارے توقف اور ٹھہر جانیکو اپنی لڑائی سے اور گمان کیا اُنھون نے اس امر کو ہماری عاجزی سے پس اُمید کی اُنھون نے ہم مین اور پکار کر کہا انھنے ہر مرد ملعون نے کہ نکلو تم اُنکی طرف پس نہین جانا ہمنے مگر یہ کہ دروازے شہر کے کھولے گئے اور نکلے سوار پیدل مثل ٹڈیون پھیلی ہوئی کے اور بعض ہمارون نے جڑھایا تھا اپنے ہاتھ کو کھانے کی طرف اور بعض پکاتے تھے کلیجہ اور بعض فارغ ہو چکے تھے پس اُسی وقت پکار کر کہا پکارنے والے نے کہ اے گروہ اللہ کے جلو دشمن پر اور لوتم قوم کو قبل اُسکے کہ ہجوم کرے آپر تین وہ تمیر حمیر ان بن اسد حضرمی نے بیان کیا ہو کہ تھا میرے پاس ایک کلیجہ کہ پکاتا تھا مین اُسکو اپنے ساتھیونکے واسطے اور لوگ کہتا تھا مین نے زیت و نمک سے نان خورش کو کہ دفعۃً آواز چلو چلو کی واقع ہوئی پس قسم ہو خدا کی کہ نہین رعایت کی مین نے اُسکی تا اینکہ نکال لیا مین نے اُسکو آگ سے اور لیلیا اُس سے

لہ لفون عنت رومی بمعنے زبان ۱۲ ہ

ف خلاصہ ترجمہ یہ کہ لڑائی ہوئی ۱۲ ہ

ایک ٹکڑا اور ڈال دیا مین نے اُسکو روغن زیت مین اور لیگیا مین اُسکو اپنے منھ مین جلدی سے اور مارا مین نے اپنے ہاتھ کو گھوڑے
کی باگ مین پس سوار ہوا مین اور حملہ کیا رومیون پر پس قسم ہے خدا کی کہ نہین خبردار ہوا مین اپنی ذات سے تا انیکہ ہوگیا مین بیچ مین رومیون
کے اسواسطے کہ وہ ناگاہ در آئے ہمپر ہمارے لشکر مین اور گویا تھے وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا پس توڑتا تھا مین اُنکو عمود سے
اور دھر پکڑتا تھا مین اُنپر تا انیکہ بھاگے وہ اور دیکھا مین نے گروہ مسلمانون کو متفرق اور جدا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
بلند اور کھڑا کیا تھا اپنے نشان کو اور لوگ دوڑ کر جاتے تھے اُسکی طرف اور مشرکین ہمارے لشکر کے بیچ مین تھے اور ابو عبیدہ بن
الجراح پکار کر کہتے تھے کہ آؤ اے جوانان عرب کے آج کا دن اپنے لڑنے کا اچھی طرح سے جنبش دو اپنی اُمید اور طمع کو پس نہ دیکھو گے تم
اپنے خوف اور بزدلی اور ضعف کو اور احتیاط کرو تم اس امر سے کہ مشہور اور منتشر ہو ذکر تمھارا اس باب مین کہ اہل بعلبک غالب ہوگئے
تمھاری زمین اور اہل وعیال پر اور گرد ہوگئے وہ اُس چیز کے جو تمھارے لشکر مین ہے مطرف بن عبداللہ تمیمی نے بیان کیا ہے کہ
موجود تھا مین بعلبک کی لڑائی کے دن اور گروہ ہمارے بنی تمیم اکثر پیدل تھے اور پکار کر کہا ہمکو پکارنے والے نے کہ اے تمیم پس ڈالا ہمنے
اپنی ذاتون کو قوم رومیون پر سب کے آگے پس دوڑے آپسمین قبیلے اور بلایا آپسمین ایک نے دوسرے کو اور ہر گروہ پہونچتا تھا اپنی اصل کی طرف
اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شدت صبر رومیونکو مسلمانونکی لڑائی پر پس حملہ کیا اُنھون نے سوارون پر اور گھیر
لیا رومیون کو اور تھے منجملہ گروہ ہمراہی اُنکے عمرو بن معدیکرب الزبیدی اور عبدالرحمن بن ابی ربیعۃ العامری اور مالک اشتر
نخعی اور ضرار بن الازور اور ذوالکلاع الحمیری پس تحقیق یہ لوگ آزمائش کیے گئے بلاے نیک مین اور اُنھون نے رومیون
مین وہ کام کیا جو لکڑی آگ مین کام کرتی ہے اور نہین پایا رومیون نے کسی کو حرم اور اولاد مسلمین سے اور نہین لیا اُنھون نے
مگر اسباب اور کپڑے اور غلہ اور کھانا اور داخل ہوے وہ شہر مین اور بند کر لیا دروازون کو اور امید کی مسلمانونمین اور جرأت
کی اُنسے لڑنے مین پس جب دیکھا مسلمانون نے ایسے کام اُنکے پھیرے وہ بجانب اپنے لشکر کے اور روشن کی آگ اور باندھا
خستگیون کو اور علاج کیا زخمیونکا اور دفن کیا مردونکو پس وہ سب جو مارے گئے پہلے دن وقت آپڑنے رومیونکے آٹھ آدمی اور
سات اُنکے غلام تھے پس جب رات ہوئی بکجا ہوئے رئیس مسلمانونکے اور بڑے بڑے موحدین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور
کہا اُنھون نے کہ اے سردار تحقیق دیکھا تمنے اُس چیز کو جو آئی ہمپر آجکے دن قوم ناکردار سے پس کیا کام کرینگے اور ارادہ کیا ہے تمنے اور کیا رائے ہے
تمھاری رحم کرے اللہ تمپر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ایک فتنہ تھا جو لکھا تھا اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر اور یہ مراتبہین
کہ بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُنکو گونکے واسطے جو ہم مین سے مارے گئے ہین اور قوم کل ضرور ہمسے لڑینگے اور رائے میری یہ ہے کہ تم لوگ دور
ہو جاؤ مع اپنے خیمون اور خرگاہون اور جماعتون کے شہر سے بقدر ایک تنگ گھوڑے کے تاکہ ہو جاوے تمھارے واسطے جگہ گھوڑے دوڑانے
اور بازر کھنے کی اور سد ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک پھر بلایا ابو عبیدہ نے بن الجراح نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی کو اور بنایا ایک
نشان رات کو اور سردار مقرر کیا اُنکو پانچسو سوار اور تین سو پیدل پر اور حکم کیا اُنکو کہ اُترین وہ میدان مین اور لڑین وہ دروازہ جبلی پر اور باز رکھین
اُنکو مسلمانون سے تاکہ متفرق ہو جاوے جماعت اُنکی اور ہو جاوین وہ منتشر اور پراگندہ اور وصیت کی اُنکو مسلمانونکے واسطے سعید نے کما

کہ مین کفایت کرونگا تمھارے واسطے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور نہین قوت اور طاقت ہو مگر بسبب اللہ بڑا اور بزرگ کے پھر بلایا ابو عبیدہ
بن الجراح نے ضرار کو اور بنایا اُنکے لیے ایک نشان سرداری کا تین سو سوار اور دو سو پیدل پر اور روانہ کیا اُنکو دروازہ شام پر اور حکم کیا
اُنکو لڑنیکا اُن لوگون سے جو اُس دروازہ مین تھے پس روانہ ہوے وہ جیسا کہ حکم دیا تھا اُنکو پس جب صبح کی مسلمانون نے نماز صبح کی بڑھا
ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکو تاریکی شب مین اور پہنے اُنھون نے ہتھیار اپنے پس جب آفتاب قریب طلوع کے ہوا کھولا گیا بڑا دروازہ
شہر کا جسپر ابو عبیدہ بن الجراح اُترے تھے اور نکلے لوگ واسطے لڑائی کے اور صف بندی کی اپنے ساتھیونکی ابو عبیدہ بن الجراح
نے اور وہ دیکھتے تھے کثرت اُن لوگونکی جو شہر سے اُنکی طرف نکلے تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح مشورہ کرتے تھے اپنے ساتھیون سے
لڑائی کے باب مین اور قوم روم پورے ہوتے جاتے تھے گرد اپنے بطریق کے اور وہ کہتا تھا اُنسے کہ اے گروہ نصرانیہ کے وہ لوگ جو تمسے
پہلے تھے تحقیق بددلی اور خوف کیا اُنھون نے عرب کی لڑائی سے اور تمنے ہیبہ کر دیا ہو اپنی جانون کو مسیح کے واسطے اور تم حمایت
اور نگہبانی کرتے ہو اپنے دین اور اہل اور گھر بار اور ملک کی پس کہا بڑے لوگون نے قوم کے کہ اے سردار خوش رکھ تو اپنی جان اور ٹھنڈی
رکھ اپنی آنکھ کو پس تحقیق ہم لوگ ڈرتے تھے عرب سے قبل اسکے لڑنے اور آگاہ ہونیکے اُنکی لڑائی سے اور اب جان پہچان گئے ہم اُنکی لڑائی
کو اور معلوم کیا ہمنے اس امر کو کہ وہ ایسی قوم ہین کہ جسوقت راست کیا اُنھون نے لڑائی کو تو نہ تھے زیادہ تر سخت ہمسے اور نہ بڑے
صبر کرنے والے ہمسے اور اُنمین کا مرد نکلتا تھا لڑنے کو بدون ہتھیار کے اور نہین ہوا اُنمین ہر ایک کے پاس مگر ایک کپڑا جس سے لپیٹا ہوا
وہ اپنے بدنکو یا پوستین ہو اور محتاجگی استرا اہل عرب کا اور ذلت ابرہ انکا ہو اور ہم ایسی قوم ہین کہ ہمارے پاس پوری زرہین اور دو بہتر
جوشن اور مضبوط خود ہین علاوہ اسکے ہم جان دینے کی لڑائی لڑتے ہین پس جب دیکھی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کثرت دشمنونکی
پکارا اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ اے گروہ مسلمانونکے نہ خوف اور بددل کرو تم کہ جاتی رہے ہوا تمھاری اور گر جائے ہیبت تمھاری اور
ضرب المثل ہو جاؤ تم لوگونکے نزدیک اس امر مین کہ اہل بعلبک نے بھگا دیا تمکو اور خونریزی کی تمھاری اُنھون نے پس صبر کرو تم کساسلے
کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ نیک فرمایا ہو صابرین کے واسطے پس کہا مسلمانون نے کہ اے سردار قریب تر صرف کرینگے ہم کوشش کو پھر رومیونکے
دلونمین داخل ہوئی طمع اور اُمید بہ نسبت مسلمانونکے سہیل رضی بن صباح العیسی نے بیان کیا ہو کہ موجود تھا مین بعلبک مین اور نکلے
وہانکے لوگ ہماری طرف دو کروڑ اور انکو زیادہ طمع اور اُمید ہو گئی تھی ہم مین اور ارادہ مضبوط کیا تھا اُنھون نے حملے کا ہمپر اور مین زخمی تھا زخم
نیزے کا مین بازو مین تھا اور مین نہ تھا کو جنبش دے سکتا تھا اور نہ تلوار اُٹھا سکتا تھا پس پیادہ ہو گیا مین اُتر کر اپنے گھوڑے سے اور نکلا اپنے
ساتھیونکے بیچ سے اور کہا مین نے کہ اگر قصد میرا کریگا کوئی ان گبرون سے پس نہ قدرت ہو گی مجکو اُسکے دفع کرنے کی اپنی ذات سے
پس آیا مین بجانب بلندی پہاڑ کے اور چڑھ گیا اُسپر اور بلند ہوا مین دونون لشکر و نپر اور دیکھتا تھا مین اُنکی لڑائی کو اور رومیون نے
طمع کی تھی مسلمانونمین اور مسلمان پکارتے تھے الصبر الصبر اور ابو عبیدہ بن الجراح وعدہ کرتے تھے اُنسے ساتھ مدد کے اور قبائل اور گروہ
مسلمانونکے اظہار فخر اور بڑائی کا کرتے تھے اور مین دیکھتا تھا ضرب تلوارونکو خود اور ڈھال پر اور چنگاریان اُڑتی تھین اُسکی آگ کی اور
باہم مل گئے تھے دونون فریق پس کہا مین نے کہ نہین قریب ہو یہ کہ نفع کرے ہونا سعید بن زید اور ضرار بن الازور کا بندوانکو

حالانکہ سردار مسلمانون کے اسطرح کی لڑائی مین ہین پھر جلدی کی مین نے بجانب درختونکی جڑونکے کہ توڑتا تھا مین انکو اور رکھتا تھا
ایک لکڑی کو دوسری پر اور قصد کیا مین نے بجانب سنگ چقماق کے اور روغن کیا مین نے آگ کو پس شعلہ زن ہوئی آگ
اور رکھا مین نے ایک سوکھی لکڑی کو خشک لکڑی پر پس بلند ہوا دھوان اور تھی یہ بات ہماری نشانی اور پہچان سے کہ جسوقت
ہم چاہتے تھے اکٹھا ہونا بعض کا طرف بعض کے ملک شام مین تو رات کو آگ روشن کرتے تھے اور ذنکو دھوان بلند کرتے تھے پس
تھوڑے عرصے مین بلند ہوا دھوان اور چڑھا وہ کرارون آسمانون مین تا انیکہ دیکھا اُسکی طرف سعید بن زید اور اُنکے ساتھی اور
ضرار بن الازور اُنکے ہمراہیان نے پس پکارا بعضون نے بعضونکو کہ پہونچا اور خبر لو تم سردار کی رحم کرے اللہ تمپر واسطے کہ نہین ہی یہ
دھوان مگر کسی بڑے امر پر اور بہتر یہ ہی کہ ہو جاوین ہم سب ایک جگہ مین پس جلدی سوار ہوئے قوم اپنے گھوڑونپر اور چلے یہانتک
کہ قریب پہونچے مسلمانونکے اور وہ لڑائی سخت اور اندوہ عظیم مین تھے اور تلوارین چمکتی تھین اور سر لوگونکے کٹتے تھے اور جاڑا اُنپر گرمی ہوگیا
تھا اور دشوار ہوگیا تھا اُنپر کام اور صبر اور بلند ہوا تھا دن اور لے لیا تھا اُنکو کچھ راہٹ لڑائی نے اور آئی تھی مشرکین پر ہلاکی اور
روشن کی گئی تھی اُسمین آگ لڑائی کی اور پہونچی تھین جانین حلقون مین اور کام کیا تھا شمشیر ہائے برندہ نے اور ہر شخص
اپنے نزدیکی کے مقابلے مین صبر کرنے والا تھا کہ دفعتہً پکارا اُنمین غیب کے آواز دینے والے نے کہ خذا الکافر و نصر المخالف اور نکلے
اور ظاہر ہوے سعید بن زید اور ضرار بن الازور آگے قوم کے اور راست کیا تھا اُنھون نے نیزون کو اور نکال لیا تھا تلوارونکو
میان سے اور زمین جنبش کرتی تھی اُن دونونکے نیچے اور یقین کیا تھا رومیون نے اپنے غالب ہوجانے کا کہ اسیوقت ظاہر ہوے
اُنپر نشان مسلمین اور گروہ لشکر موحدین کے پس توجہ کی اُنھون نے واسطے دریافت حال کے دفعتہً دیکھا اُنھون نے مسلمانونکو
اپنے پیچھے کہ حائل ہوگئے وہ اُنکے اور اُنکی عورتون اور اولاد کے بیچ مین پس فریاد کی اُنھون نے ساتھ سختی اور ہلاکی کے اور نقصان کے
اور جانا اُنھون نے کہ مسلمانونکی مدد آگئی ہی اور فریب اور جرأت کیا ہی اُنکے بطریق نے پس جب دیکھا اُنکے سردار نے بجانب
اُنکے مقابلہ کرنے کے ڈاٹا اُنکو اور کہا سختی ہو تمپر نہ پھرو تم بجانب شہر کے کہ حائل ہوگیا ہی لشکر تمھارے اور شہر کے بیچ مین اور یہ
بات مکر اور فریب اہل عرب سے ہی پس جب سُنی مسلمانون نے یہ گفتگو گھیر لیا اُنکے بطریق کو مثل حلقہ مدور کے درانحالیکہ حمایت
کرتے تھے بعضی اُنمین کے بعض کی پس پھرا اور چلا بطریق مع اپنی قوم کے بائین جانب مسلمانونکے بطرف پہاڑ کے اور سعید اور
ضرار مع اپنے لشکر کے آتے تھے دائین جانب شہر بنیاہ سے پس تعاقب کیا اُنکا مسلمانونے تا انیکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر اور پناہ
لینا چاہا رومیون نے بیچ ایک حصار کے پہاڑ مین اور تھی وہ جگہ مضبوط اور لوگونسے خالی تھی پس بیٹھ رکھی قوم نے طرف اُسکے
اور دوائے بطور پناہ کے اُسمین اور مسلمانون سے جسنے تعاقب کیا تھا اُنکا وہ سعید ابن زید تھے مع پانچسو سوار کے جو اُنکے ساتھ
تھے اور حال یہ ہوا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے جب دیکھا ہزیمت روم کو اور شدت بچانے اور نگاہ رکھنے اپنی جانونکو پکار کر کہا
کہ اے گروہ مسلمانون کے نہ بھاگے اُنکا کوئی تم مین سے اور نہ متفرق اور جدا ہو کوئی تم مین کا اسواسطے کہ مین ڈرتا ہون
اس امر کو کہ ہو وہ یہ ہزیمت روم کی مکر اور فریب تمھارے لیے تا انیکہ جب متفرق ہوجاوے جماعت تمھاری تو پھرین سب وہ تمھاری طرف اس

سعیدؓ بن زید نے نہین سُنا تھا آواز ابو عبیدہ بن الجراح کو اور اگر وہ سنتے آواز کو تو نہ تعاقب کرتے قوم کا اور نہ جاتے اُنکے پیچھے اور نہین جانا سعید نے مگر یہ کہ مسلمان سب کے سب مل گئے ہین انمین اور پیچھا کیا ہی اُنکے نشان قدم کا پس جب پناہ لی بطریق اور اُسکے بڑے بڑے لوگون نے اس حصار مین کہا سعیدؓ بن زید نے کہ اللہ تعالیٰ نے ذلیل و ہلاک اس گروہ کا کیا ہی پس گھیر لو انکو ہر طرف سے اور نہ چھوڑو کسی کو انمین سے کہ نکالے سر کو اپنے ساتھیون سے تاکہ لحاق دین اگر تم مین مسلمان اور معلوم ہو تمکو یہ تجویز اور رائے سردار کی پھر آئے سعید ایک بڑے مرتبے والے شخص کے پاس مسلمانون سے اور کہا کہ تم میرے قائم مقام رہو یہانتک کہ جاؤن مین اور دریافت کرون رائے سردار کی ان رومیون کے مقدمے مین پھر لیا سعیدؓ نے قریب بیس سوار کے اپنے ہمراہیون سے اور چلے تا انیکہ آملے وہ مسلمانون کی طرف پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکی طرف کہا انا للہ وانا الیہ راجعون مر گئے قسم ہی خدا کی مسلمان پس آگے آئے اُنکے اور پوچھا کہ اے سعیدؓ کہان ہین لوگ ہمراہی تمھارے اور کیا کام کیا تمنے اُنکے ساتھ پس کہا سعید نے اُنسے کہ بشارت ہو تمکو اے سردار کہ مسلمان ساتھ بہتری اور سلامتی کے ہین اور محاصرہ کیا ہی اُنھون نے دشمنان خدا کو ایک حصار مین اور بیان کیا سب حال اور کہا کہ جب دیر کی مجھپر پہونچنے خبر مسلمانون نے امر مین خود پہاڑ سے تاکہ دریافت کرون مین خبر مسلمانون کی اور تمھاری تجویز کو رومیون کے مقدمے مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ شکر اور تعریف ہی اُس خدا کی جس نے بھگا دیا اُن کو اُنکے گھرونسے اور اُنکی جگہ سے اُنکو جنبش دی پھر کہا اُنھون نے سعید اور ضرار سے کہ یہ کیا مخالفت تھی تمھاری میرے ساتھ رحمت کرے اللہ تمپر آیا نہین حکم دیا تھا مین نے تم دونون کو ٹھہرنے کے لیے شہر کے دروازے پر اور باز رکھنے قوم کے پس کس چیز نے تمکو میرے نزدیک کر دیا پس تحقیق بیقرار کر دیا تم دونون نے میرے دل اور میرے ساتھیونکے دلونکو اور گمان کیا مین نے کہ تمھارے ہمراہی مسلمان ہلاک ہو گئے اور شہر والون نے مکر اور فریب کیا تمسے اور اسی امر نے باز رکھا مجکو تعاقب کرنے مفرورین سے تا انیکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر پس کہا سعید نے کہ اے سردار نہین نافرمانی کی ہمنے تمھاری کسی امر مین اور نہین مخالفت کی ہمنے تمسے کسی قول مین اور ہم ٹھہرے تھے جسطرح سے کہ تمنے حکم دیا تھا کہ دفعتہً دیکھا ہمنے ایک دھوین کو کہ بلند ہوئی گرد اُس کی اور دکھائی دیا ہمکو ظاہر ہونا اُسکا پس کہا ہمنے کہ یہ سخت ایک امر بڑا کام ہی کہا ہے رومیون سے یا نشانی لیکارنے کی ہی مسلمانون کو پس جلدی آئے ہم تمھاری طرف یہانتک کہ ہاوہو دیکھا تمنے اور ہم ڈرے اس امر کو کہ ٹھہرے رہین اپنی جگہ پر اور ہو دین مخالفت کرنے والے تمھارے حکم کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر وما توفیقی الا باللہ قسم ہی خدا کی کہ آپڑے تھے رومی ہمپر اور حملہ کیا تھا ہمارے لشکر پر تا انیکہ کہا تھا مین نے اپنے دل مین کہ کاش ہوتا ہمارے واسطے کوئی چلا کر لیکارنیوالا کہ لیکارتا وہ سعید اور ضرار اور اُنکے ساتھیونکو مسلمانون سے کہ ہوتے وہ ہمارے ساتھ اور ہوتا کوئی ایسا کہ چڑھ جاتا اس پہاڑ پر کہ ٹھہرتا کرتا اور دیکھتے وہ دھوین کو اور آتے ہمارے پاس پس کہا سعید بن زید نے قسم ہی خدا کی کہ دیکھا مین نے آگ کو پہاڑ پر اور دھوان اُسکا پہونچا تھا بجانب آسمان کے اور اسی ذکر مین تھے کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے لشکر مین کہ اے گروہ مسلمانون کے جس شخص نے تم مین سے روشن کیا تھا آگ کو پس آوے وہ سردار کے پاس سہیلؓ بن صباح نے

بیان کیا ہے کہ جب سُنا مین نے آواز کو اور وہ قسم دیتے تھے ہکو اللہ غالب اور بزرگ اور حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مین پھر آچکا تھا لشکر مین بعد ہزیمت قوم روم کے پس جلد دیا مین نے پکارنے والے کو اور آیا مین سردار کے پاس اور کہا مین نے کہ یہ کلام جو کیا ہے تو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ کیا چیز باعث ہوئی تمکو اس پر پس مین نے مناسب قصہ بیان کیا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بتحقیق توفیق دی تمکو اللہ تعالیٰ نے بجانب جنت کے پس حتیاط کرو تم بعد اُسکے نئی بات کرنے مین بدون حکم اپنے سردار کے پس ابو عبیدہ بن الجراح سہیل بن صباح سے یہ باتین کہتے تھے کہ دفعۃً ایک شخص مسلمانون مین سے آیا ہانپتا ہوا اور پکارا اُسنے کہ چلو چلو پہونچو اور خبر لو اپنے بھائیون کی پس بتحقیق گھیر لیا ہے اُنکو رومیون نے اور وہ شدت لڑائی اور بُرے اندوہ اور سختی مین ہین اور حال یہ ہوا کہ جب بطریق ملعون نے دیکھی قلت مسلمانون کی جو اُسکو گھیرے تھے پس پکار کر کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ نکلو تم اس تھوڑے گروہ کی طرف جسنے احاطہ کیا ہے تمکو پس مار ڈالو اُنکو اور پھر چلو شہر کو اور اگر مار ڈالو گے تم اُنکو تو توڑ دو گے تم عرب کی تیزی کو اور پلٹ جاوین گے وہ تمھارے یہان سے مصعبؒ ابن عدی نوخی نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین بروز لڑائی بعلبک کے بیچ ہمارا یہان سعید بن زید کے اور ہم گھیرے ہوے تھے بطریق اور رومیونکو حصار مین اور ہم قریب پانچ سو کے تھے پس نہین خبردار ہوے ہم مگر اُس حال مین کہ بطریق اور ساتھی اُسکے دوڑے ہماری طرف ہر جگہ سے پس پکارا ہمنے ایک دوسرے کو اور یکجا ہو گئے ہم سب اور قسم ہے خدا کی کہ موجود تھا مین اکثر وقایع شام اور لڑائی رومیون مین پس نہین دیکھا مین نے شدید اور سخت تر اُن لوگون سے جو سردار بعلبک کے ساتھ تھے اور ثابت اور قائم تر اُنسے لوہے کے نیچے درآنے مین قسم ہے خدا کی کہ دفعۃً ہجوم کیا اُنھون نے ہمپر اور پھیل گئے وہ گرد ہمارے تا انیکہ گھیر لیا اُنھون ہمکو بعد اُسکے کہ ہم اُنکو گھیرے ہوے تھے اور تھی نشانی ہماری اُسدن آپسمین یہ کلام لبیک یعقبہ الظفر اور ہم اسی شدت لڑائی مین تھے کہ دفعۃً سُنا ہمنے ایک آواز بلند کو کہ بھر لیا تھا اُسنے پہاڑ کو ان الفاظ سے یا امن یجیب نفسہ للہ تعالیٰ ولرسولہ ویستغفر المومنین فانہم بالقرب منا ولا یعلمون ما نزل بنا پس جب سُنا مین نے آواز کو لیا مین نے اپنے گھوڑے کے پہلو کو اور گرم کیا مین نے اُسکو کوڑے سے اور تھا وہ گھوڑا مثل پہاڑ کے کہ برابری کرتا تھا ہوا کی پس نکلا وہ مثل بجلی کے اور نہ مل سکا مجھسے کوئی رومی مگر گرد کو بعد اُسکے کہ مار ڈالا تھا مین نے ان مین سے دو شخصون کو اور دیکھا مین نے گھوڑے کو کہ وہ اُچک جاتا تھا بڑے پتھر کو اور چلتا تھا وہ جاے دشوار پر تا انیکہ قریب پہونچا مین مسلمانون کے پس پکار کر کہا مین نے اُنسے چلو چلو پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آواز کو پکارا اُنھون نے تیراندازونکو پس آئے اُنکے پاس منجملہ تیراندازون کے ایک سو تیرانداز جنکے پاس کمانین عربی تھین پس بلایا اور ساتھ کیا اُنکو سعید بن زید کے اور کہا اُنسے کہ جاؤ تم اپنے ساتھیون مین قبل اسکے کہ آوے دشمن اُنکی طرف پھر بلایا ضرار بن الازور کو اور کہا اُنسے کہ قوت دو تم اپنے بھائی سعید کو پس روانہ ہوے وہ پہاڑ کی چوٹی پر اور قریب رومیون کے پہونچے اور وہ گھیرے ہوے تھے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابو زید رضؓ بن عامر زیدی نے بیان کیا ہے

کہ مین موجود تھا اُس لڑائی مین ہمراہیان سعید بن زید مین اور گھیر لیا تھا ہمکو رومیون نے اور صبہ کیا تھا ہمنے اُنکے مقابلے مین مثل پہاڑ کے
مرتبہ والون کے اور زمین پر گر کے بیہوش ہوگئے تھے ہم مین سے ستر آدمی مردہ اور زخمی ہوکر اور ہم سختی اور تنگی مین تھے اور امید
وطمع کی تھی رومیون نے ہم مین تا اینکہ سُنی ہمنے آواز تکبیر اور نفیر کو پس جب قریب آئے نشان مسلمانون کے پھیر دیا ہم
پیچھے کو درانحالیکہ مٹھیر دینے والے تھے وہ بطرف حصار کے اور جا ملے ہم اُنکے پچھلے لوگون مین اور بہت لوگ اُنمین سے مارے
گئے اور زخمی ہوے بسبب کثرت کے اور پناہ لی اُنھون نے حصار مین اور گھیر لیا ہمارے ساتھیون نے اُنکو اور نہین چھوڑا ہم نے
کسی کو اُنمین سے اس امر پر کہ نکالے اپنے سر کو حصار سے بسبب خوف تیر کے اور پہونچی خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو
اُن لوگون کی جو شہید ہوے مسلمانون سے اور جو مار ڈالے گئے مشرکین سے اور یہ کہ گھیر لی گئی قوم روم اور نہین ہوا اُنکے نزدیک کچھ
اور پانی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ شکر اور تعریف ہو اُس خدا کی جسنے متفرق کر دیا اُنکو بعد مجتمع ہونے کے پھر پڑھا
اُنھون نے یہ آیت وکفی اللہ المؤمنین القتال یعنی آخر تک پھر آئے وہ مسلمانون کے پاس اور کہا اُنسے کہ پھر جاؤ تم اپنی جگہون پر اور کھڑے
کرو تم گرد شہر کے خیمون کو اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے مدد کیا تمھارے دشمنون پر اور وفا کیا اُنسے اپنے وعدے کو
ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولی لھم پس پھر آئے مسلمان اپنی جگہون پر جیسا کہ اُنکو حکم کیا تھا
وہ پہلی مرتبہ اور کھڑا کیا اپنے خیمون کو اور مقرر کیا اور بھیجا اُنھون نے لشکر طلایہ کو اور بھیجا چراگاہ کی طرف اپنے اونٹون کو اور
روانہ کیا واسطے لکڑی لانے کے اپنے غلامون کو پھیر روشن کیا اُنھون نے اپنی آگ کو اور جاتا رہا اُنسے خوف اور معاملہ
ہوئی اُنکو اطمینانیت اور بعلبک کے لوگ جو مدد کو شہر بانہ یار اور شور اور فریاد کی اُنھون نے اپنی زبان مین پس سوال کیا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے شرح اُنکے کلام کا پس کہا مترجم نے کہ ای سردار وہ بیان کرتے ہین اوپر کی مصیبت
اور مصیبت کو اور تباہ ہونا اپنے ملک اور گھر بار اور فنا اور معدوم ہونا اپنے لوگون کا وقت آنے اہل عرب سے اُن کے
ملک مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ نزدیک ہوا وقت شام کا پس کہلا بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کے پاس کہ احتیاط رکھو تم اپنے ہمراہی مسلمانونپر اور کوشش کرو تم رحمت کرنے اللہ تعالیٰ
اس امر کی کہ نہ جاتا رہے تمسے قوم کا کوئی شخص اور وسعت دو تم جگہ کو واسطے محصورین کے اسقدر کہ بھاگ جاوے
کوئی اُنمین کا پس بتعیت کرے اس بیلے کی دوسرا اُنکا اور ہووے یہ امر مثل اُسکے کہ حاصل ہوئی کسی شخص کے ہاتھ مین کوئی چیز
اور ضایع کر دیا اُسنے اُس چیز کو پس جب آیا ایلچی پیام لیکر سعید کے پاس وصیت کی اُنھون نے اپنے ساتھیون کو اس امر کی کہ
نہ نکلین وہ واسطے تلاش لکڑی کے مگر سوا آدمی مسلح اور نہ دور جاوین پس نکلی قوم واسطے لکڑی کے جیسا کہ حکم کیا تھا سعید
نے اُنکو اور روشن کیا اُنھون نے آگ کو اور رات گذرانی درانحالیکہ وہ تکبیر اور تہلیل کہتے تھے اور گرد حصار کے گھومتے تھے
پس جب دیکھا بطریق نے اس حال کو آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور کہا اُسنے کہ سختی ہوئی تحقیق بڑی تدبیر کی ہمنے اور خطا کی ہم نے
رائے مین اور نہین ہی ہمارے واسطے مدد اور نہ یاری کرنے والا اور بند اور قید کیا ہے ہمکو اہل عرب نے ہمکو اس جگہ تنگ مین

فت
تمھارا بیت تم کو
دین باشتون کا مثل
پاشم من تم کو
کا دانی فکسم بت
اجگہ آیت
دو ہو گیا کیا ہو دیا
اُنکے اور مسلمان کی
ساتھ کی وہ خواہش کرنے
مین بسا کیا گیا ہے
کی مثال ان کافرون کے
ساتھ جو پیر سکے

اور نہین جو ہمارے نزدیک کھانا اور پانی اور اگر یہ معاملہ ہمپر دوسرے دن تک گھٹ جائیگی تو تین ہماری اور مرجائین گے
ضعیف لوگ اور ہلاک ہوجائینگے گھوڑے ہمارے اور اگر سپر نہ کیا ہمنے اپنے تئین باکراہ پس ہم رڈے جائین گے ہم سب کے سب
پس کہا ابطارقہ نے کہ تو نے کیا تجویز کی ہو کہ ہم اُسکو کرین پس کہا اُسنے کہ میری راے یہ ہو کہ مکر اور حیلہ کرین ہم اہل عرب سے
اور درخواست کرو نہین اُنسے صلح کی اپنے اہل و شہر کے واسطے جسطرح سے کہ وہ چاہین اور ضمانت کرو نہین اُنسے اس امر کی
کہ کھول دونگا مین اُنکے واسطے شہر کو جیسا کہ اُنکو منظور ہوگا اور ہوجاوینگے ہم اُنکی ذمہ داری مین پس جب داخل ہونگے ہم
شہر مین لڑینگے ہم اُنسے شہر پناہ کی دیوار پر اور بھیجینگے ہم کسی کو حاکم عین الجر اور حاکم جوسیہ کے پاس پس شاید کہ وہ دونون
آوینگے ہماری مدد ہی کو پس لڑینگے وہ شہر کے باہر سے اور ہم شہر پناہ کے اوپر سے اور اب کی بار کفایت کرین گے ہمکو مسیح
پس کہا قوم نے کہ اے سردار حاکم جوسیہ کا کبھی تیری کمک کو نہ آویگا اسواسطے کہ وہ اپنے کام مین ہو اور کبھی وہ بھی محصور ہوا
تھا جیسے کہ ہم محصور ہوے ہین اور ہمنے سُنا تھا قبل آنے اہل عرب کے ہمارے اوپر یہ بات کہ اُنھون نے مصالحہ کرلیا ہی
حاکم جوسیہ سے اور اُسکو قوت اور طاقت عرب سے لڑنے کی نہین ہو اور حاکم عین الجر کا حال یہ ہو کہ وہ دیندار اور زاہد ہو اور
اُسمین جرات لڑائی کی نہین ہو اور نہ اُسکے پاس لشکر ہو اور جو لوگ اُسکے شہر مین ہین وہ تاجر اور سوداگر ہین اور پھیلے ہوے
ہین انتہار حدود ملک شام مین اور ہم اُنکو داخل صلح اہل عرب مین جانتے ہین پس تجویز کرتو اپنی راے سے اپنے اور ہمارے
اور رعیت کے واسطے وہ چیز جس مین بہتری ہو پس منظور کیا اُسنے مطلب کو اور جب صبح ہوئی آیا اور بیٹھا وہ حصار کی دیوار پر
اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آیا نہین ہو تم مین کوئی ایسا شخص جو سمجھے میرے کلام کو اور مین ہربیس بطریق ہون پس سُنا
اس کلام کو بعض ترجمان نے جو ساتھ سعید بن زید کے تھا پس آیا وہ اُن کے پاس اور کہا کہ اے سردار یہ گبر ہربیس ہی حاکم
قوم کا اور وہ استدعا کرتا ہو تمسے بات چیت کی پس کہا سعید نے کہ جاتو نزدیک اُسکے اور سوال کر کہ کیا کہتا ہو پس کہا
اُس شخص نے ہربیس سے کہ تو کیا چاہتا ہی ہربیس نے کہا کہ تمھارے سردار پناہ دیوین مجکو اپنے ساتھی تیرا ندازون سے
اور نزدیک ہون مجھسے پس گفتگو کرون مین اُن سے پس بیان کیا **ترجمان** نے یہ مقولہ اُسکا سعید بن زید سے پس کہا
سعید نے کہ بزرگی ہو اُسکو اگر اُسکا کچھ مطلب ہو تو آوے وہ میرے پاس بحالت خواری اور ذلت کے تا انیکہ گفتگو کرونمین اُس
سے پس کہا ہربیس نے ترجمان سے کہ کیون کر آؤن مین اُن کے پاس حالانکہ میرے اُنکے لڑائی ہو پس ڈرتا ہون اس امر سے کہ
مارڈالینگے وہ مجکو پس کہا ترجمان نے کہ مین امان لے لونگا تیرے واسطے اُسنے کہ اہل عرب نہین جو رد ستم کرتے ہین جب امان دیتے
ہین اور نہین توڑتے ہین عہد کو جسوقت کہ عہد کرتے ہین پس کہا بطریق نے ہان سچ ہو ایسے ہی حالات اُن کے ہمنے سُنے ہین اور مین
چاہتا ہون کہ طلب مضبوطی کرون اپنی ذات کیواسطے اور بون تجھسے عہد کو اور ہوجاؤن اُنکی ذمہ داری مین اسواسطے کہ وہ امانت دار
ہین اور سوداے عہد اور بیوفائی نہین کرتے ہین اور نہ لونگا مین اپنے شہر والونکے واسطے امان کو اسواسطے کہ وہ ایسی قوم ہین جنسے لڑنا
ہوا ہو کینہ اور اُنکے ہاتھون سے ہمارا بہت خون ہوا ہو پس کہا ترجمان نے کہ مین ظاہر ہو بیان کرونگا سب یہ حال سردار سے

اور آیا ترجمان سعید بن زید کے پاس اور بیان کیا اُنسے پس کہا سعید نے کہ چھوڑ دے تو اُسکو اس حال پر کہ متوجہ ہو جسکی طرف وہ چاہے اور اُسکے واسطے امان ہو یہانتک کہ پھر جاوے وہ اپنی طرف کو پس آگاہ کیا ترجمان نے اُسکو پس آیا ہرمز پس اپنے ایک بڑے مرتبے والے اور حامل ہمراہی کے پاس اور کہا اُس سے کہ بہ تحقیق دیکھا تو نے اُس چیز کو جو نازل ہوئی اور کیونکر لے لیا ہے عرب نے راہ کو ہمارے اوپر اور مسیح نے بلاد شام کی خرابی کا حکم دیا ہے اور غالب ہو گئے ہیں عرب ہمپر اور ہم مبتلاے شدت اور سختی ہیں اور اگر نہ لیوینگے ہم اُنسے امان کو تو مر جائینگے ہم بھوکھ اور پیاس سے اور بعد اُس کے حاکم ہو جائینگے وہ ہمارے گھر بار اور بچے کے بالوں کے اور تقسیم کر لیوینگے وہ ہمارے مال اور ملک کو اور نہیں ہے ہمارا کوئی کمک کرنے والا سواے اسکے کہ ہر حاکم اور بطریق مشغول ہے اپنے ذاتی کام میں اور باز رہا ہے اور حمص محصور ہے اور بادشاہ باز رکھا گیا ہے بسبب فکر اپنی ذات کے ہماری مدد دہی سے پس جا تو اس قوم کے پاس اور لے اُن سے ہمارے واسطے امان اور عہد و میثاق کو تا اینکہ جاؤں میں اُن کے پاس شاید کہ ہو جاوے ہمارے اُن کے بیچ میں مصالحہ اور شاید کہ قدرت پاؤں اور حیلے کی حاصل کرنے میں تا اینکہ پھیر چلیں ہم بجانب شہر کے پس لڑیں ہم اُنسے اور شاید کہ لوٹ میں اُن سے اپنے اور تمھارے اور شہر والوں کے واسطے امان کو کچھ تھوڑی مقدار پر اپنے مال سے کہ رغبت دلاؤں میں اُن کے سردار کو شاید کہ وہ خواہش کریں اس مال میں اور چلے جائیں اور باز رہیں ہمسے یہاں تک کہ دیکھیں ہم کہ اُن کے اور بادشاہ کے بیچ میں کیا معاملہ ہوتا ہے پس آیا وہ شخص اور کھڑا ہوا سامنے سعید بن زید کے اور ارادہ زمین بوسی اور سجدے کا کیا پس اشارے سے منع کیا اُسکو سعید بن زید نے کرنے ایسا تکرے اور دوڑے مسلمان اُسکی طرف اور روکا اُسکو اس کام سے پس ڈرا وہ اور کہا ترجمان سے کہ کیوں باز رکھتے ہو تم مجکو اس امر سے کہ تعظیم کروں میں تمھارے سردار کی پس بیان کیا ترجمان نے اُس کے اُس کلام کو سعید بن زید سے پس کہا سعید بن زید نے کہ ہم اور وہ نہیں ہیں مگر دو بندے خدا ے برتر کے نہیں جائز ہے سجدہ مگر اللہ تعالیٰ کے واسطے پس کہا بطریق نے کہ اسی وجہ سے غلبہ دیے گئے تم ہمپر اور دور ہو پس کہا سعید بن زید نے اُس سے کہ کیا سبب ہے تیرے آنیکا اُسنے کہا میں اس واسطے آیا ہوں کہ حاصل کروں میں تجھ سے اپنے بطریق کے واسطے امان کو اور یہ بات عادت سرداران اور حکام لشکر سے نہیں ہے کہ بیوفائی کریں وہ بعد دینے امان کے اور توڑیں عہد کو سعید بن زید نے کہا کہ اے شخص شکر ہے خدا کا کہ ہم اُن لوگوں میں نہیں ہیں کہ نقض عہد اور عقد اور بیوفائی کریں کسی کے ساتھ اور یہ تحقیق دی میں نے تیرے سردار کو امان اور اُس کے ساتھیوں سے اُس کو جو ڈال دیوے ہتھیار کو اور نکلے بحالت راحت بطلب امان کے پس کہا اُسنے کہ یہ امان تمھارے اور تمھارے سردار اور تم دونوں کے ہمراہیوں کی طرف سے ہے سعید بن زید نے کہا ہاں ایسا ہی تمھارے لیے پس پھرا اور آیا وہ ہرمز کے پاس اور بیان کیا اس سے جواب سعید بن زید کا اور کہا اُسکو اور پرہیز کرو تم غدر اور بیوفائی سے سواسطے کہ غدر ہلاک کرتا ہے غدر کرنے والے کو اور یہ قوم نہیں خیانت کرتے ہیں اپنی امانت میں اور نہیں کبر و غرور کرتے ہیں اُسپر جو آتا ہے اُنکے پاس **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ ہرمز نے پہنا لباس صوف[1] کا اور نکال ڈالا اُسنے ریشمی کپڑا اور ڈال دیا ہتھیاروں کو درانحالیکہ گرد آلود

سعید بن زید کا ہرمز کے پاس جانا اور اسکو اسلام کی دعوت دینا

اور پہنے لیے ہتھیار تھے کچھ لوگ اُسکی قوم کے اپنی وضع اور لباس مین تا انیکہ آکھڑا ہوا وہ سامنے سعید بن زید کے پس جب دیکھا
سعید بن زید نے اُسکو اور وہ لباس صوف کا پہنے تھا گر پڑے وہ اللہ تعالیٰ کے سجدے مین اور کہا الحمد للہ الذی ازل لنا
جبابرھم وامکننا من بطاس قیصر پھر آئے اُسکی طرف اور بٹھایا اُسکو اپنے پہلو مین اور کہا اُس سے کہ یہ تیرا لباس ہے
اور بدل دیا تو نے اُسکو پس کہا اُسنے قسم ہو حق مسیح اور قربان کی کہ مین نے کبھی اس لباس کو نہین پہنا تھا مگر اسوقت اور
نہین پہچانا تھا مین نے سوائے حریر اور دیباج کے اور نہین پہنا اُسکو مگر اسوقت کہ نہین ارادہ رکھتا ہون مین تمسے لڑائی
کا پس آیا ہو سکتا ہے تمسے کہ صلح کرو تم میرے ساتھ ان میرے ہمراہیون اور اہل شہر کے واسطے پس کہا سعید بن زید نے
اُس سے کہ آیا نہ مصالحہ کرون مین تجھسے اور تیرے ساتھیون سے ان دو شرطون پر کہ جو شخص داخل ہووے ہمارے دین
مین تو ہمارا اُسکا حال یکسان ہوگا اور جو شخص رہے اپنے دین پر اور ڈال دیوے ہتھیار کو ہوگا وہ سبے ڈر قتل سے اور
اُسپر عہد اس امر کا ہوگا کہ نہ اُٹھاوے وہ ہمارے اوپر ہتھیار اور نہ لڑے ہمسے اور شہر کو ہمارے سردار محاصرہ کیے ہوے
ہین اور نہ دیکھے ہو فتح اُسکی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس اگر تجکو یہ منظور ہو کہ چلے تو میرے ساتھ ہمارے سردار کے پاس اور
سنین وہ گفتگو تیری اور مصالحہ کرین تیری قوم سے پس چل تو میری ذمہ داری مین پس اگر اتفاق ہو جاوے گا کام مین تیرے
اور اُنکے تو بہتر ہے ورنہ پہونچا دونگا مین تجکو اور اُس شخص کو جو تیرے ہمراہیون سے ارادہ پھیر نیکا کریگا اس جگہ پر تا انیکہ فیصلہ کر دے
گا اللہ تعالیٰ ہمارے تمھارے بیچ مین پس کہا بطریق نے کہ مین ایسا ہی کرونگا پس اُسی وقت بلایا سعید بن زید نے وقاص رضی اللہ عنہ بن
صوف العدوی کو اور کہا اُنسے کہ ہو تم خوشخبری پہونچانیوالے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس معاملے سے جو سُنا اور
دیکھا ہے تمنے پس جلد سوار ہوے وقاص گل دار گھوڑے پر اور تھا وہ گھوڑا مضبوط پس روانہ ہوے وہ تا انیکہ پہونچے ابو عبیدہ
بن الجراح کے پاس اور کہا کہ خوشخبری دیتا ہون مین تمکو اے سردار اور بیان کیا سب حال بطریق کا پس سجدہ کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے واسطے ادائے شکر اللہ تعالیٰ کے پس جب اُٹھایا سر تو کہا اے لوگو آگے ہو واسطے لڑائی شہر کے اور دیکھو اپنے ہتھیارون
کو اور سب ایک ساتھ تکبیر کہو تا کہ رعب مین ڈال دو تم قوم کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے اور رومیون نے ایک ساتھ ہی تکبیر کہی
پس رعب مین ڈالا اُنھون نے قوم کو اور چلے لوگ واسطے لڑائی کے پس گھیر لیا اُنھون نے شہر کو ہر طرف سے پس پہلے سب کے
جو گیا شہر کی طرف اور دی شہر والونکو خبر بطریق کی وہ **هرقال** بن عتبہ تھے اور کہا اُنسے کہ سختی ہو تیرے ہلاک ہو حمایت کرنے
والے تمھارے اور لیلیا ہمنے تمھارے سردار کو ہمارے سردار نے صرف کیا تھا صلح کو تمھاری جانون اور اہل عیال اور مالون پر
پس انکار کیا تمھارے اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے ہمسے اپنی نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے اس امر کا کہ فتح کریگا وہ ہمارے
لیے تمھارے شہرون وغیرہ کو اللہ تعالیٰ پورا کرنے والا اپنے وعدہ کا ہے پس جب سُنا اہل بعلبک نے یہ حال پھر گئے منھ اُنکے اور ڈر
گئے دل اُنکے لڑائی سے اور کہا اُنھون نے کہ ہلاک کیا ہمکو بطریق نے اور ہلاک کیا اُسنے اپنی جان کو اور اگر مصالحہ کر لیتے ہم اہل عرب
سے قبل اُسکے کہ آوے ہمپر یہ محاصرہ اور لڑائی تو بہتر تھا ہمارے واسطے اور سخت ہوئی لڑائی اُنپر اور واقع ہوا اُن مین خوف

پس پکار کر کہا اُنھون نے نفون نفون یعنی امان **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جانا اس امر کو کہ آگ لڑائی کی روشن کی گئی ہی اہل بعلبک پر بھیجا سعید بن زید کے پاس کہ جلد آؤ تم میرے پاس اُس شخص کو لیکر جسکو تمنے امان دی ہی اور ہماری طرف سے بھی امان ہی اُسکو اور ہم نہین ناچیز کرین گے تمھاری ذمہ داری کو اور نہ پھیرین گے تمکو کسی کام مین اور نہین توڑین گے تمھارے عہد کو پس جب پہونچا ایلچی ابو عبیدہ بن الجراح کا سعید بن زید کے پاس چھوڑا اور متفرق کیا اُنھون نے اُس حصار پر ایک شخص کو اپنے ساتھیون سے اور چلے وہ مع بطریق کے تا انیکہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب ٹھہرا بطریق اُنکے سامنے اور دیکھا اُنکے ساتھیونکا جہاد اور اُس چیز کو جو سامنے تھی شہر کے شدت اُنکی لڑائی سے جنبش دی اُسنے اپنے سر کو اور کاٹا دانتون سے اپنی انگلیون کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے کہ سوال کر تو اُس سے پس سوال کیا مترجم نے پس یا بطریق آگے مترجم کے اور کہا اُس سے کہ بہ تحقیق مین نے جانا تھا اس امر کو کہ تم بہت ہو تعداد مین اُس سے کہ جتنے ہو تم اور خیال مین آتا اور معلوم ہوتا تھا ہمکو تمھاری لڑائی کے وقت اور ہنگام اُٹھانے شدت کے تمھاری لڑائی مین یہ کہ تم لوگ بہ تعداد سنگریزون کے ہو کثرت مین اور ہم دیکھتے تھے سبزے گھوڑون کو کہ سر اُنکے ہوا سے ملے ہوے اور اُنپر لوگ سبز پوش نشان لیے ہوے سوار ہوتے تھے پس جب آیا مین تمھارے بیچ مین نہین دیکھتا ہون مین کوئی چیز اُسمین کی اور دیکھتا ہون مین تم لوگونکو اب تھوڑی تعداد مین اور نہین جانتا ہون مین کہ کیا کام کیا اُن لوگون نے اور کیا ہوے آیا انھین لوگون کو بھیجا ہی تمنے بجانب عین الحر کے یا اور کسی طرف پس سامنے آئے اُسکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا مترجم سے کہ کہہ تو اُس سے کہ سختی ہو تجھپر ہملوگ گروہ مسلمانونکے ہین بہت دیکھتا ہی اللہ تعالی ہماری تعداد کو مشرکین کی آنکھون مین اور مدد دیتا ہی ہمکو ساتھ فرشتون کے جیسا کہ اُسنے ہمارے ساتھ بدر کی لڑائی مین کیا تھا اور یہ امر احسان اور بزرگی کا ہی اللہ تعالی کی طرف سے ہمارے اوپر اور اسی سے فتح کیا اللہ تعالی نے ہمارے اوپر تمھارے شہرون اور ملکون کو اور گھٹا دیا اُسنے تمھارے لشکرون کو اور بھگا دیا تمھاری جماعتون کو اور مٹا دیا اُس نے تمھارے بڑونکو پس نہ ناچیز جانو تم اُس چیز کو جو دی اللہ تعالی نے بڑائی سے مسلمانونکو پس جب سُنا بطریق نے یہ کلام جو بیان کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح کے کہنے سے کہا اُس نے کہ بہ تحقیق بے سبر کیا تمنے اُس ملک شام کو جسنے عاجز کر دیا تھا اہل فارس و جزیرہ اور ترک کو اور نہین جانتے تھے ہم کہ ایسا کبھی ہوگا اور یہ ہمارا شہر ایسا ہی کہ نہین محصور ہوتا تھا اور نہین عاجز کرتی تھی اُسکے لوگون کو لڑائی اسواسطے کہ یہ شہر مضبوط ہی کہ نہین ہی ملک شام مین مثل اُسکا بنایا تھا اُسکو سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے اپنے واسطے اور مقرر کیا تھا اُس کو گھر اپنے رہنے کا اور رکھنے خزانہ اپنے ملک کا اور اگر نہ واقع ہوا ہوتا تجاوز کرنا ہمارا حد سے اور نکلنا تمھارے مقابلے کو اور منصرف ہونا ہمارا شہر سے نہ مصالحہ کرتے ہم تمسے اور نہ ڈرتے ہم تمھاری لڑائی سے اگر تم مقیم رہتے صبر برس تک اور اب تو جو ہوا سو ہوا پس اگر یا منظور ہی تمکو کہ مصالحہ کرو تم شہر کے واسطے تا کہ مصالحہ کر لیوین ہم تمسے اور صلح کرو تم اپنی شرائط اور درخواست مین کہ یہ امر نزدیک تر ہے راستے کے ہمارے اور تمھارے واسطے ہی اور قسم ہی حق مسیح اور انجیل کی کہ اگر

کھول دیونگے ہم تمھارے لیے اس شہر کے دروازے کو تو نہ دشوار ہوگا تسخیر ملک شام مین کوئی شہر پناہ نہ کوئی قلعہ پس جب
آگاہ کیا مترجم نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس گفتگو سے کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے مترجم سے
کہو اس سے کہ اللہ تعالیٰ نے قدرت اور جگہ دی ہمکو تمھاری زمینون پر اور مقرر کیا ہی ہمارے لیے غنیمت تمھارے مالون مین
اور ذلیل اور خوار کیا ہمارے واسطے تمھارے بادشاہون کو درانحالیکہ اوا کرتے ہین وہ جزیہ اور ذلیل وخوار ہین اور تحقیق ڈالا
تھا تجھ مین تیرے نفس نے جھوٹے اعتماد کو اور گمان کیا تھا تو نے ساتھ گمانہاے فریبندہ کے تا انیکہ بھرا یا اللہ تعالیٰ نے تجھے نفس
مین بد یونکو اور چکھا دیا تجکو ذائقہ ذلت اور حقارت کا اور ضرور ہی ہمکو کہ ملکیت حاصل کرین گے ہم تمھارے شہر اور اس چیز پر جو اُسمین
ہی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور مار ڈالینگے ہم لوگون کو اور قید کرلیوینگے ہم اُن دیہ زنکو جنھون نے ارادہ کیا ہی ہم سے لڑائی کا اور
نہین داخل ہوے وہ ہماری صلح مین پس جب سُنا بطریق نے یہ کلام زبان مترجم سے کہا اُسنے کہ یقین ہوگیا مجکو اس امر کا
کہ سیخ خشمناک ہوے ہین اس شہر اور سواے اسکے اور شہر و پر کہ بھیجا تمکو انکی طرف اور غالب کر دیا تمکو اوپر اور تحقیق مین نے
کوشش کی تمھاری لڑائی مین اور مکر اور فریب کیا تمھارے ساتھ مگر کچھ نفع نہ دیا میرے حیلے اور فریب نے اسواسطے کہ تم قوم غلبہ
دیے گئے ہو کہ نہین بے پروا کرتا ہی کسی کو تم مین حیلہ اور مکر اور نہین اندیشہ کرتی ہی تمکو لڑائی اور نہین طلب کیا مین نے
تجھسے گرسلامتی اور بیخوفی کو اسواسطے کہ نہین آیا مین از خود تمھارے پاس مگر بعد کوشش کے نہ بنظر مہربانی کے اپنی جان پر اور
منقطع باقی رہنے اپنے ملک کے ولیکن ارادہ کیا مین نے صلح بندون اور آبادی شہر و نکا اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نہین دوست
رکھتا ہی فساد کو پس تحقیق منظور کیا مین نے صلح کو پس آیا منظور ہی تمکو یہ امر کہ مصالحہ کرو تم مجھسے شہر اور وہان کے لوگون اور
میرے ساتھیون کے واسطے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہ کیا دیگا تو ہمکو اس صلح مین اُس نے کہا
یہ امر تمپر حوالہ ہی پس دیکھو اور تجویز کرو تم کہ کیا چاہتے ہو ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ فتح کرے مسلمانون پر صلح
سے اس شہر کو درانحالیکہ بھریوین وہ سونے اور چاندی کو پس نہین ہی یہ بات پسند اور محبوب ترہمکو خوان ایک مرد مسلمان
سے ولیکن اللہ تعالیٰ نے دیا ہی شہید ونکو عالم آخرت مین بہت زیادہ اس سے پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ولا
تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء آخر تک پس کہا بطریق نے کہ اب مصالحہ کرتے ہین ہم تمسے ایکہزار
اردقیہ سونے اور دو ہزار اردقیہ چاندی اور ایکہزار کپڑے ریشمی پر پس ہنسے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور آئے مسلمانون کے
سامنے اور کہا اُنسے کہ نہین سُنتے ہو تم قول اس گبر کا اُنھون نے کہا ہان سُنا ہنسے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
کہا پس کیا رائے ہی تمھاری اُسکی شرط مین پس کہا اُنھون نے کہ راے سردار کی بڑی اور شرط انکی پسند ہوگی ہمکو اور نہ باہر
ہونگے ہم تمھاری اطاعت سے پس آئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بطریق کے پاس اور کہا اس سے کہ اے شخص مصالحہ
کرتے ہین ہم تجھسے دو ہزار اردقیہ سونے اور چار ہزار اردقیہ چاندی اور دو ہزار کپڑے ریشمی اور پانچ ہزار تلوار پر شہر سے اور
اُن ہتھیارون پر جو تیرے ساتھیونکے پاس حصار مین ہین اور لیوینگے ہم محصول تمھاری زمین کا آیندہ سال سے اور

جنیا اور تم بعد اس مصالحے کے نہ اُٹھاؤ ہتھیار ہمارے مقابلے مین اور نہ لکھا پڑھی رکھو کسی بادشاہ سے اور نہ کرو بعد صلح کے
کوئی نئی بات اور نہ بناؤ کوئی کنیسہ اور نہ کوئی دیر پس جب سُنا بطریق نے ان شرائط کو کہا اُن سے کہ یہ سب تمھارے واسطے
ہمکو اپنے اوپر منظور ہے اور مین ایک شرط کرتا ہون تمپر اور تمھارے ساتھیون پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا وہ شرط کیا ہے اُسنے
کہا کہ وہ یہ ہے کہ نہ داخل ہو تم مین کا کوئی ہمارے پاس اور ٹھہرے وہ شخص جسکو تم بھیجو اپنے ہمارے اوپر مقرر کروگے
باہر شہر کے مع اپنے ساتھیون کے پس ہوگی اُسکے واسطے نگاہبانی اور جزیہ لینا چھوڑ دے مجکو وہ اندر شہر کے تمھاری طرف سے
واسطے اصلاح اور بہتری اور نگرانی اُمور لوگون کے اور ہم باہر لاوینگے شہر سے اُس شخص کے پاس جو تمھاری طرف سے
مقرر ہوگا ایک بازار کو کہ اُسمین ہر چیز ہمارے شہر کی ہوگی پس خرید فروخت کرین گے بازاری لوگ اُن کے ساتھ اور
نہ داخل ہون گے وہ ہمارے یہان اس خوف سے کہ سخت کلامی کرین وہ ہمارے بطرون سے پس فساد مین ڈالین معاملے کو
ہمارے اور تمھارے بیچ مین اور ہو جاوے وہ معاملہ سبب غدر اور بیوفائی اور عہد شکنی اور آغاز برائی کا پس کہا ابو عبیدہ رضی
بن الجراح نے کہ ہم جسوقت مصالحہ کرینگے تمسے اپنے ذمے کر لینگے تمھارے کام کو اور باز رکھینگے تمسے اور کوشش کرین گے
تمھارے دشمن پر اسواسطے کہ تم ہو جاؤ گے ہماری ذمہ داری مین اور ہوگا وہ شخص جسکو ہم مقرر کر جائین گے مثل درمیانی کے تمھارے
بیچ مین بطریق نے کہا پس مقرر ہو شخص باہر شہر کے اور کرے وہ جو چاہے حمایت اور نگاہبانی سے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ ہمنے منظور کیا تمھارے واسطے شرط کو اور ہمکو کوئی حاجت تمھارے قلعہ مین داخل ہونے اور اقامت پس
پشت پھیرو ملکی تمھارے شہر مین نہین ہے بطریق نے کہا کہ تمام ہوئی صلح اس قرارداد پر پس روانہ ہوا البطریق بجانب شہر کے
اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُسکے ساتھ تھے پس جب پہونچا وہ دروازے پر پہنہ کیا اُسنے اپنے سر کو موافق دستور
کے اور آہستہ کلام کیا اُسنے اپنی زبان مین پس پہچانا اُسکو شہر والون نے اور کہا اُس سے کہ کیا حال ہے تیرا اور تیرے
ساتھی کہان ہین پس بیان کیا اُسنے سب قصہ اپنا اور اپنے ساتھیون کا اور آگاہ کیا اُن کو صلح سے پس آئے قوم کے لوگ
اور کہا اُنھون نے کہ ہلاک ہوئین جانین اور گیا مال پس کہا اُنسے بطریق نے کہ اے قوم نہین مصالحہ کیا مین نے اُنسے مگر اُسمین
میرا مطلب اور ہے سوائے صلح کے پس کہا اُنھون نے کہ جاتو اپنی ذات کے واسطے صلح کر اور ہم اُنسے کبھی مصالحہ نکرین گے اور
نہ چھوڑینگے ہم کسی کو عرب سے اس امر کیواسطے کہ مالک ہو جائین وہ ہماری گردنون کے اور داخل ہو وین ہمارے شہر مین
اور ہمارا شہر مضبوط ترین شہرونکا ہے ملک شام مین اور بہت ہے سب شہرون سے مال مین اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے آگاہ کیا تھا مسلمانون کو مصالحہ بطریق سے اور حکم کیا تھا اُنکو کہ باز رہین وہ قتال سے اور ریلٹ جلوین اپنی جگہون اور خیمون
مین پس جب سُنی مترجمین نے گفتگو اہل بعلبک کی اُنکے بطریق سے خبر دی اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس حال سے
پس متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بطریق کی طرف اور کہا اُس سے کہ کیا جواب دیتا ہے تو پس کہا بطریق نے
کہ اے سردار تم اپنی روش اور طریق نرم پر ہو اور چھوڑ دو مجکو اور قوم کو پس قسم ہے حق مسیح کی کہ اگر نہ قبول

کرینگے وہ میری صلح کو ہرآئینہ داخل کرینگے ہمکو شہر پناہ مین بناگواری اُنکے پس رکھوگے تم اُنمین اپنی تلوار کو اور مارڈالوگے تم اُن کے لوگونکو اور لونڈی اور غلام بناؤگے عورتونکو اور لوٹ لوگے اُنکے مالونکو اسواسطے کہ مین آگاہ ہون پوشیدہ امور اُنکے شہر سے اور جانتا ہون اُسکی راہون کو اس امر کو کہ کسطرح سے ہمین داخل ہونا چاہیے پس کہا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے جو اللہ چاہتا ہی وہی ہوتا ہے اور ہم شکر کرتے ہین اللہ تعالیٰ کا ہر حال مین اور روی دیوار شہر پناہ پر سنتا تھا کلام اپنے بطریق کا اور مترجم شرح بیان کرتا تھا اُسکی ابوعبیدہ بن الجراح سے پس جب سُنی اُنھون نے یہ گفتگو تاریک ہوگئے چہرے اُنکے اور داخل ہوا خوف اُنکے دلونمین اور بدل گئین رنگتین اُنکی پس اُسی وقت آیا اُنکے سامنے بطریق اور کہا اُنسے کہ کیا کہتے ہو تم لوگ صلح عرب کے مقدمے مین اسواسطے کہ مین قید ہون اُنکے ہاتھونمین اور یہی حال تمھارے لوگون اور بنی اعمام کا ہی پس اگر نہ معاملہ کروگے تم مارڈالین گے وہ ہم سب کو اور بعد ہمارے پھرین گے تمھاری طرف پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار ہم نہین طاقت رکھتے ہین سب اسقدر مال دینے کی بطریق نے کہا چہارم حصہ اُس مال کا مین دونگا یعنی پانچسو اوقیہ سونا اور ایک ہزار اوقیہ چاندی اور دوسو پچاس کپڑے ریشمی اور اُسی قدر تلوارین پس خوش ہوے دل رومیون کے اس بات سے اور کہا اُنھون نے بطریق سے کہ کھولے دیتے ہین ہم دروازے کو صرف تیرے واسطے اور نہ داخل ہوئے تیرے ساتھ کوئی شخص عرب کا جبتک کہ اصلاح کرین ہم اپنے شہر کی اور اُٹھالیوین ہم اسباب اپنا اور چھپادیوین اپنی عورتون کو اور مطمئن ہوجاوین اُنکے اور ہمارے دل پس کہا بطریق نے کہ مین نے اسی بات پر اُنسے مصالحہ کیا ہی کہ کوئی شخص اُنمین کا شہر مین داخل نہوگا اور جسکو وہ تمھارے لیے مقرر کرینگے وہ شخص مع اپنے ہمراہیونکے باہر شہر کے رہیگا اور تم مقرر کرکے بھیجدوگے ایک بازار اُنکے پاس کہ خرید و فروخت کرینگے وہ اُس سے پس خوش ہوئی قوم اس بات سے اور کھولدیا اُنھون نے دروازے کو پس داخل ہوا بطریق اُنکے پاس اور بھیجا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے سعید بن زید کو بجانب حصار واقع پہاڑ کے تا انیکہ چھوڑدیا سعید بن زید نے اُن لوگونکو جو اُنمین محصور تھے اور لائے اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس پس لے لیا ابوعبیدہ بن الجراح نے ہتھیار اُنکے اور رکھا لوگونکو اپنے پاس بطریق رہن کے اسواسطے کہ خوف کیا اُنھون نے اس امر کا کہ اگر چھوڑدین اُنکو اور جاوین وہ اپنے شہر مین تو غدر اور بیوفائی کرینگے مسلمانونکے ساتھ اور رہتے تھے وہ لوگ ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس لشکر مین اور نہین کوئی برائی کیجاتی تھی اُنکے ساتھ اور بطریق جمع کرتا تھا مال کو سہیل بن صباح نے بیان کیا ہی کہ آیا بطریق مع مال بارہ دنکے بعد اور لائے وہ مسلمانونکے لشکر مین غلہ اور چارہ پس جب پورا ہوگیا مال اور کپڑے اور ہتھیار سپرد کیا اُسکو بطریق نے ابوعبیدہ بن الجراح کے اور چھوڑدیا اپنے لوگونکو اور کہا ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ لاؤ تم اُس شخص کو جسکو تم ہمپر مقرر کروگے تا کہ شرط کرلونمین اُس سے تمھارے سامنے اس امر کی کہ نہ جور و ظلم کرے وہ ہمپر اور نہ مطالبہ کرے ہمسے اُن امور کا جنکے ہم متحمل نہوسکین اور نہ داخل ہو وہ ہمارے شہر مین پس بلایا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک مرد کو بہترین قریش سے جنکا نام رافع بن عبداللہ السہمی تھا پس کہا اُنسے کہ مین مقرر کرتا ہون تمکو اس شہر پر اور متعین کرتا ہون تمھارے ساتھ پانچسو سوار تمھاری برادری اور گروہ سے اور پیادہ اور مسلمانونسے اور مین حکم کرتا ہون تمکو مطابق حکم اللہ تعالیٰ کے پرہیزگاری کا پس لازم ہے اوپر تمھارے کہ پرہیز کرو تم اللہ سے سمت چھوڑنے کا

ذکر فتح بعلبک بطلوع فجر

حق ہو اور ہو تم حاکمان عدالت کنندہ سے اور احتیاط رکھو ظلم سے اس حالت مین کہ اُٹھائے جاؤگے تم ساتھ ظالمین کے اور جان لو تم اس
امر کو کہ اللہ تعالیٰ سوال کریگا تمسے اُن لونگی نسبت اور مطالبہ کریگا تمسے اُس کام پر جو خلاف حق کروگے اور جان لو تم اُس بات کو
کہ مین نے سُنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ارشاد فرماتے تھے ان اللہ تعالیٰ اوحی الی داؤد قد وعدت من
ذکرنی ذکرته والظالم اذا ذکرنی لعنت پس قائم اور مقرر کرو تم کاؤں اطراف شہروں مین اور نہ لاغر ہو تم کو غرور اسوجہ سے کہ تم
اپنے دشمنونکے بیچ مین ہو اور اللہ تعالیٰ اُنکی کمین گاہ مین ہے اور نہین جانا مین نے تمکو مگر ہوشیاران بیدار رہو اور اختیار رکھو سواحل
دریا سے اور تاخت تاراج کرو اور ہووے تاخت تمھاری جمعیت ایک سویا دو سو یا کچھ کم تمھارے ساتھیونسے اور نہ جگہ دو تم تنکیکو
شہر والون سے اس امر کی کہ شریک ہو اور ملے وہ تمھارے ساتھیونمین کسی تاخت مین تاکہ نہ طمع کرے دشمن تمھارا بسبب نزدیکی کے
تمھاری طرف اور اچھا معاملہ کرو اُس شخص کے ساتھ اُنکی جماعت سے جو امانت چاہے تمسے اور صلاح کرو اُنکے ساتھ بات کی اور حکم
کرو اُن کو عدالت کا اور رہو تم قوم مین مثل ایک کے معاملات مین اور حکم کرو اپنے ساتھیونکو اس امر کا کہ باز رکھین وہ اپنے ہاتھونکو ایذا دینی
سے اور ڈرتے رہو ظلم اور فساد سے واسطے رعیت کے اور اللہ تعالیٰ میرا قائم مقام ہے تمپر اور سلامتی ہو تمپر پھر ارادہ کیا تھا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کوچ کا کہ اُسی وقت آیا حکم عین الجر کا پس مصالحہ کیا نصف اُس مقدار پر جسپر اہل بعلبک نے مصالحہ کیا تھا اور حاکم مقرر
کیا اُسپر سالم بن ذویب السلمی کو اور وہ مامون عباس بن مرداس کے تھے اور وصیت کی اُنکو جیسے کہ وصیت کی تھی رافع بن عبداللہ کو
اور کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بہ طلب حمص کے پس جب پہونچے وہ درمیان راس اور فیکہ کے ملاقات کی اُنسے حاکم جوسیہ
نے اُسکے ساتھ بہت ہدایا اور تحفے تھے پس قبول کیا اُنکو اس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے اور از سر نو صلح کی اُسکے ساتھ اور روانہ ہوے
تا اینکہ پہونچے وہ حمص مین حبان بن تمیم نے بیان کیا ہے کہ تھا مین اُن لوگون مین جو رافع بن عبداللہ کے ساتھ تھے اور حال یہ
تھا کہ ہمنے نصب کیے تھے خیمے بنے ہوے بالونکے اور مضبوط کیا تھا اُنکو میخون سے اور اقامت کی تھی باہر بعلبک کے نہین داخل ہوتا
تھا اُسمین کوئی ہم مین کا مگر وقت ضرورت خرید کھانے اور غلہ جو کے اور یا نیمہ ہم تاخت تاراج کرتے تھے سواحل روم کو اور جاڑے
تھے اُن دہات پر جو ہماری صلح مین نہ تھے اور ہمارے سردار ایک سوآدمیون پر ایک نشان باندھتے تھے اور روانہ کرتے تھے ہمکو پس
جب ہم پلٹ آتے تھے اسی طرح اور دو سرونکو بھیجتے تھے اور ہمارے لشکر مین سریہ کی باری مقرر کردی تھی پس جب ہم جاتے تھے کسی سریہ
مین تو بھیجتے ہم مال غنیمت کو بعلبک مین پس آسانی حاصل کی اہل بعلبک نے ہمارے ساتھ اور خوش ہوے وہ ہماری خرید و فروخت
سے اور دیکھا اُنھون نے ہمکو ایسی قوم کہ نہ تھا ہم مین جو جھوٹ اور نہ خیانت اور نہیں عیب چاہتے تھے ہم ظلم کسی پر اور نہ استعمال کرتے تھے صدق و درستی کو
پس مانوس ہو گئے وہ لوگ اس سبب سے اور خوش ہوے دل اُنکے اور فائدہ حاصل کیا اُنھون نے تھوڑی مدت مین بہت سے مال کے پس جب دیکھا اُنکے بطریق نے
اُس چیز کو جو حاصل ہوئی اُنکو ہمسے اپنی تجارت مین بیجا کیا اُسنے اُنکو ایک کنیسہ واقع شہر مین اور کہا اُسنے کہ اے گروہ تجار اور بازاریونکے تحقیق
تم نے جانا ہی اس امر کو کہ مین نے کوشش کی تمھارے کامونمین اور رغبت اور خواہش کی مین نے سلامتی تمھاری جان اور نگاہ رکھنے اور
بچانے اہل و اولاد اور غلمت تمھارے شہر پر اور جانتے ہو تم لوگ اُس چیز کو جو گیا میرے پاس سے اور مین ایک مرد ہون مثل تمھارے کہ لیلیے گئے مال

لہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام پر کہ جو شخص مجھکو یاد کرے گا مین اُسکو یاد کرونگا اور جو شخص مجھ پر ظلم کرے گا مین اُسپر لعنت کرونگا

ع

اور ہتھیار میرے اور مارے گئے اکثر غلام اور ساتھی اور لگانے میرے اور تمکو گ پہونچے ہو ساتھ اُس گروہ کے معاملہ تجارت مین اور دیمو نے
اکیلے ادا کیا ہی چہارم اُس مال کا جو وجب ہوا تھا شہر یا اُنھون نے کہا کہ تو سچا ہی اپنے قول مین پس اب تو کیا کیا چاہتا ہی اُسنے کہا کہ ای قوم تمھاری
بیشتر اُسد کے مگر سردار تھا را اور اب مین مثل ایک مرد کے ہون تم مین سے اور مین چاہتا ہون کہ پھیر دو تم مجکو کسی قدر اُس چیز کا جو دیا ہی مین نے
مال سے عرب کو پس کہا اُنھون نے کہ ای بطریق ہم کہان سے لاوین سیرے واسطے اُسنے کہا کہ مین یہ تکلیف تمکو نہین دیتا ہون کہ اپنے مال سے
نکالکر مجکو دو مگر یہ کہ مقرر کرو تم اس خرید و فروخت مین میرے واسطے دسوان حصہ اُس چیز سے جو لیتے ہو تم اور دیتے ہو ان عرب کو سو اسطے
کہ وہ قید کرتے ہین اور لوٹتے ہین روم کو اور لاتے ہین مال کو تمھارے پاس پس بہت گھبرائے وہ لوگ اس گفتگو سے اور دشوار گذرا
اُنپر یہ امر پس آئے بعض اُنکے بعض کے پاس اور کہا کہ جو کچھ ہمارے پاس ہی ہمارے سردار کا ہی اور بتحقیق کوشش کی تھی اُسنے ہمارے کام مین اور
حمایت کی ہماری اپنی ذات سے پس قبول کیا اُنھون نے اور مقرر کیا اُسکے واسطے اپنے اوپر دسوان حصہ پس مقرر ہوا اُسکی طرف سے ایک شخص عشر لینے
والا کہ لیتا تھا اُسنے دسوان حصہ اور لیجاتا تھا وہ بطریق کے پاس پس مقرر رہا وہ شخص اس کام پر چالیس دن پس جب دیکھا ہرمیز نے اُس
چیز کو جو جمع ہوا اُسکے پاس دسوین حصے سے ایک بڑا مال کہا اُسنے کہ یہ شہر بڑا مالدار اور یہانکی سوداگری مین نفع ہی کہ نہین دیکھا ہی اہل
بعلبک نے کسی شہر کو مثل اُسکے پس بھیجا کیا انکو دوبارہ کیسہ مین اور کہا کہ ای قوم تم جانتے ہو جو خرچ کیا مین نے مال سے تمھاری صلح پر اور
یہ جو تم مجکو دیتے ہو وہ میرے تعین کافی نہین ہوتا ہی پس اگر تم چاہتے ہو کہ پھیر دو مجکو مال میرا اور کر دو مجکو مثل ایک اپنونکے پس مقرر کرو تم
میرے لیے چہارم حصہ تاکہ جلد رجوع کرے میری طرف مال میرا پس پکار کی قوم نے اور شور و فریاد کی اُنھون نے اور سُنی گئین آوازین اُنکی باہر شہر کے
پس جب سُنی مسلمانون نے فریاد اُنکی بے صبری کی اُنھون نے اس امر سے اور وہ لوگ نہین جانتے تھے اس قصے کو پس یکجا ہوے وہ سب اپنے سردار
رافع بن عبد اللہ کے پاس اور کہا کہ ای سردار ہم سُنتے ہین آواز چلانے اس قوم کی اُنھون نے کہا کہ مین بھی سُنتا ہون جیسا کہ تمنے سُنا ہی اور
نہین قریب ہی یہ کہ مین کچھ اُنکے ساتھ کرون مین حلال ہی ہمکو اُنکے پاس جانا اور یہی قرار دار پر ہمارے اور اُنکے اجرا کے کار ہوا ہی اور ہم نے یہ حق
ہین ایفاے عہد کے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ الی آخرہ کا یہ پس اگر آوینگے وہ لوگ ہمارے پاس اور کہا کہ کرینگے ہمکو اپنے
معاملے سے تو اصلاح کر دینگے ہم اُنکے بیچ مین اور فکر اور نظر کرینگے ہم اُنکے کام مین پس نہین تمام کیا تھا رافع بن عبد اللہ نے اپنے کلام کو تو اُنکے
دوڑکر آئے اُنکے پاس شہر کے لوگ پس جب بٹھہرے وہ اُنکے سامنے کہا اُنھون نے کہ ہم دادخواہ ہین اللہ سے اور تمسے بیان کیا سبب اپنا اور جو کچھ
کیا تھا بطریق نے اُنکے ساتھ اور جو قبول کیا تھا اُنھون نے اُسکے واسطے پہلی مرتبہ اور طمع کرنا اُسکا اُنمین رافع بن عبد اللہ نے کہا کہ نہ جگھہ اور قدرت
دینگے ہم اُسکو اس امر کی اُنھون نے کہا کہ ہمنے مار ڈالا ہی اُسکو پس دشوار گذرا یہ امر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور رافع بن عبد اللہ نے کہا کہ
کیا چاہتے ہو تم ہمسے اُنھون نے کہا کہ داخل ہو تم ہمارے شہر مین اسواسطے کہ ہمنے چھوڑدی ہی تمھارے داخل ہونیکی راہ شہر مین رافع بن عبد اللہ نے کہا
کہ مین قدرت داخل ہونیکی نہین رکھتا ہون مگر بحکم و اجازت سردار ابو عبیدہ بن الجراح پس اگر اجازت دینگے وہ داخل ہونگا مین اور نہ داخل ہونگا
مین اور رہے ساتھی اپنی جگہ سے یہ لکھا اُنھون نے سب حال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس جواب مین لکھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ داخل ہو تم شہر
مین جسطرح سے کہ اجازت دی ہی تمکو اُنھون نے پس داخل ہوے رافع بن عبد اللہ شہر مین اور لیگئے وہ اپنے ساتھ اسباب اور جو کچھ باہر شہر کے تھا و اقدی

لہ تمہید
یہ ترجمہ ہی اس عبارت کا
جو لکھا ہی ابو وقاص نے
پس اگر لگا لیا ہی تم نے
اس پر پس عبد اللہ نے
اسکو مردود بڑی
۱۲۱۲ ۱۲۱۲

رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا اللہ تعالے نے بعلبک کو مسلمانونکے ہاتھ پر اور چھوڑا
ابوعبیدہ بن الجراح نے بعلبک مین رافع بن عبداللہ کو متوجہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح بجانب حمص کے پس جب نزدیک حمص کے پہونچے
ملاقی ہوا اُنسے حاکم جوسیہ کا ساتھ ہدایا اور گھوڑے اور ہتھیار دینے اور تجدید کی اُسنے صلح کی ساتھ ابوعبیدہ بن الجراح کے اور ٹھہرے وہ
وہان ایک دن اور روانہ ہوے طرف حمص کے پس جب قریب ایک جگہ کے پہونچے جسکو زراعہ کہتے ہین روانہ کیا اُنھون نے میسرہ
میسرہ کو اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار پس روانہ ہوا میسرہ تا انیکہ پہونچے وہ حمص مین پس نکلے اور آگے خالد بن الولید کی ملاقات کو اور
سلام کیا اُنپر اور مسلانونپر اور بھیجا تھا ابوعبیدہ بن الجراح نے بعد میسرہ کے ضرار بن الازور کو ساتھ پانچہزار سوار کے اور بعد ضرار کے بھیجا تھا
عمر بن معدیکرب کو ساتھ پانچہزار سوار کے ہر دون ایک کے دار کو اور روانہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح بعد اُنکے ساتھ باقی لشکر کے پس جب وہ
قریب حمص کے پہونچے یہ دعا مانگی اللھم اجعل لنا فتحھا واخذل من فیھا من المشرکین اور استقبال کیا اُنکا مسلمانون نے اور سلام کیا اُنپر
اور اُترے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نہر پر پس جب ٹھہرے اور قیام کیا لکھا اُنھون نے ایک خط بنام اہل حمص اور اُسکے بطریق مرس کے
ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدۃ بن الجراح الفہری عامل امیر المومنین عمر بن الخطاب علی الشام قائد جیوشہ
اما بعد فان اللہ سبحانہ وتعالی قد فتح اکثر بلادکم علینا ولا یغرکم عظم مدینتکم وتشیید بیانکم وکثرۃ زادکم وھول اجسامکم
فامد ینتکم عندنا اذا قد اتاکم الحرب الا کبرمۃ الضباء علی حجارۃ فی وسط عسکرنا والقینا اللہ فیھا وجمیع العسکر یتوقعہ الاکل منھما
وقد وارد وابھا ینتظرون نضجھا وھذا یاتی بمود وھذا یاتی بحزرۃ وھذا یاتی بنارفا اسرع نضاجھا وکل مافیھا وانا ادعوکم الی
دین ارتضاہ لنا ربنا وشریعۃ جاء بھا نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فسعدنا واطمنا فان اجبتم کان لکم مالنا وعلیکم ما علینا
وان تخلفنا عنکم وخلفنا فیکم رجاکما منا یسلمونکم لامر دینا وما افترض اللہ علینا کما اخذ منا اول مرۃ وان ابیتم الا سلام فرد نا کم
علی اداء الجزیۃ وان ابیتم الجزیۃ فملوا الی خصلۃ حتی یحکم اللہ بیننا وھو خیر الحاکمین پھر لپیٹا خط کو اور سپرد کیا ایک شخص
معاہدی کو جو زبان عربی اور رومی یاد رکھتا تھا اور کہا اُس سے کہ جاتو یہ خط لیکر اہل حمص کے پاس اور لا تو مجھے یہ جواب اُسکا پس لیا اُسنے
خط کو اور روانہ ہوا تا انیکہ پہونچا وہ نزدیک شہر پناہ کے پس اہل حمص نے اُسپر تیر دنکو چلانیکا پس کہا اُسنے کہ اے قوم ٹھہرو اور سنو
لینے باتھونکو کہ مین ایک شخص مسیحیون سے ہون اور میرے پاس یک خط ہی اہل عرب کا پس لٹکائی اُنھون نے اُسکے وسطے یک رسی اور
باندھدی اُسکی کمر مین اور چڑہایا اور کھینچ لیا اُسکو اپنی طرف اور لیگئے اپنے سردار کے پاس پس ٹھہرا وہ اُسکے سامنے اور سجدہ کیا اُسکے لیے
اور دیا خط پس کہا اُس سے بطریق نے کیا پھر گیا تو اپنے دین سے اس قوم کے دین کی طرف سُنے کہا کہ ایسا نہین ہی ولیکن مین اور میری
اولاد انکی ذمہ داری اور عہد مین ہین اور نہین دیکھی مینے قوم سے مگر یہ کی اور بہتر یہ ہی کہ نہ لڑو تم اُنسے سوا سطے کہ قوم بڑی سخت
اور شدید ہین لڑائی مین نہین ڈرتے ہین موت اور آواز سخت سے اور جنگل مارا ہی اُنھون نے اپنے دین اور اُس چیز مین جو اُنکے

بنی نے کہا انکے واسطے پس مرجانا انکے نزدیک بہتر ہو زندگی سے اور بتحقیق قسم کھائی ہو قوم نے اپنے دین کی اس بات پر کہ نہ جدا ہونگے وہ تمھارے شہر سے مگر اس حال مین کہ سیر دکرادو گے تم انکو شہر یا فتح کریگا اللہ تعالیٰ اُسکو انکے ہاتھو نیز اور قسم ہی حق مسیح اور اپنے دین کی مجکو کہ تم محبوب اور دوست تر ہو اس قوم سے اور مین چاہتا ہون تمھاری مدد کو سوائے انکے اور مین ڈرتا ہون تمھارے واسطے انکی شدت لڑائی اور دبدبے سے پس آشتی اور صلح کرو تم تاکہ سلامت اور محفوظ رہو اور نہ مخالفت کرو تم کہ ندامت اور پشیمانی اُٹھاؤ پس جب سُنا مرقس نے قول سُکا ظاہر ہوا خشم اور غصہ اُسکے چہرے مین اور بڑبڑانے لگا اور کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ اگر نہوتا تو ایلچی تو حکم دیتا مین تیری زبان کے کاٹ ڈالنے کا بسبب تیری جرأت کے ایسی بات کہنے سے میرے فرش پر اور دیا اُسنے خط اُس شخص کو جو اچھی طرح سے پڑھتا تھا عرب کے لکھے ہوے کو اور حکم دیا اُسنے اُسکو خط کے پڑھنے کا پس جواب لکھا اور ابتدا بہ کلمہ کفر کیا اور اُسکے بعد یہ لکھا **اما بعد** یا معاشر العرب فانہ قد وصل الینا کتابکم وعلمنا ما فیہ من التہدید ولا بد لنا من الحرب والقتال والسلام اور لپیٹا اور دیا خط معاہدی کو اور حکم کیا اُسکو اُتار دینے کا ساتھ رسی کے پس جب آیا وہ ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور دیا اُنکو خط پس توڑا اور کھولا اور پڑھا اور پڑھکر سُنایا مسلمانونکو پس مائل ہوے وہ لڑائی پر اور تقسیم کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لشکر مسلمانونکو چار گروہ پر اس طریقے سے کہ بھیجا اُنھون نے ایک ٹکڑے کو ساتھ مسیب بن نجبۃ الفزاری کے پس اُترے وہ باب جبل پر اور بھیجا اُنھون نے دوسرے ٹکڑے کو ساتھ شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بھیجا ایک ٹکڑے کو ساتھ مرقال ہاشم بن عتبہ کے اور ایک ٹکڑے کو ساتھ یزید بن ابی سفیان کے اور ٹھہرے ابو عبیدہؓ بن الجراح اور خالد بن الولید باب رستن پر **راوی** نے **بیان** کیا ہو کہ حملہ کیا اور روانہ ہوے مسلمان اُنکی طرف اور تمام دن وہ لڑتے رہے پس جب دوسرا دن ہوا یکجا کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سب غلامونکو جو لشکر مین تھے اور حکم کیا اُنکو جانے کا بجانب شہر پناہ پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ نہ کافی ہونگے ہمکو یہ کام اُنکے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اے سردار اپنی روش نرم پر رہو اور نہ مخالفت کرو تم میری اس کام مین جو کیا ہی مین نے تاکہ جانین رومی اس بات کو کہ نہین ہی انکے واسطے ہمارے نزدیک کوئی قدر اور مرتبہ اور نہین لڑتے ہین ہم انسے بذات خود ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کرو تم جو تمکو منظور اور پسند ہی اور تھے وہ غلام قریب چار ہزار کے **راوی** نے **بیان** کیا ہو کہ مطلع ہوا اور دیکھا حصار کے اوپر سے غلامونکو مرقس ملعون نے اور بتحقیق گرد تھے اُسکے بڑے بڑے بطارقہ اور صلبان باندھی تھین اُنھون نے اپنے سر و نیز اور کہا اُنھون نے کہ نہین جانتا ہمنے عرب کو اس صفت سے اور اس وقت تو وہ سب کے سب سیاہ رنگ ہین پس کہا بعض نے اُنمین سے جسنے دیکھا تھا اُنکو اجناد مین کہ یہ لوگ گروہ عرب کے نہین ہین بلکہ اُنکے غلام ہین اور یہ بات مکر و فریب سے ہو مطلب اُسکا یہ ہو کہ نہین ہی ہمارے واسطے انکے نزدیک کوئی قدر اور مرتبہ کہ نہین لڑتے ہین وہ خود ہمسے **راوی** نے **بیان** کیا ہو کہ غلام لڑتے رہے تمام اُس روز آغاز رات تک اور بھیجا مرقس نے ایک ایلچی کو مع خط کے پاس ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پس آیا وہ ایلچی بطرف مسلمانون کے اور دیکھا اُسکو مسلمانون نے اور لیگئے اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس پوچھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُس سے کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہون حاکم کی طرف سے اور چاہتا ہون جواب اس خط کا پس لیا

ابو عبیدہ بن الجراح نے اور پڑھا خط اور سُمین یہ لکھا تھا اما بعد یا معاشر العرب قاتلین عندنا ضعفکم وستفنا یکم ازدحتم
الینا العبید للقتال ونحن جمیعنا لنخذ اللیلۃ تخرج المکر والسبعۃ من شاطی البس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُس خط کو مشورہ کیا اُنھوں
نے اس باب مین مسلمانون سے پس کہا اُنھون نے کہ ہماری رائے یہ ہی کہ لکھین ہم اُس قوم کو اور درخواست کرین ہم اُنسے اِس امر کو کہ دیوین
ہمکو وہ بہت غلہ کھانے کو اور ضمانت کرین ہم اُنسے اِس امر کی کہ کوچ کر جائین ہم اُنکے یہان سے تا اینکہ فتح کرے اللہ تعالی ہمپر سوائے اِس شہر کے
پھر رجوع کرین گے اور پھر بن گے ہم اُنکی طرف اور صرف ہوچکا ہوگا غلہ اُنکا کھانیکا اور متفرق ہوگئے ہونگے وہ سب اپنی جگھو نمین پس سخت
تاراج کر ڈالینگے ہم انکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمھاری رائے بہتر اور مضبوط ہی پس اگر چاہا اللہ غالب اور برکت نے
تومین قریب تر ایسا ہی کرونگا جو تمنے بیان کیا ہی پس طلب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دوات اور کاغذ کو اور لکھا اُنھون نے
جواب خط اہل حمص ان الفاظ اور عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فانی قرأت کتابکم ورأیت ان تولکم صلاحا ولسنا من یرید الجنی علی
احد من عباد اللہ عز وجل فان اردتم ان نرحل عنکم فابعثوا الینا میرۃ خمسۃ ایام فالطریق قدامنا متابع واذا فتح اللہ علینا وجعنا
الیکم فان ضلتم ذلک کان صلاحا لکم والسلام اور لپیٹا خط کو اور مُہر کی اُسپر اور دیا ایلچی کو پس جب پڑھا مرس نے خط کو بہت
خوش ہوا اور یکجا کیا اُسنے رئیسونکو اور کہا اُنسے کہ تحقیق عرب تمسے غلہ طلب کرتے ہین تاکہ کوچ کر جاوین وہ تمھارے یہانسے اسواسطے کہ مثل
عرب کی مثل جانور درندہ کے ہی کہ جسوقت پاوینگے وہ شکار تو نہ تجاوز کریگا اُس سے دوسیری کی طرف **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ بھیجا مرس
نے قسونکو اور کھولدیا اُنکے واسطے دروازہ شہر کا پس آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور دیا اُنھون نے عہد کوچ کر جانے کا
اور پوری ہوئی صلح اس قرارداد پر پھر کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای اہل حمص ہمنے قبول کیا جو لائے تم ہمارے واسطے خوشی
سے پس اگر تم غلے اور دانے چاریکو ہمارے ہاتھ بیچنا مناسب جانو پس کرو تم اس کام کو اُنھون نے کہا ہان ہمکو منظور ہی پس مول لین
مسلمانون نے وہ چیزین جنسکے وہ حاجت مند تھے اور کوچ کیا اُنکے یہانسے اور اہل حمص خوشی تھے عرب کے غلہ لینے اور کوچ کر جانے
سے **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون نے حمص سے تا اینکہ آئے وہ رستہ مین اور دیکھا اُسکو کہ مضبوط اور
پانی اسمین کثیر اور بھرا ہوا لوگون سے ہی پس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکے پاس ایلچی کو واسطے گفتگو کے صلح کے پس انکار کی اور کہا اُنھون نے کہ ہم
صلح نکرینگے تا اینکہ دیکھین ہم اس امر کو کہ تمھارا معاملہ ہرقل بادشاہ کے ساتھ کیا ہوتا ہی اور بعد اُسکے جو اللہ چاہیگا وہ ہوگا ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ ہم جاتے ہین بادشاہ کے شہرونکی طرف اور ہمارے ساتھ اسباب ہی کہ بوجھ ہوگیا ہی ہمکو اور ہم خواہش رکھتے ہین اس امر کی کہ سپرد کرین اور
چھوڑ دیوین ہم اُسکو تمھارے شہرو نمین تا وقتیکہ اپنے پھر آنیکے پس لائے اہل رستن ایلچی کو اپنے بطریق کے پاس جسکا نام **نقیطا** تھا اور
آگاہ کیا اُسکو اس حال سے اُسنے کہا کہ ہمیشہ سے دستور رہی بادشاہونکا کہ امانت سپرد کرتے ہین بعض اُنکے بعض کے پاس اور یہ امر مضرت
تمہین کرتا ہی پس کہلا بھیجا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ جو حاجت اور کام تمھارا ہوگا ہم اسکو جلد انجام دینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے ثابت
بن علقمہ سے **روایت** کی ہی کہ کہا ثابت بن علقمہ نے کہ تھا مین حمص مین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس جب کوچ کیا تھا اُنھون نے اور مرتے تھے رستن
مین اور بلایا اُنھون نے اہل رائے اور مشورہ کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا اُنسے کہ جان لو تم اس امر کو یہ شہر بڑا مضبوط ہی اور

---

۱۵ ترجمہ لیکن ہم ضعیف کر دینگے تمھاری قوت کو اور ہم ہلاک کرینگے تمھارے مویشی کو اور ہم ہلاک کرینگے تمھاری کھیتی کو اور ہم ہلاک کرینگے تمھارے مویشی کو اور ہم ہلاک کرینگے تمھارے مویشی کو اور ہم ہلاک کرینگے تمھارے مویش

نہین ہو کوئی سبیل اُسکے فتح کی مگر مکر اور فریب سے اور مین نے ارادہ کیا ہو کہ مقید کرونمین تم مین سے بیس آدمیونکو بیس صندوقونمین اور ہودین کنجی اور قفل اُسکے تمھارے پاس پس جسوقت پہونچ جاؤ شہر مین پس نکلو تم اللہ کا نام لیکر اور تم مدد دیے جاؤ گے پس خالد بن الولید نے کہا کہ ہرگاہ تمنے یہ ارادہ کیا ہی پس چاہیے کہ ہودین قفل ظاہر سطح صندوقونمین اور نیچے کے تختے مین نرمادگی ہو ودین بدون کسی چیز روکنے والی کے پس جسوقت کہ پہونچین قوم نکلین ایک ہی ساتھ اور تکبیر کہین اسواسطے کہ مدد نزدیک ہوتی ہو ساتھ تکبیر کے پس منظور کیا اس رائے کو ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور لیا کھانے کے صندوقونکو اور توڑدیا انکے نیچے کے تختونکو اور نرمادگی لگائی اسمین پس پہلے سب کے داخل ہوے صندوق مین ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور ذوالکلاع الحمیری اور عمیر بن سعد یکرب اور رمثہ قال اور ہاشم بن عتبہ اور قیس بن ہبیرہ اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبدالرحمن بن مالک اشتر اور عون بن سلم اور عامر بن کامل الفزاری اور مازن بن عمار اور ربیعہ بن عامر اور عکرمہ بن ابی جہل اور عتبہ بن العاص اور عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما جنکو سردار مقرر کیا تھا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُن سب پر رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین پس جب گئین صندوقین رستن مین ڈالدیا انکو نقیطا نے اپنی زوجہ کے محل مین جسکا نام ماریہ تھا اور کوچ کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے تا انیکہ اُترے وہ ایک گاؤنمین جسکو لوگ سویدکہتے تھے پس جب رات ہوئی بھیجا خالد بن الولید کو ساتھ لشکر زحف کے قریب رستن کے اور اُسی وقت بلند ہوا شور رستن کے اندر اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ حال گذرا کہ جب چھوڑدیا انکو نقیطا نے ماریہ کے محل مین سوار ہوا وہ بطرف اپنے کنیسہ کے تا کہ پڑھین وہ نماز شکر کی اور بلند ہوئین آوازین انکی بہلیل کے پڑھنے کی اور سُنا اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکی آوازونکو پس اُسی وقت نکلے وہ صندوقون سے اور مضبوطی کی اُنھون نے نیچی جانو نپر اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارونکو اور قبضہ کر لیا نقیطا کی زوجہ پر اور کہا اُسسے کہ ہم کنجیان شہر کی چاہتے ہین پس دے دین اُسنے کنجیان اُنکو پس جب گئین اُنکے ہاتھونمین چلے وہ ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور جا پڑے قوم پر اُنکے کنیسہ مین پس نہین دلیری کی کسی نے قوم سے انکی طرف نکلنے اور مقابلہ کرنیکی اسواسطے کہ قوم بدون سامان کے تھی اور مقرر کیا عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے ربیعہ بن عامر اور اسید بن سلمہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور عتبہ بن العاص کو اور سپرد کیا اُنکے کنجیان دروازونکی اور کہا اُنسے کہ کھولو دروازونکو اور بلند کرو اپنی آوازونکو ساتھ تکبیر کے اسواسطے کہ بھائی تمھارے چھپے ہوے ہین گرد شہر کے پس اُنھون نے ایسا ہی کیا پس جب کھولا دروازونکو اور تکبیر کہین اُنھون نے جوابدیا اُنکو خالد بن الولید اور لشکر نے ہر جگہ سے اور آگے لشکر کے خالد بن الولید تھے پس جو ابدیا خالد نے انکو ساتھ تکبیر کے اور داخل ہوے وہ شہر مین اور سُنین اہل رستن نے آوازین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس جانا اُنھون نے کہ وہ مسلمانون کے قبضے مین ہین پس نکلے انکی طرف بحالت انقیاد کے اور کہا اُنھون نے کہ نلڑین گے ہم تمسے اور ہم تمھارے قیدی ہین پس عدالت کرو تم ہم مین کہ تم ہم کو دوست تر ہو ہماری قوم سے پس عرض کیا اُنسے خالد بن الولید نے اسلام کو پس مسلمان ہوے بعض لوگ اُنمین اور باقی رہے بہت اپنے دین پر باقرار ادا ے جزیہ کے اور نقیطا نے کہا کہ مین نہین چاہتا ہون ساتھ اپنے دین کے عوض کو پس کہا خالد بن الولید نے اس سے کہ نکلجا آدمی اپنے اہل کے بالونکے ہمارے یہانسے پس نکلا وہ اُسکو اور متوجہ ہوا وہ بجانب حمص کے اور آگاہ کیا اُسنے اہل حمص کو حال فتح رستن سے پس دشوار گذرا اُنپر یہ معاملہ اور جانا اُنھون نے کہ اہل عرب صبح کرین گے اُنکے یہان ساتھ لڑائی اور تاخت کے پس جب

ف
نسخہ خطیہ مین جبیر بن نفیر ہے اور یہ غلط ہے اور صحیح عبدالرحمن بن نفیر ہے ابن قتیبہ نے معارف مین ایسا ہی لکھا ہے اور ابن عساکر نے تاریخ مین جبیر بن نفیر بھی لکھا ہے اور عبدالرحمن بن

پہونچی خبر فتح رستن کی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو سجدہ کیا اُنھوں نے واسطے ادائے شکر اللہ تعالیٰ کے اور روانہ کیا ایکہزار مرد کو اور وصیت کی اُنکو واسطے حفاظت رستن کے اور سردار مقرر کیا اُنپر بلال بن عامر الیشکری کو پس جب ٹھہرے اور مقام کیا اُن لوگون نے رستن مین آملے خالد بن الولید و عبداللہ بن جعفر اور ساتھی اُنکے ابوعبیدہ بن الجراح کے لشکر مین اور متوجہ ہوئے وہ سب بجانب حماۃ کے پس جب پہونچے اِدھر اُترے وہان صبح کے وقت اور داخل تھے وہان حماۃ کے لوگ مسلمانونکی صلح مین جیسا کہ بیان کر چکے ہین ہم اور اسی طرح اہل شیزر بھی مسلمانونکی صلح مین داخل تھے مگر یہ کہ بطریق اُنکا مر گیا تھا اور بھیجا تھا اُسکی طرف ہرقل طاغی نے ایک بطریق ظالم کو جسکا نام نکس تھا پس تو ڈرا اُسنے اہل حماۃ کو اور چلا گیا اہل شیزر کو ذالقہ نقصان کا اور جب پہنچا ابوعبیدہ بن الجراح کو پہونچی خبر بھیجا اُنھون نے ایک گروہ مسلمانان اسپ سوار کو بیشتر اپنے بجانب شیزر کے پس تاخت و تاراج کیا گروہ نے اُنکے ملک کو اور واقع ہوا شور و غل اور سُنا نکس بطریق نے شور اور فریاد قوم کو پس آیا وہ اہل شیزر کے پاس اپنے قلعہ سے اور کہا کہ اے اہل شیزر جانو تم اس امر کو کہ بادشاہ رحیم نے حاکم مقرر کیا مجکو تیرے واسطے حفاظت تمھارے شہر کے پھر کھولدیا اُسنے خزانہ ہتھیار و لشکر کا اور تقسیم کیا اُنکو اور حکم کیا اُنکو لڑنے کا پس قوم اسی حال مین کہ پہونچے خالد بن الولید مع اپنے ساتھیونکے اور ڈرایا اُنکو اُس لشکر نے اور حیران ہوئے عقلین اُنکی پس لکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے خط بنام اہل شیزر کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد یا اھل شیزر فان حصنکم لیس ھو بامنع من حصن یعلبک ولا من الرستن ولا دیارکم باشجع من دیار حمص فاذا اتاکم کتابی ھذا فادخلوا فی طاعتی ولا تخالفوا فیکون لکم الامان والسلام اور لپیٹا اور دیا خط ایک شخص کو معاہدین سے پس جب پہونچا خط اہل شیزر کے پاس یا اُنھون نے اُس خط کو اپنے بطریق نکس کو پس اُسنے کہا کیا ہے تمھاری رای اے اہل شیزر پس کہا اُنھون نے کہ سچ ہے مین عرب کے سوا سے کہ نہین ہین ہماری شہر پناہ ان لوگونکی شہر پناہ ہون سے زیادہ مضبوط جسکو سر کیا ہے مسلمانون نے پس کیونکر شیزر اُنکو باز رکھے گا پس اُسنے کہا نکس نے اُنکو اور لعنت کی انپر اور حکم کیا اپنے غلامونکو اُنکے مارنیکا اور نکلے وہ اطراف اُنکے پس توڑ دیا اُنکو مسلمانون نے اور داخل ہوئے شہر مین اور واقع ہوئی لڑائی پس غرض ہوئے مسلمان اس معاملے سے پھر منادی کروائی ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانونمین اس امر کی کہ فتح کیا اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو تمیر ساتھ آسانی کے اور تحقیق نکل گئے ہین اہل حصون اب تمھاری ذمہ داری سے پس اب پھر جاؤ تم میرے ساتھ اُنکی طرف پس سوار ہوئے عرب اپنے گھوڑون پر اور ارادہ کیا تھا اُنھون نے کہ روانگی کا کہ دفعتہً ظاہر ہوا اُنکو ایک بڑا غبار جو آتا تھا اُنکی طرف انطاکیہ کی رلو سے پس جلدی کی ایک گروہ نے طرف اُسکے اور تھا وہ ایک بڑا قافلہ اور اُسکے ساتھ ایک سو برذون تھے اور اُنکو ایک سو گبر گھیرے ہوئے تھے اور وہ نہین جانتا تھا مسلمانون کے اُترنے کا حال شہر مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ڈالا اُنکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور ہانکا لیا مرادیون کو اور قید کر لیا قسیس اور گبرونکو اور لیکر چلے یہ سب بجانب ابوعبیدہ بن الجراح کے اور پایا اُنکو نہر معطون پر استفسار حال کیا قسیس سے پس بیان کیا اُسنے جو کچھ جانتا تھا اپنے بادشاہ کا حال اور یہ کہ سب نعم اور روسیلہ و صیقالیہ اور افرنج اور ارمن نے کمک کی ہے بادشاہ کی اور وہ سب ارادہ رکھتے ہین تمھارے اوپر کا پس بڑا دکھائی دیا یہ امر ابوعبیدہ بن الجراح کو اور عرض کیا اُنھون نے قسیس اسلام کو پس کہا اُسنے ترجمان سے کہ کہہ تو اپنے سردار سے کہ شب کو دیکھا تھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور اسلام قبول کیا مین نے اُنکے ہاتھ پر اور

عنقریب

عرض کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے سلام کو گبرون پر پس انکار کیا انھون نے پس مارین گردنین انکی اور روانہ ہوے بجانب حمص کے پس نہین کسکو
خبردار ہوے اہل حمص مگر ہوقت کہ گروہ مسلمانون کے تاختہ تاراج کی انیر پس جنبش کی قوم نے بجانب شہر کے اور بند کر لیا اسکے
دروازونکو اور کمانا غدر اور بیوفائی کی عرب نے **راوی نے بیان** کیا ہی کہ اترے مسلمان گرد حمص کے اور گھیر لیا اسکو اور سخت
گذرا یہ امر اہل حمص پر پس لکھا انھون نے خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس مضمون سے **اما بعد** یا معشر العرب انا لم نختر
بعدکم کو دانتم صالحتمونا علی الجزیۃ فنمنعکم ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا اس مضمون سے دیا کہ ہم بیوفائی نہین کرتے
ہین اور نہین عہد توڑتے ہین اور آیا نہین جانا تھا تمنے کہ مین نے عہد کیا تھا تمسے اس قرار داد پر کہ پھر جاؤنگا تمھارے یہان سے تا انیکہ فتح
کر دونگا کسی شہر کو شہرہاے روم سے اور اختیار ہوگا مجکو اس امر کا اگر منظور ہوگا تو جاؤنگا مین تمھاری کسی دوسری طرف کو یا آؤنگا
مین تمھاری جانب کو اہل حمص نے کہا سچ ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بتحقیق فتح کیا اللہ نے ہمارے واسطے شیزار اور ستن کو آسانی سے
اور اب فدیہ نہین ہی تمھارے واسطے ہمارے نزدیک مگر اس حالمین کہ ازسر نو تم صلح کرو پس کہا قسون نے کہ سچے ہو تم نہین ہی تم پر سرزنش خطا
ہماری ہی کہ مضبوطی عہد کی کرلی ہمنے تمسے پھر چلے گئے وہ لوگ شہر کو اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے لوگونکو اور کہا کہ لو تم سامان
روائی کو ہی واسطے کہ قوم بدون توشے کے ہین اور نہ انکے واسطے کوئی مدد آنیوالی ہی انکے طاغی کی طرف سے اعانت طلب کرو تم اللہ سے
اور بھی پھروسہ کرو تم **راوی نے بیان** کیا ہی کہ نزدیک ہے مسلمان دروازونسے پس یکبارگی اہل حمص اپنے بطریق کے پاس
گیا اور کہا اسسے کہ تیری کیا تدبیر ہی اسنے کہا کہ میری راے یہ ہی کہ لڑین ہم انسے اور نہ دکھا دین ہم انکو اپنی جانب سے ضعف کو انھون نے کہا ایسا
گمان ہی اور کیا تدبیر ہی اسنے کہا کہ میرے نزدیک کھتا غلے کا ہی کہ کافی ہوگا تمھارے کھانیکو مدت دراز تک پھر کھولا اسنے خزانہ اپنے
دادا جیکا جسمین غلہ تھا اور تقسیم کیا انکو اور دین انکو زرہین اور ہتھیار اور آگے رکھی گئی انکی انجیل اور گذرانی انھون نے وہ رات اور نالیکہ زاری
کرتے تھے وہ ساتھ اپنے کلمات کفر کے پس جب صبح ہوئی کھولے گئے دروازے حمص کے اور نکلا قوم ساتھ اپنی جماعت اور سامان نشانہاے فوج
اور پانچہزار گبرونکے کہ نہین ظاہر تھوں انکے جسم سے سواے گوشہ پتلی انکھونکے گویا وہ دیوار لوہے کی تھی اور پے سپر کیا انھون نے اپنی جانونکو
واسطے موے کے پیچھے اپنے مال اور اہل و عیال کے اور دوڑے مسلمان لوگ انکی اور وہ منتشر پھیلی ہوئی تھی لیونکے اور حملہ کیا انھون نے انپر اور کر لوگ
مثل چیونٹیوں کے پھیلے ہوے تھے کہ نہین دور ہوتے تھے اپنی جگہون سے اور نہین اندیشہ مند تھے اس معاملے مین پس اسی وقت شور کیا
بطریق نے پس شور کیا رومیون نے اور گرے وہ مسلمانون پر اور چلاے پیدل لوگون نے تیراے زہر دار کو اور مل گئے دونون فریق اور
پیچھے کو پھرے مسلمان اور کثرت سے مقتول اور زخمی ہوے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ہزیمت مسلمانونکو بہت سخت گذرا انپر
معاملہ اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ اے اولاد نیکان عرب پھر و پھر و بجانب دشمن کے برکت دیوے اللہ تم مین اور مدد مسلمانونکے
پیچھے اور دین بھی ہی حملہ کرو تم ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالی کے پس پھرے مسلمان اور سخت حملہ کیا انھون نے اہل حمص پر اور ڈرانے
والے شدت سے انپر اور آگے بڑھے خالد بن الولید ساتھ جماعت کثیر کے بنی مخزوم سے پس مارتے تھے انمین ضرب تلوار کو مثل سوختہ
کرنے کے اور رکھا مسلمانون نے انمین تلوار اور نیزون کو اور حملہ کیا میسرہ نے ساتھ جماعت بنی میس کے تکبیر اور تہلیل

ف
[illegible]

ف
[illegible]
مسلمانون کا حمص

کہتے ہوے اور دوڑے رومی بڑ بڑاتے ہوے اپنی لغت مین بسبب ظاہر ہونے قتل کے انمین اور پھر وہ مثل مکھیونکے اور گھیر لیا مسلمانونکو اور بیٹھ گئے گرد لوگ زانوونکے بل اور چھپے وہ ڈھالونکے ساتھ اور خالی کیے تیر اندازی سے ترکش کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے یہ حال نکلے ساتھ نشان کے اور وہ حمص کی لڑائی مین بموجب حکم ابو عبیدہ بن الجراح کے صاحب نشان تھے اور پکارتے تھے اپنے ساتھیون سے کہ شدت کرو تم برکت دیوے اللہ تعالیٰ تم مین اسواسطے کہ یہ معاملہ قسم ہے خدا کی کہ غنیمت ہے دین اور دینا مین پس اسی حالمین کہ وہ برانگیختہ کرتے تھے مسلمانونکو لڑائی پر دفعتہً سامنے آیا ایک بڑا رئیس رومی اور وہ زرہ مضبوط اور بانہ رکھنے والی پہنے اور جوش خروش مین مثل شیر کے تھا پس حملہ کیا اُسنے خالد بن الولید پر پس خالی دیا خالد بن الولید نے اُسکے حملے کو اور آگے اُسپر ساتھ اپنی تلوار کے تا انیکہ جسوقت قصد کیا لگانے اور مارنے تلوار کا گبر کے سر پر اُڑ کر علیحدہ گری تلوار اُنکے ہاتھ سے اور باقی رہا قبضہ تلوار کا خالد بن الولید کے ہاتھ مین پس اُمید کی گبر نے انمین اور حملہ کیا اُنپر پس در آئے خالد بن الولید اُسپر اور چمٹ گئے اُسکو اور لے لیا ایک نے دوسرے کو اپنے گھوڑے کی زین پر اور ملایا خالد بن الولید نے گبر کو اپنے جسم سے اور گود مین لیا اُسکو درمیان اپنے دونون ہاتھونکے پس پیس ڈالین اُنھون نے پسلیان اُسکی اور ڈالدیا اُسکو مار کر اور لیلی خالد بن الولید نے تلوار اُسکی تسمہ جنبش دی اُسکو اپنے ہاتھ مین پس اُڑین اُس سے چنگاریان مشابہ آگ کے اور رکھ لیا اُسکے سر کو کوئبہ زین پر اور پکارا بنی مخزوم کو اور برانگیختہ کیا اُنکو لڑائی پر پس حملہ کیا اُنھون نے اور در آئے وہ رومیون مین اور خالد بن الولید شمشیر زنی کرتے تھے دائین اور بائین اور پکار کر کہتے تھے کہ مین خالد بن الولید ہون اور لڑتے رہے اسیطرح تا اینکہ اٹکا آفتاب وسط آسمان مین اور گرم ہوئی رزہ اُنکی بدن پر پس نکلے خالد بن الولید معرکے سے اور بنی مخزوم اُنکے پیچھے تھے اور خون انکی زرہون پر تھا اور چہرے اُنکے مثل گل لالے کے تھے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ شعار رجز پڑھتے تھے پس پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ واسطے اللہ کے ہو نیکوکاری تمھاری اے ابا سلیمان تحقیق کوشش کی اللہ کے واسطے جیسا کہ حق کوشش کا تھا اور جب دیکھا مرقال ہاشم بن عتبہ نے یہ حال پکارا اپنی قوم بنی زہرہ کو اور حملہ کیا میمنہ روم پر اور اُنکے ساتھ میسرہ بن مسروق تھے مع اپنی قوم کے پس مل گئے ساتھ قوم کے میمنہ مین اور مارا تلوارون سے اور صبر کیا اُنھون نے موت پر اور حملہ کیا بعد اُنکے قیس بن ہبیرہ نے مع اپنی قوم کے میسرہ روم پر پس وہ قوم کو اپنی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کرتے تھے اور پارہ پارہ کرتے تھے اُنکو اور حملہ کیا بعد اُنکے عکرمہ بن ابی جہل نے اور اُنکے گرد ایک جماعت بنی مخزوم کی تھی اور در آئے وہ جماعت روم مین پس اُسی وقت گرم ہوئی لڑائی اور منظر ہوئین جانین مسلمانونکی واسطے شہادت کے اور یقین کیا اُنھون نے شہادت کا پس نہین دیکھا اُنھون نے حمص کے دن کسی کو مضبوط تر زیادہ بنی مخزوم سے سوواے اُسکے کہ عکرمہ بن ابی جہل سخت تر تھے انمین اپنے لڑائی مین اور وہ امید رکھتے تھے تیرونکی اور قصد کرتے تھے انکی طرف اور کہا گیا اُنسے کہ پرہیز کرو تم اللہ تعالیٰ سے اور مہربانی اور نرمی کرو اپنی جانکے ساتھ پس کہا اُنھون نے کہ اے قوم ہرگاہ مین لڑتا تھا تمھون کی طرف سے پس کیونکر آج کے دن اطاعت اللہ اور رسول مین نلڑون اور تحقیق مین دیکھتا ہون عورون کو ظاہر اور قریب ہونے والی اپنی طرف کہ اگر ظاہر کرے ایک اُن مین کبھی اپنے ہاتھ کی کلائی کو

اہل دنیا کے واسطے تو مرجاوین اہل دنیا اُسکی خواہش اور تمنا مین دیکھتا ہون ایک انمین سے کہ اُسکے ہاتھ مین ہتار ریشمی اور کاسہ جواہر کا ہی اور وہ کہتی ہی کہ جلدی کرو تم ہمارے واسطے جوڑا ہونے کو کہ ہم مشتاق تمھارے ہین اور کہا عکرمہ نے بتحقیق سچا وعدہ کیا تھا ہم سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ اشعار پڑھتے تھے اور نکلا اور راست کیا اُنھون نے اپنی تلوار کو اور ورلائے وہ مشرکین مین اور نہین زیادہ کی اُنھون نے مگر پیش قدمی اور دلیری اور تعجب کیا رومیون نے اُنکے اچھے صبر کرنے سے اور اُنکے لڑنے سے پس وہ اُسی حال مین تھے کہ اُسی وقت قصد کیا مرس بطریق نے اور اُسکے پاس ایک بڑا حربہ چمکتا ہوا تھا پس جنبش دی اُسنے اُسکو اپنے ہاتھ مین اور چلایا اُسکو پس پڑا وہ عکرمہ بن ابی جہل کے دل پر پس گر پڑے وہ مردہ ہوکر رحمت کرے اللہ اُنپر پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اس حال کو کہ اُنکے چچا کے بیٹے مارڈالے گئے اگر ٹھہرے اُن کی لاش پر اور بہت روئے اور کہا کہ کاش حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھتے میرے چچا کے بیٹے کے مرجانے کو تاکہ جانتے وہ کہ ہم جسوقت بھڑتے ہین دشمن سے تو سوار ہوتے ہین اور آجاتے ہین ہم نیزون کی نوکون پر نہایت جانبازی سے اور لڑتے رہے مسلمان حالت ترس اور خوف مین تا اینکہ آئی رات اور پلٹ گئے رومی اپنے شہر کی طرف اور بند کرلیا اُنھون نے دروازونکو اور پھرے مسلمان اپنے اسباب اور قیام گاہون کی طرف اور رات گذرانی اُنھون نے پس جب صبح کی نماز پڑھی اُنھون نے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے گروہ مسلمانونکے رحمت کرے اللہ تمپر اگر تمنا کروگے تم اس بات کی کہ اہل حمص ہاتھ آوین تمکو باہر شہر کے تو ہر آئینہ پوری اور روان ہوگی خواہش تمھاری سو اسطے کہ اللہ تعالی نے قوت اور غلبہ دیا ہی تمکو روم پر اور فتح کیے اُسنے تمھارے واسطے شہر بنا ہون اور قلعون کو پس یہ کیا کمی اور کوتاہی ہی اور اللہ تعالی تمھارے سامنے ہی اور تمکو دیکھتا ہی پس کہا کہ خالد بن الولید نے کہ اے سردار یہ اہل حمص شہسوار اور بہادر روم کے اور شیر آدمیونکے ہین اور نہین ہین انمین بازاری اور ڈرنے والے بطل اور وہ بڑے سخت ہین لڑائی مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس کیا صلاح ہی تمھاری اے ابا سلیمان راہ پر کرے اللہ تعالی تمھارے کامون کو اور مضبوطی اور راستی دیوے تمھاری رائے کو خالد بن الولید نے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ ہم کشادگی دیوینگے قوم کو اور دور ہوجاوین اُنسے اور چھوڑدیوین ہم اُنکے لیے اپنی جگہ اور اونٹون کو پس جب تعاقب کرینگے وہ ہمارا شہر سے اور ہوجاوینگے وہ ہمارے ساتھ راہ ہموار اور برابر مین باگین پھیرین گے ہم اُنپر اور پھاڑ ڈالین گے اُن کو بسبب اُن کے دور اور فاصلے پر ہونے کے شہر سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتر رائے تجویز کی تم نے اور وعدہ کرلیا اُس مین مسلمانون نے کشادہ کرنے اور چھوڑدینے اپنی جگہ کا رومیون کے سامنے پس جب صبح کی قوم نے کھولے گئے دروازے اور نکلے وہ واسطے لڑائی کے مسلمانون نے اُمید دلائی اُنکو اپنی جانون مین اور پھرے تھے اُنسے تا اینکہ روشن ہوا دن اور نکلا آفتاب اور پھیلی خوشبو لڑائی کی طمع اور اُمید کی قوم نے مسلمانون مین بسبب اُسکے کہ ظاہر ہوئی قوم کو کمی اور کوتاہی کرنا مسلمانون کا لڑائی مین اور شدت کی قوم نے مسلمانون پر پس بھاگے عرب اُنکے سامنے سے اور چھوڑدی اپنی جگہ کو راوی نے سراقہ بن قادم الکنفی سے جو فتوح ملک شام مین موجود تھے

بسلسلہ راویون کے روایت کی ہی کہ کہا سراقہ نے کہ بھاگے ہم آگے رومیون کے اور تعاقب کیا ہمارا مرلیس نے ساتھ ایک جماعت کے اپنے گروہ سے اور وہ ایک ہزار آدمی اور بڑے سخت تھے قوم کے اور بھاگے ہم آگے رومیونکے بطلب جوسید کے اور پہونچگئے اور لے لیا ہمکو بطارقہ نے اور تھا حمص مین ایک قس بڈھا بڑے مرتبے کا کہ مضبوط کیا تھا اُسکو تجربے نے اور جانتا تھا وہ راہین مکر اور فریب کی اور تھا وہ ایک عالم علماے روم سے کہ پڑھی تھی اُسنے توریت اور انجیل و صحف شیث اور ابراہیم علے نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام کو اور پائی تھی اُسنے صحبت بعض حواری عیسی علیہ السلام کی پس جب چڑھا وہ شہر پناہ کے اوپر اور دیکھا مسلمانونکو کہ بھاگ گئے اور قبضے مین آگئی جگہ اُنکی اور لوٹا جاتا ہی اسباب اُنکا پکار کر کہتا تھا کہ قسم ہی حق مسیح اور انجیل کی کہ یہ بات مکر اور فریب کی ہی اہل عرب کی طرف سے اور مین نے سونگھی ہی بو اس دن کی اہل حمص پر سختی ہو تم پر یا اہل حمص بہ تحقیق اہل عرب نہ سیر کرینگے اپنی اہل اور اولاد کو اگرچہ مار ڈالے جاوین وہ سب کے سب **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ قس شور کرتا تھا اور اہل حمص لوٹتے تھے توشہ اور اسباب کو اور بطریق مرلیس دریے تھا عرب کی طلب مین پس پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے ساتھ بلند آواز کے کہ پھیرو پھیرو اے گروہ مسلمانونکے برکت دیوے اللہ تعالیٰ تم مین اور مدد کرے تمہارے دشمنونپر پس جب سُنی مسلمانون نے آواز اُنکی پھیرے رومیونپر مثل ستارہ ٹوٹنے والے کے آسمان سے اور مثل تیر چلنے والیکے کہ اُسنے گویا کہ وہ جانور درندہ گروہ در گروہ مارنیوالے تھے تا اینکہ گھیر لیا اُنکے لشکر اور بطریق کو اور رومی مسلمانونکے بیچ مین مثل تل سپید کے سیاہ میل مین تھے پس چڑھا یا گردن نے اپنی کمانونکو اور چلائے عرب نے اپنے تیر ہاے زہر دار کو اور مسلمان حملہ کرتے تھے اوپر مثل حملہ کرنے شیر کے اور منڈل باندھے تھے گرد اُنکے مثل گرگسون کے پس مار گراتے تھے اُنکو دائین بائین یہانتک کہ نگونسار کر دیا ہتنونکو اُنمین سے **عطیہ بن فہر** راوی نے **بیان** کیا کہ جب دیکھا رومیون نے ہمارے معاملے کو اپنے ساتھ حملہ کیا اُنھون نے ہمپر تا اینکہ گرم ہوا تنور لڑائی کا اور نکل کر دوڑے خالد بن الولید وسط معرکہ گاہ سے ایک گھوڑے پر کہ دُم اُسکی سُرخ تھی اور وہ پہنے تھے کپڑے طلائی حاکم الجلبک کے اور اونکے سر پر عمامہ سُرخ تھا اور وہ جوش خروش مین تھے مثل شیر مست کے اور نکال لیا تھا اپنی تلوار کو میان سے اور ہلایا اُسکو پس اُڑین اس سے چنگاریان اور چمکین وہ مثل روشنی بجلی کے اور پکارا بلند آواز سے کہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُس شخص پر جسنے نکالا اپنی تلوار کو اور مضبوط کیا اپنے ارادے کو اور بڑھایا اپنے نیزونکو اور وہ اشعار رجز پڑھتے تھے پس اُسی وقت نکالا عرب نے اپنی تلوارون کو میان سے اور جا پڑے رومیونپر مثل گرنے چڑیون کے دانے پر اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو ڈرو تم اپنے حریم اور جگہ کے واسطے اور حمایت کرو تم اہل و اولاد کیواسطے کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے ہی اور دیکھ رہا ہی تمکو اور مدد دینے والا ہی تمکو تمہارے دشمنون پر اور تھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اس حال مین کہ علیحدہ تھے ساتھ پانچ سو سوار کے بجانب جماعت کے پس ٹوٹ پڑے وہ رومیونپر اور نہین آگاہ ہوے گبران رومی مگر اسوقت کہ ضربات نیزونکی لیلیا تھا اُنکو مثل آگ روشن کے اور پکار کر کہا مسلمانون سے معاذ بن جبل نے کہ جاؤ نہ تم دروازے کو تاکہ نہ نجات پاوین رومی تمہارے ہاتھون سے پس قصد کیا مسلمانون نے شہر کے دروازون کا جب دیکھا رومیون نے اُنکو پھینکدیا اُنھون نے اسباب کو

اسلام قوم کا ہے نوی اس فقرے کا ذکر بھی ابن وہب اور ابن عساکر اور اصحاب فتوح الشام مین ہی

اشعار الیوم یوم الکریہۃ الیوم یوم الحفاظ آج کا دن حملہ اور جوش و خروش کا دن ہی آج کا دن لڑائی کا دن ہی آج کا دن ذلت اور رسوائی کا دن ہی آج کا دن جانون اور ناموس کے بچانے کا دن ہی

روح کا ہمزہ کا اسلام کا سین کا حمد کا مین بزرگی مین بلندی مین بزرگون کے بیٹون مین

آزاد غلام کیا تھا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کا مون مین ۱۲

اور قصد کیا انھون نے دروازون کا پس مارے گئے رومیون سے جو مارے گئے اور بھاگ بچے انہیں سے جو بھاگ بچے مہند بن سیف فزاری نے **بیان** کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین بھاگ بچے ایکہزار سوار ہمراہی مرلیس سے مگر کچھ زیادہ ایک سو سوار سے اور تھی بڑی مصیبت اُنپر مارا جانا اُنکا دروازون پر اسواسطے کہ عوام الناس انمین کے باہر شہر پناہ کے تھے سعید بن زید نے **بیان** کیا ہی کہ موجود تھا مین روز واقعہ حمص مین اور تھا مین حریص ساتھ شمار کرنے کشتگان کے پس شمار کیا مین نے سو رومیونکو کہ مارے گئے تھے سوائے زخمی اور قیدی کے انمین سے پس بشارت دی مین نے اسکو مرکی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا انھون نے کہ آیا دیکھا ہی تمنے مارا جانا اُنکے بطریق کا مین نے کہا کہ اگر وہ مقتولین مین ہی تو سوائے میرے اور کسی نے اُسکو نہین مارا ہی ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیونکر جانتا تُو کہ وہ تمھارا کشتہ ہی مین نے کہا کہ دیکھا تھا مین نے ایک مرد موٹے تازے بھاری ڈیل ڈول سُرخ رنگ والیکو اور وہ زرہ وغیرہ اسطرح کی پہنے تھا اور خوشبوے مشک پھیلی ہوئی اُسکے ریشمی کپڑون سے اور تھی اُسکے ہاتھ مین ایک سیخ لوہے کی اور تھا وہ رومیون کے بیچ مین پس حملہ کیا مین نے اُسپر اور یہ دعا پڑھی مین نے اللھم انی اقدم قدد تک قبل قدد تی اللھم اجعل قتلہ علی یدی وارزقنی اجرہ ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا آیا لیا تُو نے کپڑے اُسکے مین نے کہا کہ نہین ولیکن میری نشانی اسمین ایک تیر ہی جسکو مارا اور جمادیا ہی مین نے اُسکے دلمین اور رد و ضرب تلوار کی ہین اُسکے ازار بند کی جگہ مین ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ جاؤ اور پہونچو تم اُسکے پاس اور لیکر دے دو اسباب اُسکا سعید کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے پس جب رکھ دیا لڑائی نے اپنے بوجھ کو لیے مسلمانون نے کپڑے اور زرہین اور شمشیرین اور لائے اُنھون سب کو ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے سامنے اور واقع ہوا شور اور چلانا رومیونکا حمص مین اور عورتین اُنکی روتی تھین اور پکی ہوے لوگ اور بوڑھے آدمی اُنکے کنیسہ مین اور بات چیت کی اُنھون نے قس اور راہبون سے یہ کہ حمص کو مسلمانونکے سپرد کر دیوین پس نکلکر آے وہ لوگ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور مصالحہ کیا اُنھون نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے اس امر پر کہ سپرد کر دین شہر کو اُنکے اور ہوین وہ اُنکی ذمہ داری مین پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ تم ہماری صلح اور ذمہ داری مین ہوا اور واجب ہوئی ہمپر نیکو خواہی تمھاری اور چلے جائینگے ہم تمھارے یہان سے ولیکن نہ داخل ہونگے ہم تمھارے شہر مین اسوقت تک کہ دیکھین ہم کہ ہمارے اور بادشاہ روم کے بیچ مین کیا معاملہ ہوتا ہی اور چاہی رومیون نے تعظیم اور تکریم مسلمانونکی ساتھ ٹھہرانیکے حمص مین لیکن منع کیا اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح نے اس امر سے اور نہین داخل ہوا کوئی شخص مسلمانون سے حمص مین مگر بعد لڑائی **یرموک** کے اور یہ سب اسواسطے تھا کہ نزدیک ہو جاوین مسلمان واسطے رومیون کے ساتھ عدالت اور نیکوخواہی کے جریر بن عون نے بجلہ سے **روایت** کی ہی کہا بجلہ نے کہ مصالحہ کیا اہل حمص نے بعد مارے جانے مرلیس کے اور نکلے وہ اور دفن کیا اُنھون نے اپنے مردون کو اور شہید ہوے جماعت مسلمانون سے ایکسو بیتیس آدمی کہ وہ سب قوم حمیر اور ہمدان کے تھے مگر تیس آدمی اہل مکہ سے رحمت کرے اللہ تعالی انپر **واقدی** رحمۃ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ یہ بھین جزیرہ ہرقل کو کہ مسلمانون نے فتح کر لیا حمص اور دمشق اور شیزر کو اور بھیجین لیا اُنھون نے اُس ہدیہ کو جو اُسنے مرلیس کیواسطے بھیجا تھا پس ہو چکا وہ اس معاملے سے کا ہش جان کو اور توقف کیا اُسنے انتظار آنے لشکر کے اُن شہرون سے جہان لکھا تھا

سُنے تا انکہ کلیا کیا اُسنے جماعت کو اور آراستہ کیا لشکرونکو پس ہتھا طول اُسکے لشکر کا انطاکیہ سے آخر لشکر تک اکیس فرسخ اور بھیجا اُسنے فوجونکو جانب
شہر قیساریہ کنارے ملک شام کے تاکہ نگہبانی کرین وہ صور اور عکا اور طرابلس اور بیروت اور طبریہ کی اور بھیجا اُسنے
دو شہر لشکر کو بجانب بیت المقدس اور توقف کیا انتظار کرنے باہان ارمنی کے کہ آوے وہ ساتھ قوم ارمن کے اور جمع کی تھی
اُسنے قوم ارمن سے اسقدر جماعت کہ نہین جمع کیا تھا اسقدر کسی بادشاہ نے پس بعد تھوڑے دن کے آیا لشکر اُسکا ہرقل بادشاہ کے
پاس اور نکلا بادشاہ مع اپنے ارباب دولت کے اور پیادہ ہوگیا باہان اور لشکر اُسکا واسطے استقبال بادشاہ کے اور دعا مین دین
اُسکے تئین اور گیا بادشاہ بجانب کنیسہ قسونکے اور بیٹھا اُنکے منبر کفر پر اور ٹھہرے ملوک اور ہر قلیہ اور قیاصرہ کنیسہ مین اور بلند کیا اُنھون نے
آوازونکو ساتھ گریہ وزاری کے پس منع کیا اُنکو اوس امر سے اور کہا اے اہل صلیب بتحقیق مین نے ڈریا اور دھمکایا تمکو عرب سے پس نہ مانا تمنے میرے کہنے کو
اور قسم ہے اپنے دین کی کہ ضرور وہ مالک ہو جاوینگے میرے اس تخت گاہ تک اور گریہ اور زاری کام عورتونکا ہے اور بتحقیق یکا ہو تمھارے واسطے اسقدر لشکر
سامان کہ نہین قدرت رکھتا ہے اُس مقدار پر کوئی بادشاہ نصرانی اور بتحقیق صرف کیا مین نے اپنے مال اور لوگونکو تاکہ باز رکھون اہل عرب کو
تمسے اور تمھارے دین اور آبرو سے پس توبہ کرو تم طرف مسیح کے اپنے گناہونسے اور قصد کرو اپنی اپنی رعیت کیواسطے نیکی کا اور نہ ظلم کرو تم اوپر
اور صبر کرو تم لڑائی مین اور نہ حسد کرو تم آپس مین اور ڈرتے رہو تم غرورسے کہ جس قوم نے غرور کیا وہ مخذول اور عاجز ہوا اور مین
ایک بات تمسے پوچھتا ہون اور اسکا جواب تمسے چاہتا ہون پس کہا اُنھون نے کہ سوال کر تو ہمسے جو تجکو منظور ہو پس کہا سُنے لہ بتحقیق تم لوگ
بہت ہو اور روے کمک اور شمار کے اور بیچین ڈیل تمھارے اور زیادہ ہے قوت تمھاری اہل عرب سے پس کیسوجہ اور کہان سے واقع ہوئی
تمپر باز ماندگی اور عاجزی حالانکہ ترک اور اہل فارس ڈرتے تھے تمھارے دبدبے اور مکر سے تمھارے طرف کا قصد کیا اور شکست اُٹھاکر
پلٹ گئے اور باب غالب ہو گئی تمپر قوم ضعیف ترین خلق کی جو ننگے بدن اور بھوکے اور بے سامان اور بے ہتھیار ہین اور مار ڈالا اُنھونے
تمکو بصرے اور حوران مین اور غالب ہو گئے تمپر اجنادین اور دمشق اور بعلبک اور حمص مین پس سکوت کیا قوم نے اس کلام کے جواب
سے اور اُٹھ کھڑا ہوا ایک قس عالم اُنکے دین کا اور کہا اُسنے کہ اے بادشاہ آیا جانتا ہے تو کیسوجہ سے عرب ہمپر غلبہ دیے گئے ہین اُسنے کہا کہ
نہین قس کہا کہ وہ اسوجہ سے غلبہ دیے گئے ہین کہ ہماری قوم نے تغیر اور تبدل کیا ہے اپنے دین مین اور انکار کی اُنھون نے اُس چیز کی جسکو
مسیح بن مریم لائے تھے پس ظلم کیا بعضون نے بعض پر اور کوئی اُنمین پابند امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نہین ہے اور انکان کر دیا اُنھون نے
اپنی نماز کو اور کھایا سود کو اور مرتکب ہوئے ناکے اور ظاہر ہوئے اُنمین گناہ اور بدکام اور اہل عرب کا حال یہ ہے کہ فرمانبرداری کرتے ہین وہ
لوگ اپنے پروردگار کی اور اپنے نبی کی عبادت کرتے ہین رات کو اور روزہ رکھتے ہین دنکو اور نہین سستی کرتے ہین وہ اپنے پروردگار
کی یاد اور اپنے نبی پر درود بھیجنے سے اور کوئی اُنمین ایسا نہین ہے کہ ایک دوسرے پر ظلم اور بروائی کا اظہار کرے اور خصلت اور عادت
اُنکی راستی اور عبادت ہے اگر حملہ کرتے ہین تو وہ نہین پھیرتے ہین اور اگر ہم اُنپر حملہ کرتے ہین تو نہین پیٹھ پھیرتے ہین وہ جان لیا ہے اُنھون نے
اس امر کو دنیا نیست ہونیوالی ہے اور عالم آخرت پائدار اور باقی ہے پس جب سنا بادشاہ نے یہ کلام کہا سُنے کہ بالضرور اسی وجہ سے
غلبہ دیے گئے ہین اہل عرب اوپر اور ہرگاہ تیرا قول یہ ہے پس کوئی ضرورت نہین ہے مجکو تمھاری مدد ہی کی اور نہ قیام کرونگا مین تمھارے بیچ مین

۱۹۷

اور مین نے میل اور ارادہ اس امر کا کیا ہی کہ بھیجدون ان لشکرون کو اُنکے شہرونکی طرف اور لیلون اپنا مال اور لڑکے بالے اور چھوڑدون ارض سوریکو اور چلا جاؤن بجانب قسطنطنیہ کے پس ہوجاؤنگا مین وہان بے ڈر اہل عرب سے پس جب سُنا قوم نے یہ کلام اُسکا گر پڑے سجدہ مین اُسکے سامنے اور کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ تو ایسا نکر اور نہ خوار اور ذلیل کر تو دین مسیح کو مطالبہ کیا جاویگا تو اس سبب سے قیامت کے دن اور طوق سے تجکو عار اور سرزنش لاحق ہوگی اور خوش ہونگے ہمارے غم اور اندوہ پر شمن ہمارے اور اگر تو چلا جاویگا عمدہ باغ ملک شام سے تو اقامت کرینگے اہل عرب شام مین بعد ہمارے اور تحقیق یکجا ہوا ہی ہمارے لیے یہ لیسا لشکر کہ کسی بادشاہ کیواسطے نہین جمع ہوا تھا اور سامنا کرینگے ہم ساتھ اس لشکر کے اہل عرب کا اور صبر کرینگے ہم اُنکی لڑائی مین اور شاید مدد نازل ہو ہمپر اور اگر غلبہ ہوگا ہمارے دشمنونکے واسطے طلب کرینگے ہم نجات اپنی جانونکی پس مقدمہ بھیجا کہ تو اس فوج کا جس کسی کو منظور ہو اور چھوڑا اور اجازت دے ہمکو کوچ کرنیکی واسطے لڑائی اہل عرب کے پس خوش ہوا بادشاہ اُنکے کلام سے اور میل اور ارادہ کیا اُسنے اس امر کا کہ بھیجے لشکر کو بمراہی پانچ پادشاہان روم کے پس پہلے بنایا اُسنے ایک نشان سنہری دیباج کا اور نشان کے سر پر صلیب جو ہر کی تھی اور سپرد کیا اس نشانکو قناطر ملک رومیہ کے اور ہمراہ کیا اُسکے ایک لاکھ سوار قوم روسیہ اور صقالبہ سے اور خلعت اور ٹپکا پہنایا اُسکو اور بنایا دوسرا نشان دیباج سفید کا جس مین دو شمسے سونیکے تھے اور اُسکے سر پر صلیب زبرجد کی تھی اور دیا اُس نشانکو جرجیر ملک عموریہ اور انگوریہ کو اور خلعت دی اُسکو اور کہا اُس سے سردار مقرر کیا مین نے تجکو ایک لاکھ رومی پر اور بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا دریجانکو اور مقرر کیا ساتھ اُسکے ایک لاکھ قوم مغلیہ اور افرنج سے اور بنایا چوتھا نشان دیباج سیاہ کا اور سپرد کیا قوریہ کو اور سردار مقرر کیا اُسکو ایک لاکھ فوج پر قوم دوقس اور ارمن اور مغلیط سے اور خلعت دی اُسکو اور بنایا پانچوان نشان جڑاؤ موتی اور یاقوت کا ایک سنہری چھڑے جسکے سر پر صلیب یاقوت سُرخ کی تھی اور سپرد کیا باہان ارمنی کو اور وہ بہت دوست رکھتا تھا باہان کو بسبب اسکے کہ تھا وہ عقل اور تدبیر اور شجاعت والے لوگون سے اور وہ لڑا تھا اکثر لشکر فارس سے اور کہا اُس سے کہ اے باہان مین نے سردار مقرر کیا تجکو اس تمام لشکر پر پس تیرے حکم پر کسی کا حکم نہین ہی اور کہا اُسنے قناطر اور جرجیر اور دریجان اور قوریہ سے کہ جان لو تم اس بات کو کہ صلبان تمھاری تحت صلیب باہان کی ہین اور کام تمھارا متعلق اُس سے ہی پس نکرنا تم کوئی امر بدون اُسکی رائے اور مشورے کے اور تلاش اور طلب کرو تم اہل عرب کو جہان کمین وہ ہون اور نہ خوف اور بددلی کرو تم اور لڑو واسطے دین قویم اور شرع مضبوط کے واسطے اور جدا ہوجاؤ تم چار راہون مین اسواسطے کہ اگر تم سب ایک راہ لوگے تو نہ وسعت دیگی وہ راہ تمکو اور ہلاک کروگے تم زمین کو پھر خلعت دی اُسنے جبلہ بن ایہم الغسانی کو اور ساتھ کیا اُسکے عرب متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے اور کہا اُسنے کہ رہو تم آگے لشکر کے اسواسطے کہ ہلاکی ہر شے کی اُسکی جنس سے ہوتی ہی اور لوہا لوہے سے کٹتا ہی اور حکم کیا قسون کو اس امر کا کہ نہلانا مُعمودیہ کے پانی مین اور قربانی کرو اور نماز دعا کی پڑھو اُنکے واسطے **واقدی** رحمہ اللہ نے سالم مولی ہشام بن عمر بن عنبسہ سے **روایت** کی ہی کہ کل فوج جو ہرقل نے بیزنطیہ کیطرف سے بھیجی تھی چھ لاکھ تھی تمام گرد ہوئی اُن کفار سے جو صلیب کا اعتقاد رکھتے تھے اور ایک روایت مین تعداد اس فوج کی سات لاکھ ہی **راشد** بن سعید الحمیری نے **بیان** کیا ہی کہ مین نے پوچھا عمرو سے کہ آیا تم موجود تھے فتوحات شام مین اُنھون نے کہا کہ ہان مین موجود تھا

اور مجھکو حرص اور خواہش تھی دریافت کرنے تعداد لشکر ونکی پس جب قریب ہمارے پہونچین فوجین روم کی یرموک مین جڑھ گیا
مین ایک اونچی زمین پر پس شمار کیے مین نے بیشی نشان جب ٹھہرے وہ اپنی جگہون مین بھیجا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
روماس حاکم بصرے کو واسطے دریافت اور تلاش اُنکی تعداد کے پس گئے روماس بہ تبدیل وضع اپنے اور غائب رہے وہ ایکدن رات
پھر واپس آئے پس جب دیکھا ہمنے اُنکو پھرا ہوے ہم ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور پوچھا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنسے اُنھون نے
کہا کہ سُنا تھا مین نے قوم کو کہ ذکر کرتے تھے کہ کل فوج دس لاکھ ہے پس نہین جانتا ہون مین کہ وہ اس غرض سے یہ تعداد بیان کرتے ہین
کہ سنین اُسکو ہمارے جاسوس اور بیان کرین وہ ہمسے تاکہ ڈرو تم لوگ اُنسے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے روماس تمھاری فوج مین
ہر نشان کے نیچے کتنے لوگ ہوتے ہین پس کہا روماس نے کہ اے سردار ہمارے لشکر مین ہر نشان کے نیچے پچاس ہزار ہوتے ہین پس جب سُنا
ابوعبیدہ بن الجراح نے اس کلام کو کہا اللہ اکبر البشرا پھر پڑھا اُنھون نے آیت کو کم من فئۃ قلیلۃ الآخر تک **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان**
کیا ہے کہ جب ہرقل نے مطیع اور محکوم کیا اپنے لشکر کو باہان ارمنی کا اور خلعت دی اُسکو سوار ہوا ہرقل اور ملوک اوسے بجا گئے قرنا کے واسطے
کوچ کے اور نکلا ہرقل باب فارس پر واسطے رخصت کرنے اپنے لشکر کے اور چلا ساتھ اُنکے وصیت کرتا ہوا اور کہتا ظاطر اور جرجیر اور
دریجان اور اپنے بھانجے **قورین** سے کہ لیوے اور اختیار کرے ہر ایک تم مین سے ایک راہ کو اور حکم ہر ایک کا تم مین سے جاری اور نافذ ہوگا
اُسکے لشکر پر اسوقت تک کہ صف بندی کرو تم عرب مسلمین پر پس حکم رانی تم مین واسطے باہان کے ہوگی کہ اسکے ہاتھ کے اوپر کوئی ہاتھ نہوگا اور جان
لو تم اس امر کو کہ تمھارے اور اہل عرب کے بیچ مین یہی واقعہ جنگ ہے پس اگر غالب ہوجاوینگے وہ تم پر پس نہ اکتفا اور قناعت کرینگے وہ شام
کے شہر و نیز کبھی بلکہ امید کرینگے ہم مین اور ڈھونڈھینگے تمکو جن شہرون مین تم جاؤ گے اور نہ اکتفا کرینگے مال پر سوا جانکے اور بنا دینگے
تمھارے بیٹون کو غلام اور لاوینگے تمھاری لڑکیون کو اسیر مین اور تمھاری عورتونکو لونڈیان بنا دینگے پس صبر کرو تم لڑائی پر اور مدد
دو اپنے دین اور شرع کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ پھر روانہ کیا اُسنے قناط کو اوپر گھاٹی **طرطوس** اور جبلہ اور **لاذقیہ**
پہاڑونکے اور بھیجا جرجیر کو راہ پر **معرات** اور **میرمین** کی اور روانہ کیا توریر کو **حلب** اور **حماۃ** پر اور بھیجا دریجان کو **ارض عواصم** اور
قنسرین پر اور روانہ ہوا باہان ارمنی بھیجے ہر قوم کے مع اپنے لشکر کے اور پیدل لوگ اُسکے آگے آگے تھے کہ دور کرتے تھے پتھرون اور
گھنے درختونکو راہ سے اور نہین گذر کرتے تھے کسی شہر مین مگر یہ کہ سختی کرتے تھے دہانکے لوگونپر اور مانگتے اور لیتے تھے اُنسے مرغیان اور بچڑیان اور
وہ چیزین جسکی طاقت اور قدرت اُنکو نہ تھی اور لوگ دعا کرتے تھے اُنپر اور کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کو پھر ہمیشہ نہ لاوے اور جبلہ بن ایہم الغسانی مقدم الجیش
تھا اور اُسکے ساتھ نبوغسان تھے **راوی** نے **بیان** کیا ہے کہ جب بھیجا ہرقل طاغی نے اپنے لشکر کو واسطے لڑائی مسلمانونکے موجود تھے
جاسوس ابوعبیدہ بن الجراح کے معاہدین سے لشکر رومیونمین کہ دریافت کرتے تھے اخبار روم کے پس جب پہونچا لشکر شیزر تک جاہا ہوے
اُنسے جاسوس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور چلے ڈھونڈھتے ہوے مسلمانونکے لشکر کو پس نہ پایا اُنکو حمص مین اور کہا لوگون نے اُنسے
کہ لشکر مسلمانون کا جابیہ مین ہے واسطے کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جب فتح کیا حمص کو چھوڑا اُنھا اہل حمص کے نزدیک اُس شخص کو
جو لیتا تھا اُنسے خراج اور جزیہ اور جاسوس چلکر جابیہ مین پہونچے اور جو دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے بیان کیا پس سُنا ابوعبیدہ بن الجراح نے

یہ حال بڑا معلوم ہوا اُنپر یہ معاملہ اور کما لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور رات گذرانی حالت قلق اور بیقراری مین نہین آنکھ بند کی بسبب خوف کے بحال مسلمانون کے پس جب صبح ہوئی اذان کہی اور نماز پڑھی ساتھ مسلمانونکے تاریکی رات مین پس جب فارغ ہوے وہ نماز سے متوجہ ہوے لوگونکی طرف اور کہا اور قسم دلائی اُنکو اس امر کی کہ نہ پلٹ جاوین وہ یہانتک کہ سنین اُنکے کلام کو پھر کھڑے ہوے بحالت خطبہ پڑھنے کے پس حمد اور تعریف اللہ تعالیٰ کی بیان کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُنپر اور دعاے رحمت کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور دعا کی واسطے مسلمانونکے ساتھ مدد اور غلبہ کے پھر کہا کہ اے گروہ مسلمانونکے رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر تحقیق اللہ تعالیٰ نے آزمایش تمھاری بلاے نیک مین کی ہے تاکہ دیکھے وہ کہ کیونکر عمل کرتے ہو تم اور سچا کیا اپنے وعدہ کو اولیا تمپر اپنی مدد اکثر کافرونکو کھین اور تحقیق میرے جاسوسون نے مجکو خبر دی ہے کہ دشمن خدا ہرقل نے طلب مدد کی ہے تمپر ترک کے شہر سے اور روانہ کیا ہے اُنکو تمھاری طرف بعد ازانکہ اُنکو جمع کر دیا ہے اُنکے ساتھ زاد اور سامان کے جو چاہتے ہین وہ کہ بجھا دین نور خدا کو اپنے مُنھ سے اور اللہ تعالیٰ اوپر اور تمام کرنیوالا ہے اپنے نور کا اور جان لو تم اس امر کو کہ روانہ ہوے ہین وہ مختلف راہون مین اور وعدہ اُن سبکا یہ ہے کہ جاوین سب تمھارے مقابلہ مین اور جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ ہے اور نہوگا وہ شخص تھوڑا جسکے ساتھ اللہ ہو اور اللہ تعالیٰ مخذول اور پشیمان کرنیوالا ہے تمھارے دشمنونکا اور نہوگا وہ شخص بہت جسکو مخذول اور پشیمان کریگا اللہ تعالیٰ پس کیا رائے ہے تمھاری اس معاملے مین پھر کہا اپنے جاسوسونسے کہ اُٹھ کھڑا ہو اور آگاہ کر تو مسلمانونکو اس امر سے جو دیکھا ہے تو نے پس اُٹھ کھڑا ہوا وہ اور آگاہ کیا اُنھون نے مسلمانونکو ساتھ اُس چیز کے جو دیکھی تھی اُنھون نے بیماری اور کثیر لشکر سے پس بڑا معلوم ہوا یہ معاملہ مسلمانونپر اور داخل ہوا بعض سکے دلون پر خوف اور دیکھنے لگے بعض اُمین کے بعض کی طرف اور کہنے لگے اُمین سے کچھ جواب بدیا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ یہ کیا سکوت ہے میرے جوانمردو اللہ رحم کرے اللہ تعالیٰ تمپر مشورہ دو تم مجکو اپنی رائے سے کہ مین نہین ہون مگر مثل ایک کے تم مین سے پس کلام کیا بعضونے اُنمین سے اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار تم بزرگی اور مرتبے کے آدمی ہو اور تمھاری شان مین آیات قرآن شریف نازل ہوئی ہین تم وہ ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمکو امین اس اُمت کا مقرر فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے لکل امۃ امین وامین ھذہ الامۃ ابوعبیدۃ بن الجراح پس پیش مشورہ دو تم اُنکو جسمین بہتری مسلمانونکی ہو پس کہا ابوعبیدہ نے کہ مین مثل ایک مرد کے ہون تم سے کلام کرتا ہون تم سے کلام کرتا ہون تمھین بھی مشورہ دیتے ہو تم مشورہ دیتا ہون مین بھی اور اللہ تعالیٰ توفیق دے پس اُٹھ کھڑے ہوے اُنکی طرف سے مسلمان جسمین کچھ آگے قوم مین اور کچھ لوگ متاخر تھے اور کہا اُنھونے کہ اے سردار تم وہ شخص ہو کہ تمھارے واسطے بلندی اور مرتبہ ہوا اور عمر تمھاری رائے تو یہ ہے کہ روانہ ہو تم اپنی راہ سے اور اُترو ایک میدان چراگاہ اور جاے کشادہ مین جو نزدیک ہو وادی القریٰ کے پس رہینگے مسلمان قریب اس طیبہ کے اور کمک پہنچیگی ہمکو خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے پس جسوقت آوینگے دشمن ہماری طرف ہونگے ہم غالب اور فتحیاب پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ بیٹھو تم رحمت کرے اللہ تمپر بتحقیق مشورہ دیا تمنے جو تمھاری تجربہ مین آیا حالانکہ اگر مین ایسا کرونگا اور چلا جاؤنگا اپنی جگہ سے بُرا مانینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مرے واسطے اس امر کو اور سرزنش و ملامت کرینگے وہ مجکو اور کہینگے کہ چھوڑ دیا تمنے اُن شہرونکو جنکو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے تمھارے ہاتھ پر اور چلے گئے

۱۲ منہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہین فرمایا تھا کہ تم نہین جاؤ گے اور نہ ابوعبیدہ نے کہا تھا کہ مین نہین جاؤنگا بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو یہ فرمایا تھا کہ اگر تم گئے تو مسلمانون کو شکست ہوگی اور ابوعبیدہ نے کہا تھا کہ اگر مین گیا تو شکست ہوگی اور مسلمانون کو ہزیمت ہوگی اور ابوعبیدہ نے اس خوف سے کہ شکست ہوگی مسلمانون کو اور ہزیمت ہوگی اسلام کو اور مسلمانون کو اور اس خوف سے کہ مسلمانون کو شکست ہوگی

وہان سے اور امر مثل شکست اور ہزیمت کے تمسے واقع ہوا پھر کہا کہ مشورہ دو مجکو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس اُٹھ کھڑے ہوئے قیس بن ہبیرۃ المرادی رضی اللہ عنہ اور کہا کہ اے امین الامۃ نہ پھیرینگے ہم اپنے اہل و عیال کیطرف صحیح اور سالم اگر نکل جائینگے ہم ملک شام سے کبھی اور کیونکر چھوڑینگے ہم چشمے بہنے والے اور نہرین اور کھیتی اور انگور اور سونا اور چاندی اور ریشمی کپڑا اور کیونکر پھیرینگے ہم بجانب قحط حجاز اور زمین خشک بے گیاہ اور غذائے جو اور لباس صوف کے اور ہلوگ اس مقام مین مثل ایسے عیش وسیع اور پاک مین ہین کہ اگر ہاڈالے جائینگے ہم یہان پس بہشت وعدہ گاہ ہماری ہے اور ہونگے ہم نیچ ایسی نعمتونکے کہ ہرآئینہ نزدیک کریگا اللہ اُس شخص کو جو چھوڑیگا اور جاقو طرف عالم ثابت اور برقرار اور ہمسائگی کے محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ سچے ہین قیس بن ہبیرہ اور کلام حق کہا اُنھون نے پھر کہا کہ اے لوگو آیا پلٹوگے تم بجانب شہر تبھر اور ڈھیلے کے اور چھوڑدوگے تم ان گیرون کے واسطے محلون اور شہر بسنا ہون اور باغون اور نہرون اور کھانون اور بیٹون اور چاندی کو بہ تحقیق سچے ہین قیس اپنے کلام مین اور ہم نہین جانیوالے ہین اپنی جگہ سے تاوقتیکہ حکم کرے اللہ تعالیٰ ہمارے بیچ مین اور وہ بہترین حکم کرنیوالا ہے پس اُٹھ کھڑے ہوئے قیس بن ہبیرہ اور کہا کہ سچ کہے اللہ تعالیٰ تمھارے کلام کو اور اعانت کرے تمھاری سرداری پر اور نہ جدا ہو تم اپنی جگہ سے اور بھروسا کرو تم اللہ غالب پر پس اگر جاتی رہیگی تمسے فتح اس عالم کی اُمید رکھتے ہین ہم کہ نجاتا رہیگا ہمسے تو اب اُس عالم کا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے قیس بن ہبیرہ سے کہ مشکور کرے اللہ تعالیٰ تمھارے کلامونکو پس رائے تمھاری ہے اور پے در پے ہوا قول مسلمانونکا ساتھ اچھائی تجویز قیس بن ہبیرہ کے مگر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کہ وہ چپ تھے اور کچھ نہین بولتے تھے پس سامنے آئے اُنکے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ اے ابا سلیمان بہ تحقیق تم مرد بزرگ منش اور تیز سوار اور چالاک ہو اور تم صاحب رائے اور ارادہ اور مبصر سب کامونکے ہو پس تم کیا کہتے ہو قیس کے کلام مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ ہان سُنا مین نے مشورہ قیس کا اگر یہ کہ میری رائے سوائے انکی رائے کے ہے ولیکن مین نہین چاہتا ہون کہ مخالفت کرون نہین مسلمانونکی اور بہ تحقیق متفق ہوچکی ہے رائے انکی اس جگہ کے ٹھہرنے مین ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیان کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس اگر ہوگی رائے تمھاری موافق واسطے مسلمانونکے اختیار کرونگا مین اُسکو اور ہونگا مین تابع تمھاری رائے کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ جان لو تم اے سردار اس امر کو کہ اگر ٹھہرے ہوگے اپنی اس جگہ مین پس بہ تحقیق اعانت دوگے تم اپنے اوپر دشمن کو سواسطے کہ یہ مقام جابیہ کا نزدیک ہے قیساریہ سے اور اسمین قسطنطین ہرقل کا بیٹا چالیس ہزار کی جماعت سے ہے اور اہل اردن بسبب تمھارے خوف کے وہان یکجا ہوے ہین اور مین تمکو یہ مشورہ دیتا ہون کہ کوچ کرو تم اپنی جگہ سے اسطرح سے کہ گویا تم استقبال کرنیوالے ہو اپنے دشمن کے اور چھوڑدو تم **اذرعات** کو پس پشت اپنے یہانتک کہ جا اترو تم یرموک مین اور ہوگی مدد اور کمک امیرالمومنین کے پاس سے آکر ملنے والی تم مین اور تم سامنے اپنے دشمن کے بیچ جگہ کشادہ اور قابل دوڑنے اور گرداوے گھوڑونکے ہوگے پس جب کہا خالد بن الولید نے یہ کلام مسلمانون نے کہا کہ مشورہ خالد بن الولید کا بہتر ہے ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیے اور اُٹھ کھڑے ہوئے ابوسفیان اور کہا کہ اے سردار عمل کرو تم خالد بن الولید کی رائے پر اور روانہ کرو اُنکو اُس جانب کو جو نزدیک قادسیہ کے ہو کہ ہو وین وہ تمھین ہمارے لشکر اور رومیونکے لشکر کے جوار **دن** مین مقیم ہے تاکہ سختی اور دشواری نہ پڑے ہمارے لشکر کو وقت ہمارے کوچ کرنیکے اسواسطے کہ قریب ہے

کہ بلند ہونگی واسطے کوچ لشکر کے ان درختون سے آواز ین پس داخل ہوگی تمھارے دشمنونکے دلونمین طمع اور امید پس اگر آوینگے وہ بارادۂ غارتگری یا مکر اور فریب کے ملاقی ہونگے اُنسے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیونکے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہے خدا کی اے بیٹے حرب کے یہ بات تو تمنے میرے دلکی کہی اور میری بھی یہی رائے تھی پس کوچ کیا مسلمانونکے اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس لشکر خالد بن الولید کو جو آیا تھا اُنکے ساتھ عراق سے اور خالد بن الولید کے ساتھ تھا اس لشکر کو اور حکم دیا انکو رہین وہ مسلمانون کی نگہبانی پر اور طلیعہ انکے لشکر کے پس ایسا ہی کیا خالد بن الولید نے اور واقع ہوا شور مسلمانون کا وقت اُنکے کوچ کرنیکے یہانتک کہ سنی گئی آواز اُنکے شور کی ایک فرسخ پر اور طلب کیا اُنھون نے یرموک کو اور سُنی ان رومیون نے جو یکجا تھے اردن مین آواز مسلمانونکی وقت اُنکے کوچ کے پس طلب کیا رومیونے مسلمانون کو اور گمان کیا فرار کا نسبت مسلمانونکے اور امید کی انمین اور ملاقی ہوے وہ خالد بن الولید اور لشکر زحف سے پس آگے رومی پس جب دیکھا خالد بن الولید نے گروہ مشرکین کی باگونکی طرف اور آنحالیکہ وہ آگے آنیوالے تھے پس ہنسے اور کہا کہ احتیاط رکھو کیا اچھی زرہ مضبوط ہے پھر پکار کر کہا اپنے ساتھیونسے کہ لوتم یہ نشانی غلبے کی ہے پس نکالی مسلمانونے تلوارونکو اور بڑھایا نیزونکو اور حملہ کیا خالد بن الولید اور مرقال و ضرار بن الازور اور ظبیہ بن نوفل عامری اور عامر بن الطفیل اور زہیر ابن اکال اللیثی اور ہلال بن مرہ اور صخر بن غانم اور مثل اُنکے اور لوگون نے پس ہنوئی رومیونکو طاقت اُنکے مقابلے کی پس بیٹھ پھیر کر بھاگے وہ اور مسلمان مارتے اور قید کرتے تھے انکو یہانتک کہ ڈالدیا اُنھون نے رومیونسے ایک بڑا پشتہ کشتون کا اور قریب ہوے اُنسے خالد بن الولید وقت ہزیمت کے دریاے اردن تک پس ڈوب گئی اسمین ایک جماعت کثیر رومیون کی پھر روانہ ہوے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیونکے بارادۂ شمول لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے واسطے کہ وہ پہونچ گئے تھے یرموک مین اور چھوڑا تھا اذرعات کو پس پشت اپنے اور تھا وہان ایک بڑا ٹیلا مثل پہار کے پس چڑھایا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکی عورتین اور اُنکی اولاد کو اُس ٹیلے پر اور حکم کیا اُنکو ہشیار اور بیدار رہنے کا اور کھڑے کیے نگہبان اور مقرر کیے طلایع اور جاسوسونکو ہر راہ پر اور آئے خالد بن الولید لڑائی سے اور اُنکے ساتھ قیدی اور مال غنیمت کا تھا پس دعاے خیر دی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا کہ قسم ہے خدا کی نشانی غلبے کی ہے بشارت ہو تمکو پروردگار عالم کیطرف سے اور ٹھہرایا مسلمانونکو یرموک مین اور وہ لوگ ساتھ سامان اور ہشیاری کے مستعد تھے واسطے لڑائی دشمنونکے گویا کہ وہ منتظر وعدہ کے تھے اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اس امر کی کہ ملوک نے کوچ کیا ہے بجانب یرموک کے پس بھیجا اُسنے اپنے ایلچی کو بجانب باہان کے درانحالیکہ وہ سرزنش و ملامت کرتا تھا باہا نکو اور سست سمجھتا تھا اُسکی راے کو توقف روانگی مین اور برانگیختہ کرتا تھا اسکو چلنے پر بجانب لڑائی مسلمانونکے پس جب پہونچا باہا نکے پاس خط قسطنطین کا بلایا اُسنے بطارقہ اور ملوک کو اور پڑھکر سنایا خط اُنکو اور حکم کیا چلنے کا اور کہا اُسنے ملوک اور بطارقہ سے کہ نہو کرگذرو تم کسی شہرمین شہرہاے شام سے مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیلو تم وہانکے لوگونکو خوشی یا جبر سے پس جو انہوی فوج رومیونکی بعض کے پیچھے بعض اور نہین پہونچے تھے وہ کسی شہر مین اُن شہرون سے جنکو مسلمانون نے فتح کیا تھا مگر یہ کہ درشتی اور ملامت کرتے تھے اُنکو اور کہتے تھے سختی ہے تمپر چھوڑدیا تمنے اپنے دین کو اور میل کیا تمنے بجانب اہل عرب کے پس وہ لوگ کہتے تھے کہ تم ہمسے زیادہ تر مستحق ملامت کے ہو کسواسطے کہ تم لوگونے فرار اختیار کیا اُنسے اور چھوڑدیا

کا سا انتہال
اردن کے ساتھ
رومیون کی پرموک
کے ۱۲۱۲

ہمکو نشانہ واسطے بلا کے پس مطیع بنایا ہمنے اپنی جان کو واسطے ان عرب کے پس پہچانتے تھے رومی حق بات کو اور سکوت کرتے تھے
اُنکے جواب سے اور ہمیشہ لیتے تھے حوام الناس کو آگے اپنے تا اینکہ پہونچے وہ نہر یرموک مین پس اُترے وہ بمقام وسیم الجمیل کے
اور وہ نزدیک تھا زمین رقاد اور جولان کے اور اپنے اور مسلمانونکے چھین تین فرسخ تھا چھوڑی اوپر اُنکے لشکر کا چھ فرسخ طول و عرض
مین تھا پس جب پورا ہوگیا لشکر روم کا دکھلائی دیے اور قریب ہوے اگلے گروہ اُنکے مسلمانونکے لشکر پر اور تھا وہ جبلہ بن ایہم
غسانی اور ساٹھ ہزار عرب متنصرہ جو مقدمۃ الجیش باہان کے تھے پس جب دیکھا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجانب کثرت
دشمن کے کہا اُنھون نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عطیہ بن عامر نے بیان کیا ہو کہ نہین مشابہت دیا جاتا تھا
لشکر رومیونکا مگر ساتھ پھیلی ہوئی ٹیڑی کے جسوقت بند کر دیتی ہو وہ کنارہاے آسمان اور زمین کو بسبب اپنی کثرت کے اور دیکھا ہمنے
مسلمانونکو کہ بدل گئین رنگتین اُنکی اور ظاہر ہوا اُنسے رنج اور گھبراہٹ اور نہین جدا ہوتے تھے وہ مگر قول لاحول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم سے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دیکھتے تھے اُنکی طرف اور کہتے تھے ربنا افرغ علینا صبرا و ثبت
اقدامنا آخر آیت تک و اختیار کیا مسلمانون نے احتیاط کو اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے پاس سوسون کو اور حکم کیا اُن کو
کہ داخل ہو وین وہ قوم کے لشکر مین اور دریافت کرین مسلمانونکے واسطے خبر اُنکی پس روانہ ہوے اور غائب رہے ایکدن
اور ایک رات اور پھیرے وہ بجانب لشکر مسلمانونکے اور بیان کیا اُنسے حال تعداد اُنکا اور گروہ اور گھوڑے اور ہتھیارون کا
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ امید رکھتا ہون مین اللہ سے اس امر کی کہ ہو جاوے ساز سامان اُنکا مال غنیمت ہمارے واسطے
پس جب اُترا باہان مع اپنے لشکر کے مسلمانون کے مقابلے مین نہر یرموک اور بلد رقاد اور ارض جولان اور بلد سواد پر چند روز
نہ لڑے وہ مسلمانون سے اور نہین ڈالا اُنپر لڑائی کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ سبب توقف اور پھیر جانے باہان کا مسلمانون
کی لڑائی سے یہ تھا کہ ہرقل نے ایک ایلچی بھیج کر باہان کو یہ کہلا بھیجا تھا کہ نہ جاری کر تو لڑائی کو اپنے اور مسلمانون کے بیچ مین یہانتک
کہ بھیج تو اُنکے پاس ایک ایلچی کو اور وعدہ کر تو اُنسے ہماری طرف سے ہر سال مین ساٹھ مال کے واسطے اُنکے سردار عمر رضی اللہ
عنہ اور اُنکے ہر امیر کے اور یہ کہ اُنکے قبضے مین رہیگا جابیہ سے حجاز تک پس جب پہونچا ایلچی باہان کے پاس اور بیان کیا اُس سے
پس کہا باہان نے کہ افسوس ہو کہ بلا دین عرب ہمکو اس امر کی طرف پس کہا جرجیر نے کہ جو بادشاہ نے کہا اُسکے کرنے مین تجھکو کیا
مشقت ہوگی پس کہا باہان نے جرجیر سے کہ جا تو اُنکی طرف اور طلب کر تو اُنمین سے کسی ایسے مرد عاقل کو جس سے بات چیت
کرے تو اس امر مین جو سُنا ہو تو نے اور کوشش کر تو اس معاملے مین پس پہنے جرجیر نے ریشمی کپڑے اور باندھا اُسنے سر پر
ریشمی سنہرا اور ڈالدیا گرد زمین جمیل وغیرہ کو اور سوار ہوا ایک بڑے شہر غمی پر جسپر سنہری زین تھا اور نکلے اُسکے ساتھ ایکہزار آدمی
قوم مذحج سے پس جب ظاہر اور قریب ہوا وہ مسلمانونکے لشکر کے ٹھہرا اُنکے سامنے اور کہا اُنھون نے مسلمانونکے سامنے تو ہے ہمارے تھا رامیر
تا کہ پیش کرین ہم تمپر گفتگو اپنی شاید کہ ہم مصالحہ کر لیوین اور نخونریزی کرین ہم اور سُنا اُسکے کلام کو مسلمانون نے اور آگاہ کیا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس سوار ہوے وہ اپنے گھوڑے پر اور چلے بجانب جرجیر کے یہانتک کہ مل گئین گردنین اُن دونونکے جانورونکی

ف
ذکر ہمپیخ لشکر
روم یون کا یرموک
مین ۱۲ سنہ
تحمہ ۱۲ آیت
واقعہ نامہ
القوم الکافرین
ترجمہ تمام
سنہ پر درگار ہمارا
ڈال ہم مین صبر اور
مضبوطی ہو اور

اور لوگ دیکھتے تھے اُن دونوں کی طرف پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ اے بھائی کفر کے کہ تو جو مجکو کہتا ہی اور پوچھ جو تجھکو پوچھنا ہی پس کہا جرجیر نے کہ اے برادر عربی نہ فریب مین ڈالے تجکو یہ کہنا تمہارا کہ بھگا دیا ہمنے رومیونکو بہت جگہونمین اور فتح کر لیا ہمنے اُنکے شہرونکو پس دیکھو تم اب اُس چیز کو جو تمہارے سامنے آئی ہی سو یہ ہی کہ ہمارے ساتھ تمام مختلف زبانونکے لوگ ہین اور ہمیں قول و قسم کی ہی روم اور ارمن نے اور معاہدہ ہل مرکا کیا ہی کہ نہ بھاگینگے وہ تمہارے مقابلے سے اور تجکو اُنکے مقابلے کی طاقت نہین ہی پس پھر جاؤ تم اپنے شہرونکی طرف بتحقیق پایا اور پہونچیگئے تم بادشاہ کی زمین سے اسقدر رکو کہ پایا تمنے اور بتحقیق قصد اور میل اس امر کا کیا ہی عظیم الروم نے کہ نہ ترک کرے تمہارے ساتھ احسان کرنے کو اور وہ دیتا ہی اور ہبہ کرتا ہی اسقدر جو لیا ہی تمنے شہرون سے سال کی مدت مین اور لیلیا ہی گھوڑے اور ہتھیار اور جب تم آئے تھے تو پیادہ چلتے تھے اور اب تم نیک و خوش حال ہو گئے ہو پس منظور اور قبول کرو تم اُس امر کو جسکی طرف بلاتا ہون مین تمکو ورنہ ہو جاؤ گے تم ہلاک ہونے والونسے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آیا تو کہ چکا اُسنے کہا ہان پس تمہارا جواب کیا ہی ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جو تو نے حال اپنے ساتھیونکا قوم روم اور ارمن سے اور قصد نہ بھاگنے کا انکی نسبت بیان کیا پس خطا کی تو نے اس کلام مین اور ہمکو تلوار سے دھمکانے اور ڈرانے مین اسواسطے کہ ہم تلوار سے نہین ڈرتے ہین اور ہم شمشیر زنی مین نکلے ہین اور اپنے کام مین ہم یقین رکھتے ہین اور ضرور ہم فتح کر لینگے تمہاری زمین کو اور لے لینگے تمہارے بادشاہ کے خزانیکو جیسا کہ وعدہ کیا تھا ہمسے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہمارے نبی کا وعدہ خلاف نہین ہی اور جو تو نے حال معاہدہ رومیہ کا و سبب نہ بھاگنے کے بیان کیا ہی پس چھپا لینگی رومیونکی تیز آنکھین ہماری تلوارونکی پس بھاگینگے وہ اپنے پیچھے کو اور کہنا اور ڈرانا تیرا اپنی کثرت تعداد اور جماعت پر پس بتحقیق دیکھا ہی تمنے حال قلت اور ضعف ہمارا اور کیونکر بھڑے ہم تمہاری بڑی جماعتون پر سامان اور ہتھیار سے اور دوست ترین چیز ونکا ہمکو وہ دن ہی جسمین جاری کرینگے ہم لڑائی یہانتک کہ معلوم ہو جاویگا کہ کون ہم مین کا ایسا ہی جسکی خواہش اور تمنا لڑائی ہی پس جب سُنا جرجیر نے کلام اُنکا متوجہ ہوا وہ ایک مرد ارمنی کیطرف اور کہا کہ سختی ہو تجھپر اے ستیل بادشاہ بڑا پہچاننے والا اس قوم کا ہی پھر پھیری اُسنے باگ اپنے گھوڑے کی اور پلٹ گیا باہان کیطرف اور آگاہ کیا اُسکو ابوعبیدہ بن الجراح کی گفتگو سے پس کہا باہان نے جرجیر سے کہ آیا کہا اور بلایا تو نے اُنکو بجانب مصالحے کے اُسنے کہا نہین قسم ہی حق مسیح کی کہ مین نے اس بار نہین اُسنے کوئی آغاز گفتگو نہین کی ولیکن بھیجے تو اُنکے پاس بعض عرب متنصرہ کو اسواسطے کہ عرب بعض ارمنین کے بعض کیطرف میل کرتے ہین پس اُسیوقت بلایا باہان نے جبلہ بن ایہم غسانی کو اور کہا اُسسے کہ جا تو ان قوم کیطرف اور ڈرا تو انکو ہماری کثرت سے اور ڈال تو انکے دلونمین خوف اور دہشت کو اور اتار تو اُنپر کمر اور فریب اپنا پس نکل کر روانہ ہوا جبلہ تا اینکہ مسلمانونکے سامنے ٹھہرا اور پکار کر کہا اُسنے اپنی بلند آواز سے کہ اے گروہ عرب کے آوے تم مین سے میرے پاس کوئی مرد اولاد عمرو بن عاص سے کہ گفتگو کرونمین اُس سے پس سُنا ابوعبیدہ بن الجراح نے کلام جبلہ کا اور کہا مسلمانون سے کہ بھیجا ہی قوم نے تمہارے پاس ابناے جنس کو بارادہ مکر و فریب کے بسبب پاس ہونیکے قرابت کے پس بھیجو تم اُسکے سامنے ایک مرد کو انصار سے پس جلدی کی اُسکے پاس جانیکی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اور کہا اُنھون نے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار مین اُسکے پاس جاؤنگا اور سنونگا جو وہ کہیگا اور جواب اُسکا دونگا پس جلد ہی اپنے

ذکر گفتگو جبلہ بن ایہم غسانی کا مسلمانون سے ۱۲

گھوڑے پر سوار ہوکر گئے عبادہ بن صامت سامنے جبلہ کے پس دیکھا جبلہ نے ایک مرد سخت سیاہ رنگ کو کہ گویا وہ قوم شنوءہ سے ہے اور ڈرا انکے دیکھنے سے بسبب بڑائی اُنکے ڈیل ڈول کے پس کہا جبلہ نے کہ اے جوان تم کن لوگونسے ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ مین اُس قوم سے ہون کہ جس قوم کا آدمی تو نے طلب کیا ہے مین اولاد عمرو بن عامر سے ہون جبلہ نے کہا مبارک ہو تمکو کون قبیلے سے ہو تم عبادہ بن صامت نے کہا مین قبیلہ خزرج سے ہون مین عبادہ بن صامت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پس سوال کر تو جو تجکو منظور ہے پس کہا جبلہ نے کہ اے بیٹے چچا کے مین نہین آیا ہون تمھاری طرف مگر سو سبب سے کہ مین جانتا ہون کہ اکثر تمھاری جماعت کے لوگ قریب اور دیکھنے ہین پس مین بہی خواہ اور مشورہ دینے والا تمھارا ہون اور یہ قوم جو اُترے ہین گرداگرد تمھارے اُنکی ساتھ انشا اللہ شکر ہے کہ نہین سامنا ہو سکتا ہے تمکو اس سے اور لشکر کے پیچھے لشکر ہے اور یہ بات نہ کہو تم کہ ہمنے کاٹ ڈالا ہے تمھاری جماعت کو ایک بعد دوسرے کے اور جان لو تم کہ لڑائی گھومنے والی مثل ڈول کے ہے اور اگر غالب ہو جائینگے وہ تم پر تو نہو گی تمکو کوئی جائے پناہ مگر شہر اور اگر وہ شکست اُٹھاوینگے تو پلٹ جاوینگے وہ اپنے لشکر اور شہر پناہون اور خزانون اور شہرونکی طرف اور جو تمنے پایا ہے پس لیلو تم اور پھر جاؤ تم اپنے شہرونکو عبادہ بن صامت نے کہا کہ فارغ ہوا تو اپنے کلام سے جبلہ نے کہا کہ ہان تم کہو جو تمکو منظور ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ اے جبلہ آیا نہین جانا تو نے اُس چیز کو کہ ملاقی ہے ہم تمھاری پہلی جماعت سے اجنادین وغیرہ مین اور کیونکر فتح اور غلبہ دیا ہمکو اللہ تعالی نے تم پر اور بھگا دیا تمھارے کافرونکو ہم جانتے ہین اس امر کو کہ جسقدر تمھاری جماعت باقی ہے اُسکا معاملہ ہمپر آسان ہوگیا اور ہم لڑتے ہین اور لڑینگے ایسے دین سے کہ چاہتے ہین ہم مدد وہی اُسکی نہین ڈرتے ہین ہم جو آگے آتا ہے ہمارے اور نہین پرواہ کرتے ہین ساتھ تمھاری جماعت کے اور ہم حریص اور خواہشمند ہین خونریزی کے پس نہین دیکھتے ہین ہم کوئی چیز بہت میٹھی رومیونکے خونسے اور مین دعوت کرتا ہون اے جبلہ تمکو بجانب اسلام کے اور داخل ہو تو مع اپنی قوم کے ہمارے دین مین تاکہ حاصل ہو تجکو بزرگی دنیا و آخرت کی اور نہو تو تابع ایسے امر کا کہ فدا کرے تو اپنی جانکو اسیر ساتھ بُرائی اور مشقت کے اور تو رُوسائے عرب سے ہے اور ہمارا دین ظاہر اور غالب ہو چکا ہے پس تعیت کر اور اختیار کر تو راہ اُس شخص کی جسنے رجوع بجانب حق کے کی اور کہہ تو کا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس خشمناک ہوا جبلہ کلام عبادہ بن صامت سے اور کہا اُسنے کہ چپ رہو تم میرے سامنے ایسے کلام سے کہ نہین جدا ہونیوالا ہو نہین اپنے دین سے عبادہ بن صامت نے کہا کہ اگر انکار کرتا ہے تو اور رہیگا اپنے کفر پر پس ڈرا اس امر سے کہ ڈالین ہم تجکو اول نیزہ بازی مین کہ ہم گزند پہونچانیوالے ہین لڑائی مین اور اگر یونگی تجکو ہماری تلوارین تو نہ رہائی پاویگا تو انکی تیزی سے اور چھوڑ دے تو ہمکو اور رومیونکو اپنے حال پر کہ وہ نسبت تیرے آسان اور سبک ہین اور اگر تو انکار کریگا اس سے اور آمادہ رہیگا اُنکی مدد وہی پر تو اُتریگی تجپر وہ چیز جو اُتریگی اُنپر پس خشمناک ہوا جبلہ اور کہا اُسنے کہ تم کس وجہ سے مجکو اپنی تلوارونسے ڈراتے ہو آیا نہین ہون مین مثل تمھارے اور نہین ہوتا ہے ایک مرد دیگر مقابل ایک مرد کے عبادہ بن صامت نے کہا کہ جان لیا ہے ہمنے کہ تو ہمارے پاس کمزور ہمارا نقصان کرتے آیا ہے حالانکہ ہم مثل تمھارے نہین ہین سختی ہو تمپر حال یہ ہے کہ ہم باوصف اپنی قلت جماعت کے توحید کرتے ہین اپنے پروردگار کی اور دور دیکھتے ہین اُسکے نبی پر اور ہمارے پیچھے ایک لشکر ہے کہ بھر گیا ہے کنارہ ہائے عالم کو جبلہ نے کہا کہ مین تمھارے پیچھے کوئی لشکر مثل اس لشکر کے جو تمھارے ساتھ ہے نہین دیکھتا ہون اور نہ کوئی اور گروہ تمھارا

مدد کرنیوالا ہی عبادہ بن صامت نے کہا کہ تو جھوٹا ہی قسم ہی خدا کی اپنے کلام مین ہمارے پیچھے لوگ بزرگ شریف دلیر سخت ہین کہ جانتے ہین موتکو غنیمت اور زندگانی کو تاوان ہر ایک انمین کا بندانہ شکر ہی آیا بھولگیا تو عمر رضی اللہ عنہ اور انکی شدت اور مضبوطی کو عثمان رضی اللہ عنہ اور انکی دانشمندی کو اور علی کرم اللہ وجہہ اور انکے دبدبہ کو اور عباس اور طلحہ اور زبیر اور فلان اور فلان لوگ جو کہی جاتے ہین اُنکے پاس مسلمانان مکہ اور طائف اور یمن وغیرہ سے پس جب سُنا جبلہ نے یہ کلام کہا اُسنے اے بیٹے چچا کے آیا تھا مین باراد تمھارا نصیحت کے پس ہرگاہ انکار کی تمنے پس مین درخواست کرتا ہون تمسے اس امر کی کہ سوال کرو تم اپنی قوم سے کہ قبول کرین وہ صلح کو جسکی طرف ہم انکو بلاتے ہین عبادہ بن صامت نے کہا قسم ہی خدا کی نہ صلح ہوگی ہمارے اور تمھارے بیچ مین مگر ساتھ اسلام یا تلوار کے اور اگر نہو تا عذر اور بیوفائی کرنا امر بدہمارے نزدیک ہر آئینہ بلند کرتا مین تیرے اوپر اپنی اس تلوار کو اور بھیجدیتا تیری روح کو دوزخ کیطرف پس جب سُنا یہ جبلہ نے کلام عبادہ بن صامت کا حالانکہ اُنھون نے نہ معافقت کی جبلہ سے کلام مین اُسکی جانب کو پس پھیرا وہ ڈرتا ہوا بجانب باہان کے درانحالیکہ بھرلیا اُسکے دل نے گفتگوے عبادہؓ بن صامت سے خوف اور ڈر کو پس جب ٹھہرا وہ آگے باہان کے ظاہر تھا اسکے چہرہ سے خوف پس کہا باہان نے جبلہ سے کہ تیرے پیچھے کیا حال ہی اُسنے کہا کہ اے بادشاہ مینے ڈرایا اور رعب ڈالا امیر لشکر نے نزدیک یکسان ہی اور تم اُنھون نے کہا ہی کہ نہین ہی ہماری خواہش اور آرزو مگر لڑائی باہان نے کہا کہ یہ کیا بے صبری ہی جو تجھسے ظاہر ہوئی ہی آیا نہین ہین وہ عرب مثل تمھارے مینے سُنا ہی کہ وہ تیس ہزار ہین اور تم ساٹھ ہزار ہو آیا نہین لڑسکتے ہین دو آدمی تمھارے انکے ایک آدمی سے تو انکو اور جاتو اے جبلہ اور میرے بھائی بند اُنکی لڑائی کیواسطے اور ہم تمھارے پیچھے ہین پس اگر فتح اور غلبہ پاوے امیر تو ہوگا ملک ہمارے بیچ مین مشترک اور ہوگے تم نزدیک ترین لوگ ہمارے وہ سے اور وہ ملک ہمارا جو عرب نے لیا ہی اور باہان ترغیب دیتا تھا جبلہ کو بخشش اور انعام میں اور خواہش دلاتا تھا اُسکو لڑائی پر پس منظور کیا جبلہ نے اس امر کو اور آگاہ کیا اپنی قوم غسان کو اور حکم کیا اُن کو کہ ہشیار ہو جاوین اور زرہ پہنین وہ پس ایسا ہی کیا قوم نے اور سوار ہوے ساتھ پورے لوہے کے درنخالیکہ نہین ملتا تھا کوئی رومی انمین اور آگے اُنکے جبلہ بن ایہم سنہری زرہ پہنے ہوے اور نکالے ہوے تھا اس تلوار کو جو بنائی ہوئی تیابوکی تھی اور اُسکے ہاتھ مین وہ نشان تھا جو ہرقل نے اُسکو واسطے بنایا تھا پس چلا وہ بجانب صحابہ کے ساٹھ ہزار کی جماعت سے پس جب دکھائی دیے اور قریب ہوے وہ مسلمانون کے مثل دیوار آہنی کے اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ وہ باتین کر رہے تھے عبادہ مین صامت سے جو اُنکے اور جبلہ کے بیچ مین ہوئی تھین کہ دفعتہً دکھائی دیے اُنکو غسان پس جب دیکھا اُنکو مسلمانون نے پہچانا انکو اور آواز دی بعض نے بعض کو کہ اے گروہ مسلمانونکے یہ تحقیق عرب متنصرہ تمسے لڑنیکو آتے ہین پس کیا کہتے ہو تم اس معاملہ مین مسلمانون نے کہا کہ لڑینگے ہم اللہ سے امید مدد اور غلبہ کی رکھتے ہین اور قصد کیا لوگون نے انکی طرف کوچ کرنیکا پس پکارکر کہا خالد بن الولید نے مسلمانون سے کہ صبر کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر اور نہ جلدی کرو تم پس تحقیق در آئی ہی اپر کوہی تا اینکہ مکروہ ہو نکا مین اونکے ساتھ کہ اُسکے سبب سے وہ ہلاک ہو جائینگے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ کیا ہی اے ابا سلیمان خالد بن الولید نے کہا کہ اے سردار دوستون نے اعانت چاہی ہمپر ہمارے بجنس عرب سے اور وہ شمار مین ہمارے دونے ہین اور اگر ہم تمام اپنی جماعت سے اُنسے لڑینگے تو یہ بات ہمارے لیے باعث ضعف کی ہوگی اور مین بھیجونگا اُنکے مقابلے مین کچھ لوگ اُنھین سے کہ کام کرینگے وہ اُنکے پھیر دینے مین اور جب پلٹ جاوینگے وہ ہمارے پاس تو ہوگا یہ امر باعث

شکستگی مشرکین اور اُنکی بڑی سبکی کا اور اگر انکار کرینگے وہ پھر جانے سے اور آمادہ جنگ ہونگے تو نکلینگے اُنکی طرف کچھ تھوڑے لوگ کہ پھیر دینگے اُنکو اُنکی پشت پر پس تعجب کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید کے کلام سے اور کہا اے ابا سلیمان کر تم جو تمنے تجویز کی ہے اور جو ظاہر ہوا ہے تمھاری رائمین پس اُسی وقت بلایا خالد بن الولید نے قیس رض بن سعید بن عبادہ خزرجی اور کعب بن مالک انصاری اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبداللہ اور ابی ایوب خالد بن زید کو پس جب آ ٹھہرے یہ لوگ خالد بن الولید کے سامنے کہا خالد بن الولید نے اُنسے کیا ہے مددگاران خدا اور رسول کے یہ عرب آئے ہوئے تمھاری طرف سے لڑا چاہتے ہین اور وہ قوم غسان اور لخم اور جذام چچیرے بھائی تمھارے ہین پس نکلو تم اُنکی طرف اور گفتگو کرو اُن سے اور کوشش کرو اُنکے پھیر دینے مین لڑائی سے پس اگر وہ ایسا کرینگے تو بہتر ہے ورنہ ملیگی تلوار ہماری تلوارین اُنکے تئین اور ہونگے ہم کافی اُنکی لڑائی کو پس نکلے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ پانچ شخص تھے انصار سے تا اینکہ سامنے ہوئے جبلہ کے اور تجاوز کیا تھا جبلہ نے مسلمانونکے مقابلے مین بارادہ لڑائی یہانتک کہ جب قریب ہوئے صحابہ قوم غسان سے پکارا اُنھونے کہ اے گروہ عرب کے قوم غسان اور لخم جذام سے ہم بھائی تمھارے ہین اور ہم چاہتے ہین نزدیک ہونیکو تمسے پس اجازت دی اُنکو جبلہ نے اپنے نزدیک آنیکی پس جب داخل ہوئے صحابہ پاس اُسکے اور وہ خیمہ سُرخ ریشمی مین جسمین فرش زرد بچھا ہوا تھا تکیہ لگائے بیٹھا تھا اور اُسکے گرد ملوک آل جفنہ تھے پس دعا دی اُسکو مثل دعای سلاطین کے پس بلند کیا جبلہ نے اُنکے مرتبو کو اور کہا کہ اے اولاد چچا کی تم عزیز اور لگنے ہوا اور مین آیا تھا تمھاری طرف کو اس لشکر سے جسنے ڈھانپ لیا ہے تمکو پس بھیجا تمنے میرے پاس ایسے شخص کو اپنی جماعت سے جسنے گفتگو مین تجاوز اور شدت کی پس کونسا امر تمکو میرے پاس لایا ہے پس سبکے پہلے کلام کیا اُس سے جابر بن عبداللہ نے اور کہا اُنھونے کہ اے بیٹے چچا کے نہ مواخذہ کر تو ہمسے اُنکی گفتگو کا سوا سطے کہ ہمارا دین نہین قائم رہتا ہے مگر ساتھ نصیحت کے اور مسلمانونکے واسطے نصیحت کرنا واجب ہے سوا سطے کہ تو عزیز اور قرابتی ہے پس ہم آئے ہین تیرے پاس واسطے کہ اسکیطرف بلاتے ہین ہم تجکو طرف اسلام کے اور ہو جاوے تو اہل اسلام سے اور ہمارا تیرا حال یکسان ہو جاوے گا سوا سطے کہ دین ہمارا بزرگ ہے اور نبی ہمارے بزرگ اور دانا ہین جبلہ نے کہا کہ مین اس امر کو دوست نہین رکھتا ہون اور مین اپنے دین من تہمت کیا گیا ہون اور تم گروہ عرب وسل و خزرج نے پسند کیا ہے ایک امر کو اور مین نے پسند کیا ہے واسطے ایک امر کو پس کہا اُس سے نصر نے کہ تو مرد بزرگ ہے اور تجھ سا آدمی نہین بے علم رہ سکتا ہے اسلام اور اُسکے مرتبے سے پس قبول کر تو اسلام کو تا کہ رہے پر ہو جاوے تو پس انکار کی جبلہ نے پس بہت کچھ سمجھایا اُسے نصر نے جبلہ نے کہا ڈرتا ہون اس امر کو کہ جسوقت چھوڑ دونگا مین تمسے لڑائی کو اور ہونگے غلبہ واسطے روم کے تمپر تو نہ بچوف رہونگا مین اُنسے ہر بات پر کہ نکالدینگے وہ مجکو میرے شہر سے سوا سطے کہ روم نہین راضی ہونگے مجھسے مگر اس بات پر کہ لڑو دمن سے اور ہونگے مجکو بڑا بنایا ہے اور اگر داخل ہو جاونگا مین تمھارے دین مین تو حقیر اور ناچیز ہونگا مین صحابہ نے کہا کہ ہرگاہ تو اس سے انکار کرتا ہے پس جسوقت کہ غالب اور فتحمند ہو جائینگے ہم تو مار ڈالینگے ہم تجکو سوا سطے کہ ہماری تلوارین بچا رکھتی ہین ہڈیونکو پس سختی لڑائی کی ساتھ غیرت کے دوست تر ہے ہمارے نزدیک اور ارادہ کیا صحابہ نے اُسکے ڈرانیکا تا کہ پھر جاوے وہ رومیون سے اور جبلہ نے انکار کی اس امر سے اور کہا قسم ہے جو صلیب کی ضرور لڑونگا قوم سے اگرچہ ہو لڑائی بھائی اور سب دیگا تون سے پس کہا قیس رض بن سعید نے کہ بتحقیق گھیر لیا ہے شیطان نے تیرے دل کو اور تو دوزخی ہلاک ہونیوالون سے ہے پس قریب تر تو دیکھیگا ہم سے ایسی لڑائی کو کہ بوڑھا ہو جاوے گا بسبب اُسکے لڑکا پس اٹھ کھڑے ہوئے قیس رض اور کہا اپنی قوم سے کہ چلو تم دوری اور خواری ہو واسطے اُسکے جبلہ نے

کہا کہ مستعد ہو تم کل واسطے لڑائی کے پس چلے آئے صحابہ پھر کر خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور آگاہ کیا انکو جبلہ
کے حال اور گفتگو سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ چھوڑ دو اسکو پس قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر آئینہ دیکھیگا جبلہ
ہم میں سے ایسے لوگوں کو کہ نہ ارادہ کرینگے وہ اسکی لڑائی میں سوائے رضامندی پروردگار عالم کے اور کہا انھوں نے کہ اے گروہ
مسلمانوں کے قوم ساٹھ ہزار ہیں اور ہم کچھ زیادہ تیس ہزار اور ہم اللہ تعالیٰ کے گروہ ہیں اور چاہتے ہیں ہم کہ ملاقی ہوں اور بھڑیں
ہم اس بھاری جماعت سے پس اگر مارا ہمنے جبلہ کو تو پڑ جائیگی ہیبت ہمارے دشمنوں کے دلوں میں اور منتخب کرونگا میں تیس لوگ اپنی جماعت سے
واسطے لڑائی ان عرب کے ابو سفیان نے کہا کہ واسطے اللہ کے ہے کام نیک تمہارا اے ابا سلیمان تحقیق رائے نیک کو پہونچے تم پس کرو تم جس امر کا
ارادہ کیا ہے تمنے اور لیلو ہر لشکر سے جسکو تم چاہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ میں چاہتا ہوں کہ منتخب کروں اپنے لشکر سے تیس آدمی پس پڑے
ہر آدمی ہم میں سے دو ہزار سے ان تینسرہ سے پس نہیں باقی تھا کوئی شخص مسلمانوں سے مگر یہ کہ تعجب کیا اسنے قول خالد بن الولید اور گمان کیا انکی نسبت
مزاح کا پس جس شخص نے پہلے اسنے ان بات میں سے سخن کلام کیا وہ ابو سفیان تھے پس کہا انھوں نے کہ اے بیٹے ولید کے آیا یہ کلام تمہارا مزاح کا ہے یا صحیح
اور درست ہے خالد بن الولید نے کہا قسم ہے اس ذات کی جسکی میں عبادت کرتا ہوں کہ نہیں کہا میں نے مگر کلام صحیح اور درست کو پس کہا ابو سفیان
نے کہ ہو گے تم اس صورت میں خلاف کرنیوالے واسطے حکم اللہ برتر کے اور ظلم کرنیوالے اپنی ذات پر اور میں تمہیں گمان کرتا ہوں اس امر کا کہ
تمہارے واسطے تمہیں قوت ہو پس اگر کہتے تم کہ لڑیگا ایک مرد دو سے تو یہ آسان ہوتا تمہارے اس کلام سے کہ لڑیگا ایک مرد دس میں کا دو ہزار سے اور اللہ تعالیٰ نے
زمہ کرنیوالا ہے اپنے بندہ پر فرض کیا ہے ہمیشہ کہ ہم میں سے ایک آدمی دو آدمیوں سے اور ایک سو دشمنوں سے اور اگر زیادہ ہزار سے سو تم تیس آدمی ساٹھ ہزار کے
مقابلے میں تجویز کرتے ہو سو ہم میں سے تمکو ہم میں سے کوئی نہ قبول کریگا اور اگر قبول کریگا تو غرور سے اپنی جان کا اور نہ اٹھائیگا اپنے ہلاک خالد بن الولید نے کہا کہ اے ابا سفیان
نہ جاؤ تم بدحال و ڈرپوک اسلام میں حالانکہ تھے تم مضبوط اور شجاع جاہلیت میں خاموش ہو تم اپنی گفتگو سے اور دیکھو کہ کیسے بہادر شہسوار
مسلمانوں کو میں منتخب کرتا ہوں پس جب تم انکو دیکھو گے تو جانو گے اس امر کو کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ نہیں جان سکتے اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیہ
کر دیا ہے اور نہیں چاہتے ہیں وہ لڑائی سے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور جسکے دشمن کا حال اللہ تعالیٰ اس کیفیت سے جانیگا تو ان لوگ اور نہ ذلیل ہوگا اللہ تعالیٰ
یہ کہ مدد کریگا اسکی اگر چلیگا وہ آگ کے ٹکڑوں پر ابو سفیان نے کہا کہ اے ابا سلیمان بات یہی ہے جو تمنے کہا اور میرا کلام بنظر تفہیم تھا حال مسلمانوں کے تمہارے
اور اگر تمہارا ارادہ یہی ہے تو ساٹھ آدمی ساٹھ ہزار کیوں واسطے مقرر کرو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہاں مشورہ ابو سفیان کا مناسب ہے خالد
بن الولید نے کہا کہ قسم ہے خدا کی نہیں ارادہ کیا تھا میں نے پس کلام سے مگر مکر اور فریب کرنیوالا ساتھ اپنے دشمن کے سوائے واسطے کہ جسوقت وہ شکست
اٹھا کر پھر جاوینگے اپنے مرد کی طرف تو داخل ہوگا خوف اور ڈر ہمارا ان میں اور جائیگا باہان اس امر کو کہ ہمارا لشکر لوٹنے والے واسطے کافی و مشتمل ہے ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ تم ساٹھ آدمی پس بعضوں نے بعض کی اعانت کرینگے خالد بن الولید نے کہا کہ جس شخص کا کہ ہے اسباب کے واسطے اور نہیں
واسطے تو سوا اپنی جان کے اور کچھ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے مجلس اس چیز کی جسکو نیت رکھتا ہوں عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا ہے کہ پہلے جس
جس شخص کو خالد بن الولید نے انتخاب کیا شہسواران مسلمین سے وہ زبیر بن العوام اور بعد انکے فضل بن عباس تھے پھر کہا خالد بن الولید نے گمان میں ہاشم
بن سعید الطائی گمان میں شہسوار بنی تمیم کے قعقاع بن عمرو التمیمی کہا خالد نے میں شرحبیل بن حسنہ گمان میں خالد بن سعید کہا میں عمر بن عبد اللہ

کہان ہین صفوان بن فضل المعطل السلمی کہان ہین صفوان بن امیہ کہان ہین سہیل بن عمرو کہان ہین ربیعہ بن عامر کہان ہین ضرار بن الازور
کہان ہین رافع بن عمیرہ کہان ہین عدی بن حاتم طائی کہان ہین یزید بن المہلب کہان ہین حذیفہ بن الیمان کہان ہین قیس بن الیمان
ہین کہان ہین قیس بن سعید الخزرجی کہان ہین کعب بن مالک انصاری کہان ہین سوید بن عمرو بن الغوی کہان ہین عبادہ بن حمامت کہان
ہین جابر بن عبد اللہ کہان ہین ابو ایوب انصاری کہان ہین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق الاموی کہان ہین اسید بن عمر بن الخطاب العدوی کہان ہین
یزید بن الخطاب کہان ہین رافع بن سہیل کہان ہین یزید بن عامر کہان ہین عبیدہ بن اوس کہان ہین مالک بن نضر کہان ہین حارث بن عبد کہان ہین
ظفر بن ابی لہابہ کہان ہین عبد اللہ بن عوف کہان ہین قابوس بن قیس کہان ہین عباد بن عبد اللہ کہان ہین رافع عنجدہ اور تھین ماؤنکی کہ برابر ہی لڑتی
تھین اکیسو سوا سے کہان ہین بعید بن ابی عبید کہان ہین مغیث بن قیس کہان ہین ہلال بن صابرہ کہان ہین ابی ابید کہان ہین کلاب بن حارث
کہان ہین جمعہ بن عمر کہان ہین عبید اللہ بن یزید **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مین نے مختصر رکھے ذکر کیا ہے اور تحقیق خالد بن الولید نے منتخب
کیا اکثر قوم انصار سے کہا قوم انصار نے کہ خالد بن الولید آگے کرتے ہین آجکے روز انصار کو اور پیچھے کرتے ہین مہاجرین کو شاید انکے دلمین
کوئی بات ہے انصار کیطرف سے یا یہ کہ انکو برگزیدہ کرتے ہین اپنے لڑائی آنکی قوم کے تاکہ دیکھین وہ کہ کیسا ہے صبر اونکا اس معاملے مین یا ارادہ
کرتے ہین وہ اہل مرتکاب آگے کرین انکو واسطے ہلاکی کے اور شفقت کرتے ہین اولاد مغیرہ پر جب سنا خالد بن الولید نے یہ کلام متوجہ ہوئے وہ یہان تک
کہ انصار سے کہے مین نے اور کہا کہ قسم ہے اللہ کی نے اولاد عمرو بن عامر کے نہین بلایا اور تجویز کیا مین نے تمکو مگر اس معاملے مین جسکو پسند کیا ہے
مین نے اپنی ذات کیواسطے اور بنظر رکھے ہوئے اعتماد کے تمپر اور تمھارے ایمانپر واسطے اسکے کہ تمھارے دلونمین ایمان اپنی جگہ پکڑی ہے انصار نے کہا کہ ہم تجھے
ہوئے پھر مصافحہ کیا اُنسے اکثر قوم نے از روے نزدیک ہونیکے ساتھ اُنکے دل کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سب سے پیچھے ساتھ آدمیونکے
خالد بن الولید نے حاطب بن عمرو کو ہوا پس جب بلایا اُنھون نے حاطب بن عمرو کو ساتھ کے پیچھے ظاہر ہوا خشم اور غصہ اُنکے چہرے سے اور حاطب
کو نسبت عداوت تھی اُنکے بھائی سہیل کے ساتھ اسلام مین اور وہ اکثر کہتے تھے رسول اللہ صلعم سے کہ یا رسول اللہ اگر قدرت پاؤنگا مین اپنے
بھائی سہیل کے خون پر تو پہونچاؤنگا اُسکو پس تعجب مانتے تھے مصطفے اُنکی اچھائی ایمان سے پس جب ہوا دن یرموک کا آگے کیا خالد بن الولید نے سہیل کو
پیچھے حاطب کو پس لاحق ہوئی حاطب کو ناراضی اور آئے خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ اے بیٹے ولید کے تم ہمیشہ دشمن رہے ہو خاندان بن عامر کے
آگے کرتے ہو تم جسکو پیچھے ہونا چاہیے اور پیچھے کرتے ہو جسکو آگے ہونا چاہیے اور نہین ارادہ کیا ہے تمنے اس امر سے مگر یہ کہ چھوڑ دو ہمکو اور
مقدم کرو ہمارے غیر کو اور نہین خطا پر تھی تجویز امیر المومنین عمر بن الخطاب رض کی تمھارے باب مین کہ تم نماز کرتے ہو بے دلیری اور جوانمردی پر ساتھ
ہر چیز کے جو فتح کی اللہ تعالی نے تمھارے ہاتھ پر اور تم اپنے کو شجاع اور لوگونکو بزدل سے کہ جانتے ہو اور اگر مین ڈرتا اللہ تعالی سے حالانکہ اللہ
تعالی پر بھروسہ اور اعتماد کرتے ہین مومنین تو ملامت کرتا مین اپنی باگ کو تمھاری باگ کے ساتھ اور اپنے گھوڑے کو تمھارے گھوڑے کے ساتھ اور حملہ کرتا مین اور تم
ان کافرونپر پس دیکھتے مسلمان کہ کون ہم مین کا بڑا صبر کرنیوالا ہے مشرکین کی لڑائی پر اللہ تعالی کی راہ مین پس خشمناک ہوئے خالد بن الولید
حاطب کے ساتھ اور کہا اُنسے کہ چپ رہو اور تم ایسے اور لوگونکو کہنے کی بات ہوگئی اور دراز ہوئی زبانین تمھاری گفتگو مین یہانتک کہ زیادہ کہا
تمنے میرے پاس ملامت کو نزدیک عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور مین نہین جانتا ہون اس امر کو کہ تمھارے واسطے اس کلام مین کوئی گناہ ہے

اور نہین ہو یہ مگر آزمائش اللہ تعالیٰ کیطرف سے کہ ناطق کیا ہو اُسنے اِس کلام سے تمھاری زبانونکو اور چاہتا ہو وہ میری آزمائش کو ہن سب سے
اور سیکے صبر کرو اور مین درخواست کرتا ہون اللہ تعالیٰ سے توفیق اور سلامتی کی تاکہ دور ہو جاؤ تم سیکے دلسے ننگ و عار شیطانکی اور غصہ زمانہ
جاہلیت کا پھر کہا قسم ہو خدا کی اے حاطب اگر قصد کرو تم بعد اس کلام کے ہرا مر کا کہ رکھو تم اپنے قدم کو خالد کے جسار پر تو ہرگز آمینہ نہ پاؤ گے تم اُس
سے کو اور یہ لمحہ دے عاجزی اور فروتنی کے ہو واسطے بندہ خدا کے اور از روے طاعت کے ہو واسطے رسول اللہ صلعم کے پس نہین پائی
تھا کوئی شخص مسلمانونسے جسنے سُنا قول خالد بن الولید کا مگر یہ کہ شکر گزاری اور تسمان اُنکی بانکا کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح سنتے تھے
قول خالد بن الولید کا پس وہ رونے لگے اور کہا قسم ہو خدا کی اے ابا سلیمان کہ تم فرو اور یکتا ہو اللہ کی شکر گزاری مین پھر کھڑے ہوے ابو عبیدہ
بن الجراح اور پکڑ لیا ہاتھ حاطب کا اور ڈالدیا اُنکے ہاتھ کو خالد بن الولید کے ہاتھ مین پس صلح کی اور مصافحہ کیا ایک نے دوسرے سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہ مین اُمید رکھتا ہون اِس امر کی کہ ہو تم دونون مصداق اُسکے جو فرمایا ہو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مجید مین نزعنا مافی صدورہم من غل آخر تک
واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب انتخاب کیا خالد بن الولید نے شہسواران مسلمین سے ساٹھ مرد دنکو کہ ہر ایک اُنمین کا اگر ارادہ کرتا بذات واحد
لشکر کے مقابلے کو تو یہ اسان تھا اِس پر سبوقت کہا خالد بن الولید نے کہ کیا رائے ہو تمھاری رحمت کرے اللہ تم پر مین حملہ کرتا ہون تمھارے
ساتھ اِس لشکر پر جو ہمسے لڑنیکو آیا ہو اور وہ لوگ قوم عرب مین مثل تمھارے اور تم خوب اُنکو جانتے اور پہچانتے ہو پس اگر ہو گا تمکو اُنکے مقابلہ مین صبر
اور ثابت قدمی کرینگا اللہ تعالیٰ بحالت صبر کے ساتھ مدد کے اور شکست دوگے تم ان عرب کو پس جان لو اِس امر کو تم اِس لشکر کو شکست دوگے پس جب شکست دوگے تم
اُنکو اور پیچھا دوگے تمھارا دلو پر پس پلٹ جائینگے وہ بحالت زیانکار یہ سُنکر کہا ابو سلیمان کہ تم جو ہمسے ہو سو قسم ہو خدا کی ہرگز
لڑینگے ہم اپنے دشمنونسے مثل لڑائی ایسے شخص کے جو مدد کرتا ہو اللہ تعالیٰ کے دین کو اور بھروسا کرتا ہو اللہ تعالیٰ کی قوت پر اور خرچ کرتا ہو طلب
آخرت مین اپنی جانونکو پس دعا جزاے خیر کی دی خالد بن الولید نے اور ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو اور کہا کہ آمادہ ہو جاؤ تم تحت کرنے اللہ تعالیٰ کے اور یاد کرو
تم ساز اور سامان لڑنیکا اور ہوو مین تمھارے پاس تلوارین تیز کیے ہوئے کوئی اور نہ ہو کوئی تم مین سے کہ ہو لمحہ کے نزدیک کہ نیزہ ہوتا ہو نارسا تیکی کیطرف کوئی نیزہ اُسکی مگر یہ کہ
وقت دینیکے پس نارسا کرتا ہو اور نہ لو تم نیزونکو کہ وہ خطا بھی کرتے ہین کارگر بھی ہوتے ہین اور سوار ہو گھوڑون تیز دوڑ پر اور نہ سوار ہو کوئی مرد
اپنے اُس گھوڑے پر جسپر اُسکو اعتماد ہو اور وعدہ کرو پس مین اِس امر کا کہ یکجائی نزدیک قبر محمد مصطفے صلعم کے ہو گی واقدی رحمۃ اللہ نے
بیان کیا ہو کہ متفرق ہوے ساٹھون مسلمان اپنے اسباب کیطرف وہسکے دستی اپنے حال کے اور سلام کرتے تھے وہ اپنے اہل و عیال کو اور سر بن الاوور
آیا اپنے خیمے مین اور لباس سنا اُنھون نے اور سلام کیا اپنی بہن خولہ پر پس جب درست کیا اُنھون نے آلات لڑائی کو خولہ نے اُنکی بہن سے کہا کہ اے بھائی
مین دیکھتی ہون تمکو کہ تم مجکو اسطرح سے رخصت کرتے ہو جیسے کوئی یقین کرنیوالا جدائی کا رخصت کرتا ہو پس کہا ضرار نے اُنکو اس حال سے کہ وہ
ارادہ رکھتے ہین دشمن سے بھڑنیکا بیعت خالد بن الولید کے پس دین خود اور کہا کہ اے بھائی میرے لڑو تم دشمن سے اور تم یقین رکھتے ہو ساتھ اللہ تعالیٰ
کے ہو سبب کہ دشمن نزدیک کریگا تمسے وقت دور کو اور نہ دور کریگا نزدیک کو مین نگہبان ہو تیرا دیکھنیوالا ہون تمھارا کوئی صدقہ ملاق ہو تمھارا دشمن سے
کوئی مصیبت تو قسم ہو خدا کی ہرآئینہ سست اور ضعیف ہو جاؤنگی مین فوراً ہی [illegible] جلدی سے
دونے ضرار بن الازور اُنکے رونے سے اور رات گذرانی اُنھون نے نماز اور دعا اور عاجزی اور زاری مین اور رہا کیا طلب کرتے تھے وہ اللہ تعالیٰ سے نکالنا ظاہر ہونی

پوری ہوگئی قوم نے وضو کیا اور بلند کیا آواز دونکو ساتھ اذان کے اور نماز صبح کی پڑھائی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جس وقت فراغت پائی اُنھوں نے نماز سے تو سکے جلدی کی نکلنے کی لڑائی مین خالد بن الولید نے اور وہ شعار جو یہ پڑھتے تھے اور گئے وہ اپنے اسباب کیطرف اور پہنا اپنے ہتھیار دونکو اور رخصت کیا اپنی ازواجکو اور سوار ہوئے وہ آگے لشکر مسلمانونکے اور یکجا ہوئے تھے ساتھی اُنکے پس سکے پیچھے جو آئے اُنکے پاس وہ ابو عبیدہ بن الجراح تھے اور تھے ہمراہ اُنکے زبیر بن العوام اور اُنکے ساتھ اُنکی زوجہ اسماء بنت ابی بکر صدیق تھین اور یکجانب مین اُنکے عبد الرحمن تھے اور سوار دعا کرتی تھین اُنکی سلامتی کی اور کہتی تھین کہ اے بھائی میرے جلد ہونا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے سے وقت اپنے حملہ کرنیکے اگر نا تم وہ امر جو وہ کرینگے اور ایسا نا تم اسطرح سے جسطرح وہ لڑین اور نہ لاحق ہو تمکو نہ کسی کے کلام مین ملامت کرنیوالے کی اور رخصت کیا اصحاب نبی نے اپنے اہل کو اور زنانہ ہوا اور خالد بن الولید اُنکے تھین تھے گویا وہ شیر تھے یہانتک کہ ٹھہرے وہ سامنے دشمن کے جب دیکھا بنو غسان نے صحابہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف حالانکہ وہ تھوڑے تھے گمان کیا اُنھون نے کہ نہ بھیجے ہوئے آئے ہین اُنکے پاس مصالحے اور ترک لڑائی کے اور چلا کر پکارا جبلہ نے اپنے قوم کو اور درخواست سوانگی کی اُنسے اور پکار کر کہا غسان سے کہ جلدی کرو جانب مردوہی کیطرف کے پس قبول کیا اُنھون نے اور لیا اُنھون نے سامان لڑائی کو اور بلند کیا صلیبانکو اور صف بندی کی واسطے لڑائی کے اور بلند ہوا آفتاب اُنپر اور تلوارین جنکی تھین مثل روشنی آفتاب کے اور چمک خود دونکی مثل روشنی آگ کے تھی اور ٹھہرے وہ انتظار اس امر کے کہ کیا کام کرتے ہین صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جب برابر ہوئین دونون جماعتین نکلے خالد بن الولید اپنے ساتھیونکے بیچ سے اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ اے عبادت کرنیوالو صلیب کے اور کھانیوالو قربان کے نکلو اور چلو تم بجانب لڑائی کے اور نیزہ بازی کے پس جب سُنا جبلہ نے کلام خالد بن الولید کا جانکہ مسلمان بھیجے ہوئے نہین آئے بلکہ لڑنیکو آئے ہین پس نکلا جبلہ قلب لشکر سے اور وہ شعار جو پڑھتا تھا اچھا پڑھا جبلہ نے کون شخص ہے ہمارا یکلہ نیوالا واسطے ہماری لڑائی کے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ شخص مین ہون پس نکلو تم بجانب مقابل لڑائی کے جبلہ نے کہا تحقیق ہمنے دست کیا ہر اپنے کام مونکو تمھاری لڑائی کے وسطے اور تم نہین دور ہوتے ہو ہماری ملاقات سے اور ہم ہر حق مسیح کی کہ نہ نظر کرینگے ہم اُس چیز کو جو تم ہمسے خواہان ہو پلٹ جاؤ تم اپنی قوم کیطرف اور آگاہ کرو تم اُنکو سوائے لڑائی کے جو کچھ نہین چاہتے ہین پس ظاہر کیا اُسکے لیے خالد بن الولید نے تعجب کو اُسکے کلام سے اور کہا کہ اے جبلہ آیا جانتا ہے تو کہ ہم نہین آئے ہین مگر واسطے لڑائی کے پس اگر تم ہماری نسبت یہ کہو کہ ہم گروہ قلیل ہین پس اللہ تعالیٰ مدد اور غلبہ دیگا ہمکو تمپر جبلہ نے کہا کہ اے جوان تحقیق غرور اور فریب کیا تجھے اپنی ذات اور قوم کے ساتھ جو تم ہمسے لڑنیکو آئے ہو خالد بن الولید نے کہا تو ایسا گمان نہ کر پس قسم ہے خدا کی ہم جدا ہوئے ہین سے لڑنیکو ہر مرد ہم مین کا تمھارے ایکہزار کے واسطے کافی ہے اور ہمارے پیچھے ایسے قوم رہ گئے ہین کہ وہ زیادہ خواہشمند ہین لڑائی کے خواہش مند ہونے سے سرد پانی کیطرف جبلہ کہا کہ اے بھائی مخزوم کے تحقیق مین بزرگ جانتا تھا تمکو عقل مین اور قصد کیا تھا مین نے تمھارے مقابلے مین چلانے اور بھیجنے دلیر تمکو تا اینکہ سُنا مین نے تمسے یہ کلام کہ تم ساتھ آدمی قصد ہماری لڑائی کا رکھتے ہو اور ہم رئیس غسان اور قوم لخم اور جذام کے ہین اور اب ہم حملہ کرتے ہین تم پر ساتھ ہزار سے پس باقی رہیگا تم مین کا کوئی شخص دریکار کر کہا جبلہ نے اپنی قوم کو کہ اے آل غسان حملہ کرو حملہ کرو پس حملہ کیا ساتھ ہزار نے ایک ساتھ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُنکے ہمراہیون پر پس ثابت قدمی کی اُنکے مقابلے مین صحابہ رضی اللہ عنہم نے

اشعار

اور سخت ہوئی لڑائی اُنکے جمع مین پس نہین سُنی جاتی تھی مگر آواز شور و غل قوم کی اور پڑین تلوارین خود و زیر بہا نتک کہ یقین کیا ہر مسلمان نے اور مشرک نے اس لشکر کا کہ خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے نہ نجات پاوینگے قتل سے پس تکبیر کہی مسلمانون نے اور لاحق ہوا اُنکو قلق اور اضطراب اپنے مسلمان بھائیون پر اور بعض اُنکے بعض سے کہتے تھے کہ تحقیق خالد بن الولید فریب نفس مین آگئے بہ نسبت ہمارے ساتھیون کے اور ہلاک کیا اُنکو اور رومی کہتے تھے کہ اگر ہلاک کیا جبلہ نے اس گروہ کو پس لامحالہ ہلاک عرب کا ہمارے ہاتھ سے حاصل ہی اور اسطرح برابر لڑائی ہوتی رہی عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہی کہ واسطے اللہ کے تھی تنکو کاری خالد بن الولید اور زبیر بن العوام اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق اور فضل بن عباس اور ضرار بن الازور اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی کہ تحقیق دیکھا تھا مین نے ان چار شخصونکو کہ ملائے ہوے تھے مونڈھے لڑائی مین اور بچاتے تھے اور نگاہ رکھتے تھے بعض نمین کے بعض کو اور نہین جدا ہوتے تھے پس کتنے لوگ ایسے تھے کہ باقی رہگئے بدون مددگار کے دائین جانب مین اور کتنے ایسے تھے کہ نیست ہوگئی تھی مدد اُنکی بائین جانب کی اور زیادہ کیا تھا لڑائی نے شعلونکو پس کتنے خون تھے کہ بہنے لگے اور کتنے قرار پکڑنیوالے زین کو جھک گئے اور توسن ہوے سوار اور ڈگمگاتے تھے تیرونکو اور نیزہ بازی کی اُنھون نے ساتھ نیزہ ہاے بلند کے اور تنگی مین ڈالا ساتھ تلوارون چمکتی ہوئی کے اور سُن ہوگئے بازو تھکے ہوے اور اُنکی کوشش اور رگ رگی سستی اور دست بستگی اور رخنہ دار ہوگئین ہڈیان گودہ دار سوارونکے مونڈھونکی ورجب درکے ثمین چھ صحابی اور قتل کیا اُنکو جلدی سے پس داخل ہوا مین ساتھ اُنکے اور کہا مین نے کہ پہونچیگی مجکو وہ چیز جو پہونچیگی اُنکو اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ اے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگہ سے قیامت ہی اور بہ تحقیق دیگئی خالد بن الولید کو وہ چیز جسکی وہ تمنا رکھتے ہین پس جب گرم ہوئی ہمارے جمین لڑائی پاپیادہ ہوگئے خالد بن الولید اپنے گھوڑونسے اور پاپیادہ ہوگئے مرقال بن ہاشم اور ہجوم کیا پس لوگون نے اور منڈلا ندھا گرد اُنکے زبیر بن العوام اور فضل بن عباس نے در اثنا لیلہ بچاتے تھے اُن دونونکو اور فضل بن عباس پکار کر کہتے تھے کہ جدا ہو اے گروہ کتونکے اور دور ہو اصحاب سے مین شہسوارہ نیزہ زن ہون مین ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ مین نے شمار کیے تھے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے بیس حملے کہ حملہ کرتے تھے وہ خالد بن الولید کیطرف سے لشکر پر جو گرد اُنکے تھا پس پھاڑ ڈالتے تھے وہ ہر حملہ مین ایک سوار کو گروہ قوم سے اور سوار ہوے خالد بن الولید ایک گھوڑے پر سوا اپنے گھوڑے کے اور سوار ہوے مرقال ایک گھوڑے پر اسپان قوم سے اور حملہ کیا اُنھون نے مشرکین پر اسطرح کہ گویا وہ لڑے نہ تھے اور برابر تمام ہوا ان سخت لڑائی لڑتے رہے تا اینکہ قریب غروب ہوا آفتاب اور تھے وہ مثل شیر حملہ آور کے اور مسلمانونکو سخت قلق تھا اپنے بھائیون پر پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شور کر کے کہا مسلمانونسے کہ حملہ کرو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین پس دیکھین ہم کہ ہمارے بھائیونکا کیا حال ہو کہ بے شبہہ ہلاک ہوے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے پس سمجھون نے اُنکا کہنا منظور کیا سوا ے ابو سفیانکے پس کہا ابو سفیان نے ابو عبیدہ بن الجراح سے اے سردار ضرور قوم مسلمانونکو مخلصی حاصل ہوگی اور دیکھوگے تم جو کچھ ہوگا پس التفات کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب کلام ابو سفیانکے اور بوجہ قلق کے قصد حملے کا کیا اور رونے لگے پس اُسی حالمین کہ وہ آمادہ تھے حملہ کرنے پر کہ دفعتہ لشکر منصور کا بھاگ نکلا اور آواز مین مسلمانونکی بلند ہوئین سلمتم قول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر کے اور کیجی ہوے

بعض اُنکے بعض کے پاس اور گروہ متفرقہ کا بھاگا جاتا تھا اسطرح سے کہ گویا کسی پکارنیوالے نے آسمانسے پکار کر بھگا دیا تھا اُنکو اور آگے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے وسط معرکہ سے اور انحالیکہ پیاسے تھے وہ بسبب لاحق ہونے مشقت اور شدت کے سخت حواس اور تلاش کی اپنے ساتھیونکی خالد بن الولید نے پس نہ دیکھا انمین مگر بس مردونکو پس طمانچے مارتے تھے وہ اپنے مُنہ مین اور کہتے تھے کہ ہلاک کیا تونے مسلمانونکو اے بیٹے ولید کے کل پر روزگار عالم کے سامنے تجکو اس بارہ مین کیا عذر ہوگا پس دیکھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور پکارا اُنکو کہ کیا حال ہے تمھارا اے خالد اُنھون نے کہا کہ اے سردار گم کردہ بیچارے مسلمانونسے چالیس شخصونکو غلبہ اُنکے زبیر بن العوام اور فضل بن عباس اور ضرار اور ابو باب اور فرقان اور شرحبیل مین پس ستر جماعت کی اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اے کہا اے خالد مین نے کہا تھا تجھسے کہ تھہرا رہ قریب تر ہمارے ساتھ کچھ نہ کچھ کریگا پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے انا للہ وانا الیہ راجعون پس کہا اُنسے سلامہ بن اوحش اسلمی نے کہ اے سردار اولتم جگہ لڑائی کو اور تلاش کرو صحابہ کو پس اگر دیکھوگے تم اُنکو تو خیر ورنہ لوگ قید ہوگئے ہین یا قتل کھا گئے ہیں پس بلائی گئیں ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس مشعلین آگ کی اور دیا آئے وہ لڑائی کی جگہ مین پس دیکھا اُنھون نے بنی غسان سے پانچ ہزار آدمی مارے گئے ہین اور صحابہ سے دس آدمی شہید ہوئے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ احتمال ہے کہ بقیہ صحابہ قید مین ہین یا مشرکین کا بھگا لیگیا ہو پھر کہا اُنھون نے اللھم امنن علینا بالفرج ولا تفجعنا بابن عمۃ نبیک ولا بابن عم الافضل پھر کہا اُنھون نے کہ اے گروہ مسلمانونکے اون شخص تم مین سے بھاگکر لیگا نشان قوم کا اور ضیافت کریگا خبر مسلمانونکی اور ثواب اور مزدوری اُسکی اللہ تعالیٰ پر ہوگی پس منتدب کیا اس امر کو خالد بن الولید نے اور کہا کہ مین ایسا کرونگا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تم اس کام کو نہ کرو کہ تم تھکے اور مشقت کھائے ہوئے ہو خالد بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی مین ضرور جاؤنگا اُنکی تلاش کو پھر بدل لیا خالد بن الولید نے اپنے گھوڑے کو جانم بن حبیر کے گھوڑے کو جسکا نام ہرطال تھا کہ تیز روی مین نہین ملتا تھا اُس سے مگر بمبار پس کہا اُنسے گھوڑے کے مالک نے اے ابا سلیمان البتہ مت ہو تجکو ساتھ اُس چیز کے کہ خوش کریگی تجکو کہ ایسے گھوڑے پر تم سوار ہو کہ جسکی سواری مین نے احد اور حنین اور مشاہد اسلام اور تبوک اور یمامہ مین کی ہے اور سوار ہوتے تھے اسپر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بروز غزوہ حنین کے اور سوار ہوتے تھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بروز وفات آنحضرت صلعم کے جب کہا تھا اُنھون نے کہ لڑونگا مین ساتھ اُنکے ہمراہ ان دونون ہیٹونکے پس خوش ہوا خالد بن الولید اور ڈالدیا اُسکی باگ کو بطلب تعاقب قوم اور تتبع کی اُنکی ایک مسلمانون سے پس بہت دور نہین چلے تھے خالد بن الولید کہ فقد سُنی اُنھون نے آواز تہلیل اور تکبیر کی پس جواب دیا خالد بن الولید نے مثل اُسکے پس آئی قوم خالد بن الولید کیطرف کہ آگے اُنکے زبیر بن العوام اور فضل بن العباس تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اُنکی طرف مرجعا کہا اُنسے اور تعظیم کی اُنکی اور سلام کیا اُنپر اور کہا فضل بن عباس سے کہ اے ابن عم رسول اللہ کے کیا حال تھا تمھارا اُنھون نے کہا کہ اے ابا سلیمان فکسکت دمی اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو اور بھیر دیا اُنکو اُنکے پیچھے پس تعاقب کیا اُنکا اور یہ امر اسوجہ سے ہے کہ گمان کیا تھا کہ کچھ لوگ ہم مین کے قید ہوگئے ہین پس اُمید کی ہے رہائی کی پس نہ دیکھا ہے اُنکو اور بیشک وہ مارڈالے گئے ہین خالد بن الولید نے کہا کہ قوم ضرور قید ہین ہین زبیر بن العوام نے اُنسے پوچھا کہ اُنکی قید کا حال تم کو کہان سے معلوم ہوا خالد بن الولید نے

کہا اسوجہ سے کہ رہنے نہین پایا وہ ایکی جگہ مین سو آدمی کے اور ہم مین ہین اور تم پچیس ہو اور پانچ قید ہوگئے ہین اور رہے قید یہ ہین رافع بن عمیرہ طائی و ضرار بن الازور اور ربیعہ بن عامر اور عاصم بن عمرو اور یزید بن ابوسفیان پس سخت گذری یہ معاملہ مسلمانون پر اور سجدہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے گھوڑے کے زین پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے گروہ مسلمانون تمکو قسم ہے خدا کی کہ خرچ کیا مین نے اپنی جانونکو پیش روزی ہونی مجکو شہادت اور جوا مارگئے موت انکی آگئی تھی اور پانچ آدمی تم مین سے قید ہوگئے ہین اور رہائی انکی ہمارے ہاتھ مین ہے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور رات گذرانی مسلمانون نے حالت خوشی اور سرور مین اور مشرکین نے سختی مین درانحالیکہ شکستگی پائی انکے لشکر نے پس بلایا ابان نے جبلہ کو اور دریافت کیا سب حال و مکام اسکا پس کہا اسنے کہ اے بادشاہ ہم برابر امیر غالب تھے یہانتک کہ در آئی تاریکی رات کی پس ہنکا ہمارے لشکر کے یکبارگی ہمکو پکارنیوالے نے پس متفرق کر دیا اسنے جماعت کو اور آ گئے ہم مین جہاد سے گئے اور قوم کو جو مدد اور غلبہ دیتا ہے وہ معبود سچا نکا ہے اور اگر ایسا نہوتا تو نکلتے انمین کے ساٹھ آدمی واسطے مقابلہ ساٹھ ہزار کے ہم مین سے ابان نے کہا کہ بھیجتا ہون مین تم مین سے لوگون کو بطور ایلچی کے پس نہین قبول کیے جاتے ہو تم اور بھیجتا ہو نہین تمھارے لشکر کو پس شکست اٹھاتے ہین وہ قسم ہے حق صلیب کی کہ حملہ کرونگا مین کل پر تمھارے ساتھ اپنے گروہ کے اور کر دونگا مین انکو مٹی اور رات گذرانی اسنے بفکر کرا اور فریب کیے مسلمانون اور خالد بن الولید پر اور رات گذرانی ابوعبیدہ بن الجراح نے اور اتفاق رائے کیا رومیونکی لڑائی پر کل کی صبح پر اور لکھا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ایک خط ان الفاظ سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عامر بن الجراح عاملہ علی الشام سلام علیک امابعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو و اصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و اعلم یا امیر المومنین ان کلب الروم قد استفز علینا کل من حمل صلیبا و قد سار القوم الینا کالجراد المنتشر و قد نزلنا بالیرموک قریب من الجولان فی العدد فی ثمان مائۃ الف مقاتلۃ غیر الاتباع و ستین الفا من غسان و اول من التقانا جبلۃ و جموعہ فی ستین الفا فخرج الیہم منا ستون رجلا فھزم اللہ المشرکین بایدیھم و النصر من عند اللہ و قتل منا عشرۃ و سلم و اسرہم رافع بن عمیرہ و ربیعۃ بن عامر و ضرار بن الازور و عاصم بن عمیر و یزید بن ابی سفیان و نحن علی نیۃ اللقاء فلا تغفل عن المسلمین و امدنا بامر جال الموحدین و نحن نسال اللہ تعالی ان یبقیہ لکم لاسلام و اھلہ السلام علیک و علی جمیع المومنین و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور لپیٹا خط اور سپرد کیا عبداللہ بن قرظہ کو اور حکم کیا انکو رانکی مدینہ طیبہ کا عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ سوار ہوا مین یرموک سے جمعہ کے دن بعد عصر کے ماہ ذیحجہ مین اور گذری تھین ماہ ذیحجہ مین بارہ راتین پس پہنچا مین مدینہ طیبہ مین جمعہ کے دن بیچ پانچوین گھڑیکے اور مسجد نبوی بھری تھی لوگون سے پس بٹھایا مین نے اپنی اونٹنی کو باب جبرئیل پر اور آیا مین روضہ مبارک مین پس سلام کیا مین نے قبر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور قصد کیا مین نے ساتھ خلیفہ کے طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پس شور کیا مسلمانون نے مجکو دیکھکر اور بڑھکر گیا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پس بوسہ دیا مین نے انکے ہاتھ کو اور سلام کیا مین نے انپر اور مسلمانونپر پس جب بیٹھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بدل کیا انکے لکھا اور کہا انھون نے انا للہ و انا الیہ راجعون پس کہا حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت عباس اور عبدالرحمن بن عوف اور طلحہ وغیرہم رضی اللہ عنہم امیر المومنین آگاہ کرو تم ہمکو مضمون خط سے ہمارے بھائیونکے پس کھڑے ہوگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور چڑھ گئے منبر پر اور پڑھکر سنایا خط لوگون کو پس چیخ مار

مسلمانون نے مضمون خط کو شنا کیا تھون نے ساتھ آواز رونیکے بنظر شوق کے بجال مسلمانون کے اور سب سے زیادہ عبد الرحمن بن عوف الزہری روئے اور کہا کہ اے امیر المومنین بھیجدو تم ہمکو اسواسطے کہ ہم لوگ جب ملک شام مین جائینگے تو مضبوط کرینگا اللہ تعالیٰ پشت مسلمانون کو پس قسم ہو خدا کی کہ مین نہین مالک ہون مگر اپنی جان اور مال کا اور نہین بخل کرونگا مین اُس کے ساتھ مسلمانونپر پس جب سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلام عبد الرحمن کا اور دیکھا شفقت اور بے صبری مسلمانون کی اُن کے بھائیون پر آئے میرے پاس اور کہا کہ اے بیٹے قرط کے کون شخص سردار اور رئیس رومیونکا ہی پس کہا مین نے کہ پانچ بطارقہ ہین ایک انمین کا بجانب ہرقل بادشاہ کا اور نام اُسکا قورہ ہی اور دریسان اور قناطر اور جرجیر اور صلبان ان چارونکے تحت حکم صلیب باہان کے ہین وہی حکمران ہی اُنپر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر پڑھا اس آیت کو یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم آخر تک پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اس معاملہ مین کیا مشورہ دیتے ہو رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ بشارت ہو تمکو رحمت کرے اللہ تمپر اسواسطے کہ اس معاملے مین ہوگی نشانی قدرت کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ آزمائش کریگا وہ اُسمین اپنے بندونکی تاکہ دیکھے وہ انکے کامون کو پس جو شخص صبر کریگا اور اُمید ثواب کی رکھیگا اللہ تعالیٰ کی طرف سے پس لکھا جاویگا اللہ تعالیٰ کے نزدیک عابرین مین اور جو شخص ڈریگا اور سستی کریگا بیشک پہنچیگا اُسپر عتاب اور جان لو تم یہ وہ لڑائی ہی جسکا حال مجھسے بیان فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمیشہ ذکر اُسکا باقی رہیگا اور یہ فتنہ ہلاک کرنیوالا اور بڑا ہی پس کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ہلاکی کمیر ہوگی اے بیٹے میرے بھائی کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ اے چچا اُس شخص پر ہوگی جسنے کفر کیا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور قرار دیا ہی اللہ تعالیٰ کے واسطے بیٹے کو پس اعتماد کرو تم ساتھ مدد اللہ کے اور بھروسا کرو تم اُسپر پھر کہا اے امیر المومنین لکھو تم خط ابو عبیدہ بن الجراح کو اور نیکو خواہی کرونگے دل کی پس قریب تر ہونگے وہ ایک بڑے معاملے مین پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ بن عمر الخطاب الی ابی عبیدۃ ومن معہ من المہاجرین والانصار والمجاہدین سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبعد فقد قرات کتابک وفہمتہ وساعدکم بالامداد وان کان مدد اللہ والامر منی الیکم واعلموا انہ لیس بالجمع الکثیر یھزم الکثیر وانما یھزم بما ینزل اللہ تعالیٰ من النصر وان اللہ تعالیٰ یقول ولن تغنی عنکم فئتکم شیئا ولو کثرت وربما ینصر اللہ تعالیٰ القلیل علی الکثیر وکم اعان اللہ خیلا بررۃ وقال اللہ تعالیٰ تم من قصتی بعقبہ الایۃ فطوبی للشہداء لمن توکل علی اللہ فالوفد بعدہ بمن معک وتاس بمن صرع بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما عجزوا عن عدوھم فی موطن من مواطنھم حتی قتلوا فی سبیل اللہ تعالیٰ ولم یبالوا لقاء الموت فی جنب اللہ تعالیٰ ولا وھن بعدھم من بقی من اخوانھم ولکن تاسوا بھم وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ ولقد ثنی اللہ تعالیٰ علی قوم بصبرھم فقال تعالیٰ کاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر فما وھنوا الخ وورد علیک کتابی ھذا

فاقرأه على المسلمين وامرهم ان يقاتلوا في سبيل الله يا ايها الذين امنوا اصبروا وصابروا والاية والسلام عليك ورحمة
الله وبركاته پھر لپیٹا خط کو اور حوالے کیا عبداللہ بن قرط کے اور کہا کہ اے بیٹے قرط کے جسوقت کہ قریب ہو تم مسلمانونکے اور برابر
ہو چکی ہون صفین لڑائیکی جاؤ تم مسلمانونکی صفونمین اور ٹھہرو اُنکے سردار ان صاحب نشانونکے پاس اور آگاہ کردو انکو اس امر سے
کہ تم فرستادہ ہو اُنکے پاس اور کہو اُنسے کہ عمر نے سلام کہا ہے تمکو اور کہا ہے تمسے کہ اے ایمان والو لوگ صدق دلسے لڑو اُنسے وقت مقابلے
کے اور شدت کرو انپر مثل شدت کرنے شیرونکے اور مارو اُنکے سرونکو ساتھ تلوارونکے اور ہو وین وہ تمہارے نزدیک
مکھی سے پس تم مدد دیے جاؤگے اور غالب ہوجاؤگے اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر پڑھکر سناؤ تم انکو یہ آیت ان حزب الله هم الغالبون
عبداللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ کہا مین نے کہ اے امیر المومنین دعا کیجیے میرے واسطے سلامتی اور جلد پہونچنے کی پس کہا حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے حماك الله تعالى وسلمك وطوى لك البعد عبداللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ سلام کیا مین نے امیر اور مسلمانونپر
اور باہر نکلا مین مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جب آیا مین دروازے پر کہا مین نے اپنے دلمین کہ قسم ہے خدا کی کہ خطا کی
مین نے کہ نہین سلام کیا مین نے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واسطے اسکے کہ مین نہین جانتا ہون کہ اس دن کے بعد دیکھونگا
مین قبر شریف کو یا نہ دیکھونگا پس قصد کیا مین نے حجرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا کا اور وہ بیٹھی تھین قبر شریف کے پاس
اور حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سر ہانے قبر شریف کے بیٹھے تھے اور حضرت امام حسن علیہ الصلوۃ والسلام حضرت
عباس کی گود مین تھے اور حضرت امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام حضرت علی کی گود مین تھے اور حضرت عباس سعرۂ انعام اور حضرت
علی ہو پڑھتے تھے پس سلام کیا مین نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور رخصت ہوا مین پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے
بیٹے قرط کے قصد روانگی کا کیا تمنے مین نے کہا کہ ہان اے میرے سید اور نہین جانتا ہون مین کہ پہونچونگا مین مسلمانونکے پاس مگر اسوقت کہ
لشکر متوجہ لڑائی کے ہونگے اور لڑائی تیز ہوگی اور سرگرم ہونگے اور جسوقت دیکھینگے مسلمان مجکو اس حالت سے کہ میرے ساتھ کوئی مدد
اور کمک نہین ہے تو ڈرتا ہو مین اُنکے واسطے اس امر کو کہ بے صبری کرینگے وہ اور مین دوست رکھتا ہون ان باتکو کہ پہونچ جاؤ مین اُنکے
پاس قبل اُنکے ملاقی ہونے کے دشمن سے پس صبر دلاؤ مین اور نصیحت کرو مین پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ تمنے عمر رضی اللہ
عنہ سے درخواست دعا کی نہین کی آیا نہین جانا تمنے اے بیٹے قرط کے کہ اُنکی دعا نہین پھیری جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُنکے حق مین ارشاد فرمایا ہے لو كان بعدي نبي لكان عمر آیا نہین ہین وہ ایسے کہ موافقت کی تھی اُنکے حکم نے حکم قرآن مجید کی اور فرمایا ہے
مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو نزل من السماء عذاب ما نجا منه الا ابن الخطاب آیا نہین جانتا تمنے کہ اللہ تعالی نے نازل
فرمایا ہے اُنکے حق مین آیات کو آیا نہین ہین وہ زاہد پرہیزگار آیا نہین ہین وہ عابد قوم عدو سے آیا نہین ہین وہ مشابہ نوح نبی سے آیا
نہین ہین وہ پیروی کرنے والے راہ گذرے ہوئے لوگونکی آیا نہین ہین وہ پہونچنے والے مرتبہ قبولیت اور رضامندی کے آیا نہین جانا اور
نہین سنا تمنے کہ اُنکی بیٹی خصمنے غصہ کیا تھا اُنپر اور کہا اُنسے کہ اے میرے باپ نرمی کرو تم اپنی جان کے ساتھ اور کھاؤ تم غذا گیہونکی روٹی
کھانے مین پس تحقیق دی گئی ہے تمکو کشائش اور آیا ہے تمہارے پاس ما پس کہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اے خصمہ اگر سنتا مین اس کلمہ کو

سوائے تمہارے کسی اور شخص سے تو میں سُپرہت ملامت اور غصہ کرتا اور بیا نکیا اُنسے حال سختی اور تنگی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ کہا کہ اے حضصہ آیا نہیں جانتے تھے وہ دونوں میرے ساتھی اور سد ھارہ ایک راہ کو اور میں
چاہتا ہوں کہ اُنکے طریقے کی موافقت میں رفاقت کروں پھر کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ نے تمہارے واسطے دعا
کی ہو تو پھر کیا تم قبولیت دعا کو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا عبد اللہ نے قسم ہے خدا کی اے امیر المومنین کہ جو فضائل حضرت عمر رضی
اللہ عنہ کے آپنے ذکر کیے ہیں میں اُنکو جانتا ہوں ولیکن میں اُسکے سوائے اُنکی دعا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کی دعا
چاہتا ہوں خصوصاً نزدیک قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اُٹھایا حضرت علی نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اور حضرت عباس
اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے اور بیٹھی تھیں اُنکے پاس حضرت حفصہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ
عنہا پھر پڑھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس دعا کو اللھم انی اتقرب الیک بمحمد الرسول المجتبیٰ والنبی المصطفی الذی توسل بہ
آدم فاجبت دعوتہ وغفرت خطیئتہ اما سمعت علی عبد اللہ طریقہ وطوبیٰ لہ البعد وایدت اصحاب نبیک بنصرک
یا ذا الجلال والاکرام اور آمین کہی حضار نے حضرت علی کی دعا پر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ روا نہ ہوا ہے بیٹے قرط کے پس تحقیق اللہ
تعالیٰ نہ پھیرے گا دعا علی اور عمر اور عباس اور حسن اور حسین اور ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالانکہ وسیلہ اختیار کیا ہے ہمنے اسکی
طرف ساتھ بزرگترین خلائق کے عبد اللہ نے بیان کیا ہے کہ نکلکر باہر آیا میں حجرۂ شریف سے اور میں جوش تھا اور سوار ہوا
میں اپنی اونٹنی پر اور دراڑایا میں اُسکو دشت بے آب و گیاہ میں بعد نماز عصر کے اُسی دن کہ جس روز میں مدینہ طیبہ میں داخل
ہوا تھا اور میں نگاہ رکھتا تھا قطع راہ کو پس جب ملی تاریکی اور آئی رات ڈھیلی کر دی میں نے باگ اونٹنی کی پس یہ جانا میں نے
کہ وہ مجکو لیے ہوا اُڑتی ہے اور سیطرح میں تین دن برابر چلتا رہا پس جب ہوا وقت عصر کا تیسرے دن سے قریب ہوا
میں بر موک کے اور سُنا میں نے شور اذان اور تکبیر مسلمانوں کا پس قصد کیا میں نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے
خیمے کا پس ٹھہرایا میں نے اپنی اونٹنی کو اور اُترا میں اُسکے پالان سے اور سلام کیا میں نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور مسلمانوں کو
پس جواب سلام کا دیا اُنھوں نے مجکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ میں تعجب کرتا ہوں تمہارے جلد جانے اور پھر آنے سے حالانکہ
راستہ دور ہے اور جو قوت سے کہ تم ہمسے جدا ہوئے دس دن گذرے ہیں پس آگاہ کیا میں نے اُنکو کیفیت دنیا حضرت عمر اور حضرت
علی رضی اللہ عنہما سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچے ہو تم اُنکی دعا نہیں پھیری جاتی ہے پھر پڑھکر سُنایا اُنھوں نے خط مسلمانوں کو
پس غرض ہے وہ اُنکے اور کہا اُنھوں نے کہ ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے کہ نہ چاہتا ہو شہادت کو پس اللہ تعالیٰ پہونچا دے ہمکو مرتبہ شہادت کا
واقدی رحمہ اللہ نے عمرو بن العلاء سے اُنھوں نے ایک مرد ثقہ سے روایت کی ہے کہ کہا اُس مرد نے کہ جسوقت آئے عبد اللہ بن قرط
ہمارے لشکر میں کہ دفعۃً سُنا ہمنے آواز میں ڈرانیوالی کو پس دوڑے ہم آواز دینکی طرف کہ سیوقت دیکھا ہمنے قوم میں کہ صدا اور
زبید جبلیہ اور بلاد یمن اور عقلیہ اور ذی جبلہ اور حمیا جرہ اور رجوا ہ اور حضرموت سے کہ آئے تھے وسط جہاد کے تعداد
اُنکی چھ ہزار تھی اور بشیر و اُنکے جابر بن خولید الربعی تھے پس سلام کیا ہمنے اُنکو اور مرحبا کہا اُنسے اور نہیں آئی تھی

کی رات کی تا اسنیکہ آئے ایکہزار سوار اہل مکہ معزز اور طائف سے اونکے سردار سعید بن عامر تھے کہ بتایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
اُنکے واسطے نشان فوج کا اور وصیت کی اور کہا تھا اُنسے کہ سعید بن عامر سردار تمہارا مقرر کیا تمکو اس لشکر پر اور نہین ہو تم بہتر اُنسے
اگر یہ کہ ہو باو تم زیادہ ڈرانیوالے اور پرہیزگار اُنسے اور نہ ہو تم تو نرم دل کر اُنکے ساتھ اور نہ درشتخو اور نا خوش خلق
کرو اُنکے سامنے اور نہ ناچیز جانو تم اُنکے چھوٹے کو اور نہ بزرگ کرو تم اُنکے قوی کو تعیب پر اور نہ تعیب کرو تم اپنی خواہش نفس کی
پر ہنر کرو تم اُنکے ساتھ راہ چلنے جنگل مین اور چلو اُنکو لیکر راہ آسان مین اور نہ لاؤ تم اُنکو سخت راہ پر اور اللہ خلیفہ ہے تمہارے اور تمھارے
ساتھیون پر کہا سعید نے کہا امیر المومنین نے اپنے مجھکو اسی وصیت کی ہے کہ اگر عمل کرو اُسکا مین اُسپر تو ہو جاؤ نگا نجات پانیوالون سے پس کہا
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا سعید یاد رکھو تم وصیت امام کی اور جب ہو تم ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور ملاقی ہو تم اور
مقابل ہو تم اُس لشکر سے کہ نہ ملاقی ہوگے کبھی مثل اُسکے اور دشوار ہو گی تمپر مقاتلہ اُسکا پس لکھیو تم امیر المومنین کو تا کہ بھیجین وہ مجکو
تمھارے پاس پس یکجا ہونگا مین اور تم اور جو ہے میرے ساتھ ہونگے مہاجر تب پس اُٹ دیونگے ہم زمین شام کو اگر چاہا اللہ تعالی نے اور
رخصت کیا سعید کو اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے سعید بن عامر نے بیان کیا ہم سے کہ جب دور پہونچا مین مدینہ طیبہ سے چلا مین تبوک
کی راہ پر اور کہا مین نے کہ جا نکلونگا مین مسلمانون کو لیکر بصرے مین پس ٹھہرا مین تبوک مین اور وہ مقام صلح مسلمانون مین داخل تھا اور
اُسکے پیچھے جندل تھا جسکو عیاض بن غانم نے فتح کیا تھا اور کوچ کیا مین نے بارادہ جابیہ کے اور چھوڑ دیا مین نے شاہ راہ کو اور مین نے
تھا لشکر مسلمانون کے واسطے دشمن سے اور تھا یہ معاملہ میری روانگی کا بسبب توفیق اور لطف اللہ تعالی کے پس میں آئی راہ مشکل مجکو
گویا کہ مین نہین چلا تھا اُس راہ مین ایک ساعت کبھی پس متحیر ہوا مین اور دیکھا اُسنے مسلمان میرے پاس اور مین پڑھتا تھا لا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم پس ملگئے اُسمین مسلمان اور نہین پہچانتا مین نے کسی کو اپنے کام مین پس چلا مین دو دن اور مین بلاتا تھا لوگونکو
چلنے کے واسطے اور لوگ مجھسے سوال کرتے تھے اور مین اُنسے یہ کہتا تھا کہ راہ پر ہون پس جب دسواون دن ہوا ظاہر ہوا ہمکو ایک
بڑا پہاڑ پس دیکھا مین نے اُسکے طرف اور نہین پہچانتا تھا مین اُسکو اور کہا مین نے اپنے دلمین کہ قریب نفس مین آیا کیا کیا تو نے مسلمانو
اور اپنے سے اور مین کہتا تھا کہ یہ پہاڑ لعلیک کا ہوگا اور دیکھا تھا مین نے پہاڑ کو آغاز دنمین پس نہین پہونچے اور چلے ہم اُسپر گرفتہ ہوئی
کہ رات آگئی پس جب پہونچے ہم ایک گاؤنمین اور آگے آیا ہمارے ایک بڑا جنگل جسمین بہت سے درخت وغیرہ تھے پس کہا مین نے
اپنے ساتھیونسے کہ بشارت ہو تمکو کہ یہ درخت ملک شام کے ہین اور یہ وقت ایک بڑا جنگل ہے وحشی بیشتر یا جسمین راہ بھی نہین تھی
اُٹھائی مسلمانون نے اُسمین اور اکثر لوگ پیدل تھے اور اُٹھاتے تھے بعض اُنکے بعض کو اور ایک دے کر بیٹھے گھوڑون اور اونٹونکی پیٹھ پر
چڑھایا پس کہا مسلمانون نے کہ ہم جانتے ہین اے سعید کہ تمنے خطا کی چلنے مین ہمارے ساتھ پس تھوڑی راحت دو ہمکو اُس جنگل مین کہ
ہم تھک گئے ہین سعید نے کہا کہ قبول کیا مین نے اس امر کو اور تھا جنگل مین ایک چشمہ جسمین بہت پانی تھا پس اُترے مسلمان اُس مقام مین
اور پانی پیا اُس چشمے سے اور پانی پلایا اپنے گھوڑون اور اُونٹون کو اور نماز پڑھی اور چرایا گھوڑون اور اونٹونکو درختون اور تونون سے
اور سوئے لوگ اور بعضے نماز پڑھتے تھے اور بعضے اپنے پروردگار سے دعا مانگتے تھے اور مین بیٹھا تھا پس سو گیا مین اور دیکھا مین نے خواب مین کہ

گویا مین ایک باغ سبز اور ہرے مین ہون جسمین درخت اور پھل ہین اور مین اُسکے پھل کھا رہا ہون اور اُسکی نہرون کا پانی پیتا ہون اور چنتا تھا
مین پھل اور دیتا تھا مین اپنے ساتھیونکو اور وہ کھاتے تھے اور مین اُس معاملے سے خوش نہ تھا کہ دفعتہ نکلا میری طرف اُن درختون سے
ایک بڑا شیر پس دیکھا اُسنے میرے مُنہ کی طرف اور قصد ناگہان دَر آنیکا کیا مجھپر اور مین خوفناک تھا کہ اُسیوقت نکلا اُس شیر پر دو اور بڑے
شیر پس گرادیا اُن دونونے زمین پر اُسکو پس سُنا مین نے اُس سے ایک بڑی آواز کو پس متنبہ اور بیدار ہوگیا مین خواب سے اور مٹھائی پھلونکی
میرے مُنھ مین تھی پس تعبیر کی مین نے کہ یہ مال غنیمت ہوگا کہ حاصل کرینگے مسلمان اُسکو اور مین بیٹھا ہوا قرآن شریف پڑھتا تھا کہ دفعتہ سُنا
مین نے آواز دینے والے غیب کو کہ پکارتا تھا جنگل مین اور استعانت تقویت اور بشارت دہی کے پڑھتا تھا سعید نے بیان کیا ہم کہ جب
سُنا مین نے اشعار ہاتف اور اُسکی بشارت دہی کو مسلمانونکے واسطے درباب حصول مال غنیمت کے سجدہ شکر اللہ تعالی کا ادا کیا مین نے اور
بیدار ہوے مسلمان بسبب آواز ہاتف کے پس ہاں درکھا مین نے ایک شعر کو اور یاد رکھا شمّاخ بن حصن کلبی نے تین شعر دیکھا اور پڑھکر
سُنایا اُنھون نے مجکو اور خوش ہوے مسلمان کلام ہاتف کا سُنکر اور خوش ہوے دل اُنکے واسطے حصول غنیمت کے اور نکلے مسلمان جنگل سے
بعد پڑھنے نماز صبح کے اور طول جنگل کا دو فرسخ تھا پس دیکھا مین نے اُسکو اور تحقیق کیا تو وہ جبل رقیم تھا پس جب دیکھا اور پہچانا مین نے اُسکو
تکبیر کہی مین نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے میرے تکبیر کہنے سے اور کہا اُنھون نے مجسے کہ کیا چیز دیکھی ہے تمنے اے بیٹے عامر کے مین نے کہا کہ نزدیک
پہنچے ہم شام کے شہر ونکے کہ یہ جبل رقیم ہے اور اکثر ہمراہی میرے جاہل تھے اور کہا اُنھون نے کہ اے سعید رقیم کیا چیز ہے پس کہا مین نے کہ مین نے اُس
پہاڑ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے اور آیا مین مسلمانونکو لیکر غار کیطرف پس نماز پڑھی مسلمانون نے اُسمین اور روانہ ہوے
ہم تا نیکہ پہونچے ہم شہر عمار مین سعید نے بیان کیا ہے کہ تجاوز کیا مین نے راہ سے ایک گانون کیطرف جسکا نام انجاب تھا پس دیکھا
مین نے گانون والونکو کہ وہ نکلے تھے گانون سے مع لڑکے بالونکے گویا کہ وہ چھوڑنے والے تھے گانون کو پس جب دیکھا مسلمانون نے اُنکو
حملہ کیا اُنپر بدون اسکے کہ حکم دو مین اُنکو حملہ کرنے کا پس قید کر لیا اُنھون نے بعضونکو اور بھیڑی قوم گانونکی طرف اور تھی اُسمین ایک شہر مضبوط
مضبوط پس پناہ لی اُنھون نے اُسمین پس نزدیک گیا مین شہر پناہ کے اور پکار کر کہا مین نے اُن لوگون سے جو اُسمین ہے کہ سمجھتی ہو تم کیسا حال
ہے تمھارا جو نکلے جاتے ہو تم اپنے گانونسے پس قریب آیا میرے ایک گانون والا اُسمین سے اور کہا اُسنے کہ اے عرب ہم نکلے جاتے تھے
اپنے گانون سے پس ڈر گئے ہم تمسے اور سبب ہمارے جانیکا یہ تھا کہ حاکم عمان نے پیام بھیجا ہمارے پاس اور حکم کیا ہمکو کہ روانہ ہو تم
ہم اُسکے پاس تا کہ ہو جاوین ہم اُسکی حمایت مین آیا ہو سکتا ہے تمسے اے گروہ عرب کے کہ ہم تمھاری رشتہ داری اور اموالون مین ہین پس
کہا مین نے کہان ہے حکومنظور ہے پس واقع ہوئی صلح ہمارے اُنکے بیچ دس ہزار درہم پر اور لکھدی مین نے اُسکو دست آویز صلح کی پس جب قصہ
کیا ہمنے جلنے کا کہا دو چان نے کہ تحقیق امن دیا اور بے ڈر کر دیا تمنے ہمکو اے گروہ عرب کے اور ڈرتے ہین ہم اپنی قوم سے اور جان لو تم اس امر کو
تحقیق حاکم عمان کیطرف سے ضرور تمکو سختی پہونچیگی پس اگر فتح مند ہوے تم اُسپر تو ہوگی فتح ہمکو اور تمکو پس کہا مین نے اُس سے کہ کیونکر فتح پاوینگے ہم
اُسپر اُنھون نے کہا کہ ہمارے ان رمنی نے کہا بھیجا ہے اُسکے پاس تا کہ کوچ کرے وہ بجانب کنارے دریا کے قیساریہ کو تا کہ ہوے وہ ساتھ
قسطنطین بیٹے ہرقل بادشاہ کے یکجا اور متفق پس اگر فتح مند ہوے تم اُسپر تو ہوگی وہ فتح بڑی غنیمت سے نے کہا کہ کسقدر اُسکا لشکر ہے

اُسنے کہا کہ پانچ ہزار ہتھیار بند ہین ولیکن در آیا ہی تمھارا خوف اُنکے دلونمین پس وہ نہ رستگاری پاوینگے پس کہا سعید نے مسلمانونسے کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم اس بطریق عمان اور اسکی غنیمت کے باب مین مسلمانونے کہا کہ وہ تم جو چاہو پس اگر مار ڈالوگے تم اُنکو تو ہوگا یہ امر بہتر واسطے مسلمانونکے اور باعث سستی اور ضعف مشرکین کا سعید بن زید نے بیان کیا ہی کہ کہا مین نے کانون والونسے کہ وہ قوم کس راہ پر آوینگے اُنھون نے کہا اسی راہ پر اور بتایا ہمکو راہ حورانی پس چلے ہم طرف ایک بڑے جنگل کے پس پوشیدہ رہے ہم اُسمین ایکدن ایک رات پس جب صبحکی ہمنے کہا مین نے کہ اے گروہ مسلمانونکے وہ امر جسکے واسطے بھیجا ہی ہمکو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یعنی کمک ابو عبیدہ بن الجراح کی بہتر اور بزرگتر ہی ہمارے اس مقام کے ٹھہرنے سے پس نکلو تم رحمت کرے اللہ تم پر تاکہ کمک کرین ہم اصحاب اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور جسوقت پہونچینگے ہم قریب مسلمانونکے بجماعت سات ہزار مرد کے تو ہوگا یہ امر باعث سستی اور ذلت مشرکین کا پس کہا مسلمانونے کہ اے بیٹے عامر کے ہمارے دلونکو یقین حصول غنیمت کا ہی پس نہ محروم کرو تم ہمکو اُس سے پس مسلمان اسی حالمین تھے کہ دفعۃً قریب پہونچی اُنکے ایک قوم جو بالون کے بنے ہوئے کپڑے پہنے تھی اور اُنکے ہاتھون مین صلبان تھین اور منڈا تھے وسطلنے سرونکو پس دوڑے مسلمان اور لیلیا اُنکو اور لاکر کھڑا کیا سامنے سعید کے پس کہا سعید نے اُنسے کہ تم کون ہو اور تھا اُنمین ایک بڑا بوڑھا پس کہا اُسنے کہ ہم لوگ راہب ان دیرونکے ہین ارادہ رکھتے تھے بادشاہ کے بیٹے قسطنطین کے پاس جانے کا تاکہ دعا کرین ہم واسطے تجلے لشکرون کے تب سعید نے کہا دمادعلو الکافرین اکافی ضلال پس تمھارے پیچھے کیا چیز ہی اُنھون نے کہا ہمارے پیچھے حاکم عمان کا ساتھ جمعیت پانچہزار ہتھیار بند بڑے لڑنے والے نصرانیت اور بہادر عبادت کرنیوالے صلیب کے ہی پس کہا مسلمانون نے اللھم اجعلھم غنیمۃ لنا پھر کہا سعید نے اس راہب سے جسنے قید کیا ہی اپنی ذات کو اپنی جگہ پر اگر نہ ڈرلاتے اور دھمکاتے تم ہمکو دشمن سے تو چھوڑ دیتے ہم تمھاری راہ کو پھر حکم کیا سعید نے اُنکی مشکین باندھنے کا اُنکے زنارونسے پس وہ اسی حالمین تھے کہ دفعۃً دکھائی دیا اور قریب پہونچا سر لیکا لشکر حاکم عمان کا پس جب نزدیک ہوئے وہ مسلمانونکے حملہ کیا اُنھون نے مسلمانونپر اور مسلمان اسوقت سامان لڑائی سے درست نہ تھے مگر یہ کہ بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور رکھا اُنمین تلوارونکو پس مار ڈالا اُنکے سب لوگونکو اور خبر دیگئی حاکم کو پس جب دیکھا اُسنے مسلمانونکے کام کو لڑائی مین حکم کیا اُسنے اپنے ساتھیونکو حملہ کرنیکا پس چڑھایا اُنھون نے گھوڑونکو اور پرچھایا قطاریات کو اور کھینچ لیا تلوارونکو اور حملہ کیا مسلمانونپر اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور بہت سخت لڑائی لڑے سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے مسلمانونکو کہ وہ مار ڈالتے تھے رومیونکو اور کر دیتے تھے اُنکو ٹکڑے ٹکڑے مثل بکری کے پس دیکھا قسطلنے مسلمانون کی لڑائی اور بھاگ نکلا وہ اور پیچھا کیا اُسکا مسلمانون نے اور بعض مشغول لینے اور یکجا کرنے غنیمت مین تھے اور بعض مسلمان قیدیون کی نگاہبانی کرتے تھے اور نقیطا بھاگا جاتا تھا پس ٹھہر گیا وہ تاکہ مل جاوین اُس سے اور بھاگے ہوے لوگ کہ دفعۃً پہونچا اور قریب ہوا اُنکے پیچھے سے دوڑتا ہوا ایک گروہ سوارون کا اور تحقیق راست کیا تھا اُنھون نے نیزون کو اور وہ قریب ایک ہزار سوار کے اور پیشرو اُنکے دو سوار مثل دو شیر کے تھے پس تامل سے دیکھا مین نے اُن دونون مین تو ایک امیر المومنین کے فضل بن عباس اور دوسرا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما تھے پس جب

دیکھا رومیون نے اُنکی طرف پھرے اپنی پشتو پر پس حملہ کیا زبیر بن العوام نے بطریق پر اور نیزہ مارا اُسکے اور اُلٹ کر گرا دیا اُسکو زمین سے
زمین پر اور جلدی بھیجا اللہ تعالیٰ نے اُسکی روح کو آگ کیطرف اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اوندھا گرا دیتے تھے شہسواروں کو
یہانتک کہ مار ڈالا اُنھوں نے اُنکی جماعت سے بہتوں کو اور پکار کر کہا زبیر بن العوام نے کہ اے گروہ مسلمانوں کے پکڑو اور قید کرو تم قوم کو جمعت کر
اللہ تعالیٰ تمپر کہ ہم فریب کرینگے اُنکے سبب سے اپنے دشمن کے ساتھ راوی نے بیان کیا کہ پہونچے ہمراہی سعید کے اسجگہ پس دیکھا اُنھوں نے بطرف
معرکے میں تحقیق دیکھا اُنھوں نے رومیوں کو کہ اُس میں لڑ رہے ہیں اور بعض اُنکے بعض کو قتل کرتے ہیں پس جب نزدیک ہوئے اُنسے سُنا
اُنھوں نے آواز تکبیر اور تہلیل کو پس داخل ہوئے سعید غبار میں پس آ ملے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کا بیٹا ہوں پس نزدیک ہوگئے سعید اُنکے اور کہا کہ واسطے اللہ کے ہی نیکوکاری تمھاری اے فضل کون تھا
ساتھ میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فضل نے کہا کہ میرے ساتھ زبیر بن العوام ہیں سعید بن عامر نے بیان کیا کہ نہیں
چھوٹ گیا قوم سے کوئی شخص مگر یہ کہ مارا گیا اور گرفتار ہوا تھا اور حاصل کیا مسلمانوں نے بڑا مال غنیمت کو اور سلام کیا بعضوں
نے بعض کو پس آئے زبیر بن العوام سعید کے سامنے اور کہا کہ اے ابن عامر کس چیز نے روک رکھا تھا تمکو چلنے سے تا اینکہ پاتا ہمنے
تمکو اس مقام میں حالانکہ آئے تھے سالم بن نوفل العدوی آگاہ کیا تھا اُنھوں نے ہمکو تمھاری روانگی سے ہماری طرف کو پس پڑ گئے ہوئے
گمان مسلمانوں کے تمھاری نسبت پس بھیجا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمکو کہ تا خت و تاراج کریں ہم عمان کو پس پہونچے ہم تمھارے
پاس پس شکر ہے اللہ کا سلامتی پر پھر حکم کیا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے جدا کرنے مردوں کا اور اُٹھا لیا سروں کو عربی نیزوں کی نوکوں پر
اور تھے سر چار ہزار اور قیدی ایک ہزار اور چھوڑ دیا سعید بن عامر نے راہبوں کو اور روانہ ہوئے مسلمان تا اینکہ پہونچے وہ قریب لشکر
مسلمانوں کے اور بلند کیا اپنی آوازوں کو ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور جواب دیا اُنکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے سب لشکر نے پس اپنی جگہ
سے نکلے بدلوگ رومیوں کے اور دیکھا اُنھوں نے آٹھ ہزار مسلمانوں کو اور سروں کو نیزوں کی نوکوں پر پس متحیر ہوگئے وہ اس حال کے دیکھنے
سے اور سلام کیا مسلمانوں نے سعید بن عامر رضی اللہ عنہ پر اور بیان کیا مسلمانوں نے حال شامل ہونے مدد اللہ تعالیٰ اور حاصل
ہونے غنیمت رومیوں کا ابوعبیدہ بن الجراح سے پس سجدۂ شکر ادا کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا نسبت ایکہزار رومیوں کے
پس ماری گئیں گردنیں انکی قطبۃ بن سوید نے بیان کیا ہے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی لشکر رومی کو کہ نہ بچ رہا اُس سے کوئی شخص
مگر لشکر عمان کو اور زبیر بن العوام نے لیا تھا اُن میں سے ایک غلام پس ٹھہرا وہ اُنکے نزدیک تین دن اور بھاگ گیا بجانب لشکر یہاں
کے اور ملال ہوا زبیر بن العوام کو اُسکے چلے جانے سے پس بعد ختم ہونے لڑائی کے ہاتھ آیا وہ ایکمرد مسلمانوں کے پس دیکھا اُسکو زبیر نے
اور پہچانا اُسکو اور مطالبہ کیا اُسکا پس نہ دیا اُس شخص نے اُنکو پس جھگڑتے ہوئے آئے وہ دونوں پاس ابوعبیدہ بن الجراح کے
پس حکم کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُسکی نسبت واسطے زبیر کے پس لیا اُسکو زبیر نے اور تھا وہ زبیر کے ساتھ یہانتک کہ
مراجعت کی اُنھوں نے مدینہ طیبہ کو اور مضبوط ہوئے دل مسلمانوں کے بسبب اُنکے جو آئے اُنکے پاس **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا
ہے کہ جب گرفتار ہوگئے پانچ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رنج ہوا اُنکے گم ہونیکا صحابہ کو اور سب سے زیادہ ابوعبیدہ بن الجراح کو

رنج تھا اور وہ روتے تھے اور عاجزی اور دعا کرتے تھے قیدیونکی رہائی کیواسطے اور پانچون قیدیون کا یہ حال گندا کہ وہ لائے گئے باہان قلعون کے سامنے پس جب دیکھا اُسنے انکو ناچیز جانا اُنکے حال کو اور پوچھا جبلہ سے کہ یہ کون ہین اُسنے کہا کہ یہ لوگ کھنے لشکر مسلمانونکے ہین اور تھے وہ ساٹھ آدمی کہ مار ڈالے مین نے اکثر اُنمین کے اور گرفتار کیا مین نے ان پانچ کو اور نہین باقی رہا اُنکے لشکر مین کوئی ایسا شخص کہ ڈرین ہم اُسکی فریب کاری سے مگر ایک شخص کہ وہی ثابت قدم رکھتا ہی انکو اور ہر ایک اُس سے ڈرتا ہی اُسنے فتح کیا ہی ارکہ اور تدمر اور حوران اور بصریٰ اور دمشق اور وہی ہی جسنے توڑ دیا تھا لشکر اجنادین کو اور تعاقب کیا تھا تو ماہر ہیکل مرج الدیباج تک اور مار ڈالا تھا اُن دونو نکو اور پکڑ لیا تھا ہرقل بادشاہ کی بیٹی کو پس جب باہان نے یہ حال سُنا کہا سُنے کہ ضرور ہی مجکو کوئی حیلہ اور مکر کرونمین اس مرد کے ساتھ یہانتک کہ بلاؤنمین اُسکو اپنے پاس اور مار ڈالون اُسکو ساتھ بھونکے پھر بلایا اپنے ایک مرد رومی کو جسکا نام جرجہ اور حکیم دانا اور زبان عرب مین فصیح تھا اور کہا اُس سے کہ ای جرجہ جاتو ان عرب کے پاس اور کہہ تو اُنسے کہ بھیجین وہ ہمارے پاس ایک ایلچی کو اور وہ خالد بن الولید ہون پس سوار ہوا جرجہ اور روانہ ہوا بجانب مسلمانونکے پس ملاقی ہوئے خالد بن الولید اُس سے اور کہا کسواسطے تو آیا ہی اُسنے کہا کہ بادشاہ نے مجکو تمھارے پاس بھیجا ہی اور کہا ہی کہ بھیجو تم اپنی جماعت سے ایک شخص کو شاید کہ اللہ تعالیٰ بچاوے ہمارے اور تمھارے خونونکو پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین بذات خود ایلچی ہوکر جاؤنگا اور ٹھہرایا اُنھون نے ایلچی روم کو اور بیان کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے یہ کہ مین باہان کے پاس جانیکا ارادہ رکھتا ہون پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ جاؤ تم سلامت رکھے اللہ تعالیٰ تمکو پس شاید کہ اللہ تعالیٰ ہدایت دیوے انکو یا ایک گروہ کو اُنمین سے تمھارے ہاتھ پر اور گردن دیوین اور منظور کرین وہ صلح اور ادا کرین جزیہ کو اور بچائے جاوین خون تمھارے اور تمھارے ہاتھ پر پس بچایا خون ایک مسلمان کا دوست تر ہی اللہ کے نزدیک سب کافرونسے خالد بن الولید نے کہا کہ مین طلب کرتا ہون اعانت اور تائید کو اللہ تعالیٰ سے پھر گئے وہ اپنے خیمے کیطرف اور پہنا اُنھون نے حجازی موزونکو اور سیاہ عمامہ سر پر باندھا اور مضبوط کیا اپنی کمر کو ساتھ پٹکے جرمی کے جسمین کڑیان چاندی کی تھین اور لٹکائی ایک تلوار یمن کی جو مسیلمہ ملعونکی تھی اور حکم کیا اپنے غلام ہمام کو کہ لیوے وہ اپنے ساتھ قبہ سرخ انگوجو طائف کے چمڑے سے بنا ہوا تھا اور سیمین دو سورج سونیکے بنے تھے جو چمکتے تھے اور حلقے اُسکے چاندی کے تھے مول لیا تھا اُسکو خالد بن الولید نے زوجہ میسرہ بن مسروق عبسی سے بقیمت تین سو دینار کے پس لا دیا اُسکو ہمام نے سبز خچر پر اور سوار ہوئے خالد بن الولید نے گھوڑے پر اور تھا وہ سبقت لیجانیوالا گردنون گھوڑونسے اور کوتل رکھا ہمام اُنکے غلام نے اُس خچر کو جسپر قبہ تھا اور ہمام پہنے تھے جلیتہ سبز اور عمامہ سرخ اور کمر بند جسمین کڑیان چاندی کی تھین اور لٹکائے ہوئے تھے تلوار یمن کو پس جب ارادہ کیا خالد بن الولید نے چلنے کا کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ اے ابا سلیمان لیدیو تم اپنے ساتھ کچھ لوگونکو مسلمانونسے خالد بن الولید نے کہا کہ ای سردار مین نہین دوست رکھتا ہون اس امر کو اور نہین درست جبر کرنا دین مین اور نہین ہی اُنکے ذمے میری اطاعت کرنا پس جب سُنا مسلمانون نے کلام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا کہا اُنسے معاذ بن جبل نے کہ ای ابا سلیمان بیشک تم بزرگی کے لوگونسے ہو اور اگر حکم کروگے تم ہمکو کسی کام مین تو کرینگے ہم فرمانبرداری اسواسطے کہ تم جاتے ہو اللہ اور رسول کی اطاعت مین اور اس مقام مین کوئی جبر کی بات نہین ہی حکم کرو ہمسے جو تمکو منظور ہو کہ ہم جلدی کرینگے اللہ اور رسول کی اطاعت مین راوی نے بیان کیا ہی کہ سوار کرایا خالد بن الولید نے مسلمانونسے ایکسو مہاجرین و انصار کو جسمین قعقاع اور ہاشم اور عتبہ بن ابی وقاص اور ہی

لہ یہ کہ جسنے توڑ دیا تھا لشکر اجنادین کو اور تعاقب کیا تھا تو ماہر ہیکل مرج الدیباج تک اور مار ڈالا تھا اُن دونو نکو اور پکڑ لیا تھا ہرقل بادشاہ کی بیٹی کو پس جب باہان نے یہ حال سُنا کہا سُنے کہ ضرور ہی مجکو کوئی حیلہ اور مکر کرونمین اس مرد کے ساتھ یہانتک کہ بلاؤنمین اُسکو اپنے پاس اور مار ڈالون اُسکو ساتھ بھونکے پھر بلایا اپنے ایک مرد رومی کو جسکا نام جرجہ اور حکیم دانا اور زبان عرب مین فصیح تھا اور کہا اُس سے کہ ای جرجہ جاتو ان عرب کے پاس اور کہہ تو اُنسے کہ بھیجین وہ ہمارے پاس ایک ایلچی کو اور وہ خالد بن الولید ہون پس سوار ہوا جرجہ اور روانہ ہوا بجانب مسلمانونکے پس ملاقی ہوئے خالد بن الولید اُس سے اور کہا کسواسطے تو آیا ہی اُسنے کہا کہ بادشاہ نے مجکو تمھارے پاس بھیجا ہی اور کہا ہی کہ بھیجو تم اپنی جماعت سے ایک شخص کو شاید کہ اللہ تعالیٰ بچاوے ہمارے اور تمھارے خونونکو پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین بذات خود ایلچی ہوکر جاؤنگا اور ٹھہرایا اُنھون نے ایلچی روم کو اور بیان کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے یہ کہ مین باہان کے پاس جانیکا ارادہ رکھتا ہون پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ جاؤ تم سلامت رکھے اللہ تعالیٰ تمکو پس شاید کہ اللہ تعالیٰ ہدایت دیوے انکو یا ایک گروہ کو اُنمین سے تمھارے ہاتھ پر اور گردن دیوین اور منظور کرین وہ صلح اور ادا کرین جزیہ کو اور بچائے جاوین خون تمھارے اور تمھارے ہاتھ پر پس بچایا خون ایک مسلمان کا دوست تر ہی اللہ کے نزدیک سب کافرونسے خالد بن الولید نے کہا کہ مین طلب کرتا ہون اعانت اور تائید کو اللہ تعالیٰ سے

لہ یہ کہ جسنے توڑ دیا تھا لشکر اجنادین کو اور تعاقب کیا تھا تو ماہر ہیکل مرج الدیباج تک

اور سعید بن زید اور مسیرہ بن مسروق اور قیس بن مبشرہ اور شرحبیل بن حسنہ اور یزید بن ابو سفیان اور سہیل بن عمرو اور قعقاع بن عمر التمیمی اور جابر بن عبد اللہ الانصاری اور عبادۃ بن صامت اور سہود بن سوید المازنی اور ذو الکلاع الحمیری اور مقداد بن عمر الرعی اور مقداد بن اسود الکندی اور عمرو بن معدیکرب الزبیدی تھے رضی اللہ عنہم اور برابر خالد بن الولید منتخب کرتے رہے ایسے ہی بزرگ لوگونکو تا اینکہ پورے کیا انکو ایک سو سوار کہ ہر فرد انمین کا اکیلا نکلنے والا تھا ایک لشکر کے مقابلے مین اور پہنا انھون نے ہتھیار وںکو اور باندھا عمامونکو اور ڈال لیا اپنے اوپر چادرونکو اور لٹکایا خنجرونکو اور منڈھونپر ڈال لیا ڈھالونکو اور دائین طرف اُنکے معاذ بن جبل اور بائین جانب اُنکے مقداد بن عمرو اور سب گرد اُنکے تھے معاذ بن جبل نے بیان کیا ہی کہ اعلان کیا ہمنے وقت چلنے کے ساتھ تکبیر اور تہلیل کے نصر بن سالم نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو جسوقت کہ روانہ ہوئے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے پڑھتے تھے ایک آیت قرآن شریف کی اور آنسو اُنکے جاری تھے پس کہا مین نے کہ ای سردار کون چیز تمکو رُلاتی ہی انھون نے کہا کہ ای بیٹے سالم کے یہ لوگ قسم ہی خدا کی مدد دینے والے اس دین کے ہین پس اگر مصیبت پہونچی کسی کو انمین سے ابو عبیدہ کی سردار یمن تو کیا انکا جواب اللہ کے نزدیک **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب پہونچے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے قریب لشکر روم کے پڑھا یا مسلمانون نے اپنی لشکا ہونکو پس دیکھا انھون نے دشمن کے لشکر کو پانچ فرسخ تک اور لوہا چمکتا تھا اُنکے لشکر مین پس شور کرکے کہا مسلمانون نے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون نے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس ای حالمین تھے کہ آگے آئی اُنکے فوج طلیعہ روم کی کہ پیشرو اُنکا جبلہ ایہم الغسانی تھا پس کہا اُسنے کہ تم کون ہو پس جواب دیا گیا کہ یہ خالد بن الولید ہین کہ چاہتے ہین باہان کو آئے ہین اُسکے پاس بطور ایلچی کے بلاتے ہین اُسکو طرف ہدایت کے اُسنے کہا کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر اُسوقت تک کہ اجازت حاصل کرو مین تمھارے واسطے ملک باہان سے پھر آیا جبلہ باہان کے پاس اور کہا کہ ای بادشاہ تحقیق آئے ہین سردار عرب کے خالد بن الولید اور ہمراہ اُنکے ایکسو سوار اُنکے اصحاب سے ہین گویا وہ شیر حملہ کرنیوالے ہین پس کہا باہان نے مین نے تو فقط خالد بن الولید کو چاہا تھا اور اُنکے سوا دوسرے نہین بلایا تھا پس آکر ٹھہرا جبلہ سامنے مسلمانونکے اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب ملک باہان نے نہین طلب کیا تھا مگر تنہا خالد بن الولید کو کہ سوال کریگا وہ جس بات کا ارادہ کریگا پس شاید ان دونون مین صلح واقع ہوجائے خالد بن الولید نے کہا کہ تو کہدے اپنے سردار سے کہ خالد نہ آویگا تیرے پاس مگر اصحاب اُنکے ہمراہ اُنکے ہونگے کہ مین نہین بے پروا ہون اُنکی رائے اور مشورہ سے پس گیا جبلہ باہان کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو گفتگوے خالد بن الولید سے پس کہا باہان نے کہ اجازت دے تو تم کو آنیکی پس جب آوین وہ سریر خیمہ کے پاس پس حکم کرتے اُنکو گھوڑون سے اُترنیکا اور تلوارونکے جدا کرنیکا پس گیا جبلہ اور اپنے ساتھ چلنے کو اُسنے کہا پس چلے اور داخل ہوئے صحابہ رضی اللہ عنہم ادھر بطارقہ گرد اُنکے چلتے تھے اور خالد بن الولید سر جھکائے ہوے خاموش تھے اور نہین دیکھتے تھے دائین اور بائین کو اور ساتھی بھی اُنکے نہین فکر اور اندیشہ کرتے تھے اہل روم مین اور نہانتک کہ پہونچے وہ باہان کے خیمے تک پس جب سامنے ہوے خیمے کے پکار کر کہا اُنسے جبلہ نے کہ ای گروہ عرب کے پہونچگئے تم بادشاہ کے خیمے تک پس اُترو تم اپنے گھوڑون سے اور رکھدو تم اپنی تلوارونکو پس کہا خالد بن الولید نے کہ گھوڑون سے تو ہم اُترینگے مگر تلوارین ہماری بزرگی عزت ہین اور ہم نہین چھوڑین گے اُس بزرگی

بزرگی اور عزت کو جسکے واسطے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے ہین پس آگاہ کیا مترجم نے اس گفتگو سے باہان کو پس کہا اُسنے کہ چھوڑدو اُنکو آوین جسطرح سے وہ چاہین پس پکار کر کہا حاجبون نے کہ داخل ہو تم اے گروہ عرب کے جسطرح سے تم چاہو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب خالد بن الولید اُترے اپنے گھوڑے سے اور پیادہ ہوگئے وہ اور ایک سو مسلمان در انحالیکہ ناز کرتے تھے وہ اپنے چلنے مین اور کھینچتے تھے حمائل اپنی تلوارونکو اور پھاڑتے تھے صفین حجاب اور لطارقہ کی اور نہین ڈرتے تھے کسی سے یہانتک کہ پہونچ گئے وہ تکیون اور مسندون اور دیباج تک اور دکھائی دیا اُنکو باہان در ان حالیکہ وہ بیٹھا تھا تخت پر پس جب دیکھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے تکلفات اور زینت کو بڑائی بیان کی اُنھون نے اللہ تعالیٰ کی اور بچھائی گئین اُنکے واسطے کرسیان پس نہ بیٹھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنپر بلکہ اُٹھادیا اُنکو اور بیٹھے وہ زمین پر پس جب دیکھا باہان نے اُنکے کام کو ہنسا اور کہا اُسنے اے گروہ عرب کے کسواسطے انکار کرتے ہو تم بزرگی اور بخشش سے اور کیون دور کیا تم نے فرش دیباج اور کرسیون کو اور بیٹھے تم مٹی پر اور نہ عمل مین لائے تم ادب کو ہمارے ساتھ اور پریشان کردیا تمنے ہمارے فرش کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ ادب کرنا ساتھ اللہ برتر اور بزرگ کے بہتر اور بزرگتر ہی ادب کرنے سے تمھارے ساتھ کہ بچونا اللہ تعالیٰ کا پاک ہی تمھارے بچونے سے پھر پڑھی آیت منہا خلقناکم تک واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویونکے بیان کیا ہی کہ خالد بن الولید اور باہان کے بیچمین کوئی مترجم واسطہ نہ تھا بلکہ وہ خود آپس مین باتین کرتے تھے پس کہا باہان نے کہ اے خالد بن الولید مین پسند کرتا ہون تمسے آغاز کلام کرنیکو خالد بن الولید نے کہا کہ بات چیت کر جو چاہتا ہی تو کہ مجکو پروا نہو گی اُس بات سے جو تو کہیگا اور ہر بات کا جواب ہوگا پس اگر تجکو منظور ہی تو کلام کر تو اور اگر تو چاہتا ہی تو مین بات چیت شروع کرون باہان نے کہا بلکہ مین شروع کرتا ہون پھر کہا اُسنے کہ تعریف ہی اُس اللہ کی جسنے کیا ہمارے سید مسیح کو بزرگترین انبیا کا اور کیا اُسنے ہمارے بادشاہ کو بزرگترین بادشاہونکا اور ہماری اُمت کو بہترین اُمتونکا پس کاٹ دیا خالد بن الولید نے اُسکی باتکو پس کہا ترجمان نے کہ نہ کاٹو تم بادشاہ کی باتکو اے برادر عربی اور عمل مین لاؤ تم ادب کو پس انکار کیا خالد بن الولید نے چبانے سے اور کہا سب تعریف ثابت ہی اُس اللہ کی جسنے گردانا ہمکو ایسا کہ ایمان لائے ہم اپنے نبی اور تمھارے نبی اور سب انبیا و پیغمبر اور گردانا اُسنے ہمارے سردار کو جسکے سپرد کیا ہی ہمنے اپنے کامونکو ایکدوسرے بعض لوگونکے اگر ہمارے سردار امید اس امر کی کرین کہ ہمپر بادشاہ ہین تو معزول کرینگے ہم اُنکو اپنے اوپر کی سکونت سے پس نہین دیکھتے ہین ہم یہ کہ ہمارے سردار کو ہمارے اوپر بزرگی ہو مگر اس حالتین کہ ہو وہ ہمسے زیادہ ڈرنیوالے اور پرہیزگار اور تحقیق گردانا ہی اللہ تعالیٰ نے ہمارے گروہ کو ایسا کہ پابند امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہین اور اقرار کرتے ہین وہ اپنے گناہونکا اور طلب مغفرت کی کرتے ہین اُسسے اور عبادت کرتے ہین اللہ واحد کی جسکا کوئی شریک نہین ہی روای نے بیان کیا ہی کہ زرد ہوگیا رنگ باہان کا اور چپ رہا وہ کچھ دیر تک اور کہا اُسنے کہ سب تعریف ہی واسطے اُس اللہ کے جسنے آزمایش مین ڈالا ہمکو اور نیک کیا آزمایش کو ہمارے طرف اور معاف رکھا ہمکو محتاجگی سے اور غالب کیا ہمکو اُمتونپر اور عزت دی ہمکو پیشوا اور ذلیل ہونگے ہم اور منع کیا ہمکو ظلم کرنے سے پس نہین ظلم کرتے ہین ہم اور نہین ہین اُس چیز مین جو دیا ہی ہمکو اللہ تعالیٰ نے نعمتون مین سے پھر بولا

فتوح الشام ابن عبد الحکم ۱۲

اور رستم اور زیادتی کرنیوالے لوگ بیزار ہوتے ایک گروہ تم میں سے کہ آتے تھے اور درخواست کرتے تھے ہماری ایلچی گری اور ہماری بخشش اور انعام کی پس ہم نیکی کرتے تھے تمھارے ساتھ اور تعظیم کرتے تھے تمھارے مہمان کی اور بڑھاتے تھے تمیر مرتبے کو اور احسان کرتے تھے تمیر پور الفاوعدہ کرتے تھے تمسے اور ہم جانتے ہیں کہ سب قبائل عرب کے ہمارے اس معاملے کو جانتے ہیں اور ہمارے شکر گزار ہیں اس چیز پر جو بخشش کی تھی ہمنے اپنی نعمتوں بزرگ سے تمکو پس نہیں آگاہ ہوئے ہم تا اینکہ آئے تم ہمارے یہاں ساتھ گھوڑوں اور مردوں کے اور جانا ہمنے کہ تم آئے ہو بطلب اُس چیز کے ہمسے جسکو طلب کیا تھا تمھارے بھائیوں نے پس ناگہان تم اُسکے خلاف پائے گئے یہانتک کہ آئے تم درانحالیکہ قتل کرتے ہو ہمرد وں کو اور قید کرتے ہو عورتونکو اور لوٹ لیتے ہو مالونکو اور رکھوتے ہو اور مٹاتے ہو آثار اور نشانیونکو اور چاہتے ہو ہمارے نکالدینے کو ہمارے شہرونسے درتحقیق طلب کیا ہمسے اُن باتونکو اُن لوگونسے جو تمھارے بیشتر اور تمسے زیادہ تعداد ہتھیار اور مال میں تھے اور پھیر دیا ہمنے اُنکو درانحالیکہ تھے وہ ناامید ہونیوالے درمیان زخمیون اور راندے ہوونکے پس پہلے جو ہمنے ایسا کیا تھا وہ بادشاہ فارس کے ساتھ تھا اور پھیر دیا تھا اُس کو اللہ تعالیٰ نے اُسکی پشت پر ساتھ ناامیدی اور ذلت کے اور ایسا ہی ہمنے بادشاہ ترک اور جراثقہ وغیرہ کے ساتھ بھی کیا پس نہ تھا کوئی گروہ تم سے زیادہ چھوٹا اور شکستہ حال سوا سطے کہ بتحقیق تم اہل لون اور پشم شتر اور بدبختی کے لوگ یعنی محتاج ہو اور تم باایںہمہ امید اور طمع رکھتے ہو ہمارے شہرون اور مالونمیں اور ہمارے گرد بہت سے سردار ہیں اور ہمارا دبدبہ سخت ہے اور گروہ ہمارے بڑے ہیں اور نہیں دور کرتے تم ہمارے اوپر سے سبب کہ نکلے تم ایسی سواریون پر کہ نہیں ہیں وہ مثل تمھاری سواریونکے شام کے ملکونمیں اور فساد کیا تمنے تمامتر فساد اور سوار ہوئے تم ایسی سواریون پر کہ نہیں ہیں وہ مثل تمھاری سواریونکے اور پہنے تمنے ایسے کپڑے کہ نہیں ہیں وہ مثل تمھارے کپڑونکے اور تعرض کیا تمنے دیہلے شہرون روم اور اُنکی لڑکیان سپید رنگ اُنس کہ نیوالونکے پس مقرر کیا تمنے اُنکو خدمت کنندہ اپنے واسطے اور کھائے تمنے وہ کھانے جو نہیں ہیں مثل تمھارے کھانونکے اور بھر لیا تمنے اپنے ہاتھونکو سونے اور چاندی اور متاع بزرگ سے اور بتحقیق ملاقی ہوئے ہیں ہم تمسے اجالانکہ تمھارے ساتھ ہمارا مال اور متاع اور جو کچھ ہمسے تمنے لوٹا ہے موجود ہے پس چھوڑ دیتے ہیں ہم تمکو اس حالمیں کہ نہ مطالبہ کرینگے ہم تمسے اُن چیزونکا اور نہ جھگڑا کرینگے ہم تمسے اُسمیں اور نہ خشم اور غصہ کرینگے ہم تمپر تمھارے گذرنے ہوئے کا سو میں اور اب چلے جاؤ تم ہمارے ملک سے پس اگر انکار کروگے تم پھر جانے سے تو غنیمت سخت کرینگے ہم تمپر پس نیست کر دینگے ہم تمکو مثل کل کے گذرے اور نیست ہوگے اور اگر میل کروگے تم بجانب صلح کے تو حکم کرینگے ہم دینے کا ہر مرد کو تمھارے لشکر سے ایکسو دینار اور ایک کپڑا اور تمھارے سردار ابوعبیدہ بن الجراح کیواسطے ایکہزار دینار اور تمھارے خلیفہ کیواسطے دس ہزار دینار ہر سال قرار پر کہ قسم کھاؤ تم ہمسے ہر امر کی کہ پھر تم بجانب ہماری لڑائی کے نہ آؤ گے کبھی اور نہ ہمسے کوئی چیز طلب کرو گے کبھی پس جب فارغ ہوا ابان ارمنی کلام سے کہا خالد بن الولید نے کہ بادشاہ نے کلام کیا اور اچھا کلام کیا اور سنا ہمنے اُسکے کلام کو اور ہم کلام کرتے ہیں اور سنئے وہ ہمارے کلام کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ کے جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس جب سنا ابان نے یہ کلام پڑھا یا ابا بکر کو اور کہا کہ بیچ ہے جو تمنے کہا ہے عربی پس کہا خالد بن الولید نے گواہی دیتا ہوں نہیں اس امر پر کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندے اور بھیجے ہوئے اُسکے ہیں پسند کیے گئے ہیں اور نبی اُسکے برگزیدہ ہیں پس کہا ابان نے

کہ قسم ہو خدا کی مین نہین جانتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہین یا نہین اور شاید ہون جیسا کہ تم کہتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ پسند کیا مرد نے اپنے دین کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ بزرگترین ساعتو مین سے وہ ہو جسمین اللہ تعالی کی اطاعت کیجاوے پس کہا باہان نے نبی قوم سے کہ یہ شخص مرد حکیم اور دانشمند اور عاقل ہو کلام حکمت کا کرتا ہو پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو نے اپنی قوم سے کیا آگاہ کیا اُسنے انکو اپنی گفتگو سے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اگر دیگئی ہو مجکو عقل پس اللہ تعالی تعریف کیا گیا ہو اور ہمنے سُنا ہو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ما خلق اللہ تعالی شیئا احب الیہ من العقل لان اللہ تعالی الملائکۃ العقل وصورہ وقدرہ ثم قال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ ادبر فادبر فقال وعزتی وجلالی ما خلقت شیئا احب الی منک بک تنال طاعتی وتدخل جنتی باہان نے کہا کہ جب تم مین ایسی عقل ہو تو کیون اللہ نے تم ان لوگون کو ساتھ اپنے خالد بن الولید نے کہا کہ مین انکو اسواسطے لایا ہون کہ مشورہ کرو نمین اُنسے باہان نے کہا کہ تم باوصف اپنی تیزی عقل اور اچھائی اپنی راے اور ادراک کے محتاج مشورہ غیر کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو مشورے کا حکم فرمایا ہو اور وہ سب زمین کے لوگون سے زیادہ عاقل تھے پس فرمایا اللہ تعالی نے اُنکو شاورھم فی الامر اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ما صناع امرء عز فاقدہ ولا صناع مسلم قبل مشورۃ اخیہ اگر مین صاحب راے اور عقل ہون جیسا کہ یقین کرتا ہو تو اور جیسا کہ سُنا ہو تو نے پس بتحقیق نہین بے نیاز ہون مین مشورہ دانشمند سے پس کہا باہان نے کہ تمھارے لشکر مین مثل تمھارے عاقل اور ہوشیار کسقدر ہین خالد بن الولید نے کہا ہمارے لشکر مین زیادہ ایکہزار مرد سے ہین کہ نہین بے نیاز ہونگے انکی راے اور مشورے سے باہان نے کہا کہ ہم نہین جانتے تھے کہ تم مین ایسے لوگ ہین اور ہمنے تو یہی سُنا تھا کہ تم لوگ فرومایہ جاہل بے عقل ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ اکثر ہم مین ایسے ہی تھے یہانتک کہ بھیجا اللہ تعالی نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس ہدایت کی اللہ تعالی نے ہمکو راہ راست کی اور بتلایا ہمارے تئین ہماری راہ ہمکو اور سمجھے ہم نیک کو بد سے اور ہدایت کو گمراہی سے پس کہا باہان نے کہ اے خالد تعجب مین ڈالا ہو مجکو تمھاری عقل اور دانشمندی نے اور مین دوست رکھتا ہون اس امر کو کہ بھائی ہو جاؤ تم میرے پس ہو جاؤ تم بھائی میرے اور دوست میرے پس کہا خالد بن الولید نے کہ بڑی خوشی کی بات ہو کہ اگر پورا کرے اللہ تعالی اسیکو کلام اور ہو جاؤ تو نیکبخت دیکھیگا ہو جاوین ہم دوست اور نہ جدا ہونگے پس کہا باہان نے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہو خالد بن الولید نے کہا گواہی دے اور کہہ تو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الخ تب کہیگا باہان عیسے جسوقت تو ایسا کریگا ہو جاویگا بھائی میرا اور مین بھائی تیرا اور ہو جاویگا تو دوست میرا اور مین دوست تیرا اور نہ جدا ہونگے ہم کسی سبب بیشی نے کسی نئی بات کے باہان نے کہا کہ جو تم مجھے اپنے دین چھوڑ دینے اور تمھارے دین مین داخل ہونیکو چاہتے ہو پس نہین ہو یہ لیے طرف اس امر کے کوئی راہ خالد بن الولید نے کہا کہ مجکو بھی تیرے بھائی بننے کی کوئی راہ نہین ہو جس حالمین کہ تو اپنے دین پر ہو باہان نے کہا کہ مین دوست رکھتا ہون اس امر کو کہ اصلاح پر ہو جاؤ کام ہمارے اور تمھارے بیچ سے خالد بن الولید نے کہا کہ جو اللہ تعالی چاہیگا وہ ہوگا باہان نے کہا پس بتحقیق مین چاہتا ہون کہ دور کرو نمین خشم اور غصے کو اپنے اور تمھارے بیچ سے اور بات چیت کرو نمین تم اسطرح جیسے کہ بھائی بھائی سے کلام کرتا ہو پس جواب دو تم میرے اس کلام کا جسپر مین نے تمکو بلایا ہو کہ سنو نمین کہ تم کیا کہتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ بعد اس گفتگو کے

حال یہ ہی کہ تو جانتا ہی اس مرکو کہ جو کیفیت تو نے اپنے قوم کی عزت اور مالداری کی اور غلبہ اُنکا دشمنو پر اور فرار پکڑنا ملکو نہین
سنا کیا پس ہم جانتے اور آگاہ ہین اس سے اور جو تو نے اپنے بخشنشونکا حال ہمارے ہمسایون عرب پر ذکر کیا وہ بھی ہم جانتے ہین ولیکن نہین
کیا تمنے یہ امر مگر واسطے باقی رکھنے اپنی نعمتونکے اور بنظر نگاہ رکھنے اپنی جانون اور اولادونکے اور بڑھانے اپنے ملک اور عزت کیلئے تاکہ زیادہ
ہوجاوے جماعت تمھاری اور نہ ڈرین اُسکے دبدبے کو وہ لوگ جو تمھارے مقابلے کا قصد کرین اور جو تمنے ہماری محتاجگی اور اونٹ
چرانیکا ذکر کیا سو اکثر لوگ ہم مین سے اونٹ چراتے ہین اور جس شخص نے ہم مین اونٹ چرایا حاصل ہوئی اُسکو بزرگی اُس شخص سے جسنے نہین
چرایا اور جو تو ہمکو محتاج اور بدبخت کہتا ہی پس ہم ایسے ہی جاہل تھے اور تحقیق تا رات اللہ تعالی نے ہمکو ایسی جگہ مین جہان نہر اور سبزہ
اور کھیتی نہین ہی مگر تھوڑے اور تھے ہم جاہلیت کے لوگ ایسے جاہل تھے کہ نہین مالک تھا ہم مین کا کوئی شخص مگر اپنی تلوار اور گھوڑے اور اونٹون پر بکریان
اور رکھا جاتا تھا زیردست ہم مین کا ضعیف کو اور نہین بے ڈر اور امین مین رہتے تھے بعض ہمارے بعض سے مگر جاہلیت حرام مین عبادت کرتے تھے
ہم سوا اللہ تعالی کے اُن بتون کی جو نہ سُنتے تھے اور نہ نفع دیتے تھے اور ہم اُنپر منھ کے بھل پڑے رہتے تھے یہانتک کہ بھیجا اللہ تعالی نے ہم
مین نبی عربی کو کہ پہچانا ہمنے شرافت اور بزرگی اُنکی اور تھے وہ نبی پیشوا پرہیزگار ظاہر کیا اُنھون نے اسلام کو اپنی دعوت سے اور لائے وہ ہمارے
واسطے روشن کتاب اور ہدایت مضبوط کو اور دکھایا ہمکو راہ راست تمام کیا اللہ تعالی نے بسبب اُنکے انبیا کو پس حکم کیا اُنھون نے ہمکو
ساتھ عبادت پروردگار عالم کے عبادت کرتے ہین ہم اُسکی اور نہین شریک گردانتے ہین ہم اُسکے ساتھ کسی چیز کو اور نہین پرستش
کرتے ہین ہم اُسکے سوا کسی بت کو اور نہین اختیار کرتے ہین ہم اُسکے سوا کسی مالک کو اور حاکم کو اور نہین سجدہ کرتے ہین ہم چاند اور
سورج کا اور نہ آگ اور صلیب کا اور نہ قربان کا اور نہین سجدہ کرتے ہین ہم مگر واسطے اللہ تعالی کے اور اقرار کرتے ہین ہم ساتھ
نبوت اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ہدایت کیا اللہ تعالی نے ہمکو اُنکے سبب سے اطاعت کی ہمنے اُنکے حکم کی پس مخبر انکے
احکام کے ہمکو ایک یہ ہی کہ جہاد کرین ہم اُس شخص کے ساتھ جو ہمارے دین کو نہ اختیار کرے اور جو ہم کہتے ہین وہ نہ کہے وہ شخص
اُن لوگونسے جنھون نے نہین مانا اور ناسپاسی کی ساتھ اللہ تعالی کے اور مقرر کیا اُسکے ساتھ شریک کو حالانکہ بزرگ اور بری ہی پروردگار
ہمارا اس سے لا تاخذہ سنۃ ولا نوم پس جس شخص نے بیعت کی ہماری ہوگیا وہ ہمارا بھائی اسلام مین اور جسنے انکار کیا
قبول کرنے اسلام سے پس جزیہ دینا بچاتا ہی اُسکے خون اور مال کو اور جسنے انکار کی جزیہ سے پس تلوار حکم ہی ہماری اُسکے بیچ مین یہانتک
کہ جاری کرے اللہ تعالی حکم اپنا اور وہ بہترین حاکمون کا ہی اور ہم تمکو ان باتو پر چھوڑتے ہین یا کہو تم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ یا جزیہ دو ہر سال مین ہر مرد جوان کیطرف سے ایک دینار اور نہین ہی اُس شخص پر جو نہین پہونچا
ہی مرتبہ بلوغ کو اور نہ عورت پر اور نہ راہب جو بیٹھ رہا ہی اپنے صومعہ مین پس کہا بابان نے کہ آیا بعد کہنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کے کوئی اور بات بھی مجھپر لازم ہی خالد بن الولید نے کہا کہ بعد اُسکے نماز پڑھو تم اور زکوۃ دو تم اور روزے رکھو رمضان کے مہینے مین اور
حج کرو تم بیت اللہ کا اور قتل کرو کافرون کو اور حکم کرو تم ساتھ حکم شریعت کے اور منع کرو منہیات شرعیہ سے اور آپسمین دوستی رکھو اللہ
کے کام مین اور دشمنی رکھو شیطان خدا کے ساتھ پس اگر انکار کروگے تم اس سے پس لڑائی ہوگی ہمارے اور تمھارے بیچ مین یہانتک کہ مالک اور

حاشیہ: ہمارے اس کو نہ پکڑتی ہو نہ اس کو نہ نیند

وارث کریگا اللہ تعالیٰ اپنی زمین کا جس شخص کو وہ چاہیگا اپنے بندونسے باہان نے کہا کہ جو تمکو منظور ہو کرو کہ ہم نہ پھرینگے اپنے دین سے اور نہ جزیہ دینگے تمکو اور جو تم کہتے ہو کہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے سچ کہتے ہو اسواسطے کہ وہ ہماری اور تمھاری نہ تھی بلکہ ہمارے اور تمھارے سوا اوروں کی تھی پس لڑے ہم اُنسے اور مالک ہوگئے ہم زمین کے اور ہمارے تمھارے بیچمین لڑائی ہوگی پس نکلو تم مقابلے کو اللہ کا نام لیکر پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہے خدا کی کہ تم ہمسے زیادہ خواہشمند لڑائی کے نہین ہو اور گویا مین دیکھتا ہون تمھارے لشکر کو کہ شکست اُٹھائی ہے اُنسے اور مدد اور غلبہ ہمارے آگے ہے اور تو جلایا جاتا ہے خوار اور ذلیل درانحالیکہ رسی تیری گردنمین ہے اور سامنے لایا گیا ہے تو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے پس راہی اُنھون نے تیری گردنکو پس جب سُنا باہان نے کلام خالد بن الولید کا بہت سخت غضبناک ہوا راوی نے بیان کیا کہ جب دیکھا حجاب اور بطارقہ اور قیاصرہ نے باہان کے خشم اور غصے کو ارادہ کیا اُنھون نے خالد بن الولید کے مار ڈالنے کا لیکن وہ لوگ منتظر حکم باہان کے تھے پس کہا باہان نے کہ اے خالد بن الولید مین تمسے بات چیت کرتا تھا اور میرے دلمین تمھاری نسبت مہربانی تھی اور اب ہوگیا اُسکی جگہ خشم اور غصہ پس قسم ہے حق مسیح کی کہ سامنے بلاؤنگا مین تمھارے پانچون اصحاب قید کیا اور گردنمین مارونگا اُنکی پس کہا خالد بن الولید نے کہ سُن تو جو مین تجھسے کہتا ہون کہ مار جانا تو اُن پانچونکی خواہش اور تمنا ہے اور ہم بھی مثل اُنکے ہین پس قسم ہے حق صاحب دے عاقبت کی اور دعوت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اور امارت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ اگر مار ڈالیگا تو اُنکو تو مین مار ڈالونگا تجھکو اپنی تلوار سے اور مار ڈالیگا ہر ایک شخص میرے ساتھیونسے ایک ایک کو تیرے ساتھیون سے پھر جلد اُٹھ کھڑے ہوئے خالد بن الولید و کھینچ لیا اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے اور اُنکے ساتھیون نے بھی ایسا ہی کیا اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا رسول اللہ راوی نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہے رافع بن مازن سے کہا رافع بن مازن نے کہ تھا مین ہمراہ خالد بن الولید کے باہان کے خیمے مین اور نکال لیا تھا ہمنے اپنی تلوارونکو اور قصد کیا تھا ہمنے قوم کا اور نہین تھی ہماری آنکھونمین ومیونسے کوئی چیز اور یقین کی تھی ہمنے کہ حشر ہمارا اسی جگہ سے ہوگا پس جب دیکھا باہان نے حال خالد بن الولید کا اور ہمارا اور ظاہر ہوئی موت ہماری تلوارونکی تیزی سے پس پکار کر کہا باہان نے کہ اے خالد توقف کر عجلت نہ کرو کہ جلدی مین ہلاک ہوجاؤگے تم اسواسطے کہ مین جانتا ہون کہ تمنے یہ کام نہین کیا ہے مگر اسوجہ سے کہ تم ایلچی ہو اور ایلچی نہین مارڈالا جاتا ہے اور جو باتین مین نے کین وہ اسواسطے کین کہ آزمایش کرونمین تمھاری اور دیکھون اور دریافت کرونمین کہ تمھاری کیا رائے ہے اور اب مین تمسے مواخذہ کرتا ہون پس پلٹ جاؤ تم اپنے لشکر کو اور قصد تیاری لڑائی کا کرو اور دیگا اللہ تعالیٰ مدد اور غلبہ جس شخص کو چاہیگا پس جب سُنا خالد بن الولید نے یہ کلام باہان کا میانمین کیا تلوار کو اور کہا کہ اے باہان قیدیونکے ساتھ تو کیا ارادہ رکھتا ہے باہان نے کہا کہ مین چھوڑدونگا اُنکو بنظر بخشش کے تمھارے حال پر اور چھوڑدونگا اُنکی راہ کو تاکہ ہو دین وہ مددگار تمھارے اور نہ عاجز ہو دین مسلمان لڑائی مین کل کے روز پس خوش ہوئے خالد بن الولید اس کلام سے اور حکم کیا باہان نے چھوڑدینے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس چھوڑدیے گئے وہ قید سے اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے روانگی کا پس کہا باہان نے کہ اے خالد مین دوست رکھتا تھا صلح ہو جانیکو اپنے اور تمھارے بیچ مین اور مین سوال کرتا ہون ایک حاجت کا خالد بن الولید نے کہا کہ سوال کر تو جس چیز سے تو چاہتا ہے باہان نے کہا کہ تمھارے اس رُخ قبہ نے عجب مین ڈالا ہے مجھکو اور مین چاہتا ہون کہ تم میرے ہاتھ بیچ کردو اُسکو اور دیکھو تم میرے لشکر مین کہ چیز ہے

فت
ذکر باہان
بالجون سلاطین
فت

اچھی معلوم ہو وہ مین تمکو دیدون خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی ہر آئینہ خوش کیا تو نے مجکو جبکہ مانگا تو نے میری ملکیت کی چیز کو پس یہ ہبہ ہی تجکو اور جو تو نے اپنے لشکر کی چیزونکو کہا ہی پس مجکو کچھ اسکی حاجت نہین ہی بابان نے کہا کہ تم اللہ والے لوگ ہو ہر آئینہ بخشش کی تجھنے اور نیکی کی تمنے خالد بن الولید نے کہا کہ بتحقیق تو نے ہمپر احسان اور نیکی کیا جو ہمارے ساتھیونکو قید سے چھوڑا دیا پھر بیٹھے خالد بن الولید اور اُنکے پاس سے اور ساتھی اُنکے گرد اُنکے تھے اور آگے لایا گیا گھوڑا اُنکا پس سوار ہوے وہ اور سوار ہوے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور حکم کیا بابان نے اپنے حجاب اور ہمراہیون کو کہ جاوین وہ مسلمانونکے ساتھ اُسجگہ تک جو اُنکے قبضے مین ہی پس ایسا ہی کیا قوم نے اور پہونچے خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور خوش ہوے مسلمان رہائی پانے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بیان کیا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے تمام سرگذشت کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہی حق صاحب منبر اور روضہ شریف کی کہ نہین چھوڑا بابان نے ہمارے ساتھیونکو مگر بخوف ہماری تلوارونکے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بابان مرد حلیم اور دانشمند ہی مگر شیطان اُسکی عقل پر غالب ہو گیا ہی پس کس قرارداد پر تم اُسے جدا ہوے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہمارے اُنکے لڑائی پر قرارداد ہوئی ہے اور دے گا مدد اور غلبہ اللہ تعالیٰ جسکو چاہیگا پس جب ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال سُنا یکبارگی رئیس لوگونکو مسلمانونسے اور کھڑے ہوئے بیچ مین اُنکے درمیان کہ وہ خطبہ پڑھنے والے تھے پس حمد اور ثنا بیانکی اللہ تعالیٰ کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُسپر اور اگاہ کیا مسلمانونکو اس سے مرکہ کل صبح تجکو دشمن کا ارادہ لڑائی کا ہی اُنسے اور حکم کیا اُنکو ساتھ درستی ساز و سامانکے اور کہا کہ بھروسا اور اعتماد کرو تمام تعالیٰ پر پس درست کیا مسلمانون نے سامان اپنا اور شہسوار مسلمانونکے آمادہ کرتے تھے بعض اُنمین کے بعض کو اور آئے خالد بن الولید اپنے ساتھیونکے پاس اور وہ لوگ شکستہ زخم کے تھے اور کہا اُنسے کہ جان لو تم اس بات کو کہ ان کافرون نے جنیر مدد دی ہی اللہ تعالیٰ نے تمکو بہت جگھو مین کچلا کی ہی جماعت اپنے ملکونکی اور مین گیا تھا اُنکے بیچ مین اور دیکھا مین نے اُنکو کہ وہ کثرت مین مثل جیونٹیونکے ہین اور وہ سامانکے لوگ ہین مگر نہ دل رکھتے ہین نہ کوئی اُنکا مددگار ہی اور یہی لڑائی ہی ہمارے اُنکی بیچ مین اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی ذلک بان اللہ مولی الذین اٰمنوا وان الکافرین لا مولی لھم اور قرار دیا ہی لڑائی کل کی صبح پر اور تم جوانمردی اور شجاعت لوگ ہو پس کیا رائے ہی تمھاری رحمت کرے اللہ تمپر پس کہا خالد بن الولید نے ہمارا یہ ہی کہ لڑائی تو ہماری خواہش اور تمنا ہی اور برابر صبر کرینگے ہم اُنکے مقابلے مین لڑائی اور شدت سے ریزہ اور تلوار پر یہانتک کہ حکم کریگا اللہ تعالیٰ ہمارے اُنکے بیچ مین اور وہ بہترین حاکمونکا ہی پس خوش ہوے خالد بن الولید اُنکے کلام سے اور کہا اُنسے کہ درست کرو تم اپنے آلات لڑائی کو پس نہین عبادت گذرانی کسی نے مگر یہ کہ وہ مسلح ہو اور رات کاٹی خوشی سے واسطے جہاد کے پس جسوقت صبح ہوئی اذان کہی مؤذنونے اور وضو کیا مسلمانون نے اور نماز پڑھائی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سوار ہوے مسلمان اپنے گھوڑون پر واسطے لڑائی کے اور آراستہ کیا اپنی صفونکو پس ہوئین تین صفین کہ نہین دیکھتی تھی ہر صف اپنی پچھلی کو اور آئے خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ اے سردار کیا حکم دیتے ہو تم ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا مقرر کر دو تم معاذ بن جبل کو میمنہ مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ وہ اُسکے لائق ہین پس کہا کہ اے معاذ جاؤ تم میمنہ پر پس گئے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بجانب میمنہ کے اور ٹھہرے وہان ساتھ لشکر کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار کسکو مقرر کروگے تم میسرہ پر اُنھون نے کہا کہ کنانہ بن عاصم کو

ملک یا سوا سے ہی کہ اللہ تعالیٰ مالک اور مددگار ایمان والون کا ہی اور کافرون کا کوئی مالک اور مددگار نہین ہی ۱۲ منہ

ذکر معذ بن جبل

مسلمانون سے خالد بن الولید کا بیان کرنا کہ ہمارے اور کافرون کے بیچ مین اور سردار مقرر کیا ابو عبیدہ نے معاذ بن جبل کو اور خالد بن الولید کو اللہ تعالیٰ رضی اللہ عنہ ۱۲

پس روانہ ہوے کنانہ جیسا کہ کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کنانہ کی شجاعت کا حال یہ تھا کہ وہ آتے تھے قبائل عرب کے پاس جنکے بیچ تھے پس پکاتے تھے اور ڈانٹتے تھے انکو اور بڑائی اپنے نام کی بیان کرتے تھے پس نکلتے اور آتے تھے انکی طرف لوگ تیز رو گھوڑوں پر پس اُنسے لڑتے تھے پس اگر فتحمند ہوتے تھے اُنپر تو عین انکا مطلب تھا اور اگر دیکھتے تھے وہ انکی طرف غلبہ اور حملے کو تو دشوار ہوتا تھا اُنپر کام اُن لوگون کا اُترتے تھے اپنے گھوڑے سے اور دوڑتے تھے اُنکے سامنے ہو کر پس نہین پاتے تھے وہ لوگ اُنسے مگر گردکو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب مقرر کیا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے میسرہ پر جاکر ٹھہرے وہ میسرہ مین اور متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بجانب خالد بن الولید کے اور کہا اُنسے کہ اے ابا سلیمان سردار مقرر کیا مین نے تمکو لشکر پر پس سردار مقرر کرو تم پیدل لوگون پر جسکو چاہو خالد بن الولید نے کہا کہ قریب تر میسرہ کرونگا مین اُنکے کام کو ایسے شخص کے کہ نہ لاے جاوینگے مسلمان اُسکے آگے سے پس پکارا خالد بن الولید نے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور کہا اُنسے کہ حاکم مقرر کیا ہے تمکو سردار نے پیدل لوگون پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اُترو اے ہاشم اور ہو تم اُنکے ساتھ آگاہ ہو کہ مین اسجگہ تمھاری موافقت کرنیوالا ہون راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مرتب اور آراستہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کی صفون کو کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار کہلا بھیجو تم اب دارون مالک نشانون کے پاس کہ سکین وہ میری بانکو پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ضحاک بن قیس کو اور کہا اُنسے کہ اے بیٹے قیس کے جاؤ تم اصحاب الرایات کے پاس اور کہو اُنسے کہ ابو عبیدہ تمکو حکم دیتے ہین کہ سنو اور اطاعت کرو تم واسطے خالد بن الولید کے پس ایسا ہی کیا ضحاک نے اور پھرے وہ اصحاب الرایات پر یہانتک کہ آے معاذ بن جبل کے پاس اور ابلاغ حکم کیا پس کہا معاذ بن جبل نے کہ بخوشی اور اطاعت یہ حکم منظور ہے پھر آے معاذ اپنے ہمراہی لوگون کے پاس اور کہا اُنسے کہ آگاہ ہو تم کہ امور کیے گئے ہو تم ساتھ اطاعت کے و مبارک پیشانی اور مبارک صورت کے پس جو حکم دیوین اُسکے خلاف نکرنا تم کہ وہ سوا بہتری مسلمانونکے اور کچھ نہین چاہتے ہین پس جب وصیت کر چکے ضحاک بن قیس اصحاب الرایات کو ساتھ قول ابو عبیدہ بن الجراح کے اور تابعداری خالد بن الولید کے پھرتے تھے خالد بن الولید درمیان صفونکے اور ٹھہرتے تھے نزدیک نشانون کے اور کہتے تھے اے مسلمانو تحقیق صبر کرنا ارادہ اور قصد ہے اور ڈرنا اور بددلی کرنا عاجزی ہے اور جانو تم اس بات کو کہ صبر کرنیوالے غالب ہوتے ہین اور ڈرنا اور نامردی دونون سبب خواری کے ہین پس جسنے صبر کیا اللہ تعالی اُسکو مدد اور غلبہ دیتا ہے اُسکے دشمن پر سواسطے کہ اللہ تعالی اُسکے ساتھ ہے پس جسنے صبر کیا تلوار کی تیزی جب آویگا وہ اللہ تعالی کے پاس بزرگ کریگا اللہ تعالی اُسکی جگہ کو اور مشکور ہوگی سعی اُسکی و اللہ یحب الشاکرین راوی نے بیان کیا ہے کہ اسیطرح خالد بن الولید ہر صاحب نشان سے یہی کلام کرتے تھے تا اینکہ گذرے ساتھ جماعت لوگونکے پھر خالد بن الولید نے کہا کیا اپنے پاس گروہ مسلمانونکو اہل ثبات اور صبر سے اور جو شخص معجوز ہوا تھا اُنکے ساتھ لشکر زحف مین پس تقسیم کیا اُنکو چار ٹکڑون پر پس مقرر کیا ایک حصے پر قیس بن ہبیرۃ المرادی کو اور کہا اُنسے کہ تم شہسوار عرب کے ہو پس ہو تم گروہ پر اور صبر کرین گروہ ویسا ہی تم بھی کرو اور مقرر کیا دوسرے حصے پر میسرہ بن مسروق العبسی کو اور اسیطرح کی وصیت اُنکو بھی کی اور بلایا عامر بن الطفیل کو اور اسی طرح اُنسے بھی وصیت کی اور مقرر کیا اُنکو تیسرے ٹکڑے پر اور ٹھہرے خود خالد بن الولید مع لشکر زحف اور باقی لشکر کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ نہین بلند ہوا تھا آفتاب مگر یہ کہ خالد بن الولید فراغت پا چکے تھے ترتیب لشکر سے اور باہان ارمنی کا یہ حال تھا

لہ اور اسنے دوست بکتاہ کو سردار تعرض کرنیوالون کو بھیجا ۱۲

ف ذکر ترتیب دینے باہان کا اپنے لشکر کو واسطے دوالکلع کے لقمہ یرموک ۱۲

کہ اُسنے حکم کیا رومیونکو ساتھ زینت اور درستی سامان لڑائی کے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے مگر یہ کہ مسلمان زیادہ جلدی کرنے والے تھے ترتیب لشکر اور درستی سامان جنگ مین راوی نے بیان کیا ہی کہ چلا لشکر رومیونکا بجانب لشکر مسلمانونکے اور دیکھا باہان اور سُکی قوم نے مسلمانون کو اور اُنکی آراستگی صفونکو کہ گویا چڑیان اُنپر سایہ کیے ہین اور صفین ملی ہوئی ہین اور نیزے بلند ہین پس ڈر آیا اُنکے دلونمین خوف اور ہیبت پھر آراستہ کیا باہان نے اپنے لشکر کو اور مقرر کیا اُسنے عرکبو کو قوم عسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے آگے صفونکے اور آگے کیا اُسنے اپنی صلیب کو اور وہ صلیب کھری چاندی کی تھی بوزن پانچ منّ بلکے اور سونیکا کام اُسمین تھا اور اُسکے چارون گوشہ نیر جواہر چمکتے تھے اور روشن تھے مثل ستارونکے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ صفین جنکو باہان نے آراستہ اور مرتب کیا تھا تیس صفین تھین کہ ایک صف اُنمین کی مثل لشکر مسلمانونکے تھی اور ظاہر کیا باہان نے اپنے تئین صفونمین اور قس اور راہب دھونی دیتے تھے اُسکو اور پڑھتے تھے وہ انجیل کو اور بہت بنایا تھا باہان نے اپنے لشکر مین نشان اور علمونکو پس جب برابر اور پوری ہوگئین صفین اُنکی نکلا ایک بطریق بطارقہ روم سے بھاری ڈیل ڈول کا جو سنہری زرہ پہنے تھا اور اُسکی گردنمین صلیب جڑاؤ سونے اور جواہرات کی تھی اور اُسکی سواری مین سبز گھوڑا تھا اور وہ بطریق مرتبے والے رومیونسے تھا جو بادشاہ کے تخت کے پاس کھڑا ہوتا تھا پس جب نکلا وہ لشکر سے مقابلے کو تو تین کرتا تھا ساتھ کلام رومی کے اپنی آواز سے مثل گرجنے بادل کے پس جانا مسلمانون نے کہ وہ طلب کرتا ہی لڑنیوالے کو پس توقف کیا مسلمانون نے نکلنے سے پس چلا کر کہا خالد بن الولید نے اصحاب سے سوال اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یہ کیا بلاتا ہی تمکو وہ چاہتا ہی اپنی لڑائی کے اور تم پھیرتے ہو پس اگر تم لوگ نہ نکلوگے اُسکی طرف کو تو مین خود نکلونگا اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے اُسکے مقابلے مین نکلنے کا کہ دفعتہ نکلا ایک سوار مسلمانونسے ایک برابر ذون سبزہ رنگ پر اور وہ زرہ وغیرہ سامان سے اچھا اور پورا تھا اور قصد کیا اُسنے بجانب بطریق کے پس نہین تھا کوئی شخص خالد بن الولید کے ہمراہیون سے کہ پہچانتا ہو اُس سوار کو پس کہا خالد بن الولید نے اپنے غلام ہمام سے کہ جا تو اُس سوار کیطرف اور دیکھ کہ وہ کون شخص ہی مسلمانون سے اور کس گروہ سے پس گیا ہمام اور آواز دی اُس سوار کو در انحالیکہ ارادہ کیا تھا سوار نے نزدیک جانیکا بطریق سے اور کہا ہمام نے کہ اے مرد تم کون شخص ہو پس کہا کہ مین روماس حاکم بصریٰ کا ہون پس پھر آیا ہمام اور آگاہ کیا خالد بن الولید کو اُس حال سے پس جب جانا خالد بن الولید نے اُس امر کو دعا کی اور کہا اللھم یارک فیہ وزدنی یقینا پس جب گئے روماس سامنے گبر کے کلام کیا اُسنے زبان رومی مین پس پہچانا اُنکو رومی نے اور کہا کہ اے روماس کیونکر چھوڑ دیا تمنے اپنے دین کو اور میل کیا تمنے اُس قوم کیطرف روماس نے کہا کہ یہ دین جسمین داخل ہوا ہون مین الیسا دین بزرگ ہی کہ جو شخص داخل ہوا اُسمین ہو گیا نیکبخت اور جسنے مخالفت کی اُسکی پس محقق گمراہ ہوا وہ پھر حملہ کیا روماس نے گبر پر اور حملہ کیا گبر نے اُسپر اور وہ لڑے اُسمین ایک گھڑی یہانتک کہ تعجب کیا دونو لشکرون نے اُن دونون کی لڑائی سے پس غافل پایا گبر نے روماس کو پس مارا اُسنے ایک وار سخت کہ بہنے لگا خون اُنکا اور محسوس ہوئی ایذا ضرب کی روماس کو پس پھیرا وہ بجانب مسلمانونکے اور پیچھا کیا اُنکا گبر نے بطلب اُنکے اسطرح پر کہ نہین کمی کی اُنکی طلب سے اور قریب تھا کہ درآوے اُسپر پس للکارا اُسکو مسلمانون نے ہر طرف سے پس مضبوط ہو گیا دل روماس کا مسلمانونکی آواز دینے سے اور ڈر گیا وہ اُنکے للکارنے سے پس نہ رہا اور کمی کی اُسنے روماس کی طلب سے اور داخل ہوا روماس مسلمانونکے لشکر مین اور خون اُنکے مُنہ پر روان تھا پس لیا اُنکو ایک جماعت نے مسلمانون سے اور بانہ ھالکے تھم کو اور شکر لیدا کیا اُنکے کلام سے

فتح دمشق لڑائی روماس کی ساتھ ایک بطریق رومی کے اور بھاگنا رومیون کا

روماس کا پھیرنا رومیون کو طرف لشکر مسلمانون کے

اور وعدہ کیا انسے اللہ تعالیٰ کی بخشش کا اور مبارکباد دی انکو ساتھ سلامتی کے اور جب پھرے رومانس شکست اُٹھاکر غرور کیا گبر نے اپنے
دلمیں اور ظاہر کیا اُسنے اپنی دشمنی کو اور تو للا بن کیا اپنے کلام مین اور طلب کیا رطریوالیکو پس ارادہ کیا میسرہ بن مسروق العبسی نے مقابلے
مین نکلنے کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای میسرہ ٹھہر ا ٹھہرنا تمھاری جگہ پر دوست تر ہی مجھکو تمھارے نکلنے سے اس گبر کیطرف اور تم ترشیح بوڑھے
ہو اور یہ گبر شدید اور بھاری ہی ڈیل ڈول کا اور جوان بہادر ہی اور مین نہین دوست رکھتا ہون تمھارے جانیکو اسکی طرف اور نہین بیشک
کر سکتا ہی بوڑھا آدمی جوان اور مضبوط کی خصوصاً یہ کہ ایک مال مسلمانونکا دوست تر ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اہل شرک سے پھر گئے میسرہ اپنی
جگہ پر اور ارادہ کیا مقابلے کو نکلنے کا عامر بن طفیل نے پس کہا خالد بن الولید نے کہ تم کم سن ہو اور مین ڈرتا ہون کہ تم نہ برابری کر سکوگے پس
کہا عامر بن طفیل نے کہ ای سردار برا کر دیا تمنے معاملہ اس گبر رومی بدکار کا اور داخل کر دیا تمنے مسلمانونکے دلونمین اُسکی طرف سے خوف کو پس کہا خالد بن الولید
نے کہ شہسوار لڑنیوالے پہچانتے ہین اپنے شغل کو لڑائی مین اور اُسکی لڑائی اور شدت ظاہر ہی اور تم اُسکی برابری نہین کر سکتے ہو سواسطے کہ نہین
نکلا وہ پیشتر اپنے ساتھیونکے اور ظاہر کیا اُسنے اپنی شجاعت کو مگر سوبسبب کہ وہ فرد ہی شجاعت مین اپنی قوم مین پس ٹھہر تم اپنی جگہ پر پس ٹھہرے
عامر بن طفیل اپنے ساتھیونمین اور نہین مخالفت کی خالد بن الولید کے حکم سے **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ گیر طلب کرتا تھا مقابلہ کرنیوالے اور لڑائی
کو پس آئے خالد بن الولید کے پاس حرث بن عبداللہ ازدی کے اور کہا اُسنے کہ مین چاہتا ہون مقابلے کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہی مجھکو اپنی جان کی
کہ تم مین دلیری اور قوت سخت ہی اور نہین جانتا ہو نہین تمکو مگر مرد جلاک پس اگر تمکو منظور ہو تو اللہ کا نام لیکر اُسکے مقابلے مین نکلو پس
درست کیا ازدی نے سامان لڑائی کا اور قصد کیا مقابلے مین نکلنے کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ ٹھہر تم اپنی روش نرم پر یہانتک عبداللہ کے
یہانتک کہ سوال کرونمین تمسے انھونے کہا کہ پوچھو تم ای ابا سلیمان خالد بن الولید نے کہا کہ آیا بیشک اُسکے مقابلہ کیا ہی تمنے کسی حرب مین انھون نے
کہا نہین خالد بن الولید نے کہا نہ نکلو تم اُسکے مقابلے کیواسطے کہ تم نے غرور کیا نکلنے مین اور یہ سوار تجربہ کار ہی لڑائی کا اور آزمایش کی ہی
مین نے اُسکی اور پہچانا ہی مین نے اُسکی بازگشت کو لڑائی مین مین نہین دوست رکھتا ہون کسیکے نکلنے کو اُسکے مقابلے مین مگر جو شخص کہ مثل اُسکے ہو
پس اشارہ کیا خالد بن الولید نے اُس گبر کیطرف اور کہتے تھے یہ اور دیکھتے تھے قیس بن ہبیرۃ المرادی کیطرف پس کہا قیس نے کہ ای ابا سلیمان مین
جانتا ہون کہ تم پیش آتے ہو ساتھ میرے اور میرے نکلنے کو مراد لیتے ہو مین جانون اُسکے مقابلے کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ جاؤ تم اللہ غالب اور
بزرگ کا نام لیکر کہ بتحقیق تم مثل اُسکے ہو اور اللہ تعالیٰ تمھاری اعانت کریگا اُسپر پس نکلے قیس بن ہبیرہ رحمہ اللہ اور روانہ کیا انھون نے
اپنے گھوڑیکو میدانمین یہانتک کہ نرم اور ملائم کر دیا اُسکی طبیعت کو اور توڑ لیا اُسکی تیزی کو پس آگے بڑھایا اُسکو بجانب بطریق کے اور وہ
کہتے تھے بسم اللہ وعلی برکۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نزدیک ہوئے وہ بطریق سے پس جب دیکھا گبر نے اُنکے کا مونکو جانا اُسنے کہ وہ شہسوار
سخت ہین شہسواران مسلمین سے پس جلدی پھرا وہ اُنکی طرف اور ارادہ کیا اُنکی جانب کو اور نیزہ باری اور شمشیر زنی کی دونونے اُنمین پس دوڑے
اُسکی طرف قیس بن ہبیرۃ اور مارا ایک نے تلوار کا اُسکے سر پر پس لیا اُسکو گبر نے اپنی ڈھال پر پھاڑ ڈالا قیس بن ہبیرہ کی تلوار نے سر کو اور پہنچی خود تک
اور بیہوش ہو گئی آنکھین اور قصد کیا قیس نے تلوار کے نکالنے کا پس نہ نکال سکے وہ اور تلوار ماری گبر نے اُنکی شاہرگ پر پس قائم ہوا وہ
وار تلوار کا اور ملاقی ہوئی وہ دونون بعد دونون وار کے پس پڑا گبر اُنپر بارادہ قید کر لینے کے اور تھا وہ بہت سخت اور قیس رض بسبب عبادت

شب بیداری اور روزہ وغیرہ کے دبلے پتلے جسم کے تھے پس جب دیکھا قیس نے طرف گبر کے کہ غالب ہو گیا وہ اُنپر جدا ہو گئے وہ اُسکے ہاتھ سے اور دور ہو گئے اُس سے اور دیکھتے تھے اُسکو گوشۂ چشم سے بطور غصے کے اور سوچتے تھے اُسکے لیے مکر اور فریب کو مگر یہ کہ تلوار اُنکی نکل گئی تھی اُنکے ہاتھ سے پس پھیری باگ اپنے گھوڑے کی بارادہ آنے کے مسلمانوں میں تاکہ لیویں وہ کسی کی تلوار کو اور پھر پڑیں طرف لڑائی کے افد تحقیق مایوس ہو گئے تھے وہ اپنی جان سے پس جب پھیرا باگ کو درانحالیکہ وہ کر کر نیولے تھے شور کیا گبر نے اُنکے پیچھے اور دوڑا اُنکی طلب میں پس کہا قیس بن ہبیرہ نے پلٹنے میں اور کہا اپنے دلمیں کہ اے نفس مطلب تیرا موت ہے اور تو بھاگتا ہے پھر تو بجانب گبر کے پس پکار کر کہا اُسنے خالد بن ولید نے کہ اے قیس میں خدا اور رسول کا واسطہ تمکو دیتا ہوں کہ پھر آؤ تم اور چھوڑ دو تم اُسکے کام کو میرے اوپر اور یہ اسلیے تھا کہ خالد بن ولید نے دیکھا تھا انمیں تعب کو پس کہا قیس نے کہ اے خالد تمنے بڑی قسم دلائی مجکو لیکن اگر پھر آؤنگا میں تمھارے پاس تو یا بڑھا دوگے تم میرے وقت مقرر میں خالد بن ولید نے کہا کہ نہیں قیس نے کہا پس نہ اختیار کرونگا میں فرار کو اور نہ ہونگا میں صحابہ سے بلکہ صبر کرونگا میں اور پہونچونگا میں مرتبہ بخشش کو اللہ تعالیٰ کیطرف سے اور پھر وہ اپنے نزدیکی کیطرف اور اُنکے ہاتھ میں تلوار نہ تھی بلکہ نکال لیا تھا اُنھوں نے خنجر کو جو اُنکی کمر میں تھا پس دیکھا خالد بن ولید نے قیس بن ہبیرہ کو اس حال سے کہ اُنکے ہاتھ میں تلوار نہیں ہے پس کہا خالد بن ولید نے کہ کون شخص ہے کہ لیگا ہمارے تلوار کو اور پہونچا دیگا قیس بن ہبیرہ تک بامید حصول ثواب خدائے غالب اور بزرگ کے پس کہا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ اے ابا سلیمان میں اس کام کو کرونگا پس کہا خالد بن ولید نے کہ یہ کام تمھیں سے ہوگا اے بیٹے صدیق کے پھر نکال لیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو میان سے اور چلے وہ قیس بن ہبیرہ سے بارادہ پہونچا دینے تلوار کے پس جب دیکھا رومیوں نے بجانب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور اُنکے آنے کے قیس بن ہبیرہ سے گمان کیا اُنھوں نے کہ وہ بارادہ اعانت قیس بن ہبیرہ کے اُس بطریق پر آئے ہیں پس نکلا رومیوں سے ایک دوسرا بطریق اور آیا وہ اپنے ساتھی کے پاس اور ٹھہرا اُسکے ساتھ اور دیدیا تلوار کو عبدالرحمن نے قیس بن ہبیرہ کو اور ٹھہرے وہ اُنکے پاس اور نہ پھرے وہ جسوقت کہ دیکھا اُنھوں نے دو کو اور وہ گھر نکلنے والا لشکر رومیوں سے کچھ بڑی باتیں کرتا تھا کہ مسلمان کچھ بھی اُس کلام سے واقف نہیں ہوئے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ خواری ہو تجکو کیا بات کہتا ہے تو کہ ہم نہیں سمجھتے ہیں تیرے کلام کو پس نکلا اُنکی طرف ایک مترجم رومیوں سے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آیا نہیں کہا تھا تمنے کہ ہلو گے صاحب انصاف اور حق میں درانحالیکہ نکلتے ہو تم دو سوار ایک سوار پر۔ کہا عبدالرحمن نے نہیں قسم ہے خدا کی ترجمان نے کہا پس نہیں دیکھا ہے تمھارے انصاف سے کچھ بھی درانحالیکہ نکلتے ہو تم دو سوار ایک سوار پر۔ کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسواسطے نکلا ہوں کہ دیدوں میں اپنے ساتھی کو تلوار اور پلٹ جاؤں اور اگر نکلیں تم میں سے ایکسو مرد ہم میں سے ایک شخص کے مقابلے میں تو ہرگز نہ ہٹیگا اور نہ بھاگیگا ہمیشہ یا مر اور آگاہ ہو کہ تم تین شخص ہو اور میں اکیلا ہوں اور میں تمھارے واسطے کافی ہوں پس آگاہ کیا مترجم نے اپنی ساتھی کو پس تعجب کیا اُسنے عبدالرحمن کے کلام سے اور دیکھتے تھے وہ دونوں گوشۂ چشم سے براہ تکبر اور غضب کے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ درخواست کرتا ہوں میں تمسے بواسطہ اللہ تعالیٰ کے اے قیس کہ تمنے مشقت اُٹھائی ہے پس ٹھہر جاؤ تم تاکہ ایسا ساعت تک رام حاصل کرو اور دیکھو تم اس امر کو جو مجھے ہوگا پھر حملہ کیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اُس شخص پر جس سے گفتگو کرتے تھے پس نیزہ مارا اُنھوں نے اُسکے سینے میں کہ جا نکلا اُسکی پشت سے

پس گر پڑا وہ زمین پر اور دیکھا دونون گیرون نے اپنے ساتھی کو زمین پر گر تے ہوا تو اس حملہ کیا اُن دونون نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر پس قصد کیا عبدالرحمن کی طرف قیس نے بارادۂ اعانت کے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ اے قیس سوال کرتا ہون تجھ سے بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بحق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یہ کہ چھوڑ دو تم مجھکو آگ مین ڈالونگا مین ان دونون کو پس اگر مارا گیا مین تو ہوگے تم شریک بخیر ثواب جہاد مین اور کہدینا عائشہ رضی اللہ عنہا کو میری طرف سے سلام پس پیچھے ہٹے اُنکے پاس سے قیس اور تعجب کیا اُنکے کامونسے اور حملہ کیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے یکایک دونون گیرون پر اور نیزہ مارا ایک سینہ مین پس پھینک دیا گرا نکے نیزے کی گہرائی نے زمین پس ڈالدیا عبدالرحمن نے نیزہ کو اپنے ہاتھ سے اور نکالا میانت اپنی تلوار کو اور مارا گیرے کے ایسا ایک وار کہ وہ ٹکڑے کر دیا اُسکو اور دیکھا تیسرے گیرنے بجانب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور اُنکی جرأت کے پس متحیر اور متعجب ہوا وہ اُنکے کامونسے اور دیکھا قیس رضی اللہ عنہ اُس طریق کیطرف کہ وہ متحیر اور مبہوت تھا پس ظاہر ہوئی انہین غفلت پس کہا اُنسے عبدالرحمن نے کہ اے قیس کیا باعث تمہارے توقف کا ہے پس حملہ کیا قیس رضی اللہ عنہ نے اُس طریق پر اور مارا اُسکے ایسا وار تلوار کا کہ توڑ دیا سر اُسکا اور گر پڑا وہ زمین پر بیہوش ہوکر اور جلدی بھیجا اللہ تعالی نے اُسکی روح کو آگ کی طرف پس جب دیکھا رومیون نے حال اپنے ساتھیونکا کہا بعض نے انمین سے بعض سے کہ نہین ہین یہ گروہ مگر شیطان

واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ آگاہ کیا گیا ہابان اُنکے کامونسے پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ یا دشاہ ہمسے بہت جاننے والا حال اُس قوم کا ہے قسم ہے حق مسیح کی مین جانتا ہون کہ تم مین کوئی ایسی بات ہے جسکے سبب سے غلبہ دیے گئے ہین یہ قوم پس اگر نہ بیٹی الو کے تم اُنکو اپنی کثرت سے پس کوئی شخص کھڑا ہوگا تمہارے واسطے اُنکے مقابلے مین پھر آیا ہابان اُنکے پاس ایک بطریق اور سرگوشی کی اُس سے پس کہا اُسنے کہ اے بادشاہ قوم مسلمان بیشک غلبہ دیے گئے ہین ہمپر اسواسطے کہ مین نے شب کو خواب مین دیکھا ہے کہ گویا کچھ لوگ اُترے ہین آسمان سے طرف زمین کے اور وہ سبز اور ابلق گھوڑون پر سوار ہین اور پورے ہتھیارونسے مسلح ہین اور گھیر لیا ہے اُنھون نے اُن عرب کو اور ہم لوگ اُنکے سامنے کھڑے ہین اس حال مین کہ نہین نکلتا ہے کوئی شخص ہمارے لشکر سے مگر یہ کہ مار ڈالتے ہین وہ اُسکو یہانتک کہ ہمارے بہتونکے ساتھ ایسا ہی کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ ٹوٹ گیا اُس بطریق کے کلام سے دل ہابان کا اور کچھ جواب اُسکو نہین دیا پس یکجا ہوئی قوم اُسکے پاس اور سوال کیا اُسنے پس نہ آگاہ کیا اُسنے اُنکو پس جب بہت بات چیت کی قوم نے اُٹھ کھڑا ہوا ہابان اُنکے بیچ مین مثل خطیب پڑھنے والیکے اور کہا کہ اے اہل اس دین کے اگر نہ لڑوگے تم عرب سے تو ہوگے تم زیان کارون سے اور خشم اور غصہ کرینگے تمپر مسیح اور اللہ تعالی ہمیشہ مدد اور عزت دینے والا ہے تمہارے دین کا ہواسطے کہ اللہ تعالی کی حجت تمپر یہ ہے کہ اُسنے بھیجا تھا تمہاری طرف رسول کو اور اُتارا تمہارے اوپر کتاب کو پس نہین تبعیت کی تمہارے رسول نے دینا کی اور حکم دیا تمکو رسول نے یہ کہ نہ تبعیت کرو تم دینا کی اور اُسکی کتاب مین یہ حکم ہے کہ نہ ظلم کرو تم اسواسطے کہ وہ ظالم کو دوست نہین رکھتا ہے پس جب تبعیت کی تمنے دینا کی اور ظلم کیا تمنے اور مخالفت کی تمنے اُسکی غالب کیا اُسنے تمہارے دشمنونکو تمپر پس کیا عذر ہے تمہارا اپنے خالق کے نزدیک اور تحقیق چھوڑ دیا تمنے حکم اپنے نبی اور احکام مندرجہ کتاب آسمانی کا اور یہ عرب تمہارے سامنے جا رہے ہین قتل تمہارے شہسوار دن اور اولادون اور عورتون کو اور تم گناہ کے کام کرتے ہو اور نہین ڈرتے ہو اپنے پروردگار سے پس اگر دور کر دیا اللہ تعالی نے تمہارے غلبے کو تمہارے ہاتھون سے اور غالب کر دیا اُسنے تمہارے

فت
ذکر مارا جانے
عبدالرحمن اور
قیس بن ہبیرہ کے
اور عنہا کا جنہ
کر دون کو دون حق
پر ہو کسنے ۱۲

فت
ذکر کلام ہابان کا
اپنے ساتھیون سے
بمقام یرموک ۱۲

دشمن کو تمیز پس امر حق اور عدالت ہی اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہوا سطے کہ تم احکام شریعت کے حکم نہین کرتے ہو اور منہیات شرعیہ سے باز نہین رکھتے ہو **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ توڑا اور قطع کیا بابان نے اپنے اس کلام سے کلام اس بطریق کا جسنے خواب کا حال بیان کیا تھا اور حکم کیا بابان نے اس سے کہ نہ پراگندہ اور فاش کرے وہ اس حال کو کسی سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب قیس بن ہبیرہ اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہما نے مار ڈالا تینون گبرون کو اترے عبدالرحمن اپنے گھوڑے سے اور لیا انھون نے اور قیس بن ہبیرہ نے ہتھیار اور کپڑے مقتولین کے اور پلٹ آئے وہ بجانب مسلمانون کے اور دیے کپڑے وغیرہ مقتولین کے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا انھون نے کہ یہ تم دونون کا حق ہی اور جس شخص نے قتل کیا کسی سوار کو پس وہ مالک مقتول کے اسباب کا ہی کہ ایسا ہی حکم دیا ہی تمکو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پس لیسیا قیس بن ہبیرہ نے اسباب کو اور جا ٹھہرے وہ اپنی جگہ مین جہان خالد بن الولید نے انکو ٹھہرایا تھا اور بیٹے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بجانب میدان لڑائی کے پس گرداوا دیا انھون نے دونون صفون کے جمین اور وہ اس بطریق کے شہری پر سوار ہوے جسکو انھون نے مار ڈالا تھا پس کہا انکو کہ نہین جلدی کرتا ہی وہ گھوڑا انکی سواری مین جیسا کہ نگاہ رکھتے تھے وہ عربی گھوڑے کو پس پھیرا وہ اور بدل دیا اس شہری کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا انھون نے میمنہ روم پر پس گھیر دیا انکی صفون کو اور مار ڈالا انمین سے دو سوارونکو اور بیٹے پس حملہ کیا قلب پر پھر متوجہ ہوے طرف میسرہ کے پس چلاتے گئے انپر تیر پس پھرے وہ یہانتک کہ ٹھہرے سامنے لشکر کے اور ڈراتے تھے رومیونکو اپنے نام سے اور بلاتے تھے میدان مین نکلنے والیکو پس نکلا انکے مقابلے کو ایک گبر رومی پس نہین گرداوا دیا عبدالرحمن نے اسکے ساتھ مگر اندک یہانتک کہ مار ڈالا اسکو اور نکلا دوسرا گبر پس اسکو بھی مار ڈالا پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اللھم ارعہ واحفظ فان علی الرجل قتال یعنی الروم وحدہ پھر پکار کر کہا کہ اے عبدالرحمن قسم ہی تمکو اپنے باپکے بڑھاپے اور انکی بیعت کی کہ پھراؤ تم اپنی جگہ پر اور چھوڑ دو تم اپنے مسلمان بھائیونکو واسطے لڑائی کے پس پھرآے عبدالرحمن اپنی جگہ پر جب قسم دلائی انکو خالد بن الولید نے حزام قشم نے بیان کیا ہی کہ پوچھا مین نے ایک شخص سے جو یرموک کی لڑائی مین موجود تھا کہ آیا عورتین بھی تمھارے ساتھ لڑائی مین موجود ہوتی تھین اس شخص نے کہا ہان ایک تین کی اسمار زوجہ زبیر بن العوام اور خولہ بنت الازور اور ام ابان زوجہ عکرمہ بن ابی جہل اور غزیہ بنت عامر مع اپنے شوہر سلمہ بن عمرو الضمری کے اور رملہ بنت طلحۃ الریدی اور رملہ عکہ اور ام حکیم اور زینب اور لغم اور ہند اور غیلہ اور لبنی اور مشائخ کی اور عورتین کہ یہ سب ایسی سخت لڑائی لڑتی تھین جس سے راضی کرتی تھین اللہ غالب اور بزرگ اور اسکے رسول کو واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے بیان کیا ہی کہ واقعہ یرموک کی تھا ایک جنگاری لڑنیوالی اور انتہا اسکی آگ بڑی بھڑکنے والی تھی اور چلانیوالی تھی مسلمان بھائیونکو واسطے لڑائی کے پس پھرآے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر اور جو دن لڑائی کا آتا تھا وہ گذرے ہوے دن سے سخت اور دشوار ہوتا تھا عمرو بن جبریر نے بیان کیا کہ دیکھا مین نے یرموک کی لڑائی کو پہلے دن اندک تھی اور پچھلے دن سخت اور دشوار تھی اور سبب اسکا یہ تھا کہ بابان نے حکم دیا تھا دس صفون کو مسلسل زنجیر کرنے کا اور یہ امر بسبب اسکے ہوا تھا کہ مار ڈالا تھا عبدالرحمن نے جس کسی کو کہ مار ڈالا اور حملہ کیا مسلمانونے انپر اور متوجہ ہوے گو ساتھ لوگونکے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے درحالیکہ وہ متوقف تھے اور نہین حملہ کرتے تھے بابان کے لشکر پر اور جانا انھون نے کہ قریب تر پہنچ معاملہ سخت اور دشوار ہوگا پس کہا انھون نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور پڑھتے تھے آیت کہ الذین قال لھم الناس

ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور برابر جاری رہی لڑائی بلند ہونے آفتاب سے تا قریب غروب کے اور نہیں جدا ہوے دونون لشکر تا اینکہ جدا کیا رات نے دونون گروہونکو پس جسوقت جدا ہوے بعض لوگ بعض سے تو نہیں پہچانتے تھے مگر ساتھ نشانی کے اور ہر قوم عرب کے پکارتے تھے اور بتا دیتے تھے اپنی نشانیون معینہ کا اور باہم یاد دلاتے تھے اپنے نسبونکو اور پھرا ہر گروہ طرف اپنے جگہونکے اور آئے مسلمان اپنی عورتون کی طرف اور ہر عورت ملتی تھی اور صاف کرتی تھی اپنے شوہر کے چہرے کو اپنی کملی سے اور کہتی تھی کہ بشارت ہو تمکو ساتھ بہشت کے اے دوست اللہ کے اور رات گذرانی مسلمانونے ساتھ نیکی اور بہتری کے اور روشن کیا آگ کو اور یہ اس سبب سے تھا کہ پہلے دن قتل نہین ظاہر ہوا تھا دونون گروہون پر بلکہ مارے گئے رومیون سے تھوڑے لوگ اور شہید ہوے مسلمانون سے دس آدمی کہ منجملہ اُنکے دو شخص حضرموت کے تھے ایک شخص کا نام مازن اور دوسرے کا نام قادم تھا اور تین شخص غسان سے جنکے نام راقع اور محلی اور جازم تھے اور ایک شخص نصر سے جنکا نام عبد اللہ بن الاخرم تھا اور تین شخص قعم بجیلہ اور ایک شخص قوم مراد سے جو بھتیجے قیس بن ہبیرۃ المرادی کے تھے پس غمگین ہوے اُنکے مارے جانیسے قیس بن ہبیرہ اور تلاش کیا اُنکو اور نہ دیکھا پس جانا اُنھونے کہ وہ مارے گئے پس لیا قیس نے اپنے ساتھ تھوڑی آگ دشمن کو اور نکلے وہ اور کچھ لوگ اُسی قوم کے یہانتک کہ آئے میدان معرکے مین اور ڈھونڈھا اُنکو پس نہ دیکھا اُنکو پس جسوقت کہ ارادہ کیا پھرنے کا دفعتہ دیکھا اُنھونے ایک آگ کو کہ آتی ہے رومیون کی طرف سے بارادہ میدان معرکے کے بتلاش اُنکے بطریق کے جو بہت ذی مرتبہ تھا اُنکے نزدیک پس کہا قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون سے کہ بجھا دو تم اپنی آگ کو پس قسم ہے خدا کی کہ مین اپنے بھتیجے کا بدلا لونگا اس قوم سے پس بجھا دیا اُنھون نے آگ کو اور لیٹ گئے وہ زمین پر مقتولین کے بیچ مین اور آمادہ ہوے واسطے رومیونکے اور تھے رومی قریب ایکسو آدمیونکے ساتھ ساز و سامان کے اور قیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ انکی قوم کے سات آدمی تھے پس کہا اُنھون نے کہ اے قیس قوم ایکسو مرد ہین اور ہم سات آدمی ہین اور تھکے اور ماندے ہین پس کہا قیس نے کہ لیٹ جاؤ تم اپنے پیچھے کو مین اپنے واسطے سوا موت کے اور کچھ نہین چاہتا ہون یا لونگا مین بدلا اپنے بھتیجے کا پس تعجب کیا اُنھون نے اُنکے کلام سے اور ٹھہرے وہ اُنکے ساتھ مثل ٹھہرنے بڈھے مرنیوالونکے اور آئے گبران رومی درانحالیکہ وہ گرد گھومتے تھے درمیان مقتولین کے تا اینکہ ٹھہرے وہ اُس گبر کی لاش کے پاس جو پہلے لڑنیکو نکلا تھا اور اُنکو قیس بن ہبیرہ نے قتل کیا تھا پس جب پھرے وہ بارادے جانے اپنے لشکر کے جلا کر پکارا اُنکو قیس بن ہبیرہ نے اُنکے پیچھے سے اذیت کی اُنکے ساتھیون نے پس ڈالدیا رومیون نے اپنے بطریق کی لاش کو اپنے شانونسے اور غافل ہو گئے اور بھاگے وہ اپنے تئین غرور کی آواز سے پس پیچھا کیا اُنکا مسلمانونے اور شمشیر زنی کی اُنمین اور مار ڈالا اُنکو جلد اور قیس رضی اللہ عنہ جسوقت مارتے تھے اُنمین تلوار کو کہتے تھے کہ یہ بھتیجے کیطرف سے ہے یہ اُنکے بدلے مین ہے یہانتک کہ مار دیئے اُنکے ہاتھ سے سولہ رومی اور مارا اُنکے ساتھیون نے بہت لوگونکو اور لیٹ گئے باقی رومی پس جب فراغت پائی قیس نے قوم سے پھرے تلاش اپنے بھتیجے کے کہ جنکا نام سوید بن بہرام تھا پس اچانک لشکر روم کے پس سنی اُنھون نے ایک آواز نالہ کی اور آئے اُسکی طرف پس وہ اُنکے بھتیجے سوید تھے پس جب دیکھا قیس نے اُنکو پہچانا اور روئے پھر کہا اُنھون نے کہ کیا حال ہے تمھارا اے میرے بھتیجے پس کہا اُنھون نے کہ اے چچا میرے مین نے پھیلا دیا تھا قوم روم کا پس پھر آئے اُنمین کا ایک شخص میری طرف پس لیا نیزہ مارا اُسنے مجھے سینے پر کہ نکلگئی نوک اُسکی پشت سے حیران دیکھتا ہون اُسکے سبب سے ایک بڑے امر کو اور یہ خوبصورت عورتین بہشتی میرے گرد ہین درانحالیکہ انتظار کرتی ہین میری رجوع

ف قیس نے بھتیجون کے قتل کا بدلا لیا جو قتل کیا تھا انکے بھتیجون نے رومیون کو

(رومیون کا زیادہ آنا اور مسلمانون کا اور ہونا (۱۲) کو (۱۳) کو اور کل کا فیصلہ کارسازی ۱۲

نکلنے کی پس دے قیس رضی اللہ عنہ اور کہا کہ اے بھتیجے ہر وقت معین اور لکھا ہوا ہے اور شاید کہ تمھارے واسطے وقت دراز ہو پس کہا سوید نے کہ فہوس ہے قریب ہوا ہے قسم ہے خدا کی معاملہ پس آیا قدرت اور طاقت رکھتے ہو تم اس مرکی کہ اُٹھا لیجاوے مجکو بجانب مسلمانوں کے اور مرو مین اُسی جگہ قیس نے کہا ہان پس اُٹھا لیا قیس نے اُنکو اپنی پیٹھ پر اور لائے اُنکو مسلمانونکے لشکر مین اور لیگئے اُنکو فرودگاہ مین اور پکڑا اُنکو اور سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قیس بن ہبیرہ کے آنیکو پس آئے وہ اُنکے پاس اور دیکھا اُنکے بھتیجے کیطرف کہ اُنھون نے جوانمردی کے ساتھ اپنی جان دی پس سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو اور بیٹھے قریب اُنکے اور روئے وہ اور مسلمان پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کیونکر اور کس حالمین ہم پاتے تمکو اے حمیر بھتیجے سوید نے کہا ساتھ نیکی اور بہتری اور مغفرت کے جزائے نیک عطا کرے اللہ تعالیٰ ہماری طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس ہر آئینہ سچے تھے وہ اپنے قول مین اور درست ارشاد کیا تھا ہمسے اور سوید باتین کرتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح سے یہانتک کہ مرگئے وہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُنپر پس نہین جدا ہوئے ہم لوگ تا اینکہ چھپا دیا ہمنے اُنکو اُنکی قبر مین اور آگاہ کیا قیس نے ابو عبیدہ بن الجراح کو مشرکین کے قتل کرنے سے پس بہت خوش ہوئے وہ اور جانا اُنھون نے کہ یہ بات نشانی مدد اور غلبے کی ہے اور باقی رات گذرانی مسلمانون نے درانحالیکہ پڑھتے تھے وہ قرآن مجید کو اور مانگتے تھے اللہ تعالیٰ سے مدد اور اعانت کو اور باہان کا یہ حال گذرا کہ جب پھرا وہ بجانب اپنے لشکر کے کیا ہوے اُسکے پاس بطارقہ روم اور راہب اور عالم دانشمند اور لایا گیا باہان کے سامنے کھانا اور بچھایا گیا دسترخوان اُسکا پس نہین کھایا اُسنے کچھ بسبب اُقع ہمنے خوف کے اُسکے دلمین اُس خواب سے جسکو ایک بطریق نے دیکھا تھا اور مطلب اُسکا مصالحہ کرلینا عرب سے اور دینا جزیہ کا تھا مگر مغلوب تھا اپنی رائے مین بسبب خلاف کرنے رومیون کے اُسکے اور بوجہ خوف ہرقل بادشاہ کے ولکن لیقضی اللہ امرًا کان مفعولًا راوی نے بیان کیا ہے کہ قسار اور راہب سامنے باہان کے آئے اور کہا اُنھون نے کہ کیا حال ہے بادشاہ کا جو باز رہا ہے کھانے سے بسبب رنج اور غم معاملہ لڑائی کے ہے تو حال یہ ہے کہ لڑائی پھر نیوالی ہے مثل ڈول کے ایکدن تیرے واسطے ہے اور ایکدن تجھپر ہے اور جان لو اے بادشاہ ہرا مرکو کہ قوم مسلمان غلبہ اور مدد دیے گئے ہین ہمپر اور نہین ہلاک کرسکتے ہین ہم اُنکو مگر اسطرح کہ ہم سب کے سب یکبار حملہ کرین پس باقی رکھین اُنمین سے ایک کو باہان نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون مگر ایک چیز کو تمھارے واسطے جو کی تمنے بدلوانے احکام اپنے دین سے اور ظلم کرنے اپنی حکومت مین پس اسی وجہ سے غلبہ دیے گئے عرب تمپر پس اُٹھ کھڑا ہوا ایک مرد اُسکے دین والونسے اور کہا اُسنے کہ اے بادشاہ تو ہمیشہ زندہ رہے حال یہ ہے کہ مین ایک مرد اہل بدو اور تیرے دین والونسے ہون اور تیرے پاس ایک سو بکریان تھین جنکو میرا بیٹا چراتا پس خیمہ کھڑا کیا ایک بڑے آدمی نے تیرے بڑے مرتبے والونسے بکریون کے پہلو مین پھر دوسرا دن کیا اُسنے وہان پس لیین اُسنے بکریون سے بقدر حاجت کے اور لیا باقی بکریون کو اُسکے ساتھیون نے پس آئی اُسکے پاس میری عورت درانحالیکہ وہ شکایت کرتی تھی اُسکے نزدیک مری بکریون کے لیجانیکی پس جب دیکھا اُسنے اُس عورت کو حکم کیا اُسکو اپنے پاس آنیکا پس داخل ہوئی وہ اُسکے پاس اور دیر یک اُسکے نزدیک ٹھہری پس جب دیکھا اُس حال کو اُسکے بیٹے نے آیا وہ نزدیک خیمے کے پس دیکھا اُسنے کہ اُسکی مان اُسکے ہم پہلو ہے پس شور کیا لڑکے نے پس حکم دیا اُس بطریق نے اُسکے مار ڈالنے کا اور مارا گیا وہ اور آیا مین اُسکے پاس مارا دہ رہائی لینے بیٹے کے پس بلایا اُسنے مجکو اور مارا مجھپر تلوار کو پس لیا مین نے وار تلوار کو اپنے ہاتھ پر پس کاٹ ڈالا تلوار نے ہاتھ کو پھر بعد سلام کے نکلا اُس شخص نے اپنا ہاتھ پس وہ ہاتھ درحقیقت کٹا ہوا

تھا بہت خشمناک ہوا باہان اس حال کے سُننے سے اور کہا کہ آیا تو پہچانتا ہی اُسکو اُسنے کہا کہ ہان وہ شخص ہی اور اشارہ کیا اُسنے اپنے ہاتھ سے
بجانب ایک بطریق کے بطارقہ سے پس دیکھا باہان نے بطریق کیطرف بحالت غصہ کے پس خشمناک ہوئے اور بطارقہ اُسکے سبب سے اور میل
کیا اُنھون نے اس شخص عانت چاہنے والے پر اور مار ڈالا اُسکو اپنی تلوار دنسے اور باہان اُنکی طرف دیکھتا تھا پس زیادہ ہوا خشم اُسکا اور
کہا کہ خوار ہیں ہو تم قسم ہی حق صلیب کی سختی ہو تمپر کیونکر اُمید رکھتے ہو تم مدد اور غلبے کی حالانکہ تم ایسے کام کرتے ہو آیا نہیں ڈرتے ہو کل کے
عوض کو ضرور اللہ تعالیٰ بدلا لیویگا تمسے اور چھین لیویگا تمھارے ہاتھ سے اُس چیز کو جو اُسنے تمکو دی ہی اور دیدیویگا اُس چیز کے تئین
تمھارے غیر کو جو موافق احکام شریعت کے حکم کرتے ہین اور منہیات شریعہ سے باز رہتے ہین پس ہم تمسے نزدیک مثل کتون اور گدھون کے ہو اور
جانورون سے بدتر ہو اور قریب ہی دیکھو گے تم انجام اپنے ظلم کا کہ جسکی طرف لیجا ویگا وہ تمکو اور کسجگہ تم جاؤ گے پھر حکم کیا اُسنے پھر جانیکا اور بعضون نے
یہ روایت کی ہی کہ اُٹھ کھڑا ہوا وہ اور اُنکو اُنکے حال پر چھوڑا پس جب پلٹ گئی قوم اُسکے نزدیک سے نہین باقی تھا مگر ایک بطریق پس کہا اُسنے کہ
ای بادشاہ قسم ہی خدا کی بات یہی ہی جو تو نے کہی اور نہین دیکھتے ہین ہم مگر یہ کہ ہم مغلوب ہین بسبب اپنے ظلم کے اور جان تو ہمارا مر کو کہ مین نے
اپنے خواب مین دیکھا ہی کہ کچھ لوگ اُترے ہین سبز گھوڑون پر پس گھیر لیا ہی اُنھون نے عرب کو اور وہ پورے ہتھیارون سے مسلح ہین اور ہم لوگ اُنکے سامنے
کھڑے ہوئے اُنکو دیکھتے ہین پس نہین نکلتا ہی ہم مین سے کوئی مگر یہ کہ اُسکو مار ڈالتے ہین یہانتک کہ بہتونکو ہم مین سے مار ڈالا اور بیانکی اُسنے کیفیت خواب
کی جیسا کہ پہلے بطریق نے بیانکی تھی اور باہان تمام رات سوچتا رہا کہ مسلمانونکے معاملے مین کیا کرنا چاہیے پس رائی سانی کی اُسکی رکنے واسطے اُسکے اس
امر پر کہ نجاری کرے وہ لڑائی کو اپنے اور مسلمانونکے بیچ مین پس جب صبح ہوئی آراستہ کیا مسلمانون نے اپنی صفونکو اور دیکھا اُنھون نے کہ نہین ہم
کچھ حبشی رومیون کے لشکر مین پس جانا اُنھون نے کہ رومیونکے واسطے کوئی امر درپیش ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ چھوڑ دو اُنکو اُنکے حال پر اور نہ زیادتی
کرو تم اُنپر راوی نے بیانکیا ہی کہ یکجا ہوئے بطارقہ باہان کے پاس اور چارون ملوک قناطر اور جرجیر اور دریجان اور قورین اور لشکر کے سردار تھے
کہ طلب اجازت لڑائی کی اُس سے کرتے تھے پس کہا باہان نے کہ کیون کر لڑو نمین بسبب ایسی قوم کے کہ ظلم کرتے ہین پس اگر ہوتم لوگ اصیل قوم کے
پس لڑو تم اپنے غلبے اور حکومت کیواسطے اور باز رکھو تم اُنکو اپنی حرمت اور گھر بار سے پس کہا اُنھون نے ڈالدو تو اور جوالہ کر لڑائی کو ہمپر پس قسم ہی
حق مسیح بن مریم کی کہ نہ جدا ہونگے ہم اُنسے یہانتک کہ دور کر دینگے ہم اُنکو ملک شام سے یا مار ڈالینگے وہ ہمکو یا ہم اُنکو پس اعتماد کر تو ہمارے
کلام پر اور کوچ کر اُنکی طرف پس جسوقت قصد کرے تو لڑائی کا پس چھوڑ تو ہر ایک کو ہم مین سے اُسکی باری پر مع اُسکے لشکر کے کہ لڑے ہر ایک ہم
مین سے ایکدن تا اینکہ معلوم ہو جاوے کہ کون شخص ہم مین سے سخت اور شدید ہی اور کون شخص ہمقرار کرتا ہی مسلمانونکو طول دینے لڑائی سے اور یکجا کر دینگے
ہم اپنے لڑکے بالون اور مالونکو کشتیون مین پس اگر ہو گا غلبہ ہمکو عرب پر تو پھیر دینگے ہم اُنکو اور اگر ہو گا غلبہ عرب کو ہمپر پس جا لینگے لڑکے بالے
اپنے شہرون اور قوم مین اور ہو گی لڑائی ہمارے اُنکے بیچ مین ایک ہفتے مین یا پانچ دن اور آرام حاصل کرینگے ہم دو دن اور اُمید رکھتے
ہین ہم اس امر کی کہ جدا اور فیصل ہو جاویگا کام ہمارے اُنکے بیچ مین ایکدن یا دو دنمین باہان ملعون نے کہا ایسی ہی ہے پھر لکھا اُسنے خط ہرقل کو اس
مضمون سے بعد حمد کے پس سوال کرتے ہین ہم اللہ سے ای بادشاہ تیرے لشکر اور تیرے گھر والونکے واسطے مدد اور غلبے کا تیری سلطنت کیواسطے
عزت اور حکومت کا پس تحقیق بھیجا تو نے مجکو ساتھ بیشمار لشکر کے اور آیا مین عرب پس لڑا مین اُنکے میدانمین اور طمع دی مین نے اُنکو پس پنطع کی اُنھون نے

باہان کا ہرقل کو مقام یرموک اور توقف کرنا دونون لشکرون کا لڑائی سے ۱۲

اور درخواست کی میں نے انسے صلح کی پس نہ قبول کیا اُنھون نے اور کہا میں نے اُنکے واسطے حیلے ہرامر پر کہ پھر جاوین وہ اپنے ملک کیطرف نہ
کیا اُنھون نے اور بہت سخت اور خوفناک ہوگیا ہی لشکر بادشاہ کا اُنسے اور میں ڈرتا ہون ہر امر کو کہ بددلی اور ڈر اُن سبکو شامل ہو اُن
سبکے دلونمین داخل ہوجاوے اور یہ امر بسبب کثرت دولج ظلم کے ہی اُنمین اور تحقیق کیجا کیا میں نے عقلا اور اہل نصیحت کو اپنے ساتھیونسے اور
متفق ہوئی ہماری اسکی راے کو تج کرنے پر تمام اپنی جمعیت سے ایکدنمین اُنپر اور برابر لڑینگے ہم اُنسے یہانتک کہ حکم کرے اللہ تعالی ہمارے
اُنکے بیچ مین پس اگر غالب دیگا اللہ تعالی ہمارے دشمن کو ہمپر پس راضی ہوجا تو ساتھ حکم ضلکے اور جان تو کہ دنیا دور ہونیوالی ہی تجھسے پس
افسوس کر تو اُس چیز پر جو جاتی رہے اسمین دنیا سے اور نہ غبطہ کر تو دنیا کی کسی چیز پر جو تیرے ہاتھ مین ہی اور جاہل تو اپنی پناہ کی جگہ اور دار
الریاست قسطنطنیہ مین نیکی کر تو اپنی رعیت کے ساتھ نیکی کرے اللہ تعالی تیرے ساتھ اور رحم کر تو کہ رحم کیا جاوے تجھپر اور عاجزی اختیار
کر واسطے اللہ کے کہ بلند مرتبہ کرے تجکو اللہ تعالی بواسطے کہ اللہ تعالی نہین دوست رکھتا ہی غرور کرنیوالیکو اور تحقیق کیا میں نے مکر اور حیلہ
سردار قوم خالد بن ولید کے بلانے مین پس اُنپر قادر ہوسکا مین اور خواہش اور رغبت دلایا میں نے اُنکو مالپر پس قبول کیا اُنھون نے اور دیکھا میں نے
اُنکو حق پر ثابت اور قائم اور ارادہ کیا تھا مین نے اُنپر ناگہان در آنیکا اور مکر کرنیکا پس خوف کیا میں نے انجام کار مکر کو اور نہین غلبہ دیے
گئے وہ مگر بسبب عدالت اور تبعیت طریقہ اپنے نبی کے اور سلامتی ہو تجھپر پھر لپیٹا خط کو اور بھیجا اُسکو بعض گبروں کے ہاتھ سے اپنے ہمراہیون
سے پاس ہرقل کے راویون نے بیان کیا ہی کہ باہان بعد پہلی لڑائی کے سات دن مسلمانون سے نہین لڑا اور نہ مسلمان اُس سے لڑے اور بھیجا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے جاسوسون سے اُس شخص کو جو دریافت کرے اُس امر کو جسنے باز رکھا ہی قوم کو لڑائی سے پس غائب رہا وہ جاسوس
ایکدن اور رات پھر واپس آیا اور آگاہ کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ باہان نے خط لکھا ہی ہرقل بادشاہ کو اور وہ راہ دیکھتا ہی
اُسکے جواب کی پس کہا خالد بن ولید نے کہ اے سردار قسم ہی خدا کی کہ نہین باز رہا ہی باہان لڑائی سے مگر اسوجہ سے کہ در آیا ہی خوف ہمارے
اُسکے دلمین پس روانہ کر دو ہمکو اُسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ خالد جلدی نکرو تم کہ جلدی کرنا شیطان کا کام ہی واقدی رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نرم طبیعت تھے اور دوست رکھتے تھے نرمی کو پس جب آٹھوان دن ہوا دیکھا باہان نے
فسوس اور ملال اپنے ساتھیونکا لڑائی پر پس بلایا اُسنے ایک شخص کو عرب نصرہ سے اور کہا اُس سے کہ جا تو اور داخل ہو اُس قوم کے لشکر مین
اور دریافت کر تو میرے واسطے اُنکے حالات کو اور دیکھ تو ہر امر کو کہ اُنکے نزدیک ہماری خبر کیا ہی اور کیونکر ہی آرزو اُنکی ہماری لڑائی مین اور
خصلتین اُنکی کیا ہین اور کیونکر ہی خوف ہمارا اُنکے دلونمین پس چلا وہ شخص یہانتک کہ داخل ہوا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے لشکر مین اور ٹھہرا وہان ایکدن اور ایکرات اور انجا لیکہ پھرتا تھا وہ اُنکے لشکر مین اور کوئی مسلمان اُس سے انکار نہین کرتا تھا
اسوجہ سے کہ وہ عرب سے تھا اور اُسکے اور اُنکے لباس یکسان تھے پس دیکھا اُسنے مسلمانونکو کہ بے ڈر اور مطمئن ہین نہین ہی اُنمین کسی طرح
کا بیچینگی یہ کہ حال اُنکا درست اور اُنمین نماز اور قرآن اور تسبیح جاری ہی اور اُنمین کوئی امر تجاوز کرنے کا حد سے نہین ہی اور نہ کوئی
کسی پر ظلم اور ستم کرتا ہی اور قصد کیا اُسنے اُس جگہ کا جہان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پس دیکھا اُن کو گویا وہ ضعیف
ترین عرب کے ہین کبھی بیٹھتے ہین زمین پر اور کسی وقت سوار رہتے ہین پس جب آتا ہی وقت نماز کا

وقت نماز کا اٹھکر یہ ارادہ کرتے ہین اور موذن لوگ اذان کہتے ہین اور وہ لوگو نکو نماز پڑھاتے ہین اور دیکھا لخمی نے کہ جو ابو عبیدہ
بن الجراح کرتے ہین وہی مسلمان بھی کرتے ہین پس کہا لخمی نے کہ یہ اچھی اور نیک عبادت ہی اور قریب ہی یہ کہ مدد اور غلبہ دیے جاوینگے وہ
پھر واپس گیا وہ لشکر باہان کی طرف اور بیان کیا اُس سے جو کچھ کہ دیکھا تھا اُسنے قوم مسلمانون سے اور کہا کہ اے بادشاہ مین آیا ہون تیرے پاس
ایسی قوم کے نزدیک سے کہ شب بیداری کرتے ہین وہ اور روزہ رکھتے ہین دنمین اور حکم کرتے ہین مطابق احکام شریعت کے اور منع کرتے
منہیات شرعیہ سے راہب ہین رات کو اور شیر ہین دنمین اگر چوری کرتا ہی کوئی انمین تو اُسکے ہاتھ کاٹ ڈالتے ہین اور اگر زنا کرتا ہی کوئی
تو سنگسار کرتے ہین اُسکو اور نہین غالب ہوتی ہی خواہش اُنکی مگر امر حق پر بلکہ حق پر غالب ہی اور ہین سردار اُنکے ضعیف ترین اُنمین کے مگر یہ کہ
اطاعت کیے جاتے ہین وہ اپنے کلام مین اُنکے بیچ مین اگر وہ کھڑے ہوتے ہین تو سب کھڑے ہوتے ہین اگر وہ بیٹھ جاتے ہین تو سب بیٹھ جاتے ہین جو اُنکی
اُنکی قتل ہی اور باز رہنا اُنکا لڑائی سے ہو شبہے ہی کہ بغاوت سمجھا ہے اور یہ ثابت ہو جبکہ تم ابتدا کروگے اُنسے لڑائی مین پس کہا باہان نے کہ یہ
قوم فتحمند اور غلبہ دیے گئے ہین غیر از نیکہ مین نے ایک حیلہ اور مکر تجویز کیا ہی کہ عمل مین لاؤنگا اُسپر پس کہا لخمی نے کہ اے بادشاہ کیا مکر ہی
باہان نے کہا کہ آیا نہین کہا تو نے کہ وہ نہ لڑینگے یہانتک کہ ہم اُنسے لڑین تاکہ ہم باغی قرار پاوین اُسنے کہا ہان باہان نے کہا کہ مین لڑائی نکرونگا
بلکہ طول دونگا معاملے کو اپنے اور اُنکے بیچ مین اور بعد اُسکے جا پڑونگا مین اُنپر بسبیل غفلت کے اور ہونگے وہ بدون ساز و سامان لڑائی
کے اور بدون ہتھیار ونکے پس قریب ہی کہ فتحمند ہونگا مین اُنپر پھر باہان نے فکر کیا اپنے پاس ملوک اور ربارقہ کو اور بنایا اُنکے واسطے نشان
اور صلبان کو یہانتک کہ بنایا اُسنے اکیسو ساٹھ صلیب اور ہر صلیب کے پیچھے دس ہزار آدمی تھے پس صلیب اُسنے قناطر کیواسطے بنائی جو ہم مرتبہ اُسکا تھا
اور حکم کیا اُنکو کہ میمنہ مین ٹھہرے پھر بنائی اُسنے ایک صلیب ریحان کیواسطے اور ساتھ کیا اُسکے اُسکی قوم سکسکہ اور لان کو اور مقرر کیا اُسکو میسرہ
پر پھر بنائی اُسنے ایک صلیب واسطے جرجیر کے اور ہمراہ کیا اُسکے قوم ارمن اور بجہ اور لوبا در روسیہ اور سقالبہ کو اور بنائی ایک
صلیب بادشاہ کے بھانجے قوریر کے واسطے اور قوم افرنج اور ہرقلیہ اور قیاصرہ اور برغل و روقس کے اور بنائی ایک صلیب
جبلہ بن ایہم غسانی کے واسطے اور ساتھ کیا اُسکے عرب تنصرہ کو قوم اکلہ اور لخم اور جذام اور غسان اور ضبیعہ سے اور حکم کیا کہ وہ آگے لشکر کے
رہے اور کہا اُس سے کہ تم عرب ہو اور دشمن بھی ہمارے عرب ہین اور لوہیکو نہین کاٹتا ہی مگر لوہا پھر جدا کیا اُسنے گیرونکو اپنے لشکر کے پہلو مین
تیس صفین کرکے اسطرح سے کہ نہین دیکھتی تھی پہلی صف کو اور برابر آراستہ کرتا رہا لشکر کو یہانتک کہ صبح ہوئی اور فراغت
پائی اُسنے آراستگی اپنے لشکر سے اور مرتب کیا اُسنے طلائع اپنے لشکر کے پھر حکم کیا اپنا خیمہ کھڑا کرنیکا پس کھڑا کیا گیا خیمہ ایک بلند ٹیلے پر
بجانب یرموک کے تاکہ دیکھے وہ وہان سے دونون لشکرونکو اور ٹھہرایا اُسنے اپنے دائین جانب مین ایکہزار سوار کو خاصان روم سے کہ وہ پورے
تھے ہتھیارونمین اور ایکہزار سوار اپنی بائین جانب مین جنکے لباس ریشم سرخ اور سونیکے تار و نسے بنے ہوئے تھے نہین دکھائی دیتا تھا جسم اُنکا
مگر تیلیان آنکھون کی اور یہ لوگ ملوک صلب تحت تھے پس حکم کیا اُنکو ہوشیار رہنیکا اور کہا اُسنے کہ مین اپنے ان کامون مین عرب کے ساتھ مکر اور
حیلہ کیا ہی ہوسکے کہ وہ لڑنیکے واسطے آراستہ نہین ہین اور تم مرتب اور آراستہ ہو اور جب طلوع کرے آفتاب اور دیکھو تم مسلمانونکو غیر آراستہ
پس حملہ کرو ہر جگہ اور ہر طرف پس نہین ہین وہ ہمارے لشکر مین مگر مثل سپید تل کے بیچ پوست شتر سیاہ کے سعد بن علقمہ نے بیان کیا ہی کہ جب مرتب

کیا یا ہاں اپنے لشکر کو میں اپنے لشکر مین تھا اور ہمکو اُسکے ہم کلام ہونے کی آواز بھی بشرط صحیح ہوتی اذانین کہین موذنون اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور نماز پڑھی اُنکے ساتھ لوگون نے اور وہ نہین جانتے تھے یا ہانکے کہ اور قریب کہ پہنچے تھا اُنھون نے پہلی رکعت مین سورۂ والفجر کو یہانتک کہ جب پڑھی اُنھون نے یہ آیت اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ پس پکار کر کہا مسلمانو بیشک ہاتف غیبی نے درینحالیکہ وہ نماز مین تھے یہ کلام ظَفِّرْتُمْ بِالْقَوْمِ دعا یعنی کبتھم شیاطا وما اجری اللہ ھذہ الایۃ علی لسان امیرکم الا بشارۃ لکم پس جب سُنا مسلمانون نے آواز ہاتف کو تعجب کیا اُنھون نے پھر پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے دوسری رکعت مین والشمس وضحٰھا اس آیت تک قُدِّمَ عَلَیْھِمْ رَبُّھُمْ بِذَنْبِھِمْ فَسَوّٰھَا وَلَا یَخَافُ عُقْبٰھَا اور اُسی وقت ہاتف غیبی نے یہ کہا اَلْمُقَالُ صَحِیْحٌ الرَّجْزُ ھٰذَہٗ عَلَامَۃُ النَّصْرِ پس جب فراغت پائی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز سے کہا اُنھون نے مسلمانون سے کہ آیا سُنی تمنے آواز ہاتف غیب کی اُنھون نے کہا کہ ہان سُنا ہمنے وہ ایسا ایسا کہتا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہے خدا کی ہاتف ہے مدد اور غلبہ پہونچنے مطلب کا پس خوش ہو تم ساتھ مدد اللہ تعالی کے پس قسم ہے خدا کی کہ اللہ مدد اور غلبہ دیگا ہمکو نیز اور بھیجیگا اُن پر شدت اور سختی عذاب کی جیسا کہ اُتارا تھا اللہ تعالی نے عذاب کو اگلے لوگون پر پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے گروہ مسلمانون کے جانو تم اہل مرکو کہ مین نے رات کو خواب دیکھا جو دلالت کرتا ہے ہمارے غلبہ کو اعدا پر اور شامل ہونے اُنکے کے اللہ تعالی کی طرف سے پس دعا دیکر کہا مسلمانون نے کہ کیا خواب دیکھا تمنے اُنھون نے کہا کہ دیکھا مینے کہ مین کھڑا ہون سامنے دشمنان روم کے تا اینکہ گھیر لیا مجکو ایسے لوگون نے جو سفید کپڑے پہنے تھے کہ مثل اُنکے نہین دیکھا تھا مینے اور جنکے اُنکے نور کی ڈھانپ لیتی تھی بینائی آنکھونکو اور اُنکے سر و بر عمامے سبز اور اُنکے ہاتھون مین نشان زرد اور وہ سبز گھوڑون پر سوار تھے پس جب صف بستہ ہو گئے گرد میرے کہا اُنھون نے مجھسے کہ آگے بڑھو تم اپنے دشمنو پر اور نہ ڈرو تم کہ تمھین غالب ہوا اور اللہ تعالی مددگار تمھارا ہے اور بلایا اُنھون نے کچھ لوگون کو تم مین سے پس پلائی اُنکو شراب جو اُنکے کا مومنین تھی اور گویا مین دیکھتا ہون اپنے لشکر کو کہ داخل ہوا وہ لشکر روم مین پس جب دیکھا رومیون نے ہمکو ہمارے سامنے سے بھاگ نکلے وہ لوگ پس کہا مسلمانون نے کہ صالح اور نیک کرے اللہ تمکو اے سردار یہ بشارت ہے کہ ٹھنڈھا کیا اللہ تعالی نے اُسکے سبب سے تمھاری آنکھونکو اور اچھی بشارت دی تمکو پس اُٹھ کھڑا ہوا ایک شخص قسم خوار سے اور کہا اُسنے کہ صالح اور نیک کرے اللہ تعالی سردار کو مینے بھی رات کو ایک خواب دیکھا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ نیک خواب دیکھا اور نیک ہوگا اگر چاہا اللہ تعالی نے کیا دیکھا ہے رحمت کرے اللہ تیرا اور ہمپر اُنھون نے کہا کہ دیکھا مینے کہ گویا ہم نکلے ہین اپنے دشمن پر پس ڈالا اُنھون نے ہمپر لڑائی کو کہ اُسیوقت ٹوٹ پڑیں اُنپر آسمان سے سفید چڑیان جنکے پر سبز اور چنگل اُنکے مثل کہ گرگ کے تھے پس وہ توڑتی تھین اُنکو مثل توڑنے چڑیون تیز چنگل کے پس جب تیزی کی کسی مرد نے تو ایسا چنگل مارا اُنھون نے کہ ٹکڑے کر دیا اُسکو پس خوش ہو مسلمان اس خواب سے اور کہا بعضون نے بعض سے کہ بشارت ہو تمکو کہ بیشک بیخوف کر دیا اللہ تعالی نے اور غلبہ دیا تمکو اور تائید کی تمھاری ساتھ فرشتونکے کہ لڑینگے وہ تمھارے ساتھ ہو کر جیسا کہ اُنھون نے تمھارے ساتھ بدر کے دن کیا تھا اور خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور کہا اُنھون نے کہ یہ اچھا خواب ہے اور سچ ہے اور تعبیر اُسکی مدد اور غلبہ ہے اور مین اُمید کرتا ہون اللہ تعالی سے واسطے تمکو انکی عاقبت پر بہتر گاردنکے پس ایک شخص نے زمرۂ مسلمانونسے کہ اے مرد اگر کیا سبب ہے تمھارے توقف کرنیکا ان گبرون کو اور کس چیز کے سبب سے تم متفرق لڑائی کے ہو اور دشمن خدا نے مکر اور فریب کیا ہے ہمارے ساتھ بسبب اپنے بطلان دینے کے اور نہین پھیرتے

وہ ہمارے مقابلے سے آگیا ارادے آپڑنے کے ہمپر کسی راتمین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہی بات قریب قیاس معلوم ہوتی ہی جو تم گمان کرتے ہو سعید بن زواعہ حمیری نے بیان کیا ہو کہ ہلوگ اسی حالمین تھے کہ دفعتہ سنا ہمنے آوازون اور چلانیکو کہ بلند ہوئی تھین وہ ہرطرف سے پکارتی تھین لڑنیکو اور رومی چلے آتے تھے ہماری طرف کو اور جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ فریب پہنچ گئے ہین اور بڑے ہین مسلمان لوگ نماز صبح مین پس اُٹھ کھڑے ہوے ہم لوگ اُس رات مین نگاہبان لشکر مسلمانون کے سعید بن عمرو بن طفیل العدوی تھے کہ دفعتہ آئے وہ ہمارے طرف اور وہ پکارتے تھے کہ چلو چلو اے گروہ عرب کے یہانتک کہ آکر پہنچے وہ آگے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور اُنکے ساتھ کچھ لوگ عرب متفرقہ تھے پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار تحقیق باہان نے فریب کیا مسلمانونکے ساتھ بسبب بے خبر رہنے کے لڑائی سے اور ابھی سنے آراستہ اور مرتب کی ہین صفین اپنے لشکر کی اور چلا ہی ہماری طرف بارادے آپڑنیکے ہمپر اور ہم بے سامان جنگ اور بے ترتیب ہین اور یہ متفرقہ آئے ہین ہمارے پاس بخواہش سلام کے ڈرانیوالے ہین ہمکو باہان کی سختی سے اور کہتے ہین وہ کہ باہان روانہ ہوا ہی مع اپنے لشکر کے اور آتے ہین ہماریطرف حامی بطارقہ کے اور رائے اُنکی اس امر پر متفق ہوئی ہی کہ لڑے ہمسے ایکبار دشمن اُنکے بادشاہ ہوتے مع اپنے لشکر ہمراہی کے ایکدل اور یہ صورت سخت ترین لڑائیونکی ہی اور دیکھا مسلمانون نے شناسہای قوم کو کہ قریب ہے ہین اُنسے اور صلیبان نہ دیکھ آئے ہین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کہا اُنھون نے کہ کہان ہین ابا سلیمان خالد بن الولید پس آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہ تم اہل ہو کام کیواسطے ہوے ابا سلیمان اور تکو تم ساتھ دلیر اور بہادر مسلمانونکے اور بازرکھو تم دشمنون کو اہل و عیال تک آنے سے تا اینکہ لوگونگی صفین آراستہ ہوجاوین اور درست کرلیوین وہ اپنے آلات حرب کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ تمھارا کہنا بخوشی منظور ہی اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ کہان ہین ہاشم مرقال کہان ہین زبیر بن العوام کہان ہین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کہان ہین فضل بن عباس کہان ہین یزید بن ابی سفیان کہان ہین رمیلہ بن عامر کہان ہین میسون بن مسروق العبسے کہان ہین شرحبیل بن قیس کہان ہین عبد اللہ بن ابیس الخثعمی کہان ہین ضرار بن الازور کہان ہین عمرو بن معدیکرب الزبیدی کہان ہین عمار بن یاسر عبسی کہان ہین ضرار بن الازور کہان ہین عامر بن الطفیل کہان ہین ابان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم اجمعین اور اسیطرح خالد بن الولید بلاتے تھے ایکایک بعد ایکے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُن لوگونکو جو ہوے تھے اُنکے ساتھ سخت لڑائیونمین یہانتک کہ بلایا اُنھون نے پانچ سو سوارون و اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ہرایک اُنمین کا بذات خود ایک لشکر تھا جو کہ اللہ تعالی کی راہ مین لڑتا تھا پس آئے وہ سب کے سب خالد بن الولید کے پاس اور نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ پانچسو سوار کے اور حملہ استقبال کیا اُنھون نے لشکر مشرکین کا اپنے نیزونکی نوکونسے اور شعلہ زن ہوئی لڑائی اُنکے بیچ مین اور مشغول ہوے ابو عبیدہ بن الجراح ترتیب صفوف اور آراستگی لشکر مین اور آئے ابو سفیان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا کہ اے سردار حکم کرو تم عورتونکو کہ چڑھ جاوین وہ اس ٹیلے پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اچھی رائے تمنے تجویز کی ہی راوی نے کہا ہی کہ حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتونکو کہ چڑھ جاوین وہ ٹیلے پر اور بچایا اُنھون نے اپنی جانونکو اور لڑکے اُنکے ساتھ لڑکے اور لڑکیان تھین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتونسے کہ تم اپنے ہاتھونمین جو بین خیمون کی

سعید بن زواعہ حمیری

بنا الجراح کا حکم عورتون کا بچون کا ۱۲

اور تیر و تلوار اپنے سامنے رکھو اور رغبت دلاؤ تم مسلمانوں کو لڑائی پر پس اگر فتح اور غلبہ ہمارے واسطے ہو پس ہو تم جسطرح پر کہ ہو اور اگر بھاگتے ہوئے دیکھو تم کسی مسلمان کو پس مارو تم اُنکے منھوں میں چوبوں اور تیر و تلوار دکھاؤ تم اُنکی اولاد کو اور کہو تم اُنسے کہ لڑو تم اپنے گھر بار اور اولاد اور اسلام کیواسطے پس کہا عورتوں نے کہ اے سردار خوش ہو تم اس امر پر جو کہ آسان دکھائی دیا ہے تمکو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب بناہ میں کر دیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے عورتوں کو ٹیلے پر متوجہ ہوئے وہ واسطے ترتیب لشکر کے دوڑے لوگ لڑائی کیطرف بعد از نیکہ آراستہ کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنکو میمنہ اور میسرہ اور قلب اور دونوں بازو پر اور آگے کیا صاحب نشانوں کو اور مقرر کیا مہاجرین اور انصار کو قلب میں اور ظاہر کیا مسلمانوں نے سامان اور ہتھیار تلوار اور گرد انیں اپنے لشکر میں تین صفیں پہلی صف میں تیر انداز لوگ اہل یمن سے تھے اور ایک صف میں ڈھال تلوار والے لوگ اور ایک صف میں صاحب برد اسیان سامان تھے اور تقسیم کیا سواروں کو تین فرقوں پر پس اُسکی تین صفیں کیں اور مقرر کیا اُسپر تین شخص کو شہسواران مسلمین سے کہ ایک اُنمیں سے غیاث بن جریلہ عامری اور دوسرے سلمہؓ بن سیف الیربوعی اور تیسرے قعقاع بن عمرو التمیمی تھے اور ٹھہرے مسلمان اُنکے نشانوں کے نیچے اور ٹھہرے ابو عبیدہؓ بن الجراح اپنے اُس نشان کے نیچے جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وقت روانگی بجانب ملک شام کے اُنکے واسطے بنایا تھا اور وہ زرد نشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا جو غزوہ خیبر میں ہمراہ تھا راوی نے **بیان** کیا ہے کہ خالد بن الولید کے ساتھ رایت العقاب تھا اور سیاہ رنگ تھا اور پیدل لوگوں پر شرحبیل بن حسنہ اور بازوے میمنہ پر یزید بن ابی سفیان اور بازوے میسرہ پر قیس بن ہبیرہ عرب تھے جب آراستہ ہو گئیں صفیں چلے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفوں کے بیچ میں اور وہ ترغیب دیتے تھے مسلمانوں کو لڑائی پر اور کہتے تھے اور اگر مدد دو گے تم اللہ تعالیٰ کو مدد دیگا وہ تمکو اور لازم پکڑو صبر کو کہ صبر نجات دینے والا ہے رنج سے اور رسیدہ پر وردگار او دفع کرنیوالا دشمن کا ہے پس نہ دور کرو تم اپنی صفوں کو اور نہ توڑو اپنی نیتوں کو اور نہ چلو تم ایک قسم مگر یہ کہ یاد کرو تم اللہ غالب اور بزرگ کو اور نہ آغاز کرو تم لڑائی کو یہانتک کہ ابتدا کریں وہ تم پر اور درست کرو تم نیزوں کو اور چھپاؤ تم اپنے کو ساتھ ڈھالوں کے اور التزام کرو تم خاموشی کا مگر اللہ غالب اور بزرگ کے یاد کرنے میں اور کوئی نئی بات نہ کرو یہانتک کہ حکم دوں میں تمکو اُسکے کرنے کا پھر گئے وہ قلب فوج کی طرف اور ٹھہرے اُنمیں پھر نکلے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ دران حالیکہ وہ ترغیب دیتے تھے لوگوں کو اور یہ کہتے تھے یا اھل الدین و یا انصار الحق الحق العمل وان رحمۃ اللہ تعالیٰ لا تنال الا بالعمل والنیۃ وکم تدارک بالمعصیۃ والتمنی بغیر عمل مرضی ولا یدخل الجنۃ الا بالاعمال و الصالحۃ مع رحمۃ اللہ عزوجل ولا یتولی اللہ رحمۃ ومغفرۃ الواسعۃ الا الصالحین والصادقین الوتسمعوا قول اللہ عزوجل وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون واستحیوا حکم اللہ عن اللہ تعالیٰ ان یرکبوا اللہ منھزمین من عدوکم وانتم فی قبضہ ولیس لکم ملجا امر وفہ اور برابر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مسلمانوں سے ایسا ہی کہتے تھے یہانتک کہ پھرے وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد اُنکے سہیل بن عمر کہ چلتے تھے صفوں کے بیچ میں اور نصیحت کرتے تھے مثل نصیحت معاذ بن جبل کے اور پھرے وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد اُنکے ابو سفیان بن حرب پس گھومے وہ

دیکھے اللہ تمکو شکست اٹھانیوالا تمہارے دشمنوں سے اور نہ تم اُسکے اختیار میں ہو اور نہیں ہے تمہارے لیے کوئی جائے پناہ سوائے اُسکے ۱۲

صفوف کے بیچ مین اور وہ پورے ہتھیارون مین سوار تھے اپنے گھوڑے پر اور نصیحت کرتے اور کہتے تھے یا معاشر الناس انتم العرب الکرام السادۃ العظام وقد صبحتم فی دیارالاعلاج منقطعین عن الاھل والوطن واللہ لا ینجکم منھم الیوم الا الطعن والضرب تبلغون بذلک ادبکم وتنالون الفوز من ربکم واعلموا ان الصبر فی ھذا الباس مما یفوا اللہ بہ اللھم یسر من اتقاھا صدقوا القتال فان النصر ینزل مع الصبر فان صبرتم لکتم امصارھم وبلادھم واستعبد تم نساءھم وابناءھم وان ولیتم فلیس بین ایدیکم الا مفاوز ولا یقطع الا بالزاد الکثیر والماء الفری وھو لاء یرجعون الی دور وقصور فما منتھم واسبیوفکم وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون پھر نکلے ابوسفیان صفون کے بیچ سے اور آئے عورتون کے پاس اور وہ بڑے ٹیلے پر تھین اور انمین مہاجرات اور بیٹیان انصار کی تھین اور وہ اولاد انکی انکے ساتھ تھی پس کہا ابوسفیان نے ان سے یہ کلمات ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال النساء ناقصات عقل ودین فکن ممن حفظن ادیانھن قد من ذلک النیۃ ومحرضن ازواجکن علی القتال ومن رجع منھم منھزما فلتعصین وجھہ بالحجارۃ واضربن جواد ہ باعمدۃ وظھور اطفالکن حتی یرجع راوی نے بیان کیا ہے کہ ٹھہرین عورتین آمادہ ہوکر اور باندھنے والی تھین دوپٹون کو سر اور کمر مین اور بڑھنے والی تھین اشعار رجز کو اور پھرے ابوسفیان اپنی جگہ پر اور وہ کہتے تھے یہ کلمات یا معاشر بن المسلمین قد حضرتم ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما مکم والشیطن والنساء وراءکم اور بعد اسکے آکر کھڑے ہوگئے وہ اپنی جگہ پر اور نہین بے نیاز کیا مکر وفریب یا ہان نے کسی چیز کو اور پھرے رومی اپنے پیچھے کو جسوقت دیکھا انھون نے خالد بن الولید کو آتے ہوئے بجمعیت یا نچسو سوار کے پس تجاوز کیا انھون نے سوجہ سے اور پھر گئے وہ پس جب برابر ہوئین صفین اور آراستہ کیا مسلمانون نے اپنے لشکر کو چلا کر کہا یا ہان نے رومیون سے کہ کس چیز نے توقف مین رکھا ہے تمکو مسلمانون کی لڑائی سے پھر وہ تم انکی طرف پس پھرے رومی بجانب مسلمانون کے اور دیکھا خالد بن الولید نے بڑے اور بہت لشکر کو رومیون سے اور تلوارین چمکتی تھین اوز علیحدہ ہوگئے تھے زمرۂ رومیون سے تیس ہزار آدمی ان کے بڑے مرتبے والون سے اور کھودی گئی تھین ان کے واسطے خندقین اور اترے تھے وہ ان مین اور باندھا تھا انھون نے اپنے پیرون کو زنجیرون سے اور ملے تھے ہر دس آدمی ایک زنجیر مین بغرض حفاظت کے اور اس غایت سے کہ نہ بھاگین وہ اور قسم کھائی تھی انھون نے مسیح بن مریم اور صلیب اعظم اور ستون اور راہبون اور چارون کنیسون کی اس امر پر کہ نہ دور ہونگے وہ اپنی جگہون سے یا مار ڈالے جاوین گے وہ پس جب دیکھا خالد بن الولید نے ان کے کام کو کہا انھون نے ان سے جو ان کے گرد تھے لشکر زحف سے کہ قریب ہے کہ یہ دن بہت سخت اور بڑا ہوگا پھر کہا انھون نے اللھم اید المسلمین بالنصر وافرغ علیھم الصبر پھر آئے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا ان سے کہ اے سردار یہ بخدا قوم ملے اور نزدیک ہین آپس مین ساتھہ زنجیرون کے اور روانہ ہوے ہین وہ ہماری طرف ساتھ شمشیرہاے براں کے اور قریب ہے کہ ہوگی یہ دن بڑا اور سخت پس آئے ابوعبیدہ بن الجراح مسلمانونکے پاس اور کہا کہ قوم رومیون کی تعداد کثیر ہے اور نہ نجات دے گا مگر صبر کرنا

ہم جنون نے نگاہ رکھا ہے اپنے دینو نکو اور آگے کرو تم ان لڑے مین نیت کو اور رغبت دلاؤ تم اپنے شوہرونکو لڑائی پر اور جو شخص بھاگے انمین سے پس اروتم اسکے منھ کو ساتھ تیر

پھر کہا انھوں نے خالد بن الولید سے کہ تمھاری کیا رائے ہے اے ابا سلیمان پس کہا خالد بن الولید نے کہ جانو تم اس امر کو کہ بابان نے آگے کیا ہے حمایت کنندگان اپنے ہمراہ تمکو اپنے لشکر کے اور صف بندی کی ہے انکی بمقابلے مسلمانونکے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ بابان نے اپنے آگے کیا ہزار رومیون سے اُن لوگونکو جنکی شجاعت اور دلشمندی اور ثابت قدمی مشہور تھی ایک لاکھ پس جب دیکھا خالد بن الولید نے انکو جانا انھون نے کہ وہ لوگ اہل شدت سے ہین پس کہا انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ میری رائے یہ ہے کہ ٹھہراؤ تم اپنی اپنی جگہ پر جہان تم ہو سعید بن زید کو اور ٹھہرو تم انکی پشت پر محاذی لشکر کے جمعیت دو سو یا تین سو مسلمانونکے اپنے ساتھ پس جب جانینگے مسلمان اس امر کو کہ تم انکے پیچھے ہو شرم کرینگے وہ اللہ پاک سے پھر تم سے نہ بھاگینگے وہ پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مشورہ خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور بلایا سعید بن زید بن عمر نفیل کو اور یہ سعید منجملہ اُن دس مسلمانونکے ہین جنسے رضامندی اپنی ارشاد فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے اس آیت مین لقد رضی اللہ عن المؤمنین آخر تک پس ٹھہرایا انکو اپنی جگہ پر پھر منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دو سو سوار شہسواران یمن سے اور انمین کچھ لوگ مہاجرین سے تھے اور ٹھہرے انکو پیچھے صف کے محاذی سعید بن زید کے **راوی** نے درقہ بن مہلہل التنوخی سے جو یرموک کی لڑائی مین نشان بردار ابو عبیدہ بن الجراح کے تھے روایت کی ہے کہا درقہ نے کہ پہلے جو نکلا لڑائی کو مسلمانون کے لشکر سے وہ ایک شخص قوم ازد سے کم سن تھا پس کہا اس شخص نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار مین چاہتا ہون کہ تسکین دون اور سیراب کرون اپنے دل کو اور جہاد کرون اپنے اور اسلام کے دشمن سے اور خرچ کرون مین اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کی راہ مین شاید دیجاوے مجکو شہادت پس آپ اجازت دیتے ہو تم مجکو اس بارے مین اور اگر کوئی تمھارا مطلب ہے درحاجت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پس آگاہ کرو تم مجکو اُس سے پس دے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا اقرأ ھما منی السلام واخبرہ انا وعدنا ربنا حقا **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ پھیرا ازدی نے اپنے گھوڑے کے سر کو اور حملہ کیا بارادہ لڑائی کے پس نکلا وہ انکے مقابلے مین ایک کبر کفار روم سے پورا قد و قامت کا سبز گھوڑے پر پس جب دیکھا اُسکو ازدی نے چلے اُسکی طرف اور تحقیق قید کیا تھا انھون نے اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کی راہ مین پس جب نزدیک ہوے پڑھا انھون نے شعر رجز کا اور حملہ کیا ہر ایک نے اُن دونون سے اپنے ساتھی پر پس جلدی کی ازدی نے رومی پر اور نیزہ مارا اُسکے سینہ مین اور گرا دیا اُسکو زمین پر بیہوش اور لے لیا اسباب اور گھوڑا اُسکا اور سپرد کیا یہ سب ایکر دکو اپنی قوم سے پھر پلٹے وہ میدان کی طرف اور بلایا مبارزت کو پس نکلا انکے مقابلے مین دوسرا رومی پس مار ڈالا اُسکو اور نکلا تیسرا اور چوتھا یہانتک کہ قتل کیا انھون نے چار رومیونکو پس نکلا انکے مقابلے مین پانچوان رومی اور شہید کیا اُسنے ازدی کو رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُنپر پس خشمناک ہوے قوم ازد بسبب اسکے جو جانے اپنے ساتھی کے اور نزدیک ہوے وہ رومیونکی صفون سے پس اُسی وقت آگے بڑھے رومی اور چلے مثل بھیلی ہوئی ٹیڑی کے یہانتک کہ نزدیک ہوا ایک گروہ انکا مسلمین سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق دشمنان خدا اور تمھارے آماد حملہ کے ہین پس جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ ہے پس قائم رکھو تم اپنے تئین ساتھ صبر اور راستی کے اور ملاقی اور شامل ہونے مدد کے اللہ تعالیٰ کی پھر دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے گوشہ چشم سے ہتمان کیا رومی اور بیدعا مانگی انھون نے اللھم ایاک نعبد وایاک

نستعين ونوحدك ولا نشرك بك شيأ وان هولاء يكفرون بك وبايادك ويتخذون لك ولدا فانزل بهم ما انت اهله يا من قال وقوله الحق
واعتصموا بالله هو مولاكم فنعم المولى ونعم النصير اللهم انزل قلوبهم وارعب قلوبهم وانزل على الذين كفروا من اهل الكتاب
من صياصيهم واملأ اعلاك يا من لا يخلف الميعاد پس اسی حال مین کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ یہ دعا کر رہے تھے کہ وفعتہ حملہ
کیا رومیون نے میمنہ مسلمین پر اور اُسمین قوم ازد اور مذحج اور حضرموت اور حمیر اور خولان تھی پس ایک ہی حملہ کیا اُنپر رومیون
نے پس صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور سخت لڑائی لڑے وہ اور بہت اچھی ثابت قدمی کی پس حملہ کیا اُنپر دوسرے
لشکر رومیون نے پس بڑا صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور حملہ کیا تیسرے لشکر نے اُنپر پس ہٹ گئے وہ میمنہ مسلمین سے
اور چھوڑ دیا ایک گروہ نے لوگون سے جگہ کو اور پھرے وہ اپنے لشکر کیطرف اور بہت اچھی ثابت قدمی کی ایک گروہ
نے اور لڑے وہ رومیون سے اپنے نشانون کے نیچے اور خالی کر دیا اپنی جگہ کو قوم زبید نے اُسی وقت اور وہ میمنہ مین تھے
پس دوڑے اُنمین سے عمرو بن معدیکرب الزبیدی رضی اللہ عنہ اور وہ سردار تھے قوم زبید پر اور قوم زبید اُنکی تعظیم کرتی
تھی بسبب اُنکی شجاعت کے جو زمانہ جاہلیت اور اسلام مین کی تھی اور یرموک کی لڑائی تک عمر اُنکی ایکسو دس برس کی ہو چکی
تھی مگر یہ کہ آمادہ کیا تھا اُنکو شجاعت نے پس جب دیکھا اُنھون نے اپنی قوم کی طرف کہ چھوڑ دیا ہے جگہ کو پیدل کر کہا اُنھون نے یال زبید یال
زبید تفرون من الاعداء تفرون من شرب کواس الردی ترضون لانفسکم بالعار والذلة فعند ذلك لا عاج كلا بل اعلانا ما
علمتم ان الله مطلع المجاهدين الصابرين فانظر اليهم قد الزموا الصبر في مرضاته وثابتوا لقضائه
امدهم بنصره وايدهم بصبره فانين تهربون من الجنة ارضا عريضة بالعار وتغضبوا الجبار پس جب سُنا قوم
زبید نے کلام اپنے سردار عمرو بن معدیکرب الزبیدی یا حجاج بن عبد الغوث کا علی اختلاف الروایات پھرے وہ اپنی جگہ کیطرف
مثل پھرنے بکری وغیرہ جانورونکے اپنے بچونکی طرف اور پھرے ہوے گرد عمرو بن معدیکرب الزبیدی کے اور پانچ سو سوار تھے اور شدت
کی اُنھون نے رومیونپر اور حملہ کیا اُنکے ساتھ قوم حمیر اور حضرموت اور خولان نے اور حملہ کیا اُن سب نے بالاتفاق رومیونپر سخت حملہ پس ہٹ گئے اور دور ہوے رومی اپنی جگہ سے اور حملہ کیا قوم دوس نے شرکین پر ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے
پس جنبش دی ابوہریرہ نے اپنے نشان کو اور ترغیب دلاتے تھے وہ اپنی قوم کو لڑائی پر اور نصیحت کرتے تھے وہ اُس
کلام سے یا ایها الناس سارعوا الى معانقة حور العين وجوار رب العالمين في جنات النعيم ومامو طن اهلها من هذه
المواطن الا اولوا الصابرين فضلهم الله على غيرهم الستم تسمعون ما اشهد واستشهدهم پس جب سُنا دوس نے
اُنکے کلام کو گرد ہوے اُنکے اور حملہ کیا رومیون پر اور گھیر لیا اُنکو جیسا کہ گھیر لیتی ہے چکی اور ہجوم کیا جماعت رومیون نے میمنہ مسلمین
پر پس چلایا اور ہٹایا اُنکو بجانب قلب کے پس بہت اچھا صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور جلدی کی پس اُنپر دوسرے لشکر رومیونکا
پس شکست کھائی لشکر میمنہ مسلمانون نے درانحالیکہ وہ اپنے پیچھے پھیرنیوالے تھے اور گھوڑے پھیرتے تھے اپنی دُمونکی طرف اور نکلا
لشکر میمنہ کا درانحالیکہ چھوڑنیوالا تھا اپنی جگہ کو مثل بکری جگہ چھوڑنیوالی کے شیر کے آگے سے اور دیکھا عمرو نے شکست اُٹھانے ہوے

گروہ مسلمانونکو پس پکار کر کہا عورتون نے اُسمین کہ اے بیٹیان عورات عرب کی لوتم مردون کو اور پھیرو اور بازار کھوٹ سے اُٹھا نیسے
سعیدہ بنت عاصم خولانی نے **بیان** کیا ہی کہ تھی مین سب عورتون مین اُس دن ٹیلے پر پس جب چھوڑ دیا اپنی جگہ کو میمنہ مسلمانون
نے آواز دی ہمکو عقیرہ بنت غفار نے کہ اے عورات عربیہ لوتم مردونکو اور اُٹھالو اپنی اولاد کو اپنے ہاتھ سے مین اور استقبال کرو تم ساتھ
پکارنے اور ترغیب دلانیکے **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ آگے بڑھین عورتین درانحالیکہ پتھر مارتی تھی وہ گھوڑون کے منھ پر اور عیاض
بن منتب کی بیٹی پکار کر کہتی تھین کہ بُرا اور زبون کرے اللہ تعالیٰ منھ اُس دکا جو بھاگے اپنی زوجہ سے اور سب عورتین اپنے شوہرونسے کہتی
تھین کہ تم ہمارے شوہر نہین ہوا گر نہ بچاؤ گے تم ہمکو گر فسے **عیاض** بن سہیل بن سعید لطائی نے **بیان** کیا ہی کہ خولہ بنت الازور
اور خولہ بنت ثعلبہ انصاریہ اور کعوب بنت مالک بن عاصم اور سلمیٰ ہاشم اور نعم بنت قناص اور ہند بنت عتبہ بن ربیعہ اور لبنیٰ بنت حجر ام الحکیر آگے
سب عورتون کے تھین اور عود باج اُنکے ساتھ تھے اور وہ اشعار تصیحت آمیز نسبت مسلمانونکے پڑھتی تھین اور برابر ترغیب دلاتی تھین وہ
لڑائی پر پس پھر مسلمان شکست اُٹھانیسے بہت سخت ناوقت سننے رغبت دہی عورتونکے اور نکلین ہند بنت عتبہ اور اُنکے ہاتھ مین عمود
تھا اور اُنکے پیچھے عورت مہاجرات تھین اور ہند پڑھتی تھی وہ اشعار جو بروز جنگ اُحد اُنھون نے پڑھے تھے پھر استقبال کیا ہند نے گروہ مسلمانونکا
پس دیکھا اُنکو بھاگتے ہوے پس آواز دیکر کہا اُنسے کہ کہان بھاگتے ہو تم اللہ تعالیٰ سے اور وہ سامنے ہی تمھارے اور دیکھا ہند نے اپنے شوہر ابوسفیان کو
بھاگتے ہوے پس مارا اُنکے گھوڑے کے مُنھ کو چوب خیمے سے اور کہا کہ کہان جاؤ گے تم اے بیٹے ضخر کے پھیرو تم لڑائی کیطرف اور خرچ کرو تم اپنی جانکو
یہانتک کہ خالص اور پاک کرے اللہ تعالیٰ تمکو اُس چیز سے جو گذری ہی تمھاری ترغیب دہی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس پھیرے
ابوسفیان جب سُنا اُنھون نے کلام ہند کا اور پھیرے مسلمان اُنکی ہمراہی مین اور دیکھا مین نے عورتونکو کہ حملہ کیا عورتون نے ابوسفیان کی معیت مین پس لیکھا مین
نے عورتونکو کہ سبقت کرتی تھین وہ مسلمانونپر اور وہ گھوڑونکے پیچھے مین تھین اور دیکھا مین نے ایک عورت کو کہ وہ لڑتی تھی ایک لڑکے گر سے جو تھے گھوڑے پر رسول
تھا پس جا لی وہ عورت اُسی سے پس نہین جا ہوئی وہ اُس گبر سے یہانتک کہ اوندھا گرا دیا اُسکو کھوڑے سے پھر مار ڈالا اُسکو اور وہ کہتی تھی کہ یہ
معنی مدد اللہ کے ہین زبیر نے بیان کیا ہی کہ سخت حملہ کیا مسلمانونے درانحالیکہ نہین مطلوب تھی اُنکو اُس حملے مین سوے ارضامندی اللہ
غالب اور بزرگ و رضامندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بہت سخت لڑائی لڑی قوم ازد باتفاق ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہانتک
کہ ظاہر ہوا اُمین قتل کام آئی اُمین ایک جماعت کثیر واسطے کہ اُنھون نے صدمہ اُٹھایا تھا اپنی جانونپر پس شہید ہوے اُمین سے اسقدر کہ نہین شمار ہوے
اسقدر اُنکے سوا اور قبیلونسے **سعید** بن عمرو بن نفیل نے **بیان** کیا ہی کہ مسلمانونکی میمنہ مین ایسی سخت لڑائی تھی کہ کبھی ہم شکست
کھاتے تھے اور کبھی پھیرتے تھے لڑائی کیطرف اور کبھی صبر کرتے تھے اور دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے لشکر میمنہ کو کہ پہونچگیا ہی قلب
لشکر تک پس پکارا اُنھون نے اپنے ہمراہیونکو اور متوجہ ہوے اُنکی طرف چھ ہزار آدمی کی جماعت سے اور تکبیر کہا اور حملہ کیا رومیونپر پس قتل اور خرچ کیا
اُنمین یہانتک کہ دور کر دیا دشمنان خدا کو میمنہ اور قلب سے اور پھیر دیا اُنکو اُنکی پشت کیطرف پھر چلے وہ یہانتک کہ پھیرا اُنھون نے میمنہ اور قلب کو
اپنی جگہون پر اور ٹھہرے خالد بن الولید کے اُنکے اس حالمین کہ دور کرتے تھے اور بھگاتے تھے وہ اُس شخص کو جو روبرو ہوتا مسلمانونکے نزدیک تھا پس بڑی
شکست اُٹھائی رومیون نے خالد بن الولید کے آگے سے اور دیکھا خالد بن الولید نے اُنکے شکست کو پس پکار کر کہا اُنھون نے کہ اہل اسلام اور ایمان کے لوگ

ف قتال کے بھاگنے والے عورتون مین سے عورتون کو ف ضخر جمال بن ہوذہ ف ضخر جمال بن ہوذہ صاحب دختران مین اور وہ طوائع بصاری پر کہ ہوا کو پکارا کرتی تھین وقتیکہ وقوع صیحہ کا ہوتا ف لطائی ف ہاشم مع الخطاب ف ہند بنت عتبہ بن ربیعہ ف لبنیٰ بنت حجر ام الحکیر ف عمود ف ضخر جمال بن ہوذہ ف ضخر جمال بن ہوذہ ف ضخر جمال بن ہوذہ ف ضخر جمال بن ہوذہ

طارق کی حدیث میں ہے کہ ابوسفیان نے ہند کو دیکھا کہ وہ لڑائی کے وقت اپنے اصحاب کو ترغیب دیتی تھی اور ان کے ساتھ عمود تھا اور ابوسفیان کے ساتھ ایک جماعت تھی جو اس کی حفاظت کرتی تھی اور ابوسفیان کی معیت میں پس لیکھا مین نے عورتونکو کہ سبقت کرتی تھین وہ مسلمانونپر اور وہ گھوڑونکے پیچھے مین تھین اور دیکھا مین نے ایک عورت کو کہ وہ لڑتی تھی ایک لڑکے گر سے جو تھے گھوڑے پر رسول تھا پس جا لی وہ عورت اُسی سے پس نہین جا ہوئی وہ اُس گبر سے یہانتک کہ اوندھا گرا دیا اُسکو کھوڑے سے پھر مار ڈالا اُسکو اور وہ کہتی تھی کہ یہ معنی مدد اللہ کے ہین زبیر نے بیان کیا ہی کہ سخت حملہ کیا مسلمانونے درانحالیکہ نہین مطلوب تھی اُنکو اُس حملے مین سوے ارضامندی اللہ غالب اور بزرگ و رضامندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بہت سخت لڑائی لڑی قوم ازد باتفاق ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہانتک کہ ظاہر ہوا اُمین قتل کام آئی اُمین ایک جماعت کثیر واسطے کہ اُنھون نے صدمہ اُٹھایا تھا اپنی جانونپر پس شہید ہوے اُمین سے اسقدر کہ نہین شمار ہوے اسقدر اُنکے سوا اور قبیلونسے **سعید** بن عمرو بن نفیل نے **بیان** کیا ہی کہ مسلمانونکی میمنہ مین ایسی سخت لڑائی تھی کہ کبھی ہم شکست کھاتے تھے اور کبھی پھیرتے تھے لڑائی کیطرف اور کبھی صبر کرتے تھے اور دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے لشکر میمنہ کو کہ پہونچگیا ہی قلب لشکر تک پس پکارا اُنھون نے اپنے ہمراہیونکو اور متوجہ ہوے اُنکی طرف چھ ہزار آدمی کی جماعت سے اور تکبیر کہا اور حملہ کیا رومیونپر پس قتل اور خرچ کیا اُنمین یہانتک کہ دور کر دیا دشمنان خدا کو میمنہ اور قلب سے اور پھیر دیا اُنکو اُنکی پشت کیطرف پھر چلے وہ یہانتک کہ پھیرا اُنھون نے میمنہ اور قلب کو اپنی جگہون پر اور ٹھہرے خالد بن الولید کے اُنکے اس حالمین کہ دور کرتے تھے اور بھگاتے تھے وہ اُس شخص کو جو روبرو ہوتا مسلمانونکے نزدیک تھا پس بڑی شکست اُٹھائی رومیون نے خالد بن الولید کے آگے سے اور دیکھا خالد بن الولید نے اُنکے شکست کو پس پکار کر کہا اُنھون نے کہ اہل اسلام اور ایمان کے لوگ

ف ضخر جمال بن ہوذہ ف ضخر جمال بن ہوذہ ف ضخر جمال بن ہوذہ ف ضخر جمال بن ہوذہ

اور اہی پڑھنے والے قرآن کے اور اہی اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحقیق واقع ہوئی قوم روم مین شکست پس نہین باقی ہی اُنکے زدیک
کوئی شخص مضبوط اور لڑنیوالا مگر اسقدر کہ دیکھا تمنے اور تحقیق توڑدیا اللہ تعالی نے اُنکی تیزی کو پس پھیرو تم اپنے حملے کو اور شدت کرو تم اُنپر
رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس قسم ہی اُسکی جسکے ہاتھ مین خالدؓ کی جان ہی کہ مین اُمید رکھتا ہون کہ دیونگا اللہ تعالی تمکو غلبہ اُنکے
بازؤن پر پس کہا اُنسے مسلمانون نے ہر طرف سے کہ حملہ کرو تم اے خالد بن ولید تاکہ حملہ کرین ہم تمھارے ساتھ پس نکال لیا خالد بن الولید نے
اپنی تلوار کو اور حملہ کیا باتفاق اپنے ہمراہیونکے عبد الرحمن بن حمید الجمعی نے بیان کیا ہی کہ مین اُن لوگون مین تھا جنھون نے خالد بن الولید
کے ساتھ حملہ کیا تھا پس قسم ہی خدا کی کہ جگہ چھوڑدی رومیون نے ہمارے سامنے سے اور بھاگے وہ مثل بھاگنے بکریون کے شیر کے ڈکارنے
سے اور تعاقب کیا اُنکا مسلمانون نے پس واقع ہوا حملہ روم کے میمنہ پر پس بُری طرح سے جگہ کو چھوڑدیا اُنھون نے اور وہ لوگ جو بخزونین
تھے پس نہین چھوڑا اُنھون نے اپنی جگہ کو درانحالیکہ چلاتے تھے وہ نیزون کو اور وہ نگاہبان قوم کے تھے درخالد بن ولید ہمارے آگے تھے
حملے مین اور ہم اُنکے پیچھے تھے اور ہمارا شعار اس حملے مین یہ تھا یا محمداہ یا منصوراہ اجب اجب پس خالد بن الولید برابر حملہ کرتے
تھے یہانتک کہ پہونچے وہ دریحان تک اور وہ کھڑا تھا اپنی اُسجگہ جہان بابان نے اُسکو کھڑا کردیا تھا اور اُسکے ساتھ صلیب جواہر کی تھی اور ساتھی
اُسکے منتظر حملہ کے تھے اُسکی معیت مین پس جب پہونچا لشکر مسلمانون کا اُسجگہ تک جہان دریحان تھا کہا اُسکے بطارقہ نے اُس سے
کہ اے بادشاہ آیا نہین حملہ کرتا ہی تو کہ حملہ کرین ہم اُسکے ساتھ یا پیچھے کو پھیرین ہم کہ مل گیا ہی ہم مین لشکر عرب کا پس کہا اُنسے اپنے
ساتھیونسے کہ جانو تم اس مرکو کہ مین بُرے دن کا دیکھنا اور اُسمین حاضر ہونا نہین چاہتا ہون اور بادشاہ نے مجکو اس جگہ ٹھہرایا ہی
اور مین بُرا جانتا ہون یہانسے ٹھہرنیکو مگر بیٹھ رہو تم میرے مُنھ اور سر کو اس کپڑے مین تاکہ نہ دیکھو نمین لڑائی کو پس بیٹھ رہے اُنھون نے
اُسکے چہرے کو ایک ریشمی کپڑے مین اور لوگ لڑتے تھے یہانتک کہ بھاگے رومی مسلمانونکے سامنے سے اور پہونچے وہ دریحان کے
پاس اور چہرہ اُسکا لپیٹا گیا تھا کپڑے مین پس حملہ کیا اُسپر ضرار بن الازور نے اور یار ہونیوالا نیزہ مارا اُسکے اور مار ڈالا اُس کو

واقدی رحمۃ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ اچھا معاملہ اللہ تعالی کا مسلمانون کے ساتھ یہ ہوا کہ جرجیر اور قناطر نے باہمدیگر اختلاف اور
جھگڑا کیا اور جرجیر میمنہ مین تھا ساتھ قوم ارمن کے اور قناطر میسرہ مین تھا جرجیر نے قناطر سے کہا کہ حملہ کر تو عرب پر یہ کیا تیرا توقف ہی حملہ
مین پس قناطر نے کہا کہ آیا تو مجکو حکم حملے کا دیتا ہی جرجیر نے کہا ہان اور کیونکہ نہین تجھیر حکم نہ کرون آیا مین تجھیر سردار نہین ہون قناطر نے
کہا کہ تو جھوٹا ہی تو ایک سردار ہی مین دوسرا سردار ہون اور میرا مرتبہ تجھیر زیادہ ہی اور تو مامور ہی میری اطاعت کا پس اختلاف کیا
اُن دونونمے اور خشمناک ہوا جرجیر گفتگو سے قناطر سے پس سخت حملہ کیا اُسنے مسلمانون پر اور تھا حملہ اُسکا کنانہ اور قیدار و خشم
اور جذام اور قطا اور عاملہ اور غسان پر اور یہ لوگ اُس دن درمیان لشکر میسرہ اور قلب مسلمانون کے تھے اور دور کردیا اُنھون
نے مسلمانون کو اُنکی جگہ سے یہانتک کہ دور ہوگیا لشکر میسرہ مسلمانون کا اپنی صفون کی جگہ سے اور نہ باقی رہے اُن مین
سے مگر مالک تنانون کے لڑے وہ اور جو اُنکے نزدیک تھے بہت سخت لڑائی اور پھیرا کیا رومیونے اُن مسلمانون کا جنھون نے
شکست اُٹھائی تھی یہانتک کہ داخل ہوے اُنکے ساتھ اُنکے لشکر تک پس آگے آئین اُنکی عورتین ساتھ چوبہاے خیمونکے کہ مارتی تھین گھنگھرو

مُنھون مین اور جلاتی تھین اُنپر تھپڑون کو اور پکار کر کہتی تھین اُنسے کہ کہانتک شکست اُٹھاکر اور چھوڑ کر جاؤ گے اے لوگ سلام کے مان
اور بہنون اور لڑکے اور لڑکیونکو آیا ارادہ اُنکے سپرد کرنیکا گبرون کو رکھتے ہو تم **منہال** دمی نے **بیان** کیا ہو کہ مین بقسم کہتا ہون کہ
ہر آئینہ عورتین ہمپر سخت اور شدید تھین رومیونسے پس سخت پھرنا پھرے مسلمان ہزیمت سے اور پکارا بعضون نے بعض کو اور وصیت کی اُنپر
نگاہبانی اور صبر کی اور پھرے وہ رومیو پر سخت پھرنا اور قتامہ بن الکتانی آگے مسلمانونکے تھے درانحالیکہ مارتے تھے وہ مشرکین کے منھونکو کبھی تلوار سے
اور کبھی نیزے سے یہانتک کہ ٹوٹ گئے تین نیزے اُنکے اور وہ اشعار رجز پڑھتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہو پھر حملہ کیا قتامہ نے
یہانتک کہ ٹوٹ گئین دو تلوارین اُنکی اور جب کوئی تلوار یا نیزہ ٹوٹ جاتا تھا تو وہ کہتے کہ کون شخص بعاریت دیگا مجکو تلوار یا نیزہ اللہ
کی راہ مین بدلا دیتا اُسکا اللہ کے اوپر ہی پھر پکار کر کہا اُنھون نے کہ اے گروہ قیس کے لو تم حصہ اپنا ثواب اور مزدوری سے اور صبر پنا مین رگی ہو اور
آخرت مین حمد اور فضیلت ہو خاصہ اور اصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون پس قبول کیا اُنکے کلام کو اُنکی قوم نے اور خوش ہوے وہ اُنکی ہمراہی سے
لڑنیکو **قتامہ** نے **بیان** کیا ہو کہ دیکھا تھا مین نے مثل حملہ قتاطر اور اُسکی قوم کے کہ ملا دیا تھا اُنھون نے ہمارے بعض کو بعض سے اور پھر خالد بن
الولید نے حملے سے بجمعیت دو ہزار کے اور دیکھا اُنھون نے تلوار کو رومیونمین پس مار ڈالا اُنکو بہت جلد اور رومیونمین بہت لوگ ریگئے اور آئے خالد بن الولید
اپنے لشکر مین اور مسلمان کہتے تھے کہ جزاے خیر دے اللہ تعالیٰ قتامہ بن اشیم الکتانی کو کہ ہمارے واسطے اچھا رخ اُٹھایا اُنھون نے پس جب سُنا خالد بن الولید نے یہ کلام
آئے وہ قتامہ کے پاس اور بوسہ دیا اُنکی آنکھونکو اور سر کو اور کہا کہ اے قتامہ جزاے خیر دے اللہ تعالیٰ تمکو اسلام کیواسطے اور ہمکو فی الجملہ نفع پہنچایا ہے
اُترکے اور وہ کتنی تھین کہ کیا کام خالد بن الولید نے یہانتک کہ آخری ہوئین خالد بن الولید کے ساتھ اور کہا کہ اے بیٹے ولید کے آیا تجنے سیکھا یا ہو مسلمانونکو بھاگنا لڑائی سے
حالانکہ لوگ اپنے سردار کے تابع ہوتے ہین پس اگر ثابت قدمی کرتے ہین سردار تو ثابت قدمی کرتے ہین لوگ اُنکے ساتھ اور اگر شکست اُٹھاتے ہین تو شکست
اُٹھاتے ہین لوگ ساتھ اُنکے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہے خدا کی کہ نہین شکست اُٹھائینگے ہم نہین تھا شخص جو لڑتا تھا گرد و غبار مین مگر مین پس دیکھا مین نے
کہ برابر کرے اللہ اُسکا جسنے دیکھا اپنے سردار کو ثابت قدم اور بھاگ نکلا **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہو کہ دیکھا ہاشم نے لشکر میمنہ کیطرف کہ وہ رومنڈل کی مثل
رومنڈ سے جانے چڑھے کے پس بغیر دیر لابھیجا اُسنے اُنکو لڑائی پر پس اُسیوقت نکلا ایک گبر گبرانِ روم سے لشکر میمنہ سے اور پورا تھا وہ ہتھیارون مین گویا ایک
ٹکڑا پہاڑ کا اور سوار تھا ایک شہری بڑے قد و قامت والے پر پس نکلکر آیا وہ دونون صفون کے بیچ مین اور گرداوا دیا اُسنے اپنے شہری پر اور درخواست لڑائی کی کی پس
نکلا اُسکے مقابلے کو ایک جوان قوم اُزد سے پس نہین گرداوا دیا اُسنے ساتھ اُسکے مگر اندک یہانتک کہ مار ڈالا اُس جوان کو گبر نے پھر طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو
پس ارادہ کیا اُسکی طرف نکلنے کا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پس کہا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہ اے معاذ درخواست کرتا ہون مین تجھسے بحق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اس امر کی کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر اور لیے رہو اپنے نفسانکو کہ تمھارا ٹھہرنا اوسیے رہنا نشان کا دوستر ہے محبکو تمھارے نکلنے سے اس گبر کیطرف
پس ٹھہر گئے معاذ بن جبل سلمہ نشان کے پھر پکارکر کہا اُنھون نے کہ اے گروہ مسلمانونکے جو شخص چاہتا ہو گھوڑیکو کہ سوار ہو کر لڑے اُسپر پس بیشک میرا گھوڑا اور ہتھیار موجود
ہین پس جلدی بھیجا اُنکو اُنکے بیٹے عبد الرحمن نے اور کہا کہ میرے باپ کا نام کرونگا مین کہ میرے باپ اور تھے نوجوان عبد الرحمن پس مسلح ہوے وہ اور لیا گھوڑا اپنے باپ کا اور سوار
ہوے اور کہا کہ اے میرے باپ مین اُس گبر کیطرف جاتا ہون پس اگر صبر کیا مین نے اُسکے مقابلے مین تو احسان ہوگا اللہ کا مجھپر اور اگر مار ڈالا اُسنے مجکو پس تمہیر میرا سلام ہو
اور اگر مکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی مطلب خاص ہو پس وصیت کرو تم مجکو پس کہا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہ اے بیٹے میرے مین کہ تو مرے وقت اُنکے حضور مین سلام کہیو

فتوح الشام واقدی قتامہ بن اشیم الکتانی بمقام نہر موک کے واشعار اسلمی فی نہر الکلاب الفواخ کون کو کہ کون کہ کون کہ کون

جزاے خیر دیوے اللہ تعالیٰ آپکو امت کیطرف سے پھر کہا جاؤ تم اے بیٹے میرے توفیق دے اللہ تمکو اور تمکو اُس چیز کی جسکو وہ دوست رکھتا ہے
اور پسند کرتا ہے پس روانہ ہوے عبدالرحمٰن بن معاذ رضی اللہ عنہما بجانب گبر کے مثل شعلۂ آگ کے اور حملہ کیا گبر پر اور مارا اُسپر تلوار کو پس پھیل
آئی تلوار اور نہ کارگر ہوئی اُسپر اور میل کیا اُنپر گبر نے ساتھ وار پہونچنے والے کے اور تلوار ماری اُسنے اُنکے سر پر کاٹ ڈالا تلوار نے عمامے کو
اور زخمی کر دیا سر کو کہ جاری ہوا خون پس جب دیکھا گبر نے بجانب خون کے اور گمان کیا اُسنے یہ کہ مار ڈالا اُسنے اُنکو پھیرا وہ اپنی پشت کیطرف دیکھے
وہ کہ کیونکر گرتے ہین عبدالرحمٰن گھوڑے سے زمین پر پس جب دیکھا عبدالرحمٰن نے گبر کو کہ پیچھے کو ہٹتا ہے وہ پھرے بجانب مسلمانون کے پس کہا معاذ
بن جبل رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہ اے بیٹا تمھارا کیا حال ہے اُنھون نے کہا کہ گبر نے مجکو مار ڈالا ہے معاذ نے کہا کہ اے میرے بیٹے کس چیز کو چاہتے ہو تم
دینا سے پھر باندھا اُنکے زخم کو اور اسی وقت وہ زخم اچھا ہو گیا پھر گبر نے براہ تکبر کے تین حملے کیے اور قوم ازد نے پھیر دیا اُسکے حملونکو ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کون شخص تم مین سے اُسکا مقابلہ کریگا پس نکلے اُسکی طرف عامر بن طفیل الدوسی اور تھے وہ اصحاب
الرایات سے اور حاضر ہوے تھے خالد بن الولید کے ساتھ جنگ یمامہ مین اور بروز جنگ یمامہ کے اُنھون نے مسیلمہ کی لڑائی مین
یہ خواب دیکھا تھا کہ گویا ملاقی ہوے وہ ایک عورت سے پس کھودیا اُس عورت نے اُنکے واسطے اپنی فرج کو پس داخل ہوے وہ اُس
مین اور دیکھا اُسکی طرف اُنکے بیٹے نے پس جلدی دوڑے وہ تاکہ داخل ہوین وہ اُسجگہ مین جہان اُنکے باپ داخل ہوے ہین پھر بیدار ہوے وہ
خواب سے اور بیان کیا خواب کو مسلمانون سے پس کسی شخص نے تعبیر نہین جانی پس کہا عامر بن طفیل نے کہ مین اُسکی تعبیر جانتا ہون مسلمانون
نے کہا کہ کیا تعبیر ہے اے بیٹے طفیل کے اُنھون نے کہا کہ مین نے اُسکی یہ تعبیر مقرر کی ہے کہ مین قتل کیا جاؤنگا اسواسطے کہ وہ عورت جسنے
داخل کر لیا تھا مجکو اپنی فرج مین وہ زمین ہے اور میرے بیٹے کو زخم ہونیوالا اور قریب ہے کہ وہ ملاقی ہو مجھے پس لڑے وہ جنگ یمامہ
مین اور قبلاے امتحان نیک ہوے اور سلامت رہے اور نہین لاحق ہوئی کوئی اذیت اُنکو پس جب دن لڑائی یرموک کا ہوا حاضر ہوے
وہ اُس لڑائی مین اور نکلے واسطے لڑائی گبر کے اور حملہ کیا اُسپر اور عبدالرحمٰن نے کہ اُلٹ دیا اُنھون نے میمنہ روم کو اُنکے میسرہ پر پھر بھاگ بھیری بطریق پر
مثل برق کے اور نیزہ مارا اُسکے اور نیزہ اُنکا وہ تھا جو موجود رہا تھا اُنکے ساتھ ردت اور یمامہ کی لڑائی مین پس ٹوٹگیا نیزہ پس ڈالدیا اُسکو ہاتھ سے
اور اعتماد کیا اپنی تلوار پر اور جنبش دی اُسکو اور ماری تلوار کو گبر کے شانے پر اور ملا دیا اُسکی انتڑیونمین پس دندھا ہو کر گر پڑا گبر اپنے گھوڑے سے
اور دوڑے اُسکی طرف عامر بن طفیل پس لے لیا اُسکو اور لائے مسلمانونکے پاس اور سپرد کیا اُسکو اپنے بیٹے کے اور پھرے بجانب رومیونکے
اور ایک حملہ کیا میمنہ پر اور ایک حملہ کیا میسرہ پر اور ایک حملہ قلب پر کیا اور طلب کیا اپنے حملے مین عرب متنصرہ کو قوم غسان اور لخم اور جذام سے اور رہبر انسان
جبلہ بن ایہم الغسانی کو پس مار ڈالا عرب سے ایک سوار کو اور طلب کیا لڑنیوالیکو پس نکلا اُنکی طرف جبلہ بن ایہم اور وہ ایک زرہ ریشمین طلائی
کام کی اور اُسکے نیچے ایک زرہ تبالبہ کے زرہونسے پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود تھا کہ مثل شعاع آفتاب کے چمکتا تھا اور گھوڑا اُسکی سواری کا
عاد کے گھوڑونکی نسل سے تھا پس نکلا جبلہ بجانب عامر بن الطفیل کے پس کہا اُسنے کہ تم کس گروہ سے ہو عامر نے کہا کہ مین قوم دوس سے
ہون جبلہ نے کہا کہ تم اہل قرابت سے ہو پس باقی رکھو اپنی ذات کو اور پھر جاؤ اپنی قوم کیطرف اور دور کرو اور چھوڑ دو طمع کو عامر بن طفیل نے کہا کہ
مین نے سمجھے کہدیا کہ مین کون شخص اور کس قبیلے سے ہون پس تو کس گروہ عرب سے ہے اُسنے کہا کہ مین غسان سے ہون اور زمین اُنکے سردار ہون اصبہ

بن الایہم ہو اور مین نکلا ہون تمھاری طرف کو جسوقت کہ دیکھا مین نے تمکو اور تحقیق مار ڈالا تمنے ہل بیرق سخت کو اور وہ مثل ہاتھی کے زرہ جیر کے تھا شجاعت مین پس نکلا مین تمھاری طرف تاکہ مار ڈالون مین تمکو اور بہرہ مندی حاصل کرون مین یا ہاتھ اور ہر قل کے نزدیک اتھارے مار ڈالنے سے عامر بن طفیل نے کہا کہ جو تو نے شدت اور سختی قوم کی اور بڑے ہونے ڈیل ڈول کا ذکر کیا پس اللہ تعالیٰ شدید تر ہے بازو رکھنے مین اور ہلاک کرنیوالا ظالمون کا ہے اور جو تو یہ کہتا ہے کہ میرے مار ڈالنے سے بہرہ مندی حاصل کرینگا نزدیک مخلوق کے اور وہ مثل تم سبکے ہے پس مین ارادہ رکھتا ہون کہ بہرہ مندی حاصل کرون بسبب اپنے جہاد کرنیکے نزدیک پروردگار عالمیں کے اور حملہ کیا عامر بن طفیل نے جبلہ بن الایہم پر اور حملہ کیا جبلہ نے اُنپر اور ملاقی ہوئے دونون ضربونسے پس نکلی دار عامر بن طفیل کا بیکار اور بے جگہ اور نکلی دار جبلہ کا کارگر اور جگہ پر پہنچکر ٹڈالا اُنکے گیدے شانے تک پس گرے عامر بن طفیل شہید ہوکر رضی اللہ عنہ اور گھوما جبلہ عامر بن طفیل کی جگہ گرنے پر اور ٹھہرا اور تعجب کرتا تھا وہ اپنے دل مین اُس چیز پر جو کیا تھا اُسنے اور طلب کیا جبلہ نے لڑنیوالیکو پس نکلے اُسکی طرف جندب بن عامر بن طفیل لدوسی اور اُنکے پاس نشان تھا پس آئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ ای سردار میرے باپ مار ڈالے گئے ہین اور مین چاہتا ہون کہ اُنکا بدلا لون یا جا ملون اُنمین اور دے دو تم اپنے نشان کو جو میرے پاس ہے جس شخص کو چاہو تم قوم دوس سے پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے نشان کو اُنکے ہاتھ سے اور دیدیا ایک شخص کو قوم دوس سے پس اُٹھا لیا اُسنے نشان کو اور نکلے جندب بن عامر واسطے لڑائی جبلہ کے اور وہ اشعار پڑھتے تھے اور نزدیک ہوئے جبلہ بن الایہم سے اور چلاکر کہا اُس سے کہ ٹھہر تو ای قاتل میرے باپ کے کہ مین اُسکے عوض تجکو مار ڈالونگا جبلہ نے کہا کہ تم کون ہو عامر کے اُنھون نے کہا کہ مین اُنکا بیٹا ہون جبلہ نے کہا کہ کس چیز نے برانگیختہ کیا تمکو اپنے اور اپنی اولاد کے ہلاک کرنے پر اور قتل نفوس کا بڑا اور حرام ہے پس کہا جندب نے کہ قتل نفس اللہ کی راہ مین نیک اور بہتر ہے جس کے سبب سے بڑا مرتبہ ملتا ہے جبلہ نے کہا کہ مین تمھارا مار ڈالنا نہین چاہتا ہون حالانکہ تم جوان کم سن ہو پس پلٹ جاؤ تم یہانتک کہ نکلے میرے مقابلے کو اور کوئی سوا تمھارے جندب نے کہا کہ مین کیونکر پھر جاسکتا ہون حالانکہ غمدیدہ ہون بسبب موت اپنے باپ کے قسم ہے خدا کی نہ پھرونگا مین یا اُنکا بدلا لونگا مین یا اُنسے جا ملونگا پھر حملہ کیا اُنپر جبلہ نے اور حملہ کیا اُنھون نے جبلہ پر اور برابر ایک دوسرے پر کرتے تھے اور کھلی ہوئی تھین آنکھین لوگونکی دونون کیطرف اور دیکھا جبلہ نے جندب کی طرف اور اُس چیز کو جو ظاہر ہوئی اُنکی شجاعت سے پس جانا اُسنے کہ وہ بڑے سخت اور شدید ہین لڑائی مین پس اختیار کیا اُسنے احتیاط کو اور قوم غسان دیکھتی تھی اپنے سردار جبلہ کو پس جب دیکھا اُنھون نے جندب کو کہ غالب ہوگئے ہین وہ لڑائی مین پس پکار کر کہا بعض نے اُنمین سے بعض کو کہ یہ جوان جو نکلے ہین تمھارے سردار کے مقابلے کو جوان شریف اور بزرگ ہین پس اگر دیکھو تم اُنکو کہ غالب ہوگئے ہین تمھارے سردار پر پس کمک کرو تم اپنے سردار کی اور نہ چھوڑو اُنکو کہ مار ڈالین اُسکو پس اُسکو آمادہ ہوئے شہسواران غسان واسطے حملے کے بیچ اپنے سردار کے کہ بچا دین اُسکو اگر لائق ہو جاوے اُسکو کوئی اور سخت اور دیکھا مسلمانون نے اپنے ساتھی جندب بن طفیل کیطرف اور اُنکی شدت اور شجاعت کو پس خوش ہوئے وہ اہل عسکر اور دیکھا سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُنکو اور اُنکے کامون کو پس روئے وہ اور کہا کہ ایسے ہی ہوتے ہین وہ لوگ جو خرچ کرتے ہین اپنی جانکو اللہ کی راہ مین اچھا خیر اللہ نہ فراموش کرتو اُنکے واسطے اُنکے کامونکو جابر بن عبداللہ انصاری بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین یرموک کے دن پس نہین دیکھا مین نے کسی جانکو

ذکر الملک الجنرب بن بلال الدوسی کا بمقام یرموک ۱۲ ف

صاحبزادہ سعی باسل الاکرم قریب ترجمہ کرون گا مین اُنکا بیان کہ یہ شعر اس واسطے کہ مین چاہتا ہون مغفرت کو پروردگار سے واضطراب فی قلبہ سے

بن دختنوس کا ارادہ تھا کہ لشکر

کرنے کے واسطے جنگ کے اور وہ اشعار پڑھتے تھے

ف

مار ڈالنے جبلہ کے عامر بن طفیل کو اور ہزیمت دینے اُسکے لشکر کو اور مار ڈالنے اُسکے سردار کو اور اُسکے بھائی کو اور اُسکے بیٹے کو اور اُسکے بھتیجے کو اور اُسکے بھانجے کو اور اُسکے غلام کو اور اُسکے ساتھی کو اور اُسکے ہمسایہ کو اور اُسکے ہمنشین کو اور اُسکے ہمراہی کو اور اُسکے ہمدرد کو اور اُسکے ہمدم کو اور اُسکے ہمراز کو اور اُسکے ہمدرد کو اور اُسکے ہمدم کو اور اُسکے ہمراز کو

ف

ذکر الملک الجنرب بن بلال الدوسی کا بمقام یرموک ۱۲

ف

صاحبزادہ سعی باسل الاکرم قریب ترجمہ کرون گا مین اُنکا بیان کہ یہ شعر اس واسطے کہ مین چاہتا ہون مغفرت کو پروردگار سے واضطراب فی قلبہ سے

بن دختنوس کا ارادہ تھا کہ لشکر

کرنے کے واسطے جنگ کے اور وہ اشعار پڑھتے تھے

مار ڈالنے جبلہ کے عامر بن طفیل کو اور ہزیمت دینے اُسکے لشکر کو اور مار ڈالنے اُسکے سردار کو اور اُسکے بھائی کو اور اُسکے بیٹے کو اور اُسکے بھتیجے کو اور اُسکے بھانجے کو اور اُسکے غلام کو اور اُسکے ساتھی کو اور اُسکے ہمسایہ کو اور اُسکے ہمنشین کو اور اُسکے ہمراہی کو اور اُسکے ہمدرد کو اور اُسکے ہمدم کو اور اُسکے ہمراز کو اور اُسکے ہمدرد کو اور اُسکے ہمدم کو اور اُسکے ہمراز کو

شریف اور بزرگتر دوسی سے اور وہ جندب بن عامر بن طفیل تھے کہ جب لڑے تھے وہ جبلہ بن ایہم الغسانی سے سوا اسکے کہ جسوقت آجاتی ہے موت تو نہین نفع دیتی شدت لڑائی مین اور نہ کثرت ہتھیارون کی اور صورت یہ ہوئی کہ جوان دوسی نے حملہ کیا جبلہ پر اور مارا اُسکے ایک ایسا وار تلوار کا جس سے سُست کر دیا اُسکو اور مارا جبلہ نے ایک وار پس قتل کیا انکو اور جلدی لے گیا اللہ تعالی انکی روح کو بجانب بہشت کے اور درست کیا اللہ تعالی نے خواب عامر بن الطفیل کا اور گرد گھوما جبلہ اُنکی لاش پر پس چلا کر کہا اُسکی قوم نے کہ پھر تو اے سردار اپنی جگہ پر کہ تحقیق جاری کر چکا تو اُس چیز کو جو تجھپر واجب تھی پس پلٹ گیا جبلہ اور وہ غرور کرنیوالا تھا اپنے کام پر یہانتک کہ ٹھہرا وہ اپنے صلیب کے نیچے اور بابا نے اُسکا شکر یہ کہلا بھیجا اور اندوگین ہوئے مسلمان بسبب عامر بن الطفیل اور اُنکے بیٹے کے پس اُسیوقت یہ تین لکارا یہ کلمات قوم دوس نے الجنۃ الجنۃ خذ واشار سید کم عامر و ابولدہ من اعداء اللہ پس نکلے قوم دوس بجانب لڑائی کے اور قوت دی اُنکو قوم ازد اور دوس نے اور وہ اُنکے ہم سوگند تھے اور حملہ کیا اُنھون نے قوم غسان اور لخم اور جذام پر اور پکارا اُنھون نے ساتھ الفاظ اپنے پہچان کے پس اُسیوقت آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کو اور کہا کہ اے لوگو جلدی دوڑو تم بجانب مغفرت اپنے پروردگار اور ملاقات حوران بہشتی کے بہشت مین پس نہین ہے کوئی جگہ دوست تر اللہ کے نزدیک ان جگہون سے آگاہ ہو کہ صابرین کو بزرگی دی ہے اللہ نے اُن لوگون پر جو نہین حاضر ہوئے ہین اُنکے حاضر ہونیکی جگہون مین پس جب سُنا قوم ازد نے اس کلام کو حملہ کیا اُنھون نے ساتھ دوس کے مشرکین پر بڑا سخت حملہ اور پکارتے تھے وہ اپنے الفاظ پہچان کو الجنۃ الجنۃ **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویان بیان کیا ہے کہ بروز جنگ یرموک شعار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا یہ تھا امۃ امۃ اور شعار قوم عبس کا یہ تھا یا آل عبس یا آل عبس اور شعار اہل یمن کا جسمین ہر قسم کے لوگ تھے یہ تھا یا انصار اللہ یا انصار اللہ اور شعار خالد بن الولید اور اُنکے ہمراہیونکا یہ تھا یا حزب اللہ یا حزب اللہ اور شعار قوم دوس کا یہ تھا یا آل اللہ یا آل اللہ اور شعار قوم حمیر کا یہ تھا الفتح الفتح اور شعار قوم دارم اور سکاسک کا یہ تھا الصبر الصبر اور شعار نبی مراد کا یہ تھا یا نصر اللہ نصرا اللہ انزل پس یہ سب شعار مسلمانون کے تھے یرموک کی لڑائی مین پس جب حملہ کیا قوم دوس نے اور تبعیت کی اُنکی قوم ازد نے قصد کیا اُنھون نے عرب تنصرہ کا اور طلب کیا جگہ اُنکی صلیب کو اور پھاڑا اُنکی جماعت کو سخت پھاڑنا یہانتک کہ پہونچے وہ صلیب تک پس نیزہ مارا ایک مسلمان نے اُٹھانیوالے اُس صلیب کو جو قوم غسان کیواسطے تھی پس گرا دیا اُسکو گھوڑے سے اور گرے صلیب اُسکے ہاتھ سے اوندھے ہو کر اور حملہ کیا قوم غسان نے بارادہ لینے صلیب کے لڑے وہ صلیب کے نزدیک یہانتک کہ بہت لوگ اُنکے مارے گئے کچھ لوگ قوم ازد اور دوس کے مگر یہ کہ وہ غسان کے بیچ مین مثل سپیدی تل کے بیچ مین پوست شتر سیاہ کے تھے نکلے وہ غسان کے بیچ سے **واقدی** رحمہ اللہ نے ہشام بن عامر اور اُنھون نے حویرث اور اُنھون نے نافع بن جبیر اور اُنھون نے عبد اللہ بن عدی سے **روایت** کی ہے کہا عبد اللہ نے کہ موجود تھا مین یرموک مین پس تعداد مسلمانونکی چھتیس ہزار تھی پس خشمناک ہوا ابن جویرث اور کہا اُنھون نے کہ جھوٹ کہا جسنے تم سے یہ تعداد بیانکی اور بہ تحقیق مسلمان یرموک کے دن اکتالیس ہزار تھے اور مین نے اس امر کو ثقہ راویون سے سُنا ہے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ یہ قول ٹھیک ہے اسواسطے کہ مسلمان بروز جنگ اجنادین کے بیس ہزار تھے پھر آئی کمک بعد اُسکے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب حملہ کیا قوم ازد اور دوس نے بروز جنگ

یرموک کے مشرکین پر ڈالا مشرکین کو بڑے قہر اور ذلت میں ڈالا اُنکو مشرکین نے اور ڈرانے والا حملہ کیا مشرکین نے پس در
ہوے اور چھوڑ دیا مسلمانون نے جگہ کو اور تھے صاحب نشان مسلمانون کے بروز یرموک کے عیاض بن غنم الاشعری پس شکست اُٹھائی اُنھون
نے اور دیکھا مسلمانون نے بجانب عیاض بن غنم الاشعری کے کہ بیٹھ پھیری ہوئی اُنھون سے نے ۱ رنشان اُنکے ہاتھ مین ہی پس چلا کر کہا اُنے مسلمانو
نے کہ ثابت قدم قوم اور لڑنے والونکی نہین ہوتی ہو مگر بسبب اُنکے نشانکے پس وڑے واسطے لینے نشان کے عمرو بن العاص اور خالد بن الولید رضی اللہ
عنہما اور انحالیکہ سبقت کرتے تھے وہ دونون نشان کیطرف پس سبقت کی عمرو بن العاص نے نشان کے لینے مین اور برابر لڑتے رہے وہ
یہانتک کہ شکست اُٹھائی رومیون نے اور فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانون کے ہاتھ اور تیسرے دن یرموک کا بہت سخت تھا کہ تین مرتبہ شکست
اُٹھائی شہسواران مسلمین نے کہ بھیرتی تھین اُنکو عورتین ساتھ تھمرون اور چوبون خیمہ کے اور ظاہر کرتی تھین اُنکے سامنے لڑکو نکو پس پھرے
مسلمان بجانب لڑائی کے راوی نے بیان کیا ہی کہ آئی رات ساتھ اپنی تاریکی کے اور لوگ لڑتے تھے اور مشرکین کے بہت لوگ مارے گئے
اور مسلمانون مین تھوڑے شہید ہوے مگر تیرون سے اُنمین بہت زخمی ہوے تھے پس جب آئی اُخیر رات ساتھ اپنی تاریکی کے روانہ ہوے رومی اپنی
جگہون پر اور رات گذرانی اُنھون نے بحالت سلاح بندی کے اور یہی حال مسلمانونکا تھا اور نہین تھا اُنکے وسطے کوئی ارادہ مگر نماز اور بعد
اسکے باندھا اُنھون نے زخمون کو اور نماز پڑھائی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے دو نمازین ایک ہی ساتھ پھر کہا کہ ہی لوگو رحمت کرے اللہ تمپر
جسوقت سخت اور دشوار ہو بلا پس منتظر رہو کشود کار کے کہ آتی ہی وہ اللہ تعالی کی نزدیک سے اور روشن کرو تم آگ کو اور نگاہبانی کرو تم اور
ظاہر کرو تم تہلیل و تکبیر کو اور اُٹھ کھڑے ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دران حالیکہ وہ چلتے پھرتے تھے مسلمانونکے بیچ مین اور وہ بڑے
تھے ہاتھ خالد بن الولید کا اور پرسش حال کرتے تھے مسلمانونکی اور باندھتے تھے اُنکے زخمون کو اپنے ہاتھ سے اور کہتے تھے کہ ای لوگو دشمن
بھی تمھارے ریح آگین ہین جیسا کہ تم ریح آگین ہو اور اُمید رکھتے ہو تم اللہ تعالی سے اُس چیز کی جسکی وہ اُمید نہین رکھتے ہین اور پھر آگے
ابو عبیدہ بن الجراح مع خالد بن الولید کے اور ڈراتے تھے مسلمانون کے خیمون مین تمام رات صبح تک اور قطع کی رومیون
نے راد کو بجانب یرموک کے ساتھ ہانکنے اور چھڑکاو خشمناک ہوا وہ اُخیر اور کہا اُنسے کہ مین جانتا ہون کہ تمھارا یہی حال
ہوتا ہی بسبب اُس چیز کے جو دیکھا تھا مین نے تم مین خوف اور بددلی اور بے صبری سے دو چند اہل عرب سے پس عذر کیا
اُنھون نے اُس سے اور کہا کہ ہم کل اُنسے لڑینگے اسواسطے کہ ہم مین بہادر اور شجاع لوگ ہین جو تک نہین لڑے ہین اور کل راست
بازی کرینگے ہم اُنسے لڑائی مین اور غالب ہو جائینگے ہم اُخیر پس سکوت کیا ہانی نے اپنی جھڑکی سے اُخیر اور حکم کیا اُنکو کہ اپنے سامان اور
ہتیار ونکی اصلاح اور درستی کرین پس لیساہی کیا اُنھون نے اور رات گذرانی دونون فریق نے دران حالیکہ نگاہبانی کرتے تھے وہ اپنے
لشکرونکی اور ڈر گئے تھے رومیونکے دل بسبب مارے جانے لوگونکے اُنمین اور مسلمان لوگ قوی تھے اپنے دین مین اور درست تھین
نیتین اُنکی پس جب صبح ہوئی نماز خوف کی پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ مسلمانونکے اور اُسی وقت دیکھا صلیبان کو کہ ظاہر ہوئین
وہ بمقابلہ مسلمانون کے اور نشان رومیونکے بلند ہوے مثل شمار شوک اور درخونکے گویا نہین ملاقی ہوے تھے وہ کسی دن سے اور
نہین لڑے تھے پس ٹھہرے وہ اپنی صفونکی جگہ مین اور دکھایا ہانی کا تخت اُس ٹیلے پر جہان وہ بیٹھا تھا بغرض دیکھنے حال دونون

ف ذکر اول عمرو بن العاص کا بمقام یرموک اور اہمیت مشرکین ۱۲ ۱۲
ف شوک درخت خاردار ۱۲
ف یعنی آرائی صفین دونون لشکرون کے بجانب یرموک ۱۲ ۱۲

لشکرون کے اور حکم کیا اُسنے رومیونکو کہ درست اور مرتب کرین وہ صفونکو اور نہ لڑین مسلمانونسے مگر اُسوقت کہ لڑین مسلمان اُنسے
پس صف بندی کی اُنھون نے اور لازم پکڑا اپنی جگھونکو پس جب دیکھا سرداران مسلمین نے بجانب جلدی کرنے رومیونکے واسطے
قتال کے پکارا ہر سردار نے اپنے لوگون کو اور ترغیب دی اُنکو لڑائی کی پس پھرے وہ لوگ نماز سے بطرف گھوڑونکے اور سوار ہوے
اور مسلح ہوگئے اور پھر ہر سردار اپنی جگہ پر دران حالیکہ نصیحت کرتا تھا وہ اپنے ہمراہیونکو اور وعدہ کرتا تھا اُنسے شامل ہونے
مدد خدا کا اور گئے ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفون کے بیچ مین پس بیان کرتے تھے اُنسے بزرگی اور فضائل جہاد کی اور
اس چیز کو جو مہیا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدین صابرین کیواسطے اور مقرر کیا عورتون اور اولاد اور مال و اسباب غنیمت پر
عمیرؓ بن سعید بن عمیرؓ الانصاری کو اور مامور کیا پیدل لوگو پر سعیدؓ بن نفیل العدوی کو اور آگے کیا نیزہ چلانیوالونکو قوم مزینہ و رباط سے
اور مقرر کردیا اُنمین سے پانچ سو کو میمنہ مین اور پانچسو کو میسرہ مین اور پانچسو کو قلب مین اور گھوڑے اور آئے ابو عبیدہؓ بن الجراح اُنکے پاس
اور کہا کہ اے گروہ چلانیوالے تیرونکے لازم پکڑو تم اپنی جگھون کو پس اگر دیکھو تم قوم روم کو کہ پھرے وہ ہماری طرف کو سبکے سب پس تیر اندازی
کرو تم اُنپر اور یاد کرو نام اللہ غالب و بزرگ کا اور نہ چلاؤ تیرونکو جدا جدا بلکہ نکلین تیر تمھاری کمانون سے ایک ہی ساتھ اسطرح کہ گویا وہ
ایک قبضہ کمان کے تیر ہین اور اگر چلین رومی ہمارے طرف پس ٹھہرو تم اپنی جگہ پر یہانتک کہ پہونچے تمھارے پاس حکم میرا پس کیا اُنھون نے وہ کام
جو حکم دیا تھا اُنکو سردار ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اور آئے ابو سفیان اپنے بیٹے یزید کے پاس در نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور اُنکے ہمراہی اُنکے
ساتھ تھے اور ارادہ کیا تھا اُنھون نے حملہ اور جہاد کا اور کہا اُنھون نے کہ اے میرے بیٹے نیک کام کیا تمنے نیکی کرے اللہ تمھارے ساتھ لازم پکڑو تم پرہیزگاری
اور خوف خدا غالب و بزرگ کو اور صبر کرو تم اسواسطے کہ نہین ہے کوئی شخص من ادی یعنی برموک مین مگر وہ اوڑھنے والا جاد صبر کا ہے
پس پرہیزگاری کرو اور ڈرو تم اللہ سے جیسا کہ چاہیے اور مدد دو اللہ کے دین اور شرع اُسکے نبی کو اور احتیاط کرو بہ صبری اور خوف سے کہ جو
اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہے اُسکو وہ ضرور جاری کریگا اور صبر کرو مع اپنے ساتھیونکے مثل صبر صاحبان ارادہ لوگونکے اور ڈرو تم اُس امر سے
کہ دیکھے اللہ تعالیٰ تمکو شکست کھاتے ہوے پس رجوع کرو تم بجانب غضب اللہ غالب و بزرگ کے یزید نے کہا کہ قریب صبر کرونگا مین بقدر
اپنی کوشش و طاقت کے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہون مین اعانت اور مدد کا اور آواز دی یزید بن ابی سفیان نے اپنے لوگونکو اور جنبش
دی اپنے نشانکو اور پکارا اُنکو واسطے لڑائی کے اور حملہ کیا تمام اُن دشمنونپر جو اُنکے نزدیک تھے اور قوم یزید کی اُنکے ساتھ تھی پس لڑے وہ
ایسی سخت اور بڑی لڑائی کہ تعجب کیا لوگونے اُس سے اور برابر لڑتے رہے وہ اسیطرح یہانتک کہ بڑا قتل اور جرح کیا اُنھون نے دشمنونمین اور مبتلا ہوے
وہ آزمایش نیک مین اور لڑائی اُنکی لشکر کے قلب کی جانب سے تھی اور یزید بن ابی سفیان اسی حالمین اپنے کامون اور جوانمردی مین
مصروف تھے یہانتک کہ نکلا اُنکی طرف ایک بطریق بطارقہ جو بھاری ڈیل ڈول کا اور شدید اور سخت تھا اور اُسکے ہاتھ مین ایک نیزہ تھا
جسمین صلیب سونے کی جڑی تھی اور گرد اُسکے دس ہزار سوار رومی تھے پس لگین پھیرنے اُنھون نے مسلمانونکے لشکر میمنہ پر اور میمنہ مین عمرو
بن العاص تھے پس چلے اور پھرے بجانب اپنی پشت کے عمرو بن العاص اور برابر ہوے اُنکے درحالیکہ وہ شکست اُٹھانیوالے تھے یہانتک کہ داخل ہوے
رومی اوائل لشکر مسلمانونمین قریب میمنہ کے اور عمرو بن العاص اور ساتھی اُنکے پھرتے تھے لوگون کے پس حملہ کرتے تھے پیچھے اور پیٹھ تھے یہانتک کہ

فتوح الشام یرموک کی لڑائی میں ابو سفیان کا بیٹے کو نصیحت کرنا

اُنپر رومی پس دور کر دیا اُنکو اُنکی جگہونسے تا اینکہ ملا دیا اُنھون نے اُنکو اُس ٹیلے پر جسپر عورتین تھین اور گھیر لیا رومیون نے ٹیلے کو پس آواز دی ایک عورت انصار مین سے کہ کہان ہین دین کے مدد کرنیوالے کہان ہین اسلام کی حمایت کرنیوالے **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اپنی زوجہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ران حالیکہ علاج کرتے تھے وہ اپنی آنکھ کا اور اُنکو عارضہ آشوب چشم کا تھا کہ دفعۃً سنی اُنھونے آواز عورت کی جو پکارتی تھی کہ کہان ہین مددگاران دین کے پس کہا اُنھون نے اپنی زوجہ سے کہ اس عورت کا کیا حال ہی جو آواز دیتی ہی مددگاران دین کو پس عفیرہ بنت غفار نے کہا کہ ای ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکست اُٹھائی ہی لشکر مینہ مسلمانون نے یہانتک کہ ملا دیا ہی اُنکو ہم مین اور پہونچے اور لگے ہین گبرہم مین اور یہ عورت انصار طلب مدد کرتی ہی مددگاران دین سے پس کہا زبیر بن العوام نے کہ قسم ہی خدا کی مین مددگاران دین سے ہون اور نہ دیکھونگا مجکو اللہ یا کہ اسجگہ بیٹھے ہوئے پھر ڈالدیا اُنھون نے کپڑے کو آنکھ سے اور سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر اور لے لیا اپنے چھوٹے نیزے کو اور بڑھے اپنا نام لیکر اور کہا اپنے حملے مین کہ مین زبیر بن العوام ہون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھوپھی کا بیٹا ہون اور برابر اُنمین نیزہ بازی کرتے تھے یہانتک کہ پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتونکی طرف اور گھوڑے اُنکے پھرتے تھے اپنی دُمون کی جانب لیث بن جابر نے کہا ہی کہ روا بسطے اللہ کی قسم نیکوکاری زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی کہ بہ تحقیق پھیرا اُنھون نے رومیونکو ایک ذات سے جو وقت حملہ کیا اُنپر اور سوا اُنکے کوئی شخص عرب سے اُنکے ساتھ نہ تھا یہانتک کہ پھیر دیا اُنکو اُنکے لشکر کیطرف اور پھرے گروہ عمرو بن العاص کے اور لوگ اُنکے اور زبیر بن العوام پکارتے تھے الرجعۃ الرجعۃ الجنۃ الجنۃ الحزم الحزم یا اھل الاسلام الصبر الصبر پھر حملہ کیا عمرو بن العاص اور اُنکے ساتھیون نے اور دور کر دیا رومیون کو بعد شکست اُٹھانے کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جرجیر ارمنی نے ساتھ جمعیت تین ہزار قوم ارمن کے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کیا پس خالی کر دیا جگہ ہمراہیان شرحبیل بن حسنہ نے اور نہین ثابت قدم رہا سوائے اُنکے کوئی واسطے لڑائی کے مع چند کس اپنی قوم کے سوا پانچ سو آدمی کے پس حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ نے قوم ارمن پر اور پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتونکی طرف پھر پلٹے وہ حملے سے اور وہ یہ کہتے تھے یا اھل الاسلام افرد من الموت الصبر الصبر پس پھرے ہمراہی اُنکے اور حملہ کیا وقت اُنکے پھرنے کے قوم ارمن پر پس پھر دیا اُنکو اُنکی پشتونکی طرف اور شمشیر زنی اور نیزہ بازی اور تیر اندازی کی ہمراہیان شرحبیل بن حسنہ نے ارمن پر یہانتک کہ ایسی مصیبت پہونچائی اُنھون نے ارمن کو کہ نہین پہونچائی تھی اُنپر کسی نے اُنکی ہزیمت کے وقت پھر آکے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اپنے جگہ پر اور اُنکے ساتھی گرد اُنکے ہوگئے پس درستی کی شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اُنپر ساتھ غصے کے اور وہ کہتے تھے اپنے ہمراہیونسے کہ کیا صدمہ پہونچا تمکو جو شکست اُٹھائی تم نے ان عجمیون بے عقلہ بریدہ کافرون سے حالانکہ تم لوگ حمایت کرنے والے دین کے اور فرمانبردار اور اہل قرآن اور بندگان رحمان ہو آیا نہین سُنا ہی تمنے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مجید مین فرماتا ہی ومن یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ یا نہین سُنا ہی تمنے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد کرتا ہی اپنی کتاب بزرگ مین ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یا موت سے تم لوگ بھاگتے ہو آیا بہشت سے گریز کرتے ہو پس کہا اُنھون نے کہ اے صحابی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی یہ لغزش تھی شیطان کیطرف سے مثل روز احد اور حنین کے اور اب ہم تمھارے ساتھ ہین پس حملہ کرو تم تاکہ ہم تم سے ساتھ پس دعاے خیر دی اُنکو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور ٹھہرے وہ اپنی جگہ مین قریب سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے اور لازم پکڑا اُنھون نے اپنی جگہ کو اور نہین متحرک ہوے وہ اپنی جگھونسے بغرض نگاہبانی کے اور دیکھا قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ نے گرد شرحبیل بن حسنہ کو کہ ٹھہرے وہ اپنی جگہ پر پس نکلے قیس مع اپنے ساتھیونکے اور حملہ کیا دشمن پر اور وہ پکارتے تھے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور سُنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنکے پکارنیکو پس نکلے خالد بن الولید بیچھے جماعت رومیونکے پس پکارا اُنھون نے اور اُنکے ساتھیون نے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور شعار اُنکا یہ تھا یا نصر اللہ انزل یا منصور استسلمتم اور یہی شعار مسلمانونکا بزدر جنگ بدر اور احد کے تھا اور حملہ کیا خالد بن الولید نے رومیون پر میمنہ کیطرف سے اور حملہ کیا قیس بن ہبیرہ نے میسرہ کیطرف سے پس بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور گروہ دیے سخت رومیون نے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری زبیر بن العوام اور ہاشم مرقال اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہم کی کہ حملہ سخت کیا اُنھون نے یہانتک کہ ہامان کے خیمے کے قریب پہونچگئے پس جب دیکھا ہامان نے یہ حال بھاگا وہ اپنے تخت سے اور کر آواز دی رومیون کو اور شدت اور سرزنش کی اُنپر پس پھرے رومی واسطے لڑائی کے اور آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کو پس حملہ کیا سعید نے مع اپنے ساتھیونکے اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا منصور استسلم یا نصر اللہ انزل اور سخت مار مارے اُنکو اور تحقیق اُتارا اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد کو مسلمانونپر اور جلد جلد مارا اُنھون نے رومیونکو پس مسلمان اسی حال سے اپنے حملے مین تھے کہ دفعتہً سُنا اُنھون نے ایک آواز دینے والیکو کہ یہ کہتا تھا یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ اقرب ایھا الناس لثبات عامر بن اسلم نے بیان کیا ہے کہ جب تامل کرکے دیکھا ہمنے آواز دینے والیکو تو وہ ابو سفیان تھے اور تحت لشان اپنے بیٹے یزید کے تھے اور شدت کی سب سردارانِ مسلمین نے اُن رومیون پر جو اُنکے قریب تھے اور بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور نہین تھا رومیون مین زیادہ ثابت قدم تر بخیر والے لوگون سے کہ وہ ٹھہرے تھے اپنی جگھون مین اور باز رکھتے تھے ہر شخص کو کہ اُنکی طرف آتا تھا اور تیر چلانے والے قوم ارمن کے قلب مین تھے رومیونکے لشکر سے اور وہ ایک لاکھ تیر انداز تھے کہ جسوقت تیر چلاتے تھے عرب کی طرف چھپا دیتے تھے آفتاب کو تیرونسے پس اگر مدد و اعانت اللہ کی شامل حال نہوتی تو مسلمان ہلاک ہوجاتے اور جدا ہوے مسلمان بحالت سرور اور خوشی کے اور شہید کیے گئے بہت لوگ ہلاک ہوے راوی نے بیان کیا ہے کہ نکلا ایک گبر گیران روم سے گویا مثل بڑے بھاری درخت کے تھا اور وہ سنہری زرہ پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود طلائی کام تھا جسمین صلیب جڑاؤ سونیکے لگے تھے اور وہ سوار تھا ایک بڑے سنہری پر اور اُس سنہری پر ایک زرہ لوہیکی پڑی تھی اور اُسکے ہاتھ مین نیزہ تھا پس گرداد یا گبر نے اور ظاہر کیا اپنے کو اور طلب کیا لڑنیوالے کو پس دیکھا مسلمانونے اُسکے بھاری اور مہیب ڈیل ڈول کو پس نہ دیکھتے تھے وہ برابر اُسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے لوگو نہ خوفناک کرے تمکو دیکھنا جو دیکھتے ہو تم بڑائی قد و قامت سے کہ کتنے بھاری ڈیل ڈول کے ایسے ہوتے ہین جنکا دل مضبوط نہین وہ عنقریب پھیر دیگا اللہ تعالیٰ اُسکو تم سے اُسکے مقابلہ کو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالیٰ سے اُسپر پس نکلا ایک غلام اہل عرب کے غلاموں سے اور وہ سیاہ رنگ تھا اور اُسکے ہاتھ مین ڈھال تلوار تھی اور وہ پیدل تھا پس جب ارادہ کیا اُسنے گبر کے نزدیک جانے کا آواز دی اُسکو اُسکے مالک نے اور وہ

ذوالکلاع الحمیری تھے پس جب وہ پاس آ یا غلام اُنکا نکلے وہ دونو کر بجانب گبر کے اور سخت گرداد یا اُنھون نے اور تھے ذوالکلاع الحمیری اہل شجاعت سے پس گھوم گھوم وہ ساتھ اپنے نیزے کے اور اُنکے گرد گھوما گبر اور وہ دونون نیزہ باز تھے پس قریب ہوکر سخت نیزہ بازی کی دونون نے یہانتک کہ تھک گئے نیزہ بازی سے اور ایک ساعت جدا ہوگئے وہ دونون پس نکالا ان دونون نے تلوارون کو اور نزدیک ہوئے پس مارا ذوالکلاع نے تلوار کو گبر پر اور گبر نے بھی اُسپر تلوار ماری اور تھی وہ کاٹنے والی اور بازو اُسکے قوی تھے پس کاٹ ڈالا اُسنے اپنی تلوار کے وار سے سپر اور زرہ اُسکے بیچ کے کپڑونکو اور پڑی تلوار ذوالکلاع الحمیری کے بازو پر بہت زخمی کردیا اُنکو اور بوجھ ہوگیا ہاتھ اُنکا اُنپر جب دیکھا ذوالکلاع الحمیری نے اُس مرکو جو لاحق ہوا اُنکو گبر سے پھیرا اُنھون نے سر اپنے گھوڑے کا بارادہ لشکر مسلمانونکے اور دیکھا گبر نے باگ پھیرتے ہوئے پس طمع کی اُسنے امین اور للکارا اپنے بڑون سوارونکو تاکہ بلجائے اُنسے اور گھوڑا ذوالکلاع الحمیری کا تیز چلنے والا تھا پس نہین پایا اُن کو گبر نے یہان تک کہ مل گئے وہ مسلمانون مین اور خون جوش مارتا تھا اُن کے زخم سے مثل ٹوٹی کے اور یکجا ہوئے اُسکے پاس شہسواران قوم حمیر کے اور کہا اُنھون نے کہ کیا حال ہے تمھارا اے سردار پس کہا اُنھون نے اے شہسواران حمیر ڈرو تم غرور سے اور نہ بھروسا کرو تم لڑائی مین ہتھیارون اور اُنکی مضبوطی پر اور بھروسا کرو اللہ غالب اور بزرگ پر قوم حمیر نے کہا کہ اے سردار یہ بات کیونکر ہے پس کہا اُنھون نے کہ مین نے باز رکھا تھا اپنے غلام کو لڑائی سے بہ نظر شفقت کے اُسکے حال پر جسوقت کہ نہ تھی اُسکے پاس زرہ پس کیا اس بے ختنہ بریدہ نے میری ساتھ وہ معاملہ جو تم دیکھتے ہو قسم ہے خدا کی کہ قبل اسکے کسی لڑائی مین مجھکو ایسا زخم نہین لگا تھا پس باندھا قوم حمیر نے اُنکے زخم کو اور ٹھہرے ذوالکلاع الحمیری اپنے نشان کے نیچے جسکو ایک شخص اُنکی قوم کا اُٹھائے تھا پس پکارا ذوالکلاع الحمیری نے کہ اے لوگ حمیر کے اگر پھر آئے تھارے سردار زخمی ہوکر پس آیا نہین ہے کوئی تم مین سے ایسا جو اُنکا بدلا لیوے پس نکلا ایک سوار شہسواران حمیر مین سے اور اُسکے پاس رسے ہتھیار تھے مین کے بنے ہوئے تلوارون اور نیزے سے مثل شعلہ آگ کے اور دلیرانہ حملہ کیا اُسنے بجانب گبر کے اور بڑا گرداد یا اُسنے اُسکے ساتھ اور پھیرا حمیری نے اپنے نیزے کو گبر پر کہ قائم کردیا اُسنے سینے مین اور مار ڈالا اُسکو اور جلدی سے لیگیا اللہ تعالی اُسکی روح کو بجانب دوزخ کے اور ارادہ کیا حمیری نے اُترنے کا اپنے گھوڑے سے واسطے لینے اسباب اور کپڑے گبر کے پس حملہ کیا اُسپر ایک گروہ نے رومیون سے پس دور کردیا رومیون نے حمیری کے اُترنے کو پاس سے اور پھیر دیا حمیری نے اُنکو ذلیل اور خوار پھر واپس آئے حمیری گبر کی طرف پس لے لیا اسباب اُسکا اور لائے وہ اسباب ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس دے دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے وہ اسباب اُنکو پس حوالہ کیا اُنھون نے اسباب کو اپنی قوم کے اور پھرے وہ اپنی جگہ لڑائی پر پس نکلا اُنکی طرف دوسرا گبر پس مار ڈالا اُنھون نے اُس کو اور نکلا تیسرا گبر پس اُسکو بھی مار ڈالا پس نکلا چوتھا گبر پس قتل کیا اُسنے حمیری کو اور ارادہ کیا گبر نے حمیری کے اسباب لینے کا پس تیر چلایا اُسپر ایک مرد نے تیر انداز ان انصار سے پس مارا تیر اُسکے سینے پر اور زمین پر گرادیا اُسکو بے ہوش اور جلدی سے لیگیا اللہ تعالے اُس کی روح کو طرف آگ دوزخ کے اور گرے وہ دونون ایک ساتھ پس آواز دی بعض بطارقہ نے بعض کو اور ڈرے وہ مسلمانونکی جماعت سے اور یہ بطریق

جو تیرے مارا گیا انکے نزدیک بڑے مرتبہ والو نسے تھا پس پکارا انکو وہان نے اور تسکین دی اُنکی گھبراہٹ کو اور نکلا واسطے لڑائی کے بادشاہ لان کا جسکا نام مرجوس تھا اور وہ شاہانہ زرہ پہنے تھا اور ظاہر کیے تھے اُسنے اپنے ریشمی کپڑے اور جواہرات کو اور اُسکی کمر مین جڑاؤ پٹکا تھا پس کر دادا دیا اُسنے دونو لشکرون کے بیچ مین اور ظاہر کیا اپنی تلوار کو اور شناسا کیا اپنی ذات کو اور کہا کہ مین بادشاہ لان کا ہون پس نہ نکلے میرے مقابلے مین مگر سردار تمھارا پس نکلے اُسکی طرف شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے ہاتھ مین نشان تھا اور وہ زرہ پہنے اور اُسکے اوپر کمربند چمڑے کا باندھے اور سبزے گھوڑے پر سوار تھے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ کون شخص ہی کہ اس گبر کے مقابلے کو نکلا ہی لوگون نے کہا کہ شرحبیل بن حسنہ ہین پس اکہلا بھیجا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنکے پاس کہ دیدو تم نشان جس کسی کو چاہو اور نکلو تم مقابلے کو بدون نشانکے پس جب سُنا اُنھون نے یہ پیغام اُس شخص سے جسکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا دیدیا نشان اُسکو اور کہا اُس سے کہ ٹھہر تو اُسکو لیکر اپنی جگہ پر پس گرا اللہ تعالیٰ نے میری نسبت قضا و قدر کا معاملہ کیا پس دیدینا نشان ابو عبیدہؓ بن الجراح کو تاکہ سپرد کرینگے وہ جسکو چاہینگے اور اگر پھرا مین تو لیلونگا پس لیا اس شخص نے نشان کو اور رکھا اُسکو اور نکلے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ بجانب گبر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سُنا لانی نے شعر شرحبیل بن حسنہ کا پس نہین سمجھا وہ شعر کو اور وہ اندک زبان عربی جانتا تھا پس کہا اُسنے کہ ای عربی کیا کہتے شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ مین وہ کلام کہتا ہون جو اہل عرب لڑائی کے وقت کہتے ہین کہ شجاعت حاصل ہوتی ہی اُسکے سبب سے اُنکے دلون کو اور اعتماد کرتے ہین وہ اللہ تعالیٰ کے اُن وعدون پر جسکا وعدہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی پس کہا اُسنے کہ تمھارے نبی نے تمسے کیا وعدہ کیا تھا شرحبیل بن حسنہ نے کہ ہمسے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ فتح کریگا اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے شہرونکو طول و عرض مین اور مالک ہونگے ہم شام اور عراق اور خراسان کے اور ہم لڑینگے ترک اور خزر اور لان سے پس ہونگے ہم غالب اور فتحمند اُنپر بسبب مدد دہی اللہ تعالیٰ کے اُسنے کہا کہ اللہ تعالیٰ نہین مدد دیتا ہی اُس شخص کو جو ظلم کرے اور ہم ظلم کرتے ہو ہمپر اور مانگتے ہو ہمسے وہ چیز جسکے تم مستحق نہین ہو شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم وہ قوم ہین کہ حکم دیا ہی اللہ تعالیٰ نے ہمکو اس کام کرنیکا اور زمین کا مالک اللہ تعالیٰ ہی وارث کرتا ہی وہ زمین کا جس کسی کو چاہتا ہی اپنے بندونسے نکو ئی عاقبت کار واسطے پرہیزگارون کے ہی اور مین تجکو پہچاننے والا بعض لغت عرب کا دیکھتا ہون پس اگر چھوڑ دے تو عبادت صلیب کی اور داخل ہو تو دین اسلام مین تو ہو جائیگا اہل بہشت سے اور نیکبخت ہو جاویگا تو پس کہا اُسنے مین اپنے قول سے پھرنیوالا نہین ہون اور نکالا اُسنے ایک صلیب کو اپنی گردن سے پس بوسہ دیا اُسکو اور رکھا اپنی دونون آنکھون پر اور طلب مدد کی اُس سے پس خشمناک ہوے شرحبیل بن حسنہ اُسکے کامون سے اور کہا اُس سے کہ سختی ہو تجھپر اور تیرے ساتھیون پر اور اُنپر جنکا قول مثل تیرے قول کے ہی پھر گرد گھومے اُسکے اور آمادہ ہوے دونون لڑائی پر اور بڑھے گرداگرد سے دیے دونون نے اور برابر ایک گھڑی دونون گرداوے دیتے رہے اور دیکھتی تھین اُنکو آنکھین لوگون کی اور مسلمان دعا اور اعانت کرتے تھے واسطے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا شرحبیل بن حسنہ نے مشرک کی

اور سختی اور تیزی کو پس دور ہوے وہ اُسکے سامنے سے مثل شکست اُٹھانیوالیکے پس جانا گبر نے کہ شکست اُٹھائی اُنھون نے پس تعاقب کیا اُنکا اور کمی کی شرحبیل بن حسنہ نے اپنے گھوڑے کے دوڑانے مین تا اینکہ جبوقت جانا اُنھون نے کہ گبر نزدیک پہونچگیا ہی اُنکے پھیری باگ اُسکی طرف اور پھیرا نیزے کو اُسپر بارادہ مار دینے کے اُسکے سینے پر پس خالی دیا مشرک نے نیزے کو اور صحیح و سالم رہا پھر کہا اُس نے کہ اے گروہ عرب کے نہین چھوڑتے ہو تم فریب اور مکر پس کہا شرحبیل نے کہ ٹھہر سختی ہو تجھپر آیا نہین جانا تو نے کہ لڑائی فریب اور حیلہ ہی اور مکر کرنا اصل اُسکی ہی پس کہا گبر نے کہ کیا نفع دیا تمکو مکر نے پھر متوجہ ہوے دونون بجانب حملے کے اور شمشیر زنی کی آپس مین یہانتک کہ ٹوٹ گئین دونونکی تلوارین اور بہت سخت لپٹ گئے آپس مین دونون پس تھا مشرک مضبوط اور بھاری قد و قامت کا اور شرحبیل بن حسنہ نحیف اور لاغر تھے بسبب ہمیشہ روزہ رکھنے کے پس پسے زور سے اُنکو دبایا مشرک نے کہ سست کر دیا اُنکو اور قصد کیا اُسنے اُنکے اُٹھا لینے کا زین اسپ سے دونون کہ وہ دیکھتے تھے اُنکی طرف ضرار بن الازور نے بیان کیا ہی کہ در آیا مجھ مین غصہ اور کہا مین نے اپنے دلمین کہ افسوس ہی تجھپر اے ضرار اس بات کا کہ یہ گبر قتل کریگا کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کس چیز نے باز رکھا ہی تجکو اُنکی مدد دہی سے واقدی رحمہ اللہ نے بیانکیا ہی کہ نکلا ضرار بن الازور اُنکی طرف درانحالیکہ وہ پیدل تھے اور دوڑتے تھے اپنے قدمونسے مثل ہرن باریک کمر کے یہانتک کہ نزدیک ہوے وہ اُن دونونکے اور وہ دونون اُس حال سے بے علم تھے اور ضرار کے ہاتھ مین خنجر تھا پس مارا ضرار نے خنجر کو اُسکی پشت سے پس نکلا خنجر اُسکے دلکی طرف سے پس گرا گبر مردہ ہوکر اور چھوڑا یا اللہ تعالی نے شرحبیل بن حسنہ کو اُسکے فشار اور سختی سے راوی نے بیانکیا ہی کہ جب گرپڑا گبر اپنے گھوڑے پر سے اُترے اور گئے شرحبیل بن حسنہ اور ضرار بن الازور گبر کیطرف اور لیلیا جو کچھ زرہ وغیرہ سامان لڑائی کا اُسکے پاس تھا اور سوار ہوے ضرار اُسکے گھوڑے پر اور پھیرے وہ اور شرحبیل بن حسنہ بجانب مسلمانونکے پس مبارکباد دی مسلمانون نے شرحبیل بن حسنہ کو اُنکی سلامتی پر اور شکر یہ ادا کیا ضرار بن الازور کے کامونکا پھر شرحبیل بن حسنہ نے لیا اسباب گبر کا پس جھگڑا کیا اُسنے ضرار بن الازور نے اور کہا کہ اسباب مجکو چاہیے اسواسطے کہ مین نے گبر کو مارا ہی اور شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ مین نے اُسکو مارا ہی اور منازعت کی اس بارہ مین اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوف کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کا فیصلہ کرین وہ اس مقدمہ مین پس نہ راضی ہون وہ دونون اُنکے فیصلے پر اور لکھا خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے یا امیر المومنین ان رجلا خبیثا خرج الی اللبلاز وقاتل عجلجا من عجوج الروم و بلغ معدقا فی الحرب الی جهد جهید وخرج اخر من المسلمین فاعان رجل قتل العلج فالسلب لمن قتلهما پس آیا جواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس تفصیل سے کہ اسباب مقتول کا اُسکے مارڈالنے والیکو چاہیے پس لیلیا اسباب کو ابو عبیدہ بن الجراح نے شرحبیل بن حسنہ سے اور دیدیا ضرار بن الازور کو پس کہا ایک مرد مسلمان نے شرحبیل سے کہ کیونکر دیا ضرار نے اسباب کو پس کہا شرحبیل نے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء راوی نے بیانکیا ہی کہ جب مارڈالا ہی ضرار بن الازور نے بادشاہ لان کو خشمناک ہوے رومی پس نکلا اُنمین سے ایک بہادر سواران مین سے درانحالیکہ طلب کرتا تھا وہ لڑنیوالے کو پس نکلے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور مارڈالا اُس کو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا دوسرا سوار پس مارڈالا زبیر نے اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیسرا

فصل
ذکر بعض مواقف کا ذکر کیا شرحبیل بن حسنہ کے بمقام یرموک کے ۱۲

ترجمہ
مبارزہ کرنا سوار کا سوار سے اور قتل کرنا ایک کا دوسرے کو اور نکلنا دو سوار کا دو سوار کی طرف اور قتل کرنا ایک گبر کا ساتھ قرآن ردم سے اور پھر نکلا وہ مرد اس کی طرف اور قتل کیا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیسرا

اور نکلا دو سوار مسلمانون سے اور قتل کیا اُنھون نے اُن دونون کو اور لے لیا اسباب اُنکا اور نکلا تیسرا سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوتھا سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پانچوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھٹا سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ساتوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا آٹھوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا نوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا دسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا گیارھوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بارھوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیرھوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چودھوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پندرھوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا سولھوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا سترھوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اٹھارھوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بائیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیئیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوبیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھبیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ستائیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اٹھائیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انتیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکتیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بتیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تینتیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چونتیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پینتیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھتیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا سینتیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اڑتیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انتالیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چالیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکتالیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بیالیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیالیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوالیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پینتالیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھیالیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا سینتالیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اڑتالیسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انچاسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچاسوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکاونوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا باونوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ترپنوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چونوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچپنوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھپنوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ستاونوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اٹھاونوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انسٹھوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ساٹھوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکسٹھوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا باسٹھوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ترسٹھوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوسٹھوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پیسٹھوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھیسٹھوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا سڑسٹھوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اڑسٹھوان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ستروان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ستہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اٹھہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ستاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اٹھاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا نویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ستانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اٹھانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ننانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا سوواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ایکسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ستاسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اٹھاسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تینتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چونتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پینتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا سینتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اڑتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انتالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکتالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بیالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پینتالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھیالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا سینتالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اڑتالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انچاسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچاسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکاونواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا باونواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ترپنواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چونواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچپنواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھپنواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ستاونواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اٹھاونواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انسٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ساٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکسٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا باسٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ترسٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوسٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پیسٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھیسٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا سڑسٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اڑسٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ستروان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ستہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اٹھہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ستاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اٹھاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا نویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ستانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اٹھانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ننانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا سوواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ایکسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ستاسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اٹھاسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تینتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چونتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پینتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا سینتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اڑتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انتالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکتالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بیالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پینتالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھیالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا سینتالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اڑتالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انچاسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچاسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکاونواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا باونواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ترپنواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چونواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچپنواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھپنواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ستاونواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اٹھاونواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انسٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ساٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکسٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا باسٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ترسٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوسٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پیسٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھیسٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا سڑسٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اڑسٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ستروان سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ستہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اٹھہترواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھہاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ستاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اٹھاسیواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا نویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھہانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ستانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اٹھانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ننانویواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا سوواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ایکسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ستاسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اٹھاسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تینتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چونتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پینتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا سینتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اڑتیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انتالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکتالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا بیالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چوالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پینتالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھیالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا سینتالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اڑتالیسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انچاسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچاسواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکاونواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا باونواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ترپنواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چونواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا پچپنواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا چھپنواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ستاونواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اٹھاونواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا انسٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا ساٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا اکسٹھواں سوار پس مارڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا باسٹھواں سوار پ

اور چوتھا پر مارڈالا زبیر نے اُن دونون کو اور لے لیا اسباب اُنکا پس کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ زبیر بن العوام نے کوشش کی ہی آجکے دن بمقابلے رومیونکے اور خرچ کیا ہی اپنے نفس کو واسطے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مجکو خوف ہی اُنکے تعلق جانیکا پس آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے زبیر بن العوام کو اور قسم دلائی اُنکو کہ نہ مقابلے کو نکلین وہ پس پھرے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اپنی جگہ کیطرف اور نکلا پانچوان رومی پس نکلے اُسکے مقابلے کو خالد بن الولید اور مارڈالا اُسکو اور تھا وہ ملک روسیہ اور داماد ملک لان کا پس برابر اور تحمینہ کیا گیا کپڑے اور ٹیکے اور صلیب اور زرہ سر بند کل اسباب اُسکا ساتھ پندرہ ہزار کے راوی نے بیان کیا ہی کہ آگاہ کیا گیا ہان اِس حال سے پس خشمناک ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ یہ دو بادشاہ ہم مین سے مارینگے اور مین جانتا ہون کہ مسیح ہماری مدد نہ کرینگے پھر حکم کیا اُسنے تیر اندازونکو برابر ایک ہی ساتھ تیر چلانے کے پس چلایا اُنھون نے اپنے تیرون کو اور چھوڑا اُنھون نے بجانب مسلمانون کے ایک لاکھ تیر ایک ہی ساتھ پس پڑتے تھے تیر مسلمانون کے لشکر مین مثل آگ کے آسمان سے اور بکثرت واقع ہوا قتل اور جرح مسلمانون مین اور سات سو مسلمان یک چشم ہوے پس نام اُسدن کا یوم التعور رکھا گیا اور منجملہ اُن لوگون کے جنپر تیر پہونچے یہ تھے مغیرہ بن شعبہ اور سعید بن زید بن نفیل اور بکر بن عبداللہ التیمی اور ابو سفیان صخر بن حرب اور راشد بن سعید اور بعد اس سانحہ کے ایک دوسرے مرد سے ملاقات کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ کیا مصیبت تھاری آنکھ کو پہونچی پس کہتا تھا دوسرا مرد کہ اس معاملہ کو مصیبت نہ کہو بلکہ کہو اسکو کہ آزمائش اور محنت ہی اللہ تعالی کیطرف سے اور اُسنے بیان کیا ہی کہ سخت اور بڑا ہوا معاملہ تیرونکے پڑنیکا مسلمانونکے لشکر مین یہانتک کہ نہین سُنی جاتی تھی مگر آواز دعیناہ وابصاحہ واحد قناہ اور اضطراب شدید واقع ہوا مسلمانون مین اور بھیر بن عرب نے اپنے گھوڑونکی باگین درانحالیکہ بھیرنے والے تھے وہ اپنی پشتونکی طرف اور دیکھا ہان ملعون نے مسلمانون کے لشکر کی گھبراہٹ کو پس ترغیب دی اُسنے تیر اندازون اور رومیون کو اور آواز دی اپنے لوگون کو اور چلے اور روانہ ہوے زنجیر والے لوگ بجانب لشکر مسلمانون کے اور حملہ کیا جرجیر اور قناطر اور تودریر نے اور کہا اُنسے ہان نے کہ ٹھہرو تم حملے سے اور چلاؤ تم اور بھگاؤ مسلمانون کو تیرون سے کہ سواے اُسکے کوئی تدبیر اُن کے واسطے نہین ہی پس زیادتی کی تیر اندازون نے تیر چلانے مین اور روانہ ہوے زنجیر والے لوگ ساتھ اپنے لوہے کے اور تلوارین چمکتی تھین لوگونکے ہاتھونمین مثل پارہ ہاے آتش کے اور لڑائی قائم تھی پیر کے بھل اور اختیار کیا مسلمانونے اپنی جانون پر مہربانی کو بسبب اس چیز کے جو پہونچا تھا تاریخ نکل پڑنے پتلی آنکھون سے عیاذ بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے مسلمانون کا لشکر اپنی طرف آنیوالا اور شہسواران مسلمین بچھڑنیوالے اور گھوڑے اُنکے پیچھے کو پھرنے والے پس کہا مین نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللھم انزل علینا نصرک الذی نصرتہ بہ الموطن کلھا پھر پکار کر کہا مین نے حمیر کے لوگون سے کہ ای گروہ حمیر کے بھاگتے ہو تم بہشت سے دوزخ کیطرف ای لوگ قرآن مجید کے یہ کیسا تھارا بھاگنا ہی آیا نہین ڈرتے ہو تم عار اور ننگ کو آیا نہین ہو تم سامنے اللہ تعالی جبار کے آیا نہین ہی وہ جاننے والا حالات پوشیدہ کا آیا ڈر گئے تم کفار کی لڑائی سے پس نہین جواب دیا مجکو کسی نے گویا وہ بہرے تھے اور کچھ نہین سنتے تھے پس کہا مین نے کہ اگر میرے قبیلے کے لوگ حمیر

ساکت ہین جواب دینے سے بس پکارتا تھا مین ہر قبیلے عرب کو اور ہر قبیلہ ہازر ہا تھا بسبب اپنے معاملہ ذات کے مجکو جواب دینے سے پس
بہت پڑھا مین نے کلام لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کو پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا کہ نازل ہوئی مدد آسمانی اور معاملہ
یہ گذرا کہ مسلمان لوگ پھرے بجانب تنیہ عورتون کے اور نہین ثابت قدمی کی اُنکے ساتھ کسی نے سوائے صاحب نشانون کے عبداللہ بن
فرطاز دی نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین شام کی سب لڑائیون مین پس نہین موجود ہوا اور نہین دیکھا مین نے زیادہ سخت
کسی لڑائی کو مسلمانون کی یرموک کے دن سے اور نہین موجود تھا اور نہین دیکھا مین نے یرموک کا دن زیادہ سخت یوم التعویر سے اور
چلتے تھے گھوڑے مسلمانون کے اپنی دمون کی طرف اور لوٹتے تھے سردار بذات خود اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھے یہانتک کہ ابو عبیدہؓ
بن الجراح اور یزید بن ابی سفیان اور عمرو بن العاص جان دینے کی لڑائی لڑتے تھے اور دیکھا ہے شرحبیل بن حسنہ اور ضرار بن
الازور اور ہاشم مرقال و مسیب بن نجبۃ الفزاری اور عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم کو کہ بہت بڑی
لڑائی لڑتے تھے پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ کتنی مدت یہ لوگ لڑ سکتے ہین حالانکہ وہ چند کس ہین تا انیکہ مساعدت کی اللہ تعالیٰ نے
ہماری ساتھ اُن عورتون کے جو حاضر ہوئی تھین لڑائی مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راشد زہری نے
بیان کیا ہے کہ عورتین حاضر ہوتی تھین لڑائی مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس وہ علاج زخمونکے کرتی تھین اور پانی پلاتی تھین
اور میدان جنگ مین لڑنیکو نکلتی تھین پس نہین دیکھا مین نے کسی عورت کو عورات قریش سے کہ لڑی تھین وہ سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اور نہ جنگ یمامہ مین بہمراہی خالد بن الولید کے مثل اُسکے کہ لڑین عورتین قریش کی یرموک کے دن جسوقت کہ سخت ہوا مسلمانونپر
قتل اور ملگئے رومی مسلمانونمین پس بڑی شمشیر زنی کی عورتون نے یہ بات زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین واقع ہوئی اور للکارین عورات
مہاجرین کی ساتھ عورتون تنخ اور جذام کے اور قائم تھی لڑائی پیر کے پھل اور ظاہر نشانیان اُسکی پس بیان کرتی تھین عورتین اپنی قومیت
اور نام اپنی ماؤن کے اور اپنے لقبونپر اور جان دینے کی لڑائی لڑتی تھین اور مارتی تھین گھوڑون کے منہ مین چابون کو اور ظاہر کرتی
تھین اولادون کو اور بعض اُن مین کی لڑتی تھین مشرکین سے اور بعض لڑتی تھین مسلمانون سے یہانتک کہ پھرے مسلمان بجانب
لڑائی کے اور حمایت کی اور بچایا اُنھون نے لوگون کو تا انیکہ شکست اُٹھائی مسلمان عورتون تنخ اور جذام اور خذلان نے پس نکلین
اُنکی طرف خولہ بنت الازور بن طارق اور ام حکیم بنت الحرث اور لبنی بنت سالم اور سلمی بنت لوی بن عاصم الیربوعی اور مارتی تھین
وہ اُنکے منھون اور سرون پر چابون کو اور کہتی تھین کہ نکل جاؤ تم ہمارے پیچھے سے کہ تمنے سُست کر دیا ہماری جماعت کو پس پھیرین
عورتین تنخ اور جذام کی اور وہ جان دینے کی لڑائی لڑین ام حکیم بنت اغوث تلوار سے آگے لشکر کے لڑین اور پھیرتی تھین وہ مشرکین
کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ دیکھا مین نے ہند بنت عتبہ کو کہ اُنکے ہاتھ مین ہندی تلوار تھی اور وہ شمشیر زنی کرتی تھین
مشرکین مین اور پکار کر کہتی تھین اپنی بلند آواز سے کہ اے گروہ عرب کے کاٹ ڈالو تم گردون بے فتنہ بریدہ ساتھ تلوارون کے
اور اسوقت سوائے آواز ابو سفیان کے اور کسی کی آواز سُنی نہ جاتی تھی اور وہ نصیحت کرتے تھے اپنی بلند آواز سے اور کہتے
تھے کہ اے گروہ مسلمانون کے یہ ایکدن ہے اللہ تعالیٰ کے دنون سے پس آزمائش نیک مین در آؤ تم اللہ کے

ف ذکر لڑائی عورتون کی مقام یرموک کے

کام مین اور اسمار بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کا یہ حال تھا کہ ملا دیا تھا اُنھون نے اپنی باگ کو ساتھ باگ اپنے شوہر زبیر بن العوام کے پس نہین مارتے تھے زبیر بن العوام کوئی وار تلوار کا مگر یہ کہ مارتی تھین اسمار مثل اُسکے اور پھرے مسلمان بجانب لڑائی کے جبوقت دیکھا اُنھون نے عورتون کہ جان دینے کی لڑائی لڑتی ہین اور کہتے تھے مرد اپنے نزدیک والے سے کہ اگر نہ لڑینگے ہم تو عورتون سے زیادہ مستحق نہین ہم پردہ نشینی کے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری عورتونکی یرموک کے دن واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ لڑائی یرموک کی رجب کے مہینے سن پندرہ ہجری مین ہوئی تھی ابن عامر نے بیان کیا ہی کہ حملہ کیا خولہ بنت الازور اخت ضرار نے جب ایک گبر رومی پر جسنے حملہ کیا تھا ہمپر پس سامنا کیا خولہ نے اُسکا اور سبقت کرتی تھین وہ اُسپر ساتھ تلوار کے یہانتک کہ اُڑ گئی تلوار اُسکے ہاتھت اور مار اگبر نے اپنی تلوار کو اُسکے سر پر پس جاری ہوا خون اور گر پڑین وہ زمین پر پس آ واز دی عفیرہ بنت غفار نے جبوقت دیکھا اُنکے گرنیکو اور پکار کر کہا کہ اندوہگین ہوے قسم ہی خدا کی ضرار بسبب اپنی بہن کے پھر حملہ کیا عفیرہ نے گبر پر اور مارا اُسپر الیسا وار تلوار کا جدا کر دیا اُسکے سر کو اور آئین عفیرہ خولہ بنت الازور کے پاس اور اُٹھایا اُنکے سر کو اور خون نے رنگین کر دیا تھا اُنکے بالون کو مثل سُرخ پھول لالہ کے پس کہا عفیرہ نے کہ تمھارا کیا حال ہی پس کہا خولہ نے کہ بخیر ہون ولیکن میرا گمان یہ ہی کہ مین ضرور مرجاونگی پس آیا تمکو میرے بھائی ضرار کا حال معلوم ہی پس کہا عفیرہ نے کہ مین نے تو اُنکو نہین دیکھا ہی پس کہا خولہ نے اللھم اجعلنی فداء لاخی لا تفجع بہ الاسلام عفیرہ نے بیان کیا ہی کہ کوشش کی مین نے اُنکے اُٹھانے اور کھڑے کرنے مین پس نہ کھڑی ہوئین وہ پس نہین ہوئی تھی رات تا اینکہ دیکھا مین نے کہ گھومتی تھین وہ اور پانی پلاتی تھین لوگونکو اور گویا اُنکو کوئی اذیت نہ تھی پس دیکھا اُنکو اُنکے بھائی نے اور زخم اُنکے سر مین تھا پس کہا بھائی نے تمکو کیا ہوا ہی اُنھون نے کہا کہ یہ امر بسبب ایک گبر کے ہوا ہی جسکو عفیرہ نے مار ڈالا اُنھون نے کہا اے بہن خوش ہو تم کہ بتحقیق ایک زخم کے عوض مین نے بہت عوض لیے ہین اور مار ڈالا مین نے اُنکے بیشمار لوگونکو اور برابر قائم تھی لڑائی آغاز روز سے اور جب سات قریب آئی زیادہ اور شعلہ زن ہوئی گرمی لڑائی کی اور ابو عبیدہ بن الجراح لڑتے تھے اپنا نشان لیے ہوے اور سرداران مسلمان مثل اُنکے لڑتے تھے اور ارادہ کیا اور آئے ابو عبیدہؓ بن الجراح بجانب مسلمانون کے اور اُنکے ساتھ ہاشم اور مرقال اور بنی حمیر اور لخم اور جذام تھے اور ماریگئے یوم التعویر کو چالیس ہزار رومی یا کچھ زیادہ اس سے اور خالد بن الولید کے ہاتھ سے تو تلوارین اُنکی ٹوٹ گئین اور اُس لڑائی دیکھنے والون نے خالد بن الولید کے رجنگو مثل ایک سو بہادر شہسوار جوانون کی لڑائی کے روایت کیا ہی حازم بن معین نے بیان کیا ہی کہ نکلے مشرکین سے لڑائی مین ریشمی کپڑون والے لوگ سبز اور ابلق گھوڑون پر گویا وہ مثل پہاڑون کے تھے پس جب نکلے وہ درآئے بیچ لڑائی کے اور ایک ہی ساتھ حملہ کیا اُنھون نے اور بلند کی اُنھون نے اپنے بیچ مین ایک بڑی صلیب جوہر کی اور حملہ کیا اُنکے میسرہ نے ہمارے میسرہ پر اور اُنکے میمنہ نے ہمارے میمنہ پر پس فرار کیا ہمنے اُنکے سامنے سے گویا ہم مثل جانورون کے تھے جنگل مین اور دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے بجانب مسلمانونکے بھاگے وہ عورتونکی طرف اور عورتین اُنکے منھ مین مارتی تھین پس آواز دیکر کہتے تھے یہ لوگ اللہ اللہ لا تسلموا الاسلام بفراركم واتقوا اللہ ربکم اور تھے ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص قوم بنی محارب سے جسکا نام نجم بن مفرج تھا اور وہ بڑے حاضر جواب

اور خوش بیان اور فصیح ترین عرب اور بلند آواز تھے بنی معارب مین ایسے مشہور تھے کہ کہتے تھے فصحاے عرب اُنکے پاس سے سماعت
اُنکی نثر اور نظم کے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے صفوان بن راشد سے بیان کیا ہی کہ نہین پھیرا لوگون نے ہزیمت اور شکست
بعد حکم اور ید واللہ تعالی کے یرموک کی لڑائی مین مگر کلام ایک مرد کا بنی معارب سے جسکا نام مفرح تھا اور کوئی کلام اُنکا خالی از سجع اور
قافیہ نہین ہوتا تھا کہ وہ جمع کرتے تھے اس کلام کو اپنی حسن ترتیب سے اور یاد کیا ہمنے اُنکے کلام کو ہزیمت یرموک کے من جسکا ذکر کرینگے
ہم فصحاے متاخرین اصمعی اور ابو عبیدہ معمر مُنھین کے طرز کی پیروی کرتے تھے اور وعظ اُن کا بہ نسبت مسلمانونکے بروز جنگ یرموک کے
یہ ہی ایھا الناس ھذا یوم لہ ما بعدہ وقد عاینتم قربہ وبعدہ ولن تنالوا الجنۃ الا بالصبر علی المکارہ باللہ مایدخلھا من ھو فی الجھاد
کارھتہ وللہ فی عرض السموٰت جنۃ لحفوفۃ بالمکارہ ۔ واعلی الدرجات درجۃ الشھادۃ ۔ فارضوا عالم الغیب والشھادۃ
قد قام علی ساقہ وبدا المشفاق فی اسواقہ ۔ واختفی نفاقہ فی نفاقہ ۔ ما انتم اصحاب نبی العصر ۔ افالیستوی الثبات والنصر
بنتہ وادوح المصطفی بنباتکم وقد موالزم بصفاء نیاتکم وایاکم تولون الادبار فستوجب غضب الجبار اما والذی فدی اقدارہ اجری الفلک
والدوار وکل شئی عندہ بمقدار لقد تربیت الکحول العین بایدھن اباریق وکاس من معین فمن طلب البقاء ھان علیہ الیوم مایلقی فصبوا طلبکم ۔
تنالوا ربکم ۔ واحفظوا حملتکم ۔ تنالوا ابغیتکم ۔ واطعنوا الصدور ۔ تنالوا الحرز وشھوا لاسنۃ تنالوا الجنۃ ۔ واعتمدوا علی الصبر کسب لکم الاجر ۔
بنتہ والمومنین بحسن عملکم وایاکم ان تضلوا عن سبیلکم لاتوفقوا الکفار فی جملھم واعدلوا عن طریق قولھم ۔ واقتفوا من سبق من
اسلافکم فی فعلھم ۔ واسمعوا ما تلی فی القرآن من اجلھم ۔ عد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم
قال مبینا ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا ثم بین یعلم اللہ لکم ان فقال یعبدونی لا یشرکون بی شیأ ومن کفر
بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون ۔ سیروا فقد سبق المجدون واجتھدوا فقد فاز المجتھدون یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن
الا وانتم مسلمون اور حملہ کیا خالد بن الولید نے اور وہ سُرخ سر بند باندھے تھے اور ڈراتے تھے رومیونکو اپنی نام سے اور کہتے تھے کہ مین خالد بن الولید
ہون نہ نکلا اُنکے مقابلے مین ایک بطریق جسکا نام نسطور تھا اور وہ ریشمی کپڑے پہنے تھا اور آیا وہ درانحالیکہ طلب کرتا تھا خالد بن ولید کو بجانب میدان
لڑائی کے اور وہ تو تلا بن کرتا تھا اپنی زبان مین اور بلاقی ہوے دونون اور بڑی سخت لڑائی لڑے جیسا کہ چاہیے پس وہ نہایت لڑائی کی تیزی سے تھے
دفعۃ مُنھ کے بھل گرا گھوڑا خالد بن الولید کا اور جھکے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُسکے سر کی طرف اور دیکھا مسلمانونے اُنکی جانب کہ وہ جھکے ہین پس کہا
مسلمانونے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور خالد بن الولید کہتے تھے ہی ہی اور بلند کیا بطریق نے اپنی تلوار کو خالد بن الولید کی پشت پر پس پشت

کا سبب
طلب کرلگا دار بقا کو انسان
ہوگی پھر اسکی فنا کو انسان
جو چیز کہ آوینگی پس درست لازم
بنی نوع کو پاوینگے ہم
کردگار کو اور درست
کردم اپنے جملہ کو پاوینگے ہم
اپنی خواہش کو اور نیز
ہم شرکین کے سینون مین بلا
ہم حوران کو اور ساتھ
ہم آوینگے اور پاوینگے ہم
کو اور اعتماد کرو تم صبر پر
جاوینگے تم بہشت
کے اور نہ تم شریک ہونگے
کے اور نہ تم شریک ہونگے
کے اور نہ تم شریک ہونگے

اُنکی پشت کو اور کچھ کام نہین کیا اُسنے بسبب تلوار کے اور اُٹھا گھوڑا خالد بن ولید کا اپنی لغزش قدم سے اور گر پڑا تاج خالد بن الولید کا
اُنکے سر سے پس پکار کر کہا اُنھونے کہ لو میرے تاج کو پس لیا تاج کو ایک شخص نے بنی مخزوم سے پس کہ لیا خالد بن ولید نے اُسکو اپنے سر پر پس
کہا اُس شخص نے کہ ای ابا سلیمان تم اِس حال لڑائی مین ہو اور تاج طلب کرتے ہو پس کہا خالد بن ولید نے کہ بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جسوقت مُنڈایا تھا اپنے سر مبارک کے بالونکو حجۃ الوداع مین لیے لیے تھے مین نے کچھ موے مبارک اُنکی پیشانی کے پس فرمایا تھا محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم اِن بالونکو کیا کروگے مین نے عرض کی تھی کہ بطور تبرک کے رکھونگا مین ای رسول اللہ کے اور اعانت طلب کرونگا مین اُنسے
اپنے دشمنونکی لڑائی مین پس فرمایا تھا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمیشہ تم فتحیاب ہوگے جبتک کہ یہ بال تمھارے پاس رہینگے
پس رکھ لیا تھا مین نے اُن بالون کو آگے کیطرف اپنے تاج مین پس نہین ملاقی ہوا مین کسی جماعت سے کبھی حالانکہ وہ کلاہ سر پر تھا مگر یہ کہ شکست
دی مین نے اُس جماعت کو اور یہ سب ببرکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ خالد بن ولید نے مضبوط باندھا تاج کو
اپنے سر پر ساتھ سربند سُرخ کے اور حملہ کیا نسطور بطریق پر اور بلند کیا اپنی تلوار کو اُسکے شانے پر پس کاٹ ڈالا دوسرے شانے تک اور ارادہ
دوسرے وار کا اُسپر کیا پس حملہ کیا اُسکے ساتھیون نے اور کھینچ لیگئے اُسکو اپنی طرف پس ہلاک ہوا وہ اُنکے بیچ مین اور لوٹ گئین ہمتین اُن لوگونکی جو
باقی تھے اُنکے ملوک سے اور بڑا جانا اُنھون نے پیش قدمی کو اور بعد اِس معاملے کے خالد بن ولید بلاتے تھے اُنکو بجانب میدان جنگ کے پس
نہین نکلتا تھا کوئی اُنمین سے اور برابر خالد بن الولید شمشیر زنی کرتے تھے رومیون پہانتک کہ تھک گئے بازو اُنکے پس مہربانی کی زبیر حارث
بن ہشام مخزومی نے اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ ای امیر المومنین خالد بن ولید نے کیا جو کچھ نہیں واجب تھا اور ادا کیا حق
تلوار کا یہانتک کہ سُست ہوگئے بازو اُنکے پس اگر تم اُنکو حکم استراحت کا دو تو بہتر ہی پس چلے ابو عبیدہ بن الجراح اُنکی طرف اور قسم دلاتے تھے
اُنکو کہ نہ پیش قدمی کرین وہ اور کہتے تھے اُنسے کہ باز رکھو تم اُنکو اپنی ذات سے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای سردارین ہر طرح سے
شہادت کو طلب کرتا ہون پس اگر خطا کردنگین تو اللہ تعالی جانتا ہی میری نیت کو اور حملہ کیا اُنھون نے پس نہین پھرے وہ اپنے حملہ
سے یہانتک کہ ظاہر اور پورا کیا حملے کو اور مسلمانون نے قوت دی خالد بن الولید کو اُنکے حملے مین اور پھرے مسلمان جانب لڑائی کے
بعد اُٹھانے ہزیمت کے اور عورتین مردونکے آگے تھین اور برابر دونون کے لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ پھرے رومی اپنی پشتونکی طرف
اور مارے گئے اُنمین سے ہزارون گنتی مین اور زنجیر والے رومیونکا یہ حال ہی کہ شکست اُٹھائی اکثرون نے اُنمین سے اور پے سپر کیا اُن کو
گھوڑون نے اپنے سمون سے اور برابر اُنمین لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ میل کیا آفتاب نے بجانب غروب کے اور جدا ہوے بعض اُنکے
بعض سے اور یہ نکلا خون اُنکے بیچ مین اور فرش ہوگئی زمین ساتھ مقتولین کے اور زخم ظاہر تھے دونون لشکرون مین کثرت تھی زخمیونکی اور بھری
ہر قوم بجانب اصلاح اپنے حال اور معالجہ زخمیونکے اور عورتین مقرر تھین واسطے درستی کھانے اور بندش خستگیون اور علاج زخمونکے اور جس جنس
کی مردون کو ضرورت ہوئی عورتون نے اُسکی درستی کی اور نہین کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کسی کو صاحب نشانون سے واسطے نگہبانی کے
مسلمانون کے بلکہ نگہبانی کو اپنے ذمہ لیا ساتھ مہاجرین کے پس اُسی حال مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح گشت کرتے تھے کہ دفعتہ
دیکھا اُنھون نے دو سوارون کو کہ ملاقی ہوے اُنسے اور وہ دونون سوار گشت کرتے تھے اُنکی گشت کے ساتھ پس جب کہا ابو عبیدہ

بن الجراح نے کہا کہ اللہ کی قسم کہا دو لوگون سوارون نے محمد رسول اللہ پس نزدیک ہوئے اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح اور دیکھا تو ایک اُنمین کے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ دوسری زوجہ اُنکی اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا ہین پس سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنپر اور کہا کہ ای ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کس چیز نے تمکو نکالا ہی اُنھون نے کہا کہ مین نگاہبانی مسلمانو نکی کرتا ہون اُس سبب اُسکا یہ ہی کہ میری زوجہ اسماء نے مجھسے کہا کہ ای ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب ہی کہ مسلمان بازر ہینگے اس رات مین نگاہبانی سے پس آیا ہو سکتا ہی تجھسے کہ مساعدت اور قوت دہی کرو تم میری مسلمانو نکی نگاہبانی پر پس منظور کیا مین نے اُنکی بات کو پس دے شمکر یہ کیا اُنکا ابو عبیدہ بن الجراح نے در قسم دلائی اُنکو پھر جانیکی اپنے گھربار کیطرف پس نہین کیا اُنھون نے ایسا اور زبیر بن العوام اور زوجہ اُنکی تمام اُس رات مین گشت کرتے رہے **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ رومیونکے لشکر مین ایک شخص حمص کا تھا جسکو لوگ ابو الجعید کہتے تھے اور وہ رؤساے حمص سے تھا پس جب کہ جابلقا رومی روانہ ہوے مسلمانو نکی طرف بجانب یرموک کے تو اُترے وہ کھیتو نمین اور ابو الجعید نے اپنا مسکن اُسجگہ مقرر کیا تھا بسبب خوش ہونے آب وہوا کے اور چلا حمص سے اور اُترا لشکر روم کا کھیتو نمین اور وہان درخت ابو الجعید کے تھے اور اُسکی زوجہ نگاہبانی کرتی تھی اُنکی پس ابو الجعید نے رومیون کو اپنا مہمان کیا اور بزرگداشت کی اور کھانا کھلایا اُنکو اور پانی پلایا پس جب فارغ ہوا اُنکے سیکے موتے رومیونے اُس سے کہا کہ لا تو اپنی عورت کو ہمارے پاس پس انکار کیا اُسنے اس امر سے اور گالیان دین اور وہ لوگ نہین چاہتے تھے مگر اُسکی ہم بستری کو پس جب بجل کیا ابو الجعید نے اُنپر اس کلام مین قصد کیا اُنھون نے ہم بستری کا پس لیا اُس عورت کو تمام رات مصروف بازی رہے اُسکے ساتھ پس دیا ابو الجعید اور شور کیا اُسنے اور دعاے بد کی اُنپر پس مار ڈالا اُنھون نے اُسکے بیٹے کو پس آئی اُسکی ماں اور لیا اُسنے سر اپنے بیٹے کا اپنے دوپٹے مین اور لائی اُسکو بجانب پیشہ دلشکر کے اور شکایت کی اپنے حال کی اُس سے اور کہا اُس سے کہ دیکھ تو تیرے ساتھیون نے میرے بیٹے کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہی پس حق رسانی کر تو میری پس متوجہ ہوا وہ اس کے کلام پر اور عوض اُسکے بیٹے کا نہ لیا پس کہا اُس لڑکے کی ماں نے کہ قسم ہی خدا کی ہرگز نہ ہمیشہ غالب ہینگے عرب تمپر اور پھر گئی وہ دعاے بد کرتی تھی اُنپر پس تھوڑا عرصہ نگذرا تھا کہ اللہ تعالی نے مسلمانو نکے ہاتھ سے اُنکو ہلاک کیا پس جس آیا دن یرموک کا بعد اسکے کہ مار ڈالا خالد بن ولید نے سطور بطریق کو آیا ابو الجعید مسلمانو نکے لشکر مین اور کہا کہ یہ لشکر جو تمھارے سامنے اُترا ہی یہ بڑا لشکر ہی اور اگر حوالہ کرینگے وہ اپنے تئین تمکو واسطے قتل کے تو ہرگز نہ فرصت نہ پاؤگے تم اُنکے مار ڈالنے سے مدت کثیر مین پس اگر مکر و فریب کرو نمین اُنکے ساتھ اس رات مین ایسا فریب کہ فتحیاب ہو جاؤ تم اُنپر تو میرے ساتھ کیا کروگے اور کیا مجکو دوگے مسلمانون نے کہا کہ ہم یہ کچھ دیونگے اور یہ یہ چیزین اور کبھی ہم جو یہ نہ لیوین گے تجھسے اور نہ تیری اولاد سے اور ہن بات پر ایک عہد نامہ تجکو لکھدیوین گے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب عہد لے لیا اور مضبوطی حاصل کی اُسنے مسلمانو نسے گیا وہ رومیونکی طرف اور وہ لوگ نہین جانتے تھے کہ اُسکی بستی کسقدر ہی پس بعد یوم التعویر کے آیا ابو الجعید بو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس یا

فتح دمشق
ابو الجعید کا ذکر قریب ابو الجعید کا ساتھ رومیون کے

اُنکو اس حال مین کہ گشت کرتے تھے وہ اُس رات مین مع جماعت مہاجرین کے پس گیا ابو عبیدہؓ سے کہ یہ توقف کرنا اور بیٹھ رہنا تمہارا کس
کسو جہسے ہی اُنھون نے کہا کہ کیا کام کرین ہم اُسنے کہ جب کل کی رات آوے کثرت سے آگ روشن کرو تم پھر پلٹ گیا وہ رومیونکی طرف
تاکہ سچ پہونچا دے وہ اُنکو جب دوسری رات آئی روشن کیا مسلمانون نے دس ہزار سے زیادہ جگہونمین آگ کو پس جب روشن
ہوئی آگ آیا ابو عبیدہ اُنکے پاس پس کہا اُنھون نے کہ ہمنے سچ جب کہ تیرے کہنے سے آگ روشن کی ہر پس بعد اسکے کیا تدبیر ہی اُسنے کہا کہ مین
پانچسو آدمی تمھارے دلیر اور بہادر لونگا چاہتا ہون تاکہ مشورہ دونگا مین اُنکو اُس چیز کی جو دہ کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ
انتخاب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچسو مردونکو کہ منجملہ اُنکے عیاض بن غنم بن طارق الاسلامی اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور ضرار بن الازور
اور عبد اللہ بن قرط اور عبد اللہ بن یاسر اور عبد اللہ بن اوس اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور غانم بن عبد اللہ
الطائی اور سوا اُنکے اور لوگ مثل ان رئیسونکے تھے پس جب یکجا ہوے یہ لوگ سیدنا ابو الجعید اُنکو لیکر غیر راہ مین اور قصد کیا اُسنے ساتھ اُنکے
لشکر روم کا پس نزدیک ہوا اور قریب تھا کہ ملاوین وہ رومیونکو مین لیا ابو الجعید نے کچھ لوگونکو اُنمین سے اور راہ تبلائی اُنکو ندی کی گھاٹ
پر اور سوا اُسکے اور سکنہ یرموک کے اور کوئی گھاٹ کو نہین جانتا تھا اور کہا اُسنے سیدھا لو تم اُسپر لڑائی کو پھر شکست اُٹھاؤ تم اور چھوڑو
محکو اور اُنکو پس ایسا ہی کیا اُن لوگونے اور شور و حملہ کیا اور جاری ہوی لڑائی اُنکے اور رومیونکے بیچ مین پھر شکست اُٹھائی پانچسو مسلمانون
نے اور گئے گھاٹ کیطرف پس اُسیوقت شور کیا ابو الجعید نے اپنی آواز بلند سے اور کہا کہ اے گروہ روم کے تو تم اُنکو جنھون نے شکست
اُٹھائی ہی پس اُن مسلمانون نے روشن کیا ہی اپنی آگ کو واسطے تمھارے فریب ہی کے اور حیل کیا ہی اُنھون نے بھاگ جانے کا پس جلدی
روی بحالت جلدی کے درانحالیکہ وہ اس امر کو سچ جانتے تھے پس سوار ہوے بعض اُنکے ننگی پیٹھ گھوڑونپر اور بعض پیدل تھے اور چلے
وہ شکست اُٹھانیوالونکی طلب مین اور ابو الجعید جاتا تھا اُنکے سامنے یہانتک کہ ٹھہرا دیا اُسنے اُنکو ندی پر اور کہا کہ یہ گھاٹ ہی تو تم
اسکو پس آئے وہ درانحالیکہ آتے تھے پانی مین اور گرتے تھے مثل گرنے ٹیڈیونکے یہانتک کہ مر گئی اُنمین سے ایک جماعت کثیر کہ جسکا
احاطہ اور ادراک زبان اور وصف نہین ہو سکتا ہی پس اہل عرب نے اس ندی کا نام یاقوصہ رکھا راوی نے بیان کیا کہ یہ سرگذشت
رومیونکی ہی اور نہین جانا اُنمین کے آگے آنیوالے نے کہ پیچھے والے پر کیا گذری یہانتک کہ جب صبح کی اُنھون نے سنا اُنھون نے اس امر کو کہ
مسلمان بدستور اپنے لشکر مین ہین پس جانا اُنھون نے کہ مسلمانون نے سخت مصیبت ڈالی ہی رات کیو قتل و کشتگی تعداد اُنکے لشکر کی
پس کہا بعضون نے بعض سے کہ وہ کون شخص ہی جو رات کو شور کرتا تھا پس بعضون نے کہا کہ وہ منور کرنیوالا وہی مرد ہی جسکی زوجہ کیساتھ تم نے
ہم بستری اور بازی کی تھی اور مار ڈالا تھا اُسکے بیٹے کو اور تحقیق لیلیا اُسنے اپنا عوض تمسے راوی نے بیان کیا ہی کہ صبح کو سنا ہامان نے حال برآنیوالا
کا اپنے ساتھیونپر پس جانا اُسنے کہ بیشک وہ ہلاک ہوگا اور عرب سیر فتحیاب ہونگے پس کہلا بھیجا اُسنے قوریرس کہ کس کام دینا کا مشورہ دیتا ہی تو
محکو پس تحقیق غالب ہو گئے ہین عرب ہمپر اگر وہ ایک ہی ساتھ حملہ کرینگے ہمپر تو ہم مین سے کوئی شخص نہ بچیگا پس آیا مناسب ہی تیرے نزدیک یہ کہ
درخواست کرین ہم اُنسے اس امر کی کہ توقف اور تاخیر کرین وہ لڑائی مین یہانتک کہ کرین ہم کوئی فکر اور حیلا اپنی جانونکے بچانیکا پس کہا قوریرس نے تو اسکام
کو کر پس بلایا ہامان نے ایک شخص کو قوم نخم سے اور بھیجا اُسکو مسلمانون کیطرف اور یہ پیام دیا کہ لڑائی مثل دولہے کی ہی اور دینا گھومنے والی ہی اور تحقیق فریب کیا تمنے ہمارے ساتھ پس ظلم

فائدہ قوریرس کے جانے رومیون کے نہین جنگ کرنے مسلمانون سے اور ہامان کے بھیجنے قاصد کے اور مشورہ دینے کے اور آخر مشورہ دونگا کے سبب پس مین

فائدہ عرب کے پانی کنوین سے پیتے ہین اور پانی سے ایک دو دن رہ جاتے ہین اور دو دن سے زیادہ نہین رہتے اور یہان ایک مہینہ کا ذکر ہی اور یہ خلاف عادت ہی

اور بغاوت کرنیتم کہ ظلم کرنیوالا ہی ظالم اور آجکے دن تو قفس مین ڈالوگے اور کوہ سے پس جب کل ہوگی تو ہمارے تمھارے فیصلہ ہوجائیگا
آیا مخبی ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور ادا کیے پیام کیا اُسنے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُسکی درخواست کی منظوری کا
پس منع کیا اُنکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے ہی مرت اور کہا کہ سردار ایسا نکرو تم کہ بعد اسکے قوم کیواسطے اچھائی نہین ہی پس
کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے مخبی سے کہ جاتو اپنے ساتھی کے پاس اور کہدے تو اُن سے کہ ہم لڑائی مین تاخیر نکرینگے اور ہمکو اپنے کام مین جلدی ہی پس پھرا
ایلچی ماہان کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو ابوعبیدہ بن الجراح کے جواب سے جس پر اور دشوار گذرا اُسپر یہ امر سراسیمہ ہوا وہ اور کہا اُسنے
کہ مین عرب سے اس امر مین چشمداشت صلح کی رکھتا تھا پس قسم ہی حق صلیب کی کہ نکلے گا اُنکے مقابلے کو سوا کمیر کے دوسرا کوئی شخص پھر آواز دی
اُسنے رومیون اور ارکان تخت بادشاہ اور اُن لوگون کو جنپر بھروسا کرتا تھا وہ تختیون مین اور حکم دیا اُسنے کہ درست کرین وہ سامانکو واسطے لڑائی کے
راوی نے بیانکیا ہی کہ مستعد ہوئے وہ لوگ اور نکلا ماہان آگے لشکر کے اور صلیب اُسکے آگے تھی اور اُسیوقت مسلمانون نے لیا اپنی جگہونکو واسطے لڑائی کے
اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز صبح کی پڑھائی مسلمانونکو اور حکم کیا اُنکو جلدی کرنیکا لڑائی مین اور لیا اُنھون نے
اپنی جگہونکو واسطے لڑائی کے اور ٹھہرے ابوعبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اُس لشکر مین جو مشہور بہ لشکر زحف تھا اور نکلا آفتاب پس
اُسیوقت نکلا جرجیر جو بعض ملوک رومیون سے تھا طلب کیا اُسنے لڑنے والے کو اور کہا اُسنے نہ نکلے میرے مقابلے کو مگر سردار لشکر کا پس

فصل
ذکر لڑائی ابوعبیدہ بن الجراح کا جرجیر کیساتھ اور قتل کرنا اُسکے بیٹے کا ۱۲

جب سنا ابوعبیدہ بن الجراح نے حوالہ کیا اُنھون نے نشان کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اور کہا تم اسکے مستحق ہو پس اگر پھروگے مین اس
بطریق کی لڑائی سے پس نشان میرا ہی اور اگر مارڈالیگا وہ مجکو پس تم متکفل سرداری کے رہنا یہانتک کہ تجویز کرینگے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ موافق اپنی رائے کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین اُسکے مقابلے کو جاؤنگا سوا تمھارے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ مین ایسا
نکرونگا اور ضرور مین اُسکی طرف جاؤنگا اور اجر مین تم میرے شریک ہو پھر نکلا ابوعبیدہ بن الجراح اور ہر مسلمان اس امر کو زبون جانتا تھا
اور مسلمان اُسسے درخواست باز رہنے کی کرتے تھے پس مبالغہ کیا اُنھون نے نکلنے مین اور چھوڑ دیا مسلمانون نے اُنکی ذات پر پس جب نزدیک
ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح جرجیر سے اور دیکھا اُنکو اُسنے کہا کہ تمھین اس لشکر کے سردار ہو ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہان مین سردار ہون اور مین نے
منظور کیا تیری درخواست کو واسطے لڑائی کے پس تو ہی اور میدان لڑائی کا ہی پس نہین باقی ہی کوئی مرتھاری شکست مین مگر یہ کہ مارڈالونگا
تمھکو اور بعد ازین باہان کو جرجیر نے کہا کہ موت صلیب کی تمپر غالب ہوجائیگی پھر حملہ کیا جرجیر نے عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پر اور حملہ کیا اُنھون نے
جرجیر پر اور طول ہوئی اُن دونونکے بیچ مین لڑائی اور خالد بن الولید اور مسلمان لوگ دیکھتے تھے بیچ اور ابوعبیدہ بن الجراح کے اور دعا سلامتی اور
مدد کی اُنکے واسطے کرتے تھے راوی نے بیانکیا ہی کہ دور ہی خفیا کر کی جرجیر نے ابوعبیدہ بن الجراح کے سامنے سے اور چلا سامنے لشکر کے اور طلب کیا اُسنے
اُن دو رومیون میمنہ مشرکین کو اور بھیجا اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح نے اور باندھے ہوئے مدد اور سلامتی کی رکھتے تھے اور چلا ابوعبیدہ بن الجراح اُسکے پیچھے پس
اُسیوقت پھرا اُسپر جرجیر مثل بجلی کے اور ملاقی ہوا دونون ساتھ دو ضرب شمشیر کے پس ابوعبیدہ بن الجراح نے سبقت کی پہنچنے وار مین پس ماری ضرب
اُنھون نے جرجیر کے ایک خنانے پر کہ جدا نکل اُسکے دو ٹکڑے شانے سے پس تکبیر کہی اُسیوقت ابوعبیدہ بن الجراح نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور ٹھہرا ابوعبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ اُسکی لاش پر اور تعجب کرتے تھے اُسکے بھاری ڈیل ڈول سے اور نہین اُنھون نے کوئی چیز اُسکے اسباب سے پس لیا اُنھون نے زرہ خالد بن الولید

رضی اللہ عنہ نے کہا واسطے اللہ کے ہو نیکوکاری تمہارے ہی سردار ہو وتم اپنے نشان کیطرف کہ تحقیق کرچکے تم جو تمپر واجب تھا پس پھرے
ابو عبیدہ بن الجراح پس قسم دلائی مسلمانونے انکو اور کہا پھرنے کو پس پھرے وہ اور لیا اپنے نشان کو خالد بن الولید نے اور دیکھا ہاہان نے
بجانب جرجیر کے کہ مار ڈالا گیا ہی پس شوار گذرا اُسپر یہ امر کہ جرجیر ایک کن تھا اُسکے ارکان سے اور قصد کیا اُسنے بھاگنے کا پھر اُسنے کہا
اپنے دلمین کہ نہین لیے جاتا ہون مین کسی عذر کو نزدیک ہرقل بادشاہ کے اور نکلونگا مین اسطے لڑائی کے پس اگر مار ڈالا گیا مین تو راحت
پاؤنگا مین عار ونگ سے اور اگر صحیح وسالم رہا مین تو ہوگا میرے تئین نزدیک بادشاہ کے نیک عذر بھاگنے اور بیٹھ پھیرنے سے پس آگاہ کیا
اُسنے لوگونکو کہ وہ بذات خود ارادہ لڑائی کا رکھتا ہی پھر لیا اُسنے اپنا سامان جنگ اور پہنا اُسنے لباس کی تکلف اپنا اور نکلا گویا وہ بالکل
چمکتا ہوا سونا تھا پس یکبارگی کیا اُسنے اپنے پاس بطارقہ وقسیس اور راہبونکو اور کہا اُنسے کہ ہرقل بادشاہ تم لوگونسے زیادہ اہل مرکا دانا تھا
ارادہ کیا اُسنے قوم مسلمانون سے صلح کا پس مخالفت کی تمنے اُسکی اور آگاہ ہوتم کہ مین بذات خود لڑنے کو جاتا ہون پر آگے آیا اُسکے ایک بطارقہ
بادشاہ سے اور اُسمین ایک طریقہ عبادت اور دین کا تھا اور وہ کنائس اور راہبونکی تعظیم کرتا تھا اور تبعیت کرتا تھا اُس چیز کی جو اللہ تعالی نے فرض کی تھی
اُنپر انجیل مین اور نسب مین جرجیر سے قریب تھا پس جب جانا اُسنے جرجیر کے مارے جانیکا حال اور شوار گذرا اُسپر یہ امر اور کہا اُسنے کہ قسم ہی صلیب
کی کہ مین لڑنیو کو نکلونگا بجانب مسلمانونکے اور عوض لونگا پس جاملونگا جرجیر سے یا مار ڈالونگا اُسکے مارنیوالے کو پھر کہا اُسنے ہاہان سے کہ مقرر
ہوگیا مجھپر جہاد اور یہ کہ ادا کرون مین فرض مسیح کو اور مجکو ضرور کرنا ہی پس چھوڑا اُسکو ہاہان نے اُسکی رائے پر پس نکلا وہ اور نام اُسکا سرجس تھا
اور وہ زندہ پہنے ہوئے تھا اور وہ زرہ پر لوہا تھا اور لوہے کے بازو پہنے ہوئے تھا اور حمائل کیا تھا اُسنے تلوار کو اور نکالا تھا اُسنے بھجولیو اور پناہ
مانگی اُسکے واسطے قسوس نے اور کنیسونکی دھونی اُسکو دی اور آیا اُسکے سامنے راہب عمودیہ کا اور دی اُسکو ایک صلیب جو اُسکی گردن مین تھی
اور کہا کہ یہ صلیب مسیح کے زمانہ سے راہبونکی وراثت مین چلی آتی ہی اور راہب گمان کرتے ہین اُسکو اور چوستے ہین پس لے اُسکو کہ یہ مدد دیگی
تجکو پس لیا اُسکو سرجس نے اور نکلا وہ اور پکارا اُسنے لڑنیوالیکو ساتھ کلام عرب فصیح کے تا اینکہ گمان کیا لوگون نے کہ وہ عرب بنصرہ سے ہی پس نکلے
اُسکی طرف ضرار بن الازور مثل شعلۂ آگ کے جب نزدیک گئے اور دیکھا اُسکے بھاری دل دل کو خوفناک اور نام ہوکر وہ اپنے نکلنے پر اُسکے
مقابلے مین پھر کہا کہ قریب ہو کہ نہ بے نیاز کریگا یہ لباس اگر آگئی ہی موت پھر پلٹے ضرار مجھے کو پس کہا نامسلمانونے کہ ڈر گئے ہین پس کہا ایک
شخص نے کہنے والون سے کہ ضرار نے شکست اُٹھائی گھر سے حالانکہ ہمنے انکو ایسا کبھی نہین دیکھا تھا اور نہین کلام کیا ضرار نے کسی سے یہانتک کہ
گئے وہ اپنے خیمے مین اور نکالا اپنے کپڑونکو بدن سے اور باقی رکھا صرف ازار کو اور لیا ساتھ کر انکو اور حمائل کیا تلوار کو اور ڈھال کو پھر پلٹے
بجانب لڑائی کے بقصد قتال بطریق کے پس پایا اُنھون نے مالک نخعی کو کہ سبقت کی تھی اُنھون نے بجانب بطریق کے اور تھے مالک دراز قامت
کہ جسوقت سوار ہوتے تھے تو گھسٹتے تھے اپنے دونون پیر دونکو زمین پس دیکھا ضرار نے کہ مالک نخعی پکارتے ہین گرجدار لفاظ سے نفقدھا یا عباد
الصلیب الا رجل الجیب ناداھو محمد الجیب پس جواب دیا اُنکو گبر نے بسبب لاحق ہونے خوف کے پس گرد گھومے اُسکے مالک نخعی اور ارادہ
کیا اُسپر نیزہ مارنیکا اور آگے کیا اُسکی طرف اپنے نیزے کو پس دیکھا اُسکے بدن مین کوئی جگہ نیزہ مارنیکی بسبب زرہ وغیرہ کے جو اُسپر
تھی پس قصد کیا اُسکے گھوڑے کا اور نیزہ مارا اُسکے چوتڑ مین کہ نکلی نوک نیزہ کی دوسری جانب سے پس جھلا گھوڑا بسبب گرمی ضرب نیزہ کے

اور مارتا تھا اپنے ہاتھ پیر دنکو زمین پر اور ارادہ کیا مالک نے نیزہ کیلئے کہ نکالے اسکے پہلو سے کہ نیزہ در آیا تھا گھوڑے کی پہلو مین پس لوٹ
گیا نیزہ اور گر پڑا گھوڑا منہ بطریق کے اور وہ اُسکی پشت پر تھا اور نیزہ قائم رہا بطریق گھوڑے کی پشت سے اُترنے پر اسواسطے کہ وہ تھا
زنجیر دنکے بندھا تھا اپنے زین مین پس دیکھا مسلمانون نے بجانب ضرار بن الازور کہ وہ دوڑے بطریق کیطرف مثل آہو بارک کہ دوڑے
کے یہانتک کہ پہونچے کر کیطرف پس مارا اپنی تلوار کو اُسکے سر پر پس دو ٹکڑے کر دیا اُسکے سر کو اور گھوڑے اور لیلیا اُسکے اسباب کو پس
اُنکے سامنے مالک نخعی اور کہا کہ یہ کیا بات ہے اے ضرار بن الازور کہ شریک ہوئے تم میرے شکار مین ضرار نے کہا کہ تمھارا شریک نہین بلکہ تم
اُسکا مالک ہون کہا مالک نے کہ تم نہین مالک ہو سکتے ہو تم ہمارا جو اُسکو گھوڑا نے کہا دب سماع لقاعا کل جامد پس ہنسے
مالک نخعی اور کہا لو تم اپنے شکار کو گوارا کرے اللہ اُسکو تمھارے لئے ضرار نے کہا کہ یہ کلام نہین کیا تھا مگر بطور مزاح کے لو تم
اسباب کو پس قسم ہے خدا کی نہ لونگا مین اُسمین سے کسی چیز کو اور رد کی تمھارا ہے اور تم حق زیادہ ہو اُسپر اُٹھا لیا ضرار نے اُس مباب کو
اپنے کاندھے پر اور نہین قریب تھا یہ امر کہ اُٹھا دین وہ اسباب کو بسبب گرانی کے اور پسینہ ٹپکتا تھا اُنکے بدن سے بسبب بار کے پس
بن عابد نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے ضرار کو کہ اسوقت وہ پیدل چلتے تھے اور مالک نخعی سوار تھا یہانتک کہ پہونچایا اور ڈالدیا ضرار نے اُس
اسباب کو مالک نخعی کی فرودگاہ مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال دیکھکر کہ قسم ہے خدا کی یہ قوم ہین جنھون نے بہبہ کر دیا ہے اپنی جانون کو
واسطے اللہ کے اور نہین چاہتے ہین وہ دنیا کو رادی نے بیان کیا کہ جب بطریق لوٹ گئے بازو باہان کے پس آواز دی
اُسنے اپنی قوم کو اور دیکھا کہ اُنکو اپنے پاس تو کہا اُنسے کہ سنو تم اے جماعت بادشاہ کے اور پہونچاؤ تم اُسکو میرا پیام کہ مین نے نہین اُٹھا
رکھا ہے کسی طاقت کو شمشیر کو اس دین کی سرد ہی مین اور حمایت کی بیچ بادشاہ کی اور لڑائین اُسکی نعمتون کے سبب سے اور مین نہین قوت اور
طاقت رکھتا ہون غالب ہو جانیکی اسمان کے پروردگار پر اسواسطے کہ اُسنے ماہ تیلاوی بڑی عرب کو ہمپر اور مالک کر دیا ہے اُنکو ہمارے شہرون کا
اور اب مین کیا منھ لیکر بادشاہ کے پاس جاؤنگا یہانتک کہ نکلونگا مین اسواسطے لڑائی کے اور جاؤنگا مین نیزہ بازی در شمشیر زنی کی جگہ
مین اور رہین نے ارادہ کیا ہے کہ سپرد کرونہین نصیب کو تم مین کسی کو اور نکلونگی مین واسطے لڑائی مسلمانونکے پس اگر مارڈالا جاؤنگا مین تو راحت دیا ہونگا
مین عار و ننگ سے اور بادشاہ کی سرزنش سے اور اگر نصیب ہوگا غلبہ در عوض اسکے مین مسلمانونسے اور پھیرونگا مین صحیح اور سالم تو جانیکا
بادشاہ اس مرکو کہ نہین کمی کی مین نے اُسکی مدد ہی سے پس کہا اُن لوگون نے اگر بادشاہ نہ جاتو بجانب میدان جنگ کے یہانتک کہ جاؤنگے
ہلوگ بجانب لڑائی کے تیرے پیشتر مار ڈالے جائینگے ہلوگ تو انتظار ہے تجکو ہمکو کام سے کرنیکا جو تجکو منظور ہوگا پس قسم کھائی باہان نے
چارون کنیسونکی ہر امر مین کی اسکے پیشتر کوئی رد نیکو نہ آوے پس جب قسم کھائی باہان نے بازو بہبہ وہ لوگ اُسکے پھیرنے سے پس بلایا باہان نے اپنے بیٹے کو
جو اُسکے ساتھ تھا پس دیدی صلیب اُسکو اور کہا اُسنے کہ ٹھہر تو میری جگہ مین اور سامنے لایا گیا باہان کے سامان جنگ نہیں
پہن لیا اُسنے اُسکو واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے کہ وہ سامان جنگ جسکو باہان پہنکر لڑنے کو نکلا تھا ساٹھ ہزار کے برابر تخمین
کیا گیا کہ وہ سب جڑاؤ تھا موتی اور یاقوت سے اور جب قصد کیا اُسنے بجانب میدان کے نکلنے کا آیا اُسکے سامنے ایک سانپ عمور یکا
اور کہا اُسنے اے بادشاہ مین نہین دیکھتا ہون تیرے واسطے کوئی راہ میدان جنگ مین جانیکی اور نہین دست رکھتا ہو نمین

ف ۱ بہت دوڑنے والے

ف ۲ ذکر نکلنے باہان کا اسکے اصحاب کے بقام یرموک

اُس بات کو تیرے واسطے باہان نے کہا کسو جسے تو کہتا ہی اُسنے کہا کہ مین نے تیری نسبت ایک خواب دیکھا ہی پھر تو اس راہ سے
اور چھوڑ تو دوسرے کو سوائے اپنے واسطے نکلنے میدان جنگ کے باہان نے کہا کہ مین تو یہ نہ کرونگا اور مرجانا مجکو دوست تر ہی عار و
ننگ سے پس دھونی ذمی راہبون نے اُسکو اور پناہ لی اور دعا مانگی اُسکے واسطے اور نکلا باہان بجانب لڑائی کے اور گویا وہ ایک چمکتا ہوا پہاڑ سونیکا
تھا پس آپس مین یہانتک کہ ٹھہرا وہ دونون صفون کے بیچ مین اور طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو اور ڈھایا اپنے نام سے پہلے اُسکو پہچانا وہ خالد بن
الولید تھے پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ باہان سردار قوم کا ہی اور قسم ہی خدا کی کہ وہ نہین نکلا ہی مگر یہ کہ اُسکے نزدیک کوئی بات ہی اور سچی
بیان کیا ہی کہ باہان خوف دلاتا تھا اپنے نام سے پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک جوان قوم دوس سے اور کہا اُس جوان نے کہ مین مشتاق بہشت کا ہون
اور باہان کے ہاتھ مین عمود سونیکا تھا پس راہ اُسنے عمود ایسی شدت سے جوان دوسی پر کہ قتل کیا اُسکو اور جلدی لیگیا اللہ تعالی اُسکی روح کو
بجانب بہشت کے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے اُس جوان دوسی کو کہ جسوقت یہ امر بسبب خوشی کے ہوا
اشارہ کرتا تھا اپنی انگلی سے بجانب آسمان کے اور نہین ڈرایا تھا اُسکو اُس چیز نے جو لاحق ہوئی تھی پس جانا مین نے کہ یہ امر بسبب غشی اور
سرور کے ہی دیکھنے حوران بہشتی سے اور گھوما باہان اُسکے گرد اور قوی ہوا دل اُسکا بسبب مارڈالنے اُس دوسی کے اور طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو
پس دوڑے اُسکی طرف مسلمان انخالیکہ وہ سب یہ دعا مانگتے تھے اللھم اجرقتلہ علی ایدی پس سبکے پہلے مالک نخعی نکلے اور برابری کی اُسکی
میدان مین اور مبادرت کی باہان سے ساتھ کلام کے اور کہا کہ اے مغرور مت کر تو اُس شخص کے مارڈالنے پر اسلوسطے کہ وہ ساتھی ہمارا مشتاق
ملاقات اپنے پروردگار کا تھا اور نہین ہی کوئی ہم مین مگر یہ کہ مشتاق ہی بہشت کا پس اگر چاہتا ہی تو ہمسایگی ہماری بہشت مین پس کہہ
تو کلمہ شہادت کو پس اگر نہین منظور ہی یہ تو جزیہ دے ورنہ تو بیشک ہلاک ہوگا پس کہا باہان نے کہ یا تم میرے ساتھی خالد بن الولید ہو
پس کہا اُنھون نے کہ نہ بلکہ مین مالک نخعی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہون پس کہا باہان نے ضرور ہی لڑائی پھر حملہ کیا اُسنے مالک
نخعی پر اور تھا وہ ملعون اہل شجاعت سے اور بھروسا کیا اُسنے اپنے عمود پر اور مارا مالک نخعی کے خود پر پس دریا آیا خود اُنکی پیشانی مین پس
پھر گئی ہڈی اُنکی آنکھ کے اوپر کی پس اسدن سے نام اُنکا مالک اشتر نخعی رکھا گیا اور ارادہ کیا مالک اشتر نے بسبب صدمہ ضربت باہان کے پھرنے
کا پھر تامل کیا اُسنے ارادہ فرار مین پس باز رکھا اُنھون نے اپنے نفس کو اور جانا اُنھون نے یہ امر کہ اللہ تعالی مدد کرنیوالا اُنکا ہی اور خون جاری تھا
اُنکے زخم سے اور دشمن خدا جانتا تھا کہ مین نے مارڈالا ہی مالک اشتر کو پس وہ منتظر تھا اِس امر کا کہ کب وہ اپنے گھوڑے سے گرتے ہین اور
اُسیوقت حملہ کیا مالک اشتر نے اُسپر اور پہونچین اُنکو آوازین مسلمانونکی اِس آواز سے کہ اے مالک اللہ تعالی سے اعانت طلب کر تم
کہ وہ اعانت کریگا تمھاری نزدیکی پر مالک اشتر نے بیان کیا ہی کہ اعانت طلب کی مین نے اللہ تعالی سے اور درود بھیجا مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر پس مارا مین نے اُسکے ایک بڑا وار پس کاٹا میری تلوار نے لیکن وہ برش سست کرنیوالی نہ تھی پس جانا مین نے کہ موت مثل شہپرہ
کے ہی پس جب جانا اور پایا باہان نے اثر زخم کا پھیرا اُسنے اپنے مُنھ کو اور داخل ہوا وہ اپنے لشکر مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جب بھاگا
باہان لشکر اشتر کے سامنے سے شکستہ اُٹھا کر کہا خالد بن الولید نے مسلمانونکو کہ اہل لشکر مدد دہی اور سختی کے حملہ کرو تم قوم پر جبتک کہ وہ خوف مین
ہین پھر حملہ کیا خالد بن الولید اور اُنکے ہمراہی لشکر نے اور حملہ کیا ہر سردار نے ساتھ اپنے ہمراہیونکے اور تبعیت کی اُنکی مسلمانونکی جماعت نے ساتھ تہلیل

اور تکبیر کے پس کچھ تھوڑا صبر کیا رومیون نے اُنکے مقابلے مین یہانتک کہ جب غائب ہوا آفتاب اور تاریک ہوگیا کنارہ آسمان کا چھوڑدیا رومیون نے اپنی جگہ کو درانحالیکہ وہ شکستہ اُٹھانیوالے اور بھاگنے والے تھے اور تعاقب کیا اُنکا مسلمانون نے درانحالیکہ قتل کرتے تھے اور گرفتار کرتے تھے اُنکو پس بھاگ گئے اُنمین سے قریب ایک لاکھ کے اور گرفتار ہوئے چالیس ہزار اور ڈوب مری ندی مین ایک جماعت کثیر جنکا شمار نہین ہوسکتا ہے اور ٹکڑے ٹکڑے ہوئے اور ہلاک ہوئے بعض اُنمین کے پہاڑون اور جنگلون مین اور گروہ مسلمانون کے اُنکے پیچھے تھے کہ لاتے تھے اُنکو پہاڑون سے گرفتار کرکے اور برابر مسلمان اُنکو قتل اور قید کرتے تھے یہانتک کہ گذری کچھ تھوڑی رات پس کہلا بھیجا ابوعبیدہ بن الجراح کے مسلمانون کے پاس کہ چھوڑ دو تم ان کو صبح تک پس مسلمان لوگ پھرتے تھے اپنے لشکر کیطرف اور ہاتھ اُنکے پُر تھے غنائم اور سراقات اور سونے چاندی کے برتنون اور زرہ اور سلاح اور ستھیار اور طناقش سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مقرر کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لوگون کو واسطے یکجا کرنے غنائم کے اور رہا گذرانی مسلمانون نے درانحالیکہ وہ خوشحال اور سرور مین تھے بسبب شامل ہونے مدد اللہ تعالیٰ کے اُنپر یہانتک کہ جسوقت صبح کی اُنھون نے پس نہ معلوم ہوئی رومیونکی کوئی خبر اور جا پڑے اکثر رومی یرموک کے غارون اور گڑھون مین راوی نے بیان کیا ہے کہ ارادہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے شمار کرنے تعداد مقتولین مشرکین کا دشوار قادر ہوسکے وہ اسکے شمار پر گرساتھ کلمہ کے پس حکم کیا اُنھون نے کاٹنے لکڑیکا جنگل سے اور رکھتے تھے شمار کرنیوالے ہر مقتول پر ایک لکڑی کو پس شمار کیا لکڑیون کو تو معلوم ہوا کہ تعداد مقتولین کی ایک لاکھ پانچہزار ہے اور قیدی چالیس ہزار تھے اور مارے گئے مسلمانون سے چار ہزار کچھ زیادہ اور پایا ابوعبیدہ بن الجراح نے کچھ سرونکو یرموک سے پس نہین بھیجا نے جاتے تھے کہ آیا وہ سرعرب متنصر کے ہین یا مسلمانونکے پس حکم کیا اُنکے غسل دینے کا پھر نماز پڑھی اُنپر اور اُن لوگون پر جو ہار گئے تھے اور حکم کیا اُنکے دفن کرنیکا اور جدا ہوئے گرد مسلمانون کے تلاش رومیونکے پہاڑون اور جنگلون مین اور سُوقت دیکھا اُنھون نے ایک چیز واہمہ کو کہ سامنے آیا ہے اُنکے پس کہا اُنھون نے اُس سے کہ آیا گذرا ہے تو ہی طرف ہوکر کوئی شخص رومیون سے اُسنے کہا ہان گیا ہے میرے طرف ایک بطریق اور اُسکے ساتھ قریب چالیس ہزار آدمی کے تھے واقدی رحمہ اللہ نے بیانکیا ہے کہ یہ بطریق جسکا حال چرواہے نے بیانکیا ہان ملعون تھا لیس چھپا کیا اُنکا خالد بن الولید نے اور ڈھونڈھتے جاتے تھے وہ اُنکے نشان قدمونکو اور اُنکے ساتھ لشکر زحف کا تھا پس پایا اُنکو دمشق مین پس جب نزدیک ہوئے اُسنے تکبیر کہی مسلمانون نے اور حملہ کیا خالد بن الولید نے اور رکھا تلوار کو اُنمین پس پھاڑ ڈالا اُنمین سے بہتونکو اور ہان پیادہ ہوگیا تھا اپنے گھوڑے سے اور یہ کام اُسنے اپنی جان بچانے کیواسطے کیا تھا پس سامنے آیا ایک شخص مسلمانونسے پس حمایت کی ہان نے اپنی جانکی اُس شخص نے مار ڈالا اُسکو اور قتل کیا ہان کے نعمان بن زندی یا عاصم بن خولی لیر لوعی تھے اور اختلاف ہے راویون مین اُن دونات مین کہ اُن دونونسے کس شخص نے ہانکو قتل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ اُنکو جاننے والا ہے واقدی رحمہ اللہ نے بیانکیا ہے کہ نکلے اہل دمشق اور آئے وہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ آیا ہم اپنے اُسی عہد پر ہین جو ہمارے تمھارے بیچ مین ہوا ہے کہا خالد بن الولید نے کہ تم اپنے اُسی عہد پر ہو پھر چلے خالد بن الولید تلاش قوم مین پس پھاڑ ڈالا اُنکو جہان کہین پایا تا اینکہ پہونچے وہ بیت المقدس تک پس اقامت کی وہان ایکدن پھر واپس آئے اپنی راہ مین بجانب حمص کے پس ٹھہرے وہان اور پہونچی خبر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس روانہ ہوئے وہ یہانتک کہ آئے وہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے مع اپنے ہمراہی مسلمانونکے راوی نے بیانکیا ہے کہ سردار ان مسلمین تلاش رومیونکے ہر طرف ملک شام کے گئے تھے پس جب کیا ہے وہ سب پھرنا بجانب دمشق کے اور مقیم ہوئے سب لشکر وہان

---

۵۱ ذکر خبر یرموک
رومیونکا بمقام یرموک ۱۲
۵۲ نسائی یعنی گھسیٹنا
وفرش ۱۲
۵۳ فارق فروش
زم ۱۲
۵۴ فناقش یعنی پارچہ
گستردنی ۱۲
۵۵ ذکر ہلاک ہونے
ہان کا ۱۲ ۱۲
یہ یہ ۱۲ یہ یہ

اور یکجا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو اور نکالا اُسمین سے پانچوان حصہ اور لکھا خط بشارت اور فتح کا بنام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ان
الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلوتہ علی نبیہ المصطفٰی ورسولہ المجتبٰی من ابی عبیدۃ عامر بن الجراح اما بعد فانی احمد اللہ
لا الٰہ الا ھو واشکرہ طلبا لمزید ما اولی علی من نعمتہ وخصنا بہ من کرمہ ببرکۃ نبی الرحمۃ وشفیع الامۃ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واعلمک
انی نزلت الیرموک ونزل باھان بالقرب منا ولم یر المسلمون اکثر منہ جمعا ولا عدۃ افقدر اللہ تلک الجمیع ونصرنا علیہم بمنہ وفضلہ
فقتلنا منہم زھاء علی مائۃ الف وخمسۃ آلاف واسرنا اربعین الفا وقتل من المسلمین اربعۃ آلاف ختم اللہ لہم بالشہادۃ ووجدت
دؤسا قطعتہم اعرف اصحابھا فصلبت ودفنتہا وقتلنا ھان علی مشق قتلہ عاصم بن خولی الیربوعی وکان قبل الوقعۃ نصب علیہم رجلا
منہم یقال لہ ابو الجعید من اھل حمص فالقاھم فی موضع بین الیرموک یقال لہ الیاقوصۃ فغرقہم ما لا یحصیہم الا اللہ تعالٰی واما
من قتل فی الوادیۃ والجبال من المنھزمین وغیرھم فاخذت عدتھم سبعون الفا وقد ملکنا اللہ اموالھم واھلوھم وحصونھم بلادھم وکتبنا الیک
فی ھذا العدد الفتح من دمشق وقد جمعت الغنائم وخمستہا منتظرا امرک فی الخمس والغنائم والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلی جمیع المسلمین

اور لپیٹا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور مہر کی اُسپر اپنی اور بلایا حذیفہ بن الیمان کو اور دیا خط اُنکو اور ساتھ گئے اُنکے دس مسلمان مہاجرین
اور انصار سے اور کہا حذیفہ سے کہ روانہ ہو تم ساتھ خط فتح اور بشارت کے بجانب امیر المومنین کے اور مزدوری تمھاری اللہ تعالٰی دیگا
پس لیا حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوے وہ اُسیوقت اور اُسی ساعت مین اور وہ دس مسلمانون اُنکے ساتھ تھے درانحالیکہ وہ کوشش
کرتے تھے چلنے مین دن اور رات کو تا انیکہ پہونچے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب شکست
دی اللہ تعالٰی نے رومیونکو یرموک کے دن اور ہوا معاملہ مطابق اُسکے جو اللہ تعالٰی نے مقدر کیا تھا دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شب نصیحت
روم کو یہ خواب کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے روضۂ مقدس مین ہین اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اُنکے ساتھ ہین اور عمر رضی اللہ
عنہ سے سلام کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا دل مسلمانون سے متعلق ہے اور نہین مین جانتا ہون کہ اللہ تعالٰی نے اُنکے ساتھ
کیا کیا اُنکے دشمنونکے معاملہ مین اور مین نے سُنا ہے کہ رومی آٹھ لاکھ ہین پس ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے عمر
خوش ہو تم کہ بتحقیق فتح دی اللہ تعالٰی نے مسلمانونکو اور شکست دی اُنکے دشمنونکو اسقدر اُنمین سے مارے گئے پھر پڑھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین اور نے بیان
کیا ہے کہ جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگونکو اور آگاہ کیا مسلمانونکو اپنے خواب سے پس خوش ہوے

مسلمان اُسکے سبب سے اور جانا اُنھوں نے کہ شیطان خواب مین صورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہین بن سکتا ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ
جب آئے حذیفہ بن الیمان اور رہے مسلمان مع خط ابو عبیدہ بن الجراح کے مشعر فتح شام کے پس تھا مضمون اُنکے خط کا مطابق بشارت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس سجدہ شکر کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور پڑھکر سُنایا خط لوگون کو پس بلند ہوئین آواز مین مسلمانون کی ساتھ شکر اور
تعریف پروردگار عالم کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ سے کہ آیا تقسیم کر دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو اُنھون نے کہا کہ نہین یا امیر المومنین ملک
اُنھون نے جُدا کیا پانچوین حصہ کو اور وہ منتظر تھا لے حکم کے ہین پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قلم دوات کو اور لکھا خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس
عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر بن الخطاب الی عامله الشام سلام علیك فانی احمد الله الذی لا الا هو و اصلی علی نبیه صلی الله
علیه وآله وسلم وقد فرحت بما فتح الله علی المسلمین من نصر و الغرام عدوهم فاذا وصل الیك کتابی هذا فاقسم الغنائم علی المسلمین و فضل اهل البصائر
واعط کل ذی حق حقه و احفظ المسلمین فی انفسهم و اطفالهم و اقم بالموضع حتی یاتیك امری والسلام علیك و علی من معك و رحمة الله و برکاته
پھر لپیٹا خط اور دیا حذیفہ بن الیمان کو پس لیا حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوئے وہ تا اینکہ پہنچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس پایا اُنکو دمشق مین پس سلام
کیا اُنکو اور دیا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس جب پڑھکر سُنایا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خط مسلمانون کو حکم کیا لانے
غنائم کا پس لائے گئے غنائم اُنکے سامنے پس تقسیم کیا اُسکو مسلمانون پر پس بہوا بخاہر سوار کے حصہ مین چودہ ہزار مثقال سرخ سونا اور ہر پیدل
کے حصہ مین آٹھ ہزار اور اسیطرح چاندی بھی تقسیم ہوئی اور دیا فرس عجمین کو ایک سہم اور فرس عتیق کو دو سہم اور ملا دیا ذو دین کو
عربین پس جب اسطرح تقسیم کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا اصحاب العجمین نے کہ ملا دو تم ہمکو ساتھ عرب کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہ مین نے تقسیم کیا ہے غنائم کو تمپر جیسا کہ تقسیم فرمایا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ملا دو تم ہمکو صاحب غنیمت کو پس نا مانا اُنھون نے
اُنکے قول کو اور لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حال اختلاف لوگون کا پس خیل و عجمین اور عرب کے پس لکھا
اُنکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط اس عبارت سے اما بعد فانك قد فعلت سنة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لتعد حکم فلفظ الفرس
العربی سهمان و العجمین سهما و اعلم ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم العربی و هجن العجمین فجعل للعجمین سهما و للعربی سهمین پس
جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھکر سُنایا مسلمانون کو اُنھون نے کہا کہ قسم ہے خدا کی نہین ارادہ کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح
نے ناحیز کرنے کسی مرد کا تم مین سے ولیکن متابعت کی تھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب
تقسیم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو مسلمانون پر کہا اُن سے خالد بن الولید نے کہ ایک شخص مسلمانون سے خواہش کرتا ہے میرے
واسطے اس امر کی کہ ملا دو تم اُسکے ہجین گھوڑے کو عربی گھوڑے مین اور دو تم اُسکو دو سہم پس انکار کیا ابو عبیدہ بن الجراح
نے اور کہا قسم ہے خدا کی کہ جانتا مٹی کا مجکو دوست تر ہے اس سے غنم بن زہیر نے روایت کی ہے کہ حاضر ہوئے میرے جد زبیر بن العوام
یرموک کی لڑائی مین اور اُنکے پاس دو گھوڑے تھے کہ ایک دن ایک پر سوار ہوتے تھے اور ایک دن دوسرے پر پس جب آیا وقت
تقسیم غنائم کا دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو تین سہم اور اُنکے گھوڑے کو دو سہم پس کہا زبیر بن العوام نے کہ آیا تم میرے ساتھ اس
طرح سے نہ کروگے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بروز حنین کے میرے ساتھ کیا تھا میرے ساتھ دو گھوڑے تھے پس دیا تھا

ف ۱۰ ترجمہ خط از جانب عبد اللہ عمر بن خطاب بسوی عامل او بر شام کہ بعد حمد خدا و درود بر پیغمبر من ان مسلمانون کو فتح و نصرت دی اور ہلاک کیا دشمن کو پس جب پہونچے تجھکو میرا یہ خط تقسیم کر غنیمت کو مومنون پر پس اس لشکر کی جگہ سوا کوئی معبود نہین اور درود بھیجتا ہون محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور درود بھیجتا ہون پیغمبرون اور سلام اوپر تجھ اور اوپر ان مسلمانون کے جو تیرے ساتھ ہین اما بعد پس بیشک تو نے عمل کیا ہے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس حکم کر لشکر کو پس بیشک اسپ عربی کو دو سہم ہین اور اسپ عجمی کو ایک سہم ہے اور جان لے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عجمی کو عربی کیا ہے پس دیا عجمی کو دو سہم اور عربی کو ایک سہم اور والسلام

ف ۱۱ یعنی کہا ابو عبیدہ نے کہ آیا تم میرے ساتھ اس طرح سے نہ کروگے کہ اصل کے ایک سہم اور واسطے اصیل کے دو سہم ف ۱۲ عجمین یعنی ناکس و فرومایہ و ہندی دو غلا ۱۲ ف ۱۳ عتیق یعنے اصیل ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو پانچ سہم اور میرے گھوڑے کو چار سہم مقداد بن عمرو نے کہا کہ میں تھا اور تم بدر کی لڑائی میں اور میرے ساتھ دو گھوڑے تھے سو دونو یا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو ایک حصہ واسطے میرے دونوں گھوڑونکے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم سچے ہو اسی مقدار اداب میں کام کرونگا مثل کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو کیا تھا انھوں نے بدر و حنین کے دن اور گواہی دی اسپر عبد اللہ انصاری پس گواہی دی انھوں نے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر بن العوام کو حنین کے دن پانچ سہم عطا فرمائے تھے پس دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچ سہم زبیر بن العوام کو پس جب ایسا کیا انھوں نے تو آئے عمر کے پاس جنکے پاس چار گھوڑے اور پانچ گھوڑے تھے پس کہا انھوں نے کہ ملا دو تم مجکو ساتھ زبیر بن العوام کے پس اجازت طلب کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اس بات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پس جواب لکھا حضرت عمرؓ نے کہ سچے ہیں زبیر بن العوام بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنین کے دن انکو پانچ سہم عطا فرمائے تھے پس تو دو تم اور کسی کو سوا انکے مثل انکے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب شکست دی اللہ تعالیٰ نے رومیونکو یرموک کی لڑائی میں مسلمانونکے ہاتھ پر پہونچی خبر ہزیمت لشکر اور قتل یاہان کی ہرقل کو اسنے کہا کہ میں جانتا تھا کہ معاملہ ایسا ہی ہوگا پھر توقف کیا اسنے یا انتظار دیکھنے اس امر کے کہ اب مسلمان لوگ کیا کام کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مسلمانونکا حال یہ گذرا کہ اقامت اختیار کی انھوں نے ایک مہینا برابر دمشق میں اور یکی کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکے پاس اور کہا انسے کہ مشورہ دو تم مجکو ہیں مرکاکہ میں کون کام کروں اور کسطرف جاؤں سواسطے کہ میری رائے تو ہیں مرر قرار پائی ہے کہ یا بجانب قیساریہ کے کوچ کروں یا بطرف بیت المقدس کے پس تم لوگونکی کیا رائے ہے پس کہا مسلمانونے کہ تم مرد امین ہو اور تم جہان کہیں جاؤگے ہم تمھاری متابعت کرینگے پس کہا معاذ بن جبل نے کہ ای امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو پس وہ جہان کہیں جانیکا حکم تمکو دیویں پس طلب اعانت کرو تم اللہ سے اور روانہ ہو تم اسطرف کو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تمھاری رائے صائب ہے توفیق خیر دے اللہ تعالیٰ تمکو اور تمکو پھر لکھا انھوں نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہیں مضمون کا کہ میں ارادہ قیساریہ یا بیت المقدس کا رکھتا ہوں اور تمھارے حکم کا منتظر ہوں اور بھیجا خط ہاتھ عرفجہ بن ناصح نخعی کے اور حکم روانگی کا انکو دیا پس روانہ ہوئے وہ یہانتک کہ پہونچے مدینہ طیبہ میں اور دیا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس پڑھا حضرت عمرؓ نے خط کو اور مشورہ کیا اہل مرمین مسلمانونسے پس کہا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے کہ ای امیر المومنین حکم کرو تم ابو عبیدہ بن الجراح کو کہ جاوے ترین وہ بجمعیت لشکر مسلمانونکے بیت المقدس کے پس گھیرلیویں اسکو اور لڑیں وہانکے لوگونسے کہ یہ بہتر اور مبارک رائے ہے ہیں جسوقت فتح کریگا اللہ تعالیٰ بیت المقدس کو پھیر دیوے وہ اپنے لشکر کو بجانب قیساریہ کے کہ وہ بعد اسکے فتح ہو جاویگی کر چاہا اللہ تعالیٰ نے ایسی ہی خبر دی تھی مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ نے کہا کہ سچ فرمایا تھا مصطفے صلوۃ اللہ علیہ نے اور سچے ہو تم ای ابا الحسن پھر منگایا دوات کاغذ اور لکھا خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر امیر المومنین الی عاملہ بالشام ابی عبیدۃ فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ قد وصلنی کتابک وستنتیجہ الی فاصحت متوجہ قبل شام بن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلمسیر الی بیت المقدس فان اللہ یفتحھا علی ید ک والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل پھر لپیٹا خط اور دیا عرفجہ بن ناصح نخعی کو اور حکم کیا عجلت روانگی کا پس روانہ ہوئے عرفجہ تا انیکہ پہونچے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس لیا انکو جابیہ میں اور دیا خط انکو پس پڑھکر سنایا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط مسلمانونکو پس خوش ہوئے وہ بسبب اپنی عزیمت کے بجانب بیت المقدس کے

۲ خط ہے عمر رضی اللہ عنہ کا ابو عبیدہ کے نام کہ لکھا ہے اس نے عرفجہ بن ناصح نخعی کے ہاتھ پس پہونچا عرفجہ جابیہ میں اور ابو عبیدہ سے ملا اور دیا خط اسکو پس پڑھکر سنایا ابو عبیدہ نے مسلمانونکو پس خوش ہوئے مسلمان بسبب اپنی عزیمت کے بجانب بیت المقدس کے

۱۲۱۲

ف ذکر کوچ کرنے لشکر مسلمانوں کا بجانب بیت المقدس کے اور فاصرہ کرنا اُس کا ۱۲

پس بلایا اُسیوقت ابوعبیدہ بن الجراح نے یزید بن ابی سفیان کو اور بنایا اُنکے واسطے ایک نشان سُرخ اور دیا اُنکو وہ نشان اور ساتھ کیے اُنکے پانچ ہزار سوار مسلمانونسے اور روانہ کیا اُنکو اور کہا کہ اے بیٹے ابی سفیان کے میں نہیں جانتا ہوں تمکو مگر خیر خواہ دین کا پس جب قریب ہو تم شہر ایلیا کے پس بلند کرو تم اپنی آوازن کو ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور سوال کرتا ہو میں اللہ سے بواسطہ مرتبہ اُسکے نبی اور صالحین سکنائے بیت المقدس کے اس امر کا کہ آسان کرے اللہ تعالیٰ اُسکی فتح کو مسلمانو پھر پس لیا یزید نے نشان کو اور روانہ ہوا وہ بارادہ بیت المقدس کے پھر بلایا ابوعبیدہ بن الجراح نے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بنایا اُنکے واسطے ایک نشان سیاہ اور سپرد کیا اُنکے اور ہمراہ گئے اُنکے پانچہزار سوار اہل یمن اور حضرموت اور کہلان اور طے اور خولان اور سنبس ازد اور کہار روانہ ہو تم اور یہانتک کہ پہونچو تم بیت المقدس کو پس اُترو تم مع اپنے لشکر کے اور نہ ملاؤ تم اپنے ساتھیون کو یزید بن ابی سفیان کے ساتھیونمیں پھر بنایا تیسرا نشان اور وہ نشان سفید تھا اور سپرد کیا مرقال ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار عرب قوم مضر وغیرہ سے اور روانہ کیا اُنکو پیچھے شرحبیل بن حسنہ کے اور کہا کہ اُترو تم بیت المقدس کی شہر پناہ پر اور ہو جگہ تمھاری اُترنیکی دور تمھارے دونون ساتھیونسے اور بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا مسیب بن نجبۃ الفزاری کو اور کہا اُسے کہ جا ملو اپنے بھائیون میں اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار قوم نخع اور خشم اور غطفان اور فزارہ سے اور بنایا پانچوان نشان اور سپرد کیا قیس بن ہبیرۃ المرادی کے اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار اُنکی قوم سے اور پھر بنایا چھٹا نشان اور سپرد کیا عروہ بن مہلہل بن زید الجمل کے اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار اُنکی قوم سے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تمام وہ لشکر جو روانہ کیا تھا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بجانب بیت المقدس کے تیس ہزار تھا اور روانہ ہوے سرداران لشکر چھ دنمیں اسطرح سے کہ ہر سردار ایک دن میں روانہ ہوتا کہ ڈراوین وہ دشمنان خدا کو ہر روز بسبب پہونچنے ایک سردار مع لشکر کے اور جو پہلے ظاہر ہوا اُنپر وہ یزید بن ابی سفیان تھے پس جب قریب ہوے اُنسے تکبیر کہی انھونے اور اُنکے ساتھیونے اور سُنا اہل بیت المقدس نے شور اُنکی آواز ونکا پس ہلگئے دل اُنکے اور چڑھے وہ شہر پناہ کے اوپر پس جب دیکھا اُنھونے بجانب قلت ہمراہیان یزید بن ابی سفیان کے ناچیز جانا اُنکو اور سمجھے کہ کل تعداد لشکر کی یہی ہے پس اُترے یزید بن ابی سفیان مع ہمراہیونکے قریب باب ارحا کے اور آئے دوسرے دن شرحبیل بن حسنہ اور تیسرے دن مرقال ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص پس اُترے وہ باب غربی پر اور آئے تیسرے دن مسیب بن نجبۃ الفزاری پس اُترے اُسطرف بیت المقدس کے اور آئے چوتھے روز قیس بن ہبیرۃ المرادی پس اُترے سامنے اُسکے اور عروہ بن مہلہل بن یزید الجمل پس اُترے وہ قریب راہ رملہ سامنے محراب داؤد علیہ السلام کے عبداللہ بن عامر ربیعہ القطقانی نے بیان کیا ہے کہ نہیں آیا اور اُترا کوئی شخص مسلمانوں میں سے بیت المقدس پر مگر یہ کہ اُترکر نماز پڑھی اُسنے بیت المقدس کے سامنے اور تکبیر کہی اور دعاے مدد اور فتح کی دشمنونپر مانگی اور ٹھہرے ابوعبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور باقی لوگ اور اولاد اور عورتین اور جانور اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے جانورون اور مال سے دی تھیں اور نہیں جدا ہوے اپنی جگہ سے اور ٹھہرے اور توقف کیا مسلمانونے تین دن اور اُترے بیت المقدس پر اور انخالیکہ نہیں ڈالتے تھے اُنپر لڑائی کو اور راہ دیکھتے تھے اُنکی طرف کے ایلچی کی پس نہیں کلام کیا مسلمانون سے کسی نے وہان کے لوگون سے

مگر یہ کہ مضبوط کین اُنھون نے دیوارین شہر پناہ کی ساتھ ڈھلوا سیون اور تلوارون اور سپرون اور جوشن اور ساتھ بڑے تکلفات کے مسیب بن نجبۃ الفزاری نے بیان کیا ہی کہ نہین تھا کوئی شہر بلاد شام سے جہان ہم نہین اُترے پس نہین دیکھا ہم نے زیادہ تر پرتکلف اور باسامان کسی شہر کو بیت المقدس سے اور نہین اُترے ہم کسی قوم پر مگر یہ کہ فروتنی اور عاجزی کی اُنھون نے ہمارے مقابلے مین اور داخل ہوا اُنھین رنج اور خوف گرداہل بیت المقدس کے کہ ہم اُترے اُنکے مقابلے مین تین دن پس کچھ بات چیت اُنھون نے نہین کی پس جب چوتھا دن ہوا تو ایک مرد بدوی نے شرجیل بن حسنہ سے کہا کہ اے سردار آیا یہ قوم بہرے ہین جو نہین سنتے ہین یا گونگے ہین جو کلام نہین کرتے ہین یا اندھے ہین جو نہین دیکھتے ہین چلو تم ہمکو لیکر اُنکی طرف اور ناگہان در آؤ تم اُنپر پس جب ہوا چوتھا دن اور نماز صبح کی پڑھی مسلمانون نے پہلے جو شخص سوار ہوا سردارون نے واسطے لڑائی بیت المقدس کے وہ یزید بن ابی سفیان تھا اور ظاہر کیا اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو اور نزدیک ہوا وہ اُنکے شہر پناہ کے سامنے اور تحقیق لیا تھا اپنے ہمراہ ایک مترجم کو کہ بیان کرتا تھا وہ جو کچھ لوگ اُنسے کہتے تھے پس ٹھہرے یزید بن ابی سفیان سامنے شہر پناہ کے اُس حیثیت سے کہ سنتے تھے وہ کلام اُنکا اور وہ خاموش تھے پس کہا یزید نے اپنے ترجمان سے کہ تو اُنسے کہ سردار عرب کے تمسے کہتے ہین کہ کیا تم ہو تم قبول کرتے کلمہ حق اور دعوت صدق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین تاکہ بخشے تمھارا پروردگار تمھارے گذرے ہوئے گناہ کو اور بچاوے تم اپنے خون کو بال اگر انکار کرتے ہو تم اُسکے کہنے سے اور نہین قبول کرتے ہو دعوت اسلام کو پس نہالے شہر کے واسطے صلح ہو سکتی ہی جیسا کہ صلح کی ہمارے غیرون نے جو سامان اور قوت مین تمسے بڑے ہین پس اگر انکار کروگے ان دونون باتونسے پس آویگی تمپر لڑائی اور ہوگی بازگشت تمھاری بجانب آتش دوزخ کے پس پڑھا مترجم اُنکی طرف اور کہا کہ کون شخص مخاطب ہوتا ہی تم مین سے پس کلام کیا اُس سے ایک قس نے جو بالونکا بنا ہوا کپڑا پہنے ہوے تھا اور کہا اُسنے کہ مین مخاطب ہون اُنکی طرف سے پس تم لوگ کیا چاہتے ہو پس کہا مترجم نے کہ یہ سردار ایسی ایسی باتین تمسے کہتے ہین اور بلاتے ہین تمکو بجانب دین اسلام کے پس اگر انکار کرتے ہو تم قبول کرنے دین اسلام سے پس مصالحہ کرلو اپنے شہر اور جانون کیواسطے ساتھ ادا کے جزیہ کے ورنہ ہمارے تمھارے بیچ مین لڑائی ہی پس کہا قس نے اہل بیت المقدس کو گفتگو مترجم کی پس شور کیا اُنھون نے ساتھ اپنے کلمہ کفر کے اور کہا ہم اپنے دین سے نہ پھرینگے اور مرجانا ہمکو آسان تر ہی پھر جانا دین سے پس آگاہ کیا مترجم نے یزید بن ابی سفیان کو اُنکی گفتگو سے پس آئے یزید بن ابی سفیان سردارون کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو جو اُسنے سنا تھا اور کہا کہ کس امر کے تم منتظر ہو اُن کے معاملے مین اُنھون نے کہا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے ہمکو حکم اُنسے لڑنیکا نہین دیا ہی بلکہ اُترنے کا حکم دیا ہی مگر ہم لکھتے ہین امین الامۃ کو پس اگر وہ حکم دینگے ہمکو لڑنے کا قوم سے تو ویسا ہی کرینگے ہم پس لکھی یزید بن ابی سفیان نے ابو عبیدہ بن الجراح کو کیفیت جواب اہل بیت المقدس کی اور رائے طلب کی اُنسے پس لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حکم لڑائی کا قوم سے اور یہ کہ مین بھی خط کے پیچھے تمھارے پاس روانہ ہوتا ہون اور بھیجا خط ساتھ میسرہ بن ناصح کے پس جب پڑھا مسلمانون نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا خوش ہوے وہ اور رات گذرانی بانتظار صبح کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجکو روایت پہونچی ہی کہ مسلمانون نے اُس شب کو ایسی خوشی مین گذرانا گویا وہ منتظر کئی آنیوالے کے اپنے پاس ہین بسبب لڑائی اہل بیت المقدس کے اور ہر سردار اپنے ہاتھ پر فتح بیت المقدس کی چاہتا تھا پس جب روشن ہوئی صبح اذانین کہین موذنون نے اور نماز صبح کی پڑھی

مسلمانون نے پس پڑھی یزید بن ابی سفیان نے ساتھ اپنے ہمراہیونکے یہ آیت یا قوم ادخلوا الارض المقدسة التی کتب الله لکم آخر تک
پس روایت کی ہی کہ ہر سردار نے اپنے ہمراہیونکے ساتھ یہی آیت نماز مین پڑھی گویا وہ سب ایک وقت پر تھے جس وقت فارغ ہوئے نماز سے پکارا
اُنھون نے کہ جلواے مخلوق خدا کی پس پہلے سب کے ابوعبیدہ اور یمن کے لوگ نکلے واسطے لڑائی کے اور نکلے مسلمان مثل شیر حملہ آور کے اور دیکھی
اہل بیت المقدس نے مسلمانونکو اور ظاہر ہوے وہ واسطے لڑائی مسلمانونکے اور چڑھایا اُنھون نے اپنی کمانون کو اور چلایا مسلمانونپر اپنے تیرونکو
اور تھے وہ تیر مثل پھیلی ہوئی ٹیڈی کے پس بچاتے تھے مسلمان تیرونکو ساتھ سپر ونکے اور صبح سے غروب آفتاب تک برابر اُنمین سخت لڑائی
ہوتی رہی اور نہین ظاہر کرتے تھے وہ مسلمانونکی طرف سے کسیطرح خوف اور دہشت کو اور نہین اُمید وار کرتے تھے مسلمانونکو
اپنے شہر مین پس جب غروب ہوا آفتاب پھیرے مسلمان اپنے لشکر کیطرف اور نماز پڑھی اُنھون نے اور اصلاح طعام شبینہ کیا پس جب
فارغ ہوے وہ اس کثرت سے روشن کیا آگ کو کہ لکڑیان اُنکو ممکن اور موجود تھین پس بعض قوم نماز پڑھتے تھے اور بعض قرآن مجید کی تلاوت
کرتے تھے اور بعض جناب باری کی درگاہ مین دعا اور زاری کرتے تھے اور بعض سوتے تھے بسبب پہونچنے مشقت لڑائی کے پس جب صبح
ہوئی چلے مسلمان اُنکی طرف اور آمادہ ہوے واسطے اُنکی لڑائی کے اور بکثرت ذکر اور تعریف اللہ تعالیٰ کی کی اور درود بھیجا اُنھون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آگے بڑھے چلانیوالے تیرونکے اور وہ تیر چلاتے تھے اور ذکر اللہ تعالیٰ کا اور تسبیح اُسکی کرتے تھے واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مسلمان دس دن لڑائی اہل بیت المقدس مین مصروف رہے اور اہل بیت المقدس ظاہر کرتے تھے سرور کو اور اُنکے
دلونمین مسلمانون کیطرف سے کچھ جنبش اور گھبراہٹ نہ تھی پس جب ہوا گیارھوان دن ظاہر ہوا اُنپر نشان ابوعبیدہ بن الجراح کا جسکو
غالبہ بن سالم لیے تھے اور نشانکے پیچھے شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین گرد ابوعبیدہ بن الجراح کے تھے اور خالد بن الولید اُنکے دائین
طرف اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اُنکے بائین جانب تھے اور آئین عورتین اور مال پس بڑا شور کیا مسلمانون نے ساتھ
تہلیل اور تکبیر کے پس جواب دیا اُنکو تمام قبائل نے اور واقع ہوا رعب اہل بیت المقدس کے دلونمین اور رجوع کیا اُنکے ریسون اور بطارقہ
نے بجانب اُس کنیسہ کے جو اُنکے نزدیک معزز تھا اور نام اُسکا قمامہ تھا پس جب ٹھہرے وہ اپنے بطریق کے سامنے اور سجدہ تعظیمی کیا اُنکو پس کہا
اُسنے کہ یہ کیا شور ہی جو مین سنتا ہون پس کہا اُنھون نے کہ تحقیق آئے ہین سردار قوم کے ہماری طرف اور نزدیک ہوے ساتھ باقی مسلمانونکے
ہمسے پس یہ شور اُنکے سبب سے ہی پس جب سنا بطریق نے یہ کلام اُنسے بدلگیا رنگ اور متغیر ہوگیا چہرہ اُسکا اور کہا اُسنے ہی ہی پس کہا
اُنھون نے کہ یہ کیا بات ہی اُسنے کہا کہ قسم ہی حق انجیل کی کہ اگر ہین وہ سردار اُنکے پس نزدیک ہوئی ہلاکی تمھاری اُنھون نے کہا کہ یہ معاملہ کیونکر ہی بطریق
نے کہا کہ جو علم ہمکو متقدمین سے بطور وراثت کے چلا آتا ہی اُس سے ہمکو معلوم ہوا ہی کہ جو شخص فتح کریگا زمین کو طول اور عرض مین وہ
سُرخ رنگ صحابی اُنکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے پس اگر وہی آئے ہین تو کوئی راہ نہین تمھارے واسطے اُنکی لڑائی کی اور
نہ تمکو طاقت مقابلے اُنکے کا ہوگی ہی اور ضرور ہی کہ قریب ہون مین اُنسے اور دیکھون اُنکی صفت کو پس اگر وہی ہین تو مین اُنسے
مصالحہ کرونگا اور قبول کرون گا جس امر کا وہ ارادہ کرینگے اور اگر اُن کے سوا کوئی اور ہین پس نہ سپر ڈالدونگا مین شہر کو کبھی
اس واسطے کہ ہمارا شہر نہ فتح ہوگا مگر اُس شخص کے ہاتھ سے جس کا ذکر مین نے تم سے کیا ہی پھر کھڑا ہوا قس اور

فتوح الشام

ف ذکر اُن بیت المقدس کا ۱۲

ف تم یہ صبح رجوع آیت اطلعا جاء کم فنقبوا مقاسمین ۱۲ قوم داخل ہوے زمین پاک مین جو لکھی ہی اللہ تعالیٰ نے تم کو اور ہوے پیچھے اپنے پیٹھ پھیرتے نقصان نہ کرینگے اللہ کو کچھ ۱۲ منہ

راہب اور قسامسہ اُسکے گرد تھے اور بلند کی تھین صلیبان اُسکے سر پر اور کھولا تھا انجیل کو سنے اُسکے اور گھیرے تھے بطارقہ گرد اُسکو اور چڑھے وہ شہر پناہ کی دیوار پر یہانتک کہ آئے وہ اُس راستہ کے نزدیک جس راہ سے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آئے تھے پس دیکھا بطارقہ نے مسلمانون کیطرف اور مسلمان دیکھتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح کو اور سلام کرتے تھے اُنپر اور تعظیم کرتے تھے اُنکی پھر رجوع کی اُنھون نے بجانب لڑائی کے گویا کہ وہ شیر حملہ آور تھے پس پکارا مسلمانونکو ایک شخص رومی نے جو بطریق کے سامنے چلتا تھا بموجب حکم بطریق کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ مسلمانونکے باز رہو تم لڑائی سے یہانتک کہ سوال کرین اور طلب خبر کرین ہم تمسے پس توقف کیا مسلمانون نے لڑائی مین پس پکار کر کہا اُسنے اُس رومی نے زبان عربی مین کہ بیان کرو تم اس امر کو کہ صفت اُس شخص کی جو فتح کریگا ہمارے اس شہر اور سب شہرون اور زمین کو ہمارے پاس موجود اور ہمکو معلوم ہے پس اگر وہی تمھارے سردار ہین تو ہم تمسے نہ لڑینگے بلکہ سپرد کر دینگے ہم شہر تمکو اور اگر وہ نہین ہین پس نہ باز رہینگے ہم تمسے اور نہ سپرد کرینگے ہم شہر تمکو کبھی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا مسلمانون نے کلام اُنکے مترجم کا آئے کچھ لوگ اُنمین سے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو اُس گفتگو سے جو اُنھون نے سُنی تھی پس نکلے اور چلے اُنکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح یہانتک کہ اُنکے سامنے آئے اور دیکھا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور تحقیق کیا اُنکی صورت کو پس کہا بطریق نے اہل بیت المقدس سے کہ یہ شخص نہین ہین خوش ہو تم اور لڑو اپنے دین کیواسطے پس جب سُنا اُنھون نے اُسکے کلام کو بلند کیا اُنھون نے اپنی آواز ونکو اور آشکارا کیا اپنے کلمہ کفر کو اور متوجہ ہوئے وہ بجانب لڑائی کے در انحالیکہ لڑتے تھے وہ سخت لڑائی اور چلا گیا بطریق بجانب کنیسہ قمامسہ کے اور کچھ کلام نہین کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح سے بلکہ حکم کیا اُسنے اپنی قوم کو لڑائی کا اور پھرے اُسیوقت ابو عبیدہ بن الجراح بجانب اپنے ہمراہیونکے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیا حال گذرا تمھارا اے سردار ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین کچھ نہین جانتا ہون سوائے اسکے کہ مین گیا تھا اُنکی طرف جیسا کہ تمنے دیکھا ہے اور قریب ہوا اور دکھائی دیا مجکو ایک شیطان اُنکے شیاطین سے جو گمراہ کرتے ہین پس نہین تھا وہ مگر یہ کہ دیکھا اُسنے میری طرف یہانتک کہ ایک ہی ساتھ اُن سبھون نے شور کیا پھر چلا گیا وہ اُنکے پاس سے اور کچھ کلام نہین کیا اُسنے مجھسے خالد بن الولید نے کہا کہ قریب ہے کہ اس بات مین اُنکے نزدیک کوئی تحویز اور رائے ہو کہ واقف ہونگے ہم اُسپر بعد اُسکے اور جانینگے ہم خبر اُسکی بعد اسوقت کے پھر پکارا خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکو اور حکم کیا اُنکو لڑنیکا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ آنا اور اُترنا مسلمانونکے بیت المقدس پر ایام جاڑون اور سردی مین تھا اور جانا تمھارا رومیون نے کہ مسلمان طاقت رکھینگے ٹھہرنیکی راوی نے بیان کیا ہے کہ چلے مسلمان اُنکی طرف اور حملہ کیا اُنپر اور نکلے تیر انداز لوگ اہل بیت سے اور بیچین کمانین اُنکی درختان کو ہی کی جسکا تیر بہت پلا کرتا ہے اور لپیٹ گئے وہ در انحالیکہ کھینچنے والے کمانونکے تھے سینے کے بھل اور جلایا اُنپر تیرونکو اور رومی کم احتیاط کرنیوالے تھے تیرون سے بسبب اپنی بے پروائی کے یہان تک کہ دیکھا مسلمانون نے تیرونکو اوندھا کر دیتے تھے اُنکو سرون کے بھل اور نکلتے تھے اُنکی پشتون سے عون بن مہایل نے بیان کیا ہے کہ واسطے اللہ کے تھی نیکو کار ہے عرب یمن کی پس تحقیق دیکھا مین نے اُنکو کہ وہ تیر چلاتے تھے اور رومی گرتے تھے شہر پناہ کی دیوار سے مثل بارش قطرات پانی کے پس جب دیکھا اُنھون نے تیرونکے کارگر ہونیکو احتیاط کی تیرونسے اور مضبوط کیا اُنھون نے واسطے تیرونکے شہر پناہ کو ساتھ ڈھالون اور چمڑون اور تندے وغیرہ کے جو باز رکھتے تھے اُنسے تیرون کو اور دیکھا

فتح بیت المقدس ۱۲ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

مین نے ضرار بن الازور کو آئے بجانب بڑے دروازے شہر پناہ کے اور اُسپر ایک بڑا بطریق تھا جسکے سر پر سونے کی صلیب تھی اور گرداگرد اُسکے غلام کرتے پہنے ہوئے اور اُنکے ہاتھو مین عمود اور کمانین چڑھی ہوئی تھین اور بطریق لوگون کو وہان پر ترغیب دیتا تھا پس دیکھا مین نے ضرار کو کہ قصد کیا اُسکی طرف اور وہ چھپتے تھے اپنی ڈھال کے نیچے یہانتک کہ وہ نزدیک پہنچے اُس برج کے جسپر وہ بطریق تھا پھر چلایا انھون نے تیر کو بطریق پر پس دیکھا مین نے تیر کو کہ نکلا اور برج اونچا تھا پس کہا مین نے کہ کیا کام کریگا یہ تیر تا ہنگام پہونچنے کے اس دیوار تک اور کیا کارگر ہوگا اس گبر پر حالانکہ اُسپر زرہ وغیرہ سامان جنگ ہی پس تقسم کھتا ہون مین کہ پڑا تیر اُسپر پس پھیر دیا اُسکو بجانب اسفل اُنکے شہر پناہ کے پس سُنا مین نے واسطے قوم کے ایک بڑی آواز ڈرانیوالی کو پس جانا مین نے کہ مارڈالا ضرار نے اُس بطریق کو اپنے تیر سے اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ لڑتے رہے اہل بیت المقدس سے چار مہینے کامل اور کوئی دن ایسا نہ تھا جسمین سخت لڑائی نہین ہوتی تھی اور مسلمان صبر کرنیوالے تھے سردی اور پانی اور برف پر پس جب دیکھا اہل بیت المقدس نے شدت محاصرہ اور اُس چیز کو جو نازل ہوئی اُنپر آماد ہوئے کہ وہ لوگ بجانب قیامہ کے اور ٹھہرے وہ ساتھ اپنے بطریق کے اور سجدہ کیا اُسکے سامنے اور کہا کہ اے ہمارے سردار دینی ہوگیا ہمپر محاصرہ ان عربکا اور ہم اُمید رکھتے تھے کہ آویگی ہمارے پاس کمک بادشاہ کی اور تحقیق بازرہا بادشاہ ہمسے بیشک بذات خود بسبب شکست اُٹھانے اپنے لشکر کے اور کوئی دن ہمپر ایسا نہین گذرتا ہی جسمین بہت لوگ ہمارے نہین مارے جاتے ہین اور اُنکے بھی لوگ مارے جاتے ہین مگر یہ کہ وہ لوگ زیادہ تر خواہشمند ہین لڑائی کے ہمسے بیچ زندگانی کے اور جسدنسے وہ ہمپر اُترے ہین کوئی ایک کلام بھی ہمسے اُنسے نہین کیا ہی اور نہ اُنکے کلام کا جواب دیا ہی بسبب ناچیز جاننے کے اُنکو اور اب تحقیق دور ہوا ہی چھپانا حال کا اور سخت دشوار ہوگیا کام ہمارا اور ہم چاہتے ہین تجھسے کہ چل تو قریب قوم مسلمانونکے اور دیکھ اور دریافت کر تو کہ وہ ہمسے کس امر کے خواہان ہین پس اگر ہوگا امر دشوار کھولدینگے ہم دروازہ کو اور نکلینگے ہم اُنکے مقابلے کو پس سب ہم مارڈالے جائینگے یا شکست دینگے ہم اُنکو پس منظور کیا بطریق نے اُسکی درخواست کو اور ظاہر کیا اُسنے لباس کو اور چڑھا وہ شہر پناہ کی دیوار پر اور اُٹھائی گئی صلیب اُسکے سامنے اور یکجا ہوئے قسیس اور راہب لوگ گرداُسکے جنکے ہاتھو مین انجیلین کھلی ہوئین اور انگیٹھیان دھونکی تھین اور آیا بطریق اُس جگہ پر جہان ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اُترے تھے اور پکار کر کہا اُنمین سے ایک مترجم نے بزبان عربی کے اے گروہ عرب کے عمدہ شخص دین نصرانیت اور خاص شریعت اُس دین کا تو ہمسے گفتگو کر تو پس نزدیک ہمارے آوے سردار تمھارا پس آگاہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو اُنکے کلام سے پس پھر آئے وہ چلتے ہوئے اُسکی طرف اور ایک جماعت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گرداُنکے تھی اور مترجم اُنکا اُنکے ساتھ تھا پس جب آکر ٹھہرے وہ ساتھ اُنکے کہا ابو عبیدہ بن الجراح کے مترجم نے کہ کیا چاہتے ہو تم اور کیا مانگتے ہو تم یہ سردار عرب کے ہین جو تمھاری طرف آئے ہین بطریق نے مترجم سے کہا کہ تو اُنسے کہ ہمسے تم کیا چاہتے ہو پس یہ شہر ارض مقدس ہی اور جسنے اُسکا ارادہ کیا ہی قریب ہی کہ اللہ تعالیٰ اُسپر غضب اور اُسکو ہلاک کریگا پس آگاہ کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس گفتگو سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مترجم سے کہ کہہ تو اُنسے کہ ہم جانتے ہین اس امر کو کہ یہ شہر بزرگ ہی اور اسی شہر سے تشریف لیگئے تھے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نزدیک ہی تھے اپنے پروردگار سے پس قریب ہوئے تھے وہ بقدر دو گوشہ مکان کے بلکہ کمتر اُس سے اور یہ شہر معدن انبیا ہی اور اُنکی قبرین اسمین ہین اور نہین پہنچتا اس شہر کے ساتھ زیادہ تر متحقق ہی اور ہم برابر اُترے رہینگے یا مالک کردیگا اللہ تعالیٰ ہمکو اس شہر کا جیسا کہ مالک کردیا ہی اُنھو

ف ذکر دو بار دجانے اہل بیت المقدس کا پاس بطریق قسلمہ ۱۲

غیر اس شہر کا بطریق نے کہا کیا چیز تم ہمسے چاہتے ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جو ہم چاہتے ہین وہ ایک بات ہی تین باتونسے پہلی آپکی یہ ہی کہ تو تم کالا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس اگر قبول کروگے تم اس کلمہ کو تو ہمارا تمھارا حال یکسان ہو جائیگا بطریق نے کہا کہ یہ بڑا کلمہ ہی اور ہم قائل ہین اسکے مگر یہ کہ تمھارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم مقر نہین ہین کہ وہ رسول اللہ کے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جھوٹا ہی تو اور دشمن خدا اور کبھی اللہ کی وحدانیت کا قائل نہین ہی حالانکہ خبر دی ہی ہمکو اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین اس امر کی کہ تم یہ کہتے ہو ان المسیح بن اللہ کالا الہ الا اللہ سبحانہ وتعالی عما یقول الظالمون علوا کبیرا بطریق نے کہا کہ اس بات کو ہم کبھی منظور نکرینگے پس دوسری بات کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ دوسری بات یہ ہی کہ مصالحہ کرو تم اپنے شہر کے واسطے اور دو ہمکو جزیہ پر اسحالیکہ تم حقیر اور ذلیل ہو جیسا کہ تمھارے سوا اور شام کے سب لوگون نے ہمکو جزیہ دیا ہی بطریق نے کہا کہ یہ بات پہلی باتسے زیادہ بڑی اور دشوار ہی ہمپر اور کبھی ذلت اور حقارت گوارا نہ کرینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس جدا ہونگے ہم تمھاری لڑائی سے اور فتحیاب کریگا اللہ تعالی ہمکو تمپر پس لونڈی غلام بنا دینگے ہم تمھاری عورتون اور اولاد کو اور مار ڈالینگے ہم تم مین سے اُس شخص کو جو مخالفت کریگا کلمہ حق سے اور قیام کریگا کلمہ کفر پر بطریق نے کہا کہ ہم اپنا شہر نہ سپرد کرینگے تا آنکہ سب کے سب ہلاک ہو جائینگے اور کیونکر ہم سپرد کرینگے اپنے شہر کو حالانکہ اُسمین مہیا کیا ہی ہمنے سامان حصار کا اور اُسمین اجھا سامان اور سخت اور شدید لوگ ہین اور نہین ہین مثل اُن لوگونکے جنکو ملاقی ہوئے تم اہل شہر دنسے اور اُنھون نے اقرار دیا جزیہ کا تمسے کر لیا کہ اُس قوم پر مسیح نے غضب کیا ہی پس داخل ہو گئے وہ تمھاری اطاعت مین اور ہم ایسے ہین کہ جسوقت سوال اور دعا کرتے ہین مسیح سے قبول کرتے ہین وہ ہماری دعا کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ جھوٹا ہی اور دشمن خدا کے ما المسیح بن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون پس کہا بطریق نے کہ ہم اپنے دین اور اعتقاد سے نہ پھرینگے پس کہا اس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے اذا انزلنا بساحتکم فساء صباح المنذرین بطریق نے کہا کہ مین قسم مسیح کی کھاکر کہتا ہون کہ اگر تم تیس برس ہمپر آئے رہوگے تو کبھی ہمارے شہر کو نہ فتح کر پاؤگے اور نہ فتح کریگا ہمارے شہر کو مگر ایک دجسکی تعریف ہم اپنی کتاب مین لکھی ہوئی پاتے ہین اور وہ صفات تم مین نہین ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا صفت ہی اُسکی جو تمھارا شہر فتح کریگا بطریق نے کہا ہم اُسکی صفت کو تمسے نہ بیان کرینگے گو ہم پاتے ہین اُسکو اپنی کتاب اور علم مین اسطرح سے کہ جو شخص فتح کریگا اس شہر کو وہ صحابی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نام اُنکا عمر بن الخطاب اور وہ مشہور بہ فاروق اور وہ بڑے سخت مرد ہونگے کہ نہ ڈر آویگی اُنکے اوپر اللہ کے کام مومنین ملامت کسی ملامت کرنیوالے کی اور ہم اُنکی صفت تم مین نہین دیکھتے ہین پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے ہمارے بطریق کی گفتگو سے ہنسے وہ اور کہا اُنھون نے فھنا البلد رب الکعبۃ پھر کہا بطریق سے کہ اگر اُنکو دیکھے تو پہچان سکتا ہی اُنسے کہا ہان اور کیونکر نہ مین اُنکو پہچانونگا حالانکہ صفت اُنکی اور نشانی اُنکے نسب کے اور نشانیان اُنکی ہمکو معلوم ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی خدا کی وہی ہمارے خلیفہ اور صحابی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین بطریق نے کہا کہ جب یہ بات ہی اور تمکو معلوم ہو گئی صداقت ہمارے قول کی پس بچاؤ تم خونریزی کو اور کہلا بھیجو اپنے خلیفہ کو کہ وہ یہان آوین پس جسوقت ہم اُنکو دیکھینگے اور ثابت اور تحقیق ہو جاویگی ہمکو پہچان اور صفت اُنکی کھولدینگے ہم اُنکے واسطے دروازہ شہر کو اور جزیہ دینگے ہم اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مین قریب تر اُنکے پاس یہان آنیکو کہلا بھیجونگا پس آیا تم

دوست رکھتے ہو لڑائی کو اپنے ساتھ یا راضی رہنے کو تمسے بطریق نے کہا کہ ای عرب تم نہین چھوڑتے ہو اپنے ظلم اور جبر کو کہ ہمنے سچی بات تمسے
کہدی واسطے بچانے خونونکے اور تم لڑائی کے خواہان ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لڑائی مرغوب تر ہی ہمارے دونو خوزندگانی سے امید رکھتے ہین
ہم لڑائی کہ سبب سے بڑے مرتبے اور بخشش کی اپنے پروردگار کیطرف سے پھر مراجعت کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا انھون نے مسلمانونکو باز رہنے
لڑائی سے پھر یکبار اور آگاہ کیا انکو بطریق کی گفتگو سے اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور کہا انھون نے کہ ای سردار
تم ایسا ہی کرو اور لکھو تم امیر المومنین کو یہ حال پس شاید وہ روانہ ہون ہمارے طرف اور فتح کرے ہم شہر کو اللہ تعالی پھر پس سوقت لکھا ابو عبیدہ بن الجراح
نے خط مین عبارتے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ امیر المومنین عمر ابن الخطاب من عامله علی الشام ابی عبیدة عامر بن الجراح امابعد
سلام اللہ علیك فانی احمد الله الذی لا الٰه الا هو واصلی علی نبیه واعلم یا امیر المومنین انا منازلون لاهل المدینة ایلیا نقاتلهم کل یوم ویقاتلونا و
تقی المسلمون منهم شدة عظیمة من البرد الا مطار الا انهم صابرون علی ذلك برجوز رحمة الله عز وجل بذلك فلما کان فی الیوم الذی کتبت الیك انا انشرف
علی بطریقهم الذی یطرقنا قال انه یجد فی کتبهم انه لا یفتح بلدتهم الا صاحب امرها وانه یرفع بصفته وقد سألنا حتی الدماء وان تسیل دمانا ونحن نفتحه
فلعمه الله ان یفتح هذه البلدة علی یدیك والسلام علیك ورحمة الله وبرکاته وعلی جمیع المسلمین پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کون شخص
لیجا یگا میرے خط کو بجانب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور مزدوری اسکی اللہ پر ہی پس جلدی کی جواب مین مسروق بن مسروق
بھیجنے اور کہا انھون نے کہ ای سردار مین لیجی ہونگا اور واپس آؤنگا ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے اگر چاہا اللہ تعالی نے ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہا کہ لو تم خط کو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین پس لیا خط کو مسیرہ بن مسروق نے اور سوار ہوے وہ اپنی اونٹنی پر اور برابر
کوشش کرتے رہے چلنے مین یہانتک کہ آئے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس داخل ہوے وہ رات کیوقت
اور آئے مسجد شریف مین اور سلام کیا قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر پھر آئے وہ ایک جگہ
مسجد مین اور سو رہے حالانکہ کئی راتین انکو گذری تھین کہ وہ نہین سوئے تھے پس لگ گئی آنکھین انکی پس نہین بیدار ہوے وہ مگر حضرت
عمر کی اذان سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اعلان کرتے تھے اذان مین پس جب اذان کی انھون نے داخل ہوے وہ مسجد مین اور یہ کہتے تھے الصلوٰة
رحمکم اللہ مسیرہ نے بیان کیا ہی کہ اٹھ کھڑا ہوا مین اور وضو کیا مینے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز صبح کی پڑھی مینے پس
جب پھرے وہ نماز سے کھڑا ہوا مین انکے سامنے اور سلام کیا مینے انکو پس جب دیکھا انھون نے مجکو مصافحہ کیا مجھسے اور خوش ہوے اور
کہا انھون نے کہ مسیرہ ہین قسم پروردگار کعبہ کی اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی ای بیٹے مسروق کے مینے کہا کہ ای امیر المومنین بہتر ہی
سلامتی ہی پھر دیا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا خط پس بوسہ دیا انھون نے خط کو اور پڑھکر سنایا مسلمانون کو پس
خوش ہوے مسلمان اسکے مضمون سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کیا رائے دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس راہ مین جو مجکو اور ملامت
نے لکھا ہی پس سکے پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کلام کیا اور کہا انھون نے کہ ای امیر المومنین اللہ تعالی نے
ذلیل کیا رومیونکو اور نکالا انکو ملک شام سے اور مدد و غلبہ دیا مسلمانون کو انپر اور محاصرہ کیا ہی ہمارے ساتھیون نے ایلیا کا اور
تنگی مین ڈالا ہی انکو اور ہر روز انکی ذلت اور سستی اور دہشت بڑھتی جاتی ہی پس اگر ٹھہرے ہوے تم یہان

تمھارے ہاتھون پر اور سلامتی ہو تمپر اور رحمت خدا کی اور سب مسلمانونپر

حاشیہ
۱۹۷ھ سے عمر الخطاب
امیر المومنین عمر بن الخطاب
کے عامل ابو عبیدہ
بن الجراح کی طرف سے
لعبد اللہ سے پہلے کی
کی بن تحقیق ہو شہر کی
ہون ان کی کی جگہ
کہی امیر المومنین کو
بچی ہو تم
پر اور ہو تم
کی نطو
الشام ہین
کے اور ہم اس تم لیا
ہی ہم سے اور انھون نے
جم کر تو اسلامی
بیان

اور نجاؤ گے تم اُنکی طرف جانیکے وہ کہ تمنے اُنکے کام کو خفیف اور سُبک جانا ہی پس نہ ٹھہرینگے وہ مگر اندک مدت یہانتک کہ اختیار کرینگے وہ
ذلت اور حقارت کو اور ادا کرینگے جزیہ کو پس جب سُنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکے کلام کو دعا کی جزاے خیر دی اُنکو کہا ان میری رائے ہی کہ
اِس کے سوا اور کوئی رائے بھی تم لوگون کے نزدیک ہی پس کہا حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کہ میری رائے اِس رائے کے خلاف ہے
اور مین ظاہر کرتا ہون اُسکو رحمت کرے اللہ تمپر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا ابوالحسن وہ کیا رائے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ قوم نے درخواست کی ہی تمھارے آنیکی اور اُنکی درخواست مین ذلت ہی اور شاید کہ مسلمانونکے واسطے صورت فتح کی ہو اور
تحقیق ٹھہایا ہی مسلمانون نے بڑی سختی کو سرزمین اور لڑائی اور طول مقام سے اور میری رائے یہ ہی کہ اگر تم روانہ ہوگے اُنکی طرف تو فتح کریگا
اللہ شہر کو تمھارے ہاتھ پر اور ہوگا تمھارے چلنے مین بڑا اجر ہر پیاس اور بھونک مین اور ہر جنگل کے کاٹنے پہاڑ کے چڑھنے مین یہانتک کہ
پہونچوگے تم اُنپر جسوقت کہ پہونچوگے تم اُنپر ہوگی تمھارے اور مسلمانونکے واسطے اطمینان اور آرام اور بہتری فتح اور مین بیدر نہین ہون اِس
امر سے اگر یاد نہ ہو جاوینگے وہ لوگ تمھارے آنے اور قبول کرنے صلح سے تو جنگ کرینگے اور پکڑینگے وہ اپنے شہرونکو اور آدیگی مدد اُنکی
البلقاء اور طاغیہ کے پاس سے پہر آدیگی اسوجہ سے مسلمانونپر سختی اور بلا اسواسطے کہ بیت المقدس اُسکے نزدیک بزرگ اور معظم ہی سکا وہ حج
کرتے ہین اور نہین چھوڑتے ہین وہ اُس سے اور بہتر یہی ہی کہ تم روانہ ہو اُنکی جانب سے پس خوش ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ [illegible] رضی اللہ
عنہ کے مشورے سے اور کہا اُنھون نے کہ نظر کی عثمان رضی اللہ عنہ نے بجانب مکہ دشمن کے اور نظر کی علی رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کے حال پر
اور دعاے جزاے خیر دی اُنکو اور کہا اُنھون نے کہ نہ اختیار کرونگا مین مگر علی رضی اللہ عنہ کے مشورے کو کہ نہین دیکھا مین نے
اُنکو مگر نیک مشورہ اور مبارک صورت پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم کیا لوگونکو واسطے درستی سامان روانگی کے اپنے ساتھ
پس خوش ہوے مسلمان اِس سبب سے اور درستی سامان کی کی مسلمانون نے اور آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد شریف مین پس جا رکوعت
نماز کی پڑھی اُنمین پھر آئے بجانب قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور چھوڑا اپنی طرف سے مدینہ طیبہ مین حضرت علے کو
اور اُسیوقت چلے وہ مدینہ منورہ سے اور لوگ اُنکی شایعت کرتے تھے اور رخصت کرتے تھے اُنکو اور سوار تھے حضرت عمر اپنے سُرخ اونٹ پر
جسپر دو شیشے تھے ایک مین ستو دوسرے مین چھوہارے بھرے تھے اور اُنکے ساتھ ایک مشک بھری ہوئی پانیکی تھی و پشت پر اُنکے ایک برد یمانی
کھا لپیٹا تھا اور نکلی اُنکے ساتھ ایک جماعت صحابہ کی جو یرموک کی لڑائی مین حاضر ہوئی تھین پھر پلٹ گئی تھی بجانب مدینہ منورہ کا اور منجملہ اُنکے
زبیر بن العوام اور عبادہ بن صامت تھے و روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب بیت المقدس کے اور وہ جب کسی منزل مین پہونچتے تھے تو
نہین کوچ کرتے تھے وہان سے مگر بعد نماز صبح کے پس جب فارغ ہوتے تھے نماز سے متوجہ ہوتے تھے بجانب مسلمانونکے اور حمد و ثنا اللہ کی بیان کرتے
تھے ان کلمات سے الحمد للہ الذی اعزنا بالاسلام وخصنا بنبیہ علیہ السلام وھدانا من الاسلام وجمعنا من بعد الشتات علی کلمۃ التقوی والف بین قلوبنا
ونصرنا علی عدونا ومکن لنا فی بلادہ وجعلنا اخوانا متحابین فالحمد للہ عبد اللہ علی عدد النعمۃ واسالہ المزید منہا والشکر علیہا او علی ما اصبحتم تتقلبون فیہ
من النعمۃ السابغۃ والمنن الظاہرۃ فان اللہ یزید المستزیدین والراغبین فیما لدیہ ونعمتہ علی الشاکرین پھر لیتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نسکے
اور پھرتے تھے اُسکو ستو سے اور چھپاتے تھے گرد اُسکے خرمونکو اور کہتے تھے مسلمانونسے کہ کھاؤ تم گوارا ہو رحمت کرے اللہ تمپر اور کھلاتے تھے وہ اور

کھاتے تھے مسلمان ساتھ اُنکے پھر کوچ کرتے تھے پس برابر اسبطرح سے وہ کوچ کرتے تھے عمرو بن ملک عبسی نے بیان کیا ہی کہ تھا مین ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسوقت کہ وہ روانہ ہوئے تھے بجانب ملک شام کے پس گذرے اُثنائے راہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک پانی پر جسکی مالک قوم جذام تھی اور سُپرگر وہ جذام کا اُترا تھا اور جگہ پانی کی ذات المنار کے نام سے پکاری جاتی تھی پس اُترے مسلمان اُسپر پس اُسی حال مین کہ ٹھہرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہان اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرد اُنکے تھے کہ آئی اُنکے پاس ایک قوم جذام کی پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار ہمارے نزدیک ایک مرد ہی جسکی دو زوجہ ہین اور وہ دونون بہنین ہین ایک مان باپ سے پس خشمناک ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ لاؤ تم اُس مرد کو پس کہا حضرت عمر نے کہ یہ دونون عورتین کون ہین اُسنے کہا میری زوجہ ہین حضرت نے کہا کیا اُن دونونمین کوئی قرابت ہی اُسنے کہا کہ ہان وہ دونون حقیقی بہنین ایک مان باپ سے ہین پس کہا حضرت عمر نے کہ دین تیرا کیا ہی آیا تو مسلمان نہین ہی اُسنے کہا کہ مین مسلمان ہون حضرت عمر نے کہا کہ آیا نہین جانتا تو نے کہ یہ صورت حرام ہی تجھپر آیا نہین فرمایا ہی اللہ تعالی نے کتاب مین وان تجمعوا بین الاختین الا ما قد سلف اُس مرد نے کہا کہ قسم ہی خدا کی مین اس امر کو نہین جانتا ہون کہ وہ دونون مجھپر حرام ہین پس خشمناک ہوے حضرت عمر اور کہا تو جھوٹا ہی قسم ہی خدا کی کہ وہ دونون تجھپر حرام ہین ہر آئینہ چھوڑ دے تو راہ ایک کی اُن دو نونسے ورنہ مین تیری گردن مارونگا اُس مرد نے کہا کہ آیا آغاز کار تمھارا ابھی پر ہی میری زوجہ کے مقدمہ مین یہ ایسا دین ہی کہ نہین ہو نچا مین اُسمین کسی بہتری کو ہر آئینہ تھا مین بے نیاز اُسمین داخل ہونے سے پس کہا حضرت عمر نے اُس سے کہ نزدیک آ تو میرے پس نزدیک ہوا وہ اُنسے پس مارے حضرت عمر نے چندورے اُسکے سر پر اور کہا آیا گالی دیتا ہی اور بُرا کہتا ہے تو اسلام کو ای دشمن خدا کے اور دشمن اپنی جان کے حالانکہ یہ وہ دین ہی جسکو پسند کیا ہی اللہ تعالی نے اپنے فرشتون اور پیغمبرون اور بہترین لوگونکے واسطے چھوڑ دے تو سختی ہو تجھپر راہ ایک کی دو نونسے ورنہ مین حد افترا کی تجھپر جاری کرونگا اُس مرد نے کہا کہ مین کیا کرون مین ان دونونکو دوست رکھتا ہون مگر قرعہ ڈالو تم دونونکے بیچ مین پس جسپر قرعہ پڑے وہ میری ہی اور مین اُسکا ہون اگرچہ مین دونونکو دوست رکھتا ہون پس قرعہ ڈالا حضرت عمر نے اُن دو نون عورتونپر اور پڑا قرعہ ایک پر تین مرتبہ اُن دونون سے پس رکھا اُس مرد نے ایک کو اور چھوڑ دیا دوسریکو پھر آئے حضرت عمر اُسکے سامنے اور کہا کہ سُن ای مرد اور نگاہ رکھ اس امر کو جو مین تجھسے کہتا ہون کہ جو شخص داخل ہوا ہمارے دین مین پھر رجوع کی اُسنے دین سے تو ہم اُسکو مار ڈالتے ہین اور ڈر تو جدا ہونے اسلام اور اس امر سے کہ خبر پہونچے مجکو تیرے بارہ مین یہ کہ شب گذرانی تو نے ساتھ بہن اپنی زوجہ کے پس اگر تو ایسا کریگا تو مین تجکو سنگسار کرون گا راوی نے بیان کیا ہی کہ روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس مقام سے یہانتک کہ پہونچے ایک قبیلہ پر بنی مرہ سے پس اُسیوقت دیکھا اُنھون نے ایک قوم کو کھڑے کیے گئے ہین وہ آفتاب مین درانحالیکہ سختی کی جاتی ہی اُنپر حضرت عمر نے کہا کہ اس قوم کا کیا حال ہی جو اُنپر سختی کی جاتی ہی لوگون نے کہا کہ اُنکے ذمہ خراج ہی پس اُسی کے مطالبہ مین اُنپر سختی کیجاتی ہی پھر حکم کیا حضرت عمر نے اُنکے چھوڑ دینے کا اور کہا کہ وہ لوگ کیا کہتے ہین لوگون نے کہا کہ وہ لوگ عذر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم نہین پاتے ہین کہ جو ادا کرین ہم خراج کو حضرت عمر نے کہا کہ چھوڑ دو انکو اور نہ تکلیف دو اُنکو اُس چیز کی کہ جسکی وہ طاقت نہین رکھتے ہین پس تحقیق مین نے سُنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے لا تعذبوا الناس فان الذین یعذبون الناس فی الدنیا یعذبہم اللہ یوم القیامۃ پھر روانہ ہوے حضرت عمر یہانتک کہ جب آئے وہ وادی القری مین آگاہ کیا لوگون نے

انکو اس حال سے کہ یہان ایک پیر مرد ہی اور اُسکی ایک زوجہ ہی اور اس بوڑھے کا ایک دوست ہی پس کہا اُن بوڑھے سے اُس دوست نے کہ آیا یہ
ہو سکتا ہی تجھسے یہ امر کہ مقرر کرتے تو اپنی زوجہ مین میرے واسطے حصہ کو اور مین تیرے اونٹونکو چراؤنگا اور پانی پلاؤنگا اور اُنکی نگاہبانی
کرونگا اور زوجہ تیری ایکدن رات میرے حصہ مین رہیگی اور ایکدن رات تیرے حصہ مین پس کہا اُس بوڑھے نے کہ منظور کیا مین نے اس امر کو پس
جب خبر دیگئی اس حال سے حضرت عمرؓ کو حکم دیا حضرت عمرؓ نے اُنکے حاضر کرنیکا پس حاضر کیے گئے وہ دونون پس کہا حضرت عمر نے کہ سچی ہو
تیرے تھا را دین کیا ہی اُنھون نے کہا کہ ہم مسلمان ہین پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ یہ کیا بات ہی تم دونونکی جو مین نے سنی ہی اُنھون نے کہا کہ وہ کون بات
ہی پس حضرت عمرؓ نے جو سُنا تھا اُس سے اُنکو آگاہ کیا پس کہا بوڑھے نے کہ سچ ہی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آیا نہین جانتے کہ یہ امر حرام ہی
دین اسلام مین فسوس ہی تجھپر اور اُس چیز پر جسنے اس امر قبیح کیطرف تجکو بلایا ہی پس کہا اُسنے کہ مین مرد بوڑھا مسن ہوا اور ضعیف ہوگیا ہون مین
اور میرے کوئی اولاد نہین ہی جسپر اعتماد اور بھروسا کرون اور کما مین نے کہ یہ شخص کفایت کریگا میرے اونٹونکے چرانے اور پانی پلانیمین اور راعات
کریگا میری بیمارگی پر اور مقرر کرونگا مین اُسکے واسطے حصہ اپنی زوجہ سے اور اب کہ مین واقف ہوگیا ہون اس امر سے پس ایسا کرونگا مین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لے تو ہاتھ اپنی زوجہ کا نہین ہی کسی کو تجھپر کوئی راہ اس باب مین پھر کہا حضرت عمرؓ نے اس جوان سے کہ ڈر
تو اس عورت کے نزدیک جانے سے پس اگر خبر پہونچیگی مجکو اس امر کی تو مین تیری گردن مارونگا پھر کوچ کیا حضرت عمر نے بارادہ بیت المقدس
کے یہانتک کہ قریب ہوے آغاز ملک شام سے سلم بن برقا نے جو حضرت عمرؓ کے غلام تھے بیانکیا ہی کہ جب پہنچے ہم ملک شام مین دفعتہ دیکھا ہمنے
ایک چھوٹی جماعت کو مسلمانونسے پس کہا حضرت عمرؓ نے زبیر سے کہ ای عبداللہ جلد جاؤ تم اور دیکھو کہ یہ گروہ کیسا ہی پس جلد گئے زبیر
اُس گروہ کیطرف پس دیکھا اُس گروہ کو کہ وہ اہل یمن ہین جنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے واسطے دریافت خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھیجا تھا پھر
بیانکیا ہی کہ سلام کیا اُن لوگون نے مجکو اور کہا اُنھون نے کہ ای جوان تم کہانسے آتے ہو مین نے کہا کہ مدینہ طیبہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے آتا ہون اُنھون نے کہا کہ کیونکر چھوڑا ہی تمنے وہانکے لوگونکو مین نے کہا کہ ساتھ نیکی اور بہتری کے اُنھون نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کام کیا یا
آتے ہین وہ ہماری طرف کو یا نہین مین نے کہا کہ تم کون لوگ ہو اُنھون نے کہا کہ ہم قوم عرب ہین اور بھیجا ہی ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے تاکہ دریافت
کرین اور پہونچا دین ہم اُنکو خبر حضرت عمرؓ کی راوی نے بیانکیا ہی کہ پھرے زبیر بعد اس گفتگو کے بجانب حضرت عمر کے اور بیانکیا اُنسے
پس کہا حضرت عمر نے کہ خاموش رہو ای عبداللہ اور اُنکے بعد آئے اُنکے پیچھے والے لوگ پس سلام کیا اُنھون نے ہمپر اور پوچھا حال حضرت عمر کا پس کہا
ہمنے اُنسے کہ یہ حضرت عمر ہین پس تم کیا چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ای امیر المومنین تحقیق بیدار ہوئین آنکھین اور بلند ہوئین گردنین بسبب
طول مدت کے بجانب تمہارے آنے کے پس شاید کہ اللہ فتح کرے ہمپر بیت المقدس کو راوی نے بیانکیا پھر پلٹے وہ لوگ اپنی پشتونکی طرف یہانتک
کہ پہونچے وہ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے لشکر مین اور پکار کر کہا بلند آواز سے کہ خوش ہو ای گروہ مسلمانونکے حضرت عمرؓ کے آنے سے راوی نے
بیانکیا کہ جنبش مین آئے لوگ اور قصد کیا سبھونے سوار ہونیکا واسطے استقبال حضرت عمرؓ کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم
ہی میری طرف سے ہر مرد کو کہ نہ نکلے کوئی اپنی جگہ سے پھر چلے ابو عبیدہؓ بن الجراح ساتھ تھوڑے سے لوگونکے مہاجر اور انصار سے یہانتک
کہ پہونچے وہ اور ہمراہی اُنکے قریب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور دیکھا حضرت عمرؓ نے بجانب ابو عبیدہؓ بن الجراح کے کہ وہ

سوار تھے ایک مادۂ شتر جوان پر جو پیٹی گئی تھی گلیم فطوانی سے اور باگ اُسکی بالو کی تھی اور ابو عبیدہ بن الجراح اپنے ہتھیار دوش سے لٹکے تھے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت عمر کو بٹھایا اونٹنی کو اور بیٹھا یا حضرت عمر نے اپنے اونٹ کو اور سلام کیا بعضنے بعض پر اور سامنے آئے مسلمان در انحالیکہ سلام کرتے تھے حضرت عمر کو پھر سوار ہوئے حضرت عمر اور ابو عبیدہ بن الجراح اور روانہ ہوئے آگے لوگونکے اور بیچ میں باتیں کرتے تھے اسیطرح چلے جاتے تھے یہانتک کہ اُترے وہ دونون اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو پھر بہت اچھا خطبہ سُنایا مسلمانونکو ان الفاظ سے الحمد للہ الحمید المجید القوی المجید لما یرید بدء کما بدأ لما ان اللہ تعالیٰ کرمنا بمحمد علیہ السلام فاز احنا الضلالۃ وجمعنا بعد الفرقۃ والف بین قلوبنا من بعد البغضاء فاحمدوہ علی ھذہ النعم تستوجبوا منا المزید لان اللہ عز وجل قال لئن شکرتم لازیدنکم پھر پڑھا اس آیت کو من یھدی اللہ فھو المھتد ومن یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا پس جب پڑھا حضرت عمر نے اس آیت کو اُٹھ کھڑا ہوا ایک اہل قس نصرانی جو اُنکے ساتھ بیٹھا تھا اور کہا اُسنے کہ اللہ تعالیٰ تو کسی کو گمراہ نہین کرتا ہے پس جب سُنکر کہا اُسنے اس کلام کو حضرت عمر نے مسلمانونسے کہا کہ دیکھتے رہو تم لوگ اگر پھر کہے یہ شخص اسی کلام کو تم گردن مارو اُسکی و جان لیا قس نے جو حضرت عمر نے کہا تھا پس ٹھہر گیا وہ اور خاموش ہو رہا اور پڑھنا شروع کیا حضرت عمر نے خطبہ کو ان الفاظ سے اما بعد فانی اوصیکم بتقوی اللہ عز وجل فی دینہ فی سواہ الذی ینتفع بطاعتہ اولیاؤہ وبمعصیتہ تشفی اعداؤہ کما ایھا الناس وازکوۃ اموالکم طیبۃ بھا نفوسکم کاتریدون بھا جزاء من مخلوق ولا شکرا الھم واما تعطون الا فان الکیس من راحۃ دینہ فان السعید من وعظ بغیرہ الا وان شر الامور صبتدا عاتھا علیکم بالسنۃ لسبتہ نبیکم والزموھا فانا لا قصار فی السنۃ خیرا من الاجتھاد فی البدعۃ والزموا القرآن فانکم تجدون فیہ الشفاء والغوا بھا الناس انہ قد قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کقیامی فیکم فقال الزموا سنۃ صحابی فانھم الذین بلوتھم ثم یظھر الکذب حتی ما لا یستشھد الرجل یحلف من کا یستحلف فیزاد ویجوز الجنۃ فیلزم الجماعۃ وان الفرقۃ من الشیطان لا یخلوا احدکم بامرۃ فان ھمی جائل الشیطان من سرہ حسنتہ وسائتہ سیئتہ فھو مؤمن والصلوٰۃ ثم الصلوٰۃ پس جب فارغ ہوئے حضرت عمر خطبہ سے بیٹھے وہ اور ابو عبیدہ بن الجراح بیان کرتے تھے انسے سب کیفیات رومیونکی اور اُنکی اور حضرت عمر خاموش تھے پس کبھی وہ روتے تھے اور کبھی سکون مین آتے تھے یہانتک کہ آیا وقت نماز ظہر کا پس کہا لوگونکے کہ یا امیر المومنین درخواست کرو تم ہمارے واسطے بلال موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ وہ اذان کہین اور بلال ملک شام مین مقیم تھے پس جب سُنا اُنھون نے کہ مسلمان آئے ہین بیت المقدس مین آئے وہ مسلمانونکے پاس اور حاضر ہوئے لڑائی مین اور لڑتے تھے اُنکی معیت مین پس جسوقت سُنا اُنھون نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس آئے ہین آئے بلال اور سلام کیا حضرت عمر کو اور تعظیم کی اُنکی بزرگ مرتبہ کی پس جب آیا وقت ظہر کا سوال کیا مسلمانون نے حضرت عمر سے کہ درخواست کرین وہ بلال سے اذان کہنے کی پس بلایا اُنکو حضرت عمر نے اور کہا اے بلال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمسے درخواست رکھتے ہین کہ اذان کہو اُنکے واسطے اور یاد دلاؤ تم اُنکو وقات اُنکے نبی کی بلال رضی اللہ عنہ نے کہا ہان مین اذان کہونگا پس جب کہا اُنھون نے اللہ اکبر عاجزی کی مسلمانون نے دیکھنے لگے بلال کو

۱ حمد ہے اللہ کی جو بزرگ ہے قوی ہے مجید ہے جو کرتا ہے جو چاہتا ہے جیسا کہ اس نے ہمکو پیدا کیا ویسا ہی پھر پیدا کریگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمپر محمد علیہ السلام کے ذریعہ سے احسان کیا ہے ہمکو گمراہی سے نکالا ہے اور ہمکو جمع کیا ہے بعد تفرقہ کے اور الفت دی ہے ہمارے دلون مین بعد بغض کے پس تم اللہ کی حمد کرو ان نعمتون پر تم مستحق ہو اور زیادہ ہونے کے ہمارے لئے کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ اگر تم شکر کرو گے تو ہم تمکو زیادہ دینگے ۲ جسکو اللہ ہدایت کرے وہی ہدایت پانیوالا ہے اور جسکو وہ گمراہ کرے تو اسکے لئے کوئی مددگار نہین ۳ اور ہر ایک کام کی بہتری اسکے شروع کرنے مین ہے اور ہر ایک کام کی بہتری اسکے شروع کرنے مین ہے اور ہر ایک کام کی بہتری اسکے شروع کرنے مین ہے ۴ ہے اور لازم پکڑو نماز کو پھر نماز کو پھر نماز کو ۱۲

پس جب کہا بلالؓ نے اشہدان لاالہ الا اللہ واشہدان محمد رسول اللہ بہت شدت سے دسلمان یہانتک کہ قریب پھٹ جانے کے ہوے دل مسلمانون کے وقت ذکر اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قریب تھا کہ بلال قطع کردیوین اذان کو بسبب لاحق ہونے خوف اور رونے کے مسلمانونکو اور ذکر مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب فارغ ہوے بلال رضی اللہ عنہ اذان سے نماز پڑھائی عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو پس جب فارغ ہوے حضرت عمرؓ نماز سے اور بیٹھے کہا بلال نے کہ یا امیر المومنین سردار ان لشکر شام کے کھانے میں تازہ گوشت چڑیون اور صاف روٹی کو اور وہ چیزین ضعیف مسلمانونکو نہین ملتی ہین اور نہین پہونچتے ہین ضعیفونکے ہاتھ اُن چیزون تک پس پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیفیت اس امر کی پس کہا یزید بن ابی سفیان نے کہ فرخ ہمارے اس ملک کا ارزان ہی اور ہم پہونچتے ہین اُس چیز کو جو کہا ہی بلال نے یہان جیسا کہ ہم کھاتے تھے اور قوت دیتے تھے اپنی جانونکو حجاز مین پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اگر یہی بات ہی تو کھاؤ گوارا ہو تمکو اور نہ جدا ہونگا مین اپنی جگہ سے یہانتک کہ کیجا کردو تم میرے پاس اُن لوگونکو جو اپنی جگہون مین ہین یعنی تمکو تم محتاج مسلمانونکو جو شہرون مین اور گانونمین ہین پس مقرر کردون مین واسطے ہر ایک گھر بار والے کے وہ چیز جو کفایت کرے اُنکو گیہون اور جو اور شہد اور زیت اور عسل درسر کہ اور سوا اسکے اور جو کچھ اُنکو ضرور ہو پھر کہا حضرت عمرؓ نے ضعفاے مسلمین سے کہ یہ چیزین تمھارے واسطے تھارے سردارون سے لینگی اور سوا اُسکے جو دونگا مین تمکو بیت المال سے پس اگر موقوف اور منقطع کردیوین یہ چیزین تمسے سردار تمھارے آگاہ کردو تم مجکو یہانتک کہ معزول کرونگا مین اُنکو پھر حکم دیا حضرت عمرؓ نے مسلمانونکو کوچ کرنے کا پس جب ارادہ کیا حضرت عمرؓ نے اپنے اونٹ پر سوار ہونیکا اور جو لباس بکری کے بالونکا بنا ہوا وہ پہنتے تھے وہ ٹکڑون سے تہ بتہ سیا ہوا تھا اور تھے اُسمین پیوند اور بعض پیوند چمڑے کے تھے پس کہا مسلمانون نے کہ یا امیر المومنین اگر سوار ہو تم عوض اپنے اونٹ کے کسی گھوڑے پر اور پہن لو تم کپڑون کو کہ یہ باعث بڑی ہیبت کا ہوگا تمھارے دشمنونکے دل مین پس آئے مسلمان آگے اُنکے درانحالیکہ درخواست کرتے تھے اور نرمی کرتے تھے اُنکے ساتھ یہانتک کہ منظور کیا حضرت عمرؓ نے اُنکی درخواست کو اور نکال ڈالا اپنے لباس کو اور پہنا سفید کپڑون کو نہ پہچانتے بیان کیا ہی کہ مین جانتا ہون کہ وہ کپڑے مصر کے تھے اور قیمت اُنکی پندرہ درہم تھی اور ڈالا تھا اُنھون نے اپنے شانہ پر ایک دستار کو نہ وہ نئی تھی اور نہ پھٹی تھی اور دیا تھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور لایا گیا اُنکے سامنے ایک نہر دون سبز رنگ نہزادین روم سے پس جب سوار ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُسکی پشت پر خوش رفتاری کی نہزدون نے اُنکی سواری مین پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکی چال ڈھال کو جلد اُترے اُسکی سواری سے اور کہا کہ چھوڑ دو تم میری لغزش کو چھوڑ دے اللہ تعالی تمھاری لغزشونکو دن قیامت کے قریب تھا کہ بھائی تمھارا ہلاک ہوجاوے بسبب اسکے کہ داخل ہو میرے دل مین کبر اور مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لایدخل الجنۃ من کان فی قلبہ زن مثقال حبۃ من خردل من کبر ولا یدخل النار من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور قریب تھا کہ ہلاک کرے مجکو سپید کپڑا تمھارا اور نہزدون خوشرفتار تمھارا پس نکالا حضرت عمرؓ نے ان کپڑونکو اور پہن لیا اپنے پچھلے لباس کو راوی نے بیان کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوے بارادہ گھاٹی پہاڑ اور اُسکے چڑھنے کے بیت المقدس کی راہ مین پس ملاقی ہوئی اُن سے ایک قوم مسلمانون کی جو کہ تھے دیہاج کے

ع مرجبہ
دور دل ہوگا بخت بد سے
دور ہونگے دل مین تکبر
دور ہونگے بدن سے بدکار
جب دور ہونگے دل سے کبر
ہونگے اور نزدیک اللہ کے
دور ہونگے بدن سے بدکار

ف
دل مین بقدر
ایک دانہ کبر کے
ایمان ہوگا
ذکر ہی اس حضرت
عمر رضی اللہ عنہ

پہنے تھے جسکو اُنھون نے یرموک سے پایا تھا پس حکم کیا حضرت عمرؓ نے مٹی ڈالنے کا اُنکے منھ پر اور پھاڑ ڈالنے کا اُنکے کپڑون کو اور برابر چلتے تھے وہ گھاٹی پھاڑ پر یہانتک کہ قریب بیت المقدس کے پہونچے پس جب دیکھا بیت المقدس کو کہا اُنھون نے اللہ اکبر اللہ اکبر اللھم افتح لنا فتحا کبیرا واجعل لنا من لدنک سلطانا نصیرا اور استقبال کو آگیا گروہ مسلمانون اور سردار نشان نے اور چلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہانتک کہ پہونچے وہ اُسجگہ مین جہان ابوعبیدہ بن الجراح اُترے تھے پس کھڑا کیا گیا اُنکے واسطے ایک خیمہ بنا ہوا پوشکا پس بیٹھے اسکے کنارے کی جانب مین مٹی پر پھر اُٹھ کھڑے ہوے اور چار رکعت نماز پڑھی اُنھون نے راوی نے بیان کیا ہی کہ بلند ہوا واسطے مسلمانون کے ایک بڑا شور بخشش دینے والا ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور سُنا اہل بیت المقدس نے شور کو بدون لڑائی کے پس چڑھ گئے وہ شہر پناہ پر پس کہا اُنسے اُنکے بطریق نے کہ سختی ہو تمپر دیکھو تم کہ عرب کا کیا حال ہی جو بلند ہوئی ہین آوازین اُنکی بدون لڑائی کے پس قریب ہوا ایک مرد عرب متفکرہ سے اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب کے آگاہ کرو تم ہمکو اپنے قصہ سے مسلمانون نے کہا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ آئے ہین ہمارے پاس مدینۂ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ صلی واٰلہ وسلم سے پس یہ شور مسلمانون کی خوشی کا بسبب اُنکے آنے کے ہی پس پھر اوہ متفکرہ اور آگاہ کیا اُسے بطریق کو مسلمانون کے کلام سے پس چپ ہو رہا وہ اور کچھ کلام نہین کیا اُسنے پس جب صبح ہوئی اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو کہا اُنھون نے کہ عاجز جاؤ تم قوم کی طرف اور آگاہ کرو تم اُنکو اس امر سے کہ تحقیق آیا ہون پس گئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور پکارا اُنکو اور کہا اُنسے کہ ای لوگو اس شہر کے ہمارے سردار امیر المومنین عمر بن الخطاب آئے ہین پس کیا کروگے تم اُس امر مین جو تمنے کہا تھا پس آگاہ کیا لوگون نے بطریق کو پس نکلا وہ اپنے کنیسہ سے اور وہ لباس پہنے ہوا تھا جو کہ پہنے تھا اور گرد اُسکے راہب و قس اور اساقفہ تھے اور اُٹھائی گئی تھی اُسکے سامنے بڑی صلیب جسکو وہ نہین نکالتا تھا اہل شہر کو مگر اُنکی عید مین اور چلا اُسکے ساتھ باطلیق جو حاکم بیت المقدس کا تھا اور وہ کہتا تھا بطریق سے کہ اگر تو اُنکی صفت کو پہچانتا ہی تو خوف نہ کھویگا ہم اُنکے واسطے دروازے کو اور چھوڑ دے تو ہمکو اور عادات ان عرب کو پس مٹا دینگے وہ ہمکو یا مٹا دینگے ہم اُنکو بطریق نے کہا کہ مین ایسا ہی کرونگا اور بلند ہوا وہ شہر پناہ پر اور سامنے آیا ابوعبیدہ بن الجراح کے کہ کہا تم جو ہمکو منظور ہوا ے شیخ نیک اور خوش سیرت ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یا امیر المومنین جنکے اوپر کوئی سردار نہین ہی ابھی آئے ہین پس ہمکو تم انکی طرف اور لازم اُنسے امان اور ذمہ اور مقرر کرو تم اُنکے واسطے جزیہ کو بطریق نے کہا کہ ای مرد اگر سردار تمھارے آئے ہین اور وہ ایسے ہین جنپر کوئی سردار نہین ہی پس کہو تم اُنسے کہ قریب اور سامنے ہون وہ تمھے پس پہچانین ہم اُنکی صفت اور نعت سے اور جدا کرو تم اُنکو اپنے بیچ سے اور ٹھہرین وہ سامنے شہر پناہ کے تاکہ دیکھین ہم اُنکو پس اگر ہونگے وہ ساتھی ہمارے جنکی صفت ہم انجیل مین پاتے ہین اُترینگے ہم اُنکی طرف اور منعقد کرینگے ہم اُنسے امان اور ذمہ داری کو اور اقرار کرینگے ہم اُنکے واسطے جزیہ دینے کا اور اگر وہ سوا اُس شخص کے ہین جنکی صفت اور نعت ہمکو معلوم ہی پس نہین ہی تمھارے واسطے ہماری طرف سے سوا لڑائی کے پس پھرے ابوعبیدہ بن الجراح بجانب حضرت عمرؓ کے اور آگاہ کیا اُنکو بطریق کے مقولہ سے پس قصد کیا حضرت عمرؓ نے کھڑے ہوے اور چلنے کا پس کہا اُنسے اصحابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے کہ یا امیر المومنین جاتے ہو تم اُنکی طرف تنہا اور نہین ہی تمھارے پاس

کوئی ساز و سامان لڑائی کا سوا اس موقع کے پس ہم ڈرتے ہین تمھارے واسطے اس امر کو کہ وہ تمھارے ساتھ بیوفائی کرین پس بیوفائی کرین اور پاجاوین وہ تمکو پس کہا اور پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو قال لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولانا و علی اللہ فلیتوکل المتوکلون پھر طلب کیا اُنھون نے اپنے اونٹ کو پس لایا گیا اونٹ اُنکے پاس پس سوار ہوے وہ سپر اور لباس رزم نکا وہی مرقع تھا اور سوا اُسکے اور کچھ نہ تھا اور تھا اُنکے سر پر ایک ٹکڑا اگلیم قطوانی کا جس سے باندھا تھا اپنے سر کو اور سوا ابو عبیدہ بن الجراح کے اُنکے ساتھ کوئی نہ تھا اور چلتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح سامنے اُنکے یہانتک کہ نزدیک ہوے وہ شہر پناہ کے اور ٹھہرے سامنے بطریق اور باطلیق کے اور کلام کیا اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے لوگو یہ امیر المومنین آئے ہین پس بڑھا بطریق نے اپنی نگاہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیطرف پس شک کیا اور کہا اُسنے بہ آواز بلند کہ یہی قسم ہے خدا کی وہ شخص ہین جنکی صفت اور نعت ہم اپنی کتابون مین پاتے ہین اور یہی وہ شخص ہین کہ ہوگی فتح ہمارے شہر کی اُنکے ہاتھون پر اور ضرور یہ بات ہوگی پھر کہا اُسنے اہل بیت المقدس سے کہ سختی ہو تم پر اُترو اور جاؤ تم اُنکے پاس اور منعقد کرو تم اُنسے امان اور ذمہ داری کو پس یہی قسم ہے خدا کی صحابی محمد بن عبد اللہ کے ہینگے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس جب سُنا رومیون نے کلام بطریق کا چلے وہ اور اُترے جلد حالانکہ جان اُنکی ضیق مین تھی رنج محاصرہ سے اور کھولدیا اُنھون نے دروازون کو اور آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس درانحالیکہ درخواست کرتے تھے اُنسے عہد اور ذمہ کے اور اقرار کرتے تھے جزیہ دینے کو پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکو اس حال سے تو عاجزی کی اُنھون نے واسطے اللہ تعالی کے اور گر پڑے سجدہ مین اونٹ کی بالان پر سامنے آئے رومیونکے اور کہا اُن سے کہ پھر جاؤ تم اپنے شہر کی طرف اور تمھارے واسطے ذمہ اور عہد ہوگا اگر درخواست کروگے تم ہم سے اور اقرار کروگے ہمارے واسطے جزیہ دینے کو راوی نے بیان کیا کہ مرجعت کی قوم نے اپنے شہر کی طرف اور بند نہین کیا اُنھون نے دروازے کو اور پھرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے قیام گاہ اور لشکر کی طرف اور رات گذرانی وہان پس جب دوسرا دن ہوا اُٹھ کھڑے ہوے وہ پس داخل ہوے بیت المقدس مین اور تھا داخل ہونا اُن کا دوشنبہ کے روز اور ٹھہرے وہان جمعہ تک اور ایک نشان محراب کا بنایا اُسمین اور وہ جگہ مسجد کی ہے اور آئے پس نماز جمعہ کی پڑھی اپنے ہمراہیون کو پس قصد کیا رومیون نے اُنکے ساتھ بیوفائی کا اور تھا ابو الجعید جسنے رنج اور بلا مین ڈالا تھا رومیونکو یہ موکہ یہ اہل بیت المقدس کے نزدیک بسبب اپنے لڑکے بالون اور مال کے پس کہا اُن لوگون نے ابو الجعید سے کہ کیا رائے تیری ہے ہمارے غدر اور بیوفائی کرنے مین ان عرب کے ساتھ جسوقت کہ مشغول ہون وہ اپنی نماز مین اور سجدہ کرین وہ اور نہین ہین اُنکے پاس ہتھیار لڑائی کے پس کہا اُنسے اُنکے ساتھی ابو الجعید نے کہ اے قوم نہ کرو ایسا کام اور نہ بیوفائی کرو تم اُنکے ساتھ اگر کرو تم ایسا کروگے تو مغلوب کیے جاؤگے تم وقت بیوفائی اور غدر کے ولیکن ظاہر کرو تم اُنکے واسطے زینت دنیا کو اور چھوڑو اُنکو تم پس گروہ اہل دنیا ہین اور اُسکے خواہان ہین سوا آخرت کے تو مین مشورہ دونگا اُس کام کا جو تم اُنکے ساتھ کرنا چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم کون کام کرین ابو الجعید نے کہا کہ ظاہر کرو تم واسطے عرب کے اُس چیز کو کہ جو تمھارے پاس زینت اور متاع دنیا اور دنیا کی اُس چیز سے ہے جس سے ساتھی دنیا کا صبر نہین کر سکتا ہے پس اگر طلب کیا اُنھون نے اُسکو اور قصد بیوفائی کا کیا پس تمکو اختیار ہے اُس کام کے کرنے کا جسکا تم ارادہ رکھتے ہو راوی نے بیان کیا ہے کہ آئی قوم اُن چیزون پر جسکی وہ قدرت رکھتے تھے اچھے مال و متاع سے پس ظاہر کیا اُسکو اور آراستہ کر دیا اُس کو

مسلمانونکی راہ مین پس مسلمان اُسکو دیکھتے تھے ہنگام آنے بیت المقدس کے اور تعجب کرتے تھے اور یہ کہتے تھے الحمد للہ الذی اور ثنا یدوم لیم
مثل ھذا من الدنیا ولو سویت الدنیا عند اللہ جناح بعوضۃ ما بقی الکافر منھا شربۃ ماء عون بن سالم نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین
تھا کوئی مسلمان ایسا جسنے ہاتھ لگایا ہو کسی چیز پر اُنکی متاع سے اور ابو الجعید نے اُنسے کہا کہ یہ وہی قوم ہی جنکی تعریف اللہ تعالے نے
توریت اور انجیل مین بیانکی ہی اور وہ ہمیشہ حق پر ہین اور کوئی شخص اُنکی لڑائی مین نہ ٹھہریگا جبتک کہ وہ قائم رہینگے اُس چیز پر جسپر وہ
قائم ہین واقدی رح نے بیان کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دس دن بیت المقدس مین قیام کیا شہر بن حوشب نے روایت کی ہی کہ کعب
بن احبار کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جسوقت مصالحہ کیا اہل بیت المقدس سے اور داخل ہوے وہ وہان تو اقامت کی اُنھون نے وہان
دس دن اور آیا مین اُنکے پاس اور تھا مین ایک گانو مین دیہات فلسطین سے پس آیا مین اُنکے پاس تاکہ اسلام اختیار کرونمین اُنکے ہاتھ پر اور سبب
اُسکا یہ تھا کہ میرے باپ بڑے جاننے والے اُس چیز کے تھے جو نازل کی تھی اللہ تعالی نے موسی بن عمران علیہ السلام پر اور مجھکو بہت دوست رکھتے
تھے اور مجھپر بہت شفقت کرتے تھے اور کوئی چیز اُنھون نے مجھسے نہین چھپائی تھی مگر یہ کہ تعلیم اور آگاہ کردیا تھا مجھکو اُس چیز سے پس جب اُنکی موت کا
وقت آیا بلایا اُنھون نے مجھکو اپنے پاس اور کہا کہ اے میرے بیٹے تم جانتے ہو کہ مینے نہین جمع کیا اور نہین اُٹھا رکھا تمسے کسی چیز کو جسکو مین چھپاتا تھا
مگر مین ڈرتا ہون تمھارے واسطے کہ خروج کرین بعض جھوٹے لوگ پس بعیت کرو تم اُنکی اور مین لکھتا ہون ان دو ورقونکو اس مکانکے روزنو مین جسکو
تم دیکھتے ہو پس نہ متعرض ہونا اور نہ دیکھنا اُنکو مگر اُسوقت کہ سنو تم خبر نبی کی جو آخر زمانہ مین مبعوث ہونگے اور نام اُنکا محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہوگا پس اگر چاہے گا اللہ تعالی تمھارے ساتھ نیکی اور بہتری کو پس بعیت کروگے تم اُنکی پھر مرگئے میرے باپ بعد اس وصیت کرنیکے مجھکو پس
دفن کیا مینے اُنکو پس نہین تھی کوئی چیز دوست تر مجھکو اس امر سے کہ گذر جاوین ایام تعزیت کے تاکہ دیکھونمین کہ اُن ورقون مین کیا ہی
پس جب گذر گئے دن تعزیت کے آیا مین روزن کیطرف پس کھولا مینے اُسکو اور نکالا مینے اُن دونون ورقون کو اور پھیلایا مینے اُنکو اور نظر کی مینے بجانب اُس چیز
جو اُسمین تھی اور دیکھا مینے اُسمین یہ لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ مولدہ بمکۃ ودار ھجرتہ طیبۃ الطیبۃ لا ینتہ لیس فظا
ولا غلیظ ولا سخاب اصحابہ الحامدون الذین یحمدون اللہ علی کل حال السنتھم رطبۃ بالتکبیر والتھلیل وھو منصور علی کل من عاداہ من اعدائہ
اجمعین ینسلون فی وجھہ ویستہ رون وساطھم ناجیلھم فی صدورھم وتراحمھم بینھم تراحم الانبیاء بین الامم وھم اول من یدخل الجنۃ یوم القیمۃ بین الامم
وھم السابقون المقربون الشافعون المشفع لھم کعب نے کہا ہی کہ جب پڑھا مینے اُسکو کہا مینے دل مین کہ آیا کوئی چیز بھی میرے
باپنے مجکو تعلیم کی ہی جو اُس سے بہتر ہو پھر توقف کیا مینے بعد موت اپنے باپکے جبتک اللہ تعالی نے چاہا تا انیکہ سُنا مین نے
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوے ہین مکہ معظمہ مین اور وہ مکہ مکرمہ ظاہر کرتے ہین اپنے کام کو پس کہا مینے اپنے دلمین یہ وہی ہین الحالسا
قسم ہی خدا کی اور برابر مین ذکر اور گفتگو کرتا تھا اُنکے حال اور کام سے یہانتک کہ بیانکیا لوگون نے مجھے کہ وہ مکہ کو چھوڑکر شریب مین آئے ہین
پس نگاہ رکھتا مین اُنکے معاملہ کی یہانتک کہ جہاد کیا اُنھون نے اور لڑے وہ لڑائیان اپنی اور غالب ہوے اپنے دشمنون پر پس قصد اور
سامان کیا مین نے اُنکے پاس جانیکا پس سُنا مینے کہ اُنھون نے اس عالم سے انتقال فرمایا پس کہا مینے اپنے دل مین کہ شاید یہ وہ نہین
تھے جنکا مین انتظار کرتا تھا تا انیکہ دیکھا مین نے اپنے خواب مین کہ گویا دروازے آسمانکے کھولے گئے ہین اور فرشتے گروہ در گروہ اُترتے ہین

اور کہنے والا یہ کہتا ہی کہ انتقال فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور موقوف ورمنقطع ہوئی وحی اہل زمین سے پس بعد اس خواب کے پھرا مین بجانب زمین اپنے قوم کے اور پہونچی مجکو یہ خبر کہ بعد اُنکے ایک خلیفہ ہوے ہین اُنکی امت سے جنکا نام ابوبکر صدیق ہی پس کہا مینے اپنے دلمین کہ جاؤنگا مین اُنکے پاس نہین دیر ہوئی تھی کہ آیا ہماری طرف لشکر اُنکا ملک شام مین پھر آئی خبر اُنکی سیرت پاس خبر اُنکی وفات کی پھر سُنا مینے کہ اُنکے بعد ایک شخص خلیفہ ہوے ہین جنکا نام عمرؓ ہی پس کہا مینے اپنے دلمین کہ نہ داخل ہونگا مین اس دین مین جبتک کہ معلوم کرونگا مین حقیقت اُسکی اور برابر مین اُمید رکھتا تھا یہانتک کہ آئے عمرؓ بن الخطاب بیت المقدس مین اور مصالحہ کیا اُنھونے وہان کے لوگون سے اور دیکھا مینے وفاے عہد اور سُنی خبر کہ جو اللہ تعالی نے اُنکے دشمنونکے ساتھ کی تھی پس جانا مینے کہ یہی لوگ اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین اور ارادہ اور گفتگو کیا مینے اپنے دلمین اُنکے دین مین داخل ہونے پر اور مین پس و پیش کرتا تھا اس امر مین پس قسم ہی خدا کی کہ ایک رات مین کھڑا تھا اپنے کوٹھے پر اور اُسیوقت ایک مسلمان آیت پڑھتے تھے یا ایھا الذین اوتوا الکتاب اٰمنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس وجوھا فنردھا علی ادبارھا او نلعنھم کما لعنا اصحاب السبت وکان امر اللہ مفعولا سُنا مین نے اس آیت کو ڈرا مین قسم ہی خدا کی اس امر کو کہ نہ صبح کرونگا مین تا اینکہ پھر جائیگا مُنھ میرا پیچھے کی بات مجکو صبح کے پھرنے سے زیادہ دوست نہ تھی پس جب صبح ہوئی چلا مین اپنے گھر سے اور پوچھا مینے حال عمر بن الخطاب کا پس کہا گیا مجھسے کہ وہ بیت المقدس مین ہین پس قصد کیا مینے اُنکی طرف اور وہ اُسیوقت نماز صبح کی پڑھ چکے تھے مع اپنے ساتھیونکے پس سامنے آیا مین اُنکے اور سلام کیا مینے اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھونے اور کہا کہ تم کون ہو پس کہا مینے کہ مین کعب احبار ہون اور مین آیا ہون بارادہ داخل ہونے دین اسلام کیواسطے کہ مینے دیکھا اور پایا ہی صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکی اُمت کی اُتری ہوئی کتابون مین تحقیق اللہ تعالی نے وحی کی حق بجانب موسی علیہ السلام کے اپنی بعض کتاب مین اور فرمایا ہی یا موسی انی ما خلقت خلقا اکرم من محمد ولا کلمت ملکا ما خلقت جنۃ ولا نارا ولا شمسا ولا قمرا الا رضا ولاسلام لکلام محمد خیرا کہ بیان بعثت فی اٰخر الزمان امتہ محمودۃ وھو نبی الرحمۃ النبوۃ لا محی الملتہا می القرشی الرحیم بالمومنین الشدید علی الکافرین سر مثل علانیتہ وقولہ لا یخالف فعلہ القریب فی البعید عندہ سواء متواطوء متواحمون پس کہا حضرت عمر نے کہ آیا سچ ہی جو تم کہتے ہو اے کعب کہا کعب نے کہان قسم اُسکی جو سنتا ہی میرے اس کہنے کو اور جانتا ہی اُس چیز کو جو پوشیدہ ہی سینون مین پس کہا حضرت عمرؓ نے الحمد للہ الذی عرفنا واکرمنا وشرفنا ودھنا بجملتہ التی وسعت کل شیء وھدانا بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آیا ہو سکتا ہی تجھے اے کعب کہ داخل ہو ہمارے دین مین پس کہا کعب نے کہ یا امیر المومنین آیا تمھاری کتاب مین جو تمپر نازل ہی ذکر تمھارے نبی کا ہی حضرت عمر نے کہا ہان پھر پڑھا اُنھونے اس آیت کو ووصی بھا ابراھیم بنیہ ویعقوب یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ام کنتم شھدا اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالوا

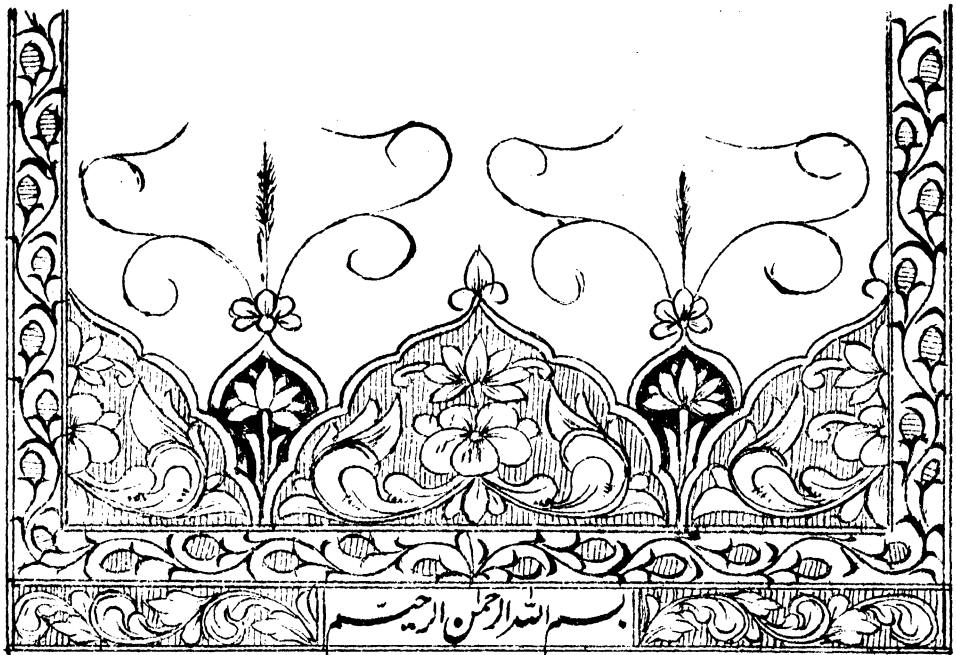
---

۱ کتاب ۲ اور موسی سے ۳ ہی ۴ ہی ۵ ہی ۶ ہی ۷ ہی ۸ ہی ۹ ہی ۱۰ ہی ۱۱ ہی ۱۲ ہی ۱۳ ہی ۱۴ ہی ۱۵ ہی ۱۶ ہی ۱۷ ہی ۱۸ ہی ۱۹ ہی ۲۰ ہی ۲۱ ہی ۲۲ ہی ۲۳ ہی ۲۴ ہی ۲۵ ہی ۲۶ ہی ۲۷ ہی ۲۸ ہی ۲۹ ہی ۳۰ ہی ۳۱ ہی ۳۲ ہی ۳۳ ہی ۳۴ ہی ۳۵ ہی ۳۶ ہی ۳۷ ہی ۳۸ ہی ۳۹ ہی ۴۰ ہی ۴۱ ہی ۴۲ ہی ۴۳ ہی ۴۴ ہی ۴۵ ہی ۴۶ ہی ۴۷ ہی ۴۸ ہی ۴۹ ہی ۵۰ ہی ۵۱ ہی ۵۲ ہی ۵۳ ہی ۵۴ ہی ۵۵ ہی ۵۶ ہی ۵۷ ہی ۵۸ ہی ۵۹ ہی ۶۰ ہی ۶۱ ہی ۶۲ ہی ۶۳ ہی ۶۴ ہی ۶۵ ہی ۶۶ ہی ۶۷ ہی ۶۸ ہی ۶۹ ہی ۷۰ ہی ۷۱ ہی ۷۲ ہی ۷۳ ہی ۷۴ ہی ۷۵ ہی ۷۶ ہی ۷۷ ہی ۷۸ ہی ۷۹ ہی ۸۰ ہی ۸۱ ہی ۸۲ ہی ۸۳ ہی ۸۴ ہی ۸۵ ہی ۸۶ ہی ۸۷ ہی ۸۸ ہی ۸۹ ہی ۹۰ ہی ۹۱ ہی ۹۲ ہی ۹۳ ہی ۹۴ ہی ۹۵ ہی ۹۶ ہی ۹۷ ہی ۹۸ ہی ۹۹ ہی ۱۰۰ ہی ۱۰۱ ہی ۱۰۲ ہی ۱۰۳ ہی ۱۰۴ ہی ۱۰۵ ہی ۱۰۶ ہی ۱۰۷ ہی ۱۰۸ ہی ۱۰۹ ہی ۱۱۰ ہی ۱۱۱ ہی ۱۱۲ ہی ۱۱۳ ہی ۱۱۴ ہی ۱۱۵ ہی ۱۱۶ ہی ۱۱۷ ہی ۱۱۸ ہی ۱۱۹ ہی ۱۲۰ ہی ۱۲۱ ہی ۱۲۲ ہی ۱۲۳ ہی ۱۲۴ ہی ۱۲۵ ہی ۱۲۶ ہی ۱۲۷ ہی ۱۲۸ ہی ۱۲۹ ہی ۱۳۰ ہی ۱۳۱ ہی ۱۳۲ ہی ۱۳۳ ہی ۱۳۴ ہی ۱۳۵ ہی ۱۳۶ ہی ۱۳۷ ہی ۱۳۸ ہی ۱۳۹ ہی ۱۴۰ ہی ۱۴۱ ہی ۱۴۲ ہی ۱۴۳ ہی ۱۴۴ ہی ۱۴۵ ہی ۱۴۶ ہی ۱۴۷ ہی ۱۴۸ ہی ۱۴۹ ہی ۱۵۰ ہی ۱۵۱ ہی ۱۵۲ ہی ۱۵۳ ہی ۱۵۴ ہی ۱۵۵ ہی ۱۵۶ ہی ۱۵۷ ہی ۱۵۸ ہی ۱۵۹ ہی ۱۶۰ ہی ۱۶۱ ہی ۱۶۲ ہی ۱۶۳ ہی ۱۶۴ ہی ۱۶۵ ہی ۱۶۶ ہی ۱۶۷ ہی ۱۶۸ ہی ۱۶۹ ہی ۱۷۰ ہی ۱۷۱ ہی ۱۷۲ ہی ۱۷۳ ہی ۱۷۴ ہی ۱۷۵ ہی ۱۷۶ ہی ۱۷۷ ہی ۱۷۸ ہی ۱۷۹ ہی ۱۸۰ ہی ۱۸۱ ہی ۱۸۲ ہی ۱۸۳ ہی ۱۸۴ ہی ۱۸۵ ہی ۱۸۶ ہی ۱۸۷ ہی ۱۸۸ ہی ۱۸۹ ہی ۱۹۰ ہی ۱۹۱ ہی ۱۹۲ ہی ۱۹۳ ہی ۱۹۴ ہی ۱۹۵ ہی ۱۹۶ ہی ۱۹۷ ہی ۱۹۸ ہی ۱۹۹ ہی ۲۰۰ ہی ۲۰۱ ہی ۲۰۲ ہی ۲۰۳ ہی ۲۰۴ ہی ۲۰۵ ہی ۲۰۶ ہی ۲۰۷ ہی ۲۰۸ ہی ۲۰۹ ہی ۲۱۰ ہی ۲۱۱ ہی ۲۱۲ ہی ۲۱۳ ہی ۲۱۴ ہی ۲۱۵ ہی ۲۱۶ ہی ۲۱۷ ہی ۲۱۸ ہی ۲۱۹ ہی ۲۲۰ ہی ۲۲۱ ہی ۲۲۲ ہی ۲۲۳ ہی ۲۲۴ ہی ۲۲۵ ہی ۲۲۶ ہی ۲۲۷ ہی ۲۲۸ ہی ۲۲۹ ہی ۲۳۰ ہی ۲۳۱ ہی ۲۳۲ ہی ۲۳۳ ہی ۲۳۴ ہی ۲۳۵ ہی ۲۳۶ ہی ۲۳۷ ہی ۲۳۸ ہی ۲۳۹ ہی ۲۴۰ ہی ۲۴۱ ہی ۲۴۲ ہی ۲۴۳ ہی ۲۴۴ ہی ۲۴۵ ہی ۲۴۶ ہی ۲۴۷ ہی ۲۴۸ ہی ۲۴۹ ہی ۲۵۰ ہی ۲۵۱ ہی ۲۵۲ ہی ۲۵۳ ہی ۲۵۴ ہی ۲۵۵ ہی ۲۵۶ ہی ۲۵۷ ہی ۲۵۸ ہی ۲۵۹ ہی ۲۶۰ ہی ۲۶۱ ہی ۲۶۲ ہی ۲۶۳ ہی ۲۶۴ ہی ۲۶۵ ہی ۲۶۶ ہی ۲۶۷ ہی ۲۶۸ ہی ۲۶۹ ہی ۲۷۰ ہی ۲۷۱ ہی ۲۷۲ ہی ۲۷۳ ہی ۲۷۴ ہی ۲۷۵ ہی ۲۷۶ ہی ۲۷۷ ہی ۲۷۸ ہی ۲۷۹ ہی ۲۸۰ ہی ۲۸۱ ہی ۲۸۲ ہی ۲۸۳ ہی ۲۸۴ ہی ۲۸۵ ہی ۲۸۶ ہی ۲۸۷ ہی ۲۸۸ ہی ۲۸۹ ہی ۲۹۰ ہی ۲۹۱ ہی ۲۹۲ ہی ۲۹۳ ہی ۲۹۴ ہی ۲۹۵ ہی ۲۹۶ ہی ۲۹۷ ہی ۲۹۸ ہی ۲۹۹ ہی ۳۰۰ ہی ۳۰۱ ہی ۳۰۲ ہی ۳۰۳ ہی ۳۰۴ ہی ۳۰۵ ہی ۳۰۶ ہی ۳۰۷ ہی ۳۰۸ ہی ۳۰۹ ہی ۳۱۰ ہی ۳۱۱ ہی ۳۱۲ ہی ۳۱۳ ہی ۳۱۴ ہی ۳۱۵ ہی ۳۱۶ ہی ۳۱۷ ہی ۳۱۸ ہی ۳۱۹ ہی ۳۲۰ ہی ۳۲۱ ہی ۳۲۲ ہی ۳۲۳ ہی ۳۲۴ ہی ۳۲۵ ہی ۳۲۶ ہی ۳۲۷ ہی ۳۲۸ ہی ۳۲۹ ہی ۳۳۰ ہی ۳۳۱ ہی ۳۳۲ ہی ۳۳۳ ہی ۳۳۴ ہی ۳۳۵ ہی ۳۳۶ ہی ۳۳۷ ہی ۳۳۸ ہی ۳۳۹ ہی ۳۴۰ ہی ۳۴۱ ہی ۳۴۲ ہی ۳۴۳ ہی ۳۴۴ ہی ۳۴۵ ہی ۳۴۶ ہی ۳۴۷ ہی ۳۴۸ ہی ۳۴۹ ہی ۳۵۰ ہی ۳۵۱ ہی ۳۵۲ ہی ۳۵۳ ہی ۳۵۴ ہی ۳۵۵ ہی ۳۵۶ ہی ۳۵۷ ہی ۳۵۸ ہی ۳۵۹ ہی ۳۶۰ ہی ۳۶۱ ہی ۳۶۲ ہی ۳۶۳ ہی ۳۶۴ ہی ۳۶۵ ہی ۳۶۶ ہی ۳۶۷ ہی ۳۶۸ ہی ۳۶۹ ہی ۳۷۰ ہی ۳۷۱ ہی ۳۷۲ ہی ۳۷۳ ہی ۳۷۴ ہی ۳۷۵ ہی ۳۷۶ ہی ۳۷۷ ہی ۳۷۸ ہی ۳۷۹ ہی ۳۸۰ ہی ۳۸۱ ہی ۳۸۲ ہی ۳۸۳ ہی ۳۸۴ ہی ۳۸۵ ہی ۳۸۶ ہی ۳۸۷ ہی ۳۸۸ ہی ۳۸۹ ہی ۳۹۰ ہی ۳۹۱ ہی ۳۹۲ ہی ۳۹۳ ہی ۳۹۴ ہی ۳۹۵ ہی ۳۹۶ ہی ۳۹۷ ہی ۳۹۸ ہی ۳۹۹ ہی ۴۰۰ ہی ۴۰۱ ہی ۴۰۲ ہی ۴۰۳ ہی ۴۰۴ ہی ۴۰۵ ہی ۴۰۶ ہی ۴۰۷ ہی ۴۰۸ ہی ۴۰۹ ہی ۴۱۰ ہی ۴۱۱ ہی ۴۱۲ ہی ۴۱۳ ہی ۴۱۴ ہی ۴۱۵ ہی ۴۱۶ ہی ۴۱۷ ہی ۴۱۸ ہی ۴۱۹ ہی ۴۲۰ ہی ۴۲۱ ہی ۴۲۲ ہی ۴۲۳ ہی ۴۲۴ ہی ۴۲۵ ہی ۴۲۶ ہی ۴۲۷ ہی ۴۲۸ ہی ۴۲۹ ہی ۴۳۰ ہی ۴۳۱ ہی ۴۳۲ ہی ۴۳۳ ہی ۴۳۴ ہی ۴۳۵ ہی ۴۳۶ ہی ۴۳۷ ہی ۴۳۸ ہی ۴۳۹ ہی ۴۴۰ ہی ۴۴۱ ہی ۴۴۲ ہی ۴۴۳ ہی ۴۴۴ ہی ۴۴۵ ہی ۴۴۶ ہی ۴۴۷ ہی ۴۴۸ ہی ۴۴۹ ہی ۴۵۰ ہی ۴۵۱ ہی ۴۵۲ ہی ۴۵۳ ہی ۴۵۴ ہی ۴۵۵ ہی ۴۵۶ ہی ۴۵۷ ہی ۴۵۸ ہی ۴۵۹ ہی ۴۶۰ ہی ۴۶۱ ہی ۴۶۲ ہی ۴۶۳ ہی ۴۶۴ ہی ۴۶۵ ہی ۴۶۶ ہی ۴۶۷ ہی ۴۶۸ ہی ۴۶۹ ہی ۴۷۰ ہی ۴۷۱ ہی ۴۷۲ ہی ۴۷۳ ہی ۴۷۴ ہی ۴۷۵ ہی ۴۷۶ ہی ۴۷۷ ہی ۴۷۸ ہی ۴۷۹ ہی ۴۸۰ ہی ۴۸۱ ہی ۴۸۲ ہی ۴۸۳ ہی ۴۸۴ ہی ۴۸۵ ہی ۴۸۶ ہی ۴۸۷ ہی ۴۸۸ ہی ۴۸۹ ہی ۴۹۰ ہی ۴۹۱ ہی ۴۹۲ ہی ۴۹۳ ہی ۴۹۴ ہی ۴۹۵ ہی ۴۹۶ ہی ۴۹۷ ہی ۴۹۸ ہی ۴۹۹ ہی ۵۰۰ ہی

کر دیا ہی تمکو دین پھر نہ مرو تم مگر مسلمان پر آیا موجود اور حاضر تھے جبوقت یہ بچے یعقوب کہ موت جب کہا اپنے بیٹونکو تم کیا پوجو گے بعد میرے بولے ۱۲

نعبد الٰھک والٰہ اٰبائک ابراھیم الایہ پھر پڑھی حضرت عمر نے آیت ماکان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان پھر پڑھی یہ آیت ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ پھر پڑھی یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا پھر پڑھی یہ آیت وما جعل علیکم فی الدین من حرج ملۃ ابیکم ابراھیم ھو سمّٰکم المسلمین من قبل کعب احبار نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا مین نے یہ کہا یا امیر المومنین انا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ پس خوش ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بسبب مسلمان ہونے کعب کے پھر کہا اُنھون نے کعب سے کہ آیا ہو سکتا ہے کہ چلو تم میرے ساتھ مدینہ طیبہ کو پس زیارت کرو تم قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور فائدہ حاصل کرو تم قبر شریف کی زیارت سے پس کہا مین نے کہ ہان یا امیر المومنین مین ایسا ہی کرونگا راوی نے بیان کیا ہے کہ کوچ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بعد از نیکہ لکھدیا اہل بیت المقدس کو عہد نامہ اور ساکن کر دیا اُن کو اُن کے شہر مین ادا ے جزیہ پر اور روانہ ہوے مع اپنے لشکر کے بجانب جابیہ کے پس ٹھہرے وہان اور ترتیب دیا دفتر کو اور لیا خمس واسطے اللہ غالب اور بزرگ کے اُس چیز سے جو دی اور پوری کی تھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانون پر پھر تقسیم کیا ملک شام کو دو قسمون پر دیا ابو عبیدہ بن الجراح کو خوزان سے حلب تک اور جو اُسکے قریب تھا اور حکم کیا اُن کو روانگی حلب اور وہان کے لوگون سے لڑنے کا یہان تک کہ فتح کرے اللہ تعالیٰ حلب کو اُن کے ہاتھون پر اور دیا ارض فلسطین اور ارض القدس اور ساحل یزید بن ابی سفیان کو اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو حاکم اُنپر اور حکم کیا اُنکو کہ لڑین وہ ساکنان قیساریہ سے تا انیکہ فتح کرے اللہ اُس کو اُن کے ہاتھو پر اور دیا اکثر ملک اجنادین کا ابو عبیدہ بن الجراح کو مع خالد بن الولید کے اور روانہ کیا عمرو عاص کو بجانب مصر کے اور مقرر کیا عہدۂ قضاے حمص پر عمرو بن سعید الانصاری کو پھر روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ صلی وآلہ وسلم کے اور کعب کو اپنے ساتھ لیا اور مدینہ منورہ کے لوگ گمان کرتے تھے اس امر کا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اقامت کرین گے ملک شام مین بسبب دیکھنے کثرت بہتری اور پاکی اور ارزانی نرخون ملک شام کے اور اس وجہ سے کہ اس ملک کو لا والا نبیا کہتے ہین اور وہ ارض مقدس ہے اور اُس سے محشر ہوگا پس ڈھونڈھتے تھے اُن کی خبر کو اور نکلتے تھے شہر کے باہر ہر روز بانتظار اُن کے آنے کے یہانتک کہ آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور جنبش مین آیا مدینہ طیبہ اُنکے آنے کے دن مین اور خوش ہوے صحابہ اُنکے آنے سے اور سلام کیا اُنپر اور مرحبا کہا اور مبارکباد دی اُنکو اُس چیز پر جو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے اُنکے ہاتھون پر پس پہلے سب کے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد شریف مین اور سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور چند رکعتین نماز کی پڑھین اور بلایا کعب احبار کو اور کہا اُنسے بیان کرو تم مسلمانون سے جو کہ دیکھا تھا تمنے وہ ورقون مین پس بیان کیا کعب نے بس زیادہ کیا لوگون نے ایمان کو رضی اللہ عنہم اجمعین۔

تمت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ قسم ہی اُس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی اور وہ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہی کہ نہین اعتماد کیا مین نے فتوح ملک شام کی خبر مین مگر صدق اور راستی کو اور نہین بیان کیا مین نے اُس خبر کو مگر طریقہ راستی سے تاکہ ثابت کرد نمین اُنمین بزرگیان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور خاک مین ملادن مین اُسکے سبب سے ناکمین اہل رفض اور منکوین سنۃ اور فرض کی سواسطے کہ اگر نہوتے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ خواہش اور ارادۃ اللہ غالب کے اور بزرگ کے تو نہوتے شہر شام غیر مسلمانونکی ملکیت اور قبضہ مین اور نہ ظاہر اور بلند ہوتا لشان اُس دین کا بسبب واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری اُنکی کہ بتحقیق کوشش اور جہاد کیا اُنھون نے اور صبر کیا اور ثابت قدمی کی اُنھون نے واسطے مقابلے دشمن کے اور خرچ کیا اُنھون نے اپنی کوشش کو اور نہین کمی کی اُنھون نے یہانتک کہ دور کردیا اُنھون نے کفر کو اُسکے تحت سے اور آمادہ ہوگیا کفر اپنے چلے جانے پر اور ذلیل اور خوار کیا اُنھون نے کسریٰ اور قیصر اور جلنبد کرکی کوتا اینکہ برتر اور ظاہر ہوگیا اسلام اور ذلیل اور خوار ہوا کفر اور پیچھے کو پھرا اسی واسطے اللہ تعالے نے اُنکے حق مین یہ ارشاد فرمایا فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بھیجا سرداران شام کو تو بھیجا اُنھون نے ابوعبیدہ بن عامر الجراح رضی اللہ عنہ کو بجانب حلب اور انطاکیہ اور معرہ اور اُن قلعونکے جو ان مقامات کے نزدیک تھے اور بھیجا عمرو بن العاص کو بجانب مصر کے اور بھیجا یزید بن ابی سفیان کو بجانب کرانہ ہاے دریاے شام کے پس پہونچے اور اُترے یزید بن ابی سفیان وہان اور قیساریہ مین لوگ بکثرت گروہ در گروہ تھے اور حاکم وہان کا قسطنطین ہرقل بادشاہ کا بیٹا تھا اور اُس کے ساتھ اسی ہزار فوج تھی رومیون اور عرب اور متنصرہ اور قوم دوسیہ سے پس جب دیکھا قسطنطین نے بجانب مسلمانون کے کمک طلب کی اُسنے ہرقل سے اور بھیجا

وفاسپی اُنمین سے جو کہ جنگ روان کیا یزید نے اور اُنھون نے پہنچ کر انتظار کرتا ہی موت کا ذکر اطال قیساریہ اور خط لکھنا یزید بن ابی سفیان کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ۱۲

ہرقل نے حاکم مرعش لاؤن بن مجال کو ساتھ بیس ہزار دلیران قوم دوسیہ کے اور بھیجا ان کے واسطے کشتیان غلے اور کھانیکی جب دیکھا یزید بن ابی سفیان نے یہ حال روانہ ہونا اُنھون نے کہ نہین قدرت ہی اُنکو قیساریہ پر خط لکھا اُنھون نے بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من یزید بن ابی سفیان عامل علی بعض الشام الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد یا امیر المومنین انی نزلت قیساریۃ ھی مدینۃ اھلھا بالخلق کثیرۃ الجند ولیس لھا سبیل الا قسطنطین بن الملک ھرقل وقد استغل بابیہ وقد اتجۃ بصاحب مرعش وھو لاون بن مجال فی عشرین الفا سوی الدوسیۃ والمراکب تردعلیہ فی کل یوم بالدلوفۃ والطعام وادیدا المجدۃ والسلام اور بھیجا خط کو بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سالم بن حمید النخعی کے پس جب پہونچے سالم مدینہ طیبہ مین سپرد کیا خط حضرت عمر کو اور سلام کیا اُنپر پس کہا حضرت عمر نے کہ یہ خط کہان سے ہی سلام نے کہا کہ تمھارے عامل یزید بن ابی سفیان کی طرف سے ہی پس لیا حضرت عمر نے خط کو اور کھولا اور پڑھا اُسکو پس جب پہونچے اُسکی انتہا کو کمال فکر یزید بن ابی سفیان کے کام اور اُسکی درخواست مین کی اور شیوقت حضرت علی آئے پس اُٹھ کھڑے ہوئے حضرت عمر اور معانقہ کیا اُنسے اور سلام کیا ایک نے دوسرے کو پھر بیٹھ گئے وہ دونون صحابی پس کہا حضرت علی نے کہ یا امیر المومنین کیونکر ہی حال تمھارا پس کہا حضرت عمر نے کہ مین اللہ کیطرف سے ساتھ نیکی اور بہتری کے ہون اور مین اُسسے درخواست اعانت کی کرتا ہون اُس کام مین جو اُسنے مجکو سپرد کیا ہی قسم ہی خدا کی کہ اگر ضایع اور رائیگان جاویگی کوئی بکری کنارے دریا فرات کے تو ماخوذ ہونگا مین اُسکے سبب سے اور یہ خط یزید بن ابی سفیان کا جو قیساریہ شام پر ہین یطلب کمک کے مجھسے آیا ہی پس کہا حضرت علی نے کہ تم مسلمانون پر کچھ رنج اور غم نکرو اور نہ بے صبری کرو تم اسواسطے کہ اللہ تعالی قریب تر اُسکو فتح کریگا تمپر بحالت خاک مین ملانے مشرکین کے پس کمک کرو تم یزید بن ابی سفیان کی جسقدر قدرت رکھتے ہو تم پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بکمک کرنے اور مدد دینے یزید بن ابی سفیان کے اور روانہ کیا اُنکے پاس خط کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ تعداد لشکر کی تھا ابو عبیدہ بن الجراح کے بیس ہزار اور ساتھ یزید بن ابی سفیان کے چھ ہزار اور ساتھ عمرو بن العاص کے دس ہزار تھی پس جب پہونچا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا اُنھون نے یزید بن ابی سفیان کے پاس تین ہزار سوارون کو ہمراہ حرب بن عدی کے اور باقی رہی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس سترہ ہزار کہ اکثر اُنمین اہل یمن سے تھے اور معاملہ یہ گذرا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے صلح کی تھی اہل قنسرین اور حاضر کے ساتھ بحالت خواری اُن لوگون کے پانچ ہزار اوقیہ سونے اور اُسی قدر چاندی سپید اور دو ہزار کپڑون اقسام دیباج اور پانچ سو بار شتر زیتون اور انگور پر پس جب تمام ہوئی صلح ان کی اور منظور اور حاضر کی اُنھون نے وہ چیز جسکے ذمہ دار رہے تھے وہ اپنے شہر سے لکھدی ابو عبیدہ بن الجراح نے اُن کو دستاویز صلح کی اور مقرر کین اسمین شرطین اُنکے واسطے اور داخل ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور چند سردار مسلمان شہر مین پس کھینچا اُنھون نے شہر مین خط مسجد کا اور مسنا اہل حلب نے حال صلح قنسرین اور روانگی عرب کا اپنی جان کو پس بہت گھبرائے اور وہ تھے اہل حلب پر دو شخص رئیس اور تھے وہ دونون حقیقی بھائی ایک ماں باپ سے اور وہ رہتے تھے شہر مین اور اُسوقت تک شہر قلعہ مین داخل نہ تھا بلکہ قلعہ سے جدا تھا اور ایک بطریق کا نام یوقنا تھا اور دوسرے کا نام

۵ یہ حضرت یزید بن ابی سفیان عامل بعض ملک شام کی طرف سے بجانب امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سلامتی ہو تجپر اے حمد کرتا ہون مین تیری تعریف کرتا ہون مین تیری جس کے سوا کوئی معبود نہین ہی اور بعد حمد و صلوۃ کے حال یہ ہی کہ مین امیر المومنین مین پہونچا شہر قیساریہ مین شہر کو وہ بہت بڑا ہی اہل اُسکے بہت ہین اور نہین ہی اُسکی جانب کوئی راہ مگر راہ قسطنطین

لشکر روم نے مرعش اور اس کے پاس سے اور کشتیان بھیجی ہین اُسکے پاس مدد کے واسطے اور ہر روز اُسکے پاس بھیجی ہی اُس کے پاس کمک لاؤن بن مجال حاکم مرعش بیس ہزار فوج کے ساتھ اور دوسیہ اور کھانے کی چیزین

اور سلامتی ہو اوپر امیر المومنین کے اور رحمت اللہ کی اور برکتین اُسکی اور بعد سلامتی کے ذکر کرو حال اپنے کا اور مشورہ کرو ہمارے ساتھ بجانب جانے کے یا ٹھہرنے کے پس لکھا جواب اُسکا عمر نے ۱۲

یوحنا تھا اور باپ ان دونوں کا مالک ہوگیا تھا شہر حلب اور اُسکی اطراف و جوانب کا تا حد گھاٹی بہاڑون اور حد فرات کے اور بر سون حلب کا وہ مالک رہا کہ کیسنے اُس سے جھگڑا نہین کیا اور ہرقل بادشاہ روم نے حلب کو اُسکے واسطے بطور جاگیر کے جدا کر دیا تھا بسبب ڈر نے اُسکی بُرائی اور اُسکے بڑے لشکر اور فریب سے اور ملوک روم کے اُس سے ڈرتے تھے اور اُسکی تعظیم کرتے تھے اور اُس سے نہین لڑتے تھے بوجہ دوست رکھنے اپنی حکومت اور جمعیت کے اور سبوجہ سے کہ وہ جنبش مین لاتا تھا لوگونکو اپنے قصد اور ارادے سے کہ وہ جوان کمسن تھا پس اس خیال سے کہ وہ مالک نہو جائے کل سلطنت کا بسبب اپنی قوت اور تدبیرونکے اور کثرت اور شدت اپنے بھائی بندونکے پس جب در آیا وہ عوصم مین خاص کر لیا اُسنے قلعہ حلب کو واسطے رہائی اور حفاظت اپنے نفس کے اور بنایا اُسکو اور شہر بناہ سے ہستوار کیا اُسکو اور فراخ دستی کی اُسنے شہر و نہین پس جب ہلاک ہوا وہ مالک ہوا بعد اُسکے بڑا بیٹا یوقنا اور وہ بڑا شجاع دلیر جمع کرنے والا مال کا اور آگے آنیوالا لڑائی مین تھا کہ نہین ڈرتا تھا اُسکی آگ سے اور بھائی اُسکا یوحنا نرم طبیعت تھا اور چھوڑ دیا تھا اُسنے ملک کو اپنے ہاتھ سے اور راہب ہوگیا تھا اور وہ اپنے زمانہ کا بڑا عالم تھا اور جب سُنا اُسنے کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قصد کیا ہوا اُنکی طرف کا کہا اُسنے اپنے بھائی یوقنا سے کہ کس چیز کیطرف میل کیا ہو تو نے اُسنے کہا کہ عربی لڑائی پر اور نہ چھوڑونگا مین اُنکو کہ وہ میرے زمین اور شہر کے نزدیک آوین اور دکھا دونگا مین عرب کو یہ امر کہ مین اُن بطارقہ شام وغیرہ سے نہین ہون جنکا سامنا اہل عرب نے کیا ہو اور پڑھا تھا انجیل اور مزامیر اور نہین تھا اُسکا کام مگر آباد کرنا کنائس اور بنانا دیرون اور مضبوط کرنا صومعون اور لباس اور کپڑے دینا سامہ اور قسون اور راہبونکا اور مشغول ہونا اُنکے کامونکا پس جب پہونچی اُن دونون بھائیون کو خبر فتح حاصل کرنے قنسرین کی بزور غلبہ اور قہر اور ازروے صلح کے اور یہ کہ عرب اُس مقام پر اترے ہین اور لشکر اُنکا معرات اور عوصم اور بقاع سے حد فرات تک مار دھاڑ کرتا ہو پس یوحنا اپنے بڑے بھائی یوقنا کے پاس آیا اور کہا اُس سے کہ مین چاہتا ہون اِس امر کو کہ خلوت کرون تیرے ساتھ ایک رات اور مشورہ کرون تجھسے اور آگاہ کردن تجھکو اپنی راے سے اور اطلاع پاؤن تیری راے پر پس منظور کیا یوقنا نے اُسکی درخواست کو پس جب یکجا ہوئے وہ دونون اور چھپایا اُنکو رات نے اکٹھا ہوے وہ دونون اپنے باپ کے ایک گھر مین جو قلعہ مین تھا پس جب بیٹھے وہ واسطے مشورہ کے سامنے اپنے بھائی کے اور کہا اُسنے کہ اے میرے بھائی آیا نہین دیکھا تو نے اُس چیز کو جو اُتری اور آئی بادشاہون ایران عرب کے اور رنگون کے اور اُس چیز کو جو آئی اہل شام پر اُنکے ہاتھون پر مار ڈالتے اور بوٹ لیتے اور زبردستی لے لیتے مال و نسے اور نہین اُترتے ہین وہ کسی شہر پر شام کے شہر و نسے مگر یہ کہ فتح کر لیتے ہین اُسکو اور مالک ہو جاتے ہین وہ اُنکے لوگونکے پس اُنکے ساتھ کس امر کے کرنیکا تو مشورہ دیتا ہے کہ گویا مین اُنکے سامنے ہون اور پہونچگئے ہین وہ ہمپر پس کہا یوحنا نے کہ اے میرے بھائی تحقیق تو نے مشورہ طلب کیا مجھسے اپنے کام مین پس مین نصیحت خالص کرونگا تجکو اگر قبول کرے تو میری نصیحت کو گو مین سن مین تجھسے چھوٹا ہون اور لڑائی کے کامونکو تجھ کم جانتا ہون پس قسم ہو حق مسیح کی کہ اگر قبول کریگا تو میرے مشورہ کو تو بالا رہیگی بات تیری اور درست اور سلامت رہیگا مال اور جان تیری پس کہا یوقنا نے کہ مین تجھکو خیر خواہ جانتا ہون پس تیری کیا راے ہو پس کہا یوحنا نے کہ میری راے یہ ہو کہ بھیجے تو ایک ایلچی کو عرب کے پاس اور اگر تجھکو منظور ہو تو مین خود تیری طرف سے ایلچی ہو کر اُنکے پاس جاؤن پس خرچ کرا دے تو اُن کو کسی قدر مال اور درخواست کر

سلہ عوصم و سمیساط و انطاکیہ و اعزاز و منبج و انجیر و حلب و قنسرین و شیزر و حماۃ و معرۃ النعمان

تو اُنسے صلح کی اور مقرر کر تو اُنکے واسطے ایک مقدار مال کو کر دیا کرے تو اُنکو ہر سال مین جبتک اُنکے واسطے خلبہ ہو پس جب سُنا یوقنا نے یہ کلام اپنے بھائی کا خشمناک ہوا اُسپر اور کہا کہ مسیح تیرا بُرا کرین کیا بُری اور عاجز رائے ہو تیری اور تیری مان نے تجکو راہب اور قس پیدا کیا ہی اور تجکو بادشاہ اور لڑنیوالا نہین پیدا کیا اور راہبونکے دل نہین ہوتے ہین اسواسطے کہ غذا اُنکی زیت اور ترکاری ہی اور وہ گوشت نہین کھاتے ہین اور نعمتونکو نہین پہچانتے ہین اور نہ اُنکو لڑائی مین دانش و آگاہی ہی اور نہ لوگونسے بھڑنا جانتے ہین اور مین تو بادشاہ اور بادشاہ کا بیٹا ہون اور مین نے بیچ مین سوائے لڑائی کے اور کچھ نہین دیکھا اور نہ منسوب کر تو بادشاہونکو جانب عجز کے سختی ہو تبھی اور کیونکر ہو سکتا ہی کہ سپر ڈر دیوین ہم اپنا ملک عرب کو اور دیوین ہم رسی اپنی جانونکی اُنکے ہاتھ مین بدون لڑے بھڑے پس جب سُنا یوحنا نے یہ کلام اپنے بھائی کا ہنسا اُسکے کلام سے مثل ہنسنے متعجب کے اور کہا اُس نے کہ اے میرے بھائی قسم ہی حق مسیح کی کہ مین جانتا ہون اس امر کو کہ تیری موت نزدیک آئی ہی اسواسطے کہ تو ستمگار اور باغی ہی کہ دوست رکھتا ہی تو خونریزی اور ہلاکی جانونکو اور مین تیری جماعت کو ہرقل کی اُس جماعت سے زیادہ نہین جانتا ہون جسکو اُسنے یرموک مین یا اُنکے ساتھ یکجا کیا تھا اور اُن قوم کو ہمیشہ غلبہ دیا گیا ہی پس ڈر تو اللہ سے اور نہ اجابت کر تو اپنی ہلاکی پر پس جب سُنا یوقنا نے کلام اپنے بھائی کا غضبناک ہوا وہ اور کہا اُسنے یوحنا سے کہ تو نے بہت بات چیت کی اور بڑی تعریف کی تو نے اہل عرب کی اور مین مثل اُس جماعت کے نہین ہون جسکا ذکر تو نے کیا ہی اور اُنمین نہین ملایا جاتا ہی علاوہ بریں مین تو ایک کو بھی اُن لوگون سے جنکا تو نے اہل شہرون وغیرہ سے ذکر کیا ہی نہین جانتا ہون کہ اُسنے اپنے شہر کو از روے غلبہ اور قہر مسلمانونکے پیش از لڑائی کے سپرد مسلمانونکے کر دیا اور مین نے مال سیوا سطے یکجا کیا ہی کہ اُسکے سبب سے اپنی اذیت کو دفع کرون اور مین نے اہل عرب کی لڑائی پر اتفاق کر لیا ہی پس اگر فتحیاب کرینگے صلیب[1] مجکو بُسپر اور غلبہ دیوینگے مجکو مسیح مسلمانون پر تو تلاش کرتے ہوئے مجکو جاؤنگا مین اُنکے پیچھے حجاز مین اور سیا ہی لگا دونگا سب بادشاہونپر اور پھر ڈنگا مین ملک شام مین بادشاہ ہو کر اور ہرقل مجھسے مقابلے اور جھگڑے کی قدرت نہ رکھیگا اور اگر شکست دیوینگے مجکو عرب تو آؤنگا مین اپنے اس قلعہ مین اور نہ چھوڑونگا اُسکو اسواسطے کہ مین نے جمع کیا ہی اُسمین توشہ اور کھانا جو مجکو مدت تک کافی ہوگا اور ہونگا مین اُسمین گرامی اور معزز تا وقت موتکے اور نہ ڈالونگا مین اپنے ہاتھ کو عرب کیطرف اور نہ خرچ کرونگا مین اپنے مال کو بدون سبب کے اور نہ حد سے تجاوز کر تو میرے ساتھ بیچ کسی معاملہ عرب کے ساتھ ایسے کلام کے کہ جسمین تو بلاتا ہی مجکو صلح کیطرف مگر یہ کہ سخت گیری کرونگا مین تجھپر مشیر اُنکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ تحقیق گھیر لیا تھا شیطان نے یوقنا کے دل کو اور آراستہ کر کے دکھایا تھا اُسکو بڑے کام کو پس جب سُنا یوحنا نے کلام اپنے بھائی یوقنا کا کہا اُسنے کہ تجکو مجھسے بات کرنا ہمیشہ کے واسطے حرام ہی تا انیکہ رجوع کرے تو میری رائے اور مشورہ کیطرف اور ہووے انتہائے کار تیرا میرے کلام کیجانب پس اُٹھ کھڑا ہوا یوحنا بحالت خشمناکی کے پس جب دوسرا دن آیا یکجا کیا یوقنا[2] نے سب اپنے لشکر کو قوم ازین اور منتصرہ وغیرہ سے اپنے ساتھ پس جب کسینے ہتھیار مانگا اُسکو ہتھیار دیا اور تقسیم کیا مال کو اُنمین اور سہل و آسان ظاہر کیا تھا اُنپر معاملہ عرب کا اور کہتا تھا اُنسے کہ وہ لوگ تھوڑے ہین بہت نہین اسواسطے کہ جماعت اُنکی جدا اور متفرق ہو گئی ہی بعض اُنمین کے بجانب قیساریہ مثلم کے روانہ ہوئے ہین اور بعض اور طرف گئے ہین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ ارادہ کیا یوقنا نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی لڑائی پر قبل اسکے

[1] صلیب یہ بھی چلتا ہے ۱۲

[2] یوقنا کا کہا اُسنے کہ تجکو مجھسے بات کرنا ہمیشہ کے واسطے حرام ہی تا انیکہ رجوع کرے تو میری رائے اور مشورہ کیطرف اور ہووے انتہائے کار تیرا میرے کلام کیجانب پس اُٹھ کھڑا ہوا یوحنا بحالت خشمناکی کے پس جب دوسرا دن آیا یکجا کیا یوقنا نے سب اپنے لشکر کو قوم ازین اور منتصرہ وغیرہ سے اپنے ۱۲

کر آوین اور پہنچین وہ اُسکے شہر کی طرف پھر متوجہ ہوا وہ ایک بطریق کیطرف اپنے بطارقہ سے جسکا نام کرکس تھا اکر اکلس تھا اور ساتھ کیے اُسکے
ایکہزار ہتھیار بند اور مقرر کیا اُسکو واسطے نگہبانی اپنے شہر کے اور اسلیے کہ بچاوے وہ شہر کو تاخت و تاراج ہونیسے اور روانہ ہوا یوقنا مع
اپنے ساتھیونکے بقصد بھڑنے لشکر ابوعبیدہ بن الجراح اور مسلمانونکے اور مسلمانونکے سدن بارہ ہزار مسلح تھے سوا اُنکے جو ہتھیار بند نہ تھے ظاہر
کیے گئے اُنکے نشان اور وہ صلیب جسکی وہ تعظیم کرتا تھا اور وہ صلیب جواہر کی بنی تھی اور اُسکے گرد ایکہزار نشان تھے جیب بن ثعلبہ کندی نے
بیان کیا ہی کہ اقامت کی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قنسرین مین بعد اُسکے کہ فتح کیا تھا اُسکو ساتھ صلح کے یہانتک کہ آیا اُنکے پاس
قاصد مع خط امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسمین حکم کیا تھا اُنھونے یہ کہ روانہ کرین وہ کسیقدر لشکر اپنے ہمراہی کا یا سن یزید بن ابی سفیان
کے پس بھیجا ابوعبیدہ بن الجراح نے تین ہزار سوار وںکو اور میل کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے روانگی حلب کا پس بلایا اُنھونے ایکمرد کو بنی ضمرہ سے جنکا نام
کعب بن ضمرۃ الضمری تھا اور وہ بڑے دلیر اور سخت لڑنیوالے تھے اور جسوقت قائم ہوجاتے تھے وہ زمین پر واسطے لڑائیکے تو نہین ڈرتے تھے لشکر سے
تھوڑے ہون یا بہت اور ساتھ کیا اُنکے ایکہزار سوار اور روانہ کیا آگے اپنے لشکر کے اور کہا اُنسے کہ اے کعب لڑنا تم ایسے لشکر سے جسکے مقابلے
کی طاقت تم مین نہو اور احتیاط کرنا اُس گبر سے اور دریافت کرنا اُسکے حال کو اور تمھارے پیچھے مین بھی کمک کرونگا پس روانہ ہوے کعب
بن ضمرہ بارادۂ حلب کے اور یوقنا نے لشکر کے آگے خبر رسانیکے واسطے جاسوس مقرر کیے تھے پس خبر دی اُسکے جاسوسون نے یہ کہ مسلمانونکا
لشکر بارادۂ اُسکے شہر اور اُسکی لڑائی کے آتا ہی پس کہا اُسنے کہ کسقدر عرب ہین اس لشکر مین جاسوسون نے کہا کہ ایک ہزار ہین اور وہ اُترے
ہین چھ میل کے فاصلہ پر تیرے شہر سے پس پوشیدہ بطور گاڈی کے بٹھایا یوقنا نے آدھے لشکر کو پھر روانہ ہوا وہ ساتھ آدھے لشکر کے
یہانتک کہ پہونچا وہ ساتھ مسلمانونکے اور مسلمان اُترے تھے اپنی جگہ مین ایک پانی کی نہر پر اور اسلیکہ پانی پاتے تھے وہ اپنے گھوڑونکو اور پورا
وضو کرتے تھے پس وہ اسی حال مین تھے کہ دفعتہً یوقنا مع اپنے لشکر اور بطارقہ کے اُنکے سامنے آیا پس جب سامنے آیا اُنکے یوقنا اور صلیب اُسکے آگے
تھے پکارا بعض مسلمانون نے بعض کو اور سوار ہوے وہ اپنے گھوڑونپر اور سوار ہوے کعب بن ضمرہ اپنے گھوڑے پر اور وہ آگے اپنی قوم کے تھے
اور سامنے ہوے لشکر یوقنا کے پس اندازہ کیا اور دیکھا اُنھون نے اُسکے لشکر کو پانچہزار کی تعداد مین یوقنا نے اپنے لشکر کے دو حصے کیے تھے نصف
اُسکے ساتھ اور نصف گاڑی مین تھا جب دیکھا کعب بن ضمرہ نے یوقنا اور اُسکے لشکر کو پھرے وہ اپنے ساتھیونکی طرف اور کہا اُنسے کہ اے مددگارانِ
دین خدا مین نے دیکھا اور اندازہ کیا دشمنونکے لشکر کا وہ پانچہزار ہین اور وہ تمھارے واسطے بجاے مال غنیمت کے ہین آیا نہین مقابلہ کریگا
ایک تم مین کا اُنکے پانچ نفر سے مسلمانون نے کہا ہان قسم ہی خدا کی ایسا ہی ہوگا اور شجاعت دلاتے تھے بعض مسلمان بعض کو اور نزدیک
ہوا ایک گروہ ساتھ ایک گروہ کے اور یوقنا نے اپنے لوگون اور غلامون اور بطارقہ کو حکم کیا اُنکو حملہ کا مسلمانونپر پس اُن سبھون نے بہت
سخت حملہ کیا اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور مل گئین دونون جماعتین اور آئی لڑائی اور ایسے اہل عرب کی لڑائی اور یقین کیا تھا اُنھون
نے غنیمت اور فتحیابی کا کہ دفعتہً ظاہر ہوا اُنپر لشکر گاڑیکا اور وہ پانچہزار تھے مسلمانونکے پیچھے سے اور حملہ کیا اُنھون نے مسلمانون پر مسعود
بن عون الحجی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین اُس لشکر مین جسکو ابوعبیدہ بن الجراح نے بطور مقدمۃ الجیش کے کعب بن الضمرۃ کے ساتھ
بھیجا تھا اور موجود تھا اُسدن مین جسدن بھڑ گئے دونون لشکر اور نکلا ہمارا طرف لشکر گاڑیکا اور ہم لڑ رہے تھے اور ہم نہین جانتے تھے کہ اُنکا

ف سپرد فرمودہ لشکر مسلمانون سے بجانب حلب کے

اور (اما) کعب بن ضمرہ کا مسلط کرنا یوقنا حاکم حلب پر ۱۲

لشکر گاڑی مین ہو پس دکھائی دیا لشکر ہماری پشتو کی طرف سے اور دفعتہ آوازین گھوڑونکے سمونکی بلند تھین پس نہین آگاہ ہوے مگر اُسوقت کہ آپڑا وہ لشکر ہمپر پس یقین کیا ہمنے اپنی ہلاکی کا بعد اُسکے کہ یقین رکھتے تھے ہم حصول غنیمت کا اور ہوگئے ہم گروہونکے بیچ مین پس ضرور ہوا ہمکو لڑنا پس جدا ہوگئے مسلمان تین گروہ مین ایک گروہ نے شکست اُٹھائی اور ایک گروہ نے واسطے لڑائی کے گاڑیکے قصد کیا اور ایک گروہ کعب کے ساتھ رہا اور وہ کوشش کرتا تھا بوقتا اور اُسکے ساتھی پرستش کرنیوالون صلیب کی لڑائی مین مسعود بن عوف نے بیان کیا ہمکو کہ واسطے اللہ کے ثبوت کاری قوم کندہ کی کہ وہ بہت سخت لڑائی تھی اور آزمایش کیے گئے وہ بلائے نیک مین اور بہرہ کردیا تھا اُنھون نے نبی جانکو واسطے اللہ تعالیٰ کے یہانتک کہ مارے گئے اُنھین سے اُسدن ایک سو آدمی ایک جگہ پر اور بڑا سخت کام کیا گاڑیوالے لشکر نے اور کعب بن ضمرہ بے آرام تھے مسلمانونکے حال پر اور لڑتے تھے مشرکین سے اور وہ گرداوا دیتے تھے ساتھ نشانکے اور پکارتے ان کلمات سے یا محمد یا محمد یا محمد نصرا للہ انزل یا معاشر المسلمین اثبتو لھو فانما ھی ساعۃ وانتم الاعلون اور مسلمان آتے تھے اُنکے پاس یہانتک کہ کیا ہوگئے وہ گرد اُنکے پس دیکھا کعب بن ضمرہ نے اُنکو اور زخم ظاہر تھے اُنمین اور مارے گئے مسلمانونسے ایک سو سترہ آدمی پس رئیس لوگ اُنمین سے یہ لوگ تھے عبادہ بن عاصم نجیبی اور زمر بن عامر البیاضی اور حازم بن شہاب اور سہیل بن شلیم العجلی اور قاعلہ بن محصن نظفری اور عامر بن درالضمری اور قیس بن طالب الضمری اور نجبہ بن ہمام الضمری اور عیان بن سیف الضمری اور لجام بن ضمرۃ الضمری اور محکوبن ماجد الشیکوی اور سنان بن عودہ اور سعید بن مفلح اور جو لڑائی یوم مسلاس اور غزوہ تبوک مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جنگ یمامہ مین ہمراہ خالد بن الولید کے حاضر تھے مسعود بن عوف نے کہا ہو کہ قسم ہے خدا کی کہ افسوس کیا ہمنے سعید بن مفلح کے قتل پر اور اُنمین چالیس زخم ہمنے دیکھے تھے کہ وہ سب اُنکے سینہ مین تھے اور کوئی زخم اُنکی پشت مین نہ تھا پس جو وہ رئیس تھے مگر یہ کوئی شخص نہین مارا گیا یہانتک کہ مار ڈالا اُسنے بہتونکو مشرکین سے اور ظاہر ہوئی بددلی مشرکین مین جسوقت کہ دیکھا اُنھون نے ثابت قدمی مسلمانونکو اُنکی تھوڑی تعداد پر اور مارا جانا اپنے ہمراہی لوگونکا پس قصد کیا اُنھون نے شکست اُٹھانیکا پس ثابت قدم کیا اُنکو یوقنا نے اور کہا اُنسے کہ سختی ہو تمپر نہین ہین عرب گرمشل مکھیونکے کہ اگر ہٹائے اور پھیرے جاتے ہین تو پھر جاتے ہین اور اگر اپنے حال چھوڑے جاتے ہین تو امید وار طمع کرتے ہین اور جب دیکھا کعب بن ضمرہ نے اُن لوگونکو جو اُنکے نشانکے نیچے مارے گئے بہت ملول اور اندوہگین ہوکر پس لڑے وہ اپنے گھوڑے اور پہنا ایک زرہ کو زرہ پر اور مضبوط باندھا اپنی کمر کو پٹکے سے اور ہاتھ پھیرا اپنے گھوڑے کے مُنھ پر اور اُسکے نتھنونپر اور وہ گھوڑا اُنکے پاس اکثر لڑائیون مین موجود رہا تھا اور جہاد کیا تھا اُنھون نے اُسکی سوار ہمین سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اُسکا نام ہمال رکھا تھا پھر سوار ہوے اُسپر اور ٹھہرے آگے مسلمانونکے اور دیکھتے تھے مقتولین کیطرف اور وہ اندیشہ مند تھے اپنے کام مین اور نشان اُنکے ہاتھ مین کیا اور راہ دیکھتے تھے ابوعبیدہ بن الجراح کی طرف سے کسی لشکر یا کسی طلیعہ کی جو آوے اُنکی جانب کو پس کوئی اثر اور نشان اُسکا اُنھون نے نہین دیکھا اور سبب یہ ہوا کہ ابوعبیدہ بن الجراح نے باز رکھا تھا اُنکی طرف کی روانگی سے آنا اہل حلب کا اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ جب لے دانہ ہوا یوقنا واسطے لڑائی مسلمانونکے یکجا ہوے رئیس اور بوڑھے آدمی حلب مین بعضون اُنکے بعض کے پاس اور کہا کہ اے قوم جانتے ہو کہ اہل دین صلیب نے ان عرب کی اطاعت قبول کی ہو اور اُنکی ذمہ داری مین داخل ہوے ہین اور بعضونے اُنمین سے اُنکے دین کیطرف رجوع کیا اور جو شخص اُنسے لڑا وہ زیانکار ہوا پس آیا ہو سکتا ہی تم سے کہ چلو تم سردار عرب کے پاس اور طلب کرو اُنسے صلح کو اپنے واسطے اور مصالحہ کرین ہم سب اپنے شہر کے واسطے اور دیدین ان کو

۱۲ ترجمہ یا محمد یا محمد یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدد کرو اے مدد اللہ تعالیٰ کی نازل ہو تو اے گروہ مسلمانون ثابت قدمی کرو تم اور شک نہ لاؤ

۱۲ مقابلے مین مشرکین کے اور مشرکین مین جسوقت کہ دیکھا مسلمانونکو تھوڑی تعداد پر اور مارا جانا اپنے ہمراہی لوگونکا پس قصد کیا اُنھون نے شکست اُٹھانیکا پس ثابت قدم کیا اُنکو یوقنا نے اور کہا اُنسے کہ سختی ہو تمپر نہین ہین عرب گرمشل مکھیونکے کہ اگر ہٹائے اور پھیرے جاتے ہین تو پھر جاتے ہین اور اگر اپنے حال چھوڑے جاتے ہین تو امید وار طمع کرتے ہین اور جب دیکھا کعب بن ضمرہ نے اُن لوگونکو جو اُنکے نشانکے نیچے مارے گئے بہت ملول اور اندوہگین ہوکر پس لڑے وہ اپنے گھوڑے اور پہنا ایک زرہ کو زرہ پر اور مضبوط باندھا اپنی کمر کو پٹکے سے اور ہاتھ پھیرا اپنے گھوڑے کے مُنھ پر اور اُسکے نتھنونپر اور وہ گھوڑا اُنکے پاس اکثر لڑائیون مین موجود رہا تھا اور جہاد کیا تھا اُنھون نے اُسکی سوار ہمین سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اُسکا نام ہمال رکھا تھا پھر سوار ہوے اُسپر اور ٹھہرے آگے مسلمانونکے اور دیکھتے تھے مقتولین کیطرف اور وہ اندیشہ مند تھے اپنے کام مین اور نشان اُنکے ہاتھ مین کیا اور راہ دیکھتے تھے ابوعبیدہ بن الجراح کی طرف سے کسی لشکر یا کسی طلیعہ کی جو آوے اُنکی جانب کو پس کوئی اثر اور نشان اُسکا اُنھون نے نہین دیکھا اور سبب یہ ہوا کہ ابوعبیدہ بن الجراح نے باز رکھا تھا اُنکی طرف کی روانگی سے آنا اہل حلب کا اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ جب لے دانہ ہوا یوقنا واسطے لڑائی مسلمانونکے یکجا ہوے رئیس اور بوڑھے آدمی حلب مین بعضون اُنکے بعض کے پاس اور کہا کہ اے قوم جانتے ہو کہ اہل دین صلیب نے ان عرب کی اطاعت قبول کی ہو اور اُنکی ذمہ داری مین داخل ہوے ہین اور بعضونے اُنمین سے اُنکے دین کیطرف رجوع کیا اور جو شخص اُنسے لڑا وہ زیانکار ہوا پس آیا ہو سکتا ہی تم سے کہ چلو تم سردار عرب کے پاس اور طلب کرو اُنسے صلح کو اپنے واسطے اور مصالحہ کرین ہم سب اپنے شہر کے واسطے اور دیدین ان کو

۱۲ ۱۲ ۱۲

وہ چیز جو بہت اچھی ہو اپنے مالونسے پس اگر فتیاب ہونگے مسلمان یوقنا بطریق پر تو ہونگے ہم بخوف بسبب صلح کے اور اگر غالب ہوگا یوقنا اور پھر لگا وہ بحالت سلامتی کے تو نہ آگاہ کرینگے ہم اسکو اپنی صلح سے اور منفق ہوئی ان سبکی رائے اس امر پر اور نکلے تیس آدمی اُنکے رئیسونسے اور روانہ ہوئے وہ سو اس راہ کے کہ جس راہ سے یوقنا گیا تھا یہانتک کہ قریب لشکر ابوعبیدہ بن الجراح کے پہونچے اور وہ قنسرین مین تھے اور ارادہ کوچ کا بجانب حلب کے رکھتے تھے پیچھے کعب بن ضمرہ کے پس جب قریب پہونچے وہ لوگ پکارکر کہا اُنھون نے لفون اور عرب کو یہ امر معلوم تھا کہ اس کلمہ کے معنی امان ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہونچی تھی اور لکھ بھیجا تھا اُنھون نے اپنے عمال کو جو ملک شام مین تھے یہ کہ لفون کے معنی نعت مین امان کے ہین پس جس کسی کو تم یہ کہتے سنو اسپر تم جلدی نہ کرو ساتھ قتل کے کہ مطالبہ کریگا تمسے اللہ تعالیٰ اُسکے خون کا قیامت کے دن اور عمر اُس سے بری ہونگے پس عرب پہچانتے تھے اس کلمہ کو پس جب سُنا مسلمانون نے اُنکے پکارنیکو دوڑے اُنکی طرف اور لاکر ٹھہرایا اُنکو سامنے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قریب ہی کہ یہ لوگ طلب کرینگے صلح اور امان کو اپنی جانونکے واسطے اور یہ اہل حلب ہین ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین اللہ سے یہی اُمید رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے مصالحہ کرینگے مجھسے تو مصالحہ کرینگے مین اُنسے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ لوگ جانتے تھے حال اپنے ساتھیونکا جو یوقنا کے ہمراہ تھے اور آئے تھے وہ لوگ رات کیوقت اور آگ روشن تھی ابوعبیدہ بن الجراح کے سامنے اور مسلمان نماز مین کھڑے اور قرآن شریف پڑھتے تھے پس کہا بعض اہل حلب نے بعض سے کہ ایسے ہی کامونسے مدد اور غلبہ دیے گئے ہین یہ لوگ ہمپر پس جب سُنا ترجمان نے اُنکی گفتگو کو آگاہ کیا اُسنے ابوعبیدہ بن الجراح کو اُنکی گفتگو سے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ ہم وہ قوم ہین سبقت کی ہی عنایت ہمارے خالق نے ہمارے لیے واسطے ان کامونکے اور ہم وہ لوگ ہین کہ نہین بدلتے ہین ہم اللہ اور رسول کے دین کو نہین بے صبری کرتے ہین ہم مار ڈالنے دشمنونسے پس آگاہ کیا مترجم نے اُنکو اس کلام سے اور کہا اُنسے کہ تم کون لوگ ہو پس کہا اُنھون نے کہ ہم حلب کے رہنے والے ہین اور دہانکے تاجر اور رئیس ہین اور ہم آئے ہین لطلب صلح کے تمسے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ کیونکر ہم تمسے مصالحہ کرین حالانکہ ہمنے سُنا ہی کہ تمھارے بطریق نے ہمسے لڑنیکا ارادہ مصمم کیا ہی اور مضبوط کیا ہی اُسنے اپنے قلعہ کو اور رکھی ہی اُسمین وہ چیز جو برسونکے کھانیکو اُسکو کافی ہوگی اور بہت لشکر یکجا کیا ہی اور تمھارے واسطے ہمارے نزدیک صلح نہین ہی پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار ہمارا سردار یوقنا نکلا ہی ہمارے پاس سے بارادہ تمھارے لڑائیکے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ کب نکلا ہی اُنھون نے کہا کہ آج صبح کو اور ہم بعد اُسکے روانہ ہوئے ہین اور اُسکی راہ کے سوا ہم دوسری راہ آئے ہین اور ہم اُمید رکھتے ہین کہ وہ بیشک ہلاک ہوگا اس واسطے وہ تیزی کرنیوالا ہی بغاوت مین اور نہین راضی ہوا وہ ساتھ صلح کے اور اطاعت کی ہی اُسنے اپنی خواہش نفس کی اور جسنے ایسا کیا وہ ناچیز کیا جاتا ہی پس جب سُنا ابوعبیدہ بن الجراح نے مال روانگی بطریق کا ڈرے وہ اپنی فوج طلیعہ پر جسکو کعب بن ضمرہ کے ساتھ بھیجا تھا اور کہا اُنھون نے کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ھلک واللہ کعب ومن معہ انا للہ وانا الیہ راجعون پس جھکایا سر کو زمین کی طرف اور خاموش ہوئے اور کہا اہل حلب نے مترجم سے کہ گفتگو کر تو ہمارے واسطے سردار سے درباب صلح کے پس گفتگو کی مترجم نے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے ساتھ اپنی بلند آوازی کے کہ ہمارے نزدیک اُنکے واسطے صلح نہین ہی پس ڈرے اہل حلب اپنی جانونپر اور کہا اُنھون نے کہ بتحقیق یکجا ہوے ہین ہمارے پاس بہت لوگ گانون اور زمینونکے پس اگر مصالحہ کروگے تم ہمسے تو آباد کرینگے ہم تمھارے واسطے زمین کو اور ہونگے ہم مددگار

ع در آمدن اہل حلب بطلب صلح کے پاس ابوعبیدہ کے بخاطر ترسیدن ایشان از ۱۲ روی نبودن امان

تمہارے اسکی آبادی پر اور زندگانی کرینگے ہم تمہارے ساتھ عدالت مین اور اگر تم صلح سے انکار کروگے پس بھاگینگے لوگ تمسے اور چلے جائینگے وہ انتہاے اپنے شہرونکو اور مشہور ہوجاویگی یہ خبر کہ تم مصالحہ نہین کرتے ہو پس نہ باقی رہیگا کوئی شخص گرد تمہارے پس آگاہ کیا مترجم نے ابوعبیدہ بن الجراح کو اُنکی گفتگو سے پس دیکھتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح اُنکی طرف اور اُسی وقت نکلا اُنکی طرف سے ایک مرد پستہ قامت سُرخ رنگ اور وہ حکماے روم سے اور فصیح تھا زبان عرب مین پس کہا اُسنے کہ ای سردار سنو تم جو بیان کرتا ہو مین اُس علم کو جو اللہ تعالیٰ نے صحیفونمین اپنے انبیا پر نازل کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تو ہم سنتے ہین پس اگر وہ حکم حق ہوگا عمل کرینگے ہم اُسپر اور اگر حق نہوگا نہ سنینگے ہم اُسکو پس کہا اُسنے کہ ای سردار اللہ پاک نے نازل کیا ہی اپنے انبیا پر انا التواب الرحیم خلقت الرحمۃ وسکنتھا قلوب المومنین وانی لا ارحم من لا یرحم فمن احسن الیہ من تجاوز تجاوزت عنہ ومن عفا عفوت عنہ ومن طلبنی وجدنی ومن اغاث ملھوفا امنتہ یوم القیمۃ وبسطت لہ فی رزقہ وبارکت لہ فی عمرہ ونصرتہ علی عدوہ ومن شکر المحسن علی احسانہ فقد شکرنی اور ہم آئے ہین تمھارے پاس بحالت اندوہ اور خوف کے پس قبول کرو تم ہماری نغزشون کو اور ہمن دو تم ہمارے خوف کو اور احسان اور نیکی کرو ہمارے ساتھ پس روئے ابو عبیدہ بن الجراح اُسکے کلام سے اور پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ان اللہ یحب المحسنین پھر کہا اُنھون نے صلے اللہ علی محمد وعلی جمیع الانبیاء فبھدانا واللہ ارسل نبینا الی جمیع الخلق فالحمد للہ الذی ھدانا بہ لما پھر متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح مسلمانون کیطرف اور وہ لوگ گرد اُنکے تھے اور اُنمین رہ سے مہاجرین و انصار تھے اور کہا اُنسے یہ لوگ بازاری اور تاجر ہین اور یہ دادخواہ ہین اور میری راے یہ ہی کہ نیکی اور مصالحہ کرو نمین اُنکے ساتھ اور خوش کرو دن اُنکے دلونکو اسواسطے کہ جب شہر ہمارے قبضہ مین ہوگا بازاری لوگ ہمارے ساتھ ہونگے تو وہ اعانت کرینگے ہمارے ساتھ رسد اور کھانیکی اور آگاہ کرینگے ہمکو ہمارے دشمن کی عزیمت اور ارادے سے اور ہونگے وہ جاسوس ہمارے پس کہا ایکمرد نے مسلمانونسے کہ نیک چال رکھے تمکو اللہ تعالیٰ ای سردارانِ لوگونکا شہر قلعہ سے نزدیک ہی اور ہم مطمئن اور بیڈر ہین اس قوم سے اس مرد پر کہ راہ بتادین وہ دشمن کو ہمارے پوشیدہ کا موبیر اور آگاہ کرین دشمنونکو ہمارے حالسے اور نہین آئے ہین قوم مگر بارادۂ مکر اور فریب کے آیا نہین دیکھتے ہو تم اس مرکو کہ طریق اُنکا نکلا ہی بارادہ ہماری لڑائی کے پس کیونکہ یہ لوگ ہمسے صلح چاہتے ہین اور کچھ شک نہین ہی اس امر مین کہ اُنھون نے کعب بن ضمرہ اور اُنکے ہمراہیون کے ساتھ فریب کیا ہی ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ای مرد نیک گمان کر تو ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور اعتماد کر تو اللہ تعالیٰ پر اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ ہمکو خوار و ذلیل نہ کرے گا اور ہمارے دشمن کو ہمپر غلبہ نہ دیگا پس رحم کرے اللہ تعالیٰ اُس شخص پر جسنے نیک اور بہتر بات کہی یا سکوت کیا اور مین اُنسے صلح مین شرط اور خیرخواہی مسلمانون کی کرونگا پھر متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب قوم حلب کے اور کہا اُنسے کہ مین چاہتا ہون کہ تم اپنی صلح مین بمقدار مجکو وہ جسقدر اہل قنسرین نے دیا ہی اُنھون نے کہا کہ ای سردار شہر قنسرین ہمارے شہر سے پہلے ہی اور لوگ اُس مین بہت ہین اور ہمارا شہر مختلف ہی لوگون سے بسبب ظلم ہمارے سردار کے ہمپر اسواسطے کہ اُسنے لیلیا ہی ہمارے مال اور لڑکون کو اور سبکو لیکر قلعہ پر چڑھگیا ہی اور باقی رہگئے ہین ہمارے نزدیک ضعیف اور وہ لوگ جنکے پاس مال نہین ہی اور ہم سوال کرتے ہین تمسے اس امر کا کہ نرمی کرو تم ہم میں اور نیکی کرو ہمسے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم کسقدر مال ہمکو اپنی صلح مین دوگے اُنھون نے کہا کہ جس قدر اہل قنسرین نے

ترجمہ مین پروردگار بخشنے والا
اور رحم کرنیوالا ہون مین پیدا کیا ہی
اور قسم کھا کر مسلمانونکے دو تین
ایسے جو ہمیشہ تم مہربانی کرتا ہو مین
پس جو تم مہربانی کرتا ہی
احسان کرنیکا اور احسان کریگا
اور جو درگذر کریگا مین اُسکے جو
مین اُس سے درگذر کرونگا اور درگذر کریگا
سے جو سوال کریگا
اور جو فریاد چاہیگا مجھ سے
اور جو فریاد چاہیگا
اور جو قرض چاہیگا
اور جو قرض چاہیگا
اور جو قرض

دیا ہی اسکا نصف ہم تمکو دینگے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ ہمنے منظور کیا تمھارے اس کہنے کو اس شرط پر کہ جسوقت ہم آوین تمھاری سرزمین پر اعانت کرو تم ہمارے ساتھ رسد کی اور خرید فروخت کرو تم ہمارے لشکر مین اور نہ چھپاؤ تم کسی چیز کو جو معلوم ہو تمکو ہمارے شمشیرون سے اور نہ چھوڑو تم ہمپر کسی جاسوس کو جو تجسس اور تلاش کرے ہماری خبر ونکو اور اگر پھر جاوے بطریق تمہارا شکست اُٹھا کر تو بازرکھو تم اسکو قلعہ پر چڑھ جانیسے اُنھون نے کہا کہ ای سردار یا مرکہ بازرکھین ہم بطریق کو قلعہ پر چڑھ جانیسے پس اسکی تو کوئی راہ ہمارے واسطے نہین ہی اور ہم تمسے اس امر کا اقرار نکرینگے جسکو ہم نکر سکین اسواسطیکہ اس امر مین ہمکو طاقت نہین ہی اور نہ اُسکے لشکر اور مددگارونکے ساتھ ہم ایسا کر سکتے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا اگر تمھارے امکا تمین نہین ہی بازرکھنا تم اُسکو قلعہ پر چڑھنے سے اور تمپر اللہ تعالی کا عہد و قسمین ہین اس امر کی کہ کہو تم اس بات کو دل سے اور پورے کرو تم ہمارے ساتھ سب شرائط کو پھر وہ قسمین دلائین اُنکو جسکو وہ جانتے تھے پس قسم کھائی اُن لوگون نے اپنے مردون اور اولاد اور عورتون اور غلامون اور سب گھر والونکی طرف سے پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنسے کہ جمنے قسم کھائی اور ہمنے تمھاری قسمونکو منظور کیا پس اگر کوئی تم مین سے ہمارے ساتھ خلاف کریگا یا جانیگا وہ کسی حال کو بطریق سے اور نہ آگاہ کریگا ہمکو اُس سے پس واجب ہوگا اُسپر قتل اور حلال ہوگا ہمکو لیلینا اُسکے مال کا اور اولاد کا کہ نہ مطالبہ کریگا اللہ تعالی اُسکی ذمہ داری کا اور جسوقت توڑوگے تم کسی ہماری شرط کو جو ہمنے تمپر مقرر کی ہی پس باقی نرہیگا عہد اور ذمہ تمھارے واسطے اور ہم اگلے سال سے تمسے جزیہ لیا کرینگے سعید بن عامر التنوخی نے بیان کیا ہی کہ راضی ہوے اہل حلب ابو عبیدہ بن الجراح کی شرائط پر اور لیلیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے عہد اُنسے اور لکھ لیے نام اُنکے اور ارادہ کیا قوم نے پھر جانیکا اپنے شہر کیطرف پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ٹھہرو تم تاکہ مقرر کرین تمھارے ساتھ اس شخص کو جو تمھارے ساتھ جاوے تمھاری جاے پناہ تک کہ واجب ہوئی ہمپر نگہبانی تمھاری اُسوقت تک کہ پھر جاؤ تم بحالت سلامتی کے اپنے شہر کی طرف پس کہا اس مرد پست قد نے کہ ای سردار ہم اُسی راہ سے چلے جائینگے جس راہ سے ہم آئے ہین اور ہم کیسکو اپنی ہمراہی کیواسطے نہین چاہتے ہین پس چھوڑا اُنکو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنکے حال پر اور رات کاٹی بحالت بے آرامی کے کعب بن ضمرہ اور اُنکے ساتھیون کیواسطے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھرے اہل حلب اُسی رات کو شہر کیطرف پس ہوگئی صبح اور نہین پہنچے وہ شہر مین پس جب پہونچے وہ قریب شہر کے دیکھا اُنکو بعض گبران یونقنا بطریق نے کہ وہ پھرے آتے ہین اور آیا وہ گبر اُنکے سامنے اور پوچھا اُنسے کہ تم کہا تھے آتے ہو اور کیا کام کیا ہی تمنے پس سمجھے وہ لوگ اُس گبر کو اہل حلب سے پس آگاہ کیا اُسکو کیفیت صلح سے ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے پس چھوڑا گبر نے اُنکو اور چلا گیا اور اہل حلب نے استقبال کیا اُس گروہ کا اور حال پوچھا اُس سے پس آگاہ کیا اُنھون نے اہل حلب کو حال صلح سے پس خوش ہوے وہ لوگ اس امر سے مسلمانون پر اور روانہ ہوا وہ گبر تا اینکہ آیا یونقنا کے پاس اور وہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑرہا تھا اور گھیر لیا تھا اُنکو اور وہ جانتا تھا کہ تا بض ہوگیا ہون اور منتظر فتح کا تھا کہ اُسیوقت وہ گبر آیا پس کہا اُس گبر نے کہ ای یطریق تو غافل ہی اُس بلا اور سختی سے جو تجھپر آئی ہی اور گویا کہ تو مسلمانونکے سامنے ہی اور گویا مالک ہوگئے ہین وہ قلعہ کے اور لیلیا ہی اُنھون نے مال اور مار ڈالا ہی عورتون کو پس جب سُنا یونقنا نے اُس خبر کو جو گبر نے بیانکی ڈرا اور وہ اپنے قلعہ کیواسطے کہ مالک اُسکے ہوجائینگے مسلمان اُسکی غیبت مین پس تو ڈر دی اُسنے اپنے اوپر اس امید فتحیابی کو جو کعب بن ضمرہ اور اُنکے ساتھیو پر رکھتا تھا اور دو سو مسلمانونسے کچھ زیادہ مار گئے تھے اور کعب بن ضمرہ نے ٹھان لیا تھا اپنے دل مین اینکہ

اور جانتے تھے وہ کہ مسلمان بیشک ہلاک ہونگے کعب بن ضمرہ نے بیان کیا ہی کہ مین اسدن بذات خود لڑتا تھا اور باز رکھتا تھا مشرکین کو مسلمانون سے اور نگاہ رکھتا تھا مین اُنکو ساتھ اپنی جانکے پس جب باز رکھا اور ملول کیا مجکو لڑائی نے پناہ لی مین نے طرف اپنے ساتھیونکے اور باوصف اسکے کہ دیکھتا تھا مین اُن ذات کو اللہ تعالی سے اُمید کشود کار کی رکھتا تھا راہ آنے نشان ابو عبیدہ بن الجراح کے پس دیر کی اس مرنے ہمپر اور برابر بڑھی جاتی رسی ایک دن اور رات دوسری صبح تک پس قسم کھاتا ہون مین اللہ کی اس امر پر کہ نہ کسی کو نماز میسر ہوئی اور نہ کوئی کھانے پانی تک پہونچا اور ہم درمیان یاس اور اُمید کے تھے اور مین اُمید رکھتا تھا راہ قصیر تر پر اس امر کی کہ ظاہر ہو نشان اسلام کا اس راہ سے اور نہین دیکھا مین نے کوئی اقرا اُسکا کہ دفعتہً دشمن کے لشکر نے جنبش کی اپنے کنارونسے اور ایک بڑا شور و غل اُنکا بلند ہوا پس کہا مین نے کہ نہین ہی یہ مگر کہ آن ملا ہی اسکے شہر یا بادشاہ کے پاس سے پس پناہ لی مین نے ساتھ اُس کلمہ کے جو حالت یخ اور سختی مین کہا جاتا ہی یعنی حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پس قسم ہی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہین کہ چکا تھا مین اس کلمہ تا اینکہ دیکھا مین نے دشمن کے لشکر کو کہ چھوڑ دیا اُسنے اپنی جگہ کو اور پھیرا اپنی پشت کی طرف پس کہا مین نے الحمد للہ حمد الشاکرین اور مین گمان کرتا تھا کہ کسی آواز دینے والے آواز دی ہی اُنکو آسمان سے پس بھگا دیا اُن سبکو یا ملائکہ نازل ہوے ہین پھر مثل جنگ بدر کے پس نہین دیکھا مین نے کوئی اثر اور نشان دشمنونکا اور ارادہ کیا مین نے اُنکے تعاقب کا پس پکار کر کہا مسلمانون نے کہ کہان جاتے ہو اے کعب پھرو تم ہمارے طرف آیا نہین کافی ہی تمکو یہ امر جسمین ہین ہم چلو تم ہمارے ساتھ اور سہل دو ہمکو مشقت اور سختی سے اور نگاہ رکھو ہمارے واسطے فرض کو اور آرام دو ہمارے گھوڑونکو کہ نہین پھیرا ہی اللہ تعالی نے دشمنونکو ہمسے مگر اپنے ارادے اور قدرت سے پس لوٹے کعب بن ضمرہ اور آرام کیا مسلمانون نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ اوپر کی خبر کعب بن ضمرہ نے ابو عبیدہ بن الجراح پر پس جب نماز پڑھی اُنھون نے صبح کی پھرے وہ نماز سے اور متوجہ ہوے مسلمانون کیطرف اور خطاب کیا خالد بن الولید سے اور کہا کہ ابا سلیمان تمھارے بھائی ابو عبیدہ نہین سوے رات کو بسبب رنج کے اگرچہ واجب ہی ہمپر شکر کرنا اُس چیز پر جو فتح کی ہی اللہ تعالی نے ہمپر اور دل میرا مجھ سے یہ کہتا ہی کہ وہ لوگ جو کعب بن ضمرہ کے ساتھ ہین ہلاک ہوے اور مارے گئے بسبب بیان کرنے اس گروہ کے جسنے کہ ہمسے درخواست صلح اور ذمہ داری کی تھی اس امر کو کہ اُنکا سالم لوٹنا روا نہ ہوا ہی مسلمانونکی طرف اور مین کوئی اثر نشان اُنکا نہین دیکھتا ہون اور گمان کرتا ہون اس امر کا کہ اُسنے دیکھا ہمارے ساتھیونکو پس لڑا اُنسے اور مار ڈالا اُن سبکو پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین بھی تمھاری طرح قسم ہی خدا کی نہین سوتا بسبب رنج کے مسلمانو نہیں پس کیا کام کرینگا تمھارا ارادہ ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین کوچ کا قصد رکھتا ہون پھر حکم دیا لوگونکو درستی سامان سفر کا پس کوچ کیا مسلمانون نے اور روانہ ہوے بارادہ طلب کے اور آگے لشکر کے خالد بن الولید اور پیچھے ابو عبیدہ بن الجراح تھے پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا تا اینکہ آئے خالد بن الولید مسلمانونپر اور وہ لوگ سوتے تھے اور مقرر کیا تھا اُنھون نے اپنے واسطے دیدبان تا کہ نگہبانی کرین پس جب اُنکے قریب آئے خالد بن الولید اور نشان فوج کا اُنکے ہاتھ مین تھا پکارا مسلمانونکو ان کلمات سے انفروا انفروا یا انصار الدین پس اُٹھ کھڑے ہوے مسلمان اپنی خوابگاہ سے مثل شیر دن ڈکارنے والونکے اور سوار ہوے اپنے گھوڑونپر اور استقبال کیا صاحب نشان کا اور پہچانا اُنکو پس پکار کر کہا بعض نے بعض سے کہ خوش ہو تم کہ یہ نشان مسلمانونکا ہی جسکو خالد بن الولید اُٹھائے ہین اور ملگئے لوگ مومن اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح پاس جب دیکھا اُنھون نے کہ کعب بن ضمرہ صحیح اور سالم ہین حمد اور شکر اللہ کا ادا کیا اور دیکھا لڑائی کی جگہ کو اور مقتولین کی لاشونکو اور مسلمانون نے

فائدہ کوچ کرنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا جانب حلب کے ۱۲

فائدہ دیدبان قفت دیدہ بان کا ہی کہ سکتے ہین کہ جو اونچی جگہ پر بیٹھے اور چوکسی کرے دوسرے دیکھے اور اسکی خبر دیوے ۱۲

فائدہ چلو چلو سے مراد کاروان دین ہی ۱۲

نہین چھپایا تھا مقتولین کو مٹی مین پس جب دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے یہ حال بدلگی خوشی اُنکی ساتھ رنج کے اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور بُلایا کعب بن ضمرہ کو اور کہا کہ ای کعب کیونکر مارسکیگے ساتھی تمہارے اور کون شخص لڑا بھڑا تھا پس کہا کعب بن ضمرہ نے یوقنا اور مین اور مسلمان ہمراہی میرے قریب ہلاکت کے پہونچے تھے کہ نہین باقی تھی انمین جنبش پس ہم اسی حالمین تھے کہ پھرے اور پلٹے وہ ہماری طرف بدون لڑائی کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ پاک ہی اللہ مہیا کرنیوالا اسباب کا کاشل ابو عبیدہ مارے جاتے اُنکے آگے اور وہ نہ مارے جاتے تحت نشان ابو عبیدہ کے پھر حکم کیا مسلمانونکو کہ کھودین اُنکے واسطے گڑھونکو زمین مین پھر یکجا کیا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور ایک ہی نماز سب پر پڑھی اور دفن کیے گئے وہ اپنے کپڑون خون آلودہ مین پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین نے سُنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وہ فرماتے تھے یحشر اللہ تعالی الشہداء الذین قتلوا فی سبیل اللہ یوم القیمۃ ودماءھم علی ہیئتہم اللون لون الدم والریح ریح المسک والنور علیہم ینادیہم لا خوف علیکم الجنۃ بغیر حساب پس جب چھپایا الاشہاے مقتولین کو مٹی مین کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے کہ اگر دشمن خدا بھر گیا ہی اور جانیکا وہ کیفیت صلح قوم کی پس ڈالیجائیگی قوم اُسکی طرف بڑی مشقت مین پس جاملونگا مین انمین کہ واجب ہی ہمپر یہ امر کہ دفع کرین اور بازرکھین ہم اُنسے اسواسطے کہ وہ داخل ہین ہماری ذمہ داری مین اور اُسیوقت کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بارادہ حلب کے پس جب پہونچا لشکر یوقنا کا حلب مین گھیر لیا اُسنے اہل حلب کو اور یوقنا چاہتا تھا اُنکے مارڈالنے کو اور کہا اُسنے اہل حلب سے کہ سختی ہو تمپر مصالحہ کیا تمنے عرب سے اپنے واسطے اور ہوگئے تم مددگار اُنکے ہمپر اُنھون نے کہا کہ بیشک ہمنے ایسا ہی کیا ہی اسواطیکہ ہم جانتے ہین کہ وہ غلبہ دیے گئے ہین یوقنا نے کہا کہ سختی ہو تمپر تحقیق نہ راضی ہونگے مسیح تمہارے کامونسے پس قسم ہی حق مسیح کی مین تم سبکو مارڈالونگا یا نکلو اور چلو تم میرے ساتھ اہل عرب کی لڑائی پر اور توڑ دو تم اپنے اور اُنکے بیچ کے عہد اور بیان کو اور لاؤ تم میرے سامنے اُس شخص کو جسنے اسکام مین شروع کی ہی تاکہ آغاز قتل کرون مین اُسی سے پس نماتا اُنھون نے اس مرکو پس کہا یوقنا نے اپنے غلامونسے کہ جاؤ اور لاؤ تم میرے پاس اُسکو تاکہ مارڈالون مین اُنکو پس تحقیق خبر دی ہی مجکو فلان بطریق نے اُنکے حالات سے کہ وہ بطریق ملاقی ہوا تھا اُنسے اور شنا سا کر دیا تھا اُسنے مجکو اُنسے پس ناگہان در آئے غلام یوقنا کے اہل حلب پر اور مارتے اور ہلاک کرتے تھے اُنکو فرشتون اور کھڑکنے دروازون اور سنا یوقنا نے شور و غل در وہ قلعہ مین تھا پس آیا وہ اپنے بھائی کے پاس اور دیکھا اُسکو کہ قتل کرتا ہی وہ اہل شہر کو اور تین سو مرد شہر کے مارڈالے گئے ہین پس چلا کر کہا اُسنے اپنے بھائی سے کہ ٹھہر تو اپنی روش نرم پر اور ایسا نکر اسواسطے کہ مسیح خشمناک ہونگے تجپر اور مسیح نے دشمن کے مارنیسے ممانعت کی ہی پس کیونکر ہوسکتا ہی کہ جو لوگ ہمارے دین مین ہین وہی مارڈالیجاوین پس کہا یوقنا نے اپنے بھائی سے مصالحہ کیا ہی عرب سے شہر کیواسطے اور ہوگئے ہین وہ مددگار عرب کے ہمپر پس کہا اُسکے بھائی نے اس مرمین اُنپر کوئی باز پرس نہین ہی اور اُنھون نے اپنی بہتری کا ارادہ کیا ہی اسواطیکہ وہ لڑائیکے لوگ نہین ہین پس کہا یوقنا نے قسم ہی حق صلیب کی کہ مین ایک کو تمسے باقی نچھوڑونگا اور معلوم ہوتا ہی کہ تو نے اُنکو صلح پر برانگیختہ کیا ہی اور مین پیچھے تجپر حملہ اور سخت گیری کرونگا پھر متوجہ ہوا یوقنا اپنے بھائی کیطرف اور قابض ہوگیا اُسپر اور نکالا اپنی تلوار کو تاکہ قتل کرے اُسکو پس جب دیکھا یوحنا نے اپنے بھائی کیطرف کہ نکالا ہی اُسنے اپنی تلوار کو جانا اُسنے کہ مین ہلاک ہونگا پس بلند کیا اُسنے اپنا سر کو آسمان کیطرف اور کہا اللھم اشھد علی انی مسلم الیک مخالف لدین ھؤلاء القوم اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ وان المسیح نور اللہ

پھر کہا اپنے بھائی سے کہ تو اب جو چاہے سو کر یا ہو پس اگر ہے تو قاتل میرا تو مین جاتا ہون بجانب بہشت کے پس بہت گران گذرا یوقنا بطریق پر اسلام
اپنے بھائی کا اور مصالحہ اہل شہر کا اور خوف مسلمانونکا پس برانگیختہ کیا غصے نے اُسکو اس امر پر کہ جدا کرکے ڈالدیا اُسنے سر اپنے بھائی کا اُسکے
بدن سے رحمت کرے اللہ اوپر یوحنا کے بعد اسکے مادہ ہوا وہ واسطے مار ڈالنے اہل شہر کے اور وہ لوگ داود چاہتے تھے پس نہین دادرسی کرتا
تھا اور سوال کرتے تھے اُس سے پس نہین جواب دیتا تھا اُنکو اور نہین باز رہتا تھا اُنسے پس تر یادہ ہوئی اُنمین آواز چلاّنیکی اور بلند ہوا شور وغل
اُنکا اور گھیر لیا تھا یوقنا کے لشکر نے شہر کو ہر طرف سے اور مایوس ہو گئے تھے اہل حلب اپنی جانونسے اور اُسیوقت آئی اُنپر کشود کار اور پہونچی
اُنکو اعانت دفعتہً دکھائی دئے اُنکو نشان اسلام کے اور گرد نشانکے بہادر اور وہ لیر موحدین کلمہ توحید کہتے ہوئے اور خالد بن الولید اُنکے آگے
اور ایکجانب اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اہل حلب اور اُنکے شور وغل اور رونے کو کہ ابو عبیدہ
بن الجراح سے کہ ای سردار گئے اور ہلاک ہوئے قسم ہی خدا کی تمھاری صلح اور ذمہ داری کے لوگ جیسا کہ تمنے مذکور کیا تھا پس للکارا خالد بن الولید
نے اپنے گھوڑیکو اور حملہ کیا اور نشان اُسکے ہاتھ مین تھا اور ڈالا اپنے حملہ مین قوم مشرکین کو اور کہا کہ دور رہو تم ای گروہ گبرونکے ہمارے
اہل صلح کے پاس سے پھر اجھی طرحے رکھا اُنمین نیزے کو اور حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور خروج کیا اُنھون نے تلوارونکے
گبرونمین پس جب دیکھا یوقنا نے اس حال کو بھاگا وہ اپنے قلعہ کی جانب مع اپنے سب بطارقہ کے محسن بن عمرو العدی نے بیان کیا ہے کہ
کشائش دی اور دور کیا اللہ تعالیٰ نے رنج ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے دل سے جیسا کہ دور کیا اُسنے رنج کو ہمارے دلونسے
بسبب مارے جانے گبرونسے حلب کی لڑائی کے دن پس جدا ہوے رومی اہل حلب سے دو گروہ ایک گروہ نے اُنمین سے پناہ لی بجانب قلعہ کے
اور ایک گروہ نے جنگل کی راہ لی پس جسنے کہ پناہ لی طرف قلعہ کے وہ بچ رہا اور جو جنگل کیطرف بھاگا وہ مارا گیا اور کل تعداد ہمارے اہل صلح کی
جنکو یوقنا نے مار ڈالا تھا تین سو مرد تھے اور ہمنے یوقنا کے تین ہزار ہمراہیونکو مار ڈالا پس یہ ایک عجیب واقعہ تھا کہ خوش ہوے مسلمان اُسکے
سبب سے پس جب مار ڈالے گئے وہ لوگ جو مار ڈالے گئے اور دور کیا اللہ تعالیٰ نے اہل حلب سے اہل مرکو جسکو پایا تھا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے
سب حال بنا اور کیفیت مار ڈالنے یوقنا کی اپنے بھائی کو واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب بچ گیا یوقنا مسلمانون کی تلوارون سے
اور داخل ہوا وہ اپنے قلعہ مین درست کیا اُسنے سامان قلعہ کا اور قائم کیا اُسنے دھلوا سیون اور عرادات کو اور ظاہر کیا ہتھیارونکو
قلعہ کی دیوار پر اور بنایا اُسنے سامان قلعداری کا اور اہل حلب لائے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس جالینوس قیصری بطارقہ سے پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے کہ کہو تو اُنسے کہ کسواسطے تمنے اُنکو قید کیا ہے اُن لوگون نے کہا کہ یہ لوگ یوقنا کے ساتھی ہین جو ہمارے پاس
بھاگ آئے ہین پس نہین مناسب جانا ہمنے اُنکا چھوڑ رکھنا تمسے سواسطے کہ وہ ہماری صلح مین داخل نہین ہین پس عرض کیا ابو عبیدہ بن
الجراح نے اُنپر اسلام کو پس منجملہ اُنکے سات آدمیون نے دین اسلام قبول کیا اور باقی نے انکار کیا پس ماری گئین گردنین اُنکی بموجب حکم
ابو عبیدہ بن الجراح کے پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اہل حلب سے کہ تحقیق تمنے خیر خواہی کی اپنی صلح مین اور قریب تر دیکھو گے تم ہمسے وہ امر جو باعث
تمھاری خوشی کا ہوگا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور ہم اپنا اور تمھارا حال یکسان جانتے ہین اور اس تمھارے بطریق نے پناہ لی ہے ہمسے ہم قلعہ مین پس آیا یا جاتے ہو تم اُسکو
کوئی بوشیدہ راہ کہ بتلاؤ تم ہمکو اُدھر ہم اُس راہ پر پس اگر فتح کریگا اللہ تعالیٰ اُسکو ہمپر تو ہوگا تمھارے لیے حصہ ہمارے ساتھ اس مال غنیمت سے جو لینگے ہم تمھاری قوم

ل ذکر کیا ہے بلکہ ابو عبیدہ بن الجراح کا حلب سے ابو القدا نے
حلب کو فتح کرنا
سے اور بعض مورخین نے

لوگوں تمھارے اچھے کام کے ہمارے ساتھ پس کہا انھوں نے کہ ای سردار قسم ہی خدا کی کہ ہم کوئی پوشیدہ رکھو اُسکی نہین جانتے ہین اسواسطے کہ یونانے بند کرلیا قلعہ کی راہونکو اور دشوار گزار کردیا ہی اُنکو اور اُن راہونکو ہم نہین جانتے ہین پس اسیوقت اُٹھکھڑا ہوا سامنے ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اکیر مسلمانون سے اور کہا اُسنے نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو دیکھو تم اس قوم کو کہ اگر وہ داخل ہوگئے ہین ہمارے گروہ مین تو وہ ہماری خیرخواہی کرینگے اور راہ پوشیدہ قوم کی اُنکو بتلائینگے پس کہا اہل حلب نے اُس شخص سے کہ قسم ہی خدا کی ہم تمھارے گروہ مین داخل ہین اور قسم ہی خدا کی کہ ہم اُسکی پوشیدہ راہ نہین جانتے ہین اور ہم تمھارے ساتھ بیوفائی نہ کرینگے اور نہ چھپادینگے تمسے کوئی بات تمھارے دشمن کی جسکو ہم جانینگے پس پاک و خوش رکھو تم اپنے دلونکو ہمپر پس قسم ہی خدا کی کہ ہم کبھی عذر اور بیوفائی نکرینگے پس اسیوقت متوجہ ہوئے ابو عبیدہؓ بن الجراح خالد بن الولیدؓ اور مسلمانون کیطرف اور کہا کہ مشورہ دو تم مجکو رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس سامنے آیا اُنکے وہی مرد مسلمان جسکا نام یونس بن عمرو الغسانی تھا اور واقف تھا شام کے ملک اور اُسکے شہرونسے اور تمام زمین شام مین چلا پھرا تھا اور کوئی راہ آسان اور دشوار ملک شام کی اُس سے پوشیدہ نہ تھی پس کہا اُسنے دعا کرکہ ای سردار مین ان شہرونکا حال جانتا ہون اپنی راے بیان کرتا ہون پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے بیان کرتو ای بیٹے عمرو غسانی کے کہ تو میرے نزدیک خیرخواہ مسلمانونکا ہی پس کہا اُسنے کہ ای سردار جانو تم اس مرکو کہ اللہ غالب و بزرگ نے فتح کیا ہی تمھارے ہاتھونپر شام کے شہرونکو اور ہلاک کیا اُسنے کافران گمراہ اور اُنکے حامیونکو اور باقی لشکر اُن کا بکھیرڈالنے کے پیچھے ہی اور درونمین پہاڑ اور تنگ راہین اور دشوار گزار اور ویران ہین اور قوم روم کے دل خوفناک ہین بسبب اسکے کہ بھکادیا اللہ تعالیٰ نے اُنکو پس نہین باقی ہین اُنمین ایسے دل کہ لڑین وہ بقوت اُنکے مسلمانونسے پس گھیرو اور محاصرہ کرو تم اس قلعہ کو اور پراگندہ کرو تم گردہونکو اور تاخت و تاراج کرو اطراف اور نواح کو کہ اُنکے پاس توشہ نہین ہی جو کافی ہوگا اُنکو پس ہنسے خالد بن الولید غسانی کے کلام سے اور کہا قسم ہی خدا کی راے یہی ہی اور مین تمکو دوسرا مشورہ دیتا ہون وہ یہ ہی کہ حملہ کرو اور چلو تم ہمکو لیکر بجانب اس قلعہ کے پس شاید کہ اللہ تعالیٰ اُسکو بھی فتح کرے اسواسطیکہ مجکو خوف اس امر کا ہی کہ اگر بڑھ جاویگی مدت ہمارے قیام کی تو دوبارہ پھر لگا ہمپر لشکر روم کا پس جاتی رہینگے رومی ہمارے اور قلعہ کے بیچ مین ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای ابا سلیمان تمنے مشورہ نیک دیا ہی اور بات سچی کہی ہے پھر حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے حملہ کرنے اور چلنے کا بجانب قلعہ کے پس پیادہ ہوے سوار اپنے گھوڑونسے اور ہلکے ہوگئے وہ اپنے کپڑونسے اور ہلکے غلام اور سادات سب ایک مین اور بڑائی اور نسب اپنا ظاہر کیا ہر قبیلہ اور گروہ نے جو ابدیا ایکنے دوسرےکو ساتھ اشعار کے مشروق بن مالک ابادی نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین دیکھا تھا مین نے شام کے قلعونکی لڑائی مین کوئی سخت اور بڑا دن اُسدن سے اور ہم تشبیہ دیتے تھے لڑائیکی گردش کو ساتھ گردش چکی کے پیسنے کی ہی اُس چیز کو جسپر وہ گھومتی ہی اور نکلے ہم اُنکی طرف ابتدائی لڑائی مین اور پکارتے تھے دلیران یمن اور رئیسان ربیعہ اور مضر بعض اُنمین کے بعض کو اور طلب کرتے تھے وہ لوگ قلعہ کو ایسی جانب سے جسطرف ارادہ نہ تھی پس جب بلند ہوے وہ قلعہ کیطرف لیا اُنکو پتھرونے ہر طرف سے اور چلایا اہل قلعہ نے اُنپر ڈھلوا سیان اور عرادات کو اور مین اور ساتھی میرے بہت نزدیک تھے پس جلدی پھرے ہم پشتونکی طرف اور دفع کرتے تھے بعض ہم مین کے بعض کو نہین جانتے تھے ہم کہ بچیگا کوئی شخص ہم مین کا اور واقع ہوئی خواری واسطے مسلمانونکے اور توڑ ڈالا پتھرونے ایک جماعت کثیر کو پس مار ڈالا بعض ہمارے لوگونکو اور سر توڑ ڈالے

ف محاصرہ کرنے ابو عبیدہ بن الجراح کا حلب کے قلعہ کو

بعض کے پس جو لوگ مارے گئے پتھرون سے بروز می حصرہ قلعہ حلب کے نام اُنکے یہ ہین عامر بن الاسلع الرابعی اور مرحان بن عبید الرابعی اور مالک بن جزء علی الرابعی اور حسان بن خنظلہ الرابعی اور سلیمان بن ۔ فاع العامری اور عطار بن سامر الکلابی اور سراقہ بن مسلم بن عوف العدوی اور عاصم بن فاوح العدوی اور مرہ بن سفیان العدوی اور زید بن سیف العدوی اور سواد بن مالک العدوی اور سب وہ لوگ جو شہید ہوگئے انمین چار آدمی بنی ربیعہ سے اور ایک شخص اور اولاد عامر سے اور ایک بنی کلاب سے اور سات آدمی بنی عدی سے تھے مسروق بن مالک نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی بعد اس سانحہ کے برسون ہم ایک جماعت کو لنگڑا اور لولا دیکھتے تھے کوئی شخص پیر سے لنگڑا تھا اور کوئی شخص ہاتھ سے لنجا تھا اور پہچانتے تھے ہم اُنکو حلب کی لڑائی مین پس سُیوقت کھڑا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے نشان کو باہر شہر کے اور پکار کر کہا مسلمانونسے کہ کجا ہو تم میرے پاس سمت کرے اللہ تمیر تا اینکہ یکجا ہوے مسلمان گرد اُنکے اور کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ ای لوگونسے تم اُنسے آجکے دن بحالت غفلت اور ناآزمودگی کے پس دفن کرو تم شہیدونکو اور باندھو تم خستگی ان لوگونکو جو زخمی ہوے ہین پس وہ لڑے مسلمان درانحالیکہ دفن کرتے تھے وہ شہدا کو اور خوش ہوے رومی بسبب شکست اُٹھانے مسلمانون کے اور نازل ہونے سختی کے اُنپر پس کہا رومیون سے بوقنا نے کہ نہ پھرینگے مسلمان بجانب قلعہ کے اسکے بعد کبھی اور قسم ہی حق مسیح کی کہ کروفر کرونگا مین اُنکے ساتھ پھر اُترونگا مین اُنکے لشکر کیطرف واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ جن لیا بوقنا نے دو ہزار کو اپنے لوگونسے اور ایک رات کو حکم کیا اُنکو اُترنے کا پس اُترے وہ قلعہ سے اور دیکھا اُنس جماعت کے پیشرو نے بجانب لشکر مسلمانونکے اور آگ روشن تھی لشکر کے کنارونمین پس گھومتا تھا گرد لشکر مسلمانون کے تا اینکہ دیکھا اُسنے ایک کنارہ اُنکے لشکر کو کہ ٹھنڈی ہوگئی ہی آگ اُنکی اور سمت سے مسلمان بادیہ یمن کے مثل مراد اور بنی کعب اور عک کے تھے عبد اللہ بن صفوان العکی نے بیانکیا ہی کہ ہم اُس رات مین ہتھیارونسے برہنہ اور مطمئن اور بیڈر تھے اپنے دشمن کی طرف سے بسبب اپنی کثرت کے اور غافل تھے نگہبان ہمارے پس نہین خبردار ہوے ہم مگر رومیونکی آپس کی بول چال سے اور تحقیق کہ ناگہان ورآئے وہ ہمپر اور وہ پکارتے تھے اپنی زبانمین اور ظاہر کیا تھا اُنھون نے گرد و غبار کو اپنے بیچ مین اور ہم نہین سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہتے ہین اور رکھا تھا اُنھون نے تلوار کو پس تھلمد گرامی ہم مین ہر شخص جو سوار ہو اپنے گھوڑے پر اور طلب کیا اُسنے نجات کو اپنی فات کیواسطے اور وہ نہین جانتا تھا کہ کیونکر اور کہانسے سختی مین ڈالا گیا ہی اور کیونکر رہائی پاویگا اور کس سمت کو متوجہ ہوگا اور واقع ہوا تھا حملہ مسلمانونکے لشکر مین اور لوگ پکارتے تھے النفیر النفیر دھنیا وبا الکعبۃ اور دوڑتے تھے بجانب خیمہ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اور پکار کر کہتے تھے کہ ای سردار آپڑا ہمپر لوقنا مع اپنے لشکر اور ہمراہیونکے پس سُیوقت سوار ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح مع لوگونکو اور گھومتے تھے وہ گرد لشکر کے اور جانا سردار رومی نے کہ عرب پہونچے اور لگے اُس مین پس آواز دی اور کہا اُسنے اپنے ساتھیونسے کہ جس کسی نے کوئی چیز لی ہو پس چھوڑ دیوے اُسکو اور طلب کرے نجات اپنی جان کو اسواسطے کہ عرب ہم تک پہونچ گئے ہین عبد اللہ بن صفوان نے بیان کیا ہی کہ لیا اُنھون نے ہمارے لوگونسے ایک جماعت کثیر کو قریب پچاس آدمیونکے سوا اُنکے جو معرکہ کی جگہ مین مارے گئے اور وہ ساٹھ آدمی تھے اور اکثر اُن مین سے قوم حمیر سے تھے اور دومی حمایت کرتے تھے بعض اُنکے بعضونکی اور طلب کرتے تھے قلعہ کو پس جب دیکھا خالد بن الولیدؓ نے اس حال کو حملہ کیا ساتھ اپنے گروہ کے پس للیاس اُس جماعت سے قریبا یکسو کر دیا اور رکھا

فتنہ ارتداد سلمین بعہد صدیق ۱۲ ذکر کرنیوالے کو ذکر کرنیکے واسطے ہم ابی اوقنا کا پس غفلت کے رات کے وقت مسلمانون پر بمقام حلب ۱۲

آئین تلوار کو اور مار ڈالا انکو پس جب پہونچے ہراول یوقنا کے قلعہ مین کھولدیا اُسنے دروازہ قلعہ کا اور داخل کرلیا انکو پس جب ظاہر ہوئی صبح اور بلند ہوا آفتاب بلایا یوقنا نے اُن پچاس دیسونکو جو گرفتار ہوگئے تھے مسلمانونسے اور شکین اُنکی بندھی تھین پس نزدیک کیا اُنکو ایسی جگہ سے کہ دیکھتے تھے اُنکی طرف مسلمان اور سنتے تھے آوازین اُنکی اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہانتک کہ سبکے سب مارڈالے گئے رضی اللہ عنہم پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال منادی کرائی اپنے لشکر مین کہ قسم ہی اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سردار ابو عبیدہ کیطرفسے ہر مرد پر کہ نہ حوالہ کرے اپنے نگہبانی کو دوسرے پر اور ہوے ہر مسلمان نگہبان اپنی جان کا اور نہ بھروسا کرے ایک دوسرے پر پس اختیار کیا قوم نے احتیاط کو دیسونسے اور ارادہ ہوا اُنکی لڑائی اور متوجہ ہوا یوقنا دوسرے مکر و فریب کی تدبیر مین واسطے مسلمانونکے جسوقت جانا اُسنے کہ مسلمان اُسکا محاصرہ کرنیوالے ہین علاوہ برین جاسوس اُسکے درات اُسکو خبر ین پہونچاتے تھے اور بڑے جاسوس اُسکے عرب متنصر تھے حال مین کہ ایکدن یوقنا اپنے قلعہ مین تھا اور گرد اُسکے بطارقہ اور عمالقہ اُسکے تھے اور تنگی اور سختی مین ڈالا تھا انکو محمد ہونے اور زور شور گذرتھا اُسپر یہ امر کہ شہر کے لوگ جس کسی ایک کو اُسکے ہمراہیونسے دیکھتے اور پہچانتے تھے اُسکو پکڑکر مسلمانونکے سپرد کرتے تھے پس یوقنا مشورہ کرتا تھا اپنے ساتھیونسے اپنے کام اور اس امر مین کہ دوبارہ کیونکر اور کیا فریب اور مکر مسلمانونکے ساتھ کرنا چاہیے کہ دفعتہً آیا اسکے پاس ایک جاسوس اُسکا پس کہا اُسنے کہ ای بطریق اگر تجکو عرب کے ساتھ مکر اور فریب کرنا منظور ہو تو اسوقت ممکن ہی پس کہا یوقنا نے کہ یہ بات کیونکر ہی اور تجکو کیا حال معلوم ہوا اُسنے کہا کہ اہل عرب کے واسطے رسد کے پہونچانیوالے لوگ ہین کہ نکلے اور گئے ہین عرب بجانب جنگل کے اور مصالحہ کیا ہی وہانکے لوگونسے اور رسد اور وانہ چارہ عرب کا انھین لوگونسے متعلق ہی اور دیکھا ہی مین نے اُنکے بار بردارون اور خچرون اور جانورونکو اور اُنکے ساتھ ایک گروہ عربکا ہی جو پرانے پوستین پہنے ہین اور اُنکے ہاتھو مین بڑے اور پوڑے نیزے ہین اور وہ گئے ہین بجانب جنگل کے بطلب رسد کے اور وہ تھوڑے آدمی ہین پس جب سُنا یوقنا نے یہ حال اپنے جاسوس سے مقرر کیا اُسنے ایکہزار سوار کو اپنے روسای قوم سے اور کہا اُسنے کہ درست کرو تم اپنے سانکو پس قسم ہی حق مسیح علیہ السلام کی کہ تنگی مین ڈالونگا اور بند کردونگا مین عربکی راہونکو پس جب آئی تاریکی رات کی کھولا اُنکے واسطے پوشیدہ دروازہ یکو اور روانہ کیا جاسوس اُسکے آگے تھا یہانتک کہ آئے وہ راہ پر اور چلے جاتے تھے رات کی تاریکی مین پس وہ اسی حال مین تھے کہ ملا اُنکو ایک چرواہا اور اُسکے ساتھ ایک گلہ گاے بیل کا تھا جسکو وہ کسی شہر مین بعجلت لیے جاتا تھا پس جب دیکھا اُنھون نے چرواہیکو جلدی گئے اُسکی طرف اور کہا اُس سے کہ آیا تجکو کسی عرب کا حال معلوم ہی اُسنے کہا ہان عرب گئے ہین اُسوقت کہ آفتاب زرد ہوا تھا اور وہ قریب ایکسو کے ہین تیز رو گھوڑونپر اور اُنکے ساتھ اونٹ اور خچر اور جانور ہین بارادہ لانے رسد کے اس جنگل سے پس کہا اُسنے کہ تو مع جانورونکے کیونکر اُنکے ہاتھ سے بچ رہا اُسنے کہا کہ اس جنگل کے لوگ عرب کی صلح مین داخل ہین پس اسوجہ سے ہم لوگ اُنسے نہین ڈرتے ہین پس کہا اُس شخص نے جو بیشتر وان ایکہزار سوار کا تھا کہ جانا ہمنے حال صلح اس جنگل کے لوگونکا جس سے ہم خبر تھے پس حکم کرینگے میرے تمھارے اس معاملہ رسد رسانی اور قوت وہی عرب ہین پس آگاہ کر تو مجکو کہ کس راہ سے عرب گئے ہین اُسنے ہاتھ کے اشارہ سے بتلایا اور کہا کہ اس راہ سے پورب لوگئے ہین پس روانہ ہوا وہ بطریق مع اپنے ساتھیونکے اور نہین متعرض ہوے وہ پیرو ہی سے یہانتک کہ صبح کے قریب پہونچگئے مسلمانونکے نزدیک اور مسلمانونپر ایک شخص سردار تھے جنکا نام منذر بن ضحاک لطائی تھا پس جب دیکھا

فتح دمشق بیچ بیتوں کے سردار سوار واسطے لوٹنے مسلمانون کی رسد کے نکلنے اُنکے شہر سے اور واقع ہونا اُنکا اور شکست کھانا اور مسلمانون کا اور قتل عرب الوسیہ کا

واقعہ یوقنا مسلمانون کے اور مارڈالنا اُنکو یوقنا کے بطریق اور اُسکے ساتھیون کو ۱۲

منادش نے گروہ رومیونکو اپنی طرف آتے ہوے متوجہ ہوے وہ بجانب مسلمانونکے اور کہا اُنسے کہ اے اولاد زنان عربیہ کے یہ ایک بطریق بطارقہ روم سے ہمارے سامنے آیا ہے پس لوتم جہاد کو اور صبر کرو سختی پر تاکہ پہونچو تم بہشت کو پھر حملہ کیا مسلمانونے رومیون پر پس در آیا اُنپر دشمن ساتھ اپنے گروہ اور لوگونکے پس شدت کی مسلمانون نے اُنپر اور بہت سخت لڑائی لڑے اور مارے گئے منادش بن ضحاک اور غیلان بن ماسوران و عطیف بن ثابت اور متبع بن عاصم اور کملان بن مرہ اور مطر بن حمید اور یاسر بن عوف اور بشیر بن سراقہ اور شبیہ بن الاسلع اور منہال بن العشکر اور نجام بن عقیل اور مسیب بن ناقع اور حنظلہ بن ماجد اور منادش بن شلیط اور ربیعہ بن فارع اور مرہ بن ماہر اور نوفل بن عدی اور عطا بن یاسر اور عقال بن جابر اور سالم بن خفاف اور فضل بن ثابت اور اقرع بن قارح اور معیط بن عامر اور یہ سب قوم ملے سے تھے اور منجملہ ایکسو کے تیس آدمی مارے گئے اور مالک ہوگئے رومی جانورون اور اونٹونکے جو مسلمانونکے ساتھ تھے اور پھرے مسلمان بحالت شکست اُٹھانیکے پس اُسیوقت متوجہ ہوے بطریق اپنے ہمراہیونکی طرف اور کہا اُنسے گرادو تم بوجھونکو اونٹونسے اور مار ڈالو انکو نیزونکی نوکونسے اور لیلون جانورونکو جنپر رسد ہے اور چلو پہاڑ پر اور پوشیدہ ہوکر ٹھہرو پہاڑ مین عربکی آنکھونسے ورنہ اُسیوقت آوینگے تمپر گروہ عرب کے مثل ہوا کے پس سختی ڈالینگے تمپر تا انیکہ جب تاریکی رات کی ہوگی چلینگے ہم قلعہ کو اور بیدڑ ہو جاوینگے پس اُسیوقت قصد کیا رومیون نے اونٹونکی طرف اور گرادیا اُس چیز کو جو اُنکی پشتون پر تھی اور نیزے مارے اُنکے سینونپر اور لیا اُن جانورونکو جنپر رسد تھی اور پھرے بجانب پہاڑ کے ایک گانون مین جو پہاڑ پر تھا پس ٹھہرے وہ تمام دن درانحالیکہ سپر رکھتے تھے رات کی تاکہ پھر جاوین بجانب قلعہ کے اور مقرر کیا اپنے واسطے نگاہبان کو کہ نگاہبانی کرتے تھے اُنکی عرب سے یعقوب بن صباح الطائی نے بیان کیا ہے کہ مین اُسدن مسلمانونکے گروہ مین تھا جبکہ مارے گئے منادش چچا میرے اور ہلوگ تھوڑے تھے اور آپڑے اور سختی مین ڈالا اُنھونکو گروہ رومیون نے پس جب دیکھا ہمنے اُنکی کثرت اور شدت لڑائیکو ساتھ قلت اپنی تعداد کے پھرے ہلوگ اپنے پیچھے کو پس آیا مین اپنے مسلمانونکے لشکر مین اور گروہ ساتھی ہمارے پیچھے میرے تھے پس دوڑے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہے ہمنے کہا کہ ہمارے پیچھے لڑائی متوسط ہے مارے گئے قسم ہے خدا کی منادش اور مارے گئے اُنکے ساتھ بہت لوگ شہسوران طے اور زبید سے اور لیدیا گیا ہمارے ساتھ کا غلام اور جانور ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کس شخص نے تمپر یہ سختی ڈالی ہے حالانکہ محاصرہ مین ڈالا ہے اللہ تعالیٰ نے رومیونکو پس کوئی انمین کا قدرت نکلنے کی نہین رکھتا ہے مسلمانون نے کہا کہ ہم نہین جانتے مین سوائے اُسکے کہ دیکھا ہمنے ایک بڑے بطریق کو آیا وہ ہمارے سامنے اچھے سامان اور لشکر کثیر مستعد پیکار سے کہ نہین جانتے ہم تعداد اُنکی اور نہین جانتے ہم کہ وہ کہان سے آئے پس ہمکو گمان در آئے وہ ہمپر اور ہم چلے جاتے تھے پس مارے گئے سردار ہمارے اور مار ڈالا اُنھون نے ہمارے لوگونکو اور لیلیا اُنھون نے جو کچھ ہمارے ساتھ جانورون اور غلہ سے تھا پس جب سُنا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے یہ حال بلایا خالد بن الولید کو اور کہا اُنسے کہ اے ابا سلیمان تمھین سے یہ کام ہوگا اور تمھین باسامان ہوا ایسے کام کیواسطے اور مین اعتماد رکھتا ہون اللہ تعالیٰ پر اور تمپر بانیمہ مین طلب بہتری کی اللہ تعالیٰ سے سب کاہو تمین تو تم اپنے ساتھ سامانونکو جسقدر چاہو اور روانہ ہو تاکہ پہونچو تم سانحہ کی جگہ پر پیچھا کرو تم نشان قدم اُن لوگونکا جنھون نے مار ڈالا ہے ہمارے لوگونکو اور طلب اور تلاش کرو تم اُنکو جہان کہین وہ ہون پس شاید کہ جا پڑو تم اُنپر اور لیلو بدلا مسلمانونکا اور جانو تم اس امر کو کہ مین نے مصالحہ کیا ہے اس جنگل کے لوگونسے اور مین نہین توڑتا ہون کسی عہد کو اور نہین کھولتا ہون کسی گرہ کو مگر یہ کہ قوم نے فریب کیا ہو پس ہلوگونکا مین بجانب اُنکے قتل

قتل کی راہ کو پس پرہیز کرو اور ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے اُسکے معاملہ مین روانہ ہو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس جدہ گئے خالد بن الولید بجانب اپنے خیمہ کے اور مسلح ہوکے اور سوار ہوکے اپنے گھوڑے پر اور تنہا قصد کیا روانگی کا پس کہا اُنسے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ کہان جاتے ہو تم اے ابا سلیمان کہا اُنھون نے کہ جلد جاتا ہو نمین اسکام کیطرف جسکا تمنے حکم کیا ہی ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ لیلو تم اپنے ساتھ مسلمانونسے جنکو تم چاہو خالد بن الولید نے کہا کہ مین اکیلا جاؤنگا اور نہین چاہتا ہون مین اپنے ساتھ کسی کو پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ تم کیونکر تنہا جاؤگے حالانکہ تمھارے دشمن کی تعداد بہت ہی خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کسقدر ہونگے اور اگر ہونگے وہ ایکہزار پس مین اکیلا اُنکا مقابلہ کرونگا ساتھ اعانت اللہ تعالیٰ کے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ بات یہی ہی ولیکن لیلو تم اپنے ساتھ کچھ لوگ قوم طے سے حسین ضرار بن الازور اور ربیعہ بن عامر ہون پس ایسا ہی کیا خالد بن الولید نے اور روانہ ہوے وہ مع اپنے ساتھیونکے تا اینکہ پہونچے معرکہ کی جگہ نمین پس دیکھا اُنھون نے مردونکو کہ پڑے ہوے ہین اور گرد اُنکے جنگل کے لوگ ہین اور وہ روتے ہین بخوف اپنی جانون اور اولادونکے اور بخیال مطالبہ کرنے اہل عرب کے اُنسے پس جب آئے خالد بن الولید اُنکے پاس شور و فریاد کی قوم نے اُنکے سامنے اور ڈالا اپنے تئین خالد بن الولید کے سامنے خالد بن الولید نے اپنے مترجم سے جو اُنکے ساتھ تھا کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین مترجم نے کہا کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ ہم تمھارے ساتھیونکے خونسے بری ہین اور ہم تمھاری صلح مین ہین پس قسم طلب کی خالد بن الولید نے اُنسے بعلی قتل مسلمین پر پس قسم کھائی اُنھون نے اس امر پر خالد بن الولید نے کہا پس وہ کون شخص تھا جو آپڑا ہمارے ساتھیونپر اُنھون نے کہا کہ ایک بطریق ہمراہی یوقنا نے جسکے ساتھ ایکہزار مرد سخت ترین قوم یوقنا سے تھے یہ امر کیا ہی اور یوقنا کے جاسوس تھا رے لشکر مین مقرر ہین پہونچاتے ہین اُسکو خبر تمھاری خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کس راہ سے گئے ہین اُنھون نے کہا کہ یہی اونچی راہ اور دیکھا ہمنے اُنکو کہ طلب کرتے تھے پہاڑ کو پس کہا خالد بن الولیدؓ نے اپنے ہمراہیونسے کہ قوم نے جانا ہی اس امر کو کہ ہمارا لشکر ضرور اُنکو تلاش کریگا پس تجاوز کیا ہی اُنھون نے ہماری راہ سے تاکہ درآوے اُنپر پھر جاوین وہ بجانب اپنے قلعہ کے پھر کہا کہ ڈھیلی کرو تم باگونکو پس ایسا کیا اُنکے ہمراہیون نے اور خالد بن الولید اُنکے آگے تھے اور لیلیا تھا اپنے ساتھ ایک مرد کو معاہدین سے کہ راہ بتلاتا تھا وہ اور مسلمان اُسکے پیچھے جاتے تھے پس جب آئے راہ پر کہا خالد بن الولید نے اُس مرد معاہد سے کہ آیا سوائے اُس راہ کے اور کوئی راہ بھی اُسکے قلعہ مین جانیکی ہی اُسنے کہا ہین پوشیدہ ہو کر ٹھہرو تم پس عنقریب فتحیاب ہوگے تم اُنپر پس اُترے خالد بن الولید اور ہمراہی اُسکے جنگل مین اور وہ اُمید رکھتے تھے اور راہ دیکھتے تھے بطریق کی پس جسوقت گذری تھوڑی رات تو اُسوقت دریافت کیا مسلمانونے آواز گھوڑونکے سمونکی تاریکی مین اور بطریق آگے تھا اور لشکر اُسکے پیچھے تھا اور چلا جاتا تھا اور دلیر کرتا تھا اور برانگیختہ کرتا تھا اُنکو چلنے مین پس اُسوقت نکلے خالد بن الولید گھاٹی سے اور ایک بڑی آواز دی مثل شیر کے اور نکلے اُنپر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ خالد بن الولید کے پس نہین تھی خالد بن الولید کو خواہشگاری سوائے اُنکے بطریق پیشرو کی اور جانا خالد بن الولید کے کہ وہ یوقنا ہی اور سامنا کیا اُسکا اور مارا اُسپر ایک ایسا وار تلوار کا کہ ڈالدیا اُسکو دو آدھے کرکے اور رکھا مسلمانون نے اُنمین تلوار کو اور ڈھونڈھتے اور تلاش کرتے تھے اُنکو اور وہ بھاگتے تھے پس نہین نجات پائی اُنمین سے کسی نے اور لے لیے جانور اُنکے اور پھرے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور وہ نکلکر راہ دیکھتے تھے مسلمانونکے آنیکی پس جب قریب آئے خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے اور تھے اُنکے ساتھ قیدی اور بہت کپڑے اور اسباب مقتولین کا پس کلمہ اور تکبیر کی اُنھون نے اور جوابدیا

اُنکو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اور سب مسلمانون نے ساتھ کلمہ اور تکبیر کے اور آئے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھ زیادہ تین سو قیدی کے سات سو سے یا کچھ کم مقتولین سے تھے پس عرض کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنپر اسلام کو پس انکار کیا اُنھون نے اور کہا کہ ہم تمکو اپنی عوض مین مال دینگے پس کہا خالد بن الولید نے کہ بہتر ہی گردنین اُنکی مارنا سامنے اہل قلعہ کے کہ ایسا کرنے مین شمن خدا اور شمن مسلمانون کو ضعف اور سستی ہوگی پس جب سُنا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے یہ کلام خالد بن الولید کا حکم دیا اُنھون نے سب قیدیونکی گردنین مارنیکا پس ماری گئین گردنین اُنکی اور یونا اور ساتھی اُسکے اہل روم کو دیکھتے تھے پس جب ماری گئین گردنین اُنکی کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہؓ بن الجراح سے کہ ہم جانتے تھے کہ ہم قوم کو محاصرہ کیے ہین اور اب وہ لوگ خلاف اسکے ہین کہ وہ امیدوار رہتے ہین ہماری غفلت کے اور انتظار کرتے ہین ہماری آزمودگی کی اور لے لیتے ہین ہمارے دشمنون اور جاؤ اونکو اور بہتر یہ ہی کہ تم حکم کرو اپنے لوگونکو یا سامان اور ہوشیار اور بیدار رہنے کا اور نگہبانی کرو تم مشرکین پر ہر راہ مین تاکہ نہ ممکن ہو اُنکو نکلنا اُنکے قلعہ سے اور تنگی مین ڈالو اُنکو جہانتک ہو سکے تمسے پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ جزاے خیر دے تمکو اللہ تعالیٰ اے ابا سلیمان تمھارے مشورے مین پس جب ہوا دوسرا دن نماز صبح پڑھائی ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو اور متوجہ ہوے وہ نماز سے اپنے ہمراہیونکی طرف اور بلایا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن الازور اور سعید بن عمرو بن طفیل الخزرجی اور قیس بن ہبیرہ اور میسرہ بن مسروق کو پس متفرق کر دیا اُنکو گرد قلعہ کے اور حکم کیا اُنکے لینے اور ضیق مین ڈالنے راہونکا یوقنا پر پس ایسا ہی کیا اُنھون نے اور شدت کی اُنھون نے اُنکے اوپر تنگ گیری مین تا اینکہ اگر اُڑتی اُسکی طرف کوئی چڑیا تو شکار کر لیتے اُسکو اور اقامت کی قوم مسلمانونے محاصرہ قلعہ پر پس جب طول ہوا زمانہ اُنکے گھیر لینے کا رومیونکو اور بیقرار ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح بسبب طول مقام کے حکم کیا لوگونکو کوچ کرنیکا اور ارادہ کیا دور پڑنیکا اُنسے اور قلعہ سے تا اینکہ پاوین وہ اُنسے کسی غفلت کو کہ غنیمت جانین وہ اُسکو یا موقع ایسی چیز کو کہ پہونچین بجانب قلعہ کے پس دور رہو گئے وہ قلعہ سے کئی میل اور وہ چاہتے تھے کسی مکر اور فریب کو کہ پہونچین اُسکے سبب سے قلعہ تک اور یوقنا نہین اُترتا تھا قلعہ سے اور نہین کھولتا تھا اُسکے دروازیکو اور ابو عبیدہؓ بن الجراح کو یہ امر بہت ناگوار اور زبون معلوم ہوا اور آئے وہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا اُنسے اے ابا سلیمان مین گمان کرتا ہون اہل مرکا کہ جاسوس دشمن خدا کے پہونچاتے ہین خبر اُسکو اور ڈراتے ہین اُسکو ہمسے اور مین تمکو قسم دیتا ہون اے ابا سلیمان اہل مرکی کہ گھومو تم ہمارے لشکر مین اور آزمایش کرو تم لوگونکے کام کی پس شاید در آوے تم دشمنان خدا کے جاسوسونپر پس سوار ہوے خالد بن الولید اور حکم کیا لوگونکو گشت کرنیکا لشکر مین اور وہ بذات خود اُنکے ساتھ تھے اور حکم کیا اُنکو اس مرکا کہ قبضہ کر لیوین وہ ہر اُس شخص پر جسکو وہ نہ پہچانتے ہون پس اُسی حالمین کہ خالد بن الولید گشت کر رہے تھے کہ دفعتہً دیکھا اُنھون نے ایکمرد کو عربی اور اُسکے ساتھ ایک کمسن تھا جسکو وہ الٹتا پلٹتا تھا پس خالد بن الولید اُسکو دیکھتے تھے اور انکار کرتے تھے اُسکی ثنا سائی مین پس متعجب ہوا اُسکی طرف اور سلام کیا اُسپر اور کہا اُس سے کہ اے برادر عربی تو کس عربی ہی اُسنے کہا کہ مین ایکمرد ہون یمن سے خالد بن الولید نے کہا کہ تو کس قبیلہ سے ہی پس ارادہ کیا تھا اُسنے بیان کرنیکا اپنے کو غیر قبیلہ اپنے سے پس جاری کیا اللہ تعالیٰ نے امر حق کو اُسکی زبانپر اور کہا اُسنے کہ مین قوم غسان سے ہون پس جب سُنا خالد بن الولید نے کلام اُسکا قبضہ کر لیا اُسپر اور کہا اُس سے کہ شمن خدا تو عرب متنصر سے ہی اور تو دشمن کا جاسوس ہی اُسنے کہا کہ مین نصرانی نہین ہون مین مسلمان ہون پس متوجہ ہوے خالد بن الولید اُسکو لیکر بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کہا اُنسے کہ اے سردار تحقیق متعجب کیا ہی مجھکو

اس شخص کے کام نے اسوا سطیکہ مین نے اُسکو سوا اُسکے اور کبھی نہین دیکھا ہی اور یہ کہتا ہی کہ مین قوم غسان سے ہون اور مسیحی ہون اور عبادت
کنندگان صلیب ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ای ابا سلیمان آزمایش کرو تم اس شخص کی خالد بن الولید نے کہا کہ کیونکر اسکی آزمایش کرون
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آزمایش اسکی ساتھ قرآن اور نماز کے پس اگر جواب صحیح دیوے تمکو تو سچا ہی ورنہ عرب متنصر سے خالد بن الولید نے اس سے
کہا کہ ای برادر عربی اُٹھکھڑا ہو اور وضو کر نماز کی پڑھ اور پڑھ سمین قرآن شریف کو باواز بلند پس نجانا اس شخص نے کہ کیونکر اور کیا پڑھے پس کہا خالد بن
الولید نے اُس سے کہ تو قسم ہی خدا کی جاسوس ہی ہمیر بھیجا اُسکے حال کو پس قرار کیا اور کہا اُسنے کہ مین جاسوس ہون تمپر پس کہا خالد بن الولید نے
کہ تو اکیلا ہی اُسنے کہا نہین بلکہ ہم تین شخص ہین کہ مین ایک اُنمین کا ہون اور دو شخص پھر گئے ہین جانب قلعہ کے تاکہ تمھاری خبر پہونچا دین وہ
یونانیون کو اور مین ٹھہر گیا تھا واسطے دیکھنے اُس امر کے جو اُن دونون کے پیچھے تم مین واقع ہوا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسے کہا کہ آگاہ کر تو مجکو وکا موسے
یا مارے جانے یا اسلام قبول کرنے سے کون کام تجکو دوست تر ہی کہ سوا اسکے تیسرا کام تیرے واسطے نہین ہی غسانی نے کہا کہ مین مسلمان ہوتا
ہون اور گواہی دیتا ہون اس امر کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس رجوع کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب حلب کے اور برابر چار پانچ مہینے
گھیرے رہے وہ قلعہ کو اس حال سے کہ نہین گذرتا تھا اُنپر کوئی دن مگر یہ کہ پڑتے تھے مسلمان رنج اور شدت مین اور دیر کی ابو عبیدہ بن الجراح
نے خط لکھنے مین امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پس لکھا عمر نے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن
الرحیم من عبد اللہ عمر الی عاملہ بالشام ابی عبیدہ سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا
ابا عبیدہ علمت علما یصیبنی بابطاء کتابک عنی وانقطاع خبرک بکثرت متعلقی فضی حسبدی علی اخوانی المسلمین من اہل بیتک وکانہ اراد بہ
ومعکم فاما ما یات منک خبر ولا رسول فان عقلی طائر وفکری حائر کانک لا تکتب الی بالفتح والغنیمۃ فاعلم یا ابا عبیدۃ وانکنت غائبا عنا فانی احکم
قلبی علیکم لعلق المراۃ الجنۃ علی ولدہا فاذا قرات کتابی ہذا فاقبل للاسلام والمسلمین عضدا والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور روانہ کیا خط کو بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے پس جب پہونچا خط اُسکے پاس پڑھا اُسکو آہستہ پھر پڑھکر سنایا مسلمانونکو بلند آواز
سے پھر کہا کہ ای گروہ مسلمانو سنکے ہرگاہ امیر المومنین تمھارے واسطے دعا کرتے ہین اور تمھارے کامو سے راضی ہین پس تحقیق اللہ غالب اور
بزرگ مدد کریگا تمھاری تمھارے دشمنو پر پھر لکھا جواب خط کا اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب من عاملہ
بالشام ابی عبیدۃ سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقد کتبت الی کتابا کثیرا واعلم یا امیر المومنین
ان اللہ عز وجل ولہ الحمد قد فتح علی یدینا قنسرین وقد شفینا الغارۃ علی العواصم وقد افتح اللہ مدینۃ حلب صلحا وقد عصی من فی قلعتہا
وہم خلق کثیر مع بطریقہم یوقنا وقد کاد ناصرا قد او قتل منا رجالا رزقہم اللہ الشہادۃ علی یدہ پھر لکھا نام مقتولین کا اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واللہ من ورائہم للرصاد وقد حالت الرحیل عن محاصرۃ الی البلاد التی ما بین الظالکیۃ وحلب
وانا منتظر جوابک والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط اور مہر کی اُسپر اور بھیجا اُسکو
دو شخصونکے ساتھ اپنے ساتھیونسے ایک اُنمین سے عبد اللہ بن قرط الیمانی اور دوسرے جعد بن جبران العشکری تھے پس روانہ ہوے
وہ دونون درانحالیکہ جلد چلتے تھے دن اور رات کو اور لی اُنھون نے راہ عتیقہ کی اور کوشش کی اُنھون نے چلنے مین

یہانتک کہ قطع کیا اُنھون نے ارض حقان کو صکاصکہ تک اور یہ مقامات قلعہ عرب کے تھے نزدیک تیما کے پس جب پہونچے وہ دونون
وہان سامنے آیا اُنکے ایک سوار گھوڑے پر اور وہ زرہ پہنے تھا اور خود اُسکا چمکتا تھا آفتاب کی روشنی مین لٹکائے ہوے تھا رکاب
مین اپنے نیزے کو گویا وہ نکلا تھا اپنے دشمن کے مقابلہ مین یا جاتا تھا کسی لڑائی پر پس جب دیکھا اُسنے اُن دونون کو قصد کیا اُنکی طرف کا
پس کہا عبداللہ بن قرط نے جعدہ بن حیران سے کہ سختی ہو تمھارے دشمن پر آیا نہین دیکھتے ہو تم اس سوار کو کہ سامنا کیا ہی اُسنے
ہمارا ایسی جگہ اور ایسے حال مین جعدہ بن حیران نے کہا کہ شہسواران عرب اور اُنکے لوگون کو ڈرنا نچاہیے اور نہین ہی اس شہر مین
کوئی ایسا شخص جو صاحب خیمہ اور خرگاہ ہو مگر یہ کہ وہ ہمارے ساتھ ہی شریعت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس جب
قریب ہوا وہ سواران دونون سے سلام نیا اُسنے ان پر اور کہا کہ تم دونون کون شخص ہوا اور کہان سے آتے ہو اور
کہان جاتے ہو اُن دونون نے کہا کہ ہم بھیجے ہوے سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے ہین بجانب امیر المومنین عمر بن الخطاب کے
پس تم کون شخص ہو سوار نے کہا کہ مین ہلال بن زید الطائی ہون پس کہا دونون نے کہ کیا سبب ہی کہ ہم تم پر ساز و سامان
لڑائی کا دیکھتے ہین ہلال نے کہا کہ مین جاتا ہون ساتھ ایک گروہ اپنی قوم اور ایک جماعت اپنے ہمراہیون کے بجانب
شام کے واسطے جہاد کے بسبب آنے خط امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضہ کے ہمارے نام پر پس جب دیکھا مینے تم دونون کو جنگل
کے بیچ سے آیا مین تمھاری طرف کو تاکہ دریافت کرون کہ تم کون ہو اور تمھارا ارادہ کیا ہی اور میرے ساتھی میرے پیچھے آتے ہین پھر
سلام کیا اور روان کیا اُن دونون نے اپنے اونٹون کو اور روانہ ہوے اور اُسیوقت دکھائی دیے گردہ اور اونٹ آتے ہوے اور
چلے ہلال بن زید اور جا ملے اپنے ساتھیونمین اور آگاہ کیا انکو حال دونون صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس
خوش ہوئی قوم اس حال سے اور روانہ ہوے بارادہ شام کے اور عبداللہ بن قرط اور جعدہ بن حیران پہونچے مدینہ طیبہ مین اور
داخل ہوے مسجد شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور سلام کیا حضرت عمر اور مسلمانون پر اور دیا خط حضرت عمر کو پس جب
پڑھا اُنھون نے خط کو خوش ہوے اور بلند کیا دونون ہاتھونکو طرف آسمان کے اور کہا اللھم کفا المسلمین شرہ وشر کل ذی شر پھر حکم کیا منادی
کو کہ پکار دیوے لوگونمین الصلوۃ جامعۃ پس جب یکجا ہوے لوگ پڑھکر سنایا اُنکو حضرت عمر نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا پس نہین بڑھ
چکے تھے خط کو تا انیکہ آئے اُنکے پاس کچھ لوگ حضرموت اور کچھ لوگ یمن کے رومان اور سبا اور مارب سے درانحالیکہ درخواست
کرتے تھے وہ حضرت عمر سے اپنے اپنے روانہ کرنیکی بجانب شام کے حضرت عمر نے پوچھا کہ تم کتنے آدمی ہو برکت دیوے اللہ تعالی تمھین
اُنھون نے کہا کہ ہم سب قریب چار سو سوار کے ہین اور تین سو اونٹیان ہین کہ اُنپر دو دو آدمی سوار ہین اور کچھ لوگ ہمارے ساتھ پیدل
ہین جنکے پاس سواری نہین ہی پس اگر منگا دیوین امیر المومنین سواریان اونکو تو سوار کر لیوین ہم اپنے لوگونکو تاکہ پہونچ جاوین ہم اپنے
دشمنون تک پس کہا اُنسے حضرت عمر رضہ نے کہ وہ کتنے لوگ ہین اُنھون نے کہا کہ ایکسو چالیس ہین حضرت عمر رضہ نے پوچھا کہ عرب ہین یا غلام
اُنھون نے کہا کہ عرب ہین اور غلام بھی ہین جنکے مالکون نے اجازت دی ہی اُنکو جہاد اور روانگی مین بجانب دشمن کے پس اُسیوقت بلایا
حضرت عمر رضہ نے عبداللہ اپنے بیٹے کو اور کہا اُنسے کہ جاؤ مال صدقات کیطرف پس لاؤ تم قوم کیواسطے ستر سواریان تاکہ ایک کے پیچھے

۱۵ امیر سے
اخر کفایت کرو
مسلمانون کی

واسطے جہاد اور
مدد مسلمانون کی بروز
سہ شنبہ ۱۲ ماہ ۱۳
سنہ ۱۳

ایک سوار ہووین اُسپر اور لاویوین اپنا سامان توشہ اور کھانیکا اُنکی پشتو پر بس جلدی کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اور لائے
ستر اونٹ اور سپر دکیا ان لوگونکو اور کہا اُنسے کہ لوتم راہ کو رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر بجانب اپنے بھائیونکے اور جلدی کرو تم بطرف
لڑائی اپنے دشمن کے پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بنام ابوعبیدہؓ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد
فقد ورد علی کتابك مع رسلك فسرنی ما سمعت من الفتح والنصر علی اعدائکم وبمن قتله الله من الشهداء وما ذکرت من اتصال فلك
الی البلاد ما بین حلب والداکیة وذلك القلعة ومن فیها فما هذا برأی تترك رجلا فاخذت دیاره وملکت مدینته ثم ترحل عنه فیبلغ
الخبر الی جمیع النواحی انك لم تقدر علیه کما وصلت الیه فیضعف ذکرك ویعلو ذکره بما صنع ویطمع فیك من لم یطمع وتجرئ علیك اهل
الروم وجمیع من فی الشام خاصتهم وعامتهم ویرجع الیك جیوشها وتکاتب ملوکها فی امرك فایاك ان تبرح حتی یحکم الله وهو خیر
الحاکمین فلیت الخیل فی السهل والسعة واوقفها فی المضائق والجبال بین المغرب الی حدود الفرات ومن صالحك منهم فاقبل صلحه ومن
سالمك سالمه والله خلیفتی علیك وعلی جمیع المسلمین وقد نفذت کتابی هذا واهل مشارق الیمن فمن وهب نفسه لله تعالی
ورغبه فی الجهاد فی سبیل الله منهم عرب وموالیه وفرسا ورجاله والمدد یلیك منوا ترا انشاء الله تعالی پھر بیٹھا خط
اور بھر کی اُسپر اور دیا عبداللہ بن قرط کو اور اُنکے ساتھ جبلہ بن جیران تھے اور قوم مسلمان کو شش کرتے تھے اپنے چلنے مین اور
سوائے اسکے پوچھتے تھے وہ لوگ عبداللہ بن قرطا اور اُنکے ساتھی سے حال بلاد شام اور فتح ہونے شہرون اور لڑائی رومیون کا
تاکہ اینکہ پوچھا اونھون نے حال قیامگاہ مسلمانون کا اور یہ کہ شکر اونکا کہان ہی پس کہا اُنسے عبداللہ بن قرط نے کہ سب مسلمان مع سردار
اُن کے قلعہ حلب کو گھیرے ہوے ہین اور اُس مین ایک شخص معززین روم سے ہی اور اُسکے ساتھ گیران ہمراہی اُس کے ہین
کہ پناہ لی ہی اس نے اپنے اصل قلعہ مین مسلمانون نے کہا کہ ای ابن قرط کیا سبب ہی کہ وہ مسلمانون کے ساتھ مصالحہ
نہین کرتے ہین جیسا کہ اُسکے اور ساتھیون نے مصالحہ کیا ہی پس کہا عبداللہ بن قرط نے اُنسے کہ ہی گروہ عرب کے ہمنے نہین
دیکھا ہی بعد لڑائی یرموک کے کسی مرد کو بڑا بہادر اس شخص سے پس تحقیق مارڈالا اُسنے بوگونکو اور زمین پر گرادیا دلیرونکو اور وہ آپڑتا ہی
مسلمانونکے اطراف لشکر پر وقت غفلت مسلمانونکے پس مار ڈالتا ہی اُنکے لوگونکو اور لوٹ لیتا ہی اُنکے اسباب کو اور پھر جاتا ہی اپنے قلعہ
کی طرف اور وہ کبھی اندھیری رات مین بطلب و تلاش رسد لانیوالونکے جاتا ہی پس جا پڑتا ہی اُنپر اور گرفتار کرلیتا ہی اُن کو
اور لے لیتا ہی سب جانور اور رسد اور توشہ اُنکا پھر پلٹ جاتا ہی اپنے قلعہ کو اور ہملوگ نہین آگاہ ہوتے ہین اُسکے آنے جانے سے
اور سبب اُسکا یہ ہی کہ مسلمان اُسکے قلعہ کا محاصرہ کیے ہین اور اُس سے ڈرتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ مجدان لوگون کے
جو سنتے تھے کلام عبداللہ بن قرط کا اور سمجھتے تھے گفتگو اُنکی ایک شخص غلامان نبی طریف ملوک کندہ سے تھا جنکا نام وامس تھا
اور کنیت اُنکی ابوالہول تھی اور وہ مشہور اپنے نام اور کنیت سے تھے اور تھے وہ بہت سیاہ رنگ پست گردن گویا مثل موٹے درخت
کے تھے اور جس وقت سوار ہوتے تھے وہ بڑے اونچے گھوڑے پر خط کھینچتے تھے اپنے پیرونسے زمین پر اور وہ بڑے شہوار اور
شجاع تھے کہ مشہور ہوگیا تھا ذکر اُنکا اور بڑھ گیا تھا اور بلند ہوگیا تھا کام اور مرتبہ اُنکا بلاد کندہ اور حضرموت اور جبل مہرہ اور ارض

اگر وہ کوتنگ جگہون اور پہاڑونمین اور درمیان مغرب کے حدود فرات تک جو شخص مصالحہ کرے تم سے اُنہین پس قبول کرو تم اُسکی صلح کو اور جو شخص سلامت روی کرے تمھارے ساتھ سلامت روی کرو تم اُسکے ساتھ اور اللہ تعالیٰ میرا

شجر مین اور ڈرایا تھا اُنھون نے جنگل والونکو اور لوٹ لیا تھا مال آباوگا لوٹکا اور بانیمہ نہین پاتے تھے انکو اصیل گھوڑے اور اہل عرب جسوقت اُنکا ذکر اپنی مجلسون مین کرتے تھے تو تعجب کرتے تھے اُنکے دبدبہ اور شجاعت سے پس جب سُنا ابو المول نے ذکر یوقنا اور اُسکے کامونکا مسلمانکے ساتھ قریب تھا کہ پارہ پارہ ہوجاوین وہ غصہ اور خشم سے اور کہا اُنھون نے عبداللہ بن قرط سے کہ خوش ہو ای برادر عربی پس قسم ہی خدا کی کہ ہر آئینہ ایسی کوشش کرونگا مین کہ خوار اور ذلیل کریگا اللہ تعالی اُسکو میرے ہاتھو پر پس جب سُنا عبداللہ بن قرط نے کلام ابو المول کا دیکھا اُنکی طرف گوشۂ چشم سے براہ غصہ اور تکبر کے اور کہا کہ ای بیٹے عورت سیاہ رنگ کے ہر آئینہ خواہش کی ہی تمھارے نفس نے ایسی اُمید کی کہ نہ پہونچوگے تم اُسکو اور ایسی چیز کی کہ نپاؤگے اُسکو افسوس ہی تمپر آیا نہین سُنا ہی تمنے کہ شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین سبکے سب اُسکو گھیرے ہین اور اُسکے ساتھیونسے لڑتے ہین و بانیمہ کوئی کچھ اُسکا نہین کرسکتا ہی تحقیق کر اور قریب کیا ہوا اُسنے ملوک روم سے اور غالب ہوگیا ہی زمین کے زیر دستونپر پس جب سُنا ابو المول نے یہ کلام عبداللہ بن قرط کا خشمناک ہوے اور کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ اگر نہوتی وہ چیز جو لازم ہی مجھپر تمھارے واسطے اخوت اسلام سے تو ہر آئینہ ابتدا کرتا مین تمھین سے پیشتر اُسکے پس احتیاط کرو تم لوگونکے حقیر جاننے سے پس اگر تم دوست رکھتے ہو میرے پہچانتے کو پس پوچھو تم میرے حال کو اُن لوگونسے جو موجود ہین میرے گھر والونسے اور اُس چیز کو جو گذر گئی ہی میرے کامونسے جنکے بیان کرنیسے حیران ہوتی ہین عقلین اور تنگی مین پڑتے ہین سینے کتنے لشکرونسے لڑا ئیو نہین اور کتنی جماعت کو متفرق کردیا ہی مین نے اور کتنے گروہونکو ہلاک کردیا ہی مین نے اور کتنی جگہ تاخت و تاراج کی ہی مین نے اور ڈرانیوالی جگہو نہین درآیا ہو نہین اور بہت لوگونکو مار ڈالا ہی مین نے اور بہت مالونکو لوٹ لیا ہی مین نے اور بہت جنگلونکو قطع کیا ہی مین نے اور کسی نے مجھسے عوض نہین پایا اور نہین پہچانا کسی نے میرے نشان قدم کا اور نہین ستم کیا مجھپر کسی ہمسایہ نے اور نہین لاحق ہوئی مجکو کوئی تنگ و عار اللہ کی عنایت سے کسی حملہ کرنیوالے بہادر کی پھر چھوڑا عبداللہ بن قرط نے ابو المول کو حالت خشم اور غصہ مین اور روانہ ہوے وہ آگے لوگونکے اور بعض قوم عرب نے عبداللہ بن قرط سے کہا کہ ای برادر عربی لزم کرو تم اپنے نفس کو اسواسطے قسم ہی خدا کی ایسے مرد سے کلام کرنیوالے ہو کہ دور ہُوں سے نزدیک اور امر سخت اُسپر آسان ہوجاتا ہی اور تحقیق وہ شخص مضبوط ہی کہ نہین ڈراتے ہین اُسکو لوگ اور نہین خوفناک کرتے ہین اُسکو دلیر اگر وہ لڑائی مین ہوتا ہی تو ابتداے لڑائی کو پہونچتا ہی جس جگہ کو طلب کرتا ہی اور نہین چھوڑتا ہی اُسکو جو بھاگتا ہی پس کہا عبداللہ بن قرط نے کہ تم لوگون نے بہت طول دیا ہی تعریف اور توصیف کو اور مین اُمید رکھتا ہون اس امر کی کہ کرے اللہ تعالی اپنے نزدیک بہتری کو اور کشود کار واسطے مسلمانونکے پھر کوشش کی قوم نے چلنے مین تا انیکہ آگئے وہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ اُترے تھے اہل قلعہ پر گھیرے ہوے تھے یوقنا کو اور گھیر لیا تھا مسلمانون نے قلعہ کو ہر طرف سے پس جب قریب پہنچے سب قوم مسلمان آراستہ ہوگئے وہ اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوارونکو اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارونکو اور بلند کیا اپنے نشانونکو اور تکبیر کی اُنھون نے اور درود بھیجا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور جواب دیا لشکر نے ساتھ کلمہ اور تکبیر کے ہر طرف اور ہر جگہ سے اور استقبال کیا اُنکا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سلام کیا اُسپر اور سلام کیا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح پر اور اُتری ہر قوم اپنے لشکرون اور گروہ مین اور یوقنا کا حال تھا کہ بانیمہ وہ ہر اکو بھیجتا تھا مسلمانون کیطرف اپنے لوگون کو اور ڈالتا تھا اُنپر لڑائی کو اور سبب یہ تھا کہ نہین لڑتا تھا وہ مسلمانون سے

دنکو اور نہین نکلتا تھا اپنے قلعہ سے مگر رات کو اور اکثر نکلنا اُسکا حالت غفلت مسلمانون مین واقع ہوتا تھا پس جب دیکھا آنیوالے مسلمانون نے اس رات مین تو دیکھا اُنھون نے اور ہنسا اور بنہان اور حضرموت کو شدت نگہبانی اور آواز تکبیر اور بڑی احتیاط مین اور متوجہ ہوئے دامس نبی طریف کی طرف جنکے پاس وہ اُترے تھے اور کہا اُنسے کہ تم کو قسم ہی خدا کی بالضرور محاصرہ کرنیوالے سے ہو اُنھون نے کہا کہ یہ امر کیونکر ہے دامس نے کہا کہ شمن تمھارا قلعہ کی چوٹی پر ہی اور تم زمین کشادہ اور فراخ مین ہو اطمینان سے کہ نہ دشمن ہی جو ڈراوے تمکو اور نہ لشکر تمھارے سامنے ہی جو خوفناک کرے تمکو پس یہ خوف تمھارا کس وجہ سے ہی اور یہ کیا تمھاری بے آرامی ہی اُنھون نے کہا کہ اے ابوالہول مالک اس قلعہ کا گبر منحوس بدفال ہی کہ اُمیدوار رہتا ہی ہماری غفلت اور ناآزمودگی کا اور آپڑتا ہی ہمارے کنارون پر پس مار ڈالتا ہی وہ ہمارے لوگونکو اور آتا ہی ہماری امن کی جگہون مین پس اُس سحالت مین کہ دامس بات چیت کرتے تھے اپنی قوم سے کہ اُسیوقت ایک بڑا شور واقع ہوا اطراف لشکر مسلمانون مین پس اُٹھ کھڑے ہوے دامس درانحالیکہ نکال لیا تھا اُنھون نے اپنی تلوار کو اور کاندھے پر ڈال لیا اپنی سپر کو اور طلب کیا اُس جانب کو جس طرف آواز سُنی تھی تا انیکہ پہونچے وہان پس وہ پوتنا تھا بجمعیت پانسو سوار دلیر اور گرامی کے اور پایا تھا اُسنے غفلت کو مسلمانون سے جب دیکھا دامس نے رومیون کو جا پڑے اُنکے دلیرون کے بیچ مین اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور مارتے تھے اُنکے منھون مین اپنی تلوار کو اور اُنکے ساتھ ایک گروہ بہادران اور شہسواران نبی طریف سے تھا پس جب دیکھا یوقنا نے اُس چیز کو جو اُمڈی اُسپر فوراً بھاگا وہ اپنے پیچھے کو اور دو سو آدمی اُسکے لوگون سے مارے گئے اور دامس حملہ کرتے تھے اُنپر اور پیچھا کیا اُنکا اصل قلعہ تک اور قوم کندہ اُنکے پیچھے تھی پس پکارا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم ہی میری طرفے تمپر کہ نہ پیچھا کرے اُنکا تم مین سے کوئی تاریکی رات مین پس کہا لوگون نے اے ابوالہول سردار قسم دیتے ہین تمپر اور ہمپر پھر نیکی پس پھر تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس پھرے دامس اپنی قیامگاہ کیطرف اور پھری قوم اپنے اسباب اور قیامگاہ ہونکی جانب اور قوم کندہ مبتلاے آزمایش نیک ہوئی تھی اور لوگ غوش ہوے رومیون کی ہلاکی اور مارے جانے اُنکی جماعت کثیر سے پس جب صبح کی اُٹھون نے یکجا ہوے واسطے نماز کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب ہو چکی نماز متفرق ہوے لوگ اور نہین باقی رہے ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے مگر چند مسلمان اور رئیس اُنکے پس ذکر کرتے تھے آپسمین رات کے سانحہ کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو تحقیق دیکھا مینے رات کیوقت قوم کندہ کو مبتلاے آزمایش نیک ہوے تھے اور پیشی اور ثابت قدمی کی تھی اُنکے دلیر لوگون نے اور دور کیا اُنھون نے ہمسے دشمن کی بدی کو پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ سچ کہتے ہو تم قسم ہی خدا کی اے ابا سلیمان تحقیق یاری اور مدد دی لوگونکو قوم کندہ نے اپنی ثابت قدمی اور جرات سے اور مین نے سُنا تھا اُنکو کہ کہتے تھے وہ لوگ کہ اچھی اور نیک کوشش کی دامس ابوالہول نے اور نہین دیکھا مینے اُس مرد کو جسکی طرف وہ اشارہ کرتے تھے پس اُٹھ کھڑے ہوے ایک شخص رؤساے قوم کندہ سے سامنے ابو عبیدہؓ بن الجراح کے جنکا نام سراقہ بن مرداس بن مکرب الکندی تھا پس کہا اُنھون نے کہ نیک حال کرے اللہ تعالیٰ سردار کو دامس ابوالہول غلام نبی طریف کے ہین وہ ساتھ اُس گروہ کے جو کل ہمارے لشکر مین آیا ہی اور دامس ایسے شخص ہین کہ عاجز کر دیتے ہین لوگونکو اور ڈراتے ہین دلیرونکو اور رسوا کرتے ہین بہادرونکو اور ذلیل کرتے ہین اپنے حریفونکو نہین ڈراتی ہی اُنکو جماعت اور نہین

ف اشعار سے ارتجز ابوالہول
دامس ابوالہول مین
ہوے دامس نام مرد پس
سر فرض حصن
جنکے ہوے مین
بن ذی الکلاع کہ کہ
دلاور ہون بیشک
مدد دی ہم کو
تحقیق لوگون نے
ہے ہے

دشوار گذرتا ہی اُنپر تاخت و تاراج کرنا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہا کہ آیا سُنا تجھنے کلام سراقہ بن مرداس کا اُنکے غلام کے باب مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال رکھے اللہ سردار کو وہ سچے ہین اپنے کلام مین اور تحقیق مین نے سُنا ہی ذکر اُنکا اور نگاہ کیا گیا ہو نمین اُنکی شجاعت سے اور آگاہ کیا ہی مجکو ابکر دنے جنکا نام عمرو بن عنبر الہری ہی اس امر سے کہ دامس نے تاخت کی تھی اُنپر تنہا کہ وہ کنارے دریا کے تھے اور دامس نے ایسا مکر و فریب کیا تھا قوم مہرہ پر کہ جنبش مین لائے تھے وہ اُنکو اُس مکر سے تا انیکہ تنہا لیلیا تھا تمام حملہ کو اور بچھا اُنمین تھا اور حلہ مین ستر آدمی قوم مہرہ سے تھے اور دامس درپے طلب اُنکے تھے واسطے اپنے عوض لینے کے جو قوم پر تھا اور قوم ڈرتی تھی اُنسے اور اُنکی بُرائیون اور سختی سے اور وہ چلے گئے تھے مع اپنے مال و اولاد اور جانورونکے بجانب شہرون اور کنارون دریا کے بخوف اُنکے مکر کے اور دامس پوچھتے تھے اُنکے حال و اخبار کو پس جب صحیح اور راست معلوم ہوا اُنکو اُترنا قوم کا کنارے دریا پر پکارا دامس نے اپنی قوم کو واسطے تاخت کرنیکے قوم مہرہ پر پس گرانی کی قوم نے اُنپر اور نہین نکلا اُنمین سے کوئی شخص دامس کے ساتھ اور حال یہ تھا کہ دامس آگاہ تھے شہرونکی زمین ہموار اور پہاڑون اور جنگل اور دریاؤن سے پس جب مایوس ہوے دامس اپنی قوم سے آئے وہ اپنے خیمہ کی طرف اور اُٹھا لیا اپنے پشتوارہ کو اپنے شانہ پر پس جب دیکھا قوم کے لوگون نے غلامون وغیرہ سے دامس کو اس حیثیت سے کہ نکلے ہین وہ اپنے خیمہ سے اور پشتوارہ اُنکے سر پر ہی آئے کچھ لوگ قوم کے اُنکے پاس اور کہا اُنسے کہ کہان تک جاؤگے اے ابو الہول دریہ کیا چیز ہی جسکو ہم تمھارے ساتھ دیکھتے ہین پس کہا ابو الہول نے اُنسے کہ مین ارادہ رکھتا ہون تاخت کا بنی شعرا پر اور لینے عوض کا اور وہ در کردنگا مین اپنے سے عار و ننگ کو پس کہا اُنسے گروہ کے بڈھے لوگون نے کہ نہین دیکھا ہی ہمنے زیادہ تر تعجب مین ڈالنے والی تمھاری رائے سے اور تم جانتے ہو اہل مرکو کہ بنی شعرا ستر مرد ہین پس وہ شخص کہ ارادہ کرے تاخت کا اُنپر لیوے وہ اپنے ساتھ کچھ کپڑونکو نہین سُنا ہی ہمنے اہل مر کو مگر تمسے سو قتلا اور ہم جانتے ہین کہ تم جوذار کے پاس جاتے ہو اور جوذار ایک لونڈی تھی حساس کے حضارمہ سے اور حضرموت کے ایک گانو مین رہتی تھی جسکا نام سفلہ تھا اور دامس اُسکو دوست رکھتے تھے اور جو کچھ پاتے تھے مال اور اونٹ اور گھوڑے وغیرہ سے اُسکو دیتے تھے کہ نہین بڑا جانتے تھے اُس مال کثیر کو اور اُسکے واسطے تھوڑے پر راضی نہین ہوتے تھے اور نہ سیر ہوتے تھے اُسکو بہت دینے سے پس گمان کیا قوم نے کہ وہ جوذار کے پاس جاتے ہین پس کہا اُنسے دامس نے کہ قسم ہی خدا کی جو تم گمان کرتے ہو وہ جھوٹھ ہی اور قریب تر جانوگے تم کہ مین نہین کہتا ہون مگر امر حق کو اور قریب تر واقف ہوجاؤگے تم اس معاملہ سے پس پھیری قوم اور چھوڑا اُنہونکو اور روانہ ہوے دامس یہانتک کہ آئے جراگاہ قوم پر پس لی ایک اونٹنی اُنکے اونٹون سے اور کوچ کیا اُنپر اور رکھ لیا اپنی تلوار اور ڈھال کو اپنے سامنے اور لپیٹ کر رکھ لیا اپنے نیچے پشتوارہ کو پالان اونٹنی پر اور چلے وہ ایک دن اور رات تا انیکہ جسوقت ہوئی پچھلی رات پھیری سواری بجانب بعض جنگل کے اور اُترے وہان اور باندھا سب کو اور باندھ دی اُسکی باگ سُمین پھر چھوڑ دیا اُسکو اور وہ بندھی چرتی تھی پھر چھپ رہے وہ درمیان پتھرون کے اور تھے قریب قوم سے اور وہ ڈرتے تھے اس امر کو کہ دورے اُنپر کوئی شخص پس جب گذر گیا اُنپر دن اُنکا اور آئی رات آئے وہ اپنی اونٹنی کے پاس پس بٹھایا اُسکو اور رکھا اُسپر پالان وغیرہ کو اور سوار ہوے اور چلے تا انیکہ جسوقت گذری کچھ تھوڑی رات دیکھا قوم کی آگ روشن کو پس پھیرا اپنی اونٹنی کو یہان تک کہ بلند ہوئی اونچی زمین پر جو بلند تھی قوم اور اُس زمین مین درخت طلح

ف ۱ قصہ عوض لینے دامس ابو الہول کا ایک قوم سے ۱۲

ف ۲ حلہ جائے بود و باش مردم

اور کنارے کے تھے پس بٹھایا اپنی اونٹنی کو اور مضبوط باندھا دیا اُن درختون مین تاکہ نہ چرے وہ پس سنین قوم آواز اُسکے چرنے اور کف نکالنے
کی پس جب باندھ دیا اُسکو گئے وہ بجانب اپنے پشتوارہ کے پس کھولا اُسکو اور نکالا اُسمین سے ازار ونکو اور لیلیا درختون کی شاخونکو
اور پیتے تھے ہر لکڑی کو بقدر اپنے قد کے اور لاتے تھے لکڑی کو پس کھڑی کرتے تھے اُسکو اور مضبوط کرتے تھے اُسکو ساتھ پتھرونکے
پھر ڈالتے تھے اُسپر ازار کو اور ایسا ہی کرتے تھے تا اینکہ کھڑی کین چالیس لکڑیان اور کی اُنکی ایک صف سامنے گھرون کے دروازون
اور خیمون کے پھر لٹکایا اُنھون نے اپنی تلوار اور ڈھال کو اور پہن لیا ایک ازار سُرخ ارجوان کو پھر اُترے وہ بلندی سے جسمین متفرق
کر دیا تھا کپڑونکو لکڑیون پر اور قصد کیا گروہ کا اور گھسے گرد اُنکے خیمون کے اور فکر کی اُنکے کام مین کہ کینکر اور حیلہ کرین در رات بہت گئی
تھی پھر دیر کی اور مہلت دی اُنکو آفتاب کے نکلتے تک پھر روانہ ہوے بجانب ساحل کے اور تلوار اُنکی برہنہ اور سپر اُنکے ہاتھ مین تھی
پس جب نزدیک ہوے اُنسے آواز دی اُنکو کہ نزدیک ہوئی ہلاکی تمھاری مین ابوالہول ہون پس تحقیق صبح کی تمنے ساتھ سختی کے اور لیے
گئے تم خشکی اور دریا کیطرف سے پھر پکارتے تھے کہ ای آل طریف ای آل کندہ پس جب پڑی آواز اُنکی قوم کے کانونمین بھول گئے اپنے تین مواُنکے
اور چلائین عورتین اُنکی اور نکل بھاگی قوم اُنکی سامنے سے ہوکر گھرون سے بجانب پہاڑ کے اور دامس اُنکے پیچھے تھے پس جب تنہا دیکھا قوم نے
انکو شجاعت دلائی بعض نے بعض کو اور پھرے اُنکی طرف در آنحالیکہ وہ لڑتے تھے دامس سے اور مُید کی تھی اُنھین بسبب اسکے کہ انکو تنہا دیکھا
تھا اور اُنکے پیچھے اور کسی کو نہین دیکھا پس بے طلب اُنکے ہوے پس دامس حملہ کرتے تھے اُنپر اور پیچھے پھرتے تھے لڑتے اور مار ڈالتے تھے ایکدو
کو بعد ایکدو کے پس جب دیکھا قوم نے اُنکی شدت اور جوانمردی اور سختی کو چاہا اُنھون نے کہ سبقت کرجاوین وہ دامس پر بجانب بلندی مین
کہ تا کہ در آوین اُنپر اُنکے پیچھے سے پس جب دیکھا دامس نے اُنکی طرف کہ نزدیک ہوے ہین وہ اُن لکڑیونسے جنپر شلوارین اور کپڑے تھے
ڈرے اس امر کو کہ دیکھیگی قوم اُنکی طرف پس اُمید کرینگے اُنھین اور واقف ہوجاوینگے دامس کے مکر و فریب پر پس پھرے ساتھ کوشش کے
اُنکے سامنے تا کہ سبقت لیجاوین اُنپر پس کوشش کی تا اینکہ سبقت لیگئے اور ہو گئے آگے اُنکے پھر آئے وہ لکڑیونکی طرف در آنحالیکہ کلام
کرتے تھے اُنسے گویا کہ وہ کلام کرتے تھے لوگونسے اور وہ کہتے تھے ای آل طریف ای آل کندہ آگئی ہی تمپر قوم قصد کیا ہی تمھارا لوگون نے پس حملہ
کر و تم اُنپر پس بڑھایا قوم نے نگاہونکو وقت آو ردینے دامس کے اونچی زمین کیطرف پس دیکھا اُن لکڑیونکو جنپر کپڑے تھے اور نہین شک کی اُنھون نے
اس امر مین کہ وہ مرد ہین پس شکست اُٹھائی اُنھون نے در آنحالیکہ پھیرنیوالے تھے بجانب ریلے کے پس پکارتے تھے دامس کو ای قوم قسم دیتا ہون مین
ہر رد پر تمسے اس امر کی کہ نہ جدا ہووے اپنی جگہ سے اور نہ اُترے اپنے مقام سے پس مین کفایت کرونگا تمھارے واسطے مشقت قوم کو پس پھر
قوم مہرہ اپنی پشتونکی طرف دوڑتی ہوئی کسی نے اپنے پیچھے سوار کر لیا تھا اپنی زوجہ کو اور کسی نے اپنے بیٹے کو اور کسی نے لیلیا تھا اسقدر اسباب
اپنے گھر کا جسپر وہ قادر ہو سکا اور پھرے ابوالہول بجانب گروہ کے پس نہین پایا اُنمین مگر غلامون اور لڑکون اور مردان وزنان پیر کو
پس حکم دیا دامس نے غلامونکو نزدیک جانے اور لینے اونٹونکے پس لیا ایسا ہی کیا اُنھون نے اور رکھا اسباب کو اونٹونکی پشت پر پھر مشکین باندھین
غلامونکی اور اُٹھا لیا جو کچھ گرد مین تھا اور روانہ ہوے بارادہ اپنی قوم کے پس جب آئے وہ راہ پر توقف کیا اور پچھڑ رہے ان لوگونسے اور گذرے
اور رہگئے مثل ہولے تند کے اور لیلیا شلوارون اور کپڑونکو پھر آئے لوگونمین اور روانہ ہوے یہانتک کہ پہنچے اپنی قوم کے گرد مین پس تعجب کیا

عرب نے اُنسے اور اُنکے کا مونسے پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال داماس کا خالد بن الولید سے متوجہ ہوے سر اقبن مرداس الکندی کی طرف اور کہا اُسنے کہ لاؤ تم میرے پاس اپنے غلام کو تاکہ دیکھونکو اور سُنونکو کلام اُنکا پس کچھ دیر نہین ہوئی تھی کہ سُر اقہ لائے اُنکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم داماس ہو اُنھون نے کہا ہان نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین نے عجیب و غریب تمھارے حالات سُنے ہین اور تم قسم ہو خدا کی کہ لائق اُن کا مونکے ہو اسواسطے کہ تم سخت ہو لوگونسے اور جانو اس مرکو کہ تم اور تمھاری قوم لڑتی تھی زمین نرم مین نہین بیجا نتے تھے تم پہاڑون اور قلعونکو اور تحقیق در آئے تھے اور ڈالی تھی تمنے راتکو دشمن خدا پر بڑی سختی کو پس نرمی کرو تم اپنے نفس کے ساتھ اور احتیاط رکھو اس بطریق یوقنا سے پس کہا داماس نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو مین نے تاخت کی ہی قوم مہرہ پر اور کئی مرتبہ لیلیا ہی مین نے اُسکے مالونکو اور پہاڑ اُنکے بلند اور ڈھیلے پتھروالے ہین اور یہ پہاڑ نہین مضبوط اور باز رکھنے والا ہی اُن پہاڑونسے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین تمکو گرامی دیکھتا ہون پس آیا کہتا ہی تمھارا دل تمسے ہی قلعہ کے باب مین کسی مر کو پس کہا اُسنے داماس نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو جانو تم ہم کو کہ جب مین آیا تمھارے یہان ساتھ گروہ کے دیکھا تھا مین نے اثنار راہ مین ایک خواب کہ دلالت کرتا ہی وہ بہتری پر اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کیا خواب تمنے دیکھا ہی داماس نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ گویا مین چلنے والا ہون بیچ نشان قدم کے زمین پر در آنحالیکہ مین کوشش کرنیوالا ہون بطلب اپنی قوم کے اور گویا مین جدا ہو گیا ہون اُنسے اور سبقت کر گئے ہین وہ مجھپر بجانب ایک تاخت کے جسکا ارادہ کیا ہی اُنھون نے ایک قوم پر پس اُسحال مین کہ مین کوشش کرتا تھا اپنے چلنے مین پہونچ گیا مین اُنکے پاس پایا مین نے قوم کو ٹھہرے ہوے اور وہ متحیر ہین نہ آگے بڑھتے ہین نہ پیچھے پھرتے ہین پس پکارا مینے اُنکو کہ ای قوم تمھارا کیا حال ہو اور کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو چلنے سے پس کہا اُنھون نے کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم اس پہاڑ کو کہ کیونکر سامنے آگیا ہی ہمارے آخر اس راہ مین کہ نہین ہی ہمارے واسطے اُسمین کوئی جگہ گذرنے اور نکلنے کی پس کہا مین نے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر آیا نہین دیکھتے ہو تم اس شگاف کو اس پہاڑ مین پس کہا اُنھون نے افسوس ہی کہ نہین راہ ہی اُس مین پس کہا مین نے کہ یہ کیونکر ہی اُنھون نے کہا کہ اُس مین ایک بڑا اژدہا ہی اسواسطے کہ آگ نکلتی ہی اُس کی سانس اور دم لینے سے اور کوئی راہ ہمارے واسطے اُسکے نہین ہی پس کہا مین نے اُن سے کہ ای قوم تلاش کرو تم کسی راہ کو اُس کی پشت کے پیچھے سے پس کہا اُنھون نے کہ ہم نہین قدرت رکھتے ہین اس امر کی بسبب بڑائی اُس کے ڈیل کے پس چھوڑا مین نے اُنکو اور تلاش کیا مین نے اپنے واسطے کسی جگہ کو پس نہ پایا مین نے مگر ایک جگہ دشوار گذار اور تنگ کو پس در آیا مین اُس مین پس نہین مالک ہوا مین اُس کا مگر بعد مشقت کے پس برابر مین نرمی کرتا تھا اپنے کام مین تا اینکہ آیا مین بجانب اژدہے کے اُسکے پیچھے سے پس مار ڈالا مین نے اُس کو پس قریب ہوئی مجھسے قوم میری اور متبعیت کی اُنھون نے میرے نشان قدم کی پس نہین پہونچے مجھ تک مگر بعد کوشش اور مشقت کے پس جب پہونچے وہ میرے پاس اور دیکھا اُنھون نے اژدہے کو مارا ہوا پس چڑھے وہ سب پہاڑ پر اور وہ بیڈر تھے اپنے دشمن سے پھر پیدا رہوا

فصل ذکر بلانے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا داماس یا بوالموں کو اپنے پاس اور بیان کرنا داماس کا اپنے خواب کو
فصل ذکر خواب داماس ابوالموں کا ۱۲ ۱۲ ۱۲

مین درانحالیکہ مین خوش تھا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بہتر دیکھا تمنے اور بہتر ہوگا ای دامس اگر چاہا اللہ تعالی نے
اور تعبیر تمھارے خواب کی خوشی ہی واسطے مسلمانون کے اور زیان کاری ہی واسطے ہمارے دشمنون کے پس کہا دامس نے کہ ای سردار
یہ کیونکر ہی پھر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُٹھ کھڑے ہوے اور پکارکے کہا اپنی بلند آواز سے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ و نصرہ احیانا
بالظفر آگاہ ہو کہ جو شخص دور ہی پس نزدیک آوے وہ تاکہ سُنے وہ اور جو شخص مجھسے نزدیک ہی پس سنے وہ اسواسطے کہ سچ بیان
خواب دامس کے عبرت ہی اُسکو جو اعتبار کرے اور نصیحت ہی اُسکو جو نصیحت قبول کرے پس آئے مسلمان دوڑے ہوے اُنکی
طرف بحالت خوشی کے اور سُننے والے تھے اُنکے کلام کے پس جب یکجا ہوے مسلمان آگے اُنکے پاس اُٹھ کھڑے ہوے حضرت ابوعبیدہ
بن الجراح اور حمد اور تعریف کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُنپر پھر کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے
بتحقیق اللہ پاک اور برتر نے کہ اُسی کیواسطے خاص تعریف ہی وعدہ فرمایا ہی ہمسے اپنی کتاب مین غلبہ کا ہمارے دشمنون پر
اور فتحیابی کا ہمارے مطلب پر اپنے نبی کی زبان سے اور اللہ تعالی اپنے وعدہ کو اپنے انبیاء سے خلاف نہین کرتا ہی اور مین نے
یہ نذر کی ہی اگر فتح کریگا اللہ تعالی اس قلعہ کو میرے ہاتھ پر تو نیکی اور احسان کرونگا مین لوگون کے ساتھ جسقدر کہ استطاعت ہوگی
مجکو اور اب گذرا ہی میرے دلمین اور در آیا ہی یہ امر کہ بتحقیق ہم فتحیاب ہونگے اس قلعہ اور اُنپر جو اُسمین ہی اگر چاہا اللہ تعالی نے اور سبب
قوت اللہ پر تر اور بزرگ کے سبب سے ہی راہ بتائی ہی مجکو اس امر پر تعبیر خواب اس غلام نے پھر لیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے
ہاتھ سے گلا ہاتھ دامس کا اور کہا اُسنے رحمت کرے اللہ تعالی تمپر بیان کردا اپنے بھائیون سے جو دیکھا ہی تمنے خواب مین پس اُٹھ کھڑے
ہوے دامس ابوالہول اور کہا کہ جانو تم اس مرکو کہ مین نے یہ باتین دیکھین ہین اور بیان کیا اُنسے تمام خواب اول سے آخر تک
پس جب فارغ ہوے وہ خواب کے بیان سے متوجہ ہوے مسلمان ابوعبیدہ بن الجراح کی طرف اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار تحقیق
سنا ہی ہمنے قول دامس کا پس تعبیر اُسکی کیا ہی ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعبیر اس مرکو کہ وہ بہاڑ جسکا اُنھون نے
ذکر کیا ہی کہ دیکھا اُسکو بلند اور دشوار گذار وہ بیشک دین اور سُنت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اور وہ اژدہا جسکو دیکھا
اُنھون نے اور ناگہان در آئے وہ اُسپر پس کوئی امر ہی کہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالی اُسکے ہونیکو اُنکے دونون ہاتھ نیز کہ خوش
ہونگے مسلمان اُسکے سبب سے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ خوش ہوے لوگ ساتھ تعبیر دینے ابوعبیدہ بن الجراح کے پھر کہا اُنھون نے
کہ ای سردار پس تم کس چیز کا حکم دیتے ہو اُنھون نے کہا کہ مین حکم دیتا ہون تمکو اللہ غالب اور بزرگ سے ڈرنے کا ہر حال پوشیدہ
ہو و ظاہر مین پھر اُٹھانے سختی کا واسطے دشمنان خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندوے رغبت اور صبر کے جاؤ تم اپنے اپنے
مکانون کی طرف نگاہ رکھے تمکو اللہ تعالی اور درست کرو تم اپنے سامان اور ہتھیار لڑائی کو کہ مین روانہ کرونگا تمکو کل صبح کہ بجانب
تمھارے دشمنونکے مگر یہ کہ پیدا ہو جاوے میرے واسطے کوئی اور رائے سوا اس تجویز کے اسواسطے کہ مین نہین چھوڑتا ہون کوشش کرنیکو
برائی سے اور مشورہ کرنے مین اُن لوگون سے جنپر اعتماد رکھتا ہون اپنے گروہ سے پس کہا مسلمانون نے کہ توفیق بہتری کی دیوے اللہ تعالی
تمھاری رائے کو ای سردار اور فتحیاب کرے تمکو تمھارے دشمنون پر وہ سُننے والا دعا کا ہی پھر متفرق ہوے وہ سب لوگ اپنے قیامگاہونکی طرف

اور مصروف ہوے اپنے کام مین پس کوئی تیز کرتا تھا اپنی تلوار کو اور کوئی درست کرتا تھا اپنی کمان کو اور کوئی دیکھ بھال کرتا تھا اپنی زرہ کی اور تیمارداری کرتا تھا اپنے گھوڑے کی اور باقی دن اور رات بھر برابر اسی کام مین وہ لوگ مصروف رہے پس جب صبح کی اُنھون نے بلایا ابوعبیدہ بن الجرح رضی اللہ عنہ نے دامس کو اور کہا اُنسے کہ ای بندہ خدا کوشش کرنیوالے اس قلعہ کے باب مین تمھاری کیا رائے ہی اور کون حیلہ اور فریب تمھارے نزدیک بکار آمد ہی پس کہا دامس نے کہ یہ قلعہ ایسا بلند اور استوار ہی کہ عاجز کرتا ہی گروہونکو اور باز رکھتا ہی آنیوالے اور طلب کرنیوالے کو نہ فائدہ کریگا اُسکے لوگونمین محاصرہ کرنا اُسکا اور نہ ننگی مین پڑنیکے سینے اُنکے لڑائی سے سوائے اُسکے کہ مین نے ایک حیلہ اور فریب تجویز کیا ہی جسکو مین کرونگا اور مین اُمید اُسکے پورے ہونیکی پر رکھتا ہون پس ہوگی اُس حیلہ مین ہلاکی اُنکی اور ملکیت مین آجاوینگے اللہ کے حکم سے زمین اور گھر اُنکے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے ای دامس وہ کیا حیلہ اور فریب ہی پس کہا اُنھون نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو تم جانتے ہو اس مرکو کہ بھید اور پوشیدہ بات کے مشہور اور رائیگان کرنے مین برائی ہی اور جو شخص چھپاتا ہی اپنے بھید کو ہوتی ہی بہتری اور نکوئی اُسکے ہاتھ مین پس کہا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے کہ تم کس امر کا مشورہ دیتے ہو اور وہ کیا چیز ہی جسپر تمکو اپنے کام مین اعتماد ہوگا دامس نے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ چلوم مع اپنے لشکر اور سب ساتھیون کے اور اُترو تم سامنے قلعہ کے تاکہ ظاہر ہو انپر تمھاری طرف سے ہیبت اور خواہش لڑائی کی اور مین اُس حیلہ اور مکر کو کرونگا اور مین اُمید اُسکے پورے کرنیکی اللہ غالب اور بزرگ سے رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور نہین ہوتی ہی قوت مگر بسبب اللہ بزرگ تر اور بزرگ کے اور حکم کیا ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے منادی کو کہ پکار دیوے وہ لشکر مین حکم کوچ کا پس کوچ کیا مسلمانون نے اور اُترے وہ قلعہ کے نیچے اور کلمہ اور تکبیر کہا اُنھون نے اور ظاہر کیا اپنے ہتھیار دنکو اور ڈرایا دشمنان خدا کو پس بلند ہوئی اُنپر ایک جماعت روم کی اور دیکھا اُنھون نے مسلمانون کی جماعت کو پس خوفناک کیا اُنکو اس امر نے اور ڈالدیا اللہ تعالیٰ نے دہشت کو اُنکے دلون مین یہانتک کہ گھبرائے اور مضطر ہوے وہ اپنے قلعہ مین اور گئے بعض اُنمین کے بعض کے پاس اور مشورہ کرنے لگے تھے آپسمین بعض قوم نے کہا کہ ہم اُنسے لڑینگے اور بعض نے کہا کہ ہم بیٹھ رہینگے اپنے قلعہ مین اسواسطے کہ وہ لوگ نہ قدرت پاوینگے ہمپر پس متفق ہوئی رائے اُنکی لڑائی پر قلعہ کے اوپر سے پس چڑھ گئے وہ برجون پر اور مارتے تھے مسلمانون پر پتھر اور تیر دنکو اور اکیدن اور رات اسی طرح لڑتے رہے پھر چھوڑ دیا لڑائی کو اور اقامت کی مسلمانون نے سامنے قلعہ کے سینتالیس دن اور برابر انیمہ دامس بوالہول سب مکر اور فریب اُنکے ساتھ کرتے تھے مگر کچھ برائی اُنکو نہ پہونچائی پس بعد سینتالیس دن کے آئے دامس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا اُنسے کہ ای سردار مین نے کوشش اور فکر کی ہر تدبیر اور فریب کرنے مین شمنان خدا پر پس نہین پائی مین نے کوئی راہ فریب کی اور اب ایک امر مین سوچا ہون اور اُمید رکھتا ہون بسبب اُسکے اللہ کے فتحیابی اور غلبہ کی اپنے دشمنونپر پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ تمنے کیا تجویز کیا ہی دامس نے کہا کہ ساتھ کردو تم میرے اپنے روسا رقوم سے تیس مردونکو اور حکم دو اُنکو میری اطاعت اور چھوڑ دینے میرے خلاف اور اعتراض کرنیکا میرے حکم پر اور میرے کام اور میری رائے پر ابوعبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ قریب تر ایسا ہی کرونگا مین پھر ساتھ کیا اُنکے تیس مردونکو شہسواران مسلمین سے تا اینکہ جب حاضر ہوے وہ لوگ متوجہ ہوے ابوعبیدہؓ بن الجراح اور کہا اُنسے کہ ای گروہ مسلمانونکے مین نے سردار مقرر کیا دامس کو تمپر اور حکم دیتا ہون تمکو اُنکی اطاعت کرنے اور منظور کرنے اُنکے

ف ذکر حیلہ و فریب دامس بوالہول کا بہ نسبت فلورس ۱۲

ف ذکر حیلہ و فریب دامس بوالہول کا

حکم کا اور جانو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ مین نے اسوجہ سے اُنکو تمپر سردار نہین کیا ہی کہ وہ بہتر ہین تمسے حسب اور نسب مین اور زندہ رہنے
سوار کار آمودہ اور سخت لڑنیوالے اور خصومت کرنیوالے ہین اور کوئی شخص تم مین کا اپنے دلمین یہ بات نہ سمجھے کہ مین نے سردار کیا تمپر ایک غلام کو
ازروے ناچیز جاننے کے اور مین بقسم خدا کہتا ہون کہ اگر کاروبار اس لشکر کا میرے ذمہ ہوتا تو مین سبکے پہلے اُنکے ساتھ تمھاری جماعت
مین جاتا اور مین اللہ تعالیٰ سے امید اس امر کی رکھتا ہون کہ فتح کرے وہ تمھارے ہاتھ پر پس متوجہ ہوے وہ سب ابو عبیدہ بن الجراح
کی طرف اور کہا اُنھون نے نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو ہملوگ کچھ شک اور شبہہ نہین رکھتے ہین تمھاری نسبت اپنی تعظیم کرنے اور
پہچاننے مرتبونکے تمھارا کلام پہلے ہی ہمارے دلونمین اثر کر گیا تھا اور اب ہم تمھارے مطیع اور تمھارے سامنے مین اگر سردار کردو تم کسی کو بے فتنہ
بریدہ کرتو ہم تمھاری رائے اور تجویز سے باہر نہین ہونگے جبکہ جان لیا ہمنے کہ تم نہین چاہتے ہو مگر خیر خواہی دین اور نگہبانی مسلمانونکی اور ہم مطیع
حکم ہین اللہ کے پھر تمھارے اور اُس شخص کے جسکو تم سردار مقرر کرو ہمپر کسی طرح کے لوگونسے وہ ہو پس خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اُنکی گفتگو سے اور
اعتماد کیا اُنکے کلام پر اور دعا جزاے خیر کی دی اُنکو اور شکریہ بیان کیا اُنکا اور کہا اُنسے کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ میرا دل مجھسے یہ کہتا ہی
کہ اللہ تعالیٰ فتح کردیگا اس قلعہ کو اس شخص کے ہاتھ پر اسواسطے کہ یہ شخص باریک بین اور بڑا مبصر ہی پس روانہ ہو تم اُنکے ساتھ اور بھروسا
اور اعتماد کرو تم اللہ تعالیٰ پر اور تملوگ جانتے ہو اس امر کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سردار مقرر فرمایا تھا اپنے غلام کو اور سالار
عرب مسلمین اور اشراف لوگون پر اُنکے قبیلہ سے پھر متوجہ ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح داسس کی طرف اور کہا اُن سے کہ ای داسس
ابوالہول اب تم کس امر کو دست رکھتے ہو پس کہا داسس نے کہ اسیوقت کو چ کرجاؤ تم مع اپنے لشکر کے اور ہوجاؤ ہم سے ایک
فرسخ کے فاصلے پر پس جاؤ تم مع اپنے ساتھیون کے وہان اور حکم دو اپنے ہمراہیونکو کہ چلنے پھرنے اور چھپے رہنے کا جہانتک اُنسے
ہو سکے اور مقرر رہین تمھاری طرف سے ایسے دو مرد جنکی عادت نیک ہو اور ہون خیرخواہ مسلمانون کے جن پر تم اعتماد رکھتے ہو در آنحالیکہ تلاش
کرتے رہین وہ ہمارے حالات اور نشانونکو بدون اُسکے کہ کوئی اُنسے آگاہ ہوے اور ہون دونون بدون ہتھیار کے مگر خنجر اُنکے پاس
ہون پس جسوقت دیکھین وہ دونون ہمارے غلبہ کو ہمارے دشمنونپر تو مین اُنسے یہ چاہتا ہون کہ جالین وہ تم مین اور خوشخبری
پہونچادین تمکو تاکہ آملو تم ہم مین اگر بیا باللہ تعالیٰ نے اور رہین وہ شخص جدا جدا اور نہ ٹھہرین وہ ایک جگہ مین کہ یہی بات اُن کیواسطے
موجب بہتری اور سلامتی کی ہوگی و اللہ تعالیٰ اعانت طلب کیا گیا ہی ہر حال مین پھر داسس متوجہ ہوے اُن لوگون کی طرف
جو اُنکے ساتھ تھے اور جنپر وہ سردار تھے پس کہا اُنسے چلو تم میرے ساتھ رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر تاکہ چھپ رہین ہم بعض جگہ اس پہاڑ
مین جبتک کہ لوگ پھیلنے والے ہون واسطے کوچ کے اور سامنے ہون اور دیکھین رومی اُنکے کوچ کرنیکو اسواسطے کہ نہو سکیگا ہمسے
تلاش کرنا کسی جگہ پوشیدہ ہونیکا جسوقت کہ بلند ہونگے اور دیکھینگے رومی اپنے قلعہ سے اور ہر شخص کے پاس سوائے تلوار اور ڈھال
کے تیر اور کمان ساتھ نہو پس ایسا ہی کیا لوگون نے پس جب پورے اور مسلح ہو گئے وہ داسس کے سامنے اُٹھ کھڑے ہوے داسس در پہنا
اپنی زرہ کو اور ٹکایا اپنے خنجر کو کپڑونکے نیچے اور لیلیا اپنے توشہ دان کو اور چلے اُنکو ساتھ لیکر تا نیکہ جب چھوڑا اُنھون نے لشکر کو جھیلاتے تھے
اپنے تئین اور چلتے تھے یہانتک کہ آئے وہ ایک غار کے بیچ مین پس حکم کیا اُنکو داخل ہونیکا غار مین پس داخل ہوے وہ لوگ اور بیٹھے داسس اسکے دروازہ پر

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہی کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کوچ کا دیا لوگونکو بعد اسکے کہ آراستہ کیا لوگونکو جلسا کر بیان کیا اُنسے دامس نے اور کوچ کیا مسلمانون نے اور بلند ہوا اُنسے ایک بڑا شور اور غل ڈرانیوالا پس بلند ہوئے اُنپر اہل قلعہ اور دیکھا اُنکو کوچ کرتے ہوے پس خوش ہوے وہ اس حال سے اور اپنی زبان مین بات جیت کی یسمین اور بہت خوش ہوے اور کہا اُنھون نے کہ عرب کوچ کر گئے اور شور و غل کیا مسلمانون نے ہر سمت اور ہر جگہ سے کوچ کرنے مین تا اینکہ نہین باقی رہا مسلمانون سے کوئی شخص اور روانہ ہوے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح مع اپنے ساتھیونکے یہانتک کہ پوشیدہ اور دور ہوگئے وہ حلب سے اور بہت خوش ہوے رومی اس معاملے سے اور آئے وہ اپنے بطریق کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار کھولدے تو ہمارے واسطے دروازے کو تا کہ نکلین ہم بجانب عرب کے جنھون نے کوچ کیا ہی پس شاید کہ ہم مار ڈالین اور گرفتار کرلیوین بعض کو اُنمین سے پس منع کیا اور باز رکھا بطریق نے اُنکو اس امر سے اور اسی حال مین رہے وہ باقی دن تک تا اینکہ ہوا وقت نماز عشا کا کہ اُسی وقت متوجہ ہوے دامس اور کہا اپنے ساتھیونسے کہ کون شخص جائیگا بجانب قلعہ کے پس شاید کہ وہ لائے ہمارے واسطے کوئی خبر قافلہ کی یا قدرت پاوے کسی مرد کے گرفتار کرلینے پر پس لاوے اُسکو ہمارے پاس تا کہ دریافت کرین ہم اُس سے کسی خبر کو پس نہین جواب دیا دامس کو کسی نے قوم سے پھر دوبارہ کہا اُسی کلام کو دامس نے پس نہین جوابدیا کسی نے اُنکو پس کہا دامس نے اُنسے کہ مین جانتا ہون کہ نہین ہی جماعت مین کوئی شخص مگر یہ کہ وہ بخیل ہی اپنی جان پر اور بڑا جانتا ہی موت کو اور مین تمھارے عوض مین ہون پس دیکھتا ہون مین کہ تملوگ کس حال پر ہوتے ہو پھر چھوڑا اُنکو دامس نے اور روانہ ہوے پس غائب ہے ایک ساعت اور اُسیوقت آئے اور اُنکے ساتھ ایک گبر تھا پس کہا دامس نے مسلمانون سے کہ ای جوانمردو تم لو اُسکو اور سوال کرو اُس سے پس کلام کیا مسلمانون نے اُس سے پس وہ باتین کرتا تھا مسلمانون سے اور مسلمان نہین سمجھتے تھے پس کہا دامس نے مسلمانون سے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر پھر غائب ہوے دامس یہانتک کہ لائے وہ دوسرے گبر کو پس وہ بھی مثل اپنے ساتھی کے کلام کرتا تھا اور مسلمان نہین جانتے تھے کہ وہ کیا کہتا ہی پس کہا دامس نے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر پھر غائب رہے وہ تھوڑی دیر تک اور واپس آئے اور اُنکے ساتھ چار گبر اور تھے پس سوال کیا اُنسے مسلمانون نے پس نہین سمجھتے کہ وہ کیا کہتے ہین پس چھوڑا دامس نے اُنکو اور تین گبر اور لائے پس نہین تھا اُنمین کوئی شخص جو سمجھے لغت عرب کو پس کہا دامس نے کہ لعنت کرے اللہ تعالی اُنپر کیا وحشی ہی لغت اُنکی اور زیادہ ہو تو تلا مین گبر ونکا پس چھوڑا دامس نے اُنکو اور روانہ ہوے پس غائب رہے وہ تا اینکہ آدھی رات گذر گئی اور وہ واپس آئے پس سخت بیقرار ہوے اُنکے ساتھی اُنپر اور رنج کیا اُنھون نے دامس کے غائب ہونے پر اور کہا بعضون نے بعض سے کہ ہم گمان کرتے ہین کہ دامس سے لوگ گاہ ہوگئے پس مار ڈالے گئے دامس یا گرفتار ہوگئے اور نہین جاری ہوا یہ معاملہ بیچ مشقت کے اور ارادہ کیا قوم نے پھر جانیکا بجانب اپنے لشکر کے پس وہ مایوسی کی حالت مین تھے کہ اُسیوقت آئے اُنکے پاس دامس اور وہ کھینچے ہوے لیے آتے تھے ایک مرد کو رومی سے پس اُٹھکر دوڑے مسلمان اُنکی طرف اور بوسہ لیا اُنکا اور پوچھا اُنسے سبب دیر کرنیکا اور کہا اُنھون نے کہ ای دامس تحقیق بُری باتین کین ہمارے دلون نے ہمسے تھا بابت اور سخت گذرا ہم پر دیر کرنا تمھارا پس کس چیز نے روک رکھا تھا تمکو ہمسے پس کہا دامس نے کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالی تمپر کہ مین جسوقت جدا ہوا تمسے اور روانہ ہوا مین یہانتک کہ نزدیک گیا مین شہر بنیاہ قوم سے اور ٹھہر گیا مین پس لوگ نکلتے اور گذرتے تھے اور تو تم کہتے تھے اپنی لغت

فتح دمشق نکلے دامس ابوالہول کا اور گرفتار کیا اُنکا چند گبرونکو اہل قلعہ علیہ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

مین اور مین نہین تعرض کرتا تھا قوم سے یہ سب اسواسطے تھا کہ مین دیوے طلب اُس شخص کے تھا جو زبان عربی مین کلام کرتا ہو پس نہین دیکھا مین نے کسی کو تا اینکہ امید ہوا اور قصد کیا مین نے پھر آنیکا کہ اُسیوقت سُنا مین نے ایک آواز سخت کو جو واقع ہوئی تھی شہر پناہ کے اوپر سے پس دوڑا مین اُسکی طرف تا کہ دیکھو مین کہ وہ کیا ہی پس اُسیوقت مین اُس مرد کے پاس تھا اور تحقیق کہ گرا دیا تھا اُسنے اپنے تئین اُس قلعہ سے نیچے شہر پناہ کے پس گرفتار کر لیا مین نے اور لایا مین تمھارے پاس اُسکو پس دیکھو تم کہ وہ کون ہی پس نزدیک ہوے مسلمان اُس سے اور کلام کیا پس بہیر کلام کیا اُسنے مگر اپنی لغت مین اور دیکھا اُسکو تو بیر اُسکا اُکھڑ گیا تھا اور اُسکی پیشانی پر درم آگیا تھا پس کہا مسلمانون نے دامس سے کہ اس شخص کیواسطے کوئی امر ہی اور تم مین کوئی ایسا نہین ہی جو اُسکے کلام کو سمجھے پس رہو تم اپنی روش نرم پر کہ مین لاؤنگا تمھارے لیے اُس شخص کو جو زبان عربی مین کلام کرتا ہو اور جلد روانہ ہوے دامس اُنکے پاس سے اور تھوڑی دیر مین پھر آئے اور اُنکے ساتھ ایک مرد تھا کہ چھوڑ دیا تھا دامس نے اپنے عمامہ کو اُسکی گردن مین اور اُسکو کھینچتے تھے تا اینکہ لائے اُسکو سامنے اپنے ساتھیونکے پس کہا مسلمانون نے اُس سے کہ تو شہر کا رہنے والا ہی یا قلعہ کا اُسنے کہا کہ مین اہل قلعہ سے ہون پس کہا دامس نے اُس سے کہ تو رومی ہی اُسنے کہا نہین بلکہ مین عرب متنصرہ سے ہون پس کہا اُس سے کہ ای شخص ہو سکتا ہی تجھسے کہ آگاہ کرے تو ہمکو کسی پوشیدہ راہ اُس قلعہ سے اور ہم چھوڑ دیوین تیرے واسطے راہ کو اور نہ پیش آوے تیرے ساتھ کوئی شخص ہم مین کا ساتھ بُرائی کے اُسنے کہا کہ مین اس قلعہ کی کوئی پوشیدہ راہ نہین جانتا ہون اور اگر جانتا مین تو نہ سماتی میرے دین مین یہ بات کہ راہ بتا دیتا مین تمکو ایسا نہوگا قسم ہی میرے پیشوا مسیح کی پس خشمگین ہوے دامس اُس سے اور اُسکے کلام سے اور کہا اُس سے کہ سوال کر تو اُن قیدیون سے کہ آیا ہی کوئی شخص اُن مین شہر کے لوگون سے اسواسطے کہ ہمارے اُنکے بیچ مین صلح ہی پس سوال کیا اُس شخص نے زبان رومی مین پھر کہا اُسنے دامس سے کہ اُن قیدیونمین شہر کا کوئی نہین ہی بلکہ وہ قلعہ کے لوگ ہین اور مین اُنکو پہچانتا ہون دامس نے کہا کہ تو سوال کر اور دریافت کر اسکے واسطے اس مرد سے کہ کسوجہ سے اُسنے اپنے تئین اس شہر پناہ کے اوپر سے گرا دیا تھا اور کیا چیز باعث اسکا مرنے کی ہوئی پس سوال کیا اُس سے اور متوجہ ہوا وہ دامس کیطرف اور کہا کہ وہ بیان کرتا ہی کہ ملک یونقا خشمگین ہوا تھا شہر والونپر بسبب اُنکی صلح کرنیکے تمسے اور دھمکایا تھا پس جب بھیجے عرب اُسنے یونقا قلعہ کے اوپر سے پس جمع کیا اُسنے ہمارے رئیسونکو اور چڑھایا اُسنے ہمکو قلعہ کی طرف اور طلب کیا اُسنے اُسقدر مال کو جسکی قدرت ہم نہین رکھتے تھے پس جب دیکھا مین نے اُس مرد کو جو نازل ہوا تھا پھر بھاگا مین اور گرا دیا مین نے اپنے تئین قلعہ سے بطلب کشودکار اور نجات پانیکے قلعہ اور سختی سے پس نہین خبردار ہوا مین مگر اُسوقت کہ تم قابض ہوگئے مجھپر اور مین اہل شہر سے ہون پس اگر تم لوگ عرب ہو تو مین تمھاری ذمہ داری اور امان مین ہون پس نہ پھرو اور نہ بیوفائی کرو تم اور اگر سوا مسلمانون کے اور لوگ ہو پس مانگو تم مجھسے جسقدر تمکو منظور ہو مین عوض دیکر چھڑا لونگا اپنی جان کو تمسے پس کہا دامس نے اُس عرب متنصرہ سے کہ کہدے تو اُس شخص سے کہ ہم اہل عرب سے ہین اور تیرے واسطے کوئی سختی اور ڈر نہین ہی اور ہمسے تجھکو کوئی بُرائی نہین پہونچیگی اور ارادہ کیا دامس نے اہل مرکا کہ دکھا دین وہ اُس شہر والے کو وہ چیز جو کرینگے اُسکے دشمنون کے ساتھ پس نکالا رومی اور متنصرہ کو اور ماریں گردنین اُنکی اور نہین چھوڑا سوائے اُس شہری کے پھر رہا کر دیا اُسکو اور متوجہ ہوے دامس اپنے توشہ دان کیطرف اور نکالی اُسمین سے ایک کھال بکری کی

پس ڈالدیا اُسکو اپنے بدبر اور نکالا توشہ دان سے ایک خشک روٹی کو اور کہا اپنے ساتھیونسے بسم اللہ کرو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالےٰ سے اور بھر وسا کرو اُسپر اور چھپاؤ اپنے کام کو اور آگے کرو تم نیکیون کو اپنے کامونمین اسواسطے کہ مین ارادہ اور میل کرنیوالا ہون اس تعلق فتح پر اس رات مین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا لوگون نے کہ اے داماس چلو تم ہمکو ساتھ لیکر اور نہین ہوتی ہے قوت مگر بسبب اللہ بزرگ و بزرگ کے پھر اُٹھ کھڑی ہوئی قوم درآنحالیکہ وہ جلدی کرنیوالے تھے اور داماس اُنکے آگے تھے اور بھیجا دو شخصون کو اپنے ساتھیون سے کہ آگاہ کرین وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اُنکے حال سے اور کہین اُن سے کہ بھیجو تم ہمارے واسطے لشکر کو وقت نکلنے آفتاب کے پس روانہ ہوے وہ دونون شخص اور چلے داماس مع اپنے ساتھیون کے درآنحالیکہ وہ چھپاتے تھے اپنے کام کو پہنچے تاریکی رات کے اور داماس اُنکے آگے تھے اور تجسس کرتے تھے اُنکے واسطے اخبار کو اور چلتے تھے چار دن ہاتھ پیر کے بھل اور کھال بکری کی پشت پر تھی پس جب کوئی چاپ اور آہٹ پاتے تھے توڑتے تھے روٹی کو جیسے کتا ہڈی کو توڑتا ہے اور مسلمان اُنکے پیچھے تھے کبھی چھپ رہتے تھے اور کبھی چلتے تھے اور کبھی چلتے تھے اور چھپتے تھے پتھرون کی آڑ مین پس برابر وہ لوگ اسی طرح سے چلتے تھے تا اینکہ نزدیک ہوے وہ قلعہ سے پس سُنی اُنھون نے آواز نگہبانون اور لوگونکی قلعہ کے اوپر سے اور نگہبانی سخت ہو رہی تھی پس داماس مع اپنے ساتھیون کے گرد قلعہ کے گھومتے تھے تا اینکہ آئے وہ بعض برجون کیطرف اور چوکیدار برج کا سوتا تھا اور دیوار قلعہ مین کوئی برج اُس برج سے چھوٹا نہ تھا پس کہا داماس نے مسلمانون سے آیا دیکھتے ہو تم اس قلعہ کی بلندی اور مضبوطی کو اور نہین ہو سکتا ہے کوئی حیلہ اور فریب اس قلعہ مین بسبب شدت نگہبانی اور بیداری رومیون کے پس کس کام کرنیکی صلاح دیتے ہو تم مجکو اور کیا تدبیر تمھارے نزدیک قلعہ پر چڑھ جانیکی ہے تاکہ پہنچ جاوین ہم قلعہ کے بیچ مین پس کہا اُنسے قوم نے کہ اے داماس ہمارے سردار نے حاکم مقرر کیا ہے تمکو ہمپر اور تم بڑے مضبوط ہو دل کے اور ہم تمھارے تابع حکم تمھارے ساتھ ہین پس جس امر مین تم بہتری مسلمانونکی دیکھو گے پس دیکھیگے ہم اُس سے اور قسم ہے خدا کی کہ ہمارا جانا ہمارا آسان تر ہے ہمپر بیٹھ جانے بلا فائدہ سے پس تمھارا کام حکم کرنا اور ہمارا کام مان لینا ہے اور اطاعت کرنا ہے پس نہین ہے ہم مین کوئی ایسا کہ پھر رہیگا وہ اور نہ مریگے ہم مگر نیچے سایہ تلوارونکے اللہ کی طاعت اور اپنے مسلمان بھائیونکی رضامندی مین پس کہا داماس نے کہ شکور کرے اللہ تعالیٰ تمھارے کام کو تمکو اور مدد دیوے وہ تمکو تمھارے دشمنونپر پس جب خواہش درآمد تمھاری یہ ہے پس طلب کرو تم دیوار قلعہ کو اور لازم پکڑو اُس کام کو داماس نے بیان کیا ہے کہ ہم سب اُٹھائیس آدمی تھے پس جب گئے ہم نزدیک دیوار قلعہ کے اور لگے اُس سے رات مین کہا داماس نے آیا ہے کوئی تم مین ایسا جو قدرت رکھتا ہو چڑھ جانیکی اس قلعہ پر پس کہا اُنھون نے کہ اے ابو الہول کیونکر ہم اسپر چڑھ سکتے ہین اور کس چیز کیواسطے سے اُسکی بلندی پر پہونچینگے پس کہا داماس نے کہ ٹھہرو تم اپنی روش نرم پر پھر اختیار کی اور لیا داماس نے اُنمین سے سات شخصونکو جو مثل شیرون جست کرنیوالے کے تھے کہ تحقیق مشقت اختیار کی اُنھون نے اُٹھانے ایلم دکی اپنے شانونپر بسبب سخت اور بڑے ہونے اُس کام کے اُنپر پھر لیا داماس نے ایک شخص کو اُنمین سے اپنے شانہ پر اور وہ شخص بیٹھا تھا شانہ پر اور حکم کیا اُسکو اس امر کا کہ پکڑ لیوے دیوار کو اپنے ہاتھ سے اور ڈالے اپنے بوجھ اور قوت کو داماس پر پس حکم کیا دوسرے شخص کو کہ چڑھ جاوے وہ اپنے ساتھی کے شانہ پر اور بیٹھ جاوے مثل بیٹھنے پہلے شخص کے پھر حکم کیا اور شخص کو کہ وہ بھی ایسا ہی کرے پس برابر بیٹھتا گیا ہر شخص اپنے ساتھی کے شانہ پر یہانتک کہ جب جانا داماس نے اس امر کو کہ ساتو ن آدمی ایک دوسرے کے شانونپر بیٹھ چکے مین حکم کیا

ف ذکر جانا داماس کا اور بیٹھنا اُسکے ساتھیون کا دیوار قلعہ پر ۱۲ ۱۲ ۱۲

ف ذکر چڑھنے داماس کا اور اُسکے ساتھیون کا دیوار قلعہ پر ۱۲ ۱۲ ۱۲

اُس شخص کو جو سب کے اوپر تھا کھڑے ہو جانیکا اپنے ساتھی کے شانہ پر پھر کھڑا ہو گیا وہ شخص دیوار پکڑ لیا اُٹھ قلعہ کی دیوار کو پس جب کھڑا ہوا پہلا شخص کھڑا ہوا دوسرا پھر کھڑا ہوا تیسرا پھر کھڑا ہوا چوتھا پھر کھڑا ہوا پانچوان پھر کھڑا ہوا چھٹا پس ہر شخص نے اُنمین سے سمنہ ادیوار کا لیا تھا پھر کھڑے ہوے دامس سبکے پیچھے اور اُسید وقت پہونچ گیا اوپر والا شخص دیوار کے کنگرون تک اور پکڑ لیا اُٹھ کنگرون کو پھر جست کی اُس شخص نے پس وہ پھاند پڑا اندر کیطرف اور دیکھا اُس بُرج کے چوکیدار کو بحالت خواب کے اور بیہوش تھا وہ شراب سے پس لیلیا مرد مسلمان نے اُسکے ہاتھ اور دونون پاؤن کو اور پھینکدیا اُسکو بُرج کے اوپر سے نیچے کو پس جب نیچے گرا وہ کاٹ ڈالا اُسکو مسلمانون نے ٹکڑے ٹکڑے اور ملے اُس مرد مسلمان کو دو ساتھی اُس چوکیدار کے درآنحالیکہ وہ دونون بیہوش تھے شراب سے پس ذبح کر ڈالا مرد مسلمان نے اُن دونون کو اپنے خنجر سے اور ڈالدیا اُنکو اپنے ساتھیونکی طرف پھر لٹکایا اُس مسلمان نے اپنے عمامہ کو اپنے ساتھی کی طرف جسکے مونڈھے پر وہ کھڑا ہوا تھا پس پکڑ لیا اُسنے عمامہ کو اور کھینچ لیا اُس مسلمان نے اُسکو اپنی طرف پس پہونچ گیا وہ دیوار کے اوپر اور یہ دونون ایسا ہی کرتے رہے اپنے ہمراہیونکے ساتھ تا اینکہ پہونچے دامس تک پس لٹکایا مسلمانون نے اپنے عمامونکو اور رہبر گیے نے اعانت کی اُنکے چڑھا لینے مین تا اینکہ پہونچ گئے دامس اُنکے ساتھ دیوار پر پس کہا دامس نے کہ دیکھو اور دریافت کرو تم گذرگاہ دیوار کو اور کوئی شخص تم مین سے حرکت اور جنبش نکرے تا اینکہ دریافت کرو نمین تمھارے لیے خبر قوم کی پھر متوجہ ہوے دامس بلندی وسط قلعہ پر پس دیکھا اُنھون نے سردارون اور رئیسان قوم کو ایک مجلس مین اور اُنکے سامنے پتلیان سونے اور چاندی کی تھی اور یونانی اُنکے بیچ مین دیباج سُرخ سُنہری کے فرش پر بیٹھا تھا اور وہ سونے آبدار پہنے اور سر بند جڑاؤ جواہرات کا باندھے تھا اور قوم کھاتی پیتی تھی اور مشک انبر چھڑکا جاتا تھا پس آیا دامس اپنے ساتھیون کے پاس اور کہا کہ جان لو تم اس مرکو کہ قوم ایک جماعت کثیر ہین لڑنے والونسے اور اگر ہم نا گہان دراوینگے اُنپر نہ بیدار ہونگے ہم اُنکے غلبہ سے بسبب اُنکی کثرت کے دلیکن ہم چھوڑتے ہین اُنکو کھانے پینے مین پس جب آویگا وقت صبح کا ناگہان دراوینگے اُنپر ساتھ اپنی تلوارون کے پس اگر فتحیاب ہونگے ہم اُنپر اور ذلیل اور خوار کریگا اللہ تعالیٰ اُنکو ہمارے ہاتھ پر پس یہ بات ہماری خواہش کی ہے اور اگر سوا اُسکے دوسرا واقع ہوا تو ہونگے ہم نزدیک صبح سے اور بیشک اُن دو مردون نے آگاہ کیا ہوگا سردار ابو عبیدہ بن الجراح کو ہمارے کام سے پس بھیجینگے وہ ہمارے واسطے لشکر اور مردونکو پس کہا مسلمانون نے دامس سے کہ ہم کسی بات مین تمھارے خلاف اور نافرمانی نکرینگے اور تحقیق درآئے ہین ہم گردنکے قلعہ مین اور نہ نجات ملیگی ہمکو قسم ہے خدا کی مگر بشدت ارادے اور ہوشیاری کے پس جب سُنا دامس نے یہ کلام اُنکا کہا اُنسے کہ رہو تم اپنی روش پر پس شاید کہ مین مار ڈالون دروازیکے نگہبانونکو اور کھولدون تمھارے واسطے دروازے کو (راوی نے بیان کیا ہے کہ قلعہ مین دو دروازے تھے اور اُن دونونکے بیچ مین دہلیز تھی بند کرتے تھے نگہبان لوگ دونون دروازونکو اندر کی طرف سے اور لوگ دہان باسامان اور ہتھیار بند تھے ہر ایکو تین آدمی باری باری نگہبانی پر رہتے تھے پس جب آئے دامس طرف دروازے کے پایا اُسکو بند اندر کیطرف سے پس شوار گذرا اُنپر یہ امر جو قصد کیا اُنھون نے بجانب ستون دروازے کے پس کھولا اور نکال لیا اُنمین سے ایک پتھر کو اور داخل ہوے دروازے کے اندر پتھر کی جگہ سے پس پایا اُنھون نے قوم کو سوتے ہوے پس اُسیوقت کھینچ لیا دامس نے اپنے خنجر کو پس مارا اور حلال کر ڈالا اُنکو پھر کھولدیا اُن دونون دروازونکو جو ایک اُنمین کا باہر کیطرف قلعہ کے اور دوسرا اُسکے اندر کیطرف تھا پس چھوڑا دونون دروازونکو پھر سے ہوے

اور واپس آئے اپنے ساتھیونکے پاس دیر ہوگئی صبح پھر کہا اُنھون نے کہ ای جوانمردان عرب آگاہ ہو تم مین نے کھولدیا تمھارے واسطے دروازونکو اور مار ڈالا مین نے لوگونکو جو وہان تھے پس لو تم دروازہ کو اور سبقت کرو اُسکی طرف اور نگاہ رکھو اور احتیاط کرو تم اُسپر پس تحقیق یہ لوگ کاٹے ہوئے تلوارونکے اور لقمہ تمھارے خنجرون کے ہین اگر چاہا اللہ تعالی نے پس اُٹھ کھڑی ہوئی قوم اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوارونکو میان سے اور لٹکا لیا ڈھالونکو اور چھپاتے تھے وہ اپنے تئین اور اپنے کام کو پس جب پہونچے وہ سب قلعہ کے دروازے پر ٹھہرا ہر ایک اُنمین کا اپنی جگہ پر پس دوڑے رومی اُنکی طرف اور قصد کیا اُنکا دیر دن نے اور آئے اُنپر سردار لوگ پس چلائے رومی کہا اپنی لغت مین کہ ہائے مصیبت کیونکر یہ راہوا یہ کہکر اور فریب ہمپر اور بعض رومیون نے کہا کہ خشمناک ہوئے مسیح اور صلیب کبیر پر اور بعض نے اُسکے سوا اور کچھ کہا اور زیادہ ہوئی گفتگو اُنمین اور چلایا اُنکا بطریق یوقنا اور ہمراہی شہسوار اُسکے اور حملہ کیا دونون گروہ نے اور ظاہر کیا اُنھون نے معاملات عجیب کو اپنی لڑائی سے اور بلند ہوا شور اور غصہ دار ہوگئے نیزے اور کام کیا اُسوقت تلوارون نے اور جارے ہوئے خون بہنے والے اور کاٹے گئے ہاتھ اور شانے اور آئین رومیون پر مصیبتین اور بلند ہوئی آواز تکبیر مسلمانونکی ابن اوس لقرشی نے بیان کیا ہے کہ لڑا تھا مین لوگون سے اور خصومت کی تھی مین نے بزدلون سے پس نہین دیکھا مین نے کسی بڑے شدید اور سخت لڑنے والے کو داماس سے اور تحقیق شمار کیا تھا مین نے اُنکے بدنمین بعد جدا ہونے اپنے کے لڑائی سے تہتر زخمونکو اور تھے ہم لوگ شدت لڑائی اور بڑے رنج مین اور زخمی ہوئے تھے لوگ ہمارے اور ہم قریب بہلاک پہونچ گئے تھے اور بچا تا تھا بعض ہم مین کا بعض کو اور یقین ہوگیا تھا ہمکو اپنے سبکی موت کا ایک ہی ساتھ اور ہم لوگ اُسدن اٹھائیس آدمی تھے پس مار ڈالے گئے ہم مین سے اوس بن عامر البجرے اور ابو فاند بن سرافتہ الحمیری اور قارع بن مسیب التمیمی اور مزاحم بن شداد العنوی اور ربیع بن جابر العبدری قوم بنی عبد دار سے اور ہلال بن نعیر الخثعمی اور امیہ بن قادح الداری اور اسود بن ملاعب بن مقدلم بن عروۃ الحضرمی رحمت کرے اللہ تعالی اُنپر **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے عویم بن خارج سے جو داماس کے ساتھ حلب کے قلعہ مین تھے روایت کی ہے کہ کہا عویم نے کہ جب مار ڈالے گئے آٹھ آدمی ہمارے ساتھیون سے اور باقی رہے ہم مین سے بیس آدمی اور غلبہ کیا رومیون نے ہمپر بجماعت زیادہ چار ہزار ہتھیار بند کے تو مایوس ہوگئے تھے ہلوگ اپنی جانون سے کہ اُسیوقت پہونچے ہمارے پاس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بجمعیت اکہزار سوار کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور معاملہ یہ گذرا کہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اندوہگین اور بے آرام تھے ہم لوگونپر اور درپے تلاش ہماری خبرونکے تھے اور خالد بن الولید ملے تھے قریب جگہ مین ہمسے پس پہلے اُنھونسے ملاقی ہوئے وہ دونون ہمراہی ہمارے جنکو داماس نے خبر رسانی کو بھیجا تھا پس آگاہ کیا اُن دونون نے خالد بن الولید کو ہلوگون کے چڑھجانے سے قلعہ پر پس متوجہ ہوئے خالد بن الولید ہماری طرف بحالت جلدی کے اور پایا اُنھون نے ہمکو سخت اور شدید لڑائی مین پس جب بلند ہوا شور خالد بن الولید رضؓ کے آنیکا شور کیا اُنہمون رومیون نے اور چھوڑا اُنھون نے ہمکو اور چڑھ گئے وہ قلعہ کی دیوار پر اور دیکھا اُنھون نے اُس لشکر کو جسمین خالد بن الولید تھے اُسنے بیان کیا ہے کہ جب سُنی ہمنے آواز تکبیر مسلمانون کی مضبوط ہوگئے دل ہمارے اور بڑھ گئی شدت ہماری دشمن کی لڑائی مین اور مارا ہمنے اُنپر ضربات رنج دہندہ اور سخت لڑائی لڑے ہم اور گرفتار کر لیا ہمنے بہت لوگونکو اُنمین سے

فتوح الشام ذکر کرنا ابان بن عثمان اور اوزاعی کا اس بات کا کہ داماس حلب کے قلعہ مین ۱۲ ق

۳۲۶

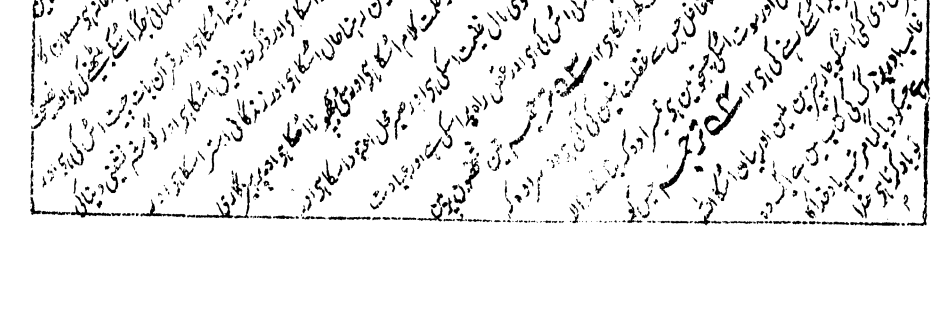
پس چڑھ آئی قلعہ پر ہمارے پاس ایک جماعت کثیر مسلمانون سے پس جب دیکھا رومیون نے اس حال کو جانا اُنھون نے کہ اُن کو طاقت مقابلے کی ہمارے ساتھ نہین ہو پس ڈالدیا اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو اور جلائے وہ اس کلمہ سے لفون لفون پھر بچایا اُنھون نے اپنی جانون کو پس بازرہے مسلمان اُن کے قتل سے اور وہ اسی حال مین تھے کہ پہونچے اسی وقت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ساتھ جماعت قہسواران مسلمین اور دلیران موحدین انصار اور مہاجرین رضی اللہ عنہم اجمعین کے پس آگاہ کیا ابوعبیدہؓ بن الجراح کو ایک جماعت نے اس امر سے کہ رومی امان طلب کرتے ہین اور مسلمانون نے اُٹھالیا ہے تلوار کو اُنپر سے اور موقوف کیا ہے اُن سے لڑائی کو یا انتظار تھا سے حکم دینے کے اپنی رائے سے اُنکے مقدمہ مین ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ توفیق دیے گئے اور راہ راست پر لائے گئے مسلمان پھر حکم کیا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے واسطے حاضر لانے مردان اور زنان رومیون کے اور عرض کیا اُنپر اسلام پس جسنے اسلام قبول کیا وہ بطریق اُفکایو قنا رحمہ اللہ تھا اور تبعیت کی بطریق کے اسلام قبول کرنے مین ایک جماعت نے اُنکے سردار اور رئیسان اور بطارقہ سے پس بھیر دیا اُنکو ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُنکے مال اور لڑکے بالون کو پھر باقی رہے اُنمین سے لوگ نواحی قلعہ کے اور کاشتکار لوگ پس منت اور احسان کیا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے اُنپر اور معاف کر دیا اُنکے جرائم کو اور لیلیا اُنسے عہد اور اقرار اس امر کا کہ نہ پیش آوین وہ کسی مسلمان کے ساتھ مگر ساتھ نیکی کے پھر چھوڑ دیا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے اُنکے بڈھے مردون اور بڈھی عورتون کو پس چلے گئے وہ لوگ بجانب گھاٹی پہاڑون کے اور رکا لائے مسلمانون نے قلعہ سے سونا اور چاندی اور ظروف سونے اور چاندی کے اسقدر جسکا شمار نہین ہو سکتا ہے پس نکالا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنمین سے پانچوین حصہ کو واسطے بیت المال کے اور تقسیم کر دیا باقی کو مسلمانون کے لشکر پر اور ذکر کیا مسلمانون نے قصہ دامس ابوالہول اور اُنکے مکر و فریب کرنیکا اور علاج کیا اُنھون نے دامس کے زخمون کا اور اقامت کی مسلمانون نے وہان تا اُنکے اچھے ہو گئے دامس اور ساتھی لوگ اُنکے جو زخمی ہو گئے تھے پھر بلایا ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کو اپنے پاس اور مشورہ کیا اُنسے کام مین پس کہا اُنھون نے کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ نے اور اُسی کیواسطے تعریف ہے فتح کیا اُس قلعہ کو ہمارے ہاتھون پر اور نہین باقی رہی ہے ہمارے واسطے کوئی جگہ جہان ہم ارادہ کرین مگر اطاعت کرنے کی دار السلطنت رومیونکی ہے اور کرسی اُنکی عزت کی ہے اور نہین باقی ملوک اُنکے ہمراہ ہرقل بادشاہ کے ہین پس کیا رائے ہے تمہاری پس متوجہ ہوا یوقنا بوحکم حلب تا ابوعبیدہؓ بن الجراح کیطرف اور کہا اُنسے کھلی ہوئی اور صاف زبان عربی مین کہ جانو تم اے سردار ہرمز کہ اللہ غالب اور بزرگ نے تائید کی تمھاری اور مدد دی تمکو اور فتحیاب کیا تمکو تمھارے دشمنون پر اور یہ امر نہین ہے مگر اسوجہ سے کہ تمھارا دین مضبوط اور راہ راست ہے اور نبی تمھارے بالضرور نبی ہین جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہے اور وہی ہین جنکی بشارت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے دی تھی اُنمین کوئی شک اور شبہہ نہین ہے اور تحقیق کہ ذکر کی ہے اللہ تعالیٰ نے صفت اُنکی اپنی انجیل مین عیسیٰ علیہ السلام سے کہ وہ خاتم الانبیا ہین اور جدا کرنیوالے حق اور باطل کے ہونگے اور وہ بنی یتیم ہونگے جنکے ماں باپ مرے ہونگے اور اُنکے دادا اور چچا اُنکی کفالت کرینگے پس آیا واقع ہوا ہے یہ امر ابوعبیدہؓ بن الجراح نے کہا ہان وہی ہمارے نبی ہین اور تم اے یوقنا کل کے روز لڑتے تھے اور آپ تھے ہمارے لشکر پر اور کاٹتے تھے ہماری راہ کو اور سد کے لوگو پر آج تم ایسی باتین کرتے ہو اور ہمنے سنا تھا کہ تم

عربی نہین جانتے پس یہ گفتگو اور زبان تمکو کہان سے حاصل ہوئی پس کہا یوقنا نے کہ الہا کا اللہ محمد رسول اللہ آیا تعجب کرتے ہو تم اے سردار اس حال سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ہان یوقنا نے کہا کہ مین شب گذشتہ کو فکر اور اندیشہ کرتا تھا تمھارے کام مین کہ کیونکر مدد اور غلبہ دیگئے تمکو گہ ہمپر حالانکہ کوئی گروہ تمسے زیادہ ضعیف ہمارے نزدیک نہ تھا پس دل مین ڈالا مین نے تمھارے معاملہ کو تو سو گیا مین پس دیکھا مین نے ایک شخص کو روشن تر چاند سے پس پوچھا مین نے کیفیت اُسکی پس کہا گیا مجھ سے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس گویا مین سوال کرتا ہون کہ اگر یہ نبی صادق ہین تو درخواست کرین اپنے پروردگار سے کہ آگاہ اور تعلیم کردیوے مجکو پروردگار ساتھ زبان عربی کے پس گویا اشارہ فرماتے ہین وہ میری طرف اور درخواست کی اپنے پروردگار سے اس امر کی پس بیدار ہوگیا مین اس حال مین کہ زبان عربی مین کلام کرتا تھا پس اُٹھکھڑا ہوا مین اور گیا مین اپنے بھائی یوحنا کے گھر کیطرف پھر کھولا مین نے خزانہ اُسکی کتابونکا پس پڑھا مین نے کتابون کو اور پایا مین نے بعض کتاب مین صفت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اُنکے حالات کو جو واقع ہونگے اور اس امر کو کہ زیادہ تر دشمن اُنکے لوگون سے یہود ہونگے آیا یہ امر واقع ہوا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ سچ ہے یہ قوم بشدت اُنکی طلب اور تلاش مین رہی یہانتک کہ مدد اور غلبہ دیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنپر اور لے لیے قلعہ اور شہر بنا مین اُنکی اور مار ڈالا اُنکے دلیرونکو یوقنا نے کہا کہ مین نے اُنکی صفت کتاب مین یہ پائی ہے کہ اللہ تعالیٰ وصیت کریگا اُنکو اُنکے اصحاب اور تبعیت کرنیوالون کے واسطے اور اعانت کرینگے وہ یتیم اور مسکین کی آیا واقع ہوا ہے یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ہان حال وصیت کرنے اللہ تعالےٰ کا اُنکو واسطے اُنکے اصحاب کے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنين اور یتیم اور مسکینونکے حق مین فرمایا الم يجدك يتيما فاوى ووجدك ضالا فهدى ووجدك عائلا فاغنى فاما اليتيم فلا تقهر واما السائل فلا تنهر یوقنا نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکی نسبت صفت ضلالت کی کیون بیان کی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے مرتبہ والے تھے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے معاذ اللہ یہ معنی اسکے نہین ہین بلکہ معنی یہ ہین ووجدك ضالا في تيه محبتنا فهدى بنا لك الى مشاهدتنا وايضا سهل لك الوصول الى منازل المكاشفة ووقفك للوقوف في مقام المشاهدة وايضا ووجدك ضالا في بحار الطلب على مراكب الطلب فاواك الى سواحل الحق وقربك الى ظل حقائق الصدق وايضا افكرت بقلبك على عبيد الاعتبار ولهت في قيعان الاسفار طالعا بعيون الاستبصار متهيبا بساعات الوصول والتلاق ولكن لليس لك منا خبر ولا معك منا اثر حتى الحنا لك لوائح المرضى وكشفنا لك عن واضح القضاء اما علمت يا عبد الله انه لا كنز عند امرئ من الورى اوفى من العلم ولا مال اربح من الحلم ولا حسب اضع من الغضب ولا قرين ازين من العقل ولا رفيق اشهى من الجهل ولا معرف اعز من التقى ولا كرم اوفر من ترك الهوى ولا عمل افضل من الفكر ولا حسبة اعلى من الصبر ولا سيئة اخزى من الكبر ولا دولة

لین من الرفق ولا داء اوجع من الخوف ولا رسول عادل من الحق ولا دلیل اوضح من الصدق ولا فقر اذل من الطمع ولا غنا
اغنی من القنوع ولا حیوۃ اطیب من الصحۃ ولا معیشۃ اھنأ من العفۃ ولا عبادۃ احسن من الخشوع ولا تزھد خیر من القنوع ولا حارس
احفظ من العصمت ولا غائب اقرب من الموت پس جب سُنا یوقنا نے یہ کلام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے چنگے لگا چہرہ اُنکا
خوشی سے اور کہا کہ ایسا ہی پڑھا تھا مین نے شب گذشتہ کو اپنے بھائی یوحنا کی کتاب مین اور یوحنا نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہی کہ پایا اُسنے اس
مضمون کو توریت کے حاشیہ مین اور اب مضبوطی پکڑلی تمھارے دین نے میرے دلمین اور جان لیا مین نے کہ یہی دین حق ہی اور قریب ہی
زدونگا مین تمھارے دشمنون سے اور دور کرونگا مین اپنی خطاہاے گذشتہ کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے یوقنا سے کہ ای عبداللہ شورہ
دو اور راہ بتاؤ تم ہمکو اس امر کی کہ کسطرف کا ہم قصد کرین پس کہا یوقنا نے کہ جانو تم ای سردار اس امر کو کہ قلعۂ اعزاز کا مضبوط ہی اور
قوت دیا گیا ہی ساتھ لوگون اور سامان اور توشہ کے اور حاکم وہان کا میرے کاچچا پیٹا ہی جسکا نام وادرس ہی اور سخت اور مضبوط ہی
لڑائی اور شمشیر زنی مین اور اگر تم اُسکو چھوڑ دوگے اور جاؤ گے نواحی انطاکیہ کو تاخت و تاراج کرے گا وہ حلب اور قنسرین اور
ارض العواصم کو اور برائی پہونچادیگا وہانکے لوگونکو اور کبھی گرفتار کریگا اُنکو پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ کیا حیلہ اور تدبیر ہی جسکو
کرنا چاہیے پس کہا یوقنا نے کہ ای سردار مین نے تجویز کیا ہی ایک مکر اور فریب کو امید رکھتا ہون مین اللہ تعالیٰ سے کہ اُسکو پورا
کرے پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ کہو تم گویا کرے اللہ تعالیٰ تمھاری زبان کو ساتھ راستی اور بہتری کے پس کہا یُحنس نے کہ جانو تم
ای سردار اس امر کو کہ مین نے یہ تجویز کیا ہی کہ سوار ہونمین اپنے گھوڑے پر اور میرے ساتھ کرو تم ایکسو سوارونکو مسلمانونسے اور وہ لباس دشمنونکا
پہنے ہون اور مین اُنکو ساتھ لیکر آگے روانہ ہون پھر روانہ ہو ایک کوئی سردار سرداران عرب بیچے میرے جسکے ساتھ ایکہزار سوار تیز رو گھوڑون پر
ہون اور مین آگے لشکر کے بجمعیت ایکسو سوار کے ایک فرسخ کے فاصلے پر ہون اس صورت سے کہ گویا مین تمسے بھاگنے والا ہون اور وہ ہزار
آدمی درپے طلب میرے ہین پس جب قریب اعزاز کے ہم پہونچینگے تو پکارونگا اور شور کرونگا مین اور ساتھی میرے پس جب دیکھیگا ہمکو اور پس
حاکم وہانکا بالضرور آویگا وہ ہمارے پاس اور بلاویگا ہم مین پس جب سوال کریگا وہ میرے حال سے تو آگاہ کرونگا مین اُسکو اور کہونگا یہ امر کہ مین
مسلمان ہوا تھا براہ مکر کے پھر بھاگا اور نکل آیا مین اور عرب درپے طلب میرے ہین اور جب وہ یہ حال تجھسے سنیگا تو چڑھ جاویگا ساتھ لیکر ہمکو قلعہ پر
اور پوشیدہ ٹھہرینگے تمھارے سردار نزدیک جگہ مین ہمسے ایک گالونمین جسکا نام بہزہ ہی پس جب ہوگی آدھی رات تو نکلینگے ہم بیچ قلعہ مین اور مارینگے
اور رکھینگے تلوارونکو اپنے دشمنونپر پس جب ہوگا وقت نماز صبح کا ملجاوینگے تمھارے سردار ہم مین مع اپنے ہمراہیونکے پس جب سُنا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے

اور ترس — اور درندہ — پہونچانے والا — اور راست سے اور مرغون کو زیادہ دانہ دینے والا — اور راست گوئی کے — اور مرغون کی بیماری — اور راست سے اور مرغون کو زیادہ دانہ دینے والا — اور راست گوئی کے — اور مرغون کی بیماری — اور راست سے اور مرغون کو زیادہ دانہ دینے والا — اور راست گوئی کے — اور مرغون کی بیماری

یہ کلام یوقنا کا مشورہ کیا اُنھون نے خالد بن الولید اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے اس معاملہ مین پس کہا اُن دونون صحابی نے کہ ای امین الامۃ یہ مضبوط راے اور تجویز ہی بشرطیکہ یہ شخص غدر اور بیوفائی نہ کرے اور اپنے دین کیطرف نہ پھر جاوے پس کہا حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے ان ربك لبالمرصاد پس کہا یوقنا نے نہین ہی یہ امر قسم ہی خدا کی نہین پھرا مین اپنے دین سے تمھارے دین کیطرف مگر یہ کہ سچگی اور دور کردیا اللہ تعالی نے میرے دل سے اُس چیز کو جسکی مین تعظیم کرتا تھا تصویرون اور صلیبون سے اور نہین باقی رہی میرے دلمین سوائے محبت اللہ غالب اور بزرگ کے جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنکو مین نے خواب مین دیکھا اور معجزات اُنکے معائنہ کیے پس اگر تمولوگ میرے ساتھ گمان بد رکھتے ہو پس نہ چھوڑو اور نہ مقرر کرو تم مجکو اس کام مین جو مین نے بیان کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای عبد اللہ اگر تم خیر خواہی کروگے مسلمانون کی اور عذر اور بیوفائی نکروگے پس اللہ تعالی تمھارا معین ہوگا ہر کام مین جسکا تم ارادہ کروگے پس تمو بیعت کرو تم راستی کی تاکہ نجات حاصل کرو تم اُسکے سبب سے کہ بقاے ہمارے دین کی راستی ہی اور تمو بیعت طریقہ تمھارے ساتھی مسلمین پر ہی تحقیق مومن صادق کی غذا وہ ہی جو میسر ہو اور لباس اُسکا اسقدر ہی جو چھپاوے چھپانیکی جگہ کو اور گھر اُسکا وہ ہی جہان وہ ہو پس نہ ہول اور نہ اندوہگین کرے تمکو وہ چیز جو چھوڑا ہی تمنے اپنے ملک اور زینت اور حکم اور سرداری سے اسواسطے کہ جو کچھ تمنے چھوڑا ہی وہ نیست ہونیوالا ہی اور جسکے تم درپے طلب ہو وہ باقی اور پایدار ہی کہ نعمت دیا جاتی رہتی ہی اور عالم آخرت نیک اور باقی ہی اور جانو تم اس امر کو کہ آجکے دن تم بری اور مبرا ہو گناہون سے مثل اُسدن کے کہ نکلے تھے تم اپنی ماں کے پیٹ سے اور جانو تم اس امر کو کہ الدنیا سجن المومن والقبر مضجعہ والخلوۃ مجلسہ والاعتبار فکرہ والقرآن حدیثہ واللہ انیسہ والذکر رفیقہ والزہد قرینہ والحزن شانہ والجوع شعارہ والصوف ادبہ والحکمۃ کلامہ والتراب فراشہ والتقوی زادہ والصمت غنیمتہ والصبر معتمدہ والتوکل حسبہ والعقل دلیلہ والعبادۃ حرفہ والجنۃ داره اور جانو تم ای یوقنا کہ شیخ علیہ السلام نے کہا کہ اعجب لثلثۃ غافل لیس مغفول عنہ موصل الدنیا والموت یطلبہ وباق مقصود والقبر مسکنہ اور تحقیق کہ فرمایا ہی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من اعطی اربعا لم یحرم اربعا نفسہ ذلک وکتاب اللہ عز وجل وما اعطی الذکر ذکرہ اللہ تعالی اذکرونی اذکرکم وما اعطی دعا اعطی الاجابۃ کان اللہ عز وجل یقول ادعونی استجب لکم وما اعطی الشکر اعطی الزیادۃ کان اللہ تعالی یقول لئن شکرتم لازیدنکم وما اعطی الاستغفار اعطی المغفرۃ کان اللہ عز وجل یقول استغفروا ربکم انہ کان غفارا۔ **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے عامر بن اوس سے روایت کی ہی کہ کہا عامر نے کہ موجود تھا مین فتح قنسرین اور حلب مین ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور اکثر مین اُن رومیونسے صحبت رکھتا تھا جو داخل ہوے تھے ہمارے دین مین پس نہین دیکھا مین نے قوم



کوئی بڑا سخت کوشش کرنیوالا اور خالص نیت والا اور پورا جہاد کرنیوالا اور جاننے والا طریقہ لڑائی رومیونکا یوقنا سے قسم ہو خدا کی کہ خیر ہی کی تھی اُسنے مسلمانونکی اور جہاد کیا تھا تمکین مین اور راضی کیا تھا پروردگار عالمین کو اور وہ کام رومیون مین کیا تھا جو کسی اُس کے ابناے جنس نے نہین کیا تھا رضی اللہ عنہ **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب فیصحت کی ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یوقنا کو اور فارغ ہوے وہ نصیحت سے تو ساتھ کیے یوقنا کے ایکسو سوار دلو مسلمانو فسا اور بہنائین اُنکو زرہین اور کپڑے رومیونکے اور ہر دس آدمی اُنمین ایک قبیلہ سے تھے اور قبائل یہ تھے طی اور ہند اور خزاعہ اور بنی یس اور تمیم اور حضارمہ اور حمیر اور باہلہ اور مراد اور تجیب اور مقرر کیا ہر دس آدمی پر ایک نقیب کو پس نقیب بنی طے کے جزعل بن عاصم اور ہند پر مرہ بن مزاحم اور خزاعہ پر سالم بن عدی اور بنی یس پر مسروق بن بہمان اور تمیم پر ذوالکلاع اور باہلہ پر سیف بن رفاع اور تمیم پر سعید بن جبیر اور مراد پر مالک بن قناص تھے پس مرتب کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس ترتیب کو کہا اُنھون نے مسلمانون سے کہ جاؤ تم رحمت کرے اللہ تمپر مین بھیجنے والا ہون تمکو ساتھ اس بندہ خدا کے جسنے ہبہ کیا اپنی جان کو اللہ اور رسولؐ کے واسطے اور تمھارے ہر گروہ پر ایک نقیب ہی جسکو مین نے سردار کیا ہی تمپر پس اطاعت کرو تم اس شخص کی جبتک وہ اللہ تعالی کی رضامندی مین قائم رہے پس کہا مسلمانون نے کہ سُنا اور منظور کیا ہمنے اطاعت کو **راوی** نے بیان کیا ہی کہ لباس پہنا اور سوار ہوے اور روانہ ہوے یوقنا آگے اُنکے بارادہ حاکم اعزاز کے اور یوقنا اپنا لباس پہنے تھے پس جب دور ہوے اور پہونچے وہ ایک فرسخ تک مقرر کیا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے مالک بن الحرث الاشتر النخعی کو اور ساتھ کیا اُنکے ایکہزار سوار کو اُنکی قوم سے پس کہا اُنسے کہ اے ابن الحرث روانہ ہو تم پیچھے اس بندہ خدا کے اور دیکھو تم کہ کس چیز کیطرف رجوع کرتا ہی ہمارا بواسطے پس جب پہونچو تم قریب اعزاز کے پوشیدہ رہو تم صبح کے وقت تک پھر ظاہر ہو تم اپنے بھائیون کیواسطے توفیق دیوے تمکو اللہ تعالی اور راہ راست پر رکھے تمکو پس روانہ ہوے مالک اشتر آگے ایکہزار سوار کے اور چلے وہ باقی تمام شب اور آدھی تاریکی رات کی اور وہ پہونچے میرہ گانونمین پس پایا اُسکو خالی رہنے والونسے پس پوشیدہ ہوے وہان اور یوقنا کا حال یہ تھا کہ لیا اُنھون نے شاہراہ کو اور چلے وہ بطلب اعزاز کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویونکے جزعل بن عاصم سے روایت کی ہی کہا جزعل نے کہ تھا مین گروہ یوقنا مین جبکہ بھیجا تھا ہمکو ابوعبیدہؓ بن الجراح نے ساتھ اُنکے پس جب ہم قریب اعزاز کے پہونچے متوجہ ہوے یوقنا ہمارطرف اور کہا کہ اے جوانمردان عرب ہم پہونچ گئے ہین دشمن کے شہر مین پس احتیاط کرو تم اس امر کی کہ کوئی شخص تم مین کا کچھ کلام نکرے سواسطے کہ تمھارا لغت رومیونسے پوشیدہ نہین ہین اور مین مترجم تمھارا ہون اور ہوشیار رہو تم اپنے کام مین پس جب دیکھو تم مجھکو کہ حملہ اور سختی کی مین نے حاکم اعزاز پر پس تیزی اور جلدی کرو تم اللہ تعالی کا نام لیکر پھر روانہ ہوے یوقنا حالانکہ اُنکو معاملہ تدبیر سے کچھ خبر نہ تھی **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویونکے اکوع مازنی سے روایت کی ہی کہا اکوع نے کہ تھا مین ساتھ مالک اشتر نخعی کے اُنکے ایکہزار لشکر مین جسوقت روانہ ہوے تھے ہم پیچھے بطریق حلب کے تا اینکہ پوشیدہ ہوکر ٹھہرے ہم میرہ گانون مین بانتظار صبح ہونیکے اور اُسیوقت دیکھا ہمنے اپنے پیچھے ایک لشکر کو اور مالک اشتر پوچھتے تھے حال اُس لشکر کا ہمسے پس ارادہ کیا اُنھون نے لشکر کا پس کچھ دیر وہ ہمسے غائب رہے اور واپس آئے اور اُنکے ساتھ ایک شخص عرب کا تھا پس جب لائے اُسکو گاریکی جگہ مین کہا مالک اشتر نے کہ اے جوانمردان عرب سچ سچ تم اُس چیز کو

ف ذکر منصرف ہونے حضرت ابوعبیدہؓ کا اور مسلمانون کا اور ہونا اُنکا بجانب حلب اور اعزاز کے اور یوقنا کے مقابلہ کے واسطے اور قتل کرنا اُنکا یوقنا کو اور فتح ہونا اعزاز کے ۱۲ ۱۲

جو شخص کہتا ہی پس کہا مسلمانون نے کہ وہ کیا کہتا ہی مالک اشتر نے کہا کہ تم اُس سے پوچھو وہ تمکو آگاہ کریگا اور پوچھا مسلمانون نے اُس سے اور کہا کہ تو کون لوگون سے ہی اُسنے کہا کہ مین غسان نبی عم جبلہ بن الایہم الغسانی سے ہون پس کہا مالک اشتر نے کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ میرا نام طارق بن سنان ہی پس کہا مالک اشتر نے کہ قسم ہی تجکو داخل ہونیکی قوم عرب مین کہ نہ پوشیدہ کرتو ہمسے کسی حال کو جو تو ہمارے دشمنون سے جانتا ہوا اُسنے کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ چھپاؤنگا مین تمسے جس حال کو مین جانتا ہونگا ولیکن احتیاط کرو تم اپنی جانونپر قبل آنے اپنے دشمن کے مالک اشتر نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی پس کہا طارق نے کہ تم بارادۂ مگر و فریب اپنے دشمن کے آئے ہو حالانکہ تمھارے دشمن نے تمھارے ساتھ فریب کیا ہی پس کہا مالک اشتر نے کہ یہ کیا بات ہی طارق نے کہا کہ رات کو آیا تھا دار یس کا جاسوس تمھارے پاس اور نام اُسکا عصمہ بن عزقطہ التمیمی ہی اور وہ سنتا تھا تمھارے اس مشورہ کو جو کرو فریب یوقنا نے حاکم اعزاز کے ساتھ تجویز کیا تھا پس جب سنا جاسوس نے اس تجویز کو لکھا اُسنے اُسیوقت ایک رقعہ اور باندھدیا رقعہ کو ایک کبوتر کی دم مین جو اُسکے پاس تھا اُڑا شکر مین تھا اور چھوڑدیا کبوتر کو بجانب حاکم اعزاز کے اُسی دن قبل تمھارے نماز ظہر کے پس پڑھا حاکم نے اس رقعہ کو بھیجا اُسنے تجکو بجانب حلب کہ روانگی جسکا نام یوقا بن شماس ہی بطلب کمک کے تمھارے اوپر اور پہونچا یا مین نے یوقا کو پیام اُسکا اور یہ وہ ہی کہ آتا ہی بجماعت پان سو سوارون کے دیران روم سے پس گویا تم اُسکے سامنے ہوپس احتیاط کرو تم اور سچا جانو تم تجکو میرے کلام مین اور آمادہ ہو تم واسطے اُسکے مقابلے کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ تو حال مالک اشتر کا اس مقام پر تھا اور یوقنا کا حال یہ ہوا کہ وہ روانہ ہوکے یہانتک کہ پہونچے اعزاز کے قلعہ تک پس پایا اُنھون نے حاکم اعزاز کو اس حال مین کہ احتیاط کی تھی اُسنے اپنی جان پر اور مضبوط کیا تھا اپنے قلعہ کو اور احتیاط کی تھی اپنے لشکر مین اور صف بندی کی تھی اُنکی باہر قلعے کے اور وہ ملعون سوار ہوا تھا بجماعت تین ہزار رومی اور ایک ہزار عرب متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام سے سوائے اُن لوگونکے جنھون نے اطراف اُسکے شہر سے اُسکے پاس پناہ لی تھی پس جب آئے یوقنا تو نہین دہم دلایا اُسنے یوقنا کو اپنی کسی چیز سے بلکہ استقبال کیا یوقنا کا اور پیدل ہوگیا اپنے گھوڑے سے اور آیا یوقنا کی طرف دوڑتا ہوا گویا بوسہ دیگا اُنکی رکاب کو اور تھی اُسکے ہاتھ مین ایک چھوٹی چھڑی جو قضا سے زیادہ روان تھی اور جب نزدیک ہوا وہ یوقنا سے جھکا وہ یوقنا کی رکاب پر تاکہ کھینچ لیوے رکاب کو پس کاٹ ڈالا چھڑی سے زین کے تنگ کو اور پکڑلیا اُس نے یوقنا کی رکاب کو پس اُسی وقت پراگندہ ہوے یوقنا اور گرے وہ سر کے بھل اور پڑے چار ہزار سوار اور پیدل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور نہین مہلت دی اُن کو یہانتک کہ قابض ہوگئے اُسپر اور باندھ لیا اُنکو پس جب ہوے یوقنا رومیون کی قید مین تھوک مارا دار یس ملعون نے یوقنا کے منھ پر اور کہا یوقنا سے کہ تحقیق کہ غضب کیا تجھپر صلیب نے جو وقت چھوڑدیا تو نے دین اُسکا اور رجوع کیا تو نے اُسکے دشمنون کیطرف پس قسم ہی حق مسیح کی کہ مین ضرور تجکو ملک روم کے پاس بھیجونگا پس سولی دیگا وہ تجھکو انطاکیہ کے دروازہ پر بعد اُسکے مار یگا وہ گردنین ان عرب کی پھر چڑھ گیا دار یس انکو ساتھ لیکر اپنے قلعہ پر **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ایک امر پورا کرنے کام مسلمانونکا اللہ تعالی کیطرف سے یہ تھا کہ جاسوس نے اپنے رقعہ مین حال اُنکی مالک اشتر نخعی کا جمعیت ایک ہزار سوار کے حاکم اعزاز کو نہین لکھا تھا اور مالک اشتر کا حال یہ گذرا کہ جب سُنا اُنھون نے کلام طارق متنصرہ کا

فتوح الشام کے مصنف کا ذکر گذرا کہ یہ علم اعزاز کا باندھا تھا اور اُنکو مسلمانون کو ۱۶ ھ اعزاز کی سے ۱۲

احتیاط کی اُنھون نے اور اُنکے ساتھیون نے اپنی جانونپر اور مضبوط باندھا تمنصرہ کو اور پھرے وہ بانتظار حاکم راودنا کے پس جب تھوڑی رات گذری سُنی اُنھون نے آواز لگامون اور آواز گھوڑونکی ساتھ ہتھیاردنکے پس نہین کلام کیا اُنسے مالک اشتر نے یہانتک کہ بیچ گاڑے مین آگیا لشکر اور راُسیوقت درکے اُنپر مالک اشتر ساتھ دیران مسلمین اور شہسواران موحدین کے اور گھومے گرد اُنکے مثل گھومنے چکی کے اور گھیر لیا مسلمانون نے اُنکو مثل گھیرنے سپیدی اُنکھ کے اُسکی سیاہی کو اور حملہ کیا دو دو مسلمانون نے ایک ایک دمی پر پس پکڑلیا اُنکو پھر مضبوط باندھا اُنکو اور لے لیے کپڑے اور لباس اُنکے پس پہن لیا ان کپڑونکو اور بلند کیا اُنکے نشانون اور صلیبون کو جیسے کہ وہ تھے اور متوجہ ہوے مالک اشتر اُس متنصرہ کیطرف اور کہا اُس سے کہ آیا ہوسکتا ہی تجھسے کہ پھرے تو بجانب دین اللہ غالب اور بزرگ اور دین اللہ کے بنی کے اور دور کیجا دین تجھسے وہ باتین کفر کی جو گذری ہین بسبب ایمان کے اور صبح کریگا تو ہمارے ساتھ منجملہ برادران ایمان کے پس کہا طارق نے کہ نجدا دل میرا تمھارے پاس اور تمھارے دین مین ہی اور مین پہلے مسلمان ہوا تھا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہمراہ اپنے بادشاہ جبلہ بن الایہم کے اور مین نے سُنا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص بدل ڈالے اپنے دین کو پس قتل کردو تم اُسکو پس کہا مالک اشتر نے کہ تو سچ کہتا ہی ولیکن منسوخ ہوگیا ہی یہ حکم اللہ تعالیٰ کے قول سے فرماتا ہی الا من تاب وآمن وعمل صالحا اور تحقیق کہ قبول فرمائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توبہ وحشی غلام جبیر کی حالانکہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور اُسکے حق مین آیات قرآنی نازل ہوئی تھین پس جب سُنا غسانی نے یہ کلام کہا اُسنے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ مالک اشتر نے کہا کہ قبول کرے اللہ تعالیٰ توبہ تیری اور ثابت رکھے تیرے ایمان کو پھر کہا اُسنے کہ ای عبد اللہ مین چاہتا ہون کہ جاوے تو بجانب حاکم اعزاز کے اور بشارت دیوے اُسکو ساتھ آنے حاکم راودنا کے اُسکی مدد دینے کو پس کہا غسانی نے کہ مجکو بخوشی منظور ہی اور مین اس کام کو کرونگا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور اگر تم کو میرے معاملہ مین کچھ شک ہی پس بھیجدو تم میرے ساتھ ایک مرد کو جسپر تمکو اعتماد ہو اور جانتا ہو وہ شخص جو مین کہونگا اسواسطے کہ رات آدھی آچکی ہی اور نگہبانی اور چوکیداری مین شدت ہی اور دروازے قلعہ کے بند ہین پس مین کلام کرونگا رومیون سے کنارہ خندق کے پس ساتھ کیا اُس کے مالک اشتر نے اپنے چچیرے بھائی راشد بن قیس کو اور وصیت کی اُنکو ہوشیار رہنے کی اپنے کام مین اور روانہ ہوے وہ دونون بجانب اعزاز کے پس پایا اُنھون نے نگہبانی کو شدت مین اور چوکیدار بیدار اور ہوشیار تھے اپنی دیوار و پر اور رومی نرسنگھے اور قرنا بجاتے تھے اور آواز بلند تھی وسط قلعہ مین پس کہا طارق نے راشد سے کہ قسم ہی حق اپنے پروردگار کی کہ نہین ہی یہ مگر آثار لڑائی کے پھر خاموش ہورہے وہ دونون اور کان رکھے آواز پر تو معلوم ہوا کہ معاملہ وہی ہی جو طارق بن سنان نے کہا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اصل معاملہ اس آواز کا یہ تھا کہ دادریس حاکم اعزاز کا اکثر اوقات بھیجتا تھا اپنے بیٹے لاؤن کو ساتھ تحف اور ہدایا کے پاس یوقنا کے اور لاؤن یوقنا کے پاس قلعہ مین مہینا دو مہینے مقیم رہتا تھا اور آیا تھا لاؤن پاس یوقنا کے ایک مرتبہ عید صلیب مین جو اُسکے کنیسہ واقع قلعہ مین واقع ہوئی تھی اور گیا تھا یوقنا کی زوجہ کے پاس پس دیکھا تھا اُس نے یوقنا کی بیٹی کو ساتھ اُس کی لونڈیون اور پیش خدمتون کے اور وہ آراستہ تھی

لباس اور زیور اور جواہرات سے اور صورت اُسکی مثل روشن چاند کے تھی پس در آئی محبت شدید اُسکی لاونکے دل مین اور چھپایا
اُسنے اسل مرکو تا اینکہ واپس آیا بجانب اعزاز کے اور شکایت کی اُسنے اپنی مان سے پس کہا اُسکی مان نے کہ ای میرے بیٹے ٹھنڈی رکھ
تو اپنی آنکھون کو کہ مین تیرے باپ سے اس امر مین گفتگو کرونگی اور کہونگی اُس سے کہ پیام بھیجیگا حاکم حلب کے پاس پس بیاہ
کردے گا وہ تیرا اپنی بیٹی کے ساتھ پس خوش ہوگیا دل اُسکا جب سُنا اُسنے کلام اپنی مان کا اور اُنھین دنون مین آئے عرب اور
محاصرہ کیا اُنھون نے قلعۂ حلب کو پس مشغول ہوگئے دل اُنکے پس جب آئے یوقنا اعزاز مین اور ہوا معاملہ انکا جو ہوا اور قابض
ہوگیا داود پس بیٹا اُنکے چچا کا اُنپر اور ایک سو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس رکھا داود پس نے اُن سب کو اپنے بیٹے
لادن کے گھر مین اور نگہبان مقرر کیا اُسکو اُنپر اور لادن نے کہا کہ قسم ہی اپنے دین کی کہ یہ بطریق یوقنا میرے باپ سے زیادہ جانتے
ہین علم دین کو اور اگر وہ حق کو اُن عرب کے ساتھ نہ دیکھتے تو اُنکی تبعیت نہ کرتے سوائے اسکے بادشاہ لوگ اُن کا مقابلہ نہ کرسکے اور
اللہ تعالیٰ نے مدد دی ہی اور غالب کردیا ہی اُنکو باوصف اُنکے ضعیف ہونیکے اور میرے دل کو تعلق ہی یوقنا کی بیٹی سے اور مین راستی
کی رائے اور ستودہ امر یہ دیکھتا ہون کہ چھوڑ دون اس قوم کو قید سے اور رجوع کرون مین اُنکے دین کی طرف کہ حق وہی ہی اور پہنچونگا
مین اُسکے سبب سے فوز عظیم کو ملک کریم کیطرف سے اور بیاہ کرونگا مین یوقنا کی بیٹی سے اور تسکین دونگا مین اپنی محبت دل کی کو
اُسکے سبب سے پس جب کہی اُسکے دل نے اُس سے یہ بات متوجہ ہوا وہ یوقنا کی طرف اور بیٹھا اُنکے سامنے اور کہا اے چچا مین نے ارادہ
اور میل کیا ہی تمھارے چھوڑ دینے کا قید سے اور چھوڑ دینے تمھارے ساتھیونکا اور مین نے برگزیدہ اور اختیار کیا ہی تمکو اپنے
باپ اور بادشاہ پر اور تم جانتے ہو کہ جدائی گھر بار اور یگانون کی امر دشوار ہی لیکن ایمان زیادہ توفیق دینے والا ہی کفر سے اور مین نے جان
لیا ہی اس امر کو کہ اس قوم کا دین صحیح اور عقل اُنکی غالب ہی اور ذکر اُنکا تہلیل اور تسبیح ہی اور مین چاہتا ہون تمھارے اور تمھارے ساتھیونکے
رہا کرنیکو اس شرط پر کہ تم میرا بیاہ اپنی بیٹی کے ساتھ کردو اور مہر اُسکا جو تم لوگے میرے نزدیک یہی تمھارا اور تمھارے ساتھیونکا چھوڑ دینا
ہی یوقنا نے کہا کہ ای میرے بیٹے اگر تیرا ارادہ اور میل بجانب اسلام کے ہی پس چاہیے یہ امر بسبب کسی غرض دنیا کے نہو بلکہ خالص واسطے
اللہ تعالیٰ کے ہو اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ قائم اور ثابت رکھیگا تجکو اس کام پر جو تو کریگا اور مین انشاء اللہ تعالیٰ تجکو تیری مراد کو پہونچاؤنگا اور حاصل
ہوگی تجکو عزت دنیا اور آخرت کی کہا لادن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر چھوڑ دیا اُسنے یوقنا اور
اُنکے ساتھیونکو اور دیدیے اُنکو ہتھیار اُنکے اور کہا اُسنے کہ چلو اور تیزی کرو تم اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اور آگاہ ہو تم کہ مین جاتا ہون اپنے باپ کے
پاس سواسطے کہ وہ سوتا ہی اور بیہوش ہی شراب سے پس ماڑ ڈالونگا مین اُسکو اللہ غالب اور بزرگ کی رضامندی مین پھر جلدی گئے لادن
اپنے باپ کے گھر کیطرف پس پایا اُسنے اپنے باپ کو مُردہ ہردون مرگ اور پایا اپنی مان اور بہنون کو اُسکے پاس پس کہا لادن نے کہ گفتے میرے باپ کے
ساتھ یہ امر کیا ہی پس کہا اُن عورتون نے کہ ہمنے کیا ہی پس کہا لادن نے کہ تمنے کسواسطے کیا ہی پس کہا عورتون نے کہ ارادہ کیا ہم نے
اس کام سے رضامندی اور دیدار خدا کا اور تحقیق سُنا تھا ہمنے تیری بات چیت کو یوقنا اور اُسکے ساتھیون سے پس خوف کیا
ہمنے تیری جان پر اسل مرکا کہ نہ پورا ہوسکے گا تیرے لیے وہ امر کہ جو تو چاہتا ہے اور غلبہ کرے گی قوم مسلمانون پر جماعت

رومیون کی اور پہونچگی تیری خبر تیرے باپ تک پس مار ڈالیگا وہ تجکو پس حملہ کیا ہنے اور سخت گیری کی اُسپر پیشتر تجھ سے بسبب دیکھنے تیری تیزی عقل و فہم کے پس خوش ہوے لادن اس حال سے اور پھر گئے وہ بجانب یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے اور آگاہ کیا اُنکو حقیقت حال سے اور بلند کیا اُنھون نے آواز ونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور مارا اور رکھا تلوارون کو رومیون مین پس جنبش مین آیا قلعہ اُن کی تکبیرون سے اور سست کی اور نکل پڑے رومی اپنی جگھون سے اور وہ حیران اور بھول گئے تھے اُنمین ایک دوسرے کو اور واقع ہوا شور قلعہ مین اور دوڑ پڑے رومی اپنی جگہ سے پس لڑے یوقنا اور ساتھی اُنکے رومیون سے اور اُسیوقت آئے طارق بن سنان اور مالک اشتر کے چچا کے بیٹے پس جب جُڑ ہوے اور کان لگایا اُنھون نے آواز پر اور جانا اُنھون نے حال لڑائی کو پھر وہ دونون بجانب مالک اشتر کے اور بیان کیا اُنسے جو کچھ کہ سُنا تھا دونون نے اعزازمین پس کہا مالک اُشتر نے اپنے ساتھیونسے کہ دوڑاؤ تم گھوڑون کو رات کی تاریکی مین اور نہین ہوتی ہی قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پس اُسیوقت چھوڑدین مسلمانون نے باگین گھوڑونکی اور راست کر لیا نیزونکو تا اینکہ پہونچے وہ اعزاز کے دروازے پر اور پائی آہٹ اُنکی لادن بن دادریس نے پس حکم کیا اُسنے اپنے غلامون کو کھول دینے پوشیدہ دروازے کا پس ایسا ہی کیا غلامون نے بعد اُسکے کہ کہا تھا لادن نے اُنسے کہ حاکم راوندان ہماری مدد ہی کو آیا ہی پس جب آئے مالک اُشتر اور ہمراہی اُنکے اعزازمین اعلان کیا اُنھون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجے بشیر اور نذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور دیکھا اہل اعزاز نے اُس معاملہ کو جو در آیا اُنپر اور جانا اُنھون نے کہ ہم لوگ ہلاک ہونگے پس پھینک دیا اُنھون نے ہتھیارونکو اور چلا آئے وہ اُس کلمے سے لفون لفون پس اُٹھا لیا مالک اشتر نے تلوارکو اُنکے اوپر سے اور لیلیا جو کچھ اُس قلعہ مین تھا مال اور لوگون اور لڑکیان اور لڑکون اور قیدیونسے اور شکر یہ ادا کیا یوقنا اور اُنکے ساتھیونکا پس کہا یوقنا نے کہ شکر یہ ادا کرو تم اللہ تعالیٰ کا اور اُس لڑکے کا پھر بیان کیا سب حال اُسکا پس کہا مالک اُشتر نے اذا اراد اللہ امرا هیأ اسبابه **واقدی** رحمہ اللہ نے عبدالرحمن بن جبیر سے روایت کی ہی کہا جبیر نے کہ پوچھا مین نے ابولبابہ بن المنذر سے جو شام کی سب لڑائیونمین ابتدا سے انتہا تک حاضر تھے کہ سبب قتل دادریس کا کیا تھا کہ میرا دل نکار کرتا ہی اُس حال سے اور مین صحت اسکی چاہتا ہون پس کہا ابولبابہ نے کہ جب رکھدیا اہل عرب نے بوجھ اور ہتھیارونکو اور کہا کیا مالک اشتر نے قیدی اور مال اور کپڑے اور ظروف اور سونے اور چاندی کو اور حکم کیا اُنھون نے اُس سبکے نکالنے کا باہر اعزاز کے اور مقرر کیا اُسپر قیس بن سعید کو اور قیس بن سعید حاضر ہوے تھے یرموک کی لڑائی مین اور پہونچا تھا اُنپر ایک تیر پس یک چشم کر دیا تھا اُسنے اُنکو اور رہی حال ابولبابہ بن المنذر کا ہوا تھا اور یہ دونون صحابی حاضر ہوئے تھے جنگ بدر مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب باقی نہ رہا کوئی اعزازمین اُٹھ کھڑے ہوے مالک اُشتر درانحالیکہ چلتے تھے اور پھرتے تھے وہ قلعہ مین اور اُسکو دیکھتے بھالتے تھے پس مقتول دیکھا اُنھون نے دادریس کو اور کہا اُنھون نے کہ کسنے قتل کیا ہی اس ملعون کو پس کہا لادن نے کہ میرے بھائی لوقا نے اُسکو قتل کیا ہی اور وہ مجھ سے سن مین بڑا ہی اور عقل مین مجھ سے زیادہ اور پورا ہی پس طلب کیا اُسکو مالک اُشتر نے اور کہا اُس سے تو نے کیون اُسکو قتل کیا ہی حالانکہ وہ تیرا باپ تھا اور ہمنے نہین سُنا ہی کہ قوم رومیونمین کسی بیٹے نے اپنے باپ کو مار ڈالا ہو سوا تیرے لوقا نے کہا کہ اُٹھایا

اور برانگیختہ کیا مجکو اس کام مین تمھارے دین کی محبت نے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ اس قلعہ کے کنیسہ مین ایک قس زیادہ سن کا ہی
اور ہم اُس سے انجیل پڑھتے تھے اور وہ تعلیم کرتا تھا ہمکو مسائل حلال و حرام کے اور لکھدیتا تھا ہمکو رومی خط سے اور مین ایکدن
اُسکے نزدیک کنیسہ مین تھا اور سوائے میرے اُسکے پاس اور کوئی نہ تھا پس در آئی میرے دلمین یہ بات کہ سوال کرونمین اُس سے
کچھ چیزون اور حالات کا پس کہا مین نے اُس سے کہ ای باپ ہمارے آیا دیکھتا ہی تو کہ ملک شام پر کیونکر عرب غالب ہوگئے ہین اور ریست
ملک شام کے وہ مالک ہوگئے ہین اور شکست دی ہی اُنھون نے ہرقل بادشاہ کے لشکرون کو اور مٹا دیا ہی فوجون کو اور ہم اس امر کا
نہین گمان کرتے تھے کہ عرب اس امر پر قدرت حاصل کرینگے اسواسطے کہ کوئی گروہ انسے زیادہ ضعیف نہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے مدد دی
اور غالب کردیا اُنکو باوصف اُنکے ضعیف ہونیکے پس آیا پڑھا ہی تونے اس حال کو کتب روم اور اُنکے ملاحم یونانیون مین یا نہین پس کہا
قس نے کہ ای میرے بیٹے ہان مین نے اس حال کو پڑھا ہی اور تحقیق کہ آگاہ کیا تھا ہمنے ہرقل بادشاہ کو قبل واقع ہونے اس حال کے
اور قبل آنے عرب کے بجانب شام کے اس امر سے کہ عرب بالضرور مالک ہوجاوینگے اُسکے تختگاہ تک اور ہمنے سُنا ہی کہ اُس قوم کے نبی
نے یہ فرمایا تھا اذا رایت لی الارض فرایت منشارقها ومغاربها وسیبلغ ملک امتی ماذوی لی منها پس کہا مین نے قس سے کہ ای باپ
ہمارے تو کیا کہتا ہی مسلمانونکے نبی کے باب مین پس کہا اُسنے ای بیٹے میرے ہماری کتابونمین یہ لکھا ہی کہ اللہ تعالیٰ بھیجیگا ایک نبی کو حجاز سے
اور تحقیق کہ بشارت دی ہی اُنکی مسیح نے اور مین نہین جانتا ہون کہ یہ وہی ہین یا نہین پس جانا مین نے اس امر کو کہ وہ قس چھپاتا ہی حال کو
بخوف ظاہر اور پراگندہ ہونے اس خبر کے اُس سے پس چھپایا مین نے اس حال کو شب گذشتہ تک پس جب دیکھا مین نے یوقنا اور اُنکے ساتھون
قیدیونکو کہا مین نے کہ یہی یوقنا ہین کہ جنھون نے مار ڈالا اپنے بھائی کو اور سختی کی عرب پر اور لڑے اُنسے پھر رجوع کیا اُنکے دین کیطرف اور یہ ایمان
نہین ہوا مگر سوجہسے کہ جانا اُنھون نے حق کو ساتھ ان عرب کے پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ مار ڈالونمین اپنے باپکو اور چھوڑدون یوقنا اور اُنکے
ساتھیونکو اور پھر دینمین بجانب دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ وہی دین حق ہی اسمین کچھ شک نہین ہی پس جب سوگیا باپ میرا اور وہ بیہوش
تھا شراب سے پس مار ڈالا مین نے اُسکو اور آیا مین واسطے چھڑانے یوقنا کے پایا مین نے اپنے بھائی لادن کو کہ پیشی کی تھی اُسنے پھر اس کام مین
پس کہا اُس سے مالک اُشتر نے کہ ای لڑکے کسواسطے تونے یہ کام کیا لوقا نے کہا بسبب محبت تمھارے دین اور تمھارے نبی کے اور مین
گواہی دیتا ہون باس امر کی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس کہا اُس سے مالک اُشتر نے کہ قبول کیا تجکو
اللہ تعالیٰ نے اور توفیق دی تجکو بھر باہر نکلے مالک اُشتر قلعہ سے اور حاکم کیا قلعہ کا سعید بن عمرو الغنوی کو اور چھوڑا اُنکے ساتھ اکیسو مسلمانونکو
جنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے یوقنا کے ساتھ بھیجا تھا **واقدی** رحمۃ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ اعزاز کی فتح اسی صورت
سے واقع ہوئی اور جو بیان کیا گیا ہی کہ داور پس کی زوجہ اور اُسکی لڑکیون نے اُسکو مارا صحیح نہین ہی پھر مالک اُشتر نے بعد مقرر کرنے
سعید بن عمرو الغنوی کے خدمت اعزاز پر ارادہ کوچ کا بجانب حلب کے کیا مع قیدیون اور مال اور غنائم کے پھر شمار کیا
اُنھون نے قیدیان اعزاز کا پس تھے وہ ایک ہزار مرد جوان رومیون سے اور دو سو پینتالیس مرد بڈھے اور راہب
تھے اور ایک ہزار عورتین اور لڑکیان کنواری وغیرہ تھین اور ایک سو اسی بڑھیان تھین اور دیکھا مالک اُشتر نے

ایک بڈھے راہب کو جو خوشنما پیر بمین اور صاحب وقار تھا پس کہا اُنھون نے کہ اگر سچا ہی گمان میرا پس یہ راہب وہی ہی جسکا حال لوقا برادر لاون نے مجھ سے بیان کیا تھا پھر بُلایا مالک اشتر نے لوقا کو اور کہا کہ آیا یہ وہی ہی جسکا حال تجھنے مجھسے بیا نکیا تھا لوقا نے کہا ہان پس کہا مالک اشتر نے اُس بڈھے سے کہ ہرگاہ وہی تو علما راپنے دین سے پس کیون چھپاتا ہی تو امر حق کو اُسنے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین چھپایا مین نے اُسکو اُسکے مستحق سے ولیکن ڈرتا تھا مین رومیون سے اہل مرکو کہ وہ مجھکو مار ڈالینگے بسوا سطے کہ امر حق بھاری اور بوجھ ہوتا ہی پس کہا اُس سے مالک اشتر نے کہ آیا پھر لگتا تو ہمارے دین کیطرف قس نے کہا کہ پھر دنگا مین تمھارے دین کیطرف مگر یہ کہ مین سوال کرتا ہون تجھسے چند مسائل کا جنکو پایا ہی مین نے لوقا کی انجیل مین پس کہا مالک اشتر نے کہ بیان کر تو مسائل اپنے تا کہ مین سُنون اُسکو پس جب یہ کہا قس نے کلام کرنا ساتھ اُن مسائل کے واقع ہوئی آواز اوپر قلعہ کے پس متوجہ ہوے مسلمان اُسکی طرف اور جلدی کی مالک اشتر نے اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے تا کہ دیکھین وہ کہ مسلمانونکا کیا حال ہی اور گمان کیا اُنھون نے کہ رومیون نے مسلمانون کے ساتھ غدر اور بیوفائی کی ہی پس اُسیوقت دیکھا ایک جماعت مسلمانونکو کہ شور کرتے ہین اور کہتے ہین کہ احتیاط کرو تم اپنی جانونکو اور ہوشیار ہو جاؤ اسوا سطے کہ ہم دیکھتے ہین ایک گروہ کو میخ اور براعہ کی راہ پر اور ہم نہین جانتے ہین کہ اس گروہ کے نیچے کیا ہی پس سوار ہوے مالک ابن اشتر اور دیگر ان مسلمین ہمراہی اُنکے اور متوجہ ہوے درانحالیکہ وہ دیکھتے تھے کہ کون سخت معاملہ پیش آیا ہی اور اُسیوقت دور ہوئی گرد اور دکھائی دیے اُسکے نیچے سے عربی گھوڑے اور سُنہری نیزے اور عمدہ خود اور ہندی تلوارین اور لوگ عرب کے اور اُنکے آگے قیدی اور مال اور بندھے ہوے لوگ ہین پس جب دیکھا مالک اشتر نے اُس لشکر کی طرف تو وہ ایکہزار سوار صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ ہر ایک اُنمین کے دلیر نیزہ باز اور شیر سخت جگر لڑنے والے ہین اور وہ لوہمین ڈوبے ہوے ہین اور پیشرو اُنکے فضل بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بھیجا تھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ اس لشکر کے تا کہ تاخت تاراج کرین وہ میخ اور اُسکے سواد اور دہات کو پس واقع ہوئی تکبیر دونون گروہ سے اور سلام کیا مالک اشتر نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور سلام کیا بعض مسلمانون نے بعض پر اور پوچھا فضل بن عباس نے مالک اشتر سے حال اُسکا پس بیان کیا اُنھون نے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے فتح کیا اعزاز کو اور ذلیل وخوار کیا ہر شخص کو جو اسمین تھا اور بیان کیا سب حال مسلمانون اور یونانیون کا اور کہا اُنسے کہ نہین بازرکھا مجکو کوچ کرنے سے بجانب حلب کے مگر اس قس اور اُسکے سوال کرنے نے پس کہا فضل بن عباس نے اس قس سے کہ کہ جو تجکو کہنا ہی کہا اُسنے اخبرنی ای شئی خلق اللہ من مخلوقاتہ قبل السمٰوٰت والارض قال اول ما خلق اللہ اللوح والقلم ویقال العرش والکرسی ویقال الوقت والمزامان ویقال العدد والحساب ویقال خلق اللہ الاجواہر فصیر منہ ماء ثم عالی منہ العرش لقولہ فی کتابہ وکان عرشہ علی الماء ویقال اول ما خلق اللہ العقل لانہ اراد ان ینتفع بہ الخلق وقیل اول ما خلق اللہ نورًا وظلمۃ ثم دعاھما الی الاقرار بربوبیتہ فانکرا الظلمۃ واقر النور فخلق الجنۃ من النور لرضائہ منہ والنار من الظلمۃ لسخطہ علیہا وخلق ارواح السعداء من النور وارواح الاشقیاء من الظلمۃ لاجل ذلک یرجع کل واحد منھما الی مستقرہ ویقال اول ما خلق اللہ نقطۃ

---

۵ جو یہ کہ اس سے اور پیدا کیا آتش دوزخ کو تاریکی سے بسبب اپنے خشم کے اسیطرح اور پیدا کیا اللہ تعالی نے ارواح نیکو کی روشنی سے اور ارواح بدلوگون کو تاریکی سے اسی سبب سے پھرتا ہی

۶ ہر ایک ان مین کا بجانب اپنے قرارگاہ کے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

فنظر اليها بالهيبة فتضعضعت وسالت وصيرها الفا فجعلها مبتداء كتابه فبسمات من الف كتابه من نقطة وخلق خلقه من نطفة
ثم يميتهم بقبضه ثم يحييهم بنفخه پس جب سُنا قس اعزازنے یہ کلام فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا کہا اُس نے اشهد
ان هذا العلم الذى استانوا به الانبياء وانا اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله پس
جب دیکھا اہل اعزاز نے اپنے قس کیطرف کہ مسلمان ہوگیا وہ اسلام اختیار کیا سبھون نے مگر تھوڑے لوگ اپنے دین پر رہے **واقدی**
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب اہل اعزاز نے بوجہ مسلمان ہوجانے قس کے اسلام قبول کیا میل کیا کوچ کا فضل بن عباس
اور مالک اشتر اور اُنکے ہمراہی مسلمانون نے بجانب حلب کے پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہی خدا کی مین تو مسلمانون کو مُنہ نہ دکھاؤن گا
اسواسطے کہ مین نے ایک بات کہی تھی اور ایک حیلہ تجویز کیا تھا پس نہین پورا ہوا وہ دشمنان خدا پر اور مین ارادہ اور میل
رکھتا ہون انطاکیہ کے جانیکا شاید کہ اللہ تعالیٰ میری مدد کرے اور دشمنون پر مجکو فتحیاب فرماوے پس کہا اُنسے
فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی سے یہ ارشاد فرمایا ہی لیس لك من الامر شئ پس تم اس امر کا
اپنے دل مین بار نہ اُٹھاؤ پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہی اُس خدا کی جسکے دین پر مین ہون کہ نہ پھر جاؤنگا مین مگر ساتھ ایسے کام کے کہ
روشن اور سپید کریگا اللہ تعالیٰ اُس کے سبب سے میرے منھ کو نزدیک مسلمانون کے پھر دیکھا یوقنا نے کہ فضل بن عباس کے
ساتھ دوسو آدمی یوقنا کے یک جدی اور قرابتی اور گھر والے ہین جنکے دلون مین ایمان نے جگہ پکڑی ہی اور وہ لوگ رئیس حلب کے
ہین اور اُنکے لڑکے بالے حلب مین ہین پس لیا اُنکو یوقنا رحمہ اللہ نے اور روانہ ہوے وہ اُن کو ساتھ لیکر بارادۂ انطاکیہ کے
اور پھرے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب رات ہوئی
روانہ ہوے یوقنا اور کچھ تھوڑی رات گذرنے منتخب کرلیا اُنمین سے چار یا چالیس شخصون کو اپنے لیگانون سے اور باقی لوگون
سے کہا کہ تم راہ عام اور راج سے جاؤ اسطرح سے کہ گویا تم بھاگنے والے ہو اہل عرب سے اور مین اور چار شخص اس
راہ سے روانہ ہوتے ہین اور وہ راہ حارم کی ہی اور ایک جا ہونگے ہم تم سب انطاکیہ مین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس
ایسا ہی کیا قوم نے اور یوقنا برابر چلے جاتے تھے یہانتک کہ اُترے وہ دیر سمعان پر جو قریب تھا بحر اسود سے پس پایا یوقنا
نے اُس مقام مین ایک گروہ کو کہ وہ حفاظت راہون کی کرتے تھے پس جب دیکھا اُنھون نے یوقنا اور چار شخص اُن کے
ساتھیون کو دوڑے اُنکی طرف اور پوچھا حال اُنکا پس کہا یوقنا نے کہ مین حلب کا سردار ہون اور بھاگا ہون اہل عرب سے
اور آیا ہون مین ہرقل بادشاہ کے پاس اُن لوگون نے کہا کہ یہ ہمارا ہی تمھارے ساتھ کون ہین یوقنا نے کہا کہ میرے
قرابتی اور قبیلے کے لوگ ہین پس سچا جانا اُنھون نے کلام یوقنا کا اور مقرر کیا یوقنا کے ساتھ مالک اُس جماعت محافظین
راہ نے چند سوارون کو اپنے ہمراہیون سے اور کہا اُن سے کہ لیجاؤ تم ان کو سامنے بادشاہ کے پس لائے وہ لوگ
یوقنا اور اُن کے ساتھیون کو بادشاہ کے پاس پس پایا اُنھون نے بادشاہ کو اُسکے کنیسہ مین اور وہ نماز پڑھتا تھا پس
ٹھہرے وہ یہانتک کہ فراغت پائی اُسنے اپنی نماز سے اور ٹھہرایا اُن سواروں نے یوقنا اور اُنکے ہمراہیون کو بادشاہ کے

اور جس روایت مین ہی کہ قس نے اسلام
پیش کیا اس اعتراض کا
ایک اعتراض کیا تھا
تعالیٰ نے اُس کی
پس وہ خراب اور
اُنکی وضع سے اور
کر بلایا اللہ تعالیٰ نے اُسکو
اللہ کے
اس آیت کو
پس باک
کیا اُن کتاب کا
اور میں کہا
سے پھر جانا
مین اور
اپنی دیسی

۱۲

عرب ہی سے
مین اس کو
جو کہ جس
عیسائی
کر کہ
قابل
جیسا
شریک
مسلمان
نبی سے
وہ
ہوے

پاس اور سجدہ تعظیمی کیا اسکا اور کہا اُس سے کہ بطرش سردار محافظ راہ نے جو دیر سمعان کے نزدیک ہی تیرے پاس بھیجا ہی ان لوگونکو اور یہ شخص کہتا ہی کہ مین سردار حلب کا ہون پس جب سُنا ہرقل نے یہ کلام متوجہ ہوا بجانب یوقنا کے اور کہا کہ تم یوقنا ہو پس کہا اُنھون نے ہان مین یوقنا ہون بادشاہ نے کہا کسوجہ سے تم یہان آئے ہو حالانکہ مین نے یہ سُنا کہ تم پھر گئے ہو بجانب دین عرب کے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تونے حق بات سُنی ہی لیکن مین نہین مسلمان ہوا تھا مگر اس ارادے سے کہ فریب اور مکر کرونمین اُنکے ساتھ اور رہائی پاؤن اُنکی بُرائیون اور اُنکی زبون صورتون سے اور اُنکی بو باس سے اور مین نے اُن سے کہا تھا کہ مین سپرد کرونگا تمکو اعزاز کو اور مار ڈالونگا وہان کے حاکم کو اور لیا تھا مین نے عرب سے ایک سو مرد اُنکے رکسیون سے اور روانہ ہوا تھا مین اُنکو لیکر اور کہا تھا مین نے مسلمانونکے سردار سے کہ بھیجدین وہ میرے پاس یکہزار عرب کو تاکہ جسوقت پہونچینگے وہ اعزاز مین سختی اور بلا ڈالونگا مین اُنپر یہانتک کہ اُنکو ساتھ لیکر چڑھ جاؤنگا مین قلعہ مین پس جب پہونچ جاوینگے وہ اعزاز مین قبضہ کرونگا مین اُنپر اور بھیجونگا مین اُنکو تیرے پاس پس جلدی کی میرے ساتھ داود پس نے اور نہ آگاہ ہوا وہ اُس مرسے جو میرے دل مین تھا اور عتاد کیا اُسنے اپنے جاسوس پر اور معتمد جانا اُسنے مجکو اور گرفتار کر لیا مجکو اور جب جا پہونچے عرب اعزاز کے قلعہ مین مارا اور رکھا اُنھون نے تلوار دون کو وہان کے لوگون مین اور لوقا نے مار ڈالا اپنے باپ کو اور داخل ہوے عرب اور چھڑا لیا اُنھون نے ہم سبکو قید سے پس جب مشغول ہوے وہ لڑائی اور لوٹ مین بھاگا مین اور یہ چار شخص جو ہمارے دین مین ہین تیری طرف کو اور اگر مجکو اپنے دین کے ساتھ محبت نہوتی تو مین اپنے بھائی یوحنا کو نہ مار ڈالتا اور نہ صبر کرتا مین عرب کی لڑائی اور اُنکے محاصرہ کرنے پر اپنے تئین ایکسال تک پس جب یوقنا نے بادشاہ کے سامنے یہ کلام کیا مساعدت اور اعانت کی یوقنا کی بطارقہ اور ملوک نے اور کہا اُنھون نے ہرقل بادشاہ سے کہ یوقنا سچے ہین ہمارے اور ہم مین کوئی شخص مثل یوقنا کے اخلاص قلبی اور راستی اور عبادت اور دیانت مین نہین ہی یوقنا نے کہا کہ ای بادشاہ قریب تر ظاہر ہو جاے کوشش اور کام میرے اور وہ کچھ جو مسلمانونکے ساتھ مین کرونگا اور یہ کہ کیونکر صرف کرونگا مین کوشش کو اُنمین پس جب سُنا ہرقل بادشاہ نے یہ کلام یوقنا کا خوش ہوا وہ اور خلعت دیا اُسنے یوقنا کو وہ لباس بادشاہی جو پہنے تھا اور تاج اور بٹھا دیا اُنکو اور کہا کہ اگر مکتب تجھے لیا گیا ہے تو مین تمکو انطاکیہ کا سردار کرونگا کہ تم انطاکیہ سکندریہ اور دستق یعنی مکے اور والی ہمارے ہوگے پس تعظیم کی اور دعا دی اُسکو یوقنا نے اور ٹھہرے اُسکی خدمت مین پس وہ اس حال مین تھے کہ اُسیوقت محافظ لوہے کے پل کا آیا ہرقل کے پاس اور کہا کہ ای بادشاہ آئے ہین ہمارے پاس دو سو بطریق شہسواران حلب سے کہ وہ اپنے تئین ایک ہی خاندان دو سے بیان کرتے ہین اور وہ قراتی اور بگانے یوقنا ہین اور وہ بھاگے ہین عرب سے پس جب سُنا بادشاہ نے یہ حال کہا یوقنا سے کہ سوار ہو تو لے سکندر دستق اور جا تو اُس قوم پر پس اگر وہ میرے قراتی ہین پس پہونچ گئے تم اپنے لیگا لو نمین اور مین اُنکو تم مین ملا دونگا اور وہ تمھارے ساتھ رہینگے اور اگر وہ تمھارے قراتی نہین ہین پس لاؤ تم اُنکو میرے پاس تاکہ مین اُنکے باب مین راے زنی کرون اور احتیاط کرو تم اس امر سے کہ وہ بھیجے ہوے عرب کے اور ان لوگونسے ہون جنھون نے رجوع کی ہی اُنکے دین کیطرف اہل شیراز اور حاقرا اور رستن اور لبلیک اور دمشق اور حوران سے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ مین ایسا ہی کرونگا پھر اُسیوقت سوار ہوے یوقنا اور سوار ہوے اُنکے ساتھ ہرقلیہ اور سرمدیہ پہونچے لوہے کے پل تک پس ٹھہرے

وہ وہان اور حکم کیا اُنھون نے اُن دوسو کے سامنے لانے کا پس جب دیکھا یوقنا نے اُنکو انکار کیا اُنکی شناسائی سے گویا کہ اُنھون نے قبل سکے انکو نہین دیکھا تھا پھر پوچھا یوقنا نے حال اُنکا پس آگاہ کیا اُنھون نے اسل مرسے کہ ہلوگ بھاگے ہوے ہین اہل عرب سے آئے ہین بادشاہ کے شہر و نمین تاکہ اقامت کرین اُنمین پس مرحبا کہا یوقنا نے پس جب دیکھا اُن لوگون نے حشمت اور خلعت بادشاہ کو یوقنا پر تو پیادہ ہوگئے وہ یوقنا کے سامنے اور بوسہ دیا اُنکی رکاب کا پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ کیونکر رہائی پائی تمنے اہل عرب کے ہاتھ سے پس کہا اُنھون نے کہ ہلوگ نکلے تھے اُنکے سردار کے ساتھ بارادہ ہیج اور براعہ کے پس جب پہرے ہم بارادہ حلب کے لیلیا ہمنے اپنی راہ کو بجانب اعزاز کے پس بایا ہمنے اعزاز کو ملکیت اہل عرب مین پس جب رات ہوئی بھاگے ہم اور طلب کیا ہمنے بادشاہ کے شہرونکو **راوی نے بیان** کیا ہی کہ بادشاہ کے مصاحب اس گفتگو کو سنتے تھے پس حکم کیا اُنکو یوقنا نے سوار ہونیکا پس سوار ہوے وہ اور روانہ ہوے یوقنا اُنکو ساتھ لیکر اور بیان کیا بادشاہ سے اُسکے مصاحبون نے جو سُنا تھا پس خلعت دیے بادشاہ نے اُنکو اور اُتارا اُنکو ساتھ بزرگی اور بخشش نیک کے اور دیا یوقنا کو ایک گھر اپنے قصر کے سامنے پس کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ تو جانتا ہی کہ اس دنیا کی نعمتین ہمیشہ نہین باقی رہتی ہین اور مسیح نے دینا کو ساتھ مردار کے تشبیہ دی ہی اور اُسکے طالب کو بمنزلہ کتون کے بیان کیا ہی کہ کھینچتے ہین اپنی طرف اُسکو جیسا روایت کی گئی ہی کہ تحقیق دیکھا مسیح نے ایک چڑیا کو کہ وہ بہت خوش وضع تھی اور پر اُسکے بہت اچھے رنگ برنگ کے تھے پس دور کیا مسیح نے اُسکے پوست کو پس دیکھا اُسکو بہت بُری صورت سے پس کہا مسیح نے کہ تو کون ہی پس کہا اُسنے کہ مین دینا ہون ظاہر میرا اچھا ہی اور باطن میرا بُرا ہی اور مین نے یہ مثل تجھسے سواسطے بیان کی ہی کہ کوئی جسد جسد سے خالی نہین ہی پس جب متوجہ ہوتی اور آتی ہی دینا کسی کے پاس تو بہت ہو جاتے ہین حاسد اُسکے اور مین ڈرتا ہون تیرے واسطے حسد کرنیوالونسے اس واسطے کہ کلام کرین حاسد میرے باب مین اور دور کرین مجکو ایسے کاموں کے اظہار سے جو مجھسے نہوے ہون پس اگر تیرا دل مجھسے نفرت کرتا ہی پس دور کر تو مجھسے اس کام کو جسپر تونے مقرر کیا ہی اور مین تیرے ہمراہی سے جدا نہونگا ہرقل نے کہا کہ اے دستق یونے نہین مقرر کیا تجکو اس کام پر مگر یہ کہ میرے دلکو تجپر اعتماد ہی اور جو شخص تمھارے باب مین کچھ کلام کریگا مین اُسکو تمھارے سپرد کرونگا کہ تم اُسکے بارہ مین جو تمکو منظور ہوگا پس بوسہ دیا یوقنا نے زمین کو بادشاہ کے سامنے اور ارادہ کیا نکلنے کا پیچھے اُس کام پر جسپر بادشاہ نے اُنکو مقرر کیا تھا اور اُسوقت ایک دہ قاصد ونگا ہرقل کے پاس عرش سے آیا اور بیان کیا اُنھون نے کہ ہم بادشاہ کی بیٹی زیتون کے بھیجے ہوے ہین اور وہ خوفناک ہی اہل عرب سے اور وہ چاہتی ہی تیرے پاس آنیکو تاکہ دیکھے وہ تیرا معاملہ مسلانونسے کیا ہوتا ہی اور طلب کیا ہی اُسنے ایک لشکر تجھسے تاکہ بیڈر ہو جاوے دل اُسکا پس جب سُنا یہ حال کو بادشاہ نے کہا اُسنے کہ اے دستق یوقنا سوا تمھارے اور کوئی اس کام کا اہل نہین ہی پس لے دانہ ہو یوقنا کے ہاتھ کو اور کہا کہ تیرا حکم بخوشی واطاعت منظور ہی اور ساتھ اُنکے بادشاہ نے دو ہزار سوار لوندحیہ اور نیاصرہ سے مقرر کیا پس لے دانہ ہو یوقنا ساتھ دو ہزار سوار اور اپنے ہمراہ ہوگئے اور بلند کی گئی تھی صلیب اُنکے سر پر اور ہمراہ تھے اُنکے کوتل گھوڑے اور پیدل لوگ جو آراستہ تھے زیورون اور لباس حریر اور دیباج اور موتی کی لڑیون سے گندھے ہوے سُنہری تارونسے اور روانہ ہوے وہ ساتھ کوشش اور جلدی کے تا اینکہ پہنچے وہ عرش مین اور لیا اُنھون نے زیتون دختر ہرقل کو جو اُسکی چھوٹی بیٹی تھی اور ہرقل نے اُسکو اس زمین اور معاقل کلماکم اور اُسکا بیاہ منظور کے ساتھ کر دیا تھا

ف ذکر کرنے شاہ کا زیتون دختر ہرقل کے پاس سے
ف ذکر جانے یوقنا کا فرش کو اور پھرنا دہلیز سے ہمراہ دختر ہرقل کے اور ملاقی ہونا شکر ہم بن جبلہ غسانی کا بمقام مرج الصباح

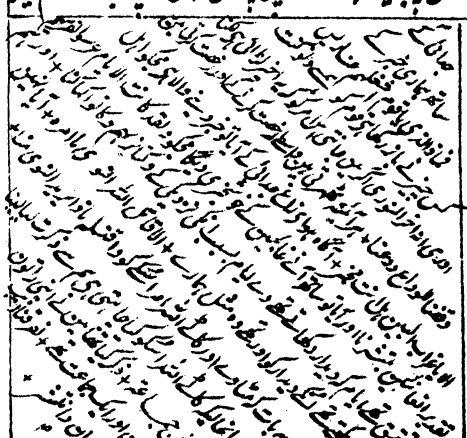
اور نسطورس کو لوگ سیف الضرابتہ کہتے تھے بسبب اُسکی شجاعت کے اور وہ مرگیا تھا یرموک کی لڑائی مین بسبب زخمی ہونیکے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب لیا یوقنا نے ہرقل کی بیٹی کو اور پھرے وہ بطلب انطاکیہ کے پس لیا اُنھون نے بڑی شاہراہ کو اس خیال سے کہ شاید ملے اُنکو کوئی جاسوس مسلمانونکا یا کوئی شخص معاہدین سے پس بھیجین وہ خبر اپنی بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اس شرح سے کہ بحکومت قرار پکڑا ہی اُنھون نے انطاکیہ مین پس پہونچے وہ ایک رات مین بمقام مرج الدیباج کے اور وہ وقت آدھی رات کا تھا اور اُسیوقت چوکنے ہوے گھوڑے رومیون کے اور وہ گروہ جو بطور طلیعہ کے تھا مثل برق کے پیچھے کو پھرا پس کہا یوقنا نے اُن سے کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ ای دستق ہم قریب پہونچے مرج کے پس دیکھا ہمنے ایک اُترے ہوے لشکر کو پس جاسوسی کی ہمنے اُنپر تو معلوم ہوا کہ وہ عرب ہین اور سوتے ہین اور جانور اپنا دانہ چارہ کھاتے ہین اور وہ بیشک مسلمان ہین پس جب سُنا یوقنا نے اس حال کو خوش ہوے وہ اپنے دلمین اور کہا اپنے ساتھیونسے کہ احتیاط کرو تم اپنی جانو نپر اور ہوشیار کرو تم اپنے دلون کو اور آگاہ کرو تم اپنے بھائیون کو اور کوشش کرو اور لڑو اپنے دشمنونسے اور لڑو بادشاہ کی آبرو کے واسطے اور نہ سپرد کرو تم اُسکو اپنے دشمنونکے اور ہوجاؤ تم بہترین گروہ کے اور لڑو تم اپنے مالک کی نعمت کی طرف سے پس جب درآوے لڑائی ہمارے اور اُنکے بیچ مین پس قصد کرو تم اُنکے گرفتار کرلینے کا اور احتیاط کرو تم مار ڈالنے سے اور جان لو تم اس امر کو کہ اہل عرب مع اپنے سردار کے کل ضرور بادشاہ کا مقابلہ کرینگے پس اگر گرفتار ہوجاویگا کوئی شخص ہم مین سے تو ہمکو قیدیون سے معاوضہ کی گنجائش ہوگی اور بعض کتب حکما مین یہ بات لکھی ہی جو انجام کار مین نظر کریگا وہ امان مین رہیگا اور جو چھوڑیگا اپنے کام کو اپنے حالپر تنگی مین پڑیگی جان اُسکی اور جو غدر اور بیوفائی کریگا آویگا اُس پر مکر و فریب دوسرے کا چلو تم ساتھ برکت اور اعانت مسیح کے پس بلند کیا ان لوگون نے نیزونکو اور ڈھیلا کردیا باگونکو اور قصد کیا اُن لوگونکا جو مرج الدیباج مین تھے پس جب آہٹ پائی رومیونکی نگاہبانان لشکر نے جگایا اُنھون نے اپنے ساتھیونکو اور کہا اُنسے کہ ہم آواز لگامون اور گھوڑونکی سُنتے ہین اور ہم نہین جانتے ہین کہ وہ کون قوم ہین پس بیدار ہو اور سوار ہوئی قوم اور استقبال کیا اُنھون نے یوقنا کا اور پکارا اُنھون نے کہ ہلوگ تابع مریم اور صلیب اور مسیح کے ہین پس تم کون ہو دور ہوجاؤ قبل اُسکے کہ حکم کرین تلوارین تمھارے سر و نپر پس جب سُنا یوقنا نے کلام اُنکا کہا اُنھون نے کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ ہم ہرقل بادشاہ کے ہمراہی ہین اور ہم تابع بادشاہ حرب ایہم بن جبلہ الغسانی کے ہین اور بشیر و ہمارا اُسکا بیٹا ایہم ہی پس جب سُنا یوقنا نے یہ کلام پاپیادہ ہوگئے وہ واسطے تعظیم پسر جبلہ کے اور پاپیادہ ہوگئے وہ سب دو ہزار دو سو ہمراہی یوقنا کے ایک ہی ساتھ اور سلام کیا اُسنے اور سلام کیا رومیون نے متصدہ پر اور کہا ایہم بن جبلہ نے یوقنا سے کہ تم کہانسے آتے ہو یوقنا نے کہا مین مرعش سے ہمراہ دختر بادشاہ کے آیا ہون پس تو کہان سے آتا ہی اُسنے کہا کہ مین ہمراہ اورغمہ سے آتا ہون لیا تھا مین نے رسد کو وہانکے لوگونسے پس جب پھرا مین ہمراہ بادشاہ کے گذر کیا مین مسیح دابق مین پس ملاقی ہوا مین ایک گروہ سوار رومنسے اور وہ قریب دو سو کے تھے اور نہین ظاہر ہوتی تھی اُنسے سوا نیلی آنکھ کے پس جب ہم قریب پہونچے اُنکے دوڑے وہ ہمارا طرف بقصد لڑائی شدید کے اور بشیر و اُنکا نہین جلتا تھا لڑائی کی آگ سے اسواسطے کہ وہ سوار حملہ کنندہ اور دلیر ڈرانیوالا اور خیرہ کارنیوالا تھا پس تحقیق ہلاک کیا اُنسے ہمارے مردونکو اور زمین پر گرادیا دلیرونکو اور مین جماعت یکہزار سوار دلیر نیزہ باز اور شمشیر خصومت کرنیوالونکے تھا

پس نہین تھا وہ شخص ہم مین مگر مثل آگ کے ٹکڑے یونہین پس ہر ہم اُسپر حملہ کرتے تھے اور وہ ہمپر حملہ کرتے تھے یہانتک کہ گرفتار کر لیا ہمنے ان سب کو بعد اسکے کہ مار ڈالا اُنھون نے ہم مین سے اپنے دو چند کو اور کوئی سوار اُنکا نہین مارا جاتا تھا مگر یہ کہ مار ڈالتا تھا وہ ہم مین سے دو تین سوار دنکو اور باقی رہا سوار اُنکا سب کے پیچھے پس نہین قدرت ہوئی ہمکو اُسپر اور نہین پہونچا ہم مین کا کوئی اُن تک پس قصد کیا ہمنے اُنکے گھوڑیکا ساتھ تیر کے اور مار ڈالا ہمنے گھوڑیکو پس جب گر پڑا وہ شخص اپنے گھوڑیسے ناگہان در آئے ہم اُسپر اور گرفتار کر لیا ہمنے اُسکو اور جب پوچھا نسب اُنکا تو معلوم ہوا وہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بشیر واس گروہ کے ضرار بن الازور بن طارق ہین اور وہ سب ہمارے ساتھ قید اور بندھے ہوئے ہین لیے جاتے ہین ہم اُنکو بجانب بادشاہ کے پس جب سُنا یونقنا نے کلام ابہم بن جبلہ غسانی کا بیقرار ہوا اور دھڑکنے لگا دل اُنکا لیکن صبر دلایا اُنھون نے اپنے دل کو اور مضبوط کیا خوشی اور سرور کو اور کہا قسم ہے اپنے دین کی کہ ہر آئینہ پہونچا تو ساتھ بڑی بزرگی اور عزت کے بسبب گرفتار کرنے اس جوان یعنے ضرار کے اور مین نے سُنا ہے جو کچھ کیا ہے اُنھون نے ساتھ ویران شام اور شہسواران روم کے پھر روانہ ہوئی قوم بارادۂ ہرقل بادشاہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا مسلمانون نے اعزاز کو اور چھوڑا وہان مالک اشتر نے سعید بن عمرو الغنوی کو اور ملاقی ہوئے وہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور پھرے مسلمان ساتھ مال غنیمت کے بجانب حلب کے اور خوش ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بسبب سلامتی لوگون اور فتح اعزاز کے اور پوچھا حال یونقنا کا پس بیان کیا مالک اشتر نے برسبیل اختصار کے حال اُنکا اور یہ کہ روانہ ہوئے ہین بجانب انطاکیہ کے تاکہ سختی اور بلاڈالین وہ سگ رومی پر اسوجہ سے وہ تمھارے پاس پھر نہین آئے اُنھون نے تجویز کیا تھا ایک حیلہ اور فریب کو اور نہین پورا ہوا مطلب اُنکا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اللہ تعالیٰ اُنکو مددگار اور فتحیاب کریگا اُنکے دشمنون پر اور نگاہ رکھیگا اُنکو پھر لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدۃ عامر بن الجراح عاملہ بالشام الی امیر المؤمنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ اما بعد فان اللہ علینا منہ یستوجب بھا الشکر والحمد من جمیع المسلمین اذ فتح علینا ما استصعب من قلاع الکفار وبلاد الاشرار اذ ذل لنا ملوکھم واورثنا ارضھم وبلادھم واموالھم وان اللہ عز وجل قد فتح علینا قلعۃ حلب واد رفھا باعزاز وان یطرق یوتنا اسلم وحسن اسلام وقد رجع عونا للمسلمین الی الکافرین وقد کتبت ھذا الکتاب ونحن معولون علی المسیر الی انطاکیۃ نقصد طاغیۃ الروم والبقی سواہ من قلاع کاعلمنا ونحن طامعون من اللہ سبحانہ وتعالی بالموعد نا النبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ فزودنا بالدعاء فانہ سلاح المؤمن ودمار الکافر والسلام علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر نکالا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پانچوین حصہ کو مال غنیمت سے اور سپرد کیا اُسکو رباح بن غانم الیشکری کے اور ساتھ کیا اُنکے ایکسو سوار مہاجرین اور انصار سے جسمین قتادہ بن النعمان اور سلمہ بن الاکوع اور عدی بن یسار اور جابر بن عبد اللہ اور مثل ان لوگون کے تھے پس لیا اُنھون نے مال خمس کو اور روانہ ہوئے پھر ملا یا ابو عبیدہ بن الجراح نے ضرار کو اور ساتھ کیا اُنکے دو سو سوار دنکو اور حکم اُنکو کیا اس مرکا کہ قصد کرین وہ بجانب ارشام کے اور تاخت تاراج کرین پس سوار ہوئے ضرار بن الازور اور

دو سو سوار آگے اور روانہ ہوے ساتھ اُنکے سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور برابر چلے جاتے تھے ضرار بن الازور اور ساتھی اُنکے اور آگے اُنکے ایکمرد معاہد تھا جو اُنکو راہ بتلاتا تھا پس جب پہونچے وہ مرج وابق تک کہا معاہد نے اُنسے کہ دانہ چارہ دو تم اپنے گھوڑونکو اور آرام کرو تم ایک ساعت پس جب صبح ہوگی قصد کرنا تم اللہ تعالیٰ کی قوت اور اطاعت سے پس اُترے وہ لوگ وہان اور دانہ چارہ دیا اپنے گھوڑونکو اور سورہے پس نہین آگاہ اور خبردار ہوے وہ مگر اُسوقت کہ ابہم بن جبلہ نا گہان آپڑا اُنپر پس جب واقع ہوئی آواز سوار ہوے ضرار بن الازور اپنے گھوڑے پر اور ایکسو ہمراہی اُنکے اُنسے نزدیک تھے اور ایک سو باقی ماندہ نہین سیدار ہوے مگر اُسوقت کہ چھیالیا اُنکو گھوڑون نے اپنی ٹاپون سے اور بھاگ گئے گھوڑے اُنکے شور وغل سے پس لڑے وہ پیدل ہوکر اور نہین پہونچے اُن تک دشمن اُنکے تا اینکہ مارڈالا ہر ایک نے اُنمین سے اپنے خصم کو اور ضرار بن الازور کا یہ حال تھا کہ پکارا اُنھون نے اپنے ساتھیون کو اور کہا کہ ای جوانمردان عرب یہ دشمن تمھارے ہین کہ ناگہان درآئے ہین تمپر بوقت تمھاری غفلت کے اور وہ عرب ہین مثل تمھارے اور یہ اچھا وقت ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک پس آگے بڑو تم اپنے ارادون کو اور نہ بدولی کرو اسواسطیکہ تم جانتے ہو کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی الجنۃ تحت ظلال السیوف اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین سمرہ بن عامر نے جو مرج وابق مین ضرار بن الازور کے ساتھ تھے بیان کیا ہی کہ ربیعہ بن معبر بن ابی عون ہمارے ساتھ تھے اور تھے وہ فصحاے عرب سے اور نہین کلام کرتے تھے وہ مگر ساتھ خوشی اسلوبی اور وزن اور قافیہ کے اور جب وہ بدیہہ کلام کرتے تھے تو سننے والے متحیر ہوتے تھے اُنکی خوش کلامی سے اور اُن کے کلام مسجع کو سنتے تھے اور اُسکو یاد کر لیتے تھے پس جب سُنا اُنھون نے ضرار بن الازور کو کہ وہ ترغیب دیتے ہین لڑائی پر اور گشت کرتے ہین ہمارے بیچ مین کہا ربیعہ نے یا فتیٰ ربیعۃ ومضر ھذا یوم لہ ما بعدہ وقد علمتم قربہ وبعدہ ولن تنالوا الجنۃ الا بالصبر علی المکارہ واللہ تعالیٰ عرض السموات جنۃ محفوفۃ بالمکارہ واعلی الدرجات درجۃ الشہادۃ فارضوا بالقلیل الشہادۃ فھذا الجہاد قام علی ساقہ فبدا النفاق فلسواقہ واخفتے نفاقہ فی اسواقہ انما انتم اصحاب النصر قاتلتم بالثبات والمصابرۃ وادوح للمصطفیٰ بثباتکم وقد موا الزم بصفانیاتکم وایاکم ان تولوا الادبار فتسخطوہ جبوا غضب الجبار واعلموا ان الصبر والثبات جندان منصوران فمن ظاب دارا البقا حاز علیہ ما یلقے فصحوا طلبکم تنالوا ما ربکم وحققوا احمدتکم تنالوا بنیتکم وطھنوا الصدور تنالوا الحور وشرعوا الاسنۃ تنالوا الجنۃ واعتمدوا الصبر تنالوا النصر وایاکم ان توافقوا الکفار من حملھم واعدلوا عن طریق قومھم وفعلھم قال اللہ تعالیٰ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ثم قال معلما ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا تم بین من یعلم السر لکنون قال یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون سیروا فقد سبق لکم دون واجتھدوا فقد فاز المجتھدون یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون

ابن عامر نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ تحقیق کھل گئے دل ہمارے اُنکے کلام سے اور حملہ کیا ہمنے منتصرہ پر اور ضرار بن الازور ہمارے آگے تھے اور وہ یہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے پھر حملہ کیا ضرار بن الازور نے اور ہم اُنکے پیچھے تھے اور حرج کیا ہمنے اپنے نیزون اور تلوارون کو منتصرہ مین اور پیش آئی ہمکو ایسی لڑائی جو بیان نہین ہو سکتا ہی اور ضرار بن الازور مثل آگ کے لکڑی مین تھے اور ایہم بن جبلہ تعجب کرتا تھا بوقت لڑائی اور حملون اور شمشیر زنی سے پس حکم کیا اُسنے اپنی قوم سے اس امر کا کہ قصد کرین اُن کے گھوڑے کا اپنے تیرون اور نیزون سے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے پس گر پڑا گھوڑا اور گر پڑے ضرار بن الازور اُسکی پشت سے اور ہجوم کیا اُنپر منتصرہ نے پس لیلیا اُنکو اور شیکن باندھلین اور باقی اُنکے ہمراہیون کو بھی قید کر لیا اور روانہ ہوے بارادہ انطاکیہ کے پس ملاقی ہوا وہ یوقنا اور بادشاہ کی بیٹی سے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین **واقدی** رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضرار بن الازور کے ساتھ موجود تھے جسوقت وہ قید کیے گئے تھے پس جب رات ہوئی چلے اور بھاگے سفینہ بامید پہونچنے کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس سامنے آیا اُنکے ایک بڑا شیر اثناے راہ مین پس کہا اُنھون نے کہ اے ابا الحارث مین سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور یہ میرا حال ہی پس متوجہ ہوا شیر درانحالیکہ ہلاتا تھا وہ اپنی دم کو یہانتک کہ کھڑا ہوا سفینہ کے پہلو مین اور ڈکارا اُسنے سفینہ نے بیان کیا ہی کہ چلا مین اور وہ شیر میرے پہلو مین تھا تا اینکہ آیا مین اپنی صلح کی جگہ مین پھر چھوڑا اُسنے مجکو اور چلا گیا **واقدی** رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پہونچے سفینہ صرف اپنی ذات سے لشکر مین اور آگاہ کیا اُنھون نے مسلمانون کو حال قید ہونے ضرار بن الازور اور اُنکے ہمراہیون سے پس سخت وہ شوار گذرا یہ امر مسلمانون پر اور روے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما ضرار بن الازور کے قید ہونے پر اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور پہونچی خبر ضرار کی بہن خولہ کو پس کہا اُنھون نے انا للہ وانا الیہ راجعون یا بن ام لیث شعری فی السلاسل اغلولک ام بالحدید قیدوک پھر وہ بیان کرتی تھین رنج واندوہ اپنا اشعار مین **واقدی** رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ بجا ہوئین وہ عورتین عربیہ خولہ کے گھر مین جنکے یگانے ضرار بن الازور کے ساتھ قید ہوے تھے پس وہ روتی تھین اپنی اولاد پر اور منجملہ اُنکے مرزوعہ بنت عملوق حمیریہ تھین اور وہ بڑی فصیح تھین اپنے زمانہ مین لوگونسے اور وہ روتی تھین اپنے بیٹے صابر بن اوس پر جو قید ہو گئے تھے پس پکارتی تھین اپنے بیٹے کا نام لیکر



اور وہ اشعار مصیبت کے پڑھتی تھین پس جب فراغت پائی اُنھون نے گریہ اور بکا اور اشعارت کہا اُسنے سلمہ بنت سعید نے جو بڑی زاہدہ اور عابدہ تھین کہ آیا اسی کام کا تمکو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہی نہین حکم دیا ہی اُسنے مگر صبر کرنیکا اور صبر پر وعدہ اجر کا تمسے کیا ہی آیا نہین سُنا ہی تمنے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون اور تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ثواب مین عوض ہی تمھاری مصیبتون کا اور جو بات دینا کے گذر جانے سے تمھارے نزدیک ٹھہری ہوئی ہی اُسمین یہ معاملہ تمھارے رنج اور اندوہ کا پند اور نصیحت ہی پس خاموش ہوئین عورتین اور تعزیت کی آپسمین ایک نے دوسری کی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا ال خمس کا اور خط ابو عبیدہ بن الجراح کا پاس امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ابن غانم العبشکری کے پس جب آئے وہ مدینہ طیبہ مین واقع ہوا شور اُنکے آنیکا پس یکجا ہوے لوگ مسجد شریف مین تاکہ سُنین وہ حال حلب اور اجرا دہانکے محاصرہ اور لڑائی اور فتح کا پس جب آئے رباح سلام کیا اُنھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھون کا اور دو رکعت نماز پڑھی روضۂ مقدس مین اور سلام کیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر سامنے کیا مال خمس کو حضرت عمرؓ کے اور سپرد کیا خط اُنکو پس جب پڑھکر سُنایا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کو شور کیا اُنھون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور لکھا حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہؓ بن الجراح کو یہ کہ جاؤ تم انطاکیہ کو اور نہ باز رکھے تمکو کوئی چیز وہان کے جانے سے اور روانہ کیا جواب ساتھ رباح بن غانم کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا جواب خط کا پاس ابو عبیدہؓ بن الجراح کے روانہ ہوے وہ اُسی دن لطلب انطاکیہ کے اور حال یوقنا رحمہ اللہ اور ایہم بن جبلہ اور اُنکے ساتھیونکا یہ گذرا کہ روانہ ہوے وہ بجانب انطاکیہ کے اور بیشتر روانہ ہوا خوشخبری دینے والا پاس ہرقل بادشاہ کے ساتھ آنے اُسکی بیٹی اور ایہم بن جبلہ اور یوقنا اور دو سو قیدی کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس حکم کیا ہرقل نے کنیسہ کے آراستہ کرنے اور اُسمین فرش بچھانے کا اور دین خیرات اور خلعتین غربای روم کو اور نکلا لشکر بادشاہ کا واسطے اُنکی ملاقات کے ہمراہ اُسکے بھتیجے فورین کے اور داخل ہوئی قوم اپنے لباس اور زینت مین اور پاپیادہ ہوگئے بادشاہ کے لوگ سامنے دختر بادشاہ کے اور نکلے سب رہنے والے انطاکیہ کے اور تھا وہ دن مجمع عام کا اور آگے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بندھے ہوے تھے اور رومی گالیان دیتے تھے اُنکو اور گرد تھے اُنکے لوگ ایہم بن جبلہ کے اور گئی بادشاہ کی بیٹی اپنے باپ کے قصر مین اور داخل ہوے لوگ بادشاہ کے پاس وہ جھکے وہ بجانب زمین کے بادشاہ کے سامنے واسطے تعظیم کے پس خلعت دیے اُسنے ایہم بن جبلہ اور یوقنا اور بڑے لوگونکو اور بلایا

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سامنے اپنے اور وہ رسیونمین بندھے تھے پس جب ٹھہرے وہ لوگ سامنے اُسکے چلا کر کہا
اُسنے مصاحبون اور خادمون سے کہ زمین بوسی کرین وہ واسطے بادشاہ کے پس نہین التفات کیا صحابہ نے اُنکی طرف کو اور نہین آمادہ
ہوے اُنکے کلام مین پس کہا اُنسے سرورندنے جو بڑا مصاحب بادشاہ کا تھا کہ کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ نہین تعظیم کرتے ہو تم
بادشاہ کے فرش کی ساتھ سجدے کے اُسکے سامنے پس کہا حنزار بن الازور نے کہ ہم مخلوق کا سجدہ روا نہین رکھتے ہین اور ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ٹھہرے صحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سامنے ہرقل کے گفتگو کی اُسنے صحابہ سے بدون واسطہ مترجم کے اور ارادہ کیا اُسنے اس گفتگو بلا واسطے سے اس امر کا کہ بطارقہ اور مصاحبے
اُسکی نہین سُنین تھین وہ باتین جو باتین کی تھین اُسنے بطارقہ سے جب فرمان بھیجا تھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے پاس اور حال
یہ گذرا تھا کہ ہرقل نے یکجا کیا تھا اپنے بطارقہ اور مصاحبین کو اور کہا تھا کہ یہ وہی نبی مبعوث ہین جنکی بشارت مجکو مسیح نے دی ہی
اور حاکم وقت کے ہونگے اور اُمت اُنکی بہترین اُمتون کی ہوگی کہ باقی رہیگی اس زمانہ مین اور آگاہ ہو کہ دین اُنکا بدلا نجایگا اور ضرور
دین اُنکا ظاہر ہوگا یہانتک کہ بھر لیگا پورب اور پچھم کو پھر کہا تھا اُنسے ہرقل نے واسطے ادائے جزیہ کے پس جب سُنا اُنھون نے اس کلام کو
گھبرائے اُسکے قول سے اور ارادہ کیا تھا اُسکے مار ڈالنے کا پس چاہا اُسنے اسدن اس امر کو کہ ظاہر کرے اُسکے واسطے حقیقت اپنے
کلام سابق کی اور اُسنے اس امر سے سوائے اصلاح اور بہتری اُنکے حالونکے اور کچھ نہین چاہا تھا پس کہا اُسنے صحابہ سے کہ کون شخص عرب
دیگا تم مین سے میرے سوالات عظمیٰ کا پس اشارہ کیا صحابہ نے بجانب قیس بن عامر الانصاری کے اور وہ بڑے مسن اور واقف کل
حالات اور معجزات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے پس جب اشارہ کیا صحابہ نے بطرف قیس بن عامر کے پس کہا اُنھون نے
بادشاہ سے کہ تجکو جو کہنا ہو پس کہا ہرقل نے کہ کیونکر نازل ہوئی تھی اُنپر وحی ابتداے کار مین پس کہا قیس بن عامر نے کہ بوجہا تھا
اس سوال کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک مرد نے اہل مکہ سے جنکا نام حارث بن ہاشم تھا اور مین اُسوقت حاضر تھا پس کہا
حارث نے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر آپ پر وحی آتی ہی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کبھی آتی ہی مجھپر وحی مثل
زلزلہ آواز شدید کی کھیونکے اور اُسکی گرانی مجکو معلوم ہوتی ہی پھر منقطع ہوجاتی ہی وہ آواز مجھسے اور تحقیق مین یاد کر لیتا ہون جو کچھ وہ آواز کہتی ہی اور کبھی آدمی کی
صورت پر فرشتہ میرے پاس آتا ہی اور مجھسے کلام کرتا ہی پس یاد کر لیتا ہون مین جو وہ کہتا ہی اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہی کہ تری تھی وحی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جاڑے کے دن مین پس منقطع ہوتی تھی وحی اُن سے اور اُنکی پیشانی مبارک سے پسینہ جاری ہوتا تھا پھر قیس بن عامر نے
کہا کہ ابتداے وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ اچھی خوابون کے تھی اور نہین دیکھتے تھے آپ کسی خواب کو مگر یہ کہ وہ ظاہر
ہوتا تھا مثل سپیدی صبح کے پھر دوست رکھتے تھے آپ اپنی تنہائی کو پس تنہا جاتے تھے آپ غار حرا مین اور متواتر راتین وہان گذارتے تھے
پس وہ برابر اسی حالت مین تھے تا اینکہ آیا امر حق اور وہ غار حرا مین تشریف رکھتے تھے پس آیا اُنکے پاس ایک فرشتہ اور کہا اُسنے کہ پڑھو تم پس فرمایا آپ نے
کہ مین پڑھنے والا نہین ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ لیلیا اُس فرشتے نے مجکو دوبارہ یہانتک کہ محنت اُسکی مجکو
معلوم ہوئی پھر چھوڑ دیا اُسنے مجکو اور کہا کہ پڑھو تم مین نے کہا کہ مین نہین پڑھنے والا ہون پس لیلیا اُسنے سہ بارہ مجکو اور ڈھانپ لیا مجکو پھر چھوڑ دیا

فی ذکر سوال ہرقل کا قیس بن عامر الانصاری سے ۱۲

اور کہا اقرأ باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربك الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم پس پھرے وہان
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درانحالیکہ جنبش کرتا تھا گوشت میان کتف اور گردن مبارک کا پس داخل ہوے خدیجہؓ بنت
خویلد کے پاس اور فرمایا کہ کپڑا اُڑھاؤ مجھ پس کپڑا اُڑھایا لوگون نے آپ پر تا اینکہ جاتا رہا خوف آپسے پس آگاہ فرمایا آپنے خدیجہ کو
حال سے اور کہا مجکو اپنی جان کا بڑا خوف ہی پس خدیجہؓ نے کہا قسم ہی خدا کی کہ اللہ تعالیٰ آپکو کبھی اندوہگین نکریگا اسواسطے کہ آپ
پاس یگانگت کا کرتے ہین اور بار اُٹھاتے ہین یتیم کا اور تیمارداری کرتے ہین محتاج کی اور مہمانی کرتے ہین مہمان کی اور بیان کیا قیس نے
تمام اس حدیث کو اور کہا کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اُسی حال مین کہ مین چلا جاتا تھا دفعۃً سُنا مینے ایک آواز کو
آسمان سے پس بلند کیا مینے اپنی نگاہ کو پس تھا وہ ایک فرشتہ جو آیا تھا میرے پاس غار حرا مین اور وہ بیٹھا تھا ایک کرسی پر آسمان اور
زمین کے بیچ مین پس خوفناک ہوا مین اُس سے اور واپس آیا مین اور کہا مینے کہ کپڑا اُڑھاؤ مجکو پس نازل فرمایا اللہ غالب اور بزرگ
نے اس آیت کو یا ایھا المدثر قم فانذر وربك فکبر وثیابك فطھر والرجز فاھجر پس آئی وحی اور پے درپے آنے لگی اور کہا قیس بن
عامر نے بادشاہ روم سے کہ تھا مین ایک روز ہمراہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسجد شریف مین کہ اُسیوقت آیا آپکے پاس
ایک مرد شتر سوار پس بٹھایا اُسنے شتر کو صحن مسجد مین اور رسی مین باندھ دیا اُسکو پھر کہا اُسنے کہ تم لوگون مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کون شخص ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکیہ دیے بیٹھے تھے پس کہا ہمنے کہ روشن اور سپید رنگ تکیہ دینے والے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہین پس کہا اُس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یا ابن عبدالمطلب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین نے منظور کیا تیرے
جواب دینے کو پس کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مین آپ سے سوال کرونگا اور بار گران ڈالونگا آپ پر مسائل مین پس نہ
بے نیاز کرین آپ میرے اوپر اپنی ذات مبارک کو پس فرمایا آپنے سوال کر تو اُس چیز سے جو ظاہر ہوئی ہی تجکو پس کہا اس مرد نے کہ
سوال کرتا ہون مین بہ قسم آپکے پروردگار اور پروردگار سابقین کے آیا اللہ تعالیٰ نے آپکو سب آدمیون پر بھیجا اور نبی کیا ہی آپ نے فرمایا
کہ ہان پھر اس نے کہا کہ قسم دلاتا ہون مین آپکو خدا کی کہ کیا اللہ تعالیٰ نے فجگانہ نماز پڑھنے کا آپ کو حکم دیا ہی حضرت نے ارشاد فرمایا ہان
اُسنے کہا کہ سوال کرتا ہون مین آپسے بہ قسم آپکے پروردگار کے کہ آیا اللہ تعالیٰ نے حکم ایک مہینے کے روزہ کا تمام سال مین دیا ہی آپنے
ارشاد فرمایا ہان کہا اُسنے کہ سوال کرتا ہون مین آپسے بہ قسم آپکے پروردگار کے کہ آیا اللہ تعالیٰ نے حکم اس امر کا آپکو دیا ہی کہ لیوین
صدقے کو ہمارے دولتمندون سے پس تقسیم کرین آپ اُسکو محتاجون پر آپ نے فرمایا ہان اُس مرد نے کہا کہ ایمان لایا مین
ساتھ اُس چیز کے جسکو آپ لائے ہین اور مین ایلچی ہون اور میرے پیچھے ایک قوم ہی اور مین ضمام بن ثعلبہ ہون ایک شخص
قوم بنی سعد بن بکر سے ہرقل نے قیس بن عامر سے کہا کہ قسم ہی تجکو اپنے دین کی کہ کیا معجزات تمنے اُنکے دیکھے ہین قیس نے کہا کہ تھا
مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین پس آیا ایک عرابی اور نزدیک ہوا اُنسے پس فرمایا اُس سے مصطفے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ اُس اعرابی نے کہا کہ کون شخص اس کلام کا گواہ ہی آپنے فرمایا یہ
درخت بلایا اُس درخت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ کھڑا ہے میدان مین تھا پس آیا وہ درخت درانحالیکہ پھاڑتا تھا زمین کو تا اینکہ تم

سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس طلب گواہی کی آپنے اُس سے پس کہا اُسنے انت محمد رسول اللہ پھر واپس گیا وہ نبی جگہ پر پس کہا قیس سے ہرقل نے کہ پاتے ہین اپنے علم اور کتابون مین اس امر کو کہ ایک مرد اُنکی اُمت سے جسوقت ایک گناہ کریگا تو لکھا جاویگا اُسپر ایک ہی گناہ اور جسوقت وہ ایک نیکی کریگا لکھی جاوینگی اُسکے واسطے دس نیکیان پس کہا اُس سے قیس بن عامر نے کہ یہی صفت اُمت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اسواسطے کہ ہمارے قرآن مین مذکور ہی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا ومن جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلھا پس کہا ہرقل بادشاہ نے کہ جانو تم اس امر کو کہ وہ نبی جنکی بشارت عیسیٰ مسیح نے دی ہی وہ گواہ ہونگے دنیا مین اور گواہ ہونگے لوگو پر قیامت کے دن قیس بن عامر نے کہا کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہی کہ وہ گواہ ہین دنیا مین جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی انا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا اور گواہی اُنکی عالم آخرت مین پس کہا ہی ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب بزرگ مین وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا اور گواہی اُنکی اُمت کی پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا لتکونوا شھداء علی الناس پس کہا ہرقل نے کہ وہ تضمن جنکا تمنے وصف بیان کیا ہی آیا حکم کیا ہی اللہ تعالیٰ نے بندونکو اس امر کا کہ جاوین وہ انکی حیات مین اُنکی طرف اور درود بھیجین اُنکی حیات مین اور بعد اُنکی موت کے اُسپر پس کہا قیس نے ہان اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہرقل نے کہا کہ وہ نبی جنکا وصف عیسیٰ مسیح نے بیان کیا ہی جاوینگے آسمانپر اور کلام کریگا اُسنے پروردگار اُنکا پس کہا قیس نے کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہی اللہ غالب اور بزرگ نے کہا ہی سبحٰن الذی اسری بعبدہ لیلا قیس بن عامر نے بیان کیا ہی کہ بادشاہ کا ایک بطریق تھا اور وہ سنتا تھا ہمارے کلام کو اور وہ اصل تھا انکے دین مین پس کہا اُس بطریق نے کہ اے بادشاہ جن نبی کا تونے ذکر کیا وہ بعد ازین مبعوث ہونگے ضرار بن الازور نے کہا کہ جھوٹی ہے یہ داڑھی ناپاک تیری اے کتے روم کے اور وہی نبی عربی مبعوث اور مشہود تورات اور انجیل اور زبور اور فرقانمین مین اور وہ ہمارے نبی ہین مگر پردہ کفر نے باز رکھا ہی تمکو اُنکے پہچاننے سے پس کہا ہرقل نے کہ تمنے بے ادبی کی جبکہ کاٹا تمنے ہمارے کلام کو ہمارے دین مین پس تم کون ہو قیس بن عامر نے کہا کہ یہ ضرار بن الازور بن طارق الحجازی صاحب معرکہ ہائے مشہور ہین پس کہا بادشاہ نے کہ یہ وہی ہین جنکا حال مین نے یون سنا ہی کہ وہ کبھی پیدل لڑتے ہین اور کبھی سوار ہوکر لڑتے ہین اور کبھی برہنہ تن بغیر کپڑے کے لڑتے ہین قیس نے کہا کہ ہان وہی ہین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ مجکو روایت اس امر کی پہونچی ہی کہ جب سنا بطریق نے قطع کرنا ضرار کا اُسکے کلام کو سامنے بادشاہ اور مصاحبین اور بطارقہ کے چھپایا اُسنے غصے اور خشم کو اور اُٹھ کھڑا ہوا وہ بادشاہ کے سامنے سے پس خشمناک ہوے بطارقہ اور مصاحبین بسبب بطریق کے پس جب دیکھا ہرقل نے اُن لوگون کے خشم اور غضب کو ڈرا وہ اپنی جان پر اُن لوگون سے پس کہا اُسنے کہ کاٹ ڈالو تم ضرار کو اپنی تلوارون سے پس لیلیا ضرار کو تلوارون نے ہر طرف سے اور پہنچے اُنپر وار تلوار کشونکے پس مارے خشونے چودہ وار تلوار کے مگر وہ کارگر نہین ہوے تھے بسبب اُسکے کہ چاہا اللہ تعالیٰ نے نجات ضرار کی پس جب دیکھا بطریق نے یہ حال بیٹھا وہ اور کہا اُسنے کہ کاٹ ڈالو تم اُنکی زبان کو پس جب سنا یوقنا رحمہ اللہ نے یہ کلام کہا اُنھون نے اپنے بیٹے سے جو ایکسو کی جماعت مین تھے کہ قسم ہی خدا کی نہ چھوڑونگا مین اس لعین کو کہ جگہ پکڑے وہ کسی مرد پر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس آگے

بڑھے یوقنا اور بوسہ دیا زمین کو اور کہا کہ اے بادشاہ یہ بات بہتر نہین ہو بلکہ رائے مناسب چھوڑ دینا اس جوان کا اُسکے حال پر ہے پس اگر زندہ رہیگا جوان کل کی صبح تک تو نکالینگے ہم اُسکو شہر کے دروازے پر اُسکی گردن مارینگے ہم روبرو لوگونکے پس آرام حاصل کرینگے اس امر سے دل رومیونکے سو اسطے کہ انکے دلون پر وہ امر ہی جو بیان نہین ہو سکتا ہو بسبب بڑ جانے اس جوانکے اُنکے پدر ارطبون اور بیٹے کو علاوہ برین پہونچیگی خبر عرب کو پس بڑی سستی مین ڈالینگے ہلوگو نکو اس معاملہ سے اور نہین چاہا تھا یوقنا نے اس کلام سے مگر نجات ضرار بن الازور کی اُسوقت مین اور کہا تھا یوقنا نے کہ جب گذریگی رات لوٹ جائیگا غصہ قوم کا اُنسے راوی نے بیان کیا ہی کہ بہتر جانا بادشاہ نے یوقنا کی راے کو اور کہا اُسنے یوقنا اور اُسنکے بیٹے سے کہ اوتم دونون اس شخص کو اپنے پاس اور نگاہ رکھو تم رات بھر اسکو پس لیا یوقنا اور اُسکے بیٹے نے ضرار بن الازور کو اور لائے وہ دونون اُنکو اپنے گھر مین برہنہ کیا اُنکے بدن کو اور دیکھا نشان زخم تلوارونکو کہ نہین کاٹا تھا کسی رگ اور پٹھے کو بسبب لطف اور مہربانی اللہ کے اُنکے حال پر پس ٹانکے لگائے یوقنا اور اُسکے بیٹے نے اُنکے زخمونپر اور ڈالا اُنمین دوا کو اور کھانا کھلایا اور پانی پلایا اُنکو پس کھولا ضرار نے اپنی آنکھونکو اور نہین جانتے تھے کہ یوقنا نے بُرائی اور بلا ڈالی ہی رومیونپر بلکہ وہ جانتے تھے کہ یوقنا مرتد ہوگئے ہین پس کہا ضرار نے اُنسے کہ اگر تم دونون کافر ہو پس بتحقیق اللہ تعالی نے فرمانبردار کیا ہی تمکو میرے واسطے تا انیکہ علاج کیا تمنے اس چیز کا جو رنج دیتی تھی میرے بدنکو اور اگر تم دونون مسلمان ہو پس نجشائی اور مہربانی کرو تمکو اور شاید کہ اللہ تعالی جمع کرے میری پریشانی کو ساتھ ایک ضعیفہ بزرگ کے حجاز مین کہ بلند ہوتی تھی اُنسے آواز نالہ اور رونیکی اور دعا کرتی تھین وہ دن رات حالانکہ وہ جانتی تھین میرے انداز اور پریشانی نے ایسے معاملات کو سو اسطے کہ مین ایک باقی ماندگان اُنکے دوستونسے ہون اور میری ایک بہن ہی ہمارے لشکر مین بتحقیق پوشیدہ ہی حال میرا اُنپر پس اگر ممکن ہو تمسے تو پہونچا دو تم میری بہن کو سلام اور آگاہ کرو تم اُنکو میری جگہ اور حال سے اور کیونکر ہو سکتا ہو کفار سے کلام میرا پس بہن میری آگاہ کردیگی میری اُنکو اور لکھیگی وہ حال میرا اُنکو اور کہا کہ لکھو تم میری طرف سے میری بہن کو پھر لکھایا اُنکو اور پڑھے اُنھون نے یہ اشعار اشعار

الا ایها الشخصان بالله بلغا	سلامی الی اطلال مکة والحجر
آگاہ ہو اے وہ شخص واسطے اللہ کے پہونچا دو تم دونون	میرے سلام کو بجانب آثار اور تودہ ہاے مکہ اور حجر کو
ولقیتما ما عشتما فی الف نعمة	بعز واقبال یدوم مع النصر
اور ملو تم دونون جبتک زندہ رہو تم ہزار نعمت کو	ساتھ بزرگی اور اقبال کے ہمیشہ رہے وہ اقبال ساتھ مدد اور فتح کے
ولا ضاع عند الله ما تصنعانه	فقد خف عنی ما وجدت من الفقر
اور نہین رائگان ہوا نزدیک اللہ کے جو کچھ کیا ہو تم دونون نے نیکی سے	پس بتحقیق سبک ہوگئی اور جاتی رہی مجھسے وہ چیز جو پایا تھا مین نے غمی اور برحال سے
بصنعکما الی نلت خیرا و رحمة	کذلك فعل الخیر بین الوری یجری
بسبب نیکی کرنے تم دونونکے میرے ساتھ پہونچا مین بہتری اور آرام اور مہربانی کو	اسیطرح کار نیک درمیان خلائق کے جاری اور یادگار رہتا ہے
ومالی وبیت الله موتی وانما	ترکت عجوزا فی المهامة والقفر
اور وہ خواہش اور آرزو جو مجھکو ہو وہ بیت اللہ مین مرنا میرا ہو اور نہین ہو وہ آرزو	کہ چھوڑا تھا مین نے ایک ضعیفہ کو بیچ بیابان اور زمین بے آب و گیاہ کے

۱۲ سنگ بجز بعضون نسخہ نجارا دیکھ بادکوبہ انزرون نجلیم آزجانب شمال

ضعيفة حيل ليس فيها جلادة
سست اور ضعیف ہیں وہ تدبیر کی نہیں ہیں ان میں مضبوطی

على الشيح والقيصوم والعشب والزهر
اوپر شیح اور قیصوم اور عشب اور زہر کے

واطعمها من صيد كفي ارانبا
اور کھلاتا تھا میں انکو اپنے ہاتھ کے شکار سے خرگوش

مع البقر الوحش والمقيمات في البر
ساتھ گاو دشتی اور رہنے والے دشت کے

واني اردت الله لا شيء غيره
اور میں نے چاہا تھا اللہ کو نہ کسی چیز کو سوائے اسکے

لعلي انال الفوز في موقف الحشر
شاید کہ پہونچوں میں رستگاری اور نیکی کو قیامگاہ محشر میں

كذلك اختي جاهدت كل كافر
اسی طرح میری بہن نے جہاد کیا ہر کافر پر

الا يا اخي مالي على البين من صبر
آگاہ ہو اے میرے بھائی نہیں ہے مجکو جدائی پر صبر

اذا سافر الانسان من ارض اهله
جسوقت سفر کرتا ہے آدمی اپنے گھر بار کی زمین سے

وقولا غريب مات في قبضة الكفر
اور کہو تم غریب بیکس مرگیا ہے اختیار کافروں کے

الا يا حمامات الاراك تحملي
آگاہ ہو اے کبوتران سبزہ شور مزہ کے اٹھاؤ اور لیجاؤ تم

الى عسكر الاسلام والسادة الغر
لشکر اسلام اور رئیسان بزرگ کے

على ناشبات الحوادثات التي تجري
اور پے مصیبتوں کے واقع کے جو آتی ہو اور جاری ہوتی ہیں

وكنت لها دكنا ادوم رضاءها
اور تھا میں انکے واسطے خادم اور کارکن جاہتا تھا میں

من الوحش والير اليوع والضب والعفر
وحشی اور موش صحرائی اور سوسمار اور گوشت خشک کیا ہوا

واحمي حماها ان تقام فلم يزل
اور نگاہ رکھتا تھا میں انکی نگاہ رکھنے کی جیز کو اگر گھر ہی

وجاهدت في جيش الملاعين بالسمر
اور جہاد اور کوشش کیا میں نے بیچ لشکر ملعونوں کے

فمن خاف يوم الحشر ارضى الهه
پس جو شخص ڈریگا قیامت کے دن راضی کریگا وہ اپنے پروردگار کو

وما برحت في الطعن في الكر والفر
اور نہیں جدا ہوئیں نیزہ بازی میں بیچ حملہ اور دوبارہ کے

الا يا اخي هذا الفراق فمن لنا
آگاہ ہو اے میرے بھائی ہے جدائی کون شخص ہمارے واسطے

فاما هلاك او رجوع الى المدى
پس ہلاکی ہوتی ہے یا پھرنا بجانب مدت وقت زمانہ کے

ضريح طريح بالسيوف مقطع
خستہ اور افتادہ ساتھ تلوار کے کاٹا گیا

رسالة صب لا يفيق من السكر
پیام ایسے عاشق کا جو نہیں آرام پاتا ہے مستی سے

وقولي ضرار في القيود مكبل
اور کہہ تو ضرار بیچ بیڑیوں کے قیدی ہیں

معودة سكنى القفاع مقيمة
عادت رکھنے والی ہیں وہ سکونت میں آب گیاہ کی قیام

واكرمها جهدي وان مسني فقري
اور بزرگداشت کرتا تھا میں بقدر اپنی کوشش کے اگرچہ لاحق

مع الظبي والغزلان والنبق بعده
ساتھ آہو اور بچگان آہو اور نبق بعد اس کے

لها ناصر في موقف الشر والعثر
تھا میں مددگار انکا بیچ جگہ ٹھہرنے بدی اور تنگی کے

وارضيت خير الخلق اعني محمدا
اور راضی کیا میں نے بہترین خلایق یعنی محمد صلی اللہ علیہ و

وقاتل ابناء الصليب ذوي الكفر
اور قتل کرے گا ابناے صلیب کافروں کو

تقول وقد جاء الفراق بحينه
کہتی تھیں وہ کہ بتحقیق نزدیک ہوئی جدائی اپنے وقت سے

بحسن رجوع قادم منك بالبشر
اچھے پھیر نیوالے اچھے آنیوالے تمہارے پاس سے ساتھ

الا بلغاها عن اخيها تحية
آگاہ ہو پہونچاؤ تم دونوں انکے بھائی کیطرف سے دعا کو

على نصرة الاسلام والطاهر الطهر
اوپر مدد دہی اسلام اور پاک سب پاکوں کے

حمائم تجد بالغي قول شائق
اے کبوتر زمین بلند کے پہونچا تو پیام آرزومند کا

بعيد عن الاوطان في بلد وعر
دور ہیں وطن سے بیچ جگہ

وشوار کے

حمائم تجد امعی قول مفرد — غریب کئیب فی ذلة الاسر — وان سالت عنی الاحبة فاخبری

اے کبوتر زمین بلند کے سن تو پیام تنہا اور بیکس کا — ودر از وطن ایسا کہ ہے بیخ خواری قید کے — اور اگر پوچھیں میرے احباب کو تجھسے دوست لوگ میں

بان دموعی کالسحاب وکالمطر — حمائم تجد عندی عندموطنی — وقولی ضراراقد یحن الی الوکر

اسطور پر کہ آنسو میرے جاری ہیں مانند بادلوں کے اور مطر — اے کبوتر زمین بلند کے خوشخواری کر اور اجھی بولی — اور کہ تو ضرار نالہ درد ناک کرتا ہے بیچ آشیانہ قید کے

حمائم تجد ان اتیت خیامنا — فقولی کن لک الدھر عسر علی یسر — وقولی لھمان الاسیر بحرقة

اے کبوتر زمین بلند کے اگر آوے تو ہمارے خیمونمین — پس کہہ تو اسیطرح رہیگا زمانہ دشواری کا اوپر — اور کہہ تو اُنسے کہ تحقیق قیدی بیچ گرفتاری کے ہے

لہ علة بین الجوانح والصدر — لہ من عداد المعشر وسبعة — وواحدة عند الحساب بلافکر

اُسکو بیماری ہے درمیان استخوانہائے پہلو اور سینہ کے — واسطے اُسکے شمار عمر کی اٹھارہ برس ہے — وقت حساب کرنے کے بدون فکر کے

وفی خده خال محته مدامع — علی فقد اوطان وکسر بلاجبر — مضی سائرا یبغی الجھاد بترعا

اور اُسکے رخسار پر ایک تل تعاجسکو بہا دیا آنکھوں — اوپر جدائی اور دوری گھر و ولی فرخندگی اور تباہی اُٹھانے — روانہ ہوا تھا تو اسمین جہاد کرنے کے واسطے نیکو کاری کے

فوافاہ ابناء اللئام علی عذر — الا فاد فانی یارک اللہ فیکما — واکتبا ھذا الغریب علی قبری

پس پہونچ گئے اُسپر لوگ ناکس اوپر بیوفائی کے — آگاہ ہو پس جاؤ تم دونوں مجکو خاک مین برکت — اور لکھدو تم دونوں کہ یہ مسافر اور بیکس ہے میری قبر پر

اکلا یا حمامات الحطیم وزمزم — الا فاخبری امی ودلی علی امری — عسی نسمع الایام عنھا بزورة

اے کبوتر حطیم اور زمزم کے — خبر دے تو میری ماں کو اور مطلع کر تو میرے حال پر — شاید کہ موافقت کرے زمانہ اُنکو ساتھ ایکبار زیارت کے

بقبر غریب لایزاد من النکر

واسطے قبر بیکس کے کہ نہین زیارت کیجاتی ہے زبونی سے

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب لکھدیا دونوں نے ضرار کے اشعار کو ختم کیا اُنھونے خط کو اور سپرد کیا خط ایک شخص کو معاہدین سے جسپر وہ اعتماد رکھتے تھے پہونچا دینے خط کو بجانب مسلمانون کے **واقدی** رحمہ اللہ نے جابر بن عمران الدوسی سے اور اُنھون نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ابی ہریرہ نے کہ تھا مین ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین اور ہم لوگ اُس زمین مین تھے جسکا نام بلاط تھا کہ اُسیوقت آئے معین بن اور س قبیلہ مخزوم سے اور چھوڑا اور مقرر کیا تھا اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح نے مقدمہ لشکر پر پس لائے وہ ایکمرد رومی کو اور کہا ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ لو تم اُس شخص کو کہ وہ اپنے تئین ایلچی بیان کرتا ہے پس پوچھا اُسنے ابوعبیدہ بن الجراح نے پس کہا اُسنے کہ مین ایلچی ہون میرے پاس ایک خط ہے تمھارے نام کا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ کس کی طرف سے ہے اُسنے کہا کہ تمھارے ایک قیدی کی طرف سے ہے جو انطاکیہ مین ہے اور نام اُنکا ضرار بن الازور ہے پس لیا ابوعبیدہ بن الجراح نے خط اور پڑھکر سُنایا مسلمانون کو پس روئے مسلمان اور پہونچی خبر ضرار کی بہن خولہ کو پس آئین وہ ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اُنسے کہ یا امین الامة سُناؤ تم مجکو شعر ین میرے بھائی کی پس سُنایا پڑھکر خولہ کو بعض اشعار اور نہین تمام کیا اُسکو پس انا للہ پڑھا خولہ نے اور کہا لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم واللہ لاخذت ثارہ **واقدی** رحمہ اللہ نے

بیان کیا ہو کہ یاد کر لیا لوگون نے اشعار ضرار کے اور دست بدست پھرایا اُن اشعار کو لوگون مین اور سب سے زیادہ غمگین اُن پر خالد رضی اللہ عنہ تھے واقدی رحمہ اللہ نے مسلسلہ راویون کے بیان کیا ہو کہ اہل حازم اور رادوندان اور عم اور ارتاج اور سواے اُنکے اور مقامات کے قلعون کو مسلمانون نے از روے صلح فتح کیا اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلتے تھے مع مسلمانون کے تا اینکہ پہونچے اُنکو لیکر یوسے کے پُل تک اور پہونچی خبر ہرقل کو پس قرار پکڑا خوف نے ہرقل کے دلمین اور حکم کیا اُسنے اپنے بطارقہ کو واسطے آمادگی لڑائی عرب کے اور کھڑے کرنے اپنے خیمے کے قریب پُل یوسے کے اور کھڑا کیا ملوک نے اپنے خیمون کو اور کھولدیا بادشاہ نے خزانہ ہتھیارون کا اور تقسیم کیا ہتھیارون کو اپنے لوگون لشکرون پر اور خلعت دیا یوقنا کو اور کہا اُن سے کہ اے دستق حاکم کیا مین نے تمکو اس سب لشکر پر پس بندوبست کرو تم اُسکا پھر سپرد کی اُسنے یوقنا کو ایک صلیب کہ جو قسطون کے کنیسہ مین تھی اور وہ نہین ظاہر کرتے تھے اُسکو مگر بڑے دن مین اور کہا اُسنے کہ اے دستق اپنے آگے کر لو تم اس صلیب کو اور اعتماد کرو تم اُسپر پس وہ مدد دیگی تمکو پس لیا اُسکو یوقنا نے اور سپرد کیا اپنے بیٹے کو اور حکم کیا اُسکے اُٹھانے کا سامنے اپنے پھر ہرقل نے جب خلعت دیا یوقنا کو سوار ہوا وہ اُسیوقت بجانب کنیسہ قسطسین کے اور سوار ہوے اُسکے ساتھ ملوک اور بطارقہ اور حجاب اور راہب تا اینکہ پڑھی اُنھون نے نماز مدد کی پس جب پڑھ چکے وہ نماز اور بیٹھا بادشاہ اور گرد ہوے اُسکے حجاب حکم کیا اُسنے اپنے سامنے لاکے جانے مقیدین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تاکہ قربانی اُنکی کرے پس بوسہ دیا یوقنا نے اُسکے ہاتھ کو اور کہا کہ اے بادشاہ نہین حکومت اور نصرت دیا تجکو اللہ تعالیٰ نے بندون اور شہرون پر مگر اسوجہ سے کہ معلوم کیا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو کہ حلم اور بردباری تیری اُٹھا دیگی اس بوجھ کو اور حکیم ویسور قورس نے کہا ہو کہ عقل پایہ نردبان بزرگ ہو اور صاحب عقل آگاہ اور بزرگ ہوتا ہو اسواسطے کہ عقل عزت ہو جسمون کی اور چراغ ہو خلائق کی اور جان تو اے بادشاہ اس امر کو کہ عرب نے قصد کیا ہو ہمارا ساتھ اپنے لشکر اور سامان کے اور ضرور ہو کہ اُنسے لڑنا ہو اور ہم نہین جانتے ہین کہ غلبہ کسکے لیے ہو پس اگر مار ڈالیگا تو ان عرب کو اور پڑ جاویگا کوئی شخص ہم مین کا عرب کے ہاتھون مین تو وہ نہ باقی رکھینگے اُسکو اور بہتر ہو چھوڑ دینا اُنکا انکے حال پر یہانتک کہ دیکھین ہم کہ کس جانب کو رجوع کرتا ہو کام ہمارا پس اگر گرفتار ہو جاویگا کوئی شخص ہمرا ہیان بادشاہ سے تو معاوضہ کرینگے ہم اُسنے ارباب دولت نے کہا کہ اے بادشاہ سچا ہو یہ دستق اپنے قول مین پس کلام کیا اور کسا ایک بطریق نے کہ اے بادشاہ حکم کر تو قیدیون کے لانیکا اس کنیسہ مین اسواسطے کہ یہ کنیسہ سب کنیسون سے اچھا ہو اور بھرا ہو عورتون اور لڑکیون سے اور پیش کرتو اُنسے سوال نصرانی ہونے کا اسواسطے کہ جب وہ دیکھینگے ہماری عورتون اور لڑکیون کی خوبصورتی اور اُنکی بوے خوش شاید کہ جھکین دل اُنکے بجانب دینا اور اُسکی زینت اور آسایش کے اور پھرین وہ ہمارے دین کی طرف اور ہووے یہ امر باعث ضعف اور سستی مسلمانون کا پس حکم کیا بادشاہ نے اُنکے لانے کا پس جب لائے گئے وہ کنیسہ مین بلند کیا قسون نے آوازونکو ساتھ پڑھنے انجیل کے اور دھونی کی خوشبودار چیزونکی اور ظاہر کیا اپنے تکلفات اور آرایش کو پس بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل و تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر اور نذیر پر اور کہا اُنھون نے کذب الکاذبون باللہ وضلوا ضلالاً بعیداً

سلہ ترجمہ ورواقدی ہوے مشرک یعنی ابراہیم کے اور اسمٰعیل کے اور اسحٰق کے اور یعقوب کے اور اولاد اُنکے کی اور گمراہ ہوے وہ بڑی گمراہی سے (منہ ۱۲)

وخبرہ اخبرنا مبینا ما اتخذ اللہ من ولد وما کان معہ من اللہ اور تھے صحابہ مین ایک وضحای یمن اور اُنکے علما سے جو جانتے تھے تبت حمیر یہ کو اور آگاہ تھے گذری ہوئی کتابون سے اور نام انکا رفاعہ بن زہیر تھا کہتے تھے وہ شعر کو اور آراستہ کرتے تھے کلام کو اور اُنھون نے جب دیکھا کنیسہ اور اُسکے کافرونکو اور دیکھا اُنکو کہ بزرگداشت کرتے ہین وہ صلیبانکی اور سجدہ کرتے ہین تصویرونکو کہا اُنھون نے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کذب حرب الشیطن لا الہ الا الرحمن الذی لیس فی عدہ محسوب انہ فرد لا الی شئ منسوب لیس لہ ضد لا ند ولا قد ولا حد اوجد الموجودات وصور المصنوعات وخلق المخلوقات بلا روید ودبر الکائنات بلا اول لا افتتاح لوجودہ واخر لا عدم لشہودہ لا یموت ولا یفنی ولا یزول ولا یبلی لا شریک لہ لا وزیر ولا صاحبۃ ولا مشیر لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر راوی نے بیان کیا ہی کہ جنبش مین آیا کنیسہ اُنکے قول سے اور جھکے راہب لوگ ساتھ اپنے عصاؤن کے اُنکی طرف پس شارہ کیا بادشاہ کے دربانون نے راہبون کی طرف کہ چھوڑدو اُس شخص کو اُسکے حال پر پس جدا ہوے راہب اُن سے پس کہا ہرقل نے رفاعہ بن زہیر سے کہ ای برادر عربی تمھارا کیا نام ہی رفاعہ نے کہا کہ اے بادشاہ تو میرے نام سے کیا چاہتا ہی حالانکہ مین تمھاری جنس سے نہین ہون جو مجھسے تم پوچھوگے پس کہا بطریق نے کہ اے بادشاہ یہ شخص سچ کہتا ہی کہ ہماری جنس نہین ہی اور نہ وہ علم ومسائل حکمت سے آگاہ ہی کہ پوچھین ہم اُس سے بلکہ وہ بددی ہی کہ نہین جانتا ہی مگر سکونت جنگلون اور صحبت بددون کی اور حکمت ہمارے شہرون مین ظاہر اور ہمارے حکما مین مشہور رہوئی ہے جوش مار حکمت نے یونانیون سے اور بھر لیا ہی اُسکو سُریانیون کے سینون نے پس کہان ہی اہل عرب مین حکمت اور علوم جو پہونچا دین اور پڑھین اُسکو آپس مین اسواسطے کہ بزرگیان سب ہمارے عالمون مین ہین اور عدالت ہمارے بادشاہون مین ہی ہماری قوم سے اسکندر اور بطلیموس اور ارسطاطالیس وفیثاغورس تو چنیدے جسنے انطاکیہ کو بنایا تھا اور ارمیون جو نبی اور بادشاہ تھے اور طاغورس اور اُسنے بنایا تھا رہا اور بیمیج کو اور اطنیس اور یہ شخص کاہن تھا اور خبر دی تھی اُسنے بادشاہ عہد کو کہ پیدا کیا جاویگا اُسکے واسطے ایک لڑکا جو کلام کریگا اپنے پروردگار سے اور اُسکے واسطے ایک حال اور مرتبہ بزرگ ہوگا اور ہلاک کیا جاویگا اُسکے ہاتھون پر فیلاطون یعنی فرعون اور منافطیش حکیم اور معنی اس لفظ کے دریاے علوم ہین اور ہماری قوم سے ارمینوتھا جسنے بنایا تھا روم کبری اور اُسی کے نام پر اُسکا نام رکھا گیا اور ہیمن لوگون سے تھا سیطانیوس اور وہی بنانے والا اُس پہلی کتاب کا ہی جس مین صورتین زمین کی مع اُسکے پہاڑون اور دریاؤن اور درختون اور جانورون کے ہین اور بیان کیا ہی اسی نے ہر اقلیم کا حال مع اُن کی رنگتون کے اور بیان کیا ہی اُسی نے ہر اقلیم کی معدنیات سونا اور چاندی اور جواہرات کو اور شمار کیا ہی اُسی نے سب زمین کی نہرون کو اُن کے نامون سے اور اسی طرح بیان کیا ہی اُس نے زمین کے پہاڑون اور جنگلون اور کھاٹیون اور آبادیون اور اُس کے عجائبات کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نہین کہا بطریق نے اس کلام کو سامنے ہرقل بادشاہ کے مگر بطور طعن اور طنز کے عرب پر تاکہ سنے جبلہ بن الایہم اُس کلام کو اور ردہ

اُس مقام مین موجود تھا اور سبب عداوت کا اُس بطریق اور جبلہ کے بیچ مین یہ تھا کہ بطریق نے ایک بڑا دیر بنایا تھا اور ہر سال مین اُسکے واسطے ایک میلہ مقرر کیا تھا کہ آتے تھے رومی ہر جگہ سے ساتھ نذرون اور مالون اور جانورون اور موم کے اور یہ بسبب رسم بطریق کے تھا پس وہی ہرقل نے وہ زمین جبلہ کو پس غالب ہوگیا جبلہ دیر پر اور بنایا اُسنے گرد اُسکے ایک شہر اور اپنے نام پر اُسکا نام رکھا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا رفاعہ بن زہیر نے قول بطریق کا ہنسے وہ اُسکے کلام سے اور کہا کہ ای برک تحقیق تعریف کی تونے ایسی قوم کی کہ اُنکے واسطے کوئی راہ بزرگی کی نہین ہے اور نہ کوئی اُنمین فاضل اور بزرگ ہے اور نہ کوئی اُنمین سے ایسے اللہ بزرگ کی توحید کا قائل ہوا ہے جسکا مثل اور مانند نہین ہے اور نہین ہے بزرگی مگر واسطے ولد اسمعیل بن خلیل کے جسکے واسطے بیت الحرام اور زمزم اور مقام اور مشعر الحرام ہے اور اُنمین سے بتابعہ اور اقبال اور حماۃ اور اشبال ہین جو مالک ہوے زمین کے طول اور عرض مین اُنھین سے ملک الصعب ذومراند (اسکندر اول) تھے جو مالک ہوے تھے دنیا کے اور گئے تھے ظلمات مین اور داخل ہوے تھے اُنکی اطاعت مین زمین کے لوگ اور پہونچے تھے جاے طلوع اور غروب آفتاب تک اور ذلیل وخوار کیا تھا اُنھون نے زمین کے ملوک کو اور کیا تھا اپنے واسطے انکو مددگار اور لشکر اللہ تعالی نے اُنکا نام ذوالقرنین رکھا اور اُنھین سے شداد بن عاد اور شدید بن عاد اور ذوالمنار اور لقمان ابن عاد اور بدہا داد اور عمرو ذوالازعار اور ہزار بن سکسک اور ہازیل بن عیبان اور یہ شخص کلام حکمت کا کرتے تھے اور ہم مین سے سیابن یشجب اور وہ پہلے پہننے والے تاج کے ہم مین تھے پھر والی ہوے بعد اُنکے حمیر بیٹے اُنکے پھر اور اُنکے تبع ہوا اور وہ بھی پہننے والے تاج کے تھے پھر مالک بن حمیر پھر عاد بن حمیر ہوے پھر ہم مین سے نبی اللہ حنظلہ بن صفوان نبی اہل الرس ہوے پھر ہم مین سے نفیلہ بن عبد المزان بن حشرم پانسو برس زندہ رہے اور اُنھین نے بنایا تھا قلعہاے مضبوط اور نکالا تھا اُنھون نے خزانون کو اور تابع کیا تھا لشکرون کو اور وارث کیا تھا اللہ تعالی نے اُنکو نبی حنظلہ بن صفوان کے علم کا اور ختم کیا اللہ نے ہماری بزرگی کو اور بلند کیا ہمارا مرتبہ جسوقت کہ کیا اُسنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم مین سے پس ہلوگ رئیس ہین اور تم غلام ہو **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مجکو روایت پہونچی ہے کہ یہ شخص رفاعہ بن زہیر بن زیاد بن عبیدہ بن سریۃ الجرہمی جاننے والے تھے عرب کے نسلون اور اُنکے حالات اور اُنکے بادشاہون کے اور پڑھا تھا اُنھون نے کتب ہود اور صالح اور حنظلہ علیہم السلام کو پس جب کلام کیا اُنھون نے سامنے فلیطس یعنی ہرقل بادشاہ کے ان کلمات سے ارادہ کیا تھا تبرک نے اس امر کا کہ عاجز کرے اُنکو کسی سوال مین پس کہا تبرک نے کہ ساتھ ہمت بلند اور طبایع پاک کے پہونچتے ہین دل بجانب ہواے خوش اور نرم اس عقل روحانی کے اور پہونچتی ہین بجانب ترقی بہ مقام ملکوت روشنی اُن صورتون کی جو اُنھون سے پوشیدہ ہین وہ اُنکھین جو گھیرنے والی ہین حدود کی اور پہونچتے ہین بجانب ترقی ایسی ریاضات عقلیہ کے جو صاف ہین بلیدی اور نجاست سے اور بجانب افکار اور خیالات باطلہ کے بسبب صاف اور روشن ہوجانے اُن عادات کے جو محیط بافکار ہین صور تہاے جسمانیہ سے پس بحالت حاصل ہونے روشنی اور صفائی اور جدا ہونے تیرگی کے ایسی زندگانی ابدی اور احکو حاصل ہوتی ہے جسمین کوئی نقصان اور نیستی نہین لاحق ہوتی ہے پس اسوقت

ملجاتا ہی ایک عنصر دوسرے سے اور بے یعنی ہی روشنی کو اور نیچے بیٹھ جاتی ہی تیرگی اور ملجاتی ہی تیرگی مین پس رفاعہ بن زہیر رضی اللہ
نے کہا کہ ای قس نہین صواب کو پہونچا تو اپنے اس کلام مین قس نے کہا کیونکر ہی یہ بات رفاعہ نے کہا کہ کیونکر میل کرینگے دل بجانب
علام الغیوب کے درانحالیکہ جھپائی گئی ہی اُن سے راہ پہونچانیوالی اور کیونکر رہائی پاوینگی اور رجدا ہوگی روشنی تاریکی سے
بدون پاک ہونیکے کفر سے اور کیونکر پاوینگے افکار مشکل بھیدون پوشیدہ کو درانحالیکہ وہ افکار پردہ غفلت مین ہین جبکہ پہنچتی
ہین خواہشین اپنے پہونچنے کی جگہون تک اور نزدیک ہوتی ہین ہمتین اپنے مقراور مسکن تک اور پھرتی ہی فکر اپنے عناصر تک اور
پھرتی ہین چیزین جنبش دینے والی زیرکی اور دانائی کی اپنے مسکنون تک اور پہونچتے ہین اذہان بلند اپنی جگہون تک اور رجدا ہوتے ہین
اشکال اشکال سے بسبب تاثیر خواہش کے امین اور اوندھی گرتی ہین اپنی صورتون پر گرانا اپنے عناصر سے پھر کہا رفاعہ نے کہ ای تبرک یہ
کلام اُن عرب کا ہی کہ گمان کیا تھا تونے کہ حکمت اُنکے اخلاق سے نہین ہی اور اُنکی بازارون مین نہین بیچی جاتی ہی اور تھا ایک بادشاہ
ملوک یمن سے جسکا نام سیف بن ذی یزن تھا کہ اُسنے خوشخبری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی تھی سات سو برس
قبل اُنکے ظہور کے اور وہ کلام کرتا تھا ساتھ مشکلات علوم کے اور اچھی طرح سے نثر اور نظم کو قافیہ دار کرتا تھا کلام کیا ہی اُسنے
اپنی زبان پر ساتھ حکمت اور شکر نعمت کے اور منجملہ اُسکے جو کچھ کہا ہی ایک فصیح نے ہماری فصحا سے جسکا نام قس بن ساعدۃ الایادی
تھا اُنکے اشعار مین واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے عبداللہ بن ربیعہ سے روایت کی ہی کہا عبداللہ نے کہ کہا مین نے
رفاعہ بن زہیر سے جب چھوٹے وہ روم کی قید سے کہ ای چچا کیونکر سمجھا تھا تبرک تمھارے قول کو اور تم اُسکے کلام کو رفاعہ نے
کہا کہ ای میرے بیٹے نہین دیکھا مینے زیادہ فصیح ملعون سے کلام عربی مین اور پوچھا تھا مین نے اس حال کو یوقنا سے پس کہا
یوقنا نے کہ آیا نہین جانتے ہو تم کہ ملک بادشاہان روم اور بطارقہ کا نہین قائم اور پائدار رہتا ہی مگر اُس حال مین کہ کلام کرین
وہ ساتھ زبان عربی کے اسواسطے کہ وہ قریب ہین عرب سے حجاز مین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بیان کی رفاعہ نے مسلمانون سے
کیفیت اپنے مناظرے کی تبرک سے تو لکھا اُسکو اکثر لوگون نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رفاعہ بن زہیر کے ایک
بیٹے تھے جو اُنکے ساتھ گئے تھے اور دل اُنکا میل کرتا تھا بجانب کفر کے اور باپ اُنکے دعا کرتے تھے اُنکے واسطے اور جب داخل
ہوے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قسون کنیسہ مین اور مشغول ہوے رفاعہ ساتھ تبرک کے مناظرہ مین
متوجہ ہوے تھے بیٹے اُنکے عامر درانحالیکہ وہ تیز نظر سے دیکھتے تھے بجانب کنیسہ اور اُسکی آرائش اور تکلفات اور تصویرون اور
صلبان کے اور تبتل کرتے تھے وہ رومیون کی عورتون اور اُنکے لباس اور خوبصورتی کو پس اُسنے وقت فریب کیا اُن کے ساتھ
شیطان نے پس دوڑے وہ بجانب بوسہ دہی صلبان اور تصویرونکے اور اختیار کیا شرک کو ساتھ اللہ پاک کے پس جب دیکھا اُنکی
طرف اُنکے باپ رفاعہ نے رولے اور کہا کہ سختی ہو تجھپر آیا کافر ہوگیا تو بعد ایمان کے سختی ہو تجھپر دور کیا گیا تو دروازے رحمان سے سختی ہو
تجھپر آیا کفر کیا تونے ساتھ بادشاہ عوض لینے والے کے ای راندے گئے قدرت کے ای دور کیے گئے حضوری کے ای سختی ہو تجھپر
کیونکر ناسپاسی کی تونے ساتھ صاحب قدرت کے قسم ہی کہ نہ غمگین ہونگا مین تجھپر تیری جدائی سے دنیا مین کہ چھوڑا دنیا کا

ضرور ہو اور نہو گا غم میرا تیری جدائی سے مگر عالم آخرت مین جبکہ چلیگا تو ایک راہ مین اور مین ایک راہ مین جبکہ تو جائیگا شیطان کے گھر کی طرف اور اُٹھایا جائیگا تو ان راہبون اور قسون کے ساتھ اور ہو گا تو چھٹوین طبقے آگ مین اور مین جاؤنگا ساتھ اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے گھر مین جسمین ازواج اور نعمتین باقی ہونگی ای بیٹے نہ طلب کر تو زندگانی دنیا کو ای بیٹے نہ اختیار کر عالم آخرت پر خواہش نفس کو جو نیست ہونیوالی ہی افسوس ہو گا مجھپر میری ندامت کا تیرے کا موں سے جبکہ ٹھہرے گا تو سامنے ذات بزرگ اور مالک کے ای بیٹے میرے تحقیق تو نے رسوا کیا اپنے باپ کے بڑھاپے کو جبکہ کفر کیا تو نے ساتھ جاہے والے پوشیدہ اور ظاہر کے ای بیٹے میرے تحقیق زیان کار ہوئی اُمید میری تیرے باب مین ای بیٹے میرے کیونکر خوش ہوا دل تیرا دوری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ ایسے ہین کہ کل کے روز لوگ اُن سے شفاعت طلب کرینگے پھر پڑھے اُنھون نے اشعار پند و نصیحت کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رفاعہ کے بیٹے نے اُنسے کہا کہ تحقیق ای باپ ڈالا گیا ہی پردہ اور بند کیا گیا ہی دروازہ راوی نے بیان کیا ہی کہ حکم کیا بطریق نے چھوڑ دینے رفاعہ کے بیٹے کا قید سے اور اُنکے نہلانے کا امر معودیہ سے اور گرد ہوے قس و شماسہ اور رہبان اور پہنائی کفین اُنکو خلعتین بطارقہ اور ملوک کی طرف سے اور نصرانی کہ انکو اور دیا بادشاہ نے ایک گھوڑا خاص اپنی سواری کا اور دی ایک عورت جوان اُنکو اور کر دیا اُنکو ہمراہ بیان جبلہ بن الایہم الغسانی مین پس کہا بطریق نے صحابہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ای عرب کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ پھرو تم ہمارے دین کی طرف جیسا کہ تمھارے ساتھی نے کیا ہی درانحالیکہ حاصل کروگے تم نعمتہاے دنیا اور رضامندی ہرقل کی و شاد تو پس کہا صحابہ نے کہ باز رکھا ہی ہمکو اس امر سے صحت اور حقیت ہمارے دین اور پائداری ہماری یقین نے اور ہمکو گان لوگو نمین نہین ہین کہ ایمان کو کفر سے بدل ڈالین اگرچہ مار ڈالے جاوین ہم تلوارون سے بحالت صبر کے پس کہا بطریق نے کہ دور کیا تمکو مسیح نے اپنے دروازے اور درگاہ سے پس کہا رفاعہ ابن زہیر نے کہ اللہ تعالی اُس مرکو خوب جانتا ہی کہ ہم مین اور تم مین سے کون رامدا گیا ہو اور قسم ہی خدا کی کہ مسیح علیہ السلام بری ہین تمسے اور تم اُنکے دشمن اور اُنپر جھوٹی تہمت کرتے ہو اور وہ دشمن ہونگے تمھارے میدان قیامت مین سامنے اللہ غالب و بزرگ کے اسواسطے کہ مسیح بزرگ اور جوانمرد بندے ہین اور بھیجا تھا اللہ تعالی نے اُنکو تمھارے پاس پس مخالفت کی تمنے اُنکی اور بدل ڈالا تمنے اُنکی شریعت کو اور نہین سمجھے تم اُس چیز کو جو وہ تمھارے پاس لیکر آئے تھے اور ہمارے نزدیک تم گمراہ ہو بسبب اپنے جہل کے اور ظلم کرتے ہو مسیح پر بسبب کہنے تمھارے امر خلاف واقع کے اُنپر اسواسطے کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہی وانکافرون ھم الظالمون پس کہا ہرقل نے رفاعہ سے کہ کم کرو تم بات چیت کو ای شیخ اسواسطے کہ اللہ تعالی خوب آگاہ اور دانا ہی اپنے بندونکے حال سے اور کلام بہت ہو اور نہین دوست رکھتے ہین ہم تمکو اور نہم ہمکو پھر کہا ہرقل نے کہ ہمکو یہ خبر پہونچی ہی کہ تمھارے خلیفہ و سردار کا لباس مرقع ہی حالانکہ پہونچا ہی اُنکے پاس ہمارا مال و خزانہ بقدر جسکا بیان نہین ہو سکتا ہی پس کس چیز نے باز رکھا ہی اُنکو اس امر سے کہ وہ ساتھ تکلفات اور لباس شاہانہ کے رہین رفاعہ بن زہیر نے کہا کہ باز رکھا ہی اُنکو اس امر سے خوف خدا اور عالم آخرت نے پس کہا ہرقل نے

کہ اُنکے دارالامارۃ کا حال کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ وہ مٹی سے بنایا گیا ہی ہرقل نے کہا کہ اُنکے مصاحب اور دربان کون ہین رفاعہ نے کہا کہ دربان اُنکے محتاج اور غریب مسلمان ہین ہرقل نے کہا کہ فرش اُنکا کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ فرش اُنکا عدالت کرنا اور تکمین ہی ہرقل نے کہا کہ تخت اُنکا کیسا ہی رفاعہ نے کہا کہ تخت اُنکا پاکدامنی اور یقین ہی ہرقل نے کہا کہ خزانہ اُنکا کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ خزانہ اُنکا اعتماد رکھنا ساتھ پروردگار عالم کے ہی ہرقل نے کہا کہ لشکر اُنکا کون ہی رفاعہ نے کہا کہ لشکر اُنکا دیہ ان موحدین اور شہسواران مسلمین ہین آیا نہین جانتا اور سُنا تو نے ای بادشاہ کہ ایک جماعت نے اُنسے کہا تھا کہ یا عمر تحقیق مالک ہو گئے تم خزانہ سلاطین روم کے اور ذلیل و خوار کیا تمنے بطارقہ اور اکاسرہ کو پس تم کیون لباس اچھا نہین پہنتے ہو پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تم لوگ آرایش اور تکلفات دنیا کو چاہتے ہو اور مین رضامندی پروردگار دنیا و آخرت کی چاہتا ہون اسیلیے جب انھون نے ظاہر کیا اس کام کو تو اشارہ کیا اس کلام کیطرف پکارنے والے مالک انداز ہر چیز نے الذین ان مکنا ھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ و امروا بالمعروف و نھوا عن المنکر راوی نے بیان کیا ہی کہ حکم کیا بادشاہ نے مسلمانونکے قید خانے مین لیجانے کا پھر نکلا وہ کنیسے سے اپنے لشکر کیطرف تا کہ آوے خیمون مین پس دیکھا اُسنے کہ خیمے بطارقہ کے کھڑے کیے گئے ہین اور سامنے ہر خیمے کے کنیسے لکڑی کے تھے جنپر سونے کا کام بنایا گیا تھا اور گھنٹے اُنکے دروازون پر تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ کنیسے لکڑی کے جنمین دھونکتے تھے اور آپسمین فخر کرتے تھے اُنکی خوبی ساخت کا رہتے تھے ساتھ اُنکے سفرون مین اور لشکرون مین پس گشت کی ہرقل نے اپنے تمام لشکر مین اور قصد کیا انطاکیہ کے جانیکا کہ اُسیوقت چند سوار گھوڑے دوڑاتے ہوے اُسکے پاس آئے پس کہا بادشاہ کے دربانون نے اُسنے کہ تھارتے پیچھے کیا حال ہی کہا اُنھون نے کہ آگئے عرب لوہے کے پل پر اور مالک ہو گئے اُسکے راوی نے بیان کیا ہی کہ اس کلام کے سُننے سے یقین ہوا ہرقل کو اپنے ملک کے زوال کا اور کہا اُسنے کہ کیونکر لیلیا عربنے دونون برجونکو حالانکہ اُسمین تین تین سو مرد لڑنے والے ہین سوارون نے کہا کہ ای بادشاہ جو اُن تین سو کا پیشرو ہی اُسی نے سپرد کیا دونون برج کو مسلمانونکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اچھا کام اللہ غالب اور بزرگ کا مسلمانونکے ساتھ یہ تھا کہ دربان بادشاہ کا ہر روز اپنے لشکر مین جاتا تھا پہل تک اور تاکید اور وصیت کرتا تھا اُن لوگونکو جو دونون برجونمین تھے حفاظت اور نگہبانی کی اور گیا تھا وہ ایک دن وہان موافق اپنی عادت کے پس یا اُن لوگونکو حالت شراب نوشی مین اور اُن لوگون مین احتیاط اور ہوشیاری نہ تھی پس مار اُسنے ہر ایک کے اُنمین سے پچاس کوڑے اور قصد کیا اُنکے پیشرو کے مار ڈالنے کا پھر باز رہا اُس سے از روے احتیاط اور خوف کے ختم بادشاہ سے پھر چھوڑ دیا اُنکو اور پھر آیا بادشاہ کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اُس حال سے اور در آیا کینہ اُن لوگونکے دونو برجونمین پس جب آئے ابوعبیدہ بن الجراح اور مسلمان دونون برجون تک لیلیا اُن لوگونکی نے ابوعبیدہ بن الجراح سے اپنے واسطے امان کو اور کھولدیا اُنکے واسطے دروازے کو پس داخل ہوا لشکر مسلمانون کا برجون مین پس داخل ہوا ہرقل بادشاہ اپنے خیمے مین اور حکم کیا اُسنے اپنے ہمراہیونکو مسلح اور آمادہ ہونیکا واسطے لڑائی کے پس لیا ہی کیا اُنھون نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب روانہ ہوے مسلمان بجانب رملہ انطاکیہ کے کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہ اے ابا سلیمان تحقیق چلنے ہین ہم کلب روم کے شہر مین اور ابھی پہونچے گے تم اُنکے

لشکر پر پس تمھاری کیا راے ہے پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے امین الامۃ جانتے ہو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم اور اب حکم کرو تم اپنے ساتھیونکو اس امر کا کہ آمادہ اور باسامان ہوجاویں وہ اور ظاہر کریں زینت اسلام اور قوت ایمان کو اور روانہ کرو تم ہر سردار کو ساتھ اُسکے لشکر کے اور ایک لشکر ایک کے پیچھے ہو اور بلند کریں وہ اپنے نقانون کو اور ظاہر کریں اپنے ہتھیارونکو پس ایسا ہی کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور بنایا پہلے ایک نشان واسطے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے اور وہ ایک شخص ہین منجملہ اُن دس کے جنھے اللہ تعالیٰ نے اپنی رضامندی ارشاد فرمائی تھی اور ساتھ کئے اُنکے تین ہزار سوار مہاجرین اور انصار سے اور روانہ کیا اُنکو آگے اپنے لشکر کے پھر بنایا دوسرا نشان اور سپرد کیا رافع بن حمیرۃ الطائی کے اور ساتھ کئے اُنکے دو ہزار سوار قوم طے وغیرہ سے اور بھیجا اُنکو پیچھے سعید بن زید کے پھر بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا میسرہ بن مسروق کے اور ساتھ کئے اُنکے تین ہزار سوار عبسیون سے اور بھیجا اُنکو پیچھے رافع بن حمیرۃ الطائی کے پھر بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا مالک بن اشتر نخعی کے اور ساتھ کئے اُنکے تین ہزار سوار قوم مخ وغیرہ سے پھر بھیجا اُنکو پیچھے مسروق عبسی کے پھر بنایا پانچوان نشان اور سپرد کیا اُسکو خالد بن الولید کے اور وہ نشان عقاب تھا جسکو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا جبکہ بھیجا تھا اُنکو بجانب الیہ کے اور روانہ ہوے خالد بن الولید مع اپنے لشکر کے جو مشہور بہ جیش الزحف تھا پیچھے مالک اشتر کے پس جب کچھ دور جا چکے خالد بن الولید کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ باقی لشکر کے اور اُن باقیماندہ مین عمرو ابن معدیکرب المرتدی اور ذوالکلاع الحمیری اور عبد الرحمان بن ابو بکر الصدیق اور عبد اللہ بن عمر الخطاب اور ابان بن عثمان بن عفان اور فضل بن عباس اور ابو سفیان بن حرب اور راشد بن سعید اور رافع بن سہیل اور زید بن عامر اور عبد اللہ بن ظفیر اور عبید بن اوس اور ابو لبابہ بن المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس اور عابد بن علیہ اور رافع بن عنجدہ اور عبد اللہ بن قرحا الازدی اور واجد بن ابی العون اور مہاجر بن اوس اور کعب بن ضمرہ اور مسعود بن عون اور مثل اُن رئیسون کے تھے رضی اللہ عنہم اور پیچھے اُنکے وہ عورتین تھین جنکے لیگانے قیدین تھے اور اُن مین خولہ بنت الازور اور غفیرہ بنت غفار اور مرزوعہ بنت اعلوق بکمیرۃ اور ام ابان بنت عتبہ تھین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اُن سب عورتون مین خولہ بنت الازور سے زیادہ کوئی غمناک اور اندوہگین نہ تھا اور اُنھون نے اپنے بھائی کے قید کے باب مین اشعار کہے تھے راوی نے بیان کیا کہ روانہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے لشکر کے جیسا کہ بیان کیا ہے پس اسی حال مین کہ رومی اپنے پڑاؤ اور خیمون مین تھے کہ دفعتاً واقع ہوا شور عرب کے آنیکا پس سوار ہوے رومی اپنے گھوڑونپر اور آراستہ کیا اُنھون نے اپنی صفونکو پس جو سبکے پہلے دکھائی دیے اور بازو ہوے رومیون پر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی تھے مع اپنے نشانکے پھر پیچھے اُنکے رافع بن حمیرۃ الطائی پھر بعد اُنکے میسرہ بن مسروق العبسی تھے بعدہ مالک اشتر بعد اُنکے خالد بن الولید پھر بعد اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح مع اپنے لشکر کے تھے پس جب ہرقل نے دیکھا سردار ساتھ اپنی قوم کے اپنی جگہ پر پس جب دیکھا ہرقل بادشاہ نے مسلمانون کے لشکر کو کہ

اُترے وہ گردانکے چھوڑا اُسنے اپنے لشکر کی حفاظت کے واسطے اپنے بڑے مصاحب بطارقوس کو اور وہ بہادر اور دلیر لڑائی کا تھا
پھر داخل ہوا ہرقل کنیسہ قسمین مین اور یکجا کیا اُسنے ملوک اور بطارقہ اور حجاب کو اپنے پاس اور کھڑا ہوا اُنکے بیچ مین بحالت خطبہ
پڑھنے کے اور کہا اے گروہ نصرانیہ اور بنی معمودیہ کے تحقیق زدیک ہے وہ امر جو بیان کیا تھا مینے تمسے درباب زوال تمھارے ملک اور جانے
تمھاری عزت اور بزرگی کے زمین سوریہ سے اور ڈرایا تھا مینے تمکو اس معاملہ سے پس نہ مانا تمنے میرے کہنے کو اور قصد کیا تمنے میرے
مار ڈالنے کا اور یہ قوم تحقیق در آئے ہین تمھارے ملک اور تمھارے تاج بزرگی کے گھر مین پس لڑو تم اُنسے واسطے اپنے گھر بار اور مال
اور جانون کے اور احتیاط کرو تم خوف اور بد دلی سے اور نہ لاحق ہو تمکو لڑائی مین سستی اور کاہلی پس تحقیق بہت کوشش کی مینے
تمھارے واسطے اور تلف کیا مینے مال و خزانہ اور لوگونکو تمھارے دین اور ملک کے واسطے پس نہ مساعدت اور یاری کی تمنے مجھ
تمنے اور نہ پہونچا مین اس قوم سے کسی ارادے کو پس اگر بد دل کروگے تم اور پھروگے اپنی جگہون پر اور نہ قصد کروگے واسطے اپنے
ملک کے اور نہ کوشش کروگے اب عرب کے واسطے تلوار ارادے سے تو ہوگی تنگ اور عار تمپر اور پہونچیگی اذیت تمکو کہان تک باپ تمھارے
اور گذرے ہوے کہ مر گئے وہ بحالت بزرگی اور جوانمردی کے اور وہ ناکس تھے اور سکونت کی اُنھونے گھرون مین عرب فرمانے پس اُنکے
کنیسونکی مسجدین بنائین اُنھون نے اور ویران کر دیا اور کھود ڈالا اُنکے دیرون کو اور ذلیل و خوار کر دیا تھا رے بادشاہون کو اور لونڈی
اور غلام بنایا تمھاری عورتون اور لڑکون کو مالک ہو گئے وہ تمھارے پناہ کی جگہون کے اور غالب ہو گئے وہ تمھارے قلعون اور
شہرون پر اور بتحقیق گذرا جو گذرا پس اب سر تو سے احتیاط کرو تم کام مین اور لڑو تم بیشمت گروہ ہلاک ہوے ہین پیشتر تمھارے اپنے
ملک اور حکومت کی حمایت اور اپنے گھر بار کی غیرت پر اور میری دانائی کا نتیجہ تمھارے واسطے یہ تھا کہ مصالحہ کر لو تم اپنے اور اُن
عرب کے بیچ مین انکار کیا تمنے اس امر سے بواسطے کہ تاریکی تمھاری جہل نے نہین قبول کیا روشنی حکمت اور دانائی کو آیا نہین جانا
اور سُنا تمنے اس امر کو کہ پایا گیا تھا ایک تختہ سبز تجمر کا صمادت کی قبر پر جسمین کلمات حکمت کے اس مضمون سے لکھے تھے جسنے لکھو دیا علم
اعلیٰ کے چڑھنے کی سیڑھی کو پس تحقیق لکھو دیا اُسنے مرتبہ قرب اور نزدیکی کو اپنے پیدا کرنے والے سے حکمت اور دانائی زندگانی ہے عقل کی
اور دولت ہے ذہنون کی اور دور کرنے والی ہے جانون کو پلیدی سے اور روشنی عقلون کی ہے جو شخص حکیم اور دانا نہین ہے وہ
ہمیشہ بیمار اور بد حال رہتا ہے جو کوئی انجام کار سوچیگا وہ دیکھیگا اور جو دیکھیگا پہچانے گا وہ اپنے خالق کو اور جو پہچانے گا وہ عمل
نیک کریگا اور جو عمل نیک کریگا تیز ہو جاویگی بوجھ اور عقل اُسکی اور جو شخص آراستہ اور پاک ہو جاویگی عقل اُسکی صاف
اور روشن ہو جاویگی روح اُسکی پس اُٹھ کھڑا ہوا جبلہ بن ایہم اور کہا اُسنے کہ اے عظیم روم نہین ہے لڑائی اس قوم کی مگر بسبب
ہونے اُنکے خلیفہ عمر کے مدینہ منورہ مین پس اگر اجازت دے تو مجکو تو بھیجون مین ایک شخص کو قوم غسان سے کہ جا کر ناگہان
مار ڈالے اُنکو پس جب سُنینگے یہ لوگ حال اُنکے مارے جانیکا بیٹھ پھیر بھاگینگے ہمسے اور ہوگا یہ امر سبب اُنکے مٹجانے اور نکلجانے ملکون
شام کا جسکے وہ مالک ہو گئے ہین اُنکے ہاتھون سے پس کہا ہرقل نے کہ یہ خواہش اور آرزو ہے کہ نہین صحیح ہے اُمید اُسکی
اور نہ گھٹیگا کسی سے وقت اُنکا اسواسطے کہ اوقات مقرر اندازہ کیے گئے ہین اور جان اور دم معین ہین مگر یہ

ایک بات ہی کہ خوش کرتی ہی دلونکو سننے کے وقت پس کر تو جس مرکا تو نے ارادہ کیا ہی پس مقرر کیا جبلہ نے ایک شخص کو اپنی قوم سے جسکا نام واثق بن مسافر غسانی تھا اور وہ بہادر اور پیش قدمی کرنیوالا تھا لڑائی مین پس کہا اُس سے جبلہ نے کہ جا تو یثرب کو پس شاید تو فریب اور مکر کرے ساتھ عمرؓ کے اور قتل کرے تو اُنکو پس اگر تو ایسا کریگا تو دونگا مین اسقدر مال اور اس سے زیادہ ملک تجکو پس چلا واثق بن مسافر بجانب مدینہ طیبہ کے اور پہونچا وہان بوقت شام کے پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ساتھ لوگون کے اور دعا مانگی اور پڑھی اُسقدر جسکی اُنکو اجازت تھی پھر نکلے وہ باہر مدینہ مکرمہ کے تاکہ دریافت کرین وہ خبر مجاہدین شام کی پس سبقت کر گیا اُنپر باہر جانے مین وہ متنصر اور بیٹھا وہ اُنکے واسطے ایک درخت پر جو اُنکی راہ مین سامنے باغ ابی الدحداح انصاری کے تھا اور چھپایا اُسنے اپنے تئین درخت کی شاخون اور پتون سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹھہرے باہر مدینہ طیبہ کے یہانتک کہ گرم ہونے لگی زمین آفتاب کی حرارت سے پھر معاودت کی اُنھون نے تنہا اور نزدیک ہوے اُس درخت سے اور سورہے ابی دحداح کے باغ مین پس جب سورہے وہ قصد کیا متنصر نے درخت سے اُترنے کا اُنکی طرف اور نکالدیا اُسنے اپنے خنجر کو کہ اُسی وقت شیر آیا سرے جنگل سے اور وہ چلتا تھا جھومتا ہوا نگرانی کرتا تھا اپنے گرد و پیش کی اور نارا کرتا تھا وہ مثل آرزومند کے اور زیادہ کرتا تھا اپنی لایعقلی کو تا انیکہ آیا اور گھوما گرد حضرت عمر کے اور چاٹے اُسنے اپنی زبان سے دونون قدم حضرت عمر کے اور نگاہبانی کرتا رہا یہانتک کہ بیدار ہوے حضرت عمر پھر چھوڑا اُس شیر نے نگاہبانی کو اور چلا گیا پس اُترا متنصر درخت سے اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھ کا اور کہا اُنسے یا عمر عدلت فامنت شرمنت یا بی واللہ من الکائنات تحفظہ والسباع تخرسہ والملائکۃ تکتنفہ والجن تعرفہ پھر بیان کیا اُس متنصر نے سب حال اپنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہو گیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب نصیحت کی ہرقل نے اپنی قوم کو قسمون کے کھانے سے اور قسم طلب کی اُنسے اس امر کی کہ نہ شکست اُٹھاوین وہ مرجاوین سبکے سب پس قسم کھائی اُنھون نے پس آیا ہرقل اپنے لشکر مین اور بلند ہوئین صلبان اور بڑھنے لگے قسل و رہبان اور بلند ہوا شور و غل اہل کفر اور طغیان سے اور چلے اور آمادہ ہوے وہ واسطے لڑائی کے پس اُسیوقت سوار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ٹھہرا ہر سردار مسلمانون کا اپنی جگہ پر اور ظاہر کیا نشانہاے اسلام کو اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازون کو ساتھ ذکر بادشاہ علام الغیوب کے اور کثرت سے پڑھتے تھے وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر مین اُس صورت اور وضع سے جس وضع سے پہلے دن آئے تھے اور ارشاد کیا اُنھون نے ربیعہ بن عمر کو اور یہ ابو عمرو بن ربیعہ شاعر اور فصیح اور زبان دان تھے کہ نہین بات کرتے تھے مگر ساتھ کلام آراستہ کے جیسا کہ ہم نے پیشتر ذکر کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بلند کرو تم نیزہاے اپنے وعظ اور نصیحت کو بجانب دلہاے مسلمین کے اور رغبت دلاؤ تم مجاہدین کو جہاد دشمنان خدا و مشرکین پر پس بڑھے اور آئے ربیعہ آگے صفون کے اور تھے وہ بلند آواز کہ سنتے تھے اُن کی آواز کو نزدیک اور دور کے لوگ پس کہا اُنھون نے ایھا الناس الی متی ھذہ المھلۃ فتھیوا للحملۃ ھذہ طیور الارواح قد عولت علی افراق اقفاص الاشباح وقد لمحتاحت الی بارئھا واجابت

سلام ترجمہ ۱۲ عم عدالت کی غرض اور ۱۲ ہوے تم ۱۲ ۱۲ ۱۲

صرف منادیها وهو مخاطبنا بصوت اسارتها من نطق عبارتها ماهذا الوقوف عن بذل نفسکم وقد اشتراها مولاکم فاخذتم
الی الحیوٰۃ الفانیۃ لانفس الفلیۃ وهذا وفاتکم بالضروریۃ وهیتکم عن طلب زینۃ الدنیا متحدۃ والمواعظ الصالحۃ بکلا الحق مفیدۃ
ایمانکم تواید کلما لمون ولو کنتم فی بروج مشیدۃ وهذا طوالعسورتنا الاقبال طالعۃ وشمس النابالتایید بالغۃ ولله درهم قد نهضت
بجوم الحجبۃ فی افلاک ارادتهم وبیارق الفجر العتق فی سماء عشوقهم واشرقت شموس المعرفۃ من مشارق عنقهم فلما هموا بالحملۃ وحققوا
قدموا هم لنفوسهم الی رضاء القدس واستبقوا زراجم بعضهم بعضا ولم یرفقوا ولم یدوا من صفاء سابرهم مزالموصفین بجلی صدقهم

واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویون کے صابر ابن اوس سے بیان کیا ہی کہا صابر بن اوس نے کہ مین موجود تھا ابو عبیدہ بن الجراح کی لڑائی اور صف بندی مین انطاکیہ پر جسوقت کہ وعظ اور نصیحت کی تھی ربیعہ بن معمر نے پس سبکے پہلے جو نکلا واسطے مقابلے کے رومیون سے بہادر رومیون کا بسطورس بن رمند تھا اور گویا وہ ایک برج لوہے کا تھا پس جب آیا وہ میدان مین طلب کیا اُسنے لڑنیوالے پس نکلے اُسکے مقابلے کو داماس ابوالاصول غلام بنی حرلف کے جنھون نے قامہ حلب کو فتح کیا تھا اور وہ آجکے دن گھوڑے پر سوار تھے پس فوراً حملہ کیا ایک نے دوسرے پر پس جب روشن ہوئی آگ لڑائی کی دونون کے نیزہ مین لڑ کھڑایا اونچکر لی داماس کے گھوڑے نے پس گر پڑے داماس سُکی پشت سے پس جھکا اُنکی طرف بسطورس اور گرفتار کر لیا اُنکو اور کھینچتا ہوا لے گیا اُنکو بحالت حقارت کے اپنے خیمے تک اور سُپرد کیا اپنے بعض ہمراہیونکے پھر واپس آیا بسطورس اور طلب کیا لڑنیوالے کو پس نکلے اُسکے مقابلے کو ضحاک بن حسان الطائی اور ضحاک مشابہ خالد بن الولید کے تھے سوار کاری اور حالت اور درازی قد اور صورت مین پس جب نکلے وہ کہا ایک شخص نے رومیون سے جسنے دیکھا تھا خالد بن الولید کو لڑائیون مین اور پہچانتا تھا اُنکو یہ کہ وہ شہسوار مسلمانون کے ہین جنھون نے فتح کیا ہی ہمارے شہرونکو اور مالک ہوگئے ہین ہمارے قلعونکے اور مار ڈالا ہی ہمارے بطارقہ کو اور گرفتار کر لیا ہی ہمارے حامیونکو پس بڑھا ہر شخص لشکر انطاکیہ کا در آنحالیکہ دیکھتا تھا لڑائی کو اور وہ ضحاک بن حسان کو خالد بن الولید سمجھتے تھے پس بھیڑ کی لوگون نے اور لوٹ لیگئین رسیان خیمونکی اور منجملہ اُن خیمونکے جنکی رسیان لوٹ گئی تھین خیمہ بسطورس کا تھا پس گر پڑا خیمہ اُسکے تخت پر پس ڈرے فراش لوگ اس امر سے کہ اگر بسطورس واپس آویگا اور دیکھیگا اپنے خیمے کو اس حال سے مار ڈالیگا اُنکو اور نہ بچایا اُنھون نے کسیکو جو اعانت کرے اُنکی خیمے کے بلند کرنے مین سوا بیطیکہ ہر شخص لشکر کا مشغول تھا بسطورس اور اُسکے خصم کی لڑائی دیکھنے مین پس متفق ہوئی تجویز فراشونکی جو تین آدمی تھے داماس کو کھولدینے پر قید سے اور کہا اُنھون نے داماس سے کھولدینگے تمکو تمھاری قید سے اس شرط پر کہ ہماری اعانت کرو تم اس خیمے کی چوب اُٹھانے مین پھیر دینگے ہم تمکو بجانب قید کے جیسے کہ تم تھے اور جسوقت بطریق آویگا ہم درخواست کرینگے اُسسے تمھارے باب مین پس چھوڑ دیگا وہ تمھاری راہ کو پس کہا داماس نے کہ ہان مجکو یہ شرط منظور ہی پس کھولدیا فراشون نے اُنکو قید سے پس جب پایا داماس نے آرام اور رہائی قید سے ناگہان در آئے وہ فراشون پر اور لیا ایک کو دائین ہاتھ اور دوسرے کو بائین سے اور در آیا تیسرا فراش بسبب اُن دونون کے پس غالب ہوگئے داماس سُپر اور گر پڑا وہ شدت صدمہ سے

اور مارا دامس نے ایک فراش کو دوسرے پر پس مار ڈالا اُسکو اور قصد کیا تیسرے کا پس مار ڈالا اُسکو پھر کھولا اُنھون نے ایک
صندوق کو صندوقون سے اور دیکھا تو اُنمین بسطورس کے کپڑے تھے پس پہن لیا اُنھون نے اُن کپڑون کو اور سوار ہوے
وہ ایک تیز رو گھوڑے پر اُسکے گھوڑون سے اور بدل دیا اپنی وضع کو اور قصد کیا لشکر متنصرہ کا اور ٹھہرے سامنے حازم بن
یغوث الغسانی کے اور بشیر دیا تھا جبلہ نے حازم کو اپنے لشکر متنصرہ پر اور جبلہ ٹھہرا تھا مع اپنے بیٹے ایہم بن جبلہ اور اپنے
مرتبے والے یگانون کے بائین جانب لشکر بادشاہ کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ برابر ہوتی رہی لڑائی بسطورس
اور ضحاک بن حسان کے بیچ مین تا اینکہ تھک گئے دونون گھوڑے تیکے اور پھرنے پھرانے سے پس قدرت پائی کسی نے تُمین سے
اپنے دشمن پر پس جدا ہوے وہ دونون اور پھر بسطورس لطلب اپنے خیمے کے تا اینکہ آرام حاصل کرے اُسمین اُس مشقت اور محنت
سے جو کہ لاحق ہوئی تھی اُسکو پس پایا اُسنے خیمے کو پڑا ہوا زمین پر اور فراشون کو مردہ دیکھا اور نہ پایا دامس کو پس جانا اُسنے
کہ یہ مصیبت اُنھین کے ہاتھ سے ہی پس گیا اور آگاہ کیا اُسنے بادشاہ کو اس حال سے اور کہا کہ قسم ہی مجکو اپنے دین کی کہ
نہین ہین یہ عرب مگر شیطان اور جنبش مین آیا لشکر ابوالہول کے کام سے اور کہا اُنھون نے کہ نہین گئے ہین وہ مگر
متنصرہ کے لشکر مین اسواسطے کہ وہ اُنکے مجلس ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا دامس نے لشکر اور اُسکی جنبش کو پس جانا تا
اُنھون نے کہ یہ امر اُنکے سبب سے ہی اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے بر سبیل غفلت کے اور لیا تھا اُنھون نے
اُس تلوار کو بسطورس کے خیمے سے اور وہ تلوار روان تھی اور مارا اُس سے حازم بن عبد یغوث کو پس جدا کر دیا اُسکے سر کو
اُسکے دھڑ سے راوی نے بیان کیا ہی کہ گھبرا گئے متنصرہ دامس کے کامون سے اور رکے اور باز رکھا اللہ تعالی نے غسانکے ہاتھون کو دامس
سے پس بحالت خوف اور دہشت قوم غسان کے چھوڑی اور ڈھیلی کر دی دامس نے باگ اپنے گھوڑے کی اور طلب کیا مسلمانونکے
لشکر کو پس جب دیکھا مسلمانون نے اُنکو بلند کیا آواز تہلیل اور تکبیر کو اور ٹھہرے دامس آگے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور سلام کیا
اُنکو پس جب بیان کیا اُنھون نے اپنے حال کو ساتھ قوم کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے بطور دعا کے کہ نہ تھکین تمھارے ہاتھ راوی
نے بیان کیا ہی کہ جب سنا ہرقل بادشاہ اور جبلہ نے حال مارے جانے اپنے بھتیجے حازم بن عبد یغوث کا پس خشمناک اور متوجہ ہوا
جبلہ طرف بادشاہ کے اور زمین بوسی کی اُسکے واسطے اور کہا کہ ای عظیم الروم مین نہین طاقت رکھتا ہون صبر کی اور ضرور ہی ہمکو
حملہ کرنا ان عرب پر کہ تجاوز کیا اُنھون نے اپنی حد اور طریق سے اور بھول گئے ہین وہ اپنے مرتبے کو پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس
امر کا کہ حکم کرے اپنے ابطار قہ اور حجاب کو حملہ کرنیکا مسلمانون پر کہ دفعۃً آیا ایک گروہ گھوڑے دوڑاتا ہوا اُسکے پاس پس کہا بادشاہ نے کہ تمھارے
واسطے کیا خبر ہی اُنھون نے کہا کہ ای بادشاہ تیری کمک کو فلیطانوس حاکم رومۃ الکبری کا آیا ہی اور اس شہر کا نام خلیطانوس کے دادا کے نام پر
رکھا گیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ بنایا گیا تھا رومۃ الکبری مین ایک مکان ترسایان کا جسکا نام ابوسوفیا رکھا گیا تھا اور
بنائی گئی تھی ایک تصویر تانبے کی جسپر سونے چاندی کا کام تھا اور اُس مکان کے سات دروازے سونے کے تھے اور ہر دروازے
پر ایک بنا تھی جسکے سر پر گھومتا تھا ایک مرد اور اُس مرد کے ہاتھ مین سات تختیان سونے کی تھین کہ ہر سال مین بلند کرتا تھا وہ مرد ایک

لشکر روم کا ذکر حال

تختی کو اُس بنا پر جانب آفتاب کے پس دیکھتا تھا وہ ہر چیز کو جو اُس بنا سے ثابت ہوتی تھی اُس تختی مین پس معلوم کرتا تھا وہ
اُس چیز کو جو واقع ہوتی تھی اُس اقلیم مین جو خاص اور متعلق تھی اُس تختی سے اور یہی حال ہر بنا کا تھا اُن سا تو نسے پس معلوم
کر لیتے تھے رومۃ الکبریٰ کے لوگ اُس چیز کو جو واقع ہوتی تھی عالم مین بسبب علوم اپنے اگلے حکیمونکے اور اُن مکانون کے بیچ
مین ایک گنبد ہشت پہل تانبے کے ستونون پر تھا جسپر سونے کا کام تھا اور اُسکو ایک دیوار گھیرے تھی پھر آتا تھا اس
دیوار کو اُس قبہ پر بڑا اتقان اُسکا جسکے سر پر ایک صورت پتھر کی تھی کہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ وہ کیا ہی بلکہ وہ پتھر سیاہ
تھا بیوند کیا ہوا ساتھ سفیدی کے پس جب ہوتا تھا موسم اعتدال ورہا رزیتون کا پورب اور پچھم کی زمین مین سنتے تھے لوگ قسان سے
آواز دراینوالی کو کہ قریب تھا کہ عقلین جاتی رہین اُس آواز کے صدمے سے پس جب ہوتا تھا دو سہ اون آتی تھین اُن تینون کیطرف
زرازیر چونچون اور پانون مین زیتون ہوتا تھا پس ڈالتی تھین وہ چڑیان اُن زیتون کو اُس شخص کے سر پر پس وہ برابر ڈالتی جاتی
تھین تا اینکہ پر ہو جاتا وہ قسان عظیم جو پھراتا تھا اُس دیوار کو پس نچوڑ لیتے تھے لوگ زیتون سے اُسکے روغن
کو اُسقدر کہ کفایت کرتا تھا اُنکو اُس سال سے دوسرے سال تک اور رہتا اندر اُس مکان بلند کے ایک مقفل گھر کہ نہین کھولا گیا تھا
وہ جیسے کہ شہر رومۃ الکبریٰ بنایا گیا تھا اور جب قصد کیا تھا فلیطانوس بادشاہ نے کوچ کا واسطے مدد دہی ہرقل کے ضرورت
ہوئی تھی اُسکو مال کی تا کہ کھلاوے وہ اپنے لشکر کو پس آیا وہ اُس بند گھر کی طرف اور قصد کیا اُسکے کھولنے کا پس کہا اُس سے
عطاؤس نے جو اُس مکان بلند اور کنیسے کا مہتمم اور بردار کھنے والا تھا کہ ای بادشاہ اس گھر مین جیسے قفل لگایا گیا ہی اُسکو سات سو
سال گذرے ہین ایکسو ستر برس پیشتر ظہور مسیح عیسیٰ سے اور نہین تھا کوئی ایسا شخص جو قریب ہوتا تھا اہتمام اس مکان سے مگر یہ
کہ وصیت کرتا تھا اس گھر پر اس امر کی کہ نہ کھولا جاوے وہ اور نہ دور کیجاوے وہ دانائی اور حکمت کہ روشن اور بلند کیا تھا اُسکو
اُن لوگون نے جو تجھسے بیشتر تھے حکما اور بادشاہون سے اور بنایا تھا اس شہر کو اور مضبوط کیا تھا ان مکانون کو تیرے دادا رسونے
اور باقی رہا وہ اپنے ملک اور سلطنت مین تین سو سال اور وصیت کرتا تھا وہ اس گھر کے نہ کھولنے کی پھر حکومت کی بقطانیہ
مین تیرے باپ نے تین سو ستر سال اور وصیت کی تھی اُسنے مثل وصیت اپنے باپکے اور اسیطرح سو برس سے تو اس ملک مین
حاکم ہو پس دور کر تو اُس حکمت اور طلسمون کو جسکو اُن لوگون نے بنایا تھا پس اصرار کیا فلیطانوس نے اُسکے کھولنے کا پس جب
کھولا اُس گھر کو بنایا اُس گھر مین کسی چیز کو مگر یہ کہ پایا ایک گھر کو جسمین تصویرین بنی تھین پس دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُس گھر مین
صورت بیت المقدس اور بلاد شام اور صفت اور شمار ملوک شام کی ہی اور اخیر مین صورت ہرقل کی ہی اور گویا وہ دیکھتا ہی ایک
تختی مین جو اُسکے سامنے ہی اور اُسمین بزبان یونانی یہ مضمون لکھا ہی کہ ای ڈھونڈھنے والے علم کے تجھپر لازم ہی بہت پڑھنا علم کا پس اگر تو
گذرنا اچھی اور باریک بات تو کبھی کانو نہین اور سنینگے کان اُن باتونکو تو ہوگا یہ امر سخت کرنیوالا واسطے قوت علم کے اور بڑا حکم کرنیوالا
واسطے دست اندازی علم کے اسواسطے کہ سب علوم نکالے اور باہر لائے گئے ہین عقل سے اور اندازہ کرنا نہین ہوتا ہی مگر بسبب
کثرت محنت اور کوشش کے علم مین اور علم زیرکی اور دانائی پایان کار دیکھنے کی ہی اور پایان کار دیکھنا جگہ اور محل علم کا ہی اور علم جگہ عقل

اور عقل پوری کرنیوالی صورتون علم کی ہی اور تحقیق ہمنے دیکھا ہی حکمت اور اسرار پوشیدہ مین یہ امر کہ ابر کوری اور سایہ گمراہی کا
جسوقت چھا جائیگا صفحۂ زمین پر تو ظاہر ہوگا اور نکلیگا چراغ ہدایت کا زمین تہامہ سے پس لیجائیگا اور دور کریگا وہ چراغ تاریکی
نادانستگی کو جو تاریک کرنیوالی حس اور ادراک کی ہی اور بلا دینگے وہ صاحب چراغ ہدایت کے لوگون کو اپنے دین کی طرف واسطے توحید
خالق کے اور وہ صاحب شتر کبود چشم کے ہونگے پس دور کرینگے وہ دینون اور ملک کو اور اطاعت کریگی انکی زمین نرم اور بہار
پس جب بلند ہوگی پاکی انکے نور کی ہر موٹی اور زبون چیز پر اور جائیگی روح انکی بجانب عالم روحانی کے تو حکومت کرینگے بعد انکے
ایک مرد لاغر جسم کہ دل انکا روشن ہوگا ساتھ نور راستی کے مضبوط کرینگے یہ شخص انکے دین اور شریعت کو سختی ہوگی شام پر جب
دور آویگی وہ سختی اسپر ایک مرد سیاہ دور کرنیوالے ملک قیصر سے سخت اور زبردست ہوگا اور دیدہ وحلہ اس مرد کا کشادہ اور
فراخ ہوگا صورت انکی عدالت کرنا صفت انکی ہوگی اور پابندی حق کی ہنر انکا ہوگا آرائش دیویگی انکو گڈری انکی اور تلوار انکی
زورہ انکا ہوگا انکے زمانے مین دور کیجاوینگی دولتین اور بدل جائینگی اور نیست ہوجائینگے اکاسرہ اور دور کیے جائینگے وہ اور
وقت اس معاملہ کا وہی ہوگا کہ جب کھولا جائیگا یہ گھر جسمین تصویرین حکمت کی گھیرنے والی نعمت کی ہین پس پاکی اور خوشی ہوجسو
اس شخص کو جسکے دل مین حکمت نے بہ مضبوطی قیام کیا ہی اور روشن ہوے ہین چراغ حکمت کے اسکی خالص عقل مین
اور پیروی کی ہی اسنے حق کی اور پہچانا ہی اسکو اور کنارہ اور خلاف کیا ہی اسنے باطل سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب
پڑھا فلیطانوس نے اس چیز کو جو تختی مین تھا لاحق ہوا اسکو تعجب اور کہا اسنے عطاؤس سے جو معتمم اس مکان کا تھا
کہ ای پدر مہربان تو اس حکمت کے باب مین کیا کہتا ہی اسنے کہا کہ ای بادشاہ نہین قریب ہی امر کلام کرونمین اس حکمت
مین جسکو علما اور حکما نے بنایا اور کہا ہی اور نہین پہونچتے ہین علوم مشکلہ مگر اس ادراک تک جو قائم کی گئی ہی ساتھ روشنی
عقل کے اور تحقیق مین جانتا اور دیکھتا ہون اس امر کو کہ دولت ہرقل کی گذر گئی اور رستون اسکی عزت کے گر پڑے
اور کھود ڈالا گیا قبہ اسکے ملک کا زمین سوریہ سے اور گیا ملک روم کا اس زمین سے بجانب ستنبول یعنی قسطنطنیہ کے
اور اسی حال سے آگاہی اور خبر دی ہی مہر اس حکیم نے اپنی تصنیف کی ہوئی کتاب مین جسکا نام اسنے اسلاروس یعنی
جوہر الحکمۃ رکھا تھا اور بعض اسکے کلمات حکمت کا مضمون یہ ہی کہ جب ظاہر ہوگا نور یتیم کا جو پاک اور صاف ہوگا فاران کے
پہاڑون سے اور روشن ہونگے اذہان تاریک اس نور کی حکمت سے اور روشن ہوگی تاریکی خیمے والے آسمان نادانستگی کی بسبب قوت عزم
اور ارادہ صاحب اس نور کے اور بلا دینگے وہ لوگونکو اللہ تعالی کی طرف ساتھ اچھے اور نرم بلانیکے اور کھینچینگے انکو اپنی طرف ساتھ مہارون
نیکی اور نرمی کے اور بلند ہونگے اور جائینگے وہ آسمانون پر سختی ہوگی زمین یلیا پر وبد بہ انکے صحابی اور ساتھی سے جو آراستہ ہونگے ساتھ
حمائل ہیبت کے اور تاج دینے والے ہونگے ساتھ بزرگی کے مالک فتوحات زمین کے اور ذلیل کرنیوالے اسکے سلاطین کے ہونگے
عدل ترازو انکا ہوگا اور مرفع لباس انکا ہوگا انکے زمانے مین اوندھی ہوجائینگی عمارتین اور ویران ہوجائینگی تصویرین اور گھر ترسایان کے
اور ناپدید ہوجائینگی جگہین قربانی کی اور خوار و ذلیل ہونگے لوگ مارمعودیہ کے پس نہ نجات ہوگی انکے حملہ اور دبدبہ سے مگر ساتھ

پیروی کرنے شریعت اُنکے مالک اور سردار کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا فلیطانوس نے یہ حال مہتمم مکانات اباسوفیا سے پوشیدہ کیا اُسنے حال کو اپنے دلمین اور کہا کہ ضرور ہی مجکو دیکھنا عرب کا اور جانا واسطے مدد دہی ہرقل بادشاہ کے اور تحقیق پہونچا ہو مجکو خط بطریق اسطولس کا جو قائم اور پائدار رکھنے والا ہی شریعت مسیح کا اور اُسنے بلایا ہی مجکو بجانب مدد دہی دین کے پس اگر توقف کرونگا مین اور پیچھے رہونگا مین ناامید کریگا وہ مجکو پھر اختیار کیا اُسنے لشکر رومہ سے تیس ہزار کو اور وہ قوم کراجیہ تھی اور حاکم مقرر کیا اپنی جگہ پر اپنے بیٹے اسفیلوس کو اور نکالا اُسنے بیت الحکمۃ سے نشان اسکندریونانی کو جو زینت دیا گیا تھا ساتھ سونے اور چاندی اور موتیون کے اور نشان وہ تھا جسکو ظاہر اور بلند کیا تھا اسکندر نے بروز فتح راحات کے ارض بلیوس سے اور وہ نہین ظاہر کیا جاتا تھا مگر دو دن سال مین یعنی کنیسہ اباسوفیا کے اور وہ ایکدن عید صلیب کا تھا اور ایکدن نسائین کا تھا اور جب بلند کیا گیا وہ نشان فلیطانوس کے سر پر روانہ ہوا یہانتک کہ پہونچا انطاکیہ مین اور اُترا باب اورس پر یعنی اس لفظ کے باب فارس ہین پس جب حاکم ہوگئے عرب ثقیل جانا اُنھون نے اس کلمہ کو اور پوچھے معنی اُسکے پس کہا گیا کہ فارس ہین پس اُنھون نے دروازے کا نام باب فارس رکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ سوار ہوا ہرقل واسطے ملاقات فلیطانوس کے اور کھڑا کیا گیا خیمہ اُسکا سامنے بادشاہ کے اور خوش ہوے رومی اور شکون نیک جانا اُنھون نے واسطے مرد کے اور بجائے گئے گھنٹے اور پھونکے گئے ناقوس اور واقع ہوا شور بادشاہ کے لشکرون مین اور بلند ہوئین آوازین رومیون کی انطاکیہ مین اور متحیر ہوے مسلمان وقت سُننے آوازون رومیون کے اور اُسیوقت جاسوس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے جو معاہدی لوگ تھے آئے اُنکے پاس رومیون کے لشکر سے اور آگاہ کیا اُنکو فلیطانوس ملک رومہ اور اُسکے ہمراہیون کے آنے سے پس بلند کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے دونون ہاتھون کو اور کہا اللھم شتت شملھم وفرق کلمتھم ودمر جیوشھم وزلزل اقدامھم واجعل کلمتنا العلیا وکلمتھم السفلی وانصرنا کنصرک لنبیک یوم الاحزاب اللھم ردکیدھم فی نحورھم وانصرنا علیھم اور آمین کہا مسلمانون نے اُنکی دعا پر **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے بیان کیا ہی کہ جب آیا فلیطانوس مع اپنے لشکر کے تو خوفناک ہوے مسلمان مگر اللہ تعالی نے ثابت قدم رکھا اُنکو اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بھیجا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اور اُنکے ساتھ تین ہزار قوم طے وغیرہ سے تھے اور کہا انسے کہ اے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق کہ رومی یکجا ہوتے ہین کنارے دریاے شام سے واسطے مدد دہی اپنے دین کے پس کوچ کرو تم اور ناخت و تاراج کرو شہرہاے واقع کنارہ دریا کو اور نگاہ رکھو اور حفاظت کرو تم مسلمانونکی اور نہ لائے جاوین لوگ تمھارے ساتھ سے زادی بیانکیا ہی کہ روانہ ہوے معاذ رضی اللہ عنہ جبلہ اور لاذقیہ پر پس گھیر لیا اُنھون نے اُسکے مالونکو اور لیا اُسکے غنائم کو اور پایا اُنھون نے باب جبلہ پر اُسکے حاکم عنان بن جہم غسانی بن عم جبلہ بن الایہم کو اور اُسکے ساتھ ایکہزار جانور بارگیہون اور جو کے تھے واسطے لشکر بادشاہ کے اور تھا کیا تھا اُسنے غلہ کو طرابلس اور عکہ اور صور اور بلاد قیساریہ سے اور بھیجا تھا اُسکو قسطنطین بن ہرقل نے ساتھ اپنے مصاحب کے بجانب ہرقل کے پس جب پہونچا وہ مصاحب شہر جبلہ تک سپرد کیا اُسنے وہ غلہ منصرہ کو اور واپس گیا پس جا پڑے اُسپر معاذ بن جبل اور وہ غلہ

شہر کے دروازے پر تھا اور وہ لوگ اہ دیکھتے تھے بادشاہ کے لشکر کی تاکہ روانہ کرین اُسکو بجانب انطاکیہ کے پس لیلیا اُس غلہ کو معاذ بن جبل نے اور پھرے وہ بجانب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مع مال اور خچرون اور غلہ کے پس بلند ہوا شور مسلمانون کا ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور سُنا بادشاہ نے شور موحدین کا پس بھیجا اُسنے اپنے جاسوسون کو واسطے لانے خبر کے پس غائب رہے جاسوس کچھ دیر اور لائے اُسکے پاس خبر کو پس دشوار گذرا بادشاہ پر لے لینا مسلمانون کا اُس رسد کو جسپر اُسکو اپنے لشکر کے واسطے اعتماد تھا اور کہا اُسنے اپنے بطارقہ سے کہ نہین باقی رہی ہمارے اس قوم کے بیچ مین مگر لڑائی اور دیگا اللہ تعالیٰ مدد اور یاری جسکو وہ چاہیگا پس حکم بھیجا اُسنے سرداران صاحب شان اور بطارقہ اور ہر قلیہ اور قیاصرہ اور ارمن کو ساختگی اور آمادگی کا اور سوار ہوا ہرقل اور آئے اُسکی طرف فلیطانوس حاکم رومہ اور حاکم مرعش اور حاکم قلعہ اسکبابرس اور حاکم طرسوس اور مصیصہ اور انطاکیہ اور دراس اور ماہیہ اور اقصرا اور انتہائے قیساریہ اور فاغنہ اور مارحہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ آئے یونان اور آنحالیکہ مرتب اور آراستہ کرتے تھے وہ صفون کو بطور آراستگی لڑائی کے پس جب ٹھہرا ہرقل بادشاہ ساتھ اپنے لشکر کے اور ہر بطریق مع اپنے ہمراہیون کے اور قصد کیا اُنھون نے حملے اور لڑائی کا واسطے مسلمانون کے پس ارادہ کیا فلیطانوس ملک رومہ نے نزدیکی اور تقرب حاصل کرنے کا ہرقل سے سبب اپنے لڑنے کے عرب سے پس جھکا وہ اپنی کوہہ زین پر واسطے تعظیم بادشاہ کے اور کہا اُسنے کہ اے بادشاہ نہین چھوڑا ہی مین نے اپنی سلطنت کو اور آیا مین تیری خدمت مین دو سو فرسخ سے مگر بوجہ تیری تعظیم اور رضا جوئی مسیح کے اور جو حجاب اور بطارقہ وغیرہ تیرے سامنے ہین وہ سب لڑ چکے اور کوشش کر چکے ہین اور مین چاہتا ہون کہ لڑنے کو نکلون مین آجکے دن بجانب ان عرب کے اور تسکین دون مین اپنے دل کو اُنسے پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ خوش کرے اُسکے دل کو اور کہا اُسنے کہ ٹھہر تو اور لازم پکڑ اپنی جگہ اور نہ پھاڑ تو دبدبہ ملوک کو اسواسطے کہ تو مقدم ہی مجھسے سلطنت مین اور چھوڑ تو اپنے سوا دوسرے کو اس کام کیواسطے کہ نہین پہونچا ہی حال اور مرتبہ عرب کا یہانتک کہ تو بذات خود اُنکے مقابلہ کو نکلے فلیطانوس نے کہا کہ کون دبدبہ ہمارے واسطے باقی رہا ہی ساتھ ان عرب کے حالانکہ بیکار اور مہمل کر دیا ہی اُنھون نے ہمارے کام کو اور ذلیل و خوار کیا ہی اُنھون نے ہمارے بزرگان دین کو اور ہمارا سب چھوٹے بڑے پر فرض ہی اور بادشاہ اور یاری اُسمین برابر ہین آیا نہین جانا تو نے اے بادشاہ اسبات کو کہ جو شخص دیکھیگا طرف دنیا کے محبت کی آنکھ سے کھینچیگا اُسکو قصد خواہش ہاے جسمانی کا بجانب تعلق محبت دنیا اور آمادگی اُسکی آرائش کے پس جب وہ ایسا کریگا اور آویگی بدلی گندگی اور زیادتی جہل کی اُسکے کنارۂ سینہ پر پس باز رکھیگا یہ امر طلب آخرت سے اور جو شخص دوڑیگا بجانب طاعت اور بندگی اپنے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دینے تلاش خواہش ہاے جسمانی کے ترقی اور بلندی حاصل کریگا وہ طرف گرد ائرے پاک کے بیچ جگہ محبت کے اور جب جائیگا قدیم ازلی سبحان تمھارے دلونکا جو چھپے ہوے پردہ ہا غفلت سے ہین بجانب طلب اُن چیزون کے جو نیست اور معدوم ہوتی ہین مسلط اور غالب کریگا ضعیف ترین گروہ کو پس دور کر دینگے وہ تمکو تمھارے ملکون اور گھرون سے اور نہین ہی یہ امر مگر بسبب ہمیشہ رہنے تمھارے کے بجانب

ذکر مشورہ کرنے فلیطانوس کا ہرقل سے واسطے

رائے سلاطین کے مقام انطاکیہ

خواہشون کھینچنے والی ہے کے طرف غار ہلاکی کے اسواسطے کہ تمنے حکم کیا خلاف حق کے اور ظلم کیا تمنے رعیت پر بیچ لینے اُنکے مالون اور تباہ کرنے اُنکی جانون کے اور کثرت زنا اور تبعیت بیہودگیونکے پس اسی سبب سے نہ مدد دیے گئے تم اور ہوا احاطہ برائیکا تمپر پس کلام کیا بادشاہ کے بڑے حاجب نے اور چلایا وہ فلیطانوس پر کہ اے سردار نہ بار ڈال تو بادشاہ کے دل پر محنت اور مشقت کا اُسقدر کہ وہ نہین طاقت رکھتا ہے کہ تجھسے زیادہ لوگون نے اُسکو نصیحت کی تھی پس نہین سُنا اُسنے قول ناصح کا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سخت اور روشوار گذرا فلیطانوس پر چلانا حاجب کا اُسپر اُسوقت مین سامنے بادشاہ کے اور بُرا معلوم ہوا اُسکو یہ امر جبکہ نہ باز رکھا بادشاہ نے اُس حاجب کو اس کلام سے اور چھپایا فلیطانوس نے معاملے کو رات تک پس گذری تھوڑی رات بلایا اُسنے اپنے ساتھیون اور خاص لوگون کو اپنی قوم سے جو مرتے تھے اُسکے مرنے مین اور جیتے تھے اُسکے جیتے مین اور کہا کہ پسند کرتے ہو تم اس امر کو کہ ڈالے مجکو حاجب ہرقل کا اور جھڑکے مجکو اور کرے میرے مرتبے کو بادشاہ کے بیچ مین اور تملوگ جانتے ہو اس امر کو کہ میرا گھر اور نسب اُسکے گھر اور نسب سے بڑا ہے اور میرا ملک اُسکے ملک سے مقدم ہے اور تحقیق کہا ہے اسلیس حکیم نے کہ بڑھا تو اپنے قدم کو واسطے اُس شخص کے جو دیکھے تجکو کم اور پست اپنے سے پس ہو جاویگا تو حقیر اور کم نزدیک اُسکے اور عزیز کر تو اپنے نفس کو بمقابلہ بڑائی اُسکے غرور کے سواسطے کہ عزت نفوس کی مقابلہ کرتی ہے مرتبے بادشاہونکو اور نہ کر تو کوئی نیکی ساتھ غیر مستحق نیکی کے اسواسطے کہ کھینچے گی وہ تجھپر برائی کو اُسکی طرف کسواسطے کہ احسان بہتر ہوتا ہے نزدیک بڑے مرتبے والونکے اور چھپ جاتا ہے نزدیک احمقون فرومایہ کے اور نہ وصف کر تو اپنے دوست ناکس کا سواسطے کہ تو طلب کرتا ہے اُسکی منفعت کو اور وہ چاہتا ہے خواہش اپنے نفس کو ساتھ تیری اذیت دینے کے اور تحقیق آئے ہین ہم دو سو فرسخ بلکہ زیادہ اس سے طرف ایک دیر کے کہ دکھلایا ہمکو ہمارے قصد نے دارالسلطنت اور تاج عزت اُسکا اور ہم منجملہ اُسکے توابع کے ہین پس تحقیق نور عقل کا جو پائدار کیا گیا ہے ساتھ جوہر ادراک کے باز رکھتا ہے مجکو تبعیت جہل تاریک کرنیوالی جو اس سے اور میرا دل انکار کرتا ہے اس امر سے اسواسطیکہ بزرگی کی جگہ بڑی ہے اور مقام اُسکا بزرگ ہے اور ذلت وخواری گران اور ناگوار ہے اور صاحب فضیلت کا حقیر ہے اور تحقیق مین نے قصد اور میل کیا ہے اس امر پر کہ جاؤن مین ان عرب کی طرف اور مدد دون مین اُنکے دین کو پس تحقیق در آیا ہے میرے دلمین یہ امر کہ دین اُنکا صحیح اور درست اور شریعت اُنکی مضبوط اور ثابت ہے ساتھ حق کے تائید کی گئی ہے ساتھ راستی کے پس جو شخص ہوگا اُس شریعت پر بخوف ہو جاویگا وہ اپنی جاے بازگشت مین بڑے ڈر اور دہشت سے پس تملوگ سن باتمین کیا کہتے ہو اُنھون نے کہا کہ اے بادشاہ کیونکر پاک اور خوش کریگا تو اپنے دل کو ساتھ چھوڑ دینے اپنے دین اور ملک کے اور تبعیت کریگا تو ایسی قوم کی جنکے واسطے بزرگی نہین ہے اور نہ انمین حکمت ہے کہ بلند کرے اُنکی قدر کو فلیطانوس نے کہا کہ حکمت کامل کا ٹھکانا اُنھین کے نزدیک ہے اور اُنھین کے دلونمین اُسکا گھر ہے اسواسطے کہ نور اُنکی توحید کا بسبب صفائی اُنکے ذہنون کے ہے اور نور اُنکے ایمان کا بہ برکت اُنکے سردار کے ہے جو نام رکھے گئے ہین ساتھ علام الغیوب کے اسواسطے کہ مقناطیس اُنکے حکمت ربانیہ نے کھینچ لیا قوم کے جوہر عقلونکو بجانب اپنی تبعیت اور پیروی اپنی شریعت کے اور جو شخص ارادہ کریگا ترقی کا بجانب اعلی علیین کے پست بیٹھیگا وہ کنارے زمین جہل پر آیا نہین جانتے اس امر کو کہ نور روشن کرتے ہوے

فلیطانوس کا مشورہ کرنے سے بعد تقریر حاجب کے اور بیان کرنا فلیطانوس کا اپنی قوم کے حال کا اور بیان کرنا اُنکے دین اور موافقت اور تبعیت کرنا اُنکا فلیطانوس کے ۱۲

تاریکی کا ہی اور مرجانا انتہاے زندگانی ہی پس جب سُنا اُنھوں نے کلام اُسکا کہا کہ ای بادشاہ نہین تبعیت کی ہی ہمنے تیری اس غرض سے کہ طلب کرین ہم اُس بزرگی کو کہ جسکا انجام اور نہایت کار ذلت اور غلبہ ہی پس اگر تلاش کرتا ہی تو ایسی راہ کو جو پہونچا دیگی بجانب بقا کے اور دور کریگی بدبختی کو پس سزاوار ہی تبعیت کرنا امر حق اور درست کا اور ہلوگ تیرے تابع ہین اور تیرے ساتھی ہین پس کہا فلیطانوس نے اُنسے کہ نہین برگزیدہ اور اختیار کیا ہی مین نے تمھارے واسطے مگر اُس چیز کو کہ اختیار کیا ہی مین نے اُسکو اپنی ذات کیواسطے اور وہ امر حق ہی اور اگر نہ موافقت کروگے تم میرے اس امر پر چلا جاؤنگا مین تنہا اسواسطیکہ مین نے جان لیا ہی اس امر کو کہ وہی راہ سلامتی اور بہتری کی دنیا اور آخرت مین ہی پس آیا خوش ہوتے ہین دل تمھارے اس کلام پر پس کہا اُنھون نے کہ ہان فلیطانوس نے کہا پس ہوشیار رہو اور تم پس جب ہوگی رات سوار ہونگے ہم سب اسطرح کہ گویا گھوڑے ہتے ہین گرد لشکر کے اور نگہبانی کرتے ہین ہم اُسکی اور طلب کرتے ہین لشکر عرب کو قوم نے کہا کہ ہم کرینگے اور متفرق اور جدا ہوگئے وہ لوگ اور لیا فلیطانوس نے اپنے مال و اسباب وغیرہ کو اور قصد کیا اُسنے اس امر کا جو ہمنے بیان کیا ہی واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ارادہ کیا فلیطانوس نے مجانبہ کا بجانب لشکر عرب کے آئے یوقنا بھیجے ہوے ہرقل بادشاہ کے پس جب ادا کیا اُنھون نے پیام کو اور ارادہ کیا کھڑے ہونیکا کہا اُنسے فلیطانوس نے کہ تم کون ہو جواب بادشاہ سے اُنھون نے کہا کہ مین یوقنا حاکم حلب کا ہون فلیطانوس نے کہا کہ کیونکر چھوڑ دیا ہی تمنے اپنے ملک کو اور غالب ہوگئے عرب اُسپر پس بیان کیا یوقنا نے سب سرگذشت اپنے قلعے اور محصور ہونیکی اور نہین آگاہ کیا اُسکو اپنے اسلام سے پس کہا فلیطانوس نے اُسنے کہ مجکو خبر پہونچی کہ حاکم قلعہ حلب کا پھر گیا ہی دین عرب کیطرف پس کہا اُس سے یوقنا نے کہ پہلے ایسا ہی ہوا تھا پھر رجوع کی بجانب بادشاہ اور اسکے دین کے پس کہا فلیطانوس نے کہ کیا حال ظاہر ہوا تھا تمکو اس قوم سے یوقنا نے کہا کہ ای بادشاہ مین بھرا تھا اُنکے دین کیطرف جبکہ آگہی حاصل کی مین نے اُنکے حال پر اور ظاہر ہوگیا تھا مجکو امر پوشیدہ اُنکا اور دیکھا تھا مین نے اُنکو کہ نہین تبعیت کرتے ہین وہ باطل کی اور نہین میل اور کنارہ کرتے ہین وہ حق سے اور نہین سوتے ہین وہ راتکو بسبب مجاہدہ اور ریاضت کے اور نہین کلام کرتے ہین بدون یاد کرنے اپنے پروردگار کے داد دلاتے ہین مظلوم کی ظالم سے اور سلوک اور غمخواری کرتے ہین دولتمند اُنکے ساتھ اُنکے محتاجونکی سردار اُنکے بلباس عریان رہتے ہین اور بزرگ کم رتبہ اُنکے نزدیک امر حق مین برابر ہین پس کہا اُنسے فلیطانوس نے کہ ہرگاہ تم اُنکے بھید پر واقف ہوگئے تھے اور دیکھی تھی تمنے بزرگی اُنکی پس کس چیز نے باز رکھا تمکو اس امر سے کہ مقیم ہوتم اُنکے بیچ مین یوقنا نے کہا کہ باز رکھا مجکو اس امر سے محبت میرے دین اور صحبت میری قوم نے اسواسطے کہ مین نے نہ چاہی جدائی اُنکی فلیطانوس نے کہا قسم ہی تحقیق نفوس کی اور عقلین احتیاط کرنیوالی جسوقت دیکھتے ہین امر حق کو کھینچتے ہین اُنکو یقین بجانب تلاش خلاص نجات اور رہائی کے بری زندگانی سے تا اینکہ ترقی کرتے ہین وہ نفوس اور عقول علی علیین کو راوی نے بیان کیا ہی کہ نکلے یوقنا فلیطانوس کے پاس سے اور تحقیق دریافت اور مضبوط ہوگیا تھا اُنکے دلمین قول فلیطانوس کا اور کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین کہی اُسنے کوئی بات مگر یہ کہ لکھی گئی ہی وہ بات کنارے اُسکے سینے پر اور کلام اُسکا گواہی دیتا ہی ساتھ قبول کرنے اُسکی عقل کے صحت دین اسلام کو اور گذارا دن یوقنا نے بحالت بے آرامی کے اس امر سے تا اینکہ آئی تاریکی رات کی پھر کوئی سبب گردانا اُنھون نے بحالت پوشیدگی کے اور آئے فلیطانوس کے پاس پس لیا اُسکو بہ ہیئت سواری کے جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی پس جب ٹھہرے یوقنا سامنے اُسکے کہا اُسنے فلیطانوس نے کہ ای یوقنا دیکھتے ہو تم کہ کس دے نے

ذکر کلام فلیطانوس

دھانپ لیا ہی مگر اہونکو تبعیت کرنے مسلمانون سے اور حق ظاہر ہوتا ہی اس شخص پر جو تلاش اور طلب کرتا ہی اسکو اور باطل مگم رہتا
ہی اُس شخص کو جو اُسکی پیروی کرتا ہی پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ کیا معنی اس کلام کے ہین جو تو نے مجھسے کہا فلیطانوس نے کہا کہ
اگر دیکھتے تم اُس چیز کو جو دیکھا مین نے ساتھ آنکھ دلیل اور حجت کے نہ پھرتے تم اُنکے طریقے اور شریعت سے اور نہ طلب کرتے تم
عوض کو اُنکے غیر سے اور نہین طلب کیا تمنے مگر اُس نعمت کو جسکی بازگشت بجانب زوال کے ہی اور پہونچاتی ہی وہ اپنے صاحب کو
طرف عذاب کے راوی نے بیان کیا ہی کہ سکوت کیا یوقنا نے اور نکلے وہ فلیطانوس کے پاس سے اور دریافت کرتے رہے وہ حال فلیطانوس کا
کا اور ٹھہرے اُسکے انتظار مین مسلمانون کی راہ مین پس جب سوار ہوا فلیطانوس اور نکلا وہ اپنے خیمے سے پایا اُسنے اپنے یگانون کو
کہ باساز و سامان ہوگئے تھے وہ لوگ روہ چار ہزار آدمی تھے یگانے اور رئیس قوم فلیطانوس سے اور آگے گیا اُنھون نے اپنے قصد کو اور چلے
وہ سبکے سب درانحالیکہ طلب و تلاش کرتے تھے موحدین کے لشکر کو اور تحقیق چھوڑ دیا تھا اپنے ملک اور عزت کو پس جب نزدیک
ہوے مسلمانون کے لشکر سے ظاہر ہوے اُنکو یوقنا اور اُنکے ہمراہ دو سو آدمی تھے اُنکے یگانون سے پس کہا یوقنا کے کہ ای بادشاہ قصد
کیا ہی تو نے اس مرکا کہ آپڑے تو مسلمانون کے لشکر پر فلیطانوس نے کہا کہ نہین قسم ہی ذات بزرگ کی نہین جاتا ہو نہین اُنکی طرف
مگر اس غرض سے کہ داخل ہو نہین اُنکے دین مین اور ہو جاؤن مین اُنکے زمرے سے سوا اسکے کہ جو شخص دیکھیگا بجانب دنیا کے ساتھ
آنکھ نیست اور معدوم ہونیکے کام کریگا وہ آخرت کا پس کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس مر سے کہ موافقت کرو تم ہمارے اُس کام پر جسکا
ہمنے قصد کیا ہی پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تحقیق کھینچ لیا ہی تجکو کھینچنے والے حق نے مگر راہی کی راہ سے پھر بیان کیا اُسنے یوقنا نے اپنا
سب حال اور یہ کہ وہ قصد غدر اور فریب کا رومیونکے ساتھ رکھتے ہین پس کہا فلیطانوس نے کہ تم کیونکر اس امر پر قدرت پاؤگے
اور مین نہین دیکھتا ہون تمھارے ساتھ مگر چند لوگونکو تمھاری قوم سے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تحقیق شہر کے اندر دو سو مرد
اصحاب رسول اللہ علیہ آلہ وسلم کے ہین کہ وہ بیس ہزار کا مقابلہ رومیونکے لشکر سے کرسکتے ہین مین یہ امر مناسب دیکھتا ہون کہ تو مع
اپنی قوم کے پھر جا اپنی جگہ پر اور نہ جلدی کر تو اور تحقیق بھیجینگے ہم ایک مرد کو سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس کہ آویگا وہ شخص
انکو اس راہ سے سبکا ہم قصد رکھتے ہین پس جب ہو دیگا کل کا دن ٹھہرنا تو مع اپنے لشکر کے گرد ہر قل کے اور داخل ہونگا مین شہر مین اور
چھوڑ دونگا مین قید سے دو سو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو اور دیدونگا مین اُنکو اُنکے ہتھیار دونسے اور حملہ کریگا سب لشکر پر
اور حملہ کرنا تو مع اپنے لشکر کے ہرقل کے لشکر پر اور قصد کرنا تو بذات خود ہرقل کا اور قابض ہو جانا اُسپر بس ہوگا تو ایسا کہ گویا تو نے
جہاد کیا اُنپر اور حبس کرونگا مین اور یگانے میرے اور دو سو صحابی اندر شہر کے پس ملک ہو جائینگے ہم اُسکے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر چاہتا
ہو تو اس مر کو کہ پھر جاوے تو بجانب اپنی دار السلطنت کے اور معاملہ تیرا بوشیدہ رہے رومیونسے پس سپرد کر تو کام اپنے لشکر کا اُس شخص
کو جسپر تو اعتماد رکھتا ہی اپنی قوم سے فلیطانوس نے کہا کہ نہین کیا ہی مین نے اس کام کو ہر حال مین کہ میری نیت ہو دنیا کی سکومت مین اور جسکر
جائیگا یہ معاملہ اور مدد دونگا مین اسلام اور اُسکے لوگون کو تو جاؤنگا مین بیت المقدس کو اور مقیم رہونگا مین وہان یہانتک کہ مونگا مین
کون شخص جائیگا بجانب عرب کے ساتھ ہمارے پیام کے اور آگاہ کریگا اُنکو ہمارے عزم سے پس کہا یوقنا نے کہ جان تو اس مر کو کہ عرب کے

فلیطانوس کا یوقنا سے

جاسوس ہین ہمارے نزدیک اہل حلب سے جو داخل ہین فوجداری مین اور مین آگاہ کرونگا انکو ساتھ اس حال کے اور خبر دیونگے وہ
ابو عبیدہ بن الجراح کو اس حال سے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُسی حال مین کہ یوقنا اور فلیطانوس دراُنکے ہمراہی اسی گفتگو مین تھے راستے کے بیچ
مین کہ اُسیوقت قصد کیا ایک دبیر نے اُنکی طرف پس جب نزدیک آئے وہ مرد دبیر دیکھا اُنکو یوقنا نے اور وہ عمرو بن امیہ الضمیری سابق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پس سلام کیا اُنھون نے یوقنا اور اُنکے ہمراہیون پر اور کہا کہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ کہتے ہین کہ جزاے خیر دے اللہ تعالی تمکو تمھارے دین کیطرف سے اور اُنھون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب
مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا اُسے حال حاکم رمہ اور بات جیت کا اپنی قوم سے اور اُسکے
قصد اور ارادے کا اور خوشخبری دی ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر کی کہ کل فتح ہوجائیگا شہر انطاکیہ کا اگر چاہا اللہ تعالی نے
اور دور ہوجاوینگے رومی اُس سے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے دیکھا تھا
شب فتح انطاکیہ مین کہ گویا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کرتے ہین اُنپر اور ارشاد فرماتے ہین یا اَبَا عُبَیدَۃَ البشر رضوان اللہ
ورحمتہ غدًا تفتح المدینۃ صلحًا علی یدیك وان صاحب دومۃ الکبری فدحری من امرہ مع یوقنا کذا وکذا وھم بالتھرب
من جیشك فتنفذ الیھم بایجاز الامر راوی نے بیان کیا ہی کہ بیدار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور بیان کیا اُنھون نے اپنے خواب
کو خالد بن الولید سے اور یحیی عمرو بن امیہ الضمیری کو جیسا کہ بیان کیا تھا پس جب سُنا فلیطانوس نے یہ حال کانپنے اور تھرتھرانے لگا بدن
اُسکا اور کہا اُنھون نے کہ گواہی دیتا ہون مین اس امر کی کہ یہی دین پایدار اور وہ راہ راست ہی پھر معاودت کی اُنھون نے اور گھومے
وہ گرد لشکر بادشاہ کے گویا وہ نگاہبانی کرتے تھے لشکر کی پس اُسی حال مین کہ یوقنا جدا ہوے تھے مع اپنے ساتھیونکے فلیطانوس سے
اور مضبوط کیا تھا اُنھون نے اپنے ارادے کو جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی کہ اُسیوقت حاجب بادشاہ کا آیا سامنے اُنکے اور مشعلین اُسکے
سامنے تھین اور نکلا تھا وہ انطاکیہ سے اور آگے اُسکے ضرار بن الازور اور رفاعہ بن زہیر اور دو سو قیدی تھے اور میل کیا تھا بادشاہ نے
اُنکے قتل پر اُس رات مین پس جب دیکھا اُنکو یوقنا نے کہا اُنھون نے حاجب سے کہ کیا کام کرنیکا ارادہ کیا ہی بادشاہ نے اُنکے ساتھ حاجب نے
کہا کہ میل کیا ہی اُسنے اُنکے قتل کا اور ڈالیگا کل اُنکے سر دن کو بجانب مسلمانون کے پس جب سُنا یوقنا نے یہ حال ندھیرا ہوگیا دن اُنکی
آنکھون مین اور کہا اُنھون نے کہ اے حاجب کبیر تو جانتا ہی اس امر کو کہ کل لڑائی واقع ہونیوالی ہی ہمارے اور عرب کے بیچ مین پس جب
مار ڈالوگے تم ان لوگونکو اور پھینکوگے اُنکے سرونکو عرب کی طرف پس شاید وینگے وہ ہم مین سے کسیکو مگر یہ کہ مار ڈالینگے وہ اُسکو پس
ڈر تو اللہ کو اور نہ جلدی کر تو اور بھیر تو بادشاہ کو اُنکے معاملے مین اور چھوڑ دے تو اُنکو میرے پاس یہانتک کہ دیکھے تو کہ کس چیز
کیطرف بازگشت ہوتی ہی ہمارے اور اُنکے معاملہ کی پس چھوڑ دیا حاجب نے قیدیون کو نزدیک یوقنا کے اور گیا وہ بادشاہ کے پاس
تنہا اور بات جیت کی اُسکے ساتھ اُنکے مقدمہ مین بادشاہ نے کہا کہ چھوڑ دے تو اُنکو دستق کے ہاتھ مین پس پھرا حاجب یوقنا کے
پاس ساتھ پیام بادشاہ کے اور کہا کہ تم نگاہ رکھو اُن کو کہ تمھین متہم ہوا اُنکی حفاظت کے پس لیا اُنکو یوقنا نے اور لیگئے اُنکو اپنے خیمے مین
اور دشوار گذرا اُنپر تکان اُنکا انطاکیہ سے اسواسطے کہ یوقنا نے قصد کیا تھا اُنکے سبب سے مالک ہونے شہر کا پس جب آئے وہ یوقنا کے نزدیک

۵۷ ذکر رویاے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بمقام انطاکیہ ۱۲ منہ
۵۸ ترجمہ اے ابو عبیدہ خوش ہو تم ساتھ فتح شود کی اللہ تعالی کے اور کل فتح ہوجائیگا شہر انطاکیہ

حلے کے تمھارے ساتھ اور حاکم انھون نے اور حاکم انھون نے تیرے ساتھ رومہ کا معاملہ ایسا اور اسکے ساتھ ایسا اور ایسا بھیجا ہوا ہی اور وہ لوگ نزدیک ہین تمھارے لشکر کے میں کل بھیجونگا تیرے طرف لشکر کے ۱۲ منہ

رہا کر دیا انکو قید سے اور دے دیے انکو ہتھیار اور بیان کیا اُنسے حال قصد فلیطانوس کا بادشاہ پر قابض ہو جانیکے باب مین پس کہا ضرار بن الازور نے کہ قسم ہی خدا کی ہر آئینہ راضی کرینگے ہم پروردگار کو کل وقت اپنے جہاد کرنیکے اسکی راہ مین اور نہین رکھا اور چھوڑا یوقنا نے اُنکو اپنے خیمے مین بلکہ متفرق اور جدا کر دیا اُنکو اپنے یگانون کے پاس اور ہر مرد کے پاس اُنمین سے ایک کو بھیجدیا

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جسنے حکم دیا نکالنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قید خانہ انطاکیہ سے وہ ہرقل نہ تھا اور ہرقل نے لیلیا تھا اُنکو اور ڈالدیا تھا اُنکو اپنے قید خانہ مین اور نہین جانا تھا یوقنا نے کہ بعد اُسکے بادشاہ نے اُنکے ساتھ کیا معاملہ کیا اور نہین حکم کیا تھا اُنکے نکالنے کا قید خانے سے واسطے قتل کے مگر بالیس بن ریبوس غلام بادشاہ نے اور دیکھا تھا اُسنے بادشاہ نے اپنے خواب مین یہ کہ گویا ایک شخص اُترا ہی آسمان سے اور پلٹ دیا اُس شخص نے اُسکو تخت سے اور گویا تاج اُسکا اُڑ گیا اُسکے سر سے اور گویا ایک شخص کہتا ہی کہ نزدیک ہوا زوال تیرے ملک کا سوریہ سے اور تحقیق دور ہوئی دولت بدبختی اور دور ہوئی سختی اور لایا اللہ تعالیٰ مذہب ہلال نفاق کو اور گویا اُس شخص نے پھونکا اُسکے لشکر مین پس دشمن کر دیا اُسنے آگ کو پس بیدار ہوا ہرقل حالت خوفناکی کے اور تعبیر بیان کی اُسنے اس خواب کی ساتھ زوال اپنے ملک کے اور یکجا کیا تھا اُسنے خزانے اور اسباب اور اُن چیزونکو جسپر وہ اعتماد رکھتا تھا اور ڈالدیا تھا اس سبکو کشتیونمین قبل اُترنے مسلمانونکے اُسکی طرف اور بہت جمع کیا تھا کھانے اور سامان اور لڑائی کو پس جب دیکھا اُسنے اس راتمین وہ معاملہ جو دیکھا اُسنے اپنے خواب مین بھیجا اُسنے اپنی بیٹی اور سب عورتونکو بجانب کشتیونکے بحالت پوشیدگی کے اپنے ارباب دولت سے اور بُلایا اُسنے اپنے گھر والونکو اور آگاہ کیا اُنکو معاملے خواب سے اور بیان کیا اُسنے اُنسے قصد اپنے فرار کا اور حکم کیا اُنکو اپنے ساتھ نکلنے کا پھر بُلایا اُسنے اپنے خاص غلام بالیس کو اور وہ بہت مشابہ تھا ساتھ ہرقل کے صورت مین اور پہنایا اُسکو لباس اور ٹیکہ اور تاج اپنا اور کہا اُس سے کہ توکل میری جگہ پر ٹھہرنا اسواسطے کہ مین ارادہ مکر و فریب کا عرب کے ساتھ رکھتا ہون اور بطور گاڈیکے بیٹھونگا مین تیرے پیچھے اُنکے پھر سوار ہوا ہرقل اور نکلا وہ مع اپنے گھر والونکے بلد سُکے کہ پہنا یا تھا اپنے غلام کو لباس اور ٹیکہ اور تاج اپنا اور چلا بجانب دریا کے اور سوار ہوا کشتی مین اور روانہ ہو گیا پس اُسیوقت حکم دیا تھا بالیس نے ساتھ فکانے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ملاقی ہوے تھے اُنسے یوقنا اور ہوا معاملہ اُنکا وہ جو بیان کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے بیانکیا ہی کہ نہین نکلا ہرقل نطاکیہ سے مگر یہ کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا اور سبب اُسکا یہ ہوا تھا کہ اُسنے لکھا تھا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بحالت پوشیدگی کے اپنی قوم سے یہ مرکہ میرے سر مین درد رہتا ہی نہین سکون ہوتا ہی اُسمین پس روانہ کر دو میرے واسطے کسی دوا کو پس روانہ کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کلاہ پس جب دیکھا ہرقل نے اُسکو اپنے سر پر بیٹھ گیا درد اُسکا اور جب اُتار لیا اُسنے کلاہ کو پھر لاحق ہوا وہ درد پس تعجب کیا اُسنے اس حال سے اور حکم کیا اُسکے اُدھیڑنے کا اور دیکھا تو اُسمین یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہا اُسنے کہ کیا اچھا اور بزرگ ہی یہ دین کہ شفا دی اللہ تعالیٰ نے مجکو ایک آیت سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ہوا دوسرا دن سوار ہوا لشکر مسلمانونکا اور آگے بڑھے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع لشکر زحف کے اور سوار ہوا سب لشکر کافرونکا اور گرد اُن کے فلیطانوس کا اور سوار ہوے یوقنا اور اُنکے ساتھ اُنکے عزیز اور یگانے اور وہ دو سو صحابی رسول مقبول تھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبیس آثار ابدال کا فیہ

ہرقل کے بیٹے کا بالیس غلام کو بجائے باپ کے اور اپنے کو بجائے غلام کے اور بھیجنا اُسکا اور اُنکا ساتھ رومیونکے بمقام انطاکیہ کے اور یہ حکم فلیطانوس دفوجہ کا ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ۱۲

وہ پھیلائے ہوئے تھے اپنے تئین نیچے ہتھیار رکھنے کے ایک جداگانہ جماعت مین کہ سوا اُنکے اور کوئی ساتھ نہ تھا پس سبکے پہلے حملہ کیا خالد بن الولید نے ساتھ لشکر زحف کے اور ربیعت کی اُنکی سعید بن زید بن عمر بن نفیل العدوی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ربیعہ بن قیس بن مسہر نے اور حملہ کیا بعد اُنکے میسرہ بن مسروق العبسی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ذوالکلاع الحمیری نے اور حملہ کیا بعد اُنکے فضل بن عباس بن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حملہ کیا بعد اُنکے مالک اشتر نخعی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے عمرو بن معدیکرب الزبیدی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ باقی لشکر کے رضی اللہ عنہم اجمعین اور ڈھانپ لیا لوگون نے بسبب کثرت کے بعض کو پس ملگئی لڑائی حملہ کیا یوقنا اور اُنکے عزیزون نگانون نے اور حملہ کیا ضرار بن الازور اور اُنکے ساتھیون نے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری ضرار بن الازور کی کہ دیا تھا اُنھون نے تلوار کو حق اُسکا اور لیا تھا اپنے عوض کو رومیونسے اور جب مار ڈالتے تھے وہ کسی رومی کو پکارتے تھے واتارات ضرار اور تھا قصد اُنکا واسطے لشکر عرب متنصرہ کے اور مسلمان ہمراہی اُنکے نہین جدا ہوتے تھے اُنسے اور رفاعہ زہیر الحمیری نصیحت کرتے تھے اور شجاعت دلاتے تھے اور کہتے تھے احملوا وایاکم ان تفشلوا واعلوا الجنۃ قد زخرفت قصورھا اشرقت حورھا وسرحت ولدانھا وتجلی دیاتھا پھر پکارا اُنھون نے یا فتیان العرب ایکم یرغب فی تزویج الحور ویجعل بذل نفسہ لمھور لوبدعروسا فی الجنان من یحب ان یقوم مع الولدان من یرغب فیما قالا لدیان متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان ایکم یوافق ہمہ حمن شہر ہذا وحنین پس اُسی حال مین کہ ضرار بن الازور حملہ کرتے تھے دشمنون مین اور چکھاتے تھے اُنکو شراب تباہی کی کہ دفعتہً لاقی ہوے وہ ایک سوار کے جو تورتا اور پریشان کرتا تھا لشکر دن کو اور دہ چلا کر کہتا تھا واتارات ضرار پس بہ تامل نظر دیکھا ضرار نے اُس سوار کو تو وہ اُنکی بہن خولہ تھین پس کہا اُسنے کرد اسطے اللہ کے ہمنیکوکاری تھاری اے بیٹی ازور کی مین قسم ہی خدا کی تھارا بھائی ضرار ہون پس متوجہ ہوئین خولہ اور سلام کیا اُنپر اور کلام ڈالنا چاہا اُنکی طرف پس کہا ضرار نے اُنسے کہ الگ رہو تم مجھسے اسواسطے کہ مار ڈالتا ان کافرون کا بہتر اور بزرگ ہی بات بیت سے اے بیٹی میری مانگی لالو تم اپنی باگ کو میری باگ سے اور اپنے نیزے کو میرے نیزے سے اور جہاد اور کوشش کرو تم اللہ تعالی کی راہ مین پس کر مریگا ایک ہم مین سے تو ملیگا اُسکو دوسرا قیامت کے دن نزدیک حوض سید البشر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُسی حال مین کہ ضرار بن الازور کلام کرتے تھے اپنی بہن سے کہ دفعتہً لشکر رومیونکا اپنے پیچھے کو پھرا اور گروہ اُنکے بھاگ نکلے اور باعث اُسکے فلیطانوس حاکم رومہ ہوے اسواسطے کہ جب دیکھا اُنھون نے لڑائی کو بھڑکایا ہی اُسنے آگ کو اور اونچی ہوئی ہین چنگاریان اُسکی حملہ کیا اُنھون نے مع اپنے ساتھیونکے اور قابض ہوگئے بالیس پر اور وہ اُسکو ہرقل بادشاہ جانتے تھے اور پکار کر کہا پکارنے والے نے کہ پکڑ لیا ہرقل کو اُسکے دشمن حاکم رومہ نے پس پیٹھ پھیری رومیون نے اور میل کیا اُنھون نے بجانب فرار کے اور قتل عظیم کیا مسلمانون نے اُنمین کہ نہین مارے گئے تھے رومی اُسقدر مگر اجناد ین اور یرموک مین اور مارے گئے متنصرہ سے قریب بارہ ہزار کے اور تلاش کیا مسلمانون نے جبلہ بن الایہم اور اُسکے بیٹے ایہم کو پس نہ دیکھا کوئی اثر و نشان اُنکا اور نہ پائی کچھ خبر اُنکی راوی نے بیان کیا ہی کہ بھاگ گئے وہ دونون اور بہتیرے لوگ اُنکے قوم کے بجانب دریا کے اور سوار ہوے ہرقل بادشاہ کی کشتیون پر اور منجملہ اُن متنصر کے

جو جبلہ اور اُسکے بیٹے ساتھ بھاگے پانسو آدمی اور رئیس اُسکی قوم کے تھے کہ منجملہ اُنکے عرفطہ بن عصمہ اور عروہ بن واثق
اور مرہف بن واقد اور ہجام بن سالم اور سوائے اُنکے اور لوگ تھے اور اُنھین کی نسل سے افرنج ہین اور لیا مسلمانون
نے خیمون اور گھوڑون اور ساز و سامانکو جسکی شمار اللہ تعالیٰ کو معلوم ہی اور بیس ہزار آدمی رومیون سے گرفتار ہوے اور ستر
ہزار مارے گئے اور بھاگے رومی اور متفرق ہوے بعض اُنمین کے گئے بجانب انطاکیہ کے اور بعض نے طلب کیا قیساریہ کو بجانب
قسطنطین پسر ہرقل کے اور بعض اُنمین کے جانے کنارے دریا کی طرف پس جب دیکھا اہل عرب نے اپنے ہتھیارون کو اور
ٹھنڈی ہوئی آگ لڑائی کی یکجا کیا مال اسباب قیدی سامنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب دیکھا اُنھون نے اُسکو
سجدہ شکر ادا کیا واسطے اللہ تعالیٰ کے اور بشارت دی بعض مسلمانون نے بعض کو اور آئے ضرار بن الازور و ساتھی اُنکے اور یزید اور
یگانے اُنکے پس سلام کیا مسلمانون نے اُنپر اور خوش ہوے اُنکی رہائی پر اُنکے دشمنون کے ہاتھ سے اور آئے فلیطانوس اور عراہی
اُنکے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس استقبال کیا اُنکا ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ فروگذاشت کے اور
اُٹھ کھڑے ہوے مسلمان واسطے اُنکی ملاقات کے اور آگے بڑھے واسطے اُنکی صاحب سلامت کے بڑے بڑے صحابی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اور دیکھا فلیطانوس نے اُنکی تواضع اور صفات پسندیدہ پس کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی یہ وہی قوم ہین جنکی بشارت
مسیح نے دی تھی پھر مسلمان ہوے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے ہاتھ پر اور مسلمان ہوے ساتھی فلیطانوس کے راوی نے
بیان کیا ہی کہ لائے فلیطانوس سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے بالیس گوسپند پیش کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسپر اسلام کو اور انکار
کیا اُسنے اور ماری گئی گردن اُسکی راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب مضبوطی انطاکیہ اور اُن لوگونکے جو اُسمین
تھے پس دعا مانگی اُنھون نے اللھم اجعل لنا الیھم سبیلا و افتحلنا فتحا مبینا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ انطاکیہ مین بادشاہ کیطرف سے
ایک حاکم تھا جسکا نام صلب بن قسطس تھا اور وہ جاہل اپنی قوم مین تھا پس ارادہ کیا اُسنے لڑائی کا شہر پناہ کی دیوار کے اوپر سے پس یکجا ہوے
رئیس لوگ اُسکو بطریق کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ جا تو بجانب ان عرب کے اور مصالحہ کر تو ہمارے واسطے اُنکے بیچ مین جسقدر پر تجھسے ہو سکے
پس نکلا بطریق طرف ابو عبیدہ بن الجراح کے اور بات چیت کی اُسنے صلح کی پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے صلح کو اور مقدار
اُسکی جسپر اہل انطاکیہ نے صلح کی تھی تین لاکھ دینار تھے پس جب قرار پائی صلح کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم کھا تو ہمارے واسطے اس
امر کی کہ نہ غدر اور بیوفائی کرو تم لوگ ہمارے ساتھ اسواسطے کہ شہر تمھارا مضبوط اور بازر رکھنے والا اور بہت پہاڑون اور
ڈھیلون والا ہی اُسنے کہا ہان ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کون شخص قسم دیگا اُسکو پس رکھا یوقنا نے اپنا ہاتھ بطریق کے ہاتھ پر پس
کہا اُسنے کہ تو واللہ واللہ جانلیس مرتبہ ورنہ کاٹ ڈالون مین اپنے زنار کو اور توڑ ڈالون مین اپنی صلیب کو اور لعنت
کرین مجھپر شماسہ اور دیر کے لوگ اور مخالفت کرونمین دین نصرانیہ کی اور ذبح کرونمین اونٹ کو ماد معمودیہ مین اور نجس کرونمین
اُسکو ساتھ بیشاب لڑکے کے اور مار ڈالونمین ہر سامنے آنیوالیکو ورنہ پھاڑ ڈالونمین کپڑے مریم کے اور سر بند اُسکا بناؤنمین
ورنہ ذبح کرونمین قسونکو اور رنگون اُسکے خون سے دُھن کے کپڑے کو ورنہ ذبح کرونمین مذبح مین زعفران کو اور تکذیب کرونمین مشمون انجیل کی

نوٹ
لہ اے میرے تو ہمارے واسطے
سیدھی طرف راہ اور
فتح فام اور کلی ہو
ساتھ
۱۲

ورنہ جانون مین مسیح کو ایسا مردہ کہ نہ اُٹھ کھڑا ہو ورنہ جانون مین مریم کو زنا کرنیوالی ورنہ رکھو نمین تنیج مین خون حیض یہود یہ کو ورنہ
بچھادو نمین قندیلون کنیسہ مین سرجس کو ورنہ بیاہ کرو نمین ساتھ یہود یہ حائضہ کے یہانتک کہ نہ پاک ہو نمین کبھی ورنہ دھوؤ نمین اپنے
کپڑون کو جمعہ کی صبح کو ورنہ کھودڈالو نمین کنائس اور دیرون کو اور قبول کرو دن عیدون اور جماعت کو ورنہ عبادت کرو نمین
لاہوت کی اور انکار کرو نمین ناموس کا ورنہ کھاؤن مین اونٹ کے گوشت کو عید شعانین مین ورنہ روزہ رکھو نمین رمضان کا
بحالت پیاس کے ورنہ کھاؤ نمین اونٹ کے گوشت کو بحالت پکڑنے کے دانت سے ورنہ نماز پڑھو نمین یہود کے کپڑو نمین ادا کرو نمین
عیسٰی بنانیوالے چمڑون کے تھے اگر عذر اور بیوفائی کرو نمین تمھارے اور تمھارے ہمراہیو نکے ساتھ اور واقع ہوا داخل
ہونا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا انطاکیہ مین اور اُنکے سامنے وہ نشان تھا جو حضرت صدیق رضی اللہ نے اُنکے واسطے
بنایا تھا اور دائین جانب اُنکے خالد بن الولید اور بائین جانب میسرہ بن مسروق تھے اور قاری پڑھتا تھا سورہ فتح کو اُنکے
سامنے اور برابر چلے جاتے تا اینکہ پہونچے وہ باب انطاکیہ تک پس اُترے وہان اور بنایا اُسکی جگہ پر ایک مسجد کو کہ اب تک دیکھی
اور پہچانی جاتی ہے اور لیا سولی پر چڑھایا وہان کے حاکم کو پس جو ماوا نکے والی نے صلیب کو پس ڈالا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکو
میسرہ بن مسروق بن عمرو الخزاعی نے بیان کیا ہے کہ دیکھا ہمنے بجانب شہر کے پاک اور صاف اور بہت پانی اور اچھی چیزونکے پس
نہین تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ خوش اور پاک معلوم ہوا شہر اُسکو اور دوست رکھا ہمنے اس امر کو کہ اگر ٹھہرتے ہم اُسمین ایک مہینہ تو
آرام حاصل کرتے ہم اپنی مشقتون سے پس نہین چھوڑا ہمکو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے وہان ٹھہرنے کو مگر تین دن پھر لکھا اُنھون نے
ایک خط فتح کا بنام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدۃ عامر بن الجراح
سلام علیک فانی احمد الله الذی لا الہ الا ھو علی ما رزقنا من الفتح والغنیمۃ والنصر علی عدوک یا امیر المومنین ان اللہ قد فتح علی المسلمین
کرسی النصرانیۃ ومدینۃ الطاعیۃ العظمی انطاکیۃ وقتلت فیہا وکسرت عساکرھم ونصرنا اللہ علیہم وھرب ھرقل فی جزیرۃ کابہ
وانی لما فتحہا الطیبہا وانی خشیت علی المسلمین ان یوافقہم حسن ھواھا وان یغلب حب الدنیا علی قلوبہم فیقطعہم
ذلک عن طاعۃ ربہم وانی معول علی المسیر الی حلب وانا منتظر امرک فان امرتنی ان اسیر الی آخر الدروب فعلت وان امرتنی
بالمقام اقمت واعلم یا امیر المؤمنین ان العرب العاربۃ قد نظرت الی نساء الروم وبناتہم وزینتہم انفسہم الی التزویج فمنعتہم من ذلک وانی اخشی
علیہم الفتنۃ الا من عصمہ اللہ وبنتہم صدرہ فبجمل امرک وسلام علیک وعلی المسلمین ورحمۃ اللہ پھر لپیٹا خط اُنھون نے اور
مہر کی اُسپر اور کہا کہ ای گروہ مسلمانونکے کون شخص تم مین کا لیجاویگا اس خط کو پاس امیر المومنین کے پس جلدی کی ساتھ منظوری
کے زید بن وہب غلام عمرو بن سعید نے اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار مین پہونچاؤنگا اُسکو اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا
ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ ای زید تم مختار اپنے کام کے نہین ہو بلکہ تم مملوک ہو پس ہرگاہ تھا را ارادہ جانیکا ہی تو پوچھو تم اپنے مالک
عمرو سے کہ اجازت دیوین وہ تمکو اس مرکی پس جلدی کی زید نے اپنے مالک عمرو کے پاس اور رکھدی اُنکے سر پر اور بوسہ لیا سکا پس نا زر کھا اُنکو
اسکام سے عمرو نے اور سبب سکا یہ تھا کہ عمرو مدبر رہتا تھا اور نہین مالک تھا وہ دنیا کی چیزونسے مگر ایک تلوار اور ایک نیزہ اور ایک اونٹ

اور ایک گھوڑا اور ایک توشہ دان اور ایک کاسہ اور ایک مصحف کے اور جب پاتے تھے وہ اپنے حصے کو مال غنیمت سے نہین
جمع کرتے تھے اُسمین سے کسی چیز کو اور نہین لیتے تھے اُسمین سے مگر بقدر کھانیکے اور دیدیتے تھے اپنے گھر والو مکو اور بھیجتے تھے باقی کو بجانب
عمرو بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیتے تھے غربائے مہاجرین اور انصار کو پس جب آئے زید بن وہب
پاس عمرو بن سعید کے تاکہ بوسہ لیوین اُنکے سر کا باز رکھا اُنھون نے زید کو اس مرسے اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو زید نے کہا کہ اے
میرے مالک اجازت دو تم مجکو اس امر کی کہ ہونمین قاصد مسلمانو نکا ساتھ خوشخبری کے بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پس
کہا عمرو بن سعید نے آیا چاہتے ہو تم اس امر کو کہ ہو تم خوشخبری پہونچانے والے مسلمانون کو اور مین باز رکھون تمکو اس امر سے
تو مین اس حال مین ناکس و بخیل بنونگا جاؤ تم حسبطرحسے چاہو کہ تم آزاد ہو واسطے خوشنودی اللہ تعالی کے اور مین امید رکھتا
ہون بسبب تمھارے آزاد کرنیکے اس امر کی کہ حرام کرے مجھپر میرا پروردگار آتش خوش ہو زید بن وہب اور لیا اُنھون نے خط کو
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ہاتھو پر بعد اسکے کہ بیان کیا اُنھون نے حال اجازت دینے اپنے مالک کا پھر سوار ہوے وہ اونٹنی پر
جو دی تھی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شتر ہائے یمن سے اور وہ تیز رو اونٹنی تھی اور زید چلے جاتے تھے اور طلب
کرتے تھے راہ نزدیک کو زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ آیا مین مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور باقی تھے ذیقعدہ کے
مہینے مین پانچ دن اور دیکھا مینے مدینہ منورہ مین انقلاب اور وہان کے لوگون مین ایک شور عظیم اور وہ لوگ دوڑتے تھے بجانب
دروازے بقیع کے پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ اُنکے واسطے کوئی معاملہ درپیش ہی پس بیعت کی مینے اُنکی تاکہ دیکھونمین کہ کیا
حال کیا ہی اور مین کہتا تھا کہ وہ کسی لڑائی کا ارادہ رکھتے ہین پس سلام کیا مین نے ایک مرد مسلمانپر تاکہ حال پوچھونمین اُس سے
پس جواب دیا اُسنے مجھکو سلام کا اور جب دیکھا اُنھون نے میری طرف پہچانا مجکو اور کہا کہ تم زید بن وہب ہو مین نے کہا ہان
اُس مرد نے کہا اللہ اکبر اے زید تمھارے پیچھے کیا خبر ہین ہین پس کہا مینے بشارت اور فتح اور غنیمت ہی پس کیا سلام کیا بامیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اُس مرد نے کہا کہ امیر المومنین باہر مدینہ منورہ کے ہین ارادہ رکھتے ہین حج بیت اللہ الحرام
کا اور نکلے ہین وہ ساتھ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاکہ حج ادا کرین اُنکے ساتھ اور لوگ اُنکو رخصت کرتے ہین
زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ اُترا مین اونٹنی سے اور باندھدیا مین نے اُسکو ساتھ بڑھی ہوئی اُسکی مہار کے اور گیا مین
دوڑتا ہوا تا اینکہ ٹھہرا مین سامنے امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور وہ جاتے تھے پیادہ اور پیچھے اُنکے غلام
برقا چلاتے تھے اُنکے اونٹ کو اور تحقیق اُسکو آراستہ کیا تھا ساتھ گلیم قطوانیہ کے اور توشہ اور کاسہ اُنکا اُسی پر تھا اور
ہووج سواری کے اُنکے سامنے چلنے والے تھے اور دائین جانب اُنکے حضرت علیؓ اور بائین جانب حضرت عباسؓ تھے
اور پیچھے اُنکے ایک جماعت مہاجرین تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وصیت کرتے تھے اُنکو واسطے حفاظت مدینہ منورہ کے پس جب
ٹھہرا مین سامنے اُنکے پکار کر کہا مین نے السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت عمرؓ نے کہا وعلیک السلام تم کون
ہو اور کہانسے آئے ہو پس کہا مینے کہ یا امیر المومنین مین وہب مولی عمرو بن سعید کا ہون آیا ہون خوشخبری دینے حضرت

عمرؓ نے کہا خوش رکھے اللہ تمکو ساتھ نیکی کے کیا خوش خبری ہی تمھارے پاس کہا مین نے یہ خط تمھارے عامل ابو عبیدہؓ کا ہی خبر دیتے ہین وہ تمکو اس مرکی کہ اللہ تعالیٰ نے فتح کیا انطاکیہ کو جس وقت سنا حضرت عمرؓ نے ذکر انطاکیہ اور اسکی فتح کا گر پڑے وہ سجدے مین اللہ کے بحالت سجدے کے در آنحالیکہ رگڑتے تھے اپنے مُنہ کو مٹی مین پھر اُٹھایا اُنھون نے اپنے سر کو اور خاک آلودہ ہو گیا تھا اُنکا اور داڑھی اُنکی اور وہ کہتے تھے اللھم لک الحمد والشکر علی نعمتک الیا لغۃ پھر کہا اُنھون نے لاؤ تم خط کو رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس سپرد کیا مین نے خط اُنکو پس جب پڑھا اُنھون نے مضمون خط کو رو دئے پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ کون چیز ہے ہو رونا تمھارا حضرت عمرؓ نے کہا اس چیز سے جو کیا ابو عبیدہ نے ساتھ مسلمانون کے تحقیق نفس اُنکا حکم کرنیوالا ہی برائی کا پھر دیا حضرت علی کو پس پڑھا اُنھون نے اُسکو انتہا تک زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ پھر دیکھا مین نے حضرت عمرؓ کو بعد اُسکے کہ سکون ہوا اُنکو رونے سے زیادہ ہوئی خوشی اُنکی پھر متوجہ ہوئے وہ میری طرف اور کہا کہا ہی زید اگر پھر جاؤ تم اور نفع حاصل کرو تم روغن زیتون اور انجیر اور انگور انطاکیہ سے کھانے سے پس شکر کرو تم اللہ تعالے کا پس کہا مین نے یا امیر المومنین یہ ایام میوہ جات کے نہین ہین پھر بیٹھے حضرت عمرؓ زمین پر اور منگایا دوات اور کاغذ کو اور خط لکھا ابو عبیدہ بن الجراح کو اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر الی عاطہ بالشام سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ واشکرہ علی ما وھب من انصر المسلمین وجعل العاقبۃ للمتقین ولم یزل معینا لطیفا واما قولک انک لم تقسم بالطاکیۃ یطیبہا فان اللہ عز وجل لم یحرم الطیبات علی المتقین الذین یعملون الصالحات فقال فی کتابہ یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم فکان یجب علیک ان تریح المسلمین من تعبہم وتدعہم یرعون فی مطعمہم ویریحون الابدان بما قد نصبت فی قتال من کفر باللہ واما قولک انک منتظر امرہ الذی امرک ان تدخل المدینۃ خلف العدو فانک شاھد وانا غائب وقد یری الشاھد ما لا یری الغائب وانت بحضرۃ عدوک وعیونک یاتیک بالاخبار فی کل ساعۃ فان رایت ان وخولک الی المدینۃ صواب فابعث الیہم السرایا وادخل معہم الی بلادہم وضیق علیہم المسالک وابعث مع السرایا من یدل بہم علی الطریق ممن یثق بہ من المسلمۃ وان طلبوا منک الصلح فصالحہم واوعز بما قدمت واما قولک ان العرب ابصرت نساء الروم وبناتہم فرغبت فی التزویج فمن احب ذلک فدعہ ان لم یکن لاھل الحجاز ومن اراد ان یشتری الاماء فدعہ فلذلک اصنون الفروج والسلام علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط کو اور ثبت کیا اُسپر مہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دیدیا زید بن وہب کو اور کہا اُسنے روانہ ہو تم اسکو لیکر رحمت کرے اللہ تمپر اور شریک کرو تم عمرؓ کو اپنے ثواب مین پس لیا زید بن وہب نے خط کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھون سے اور قصد کیا اُنھون نے چلنے کا پس متوجہ ہوئے اُنکی طرف حضرت عمرؓ اور کہا کہ ٹھہرو تم اپنی روش نیک نرم پر اے زید تا انیکہ توشہ دین تم کو عمرؓ اپنے کھانے سے پھر حضرت عمرؓ نے بٹھایا اپنے اونٹ کو اور نکالا اُنھون نے زید کے واسطے

صاع خرمے اور ایک صاع ستو کا اور کہا اُن سے کہ لو تم اُسکو اور معذور رجانو عمرؓ کو اسواسطے کہ اسی قدر اُن کے امکان مین تھا پھر بوسہ لیا حضرت عمرؓ نے زید کے سر کا پس روئے زید اور کہا کہ یا امیر المومنین نہین پہونچا مین اس حد کو کہ بوسہ لوتم میرے سر کا حالانکہ تم سردار مسلمانون کے اور ساتھی اور مقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو اور تمھین پر ختم کیا تھا اللہ تعالی نے اربعین کو پس روئے عمرؓ اور کہا اُمید رکھتا ہون مین یہ کہ بخشے اللہ عمر کو بسبب تمھاری گواہی دینے کے واسطے عمر کے زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور قصد کیا مین نے چلنے کا پس سُنا مین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ یہ کہتے تھے اللھم احملہ علیہا واطوله البعید وسهل له القریب انك علی کل شئی قدیر پس خوش ہوا مین حضرت عمرؓ کی دعا سے اسواسطے کہ اللہ تعالی نہین رد کرتا تھا حضرتؓ کی دعا کو اور چلتا تھا مین اور زمین لپٹی جاتی تھی پیچھے قدمون میری اونٹنی کے اور تھا مین تیرھوین دن نزدیک ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور کوچ کیا تھا اُنھون نے اطلاکہ سے اور اُترے تھے وہ ازرم مین پس جب آیا مین مسلمانون کے پاس پایا مین نے اُنمین ایک بڑا شور جو ہوتا تھا دائین جانب لشکر سے اور پوچھا مین نے اُن سے کہ کیا سبب اس شور کا ہی پس کہا گیا مجھسے کہ یہ شور بسبب خوشی اور سرور اُس چیز کے ہی جو فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانون پر اور حال اُسکا یہ ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ گئے تھے بجانب کنارہاے دریاے فرات کے اور تاخت کی تھی اُنھون نے اپنے گروہ اور لوگون سے بنج اور براعہ اور تابلس پر اور لیلیا تھا اُنھون نے مال اور غنائم کو دہان کے اور مصالحہ کیا تھا اُن لوگون نے خالد بن الولید سے اس امر پر پورا اقرار کر بھیر دیون خالد بن الولید اُنکے مال اور غنائم اور لوگون کو اور تحقیق بھیر دیا یہ سب خالد بن الولید نے اُنکو اور فتح کیا خالد بن الولید نے اُن مقامات کو ازروے صلح کے اور واقع ہوئی فتح بنج اور براعہ اور تابلس اور قلعہ نجم کی اور وہ ایک پل تھا بنج کا بیچ کے عشرہ ماہ محرم سنہ اٹھارہ ہجری مین مصالحہ کیا تھا وہان کے لوگون نے بعد اُسکے کہ بھیر دیا تھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنکے مالونکو ڈیڑھ لاکھ دینار پر اور چھوڑ دیا تھا خالد بن الولید نے وہان کے حاکم جرفاس کو کہ چلا جاوے وہ مع اپنے مال اور اسباب اور لونڈی اور غلام اور گروہ کے بجانب شہرہاے روم کے اور حاکم کیا تھا خالد بن الولید نے بنج پر عبادہ بن رافع یمنی کو اور پل پر نجم بن مفرح الفہری کو اور نام اس پل کا اُنھین کے نام سے رکھا گیا اور حاکم کیا براعہ پر اوس بن خالد ربعی کو اور تابلس پر برادر ابن عون الحمیری کو اور بنایا اُنکے واسطے ایک قلعہ اور اُنھین کے نام پر اُسکا نام رکھا اور بھیجے تھے خالد بن الولید مع مالون کے بروز آنے زید بن وہب کے مدینہ طیبہ سے زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ آیا مین بجانب خیمہ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اور وہ بیٹھے تھے اور اُنکے پہلو مین خالد بن الولید تھے اور آگے لایا گیا تھا اُنکے واسطے مال صلح کا پس بٹھایا مین نے ناقہ کو اور آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور سلام کیا مین نے اُنپر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما پر اور دیدیا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح کو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا دیا گا دیا مین نے اُنکو حضرت عمر کے کلام سے پس توڑا اور کھولا اُنھون نے خط کو اور پڑھا اپنے دل مین

پھر اعادہ کیا مسلمانو نپر اُسکے پڑھنے کا آگے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بذات خود مسلمانو نپر اور کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے بتحقیق امیر المومنین نے چھوڑ دیا ہی معاملہ داخل ہونے ان بہادرون کے درونین مجھپر اور کہا ہی اُنھون نے کہ تم حاضر اور دیکھنے والے اور مین پوشیدہ اور دور ہون اور مین نہین کرتا ہون کسی چیز کو مگر تمھاری رائے سے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس چپ رہے مسلمان اور کچھ جواب نہین دیا اُنکو پس اعادہ کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اپنے کلام کو اور کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے اس شام کا اللہ تعالیٰ نے تمکو مالک کر دیا اور باہر کر دیا تمھارے دشمنونکو اُنکے ساتھ ذلت اور خواری کے اور وارث کر دیا تمکو اللہ تعالیٰ نے اُنکی زمین اور گھرون اور مالون کا جیسا کہ وعدہ فرمایا تھا ہمسے اللہ اور اُسکے رسول نے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم اس امر مین آیا داخل ہو گے تم ان درونین بجانب اپنے دشمنونکے پس سکوت کیا لوگون نے اور کچھ جواب نہین دیا پھر اعادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے کلام کو تیسری مرتبہ اور کہا کہ یہ کیا خاموشی ہی آیا بد دلی لاحق ہوئی ہی تمکو بعد شجاعت کے یا کاہلی ہی بعد خوشی کے یا اکتفا کیا ہی تمنے کارہاے نیک سے آیا نہین باقی رہین تمپر بُرائیان اور نیکیان تمھاری بہت نہین تمپر کوئی گناہ اور بُرائی پس خواہش اللہ غالب اور بزرگ کی تو ہی پس خواہش کرو تم اُسکی طرف اور سوال کرو تم اُس سے اس امر کا کہ اعانت کرے وہ تمھاری جہاد پر کہ یہ امر بہتر ہی تمھارے واسطے دنیا اور اُس چیز سے جو دنیا مین ہی پس سبکے پہلے جواب دیا اُنکو میسرہ بن مسروق العبسی نے اور کہا کہ اے سردار ہم نہین چپ رہے بسبب کسی خوف کے جو لاحق ہو ہمکو یا بسبب کسی بے صبری کے کہ چھپا لیا ہو ہمکو بلکہ بعض ہم مین کے دیکھتے تھے بعض کو اور جان لو تم اے سردار اس امر کو کہ ہمارے واسطے کوئی سوداگری نہین ہی اور نہ کوئی کام سواے جہاد کے واسطے دشمنان خدا کے اور طلب کرنے اُس چیز کے جو اللہ کے نزدیک ہی اور ہم تمھارے سامنے ہین پس جس کام کا تم حکم کر دوگے ہم اُسکو کرینگے پس تمھارا کام حکم دینا ہی اور ہمارا کام اطاعت کرنا واسطے اللہ تعالیٰ اور واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور واسطے سردار کے ہی آیا نہین ہی یہ امر کہ مین نہین مالک مگر اپنی جان کا پس متوجہ کرو تم مجکو جہان کہین چاہو کر جاؤگے تم فرمانبرداری کرنیوالا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے گروہ مسلمانونکے جس کسی کی کوئی رائے ہو اور موجود ہو اُسکے پاس کوئی مشورہ پس بیان کرے وہ اُسکو اور ظاہر کرے اُس امر کو جو اُسکی رائے ہو پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ قسم خدا کی کہ پھر جانا ہمارا طلب اور تلاش قوم سے سستی اور عاجزی ہی ہمپر اور سرزنش ہی ہمارے دین پر اور طلب اور تلاش کرنا دشمنو کا مال غنیمت اور تائید ہی اور جس امر کا مین تمکو مشورہ دیتا ہون اے مرد امین وہ یہ ہی کہ بھیجو تم لشکر کو ہر گھاٹی اور درے کیطرف ان درونسے پس یہ امر باعث ضعف اور سستی دشمن کے دل کا ہوگا اور ٹھنڈی ہونگی اُسکے سبب سے آنکھین مسلمانونکی پس دعا خیر دی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا اُنھون نے کہ یا ابا سلیمان مین یہ مناسب دیکھتا ہون کہ بناؤن مین ایک نشان واسطے مسروق العبسی کے اور روانہ کرونمین اُنکو اور اُنکے ساتھ یمن کے لوگ ہون سواسطیکہ پہلے اُنھین نے جلدی کی ہی اس رائے مین اور منظور کیا اور مشورہ دیا ہی اُنھون نے اُسکا پس وہ آوین درون مین اور غارت اور تاخت کرین وہ اُن مقامونپر جو نزدیک ہین دشمن کے شہرونسے اور پھر آوین ہمارے پاس اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے سالگی حال شہرونکے پس عمل کرینگے ہم موافق اُسکے خالد بن الولید نے

ف ذکر مشورہ کرنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا مسلمانون سے

اور بھیجنا اُن کا سریہ بن مسروق کو بجانب درون کے کہ ۱۲ ۱۲

کہا کہ پہونچے تم اچھی راے کو رحم کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک پودے نیزے کو اور بنایا اُسکے سر پر ایک نشان کو مثل نشان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برنگ سیاہ کہ لکھا تھا اُسپر سفیدی سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور جنبش دی نشان کو اپنے ہاتھ مین
اور سپرد کیا اُسکو میسرہ بن مسروق العبسی کے اور کہا کہ اے میسرہ تم پہلے مشورہ دینے والے ہو مسلمانونپر ساتھ روانگی کے بجانب شہر روم اور در آنے
در ونکے اُنکی طرف پس لو تم نشان کو اور رہو تم انجام دینے والے اس کام کے اور ایسی فتح کرو تم اُسمین کہ ہو اُس فتح مین نام اور ذکر تمھارا دنیا مین
اور ذخیرہ اندوختہ عالم آخرت مین اور منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے گروہ یمن اور وہان کے دلیر و نیستین ہزار مرد کو اور ایکہزار غلام کو پس جو
قبائل یمن کے تھے وہ کندہ اور کہلان اوطی اور بہان اور سبس و ازد اور مذحج اور ذبیان و اخمس و خولان و رعک و ہمدان و رخم اور
جذام سے تھے اور اُسمین رئیس اور بزرگ لوگ تھے اور پہناتھا اُنھون نے اپنے پورے ہتھیارونکو اور ظاہر کیا تھا اُنھون نے اپنے اُس لباس کو جو قبائل مین
مشہور تھا اُنپر جا دریں اور عمامے عدنی تھے اور کمربند جسمین بند چمڑے کے تھے اور جو غلام تھے پس پہنا اُنھون نے سُرخ رنگ کپڑے کو اور اُنکے
سرون پر زرد عمامے تھے حمائل کیے تھے وہ تلوارونکو اور اُنکے ہاتھ مین حربے اور تازیانے چمکنے والے تھے اور ہر غلام اُنمین کہتا تھا اپنے دلمین کہ وہ ایک لشکر
پر حملہ کریگا اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دس ابو الہول کو مقدم اور سردار غلامونپر اور کیا ابو الہول کو تحت نشان میسرہ بن
مسروق کے اور کہا کہ اے ابو الہول ہو تم آگے ان غلامونکے کہ وہ تحت اطاعت تمھارے ہین اور تم تحت نشان میسرہ بن مسروق کے ہو اور مخالفت
نکرو تم اُنکی جسمین وہ تمکو مشورہ دیوین بسواسطے کہ وہ اچھے ہین مشورہ دینے مین وہ بزرگ ہین اور وہ رہتی پر ہین کام مین و امید ہے کہ تمکو
بیرغبت اور اطاعت یہ منظور ہی اور یکسو ہوے ابو الہول اور ساتھ اُنکے غلام تھے اور قبول کیا اگرچہ عرب نے قول ابو عبیدہ بن الجراح کو لیکن کچھ
لوگ قوم طے نے ناپسند کیا روانگی کو تحت نشان میسرہ بن مسروق کے پس کہا بعض اُن لوگون نے بعض سے کہ کیونکر بنایا ابو عبیدہ بن الجراح
نے نشان کو وسطے ایک مرد کے قوم عبس سے اور چھوڑ دیا اُنھون نے رئیسون اور بادشاہون یمن کو **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی پہونچی
خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس بلایا اُنھون نے اُنکو اور کہا کہ اے آل طے کے تم تعریف کیے گئے ہو نزدیک مسلمانونکے اور لڑنا تمھارا
نہین ہی مگر مسلمانونکیطرف سے پس دیر نہ آوے تمھارے دلونمین بڑائی اور بزرگی کہ ہلاک ہو تم اُسکے سبب سے اور جان لو تم اس امر کو کہ نہین
مدد اور غلبہ ہوتا ہی بسبب کثرت شمار کے اور نہ بسبب شدت مضبوطی کے بلکہ نہین عاجز اور مغلوب ہوتے ہین دشمنان خدا مگر ساتھ مدد دینے
اللہ تعالیٰ کے فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم اور بزرگ ہم مین کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا پرہیزگار اور ڈرنیوالا ہم مین
کا ہی قسم ہی خدا کی کہ میسرہ مقدم ہین تمسے از روے سبقت کے بجانب اسلام اور ہجرت طرف دار اسلام اور صحبت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
پس جواب ہو رہی قوم طے وقت سننے اس کلام کے اور جلدی کی اُنھون نے قبول کرنیمین تا اینکہ ٹھہرے وہ تحت نشان میسرہ بن مسروق کے
پس جب پورے اور آمادہ ہوے وہ سب چلنے پر آئے میسرہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار مین نہین جانتا ہون
راہ کو اور اس ملک مین ناواقف ہون اور نہین جانتا ہون کہ مین کہان داخل ہون اور کہان کو متوجہ ہون اور زمین ہلاک کرنیوالی ہی اُس شخص
کو جو نہین جانتا ہی اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حکم کیا ہی تمکو اپنے خط مین اس امر کا کہ مقرر کرو اور بھیجو تم ہمارے ساتھ رہبر و نکو ضرور
ہی ہمکو رہبر کہ راہ بتاوے اور کہ دیکھے وہ ہمکو ایسی راہ پر کہ چلین ہم اُسپر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہر آئینہ یاد دلایا تمنے مجکو وہ امر جو مین بھولا تھا

لہ اگر اشتعاری مدد کے لشکر کا کوئی سردار غالب ہوگا

اور ضرور ہی تکو راہبر پس سامنے کیا اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح نے ہر جگہ کے معاہدین کو جو داخل ذمہ تھے اور جانتے تھے اچھائی اور برائی
کو انکی اور خیر خواہی اُنکی واسطے مسلمانونکے پس اختیار کیا میسرہ نے انمین سے چار شخص کو اور ذمہ داری کی اُنکے واسطے مزوکی اور دور کر دیا
اُنسے جزیہ کو اور مشورہ کیا اُنسے کہ کس درے مین ہوگا داخل ہونا مسلمانونکا بطلب اور تلاش دشمن کے پس سبھونے مشورہ دیا اُنکو بڑے درکا
شہر قورص سے اور کہا ہر ایک نے کہ اے سردار یہ شہر مثل اُن شہرونکے نہین ہین جنکو تمنے فتح کیا ہی اور وہ شہر بہت بڑے پتھرون والا
اور سخت جاڑے والا ہی اور راہین تنگ اور گھاٹیان اور خار اور جنگل ہین پس کہا اہل یمن نے راہبر سے کہ چل تو آگے ہمارے پس
بتحقیق تو دیکھیگا ہمسے کارہاے عجب انگیز کو پس اُسی وقت جنبش دی میسرہ بن مسروق نے نشانکو اپنے ہاتھ مین اور چلے وہ نشان لیکر
آگے اپنی قوم کے بعد اسکے کہ سلام کیا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانونپر اور وہ لوگ شور کرتے تھے ساتھ تہلیل اور تکبیر اور
قرآن مجید پڑھنے کے عطا ابن جعد الغسانی نے بیان کیا ہی چلے ہم در آنحالیکہ ہم کوشش کرتے تھے چلنے مین اور راہبر ہمارے آگے
آگے تھا تا اینکہ آئے ہم بقعہ جندراس تک پھر چلے ہم یہانتک کہ عبور کیا ہمنے نہر ساحور کو اور متوجہ ہوے ہم طرف قورص کے پس رہے
ہم وہان اور رات گذاری ہمنے پس جب صبح کی ہمنے اور روانہ ہوے بجانب اُردونکے اور برابر چلتے تھے ہم بیچ راہون گھیر نیوالی دشوار گذار
اور درختون باہم در آئے ہوے اور پانیون بہتے ہوے اور تنگ گلیونکے کہ نہین تھی اُنمین سوار کو جگہ پھرنیکی پس کہا مین نے اپنے
دلمین کہ اگر بُرا ہوا ہمپر معاملہ ان جنگلونکا تو ڈرتا ہو نمین مسلمانونپر اس مرسے کہ فقیاب ہو جائے اُنپر دشمن اُنکا اور چلے راہبر لوگ
آگے مسلمانونکے اور لیگئے وہ مسلمانونکو اونچے لانبے پہاڑون پر پس دشوار گذار امسلمانونکے گھوڑون پر چڑھنا پہاڑون کا پس
نہین باقی تھا کوئی شخص مگر یہ کہ پیادہ ہوگیا وہ اپنے گھوڑے سے اور کھینچا اُسکو اپنے پیچھے سے عبدالرحمن ابن عبید نے بیان کیا ہی
کہ تھا مین ساتھ میسرہ بن مسروق کے اُنکے سریہ مین اور تحقیق در آئے اور پھاڑا تھا اُنھون نے ہمارے ساتھ درونکو پس
دیکھا مین نے اونچے اور موٹے پہاڑون اور باہم در آئے ہوئے درختونکو اور میرے پاس موزے تھے یمن کے چمڑے کے پس جب اُترا
مین گھوڑے سے پہن لیا مینے اُسکو اور روانہ ہوا پس قسم ہی خدا کی تھوڑے سے عرصہ مین تلے اُسکے اُڑ گئے اور باقی رہے پانون میرے درانحالیکہ
بہاتے تھے وہ خون کو دشواری راہ اور اُسکی شدت سے اور برابر راہبر لوگ چلتے تھے ہمارے ساتھ اور ہم اُنکے پیچھے تھے تین دن
تک اور نہین تھا کوئی ایسا دن کہ چلتے تھے ہم اُسمین مگر راہبر کہتا تھا مسلمانونکو کہ ہوشیار رہو اور احتیاط رکھو تم اپنے دشمن سے واسطے
کہ اگر ایسے گا دشمن تمپر جگہ گذرنیوالی کو تو ہلاک ہو جاؤگے پس جب ہوا چوتھا دن نکلے ہم ایک بلندی کشادہ کی طرف اور تھا
داخل ہونا ہمارا درونمین آغاز گرمی مین اور نہین تھا کوئی شخص مسلمانون سے مگر یہ کہ کالہ الا تھا اُسنے اپنے پوستین کو اپنے
بدن سے پس جب نکلے ہم زمین کی طرف پھرا ہر مرد مسلمانون سے در آنحالیکہ پہنا تھا اُسنے اُس لباس کو جو پہنتا تھا وہ
جاڑون مین اور طلب کرتا تھا گرمی کو اور ہم دیکھتے تھے برف کو کہ چمکتی تھی وہ ہمارے داہنے اور بائین جانب سے اور داس
ابو الہول داخل ہوے تھے ہمارے ساتھ اور تھی اُنپر زرہ لڑائی کی اور نہین لیا تھا اُنھون نے مگر خفتان اور دو جا دروں
وہی کو پس جب داخل ہوے وہ زمین بلند پر پس کیا اُنکو شدت جاڑے نے اور پہونچی اُنکو سردی اور نہین تھی اُنکے ساتھ وہ چیز جو کفایت کرے

اُنکو واسطے گرم ہونیکے پس کہا اُنھون نے کہ بُرا کرے اللہ کافرون بے خلتہ بریدہ کا ہرگاہ اسقدر سردی اُنکے شہر مین گرمی کے موسم مین ہی پس کیونکر ہوگی وہ جاڑے مین آیا نہین ہی کہ مار ڈالے اُنکو اللہ تعالیٰ اس برف اور جاڑے سخت سے پھر دیکھتے تھے اور کانپتے تھے وہ پس دیکھا اُنکی طرف ایک مرد نے مسلمانون سے پس کہا اُسنے کہ ای ابو الہول کیا ہوا ہی تمکو کہ رونگٹے تمھارے بدنکے کھڑے ہوتے ہین اُس نے کہا کہ لاحق ہوئی ہی مجکو سردی مسلمانون نے کہا کیا سبب ہی کہ نہین گرماتے ہو تم اُس نے کہا کہ سوا اسکے جو پہنے ہون میرے پاس اور کچھ نہین ہی اور یہ مجکو نہین گرماتا ہی پس آگاہ کیا اُس مرد نے میسرہ بن مسروق کو اس حال سے پس دیا میسرہ نے اُسکو ایک پوستین جو وہ پہنے ہوئے تھے پس جب پہنا اُسکو ابو الہول نے اور گرم ہوا بدن اُسکا کہا اُنھون نے کہ ای میسرہ پہنا وے اللہ تعالیٰ تمکو ایک قطیفہ[1] قطیفہاے بہشت سے پس کہا اُسنے میسرہ بن مسروق نے کہ یا ابو الہول نخل کیا تجھے مجھپر ساتھ حُلل[2] کے حالانکہ حلہ اچھا ہوتا ہی قطیفہ سے اور چلا راہبر لوگون کو ساتھ لیکر اور نشان قدم پر چلتے تھے اور برابر وہ لوگ چلتے رہے شہر ہا روم مین تا انیکہ پہنچے زمین پاک بہت پانی تھوڑے درختون والی مین پس حکم کیا میسرہ نے لشکر کو اُترنے کا اور سبب یہ ہوا کہ ہمنے نہین دیکھا کسیکو رومیون سے اپنی راہ مین پس اُترے لوگ اُس مقام مین تا انیکہ پورا ہوا لشکر پس جب پورا اور یکجا ہوگئے لوگ کوچ کیا اُنکو لیکر میسرہ بن مسروق نے اور چلے وہ آگے لشکر کے اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور ہم نہین دیکھتے تھے کسیکو راہ مین سوا سطے کہ رومیون نے اختیار کیا تھا احتیاط اور خوف کو ہمسے سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین دیکھا ہمنے کسیکو مومن سے پس جب ہوا پانچوان دن اور ہم چلے جاتے تھے کہ دفعتہً ظاہر ہوئی مسلمانونکو ایک سیاہی بیچ شگاف جڑ پہاڑ کے پس جلدی کی گروہ مسلمانون نے بجانب سیاہی کے پس جب نزدیک ہوئے وہ اُسکے دیکھا کہ ایک گانون ہی وہات رومیون سے پہاڑ کی جڑ کی شگاف مین خالی ہی لوگون سے نہین ہی اُس مین کوئی مگر یہ کہ سُنی مسلمانون نے بانگ مرغونکی اور آواز بکریونکی اور نہین تھا کوئی اُنمین دفع کرنے والا اور نہ مانع تھا پس جب دیکھا ہمنے یہ حال جانا ہمنے کہ وہ لوگ بھاگ گئے ہین ہمسے پس پکارا ہمکو میسرہ نے اور کہا اُنھون نے ہوشیار رہو جاؤ اور احتیاط کرو تم ہوا سطے کہ مین گمان کرتا ہون کہ قوم نے جانا ہی ہماری جگہ کو پس وہ بھاگ گئے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ دوڑے لوگ بجانب گانون کے پس لیا اُنھون نے جو کچھ اُنمین تھا غلہ اور اسباب وغیرہ کو سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے ابو الہول کو کہ وہ اُٹھائے ہوئے تھے اپنے کاندھے پر تین کپل اور دو چادر دنکو پس کہا مین نے اُسنے کہ یا ابو الہول یہ کیا تمھارے پاس ہی اُنھون نے کہا کہ ای سعید یہ واسطے جاڑے اس شہر کے ہی پس کہا مین نے اُسنے آیا نہ کفایت کریگا تمکو پس کہا اُنھون نے کہ باز رہو تم مجھسے پس تحقیق ہلاک کیا ہی مجکو اس شہر کے جاڑے نے کہ مین اُسکو کبھی نہ بھولونگا ای بیٹے عامر کے راوی نے بیان کیا ہی کہ لیلیا مسلمانون نے جو کچھ اُس گانون مین غلہ وغیرہ تھا پھر روانہ ہوئے میسرہ اور مسلمان اُنکے ساتھ تھے تا انیکہ پہونچایا ہمکو راہبر نے ایک مرج مین جسکو مرج القبائل کہتے تھے اور وہ مقام ڈرانیوالا اور بہت لانبا اور دراز تھا پس جب پہونچے ہم مرج پر پھیل گئے گھوڑے مسلمانونکے اُنمین دائین اور بائین کو پس اُترے میسرہ اُس مقام مین اور مشورہ کرتے تھے اپنے دل مین پھر جانیکا بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور سبب اُسکا یہ تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کیا تھا اُنکو اس امر کا کہ نہ دور ہون وہ انسے اور نہ ناگہان در آوین کسی شہر مین اور ہوشیار اور احتیاط کرنیوالے رہین پس وہ اس حالت مین تھے اور گھوڑے پھیلے ہوئے اور لوگ بیخبر تھے ایسے مین کہ در آئے اُنپر کہ دفعتہً آتے ایک مرد مسلمانون سے اور اُنکے ساتھ ایک گبر تھا جسکو چلاتے تھے اپنے پیچھے سے وہ نشان جو بالے کے

[1] قطیفہ بمعنی چادر دیکھو ۱۲۱ [2] حُلل کپڑے میسرہ بن مسروق کے ہمراہ ہونیکا اور ابو الہول کا مسلمانونکو اور واقع ہونا اُنکا اس مرج القبائل مین اور ۱۲۲ حلل جمع حلہ بمعنی کپڑے دیکھو ۱۲۱

تا اینکہ ٹھہرایا اُسکو سامنے میسرہ کے پس کہا اُسنے میسرہ نے کہ اس گبر کا کیا حال ہی اور کہان سے تم اسکو لائے ہو پس کہا اُنھون نے
کہ ای سردار مین نے سبقت کی تھی اپنے ساتھیون پر چلنے مین پس دیکھا مین نے ایک شخص کو کہ ظاہر ہوتا تھا وہ کبھی اور چھپ جاتا تھا
کبھی پس جلدی گیا مین اُسکی طرف پس وہ یہی شخص تھا مین نے اسکو پکڑا پس بلایا میسرہ بن مسروق نے ایک مرد کو معاہد مین سے جو اُنکے
ساتھ تھے جب آیا وہ معاہدی کہا میسرہ نے کہ سوال کرو اِن گبر سے کہ کیا خبر ہی اُسکے نزدیک خبر رومیون کی پس متوجہ ہوا معاہدی اور آشنا لیکر
سوال کرتا تھا وہ رومی سے اور زیادہ کیا معاہدی نے اُسکے ساتھ کلام کو اور لوگ چپ تھے پس جب طول دیا معاہدی نے
گفتگو کو ساتھ رومی کے کہا اُس سے میسرہ بن مسروق نے کہ سختی ہو تجھپر یہ گبر کیا کہتا ہی معاہدی نے کہا کہ ای سردار یہ کہتا ہی کہ جب بادشاہ
روم آیا اور سوار ہوا دریا مین قصد کیا اُسنے قسطنطینیہ کا مع اپنے گھر والون کے اور قصد کیا اُسکے پاس کے بھاگے ہوے
رومی اور سواے اُنکے اور دون نے ہر جگہ سے اور خبر پہونچی بادشاہ کو یہ کہ اِلتقا کیا فتح ہو گئی از روے صلح کے اور مارا گیا حاکم اُنکا
سولی پس دشوار گذرا بادشاہ پر یہ امر اور رویا اور کہا اُسنے السلام علیک یا ارض سوریۃ الی یوم القیامۃ پھر بکایا کیا
اُسنے اپنے بطارقہ اور حجاب کو اور کہا مین ڈرتا ہون عرب سے اس امر کو کہ داخل ہوون وہ ہماری تلاش کو بجانب دروں کے
پھر تیار اور آمادہ کیا بادشاہ نے ایک لشکر تیس ہزار کا ہمراہی مین بطریق کے حفاظت کرتے ہین وہ اُسکی واسطے دروں کے
پس کہا میسرہ نے معاہدی سے کہ ہمارے اُنکے بیچ مین کسقدر فاصلہ ہی معاہدی نے کہا کہ یہ رومی بیان کرتا ہی کہ تمھارے اور اُنکے
بیچ مین دو فرسخ ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا میسرہ نے یہ حال جھکا لیا اُنھون نے سر کو بجانب زمین کے در اِنحالیکہ نہین
بھیرتے تھے وہ کسی جواب کو اور نہین آغاز کرتے تھے بات چیت کو پس کہا اُنسے ایک مرد نے قوم سہم سے جنکا نام عبد اللہ بن
حذافہ سہمی تھا اور وہ دلیران اور بہادران مسلمین سے تھے اور اُنکے پاس ایک عمود لوہے کا تھا کہ اُس سے لڑتے تھے لڑائی مین اور اُٹھائے
تھے وہ سوا اُسکے اور تھے وہ نرم اور مہربان لوگون مین پس اُنھون نے میسرہ سے کہا کہ کیا ہوا ہی مجکو کہ مین دیکھتا ہون تمکو اے سردار
سر جھکائے ہوئے بجانب زمین کے مثل سر جھکانے گھوڑے کے آواز لگام سے حالانکہ ایک مرد ہم مین کا لڑیگا ایکہزار رومی سے پس کہا
میسرہ نے کہ قسم ہی خدا کی یا عبد اللہ کہ نہین سر جھکایا مین نے از روے خوف اور بے صبری کے لیکن ڈرتا ہون مین مسلمانو پر اس امر کو کہ
مبتلاے بلا و مصیبت ہوون میرے لشکر کے نیچے اور وہ پہلا نفاق ہی کہ داخل ہوا ہی درونمین پس ملامت اور سرزنش کرینگے مجھپر
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور جو چہ واہہ ہی پوچھا گیا ہی وہ اپنی رعیت سے پس کہا مسلمانون نے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین پرواکرتے ہین
ہم موت کی اور نہین اندیشہ کرتے ہین ہم درگذرنے مین اسواسطیکہ ہمکو پہنچنا ہی اپنی جانو تمکو اللہ تعالی کے ہاتھ مین اور جو شخص
جانتا ہی اس امر کو کہ وہ جانے والا ہی اس دنیا کے گھر سے بجانب گھر آخرت کے پس نہین پرواکرتا وہ اُن چیز کی جو پہونچیگی اُسکی
طرف کافرون سے پھر کہا میسرہ نے کہ ای لوگو آیا مناسب دیکھتے ہو تم اس امر کو کہ ہم ملاقی ہون اور بھڑین اُنسے اپنی اسجگہ پر یا
چلین ہم بجانب اُنکے پس کہا مسلمانون نے کہ پوچھو تم اس گبر سے کہ اگر ہوگی یہ جگہ ہمارے لیے زیادہ کشادہ قوم کی جگہ سے
تو ٹھہرین ہم پس پوچھا معاہدی نے گبر سے پس کہا اُسنے کہ نہین بعد عمود کے کوئی جگہ زیادہ کشادہ اس جگہ سے پس اگر قصد کیا ہی تمنے لشکر

کی لڑائی کا پس ٹھہرو تم اور اگر پھر جاؤ گے تم اپنے پیچھے کو تو یہ بہتر ہوگا تمھارے واسطے پیش ازینکہ آوے تمپر دشمن تمھارا پس عرض کیا میسرہ بن مسروق نے اس گروہ اسلام کو پس انکار کیا اُسنے پس حکم کیا میسرہ نے اُسکے قتل کا پس لوگ اس حال مین تھے کہ دفعتہً بلند ہوئے اور دکھائی دیے نشان اور صلیبان رومیون کے پس اُترے وہ لوگ نزدیک جگہ مین مسلمانونسے اور تھے وہ مثل پھیلی ہوئی بٹیری کے پس روشن کیا اُنھونے اپنی آگون کو رات مین پس جب دوسرا دن آیا نماز صبح کی پڑھی میسرہ بن مسروق نے ساتھ لوگون کے پس جب فارغ ہوے مسلمان نماز سے کھڑے ہوے اُنمین میسرہ بن مسروق بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا اُنھونے ایھا الناس ھذا یوم لما بعدہ کان دابتکم ھذا اول دابۃ دخلت الدروب واعلموا ان جبنکم اخوانکم متطاول یفعلکم واعلموا ان الدنیا دار ممر والاخرۃ دار مستقر واسمعوا ما قال نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الجنۃ تحت ظلال السیوف فلا تنظروا الی قلتکم وکثرۃ اعدائکم فقال عز من قائل کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین پس کہا مسلمانونے کہ ای میسرہ سوار ہو تم تمکو لیکر بجانب اُنکے ٹھہرنے کے پس تحقیق ہم امید رکھتے ہین مدد اور غلبہ کی اُنپر اگر چاہا اللہ تعالے نے پس خوش ہوے میسرہ اُن کے کلام سے اور اُسی وقت وہ سوار ہوے اور اُن کے سوار ہونے سے سب لشکر سوار ہوا اور جدا ہوے غلام عرب سے اور ٹھہرے وہ نیچے نشان ابوالہول کے اور اکٹھے مجتمع ہوے مسلمان نیچے نشان میسرہ بن مسروق کے اور ہوشیار ہوگئے وہ اپنی جانون پر واسطے اپنے دشمنون کے اور طلب مدد کی اُنھون نے اللہ تعالیٰ سے جو بہترین مدد کرنیوالونکا ہی اور کہا میسرہ بن مسروق نے قبل اپنے حملہ کرنے کے بطور وصیت کے ایھا الناس انی اوصیکم بتقوی اللہ وحدہ لاشریک لہ وکونوا کقوم اشرف علیھم الموت فلم یجدوا منہ مھربا ولا حت لھم الجنۃ بجذا فیرھا وانظروا الی ما اعد اللہ لھم فیھا فاحموا السرعۃ لدخولھا وھذا الجنۃ امامکم وانتم الیوم جبنکم الاسلام پھر آرستہ کیا میسرہ نے اُنکو میمنہ اور میسرہ اور قلب اور دونون بازو مین پس مقرر کیا اُنھون نے میمنہ پر عبداللہ بن حذافہ السہمی کو اور میسرہ پر سعد بن سعید الحنفی کو اور آگے غلامونکو اور وہ ایک ہزار غلام تھے ساتھ لباس رنگین سرخ کے اور اُنکے ہاتھ مین حربے اور تلوارین تھین اور ٹھہرایا اُنکو آگے فوج قلب کے اور نشان ابوالہول کے ہاتھ مین تھا اور کان لگائے تھے میسرہ ابوالہول پر پس نہین سنا گیا ابوالہول سے کوئی کلمہ بلکہ خاموش تھے اور کچھ نہین بولتے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ سوار ہوا لشکر رومیونکا اور بڑھایا اُنھون نے اپنی صفون کو تین صف مین کہ ہر صف مین دس ہزار تھے اور آگے اُنکے صلیبان اور اُن لوگون کا لباس ریشمی تھا اور اچھے سامان سے تھے پس جب برابر ہوئین صفین اُنکی نکلا ایک مرد رومیون کے لشکر سے جو سمجھتا تھا کلام کو زبان عربی مین اور تھا وہ متنصرہ عرب غسان سے پس نزدیک ہوا وہ مسلمانونکے لشکر سے اور کہا اُسنے کہ ظالم کو اُسکا ظلم ہمیشہ پھیرتا اور روکتا ہی آیا نہین کفایت کی تمکو اُس چیز نے جسکے مالک ہوگئے تم بڑے ملک شام سے تا اینکہ در آئے ان دروں اور بلند پہاڑون مین ہماری طرف کو نہین لائی ہین تمکو مگر موتین تمھاری اور یہ تیس ہزار باگین اُن لوگون سے ہین جنھون نے قسم کھائی ہی صلیب کی اس امر پر کہ نہ شکست اُٹھادینگے وہ کبھی یا مار ڈالے جاوینگے پس اگر چاہتے ہو تم کہ باقی رہیں ہم

تمکو پس منظور کرو تم قید ہو جانے کو تا کہ بجا دین ہم تمکو بجانب ہرقل بادشاہ کے پس حکم کرے وہ تمھارے بارہ مین جس حکم کا وہ ارادہ کرے
پس نکلے بجانب اس تنصرہ کے ابو الہول دامس ور اُنکے ہاتھ مین نشان تھا کہ جنبش دیتے تھے اور کہا اُنھون نے کہ سچا ہی تو اپنے
کلام مین کہ ظالم کو ہمیشہ روکتا ہی ظلم اُسکا اور یہ تیرا کہنا کہ ڈالین ہلوگ اپنے ہاتھونکو تمھارے طرف تا کہ باقی رکھو تم ہمکو پس اُسوقت مین
تو ہی ظالم ہی بسبب اپنے کلام کے جبکہ کلام کیا تو نے بدون ہمارے اگر مانیکے اپنی طرف سے اور مین ایک غلام ہون غلامان
عربسے کہ میرے واسطے رہتے والون کے نزدیک کوئی مرتبہ نہین ہی پس نزدیک ہو تو مجھسے تا کہ ڈالدونمین تجکو زمین پر بحالت
بیہوشی کے تیرے خون مین پھر دامس نے آگے کیا نیزہ کو اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور نیزہ مارا اُسکے پس گرادیا اُسکو گھوڑے سے
بحالت مردگی کے پس جب وہ گرا مردہ ہو کر خوش ہوے ابو الہول اپنی نیکو کاری سے اور جنبش دی اُنھون نے اپنے نیزے کو اور کہا
اُنھون نے اللہ اکبر اللہ اکبر الفتح اللہ ونصر پھر گرادیا اُنھون نے ساتھ اپنے چھوٹے نیزے کے اور ظاہر کیا اور چمکایا اپنے نشانکو پس دیکھا
رومیون نے بجانب ابو الہول کہ مار ڈالا ہی اُنھون نے اُنکے ساتھی کو اور خشمناک ہوے وہ اس حال سے پس نکلا بجانب ابو الہول کے دوسرا
شخص گیران نیزم سے پس نہین چھوڑا دامس ابو الہول نے اُسکو کہ نزدیک آوے وہ تا اینکہ نیزہ مارا اُسکے سینے مین پس مار ڈالا اُسکو پس ڈرایا
رومیونکو ابو الہول کے کام نے اور دیکھا اُنھون نے ابو الہول کو اور کہا اُنھون نے کہ یہ شخص ایک غلام ہی غلامان عرب سے کہ کمی ہی اُسنے ہمارے ساتھ
وہ چیز جو تم دیکھتے ہو پس کیونکر ہوگا حال ساتھ اُنکے رئیسون اور بہادرون کے پس نہین دلیری کی کسی وجہ نے دامس کے مقابلے مین نکلنے
کی پس اُسیوقت حملہ کیا اُنپر ابو الہول نے ساتھ نشان کے اور تھے وہ پاپیادہ پس مار ڈالا اُنھون نے ایک کو فوج قلب سے اور پھرے
وہ پس اُسیوقت سرزنش کی بعض رومیون نے بعض کو اور قصد کیا اُنھون نے حملہ کا مسلمانونپر اور مسلمانون نے بھی تعجب کیا دامس کے
کام سے پس اسی حال مین کہ دامس پھرتے تھے دونون صفونکے بیچ اور پکارتے تھے لڑنے والے کو اور ڈر لاتے تھے اور ڈکارتے تھے
وہ مثل شیر کے کہ دفعتہً حملہ کیا اُنپر ایک صلیب والے نے رومیون سے جسکے نیچے دس ہزار رومی تھے اور ناگہان ہجوم کیا اُنھون نے
دامس پر ساتھ لشکر کے اور دیکھا مسلمانون نے بجانب مشرکین کے کہ حملہ کیا اُنھون نے اُنکے ساتھی پر پس پکارا میسرہ بن مسروق
نے مسلمانونکو الحملۃ الحملۃ پس حملہ کیا مسلمانون نے مشرکین پر اور لگے قوم میسرہ بن مسروق نے بیان کیا ہی واسطے اللہ تعالیٰ
کے تھی نیکو کاری غلامونکی کہ سخت لڑائی لڑے وہ اور چھوڑا دیا اُنھون نے دامس ابو الہول کو عین ہلاکی سے اور ساتھ لیا
اُنھون نے دامس کو بجانب لڑائی مشرکین کے اور کہتے تھے نحن عبید اللہ وضربنا مثل الحریق فی اللہ نقتل من کفر باللہ راوی نے بیانکیا
اُنکو کہ برابر جاری رہی یہ لڑائی دن اُنکے لڑنے کے بلا فصل کے نہین جدا ہوا بعض مومنین کا بعض سے تا اینکہ ٹھہرا آفتاب درمیان آسمانمین گرم اور تیز
ہوئی لڑائی اور سخت ہوئی مار دھاڑ اور بے چینی مسلمان یقین رکھنے والے تھے ساتھ تایید خدا کے اور کافر یقین رکھنے والے تھے ساتھ خرابی اور
خوار کیے اور جدا ہوے دونون لشکر ماندگی سخت اور لڑائی سے اور مارے گئے مشرکین سے بہت لوگ اور گرفتار ہوے مسلمانون سے دس آدمی اور
وہ عامر بن طفیل اور راشد بن زہیر اور مالک بن حاتم اور سالم بن مفرج اور دارم بن صابر اور عون بن قارب اور مشعر بن حسان اور مفرج
بن عاصم اور شہاب بن مرہ اور عدی بن شہاب تھے اور مارے گئے بیچاس مرد منجملہ اُنکے حرث بن بریوع اور سہم بن جابر اور عبد اللہ بن صاعد اور

فلما کر رد ان کرکے ابو الہول کا بمقام محل القتال کے ۱۲ منہ

حوالہ ترجمہ کرکے ۱۲ منہ

جریر بن صالح اور عبید بن باہر اور نعمان بن بشیر اور زید بن ارقم اور ضرار ہ بن حاتم اور رواحہ بن سہیل ورمثال ان رومیونکے تھے اور پکڑلیے گئے رومیونمے نوسو آدمی اور مارے گئے انمین سے قریب گیارہ سو کے پس جب جدا ہوئے دونون لشکر تلاش کیا مسلمانون نے دامس کو پس نہ دیکھا انکو اپنے جمعین بیس بڑا رنج کیا مسلمانون نے انپر اور بے آرام ہوے لوگ بسبب انکی پوشیدگی کے پس تلاش کیا انکو مقتولونمین پس نہین دیکھا انکو پس زشت جانا مسلمانون نے اس امر کو اور کہا میسرہ بن مسروق نے کہ اگر ابوالہول مارے گئے پس تحقیق مبتلاے رنج و مصیبت کیے گئے مسلمان انکے سبب سے اور اللہ تعالی سے شکایت کرتے ہین ہم اس چیز کی جو پہونچی ہمکو گم ہونے ابوالہول دامس اور پکڑ جانے مسلمانونسے پھر کہا میسرہ بن مسروق نے کہ کون شخص تم مین سے چلیگا اور طلب کریگا وہ ہمارے واسطے خبر ابوالہول دامس اور انکے ہمراہی مسلمانونکی جو گرفتار ہوگئے ہین پس نہین جو ابدیا انکو کسی نے اس مرمین راوی نے بیان کیا ہے کہ پھر حملہ کیا رومیون نے مسلمانونپر اور سخت لڑائی لڑے وہ تا انیکہ ایکمرد مسلمان پر دس اور ایک سو رومی تک جمع ہوتے تھے پس مار ڈالتے تھے اُسکو یا گرفتار کر لیتے تھے اور تھے میسرہ بن مسروق بجماعت چار ہزار عرب اور غلامونکے اور رومی تیس ہزار تھے پس تحقیق جہاد اور کوشش کی مسلمانون نے اللہ تعالی کی راہ مین جیسا کہ چاہیے تھا اور میسرہ بن مسروق پکارتے تھے اُس درمیان مین اور کہتے تھے ایہا الناس اذکروا کرہ الآخرۃ واعلموا انہا اقرب الی احدکم من جوعہ الی اہلہ فاستقبلوا الآخرۃ استقبال الوالدۃ لولدہا ولا تدبروا عنہا ولتولوا کما تولی المعزمن فزع الاسد فان اصاب القوم منا خشیت ان یکون ذلک وہنا منا وجرءۃ منہم علینا پھر پکارا میسرہ نے بلند آواز سے حطموا جفون سیوفکم واقبضوا علی انصارہا بایمانکم فذلک طریق النجاۃ زید بن وہب نے کہا ہے کہ نہین باقی تھا کوئی شخص مسلمانون سے جبکہ سنا اُسنے کلام اپنے سردار کا مگر یہ کہ ڈالدیا تھا اُسنے میان اپنی تلوار کا پس نام رکھا گیا اس لڑائی کا ساتھ دونا مونکے وقعۃ مرج الصفر اور دوسرا نام وقعۃ الحمل بسبب اُسکے کہ توڑ ڈالے تھے مسلمانون نے میان اپنی تلوارونکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ لڑے مسلمان تلوارونسے یہانتک کہ جانا اُنھون نے کہ وہ نہ لوٹینگے اور مسلمان بھروسا رکھتے تھے اللہ غالب اور بزرگ پر اور رومی چلاتے تھے اپنے کلمہ کفر سے اور باین ہمہ وہ کہتے تھے کہ غالب ہوئی صلیب اور مسلمان طلب کرتے تھے کشتو دکار کو انپر اور غلام لوگ موتکی لڑائی لڑتے تھے اور مسلمان کا شعار اُسد ان النصر النصر اور غلام کا شعار یا محمد یا محمد تھا عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی لاحق ہوا مجکو مسلمانونپر اندوہ اور ہم بڑے رنج اور سختی مین تھے کہ دفعۃً سنی مین نے واسطے رومیونکے ایک آواز ڈرانیوالی پس متوجہ ہوا مین تو وہ ایک غبار تھا پس بتامل نظر دیکھا مین نے اُس غبار کو تو دفعۃً دو اور پر اگندہ ہوگیا وہ غبار اور بڑھا وہ غبار یہانتک کہ پہنچے لشکر رومیونکے پس کہا مین نے کہ یہ کوئی لشکر ہے کہ انکی طرف آیا ہے پس چھوڑ دی مین نے باگ اپنے گھوڑے کی اور در آیا مین غبار مین تاکہ دریافت کرونمین کہ وہ کیا ہے اور تھے وہ رومی بڑی لڑائی مین ساتھ ایک گروہ مسلمانون سے اور مسلمان انکے بیچ لشکر مین تھے اور شور بلند تھا اور سنا مین نے ایک کہنے والیکو کہ وہ کہتا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا مین نے کہ یہ آواز ین فرشتونکی ہین پس تحقیق کی مین نے آواز کی تو وہ آواز دامس ابوالہول کی تھی اور وہ ٹھہرے تھے نیچے اپنی سپر کے اور گرد انکے دس مسلمان تھے بیٹھے تھے وہ

انبی رانونکے بھائی اور رومیون نے ہجوم کیا تھا اُنپر اور نہین سُستی کرتے تھے وہ مسلمانونکی لڑائی مین ابو الہول حماد اور کوشش کرتے تھے اُنپر تہنا اور باز رکھتے تھے اپنے ساتھیونسے جب حملہ کرتا تھا مسلمانونپر کوئی گردہ مارتے تھے ابو الہول ایک دار تلوار کا ایمن اور آزمایش کرتے تھے اُنپر اور سُنا مینے اُنکو کہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے پس پکارا مینے کہ ای دامس تمھارے پیچھے کیا ہی اور تم کہان تھے کہ تحقیق رنج آگین ہوئے ہین لوگ اور سردار میسرہ بن مسروق تمھارے سبب سے پس کہا اُنھون نے کہ ای بھائی نہین تھا مین مگر سخت لڑائی مین اور گرفتار ہوگیا اور نا اُمید ہوگیا تھا مین اپنی جانسے یہانتک کہ چھڑایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور یہ وقت پوچھنے کا نہین ہی عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ دوڑا مین بجانب سردار میسرہ بن مسروق کے اور اُنھون نے رنگین کردیا تھا فنشان کو کفار کے خون سے پس پکارا مینے اُنکو کہ ای سردار خوشخبری ہو تمکو اُنھون نے کہا کیا خوشخبری ہی تمھاری رحمت کرے اللہ تمپر آیا آئی ہی ہمکو مدد اور کمک تمھارے ساتھیونکے پاس سے پس کہا مین نے کہ نہین ولیکن آئی ہی ہمکو مدد اور یاری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے اور تحقیق رہائی پائی دامس ابو الہول نے اور اُنکے ساتھی مسلمانون نے قید سے عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ اُسی حال مین کہ مین بات چیت کرتا تھا میسرہ بن مسروق سے کہ اُسیوقت آئے ابو الہول ورساتھی اُنکے اور وہ گویا در آئے اور سیر تھے خون کے دریا مین عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ جدا ہوئے دونون لشکر بیس قسم ہی خدا کی کہ نہین مارے گئے ہم مین سے زیادہ پچاس مرد سے یا دو کم پچاس سے اور مارے گئے تھے مشرکین سے تین ہزار اور کچھ زیادہ سوا اُنکے کہ مارڈالا تھا ابو الہول اور اُنکے ساتھیون نے اُس لشکر سے جنھون نے گھیر لیا تھا اُنکو پس ابو الہول کیطرف میسرہ بن مسروق آئے اور قصد کیا اُنھون نے پاپیادہ ہونیکا اپنے گھوڑے سے تاکہ سلام کرین ابو الہول پر پس قسم دلائی اُنکو ابو الہول نے اس امر کی کہ نکرین وہ ایسا اور آئے میسرہ اُنکی طرف اور مصافحہ کیا اور بوسہ لیا اُنکے ہاتھ کا اور کہا کہ ای دامس کیونکر تھا حال تمھارا دامس نے کہا کہ ای سردار جانو تم اس امر کو کہ رومیون نے مجکو گرفتار کیا تھا اور ڈالے تھے ہمکو بیڑیون مین اور ایسا ہی کیا تھا اُنھون نے میرے ہمراہیونکے ساتھ اور نا اُمید ہوگئے تھے ہم اپنی جانون سے پس جب بچھایا رات نے سوگیا مین پس دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور گویا آپ یہ ارشاد فرماتے ہین لا باس علیک یا دامس واعلم ان منزلتی عند اللہ عظیما پھر کھینچا آپنے اپنے بزرگ ہاتھ سے بیڑیونکو پس کھلگئین وہ اور طوقونکو پس دور ہوگئے وہ اور ایسا ہی کیا آپنے میرے ہمراہیون کے ساتھ اور فرمایا ابشر وا ابشر اللہ فانا محمد رسول اللہ پھر بوشیدہ ہوگئے آپ ہمسے پس لیا ہتھیار تلوار و نکو اور کھینچ لیا ہتھے اُنکو قوم کے بیچ سے اور حملہ کیا ہمنے قوم پر پس دی ہمکو اللہ نے اُنپر اور رسول اللہ نے اور یہ حال اور بیان ہمارا ہی پس شور کیا مسلمانون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا بشیر اور نذیر پر **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ بطریق قوم نے جسکا نام جارس تھا جب دیکھا اُس چیز کو جو در آئی تھی اُنکے ساتھیونپر کیا کیا اُسنے اُنکو اپنے پاس در کہا کہ قسم ہی حق مسیح کی تحقیق زیانکار ہوا بادشاہ اور ہم اُسکی حمایت کرنیوالے ہوا اور اگر نہ لڑوگے تم ساتھ سختی قصد اور ارادہ کے ہر آئینہ مارڈالونگا مین تمکو بیشتر اُنکے اور آگاہ کرونگا مین بادشاہ کو تمھارے حال سے پس قسم کھائی اُنھین قوم نے اس امر کی کہ شکست اُٹھادینگے وہ کبھی یا مارڈالیجاوینگے پس جب عہد لیلیا اُسنے حکم کیا آگ کے روشن کرنیکا پس روشن کی آگ رات کو پہاڑون اور جاہا کہ خبر اور بھیجکر بلایا اُسنے تمام اُن شہر کے لوگونکو اور رومی آئے تھے ہر طرف اور ہر جگہ سے شل

لہ اشعار
انونقتل الاعدا بالحربۃ
قسریۃ لیس تکون
سناسا تھا لو بہ کانھری
وہی البیہ بہ بہ ولا
وذی شوقہ قد ہم کرا
ولا در کم مردا فی
ذات وما قوم مار
اوری شوکی کانی بعونہ
الشدید بالنصر کی تحفۃ
اظہار الرشد بہ باب
باشارۃ فضل علی الفضل

پھیلی ہوئی ٹیڑی کے پس نہین گذرے تھے اس مرد دو دن تا اینکہ آئے رومی اور مسلمانونے نہین پروا کی اُنکی پس جب ہوا دوسرا دن نماز
خوف کی پڑھی میسرہ نے ساتھ مسلمانونکے اور وہ پہلے اُن لوگونکے ہین جنھون نے نماز خوف پڑھی تھی اندر دونکے اور پہلا نشان جو داخل ہوا
تھا دون مین وہ نشان میسرہ بن مسروق کا تھا جب فارغ ہوے میسرہ اپنی نماز سے کھڑے ہوے وہ لوگو نمین بجالت خطبہ خوانی کے اور کہا
ایھا الناس اصبر فی المنازل بکم فان الصبر عند نزول المصائب ھذہ رحمۃ بین اللہ لنا اذا طق فصدور الاعداء وقد
دانا جیش عظیم و نخن لا نقاتلھم الا بنصر اللہ وان الامیر ابا عبیدۃ کان قد امرنی ان لا العبد بکم و بیننا و بین الجیش سبعۃ
ایام و ما کان ظن الامیر انا ملاقی فضل ھذا الجیش العرم پس کہا اُنسے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی نے کہ اے میسرہ
کس چیز کو تم چاہتے ہو اس کلام سے اگر تم رغبت دلاتے ہو ہمکو لڑائی پر پس ہم زیادہ مشتاق ہین بجانب ملنے اللہ تعالی کے سخت
پیاس سے طرف ایکبار پینے پانی کے پس کہا میسرہ نے کہ نہین ارادہ کیا ہی مین نے اس کلام سے مگر تمھارے مشورہ کو اور مین مناسب دیکھتا ہون
اس مرد کو کہ روانہ کرو نمین کسیکو بجانب امین الامۃ کے شاید کہ مدد اور یاری کرین وہ ہماری پس کہا اُنسے سعید بن زید نے کہ ہان بھی رائے
ہی جو کہا اور مناسب دیکھا تمنے پس بلایا میسرہ نے ایک مرد کو ہاذمہ سے اور وعدہ کیا اُس سے پر طرح کی نیکی کا اور کہا کہ روانہ ہو بجانب
سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے شاید کہ وہ ہماری مدد اور یاری کرین اور آگاہ کر اُنکو کہ گروہ دشمن کے آملے ہین ہم مین
قلعون اور زمینون اور سب اُنکے شہرونسے اور اُترے ہین وہ ہمارے مقابلے مین اور بیان کر تو حال ہمارا راوی نے بیان کیا ہی کہ پہنا معاذ نے
لباس رومیونکا اور جدا ہوا مسلمانونکے لشکر سے بوقت غفلت کے اور چلا بطلب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کوشش کی اُسنے
اپنی جان سے چلنے مین اور نہین پھرا تھا وہ طرف کسی آرام کے تا اینکہ پہونچا لشکر مین اور اُترے ہوے تھے ابو عبیدہ بن الجراح حلب
مین پس قصد کیا اُسنے سردار کے خیمہ کا اور نہین باز رکھا اُسکو کسی نے تا اینکہ ٹھہرا وہ سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے مثل
بو موہی خبر کے بسبب اُسکے کہ پہونچی تھی اُسکو ماندگی اور سختی چلنے کی پس جب دیکھا اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اس حال مین
جانا اُنھون نے کہ اُسکے واسطے کوئی معاملہ ہی پس منگایا اُسکے واسطے کھانے اور پانی کو پس کھایا اور پیا اُسنے پس جب راحت
پائی اُسنے کہا اُنھون اُس سے کہ تیرے پیچھے کیا ہی اے بھائی ذمی آیا ہلاک ہوا لشکر اُسنے کہا نہین خدا کی قسم اے سردار لیکن
روانہ کیا اُنپر دشمن نے ہر قلعہ اور شہر سے لوگونکو اور گھیر لیا اُنکو لشکرون نے ہر طرف سے پھر آگاہ کیا ہی اُسنے اُنکو اُس
حال سے جو گذرا تھا اُنکے واسطے معاملہ لڑائی کا اور توڑ ڈالنا اُنکا تلوارون کے میانون کو اور گرفتار ہو جانا ابوالہول
کا اور کھلجانا اُنکے اور اُنکے ساتھیونکی قید کا اور ہونا اُنکا شدت اور سختی مین پس بے آرام ہوے ابو عبیدہ بن الجراح
وقت سننے حال کے معاذ سے اور اُٹھ کھڑے ہوے وہ بجالت جلدی کے تا اینکہ وہ خالد بن الولید کے خیمے مین آئے پس پایا اُنکو
اُس حال مین کہ درست کرتے اور دیکھتے اور بھالتے تھے وہ اپنی زرہ کو پس جب دیکھا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اُٹھ
کھڑے ہوے وہ واسطے اُنکی تعظیم کے اور سلام کیا اُنپر اور مرحبا کہا اُنکو اور کہا خیر تو ہی اے سردار پس لیلیا ابو عبیدہ بن الجراح
نے ہاتھ اُنکا اور لیگئے اُنکو قیامگاہ کی طرف اور کہا معاذ سے اُٹھ کھڑا ہو اور بیان کر اُنسے جو کچھ تو نے دیکھا ہی پس کھڑا ہوا معاذ اور

بیان کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے تا انیکہ تمام کیا اُسنے اپنے کلام کو پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ان اللہ سبحانہ
امدنا بنصر ولم یخذلنا فلہ الحمد علی ذلک وقد امرنا بالصبر علی الشدائد فقال یا ایھا الذین امنوا اصبروا
وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون بعد اُسکے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان اللہ مع الصابرین اور مین نے تحقیق
قید کیا ہی اپنے نفس کو اللہ کی راہ مین اور نہ بخل کرونگا مین ساتھ اپنی جان کے اللہ غالب و بزرگ اور اُسکے رسول پر پس شاید کہ دیوے
میرے تئین اپنی بہشت کو اور شاید کہ روزی کرے مجکو شہادت اپنی راہ مین پھر جلدی گئے وہ جانب اپنے خیمے کے اور پہن لیا اپنی زرہ
کو اور ڈال لیا کلاہ مبارک کو اپنے سر پر اور گردن مین لٹکایا اپنی تلوار کو اور سوار ہوا اپنے گھوڑے پر اور کر لیا اپنے نیزے کو
رکاب مین اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے پاس لشکر کو اور واقع ہوئی آواز مسلمانونمین اور متوجہ ہوئے وہ بجالت جلدی
کے دوڑتے تھے ہر سمت اور جگہ سے واسطے اللہ اور رسول اللہ کے پس اگر نہ باز رکھتے انکو ابو عبیدہ بن الجراح تو ہر آئینہ جاتے وہ سب کے
سب پس منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنمین سے تین ہزار سوار کو اور قیچے اُنکے مقرر کیا عیاض بن غانم کو ساتھ ایکہزار سوار کے **واقدی**
رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے بیان کیا ہی کہ جب چلے خالد بن الولید بجانب مدد دہی میسرہ بن مسروق العبسی کے کہا اُنھون نے اللھم احمل لنا
الیھم سبیلا واطولنا البعد ولا تسلط علینا من لا یرحمنا ولا یحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ اور ور آئے وہ ورونمین اور حال میسرہ رضی اللہ
عنہ کا یہ تھا کہ گھیر لیا تھا اُنکو رومیون ہر طرف سے اور وہ ہر روز لڑتے تھے پس نہین جدا ہوتے تھے وہ لڑائی سے اور ہر روز تعداد
رومیونکی بڑھتی جاتی تھی حالانکہ قتل اُنمین واقع ہوا تھا گویا وہ قوم تھی کہ باز رکھی تھی اُنسے موت **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ
جب ناامید ہوئے خالد بن الولید تا کہ ملجا وین وہ میسرہ سے سجدہ طولانی کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا اُنھون نے اللھم انی اسألک بحق
قدت اسمک باسمہ وعرفت فضلہ لانبیائک ورسلک الا طویت لھم البعد وسھلک علیھم الصعب لشدید والھتھم
باصحابنا یا الٰہ العالمین راوی نے بیان کیا ہی کہ میسرہ اور ہمراہی اُنکے منتظر تھے کسی کشود کار کے کہ آوے اُنکیواسطے یا کسی مدد کے
کہ اُترے اُپر عبد اللہ بن الولید الانصاری نے ثابت بن عجلان اور اُنھون نے سلیمان بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہم سے روایت
کی ہی کہا سلیمان نے کہ تھا مین ساتھ میسرہ بن مسروق کے مرج القبائل کی لڑائی مین اور ہُدن کہ ہمنے توڑ ڈالا تھا تلوار ونکے میانونکو
اور رومی آتے تھے ہر طرف سے بجانب مسلمانونکے اور ہم صبحکو لڑتے تھے اور شام کو راحت اور آسایش حاصل کرتے تھے پس نکلا ایک
دن بجانب لڑائی کے ایک بطریق بطارقہ سے اور پہنے تھا وہ دو زرہین اور اُسکی دونون کہنیون پر دو بازو لوہے کے تھے اور اُسکے
سر پر ایک خود تھا گویا وہ چمکتا ہوا سونا تھا اور اوپر اُسکے صلیب جوہر کی تھی اور اُسکے ہاتھ مین ایک عمود لوہے کا تھا گویا اونٹ کا
ہاتھ پس گرد و آویا اُسنے دونون صفون کے بیچ مین اور بلایا اُسنے بجانب نکلنے کیواسطے لڑائی کے اپنی رومی زبان مین اور یہ بطریق
اُن بطارقہ سے تھا جنکو ہرقل نے رومیونکے ساتھ بھیجا تھا پس گم ہوا وہ اُسنے اپنے گھوڑے کو اور بلاتا تھا اُسکو واسطے لڑائی کے
اور تو تلا پن کرتا تھا اپنے کلام مین میسرہ بن مسروق نے مترجم سے کہا کہ یہ گبر ملعون کیا کہتا ہی مترجم نے کہا کہ وہ اپنی بڑائی
بیان کرتا ہی اور بلاتا ہی واسطے لڑائی کے اور کہتا ہی کہ نکلین میرے مقابلہ کو بہادر اور دلیر لوگ تمھارے پس کہا میسرہ بن مسروق نے

ف ۱ اے دیا تو نے اُسکے نام کو اپنے نام سے اور لمبا کر دیا تو نے ان کی بزرگی اپنے پیغمبرون کو کہ پہنچے تو اُنکی آواز اور بلاوے تو ہمکو ہمارے ساتھیون یعنی معبود عالم کے ۱۲

اے گروہ مسلمانون کے کون شخص جائیگا بجانب لڑائی کے اور کفایت کریگا اُس کی بدی کو بس جلدی کی قبول
کرنے مین ایک مرد مسلمان نے قبیلہ نخع سے جو زرہ اور کپڑے رومیونکے پہنے تھے پس جب نکلے مرد مسلمان بطریق کیطرف جانا اُسنے
کہ وہ بعض متنصرہ عربسے ہین اور منظور کیا ہی اسلام کو اور مسلمان ہوگئے اونکے ہین ارادہ لڑائیکے پس کلام کرتا تھا گبر بزبان رومی
زبانمین اور وہ جانتا تھا کہ وہ اُسکے کلام کو سمجھتے ہین پس جب دیکھا اُسنے کہ وہ نہین سمجھتے ہین اس کلام کو جو وہ کہتا ہی حملہ کیا اُسپر بجالت
درشتی کے اور مارا اُسپر ایک وار عمود کا جو اُسکے ہاتھ مین تھا پس اپنے پیچھے کو پھرا نخعی اور در آیا گھوڑا اپنے پیچھے کو پس پڑا عمود گھوڑیکے سر پر اور
گر پڑا گھوڑا اُسکے سبب سے اور جست کی نخعی نے اپنے پاؤنکے بھل اور قصد کیا اس امر کا کہ در آوین وہ گبر پر ساتھ وار تلوار کے پس مہربانی کی
میسرہ بن مسروق نے اور کہا کہ ای میرے بھائی نخعی پھرو تم اپنے پیچھے کو اور نہ ڈالو تم اپنے ہاتھ کو بجانب ہلاکی کے پس فوراً پھرا نخعی اپنے پیچھے کو
اور تعاقب کیا اُنکا گبر نے بہ ارادے مارنیکے اور نخعی پیدل تھے اور گبر سوار تھا پس جب قصد کیا گبر نے اُنکے مارنیکا دوڑے اُسکی طرف
عبداللہ بن حذافہ سہمی اور چلا کر ڈاٹا گبر کو پس متحیر ہوگیا وہ اُسکے سبب سے اور متوجہ ہوا بجانب حذافہ کے اور سلامت رہے نخعی اور داخل
ہوئے وہ مسلمانونکے لشکر مین اور حملہ کیا عبداللہ بن حذافہ نے بطریق پر اور حملہ کیا بطریق نے اُسپر لڑائیکے میدان مین اور سخت ہوا ان دونونکے جھگڑنا
اور عبداللہ بن حذافہ جسوقت مارتے تھے بطریق پر کچھ نہین کام کرتی تھی تلوار اُنکی گبر پر بسبب کثرت اُسکے ہتھیارونکے اور گبر جب مارتا تھا
عبداللہ بن حذافہ پر لیتے تھے وار کو اپنی ڈھال پر تا اینکہ سست کردیا اُسکو بوجھ لوہے اور گرانی اُسکے مارنے اور بڑھگئی اُن دونونکے بیچ مین
لڑائی اور ملاقی ہوئے وہ دونون اور اونسے کہ جلدی کی اُسپر عبداللہ بن حذافہ نے ساتھ وار کے پس پڑی تلوار اُسکی ڈاڑھی کے نیچے اور طلب
کیا اُسنے سینے کو اور ملگئی اُسکی بنی ہوئی چھوٹی زرہ مین اور پہونچی اُسکی گردن تک پس اُڑگیا سر اُسکا اُسکے بدن سے اور قصد کیا گھوڑے
نے نکلجانیکا اُسکے نیچے سے اور پھر جانیکا اُسکے ساتھیونکی طرف پس دوڑے اُسکی طرف عبداللہ بن حذافہ پس لیلیا اُسکو اور اُترے
وہ بجانب کافر کے اور لیلیا اسباب اُسکا اور پھرے بجانب مسلمانونکے پس وہ سوار گذرا یہ امر رومیونپر عبداللہ بن حذافہ نے بیان
کیا ہی کہ نگمین کیا رومیونکو مارے جانے اُنکے بطریق نے اور اُس بطریق کا مرتبہ بادشاہ کے نزدیک بڑا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ لڑنے
کو نکلا دوسرا بطریق اور کہا اُسنے کہ ساتھی بادشاہ کا مارڈالا گیا اور ضرور ہی مجکو اُسکا بدلا لینا اور اب مین جاتا ہون اُس شخص کی طرف
جسنے مارڈالا ہی بطریق کو پس گرفتار کرونگا اُس شخص کو اور لیجاؤنگا مین اُسکو ہرقل بادشاہ کے پاس اور کہونگا مین اُس سے کہ یہی
مارنیوالا تیرے بطریق کا ہی پس کرتو اُسکے ساتھ جو تو چاہتا ہی پھر وہ مسلح ہوا اور زرہ پہنی اور نکلا ایک بڑے ڈیل کے شہری پر اور
آیا وہ تا اینکہ ٹھہرا وہ بطریق مقتول کی جگہ گرنے پر حالانکہ لیلیا عبداللہ بن حذافہ نے اسباب اُسکا اور سر اُسکا جدا تھا اُسکے بدن سے پس
رو یا بطریق پر بنظر مہربانی کے اُسکے واسطے اور قسم کھائی اُسنے مسیح اور صلیب اور انجیل کی اس امر پر کہ ضرور ہی اُنکو اُسکا بدلا لینا اور چلتا تھا
وہ یہانتک کہ نزدیک ہوا مسلمانونکے لشکر کے اور کہا اُسنے زبان عربی فصیح مین کہ ای گروہ مسلمانونکے قریب ہی کہ اللہ غالب اور بزرگ ہلاک
کریگا تمکو بسبب تمھارے ظلم اور زیادتی کرنیکے ہمپر اور بوجھ تمھارے کامونکے ہمارے ساتھ پس نکلے میرے مقابلے کو مارنے والا اس بطریق کا
تاکہ لون مین اُس سے عوض کو اور مجھپر لازم ہی یہ امر کہ نہ باقی رکھونمین کسی کو بعد اُسکے ساتھیونسے پس جب سُنا عبداللہ بن حذافہ

۹۷ کہ بطریق عبداللہ بن حذافہ کے ساتھ لڑنیکے لئے نکلا اور مارڈالا بطریق کو اور گرفتار ہوجانا عبداللہ بن حذافہ کا ۱۲

سمجھی نے کلام اُسکا قصد کیا اُنھون نے نکلنے کا اُسکی طرف پس منع کیا اُنکو میسرہ بن مسروق نے نکلنے سے واسطے لڑائی کے بسبب مہربانی کے اُنکے حال پر اسواسطے کہ اُنھون نے ماندگی اور مشقت اُٹھائی تھی پہلے بطریق کی لڑائی سے اور قصد کیا میسرہ بن مسروق نے اس امر کا کہ نکلین وہ اُسکی طرف اور نگاہ رکھین وہ عبداللہ کو بسبب اپنی ذات کے پس کہا عبداللہ بن خدافہ نے کہ اے سردار لشکر بلاتا ہو میرا نام لیکر اور پچھڑ جاؤن مین نکلنے سے تو مین ہونگا اس حال مین ناتوان نامضبوطی کرنیوالا میسرہ بن مسروق نے کہا کہ مین مہربانی کرتا ہون تمپر بسبب تمھاری مشقت اُٹھانیکے عبداللہ بن خدافہ نے کہا کہ آیا مہربانی کرتے ہو تم مجھپر مشقت اُٹھانے سے دنیا مین اور نہین مہربانی کرتے ہو مجھپر آگ سے عالم آخرت مین اور جلتی ہوئی آگ دوزخ سے قسم ہو عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ لڑینگو نکلیگا اُسکی طرف کوئی شخص واسطے میرے پھر نکلے عبداللہ بن خدافہ اور اُنکی سوار ہمین گھوڑا بطریق کا تھا جسکو اُنھون نے مار ڈالا تھا اور نہین بدلا تھا اُنھون نے سامان اپنی لڑائی سے کسی چیز کو اور اُنکے ہاتھ مین تلوار اور ڈھال تھی پس جب نکلے وہ بجانب بطریق کے اور دیکھا بطریق نے اپنے ساتھی کے گھوڑے کو جانا اُسنے کہ عبداللہ بن حذافہ یہی قاتل ہین اُسکے ساتھی کے پس نہین مہلت دی اُسنے عبداللہ کو اس امر کی کہ وہ گرداوا دیوین تا اینکہ جست کی اُسنے ساتھ اپنے گھوڑے کے بجانب عبداللہ کے اور حملہ کیا اُنپر گویا وہ پہاڑ تھا کہ ٹوٹ پڑا تھا اوپر چینگل مارا انپر اور کھینچا اُنکو اپنی طرف اور جدا کر لیا اُنکو زین سے اور گرفتار کر لیا اور لایا اُنکو اپنی قوم کے پاس اور سپرد کیا اُنکے اور بُلایا کچھ لوگونکو اپنی قوم سے اور کہا اُسنے کہ مضبوط کرو تم اُنکو ساتھ لوہے کے اور لادیجاؤ تم اُنکو طرف قسطنطنیہ کے اور ٹھہراؤ اُنکو بادشاہ کے سامنے اور آگاہ کردو اُسکو کہ یہی قاتل فلیص بن جریج کے ہین راوی نے بیان کیا ہو کہ قید کیے گئے عبداللہ ساتھ لوہے کے اور روانہ کیے گئے وہ ڈاک کے گھوڑے پر بجانب قسطنطنیہ کے اور پھرا وہ بطریق اپنی لڑائی کی جگہ مین اور وہ ناز کرتا تھا اپنے کام پر اور پھرا وہ بجانب لڑائی کے پس نکلے اُسکی طرف تین شخص مسلمانون سے پس کہا میسرہ بن مسروق نے اپنے دل سے کہ اے بیٹے مسروق کے آیا نہین شرماتے تم اللہ تعالیٰ سے اس امر کو کہ ٹھہرو تم ساتھ نشان مسلمانون کے اور تم کشادہ ہو کر دیکھو اُنکو حالانکہ گرفتار رہوگئے عبداللہ بن خدافہ اور نکلے ہین اس ملعون کیطرف تین شخص مسلمانون سے اور تم پچھڑے ہو لڑائی سے پس کیا عذر ہوگا تمھارا نزدیک اللہ غالب اور بزرگ کے بروز حساب اور پرسش کے پھر بُلایا اُنھون نے سعید بن زید بن عمر بن نفیل العدوی رضی اللہ عنہ کو اور سپرد کیا اُنکو وہ نشان جو بنایا تھا اُنکے واسطے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور کہا سعید سے کہ پیے رہو تم اس نشان کو تا کہ جاؤ نمین طرف اس ملعون کے پس اگر مار ڈالیگا وہ مجکو پس اجر میرا اللہ غالب اور بزرگ پر ہو اور اگر مار ڈالونگا مین اُسکو ہوگا وہ عوض واسطے عبداللہ بن خدافہ کے پس لیلیا سعید نے نشان کو اور نکلے میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہ بجانب بطریق کے گویا وہ شیر ڈکارنیوالے تھے پس گرداوا دیا اُنھون نے بطریق پر اور اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور حملہ کیا اُنھون نے بطریق پر اور بطریق نے حملہ کیا اُنپر اور گرداوے دیے دونون نے دیر تک اور بڑھ گیا اور دشوار ہوگیا کام اُن دونون کے بیچ مین پھر نزدیک ہوے دونون آپس مین اور جست کی ایک نے دوسرے پر اور چھپ گئے دونون نیچے گرد کے اور ہر گروہ لشکر کا گردن اُٹھائے ہوئے دیکھتا تھا اُن دونون ساتھیونکی طرف اور دعا کرتا تھا اپنے ساتھی واسطے

ف ۵ ذکر لڑائی میسرہ بن مسروق کی ایک بطریق سے اور قتل کرنا اُسکا اور پھوٹنا خالدبن ابوبکر کے ساتھ میسرہ بن مسروق کے ف ۵ اشعار قوم الیمن الخ جانا ہو میسرہ کا بطریق کی طرف اور گرفتار کرنا اُسکو اور کشتہ کرنا اُسکا اور بیان قتل کردہ کا عبداللہ بن حذافہ اور ذکر واہ الناس ہو کہ پیدا کیا عبداللہ کو اور داغ دیا اُسکو عمر رضی اللہ عنہ واقعہ اقامہ ف ۵ محل اپر ہو قوم

کرنے والے اوقات صحیح کے ساتھ طلب کرنے ثواب کے اور ترک کرنے عبداللہ ساتھ ہمراہیان کے ساتھ ہمراہیان کے اور کیون نہ ہو ایسا عالم کے واسطے ہونے عالم آخرت کا اور آگاہی رکھنے والا عوض کا ہے ۱۲ ف ۵ اشارہ ہے بجانب عبداللہ بن حذافہ

مدد کی تا انیکہ ظاہر ہوے وہ دونون غبار کے نیچے سے حالانکہ وہ دونون واسطے جدا ہونیکے آپس مین نزدیک تھے پس کہا گبر نے
میسرہ بن مسروق سے کہ ای مسلم قسم ہی تمکو تمھارے دین کی آگاہ کردتم مجکو کہ یہ کیا نشان ہی جو نکلا ہی ہمارے لشکر کے بیچ سے پس
نہین التفات کیا میسرہ بن مسروق نے اُسکے کلام پر اور کہا اُنھون نے وما ذلك على الله بعزيز پس کہا گبر نے کہ قسم ہی مجکو میرے
دین کی کہ نہین کہا ہی مین نے تمسے مگر سچی بات پس متوجہ ہوے میسرہ بن مسروق بسبب آرزومند ہونے اپنے کے اس امر کا
کہ لاوے اللہ تعالی مسلمانونکو بہتر کشود کار کو طرف دیکھنے حقیقت اُس امر کے جو بطریق نے اُنسے کہا تھا پس حملہ کیا بطریق نے اُنپر اور
ٹھہرایا اپنے ہاتھ کو بہتر تا کہ جدا کریوے اُنکو جگہ سے کہ دفعۃً ظاہر ہوا نشان اُس امر وہ چمکتا تھا خالد بن الولید مخزومی کے ہاتھ مین پس
جب دیکھا اُسکی طرف مسلمانونے تکبیر کہی سبھون نے پس بسبب بزرگی اور دبدبہ اُنکی تکبیر کے ڈھیلا ہوگیا ہاتھ بطریق کا میسرہ بن
مسروق سے اور متوجہ ہوا وہ در آنحالیکہ دیکھتا تھا وہ کہ کیا حال مسلمانونکا ہی پس ہاتھ مارا صحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اور قصد کیا اُنھون نے اُسکے جدا کر لینے کا اُسکی زین سے پس نہین پائی اُنھون نے کوئی راہ اس امر کی اسواسطے کہ وہ جکڑا
ہوا تھا لوہے مین پس کھینچتے تھے وہ اپنے ہاتھ کو بقصد اُسکے گرا دینے کے اور دیکھا گبر نے نشان خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو کہ نزدیک
ہوا ہی اُس سے اور وہ ارادہ رکھتے ہین اُسکی طرف کا پس جانا اُسنے کہ وہ بالضرور ہلاک ہونیوالا ہی پس بلند کیا اُسنے تلوار کو بارادے
مارنے میسرہ بن مسروق کے پس چھوڑا اُسنے تلوار کو اپنے ہاتھ سے پس اُتری اُسپر تلوار اور پڑی اُسکے بائین ہاتھ پر اور کاٹ ڈالا
اُسکو اور پھرے میسرہ اپنے زین کیطرف اور پھرا بطریق بجانب اپنے ساتھیونکے حالانکہ ہاتھ اُسکا کٹا ہوا تھا اور وہ سخت نالہ کرتا تھا بسبب
پہونچنے رنج اور درد کے پس ملے اُسکو غلام اور مصاحب اُسکے اور لادا اُسکو اپنی گردنون پر اور لائے اُسکے خیمے مین اور دغ دیا اُنھون
نے اُسکے ہاتھ کو اور خالد بن الولید ملاقی ہوے میسرہ بن مسروق سے اور سلام کیا بعض نے بعض پر اور بیان کیا اُنسے میسرہ بن
مسروق نے جو گذرا تھا اُنپر رومیونسے اور حال گرفتار ہوجانے عبداللہ بن خدافہ کا پس ہاتھ پر ہاتھ مارا خالد بن الولید نے اور کہا
کہ گرفتار ہوگئے مثل عبداللہ بن خدافہ سے شخص قسم ہی خدا کی کہ نہ جدا ہونگے اُنسے خالد جبتک نہ چھڑا دینگے عبداللہ بن حذافہ کو اگر چاہا
اللہ تعالی نے اور توقف کیا خالد بن الولید نے باقی دن پس جب وہ مرا دن ہوا دیکھا اُنھون نے ایک بوڑھا مرد کہ نکلا وہ رومیون کے
لشکر سے اور وہ لباس مال کا بنا ہوا پہنے تھا پس آیا وہ تا انیکہ ٹھہرا سامنے خالد بن الولید کے اور اشارہ کیا سجدہ کرنیکا طرف خالد بن الولید
کے پس نہ کیا اُسکو خالد بن الولید نے اس امر سے اور کہا اُنھون نے کہ تو کیا چاہتا ہی اُسنے کہا کہ بطریق لشکر کا قصد رکھتا ہی واسطے
اطاعت کے اور اُسنے جب سے کہ دیکھا ہی اس لشکر کو جو آیا ہی تمھاری طرف کو جانا ہی اُسنے اس امر کو کہ نہین طاقت ہی اُسکو تمھارے مقابلے
اور لڑائی کی اور وہ کہتا ہی کہ آیا منظور ہی تمکو صلح کرنا اور چھوڑ دیوین ہم تمھارے قیدی کو اور دیوین ہم تمکو اُسقدر مال جو تم چاہو اور پھر
جاؤ تم ہمارے شہرون اور ہماری لڑائی سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ پھر جانا ہمارا تمسے پس نہ جدا ہونگے ہم تمسے مگر تین باتونکے فیصلے پر اور متعدد
قید یکا پس اگر چھوڑ دوگے تم قیدی کو از روے اطاعت اور فرمانبرداری کے تو بہتر ہی ورنہ چھوڑ دوگے تم قیدی کو از روے سختی اور ناپسندیدگی کے
پس کہا اُس مرد نے کہ آیا تم سردار عرب کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان پس کہا اُسنے کہ اگر مناسب دیکھو تم اس امر کو تو توقف کرو تم لڑائی مین آج کے

۱۲ یعنی میسرہ بن مسروق

دن اور رات پس کرو تم اس کام کو تاکہ فکر کرین ہم رات مین اور آرام پاوے یہ بطریق اپنے ہاتھ کے درد سے اور آویگا تمہارے
پاس پس منظور کریگا اُس چیز کو جو تم چاہوگے خالد بن الولید نے کہا جسنے منظور کیا تمہاری اس درخواست کو پس پھر گیا وہ بوڑھا اپنی قوم
کی طرف اور کہا بطریق سے کہ اُنھون نے منظور کیا اور رکھدیا لڑنیوالون نے اپنے ہتھیارون کو اور اُترے خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ پس جب رات ہوئی حکم کیا بطریق نے اپنے ساتھیون کو روشن کرنے آگ کا خیمونکے دروازونپر اور زیادتی کرنیکا اُسکے
روشن کرنے مین پس ایسا ہی کیا قوم نے اور کھولڈالا اُنھون نے اپنے بوجھ اور اسباب کو اور چھوڑ دیا خیمونکو اُنکی حالت پر اور آگ
شعلہ زن تھی خیمونکے دروازونپر اور روانہ ہوے وہ ابتداے شب سے پس جب صبح ہوئی کوئی خبر اور نشان اُنکا نہ تھا پس جب
دوسرا دن ہوا سوار ہوے خالد بن الولید اور مسلمان اور انتظار کیا اُنھون نے اس امر کا کہ نکلے اُنکی طرف کوئی شخص رومیون مین
سے پس نہ دیکھا اُنھون نے کسی کو پس جانا مسلمانون نے کہ رومی بھاگ گئے پس کاٹا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیونکو
غصے سے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی اُنھون نے اُنکے ناگہان نکلجانے پر اپنے ہاتھونسے اور قصد کیا چلنے کا اُنکی جستجو مین پس
باز رکھا اُنکو میسرہ بن مسروق نے اس ارادے سے اور کہا اُنھون نے کہ یہ شہر وشوار گزار اور دور ہین مسافت مین اور بہتر یہ ہے کہ پھر جاوے
تم بجانب لشکر مسلمانونکے پس لیا مسلمانون نے خیمون اور باقی اسباب قوم کو اور پھر اشکر مسلمانون کا بحالت قحمندی کے اور لوٹے
حکیمین تھے عبد اللہ بن حذافہ پر تا اینکہ پہونچے وہ سب ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس ملاقات کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے
اور خوش ہوے اُنکی سلامتی پر اور سامنے آئے میسرہ بن مسروق اور سلام کیا اُنھون نے امین الامۃ پر پس معانقہ کیا ابو عبیدہ بن
الجراح نے اُنسے اور مرحبا کہا اُنکو اور بیان کیا میسرہ نے حال اپنا اور جو کچھ گزرا تھا رومیون سے اور جسقدر مارے گئے تھے رومی
اور نہین مارے گئے تھے مسلمانون سے اگر بجز اس آدمی کے پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حال گرفتاری عبد اللہ
بن حذافہ کا دشوار گزرا اُنپر یہ امر اور کہا اللھم اجعل لابن حذافۃ فرجا ومخرجا پھر لکھا اُنھون نے خط امیر المومنین عمر ابن الخطاب
رضی اللہ عنہ کو مشعر حال پہونچنے لشکر کا بجانب درون اور سرگذشت مسلمانون اور حال گرفتار ہونے عبد اللہ بن حذافہ کے
پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح کا بجانب حضرت عمر رض کے اور پڑھا اُنھون نے خط کو خوش ہوے وہ بسبب سلامتی حال
مسلمانون اور اُنکے غالب ہونیکے اُنکے دشمنونپر مگر اندوہ ناک ہوے وہ بسبب گرفتار ہونے عبد اللہ بن حذافہ کے پس کہا
اُنھون نے کہ قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی بعیت کی کہ لکھونگا مین خط ہرقل کو تا اینکہ روانہ کرے
میرے پاس عبد اللہ بن حذافہ کو اور بھیجونگا مین اُسکی طرف لشکرون اور فوجون کو پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط
بنام ہرقل کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العالمین الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا
وصلی اللہ علی نبیہ ورسول محمد علیہ السلام ھذا الکتاب من عمر بن الخطاب امیر المومنین اما بعد فاذا وصل الیک کتابی ھذا فابعث الی
بالاساقفۃ الذی فی امرک وھو عبد اللہ بن حذافہ فان فعلت ذلک رجوت لک الھدایۃ وان ابیت بعثت الیک
رجالا لا قلوبھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ والسلام علی من اتبع الھدی اور لپیٹا خط کو اور بھیجا اُس کو

ذکر فتح شہر حمص
اور بھاگ جانا رومیون کا
اور واپس آنے قائدین الیہ
اور میمنہ بن مسروق العبدی
ہشام کا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کا شامیون
کے مقابلہ کرنے کا
اور حرکت کرنے کا
کنارہ دریا عاصی مین
اور دعا کرنے
عمر رضی اللہ عنہ کا
ہرقل کے دربار رہا
کرنے عبد اللہ بن حذافہ
کا ابو عبیدہ بن الجراح
کو اور امر کرنے
عمر رضی اللہ عنہ کا بنام
ہرقل کے اور بھیجنا
اُسکو اور دعوت کرنا
اُسکو بدین اسلام
اور دعا کرنا
اُسکے واسطے
اور سب
تحریف اللہ کے

ہرقل کا بلانا اسقف اعظم کو اور مشورت کرنا اُسکے ساتھ اور ڈرانا اُسکا اُسکو عمر رضی اللہ عنہ سے اور اُنکے لشکر سے اور اُنکے دین سے اور اُنکے نبی سے اور اُنکے کتاب سے اور اُنکے ملک سے اور اُنکے خلیفہ سے اور اُنکے دارالسلطنت سے اور اُنکے سپہ سالار سے اور اُنکے فوج سے اور اُنکے ہتھیار سے اور اُنکے گھوڑے سے اور اُنکے اسلحہ سے اور اُنکے لشکر سے اور اُنکے دین سے اور اُنکے نبی سے اور اُنکے کتاب سے اور اُنکے ملک سے اور اُنکے خلیفہ سے اور اُنکے دارالسلطنت سے اور اُنکے سپہ سالار سے اور اُنکے فوج سے اور اُنکے ہتھیار سے اور اُنکے گھوڑے سے اور اُنکے اسلحہ سے

ہرقل کا بلانا اسقف اعظم کو اور مشورت کرنا اُسکے ساتھ اور ڈرانا اُسکا اُسکو عمر رضی اللہ عن

ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس اور حکم کیا اُنکو اُسکے روانہ کرنیکا بجانب ہرقل بادشاہ روم کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجرح رضی اللہ عنہ کے پاس بلایا اُنھون نے ایک مرد کو معاہدین سے اور ذمہ دار ہوا اُسکے واسطے اجرت کے اور دیا اُسکو خط اور روانہ ہوا معاہدی خط کو لیکر بجانب قسطنطنیہ کے پس جب پہونچا وہ مرد اطلاع دیگئی اُسکے حال سے بادشاہ کو اور کہا گیا کہ وہ ایلچی عرب کا ہی پس کہا ہرقل نے کہ نگہداشت کرو تم اُسکی پھر بلایا ہرقل نے عبد اللہ بن خذافہ کو اپنے پاس عبد اللہ بن خذافہ نے بیان کیا ہی کہ داخل ہوا مین ہرقل کے پاس اور تاج اُسکے سر پر تھا اور بطارقہ اُسکے گرد تھے پس جب ٹھہرا مین سامنے اُسکے کہا اُسنے مجھسے کہ تم کون ہو مینے کہا کہ مین ایک مرد ہون قبیلہ قریش سے پس کہا اُسنے کہ تم اپنے نبی کے گھرانے سے ہو مین نے کہا کہ نہین بلکہ اُن کے نبی عم سے ہون اُسنے کہا کہ آیا ہو سکتا ہی تمسے کہ بتبعیت کرو تم ہمارے دین کی اور بیاہ دونگا مین تمھارے ساتھ بیٹی ایک بطریق کی اپنے بطارقہ سے اور کردونگا مین تمکو اپنے بڑے مصاحبون سے پس کہا مینے کہ مین نہین چھوڑنیوالا اور جدا ہونیوالا ہون دین اسلام سے اور اُس چیز سے جسکو لائے ہین محمد علیہ الصلوۃ والسلام پس کہا بادشاہ نے کہ قبول کرو تم میرے دین کو تاکہ دونگا مین تمکو اسقدر مال سے اور منگوایا اُسنے ایک جامہ دان جواہرات کا اور کہا کہ اگر داخل ہوگے تم میرے دین مین تو دیدونگا مین یہ جواہرات تمکو پس کہا مین نے کہ قسم ہی خدا کی مین کبھی جدا نہونگا اپنے دین اسلام اور اہل اسلام سے اگرچہ دیدیوے تو مجکو سب وہ چیز جسکا تو مالک ہی کہا اُسنے کہ اگر نہ پھروگے تم بجانب میرے دین کے ہر آئینہ مارڈالونگا مین تمکو بُری طرح سے پس کہا مین نے کہ مین کبھی ایسا نکرونگا پس کرتو جس امر کا کرنیوالا ہی پس خشمناک ہوا وہ میرے کلام سے اور کہا اُسنے کہ ایک سجدہ کرو تم صلیب کے واسطے اور چھوڑدونگا مین تمکو پس کہا مین نے کہ مین نکرونگا پس کہا اُسنے کہ کھالو تم گوشت سُور کا اور چھوڑدونگا مین تمکو پس کہا مینے کہ قسم ہی خدا کی مین وہ نہین ہون کہ یہ کام کرون اُسنے کہا کہ پیلو تم ایک کاسہ شراب کا اور چھوڑدونگا مین تمکو پس کہا مینے کہ قسم ہی خدا کی مین ایسا کبھی نہ کرونگا پس کہا اُسنے قسم ہی اپنے دین کی ہر آئینہ کھاؤگے تم اس گوشت کو اور پیوگے تم اس شراب کو پھر کہا اُسنے اپنے غلامون سے کہ بند کرو تم انکو ایک گھر مین اور کرو انکے نزدیک گوشت سُور کا اور شراب اسواسطے کہ جب بندگی مین انکو بھوکھ ہوگی تو کھائینگے اُس گوشت کو اور جب پیاسے ہونگے پینگے وہ شراب کو **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ وہی امر کیا غلامون نے جو بادشاہ نے حکم کیا تھا اور اکیلا کردیا اُنھون نے عبد اللہ بن خذافہ کو ایک گھر مین اور اُنکے ساتھ گوشت خنزیر اور شراب تھی اور بند کرلیا اُنھون نے دروازیکو اور چھوڑدیا اُنکو **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ہرقل مرگیا تھا بعد بھاگنے کے انطاکیہ سے بسبب رنج کے جو در آیا تھا اُسکے دل پر جدائی زمین سوریہ سے اور روایت کیا گیا ہی یہ امر کہ وہ مسلمان مرا اور جسنے معاملہ عبد اللہ بن خذافہ کے ساتھ کیا تھا وہ ہرقل کا بیٹا قسطنطین تھا اور بجاے اُسکے باپ کے لقب اُسکا ہرقل مقرر کیا گیا تھا پس جب ہوا چوتھا دن کہا ہرقل نے کہ کیا کام کیا قیدی نے لوگون نے کہا کہ ای بادشاہ یہ مرد بزرگ ہی اپنی قوم مین اور نہ اختیار کریگا ذلت کو اور جو کچھ ہم کرینگے اس قیدی کے ساتھ مسلمان بھی وہی کرینگے ساتھ اُس شخص کے جسکو گرفتار کرینگے اور چڑھاوینگا اُنکے ہاتھ نہین ہم مین کا پس بلایا اُسنے عبد اللہ بن خذافہ کو اور کہا کہ کیا کیا شراب اور گوشت کو لوگون نے کہا کہ ای بادشاہ اپنے حال پر ہی بادشاہ نے کہا کہ کس چیز نے باز رکھا تمکو اُسکے

فائدہ
عبد اللہ بن خذافہ کے اور اسکے ساتھیون کے قصہ کا اور اسکے ساتھ کیا گیا اور اسکے ساتھ کیا گیا
عبد اللہ بن خذافہ کے
۱۲ ۱۲ ۱۲

کھانے سے عبداللہ بن حذافہ نے کہا بخوف نافرمانی خدا اور اُسکے رسول کے حالانکہ منع کیا ہی اللہ تعالیٰ نے ہمکو اُس جرم سے اور حرام کیا ہی اُسکو ہمپر علاوہ برین وہ حلال ہو گیا ہمپر بعد تین دنکے ولیکن چھوڑ دیا مین نے اُسکو تاکہ مورد طعن مسلمانونکا نہون راوی نے **بیان** کیا ہی کہ جب آیا ہرقل کے پاس خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پڑھا اُسنے خط کو پس دیا اُسنے عبداللہ بن حذافہ کو بہت مال اور کپڑے اور چھوڑ دیا اُسنے اُنکی راہ کو اور دیا اُنکو ایک بڑا موتی بطور ہدیہ کے واسطے عمر رضی اللہ عنہ کے اور بھیجا اُسنے ایک گروہ کو ساتھ عبداللہ بن حذافہ کے پہاڑون کے درون تک اور پھر آئے وہ اُنکی ہمراہی سے اور پہونچے عبداللہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوش ہوے وہ اُنکے آنے سے اور بھیجا اُنکو مدینہ طیبہ مین پس جب آئے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور دیکھا حضرت عمر نے اُنکو تو سجدۂ شکر کیا واسطے اللہ تعالیٰ کے اور مبارکبا و سلامتی کی دی عبداللہ کو اور دیا عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ موتی پس جب دیکھا حضرت عمر نے موتی کو پیش کیا اُسکو سوداگران مدینہ طیبہ پر پس نہین جانا اُنھون نے اُسکی قیمت کو اور کہا اُنھون نے کہ ہمنے ایسا موتی نہین دیکھا ہی پھر کہا اُنھون نے کہ یا امیر المومنین تحقیق اللہ تعالیٰ نے دیا ہی تمکو پس تم اُسکو برکت دے اللہ تعالیٰ تمکو اُسمین پس حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگونکے کہ کھا ہوئین کہ اپنے پاس جمع ہوے وہ تا اینکہ بھر گئی مسجد لوگونسے پھر چڑھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا اُنھون نے یا ایھا الناس انکم تاکلون الروم قد جاءنی بھذہ اللولوۃ ھدیۃ وقد جعلنی المسلمون منھا فی حل فما تقولون مسلمانون نے کہا کہ برکت دیوے اللہ تعالیٰ تمکو اُسمین اے سردار مسلمانونکے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ان کنتہ یجعلنونی منھا فی حل فکیف اصنع بمن غاب من المسلمین ومن فی البطون والاصلاب من اولاد والمھاجرین والانصار والمجاھدین فی سبیل اللہ واللہ لا طاقۃ بعم بما البتھم یوم القیامۃ پھر بھیجا الا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو اور کر دیا اُسکی قیمت کو مسلمانونکے بیت المال مین عمرو بن سالم نے روایت کی ہی کہ جب فتح کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انطاکیہ از روے صلح کے اور ہوا معاملہ میسرہ بن مسروق کا جیسا کہ بیان کیا ہی ہمنے اقامت کی اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح حلب مین بانتظار اُسکے کہ معاملہ عمرو بن العاص کا قیساریہ مین کیا ہوتا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجکو ثقات سے روایت اہل مرکی پہونچی ہی کہ اہل معرات اور کفر طاعت اور قامیہ اور وہ جبل بی قبیس جو شام مین ہی اور اُسکے نزدیک کے قلعون اور شہرونکو فتح کیا تھا مسلمانون نے از روے صلح کے اور تمام وہ لوگ جو روانہ ہوے تھے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب قیساریہ کے پانچ ہزار مسلمان تھے جنمین عبادہ بن صامت اور عمرو بن ربیعہ اور بلال بن حمامہ اور ربیعہ بن عامر تھے سبع بن حمرہ نے بیان کیا ہی کہ تھا مین ہمراہ عمرو بن العاص کے پس دیکھا مین نے انگور کے ایک درخت کو ایک گھر مین دو باغ کے گھر دنسے اور اُسمین خوشے انگور کے لٹکتے تھے اور بڑی قسم کے تھے پس لیا مین نے اُسمین سے ایک انگور اور کھایا مین نے اُسکو پس سردی کی اور لاحق ہوئی سخت جاڑا مجکو پس کہا مین نے برا کرے اللہ تعالیٰ ان بے ختنہ بریدہ کافرون کا شہر انکا سرد ہی اور انکے انگور سرد ہین اور پانی انکا سرد ہی ہم ڈرتے ہین ہلاک ہو جانے کو بسبب سردی اُنکے شہر ونکے پس سنا ایک مرد نے نصارا سے ملک شام سے میرے کلام کو اور متوجہ ہوا وہ میری طرفکو بارادۂ نزدیکی حاصل کرنیکے مجھسے اپنے کلام سے تاکہ باقی رکھونمین اور نہ مارڈالونمین اُسکو پس کہا اُسنے کہ اے برادر عربی اگر یہان کے

انگور مین تمکو سردی معلوم ہوئی ہو پس پیلو تم پانی یہان کا پس راہ بتلائی اُسنے مجکو ایک بڑی مٹھور پر جسمین پانی تھا پس پیا مین نے اور ایک جماعت نے عرب نے پانی کو اور آئے ہم اپنے لشکر مین در آنحالیکہ جھکتے تھے ہم نشے سے پس جانا اور سُنا عمرو بن العاص نے ہماری خبر کو اور لکھ بھیجا اُنھون نے یہ حال بو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس خط لکھا ابو عبیدہ نے اُنکو ہی عبارت سے اما بعد من شرب محذرہ علیہا واقرحدہ واللہ تعالی کما امر ولا تخش فی اللہ لومۃ لائم پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کے پاس بلایا اُنھون نے سبیع بن حمزہ اور اُنکے ساتھیونکو جنھون نے شراب پی تھی پس تازیانے سیاط کے مارے عمرو بن العاص نے اور سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہو کہ جب تازیانے لگائے میرے عمرو بن العاص نے اور درد آگین کیا اُنھون نے مجکو کہا مین نے قسم ہو خدا کی ہر آئینہ مار ڈالونگا مین اُس گبر کو جسنے راہ بتلائی تھی مجکو شراب پر یہانتک کہ پیا مین نے اُسمین سے اور لیا مین نے اپنی تلوار کو اور گیا مین اُس گانون مین اور تلاش کیا مین نے گبر کو اور پایا مین نے اُسکو پس جب پڑی نگاہ میری اُسپر نکال لیا مین نے تلوار کو اور قصد کیا مین نے اُسکے مار ڈالنے کا پس پیٹھ پھیری اُسنے مجھسے بحالت بھاگنے کے اور پیچھا کیا مین نے اُسکا اور وہ کہتا تھا کہ مین نے تمھارا کیا گناہ کیا ہو پس کہا مین نے کہ سختی ہو تجھپر اسواسطے کہ تونے راہ بتلائی مجکو اُس چیز پر جسپر پروردگار خشمناک ہوتا ہی پس کہا اُسنے کہ قسم ہو خدا کی کہ مین نے نہین جانا تھا اس امر کو کہ وہ تمپر حرام ہو سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہو کہ پکارا مجکو عبادہ بن صامت نے اور کہا احتیاط کرو تم اُسکے مار ڈالنے مین کہ وہ داخل ذمہ داری مین ہو پس چھوڑ دیا مین نے اُسکو پس گیا وہ اور لایا میرے واسطے انجیر اور جوز کو اور رکھا اُسنے کہ کھاؤ تم اُسکو اُسکے ساتھ کہ وہ گرم کردیگا تمکو پس کھایا مین نے اُسکو اور پایا مین نے اُسمین پاکی اور خوشبو کو پس کہا مین نے اُس سے کہ بُرا کرے تیرا اللہ تعالی کہان تھا تو ان چیزونسے ابتدا آحال مین بہتیرا اُسکے کہ مار اجاؤ تو نمین تازیانونسے سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہو کہ عمرو بن العاص نے کوچ کیا ہمکو لیکر تا اینکہ اُترے ہم ایک گانو نمین جسکا نام نخل تھا اور پہونچی خبر یہ قسطنطین پسر ہرقل کو اور پناہ لی تھی اُسکے پاس اُن لوگون نے جو بھاگے تھے اُسکے باپکے لشکر سے اور تمام رومیون اور بطارقہ نے اور پورا ہوا تھا لشکر اُسکا اسی ہزار کی تعداد مین اور بلایا اُسنے ایکمرد متنصرہ کو پس کہا اُس سے کہ جاتو اور دریافت کر خبر عرب کی اور تعداد اُنکے لشکر کی کہ کسقدر ہی اور لاتو میرے پاس خبر کو پس چلا وہ جاسوس تا اینکہ داخل ہوا وہ عرب کے لشکر مین اور دیکھا اُسنے اول اور آخر لشکر کو تا اینکہ گزرا وہ ایک قوم مین پر اور وہ آگ کے گرد تھی پس رجوع کی اُسنے اُنکی طرف اور بیٹھا اُنکے پہلو مین در آنحالیکہ سُنتا تھا وہ اُنکی بات کو تکو جب ارادہ کیا اُسنے اُٹھنے اور کھڑے ہونیکا لڑکھڑایا وہ اپنے دامن کے سبب سے اور کہا اُسنے صلیب کے نام سے ایک کلمہ کو کہ لڑکھڑایا اُسکی زبان پس جب سُنا اہل یمن نے اُسکے قول کو جانا اُنھون نے کہ وہ متنصرہ اور جاسوس روم کا ہی پس جست کی اُن لوگون نے اُسکی طرف اور مار ڈالا اُسکو اور واقع ہوا شور لشکر مین تا اینکہ سُنا عمرو بن العاص نے ایک شور ڈرانیوالا پس پوچھا اُنھون نے کہ کیا حال ہی پس بیان کیا لوگون نے اُنسے حال جاسوس اور اُسکے مارے جانیکا پس خشمناک ہوئے عمرو بن العاص اس معاملے سے اور بلایا اُنھون نے اہل یمن کو اپنے پاس اور کہا کہ ای لوگو کس چیز نے اُٹھایا تمکو جاسوس کے مارنے پر کسواسطے نہ لائے تم اُسکو میرے پاس کہ خبر لیتا مین اُس سے پس کتنے ہین جاسوس ہمپر اور پھرتے ہین وہ واسطے ہمارے اسواسطے کہ دل لوگونکے اللہ تعالی کے اختیار مین ہین پھیر دیتا ہی اُنکو جسطرح چاہتا ہی پھر پکار دیا عمرو بن العاص نے

اپنے لشکرمین کہ شخص یا وے کسی غریب یا جاسوس کو پس لاوے اُسکو میرے پاس راوی نے بیان کیا ہی جب دیر کی جاسوس کی خبر نے قسطنطین پر جانا اُسنے کہ وہ مارڈالا گیا پس روانہ کیا اُسنے دوسرے کو تاکہ خبر لاوے اُسکے واسطے پس آیا جاسوس گانون مین اور دیکھا اُسنے مسلمانون کے لشکر کو اور نگاہ کی اور اندازہ کیا اُسکا اور پھر گیا وہ بادشاہ کے پاس اور کہا کہ ای بادشاہ قریب اور بلند ہوا مین مسلمانون کے لشکر سے اور اندازہ کیا مین نے اُنکا تو وہ پانچہزار سوار ہین وہ شیر دلیر اور کرگس سیر اور بزرگ ہین کہ چاہتے اور دیکھتے ہین وہ موت کو بجاے مال غنیمت کے اور سمجھتے ہین زندگی کو تاوان پس جب سُنا قسطنطین نے یہ حال کہا اُسنے کہ قسم ہی مسیح اور صلیبان اور انجیل اور قرآن کی ہر آئینہ خرچ کرونگا مین اُنکی لڑائی مین اپنی کوشش کو اور لڑونگا مین اُنسے سخت ارادے سے یہان تک پہونچونگا مین مطلب کو یا مر جاؤنگا مین سخاوت صبر کے پھر بھیجا کیا اُسنے اپنے بطارقہ اور اراخیہ اور مذبجیہ کو اور اختیار کیا اُنمین سے دس ہزار سوار کو کہ وہ سب ہتھیار بند تھے اور بنایا ایک نشان چاندی کے نیزے پر اور اُسکے سر پر ایک صلیب سرخ سونے کی تھی اور سپرد کیا اُس نشان کو ایک بطریق کے جسکا نام سکان ذکر کیا تھا اور وہ افسر اُسکے لشکر کا تھا اور کہا کہ تحقیق حاکم اور سردار کیا مین نے تجھکو ان لوگون پر پس روانہ ہو تو اُنکے ساتھ اور تو طلیعہ ہی میرے لشکر کا پس لیا بطریق نے نشان کو اور نکلا وہ ساتھ دس ہزار سوار کے اور رسیوقت روانہ ہوا وہ پھر قسطنطین نے بنائی دوسری صلیب اور سپرد کیا اُسکو لشکر کے دستہ کے نام اُسکا ہرقلیہ اور ساتھ کیا اُسکے دس ہزار کو اور حکم کیا اُسکو بلجانیکا پہلے بطریق سے پس جب ہوا دوسرا دن نکلا قسطنطین ساتھ باقی لشکر کے اور چھوڑا اُسنے قیساریہ کی حفاظت کو اپنے چچا کے بیٹے نسطاویل کو اور چھوڑا اُسکے نزدیک بیس ہزار فوج کو قیسارین عون نے بیان کیا ہی کہ اُسی حالمین کہ ہم نخلہ گانون مین تھے کہ دفعتہً قریب اور بلند ہوا ہمپر پہلا بطریق ساتھ دس ہزار سوار کے پس نزدیک ہوا وہ ہمسے اور دیکھا ہمنے لشکر کو اور نگاہ اور اندازہ کیا ہمنے اُسکا تو وہ دس ہزار تھے پس خوش ہوے ہم اور کہا ہمنے کہ ہم پانچہزار سوار ہین اور دشمن ہمارے دس ہزار ہین اور ہر مرد ہم مین کا لڑیگا دو رومیون سے پس ہم اُسی حال اور خوشی مین تھے کہ دفعتہً ظاہر ہوا دوسرا بطریق اور اُسکے ساتھ دس ہزار سوار تھے پس کہا عمرو بن العاص نے اعلموا انہ من اراد اللہ تعالی والیوم الاخر فلا یرتاع من کثرۃ العدو ولا من تزاید المدد فلذالجہاد اوفی مفخرا ای فخرا علی ممن تقبل فی صفوف الکفار ویکون حیا ابدا یرتع فی مروج الجنۃ ویبتال من اللہ سابغ النعمۃ قال اللہ عزوجل ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون ولوان الجاسوس الذی قتلتموہ لم تعجلوا علیہ لکان قد اخبرنا بمسیر ھذہ الجیوش وکثرتھا البتۃ ولکنا قد اخذنا علی انفسنا بالاحوط ولکن امر اللہ عزوجل کان مفعولا یغلب پھر بھیجا کیا عمرو بن العاص نے اپنے پاس دیرونکو اور کہا اُنھون نے کہ تحقیق مناسب دیکھتا ہون مین اس امر کو کہ بھیجون مین امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ مدد کرین وہ ہمارے ساتھ لشکر کی اسواسطے کہ یہ بڑا لشکر ہی اور کہا اُنھون نے کہ ای لوگو کون شخص سوار ہوگا اور جائیگا بجانب امین الامۃ کے اور آگاہ کریگا اُنکو اُس چیز سے جسمین ہم واقع ہوے ہین شاید کہ وہ ہماری مدد اور یاری کرین جیسا کہ مدد دی اُنھون نے ہمکو ساتھ یزید ابی سفیان کے اور وہ قلنسرین کے حاضر برین اور اجر اُسکا اللہ غالب اور بزرگ ہی کہا ربیعہ بن عامر نے کہ ای عمرو ملاقی ہو اور ٹھہرو تم ہمکو لیکر دشمن سے اور پھر و ساکر و تم اللہ غالب و بزرگ ہر اسواسطے

فائدہ

اوائل قیساریہ اور رفتن قسطنطین ساتھ لشکر کے واسطے اوائل کے ۱۲

۵ ترجمہ بان دو تم کو گی سن کر کو کھو کھی چابیگا شر الدون آخرت کو پس نہ ڈریگا وہ کثرت دشمن اور زیادتی مدد سے اسواسطے کہ جہاد ہو ورا اور بہت اجر دینے والا ہی اور کون بہتری بہتر ہوگی اُس شخص کے حال سے جو لڑا جلد گا کافرونی الحوض

۶ اس لشکر کی روانگی اور کثرت سے ہماری طرف کو لیکن اختیار کیا ہمنے اپنی جانون پر احتیاط کو اور اللہ غالب و بزرگ کا حکم نہین مغلوب ہوتا ہے ۱۲

کہ جسنے مدد دی تھی ہمکو بہت جگہون مین حالانکہ ہم تھوڑے تھے وہ قدرت رکھنے والا اسکا ہی کہ مدد دیوے اور غالب کرے ہم کو باقی کافرون پر راوی نے بیان کیا ہی کہ نفع حاصل کیا عمرو بن العاص نے ربیعہ بن عامر کی وصیت سے اور کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی بیچ کہا تنے پھر حکم کیا اُنھون نے لوگونکو آمادہ ہونیکا واسطے ملاقی ہونے دشمن کے پس سوار ہوے مسلمان اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور درود بھیجے بشیر اور نذیر پر پس قبول کیا اور جواب دیا اُنکی تہلیل اور تکبیر کا پہاڑون اور ریگون اور ڈھیلون اور درختون نے اور سکناے اُس زمین نے آباد یونسے اور خوفناک ہوے مشرکین وقت سُننے آواز مسلمانونکے اور گویا زمین ہلنے والی اور چلنے والی تھی ساتھ اپنے لوگونکے اور دیکھا قسطنطین نے مسلمانونکے لشکر کو پس زیادہ معلوم ہوا اُسکی آنکھ مین اور کہا اُسنے کہ قسم ہی اپنے دین کی جب آیا اور بلند ہوا تھا مین اس لشکر پر تو نہین تھے وہ زیادہ پانچہزار سے اور اب بڑھگئی ہی تعداد اُنکی اور زیادہ ہوئی مدد اُنکی اور نہین شک ہی کہ اللہ تعالی نے مدد دی ہی اُنکو ساتھ فرشتونکے اور باپ میرا دانا اور بینا تھا ان عرب کے حال کا اور نہین ہی میرا لشکر زیادہ ان ارمنی کے لشکر سے جبکہ ملاقی ہوا تھا وہ اُنسے یرموک مین دس لاکھ سے اور تحقیق نہ ہوا حاصل کی مین نے اپنے نکلنے پر اُنکے مقابلے کو اور مین قریب تر فکر کرونگا کسی مکر اور فریب کا ان عرب پر پھر بلایا اسنے ایک بڑے مرتبے والے کو اپنے نزدیک اور وہ شخص قیساریہ کا قسل ور عالم تھا اور کہا اُس سے کہ سوار ہو کر جا تو اس قوم کی طرف اور اچھی طرح جانچ کر تو اور کہہ تو اُنسے کہ بادشاہ چاہتا ہی تمسے اس مرکو کہ روانہ کرو تم بادشاہ کے پاس ایک شخص کو جو بڑا فصیح زبان کا اور بڑا مضبوط دلکا ہو اور نہو وہ شخص فرومائگان عرب سے پس سوار ہوا وہ قسل ور کپڑے دیباج سیاہ کے اور ایک کلاہ بالونکی پہنے تھا اور سلوار ہوا حبشی استبرا اور لی اُسنے اپنے ہاتھ مین ایک صلیب جو اہر کی اور چلا تا اینکہ پہونچا قریب لشکر مسلمانونکے پس ٹھہرا وہ اس حیثیت سے کہ سُنتے تھے مسلمان کلام اُسکا اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب کے مین بھیجا گیا ہون تمھارے پاس بادشاہ رحیم قسطنطین پسر ہرقل کیطرف اور وہ چاہتا ہی تمسے صلح کرنیکو اور نہین خواہش رکھتا ہی تمھاری لڑائیکی اسواسطے کہ وہ عالم ہی اپنے دین کا اور وہ دانا ہی اپنے کام مین اور نہین دوست رکھتا ہی خونریزی اور تباہ کرنے صور تو کو پس نہ ظلم اور نہ زیادتی کرو تم ہمپر اسواسطے کہ ظالم مغلوب کیا جاتا ہی اور مظلوم مدد دیا جاتا ہی اور مسیح نے ہمارے واسطے یہ کہا ہی کہ نہ لڑو تم مگر اُس شخص سے جو ظلم اور زیادتی کرے اور بادشاہ تمسے یہ چاہتا ہی کہ بھیجو تم اُسکے پاس ایک مرد کو جو بڑا فصیح زبان اور مضبوط دل ہو اور نہو وہ شخص فرومایگان عرب سے پھر سکوت کیا اُس قسل نے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا عمرو بن العاص نے کلام اُسکا کہا اُنھون نے کہ ای لوگو تحقیق سُنا تمنے جو کچھ کہا اس خنتہ نابریدہ نے پس کون شخص تم مین سے دوڑیگا بجانب رضامندی اور پسندیدگی اللہ تعالی اور رسول کے اور دیکھے اور دریافت کریگا اُس چیز کو جو سگ رومی بیان کریگا پس کہا بلال بن حمامہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور تھے وہ جوان سیاہ رنگ دراز قد لوگونمین مثل درخت بلند کے چمکتی تھی سیاہی اُنکے رنگ گی اور دونون آنکھین اُنکی سُرخ تھین مثل خون بستہ کے اور وہ بلند آواز تھے پس کہا اُنھون نے کہ یا عمرو مین اسکے پاس جاؤنگا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ ای بلال تحقیق شکستہ حال کر دیا ہی تمکو تمھارے رنجنے مفارقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علاوہ بریں تم جنس حبش سے ہو اہل عرب سے نہین ہو اور اہل عرب کے کلام بزرگ اور فصیح اور مسجع اور مقفی مین پس کہا بلال رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہی کہ حق سوا اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی امر پر

کہ چھوڑ دو تم مجکو کہ جاؤن مین اُسکی طرف کو پس کہا عمرو بن العاص نے کہ تمنے بڑی اور بزرگ قسم مجکو دلائی جاؤ تم اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالیٰ سے اور نہ ڈرو تم اس سے کلام کرنے مین اور فصاحت بیانی کرو تم جواب مین اور بڑائی اور بزرگی ظاہر کرو تم شریعت اسلام کی بلال نے کہا کہ قریب تر پاؤ گے تم مجکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو پس نکلے بلال رضی اللہ عنہ اور تھے وہ مثل درخت بلند کے چوڑے تھے دونون شانے اُنکے گویا وہ قوم شنوہ کے لوگ سے تھے اور اُنکے ڈیل ڈول کی بڑائی سے دیکھنے والے ڈرتے تھے اور اُسدن وہ قمیص کرابیس شام کا پہنے تھے اور سر پر اُنکے عمامہ صوف کا تھا لٹکائے ہوئے تھے اپنی تلوار اور توشہ دان کو اپنے شانے پر اور عصا اُنکا اُنکے ہاتھ مین تھا پس جب نکلے وہ مسلمانونکے لشکر سے اور دیکھا اُنکی طرف قوس نے درشت اور زبون جانا اُسنے اُنکو اور کہا اُسنے کہ مسلمانونکی آنکھونمین مرتبہ ہمارا سُست اور ضعیف دکھائی دیا ہی پس جب بلایا ہمنے اُنکو کہ آپسمین بات چیت کرلین تو بھیجا اُنھون نے ہمارے پاس ایک مرد کو اپنے غلامون مین سے بسبب ہمارے اندک اور حقیر ہونیکے اُنکی آنکھونمین پس کہا اُسنے کہ ای غلام پھر جا تو اور کہدے اپنے مالک سے کہ بادشاہ ہمارا چاہتا ہی کسی سردار کو تم مین سے تاکہ وہ کلام کرے جوارادہ رکھتا ہی پس کہا اُس سے بلال نے کہ ای مردمین بلال بن حمامہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون اور نہین ہون حاجر بتمھارے سردار کی جوابدہی سے پس کہا اُسنے بلال سے کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر تاکہ آگاہ کرون مین بادشاہ کو تمھارے حالسے پھر واپس گیا وہ اور ٹھہرا سامنے قسطنطین کے اور کہا کہ ای بادشاہ قوم نے بھیجا ہی میرے پاس ایک غلام کو اپنے غلامونسے تاکہ وہ بات چیت کرین تجھسے اور نہین یہ امر مگر سوجہ سے کہ ضعیف اور سُست معلوم ہوئے ہین ہم اُنکی آنکھونمین اور وہ غلام سیاہ رنگ دراز قامت بھاری ڈیل ڈول کے ہین اور بیان کی اُسنے صفت بلال بن حمامہ کی تاانیکہ در آیا اُسمین خوف بلال کی صفت سے پس کہا قسطنطین نے پھر جاتو اُنکی طرف اور کہہ تو اُنسے کہ بھیجا تھا نصرانیہ بادشاہ کے بیٹے نے تمھارے پاس ہا رادہ طلب بعض تمھارے سردارونکے جس سے وہ بات چیت کرے اور تم بھیجتے ہو اُسکے پاس ایک غلام کو اپنے غلامونسے پھر آیا مترجم بلال کے پاس اور کہا کہ بادشاہ تمسے کہتا ہی کہ ہم غلام سے بات چیت کرنا نہین چاہتے ہین بلکہ ہم چاہتے ہین کہ تمھارے لشکر کے مالک اور تمھارے سردار سے بات چیت کرین پس پھرے بلال در آنحالیکہ وہ شکستہ دل تھے اور آگاہ کیا اُنھون نے عمرو بن العاص کو اس حالسے پس کہا عمرو بن العاص نے شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اُسکے پاس مین جاتا ہون پس کہا اُسنے شرجیل بن حسنہ نے کہ ای ابا عبد اللہ ہرگز نہ کہ تم خود جاؤ گے پس کس شخص پر چھوڑو گے تم اس تمام گروہ مسلمانونکو عمرو بن العاص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مہربان ہی اپنے بندونپر اور وہ بڑا مہربانی کرنیوالا ہی اپنی خلقت پر مگر لو تم نشان کو اور بطور میرے خلیفہ کے ٹھہرو تم میری جگہ پر پس اگر قوم غدر اور بیوفائی کریگی پس اللہ تعالیٰ مالک اور خلیفہ ہی تمپر پس ٹھہرے شرجیل بن حسنہ عمرو بن العاص کی جگہ پر اور لیا نشان کو اور نکلے عمرو بن العاص اور چلے بجانب قوم کے اور وہ زرہ کے اوپر جبہ صوف کا پہنے تھے اور سر پر اُنکے زرد رنگ عمامہ یمنی تھا کہ پھیر لیا تھا اُسکو اپنے سر پر بطور پیچ کے اور لٹکا دیا تھا اُسکی چوٹی کو کمر مین اُنکی پٹکا دوال کا تھا اور لٹکا لیا تھا اُنھون نے اپنی تلوار کو اور رکاب مین لگایا تھا اپنے نیزے کو پس برابر وہ چلے گئے تاانیکہ ٹھہرے وہ سامنے اُس ترجمان کے جسکو قسطنطین نے بھیجا تھا پس جب دیکھا اُنکو ترجمان نے ہنسا وہ پس کہا اُس سے عمرو بن العاص نے

ف ۱ ذکر قسطنطین اور جانا عمرو بن العاص کا پاس قسطنطین کے اول مرتبہ اور تین مرتبہ کہا اُنکو قسطنطین نے ۱۲

کہ کس چیز سے تو ہنستا ہی ای برادر نصرانیہ اُسنے کہا کہ تمھارے لباس اور تمھارے اُٹھانے اور لینے سے ان ہتھیارونکو کیا کام کروگے
تم اُنسے اور کیا ارادہ کروگے تم لڑائی کا عمرو بن العاص نے کہا کہ اُٹھانا اور لینا ہتھیارونکا لباس اہل عرب کا ہی اور وہی بچھونا
اُنکا اور اوڑھنا اُنکا ہی اور نہین لیا مین نے ہتھیارونکو ساتھ اپنے مگر واسطے طلب قوت کے اپنے دشمن پر اور شاید کہ ڈالا جاؤن مین
تمھارے نزدیک لڑائی مین پس ہونگے ہتھیار جاے پناہ میرے واسطے میرے دشمن سے اور بچاؤنگا مین اُسکے سبب سے اپنی جان کو
کہا ترجمان نے اُنسے کہ ہم لوگ اہل بیوفائی اور مکر سے نہین ہین تم دلکو مطمئن رکھو پھر پھرا ترجمان بجانب قسطنطین کے جبکہ سُنا اُسنے
مقولہ عمرو بن العاص کا اور کہا کہ ای بادشاہ سردار عرب کے تیرے پاس آئے ہین اور وہ ایسا لباس پہنے مین پس ہنسا بادشاہ قس
کے کلام سے اور کہا اُس سے کہ کہہ تو اُنسے کہ آوین وہ میرے پاس اور داخل ہون جیسے کہ ہین وہ اپنے لباس مین پس لیا بادشاہ نے
ساختگی کو بسبب آنے عمرو بن العاص کے اُسکے پاس اور آراستہ کیا اُسنے اپنے ملک کو اور ٹھہرایا بطارقہ اور مذیحہ کو دائین بائین
اور حجاب کو گرد اپنے اور آیا ترجمان نزدیک عمرو بن العاص کے اور کہا اُنسے کہ ای برادر عربی چلو تم کہ بادشاہ نے اجازت دی ہی تمکو پس چلے
ہوے عمرو بن العاص اپنے گھوڑے پر اور لشکر قیساریہ کا تعجب کرتا تھا اُنکے لباس سے تا اینکہ ٹھہرے وہ بادشاہ کے خیمے کے دروازہ پر پھر
پاپیادہ ہوے وہ اور چلے بطارقہ اور حجاب آگے اُنکے تا اینکہ پڑی اُنکی اُنکی قسطنطین پر پس سلام کیا اُنھون نے ساتھ دعا کے عرب کے
پس نزدیک بُلایا اُنکو بادشاہ نے اور مرحبا کہی اور تازہ روئی کی اُنسے اور کہا کہ مرحبا ای سردار اپنی قوم کے حکم کیا اُنکو تخت پر بیٹھنے
کا پس انکار کیا عمرو بن العاص نے اس امر سے اور کہا اُنھون نے کہ فرش اللہ تعالی کا پاک ہی پر فرش سے سوا سطیکہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ہی زمین
کو اور کیا اُسکو بچھونا ہمارا اور مباح کیا اُسنے ہمارے واسطے اُسکو پس ہم سب ہمین برابر ہین اور مین نہین چاہتا ہون بیٹھنے کو مگر اُس چیز پر جو مباح
کیا ہی اللہ تعالی نے ہمارے واسطے پھر بیٹھے عمرو بن العاص زمین پر بحالت چار زانو کے اور رکھ لیا اپنے نیزہ کو آگے اپنے اور اپنی تلوار کو اپنی زانو
اور کہا قسطنطین سے کہ کہہ تو جو چاہتا ہی ای عظیم روم کے اور سوال کر تو جس چیز سے مجکو منظور ہی پس کہا اُنسے قسطنطین سپہ سالار قوم نے تمھارا
نام کیا ہی اُنھون نے کہا کہ میرا نام عمرو ہی مین عرب بزرگ ورارباب بیت الحرم سے ہون جسکی قوم تعظیم کرتے ہین قسطنطین نے کہا کہ تم جوان
بزرگ ہو عرب بزرگ سے ای عمرو اور اگر تم عرب سے ہو تو ہم روم سے ہین اور ہمارے تمھارے بیچ مین نسبت اور قرابت اور یگانگیت نزدیک ہی اور
ہم تم نسب مین ملتے ہوے ہین پس جو لوگ کہ نسب مین متصل ہین نہین چاہیئے اُنکو کہ خونریزی کرین بعض اُنمین کے بعض کی عمرو
بن العاص نے کہا کہ ہمارے نسب ملے ہین ہمارے باپ داود سے اور بڑا نسب ہمارا دین اسلام کا ہی اور جب بھائی بھائی کے ساتھ
ہوا اور وہ دونون جدا ہون دین مین پس حلال ہی بھائی کو کہ مار ڈالے اپنے بھائی کو اور منقطع ہو گیا نسب اُن دونون کے بیچ مین اور جو تو نے کہا
کہ تیرا نسب ہم مین ملتا ہی پس کیونکر ہمارا تمھارا نسب ایک ہو سکتا ہی حالانکہ ہم قریش بزرگ سے ہین اور تملوک روم سے اُسنے کہا کہ
ای عمرو آیا نہین ہین باپ ہمارے آدم پھر نوح پھر ابراہیم اور عرب نسل اسمعیل سے ہین اور روم بن العیص بن اسحاق سے ہین اور وہ دونون
اولاد ابراہیم کی ہین اور نہین دوست رکھتا ہی بھائی ہی امر کو کہ زیادتی کرے اپنے بھائی پر اور ظلم کرے اُسپر اُس تقسیم مین جو بانٹ دی
ہی اُنکے اگلے باپون نے اُنکے پھر کہا عمرو بن العاص نے کہا کہ تو سچا ہی اپنے اس کلام مین کہ عیص بیٹے اسحاق کے ہین اور اسمعیل چچا عیص کے ہین اور ہم ایک

باپ کی اولاد ہین اور باپ ہمارے نوح علیہ الصلوۃ والسلام ہین اور اگرچہ نوح نے تقسیم کر دیا تھا زمین کو اپنی اولاد مین لیکن اُنھون نے تقسیم کیا تھا
اُسکو بحالت درگزر کرنیکے اُنسے جبکہ خشمناک ہوئے تھے وہ اپنے بیٹے حام پر اور جان تو اس امر کو کہ اولاد نوح کی نہین راضی تھی اس تقسیم پر مدت
تک اور غالب ہوگئے بعض لوگ بعض پر اور یہ زمین جسمین تم ہو تمھاری نہین ہو بلکہ عمالقہ کی ہے جو تمھارے پیشتر تھے اسواسطے کہ نوح نے
تقسیم کیا تھا زمین کو اپنے تینون بیٹون سام اور عام اور یافث پر پس دیا تھا اُنھون نے اپنے بیٹے سام کو شام کا ملک اور
جو گرد اُسکے ہے یمن اور حضر موت سے عمان بحرین تک اور سب اولاد سام سے ہین اور وہ قحطان اور طسم اور جدیس اور عملاق اور
ابو العمالیق جہان کہین تھے شہر و نمین اور یہ ہی جبائرہ ہین جو شام مین تھے پس یہ عرب خالص ہین اور دی تھی نوح نے حام کو زمین عرب
اور سواحل کی اور اُترے تھے یافث اُس زمین پر جو بیچ مین پورب اور پچھم کے تھی اور زمین خالص ملکیت اللہ تعالی کی ہے وارث کرتا ہے جسکو
چاہتا ہے وہ اپنے بندون مین سے اور نکوئی عاقبت کی اُسطے پرہیزگارونکے ہے اور ہم چاہتے ہین کہ پھیر دیوے تو ہمین تقسیم کو اور کرے تو اُسکو تقسیم برابری کی پس
لیوین ہم اُس چیز کو جو تمھارے ہاتھو نمین ہے شہرون اور محلون مضبوط اور پانی جاری اور زمین فراخ سے اور لوتم اُس چیز کو جو ہمارے ہاتھو نمین
ہے درخت خاردار اور پتھرون اور ملک خالی نہرون اور آبادی سے پس جب سُنا قسطنطین نے کلام عمرو بن العاص کا جانا اُسنے کہ یہ
بزرگ ہین پس کہا اُسنے سچے ہو تم اے عمرو اپنے کلام مین مگر یہ تقسیم تو جاری ہو چکی اور اگر نہ راضی ہوگئے تم اسپر تو ہوگے تم ظلم کرنیوالے ہمپر اور ہم
جانتے ہین اس امر کو کہ نہین برانگیختہ کیا اور اُٹھایا ہے تمکو اس امر پر اور نکالا ہے تمکو تمھارے شہرونسے مگر بڑی کوشش نے پس کہا اُسنے عمرو بن
العاص نے کہ اے بادشاہ جو تونے گمان کیا ہے کہ کوشش نے نکالا ہے ہمکو ہمارے شہرونسے پس ہان ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا ہے اسواسطے
کہ ہم کھاتے تھے روٹی چنے اور جو کی پس جب دیکھا ہمنے تمھارے کھانیکو اور کھایا ہمنے اُسکو پس نہ جدا ہونگے ہم تمسے یہانتک کہ چھین لینگے ہم
شہرونکو تمھارے ہاتھونسے اور بنا دینگے ہم تمکو غلام اپنا اور سایہ طلب کرینگے ہم بیچ ہون درخت بلند اور شاخون سبز پتے دار اور اچھے
پھلون والے کے پس اگر باز رکھوگے تم اُس چیز سے جو چکھی ہے ہمنے تمھارے شہرونمین چیزین مزہ دینے والی زندگانی سے پس نہ مترس
ہونگے اور لینگے تمکو مگر وہ مرد کہ دوست رکھتے ہین موت اور طلب آخرت کو اور زیادہ مشتاق ہین تمھاری لڑائی کے تمھارے دوست
رکھنے سے دنیا کی زندگی کو اسواسطے کہ وہ دوست رکھتے ہین لڑائی کو جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو زندگانی کو پس بیسا ہوا اور باز رہا
وہ اُنکے جواب سے اور بلند کیا اُسنے اپنے سر کو اپنی قوم کی طرف اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ یہ عربی سچے ہین اپنے قول مین قسم ہے حق کنائس
اربعہ اور قربان اور مسیح اور صلبانکی کہ ہمارے واسطے اُنکے مقابلے مین استواری اور پائداری نہین ہے عمرو بن العاص نے بیانکیا ہے کہ
پالی مین نے راہ اُنکی نصیحت کرنیکی اور کہا مین نے کہ جان لو اس امر کو اے گروہ روم کے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے نزدیک کر دیا ہے تمپر اُس چیز کو
جسکو تم طلب کرتے ہو پس اگر چاہتے ہو تم اپنے شہرونکو داخل ہو تم ہمارے دین مین اور تصدیق کرو تم ہمارے قول کی ساتھ مقولات ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسواسطے کہ دین اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے پس کہو تم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان
محمدا عبدہ ورسولہ قسطنطین نے کہا کہ اے عمرو ہم نہ جدا ہونگے اپنے دین سے حالانکہ اُسی پر مر گئے ہین باپ دادے ہمارے عمرو
بن العاص نے کہا کہ اگر زبون جانتا ہے تو اسلام کو پس دے تو ہمکو جزیہ اپنے اور اپنی قوم کی طرف بجائے تحقیر ہو قسطنطین نے کہا کہ نہین منظور

کرسکتا ہون مین تمھارے واسطے اس امر کو اسواسطے کہ رومی ادائے جزیہ پر بھری اطاعت نہ کرینگے حالانکہ میرے باپ نے
اُن سے جزیہ کیواسطے پیشتر کہا تھا پس ارادہ کیا تھا اُنھون نے اُسکے مار ڈالنے کا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ یہ کچھ میرے پاس تھا عذر خواہی
اور ڈرانیسے اور تحقیق ڈرایا مین نے تم لوگونکو جہانتک ممکن ہوا اور نہین باقی ہے مگر تلوار ہمارے تمھارے بیچ مین حکم کرنیوالی اور
اللہ تعالیٰ جانتا ہے اس امر کو کہ مین نے بُلایا تمکو ایسے کام کیطرف جسمین تمھاری نجات تھی پس نافرمانی کی تمنے اُس سے جیساکہ
نافرمانی کی تھی تمھارے باپ عیص نے اپنی مان کی پس نکل گئے قرابت سے آگے اپنے بھائی یعقوب کے اور تم جانتے ہو اس امر
کو کہ ملوگ نزدیکتر ہونسب مین اور ہم بیزاری ظاہر کرتے ہین طرف اللہ غالب کے اور بزرگ کے تمسے اور تمھاری قرابت سے
جس حالمین کہ تم ہو حالانکہ تم ناسپاسی اور کفر کرتے ہو ساتھ اللہ مہربان کے اور تم اولاد عیص بن اسحاق سے ہو اور ہم اولاد
اسمٰعیل علیہ السلام سے ہین اور اللہ غالب نے بزرگ نے اختیار اور برگزیدہ کیا ہمارے نبی کیواسطے نسلونکو پشت آدمؑ سے تاانیکہ نکلے
وہ اپنے باپ عبداللہ کی پشت سے پس کیا اُسنے بہترین لوگونکا اولاد اسمٰعیل کو اور سکھلایا اُسنے اسمٰعیل کو عربی مین کلام کرنیکو اور چھوڑا
اُسنے اسحاق کو اُنکے باپ کی زبانپر پس اولاد اسمٰعیل کی عرب ہین پھر کیا اللہ تعالیٰ نے بہترین عرب کنانہ کو پھر بہترین کنانہ کا قریش کو پھر
بہترین قریش کا بنی ہاشم کو پھر بہترین بنی ہاشم کا بنی عبدالمطلب کو پھر بہترین بنی عبدالمطلب کا ہمارے نبی کو صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ پس بھیجا
اُنکو رسول اور کیا اُنکو نبی اور اُترے اُنپر جبرئیل ساتھ وحی کے اور کہا جبرئیل نے کہ پھر امین پور دگار کے پھیر مین پس نہین پایا مین نے بزرگ زیادہ
تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرو بن العاص نے بیان کیا ہے کہ کھڑے ہوئے رونگٹے اُنکے بدن کے اور فروتنی کی اُنکے اعضا بدن نے جسوقت کہ ذکر
کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جنبش مین آئے دل اُنکے اور داخل ہوا خوف قسطنطین کے دل مین اور کہا اُسنے عمرو بن العاص
سے کہ تم سچے ہو اپنے کلام مین اسیطرح انبیا بھیجے جاتے ہین بزرگ خاندان اپنی قوم سے آگاہ کرو تم مجکو اس امر سے کہ آیا تمھارے ان
ساتھیونمین کوئی مثل تمھارے ہے کہ جلد جوابدے وہ جسوقت کہ مخاطب کیا جاوے مثل تمھارے جواب دینے کے کہ جب سوال کیا گیا
جوابدیا پس کہا عمرو بن العاصؓ نے کہ سب ہمراہی میرے ایک ہی زبانپر ہین اور اُنمین سے ایسے لوگ ہین کہ اگر کلام اور سوال کرینگا تو
جانیگا اس امر کو کہ مین نہین اندازہ کیا جاتا ہون اُنکے ساتھ مقابلے مین پس کہا بادشاہ نے کہ محال ہے یہ امر کہ ہو وین تمھارے
ساتھیونمین مثل تمھارے اور نہ تمام عرب مین عمرو بن العاص نے کہا ہان قسم ہے خدا کی اور اگر دوست رکھیگا بادشاہ اس امر کو تو
لاؤنگا مین اُنکو تاکہ واقف ہوجائیگا بادشاہ میرے صحت کلام پر پھر جست کیا عمرو بن العاص نے اور چلے اپنے گھوڑے کی طرف
اور سوار ہوئے اور آئے اپنے لشکر مین پس شکر کیا اللہ تعالیٰ کا مسلمانونے اُنکی سلامتی پر اور رات گذرانی اُنھون نے بحالت نگہبانی
کے پس جب صبح کی اُنھون نے نماز صبح کی پڑھی عمرو بن العاص نے ساتھ مسلمانونکے اور حکم کیا اُنکو سوار ہونیکا واسطے لڑائی کے اُنکے دشمن
پس جلدی کی مسلمانونے اس امر مین اور سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑونکی پشتونپر اور صف بستہ ہوگئے واسطے لڑائی کے **واقدی**
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب لڑائی کا دن ہوا قسطنطین نے اپنے لشکر کی تین صفین کین اور آگے کیا اُسنے تیراندازون کو اور
آراستہ کیا میمنہ اور میسرہ کو اور بلند کیگئی صلیب آگے اُسکے اور پیشقدمی کی اُسنے آگے اپنے لشکر کے اور دیکھا عمرو بن العاص نے

ذکر لڑائی قسطنطین کی
اور آراستہ ہونا اور نون
ہونا لشکر دون کا
واسطے لڑائی
کے ۱۲ منہ

بجانب قسطنطین کے حالانکہ اُسنے مرتب کیا تھا اپنے لشکر کو اور قصد کیا تھا لڑائیکا پس آراستہ کیا اُنھون نے مسلمانونکو اور ایک
صف کی نکی اور مقرر کیا میمنہ مین حامیان دین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اُنکے ساتھ شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صابر بن حمامہ اللیثی اُنکے بائین جانب تھے اور صابر بن حمامہ شہسواران مسلمین مین فرد تھے پس
اُسی حال مین کہ تقسیم کیا عمرو بن العاص نے گونکو اس حیثیت سے کہ دفعۃً نکلا ایک سوار مشرکین سے اور وہ کپڑے ریشمین اور زرد
اور زرہ جوشن پہنے تھا اور اُسکے گلے مین ایک صلیب سونیکی تھی پس حملہ کیا اُسنے تا اینکہ خط کھینچدیا اُسنے زمین پر اپنے نیزہ سے میمنہ
سے میسرہ تک اور میسرہ سے میمنہ تک بھر قلب تک اور ٹھہرا وہ بمقابلے لشکر مسلمانونکے اور کاڑدیا اُسنے اپنے نیزہ کو سامنے اپنے
اور لیا کما نکو اپنے ہاتھ مین اور بلند کیا اور چڑھایا اُسنے اُسمین تیر کو اور چلایا تیر کو ایک مرد پر میمنہ مین پس پڑا تیر اُسپر اور زخمی کیا
اُسکو اور چلایا اُسنے دوسرا تیر میسرہ مین اور مار ڈالا ایک کو پس جب دیکھا اُسکو اور اُسکے کامونکو عمرو بن العاص نے پکار کر کہا اُنھون نے
مسلمانونسے کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم اس گبر ملعون اور اُسکے کام کو جو اُسنے اپنی کمانسے کیا ہے پس کون شخص کفایت کریگا ہمکو اُسکے
کام مین اور بچیریگا مسلمانونسے اُسکی بدی اور برائی کو پس نکلے اُسکی طرف ایک مرد قوم ثقیف سے اور وہ میلی پوستین اور پرانا
عمامہ پہنے تھے اور اُنکے ہاتھ مین ایک کمان عربی تھی کہ چڑھایا اُنھون نے اُسمین ایک تیر کو اور نکلے وہ بارادہ گبر کے پس دیکھا گبر نے
ثقفی کو اس حال مین کہ نہین ہے اُنکے جسم پر کوئی چیز لوہے کی جو چھپائے جسم کو مگر پوستین میلی اور نہین ہے کوئی ہتھیار مگر ایک کمان پس
غنیمت جانا گبر نے اُنکو اور چھوڑا اُنکی طرف ایک تیر اپنی کمانسے پس پڑا تیر اُسکا ثقفی کے سینہ مین اور در آیا تیر پوستین مین اور کاری
نہوا اور وہ ملعون بڑا تیر انداز اپنے زمانے کا تھا نہین چلایا تھا اُسنے تیر کو کسی چیز پر مگر یہ کہ در آیا تیر اُسکا اُسمین اور رہو نچگیا تھا آپ
پس خشمناک ہوا اپنے تیر کے نہ کارگر ہونے سے اور قصد کیا اُسنے دوسرے تیر کے چلانے کا پس کھینچا ثقفی نے تیر کو اور چلایا اُسکو بجانب
گبر اور نہین دیکھا گبر نے تیر کو بسبب اُسکی چھٹائی کے اور پوشیدہ ہونے جگہ اُسکی رکھنے کے پس در آیا وہ تیر گبر کے حلق مین اور نکلا
اُسکی گردن کے نیچے سے پس قدرت اور طاقت پائی مشرک نے بیہوش ہو کر گر پڑنے سے پس دوڑے ثقفی اُسکے گھوڑے کی طرف اور
لیلیا اُسکو اور سوار ہوے اُسکی پشت پر اور رکھ لیا اُنھون نے مشرک کو خود کو اپنے سر بھار اور کھینچتے ہوے لائے اُسکو جانب مسلمانونکے
پس استقبال کیا ثقفی کا اُنکے چچا کے بیٹے نے اور کلام کیا اُنسے پس نہین جوابدیا اُنکو ثقفی نے بسبب خوشی اور سرور کے اپنے کام
سے پس کہا اُنکے چچا کے بیٹے نے کہ ای بھائی میرے مین تجھسے کلام کرتا ہون اور تم مجھکو جواب نہین دیتے ہو گویا تم اولاد قیصر سے ہو پس
آئے ثقفی مع ہمراہیان گبر کے پاس عمرو بن العاص کے اور دیدیا ہتھیار اُنکو اور دیکھا مشرکین نے ثقفی کا کام پس خشمناک کیا اُنکو اس
نے اور نہین جانا اُنھون نے کہ کیونکر مار ڈالا ثقفی نے گبر کو پس اشارہ کرتے تھے وہ بجانب آسمان کے پس جانا مسلمانون نے کہ وہ
کہتے ہین کہ ملائکہ نے مار ڈالا اُنکے ساتھی کو اور دیکھا قسطنطین نے اس حال کو پس خشمناک ہوا وہ اور سخت گزرا یہ امر اُسپر اور کہا اُسنے
بعض لبطارقہ سے کہ نکل تو ان عرب کے مقابلے کو اور حمایت کر تو صلیب کی پس نکلا ایک لبطریق اور وہ دیباج سرخ پہنے تھا اور اُسکے
نیچے زرہ مضبوط اور زرہ کے نیچے جوشن اُستوار تھے اور سونکی گردن مین سونکی صلیب جڑاؤ تھی اور اُسکے ساتھ ایک غلام اور اُسکے پیچھے ایک گھوڑا کوتل تھا اور

اُسکے پاس ڈھال تلوار تھی پس نکلا وہ بطریق تا اینکہ ٹھہرا وہ دونون صفونکے بیچمین اور درخواست کرتا تھا لڑائیکی پس جب دیکھا مسلمانون نے اُسکی طرف متوجہ ہوے وہ درآنحالیکہ دیکھتے تھے وہ اسکے گرداوے اور حملہ اور سوار کاری کو پس کوئی اُسکے مقابلے کو نہ نکلا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اے لوگو کون شخص نکلیگا اُسکے مقابلے کے واسطے اور کفایت کریگا لوگونکے واسطے اُسکی برائی کو اور ندر کریگا اپنی جانکو واسطے اللہ غالب اور بزرگ کے پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک مرد عرب سے اور وہ یہ کہتا تھا کہ یہ کام مین کرونگا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالیٰ تم مین اور تمھارے ارادے مین برکت دیوے اور اُسیوقت حملہ کیا اُس مرد مسلمان نے بطریق کیطرف بحالت مضبوطی کے اور پیشی کی اُسکی جانب بطریق نے اور ایک ساعت وہ دونون گرداوے دیتے رہے اور شمشیر زنی کرتے رہے تا اینکہ راست ہوے اُن دونونکے وار پس سبقت کیا مرد مسلمان پر بطریق نے اپنی تلوار کے وار سے اور پڑی تلوار ڈھال پر اور پھاڑ ڈالا اور کر دیئے اُسکے ٹکڑے اور تھی وہ ڈھال چمڑیکی بغیر استر اور دوسری تہ کے اور نہین پہونچا کوئی اثر تلوار کا مرد مسلمان پر اور مارا مرد مسلمان نے ایک وار تلوار کا بیچے اُسکے پس کاٹا اور پھاڑ ڈالا خود کو پس اپنے بیچے کو پھیر الطریق اور نہین پہونچا اُسپر اثر تلوار کا پس جب بطریق کی جان مین جان آئی اور سکون اور آرام حاصل کیا اُسنے اُس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی اُس کو حملہ کیا اُسنے مرد مسلمان پر اور مارا اُسنے مرد مسلمان پر ایک ایسا وار کہ زخمی کیا اُنکو زخم نمایان سے پس پھیرا وہ مرد مسلمان بجانب مسلمانون کے پس آواز دی اُنکو ایک مرد عرب نے اُنکی قوم سے اور کہا مرد مسلمان سے کہ افسوس ہے تمپر جو شخص ہبہ کرتا ہے اپنی جان کو واسطے اللہ تعالیٰ کے وہ پھرتا ہے اپنے دشمن کے سامنے سے پس کہا مرد مسلمان نے کہ آیا نہین کافی ہے تمکو وہ چیز جو دیکھی ہے تمنے اس تلوار کے وار سے تا اینکہ سرزنش کرتے ہو مجھپر تحقیق اللہ تعالیٰ نے نہین حکم دیا ہے مجکو اس امر کا کہ ڈالونمین اپنے ہاتھونکو بجانب ہلاکی کے پھر وہ باندھا اُنھون نے اپنے زخم کو اور اصلاح کی زخم کی جگہ کو اور پھرے وہ طرف لڑائیکے اور دو شوار گذار راستہ اُنپر جو اُنکے چچا کے بیٹے نے کہا پس جب نکلے وہ واسطے لڑائیکے کہا اُنسے اُنکے چچا کے بیٹے نے جنھون نے پہلے گفتگو کی تھی کہ پھر آؤ اور لیلو تم اس خود کو اور رکھلو اُسکو اپنے سر پر واسطے حفاظت اور نگہبانی کے اور لیلو تم اس سپر کو پس کہا مرد مسلمان نے کہ چپ رہو تم اعتماد اور بھروسا میرا ساتھ اللہ تعالیٰ کے بڑا ہی بھروسے تھا ہے لوہے پر پھر دوڑے وہ مرد مسلمان بجانب بطریق کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے راوی نے بیان کیا کہ دعا کی مسلمانون نے اُنکے واسطے مدد اور غلبے کی اور کہا اُنھون نے اللھم اعطہ ظفر اور حملہ کیا اُنھون نے مشرکین پر اور مار ڈالا لوگونکو اور برابر ایسا ہی کرتے رہے تا اینکہ مارے گئے وہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُنپر عمرو بن العاص نے کہا ھذا رجل اشتری الجنۃ من اللہ تعالیٰ بنفسہ اللھم اعطہ مانمنی **واقدی** رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ ہرقل نے جب اپنے بیٹے قسطنطین کو بجانب قیساریہ روانہ کیا تھا تو بھیجا تھا اُسنے اُسکے ساتھ ایک بطریق کو بطارقہ سے جسکا نام قیدون تھا اور وہ سوار ان روم مین سے تھا اور بادشاہ کا مامون تھا اور وہ لڑا بھڑا تھا لشکر فارس اور ترک اور جرامقہ سے اور وہ ملعون تمام لشکرین یاد رکھتا تھا پس کہا اُسنے قسطنطین سے کہ ضرور ہے مجکو لڑنا ان عرب سے اسواسطے کہ جہاد مجھپر فرض کیا گیا ہے پس نہ قادر ہوا قسطنطین اُسکے باز رکھنے پر پس قیدون نے زرہ اپنی لڑائیکی پہنی اور نکلا وہ دوڑتا ہوا

پس جب دیکھا اُسکو مسلمانون نے کہ نکلا ہی وہ مثل پہاڑ کے اور جو چیز اُسکے جسم پر تھی وہ چمکتی تھی روشنی جواہر سے شور کیا مسلمانون نے
درآنحالیکہ وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس جب ٹھہرا وہ میدان مین پیش آیا وہ درآنحالیکہ تو تلا پن کرتا تھا اپنی زبان
مین اور طلب کرتا تھا لڑنے والیکو پس متوجہ ہوے شہسواران عرب درآنحالیکہ دوڑتے تھے اُسکی جانب ہر طرف سے ہر شخص
چاہتا تھا اُسکے مار ڈالنے کو بسبب اُس لباس اور اسباب کے جو اُسکے جسم پر تھا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالیٰ کا ثواب
بہتر ہی تمھارے واسطے اُس چیز سے جو اُسکے جسم پر ہی پس نہ نکلے کوئی شخص درآنحالیکہ طلب کرتا ہو اُسکے اسباب کو پس ہوگا
نکلنا اُسکا اسباب کے سبب سے پس اگر مار ڈالا جاویگا وہ شخص تو مارا جاویگا اُس چیز کی راہ مین جسکی طلب مین وہ نکلا ہی اور
بتحقیق سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن
کانت ہجرتہ الی الدنیا یصیبہا او امرأۃ یتزوجہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ راوی نے بیان کیا ہی کہ نکلا تھا ایک جوان
اور اُسکی ماں اور بہن اُسکے ہمراہ تھین درآنحالیکہ وہ سب ارادہ رکھتے تھے ملک شام کا اور بہن اُسکی اُس سے
کہتی تھی کہ اے بھائی کوشش کرو تم ہمارے ساتھ چلنے مین تاکہ پہونچین ہم بجانب شہر ہائے فراخ حال کے اور کھائین ہم اچھی چیزین
شام کی بسبب اچھے ہونے اُسکے اور اُسکی نعمتونکے پس کہا تھا اُس سے اُسکے بھائی نے کہ نہین جانتا ہو نہین مگر اس سبب سے کہ لڑو نہین
واسطے رضامندی اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کے اور جہاد اور کوشش کرو نہین اُسکی راہ مین شاید کہ پاؤ نہین شہادت کو اور بتحقیق سُنا
ہی مین نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو کہ کہتے تھے ان الشہداء احیاء عند ربہم یرزقون پس کہا اُسکی بہن نے کہ کیونکر روزی
پاتے ہین حالانکہ وہ مر گئے ہین اُسنے کہا کہ سُنا ہی مین نے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی معاذ بن جبل کو کہ وہ کہتے تھے
سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ان اللہ تعالیٰ یجعل ارواحہم فی حواصل طیر خضر تطیر فی الجنۃ
فتاکل تلک الطیور من ثمار الجنۃ وتشرب من انہارہا فتغدو وارواحہم فی حواصل الطیر تغدو الرزق الذی جعل اللہ لہم
پس جب ہوا وقت لڑائی لشکر قسطنطین کا قیساریہ مین نکلا وہ جوان واسطے لڑائی کے بعد از یکہ رخصت کیا اُسنے اپنی ماں اور بہن
کو مثل رخصت موت کے اور کہا اُسنے کہ یکجائی ہماری تمھاری نزدیک حوض مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوگی اور نکلا وہ
طرف لڑائی کے اور اُسکے ہاتھ مین ایک نیزہ جوڑا ہوا گرہون گاتھا اور اُسکی سواری مین گھوڑا کم اصل تھا پس جب نکلا
وہ جوان حملہ کیا اُسنے بطریق پر اور نیزہ مارا اُس کے پس در آئی نوک نیزہ کی بطریق کی زرہ مین پس نہ قادر
ہو سکا وہ جوان اُسکے نکالنے پر بطریق کی زرہ سے پس تلوار ماری بطریق نے جوان کے نیزہ پر اور کاٹ ڈالا
اُس کو اور حملہ کیا جوان پر اور ماری تلوار اُسکے سر پر پس دو ٹکڑے کر دیا سر کو اور گر پڑا وہ جوان مردہ ہو کر رحمت
کرے اللہ تعالیٰ اُسپر اور کیا گرداوا قیدمون نے اُسکے گرنے کی جگہ پر پھر طلب کیا اُس نے لڑنے والے کو
پس نکلے اُسکے مقابلے کو ابن قثم پس مار ڈالا بطریق نے اُن کو پس جب دیکھا اُس حال کو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ
عنہ نے درآنحالیکہ ختم کرتے تھے وہ اپنے نفس پر اور کہا اُنھون نے کہ اے نفس بد تو کشائش اور سیر کرتا ہی مسلمانون کے

قتل پر بھر نکلے وہ اور اُنکے ہاتھ مین وہ نشان تھا جسکو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکے واسطے بروز روانگی کے بجانب شام کے بنایا تھا پس جب دیکھا اُنکو عمرو بن العاص نے کہ میل کیا ہی اُنھون نے نکلنے کا کہا عمرو بن العاص نے کہ ای عبداللہ گاڑ دو تم نشان کو تاکہ نہ مشغول کرے وہ تمکو پس گاڑ دیا اُسکو شرحبیل بن حسنہ نے پس ٹھہرا وہ نشان مثل درخت کے اور درآیا پتھر مین گویا وہ اُسی سے نکلا تھا پس شگون لیا اُنھون نے اس امر سے مدد اور غلبہ کا اور نکلے وہ بجانب بھرے قیدمون کے اور مسلمان دعا کرتے تھے اُنکے واسطے مدد اور غلبہ کی اُنکے دشمن پر پس جب دیکھا اُنکو بطریق نے ہنسا وہ اُنکے لباس سے اُس ملعون کی آواز مثل رعد تند تھی اور وہ موٹا تھا لوگون سے اور شرحبیل بن حسنہ لاغر جسم تھے بسبب کثرت روزہ رکھنے کے اور شب بیداری کے پس جب برابر ہوا بطریق میدان مین حملہ کیا ہر ایک نے ان دونون سے اپنے ساتھی پر اور سبقت کی دونون نے دو وار تلوارون سے اور پہلا وار شرحبیل بن حسنہ کا تھا پس کچھ کارگر نہوئی اُن کی تلوار دشمن خدا کی زرہ پر اور اُچھل آئی تلوار اُسکے پڑنیکی جگہ سے اور پڑی تلوار قیدمون کی شرحبیل بن حسنہ پر پس توڑا اُسنے اُنکے سر کو پھر پاپیادہ ہوگئے وہ دونون گھوڑون سے سعید بن روح نے بیان کیا ہی کہ دو دن بہت بدلی اور جاڑے کا تھا پس اُسی حال مین کہ وہ دونون لڑ رہے تھے کہ دفعتہً نازل ہوا پانی مونہون مشکون کے اور اُترے وہ دونون گھوڑون سے اور کشتی کرتے تھے دلدل اور مٹی مین اور سوائے اُسکے کہ شمن خدا نے حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ پر بیل را اُسنے اپنے ہاتھ کو اُنکے پیٹ کی نرم جگہ پر پس اُٹھا لیا اُنکو زمین سے اور ڈالدیا اُنکو بیٹھ کے بھل پھر درآیا وہ اُنکے سینہ پر اور قصد کیا اُنکے ہلاک کرنیکا پس پکارا اور کہا شرحبیل بن حسنہ نے یاغیاث المستغیثین پس نہین تمام کیا تھا اُنھون نے اپنے کلام کو تا اینکہ نکلا ایک سوار رومیونکے لشکر سے اور وہ سنہری زرہ پہنے تھا اور اسکی سواری مین اصیل گھوڑا تھا پس قصد کیا سوار نے بطریق کی جگہ کا اور شرحبیل بن حسنہ نے گمان کیا تھا نسبت کافر کے اس امر کا کہ نہین نکلا وہ سوار مگر واسطے دینے گھوڑے کے بطریق کو اور اُسکی اعانت کرنیکا قتل شرحبیل بن حسنہ پر پس جب نزدیک ہوا وہ اُن دونون سے پاپیادہ ہوگیا وہ اپنے گھوڑے سے اور جھکا طرف بطریق کے اور کھینچ لیا اُسکو اپنے پیر سے شرحبیل بن حسنہ کے سینے سے اور کہا اُسنے کہ ای بندۂ خدا اُٹھ کھڑے ہو تم پس تحقیق آئی تمکو مدد فریادرس فریاد کرنیوالیکے پاس سے پس دیکھتے تھے شرحبیل بن حسنہ اُسکی طرف درآنحالیکہ وہ تعجب کرنیوالے تھے اُس سے اور اُسکے کلام اور اُسکے کام سے اور دیکھا تو ایکمرد دھاٹا باندھے تھا اور نکال لیا اُسنے اپنی تلوار کو اور مارا بطریق پر ایک وار پس کاٹ ڈالا اُسکے سر کو اور کہا شرحبیل بن حسنہ سے کہ ای بندۂ خدا لیلو تم اُسکے اسباب کو پس کہا اُس سے شرحبیل بن حسنہ نے کہ قسم ہی خدا کی نہین دیکھا مین نے زیادہ تر تعجب انگیز معاملہ تیرے کام سے اور دیکھا مین نے تجکو کہ آیا تو مشرکین کے لشکر سے پس تو کون شخص ہی اُسنے کہا مین وہ بدبخت مدعی طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون کہ دعویٰ کیا تھا مین نے نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جھوٹھ باندھا تھا مین نے اللہ تعالیٰ پر اور گمان کیا تھا مین نے اس بات کا کہ میرا وپر آنا ہے وحی اوتری ہی پس کہا مین نے اُس سے کہ ای میرے بھائی قدر تعالیٰ کی رحمت فراخ اور کشادہ ہی ہر چیز پر اور جو شخص توبہ کرتا ہی اور باز رہتا ہی گناہ سے اور رجوع کرتا ہی اللہ تعالیٰ اُسکی توبہ کو قبول کرتا ہی بخش دیتا ہی اُسکے

گناہ کو اور نبی صلوۃ اللہ علیہ نے ارشاد کیا ہی التوبۃ تحو ما قبلھا آیا نہین جانتا تو نے اے بیٹے خویلد کے اللہ پاک اور برتر نے جب اُتارا
اپنے نبی اور رسول پر اس آیت کو ورحمتی وسعت کل شیئ آمید کی ہر شخص نے یہانتک کہ ابلیس نے پس جب اُتری یہ آیت فسا کتبھا
للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ کہا یہود اور نصاریٰ نے کہ ہم صدقہ اور زکوٰۃ دیتے ہین اور جب اُتری یہ آیت والذین ھم بایتنا
یؤمنون کہا یہود اور نصاریٰ نے کہ ہم ایمان لائے ہین اُس چیز کا جو اُتارا ہی اللہ تعالیٰ نے صحف اور توراۃ اور انجیل مین
پس چاہا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو کہ آگاہ کر دیوے وہ یہود اور نصاریٰ کو کہ یہ امر خاص اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیواسطے ہی اس کلام سے الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبًا عندھم فی التوریۃ والانجیل
یامرھم بالمعروف وینھٰھم عن المنکر آخر تک طلیحہ نے کہا قسم ہی خدا کی کہ میرے واسطے ایسا نہین ہی کہ رجوع کرونمین بجانب
اسلام کے اور قصد کیا اُسنے چلنے کا اپنی طرف کو پس بازر کھا اُسکو شر جبیل بن حسنہ نے اور کہا کہ اے طلیحہ مین نہ چھوڑونگا تجکو پس چل
تو میرے ساتھ بجانب لشکر مسلمانون کے پس کہا اُسنے کہ نہین بازر کھا ہی مجھ کو تمھارے ساتھ چلنے سے مگر اُس بدخواہ اور
سخت دل یعنی خالد بن الولید نے اور مین ڈرتا ہون کہ وہ مجکو مار ڈالیگا پس کہا مین نے اُس سے کہ اے میرے
بھائی وہ ہمارے ساتھ نہین ہین اور یہ لشکر عمرو بن العاص کا ہی شر جبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہی کہ چلا وہ اور رجوع
کیا میرے ساتھ پس جب ہم دونون نزدیک ہوے مسلمانون کے دوڑے لوگ ہماری طرف کو اور کہا اُنھون نے
کہ اے عبداللہ یہ کون شخص تمھارے ساتھ ہی کہ تحقیق اُسنے نیک کام تمھارے ساتھ کیا ہی شر جبیل بن حسنہ نے بیان کیا
ہی کہ نہین پہچانا مسلمانون نے اُسکو اسواسطے کہ وہ ڈھاٹا باندھے تھا اپنے بڑھے ہوئے عمامہ سے پس کہا مین نے کہ
یہ طلیحہ بن خویلد الاسدی ہی مسلمانون نے کہا کہ آیا تو بہ اور رجوع کی ہی اُسنے بجانب اللہ تعالیٰ کے پس کہا اُسنے
کہ مین تو بہ کرنیوالا ہون بجانب اللہ تعالیٰ کے اُس چیز سے جو مجھ سے واقع ہوئی ہی شر جبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہی کہ لیگیا
مین اُسکو بجانب عمرو بن العاص کے پس سلام کیا اُنھون نے اُسپر اور مرحبا کہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون
کے بیان کیا ہی کہ روایت پہونچی ہی مجکو کہ جب طلیحہ نے دعوی نبوت کیا تھا اور واقع ہوئی تھین اُس سے لڑائیان ساتھ
خالد بن الولید کے اور سُنا تھا اُس نے اُس حال کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب اور سجاح کو جنھون
نے دعوی نبوت کیا تھا مار ڈالا اور اسود عنسی کو بھی مار ڈالا کہ اُسنے اپنے کو نبی کہا تھا پس ڈرا طلیحہ اپنی جان پر اور
بھاگا رات کو مع اپنی زوجہ کے بجانب شام کے اور طلب ہمسایگی کی اُسنے ایک قوم کلب سے اور وہ شخص مسلمان
تھا پس ہمسائگی مین لیا اُس مسلمان نے اور بیٹھا اُسکے نزدیک تا اینکہ پوچھا اُسکے حال کو پس بیان کیا اُس سے
طلیحہ نے سب حال اپنا اور کیفیت لڑائیونکی ساتھ خالد بن الولید کے اور دعوی کرنے نبوت کا پس خشمناک ہوا وہ مرد
کلبی کلام اُسکے سے اور کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی نہین کیا تو نے اسلام کو مگر بسبب بخل کے اپنے مال پر پس دور کر دیا اللہ
تعالیٰ نے تجھسے اُس مال کو لیکن واجب ہی دولتمند و پر یہ امر کہ مواسات کرین اُس چیز سے جو اُنکے پاس ہی ساتھ فقرا کے کہ یہ رہنگے یون

اخلاق سے ہی پھر دور کر دیا اُس مسلمان نے طلیحہ کو اپنی ہمسائگی سے پس قامت کی طلیحہ نے شام مین اور توبہ کی اُسنے اپنے
کام سے پس جب سُنا اُسنے کہ ابو بکر صدیق اللہ عنہ نے انتقال کیا کہا اُسنے کہ گئے وہ شخص جنپر مین نے تلوار کو تیز کیا تھا
پس کون شخص کار فرما ہوے ہین بعد اُنکے لوگون نے کہا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اُسنے کہا کہ یہ بڑے بدخو اور سنگدل ہین
اور ڈراوہ حضرت عمرؓ سے اس امر کو کہ روانہ کرین وہ کسی کو اُنکی طرف اور ڈرا خالد بن الولید سے کہ دیکھینگے اُسکو شام مین
اور مار ڈالینگے اُسکو پس رادہ کیا اُسنے قیساریہ کا کہ سوار ہووے وہ کشتی مین اور ڈالے اپنے تئین بعض جزائر دریا مین
پس جب دیکھا اُسنے قسطنطین کے لشکر کو کہ نکلا ہی وہ بجانب لڑائی مسلمانونکے کہا اُسنے کہ جاؤنگا مین ساتھ اس لشکر کے پس شاید کہ
ڈالونمین اس لشکر کو کسی رنج مین اور دھوڈالونمین اُسکے سبب کیسقدر اپنے گناہ کو اور حاصل ہووے مجکو قرب بجانب اللہ تعالیٰ اور
مسلمانونکے پس جب دیکھا اُسنے شرحبیل بن حسنہ کو معرض ہلاکت مین کہا اُسنے کہ نہین صبر ہی مجکو اس حال مین اور نکلا اُنکی طرف اور
جہاد کیا اُنکو جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی پس جب ٹھہرا وہ سامنے عمرو بن العاص کے شکر گزاری کی اُنھون نے اُسکے کام کی اور بشارت دی
اُسکو توبہ کی پس کہا اُسنے کہ اے عمرو بن العاص مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے اس امر کو کہ دیکھینگے وہ مجکو پس مار ڈالینگے وہ
میرے تئین عمرو بن العاص نے کہا کہ مین تجکو ایک چیز کا مشورہ دیتا ہون کہ کر تو اُسکو اور بیڈر ہو جا تو اپنی ذات پر دنیا و
آخرت مین اُسنے کہا کہ وہ کیا چیز ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ لکھدونگا مین تجکو ایک دستاویز مشعر اُس کام کی جو تو نے
کیا ہی اور اُسمین گواہی مسلمانونکی ہوگی اور لیجا تو اُسکو بجانب عمر بن الخطاب کے اور دیدے اُنکو اور ظاہر کر تو اُن سے توبہ
کو پس وہ قبول کرینگے تجھسے توبہ کو اور قریب تر مقرر کرینگے اور بھیجینگے وہ تجکو بجانب مشرکین کے پس مٹ جائینگے اُسکے
سبب سے گزرے ہوے گناہ تیرے پس منظور کیا اس امر کو طلیحہ نے اور لکھدیا اُسکو عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مشعر اُس کام کے جو اُسنے کیا تھا اور لی اُسکے واسطے گواہی مسلمانونکی پس خط کو لیا طلیحہ نے
اور روانہ ہوا اُسکو لیکر بجانب مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس نہین پایا اُسنے حضرت عمرؓ کو مدینہ منورہ مین
اور کہا گیا اُس سے کہ وہ مکہ معظمہ مین ہین پس روانہ ہوا طلیحہ تا اینکہ پہونچا مکہ مین پس پایا اُسنے حضرت عمرؓ کو کعبہ مین پکڑے ہوے
تھے وہ پوشش اور پردہ ہاے کعبہ کو پس پکڑا اُسنے پوشش کو اور کہا کہ یا امیر المومنین مین توبہ کرنیوالا ہون بجانب اللہ
غالب اور بزرگ پروردگار اس مکان کے اُس چیز سے جو واقع ہوئی مجھسے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تو کون شخص ہی اُسنے
کہا کہ مین طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون پس ہنسے اُس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ سختی ہو تجھپر مین تو معاف کرونگا تجھے پس
کیونکر اور کیا کام کرونگا مین کل کے دن سامنے اللہ غالب اور بزرگ کے بمقدمہ خون عکاشہ محصن الاسدی کے طلیحہ نے کہا اے
امیر المومنین عکاشہ ایک مرد تھے کہ نیکبخت کیا اُنکو اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھو پر اور بدبخت ہوا مین اُنکے سبب سے اور مین اُمید رکھتا ہون
اللہ تعالیٰ سے اس امر کی کہ وہ بخشدیوے میرے اُس گناہ کو بسبب اُس کام کے جو کیا ہی مین نے پس نکلا کر دیا اُسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط
عمرو بن العاص کا پس جب پڑھا اُسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور سمجھا اُسکے مطلب کو خوش ہوے اُسکے سبب سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ خوش

تجکو اسواسطیکہ اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربانی کرنیوالا ہی اور حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو اپنے ساتھ رہنے کا مکہ مین تا مراجعت بجانب مدینہ منورہ کے پس ٹھہرا وہ حضرت عمرؓ کے ساتھ چند روز پس جب پھر آئے مدینہ طیبہ مین بھیجا اُسکو بجانب ملک فارس کے

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رجوع کرتے ہین ہم بجانب پہلے بیان کے یعنی جب مارا گیا قیدمون بطریق طلیحہ بن خویلد کے ہاتھ سے اور نجات پائی شرجیل بن حسنہ نے اُس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی اُنکو پھر وہ دونون بجانب عمرو بن العاص کے اور تھا سخت پانی اور بڑا اجاڑ اکہ باز رکھتا تھا لوگون کو لڑائی سے اور مسلمانونکو اُنکے سبب سے اذیت لاحق ہوئی سواسطے کہ اکثر دن کے پاس خیمہ وخرگاہ نہ تھے پس پناہ لی اُنھون نے طرف جابیہ کے اور پیچھے وہ اُسکی دیوار ونکی آڑ مین اور ہموار حمت اللہ سے مسلمانونکے واسطے یہ امر کہ واقع ہوئی دہشت اور کاہلی درستی قسطنطین کے دلمین بسبب مارے جانے قیدمون کے اور تھا وہ باعث اُسکی قوت کا پس مشورہ کیا اُسنے اپنے ساتھیون سے در باب پھرنے کے بجانب قیساریہ کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ رومیون کے تم جانتے ہو اس امر کو کہ لشکر یرموک نے نہین ثابت قدمی کی اس قوم کے مقابلے مین اور سیر ہوئے اپنے منھ پھیرا بجانب قسطنطنیہ کے اُنکے اس خوف سے کہ سختی مین ڈالا جاویگا وہ اُنکے آنے سے اور تحقیق مالک ہوگئے وہ تمام ملک شام کے اور نہین باقی رہا اُنکے واسطے سوائے اس حال کے اور مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ سختی اور دشواری آوے اُنکے آگے سے اور مالک ہوجاوین وہ قیساریہ کے اور کوچ کرنا مناسب اور موافق تر ہی یہانتک مقام سے پس منظور کیا اُنھون نے اس امر کو پس جب رات ہوئی کوچ کیا قوم نے اور پانی برستا تھا سعید بن جابر اوسی نے بیان کیا ہی کہ یہ سب اللہ غالب اور بزرگ کی مہربانی تھی ہمارے حال پر پس جب چوتھا دن ہوا اور ہوا پانی اور ظاہر ہوا آفتاب پس نکلے ہلوگ جابیہ سے بطلب لڑائی کے رومیون سے پس نہ دیکھا اُنھون نے کوئی اثر اور نشان اُنکا پس قسم ہی خدا کی کہ خوشی ہماری آفتاب کے نکلنے پر زیادہ تھی قوم کے کوچ کر جانے سے پس لکھا عمرو بن العاص نے خط اس حال مین بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بجانب حلب کے اس مضمون اور عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص السہمی الی امین جیوش المسلمین بالشام ابی عبیدۃ عامر بن الجراح سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو واشکرہ علی ما منحنا من نصرہ اما بعد یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فان قسطنطین بن ھرقل خرج الی لقائنا فی ثمانین الفا وکان لقاؤنا معہم علی تخل واسمہ حبیل بن حسنہ وکان الذی اسرہ قیدمون ثم خلصہ اللہ علی ید طلیحۃ بن خویلد الاسدی وقتل قیدمون وقد وجھتہ بکتابی الی امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد ظنھم عدو اللہ قسطنطین انوا منتظرا بک والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین اور بھیجا خط ہمراہ جابر بن سعید الخضرمی کے پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط کو خوش ہوا وہ بسبب سلامتی مسلمانون اور شکست اُٹھانے دشمن کے مسلمانونسے اور لکھا عمرو بن العاص کو اما بعد فقد وصلنی کتابک وقد حمدت اللہ علی سلامۃ المسلمین فاذا قرأت الکتاب فانزل علی قیساریۃ وانا فی اثر الکتاب معول بالمسیر الی صور وعکۃ نترا بلس والسلام پھر پھیر دیا خط جابر بن سعید کو اور حکم کیا اُنکو پھر جانیکا اور قصد اور میل کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے کوچ کرنیکا بجانب ساحل کے پس گئے اُنکے پاس عبداللہ یوقنا رحمہ اللہ اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا مشرکین کو اور بلند کیا نشان موحدین کو اور مین چاہتا ہون اپنے جانیکو قبل تمھارے جانیکے تا کہ

پس تاکہ پہونچون مین قوم سے ساتھ کسی فریب کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای عبد اللہ اگر تم ایسا کوئی کام کروگے کہ وہ نزدیک کریگا تمکو اللہ تعالیٰ سے پس تحقیق پاؤگے تم اُسکو اللہ تعالیٰ کے سامنے پس اُٹھ کھڑے ہوے یوقنا اور لیا اُنھون نے اپنے ہمراہیونکو اور بُلایا تھا اُنھون نے اپنے ساتھ اُن شخصونکو جو اُنکی خدمت کرتے تھے حلب مین جب وہ سردار حلب کے تھے اور اُن سبھون نے رجوع کیا تھا بجانب اسا ہم کے اور وہ لڑتے تھے ساتھ ہمت اور قوی ارادے کے اور وہ چار ہزار سوار تھے اور تھے مسلمانونکے لشکر مین اور لوگ بھی بطارقہ سے جو مسلمان ہوے تو زیادہ تین ہزار سے سوا ہمراہیون یوقنا کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویونکے بیان کیا ہی کہ جب شکست اُٹھا کر گیا قسطنطین پسر ہرقل بجانب قیساریہ کے اور پناہ لی اُسنے اُنمین کہلا بھیجا اُسکے پاس اہل طرابلس نے کہ روانہ کرے وہ اُنکے پاس ایسی کمک کو کہ وہ حاصل کرین فتح مسلمانونپر اُسکے سبب سے پس روانہ کیا قسطنطین نے اُنکے پاس تین ہزار سوار بطارقہ باسامان سے اور بشیر نامی اُنکا جرفاس کو مقرر کیا اور روانہ ہوا جرفاس بطلب طرابلس کے مع اپنے ساتھیونکے پس نزدیک ہوا طرابلس سے اتارا وہ ایک چراگاہ مین تاکہ دانہ چارا دیوے اپنے گھوڑونکو اور حکم کیا اُسنے اپنے لوگونکو مسلح ہونیکا تاکہ ظاہر کرین وہ اپنی آرائش کو واسطے اہل طرابلس کے پس وہ لوگ اُسی حالمین تھے کہ اُسیوقت پہونچے اور بلند ہوے یوقنا اور ہمراہیونکے رومیونپر اور یوقنا کے ساتھ فلیطانوس حاکم رومتہ الکبریٰ اور اُنکے ہمراہی تھے یہی کہ ارادہ اور میل کیا تھا اُنھون نے زیارت بیت المقدس اور ٹھہرنے کا اُس مقام مین پس بلند ہوے یہ لوگ چراگاہ پر حالانکہ وہ اپنے اُسی لباس مین تھے نہین بدلا تھا اُنھون نے اُس لباس سے کسی چیز کو اور جب دیکھا اُنکی طرف جرفاس نے سوار ہوا وہ بذات خود تاکہ دریافت کرے وہ اُنکے حال کو پس جب قریب ہوا جرفاس اُنسے سلام کیا اُنپر اور مرحبا کہا اُنکو اور پوچھا کہ تم کون ہو پس کہا یوقنا نے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ پناہ لی تھی ہمنے بجانب اُن عربکے اور طلب کفایت کی ہمنے اُنکی برائی سے اور گمان کیا تھا ہمنے کہ وہ کچھ ہین اور دیکھا تو وہ لوگ فرومایہ ہین کہ نہین دین ہو اُنکے نزدیک پس بھاگے اپنے دین کیطرف ہملوگ اور اصحاب قنسرین اور حلب اور اعزاز عزم اور تاج اور انطاکیہ کے اور ہم جاتے ہین بادشاہ قسطنطنیہ کے پاس تاکہ ہوجاوین ہم اُسکے بازو کے سایہ مین پس جب سُنا جرفاس نے یہ حال قوم سے اُنس حاصل کیا اُنسے اور مرحبا کہی اُنکو اور کہا اُنسے کہ اُترو تم ہمارے پاس تاکہ آرام حاصل کرو ایکساعت مشقت سے کہ بیشک تم راتدن چلے اور ڈرے ہین دل تمھارے عربسے پس کہا یوقنا نے کہ تملوگ کہان جاتے ہوا اُسنے کہا بھیجا ہی ہمکو قسطنطین بادشاہ نے بطور کمک کے بجانب اہل طرابلس کے پس کہا یوقنا نے کہ تملوگ اچھی طرح سے ہوشیار رہو واسطے کہ وہ سردار عرب کا جسکا نام ابو عبیدہ کہا جاتا ہی چھوڑا ہی ہمنے اُنکو پیچھے ارادے آنیکے بجانب ساحل کے پس کہا جرفاس نے کیا چیز نفع دیگی ہمارے احتیاط کرنیکو حالانکہ دولت ہماری معدوم ہوگئی اور زمانہ ہمارا جاتا رہا اور نہین دیکھتا ہو نہین صلیب کو کہ بے پڑا کرے وہ اپنے لوگونکو کسی چیز سے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اُترے یوقنا اور ساتھی اُنکے رومیونکے نزدیک ایکساعت اور پیش کیا رومیون نے اُنکے واسطے اپنی زاد راہ کو پس کھایا اُنھون نے پھر چھوڑا رومیون کو اور سوار ہوے وہ اور قصد کیا جرفاس اور اُسکے ساتھیون نے سوار ہونیکا بسبب اُنکے سوار ہونیکے پس کہا یوقنا رحمہ اللہ نے کہ مشغول رہو تو اپنے ساتھیونمین اور رہنا تو اُنکو اچھا لباس اور آہستہ کر اُنکو اسواسطیکہ یہ کام ڈالیگا دہشت اور خوف کو تمھارے دشمنونکے دلونمین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نہین داخل ہوے تھے

کنارہ دریا مین تا اینکہ مضبوط کر لیا تھا اُنھون نے مکر اور فریب کو اور حال یہ گزرا کہ لیا تھا اُنھون نے اپنے ارادہ کو وادی بن اجمر کیطرف
کہ مسلمانونکی صلح مین داخل تھا اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے چھوڑا تھا وہان حارث بن سلیم کو مع اُنکے اعمام کے کہ چلاتے
تھے وہ اپنے اونٹونکو اور وہ دو سو مرد تھے اہل عرب سے پس تاخت کی اُنپر یوقنا نے اور لیلیا اور مشکین باندھ لین اُنکی اور اُنکو لیکر
پہونچے بلاد ساحل مین پس جب ہوئی تاریکی رات کی کہا اُنسے یوقنا نے اُس حال مین کہ کیا کیا تھا اُنکو اپنے پاس پوشیدگی مین
کہ نہ گمان کرو تم اس مرکا کہ مین پھر گیا ہون دین اسلام سے اور نہین کیا ہے مین نے تمھارے ساتھ اس امر کو مگر سواسطے کہ سلامت
رومی اور ساحل کے لوگ یہ بات کہ مین نے فریب اور مکر کیا عرب پر اور لیلیا مین نے اُنکو پس مطمئن ہوئے مسلمان یوقنا کے کلام
سے اور کہا اُنھون نے کہ اگر تم ارادہ اور قصد قائم کرنے دین خدا کا رکھتے ہو پس خدا مدد کریگا تمھاری دشمنون پر اور فتحیاب کریگا
تمکو راوی نے بیان کیا ہے کہ مقرر کیا یوقنا نے لوگونکو کہ چلاتے تھے جانورونکو اور نہین مطمئن ہوا تھا جرفاس اور ساتھی اُنکے
یوقنا پر مگر جبکہ دیکھا تھا اُنھون نے یوقنا کے ساتھ قیدیون کو عربسے اور اونٹون اور بکریونکو پس جب سوار ہوئے یوقنا اور ہمراہی
اُنکے دیکھا اُنھون نے رومیونکو کہ وہ طلب کرتے ہین کنارہ دریا کو پھر طلب کیا اُنھون نے راہ طرابلس اور عرفہ کو اور چھپ رہے
وہ راتکو قوم کی راہ مین اور جرفاس نے جدا کیا اور بانٹ دیا تھا اس سامان کو جو اُسکے ساتھ سلاح خانہ مین تھا اپنے ساتھیونپر
ٹھہرا وہ یہانتک کہ آئی تاریکی رات کی اور کھایا گھوڑون نے اپنے دانہ چارے کو پھر برابر ہوے وہ راہ پر پس جب برابر ہوے
وہ گاڑیکی جگہ مین آپہنچے اُنپر یوقنا اور ساتھی اُنکے اور فلیطانوس اور ہمراہی اُنکے اور گھیر لیا اُنکو اور نہ مہلت دی اُنکو اسنے
کی اور لیلیا اُنکو از روے غلبہ اور پکڑ لینے کے ہاتھ مین اور پھیل گئے گروہ شمین تاکہ نہ نکلجاوے کوئی شخص رومیون سے پس جب
آئے رومی اُنکے قبضے اور نیچے مضبوطی اُنکے قید کے ارادہ کیا اُنھون نے چھوڑ دینے حارث بن سلیم اور اُنکے ساتھیون کا
حارث نے کہا کہ مین تمھارے واسطے یہ مناسب دیکھتا ہون کہ چھوڑ دو تم ہمکو ہمارے حال پر سواسطے کہ ثواب اللہ تعالیٰ کا
نیک اور بہتر ہے اور صبح کر دو تم ہمکو دشمن کے شہرون مین پس تحقیق تم نہ ہوپنچوگے کسی شہر مین شہرہاے کنارۂ دریا سے مگر فتح کریگا
اللہ تعالیٰ تمھارے واسطے یوقنا نے کہا کہ اچھی راے دی تمنے راوی نے بیان کیا ہے کہ حکم دیا یوقنا نے اپنے ساتھیونکو کہ مضبوط
باندھین وہ قیدیان جرفاس اور اُسکے ساتھیون کو اور پوشیدہ کر کے بٹھایا یوقنا نے اپنے اور فلیطانوس کے ساتھیون سے
ہمراہ قیدیون کے اور وہ تین ہزار تھے اور کہا اُنسے کہ جب آوے تمھارے پاس سلیم میرا پس آدم پھر پہنایوقنا کے ہمراہیون نے
لباس اُن اہل قیسارییکا جنکو گرفتار کر لیا تھا اُنھون نے اور روانہ ہوے بجانب طرابلس کے پس جب پہونچے وہ طرابلس مین
نکلا ہر شخص شہر کا اُنکی ملاقات اور دیدار کو اور پہونچا خط قسطنطین کا اُنکے پاس اس مضمون سے کہ اُسنے روانہ کیا اُنکی طرف کو تین ہزار سوار
ہمراہ جرفاس بن صلبان کے اور داخل ہوے یوقنا مع اپنے ہمراہیون کے تا اینکہ ٹھہرے وہ دارالامارہ مین اور وہ لوگ منتظر تھے آنے
لشکر کے آہستہ ہو نیوالے تھے واسطے لشکر کے اپنے لشکر سے اور نہین شک کیا اُنھون نے اس امر مین کہ وہ لشکر بادشاہ کا ہے پس
نہین باز رکھا اُنکو کسی نے پس آئے یوقنا کے پاس بوڑھے لوگ طرابلس کے اور بطارقہ اور دولتمند لوگ اُنمین سے پس جب ٹھہرے وہ یوقنا کے پاس

ذکر لڑائی قیساریہ اور گرفتار کرنا یوقنا کا جرفاس لطریق اور اُس کے

فتح قیساریہ سے سرزمین یونان تک

طرابلس

حکم دیا اُنھوں نے اپنے ساتھیون کو پس قبضہ کرلیا یوقنا کے ہمراہیون نے اُنپر اور کہا اُنھون نے کہ ای اہل طرابلس کے بتحقیق اللہ پاک نے مردودی اسلام اور اہل اسلام کو اور بزرگ کیا اُسنے اپنے دین کو اور غالب کیا اُسکو سب دینو پر اور بتحقیق تھے ہمکوگ کہ ہاتھ پیر مارتے تھے شب کوری اور تاریک کرنیوالی مین سجدہ کرتے تھے ہم صلبان کا اور تعظیم کرتے تھے ہم تصویرون اور قربان کی اور گردانتے تھے ہم واسطے اللہ تعالی کے دوجہ اور بیٹے کو تا اینکہ مقرر کیا اور بھیجا اللہ تعالی نے ہمارے واسطے اُس قوم کو پس ہدایت کی اللہ تعالی نے اُنکے سبب اور ملا دیا ہمکو اُنکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین مین اور وہ نبی اُمی بھیجے گئے ہین جنکا ذکر انجیل مین ہی اور بشارت دی ہی اُنکی مسیح بن مریم نے اور بتحقیق دین اسلام حق ہی اور قول اہل اسلام کا سچا ہی امر کرتے ہین وہ ساتھ معروف کے اور باز رکھتے ہین امور زشت سے اور پڑھتے ہین نماز اور دیتے ہین زکوٰۃ کلام حق کرتے ہین اور تبعیت کرتے ہین راستی کی اور توحید کرتے ہین اللہ غالب اور بزرگ کی اور پاکی اُسکی بیان کرتے ہین زن ہمنشین اور اولاد سے اور کوشش جہاد کرتے ہین وہ اللہ کی راہ مین بسبب مال اور جانون سے اور یہ وہ دین ہی کہ حکم کیا اللہ تعالی نے ساتھ اُسکے اپنے انبیا اور رسولونکو پس یا پھر وتم بجانب دین اسلام کے یا ارادہ کرو جزیہ کو ورنہ بھیجدونگا مین تمکو غلام بناکر واسطے عرب کے اور میرے پاس یہی ہی و السلام راوی نے بیان کیا کہ جب سُنا قوم نے قول یوقنا کا جانا اُنھون نے کہ یوقنا نے حیلہ اور مکر کیا اُنپر اور لیلیا اُنھون نے ہمراہیان بادشاہ کو راہ مین پس کہا اُن لوگون نے کہ ای سردار ہم ایسا ہی کرینگے جیسا کہ تمنے حکم دیا ہی پس بعض اُنمین سے مسلمان ہوگئے اور بعض راضی ہوے ادائے جزیہ پر اور پھرے یوقنا اور کہلا بھیجا اُنھون نے اپنے ہمراہیان پوشیدہ ٹھہرنے والونکے پاس پس آئے وہ لوگ ساتھ مالون اور قیدیونکے پس عرض کیا یوقنا نے اُنپر اسلام کو پس انکار کیا اُنھون نے پس حکم دیا یوقنا نے اُنکے مارڈالنے کا اور لکھا خط بنام ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مشعر خبر اور سرگذشت کے اور بھیجا خط حارث بن سلیم کے ہاتھ جنکو وادی بن الاحمر سے لیا تھا اور کہا کہ ہو تم واسطے سردار کے خوشخبری پہونچانیوالے ساتھ اس فتح کے حارث نے کہا کہ ایسا ہی کرونگا مین اگر چاہا اللہ تعالی نے اور روانہ ہوے وہ ساتھ خط کے تا اینکہ پہونچے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور دیا خط اُنکو پس جب پڑھا اُنھون نے خط کو اور جانا اُسکے مطلب کو بہت خوش ہوے اور کہا اُنھون نے حارث بن سلیم سے کہ آیا نہین اجازت دی تھی مین نے تمکو اور تمھارے بنی اعمام کو جانیکی بجانب وادی بن الاحمر اُنھون نے کہا ہان ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا پس کسنے پہونچایا تمکو طرابلس مین حارث نے کہا کہ پہونچایا مجکو حکم خدا نے اور رجاج گذرا کہ یوقنا نے تاخت کیا ہمپر اور گرفتار کرلیا ہمکو پھر سب حال مفصل بیان کیا پس متعجب ہوے ابوعبیدہ بن الجراح اور کہا اُنھون نے اللھم ثبتنا وایدہ بنصرک **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ عمرو بن العاص جب کھل گیا پانی جابیہ سے تو اُترے وہ قیساریہ کے دروازہ پر اور یوقنا رحمہ اللہ کا حال و قصہ یہ ہی کہ جب مالک کیا اُنکو اللہ پاک نے بر و بحر نے طرابلس کا اور حاوی ہوگئے وہ اُسپر اور مضبوط کرلیا اُسکے دروازون اور شہر پناہ کو اور چھوڑا اُنھون نے اپنے ہمراہیونکو دروازہ پر اور کہا اُنسے کہ نہ چھوڑو تم کسی کو کہ نکلجاے وہ شہر سے اور آئی تھین مقام گھاٹ مین بہت سی کشتیان پس لیلیا اُنکو یوقنا نے اور چڑھائی اور رکھی اُنپر ہر چیز احتیاج کی اسباب سفر دریا سے بجہت پوشیدگی کے اہل شہر سے تا کہ بچانے کوئی اہل ساحل سے اس کام کو جو کیا اُنھون نے **واقدی** رحمہ اللہ نے

بیان کیا ہے کہ پھر اسمین بعد چند ایام کے بہت کشتیان قریب پچاس کے لیکر پیس بھیجوڑا اُنکو یوقنا نے یہانتک کہ اُترین اکثر اسمین طرف شہر کے اور حکم کیا یوقنا نے اُنکی نسبت پس لائی گئین وہ سنتے یوقنا کے اور پوچھا یوقنا نے اُنکے حال کو اور کہا کہ تم کہانسے آئے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم جزیرہ قبرس اور جزیرہ افریطش بن لاؤن سے آتے ہین یوقنا نے کہا کہ تمھارے ساتھ کیا چیز ہے اُنھون نے کہا کہ ہمارے ساتھ لوگ اور غلہ اور ہتھیار ہین واسطے بادشاہ قسطنطین پسر ہرقل کے پس ظاہر کیا یوقنا نے اُنکے واسطے خوشی اور تازہ روی کو اور خلعت دیا اور کہا اُنسے کہ مین چاہتا ہون چلنے کو تمھارے ساتھ اُسکی خدمت مین پھر حکم کیا اُنکو مہمان خانے مین لیجانیکا اور نگہبان مقرر کیا اُنپر لوگونکو اپنے ساتھیون سے اور بھیجا اُن لوگون کے پاس جو کشتیو نمین تھے پس اُتارا اُنکو ساتھ رئیسونکے اور لایا گیا اُنکے واسطے کھانا رنگا رنگ اور بہت قسمونکا پس کھایا اُنھون نے پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ مین چاہتا ہون چلنے کو تمھاری ہمراہی مین ساتھ توشہ اور دانے چارہ اور سامان ہتھیارونکے بجانب ملک قسطنطین کے لیکن چاہتا ہون مین تمسے صبر کرنیکو تین دن تک پس کہا اُنھون نے اے بطریق ہم اپنے کام مین بہت جلدی پر ہین اور ڈرتے ہین ہم بادشاہ کی سرزنش اور ملامت سے اپنے واسطے اور ہم اس امر پر قدرت نہین رکھتے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ برابر یوقنا رحمہ اللہ اُنسے درخواست کرتے رہے تا اینکہ منظور کیا اُنھون نے اس امر کو اور اقرار یوقنا سے ٹھہرنیکا پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ کرو تم اپنا کام رات مین اور مین چاہتا ہون کہ خوش کرو تم میرے دل کو اور میل کرو نمین بجانب تمھاری بات جیت کے اور اُتارو تم بادبانون اور مستولون کو اور رہو تم میرے نزدیک شہر مین تا اینکہ روان کرو نمین اپنے حاجات اور کامونکو پس منظور کیا اُنھون نے اس امر کو اور رہا دیا اُنھون نے کشتیونکو شہر پناہ کی دیوار سے اور اُترا ہر شخص جو کشتیو نمین تھا اور نہین باقی رہے ہر کشتی مین سوا اُنکے جو نگہبانی کرتے تھے اُسکی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب درست ہوگئی یہ تدبیر قبضہ کیا یوقنا نے اُن سب پر پس جب رات ہوئی سیر دکیا طرابلس کو بنی عم حارث بن سلیم اور فلیطانوس کے اور پھر اکشتیون مین اسباب کو اور قصد کیا چڑھنے کا اُسپر اس حالمین کہ وہ کشتیونکے چڑھنے کی نیت مین تھے وقت چھپ جانے آفتاب کے کہ اُسیوقت آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ لیکر ہزار سوار لشکر زحف کے پس جب دیکھا اُنکو یوقنا نے سجدہ شکر خدا کا ادا کیا اور سلام کیا خالد بن الولید پر اور سیر دکیا شہر کو اُنکے اور بیان کیا ماجرا اور وہ حال جسپر قصد اور میل کیا تھا اُنھون نے پس کہا اُنسے خالد بن الولید نے کہ اللہ تعالیٰ مدد اور تائید کریگا تمھاری پھر یوقنا سوار ہوئے اُسی رات مین اور روانہ ہوئے وہ ہمراہی اُنکے بجانب شہر صور کے اور تھا شہر صور مین ایک بڑا دستق پشیر و لشکر قسطنطین کا جسکا نام ارمویل بن قسطلہ تھا اور اُسکے ساتھ چار ہزار سوار تھے پس نہین صبح کی یوقنا نے مگر یہ کہ پہونچگئے تھے وہ صور کے مینار پر پس حکم کیا نرسنگھونکا پس بجائے گئے وہ اور حکم کیا نشانونکا پس ظاہر کیے گئے وہ اور ٹھہرا دستق اُسکے باب البحر پر اور چڑھ گئے شہر پناہ پر عوام الناس شہر کے پس بھیجا دستق نے کسی کو واسطے دریافت کرنے اُنکی خبر کے پس پھر آیا وہ شخص اُسکے پاس اور کہا اُسنے کہ یہ لوگ اہل قبرس اور جزیرہ افریطش بن لاذن کے ہین کہ متوجہ ہوئے ہین وہ بجانب بلاد شاہ کے ساتھ لوگونکے اور دانہ چارہ اور غلات کے قصد رکھتے ہین قیساریہ کا طرف خدمت ملک قسطنطین کے پس خوش ہوا اہل صور اس حالسے پھر حکم کیا اُنکو دستق نے اُترنیکا پس اُترے

ذکر رسیدن یوقنا بقیساریہ و فتح کردن او قیساریہ را

کشتیون کے

مع اپنے ساتھیون اور اُن لوگونکے جنکو خاص کر لیا تھا اپنی ذات کیواسطے پسند کیا اور تیار کیا دمشتق نے اُنکے واسطے بڑا کھانا اور بچھایا
وسترخوان مختلف الالوان کو اور دیا اُنکے سردارونکو خلعت اور بزرگداشت کی اُنکی اور یوقنا راہ دیکھتے تھے راتکی اور اُسکی
تاریکی کی تاکہ تیزی اور حملہ کرین وہ مع اپنے ساتھیونکے اور وہ سب جو اُترے تھے یوقنا کے ساتھ نوسو تھے اور چھوڑا تھا اُنھون نے
باقی لوگونکو اور کہا تھا بیشتر اُترنے کشتی سے اگر نہ پورا ہوے قوم پر مکر اور فریب میرا جیساکہ ہم چاہتے ہین اور نہ قرار اور
قدرت پاوین ہم اُنپر پس جدا ہو تم اپنی کشتیونسے اور روانہ کرو تم کسی کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس اور آگاہ کرو تم
اُنکو سرگذشت سے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نہین سُنا مین نے زیادہ تعجب انگیز اس قصہ سے کہ جب آئے یوقنا اور
نوسو ہمراہی اُنکے شہر صور مین اور رکھایا اُنھون نے کھانا دمشتق کا اور خلعت دیا گیا اُنکے بڑے لوگونکو آیا اہل صور کے پاس حالت پوشیدگی
مین اکبر دبنی عم یوقنا سے جسکے دیار پر وہی حاکم ہو گئی تھی اور گھیر لیا تھا کفر نے اُسکے جسم کے ملک کو اور سبقت کیا تھا اُسکے واسطے بدبختی
نے اُسکے بنانیوالے کیطرف سے کہا اُسنے کہ ای دمشتق مین نے عم یوقنا کا ہون جنکی تعظیم اور بزرگداشت کی تونے اور بٹھایا تو نے اُنکو اپنے
دسترخوانپر اور ہم سے نزدیک کیا تو نے اُنکو پس میل کر تو اُنکی طرف اور نہ فریب مین آ تو اُنکی بات پر اور قریب تر ظاہر ہو گی تجکو وہ چیز جسکا اُنھون نے
ارادہ کیا ہی اور جانتو اس امر کو کہ نہین آئے ہین وہ مگر اسواسطے کہ مار ڈالین وہ تجکو اور مالک ہو جاوین وہ دھوکے پس بیان کیا اُسنے
حال یوقنا کا اور وہ امر جسکا قصد کیا تھا اُنھون نے مکر و فریب سے اور آگاہ کیا اُسنے دمشتق کو کہ یوقنا مسلمان ہین اور وہ عرب کے ہمراہی
ہین بادشاہ کے ساتھ لڑے ہین اور اُنھون نے فتح کیا طرابلس کو اور گرفتار کیا ہی بطریق جرجس بن صلیبا مصاحب بادشاہ اور
اُسکے ساتھیونکو **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا دمشتق نے یہ حال اُس مرد سے نہین چھوٹ جانا اُسنے کسی چیز کو سوائے
اُسکے کہ سوار ہوا ساتھ اپنے ہمراہیونکے اور قابض ہو گیا یوقنا اور اُنکے نوسو ہمراہیونپر اور بلند ہوئین آوازین اور رہبت ہوا شور پس
سُنا اُسکو ہمراہیان یوقنا نے جو کشتیونپر تھے اور جانا اُنھون نے کہ یہ شور آواز کا بسبب اُنکے ہمراہیونکے ہی پس بہت غمگین ہوے وہ لوگ
اس حالسے اور ڈرے وہ جانونپر دشمن سے کہ آوے وہ اُنکی طرفکو راوی نے بیان کیا ہی کہ جب مضبوطی سے قید کر لیا اُنکو دمشتق اور میل
بن قسطہ نے لشکا ہبان مقرر کیا اُنپر ایکہزار سوار کو اور کہا اُنسے کہ لیجاؤ تم اُنکو بجانب بادشاہ کے تاکہ کرے وہ اُنکے ساتھ جو کچھ اُسکو
منظور اور بہتر معلوم ہو پھر متوجہ ہوے وہ لوگ درآنحالیکہ سرزنش کرتے تھے وہ یوقنا پر اور کہتے تھے اُسنے کہ کیا چیز دیکھی تمنے
عرب کے دین مین تا اپنکو تبعیت کی تمنے اُنکی اور چھوڑ دیا تمنے اپنا اور اپنے باپونکے دین کو تحقیق راندا تمکو مسیح نے اپنے دروازیسے اور دور کر دیا تمکو اپنی
درگاہ سے اور چھپا تا تمکو اپنے پردیسے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب قصد کیا اُنھون نے اُنکو لیکر چلنے کا واقع ہوا شور شہر کے دروازیسے رحلے اور
بھاگے گانون والے لوگ جو نزدیک تھے صور کے بسبب خوف عرب کے پس سوال کیا اہل صور نے اُنسے پس کہا اُنھون نے کہ ہجوم کیا اور سختی ڈالی اور آگئے
عرب تب **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب آئے تھے عمرو بن العاص قیساریہ مین تو بھیجا تھا یزید بن ابی سفیان کو سات ہزار سوار کے
بجانب صفر کے تاکہ محاصرہ کرین وہ اُسکا پس جب سُنا دمشتق نے یہ حال بند کر لیا اُسنے شہر کے دروازونکو اور حکم کیا اُسنے اپنے لوگونکو چڑھ جائے
کا شہر پناہ کی دیوار پر پس چڑھ گئے لوگ دروازہ پر اور ٹھہرے وہ برجونمین اور کھڑا اور بلند کیا اُنھون نے ڈھیلا اور اسنون نے دعوا اور اُنکو اور حکم کیا

۱۲ ذکر طرابلس فتح کرنے ابی عبیدہ اور آنے شکر زبیر بن ابی سفیان کا صور مین

دمشق نے بہ نسبت یوقنا اور اُسکے نو سو ہمراہیون کے اس مرکا کہ لیجاوین اُنکو صور کے قصر مین اور مضبوطی سے قید کرین اُنکو تاکہ پوری
ہووے اُسپر اُنکے ہاتھونسے وہ چیز جسکو وہ زبون جانتا تھا اور رات گذرانی قوم نے درانحالیکہ وہ نگہبانی کرتے تھے اور روشن کیا تھا اُنھون
نے آگ کو شہر پناہ کی دیوار پر پیتے تھے شراب اور رناچتے تھے باجونکی آواز و پر تمام رات **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب دوسرا
دن ہوا بلند اور ظاہر ہوا اُنپر دمشق پس دیکھا اُسنے لشکر یزید بن ابی سفیان کو پس سبک اور خفیف جانا اُنکو اور اُمید کی اُسنے
اور کہا کہ قسم ہی حق مسیح کی ضرور ہی مجکو نکلنا اُنکے مقابلے مین اور ہین یہ گروہ اندک اور ناچیز پھر پہنایا دمشق نے اپنے لوگونکو
اچھا لباس اور تلوارین اور زرہین اور حکم کیا اُنکو نکلنے کا اور چھوڑا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی حفاظت پر اپنے بچا کے
بیٹے باسیل بن منجائیل رحمہ اللہ کو اور تھے یہ باسیل کہ پڑھا تھا اُنھون نے کتب گذشتہ اور اخبار ماضیہ کو اور دیکھا تھا اُنھون نے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحیرا راہب کے دیر مین جبکہ نکلا تھا بحیرا اُنکی طرف درآنحالیکہ زیارت کرتا تھا وہ اُنکی اور اتفاق ہوا
کہ قافلہ قریش کا آیا تھا اور اونٹ زبیر بنت خویلد کے قافلے کیساتھ تھے اور ہر قافلے مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور دیکھا اُسنے
ابر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر کہ سایہ کرتا تھا اُنپر آفتاب کی گرمی سے اور ڈھیلے اور پتھر سجدہ کرتے تھے اُنکا جس وقت ظاہر ہوا
اُسکو یہ حال کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی یہی صفت اُن نبی کی ہی جو مبعوث ہونگے تہامہ سے پھر دیکھا اُسنے کہ قافلہ اُترا ہی اور اُترے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے نزدیک درخت خشک کے اور تکیہ دیا اُسپر پس پھوٹ آئی کونپل اُسکی اور جھکی ٹہنی شاخین اُسکی اور سایہ ہو گئے
پھل اُسکے اور بحیرا راہب دیکھتا تھا اُنکو اور باسیل زیارت کرنیوالا بھی دیکھتا اور اُمید رکھتا تھا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ
جب دیکھا یہ حال بحیرا راہب نے تیار کیا اُسنے قریش کیواسطے کھانیکو اور بلایا اُنکو واسطے کھانیکے پس داخل ہوے وہ لوگ دیر مین اور باقی ہے سیاہ اونٹون
اور وہی جو مقصود تھے ساتھ اونٹونکے درانحالیکہ چراتے تھے اُنکو پس جب دیکھا بحیرا نے ابر کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
سر پر تھا کہ وہ اپنے حالپر ہی اور سایہ کرتا ہی اُنپر آفتاب سے باقی ہی ساتھ اُنکے جانا اُسنے کہ وہ نہین آئے ہین پس کہا اُسنے قوم قریش سے
برسبیل سرزنش کہ ای گروہ قریش کے آیا باقی ہی کوئی شخص تم مین سے اُنھون نے کہا ہان ایک مرد ان ہم مین سے باقی ہین جو بچھڑ رہے
ہین واسطے نگہبانی قافلہ اور چرانے اپنے اونٹونکے بحیرا نے کہا کہ اُنکا نام کیا ہی لوگون نے کہا محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیرا نے کہا
آیا ان باپ اُنکے مرگئے ہین لوگون نے کہا کہ ہان بحیرا نے کہا کہ آیا کفالت اور پرورش کی ہی اُنکے دادا اور چچا نے لوگون نے کہا ہان پس کہا
بحیرا نے کہ ای قریش بزرگداشت اور تعظیم کرو تم اُنکی سوا سلے کہ بتحقیق قسم ہی خدا کی کہ وہ سردار تمھارے ہین اور اُنکے سبب سے زیادہ ہوگی
دنیا مین بزرگی تمھاری اُنھون نے کہا کہان سے جانا تو نے ہمارا مرکو بحیرا نے کہا کہ جب تم ظاہر ہوے تھے مجھپر میدان سے نہین باقی تھا
کوئی درخت اور پتھر نہ ڈھیلا مگر یہ کہ منھ کے بل گرا تھا وہ اُنکے واسطے سجدہ مین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ باقی رہا باسیل متحیر
اپنے معاملہ مین اُس چیز سے جو دیکھا تھا اُسنے اور اُس چیز سے جو آگاہ کیا تھا اُسے بحیرا نے اور ڈرا تھا اُسنے کہ بحیرا نہین کہتا ہی مگر کلام حق اور
راست پس چھپایا اُسنے اپنے معاملہ کو تا اینکہ گرفتار ہو یوقنا اور ہمراہی اُسکے اور مقرر کیا باسیل کو دمشق نے اُنکی نگہبانی پر کہا اُنھون نے قسم ہی خدا کی
کہ دین اسلام دین مضبوط اور راہ راست ہی اور یہ وہی دین ہی جسکی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے اور شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو ثبات دیوے مجھکو چھوڑ دونگا دین

ذکر قافلہ قریش کا جسمین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور بحیرا راہب کا اُنکی زیارت کرنا اور ڈھیلے اور پتھر کا سجدہ کرنا اور باسیل اور یوقنا کا دمشق جانا اور ابر کا رسول اللہ پر سایہ کرنا

اس دین استوار کے لوگونکو **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اچھی اور عمدہ تدبیر اللہ غالب اور بزرگ کی اپنے مسلمان بندونکے واسطے یہ تھی کہ جب نکلا تھا دشمق واسطے لڑائیکے یزید بن ابی سفیان سے نہین چھوڑا تھا اُسنے کسی جوان شہر کو مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیا تھا اُسنے اور باقی رہے تھے عوام اور بوڑھے اور ضعیف لوگ شہر پناہ کی دیوار پر در آنحالیکہ دیکھتے تھے وہ اہل مرکو کہ انجام کار کیا ہوتا ہی اُنکے اور سوار مسلمانونکے بیچ مین دیکھا باسیل بن منجایل نے شہر اور اُسکے خالی ہونیکو لوگون سے اور مشغول ہونے شہر کے لوگونکے اُس چیز مین جو نازل ہوئی تھی اُنپر اور شہر صورخالی ہی آدمیونسے جمع کیا اُنھون نے اپنی رائے کو یوقنا اور اُنکے ساتھیونکے چھوڑ دینے پر پس آئے باسیل اُنکے پاس اُنکو پھیر متوجہ ہوئے یوقنا کیطرف اور کہا اُنسے کہ ای بطریق بزرگ مرتبہ کیونکر چھوڑ دیا تمنے اپنے باپ دوادے کی دین کو جو بہتر تھا تمھارے اور پھر تم بیچا ہے دین ان عربکے اور وہ کیا چیز ہی جو دیکھی ہی تمنے اُنکے نزدیک حق سے تا اینکہ تبعیت کی تمنے اُنکی حالانکہ رومی اور سلاطین اُنکے تمکو اپنی قوت اور پشت پناہ گردانتے تھے پس کہا یوقنا نے کہ ای باسیل ظاہر ہوئی میرے واسطے امر حق سے وہ چیز جو ظاہر ہوئی تمکو پس پہچانا تمنے اُسکو اور پکار کر کہتا تھا مجھسے غیب کا پکارنیوالا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہی باسیل کو بجانب دین اسلام کے اور سب تعریف ثابت ہی واسطے اُس اللہ کے جسنے ہدایت کی تمکو اور ہمکو اور چھوڑا یا اُسنے ہمکو راستے ہلاکی سے اور کیا اُسنے ہمکو اپنے دین کے لوگونسے اور آسان کیا اُسنے ہماری رہائی کو تمھارے ہاتھو پر راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا باسیل نے قول یوقنا کا زیادہ ہوا یقین اُن کا اور راست اور درست ہوا ایمان اُنکا اور مضبوط ہوئی تصدیق اُنکی پھر کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی ای یوقنا تحقیق جاری کیا اللہ تعالیٰ نے تمھاری زبان پر حق کو اور گویا کیا اُسنے تمکو ساتھ کلام راست کے اللہ تعالیٰ نے اور اُسی کیواسطے تعریف اور شکر ہی دور کر دیا تھا پردہ غفلت کا میرے دل سے جبکہ دیکھا تھا مین نے ان عربکے نبی کو بحیرا راہب کے دیر مین اور وہ مکہ کے قافلے مین تھے اور دیکھا تھا مین نے اُنکی پہچان سے یہ امر کہ نہین چلتے تھے وہ زمین پر مگر یہ کہ درخت اُنکے ساتھ چلتے تھے پھر دیکھا تھا مین نے ابر کو اُنکے سر کہ سایہ کرتا تھا اُنپر آفتاب سے اور اُنھون نے تکیہ دیا تھا ایک درخت خشک پر پس وہ سبز ہو گیا تھا اور پھل لایا تھا اور پختہ ہو گئے تھے پھل اُسکے اور خبر دی تھی مجکو بحیرا راہب نے اس امر کی کہ اُسنے پڑھا اور پایا تھا علم سابق اور کتاب ناطق مین اہل امر کو کہ ایکجماعت نے انبیا سے تکیہ دیا تھا اُس درخت پر اور بیٹھے تھے وہ اُسکے نیچے پس جب تکیہ بنایا تھا اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور پتے دار ہو گئی تھین شاخین اُسکی اور پختہ اور رسیدہ ہو گئے تھے پھل اُسکے تعجب کیا تھا مین نے اس امر سے اور سنا تھا مین نے بحیرا سے در آنحالیکہ وہ کہتا تھا کہ قسم ہی خدا کی یہ وہی نبی صلعم ہین جنکی بشارت مسیح نے دی ہی پس جو شخص کو جو تبعیت کریگا اُنکی اور ایمان لاویگا اُنپر اور تصدیق کریگا اُنکی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر آگاہ کیا باسیل نے یوقنا کو اس امر سے کہ نہین باز رکھا تھا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مگر اس امر نے کہ جب پھرے وہ زیارت بحیرا راہب سے سفر کیا اُنھون نے بجانب قسطنطنیہ کے اور در آئے دریا مین واسطے تجارت کے شہر روم کے اور کہا باسیل نے کہ ٹھہرا مین جبتک چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر واپس آیا مین قیساریہ مین اور دیکھا مین نے رومیونکو آشوب اور فتنہ مین پس پوچھا مین نے اُنکے حال کو پس کہا گیا مجھسے کہ تحقیق ظاہر ہوئے ہین نبی حجاز مین جنکا نام محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہی اور نکالا ہی اُنکو اُنکی قوم نے مکہ سے اور ہجرت کی اُنھون نے

بجانب مدینہ کے جسکو تبع نے بنایا تھا اور تحقیق غالب ہوے ہین وہ اپنی قوم پر اور شکست دی ہی انکو اور اُنکی مدد کی ہی اللہ تعالیٰ نے قوم
پر پس برابر مین پوچھتا رہا اُنکے حال اور اخبارات کو اور وہ اخبار ہر روز زیادہ ہوتے تھے اور بڑھتے تھے تا انیکہ بلایا اللہ تعالیٰ نے
اُنکو اپنی طرف اور اختیار کیا اللہ تعالیٰ نے اُنکے واسطے اُس چیز کو جو اللہ کے نزدیک ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر متولی اور
سردار ہوے اُنکے ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پس روانہ کیا اُنھون نے اپنے لشکر کو بجانب شام کے پس نہین ٹھہرے وہ مگر تھوڑی
مدت تک اور انتقال کیا اُنھون نے اس عالم سے پھر متولی ہوے اُنکے بعد یہ مرد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پس فتح کیا اُنھون نے ہمارے
شہرونکو اور ذلیل کیا ہمارے بادشاہونکو اور شکست دی ہمارے لشکرونکو اور مین باینہمہ اُمید رکھتا تھا اُنکے آنیکی اس ساحل کیطرف
تا انیکہ لایا اللہ تعالیٰ اُنکو پس کہا اُنسے یوقنا نے کہ کس مرکا تمنے ارادہ کیا ہی پس کہا باسیل نے کہ قصد کیا ہی مین نے قسم ہی خدا کی اس مرکا
کہ چھوڑ دونگا مین اپنے باپ دادے کے دین کو اور تبعیت کرونگا مین تمھاری سوا اسطے کہ حق ظاہر ہی پھر کھولدیا باسیل نے یوقنا کو
اُنکے ساتھیون کو اور سپرد کیا اُنکو اُنکے سامان اور ہتھیارکو اور کہا یوقنا سے کہ جانو تم اس مرکو کہ کنجیان شہر کی میرے پاس ہین اور
لشکر سب شہر کے باہر ہی اور مشغول ہی عرب کی لڑائی مین اور نہین ہی شہر مین کوئی ایسا شخص جسکو ڈرین ہم پس اُٹھو تم اللہ تعالیٰ
کا نام لیکر پس کہا اُنسے یوقنا نے کہ جزاے خیر دیوے اللہ تعالیٰ تمکو اے باسیل بتحقیق ہدایت کی اللہ تعالیٰ نے تمکو بجانب دین اسلام کے
اور چلایا اُسنے تمکو راہ نجات پر اور ختم کیا تمھارے واسطے نیکی کو اور واجب ہوا تمپر اب اور ہمپر یہ کہ قوی ہوجاوین ہم اپنی جانونپر
اور بھیجین ہم کیسکو اُن لوگون کیطرف جو کشتیونمین ہین تاکہ اُتر آوین وہ ہمارے پاس پس ہوجاوین ہم اور وہ ایک قوت اور جماعت
باسیل نے کہا کہ مین ایسا ہی کرونگا پھر نکلے باسیل بحالت پوشیدگی کے اور کھولا اُنھون نے باب البحر کو اور تھے اُس دروازے پر ایک
مرد بنی عم یوقنا سے پس بیان کیا باسیل نے اُنسے حال کو اور سوار ہوے اُنکے ساتھ ایک چھوٹی کشتی پر اور جا پہونچے وہ
دونون بجانب کشتیونکے اور بیان کیا اہل کشتیون سے حال کو پس متوجہ ہوئی ہر کشتی بجانب گھاٹ کے اور اُترے وہ کشتیون
سے بدون پراگندگی کے اور در آئے وہ سب شہر پناہ کے اندر سے اور اندھا کردیا اللہ تعالیٰ نے ظالمین کی آنکھونکو پس جب
قصد کیا باسیل نے حملہ کا اور حکم کیا اُنکو کہ تیزی اور حملہ کرین وہ لوگ شہر مین کہا یوقنا نے کہ یہ امر میری رائے کے موافق نہین
ہی اور مین چاہتا ہون تمسے ایسے شخص کو کہ ہبہ کردے وہ اپنی جان کو واسطے اللہ تعالیٰ کے اور چھپا دے اپنے کام کو اور نکلے
وہ باب پنا سے اور جاوے بجانب لشکر مسلمانونکے اور پہونچے سردار یزید بن ابی سفیان کے پاس آگاہ کرے اُنکو ہمارے حال سے
پس ہوجاوین ہم اپنے سازوآمادگی پر پس جب سُنینگے مسلمان ہماری آواز کو نہ خوفناک کریگا یہ امر اُنکو پس کہا ایکمرد نے قوم
سے کہ اس کام کو مین کرونگا پھر نکلا وہ بحالت تبدیل وضع کے اور بند کرلیا باسیل نے اُس مرد کے پیچھے شہر کے دروازے کو پس پہونچا وہ
مرد یزید بن ابی سفیان تک اور بیان کیا اُنسے حال یوقنا اور باسیل کا اور آگاہ کیا اُنکو اُس چیز سے جسپر عزم کیا تھا اُن دونون نے پس
سجدۂ شکر کیا یزید بن ابی سفیان نے اور روانہ کیا اُسیوقت بجانب مسلمانونکے ایک خط کو تاکہ ہوشیار ہوجاوین اپنی جانونپر واسطے
نگہبان در آنیکے قوم پر ایسا ہی کیا اُنھون نے اور یوقنا رحمہ اللہ نے جب جانا اس امر کو کہ پہونچگئی ہی خبر مسلمانونکو کہا اُنھون نے اپنے ساتھیون سے

کہ چڑھا جاوے اُنمین سے ایک جماعت شہر پناہ کی دیوار پر پس شروع کرین وہ ان لوگون سے جو اُسپر ہین کہا باسیل نے اُنسے میری رائے نہین ہی اسواسطے کہ وہ قوم جو دیوار شہر پناہ پر ہین اُنکا اعتبار نہین ہی اور شاید کہ اللہ تعالی ہدایت کردیوے اُنکو بجانب اسلام ولیکن علم کرو تم اپنے ساتھیونکو اس امر کا کہ لازم پکڑین وہ جگہ اُترنے اور آنے شہر پناہ کو تا کہ نہ اُترے تمیر کوئی شخص اُنمین سے یا یہ کہ وہ امان طلب کرے پس بہتر جانا یوقنا نے اُنکی رائے کو اور مقرر کیا تھا اُنھون نے کو گونکو شہر پناہ کے آنے کی جگہ پر پھر شور کیا یوقنا نے جنبش دینے والا شور ساتھ قول کا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اللہ اکبر کے پس جب ظاہر کیا اُنھون نے کلمہ توحید کو سُنا اُسنے جو شخص شہر مین تھا اور دیوار پر تھا پس جانا اُنھون نے کہ یوقنا اور اُنکے ہمراہیان نے رہائی پائی قید سے اور تیزی اور حملہ کیا اُنھون نے شہر مین پس متحیر ہوئین عقلین اُنکی اور جنبش مین آئے دل اُنکے اپنے مال اور اولاد اور گھر بار پر اور ٹھہرے وہ حیر تمین پس جو شخص تھا اپنے گھر مین نہین قدرت پائی اُسنے نکلنے کی پھر یزید بن ابی سفیان نے جب سُنا شور کو شہر مین جانا اُنھون نے اس امر کو کہ مسلمان ٹھہرے اور راست ہوے شہر مین پس تکبیر اور تہلیل کی یزید بن ابی سفیان اور مسلمانان موحدین نے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سُنا دمشتق نے شور کو شہر سے پس جانا اُسنے کہ یوقنا اور ہمراہی اُنکے چھوٹ گئے قید سے اور اُنھین لوگون نے یہ امر کیا ہی پس واقع ہوا خوف مشرکین کے دلونمین اور دیکھا اُنھون نے کہ آگ شعلہ زن ہی مسلمانونکے لشکر مین اور وہ آمادہ ہوے ہین حملہ کرنیکو پس باقی رہا اُنمین صبر اسواسطے کہ دل اُنکے متعلق تھے اپنے مال اور اولاد اور گھر بار پر شہر کے اندر اور شہر قیساریہ محصور تھا اور نہ تھی اُنکے واسطے یاری اور مددگاری قسطنطین پس ہرقل کیطرف سے پس بھیرا اُنھون نے بیٹھونکو اور میل کیا بجانب فرار کے اور بھیجا کیا مسلمانون نے اُنکا اور ہلاک کیا اُن سبھون کو اور مالک ہوگئے وہ خیمونکے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب صبح کی اللہ تعالی نے کھولدیا یوقنا نے مسلمانونکے واسطے دروازہ شہر کا پس داخل ہوے یزید بن ابی سفیان اور ہمراہی مسلمان اُنکے شہر صور مین اور گھیر لیا اُنھون نے دیمونکے مالونکو اور پکارا اُن لوگون نے جو دیوار پر تھے لفون لفون یعنی امان امان پس امان دی اُنکو مسلمانون نے پس اُترے وہ دیوار سے پس کہا اُنسے یزید بن ابی سفیان نے کہ جانو تم اس امر کو کہ بتحقیق اللہ تعالی نے اور اُسی کیواسطے تعریف ہی فتح کیا ہمیں اس تمھارے شہر کو از روے قہر اور غلبہ کے ساتھ تلوار کے اور تم لوگ اب ہمارے غلام ہو پس جیسا ہم چاہین کرین تمھارے ساتھ اور تمیر ولیکن ہم وہ قوم ہین کہ جب عہد کرتے ہین تو اُسکو پورا کرتے ہین اور جب ہم بات کہتے ہین تو سچی بات کہتے ہین اور بتحقیق دی ہمنے تمکو امان اور ذمہ داری جانون کی و لیکن لے لیوینگے جزیہ اُس شخص سے جو نہ داخل ہوگا ہمارے دین مین ہر سال مین اور جو تم مین سے مسلمان ہوگا پس ہمارا اُسکا حال یکسان ہوگا پس منظور کیا اُن لوگون نے اس امر کو اور مسلمان ہوے اکثر اُنمین کے اور پہونچی یہ خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اس امر کی کہ شہر صور لے لیا گیا اور داخل ہوگئے مسلمان اُنمین پس جانا اُسنے کہ وہ نہین برابری کر سکتا ہی عرب کی پس نگاہ رکھا اُسنے فرصت کو اور لے لیا اُسنے اپنے خزانے اور مال اور گھر والون اور مصاحبونکو اور سوار کرایا اُنکو رات مین اور چلا وہ بارادہ ملجا نے کے اپنے باپ سے بجانب قسطنطنیہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب دیکھا اہل قیساریہ نے اُس کام کو جو

قسطنطین پسر ہرقل نے کیا تھا نکلے وہ لوگ بجانب عمرو بن العاص کے اور مصالحہ کیا اُنھون نے عمرو بن العاص سے شہر قیساریہ کے سپرد کر دینے پر پس مضبوط ہوئی صلح اُنکے بیچ مین دو لاکھ درم اور تمام اُس چیز پر جو چھوڑا تھا قسطنطین پسر ہرقل نے مال و اسباب اور کپڑے اور جانور اپنے اُس لشکر کے جو اُسکے ساتھ تھے کشتیون مین سوار ہو گئے تھے پس منظور کیا اُن لوگون نے اس امر کو اور لکھدی دست آویز صلح کی پس جب تمام ہوئی صلح داخل ہوے عمرو بن العاص اور مسلمان قیساریہ مین اور لین اُنھون نے وہ چیزین کہ عاجز ہوا تھا بادشاہ اُسکے اُٹھانے سے کشتی مین پھر مقرر کیا عمرو بن العاص نے اُنپر جزیہ کو آئندہ سال سے ہر مرد پر چار دینار اور اُسی امر کی وصیت کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بھیجا عمرو بن العاص نے بجانب شہر صور کے ایک حاکم کو اُسپر جسکا نام باسیل بن عون ابن مسلمہ تھا اور وہ مرد بڈھے مسن صالح تھے حاضر ہوے تھے ہمراہ رکاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوہ حنین اور نضیر مین اور مارے گئے بھائی اُن کے حنین کے دن اور بھائی اُنکے سخت لڑے تھے پس مارا تھا اُنکو مالک بن عون النضیری نے پس بھیجا اُنکو عمرو بن العاص نے بجانب صور کے اور اُنکے ساتھ ایک سو سوار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھے اور حکم کیا تھا عمرو بن العاص نے اُنکو عدالت کرنے کا اُن لوگون مین اور ڈرنے کا اللہ پاک اور برتر سے ہر حال پوشیدہ اور ظاہر مین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے قیساریہ کو از روے صلح کے دو لاکھ درہم اور اُس چیز پر جو چھوڑا تھا بادشاہ کے بیٹے قسطنطین نے اپنے مال اور اسباب سے داخل ہوے وہ قیساریہ مین بدھ کے دن عشرہ اوسط شہر رجب مین اور یہ امر سن اُنیس مین ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے چار سال اور چھ مہینے زمانہ خلافت مین واقع ہوا تھا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پہونچی خبر اہل رملہ اور رینہ و عکہ اور یافا اور عسقلان اور غزوہ اور تابلس اور ربریہ مین پس داخل ہوے ان مقامات کے لوگ تحت ذمے کے اور مصالحہ کیا اُنھون نے مسلمانان سے اور اسیطرح اہل جبلہ اور بیروت اور لاذقیہ نے اور نالک کر دیا اللہ غالب اور بزرگ نے مسلمانون کو کل ملک شام کا ببرکت رسول اللہ کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شرف وکرم و رضی اللہ عن اصحابہ الاخیار وآلہ الابرار وازواجہ الاطہار وھذا ما انتھی الینا من فتوح الشام علی التمام والکمال ونعوذ باللہ من الزیادۃ والنقصان

ذکر صلح اہل رملہ و قیسارہ و فتح عسقلان و یافا

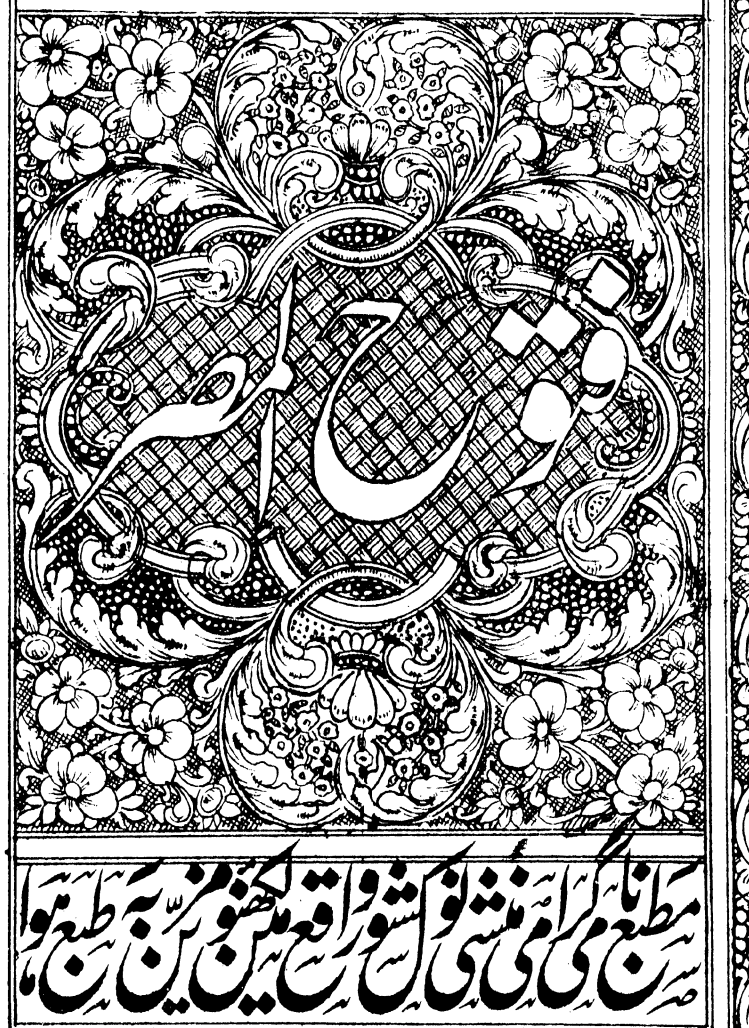
فہرست مضامین فتوح المصر

خلاصۂ مطالب	صفحہ
ذکر روانگی عمرو بن العاص بجانب مصر کے مع یزید بن ابی سفیان و یوقنا علیہم الرضوان۔	۵
ذکر جانے خط رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ حاطب کے پاس مقوقس کے اور راہ مین ملنا تین کافرون کا اور مار ڈالنا حاطب کا اُن تینون کو۔	۸
ذکر طلب کرنے ملکہ ارمانوسہ کا یوقنا کو بعد معلوم ہونے حال اُن کے فریب کے زبانی اپنے جاسوسون کے اور نصیحت کرنا یوقنا کا اپنے لوگون کو اور واقع ہونا لڑائی کا۔	۱۶
ذکر لکھنے مقوقس کا جواب خط ملکہ کو اور آنا عمرو بن العاص کا پاس یوقنا کے اور گرفتاری ملکہ اور اُسکے ہمراہیون کی۔	۲۱
ذکر آپڑنے چار ہزار سوار قبطیون کا مسلمانون پر بحالت نماز جمعہ کے اور مار ڈالنا نمازیون کی دو صفون کا اور اُسی وقت پہونچنا یوقنا کا مع اپنے لشکر کے اور واقع ہونا لڑائی کا اور قتل ہونا اُن سب قبطیون کا۔	۳۷
ذکر ملاقی ہونا خالد بن الولید وغیرہ کا بمقام عقبۂ ایلا کے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف سے جنکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واسطے کمک عمرو بن العاص کے مدینہ منورہ سے بھیجا تھا اور روانہ ہونا اُن سب کا باتفاق بجانب مصر کے۔	۴۳
ذکر ملاقی ہونے خالد بن الولید و رفاعہ وغیرہ مسلمانون کا اور اثنائے راہ مین ملنا تین ہزار عرب متنصرہ سے جو واسطے کمک ارسطولیس بادشاہ مصر کے جاتے تھے اور مار ڈالنا مسلمانون کا ایک ہزار متنصرہ کو اُن مین سے اور گرفتار کر لینا دو ہزار کا اور گردن مارنی اُنکی بسبب نہ قبول کرنے دین اسلام کے اور روانہ ہونا مسلمانون کا بہ لباس اُنھین عرب متنصرہ کے بجانب مصر کے۔	۴۳
ذکر بھیجنے خالد بن الولید کا نضر بن ثابت کو اثنائے راہ سے پاس ارسطولیس بادشاہ مصر کے واسطے اظہار اس امر کے کہ عرب متنصرہ واسطے اُس کی مدد دہی کے آتے ہین اور روانہ ہونا نضر کا اور بھیجنا نعیم بن مرہ کو پاس عمرو بن العاص کے واسطے بیان اس بات کے کہ ہم لوگ براہ فریب بہ لباس عرب متنصرہ آئے ہین تم مسلح باسامان رہنا اور جب ہماری آوازین تہلیل اور تکبیر کی قبطیون کے لشکر مین سُننا تو تم بھی مع اپنے لشکر کے حملہ کرنا۔	۴۹
ذکر پہنچنے خالد بن الولید وغیرہ کا مع اپنے لشکر کے مصر مین اور جانا رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کا سامنے بادشاہ کے اور خلعت دینا بادشاہ کا اُنکو	۵۲
ذکر حملہ کرنے خالد بن الولید وغیرہ کا قبطیون کے	۵۵

خلاصۂ مطالب	صفحہ
لشکر مین رات کے وقت اور حملہ کرنا عمرو بن العاص کا مع اپنے لشکر کے اور بھاگ جانا ارسطو لیس بادشاہ کا مع اپنے لشکر کے بجانب اسکندریہ کے اور فتح ہونا شہر مصر کا بطور صلح کے ارجانوس اور مقوقس سے اور امان دینا مسلمانون کا ارجانوس اور سکنائے مصر کو اور داخل ہونا مسلمانون کا شہر مین -	
ذکر جانے یوقنا کا بطور ایلچی کے مع بیس سوارون کے پاس مرزبان حاکم و مربوط کے اور قید ہوجانا یوقنا وغیرہ کا اور پہنچنا خالد بن الولید کا مع لشکر کے باعانت پسر مرزبان کے اور قبضہ کرا دینا شہر پر اور چھوڑنا یوقنا وغیرہ کا	۵۹

خلاصۂ مطالب	صفحہ
ذکر گرفتار ہونے ضرار وغیرہ مسلمانون کا بدست لشکر ارسطو لیس کے ساحل رملہ پر اور رہائی پانا اُنکا خالد بن الولید کے ہاتھون پر -	۶۵
ذکر پہنچنے خالد بن الولید کا مع لشکر کے اسکندریہ مین بقصد فتح اُسکے اور آمادہ ہونا ارسطو لیس بادشاہ کا لڑائی پر -	۷۲
ذکر فتح اسکندریہ -	۷۸
ذکر فتح دمیاط -	۸۳
ذکر فتح جزیرۂ تینس -	۸۷
ذکر فتح قلعۂ مدینہ اور بلقارہ بطور صلح کے -	۹۸
ذکر فتح قصر منیف اور دارودہ اور عریش کا بطور صلح کے -	۹۹

بعون خلاق کون و مکان و فضل خالق زمین و زمان جل شانہ



مطبع نامی گرامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں بہ طبع ہوا

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی جعلنا من المسلمین ونصرنا لانصار والمهاجرین علی اعداء الدین وفضلنا علی امم السابقین بان ختم بنا النبیین والصلوٰة والسلام علی رسوله وحبیبه محمد سید المرسلین وشفیع المذنبین وآله الذین هم سفینة النجاة عن تلاطم امواج الابتلاء فی الدنیا والدین واصحابه الذین بذلوا جهدهم فی ترویج احکام الشرع المبین. اما بعد مخفی نہ رہے کہ یہ ناقد الادراک والتمیز اضعف عباد اللہ رب المشرقین سید مہدی حسین النقوی المداری السیدپوری ابن منشی محمد حسین صانہ اللہ عن کل شین خدمت ارباب صدق وصفا مین التماس کرتا ہی کہ اس خاکسار کو بسا اوقات یہ امر جاگزین خاطر تھا کہ کوئی ایسی کتاب خاص زبان عربی کی دیکھنا چاہیے جس سے فی الجملہ استعداد اور مناسبت ترجمہ وسلم لغات ومحاورات عرب حاصل ہو بالفعل کہ حسن اتفاق سے کتاب فتوح الشام عن مرویات علامہ واقدی علیہ الرحمہ مع فتوح المصر مطبوعۂ کلکتہ جناب عم معظم قبلہ گاہی منشی سید عنایت حسین صاحب مدظلہ العالی تک پہونچی اس حقیر نے جناب ممدوح کی خدمت مین گذارش کیا کہ اگر ترجمہ اس کا عربی سے بہ زبان اُردو ہوجاوے تو ہر کم سواد قلیل الاستعداد اُس کے مضامین کثیر المنفعت سے حظ وافر اُٹھاوے نظر برآن جناب موصوف نے باوجود ضیق فرصت بوجہ مشاغل دنیاوی کے ترجمہ فتوح الشام کا بہ زبان اُردو تحریر فرمایا اور ترجمہ فتوح المصر کا اس احقر کی تحریر پر محول فرمایا چنانچہ حقیر نے امتثالاً للامر ترجمہ فتوح مصر کا بطرز روش ترجمہ فتوح الشام کے لکھ کر جناب موصوف کی خدمت مین گذرانا اور جناب معظم الیہ نے اس کو پسند فرمایا اب ناظرین انصاف پسند کی خدمات مین عرض یہ ہی کہ اگر کسی مقام مین کوئی سقم اور غلطی پاوین تو عیب جوئی سے اغماض فرماوین کہ احقر واقعی کم استعداد ہی اور غرض خاص اس ترجمے سے نفع عام پیش نہاد ہی والآن اشرع فی البیان راجیا برحمة الله المنان وعلیه التکلان



بسم الله الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے یحیٰی بن شاکر المدنی سے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا اللہ غالب اور بزرگ نے سوا
شام کو **عمرو بن العاص** اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون پر لکھا **عمرو بن العاص** نے ایک خط بنام امین الامۃ
ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص بن وائل السھمی الی امین الامۃ
اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ الذی اخبر بہ انہ امیر ان اللہ جل وعلا فتح علینا ما کان بقی من الساحل وقضانا بیساقہ
صلحا وھرب منہا قسطنطین بن الملک الھرقل باموالہ وذخائرہ وقریبہ وسرکبا لراکب وسار فی البحر ونحن نقتفی بساریۃ ننتظر امرک
والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور روانہ کیا خط کو **راوی** نے بیان کیا ہی کہ لکھا یزید بن ابی سفیان نے
بھی ایک خط بنام ابوعبیدہؓ بن الجراح کے مشعر بخبر فتح صور کے اپنے اور بندہ نیک یوقنا کے ہاتھون پر اور لکھا اُس خط مین حال
یوقنا کا اور رہائی دینا اللہ تعالیٰ کا اُنکو قید سے باسیل بن میخائیل کے ہاتھ پر اور مسلمان ہونا باسیل کا اور روانہ کیا اُس خط کو
بجانب ابوعبیدہ بن الجراحؓ کے پس پہونچے وہ دونون خط اُنکے پاس اُس حالت مین کہ کوچ کیا تھا اُنھون نے حلب سے
بارادہ حلبریہ کے اور ملے اُنکو خط راہ مین جب کہ اُترے تھے وہ زراعہ مین پس جب پڑھا اُنھون نے خطون کو روشن ہوگیا چہرہ اُن کا
بسبب خوشی کے اور شور کیا مسلمانون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور اُسیوقت لکھا ابوعبیدہ بن الجراحؓ نے ایک خط بنام امیرالمومنین عمر بن الخطاب
کے درآنحالیکہ بشارت دیتے تھے اُنکو اُس چیز کی جسکو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کے ہاتھون پر اور لکھا اُسمین حال یوقنا کا اور
روانہ کیا خط کو ساتھ عرفجہ بن مازن کے پس سوار ہوئے عرفجہ اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوئے وہ بارادہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اور چلتے رہے رات دن تا اینکہ پہونچے مدینہ مین عرفجہ نے بیان کیا ہی کہ داخل ہوا مین مدینہ مین اور میرے پاس ایک کپڑا ریشمی
رومی تھا کہ فخر کرتا تھا مین اُسکے سبب سے اور میرے سر پر ایک چادر ریشمی بہت اچھی سونے کے تارون کی بنی ہوئی تھی اور حضرت عمرؓ نکلے تھے

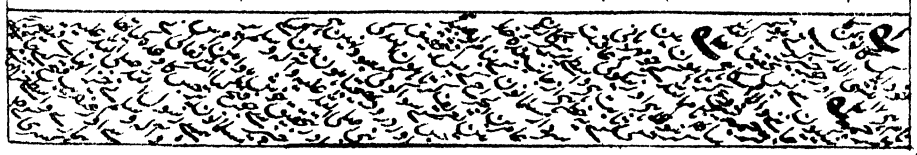
ترجمہ خط ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بنام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

عمرو بن العاص بن وائل السہمی الی امین الامۃ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے شروع کرتا ہون مین نام اللہ کے جو بڑا مہربان رحم کرنیوالا ہی تعریف اللہ کی ہی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی اور درود بھیجتا ہون مین اللہ کے نبی پر جسنے خبر دی ہی کہ وہ امیر ہوگا اور فتح کریگا ہمارے لیے جو کچھ باقی تھا ساحل مین سے اور ہمارے لیے فیصلہ کریگا ہمارے حق مین جو کچھ ہوا ہی اور بھاگ گیا ہی قسطنطین بن ہرقل بادشاہ روم اپنے مال اور ذخیرہ اور اپنے قریبون کے اور کشتیون پر سوار ہوکر سمندر مین چلا گیا ہی اور ہم اُسکے پیچھے چلے ہین اور منتظر ہین آپکے حکم کے والسلام علیک اور سب مسلمانون پر اور رحمت اللہ کی اور برکت اُسکی

---

۱۲ ۵ کا ایک خط بنام ابن ابی سفیان کا فتح صور کی خبر دینا ۱۲ ۵ کا ایک خط بنام امیرالمومنین عمر بن الخطاب

مدینہ منورہ سے بارادہ خود کے پس جب بغور دیکھا مین نے اُنکو پہچانا مین نے اُنکو اور اپنی اونٹنی کو چارزانو بٹھا کر باندھ دیا مین نے اُسکو
اور جلدی سامنے آیا مین اُنکے اور سلام کیا مین نے اُنپر پس جواب سلام دیا اُنھون نے مجکو اور دیکھا میری طرف پس نہین پہچانا مجکو اور کہا
کہ کون شخص ہی مین نے کہا کہ مین عرفجہ بن مازن ہون پس کہا اُنھون نے کہ ای بیٹے مازن کے آیا نہین تھی تجکو اچھی پیروی ساتھ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تحقیق یہ کپڑا ریشمی حرام ہی ہم مردون پر کسواسطے کہ اس کپڑے کی صلاحیت اور زیبائش سوائے عورتون کے اور
کسی کو نہین ہی اور یہ تمھارے پاس ہی اسکو تصدق کرو تم فقرائے مدینہ طیبہ پر آگاہ ہو قسم ہی کہ داخل ہوا تھا مین ایک روز رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین اُس حالت مین کہ آپ آرام فرماتے تھے ایسے تخت پر جو بُنا گیا تھا خرمے کے پوست سے اور نہین تھی درمیان
بدن مبارک اور اُس تخت کے کوئی چیز اور نشان بن گیا تھا بسبب اُسکے آپکی جلد نرم اور نازک مین پس رویا مین یہ حال دیکھکر تب آپنے
فرمایا کہ ای عمرؓ کس چیز نے رولایا تجکو مین نے کہا کہ قسم ہی خدا کی یا رسول اللہ بیشک مین جانتا ہون اس امر کو کہ آپ بزرگ ہین نزدیک
اللہ کے کسری اور قیصر سے اور وہ دونون عیش کرتے ہین مملکت دُنیا مین اور آپ اللہ کے رسول ہوکر اس حالت مین ہین پس فرمایا
آپ نے کہ ای عمرؓ آیا نہین راضی ہو تم اس امر سے کہ دُنیا اُن لوگون کے واسطے ہو اور آخرت ہمارے لیے عرفجہ نے بیان کیا ہی کہ دیا مین نے
خط حضرت عمرؓ کو پس اُنھون نے کھولکر پڑھا اُسکو جب پڑھ چکے خط چمکنے لگا چہرہ اُنکا اور بہت خوش ہوکر حمد اور شکر اللہ کا
بجالائے پھر گیا مین اپنی خالہ کے گھر مین جنکا نام عفیرہ بنت ابی ایوب الانصاری تھا پس شب گذرانی مین نے وہان اور
جب صبح ہوئی بُرا جانا مین نے اس امر کو کہ جاؤن مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس حالت سے یعنی وہ کپڑا ریشمی
پہنے ہوے پس دیدیا مین نے وہ کپڑا اور عمامہ اپنی خالہ کو اور حکم کیا مین نے اُنکو کہ اُسکو بیچ کر تصدق کردین فقرائے مدینہ طیبہ پر
اور نکلا مین بارادہ جانے کے حضرت عمرؓ کے پاس پس جب آیا مین اُنکے پاس سلام کیا مین نے اُنپر پس جواب سلام کا دیا
اُنھون نے مجکو اور دیکھکر ہنسے اور کہا کہ ای بیٹے مازن کے وہ ریشمی کپڑا کیا کیا تم نے مین نے کہا کہ یا امیر المومنین دیدیا مین نے
اپنی خالہ کو اور حکم کیا مین نے واسطے بیچنے اور تصدق کرنے اُسکے فقرا اور مساکین مدینہ طیبہ پر پس پڑھا حضرت عمرؓ نے یہ آیہ مبارکہ لن
تفعلوا من خیر فان اللہ بہ علیم بعد اُسکے حکم کیا مجکو بیٹھنے کا پس بیٹھ گیا مین اور منگایا اُنھون نے قلم اور دوات اور کاغذ اور لکھا
ایک خط بنام ابو عبیدہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والعاقبۃ للمتقین من عبد اللہ امیر المومنین الی ابی عبیدۃ عامر
بن الجراح اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ وقد فرحت بما فتح اللہ علی المسلمین مما وعد نبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من کنوز قیصر وھیفتہ علینا کنوز کسری ان شاء اللہ تعالی وقد بلغنی ان دیباجا اعرابیا قد استبدوا الی الدنیا وزینتہا وتنعموا بنعیمہا وغرورھا
ونسوا المحنۃ وقصورھا وقالوا فی ثیاب الدیباج واکلوا الحلوا وخبز الحنطۃ والھاھم ذلک عن الاخرۃ حتی لقوا ونوا بالصلوٰۃ ونسوا الملقرقۃ
فبزوا لھم عتاق الھموا غلظ علیھم ولکن لھم حاملا فیطمعوا فیک وعن اخیل بنتی عمی الخ فضلہ اللہ علیہ فاقم فیہ حد اللہ عز وجل واعلم



معہ رسول صلعم نے ۱۷ بقیہ حاشیہ

انك راع وكل راع مسئول عن رعيته وكونوا من الذين ذكرهم الله عزوجل في كتابه العزيز اذ يقولون الذين ان مكناهم في الارض
اقاموا الصلوٰة واتوا الزكوٰة وامروا بالمعروف ونهوا عن المنكر ولله عاقبة الامور وقد قال فيك رسول الله صلے الله عليه وآله
وسلم ابو عبيدة امين هذه الامة فاعط الامانة حقها ومن ترك صلوة فاضربه عليها ولقد كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
يحدثنا ونحدثه فاذا حضرت الصلوة فكانه لم يعرفنا ولم نعرفه استغفالا بعظمة الله تعالى وعنه صلى الله عليه وآله وسلم قال ان الله تعالى
يقول ان بيوتي في الارض المساجد وان زواري عمارها فطوبى لعبد تطهر في بيته ثم زارني في بيتي وحق على المزور ان يكرم زائره
وقال صلے الله عليه وآله وسلم اتقوا الله واعلموا ان الله عزوجل افترض جميع المفترضات على في الارض الصلوة فان الله عز
وجل افترضها على السماء واذا قرأت كتابي هذا فعامر عمرو بن العاص ان يتوجه الى مصر بعسكره وابعث معه عامر
بن ربيعة العامري ومشائخ من اصحاب رسول الله صلے الله عليه وآله وسلم يعتضد بهم عند مشورته وابعث من
يعتمد عليه الى الارض ربيعة وزيادا الحارث بن صالح والله اسارا ان يكون لكم عونا ومعينا والسلام عليك ورحمة الله و
بركاته على جميع المسلمين **راوی** نے بیان کیا ہی کہ لپیٹا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو اور مہر کرکے عرفجہ بن مازن کے حوالے
کیا اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بعد اُسکے کہ حکم کیا اُنکو واسطے دینے زاد راہ کے بیت المال سے عرفجہ نے بیان کیا کہ لیا مین نے
خط کو اور سوار ہوا مین اپنی ناقہ پر اور روانہ ہوا مین تمار کی راہ سے پس ملی مجکو نزدیک ایار لخم کے ایک قوم اہل
وادی القریٰ سے پس پوچھا مین نے اُنسے حال ابو عبیدہ بن الجراح کا اُنھون نے کہا کہ ٹھہرے ہین وہ غباغب مین
بارادہ روانگی طبریہ کے پس چلا اور گذرا مین ایار لخم سے تطلب غور اور جولان کے اور قصد کیا مین نے طبریہ کا پس ملاقی ہوا مین
بعد چند دن کے ابو عبیدہ بن الجراح سے ارون مین اور سامنے آکر سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے
مجکو پھر دیا مین نے اُنکو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس کھول کر پڑھا اُسکو باآواز خفی اور جب پڑھ چکے سب
مسلمانون کو جمع کیا اور پڑھا اُنکے سامنے خط کو باآواز بلند جب فارغ ہوے اُسکے پڑھنے سے کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے
جب مجکو معلوم ہوگا کہ چھوڑا ہی کسی شخص نے نماز کو یا چھوڑا ہی اُسنے اُس چیز کو جسکو فرض کیا ہی اللہ تعالیٰ نے اُس پر تو دُرّے
لگاؤنگا مین اُسکے پس جب ہوا دوسرا دن پہونچے خط سے آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع اپنے لشکر کے طرابلس
سے پس اُنکو بھی پڑھکر سُنا دیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خط امیر المومنین رض کا پھر روانہ کیا اُس خط کو پاس عمرو بن العاص
کے اور وہ اُس دن قیساریہ مین تھے پس جب پہونچا اُنکو خط کھول کر پڑھا اُنھون نے اُس کو اور جب مطلع ہوے وہ
اُس امر سے جو اسمین لکھا تھا حکم روانگی کا بجانب مصر کے احتیاط کی اُنھون نے اپنی جان پر اور آمادہ بروانگی ہوے
واقدی رحمہ اللہ نے ثقات سے روایت کی ہی کہ جب پہونچا خط امیر المومنین عمر رض بن الخطاب کا عمرو بن العاص کے
پاس بحکم روانگی مصر کے احتیاط کی اُنھون نے اپنی جان پر اور آمادہ بروانگی ہوکر چلے وہ مع اپنے لشکر کے اور ہمراہ اُنکے

یزید بن ابی سفیان اور عامر بن ربیعۃ العامری اور ایک جماعت صحابہ کبار کی تھی اور عبد اللہ یوقنا بھی بجمعیت چار ہزار سوار کے اپنے صحابہ اور بنی عم سے اُنکے ہمراہ تھے **راوی** نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ یوقنا اور اُنکے ساتھیون نے نہین کوچ کیا تھا ساتھ عمرو بن العاص کے طرف شہر بنا ہون کے بلکہ اپنے دائین جانب چھوڑ دیا اُنھون نے جنگل اور قلعجات رفح اور عریش اور عداد اور بکارہ اور قرمہ کو جو مصر کی راہ مین تھے اور روانہ ہوے وہ پچھم کو گویا وہ حجاز کا ارادہ رکھتے تھے اور عنقریب ذکر کرینگے ہم کیفیت فتح ہونے اُن قلعجات کی اگر چاہا اللہ تعالے نے پس جب دور نکل گئے یوقنا تا اینکہ پہونچے وہ اس موضع مین جسکو مارغوبرا و عقبہ ابلا کہتے تھے میل کیا اُنھون نے بطلب زمین مصر کے اور تھی زمین مصر کی حدود نوبہ سے ساحل بحر اسکندریہ اور عقبہ کبیرہ اور کنایس اور دیر زجاج تک اور یہ تمام مواضع بادشاہت قبط مین تھے اور اُس زمانے مین بادشاہ قبطیون کا مقوقس بن رعیل تھا اور یہ بادشاہ صاحب عقل اور بزرگی اور تدبیر اور شاگرد حکیم تاذمون کا تھا اور حکیم تاذمون وہ شخص ہے جسنے بنایا تھا ایک جھانجھ اس ضرورت سے کہ غالب ہو گئے تھے سانپ مصر کی زمین مین اور خراب کر دیا تھا اُسکو پس بنایا اُس حکیم نے ایک جھانجھ کہ جب حرکت دیتا تھا اُسکو تو سُنی جاتی آواز اُسکی بفاصلہ ایک پرتاب تیر کے پس نکلتے تھے سانپ سوراخون سے اور جو بھاگ جاتا وہ بچ جاتا تھا اور جو ٹھہر جاتا تھا مرجاتا تھا اور مقوقس اپنے زمانے کا بڑا عالم تھا اور اُسکی سلطنت مین قبطی لوگ عیش پسندیدہ اور مراتب بلند مین تھے اور مقوقس متوقع ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رہتا تھا اور اُسکے عہد مین شہر مصر مین ایک حکیم تھا جسکا نام عطماوس تھا اور اُسنے بنایا تھا چرخ اور چکی ہوا کی بہت مدت مین اور پہونچگیا تھا وہ حکمت کے بھیدون پر اور جانتا تھا وہ خواص سونے اور چاندی کے اور آگاہ تھا اُن حرکات سے جو جنبش دیتے ہین ہوا کے چلنے کو اور جانتا تھا اقسام ہوا کو اور آگاہ ہوا تھا اُن علوم کے پڑھنے سے جو کتب گذشتہ مین تھے اس امر پر کہ اللہ غالب اور بزرگ مبعوث کریگا ایک نبی عربی کو زمین تھامہ سے جو بلاوینگے لوگون کو بجانب اقرار وحدانیت اللہ تعالی اور اُسکی عبادت کے اور ظاہر کرینگے کلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو اور پھیل جائیگا دین اُنکا روے زمین پر اور بلند ہوگا کلمہ اُنکا اور مالک ہو جائینگے اصحاب اُنکے شہرون پچھم سے پورب تک اور بنایا تھا حکیم عطماوس نے بزور اپنی حکمت کے زمانہ راعیل بن قطماوس بن مقوقس مین ایک بڑا حظیرہ تانبے کے ستونون پر موضع عین شمس مین اور بنائی تھین اُس حظیرے پر کئی تصویرین خولدار اور رکھے تھے مُنھ اُن تصویرون کے بجانب مصر کے اور لکھی تھی اُسپر زبان اور خط قبطی مین یہ عبارت اذا اوارت ھذہ الاشخاص وجوھہا عما یلی المجان فقد قرب ملک العرب **راوی** نے بیان کیا ہے اُسی حال مین کہ مقوقس بعض ایام مین سوار ہوا تھا بارادہ شکار کے اور یہ سوار ہونا اُسکا زمانہ ہجرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا پس جب پہونچا مقوقس موضع مین عین شمس تک بلند ہوئین آوازین اُن تصویرون سے اور پھر گئے مُنھ اُنکے بجانب حجاز کے پس یقین کیا بادشاہ نے اپنی عزت و ملک کے زوال کا پس پھرا وہ اپنے سے اور باز رہا شکار سے اور داخل ہوا اپنے محل مین اور تخت پر جلوس کر کے جمع کیا قبسون

اور راہبون اور اکا پرقبطہ کو اور کہا اُنسے کہ اے لوگ دین نصرانیہ کے آگاہ ہو تم کہ زمانہ تمھارا گذر گیا اور بادشاہت تمھاری جاتی رہی اور یہ زمانہ اُن نبی کا ہی جو مبعوث ہونگے آخر زمانے مین اور اُنکے بعد کوئی نبی نہوگا اور وہ مبعوث ہونگے ساتھ تلوار اور ڈرانے کے اور ضرور ایک شخص اُنکے اصحاب سے مالک ہو جائیگا شہرون کا اور ذلیل کریگا بندون کو اور مقہور کریگا بادشاہون کو اور مالک ہو جائیگا میرے پائے تخت تک پس فکر کرو تم اپنے کام مین اور صلح رکھو آپسمین اور مہربانی کرو اپنی رعیت پر اور ظلم نہ کرو تم اپنے حکام مین پیروی ظلم سے پس تحقیق ظلم گران اور ناگوار ہی مظلوم پر اور چراگاہ اُسکی زیان کاری ہی اور دو تم حق اپنے ذمہ کا اور نہ دست درازی کرے قوی تمھارا تمھارے ضعیف پر اور جانو تم اس بات کو کہ دنیا ہمیشہ نہین رہی ہی کسی کے پاس قبل تمھارے تاکہ ہمیشگی کرے وہ تمھارے ساتھ اور جسطرح کہ تمنے ملکیت دُنیا حاصل کی ہی ان لوگون سے جو تمھارے قبل تھے اسیطرح ملکیت اُسکی حاصل کرینگے اور قوم جو تمھارے بعد ہونگے پس نیک اور درست رکھو تم اپنی نیتون کو اُن امور مین جو تمھارے اور تمھارے پیدا کرنیوالے کے بیچ مین ہین پس اگر تم ایسا کرو گے تو امید رکھونگا مین تمھارے واسطے فتح کی تمھارے دشمنون اور اُن لوگون پر جو تمسے لڑنیکا ارادہ کرینگے اور اگر تابع ہو گے تم خواہش نفسانی کے تو ظاہر ہو گی تمھارے لیے ہلاکی تمھاری **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے حمید بن طویل سے اور اُنھون نے ابن اسحاق راوی غیر ذات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ جب ہجرت فرمائی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ معظمہ سے بجانب مدینہ طیبہ کے اور بیعت کی آپ سے قبیلۂ اوس اور خزرج نے لکھے آپ نے خطوط تمام بادشاہان زمین کے نام اور لکھا آپ نے بشمول اُن خطوط کے ایک خط بنام مقوقس بن راعیل حاکم اور بادشاہ مصر اور اسکندریہ کے اور کاتب اُس خط کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور وہ خط اس عبارت سے تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی صاحب مصر والاسکندریۃ اما بعد فان اللہ تعالی ارسلنی برسولہ وانزل علی قرآنا مبینا وامرنی بالانذار والانذار او مقاتلۃ الکفار حتی یدینوا للناس بدینی ویخلوا فی ملتی وقد دعوتک الی الاقرار بوحدانیۃ اللہ تعالی فان فعلت سعدت وان ابت شقیت والسلام پھر لپیٹا آپ نے خط کو اور ثبت کی اُسپر مُہر اپنی پھر پہن لیا اُسکو اپنی انگشت مبارک مین اور تھی وہ مہر چاندی کی اور اُسپر تین سطرین تھین پہلی سطر مین لفظ محمد اور دوسری مین لفظ رسول اور تیسری سطر مین لفظ اللہ تھی پس نہین کندہ ہو سکتی ہی یہ عبارت کسی شخص کی انگوٹھی پر ثمرہ بن عوف نے بیان کیا ہی کہ پوچھا مین نے حمید بن طویل سے کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی مین رنگ تھا یا نہین اُنھون نے کہا مجھ کو نہین معلوم اور پوچھا ایک شخص نے جابر بن عبد اللہ الانصاری سے کہ کس ہاتھ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی پہنے تھے اُنھون نے کہا کہ دائین ہاتھ مین **ابن عباس** نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انگوٹھی پہنے ہوے دائین ہاتھ مین اور فرماتے تھے کہ دایان ہاتھ زیادہ مستحق ہی واسطے زینت کے بائین ہاتھ سے و پہن لی آپ نے انگوٹھی دائین ہاتھ مین پھر پھیر لیا اُسکو آپ نے بائین ہاتھ مین انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ پہنے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی کو بائین ہاتھ مین اور جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ

اور عثمانؓ اور علیؓ اور حسنؓ اور حسینؓ رضی اللہ عنہم پہنے تھے انگوٹھی کو بائین ہاتھ مین راوی نے بیان کیا جب چھاپا آپنے
خط کو اپنی مہر سے فرمایا کہ ای لوگو کون شخص تم مین کا جائیگا یہ خط میرا لیکر بجانب حاکم مصر کے اور مزدوری اُسکی اللہ تعالی کے
ذمہ ہوگی پس جلد اُٹھ کھڑے ہوے آپکے حضور مین حاطب بن ابی ثعلبۃ القریشی اور کہا اُنھون نے کہ مین جاؤنگا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرمایا آپ نے کہ برکت دیوے اللہ تم مین حاطب نے بیان کیا ہی کہ لیا مین نے خط کو اور روانہ ہوا مین
بجانب اپنے گھر کے اور کسا مین نے اپنی سواری کو اور رخصت کیا مین نے اپنے اہل وعیال کو اور سوار ہوکر اپنی اونٹنی پر چلا مین
مصر کی راہ پر پس جب دور ہوا مین مدینہ منورہ سے تین دن کی راہ پر پہونچا مین ایک چشمۂ پانی پر قوم بدر سے پس چاہا مین نے
دررلانا اپنی اونٹنی کا پانی مین کہ ناگہان دکھائی دیے مجکو تین شخص دو شتر سوار اور ایک تیسرا جو ابلق گھوڑے پر سوار تھا پس جب دیکھا مین نے
اُنکو ٹھہر گیا مین واسطے اُنکے دریافت حال کے کہ اُسیوقت وہ اسپ سوار نزدیک ہوا مجھسے اور کہا کہ ای شخص تو کہانسے آیا ہی اور کہان کا ارادہ
رکھتا ہی پس کہا مین نے کہ ای شخص سوال نہ کر تو مجھ سے اُس چیز سے جس سے پڑے تو رنج مین اور مین ایک مرد مسافر اور چلنے والا راہ کا ہون
پس کہا سوار نے کہ تو خوف نہ کر ہمنے تیری طرف کا قصد نہین کیا ہی بلکہ ہم ایک قوم ہین کہ جاتے ہین محمد بن عبد اللہ کیطرف واسطے لینے اپنے عوض کے
اور حلف کی ہی ہمنے آپسمین اس بات کی کہ داخل ہووین ہم شہر شرب مین وقت غفلت کے اور ناگہان درآوین ہم اُنپر پس شاید کہ پاوین
ہم اُنھین غفلت مین اور مار ڈالین ہم اُنکو پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ قسم ہی خدا کی کہ اگر قدرت دیتا مجھ کو خدا یتعالی ان لوگون پر
تو جہاد کرتا مین اُنمین اگرچہ یہ مکر ہوتا کسواسطے کہ سُنا تھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے الحرب خدعۃ
پس مین اُس سوار سے باتین کر ہی رہا تھا کہ ناگاہ دو شتر سوار میری طرف متوجہ ہوے اور سختی اور ترشروئی سے کہا مجھسے کہ افسوس ہی تمپر
تم اصحاب محمدؐ سے ہو مین نے کہا کہ قریب تھا کہ بھٹک جاتے تم دونون راہ راست سے حالانکہ مین ایک مرد ہون مثل تمھارے اور
چاہتا ہون مین بھی اُس چیز کو کہ جسکو تم طلب کرتے ہو اور قصد شرب کا رکھتا ہون اور بتحقیق خواہش کی ہی مین نے تم دونون کی
صحبت کی تاکہ ساتھ رہون مین تمھارے لیکن مین نے بھی اُس راہ مین سُنا ہی معتمد شخص سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہی
ایک ایلچی کو اپنے صحابہ سے بجانب حاکم مصر کے مع اپنے خط کے اور مین راہ اُسکی دیکھتا ہون کہ شاید کہ دیکھ پاؤن مین اُسکو اور میرے
گمان مین وہ شخص اس جنگل مین پوشیدہ ہی حاطب نے بیان کیا ہی کہ اشارہ کیا مین نے بجانب ایک جنگل کے جو مجھ سے نزدیک تھا
جسکو وادی الادراک کہتے تھے اور اکثر مین اُسمین ٹھہرتا تھا پس کہا مین نے کہ بھیجو تم میرے ساتھ کسی کو جو بڑا مضبوط دل تم مین کا
اور بڑا تیز ہو نیزہ بازی مین تاکہ کھولین اور ڈھونڈین ہم اس جنگل مین پس جا پڑین ہم اُسپر تو مار ڈالین اُسکو پس کہا
اسپ سوار نے مجھ سے کہ مین تمھارے ساتھ چلونگا پھر آگے ہوا وہ میرے اور چھوڑا اپنے دونون ساتھیون کو بحالت سواری کے
اپنی اونٹنیون پر اور آیا مین اور وہ سوار اُس جنگل مین اور چھپ گئے ہم اُسمین پس جب دور لے گیا مین اُسکو اُسکے
دونون ساتھیون سے سامنے آیا مین اُسکے اور کہا مین نے اُس سے کہ تیرا کیا نام ہی اُسنے کہا کہ میرا نام سیلاب بن عاصم الہدانی
ہی پس کہا مین نے اُس سے کہ آگاہ ہو تو اس امر سے کہ نہین قدرت رکھتا ہی داخل ہونے کی شہر شرب مین مگر وہ شخص جو بڑا

ف ۱ ذکر جانے حاطب کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تو قریش کے اور راہ مین ملنا تین کافرون کا اور مار ڈالنا حاطب کا اُن تینون کو جو ساتھ تھے اُسکے ۱۲
ف ۲ رہائی حاطب کی اور باقی ہے ساتھ قصہ اُسکے ۱۲

مضبوط اور قوی دل ہو سیلاب نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی مین نے کہا اس سبب سے کہ وہان سردار رشے زمین اور جوانمردان عرب کے ہین مثل عمرؓ اور علیؓ اور فلان فلان کے مگر تلوار تیری کیسی ہی اُسنے کہا کہ تلوار میری تیز اور روان ہی مین نے کہا کہ دکھا تو مجکو پس کھینچ لیا اُسنے تلوار کو میان سے اور حوالے کیا مجکو پس لیا مین نے تلوار کو اُسکے ہاتھ سے اور جنبش دی مین نے اُسکو اور کہا مین نے کہ اے سیلاب یہ تلوار روان ہی پھر پڑھا مین نے اس شعر کو ؎ سیوف حداد یالوی بن غالب ؛ حداد ولکن این بالسیف ضارب ؛ اُسنے پوچھا کہ اسکے کیا معنی ہین مین نے کہا کہ اے بیٹے عاصم کے تلوار تیری بنائی ہوئی قوم عاد کی ہی اور نہین یا یا ہی عرب نے کسی تلوار کو زیادہ روان مثل اس تلوار کے لیکن واجب ہی مجھپر بزرگی تیری اور مین چاہتا ہون تجھسے نزدیکی کو بسبب ایک کسی حیلے کے کہ آگاہ کردن مین تجکو اُس سے تاکہ قتل کرے تو بسبب اُسکے اپنے دشمن کو اُسنے کہا قسم ہی تمکو ذمہ داری عرب کی کہ ایسا ہی کرو تم مین نے کہا جسوقت ہووے تو لڑائی کی جگہ مین اور لڑے تو اپنے دشمن سے اور چاہتا ہی اُسکے قتل کو پس جنبش دے تو اس تلوار کو تاکہ چمکنے لگے باڑھ اسکی اور مار تو اُسکے کنارے سے اپنے دشمن کو کہ وہ جلد کارگر ہوگی واسطے مارنے اور کاٹ ڈالنے دشمن کے پھر پکارا حاطب نے اُسکو اور کہا کہ اے سیلاب دیکھتا ہی تو اُس سوار کو جو آتا ہی ہماری طرف جنگل کے سرے سے کہ میرے گمان مین وہ ہمارے دشمنون سے ہی پس متوجہ ہوا سیلاب درآنحالیکہ بتامل نظر دیکھتا تھا بجانب جنگل کے پس مارا حاطب نے تلوار کو اُسکی گردن پر اور اُسیوقت سر اُسکا اُڑ گیا اُسکے بدن سے اور مُردہ ہوکر گر پڑا وہ دشمن خدا زمین پر حاطب کہتے ہین کہ دوڑا مین بجانب اُسکے گھوڑے کے اور لیکر باندھ دیا مین نے اُسکو ایک درخت مین تاکہ نہ بھاگ جاوے وہ اُسکے ساتھیون کے پاس پھر چھوڑا مین نے اُسکو بندھا ہوا اور جلد آیا مین بجانب اُن دونون ساتھیون سیلاب کے اور وہ دونون دیکھتے تھے پس جب دیکھا اُنھون نے مجکو آیا میرے نزدیک ایک شخص اُن دونون کا اور کہا کہ کیا حال ہی تمھارے پیچھے اور سیلاب کہان ہی پس کہا مین نے اُن دونون سے کہ بشارت ہو تمکو بسبب عوض لینے اور دور ہوجانے ننگ و عار کے آگاہ ہو تم دونون کہ بتحقیق پایا ہی ہمنے دو شخصون کو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور دونون ہوتے ہین اور بھیجا ہی مجکو تمھارے ساتھی یعنی سیلاب نے تمھارے پاس تاکہ چلے ایک شخص تم مین کا میرے ساتھ کہ قوت اور قدرت حاصل کرین ہم اُن دونون پر اور ٹھہرے ایک شخص تم دونون کا یہان کسواسطے کہ یہ جنگل اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالی نہین ہی پس کہا اُن دونون نے کہ کیا اچھی رائے ہی یہ اور چلا دوسرا شخص ساتھ میرے اور جلدی کی مین نے اُسکے ساتھ چلنے مین اور پھر گیا مین راہ مقتول یعنی سیلاب سے اور لیا مین نے اُسکے ساتھ جنگل کی راہ کو پھر سامنے آیا مین اُسکے اور کہا مین نے اُس سے کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ عبداللات مین نے اُس سے کہا کہ ہوجا تو پا پیادہ اور احتیاط کر خوف سے پس جسوقت ناگہان درآوین ہم اُن دونون شخصون پر پس تو ہوشیار رکھنا اپنے دلی کو پھر مین اپنے دائین بائین دیکھنے لگا پس کہا اُسنے کہ کیا ہوا ہی تمکو مین نے کہا کہ مین غبار دیکھتا ہون اور بیشک اُسمین وہ قوم ہین جنھون نے میل کیا ہی بجانب دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس بتامل نظر دیکھنے لگا وہ بجانب غبار کے مثل پیچیدہ اور حیران کے پس ماری مین نے اُسکو ایک ضرب تلوار کی بحالت غفلت کے اور ڈالدیا مین نے سر اُسکا جدا کرکے اُسکے بدن سے پس گر پڑا وہ زمین پر مُردہ ہوکر اور پھرا مین تیسرے شخص کی طرف پس جب اُسنے اکیلا دیکھا مجکو یقین کیا اُسنے ساتھ برائی کے اور سامنے آیا میرے پس مار کر ہٹ کی اُسنے مجھپر اور مین نے اُسپر اور

۴ مرورت حنیر مین ہی بیٹے خائب ۸ مین ولیکن کہان ہی مارنے والا تلوار کا ۱۲

صدمہ پہونچا یا اُسنے مجکو اور مین نے اُسکو مگر یہ کہ خدا یتعالی نے اعانت کی میری اور غالب کردیا مجکو اُسپر پس مار ڈالا مین نے اُسکو
اور لیا مین نے دونون اونٹون اور گھوڑے کو اور چھوڑا مین نے کل اسباب کو نزدیک ایک شخص کے عبد الشمس سے اور وہ میرا برادر دست
تھا زمانہ جاہلیت مین اور سوار ہوا مین اپنے اونٹ پر اور متوجہ ہوا مین بجانب مصر کے اور شب و روز چلا جاتا تھا مین تا اینکہ پہونچا
مین مصر مین پس جب دیکھا قبطیون نے مجکو متوجہ ہوے بجانب میرے اور کہا مجھ سے کہ کہانسے آیا ہی مین نے کہا کہ مین بطور ایلچی کے
آیا ہون تمھارے حاکم کے پاس اُنھون نے کہا کہ تو کسکا ایلچی ہی مین نے کہا کہ مین ایلچی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پس
جب سُنی اُنھون نے یہ بات مجھسے گھیر لیا مجکو ہر طرف سے اور چلے مجکو ساتھ لیکر تا اینکہ لائے وہ مجکو بادشاہ کے محل تک اور مجھ کو
دروازے پر ٹھہرا کر اجازت طلب کی اُن لوگون نے مقوقس سے پس حکم کیا اُسنے میرے حاضر لانیکا پس جب گیا مین سامنے اُسکے
تو دیکھا مین نے اُسکو بیٹھے ہوے اپنے تخت پر جو مرصع بجواہر تھا اور یاقوت کے نگینے اُسکی دیوارون مین چمکتے تھے اور حجاب اُسکے
سامنے کھڑے تھے پس ٹھہرا مین سامنے اُسکے اور متوجہ ہوا مین بجانب اُسکے ساتھ دعاے اسلام کے پس کہا ایک حاجب نے اُسکے
حجاب سے کہ ای برادر عربی کہان ہی خط تمھارے سردار کا پس دیا مین نے خط اپنے ہاتھ سے بادشاہ کے ہاتھ مین اور لیا اُسکو بادشاہ نے
مجھسے ساتھ توجہ کے اور بوسہ دیکر رکھا اُسکو اپنی آنکھون پر اور کہا کہ فراخی اور مبارکی ہو خط نبی عربی کو پھر دیا اُسنے وہ خط اپنے
وزیر کو کہ جسکا نام باکلین تھا اور کہا اُس سے کہ پڑھکر سُنا تو مجکو پس پڑھا وزیر نے خط کو آخر تک پس کہا بادشاہ نے اپنے غلام سے
کہ لا تو اُس جامہ دان کو جو مین نے تجکو سپرد کیا ہی پس لے آیا اُسکو غلام اور رکھا اُسکو سامنے بادشاہ کے پس کھولا اُسکو بادشاہ نے
اور نکالا اُسمین سے ایک جامہ نگارین کو جسمین تصویر اور تعریف آدم اور تمام انبیا علیہم السلام کی تھی اور سب کے اخیر مین تعریف رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی پس کہا بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہ کہ تو اس عربی سے کہ بیان کرے وہ ہمسے تعریف اپنے
نبی کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسطور سے کہ گویا مین اُنکو دیکھتا ہون پس کہا وزیر نے حاطب سے کہ ای برادر عربی بادشاہ تمسے
کہتا ہی کہ تعریف کرو تم مجھسے اپنے سردار کی حاطب نے کہا کہ کس شخص کی طاقت ہی تعریف کرنے ایک عضو کی اعضاے مبارک
ہمارے سردار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس کہا وزیر نے کہ ضرور ہی تمکو جواب دینا سوال کا حاطب نے بیان کیا کہ کھڑا ہوا
مین قدمون کے بل اور بیان کیا مین نے ان صاحبی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم وسیم تعتدل القامة بعید الهامة
بین کتفیه شامة وهی علامته کانقم اذا بزغ صاحب خشوع ودیانة وعقة وصیانة صادق اللهجة واضح البهجة
اشم العرنین واضح الجبین سهل الخدین دقیق الشفتین براق الثنایا بعیبه وعج وبجاجبیه ذج وباسنانه قلج وانفه غیر
ذی عوج وصدر یترجرج وبطن کطی الثوب الدلیج ولسان فصیح ونسب صریح صلی اللہ علیہ وآلہ قد رحسنه وجمالہ راوی
نے بیان کیا ہی کہ جب سُنی بادشاہ نے تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہا اُس نے کہ سچے ہو تم ای عربی اُس امر
مین جسکو تم نے بیان کیا ایسی ہی تعریف اور حلیہ اُن کا ہمارے پاس ہی راوی کہتا ہی کہ اُسی حالت مین کہ حاطب

جب آپ کی عمر چالیس برس کی ہوئی تو آپ صاحب وحی اور دیانت داری اور پاکدامنی اور نگاہ رکھنے کے مین نقصان آپ راست باز ہین قولی قائم ہین آپ کی مبارک پیشانی آپ کی بلندی ہمت اور رضا ہی آپ کی شادی ہوئی آپ کے دندان مبارک

آپ کے حکمتے ہین اور آپ کی دونون آنکھون مین سیاہی اور آپ کے دونون ابرو مین باریکی اور درازی ہی اور آپ کے دندان مبارک مین کشادگی ہی آپ کی ناک کی سیدھی ہی اور فراخ اور آپ کا منہ کشادہ ہی آپ کی زبان فصیح ہی اور نسب آپ کا خالص اور بے غبار ہی

تھے بادشاہ سے مخاطب اور بادشاہ اُن سے کہ بچھایا گیا دسترخوان اور لایا گیا کھانا حاطبؓ کہتے ہین کہ حکم کیا مجھ کو بادشاہ نے آگے آنے کا واسطے کھانا کھانے کے پس باز رہا مین اُس سے ہنسا بادشاہ اور کہا اُس نے کہ ای برادر عربی مین جانتا ہون اُس چیز کو جو تم پر حلال اور جو حرام ہی اور حکم کیا ہی مین نے کہ لایا جاوے تمھارے سامنے گوشت چڑیا کا پس کہا مین نے کہ ای بادشاہ ہم ان چاندی اور سونے کے برتنون مین نہین کھاتے ہین کسواسطے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وعدہ کیا ہی ہم سے ان برتنون مین بہشت مین کھانے کا پس اُسیوقت حکم کیا بادشاہ نے رکھنے کھانے کا میرے واسطے مٹی کے برتنون مین تب آگے بڑھا اور رکھانے لگا مین پس پوچھا مجھ سے بادشاہ نے کہ ای برادر عربی کون کھانا دوست رکھتے ہین سردار تمھارے مین نے کہا کہ دوست رکھتے ہین آپ کدو کو پس جب آتے تھے ہم کھانے پر اور ہمارے سامنے کدو ہوتا تھا تو ہم اُسکو آپ کے نزدیک کر دیتے تھے اور ایکبار تشریف لے گئے تھے آپ ایک گھر مین اپنی قوم کے پس سامنے لایا گیا آپ کے ایک بڑا کاسنہ جسمین ثرید تھا اور اُسکے اوپر کدو رکھا تھا پس آپ نے اُسکے ساتھ کھایا کدو پس ہمیشہ دوست رکھتا ہون مین کدو کو کسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکو دوست رکھتے تھے بادشاہ نے کہا کہ ای برادر عربی کس چیز مین آپ پانی پیتے ہین مین نے کہا کہ پانی پیتے ہین آپ ایک پیالے مین جو لکڑی کا ہی اُس نے کہا کہ آیا قبول کرتے ہین آپ ہدیے کو مین نے کہا کہ ہان اور فرماتے تھے آپ لودعیت الی کراع لاجبتہ ولواھدی الی ذراع لقبلتہ بادشاہ نے کہا کہ قبول کرتے ہین آپ صدقے کو مین نے کہا نہین بلکہ قبول کرتے ہین آپ ہدیے کو اور سُنا ہی مین نے آپکو کہ فرماتے تھے لوسلم الناس لتھادوا من غیر جوع اور بہ تحقیق دیکھا ہی مین نے آپ کو جس وقت کہ آتا ہی آپ کے پاس ہدیہ اقسام کھانے سے تو نہین کھاتے ہین آپ اُس کو جب تک کہ آپ کے اصحابؓ نہین کھاتے ہین مقوقس نے کہا کہ آیا سُرمہ لگاتے ہین آپ مین نے کہا ہان سُرمہ لگاتے ہین آپ دائین آنکھ مین تین بار اور بائین آنکھ مین دو بار اور فرمایا آپ نے کہ جو شخص چاہے سُرمہ لگانا زیادہ لگاوے اُس سے یا کم اور سُرمہ آپ کا سنگ اثمد کا ہی اور دیکھتے ہین آپ آئینے کو اور برابر کرتے ہین اور لٹکاتے ہین موہاے مبارک کو کنگھی سے اور نہین جدا ہوتی ہین آپ سے یہ چند چیزین آئینہ اور سُرمہ دان اور کنگھی اور مسواک سفر مین نہ حضر مین اور دیکھا مین نے آپ کو کہ زینت اور آراستگی کرتے ہین آپ واسطے ملاقات اپنے ساتھیون کے سوائے زینت اور آراستگی کے واسطے اپنی اہل کے اور کہا ایک دن آپ سے آپ کی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُس حالت مین کہ دیکھا تھا آپ نے بیچ ایک رکابی کے جسمین پانی تھا اور برابر کیا آپ نے بالون کو کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے مان اور باپ آپ پر تصدق ہون پانی مین دیکھ کر برابر کرتے ہین آپ بالون کو حالانکہ آپ بہترین مخلوقات خدا کے اور اُسکے رسول ہین آپ نے فرمایا کہ ای عائشہ بہ تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہی اپنے بندے کے

واسطے جس وقت نکلے اپنے بھائیون کی طرف اُس امر کو کہ زینت کرے وہ واسطے اُن لوگون کے مقوقس نے کہا
کہ جسوقت سوار ہوتے ہین آپ ساتھ کسی لشکر کے تو کون چیز اُٹھائی جاتی ہی آپکے سر پر مین نے کہا کہ سیاہ و سفید نشان
جسمین یہ لکھا ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مقوقس نے کہا کہ آپکے پاس کوئی تخت ہی جسپر آپ جلوس فرماتے ہین یا قبہ جسمین
بیٹھا کرتے ہین آپ مین نے کہا ہان ایک تخت ہی کہ پائے اُسکے لوہے کے ہین اور دیکھا ہی مین نے آپکے پاس ایک قبہ مدور
چمڑے کا جسمین قریب چالیس آدمی کے بیٹھ سکتے ہین مقوقس نے کہا کہ گھوڑون مین سے کس قسم کے گھوڑے کو آپ دوست
رکھتے ہین مین نے کہا کہ دوست رکھتے ہین آپ اُس گھوڑے کو جس کے اوپر کے لب ہین سفیدی ہو اور ہاتھ پیر اُسکے سفید ہون
اور یال اور دم اُسکی سُرخ اور آگے دوڑنے والا ہو چھوڑا ہی مین نے آپکے پاس ایک گھوڑا جسکا نام مرعرع ہی پس جب سُنا
مقوقس نے کلام حاطبؓ کا منتخب کیا اُسنے اپنے گھوڑون سے ایک گھوڑا جو بہت اچھا اور مشہور تھا اُسکے گھوڑون مین جسکا نام
مامون تھا اور زین پوش اور لگام سے درست کر کے آپکے واسطے نامزد کیا اور ایک حمار جسکا نام عفیر تھا اور استر موسوم بہ دلدل
اور ایک لڑکی سیاہ رنگ کی جسکا نام بریرہ تھا اور ایک لڑکی خوبصورت سفید رنگ کی قبط کی لڑکیون سے جنکا نام ماریہ تھا
اور ایک غلام موسوم بہ مجوب اور مشک اور عود اور چیزین خوشبو کی اور عمامے قبطی سفید باریک کتان کے جو مصر مین سبنے
جاتے تھے اور حکم کیا اپنے وزیر کو لکھنے جواب خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس عبارت سے بسم اللہ من المقوقس
الی محمد اما بعد فقد بلغنی کتابک وقرأته وفهمت ما فیه وذکرت فیه ان الله تعالی ارسلک رسولاً فضلاک تفضیلاً وانزل
علیک قرآناً مبیناً وقد کنت ظننت ایا محمد فی علمنا ان خبرک توجدناک اقرب داع الی الله واصدق ممن تکلم بالصدق ولکه
انی ملکت ملکاً عظیماً کنت اول من سار الیک لعلمه انک خاتم الانبیاء وسید المرسلین وامام المتقین
والسلام ورحمة الله وبرکاته الی یوم الدین حاطب نے بیان کیا ہی کہ دیا بادشاہ نے خط مجکو مع ہدیے کے
اور بوسہ دیا درمیان میری دونون آنکھون کے اور کہا کہ قسم ہی اللہ کی تم کو ای حاطب اسی طرح بوسہ دینا تم
درمیان دونون آنکھون محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میری طرف سے بعد اُسکے حکم کیا اُس نے ایک گروہ کو اپنے
ہمراہیون سے چلنے کا ساتھ میرے پس روانہ ہوا مین اور رات دن چلتا تھا مین اور قبطی لوگ میرے ساتھ تھے
تا اینکہ داخل ہوا مین عرب کے شہرون مین اور پایا مین نے ایک قافلے کو شام سے آتے ہوے بارادے
مدینہ طیبہ کے پس پھیر دیا مین نے ہمراہیان بادشاہ کو اور روانہ ہوا مین ساتھ قافلے کے تا اینکہ پہونچا مین مدینہ
منورہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس متوجہ ہوا مین بجانب مسجد شریف کے اور بیٹھا کر اپنی اونٹنی کو
باندھ دیا مین نے اور ہدیے کو مسجد کے دروازے پر رکھکر اندر مسجد کے داخل ہوا اور آیا مین رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین اور سلام کیا مین نے آپ کو اور اُن لوگون کو جو ساتھ تھے
آپ کے اصحاب سے اور ٹھہرا مین دونون قدمون کے بل اور پڑھنا شروع کیا مین نے ان اشعار کو

اَنْعِمْ صَبَاحًا وَسِيْلَةَ اُمَّةٍ	تَرْجُوا النَّجَاةَ غَدًا بِيَوْمِ الْمَوْقِفِ	اَتَى مُضَبِّبُ اِلَى الَّذِىْ اَرْسَلَتْنِىْ
ساتھ ناز و نعمت کے صبح کریں آپ ہر روز ای وسیلہ امت کے ۱۲	امید رکھتی ہی امت نجات کی کل دن قیامت کو ۱۲	تحقیق گیا مین اُس کی طرف جہان کو بھیجا تھا آپ نے مجکو ۱۲
اَطْوِى الْمَهَامَةَ كَالْجَهِيْدِ الْمُعْتَفِ	حَتّٰى رَاَيْتُ بِمِصْرَ صَاحِبَ مُسْلِمًا	فَبَدَا اِلَىَّ مِثْلَ قَوْلِ الْمُنْصِفِ
لپیٹنے والا تھا مین بیابان کو مثل کوشش کرنے والے سخت کے ۱۲	تا این کہ دیکھا مین نے مصر مین وہان کے سردار کو ۱۲	پس آغاز کلام کیا اُس نے میرے ساتھ مثل کلام شخص انصاف کنندہ کے ۱۲
فَقَرَاْتُ كِتَابَكَ حِيْنَ نَكَّ خِتَامَهٗ	فَاَطَلَّ بِرُعْدِ كَاهْتِزَازِ الْمُرْهِفِ	قَالَ الْبِطَارِقَةُ الَّذِيْنَ تَحَمَّلُوْا
پس پڑھا اُسنے آپ کے خط کو جب کہ توڑا اور جدا کیا اُس نے اسکی مہر کو ۱۲	پس ہو گیا وہ در آنحالیکہ کانپتا تھا مثل جنبش تلوار تنک اور باریک کے ۱۲	کہا اُن افسرون نے جو یکجا تھے ۱۲
مَاذَا اَبُوْكَ يُعِدُّ مِنْ كِتَابٍ مُشْرِفٍ	قَالَ اسْكُتُوْا اَيَّاوَيْلَكُمْ وَيَسِيْرُ قُمْتُمْ	هٰذَا كِتَابٌ لَا كِتَابٌ مِنْ مُصْحَفٍ
کس چیز نے تازہ کیا تجکو اس خط بزرگ سے ۱۲	کہا اُسنے کہ چپ رہو تم برا ہو تمہارا اور سچ جانو تم ۱۲	کہ یہ خط ہی روشن مجمع خط اور کتابون سے ۱۲
قَالُوْا وَهِمْتَ فَقَالَ لَسْتُ بِوَاهِمٍ	لٰكِنْ قَرَاْتُ بَيَانَ خَطِّ الْاَحْرُفِ	فِىْ كُلِّ سَطْرٍ مِنْ كِتَابِ مُحَمَّدٍ
کہا اُنھون نے کہ غلط سمجھا ہی تو پس کہا اُسنے کہ نہین ہون مین غلط سمجھنے والا ۱۲	لیکن پڑھا اور دریافت مین نے آپ کے خط لکھے ہوئے کو ۱۲	بیچ ہر سطر کے نامہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ۱۲
خَطٌّ يَلُوْحُ لِنَاظِرٍ مُتَوَسِّمٍ	هٰذَا الْكِتَابُ كِتَابُهٗ لَكَ جَامِعًا	يَا خَيْرَ مَبْعُوْثٍ بِفَضْلِكَ نَلْتَقِىْ
خط روشن اور چمکنے والا ہی واسطے دیکھنے والے امید رکھنے والے کے ۱۲	یہ خط اُسکا ہی آپ کے نام دران حالیکہ جامع ہی آپ کے فضائل کا ۱۲	ای بہتر بھیجے گئے ساتھ تیری بزرگی کے التفات کرتے ہین ہم ۱۲

پھر دیا مین نے خط مقوقس کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس دیا آپ نے وہ خط امام برحق علی کرم اللہ وجہہ کو اور فرمایا کہ یا علی پڑھو تم اُسکو پس جب پڑھ چکے حضرت علیؑ فرمایا آپ نے کہ برکت دیوے اللہ قبطیون کو اُنکی دُنیا مین پس تحقیق پہچانا اُن لوگون نے امر راست کو اور ظاہر کیا خطاب کو پھر حکم کیا آپ نے لانے ہدیے کا پس لایا گیا سامنے آپ کے وہ ہدیہ سب تب آپنے فرمایا کہ ہر دی روح خاص ہی میرے واسطے پس خاص کیا آپ نے ماریہ قبطیہ کو اپنے واسطے اور مقرر کیا مہر اُنکا آزادی اور پیدا ہوئے اُنسے ایک بیٹے جنکا نام مبارک ابراہیم تھا علیہ السلام الی یوم القیام اور زندہ رہے وہ دو سال تک خواہ کم اس سے پھر وفات پائی پس جب وفات پائی اُنھون نے گہن لگا سورج مین پس کہا مسلمانون نے کہ یا رسول اللہ یہ گہن لگنا آفتاب کا نہین ہی مگر بسبب وفات آپکے بیٹے ابراہیم کے آپ نے فرمایا کہ نہین گہن لگتا ہی چاند اور سورج مین بسبب وفات کسی شخص کے اور واسطے کہ یہ نشانیان ہین اللہ تعالیٰ کی نشانیون سے پس جب گہن لگے اندنون مین رجوع کرو تم بجانب نماز کے پھر لیا آپ نے اُس سیاہ رنگ لڑکی اور غلام اور استر اور گھوڑے اور حمار کو اور باقی ہدیے کو برابر تقسیم کر دیا آپ نے اپنے اصحاب کرام کو صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب جدا ہوے **عمرو بن العاص** ساحل شام سے تو چلے وہ بارادے مصر کے پس پہونچے وہ ایک موضع مین جسکو رفح کہتے تھے جدا ہوے یوقنا مع اپنے لشکر کے اہل عرب سے اور کہا اُنھون نے **عمرو بن العاص** سے کہ تم ارادہ اس امر کا رکھتے ہو کہ ناگہان آؤ تم زمین مصر مین مع اپنے لشکر کے شاید کہ لیلو تم اُسکو ہجوم اور سختی سے اور مالک ہو جاؤ اُسکے بر سبیل غفلت کے اور مین یہ چاہتا ہون کہ تمسے علحدہ اور اکیلا

ہوکر تمھارے پیشتر جاؤن شاید کہ پہونچ جاؤن مین اپنے مقصد کو جسکا ارادہ کیا ہی مین نے اور ملکیت حاصل کرون مین اُسکی
تمھارے واسطے ساتھ فریب اور مکر کے **عمرو بن العاص** نے کہا کہ روانہ ہوا ور جاؤ تم توفیق دے اللہ تعالیٰ تمکو اور اعانت
اور حفاظت کرے تمھاری پس چلے یوقنا مع اپنے لشکر کے رفح سے وقت شب کے اور نہین متعرض ہوے وہ عریش اور واردہ
اور بلقارہ سے اور یہ تینون مقام شہر پناہ مضبوط اور آباد تھے اور رہنے والے یہانکے ایک قوم عرب متنصرہ سے تھے جو خراج گذار
مقوقس بن اعیل کے تھے اور جلد ذکر کرینگے ہم کیفیت فتح اُن قلعجات کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ یوقنا
دن رات چلے جاتے تھے تا اینکہ پہونچے وہ قرمہ مین اور وہان ایک حاکم مقوقس کیطرف سے تھا جسکا نام دیندان تھا اور قرمہ کنارے
دریاے تیس کے بسمت مشرق اُسکے واقع تھا پس جب آئے اسپر یوقنا مع اپنے لشکر کے دیکھا اُنھون نے بڑے خیمون کو کھڑے
ہوے پس جب قریب ہوے یوقنا مع اپنے لشکر کے واقع ہوا شور اور سوار ہوا حاکم وہانکا مع لشکر بادشاہ کے **راوی** نے بیان
کیا ہی کہ اخبار ملک شام کے اور وہ کام جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان کرتے تھے ہر روز اُنکو وہان پہونچتے تھے
پس جب مالک ہو گئے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواحل شام اور قیساریہ کے اور بھاگا وہانسے قسطنطین بن ہرقل
پہونچی یہ خبر بھی اہل مصر کو اور بہت غمگین ہوے وہ لوگ اس باعث سے اور سبب اس رنج کا یہ تھا کہ قسطنطین بن ہرقل نے
نکاح کیا تھا مقوقس کی بیٹی ارمانوسہ کے ساتھ اور مقوقس نے ارمانوسہ کو مع مال واسباب اور لونڈیون کے آراستہ
کرکے روانہ کیا تھا بجانب بلبیس کے تاکہ وہ اپنے شوہر قسطنطین کے پاس جاوے پس جب پہونچے وہ قاقوس تک
خبر پہونچی اُسکو اس امر کی کہ عرب لوگ آکر اُترے ہین شام کے سواحل پر اور مالک ہو گئے ہین وہانکے شہرون اور قلعجات
کے اور بادشاہ وہانکا قسطنطین پسر ہرقل مع لونڈیون اور اہل وعیال اور خزانے کے کشتیون مین سوار ہو کر بارادہ قسطنطنیہ کے
روانہ ہوا ہی پس جب پہونچی اُسکو یہ خبر بھیجے وہ بجانب بلبیس کے اور بھیجا اُسنے ایک اپنے حاجب کو جسکا نام تیلا لوش تھا
مع دو ہزار سوار کے واسطے نگاہبانی قرمہ کے اور حکم کیا اُسکو وہانکی حفاظت کا اہل عرب کے خوف سے واقدی رحمہ اللہ نے
بسلسلہ راویون کے ایک مرد قبطی سے جو داخل اسلام اور رہنے والا بادشاہ کے لشکر کا تھا **روایت** کی ہی کہ پوچھا مین نے اُس سے
کہ کیا حال تھا تمھارا جسوقت پہونچی تھی تمکو یہ خبر کہ عرب مالک ہو گئے شام اور شہرون اور قلعون کے اور مار ڈالا اُنھون نے
وہانکے جوانمردان اور بطارقہ کو اور بھگایا اور شکست دی وہانکے بادشاہون کو اُسنے کہا کہ جب پہونچی یہ خبر مقوقس کو بھیجا اُسنے اپنے
قاصدون کو بطرف اُن شہرون کے جو قریب ہین شام سے پاس اپنے عاملون کے واسطے اس امر کے کہ نہ اُترنے اور دخل ہونے دین
وہ کسی رومی اور نہ کسی اور کو سکنائے بلاد شام سے زمین مصر اور شہرہاے ملک مقوقس مین اور یہ سب باتین اس خوف سے
تھین کہ بیان کرینگے وہ لوگ معاملات عرب کو ساتھ لشکر شام کے اور کیفیات اُنکی جنگ اور قتال کی پس داخل ہوگا خوف عرب کا
قبطیون کے دلون مین اور سست اور ڈھیلے ہو جائینگے وہ بسبب خوف کے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ جب متوجہ ہوے یوقنا
بجانب زمین مصر کے اور پہونچے وہ عریش تک آئے لوگ وہانکے اور کہا کہ اے بطریق آگاہ کرو تم ہمکو اپنے حال سے کہ کیا باعث ہی

تمھارے آنیکا یوقنا نے کہا کہ ہم قوم روم اور لشکر ہرقل بادشاہ سے ہین اور عرب لوگ مالک ہوگئے ہین ہمارے شہرون کے
اور پراگندہ کردیا ہی اُنھون نے تمام بادشاہون کو نکالدیا اُنکو اُنکے شہرون سے اور قلعون سے اور سکونت اختیار کی ہی اُنکے
ملکون مین اور ہم ایک قوم ہین کہ آئے ہین بارادہ مصر کے اور رہینگے ہم ہمراہ اور تحت رکاب بادشاہ کے اور زندگی بسر کرینگے ہم اُسکی
نعمتون سے اُن لوگون نے پوچھا کہ قسطنطین پسر ہرقل حاکم قیساریہ نے کیا کام کیا یوقنا نے کہا کہ اُسکے حال پوچھنے سے تمھارا کیا مطلب
ہی اُنھون نے کہا کہ کس چیز نے باز رکھا ہی اُسکو اپنی زوجہ ارمانوسہ بیٹی مقوقس بادشاہ سے حالانکہ مقوقس اُسکے باپ نے اسکو مع مال
اور اسباب اور نوکرون اور لونڈیون وغیرہ کے آراستہ کیا ہی تاکہ بھیجے اسکو بجانب قسطنطین کے یوقنا نے کہا کہ اسکا علم مجکو نہین ہی راوی
کہتا ہی کہ جب سُنا یوقنا نے اس بات کو کشادہ ہوگیا دل اُنکا اور مضبوط ہوگیا ارادہ اُنکا بسبب اُس چیز کے جو سُنی اُنھون نے اور تجویز
کیا ایک فریب کو اپنے دلمین اور روانہ ہوے وہ اُس حالت مین کہ کھل گئے تھے اُنکے واسطے دروازے مکر اور فریب کے پس جب
پہونچتے تھے وہ کسی قلعہ پر اپنی راہ مین اور لوگ وہانکے پوچھتے تھے حال اُنکا اور سبب اُنکے آنیکا تو کہتے تھے وہ اُنسے حال اپنا اور جواب
دیتے تھے بمقتضاے حیلہ کے اور تھے یوقنا مرد عاقل پہچاننے والے ہر چیز کے واقف تھے لڑائی کے کامون اور اُسکے واقعات سے
صاحب تدبیر اور مکر اور فریب تھے پس جب اُن قلعجات کو طی کرکے قرمہ مین پہونچے تو دیکھا وہان خیمون کو نصب کیے ہوے پس واقع
ہوا شور بسبب اُنکے آنیکے اور والی قرمہ کا مع اپنے حجاب اور کل لشکر کے جو وہان تھا سوار ہوکر آیا پاس یوقنا کے اور پوچھا حال اُنکا
یوقنا نے حاجب سے کہا کہ اے سردار جان تو اس بات کو کہ بادشاہ قسطنطین نے بھیجا ہی مجکو واسطے لیجانے ملکہ ارمانوسہ کے تاکہ اسکو
لیکر روانہ ہون مین کشتیون مین اور جاملون مین بادشاہ سے قسطنطنیہ مین پس جب سُنا حاجب نے کلام اُنکا اور دیکھا بجانب حشمت اور
دبدبے اور کثرت اُنکے لشکر کے سچا جانا اُنکو اور در آیا اور چل گیا اُسپر مکر اور فریب یوقنا کا اور کہا اُسنے کہ ملکہ ارمانوسہ کو اُسکے
باپ نے آراستہ کرکے مع مال اور اسباب وغیرہ کے بھیجنا چاہا تھا لیکن نہین باز رکھا اُسکو روانگی سے مگر خوف اہل عرب نے
اور معلوم ہوا ہی اُسکو بھی کوچ کرنا اپنے شوہر کا قیساریہ سے بجانب قسطنطنیہ کے آیا تمکو اُسکی روانگی کا علم ہی یوقنا نے کہا کہ مین
روانہ ہوا تھا اُسکے پاس سے اُس حال مین کہ وہ نیت روانگی اور سواری کی رکھتا تھا اور حکم کیا تھا اُسنے مجکو لے آنے اپنی
زوجہ کا تاکہ اُسکو لیکر روانہ ہون مین براہ دریا کے اور جاملون اُس سے قسطنطنیہ مین پس جب سُنا حاجب نے کلام یوقنا کا کہا
اُسنے کہ ٹھہرو تم یہان مع اپنے لشکر کے تا اینکہ جاؤن مین پاس ملکہ ارمانوسہ کے آگاہ کرون اُسکو تمھارے حال سے پھر تاکید کی
اُسنے وہانکے حاکم کو دربارۂ یوقنا کے اور مضبوط کیا تاکید کو اور روانہ ہوا تا اینکہ پہونچا ملکہ کے پاس اور زمین مین جھکا واسطے اُسکی
تعظیم کے بعدہ بیان کیا اُسنے حال یوقنا اور اُنکی گفتگو کا ملکہ نے کہا کہ لاؤ اُسکو میرے پاس پس سوار ہوا نیلاطوس اور یوقنا کے
پاس آکر حکم کیا اُنکو سوار ہوکر چلنے کا پاس ملکہ کے پس سوار ہوے یوقنا مع اپنے لشکر کے اور پہونچے وہ ارمانوسہ کے لشکر مین اور تھا
وہ بڑا لشکر زیادہ دس ہزار سوار سے پس پیادہ ہوگئے یوقنا اور ساتھی اُنکے اور جاکر ٹھہرے خیمے کے دروازے پر تا اینکہ اجازت
طلب کی اُنکے واسطے حاجب نے پس حکم کیا ملکہ نے اُنکے آنیکا پس جب گئے یوقنا سامنے اُسکے جھکے زمین مین واسطے تعظیم کے

پس حکم کیا ملکہ نے اُنکے واسطے ایک کرسی لانے کا پس لائی گئی کرسی لوہے کی اور حکم کیا اُنکو بیٹھنے کا پس بیٹھے وہ اور ٹھہرے حجاب سامنے
ملکہ کے اور نوکر چاکر دائین بائین تب کلام کیا ملکہ نے بلا واسطہ کسی مترجم کے اور تھی زبان قبطہ کی غیر مشابہ زبان روم سے لیکن بادشاہ لوگ
یاد کرتے تھے اکثر زبانون کو واسطے استعمال وقت حاجت کے پس کہا ملکہ نے رومی زبان مین کہ کتنی مدت ہوئی تمکو بادشاہ سے جدا ہوئے
اُنھون نے کہا کہ ایک مہینہ گذرا ملکہ نے کہا کہ بادشاہ کشتیون مین سوار ہوا تھا یا نہین یوقنا نے کہا نہین بلکہ جدا ہوا مین اُس سے
اُسوقت کہ بھیجا اُسنے مجکو ملکہ کی خدمتمین پس چلا مین اور وہ ارادہ سوار ہونیکا دریا مین رکھتا تھا پس جب پہونچا مین مقام غزہ مین
تو معلوم ہوا مجکو یہ امر کہ بادشاہ کشتیون مین سوار ہو کر روانہ ہوا بارادہ قسطنطنیہ کے اور اُسنے بیان کی تھی مجھسے تخلیے مین یہ بات کہ
نہین طاقت ہی مجھ کو عرب سے لڑنے کی اور باپ میرا بھاگ گیا الظاکیہ سے بخوف عرب کے اور جاتو تم ای یوقنا کہ باپ میرا لڑا عرب سے
مع اپنے لشکر کے اور مدد طلب کی اُسنے اُن لوگون پر ہر بندہ صلیب رہنے والے شہرہای نصرانیہ سے اور بھیجا اُسنے ہاہان ارمنی کو
چھ لاکھ سوار سے سوائے عرب متنصرہ کے بجانب یرموک کے پس شکست دی عرب نے میرے باپ کے لشکر کو اور قتل کیا اُن لوگون نے
میرے باپ کے سرداروں اور ہاہان کو اور مین نے قصد کیا ہی اس امر کا کہ اپنے اہل وعیال اور خزانہ اور نوکر چاکر لیکر جاملون مین اپنے
باپ سے اور رہون مین قسطنطنیہ مین پناہ سے اپنی جان اور اہل وعیال اور مال پر اور بعد اس گفتگو کے بھیجا ہی مجکو بادشاہ قسطنطین نے تیرے
پاس کہ تجکو لیکر روانہ ہون مین کشتیون مین اور جاملون مین اُس سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا ارمانوسہ نے کلام یوقنا کا
سر جھکا لیا اُسنے پھر سر اُٹھا کر کہا کہ مجکو کسی کام کرنے کی طاقت بغیر حکم بادشاہ کے نہین ہی اور بہت جلد لکھکر آگاہ کرتی ہون مین اُسکو
اس حال سے پھر حکم کیا ارمانوسہ نے یوقنا کے پلٹ جانیکا پس زمین چومکر باہر آئے یوقنا اُسکے سامنے سے پس پایا اُنھون نے اپنے لوگون کو کہ
کھڑا کیا تھا اُنھون نے اپنے اور یوقنا کے خیمون کو پس اُترے یوقنا اپنے خیمے مین اور آئین اُنکے لیے ضیافتین ملکہ کی طرف سے اور روانہ چارہ
اُنکے گھوڑون کے لیے ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ پہونچی ہی مجکو یہ روایت کہ جب آئی تاریکی رات کی اُسی دن یہ نیچے جاسوس
ارمانوسہ کے اُسکے پاس اور بیان کیا اُس سے کیفیت فتح قیساریہ اور بلاد شام اور روانگی عمرو بن العاص بجانب مصر اور گفتگو یوقنا
کی اور جدا ہونا اُنکا عمرو بن العاص کے پاس سے بہ قصد فریب کے اور ڈرایا جاسوسون نے ارمانوسہ کو یوقنا سے اور کہا
کہ یوقنا حاکم حلب کا ہی اور وہ داخل ہوا ہی عرب کے دین مین اور وہ ایسا شخص ہی کہ فتح کیا ہی اُسنے طرابلس اور صور کو مکر سے پس جب سُنی
ارمانوسہ نے یہ بات اپنے جاسوسون سے درآیا خوف اُسکے دلمین اور یقین کیا اُسنے اس امر کا کہ کہتا انکا سچ ہی اور بیشک یوقنا ارادہ
فریب کا رکھتے ہین پس بُلایا اُسنے اپنے حاجب کو اور بیان کی اُس سے تمام گفتگو جاسوسونکی اور حکم کیا اُسکو آراستگی لشکر اور پہننے ہتھیارون
اور ہوشیار رہنے کا اور کہا اپنے غلامون اور نوکرون چاکرون سے کہ جسوقت آوے یہ رومی اور مصاحب اُسکے پس قبضہ کرلو تم ان سب پر
اور جب مالک اور قابض ہو جائینگے ہم اُنپر تو ذلیل اور خوار ہو جائینگے ساتھی اُنکے پس جب درست کیا ملکہ نے اس ترتیب کو بھیجا اُسنے
اپنے ایک خادم کو یوقنا کے پاس خادم نے آکر کہا کہ ای بطریق کبیر ملکہ ارمانوسہ بُلاتی ہی تمکو کہ بات چیت کرے تجسے اس مقدمے مین
جو کہلا بھیجیگی اپنے باپ کے پاس یوقنا نے کہا کہ پھر جا تو اُسکے پاس اور کہا اُس سے کہ بہ خوشی منظور ہی ابھی مین سوار ہوتا ہون مع اپنے

ف ذکر طلب کرنے ملکہ ارمانوسہ کا یوقنا کو بعد معلوم ہونے حال اُسکے اور نیز کہنے زبانی اُسکے جاسوسون سے رومیہ نصیحت کرنے یوقنا کو رخصت کرنے یوقنا کو رخصت ہونے جاسوسون کو رومیہ رفع ہونے بعض رکاوٹین کے ۱۲

مصاحبون کے اور چلتا ہون اُسکے پاس پھر جمع کیا یوقنا نے اپنے اکابر اصحاب کو اور کہا اُنسے کہ اے اولاد میرے چچا کی
آگاہ ہو تم اِس امر سے کہ اُس قوم کی ملکہ نے بھیجا ہی میرے پاس ایک شخص کو اور بُلایا ہی مجکو اور نہین بھیجا اُسنے میرے
پاس مگر یہ کہ جان لیا ہی اُسنے ہمارے کام اور ارادے کو اور بیان کو تم اِس امر کو کہ اگر پڑھ جائینگے ہم اُنکے ہاتھون مین
تو پکڑ کر مار ڈالینگے وہ ہمکو اور کرینگے ہمکو ضرب المثل اُن مسلمانون کے واسطے وہ جو بعد ہمارے آوینگے پس مرو تم حالت
بزرگی مین اور نہ پڑو تم اپنے ہاتھون سے قتل مین اور مرین ہم مدد دہی اُس دین مین کیونکہ ہم ہمیشہ زندہ رہینگے اور نہین
قریب ہی یہ بات کہ امید بہتری کی رکھین ہم اِس دنیاے فریب دہندہ سے جسکا حال یہ ہی کہ نہین صاف اور خالص کیا اُسنے اپنی
دوستی کو ساتھ کسی کے کہ بدل ڈالا اُسکو ساتھ کدورت اور رنج کے اور بتحقیق دیکھا ہی اُن چیزونکو جسپر تھے تم امرا اور نہی سے پھر جاتی ہی
وہ بات تمسے پس بناؤ تم اب آخرت کے گھر کو جہاد کرو قوم پر شاید کہ راضی کرو تم بسبب اپنے جہاد کرنیکے اپنے پروردگار کو اور مٹا ڈالو
تم اُن چیزون کو جو گذر گئی ہین تمھارے کفر سے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا قوم نے اپنے سردار یوقنا سے وعظ کو کھل گئین
آنکھین اُنکی اور قوی ہو گیا ایمان اُنکا اور عزم مصمم کیا اُنھون نے اپنے دشمنون سے جہاد کرنے پر اور لیا اُنھون نے ہتھیارون
اور سامان لڑائی کو اور بھروسا کیا اُنھون نے سب کامون مین اپنے پروردگار پر **راوی** کہتا ہی کہ جب پھر گیا خادم ملکہ کا ماتوسکا
اور آگاہ کیا اُسکو یوقنا کے جواب سے انتظار کی اُسنے انکی اور اُنکے ساتھیون کے آنے کی اور آمادہ ہوئی اُنکے پکڑ لینے پر لیکن
یوقنا اُسکے پاس نہین آئے پس جب دیر ہوئی اُنکے آنے مین بھیجا اُسنے ایک اور خادم کو دوسرے بار جو برانگیختہ کرتا تھا اُنکو
آنے پر پاس ملکہ کے پس کہا یوقنا نے کہ پھر جا تو اور کہہ ملکہ سے کہ نہین ہماری ہی عادت بادشاہون کی اس بات مین کہ برانگیختہ
کرین اور بلاوین وہ ایلچیون کو مگر واسطے کسی نئے کام کے اور دنکو تو مین اُسکے پاس تھا پس کیا چاہتی ہی وہ مجھ سے
آدھی رات کو پس پھر گیا خادم بجانب ملکہ کے اور آگاہ کیا اُسکو یوقنا کی گفتگو سے پس اُسیوقت ظاہر ہوئی اُسکو سچائی
اپنے جاسوسون کی اور ثابت ہوئی اسکو یہ بات کہ نہین آئے ہین یوقنا مگر بارادۂ بلا ڈالنے کے اُسپر اور گرفتار کرنے اور
قابض ہو جانے کے اُسکے باپ اور اُسکے ملک پر پس سوار ہوئی ملکہ اُسیوقت مع اپنے لشکر کے اور گھیر لیا یوقنا اور اُنکے
ساتھیون کو تا اینکہ دور ہوئی تاریکی رات کی اور روشن ہوا دن پس اُسیوقت آیا ایک حاجب ملکہ کا پاس یوقنا کے
اور کہا کہ اے بطریق کبیر کس چیز نے برانگیختہ کیا تمکو اور تمھاری قوم کو چھوڑ دینے دین مسیح اور اُس چیز پر جسپر تھے باپ دادا
تھے اور چھوڑ دیا تمنے مسیح اور اُنکی مان کو اور آئے تم اُس حالت مین کہ حیلہ اور فریب کرتے ہو ہم پر مگر یہ کہ مسیح برہم ہوے تمپر اور
مسلط کیا ہم کو تمپر پس نہ باقی رکھین گے ہم تم مین سے کسی کو یوقنا نے کہا کہ مسیح بندے اللہ کے ہین نہین طاقت اور قدرت رکھتے ہین
وہ کسی چیز پر بدون حکم اللہ تعالیٰ کے اسواسطے کہ وہ بندۂ محکوم اور مکلف ہین اور بتحقیق گویا کیا تھا اُنکو اللہ نے اس کلام سے
گہوارے مین اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۙ وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ
مَا دُمْتُ حَیًّا ۙ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ ۫ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ۝ وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ ۚ

۲ ترجمہ
مین بندہ
اللہ کا
اللہ نے مجکو
دیا ہی
اور مجکو
نبی کیا اور
برکت
دینے والا
جسجگہ
ہون اور
مجکو
نماز
اور زکوٰۃ
کا حکم
کیا جب
تک
زندہ
رہون اور
اپنی
ماں کا
حق
ادا کرنے
والا اپنی
ماں کے
اور نہین
بنایا مجکو
زبردست
بدبخت
اور سلام
ہی مجھ پر
جس دن
مین پیدا
ہوا ۱۲

وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا اور جسکو حکم کیا جاتا ہی نماز اور زکوٰۃ کا اور جو مر جاتا ہی وہ خدا نہین ہی اور نہین ہی وہ مگر بندہ مکلف واسطے عبادت کے مثل ایک شخص کے ہم مین سے اور بیشک اللہ تعالیٰ کی نہین مثال ہی کسی مخلوق سے واسطے کہ وہ ایسا خالق ہی کہ پیدا کیا ہی اُسنے تمام دُنیا کو اور شیطان نے بھٹکایا ہی تمکو اور بولس نے گمراہ کیا ہی اور باز رکھا ہی تمکو راہ حق سے بسبب کہنے کے مسیح پر غیر حق کو اور ہم بھی مثل تمھارے تھے کہ بوسہ دیتے تھے ہم صلیبون کو اور بزرگ جانتے تھے ہم تصویرون اور قربانی کرنے کو اور مسیح کو خدا کا بیٹا جانتے تھے اور گردانتے تھے ہم ساتھ اللہ کے دوسرا خدا تا اینکہ ظاہر اور معلوم ہوا ہمکو حق اور جانا ہمنے کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہی دین ہی جسپر قبل اُس کے انبیا علیہم السلام تھے پس ہدایت کی ہمکو اللہ تعالیٰ نے بجانب اُس دین حق کے اور آگاہ ہوے ہم اس بات سے کہ عیسیٰ مسیح بیٹے مریم کے اور روح اللہ کے اور کلمے اُس کے اور نبی اُس کے اور رسول اُسکے بجانب خلق کے ہین اور اسیطرح پر قول اللہ تعالیٰ کا اُسکی کتاب مین جسکو اُتارا ہی اُسنے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بطور خبر کے واقع ہی مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ اور ہم بھی کہتے تھے کہ ابراہیم اسحاق یہ دونون نصرانی تھے پس جھٹلایا ہم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب بزرگ مین اس عبارت سے اور بزرگ ہی کہنے والا اُسکا مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور بھی فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب بزرگ مین واسطے ثبوت دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ اور اب ہم آئے ہین تا کہ جہاد کرین تمیر مگر یہ کہ کہو تم لوگ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ **راوی** کہتا ہی کہ جب سُنا حاجب نے کلام یوقنا کا کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ لوتم ان شخصون کو جو آئے ہین بارادے تمھارے قتل اور مالک ہو جانے تمھارے شہرون اور لوٹنے تمھارے مال اور لونڈی غلام بنانے تمھاری عورتون اور لڑکون کے پس حملہ کیا قبطیون نے یوقنا اور اُنکے ساتھیون پر اور شور کر کے گھیر لیا اُن کو پس لڑے یوقنا اور ساتھی اُن کے اور بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور لڑے وہ سخت لڑائی لیکن قبطی دس ہزار تھے اور یوقنا اور ساتھی اُن کے چار ہزار سوار تھے اور مبتلا ہوے یوقنا ایسی آزمایش مین جس کی اُن کو طاقت نہ تھی اور ایک جماعت اُن کے ساتھیون سے شہید ہوئی اور بہت لوگ زخمی ہوے لیکن قبطی بہت مارے گئے اور صبر کیا یوقنا نے مثل صبر کرنے بزرگ لوگون کے اور اسی طرح وہ سخت لڑائی لڑ رہے تھے کہ دور ہوئی روشنی دن کی اور آئی تاریکی رات کی پس متفرق ہو گئے دونون لشکر اور پھر گئی ملکہ ارمانوسہ بجانب اپنے خیمے کے درانحالیکہ خوفناک ہو گئی تھی وہ بسبب دیکھنے ثابت قدمی یوقنا اور شدت اور سختی اُنکے ساتھیون کی لڑائی مین

واقدی رح نے بسلسلہ راویون کے عبداللہ بن حفص سے روایت کی ہی کہ جب خبر دی تھی جاسوسون نے
ملکہ کو حال یوقنا اور روانگی عمرو بن العاص سے بجانب مصر کے تو لکھا تھا ملکہ نے اُسیوقت ایک خط بنام اپنے
باپ مقوقس کے اور لکھا تھا اُسمین قصہ یوقنا اور روانگی عمرو بن العاص کا مع لشکر کے بجانب مصر کے اور قصد اپنا
اُنکی لڑائی پر اور طلب کی تھی کمک اور لکھا تھا کہ مین منتظر جواب اور کمک کی ہون اور بھیجا تھا خط اور کہا تھا
قاصد سے کہ جلد جانا اور جواب لیکر جلد آنا پس روانہ ہوا وہ قاصد اور جب پہونچا وہ بادشاہ کے پاس براہ اطاعت
کے سلام کرکے دیا وہ خط بادشاہ کو اور بادشاہ نے کھولکر پڑھا اُسکو جب پڑھ چکا اور مطلع ہوا وہ اُسکے مضمون پر بُلایا
اُسنے اپنے ارباب دولت کو اور کہا اُنسے کہ کام تمام ہوگیا اس اسطرح پر پس تمھارا مشورہ کیا ہی اُن بطرقون نے کہا کہ ای
بادشاہ کمک کر اور بھیج تو ملکہ کے پاس ایک لشکر کو بعد اُسکے روانہ کر خط کو اطراف بلاد مین اپنے ایلچیون کے ہاتھ اور
طلب کر اُنسے کمک کو پس وہ روانہ کرینگے لشکر کو کہ اُنمین سے حاکم بجاۃ اور حاکم بربر کے ہین اور بھیج تو کسی کو بجانب اپنے نائب
کے جو اسکندریہ مین ہی تاکہ وہ روانہ کرے تیرے واسطے اُن لوگون کو جو اُسکے پاس ہین لشکر سے اور اسی طرح پر بجانب
اپنے نائب کے جو صعید الاعلی پر ہی کہ مدد کرے وہ تیری پس جسوقت یہ لشکر جمع ہوجاوے تو پیش آ اور جا پڑ تو ان
عرب پر ساتھ اُس لشکر کے اور نہ چھوڑ اُنکو اُنکے حال پر تاکہ سختی کرین وہ تجھپر اور طمع کرین تیرے ملک مین جس طرح پر
سختی کی اُنھون نے تیرے غیر پر اور مالک ہوگئے اُنکے شہرون کے اور بھگا دیا وہان کے بادشاہون کو مقوقس نے
کہا کہ ای لوگ دین نصرانیہ اور دین ماموعودیہ کے جانو تم اس بات کو کہ بادشاہ محتاج ہوتا ہی بطرف سیاست کے
اور جو شخص غالب ہوگیا اپنی عقل پر غالب ہوگیا وہ اپنی تجویز کام مین اور جو شخص غالب ہوا اپنی تجویز پر بے ڈر ہوگیا وہ
مکروہات زمانے سے اور نہین ہوتا ہی غلبہ بسبب کثرت کے بلکہ بسبب خوبی اور حسن تدبیر کے ہوتا ہی اور قسم ہی خدا کی
ہرقل بادشاہ روم کا بہت بڑا تھا مجھ سے لشکر مین اور وسیع تھا شہرون مین اور بزرگ تھا سامان مین اور جمع کیا تھا
اُسنے بادشاہان روم کو یونان سے بلاد جیوہ اور اندلس تک اور مدد طلب کی تھی اُسنے ہم لوگون اور غیر ہم لوگون سے
پس نہین نفع کیا اُسکو اُسکی کثرت نے کسی چیز سے اور نہ قادر ہوسکا وہ اس امر پر کہ پھیرے قضا و قدر کو اور جانو تم
سب اس بات کو کہ عقل جڑ اور بنیاد آدمی کی ہی جو مامور بہ اطاعت اور بزرگی دیا گیا ہی بسبب عقل کے تمام مخلوقات
زمین پر پس جو شخص مالک اور غالب ہوگا اپنی عقل پر مالک ہوگا وہ اپنے کام کا اور جو شخص نہ پہونچے گا اپنے کام کو
تو اپنی جہل پر بہت راضی رہیگا اور جانو تم اس امر کو کہ نہین پہونچتا ہی کوئی شخص حکمت کو مگر بسبب عقل کے اور
حکیم مامیوس نے کہا ہی کہ حکمت کی سیڑھی بزرگ ہی اور خواہشمند اُسکا ہوشیار اور چھوڑنے والا اُسکا خوار ہی کسواسطے
کہ حکمت بزرگی خاتون اور قوت دلون کی ہی اور جانو تم اس بات کو کہ مین نہین کلام کرتا ہون ساتھ کسی خواہش
نفسانی کے لیکن مجھ کو لائق ہی کہ سچ کہون مین اور صدق کے ساتھ بات کرون مین اور تم جانتے ہو اس امر کو

کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کے نبی نے بھیجا تھا میرے پاس نامہ اپنا در انحالیکہ بلاتے تھے وہ مجکو بجانب اپنے دین کے
پس طلب راہ کی مین نے اُنکے قول کی سچائی پر بسبب اُنکے خط کے اور اُس چیز پر جو ظاہر ہوئی لوگون کو اُنکے معجزات سے
اور تحقیق سُنی ہی مین نے یہ بات کہ جب مبعوث ہوے تھے تو نہین سُنا تھا کسی شخص نے ذکر اُنکا مگر یہ کہ ڈر گیا تھا اُنسے
اور قبول کیا تھا اُنکی دعوت کو اور معلوم ہوئی ہی مجکو اُنکے بعض معجزات سے یہ بات کہ ماہتاب دو ٹکڑے ہوا تھا اُنکے واسطے
اور قبول کیا تھا اُسنے اُنکے بُلانے کو اور سلام کیا تھا اُنپر اور ایک معجزہ اُنکا یہ ہی کہ گوشت دست زہر دار بکری نے بات کی
اور کہا اُسنے کہ یا رسول اللہ مجکو آپ نہ کھائین کہ مین زہر دار ہون اور منجملہ اُنکے معجزات کے یہ ہی کہ کلام کیا ہی اُنسے سوسمار نے
اور پتھر نے اور سجدہ کیا اُنکا درخت نے اور گواہی دی اُنکی رسالت کی اور گئے تھے وہ آسمان پر اور در آئے اور داخل ہوے تھے
پانی کی موج پر اور پہلے اُنھین کی قوم نے اُنسے دشمنی کی تھی اور اُنکے چچا نے اُنسے لڑے تھے اور انکار کی تھی اُنکے کلام اور
احکام دین کی اور وہ یہی لوگ ہین جنھون نے فتح کیا ہی ملک شام کو بیس جب جانا لوگون نے کہ وہ آئے ہین ساتھ حق کے
اور کلام اُنکا سچا ہی ایمان لائے وہ لوگ اور مدد دی اُنکو اور جہاد کیا ساتھ اُنکے اور اب یہ وہی لوگ ہین کہ نکالدیا
ہی رومیون کو اُنکے ملک سے اور مالک ہوگئے ہین اُنکے شہرون اور قلعون کے اور مبتلا کے آئے ہین وہ ہماری طرف بارادہ
کرنے اس کام کے جو کیا ہی اُنھون نے ہمارے غیر کے ساتھ اور اب جو تم انکار کرتے ہو اور زبون جانتے ہو اُنکے کام کو تو
نہین ہین وہ لوگ مگر یہ کہ حکم کرتے ہین اچھے کامون کا اور منع کرتے ہین بُرے کامون سے اور قائم رکھتے ہین اُن احکام خدا کو
جنکا حکم اُنکو ہی اور نہین ہی اُنکی کتاب مین کوئی حکم یا کوئی چیز مگر یہ کہ انجیل مین بھی مثل اُسکے ہی اور مبتلا گمراہ کیا ہی تم کو بولس نے
اور بھٹکایا ہی تم کو بسبب کہنے اپنے کے کلام نا راست کو اور فریفتہ کیا ہی تمکو اور بدل ڈالا ہی اُسنے تمھاری شریعت کو ساتھ
ایسے نام کے جو نہین لائق ہی اور یکسو کیا ہی تمکو راہ سے اور حلال کیا ہی تمپر اُن سب چیزون کو جو حرام کیا اللہ تعالی نے تمپر
تمھاری اُس کتاب مین جسکو اُتارا تھا تمھارے نبی پر اور یہ بات عین محال اور اندھے پن کی خواہش ہی کہ تابع ہو تم بولس کے
کہنے کے اور چھوڑ دو تم اُس چیز کو جو کہا ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین جسکو اُتارا تھا اُسنے تمھارے نبی پر اور کیونکر لائق ہی
عیسی بن مریم کو یہ کہ حکم کرین وہ تمکو خلاف اُس چیز کے جسپر اُنکو اللہ تعالی نے تمھاری طرف بھیجا اور ہرگز نہین لائق ہی
یہ امر کہ بولس تمسے یہ کہے کہ مسیح نے مجھسے خواب مین کہا ہی کہ حلال کیا ہی اُنھون نے تمھارے لیے گوشت سور کا اور وہ
حکم کرتے ہین تمکو گناہ ظاہری اور باطنی کرنے کا پس اطاعت کی تمنے اُسکی اور سچا جانا تمنے قول اُسکا حالانکہ مسیح اس سطح
کرتے ہون یا بات بھی کی ہو بولس سے اور تمام نبی اُسی طریقے پر تھے جسپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے ہین اور نہین تھا
کوئی حکماے سابقین سے مگر یہ کہ کلام کرتا تھا وہ ساتھ وحدانیت اللہ غالب اور بزرگ کے اور تحقیق کہا ہی حکیم دمو یا نے
اور وہ ایسا شخص تھا کہ بنایا تھا اُسنے دیر تراحیم کو اور گردانا تھا اُسکو مثل واسطے اُمتون آیندہ کے اس وقت سے آخر
زمانے تک اور بنایا تھا اُس نے تصویرین حکما کی اور ایک تصویر بنائی تھی جسکے سر پر چار سطرین زبان

یونانی مین لکھی تھین پہلی سطر یہ تھی مَنْ خَافَ الْوَعِيدَ سَلِمَ مَرْدُودٌ اور دوسری سطر یہ تھی مَنْ خَافَ مِمَّا يُبَدِّدُ عِصَامَ
عَاقِبَةَ يَدَيْهِ اور تیسری سطر یہ تھی إِنْ كُنْتَ تَطْلُبُ الْجَنَّ بَلْ فَلَا تَتَلَفَّتْ كَالثَّقَلِ اور چوتھی سطر یہ تھی بَادِرْ قَبْلَ تَقْوِيلِ
قَائِلٍ فَيَقُولُ پس جن لوگون کا ایسا کلام ہو وہ کیونکر خلاف اُسکے کرینگے اور یہ کلام ایک فریضہ ہے فرایض مذہب محمدیہ سے پس جھکا لیا
قوم نے اپنے سرون کو زمین کی طرف بادشاہ مقوقس پر برہم ہوکر بسبب کہنے مقوقس کے ایسے کلام کو راوی نے
بیان کیا ہے کہ نہین یہ کلام کیا تھا مقوقس نے تا اینکہ عہدے لیا تھا اُسنے اپنے نوکرون اور حجاب سے اور
ٹھہرا لیا تھا اُسنے ایک ہزار ہتھیار بند غلامون کو اپنے سر پر اسواسطے کہ پہونچی تھی اُسکو خبر ماجرائے ہرقل کی
وقت وعظ اور نصیحت کرنے اُس کے اپنے بطارقہ کو اور یہ کہ ہرقل کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اُن لوگون نے
پس اسی سبب سے عہدے لیا مقوقس نے اپنے ساتھیون سے تا اینکہ ایسی گفتگو کی تھی اُس نے پھر متوجہ ہوا مقوقس
بجانب اپنے وزیر کے اور کہا اُس سے کہ لکھدے تو میری بیٹی کو ایک خط اس مضمون سے کہ مہربانی کرے قوم کے
ساتھ اور اُن کو امان دیوے اور روانہ کرے اُنکو میری طرف کو تا کہ آرام پاوین دل اُن کے اور خلعت دون مین اُنکو
اور رہینگے لوگ ساتھ ہمارے اور لڑینگے ہمارے دشمنون سے اور اُس سے جو ہمارے ملک کا قصد کریگا اور نہین تھا
قصد بادشاہ کا اس مضمون سے مگر رہائی یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی قبطیون کے ہاتھ سے اسواسطے کہ بادشاہ
جانتا تھا کہ مسلمان لوگ حق پر ہین پس لکھا وزیر نے خط بنام ملکہ کے اور روانہ کیا اُسکو اور قاصد سے کہا کہ جلد جاؤ
پس روانہ ہوا قاصد مع خط کے اور بہت جلد چلتا تھا تا اینکہ پہونچا وہ ملکہ ارمانوسہ کے پاس اُس حالت مین کہ دن
گذر گیا تھا اور لوگ لڑائی سے باز رہے تھے اور قبطی لوگ اپنے خیمون مین پھر گئے تھے اور یوقنا بھی مع اپنے ساتھیون
کے اپنے خیمون مین آئے تھے پس جب پہونچا قاصد مع خط کے ملکہ ارمانوسہ کے پاس براہ اطاعت سلام کیا اُسنے
اور خط دیا ملکہ کو پس لیکر دیا ملکہ نے وہ خط اپنے حاجب کو اور پڑھا اُسنے ملکہ کے سامنے پس جب سُنا
ملکہ نے مضمون خط کا لے لیا خط اُسکے ہاتھ سے اور لپیٹ کر سپرد کیا اپنے خادم کو اور حکم کیا اُسکو لیجانے خط کا پاس
یوقنا کے پس روانہ ہوا خادم خط لے کر اور آیا پاس یوقنا کے اور دیا خط اُنکو اور کھول کر پڑھا اُسکو یوقنا نے پس
جب آگاہ ہوے وہ اُسکے مضمون سے متوجہ ہوے بجانب خادم کے اور کہا اُس سے کہ پھر جا تو بجانب ملکہ کے اور
کہہ اُس سے کہ بہتر ہے مگر مشورہ کرلین ہم اپنے دلون سے خط کے مطلب مین پس جب لوٹ گیا قاصد متوجہ ہوے یوقنا
بجانب اکابر اپنی قوم کے اور کہا اُنسے کہ قسم ہے اللہ کی بیشک دور کیا اللہ تعالی نے پردۂ غفلت اُس بادشاہ کے دل
سے اور ظاہر ہوئی اُسکو وہ چیز جو ظاہر ہوئی تھی ہمپر حق سے پس کیا رائے تم لوگون کی ہے اُن لوگون نے کہا کہ ہم سوائے
تمھارے قول رکھتے اور کسی کی بات نہین سُنتے ہین یعنی جو تم کہتے ہو وہ ہم کو منظور ہے یوقنا نے کہا کہ مہلت دو تم مجکو تا کہ
رائے زنی کرون مین پس چھوڑا اُنھون نے یوقنا کو بموجب اُن کے ارادے کے پس جب رات ہوئی اور خوش

ہوگیا تھا دل اُنکا اور بے ڈر ہو گئے تھے ساتھی اُنکے اپنی جانون پر بسبب پھر جانے قبطیون کے اُنکی لڑائی سے تو کھڑے ہوے یوقنا واسطے ادا ے اُس نماز کے جو فوت ہوگئی تھی اُنسے پس اُسی حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے کہ دفعۃً آیا اُنکے پاس ایک شخص اور جب آگاہ ہوے یوقنا اُس شخص سے اور دیکھا اُس کو کھڑے ہوے اپنے پاس مختصر کیا اُنھون نے اپنی نماز کو پس جب فارغ ہوے وہ نماز سے سلام کیا اُنکو اُس شخص نے پس جواب سلام کا دیا یوقنا نے اور پہچانا اُنکو تو وہ عمرو بن امیۃ الضمیری تھے اور دیکھا تھا اُنکو یوقنا نے انطاکیہ کی لڑائی مین اُسوقت کہ آئے تھے بطور ایلچی کے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس سے پس جب پہچانا اُنکو یوقنا نے خوش ہوے اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا چیز ہے ای مرد بزرگ اُنھون نے کہا کہ ای یوقنا سردار عمرو بن العاص نے بھیجا ہے مجکو تمھارے پاس کہ دریافت کرون مین خبر تمھاری اور لوٹ جاؤن مین اُنکے پاس یوقنا نے کہا کہان چھوڑا ہے تمنے اُنکو اُنھون نے کہا کہ نزدیک ہین وہ تمسے تمھارے اُنکے بیچ مین تین کوس یا کم اس سے فاصلہ ہے پس بیان کیا یوقنا نے حال اپنا اور کیفیت اپنی ساتھ ملکہ ارمانوسہ کے اور کہا کہ ای عمرو پھر جاؤ تم بجانب سردار کے اور کہو اُنسے کہ جلد آؤ تم ہماری طرف کو پس پھرے عمرو بن امیۃ الضمیری بجانب سردار **عمرو بن العاص** کے حالت جلدی مین اور آگاہ کیا اُنکو یوقنا کے قصے سے پس چھوڑا **عمرو بن العاص** نے کل اسباب اور بار برداری اور غنائم وغیرہ کو جو اُنکے ساتھ تھی غنیمت روم اور ساحل سے اور نگہبان چھوڑا اُن سب پر ربیعۃ العامری کو بجمعیت ایکہزار سوار کے اور خود روانہ ہوے مع اپنے لشکر کے رات کو پس تھے وہ قریب طلوع فجر کے نزدیک یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے اور آفتاب نہین طلوع ہونے پایا تھا کہ گھیر لیا اُنھون نے قبطیون کو اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور آپڑے قوم پر اور گرد ہوگئے قبطیون کے اور رکھا اُنمین تلوار کو پس نہین بلند ہوا تھا آفتاب تا اینکہ مار ڈالا اُنھون نے قبطیون سے پس کچھ زیادہ ایکہزار سوار کو اور قید کر لیا ایک بڑی جماعت کو اور بیٹھ پھیری باقی لوگون نے بحالت بھاگنے کے بارادہ مصر کے اور مالک ہوگئے مسلمان خیمون وغیرہ کے اور قابض ہوگئے بادشاہ کی بیٹی ملکہ ارمانوسہ پر اور لے لیا تمام مال اور لونڈی اور اسباب اُسکا پھر آئے عمرو بن العاص یوقنا کے پاس اور سلام کر کے مبارکباد دی اُنکو بسبب اُنکی سلامتی کے پس ٹھہرے وہان سب مسلمان اُس حال مین کہ بہت بڑی غنیمت حاصل کی تھی اُنھون نے اور آملے عمرو بن ربیعۃ العامری بھی مع ہودج سواری زنان اور اموال غنائم کے **راوی** نے بیان کیا ہے کہ جب مالک ہوگئے مسلمان ملکہ ارمانوسہ اور اُسکے مال اسباب اور لونڈی غلام کے اور قرار پکڑا اپنے اپنے خیمون مین حکم کیا **عمرو بن العاص** نے اکابر صحابہ کو اپنے پاس جمع ہونے کا پس جب آکر بیٹھے وہ لوگ سامنے اُنکے کہا اُنھون نے کہ ای اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانو تم اس بات کو کہ بیشک اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے کہ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ **راوی** کہتا ہے کہ وہ اکابر اصحاب جو جمع ہوے تھے **عمرو بن العاص** کے پاس یہ تھے یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید الطائی اور قعقاع بن عمرو التمیمی اور خالد بن سعید السہمی اور عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہم اجمعین

پس کہا اُن لوگون نے کہ اس کہنے سے تمھارا کیا مطلب ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ کشایش اور خوشی دی تھی اللہ تعالی نے اُس بادشاہ کو کہ لکھا تھا اُسنے خط ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بھیجا تھا آپکے واسطے تحفہ جات اور ہم زیادہ مستحق ہین معاونتے کے اپنے نبی کی طرف سے اور میرے نزدیک یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہی کہ بھیجون مین بادشاہ کے پاس اُسکی بیٹی کو مع تمام مال اور اسباب اور لونڈی اور غلام کے جو ہمنے لیا ہی اور ہم ایسی قوم ہین کہ تبعیت کرتے ہین سنت اپنے نبی کی جبکہ فرماتے تھے آپ اِذَا حَمُوا عَزُّوا وَمَنْ ظَلَمَ ذَلَّ وَغَنِیَ قَوْمٌ اِفْتَقَرَ پس اچھی اور بہتر جانی سب لوگون نے راے عمرو بن العاص کی اور کہا کہ بہتر ہی جو حکم تمھارا ہو پس روانہ کیا عمرو بن العاص نے ملکہ ارمانوسہ کو بجانب اُسکے باپ مقوقس کے بحالت تعظیم کے مع مال اور اسباب کے ہمراہ قیس بن سعید کے راوی کہتا ہی کہ یہ حال تو سردار عمرو بن العاص کا تھا لیکن قبطی لوگ پس جب بھاگ کر پہونچے وہ مصر مین اور آئے بادشاہ کے پاس بڑے لوگ قوم کے اور بیان کیا حال تمام ہونے لشکر اور مقتولین اور اسیرین اور قید ہوجانے اُسکی بیٹی کا تنگی مین پڑا سینہ اُسکا بسبب اس سانحے کے اور تفکر ہوا وہ اپنے کام مین کہ کیا تدبیر کرے حالانکہ عرب سے لڑنے کو اُسکی نیت نہ تھی پس وہ اسی حال مین تھا کہ آیا اُسکے پاس خوشخبری دینے والا ساتھ آنے اُسکی بیٹی کے مع مال واسباب وغیرہ کے پس خوش ہوا وہ اور دور ہوگیا کسی قدر ملال اور رنج اُسکا اور جانا اُسنے اس بات کو کہ قوم مسلمان فتح پاوینگے پس جب داخل ہوئی ارمانوسہ اپنے باپ کے محل مین حکم کیا بادشاہ نے حاضر لانے قیس رض بن سعید کا پس جب آئے وہ سامنے بادشاہ کے بزرگداشت اور تعظیم کی اُسنے اُنکی اور اکابر دولت اور حجاب آئے تھے اُسکے پاس واسطے مبارکباد سلامتی اور آنے اُسکی بیٹی کے پس اُسیوقت متوجہ ہوا بجانب قیس رض کے اور سوال کیا اُسنے چند چیزون کا تاکہ سُنین ارباب دولت اُسکے اور نرم ہوجائین دل اُنکے اور وہ لوگ دیکھتے اور تعجب کرتے تھے قیس کے لباس سے بادشاہ نے کہا کہ اے برادر عربی تمھارا کیا نام ہی اُنھون نے کہا قیس اُسنے پوچھا کہ تم لوگ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن لوگون سے ہو جنھون نے جہاد کیا تھا سامنے اُنکے قیس نے کہا ہان بادشاہ نے کہا کہ بیان کرو تم مجھ سے حال اپنے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ کس گھوڑے پر سوار ہوتے تھے قیس نے کہا کہ سوار ہوتے تھے آپ اُس گھوڑے پر جو سُرخ اور سپید تھا اور پیشانی اُسکی سپید تھی اور چارون ہاتھ پانون اُسکے سفید تھے اور اُن اوصاف کا ایک گھوڑا تھا آپکے پاس جسکا نام مرتجل تھا اُسنے کہا کہ اے برادر عربی معلوم ہوتی ہی مجکو یہ بات کہ آپ صرف حمار اور اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور ارادہ کیا بادشاہ نے اِس کلام سے ثبوت عاجزی اور انکساری کا قیس رض پر اسواسطے کہ حمار اُن لوگون کے نزدیک بجاے کمینے کے تھا قیس نے کہا کہ بیشک اللہ نے بزرگی دی ہی اونٹ کو جبکہ کہا اُس سے کہ ہو جا پس ہوگیا وہ اور نکالا اور پیدا کیا اونٹنی کو سنگہاے بزرگ سے اور خاص کیا اُسکو عرب کے لیے سوائے اورون کے اور آپ اُسپر اس جہت سے سوار ہوتے تھے کہ اللہ تعالی نے اُسکو مبارک پیدا کیا کہ قناعت کرتا ہی وہ بمقدر پر کہ پاتا ہی اور صبر کرتا ہی کوشش اور اُٹھانے بوجھ اور سختی چلنے پر اور صبر کرتا ہی پیاس پر اور ذکر کیا ہی ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب مین وَعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اور فرمایا ہی اللہ نے وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ اور پہلی

لڑائی جو آپ دشمنان دین کے ساتھ لڑے وہ لڑائی دین کی تھی پس تھے آپکے ساتھ ایکسو اونٹ آبکش اور دو گھوڑے کہ سوار تھے ایک پر مقداد بن اسود الکندی اور دوسرے پر مصعب بن عمرو التمیمی اور ٹھہرے ہم لوگ قریش سے باوجود کثرت اور باسامانی اُن لوگون کے پس بھگا دیا اللہ تعالیٰ نے اُن لوگون کو بسبب برکت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقوقس نے کہا کہ آیا حمار پر آپ نہین سوار ہوتے تھے قیس نے کہا کہ آپ اُس حمار پر سوار ہوتے تھے جسکو تو نے آپکے واسطے بطور ہدیہ کے بھیجا تھا اور پیچھے بٹھلاتے تھے اُسپر آپ اپنے یار کو جنکا نام معاذ بن جبل ہی اور تھا اُس حمار پر ایک چار جامہ پوست خرمے کا اور لگام پوست خرمے کا اور آپکے عادات سے یہ امر تھا کہ پارہ دوزی کرتے تھے موزون مین اور پیوند لگاتے تھے قمیص مبارک مین اور فرماتے تھے آپ من رغب عن سنتی فلیس منی اور آپکے پاس ایک قمیص روئی دار تھا جسکا طول کم تھا اور دو آستین بھی کم تھین اور اُسمین راہ گریبان کی نہ تھی ہدیہ بھیجا تھا آپکے واسطے دیردو نے اور ایک حلہ اور تھا جو مول لیا گیا تھا آپکے واسطے بعوض تینتیس اونٹون کے اور ایک ہی بار آپنے اُسکو پہنا تھا اور ایک جبہ شام کا بطور ہدیے کے آیا تھا آپکے واسطے پس سیا آپ نے اُسکو تا نیکہ پھٹ گیا وہ اور دو موزے تھے آپ نے اُنکو یہانتک پہنا کہ وہ دونون پھٹ گئے اور ایک چادر تھی جسکا طول چار گز اور عرض ڈھائی گز تھا کہ اُسکو آپ اوڑھتے تھے اور ایک کپڑا اتنا جسکو پہنتے تھے آپ وقت آنے وفود کے اور تھے آپ شیرین ترین آدمیون کے وقت کلام کرنے کے اور جب بات کرتے تھے آپ ساتھ کسی کے تو تین بار اُسکو فرماتے تھے اور جب گذرتے تھے کسی قوم پر تو سلام کرتے تھے اُنپر اور جب بات کرتے تھے تو تبسم کرتے تھے اور جب بیٹھے ہوتے تھے آپ کسی جماعت مین اور ارادہ اُٹھنے کا کرتے تھے تو فرماتے تھے آپ سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک ہم لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کلمات آپکی عادات ہوگئے ہین آپ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے انہین کلمات سے میری زیارت کی ہی اور جان تو اے بادشاہ کہ جب انتقال فرمایا آپ نے تو نکالا تھا آپکی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر اور ایک ازار پرانی اور کہا کہ اسمین انتقال فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقوقس نے کہا کہ قسم ہی خدا کی ہی اخلاق نبیا کے ہین پیش خبری اور کشایش ہوا اُسکو جسنے بعیت کی آپکی اور بیشک امت اُنکی وہی امت ہی جسکا وصف انجیل مین ہی پس بول اُٹھا ایک قس کہ بشارت ہو تجکو اے بادشاہ کہ جو امت اللہ کے نزدیک افضل ہی وہ امت ہم ہین پس برہم ہوا بادشاہ اور کہا کہ کس چیز سے تم لوگ افضل ہو نزدیک اللہ کے آیا بسبب حرام کھانے کے اور گناہ کرنے کے اور کرنے کامون بد کے اور دور ہونے کے نیکیون سے اور رغبت پر ظلم کرنے سے اور خواہش کرنے بجانب دنیاے دنیہ کے اور کہا ان ہو تم اُن قوم سے کہ گذرا تھا اُنپر اسکندر پس دیکھا اُنکو کہ نہ کوئی اُسمین حاکم ہی نہ کوئی قاضی ہی اور نہ کوئی امیر ہی ساتھ امارت کے نہ اور کوئی ایسا شخص ہی کہ خاص ہو ساتھ مالداری کے اپنے دوسرے بھائی سے اور نہ کوئی مبتلاے محتاجگی ہی جو رسوا کرے اُسکو برابر ہین وہ لوگ ہر چیز مین کھانا پینا اُن لوگون کا ایک ہی نہ ایکدوسرے کی نفی کرتا ہی اور نہ ضد کرتا ہی بلکہ آپسمین محبت اور دوستی رکھتے ہین پس تعجب کیا اسکندر نے اِس امر سے جو دیکھا اور پوچھا اُنکے عقلمندون سے حال اُنکا پس کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ ہمکو گون نے پایا تھا ایک کاسہ سر کا جسپر یہ لکھا تھا یا ابن آدم الھک املک حتی کانک خالد من عملک فاعجلک اجلک فصرت الی التراب فمحتا علیک الاحباب وخلون بما قدمت ما صالحا فرحا غیر صالح فندمت

وتحقیقت ان یکون لک الی الدنیا مرجع لترجع من الذی الممالک وتقلع فلم ترجع فطوبی للکیس العاقل الذی
لیس بوان ولا غافل تزدادی مالیس لہ مصیر قبل بکاک علی التقصیر وباد رالی الخیر قبل الفوت واغتنم حیاتک قبل
الموت فکانک بالحی قد صلک وفارق کما اطلک پس عبرت حاصل کی ہمنے اے بادشاہ ان نصیحتون کامل اور پہونچنے والی پر اور
پہنا ہمنے اُسکے پورے اور ٹھیک لباس کو اسکندر نے پوچھا کہ کیا حال ہی تمھاری مسجدون کا کہ متفرق اور دور ہین اور
قبرین تم لوگون کی نزدیک اور قریب ہین اُن لوگون نے کہا کہ مسجدین ہماری پراگندہ اور دور اسواسطے ہین کہ بہت
اجر ہو بسبب چلنے کے اُنکی طرف اور قبور ہماری اسوجہ سے نزدیک ہین کہ یاد رکھین ہم موت کو تاکہ باز رہین ہم گناہون سے اسکندر
نے پوچھا کہ کیا ہی مجکو کہ دیکھتا ہون مین تمھارے دروازون کو بغیر زنجیرون کے اُن لوگون نے کہا اسواسطے کہ ہم مین کوئی
چور نہین ہی اسکندر نے کہا کہ کیا ہی مجکو کہ نہین دیکھتا ہون مین تم مین کوئی امیر اور نہ حاکم اُنھون نے کہا اسواسطے کہ
نہین پاتے ہین ہم اپنے مین کسی زبردست اور ظالم کو اسکندر نے کہا کیا ہی مجکو کہ نہین دیکھتا ہون مین تم مین کوئی فقیر اور غریب
اُنھون نے کہا اسواسطے کہ روزی اللہ کی ہم لوگون مین برابر ہی سب چھوٹے بڑے کو بعد اُسکے نکالے اُن لوگون نے اسکندر
کے لیے دو بڑے پرانے کاسے سر کے اور کہا کہ ان دونون مین سے تو کس کو چاہتا ہی ایک کاسہ سر مردِ ظالم کا ہی اور ایک مرد
عادل کا ہی اور یہ دونون اسی بازگشت کی طرف گئے ہین اور نہین بے پروا کیا ان دونون کو بڑی جماعت نے لیکن عادل
خوش ہی اور ظالم شرمسار اور حیران ہی پہونچے گا مطلب کو پرہیزگار اور محروم رہیگا بدکار پس طلب آگہی کی کر تو اُس چیز سے جو
تو دیکھتا ہی تو قبل خبردار ہونے کے کہ تو پیچھے ان دونون کاسہ سرون کے ہی مالک ہوا تو اے بادشاہ پیشانیون کا اور جاری
ہوا حکم تیرا پست اور بلند پر اور خلیفہ کیا تجکو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اور حکم کیا تجکو استعمال عقل اور قرض کا پس یاد کر تو اپنی
جاے بازگشت اور قبر کی مٹی کو اور عمل کر تو واسطے اپنی ذات کے اور جان تو یہ کہ نہ نفع دیگا تجکو لشکر تیرا جسوقت کہ روح
تیری قبض کیجاویگی اور پکڑیگی تجکو زمین پس چھوڑدے تو احکام اور خواہش شیطان کو اور لے تو حکم رحمان کو اور پرہیز کر
اُسکی منہیات سے اور نہ فریفتہ کرے تجکو شیطان مردود پس پھرے تو ساتھ گناہ عظیم کے اور یاد کر تو اے بادشاہ اُس چیز کو جو کیا تھا
شیطان نے تیرے باپ آدم کے ساتھ جسوقت کہ مقرر کیا تھا اُنپر اپنے مکر کو اور گھیر لیا تھا اُنکو ساتھ اپنے حیلے کے اور مقرر
کیا تھا اُنکے لیے خرخراہٹ عداوت کو اور فریفتہ کیا تھا اُنکو ساتھ دوستی ایک دانے گندم کے پس کہا قیصرؓ نے کہ اے بادشاہ
آیا جانتا ہی تو کہ وہ لوگ کون تھے مقوقس نے کہا نہین قیس نے کہا کہ وہ لوگ ایک قوم مومن تھے قوم موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے
اور بیشک خبر دی ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین انھین لوگون کی اس عبارت مین ومن قوم موسیٰ امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون
اور دیکھا تھا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس رات مین کہ گئے تھے آپ آسمان پر پس جب پھرے آپ تو گذرے
اُنپر اور آگاہ کیا ہمکو اُنکے اس حال سے پس عرض کیا ہمنے کہ یارسول اللہ یہ قوم ایمان لائے ہین ساتھ نیکی کے آپ نے فرمایا
ہان اور ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے اس بات کا کہ آگاہ کرے اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات سے کہ وہ لوگ افضل ہین قوم موسیٰ سے

تو کہا اللہ تعالیٰ نے اُنکے حق مین ومن خلقنا امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون پس کہا مقوقس نے قیس سے کہ اے برادر عربی لوٹ جاؤ تم اپنے ساتھیون کی طرف اور آگاہ کرو اُنکو اُس چیز سے جو سُنا تمنے اور دیکھو تم اُس چیز کو جو قرار پاوے ہمارے اور تمھارے بیچ مین قیس نے کہا کہ جان تو اے بادشاہ اس بات کو کہ ضرور ہی ہمکو مقابلہ کرنا تمسے اور نہ نجات دیگی کوئی چیز ہمسے تمکو مگر مسلمان ہونا یا جزیہ دینا یا لڑائی مقوقس نے کہا کہ عنقریب بیان کرونگا مین اپنی قوم سے وہ چیز جو بیان کی تمنے اور مین جانتا ہون کہ وہ لوگ اس بات کو منظور نہ کرینگے سو اسطے کہ دل اُنکے سخت ہو گئے ہین بسبب کھانے حرام کے محمد بن اسحاق الاموی نے بسلسلہ راویون کے سلیمان بن یحیی سے روایت کی ہی کہ مقوقس بادشاہ مصر اور اسکندریہ نے مقرر کیا تھا اپنے واسطے ایک اچھے طریقے کو رمضان کے مہینے مین پس جب دیکھا جاتا تھا چاند رمضان کا یکسو اور علیحدہ ہوتا تھا وہ اپنی رعیت سے بہ طلب تنہائی کے ایک مکان مین جسکو بنایا تھا اُسنے اس رسم کے واسطے پس نہین ظاہر ہوتا تھا وہ کسی پر اپنے ارباب دولت سے اور نہین جاتا تھا کوئی اُسکے پاس سوائے اُن لوگون کے جو کھانا کھلاتے تھے اور پانی پلاتے تھے اُسکو اور خدمت پر مقرر تھے پس جب گذر جاتا تھا مہینہ رمضان کا نکلتا تھا اور وہ بیٹھتا تھا تخت بادشاہت پر اور یگفتگو مقوقس اور قیس رض بن سعید سے آخر ماہ شعبان مین واقع ہوئی تھی پس روانہ ہوے قیس رض بادشاہ کے پاس سے بجانب عمرو بن العاص کے اور آگاہ کیا اُنکو بادشاہ کی گفتگو سے راوی نے بیان کیا ہی کہ آیا مہینہ رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ اپنے اُس گھر خلوت مین جسکو مقرر کیا تھا رمضان کے مہینے مین اور تھا میل اُسکا بجانب اسلام کے اور نہین منظور تھا لڑنا اُسکو عرب سے اور بیٹھا بیٹا اُسکا ارسطولیس تخت پر اسواسطے کہ ولیعہد اسکا وہی تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بیٹھا ارسطولیس تخت پر اور تھا وہ سخت اور باطل کوش اور جب سُنی تھی اُسنے گفتگو اپنے باپ کی ساتھ قیس رض بن سعید کے جانا تھا اُسنے کہ میل اُسکے باپ کا بجانب اسلام کے ہی اور وہ عرب سے نہ لڑیگا اور قریب ہی کہ سپرد کردیگا مُلک اپنا اُنکو پس اُسیوقت جمع کیا اُسنے اپنے ارباب دولت اور روسائے قبطیون کو اور کہا اُنسے کہ جانو تم اس بات کو کہ مالک ہوے تم اس ملک کے بعد غرق یعنی طوفان نوح کے اور باپ میرا ارادہ رکھتا ہی سپرد کرنے ملک کا عرب کو اور یہ بات اسطرح پر ہی کہ سُنا ہی مین نے کلام اُسکا اور وہ جو گفتگو کی اُسنے پس جانا مین نے کہ گفتگو اُسکی نزدیک ہی اس امر سے اُن لوگون نے کہا کہ ہی بادشاہ جان تو اس بات کو کہ حکومت تیرے اختیار مین ہی اور تو ہی ولیعہد اُسکا اور حاکم ہی بعد اُسکے پس کر تو وہ امر جو بہتر ہو تیرے اور ہمارے اور رعیت کے حق مین بعد اُسکے رخصت ہوے وہ سب لوگ اور بادشاہ کے بیٹے نے عزم مصمم کیا اپنے باپ کے مار ڈالنے کا پس آیا وہ پاس اُس شخص کے جو پانی پلاتا تھا اُسکے باپ کو اور دیا اُسکو ایکہزار دینار اور مقرر کی اُسکے واسطے کچھ زمین بطور جاگیر کے اور قسم لی اُس سے اس بات پر کہ پلادے زہر اُسکے باپ کو پس قبول کیا اُس شخص نے اس بات کو اور زہر پانی مین ملا کر پلا دیا اُسکو پس اُسیوقت مرگیا وہ پھر آیا ارسطولیس کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اُسکے باپ کی موت سے پس گیا ارسطولیس اپنے باپ کی نعش پر اور بہت رویا بعد اُسکے حکم کیا اُسکے خادمون کو دفن کرنے کا اُسکے لباس شاہی مین جو پہنے تھا اور قتل کیا اُن لوگون کو بھی جنھون نے زہر پلایا تھا اور بیٹھا ارسطولیس تخت سلطنت پر مثل اپنی معمولی عادت کے جب کہ باپ اُسکا پوشیدہ ہوتا تھا اپنی رعیت سے اور کسی شخص کو یہ نہ معلوم ہوا کہ بادشاہ مرگیا راوی کہتا ہی کہ یہ حال ارسطولیس اور اُس امر کا تھا جسکو اُسنے اپنے باپ کے ساتھ کیا لیکن حال عمرو بن العاص کا پس گئے قیس رض بن سعید اُنکے پاس اور آگاہ کیا اُنکو بادشاہ

ترجمہ اور ان لوگون سے جنکو پیدا کیا ہم نے ایک فرقہ ہے کہ راہ بتاتے ہین حق کی اور اسی پر عدل کرتے ہین

کے ارادے اور گفتگو سے تو قصد کیا اُنھون نے لڑائی اور محاصرہ مصر کا بشرطیکہ نہ جواب دینے بادشاہ کے سب خواہش مسلمانون کے اسلام لانے یا جزیہ دینے سے پس کوچ کیا اُنھون نے مع تمام لشکر کے اور اُترے وہ ایک موضع مین جو شہور ہے قلیوب تھا اور وہان ٹھہر کر بھیجا اُنھون نے قاصدون کو بجانب دیہاتی لوگون کے اور اُن لوگون کے دلون کو مطمئن کر کے کہلا بھیجا کہ تم لوگ خوف نہ کرو اور ہماری طرف سے تمکو امان ہی اور ہم قناعت کرینگے اُتنے ہی پر جو بھیجو گے ہمارے پاس اپنے غلہ سے پس منظور کیا اُن لوگون نے اس بات کو اور کوچ کیا عمرو بن العاص نے قلیوب سے تا اینکہ پہونچکر اُترے وہ مقام عین الحصا مین جو خاص مصر سے تھا پس جنبش مین آیا شہر مصر بسبب اُترنے عرب کے وہانکے لوگون پر اور واقع ہوئی تشویش اُنمین اور بلند ہوا شور اور بند کر لیا اُن لوگون نے دوکانون کو اور چلے گئے بہت لوگ دروں مین اور قیام کیا ہر درے والے نے اپنے درے مین مع اپنے ساتھیون کے مسلح ہو کر واسطے بچانے مال اور اسباب اور لڑکے بالون کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب اُترے عمرو بن العاص رض مع اپنے لشکر کے مقام عین الحصا مین حکم کیا اپنے ساتھیون کو کھودنے خندق کا گرد لشکر کے پس ایک خندق کھودی گئی اور آئین اُنکے واسطے اچھی چیزین اور خورش جانورون کی دہیات سے اور مضبوط ہو گیا ٹھہرنا عمرو بن العاص رض کا مصر مین پس ٹھہرے رہے وہ برابر وہان اور نہ دیکھا وہان کے بادشاہ کیطرف سے کوئی ایلچی اور نہ کچھ خبر پس قصد کیا عمرو بن العاص نے بھیجنے ایلچی کا پاس مقوقس بادشاہ مصر کے اور تھا اُنکے پاس ایک غلام جو مقام رملہ مین اُنکو ہاتھ لگا تھا اور وہ زبان قبطی جانتا تھا پس متوجہ ہوے عمرو بن العاص اُسکی طرف اور کہا اُس سے کہ اے دروان تو ایسا شخص ہی کہ جانتا ہی زبان قبطیون کی اور مین ارادہ رکھتا ہون کہ بھیجون تجکو بادشاہ مصر کے پاس بطور ایلچی کے دروان نے کہا کہ اے مولا میرے مین تابع تمھارے حکم کا ہون اور کسی بات مین خلاف تمھارے کہنے کے نکونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ عمرو بن العاص چاہتے تھے کہ بھیجین ایک خط ارسطولیس بادشاہ مصر کے نام دروان کے ہاتھ کہ اُسیوقت ایک شخص قبطی کنارے خندق پر کھڑا ہوا بزبان عربی فصیح یہ کہتا تھا یامعشر العرب ان دلی عهد الملك ولده ارسطولیس یرید منکم ان تهدوا سوکم عندکم لیخاطبه مما فی نفسه لعل الله تعالی ان یصلح الامر بینکم وبینه پس جلدی گیا ایک مرد اہل عرب سے عمرو بن العاص کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو اس بات سے پس کہا عمرو بن العاص نے یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید الطائی اور عبد اللہ بن جعفر طیار اور اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو اُنکے نزدیک موجود تھے کہ مین جانتا ہون بات چیت ملوک روم کی اور اپنے سوا اور کسیکو نہین دیکھتا ہون جو جاوے بجانب قبطیون کے اور مین چاہتا ہون کہ دیکھون اُنکے حاکم کو اور بات چیت کرون اُس سے جس انداز سے کہ وہ بات چیت کرے اور معلوم کرون مین اُنکی تجویز اور ارادے کو شاید کہ نہ چھپی رہے کوئی بات اُنکی مجھپر پس بھیجون نے کہا کہ اے سردار مضبوط اور قوی کرے اللہ تعالی تمھارے ارادے کو اور کشادہ کرے تمھاری راہ کو ہم لوگون نے نہین دیکھی تمسے کوئی بات سوائے خیر خواہی مسلمانون کے اور فکر اُنکے حال مین ساتھ ایسی چیزون کے جو اُنکے لیے آسان ہون پس اگر دیکھو تم کہ تمھارے جانے مین بجانب اس قوم کے نیکی اور بہتری ہی تمھاری اور مسلمانون کے واسطے پس قصد کرو تم اللہ تعالی توفیق دیتا ہی اور دیکھو تم اُس چیز کو جو دکھاوے تم کو اللہ تعالی پس بلایا عمرو بن العاص نے شرجیل رض بن حسنہ کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ

۱۲ درایا فتح دروازہ فرخ اور کچھ خرد دروازہ کلاران صلح بعضی نے کہا جبکہ ۱۲ شرجیل وہ اگر کسی عرب ربیعہ اور یعنی بادشاہ کی ۱۲ ارسطولیس چاہتا ہی کہ بھیجو تم ایک ایلچی اپنے پاس بیان سے تا کہ بیان کرے وہ جو اپنے دل کی بات اور شاید کہ اللہ تعالی بہتری کی کا ہمین سے اور تعالی نبیج مین ۱۲ منہ

علیہ وآلہ وسلم کو اور عہدہ دار کیا اُنکو مسلمانون کے کام کا اور حمایت کی اُنکو حفاظت لشکر کی اور کہا کہ لازم پکڑو تم میری جگہ کو تا اینکہ جاؤن مین بجانب اُس بادشاہ کے اور معلوم کرون مین اُس چیز کو جو اُسکے پاس ہی اور لاؤن مین خبر مین وہانکی شرجبیل نے کہا کہ جاؤ تم اللہ راہ نمائی کرے اور مضبوط رکھے تم کو **راوی** نے بیان کیا ہی کہ پہنا **عمرو بن العاص** نے ایک کپڑے کو پارچہائے شام سے اور نیچے اُسکے ایک جبہ بنا ہوا بالون کا تھا اور لٹکا لیا اپنی تلوار کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور روانہ ہوے وہ اور غلام اُنکا دروان آگے آگے تھا ہار ادے مصر کے اور گرد شہر کے نہ کوئی دیوار تھی اور نہ کوئی خندق جو مانع ہوتی لیکن مضبوط کیا گیا تھا درون سے پس پایا ہر درے پر سوارون اور پیدلون کو پس دروان نے آگے بڑھ کر گفتگو کی اُنکی زبان مین اور کہا کہ ای قوم یہ شخص ایلچی عرب کا آیا ہی بجانب تمھارے پس کشادہ کرو تم اُسکے لیے راہ کو اُن لوگون نے کہا کہ ہم کسی کو بغیر حکم بادشاہ کے نہ آنے دینگے پس یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ آیا ایلچی ارسطولیس کا اور وہ وہی شخص تھا جو پہلے **عمرو بن العاص** کے پاس آیا تھا پس حکم کیا اُسنے مالک درون کو کھولنے راہ کا اُنکے واسطے اور کہا کہ نہ منع کرے کوئی شخص اُنکو آنے سے پس کشادہ کر دیا اُن لوگون نے **عمرو بن العاص** اور اُنکے غلام کے لیے راہ کو اور چلے وہ مع اپنے غلام اور ایلچی بادشاہ کے بجانب قصر شمع کے تو دیکھا اُنھون نے کہ چیدہ اور منتخب لشکر اور حجاب اور اکابر دولت نے ظاہر کیا تھا اپنے کو ساتھ اچھے لباس اور زر ہون اور جوشون اور بہی ہوئی زرہون کے اور ہاتھون مین اُنکے چڑھی ہوئی کمانین تھین اور ظاہر کیا تھا لشکر مصر نے جو کچھ ممکن ہوا انکو حشمت اور ہتھیار اور آراستگی سے پس جب پہونچے **عمرو بن العاص** محل کے دروازے تک اجازت طلب کی اُنکے واسطے حاجب نے ارسطولیس سے پس اجازت دی اُسنے آنے کی اور حجاب باہر آئے اور حکم کیا **عمرو بن العاص** کو گھوڑے سے اُترنے کا سو اُتر پڑے اور جب چلے وہ تو حجاب نے چاہا کہ نکال لین وہ تلوار کو اُنکی گردن سے پس کہا اُنھون نے کہ نجاؤنگا مین بغیر اپنی تلوار کے اور اگر چاہتا ہی بادشاہ تمھارا اس بات کو کہ نکلوالے تلوار کو میری گردن سے تو پھر جاؤنگا مین جس حیثیت سے کہ آیا ہون اسواسطے کہ ہم ایک ایسی قوم ہین کہ عزت دی ہی اللہ تعالی نے ہمکو اسلام کی اور مدد دی ہمکو ساتھ ایمان کے اور تائید کی ہماری بسبب تلوار کے اور اسی تلوار کے سبب سے ذلیل کیا ہمنے مشرکین کو اور اسوقت تمھین نے ہمکو بلایا ہی اور ہمنے تمھاری خواہش کی پس آگاہ کیا حجاب نے بادشاہ کو **عمرو بن العاص** کی گفتگو سے اُسنے کہا کہ چھوڑ دو تم اُنکو آوین وہ جسطرح سے چاہین پس اسیوقت داخل ہوے **عمرو بن العاص** اور غلام اُنکا دروان اور آئے سامنے ارسطولیس بادشاہ کے اُس حالت مین کہ وہ بیٹھا تھا تخت بادشاہت پر اور حجاب سامنے اُسکے اور غلام اُسکے دائین بائین کھڑے تھے اور ہاتھ اُنکے تلوارون کے قبضون پر تھے اور وہ قبائین ریشمین رنگین پہنے تھے اور اُنکی کمرون مین پٹکے جڑے ہوے ہر قسم کے نگینون سے اور اُنکے ہاتھون مین سونے کے کنگن تھے پس جب دیکھا **عمرو بن العاص** نے اِن چیزون کو ہنسے وہ اور پڑھی یہ آیت فما اوتیتم من شیء فمتاع الحیوۃ الدنیا وما عند اللہ خیر وابقی للذین اٰمنوا وعلی ربہم یتوکلون **راوی** نے بیان کیا ہی کہ اس محل کو بنایا تھا اولاد بادشاہ ریان بن الولید بن ارسلاد نے جسنے خلیفہ کیا تھا حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو مصر پر بعد عزیز کے پھر ویران ہو گیا تھا

ترجمہ پس جو کوئی تمکو دیا گیا ہی سو وہ فائدہ اٹھانا ہی زندگانی دنیا کی اور جو اللہ کے پاس ہی بہتر ہی اور باقی رہنے والا ہی واسطے ایمان لانے والون کے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہین

اور پانچ سو برس تک ویران پڑا رہا تا اینکہ کوئی نشان اُس سے نہین باقی رہا اور مالک ہوا بعد اُسکے فرعون بادشاہت
مصر کا اور دعوی کیا اُسنے جو دعوے کیا اور بنایا اُسنے اُس محل کو اسطرح پر جیسا کہ تھا وہ اور مبعوث کیا اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام
کو اور ہلاک کیا فرعون کو اُنکے ہاتھون پر پھر ویران ہو گیا وہ محل تا اینکہ مبعوث کیا اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کو اور پھیلی
دعوت اُنکی اور رہوا اُنکا کام جو ہوا اور اُٹھا لیا اُنکو اللہ تعالی نے آسمان پر اور پراگندہ ہو گئی اُمت اُنکی کئی فرقون پر اور دعوے
کیا اُن لوگون نے جو دعوے کیا جھوٹ باتون سے اور مالک ہوا ملک مصر کا بادشاہ ارجالیس بن مرقالیس اور بنایا اُسنے
اُس محل کو اور کیا اُسکو اچھا جیسا کہ تھا اور نام رکھا اُسکا قصر شمع اسواسطے کہ شمع سے وہ خالی نہین رہتا تھا جب بنا چکا وہ
بُلایا اُسنے اُن حکما کو جو شہر اخمیم مین تھے اور سب سے بڑا انمین حکیم فرمانس تھا ارجالیس نے سب سے کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ پڑھا ہے
مین نے بہت کتابون کو جو آسمان سے اُتری ہین انبیا علیہم السلام پر سب پایا مین نے اُنمین یہ امر کہ اللہ غالب اور بزرگ آخر زمانے مین
مبعوث کریگا ایک نبی کو عرب سے کہ کلام اُنکا سچ اور دین اُنکا حق ہوگا اور اخلاق اُنکے پاک اور شریعت اُنکی ظاہر اور روشن ہوگی
اور مسیح علیہ السلام نے بھی خوشخبری دی تھی اس بات کی پس اے حکما کیا کہتے ہو تم اس امر مین جسکا ذکر مین نے تمسے کیا فرمانس حکیم نے کہا کہ
جو کچھ پڑھا اور کہا تو نے وہ سب صحیح ہے کبھی نہ بدلیگا بادشاہ نے کہا کہ ضرور یہ بات ہوئی ہے اور پیچھے کوئی مخالفت کرے حکما نے کہا
ہان ایسا ہی ہوگا اور پیچھے کوئی مخالفت کرے پس کہا حکیم فرمانس نے کہ اے بادشاہ مین چاہتا ہون کہ ایک تصویر بنا کر رکھون مین
تیرے محل کے اوپر اور بناؤن مین اُس مین بزور حکمت کے ایک راہ اور رکھون مین اُسکے منھ کو قریب اور طرف تیری کنیسہ دیر بالیس کے
اور وہ کنیسہ بنایا گیا تھا واسطے بادشاہ کے اور نام اسکا دیر بالیس رکھا گیا تھا یعنی بیت العبادۃ اور بناؤن مین ایک دوسری تصویر
اور رکھون مین اُسکو اُس پہلی تصویر کے مقابلے مین اور ہو منھ اُسکا قریب اُس تصویر کے جو تیرے محل کے اوپر ہوگی پس جب ہوگا
وقت بعثت اُن نبی عربی کا تو پھیریگی ہر تصویر اپنے منھ کو اپنے مقابل کیطرف سے اور جب مبعوث ہونگے وہ نبی تو گر پڑیگی اپنے منھ کے بل وہ
تصویر جو کنیسے کے اوپر ہوگی اور جان تو اے بادشاہ کہ یہ مقام جگہ عبادت اُن قوم کا ہوگا جو تبعیت اُن نبی کی کرینگے اور اُنھین کے سبب سے
قیام اُنکی شرع کا ہوگا پس انعام دیا اُنکو بادشاہ نے اور شروع کیا اُنھون نے بنانا تصویرون کا جیسا کہ ہمنے بیان کیا پس جب مبعوث
ہوے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھیر لیا ہر تصویر نے اپنے منھ کو اپنے مقابل سے اور گر پڑی وہ تصویر بھی جو کنیسے کے اوپر تھی اپنے منھ کے بل اور اب
بجاے اس کنیسے کے جامع مسجد ہے اور وہ تصویر جو محل کے اوپر تھی پس پھر گیا منھ اُسکا اُسکی جانب مقابل کیطرف سے اور ہمیشہ قائم رہی وہ اپنی
جگہ پر تا اینکہ داخل ہوے عمرو بن العاص قصر شمع مین پس سُنا لوگون نے اُس تصویر سے ایک بڑی آواز دہشت ناک کو پھر گر پڑی وہ
اپنے منھ کے بل پس جنبش مین آگیا بادشاہ اور ارباب دولت اُسکے اور دہل گئے دل سب کے تب کہا اُن لوگون نے زبان قبطی مین کہ
نہین گر پڑی یہ تصویر وقت داخل ہونے اس مرد کے مگر بسبب کسی بڑے کام کے اور بیشک یہی شخص کھو دیگا جڑ ہماری دولت کی اور
مالک ہو جائیگا ہمارے شہرون کا راوی نے بیان کیا ہے کہ جسوقت داخل ہوے عمرو بن العاص بادشاہ کے یہان اور دیکھا بجانب
اُسکی حشمت اور ارباب دولت کے جسمین وہ لوگ تھے زینت ظاہری سے تحیت ادا کی اُنھون نے بادشاہ کی اور بیٹھ گئے سامنے

اُسکے اور رکھ لیا تلوار کو اپنے زانو پر اور دیکھا بجانب محل کے کہ آراستہ تھا چاندی سونے سے اور جڑا تھا رنگا رنگ نگینوں سے تمام محل اُنکا
پس پڑھا اُنھون نے کلام اللہ تعالیٰ کا لولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ لجعلنا لمن یکفر بالرحمٰن لبیوتھم سقفا من فضۃ و
معارج علیھا یظھرون ولبیوتھم ابوابا وسررا علیھا یتکئون وزخرفا وان کل ذلک لما متاع الحیوۃ الدنیا والاٰخرۃ عند ربک للمتقین
پھر کہا اُنھون نے کہ اُٹھائے جاؤگے تم ننگے بدن ننگے پاؤن پھر پڑھی یہ آیت کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین
قسم ہے خدا کی ہر آئینہ پوچھے جاؤگے قیامت کے دن اُس چیز سے جو تم کرتے ہو پس ڈرو تم اللہ سے جسکی طرف تمھاری بازگشت ہے اور
جانو تم اس بات کو کہ دنیا گھر زوال اور فنا کا ہے اور آخرت گھر بقا کا ہے آیا نہین سُنا تھا اُس چیز کو جسپر تھے تمھارے نبی عیسیٰ علیہ السلام
پرہیزگاری سے لباس اُنکا بالون کا تھا اور بچھونا اُنکا پیٹھ کا تھا چراغ اُنکا ماہتاب تھا اور سُنا ہے ہمنے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وحی کی بجانب اپنے نبی عیسیٰ کے یا عیسیٰ رحم علی نفسک فی العثرات وعابتھا فی
الخلوات وسارع الی الصلوٰۃ واستغل الحسنات وتجنب السیأت وابک علی نفسک بکاء من ودع الاھل والاولاد واضح
وحیدا فی البلاد وکن یقظانا اذا نامت العیون خوفا من امر لابد ان یکون پس جبکہ عیسیٰ جو روح اللہ اور اُسکے
کلمے تھے ڈرائے گئے اس دھمکی سے تو بندہ مکلف اور ضعیف کی کیا حقیقت ہے اور جانو تم اس بات کو کہ اُنھون نے گھوارے مین
بات کی اور کہا کہ مین اللہ کا بندہ ہون پس جبکہ عیسیٰ نے اپنی عبدیت کا اقرار کیا تو تم لوگ کیونکر اعتقاد رکھتے ہو اُنکی نسبت ربوبیت
کا اور بیشک اللہ غالب اور بزرگ پاک ہے شرکت سے اور تنہا ہے ساتھ وحدانیت کے اور بزرگ ہے ساتھ الوہیت کے اور کیا
بزرگ ہے وہ شخص جسنے یہ کلام کیا ہے ما اتخذ اللہ من ولد ولا یشرک فی حکمہ احدا پاک ہے اللہ تعالیٰ دوستون اور اولاد
سے اور شرکت اور اضداد سے نہ اُسکے کوئی ہمنشین ہے نہ کوئی اُسکا بیٹا ہے نہ کوئی اُسکا شریک ہے اور نہ کوئی وزیر ہے نہ اُسکے پہلے
ہونے کی ابتدا ہے اور نہ اُسکے پیچھے ہونے کی انتہا ہے کوئی جگہ اور مکان اُسکو نہین گھیرے ہے لیکن وہ ہر جگہ اور مکان مین بغیر حلول
کے موجود ہے نہ اُسکے جسم ہے جو بوسہ کیا جائے اور نہ جوہر ہے جو حس کیا جائے کوئی شخص اُسکی تعریف ساتھ حرکت اور سکون اور
نفع اور نقصان کے نہین کرتا ہے بعد اُسکے پڑھی اُنھون نے یہ آیت شریف ان کل من فی السموات والارض الا اتی الرحمٰن
عبدا لقد احصاھم وعدھم عدا وکلھم اتیہ یوم القیمۃ فرد ابلیس بعد اس گفتگو کے ارسطولیس بادشاہ نے
کہا کہ یہ بات تمھارے نزدیک بھی صحیح ہو چکی کہ مسیح نے گھوارے مین بات کی تھی عمرو بن العاص نے کہا ہان بادشاہ نے
کہا کہ یہ ایک فضیلت تھی مخصوص عیسیٰ علیہ السلام کو جمیع انبیا پر عمرو بن العاص نے کہا کہ اُنکے سوا اورون نے بھی کلام
کیا ہے بادشاہ نے کہا کہ سوائے اُنکے اور کسنے کلام کیا ہے اُنھون نے کہا کہ ساتھی جریج اور ساتھی اخدود نے کلام کیا ہے بادشاہ
نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہے عمرو بن العاص نے کہا کہ بنی اسرائیل مین جریج نام ایک شخص تھا ایک دن وہ اپنے صومعے
مین نماز پڑھتا تھا کہ آئی ماں اُسکی اور بُلانے لگی اُسکو اپنے پاس اُسنے کہا کہ اے پروردگار مین نماز پڑھتا ہون اور ماں

بلاتی ہی پھر مشغول رہا وہ اپنی نماز مین اور کچھ جواب نہ دیا اُسکو تب اُسکی مان چلی گئی پس جب دوسرا دن ہوا پھر آئی
مان اُسکی اور اُسدن بھی وہی حال گذرا تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا تب اُسکی مان نے کہا کہ ای اللہ میرے نہ موتا
دے اُسکو تا اینکہ دیکھے وہ چیزہائے منحوس کو راوی کہتا ہی کہ بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا تذکرہ ہونے لگا اور اس
زمانے مین بنی اسرائیل مین ایک عورت زانیہ فاحشہ تھی جسکے حسن کا شہرہ مثالون مین زبان زد تھا اُسنے لوگون سے کہا کہ اگر تم
چاہو تو مین اِس شخص کی آزمائش کرون پس گئی وہ عورت پاس جریج کے اور پیش کیا اپنے تئین اُسکے سامنے مگر اُسنے
کچھ التفات نہ کیا وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کے صومعے کے نیچے رہتا تھا اور اُس سے مرتکب فعل شنیعہ کی ہو کر
حاملہ ہوئی پس جب جنی وہ بیان کیا اُسنے کہ یہ لڑکا جریج کا ہی پس آئے وہ لوگ جریج کے پاس اور اُتارا اُسکو اُسکے
صومعے سے مارتے ہوے جریج نے کہا کہ تم لوگون کا کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ تو نے اس عورت فاحشہ کے ساتھ زنا کی
ہی کہ اُسکے ایک لڑکا تجھسے پیدا ہوا اُسنے کہا کہ تم اُس لڑکے کو میرے پاس لے آؤ پس لے آئے وہ لوگ لڑکے کو جریج نے کہا کہ ٹھہراؤ اُسکو تا اینکہ
نماز پڑھ لون مین پس ٹھہرایا لوگون نے اُسکو تب جریج نے نماز پڑھ کر دعا مانگی پس جب نماز اور دعا سے فارغ ہوا لڑکے کے پاس
آکر اپنے ہاتھ کو اُسکے پیٹ مین چبھویا اور کہا کہ ای لڑکے کون شخص تیرا باپ ہی لڑکے نے کہا کہ فلان چرواہا میرا باپ ہی پس بنی اسرائیل
نے جریج کی بہت تعظیم کی اور مبارک جانا اُسکو اور کہا کہ ہم تیرے صومعے کو سونے چاندی سے بنا دیوین اُسنے کہا نہین بلکہ
مٹی سے اُسکو بنا دو جیسا کہ وہ تھا پس ایسا ہی کیا اُنھون نے پھر عمرو بن العاص رض نے کہا کہ دوسرا قصہ یہ ہی کہ بنی اسرائیل مین
ایک عورت بیٹھی تھی اور اُسکی گود مین ایک لڑکا دودھ پی رہا تھا کہ اُسی وقت ایک مرد سوار خوبصورت رودار اُدھر ہو کر نکلا
لڑکے کی مان نے کہا کہ ای اللہ میرے لڑکے کو تو مثل اُسکے کردے پس چھوڑ دین لڑکے نے چھاتیان اپنی مان کی اور کہا کہ ای
میرے اللہ نکر نا تو مجکو مثل اُسکے یہ کہکر دودھ پینے مین مشغول ہوا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی اس حدیث کے بعد روایت
حدیث کے کہتے تھے کہ گویا مین اُسوقت دیکھتا ہون بجانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در آنحالیکہ آپ بیان فرماتے ہین
کیفیت دودھ پینے اُس لڑکے کی اپنے کلمے کی اُنگلی کو دہن مبارک مین رکھکر اور چوستے ہین اُسکو صلے اللہ علیہ وآلہ قد حسنہ و جمالہ
پھر عمرو بن العاص رض نے کہا کہ نکلی اُس لڑکے کی مان کی طرف ایک لڑکی اور اُسکے ساتھ بہت سے آدمی اُسکو مارتے تھے اور
کہتے تھے کہ زنا اور چوری کی تو نے اور وہ لڑکی کہتی تھی حسبنا اللہ ونعم الوکیل یہ حال دیکھ لڑکے کی مان نے کہا کہ ای اللہ تو
میرے لڑکے کو مثل اِسکے نہ کرنا تب لڑکے نے اپنی مان کی چھاتیان چھوڑ دین اور کہا کہ ای اللہ تو مجکو مثل اُسکے کرنا پس اُسوقت لڑکے کی
مان نے اُس سے کہا کہ نکلا ایک خوبصورت مرد پس دعا مانگی مین نے کہ ای اللہ میرے بیٹے کو مثل اسکے کرنا پس تو کہتا ہی کہ
ای اللہ مجکو تو مثل اُسکے نہ کرنا بعد اُسکے نکلی ایک لڑکی اُس حالت سے کہ لوگ اُسکو مارتے ہین اور کہتے ہین کہ چوری اور زنا
کی تو نے مین نے دعا کی کہ ای اللہ میرے بیٹے کو مثل اُسکے نہ کرنا پس کہا تو نے کہ ای اللہ تو مجکو مثل اُسکے کرنا لڑکے نے کہا ہان
سچ ہی وہ مرد ظالم اور سرکش تھا مین نے کہا کہ ای اللہ مجکو مثل اسکے نکر اور اس لڑکی نے نہ زنا کی تھی اور نہ چوری تین نے

کہا کہ ای اللہ مجکو مثل اُسکے کرنا انتہی تب ارسطولیس نے کہا کہ ای برادر عربی آیا اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی کو سوائے زبان عربی کے ساتھ اور زبان کے کبھی گویا کیا تھا عمرو بن العاص نے کہا نہین اور خبر دی ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب بزرگ مین اسطرح سے وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه لیبین لهم فیضل الله من یشاء ویهدی من یشاء ارسطولیس نے کہا کہ آیا بھیجا اللہ تعالیٰ نے کوئی اور نبی عربی سوائے تمھارے نبی کے عمرو بن العاص نے کہا ہان ہود اور صالح اور شعیب اور محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بادشاہ کے وزیر نے عمرو بن العاص سے کہا کہ کیا کہتے ہو تم ستارون اور اُنکی تاثیر کے بارے مین اور وہ وزیر حکیم تھا اور نام اُسکا قبطس تھا جسکے معنی بحر العلوم ہین اور وہ راہب دیر عدس کا تھا پس جب ارسطولیس تخت پر بیٹھا تھا بجاے مقوقس کے طلب کیا تھا اُسکو دیر سے اور مقرر کیا تھا وزیر اپنا اور تھا وہ بڑا جاننے والا علم حکمت اور نجوم کا عمرو بن العاص نے کہا کہ ستارون کے واسطے نہ کوئی تاثیر ہی اور نہ کوئی حکم ہی اسواسطے کہ وہ محکوم ہین اُن سے خدمت لیجاتی ہی کوئی حکم اور اختیار اُنکو نہ اپنے اور نہ غیر کے اُمور مین ہی ولیکن ضرور ہی ہمکو شناخت اور معرفت منازل کی اسواسطے کہ ضرور ہی ماہتاب کے واسطے کوئی ایسی جگہ اور منزل جسکی طرف وہ جاتا ہی اور تحقیق خبر دی ہی ہمکو اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اپنی کتاب بزرگ مین والقمر قدرناه منازل حتی عاد کالعرجون القدیم اور منزلین وہی بارہ برج ہین حمل اور ثور اور جوزا اور سرطان اور اسد اور سنبلہ اور میزان اور عقرب اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت اور ستارے سات ہین زحل اور مشتری اور مریخ اور قمر اور شمس اور زہرہ اور عطارد پس جو شخص کہ قائل ہوا ساتھ قطع اور تاثیرات کے پس نکلگیا وہ ہماری ملت سے اور معنی قطع اور تاثیر کے یہ ہین کہ ستارہ جسوقت قطع کریگا ساتھ تاثیر کے تو ضرور پانی برسے گا پس ہوگی گرانی اور ارزانی اور یہ علم ایسا ہی کہ نہین خاص کیا اُسکے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کسی کو اپنی خلق سے مگر یہ کہ ستارہ جسوقت نزدیک دوسرے ستارے کے ہوگا تو یہ امر باعث احتراق وانعکاس کا ہوگا پس صاحب اس ستارے کو انعکاس پہونچے گا اور یہ بات ہوتی ہی اور نہین بھی ہوتی ہی اور اسیواسطے فرمایا ہی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من صدق کاهنا او منجما فقد کفر بما جاء به ابو القاسم محمد اور بھی فرمایا ہی اذا اشتاهت مافیه یعنی سحابه فتلك حذفة اور اسی طرح پر برق بھی ہی جسوقت چمکی بجانب یمن کے تو کہتے ہین هذا برق خلب یعنی پانی نہ برسے اور اسواسطے فرمایا ہی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصبح من الناس مومن وکافر فمن قال برحمة الله مطرنا فهو مؤمن بالله کافر بالکواکب ومن قال بالکواکب مطرنا فهو کافر بالله ومومن بالکواکب بعد اُسکے پڑھی عمرو بن العاص نے یہ آیت ان الله عنده علم الساعة وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان الله علیم خبیر پس جب سنا قبطس وزیر نے کلام عمرو بن العاص کا اور دیکھا اُنکی فصاحت بیانی کو کہا اُسنے زبان قبطی مین بادشاہ سے کہ ای بادشاہ تحقیق یہ بدوی فصیح زبان ہی اور

مضبوط ہی دل کا اور میری دانست مین یہی شخص میشیر و عرب کا اور مالک اُس لشکر کا ہی جو ہمارے یہان آیا پس اگر قبضہ کرلیوین ہم اُس پر تو بھاگ جائینگے ساتھی اُسکے اور چلے جائینگے وہ لوگ ہمارے یہان سے **راوی** کہتا ہی کہ دروان غلام عمرو بن العاص کا سُنتا تھا گفتگو وزیر کی بادشاہ سے پس کہا بادشاہ نے وزیر سے کہ نہین جائز اور سزاوار ہی ہمکو کہ غدر کرین ہم ایلچی کے ساتھ خصوصًا اس حالت مین کہ جب ہمنے خود بلایا ہو پس اُسی وقت دروان نے عمرو بن العاص سے کہا کہ کیا ہی مجکو جو مین تمکو دہشت ناک دیکھتا ہون آیا گمان کرتے ہو تم کہ ارسطولیس بادشاہ تمپر قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہی حالانکہ تم اُسکی امان مین ہو وہ ایسا نکرے گا پس جب سُنا عمرو بن العاص نے کلام دروان کا جان لیا اُنھون نے مطلب اُسکے مشورے کا اور بچان گئے کہ وہ ڈراتا ہی اُنکو تب بیدار اور ہوشیار کیا اُنھون نے اپنے دل کو پس کہا ارسطولیس بادشاہ نے کہ ای برادر عربی کیا چیز چاہتے ہو تم لوگ ہمسے تا اینکہ ہمارے یہان آکر اُترے ہو تم ہماری زمین مین اور ہم قوت اور طاقت اور دبدبے کے لوگ ہین اور نہین قصد کیا ہماری طرف کسی نے بادشاہون سے مگر یہ کہ پھرا وہ ساتھ زبانکاری کے اور نوبت اور رجاہ کا لشکر ہماری کمک کریگا اور مین نے اُنکو بلایا ہی گویا کہ تم اُنکے سامنے ہو اور وہ متوجہ ہوے ہین میری طرف کو عمرو بن العاص نے کہا کہ ہم ایسی قوم ہین کہ نہین ڈرتے ہین لشکرون کو اگرچہ وہ بہت ہون پس نہ ڈراؤ تم لوگ ہم کو اسواسطے کہ اللہ پاک اور برتر نے وعدہ کیا ہی ہمسے مدد کا زبان مبارک ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور یہی مضمون نازل کیا ہی اپنی کتاب بزرگ مین اور فرمایا ہی ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون ۵ اور ہم بلاتے ہین تم کو بجانب اس بات کے کہ کہو تم لوگ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس اگر انکار کروگے تم لوگ اس بات سے تو غالب ہوگی تمپر بدبختی پس ادا کرنا ہوگا تمکو جزیہ درحالیکہ تم ذلیل ہوگے اور اگر اس سے بھی انکار کروگے تو حکم کرو تم لڑائی کا اللہ سے پس جب سُنی بادشاہ نے یہ بات عمرو بن العاص کی کہا اُسنے کہ ای برادر عربی جانو تم اس بات کو کہ نہین ممکن ہی ہمسے یہ امر کہ کرین ہم کوئی کام بغیر صلاح اور مشورے بادشاہ مقوقس کے اور اب وہ خلوتخانہ مین ہی جو مقرر کیا ہی اُسنے اپنے واسطے رمضان کے مہینے مین لیکن جب گذریگا مہینا رمضان کا اور بادشاہ نکلے گا تو کام کریگا وہ اپنی راے سے لیکن ای برادر عربی میرے گمان مین تمھارے ساتھیون مین کوئی شخص مثل تمھارے تیز زبان اور مستقل اور مضبوط دل کا نہین ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ مین گونگا ہون بہ نسبت اپنے ساتھیون کے اور بعض اُنمین ایسے ہین کہ اگر کلام کرے تو ای بادشاہ اُنسے تو جانے کہ قیاس میرا اُن پر نہین ہوسکتا ہی بادشاہ نے کہا کہ یہ بات محالات سے ہی کہ تمھارے ساتھیون مین مثل تمھارا ہو عمرو بن العاص نے کہا ہان ای بادشاہ اور اگر تو چاہتا ہی تو بلاؤن مین تیرے سامنے دس آدمیون کو اُنمین سے تاکہ جانے تو صحت میرے کلام کی بادشاہ نے کہا کرو تم اس کام کو پھر اُسنے اپنے وزیر سے زبان قبطی مین کہا کہ جس وقت منظور ہوا ہم کو کہ اس شخص کو قید کرلین تو قید کرنا دس شخصون کا بہتر ہی پھر عمرو بن العاص سے کہا کہ بھیجو تم اُنکے پاس کسی کو تاکہ نے آوے اُنکو اُنھون نے کہا کہ ای بادشاہ وہ لوگ قاصد کے

بلانے سے نہ آوینگے پس اگر تو چاہتا ہی تو خود مین جاؤن اور لے آؤن اُنکو بادشاہ نے کہا کہ ایسا ہی کرو پس اُٹھ کھڑے
ہوے عمرو بن العاص اور نکل کر جلدی سے سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اُس حالت مین کہ اُنکو اپنے بچنے کا یقین نہ تھا اور چلے
اور غلام اُنکا دروان آگے آگے تھا تا اینکہ نکل کر باہر ہوے مصر سے اور جب چلے گئے عمرو بن العاص اور غلام اُنکا بادشاہ نے
اپنے وزیر سے کہا کہ قسم ہی مجکو اپنے دین کی اگر لے آئے گا یہ شخص اپنے ساتھیون کو تو سب کو مین قتل کرونگا راوی نے بیان
کیا ہی کہ جب نکلے عمرو بن العاص مع اپنے غلام کے آگاہ کیا اُنکو دروان نے اس بات سے جو سُنی تھی اُسنے وزیر سے
کہ وہ کہتا تھا بادشاہ سے اُنکے قید کرنے کو عمرو بن العاص نے کہا کہ قسم ہی اللہ کی مین نہ پھرونگا ایسی بات کی طرف
قسم ہی خدا کی اے دروان مین تیرے ساتھ اُسکے عوض مین نیکی کرونگا کہ عوض نیکی کا نیکی ہی اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ
پہونچے اپنے لشکر مین پس جب دیکھا اُنکو مسلمانون نے کہ آتے ہین جلد چلے سب لوگ واسطے اُنکی ملاقات کے اور سلام
کرکے مبارکباد دی اُنکو اُنکی سلامتی کی اور کہا کہ اے سردار تحقیق بڑے ہوے گمان سبھون کے بہ نسبت تمھارے اس لیے
کہ دیر کی تمنے تب عمرو بن العاص نے بیان کیا سبھون سے وہ امر جو گذرا تھا اُنپر بادشاہ کی طرف سے کہ کیونکر ارادہ کیا تھا
اُنکے قید کرنے کا اور آگاہ کرنا دروان کا اُنکو اُس حال سے اور بیان کی یہ بات کہ نہ نجات پاتے وہ اگر نہ ذمہ دار ہوتے
بادشاہ سے وہ لانے دس آدمیون کے اپنے ساتھیون سے پس متعجب ہوے سب لوگ اور شکر کیا اللہ تعالی کا اُنکی سلامتی
اور رہائی پر قبطیون کے ہاتھ سے اور رکاتی اُٹھون نے وہ رات پھر جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑہائی عمرو بن العاص نے
مسلمانون کو اور جب نماز سے فارغ ہوے حکم کیا مسلمانون کو درستی سامان اور ہتھیارون اور سوار ہونے کا لڑائی پر
کہ اُسیوقت ایلچی ارسطولیس بادشاہ کا کھڑا تھا کنارہ خندق پر اور کہتا تھا کہ اے گروہ عرب کے ارسطولیس بادشاہ منتظر ہی
تمھارے ایلچی کا مع اُسکے دس ساتھیون کے پس خبر دی لوگون نے عمرو بن العاص کو اس بات کی اُٹھون نے سامنے آکر
کہا کہ اے شخص بیشک غدر اور فریب ہلاک کرتا ہی اُسکو جو غدر کرتا ہی اور باغی پر گھومتے ہین دائرے ہزیمت کے بُرا ہو تیرا
طلب کیا تیرے مالک نے ایلچی کو پس جب گیا مین اُسکے پاس چاہا اُسنے مجکو قید کرنا اور ایسا ایسا کچھ کہا بُرا ہو تیرا کون
شخص بچا سکتا ہی تجکو جسوقت کہ ارادہ کرین ہم تیرے مار ڈالنے کا ولیکن ہم ایسا نہ کرینگے اسواسطے کہ ہم لوگ وفا کرتے ہین
وعدے کو اور نہین توڑتے ہین ہم عہد و پیمان کو لوٹ جا تو اپنے مالک کے پاس اور کہہ اُس سے کہ سُنا مین نے جو کلام کیا
اُسنے اپنے وزیر سے دربارہ میرے قید کرنے کے اور بیشک نجات دی مجکو اللہ تعالی نے اُسکے مکر سے اور اب کبھی مین اُسکے
پاس نجاؤنگا راوی نے بیان کیا ہی کہ اسطرح تھا ماجرا عمرو بن العاص کا ساتھ ارسطولیس بن مقوقس بادشاہ مصر کے
اور بعد اس معاملے کے جب پیش آتا کوئی امر عمرو بن العاص کو اور چاہتے تھے وہ حلف کرنے کو تو کہتے تھے کہ قسم ہی اُسکی جسنے
نجات دی مجکو قبطیون کے بادشاہ سے راوی کہتا ہی کہ پھر گیا قاصد بجانب ارسطولیس کے اور بیان کیا اُس سے مقول
عمرو بن العاص کا پس جانا اُسنے کہ جان گئے وہ اس رائے کو جبکہ بیان کیا تھا وزیر نے اُس سے پھر کہا اُسنے وزیر سے کہ

کہان سے جانتا ہی یہ شخص ہماری زبان کو حالانکہ وہ بدوی ہی وزیر نے کہا گمان کرتا ہون مین کہ جو شخص ساتھ اُنکے تھا وہ جانتا تھا ہماری زبان کو پس ڈرایا اُسنے اپنے ساتھی کو ہمسے بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ کیا رائے ہی تیری ان عرب کے بارے مین اور بیشک یہ قوم ہشیار اور بیدار ہین اپنی جانون پر پس کوئی شخص مکر اور فریب سے اُن تک نہ پہونچے گا وزیر نے کہا کہ معلوم ہوا ہی مجکو یہ امر کہ اس قوم کے واسطے ایک ایسا دن ہی کہ تعظیم کرتے ہین وہ اُسکی اور وہ دن جمعے کا ہی جسطرح کہ تعظیم کرتے ہین ہم لوگ اتوار کی اور میری رائے یہ ہی کہ گاڑا بٹھلاؤن اُنکے واسطے قریب جبل مقطم کے پس جب شروع کرین قوم اپنی نماز کو نکلے گا ڑا اُنپر اور رکھے تلوارون کو اُنمین پس نہ بچے گا کوئی شخص اُنمین کا پس بہتر جانا بادشاہ نے اُسکی رائے کو اور توقف کیا بانتظار آنے دن جمعے کے تاکہ بٹھلاوے اُنکے واسطے گاڑے کو جسطرح سے کہ وزیر نے بیان کیا تھا **راوی** نے بیان کیا ہی کہ جب رہائی پائی سردار عمرو بن العاص نے بادشاہ قبطیون کے ہاتھ سے اُس دن تو دوسرے دن اُسکے بلایا اُنھون نے عبداللہ یوقنا کو اور کہا اُنسے کہ اے عبداللہ جانو تم اس بات کو کہ اس قوم نے تاخیر کی ہی لڑائی مین اور ہم مقیم اور منتظر اُنکی لڑائی کے ہین اور اب ہمارے پاس نہ کھانا رہا ہی نہ دانہ چارہ جو ہم کو اور ہمارے جانورون کو کفایت کرے پس جاؤ تم مع اپنے لشکر اور بنی عم کے بجانب دیہات کے اور مول لو تم توشے اور دانے چارے کو جو کافی ہو ہمارے اور ہمارے جانورون کے واسطے ان ایام مین یوقنا نے کہا کہ بجو شی اور اطاعت مجکو منظور ہی پھر سوار ہوے یوقنا مع اپنے بنی عم اور لشکر کے اور اُس دن وہ چار ہزار سوار تھے اور ساتھ لیا اُنھون نے نوکرون اور غلامون اور خچرون کو اور روانہ ہوے وہ سب ایک ہی ساتھ بہ طلب جوف کے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ مل گئے تھے مسلمانون مین کچھ لوگ جاسوس قبط کے اور سُن لیا اُنھون نے اُس مشورے کو جو مسلمانون نے آپس مین کیا تھا در باب اپنے جانے کے بجانب جوف کے واسطے لانے رسد کے پس گئے وہ لوگ بجانب ارسطولیس کے اور آگاہ کیا اُسکو اس بات سے پس خوش ہوا وہ اور توقف کیا اُسنے بانتظار آنے دن جمعہ کے اور جب ہوا دن پنجشنبے کا بُلایا ارسطولیس نے اپنے چچازاد بھائی کو جس کا نام ماسیوس تھا اور وہ کل لشکر کا سردار تھا پس چار ہزار سوار کو لشکر مصر سے منتخب کرکے اُسکے ساتھ کیا مطابق شمار ہمراہیان یوقنا کے اور حکم کیا اُسکو ساتھ لینے جانورون اور خچرون کا جنپر بوجھ اور رسد اور دانہ چارہ اُنکے گھوڑون کا بھی ہو تاکہ نہ شبہہ کرے کوئی شخص اس امر کا کہ یہ وہ مسلمان نہین ہین جو رسد لینے کو گئے تھے اور کہا کہ جاتو رات کو اور گاڑے مین بٹھلادے لوگون کو پیچھے جبل مقطم کے اور کچھ لوگ بطور نگاہبانی کے مقرر کرتا کہ دیکھتے رہین وہ بجانب مسلمانون کے پس جب مشغول ہون وہ لوگ نماز مین آگاہ کرین وہ لوگ تم کو اُنکے حال سے پس نکلو تم مسلمانون پر اور جانور اور خچر وغیرہ تمھارے ساتھ ہون اسلیے کہ مسلمان اُنکو دیکھ کر شبہہ مین نہ پڑین تمھاری نسبت جب کہ نکلو تم اور متوجہ ہوا اُنکی طرف **راوی** کہتا ہی کہ روانہ ہوا ماسیوس رات کو مع اپنے لشکر کے بجانب پشت جبل مقطم کے اور چھپ رہا وہان اور بندوبست کیا اُسنے اپنے کام کا جیسا کہ حکم کیا تھا اُسکو بادشاہ نے اور مقرر کیا نگاہبانون کو بجانب فارمود انکے **راوی** نے بسلسلۂ راویون کے

۱۲ اگست ۱۹۰۷ء

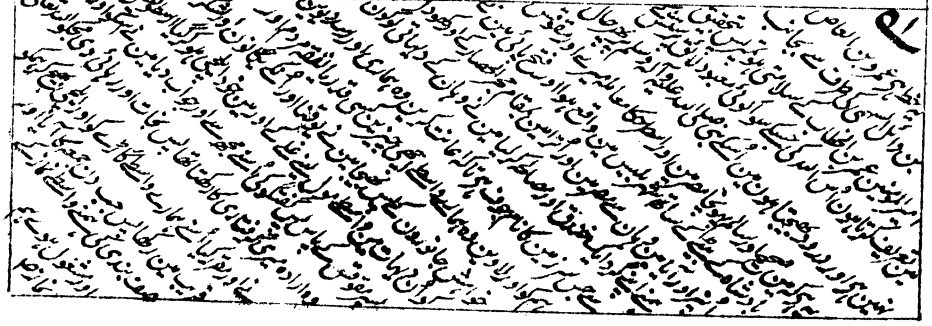
بیان کیا ہی کہ اسطرح پر بندوبست کیا بادشاہ قبط ارسطولیس نے مسلمانون کے واسطے اور بٹھلایا اُسنے گاڑے کو ناحیہ حراسے ٹیلہ نورتک اور اب وہان مسجد موسیٰ ہی اور باقی رہے کچھ لوگ پہاڑ مقطم کی پشت پر اور درمیان پہاڑ اور مقام حجر الحصا کے نصف لیل سے کم مسافت تھی اور رات گذرانی قوم نے گاڑے مین اور مسلمانون کو کچھ اس امر کی خبر نہ تھی پس جب صبح ہوئی اور ہوا دن جمعہ کا اور آفتاب بلند ہوا اور قریب ہوا وقت نماز کا اور جمع کیا مسلمانون نے چارجامے اور شلیطے جانورون اور اونٹون کے اور تلے اوپر رکھا اُنکو واسطے خطبہ پڑھنے کے اور جمع ہوے سب لوگ واسطے نماز کے اور وہ مکر اور فریب اپنے دشمن سے بیخبر تھے اور عمرو بن العاص باتین کرتے تھے مسلمانون سے لڑائی کی اور ترغیب دیتے تھے سبکو جہاد کی تا اینکہ اذان کہی مسلمانون کے موذنون نے پس جب اذان سے فراغت ہوئی چڑھ گئے عمرو بن العاص اُن شلیطون پر اور اچھا خطبہ پڑھا اور بیان کین اُسمین بزرگیان جہاد کی اور وہ چیز جو مقرر کی ہی اللہ تعالیٰ نے واسطے مجاہدین کے اجر اور ثواب سے اور پڑھی اخیر مین یہ آیت یا ایھا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ ورسولہ و تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ۔ پھر بیان کین بزرگیان جہاد اور ماہ رمضان کی راوی نے بسلسلۂ راویون کے شداد ابن اوس سے بیان کیا ہی کہا شداد نے کہ ہم لوگ جمع تھے واسطے نماز کے جمعے کے دن اور عمرو بن العاص بیان کرتے تھے ہم لوگون سے معاملہ لڑائی کو ہمارے دشمن سے اور ذکر کرتے تھے بزرگیان جہاد کی اور ترغیب دیتے تھے ہمکو اُسپر ہملوگون نے کہا کہ اے سردار کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو ہمارے دشمن کی لڑائی سے اُنھون نے کہا کہ قسم ہی اللہ کی نہین باز رہا ہون مین لڑائی سے بسبب بے صبری اور خوف کے ولیکن جانتے ہو تم لوگ قصہ اس بادشاہ مقوقس اور اُسکی دانشمندی کا اور وہ مقر ہی رسالت ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اب وہ اپنے اُس خلوت خانے مین ہی جو بنایا ہی اُسنے اپنے واسطے مہینے رمضان مین اور اس مہینے کے پانچ دن باقی رہ گئے ہین پھر نکلے گا وہ اور اپنے تخت بادشاہت پر جلوس کریگا تب بھیجین گے ہم اُسکے پاس ایک ایلچی اپنا اور دیکھین گے ہم کہ وہ کیا جواب دیگا صلح اور لڑائی سے شداد بن اوس کہتے ہین کہ ہم سب سُن رہے تھے باتین عمرو بن العاص کی کہ اُسی وقت آیا ایلچی ارسطولیس یعنی کا اور خندق کے کنارے پر ٹھہر کر اجازت آنے کی مانگی عمرو بن العاص نے اجازت دی اُسکو اور چکر کھا کر آیا وہ زمین ہموار کی طرف سے اسواسطے کہ تھی خندق گرد مصر اور اُسکے درون کے قریب جبل مقطم کے پس جب آیا وہ سامنے عمرو بن العاص کے سلام کیا اُنکو اور کہا کہ اے سردار عرب کے بادشاہ کے ولیعہد نے تمکو سلام کہا ہی اور یہ پیغام دیا ہی کہ مین طاقت اور قدرت نہین رکھتا ہون کسی کام کرنے کی صلح اور لڑائی سے بغیر حکم بادشاہ کے اور اُسکو جانتے ہو تم کہ خلوت مین ہی اور باقی رہے ہین اُسکے نکلنے کو پانچ دن بعد اُسکے بیٹھیگا وہ اپنے تخت بادشاہت پر اور بندوبست کریگا اپنی رعیت کا جیسا وہ چاہیگا عمرو بن العاص نے کہا کہ منظور کیا ہمنے اس بات کو اور اگر نہوتا بادشاہ اس حالت مین اور وہ امر جو معلوم ہی ہمکو اُسکے یقین سے نسبت

اقرار نبوت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو نہ چھوڑتے اور نہ مہلت دیتے ہم تمکو ایک دم کی والسلام تب ایلچی چلا گیا
راوی کہتا ہی کہ نہین بھیجا تھا ارسطولیس ابلیس نے قاصد کو اُس وقت مگر اس غرض سے کہ خوش اور مطمئن ہو جائین دل
مسلمانون کے تاکہ جاری کرے اللہ تعالیٰ اُس کام کو جو ہونے والا تھا پس بعد چلے جانے قاصد کے اذان کہی موذن نے
اور خطبہ پڑھا عمرو بن العاص رض نے اور ڈرایا لوگون کو دوزخ کی آگ سے اور ترغیب دی بجانب جہاد کے اور اشتیاق
دلایا جنت کا پس جب فارغ ہوے وہ خطبے سے کھڑے ہوے واسطے نماز کے اور مسلمانون نے حکم کیا تھا غلامون کو اس
بات کا کہ دیکھتے رہین وہ بجانب شہر مصر کے بخوف دشمن کے اس بات سے کہ ناگہان آپڑین وہ حالت نماز مین شداد
کہتے ہین کہ ہمنے نہین دیکھا تھا کسی کو اہل مصر سے جو ظاہر اور معلوم ہوتا نہ کوئی سوار نہ کوئی پیدل پس درست کیا ہمنے
صفون کو اور برابر ہوے ہم پیچھے عمرو بن العاص کے واسطے نماز کے اور ہمکو کوئی دشمن نہین نظر آیا جس سے ہم ڈرتے پس جب
پیش امام ہوے عمرو بن العاص ہمارے اور سبھون نے اُنکے پیچھے نیت باندھی اور پہلی رکعت پڑھ کر عمرو بن العاص نے رکوع کیا
اور رکوع مین گئے ہم سب اُنکے ساتھ اور بعد رکوع کے قصد سجدے کا کیا کہ اُسیوقت ظاہر ہوے اونٹ اور خچر بوجھ کے لدے ہوے
اور لشکر اُنکے پیچھے تھا اور وہ سب وہی لوگ تھے جنکو گاڑے مین بٹھلایا تھا دشمن خدا ارسطولیس نے اور وہ ہم عدد ہمراہیان
یوقنا کے یعنی چار ہزار سوار تھے پس جب دیکھا اُنکی طرف ہمارے غلامون نے گمان کیا اُنھون نے کہ یہ لوگ ہمارے ساتھیون
مین سے ہین کہ رسد لیے آتے ہین پس خوش ہوے وہ اور کہا کہ آئے یوقنا اور ساتھی اُنکے اور اسی طرح چلے آتے تھے وہ تا اینکہ قریب
ہوے ہمسے بہ طرف زمین ہموار کے اور آملے ہم مین اُس حالت مین کہ ہم نماز مین تھے اور رکھا اُنھون نے تلوار کو ہم مین جب کہ
ہم سجدہ کرتے تھے دوسری رکعت مین سلمنے اللہ تعالیٰ کے اور تلوار برابر کاٹتی تھی مسلمانون کے گوشتون کو اور کوئی مسلمان
سجدے سے نہ اُٹھا اور نہ نماز کو چھوڑا اور تھا یہ حملہ اخیر صف مین اور اُس صف پر جو اُنکے قریب تھی اور اُنمین قوم یمن
اور بجیلہ کے اور کچھ لوگ وادی القریٰ اور طائف اور وادی نخلہ کے تھے عباد بن مصعب نے بیان کیا ہی کہ شہید ہوے
لوگ دونون صفون کے قبطیون کی تلوار سے اور ہمنے بھی ہلاکی کا یقین کیا اس لیے کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا جسنے نماز سے
منھ پھیرا ہو کہ دفعتہً آئے عبد اللہ یوقنا اور ساتھی اُنکے مع رسد کے پس دیکھا اُنھون نے ہماری طرف کو کہ تلوارین چمکتی ہین
پس زبون جانا یوقنا نے ہمارے معاملے کو اور پھینک دیا اُس چیز کو جو اُنکے سر پر تھی اور چلائے اپنے ساتھیون اور بنی تمیم مین
اور کہا قسم ہی اللہ کی مصیبت سخت مین پڑے ساتھی ہمارے آگاہ ہو کہ جو شخص باز رہیگا تم مین سے دشمن کے جہاد سے
اور نہ خرچ کریگا وہ اپنی جان کو خدا کی راہ مین تو مواخذہ کیا جائیگا اُس سے دن قیامت کے آگاہ ہو کہ بیشک دشمن
خدا نے فریب کیا ہمارے یارون کے ساتھ کہ گھیر لیا اُنکو اور تنگ پکڑا اور رکھا تلوار کو اُنمین اور احتیاط کرو تم لوگ
اس بات کی کہ رہائی پاوے انمین سے کوئی پھر حملہ کیا یوقنا اور اُنکے ساتھیون نے دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو پس
جب دیکھا قبطیون نے ناگہان در آئے مسلمانون کو اُٹھا لیا اُنھون نے تلوار کو نمازیون سے اور متوجہ ہوے وہ بجانب یوقنا

ف جب آپہنچے یوقنا چار ہزار سوار قبطیون کا مسلمانون کی جماعت پر جو نماز مین تھے اور مارڈالا اُنمین سے دو صفون کا اور اُسیوقت پہونچا یوقنا کا مع لشکر کے اور واقع ہوا لڑائی کا اور ہلاک اور قتل ہونا ان سب قبطیون کا ۱۲

اور اُنکے ساتھیون کے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ فارغ ہوے عمرو بن العاص نماز سے اور بہت جلد اپنے گھوڑے پر
سوار ہوے اور سب مسلمان بھی اپنے گھوڑون پر سوار ہوے اور بہت سخت حملہ کیا اُنھون نے دشمنان خدا پر اور گھیر لیا
اُنکو اور حائل ہوگئے اُنکے اور مصر کے بیچ مین اور رکھا اُنمین تلوار کو پس قسم ہی اللہ کی کہ نہین نجات پائی اُنمین سے کسی نے
گویا وہ چڑیان تھین کہ صیاد کے جال مین پھنسی تھین پس چھوڑا اُن سب کو مردہ زمین پر اور کسی مخبر نے بھی نجات نہین پائی
اور مارا گیا ماسیوس چچازاد بھائی بادشاہ ارسطولیس کا اور جب لڑائی ختم ہوچکی مبارکباد دی بعض مسلمانون نے
بعضون کو بسبب سلامتی کے اور شکر کیا اُنھون نے اللہ تعالیٰ کا اُس چیز پر جو عطا کیا مسلمانون کو فتح سے اور تعریف کی
یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی اور لے لیا قبطیون کے گھوڑون اور اُنکے ہتھیارون اور جانورون وغیرہ کو مع اُس رسد
کے جو بار کر لائے تھے اور ایک بڑی غنیمت ہاتھ لگی اور تعداد شہیدون کی چار سو چھتیس شمار کی گئی خاتمہ کیا انکا اللہ تعالیٰ نے
شہادت پر پس خاص لوگ انمین سے یہ ہین حمزہ[1] بن سالم[2] الیشکری اور ربیعہ[3] بن صابر السہمی اور مسیب[4] بن خویلد الیشکری اور نسیب[5] بن غالب
الیشکری اور نصر[6] الیشکری اور سائق[7] بن مزید العجلی اور مزید[8] بن سعید الیشکری اور خزام[9] بن عمرو العجلی اور قیس[10] بن ماجد التنوخی اور طلحہ
بن ثابت الخزرجی اور نصر[11] بن الاخیل مولی عیاض بن غانم الطائی اور تھے یہ بڑے چڑھنے والے گھوڑے پر اور نصر عبد مناۃ اسلمی چچازاد
بھائی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کامل[13] بن سعید بن غازم النجیبی اور مقدام[14] بن ساریۃ النجیبی اور سعید[15] بن مرشد الحضرمی اور
رفاعہ[16] بن مسروق اللبعی اور جعفر[17] بن وانیہ جو اپنی مان کی نسبت سے مشہور تھے اور ایک شخص قوم بنی عامر بن صعصعہ سے تھے اور
عروہ[18] بن شامل الثقفی اور نعمر[19] بن طاعن الزبیدی العامری اور عائش[20] بن سمرۃ العامری اور رافع[21] بن سہیل العامری اور عبد اللہ[22]
بن قامہر الکلابی اور مالک[23] بن نقیط العامری اور مکرم[24] بن غالب العامری اور معمر[25] بن خلیفۃ الداری اور ماجد[26] بن مرۃ الحزرجی
اور وہمان[27] ابن عوض بن مسلم العجلی اور طارق[28] بن سلمان السلمی اور لیانہ[29] بن طاغن العیسی اور ہیاج[30] بن عمرو التمیمی اور سالم[31] بن مفرج
التمیمی اور احوض[32] بن ربیع التمیمی اور یاسر[33] بن مفرج النبھانی اور بلال[34] بن خویلد الغطفانی اور ہجام[35] بن عتبۃ الغطفانی اور طوق[36] بن
حبیب الکلبی کل ساٹھ آدمی بزرگترین قوم کے تھے کہ خاتمہ کیا اُنکا اللہ تعالیٰ نے شہادت پر اور نماز پڑھی اُنپر عمرو بن العاص نے
ساتھ جماعت مسلمانون کے اور دفن کیا سب کو وہین بجانب پورب حجر الحصا کے اور قبرین اُنکی اس جگہ مشہور ہین اور رہینگی
دن قیامت تک **راوی** نے بیان کیا ہی کہ پہونچی ارسطولیس کو خبر مارے جانے اُسکے چچازاد بھائی اور چار ہزار سوار کی پس سخت
گذرا یہ معاملہ اُسپر اور یقین کیا اُسنے اپنی زوال سلطنت کا اور بلایا اُسنے اپنے بطارقہ اور ارباب دولت کو اور مشورہ کیا اُنسے
اس امر مین اُن لوگون نے کہا کہ ای بادشاہ جانتا ہی تو اس بات کو کہ دنیا ہمیشہ نہین رہی ہی کسی کے ساتھ قبل تیرے تا کہ ہمیشہ
رہے تیرے ساتھ اور اسی طرح ہمیشہ بادشاہ لوٹتے اور شکست کھاتے ہین پھر عود کرتے ہین اور تو اول اُن لوگون کا نہین
ہی جنھون نے ہزیمت پائی ہی بادشاہون زمین سے اور سُنا ہی ہمنے اس بات کو کہ دارینوس بن اردیس بن ہرمز بن
کیبعان بن یزدجرد فارسی کو سکندر نے ستر بار ہزیمت دی اب تجکو چاہیے کہ نکل تو ہم لوگون کو ساتھ لے کر واسطے

لڑائی اس قوم کے اور شروع کرتو اُنکے ساتھ لڑائی کو اور نا امید نہو توفتح سے کہ مسیح تیری مدد کرینگے اور یہ قس اور راہب
اور شماسہ اور مطران تیرے واسطے دعاے مدد کرینگے پس قبول کیا بادشاہ نے مشورہ اپنے ساتھیون اور اکابر دولت اور
حجاب کا اور اپنے باپ کا خزانہ کھول کر کھانا دیا لشکر کو اور ہتھیار تقسیم کیے اور حکم کیا اُنکو نکلنے کا واسطے پیش آنے
اور لڑائی کے عرب سے پس نکلے وہ اور خیمے اُنکے نصب کیے گئے اور آراستہ ہوے سب لوگ واسطے لڑائی دشمن
کے اور لکھا ارسطولیس نے خطوط اور روانہ کیا بجانب حاکم نوبہ اور حاکم بجاۃ کے بہ طلب کمک کے اور توقف کیا اُسنے
بانتظار آنے کمک کے محمد بن اسحاق بسلسلہ راویون کے عبد الرحمن بن جبیب سے اور اُنھون نے اپنے باپ سے
روایت کی ہے کہ جب ہوا کام مسلمانون کا وہ جو بیان کیا ہم نے مقدرات سے ناگہان در آئے دشمن سے اُنپر تو لکھا
عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
والرافة المهتدين من عمرو بن العاص بن وائل السهمي الى امير المومنين عمر بن الخطاب سلام عليك فاني احمد الله الذي
لا اله الا هو واصلي على نبيه اما بعد فاني وصلت الى مصرها بها وجرى لنا على بلدبليس مع ابنة الملك المقوقس كذا وكذا
وانصرت عليهم ودخلت منها الى مضرة نزلت بجوا الحصا وخندقنا حولنا خندقا وصالحنا اهل القرى والاطراف وهي
الارض يقال لها الجوف ليعينوا ويميرونا يازاد والعلوفة ويجيبوا لنا من خيرات بلادهم فناعوضنا شيأ من المؤنة
والعلوفة فبعثنا بوفد وبنى عمه وجنده الى تلك القرى ليشتروا لنا منهم طعاما وسمنا فارسولا بتفسه الى ملك القبط
ارسطوليس بن المقوقس يكلمه وجاوبته وهو بالقبض على فتحاني الله تعالى ولكن لنا كمينا واشغلنا برسول أتى منه مقدم
وخديعة فلما كان يوم الجمعة واصطفينا الصلوة واخذنا في صلوتنا وركعنا وسجدنا فلم نشعر الا والخيل لبسنا ونحن
في السجود وبذلوا فينا القبط السيوف ونحن مقبلون على ربنا في صلاتنا فقتلوا منا اربع مائة وستة وثلاثين
رجلا ومافينا من الوالي عن صلوته والله عز وجل الحمد نا بالفضل منه في تلك الساعة بيوقنا وجنده فاقبلوا
علينا والسيوف تعمل فينا فصاح بوقنا في جنده وحمل على القبط واحاط بهم دفعوا السيف عنا واشغلوا بوقنا
فبذل فيهم السيف فقتل القبط جميعا فلم ينج منهم احد من سبيه وسيوف جنده وقتل مقدم القوم ماسيوس وهو
ابن عم الملك ارسطوليس وغنمنا الله تعالى خيلهم وسلاحهم واسلابهم وما كان معهم من مال ودواب وبغال



ونحن الان يا امير المؤمنين في مجر ميلا طما مواجه من كثرة العدد فانجدنا يا امير المؤمنين وادركنا بعسكر من المسلمين
ليعيننا على قتال المشركين والسلام عليك وعلى جميع المسلمين ورحمة الله وبركاته اور لپیٹا خط کو اور مہر کرکے سپرد کیا
عبد اللہ بن قرط الازدی کو اور حکم کیا انکو روانگی کا بجانب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پس سوار ہوے
عبد اللہ بن قرط اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوے درانحالیکہ کوشش کرتے تھے وہ چلنے مین رات اور دن تا اینکہ وارد
ہوے مدینہ منورہ مین اور اونٹنی کو دروازۂ مسجد پر باندھ دیا اور داخل ہوے مسجد نبوی مین اور دو رکعت نماز پڑھی پھر متوجہ
ہوے بجانب قبر مطہر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سلام کے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
نزدیک قبر شریف کے بیٹھے تھے عبد اللہ نے روایت کی ہے کہ سلام کیا مین نے قبر شریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر بعد اُسکے متوجہ ہوا مین بجانب عمر رضی اللہ عنہ کے اور سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے
اور دیر تک میری طرف دیکھا کیے اور جب پہچانا مجکو کہا کہ عبد اللہ ہین مین نے کہا ہان یا امیر المومنین فرمایا شاباش ہو
تم کو پس بوسہ دیا مین نے اُنکے ہاتھ کو اور دیا خط تب فرمایا کہ تم کہان سے آتے ہو اے عبد اللہ مین نے کہا کہ یا امیر المومنین
مصر سے آپ کے عامل عمرو بن العاص کے پاس سے آیا ہون مین فرمایا مرحبا ہو تمکو اے بیٹے قرط کے بعد اُسکے کھول کر
پڑھا خط کو پس جب پہونچے اخیر تک کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کہا من توکل علی اللہ الحزم وداع ظهره تباعدت عنه فيسحات
صبه الخطب قسم ہے اللہ کی نہین جانتا ہون مین عمرو بن العاص کو مگر ہوشیار عقل مین اور اچھا تدبیر مین ضابط اپنے کام مین
اچھا سیاست مین لیکن جب آتا ہے حکم پروردگار کا تو آنکھین اندھی ہو جاتی ہین بعد اُسکے لکھا اُسیوقت ایک خط بنام
سردار لشکر مسلمانون کے ملک شام مین یعنی ابو عبیدہ بن الجراح کو اور لکھا اُسمین ماجرا عمرو بن العاص کا اور حکم کیا
اُنکو بھیجنے بہت لشکر کا پاس عمرو بن العاص کے اور روانہ کیا خط کو ہاتھ سالم مولی ابو عبیدہ بن الجراح کے عبد اللہ
بن قرط نے بیان کیا ہے کہ توقف کیا مین نے مدینہ منورہ مین دو دن پھر اجازت چاہی مین نے عمر رضی اللہ عنہ
سے روانگی کی پس زاد راہ دیا اُنھون نے مجکو بیت المال سے اور لکھا ایک خط بنام عمرو بن العاص کے اس
عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمر بن الخطاب الی عمرو بن العاص سلام علیك فانی احمد الله الذی لا اله
الا هو واصلی علی نبیه وقد وصلنی کتابك وقرأته وعلمت ما جرئ علیکم من عدوکم وغدرکم لکم وذلك لما سبق فی
ام الکتاب وکان یجب علیك یا ابن العاص لا تطمئن الی عدوك ولا تستمع له کلاما وما اعرفك یا ابن العاص لاحسن
الرای والتدبیر ولکن یقضی الله امرا کان مفعولا فاستعمل النشاط فی امرك ولا تتوان فی مصالح المسلمین
واعلم ان کل راع مسئول عن رعیته فدبر امرك ولا تامن عدوك واستعمل الحذر فان امامك والله

وصابات الاعلاحد روکا کذب بحمدہ واللہ یعیننا وایاک علی طاعتہ وقد نفذت الی امین الامۃ ابی عبیدۃ عامر بن الجراح
لیبعث الیک جیشنا والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور خط لپیٹ کر کے مہر کی اُس پر اور حوالے کیا
عبداللہ بن قرط کے اور حکم کیا اُنکو روانگی کا عبداللہ کہتے ہین کہ خط کو لیکر سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوا در اخالیکہ
کوشش کرتا تھا مین روانگی مین رات اور دن پس پہونچا مین مصر مین بعد دس دن کے اور آیا پاس سردار عمرو بن العاص کے
اور سلام کر کے دیا مین نے اُنکو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا پس کھولکر پڑھا آہستہ اُس کو اور خوش ہوے پھر
پڑھا اُس کو بآواز بلند مسلمانون مین پس بہت خوش ہوے سب مسلمان مضمون خط سے اس لیے کہ اُس مین کمک کا
ذکر تھا اور توقف کیا عمرو بن العاص نے بانتظار آنے کمک کے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس سے راوی کہتا ہے کہ
جب اوپر پڑی ماری لشکر ارسطولیس نے مسلمانون پر اُس حالت مین کہ وہ نماز مین تھے دن جمعہ کے اور پھر ادائرہ
بُرائی کا کافرون پر اور مارا گیا ماسیوس چچا زاد بھائی ارسطولیس کا مع چار ہزار سوار اپنے لشکر کے اور نہین نجات
پائی اُن مین سے کسی نے تو برہم ہوا بادشاہ اور قسم کھائی اُس نے معتقدات اپنے دین کی کہ ضرور بدلا لونگا مین اُسکا
مسلمانون سے پس حکم کیا حجاب کو اس امر کا کہ جمع کرین وہ امرا اور اکابر دولت اور عظماء بطارقہ کو کنیسہ معلقہ مین
جو قصر شمع مین تھا حجاب نے ایسا ہی کیا اور رکھی واسطے بادشاہ کے ایک کرسی پس بیٹھا وہ اُسپر بعد اسکے کہ کھڑا ہوا وہ
بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا کہ ای لوگو دین نصرانیہ اور بنی ماءمودیہ کے خوب جانو تم اس بات کو کہ ملک تمھارا عظیم اور
شہر تمھارا عظیم ہے اور وہ شہر فراعنہ کا ہے اور دار السلطنت تھا واسطے اُن بادشاہون کے جو قبل تمھارے تھے آل حمیر سے مثل
منسبغان اور بسبتق اور حلجان کے جو بنانے والا ان اہرام کا ہے اور مرثد بن عنیان اور شداد بن عاد اور لقمان بن عاد اور شدید
بن عاد اور ذوالقرنین جو بادشاہ مالک شمشیر تھا اور جاتا رہا ملک اُن سب کا اُنسے اور گذر گیا زمانہ اُنکا اور پھر ابطرف غیر کے
ملک سبا اور بلاد یمن اور حضرموت اور قصر عمران وغیرہ سے بعد اسکے مالک ہوئی اُس سرزمین کی قوم قبطی آباؤ اجداد
تمھارے اسطلیس اور بلیموس اور ریان بن ولید جسنے خلیفہ کیا تھا یوسف علیہ السلام کو بعد اسکے دوسرا ولید اور اقبطس تھا جسکی کنیت
فرعون تھی کہ ہلاک کیا اللہ تعالیٰ نے موسی ابن عمران علیہ السلام کے ہاتھ پر بعد اُسکے طیماوس بعد اُسکے دادامیر ارداعیل بعد اُسکے
باپ میرا مقوقس اور نہین مالک ہوا کوئی کسی زمین کا مگر یہ کہ حسد کیا اُسنے ہماری سلطنت پر ملک مصر مین اور یہ عرب طماع ہین
کہ امید کی ہے ہم مین اور آئے ہین ہمارے یہان بارادے مالک ہو جانے ہمارے شہرون کے اور نکالدینے ہمارے کے ہمارے
ملک سے جسطرح کہ طمع کی اُنھون نے ملک شام مین اور لے لیا اُسکو قیاصرہ کے ہاتھون سے اور مار ڈالا اُنکے بہادرون کو اور
لوٹ لیا اُنکے مالون کو اور لونڈی غلام بنایا اُنکی عورتون اور لڑکون کو پس اگر تم بھی باز رہوگے اُنکی لڑائی سے تو امید کرینگے وہ تم مین
اور قتل کرینگے تمھارے بہادرون کو لوٹ لینگے مال تمھارا اور لونڈی اور غلام بنا وینگے تمھاری عورات اور لڑکون کو اور
سکونت اختیار کرینگے تمھارے مکانون اور ملکون مین اور تمھارے معبدگاہون کو اپنی مسجد بنا وینگے اور اب بادشاہ مقوقس نے

۹۱ وما بات الاعلاحد روکا کذب بحمدہ واللہ یعیننا وایاک علی طاعتہ وقد نفذت الی امین الامۃ ابی عبیدۃ عامر بن الجراح

۹۲ لیبعث الیک جیشنا والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۹۳ ارسطولیس

۹۴ ذوالقرنین

۹۵ اہرام

حکم کیا ہی مجکو لڑائی کا ان عرب سے اور نہ نکلے گا وہ اپنے خلوت کے گھر سے جبتک کہ دیکھ لیگا وہ امر جو ہوگا تمھارے اور ان عرب کے بیچ مین پس کیا کہتے ہو تم اور کس بات پر متفق ہی رائے تم لوگون کی اُنھون نے کہا کہ ای بادشاہ آیا نہین ہین ہم لوگ غلام اس دولت کے اسواسطے کہ اس دولت نے اپنا مطیع کیا ہی ہمکو اپنی بزرگی کے سبب سے اور نعمتین اُسکی ہمپر ہمیشہ ہین اور اب ہم لڑینگے اُنسے بسبب اپنی محبت کے اس دولت سے پس شاید کہ مسیح ہماری مدد کرین یا مرجاوین ہم سب ایک ہی تلوار پر پس شکر ادا کیا بادشاہ نے اُنکی باتون پر اور خلعت دیے اُنکو اور کہا کہ نکلو تم سب اور نصب کرو اپنے خیمون کو باہر شہر کے اور طول دو لڑائی کو قوم سے تا اینکہ بلاؤن مین کمک حاکم نوبہ اور ربجاۃ کے پاس سے پس اُن سبھون نے کہا کہ بہتر ہی جو بادشاہ کہتا ہی بعد اُسکے نکلے وہ سب لوگ بادشاہ کے پاس سے اور حکم کیا اپنے غلامون کو خیمون کے نکالنے اور نصب کرنیکا قریب ٹیلہ نوا اور صد کے پس ایسا ہی کیا اُن لوگون نے محمد بن اسحاق الاموی نے بیان کیا ہی کہ اُسیدن کہ باہر نکلے وہ لوگ آئے وہ ایلچی جنکو بھیجا تھا ارسطولیس نے بجانب حاکم نوبہ اور ربجاۃ کے بہ طلب کمک کے اور بیان کیا اُنھون نے کہ واقع ہوئی لڑائی درمیان حاکم نوبہ اور ربجاۃ کے اور پھر گئے وہ آپس سے اور کوئی اُن دونون سے ارسطولیس کی کمک نہ کریگا پس دشوار گذرا یہ معاملہ بادشاہ پر اور کھڑا کیا قبطیون نے اپنے اپنے خیمون کو گرد خیمون بادشاہ کے پس جب دیکھا مسلمانون نے کہ قبطیون نے نکل نکل کر خیمے نصب کیے ہین احتیاط کی اُنھون نے اپنی جانون پر اور آمادہ ہوے وہ واسطے لڑائی دشمن کے اور باری باری نگاہبان مقرر کیے اپنے واسطے بسبب خوف مکر اور بیوفائی قوم کے تاکہ نہ پورا ہو اُنپر کوئی امر جسطرح کہ واقع ہوا تھا پہلے مرتبہ ناگہان آپڑنے سے پس پہلے جو مقرر ہوا واسطے نگہبانی کے سردار عمرو بن العاص تھے پہلی رات کو بذات خود ساتھ ایک جماعت مسلمانون کے اور گھومتے رہے وہ گرد لشکر کے آخر رات تک غرض کہ اسی طرح کرتے رہے مسلمان بحالت خوف اور پرہیز کے اور نور چمکتا تھا اُنکے لشکر پر اور آوازین اُنکی بلند تھین ساتھ تہلیل اور تکبیر اور درود اور پر بشیر و نذیر کے رات اور دن باری باری راوی کہتا ہی کہ یہ تھا حال قبطیون اور مسلمانون کے لشکر کا پھر راوی نے بیان کیا ہی کہ پہونچا خط امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب کا عبیدہ عامر بن الجراح کو پس کھولکر پڑھا اُنھون نے اُسکو اور مطلع ہوے اُسکے مضمون سے اور اُسی وقت آئے ابو عبیدہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ ای ابا سلیمان کیا رائے ہی تمھاری یہ خط امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب کا ہی حکم کیا ہی اُنھون نے مجکو بھیجنے لشکر کثیر کا عمرو بن العاص کے پاس خالد نے کہا کہ جب امیر المومنین حکم کرتے ہین تم کو بھیجنے کمک کا پس کمک اور مدد کرو تم عمرو بن العاص کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ای ابا سلیمان جانو تم اس بات کو کہ راہ مصر کی سخت اور دور اور پیاس لانے والی ہی پس اگر بھیجون مین بڑے لشکر کو تو ڈرتا ہون مین اُن کی ہلاکت کو خالد نے کہا کہ کتنے لوگون کے بھیجنے کا قصد کیا ہی تمنے ابو عبیدہ نے کہا کہ بھیجون گا مین ہزار سوار خالد نے کہا کہ اگر یہی ارادہ تمھارا ہی پس بھیجو تم چار شخصون کو مسلمانون سے کہ وہ برابر چار ہزار سوار کے ہون ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ کون چار شخص ہین خالد نے کہا کہ ایک اُن مین کا مین ہون اور دوسرے[۲] مقداد بن اسود الکندی اور تیسرے[۳] عامر بن یاسر الکندی

اور چھوتے مالک بن اشتر النخعی پس جب سُنی ابو عبیدہ نے خالد سے یہ بات روشن ہو گیا چہرہ اُنکا خوشی سے اور
کہا کہ اے ابا سلیمان کرو تم جو تمھاری راے ہو کہ بیشک راے تمھاری مبارک ہی پس بُلایا اُن لوگون کو خالد نے اور
مطلع کیا اُنکو اپنے قصد سے اُن لوگون نے کہا کہ منظور ہی ہم کو بخوشی اور اطاعت واسطے اللہ اور اُسکے رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے خالد نے کہا کہ آمادہ اور مستعد رہو تم لوگ واسطے روانگی کے پس جب گذر گیا دن اور ہوئی رات اور نماز
پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے مغرب کی مسلمانون کے ساتھ آئے تینون شخص خالدؓ کے پاس اُس حالت مین کہ درست کیا تھا
اُنھون نے سامان اپنا اور ٹھہرے تھے وہ اپنے خیمے کے دروازے پر پس سوار ہوے خالد اور روانہ ہوے وہ سب بطرف
خیمہ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور جب خیمے کے قریب پہونچے تو نکلے ابو عبیدہ بن الجراح اُنکی طرف اور سلام کر کے رخصت کیا
چارون شخصون کو اور ہمراہ کیا اُنکے ایک راہبر کو جو راہ بتاتا تھا اُنکو شوتک اور وادی موسیٰؑ کی پس روانہ ہوے وہ بارادۂ
مصر کے اور ہمیشہ کوشش کرتے تھے چلنے مین تا اینکہ نزدیک ہوے عقبۂ ایلا کے کہ اُس وقت وہان گھوڑے اور
اونٹ زیادہ ایک ہزار اسپ سوار اور شتر سوار سے نظر پڑے پس خالد اور اُن کے رفیقون نے اُن کی طرف
جلد جاکر سلام کیا پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے تب خالد نے پوچھا کہ تم کہان سے آتے ہو اور کہان جاؤگے
اُنھون نے کہا کہ ہم قبیلۂ ثقیف اور طی اور مر واس سے ہین بھیجا ہی ہمکو امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب نے بہ طرف مصر
کے ہمراہ رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف کے واسطے کمک عمرو بن العاص کے پس خوش ہوے خالد ان کے
آنے سے اور شکر ادا کیا اُنکے کامون کا اور وہ لوگ بھی بسبب خالد اور اُن کے رفیقون کے خوش ہوے اور سب ایک
ساتھ ہو کر روانہ ہوے اور خالدؓ نے بھی بیان کیا اُنسے کہ جاتے ہین وہ واسطے کمک عمرو بن العاص کے پس بزرگ اشت
کی عرب نے خالد کی اور مبارک جانا اُن کو اپنی راہ مین راوی نے بسلسلۂ راویون کے نضر بن ثابت سے بیان کیا
ہی کہا نضرؓ نے کہ تھا مین ہمراہ اُس گروہ کے جس کو بھیجا تھا امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب نے ہمراہ رفاعہ بن قیس
اور بشار بن عوف کے پس ملے ہم خالد اور اُن کے ساتھیون سے قریب عقبۂ ایلا کے اور وہان سے ایک ہی ساتھ
بارادہ مصر کے روانہ ہوے پس جب قریب پہونچے ہم مصر کے اور باقی رہا ہمارے مصر کے بیچ مین راستہ
دو دن کا پس اُسی حالت مین کہ ہم لوگ چلے جاتے تھے ایک رات کو اور رات اندھیری تھی کسی کو مجال نہ تھی کہ
اپنی ہتھیلی تک دیکھ سکے اور نہ اپنے ساتھی کو دیکھ سکتا تھا بسبب زیادتی اندھیرے کے دفعۃً سُنی ہمنے ایک آہٹ
دور سے پس توقف کیا ہم نے واسطے سُننے اُس آہٹ کے نضرؓ بن ثابت کہتے ہین کہ سوار تھا مین اپنی
اونٹنی پر پس اُترا مین اُس کی پشت سے زمین پر اور اُس کو اپنے ساتھی کے حوالہ کر کے پیادہ چلا مین بجانب
اُس آہٹ کے اور چھپا یا مین نے اپنے تئین تا اینکہ نزدیک ہوا مین اُس آہٹ سے تو دیکھتا ہون مین کہ
وہ ایک بڑا لشکر ہی گھوڑون اور اونٹون کا پس چھپ کر بیٹھ گیا مین زمین مین اور دریافت کیا مین نے

فتوح مصر
مسلمانون کا
عرب متعمرہ سے
جو رہتے تھے کمک اہطلیس
بادشاہ مصر کے
جاتے تھے اور مارڈالا
مسلمانون کا ایک ہزار
متعمرہ کو اس مین سے
اور گرفتار کر لیا دو
ہزار کا اور گردن مانی
اُن کی بسبب
نہ قبول کرنے دین
اسلام کے اور
روانہ ہونا مسلمانون
کا بلیاس اُنھین
بجانب متعمرہ کے
عرب متعمرہ کے

قوم کو تو وہ لشکر عرب متنصرہ کا تھا زیادہ تین ہزار سوار سے اور سُنتا تھا مین کہ کیا کہتے ہین وہ لوگ تاکہ ثابت ہو جائے مجکو کام اُنکا پس نہین چلا مین ساتھ اُنکے مگر تھوڑی دیر تا اینکہ سُنا مین نے کہ کہتے تھے وہ یہ کہ ذلیل کرے اللہ ہمارے دشمنون کو ای قوم کہ پہونچے اور ملے ہم سختی اور کوشش کو جس دن سے کہ نکلے ہم مدین سے اور نہین پایا ہمنے کسی کو اپنی راہ مین اب مصر قریب ہی ہم سے پس اُترو تم لوگ تاکہ چندے آرام کرین ہم اور گھوڑے ہمارے اور دانہ چارہ دیوین اپنے گھوڑون اور اونٹون کو اس واسطے کہ بیشک ماندے ہو گئے ہین وہ چلنے اور بھوک سے پس کہا ایک مرد نے اُن مین سے جو سردار قوم کا تھا کہ قسم ہی حق مسیح کی نہین رنج پہونچایا ہم نے اپنی جانون پر مگر واسطے آرام اور حصول مال کے بادشاہ ارسطولیس سے لیکن جب قصد کیا تم نے آرام کا پس اُترو تم اور سو رہو رات بھر اور صبح کے وقت کوچ کرو تم پس اُتری قوم ایک چشمے پر جس کو غویر کہتے تھے اور متوجہ ہوے وہ واسطے جمع کرنے گھاس وغیرہ کے تاکہ تیار کرین اپنے واسطے کھانے کو اور دانہ چارہ دین گھوڑون کو اور چھوڑ دیا اونٹون کو واسطے چرنے کے عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ ثابت کہتے ہین کہ جب جانا مین نے اُنکے کام کو اور آگاہ ہوا مین اُن کی خبر سے کہ وہ عرب متنصرہ ہین قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے تو پھرا مین بطرف اپنے ساتھیون کے اور آگاہ کیا مین نے خالد کو اُنکے ارادے اور اُس چیز سے جو سُنی مین نے اُن کی باتون سے پس خوش ہوے خالد اور تعریف و شکر اللہ تعالی کا بجا لائے راوی نے بیان کیا ہی کہ آئے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف خالد رضی اللہ عنہ بن الولید کے پاس اور کہا کہ ای سردار ہماری راے یہ ہی کہ چھوڑ دو تم قوم کو تا اینکہ سو رہین وہ لوگ اور آرام لیوین واسطے اپنی جانون کے تب جا پڑین ہم اُن پر وقت غفلت کے اور شبخون ماریں اُنپر پس نہ نجات پاوے گا اُن مین سے کوئی خالد نے اُن کی راے کو بہتر جانا اور کہا کہ بہتر ہی جو تم کہتے ہو پس اُسی وقت آئے بشار بن عوف اور رفاعہ بن قیس اپنے ساتھیون کے پاس اور حکم کیا اُنکو درستی سامان اور پہننے ہتھیارون اور سوار ہونے کا اُن لوگون نے ایسا ہی کیا اور حکم کیا اپنے غلامون کو تنگ ہانی اونٹون اور اسباب وغیرہ کا اور توقف کیا مسلمانون نے ناگہان آ پڑنے مین اُن پر بانتظار بجھنے آگ مشرکین اور سو جانے اُن کے اور تاکید کی بعضون نے بعضون کو اس بات کی کہ ہوشیار رہین و اس امر سے کہ نہ نجات پاوے اُن مین کا کوئی تاکہ پہونچے وہ بجانب ارسطولیس کے اور آگاہ کرے اسکو مسلمانون کے حال سے پس ہوشیار ہو جاوے وہ مسلمانون سے راوی کہتا ہی کہ توقف کیا مسلمانون نے اپنے مشورے کے سبب سے تا اینکہ بجھ گئی آگ قوم کی اور سو رہے وہ لوگ اور موقوف ہو گئی آہٹ اُن کی پس جان گئے مسلمان یہ حال اُن کا اور پوشیدہ نکل کر پہلے اُن کی طرف مثل قطار جانور کے تا اینکہ پہونچے اُن کے مقابلہ مین اور کچھ حس و حرکت اُن مین نہ پائی پس اُسی وقت ناگہان اُن پر آکر گھیر لیا اُن کو مسلمانون نے مثل گھیرنے سپیدی کے آنکھ کی سیاہی

کو اور رکھا تلوارون کو اُنمین پس جھپٹی قوم اپنے سونے کی جگھون سے اُس حالت مین کہ سُستی نیند کی اُنکی آنکھون
مین بھری تھی اور حیران ہو گئے تھے دل اُنکے اور عقلین اُنکی دہشت مین پڑی تھین اور نکال لیا تھا اپنی تلوارون
کو اور مارتا تھا بعض اُنمین کا بعض کو اندھیری رات مین اور توقف کیا رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف اور
خالد بن الولید نے ساتھ ایک جماعت کے اپنے ساتھیون سے راہ پر پس جو بھاگتا تھا اُن مین سے بارادے
جان بچانے کے تو قبضہ کرتے اور گرفتار کر لیتے اور رسی مین باندھ لیتے تھے اُس کو نضر بن ثابت کہتے ہین کہ
برابر کام کرتی تھی تلوار اُن مین تا اینکہ صبح ہوئی اور تھی قوم درمیان مقتولین اور اسیرین کے اور مین نے مقتولون
کا شمار کیا تھا تو وہ ایک ہزار تھے اور باقی قیدی قریب دو ہزار کے پس قبضہ کر لیا خالد نے اکابر قوم پر اور
مارڈالا سب قیدیون کو بعد اُس کے متوجہ ہوئے خالد بہ طرف اُن اکابر کے جن پر قبضہ کر لیا تھا اور کہا
اُن سے کہ آگاہ کرو تم مجکو اپنی خبر سے کہ کہان تک تمہارا قصد تھا اُنھون نے کہا کہ ہم قوم عرب متنصرہ سے ہین
پچازاد بھائی جبلہ بن الایہم کے خالد نے کہا کہ کہان تک جانے کا ارادہ رکھتے تھے تم اُنھون نے کہا کہ ہم شام
مین تھے پس جب مالک ہوے تم شہر [illegible] اور بھگا دیا تمنے ہرقل کو اور وہ مع اپنی اولاد اور خزانے کے
قسطنطنیہ کو روانہ ہوا اور جبلہ بن الایہم بھی اپنے بنی عم اور اکابر قوم کے ساتھ بھاگا اور وہ سب براہ دریا کشتیون
مین سوار ہو کر روانہ ہوے جزائر مین تو ارادہ کیا ہم نے سرزمین مدین کا تمہارے خوف سے اور وہان پہونچکر
لکھا ہم نے بادشاہ مقوقس حاکم مصر کو تا کہ ہووین ہم اُس کے لشکر سے اور مدد دیوین اُسکو اُسکے دشمن پر اور اجازت
چاہی ہمنے اپنی روانگی کی پاس اُسکے پس انکار کیا اُسنے تب بھیجا ہمنے تحفہ جات اور گھوڑے وغیرہ بجانب اُسکے
ولیعہد ارسطولیس کے اور لکھا ہمنے اُس کو کہ دوست رکھتے ہین ہم کہ ہووین تمہارے ساتھیون اور لشکر سے اور
زندگی گذرانین ہم زیر سائے تمہارے پس جب پہونچے اُس کے پاس وہ تحفہ جات مرسلہ ہمارے اور پڑھا اُسنے
ہمارے خط کو بھیجا اُسنے خلعت وغیرہ ہمارے پاس اور حکم کیا ہمکو روانگی کا اپنی طرف کو پس روانہ ہوے تھے ہم بارادہ
مصر کے کہ آپڑے تم لوگ ہمپر اور حکم کیا تمھاری تلوارون نے ہم مین پس ہنسے خالد بن ولید اُسکے کلام سے اور کہا کہ من لا یحضر
لاخیہ الموصن یرد اللہ اللہ فیہ قریبا بعد اُسکے عرض کیا اُنپر اسلام کو مگر سیحون نے انکار کیا پس ماری اُنمین گردنین اُنکی
نضر کہتے ہین کہ لیکر جمع کیا ہم لوگون نے اُنکے گھوڑون اور اونٹون اور ہتھیارون اور کپڑون وغیرہ کو جو انہون نے تقسیم مال و اثاثہ
و توشہ وغیرہ سے تھا اور لے لیا ہمنے ان خلعتون کو جنکو ارسطولیس نے بھیجا تھا واسطے بڑے سردار اُنکے لشکر کے اور خالد نے
اُن خلعتون کو لیکر رفاعہ بن قیس کو دیدیا تب روانہ ہوے ہم بارادہ مصر کے اُسی دن قریب وقت عصر کے کہ ناگاہ ہمکو سامنے
ایک دیر نظر پڑا جو مشہور ہے دیر مرقس تھا اور وہ دیر راہبون کی جہت سے آباد تھا پس قصد کیا ہمنے اُسکا اور اُسکے گرد اُترے ہم
پس لوگ وہانکے ہمارے پاس آئے اور کہا کہ تم لوگ عرب سے کون قوم ہو ہم نے کہا کہ ہم لوگ ہمراہیان بادشاہ ہرقل کے

۹۷ جبوئی کھوڑے ۱۲ واسطے رہنے سلمان بھائی ۸ سنوین توجہ ڈال دینا فرمایا اُسی کو اُس کتون مین ۱۲

قوم عرب ساکنان شام سے ہم اہیان جبلہ بن الایہم غسانی سے ہین آئے ہین ہم بارادۂ مدد دہی ارسطولیس تمہارے
حاکم کے اسواسطے کہ بھیجا تھا اُسنے ہمارے پاس قاصد کو ساتھ خلعتون اور اموال کے اور حکم کیا ہمکو آنے کا اپنے یہان تاکہ
مدد دین ہم اُسکو ان عرب محمدیون پر تب وہ لوگ بہت خوش ہوے اور دعوت کی ہماری اور دیکھا ہمکو اُنکے بڑے بطرک
نے جو شام کے قسون سے بڑا قس عالم اور دانا اور پہچاننے والا آل غسان کا تھا لوگون مین اس لیے کہ وہ شام کے قسون سے
تھا اور پرورش پائی تھی اُسنے ملک شام مین اور ہرقل بادشاہ نے جدا کر دیا تھا کچھ زمین کو ایہم بن جبلہ کے واسطے پس
مالک کر دیا تھا ایہم نے اس قس بولیس بن لوقا کو اس زمین کے خراج لینے پر پس جب فتح کیا مسلمانون نے بعلبک اور
حمص کو بھاگا یہ قس بولیس بجانب طرابلس کے مصر تک اور جب مصر مین پہونچا تو پہونچی خبر اُسکی مقوقس بادشاہ کو پس
طلب کیا بادشاہ نے اُسکو اور جب سامنے آیا وہ حال اُسکا پوچھا بادشاہ نے پس اُسنے سب حال اپنا بیان کیا اور مقوقس
بادشاہ نے اُسکو خلعت دیا اور ٹھہرایا اُسکو کنیسہ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا پس ٹھہرا وہ وہان اور ہو گیا بجاے بابیوس
کے بسبب کثرت علم اور دانائی کے اور بابیوس مصریون کے نزدیک وہی بطرک کبیر تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب روانہ ہوے
مسلمان بجانب مصر کے بارادے اُسکے مالک ہو جانے اور لڑنے وہان کے بادشاہ سے قبل ماہ رمضان کے پس جب اُترے
وہ لوگ وہان اور ہوا اُنکے کام سے جو ذکر کیا ہمنے اور آیا مہینا رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ مقوقس اپنے اُس خلوت
کے گھر مین جو اُسنے اپنے لیے بنایا تھا اور بیٹھا بیٹا اُسکا تخت بادشاہت پر اسواسطے کہ وہی ولیعہد اسکا تھا بعد اُسکے پس
محتاج ہوا وہ بجانب اُس شخص کے جو مشورہ دیوے اُسکو پس اُسیوقت بھیجا اُسنے قاصد کو بطرف دیر مرقس کے اور بلایا وہان
کے بطرک کبیر کو جو موسوم بہ بابیوس تھا پس جب آیا وہ سامنے متوجہ ہوا ارسطولیس اُسکی طرف اور مشورہ چاہا اُس سے
اُن کامون مین جو بیان کیا اُس سے اور مشورہ لیا اُن لوگون نے اُس کنیسۂ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا اور بھیجا
اُس قس ملعون بولیس بن لوقا کو بجانب دیر مرقس کے پس رہا وہ وہان تا اینکہ آئے اور اُترے عرب مسلمان گرد
دیر کے نضر بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ جب اُترے ہم دیر مین آیا اور دیکھا اُسنے ہم کو اور تھا وہ بڑا پہچاننے والا
خالد بن الولید کا کہ دیکھا تھا اُسنے اُنکو بہت جگہون مین ملک شام مین اور مہربیس حاکم حمص نے بھی بھیجا تھا اُسکو
بطور ایلچی کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے جب کہ اُترے تھے مسلمان پہلی مرتبہ قبل اُسکی فتح کے پس وہ ملعون
تمیز کرتا تھا ہمارے چہرون کی اور دیکھتا تھا ہمارے لباس کو اور کہا اُسنے کہ کن عرب سے تم لوگ ہو اور تھا
وہ بڑا فصیح زبان عربی مین پس کہا ہمنے کہ ہم لوگ عرب متنصرہ شام کے اصحاب ہرقل سے ہین کہ آئے ہین
واسطے کمک تمہارے سردار کے لڑین گے ہم اُس کے دشمنون سے اور بتحقیق بھیجا تھا اُسنے اپنے ایلچی کو ہمارے پاس
ساتھ خلعتون اور بخششون کے اور کمک چاہی اُسنے ہمسے پس کہا اُسنے کہ قسم ہے حق مسیح کی نہین ہو تم غسان اور نہ
عرب متنصرہ سے بلکہ تم عرب حجازی ہو اور نہین نکلے ہو تم اپنے شہرون سے مگر اسی مرتبہ اور نہین حاضر تھے

تم ملک شام اور نہ وہان کی لڑائی مین اور کہتا تھا وہ ملعون ہمراہیان رفاعہ بن قیس سے کہ کیونکر شناسہ ہو سکتا ہی
لباس تمھارا غسان کے لباس سے حالانکہ تھے غسان ملوک شام کے اور شراکت کی اُنھون نے رومیون کی اُنکے
لباس مین اور پہنے اُنھون نے کپڑے اطلس اور ریشم کے اور سوار ہوے جڑاؤ زین پوش والے گھوڑون پر اور کوتل رکھے
سپید رو گھوڑے اور بلند کرتے تھے اپنے سرون پر صلیبان سونے اور چاندی کی اور بیشک تم عرب محمدی ہو کہ آئے ہو تم ساتھ
اپنے فریب کے تاکہ بلاڈالو تم ارسطولیس بادشاہ پر اور مالک ہو جاؤ اُسکے شہرون کے جیسا کہ کیا تمنے ملوک شام کے ساتھ
اور چھین لیا تمنے ملک اُنکا اُنکے ہاتھون سے اور مار ڈالا تمنے بطارقہ اور ہرقلیہ کو اور مین دیکھتا ہون تمھارے
بیچ مین اُس شخص کو جسنے فتح کیا ملک شام کو اور ہلاک کیا وہان کے لوگون کو اور مار ڈالا بطارقہ اور بہادرون کو
اور بھگا دیا بادشاہون کو اور عنقریب لکھونگا مین بادشاہ کو اور آگاہ کرونگا مین اُسکو تمھارے حال سے تاکہ قبضہ
کر لیوے وہ تمپر عامر بن ہبار نے روایت کی ہی کہ کہا ہمنے اُس سے کہ ہمکو اس حال سے جو تو کہتا ہی کچھ خبر نہین ہی اور
یہ تیرا خیال خام ہی آیا نہین جانا تو نے اس امر کو کہ مسلمانون نے سب کچھ سامان ہمارا جو تو بیان کرتا ہی لوٹ لیا اور صبح
کی ہمنے بعد عزت کے ذلت مین اور بعد تونگری کے فقیری مین اور لکھ بھیجی تھی ہم نے ارسطولیس بادشاہ کو یہ بات کہ
آوین ہم اُسکے پاس اور ہووین ہم اُسکے لشکر سے اور لڑین اُسکے دشمن سے اور بھیجا اُسنے ہمارے پاس خلعتون کو
اور خوش کیا ہمارے دلون کو عامر کہتے ہین کہ ہنسا وہ ملعون میرے کلام سے اور کہا کہ اکثر لوگ غسان کے زبان روم
کو جانتے ہین پس کون شخص تم مین ہی جو کلام کرے میرے ساتھ اُس زبان مین پس کہا ہم نے کہ ہم لوگ سوا ے اپنی
زبان کے اور زبان نہین جانتے ہین پس کہا ملعون نے کہ قسم ہی میرے دین کی کہ تم قوم غسان سے نہین ہو اور
اب ٹھیک ہوا کلام میرا تمھارے باب مین اور تم اصحاب محمد سے ہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا ہم نے
کہ بُرا ہو تیرا اگر ہوتے ہم اُن لوگون سے جن کو تو کہتا ہی تو نہ طاقت ہوتی ہمکو اس امر کی کہ ظاہر ہوتے ہم دن کو
بلکہ چھپتے ہم دن کو اور چلتے ہم رات کو ولیکن طلب مغفرت کی کر تو مسیح سے اس بات پر کہ اُنکی امت کو تو نے اصحاب
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ٹھہرایا اور یہ بڑا گناہ ہی پھر چھوڑا اُسنے ہم کو اور نہین کلام کیا ہم سے پس کہا اُس سے
راہبان دیر نے کہ اے باپ ہمارے اگر قوم اُن مین سے ہوتی جن کا تو نے ذکر کیا تو نہ آتے وہ مصر کو دن کی روشنی
مین اور نہ اُترتے آبادیون مین پس کہا اُسنے کہ قسم ہی اپنے دین کی مجکو کہ مین بڑا پہچاننے والا اُنکا ہون اور یہ
قوم اصحاب محمد سے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس باز رہو تم اُنسے اور نہ نکالو تم کھانا وغیرہ اُن کے واسطے اور
قریب مین بھیجونگا بادشاہ کو خبر اُنکی اور آگاہ کرونگا مین اُسکو اُنکے حال سے تاکہ ہو شیار رہین وہ لوگ اُن سے عامر
بن ہبار نے بیان کیا ہی کہ تھا مہربانی اور کرم اللہ تعالے سے ہمارے ساتھ یہ امر کہ جب سُنا راہبون نے بولیس
سے یہ حال کہا بعضون نے بعض سے اگیا اچھی طرح سے پہچان لیا ہی قس نے اُن کو پس ضرور ہی

ہم کو یہ امر کہ صلح کر لیوین ہم اپنے واسطے اُنسے پس ہونگے ہم امن مین اُن کے فریب سے اپنے دیر مین پس کہا
ایک راہب نے اُنمین سے جو بڑا دانا اور عالم اور عاقل تھا کہ اگر تم ایسا کروگے تو اچھا کروگے ولیکن نہین جانتے ہین
ہم یہ امر کہ کسکے واسطے ہو دائرہ لڑائی کا اور فریقین سے کون شخص فتح پاوے ہمارے سردار کے واسطے تو ڈرتے
ہین ہم اُس قس لعین سے اُس امر کو کہ آگاہ کر دیگا بادشاہ کو ہمارے حال سے پس مار ڈالے گا وہ ہم کو اور یہ
ملعون ہمارے غیر مذہب پر ہی اور ہر روز کفر کرتا ہی ہمارے ساتھ اسواسطے کہ وہ نسطوری ہی اور ہم یعاقبہ ہین پس
اگر قصد کیا ہی تم نے اس قوم سے مصالحہ کرنے کا اور چاہتے ہو اپنے لیے اُنسے امان کو پس قید کر لو تم اُس ملعون کو اور
سپرد کر دو تم اُس کو مسلمانون کے کرین وہ اُسکے ساتھ جو وہ چاہین اور مصالحہ کرو تم قوم سے پس اگر ہوگی فتح اُنکے
واسطے تو یہی مطلب تمھارا ہی اور اگر ہوگی فتح واسطے ہمارے سردار کے پس بچ جاوینگے ہم اُس سے اور بادشاہ ہمارا
حال نہ جانے گا پس اچھی جانی اُن لوگون نے راے راہب کی اور اتفاق کیا قس کے قید کر لینے پر اُس حال مین کہ وہ
نہین جانتا تھا پھر متوجہ ہوے وہ لوگ اُسکی طرف اور پکڑ لیا اسکو اور مشکین باندھین اُسکی اور آئے عرب کے پاس
اور کہا کہ قسم ہی تمکو اُسکی جسکے تم معتقد ہو اور جسکی طرف تم اشارہ کرتے ہو آیا تم اصحاب محمد ہی ہو یا نہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پس بتحقیق ہم نے قبضہ کر لیا ہی قس پر اور ہم چاہتے ہین کہ سپرد کرین اُسکو تمھارے اور صلح کرین ہم تم سے اور
لے لیوین ہم اپنے لیے تم سے عہد اور امان کو اسواسطے کہ ہم ایسی قوم ہین جو نہین جانتے ہین لڑائی کو اور نہین پیدا کیے گئے
ہم واسطے لڑائی کے پس کہا مالک بن اشتر نخعی نے کہ جب ارادہ کیا تم نے ہماری صلح کا پس نہین ہین ہم اُن
لوگون سے جو چھپاوین اپنے حال کو تم سے اور نہین پسند کرتے ہین ہم جھوٹ بولنے کو کہ ہمارے نزدیک جھوٹ
بہت بُری چیز ہی خصوصًا اسلام نے باز رکھا ہے ہم کو اُس کے استعمال اور تبعیت سے اگر ہووے تلوار کسی ایک کے
سر پر ہم لوگون سے اور سوال کیا جاوے وہ اپنے دین سے تو اُس حالت مین مباح ہی اور ہم لوگ اصحاب محمد رسول اللہ
سے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمھارے واسطے امان ہی امان اللہ اور اُسکے رسول کی پس جب سُنی راہبون نے مالک اشتر
نخعی سے یہ بات اُترے وہ اور کھول دیا اُنھون نے دروازہ دیر کا اور نکالا بولیس قس کو اور سپرد کیا اُسکو مسلمانون کے
پس کہا خالد نے اُس سے کہ اے دشمن خدا ارادہ کیا تھا تو نے ہمارے ساتھ ایک کام کا اور چاہا اللہ غالب اور بزرگ
نے سواے اُسکے پھر عرض کیا اُسپر اسلام کو پس انکار کیا اُسنے اور کہا کہ بھاگا مین شام سے مصر مین پھر ڈالدیا مجکو
مسیح نے تمھارے ہاتھون مین نہین شک کرتا ہون مین اس بات مین کہ مسیح مسلم ہین اور مین کافر ہون تمھارے
دین کے ساتھ پس ماری خالد نے گردن اُسکی عامر بن ہبار نے بیان کیا ہی کہ لے آئے راہب لوگ کھانا اور دانہ جارہ
اپنے دیر سے پس کھایا ہم نے اور کھلایا اپنے گھوڑون کو اور ٹھہرے ہم وہان رات بھر پس کہا راہب کبیر نے جسنے مشورہ دیا تھا
راہبون کو قید کرنے بولیس کا خالد بن الولید سے کہ اے سردار جانتا اور دیکھتا ہون مین تم مین شجاعت کو تم کون ہو

اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنھون نے کہا کہ مین خالد بن الولید المخزومی ہون پس کہا راہب نے کہ قسم ہی اپنے دین کی کہ تم وہی ہو جس نے فتح کیا شام کو اور ذلیل کیا بادشاہون اور بطارقہ کو اور تعریف اور صفت تمھاری میرے نزدیک موجود ہی پھر گیا وہ اپنے دیر مین اور غائب رہا تھوڑی دیر اور پھر آیا تو ساتھ اُسکے ایک جزدان تھا پس کھولا اُسکو اور نکالی اُسمین سے ایک بڑی کتاب تو درمیان اوراق کتاب کے صفت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور صورت اُن کی اور لباس اُن کا اور صورت ابو عبیدہؓ اور صورت خالد کی تھی اور تلوار برہنہ اُنکے ہاتھ مین تھی پھر کہا اُسنے خالد سے کہ ای سردار ہمیشہ امیدوار رہا مین تم لوگون کا اور سُنتا تھا مین خبرین تمھاری تا اینکہ داخل ہوے تم ملک شام مین اور فتح کیا تم نے شام کے بعض شہرون کو اُس حال مین کہ تم سردار تھے پس جب معزول کیا تمکو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اور حاکم کیا سوائے تمھارے دوسرے کو تعجب ہوا مین اس حال سے اور حال تمھارا ہمارے نزدیک اسطرح پر لکھا ہی کہ فتح کرنے والے شہرون کے تھین ہوگے پس کیا سبب تھا اُسکا خالد نے کہا کہ ای راہب جان تو اس امر کو کہ عمر بن الخطاب امام اور خلیفہ ہین اور جب جس کام کا حکم وہ ہم کو کرتے ہین تو ہم بجالاتے ہین اُسکو اور حکم اُنکا اطاعت کیا گیا ہی ہم لوگون مین پس ہرگز نہین پھرتے ہین ہم اُس سے اور اسی بات کا حکم کیا ہی ہمکو اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب بزرگ مین جس جگہ کہ فرمایا ہی یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم پس اطاعت اُنکی ہمپر فرض ہی اور وہ حکم کرتے ہین ساتھ عدل اور اچھے کامون کے اور منع کرتے ہین بُرے کامون سے اور وہی مالک ہین بلاد مفتوحہ اور اُس چیز کے جو یکجا کیا ہمنے اُنکے واسطے مالون سے اور ہمیشہ حکم اُنکا تعریف کیا گیا ہی اور ہمیشہ وہ طریقہ بے خواہشی دنیا پر ہین بحالت انکسار اور خاک نشینی کے اور لباس اُنکا گدڑی ہی اور پیدل چلتے پھرتے ہین وہ بازارون مین بسبب عاجزی کے واسطے اللہ تعالی کے لباس اُنکا تقوی ہی اور بنیاد اُنکی ذکر خدا ہی اور شعار اُنکا عدل ہی رعیت کے حق مین مہربانی کرتے ہین وہ یتیم پر اور نرمی کرتے ہین بیوہ عورتون اور مسکینون پر اور اعانت کرتے ہین مسافرون کی سخت ہین وہ اللہ کے دین مین اور درشت ہین اُس شخص پر جسنے کفر کیا ساتھ اللہ تعالی کے قائم کرنے والے احکام اللہ کے ہین نہین شرم کرتے ہین وہ امر حق سے اور نہین چھوڑتے بانی کرتے ہین خلق مین راہب نے کہا کہ آیا یہی ہیبت اُنکی تمھارے نبی کے زمانے مین بھی تھی خالدؓ نے کہا ہان سُنا ہی مین نے سعد بن ابی وقاص کو کہتے تھے وہ کہ اجازت حضوری طلب کی ایک دن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اُسوقت آپکی حضوری مین قریش کی عورتین تھین جو کلام اور شکایت کرتی تھین آپ سے اپنے حال کی ساتھ آواز بلند کے پس جب اذن دیا آپ نے عمرؓ کو حضوری کا دوڑین وہ عورتین واسطے پردے کے پس ہنسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا عمرؓ نے بطور دعا کے ہنستا رکھے اللہ تعالی آپ کے دندان مبارک کو ای رسول اللہ کے آپ نے ارشاد کیا کہ ای عمرؓ تعجب کیا تم نے اِن عورتون سے جو جھپٹ کر بھاگین واسطے پردے کے تمھارے خوف سے عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ زیادہ مستحق ہین اس بات کے کہ ڈرین وہ آپ سے پھر کہا اُن عورتون سے عمرؓ نے کہ ای دشمن اپنی جان کی

سرخی: عمر رضی اللہ عنہ کی اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی

ڈرتی ہو تم مجھ سے اور نہین ڈرتی ہو تم اللہ کے رسولؐ سے اُنھون نے کہا ہان تم بہت درشت اور سخت ہو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قسم ہی مجکو اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی ای عمر ضرور ملے گا تم کو شیطان کسی دن چلتا ہوا راہ مین مگر یہ کہ چلا جاویگا وہ دوسری راہ کو راوی کہتا ہی کہ جب سُنی راہب نے یہ بات کہا اُسنے کہ رحمت اور برکت اور رسالت تمھارے نبیؐ کی پھر آئی تمھارے امام اور تم لوگون پر پس کہا خالدؓ نے کہ کس چیز نے باز رکھا ہی تجکو داخل ہونے سے ہمارے دین مین اُسنے کہا کہ جب چاہیگا پروردگار آسمانون اور زمین کا خالدؓ نے کہا کہ چاہتا ہون مین تجھ سے یہ امر کہ نکال دے تو ہم کو صلبان اپنے دیر کی اور زنار بھی پس نکال لایا وہ صلیب مذہب کو کہ وہ بڑی صلیب چاندی کی تھی اور صلبان بھی چھوٹی چھوٹی اور زنار بھی پس خالد نے اُنکو لیکر رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کے سپرد کیا پس لیا مسلمانون نے اُنکو اور آراستہ ہوے وہ ساتھ لباس عرب متنصرہ کے جنکو راستے مین مار ڈالا تھا اور سوئے رات بھر دیر مین پس جب صبح ہوئی کوچ کیا خالدؓ نے مع ساتھیون کے بعد ازین کہ ٹھہرایا دیر مین دس آدمیون کو وادی القریٰ سے تاکہ نہ نکلے اُنمین سے کوئی اور جا کر آگاہ کرے بادشاہ کو اُنکے حال سے اور کوچ کیا خالدؓ نے دیر سے مع اپنے ہمراہیون کے بہ لباس متنصر کے اور مضبوط کر لیا زنارون کو اپنی اپنی کمر مین اور بلند کیا صلبانون کو اپنے سرون پر اور روانہ ہوے بارادۂ مصر کے اور انکا اور مصر کے بیچ مین وہی دن تھا راوئی نے بیان کیا ہی کہ متوجہ ہوے خالدؓ بن الولید نضر بن ثابت کی طرف اور کہا اُنسے کہ ای نضر جاؤ تم بادشاہ کے پاس اور خوشخبری دو اُسکو ہمارے آنے کی اور کہو اُس سے کہ عرب متنصرہ آئے ہین تیری مدد دہی کیواسطے پس جلد گئے نضر بن ثابت تا اینکہ قریب ہوے وہ قبطیون کے لشکر سے نضر کہتے ہین کہ جب قریب اور سامنے ہوا مین لشکر قبط کے دوڑے لوگ میری طرف اور کہا کہ تم کون ہو مین نے کہا کہ مین ایلچی عرب متنصرہ کا ہون آیا ہون خوشخبری دینے بادشاہ کو بسبب آنے عرب متنصرہ کے اُسکے پاس راوی نے بیان کیا ہی کہ لیا لوگون نے نضر کو اور لے گئے اُنکو اسطولیس کے سامنے اور اجازت چاہی اُس سے پس اذن دیا اُسنے اور جب داخل ہوے نضر بادشاہ کے پاس ڈاٹا اُنکو حجاب نے واسطے اس بات کے کہ تعظیم کرین وہ مجلس بادشاہ کی سجدہ کرنے سے نضر کہتے ہین کہ قسم ہی اللہ کی نہین التفات کیا مین نے بجانب اُنکی آوازون کے اور ارادہ کیا مین نے یہ کہ سجدہ نکرون لیکن ڈرا مین اس امر سے کہ نفرت کرینگے دل قوم کے مجھسے اور نہ پورا ہوگا ارادہ ہمارا اور یہ بات اُن لوگون کو ٹھیک معلوم ہو چکی تھی کہ جو شخص ہوگا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ سجدہ نکریگا کسی بادشاہ روے زمین کو جو کفر کرتا ہی ساتھ اللہ کے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ نیت کرتا ہون مین واسطے اللہ کے اور سجدہ کرتا ہون رب العالمین کیواسطے اور سُنا تھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ انما الاعمال بالنیات ولکل امرء ما نوی پس سجدہ کیا مین نے پروردگار عالم کا اور جب اُٹھایا مین نے اپنے سر کو سجدے سے کہا مجھسے بادشاہ کے وزیر نے کہ ای برادر عربی پہنچ گئے ساتھی تمھارے مین نے کہا ہان اب وہ قریب جبل مقطم کے ہین راوی کہتا ہی کہ جب سُنی وزیر نے یہ بات حکم کیا اُسنے حجاب اور اکابر دولت کو نکلنے کا واسطے ملاقات عرب کے پس سوار

ف

کا نضر بن ثابت کو
اپنے راہ سے
پاس اسطولیس
بادشاہ کے واسطے
اظہار اس امر کے
کہ عرب متنصرہ
کی مدد دہی کے
ہین اور روانہ
ہونا نضر کا اور بھیجنا
نعیم ابن مرہ کو پاس
عمرو بن العاص کے
واسطے بیان اس
بات کے کہ ہم لوگ
راہ فریب سے عرب متنصرہ آئے

مین سلح اور
ہین سر رہنا اور
سامان آوے اور
جب ہمارے
تمامیں اور
قبطیون
مین
ع
علم
مین
جمع
اور
ہین
اور

ہوے قبطی ساتھ آراستگی کے اور کوتل رکھا غلامون نے گھوڑون کو اُنکے سامنے ساتھ بڑی زینت کے اور زین پوشون جڑاؤ
کے ساتھ نگینون جواہرات اور لگامون جلا کی ہوئی ساتھ سونے اور روپے بندبُنے ہوے ساتھ موتیون کے اور سوار ہوا اُنکے
ساتھ ارسلاؤس قبطی سردار لشکر کا اور خلعت دیا بادشاہ نے نضر بن ثابت کو جبکہ آئے تھے وہ ساتھ خوشخبری کے اور روانہ
ہوئی قوم واسطے ملاقات عرب کے درانحالیکہ گمان کرتے تھے کہ وہ عرب متنصرہ ہین اور نہین جانتے تھے معاملہ تقریر کو یہ تو
حال نضر بن ثابت اور نکلنے قبطیون کا واسطے ملاقات عرب کے تھا لیکن حال خالد بن الولید کا پس روانہ ہوے وہ تا اینکہ
پہونچے جبل مقطم تک ابن اسحاق نے بسلسلۂ راویون کے نعیم بن مرہ سے روایت کی ہے کہا نعیم نے کہ تھا مین منجملہ اُن
لوگون کے جنکو عمر بن الخطاب نے بھیجا تھا اہل وادی القریٰ اور وادی نخلہ سے اور خالد بن الولید دوست رکھتے تھے مجکو
اسواسطے کہ میرے باپ شریک تھے عاص بن وائل السہمی کے اور سفر کیا تھا اُنکے واسطے مالون کے بصریٰ کی بازار تک پس
جب جانا خالد بن الولید نے اس بات کو کہ قبطی اصحاب بادشاہ ارسطولیس کے اُنکے استقبال کے واسطے نکلے ہین ڈرے
وہ اس امر پر کہ تشویش مین پڑینگے دل مسلمانون کے اس حال سے جبکہ دیکھین گے مسلمان اُنکی طرف اور ڈرے عمرو
بن العاص پر بھی اس بات سے کہ سستی مین پڑین گے وہ پس آئے میرے پاس اور کہا مجھسے کہ اے ابن مرہ مین
چاہتا ہون تجسے ایک بات کہنا پس سمجھ لو تم اُسکو مجھ سے مین نے کہا کہ اے ابا سلیمان وہ کیا بات ہے اُنھون نے کہا
کہ جانو تم اس امر کو کہ عمرو بن العاص اور ساتھی اُنکے جب دیکھین گے ہم کو کہ آئے ہین ساتھ لباس متنصرہ کے اور صلبان
ہمارے سرون پر ہین اور قبطی لوگ سوار ہوے ہین ہمارے استقبال کے واسطے تو تشویش مین پڑینگے دل اُنکے ہمارے
حال سے ولیکن مین چاہتا ہون تجسے اس امر کو کہ اُترو تم اپنے گھوڑے سے اور سپرد کرو تم اُسکو اپنے غلام کے اور چھپ رہو
تم اس پتھر کی آڑ مین پس جب دور چلے جاوین ہم لوگ تجسے اور تنہا رہو تم نکلو اور قصد کرو لشکر مسلمانون کا اور جاؤ تم عمرو
بن العاص کے پاس اور بیان کرو اُنسے حال ہمارا کہ قصد کیا ہے ہمنے فریب اور مکر کا ساتھ قوم کے تاکہ مطمئن ہو جاوے
دل اُنکا اور باسامان رہین وہ اپنے کام مین اسواسطے کہ وہ سوائے تمھارے اور کسی پر مطمئن نہونگے کہ پہچانتے ہین وہ تمکو اور
کہو تم میری طرف سے اُنکو سلام اور یہ بات کہ باسامان رہین وہ اور لشکر اُنکا اپنے کام مین پس جب سُنین وہ تکبیر ہماری قبطیون
کے لشکر مین بلند کرین وہ اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کرین وہ قوم پر پس کہا مین نے خالد سے کہ بخوشی
منظور ہے مجھ کو پھر اُترا مین اپنے گھوڑے سے اور سپرد کیا مین نے اپنے غلام دارم کے اور چلا مین طرف پہاڑ کے اور چھپ رہا
مین پیچھے ایک بڑے پتھر کے اور چلے خالد بن الولید مع اپنے ساتھیون کے درانحالیکہ آراستہ تھے وہ ساتھ لباس عرب متنصرہ
اور اُن خلعتون کے جن کو بادشاہ نے متنصرہ کے واسطے بھیجا تھا اور پہنین رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف نے وہ
دونون خلعتین جو بادشاہ نے بطریق پیشوائی کے بھیجا تھا اور بلند کیا صلبانون کو اپنے سرون پر اور کھول دیا نشان
متنصرہ کو اور بلند کیا صلبان سونے اور چاندی کی جو دیر رہبان سے لیا تھا اور بدل دیا خالد نے بھی اپنے لباس کو اور

اسی طرح مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر نخعی نے بھی تبدیل لباس کیا تھا پس اسی حال مین کہ وہ چلے جاتے تھے
کہ سامنے ہوا اُنکے لشکر قبطیون کا اور سردار لشکر کا ارسلاؤس اور حجاب بادشاہ کے پس متوجہ ہوے رفاعہؓ بن قیس
اور بشار بن عوف اپنے ساتھیون کی طرف اور کہا اُنسے کہ پیدل ہو جاؤ اور جھکو تم سامنے اُنکے کہ نہین ہی اس امر مے تمپر پیروی اور
بدی عاقبت کی اور قسم کھاؤ مسیحؑ اور سیدہ کی اور نہ غلطی کرے کوئی تم مین کا کہ یاد کرے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
پس آگاہ ہو جاوین قوم ہمارے حال سے اور کرو تم اپنی ہمتون کو اپنی آنکھون کے آگے اور بھروسا کرو تم اللہ تعالیٰ پر اپنے کامون
مین پس ویسا ہی کیا قوم مسلمانون نے جو حکم کیا اُنکے سردارون نے اور پیدل ہوے اور جھکے وہ واسطے تعظیم حجاب اور سردار لشکر
ارسلاؤس کے اور دعائین دین اُنکو پس متوجہ ہوے حجاب اُنکی طرف اور برزگداشت کی اُنکی اور حکم کیا اُنکو سوار ہونے کا پس
سوار ہو کر روانہ ہوے وہ تا اینکہ پہونچے سراپردے تک اور حکم کیا اُنکو حجاب نے اُترنے کا پس اُترے وہ اپنے گھوڑون پر سے اور
ٹھہرے سراپردہ کے دروازے پر اور اجازت طلب کی بادشاہ سے پس اذن دیا اُسنے آنے سرداران لشکر اور اکابر کا پس داخل ہوے
رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف اور نہین داخل ہوا کوئی سواے اُنکے اور ٹھہرے خالد اور مقداد اور عمار اور مالک اور باقی عرب ہمراہی
رفاعہؓ اور بشار کے دروازے پر پس جب داخل ہوے رفاعہ ابن قیس اور بشار بن عوف سراپردے مین بسلام کیا دی اور جھکے وہ واسطے
تعظیم کے سامنے بادشاہ کے پس متوجہ ہوا بادشاہ اُنکی طرف اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے بتحقیق جان لیا تمنے محبت ہماری اپنے
ساتھ اور قرب ہمارا اپنے واسطے اور بلایا ہمنے تمکو اسلیے کہ رہو تم ساتھ ہمارے اور لڑو ہمارے دشمنون سے اور رہو وین ہم تم ایک ہی ساتھ
اُن عرب محمدیون پر پس اگر تم خیر خواہی کروگے ہماری اور لڑوگے ہمارے دشمنون سے اور حمایت کروگے ہماری دولت کی تو ہونگے ہم
موافق تمھارے حکم کے اور تقسیم کر دینگے ہم تمکو ملک اپنا اور مالک کر دینگے ہم تمکو اپنی نعمتون کا رفاعہؓ نے کہا کہ بشارت ہو تجکو اے بادشاہ
قریب دیکھیگا تو وہ چیز جو خوش کریگی تجکو اور خرچ کرینگے ہم تیرے سامنے اپنی کوشش کو اپنے دشمن کی لڑائی مین پس شکریہ ادا کیا
اُن کا بادشاہ نے اور بہت اچھی دو خلعتین دین رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کو اور پہنا اُنھون نے اُن دونون خلعتون
کو اُن خلعتون پر جو پہلے سے پہنے تھے کہ اُنھین کو پہنکر وہ بادشاہ کے سامنے گئے تھے پس اسیوجہ سے مطمئن ہو گیا تھا دل بادشاہ کا
کہ اُسی نے وہ خلعتین اُنکے واسطے بھیجی تھین اور اس سبب سے یقین کیا کہ وہ عرب متنصرہ ہین راوی نے بسلسلۂ راویون کے
بیان کیا ہی کہ جب آئے خالد بن الولید اور مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر اور رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف اور وہ لشکر
جسکو امیر المومنین عمر بن الخطاب نے اہل وادی القریٰ اور طائف اور وادی نخلہ سے بھیجا تھا اور ہوا معاملہ اُنکا اسطرح پر
جیسا کہ بیان کیا تھا ہمنے اور متوجہ ہوے وہ بجانب لشکر بادشاہ ارسطولیس کے اور رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف
خلعتین پہنے تھے اور نشان اور صلبان اُنکے سرون پر تھے پس دیکھتے تھے مسلمان لشکر عمرو بن العاص کے اُنکی طرف
اور تعجب کرتے تھے اُنکے حال سے پس کہا معاذ بن جبل نے عمرو بن العاص سے کہ قسم ہی خدا کی اے عمرو یہ لوگ
عرب متنصرہ نہین ہین اور میرا جی نہین مانتا ہی اس بات کو اور بیشک وہ ہمارے ساتھیون سے ہین اور مین نے

(ف) ذکر ہونا پہنچنا خالد وغیرہ کا بعد اپنے لشکر کے روم مین اور ملنا رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کا بادشاہ روم سے اور خلعت پہننا اور بادشاہ کا اکرام کرنا

ایک ایک کو اُنمین سے دیکھا پس دیکھا مین نے اُنمین لباس وادی نخلہ اور طائف اور دادی القریٰ کے شرحبیل بن حسنہ نے
کہا کہ مین اس سے زیادہ تر تعجب کی بات تمسے کہتا ہون کہ مین نے اُن سبھون کے بیچ مین خالد ابن الولید کو دیکھا ہی اور ظاہر
ہوا مجکو عمامہ اور وہ کپڑے اُنکے جو پہنکر طرابلیس مین داخل ہوے تھے یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ مین نے قسم ہی خدا کی
مالک اشتر نخعی کو دیکھا ہی اور پہچانا مین نے اُنکو بسبب اُنکی درازی قد اور رکاب کے اور وہ گھوڑے کی زین پر مثل برج کے
ہین عمرو بن العاص نے کہا کہ قریب تر تمکو حال معلوم ہو جاویگا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے راوی کہتا ہی کہ گذر گیا دن اور آئی
رات ساتھ تاریکی کے کہ اُسی وقت آئے نعیم بن مرہ پہاڑ کی طرف سے باراده لشکر مسلمانون کے اور اس رات مین سعید بن زید
بن نفیل واسطے نگہبانی کے مقرر تھے پس جب دیکھا اُنھون نے بجانب ذات نعیم بن مرّہ کے کہ آتے ہین وہ اُنکے لشکر کی طرف
جلد متوجہ ہوے مسلمان اُنکی طرف اور کہا کہ تم کون ہو مختصر کہو حال اپنا پس کہا اُنھون نے کہ مین نعیم بن مرہ ہون پھر سلام
کیا نعیم نے مسلمانون کو پس جب پہچانا مسلمانون نے اُنکو مرحبا کہی اُنکو اور پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو پس آگاہ کیا
نعیم نے اُنکو سرگذشت سے پس لیگئے مسلمان اُنکو عمرو بن العاص کے پاس نعیم کہتے ہین کہ جب پہونچا مین عمرو بن العاص کے
خیمے مین سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے مجکو اور کہا کہ کون شخص ہی مین نے کہا کہ مین نعیمؓ ہون اُنھون نے
کہا کہ مرحبا اے نعیم تمھارے پیچھے کیا حال ہی آگاہ کرو تم مجکو اپنی خبر سے اے بیٹے میرے بھائی کے بیٹھ جاؤ تم پس بیٹھ گیا مین اُنکے
سامنے اور سب حال اول سے آخر تک بیان کیا مین نے اُنسے پس بہت خوش ہوے وہ اور بشارت حاصل کی ساتھ مدد اور
غلبے کے اور سجدۂ شکر اللہ تعالیٰ کا بجا لائے اور اُسی وقت بُلایا اُنھون نے معاذ بن جبل اور شرحبیل بن حسنہ کو پس جب آئے وہ لوگ
اور بیٹھے سامنے اُنکے متوجہ ہوے عمروؓ بن العاص اُنکی طرف اور کہا کہ اے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نعیم
بن مرّہ خبر لیکر میرے پاس آئے ہین اور ایسا ایسا کچھ مجھ سے بیان کرتے ہین پھر کہا نعیم سے کہ اے بیٹے میرے بھائی کے بیان
کرو تم ان لوگون سے وہ چیز جو بیان کی تمنے مجھ سے پس نعیم نے ابتدا سے انتہا تک اُنسے بیان کیا پس بہت خوش ہوے
وہ لوگ اور کہا کہ ہم اللہ غالب اور بزرگ سے اُمید اس بات کی رکھتے ہین کہ یہ معاملہ سبب ہووے ہمارے غلبے کا
ہمارے دشمنون پر پھر نعیم نے عمرو بن العاص سے کہا کہ اے سردار سوار ہو تم اور حکم کرو سواران مسلمین اور لشکر کو سوار
ہونے کا اور آمادہ اور باسامان رہو تم اپنے کام مین پس جب سُنو تم تکبیر کو قبطیون کے لشکر سے کہ بلند ہوئی ہی تو بلند کرو تم
بھی اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کرو تم دشمن کے سر پر ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ اللہ تعالیٰ
کو اپنی خلق کے کام مین نگرانی انجام کار کی ہی اور معاملہ اُسکا یون ہی کہ جب رات ہوئی تو جمع کیا ارسطولیس نے حجاب
اور سرداروں کو اور کہا اُن سے کہ تنگی مین پڑا ہی سینہ میرا ان عرب کے سبب اور اُنکے قیام سے ہمارے
یہان اور نرخ غلے کا ہمارے یہان گران ہو گیا ہی کہ حاکم ہو گئے ہین دیہاتون اور زمین والون پر اور باز
رکھا ہی اُنھون نے اور شہر والون کو اس امر سے کہ پہونچا دین وہ ہمارے پاس کسی چیز کو پیداوار

شہرون سے اور اُنکے گروہ بھی جاتے ہین ریف اور صعید تک اس جانب سے اور اہل توبہ اور بجاۃ کسی نے بھی ہماری کمک نہین کی اور اُنکے آپسمین فساد اور جھگڑا پڑگیا ہی سو میری راے تو یہ ہی کہ شروع کرون مین لڑائی کو ان عرب سے اور مدد اور غلہ دیوین مسیح جسکو چاہین پس کہا حجاب اور سردارون نے کہ ای بادشاہ کرتو جو چاہتا ہی کہ ہم لوگ کسی امر مین تیرے خلاف نکرینگے پس کہا ارسطولیس نے کہ نکلو اور چلو تم لوگ اسی وقت اور آگاہ کردو لشکر کو کہ کل لڑائی ہوگی اور حکم دو اُنکو کہ پہنین وہ لباس حرب کا اور آمادہ ہون واسطے لڑائی کے اور آفتاب نہ نکلنے پاوے کہ وہ لوگ پہنچ جاوینگے کہ شاید دفعۃً در آوین ہم عرب پر بوقت غفلت کے پس نکلے حجاب بموجب حکم بادشاہ کے اور نہ تھے بادشاہ کو آگہی اُس معاملہ سے جو پورا ہو چکا تھا قصر شمع مین اور تھی اچھی تدبیر اللہ تعالی کی اپنے مسلمان بندون کے واسطے جو یہ کہ مقوقس کا ایک حقیقی بھائی تھا جس کا نام ارجانوس تھا اور مقوقس اُسکو بہت دوست رکھتا تھا اور کوئی کام بغیر اُسکے مشورے کے نہین کرتا تھا اور دونون ساتھی سوار ہوتے تھے اور ساتھی اُترتے تھے اور نہین جدا ہوتے تھے اُنمین سے بسبب محبت ایک کی دوسرے سے موافق اپنی عادت کے اور مقوقس داخل ہو چکا تھا اپنے خلوت کے گھر مین رمضان کے مہینے مین جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین اور بھائی اُسکا نکلنے کی راہ دیکھتا تھا جس وقت کہ تمام ہوا مہینا پس جب پورا ہو گیا مہینا رمضان معظم کا اور مقوقس بادشاہ نہ نکلا تو سخت گذرا اُسپر یہ حال اور بُرا جانا اُسکے معاملے کو اور آیا وہ اپنے بھائی کے خلوت خانے کی طرف در اخالیکہ پوچھتا تھا اُن لوگون کو جو اُسکی خدمت مین مقرر تھے پس نہ دیکھا اُنمین سے کسی کو تاکہ پوچھے حال اپنے بھائی کا اور یہ کہ کیا سبب اُسکے دیر کرنے کا ہی نکلنے سے پس نہ پایا اُنمین سے کسی کو اور شک کی کام مین اور آیا بجانب ارسطولیس بیٹے اور ولیعہد اپنے بھائی کے پس پایا اُسکو بیٹھا ہوا تخت پر اور حکم اُسکا جاری تھا ملک مین پس نہایت بُرا جانا اُسکے معاملے کو اور متوجہ ہوا ارسطولیس کی طرف اور پوچھا اُس سے حال اُسکے باپ اور سبب اُسکے دیر کرنے کا پس کہا ارسطولیس نے کہ بادشاہ نے اپنے طالع کو بمقابلہ اُن عرب کے ضعیف دیکھا اور حکم کیا مجکو ٹھہرنے کا اپنی جگہ پر اور بندوبست کرنے معاملے کا اُسکے اور عرب کے بیچ مین مصالحہ کرلون مین اُنسے یا لڑون مین اُنسے پس جب سُنی ارجانوس نے یہ بات ارسطولیس سے چپ ہو رہا اور کچھ جواب اُسکو نہین دیا اور چھپایا معاملے کو اپنے دل مین اور جان گیا اس امر کو کہ ارسطولیس نے اپنے باپ کو مار ڈالا راوی کہتا ہی کہ ارجانوس بھائی مقوقس کا بھی اعتقاد رکھتا تھا نبوت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جانتا تھا کہ دعوت اُنکی پھیلے گی زمین مشرق اور مغرب تک اور بادشاہ لوگ سُست ہو جائینگے اُنکے صحابہ کے زمانہ مین اور وہ لوگ غالب ہو جائینگے شہرون پر پس نکلا وہ اپنے بھتیجے ارسطولیس کے پاس سے اور نہین ظاہر کیا اُسنے کسی سے وہ امر جو اُسکے دلمین تھا اور ارسطولیس نے ارادہ لڑائی کا عرب سے کل کے روز پر رکھا تھا پس نکلا ارجانوس اُسکے پاس سے رات کے وقت اور گیا قصر شمع مین اور دیکھا کیا اُسنے اُن لوگون کو جنکو اُسکے بھتیجے نے اکابر دولت سے اُسمین چھوڑا تھا اور اُن لوگون کو جنپر اُسکو

اعتماد تھا اپنے کام اور اپنی حفاظت مین پس داخل ہوا ارجانوس اُنکے پاس کہا اُسنے اُنسے کہ جانو تم لوگ اس امر کو کہ عقل
سبب پائداری بنی آدم کی ہی اسواسطے کہ اللہ تعالی نے خاص کیا بنی آدم کو ساتھ عقل کے سوائے اپنے اور سب مخلوقات
کے اور مقوقس کو اُسکے بیٹے نے ضرور مار ڈالا ہی بسبب خواہش دنیا کے اور تھا مقوقس مہربان تم لوگون پر اور مطیع تھا
تمھارا اور جانو تم اس امر کو کہ یہ عرب وہ ہین کہ پیش آنیوالا اُنکا وہ تھا جسکا ملک تمھارے ملک سے بڑا تھا اور
لشکر اُسکا تمھارے لشکر سے زیادہ تھا پس نہ ٹھہر سکے وہ لوگ عرب کے سامنے اور نہین ہی زمانہ جاتے رہنے اور سست ہوجانے
تمھاری دولت کا مگر اسقدر کہ بھرین اور مقابل ہون دونون لشکر پس اگر فتح پائینگے تمیر عرب تو مار ڈالینگے وہ تمکو اور لوٹ
لینگے وہ تمھارے مال کو اور لونڈی غلام بنا دینگے تمھاری عورات اور لڑکون کو اور رہینگے تمھارے گھرون [illegible]
کہ کیا انھون نے تمھارے غیر کے ساتھ اُن لوگون نے کہا کہ ای سردار کیا رائے ہی اس معاملہ مین اُسنے کہا کہ رائے یہ ہی کہ
ہوشیار ہو جاؤ تم اپنی جانون پر اور بند کرلو تم دروازہ اپنے قصر کا اور نہ آنے دو اُسمین کسی کو یا دشاہ کے لشکر سے اور
نہ اُسکو اسواسطے کہ اُسکو قوت تمھاری لڑائی کی نہوگی اس حال مین کہ عرب اُسکے پیچھے ہونگے اور وہ عبور کرینگا [illegible]
کے اور چلا جاویگا اسکندریہ کو اور مین بعد اُسکے صلح کرلونگا اپنے اور تمھارے واسطے ان عرب سے اور [illegible]
اپنی جانون اور مالون اور اولاد پر اور بعد اُسکے جو ارادہ کریگا تبعیت کا اُنکے دین پر تو اُسکے واسطے کوئی [illegible]
اور جو کوئی اپنے دین پر استقامت کریگا وہ اُنکو جزیہ دیگا اور محفوظ رہیگا خون اُسکا اور مال اُسکا اور [illegible]
اُسکے راوی کہتا ہی کہ جب سُنی اُن لوگون نے یہ بات اُسکی بہتر جانا اسکی رائے کو اور سمجھے وہ کہ [illegible]
راوی نے بیان کیا ہی کہ ارجانوس سوار ہوتا تھا ساتھ ایکہزار سوار کے اپنے غلامون سے [illegible]
شمع اور اُس چیز کو جو اُسمین تھی خزانے اور مال اور اسباب اور غلے وغیرہ سے اور بند کرلیا اُسنے [illegible]
مع اپنے لوگون کے اوپر کے مکان پر اور بادشاہ ارسطولیس کو اس حال سے کچھ خبر نہ تھی راوی [illegible]
کے جو واقف ہوگئے تھے اس معاملہ سے اور آگاہ کیا اُسکو اُسکے چچا ارجانوس کے حال سے پس جب [illegible]
کیا اُسنے اپنے زوال ملک اور اُسکے نکلجانے کا اپنے ہاتھ سے اور حیران رہگیا اپنے کام مین اور قصد کیا اُسنے [illegible]
رات کو کہ اُسیوقت بلند ہوئی آواز تہلیل اور تکبیر کی اُسکے وسط لشکر سے اور عرب نے حملہ کیا راوی [illegible]
نے آواز تکبیر کی کہ بلند ہوتی ہی قبطیون کے لشکر مین اور سوار ہوچکے تھے وہ اور سب لشکر اُنکا پس اُسیوقت [illegible]
مسلمانون نے اور حملہ کیا اُنھون نے قبط کے لشکر پر اور عمل کیا تلوار نے اُنمین پس جب دیکھا ارسطولیس نے بجانب اُس چیز کے جو
نازل ہوئی اُسپر آپڑنے عرب سے اور ثابت ہوگیا اُسکو یہ امر کہ وہ عرب جو آئے تھے بطور کمک کے لباس [illegible]
حملہ کیا اُسکے لشکر پر پس جانا اُسنے کہ یہ بات غیب عرب سے تھی اور یہ کہ اُسکو طاقت اُنکے مقابلے کی نہین ہی اور سوار ہوا وہ اُسیوقت
اور سوار ہوے حجاب اور بطارقہ اور امرا اور غلام اُسکے اور اُٹھا لیا خزانے اور مال اور اسباب کو اور اس [illegible]

اپنے آگے کرلیا اور روانہ ہوے وہ رات کو اور در آئے وہ اور قطع کی مسافت شہر مصر کی تا اینکہ پہونچے پہلے پل پر اور اُسپر سے
عبور کرکے چلے بجانب مربوط کے پس چھوڑا مردمان باقی کو وہان مع تین ہزار سوار کے اور روانہ ہوے وہ سب ارادہ اسکندریہ
کے راوی کہتا ہی کہ پکارا پکارنے والے نے کہ ارسطولیس بادشاہ بھاگ گیا نہ ٹھہر سکا کوئی شخص اُسکے لشکر کا اور پیٹھ پھیر کر بھاگے
وہ سب اور تلوار کام کرتی تھی اُنمین اور مدد اور غلبہ دیا اللہ غالب اور بزرگ نے اصحابؓ اپنے نبی کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن اسحاق
نے ثقات سے روایت کی ہی کہ مارے گئے اس رات مین لشکر قبطیون سے پانچہزار سوار اور غنیمت مین پایا مسلمانون نے اُنکے خیمون
اور اُس چیز کو جو اُنمین تھی مال اور اسباب سے پس جب صبح ہوئی آئے خالد اور عمار اور مقداد اور مالک پاس عمرو بن العاص کے اور
سلام کیا اُنکو اور اُنکے ساتھیون کو اور سلام کیا بعض مسلمانون نے بعض کو اور آئے رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف طرف عمرو بن العاص
کے اور سلام کیا اُنکو پس متوجہ ہوے عمرو بن العاص اُن سبکی طرف اور سلام کیا اُنکو اور مرحبا کہی اور دعا دی اُنکو اور شکریہ ادا کیا
اُنکے کامون کا اور بیان کیا خالد بن الولید نے عمرو بن العاص سے تمام ماجرا جو گذرا تھا ساتھ عرب متنصرہ کے اور ہلاک کرنا اُن
سب کا اور مالک ہوجانا اُس چیز پر جو ساتھ اُنکے تھی گھوڑون اور اونٹون اور ہتھیار اور لباس وغیرہ سے اور گفتگو ہل دیر اور اُنکے
رہبان کی اور مارا جانا مقوقس کبیر کا اور لینا اُن لوگون سے صلبان اور زُنارون کا اور داخل ہونا ارسطولیس کے یہان ساتھ
مکر اور فریب کے پس خوش ہوے عمرو بن العاص اُنکی باتون سے اور شکر ادا کیا اللہ تعالیٰ کا اس معاملے پر اور دعا دی خالد اور سب
مسلمانون کو اور کوچ کیا مقام مجر الحصا سے مع اپنے لشکر کے اور روانہ ہوے تا اینکہ آئے سفرمین اور مالک ہوئے اُسکے درون کے اور
اُترے خالد اور عمار اور مقداد اور مالک اشتر قصر شمع پر پس ظاہر ہوا اُنپر ارجانوس بن رعیل بھائی مقوقس کا اور کہا اُنسے عربی
زبان مین کہ اے جوانمردان عرب جانو تم اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے مدد کی تمھاری ساتھ غلبے کے اور مالک ہوے تم
شہرون کے اور جانو تم اس بات کو کہ مین نے تمھارے حق مین نیکو خواہی سے ایسا ایسا کچھ کیا ہی اور اگر نہ فریب کرتا مین ساتھ
بیٹے اپنے بھائی کے تو نہ شکست کھاتا وہ تمسے اور اب ہم صلح کرتے ہین تمسے اور سپر دکرتے ہین تمکو یہ قصر اس شرط پر کہ نہ تعرض کرو تم
ہماری کسی چیز سے اور نہ دراز کرو تم اپنے ہاتھون کو ہماری طرف ساتھ کسی بُرائی کے اور جو شخص ہم مین کا چاہے کہ داخل ہو
تمھارے دین مین پس کوئی اُسکو مانع نہو گا اور جو باقی رہیگا اپنے دین پر پس نہ تعرض کرو تم اُس سے اور دیا کریگا وہ جزیہ
پس کلام کیا اُس سے معاذ ابن جبل نے اور کہا کہ جان تو اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے غلبہ دیا ہمکو کافرون پر بسبب
صدق ہماری نیتون اور اچھائی ہمارے کامون اور تبعیت کرنے ہمارے حق کی اور ہم لوگ نہین کہتے ہین کوئی بات مگر سچ اور
نہین عہد اور اقرار کرتے ہین ہم کسی بات کا مگر یہ کہ پورا کرتے ہین ہم اپنے عہد کو اور نہین عمل مین لاتے ہین ہم بیوفائی اور
فریب کو اور تمھارے واسطے امان ہی تمھاری جانون اور مالون اور اولاد پر اور جو شخص مسلمان ہوگا تم مین سے اور داخل ہوگا ہمارے
دین مین تو قبول کرینگے ہم اُسکو اور جو کوئی باقی رہیگا اپنے دین پر پس نہ تعرض اور بُرائی کرینگے ہم اُس سے اور اکتفا کرینگے
ہم اُس سے جزیہ پر پس جب سُنا ارجانوس اور مشائخ مصر اور اُسکے سرداروں نے یہ کلام خوش ہوے دل اُنکے اور اُترا

ارجانوس

ارجانوس اور کھول دیا اُسنے دروازہ قصر کا اور لیکر آیا اُنکے پاس کنجیان اور سپرد کیا اُنکو پس لیا خالد اور اُنکے ساتھیون نے
ارجانوس اور مشائخ مصر اور وہان کے رئیسون کو ساتھ اپنے اور لیکر آئے پاس عمرو بن العاص کے اور ٹھہرایا اُن لوگون کو
سامنے اُنکے اور بیان کیا اُنسے خالدؓ نے حال صلح اور اُس چیز کا جسپر وہ لوگ متفق ہوے تھے پس خوش ہوے عمرو بن العاص اس
حال سے اور متوجہ ہوے اُنکی طرف اور کہا کہ ای قوم جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے غالب کیا تمپر اور شکست دی اور
بھگا دیا ہمنے تمھارے بادشاہ کو اور اب تم لوگ ہمارے قبضے مین ہو اور رہو گئے تم غلام ہمارے اسواسطے کہ فتح کیا ہمنے تمھارے
شہر کو بزور تلوار کے اور اب تم ہمارے مغلوب ہو پس کہا ارجانوس نے کہ ای سردار آیا نہین ہی یہ بات جو سُنی ہی ہمنے تمسے
کہ اللہ غالب اور بزرگ نے ٹھہرایا مہربانی کو تمھارے دلون مین اور تم لوگ معاف کر دیتے ہو اُسکو جو تمپر ظلم کرتا ہی اور
نیکی کرتے ہو تم اُسکے ساتھ جسنے تمسے بُرائی کی ہو اور تم جانتے ہو کہ ہم لوگ رعایا اور محکوم ہین اور اگر ہوتا حکم ہمارے اختیار مین
تو بیعت کرتے ہم تمھاری پس نرمی کرو تم اب ہمارے ساتھ اور دیکھو ہمارے حال کو پس کہا عمرو بن العاص نے صحابہؓ سے
کہ کیا کرون مین ان لوگون کے معاملے مین شرجیلؓ بن حسنہ نے کہا کہ ای سردار کرو تم اُنکے ساتھ وہ امر جسکا حکم کیا ہی اللہ غالب
اور بزرگ نے عدل سے اور نیکی کرو تم اُنکے ساتھ اور خوش کرو تم اُنکے دلون کو کہ مالک ہو جاؤ گے تم اور شہرون کے بھی ایسا کرنے سے
بسبب اسکے کہ سُنینگے لوگ اور خبر پہونچیگی شہر والون کو اسکی پس سپرد کر دینگے وہ شہرون کو بغیر لڑائی جھگڑے کے اور گفتگو کی معاذ
بن جبل اور اکابر صحابہؓ نے اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار بات وہی ہی جو شرجیل بن حسنہ نے کہی پس کہا عمرو بن العاص نے
کہ ای لوگ مصر کے بتحقیق امان دی ہمنے تمکو تمھاری جانون اور مالون اور گھر بار اور اولاد پر بسبب اپنے احسان کے تمپر اور
معاف کر دیا مین نے تمکو جزیہ اس سال کا اور سال آیندہ مین لیوینگے ہم تمسے جزیہ کو ہر شخص بالغ سے چار دینار اور جو شخص
مسلمان ہوگا تم مین سے تو قبول کرینگے ہم اُسکو پس جب سُنا ارجانوس نے کلام عمرو بن العاص کا کہا اُسنے کہ عدالت کی تمنے
قسم ہی خدا کی اسیوجہ سے مدد اور غلبہ دیے گئے تم اور پڑ گئی میرے دلمین اب صحت تمھارے دین کی اور مین گواہی دیتا ہون اس
بات کی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور جو کچھ چھوڑا ہی میرے بھائی کے بیٹے نے قصر شمع مین خزانے اور مالون
اور ہتھیار اور اسباب وغیرہ سے وہ سب ہدیہ ہی میری طرف سے تمکو بعوض اُسکے جو تمنے میرے شہر والون کے ساتھ کیا راوی کہتا ہی
کہ جب دیکھا اہل مصر نے بطرف اپنے سردار ارجانوس کے کہ ایمان لایا اور مسلمان ہوا وہ داخل ہوے بہت لوگ اُنکے دین اسلام مین راوی
نے بیان کیا ہی کہ قصد کیا اور گئے عمرو بن العاص بجانب اُنکے کنیسے کے پس بنایا اُسکو جامع مسجد اور اسی سبب سے مشہور ہی وہ آجتک
بنام جامع عمرو بن العاص کے اور یکجا کیا عمرو بن العاص نے اُس مال کو جو لیا تھا اُنھون نے قبطیون کے خیمون سے جو بھاگ گئے
تھے اور نکالا اُنمین سے پانچوان حصہ واسطے امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کے اور تقسیم کر دیا باقی کو مسلمانون پر اور دیا ہر ذی حق کو
حق اُسکا پھر لکھا ایک خط بنام خلیفہ عمرؓ بن الخطاب کے مشعر فتح مصر کے اور حال وہان کا اور روانہ کیا خط اور خمس کو ساتھ علم بن سہمؓ یہ
کے اور ساتھ کیا اُنکے ایک سو سوار کو اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بجانب مدینہ منورہ کے پس روانہ ہوے وہ درانحالیکہ کوشش

کرتے تھے چلنے مین رات دن تا اینکہ پہونچے وہ مدینہ طیبہ مین اور داخل ہوے علم بن ساریہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رض کے پاس اور سلام کرکے دیا خط اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنکو حضرت عمر رض نے اور لے لیا خط کو اور کہا کہ تم کہان سے آئے ہو علم بن ساریہ نے کہا کہ مصر سے عمرو بن العاص کے پاس سے حضرت عمر رض نے کہا کہ تمھارا کیا نام ہی اُنھون نے کہا کہ یا امیر المومنین مین علم بن ساریہ ہون حضرت عمر رض نے کہا کہ شاباش ہو تمکو اے علم پھر کھولا خط اور پڑھا اُسکو آہستہ تا اینکہ پہونچے آخر تک پس سجدہ شکر اللہ کا ادا کیا پھر اُٹھایا اپنے سر کو اور پڑھا خط کو بآواز بلند مسلمانون پر پس خوش ہوے وہ لوگ اس معاملے سے اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آواز کو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود اور پر بشیر و نذیر کے پھر حکم کیا حضرت عمر رض نے لیجانے مال خمس کا مسلمانون کے بیت المال مین راوی نے بیان کیا ہی کہ پہونچی ہی مجکو یہ روایت لوگون سے کہ آئے علم بن ساریہ امیر المومنین عمر رض بن الخطاب کے پاس اور کہا کہ یا امیر المومنین عمرو بن العاص نے سلام کہا ہی آپکو اور کہا ہی کفارون نے دریاے نیل مین ہر سال ایک طریق مقرر کیا ہی اور وہ یہ ہی کہ جب دیر کرتی ہی روانی دریاے نیل کی اُن لوگون پر تو لیتے ہین وہ لوگ ایک لڑکی کو اور آراستہ کرتے ہین اُسکو ساتھ اچھی زینت کے اور ڈالتے ہین اُسکو دریاے نیل مین پس آجاتا ہی پانی جب سُنی یہ بات عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب الی عمرو بن العاص سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ فاذا اوصلک کتابی ہذا فاطلب اعدا اللہ حیث کانوا من البلاد و ایاک ان تلین جانبک لہم و انظر فی احوال الرعیۃ و اعدل فیہم ما استطعت و اطلب العفو من اللہ با العفو من الناس و اجر المسلمین علی قوانینہم و قرارہم و اجبا فی دوانینہم و احی الرسوم العافیۃ بالعدم فی الرعیۃ فانما ہی ایام تمضی و مدۃ تنقضی افاما ذکر جمیل و اما خزی طویل و السلام پھر لکھا دوسرا خط بنام نیل مصر کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین ابی نیل مصر اما بعد فانک مخلوق لا تملک ضرا و لا نفعا فان کنت تجری بحولک و قوتک فانقطع فلا حاجۃ لنا فیک و ان کنت تجری بحول اللہ و قوتہ فاجر کما کنت تجری و السلام پھر لپیٹا دونون خطون کو اور سپرد کیا علم ابن ساریہ کے اور کہا اُنسے کہ سلام کہنا تم عمرو بن العاص کو اور کہنا اُنسے کہ ڈال دو تم اس خط کو دریاے نیل مین بعد اُسکے حکم کیا اُنکو روانگی کا علم بن ساریہ نے بیان کیا ہی کہ لیا مین نے دونون خطون کو اور سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور سوار ہوے وہ ایک سو سوار بھی جو آئے تھے ساتھ میرے ہمراہ مال خمس کے اور روانہ ہوے ہم بارادہ مصر کے اور کوشش کی ہمنے روانگی مین رات اور دن تا اینکہ پہونچے ہم مصر مین اور آئے ہم پاس عمرو بن العاص کے اور سلام کرکے دیا مین نے دونون خط اُنکو پس کھولکر پڑھا آہستہ اسکو اور مطلع ہوے اُسکے مطلب سے جو حکم کیا تھا اُنکو امیر المومنین عمر رض بن الخطاب نے لیکن وہ خط جو دریاے نیل کے نام تھا پس ڈالدیا اُسکو عمرو بن العاص نے نیل مین حالانکہ ناامید ہوگئے تھے لوگ کھیتی سے اُس سال مین پس قسم ہی اللہ کی کہ نہین صبح ہونے پائی تھی اُس رات کی کہ بڑھا دریاے نیل مثل دریاے زور و شور

کرنے والے کے جسکی موجین تھپیڑ مارتی تھین راوی نے بسلسلۂ راویون کے یحییٰ بن عوف سے روایت کی ہی کہا یحییٰ نے کہ مجکو روایت پہونچی ہی اس امر کی کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے مصر کو آئے وہ بجانب اُسکے بڑے کنیسے کے پس پایا اُنھون نے اُسمین ایک گھر مقفل اور کھولا اُسکو تو اُسمین ایک صورت چاندی کی تھی اور آگے اُس صورت کے دوسری تصویر تھی جسکے ہاتھ مین بُت تھے اور یہ صورت اور وہ تصویر مثل اُس صورت اور تصویر کے تھی جسکو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبے مین پایا تھا ہنگام فتح مکہ معظمہ کے پس فرمایا تھا آپنے کہ یہ صفت ابراہیم علیہ السلام اور صفت اُنکے باپ آزر کی ہی راوی کہتا ہی کہ ہمسے عمرو بن العاص اور پڑھی اُنھون نے یہ آیت ما کان ابراہیم یہودیًا ولا نصرانیًا ولکن کان حنیفًا مسلمًا وما کان من المشرکین ۵ معاذ بن جبل نے کہا کہ جب آیا تھا مین یمن سے سُنا تھا مین نے ابا ہریرہ کو کہتے تھے وہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یلقی ابراہیم ابوہ آزر یوم القیٰمۃ وعلی وجہہ قترہ وغبرۃ فیقول لہ ابراہیم الم اقل لک ولا تعصنی فیقول لہ ابوہ الیوم لا اعصیک فیقول ابراہیم یارب انک وعدتنی انک لا تخزینی یوم یبعثون فای خزی اخزی من ہذا فیقول اللہ عزوجل انی حرمت الجنۃ علی الکافرین ثم یقول یا ابراہیم انظر ما تحت قدمیک فینظر فاذا ہو بالریح ملتطم فیوخذ لقوائم ارز فیلقی فی النار راوی نے بیان کیا ہی کہ اسیوقت حکم کیا عمرو بن العاص نے اُن دونون کے توڑنے کا پس توڑی گئین وہ دونون پھر حکم کیا عمرو بن العاص نے لشکر مسلمانون کو عبور کرنے کا بجانب عربی کے پیچھے دشمن کے پس عبور کیا لشکر نے اور آگے اُس لشکر کے خالد بن الولید اور رفاعہ بن قیس اور مقداد بن اسود الکندی اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر نخعی اور عبداللہ یوقنا اور قوم اور لشکر اُنکے تھے اور چلے وہ سب بارادہ دمربوط کے پس جب عبور کیا اُنھون نے بجانب عربی کے بھیجا خالد نے یوقنا کو بطور ایلچی کے بطرف مردمان ساقی کے اور اُنکے ساتھ بیس سوار تھے اُنکے بنی عم اور لشکر سے پس روانہ ہوے یوقنا اُنکو لیکر تا اینکہ آئے وہ دمربوط مین اور ٹھہرے سامنے شہر کے پس دیکھا اُنکو شہر والون نے آئے وہ مردمان ساقی کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اُنکے حال سے پس بھیجا اُسنے اُنکے پاس اپنے غلامون کو بغرض پوچھنے اُنکے حال کے پس جب پوچھا غلامون نے کہا یوقنا نے کہ مین ایلچی ہوکر آیا ہون تمھارے پاس سردار عرب کی جانب سے پس پھر گئے غلام اپنے سردار مردمان کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے پس حکم کیا اُسنے غلامون کو اُنکے لانے کا اپنے پاس پس آئے غلام اُن کے پاس اور کھول دیا اُنکے واسطے دروازے کو اور داخل ہوے اُن کو لے کر پاس مردمان کے پس جب ٹھہرے یوقنا اور ساتھی اُنکے سامنے اُسکے کہا اُسنے کہ کون چیز تم کو ہمارے پاس لے آئی ہی یوقنا نے کہا کہ مسلمانون کے سردار نے بھیجا ہی مجھ کو تیرے پاس بطور ایلچی کے اور وہ اختیار دیتے ہین مجکو اس امر کا کہ عمل کرے تو اپنے اور اپنے تو ابعین قوم کی جان بچانے پر اور مین تجکو نیک مشورہ دیتا ہون کہ سپرد کردے تو

یہ شہر اُنکو اور تیرے واسطے امان ہوگی تیری جان اور مال اور اولاد پر اور تجکو یہان کے قیام مین اختیار ہوگا کہ اگر منظور ہوگا تجکو رہنا تحت حکومت اسلام کے پس کوئی تجھکو مانع نہ ہوگا اور اگر چاہے گا تو چلے جانے کو مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور قوم کے پس چلا جا تو جسطرح تجکو منظور ہو اور جس گانون کو تو جانا چاہیگا ہم تجکو پہونچا دینگے والسلام پس جب سُنا مرد بان نے یہ کلام ہنسا وہ قہقہہ مار کر اور کہا کہ قسم ہے مجکو اپنے دین کی کہ بیوفائی عادت تمھاری ہے اور مکر لباس تمھارا ہے اور نہین فلاح پائی اُسنے جسنے پناہ لی تمھاری طرف اور نہ وہ جو داخل ہوا تمھارے دین مین اور مین اُن لوگون سے نہین ہون کہ رسوا کرون بادشاہ کو اور سپرد کردون شہر اُسکا اور مین اور وہ ایک ہی جگہ مین ہون اور قریب تر بھیجونگا مین خط بادشاہ کو اور آگاہ کردونگا اُسکو تمھارے حال سے اور قریب تر جانوگے تم اس امر کو کہ کس شخص پر دائرہ لڑائی کا پھرتا ہے اور آخر کون شخص نقصان رسیدہ ہوتا ہے پھر حکم کیا اُسنے اُن لوگون کے گرفتار کر لینے کا اور کہا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیون سے کہ اے گروہ روم کے کفر کیا تمنے ساتھ مسیح کے اور انکار کی تمنے سیدہ مریم کی اور باہر ہوگئے تم طریقہ جوارمین سے اور داخل ہوئے تم ان عرب بھوکے ننگون کے دین مین پس قسم ہے حق مسیح کی ہر آئینہ بھیجونگا مین تم کو بادشاہ ارسطولیس کے پاس کہ مار ڈالیگا وہ تمکو اور مقابلہ کریگا تمھارا بسبب تمھارے کفر کے پھر حکم کیا اُسنے اُنکو قید خانے مین لیجانے کا بعد لے لینے اُنکے ہتھیارون کے اور لیگئے لوگ اُنکو ایک گھر مین جو دار الامارۃ مین تھا اور مضبوط کیا اُنکو ساتھ لوہے کے اور ارادہ کیا اُنکے بھیجنے کا بجانب اسکندریہ کے اور توقف کیا بانتظار غفلت کے تاکہ روانہ کرے اُنکو پھر مقرر کیا اُسنے اُنپر ایک لونڈی کو اپنی لونڈیون سے جسکا نام ریبنا تھا بعد اسکے کہ اُتارا انکو ایک تاریک گھر مین جو دار الامارۃ مین تھا اور حکم کیا اُس لونڈی کو اُنکی حفاظت کا اور سپرد کی اُسکو کنجی اُس گھر کی اور کہا اُس سے کہ جایا کرے اُنکے پاس ساتھ اُس چیز کے جو سبب بقاے بدن انکا ہو کھانے اور پینے سے پس بجالائی وہ حکم اُسکا راوی نے بیان کیا ہے کہ مشغول ہوا دشمن خدا مردبان کھانے پینے مین تا اینکہ بیہوش ہوگیا وہ نشۂ شراب سے اور غلام اُسکے بھی پس جب دیکھا ریبنا لونڈی نے مردبان ساقی کو بیہوش ہے وہ اور غلام اُسکے بے ڈر ہوگئی وہ اپنی جان پر اور آئی اُس گھر کی طرف اور کھولا اُسکو اور داخل ہوئی یوقنا اور اُنکے ہمراہیون کے پاس اور کہا اُسنے کہ تمھارے لیے کچھ خوف نہین ہے اور جانو تم اس امر کو کہ اللہ نے ڈالدیا مہربانی کرنے کو تمھارے ساتھ میرے دلمین اور مین بہن ماریہ قبطیہ کی ہون جنکو مقوقس بادشاہ نے تمھارے نبی کیواسطے ہدیہ بھیجا تھا اور جب مین رہا کردون تم لوگون کو تو مین تمسے یہ چاہتی ہون کہ تم مجکو اپنے نبی کے مدینے تک پہونچا دو کہ شاید دیکھون مین اپنی بہن کو اور مین نے قصد کیا ہے اس امر کا کہ چھڑا دون تم لوگون کو تمھاری قید سے اور سپرد کردون تمکو سامان تمھاری لڑائی کا یوقنا نے کہا کہ ہم ایسا ہی کرینگے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے مگر یہ کہ ڈرتا ہون مین تجھپر دشمن خدا سے کہ آگاہ ہوجاوے وہ تیرے حال سے پس نہ پہونچ سکے تو اپنے قصد اور ارادے کو اور مار ڈالے ہمکو اور تجکو پس کہا ریبنا نے کہ مین نہین آئی ہون تمھارے پاس مگر ایسے حال مین کہ دشمن خدا اور غلام اُسکے بیہوش ہوگئے ہین پس کہا یوقنا نے کہ عاقل کو ضرور ہے کہ ڈرتا رہے خوف کی جگہ سے

پس آگاہ کرتو ہمکو کہ کیونکر ہوگا نکلنا ہمارا حالانکہ دروازہ شہر کا بند ہی اُسنے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ ہوگا نکلنا تمھارا سوائے دروازہ
شہر سے اور ہوگا نکلنا تمھارا اوسط دارالامارۃ سے باہر شہر کے اُس راہ سے جو نکلی ہی زمین کے نیچے ہو کر طرف مقابر کے ایک وقت تک
جو آٹھ کھنبون پر بنا ہی اور دروازہ نکلنے کا قبے کے نیچے ہی جاتا ہی اُسمین جانیوالا اور نکلتا ہی اُنمین سے نکلنے والا اور دروازہ مثل
قبر کے ہی پس جو کوئی دیکھیگا اُسکو گمان کریگا وہ کہ کسی بادشاہ کی قبر ہی اور جانو تم یہ بات کہ جسنے اس شہر کو بنایا تھا وہ ایک
عورت تھی عاد بن کی مان جسکا نام قمقامات بنت عاد تھا اور اُسنے یہ مقابر بنائے تھے جسکو تم بہ صورت مضبوط محلون کے دیکھتے
ہو پس کہا یوقنا نے کہ کرتو جو تجکو منظور رہو بہتری سے اور وہ چیز جو نزدیک کرے تجکو اللہ برتر سے اور شاید کہ نکالے تو ہمکو اس
راہ سے اور نہ آگاہ ہو کوئی ہمارے حال سے اور پہونچین ہم اپنے لشکر تک اور آگاہ کرین ہم اُنکو اس کیفیت سے شاید کہ داخل
ہو جاوین وہ شہر مین اس راہ سے اور مالک ہو جاوین شہر کے جبتک کہ مردبان اور ہمراہی اور غلام اُسکے بیہوش ہین رینانے
کہا کہ قریب تر ایسا ہی کرونگی مین پھر نکلی وہ اور آئی طرف مردبان کے اور قریب ہوئی اور دیکھا اُسکو اور اُسکے غلامون کو کہ
بیہوش ہین وہ شراب سے پڑے سوتے ہین پس جلد پھری وہ طرف دروازے تہ خانے کے تاکہ کھولے اُسکو کہ ناگاہ پشت دروازے
سے ایک آہٹ پائی تہ خانے مین پس ڈری وہ اور ٹھہر گئی در اثنا لیکہ سنتی تھی وہ آہٹ کو راوی نے بسلسلہ راویون کے اوس
بن ماجد سے روایت کی ہی اور تھے وہ اُن لوگون سے جو موجود تھے فتوح مصر اور اسکندریہ مین اور تھے یاد رکھنے والے حالات
لڑائی مسلمانون کے اوس بن ماجد کہتے ہین کہ تھا مین ہمراہیان خالد بن الولید مین جبکہ بھیجا تھا اُنکو عمرو بن العاص نے بجانب
اسکندریہ کے اور جب اُترے ہم دمربوط پر مع اپنے لشکر کے اور بھیجا خالد نے یوقنا کو بطور ایلچی کے بجانب مردبان ساقی کے اور یوقنا
کے ساتھ بیس سوار تھے اُنکے ہی عم اور قوم سے اور پکڑ لیا اُنکو مردبان ساقی نے اور ٹھہرے خالد بانتظار اُنکی واپسی کے پس دیر کی
اُن لوگون نے آنے مین اور گذر گیا دن اور آئی رات ساتھ تاریکی کے اور نہ پھرے وہ جانا خالدؓ نے کہ شہر والون نے گرفتار کر لیا
اُنکو پس رہے وہ رنج مین بسبب یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے اور تھے خالد بڑے صاحب ارادہ اور ہمت والے کہ نہین ہوتے تھے
وہ رات کو بسبب خوف کے مسلمانون پر اور ساتھ رہتے تھے جاسوس اُنکے ہر شہر کے جسکے وہ مالک ہوتے تھے اور معاف کر دیا تھا
اُنسے جزیہ کو اور دیتے تھے اُنکو پوری مزدوری تاکہ لاوین وہ اُنکے واسطے خبرین سلاطین اور لشکرون کی پس اُس حال مین کہ خالد
اُس رات کو جسمین یوقنا اور ساتھی اُنکے قید ہو گئے بیچین اور رنج مین تھے بسبب اُنکے دیر کرنے کے اور دل اُنکا اُنسے طرح طرح کی باتین
کرتا تھا کہ اُسیوقت آئے جاسوس اُنکے پس خبر دی اُنھون نے خالد کو اس امر کی کہ بیٹا مردبان ساقی کا آیا ہی بادشاہ ارسطولیس کے
پاس سے ساتھ خلعتون اور تحفون کے بہ جمعیت پانچسو سوار کے بارادہ دمربوط کے پس پہونچی اُسکو خبر تمھارے اُترنے کی شہر پر پس
ڈرا وہ تمھاری طرف سے اور اُترا ہی ساتھ لشکر کے فاصلے پر شہر سے اور نکلا ہی وہ پاپیادہ تنہا مع دو نوکرون کے اور چلا ہی پوشیدہ بجانب
شہر کے اور ہم نہین جانتے ہین کہ اُسنے کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہی پس جب سُنا خالدؓ نے یہ حال اپنے جاسوسون سے جلد اُٹھ کھڑے
ہوئے وہ اور ساتھ لیا اپنے غلام ہمام اور چار شخصون کو بنی مخزوم اور چار کو لشکر مسلمانون سے اور روانہ ہوئے وہ تا اینکہ نزدیک

مقابر کے پہونچے اور بیٹھے وہ سب ایک ہی ساتھ پہاڑ کی جڑ میں اور لیٹ رہے وہ زمین پر دور راہ سے اور کر لیا راہ کو سامنے اپنے
کہ اُسیوقت بیٹا مرد بان کا اور دو خادم اُسکے آئے اور برابر چلے جاتے تھے وہ تا اینکہ آئے وہ اُس قبے تک جو وہان تھا اور در آئے
اُسمین پس نکلے خالد اور ساتھی اُنکے اور ہمام اور متفرق ہو گئے وہ گرد قبے کے اور آپڑے اُسپر قبے مین اُسوقت کہ وہ لوگ مٹی کو
ہٹاتے تھے پس جب ناگہان در آئے خالد اور ساتھی اُنکے اُن لوگون پر ڈرے وہ لوگ اور مرد بان کا بیٹا اور خادم کہتے تھے خوف سے
پس کہا اُنسے خالد نے کہ تمھارا حال کیا ہی نہ ڈرو تم پس اگر آگاہ کروگے تم مجکو اپنے حال سے اور سچ کہدوگے مجھ سے تو تمکو امان ہی اور اگر
جھوٹ بولوگے تو مین پھینک دونگا کاٹ کر سر تمھارے پس کہا لڑکے نے کہ مین بیٹا مرد بان ساقی کا ہون اور مین ارسطولیس بادشاہ
کے پاس تھا اور بتحقیق روانہ کیا اُسنے میرے ساتھ پانچسو سوار کو بطور کمک کے واسطے حفاظت اُس شہر کے پس جب تھا مین راہ مین ملے مجکو
جاسوس میرے اور خبر دی اُنھون نے مجکو تمھارے اُترنے کی اس شہر پر پس حکم کیا مین نے لشکر کو اُترنے کا پھر چھوڑا مین نے اُنکو اور آیا مین
ساتھ اُن دونون خدمتگارون کے اس قبے تک خالد نے کہا کہ تم اس قبے سے کیا چاہتے ہو آیا تمھارے واسطے یہان کچھ مال ہی
یا ہتھیار ہین اُسنے کہا نہین خالد نے کہا سچ کہ تو مجھسے ورنہ مین تیرا سر اُڑا دونگا لڑکے نے کہا کہ اے سردار اگر امان دو تم مجکو تو
بیان کرونمین تمسے خالد نے کہا کہ تیرے واسطے امان ہی اگر سچ بولے گا تو پس بوسہ دیا لڑکے نے خالد کے ہاتھ کو اور کہا کہ اے
سردار چاہتا ہون تمسے امان اپنے لیے اور اپنے باپ اور اُسکے واسطے جو اُسکے ساتھ پناہ لیوے خالد نے کہا کہ تمھارے
سب کے واسطے امان ہی لڑکے نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ اس قبر مین جو اس قبے مین ہی دروازہ تہ خانہ کا ہی اور یہ تہ خانہ پہونچا
ہی میرے باپ کے دارالامارۃ تک اور دارالامارۃ بیچ شہر مین ہی پس جب سُنا خالد نے یہ حال لڑکے سے روشن ہو گیا چہرہ اُنکا
خوشی سے اور گرفتار کر لیا خالد نے اُس لڑکے اور دونون خدمتگارون کو اور حکم کیا اپنے بعض ساتھیون کو اُنکی نگہبانی کا اور
متوجہ ہوے خالد اور ہمام واسطے کھولنے قبر کے اور دور کرتے تھے وہ اُس مٹی کو تا اینکہ ظاہر ہوا اُنکو تہ خانہ اور وہ بند نہ تھا پس
داخل کیا خالد نے اُسمین کسی چھوٹی چیز کو تو پایا ایک بند دروازے کو پس دھکا دیا اُسکے خالد نے تا اینکہ کھولا اُسکو پس اُسیوقت
متوجہ ہوے خالد اپنے غلام ہمام کیطرف اور کہا اُس سے کہ جلد جا تو لشکر مین اور طلب کر تو دلیران اور اکابر کو بحالت اخفا کے اور
لا تو اُنکو میرے پاس پوشیدہ بغیر شور اور آہٹ کے پس جلد گیا ہمام اور بلا یا دلیران مسلمین اور بہادران موحدین کو مثل
عمار بن یاسر اور یزید بن ابی سفیان اور شرحبیل بن حسنہ اور مالک اشتر اور ربیعہ بن عامر اور عطریف اور طاعن بن زید
اور کہلان بن عمرو اور خزعیہ ابن سلم اور معمر بن صاف اور حابر بن سراقہ اور سعید بن زیاد اور مثل اُن سرداروں کے اور
برابر ہمام بُلاتے تھے لوگون اور دلیرون کو تا اینکہ پورا کیا اُنکو تعداد مین تین سو مرد دلیران مسلمین سے اور لٹکایا انھون نے
اپنی تلوارون اور ڈھالون کو اور جلد روانہ ہوے وہ درانحالیکہ چھپایا اُنھون نے اپنی آہٹ کو اور لیا تھا ساتھ اپنے
مشعلین جو اُنکے سامنے روشن تھین مقابر تک اور تھا درمیان قبے اور شہر کے ایک بڑا اور بلند ٹیلا پس جب چڑھتا تھا
کوئی شخص دیوار شہر پناہ پر تو نہین دیکھتا تھا وہ اُس شخص کو جو پشت ٹیلے پر ہو پس جب پہونچے مسلمان قبے مین حکم کیا اُنکو

خالد نے ٹھہرنے کا تہ خانے کے دروازے پر اور داخل ہوے خالد اور پسر مرد بان اور خدمتگار اُسکے تہ خانے مین تا اینکہ پہونچے وہ
دروازۂ جوابی تک پس تھا پہونچنا اُنکا اس دروازے پاس اس حال مین کہ رینا خواہر ماریہ کی قصد اسکے کھولنے کا رکھتی تھی پس
جب سُنا رینا نے آہٹ کو کہا اُسنے کہ تم کون ہو پس کہا خالد نے لڑکے سے کہ جواب دے تو اس کلام کرنیوالے کو اور کہہ اُس سے
کہ کھول دیوے دروازے کو اور نہ آگاہ کرے تیرے باپ مرد بان کو پس کہا لڑکے نے کہ کون شخص ہے تو اس دروازے کے پیچھے
لونڈی نے اُس حال مین کہ پہچان گئی تھی وہ لڑکے کے کلام کو کہا کہ مین تیرے باپ کی لونڈی رینا ہون لڑکے نے
اُس سے کہا کہ کھول دے تو دروازے کو اور نہ آگاہ کر میرے باپ کو راوی کہتا ہے کہ نہ باقی رہا تھا اسکا اختیار مین کہ کھولے
دروازے کو بسبب خوف کے پھر کھولدیا اُسنے دروازے کو اور داخل ہوے خالد اور پسر مرد بان اور خدمتگار اور گرفتار کر لیا
خالد نے لونڈی کو راوی کہتا ہے کہ داخل ہوے مسلمان تہ خانے مین ایک بعد دوسرے کے تا اینکہ داخل ہوے تین سو مرد
راوی نے بیان کیا ہے کہ جب گرفتار کر لیا خالد نے رینا لونڈی کو اور تھی وہ فصیح زبان عربی مین پس کہا اُسنے خالد اور
مسلمانون سے کہ نہ گرفتار کرو تم مجکو حالانکہ تھی مین کوشش کرنیوالی تمھارے ساتھیونکی رہائی مین اور کھولتی تھی مین اُنکے واسطے
اس دروازے کو اور چھوڑ دیتی مین اُنکو کہ چلے جاتے وہ تمھارے پاس اور پھرتے وہ تمکو ساتھ لیکر مجھ تک تا اینکہ مالک ہو جاتے تم
اُس شہر کے اور مین رینا خواہر ماریہ قبطیہ زوجہ تمھارے نبی کی ہون جنکو مقوقس بادشاہ نے اُنکے واسطے ہدیہ بھیجا تھا پس جب
سُنا خالد نے یہ کلام اُس سے خوش ہوے اور کہا کہ ہمارے ساتھی کہان ہین پس لیگئی وہ خالد اور اُنکے ہمراہیون کو اُس گھر
مین جہان یوقنا اور اُنکے ساتھی تھے پس داخل ہوے خالد اور اکابر صحابہ اُنکے پاس اور سلام کیا اُنکو اور بشارت دی اُنکو ساتھ سلامتی کے
اور دور کیا اُسنے زنجیرون کو اور نکالا اُنکو اور آئے خالد مع اپنے ہمراہیون کے بطرف دار الامارۃ کے پس پایا مرد بان اور اُن کے
ساتھیون کو بیہوش شراب سے مثل مردے کے پس مقرر کیا اُنپر خالد نے ایک جماعت کو مسلمانون سے اور بھیجا ایک جماعت مسلمانون سے
بطرف شہر پناہ کے پس قبضہ کر لیا اُنھون نے اُن لوگون پر جو تھے وہان نگہبانون اور پیدل لوگون سے اور اُترے شہر کے دروازے پر تو
انمین دو دروازے تھے پس توڑ ڈالا اُنھون نے قفلون کو اور دور کر دیا زنجیرون کو اور کھولا دونون دروازون کو اور بھیجا خالد نے
ہمام کو لشکر مین اور حکم کیا لے آنے سب لشکر کا پس جلد گئے ہمام بجانب لشکر کے اور حکم کیا اُنکو سوار ہونے اور چلنے کا طرف شہر کے پس سوار
ہوے وہ سب اور جلد چلے بجانب شہر کے اور داخل ہوے شہر مین رات کو اور مالک ہو گئے اُسکے اور ٹھہرے خالد شہر مین تا اینکہ صبح ہوئی
پس بیدار ہوا مرد بان اپنے خواب سے اور ہوش مین آیا وہ نشہ شراب سے پس اُسیوقت حکم کیا خالد بن الولید نے مسلمانون کو بلند کرنے
آوازون کا ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر اور نذیر پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس جب سُنین مرد بان اور اُسکے ہمراہیون نے
آوازین مسلمانون کی شہر مین کہ بلند ہوئی ہین ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اُٹھ کھڑا ہوا مرد بان اور غلام اُسکے وقت سننے آواز مسلمانون
کے شہر مین درانحالیکہ خوفناک ہو گئی تھین عقلین اُنکی اور دھڑکنے لگے تھے دل اُنکے اور بند ہو گئی تھی زبان مرد بان کی اور ارادہ کیا اُسنے
نکلنے کا دار الامارۃ سے تا کہ دیکھے وہ کہ حال کیا ہے کہ یکایک دیکھا اُسنے مسلمانون کو جو مقرر تھے دروازے پر پس کہنے لگا دل اُسکا اور

ہل گئے جو ڑجو ڑاُسکے پس متوجہ ہوے اُسکی طرف خالد اور کہا کہ اے دشمن خدا کے اگر نہ دیکھا ہوتا مین امان تیرے بیٹے کو تو
مار ڈالتا مین تجکو بُری طرح سے ولیکن لے لے تو اپنے لڑکے بالے اور مال کو اور چلا جا تو بسطرح سے تجکو منظور ہو کہ ہملوگ وہ قوم
ہین کہ جو کہتے ہین سو سچ کہتے ہین اور جب وعدہ کرتے ہین ہم تو پورا کرتے ہین اُسکو پس اُسیوقت جانا مرد بان ساقی نے یہ امر کہ جو
مصیبت پہونچی اُسکو وہ بسبب اُسکے بیٹے کے ہی پس نکلا دشمن خدا مع اپنے لڑکے کے اور مال کے اور پھیر رہا اُس سے بیٹا اُسکا اور کہا
اُسنے خالد سے کہ اے سردار میرے مجکو یقین اس امر کا ہی کہ اگر مین اپنے باپ کے ساتھ جاؤنگا تو مار ڈالیگا وہ اور ارسطولیس بادشاہ مجکو
اور مین نہین چاہتا ہون کسیکو سوائے تمھارے اور مین گواہی دیتا ہون اس امر کی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا خالد نے کہ ہر گاہ
مسلمان ہو گیا تو پس تیرے واسطے ہی محل تیرے باپ کا اور وہ چیز جو چھوڑ گیا ہی وہ اُسمین اور عرض کیا خالدؓ نے اسلام کو اہل دمربوط پر
پس مسلمان ہوے اکثر لوگ اُنمین کے پھر آئے خالد عبد اللہ یوقنا کے پاس اور کہا کہ اے عبد اللہ بشارت تمکو ساتھ رضامندی اللہ
اور اُسکے ثواب اور مغفرت کے کہ پہونچ گئے تم اُس چیز کو جو چاہی تمنے اللہ غالب اور بزرگ سے بسبب اپنے صبر کرنے کے
سختیون پر اور تمھارے صبر کے سبب سے فتح کیا اللہ تعالی نے ہمپر اس شہر کو یوقنا نے کہا نہ قسم ہی خدا کی بلکہ ہوئی فتح ساتھ مہربانی
اللہ اور برکت اُسکی رسول کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راوی نے بیان کیا کہ بزرگداشت کی خالد نے ربنا خواہر ماریہ کی اور شکریہ
ادا کیا اُسکے کامون کا اور اچھی تعریف کی اُنکی اور مسلمان ہوئین وہ ساتھ اُن لوگون کے جو مسلمان ہوے اور وعدہ کیا
اُنسے خالد نے ہر طرح کی نیکی کا اور شامل کر لیا اُنکو مسلمانون کی عورتون مین اور لکھا خالدؓ نے بجانب عمرو بن العاص کے خط
دمربوط کا اور عمرو بن العاص مقیم تھے اُسوقت تک مصر مین اور لکھا خالد نے یہ بھی کہ مین ارادہ اسکندریہ کا رکھتا ہون ابن اسحاق
نے روایت کی ہی کہ توقف کیا خالد نے دمربوط مین بضرورت علاج ذوالکلاع الحمیری کے کہ اُنکو سخت بیماری لاحق ہو گئی تھی پس
ٹھہرے وہان ایک مہینہ کامل اور نہ قدرت پائی خالد نے اُنسے جدا ہونے کی اور وہ منتظر صحت ذوالکلاع الحمیری کے تھے پس مر گئے
وہ اپنی موت سے بحکم خدا کے اور سخت اندوہگین ہوے خالد اور مسلمان اُنکے مرنے سے اور تھے ذوالکلاع الحمیری بادشاہ حمیر کے
اور قبل مسلمان ہونیکے سوار ہوتے تھے اُنکی سواری مین بارہ ہزار غلام حبشی جنکو اُنھون نے اپنے مال سے مول لیا تھا ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ دیکھا تھا مین نے ذوالکلاع الحمیری کو بعد اس حشمت کے جبکہ داخل ہوے تھے وہ اسلام مین
کہ چلتے پھرتے تھے وہ بازارون مین اور اُنکی پشت پر ایک کھال بکرے کی تھی اور یہ امر اُسوقت تھا جبکہ آئے تھے وہ زمانہ ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ مین بارادہ جہاد کے اور جب مر گئے ذوالکلاع الحمیری تو لیگئے اُنکی لاش کو اُنکے بھتیجے عجران بن مضاض الحمیری بجانب
مصر کے اور قصد کیا لاش کے لیجانے کا یمن کو راوی نے بسلسلہ راویون کے معمر بن شدید ماربی سے روایت کی ہی کہا معمر نے کہ
جب فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانون پر دمربوط کو گذرا معاملہ موت ذوالکلاع الحمیری کا جو گذرا کوچ کیا خالد نے مع لشکر مسلمانون
کے بارادہ اسکندریہ کے پس اُترے وہ مع ہملوگون کے ایک گانون مین جو مشہور بنام شجرہ تھا اور جب فتح کیا مسلمانون نے
دمربوط کو پہونچین خبرین اُسکی فتح کی ارسطولیس بادشاہ کو اور وہ اسکندریہ مین تھا ساتھ ایک قوم کے اپنے جو اُسمیں سے پس

تنگی مین پڑا سینہ اُسکا اس سبب سے پھر تھوڑے دنون مین پہونچا اُسکے پاس مرد بان ساقی مع اپنے مال اور لڑکے بالون کے اور
آگاہ کیا اُسکو ساتھ عبور مسلمانون کے طرف جانب غربی کے اور بیان کیا اُسنے سب حال اپنا اول سے آخر تک اور کیفیت گرفتار
کر لینے یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی وقت آنے اُنکے بطور ایلچی کے اور فتح کرنا مسلمانون کا شہر کو اُسکے بیٹے کے ہاتھ پر اور داخل ہونا
مسلمانون کا شہر مین بتخانے کی راہ سے بدون لڑائی جھگڑے اور کشت وخون کے پس جب سُنا یہ حال بادشاہ نے مرد بان ساقی
سے سخت برہم ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ قسم ہی حق مسیح کی ہر آئینہ تنگی کرونگا مین عرب پر ہر تدبیر سے کہ قدرت اُسکی رکھتا ہون اور چھپایا
اُسنے اپنے دلمین وہ امر جسکے کرنیکا ارادہ رکھتا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ شہر اسکندریہ آباد نہ تھا اور نہ تھی آبادی مگر شہر اسلاروس
مین اور یہ شہر بھرا تھا لوگون سے اور یہی شہر موسوم بدمربوط تھا اور سبب اس نام کے رکھنے کا یہ تھا کہ اسمین ایک حکیم تھا حکماے
قبط سے اور وہ بڑا دانا اور عالم اور نام اسکا بوط تھا اور لوگ مشورہ لیتے تھے اُس سے اور فائدہ مند ہوتے تھے اُسکے علم سے اور معتقد
جانتے تھے اُسکے قول کو اور کہا تھا اُسنے شہر والون سے کہ ضرور ظاہر ہونگے حجاز سے ایک ایسے نبی کہ تمام کردیگا اللہ تعالیٰ اُنپر نبوت
اور رسالت کو اور پھیلیگی دعوت اُنکی پورب اور پچھم مین پس جب مبعوث ہوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہجرت فرمائی آپنے بجانب
مدینہ طیبہ کے اور وفات پائی اور مالک ہوے خلافت کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بھیجا اُنھون نے اپنی فوجون کو بجانب
شام کے اور پہونچی خبر حکیم اسلاروس یعنے بوط کو پس لیے حکیم نے تین جوڑے کبوتر کے اور توڑا اور گرادیا ایک کے بازو کو تاکہ نہ اُڑسکے
وہ اور نوچ ڈالے پر دوسرے کے اور چھوڑا تیسرے کو مع پر و بال اُسکے حال پر تاکہ حاصل رہے اُسکو قوت آنے کی پھر بند کردیا
اُسنے دروازہ اپنا اور کوچ کر گیا وہ بحالت غفلت کے اہل شہر سے بطلب عرب کے پس جب دو دن گذرے ڈھونڈھا لوگون نے
اُسکو مگر نہ پایا اُسکو تب درآئے وہ اُسکے گھر مین پس دیکھا اُنھون نے تین چڑیان قسم کبوتر کی کہ ایک کے بازو ٹوٹے ہین اور دوسرے
پر پٹے ہین اور تیسری پر دار ہی کہ ارادہ اُڑنے کا رکھتی ہی پس کہا اُنکے غلامون نے کہ اُسنے مثال دی ہی تمھارے واسطے اور کہہ گیا ہی اپنی
زبان اشارے سے یہ کہ جو شخص طاقت رکھتا ہو تم مین سے کوچ کر جانیکی اس شہر سے پس ایسا ہی کرے وہ کہ حاصل کریگا وہ سلامتی کو
مثل اس چڑیا پر دار کے جو اُڑسکتی ہی اور جو شخص ہو بار دار سبب لڑکے بالون کے پس چلا جاوے آہستہ آہستہ مثل اس چڑیا بازو
ٹوٹی ہوئی کے اور جو شخص کہ ہو محتاج مال سے اور بار دار اہل وعیال سے پس وہ مثل اُس چڑیا کے ہی جسکے پر نہین ہین پس اگر ٹھہریگا
وہ تو ہلاک ہو جائیگا اور نہ طاقت ہوگی اُسکو کوچ کرنے کی پھر باہر نکلے وہ لوگ اُسکے گھر سے درانحالیکہ وہ کہتے تھے دلمین بوط پس بھی گیا
نام اُس شہر کا اسلاروس سے طرف ومربوط کے اور چلے گئے اکثر باشندے اُسکے اسکندریہ کو اور آباد ہوگیا اُسیوقت سے شہر اسکندریہ
اور بہت ہوگئے باشندے اُسکے اب ہم رجوع کرتے ہین بطرف بیان اصل حال کے کہ جب پہونچی خبر فتح ومربوط کی ارسطالیس یعنی بادشاہ
کو بدون لڑائی اور کشت خون کے سخت برہم ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ قسم ہی حق مسیح کی ہر آئینہ تنگ پکڑونگا مین عرب کو جہانتک مجھکو
قدرت ہوگی پھر بھیجا اُسنے بیس کشتیون کو دریا مین اور چنکر بٹھایا اُسنے اُسمین جوانمردان اور دلیران اپنے لشکر کو زیادہ چار ہزار
مرد سے اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بجانب ساحل یافا کے اور کہا کشتیون کے سردار سے کہ جب پہونچے تو ساحل تک تو نہ اُترو کشتی مین

۴۷ جب ارسطالیس بادشاہ روم کو

جبتک کہ نہ بھیجے تو جاسوسون کو کہ لے آوین تیرے واسطے خبر پڑاؤ عرب کی پس جہان کہین اُنکے اُترنے کی خبر دین وہ تجکو پس چھوڑ دے تو اُنکو رات ہونے تک اور ملا دے تو کشتیون کو خشکی مین رات کو اور اُتر تو اُنکی طرف اور ناگہان جہا پڑ تو اُنپر اور کوشش کر اس امر مین کہ حتی الامکان کسی کو اُنمین سے قتل نکر اور لا تو اُنکو میرے پاس قید کرکے سردار نے کہا کہ بخوشی و اطاعت مجکو یہ امر منظور ہی قریب ترا ایسا ہی کرونگا مین جیسا کہ حکم کیا ہی تو نے مجکو پھر کوچ کیا اُنھون نے اُسیدن اور رکھولدیے بادبان کشتیون کے اور چلے وہ دریا مین دن رات پس لیگئی اُنکو ہوا ساحل شام پر اُس موضع مین جو مشہور بہ یافا تھا پس گذر گئے وہ ساحل یافا سے کسواسطے کہ نہین دیکھا اُنھون نے وہان کسی پڑاؤ کو اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ نزدیک ہوے ساحل رملہ سے تو وہان پڑاؤ عرب کے تھے پس جب ظاہر ہوے اُنکو پڑاؤ ملا دیا اُنھون نے اپنی کشتیون کو خشکی مین اور احتیاط کی اپنی جانون پر تا اینکہ آئی رات ساتھ تاریکی کے اور عرب نے روشن کیا تھا اپنی آگ کو پس اُترے وہ لوگ اپنی کشتیون سے اور قصد کیا اُنھون نے آگ کیطرف راوی کہتا ہی کہ تھا وہ پڑاؤ جسکا قصد کیا اُنھون نے دو سو بنی عم ابی ہریرہ کا اور ضرار بن الازور بھی اُس جماعت مین تھے اور وہ بیمار تھے اور بہن اُنکی اُنکا علاج کرتی تھین اور خبر گیری کرتی تھین اُنکے حال کی اور ابی عبیدہ بن الجراح نے حکم کیا تھا ان لوگون کو اسجگہ مین اُترنیکا اور وہ لوگ مقیم تھے اُس زمین مین اور بیدار تھے کسی دشمن سے جو در آوے اُنپر رات کو بواسطے کہ دولت روم کی گھٹ گئی اور ایام اُنکے برگشتہ ہوگئے تھے پس نہ خبردار ہوے وہ لوگ مگر اُس حال مین کہ قبطی آپڑے اُنپر پس مار ڈالا قبطیون نے بعض کو اُنمین سے جسنے باز رکھا اُنکو اپنی ذات سے اور گرفتار کر لیا اُنھون نے سب اُن لوگون کو جو پڑاؤ مین تھے اور ضرار اور اُنکی بہن بھی اُنمین تھین اور لیگئے وہ سب کو کشتیون مین مردون اور عورتون اور غلامون اور لونڈیون کو پس کل تعداد قیدیون کی ایکہزار ایکسو تھی اور کوچ کیا اُنھون نے اُنکو لیکر اُسی رات کو دریا مین اور چلے وہ بارادہ اسکندریہ کے ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے سکونت اختیار کی طبریہ مین اور اچھی معلوم ہوئی تھی وہ جگہ اُنکو پس رہتے تھے وہان بوجہ کثرت اُسکی اچھی چیزون اور اعتدال اُسکی ہوا کے اور نزدیک ہونے اُسکے اردن اور دمشق اور بلاد سواحل سے پس جب پہونچی خبر بیماری ضرار کی ابا عبیدہؓ کو تنگی مین پڑا سینہ اُنکا اُنکے بیمار ہونے سے کہ وہ ضرار کو بہت چاہتے تھے بسبب اُنکی دینداری اور کوشش کرنیکے جہاد مین اور بسیطرح سب مسلمان اُنکو دوست رکھتے تھے پس کہا ابو عبیدہ نے ابو ہریرہ سے کہ ضرار بیمار ہین اور مین چاہتا ہون کہ کسی شخص کو اُنکے پاس بھیجون تا کہ لاوے وہ شخص خبر اُنکی میرے واسطے پس کہا ابو ہریرہ نے کہ وہ شخص مین ہونگا اور ابو ہریرہؓ نے اس ضمن مین زیارت اپنی قوم کی بھی چاہی پس روانہ ہوے ابو ہریرہؓ اور چلے اُنکے ساتھ ایک اور شخص ہم عدد اُنکے قوم بجیلہ سے جنکا نام محارب بن خاعن تھا پس چلے وہ دونون تا اینکہ پہونچے پڑاؤ کی جگہ تک پس پایا اُنھون نے گھرون کو گرے ہوے اور آدمیون کو قتل کیے ہوے اور زخمی یا بیمار لوگون کو پڑاؤ والون سے اور تھا آتا ابو ہریرہؓ اور اُنکے ہم عہد کا اوپر پہاڑی کے صبح کو پس پوچھا اُنھون نے زخمیون سے کہ کسنے مصیبت اور سختی ڈالی تمپر اور ایسا کچھ تمھارے ساتھ کیا پس کہا اُنھون نے کہ ہمکو علم نہین ہی اُن قوم کا جو آپڑے ہمپر کہ وہ کون تھے اور کہان سے آئے تھے اور نہین خبردار ہوے ہم مگر اُسوقت کہ تلواروں نے ہمکو قتیلیا اور لیلیا اُنھون نے گروہ اور اُس چیز کو جو وہان تھی پس کہا ابو ہریرہؓ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم انا للہ وانا الیہ راجعون

ف ذکر الواقدی ہو منفرد بہ ان ضرارا رضی اللہ عنہ لما مرض مرضہ الذی مات فیہ من جراحاتہ التی اصابہ یوم الیرموک وکان مع المسلمین فی حصار دمشق وکان یعالج فی خیمۃ اخت ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ وکانت ممرضۃ فی الجیش وکان ضرار یحبہا ویحبہ ویکرمہا ویکرمہ وکانت تعالجہ وتقوم علیہ وتحسن القیام علیہ وکان ابو عبیدۃ یعوده ویتفقد حاله وکان ضرار یحب ان یراہ ویسأل عنہ فلما اشتد مرضہ بعث ابو عبیدۃ ابا ہریرۃ رضی اللہ عنہ یعوده ویأتیہ بخبرہ فلما رآہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ علی تلک الحالۃ رق لہ وبکی وقال لہ کیف انت یا ضرار فقال ضرار انا بخیر ان متنا فالی الجنۃ وان عشنا فالظفر والغنیمۃ فقال ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان ابا عبیدۃ یسأل عنک ویحب ان یراک فقال ضرار رضی اللہ عنہ ان ابا عبیدۃ احب الی من کل احد فی الدنیا وانا احب ان یراہ ویسأل عنہ فقال ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان ابا عبیدۃ ی

پھر روانہ ہوے ابو ہریرہؓ اور ہم عہد اُنکے تا اینکہ آکر ٹھہرے وہ کنارہ دریاے پر اور نگاہ کی اُنھون نے پس نہ دیکھا کسی چیز کو پس جب قصد کیا اُنھون نے پھرنے کا تو دیکھا اُسیوقت ایک تختے کو کہ بہا چلا آتا ہی اور موجین اُسکو اُچھالتی ہین اور اُس تختے پر ایک شخص ظاہر ہوا پس ٹھہر گئے وہ ایکساعت تا اینکہ نزدیک ہوا وہ تختہ کنارے سے اور ملگیا خشکی مین اور اُٹھکر چلا وہ شخص تختے سے بجانب خشکی کے پس متوجہ ہوے ابو ہریرہؓ اور ہم عہد اُنکے بجانب مرد کے تو وہ سردار قوم دوس لحیان بن عون چچازاد بھائی ابو ہریرہؓ کے تھے پس جب دیکھا اور پہچانا اُنکو ابو ہریرہؓ نے پاپیادہ ہوگئے ابو ہریرہ اور معانقہ کرکے سلام کیا اُنکو اور کہا کہ ای بیٹے میرے چچا کے تمھارا کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ ای صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہ تحقیق دشمن ناگہان در آئے ہمپر رات کو اور گرفتار کرلیا اور وہ لیگئے ہمکو کشتیون مین اور چلے وہ ہمکو لیکر دریا مین جب بیچ دریا مین پہونچے ہم بھیجا اللہ غالب اور بزرگ نے ایک تند ہوا کو کشتیون پر پس غرق ہوگئین دو کشتیان اُن لوگونکی جو اُنمین تھے قیدیون سے سوائے میرے اور غرق ہوگئے مسترکین اور وہ ایک جماعت کثیر تھی پس غرق ہوگئے وہ سب اور نہین نجات پائی دو کشتیون کے سوارون سے کسی نے سوائے میرے اور آسان کیا اللہ تعالی نے مجھپر بسبب اُس تختے کے کہ چاہا اُسنے میری نجات کو پس در آیا اور سوار ہوبیٹھا مین اُسپر جیسا کہ دیکھتے ہو تم تا اینکہ پہونچا مین اُس جگہ تک پس شکر ہی میرے پروردگار کا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ای بیٹے چچا کے وہ دشمن کون تھا اُنھون نے کہا کہ وہ مصر کے قبطی تھے اور سُنا تھا مین نے اُنمین سے بعض کو جو جانتے تھے لغت عرب کو کہ وہ بیان کرتے تھے حال اسکندریہ کا راوی کہتا ہی کہ چھوڑا ابو ہریرہؓ نے اپنے چچازاد بھائی اور اپنے عہد کو نزدیک خیمون کے اور حکم کیا اُنکو بیچا کرنے خیمون اور مال و متاع اور اسباب کا کہ بار کرین اونٹون اور گھوڑون اور جانورون پر اور اُٹھاوین زخمیون کو اور کوچ کرین بجانب رملہ کے اور پھرے ابو ہریرہ بحالت جلدی کے تا اینکہ پہونچے ابی عبیدہ کے پاس اور سامنے آئے اُنکے درانحالیکہ وہ روتے تھے اور بیان کیا اُنسے وہ حال کہ جو گذرا تھا پڑاؤ پر اور آگاہ کیا اُن لوگون کے حال سے جو مارے گئے اور زخمی ہوے پس استرجاع کی ابو عبیدہ نے اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم انا للہ وانا الیہ راجعون اعوذ باللہ من لافات الدنیا ہم ہی اللہ کی اگر پہونچگئے وہ لوگ اسکندریہ تک تو نہ باقی رکھیگا اُنکو حاکم وہان کا بقدر رستم روز بھی اور مرجائینگے ضرار اور روان ہوگا خون اُنکا بحالت مباح ہونے کے پھر لکھا اُسیوقت ابو عبیدہؓ نے ایک خط عمرو بن العاص کو درانحالیکہ آگاہ کرتے تھے اُنکو اُس چیز سے جو گذری مسلمانون پر حاکم اسکندریہ کے ہاتھون سے اور یہ کہ گرفتار ہوگئی ایک جماعت مسلمانون کی قوم دوس اور بجیلہ سے اور تھے ضرار بن الازور رہمان اُنکے بسبب بیماری کے اور رہین اُنکی اُنکے ہمراہ تھین پس جب پہونچے تمکو یہ خط میرا تو کوشش کرو تم اُنکی رہائی مین اور اگر پڑھلے وے تمھارے ہاتھ مین قبطیون سے کوئی ایسا شخص جو اُنکے نزدیک عزت دار ہو تو معاوضہ کرین ہم اُس سے اپنے قیدیون کا اور بھیجا خط کو مع زید الخیل ابضل الرکبان کے پس لیا اُنھون نے خط کو اور روانہ ہوے وہ بارادۂ مصر کے اور تھے زید پہچاننے والے راہون کے اور اکثر گئے تھے اُن راہون مین زمانہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین پس چلے وہ اُس راہ سے جنکو وہ جانتے تھے اور جلدی کی اپنے چلنے مین تا اینکہ داخل ہوے مصر مین اور آئے عمرو بن العاص کے پاس اور سلام کیا اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے پھر دیا اُنکو خط ابو عبیدہ کا پس لیا اُسکو عمرو بن العاص نے اور کھولا

۱۲ ترجمہ نہین ہی طاقت اور قوت مگر ساتھ اللہ بلند برتر کے جو کچھ فوت ہوا دنیا کا اور برزخ کے ہمارے ہاتھ سے ہمارے ہاتھ مین نہین

۱۲ ای عرف پھر تا ہی پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے آفتون تباہ کرنیوالی سے

اور پڑھا اسکو پس جب جانا اُسکے مضمون کو سخت گذرا اُنپر وہ امر جو گذرا تھا اور وہ ضرار کو بہت دوست رکھتے تھے پس روئے اور
سر چلایا کی اور لکھا ایک خط خالد بن الولید کو اور لکھا اُسمین حال قیدیان اور ضرار بن الازور اور خولہ اُنکی بہن کا اور برانگیختہ کرتے تھے
اُنکو روانگی پر بجانب اسکندریہ کے اور یہ کہ کوشش کرین قیدیون کی رہائی مین راوی کہتا ہی کہ چلا قاصد عمرو بن العاص کا مع اُنکے
خط کے پاس خالد کے پس پایا اُنکو اُس حال مین کہ کوچ کیا تھا اُنھون نے دم بوطے سے اور اُترے تھے وہ قریہ شجرہ مین جیسا کہ
بیان کر چکے ہم پیشتر اسکے پس آیا قاصد عمرو بن العاص کا خالد کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور دیا خط عمرو بن العاص کا پس کھولا اُسکو
خالدؓ نے اور پڑھا پس جب آگاہ ہوے وہ اُسکے مضمون سے سخت گذرا اُنپر وہ معاملہ اور تنگی مین پڑا سینہ اُنکا بسبب قید ہو جانے
مسلمین اور ضرار اور اُنکی بہن کے اور روئے وہ اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم راوی نے بسلسلۂ راویون کے روایت کی ہی کہ جب
پکڑ گئی قوم دوس اور رئیسہ اُنکی ضرار اور بہن اُنکی اور ڈوب گئین دو کشتیان مع دشمنان خدا کے اور پہونچے باقی اسکندریہ مین اور آگاہ
کیا لوگون نے بادشاہ ارطوبیس کو اس حال سے بہت خوش ہوا وہ اور حکم کیا اُسنے اُنکے حاضر لائیکا پس لائے گئے وہ سامنے اُسکے
اور قصد کیا بادشاہ نے اُنکے مار ڈالنے کا پس کہا اُسکے اکابر دولت نے کہ نہ جلدی کر تو اُنپر اور جان تو اس امر کو کہ عرب متوجہ
ہین تیری طرف کو اور ضرور ہی ہمکو اُنسے لڑنا پس اگر قید ہو جائیگا ہم مین سے کوئی شخص جسکو ہم بزرگ جانتے ہونگے تو معاوضہ کر لینگے ہم
اُسکا اُن قیدیون سے اور شاید کہ صلح کر لیوین ہم عرب سے اُنکے سبب سے پس بہتر جانا بادشاہ نے رائے اُن لوگون کی اور روانہ کیا
قیدیون کو بجانب اُس دیر کے جو بنام دیر زجاج مشہور تھا اور روانہ کیا اُنکے ہمراہ دو ہزار سوار کو قبطیون سے کہ پہونچا دین اُنکو دیر تک
راوی نے بیان کیا ہی کہ مقرر کیا تھا خالد بن الولید نے جاسوسون کو معاہدین سے جو لاتے تھے خبرین ہر شہر کی اور آگے آگے چلتے تھے
اور پھرتے تھے ساتھ خبرون کے اُنکے پاس اور ایک جماعت اُنمین کی پیشتر جا چکی تھی شہر اسکندریہ کو پس جب دیکھا اُنھون نے
بادشاہ کو کہ حکم کیا ہی اُسنے اُنکے جانیکا بجانب دیر زجاج کے نکلے وہ اسکندریہ سے بحالت جلدی کے چاہتے تھے وہ خالد بن الولید
کو تا کہ آگاہ کرین اُنکو اس حال سے پس ملے وہ خالد کو راہ مین اور خالد جاتے تھے اسکندریہ کو پس آگاہ کیا اُنھون نے خالد کو قیدیون
کے حال سے اور کہا کہ بادشاہ نے روانہ کیا ہی اُنکو بجانب دیر زجاج کے پس جانا خالد نے حقیقت حال کو بہت خوش ہوے وہ اور کہا
امید رکھتا ہون مین اللہ تعالیٰ سے اس امر کی کہ ہووے رہائی اُنکی میرے ہاتھون پر پھر کہا اُنھون نے اپنے لشکر سے کہ چلو تم میرے ساتھ
اور جلدی کرو کہ شاید کہ ہم پہونچ جاوین دیر تک قبل پہونچنے قبطیون کے مع قیدیون کے اور یہ امر سوجہ سے تھا کہ خالد نزدیک تھے دیر سے
بہ نسبت اسکندریہ کے اُس سے پس روانہ ہوے وہ بحالت کوشش کے تا اینکہ قریب دیر کے پہونچے پس جب پہونچے دیر تک اور ٹھہرے
گرد اُسکے سامنے آیا اُنکے ایک راہب بوڑھا خوبصورت بڑھاپے کا جسکا نام سماج تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ راہب بحیرہ کا شاگرد
تھا پس جب آیا وہ نزدیک خالد کے کہا اُس سے خالد نے کہ اے راہب کیونکر اور کس حال پر تو دیکھتا ہی دُنیا کو اُسنے کہا کہ دُنیا لاغر کرتی ہی
بدن کو اور کاٹتی ہی امید کو اور نزدیک کرتی ہی موت کو اور کاٹتی ہی آسایش کو خالد نے کہا کہ اسکے لوگون کا کیا حال ہی اُسنے کہا کہ جو
شخص پہنچا کیا اُسمین سے کسی چیز کو تو نہین آسودہ اور سیراب ہوتا ہی وہ اور جس سے کہ کم ہو گئی کوئی چیز اُسکی تو محسرت ہوتی ہی اُسکو

خالد نے کہا کہ کیا ہی اچھائی لوگونکی دنیا مین اسنے کہا کہ عمل نیک اور پرہیزگاری خالد نے کہا کہ کیا ہی بُرائی لوگونکی دُنیا مین اُسنے
کہا کہ پیروی نفس اور خواہش کی خالد نے کہا کہ سچ فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الحکمۃ ضالۃ المؤمن یاخذھا حیثما وجدھا پھر خالد نے
کہا کیونکر اچھی معلوم ہوتی ہی تنہائی تجکو اُسنے کہا کہ دوست رکھتا ہون مین اُسکو خالد نے کہا کہ آیا پہونچا تو اُسمین کسی فائدے کو اُسنے
کہا ہان پہونچا مین راحت کو بسبب تواضع آدمیون کے خالد نے کہا کہ کیا خوب ہوتا اگر ہوتا یہ امر دین اسلام اور توحید مین اُسنے کہا مین نہین
چاہتا ہون سوائے اُسکے اور کسی چیز کو خالد نے کہا کہ کیا کہتا ہی تو محمد بن عبد اللہ کے دین مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہب نے کہا کہ وہ سردار
رسولون کے اور پورے کرنیوالے انبیاؤن کے اور برگزیدہ برگزیدگان اور حجۃ اللہ ہین کفار پر خالد نے کہا پس کیون نہین رہتا ہی تو شہر ہائے
اسلام مین کہ بہتر ہوگا تیرے واسطے اس مقام سے راہب نے کہا میرا دل آلودہ ہی دنیا کی محبت مین اور پڑھے اُسنے اشعار اس مضمون کے خالد
نے کہا کہ اے راہب آیا تجکو کچھ حال اُن عرب قیدیون کا معلوم ہی جنکو ارسطولیس بادشاہ نے تیرے پاس روانہ کیا ہی اُسنے کہا کہ نہین قسم ہی اللہ کی
ولیکن آیا تھا میرے پاس رات کو ایک بطریق اور ایک اسقف اور پانی پیا اُنھون نے میرے اس کنوئین سے اور پوچھا تھا مین نے اُن دونون
سے یہ کہ تم دونون کہان سے آتے ہو پس کہا تھا اُنھون نے کہ وہ آئے تھے بطور ایلچی کے ازجانب ملک کیمائوش حاکم زمین برقا کے ارسطولیس بادشاہ
کے پاس اس درخواست سے کہ بھیجے ارسطولیس اُسکے پاس ایک مرد کو قیدیان عرب سے تاکہ دیکھے وہ انکی وضع اور لباس کو اور پوچھے اُنسے حال
اُنکے دین کا اور ارسطولیس نے منظور کیا اس امر کو اور وعدہ کیا بھیجنے دو قیدیون کا اور پھرے تھے وہ دونون شخص یہ جواب لیکر اپنے حاکم کے پاس
اور پانی پیا اُنھون نے میرے اُس کنوئین سے اور چلے گئے اور اسکے سوا اور کسی بات کی اُنھون نے مجکو خبر نہین دی پھر کہا راہب نے خالد
سے کہ شاید تم اُن مسلمانون سے ہو جنھون نے فتح کیا ملک شام کو خالد نے کہا ہان ہم وہی لوگ ہین پس کہا راہب نے کہ ہر روز کی
خبرین تمھاری میرے پاس موجود ہین اور دیکھا تھا مین نے ایک دن تمھارے نبی کو اُس حال مین کہ مین بحیرا راہب کے دیر مین تھا
اور آئے تھے نبی تمھارے ایک قافلہ قریش سے بارادہ شام کے اور دیکھے مین نے معجزات اُنکے جو دیکھے پھر بیان کیا اُسنے حال اُس درخت کا
کہ بیٹھے تھے رسول اللہ (صلعم) اُسکے نیچے اور سرسبز اور ہرا ہو گیا تھا وہ اُسیوقت بعد اُسکے کہ خشک تھا وہ پھر جب مر گیا بحیرا آیا مین اس دیر مین
اور جانو تم اس امر کو کہ نہین باقی رہا ارض الکنائس اور نہ ارض عقبہ اور نہ عرض زیادہ مین کوئی قس اور راہب مگر یہ کہ آیا میری زیارت کو
اور پوچھا اُسنے مجھ سے حال تمھارے نبی کا اور کہا اُنھون نے کہ تھا تو اُنکی راہ پر بحیرا کے دیر مین اور دیکھا تو نے اُنکو پس بیان کر تو مجھسے حال
اُنکا اور صفت اُنکی پس بیان کیا مین نے اُنسے حال تمھارے دین کا اور آگاہ کیا مین نے اُنکو تمھارے نبی کے معجزات سے جو مین نے دیکھے
تھے اور واقع ہوا میرے اُنکے بیچ مین جھگڑا اور گفتگو اور بھی واقع ہوا میرے اور سرار راہب کے بیچ مین جو مجھ سے نزدیک رہتا ہی
ایک مناظرہ اور کہا اُسنے مجھسے کہ وہ نبی جنکی بشارت عیسیٰ بن مریم نے دی ہی وہ حجاز سے ظاہر ہونگے اور جائینگے وہ آسمان پر
اور کلام کریگا اُنسے پروردگار اُنکا اور نہین سُنی ہمنے یہ بات کہ یہ شخص آسمان پر بھی گئے پس کہا خالد بن الولید نے کہ ہان قسم ہی
اللہ کی چڑھائے گئے تھے وہ آسمان پر اور کلام کیا اُنسے اُنکے پروردگار نے اور خبر دی ہی اُسکی اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب
بزرگ مین جسجگہ کہ فرمایا سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ آخر آیت تک اور

کہا خالد نے کہ سُنا ہی مین نے ابا ذر کو کہتے تھے وہ کہ سُنا ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ
لما عرج بی الی المسجد الاقصی وعرج بی الی السماء وبلغ بی الی السماء الدنیا فاستفتح فقال الملک الموکل بہ من ھذا قال جبریل قال
ومن معک قال محمد قال وقد ارسل الیہ قال نعم ففتح لنا فاذا دخل بی الی السماء نظرت واذا رجل جالس وعن یمینہ اسود وعن یسارہ
اسود فاذا نظر عن یمینہ ضحک واذا نظر عن شمالہ بکی فقال لرجل لجبریل من ھذا معک قال جبریل ھذا محمد قال مرحبا بالاخ الصالح
والنبی الصالح فقلت یا جبریل من ھذا قال ابوک آدم تقدم وسلم علیہ فتقدمت وسلمت علیہ فرد علی السلام ودعانی بما اعطانی
اللہ من الکرامۃ فقلت یا جبریل ما ھذا الاسود الذی عن یمینہ قال ھم السعداء من اولادہ والاسود الذی عن شمالہ
الاشقیاء من اولادہ فالسعداء الی الجنۃ والاشقیاء الی النار ثم عرج بی الی السماء الثانیۃ ولم یزل کذلک یعرج بی من سماء الی
سماء الی ان دخلت السماء السابعۃ ثم انطلق بی الی سدرۃ المنتہی عند ھا جنۃ المأوی فدخلتھا ورایت ما اعد اللہ فیھا من النعیم لھلھا
راوی کہتا ہی کہ بیان کیا خالد نے راہب سے حدیث معراج اور اُن چیزون کو جو دیکھا اُسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجائبات
سے پس تعجب کیا راہب نے خالد اور اُسکے کلام سے اور جانا اُسنے کہ وہ سچے ہین اور جو کچھ کہا سو سچ کہا پس متوجہ ہوا اُنکی طرف اور کہا کہ ای
برادر عربی تمھارا نام کیا ہی اُنھون نے کہا کہ میرا نام خالد ہی اُسنے کہا کہ ای خالد جاؤ تم اس امر کو کہ اس پہاڑ کے اوپر ایک دیر ہی موسوم بہ دیر
مسیح اور اسمین ایک بطریق بقا قبطہ سے رہتا ہی اور وہ بڑا ظالم اور سخت ہی اور اُسکے نزدیک ایک مرد مسلمان ہی عرب سے کہ قید
کر رکھا ہی اُسنے اُس مرد کو مدت سے اور مجکو معلوم ہی یہ امر کہ وہ شخص اصحاب تمھارے نبی سے ہی اور آیا تھا وہ واسطے تجارت کے مصر مین
مقوقس بادشاہ کے زمانے مین پس بیچا اُسنے مال اپنا اور خرید کیا اور مال اور گیا مصر سے اسکندریہ کو پس وہان بھی مال بیچا اور دوسرا
مال مول لیا اور روانہ ہوا ارض برقا کو ہمراہ ایک بڑے قافلے کے پس جب آئے وہ نزدیک اس پہاڑ کے نکلا اور آپڑا یہ بطریق مع اپنے
غلامون کے قافلے پر اور لوٹ لیا مال اُنکا اور باربرداری اُنکی اور چھوڑ دیا مال والون کو پس جب دیکھا اُسنے تمھارے یارکو اور
دیکھا اُنپر لباس خوب کا طمع کی اُنمین اور گرفتار کر لیا اُنکو اور اب وہ اُسکے نزدیک بندھے ہین ایک درخت مین نزدیک دیر کے اور
تحقیق لگی ہی گھاس اُنکے آنسوون سے اور بطریق کسی دن نہین کھاتا پیتا ہی جبتک نہین مار لیتا ہی اُنکو اور کہتا ہی اُنسے کہ نہین ہی تمکو
میرے ہاتھ سے رہائی مگر یہ کہ پھر جاؤ تم اپنے دین سے اور رجوع کرو میرے دین کی طرف اور قائل ہو تثلیث کے اور ہو گئے ہین وہ مثل
غلال کے اور بطریق نہین باز رہتا ہی انکے مارنے سے اور نہین کمی کرتا ہی اُنپر عذاب کرنے سے اور وہ شخص کہتے ہین اپنی مناجات مین
یا اللہ قد بذلت جسمی من اجلک فی ذلک وحرمتک پس جب باز رہتا ہی بطریق اُنکے مارنے سے تو لاتا ہی وہ بعد اُسکے ایک تصویر تانبے کی جسکے
اوپر عمامہ سیاہ اور اُسکے سینہ پر یہ لکھا ہی ھذا النبی العربی محمد پھر پیتا ہی وہ شراب کو اور ڈالتا ہی فضلہ کا اُسکے تصویر پر اور کہتا ہی اُنسے کہ تمھارے
لئے ہین حلال کردہ اُسنے اپنے پیغمبر اپنے کا میری قید سے اور دین اسلام سے اور پناہ مانگتے ہین اللہ تعالی سے بسبب کفر اس بطریق کے راوی کہتا ہی کہ
جب سنا خالد نے یہ حال دل مین ذرا کڈرا اُنپر اور سخت برہم ہوے پھر منتخب کر لیا اُنھون نے اپنے ساتھیون سے شرجیل بن حسنہ اور حمامہ
بن رسیعہ اور یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید اور سعد اع اور مقداد اور رفاعہ بن قیس اور تین اور مردون کو جنکے نام پر مجکو آگہی نہین ہوئی

مصر مصر جسکے پاس جنگل ہو ۱۲ مسمین اور دیکھی مین نے مرد چیزین جو مجھا کی ہین اللہ تعالی نے اُسمین اُنھون سے لوگون کے واسطے ۱۲ ۵۲ ترجمہ ای میرے اللہ بہ تحقیق
دیا اور خرچ کیا مین نے اپنا جسم اور تیرے واسطے پس خرچ کر تو اپنی رحمت کو ۱۲

اور چھوڑا لشکر کو نزدیک دیر کے اور تاکید کی اُنکو ہوشیار رہنے کی تا واپسی اپنے اور روانہ ہوے خالد مع دس آدمیون کے اور چڑھ گئے
پہاڑ پر پس جب پہونچے وہ پہاڑ کی پشت پر ظاہر ہوا اُنکو وہ دیر اور درخت راوی کہتا ہی کہ بطریق نکلا تھا اُسدن واسطے شکار کے پس
جا پڑا وہ ایک جنگلی بیل پر اور شکار کیا اُسکو اور لایا اُسکو دیر مین پس اُترا وہ اُس درخت کے نیچے جو دیر کے دروازے پر تھا اور حکم کیا اُسنے اپنے
غلامون کو دور کرنے کھال اُس جانور کا پس جب دور کیا غلامون نے اُسکی کھال کو حکم کیا اُنکو آگ جلانیکا پس روشن کیگئی آگ اور کاٹی تھا
وہ ٹکڑے گوشت اُس جانور کے اور بھونکر کھاتا تھا پھر منگائی اُسنے شراب پس لائے غلام اُسکے شراب کو سامنے اُسکے پس پیتا رہا وہ تا اینکہ
خوب مدہوش ہوا پھر چیلایا وہ اپنے غلامون پر اور کہا کہ اے تم اُس محمدی کو پس لیگئے اُن مسلمان کو غلام اُسکے اور در آئی تھی اُنپر
خواری اور اُنکی گردنمین ایک زنجیر لوہے کی تھی پس کہا اُسنے بطریق نے کہ غالب ہو گیا تو ہمپر اِی مسلم بسبب اپنے محمد کے (صلی اللہ علیہ وسلم)
پس قسم ہی مجکو اپنے دین کی کہ نہ اُٹھاؤنگا مین تیرے اوپر سے عذاب کو تا اینکہ پھیرے تو میرے دین کیطرف اور قائل ہو تثلیث کا اور نہین تو
مین تیرا قاتل ہون پس کہا اُس مرد مسلمان نے کہ کر تو جو تیرے اختیار مین ہی سو اسطے کہ مین خوب جانتا ہون اس امر کو کہ تمام چیزین
موقوف خدا کی خواہش اور ارادے پر ہین اور بندے اُسکے اختیار مین ہین اور آسمان بلند کیے گئے ہین اُسکی قدرت سے اور زمین بچھائی گئی
ہی اُسکی حکمت سے اور سخاوت اور بخشش اُسکی خلق مین ہی اور علم اُسکا کل اشیا پہ محیط ہی اُسکے واسطے اُسکی خلق مین نظر ہی انجام کار
پر اُسکا کوئی مثل نہین ہی اُسکے واسطے ملک ہی اُسکا کوئی وزیر نہین ہی پس جب سُنا بطریق نے کلام مسلمان کا اور توحید اور تعظیم اُنکی
واسطے اللہ تعالی کے بہت برہم ہوا وہ اور لیا اپنی تلوار کو اور قصد کیا نکالنے تلوار کا میان سے اور اُسکے مارنے کا مرد مسلم پر کہ اُسی وقت آئے
اور پہونچے خالد اور دس ساتھی اُنکے اُسپر در انحالیکہ وہ قابض تھا اپنی تلوار پر پس چیلائے خالد بن الولید اور دس ساتھی اُسکو اور کہا کہ بازرہ
تو اے دشمن خدا اللہ کے ولی سے اور تکبیر کہی اُنھون نے ان الفاظ سے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ ونصرہ حیانا اللہ وایاکم من مراقاب
من کفے اور ناگہان در آئے خالد بطریق پر پس جب دیکھا بطریق نے اُنکے ناگہان در آنے کو اُٹھ کھڑا ہوا وہ اپنے پیرون کے بل اور نکال لیا
اپنی تلوار کو اور قصد حملے کا کیا خالد پر پس پیش آئے اُسپر خالد ساتھ اپنے چھوٹے نیزے کے اور مارا اُسکے سینے مین ایک نیزہ کہ پار ہو کر
چمکنے لگا وہ اُسکی پشت سے اور حملہ کیا صحابہ نے بطریق کے غلامون پر پس مار ڈالا اُن سب کو اور اُترے خالد اور ساتھی اُنکے کنوئین پر
بارادہ محاصرۂ دیر کے پس آئے سامنے اُنکے راہب لوگ اور کہا اُنھون نے کہ ہم قوم راہب ہین ہم لڑائی کے لوگ نہین ہین جو تمسے لڑین
اور تمھارے نبی نے منع کیا ہی تمکو قتل رہبان سے پس کہا خالد نے کہ دید و ہمکو جو کچھ اس بطریق کا تمھارے پاس ہو مال اور اسباب وغیرہ
سے اور تم لوگ ہماری طرف سے اللہ کی امان مین ہوگے اور ہم تعرض نہ کرینگے تمسے اُنھون نے کہا کہ ہم بخوشی و اطاعت یہ امر کرینگے
پھر نکالا اُنھون نے مال بطریق کا اور اسباب اور لڑکے بالے اُسکے پس لیلیا خالد نے اُس سب کو اور آئے وہ طرف قیدی کے اور کھولی
زنجیر اُنکی اور پوچھا کہ تم کس عرب سے ہو اُنھون نے کہا کہ مین امیر بن حاتم طائی ہون قید ہوا مین آخر زمانہ خلافت ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہ مین اور صورت یہ ہوئی کہ پہونچا مین اسکندریہ مین پس بیچا مین نے مال اپنا اور خریدا دوسرا مال اور چلا مین
اسکندریہ سے مع اپنے مال کے ارض برقا کو ساتھ ایک جماعت سوداگرون کے پس نکلا ہمپر یہ بطریق اور لوٹ لیا ہمارے مالون کو

۱۲ منہ
[illegible] فتح دمشق اور یرموک کی [illegible]

[illegible] بطریق کی ہماری تلوارون کو کاٹنا دیکھو ۱۲

اور چھوڑ دیا تاجران قافلے کو اور نہیں قید کیا کسیکو سوا میرے بسوا سطے کہ اُنمیں سوا میرے کوئی عربی نہ تھا اور تھا حکم اللہ کا ہونیوالا پس مبارکباد دی اُنکو مسلمانون نے ساتھ تلافی کے اور بشارت دی اُنکو اللہ غالب اور بزرگ کیطرف سے ساتھ بزرگی کے اور پھرے خالد اور ساتھی اُنکے بارادہ دیر راہب کے اور مال واسباب بطریق کا اور لڑکے بالے اُسکے گھوڑون پر اُنکے آگے تھے اور برابر چلتے رہے وہ تا اینکہ اُترے پہاڑ سے اور قریب دیر کے پہونچے پس دیکھا جبکہ مسلمانون نے خالد کو کہ آتے ہین اُنکی طرف مع اپنے ساتھیون کے اور مال بطریق کا اور لڑکے بالے اُسکے کے سامنے ہین خوش ہوے مسلمان اُنکی سلامتی سے اور بلند کیین آوازین اپنی ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر ونذیر پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور استقبال کیا اُنھون نے خالد اور اُنکے ساتھیون کا اور سلام کیا اُنکو اور مبارکباد دی قیدی کو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور بہت خوش ہوا راہب بسبب رہائی امیر اور ہلاک بطریق کے راوی نے بیان کیا ہے کہ خالد بیان کرتے تھے راہب سے ماجرا البطریق کا اور بطریق سنتا تھا اُنکے کلام کو کہ اُسیوقت آوازین گھوڑون اور کھڑکھڑاہٹ لگامون کی اور چلانا اور رونا عورتون اور لڑکون کا اور آوازین نالہ مرد ونکی معلوم ہوتین اور قبطی چلاتے تھے اُنپر پیچھے اور آگے سے اور گفتگو سوارونکی اور چمکنا نشانون اور صلیبونکی سُنی اور دیکھی گئی اور کنواری عورتین روتی تھین ساتھ ذلت اور عاجزی کے اور خولہ بنت الازور آگے قیدیونمین اور بھائی اُنکے سامنے اُنکے چلے جاتے تھے ذلت قید مین اور خولہ روتی تھین اور یہ اشعار طوبین مصیبت کے پڑھتی تھین شعر

جل المصاب فعم الویل والحرب	او العین باکیة والدمع منسکب	ونادت الارض مما قد رمیت به
پڑھگئی مصیبت پس لے لیا سختی اور لڑائی نے	اور آنکھین روتی ہین اور آنسو جاری ہین	اور ترہوگئی زمین بسبب اُس چیز کے جو ڈالا مین نے اُسپر یعنی آنسو
حتی توهمت ان الارض تنقلب	جات بنا القبط فینا عند غفلتنا	واستحکموا القبط لما زلت العرب
تاینکہ گمان کیا مین نے اس امر کا کہ زمین بدل جائیگی	ظلم کیا قبطیون کے ہاتھ نے ہم مین وقت ہماری غفلت کے	اور مضبوطی کی قبطیون نے اپنے کام مین جبکہ عاجز ہوے عرب
العفی علی بطل قد کان عدتنا	فیه العفاف وفیه الدین والادب	قد کان ناصرنا فی وقت شدتنا
ہے اور افسوس میرا ایک دلیر پر جو تھا ساز وسامان میرا	تھی اسمین پارسائی اور دینداری اور پرہیزگاری اور ادب	تھا وہ مدد کرنیوالا ہماری سختی کے وقت مین
یعنی ضرار کہ وہ واسطے لڑائی کے منتخب کیے جاتے تھے	تھی اُنمین غیرت اور نیکی کرنا عادت اُنکی	فیه الحمیة والاحسان عادته
فلو کان یفدی ان یرقا صوا کبه	کان العدی بنا والعرب ملتهب	او کان خالدا فینا لحاضر البشیبا
اگر قدرت رکھتا وہ سوار ہونے کی اپنی سواریون پر	تو جلایا گیا ہوتا دشمن ساتھ آگ لڑائی کے	یا موجود ہوتے ہمارے ساتھ خالد تو ہرگز نہ آرام حاصل ہوتی
وذال عنا الذی تلقشوا وتنتهب	او کان یسمع صوتی فساح بی عجلا	مهلا فقد ذال عنك البوس والطرب
اور دور ہوتی ہمسے وہ چیز جسکی شکایت کرتے ہین	یا سُنتے وہ میری آواز کو تو پکارتے وہ جلد اور کہتے	کہ ٹھہر تحقیق جاتی رہی اور دور ہوئی تجھسے سختی اور بلا کی

راوی کہتا ہے کہ نہین فارغ ہوئی تھین خولہ بنت الازور اپنے اشعار سے مگر یہ کہ خالد نے سُنا شعر پڑھنا اور پکارنا اُسکا پس جواب دیا اُنکو خالد نے ان الفاظ سے لبیاح قد جاء الفرج وذهب البوس فالحج صاما خالدین لبیا لبیک تکبیر کہی اور حملہ کیا خالد اور مسلمانون نے قبطیون پر اور جھکے اُنپر ساتھ تلوار روشن اور نیزون چمکنے والون کے اور شور کیا عربی گھوڑون نے پس پریشان ہوگئین عقلین قبطیون کی

او کانپنے لگے دل اُنکے اور پکڑلیا اُنکو لرزے نے اور دوڑکر کیا اُنکے سرون کو صحابۂ ابرار کی تلوارون نے پس تھوڑی دیر مین مسلمانون نے سات سو مرد کو قبطیون سے مار ڈالا اور گرفتار کرلیا تیرہ سو مرد کو اور لے لیا مسلمانون نے گھوڑے اور ہتھیار اور کپڑے اُنکے اور رہائی پائی مسلمان قیدیون نے اور سلام کیا بعض نے بعض کو اور مبارکباد دی اُنکو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور مبارکباد دی ضرار کو بسبب اُنکی رہائی کے اور آئے ضرار خالد کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کام کا پس مرحبا کہی اُنکو خالدؓ نے اور بزرگداشت کی اُنکی اور مبارکباد دی اُنکو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور دیا خالد نے ہر مرد کو مسلمان قیدیون سے ایک گھوڑا قبطیون کے گھوڑون سے اور ہتھیار ایک مرد کے اور باقی گھوڑون پر سوار کرلیا عورتون اور لڑکون کو اور بار کرلیا اسباب کو اور رخصت کیا خالدؓ نے راہب کو بعد اسکے کہ لکھدی اُسکو ایک دستاویز واسطے ہر چیز کے جو احتیاج کھانے اور پینے اور کپڑے سے ہو اُسکو اور اُس شخص کو جو رہے اُسکے پاس اُسکے دیر مین اور یہ کہ پہونچینگی اُسکو سب چیزین اسکندریہ سے جبتک زمانہ رہیگا اور روانہ ہوے خالد مع اپنے لشکر اور قیدیون کے درانحالیکہ وہ بندھے ہوے تھے سامنے اُنکے رسیون مین تا اینکہ پہونچے اسکندریہ مین اور اُترے اسیر مع اپنے لشکر کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب اُترے خالد مع اپنے لشکر کے اسکندریہ پر تنگی مین پڑا سینہ ارسطولیس بادشاہ کا اس سبب سے اور حکم کیا اُسنے اپنے حجاب کو اس امر کا کہ پکار دین وہ اپنے لشکر مین واسطے درستی سامان لڑائی اور سوار ہونے اور نکلنے کے باب اسدرہ کیطرف بمقابلہ عرب کے اور واقع ہوا شور شہر مین عرب کے آنے اور اُنکے اُترنے کا شہر پر پس کانپنے لگے دل وہان کے لوگون کے اور آئے سرداران قبط اور حجاب ارسطولیس بادشاہ کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ کیا رائے ہی تیری ان عرب کے معاملہ مین اُسنے کہا کہ بہت قریب ہی یہ کہ تجویز کرون مین کوئی رائے اور بندوبست کرون حالانکہ در آیا ہی خوف تم لوگون مین اور جگہہ پکڑی ہی اُنکے ڈرنے تمھارے دلونمین اور طمع کی ہی اُنھون نے تمھارے ملک مین بسبب کمی تمھاری کوشش کے اور ذلیل جانا ہی اُنھون نے تمکو اور جان لیا ہی اُنھون نے یہ امر کہ نہین حمایت کرتے ہو تم اپنے شہرون کی اور نہین لڑتے ہو تم اپنے اہل وعیال کیطرف سے اور اگر لڑتے ہو تو ہوتی ہین خواہشین تمھاری جدا اور رائین تمھاری غیر متفق لہذا اُن لوگون نے ہلاک کیا تمھارے حامیون کو اور مار ڈالا تمھارے دلیرون کو اور نہین ڈرتے تمسے لڑنے کو اور اب وہ اُترے ہین تمھارے میدان مین اور شہر پر اور وہ قصد تمھاری لڑائی کا رکھتے ہین اور نہین ہی کوئی باز رکھنے والا اُنکا اور اگر میرے نزدیک ہوتے وہ ساتھی اُنکے جنکو قید کیا اور بھیجدیا مین نے بجانب وزیر زجاج کے تو مصالحہ کرلیتا عرب سے بسبب اُنکے اور دور کرتا مین عرب کو اپنے یہان سے اور تجاوز کیا مین نے حد سے اُن دو ہزار کے بارے مین جنکو مین نے قیدیون کے ساتھ بھیجا پس اگر ہوتے وہ لوگ میرے پاس تو لڑتا مین اُنکو لیکر عرب سے حسب طاقت اپنے پس کہا اُسکے وزیر نے کہ اے بادشاہ آیا ہو سکتا ہی تجھسے یہ امر کہ بھیجے تو عرب کے پاس کسی ایلچی کو کہ گفتگو کرے اُنسے صلح کے باب مین اس شرط پر کہ ہم سپرد کرینگے اُنکے قیدیون کو جو ہمارے قبضے مین ہین پس کہا بادشاہ نے کہ یہ عرب نہین باقی رہے ہین اس حال پر کہ بیڈر ہو وین ہمسے اور نہین قبول کرتے ہین وہ ہماری طرف سے ایلچی کو جیسے کہ آپڑے تھے ہم اُنپر اور وہ اُترے تھے بمقام مجرالحصا کے وزیر نے کہا کہ کیا ضرر ہی تجکو ایلچی کے بھیجنے مین اُنکے پاس پس قصد کیا بادشاہ نے ایلچی کے بھیجنے کا اور وہ مشورہ کرتا تھا اس بارے مین اپنے دل سے کہ اُسیوقت آئے

اُسکے پاس نگہبان دریا کے جو گھاٹ پر مقرر تھے اور خبر دی اُسکو اس امر کی کہ ایک کشتی ظاہر ہوئی ہے کی طرف سے اور ہم نہین جانتے ہین
کہ اُسکا کیا حال ہے اور وہ کہان سے آئی ہے پس سُنا بادشاہ نے یہ حال نگہبانون سے ملتوی کیا اُسنے روانگی ایلچی کو اور آمادہ ہوا
واسطے آنے اُس کشتی کے اور گمان کیا اُسنے اپنے دلمین کہ وہ کشتی حاکم برقا بادشاہ کیماؤش کی ہے پس نہین گذرا تھا تھوڑا عرصہ تا اینکہ
لنگر انداز ہوئی وہ کشتی گھاٹ مین اور اُترا اُسپر سے ایک بوڑھا قش خوبصورت رو دار سیاہ ریشی کپڑے پہنے اور سر پر سُرخ عمامہ
رکھے ہوے اور اُترے اُسکے ساتھ دس آدمی قسون اور راہبون سے پس جب اُترے وہ کشتی سے آئے انکے واسطے گھوڑے بادشاہ کے
پاس سے آراستہ ساتھ زین پوشون کا مدار کے جنمین نگینے جواہر کے جڑے تھے اور لگامین اُنکی سُنہری تھین پس سوار ہوے وہ اور نکلے اُنکی
ملاقات کیواسطے امرا اور حجاب اور آئے اُنکے پاس اور تعظیم کی اُنکے مرتبون کی اور بزرگداشت کی اُنکی اور چلے سامنے اُنکے بادشاہ کے محل تک
پس اُترے وہ اور ٹھہرے ایکدن اور رات اور آئین اُنکے واسطے دعوتین اور اچھی چیزین بادشاہ کے پاس سے اور رات گذرانی
اُنھون نے اچھے حال سے پس جب صبح ہوئی دوسرے دن کی سوار ہوے وہ اور نکلے طرف لشکر کے اور آئے بجانب سراپردہ ارسطولیس
بادشاہ کے اور اُترے وہ گھوڑون پر سے اور داخل ہوے بادشاہ کے پاس پس اُٹھ کھڑا ہوا بادشاہ اُنکے واسطے اور تعظیم کی اُنکی اور بٹھلایا
اُنکو اپنے ساتھ تخت پر محمد بن اسحاق راوی نے بیان کیا ہے کہ روایت پہونچی ہے مجکو ثقات سے اس امر کی کہ ارسطولیس بن مقالیس نے
بھیجے تھے بہت اچھے تحفے واسطے کیماؤش بادشاہ کے جو حاکم سرزمین برقا کا تھا حدود فرنجانہ تک اور یہ سب جزائر ہین بحر رمین اور
کیماؤش ان سب کا بادشاہ تھا اور تھا وہ بڑا بادشاہ بڑے لشکر والا اور مالک کر دیا تھا اُسنے اپنے بیٹے افلاعورس کو فرنجانہ کے خزائن پر
اور تھا لشکر اُسکا دو لاکھ آدمی قوم روم سے پس جب بھیجا ارسطولیس نے ان دونون باپ بیٹون کیواسطے تحفہ تو بھیجا اُنکو خط بھی جسمین ڈرایا
تھا اُنکو عرب سے اور خط کا مضمون یہ تھا کہ ای بادشاہ دنیا گھر زوال اور کوچ کرنے کا ہے اور نہین دی دُنیا نے کوئی چیز مگر یہ کہ پھیر لیا اُسکو
اور نہین خوش کیا اُسنے کسیکو مگر یہ کہ زیان کار کیا اُسکو پس مغرور وہ ہے جسنے چنگل مارا اُسکے دامن غرور مین اور مطمئن ہوا اسپر اور نیکبخت
وہ ہے جسنے پہنا لباس خوف کا اور کام کیا واسطے گھر آخرت اور پائدار کے آیا نہین دیکھا تو نے ای بادشاہ بزرگ فلیطس یعنے ہرقل کو جو حاکم شام
اور زمین سوریہ کا تھا بلاد قسطنطنیہ تک کہ کیونکر جاتا رہا ملک اُسکا اور خالی ہوگئے اُس سے شہر اُسکے اور پوشیدہ اور دور ہو گئے اُس سے
غلام اُسکے اور لشکر اُسکا اور یہ معاملہ اسوقت ہوا کہ جب ڈالا اُسکو دُنیا نے اپنے مصائب مین اور تیر اندازی کی اُسپر ساتھ تیرون اپنے
رنج رسائی کے بعد اسکے کہ تھی دنیا اسکے چہرے پر شادمان اور چمکنے والی اور ناراستی کی دنیا نے اُسکے ساتھ تا اینکہ روند ڈالا اسکو دشمنون نے
اور اتری اسپر حاجتمندی اور بلا کی بعد ایسی درگاہ کے کہ زندہ تھی اُسکے سبب سے بزرگی اور جوانمردی اور بعد ایسے دبدبے کے کہ آراستہ تھین ساتھ
اُسکے خوبیون کی خصلتین بہ تحقیق ملتی تھی زمین اُسکے قدمون کے نیچے اور ہوے تھے آسمان مطیع اُسکے پس جب دیکھا زمین نے تازہ روئی اور شادمانی
اسکی گیاہناک ہوئی وہ اور اگر دیکھا اُسنے جفا اور ستم اُس سے خشک بے گیاہ ہوگئی وہ ہر آئینہ تھے ارادے اور اوہام لشکر اسکے اور رات دن
مددگار اسکے تھے پس کون ہے ایسا کہ دور کرے حکم اُس ذات کا جسنے آراستہ کیا برجون کو اپنے بندون کیواسطے اور موجود کیا اُسنے ستارونکو
واسطے اپنی ایسی ہیبت کے کہ اگر چاہے وہ تو باندھ دیوے ہوا کو سخت کر دیوے پانی کو اور جدا کر دیوے ترکیب آسمان کو اور الفت دیوے

آگ پانی مین اور بازر کھے روشنی کو سورج اور چاند سے اور بازر کھے اُن دونون کو چلنے اور سفر سے اور اگر چاہے تو بند کر دیوے وہ جگہ بہنے اور چلنے ہوا اور آندھیون کو اور کھولدیوے میان برقون چمکنے والی کے اور اُگا دیوے ترگھانس کو دریاؤن پر اور پہنا دیوے رات کو روشنی دن کی اور جان تو اے بادشاہ اس امر کو کہ نہین یہ مثالین دین مین نے تیرے واسطے مگر بسبب اپنے حکم کے اس بات پر کہ دُنیا کی بازگشت طرف زوال کے ہی اور یہ محمدی لوگ غالب ہو گئے ہین شہرون پر اور ذلیل کیا اُنھون نے اپنی تلوارون کے سبب سے بندون کو اور شکست دی اُنھون نے لشکرون اور فوجون کو اور بر پا کیا اُنھون نے اپنے دین کو ساتھ تلوارون تیز کے اور مالک ہو گئے اور لے لیا اُنھون نے شام کو قیاصرہ سے اور آیا ہی ایک گروہ انکا میری طرف کو اور مالک ہو گئے ہین وہ بعض ہمارے شہرون کے اور حکومت حاصل کی ہی انمین اور جھگڑتے ہین وہ ہمسے باقی ہمارے ملک مین اور کوشش کرتے ہین ہمارے نکالدینے مین اس ملک سے پس جب فراغت پاوینگے وہ ہمسے تو نہ بے پروائی ہوگی اُنکو تم سے اور بہتر یہ ہی کہ آمادہ ہو تو انکے واسطے ہمتون کے پانؤن سے اور مدد دے تو ہمکو اپنے لوگون سے اُنپر جنھون نے سرکشی اور ظلم کیا ہی اور کمک کر تو ہماری کہ ہم تیرے ہمسایہ ہین اور ہم سب تیرے لشکر اور تیرے مددگار ہین **راوی** نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا ہدیہ اور خط بادشاہ کیماؤش کے پاس پڑھکر سُنایا اُسنے اپنے ارباب دولت کو اور کہا اُنسے کہ کیا کہتے ہو تم لوگ اس امر مین جو سُنا تمنے ارسطولیس کے خط مین اور کیا راے ہی تمھاری پس کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ سلاطین ہمیشہ مدد طلب کرتے ہین بادشاہون سے اور جو بات حاکم اسکندریہ نے لکھی ہی وہ بہتر ہی اور جان تو اس امر کو کہ عرب جسوقت مالک ہو جاوینگے ملک قبط کے تو ضرور متوجہ ہونگے وہ ہمارے شہرون کی طرف پس بھیج تو قبطیون کے واسطے کمک ہم لوگون کی تاکہ قوت دے وہ کمک انکو انکے دشمنون پر اور مسیح مدد دیوینگے ہمکو پس جب سُنا ملک کیماؤش نے کلام اپنے سردارون کا بہتر جانی اُسنے راے اُنکی اور خلعت دیا اپنے بھائی اصطفانوس کو اور منتخب کیا اُسکے ساتھ چار ہزار سوار کو اور حکم کیا اسکو روانگی کا واسطے قوت دہی حاکم اسکندریہ کے پھر بھیجا کیماؤش نے اپنے خادم کو پاس بڑے بطرک کے جو عالم تھا اُنکے دین کا اور بر پا رکھنے والا اُنکی شرع کا اور نام اُسکا سیطس تھا اور تھا مقام اُسکا ایک دیر مین جو مشہور بہ دیر کنایس تھا اور اس بطرک کی عمر ایکسو بیس برس کی تھی اور تھا وہ شاگرد زیروشا کا اور زیروشا شاگرد مرقش کا اور مرقش شاگرد یحنا کا اور یحنا ولیمی بھائی حواری مسیح عیسی بن مریم کا تھا اور بطرک سیطس نے پڑھا تھا علمون کو اور مطالعہ کیا تھا کتابون کو اور وہ ایمان رکھتا تھا ساتھ اللہ تعالی کے اور جانتا تھا صفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور امید رکھتا تھا آپکے ظہور کی اور سُنتا تھا آپکے اخبار کو اور امیدوار تھا آپکے زمانہ بعثت کا پوچھتا تھا آپکی نشانیون اور معجزات کو پس جب پہونچی اُسکو خبر مبعوث ہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظاہر ہوئین نشانیان اور معجزات آپکے تو ایمان لایا وہ آپکا اور قصد رکھتا تھا آپکی حضوری کا پس نہین مدت گذری مگر اندک تا انکہ پہنچی اُسکو خبر وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس رویا وہ آپکی وفات سے اور اختیار کیا گوشہ گمنامی کو اور نہین ظاہر ہوا وہ کسی کیواسطے اپنی قوم سے ایک سال کامل اور اگر نہوتا وہ مشغول عبادت مین تو نہ نکلتا اور نہ ظاہر ہوتا وہ پھر بنایا اُسنے لیئے واسطے ایک صومعہ راہ پر پس جب آتا تھا کوئی قافلہ اُسکی طرف تو پوچھتا تھا وہ اس سے حال لشکر مسلمانون کا اور یہ کہ وہ کس سرزمین مین ہین اور پوچھتا تھا کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کون خلیفہ ہوا پس کہا گیا اُس سے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے پس جب وفات پائی

ابوبکر صدیق نے پہونچی اُسکو خبر اُنکی وفات اور خلافت عمر رضی اللہ عنہ کی بعد اُنکے پھر پہونچی اُسکو خبر فتوح شام اور روانگی صحابہ کی
بجانب مصر کے پس جب ہوئی یہ نوبت تو بھیجا اُسکو بادشاہ کیماؤش حاکم ارض برقا نے بسواری کشتی کے بادشاہ ارسطولیس کے پاس
واسطے بشارت دہی آنے لشکر کے مع اسطفانوس بھائی بادشاہ کیماؤش کے بہ جمعیت چار ہزار سوار کے اور قریب تر پہونچے
وہ لوگ ارسطولیس کے پس جب حاضر ہوا اسبطس سامنے بادشاہ ارسطولیس کے اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے تو خوش ہوا بادشاہ اور
کہا اس سے کہ اے باپ ہمارے میں چاہتا ہون تیری بخشش اور احسان سے یہ بات کہ جاتو ان عرب کے پاس بطور ایلچی کے میری طرف سے
اور دریافت کر تو میرے لیے خبر اُنکی اور دیکھ تو اس چیز کو جو اُنکے نزدیک ہی اور اُس چیز کو جسکا وہ عزم رکھتے ہین اور یہ کہ غرض اُنکی
لڑائی ہی یا صلح پس اگر ہی غرض اُنکی صلح کرنا تو میرے پاس اُنکے قیدی ہین اور وہ ایک بڑی جماعت ہین کہ بھیجدیا ہی مین نے انکو بجانب
دیر زجاج کے پس اگر مصالحہ کرین وہ ہمسے تو مین سپرد کردونگا قیدیون کو انکے اور دونگا مین اُنکو کسی قدر اپنے مال سے اور باندھ لونگا مین
انکے ساتھ عہد اس بات کا کہ نہ پھرین وہ ہماری طرف کو اور نہ تعرض کرین ہمسے پس کہا بطرک نے کہ جو حکم تیرا ہی اسکو مین کرونگا ولیکن
اے بادشاہ جان تو اس امر کو کہ مین نے پڑھی ہی کتابون مین اور سُنی ہی اخبار گذشتہ سے یہ بات کہ اللہ غالب اور بزرگ بھیجیگا آخر
زمانے مین ایک نبی عربی کو زمین تہامہ سے اور پیش کیے اور دکھائے جائینگے انکو تمام زمین کے خزانے پس نہ توجہ کرینگے وہ خزانون کی
طرف اور اختیار کرینگے فقر کو دولتمندی پر اور اصحاب انکے بھی تبعیت کرینگے انکی راہ کی اور قائم رکھینگے انکی سنت کو اور مین جانتا ہون
اے بادشاہ کہ امتحان کرو تمین انکے حال کا پیشتر اپنے جانیکے انکی طرف بادشاہ نے کہا کہ کس چیز سے آزمایش کریگا تو اُنکی اُسنے کہا کہ اے
بادشاہ حکم کر تو کسی ایک غلام کو اپنے غلامون سے کہ زین پوش باندھے وہ ایک خچر پر تیری سواریون سے اچھے زین پوش اور سامان
کسے اور گلے مین ڈالے اُسکے حمیلین انواع جواہرات اور یاقوتون کی اور چھوڑدے اُسکو مسلمانون کے لشکر کی طرف پس اگر لے لینگے وہ اُسکو
تو جان لینا تو اس امر کو کہ وہ دنیا کے طالب ہین اور لڑائی اُنکی دنیا کیواسطے ہی اور نہین چاہتے ہین وہ آخرت کو اور اگر وہ پھیر دینگے
اُسکو تمھاری طرف کو پس جان لینا یہ بات کہ وہ طالب آخرت اور اُس چیز کے ہین جو اللہ غالب اور بزرگ کے نزدیک ہی پس حکم کیا
بادشاہ نے اپنے سائیسون کو اس امر کا کہ درست اور آراستہ کرین وہ ایک خچر کو اسکی اچھی سواریون سے ساتھ زین پوش سُنہری جڑاؤ
جواہرات کے اور سُنہری لگام لگاوین اُسپر اور لٹکاوین اُسکے گلے مین حمیلین موتیونکی اور چھوڑ دین اسکو بجانب لشکر مسلمانون کے پس
ایسا ہی کیا اُنھون نے راوی کہتا ہی کہ تھے مسلمانون کی نگہبانی پر اُسدن شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پس جب نزدیک ہوا وہ خچر مسلمانون کے لشکر سے اور دیکھا اُسکو اور اُسکی زینت اور جواہرات کو شرحبیل بن حسنہ نے ہنسے وہ
اور کہا کہ دشمنان خدا چاہتے ہین اسکے سبب سے ہماری آزمایش کو اسبات پر کہ ہملوگ طالب دنیا کے ہین یا آخرت کے قسم ہی
اللہ کی نہین ہی ہم مین کوئی شخص ایسا جو جھکے اُس چیز کی طرف کہ نیست ہونیوالی ہی اور نہین ہی خواہش ہماری مگر اس چیز مین جو
باقی اور پائدار ہی پھر پڑھی اُنھون نے یہ آیت اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو وزینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال
والاولاد آخر آیت تک پھر پکڑلی باگ خچر کی اور لائے اُسکو قبطیون کے لشکر کی طرف پھر چھوڑ دیا اُسکو راوی کہتا ہی کہ جب

اے ایلچی جان تو
کہ دنیا کو چنا
ہی ہی کھیل
اور تماشا اور
بنانا اور دل
ہر چیز مین
آسیں مین
اور رغبت
اور چھوڑنا
اور کثرت
اور اولاد مین

دیکھا بادشاہ نے اُس حال کو سخت ہوگیا چہرہ اُسکا اور کہا قسم ہی اللہ کی اِس سبب سے غلبہ دیے گئے وہ لوگ اور خوار و ذلیل کیے گئے ہم اور باپ میرا دانا اور آگاہ تھا اُنکے حال سے پھر حکم کیا اُسنے بطرک سیطس کو جانیکا مسلمانون کی طرف پس چلا بطرک پاپیادہ بجانب لشکر مسلمانون کے پس جب نزدیک ہوا اُنسے متوجہ ہوے شرحبیل بن حسنہ اُسکی طرف اور پوچھا اُسکے حال سے پس کہا اُسنے کہ مین ایلچی ہون ارسطولیس بادشاہ کا بجانب سردار عرب کے پس لیا اُسکو شرحبیل نے اور لیگئے اُسکو لشکر مین بارادہ خیمہ خالد بن الولید کے پس جب داخل ہوا بطرک سیطس مع شرحبیل بن حسنہ کے مسلمانون کے لشکر مین دیکھتا تھا وہ عرب کی طرف اور وہ لوگ بیٹھے تھے پس دیکھا اُسنے ایک قوم کو کہ چھوڑ دیا ہی اُنھون نے دنیا کو بعض اُنمین سے قرآن شریف پڑھتے ہین اور بعض اُنمین سے ذکر خدا مین مشغول ہین اور بعض نماز مین مصروف ہین اور دیکھا اُنمین آرام و سکون کو اور نور روشن کہ بلند ہی اُنپر پس جب پہونچا وہ خالد بن الولید کے خیمے تک اجازت چاہی اُسکے واسطے شرحبیل بن حسنہ نے پس اجازت دی اُسکو خالد نے داخل ہونیکی پس جب داخل ہوا وہ خالد کے پاس اُنکے خیمے مین پایا اُنکو بیٹھے ہوے زمین پر اور نہ تھا اُنکے واسطے کوئی حاجب اور دربان اور سامنے اُنکے ایک جماعت صحابہ کی تھی پس سلام کیا اُنکو سیطس نے اور کہا کہ کون تم مین کا سردار ہی پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے اور اشارہ کیا خالد کی طرف پس کہا بطرک نے کہ آیا تم سردار اِس قوم کے ہو خالد نے کہا کہ ایسا ہی سمجھتے ہین یہ لوگ مجکو کہ مین انکا سردار ہون جبتک رہون مین حق پر اور تبعیت کرون مین عدل کی حکم اور انصاف مین اور ڈرون مین اللہ تعالیٰ سے نیکی کرنیوالا ہون مین واسطے نیک کے اُنمین سے اور سختی کرنیوالا ہون بد پر جبکہ نکلجاؤن مین ان چیزون سے تو نہین سرداری ہی مجکو اُنپر پس کہا بطرک نے کہ تم قسم ہی اللہ کی وہ قوم ہو کہ بشارت دی ہی تمھارے نبی کی مسیح پسر بتول نے اور حق تمھارے ساتھ ہی نہ جدا ہوگا تمسے راوی کہتا ہی کہ حکم کیا اُسکو خالد نے بیٹھنے کا پس بیٹھا وہ اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آگاہ کردو مجکو اپنے نبی کے حال اور انکے حسب نسب سے خالد نے کہا کہ اللہ غالب اور بزرگ نے برگزیدہ کیا اولاد آدم سے عرب کو اور برگزیدہ کیا عرب سے مضر کو اور مضر سے کنانہ کو اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے ہاشم کو اور ہاشم سے عبد المطلب کو اور عبد المطلب سے عبد اللہ کو اور عبد اللہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھر کہا خالد نے کہ سوال کیے گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نبوت سے پس فرمایا آپ نے کنت نبیا و آدم بین الماء والطین اور فرمایا آپ نے لما خلق اللہ تعالی العرش کتب علی ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلما وقع آدم فی الزلۃ واخرج من الجنۃ رای مکتوبا علی ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فقال آدم یا رب من ہذا محمد قال ولدک یا آدم الذی لولاہ لما خلقتک قال آدم بحرمۃ ہذا الولد ارحم الوالد قال اللہ عز وجل یا آدم لو شفعت الینا بمحمد فی اہل السموات والارضین لشفعناک پھر اللہ غالب بزرگ نے کیا آپ کے نام کو نزدیک اپنے نام سے اور ذکر کیا آپکا ساتھ نام اپنے ذکر کے اور نام رکھا آپ کا مثل اپنے نام کے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان اللہ بالناس لرؤف رحیم اور فرمایا آپکے حق مین بالمومنین رؤف رحیم اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ کے حق مین یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک اور اللہ غالب اور بزرگ نے بلند کیا ذکر آپ کا اور بڑائی کی آپ کے فخر کی اور بزرگ کیا آپ کے کام کو پس فرمایا اللہ بزرگ اور برتر نے ورفعنا لک ذکرک اور یہ امر انتہاے بزرگی اور تعظیم اور تکریم ہی اور فرمایا اللہ بزرگ نے

یا محمد لا اذکرو تذکرو نا عرفنا و تعرف ومن سبک فقد سبنی ومن سبک فقد سبنی ومن سبک فقد سبنی ومن انکر بنبوتک فما عرفنی وانا اقسم بنبوتک ان
جحدت وخالفوک علیها اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویقول الذین کفروا لست مرسلا قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے
وکفی باللہ شہیدا محمد رسول اللہ راوی کہتا ہے کہ جب سُنا بطرک نے یہ حال خالد سے خوش ہوا وہ اور کہا اُسنے قسم ہے اللہ کی
بہ تحقیق نجات پائی اُسنے جسنے تبعیت کی اُنکی اور زیانکار ہوا وہ جو جدا ہوا اُنسے پھر تجدید کی بطرک نے اپنے اسلام کی خالد کے ہاتھ پر اور
بیان کیا اُنسے حال اپنا ابتدا سے انتہا تک کہ کیونکر ایمان لایا وہ ساتھ اللہ کے اور تصدیق کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس
خوش ہوے خالد اور مسلمان اُسکے اسلام سے اور کہا خالدؓ نے کہ کسواسطے آیا ہے تو ارسطولیس بادشاہ کے پاس سے پس بیان کیا اُسنے خالد
سے کُل حال بادشاہ ارسطولیس کا اور یہ کہ ہدیہ اور خط بھیجا تھا اُسنے سردار برقا کے پاس بطلب نمک کے تمھارے خوف سے اور بھیجا
اُسکے واسطے ملک کیماؤش نے اپنے بھائی اصطفانوس کو بہ جمعیت چار ہزار سوار کے بطور کمک کے اور مین نے سبقت کی اُسپر دریامین
بادشاہ ارسطولیس کیطرف تاکہ خبر دون مین اُسکو اس حال سے اور بھیجا مجکو ارسطولیس نے تمھارے پاس بطور ایلچی کے چاہتا ہے وہ
صلح کرنا تمسے اور نہین خواہش رکھتا ہے تمسے لڑنے کی اور کہا ہے اُسنے کہ صلح کرلو تم اُس سے اس امر پر کہ دیویگا وہ تمکو کسیقدر اپنے مال
سے اور سپرد کردیگا تمھاری ایک قوم کو عرب سے جنکو گرفتار کرلیا ہے اُسنے ساحل بحر شام سے پس کہا خالد نے کہ ساتھی ہمارے پس
چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ نے اُنکی قید کو اور یکجا کردیا ہمکو اور اُنکو اور غالب کیا ہمکو قبط ہمراہیان بادشاہ پر پس مار ڈالا ہمنے اُنمین سے
سات سو سوار کو اور قید کرلیا ہمنے تیرہ سو مرد کو پھر حکم کیا خالدؓ نے سامنے بطرک کے لانے کا اُن قیدیون کو پس سامنے اُسکے لائے گئے
وہ پھر عرض کیا اُسپر خالد نے اسلام کو پس انکار کی اکثرون نے اور جسنے اسلام قبول کیا چھوڑ دیا خالد نے اُسکو اور یکی کی ساتھ اُسکے اور
جسنے انکار کی اسلام سے حکم کیا خالد نے اُسکی گردن زدنی کا راوی کہتا ہے کہ بطرک نے سلام کیا خالد اور مسلمانون کو اور پھر اوہ بطرف
ارسطولیس بادشاہ کے اور کہا کہ جان تو اے بادشاہ کہ یہ وہ قوم ہین کہ نہین مملوک ہوسکتی ہے برگزیدگی اُنکی اور وہ ہوشیار اور
احتیاط کرنیوالے ہین پھر آگاہ کیا اُسکو حال اُسکے ساتھیون اور رہائی اُن مسلمان قیدیون سے جنکو بھیجا تھا اُسنے بجانب دربار حلب
کے پس جب سُنا بادشاہ نے یہ حال بطرک سے گر پڑی وہ چیز جو اُسکے ہاتھ مین تھی اور یقین ہوگیا اُسکو زوال اپنے ملک کا اور کہا
اُسنے اپنے ارباب دولت سے کہ ہوشیار ہوجاؤ تم اپنی جانون پر واسطے پیش آنے اور ٹھہرنے اُن عرب کے پس گویا لشکر ملک کیماؤش حاکم
برقا کا آگیا ہے تمھارے پاس پس لڑو تم ساتھ دلون مضبوط اور اسرار پاک اور لطیف کے اور مسیح مدد دیگا تمکو راوی کہتا ہے کہ وہ رات کی
بادشاہ نے بہ نیت لڑائی کے اور قصد کیا اُسنے لڑائی کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ
بادشاہ ارسطولیس نے کاٹی باقی اپنی رات درانحالیکہ وہ غمگین تھا پس جب غرق ہوا وہ دریاے خواب مین اور بند ہوئین آنکھین اُسکی
دیکھا اُسنے اپنے خواب مین کہ سامنے آیا اُسکے ایک شخص سُرخ وسفید خوبصورت سینے کا چوڑا اور اُسکے ساتھ ایک شخص اور ہے ظاہر خوبی اور
پاکیزگی کا بہت نور والا نمکین صورت نیک پیدایش نورانی صاحب ہیبت وبزرگی پس کہا اُس مرد سُرخ وسپید نے ارسطولیس سے کہ
اے بادشاہ مین مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا ہون اور یہ جو میرے پہلو مین ہین وہی نبی عربی ہین جنکی بشارت دی تھی مین نے قبل اُنکے مبعوث

۱ ترجمہ کیا جاؤ تمپاس مگر کہ یاد ۲ پہنچا تا جاؤ تمکو مین مگر کہ ۳ گالی دی مجکو پس گالی دی ۴ تمھاری پس انکار کی ۵ تمھاری ہیں

ہونے کے محمد عربی سردار پیغمبرون کے اور پورے کرنیوالے انبیاؤن کے ہین پس جو ایمان لاویگا اُنکا ہدایت پاویگا اور جو انکار کریگا اُنکی
نبوت کی وہ گمراہ ہوگا اور بھٹکتا پھریگا اور تحقیق آئے ہین ہم واسطے مدد دہی اُنکے اصحاب کے اور مقام ہمارا اُس قبہ مین ہی جو برج پر ہی
راوی کہتا ہی کہ تھا وہ قبہ ایک بلند برج پر قریب دروازۂ اخضر کے پس اگر ہی تو میری امت سے تو ایمان لاتو اُنکا اور اُنکی نبوت کا
راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بنایا تھا اسکندر نے سکندریہ کو تو نام اُسکا اپنے نام پر رکھا تھا پس جب بنایا اُسنے اُس برج کو تو رکھا تھا اُسپر
اُس قبے کہ پس رہتے تھے اُسمین خضر اور بنایا تھا اسکندر نے دروازے کو اور نام رکھا تھا اُسکا باب الاخضر جیسا کہ تھا وہ اصل
برج مین اور خضر رہتے تھے وہان اور یہ دروازہ مشہور رہیگا قیامت تک راوی کہتا ہی کہ جب کہا عیسیٰ نے بادشاہ سے یہ حال تو
چلے گئے وہ دونون شخص ایک ہی ساتھ اور جگا بادشاہ اپنی خواب سے درانحالیکہ وہ خوفناک تھا خواب سے پس جب صبح کی بادشاہ نے
متوجہ ہوا وہ اپنے امرا اور حجاب اور اکابر دولت کی طرف اور بیان کیا اُنسے جو حال دیکھا تھا اُسنے خواب مین پس کہا اُن لوگون نے
کہ ای بادشاہ یہ خواب شوریدہ اور پریشان ہین اور نہین ہو سکتے ہین مسیح اُن لوگون سے جو چلین ساتھ نبی عربی کے حالانکہ وہ نبی
دشمن مسیح کے ہین پس سُن لیا بادشاہ نے اُنکی باتون کو اور سوار ہوا وہ اور بجاے گئے نقارے اُسکے اور شور کیا قرناؤن نے اور
بلند کیے گئے نشان اُسکے اور سوار ہوا لشکر اُسکا اور آراستہ ہوے دو صفون مین پس جب دیکھا مسلمانون نے لشکر قبط کو کہ سوار
ہوا ہی وہ اور صف بندی کی ہی لیا اُنھون نے اپنے سامان لڑائی کو اور وہ بھی سوار ہوے اور آراستہ ہوے صفون مین اور خالد
پھرتے تھے اُنمین اور آراستہ کرتے تھے اُنکو اور نصیحت کرتے تھے اور برانگیختہ کرتے تھے اُنکو جہاد پر اور تھین صفین اُنکی قریب دروازہ
اخضر اور دریا کے اور ٹھہرا ارسطولیس بادشاہ اپنی صلیب کے نیچے اور دیکھتا تھا وہ قبے کو اور نور ظاہر اور روشن تھا قبے پر پس در آیا
وہم بادشاہ کے دلمین اُس خواب سے جو اُسنے رات کو دیکھا تھا اور کہا اُسنے کہ قسم ہی اللہ کی جو مین نے اپنے خواب مین دیکھا ہی وہ
سچ ہی اُسمین شک نہین ہی محمد بن اسحاق راوی نے بسلسلہ راویون کے احوص سکاسکی سے روایت کی ہی کہ کہا احوص نے کہ تھا
مین خالد بن الولید کے لشکر مین بروز لڑائی اسکندریہ کے پس جب ٹھہرے ہم لڑائی کی جگہ مین اور برابر ہوئین صفین دونون لشکرون
کی اور ہمنے عزم کیا تھا حملے کا کہ اُسیوقت نکلا ہماری طرف کو لشکر قبط سے ایک بطریق بڑے ڈیل کا اور اُسکے بدن پر ایک زرہ سونے
کے کام کی تھی جسمین طرح طرح کے جواہر جڑے تھے سوار تھا وہ اچھے عربی گھوڑے پر پورا تھا ہتھیارون مین پس جب ٹھہرا وہ
درمیان دونون صفون کے پکارا اُسنے ساتھ زبان فصیح عربی کے اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب کے پھر جاؤ تم ہماری طرف سے سو اسکے
کہ ہم تمسے لڑنا نہین چاہتے ہین پس تحقیق مالک ہوگئے تم ہمارے ملک سے مصر اور سعید اور اکثر مقامات زیف کے اور باقی رہا ہمارے
پاس تھوڑا ہمارے ملک سے اور مالک ہوگئے تم اکثر اُسکے اور ہم نہ جھگڑا کرینگے تمسے اُس چیز مین جو لے لی ہی تمنے ہمسے اور ہم متعرض ہونگے
تمھاری باقی ملک مین پس اگر مصالحہ کروگے تم ہمسے تو مصالحہ کرینگے ہم تمسے ایسا مصالحہ کہ رجوع کریگی بہتری اُسکی ہمپر اور تمپر اور عدل
کرو تم ہمارے ساتھ اور نہ ظلم کرو تم ہمپر صلح مین پس اگر انکار کروگے تم اس امر سے تو بیش آوینگے ہم تمسے ساتھ بھیدون پاکباز دلون
مضبوط کے اور پھیر دیوینگے ہم تمکو تمھاری پشتون کی طرف درانحالیکہ شکست اُٹھانیوالے ہوگے تم اور بیچ دامنون اپنی ذلت کے

بھاگنے والے ہوگے اسواسطے کہ نہین دشمنی کی کسی نے اس دین کے لوگون سے مگر یہ کہ ذلیل ہوا وہ اور شکست اُٹھائی اُسنے کیونکہ ہم ہی
قوم ہین جنکے واسطے کنیسے اور صومعے اور قس اور رہبان اور انجیلی اور تمزیح اور صلیبان ہین پس تمھارے پاس اسکا کیا جواب ہی راوی
کہتا ہی کہ یہ گفتگو کرنیوالا بادشاہ ارسطولیس پسر مقوقس کا تھا پس نہین فارغ ہوا تھا وہ اپنے کلام سے تا اینکہ نکلے اُسکی طرف شرحبیل
بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جواب دیا شرحبیل نے اور کہا کہ سختی ہو تجھپر اظہار بڑائی کا کیا تو نے ساتھ ایسی چیز کے
جو پھیر گئی تجکو طرف ہلاکی کے اور عذاب مین ڈالیگی تجکو بڑے گھر مین سختی ہو تجھپر آیا بڑائی کرتا ہی تو ہمپر ساتھ کفر اور نافرمانی اور عبادت صلیبان
اور شرک ساتھ رحمان کے اور ہم لوگ صاحب پرہیزگاری اور ایمان اور راستگاری اور خوشنودی خدا اور قبلہ و قرآن اور حج اور احرام
اور نماز اور روزہ ہین دین ہمارا بہتر اور بزرگ دینون کا ہی اور نبی ہمارے مبعوث ہوے ساتھ معجزات اور بیان اور آیات اور برہان کے ایسے
تھے وہ جنپر قرآن اُترا جسنے تعیت کی اُنکی ہو پناہ بخشش کو اور جو پھرا اُنکی بحث اور دلیل سے پھر اوہ ساتھ غضب کے ایسے پاداش دینے والے سے
کہ ہی وہ اور نہین ہی مکان اُسکے واسطے اور نہ دہر و زمان ہی اُسکے واسطے گواہی دی اُسنے اپنی ذات پر اپنی ربوبیت کی اور ازلیت اپنی
صفات کی اور احدیت اپنی ذات کی اور ہمیشگی اپنے ملک کی غلبہ اُسکا ظاہر ہی ہی اور تدبیر اُسکی استوار ہی اور حکم اُسکا مضبوط ہی عرش اُسکا
بلند ہی صفت اُسکی نادر ہی نہ وہ کسی کا باپ ہی نہ کسی کا بیٹا ہی اور نہ اسکی ذات کیواسطے کوئی حد مقرر ہی اور نہ اُسکی بقا کیواسطے کوئی وقت شمار
کیا گیا ہی فروتنی کرتی ہین گردنین واسطے اُسکی بزرگی کے اور ذلیل ہین قوی لوگ بمقابلہ اُسکی قوت کے نہین گھیرا جاسکتا ہی کمال اُسکا اور
نہین نیست ہوتی ہی بخشش اور عطا اُسکی اور نہین معدوم ہوتی ہی بزرگی اُسکی سختی ہو تمپر کیونکر خوش اور راضی معلوم ہوا تم لوگون کو کفر ساتھ
اُسکی معبودیت کے اور شرک ساتھ اسکی ربوبیت کے اور یہ کہ مقرر کرو تم واسطے اللہ کے بیٹے کو اُسکی وحدانیت مین پھر پڑھی اُنھون نے آیت
یوم یحشر اعداء اللہ الی النار فہم یوزعون پھر کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ اللہ کے ایسے بھی بندے ہین کہ جسوقت قسم دلادین وہ اُسپر اسام کی کہ
ریزہ ریزہ کردیوے اللہ اُنکے واسطے اس دیوار شہر پناہ کو تو ایسا ہی کریگا وہ اور اشارہ کیا شرحبیل نے اپنے ہاتھ سے شہر پناہ کیطرف پس
گر پڑی وہ دیوار زمین پر اور ظاہر ہوئے اور دکھلائی دیے گھر اور عمارتین شہر کی راوی کہتا ہی کہ کہنے لگے اعضا بادشاہ کے وقت دیکھنے
اس حال کے بڑائی قدرت سے پھر پھیرا اُسنے سر اپنے گھوڑے کا بجانب اپنے لشکر کے اور اُڑنے لگے دل قبطیون کے اس حال کے دیکھنے سے
اور ڈر گئے قبطی بڑائی اس معاملے سے جو دیکھا اُنھون نے اور متحیر ہوے وہ اور پھرے بجانب اپنے خیمون کے اور نہ ارادہ کیا اُنھون نے لڑائی کا
اور اسیطرح پر مسلمان بھی پھر گئے اپنے خیمون کی طرف اور گذر گیا دن پس جب رات ہوئی لیا بادشاہ نے خزانہ اور وہ چیز جو عزیز تھی اُسکو
اور اہل و عیال اور لونڈیان اپنی اور سوار ہوا کشتیون مین اور روانہ ہوا اُسی رات سے ارادہ جزیرہ افریطش کے پس جب صبح ہوئی
واقع ہوا شور شہر مین بادشاہ کے بھاگ جانیکا اور رکیے ہوے رئیس لوگ قبطیون کے بعض اُنمین سے بعض کے پاس اور کہا اُنھون نے
کہ بادشاہ نے بیٹھ پھیری اور چلا گیا ہمارے یہان سے اور آج ہمارے لیے کوئی ایسا نہین ہی جو مدافعت کرے ہمسے اور تحقیق باز رہے ہین
قوم مسلمان ہمسے اور اگر چاہتے وہ داخل ہونے کو ہماری طرف تو داخل ہوجاتے لیکن وہ ایسی قوم ہین کہ ٹھہرایا ہی اللہ تعالیٰ نے رحمت اور
مہربانی کو اُنکے دلونمین پس چلو تم لوگ اب ہمارے ساتھ اُنکے پاس تاکہ لیوین ہم اپنے لیے اُنسے عہد اور ذمہ داری کو اور مصالحہ کرلین ہم

اُنسے اپنے شہر کے واسطے اور بچادین ہم اپنے لڑکے بالون کو اُس چیز پر جسپر ہمارے اور اُنکے اتفاق واقع ہو راوی کہتا ہی کہ متفق ہوئی راے اکابر کی اس امر پر اور نکلے وہ بجانب لشکر مسلمانون کے اور چاہی اُنھون نے حضرتؓ کی سامنے سردار خالد بن الولید کے اور آئے اُنکے پاس بعد اجازت کے پس جب ٹھہرے اُنکے سامنے سلام کیا اُنکو جو شخص جانتا تھا زبان عربی کو پس جواب سلام کا دیا اُنکو خالد نے اور پوچھا سبب اُنکے آنیکا اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو پس آگے بڑھے اکابر سے وہ لوگ جو زبان عربی جانتے تھے اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار اللہ تعالیٰ نے غلبہ دیا تمکو ہمپر بسبب سچائی اور صفائی تمھارے دلون اور نیتون کے سو واسطے کہ تم ایسی قوم ہو کہ ٹھہرایا ہی اللہ تعالیٰ نے رحمت کو تمھارے دلون مین اور ہم چاہتے ہین تمسے اس امر کو کہ معاملہ کرو تم ہمسے ساتھ نصفت کے اور دیکھو ہماری طرف کو مہربانی کی آنکھ سے اور حکم کرو ہم مین ساتھ عدالت کے اُن لوگون کے طریقہ پر جو بیشتر تمھارے تھے ہمارے ساتھ قدم روم سے پس کہا خالد نے ہان ہم وہ قوم ہین کہ ٹھہرایا ہی اللہ تعالیٰ نے رحمت کو ہمارے دلونمین اور غلبہ دیا ہمکو ساتھ نشانیون ہمارے دین کے اور مدد دی ہمکو ہمارے دشمنون پر اور ہم کرینگے تمھارے ساتھ وہ معاملہ جیسا کہ جاری ہوئی ہین عادتین ہماری ساتھ تمام اُن لوگون کے جنکے شہر ہمنے فتح کیے اور اگر اب ہم چاہین داخل ہونے کو تمھارے شہر مین بزور تلوار کے تو ایسا کر سکتے ہین اور آسان ہی ہمپر یہ امر ولیکن بہتر آدمیون کا وہ ہی جسنے قدرت پائی اور معاف کر دیا اور اب ہم چاہتے ہین تمسے تمھاری صلح پر ایک لاکھ دینار تمھارے اچھے اور بہتر مالون سے اوپر صلح کے تمھاری جانون اور اہل وعیال پر اور بعد اُسکے بلاوینگے ہم تمکو طرف اسلام اور توحید اللہ تعالیٰ اور تصدیق شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جو کوئی تم مین کا قبول کریگا اس امر کو تو ہمارا اُسکا حال یکسان ہوگا اور جو انکار کریگا اسلام سے تو لیوینگے ہم اُس سے جزیہ سال آیندہ سے فی کس تم مین سے اور لڑکے بالغ سے چار دینار اور پیش کرینگے ہم تمپر کچھ شرطین کہ قبول کروگے تم اُنکو اور وہ شرائط یہ ہونگے کہ نہ سوار ہو نگے کسی جانور پر اور نہ بلند اور اونچے کرو تم اپنے گھرون کو مسلمانون کے گھرون پر اور نہ بلند کرو تم اپنی آوازون کو مسلمانون پر اور نہ بناؤ تم اسلام مین کوئی کنیسہ اور نہ کوئی دیر اور نہ تازہ کرو اُس چیز کو جو پرانی ہوگئی رسومات تمھارے دین اور شریعت سے اور ملاقات رکھو مسلمانون سے ساتھ عاجزی اور فروتنی کے اور جلدی کرو تم واسطے اجرے اُنکی حاجتون کے اور اُس چیز کے جو چاہین وہ اپنی بہتری حال کیواسطے اور تعظیم کرو تم اسلام اور اُسکے لوگون کی اور جو کوئی اور جو کوئی گناہ کریگا تم مین سے تو حد جاری کرینگے ہم اُسپر اور جو پھر جائیگا ہمارے عہد اور قول سے تو مار ڈالینگے ہم اُسکو اور باندھو تم زناروں کو اپنی کمرون مین واسطے اظہار اپنے دین اور شناخت اپنی عبادت کے اور نہ جاؤ تم اور نہ بلند کرو صلیب کو اور نہ قوت اور غلبہ چاہو درمیان مسلمانون کے ساتھ کسی چیز کے اپنے دین اور کفر کی باتون سے اور جب نماز پڑھو تم اپنے کنیسون مین تو نہ بلند کرو تم اپنی آوازون کو انجیل کے پڑھنے مین پس کہا اُن لوگون نے کہ ای سردار دشوار ہی ہمپر چھوڑنا اپنے دین اور اُس چیز کا جسپر ہمارے باپ دادا تھے پیشتر سے پس ہنسے خالدؓ اُنکی باتون سے اور پڑھی اُنھون نے یہ آیت وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار تحقیق منظور کیا ہمنے جو تمنے کہا اور ہم چاہتے ہین تمسے اس امر کو کہ حاکم مقرر کرو تم ہمپر ایک مرد کو اپنے ہمراہیون سے تا اینکہ یکجا ہو جائے وہ مال جو تم ہمسے مانگتے ہو پس کہا خالد نے کہ ہم نہین جانتے ہین حال تمھارے ساتھیون کا اور ہمکو نہین معلوم کہ اُنمین سے صاحب مقدور کون ہی اور ضعیف و غریب کون ہی پس دیکھو اور تجویز کرو تم اپنے رئیسون سے ایسے شخص کو جسکو تم لوگ یکجا کرنے مال کا معتمد کر سکتے ہو پس حکم مقرر کرو تم

ع اور جب کہے جاتے ہین ان لوگون سے کہ پیروی کرو اُسکی جسکو نازل کیا اللہ نے کہتے ہین کہ نہین بلکہ پیروی کرینگے ہم اُسکی جسپر پایا ہم نے اپنے باپ دادون کو بھلا اگرچہ ہو شیطان بلاتا ہو اُنکو دوزخ کی مار کو ۱۲

اسکو ان لوگون پر اور اُسکے ساتھ ایک شخص ہمارے ہمراہیون سے بھی رہیگا کہ قوت دیگا وہ اُسکو اس کام پر اُن لوگون نے کہا کہ اچھا
پھر اشارہ کیا اُن لوگون نے بجانب ایک دو رئیس کے اپنے اکابر سے جسکا نام شعیا بن شامس اور رئیس اور بشیر و تحا قبطیون مین پس
حاکم مقرر کیا اُسکو اُن لوگون پر بحکم خالد کے اور مقرر کیا خالد نے ساتھ اُسکے ایک مرد کو اپنے ساتھیون سے جسکا نام قیس بن سعد تھا
اور حکم کیا اُن دونون کو یکجا کرنے مال کا اور کہا اُنسے کہ جو کوئی تنگ حال اور ضعیف ہو اُسکو چھوڑ دو اور لو تم ہر مرد سے بقدر جسکا
وہ متحمل ہو اور نیکی کرو تم کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والون کو اور نہ ظلم کرو تم کسی محتاج اور رانڈ اور یتیم پر راوی کہتا ہے کہ
داخل ہوے وہ شہر مین اور متوجہ ہوے مال کے یکجا کرنے مین اور لیتے تھے وہ ہر مرد سے اتنا جسکا وہ متحمل ہوتا تھا اور جو تنگ حال اور
ضعیف تھا اُسکو چھوڑ دیتے تھے قیس بن سعد بموجب حکم خالدؓ کے راوی نے بسلسلہ راویون کے ماذن بن ثبیت سے بیان کیا ہے کہا
ثبیت نے کہ موجود تھا مین جب کہ داخل ہوے شعیا بن شامس اور قیس بن سعد شہر مین تاکہ تحصیل کرین وہ مال کو اور یکجا ہوے وہ
قصر مقوقس مین قریب باب الرشید کے اور مقرر کیا اور بھیجا شعیا بن شامس نے اپنے غلامون کو در اکالیکہ یکجا کرتے تھے وہ مال کو اور مین
اُنکے پاس موجود تھا اور حصے کر دیے تھے اُنھون نے مال کے شہر والون پر پس جو بڑا دولتمند اور بہت مالدار اُنمین کا تھا اسکا حصہ برابر
دس قیراط کے ہوتا تھا اور اوسط مالدار کا حصہ دو قیراط کہ اُسی وقت آئے وہ ایک مرد کے پاس اپنے ساتھیون سے جسکا نام یونس بن مقوقس تھا
نہین جانتا تھا کوئی کہ وہ کسقدر مال اور نعمتون اور ملک کا مالک ہے اور تھا وہ بڑا بخیل اپنے وقت کے لوگون مین پس کہا اُس سے رئیس قوم شعیا
بن شامس نے جو خراج یکجا کرنے پر مامور تھے کہ تحقیق واجب ہوا تجھپر اس حصہ سے ایک دینار اُسنے کہا قسم ہے حق مسیح کی کہ مین ہرگز اُسکو ادا نہ کرونگا
اگرچہ مر جاؤن مین اور صدقہ دینا میرا کنیسے پر بہت اچھا ہے میرے دینے سے عرب کو پس کہا اُس سے قیس بن سعد نے کہ بُرا ہو تیرا جو کچھ
لیتے ہین ہم تجھ سے حلال ہے نہ حرام ہے بُرا ہو تیرا جان تو کہ تحقیق داخل ہوے ہین ہم لوگ تمھارے شہر مین بزور تلوار کے آیا نہ مارا جاتا تو
اور تیرا اہل پہلے تو مارا جاتا پس کہا شعیا بن شامس نے اُس بطریق سے کہ زیانکار کرے تجکو اللہ تعالی اور لعنت کرے تجھپر سب لوگ اسکندریہ کے
جانتے ہین کہ تو ایسا محتاج تھا کہ نہین قدرت رکھتا تھا دنیا کی کسی چیز پر اور دیا تجکو اللہ تعالی نے اپنی مہربانی سے اور گشایش کیا تجھپر اپنی
روزی کو پس کہا ملعون نے کہ آیا نہین ہے یہ بات کہ وارث ہوا مین مال کا باپ دادا سے مجھپر اللہ تعالی کی کوئی بزرگی اور مہربانی نہین ہے
پس رہم ہوے قیس بن سعد اُسکے کلام سے اور اُٹھ کھڑے ہوے اُسکی طرف اور ماری اُسکو ایک لکڑی جو اُنکے ہاتھ مین تھی اور کہا کہ جھوٹا
ہے تو اے دشمن خدا اور دشمن اُسکے رسول کا بلکہ بزرگی اور احسان خاص ہے واسطے اللہ کے اسواسطے کہ روزی دیتا ہے وہ ہمکو اپنی مہربانی اور
احسان سے اور پوری اور فراخ کیا اُسنے ہمپر اپنی نعمتون کو اور اگر شمار کرو تم سب لوگ اللہ کی نعمتون کو تو نہ گھیر سکو گے اُسکو شمار مین پھر کہا
قیس نے اللھم انہ احد نعمتک وکفر بہا فانز لہا علیہ راوی کہتا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہین گذرا تھا وہ دن اُنکا تا اینکہ آئی خبر کہ ہلاک اُسکی کر پڑی
اور بکریان اُسکی مر گئین اور باغات اُسکے سوکھ گئے اور سب مال اُسکا جاتا رہا پس کہا قیس بن سعد نے کہ اللہ اکبر یہ بات اسیطرح کی ہے جو سُنی تھی
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ابو ہریرہؓ میرے پہلو مین بیٹھے تھے پس فرمایا تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
بنی اسرائیل مین تین شخص تھے ایک کوڑھی جسکا بدن سفید تھا دوسرا گنجا تیسرا اندھا پس چاہا اللہ غالب اور بزرگ نے یہ کہ آزمایش کرے

۱۲ ایک مرد کے پاس اپنے ساتھیون سے جسکا نام یونس بن مقوقس تھا کی تحقیق اُسکا نکار کی بڑی نعمت سے اور ناشکری کی اُسنے اُن نعمتون سے جو اُسکو دی تھین اللہ تعالی نے اور بزرگ نے اُسکو اُن لوگون مین سے

اُنکی پس بھیجا اُنکے پاس ایک فرشتے کو اور آیا وہ فرشتہ کوڑھی کے پاس اور کہا اُس سے کہ کون چیز بہت پیاری ہی تجکو اُسنے کہا کہ اچھی جلد بدن
کی پس مس کیا فرشتے نے اُسکے بدن کو پس جاتا رہا وہ مرض اُسکا اور اچھی کردی جلد اسکے بدن کی پھر کہا فرشتے نے کہ کون مال زیادہ دوست ہی
تجکو اُسنے کہا کہ اونٹ پس دی اُسکو ایک اونٹنی دس مہینے کی بار دار اور کہا فرشتے نے کہ برکت دیوے اللہ تجکو اسمین اور آیا وہ فرشتہ گنجے
کے پاس پس کہا کہ کون چیز زیادہ دوست ہی تجکو اُسنے کہا کہ اچھے بال پس مس کیا فرشتے نے اُسکو اور جاتا رہا مرض اُسکا اور اچھا کردیا
اُسکے بالون کو پھر کہا کہ کس مال کو تو بہت دوست رکھتا ہی اُسنے کہا مادہ گاؤ پس دی اُسکو مادہ گاؤ عاملہ پھر کہا اُس سے کہ برکت دیوے
اللہ تجکو اسمین اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا اُس سے کہ کون چیز تجکو بہت پیاری ہی اُسنے کہا کہ پھیر دیوے اللہ تعالی میری بصارت کو تاکہ
دیکھون مین اُسکے سبب سے لوگون کو پس مس کیا اُسکو فرشتے نے اور پھیر دی اللہ تعالی نے بصارت اُسکی پس کہا فرشتے نے کہ کون مال تجکو
بہت دوست ہی اُسنے کہا بکری پس دی فرشتے نے ایک بکری بچے دینے والی اور کہا کہ برکت دیوے اللہ تجکو اسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ بعد اسکے مل جل گئے وہ تینون آدمی اسمین اور بچے دیے کوڑھی کی اونٹنی اور گنجے کی گائے اور اندھے کی بکری نے پس آیا وہ فرشتہ پاس کوڑھی
کے بصورت و لباس فقیر کے اور کہا کہ مین اللہ کی راہ مین تجھ سے سوال کرتا ہون اس شخص بواسطہ اُسکے جسنے دی تجکو اچھی جلد اور اچھا رنگ
اور مال ایک اونٹ کا کہ پہونچ جاؤن مین اُسپر اپنے سفر مین پس کہا اُسنے کہ مجھپر حقوق حق دارون کے بہت ہین فرشتے نے کہا کہ گویا مین تجکو
پہچانتا ہون آیا نہ تھا تو کوڑھی کہ بلید اور نجس جانتے تھے لوگ تجکو اور محتاج تھا تو پس بخشش کی تجھپر اللہ تعالی نے پس کہا اُسنے کہ نہین وارث ہوا
مین اس مال کا مگر اپنے بزرگون اور باپ دادا سے فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہی تو کردیگا اللہ تعالی تجکو جیسا کہ تو تھا پس پھیر دیا اللہ تعالی نے اُسکی
طرف اُس چیز کے جیسا کہ وہ تھا اور آیا وہ فرشتہ گنجے کے پاس بہ لباس فقیری کے پس کہا اُس سے جیسا کہ کوڑھی سے کہا تھا پس ویسا ہی جواب دیا
اُسنے جیسا کہ کوڑھی نے جواب دیا تھا پس کہا فرشتے نے کہ اگر یہ جھوٹا ہی تو کردے اُسکو جیسا کہ وہ تھا پس پھر انجا بطرف
اس چیز کے جسپر وہ تھا اور آیا وہ فرشتہ اندھے کے پاس لباس فقیری سے اور کہا کہ مین مرد غریب اور مسافر ہون قطع کیا ہی مین نے بہار کو
اپنے سفر مین پس نہین ہی اب کوئی چیز میری پہونچانے والی مگر ساتھ اللہ کے پھر تجھ سے سوال کرتا ہون مین بواسطہ اُسکے جسنے پھیر دیا
تجھپر تیری بینائی کو اور دیا تجکو مال سوال کرتا ہون مین تجھ سے ایک بکری کا کہ پہونچ جاؤن مین اُسکے سبب سے اپنے سفر کو اُسنے کہا کہ تھا
مین اندھا پس پھیر دی اللہ تعالی نے مجھپر بصارت میری اور عطا کیا اُسنے مال پس لے تو جو چیز تجکو منظور ہو قسم ہی خدا کی نہ اشکا رکرونگا مین
تجھ سے آج کے دن کسی چیز کو جسکو تو اللہ کی راہ مین لیریگا پس کہا فرشتے نے کہ رکھ تو اپنے پاس مال اپنا کہ نہین ہون مین مگر آزمایش کرنیوالا پس بتحقیق
راضی ہوا اللہ تجھ سے اور خشمگین ہوا تیرے دونون ساتھیون پر راوی نے بیان کیا ہی کہ یکجا ہوا مال اور نکلے اور آگئے وہ لوگ ساتھ مال کے
پاس خالد بن الولید کے پس لیا خالد نے مال کو اور داخل ہوے وہ شہر مین اور لے لیا اُنکے بڑے کنیسے کو پس بنایا اُسکو جامع مسجد اور
چھوڑا اُنکے واسطے چار کنیسون کو واسطے ادا ے رسوم اُنکے دین کے اور لکھا عمرو بن العاص کو خط شہر فتح کے پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص
کو اور پڑھا اُنھون نے اُسکو بہت خوش ہوے وہ اس حال سے اور حاکم مقرر کیا مصر مین ابا ذر غفاری کو ساتھ ایک جماعت مسلمانون کے
اور کوچ کیا عمرو بن العاص نے بجانب اسکندریہ کے اور داخل ہوے وہان اور بنائی اُسمین ایک مسجد بیچ مین اور وہ مسجد ابتک بنام

جامع عمرو بن العاص مشہور ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ بعد تھوڑے دن کے آئے لوگ رشید اور قوۃ اور محلہ اور دمیرہ اور سمنود اور بحیرہ کے واسطے صلح کے اور صلح کی اُنسے عمرو بن العاص نے اُس چیز پر کہ اتفاق کیا اُنھون نے اُسپر پھر بھیجا عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود الکندی اور ضرار بن الازور اور رفیع بن عمیرۃ الطائی اور شاکر بن مرزوع اور نوفل بن طاعن اور راجح بن عیاض اور عاصم بن عبداللہ اور مقدار بن معمر اور عطیہ بن ماجد اور وردخیم بن عاطل اور صعصعہ بن عدی اور عمیر الحبشی اور کعب بن مالک اور سعید بن عبادہ اور یزید بن خطاب اور عطیہ بن ماجد اور وردخیم بن عاطل اور صعصعہ بن ضحیان اور ہشام بن سعید اور حبلہ بن الشرید اور مرزوع بن ثابت اور یاسر بن الاشرس اور مجمع بن سعید اور بکر بن راشد اور مرہ بن الحکم اور زاہر بن قیس اور حنظلہ بن کامل اور عبیدہ بن اوس اور رافع بن اسید اور مرداس بن طاعن اور اسود بن یحیی اور غانم بن الاخوص اور عبداللہ بن جابر اور حازم بن ناصر اور حامد بن خزام کو پس یہ سب جنکے نام ہمنے ذکر کیا چھتیس ۳۶ آدمی تھے اور چار شخص اور تھے جنکے نامون پر ہمکو واقفیت نہین ہوئی پس یہ سب چالیس مرد تھے بزرگ صحابہ سے اور سردار کیا اُنپر عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود الکندی کو اور حکم کیا اُنکو روانگی کی بجانب دمیاط کے راوی نے بیان کیا ہی کہ تھا حاکم دمیاط کا ہامرگ ماموق مقوقس کا اور وہ سوار ہوتا تھا ساتھ بارہ بیٹون کے اور تھے ہر بیٹے کے قبضے اور اختیار مین پانچسو سوار دلیران قبطسے اور مضبوط کیا تھا اُسنے دمیاط کو ساتھ لوگون اور غلات وغیرہ کے پس جب پہونچے وہان مقداد مع اپنے چالیس مردون کے اور دیکھا ہامرگ نے بجانب اُنکی قلت کے ہنسا وہ اور کہا اُسنے کہ قوم نے بھیجا ہی ہماری طرف چالیس مردون کو تاکہ مالک ہوجاوین وہ ہمارے شہر کے ہرآئینہ وہ لوگ سُست راے اور اندک ہین عقل مین راوی کہتا ہی کہ بڑا بیٹا ہامرگ کا شہسوار مشہور تھا نیل کے شہرون مین اور اُسکا نام ہزیر تھا اور باپ اُسکا اعتماد رکھتا تھا اُسکی شجاعت اور دانشمندی پر اور اُسکی نگاہ مین کوئی شہسوار نہین جنچتا تھا پس جب دیکھا اُسنے صحابہ اور اُنکی قلت کو امید کی اُسنے اُنکی لڑائی مین اور پہنے ہتھیار اپنے اور پورا ہوا ساتھ اپنے سامان کے اور سوار ہوا اور نکلا مع اپنے بیٹون اور لشکر کے اور متوجہ ہوا بجانب میدان لڑائی کے اور صف بندی کی اپنے ساتھیون کی راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا مسلمانون نے بجانب لشکر دمیاط کے کہ نکلا ہی واسطے لڑائی کے مسلمانون کے اور صف بندی کی ہی سوار ہوے مسلمان بھی اور ٹھہرے اُنکے مقابلے مین پس نکلا قبطیون کے صف سے ہزیر بڑا بیٹا ہامرگ کا اور گرداوادیا اُسنے اپنے گھوڑے کو اور طلب کیا لڑنے والے کو پس نکلے اُسکی طرف ضرار بن الازور اور حملہ کیا اُسپر اور نیزہ مارا اُسکے سینے مین کہ نکلا نیزہ چمکتا ہوا اُسکی پشت سے پس گر پڑا وہ مردہ ہوکر زمین پر اپنے گھوڑے کی پشت سے اور لوٹنے لگا اپنے خون مین اور حملہ کیا ضرار نے ہامرگ کے لشکر پر اور پھیر دیا اُسکو شہر پناہ تک پس پناہ مانگی ہامرگ نے ضرار اور اُنکے حملون سے اور در آیا خوف اُسکے لشکر اور لوگون کے دلون مین اور تنگی مین پڑا سینہ اُسکا بسبب اپنے بیٹے کے اور افسوس کیا اُسپر اور رویا اور پھر بجانب شہر کے مع اپنی اولاد اور لشکر کے اور بند کرلیا شہر کے دروازون کو اور آیا ہامرگ اپنے قصر مین اور یکجا کیا اُسنے اپنے پاس اکابر دولت کو اور یہ بتحقیق سخت اور دشوار گذرا اُنپر وہ امر جو نازل ہوا اُنپر صحابہ کیطرف سے پس کہا بادشاہ نے اپنے ساتھیون سے کہ کیا راے ہی تم لوگون کی اس قوم کے بارہ مین جو آئے ہین ہماری طرف اور اُترے ہین ہمارے شہر پر یا وہ ہماری لڑائی اور لینے ہمارے شہر کے پس کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ راے وہی درست ہی جو تجھ کو

مناسب معلوم ہو بادشاہ نے کہا ضرور ہی ہمکو رائے اور تدبیر سے راوی کہتا ہی کہ تھا واسطے قوم کے شہر مین ایک حکیم کہ اعتماد رکھتے تھے وہ لوگ اُسپر رائے اور مشورہ مین اور وہ حکیم صاحب عقل اور مشورہ اور شناسا امور کا تھا پس حکم کیا بادشاہ نے اُسکے حاضر لانے کا اور حاضر ہوا وہ سامنے بادشاہ کے پس دیکھا بادشاہ نے اُسکی طرف اور کہا کہ اے حکیم دانا کیا مشورہ دیتا ہی تو ہمکو ان عرب کے مقدمہ مین حکیم نے کہا کہ جہان تو اے بادشاہ اس امر کو کہ جوہر عقل کی قیمت نہین ہی اور جسنے روشنی حاصل کی اُس سے پہونچاتی ہی وہ اُسکو بجانب راہ اُسکی نجات کے اور کھینچتی ہی اُسکو طرف نشانیون اُسکی بہتری کے اور اس قوم کو کوئی رائے ذلیل نہین کرتی ہی اور نہین پہنچتا ہی اُنسے کوئی مطلب کو اور تحقیق فتح کیا ہی اُنھون نے شہرون کو اور ذلیل کیا ہی بندون کو اور مشہور ہو گیا ہی کام اُنکا اور بلند ہو گیا ہی ذکر اُنکا اور پھیل گئی ہی خبر اُنکی اور بلند ہوا ہی کلمہ اُنکا اور بھر لیا ہی اُنکی طلب اور دعوت نے زمین کو پس کوئی اُنپر قادر نہین ہو سکتا ہی اور اُن تک نہین پہونچ سکتا ہی اور نہین زیادہ سخت ہین ہم شام کی فوجون سے مضبوطی مین اور نہ بہت شمار مین اور نہ مضبوطی شہر مین اور یہ قوم تائید کی گئی ہی ساتھ فتح اور غلبے کے اور غالب ہوئے ہین ساتھ دباؤ کے اور مہربانی اُنکے دلون مین ہی اور نہین کوئی عہد کیا اُنھون نے جسمین خیانت کی ہو اور نہین کوئی قسم کھائی اُنھون نے جسکے خلاف کیا ہو اور بہ تحقیق معلوم ہو چکا ہی تجکو یہ امر جسپر وہ ہین دین اور نگہبانی اور راستی اور امانت داری سے اور میری رائے تو یہ ہی کہ صلح کرے تو اُنسے واسطے ہم لوگون کے پس پہونچے گا تو اُسکے سبب سے بیخونی اور رہائی خونریزی اور حفاظت لڑکے بالون کو اور صلح کر لینگے ہم قوم سے اور دیوینگے ہم اُنکو کسی قدر اپنے مالون سے کہ باز رکھینگے ہم اُنکو بسبب اسکے اپنے سے راوی کہتا ہی کہ جب سُنا ہامرگ نے یہ کلام حکیم کا کہا اُسنے کہ بُرا ہو تیرا امیر ایسا مارا گیا اور تو مشورہ دیتا ہی مجکو سپرد کر دینے میرے شہر کا پھر حکم کیا اُسنے حکیم کی گردن مارنے کا پس جب دیکھا حکیم نے موت کو کہ ڈھانپ لیا ہی اُسکو کہا اُسنے اللھم انی بری ممایشرکون لاشریک لک ولاصاحبۃ لک ولاولد لک اشھدان لاالہ الااللہ واشھدان محمداً عبدہ ورسولہ راوی کہتا ہی کہ جب سُنا ہامرگ نے یہ کلام اُس سے جست کر کے کھڑا ہو گیا اور کھینچ لیا اپنی تلوار کو اور مارا اُسکی گردن پر اور کاٹ کر پھینک دیا اُسکے سر کو اُسکے بدن سے پس جب دیکھا اُسکے ساتھیون اور ارباب دولت نے اُسکے کام کو ساتھ حکیم کے نہین جرأت کی کسی نے اُنمین سے کوئی مشورہ دینے کی اور باز رہے وہ لوگ گفتگو سے پس اُسیوقت متوجہ ہوا ہامرگ اُنکی طرف اور حکم کیا اُنکو درستی سامان لڑائی اور سوار ہونے کا پس لیا قوم نے اپنے سامان کو اور سوار ہوے وہ اور نکلے باہر شہر کے اور کھڑے کیے خیمے اپنے اور قصد کیا لڑائی کا صبح سے راوی نے بیان کیا ہی کہ گذر گیا وہ دن اور نہ ہوئی لڑائی اور سوئے وہ لوگ رات کو اور تھا حکیم زبرقان کا ایک بیٹا عاقل اور دانا اور وارث ہوا تھا وہ اپنے باپ کی بزرگیون کا اور صاحب عقل اور تدبیر تھا پس جب مار ڈالا بادشاہ ہامرگ نے اُسکے باپ کو ظاہر کیا اُسنے خوشی اور دعا کو واسطے بادشاہ کے اور کہا کہ آرام دی مجکو بادشاہ نے اس سے اور اُسکی بُرائی سے اسواسطے کہ ذلیل کرتا تھا اور مارتا تھا وہ مجکو راوی کہتا ہی کہ پہونچی خبر کلام پسر حکیم کی بادشاہ کو پس بُلایا اُسکو اور خوش کیا اُسکے دل کو اور خلعت دیا اُسکو پس جب رات ہوئی کہا حکیم کے بیٹے نے کہ قسم ہی خدا کی ہر آئینہ لونگا مین عوض اپنے باپ کا اور تھا گھر حکیم کا ملا ہوا شہر پناہ سے پس کھود احکیم کے بیٹے نے ایک کشادہ سوراخ اور نکلا اُسمین سے اور نہین آگاہ ہوا اُس حال سے کوئی شخص اور قصد کیا اُسنے

بجانب صحابہ کے پس جب آہٹ پائی اُسکی لوگون نے اُسکے پاس اور کہا اُس سے کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ جان لو تم اس امر کو کہ باپ میرا مارڈالا گیا تم لوگون کے سبب سے اور ایک کشادہ سوراخ کھودا مین نے شہر پناہ مین اور نکلا مین اُسمین سے اور آیا تمھارے پاس تاکہ درآؤ تم شہر مین پس اُٹھ کھڑے ہوتم اللہ کی برکت اور مدد پر تاکہ داخل اور مالک ہو جاؤ تم شہر کے پس کہا اُس سے ضرار نے کہ بُرا ہو تیرا جسنے کہ تجکو اس کام پر بھیجا ہی اُسنے تیرا مارڈالنا چاہا ہی آیا نہین جانا تو نے کہ احتیاط عادت ہماری ہی اور ہوشیار رہنا خاصہ ہمارا ہی راوی کہتا ہی کہ قصد کیا اُسکا ضرار نے پس کہا اُنسے مقداد نے کہ اے ضرار جلدی نہ کرو تم کہ دیکھا ہی مین نے اس رات مین جبکہ میری آنکھ لگ گئی تھی خواب مین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہین میرے پاس اور آپ ہمکو بشارت دیتے ہین اور یہ لڑکا ہمارے سامنے کھڑا ہوا یہی کلام کر رہا ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست بزرگ سے اشارہ فرماتے ہین اُسکی طرف پس بہ تامل دیکھا مین نے اُسکو اے ضرار پس پایا تھا مین نے اُسکو خواب مین اُس حالت پر جو اُسوقت ہی اور دیکھا تھا مین نے اُسکی کمر مین ایک کمربند چمڑے کا جسمین کڑیان چاندی کی تھین پھر کہا مقداد نے کہ اے لڑکے کھول تو اپنی کمر کو پس اُٹھایا اُسنے اپنے کپڑے کو تو کمربند اُسکی کمر مین تھا پھر کہا لڑکے نے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ پس سامنے آئے مقداد اور ضرار اُس لڑکے کے اور مصافحہ کیا اُس سے اور بہت خوش ہوے صحابہ اس حال سے اور سوار ہوے مقداد اور ضرار اور چالیسون مرد اپنے گھوڑون پر بیدمن جلدی اور گھبراہٹ کے اور چلے وہ تاریکی مین اور لڑکا اُنکے آگے تھا تا اینکہ آئے وہ اُس شہر پناہ تک جسمین لڑکے نے سوراخ کیا تھا پس کشادہ کیا اُس سوراخ کو صحابہ نے اور داخل ہوے اُسمین مع اپنے گھوڑون کے پھر بند کر دیا اُنھون نے سوراخ کو پتھرون اور مٹی سے پس تحقیق لے لیا تھا اللہ تعالیٰ نے اُنکے دشمنون کی بینائی کو پس نہین دیکھا اُنکو کسی نے شہر والون سے اور داخل ہوے صحابہ حکیم کے گھر مین اور چھپ رہے اُس مین ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ خبر پہونچی ہی مجکو اس امر کی کہ حکیم کے بیٹے کے چچازاد بھائی اور بگانے اُسکے باپ کے اسی مرد تھے پس گیا لڑکا اُن لوگون کے پاس رات کو اور آگاہ کیا اُنکو اپنے کام سے اور وہ لوگ بھی خشم آگین تھے بسبب مارے جانے حکیم کے پس آئے وہ لوگ اُسکے ساتھ گھر کی طرف اور داخل ہوے صحابہ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور رات کاٹی اُنکے نزدیک پس جب صبح ہوئی کھولا گیا دروازہ شہر کا اور نکلے وہ لوگ دمیاط کے واسطے قوت دہی اور کمک بادشاہ کے عرب کی لڑائی پر اور نہین ٹھہرا شہر مین کوئی سوائے عورتون اور لڑکون کے اور سوار ہوا ہامرگ مع اپنے لشکر کے اور طلب کیا اُن لوگون نے صحابہ کو پس نہ پایا اُنکو اور نہ معلوم ہوئی اُنکو خبر اُنکی پس واقع ہوا شور اس بامر کا کہ عرب بھاگ گئے پس اُسی وقت جلد گیا بیٹا حکیم کا اور اسی مرد بگانے اُسکے بجانب دروازۂ دمیاط کے پس بند کر لیا اُنھون نے دروازے کو اور ٹھہری اُنمین سے ایک جماعت واسطے نگہبانی دروازے کے اور حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر مین ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور مالک ہو گئے وہ شہر کے اور سپرد کیا اُسکو حکیم کے بیٹے اور اُسکے بگانون کے اور نکلے صحابہؓ اُس دروازے سے جسکو باب التراجیم یعنی باب الجہاد کہتے تھے اور اسی نام سے وہ الیوم مشہور ہی راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا ہامرگ نے صحابہ کو کہ نکلے ہین وہ شہر سے جانا اُسنے کہ شہر قبضے مین آگیا اُنکے اور نہین باقی رہا اُسکو پہونچنا شہر مین اور نکل گیا شہر اُسکے ہاتھ سے دشوار گذرا اُسپر یہ امر اور ڈرے لوگ ہمراہی اُسکے اپنے لڑکے بالون پر اور حیران

ہلوے وہ اپنے کام مین راوی کہتا ہی کہ جب نکلے صحابہ دروازے سے آراستہ ہوے وہ واسطے لڑائی کے اور ارادہ کیا اُنھون نے
لڑائی کا ہامرگ اور اُسکے ساتھیون سے اور ہامرگ نے اپنے ہمراہیون کو لڑائی کے واسطے مرتب کیا پس جب فارغ ہوا وہ ترتیب
سے ٹھہرا آگے اپنے لشکر کے نیچے اپنی صلیب کے اور ٹھہرا شطا بیٹا اُسکا دائین جانب اُسکے سوا اسطے کہ ہامرگ اُسکو بہت دوست
رکھتا تھا سوائے اور بھائیون کے بسبب اُسکی عقل اور اُسکے اجتہاد کے اپنے دین مین کہ تھا وہ عالم اور عاقل بہت ہوشیار بڑا
ادب والا تبعیت کرتا تھا راہبون کی اور صحبت رکھتا تھا اپنے دین کے عالمون سے اور پیدا ایش اور ایام طفولیت سے نہین
کھایا تھا اُسنے گوشت سور کا اور نہین پی تھی شراب اور نہین سجدہ کیا تھا کسی تصویر کا اور نہین بوسہ دیا تھا کسی صلیب کو اور نہین
مرتکب ہوا تھا حرام کا اور چاہا تھا اُسنے یہ کہ بناوے اپنے لیے ایک صومعہ اور اکیلا ہو کر رہے اُسمین پس نہین چھوڑا اُسکے باپ نے
اور باز رکھا اُسکو اس ارادے سے بسبب زیادتی محبت کے اُسکے ساتھ راوی کہتا ہی کہ یہ لڑکا شطا گفتگو کرتا تھا حالات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جب پہونچے صحابہ اُنکے شہر مین اور ہوا معاملہ اُنکا جیسا کہ بیان کیا ہمنے اور نکلے
صحابہ شہر سے بعد از نیکہ مالک ہو گئے اسکے اور ٹھہرے ایک صف مین اور مرتب کیا ہامرگ نے اپنے لشکر کو قبطیون مین اور
ٹھہرا بیٹا اُسکا دائین جانب اُسکے اور دیکھتا تھا شطا صحابہ کی طرف پس کھول دیا اللہ تعالیٰ نے اُسکی بینائی کو بسبب اسکے
کہ چاہا اُسکی راہنمائی کو پس دیکھا اُسنے جو دیکھا کہ چمکتا ہی اُنپر پس اُسی وقت اُٹھایا اُسنے اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف
پس کھول دیا گیا معاملہ اُسپر اور دیکھا اُسنے جو دیکھا پس چلایا وہ شور کر کے اور جھکا اپنے گھوڑے پر سے اور رکھا اپنے منھ کو پہ زمین پر
بحالت غشی کے پس میل کیا ساتھ شوق اور حرص کے باپ اُسکے نے اس حال سے اور آیا اُسکے پاس اور روکا اسکو بخوف اُسکے
گر پڑنے کے زمین پر پس جب ہوش مین آیا اور کہا اُسکے باپ نے کہ ای میرے بیٹے کیا ہوا اور کس چیز نے صدمہ پہونچایا تجکو اُسنے
کہا کہ ای باپ ظاہر ہوا مجھ کو قسم ہی خدا کی امر حق اور جان لیا مین نے حقیقت ایمان کو اور دیکھا مین نے ان عرب پر ایک بڑے
نور کو اور دیکھا مین نے اُنکے ساتھ کچھ لوگون کو سبز کپڑے پہنے ہوے اور اُنکے ہاتھون مین زرد نشان جو چمکتے تھے ساتھ نور کے
اور وہ لوگ ابلق گھوڑون پر سوار تھے پھر دیکھا مین نے زمین آسمان کے بیچ پس دیکھے مین نے گنبد تکیے ہوے بدون کسی
ٹیکاؤ کے اُنکے اوپر سے اور بدون ستونون کے اُنکے نیچے سے اور اُسمین کچھ مرد ہین کہ نہین دیکھا مین نے بہت اچھا کسی کو اُنسے اور
نور چمکتا تھا اُنکے چہرون سے پس کہا مین نے کہ یہ لوگ کون ہین پس اُسی وقت کہا ایک کہنے والے نے کہ یہ وہ شہید لوگ
ہین جو مارے گئے اللہ کی راہ مین پھر دیکھا مین نے ایک بڑے گنبد چمکنے والے کو پس دیکھتا تھا مین اُسکی طرف اور دیکھا مین نے
اُسمین ایک حور کو جو بہت نور والی تھی کہ اگر ظاہر ہو جاوے وہ کسی اہل دنیا پر تو مر جاوین وہ اُسکے شوق مین اور جان تو ای باپ
میرے کہ بہ تحقیق اللہ غالب اور بزرگ نے نہین کھول دیا میری آنکھ کو اور دیکھا مین نے جو دیکھا مگر واسطے میری ہدایت کے اور
چاہا اُسنے میری بہتری کو اور نہین ہو سکتا ہی بعد اس خواب کے کہ رہو نہین گمراہی پر اور تبعیت کرون اُسکی جسنے کفر کیا ساتھ
اللہ کے اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر جنبش دی اُسنے اپنے گھوڑے کو اور کہا اپنے غلامون

اور لوگون سے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہی مجکو تبعیت کرے میری پس تبعیت کی اُسکی قوم سے ایکہزار مرد نے اور جا ملے صحابہ رضی
راوی کہتا ہی کہ جب متوجہ ہوا شطا اور ساتھی اُسکے بجانب صحابہ کے پھینک دیا اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو اور ظاہر کیا کلمۂ توحید کو
اور توحید بیان کی اللہ غالب اور بزرگ کی پس متوجہ ہوے صحابہ اُنکی طرف اور بہت خوش ہوے اور مبارکباد دی اُسکو ساتھ
سلامتی کے اور خوشخبری دی اُنکو اللہ غالب اور بزرگ کی طرف سے ساتھ بزرگی اور قبولیت کے پس جب دیکھا ہامرگ نے بیٹے
بیٹے شطا اور اُسکا ایمان لانے کو ساتھ اللہ غالب اور بزرگ کے اور اُسکے جا ملنے کو صحابہ مین کہا اُسنے کہ نہین ایمان لایا بیٹا میرا مگر
یہ کہ دیکھ لیا اُسنے حق کو اور مین نہین شک رکھتا ہون اُسکی عقل اور اچھائی راے مین پس ظاہر کیا ہامرگ نے کلمۂ شہادت کو
اور جا ملا ساتھ اپنے بیٹے شطا کے راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا اُسکی اولاد اور سرداران اور اکابر دولت نے بادشاہ کو کہ مسلمان ہوگیا
وہ اور ملگیا اپنے بیٹے شطا کے ساتھ کہا اُنھون نے کہ اگر نہ ظاہر ہوتا اُنکو حق تو نہ مسلمان ہوتے پس مسلمان ہوگئے وہ سب اور جا ملے
اپنے بادشاہ ہامرگ سے پس خوش ہوے صحابہ اس معاملے سے اور متوجہ ہوے اور آئے ہامرگ کے پاس اور بلند کیا اُسکے اور اُسکی
اولاد اور اُسکے امرا کے مرتبون کو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کامون کا اور تجدید کی اُن سمجھون نے اپنے اسلام کی صحابہ کے ہاتھون پر
اور کھول دیے گئے دروازے شہر کے اور داخل ہوے صحابہ اور بادشاہ اور اولاد اور لشکر اُسکے شہر مین پس جو ایمان لایا پورا رہا
اپنے اسلام پر اور جنہون نے انکار کی اسلام کی اور اندازہ کیا ٹھہرنے کا اپنے دین پر چھوڑ دیا صحابہ نے اُسکو اور نہین جبر کیا اُسپر اور نکالدیا
اُسکو دیہات اور جزائر کی طرف راوی کہتا ہی کہ کھولا مقداد نے اُس گھر کو جسمین سے داخل ہوے تھے شہر مین اور حکم کیا اُسکے
بنانے کا پس بنایا گیا ایک دروازہ اور نام اُسکا باب النصیم رکھا اور وہ بیٹا حکیم کا تھا راوی کہتا ہی کہ چھوڑا اُنکے پاس مقداد نے
ایک مرد کو صحابہ سے جنکا نام یزید بن عامر تھا تاکہ سکھا دین وہ اُنکو مسائل دین اسلام کے اور روانہ ہوے مقداد و میاط سے
بجانب اسکندریہ کے اور بیان کیا عمرو بن العاص سے کیفیت فتح و میاط اور مسلمان ہونے ہامرگ اور اُسکی اولاد اور اُسکے لشکر
اور شہر والون کی پس خوش ہوے عمرو بن العاص اس حال سے اور لکھا اُنھون نے ایک خط حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کو مشتمل بشارت فتح اسکندریہ اور رشید اور فوہ اور تنہور اور بحیرہ اور دمیاط کے اور بھیجا خط کو مع عامر بن لوی راوی نے
سلسلۂ راویون کے نضر بن مسروق سے روایت کی ہی کہا نضر نے کہ جب فتح کیا دمیاط اور ہوا معاملہ اُسکا جو ہوا کہا ہامرگ نے
اپنے بیٹے شطا سے کہ اے میرے بیٹے بہ تحقیق اللہ پاک اور برتر نے چھڑایا ہمکو دوزخ کی آگ سے اور رہدایت کی ہمکو بجانب راہ راست
اور بہشت کے اور یہ بزرگی اور بخشش اللہ کی ہی کہ بیشتر لکھ گئی تھی ہمارے واسطے اور یہ مقام تنیس نزدیک ہی ہمسے اور وہ جزیرہ ہی کہ
نہین پہونچ سکتا ہی کوئی دہان مگر کشتیون مین اور بہتر یہ ہی کہ ہم لکھین دہان کے حاکم اباتوب کو اور بلاوین اُسکو بجانب اللہ تعالی
اور دین ہمارے نبی کے پس اگر قبول کیا اُسنے تو بہتر ہی ورنہ چلین ہم اُسکی طرف اور لڑین اُس سے اور اللہ تعالی مدد دیگا پس
کہا شطا نے کہ یہ اچھی تجویز ہی اور مین بذات خود ایلچی ہوکر جاؤنگا اُسکی طرف پس کہا بادشاہ نے کہ اے میرے بیٹے قصد کر تو اللہ کی
برکت اور اُسکی مدد پر راوی کہتا ہی کہ سوار ہوا شطا اور چار مرد اُسکے غلامون سے پس کہا یزید بن عامر نے شطا سے کہ مین تمھارے ساتھ

چلونگا بجانب حاکم تنیس کے اس واسطے کہ اگر وہ پوچھیگا تمسے کوئی بات ہمارے دین کی تو تم سوال کے جواب سے آگاہ ہوگے اور ہم خدا کے فضل سے مسائل اپنے دین کے جانتے ہین اور جواب سوال کا دے سکتے ہین اور ہم مین کوئی شخص ایسا نہین ہی جو غرور اور بڑائی ظاہر کرے کسواسطے کہ خواہش ہماری عالم آخرت اور کام ہمارا وہ ہی جو نزدیک کردیوے ہمکو اللہ غالب اور بزرگ سے شطا نے کہا چلو تم میرے ساتھ راوی کہتا ہی کہ روانہ ہوا شطا اور چار غلام اُسکے اور یزید بن عامر اور برابر وہ چلتے رہے تا اینکہ آئے وہ دریاے تنیس پر تو وہان کشتیان وہان کے حاکم کی طرف سے مقرر تھین پس جب دیکھا کشتی کے لوگون نے شطا اور اُسکے چارون غلام اور اُن کے ساتھ ایک مرد کو عرب سے کہا اُنھون نے کہ تم کون ہو شطا نے کہا کہ مین شطا بیٹا بادشاہ ہامرگ سردار دمیاط کا ہون اور میرے ساتھ یہ مرد اصحاب رسول اللہ سے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایلچی ہوکر ہم تمھارے پاس آئے ہین پس بھیجا قوم نے ایک مرد کو ابی ثوب حاکم جزیرہ تنیس کے نزدیک واسطے خبر رسانی اور طلب اجازت عبور دریا اور اُسکے پاس آنے کے پس اجازت دی ابی ثوب نے اُنکے واسطے پس پھر آیا وہ مرد اُنکے پاس ساتھ اجازت کے اور پیش کیا اُن لوگون نے واسطے شطا اور اُسکے غلامون اور یزید بن عامر کے ایک چھوٹی کشتی کو پس سوار ہوے وہ لوگ اُسمین اور لیکر چلے وہ لوگ اُنکو تا اینکہ آئے جزیرہ کے گھاٹ پر اور اُسیوقت بادشاہ ابوثوب نے بھیجے تھے گھوڑے برسم سوار کے پس اُترے وہ کشتی سے اور رجا ہا شطا نے یہ کہ سوار ہون یزید اُنکے ساتھ گھوڑون پر پس انکار کی یزید نے سوار ہونے سے پس موافقت کی اُنکی شطا اور اُسکے غلامون نے اُس امر مین اور پاپیادہ چلے وہ تا اینکہ پہونچے قریب محل ابی ثوب کے اور اجازت طلب کی اُس سے پس اجازت دی اُسنے اُنکو داخل ہونے کی پس جب بیچ محل مین آئے وہ پایا اُنھون نے اباثوب کو بڑے دبدبے اور دولت اور زینت مین اور حجاب اُسکے سامنے تھے اور وہ اپنے رتبے کی جگہ مین تھا اور غلام اُسکے سامنے خدمتگزاری مین کھڑے تھے پس جب داخل ہوے یہ لوگ اور ٹھہرے سامنے اُسکے تو جلدی کی ابوثوب نے اُنپر سلام کرنے مین پس کہا یزید بن عامر نے السلام علی من اتبع الھدیٰ انا قد اوحی الینا ان العذاب علی من کذب وتولی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ ابوثوب اُن عرب سے تھا جو زمین عریش مین رہتے تھے اور تھا وہ عرب متنصرہ غسان اور جبلہ بن الایہم کے یگانون سے اور تھا وہ صاحب مال اور حال کا اور جب مالک ہوگئے مسلمان ملک شام کے اور ذلیل کیا اُنھون نے رومیون کو اور شکست اُٹھاکر بھاگا ہرقل بجانب قسطنطنیہ کے اور بھاگا جبلہ بن ایہم بھی مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور اکابر قوم کے اور سوار ہوے وہ دریا مین اور طلب کیا اُنھون نے جزائر کو بھاگا یہ ابوثوب مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور اپنے بھائی بندون کے بجانب زمین حفار کے اور اُترا وہ خشکی مین درمیان عریش اور رفح کے اور قیام کیا اُس زمین کو اور اقامت کی وہان راوی کہتا ہی کہ بادشاہ مقوقس نکلا تھا ایک دن مع اپنے اُمرا اور اکابر دولت کے بقصد شکار کے پس پہونچا وہ اپنے شکار مین زمین عریش تک پس بھاگی اُسکے سامنے ہوکر ایک ہرنی اور پیچھا کیا اُسکا بادشاہ نے اپنے گھوڑے پر تا اینکہ بھگا یا اُسکو فرودگاہ ابی ثوب مین کامل بن صعصعہ تک پس ماندہ ہوگیا گھوڑا بادشاہ کا اور بچگئی ہرنی اور اپنی ثوب بیٹھا تھا اپنے خیمے مین پس جب دیکھا اُسنے مقوقس بادشاہ کو کہ متوجہ ہوا ہی اُسکے خیمے کی طرف جلد اُٹھکر چلا بادشاہ کیطرف

اور نہین پہچانا اُسکو بلکہ دیکھا اُسکی حشمت اور لباس شاہانہ کو پس جانا اُسنے کہ یہ بادشاہ ہی پس جب پہونچا اُس تک بزرگداشت
کی اُسکی اور تعظیم کی اُسکے مرتبے کی اور پکڑا اُسکی رکاب کو اور اُتارا اُسکو اور حکم کیا اپنے غلامون کو بادشاہ کے گھوڑے کے لینے اور
اُسکے ٹہلانے اور آرام دینے کا اور داخل ہوا بادشاہ کو لیکر خیمے مین اور بٹھایا اُسکو اور حکم دیا غلامون اور لونڈیون کو بکریان
ذبح کرنے اور کھانا پکانے کا راوی کہتا ہی کہ اُسی وقت لشکر اور غلام بادشاہ کے بھی اُسکے پیچھے آپہونچے پس اُتارا اُنکو ابو ثوب نے
اور جب تیار ہوا کھانا تو لائے گئے بڑے کاسنے بھرے ہوے گوشت اور ہر طرح کے کھانون سے راوی کہتا ہی کہ بادشاہ
اور اُسکے لوگون نے تین دن ابو ثوب کے نزدیک توقف کیا پس جب چوتھا دن ہوا چلا بادشاہ مع اپنے ہمراہیون کے
بارادۂ مصر کے پس سوار ہوا ابو ثوب بھی اُسکے ساتھ اور برابر بادشاہ کے ساتھ تھا تا اینکہ قسم دلائی اور پھیر دیا اُسکو بادشاہ
نے بعد اُسکے کہ اچھی تعریف کی اُسکی اور وعدہ کیا ہر طرح کی نیکی کا اُسکے ساتھ اور چلا مقوقس بادشاہ تا اینکہ داخل ہوا
مصر مین اور بیٹھا تخت سلطنت پر پس اُسیوقت حکم کیا اُسنے اپنے وزیر کو کہ لکھدیوے ابی ثوب کو ولایت تنیس اور اُسکے
متعلقات کی اور روانہ کیا اُسکے واسطے ساتھ فرمان کے خلعتون اور غلامون کو پس جب پہونچا فرمان بادشاہ کا اور خلعتین
اور غلام ابی ثوب کو خوش ہوا اور قبول کیا اُسنے اُس زمین کو اور روانہ ہوا مع اپنے لڑکے بالون اور بیگانون کے بجانب
قرمہ کے اور سوار ہوا وہان سے کشتیون مین اور گیا تنیس کو پس جب قرار پکڑا اُسنے اپنی ولایت مین بھیجا اُسنے لوگون کو
واسطے لانے اپنے بھائیون اور باقی قوم کے اور آئے وہ لوگ اُسکے پاس پس حاکم کیا اُسنے اپنے بھائی اباسعینا کو جزیرۂ صدف
براور حاکم کیا اپنے بیٹے مضاض کو زیوبرا اور حاکم کیا اپنے غلام قنیا کو ابالاجع پر راوی کہتا ہی کہ قرار پکڑا حکومت پر ابو ثوب نے
اور بھٹک گیا اور مغرور ہو گیا وہ اور گذری مدت اس حال مین تا اینکہ آئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصر مین
اور ہوا حال بادشاہ کا اُس طرح پر جیسا کہ بیان کیا ہم نے مارا جانا اُسکا اُسکے بیٹے ارسطولیس کے ہاتھ سے اور کیفیت اُسکے
ہلاک ہونے کی پس جب پہونچی یہ خبر ابو ثوب کو روکا اُسنے اُس محصول کو جو مقوقس کے بیٹے ارسطولیس کے پاس بھیجتا تھا
اور دیکھا اُسنے اپنے کو ایک ایسے جزیرہ مین کہ باز رکھتا تھا اُسکو جو پہونچے اُس تک آدمیون سے اور پناہ مین رکھا اپنے تئین
اُسی جزیرے مین پس جب مالک ہو گئے مسلمان مصر اور اسکندریہ اور اُسکے اطراف کے شہرون اور دمیاط کے اور مسلمان
ہو گیا ہامرگ اور اولاد اور فوج اُسکی روانہ ہوے شطا اور غلام اُسکے اور یزید بن عامر بطور ایلچی کے بجانب ابو ثوب کے
پس جب داخل ہوے وہ لوگ وہان اور ٹھہرے اُسکے سامنے اور دیکھا اُنکو ابو ثوب نے تو ظاہر کیا اُسنے غرور اور تکبر کو
اور نہین اُٹھایا اُسنے اپنے سر کو اُنکی طرف اور کسی کو اُسکے حجاب سے جرأت اس امر کی نہوئی کہ اُن لوگون کو اجازت
بیٹھنے کی دیوے پس جب دیکھا یزید بن عامر نے یہ حال پڑھا اُنھون نے یہ کلام اللہ تعالیٰ کا ان الارض للہ یورثہا
من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین پھر بیٹھ گئے وہ اور بیٹھے اُنکے پہلو مین شطا اور دیکھا یزید نے تخت ابی ثوب کو تو وہ سونے کا
تھا اور اُس مین تصویر ایک درخت خرمے کی اور اُس درخت کے نیچے تصویر مریم کی تھی اور مسیح عیسیٰ اُنکی گود مین تھے پس

ل ترجمہ
زمین ہی اللہ کی
وارث کرے جسکو
اپنے بندون مین
اور آخر بھلا ہے
پرہیزگارون کا

پڑھا یزید رضی اللہ عنہ نے کلام اللہ تعالیٰ کا فنادٰھا من تحتھا الا تحزنی قد جعل ربک تحتک سریا وھزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا فکلی واشربی وقری عینا اور برابر پڑھتے رہے یزید ان آیات کو اس آیت تک انی عبد اللہ اٰتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوۃ والزکوۃ ما دمت حیا وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا پس جب سنا ابو ثوب نے یزید بن عامر کو یہ آیات پڑھتے ہوے بدل گیا رنگ اُسکا اور بہت برہم ہوا پس جب فارغ ہوے یزید پڑھنے آیات سے متوجہ ہوا ابو ثوب اُنکی طرف اور کہا اُسنے غضب اور غصے سے کہ یہ کیا کلام ہی جو تم نے کہا یزید نے کہا کہ یہ کلام اللہ غالب اور بزرگ کا ہی کہ اُتارا ہی اُسنے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ نہین مٹین گے عجائبات اُسکے اور نہ بدلینگے کلمات اُسکے اور نہ مثل ہوگا اُسکی آیات کا ابو ثوب نے کہا کہ جو تمنے ذکر کیا اُسکے کیا معنی ہین یزید نے کہا کہ معنی اُسکے یہ ہین کہ جو خبر دی ہی اللہ غالب اور بزرگ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ معلوم کیا عیسیٰؑ نے حق کو اور حق کلام کیا اُنھون نے اپنی ذات پر اسطرح سے کہ وہ بندہ اللہ کے ہین نہین ہین بیٹے اللہ واحد اور پاک کے اور جو اُنھون نے یہ کہا کہ اوصانی بالصلوۃ والزکوۃ تو مطلب اُنکا یہ ہی کہ مین حکم کیا گیا ہون ساتھ بندگی اللہ اور اُسکی فرمانبرداری کے مثل ہم لوگون کے اور نماز پڑھتا ہون مین واسطے اپنے پروردگار کے اور یہ کہ ہی میرے مال مین حق اللہ تعالیٰ کا اور معنی اُنکے اس کلام کے والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا یہ ہین کہ عیسیٰ نے آگاہ کیا لوگون کو اس امر سے کہ وہ پیدا کیے گئے ہین نہین استحقاق رکھتے ہین معبود ہونے کا اور جو کوئی مریگا اُسکے واسطے کوئی بزرگی اور بڑائی نہین ہی اور معنی اس قول کے ابعث حیا یہ ہین کہ آگاہ کرتے ہین عیسیٰ لوگون کو اس امر سے کہ عیسیٰؑ اور وہ سب اُٹھائے جائینگے روز قیامت کے جو دن افسوس اور پشیمانی کا ہوگا اور اگر ہوتے وہ دونون معبود تو نہین ہوتے مین اُن دونون کیواسطے خواہشین اور پڑجانا خلاف دونون کے بیچ مین ولیکن دیکھ اور فکر کر تو اے مرد اس امر مین کہ دیکھتا ہی تو حکمت کو کہ نہین بگڑتی ہی اور وہ اللہ کی وحدانیت پر گواہ ہی پس جب سنا ابو ثوب نے کلام یزید بن عامر کا متوجہ ہوا اُنکی طرف اور کہا کہ بہ تحقیق تمنے چنگل مارا اور بھروسا کیا ساتھ جھوٹی باتون کے اور ڈوبے تم لوگ دریاے گمراہی مین پس کہا یزید بن عامر نے کہ اللہ خوب جانتا ہی اُسکو جو سرگردان ہی چنگل مارا اور بُرائی مین شریک کرنیوالا ہی ساتھ بادشاہ برتر کے اللہ ایسا قدرت رکھنے والا ہی کہ نہ آسمان اُسپر سایہ کرسکتا ہی اور نہ زمین اُسکا بوجھ اُٹھا سکتی ہی اور نہ رات اُسکو تاریک کرسکتی ہی اور نہ دن اُسکو چھپا سکتا ہی اور نہ کوئی روشنی اُسپر غالب ہوسکتی ہی اور نہ کوئی تاریکی اُسکو چھپا سکتی ہی اور کوئی بادشاہ اُسکو مغلوب نہین کرسکتا ہی اور کوئی زمانہ اُسکو بدل نہین سکتا ہی اور ہر ساعت اُسکو ایک دھندا ہی آیا نہین ہی تمکو سوجھا یا نہین ہی تم مین کوئی ایسا جو دیکھے اور عبرت حاصل کرے اور فکر کرے بادشاہ قہار کی قدرت مین آیا نہین ہی کوئی تم مین ایسا کہ نصیحت کرے اپنے نفس کو بسبب جانے دن روشن اور آنے رات تاریک کے آیا نہین ہوسکتا ہی تم سے کہ واحد جانو تم اللہ کو اور عبادت کرو اُسکی اور پاک جانو اُسکو شرکت سے اور اقرار کرو اُسکی یکتائی کا آیا نہین سُنا تمنے کلام اُس شخص کا جسکی تم لوگ

عبادت کرتے ہوا ور اشارہ کرتے ہو اُسکی طرف اور تعظیم کرتے ہو اُسکی یعنی کلام عیسیٰؑ بن مریم کا کہ اقرار کیا اُنھون نے اللہ کی
وحدانیت اور معبودیت کا اور کہا کہ مین بندہ اللہ کا ہون اور بشارت دی عیسیٰؑ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
قبل مبعوث ہونے کے اور آگاہ کیا لوگون کو ساتھ بزرگی ہمارے نبی اور نزدیکی اُنکی اللہ برتر سے آیا نہین سُنا تمنے آپ کے
معجزات کو اور وہ جو کچھ ظاہر کیا آپنے حق کو اپنے معجزات اور نشانیون اور دلیلون سے آیا نہین دو ٹکڑے ہوا چاند اُنکے
واسطے آیا نہین بات کی اُنسے سوسمار اور پتھر نے آیا نہین مخاطب ہوا اُنسے اونٹ اور درخت آیا نہین ہین وہ اچھے گھر والے
قبیلہ مصر مین راوی کہتا ہی کہ چپ رہ گیا ابو ثوب جواب دینے سے اور نہ رہی اُسکے واسطے کوئی چیز جسکے سبب سے وہ حجت
اور دلیل کو اُٹھادے مگر یہ کہ کہا اُسنے یزید بن عامر سے کہ پہونچے ہین ہمکو وہ سب کام جو تمھارے نبی نے کہا تھا لیکن تھا وہ جادو
قدیم سے چلا آتا اور اگر یہ گفتگو تمھاری سچ ہی پس دعا کرو تم اللہ سے اور وسیلہ گردانو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات پر کہ
برساوے اللہ پانی پس اگر برسے گا پانی تو جانینگے ہم کہ کلام تمھارا حق ہی اُسمین کوئی شک نہین ہی اور ایمان لاوینگے ہم
ساتھ اللہ برتر کے اور تصدیق کرینگے ہم رسالت محمدؐ کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یزید بن عامر نے کہا کہ اللہ غالب اور بزرگ قادر ہی
اس بات پر جو تو نے کہی وان اللہ علی کل شئی قدیر اور بندہ نیک خالص جب دعا کرتا ہی اللہ تعالیٰ سے تو اللہ قبول کرتا ہی اُسکی
دعا کو اور اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی پھر اُٹھ کھڑے ہوے یزید بن عامر اور نکلے ابی ثوب کی مجلس سے پس کہا اُنسے ابو ثوب نے
کہ کہانتک جاؤگے اے یزید اُنھون نے کہا کہ دعا کرونگا مین اللہ سے ایسا اللہ کہ اگر چاہے تو اُتارے تمھارے اوپر عذاب کو
آسمان سے پھر پڑھا اُنھون نے کلام اللہ تعالیٰ کا بل اتبع الذین ظلموا اھواءھم بغیر علم فمن یھدی من اضل اللہ
وما لھم من ناصرین راوی نے بسلسلۂ راویون کے وقاص بن جبیر سے روایت کی ہی کہ نہین طلب کیا ابو ثوب نے پانی کو
اور اسیقدر پر کفایت کی مگر اس وجہ سے کہ اُسکی ایک زراعت تھی فاصلے پر دریاے نیل سے پس نہین قدرت رکھتا تھا وہ اُسکے
سینچنے کی اور نہین پہونچ سکتا تھا وہان تک پانی اور نہین سینچی جاتی تھی وہ مگر آسمان کے پانی سے اسواسطے کہ ابو ثوب نے
اُس کھیتی کے واسطے گڈھے اور تالاب بنائے تھے کہ یکجا ہوتا تھا اُن مین پانی باران کا اس قدر کہ کفایت کرتا تھا اُس
زراعت کو ایک سال سے دوسرے سال تک پس جب موقوف ہوجاتا تھا برسنا پانی کا گرمیون کے دنون مین تو سینچتا تھا
وہ اُس زراعت کو اُن تالابون سے اور اُس سے کھیتی کو قوت ہوتی تھی اور لگائے تھے اُسنے درخت سب پھلون کے
اور اس سال مین کہ آئے تھے یزید بن عامر ابو ثوب کے پاس روکا تھا اللہ تعالیٰ نے پانی کو جاڑون کے دنون مین اور
چُک گیا تھا وہ پانی جو تالابون مین یکجا تھا اور پیاسی ہوئی تھی کھیتی اور قریب بہ خشکی پہونچی تھی گرمیون مین اور ابو ثوب
بہت محتاج تھا پانی کا اُسوقت مین کہ یزید بن عامر اُسکے پاس آئے تھے اور گذرا حال اُن دونون کا وہ جو بیان کیا ہمنے
اور طلب کیا ابو ثوب نے یزید سے پانی برسنے کو حالانکہ وہ زمانہ برسات کا نہ تھا پس کہا یزید نے کہ اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی
اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی پھر نکلے یزید اور قصد کیا دریا کا اور وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی پھر بلند کیا اپنے سر کو

بتحقیق الہام ہر چیز بمقدرت رکھتا ہی والا ۱۲
بلکہ پھر چاہتا ہی جو چاہتا ہی
بے انصاف نہیں جانتا ہی
اور کوئی نہین

آسمان کیطرف اور کشادہ کر دیا دونون ہتھیلیون کو اور دعا مانگی ان الفاظ سے اللھم انک قدامرتنا بالدعاء وعدتنا بالاجابۃ وانت اصدق القائلین اذتقول واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان وقد دعوتک کما امرتنی فاستجب کما وعدت یاذا المعروف الذی لاینقضی ابدا ولا یحصیہ غیرک احدا اسقنا غیثک بحق محمد المصطفی والہ الشرفاء واصحابہ اھل الوفاء انک علی کل شیء قدیر وقاص بن جبیر نے بیان کیا ہی کہ مجکو ثقات سے یہ حال معلوم ہوا ہی کہ یزید بن عامر دعا کرتے تھے کہ اُسیوقت اونچی ہوئی بدلی زمین آسمان کے بیچ مین اور ٹھہری وہ مثل ٹھہرنے شخص عاجزی اور فروتنی کرنے والے کے اور بلند ہوئی مثل بازو چلنے والے تیز کے اور پھیل گئی اور آپسمین ملگئی اور رعد حملہ کرتا تھا اُسپر مثل حملے شخص غضبناک کے اور رعد اُسکو ساتھ آواز برق کے مارتا تھا اور ڈپٹتا تھا مثل ڈپٹنے شیر غضبناک کے اور وہ اُسکو ساتھ آواز برق کے مارتا اور رجلاتا تھا اور طرح طرح کی آواز کرتا تھا اُسپر اور بدلی اللہ کی آسمان قدرت پر بحالت فرمانبرداری کے چلتی تھی اور اللہ قادر نے مقرر کیا تھا بدلی پر فرشتگان رحمت کو درانحالیکہ باندھے تھے وہ کمرون مین پٹکے خدمتگزاری کے چلاتے تھے وہ بدلی کو ساتھ خزانون رحمت اللہ کے کھینچتے تھے اُسکو مہار قدرت سے ساتھ ہاتھون اُسکے دبدبے اور حملے کے اور بدلی رکھے ہوے تھی باز واطاعت کے موافق منطوق یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ اور بدلی چلتی تھی مثل چلنے تیز رو کے اور جلدی کرتی تھی مثل جلدی ڈرنے والے کے اور رعد تسبیح کرتا تھا مثل تسبیح اُس شخص کے جو سجدہ کرتا ہی واسطے بزرگی اللہ کے وتری الودق یخرج من خلالہ پس جب سیراب اور پوری ہوئی وہ اور بار بردار ہوئی ساتھ پانی کے اور کشادہ ہوئی زمین آسمان کے بیچ مین اور پھیل گئی اور رعد چلاتا تھا اُسکو اور برق مارتی تھی اُسکو ساتھ آواز اپنی چمک کے اور چمکتی تھی اُسکے درمیان سے چلی بدلی پر ہوا سے قدرت اللہ کی درانحالیکہ پھیلی تھی وہ ہوا درمیان ہاتھون اُسکی رحمت کے تو اُسوقت کھل گئے پٹ اُسکے دروازون کے اور اُٹھ گیا پردہ اُسکے پانی کا پس روئی وہ ساتھ آنسو اپنے پانی کے جدائی اپنے خزانہ پر اور پے در پے روان کیا زمین پر صاف پانی اپنے آنسوون کا پس خوش ہوئی زمین وقت اُترنے اُسکے پانی کے اور آراستہ کیا پانی نے لڑی پھولون کی بیچ گردن اُسکے وجود کے پس نکالا زمین نے اپنی پونجی جمع کی ہوئی سبزے کی از روے خوشی اور بشارت کے ساتھ رحمت اپنے پروردگار کے اور پکارا پکارنے والے قدرت نے یہ انظر الی آثار رحمۃ اللہ کیف یحیی الارض بعد موتہا راوی نے بیان کیا ہی کہ برسا پانی دراسخالیکہ برستا رہا وہ پانی دن اور تمام رات تک تا اینکہ سیراب ہوگئی زمین اُنکی اور بھر گئے تالاب اُنکے پس جب ہوا دوسرا دن آئے یزید بن عامر ابی ثوب کی مجلس مین اور کہا اُس سے کہ کیونکر دیکھی تو نے صنعت اللہ صانع کی جو ذمہ دار ہی بندون کی روزی کا پس ہنسا ابو ثوب اور کہا اُسنے کہ یہ جادو تمھارا عقیم ہی اور مکر تمھارا بُرا ہی اور جادو اس سے زیادہ کام کرتا ہی پس کہا اُس سے زید نے کہ رحمت نہین ہوتی ہی مگر اللہ تعالی کی طرف سے کہ وہ نیکوکار اور قبول کرنیوالا توبہ کا ہی اور قسم دلائی مین نے اُس کو

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس قبول کی اُسنے دعا میری پس رہ گیا ابو ثوب پھیرنے جواب سے جب کہ دیکھی اُسنے قدرت
اللہ غالب اور بزرگ کی برسنے پانی اور ظاہر ہونے برکت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا اُسنے کہ اب ظاہر
ہوا مجکو حق اور ثابت ہوگئی مجکو یہ بات کہ دین تمھارا حق اور کلام تمھارا راست ہی اور مین ایمان لاتا ہون ساتھ اللہ کے
تصدیق کرتا ہون رسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر کہا ابو ثوب نے کہ مین چاہتا ہون کہ عرض کرون مین اسلام
کو اپنے جزیرے کے لوگون اور اپنے اہل و عیال اور اپنے ساتھیون پر اور کھود ڈالون مین کنیسون کو اور بناؤن مین
مسجدون کو اور حکم کرون مین نیک کامون کا اور منع کرون مین بد کامون سے پس کہا یزید بن
عامر نے کہ اگر تو ایسا کریگا تو راہ نیک پر ہوگا اور اگر نفاق اور خلاف کریگا تو اللہ تیری گھات مین ہی پھر نکلے یزید اور شطا اور
غلام اُسکے ابو ثوب کے پاس سے اور پھر آئے ہامرگ حاکم دمیاط کے پاس اور بیان کیا حال ابو ثوب کا پس کہا ہامرگ نے
کہ قسم ہی خدا کی مکر اور فریب کیا اُسنے تمھارے ساتھ اور چلایا تمپر تیر اپنے مکر کا پس کہا یزید نے ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین
راوی نے بیان کیا ہی کہ تھوڑے دن نہین گذرے تھے کہ پہونچی مسلمانون کو یہ خبر کہ ابو ثوب نے یکجا کیا ہی لشکرون کو تمام
جزیرون سمینہ اور ابی مینا اور ابی سلود سے اور وہ بعد چند روز کے مسلمانون کے پاس ہوگا پس جب سُنا ہامرگ نے یہ حال
کہا اُسنے یزید بن عامر سے کہ مدد طلب کرتے ہین ہم اللہ سے اور بھروسا کرتے ہین ہم اُسپر اور جو کوئی لڑیگا ہم سے لڑینگے
ہم اُس سے اور بھیجا ہامرگ نے اپنے بیٹے شطا کو بجانب برلس اور دمیرہ اور اشمون اور اُن شہرون کے جو اُسکے قبضے مین
تھے درانحالیکہ بُلاتا تھا اُنکو طرف جہاد کے پس آئی قوم اُسکے پاس ہر جگہ سے مع اپنے لوگون اور سامان کے اور کھڑے کیے
اُنھون نے خیمے اپنے قریب پورب اور قبلہ رُخ دمیاط کے اور لکھا مسلمانون نے کل حال عمرو بن العاص کو اور یہ کہ ابو ثوب
نے یکجا کیا ہی جماعتون کو اور وہ ارادہ ہماری طرف کا رکھتا ہی پس کمک کرو تم ہماری ساتھ لوگون کے دلیر ان مسلمین سے
پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کو اور پڑھا اُسکو روانہ کیا اُنھون نے ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ کو مع
ایک ہزار سوار کے بادیہ اعراب اور وادی القری سے اور حکم کیا اُنکو روانگی دمیاط کا راوی نے بیان کیا ہی کہ حال
ابو ثوب کا یہ ہوا کہ جب یکجا ہوئین اُسکے پاس جماعتین تو جائزہ لیا اُنکا باہر تنیس کے اور وہ بیس ہزار پیدل اور پانچ سو
سوار قبط اور عرب متنصرہ سے تھے اور نکلا اُنکو ساتھ لیکر کشتیون مین اور چلے وہ تا اینکہ نزدیک دمیاط کے پہونچے اور
اُترے مسلمانون کے مقابلے مین اور صف بندی کرکے ارادہ کیا لڑائی کا اور مقابل ہوے دونون لشکر پس پہلے جو نکلا
مسلمانون کے لشکر سے وہ شطا بن ہامرگ تھے پس نکلے وہ اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا دشمنون پر پس مار ڈالا لوگون کو اور
زمین پر گرا دیا دلیرون کو اسواسطے کہ اُنھون نے مول لیا تھا ایمان کو بعوض اپنی جان کے اور کھل گیا تھا واسطے اسلام
کے سینہ اُنکا اور مشتاق تھے وہ گھر سلامتی یعنی بہشت کے اور یہ امر اُسوقت تھا کہ ظاہر ہوے اُنکو یہ انوار اور کھولے گئے
اُنکے واسطے دروازے اُنکے دل کے ساتھ معرفت کے اور برابر لڑتے رہے وہ باقی دن تک تا اینکہ آئی تاریکی رات کی

۱۲ ترجمہ اور فریب کیا اُن کا نے ۱۲ اور وہ بہتر ہی سب سے اللہ اور اللہ سب سے بہتر ہی ۱۲

اور پھرے وہ قبطیون کی لڑائی سے طرف نماز اور شب بیداری ساتھ کھڑے رہنے کے پس بہت رات تک کھڑے رہے
قدمون کے بل بیچ خدمت بادشاہ جاننے والے پوشیدگیون کے بحالت خوف اور شرمندگی کے سر جھکائے ہوے بحالت
مین پروردگار غالب اور بزرگ سے پس جب آدھی رات ہوئی اور سہیل ستارے نے طلوع کیا سوگئے وہ پہلو کے بل
پس جب ہوا وقت تاریکی کا اور نزدیک ہوئی صبح اور پراگندہ ہوئی روشنی صبح کی بیدار ہوے شطادر الخالیکہ وہ روتے
تھے پس کہا اُنسے اُنکے باپ نے کہ ای میرے بیٹے کس چیز نے رُلایا ہی تمکو اُنھون نے کہا کہ دیکھی مین نے خواب مین وہ چیز
جو کبھی نہین دیکھی اور سُنی مین نے وہ چیز جو کبھی نہین سُنی تھی اور دُنیا مجھ سے چھوٹتی ہی پس کہا اُنسے اُنکے باپ نے کہ پناہ
مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے اس کلام سے اور شاید کہ یہ خواب پریشان ہی پس کہا شطا نے کہ قسم ہی خدا کی یہ خواب
پریشان نہین ہی ولیکن یہ قرب اور نزدیکی ہی بادشاہ علام الغیوب سے جسنے کہ جاری کیا قلمون کو اور پیدا کیا روشنی
اور تاریکی کو اور بھیجا محمدؐ سید الانام کو بجانب خلائق کے ساتھ راہ و روش اسلام کے اور مین نے دیکھا ہی خواب مین کہ
گویا دروازے آسمان کے کھولے گئے اور روشنی ہدایت کی بلند ہوئی اور چمکتی ہی پس دیکھا مین نے فرشتگان آسمان دنیا کو
اس حال مین کہ بعض اُن مین کے سجدہ مین ہین کہ نہین کھڑے ہوتے اور بعض رکوع مین ہین کہ نہین سیدھے ہوتے
اور بعض اُن مین کے کھڑے ہین کہ نہین بیٹھتے اور وہ سب اللہ کے خوف سے روتے ہین کہ نہین خشک ہوتی ہین
آنکھین اُنکی اور اسی طرح پر دیکھا مین نے ایک آسمان کو بعد ایک کے ساتوین آسمان تک پھر دیکھا مین نے ساتوین
آسمان مین ایک گنبد زمرد سبز کا جسمین قندیلین سفید موتی کی ہین کہ وہ چمکتی ہین ساتھ روشنی کے اور روشن ہین
بدون آگ کے اور اُس گنبد مین چالیس حورین ہین جو ایسی پوشاک پہنے ہین کہ نہین دیکھا مین نے مثل اُسکے
اور نہ مثل اُنکی شکلون کے اور چہرے اُنکے مثل انسان کے چہرون کے ہین لیکن نور اُنکا مانند کرتا ہی سورج کے نور کو
اور اُنکے پاؤن مین یاقوت سُرخ کی نعلین ہین کہ لپٹتی اور چلتی ہین وہ اُسکو پہنے ہوے فرش ریشمین اور نگارین اور
رنگین پر اور پھرتی ہین سرور کے تختون پر پس پکارا مجکو ایک نے اُنمین سے اور وہ یہ کہتی تھی یا مفتون بداد العزور اما لک
ان تذکرنا وترغیب فی قربنا اما علمت ان من اجلک خلقنا دبنا وجعل مهرنا منک الجهاد فهاهذا البحر والبعاد
الف الجفان فماهکذا صنع اهل الوفاء والآن فقد نفدت المیقات والنفت المساعات فیستیقظ من المنام وبادر الی
الرحیل واقصد دار السلام وادفع دا سلک تری اما اعد الله تعالے القوم اللیل وعین الحماس
والمجاهدین الابرار پس بلند کیا مین نے اپنے سر کو تو دیکھا مین نے بہت گنبدون کو لٹکے ہوے جنکی نہایت نہین
موافق شمار تارون اور قطرات باران کے ہر گنبد مین حورین ہین مثل اُنکے جو مین نے پہلے گنبد مین دیکھا تھا اور وہ اچھی پوشاک
اور زیور پہنے ہین اور نور اُنکا چمکتا ہی پس ظاہر اور سامنے میرے ہوئی ایک حور اُنمین سے کہ اگر ظاہر ہووے اہل دنیا پر
تو بے نیاز ہو جاوین اہل دنیا بسبب اُسکی روشنی کے سورج اور چاند سے اور وہ یہ اشعار پڑھتی تھی اشعار

انت یا مفتون یا تیح فی بحر المنام تو ہی مبتلا و فریفتہ کب تک کوشش کرے گا دریاے خواب غفلت مین	فدع السهود بادر شل فعل المستقیام پس چھوڑ تو آرام و راحت کو اور جلدی کر تو کام مین مانند آرزومند عاجز کے	واشخ الدمع علی ما اسفلتا اور بہا تو آنسو اُسپر جو گذرا تو نے پہلے
و اهل دلا تلو علی اعدل الملام اور ہو اُشتر اور نہو بچہ اُشتر لدا ہوا بار ملامت سے	اینها اللائم دعنی لست اصغی الملام اور کہہ تو کہ اے ملامت کنندہ چھوڑ مجکو نہ سنونگا مین ملامت کو	اتنی اطلب ملکا نیلہ صعب المرام اسواسطے کہ مین خواہش رکھتا ہون ایسے ملک کی کہ پہنچنا اُسکا دشوار کام ہے
فی جنان الخلد والفردوس فی دار السلام وہ ملک ہے بیچ باغ بہشت کے اور خواہش رکھتا ہون مین باغ کی بہشت مین	و عروسا فاقت الشمس مع بدر التمام اور خواہش رکھتا ہون مین زن نو خواستہ یعنی حور بہشتی کی جو ہم مرتبہ ہے زیبا نہ سورج اور پورے چاند سے	طرفها یشرق بالحظ مشیبا بالسهام آنکھون اُسکی روشن ہے ساتھ ایسے خط شعاعی کے کہ روشن اور ظاہر کرتا ہے وہ سہام کو
و لها صدع علی اخذ کنون تحت لام اور روے پیچان ہین اُسکے رخسارے پر مثل دائرہ حرف نون کے بیچ حرف لام کے	احسن الاتراب قدا فی اعتدال و قوام بہت اچھی ہے ہم ستون مین از روے قد کے اعتدال اور راستی مین	مهرها من قام لیلا و هو یبکی فی الظلام مہر اُسکا وہ ہے جو شب بیداری کرے اور روے زاری کی مین نے خدا کے خوف سے
یا امانی و رجائی و عمادی و حرام اے آرزو میری اور امید میری اور ستون میرے اور مقصد میرے	فاستمع منی کلامی و فکر فی النظام سُن تو میری بات کو اور سوچ اور اندیشہ کر تو	و غدا بادر الی الحرب و اضرب بالحسام اور کل جلدی کر تو طرف لڑائی کے اور تمشیر زنی کر تو
فانت یا سیدی تجدنی بعد نزح ال الظلام پس تو اے سردار میرے پاویگا تجکو بعد دور ہونے تاریکی کے ۱۲		

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا ہامرگ نے وہ امر جو بیان کیا اُس سے اُسکے بیٹے شطا نے کیفیت خواب سے کہا اُسنے کہ اے میرے بیٹے جان تو کہ بعض خواب سچے ہوتے ہین اور بعض خواب پریشان ہوتے ہین پس نہ مشغول کر تو اپنے دل کو اُس چیز سے جو دیکھا تو نے خواب سے شطا نے کہا کہ نہ قسم ہے خدا کی اے باپ میرے یہ خواب پریشان نہین ہین بلکہ یہ بزرگیان ہین بادشاہ غیب دان کی اور نہین باقی رہی مجکو اے میرے باپ کوئی امید دنیا مین غرض کہ اسی طرح برابر روتے رہے شطا رات بھر اور عاجزی کرتے رہے اور کھڑے رہے نرمی اور فروتنی سے قدمون کے بل اور آنسو اُنکے جاری تھے پروردگار کے خوف سے تا اینکہ صبح ہوئی اور ظاہر ہوئی روشنی صبح کی اور سوار ہوے لوگ واسطے لڑائی کے اور چھوڑا شطا نے اپنے باپ اور گھر والون کو اور لیا اُنھون نے اپنا سامان لڑائی کا اور پہنا اپنے ہتھیارون کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر پس لپٹ گئے اُسنے باپ اُنکے اور کہا کہ اے میرے بیٹے قسم ہے تجکو میرے حق کی کہ نہ مبتلا کر تو مجھ کو اپنی جدائی مین پس کہا شطا نے کہ چھوڑ دو تم غصے کو کہ نزدیک آگیا زمانہ ملاقات دوستون کا پس اُسیوقت برپا ہوا ماتم اور جاری ہوے آنسو اور روان ہوا ایک چشمہ ہر آنکھ سے اور رخصت کیا ہامرگ نے اپنے بیٹے کو اور کہا کہ اے میرے بیٹے اگر ٹھیک ہو خواب تیرا اور کھڑا کرے تو اپنے خیمے کو بہشت مین پس یاد کر تو ہمکو اچھے طریقہ وفا سے اور عرض کر سلام میرا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راوی کہتا ہے کہ نکلے شطا بجانب میدان لڑائی اور جاے نیزہ بازی اور شمشیر زنی کے اور گرداوا دیا اپنے گھوڑے کو اور طلب کیا لڑنے والون کو پس نکلا اُنکی طرف ایک سوار ابی ثوب کے لشکر سے پس مار ڈالا اُسکو شطا نے اور نکلا دوسرا اور تیسرا پس مار ڈالا اُن دونون کو اور چوتھے اور پانچوین کو بھی قتل کیا اور برابر وہ جہاد اور کوشش کرتے رہے تا اینکہ

۱۲ سہام جمع سہم بالفتح بمعنے تیر شطا بالفتح نام شیطان سمی بہ لعنہ اللہ تعالیٰ

فرود آمد بمعنے نازل شد

۱۲ منہ

مار ڈالا اُنھون نے بارہ سوارون کو ابی ثوب کے لشکر سے پس جب دیکھا ابی ثوب نے اُس معاملے کو جو شطا نے اُسکے
سوارون کے ساتھ کیا نہ طاقت رہی اُسکو صبر کی غیر از ینکہ نکلا وہ بذات خود اور تھا وہ جوانمرد مشہور اور دلیران نامی
سے پس جب برابر ہوا شطا کی لڑائی کے میدان مین کہا اُسنے کہ اے لڑکے کیونکر چھوڑ دیا تو نے دین رہبت اور تبعیت
کی تو نے ان عرب کی اور داخل ہوا تو اُنکے ساتھ دین اسلام مین بہ تحقیق کام کر گیا تجھ مین جادو قوم کا اور سزاوار خشم
اور ملامت کا ہوا پھر بجانب دین صحیح ہمارے سید مسیح کے پس جب سُنا شطا نے کلام ابی ثوب کا خشمناک ہوے وہ اُسپر
اور کہا کہ اے مردود حکم کرتا ہی تو مجکو چھوڑ دینے ایسے دین راست کا جس دین پر ابراہیم اور موسی تھے اور بہ تحقیق ظاہر ہوئی
مجکو وہ چیز جو مہیا کی ہی اللہ تعالی نے میرے واسطے بڑی نیکی اور بہتری سے پس جب سُنا ابو ثوب نے کلام اُنکا غصے مین
آیا وہ اور حملہ کیا اُنپر اور بڑھایا اپنے نیزے کو اُنکی طرف پس پیش آئے شطا اُسکے سامنے ساتھ دل مضبوط اور قصد روشن
اور تلوار چمکنے والی کے اور سخت لڑائی لڑے وہ دونون اور مقابلہ کیا آپسمین دونون نے اپنے گھوڑون پر اور برابر
مشغول رہے مار دھاڑ سخت مین تین گھڑی تک تا اینکہ بلند ہوا دن اور اوپر آگیا اُن دونون کے غبار اور تیزی پر
ہوا آفتاب اور رنج دیا شطا کو پیاس نے اور جان لیا پروردگار نے یہ حال اُنکا پس چاہا اللہ تعالی نے کہ خوش کرے
دل اپنے بندے شطا کا اور دکھادے اُنکو وہ چیزین کہ جو مہیا کی تھین اُنکے واسطے بزرگیون سے پس کھول دیا اُنکی بینائی
کو پس دیکھا شطا نے اُس گنبد کو جسکو خواب مین دیکھا تھا اور اُس حور کو جسنے اشعار پڑھے تھے اور اُسکے ہاتھ مین ایک
کانسہ جواہر کا بھرا آب کوثر سے تھا اور وہ یہ کہتی تھی یا شطا[۱] ہذا شراب من شربہ ما یسقے ولا یہرم ولا یسیقم ولا یموت ولا
یبلی والساعۃ تقصل الینا پس جب دیکھا شطا نے اس حال کو چلائے وہ اور کہا اللہ اکبر یہ وہی چیز ہی جسکا وعدہ کیا تھا
مجھ سے میرے پروردگار نے اور دکھلایا تھا مجکو میرے خواب مین اور روئے شطا اور جاری ہوے آنسو اُنکے اللہ غالب
اور بزرگ کے خوف سے پس کہا ابی ثوب نے کہ کس سبب سے ہی رونا تمھارا شطا نے کہا کہ مین نے ایسا ایسا کچھ دیکھا ہی
پس ہنسا ابو ثوب اُنکے کلام سے اور حملہ کیا اُنپر اور لڑے وہ دونون بڑی لڑائی پہلے مرتبے سے مگر یہ کہ ابو ثوب نے
سبقت کی شطا پر اور حملہ کیا اُنپر اور مارا اُسنے اپنے چھوٹے نیزے کو اُنکے سینے مین کہ نکلا نیزہ چمکتا ہوا اُنکی پشت سے
پس گر پڑے وہ زمین پر مُردہ ہوکر اور جلد لے گیا اللہ اُنکی روح کو طرف بہشت کے راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا ہامرگ
نے اپنے بیٹے کو مُردہ نہ رہا اُنکو صبر سوائے اسکے کہ حملہ کیا اُنھون نے اور اُنکے ہمراہیون نے ابو ثوب پر دران حالیکہ
لڑنے لگین دونون جماعتین آپسمین اور بلند ہوا شور تا اینکہ ہوگیا دن مثل تاریکی کے کثرت گرد و غبار سے اور واقع ہوئی
ہزیمت ہامرگ کے لشکر پر پس چلے وہ بجانب شہر بناہ دمیاط کے اور امید کی اُنمین دشمن خدا ابو ثوب نے اور گمان
کیا اُسنے کہ مسلمان اُسکے قبضے مین ہین کہ اُسی وقت آئی مسلمانون کے واسطے کشایش اور آئے اُنکی طرف نشان
مسلمین کے اور اُنکے نیچے دلیران موحدین اور پیشرو اُنکے ہلال بن اوس اور صفوان مین ربیعہ تھے اور بلند کیا تھا اُنھون نے

اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود بشیر اور نذیر پر راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا ہامرگ نے کہ آئے مسلمان قوی ہو گیا دل اُنکا اور اُنکے ساتھیون کا اور زیادہ ہوئی خوشی اُنکی اور بڑا حملہ کیا اُنھون نے ابو ثوب اور اُسکے ہمراہیون پر اور کہا اُنھون نے کہ ای دشمنان خدا کے آپہونچے تمھارے لیے راستی اور ایمان کے لوگ اور در آئی بلا کی تم مین ای بندگان صلیبون کے راوی کہتا ہی کہ حملہ کیا ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ نے مع اپنے ہمراہیون کے کافرون پر اور مارا اُن مین شمشیرہاے برّان کو پس جب دیکھا ابو ثوب نے کہ ناگہان در آئے اُسپر عرب نیک متحیر ہو گیا وہ پس اُسی حال مین کہ وہ اپنی حیرانی اور گمراہی مین تھا کہ ملے اُسکو یزید بن عامر پس کہا یزید نے اُس سے کہ ای دشمن خدا اور دشمن اپنی جان کے آیا نہین نصیحت کی تھی مین نے تجکو ساتھ آیات اللہ کے آیا نہین ظاہر ہوئی تھی تجکو حقیقت اللہ کے دین کی اور دیکھین تھین تو نے نشانیان اُسکی اور سُنی تھی تو نے وہ چیز جو لائے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق سے اور یہ معجزات اُنکے ہین پھر جا پڑے یزید اُسپر ساتھ اپنے حملے کے اور قبضہ کر لیا اُسکی زرہ کے گردن بند پر اور کھینچا اور جدا کر لیا اُسکو گھوڑے سے اور گرفتار کر لیا اور لیچلے اُسکو حالت ذلت مین اور پڑ گیا شور اس امر کا کہ ابا ثوب گرفتار ہو گیا پس گردن رکھی اُسکی قوم نے واسطے قضا و قدر کے پس بعض اُنمین سے لڑے تا انیکہ مارے گئے اور بعض اُنمین کے گرفتار ہو گئے اور کچھ بھاگ گئے شکست اُٹھا کر اور گرفتار ہو گیا حاکم ابو مینا اور ابو شقا اور حاکم درنا اور سمینا کا اور غلبہ اور مدد دیا اللہ غالب اور بزرگ نے مسلمانون کو اور خوار کیا مشرکین کو اور آئے مسلمان ہامرگ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور مبارکباد دی بسبب سلامتی اور فتح کے اور تعزیت کی اُنکے بیٹے شطا کی پس کہا ہامرگ نے کہ امید مزدوری اور سلام کی رکھتا ہون مین اُسکے واسطے نزدیک اللہ غالب اور بزرگ کے اور صبر کیا مین نے ساتھ حکم اللہ برتر کے پس کہا اُسنے یزید بن عامر نے کہ بہ تحقیق بہشت مین کچھ ایسے درجے ہین کہ نہین پہونچ سکتے ہین اُن تک مگر صبر کرنے والے اور یہ قول اللہ برتر کا اُسکی کتاب بزرگ مین ہی وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون راوی نے بیان کیا ہی کہ دفن کیا لوگون نے شطا کو اُنھین کپڑون مین جنکو وہ پہنے تھے اور اُن مسلمانون کو بھی دفن کیا جو شہید ہوے تھے اور اُترے مسلمان اپنے خیمون مین باقی دن تک اور رات کاٹی اُنھون نے پس جب صبح ہوئی آئے ہامرگ یزید بن عامر کے خیمے مین اور کہا کہ ای صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھا مین نے رات کے وقت اپنے بیٹے کو خواب مین کہ وہ اُس گنبد مین جسکو اُنھون نے خواب مین دیکھا تھا اور ایک حور اُنکے سامنے ہی پس کہا مین نے کہ ای میرے بیٹے اللہ تعالی نے تمھارے ساتھ کیا معاملہ کیا اُنھون نے کہا قبول کیا مجکو اللہ تعالی نے اچھی طرح سے اور بخشش کی مجھ پر ساتھ بشارت اور عطیہ بے مثل کے اور اُتارا مجکو جوار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین راوی نے بیان کیا کہ شہید ہوے شطا شب نصف شعبان کو پس کہا اللہ تعالی نے اُس رات کو بطور موسم کے

پس نہین باقی رہا کوئی مسلمان اُس رات مین مگر یہ کہ زیارت کی اُنکی قبر کی راوی کہتا ہی کہ سامنے اپنے بُلایا ہلال بن اوس نے اباثوب کو اور عرض کیا اُسپر اسلام کو پس مسلمان ہو گیا وہ اور اسی طرح سب قیدیون کو بُلا کر اسلام عرض کیا اُنپر پس جسنے اسلام قبول کیا بزرگداشت کی اُسکی اور دعا دی اُسکو اور جسنے انکار کیا مسلمان ہونے سے ٹھہرایا اُسکو ادائے جزیہ پر سال آیندہ سے پس داخل ہوے سب لوگ بہ سواری کشتیون کے تنیس مین اور جامع مسجد بنایا اُنکے کنیسون کو اور سب جزیرون مین ایسا ہی کچھ کیا اور نکالا ابوثوب نے اپنے اور اپنے قوم کے مال سے خمس کو اور بھیجا اُسکو طرف سردار مسلمین عمرو بن العاص کے مع مال اُن لوگون کے جو مارے گئے حالت کفر مین راوی کہتا ہی کہ اُترے ہلال بن اوس ایک سُرخ ٹیلے پر جو باہر جزیرہ تنیس کے تھا بعد اُسکے کہ فراغت پائی اُنھون نے اور جزیرون اور وہان کے لوگون سے پس جب اُترے ہلال بن اوس مع اپنے لشکر کے سُرخ ٹیلے پر ہامرگ نے کہا کہ ای سردار بے ڈر ہو گئے ہم ہر طرف سے لیکن ایک جگہ سے ہمکو خوف باقی رہا ہی پس کہا ہلال بن اوس نے کہ مین نہین جانتا ہون کہ باقی رہا ہو تمھارے واسطے کوئی دشمن جسکی طرف سے تم لوگ ڈرتے ہو لوگون نے کہا سچ ہی وہ لوگ قلعہ مدینہ کے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ تھا اُنکے قریب مین گذرگاہ تنیس پر قریب پورب اُسکے ایک قلعہ اور حاکم وہانکا صامت بن مرہ تھا آل مرداس سے پس جب ہلال بن اوس نے یہ حال سُنا روانہ ہوے اُسکی طرف بہ جمعیت تمام عرب ہمراہی اپنے اور لوگ اُس ضرمین کے اور قصد کیا قلعہ کے محاصرہ کا پس قریب اور سامنے آکر دیکھا صامت بن مرہ نے مسلمانون کو کہ اُترے ہین وہ قلعہ پر اور ارادہ اُسکے محاصرہ کا رکھتے ہین پس متوجہ ہوا وہ اپنے ساتھیون کیطرف اور حکم کیا اُنکو تیر چلانے کا مسلمانون پر اور اُس قلعہ مین ایکہزار تیر انداز تھے پس چلایا اُنھون نے ایکہزار تیر ایک ہی ساتھ پس نام رکھا عرب نے اس قلعہ کا الف رمی اور ٹھہرے رہے ہلال بن اوس اُسپر بحالت محاصرہ کے بیس دن تک مگر نہ قادر ہو سکے اُسپر پس کہلا بھیجا اُنھون نے عمرو بن العاص کے پاس اور کمک طلب کی اُنسے پس روانہ کیا عمرو بن العاص نے اُنکی طرف مقداد بن اسود الکندی کو بجمعیت پانچسو سوار عرب اور تین ہزار اُن قبطیون کے جو مسلمان ہوے تھے پس جب آئی کمک ساتھ مقداد کے اور اُترے وہ قلعہ پر اور ارادہ کیا اُنھون نے محاصرہ قلعہ اور لڑائی کا وہان کے لوگون سے اور دیکھا صامت بن مرہ نے اُن لوگون کے اُترنے اور اُنکی کوشش کو جانا اُسنے کہ اب کوئی مددگار اور کمک کرنیوالا اُسکا باقی نہین ہی پس اُس حال مین مصالحہ کیا اُسنے مقداد سے چار ہزار دینار اور چارسو اونٹنی اور ایکہزار بکری اور اس بات پر کہ مہلت دیوین اُسکو سال کے پورے ہونے تک پس اگر چاہے وہ تو اسلام قبول کرے ورنہ کوچ کر جاوے مع اپنے لڑکے بالون اور مال کے اور سپرد کر دیوے قلعہ کو پس منظور کیا اُس کو مقداد نے اور مصالحہ کیا اُس سے اور لیا اُس سے وہ چیز جسپر مصالحہ کیا اُسنے اور بھیجا مقداد نے مال کو پاس عمرو بن العاص کے اور کوچ کیا مقداد اور ہلال بن اوس نے ساتھ لشکر کے اور اُترے وہ بلقارہ پر اور تھا وہان ایک شخص عرب منتصرہ سے جسکا نام باقرین تھا پس مسلمان ہوا وہ مع اُن لوگون کے جو اُسکے نزدیک تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ کوچ کیا مسلمانون نے

ف ۱ کذا فی نسخہ قلعہ بشنہ اور بقصار بھور صحیح سے ۱۲

ف ۲ کذا فی نسخہ قلعہ قرشیہ اور اردہ اور عرش کا بقول راقم صحیح سے ۱۲

بجانب قصر مشیدہ کے اور اُسکو بھی صلح سے فتح کیا اور کوچ کیا اُنھون نے طرف دروازہ کے اور اُترے اُسپر پس مصالحہ کیا
وہان کے لوگون نے جس چیز پر کہ متفق ہوے وہ سب اور کوچ کیا مسلمانون نے بجانب عریش کے پس اُسکو بھی صلح سے
فتح کیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے بلاد شام کو ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد
بن الولید اور تمام صحابہؓ کے ہاتھون پر اور فتح کیا اللہ تعالی نے بلاد مصر اور اسکندریہ اور دمیاط اور اُن دونون کے
شہرون اور جزائر کو عمرو بن العاص اور خالد بن الولید اور عبد اللہ یوقنا اور اُنکے یگانون اور ہمراہیون کے ہاتھون
پر اور یہ معاملہ آخر سنہ سولہ ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین واقع ہوا اور خلافت حضرت عمرؓ بن الخطاب
رضی اللہ عنہ مین ساڑھے چار برس گذرے تھے تو لکھا عمرو بن العاص نے امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کو ایک
خط مشتمل بر خوشخبری فتح اور اُس چیز کے جو پوری کی اللہ تعالے نے مسلمانون پر مدد اور مال اور فتح سے اور
روانہ کیا خط کو پس جب پہونچا خط خلیفہ عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور پڑھا اُنھون نے اُسکو بہت حمد
اور ثنا کی خدا ے برتر کی اور شکر کیا اُسکا غالب ہونے مسلمانون اور ہلاکی مشرکین پر پھر عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ
عنہ نے لکھا ابو عبیدہ بن الجراح کو حکم بھیجنے فوجون کا بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے پس جب پہونچا خط
ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو کھولا اور پڑھا اُنھون نے خط کو اور جب سمجھے وہ اُسکے مطلب کو فرمانبرداری کی اُنھون نے
حکم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی اور روانہ کیا لشکرون کو بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ ترجمۂ کتاب صداقت قباب جامع غزوات صحابۂ کرام فتوح الشام عن مرویات علامہ
واقدی علیہ الرحمۃ مترجمۂ عالم بنیل فاضل جلیل الحبر الاعظم والشہیر المعظم مولوی سید عنایت حسین ابن مولوی نواز حسین
ابن مولوی عبد الجامع سید نپوری ۔ وترجمۂ فتوح المصر مترجمہ واقف اسرار فروع واصول آئینۂ حقیقت نمای منقول
ومعقول مولوی سید مہدی حسین النقوی المدارسی السید نپوری ابن منشی محمد حسین برادر سید عنایت حسین صاحب
موصوف بخیر وخوبی تمام ہوا اور مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین بہ ایما ورائے بہادر منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع
وباہتمام بابو منوہر لال صاحب سپرنٹنڈنٹ مطبع بماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۴ھ مطابق ماہ فروری سنہ ۱۹۱۶ء بحسن خوبی
طبع ہوا

فہرست کتاب غزوۂ عرب ترجمۂ فتوح عجم

خلاصۂ مطالب	صفحہ
ذکر دیار بکر و ارض ربیعہ	۳
ذکر فتح قرقیسا	۱۷
ذکر فتح ماکسین و شمسانیہ وغیرہ۔	۳۲
ذکر فتوح قلعہ ماروین۔	۳۳
ذکر فتوح رہا و حران۔	۴۹
ذکر فتوح قلعہ راس العین	۵۲
ذکر فتوح دارا و بیرجا دیاعما۔	۸۴
ذکر فتح میافارقین و آمد۔	۸۶
بقیہ ذکر بلد آمد	۹۸
ذکر فتوح یمانیہ و جبل جودی۔	۱۰۱
ذکر فتح حصن لغوب۔	۱۰۶
ذکر فتح طنز و یمہر و سُعَرد۔	۱۱۲
ذکر فتح یدلیس و ارزن و مضافات	۱۱۴
ذکر فتح ارمینیہ و اخلاط و قف و انظر	۱۱۷
ذکر فتح ارزن و سُعرد و جبل ماردن	۱۲۶
ذکر فتوح اسماعیلیات۔	۱۲۷
ذکر فتوح العراق	۱۲۹
ذکر فتوح خورنق و قتل نعمان بن المنذر	۱۳۱

خلاصۂ مطالب	صفحہ
و فتح حیرہ و قادسیہ	
ذکر فتح نہمشیر۔	۱۴۵
ذکر فتح ایوان کسریٰ اور در آنا مسلمانون کا	۱۵۲
درون دجلہ اور فتح کرنا شہر اسپانیر جو اُس پار دجلہ کے تھا۔	
ذکر فتح شہر نشاور یہ کہ یہ اخیر فتوح عجم و عراق ہی۔	۱۶۸
ذکر فتوح بلاد بہنسا و اہنا س اور اُسکے اعمال و مضافات کا اور فضائل اُسکے جنابات یعنے صحرا اور عرصات کے۔	۱۷۴
ذکر نکلنا عیسیٰ علیہ السلام کا مصر سے اور اقامت پذیر ہونا زمین بہنسا میں۔	۱۷۷
ذکر فتح بہنسا اور اُسکے فضائل کا اور بیان ہی اُن واقعات کا جو وہان صحابہ رضی اللہ عنہم کے نسبت پیش آئے۔	۱۸۲
ذکر فتوح قلعہ بہنسا اور اُسپر نزول صحابہؓ کا اور قتل کرنا بطریق کو	۲۵۹
خاتمہ کتاب از طرف مترجم	۳۱۴
خاتمۃ الطبع۔	۳۱۵

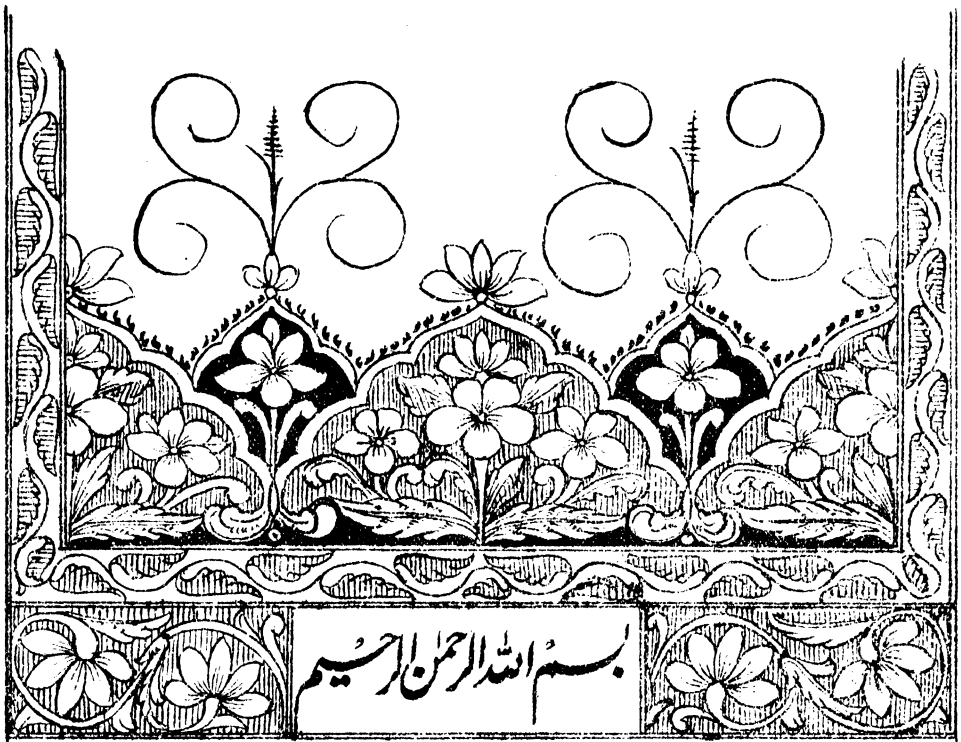
تمت

عجب خلاق کون و مکان فضل خالق زمین و زمان جل شانہ

عروج اسلام

ترجمہ اردو

مطبع نامی گرامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں بہ طبع ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس وثناے خداوند عالم اگر ذرات بحر و بر کو نجوم ہفت آسمان سے ضرب دیجیے تو حاصل ضرب سے بمراتب فزون ہے
اور نعت ومدح سرور انبیا اگر دوات بحر قلزم سے بقلم اشجار کوہ دہامون کے املا کیجیے تو بمدارج زیادہ تر ہونگے
اسیطرح زبان قاصر ہے اوصاف مین آل مصطفےٰ واصحاب باصفا کے جنھون نے بھالون کی سوکھی لکڑیون سے
پھل کھائے اور کھلائے اور اُنکے کلک خشک تیرمین ایسے تیز پر تھے کہ شاہین پروازی سے مرغ دل شکار
کرتے تھے اپنی تیغ آبدار کے وہ وہ جوہر دکھاے کہ بڑے بڑے شناوران بحر شجاعت کو تلوار کے گھاٹ اُتار کر
اقلیم روم وعجم قبضے مین لائے خم شمشیر چشمک ابرق ہلال دور سپر رشک بدر جمال اُن کی کمان تیر سے انگشت نما
بسوے قوس سپہر اور لب سوفار سے گویا ہے قدرت خالق بحر وبر سلام اللہ علیہم الی یوم البعث والنشور اما بعد راقم
ساکن شہر خموشان بشارت علی خان بن علی مردان خان بن مردان علی خان اسکنہما اللہ وایانا الجنان التماس کرتا ہے
بعالی خدمات ارباب عزوشان کے کہ بعد ختم کتاب مغازی الصادقہ ترجمہ مغازی الرسول کے حسب ارشاد عالیجناب
معلے القاب منشی **نولکشور صاحب** مالک مطبع اودہ اخبار خورشید اشتہار دامت حشمتہ ما اتصل اللیل والنہار
ترجمہ فتوح عجم کا متن عربی سے بنام نہاد غزوۂ عرب کے کیا کہ اعداد حروف مسمی سے تاریخ تالیف کی سال یکہزار
دو ویست و نود نکلتی ہی صاحبان سیر خوش سیر سے داد خواہ ہون کہ سادہ بیانی اور محاورہ زبانی کو بچشم انصاف
ملاحظہ فرماوین اور از راہ قدردانی کے خطاے انسانی سے معاف رکھین اور واضح رہے کہ تمام دفاتر تواریخ مین سے

جو لطف سیر اس دفتر مین ہی وہ کسی کتاب مین نہین خصوص واقعات اقالیم فارس مین کیسے کیسے نوازل ممالک روم پر گذرے اور کیا کیا زوال مُلک عجم پر آیا جو نہایت عبرت آگین وہم بصیرت افروز وحسرت گزین ہین جیسا کہ اسکے حسب حال شاعر نے کہا ہے **بیت** از نقش ونگار در ودیوار شکستہ ✤ آثار پدید است صنادید عجم را ✤ اب مین آغاز کرتا ہون وقائع بدائع روزگار بتوفیق خداوند کردگار

ذکر فتوح دیار بکر وارض ربیعہ

روایت ہے معز الجونی سے اور دوسرے طریق سے مروی ہی ابن عمیر التمیمی سے طریق عدنان بن یحیی الکارنی سے وہ ناقل ہی مہلب اور طلحہ سے یہ سب بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ جب حق سبحانہ وتعالی نے ملک شام پر فتح دی ہاتھ سے ابوعبیدہ عامر بن الجراح اور ہاتھ سے خالد بن الولید کے اور ملک مصر پر فیروزی بخشی نام سے عمرو بن العاص ابن وائل السہمی کے تو اس وقت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے ابوعبیدہ کو اس مضمون سے نامہ لکھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ عُمَرَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلٰی عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ سَلَامٌ عَلَیْکَ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰہَ اِلَیْکَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ الخ یعنے بندۂ خدا امیر المومنین عمر کی جانب سے عامر بن الجراح پر سلام ہو اور تم آگاہ ہو کہ مین حمد وثنا اس خدا کی کرتا ہون جسکے سوا کوئی معبود لائق بندگی کے نہین ہے اور درود بھیجتا ہون اُسکے نبی پر کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین وبعد ازان واضح ہو کہ تمنے قتل کفار مین تہ دل سے کوشش کی اور اپنی جان لڑائی اور رضاے خدا مین بڑی سرگرمی اور عرق ریزی کی اور تمنے پیش خدا اپنے ایسے اچھے کامون کو پیشکش بھیجا جو کہ روز پیشی تمھارے یعنی قیامت مین وہ تمھارے پیش آوینگے اور تمنے کسی جنگ مین کسی روز کسی پیش آنے والے مرد مبارز کو نہین دیکھا کہ وہ تمھارے ادائے فرض سے تم سے زیادہ ہو یعنے جو تم پر فرض تھا جیسا تم نے اُس کو ادا کیا تمنے تم سے زیادہ کسی جنگ آور کو کسی معرکہ مین نہین دیکھا اور تمنے اپنے نبی کی سنت کو خوب قائم کیا اور راہ خدا مین جو حق جہاد وکوشش چاہیے تم اُسکو بخوبی بجالاے حق سبحانہ وتعالی ہم سے اور تم سے اِن کامون کو قبول کرے اور ہماری وتمھاری مغفرت وآمرزش فرماوے غرضکہ جسوقت یہ نامہ ہمارا تمھارے مطالعہ مین در آوے تو فوراً سامان جنگ کا واسطے عیاض بن غنم الاشعری کے مہیا کردو اور لشکر اُسکے ہمراہ کرکے طرف سرزمین ربیعہ اور دیار بکر کے روانہ کرو تو مجکو حق تعالی سے امید ہی کہ وہ اِن بلاد پر اُسکے ہاتھ سے فتح وظفر دیگا اور اس کو خوب فہمایش کردو کہ امور ناشایستہ مین خوف خدا رکھے اور جہاد وکوشش باطاعت خدا بجالاوے اور امور جہاد مین کچھ تاخیر وتراخی نہ کرے اور سیرت مومنین مجاہدین کی تبعیت کرے اور حق تعالی نے سید المرسلین صلعم کو جس کام پر مامور کیا ہے اور انپر نازل کیا ہی کہ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ یعنے اے نبی تو جہاد وقتال کر کفار اور منافقین سے تو اس امر کی اتباع کرے یعنے اس بات کو ملحوظ خاطر رکھے باقی سلام

تم پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمۃ اللہ اور برکات خدا تم سب پر و بعد ازان ایک دوسرا نامہ بطور سند بنام عیاض بن غنم لکھا کہ ہم نے تم کو ولایت یعنی حکومت و سرداری دی تم ارض بیعۂ فارس اور دیار بکر کو روانہ ہو **راوی** کہتا ہی کہ یہ نامہ بدست ساعدۃ بن القیس المرادی کے ابلاغ کیا اور سامان اُسکے زاد و راحلہ کا بیت المال سے کر دیا اور حکم کیا کہ جلد جا پھر وہ روانہ ہوا تا آنکہ مقام طبریہ مین ابو عبیدہ کے پاس پہونچا اور نامہ امیر المومنین عمرؓ کا پیش کیا اور دوسرا نامہ عیاض بن غنم الاشعری کو حوالہ کیا جب ابو عبیدہ نے نامہ پڑھا تو کہا اطاعت خدا و امتثال امر امیر المومنینؓ بسر و چشم قبول ہی اور عیاض کو جہاد پر جانے کی مبارکبادی دی اور آٹھ ہزار آدمی کی جمعیت اُنکی ہمراہی کیلیے تیار کر دی اُن مین دو ہزار صحابی تھے از انجملہ خالد بن الولید تھے اور نعمان بن المنذر و ضرار ابن الازور و ابن سابق اور ضمرہ بن شجصل اور عمرو ابن ربیعہ و ذو الانمار بن قیس اور حکم بن ہشام اور سہیل بن خلف اور طلحا اور عامر بن بہلم و مقداد بن الاسود اور عمار بن یاسر اور عبد اللہ بن یوقنا اور یہ لوگ سب پاس ابو عبیدہ کے بعد فتح مصر شہر شوال ۲۶ سنہ بست و ششم ہجری مین آئے تھے چنانچہ عیاض بن غنم مقام طبریہ سے بجمعیت آٹھ ہزار مردم طرف جزیرہ کے روانہ ہوے اور مقدمۃ الجیش یعنے سرخیل سہیل بن عدی تھے پس یہ لوگ برابر چلے گئے یہان تک کہ مقام بالس مین جا اترے اور یہ وہ مقام ہی کہ خالد نے اُسکو بصلح فتح کیا تھا وہان لشکر کا تو مقام ہوا اور سہیل بن عدی طرف رقہ کے روانہ ہوے جب وہان پہونچے تو اُسکے قلعہ کے قریب خیمے کیے اور اس قلعہ کا مالک ایک بطریق یعنے رئیس نصاریٰ تھا اور اس کا نام یوحنا تھا اور وہ صاحب اس العین کا تھا یعنی بادشاہ نصاریٰ کی طرف سے وہان کا حاکم تھا وہ آمادہ و مستعد بجنگ ہوا اور سامان قلعہ جمع کر لیا پھر جب اہل رقہ نے دیکھا کہ حاکم اُنکا تیاری اسباب جنگ و فراہمی سامان قلعہ مین مصروف ہی تو اُسوقت ایک دوسرے کے پاس مشورے کیواسطے گئے اور پھر سب جمع ہو کر بطریق کے پاس حاضر ہوے اور کہنے لگے آپ کا کیا ارادہ ہی یعنی یہ ارادہ خوب نہین ہے کہ تم درمیان الہشام اور اہل عراق کے ہو یعنے یہ سب تابع اسلام ہین ان قومونکے مقابلہ مین تم مقام و مقاومت نہ کر سکوگے یعنے اُنکے سامنے ٹھہر نہ سکوگے **راوی** کہتا ہی پھر سب اہل رقہ باہم مشورہ کر کے پاس عیاض بن غنم مالک حبش کے بمقام بالس روانہ ہوے اور صلح کی درخواست کی تب عیاض نے اُن سے مصالحہ قبول کر کے سہیل بن عدی کو علم بھیجا کہ اُنسے جس امر پر اتفاق ہو مصالحہ کر لو و بعد ازان خود عیاض نے بھی مقام بالس سے طرف رقۃ البیضا کے کوچ کیا اور آئے چنانچہ اسی باب مین سہیل بن عدی نے یہ اشعار پڑھے

اَخَذْنَا الرَّقَّةَ الْبَيْضَاءَ لَمَّا	رَاَيْنَا الشَّهْبَ لَوَّحَ بِالتِّلَالِ
سَنَقْصِدُ رَاْسَ عَيْنٍ اِذْ رَاَيْنَا	غَدَاةَ حَمَلْتُمْ مَعَ جَيْشِ الضَّلَالِ
فَنَحْنُ اُولُو الْبَقِيَّةِ وَالْمَعَالِيْ	وَنَحْنُ الصَّابِرُوْنَ لِكُلِّ حَالِ
اِلٰى رَبِّ السَّمَاءِ دَنَا عُلُوًّا	وَخَاطَبَهٗ شَفَاهًا بِالْمَقَالِ

وَمَا دَفَنَّا الْفُرَاةَ عَدَاةَ سِرْنَا	بِجُوْدِ الْخَيْلِ فِلَّ اَسِنَّةِ الطِّوَالِ
وَاَزْعَجْنَا الْجَزِيْرَةَ بَعْدَ خَفْضٍ	وَقَدْ كَانَتْ تَخُوْضُ الْاَوْحَالِ
وَقَصَدْنَا سُهَيْلَ اَمَامَ جَيْشٍ	وَنَقْتُلُ فِي الْبِطَارِقَةِ لَا نُبَالِيْ
صَحَابَةُ اَحْمَدٍ خَيْرُ الْمَوَالِيْ	دُقِيَ الْعُلْيَا وَالرُّتَبِ الْعَوَالِيْ

یعنے ہم فرات کو پہونچے جس روز ہم نے کوچ کیا اور ہمارے

ہمراہ جید اور تیز رو گھوڑے ہین اور نیزہ ہاے دراز بلند پھر ہمنے رقۃ البیضا کو جالیا جسوقت ہمنے تار و نکو چمکتے ہوے
ٹیلو پر دیکھا تھا یعنے ہنگام شام اسوقت تنگی و ضغطہ مین پڑگیا جزیرہ باوجود وسعت عیش کے اور حال یہ کہ وہ جزیرہ
خوف زوال و تباہی کا رکھتا تھا قریب تھا کہ ہم قصد راس العین کا کرتے اسلیے کہ کل صبح کو اُسنے یعنے اسکے بطریق
نے ہمراہ اپنی فوج گمراہ کے ہمپر ارادہ حملے کا کیا تھا اور سہیل جو پیشوا لشکر راست رو کا ہی ارادہ رکھتا تھا کہ سرداران
نصاراے کو بیدریغ تہ تیغ کرے اور ہم لوگ اہل فضائل آبائی اور صاحب درجات عالیہ ہین اور ہم لوگ ہر حال مین صابر و
شاکر ہین اصحاب محمد بہترین یاران و دوست داران بلند ہونیوالے مدارج برتری اور مراتب بزرگی کے ہین اور وہ
محمدؐ وہ ہی جو علو مرتبت سے مقرب پروردگار ارض و سما کا اور حق تعالی نے اس سے خطاب کرکے زبانی کلام کیا اور **واقدی**
رحمہ اللہ نے کہا جب رقۃ البیضا بطریق صلح کے فتح ہوا تب عیاض ابن غنم نے وہان سے بقصد راس العین کے
کوچ کی تیاری کی اور ان روزون مالک جزیرہ کا بادشاہان روم مین سے ایک بادشاہ تھا جس کا نام شہریاض
بن فرنیون تھا اور جمعیت اسکے لشکر کی لاکھ آدمی کی تھی اور اُسکی عملداری مین تحت حکومت اسکے نصاراے عرب
سے ہمراہ سلطان بن سارتیہ الشعلبی و ہبیرہ کے تیس ہزار جوان تھے چنانچہ جس وقت جزیرہ والون کی اخبار فتح رقہ کی
پہونچی اور یہ بھی خبران کو پہونچی کہ اہل اسلام ہمراہ عیاض بن غنم اور خالد اور مقداد کے انپر قصد آنیکا رکھتے ہین تو وہ
لوگ شہریاض بادشاہ کے پاس راس العین مین حاضر ہوے اور کہنے لگے اے بادشاہ ہوشیار رہو بہ تحقیق کہ اصحاب محمد
ہمارے دیار مین آگئے ہین اور ہماری طرف اُن کا قصد ہی اور مطلب اُس قوم کا یہ ہی کہ ہم اُنکے دین مین داخل ہون پس
لازم ہی اے بادشاہ کہ آپ اپنے خیمے باہر نکالیے یعنے کوچ کیجیے اور فوج کشی کیجیے اور اُن سے بمقابلہ پیش آیئے تاہم
ہم کو نفع ہو خواہ ضرر غرضکہ بادشاہ نے اس امر کو قبول کیا اور کہا مجکو سواے اس بات کے کوئی اندیشہ نہین ہے کہ تم
لوگ بھاگ جاوگے تب اُنھون نے اپنے عیال خواہ خدم و اموال کو رہاین مین یعنی گروہ مین دیا یعنے اوّل دیا
آخر بادشاہ نے اُن سے عہد واثق لیکر اسباب قلعہ درست کرنا شروع کیا اور خزانہ و مال خزانہ سے نکالکر تنخواہ سپاہ
کی تقسیم کی اور قلعہ مین محفوظ رکھا اور قلعہ کی دیوارون پر نگہبان اور دیدبان مقرر کیے اور قلعہ کی خندقون کو گہرا اور چوڑا
کھدوایا اور حکمنامے بطلب کمک بطرف بلاد جبلیین و کفر توثا و دارا و مارورین و رہا و تل مزربت و حسن و موزر کے بلاد کو
کیے و بانتظار عیاض بن غنم کے بجاے خود قائم و قیام پذیر رہے **عبدالله** بن اسحٰق بن اسحٰق بن عبدالله بن
اسحاق ابن اموی و یزید بن ابی حبیب کے راشد مولی یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہی کہ جسوقت عیاض
بن غنم نے بقصد راس العین براے جنگ شہریاض بادشاہ کے عزم کوچ کا کیا تو قبل از روانگی کے شعث بن عویم
اور عبدالله بن غسان کو طرف دو قلعون کے جو بنام ربا اور زلوبیا کے مشہور ہین روانہ کرنیکے اُسوقت عبدالله
یوقنا نے عیاض بن غنم سے کہا کہ سن اے امیر یہ دونون قلعے جن کا تو نے ذکر کیا یہ دونون قلعہ بہت بلند و استوار ہین

ایک بطرف شرق واقع ہی اور دوسرا بسمت غرب اور یہ دونون ایک زمانہ مین یعنی جب مین اسلام سے مشرف تھا میرے تحت حکومت تھے اور اُس کا حاکم میری جانب سے میرے چچا کا ایک بیٹا تھا جس کا نام اشفکیاس بن ماریہ ہی اور ماریہ اُسکی مان کا نام ہی وہ ان قلعونپر قابض و متصرف تھا پھر مین نے اپنی دختر سے اُسکا ازدواج کردیا تھا چنانچہ اس دختر نے قلعہ شرقی کو جو جانب فرات ہی اپنے مہر مین لے لیا ہی پس میری رائے مین یہ آتا ہی کہ تم مجکو حکم کرو تا ان دونون قلعونپر پہلے مین جاؤن یہان تک کہ قلعہ غربیہ مین داخل ہون اگر اسکو مین فتح کرون گا تو دوسرا بھی میرے قبضے مین آجاوے گا عیاض نے کہا اے عبداللہ تیری رائے بہت نیک و صائب ہی تو اسلام اور اہل اسلام کا خیرخواہ ہے حق تعالی تجھکو جزاے خیر عطا کرے بہتر ان جزاؤن سے کہ اپنے اولیا اور دوستدارون کو دیتا ہی تو ہی روانہ ہو خدا تجکو برکت بخشے اور تیری مدد کرے پھر جب کہ وہان تجکو تین دن کا توقف ہوگا تو مین تیرے پاس شعث اور عبداللہ اور اُنکے ہمراہیون کو مسلمانون کو کمک روانہ کرون گا کہ بعد فتح انشاء اللہ تعالی تم سب میرے پاس حاضر آؤ گے تب یوقنا نے کہا ہم خدا ہی سے مدد طلب کرتے ہین اور اُسی پر توکل و تکیہ رکھتے ہین بعد ازان اُسنے اپنی جماعت کے صنادید سرداروں مین سے سو سردار اپنے ہمراہ لیے اور سوا اسکے کہ گھوڑون مین سے ایک گھوڑا کوتل ہمراہ لیا اور کچھ سامان گرانبار اپنے ساتھ نہین رکھا اور عیاض بن غنم کو بالس مین چھوڑا اور اول شب سے کوچ کیا تمام رات چلے گئے اور قبل فجر جب سحر تھا تو خانوقہ کی چڑھائی پر بلند ہوے وہان قوم ارمن سے ایکہزار آدمی نظر آئے کہ وہ وہان تامی اپنے ساز و سامان سے مقام رکھتے تھے پھر جب یوقنا اور اُسکے ہمراہی اُس قوم کے سامنے آئے اور آپس مین رومی باتین کرنیلگے تو اُس قوم یعنے ارمنیون کو اُنسے انس ہوا اور اُنکی احوال پرسی کی تب یوقنا کے ہمراہیون نے جواب دیا کہ یہ بطریق معظم یعنے یہ اعظم رئیس نصاریٰ یوقنا ہی صاحب و حاکم حلب کا کہ عرب سے گریز کرکے برائے نصرت صاحب اس قلعہ کے آیا ہی جب قوم ارمن نے یہ خبر سنی تو بہت خوش ہوے اور وہ سب یوقنا کے آگے جھکے اور اُنمین جو افسر تھا اُسنے ایک چالاک سوار کو روانہ کیا اور اسکو حکم کیا کہ بہت جلد پہونچکر اشفکیاس کو خوشخبری دے کہ یوقنا عرب سے گریز کرکے تیرے پاس آیا ہی اور اذن ملاقات کا طلب کرتا ہی چنانچہ وہ سوار گیا اور اشفکیاس کو خبر کی اشفکیاس نے اس فکر مین سر جھکایا و بعد از تامل اپنے وزیر سے کلام کیا کہ قسم ہی مسیح و انجیل کی آیا اس شخص کا خالی اس سے نہین ہی کہ کوئی مفسدہ ہمپر پیدا کرے اور ان دونون قلعونکو ہم سے انتزاع کرے جیسا کہ اُسنے طرابلس اور صوبہ کے باب مین کیا ہی اور مین اس سے امین و مطمئن نہین ہون پس اے وزیر اس امر مین تیری کیا راے ہی اور راوی ابن اسحاق نے کہا کہ مجکو یہ روایت پہونچی ہی کہ وزیر اہل قرقیسیا مین سے تھا یعنے جملہ کاہنان توریت و انجیل کے تھا اور دانا اے فن آداب اور مرد عاقل وزیرک تھا اور ان لوگون مین سے جو ناظرین کتب سابقہ یعنے صحف انبیاے اور ماہرین اخبار ماضیہ یعنی تواریخ پیشینہ کے تھے اور ملاحم و اینال یعنے فتن و وقائع جنگ اینال پیغامبر اسکی نظر سے گذرے تھے اور زمان بعثت نبی صلعم سے وہ ساکن دیر مرقیا کا تھا جو

مابین اشر وحلب کے واقع ہی پس اس دیر مین مدت دراز سے مشغول بعبادت تھا یہان تک کہ ذکر اسکا درمیان اہل دین نصرانیہ کے مشتہر ہوا بعد ازان روم کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ اس شخص کے پاس اجملہ جوافر حمار مسیح یعنے سمہاے عیسی علیہ السلام سے ایک حمار یعنے ایک سم ہی تو اہل روم اسکے لینے نذرین اور صدقات لانے لگے اور اس بات کا چرچا پھیلا اور وہ دیر بنام دیر حمار مشہور ہوا اور ایسا ہوا کہ وہ دیرانی یعنے یہی وزیر انھین دنون مین ایک روز اپنے دیر سے طرف مزرعہ کے نکلا اور مزرعہ وہین قریب تھا ناگاہ ایک شخص جانب بیابان سے طے مراحل کرتا ہوا نظر آیا کہ وہ اپنے ناقے پر سوار تھا اور اُسوقت گرمی اور دھوپ کی شدت تھی تو وہ شخص دیوار دیر کے سایہ مین ٹھہر گیا اور اپنے ناقے کو بٹھا کر اتر پڑا اور ناقے کو عقال کیا یعنے چھاند دیا اور خود اسی سایہ مین سو رہا اور راہب یعنے وہ دیرانی اسکو دیکھ رہا تھا پھر جبکہ وہ شخص اپنے خواب مین غرق یعنے اپنی نیند مین خوب غافل ہوگیا تو اس راہب کے کھیت سے ایک سانپ نکلا اور اسکے منہ مین ایک گلدستہ شگوفہ نرگس سے تھا چنانچہ وہ سانپ اُس شخص کے پاس آکر وہ گلدستہ شگوفہ اسکو سنگھانے لگا تا آنکہ وہ شخص بیدار ہوا اور راہب یہ حال دیکھ رہا تھا آخر جب وہ شخص ہوش مین آیا تو راہب اسکے قریب گیا اور پوچھا تو کس قوم سے ہی اُسنے کہا مین عرب سے ہون تب راہب نے کہا خیر مجکو یہ تو معلوم ہوا پر مین تجھ سے یہ سوال کرتا ہون کہ تو کس دین پر ہے اُسنے کہا دین میرا اسلام ہے جو دین سارے انبیا علیہم السلام کا تھا اور وہ سب اسی دین اسلام پر تھے راہب نے کہا شاید تو اُس شخص کے دین پر ہے جو بالفعل زمین حجاز مین ظاہر ہوا ہے اُسنے کہا ہان اسی کے دین پر ہون **راوی ابن اسحاق** نے کہا وہ شخص بدوی ورقہ بن الصامت النزلی خواہر زادہ رواحہ الانصاری کا تھا اور صحابی رسول خدا صلعم کا تھا اور غزوہ تبوک اور غزوہ سلاسل مین حاضر تھا اور صاحب فن ادب اور دانشمند و مرد شاعر تھا تکلم اُسکا بدون سجع کے نہ ہوتا تھا یعنے ہر کلام اسکا مسجع موزون ہوتا تھا اور ابو عبیدہ نے جسوقت لوگ حصار قلعہ حلب مین تھے تو ورقہ بن الصامت کو طرف صاحب رقہ البیضا کے روانہ کیا تھا کہ وہ اسکو دعوت اسلام یعنے قبول اسلام پر اسکو طلب کرے چنانچہ وہ راہب کہ نام اسکا شوجون بن کربان تھا کہنے لگا کہ مین نے سنا ہی تم لوگ کہتے ہو کہ حق سبحانہ تعالی نے کسی مخلوق کو معظم تر و رحیم تر محمد سے خلق نہین کیا ہی اور ورائے اُنکے تم نے آدم و نوح و ابراہیم و اسحاق و یعقوب و اسباط یعنے آل یعقوب و موسی و داؤد و سلیمان و عیسی سارے انبیا کو ترک کردیا تو مین چاہتا ہون کہ حقیقت اور وجہ اس امر کی مجھ سے تو بیان کرو ورقہ بن صامت نے کہا جو کچھ مین کہتا ہون اُسکو سُن اور فضول باتون کے درپے نہ ہو کیا تجکو معلوم نہین کہ جب عالم ملائکہ طرف موقف بیت المعمور کے گئے اور جمع ہوے تو وہان درمیان اُنکے تصرفات اُمور مین جدال و قیل و قال واقع ہوئی چنانچہ کروبین نے روحانین پر اور مسبحین نے مقربین پر تفاخر کیا اور ابلیس نے بھی اپنی سپر عبادت سے مزاحمت و مقابلہ کیا یعنے اپنی کثرت عبادت کو پیش کیا اور بناے استوار ریاضت سے سبقت لے گیا اور کہنے لگا کہ مین شعلہ آتش سے پیدا ہون جو عبادت

عزیز ابجار مین کامل العیار رہے اور تم لوگ میرے طول قیام کو جو مین قدمون ہمت پر ہزار برس تک کھڑا رہا ہون اور میرے وفور تعبد یعنے خدا پرستی کو جو مین نے آسمانونکے اطراف وجوانب اور اُسکے فضیلون اور سطح زمین اور زمیج کنارون اور پہاڑون مین کیا ہی کہان پہونچسکتے ہو تب جبرئیل علیہ السلام اُس سے باعتراض پیش آئے اور معرفت حقایق مین اُسکا امتحان کیا اور اسکے علم کو آزمایا تا آنکہ اُسکی دلیل افتخار اور دعوی سے اسکو پھیر دیا اور آزمایش مین یہ کہا کہ تو اِس افتخار کرنے سے فروترین پستی جہل مین از پا افتادہ ہی تو نہین جانتا کہ خدا کے عالم ملکوت مین خدا کا ایک بندہ پردہ نشین خلوت گزین ہے اور ہر آئینہ اشتیاق ہمارا اسکی طرف بمرتبہ کمال بڑھا ہوا ہی و ہرگاہ ورود ہمارا امور خیر مین یعنے صدور خیر ہم سے حسب ارادہ حق تعالی ہی تو اُسنے غایت عبادت اپنی و نہایت عبودیت ہماری یہ مقرر کی ہے کہ اس جلہ نشین جہانخانہ قدس پر درود وصلوۃ بھیجا کرین پس تو اترائی کی چڑھائی سے نیچے اُتر یعنے اترانے سے باز آ اور تونے جو آفتاب دعاوی بلند کیا ہے اُسکو غروب مین لا یہ سُنکے ابلیس بولایا اب آمین مگر اسکی ملاقات کی آیا کوئی سبیل بھی ہے اور اس تک پہونچنے کی کوئی دلیل ہی جبرئیل نے کہا مسافت امید کی طے کر اور عزر بوبیت کے دریاے اعتراف و اقرار مین غوطہ لگا اور ریسمان توکل خدا کو مضبوط تھام تو عالم تکوین سے ایک ٹکڑا نور کا دیکھے گا کہ اُسپر قلم تکوین سے لکھا ہو گا اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ یعنی تو معشر انبیاے مرسلین سے ہی غرضکہ عزازیل نے لباس عمل اپنا اُتار رکھا یعنے بندگی سے باز رہا اور بازوے آرزوے پرواز مین آیا اور طوق دعاوی گردن سے نکال ڈالا اور کلاہ تکبر کو سر سے اُتار پھینکا و بقوت شہپر طلب بمقصد پرواز ہوا اور قول جبرئیل سے اسکے دل مین نہایت مرتبہ کا تعجب سمایا تھا اور اپنے درست عزم کو سبب حصول مقصود کا قرار دیا اور بد انقلابی سے ڈرا یعنے ایسا نہ ہو کہ طاعات اُسکے منقلب بسیات ہو جاوین اور کہنے لگا یَا لِلّٰهِ الْعَجَبُ یعنے خدا سے مجھے تعجب ہے کہ باوجود میری صدق نیت کے عمل مین اور راستی ثابت دستی خلوص دلی میری کے طلب زیادت مین کوئی مثل میرے ہوا یا میرے درجہ اکرد نیک کو پہونچے اور ایسا کیونکر ہو گا کیونکہ جب مین تسبیح مین اپنا سر بلند کرتا ہون تو جو کچھ گرداگرد عرش واقع ہی مین مشاہدہ کرتا ہون اور جب مین نظر بعظمت حق سجدہ کرتا ہون تو جو کچھ زیر عرش تا فرش موجودات سے ہی معائنہ کرتا ہون چنانچہ پیش گاہ خداوند عزوجل سے خطاب آیا کہ مگر تو اپنی مزید طاعت سے اور وفور اسباب اپنی بضاعت عبادت سے ہمپر اظہار افتخار کرتا ہی و حالانکہ ہم نے تجکو توفیق اپنی طاعت اور طاقت عمل نیک کرنے کی دی ہی اور ہم نے تجکو توانائی و رسائی تمام اپنے روے زمین اور رفیع آسمانونمین پھرنے کی قوت عطا کی ہی بھلا کسنے تجکو ہماری عبادت پر قدرت بخشی ہی اور کس نے تجکو ہمارے ملائکہ کا معلم کیا ہی قسم ہی مجکو اپنے عزت وجلال کی اگر احمد نہ ہوتا تو مین خلق نہ کرتا ملک کو اور حرکت مین نہ لاتا فلک کو اور تابان نہ کرتا ماہتاب کو اور درخشان نہ کرتا آفتاب کو اور جاری نہ کرتا قضاء قدر کو اور نہ قرار دیتا عرش اور نہ بچھاتا زمین کا فرش اور نہ پیدا کرتا بہشت و نہ دوزخ کو اور نہ روان کرتا نہرین نہ دریا او طلوع و غروب مین نہ لاتا ماہ و نکو اور مقرر نکرتا دنیا کے مشارق و مغارب

یعنے اُسکے جہات کو پس اپنے جناح استعجال سے طلب آثار مین تو پرواز کرتا رہا یہانتک کہ خدا تجکو موت دے میان بہشت و دوزخ
کے یعنے خواہ جنت مین لیجائے تجکو خواہ جہنم مین آخر وہ فلک تجرید یعنے عالم تجرد مین مراکب تفرید یعنے بے تعلقی کی سوار ہو کر
روانہ ہوا یہان تک کہ اُسنے درمیان عرش و کرسی کے گذر کی اور حال سے ہر ایک جنس جن و نوع انس کے خبردار ہوا
اور جب وہ جملہ اطراف مین سے ایک طرف گذرا تو منجملہ معانی و اسرار کے ایک سر معنی پر مطلع ہوا اور کیفیت اُسکی یہ ہی
کہ اُسنے قسم قسم ملائکہ کو دیکھا کہ وہ کوشش امور مامورہ مین اور طاعات و اعمال موفورہ مین مختلف الاحوال ہین اور
جمیع پرستندگان اُن مین کے جو بندگان شکرگزار ہین وہ اُس عالم معانی مین متوقف یعنی منتظر ہین اور پر ظہور خلقت
سرور دنیا و آخرت کے پھر جب کہ عزازیل اُن کے معنی و سر عبودیت سے خوب آگاہ ہوا اور آثار آنکے ارادت کے مترتب و متحقق
ہوے تو اُسکو نسبت اُنکے نہایت تعجب ہوا اور موجودگی یعنے صورت پذیر ہونا اس معنی کا عالم تراب یعنی عالم خاکی مین
امر عظیم معلوم ہوا تب عزازیل نے عرض کی اے میرے پروردگار کیونکر مین اسکو پا سکتا ہون اور کسطرح ہم نشین اُس کا
ہو سکتا ہون اور کیا سبیل ہی کہ اسکی صحبت مین رسائی ہو فرمایا نہر سلسبیل پر جا تو وہان تجکو سبیل اسکے مشاہدہ کی
ملے گی پس وہ زیر قبہ مشیت تقدیری کے در آیا تا آنکہ اُس نہر پر پہونچا تو دیکھا ایک شعلۂ نور ہی کہ درخشان ہے اور
اسرار اسکا اپنی صفات سے مشک فشان ہی اور تمام گرد بگرد اسکے مقربین اور روحانیین و مسبحین و صافون و راکعین
و ساجدین طواف کرتے ہین اور قطب اُنکی عبادات کا اُنکے استغفار پر درود کرتا ہی اسلیے استغفار سرمایہ افتخار ہے
اور جب وہ تسبیح اور سجدہ اور استغفار اور برائے بندگان نیکوکار کرتے ہین تو اُس سے کہا گیا کہ تو بھی اس زمرہ
مین داخل ہو اور ان کی راہ روش اختیار کر یعنے شامل ان ملائکہ کے ہو جا جو واسطے اہل ایمان کے استغفار کرتے ہین
تاکہ تو بھی منجملہ اُنھین حضار یعنے قیام کنندگان مقام حسنات کے فائز بہ مشاہدات ہو جاوے بنا گاہ اُسنے نور احمدؐ مشاہدہ کیا
کہ اوج علا پر منور و ساطع ہی اور اپنے سرا پردۂ قصر معلے سے جلوہ گر و طالع ہی یہ لمعان دیکھکر ملائکہ نے معنی عظمت سے
سجدۂ تعظیمی کیا اور اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنی تیرا خلق عظیم ہی پھر جب کہ اُسنے یہ دیکھا کہ اس صاحب خلق عظیم پر نور پر
نور وارد ہوتے ہین اور انوار نے اسکو سراپا ڈھانپ لیا ہی اور وہ بزبان بدنی ساتھ مستفاد جسمانی اپنے کے گویا ہی
کہ وہ کون ہے جس نے کون و مکان کو اپنی عبادت سے پُر کر دیا اور وہ کون ہی جس نے خلوص و ریاضت نفسی و
تعب بدنی سے ملائکہ پر افتخار کیا یہ سُن کے اُسکو یارا ے جواب نہ رہا ناگاہ اُس وقت ایک ندا آئی کہ اے گروہ ملائکہ
تم اپنی نظرون کو دیکھنے عافی یعنے رنج دہندہ و مغلوب نفسانی سے باز رکھو اور حق الیقین سے بسوے فضائل اور
اسرار معانی کے نگاہ کرو پس ملائکہ نے اپنی نظرون سے گرد اُس قصر معلے کے احاطہ کیا یعنے اُس طرف بغور دیکھا تو اُس
قصر کے جہات و جوانب مین چار چشمے دیکھے تب ملائکہ نے عرض کی کہ اے رب العزت ہم نے اس عافی کی طرف نظر
کرنے سے توقطع نظر کی مگر حقیقت اسرار اِس معنی کی کیا ہے فرمایا یہ عیون اُسی معنی کی نہرون کے چشمے ہین اور تلوین

۱۵ تصوف اور تعلق
سبب اصناف الاذکار
صنف اعمال جنت
اپنے اعمال کے ایک دوسرے
سے تفاوت ہی ۱۲
قطب یعنی قطب ابدال
اور قطب اسکے دو وزیر
اور قطب کے لیے جس کو
ہین اور اسی لیے
کہ وہ طواف کرتے ہین
اُن کا جو اسی لیے
دوم کر یا پس مراد یہان
دوم سے ہی ۱۲

ہین اُسکے انصار کی اور اُسکی سنت کے نشان ہین بلند آثار دروازے ہین اسکے علم کے اور جاے قرار ہین اُس کے حکم کے زینت ہین اُسکے دین کی اور علم ہین اُسکے یقین کے اور اوّل عین یعنے پہلا چشمہ عین التصدیق ہے اور عین ثانی عین تحقیق اور عین ثالث عین نور و حیا و توفیق اور عین رابع عین العلم اور تشریق ہو یعنے شمس الضحیٰ ہو پس عین التصدیق صدیق دیار غار اُس سر معنی صاحب قصر دار القرار کا ہو اور عین العدل اُسکے فاروق کا ہو اور عین الحیاء اسکے داماد رفیق کا ہو اور رافع العلم اُسکے برادر شقیق کا ہو "شقیق نیمہ حصول سے یعنے ایک نور کے دو نصف ہوے نصف محمد نصف علی علیہما السلام" پس لازم ہو لے ملائکہ کہ تم ان کو بچشم بزرگی نظر کرو اور وقار کرنے کی نگاہ سے دیکھو اور اُنکے لیے دعا مین اکثار و استغفار کرو کیونکہ مین نے اُنکے حق مین کہا ہو اَلصَّابِرِیْنَ وَالصَّادِقِیْنَ وَالْقَانِتِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ یعنے یہ لوگ صبر و استقامت کرنے والے ہین اور صدق گفتار ہین اور فرمانبردار اور نماز مین بادب قیام کرنے والے اور استغفار بجا لانے والے ہین اوقات سحر مین یعنی قبل از صباح "الغرض جب شرجون کلام وقہ بن الصامت سے آگاہ ہوا تو اس سے کچھ ردو انکار نہین کیا اور بعد معرفت حق سولے تسلیم کے معترض نہین ہوا اور ان باتون کو اپنے دل مین پوشیدہ رکھا اور اپنے دیر مین بدستور مقیم رہا یہان تک کہ اہل اسلام حلب پر فتحیاب ہوے اسی عرصہ مین شرجون پاس اشفکیاص کے گیا اور اُس کا وزیر ہوا" پس یہ حکایت تھی اُس وزیر کی راوی کہتا ہو کہ پھر جب اشفکیاص نے دربارہ یوقنا کے وزیر سے مشورہ لیا تو اُسنے جواب دیا کہ سُن لے بادشاہ ہر آئینہ یوقنا سلاطین اور اولاد سلاطین مین سے ہے اور اسنے اگلی کتابون کی خوب سیر کی ہو اور اُس کا بھائی اپنے دین مین اُس سے افضل تھا اور یوقنا ان عربون کی صحبت مین بہت رہا ہو اور اُنکے راز و اسرار پر بخوبی مطلع ہوا ہے اور اُنکے دین سے خوب ماہر ہو اور جب اُسکے نزدیک از روے امعان نظر کے خوب ثابت ہوا کہ دین مسیح دین اہل عرب سے بہتر ہے تو اُنکے پاس سے گریزان ہو کر آپ پاس آیا ہو اب ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اگر یہ شخص بغیر بارانبار کے آیا ہو تو معلوم کیجیے کہ بے شبہہ اُس قوم کے نزدیک سے آس پاس بھاگ آیا ہو درین صورت آپ پر لازم ہو کہ بپاس اسکے عظم و شان بلندی مکان کے اسکی ملاقات کیلیے استقبال کیجیے چنانچہ جب اشفکیاص نے یہ کلام سُنا اور پسند کیا تو واسطے ملاقات یوقنا کے لشکر اپنا ہمراہ لیکر باہر نکلا اور قلعہ مین صرف وزیر باقی رہگیا اور جب بخت یوقنا نے سنا کہ یوقنا اُس کا باپ آیا ہو فَنَزَلَتْ تُسَبِّحُ فِیْ سِرْبَالِهَا تَحْتَ الْاَرْضِ یعنے پس وہ بھی دامن کشان ہمراہ خادمان و کنیزان کے روانہ ہوئی اور قصد دوسرے قلعہ کا کیا یعنے قصد قلعۂ غربیہ کا جہان وزیر مقیم تھا پس وہان جاکر دیکھا کہ اشفکیاص تو یوقنا اُسکے باپ کے استقبال کو گیا ہے اور وزیر اپنے مقام وزارت پر مستقر ہو چنانچہ وزیر دختر یوقنا کے پاس گیا اور اسکے آگے سر نہوڑایا اور داب خدمت بجا لایا تب وہ دختر بیٹھی اور وزیر سے باتین کرنے لگی اُس وقت شرجون وزیر نے اس دختر سے کہا تو اپنی ذات خاص کیلیے صدر و حفظ اختیار کر کیونکہ بادشاہ اُسکی ملاقات کو جو نکلا ہے تو مین ڈرتا ہون کہ یہ ملعون تیرے باپ پر حملہ و غلبہ کرے گا اور تو یقین

اگر کہ تیرے باپ نے اتباع اور پیروی اہل عرب کی یون نہین کی ہے مگر یہ کہ اُسکے نزدیک خوب ثابت و متحقق ہو گیا ہے
کہ بتحقیق دین اُن کا حق ہی اور قول اُن کا صدق ہی یہ سنکے اُس لڑکی نے کہا بھلا دربارہ دین اُس قوم کے کیا
کہتا ہے یعنے تیری کیا راے ہی شرجون نے کہا واللہ وہ برحق اور دین صدق ہی اور مین اس راز کو اپنے دل مین
مخفی رکھتا تھا پس جب اُس لڑکی نے یہ بات سنی تو ہنسی اور کہنے لگی واللہ جس امر مین میرے باپ کی رضا ہی مین بھی
بدل و جان اسکی راضی ہون ولیکن تو میری جانب سے بھی اس بات کو مخفی رکھ **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ بالجملہ اشفکیاص
نے استقبال کرکے عبد اللہ یوقنا سے ملاقات کی و باہم دیگر سلام علیک ہوئی وَتَرَجَّلَ كُلٌّ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ یعنے
ہر ایک ان دونون مین سے بپاس تعظیم و تکریم یکدیگر کے سواریون سے اُتر کر پیادہ پا دونون جانب سے چلکر باہم ملاقی
ہوے اور جس قدر عالم اشتیاق مین متالم ہوے تھے ہر ایک نے ان کی شکایت پیش کی یعنی فرط شوق اپنا اپنا
ظاہر کیا بعد ازان دونون سوار ہوے اور دونون جانب قلعہ اہی ہوے چنانچہ یوقنا اور اُس کے سب ہمراہی اُس
قلعہ مین اُترے اور زن اشفکیاص یوقنا اپنے باپ پاس آئی اور آداب سلام بجا لائی پھر رونے لگی تو یوقنا بھی رونے لگا
مگر اشفکیاص اس گھات مین لگا تھا کہ کوئی حیلہ پاکر یوقنا کو گرفتار کرلیوے چنانچہ اُسنے یوقنا سے کہا اے بادشاہ عربون کے
دین کا کیا حال ہی اور اُنکے ملک مین اُنکی عدالت اور سیاست کی کیا کیفیت ہی یوقنا نے جواب دیا کہ وہ لوگ اپنے زعم
مین ارادہ ملک دنیا کا نہین رکھتے ہین بلکہ خواہش ملک آخرت کی کرتے ہین باوجود اسکے کہ وہ لوگ مالک و مستولی ملک شام
و ملک مصر پر ہو گئے ہین مگر اُنکے طبائع اور نفوس دنیہ کو ابتک کچھ تغیر نہین ہوا اور اول و آخر امر ان کا یہ ہی کہ وہ بکرو
حیلہ پیش آتے ہین یہانتک کہ اکثر بلاد کو اپنے تصرف مین لائے پس جب اسرار اُن کا مجھپر منکشف ہوا اور اُنکے اخبار و آثار
سے مین ماہر ہوا اور بیان اُنکا جسپر ان کا اعتقاد ہی مین نے خوب سنا تو اُنکے پاس سے مین بھاگا اور اُن سے دور ہو گیا
بعد ازانکہ مین نے گمان کیا تھا پہلے مین جانتا تھا کہ وہ لوگ حقیر ہین تو مین نے اُنکی خیر خواہی کی تھی اور حدود و طرابلس و
صور الظا کیہ پر اُن کو قابض اور دخیل کر دیا تھا پس مجکو اب اس بات کا یقین ہے کہ مجھپر مسیح کا غضب ہے اسلیے کہ مین نے
اسکے دین کو چھوڑ دیا تھا اور جو کچھ اُسنے حکم کیا تھا باوجود وصیت بواسطہ مریحا در بارہ اصطبانس کے تھی اُس سے بھی دست
بردار ہوا سو مجکو اب یقین نہین ہی کہ مین پلیدی گناہون اور زشتی عیبون سے پاک ہون گا پھر بعد اس بیان کے
یوقنا نے اظہار گریہ و زاری اور ہاے واے اور گلہ گزاری شروع کی اور اشفکیاص نے جب حال اس کا ایسا
دیکھا اور کلام اُس کا سنا تو اُسکی تیمارداری کرنے لگا اور کہا اے ملک ہرگاہ آپ اپنی زشتی اعمال پر نادم و
پشیمان ہوے اور تہ دل سے طرف دین صحیح کے رجوع کی تو قبول توبہ اور زوال گناہون سے خوشی کیجیے اور خوب
یقین رکھیے اس بات پر کہ باب توبہ کا کھلا ہوا ہی اور علم قبول کا اہل ندامت کیواسطے بلند ہی اور عید صلیب بھی عنقریب
ہے کہ اسکے بیس دن باقی ہین اور یہ فریاقوس راہب اِس زمانہ کا دیر سکرہ مین موجود ہی اور وہ بزرگ ترین اہل دین

۱۲ اصطبانس عرف ہرکلیس قیصر روم مین اپنی وفات سے تین برس پہلے ۶۱۰ء مین تخت سے دست بردار ہوا تھا

۱۲ عید صلیب یعنے دہ ماہی کی سترہ تاریخ کو ہوا کرتی ہے اور اس سال ۶۱۲ء مین اتوار کے دن تھا

نصرانیہ کا ہو اسکے پاس جایئے کہ وہ آپ کو آب اصطباغ مین غوطہ دیگا تو لوث گناہون سے پاک صاف ہوکر نکلوگے یوقنا نے کہا مین یونہی کرون گا ولیکن تا زمان عید صلیب کون ضامن زندگانی ہی اُسوقت دختر یوقنا کھڑی ہوئی اور سر عجز جھکا کر کہنے لگی اے والد بزرگوار والد مین آپکو نہ چھوڑونگی کہ چلے جاؤ جبتک نگاہ بھر کر اور سیر ہوکر نہ دیکھ لونگی یہ کلام یوقنا سے کرکے ہاتھ پر اشفکیاص اپنے شوہر کے بوسہ دیکر یعنے دست بوسی کرکے بولی اے میرے والی مین چاہتی ہون میرے باپ کو اذن دو کہ وہ میرے ساتھ میرے قلعہ کو چلین اشفکیاص نے کہا وہ آج کی شب میرے ضیف ہین اور کل کی رات تمھارے یہان مہمان ہونگے یہ سُنکے یوقنا کو اضطراب ہوا اور معلوم کیا کہ ناگزیر اسکے ساتھ کھانا کھانا پڑے گا اور ضرور اُسکی میز پر گوشت خوک ہوگا اور شراب بھی خواہ مخواہ ہوگی تب یوقنا نے کہا اے سردار مین جہان رہونگا تمھاری ہی نعمت مین متنعم ہون گا اور تمھاری ہی خیر و برکت سے متمتع ہون گا اس بات کو شرجون وزیر سمجھا اور اشفکیاص سے عرض کی اے ملک ہر آئینہ ملک یوقنا اپنی دختر کیلیے بہت مشتاق دیدار ہین کیونکہ زمانہ دراز سے نہ اُنھون نے اِنکو پایا اور نہ اُنھون نے اِن کو دیکھا اور آپ پر یہ بات خوب روشن ہی پس از روے صوابدید کے مناسب یہ ہے کہ یہ امشب اپنی صاحبزادی کے مہمان ہون پھر شب فردا آپکے یہان فائز بضیافت ہونگے آخر اس بات کو اشفکیاص نے قبول کیا اور کہا اچھا یون ہی کرو تب اُس لڑکی نے یوقنا اپنے باپ کا ہاتھ پکڑا اور قلعۂ شرقیہ کی راہ لی اور اصحاب یوقنا بھی ہمراہ رکاب چلے پھر جب وقت شب ہوا تو اُس لڑکی نے یوقنا سے کہا اے والد بزرگوار بعد ازانکہ آپنے اہل عرب کی صحبت اُٹھائی اور اُنکے دین کی خیر خواہی کی پھر کیونکر ان کو چھوڑا کیا وہ لوگ باطل پر ہین اور آپکا پہلا دین حق اُس سے افضل تھا کہ پھر آپنے اسی کی طرف رجوع کی یوقنا نے کہا اے پیاری بیٹی مین جو تیرے پاس آیا ہون تو اسلیے کہ ہرگاہ شفقت میری تجھپر فزون تر ہے اور باوجود اسکے مین نے دنیا مین تجھ سے مفارقت کی ہے تو مین ڈرتا ہون کہ آخرت مین کہین تجھ سے جدائی نہ ہوجائے یعنی اس صورت مین کہ مین مسلم ہون اور تو نصرانیت مین رہے کہ موجب فراق اُخروی کا ہو اور مین بیقین جانتا ہون کہ یہ دونون قلعے نصب العین پیش نظر مسلمانون کے ہین یعنے اُن کی نگاہون مین چڑھے ہوے ہین اور تو خوب جانتی ہی کہ یہ قلعہ ہمارا کچھ شام کے قلعون سے محکم تر و شدید تر نہین ہی کہ اُن سب کو عرب نے فتح کرلیا اور اُنکے ملوک کو اُنکے ملک و بلاد سے نکالدیا پس اے میری بیٹی تو اپنے حق مین خدا سے خوف کر اور وہ کام کر کہ تیری ذات کو نجات ملے شعلۂ آتش دوزخ سے جو نہایت سوگندہ اور گداز ندہ ہی اور تا کہ تو مخلصی پاوے ہمیشہ رہنے سے جہنم مین پس چاہیے کہ تو عنقریب تر رجوع بخدا کرا اور دین صلیب سے درگذر کہ واللہ ہرگز کوئی دین بہتر دین اسلام سے نہین ہے اور مسیح بھی اور سارے انبیاے علیہم السلام اسی دین اسلام پر قائم تھے اور سواے اسکے نہین ہے کہ نصارے کو جس نے ورغلایا اور طریق حق سے پھیرا یا وہ شخص تھا جو خود رائی مین اُن کا وحید و منفرد تھا جس کا نام پولس تھا اور وہ قوم یہود سے تھا پس وہ ہی نصاریٰ کو راہ راست سے اغوا کرکے گمراہی قدیم

پر رہنما ہوا یہان تک کہ اُن لوگون نے طریقہ اور سنت ابراہیم خلیل اللہ کو ترک کر دیا اور یہ اہل عرب اُسی امر کی اتباع اور پیروی کرتے ہین جس کا حکم کیا ہے خداے عزوجل اور اُسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قول راجح اور فیصل صالح اُن کے نزدیک اُنھین کے پاس ہے یعنی قول ان کا غالب اور فضل وکمال اُن کا اصلح ہوا اسلیے کہ انھون نے دنیا کو تین طلاق دیے اور اجتماع دنیا کو اُس سے افتراق کیا پس جس امر کو تیرے اپنے لیے اختیار کیا ہے تو بھی اُسی کو اپنے لیے اختیار کر یہ سُنکے اُس لڑکی نے جواب دیا کہ جو کچھ آپنے فرمایا واللہ مین بھی اس بات کو خوب جانتی ہون پس جو کچھ آپنے اپنے لیے قبول کیا ہے وہی مجھے بھی اپنے لیے قبول ومنظور ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتی ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود وبحق نہین ہے اور مین گواہی دیتی ہون کہ ہمارے آقا محمد صلعم رسول ہے خدا کا چنانچہ یوقنا اُس لڑکی کے اسلام لانے سے بہت مسرور ہوا پھر اس سے بطریق مشورہ یہ کہا کہ اے میری پیاری بیٹی اب ہم اس لعین فاجر کے بارہ مین کیا فکر کرین اُسنے کہا واللہ کہ شر جون وزیر مجھ سے پہلے کہہ چکا ہے کہ اس ملعون کو آپ کی گرفتاری اور اسیری مین کمال اصرار ہے اسلیے کہ وہ آپ کی نسبت گمان کرتا ہے کہ آپ اُسپر ارادہ غلبہ کرنے کا رکھتے ہین اور اسکا استیصال چاہتے ہین تو یوقنا نے کہا ہرگاہ یہ بات ہے کہ وہ اپنے اس گمان سے میری گرفتاری کی فکر مین ہے تو اُسکے لیے سامان ضیافت کی تیاری کر اور اسکے پاس جاکر اُسکے تئین اور اُسکے خواص اصحاب کو مدعو کر اور مین بھی اپنے اصحاب کو حکم کرتا ہون کہ جب وہ سب آکر جمع ہون اور کھانے پینے مین مشغول ہون تو اُس کو اور اُن خواص لوگون کو یکبارگی مقبوض ومحبوس کر لیوین پھر جب ہم ایسا کرینگے تو دونون قلعے ہمارے قبضہ مین آجاوینگے اور ہم ان اسیرون کو پاس اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد کرکے لوگونپر ظاہر کرینگے یعنے مشہور کرینگے کہ ہم ان اسیرون مین سے عرب کے پاس سے بھاگے ہین یہانتک کہ اس حیلہ سے قلعۂ قرقیسیا مین داخل ہوجاوین گے کیا عجب ہے کہ حق تعالیٰ اُس کو بھی ہمارے ہاتھونپر فتح کرے پس بہرکیف یہ راے مستحسن ہے **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا جب وہ شب تمام ہوئی یعنے جس شب کو یوقنا اپنی دختر کا مہمان تھا اور مشورہ کرتا تھا تو صبح کو اُس دختر نے اپنے خدام کے تئین واسطے تیاری اقسام طعام و انواع حلویات وغیرہ کے مامور کیا پھر جب خادمون نے وہ سب کچھ تیار کیا اور میز لگاکر دسترخوان بچھایا اور اُسپر ہر طرح کے کھانے گرم وسرد چن دیے تو دختر یوقنا اشفکیاص اپنے شوہر پاس اُسکے قلعہ مین گئی اور سر جھکاکر مؤدب سامنے کھڑی ہوئی ادھر اشفکیاص بھی اُسکے تعظیم کیلیے کھڑا ہوا بعد ازان احوال پرسی کی کہ یوقنا بادشاہ بخیر ہین اور اُن کا کیا حال ہے اُسنے جواب دیا اے بادشاہ وہ تو ساری رات نہین سوئے اور تمام شب ہیبت قیامت وخوف عذاب دوزخ مین متفکر رہے اور آج ہی ارادہ روانگی طرف شہر قرقیسیا کے کیا اور قصد جانے کا پاس سب معظم قریا قوس کے ہوا تب مین نے اُنکو روک رکھا اسلیے کہ آپ اُن کی ضیافت کرین اور آپ انکو اپنے ہمراہ لیکر پاس جزیس

۱۲ طلاق کی روح جب تین طلاق ہے تو چوتھی طلاق کیا ہے نوٹ دو طلاق کے بعد رجعت ہے تو تین طلاق کے بعد رجعت کیونکر ہوسکتی ہے اور دوسری جگہ تین طلاق کی نسبت لکھا ہے کہ یہ طلاق بدعت ہے پھر یہان تین طلاق کی نسبت کیونکر لکھا ہے اس کا جواب دیجیے

مطلقہ ثلاثہ کا نکاح ثانی ہوجانا بغیر دخول کے ہے یا دخول کے بعد طلاق دون ثانی کے بعد زوج اول کو جائز ہوتی ہے البتہ ۱۲ منہ

نبی کے جاوین تاکہ وہ اپنے دین کی طرف رجوع کرین اور مین آپکے پاس اسوقت اسلیے آئی ہون کہ آپ مع جملہ اپنے خواص اصحاب کے میری میزبانی وضیافت مین تشریف لیچلئے اور جو کچھ اقسام طعام مے حاضر ہو تناول فرمائیے اور انواع مشروبات سے مثل بادۂ گلگون وغیرہ جو کچھ مہیا ہو نوش کیجئے کہ یہ سب آپ ہی کے فضلہ خوان کرم واحسان سے ہے اور قبول فرمانا آپ کا میری دعوت کو موجب سرور میری خاطر کا ہو چنانچہ اشفکیاص نے اس بات سے انکار کیا کیونکہ اُسکے دل مین یوتفنا کی طرف سے ملال آیا اسلیے کہ وہ اول شب اُسکے پاس شب باش نہین ہوا تاکہ وہ یوتفنا کو حسب مراد اپنی گزفتار کرلیتا تب شرجون وزیر نے کہا اے بادشاہ یہ بات میری رائے کے خلاف ہو کیونکہ آپکے انکار کرنے اور تشریف نہ لیجانے سے یوتفنا کے دل کو آپسے نفرت اور گریز ہوجائے گی اے بادشاہ آپسے کسی نے کچھ خبر بیان کی ہو وحال آنکہ یوتفنا اپنے کردار گذشتہ پر نہایت نادم وشرمسار ہین اور اپنے گناہ وخطا کا اقرار کرتے ہین اور آپ حسبوقت اُنکی دعوت ضیافت نوش فرماوینگے اور پھر آپ بھی اپنے خوان نعمت پر اُن سب کو مدعو کرینگے تو بعد ازان آپ جو چاہتے ہین بخوبی کرسکتے ہین **راوی** نے کہا یہ کلام شرجون کا اشفکیاص سے در پردہ و پوشیدہ تھا دختر یوتفنا سے پس جب اشفکیاص نے یہ باتین شرجون وزیر سے سنین اُسیوقت اُٹھا اور متوجہ ضیافت ہوا اور وزیر سے کہا کہ تا وقت معاودت میرے تو بجاے میرے حفاظت ونگرانی کر **راوی** کہتا ہے کہ اشفکیاص کی کوئی اولاد سے نہ تھا کہ وارث اسکے ملک کا ہو پس اُسنے اپنے صنادید قوم اور وجہاے نگہبانان اور اپنی اعمام یعنے عم زادگان کو اپنے ہمراہ لیا اور چلا اور زوجہ اسکی ان لوگونکے آگے آگے چلی اور غلامان وکنیزان شمع افروز سامنے اُنکے شعل وفانوس روشن کیے ہوے چلے وبتحقیق کہ وزیر خوب جانتا تھا کہ بعد اُسکے اُنمین سے کوئی ایسا باقی نرہیگا کہ اُسکے پاس پھرکر آوے آخر جب اشفکیاص قلعۂ زلوبیا مین داخل ہوا تو یوتفنا مع اپنے اصحاب کے ملاقات کی خاطر بطریق استقبال کے دوڑا اور حال یہ کہ یوتفنا اپنے اصحاب کو پیشتر سے فہمایش وتاکید کرچکا تھا کہ وہ لوگ اشفکیاص کے بارہ مین ایسا ایسا کرین پھر جب طرفین سے نگاہین چار ہوئین اور آنکھون سے آنکھین لڑین تو یوتفنا اُسکے معانقہ کے واسطے پیش آیا آخر اسکو اپنی آغوش مین لپٹا کر دبوچ لیا جسطرح شیر اپنے شکار کو دبا بیٹھتا ہو اور اصحاب یوتفنا نے بھی مثل یوتفنا کے وہی چالاکی کی کہ ہمراہیان اشفکیاص سے ایک ایک کو پکڑ لیا اور اُسی حال مین اُنکو قتل کیا وکم تنقطع فیھا شآتان یعنی اس مقدمہ مین دو بکریان بھی سینگون سے باہم نہ لڑین یہ کنایہ ہو عدم وقوع شر وفتنہ سے کہ برابر آویزش دو گوسفند کے بھی خطرہ و خرخشہ سر زد نہ ہوا اور کسی نے نہ جانا اور نہ سنا کہ ان لوگون نے کیا کیا وبعد ازان فوراً طرف قلعہ زلباکے راہی ہوے وہان شرجون سے ملاقات کی کہ وہ ان لوگون کا منتظر تھا جب اُسنے سب کو دیکھا تو فرط خوشی سے ہنسا اور کلمہ توحید بالاعلان زبان پر لایا اور کہنے لگا اے عبد اللہ یوتفنا حق تعالی تم کو جزاے خیر عطا کرے جیسا کہ اُسنے تمھارے سینہ کو واسطے اسلام کے کشادہ کیا ہو اور تونے اپنے پروردگار کو رضامند وخوشنود کیا تب یوتفنا نے بھی اسکو جزاے خیر کی دعا دی اور اُسکو سردار قلعۂ اشفکیاص کا کیا اور اس نواح کی رعایا و برایا کو طلب کرکے اُنپر عرض اسلام کیا پھر جس نے قبول کیا جسنے انکار کیا سب کو رہا وخصت کردیا مگر

بعضون کی ضمانت بعضون سے لی تاکہ کوئی انمین سے بھاگ کر صاحب و مالک قرقیسا کے پاس نہ جاوے اور اُسکو کردار یوقنا کی خبر نہ کرے پھر بعد کئی روز کے ان لوگونکے پاس عبداللہ بن عثمان و سہیل بن عدی بھی دو ہزار سوار دیکر آپہونچے جیساکہ عیاض بن غنم نے یوقنا سے اُن لوگون کے بھیجنے کا وعدہ کردیا تھا پس یوقنا نے ازراہ تزویر یہ وحیلہ کہ ان لوگون سے مضائقہ و معارضہ کیا و بظاہر پانچ روز تک اُن سے مصروف بمقابلہ رہا و حال آنکہ وہ لوگ خوب جانتے تھے کہ یہ یوقنا کی جنگ زرگری و بہانہ سازی ہی کیونکہ رات کو اُسنے خفیہ کہلا بھیجا تھا کہ یہ دونون قلعے میرے قبضہ مین ہین رات کو ہم خالی کردینگے اور تمھارے سپرد کرکے ہم باہر نکل جاوینگے اور اپنا نکل بھاگنا طرف قرقیسا کے ظاہر کرینگے کیا عجب ہے کہ حق تعالیٰ اسکو بھی میرے ہاتھ پر فتح کردیوے پھر جب رات ہوئی تو یوقنا نے شرجون کو حکم کیا کہ ان دونون قلعونکو بدست عبداللہ بن عثمان و سہیل بن عدی تفویض کردینے گویا کہ عبداللہ و سہیل و غیرہ مسلمانون کا تسلط ہوگیا چنانچہ مسلمانون کی صداے تہلیل و تکبیر ہر طرف آشکار ہوئی اور ہر سمت منادی کی پکار تھی اور جدھر دیکھتے تھے ادھر ہی پیک تھی تلوار کی اور ایسا ہوا تھا کہ اسی روز قبل از وقوع اس واقعہ کے صاحب قرقیسا نے تحف و ہدایا طرف یوقنا کے بھیجے تھے اور مبارکبادی سلامتی اور خلاصی کی عرب سے اور شاباشی رجوع کرنے کی طرف دین اپنے کے کہلا بھیجی چنانچہ یوقنا نے ہدیہ قبول کیا اور رسولون کو بعینہٖ ہدیہ لانیوالون کو اپنے اصحاب کے خیمون مین اُتارا تھا کہ خیمے اُنکے جانب قلعۂ شرقی کے استادہ تھے پھر جسوقت مسلمانان اصحاب عبداللہ و سہیل قلعۂ زرابین داخل ہوے تو یوقنا نے اظہار فریاد و خروش کا کیا اور کہنے لگا قسم اپنے دین کی یہ عرب کے لوگ شیاطین ہین بعد از ان مسلمانون نے مصلحۃً کچھ اسباب دختر یوقنا کا لوٹ لیا اور شباشب قرقیسا کو جالیا اور بنا بر اس واقعہ کے طریف بن احدب بن ربیعہ بن مالک نے یہ اشعار پڑھے اور وہ سائر و امہر مسلمین صحابہ رضی اللہ عنہم کا تھا

اَتَيْنَا اِلَى اَرْضِ الْفُرَاتِ مَعَ الزُّبَا	وَنَحْنُ نَرُومُ الرُّوْمَ مِنْ كُلِّ فَاجِرٍ	وَقُدَّامَنَا كَيْتُ الْحُرُوْبِ وَسَهْمُهَا	هُمَامٌ تُبَجَّاعٌ وَاللّٰهُ اَعْيَنِ قَاصِرٍ
وَاَعْفِي يُوْقَنَا عَلَيْهِ تَحِيَّةٌ	يُنَاصِبُ لِلْاَعْلَاجِ مِجْلَبَ عَادِرٍ	وَقَاتِلُ اَبْنَاءِ الصَّلِيْبِ وَجَرْهَمٍ	يَحُدُّ حُسَامٍ مَاضِ لَقَطَّعَ بَاتِرٍ
وَصَاحَ عَلَى الْمَلْعُوْنِ صَاحِبِ زَلُوْبِيَا	فَاَوْرَدَهُ وَالْحَالُ سَكْنَى الْمَقَابِرِ	وَمَلَّكْنَا الْقَلْعَتَيْنِ كُلَاهُمَا	سَعْدٌ وَاَقْبَالٌ وَنُصْرَةُ قَادِرٍ
لِيَسْخَطِ غَدًا وَالْبَعْثُ يَوْمَ مَعَادِهٖ	بِرُوْمٍ وَرَيْحَانٍ قُصُوْرٍ قَوَاصِرٍ		

... یعنے ہم لوگ طرف سرزمین فرات کے قلعہ زرابین آئے اور ہم جستجو مین روم کے ہر ایک فاجر بدکار کے ہین پیشتر وہما راشیر جنگ ہی اور وہ تیر ہی پیکار کا بزرگ و شجاع ہی باوجود کوتاہی بازو کے (یعنے باعتبار خلقت کے انسان سست بنیان قاصر الذراعین ہی) اور مراد میری ان اوصاف سے یوقنا ہے اُسپر ہدیہ اسلام کہ وہ جنگ کرتا ہی دشمنون سے ساتھ حیلہ و خدع کے اور قتال کی اُسنے اولاد صلیب اور انکے لشکر سے ساتھ تیزی شمشیر قاطع و بران کے اور اُسنے نعرہ مارا اوپر اُس ملعون صاحب زلوبیا یعنے ثفکیا ص کے پھر اسکو داخل کردیا فی القور سکونت کرنے کیلیے قبر مین ان دونون قلعون کا ہم کو مالک کردیا وقت سعد اور اقبال اور نصرت خداداد نے قریب ہے کہ وہ یوقنا بہرہ مند ہوگا کل کے روز وقت بعث و نشر اور حشر کے ساتھ آسایش و

تنعم اور حوران بہشتی کے **روایت** کی ہی سیف بن عمر والتیمی نے بواسطہ اپنی رواۃ کے محمد بن ابی الدقلی ابن میسرہ سے اُسنے کہا جب ایسا امر میان یوقنا اور اشفیاص کے واقع ہوا جیسا کچھ ہم نے ابھی ذکر کیا اور یوقنا اپنی فکر خاطر سے حیلہ گر نیز کا کرکے اپنی دختر اور اپنے اصحاب خاص اور اُن ایلچیون کو جو یہ لائے تھے ہمراہ لیکر قرقیسا کو چلا گویا کہ یہ سب شکست کھا کر بھاگے جاتے تھے چنانچہ شام کو قرقیسا مین پہونچے اور ان ایلچیون نے یوقنا کو پاس شہر یاض بادشاہ کے داخل کیا اور خبر دی کہ مسلمانون نے قلعہ زبا اور زلوبیا دونون کو لے لیا اور ان عربون نے یوقنا اور اُسکے اصحاب کے ساتھ ایسا کچھ کیا یہ سنکے شہر یاض کو اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہوا تب یوقنا نے کہا اچھا میرے آقا آپ اندیشہ نہ کیجیے ہم آپکے سامنے مقاتلہ کرتے ہین یہان تک کہ ہم اپنی جان نثار کرینگے اگر عرب لوگ ہمپر اتر آوینگے اور ارادہ ہمارے حصار کا کرینگے تو ہم آپ کو تماشا اپنی قتال کا اُن سے لڑکر دکھلاوینگے اور وہ ہرگز آپ کو کسی طرح کی برائی نہین پہونچا سکتے ہین یہ کلام یوقنا کا سنکے ملک شہر یاض کو وثوق و اعتماد ہوا اور بطیب خاطر اُس کو خلعت دیا اور اُسکے لیے جاے خالی کردی اور اسکو ایک مکان قریب اپنے اُتارا اور اُسی رات شہر یاض نے رسول اپنا پاس اپنے خال یعنی مامون کے روانہ کیا کہ وہ اُس زمانہ مین سرزمین ربیعہ کا بادشاہ تھا راس العین کے مقام مین پس کہلا بھیجا اور لکھ بھیجا کہ عرب لوگون پر ہماری نصرت کرو اور اُسکو بات کی خبر دی کہ عربون نے ہمارا قلعۂ زباد و زلوبیا لے لیا ہی اور یہ شخص معظم شاہ حلب کا چند روز اُنکے یہان (یعنی یوقنا) ہکر ان سے بھاگ آیا ہی اور ہمارے پاس موجود ہی اور وہ مرواٹی طرف دیر مربع کے نکلا پھر وہان سے جانب مجدل طرف مقام راس العین کے گیا وہان اس بادشاہ کو ایک قلعۂ منیع و مشید مین پایا کہ وہ تہیۂ آلات حصار مین مصروف تھا اور قلعہ کی خندقون کو پہنا اور عمیق کراتا تھا اور خیمون کو اور پالون کو قلعہ کے پچھم طرف اوپر راہ نقب سرنگ کے برپا کیا تھا و بانتظار آمد عیاض بن غنم اور اُسکے اصحاب کے آمادۂ ملاقات تھا اور تمام مردم عرب جزیرۂ بنی تغلب وغیرہ سے اُسکے پاس جمع تھے اور اُنکے لیے خوانہاے ضیافت تیار کرایا تھا اور ان عربونکے امراسب مدعو تھے مثل نوفل بن مازون اور فرید بن تغلب بن عاصم اور اشجع بن وائل و مسیرۃ بن وائل و مسیرۃ بن عاصم و حزام بن عبداللہ و قارب بن الاصم یہ سب جمع تھے اور ان لوگون سے وہ بادشاہ یہ کہتا تھا کہ اے جوانان عرب ہمیشہ سے تمھارے صغیر و کبیر اور حر و عبید چرواہی کرتے ہو اور ہم نے اپنی زمین کو تمھارے لیے مُباح و مجاز کردیا ہی کہ تم اسکے حزن و سہل مین یعنے سخت و نرم چڑھائی اور ترائی صحرا و کوہسار مین اپنے مواشی چراتے ہو اور ہم تم سے رضامند ہین کہ تم ہمارا محصول قسم اور بارشیم وغیرہ ادا کرتے ہو اور تم سب ہماری امن و امان مین ہو پس یہ لوگ تمھارے بنی اعمام یعنے تمھارے چچازاد تمام ملک شام کے مالک ہوگئے ہین اور اسکے قلعہ اور سرزمین مصر جو حدود اُس سے متعلق ہین سب اپنے قبضہ مین کرلیا ہی اور پھر اسپر اکتفا نہین کرتے یہان تک کہ ہماری طرف آئے ہین اور ارادہ رکھتے ہین کہ ہم سے ہمارے مُلک پر مزاحمت کرین اور ہم کو ہماری سرحدون سے نکالدین اور تم لوگ خوب جانتے ہو کہ اگر وہ لوگ تمپر ظفریاب ہونگے تو وہ نہ تمھاری جان باقی

نہ تمھارا مال اور وہ تم سے رضامند نہون گے مگر اس صورت مین کہ تم انکے دین مین داخل ہو اور وہ تم کو نہ چھوڑینگے یہانتک کہ تم اپنے دین کیواسطے اور اپنے اہل و اموال کیلیے اُنسے مقاتلہ کرو پس لازم ہی کہ تم سب یکدست و یکدل ہو جاؤ کہ تم مین سے کوئی کسی بات سے باہر نہ ہو اور نہ کوئی بات تم مین سے نکلنے پاوے جیساکہ حال جبلۃ بن الایہم اور آل غسان کا تھا رفاقت مین ہرقل بادشاہ کی پس اس قوم پر ظفریاب ہونگے تو ملک و زمین مین حصہ ہمارا تمھارا برابر ہے اور اگر امر دگرگون ہوا تو ہم تم دین واحد پر مرینگے اور ذکر و چرچا ہمارا ہمیشہ باقی رہیگا یہ کلام اس بادشاہ کا سنکر جزیرہ کے قبائل عرب نے امتثال امر کیا اور باہم تعاہد و تحالف کیا یعنے آپس مین قول و قسم سے یہ بات مقرر ہوئی کہ ایک ہی تلوار سے سب مرین یعنی اس جنگ مین سب ملکر جانبازی کرین بعد ازان بادشاہ نے ان کو مال و زر و سلاح بہت سا عطا کیا کہ وہ سب ہمراہ بادشاہ کے ہو لیے بعد ازان اسی عالم مین ایلچی صاحب قرقیسا کا بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوا اور نامہ اُسکے خواہرزادہ شہریاض کا اسکو حوالے کیا جب اُسنے نامہ پڑھا اور اُسکے مضمون سے مطلع ہوا کہ اُسنے اسمین بطلب مردم مبارز کے لکھا تھا اور یوریک الارمنی کو طلب کیا تھا اور یہ وہ شخص ہے کہ جس نے بناے تل موزر یعنے تودہ ہاے موزر وسن و تل عرب و عابدین و سوائد کا کہ یہ سب گڑھیان بلندی تودو پر واقع ہین تیار کی تھین چنانچہ شاہ ربیعہ نے اس ارمنی کو چار ہزار فوج کے ساتھ روانہ کیا پھر جب کہ وہ ارمنی چار ہزار جمعیت سوار کے ساتھ قرقیسا مین پہونچا اور حال یہ ہی کہ یہان شہریاض بادشاہ نے پل قرقیسا کا جو خابور پر بنا تھا توڑوا دیا تھا اس مین آہنی ستون قائم تھے اور اُسپر بھاری بھاری زنجیرین تھین اور اُن زنجیرون پر تختیان جڑی تھین اور اسیطرح جانب فرات سے بھی پل شکست کر دیا تھا اور اپنے شہرون اور بستیونکے گرداگرد خندقین عمیق و پہناور کھدوادی تھین اور اپنے شہرون اور قریون کو مانند قلعون کے مستحکم و استوار کر لیا تھا اور اسمین اقامت رکھتے تھے اور انتظار لشکر اسلام کا کرتے تھے ۔

ذکر فتح قرقیسا

جب شرجون وزیر نے قلعہ غربی زلوبیا کو بامر یوقنا سپرد عبد اللہ بن غسان کر دیا تھا اور عبد اللہ اسپر متسلط ہوا اور یوقنا عربون کو چھوڑ کر قرقیسا کی طرف بھاگا اسوقت شرجون مسلمانون کو طرف قلعہ شرقیہ لیگیا اور اُسپر قابض و دخیل کر دیا اور اسمین جو کچھ مال و متاع اشفکیاص کا تھا اُسکو قبضہ مین لائے اور کسی کو پاس عیاض بن غنم کے خفیہ روانہ کیا اور جو جو کارنمایان یوقنا نے کیے تھے وہ پوشیدہ کہلا بھیجا چنانچہ عیاض اور سارے مسلمانون نے ملکر یوقنا کے حق مین دعاے خیر کی اور اسکی شکرگذاری مین زبان کھولی اور عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو اس مضمون سے لکھ بھیجا کہ جو کچھ قلعہ شرقیہ مین ہی تم دونون اُسکی حفاظت کرو اور اسمین سے بقدر ایک درہم کے بھی نہ لیا جاوے یہانتک کہ یوقنا وہ سب کچھ اپنی دختر کو تفویض کرے اور کسی معتمد کو اُس قلعہ کی حفاظت کیلیے چھوڑ کر تم دونون بطلب قرقیسا روانہ ہو اور اُسپر دھاوہ مارو زیادہ والسلام چنانچہ جس وقت یہ نوشتہ پاس عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کے پہونچا تو

جو کچھ عیاض نے اُسمین اُن کو حکم کیا تھا اُسکی تعمیل بجالاے کہ قلعہ غربیہ پر اخواص بن عامر کو متولی کیا اور اسکی ہمراہی مین ایک سو سوار مقرر کیے اور قلعہ شرقیہ پر زیاد بن الاسود کو حاکم کرکے ایک سو سوار اُسکے ساتھ بھی تعینات کردیے پھر بعد فراغ اس امر کے عبداللہ اور سہیل طرف قرقیسا کے روانہ ہوے تا آنکہ درمیان اُنکے اور قرقیسا کے فرات حائل ہوئی تب اس سرزمین کے بعض باشندگان نے ان لوگون کو مقام مخاضہ کی طرف راہبری کی اور یہ لوگ وہان رات بھر ٹھہرے رہے علی الصباح روانہ ہوے اور اس سرحد مین پہونچے جہان وہ سب دشمنان خدا جمع تھے اور مسلمانون نے ایلچیون کو طرف ماجن ومحولہ وبدیل کے روانہ کیا اور اُنکے لیے امان بھیجی پھر اُنکے گھرون مین جا اُترے اور اُنکے مہمان ہوے پھر اُنسے یہ کلام کیے کہ اگر ہماری فتح ہوگی تو ہم تمھارے ساتھ احسان ونکوئی کرینگے اور اگر شکست ہوئی تو ہم تمھارے یہان سے پھر جاوین گے اور تم لوگ ہماری عدالت سے جو درمیان تمھارے مرعی ہوئی مشکور وممنون رہوگے چنانچہ باشندگان ماجن وغیرہ نے اس بات کو منظور کیا اور اُنکے ہاتھون غلہ بیچا **راوی** کہتا ہی مجھ سے **حدیث** بیان کی ہلال بن عاصم نے یحیی بن جبیر سے اُنھون نے سوار بن یزید سے کہ جب عبداللہ بن غسان نے طرف اہل قریات ماجن وغیرہ کے ایلچی بھیجکر اُن کو رضامند اور اُن سے ساز کرلیا تو بعد کشی رونے کے سہیل بن اسات التمیمی کو جو صحابۂ اولین مین سے تھے سو آدمی مسلمین مین سے اُنکے ہمراہ کرکے واسطے رسد رسانی کے مقرر کیا تاکہ ماحیہ ماسکین سے غلہ وغیرہ لدوا لاوین تا آنکہ سہیل مع ہمراہیون کے روانہ ہوے جب سمسانیہ مین پہونچے تو اُسکو تاخت وتاراج کیا اور اسکے باشندون کا مال لوٹ لیا ناگاہ نوفل بن مازن جو سرداران لشکر شہریاض بادشاہ سے تھا پانچسو سوارون سے آپہونچا پس جو کچھ مسلمانون نے لوٹ لیا تھا اُن سے وہ سب چھین لیا پھر درمیان اُنکے قتال واقع ہوئی چنانچہ مسلمانون نے بخوشدلی تمام وصفائی طینت ونکوئی نیت سے حملہ کرنا شروع کیا اور اس حالت مین قلب اُنکے منزہ تھے شک وریب سے بسبب وفور ایمان کے اور زبانین انکی ناطق تھین ذکر رحمان مین پس وہ سب برابر مشغول قتال رہے یہانتک کہ منجملہ ان مسلمانون کے تیس مرد شہید ہوے اور ستانیس ۹۷ نفر منہزم ہوے اور ستائیس آدمی اسیر ہوے اور ان اسیرون مین سہیل بن اسات بن عدی بھی تھے پس جو کچھ نصارے کے ہاتھون سے ان مسلمانون پر گذرا تھا اُن مفرورون نے جاکر اپنے اصحاب سے بیان کیا اُن کو سخت صدمہ پہونچا اور یہ امر اُنپر عظیم واقع ہوا **راوی** کہتا ہی مجھ سے **حدیث** بیان کی نوفل بن عامر نے سالف بن عاصم سے اُسنے سالم بن دوسی سے اُسنے کہا مین ہمراہ سہیل بن اسات کے حاضر تھا تو جس وقت ہم نے سمسانیہ پر غزدہ کیا ناگاہ نوفل ابن مازن ہمپر آپڑا اسوقت واللہ ہم نے ایسی قتال شدید کی کہ مثل اسکے مین کسی معرکہ مین حاضر نہ ہوا تھا یہانتک کہ ہوگیا اہل ہزیمت سے جو ہوگیا یعنے بھاگا جو بھاگا سالم بن عبداللہ نے کہا کہ جب نوفل بن مازن نے لوگون کو اسیر کیا تو اُن کو رسیون مین جکڑ کر باندھا اور بعضون کو بعض سے ملا کر کردیا اور اُنکے پاؤن کی رسیان اپنے گھوڑون سے باندھ دین اور انکو بطرف راس العین کے لیچلا پھر لوگون نے نوفل کو خبر

خبر دی کہ شہر ریاض بادشاہ مقام مرج الیطر مین طرف شقب کے ہی تب نوفل اسیطرف چلا اور اسکے ساتھ اسکی چچا کی اولاد سے چالیس بھائی تھے چنانچہ اُن قیدیون اصحاب نبی صلعم کو پاس شہر ریاض کے لے گیا اور روبرو اُسکے لیجا کر کھڑا کیا اور اُنکے احوال سے اُس کو خبر دی پس اُسنے ان سب کے قتل کا حکم کیا آخر وہ سب شہید کیے گئے اور ان مقتولونکے اخیر مین سہل بن اساف باقی رہ گئے تھے اور وہ نہایت مرد وجیہ وصاحب حسن وجمال تھے تو ایک بطریق یعنی رئیس نصاریٰ نے اُن کی جان بخشی کیلیے سفارش کی شہر ریاض نے سہل کے تئین اُس بطریق کے حوالہ کیا اور اُسکو ہبہ کر دیا اور اُس بطریق کا نام توتا ابن یورک تھا اور وہ حاکم کفر توتا کا تھا چنانچہ توتا نے سہل کو اپنے ہمراہ لیا اور وہ بمقام کفر توتا اپنے قصر مین لایا اتفاقاً دختر توتا نے سہل کو دیکھا تو اُن کو اپنے باپ سے طلب کیا توتا نے کہا اے بیٹی ہر آئینہ مسیح نے اس جوان کی مہر ومحبت میرے دل مین ایسی ڈالدی کہ مین نے بادشاہ سے اُسکی سفارش کی اور جان بخشی کرائی تو بادشاہ نے اس کو میرے حوالے کیا تو مجھ سے اسکو لے چنانچہ جب اُسنے سہل کو مانگ لیا تو اُن کو اپنے بستان مجلسرا مین داخل کیا پھر کئی دن کے بعد جب وہ لڑکی اس بستان مین گئی اور سہل بن اساف پر نظر اُسکی پڑی تو بہت مسرور ہوئی اتفاقاً سہل اسوقت تلاوت اس آیہ کی کر رہے تھے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ یعنے محمد رسول ہی اللہ کا اور جو لوگ انکے ساتھ والے ہین وہ کافر پر سخت تر ہین اور آپسمین نرم ورحیم تر ہین تو اُنکو دیکھتا ہی کہ وہ رکوع وسجود مین مشغول رہتے ہین اور فضل ورضا کے طلبگار ہین پیشانیان انکی نشان سجود سے انکے چہرونپر نور افشان ہین آخر اس لڑکی نے جب قرات سہل کی سنی تو اُسکے دل کو تاثیر کر گئی وہ بولی کیا ہی یہ کلام فصیح اور پاکیزہ اور آسان تر ہے واسطے فہم کے سہل نے کہا یہ کلام ملک علام کا ہی کہ اُسی نے اسکو ہمارے سید انام پر نازل کیا ہی تب اُس لڑکی نے کہا اس کلام مین جو کہ ذکر محمد ہے پس وہ تو لامحالہ تمہارا نبی ہی مگر یہ کون لوگ ہین جنکی شان مین وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ واقع ہی سہل نے کہا وہ اس نبی کا مصاحب اور وزیر ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ اور اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ وہ صاحب ان فتوح کا اور بھیجنے والا لشکر اسلام کا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ وہ اُس نبی کا کاتب وحی اور اسکا داماد عثمان بن عفان ہی رضی اللہ عنہ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا وہ برادر محمد اور اسکا پسر عم اور مالک اسکی تیغ کا علی ابن ابی طالب ہی رضی اللہ عنہ یہ سنکے وہ لڑکی اُسنے کلام کرنے لگی اور نام اس کا ابریتا تھا اور وہ بخط توریت وانجیل کتابت کرتی تھی اور زبان عرب مین کلام کرتی تھی اور اکثر وہ عمل کہنود ونصاریٰ سے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استفسار کیا کرتی تھی مگر کوئی انمین سے اسکو مفصل خبر نہ دیتا تھا یہان تک کہ سہل بن اساف اُسکے ہاتھ لگے پھر اُسنے پوچھا کہ جن کا ذکر تونے کیا ہی یہ کون ہین سہل نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ جب کچھ کلام کرتے ہین تو سچ بولتے ہین اور جب جہاد کرتے ہین تو ثابت قدم رہتے ہین اور جب اسپ پشیر دو سریع السیر پر سوار ہوتے ہین تو توفیق سبقت کی

سہیل

یاتے ہین اور جب وادی طلب مین چلتے ہین تو پروا رفیق نہین رکھتے ہین اور جب علم افضال یعنی نشان نبروسان کارزار کی جھلک دیکھتے ہین تو ہمہ تن اُسکے مشتاق ہوتے ہین اور اُنکے سینو مین ندا دی گئی اور دلو مین یہ الہام کیا گیا ہی

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ الخ یعنے وہ لوگ ہین کہ جس بات پر خدا سے عہد کیا اسکو سچ کیا یعنے وفا کیا بعد ازان آشکارے

رِجَالٌ مِنَ الْاَحْبَابِ تَاهَبَ نُفُوْسُهُمْ	يُنَادُوْنَهٗ خَوْفًا وَيَدْعُوْنَهٗ قَصْدًا	وَقَامُوْا بِلَيْلٍ وَالظَّلَامُ مُعَبَّسٌ
اِلٰى مَنْزِلِ الْاَحْبَابِ فَاسْتَعْمَلُ الْكَدَّا	يَحْنُوْنَ حَتَّ الشَّوْقِ نَحْوَ مَلِيْكِهِمْ	وَقَصْدُهُمُ الْفِرْدَوْسُ مِنْ جَنَّةِ الْخُلْدِ
اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ فِي الْعِبَادَةِ اَخْلَصُوْا	فَتَاهُوْا بِهٖ شَوْقًا وَمَاتُوْا بِهٖ وَجْدًا	یعنے یہ اشخاص وہ احباب ہین کہ نفوس

اُنکے شوریدہ و سرگردان ہین شوق الٰہی مین یا یہ کہ دل انکے ہیبت زدہ و ترسان ہین خوف معاصی سے اپنے پروردگار کو پکارتے ہین خائف ہوکر اور اس سے دعا مانگتے ہین ارادت دلی سے کھڑے ہوتے ہین یعنی جاتے ہین حالت تاریکی شب ناخوش کرنے والی مین طرف منزل احباب یعنی عبادت گاہون کے جو محبوب ہی پس عمل کرتے ہین بکوشش تمام یا یہ کہ عمل بکوشش کرتے ہین اور آمادہ ہوتے ہین برانگیختگی شوق سے بطرف اپنے مالک کے اور قصد ان کا فردوس کا ہوتا ہی جو جنت الخلد یعنے باغ بہشت ہمیشگی کا ہے یہ وہ قوم ہین کہ طرف عبادت کے خلوص و میل رکھتے ہین پس سرگشتہ رہتے ہین شوق مین اور مرتے ہین حالت وجد مین پھر برتیا نے سہل سے کہا مین نے نیسا راہب و یرقا سے سنا ہی کہ ہر آئینہ حق تعالیٰ اٹھائے نبیؐ کی دعوت یعنی اسکی دعوت اسلام کو شرق سے تا غرب نشر و نما فذ کرے گا اور مغرب و مشرق تمام اسکے قبضہ اقتدار مین دے گا اور اہل اسلام اُنکے تئین اپنے پدر و مادر و برادر و خواہر سے افضل و اولی جانین گے اور ان سب سے زیادہ تر اسکو عزیز رکھینگے اور بعد وفات کے اُسکے مزار پر زیارت کو آوینگے اور جب اُن کے روبرو اسکا ذکر ہوگا تو اسکے اوپر بکثار تمام درود و صلوۃ بھیجینگے تب سہل نے اس سے کہا کیا تجکو یہ معلوم نہین ہوا کہ وہ اپنی ایام حیات مین اپنے اصحاب کے حق مین دعا کرتا تھا اور انکے لیے اور جو کوئی اسکے گھر مین داخل ہوکر اُسکا اقرار اور تصدیق اسکی کرتا تھا اُن سب کے واسطے استغفار کرتا تھا چنانچہ عائشہ زوجہ نبی صلعم نے روایت کی ہی کہ جس شب کو رسول خدا صلعم کے تشریف لانے کی میری پاس باری تھی جب ثلث اول یعنی پہلے تہائی رات کی گذری کہ فلک تارونکے ساتھ دور کرتا تھا اور آسمان ستارون سے چمکتا تھا اور شیاطین پر شہاب ثاقب کی مار پڑتی تھی اور سراپردہ انوار الٰہی کے بازو کشادہ تھے اور ظلمت نے سیاہی اپنی برطرف کی تھی پس اس ہنگام مین کہ مین سوتی تھی اور میرے پہلو مین افضل مرسلین و اکرم مخلصین و متوسلین تھے ناگاہ اُنکے کلام شریف نے مجھے بیدار کردیا اور اسوقت وہ فرماتے تھے کہ اے چشم سرگین بسرمۂ ثبات تو غافل ہی و اردات ہبات سے بیدار ہو اپنے خواب سے اور مشغول ہو بعمل خیر و توشہ از برائے روز حمام یعنے قیامت کے کہ اسوقت اولوالالباب اُٹھتے ہین اور اپنے رخسارونکو آستان عزیز پر اور خاک نیاز مین ملتے ہین عائشہ نے کہا پھر مین نماز کے لیے اٹھی اور مجھے حضرت نے کھڑا کیا اور آپ شفاعت امت کرتے تھے یہانتک

کہ روشنی صبح کی نمودار ہوئی اور شگوفہ فجر کا شگفتہ ہوا تو حضرت نے مجھ سے فرمایا اُٹھ واسطے نماز و استغفار کے حاضر ہو اور پروردگار سے عفو طلب کر چنانچہ مین حضرت کی خدمت مین حسب ارادہ اُنکے کھڑی ہوئی اور مقصد و مراد کو پہونچی یعنے فائز بسعادت ہوئی پھر جس وقت حضرت تسبیح سے فارغ ہوے اور جسم اطہر سے خوشبو ہر طرف پھیل گئی اور مہکنے لگی تو اس وقت مین نے یہ دیکھا کہ حضرت دم سر بھرتے ہین یعنی ٹھنڈی ٹھنڈی سانس لیتے ہین اور انگشت سبابہ سے جو ہر دندان ملتے ہین یعنی انگلی کو دانتو پر مارتے ہین تو مین نے عرض کی اے سید موجودات و وجود لے بہترین از روے آباو وجدود بتحقیق کہ انگشت بدندان زدن عادت اہل عرب کی اس حالت مین ہے کہ جب کوئی امر اہم ان کو پیش آتا ہی یا کسی حال مین وہ متالم ہوتے ہین اسکے جواب مین فرمایا کہ اس وقت مین نے حال عصیان اپنی امت کا یاد کیا اور مجکو خیال مخلصین اپنی محبت کا آیا اسلیے کہ مجھے قول پروردگار کا یاد آگیا ہی لَاَمْلَاَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ یعنے حق تعالی فرماتا ہی کہ البتہ جہنم کو مین جنون اور آدمیون سے بھرونگا تب مین نے عرض کی یارسول اللہ کیا حق تعالی نے آپ پر یہ نازل نہین کیا ہی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ یعنے تاکہ حق تعالی تیرے گناہان گذشتہ و آیندہ بخش دیوے درین صورت واللہ کہ حق تعالی بموجب قول خود بالضرور آپ اور آپ کی امت سے عفو کرے گا - وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنے عنقریب پروردگار تیرا تجکو وہ کرامت و منصب شفاعت عطا کرے گا کہ تو رضامند و خرسند ہوجاے گا اور ہر آئینہ آپ وہ ہین جسکے نور سے حق تعالی نے آسمانون اور زمینون اور عرش و کرسی کو خلق کیا اور آپ وہ ہین جسکے دروازے پر براق تقرب کا حاضر کیا گیا اور آپ وہ ہین جسپر عالم ملکوت منکشف ہوا اور جو بہمت بارگاہ قہر جبروت بلند کیا گیا اور آپ وہ ہین جس کو لیلۃ القدر دی گئی آپ صاحب بطحا و مالک حرم ہین آپکے آگے پتھر موم ہین یعنے آپ کے سامنے رفق و نرمی کرتے ہین اور درخت آپ پر سلام کرتے ہین اور آپکے لیے شق قمر ہوا بشب ابرا اور آپ پر نازل ہوا يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ یعنے اے نبی جہاد کر کفار سے اور آپ مالک عرفات و منی ہین اور آپ مخصوص ہین ساتھ شکر و ثنا کے یعنے حمد خدا بجالانا اور شکر اس کا ادا کرنا آپ ہی کا کام ہی اور قریب ہے کہ حق تعالی آپ کو دربارہ امت کے منصب منت و احسان پر پہونچا دے گا کیا حق سبحانہ تعالی نے آپسے وعدہ مقام محمود کا نہین کیا ہی اور آپ کے لیے لواے محکم یعنے لواے حمد تیار نہین کیا ہے اور کیا آپ سے وعدہ حوض مورود یعنے حوض کوثر کا ساتھ کرم وجود کے نہین کیا ہے اور کیا انوار سعادت کو آپ کی امت پر تابدار اور ابرہاے توفیق کو انپر رحمت بار نہین کیا ہے اور کیا آپکے علم ظفر شیم کو جو ہاتھ مین آپکے اصحاب کے ہی بجواہر قبول آراستہ نہین کیا ہی اور اسکے پھریرے پر یہ نہین لکھا ہی عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قریب ترہے کہ تیرا پروردگار تجکو مقام محمود یعنے مقام کرامت اور شفاعت پر فائز کرے گا پس آپ اپنی امت پر نزول عذاب کا کیون خوف کرتے ہین وحال آن کہ حق تعالی نے بقول خود اُنکو

سائر الناس پر فضیلت دی ہو کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ یعنے تم لوگ بہتر ہو اُس امت مین جو واسطے ہدایت عوام الناس کے مقرر کی گئی ہو اے میرے آقا آپ خود جانتے ہین کہ آپ کے باپ آدم ع نے بواسطہ آپکے پروردگار سے خواستگاری شفاعت کی تو حق تعالیٰ اُن پر متوجہ و مہربان ہوا اور نوح نے آپ کے وسیلے سے غرق سے امان مانگی تو حق تعالیٰ نے ان کو نجات دی اور ابراہیم کو باوصف اس علو قدر کے آپکے وسیلے سے حق تعالیٰ نے آگ سے محفوظ رکھا اور موسیٰ نے باوجود اُس تقرب و مرتبے کے آپکے وسیلے سے سوال شرح صدر اور یسر امر کا کیا **راوی** کہتا ہو کہ غرض سہل بن اسعاف کی ذکر اس مناقب سے یہ تھی تا وہ لڑکی طرف دین اسلام کے رجوع کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب اُس لڑکی نے کلام سہل سُنا تو بولی کہ تمھارے نبی کے دین مین جو کوئی داخل ہوا اور اسکے قول کا قائل ہو تو اُسکے لیے کیا جزا ہے سہل نے کہا وہ اپنے گناہون سے مثل اُس روز کے پاک ہو جاے جس دن اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور اُسکے سارے سیئات محو ہو جائین گے اور جزا اس کی رضوان اور جنان ہے بعد ازان یہ آیت پڑھی مَن یَّعمَل سُوءًا اَو یَظلِم نَفسَہٗ ثُمَّ یَستَغفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُورًا رَّحِیمًا یعنے جو کوئی عمل بد کرتا ہے یا اپنے نفس پر ظلم یعنے گناہ کرتا ہے اور بعد ازان حق تعالیٰ سے طلب مغفرت کرتا ہو تو حق تعالیٰ کو آمرزگان اور مہربان پاتا ہے پھر جب برتیا لڑکی نے یہ کلام سہل کا سُنا تو اُسکے دل پر اثر کر گیا اور عقل و رائے اُسکی اس کلام اور دین اسلام کی طرف مائل ہوئی تو اُسنے کہا اَشہَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ کہ مین اول شہادت کرتی ہون اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود لائق عبادت نہین کہ وہ فرد یکتا ہے کوئی اُس کا ہمسر و شریک نہین اور گواہی دیتی ہون اس امر کی بے شبہہ محمد بندۂ خدا اور رسول خدا ہے صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ سہل اُسکے اسلام لانے سے نہایت فرحت و مسرت اندوز ہوے بعد ازان برتیا نے سہل سے کہا کہ اس راز کو رات تک مخفی و مکتوم رکھ یہانتک کہ پردۂ شب مین تیرے پاس آؤن اور تیرے ہمراہ لشکر اسلام مین چلی جاؤن **راوی** کہتا ہے کہ مجھ سے **روایت** کی صاعد بن عدی النمیری نے اور اُنھون نے اپنے باپ سے سنا کہ مدینہ مین لوگون سے بیان کرتے تھے اس زمانہ مین کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے تمام مال راس العین کا اور خزانہ شہر یاض بادشاہ کا پیش کیا گیا تھا اسوقت راوی نے بقیہ روایت مذکورۂ بالا اسطرح ذکر کیا کہ آخر وہ لڑکی یعنے برتیا سہل کے پاس سے اپنے محلات مین چلی گئی اور وہان اپنے گھوڑون کو طلب کیا اور اپنے باپ کے مال سے ایکہزار دینار زاد راہ لیا پس جس وقت شب تاریک ہوئی تو بعد تجسس و تفحص احوال نگہبانون کے وہ دروازہ کھولا جو باب السرور راز تھا چنانچہ برتیا نے یہ دیکھا کہ گرد قصر کے جتنے پاسبان ہین خواب مین ہین تو طرفۃ العین مین پاس سہل کے نظر آئی اور نظر بندی سے ان کو دار رستہ کر دیا اور اُسنے کہا بسم اللہ اُٹھ برکات نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور راہی ہو پس سہل اُٹھکر روانے

پر آئے تب برتیا نے ان کو ایک زرہ پہننے کو دی اور آپ بھی ویسی ایک زرہ پہن لی اور یہ دونون اُسی دروازے سے نکلے تو وہان دو گھوڑے تیار تھے پھر وہ دونون سوار ہوکر چلے جب کفر توتا سے مسافت بمقدار دو فرسخ کے طے کر چکے ناگاہ اُن دونون نے اپنے پیچھے جرس و صدا گھوڑونکی ٹاپون کی سنی اسوقت برتیا نے سہل سے کہا کہ اگر یہ لوگ رومی ہین تو مین اُنسے مکالمہ و مخاصمہ کرون گی اور اگر وہ عرب متنصرہ ہین یعنی جنھون نے تنصر اختیار کیا ہے تو چاہیے کہ تو اُنسے گفت و شنود کر چنانچہ تھوڑی سی دیر گذری تھی کہ ناگاہ ایک جماعت نمودار ہوئی کہ وہ تعداد مین تئیس سوار تھے اور وہ لوگ سبز لباس پہنے تھے اور وہ سب اشہب یعنی خنگ گھوڑونپر سوار تھے آخر جب سہل نے ان کو بتامل دیکھا تو پہچانا کہ یہ سب تو اسی کے اصحاب ہین جن کو شہر یاض بادشاہ نے شہید کیا تھا پس سہل اُنکے قریب گئے اور انپر سلام کیا اور کہا سبحان اللہ کیا مین وقت قتل تمھارے حاضر نہ تھا یعنے کیا تم شہید نہین کیے گئے ہو اُنھون نے کہا ہان ہم شہید ہوے ہین پر کیا تو نہین جانتا کہ ہر آئینہ شہدا زندہ ہین وہ مرتے نہین ہین بلکہ یہ مرگ یعنی قتل ہونا اُن کا نقل ہے ایک مکان سے طرف دوسرے مکان کے و بتحقیق کہ حق سبحانہ تعالیٰ آج کی شب شہدا کی ارواحون کو بنابر زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجتا ہے اور وہ شب شب نیمہ شعبان تھی تب سہل نے ان شہیدون سے کہا مین بھی چاہتا ہون کہ تمھارے ساتھ چلون اور تمھاری صحبت مین رہون اُنھون نے جواب دیا یہ بات تیرے امکان مین نہین ہے کیونکہ ابھی تیری عمر مین اکتالیس دن باقی ہین کہ بعد ازان تو بھی ہم سے آملیگا اور اس لڑکی کے لیے حق تعالیٰ نے جنت مین وہ چیزین مہیا رکھی ہین جو اور اپنے مخلصین کے واسطے تیار کی ہین اور اُسکے لیے ایک قصر جواہر و یاقوت سُرخ سے کنارے نہر کوثر کے بنایا گیا ہے سراپردے اُسکے آویزان ہین اور انوار تجلیات سے روشن ہین اور قبے یعنے گنبد اُسکے منقش ہین سریر تخت اُسکے زرنگار ہین اور فرش اسکے دنگل و گدازین سے اوپنے اوپنے بچھے ہوے ہین اور لب نہر کو زہاے خوشنما چنے ہین اور گوشہ ہاے قصر اشیاے نفیسہ سے پر ہین اس مین ملبوسات دوختہ اندوختہ ہین اور خدام اُسکے بحسن وفاے تمام آراستہ و پیراستہ ہین اور اُسکے دروازے پر قلم سر مکنون یعنے راز در پردہ سے لکھا ہوا ہے اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یعنے داخل ہو اس جنت مین بعوض اپنے حسن اعمال کے پھر جب اُس لڑکی نے شہیدون سے یہ بات سنی تو بولی کہ مین کس وجہ سے مستوجب و سزاوار ان نعمتون کی ہوئی شہیدون نے کہا اس سبب سے کہ تو نے توحید اپنے پروردگار کی توفیق اور نبی ذیوقار کی تصدیق کی ہو یہ سنکے اُس لڑکی نے ایک نعرہ کیا اور جان بحق تسلیم کی چنانچہ سہل اپنے گھوڑے سے اُترے اور اُسکو دفن کیا اور وہ سب شہید نظر دن سے غائب ہوگئے سہل کہتے ہین کہ پھر مین مسلمانون کے پاس پہونچا اور عبداللہ ابن غسان سہیل بن عدی سے یہ کیفیت بیان کی تو سارے مسلمین کا یقین اس امر عجیب سے زیادہ ہوا اور بعد اس واقعہ کے اکتالیس روز سہل بن ساف زندہ رہکے مرگئے رحمہ اللہ صفوان بن عامر نے روایت کی ہے

خویلد بن ماجد سے اُنھون نے عبد الرحمان بن النعمان سے اُنھون نے سُنا اس شخص سے جس نے اُسنے فتوح شام وارض ربیعہ فارس کا ذکر کیا اور کہا کہ جب لشکر مسلمین قرقیسا پر جا پہونچا اور عبد اللہ وسہل ساتھ تھے اُس وقت مسلمانون نے اپنی حفاظت کیلیے ایک خندق عمیق کھودی اور اسمین ایک مقام محفوظ مقرر کیا کہ اسی مین آمد شد رکھتے تھے راوی کہتا ہی کہ عیاض بن غنم اُسوقت بطرف رقۃ البیضا کے تھے اُن کو خبر بن متصل پہونچتی تھین اور وہ اس تردد مین تھے کہ ابتدائے جنگ کس سے کی جاوے شہر یاض کے ساتھ یا اہل حران ورہا کے ساتھ تب اُسنے خالد بن الولید سے کہا کہ جو لشکر روبرو موجود ہی اور تم سے آمادہ قتال ہی اُسکو چھوڑکر اوپر قصد کرتے ہو میری رائے یہ ہے کہ پہلے اس دشمن یعنے شہر یاض سے مقابلہ کرو پھر جسوقت اُسکو شکست دوگے تو تمھاری ہیبت ہر طرف غالب ہوجاوے گی بعد ازان جس بلد پر چاہنا قصد کرنا انشاء اللہ تعالیٰ وہ جلد فتح ہوجاے گا یہ سنکے عیاض تھوڑی دیر فکر مین متامل رہے بناگاہ خبر داردون اور جاسوسون نے آن کران کو اس بات کی خبر دی کہ ہرآینہ تم سے لڑنے کو شہر یاض بادشاہ اور بہت سے صاحبان قلعہ مستعد وآمادہ ہین مثل نوفل وطریاطس صاحب جلین وآرمانوس صاحب تل سماوی وارجوصاحب بارعیہ وشہر یاض صاحب ماردین درودس صاحب حران ورہا اور لشکر انکا دو لاکھ سوار سے جمع ہے اور اُنھون نے بادشاہ سے تمھارے مقاتلے ومقابلے کا ذمہ اور عہد کیا ہی اور وہ کہتے ہین کہ ہم جنگ کرینگے دشمن سے باتفاق اپنے اہالی واولاد کے اور ساتھ اپنے مال موالی کے یہانتک کہ ہم مین سے کوئی گریز نہ کرے گا اور اردے ترتیب لشکر کے پہلے تمھارے مقابلے کو اقوام ارمن مقدم ہوے ہین اور بعد اُنکے روم ہین اور وہ سب فرات کے ادھر آپہونچے ہین جب عیاض نے یہ خبر سنی تو ولید بن عقبہ کو ان کی طرف روانہ کیا اور اس کو اپنا مطلب سمجھا دیا چنانچہ ولید نے پاس عرب بنی تغلب کے جاکر اُن کے رئیسون کو جمع کیا اور وہ سب نوفل بن مازن وعاصم واشجع ومیسرہ وحزام وقارب وغیرہ تھے تب ولید نے اُن سے کہا اے جوانان عرب آگاہ ہو کہ انجام کار پر نظر کرنا موجب امان کا ہوتا ہے ہلاکت سے کچھ تم لوگ بڑے تیز دندان اور بڑے قوی دل اور بڑے جری اور بڑے مرد میدان زیادہ بنی غسان سے نہین ہو اور تم مین سے کوئی مشابہ وہمسر جبلۃ بن الایہم کا نہین ہے کہ وہ شصت ہزار مردم سے پیش آیا تھا تو اُس وقت حق تعالیٰ نے ہمین کو اُنپر نصرت وفتح دی اور ہم نے اُنکے بڑے بڑے سرداروں کو قتل کیا پس از روے صواب دید کے بہتر یہی ہی کہ تم لوگ ہماری طرف چلے آؤ اور ہمارے لشکر مین شامل ہوجاؤ چنانچہ اُن سب نے تو اس بات کو قبول کیا مگر ایک گروہ اباذ الشمطا کا کہ وہ لوگ بلاد روم کی طرف کوچ کرگئے اور باقی سب عرب بنی تغلب چہ مسلم چہ کافر شریک لشکر عیاض بن غنم ہوگئے اس بات سے سارے اہل اسلام خوشدل ہوے اور کہنے لگے کہ وہ عرب بہ تحقیق کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے تمھارے حق مین بڑی خیر کی اور اسنے چاہا ہے کہ تم کو برکت بخشے اس سبب سے کہ تم ہمارے آئے اور صلیب پرستون کو چھوڑ دیا حق تعالیٰ تم کو عنقریب اعزاز اپنے دین اور

اور شرف اپنے نبی کا دکھلاوے گا کیونکہ حق تعالیٰ نے اپنے نبی سے ہمارے لیے وعدہ کیا ہی اور وعدہ اُس کا برحق ہے کہ وہ ہم کو ملک کسریٰ و قیصر پر فیروزمند کرے گا اور دونون کا خزانہ ہم کو دلاوے گا اور نبی اُسکا مخبر صادق ہی جسکی شان مین حق تعالیٰ نے فرمایا ہی مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى کہ منطوق کلام اسکا خواہش نفس سے نہین (یعنی کل انسان ناطق ہوا ہین کہ وہ اپنی ہوے خاطر سے نطق کرتے ہین مگر نبی وہ ناطق ہے کہ بدون وحی آلہی من تلقاے نفس اپنے کچھ نطق نہین کرتا پس منطوق کلام اُسکا تمامتر وحی والہام ہی) اور کہا کہ ہمارے حق مین خدا عزوجل نے فرمایا ہی وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ یعنے ہم نے کتاب بزرگ مین بعد ذکر اوصاف بندگان نیکوکار کے لکھا ہی یعنے یہ مقرر کیا ہی کہ وارث و والی روے زمین کے ہمارے بندگان صالحین ہون گے یہ سُنکے اُن عرب نبی تغلب مین جو کافر تھے وہ بھی مسلمان ہوگئے آخر وہ سب کے سب فائز بشرف اسلام ہوے **روایت** ہی **خالد** بن سعید سے کہ عیاض بن غنم کو جب بھاگ جانا اباذ الشمطا کا طرف بلاد روم کے معلوم ہوا تو یہ خبر حضرت عمر بن الخطاب کو لکھ بھیجی تب اُن حضرت نے ہرقل بادشاہ روم اور اسکے پسر قسطنطین کو نامہ لکھا اور کہلا بھیجا کہ اگر تم اباذ الشمطا کو جو نبی تغلب عرب سے ہی اپنی سرحد سے ہماری طرف نہ پھیر دوگے تو ہم سارے نصرانیون کو جو ہماری عملداری مین ہین فنا کر دینگے **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جب یہ پیغام عمر رضی اللہ عنہ کا ہرقل بادشاہ اور اسکے پسر کو پہونچا تو انھون نے اباذ الشمطا کو اسطرف بھیجدیا راوی نے کہا کہ بعد ازان عیاض بن غنم نے قصد قتال بر ملکہ شہرباض کے کیا اور ادھر شہرباض صاحب قرقیسیا نے یہ بندوبست کیا کہ وہ رئیسان نصاریٰ کو جمع کرکے اُنسے کہنے لگا کہ آگاہ ہوا گلے بادشاہون کی سیرت سے مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ وہ لوگ جب لشکرکشی کرتے تھے تو حیلہ سازی سے بھی غافل نہ رہتے تھے چنانچہ مین بھی ارادہ رکھتا ہون کہ کل صبح مین بعزم ملاقات عرب کے نکلون گا پھر جب صفوف سے مین باہر نکلون تو تم لوگ مجھے میرے گھوڑے سے اُتار کر پیدل کر دو اور مجھپر اپنی تلوارون کو اُٹھاؤ گویا کہ تم مجکو قتل کیا چاہتے ہو اُس وقت مین تم سے کہون گا کہ مین عذرخواہ ہون اور سولے اُسکے نہین ہی کہ مین نے تمھاری آزمایش کی تھی کہ تمھاری حمیت تمھارے دین مین کتنی ہے اور مجکو گمان غالب تھا کہ تم لوگ اِن عربون سے خوف زدہ ہوگئے ہو پھر جب یہ باتین مجھ سے تم سنتا تو پھر تم میرا اجلال و اعظام بجالانا بعد ازان تم عرب سے حرب شروع کر دیجیو اُس وقت پھر تمھارے پاس سے مین عربون کی طرف بھاگ جاؤن گا اور اُنسے کہون گا مین نے ارادہ کیا تھا کہ تمھارے تئین تفویض بلد کردون اس بات سے قوم نے مجھپر یورش کی جیسا کہ تم نے خود دیکھا ہے اور اُنھون نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا مگر مین ازروے اعتذار کے بچگیا اب مین تمھارے پاس آیا ہون کہ مجکو تمھاری صحبت سے بڑی رغبت ہی پھر جس وقت وہ مجھے امان دینگے اور مجھ سے غافل ہوجاوینگے تو رات کو مین اُنکے امیر کو قتل کرون گا اور مین خوب جانتا ہون کہ وہ لوگ بعد قتل اپنے امیر کے اپنے امر مین سُست ہوجاوینگے بعد ازان

ہین وہان سے بھاگ آوُن گا یہ بات سُنکے اُسکے وزیر ارمنی نے کہا کہ آپ کیونکر اپنی جانپر یہ تعب اُٹھاوینگے اور اپنے تئین کیون ایسی تنگ گذرگاہ مین ڈالینگے اور اگر ایسا آپ کرینگے تو جانب عرب سے ہم آپ پر ایمن نہین ہین اور آپکے خال یعنے مامون آپکے ہمپر عتاب کرینگے اور کہینگے تم نے اُن کو کیون چھوڑا اور عرب کی طرف کیون جانے دیا تو ہم کیا جواب دین گے بعد ازان عبد الحدیو قنا نے بھی کہا کہ ہرآئینہ یہ سردار اپنے قول مین سچا ہی یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ ہم آپ کو چھوڑدیوین اور آپ اُسطرف چلے جاوین بلکہ در بارہ اس قوم کے مین آپ کو ایک تدبیر بتاتا ہون کہ وہ اِس سے قریب تر اور آسان تر ہے تب شہریاض بادشاہ اور وزیر ارمنی نے کہا اے ملک وہ کیا تدبیر ہی عبد الحدیو قنا نے کہا کہ کل صبح کو ہم اپنی جمعیت مردم ہمراہ لیکر نکلین اور اُنسے مقابلہ کرین اور آپ ہماری کوشش وجانفشانی ملاحظہ کیجیے جیسا کہ ہم بحسب اپنی طاقت کے مقاتلہ کرینگے بعد ازان ہم مصلحۃً شہر کے اندر بھاگ جاوین اور دروازے شہر کے خوب مضبوط بند کرکے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاوین پھر وہ ہمارے قریب آوینگے اور ہم بدستور اُنسے قتال کرتے رہینگے پھر جب ہم ایسا کرینگے تو عرب کو ہم سے طمع ہوگی اور ہمارے قریب تر آوینگے اور تم خوب جانتے ہو کہ اُنکے لشکر مین رومیون کی ایک جماعت ہی جو بے دین ہوکر اُنکے دین مین آگئے ہین تو جب وہ ہمارے قریب آوینگے اور ہم یہ ارادہ کرینگے تو ہم اُن کو ایک نامہ لکھکر اُنکے دلون کو خوش کرینگے پھر ہم اُنکے پاس ایلچی بھیجکر طلب صلح کرینگے اور ہم کہلا بھیجین گے کہ تم اپنے عقلامین سے صاحبان قول فیصل کو ہمارے یہان بھیجو تاہم دیکھین کہ وہ ہم سے کیا ارادہ رکھتے ہین اور کیا عجب ہے کہ ہم تمھاری صلح کو قبول کرلیوین آخر جب وہ لوگ ایسا کرینگے اور ہمارے پاس اور ہمارے قابو مین آجاوینگے تو ہم اُن کو گرفتار کرلیوین گے اور اُنکے سر و پر اپنی تیغین علم کرکے اُن سے کہین گے کہ یا تو تم لوگ ہمارے ملک سے کوچ کرجاؤ والا ہم تم کو قتل کرتے ہین پس وہ لوگ جب ہم سے ایسی جدوکد یعنے خطر دیکھین گے تو اپنے اصحاب سے درخواست ہماری صلح کی کرینگے اور ہمارے یہان سے کوچ کرجاوینگے اور حال یہ ہی کہ عرب جب کچھ قول کرتے ہین تو اُس کو وفا کرتے ہین پھر اگر وہ لوگ شہریاض بادشاہ کو شکست دیوینگے اور بادشاہ کے شہر و پر متسلط ہوجاوینگے تو بعد اپنے اِس کردار کے ہم اُن کی طاعت مین داخل ہوکر پھر اُنکے نزدیک سے طرف بلاد روم کے بھاگ جاوینگے **راوی** کہتا ہی سوائے اسکے نہین ہے کہ یوقنا نے اپنے اس کلام سے دو امر کا ارادہ کیا ایک تو یہ کہ انکے نزدیک تہمت و اشتباہ سے بری ہوجائے یہانتک کہ وہ لوگ اُس سے مطمئن خاطر ہوجاوین اور دوسرے یہ کہ تا اصحاب نبی مین سے ایک جماعت قلعہ مین داخل کردیوے اور حیلہ کرے کہ مسلمان میرے قابو مین ہین اور حال آنکہ باتفاق اُنکے اپنا دخل کرکے اور شہر مین اُن کا قبضہ کرادیوے یہ سُنکے وزیر ارمنی بولا کہ اس صورت مین اگر عرب اپنے صعالیک کو جو درویش بے خانمان ہین اور اپنے خادمون کو جن کا جینا اور مارا جانا یکسان ہی ہماری طرف بھیجین اور بالفرض کہ تو انکو گرفتار کرلیوے اور تو اُنسے وعدہ قتل کرے یعنے قتل سے ان کو ڈراوے اور وہ کچھ اُسکی پروا نکرین اور اُنسے کوشش و اہتمام تمام ہمارے قتال مین واقع

ہوا اور وہ ہمارے یہان سے کوچ نہ کر جاوین تو پھر ہم کیا کرینگے یہ سنکے یوقنا نے اپنے تئین اُن کو خشمناک دکھلایا اور کنارہ کشی ظاہر کی یعنی جادہ سمجھین کہ ان باتون سے غصہ ہوا اور کنارہ کیا پھر یوقنا نے کہا قسم ہو مسیح کی ہمارے خون مین اس قوم کی ہیبت سما گئی اور تم اُنکے رعب مین آگئے بعد اسکے اب تم کبھی رستگاری نہ پاؤگے اور قسم ہو مجکو اُس مذہب کی جس کا مجکو اعتقاد ہے کہ ہر آئینہ مین نے اپنے قلعہ حلب مین اُنسے قتال کیا اور لشکر اُنکے سوارون کا حلب کے سائر بلدان مین سال بھر پھرا کیے اور سرگردان رہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ایک غلام حبشی نے اُنکے غلامون مین سے جس کا نام واسل الہول تھا اور اسکے ساتھ اوبیس آدمی تھے کہ وہ لوگ میرے ساتھ حیلہ کرکے میرے قلعہ پر متسلط ہوے تو کبھی وہ اس قلعہ پر قادر نہ ہو سکتے یعنے اگر یہ امر نہ ہوتا کہ وہ غلام مجھپر حیلہ گری کرتا تو وہ ہرگز مجھپر قدرت نہ پاتے پس حیلہ بازی ایسی کارگر ہوتی ہوا اور ایسا ہوا تھا کہ وہ اپنے بجمیع لشکرون جرار اور اپنے تمام دلاورون ذی الاقتدار کے مجھپر آپڑے تھے پس تمھاری کیا کیفیت ہے وحال آنکہ تمپر نہین آیا ہی مگر ایک گروہ چند آدمیون کا اور تمھارا شہر و شہر پناہ بھی مثل قلعہ مکم کے استوار ہی اور اُسپر قتال بھی دشوار ہے سوائے دو مقام کے ایک طرف جبل دوسرا جانب غرب سے اور تمھارے تئین کوئی عذر بھی مانع نہین ہے اور جو کوئی ارادہ رضامندی مسیح کا رکھتا ہو اور طالب اجر کا ہو تو چاہیے کہ اپنے دین کیلیے قتال کرے اور اپنے اہل اور خانمان کو ان عربون سے بچاوے اور اگر اس امر کا خوف کرتے ہو کہ وہ لوگ ہماری طرف اپنے غلامون کو بھیجینگے یا ایسون کو جن کی کچھ وقعت و قدر اُنکے نزدیک نہین ہی تو مین سارے آدمیون مین اُنکا بڑا شناسا ہون کہ تمام اُن کے شہسواران اور دلاورون کو اور اُنکے خادمون کو اور اُنکے خواص اصحاب کو خوب پہچانتا ہون پس تم اپنے ایلچیونکے ساتھ اس قوم کے نام بنام نامہ بھیجو کہ وہ سب نامی گرامی ہیں انمین سے مقداد ہین اور نعمان و شرحبیل بن کعب و نوفل و عبدالرحمن بن مالک و اسود بن قیس و خالد بن جعفر و ابن قیس و نعمان بن حارث و مالک بن نوتہ و سلامتہ بن عامر یہ لوگ اشراف و اعیان قوم ہین یہ سنکے وزیر ارمنی ہنسا اور کہا قسم ہی مجکو اپنے دین کی عرب لوگ ان اشخاص کے سبب ہرگز اپنے کامون مین سستی نہ کرینگے یعنے اپنے ارادے سے باز نہ رہینگے مگر یہ کہ وہ تم سے رہائی یعنی گروی و عوضی جسکو ادل و بندی کہتے ہین طلب کرینگے تب یوقنا نے کہا اے تمھاری سُست ہوگئی اور دل تمھارے بودے ہوگئے تم اُنکے پاس ایلچی کے ہاتھ نامہ بھیجو اگر اُنھون نے قبول کرلیا تو اس بات کو ہمارے سید مسیح کی برکات و عنایات سے سمجھنا اور اگر وہ رہائن طلب کرینگے تو ہم اہل شہر سے اپنے ضعفا یعنے کمترین مردم کو اور اُن کی اولاد کو لباس فاخرہ پہنا کر اُنکے یہان بھیجدینگے اور کہلا بھیجینگے کہ یہ لوگ ہمارے بزرگان اور رئیسان شہر ہین تب شہر یاض بادشاہ نے کہا قسم ہو قربان کی یعنی قربانی مسیح کے سوائے اس بات کے جو کچھ تو نے ہم کو حکم کیا مین اور کچھ نہ کرون گا بعد ازان بادشاہ نے اپنے سرداروں اور اپنے اہلکارون کو حکم کیا کہ وہ لوگون کو واسطے تیاری جنگ کے امر کریں چنانچہ اُن امرا نے یون ہی حکم کیا پھر ان لوگون نے اپنے ہتھیار لگائے اور امادہ قتال ہوے ادھر سالار لشکر اسلام نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار ہوون پس پہلے عرب سوار ہوے اور

ورۂ خندق سے باہر نکلے اور لشکر اعدا بلندی وادی سے ان لوگون کے سامنے آیا اُسوقت اہل اسلام یہ دعا پڑھنے لگے اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا عَلَیْھِمْ کَنَصْرِ نَبِیِّکَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ یعنے اے ہمارے پروردگار تو ہم کو نصرت دے جیسی تونے نصرت دی تھی اپنے نبی کو روز مقابلہ لشکر کفار مکہ کے پھر ان لوگون نے اپنی صفین باندھین اور اس افسر نے لوگون کو وعظ کیا اور آخر وعظ یہ تھا کہ دیکھو ہم اب جانب طاغیہ روم کے حملہ کرتے ہین اور اُسکے صلیب پرستون پر چڑھائی کرتے ہین پس آؤ ہماری پیروی کرو اگر حق تعالیٰ بہ قتل اُس طاغی اور صلیبون کے ہم کو فیتاب کرے گا تو اُس قوم کے قدم پر جا پڑینگے ان لوگون نے جواب دیا اے امیر تونے ہم کو ایسے امر کی طرف دعوت کی یعنی بلایا ہے کہ وہ خود ہم کو نہایت محبوب ہے اور مرغوب تر ہے اُن باتون سے جو تونے ذکر کین پس حملہ کر ہم بھی حملہ کرتے ہین چنانچہ محمد بن مسلمہ نے روایت کی ہے کہ آخر امیر لشکر اسلام اور اسکے ہمراہیون نے لشکر قرقیسیا پر حملہ کیا اور امیر مسلمانون نے کہ عبداللہ بن غسان اور سہیل بن حدی تھے پس تحقیق کہ ان لوگون نے بقتال شدید مقاتلہ کیا اور راہ خدا مین وہ جہاد کیا جیسا حق جہاد کرنے کا ہے اور دشمنان خدا کو بھالے مارے اور تلوارین ماریں اور اسی معرکہ مین عبداللہ بن مالک اشتر نے وزیر ارمنی کو جا لیا اور جب اسکی ہیبت اور شان کو دیکھا تو جانا کہ یہ کوئی اُنکے ملوک و سلاطین مین سے ہے آخر عبداللہ بن مالک نے اُسکے سینہ مین بھالا مارا کہ انی اُسکی اُسکے پشت سے پار نکل آئی اور نعمان بن المنذر شہر یاض بادشاہ پر جا پڑا اُسوقت جماعت مردم اُسکے گرد سے متفرق ہوگئی تو نعمان نے شہر یاض پر وار کیا مگر وہ یہ نہین جانتا تھا کہ یہ صاحب و مالک بلد ہین بلکہ یہ سمجھا کہ کوئی منجملہ ملوک کے ہے آخر اُسپر حملہ کیا اور اسوقت یہ اشعار پڑھتا تھا ؎

وَاَنَا لِقَوْمٍ فِی الْحُرُوْبِ لَیُوْثُھَا ۔ وَسَفْرٌ مِنَّا فِی الْوَغَا اَسْوُدُھَا ۔ نُحَامِیْ عَنْ شَرْعِ الْھُدٰی وَنَصُوْنُہٗ
وَنَزْعَمُ اُنُوْفَ الْاُعْدَا وَنَزُوْدُھَا ۔ لَنَا الْفَخْرُ فِیْ کُلِّ الْمَوَاطِنِ کُلِّھَا ۔ بِاَحْمَدَ اِلْھَادِیْ فَذَاکَ سَعِیْدُھَا
مَلَکْنَا بِلَادَ الشَّامِ ثُمَّ مُلُوْکَھَا ۔ اِلٰی اَنْ بَدَلْنَا بِالنِّکَالِ عَدِیْدَھَا ۔ سَوْفَ نَقُوْدُ الْخَیْلَ جُوْدَ سَوَابِقًا
اِلٰی شَہْرِ یَاضٍ لِلْکَلَاکِلِ شَدِیْدُھَا ۔ وَمَلْکُ دَارَا ثُمَّ جَمْلَیْنِ بَعْدَھَا ۔ کَذَا رَاسَ عَیْنٍ وَالْجُیُوْشُ نُقُوْدُھَا
وَنَمْضِیْ اِلٰی حَرَّانَ ثُمَّ سُرُوْجِھَا ۔ کَذَاکَ الرَّھَا لِلْمُسْلِمِیْنَ نُعِیْدُھَا ۔ وَاِنِّیْ اَنَا النُّعْمَانُ ذَاکَ بْنُ مُنْذِرٍ
اَبِیْدُ لُیُوْثَ الْحَرْبِ ثُمَّ اُسُوْدُھَا

یعنے مین حق مین اس قوم کے وقت جنگ کے شیر جنگ ہون بھاگتے ہین مجھ سے وقت وغا کے شیران کارزار شرع ہادی کی طرف ہم حمایت کرتے ہین اور اُسکی صیانت و اعانت کرتے ہین اور دشمنون کی ناکین گھستے ہین اور ہم اُنکے تئین دفع کرتے ہین ہمارے لیے ہر مقام مین فخر تمامتر ہے بطفیل احمدؐ ہادی کے کہ یہی فخر اُس کل مواطن کی سعادت ہے ہم تمام بلاد شام اور ملوک ملک شام پر غالب ہوے یہانتک کہ ہم نے اُسکی عدید یعنے جماعات کو ساتھ نکال یعنے ہلاکت کے بدل دیا اور قریب ہے کہ ہم گھوڑے دوڑاوین گھوڑے تیز رو طرف شہر یاض کتے کے کہ یہ سخت تر ہے کتون مین اور ہم مالک ہونگے دارا کے بعد ازان جملین کے اور اسیطرح مالک ہوے راس العین کے اور اسکے لشکر کا ہنکاتے ہین و بعد ازان ہم گذر کرینگے طرف حران کے بعد ازان طرف اُنکے سروج کے

ف صلیب صلیبا ترجمان کا دوسرا نام ہے شاید
ف یہ جملہ سرخ ہندی مین ہے

(سرخ نام بلد عجم ہی) اسیطرح رہا کہ ان سب کو واسطے مسلمین کے ہم پھیرینگے اور مین وہ نعمان ہون جو ابن منذر ہے ہلاک کرون گا مین ہزبران نبرد آزما پھر شیران جنگ کو غرضکہ نعمان بن المنذر شہر یاض بادشاہ پر جا پڑا اور دفعۃً اسکو نیزہ مار کر زمین پر ڈالدیا پھر جب لشکر قرقیسیا نے یہ دیکھا کہ ان کا بادشاہ مارا گیا تو وہ سب اپنے شہر کو پھر پڑے اور اپنے شہر کو اپنا قلعہ کیا اور اسکو بندوبست سے مستحکم کیا چنانچہ ارمانوسہ ملکہ شہر یاض نہایت خوف زدہ ہوئی اور اُسکے دل مین رعب سما یا تب اُسنے عبد صالح یوقنا سے کہا اے عبد المسیح سولے تیرے اب ایسا ہمارا کوئی باقی نہین رہا کہ وہ بجز تیرے سیاست ہمارے ملک کی اور تدبیر ہمارے امور کی کرے یوقنا نے کہا اے ملکہ مین آپکے حضور مین حاضر ہون ملکہ نے اپنے کامون کو یوقنا اور اُسکے اصحاب پر محول کیا اور یہ بات کہی کہ تم آگاہ اور خبردار ہو کہ یہ شہر اور ملکہ تمھاری طرف ہی یعنے تمھارے بھروسے ہی یوقنا نے کہا ہم پر واجب ہی کہ ہم ملکہ کے حق خدمت پر قائم رہین اور اسکی طرف سے قتال کرین بعد ازان یوقنا نے اپنے ہمراہیون کو سور بلد یعنے شہر پناہ پر چڑھا دیا کہ وہ مسلمین سے قریب تر ہو گئے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کی فوج جو پیدل تھی وہ فلاخن سے ایسی سنگ اندازی کرتی تھی کہ پتھر اُن کا کبھی نشانے سے خطا نہ کرتا تھا اور افسر پیدل لشکر پر اور گروہ موالی پر منذر بن العاصم تھے کہ تمام حجاز و یمن مین کوئی شخص منذر سے زیادہ تر فلاخن انداز نہ تھا اور اُنکے قوت بازو کا حال یہ تھا کہ جب وہ فلاخن سے سنگ انداز ہوتے تھے تو وہ پتھر برج سے بالا تر گذر جاتا تھا پس وہ برابر اسیطرح ہر روز سنگ اندازی کرتے تھے کہ وہ پتھر ایک دو آدمی کا سر توڑ دیتا تھا چنانچہ عرب نے نام عاصم کا برج المنذر رکھا تھا غرضکہ ان لوگون نے اہل قرقیسیا پر نہایت سختی و تنگی کی تب ارمانوسہ ملکہ نے یوقنا سے کہا وہ تیری تدبیرین دربارۂ ان عربون کے کہان ہین جس کا وعدہ تو ملک شہر یاض سے کیا کرتا تھا یوقنا نے کہا مین اس امر مین خود متفکر ہون اور اس فکر سے مین غافل نہین ہون بعد ازان یوقنا شہر پناہ پر جو مسلمین سے متصل تھا چڑھ گیا اور پکار کر کہا اے معاشر عرب درمیان ہمارے تمھارے یہ امر طول ہوا کیا تم نے ملک شہر یاض کو شکست نہین دی اور کیا تم راس العین پر مالک و غالب نہین ہوے اور بعد اسکے ہم بھی تمھارے ہین اور تم ہمسے مال طلب کرتے ہو آخر تمھارا ارادہ کیا ہی اور ہم خوب جانتے ہین کہ جو تم کہتے ہو وہ کرتے ہو اور وفا کرتے ہو آخر جب یوقنا کو عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی نے اور سب صحابہ نے دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قرقیسیا پر اس کا ارادہ نصب جنگ کا ہی تب سہل بن عدی نے یوقنا سے خطاب کر کے کہا اے دشمن اپنی جان کے تو نے ہم سے فریب کیا اور منصوبہ تیرا جو ہم پر تھا وہ تمام پورا ہوا کہ تو ہمارے دین مین داخل ہوا جب ہم تجھ سے مطمئن ہوے تو تو نے فریب کیا کہ اپنے پہلے دین کی طرف پھر گیا آخر تو ہم سے اب کہان بھاگ کر جائے گا اور ہم سے کدھر روپوش ہوئے گا اور ہم تیری طلب و تلاش مین ہین اور قریب ہے کہ ہم اس شہر پر بزور شمشیر غالب ہوتے ہین اور تیری گردن مارتے ہین (یہ کلام مسلمین کا ساتھ یوقنا کے مصلحۃً بطریق جنگ زرگری تھا) تب یوقنا نے جواب دیا اے جماعت عرب بتحقیق کہ مین تمھاری خیر خواہان

اور تمھاری خدمتین کین اور تم سے بھی مین نے سوائے خیر کے اور کچھ نہین دیکھا ولیکن میرے دل کو اپنا دین بھایا اور ایسا خوش آیا کہ آخر پھر مین نے اُسطرف کو میل کیا خیر اب جو ہوا سو ہوا آیندہ اس شہر مین پہونچنا تمھارا غیر ممکن ہے اور تم اسپر غالب و قادر نہین ہو سکتے اسلیے کہ وہ نہایت شدید و مستحکم ہے اور اسمین بڑے بڑے مردان کارزار ہین اور رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے پاس وافر ہے ولیکن تم اپنی جماعت مین سے دس آدمیون کو جو تمھارے معزز اصحاب ہون اور ہم بھی اُنپر وثوق و اعتماد رکھتے ہون ہماری طرف روانہ کرو کہ وہ ہم سے اور ہم اُنسے قول و قسم کرین یہان تک کہ جب تم راس العین پر فتح پاؤگے تو یہ شہر بھی ہم تم کو سپرد کر دینگے اور بالفعل درمیان ہمارے تمھارے بقیہ سال حال صلح ہے اور اس سال مین کل چار مہینہ باقی ہین کہ اوّل ان مہینون کا رمضان ہے یعنی ابتداے رمضان سے چار مہینے باقی ہین یہ سن کے عبداللہ بن غسان نے کہا کہ ہم نے یہ معاہدہ تیرا قبول کیا مگر وہ دسون آدمی کون ہین جنکو تو چاہتا ہے کہ ہم اُن کو تیرے پاس بھیجین یوقنا نے کہا ارادہ میرا ان لوگون سے ہے مقداد بن الاسود اسود مولاے قیس و خالد بن جعفر و فراحۃ بن قیس و ہمام بن الحارث و سلامۃ بن عامر و ابن نعیم پس مین ان لوگون کو چاہتا ہون کہ میرے پاس آوین اسلیے کہ بدون اصلاح اُنکے امر صلح متعسر ہے آخر عبداللہ نے اشخاص مذکور کو روانہ کیا اور یوقنا نے اُنکے لیے پھاٹک کھولدیا مگر عبداللہ نے یوقنا سے کہا کہ ہم بدون رہائن کے دربارۂ اپنے اصحاب کے سستی و غفلت نہ کرینگے یعنے بغیر اسکے ہم کو اپنے اصحاب کے حق مین اطمینان نہین ہے یہ سنکے یوقنا پاس ارمانوسہ ملکہ کے گیا اور اسکو خبر دی کہ وہ قوم رہائن طلب کرتے ہین ملکہ نے کہا بازاری لڑکون کو بھیجدو یوقنا نے کہا اے ملکہ حرب مین مکر و حیلہ کرنا عرب کے یہان سے نکلا ہے اور بادشاہون کی شان کا یہ مقتضا ہے کہ جو کہین وفا کرین و حال آن کہ قول حکیم فارس کا ہے کہ جب غدر کرنا طبیعت اور عادت قوم کی ہو تو وثوق و اعتماد ساتھ ہر کسی کے بہت دشوار ہے یعنے ہرگاہ عادت عرب کی مکر و حیلہ ہے اور بادشاہون کو اپنا قول وفا کرنا لازم پڑا ہے تو انسداد ہر ایک مکر کا متعذر ہے و بہرکیف آپ جو ارادہ بھیجنے اطفال اہل شہر کا کرتی ہین تو یہ بھی خالی از تردد نہین اس واسطے کہ آپ کے اہل بلد مین رؤسا و ملوک ہین کہ وہ بعد بادشاہ آپ کے شوہر کے اگرچہ آپ کی شان کو عظیم جانتے ہین لیکن وہ آپ کو بچشم تانیث دیکھتے ہین یعنے آپ کی طرف اُس نظر سے نگاہ کرتے ہین جسطرح نسوان کو بعین استضعاف دیکھا کرتے ہین اور اُن کا کچھ رعب نہین مانتے ہین اور میری طرف بعین غربت کرتے ہین کہ مجھے مسافر اور بیرونی سمجھکر اپنے نزدیک میری جانب سے کچھ ہیبت نہین رکھتے ہین اور حال ہماری صلح کا عرب کے ساتھ سنتے ہین تو ہم کو اس بات کا مالک مختار نہین جانتے ہین درین صورت ارادہ ہمارا اور آپ کا پورا نہ ہوگا اور جب اہل بازار بھیجے جاوینگے تو وہ لوگ ہمپر جرأت و جسارت کرینگے و بتعرض و تمرد پیش آوینگے مثل اسکے کہ جسطرح ساتھ ملک موصل اور صاحب ہنکاریہ کے معاملہ ہوا تھا اسیطرح یہ امر بھی دشوار ہو جاوے گا تب ملکہ نے کہا پھر اس باب مین تیری کیا راے ہے یوقنا نے کہا میری راے یہ ہے کہ ہم اُنھین رئیسون کو پاس عرب

کے رہائن بھیجین **راوی** نے کہا یہ فعل یوقنا نے اسلیے کیا کہ جب ان معزز لوگون کو حوالہ عرب کے کر دیوے تو شہر مین کوئی رئیس و رؤسا مین سے ایسا باقی نہ رہے گا جو درمیان شہر کے عربون سے مزاحم و متعرض ہوگا غرض کہ ملکہ نے یوقنا کی راے کو قبول کیا اور رؤساے بلد کو طرف عبداللہ بن غسان کے بطریق رہائن روانہ کیا پھر جب یہ سب وہان پہونچے تو وہ دسون اصحاب نبی صلعم یعنے مقداد وغیرہ جن کو طلب کیا تھا آنکر داخل شہر ہوے اُن کو یوقنا نے حکم کیا کہ برُج کبیر مین جا اترین اور وہ برج معروف بہ برج المنذر تھا اور یہ تدبیر یوقنا نے اسواسطے کی تا جو لوگ ملکہ کی طرف سے اُس بُرج مین مامور تھے وہ نافرمانی اور سرتابی نہ کرسکین کیونکہ اُس بُرج مین اموال اہل بلد کا سب جمع تھا آخر جب وہ دسون اصحاب اُس بُرج مین مسلط ہوگئے اس وقت یوقنا پاس ارمانوسہ ملکہ کے گیا اور کہا کہ اُن اشخاص عشرہ کو اپنے بُرج مین ٹھہرایا ہے اسلیے کہ کل صبح اُن سب کو بالاے برُج یعنے اُسکے سطحے پر کھڑا کرون گا اور اُنکی قوم عرب کو دکھلاکر اُنسے خطاب کرون گا کہ یا تو تم ہمارے یہان سے کوچ کرجاؤ نہین تو ہم ان سب کو قتل کرتے ہین تب ملکہ نے کہا پھر ہم اپنے اصحاب رہائن کو کیا کرینگے اور اُن کی رہائی کیونکر ہوگی کیونکہ اگر ہم اُنکے اصحاب کے ساتھ ایسا کرینگے جیسا کہ تو نے ذکر کیا تو لامحالہ وہ بھی ہمارے اصحاب کے ساتھ ایسا ہی کچھ کرینگے اسوقت یوقنا نے جواب دیا کہ ہرگاہ آپ اسپنے اہل بلد کیلیے گھبراتی ہین تو اس قوم سے مصالحہ درپیش کیجیے ملکہ نے کہا تو اپنے حسن راے سے جو مناسب ہو وہ تدبیر کر یوقنا نے کہا سمعًا وطاعۃً یعنے بسر وچشم تعمیل حکم کرون گا اب مین ان دسون اصحاب پاس جاتا ہون اسلیے کہ اُنکے امیر نے اُن کو کس امر کا مامور کیا ہے اور ہم دیکھین کہ وہ ہم سے کس بات کے طلبگار ہین بعد ازان یوقنا ان اصحاب عشرہ کے پاس گیا اور جس بات پر تفویض بلد سے اس کا عزم تھا وہ اُس نے بیان کیا اور کہا جب تم لوگ شور وغل سنوگے تو ان لوگون کو جو اِس برج مین ہین تم سمجھ لیجیو یہ کہکے یوقنا اپنے اصحاب خواص کے پاس گیا اور ان کو دیوار شہر پناہ پر چڑھا دیا اور اُنکے ساتھ اہل بلد مین کسی کو نہ چھوڑا آخر شب جس وقت تاریکی شب ہوئی تو عبداللہ یوقنا اپنے اصحاب کے پاس کہ وہ دو سو آدمی تھے گیا پھر اُن سب نے صداے تہلیل و تکبیر بلند کی اور دروازہ شہر پر پہونچکر پھاٹک کھولدیا اور فورًا عبداللہ بن غسان سے کہلا بھیجا کہ جلد اپنا لشکر لاے تا آن کہ وہ لوگ اندرون شہر آپہونچے اور اہل بلد سے تلوار چلی پس اہل قرقیسیا تھوڑی دیر نہ ٹھہرے تھے کہ اہل اسلام اپنے برزہ شمشیر تیز غالب آئے تب ان لوگون نے قصد برُج اعظم کا کیا تو وہان اُن لوگو پر ان دسون اصحاب نے غلبہ وحملہ کیا بالآخر ارمانوسہ ملکہ کو معلوم ہوا کہ یہ سب حیلہ سازی ومکربازی یوقنا کی تھی کہ ملکہ پر تمام ہوئی یعنے اسپر چلگئی اور اسوقت وہ صداے الغیاث وشور فریاد اہل بلد سے سنتی تھی یہان تک کہ عبداللہ بن غسان نے ان سب کو امان دی اور جو کچھ شہر مین تھا سب پر قبضہ کیا پھر مال ومتاع سب جو کچھ اسمین تھا اور جو ذخیرہ وخزانہ برج اعظم مین تھا لیلیا پھر اسمین سے خمس نکالکر باقی سب مسلمین پر تقسیم کردیا مگر پہلے اپنے عرض اسلام کیا پھر جو کوئی انمین سے اسلام لایا اسکو اسکا اہل مال پھیر دیا اور جنسے اسلام

۵۱ تہلیل لا الٰہ الا اللہ ۵۲ تکبیر اللہ اکبر ۱۲

قبول نہ کیا اُسپر جزیہ یعنے محصول باندھا گیا وبعد ازان وہ سب جو مسلمان ہوے تھے جمع ہوکر سرداران لشکر اسلام کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم تمھارے دین مین داخل ہوے تو چاہیے کہ ہمارے انگور کے باغات اور بستان میوہ جات ہم کو حوالہ کردو تب عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی نے اُن کو جواب دیا کہ یہ چیزین موقوف ہین بحکم امام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پر منحصر ہے کہ وہ جس کو چاہیگا اُس مین آباد کرے گا اور جسکے قبضہ مین یہ املاک وضیاع ہون گے اس سے خراج مقرر کرے گا اسلیے کہ حکم خراج وخمس وجزیہ بامر امام ہوتا ہی کہ وہ اسمین سے بقدر حاجت اپنے لیتا ہے اور مابقی مصالح امور مسلمین مین صرف کرتا ہی **راوی** نے کہا کہ پھر ارمانوسہ ملکہ اسلام لائی اور رسالے وابستگان ومنتسبان اُسکے مشرف باسلام ہوے تا آن کہ عبداللہ بن غسان نے اُنکے ساتھ بخوبی احسان کیا اور اُنکے لیے تجدید امان کی اور ان کو اُنکے اماکن ومساکن مین آباد ان کیا چنانچہ یہ تمام اخبار اہل بلاد کو پہونچے یہانتک کہ وہ سب داخل ہوے **ابن عطیہ** جسنے ادراک وتفحص اس واقعہ کا کیا وہ کہتا ہی کہ فتح قرقیسیا اول شب یعنی پہلی تاریخ رمضان کی ہوئی اور سنہ بائیسوان تھا ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس قوم نے جو کنیسہ بنایا تھا کہ وہ بیعہ یعنے مسجد جرجیس نبی کی تھی اس کو مسلمانون نے جامع مسجد قرار دی اور جبتک اسمین نماز ادا نہ کی تھی وہان سے کوچ نہ کیا اور ملکہ کے اصحاب رہائن کو رہا کردیا اور اسکی ولایت وسلطنت کو تفویض شرجیل بن کعب کے کیا اور شرجیل کی ہمراہی مین ایک سو پچاس مردان کارآموزدہ مقرر کیے اور بعد ازان عزم روانگی طرف ماکسین کے کیا اسوقت عبداللہ بن غسان نے عبداللہ یوقنا سے کہا کہ تم اپنی دختر کو حکم کرو کہ وہ اپنے قلعہ کو پھر جاوے کہ ہمارے پاس اس بارہ مین حکمنامہ امیر عیاض بن غنم کا صادر ہوا ہی آخر دختر یوقنا نے وہان سے اپنے قلعہ کی طرف معاودت کی والحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ علی من لا نبی بعدہ

ذکر فتح ماکسین وشمسانیہ وغیرہ

روایت ہی زہمان بن رقیم سے اُسنے روایت کی ہی صلب بن مخالد سے اُسنے قبیل بن میسور سے کہ جب عبداللہ بن غسان مع لشکر قرقیسیا سے روانہ ہوے اور مقام ماکسین پر آپہونچے تو فتح اس کی برصلح ہوئی اور چار ہزار درہم اُنکے حصہ بلاد سے مقرر کیا اور نقد کے ساتھ ایکہزار گون گندم وجو کے بھی ٹھہرائے چنانچہ یہ خراج سنگین اُنپر بارگران ہوا تب اُنکے لیے نصف چھوڑ دیا اور اسطرح معاملہ ساتھ اہل شمسانیہ کے ہوا بعد ازان ابن غسان نے قصد عریان کا کیا جب وہان پہونچے تو اہل عریان بھی اُنکے پاس حاضر ہوے اور مصالحہ کیا جس امر پر کہ اہل ماکسین نے صلح کی تھی بعد ازان مجدل کی طرف کوچ کیا پس اسپر بھی مسلط ہوے پھر وہان قیام کیا اور منتظر رہے کہ اُنکے امیر عیاض بن غنم کی پیشگاہ سے کیا خبر اور کیا حکم انپر وارد ہوتا ہی اور اُس عرصہ مین عیاض بن غنم نہر بلخ پر نازل تھے چنانچہ عبداللہ نے اُنکو نامہ لکھا اور اس مین وقائع تسخیر بلاد جس جس کی فتح خدا داد اس کے

ہاتھ پر ہوئی تھی مندرج کیے جب یہ فتحنامہ عیاض کے پاس پہونچا تو اُنھون نے جواب مین عبداللہ کو لکھا کہ جب تک ہمارا حکم تم کو پہونچے تم اپنے اسی مقام پر مقیم رہو والسلام **سل** بن مجاہد بن سعید نے **بیان** کیا کہ جب حقتعالیٰ نے دست عبداللہ بن غسان پر فتح ارض خابور کی بصلح کرادی اور عبداللہ نے مقام مجدل مین قیام کیا اس زمانہ مین قیس بن جازم البجلی نے یہ ابیات کہے اور پڑھے

اَقَمْنَا مَنَارَ الدِّیْنِ فِیْ کُلِّ جَانِبٍ	وَصَلْنَا عَلٰی اَعْدَائِنَا بِالْقَوَاضِبِ
بِفِتْیَانِ صِدْقٍ مِنْ کِرَامِ الْعَرَائِبِ	هَزَمْنَاهُمُ الْتَقَیْنَا بِمَاسِحٍ
وَکُلُّهُمَا مِرٍ فِی الْحُرُوْبِ نُخَالَةٌ	یَکُرُّ وَیَحْمِلُ فِیْ صُدُوْرِ الْکَتَائِبِ
تَرَکْنَاهُمُوْا فِی الْقَاعِ حُبًّا لِنَاهِبٍ	وَمَازَالَ نَصْرُ اللّٰهِ یَکْنُفُ جَمْعَنَا
فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فِی الْمَسَاءِ وَبُکْرَةً	مَلَاحٌ نَجُمُّ فِیْ سَدُوْلِ الْغَیَاهِبِ
وَدَانَ لَنَا الْخَابُوْرُ صَحَّ کُلِّ اَهْلِهٖ	
وَثَارَ عَجَاجُ النَّقْعِ مِثْلَ السَّحَائِبِ	
وَجَنْدَلَ وَزَیْنَکَ وَشَهْرِیَاضَ بَعْدَهٗ	
وَیَحْفَظُنَا عَنْ طَارِقَاتِ النَّوَائِبِ	

یعنے منارۂ دین کے ہم نے ہر طرف قائم کیے اور اپنے دشمنو پر ہمنے تیغہاے تیز و بران سے حملہ کیا اور شہر خابور مع اپنے کل باشندگان کے ہمارا مطیع ہوا اور جب ہم نے اعدا سے بشمشیر قاطع مقابلہ کیا تو باتفاق جوانان صدق شعار و از جملہ مکرمین یگانۂ روزگار کے اُنکو بھگا دیا اور اسوقت گرد و خاک مثل ابر کے اڑتی تھی اور ہر ایک مرد باہمت وقت جنگ کے منتخب زمانہ تھے کہ وہ بار بار حملہ کرتے تھے درمیان لشکرون کے اور جندل و زینک و بعدہٗ شہر یاض سب کو ہم نے میدان جنگ مین کشتہ افتادہ چھوڑ دیا واسطے لوٹنے والونکے اور ہمیشہ نصرت خدا ہماری جمعیت کی حامی ہی اور جمیع آفات و بلا سے ہماری حفاظت کرتی ہی پس حمد ہے خدا کی صبح و شام جب تک ستارے روشن ہین سرپرۂ تاریکی مین

ذکر فتوح قلعۂ ماردین

روایت ہے **سوادبن** کثیر سے اُسنے روایت کی ہی یوسف بن عبدالرزاق سے اُسنے کامل سے اُسنے مثنی بن عامر سے اُسنے اپنے جد سے کہ جب مدائن خابور بطریق صلح کے فتح ہوئی اور خبر قتل شہر یاض ملک صاحب[1] ارض ربیعہ وعین وردہ و راس العین کو پہونچی تو اسپر سائنہ عظیم گذرا اور اسکو بہت بڑا صدمہ ہوا تب اُسنے اپنے ارکان دولت اور ارباب سلطنت کو جمع کیا اور وہ اُس عرصہ مین درمیان ارض الطیر کے وارد تھا چنانچہ ان سب عمائد سے کہنے لگا کہ ہمارے بلاد سے یہی تین مدائن ہین جن کا مین مالک ہون اور یہ دونون قلعے ہین اور حال یہ ہی کہ سارے عرب متنصرہ یعنے نو نصرانی ہمارے یہانسے چلے گئے ہین یعنی جمعیت ہماری شکست ہوگئی ہی اس حالت مین تمھاری کیا رائے ہے یہ سنکے بطریق[2] تو تانے جواب عرض کیا کہ اے ملک بہ تحقیق کہ لڑائی عرب کی ہم سے لابد ہے اور لامحالہ ہم کو بھی اُن سے لڑنا پر ضرور ہے اور نصرت و ظفر بدست خدا ہی جس کو چاہے عطا کرے گا پر سواے اس کے اور کچھ میری راے مین نہین آتا ہی کہ آپ اپنے فرزند عمود کا عقد ازدواج ملکہ ماریہ دختر آرسوس بن جارس صاحب

[1] صاحب ارض ربیعہ وغیرہ متصل ان ہمہ بلاد کو قتال ملک شہر یاض کا ۱۲ سنہ ۵ جزیرۂ رئیس نصرانیان ۱۲ ۱۲

ماروسن و مرین یعنی قلعۃ المراۃ سے کردیجیے **راوی** نے کہا کہ سبب بننا ہونے ان دونون قلعون مذکور کا یہ تھا کہ یہ شخص آرموس بن جارس اہل طیرزندہ سے تھا اور بڑا شجاع و دلاور و مناع ولاور تھا اور اول جس شخص نے بناے مملکت ملک آرمنیۃ مین یعنے بناے بادشاہت ارمنیہ کی ڈالی وہ یہی شخص ہی اور شہر طیرزندہ مین یہ شخص یکتا تھا اور ہمیشہ جب چاہتا تھا تو بلاد روم مین غارتگری وڈاکہ زنی کیا کرتا تھا یہان تک کہ باشندگان اُن بلاد نے حضور مین بادشاہ اعظم کے عرضی لکھی اُسمین اسکے ہاتھ سے استغاثہ کرتے تھے تب ہرقل بادشاہ نے ایک شخص کو الطاکیہ سے طرف ربیعہ کے اسکے پاس بھیجا اُسنے اس سے کہا کہ تو اپنے لیے ایک گڑھی بنالے اسمین رہا کر پھر جب کہ وہ درمیان زمین جبل اردین کے گیا اور نیچے اترا تو ناگاہ ایک ٹیکرا پہاڑی کا نظر آیا وہان آتش فارسیون کی روشن تھی اور فارس کے عابدون مین سے اس مقام مین ایک عابد رہتا تھا اور وہ بکثرت عبادت مین درمیان فارسیون کے مشہور تھا اور اقصاے بلاد خراسان و عراق سے عمدہ چیزین اور نذرین اُسکے لیے آیا کرتی تھین اور اس کا نام دین تھا چنانچہ ارمیوس اسکے پاس جا اترا اور اسکا ہر وقت منتظر ہوا اور اُسکے پاس تحفے اور ہدیے لیجانے لگا اور وہ عابد اُس سے پوشیدہ اور جدا نہ رہتا تھا بلکہ ہمیشہ اسکے ساتھ صحبت رکھتا تھا یہان تک کہ ایک روز ارسوس نے اسکو تنہا پاکر قتل کرواڈالا اور زمین مین خفیہ گاڑدیا جب باشندگان اُس دیار نے اُس عابد کو نہ پایا تو گمان کیا کہ دین عابد کہین جاکر مرگیا بعد ازان ارسوس نے اس جگہ ایک بڑا آتش خانہ بنام **بیت النار** تیار کیا اسکو اپنا حصن قرار دیا اور اسکی ایک دختر تھی اس کا نام ماریہ تھا جب اُس دختر نے دیکھا کہ اسکے باپ نے اپنے لیے ایک مکان بنایا اور اس کو اپنی گڑھی مقرر کی ہی اور اسمین بیت النار بھی ہی تو اس لڑکی نے بھی اُس مکان کے مقابل دوسرا مکان بنوایا اور اسکو اپنا قلعہ ٹھہرایا اور اسمین اپنا سارا مال خزانہ اور تمام ذخیرہ جمع کیا اور حال اسکا یہ تھا کہ جب کوئی شخص اسکا خطبہ یعنی خواستگاری شادی کی اس سے کرتا تھا تو وہ اسکو اپنے سے ادنی و کمتر سمجھکر انکار کرتی تھی اسلیے کہ وہ خاندان مملکت سے تھی اور ایسا ہوا کہ اسکے قلعہ سے قریب سطح جبل پر ایک دیر تھا اور اسمین ایک راہب دیرانی تھی اور وہ مجرد و تنہا اس دیر مین رہا کرتا تھا اور وہ صورت و شکل مین حسین ترین مردم تھا اور اسکا نام فرماتھا چنانچہ ایک روز وہ دختر اس دیرانی یعنے فرما عابد کی زیارت کو آئی جب اُسکو دیکھا تو اسکی عاشق ہوگئی آخر اسکے پاس ہمیشہ جانے آنے لگی اور اسپر جسارت و دلیری کرتی تھی یعنے بے تکلفی سے پیش آتی تھی یہانتک کہ درمیان ان دونون کے صحبت گرمجوشی کی ہونے لگی پھر وہ دختر اسکے ہمبستر ہونے پر راضی ہوئی آخر اس سے حاملہ ہوگئی اور جب حمل کے پورے دن ہوے تو خفیہ ولد نرینہ یعنے بیٹا جنی اور اس کو چھپاکر اپنی دایہ محرم راز کے سپرد کیا اور اُس سے کہا کہ تو اس لڑکے کیساتھ کیا کرے گی یعنے کیونکر اسکی پرورش کرے گی اور مین اگرچہ اسکو چاہتی نہین ہون مگر اسکا قتل بھی نہین چاہتی ہون اسواسطے کہ اگر میرا باپ یہ ماجرا میرا جانے گا تو مجکو اور اس کو دونکو قتل کرے گا

بالآخر اسکے لیے مال گران بہا قسم جواہر نفیسہ نکالا اور اسکے گہوارے مین رکھدیا اور اُسپر یہ لکھدیا کہ جو کوئی اِس لڑکے کو لیوے تو یہ مال اسکی پرورش مین خرچ کرے بعد ازان اُسنے اس طفل کے بدن کا تفحص کیا تا کوئی علامت اُسکی شناخت کر رکھے ناگاہ اُسکے رخسارے پر ایک داغ سیاہ بقدر پہن ناخن کے پایا اور اسکا داہنا کان دیکھا تو وہ کچھ بڑھا ہوا تھا چنانچہ دایہ نے اس طفل کو اُٹھالیا اور رات کے اندھیرے مین اس قلعہ سے لے اُتری اور اسکے ہمراہ ایک غلام تھا کہ وہ اسرار ملکہ سے ماہر تھا تب وہ دایہ اس طفل کو اُس قلعہ کے نیچے لائی اور شارع عام پر چلی جاتے جاتے ایک پتھر کا عمود یعنے ستون ملا کہ نصف سے زیادہ زمین مین دھنسا تھا اور وہ راست ایستادہ تھا اور بالاے سر عمود ایک قاعدہ یعنے ایک سطح بطور عرشہ کے اسپر تعبیہ تھا آخر دایہ نے اس قاعدہ پر گہوارہ طفل کا رکھدیا کیونکہ زمین پر رکھنے مین خوف درندون کا رکھتی تھی کہ اس کو کھا جاوین گے بعد ازان وہ دایہ اور غلام اس طفل کو وہان چھوڑ کر بطرف قلعہ چلے گئے **راوی** لکھتا ہے کہ پھر بمقتضاے قضا و قدر الٰہی کے ایسا ہوا کہ صاحب موصل ملک انطاق شہر یاض بادشاہ کی طرف سے برسم رسالت طرف ارسوس بن جارس کے بھیجا گیا جب وہ ہنگام سحر اُس راستے سے گذرا جدھر وہ عمود تھا تو اُسنے صداے گریہ طفل سنی پھر اُسکے نزدیک گیا اور اپنے گھوڑے پر سوار تھا تو ایک آدمی بچہ زرین پارچہ پیچیدہ دیکھکر اُٹھالیا اور ایک کنیز کو جو ہمراہ سفر تھی حوالہ کیا اور اس سے حکم کیا کہ اِس بچہ کی خوب حفاظت کر شک نہین کہ اسکے لیے کوئی شان ہے اور اسمین کچھ اسرار نہان ہے بعد ازان وہ روانہ ہوا یہانتک کہ اُسنے طرف صاحب ماردین کے تبلیغ رسالت کی پھر وہان سے طرف راس العین کے کوچ کرکے پاس شہر یاض کے مع جواب معاودت کی اور خدانے اسکی زبان پر جاری کر دیا کہ اُسنے شہر یاض بادشاہ سے قصہ اس طفل کا اور پانا اسکا قاعدہ عمود پر بیان کیا یہ سنکے شہر یاض نے کہا وہ لڑکا مجھے دے کہ میرے کوئی اولاد نہین ہے جو میرے ملک کا مالک اور میرا جانشین ہوتا آن کہ اُس شخص نے لڑکے کو حاضر کیا اور بادشاہ نے اس سے لیکر خواصون اور دائیون کے حوالہ کیا ان سب نے اسکی پرورش و خدمتگذاری کی یہان تک کہ نشو و نما پاکر جوانی پر آیا اور گھوڑے پر خوب بیٹھنے لگا اور بادشاہ نے اُسکا نام بھی عمرو رکھا اور وجہ تسمیہ وہی تھی کہ وہ بالاے عمود سے دستیاب ہوا تھا اور سائر مردم اسکا نام ولد الملک لیتے تھے چنانچہ وہ بڑے ناز و نعم مین پلا اور طریقہ و آداب شاہی کا سکھلایا گیا اور جو کچھ بادشاہون کو ضرور ہے مثل شہسواری و تیراندازی اور گرفت و آویزش سے دشمن کو خمیدہ کرنا اور اسلوب جنگ اور پیچ و بند سے خصم کو زمین پر ڈالنا ان سب فنون کو تعلیم پایا یہانتک کہ ذکر اسکا مشہور ہوا اور لوگون مین فخر اُسکا مذکور ہوتا تھا اور وہ درمیان بلد عین وردہ کے اپنے مکان مین مکث قیام کرتا تھا بلکہ اکثر صید و شکار مین مصروف رہتا تھا اور اُسنے اپنے لیے راس المغارہ پر ایک قصر بنایا تھا اور وہان رہنے لگا تھا اور اس قصر کا نام اپنے نام سے عمرو رکھا تھا یعنے قصر عمرو

اور ادھر ماریہ اسکی مادر کا حال یہ تھا کہ اسکو کچھ خبر نہ تھی اس بات کی کہ اُسکے فرزند کے ساتھ زمانہ نے کیا کیا اور اس بات کو ایک زمانہ گذر گیا اور کئی برس ہو گئے تھے یہان تک کہ لشکر اسلام بارادہ فتح ارض جزیرہ کے وارد ہوا پھر جس وقت بادشاہ نے اپنے اعیان دولت سے بامر عرب مشورہ کیا تب توتا نے اسکو مشورہ یہ دیا کہ آپ زدواج عمو اپنے ولد کا ملکہ ماریہ سے کرا دیجیے کہ وہ اسی پسر کے لیے صلاحیت رکھتی ہی اور ابھی وہ باکرہ ہی اگرچہ عمر اُسکی تیس برس کی ہی وحال آنکہ اکثر شاہون و شاہزادون نے اسکی خواستگاری کی مگر وہ کسی سے راضی نہ ہوئی اسلیے کہ وہ اپنے سے کمتر سمجھتی ہی اور جسوقت آپ اسکو اپنے ولد کیواسطے طلب کرینگے تو اسکا باپ اس امر سے امتناع نہ کرے گا بلکہ وہ آپسے سمدھیانہ ہونے کی بہت شادمانی کرے گا آخر بادشاہ نے اس بات کو قبول کیا اور طرف ارسوس بن جارس کے ہدیہ عظیمہ ہمراہ توتا کے روانہ کیا اور توتا سے کہا کہ تو ہی اس بات مین واسطہ ہو چنانچہ توتا چلا اور ارسوس کے پاس پہونچکر باریاب سلام ہوا اور ہدیہ گذرانا ارسوس نے وہ ہدیہ قبول کیا اور توتا سے باتین کرنے لگا اس درمیان مین توتا نے اصل مطلب بیان کیا ارسوس نے یہ بات قبول کی مگر اسکے مہر مین یہ چار چیزین طلب کین ایک لاکھ دینار اور دو قلعے بارعیہ وجملین و بیس آدمی امراے عرب سے تاکہ شب زفاف اپنی دختر کے ان امراے عرب کو واسطے نذر مسیح کے قربانی کرے توتا نے منظور کیا بعد ازان ارسوس طرف قلعہ اپنی دختر کے چلا اور اسکے پاس پہونچکر اُس بات سے اُسکو خبر دی وہ بھی راضی ہوئی تب ارسوس اپنی دختر کے پاس سے نکلا اور راہبون اور فارسیون کو جمع کرکے عقد تزویج اپنی دختر کا ساتھ عمو کے کر دیا اور اُنکے تئین احکام تقدیری سے کچھ خبر نہ تھی **راوی** کہتا ہی کہ پھر یوقنا وہان سے خدمت مین شہر ریاض بادشاہ کی پھر آیا اور ابرام واستحکام امر سے مطلع کیا اور جو شرطین ارسوس نے دربارۂ طلب قلعتین بارعیہ وجملتین و ایک لاکھ دینار اور بیس امیر امراے عرب سے واسطے قربانی اُسکی بشب زفاف اپنی دختر کے کی تھی بیان کین ملک شہریاض اس بات سے خوش ہوا اور زر نقد تو بھیجدیا اور در باب قلعتین یہ وعدہ کیا کہ جب زفاف واقع ہوگی تو دونون قلعے پدر عروس کو تفویض کر دونگا و بعد ازان اُسنے عمو کو اپنے پاس بلایا اور اسکو خبر دی کہ مین نے عقد تزویج تیرا دختر ارسوس بن جارس سے کر دیا ہے اور تو آگاہ ہوا ے فرزند کہ منجملہ صداق کے بیس آدمی بھی ہین رو سا ے عرب سے پس تو تیاری کر اور لشکر ہمراہ لے اور قصد عرب کا کر اور اسکی ہمراہی کے لیے توتا وزیر اور رودس حاکم حران کو بھی حکم کیا اور اُن سے تاکید کی کہ اگر قابو پاؤ کہ عرب کو گرفتار کر لو تو جہانتک ہو سکے اس امر مین کوشش کرو آخر وہ سب روانہ ہوے اور ہمراہ اُنکے جمعیت لشکر بیس ہزار مرد جرار تھے **راوی** نے کہا کہ یہان عیاض بن غنم سے خبردارون نے آکر جو کہ وہان کا ماجرا تھا بیان کیا اور کہا وہ لوگ آپ کی طرف روانہ ہو چکے ہین اور وہ لوگ رودس حاکم حران و توتا صاحب کفر توتا ہین اور عامر بن الملک دس ہزار آدمیون کی جمعیت سے ہی اور ان سب کا یہ ارادہ ہی کہ ہنگام شب آکر تم کو گرفتار کر لیوین

پس چاہیے کہ تم لوگ اپنی حفاظت کے لیے بیدار و ہوشیار رہو یہ سنکے عیاض بن غنم نے اعیان صحابہ کو طلب کرکے
اشارہ کیا تب خالد بن الولید نے مشورہ دیا کہ آپ اسیوقت عبداللہ بن غسان اور سہل بن عدی کو لکھ بھیجئے
کہ وہ فوراً ہمارے پاس پہونچین اور ہم اُن کو خبردار کردین کہ دشمنون نے ایسا کچھ قصد کیا ہی تاکہ وہ لوگ بھی
اُن سے ہوشیار رہین اور ان کو فہمایش کی جاوے کہ جب وہ لشکر اعدا سے قریب ہون تو کمینگاہ مین پنہان رہین
تاکہ اُنکو گرفتار کرلیوین اور ہمارے اصحاب اُن کی کمک کو پیچھے رہین اور ہم لوگ بھی انکے داہنے بائین کمینگاہ مین گھات
پر بیٹھین تا دفعتہً دشمنونپر جا پڑین چنانچہ جمہو صحابہ نے اس مشورہ کو پسند کیا اور بالاتفاق بولے کہ یہ رائے باصواب
ہے بالآخر دو ہزار مرد مجرا سے نکلا اور اسی وقت عبداللہ بن غسان اور سہل بن عدی کو لکھا گیا کہ لشکر خالد سے
آکر لاحق ہوجاوین اور جو کام اُن سے متعلق کرنا منظور تھا وہ اُس نوشتے مین درج کیا اور وہ حکمنامہ
بدست سراقتہ بن دارم روانہ کیا وہ اُسی روز اپنے ناقہ پر سوار ہوکر ان دونون مکتوب الیہما کے پاس پہونچا
اور نامہ پہونچایا انھون نے نامہ پڑھکر اسی ساعت کوچ کردیا اور ادھر صحابہ بھی انکی روانگی سے مطلع ہوکر سوار ہوے
اور چلے اور اپنے عیون یعنے سُراغ رسانون کو واسطے تجسس خبر اعدا کے روانہ کیا **راوی** نے کہا اما خالد پس وہ
عیاض کی خدمت سے ساتھ دو ہزار اہل کارزار کے روانہ ہوا اور اپنے ہمراہیون کو ایک ہی راستہ پر نہین لیگیا بلکہ ایکہزار
کو طریق یمین پر بھیجا اور اُن پر سعد کو سالار کیا اور ایکہزار کو طریق یسار پر خالد نے اپنے ہمراہ رکھا اور سعد کو فہمائش کردی
تھی کہ اس طریق سے دور نہ ہوجیو اور اپنے خبر رسانون کو روانہ کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا جب عمرو باتفاق توتا و
رودس بہ جمعیت بیس ہزار سوار روانہ ہوے اور برابر چلے گئے یہانتک کہ درمیان اُنکے اور لشکر عیاض بن غنم کے فاصلہ
دس فرسخ کا باقی رہگیا تو ایک مکان پر مقام کیا وہان استراحت و آرام کرینگے اور اپنے گھوڑون کو دانہ چارہ دیا اور اپنی
اپنی زرہ و اسباب حرب آراستہ و درست کرینگے **واقدی** نے کہا اُسی عرصہ مین جیش عبداللہ بن غسان کا تو اُن کے
پیچھے سے آیا اور خالد بن الولید اپنے لشکر کو لیکر اُنکے داہنے پر چلا نجیبہ بن سعد بائین طرف سے آپہونچے اور رومیونکو اصلا اسکی
خبر نہ تھی پھر جب خالد کو معلوم ہوا کہ لشکر اسلام نے اس قوم کو ہر طرف سے گھیر لیا ہی تو مسلمین مین سے مردم وقت کار کو ایک سمت
کو روانہ کیا کہ وہ لوگ وقوع شور و صدا پر آمادہ رہین وہ سب استماع آواز پر مستعد رہے بعد ازان خالد بن الولید نے مسلمانون
مین سے پانسو مردان دلاور کو اپنے ہمراہ لیا اور پانسو مردان بہادر ساتھ عدی بن سالم الہلالی کے کردیے اور اس سے کہدیا کہ
جب تو آتش جنگ کو مشتعل اور شرارے اسکے اُڑتے دیکھیو تو اپنے کمینگاہ سے برجستہ نکل پڑیو بعد ازان خالد نے قصد جیش
عدو کا کیا اور اُنکے سامنے آیا اسوقت سارے مسلمان باآواز بلند تہلیل و تکبیر کرینگے **راوی** کہتا ہے کہ جب رومیون نے اُنکی آواز ین سنین تو
اپنے اپنے ہتھیار سنبھالے اور انمین سے سولے ورد و دس اور اسکے اصحاب کے اور کوئی سوار نہ ہوا اور وہ سب
پانچہزار تھے کیونکہ اُسوقت اُن مین سولے ورد و دس کے اور کوئی بیدار و خبردار نہ تھا اور تو تا عمرو کے ساتھ مصروف تھا

راوی کہتا ہی کہ اور صاحب حران بمقابلہ خالد کے آیا مگر اُسنے خالد کو جب جماعت قلیلہ کیساتھ دیکھا تو حقیر سمجھا اور اسکو اسکے ساتھ طمع ہوئی یعنے گمان اسکے لوٹ مار لینے کا کیا اور اُسوقت اہل روم خالد اور اسکی جمعیت کو دیکھ رہے تھے اور رودس نے کہا کہ ہم اِنکے امر کو کافی ہین پس جس وقت وہ لوگ لشکر خالد کو دیکھتے تھے کہ خالد نے اس دشمن خدا رودس پر نعرہ مارا اور مثل ابر کے اسکو چھپا لیا اور برق کی طرح اُسپر آپڑا اور یہ ابیات زبان پر لایا شعر

وَاِنَّا لَقَوْمٌ لَا تَكِلُّ سُيُوْفُنَا	مِنَ الضَّرْبِ فِيْ اَعْنَاقِ سُوْقِ الْكَتَائِبِ	سُيُوْفٌ دَحَرْنَاهَا لِقَتْلِ عَدُوِّنَا
وَاِعْزَازِ دِيْنِ اللّٰهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ	قَتَلْنَاهُمَا كُلَّ الْبَطَارِقِ عُنْوَةً	وَاَجْلَاهُ سُوْقِ الْمُلْكِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ
اِلٰى اَنْ مَلَكْنَا الشَّامَ قَهْرًا وَغِلْظَةً	وَصُلْنَا عَلٰى اَعْدَائِنَا بِالْقَوَاضِبِ	اَنَا خَالِدُ الْمِقْدَامِ لَيْسَ عَشِيْرَتِيْ
اِذَا هَمْهَمَتْ اُسْدُ الْوَغَا فِي الْقَنَابِلِ		

یعنے ہر آئینہ ہم وہ قوم ہین کہ نہین کند ہوتی ہین تلوارین ہماری مارنے سے گردنین سرداران لشکرون کی اور ہتھیار ونکا ہمنے برائے قتل اپنے دشمنونکے ذخیرہ جمع کیا ہے و نیز جمع کرنا اسلحہ کا واسطے اعزاز و ترقی دین خدا کے ہی ہر جانب سے اور ہم نے کل رئیسان نصاریٰ کو قتل کیا غلبہ کرکے اور واسطے مکالدینے ارکان ملک و ملک کے ہر طرف سے یہانتک کہ ہم مالک ملک شام ہوے از روے قہر و غلبہ کے اور ہم تسلط ہوے اپنے دشمنونپر بزور شمشیرہاے تیز کے اور مین خالد ہون مقدمۃ الجیش اور مین اپنی قوم کا وہ شیر ہون جو شیران جنگ جنگاہ مین گونجتے ہین آخر خالد نے رودس کو نیزہ مار کر زمین پر گرا دیا پھر اسکے تئین ہمام غلام خالد نے باندہ لیا و بعد ازان خالد اور اُسکے اصحاب نے ہمراہیان رودس پر حملہ کیا اور اسی اثنا مین کہ وہ سرگرم کارزار تھے ناگاہ نجیبۃ بن سعد و عدی بن سالم مع اپنی جماعت کے نکل آئے و بعد ازان عبد اللہ بن غسان بھی اپنا لشکر لیکر سامنے سے نمودار ہوا یہانتک کہ تمام وہ سرزمین صداے مہیب و بانگ بزن سے پر ہوگئی اور اس دشت مین ہر طرف دشمنون کو تہلکہ پڑگیا اور اعدا کو عربی گھوڑونکے آگے دھر لیا دبنام خدا و ندارض و سما ہر سمت سے غلغلہ بلند ہوا اور ہر جانب سے دشمنون کو چھاپ لیا کیونکہ اسوقت توفیق الٰہی صحابہ کی مصاحب و ہمدم تھی پس اہل روم کو اتنی مہلت و قدرت بہم نہ پہونچی کہ وہ اپنے گھوڑونپر سوار ہوتے مگر یہ کہ تلواران کا کام تمام کر رہی تھی تا آنکہ کتنون کو قتل و پامال کیا اور کتنون کو بھگا دیا اور بہتون کو اسمین سے اسیر کر لیا اور عمرو و توتا کو بھی پکڑ لیا چنانچہ چالیزار آدمی بندی تھے اور ایکہزار سات سو چھیاسٹھ آدمی قتل ہوے اور باقی مردم بھاگ کر شہر ریاض بادشاہ کے پاس پہونچے اور اُس کو اس واقعات کی خبر سنائی فَضَاقَتْ عَلَيْهِ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یعنے روے زمین باوصف اس کشادگی کے اُسپر تنگ ہوگئی اور اُسکو یقین ہوگیا کہ عہد دولت اسکا منقطع ہوگیا اور ایام سلطنت مضمحل اور آخر ہوگئے پس جو لوگ اُسکے ارباب دولت سے باقی رہ گئے تھے اُن کو جمع کرکے استشارہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے اُن سب نے بالاتفاق ظاہر کیا کہ اے ملک اب ٹھہرنا ہمارا راس العین مین نادانی ہی کیونکہ درمیان ہمارے اور حران و رہا و سروج کے بھی دوری ہوگئی

تو اس صورت مین عرب اور ہمارے بلاد مین طمع کرینگے بلکہ قرین رائے صواب اندیش یہ ہی کہ ہم یہان سے کوچ کرچلین اور اپنے بلاد کے اوساط و درمیان مین ہو رہین جہان سے ہمارے قلعے بھی قریب پڑین اور ہر طرف سے رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے پاس پہونچسکے درین صورت اگر ہماری فتح اور عرب کی شکست ہوئی تو پھر ہم اُنسے اپنے سارے مقامات چھین لینگے اور اگر ہمارے لیے شکست ہوئی تو ہم اپنے قلعون کی طرف بھاگ جاوینگے اور مثل ماردین و قلعۂ مازن و کفر توثا اور سمت جلیق و تل توثا و بارعیہ و تل وسماو قل و قرع و صور و دجلۃ الجبل وغیرہ کے قصد کرینگے اور اپنے اوپر ایمن ہوجاوینگے اس مشورہ کو بادشاہ نے پسند و قبول کیا اور برج طیر سے کوچ کرکے پہلے قصد راس العین کا کیا اور وہان آلات و سامان حصار مہیا کیا اور دس ہزار فوج سے مرتو دس کو شہر مین چھوڑا اور وہ مشاہیر شہسوارون مین سے تھا اور دختر ملک شہر ریاض اُس سے منسوب تھی پھر جب کہ بادشاہ یہ بندوبست وہان کا کرچکا تو مرج رغبان کو کوچ کرگیا **روایت** ہے **ابو یعلی** سے اُسنے روایت کی ہی طاہر المطوعی سے اُسنے ابو طالب بن ملیحہ سے اسنے وہبان بن بشیر بن ہزارد سے اُسنے کہا مین نے وقایع فتوح اول سے تا آخر احمد بن عامر الحوفی کے سامنے پڑھا اُنھون نے سعدان بن حاصب سے اُنھون نے یحییٰ بن سعیدان المروزی سے اُنھون نے ابی عبد الصمد بن محمد الواقدی سے کہ وہ ان روزون بجانب غربی قاضی تھے اُنھون نے بیان کیا کہ جب ملک شہر ریاض اپنا لشکر مرج رغبان مین لایا تو اسی عرصہ مین عیاض بن غنم نے بھی شہر ریاض کے پیچھے کوچ کردیا یعنی تعاقب کیا اور قبل از کوچ نامہ اپنا مشتمل بر اخبار جنگ و حصول فتح قلعۂ زبا و قلعہ زلوبیا و فیروزی ملک خابور بحضور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے روانہ کردیا تھا اور التماس دعا لکھی تھی اور مکتوب کیساتھ خمس وغیرہ جو کچھ عمدہ چیزین قلعون سے دستیاب ہوئی تھین حبیب بن صہبان کے ہاتھ ارسال کین اور حبیب کے ہمراہ سو سوار کردیے چنانچہ حبیب تو سب اشیا لیکر روانہ مدینہ ہوا اور عیاض بن غنم نے مع لشکر مسلمین تعاقب شہر ریاض کا کیا یہان تک کہ لشکر اسلام بھی طابق النعل بالنعل اُن اعدا کے مرج رغبان پر جا پہونچا اور اُنکے مقابلہ مین اترا **راوی** نے کہا کہ جب یہ خبرین ارسوس بن صاحب ماردین کو گذرین اور خبر اسیر ہونے عمود کی بھی پہونچی تو اُسنے اپنی دختر ماریہ کو اپنے پاس بلایا اور کہا اے بیٹی آگاہ ہو کہ شوہر تیرا اسیر ہوگیا اور وہ پسر ملک ہے اور مین ننگ و عار کرتا ہون اس بات کی کہ لوگ کہینگے دختر ارسوس کی ابن مالک عمود کو راس نہ آئی کہ جب وہ اُسکی تزویج مین آئی تو وہ قید ہوگیا اور حال یہ ہی کہ یہ امر مجکو سخت دشوار ہوگیا یہ سنکے ماریہ نے جواب دیا اے پدر بزرگوار قسم ہی مسیح کی آپنے حق کہا اور کلمہ صدق فرمایا پس آپکے نزدیک اس بات مین کیا راے ہی ارسوس نے کہا کہ تو ہی بتا کہ تیری کیا راے ہی اُسنے کہا کہ مین نے یہ حیلہ تجویز کیا ہی کہ اپنے تئین اجنبی بناون یعنے بھیس بدلون یہان تک کہ لشکر مسلمین مین داخل ہوکر اُنکے امیر کے پاس جاؤن اور اُس سے کہون کہ تیرے ہاتھ پر اسلام لانے کو آئی ہون اسلیے کہ مین نے اپنے خواب مین مسیح کو دیکھا کہ اُنکے ہمراہ حواریین ہین تو گویا کہ جو کچھ تم لوگون کے ہاتھ سے بمیر

واردات ہوئی مسیح سے مین شکایت کرنے لگی اور گویا کہ مسیح مجھ سے فرماتے ہین کہ تو اسلام قبول کرکہ وہ قوم حق پر ہے اور گویا کہ اسی خواب مین مین تمھارے پاس اسلام لانے کو گئی اور گویا کہ مین نے تم کو اپنے باپ کے قلعہ کا مالک کردیا ہے اور تم نے مجکو میرے قلعہ مین چھوڑ دیا ہی پھر جس وقت امیر اُنکا مجھ سے کہیگا کہ تو ہم کو اپنے باپ کے قلعہ کا کیونکر مالک کرے گی کیونکہ وہ جمیع حصون سے بلند و استوار تر ہے اور سائر قلعون مین محکم و پائدار تر ہی تو مین اس سے کہون گی کہ تم اپنے صنادید و عمائد سے ننوسو سوار میرے ہمراہ کردو کہ اُنکو مین اپنے قلعہ مین لیجا دن پھر اُنکو صندوق مین بند کرکے اپنے باپ کے قلعہ مین بھیجدون اور مین بھی اُنکے ہمراہ پاس متولی قلعہ کے جاکر اس سے کہون کہ ان صندوقون مین میرا بہت سا مال ہی اسکو تو میرے باپ کے خزانہ مین داخل کرے پھر جب کہ وہ قوم میرے قابو مین آجاوینگے تو مین اُنکو نہانخانہ یعنے تہ خانہ مین ڈالدون گی اُسوقت مین اُن لوگون سے کہون گی کہ مین تم کو نہ چھوڑون گی جب تک تم اپنے امیر سے کہلا بھیجو کہ وہ میرے شوہر کو میرے پاس بھیجدیوے یہ سُنکے پدر ماریہ نے کہا کیا تو چاہتی ہی کہ اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالے کیونکہ عرب پر کسی کا حیلہ نہین چلتا بلکہ وہ خود صاحبان خدعہ و حیلہ ہین یہ تیرا مکر اُنکے آگے پیش رفت نہ جاے گا پھر ماریہ نے کہا اور اگر وہ لوگ مجھ سے رہائن یعنی گرو و ضمانت طلب کرینگے تو جس وقت جو کچھ فدیہ و معاوضہ اُنکے اصحاب کا قرار پاوے گا اسوقت اُسکے عوض مین رہائی اپنے شوہر کی طلب کرون گی آخر ارسوس نے اُس سے کہا خیر وہی تدبیر کر جو تو ارادہ کرتی ہی کیا عجب ہے کہ اسی مین کوئی مصلحت درست ہو غرضکہ ماریہ اپنے گھر سے رات کو نکلی اور قصد مرج رعبان کا کیا اور اسکے ہمراہ ایک خادم تھا اور چار غلام تھے جو اسکے بغلون یعنے اشتر ونکو ہانکتے تھے اور اُنپر اشیاے پیشکش اور عمدہ ظروف بار تھے پھر جب کہ روانہ ہوئی تو ناگاہ اثناے راہ مین اپنے باپ کے غلامون اور ملازمون سے ملاقات کی کہ اُن کی حراست مین چالیس قیدی مسلمین کے تھے اُن مین عبداللہ بن غسان تھے اور مثل اُنکے **راوی** نے کہا سبب اس واقعہ کا یہ ہوا کہ جب عیاض بن غنم نے مع ان سب سرداروں کے بقصد تسخیر راس العین کے کوچ کیا تو بحسب عادت کے عبداللہ ابن غسان کو باجمعیت مناسب طرف حران و سروج و رہا کے بھیجا تاکہ رسد غلہ وغیرہ واسطے لشکر کے لدوالادین چنانچہ عبداللہ روانہ ہوے جب بلاد روم کے وسط و درمیان مین پہونچے تو یکایک سالس بن نقولا و جرجیس بن شمعون سے آآکر اُن سے ملاقات کی کہ وہ بھی رسد غلہ وافرہ برلے لشکر ملک شہر یاض کے لیے جاتے تھے اور اُنکے ساتھ تین ہزار آدمی تھے جو غرق باہن تھے یعنی زرہ وخود وغیرہ سازحرب مین ڈوبے تھے جب اُن لوگون نے قلت جماعت مسلمین کی دیکھی تو اُن مین اُن کو طمع ہوئی آخر وہ سب بیہم ہرجانب سے انپر آپڑے اور پکڑ لیا اور ان سب مسلمانون کو اسیر کرکے پاس مُلک شہر یاض کے حاضر کیا شہر یاض انکے قتل پر مستعد ہوا اسوقت اُسکے وزیر نے کہا اے بادشاہ یہ میری رائے نہین ہے اسلیے کہ عمرو پسر آپ کا اور ردوس حاکم حران و تو تا صاحب الجبات دشمنونکے ہاتھ مین گرفتار ہین پس اگر آپ ان اسیرون کو قتل کرینگے تو وہ بھی آپکے اصحاب اور عمرو ولد کو مار ڈالینگے بہتر یہ ہے کہ آپ

آپ اِن قیدیونکو قلعۂ ماردین یعنی قلعۃ المرأۃ مین بھیجدیجیے اور ملکہ ماریہ کے سپرد کردیجیے کہ یہ سب اُنکے پاس محبوس رہین گے پھر جسوقت عرب ان لوگون کو آپسے طلب کرین تو آپ ان سے کہیے کہ وہ لوگ تو قلعۂ ماردین مین ہین ہماری بندی مین نہین ہین اور جنکے پاس وہ قیدی ہین ہم کو ان سے کچھ کام نہین پس اگر آپ ایسا کرینگے تو آپ کی وقعت اور ہیبت انپر بہت غالب ہوگی آخر بادشاہ نے اس راے کو پسند کرکے اِن بندیون کو پاس ماریہ کے ہمراہ ملازمان ارسوس پدر ماریہ کے روانہ کیا تھا چنانچہ یہ لوگ ان اسیرون کو لیے جاتے تھے کہ خود ماریہ سے باثنائے راہ مقام ونیس مین ملاقات ہوگئی جیسا کہ پہلے ابھی مذکور ہوا ہی تب ماریہ نے یہ ماجرا اسنکے ملازمون کو حکم کیا کہ بندیونکو ہمارے قلعہ مین لیجاؤ اور خود بدستور جد دھر جاتی تھی راہی ہوئی یہان تک کہ لشکر مسلمین مین کچھ رات گئے پہونچی اور اسوقت سہیل بن عدی اور رُبیعۃ بن سعد مع ایک جماعت کے لشکر اسلام مین بطریق طلایہ و نگہبانی پھر رہے تھے جب سہیل وغیرہ نے ماریہ کو دیکھا تو اسکے پاس آئے اور پوچھا تو کون ہی اور تیرا کیا کام ہی ماریہ نے کہا مین امیر کے پاس جایا چاہتی ہون تب وہ لوگ اُس کو عیاض بن غنم کے پاس لیگئے جب سامنے گئی تو ہدایا پیشکش کیا اور ارادہ کیا کہ حضور مین امیر کے سجدہ کرے انھون نے اس کو اس بات سے منع کیا اور کہا حق تعالی نے ہم کو عزت دی اور ہدایت کی ہی بسبب اسلام کے اور ہم کو گمراہی سے نکالا ہے بطفیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے دلون سے کینہ وحسد کو زائل کیا ہی اور ہم کو شرف بزرگی کا بخشا ہی ساتھ تحیت کے یعنے سلام کے اور ہم کو منزہ اور دور رکھا ہے اِس بات سے کہ کوئی ہم مین سے ایک دوسرے کو سجدہ کرے کیونکہ اس بات مین رغبت نہین ہے مگر جبابرہ و متکبرین ملوک کو اور حق تعالی نے فرمایا ہے اَلْعَظْمَةُ رِدَائِي وَالْكِبْرِيَاءُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي فِيهِمَا قَصَمْتُهُ وَلَا أُبَالِي یعنے عظمت وجلالت میری چادر ہی اور کبریائی و بڑائی میرا پیرہن ہی پس جو کوئی اِن دونون چیزون مین مجھ سے نزاع کرے گا تو مین اسکی گردن توڑون گا اور کچھ پروانہ کرون گا چنانچہ وہ کلام جو عیاض بیان کرتے تھے ماریہ سمجھتی تھی جب کلام تمام ہوا تو ماریہ نے کہا اے امیر حق تعالی نے تم کو انھین سیرتون کے سبب ہمپر غالب کیا تب عیاض نے اُس سے پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین ماریہ دختر ارسوس صاحب ماردین کی ہون اور وہ شخص جو تمھارے پاس اسیر ہے وہ میرا شوہر ہے مجکو اُسپر صبر نہین ہی اور وہ شخص وہ ہی جس کا نام عمرو ہی جس وقت مجھپر فکر نے ہجوم کیا اور شوق میرا اسکی خاطر از حد فزون ہوا تو مین نے اپنے خواب مین مسیح اور حواریین کو دیکھا اور مسیح نے مجکو تمھاری اتباع اور پیروی کا حکم کیا پس مین تمھارے پاس اس نیت سے آئی ہون کہ تمھارے دین کی تبعیت کرون اور قلعہ اپنا اور اپنے باپ کا قلعہ دونون قلعون کو سپرد کرون بشرطیکہ میرا قلعہ میرے لیے باقی چھوڑ دو اور میرے امور مین کچھ تغیر و تبدل نہ کرو تا آن کہ مین مع اپنے شوہر کے اُسمین مقیم رہون اور مین بذات خود اپنے شہر پر حاکم رہون چنانچہ اسکی اِن باتونسے عیاض بن غنم نے تبسم کیا اور کہا اے ماریہ آگاہ ہو تو ہمارے پاس نہین آئی

مگر اسواسطے کہ اپنے شوہر کے بارے مین تو ہم کو رنج واندوہ مین مبتلا کرے اور یہ شخص تیرا شوہر کیونکر بلکہ تیرا پسر ہے اور قصہ اُسکا ایسا ایسا ہی جب ماریہ نے یہ حکایت عیاض بن غنم سے سنی تو رنگ اُس کا اڑ گیا اور چہرہ متغیر ہوگیا اور کہنے لگی اے میرے سید و آقا آپ کو یہ حال کیونکر معلوم ہوا اور آپ پر کسطرح ثابت ہوا کہ عمو میرا پسر ہی وحال آنکہ وہ پسر ملک شہر یاض ہی تب عیاض نے کہا مین نے آج کی شب خواب مین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور حضرت نے یہ ساری حکایت مجھ سے بیان فرمائی ماریہ نے کہا مین چاہتی ہون کہ اسکو دیکھون اگر وہ میرا پسر ہے تو میرے لیے اسمین کچھ علامت وشناخت ہے کہ اُس سے مین اسکو پہچان لون گی پس عیاض نے اُس کے احضار کا حکم کیا تو سعید بن زید نے اُس کو حاضر کیا جب ماریہ نے اس کو دیکھا اور نگاہ اسکی اسپر پڑی اور داغ اُس کے رخسارے کا اور اسکا ایک کان کچھ بڑھا ہوا نظر آیا اور اپنے پارچہ عصابہ کو جس مین جواہر بندھا تھا معائنہ کیا تو بصدائے عظیم ایک نعرہ مارا کہ حضار مجلس حیران واز خود رفتہ ہوگئے اور ماریہ نے اپنے تئین عمو اپنے پسر پر ڈالدیا اور اُس کو لپٹ گئی اور کہنے لگی اس مین کچھ شک نہین کہ یہ میرا فرزند ہی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کلام مین صادق ہین اور اس لڑکے نے بھی اپنی مان کی طرف نظر کی اور اسکے خون نے جوش کیا تو شدت گریہ سے بیہوش ہوگیا جب ہوش آیا تو وہ اور اسکی مان پھر دونون باہم ملکر خوب روے آخر جب وہ دونون خاموش ہوے تو عیاض نے اُنسے کہا کہ تم دونو پر واجب ولازم ہی کہ جسطرح حق تعالی نے تم دونو پر اپنا فضل وکرم کیا ہی تو اس نعمت کی شکرگذاری مین تم خدائے وحدہ لاشریک کی توحید پر ایمان لاؤ کیونکہ حق تعالی شکرگذارونکے لیے اپنی نعمت وکرامت زیادہ کرتا ہے اور رحمت اسکی نیکوکارون سے بہت قریب ہی اور عذاب اس کا مجرمون منکرون سے دور نہین ہی اور آگاہ ہو کہ حق تعالی کیلیے نہ کوئی حد وانتہا ہی اور نہ اُسکے واسطے قد وبالا ہی اور نہ اسکے لیے قبل ہی کہ اُس سے کوئی شے پہلے ہو اور نہ اسکے واسطے بعد ہے کہ وہ نہ ہو تو اسکے پیچھے کوئی چیز رہجاوے وہی اوّل ہی کہ ہستی عالم کی اُسی پر محول و موقوف ہے اور وہی آخر ہی کہ وہی شایان مفاخر ہی چنانچہ جس وقت عمو نے یہ مقولہ عیاض کا سنا تو بولا واللہ تیرے قول مین کچھ زور وفریب نہین ہی وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنے مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے اُس خدا کے جو یکتا ہی جس کا کوئی ہمسر نہین دوسرا کوئی آلہ لایق پرستش کے نہین ہی وبتحقیق محمد صلعم بندہ اسکا ہی اور رسول اُسکا ہی راوی کہتا ہی کہ جب ماریہ نے عمو اپنے پسر کو دیکھا کہ شرف باسلام ہوا تو اُسنے بھی اسیوقت اسکی موافقت کی اور طریق بدی سے باز رہی وبالآخر وحدانیت حق تعالی کی شہادت ادا کی اور رسالت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی مقر ہوئی پس عیاض بن غنم اور جماعت مسلمین حاضرین مجلس نے کہا حق تعالی اسلام تم دونون کا قبول کرے اور حق تعالی تم دونون کو توفیق علم وعمل کی دیوے اور ہر آئینہ حق تعالی نے اب تمھارے دلون کو قوی کیا اور تمھارے گناہون کو بخش دیا پس چاہیئے کہ تم سر نو سے اعمال کرو ولیکن

یہ تو بتاؤ کہ اس قلعۂ منیعہ پر ظفر یابی اور وہان پہونچنے کی کیا سبیل ہی ماریہ نے کہا تم کو مژدہ ہو کہ جب تمھارے اصحاب قریب حران اسیر ہوے ملک شہریاض نے اُن اسیرون کو میرے پاس روانہ کیا تاکہ مین تم سے اُن لوگون کے فدا و سر بہا مین اس طفل عمود کو طلب کرون چنانچہ مین نے ان کو اپنے قلعہ کی طرف روانہ کر دیا تھا اور اب مین ان لوگونکے پاس جاتی ہون اور ان کو اپنے باپ کے قلعہ مین بھیجتی ہون پھر اُن کو قید سے رہا کرکے قلعہ کا مالک کرتی ہون انشاء اللہ تعالی یہ سنکے عیاض نے اُس سے کہا حق تعالی نے تجھے ہر حال مین توفیق بخشی اور تجکو بدیون سے نجات دی اور البتہ اسیری ہمارے اصحاب کی نہایت مجھپر صعب اور اس صدمہ سے مجکو سخت تعب ہے اور اب تیری اس فکر صائب سے میرے دل کو تسلی ہوئی پس چاہیے کہ تو اپنے فرزند کو ہمارے پاس چھوڑ کر اپنے باپ کے پاس جا جب تجھ سے ملاقات ہو تو اُس سے ظاہر کر کہ مین نے اپنے سالے مکر و حیلہ عرب پر تمام کیے مگر کوئی تدبیر دربارۂ رہائی عمود کے پیش رفت نہ گئی اور بعد اظہار اس بات کے پھر جس وقت تو ہمارے اصحاب کے پاس جائیو تو اسوقت جو اصلاح و صوابدید تیری بہتر ہو وہ عمل مین لائیو اسنے کہا سمعًا وطاعۃً یعنے بگوش دل مین نے سُنا بسر و چشم بجا لاؤن گی بعد ازان ماریہ اپنے زوج یعنے اپنے پسر کو مسلمانون کے پاس چھوڑ کر اُسی شب کو طرف ماردین کے روانہ ہوئی جب وہان پہونچی تو معلوم ہوا کہ اسوس پدر اُسکا خدمت ملک مین بمقام مرج رعبان گیا ہی مگر اس حاجب سے ملاقات ہوئی جسکے ہمراہ اسالہ اہل اسلام تھے اور اسنے اُن اسیرون کو قلعہ ارسوس مین پہونچا دیا اور اسکے قبضہ مین سپرد کر دیا تھا اور حال اس حاجب کا یہ ہی کہ وہ عاقل ترین مردم اور توریت و انجیل و زبور پڑھا ہوا تھا اور مقام میدی امراۃ کا راہب تھا اور اسکا وہان ایک صومعہ یعنے معبد تھا کہ وہ بلند پتھر کے ستونون پر ایک سقف مسطح تھا اسپر قبہ بنا تھا چنانچہ اس بالاخانے پر زینے سے چڑھ جاتا تھا اور زینہ ریسمان ریشم سے بنایا تھا اور اس قبہ مین لٹکا دیا تھا اور اُس زینے مین دو لنگر آہنی زمین پر لگے تھے جب وہ قبہ پر چڑھتا تھا تو زینے کو اوپر کھینچ لیتا تھا اور یہ خبر اُسکی مشہور تھی اور چرچا اس کی عبادت و رہبانیت کا ہر ایک کی زبان پر مذکور رہتا پھر جب لشکر اسلام طرف اُن بلاد کے متوجہ ہوا اور ملک خابور بطریق صلح کے فتح ہوا اُسوقت گرد اس قبے کے اجتماع خلائق ہوا اور کہنے لگے اے باپ ہمارے یعنے اے بزرگوار ہمارے آپ ہمارے حق مین کیا مشورہ دیتے ہین کہ ہر آئینہ عرب نے ہماری جانب رُخ کیا ہی و حال یہ ہی کہ وہ لوگ فتح ملک شام اور اکثر عراق کر چکے ہین اور ہماری سرحد و سر زمین مین پہونچے ہین در نصوت ہم کیا تدبیر کرین یہ سنکے وہ راہب اپنے قبے سے جھانکنے لگا اور بولا اے گروہ نصارٰی ہمیشہ نعمتین و برکات خدا کی ظاہر و باطن تمیز نازل رہین کہ تم لوگ اپنے بلاد مین باطمینان متمکن ہو اور گردن خلائق کی تمھارے آگے جھکی ہین یعنی تمھارے مطیع ہین اور مسیح نے تم کو سائر امم پر نصرت بخشی ہی اور ساری امتون کا منھ تم سے پھیر دیا ہی اور تمھاری لیے زمین کو طول و عرض مین وسیع کیا ہی یعنے تمھارے ملک کو بڑی وسعت دی ہے جب تک تم اچھے کامون کا حکم کرتے اور بُرے کامون سے منع کرتے رہے اور ظالمون کو سزا اور مظلومونکی داد

دیتے تھے اور حکم بہ حق کرتے تھے اور اپنی شریعت کی پیروی کرتے تھے اور اپنے نفوس کو حرام خواری و زناکاری سے بزجر و منع باز رکھتے ہے پھر جب کہ تم نے اِن سب باتون کو بدل ڈالا تو خدا نے اپنی برکتون کو بھی تم سے بدل دیا چنانچہ انجیل یحییٰ و انجیل مرقس مین لکھا ہی کہ جو کوئی احکام حق کی پیروی کرتا ہی اور اپنی زبان کو راست گوئی پر لگاتا ہی اور اپنے پروردگار کے حکمونپر عمل کرتا ہی اور اُن اعمال کی اعانت اور اسکی غایت کو اپنے نفس پر لازم کرتا ہی اور کسی کی امانت مین خیانت نہین کرتا ہی اور اپنی نماز و عبادت کو بطریق دوام بجا لاتا ہی اور موافق اپنی شریعت کے عمل کرتا ہی اور اپنی خواہش و نفسانیت کی پیروی نہین کرتا ہی تب زہد اسکا اسکی تمنا کو پہونچتا اور پہونچاتا ہی اور جسنے جور و جفا کی اور ظلم و جبر روا رکھا اور جو کوئی طریق حق سے منحرف ہوا وہ بہت جلد فنا ہوگا اور اپنے ہاتھ سے اپنا قاتل ہوگا اور وہ خانہ خراب ہوگا اور انکار باعث اسکی خواری کا ہوگا اور خوف اسکا پیراہن ہوگا یعنے وہ ہمیشہ خوف و خطر مین رہیگا اور جہنم اسکا دثار یعنے اُسکی ردا ہی کہ اسکو ڈھانپ لیگا اور توریت مین مرقوم ہی کہ ظلم نہ کر و خدا ظالم کو دوست نہین رکھتا یعنے اسپر مہربانی نہین کرتا اور مین نے سنا ہی کہ قرآن مین بھی یہ مذکور ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ فَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ یعنے حق تعالیٰ مفسدون کے کامونکی اصلاح بخیر نہین کرتا پس چاہیے کہ تم اپنے کامون کو بصلاحیت بجا لاؤ انتہی اور خوف خدا ہمیشہ پیش نظر رکھو اور اپنے اہل اور خاندان کی حمایت کیلیے قتال کرو اور نبی کی شریعت کی اتباع کرو اور اپنے دشمنون سے جہاد کرنے کو باہر نکلو اسلیے کہ جہاد آج افضل ہی جمیع عبادات ماموربہا سے یعنے جن عبادات کی بجا آوری کیلیے تم مامور ہو تو جہاد ان سب سے بہتر ہے اور جو کوئی اعدائے دین سے جہاد کرے گا تو جائے گاہ اُسکی بہشت ہے اے قوم آگاہ ہو کہ مین اپنے اس مقام سے اُترتا ہون پس چاہیئے کہ کوئی تم مین سے میری ہمراہی سے پیچھے نہ رہ جاوے یہ کہکے اُسنے وہ زینہ ریشمی نیچے لٹکا دیا اور اُتر آیا جب لوگون نے اُسکو نیچے اُترے ہوے دیکھا تو بہ آداب و سلام پیش آئے اور اُسکے دست و پا پر بوسہ دیا اور وہ راہب اُن سب کو طرف کنیسہ دمائر و کنیسۂ باذا کے لیگیا اور اُن کو وہان نماز پڑھائی اور دعا کی پھر اُنکو جہاد کا حکم کیا اور قصد دیر ملوح کا کیا وہ دیر ۱۳ قبلہ تھا باشندگان وادی روم کا اُسکے اندر ایک راہب رہا کرتا تھا چنانچہ اس راہب نے اس راہب دیر ملوح کو اسکا نام لیکر پکارا اور کہا یہ وقت عبادت کا نہین ہی یہ سنکے وہ راہب بھی اپنے دیر سے نکلا اور ہمراہ ہولیا پھر وہ راہب اول جو جمعیت مردم ہمراہ لایا تھا مع اس راہب ثانی کے نصیبین کی طرف روانہ ہوا اور اُسکی آمد سنکر ملک قرقیاقس استقبال کو نکلا اور بوقت ملاقات اسکے سامنے پیدل ہو کر گیا اور مصافحہ کیا اور اسکے ہمراہ بیعہ یعنے مسجد نصاریٰ تک گیا وہان دیر یعقوب کی زیارت کی اور اہل نصیبین دوڑکر اسکے پاس مجتمع ہوے اسوقت اُسنے اُن کو وعظ و پند سنایا اور امر بجہاد کیا و بعد ازان عازم راس العین ہوا اور اسکی خبر پاس ارسوس بن جارس کے پہونچی چنانچہ جسوقت عبداللہ بن غسان اور اصحاب اُنکے اسیر ہوے تو وہ سب اسی راہب کے ہمراہ کہ اسکا نام میتا بن عبدالمسیح تھا

بھیجے گئے تھے اور اُس سے اثنائے راہ مین ماریہ نے ملاقات کی تھی جیسا کہ بالا مذکور ہوا اور اسی کو ماریہ نے حکم کیا تھا
کہ ان قیدیون کو ہمارے قلعہ مین لیجاؤ اور جب میتا بن عبد المسیح اُن قیدیون کو لیکر ماریہ سے جدا ہوا اور دو رہو پنچا
اتفاقاً پدر ماریہ بھی کہ اُس نواحی مین اپنے لشکر کے ساتھ اُس راہب سے ملاقات کو آیا تو اس سے استفسار حال کیا کہ کہان
سے آتا ہی اور کیسلیے جاتا ہی اُسنے بیان کیا کہ ملک شہر یاض نے ان اسیرون کو میرے ساتھ بھیجا ہی تب ارسوس نے پوچھا
تو کون ہی اُسنے کہا مین میتا بن عبد المسیح ہون جب ارسوس نے یہ باتین سنین تو بہت مسرور ہوا اور کہا قسم ہے مجکو
اپنے دین کی کہ مین زمانہ دراز سے تمھارا منتظر و مشتاق تھا اور تمھاری راے اور صوابدید کا متمنی تھا بالفعل تم
ان لوگون کو لیجاکر میرے قلعہ مین پہونچاؤ اور تمھین بذات خود ان قیدیون کی حفاظت پر متولی رہو یہانتک کہ کوئی حکم
ہمارا تمھارے پاس صادر ہوا و ہر ہمارا یہ خاتم تم لوچنانچہ میتا راہب نے بندیون کو لیجاکر قلعے مین پہونچایا اور
مجلس مین قید رکھا اور خود ان کی حراست مین مستعد رہا اور اکثر اوقات اُنکے حسن عبادت پر نظر کیا کرتا تھا
اور ان کی تجوید تلاوت یعنی خوش خوانی ولہجۂ لسانی سنا کرتا تھا تا آن کہ ایک روز ان کی طرف متوجہ و مخاطب
ہوکر پوچھا کہ تم لوگونکے یہان روز و شب مین کیا کیا اور کتنے فرض ہین عبد اللہ بن غسان نے جواب دیا کہ نماز پنجگانہ
ہمپر واجب ہے پھر جو شخص اسکو بجا لاے اور اسکے رکوع و سجود کو خوب ادا کرے تو وہ دوزخ مین بھیجا نہ جائیگا حق سبحانہ
تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ یعنے محافظت کرو اپنی نمازون
کی ضایع و قضا ہونے سے خصوص حفاظت نماز درمیان والی یعنی عصر کی کہ وہ مابین نماز ظہر و مغرب کے ہی اور بعض روایت مین مراد
ہے نماز صبح سے کہ وہ مابین دو نماز رات و دو نماز دن کے ہی اور بعض روایت مین مراد ظہر ہے ہی جو مابین صبح و عصر
کے ہی اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الصلوٰة صلة مابين العبد وربه فيها اجابة الدعاء و قبول
الاعمال وبركة في الرزق وراحة في الابدان وستر بينه وبين النار وثقل في الميزان
وجواز على الصراط یعنے نماز ایک علاقہ ہی درمیان بندگان اور پروردگان کے اُسی نماز مین دعا قبول ہوتی ہی
اور اعمال مقبول ہوتے ہین اور برکت و وسعت رزق ہوتی ہی اور بدنون کو راحت و صحت ہوتی ہی اور وہی نماز درمیان
نمازی اور دوزخ کے سد و حائل ہوتی ہی اور وزن میزان مین بہت بھاری ہی اور صراط پر تیزی سے لے گذرنیوالی
ہے اور کنجی جنت کی ہی پس یہ نماز فرض و واجب تھی ساری اُمتونپر مگر ان لوگون نے اُس فرض کو ادا نہ کیا بلکہ
اُسمین تقصیر و کمی کی یہانتک کہ اس نماز کو حق تعالی نے ہمپر فرض کیا سو ہم نے ادا کیا اور یہ نماز جامع و مجموعۂ جمیع
طاعات و عبادات کی ہی منجملہ اُن عبادات کے ایک جہاد ہی تو نمازی گویا کہ جہاد کرنے والا ہی ساتھ دو دشمن کے
ایک نفس امارہ دوسرا شیطان مردود اور نمازی سے متعلق ہے روزہ تو ہر آئینہ نمازی نہ کہلاتا ہی نہ بنتا ہی اور روزہ
پر زیادہ یعنی سوا روزہ کے اسی نماز مین تمسک بمناجات پروردگار ہی یعنی نمازی اپنے پروردگار کی مناجات سے دست بدامان ہوتا ہی

اور اس نماز سے حج کو بھی علاقہ ہے اور حج کیا ہے کہ قصد و عزم کرنا ہو طرف بیت حرام کعبہ کے پس نمازی عازم ہوتا ہے طرف رب البیت کے اور حج پر زیادہ یعنی علاوہ حج کے نمازی اپنے پروردگار کے ملکوت سے تقرب پاتا ہو چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہو وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ یعنی سجدہ کرکے تقرب حاصل کر اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ تمام مفترضات کو حق تعالیٰ نے زمین مین واجب کیا ہو سوائے نماز کے کہ اُسکو آسمان مین بھی فرض کیا ہو اور مین جس وقت خدا کے قرب خاص مین حاضر تھا یعنے معراج مین تو فرمایا اے محمد اس نماز کو ہم نے جمیع انبیا پر فرض کیا تھا سو ہم نے اسکو تیری اُمت کے سپرد کیا اور اس نماز کو جمیع طاعات و عبادات کا جامع کیا اور فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھ سے کہا کہ اے محمد کھڑے ہو اور جسطرح مین کرون آپ بھی ویسا ہی کیجیے سو جبرئیل نے آگے بڑھکر دو رکعت نماز پڑھی اور مجھ سے کہا یہ نماز صبح ہو پس یہ اول نماز ہے کہ حضرت نے اس کو ادا کیا اسی وجہ سے اس کا نام صلوٰۃ الاولیٰ ہوا بعد ازان جبرئیل نے دوسری بار نماز پڑھی جس وقت کہ ہر شے کا سایہ اُسکے مثل و برابر آیا اور مجھ سے بیان کیا کہ یہ نماز ظہر ہے بعد ازان اول وقت نماز عصر پڑھی اور کہا یہ نماز عصر ہے بعد ازان پھر وہی نماز پڑھی یعنے مکرر جس وقت کہ آفتاب مائل بزردی ہوا یعنے جب دھوپ زرد ہوگئی بعد ازان پھر جس وقت آفتاب غروب ہوا تو نماز پڑھی اور کہا یہ نماز مغرب ہے بعد ازان وقت ذہاب حمرۃ غربیہ یعنے جس وقت شفق مغربی غائب ہوئی تو پھر نماز پڑھی اور کہا یہ نماز عشا ثانی ہے بعد ازان پانچوین مرتبہ نماز پڑھی اور اسوقت فجر نمودار ہوئی تھی تو کہا یہ نماز صبح ہو بعد ازان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازین فرض ہوئی تھین دو دو رکعت پھر زیادہ ہوئین حضر مین پر نماز سفر مین چھوڑی گئی اپنی حالت پر یعنے وہ جو حضر مین زیادہ کی گئی تھی سفر مین قصر کی گئی یہ سُنکے میتانے عبد اللہ بن عنسان سے پھر سوال کیا اے اخ العرب اے برادر عرب تم جو اپنی نمازون مین تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے ہو یعنے ہر تکبیر پر دونون ہاتھ اُٹھاتے ہو اس کا باعث کیا ہو اور اسکے معنے کیا ہین عبد اللہ نے کہا تو نہین دیکھتا ہے کہ ڈوبنے والا جب کوئی چیز پاتا ہو تو اپنے ہاتھون کو اسطرف بڑھاتا ہو اور اُٹھاتا ہو تاکہ اس سے لٹکے اور ڈوبنے سے نجات پاے اسی طرح بندہ نمازین اپنی تئین غریق دریاے خطا و گناہ سمجھکر اپنے دونون ہاتھون کو اُٹھاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے پروردگار میری دستگیری کر کہ مین خطاؤن اور گناہون کے دریا مین ڈوبتا ہون اور تجھ سے بھاگ کر پھر تیری طرف رجوع کرتا ہون و اما معنے قرأت و تلاوت نمازین یہ ہے کہ وہ خطاب یعنے ہمکلامی و ہمزبانی ہو درمیان بندہ اور اُسکے پروردگار کے و اما معنے رکوع کے یہ ہین کہ مین تیرا بندہ ہون مین نے اپنے پہلوؤن کو تیری طرف جھکایا ہے و اما سر اُٹھانا رکوع سے اور کہنا بندے کا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یعنے اے میرے پروردگار خاص تیرے ہی لیے تمام حمد سزاوار ہین اس سے مراد یہ ہو کہ مین تیری حمد کرتا ہون اپنے گلو خلاصی پر گناہون سے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ گویا کہ فرماتا ہے اَذْنَبْتَ کیا تو نے گناہ کیا تو بندہ کہتا ہے

۴۷ واما بمعنی سجدہ اولی ان آخرہ بمعنی سجدہ ثانیہ

انا عبدک مین تیرا بندہ ہون پس حق تعالیٰ فرماتا ہے قد اعتقتک من الذنوب کہ مین نے تیری گلو خلوصی کی گناہون سے
واما معنے سجدہ اولی کے اور زمین پر پیشانی رکھنے سے مُراد بندے کی یہ ہی کہ اسی زمین سے تو نے مجکو پیدا
کیا اور زمین سے سر اُٹھانے کے معنی یہ ہین کہ تو نے مجکو اس سے نکالا ہی اور سجدۂ ثانیہ سے یہ غرض ہی کہ پھر
تو مجکو اسی زمین پھیرے گا یعنے پھر اسی خاک مین ملادے گا اور سر اُٹھانا دوسری بار غایت اس سے یہ کہ پھر تو دوسری
بار مجکو اسی زمین سے نکالیگا اور سلام دا ہنی جانب سے مُراد یہ ہی کہ اے پروردگا میرے تو میرا نامہ اعمال میرے
داہنے ہاتھ مین دے اور میرے بائین ہاتھ مین نہ دے (یہ اسلیے کہ اہلجہنم کا نامۂ اعمال بائین ہاتھ مین دیا جاے گا)
اور جب کتاب اعمال رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش ہوتی ہے تو فرماتے ہین جو شخص محافظت
نماز پنجگانہ کی کرتا ہی اسکی مثال یہ ہی کہ ایک نہر شیرین ہی تو جو کوئی تم مین سے اسمین ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے
کیا پھر اسکی کثافت سے کچھ باقی رہجاتا ہے پس یہی حال نماز پنجگانہ کا ہی کہ بندے پر کوئی گناہ باقی نہین چھوڑتی ہے
غرضکہ جب میتا راہب نے کلام عبداللہ کا سنا تو کہنے لگا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک تم لوگ حق پر ہو اور شک نہین
کہ دین تمھارا حق ہی اور قول تمھارا صدق ہی و بعد ازان وہ اسلام لایا اور بعد تھوڑے عرصہ کے ماریہ بھی پہونچی
کیونکہ اسکو معلوم ہوا کہ صحابہ اُسکے باپ کے قلعہ مین محبوس ہین پھر جب کہ بالاے قلعہ پہونچی تو اپنے باپ کے مکانون
مین اُتری اور ساری رات صحابہ کے قلق مین بسر کی جب صبح ہوئی تو میتا اسکے پاس آیا اور داب اسلام بجالایا
ماریہ نے اس سے کہا اے میتا عرب کے ساتھ تو نے کیا معاملہ کیا اُسنے کہا مین نے ان کو حراست استوار مین رکھا ہی جب
تک کہ اُنکے بارے مین جو راے ملک کی ہو ماریہ نے کہا واللہ تو نے کچھ کوتاہی اور کمی نہین کی لیکن تو اُن کو
ہمارے بیعہ یعنے مسجد مین ہمارے ساتھ کرے تاکہ وہ ہمارے حسن عبادت کو دیکھین اور ہمارا پڑھنا انجیل کا سنین تو
کیا عجب ہے کہ وہ ہمارے دین مین داخل ہون میتا نے کہا سمعًا وطاعۃً یعنے مین نے حکم آپ کا بگوش جان سُنا و بدل بجالایا
یعنے بسر و چشم بجالاتا ہون بعد ازان وہ اُن صحابہ کو بیعہ مین لیگیا جب رات ہوئی تو ماریہ بیعہ مین آئی اور اصحاب نبی
صلعم کو دیکھا کہ وہ سب پابزنجیر ہین اور اُس جگہ سولے میتا کے اور کوئی نہین ہی تب ماریہ نے کہا اے میتا تو
ہمارے علماے دین مین سے ہے اور تجھ سے امر حق پوشیدہ نہین ہی اور تو ان لوگون کے دین پر بھی مطلع ہوا ہی پس تو بیان کر
کہ حق ہمارے ساتھ ہی یا اُنکے ساتھ یعنے حق پر ہم ہین یا یہ لوگ حق پر ہین میتا نے کہا اے ملکہ حق پر کچھ پردہ نہین ہے
یعنے حق پوشیدہ نہین ہی البتہ حق انھین عرب کیساتھ ہی اور جس مقدمہ مین تو آئی ہی اور جو عہد تو لائی ہی اسکو وفا
پیش از انکہ تو اسکو طلب کرے اور اسپر تجکو دسترس نہ ہو یعنی پیش از فوت وقت اُس کام کو کرلے اور حال یہ ہی کہ تو
اس قوم کا صدق بیان اور صدق دین دیکھ چکی ہے کہ حق تعالیٰ نے درمیان تیرے اور ولد تیرے عمود کے جمع کردیا یعنے
تجکو اس سے ملادیا پھر جس وقت ماریہ نے یہ بیانون ازکی میتا سے سنین تو حیرت مین مبہوت ہوگئی اور اُس سے کہنے لگی کہ تجھ کو یہ اسرار

کہان سے معلوم ہوے یتانے کہا مین نے یہ کیفیت اپنے خواب مین دیکھی ہی اور اس سے تمام وہ احوال بیان کیا گویا کہ وہ خود وہان اسوقت حاضر تھا تب ماریہ نے سجدۂ شکر کیا پھر جس وقت اُسنے سجدے سے سر اُٹھایا تو برجستہ اُٹھکر اصحاب کو زنجیرون سے کھولدیا اور اُنکے تئین ہتھیار دیا اور یتا کو حکم کیا کہ تو ان لوگون کا اکرام کر اور مین اس امر کی فکر و تدبیر کرتی ہون کہ والی قلعہ کو کیونکر گرفتار کرلیون اور قلعہ پر کسطرح متسلط ہوجاوین بعد ازان ماریہ نے اپنے قلعہ کی راہ لی اور اس قلعہ کا ایسے شخص کو والی کیا جس سے اُسکو طمانیت تھی فکر و اندیشہ سے اور قلعہ سے ان لوگون کو جن سے خوف و اندیشہ رکھتی تھی نکالدیا اور اس قلعہ کو بندوبست سے مستحکم کیا اور ادھر یتا نے صحابہ کو بیت المذبح مین متمکن کیا اور اُن سے کہدیا کہ کل جس وقت صبح ہووے اور والی قلعہ نماز کیلیے آوے تو ان حاضران بیعہ پر دفعۃ نکل پڑو حق تعالی تم کو اپر نصرت دے گا **راوی** نے کہا پھر جب صبح ہوئی اور والی قلعہ اپنے خواص کے ساتھ نماز کیلیے بیعہ کیطرف نکلا اور اجتماع مردم کیواسطے ناقوس پھونکنے لگے تب قس یعنی قسیس سردار ترسایان جو مالک بیت المذبح کا تھا آیا تاکہ دروازہ مذبح کا کھولے اور قربانگاہ کے قریب جاوے پھر جسوقت اسنے دروازہ مذبح کا کھولا ایک بیک عبداللہ بن غسان مع اپنے چالیسون اصحاب کے نکل پڑے اور یکبارگی سب نے پکار کر تکبیر کی کہ قلعہ مین اور لوگون مین جو وہان تھے زلزلہ پڑگیا اور مسلمانون نے اُن مین خوب گردن زنی کی کہ ان سب کو قتل کیا اور قلعہ پر اور جو کچھ اس مین تھا سب پر قبضہ کیا چنانچہ رعایا نے یہ شور تکبیر سنکر یقین کیا کہ یہ اہل اسلام قلعہ پر متسلط ہوگئے تو وہ سب اپنے سامنے بھاگے اور **راوی** کہتا ہی جب ماریہ نے شور و تکبیر اور غلغلہ آدمیون کا سنا تو یقین کیا کہ قلعہ اسکے باپ کا مسلمانون کے قبضے مین آگیا تب اپنے قلعہ کا دروازہ بند کرلیا اور شخص معتمد کو پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور اپنے حسن تدابیر سے اُن کو آگاہ کیا اُنھون نے حق تعالی کی نعمتون کا شکر ادا کیا اور اکثر مردم مفرور پاس ملک شہر یاض کے پہونچے اُس کو اس واقعہ سے خبر دی کہ قلعہ ماردین پر مسلمانون نے عمل کیا اُسپر سخت صدمہ اور قلق ہوا اور اپنے زوال ملک کا یقین ہوگیا اور اسکے دل مین رعب سما گیا اور اسکے لشکر پر ہیبت طاری ہوگئی اور ارسوس کو بھی خبر پہونچی کہ اُس کا قلعہ چھین گیا اور خزانہ اسکا لٹ گیا چنانچہ اُسنے اس امر کو تا شب مخفی رکھا اور جن لوگون پر اُسکو وثوق و اعتماد تھا اُن کو ہمراہ لیکر بطلب تسخیر حران روانہ ہوا پس دوسری شب کو وہان پہونچا جب قریب پہاٹک کے آیا تو اُنکے روکنے کو نگہبانون نے سامنا کیا اسوقت ارسوس نے ان لوگون پر شور کیا اور کہا دروازہ کھولدو اور دیکھو کہ یہ طریق رودس ہی اور غرض اس سے یہ تھی کہ انکا پہلا طریق ہی یعنے رودس قید عرب سے چھوٹ کر آیا ہی تب نگہبانون دربانون ترسایان نے دروازہ کھولدیا بنا گاہ ارسوس داخل ہوا اور مالک شہر ہوگیا اور یہ اخبار تمام اس بلاد مین فاش ہوگئی کہ ارسوس صاحب ماردین اپنے حیلہ اور حکمت عملی سے حران کا مالک ہوگیا پھر اسکے پاس وہ سائر مردم دوڑ پڑے جو طالب دیوان تھے یعنے طالب ایسے شخص کے تھے جو لوگون کو جمع کرے پس اُن سب کے اجتماع سے ارسوس کے پاس ایک لشکر عظیم جمع ہوگیا

ذکر فتوح رہا و حران

راوی نے کہا کہ رودس صاحب حران کا ایک پسر تھا اسکو رودس نے قید و بند مین رکھا تھا کیونکہ اُس سے خائف تھا کہ وہ بڑا شجاع تھا اسکا نام ارغوک تھا پس اُسکو گرفتار کرکے مقام عتق مین محبوس رکھتا تھا اور ارغوک کی مادر کا نام بنت العسکر تھا وہ مالک و حاکم سمیساط کی تھی اور وہ اپنے اہل و اقربا کی ملاقات کو گئی تھی اور باعث مقید ہونے اپنے پسر کے خشمگین پر غضب رہتی تھی پھر جب کہ اسکو یہ خبر پہونچی کہ ارسوس نے حران پر تسلط کیا ہے تو اُسپر سخت قلق و صدمہ گذرا چنانچہ وہ سوار ہوئی اور سمیساط سے عتق مین آئی اور اپنا اختلال خاطر اپنے بیٹے سے ظاہر کیا اور اسکو خبر دی کہ ارسوس حران پر مسلط ہوگیا ہے پھر اسکو حبس سے نکالکر اموال کثیر اسکے حوالہ کیا اور کہنے لگی کہ شہسوارون اور مبارزون سے اتفاق اور لشکر کو جمع کرو اس شخص پر جا جسنے ایسا کام کیا ہے یعنی حران پر قبضہ کیا ہے چنانچہ ارغوک نے وہ مال خرچ کیا پس مردم کثیر اسکے پاس حاضر ہوے کہ ایک جیش عظیم ہوگیا پھر اسنے بقصد حران طرف فرات کے کوچ کیا اور یہ خبر ارسوس کو پہونچی تو وہ بھی اسکے مقابلہ کو نکلا اور دونون جماعت باہم مقابل ہوئی اور ارغوک کے لشکر کا پیشرو ایک مرد ارمنی تھا اس کا نام ارجوک اور وہ بڑا دلاور تھا اور اُسکے ہمراہ تین ہزار آدمی کی جمعیت تھی مگر ارمنی کو شکست ہوئی **روایت** ہے **عبداللہ** بن اسید سے اُسنے کہا مجھ سے روایت کی سالم بن سبیع نے و مرد عادل تمیمی سے اور ان دونون نے محمد بن عمر الواقدی سے کہ جب یہ خبر بن عیاض بن غنم کو پہونچین کہ ارجوک ارمنی نے طرف ارسوس کے کوچ کیا ہے تو عیاض نے رودس صاحب حران کو اپنے پاس بلاکر جو اخبار ارسوس کے اُن کو پہونچے تھے اُس سے ظاہر کیا اور کیفیت متسلط ہونے ارسوس کی حران پر بیان کی اور یہ کہا کہ اب ارغوک تیرے پسر نے ارادہ مقابلہ ارسوس کا کیا ہے اور مین قصد تیرے قتل کا رکھتا ہون لیکن تو اگر ہمارے دین مین داخل ہوجائے تو قتل سے تجھے امان ہے رودس نے کہا کہ اگر تو مجکو چھوڑ دیوے تو جو جو قلعے میرے تحت مین ہین مین تمھارے سپرد کردون اور کیا عجب ہے کہ مین حران مین بھی پہونچون کیونکہ وہان کے لوگ مجکو بہت دوست رکھتے ہین اسلیے کہ مین اُنکے حق مین احسان کرتا تھا اور میرا قول یہ ہے کہ جس وقت وہ لوگ مجکو دیکھینگے تو فوراً اس بلد کو میرے سپرد کرینگے اور مین تمھارے تئین حوالے کردون گا اس شرط پر کہ تم مقام سوید خواہ نصیبین الصغرا مجکو دو اور مین تم کو اس کا جزیہ یعنے محصول ہر سال دیا کرون گا چنانچہ ابن غنم نے ان باتون کو اور شرطون کو منظور کیا اور عبداللہ بن قنا کو حکم کیا کہ اُس سے حلف لیوین اُنھون نے حلف لیا اور بعد اخذ و قبول حلف کے اُسکو رہا کیا اور اسکے ہمراہ بن قنا کو بھی مع جماعت اُنکے روانہ کیا اور رودس کے خیام اور اسباب تمام اسکا پھیر دیا اور اسکی جماعت کو بھی اسکے ساتھ کردیا پھر وہ سب آخر شب مقام مرج رغبان سے بقصد حران راہی ہوے جب قریب حران پہونچے تو جاسوسون کو بھیجا

اُن لوگون نے واپس آکر خبر دی کہ لشکر ارسوس کا بیرون حران نازل ہو اور لشکر ارغوک پسر رودس کا اسکے مقابلہ پر ہے
اور سوائے اس امر کے کہ ارجوک اسیر ہوگیا ہی کہ اُسکو ارسوس نے گرفتار کرلیا ہے باقی لشکر ارجوک کا بدستور اپنے حال پر
ہے مگر ارسوس نے اپنا ایلچی طرف لشکر ارجوک کے بھیجا ہے اور اُن کو اپنی طرف طلب کیا ہی کہ تم ہمارے شریک ہوجاؤ
ہم تم پر انعام کرینگے اور یہ اسلیے کہ اُن کو اور اپنے لشکر کو لیکر ر ہا پر چڑھائی کرے اور اُسپر بھی متسلط ہوے کہ وہ بھی اُسکے
تحت تصرف مین آجاے اور اُن لوگون نے جواب دیا تھا کہ ہم پیش خود ہا اس باب مین مشورہ کرتے ہین **راوی**
نے کہا کہ جب رودس اور یوقنا دونون وہان گئے اور دونون نے لشکر کی جانب نگاہ کی اور دیکھا کہ آگ روشن ہے
تو رودس نے یوقنا سے کہا کہ یہ آگ جو قریب روشن ہی شک نہین کہ میرے پسر کے لشکر کی آگ ہی پس ایک شخص کو وہان
بھیجا تاکہ خبر لاوے تب اُس شخص نے جاکر معلوم کیا کہ وہ لوگ کون ہین اور واپس آکر خبر دی کہ وہ قوم یعنے جیش ارمن
آمادہ ہین اس بات پر کہ ارسوس اُن سے عہد وحلف کرے تو وہ اسکے لشکر ہوجاوین یعنے شامل اسکے لشکر کے ہوجاوین
اور یہ بات مقرر ہوئی کہ کل صبح ہووے تو ارسوس اپنے اصحاب سے سو سوارون کو ہمراہ لیکر طرف دیر فرحا کے
جو درمیان رہا و حران کے واقع ہی واسطے حلف کے جاوے اور لشکر ارغوک تیرے پسر سے پچاس مردم اکابر بھی
اس دیر مین جاکر وہین باہم معاہدہ کرین یہ سنکے چہرہ یوقنا کا فرط سرور و فرح سے روشن ہوگیا اور رودس سے
کہا خوش ہو کہ وہ قوم اب ہمارے قبضہ مین آئی بعد ازان وہان سے اس دیر کو چلے اور قریب اس دیر کے
کمین گاہ کیا بعد ازان یوقنا کا ایک غلام تھا قوم شریف سے اسکو اُنھون نے پالا تھا وہ اُنکے ہمراہ حاضر تھا اُسکا
نام شامس تھا اور وہ بڑا دانشمند تھا سو یوقنا نے اس کو بھیجا اور اس سے کہا اے شامس تو پاس صاحب رہا
کے جس کا نام کیلوک ہی جاکر اس سے کہیو کہ اصحاب ارجوک مین جو لوگ مقدم ہین اُنھون نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے
اسلیے کہ وہ تیرے لوگون مین سے ہوجاوین کیونکہ تو بھی اُنھین مین سے اور ان کا طرفدار ہی اور ارسوس اہل روم
سے ہی اور وہ ہمارے لوگ دیر فرحا مین آتے ہین اور ارسوس اُنکے ساتھ ہی اسواسطے کہ اُسنے حلف وعہد کرے اور
اُن سے بھی حلف وعہد لیوے مگر ارسوس تجھ سے ارادہ درخواست رکھتا ہی کہ تو دو سو آدمیون سے نکلکر قریب دیر سے
ہمارے لیے کمین گاہ مین بیٹھے تاکہ جب ہم لوگ مردم ارجوک وہان پہونچین تو اسوقت نکلکر تو ہمپر چھاپہ مارے چنانچہ شامس
روانہ ہوا اور پاس صاحب رہا کے پہونچا اور جو کچھ اسکے صاحب یوقنا نے اس سے کہدیا تھا اس سے بیان کیا غرضکہ
قضا و قدر الٰہی سے وہ حیلہ جس کی فکر و تدبیر یوقنا نے کرکے صاحب رہا سے کہلا بھیجی تھی اور اکابر جیش ارجوک کی جانب
سے پیغام بھیجا تھا ایسا ہوا کہ جب شامس یوقنا کے پاس سے صاحب رہا کے پاس پہونچا اور اُس سے وہ باتین
جو ابھی مذکور ہوئین بیان کین اور اس عہد کو اُس سے استوار کیا پس صاحب رہا چار سو آدمی اپنی قوم سے ہمراہ
لیکر اور سلاح وساز حرب سے مضبوط ہوکر نکلا و بقصد دیر فرحا روانہ ہوا اور یوقنا بھی مع اصحاب اپنے اُنسے قریب

قریب کمین گاہ مین مستعد تھے کہ شامس بھی اُن سے فرصت پاکر علیحدہ ہوگیا اور یوقنا کے پاس آکر خبر دی کہ صاحب رہا فلان مقام مین تم سے قریب کمین نشین ہی اور ادھر حال ارسوس کا یہ تھا کہ جب اُسنے اپنا ایلچی طرف ارمن لشکر ارجوک کے بھیجا تھا تو رودس ارمن کے پاس آیا اور ان کو فہمایش کی کہ ارسوس تم سے حلف وعہد کرے اور تم اس سے حلف کرو اس بات کا کہ تم اسپر حملہ نہ کرو یعنے دوسرے گروہ کے ساتھ آمیزش نہ کرو اور اتفاق اس امر پر ہوا تھا کہ حلف دیر فرحاین واقع ہو پھر آخر شب ہوئی تو لشکر ارسوس اور جماعت ارمن از یکدیگر علیحدہ علیحدہ روانہ ہوے اس خوف سے کہ کسی کی جانب سے غدر و عہد شکنی واقع نہ ہو اور صاحب رہا سے جو کچھ قرارداد ہوا تھا تو اسکی طرف سے ان لوگونکی خاطر مطمئن تھی و بعد ازان گروہ ارمن نے قبل اپنے خروج اور کوچ کے اپنی جمعیت مین سے ہزار مرد شجعان کو لباس اہل رہا کے آراستہ کیا اور ان کو فہمائش کردی کہ خفیہ لشکر سے پیش روی کرکے لشکر رہا مین جا ملین اس طور سے کہ گویا مددگار صاحب رہا کے ہین اور کہدیا تھا کہ کچھ کلام نہ کیجیو جب تک نہ دیکھیو کہ صاحب رہا اپنی کمین گاہ سے باہر نکلا پھر جس وقت وہ برآمد ہوئے اور تم اسکے سامنے سے آؤ تو باآواز بلند باخود ہا اظہار خوشی و خوشخبری کا کیجیو گویا کہ تم اُسکے ہمراہیون مین سے ہو یہانتک کہ وہ تم سے مطمئن خاطر رہین درینصورت کہ شاید تم اسپر قدرت و دسترس پاؤ کہ اسکو گرفتار کرلو یہانتک کہ ہمارا امیر ارجوک بھی آپہونچے غرضکہ یہ کتبہ ہزار ارمن کا بطریق پیش روی کے اول شب سے روانہ ہوچکا تھا اور کسی کو انکی روانگی کی خبر نہ تھی

راوی نے کہا کہ جب ارسوس حوالی دیر مین جا پہونچا تو دفعتہ دو سو شہسوار اصحاب نبی صائم سے کمینگاہ سے نکلکر اُسپر آپڑے اور اُن کا افسر عمرو بن معدی کرب زبیدی تھا اور سبب یکایک خروج کرنے اصحاب کا یہ تھا کہ جس وقت عیاض بن غنم نے رودس کو بھیجا اور یوقنا کو بھی مع اصحاب اُنکے اُسکے ساتھ کردیا تھا تو رودس کی طرف سے بدگمانی ہوئی اور کہا مین نے بہت جلدی کی کہ ولی اللہ کو عدو اللہ کے ساتھ کردیا ہی تب خالد نے کہا اے امیر تو اپنی خاطر کو رودس کی طرف سے مشتغل بہ فکر نہ کر اسلیے کہ ملوک روم جو قول کرتے ہین اسے وفا کرتے ہین اور وہ لوگ اس بات مین عار رکھتے ہین کہ انمین سے کوئی کچھ قول کرے اور اسکو وفا نہ کرے عیاض نے کہا اے ابوسلیمان بہرحال ہم کو لازم نہین ہی کہ ہم اپنے اصحاب اور اُنکے ساتھ والون سے غافل رہین بعد ازان اُنھون نے عمرو بن معدی کرب زبیدی کو دو سو سوارون سے روانہ کیا تھا اور یہ لوگ حران کو جاتے تھے کہ اثناے راہ مین ارسوس مل گیا کہ وہ دیر فرحا کو جاتا تھا آخر الامر اُسکو اور اسکے ہمراہیون کو ان لوگون نے گرفتار کرلیا اور ادھر یوقنا نے کیلوک صاحب رہا کو پکڑلیا اور بقیہ روز کمین مین پوشیدہ رہے رات کو طرف رہا کے متوجہ ہوے جب قریب رہا کے پہونچے تو یوقنا نے اُسطرح کا لباس پہنا جس طرح کا لباس صاحب رہا پہنے تھا اور صاحب یوقنا نے بھی ایسے لباس پہنے جیسے جماعت صاحب رہا پہنے تھے پھر جب رہا سے نزدیک ہوے اور مشعلین روشن کیے ہوے تھے تو دربانون نے پھاٹک کھولدیا پس یہ لوگ رہا مین گھس پڑے اور جب اندر داخل ہوگئے تو ان لوگون نے بہ صداے تہلیل و تکبیر و ثناے رب قدیر کے اپنی آوازون کو بلند کیا پس عوام الناس مین سے

کسی کو جسارت نہ ہوئی کچھ کلام کرسکے پھر رہا مین جس قدر ذخیرا اور اشیاے تحفہ او رخزانہ و مال کیلوک کا تھا اُس سب کو یوقنا نے قبضہ مین کیا اور روساے رہا مین جن سے کچھ اندیشہ و خطرہ تھا اُن کو بھی گرفتار کرلیا و من بعد ایک شخص کو اپنے اصحاب مین سے جسپر وثوق و اعتماد تھا رہا پر حاکم مقرر کیا اور ایسا ہوا کہ کیلوک کے برادر عم زاد نے جب امان مانگی تھی تو عیاض نے اُس کو امان دی تب اُسنے تمام ان اشیا و خزائن پر جس قدر کیلوک کا تھا بھی کی بعد از ان عیاض بن غنم نے ابن عم کیلوک کو اپنے ہمراہ آگے کرلیا اور بقصد حران روانہ ہوے جب وہان پہونچے تو یہ دیکھا کہ رودس نے حران کو فتح کرلیا تھا اور یہ اسطرح ہوا کہ جب عمرو بن معدیکرب زبیدی نے ارسوس کو گرفتار کرلیا تھا تو رودس مع بقیہ[1] لشکر مسلمین وہان سے روانہ ہوا تا آن کہ حران مین پہونچا اور جو لوگ شہر پناہ کی دیوار و پر حارس و نگہبان تھے اُن کو ندا دی جب اُنھون نے رودس کو پہچانا تو فوراً دروازہ کھولدیا اور اُسکے روبرو تعظیم کو جھکے اور اسکے دار الامارۃ مین اسکو لیگئے پھر جب رؤس حران کا مالک ہوا اور رئیسان بلد اسکی خدمت مین حاضر ہوے اور اُسکی سلامتی کی مبارکبادی دینے لگے تو رودس اس مجمع مین خطبہ بیان کرنے کو کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے قوم آگاہ ہو کہ بتحقیق حق تعالیٰ نے مجھے آفتون سے نکالا اور ہلاکت سے نجات دی اور ماجرا میرا ایسا ایسا گذرا اور مین نے امیر قوم مسلمین سے عہد کیا ہی کہ اس شہر کو مین اُن کے سپرد کردون اور وہ مجھ والی نصیبین صغری و سویدا کرینگے اور مین نے امیر سے اس عہد پر حلف کیا ہی بے شبہہ مین اپنا عہد وفا کرون گا اور مین تمھارے سامنے گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ جو جو دین خلاف دین اسلام ہین وہ سب باطل ہین وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود نہین ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ ہر آئینہ محمد رسول و فرستادۂ خدا ہے جب اہل حران نے یہ کلام رودس کا سنا تو کہنے لگے کہ حقتعالیٰ نے آپکے ساتھ ارادۂ خیر کیا پس ہم بھی آپکے ساتھ آپکے اسلام پر موافقت کرتے ہین چنانچہ وہ لوگ بھی اسلام لاے مگر کچھ لوگ انمین سے اسلام سے محروم رہے

[1] بقیہ لشکر مسلمین سے اوپر ہی ارسوس قریب ۴۰۰ گھوڑون کے معہ بہت سے مال غنیمت کے روانہ کرچکے تھے اسلئے اب یہان بقیہ لشکر کا لکھا ہی

[2] حران بھی ایک شہر ہی جو رقہ سے ۳۶ کوس جانب جنوب واقع ہی

ذکر فتوح قلعۂ راس العین

روایت ہی ربیعہ بن ہیثم سے اُسنے روایت کی ہی عبد اللہ تنوخی سے اُسنے عبدان بن عطیہ سے اُسنے کہا کہ اہل جزیرہ اسلام نہین لائے تھے مگر باعث اہل حران کے یعنے بسبب اسلام لانے اہل حران کے اہل جزیرہ ایمان لاے تھے پھر جب اصحاب نبی صلعم نے دیکھا کہ وہ سب داخل اسلام ہوے تو اصحاب نے دعا کی اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُمْ عَلٰى دِيْنِكَ وَلَا تُمَكِّنْ مِنْ بَلَدِهِمْ عَدُوًّا یعنے اے پروردگار اُن لوگون کو تو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ اور ان کے بلد سے کسی شے پر اُنکے دشمنون کو مکنت و قدرت نہ دے پھر ان لوگون نے اُن شہرونکے کنیسون اور دیرون کو مسجدین اور جامع[1] مسجد کرڈالین اور جو کچھ حوالی و نواحی حران و رہا کے مضافات سے تھا وہ سب اُنھون نے تفویض اصحاب

کردیا و بعدازان عبداللہ یوقنا رہا سے حران مین آئے اور اصحاب نبی صلعم کو مجتمع کرکے دربارہ رہا مشورہ کیا کہ اُسکا
حکم کیونکر ہے تب سعید بن زید نے کہا کہ تمھین نے اس شہر کو اپنے حیلون اور اپنے تدبیر دنسے لیا ہی و ہر آئینہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اَلحَرْبُ خُدْعَۃٌ یعنے جنگ حیلہ سازی ہی اور البتہ یہ حیلہ پورا ہوگیا اور جو لوگ
اس بلد مین ہین وہ سب بندگان و کنیزان مسلمین ہین اور اُن کا سارا مال بھی مال مسلمین ہی تب یوقنا نے کہا تم خوب
جانتے ہو کہ جزیرے مین سے اکثر تمھارے قبضہ مین ابھی نہین آئے ہین اور وہان ابتک بڑے بڑے قلعہ مانع مداخلت
ہین پس صواب دید یہ ہے کہ ایسے خیر و خوبی کے کام کرو جس سے ذکر تمھارا بلند آوازہ ہے اور فخر تمھارا زیادہ ہو تب
سعید نے کہا ہرگاہ ایسا امر ہے اور یہ ارادہ ہی جیسا تم نے ذکر کیا تو یہانکے لوگون کو انکے حال پر چھوڑ دیا یہانتک کہ
ہم جاکر دیکھین کہ انکے بارہ مین عیاض بن غنم کی کیا راے ہی چنانچہ یہی امر قرار پایا و بعدازان یہ خبر ین شاہ شہر یاض
کو متصل پہونچین کہ بلاد حران و رہا و سروج و سخن و اکساس و عمق ان سب پر دخل عرب کا ہوگیا پس ان کو اپنے
ملک کے زوال کا یقین ہوا تب وہ اور اُسکے معتمدین موثقین مقام راس العین مین داخل ہوے اور یہ تسطوریا
مین جو آج جامع مسجد ہی اُنھون نے نماز پڑھی جب اپنی نماز سے فراغت پائی تو شہر یاض ملک نے کہا اے معاشر
روم آگاہ ہو کہ ہر آئینہ اہل عرب ہمارے بلاد مین شریک ہوگئے ہین اور یہ سارے بلاد انکے معاقل و مآمن ہین
اُن مین وہ لوگ مجتمع ہوتے ہین اور وہان ان کے یار و معاون ہین اُن لوگون سے اُنکو رسد غلہ و علوفہ پہونچتا ہے
اور شہرون سے اُنکے پاس مالہاے خطیر آیا کرتے ہین اور ملک خابور تمام اُن کا ہی اور انھین کے حکم مین ہے
اور اب درمیان ہمارے اور اُنکے سواے جنگ اس مرتبہ کے جو درپیش ہی اور کچھ باقی نہین ہی اگر ہماری فتح ہوئی
تو مقام و قیام عرب کا ہمارے درمیان نہ رہیگا اور اگر عرب کی فتح ہوئی تو یہ ہمارے سارے بلاد اُنکے ہین چنانچہ میری
راے مین ایک بات آئی ہی کہ وہ صائب و باصواب ہی لوگون نے پوچھا وہ کونسی راے ہی ملک نے کہا میری راے
یہ ہے کہ جنگ سے ان کو دیر و درنگ مین رکھین یعنی جنگ مین ایام گذاری کرین اور اس عرصہ مین دونون شاہان فرنگ
سفروزعفرہ کو نامہ لکھین کیا عجب ہے کہ یہ دونون اپنے لشکر سے ہماری کمک کرین اور ملک حرقناس بن فارس کو
اور ملک انطاق کو جو نینوی و بلاد نینوی کا مالک ہے نامے لکھین اور جبر بن صالح الہنکاریہ کو بھی لکھین کہ یہ سب
ہم کو مدد دیوین پھر جس وقت یہ ملوک ہمارے پاس اپنے لشکرون کو بھیجین تو ہم باستعانت مسیح کے مسلمانون
سے مقابلہ کرین کہ حق تعالی نصرت اپنی جس کو چاہے عطا کرے چنانچہ وہ سب بالاتفاق یک زبان ہوکر بولے
یہ راے بہت خوب ہے پس وہ نامے لکھے گئے اور ایلچیونکے ہاتھون ملوک مذکورین کے پاس مرسل ہوے و بعدازان شہر یاض
اپنے لشکر مین واپس آیا **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہ عیاض بن غنم جو کہ اُس وقت جنگ قوم سے باز رہے
تو اسلیے کہ اُن کی راے مین فتح بلاد اُن کے اصحاب کے ہاتھ سے بدون قتال متصور تھی اِس وجہ سے اُنھون نے

جنگ کرنے مین تعجیل نہ کی اور اسلیے کہ وہ قوی پشت تھے باعث ان بلاد کے جن کی فتح ہوگئی تھی دنیر عیاض بن غنم نے عبیدہ بن الجراح کو بہ طلب خبر لکھ بھیجا کہ جو خبر قوم کی تمھارے پاس آوے اُس سے ہم کو مطلع کرو اور **راوی** نے کہا کہ جب نامے ملک شہریاض کے صاحبان اقالیم کو پہونچے تو انھون نے اُسکی نصرت کیلیے لشکر معین کیے اور نامہ شہریاض کا والی اخلاط کو پہونچا اسکی ایک دختر تھی نہایت صاحب حسن وجمال اور وہ ازروے قوت کے منجملہ مردان شجاع کے تھی اُس کا نام طاریون تھا اور محل استقرار یعنے قرارگاہ اُس کا ایک جبل تھا جو ہمنام اس دختر کا تھا یعنے جبل طاریون اور حال یہ تھا کہ جو کوئی اس سے خطبہ وخواستگاری کرتا تھا وہ راضی نہ ہوتی تھی مگر بشرطیکہ میدان مین اس کا مقابلہ کرتی تھی اسلیے کہ اگر صاحب خطبہ اُس دختر پر غالب آوے تو وہ اس کا شوہر ہو چنانچہ وہ تمام اہل خطبہ پر غالب آئی تھی ومنجملہ خواستگارون کے ایک لڑکا تھا سو سے نام پسر ملک سلنطور والی جبل السانسنہ کا اور وہ اپنے پدر کی طرف سے ہدیہ واسطے پدر طاریون کے لیکر اخلاط مین آیا تھا اور خواستگاری کی تھی چنانچہ اس دختر نے کہا میری وہی شرط ہے جو معروف ہی پس اس نے میدان مین اس جوان سے مبارزطلبی کی آخر اُسپر غالب آئی اور اسکی پیشانی کے بال کاٹ لیے اس بات کو چند روز وشب گذر گئے تھے پھر جبکہ ملک شہریاض نے ملوک کو بنابر استمداد نامے لکھے والی اخلاط کو بھی بہ طلب مدد نامہ لکھا تو والی اخلاط نے شہریاض کی طرف چار ہزار سوار روانہ کیے اور اس جماعت پر اپنی دختر طاریون کو افسر کیا اور اُس سے کہا اے میری دختر ہر آئینہ مین نے تجکو لشکر پر مقدمۃ الجیش کیا ہی اور مین یہ چاہتا ہون کہ تو عرب پر ایسا غلبہ وحملہ کر جیسا کہ تو شہسوار ونیزہ حملہ وغلبہ کرتی ہی یہان تک کہ تو نزدیک امت مسیح کے مشکور ہو اور **راوی** نے کہا کہ ملک سنا سنہ نے بھی اپنی ایک جماعت مردان کارزار کو ہمراہ لشکر طاریون کے کردیا اور افسر اس جماعت کا سوسی اپنے پسر کو کیا تھا چنانچہ وہ لڑکا مصاحبت وہمراہی مین طاریون کے چلتا تھا اور یہ لڑکا یعنے سوسی کمال شاندار وطرحدار اور رجال مین بغایت وجیہ حسن دار تھا ہلال ابرو اُس کا بدر نما تھا اور وصف خوبروئی مین وہ خوبان ماہ سیما کو ہیچ سمجھتا تھا آخر جب نظر طاریون کی اُسکے چہرۂ جمیل پر پڑی تو اُسکو بچشم محبت ورغبت دیکھنے لگی اور دل اُس کا اُسکے دام عشق مین پھنس گیا پھر اُسنے اپنے لوگون کو حکم کیا کہ اسکی جماعت کے ساتھ ساتھ چلین **واقدی** نے کہا اس واقعات فتوح مین بہترین وقائع یہ ہے کہ اس لڑکی یعنے طاریون کا ایک برادر عمزاد تھا اسکا نام یرغون تھا وہ بھی طاریون کے عاشقون مین تھا اور اس کو بہت چاہتا تھا مگر یہ استطاعت نہ رکھتا تھا کہ اس کو اپنا احوال سنائے اور یرغون بھی مرد شجاع اور سخت گیر تھا اور اُسکے قبضہ مین معاقل وآمن بہت تھے مثل حران ومعدن وایرون وقف الطرویدیس وازرن اور وہ بھی واسطے نصرت شہریاض کے اپنی تین ہزار فوج سے چلا تھا پھر جس وقت لشکر اسکی عمزادی طاریون کا یدیس مین پہونچا تو اُسنے اُس لڑکی کے لیے بڑا اہتمام اور اسکا بڑا اعزاز واکرام کیا اور تحف وہدایاے وافر اسکے پیشکش کیے اور اسکے ہمراہ کوچ کیا یہانتک کہ یہ سب فوجین قلعہ لیفامین پہونچین پھر وہان سے طرف موزر کے اپنا راستہ لیا اور ایک قلعہ پر جو

معروف بالہتاج اور راہ نہر پر واقع ہی جا اُترے اور یرغون برادر عمزاد طاریون نے اپنے جاسوس ہر کارے مقرر کیے تھے کہ وہ اسکو احوال وخبر سے مطلع کرتے رہتے تھے پھر جب طاریون مقام نہر پر اُتری تو اس جوان سوسی کے پاس ایک آدمی بھیجکر کہلا بھیجا آگاہ ہو کہ محبت صادقہ نہین ہوتی مگر بعد افراط عداوت کے یعنے بعد فرط عداوت کے اگر محبت ہو جاتی ہی تو پھر محبت صادقہ ہو جاتی ہے اور مین پشیمان ہوئی امر گذشتہ و از دست رفتہ پر کہ مجھ سے جو کچھ تیرے ساتھ ہوا یعنے رد خطبہ بعد غلبۂ میدان کے اور مجکو معرفت اس بات کی حاصل ہوئی کہ جب ہم قتال اعداسے مراجعت کرینگے اسوقت تو اپنا ایلچی میری خواستگاری مین میرے باپ پاس بھیجیو اور بالفعل مین چاہتی ہون کہ وقت شب تو میرے ابن عم یرغون سے چھپکر میری ملاقات کرتا درمیان میرے اور تیرے عہد و میثاق ہو جاوے کہ تو مجھ سے حلف کرے میری خواستگاری کا میرے باپ سے اور مین تجھ سے حلف کرونگی سوائے تیرے اور کسی کو مین قبول نہ کرون اور جب یہ پیغام اپنے ایک خادم کی زبانی کہلا بھیجا تو اسکے ساتھ کچھ قسم حلویات وغیرہ سے ہدیہ بھی بھیجا اور مثل اسکے کچھ شیرینی وغیرہ اپنے ابن عم یرغون کیلیے اور اسی طرح سائے امرائے ندما کیلیے بھی بھیجا تا کوئی اسکے راز کو نہ جانے یعنے اس واسطے کہ بوجہ ہدیۂ عام کے ہدیۂ سوسی کی خصوصیت پہچانی نہ جاوے **راوی** نے کہا کہ یہ خادم جو ہدیہ و پیغام لے گیا اور اس کیفیت سے آگاہ ہو گیا وہ پروردہ اسکے ابن عم یرغون کا تھا کہ اُسنے اس کو اپنی گود مین پالا تھا اور اس سے محبت شدید رکھتا تھا چنانچہ اس خادم نے وہ سب باتین طاریون کی جو نسبت سوسی بن سلنطوے کے واقع ہوئی تھین یرغون سے بیان کین اور کہا کہ طاریون آج کی شب ارادہ اسکی ملاقات کا رکھتی ہی تا اس سے قول وقسم اس بات مین محکم کرے کہ مین تیرے سوائے کسی غیر کو قبول نہ کرون گی یہ سنکے یرغون نے اس بات کو اور اپنے ارادے کو اپنے دل مین مخفی رکھا پھر جسوقت تاریکی شب نمودار ہوئی تو اُسنے اپنے لشکر کے امیرون اور افسرون کو طلب کیا اور انسے کہنے لگا تم لوگ آگاہ ہو مین تمپر والی اور حاکم اس وجہ سے ہوا ہون کہ مسیح کے علم مین میری عقل و دانشمندی تمہارے عقول سے بہت زیادہ ہے اُن لوگون نے کہا اے صاحب ہمارے آپ کا جو ارادہ ہو ارشاد کیجیے تا ہم آپ کا فرمان بجا لاوین اور امتثال آپکے امر کی کرین یرغون نے کہا کہ اے قوم تم جان لو اس بات کو کہ ہم لڑائی پر جاتے ہین اور حال یہ ہی کہ تم تھوڑے عرصہ مین دیکھ لوگے کہ گھوڑے ہم کو پا لینگے اور رونڈ ڈالینگے اور نیزے ہم کو گھیر لینگے اور چھید ڈالینگے تب ان لوگون نے کہا یہ بات کیونکر ہے یرغون نے کہا کہ عرب نہ خواب غفلت مین ہین اور نہ کچھ دور ہین اور البتہ نصرت انکی جانب عا ہی ہے اور تم خوب جانتے ہو کہ ملک شہر یاض از روے وفور ہمت اور از روے کثرت لشکر کے ہرقل بادشاہ اور دیگر ملوک روے زمین سے بزرگتر اور زیادہ تر نہین ہی اور حال یہ ہی کہ عرب انکی دولت و سلطنت پر متسلط ہو گئے اور اُنکے معاقل و مامن کو لے لیا اور وہان کے ملوک کو گرفتار کر لیا یا دور کر دیا اور مجکو یقین ہے کہ ملک شہر یاض کو روز جنگ عرب کے مقابلے مین ثبات و قرار نہ ہوگا کیونکہ اسکے بلاد پر وہ لوگ مالک ہو گئے ہین کہ شہر ہاے حران و رہا و سروج و بیرہ و خابور و ماردین

وقلعۂ ماردین یعنے قلعۃ المراۃ کو تسخیر کرلیا اور ارسوس کو اسیر کرلیا اور اُسکی دختر ماریہ کو بھی لیلیا اور گویا کہ تم بھی عرب کے
امکان مین ہو کہ وہ مالک یا رشہر ریاض کے ہو کر تمہاری طرف پھر پڑینگے تو تمھارے دیار پر بھی غالب آوینگے اور
تمھارے حرم یعنے اہل وعیال کو بندی کرینگے اور خوب جان لو کہ وہی لوگ حق پر ہین اور سیرت ان کی یہ ہی کہ جب وہ
جو بات کہتے ہین تو اس کو پورا کرتے ہین اور وہ اپنے قول و قرار کو وفا کرتے ہین اور جو کوئی اُن کا مطیع ہو جاتا ہے
وہ اپنی جان کی امان پاتا ہی اور اپنے اہل وعیال و مال سے امین ہو جاتا ہی چاہے وہ اُنکے دین مین آوے خواہ اپنے
دین پر رہے الغرض تم آگاہ ہو کہ اس لڑکی طاریون کی طرف سے میرے دل مین آگ بھڑکتی ہی اور مین نے اسکو پیغام
بھیجا تھا تاکہ وہ میری زوجیت مین آوے اور مین اُس کا شوہر ہون مگر اُسنے اس بات سے انکار کیا اور اب وہ ابن ملک
سناسنہ کو چاہتی ہی پس اگر اس لڑکی نے عقد تزوج اپنا اس سے کیا تو یہ سب یکدست ویکدل ہو کر ہمارے معاقل و مامن
کو لے لینگے اور ہمارے قلعون کے مالک ہو جاوینگے پھر ہم کو ان کے ساتھ یارائے مقاومت نہ رہیگا فلہذا میری رائے
یہ ہی کہ مین آج کی رات طاریون کو گرفتار کرلون بعد ازان یرغون نے وہ سب باتین جو خادم نے کہی تھین ان سے
بیان کین تب ان لوگون نے جواب دیا کہ اے ملک جب آپ اسکو گرفتار کرلینگے تو کون سی زمین آپکی جاے پناہ
ہوگی اور کون سا قلعہ آپ کا حامی ہوگا یرغون نے کہا مین ارادہ لشکر عرب کا رکھتا ہون کہ ہم اُسنے امان حاصل کرینگے
اُنھون نے کہا ہرگاہ آپ اس امر پر آمادہ ہین تو عزم کیجیے یرغون نے کہا تم اپنی تیاری کرو اور کوچ پر مستعد رہو
پس اُنھون نے یون ہی کیا **واقدی** رح نے کہا پھر جب تاریکی شب ہوئی تو پیش از آنکہ سوسی پوشیدہ ہو کر آوے یرغون
خود بجاے سوسی چھپکر گیا اور سراپردہ طاریون مین پہونچا جب دختر نے اس کو دیکھا تو سوسی سمجھکر برجستہ اسکے سامنے
اُٹھکھڑی ہوئی اور اسپر سلام کیا اور تعظیم کیلیے آگے جھکی اور طاریون نے یہ کیا تھا کہ پہلے سے نگہبانون اور غلامون
اور دربانون کو اپنے پاس سے دور کردیا تھا تاکہ کوئی اسکے اسرار سے مطلع نہ ہو و بعد از آن کہ طاریون کو ثابت ہوا
کہ وہ اس کا برادر عمزاد یرغون ہے تو شرمندہ و ترسندہ ہوئی اور اس سے سوا اسکے اور کچھ بن نہ آئی کہ نہایت
الحاح والتجا سے اسکی مدارات کرنے لگی یرغون نے کہا اے طاریون تجھے یہ گمان تھا کہ مین تیرے راز درپردہ پر واقف
نہ ہو سکون گا اور تیرے امر کا تفحص نہ کرون گا و اے تجھپر بھلا کیا مناسب ہے درمیان روم و ارمن کے تا آن کہ تو طرف ابن
ملک سناسنہ کے مائل و راغب ہوئی اور مجھ ایسے کو ترک کیا بعد ازان یرغون اُسپر بغضب متوجہ ہوا اور اسکو گرفتار کرلیا
اور اُسکے منہ کو کسی گندی چیز سے بند کردیا یعنے کپڑا وغیرہ مثل لقمہ کے منہ مین بھر دیا اور اسکے دونون بازو باندھکر اپنے لشکر
مین لیگیا اور اپنے اصحاب کو دیکھا کہ وہ اپنا رخت و سلاح آراستہ کیے ہوے گھوڑون پر سوار ہین اور خیمے اکھڑوا چکے اور
اسباب لدوا چکے ہین پس یرغون نے وہان پہونچکر طاریون کو استر پر سوار کرلیا اور خود اُوہان سے کوچ کردیا اور اصحاب
سوسی کو کوچ کرنا یرغون کا دیکھکر اپنے لشکریون سے کہنے لگے کہ تم لوگ کوچ کرنے مین توقف کرو جبتک کہ صبح روشن ہو جاوے

اسلیے کہ راستہ تنگ ہے اسمین گھوڑون اور اشترون کا اژدہام وہجوم ہوجاویگا چنانچہ ان لوگون نے ویسا ہی کیا کہ ٹھہرے رہے اور یرغون نے راہ روی مین شتابی کی یہان تک کہ اسکو صبح نہ ہوئی مگر مقام سور پر پہونچکر بس وہان اتر پڑا واتا وہ لڑکا یعنے سوسی پس اُس شب کو طاریونکے پاس نہ گیا اور نہ اُس سے کچھ سوال کیا اور اُس خوف سے اُسکے پاس نہ گیا کہ ایسا نہ ہو اُسنے کچھ مکر وفریب اسکی گرفتاری کا کیا ہو ولیکن جب صبح ہوئی تو اُسنے اپنے خادمون اور ملازمون کو حکم کوچ کا دیا اور خود سوار ہوکر طاریون کے سراپردے کے قریب آیا اور اُسکے لوگون کو دیکھا تو وہ منتظر تھے کہ طاریق اپنے سراپردہ سے برآمد ہو جب دیر ہوئی تو ایک خادم طاریون کا اندر خیمہ کے گیا اور باہر نکلکر کہنے لگا کہ ملکہ اپنے خیمے مین نہین ہے امر اس کا کچھ معلوم نہین ہوتا اور نہ اُسکے غائب ہوجانے کا کوئی سبب معلوم ہوتا ہے یہ سنکے اُسکے سب اصحاب مضطرب وحیران ہوے اور ارادہ بازگشت کا کیا اسوقت ملکہ کے ایک مصاحب رفیق نے کہا اگر ہم پھر چلینگے تو ہم ملک سلنطور سے امین نہین ہین اس بات مین کہ وہ ہماری گردنین مارے گا اور کہیگا تم لوگون نے یہ کیسی غفلت کی کہ میری دختر کو تمھارے درمیان سے کوئی پکڑلے گیا پس تمھارے حق مین خیر نہین ہے اور ملکہ کو سوا یرغون اُسکے ابن عم کے اور کوئی نہین لیگیا ہے اسلیے کہ اس کے دل مین اسکی طرف سے بہت کچھ خیال تھا بعد ازان وہ سب سوار ہوے اور اسکے طلب وتلاش مین کوشش کرینگے **راوی** کہتا ہے کہ یرغون جب مرج سور مین اترا تھا تو وہان آرام کیا اور آمادہ کوچ تھے کہ ناگاہ وہ قوم یعنے اصحاب طاریون ان کے سر وپر جا پہونچے تو شور وغوغا کرینگے کہ اے یرغون تو ہلاک ہو ملکہ کو اپنے قید سے چھوڑدے اور قبل از حصول اپنی خواہش وپیش از وقوع اپنی مرگ کے اسکو بند سے رہا کر مگر یہ کہ یرغون نے اس جماعت اور اپنے بنی اعمام یعنے عمزادون کو اور اسکے اعزہ واقربا کو جو ہمراہ اس لشکر کے تھے حقیر وخوار سمجھا پس اس حالت مین اپنے بنی اعمام سے خطاب کرکے کہنے لگا تم خوب جان لو اس بات کو کہ اہل عرب اپنے اعدا پر فیروزمند نہین ہوتے مگر بسبب صدق اپنے دین کے اور اس وجہ سے کہ قتال کرنا اُن کا واسطے دین خدا کے ہوتا ہے اور آگاہ ہو کہ یہ قوم جن کی طلب مین ہم چلے ہین وہ لوگ ایسے نہین ہین کہ اپنے امور مین غافل ہون خصوص جب کہ اُن کو معلوم ہوجاے کہ ہم لوگ انپر قصد رکھتے ہین اور انکا ارادہ کرتے ہین اور وہ قابو مین نہ آدینگے مگر طریق عقل وتدبیر کامل سے اور ہر آئینہ دین اُن کا ہمارے دین سے برتر ہے اسلیے کہ وہ خدائے یکتا کی وحدانیت کا اعتقاد رکھتے ہین اور ہم لوگ صلیب اور صورتون کو سجدہ کرتے ہین اور ہم لوگ قائل اس بات کے ہین کہ خدا کے لیے زوجہ اور پسر ہے وحال آن کہ وہ یکتا فرد اور مستغنی عن الغیر ہے اور مجکو قول اُنکا معلوم ہے جس بات کے وہ قائل ہین کہ مقتول اُنمین کا جنتی ہے اور مقتول ہم مین کا جہنمی ہے کیونکہ ہم لوگ اُنکے نزدیک کافرونمین ہین غرضکہ اگر تم لوگ اپنے اعدا پر ظفر چاہتے ہو تو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرو اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہو آخر انھون نے کلمہ توحید بالاعلان زبانہا جاری کیا کہ اُنکے شور وصدا سے پہاڑون اور ٹیلون اور ریگ تودون پر اور درختون اور

اور پتھروں مین غلغلہ پڑگیا پھر جب دشمنان خدا نے اُن کی آوازین سنین اور اُنکے کلمات سے آگاہ ہوتے تو معلوم کیا کہ جماعت یرغون دین اسلام مین داخل ہوگئی بعد ازان سوسی نے باتفاق اپنی جماعت کے یرغون کو گھیر لیا اور کہنے لگا اے یرغون تجھپر ویل و ہلاکی ہو کیا تجکو یہ بات کفایت نہین کرتی کہ تو لوگون کے درمیان مین غادر اور دین نصرانی مین کافر ہوگیا تجکو یہ گمان ہی کہ تو نے اُنکے دین مین رجوع کی ہی تو وہ ہمپر تیری نصرت و مدد کرینگے اور عرب کہان ہین جو تیری صدلے استغاثہ اُن تک پہونچے گی اور عنقریب ہم تجھ سے فراغت کرتے ہین اور بُرے حال سے تم سب کو قتل کرتے ہین اب تم محمد کو پکارو کہ وہ تمھاری مدد کرین وبعد ازان اِن لوگون نے یرغون اور اسکے اصحاب پر حملہ کیا پس ان لوگون نے بھی آگے بڑھ کے بصدق نیت و بہ توفیق ارادت مقابلہ کیا اور اظہار کلمہ حق کا اور اعلان دروغ کا سید خلق پر کیا اور اپنی تلوارون کو خون اعدا سے زنگین کیا اور اُن کو آب دم شمشیر سے سیراب کیا اور اُنسے جہاد کرنے مین منازل جنت کے طالب ہوے اور دنیا کو طلاق ثلاثہ یعنے طلاق بائن[1] دیا یا آن کہ اُنکے صدق شوق کی آگ بھڑکی تو زراعت کفر جلادی اور اس کو ہوا اڑا لے گئی پھر جب شمعین اُنکے افطار کی پر توفگن اور شعلین انکے انوار کی روشن ہوئین تو انھون نے سواے اس پروردگار واحد یکتا کے اور کسی شے کو ایسا نہ پایا کہ اسکی طرف اشارہ بوحدانیت یا صفت اُسکی بالوہیت یا نعت اسکی بازلیت کرین پس اُنھون نے توسن عبودیت کو میدان عذر خواہی مین جولان کیا اور بزبان اقرار پکارنیلگے کہ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ یعنے ہم ایمان لاے ساتھ اس پروردگار کے جو کل عالم پر غالب ہے اور کہنے لگے اُسکے سوا ہم غیر کی عبادت کیونکر کرین وحال آنکہ بجز اُسکے کوئی ہمارا معبود نہین پس وے بر غلبت و ندامت جب ہم روبرو اسکے کھڑے ہونگے اُس روز سامنے اسکے جب پیش کیے جائینگے درینصورت ہم کس بضاعت اور سرمایہ سے اسکی رضا و خوشنودی کی خواہش کرینگے چنانچہ منادی قرآن اُنھین کی طرف اشارہ کرتا ہی وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِہِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْہِمْ یعنے اور دوسرے وہ لوگ جو اپنے گناہون کا اعتراف و اقرار کرتے ہین وہ ہین جنھون نے اعمال صالحہ اور افعال قبیحہ کو باہم مختلط کر ڈالا قریب ہی اور کچھ بعید نہین کہ حق تعالیٰ اُن کی توبہ قبول کرے پھر جب اُنکو ہول قیامت سے خوف ہوا تو انھون نے لشکر طاعات آراستہ کیا اور پاہاے امید رکاب اقبال مین رکھے اور اپنے لشکر عز و جلال کیساتھ جولان گر ہوے اور آفتاب اُن کے اسلام کا فلک اطاعت و انقیاد پر درخشان ہوا اور منادی جہاد ان کو ندا دینے لگا کہ اے اخیانیکو کار تمپر سلام کہ بسبب تمھارے صبر و استقامت کے تمھارا کیا خوب گھر آخرت کا ہی **راوی** کہتا ہی کہ آخران ناکسون نے یرغون اور اسکی جماعت کو گھیر لیا اور وہ اشرار اُنپر چڑھ آئے یہان تک کہ یرغون اور اصحاب اسکے جس وقت معرض ہلاکت مین پہونچے یکبارگی دروازہ سور کا کھلا اور اس مین سے سوسوار مانند شیران غضبناک کے نکل آئے و با واز بلند تہلیل و تکبیر کرتے ہوے پکار کر کہنے لگے کہ اے کلمہ توحید کے کہنے والو نصرت و تائید سے خوش دل ہو دیکھو ہم آپہونچے اور

[1] طلاق بائن یہ ہی کہ جس مین دو تک طلاق رجعی کا حق نہ رہے اور شوہر رجوع نہ کرسکتا ہو اور تیسری طلاق بائن ہو کہ حرام ہو جاتا ہی ۱۲

تمھاری پکار پر ہم حاضر ہوے اور تمھاری مدد کو ہم نکلتے ہین عنقریب تم کو امر ہو لناک سے ہم چھڑاتے ہین ہم لوگ اصحاب نبی ہین صلی اللہ علیہ وسلم **واقدی** رحمۃ نے کہا اور یہ سورجسکے اندر سے یہ سو سوار نکلے تھے قلعون مین سے وہ قلعہ جس کو میتا نے سپرد اصحاب رسول علیہ السلام کے کیا تھا اور وہ سوار وہ تھے کہ عیاض بن غنم نے عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق کو وہ سو سوار ہمراہ کرکے واسطے رسد غلہ لانے کے بھیجا تھا اور ان مین مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور و سعد بن غنم الاسدی و معمر بن ماجد السلمی و باری بن مرۃ القنوی و ہلال بن عامر الانصاری و غینہ بن رافع الجہنی و حضر بن العیشوز الفرازی اور مثل انھین بزرگوار ونکے تھے رضی اللہ عنہم اجمعین پھر جب یہ سب اصحاب قلعہ سور مین پہونچے تھے تو طالوت والی حصن سور نے اُن سے ملاقات کی اور ان کو باکرام تمام اپنے یہان مہمان کیا اور اُن کی ضیافتین کین چنانچہ یہ لوگ وہان تین روز سے طالوت کے پاس ٹھہرے ہوے تھے کہ یرغون اس نواحی مین وارد ہوا اور اسکو وہ امر پیش آیا جو مذکور ہوا پھر جس وقت ان اصحاب نے صدائے تکبیر اُنسے سنی تو باخود ہا کہنے لگے یہ لوگ ایسے معلوم ہوتے ہین کہ ہمارے دین مین داخل ہوے ہین پس ہم پر ان کی نصرت واجب ہی تا آنکہ وہ سب دوڑ پڑے جیسا کہ ذکر کیا گیا اور اُن دشمنان خدا پر حملہ کیا اور یرغون اور اسکے ہمراہیون کی مدد کی اور وہ سب اشرار شکست پاکر رات کو طرف مرج رغبان کے بھاگ کر پاس ملک شہر یاض کے پہونچے اور جو کچھ انپر گذرا تھا ملک سے بیان کیا یہ سنکے اُس کو زوال ملک اپنے کا یقین ہو گیا چنانچہ صبح ہوئی تو یرغون پاس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گیا اور اُنکے روبرو شکر و سپاس خدائے عزوجل بیان کرنے لگا کیون کہ حق تعالی نے اس کو اور اسکے ہمراہیون کو دشمنون کے ہاتھ سے اُن اصحاب مستطاب کے ہاتھ پر نجات دی اور یرغون اور اسکے اصحاب کا ایمان و اعتقاد زیادہ ہوا اور اصحاب سے اپنی ساری حکایت نقل کی اور اُنکے ساتھ عیاض بن غنم کی خدمت مین روانہ ہوا پھر جب یہ سب ماردین مین پہونچے تو ان لوگون کے پاس میتا بھی حاضر ہوا اور سارا ماجرا ان لوگون کا سن چکا تھا پس اُسنے آکر اُنپر سلام کیا اور ان کی سلامتی کی مبارکباد دی اور اسوقت میتا نے یرغون اور اُسکے اصحاب سے یہ بات کہی کہ اگر تمھارا ارادہ ثواب جزیل کا ہو خداوند جلیل سے تو تم اپنے اسلام کو باتمام پہونچاؤ اس کام سے جو مین تمپر حالی کردون یرغون نے کہا وہ کون سا کام ہی میتا نے کہا تم اور تمھارے اصحاب یہین ٹھہرے رہو جب شام ہو تو بعنایات و برکات خدائے عزوجل کفر توتا کا قصد کرو پھر جب وہان رات کو پہونچو تو وہان کے باشندون سے طاہر کرو کہ ملک نے ہمین تمھارے پاس از براے حفاظت شہر کے بھیجا ہی پھر جس وقت اندر شہر کے داخل ہو جاؤ تو بنام خدا و برکت رسول خدا سے اسمین دخل و عمل کرلو چنانچہ یرغون نے ایسا ہی کیا کہ وہان متوقف رہا جب اندھیری رات ہوئی تو اپنا لشکر اور اسباب ضروری ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور اصحاب نبی کو وہین چھوڑا کہ وہ لوگ رسد غلہ لیکر اپنے لشکر کو راہی ہوے اور یرغون جب کفر توتا مین پہونچا اس وقت شب تمام ہو گئی تھی اور فجر کا ظہور تھا

تب یرغون نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ وہان کی بول چال مین اپنی آوازون کو بلند کرین یعنے اُنکی شناخت و شناسا کی بولیان بولین تا وہ قوم ناآشنا و غیر سمجھکر وحشت نہ کرے اور ان کا اسباب بھی خچر و پر لدا ہوا وہان پہونچگیا پھر جب اہل کفر توتا نے شور لشکر سنا تو بالاے سور شہر پناہ پر چڑھکر انپر مشرف ہوے اور جھانکنے اور پوچھنے لگے کہ تم لوگ کون ہو اُن لوگون نے کہا ہم ملک شہریاض کے لشکر سے بھیجے ہوے تمھاری مدد کو آئے ہین اور **واقدی** رح نے کہا اس قصہ مین عجب تر اور طرفہ تر یہ امر ہے کہ پیش ازین ملک شہریاض نے اپنا شتر سوار اہل کفر توتا کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا تھا کہ ہم تمھارے لیے ایک لشکر ہمراہ حاجب کے روانہ کرتے ہین جس وقت وہ پہونچین تو تم اُن کے لیے دروازہ کھولدینا کیونکہ عرب اُنکے آثار و عقب پر آوینگے چنانچہ جب یرغون اور اصحاب اُسکے وہان پہونچے اور اہل کفر توتا سے کہا کہ ہم لشکر ملک سے آئے ہین تو اُن لوگون نے بے تامل دروازہ کھولدیا اور یہ سب اندر شہر کے داخل ہوگئے اور یرغون نے کچھ کلام نہ کیا یہان تک کہ دار الامارۃ یعنے مکان حاکم نشین مین جا اُترا اور مستقر بجلوس ہوا اور پھاٹک شہر اور جو جو دروازے تھے سب مضبوطی سے بند کروالیے اور اپنے لوگون کو دیوار ہاے شہر پناہ پر چڑھادیا اسوقت اہل بلد کو حکم کیا کہ اب تم لوگ اپنے اپنے گھرون مین جاکر آرام کرو کیونکہ ملک نے ہم کو واسطے نگہبانی بلد کے تعینات کیا ہے تب ان لوگون نے بھی کہا اے سردار ہر آئینہ حکمنامہ بھی ملک کا ہمارے پاس آیا تھا اسمین یہی لکھا تھا جو تم کہتے ہو کہ حاجب کو متولی حفاظت بلد کا کرکے بھیجتے ہین پھر جب یرغون نے اُن کا کلام سنا تو معلوم کیا کہ بے شبہہ ارادہ ملک کا یہان لشکر بھیجنے کا ہے تب یرغون نے ان سے کہا تم اپنے گھرون کو پھر جاؤ اور خبردار کوئی ہرگز تم مین سے رات کو گھر سے باہر نہ نکلے کیونکہ اگر کوئی تم مین شب کو ہمارے سامنے پڑجاوے گا تو مارا جاے گا آخر وہ سب اپنے اپنے مکانون کو چلے گئے یہان تک کہ سواے والی بلد کے جو توتا کی جانب سے تھا اور سواے اُسکے غلامان و خدام کے اور کوئی اہل بلد سے پاس یرغون کے باقی نہ رہا پھر جب ایسا موقع ہوا تو یرغون نے والی بلد اور اسکے غلامان کو گرفتار کرلیا اور اُن کو قتل کرکے اُن برجون مین جو خالی پڑے تھے ڈلوادیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا خوب ہوشیار اور بہت خبردار رہو اسلیے کہ ملک شہریاض اپنا لشکر اس شہر مین بھیجنے والا ہے پھر جس وقت تم انکو دیکھو کہ وہ آپہونچے تو فی الفور اتر کر دروازہ کھولدو لیکن ایک پٹ پھاٹک کا بند رکھو اور ایک کھلا پھر جو جو سوار آوے تو اُسکو دروازے کے باہر رکھو تا کہ وہ گھوڑے سے اُتر پڑے تب اسکے ہتھیار لیلو اور اسکو باندھکر برج مین ڈالدو **راوی** کہتا ہے اسی حالت مین کہ یرغون اپنے اصحاب کو یہ باتین تعلیم کر رہا تھا ناگاہ لشکر آپہونچا اور وہ ہزار سوار تھے اور افسر انپر ایک بڑا ندیم و مصاحب بادشاہ کا تھا تب انھون نے پکارکر کہا دروازہ واسطے لشکر بادشاہ کے کھولدو اسوقت اصحاب یرغون مبادرت کرکے آئے اور پھاٹک کا ایک پٹ کھولدیا اور دوسرا پٹ بند رکھا اور کہنے لگے کہ ہم آنے نہ دینگے مگر ایک ایک کو اسلیے کہ ہم کو خوف یوقنا اور اسکے اصحاب کا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ تمھارے شمول مین گھس آوین پھر جو جو سوار آتا تھا اسکو بیرون دروازے سے گھوڑے سے اتار لیتے تھے اور جب وہ اندر

پہونچتا تھا تو اُسکا ہتھیار لے لیتے تھے اور اس کو باندہ لیتے تھے یہانتک کہ وہ ہزار سوار اور بعد اُنکے وہ حاجب دارسب یون ہی داخل ہوے اور باندھ لیے گئے پھر جب ان سب سے فراغ کر چکے تو باواز بلند اللہ اکبر اللہ اکبر پکارنے لگے اور کہنے لگے حق تعالی نے ہم کو فتح و نصرت عطا کی اور ہم کو فیروزمند کیا چنانچہ اس صدا سے کفر تو تا مین زلزلہ پڑگیا اسکے بہادرون کے دلون مین اضطراب و رعب سما گیا اور ان کو معلوم ہوا کہ یہ لوگ یعنی اہل اسلام اُن کے شہر پر مسلط ہو گئے پھر کسی کو ان مین سے جسارت نہ ہوئی کہ شہر مین گھر سے باہر نکلے اور جو نکلا وہ قتل ہوا آخر جب صبح ہوئی تو یرغون نے اکابر و مشائخ شہر کو اور بطارق بلد یعنے راہبان شہر کو طلب کیا جب وہ سب حاضر ہوے تو اُن کو گرفتار کر کے پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور جو کچھ کیا تھا اور جیسا کہ گذرا تھا لکھ بھیجا پھر جس وقت یہ نامہ عیاض کے پاس پہونچا تو وہ بحمدات شکر بجا لائے اور بیشتر ایسا ہوا تھا کہ جب عبدالرحمن بن ابی بکر اور اُنکے ہمراہی رسد غلہ لیکر اپنے لشکر مین پہونچے تھے تو اُنھون نے عیاض بن غنم اور مسلمین سے ماجرا یرغون کا اور جانا اسکا طرف کفر تو تا کے بیان کیا تھا تو سارے مسلمین منتظر تھے کہ اسکے پاس سے کیا خبر آتی ہے آخر جب اُن کو خبر فتح پہونچی تو حمد و سپاس خدائے عزوجل بجا لائے اور فتح و نصرت کی فال مبارک سے شادمان ہوے اور **واقدی** رح نے کہا پھر عیاض بن غنم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ چلو سوار ہو اور قوم کو ہمراہ لو لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یعنی توانائی و قوۃ حاصل نہین ہوتی مگر باعانت و عنایت خداوند برتر و بزرگ کے اور خالد ابن الولید کو حکم کیا کہ اپنے اصحاب کو لیکر میمنہ قوم پر رہے اور عمرو بن سالم سے فرمایا کہ وہ اپنی جماعت کیساتھ میسرۂ قوم پر رہے اور حکم دیا کہ تم پہلے خروج نہ کیجیو جب تک کہ آتش جنگ مشتعل نہ ہووے اور برق سنان و شمشیر نہ چمکے اسوقت حملہ کیجیو اور تلوارون سے لڑیو کہ یہ قریب تر بمرگ ہے اور چاہیے کہ شعار تمھارا یعنی علامت تمھاری درمیان تمھارے تہلیل و تکبیر رہے اور اپنی مدت عمر کو آخرا اور امید زندگانی فانی کو منقطع سمجھیو اور حیات ابدی باقی سے رغبت رکھیو اور دور بھاگو اس دار ناپائدار سے کہ مقام رنج و محن و محل حوادث و ہلاکت ہے پس تم فریب دنیا مین نہ پڑو کہ وہ تم کو خدا سے غفلت و بے پروائی مین ڈالے گی پس ہمت کرو استقامت اور ثابت قدمی پر مشل وقوف و ثبات ان لوگون کے جو حلاوت وصال آلہی مین مبتلاے بلا ہوے مگر مصون و محفوظ ہے اور یہ کہ حق تعالی نے ان کو امر کیا کہ ہماری طاعت پر قائم رہو پس ان لوگون نے سر تسلیم خم کیا اور جمیع علایق سے مجرد ہو کر رات کو اس کی عبادت مین قیام کیا اور ہرگاہ وہ لوگ محبت آلہی مین ایسے شوریدہ سر و از خود بیخبر ہو گئے تو حق سبحانہ تعالی نے ان کی مدح و ثنا فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یعنے وہ لوگ ہین جنھون نے اعتقاد کیا کہ اللہ جل شانہ ہمارا پروردگار ہے پھر اسی عقیدے پر قائم و مستقل رہے **راوی** کہتا ہے پھر وہ اصحاب مستطاب اُن جہات مقررہ پر جس کا ہم نے ابھی ذکر کیا یعنے میمنہ اور میسرہ پر جا کر مستعد ہوے اور موحدون نے صفین جنگ کی مرتب و آراستہ کین اور پھریرے نشانونکے اڑنے لگے اور شقے علمون کے کھل گئے اور باہم وعدے ملاقات

روز موعود کے کرینگے اور کہتے تھے اِلٰھُنَا مَا لَنَا سِوَاکَ مِنْ نَصِیْرٍ فَاَنْتَ نِعْمَ الْمَوْلٰی یعنے اے خداوند ہمارے تیرے سوائے کوئی ہمارا یار نہین ہی اور تو ہی کیا خوب مولیٰ ہی اور کیا ہی اچھا مددگار ہے **راوی** کہتا ہی اور لشکر روم مین پکار پڑی کہ مسلمانون نے اپنی صفین درست کین اور بڑھ آئے ہین آخر وہ بھی مستعد بجنگ ہوے اور زرہ وغیرہ لباس حرب سے چست و درست ہو گئے اور آخرت سے گریز کر کے طرف صلیب کے تضرع و زاری کرنے لگے اور جب نشانون کو اُٹھایا تو اُنکے قسیسین و رہبان اُنپر تلاوت انجیل کرنے لگے اور باعث ان کے شرک کے دروازے دوزخ کے انپر کھل گئے اور انکے لشکر پر بسبب کفر مانند دخان کے تیرگی سی چھا گئی اور پیشروان کے لشکر کا شیطان تھا اور ان لوگون مین شور بلند تھا اور وہ اضطراب مین پڑے تھے پھر جس وقت اہل اسلام نے ان کی کثرت جمعیت کو دیکھا کہ تمام قوم ان کی مجتمع تھی تو اُنھون نے حکم قضا و قدر تسلیم کیا اور کہنے لگے ہم راضی بقضا و قدر ہین اس وقت غیب سے ان کو ندا پہونچی یعنے الہام ہوا کہ ہم نے تمھاری جانون کو مول لیا اور تم سے قبول کیا تمکو چاہیے کہ حکم خداوند عزوجل پر صبر و استقامت کرو اور منھ نہ پھیرو اور پیٹھ نہ دو کیونکہ حکم سابق ہو چکا اور قلم لوح پر جاری ہو گیا اور نے بامر خداوند تقدیر کے یہ لکھا اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی یعنے خداوند عالم نے مول لیا پس وہ بولے جس کے لیے منت شایان ہی اور سراسر اُس کا احسان ہی وہ ہم سے کیا چیز ہے جو مول لے گا تب ہاتف غیب نے جواب دیا کہ تمھاری جانون کو مول لیا اور تمھارے اموال کو قبول کیا عوض مین جنت کے کہ تمھارے لیے بدلا ہے جنت سے اُنھون نے کہا بہرحال ہم نے تسلیم و رضا اختیار کی تا کہ ہم عشرۂ کدۂ بہشت مین فائز ہون پھر انپر القا ہوا کہ تم بہ طرف بازار خرید و فروخت آخرت کے کوچ کرو کہ وہان تمھارے لیے ہم نے مژدہ ہاے بہار مہیا کیے ہین اور تمھاری بعض ارواح کے واسطے خداوند عزوجل جلوہ گر ہے پس یہ مژدہ پاکر ان سب مشتاقون نے خداوند عالم کی تسبیح کی اور سجدے کیے اور آوازین اپنی ساتھ توحید و تمجید کے بلند کین پھر جب اُن کو یقین وصال ہوا تو سہیل[1] حال یعنے کوکب نیر فرح بال طالع ہوا اور اشجار اُنکے احوال کے شگوفہ آور ہوے اور یقیبان ملاء اعلیٰ سپہر برین پر اُن کو منجانب رب العالمین ندا دیتے تھے کہ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ یعنے مین تمھارے اعمال خیر سے خبردار ہون پھر انھون نے جب سنا کہ منادی خاطر اُن کو شام و سحر بشوق لقا ندا کرتا ہی تو اُنھون نے اپنی جانون کو نثار کیا اور اپنے کردگار کو راضی کیا اور جہاد مین کمال جہد کی اور حملہ کرنے مین شتابی کی اور حوض شہادت پر وارد ہو کر سیراب ہوے اور جنگ دشمن سے پسپا نہ ہوے اور برابر پیکار کفار مین مشغول رہے یہان تک کہ جب دن تمام ہوا اور شام ہوئی تو مجاہدین اسلام کہتے تھے کہ کاش ہمارے لیے برابر دن رہتا اور تاریکی رات کا غلبہ ہمپر نہ ہوتا **راوی** نے کہا جب تیرگی شب گذر گئی اور روشنی صبح کی ہر طرف پھیل گئی تو مسلمانون نے مبادرت کی طرف حرب و ضرب کے اور مہلت نہ دی بعض نے بعض کو پیش ازان کہ واقع ہو حملہ مشرکین کا مسلمین پر پس اُنکے لشکر میمنہ کو شکست ہوئی

[1] اصطلاح نجومیان است نقویت دل مؤلف

پھرانکے لشکر میسرہ نے شکست پائی اور اصحاب رسول انمین گھس گئے اور تمام روز قتال کرتے رہے پھر جب شب ہوئی تو ازہمدیگر جدا جدا ہوگئے اور جب تیسرا روز ہوا تو لشکر اسلام مین خالد بن الولید متولی مہتمم جنگ ہوا اور اُسنے لشکر کو بترتیب شایستہ آراستہ کیا کہ میمنہ پر قبیلہ باہلہ اور طے کو مقرر کیا اور میسرہ پر بنی عدی وغیرہ وفرازہ کو قرار دیا اور مقابلہ اعدا پر اپنے چپ و راست قوم کندہ و عاملہ و مرۃ کو قائم کیا اور قلب لشکر مین دلیران انصار کو جو صحابہ کبار تھے اور اہل اختصاص تھے برپا رکھا اور علم میمنہ بدست عامر بن سراقہ ولوائے میسرہ بدست ضرار بن الازور دیا اور نشان لشکر اپنے ایمن و ایسر کا عبدالرحمن بن الاشتر کو سپرد کیا اور رایت قلب لشکر کا حوالہ عبدالرحمن بن ابی بکر کے کیا پھر جب اس اسلوب سے ترتیب لشکر ہوچکی تو خالد نے لوگون سے خطاب کیا کہ ڈرتے رہو اُس خدا سے جسکی طرف تمھاری بازگشت ہے اور خوب جان لو اس بات کو کہ حق تعالی تمھاری تائید اور نصرت کا متکفل وضامن ہی اور تم خبردار ہو اس بات سے کہ اہل اسلام تمھارے سامنے سے قتل کیے جاوین اور تم جنگ مین پیروی ان لوگون کی کرو جنھون نے تم سے پہلے ملک شام کی فتح کی اور جو کوئی تم مین منھ پھیرے گا اور پیٹھ دے گا اس کا ٹھکانا جہنم ہی اور اسپر غضب خدا متوجہ ہوگا اور خوب جان لو اس بات کو کہ حق تعالی نے جہاد کو اور قتل عناد کو تمپر فرض و واجب کیا اور یقین کرو اس بات کو کہ محبوب ترین خداوند عزوجل دو قطرے ہین ایک تو قطرۂ خون جو راہ خدا مین ٹپکے اور دوسرا قطرہ اشک جو خوف خدا مین بہے اور آج وہ روز ہی جسکے اجر و جزا کا کچھ شمار نہین اور اے بندگان خدا اختیار تقوی کرو واسطے خداوند عزوجل کے اور ایسے مقام پر ثابت قدم رہو جیسا کہ تم بڑے بڑے مقامون پر جاتے ہو اور دور رہو بوجھ ہوجانے سے کہ تمھاری ہیبت جاتی رہے گی اور اپنے نبی کی شریعت کو برپا رکھو اور یقین رکھو اس امر کا کہ حق تعالی اصابرون کے ساتھ ہی اور وہ اجر نیکوکارون کا ضایع نہین کرتا ہی اور اب مین تمھارے بھائیون مین سے ایک جماعت اپنے ہمراہ لیکر طرف صلیب کے جاتا ہون اور مین پھرنے والا نہین ہون مگر گرد صلیب کے ساتھ شکست دینے کافرون اور مشرکون کو چنانچہ خداوند جل ذکرہ نے فرمایا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنے نصرت کرنی مومنین کی ہمپر لازم ہے پھر جسوقت کہ تم دیکھو کہ صلیب قوم مائل بطرف زمین ہوا تو فوراً حملہ کرنا اور درنگ نہ کرنا اور نہ مہلت لینے دینا پھر جب خالد انکو وعظ کرچکا تو ہر ایک علمدار و نشان بردار کو اپنی اپنی جا پر بترتیب قائم کیا اور دلاوران اہل اسلام مین سے جس کو انتخاب کرنا تھا منتخب کرلیا اور پھر لوگون سے تاکید کی کہ جس وقت تم دیکھو کہ صلیب زمین پر گرا فی الفور حملہ کیجیو حق تعالی تم کو نصرت دے گا یہ کہکے خالد اور اسکے اصحاب نے حملہ کیا اور طرف لوائے ملک شہریاض کے اُسکے صلیب بزرگ پر قصد کرکے جا پڑے اور کثرت لشکرون کی اُن کو حملہ کرنے سے روک نہ سکی **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھے روایت پہونچی ہی اُس شخص سے جسپر مجھے وثوق حاصل ہے کہ جب خالد اور اسکے ہمراہیون نے حملہ کیا تو کفار کے لشکرون کو پراگندہ کردیا اُنکے مبارزون کو ہلادیا اور اُنکے دلیرون کو انکے مقامون سے ہٹا دیا اور سردار ان نصرانیہ

کو اُنکے مراتب سے اتار دیا اور ان کو سوائے اپنی تلوار وں کے اور کسی پر اعتماد و تکیہ نہ تھا اور انھوں نے صفوف اعدا کو اپنی تلوار وں کے آگے دھر لیا تھا جب ملک شہر یاض نے شجاعت اصحاب رسول اللہ صلعم کی اس مرتبہ کو دیکھی تو تاج سر اپنے سر سے پھینکدیا اور رئیسان نصاری و خوانین و سلاطین وغیرہ سب خوفناک ہوے اور کہنے لگا اے مشعر روم بنی اصفر خوب یقین کر لو اِس امر کو کہ درمیان زوال دولت و سلطنت تمھارے یہی آج کا روز ہی پس چاہیے کہ تم مقاتلہ کرو اپنے دین کیلیے اور واسطے اپنے خاندان اور ملک اور اپنے اہل و اولاد کے اور خبردار کہ تم پیٹھ پھیرو پھر جو شخص منھ پھیریگا اُسپر غضب مسیح کا ہوگا کہ مسیح اسکو داخل جہنم کرے گا اور **راوی** کہتا ہی مجکو روایت پہونچی ہی کہ اسی رقہ متبرک بزرگ اسکا جس سے اُنکے دین مین مشورہ کیا جاتا تھا وہ بھی وہان آپہونچا اور اُسکے ساتھ تمام قسیسین و شماس و رہبان ارض جزیرہ کے آئے تھے تاکہ اہل روم کو قتال پر آمادہ و مستعد کرین اور اِس متبرک کا نام روم مین دین الدیر تھا اور وہ دیر مین رہا کرتا تھا اور اس دیر کو دیر فروت کہتے تھے اور یہ لوگ قبل حملہ کرنے مسلمین کے پہونچے تھے اور وہ دین الدیر درمیان صفوف لشکرون کے کھڑا ہوکر وعظ کرتا تھا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی حرمت کو شکست دے گا یعنے اپنے خاندان کو فرار کرنے سے رسوا کرے گا تو اس کو مسیح کبھی قبول نہ کرے گا بعد ازان کہ وہ وعظ کرچکا تو اس قوم سے مع اپنے ہمراہیونکے جدا ہوا اور ایک رایت پر شناخت کی علامت و نشانی باندھی اور قوم مین بلند کیا اور صلیبون کو اونچا اور انجیلون کو وا کیا اور خدا ے یکتا کے ساتھ شرک کرنے والے ہوے **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھ سے روایت بیان کی عبداللہ بن مالک نے اُسنے موسی بن ابی النعام سے اُسنے اشعث سے اُسنے یحیی سے اُسنے کہا مجھ سے روایت بیان کی بشیر بن عامر نے کہ وہ ان لوگون مین سے تھا جو جنگ مرج رغبان مین حاضر تھے اور یہ روز یعنے جو بیان مذکور ہورہا ہی جنگ روز سہ شنبہ تیسری شہر صفر ۱۷ سنہ ہجری کو تھا اور ایسا ہوا کہ ملک شہر یاض نے شہر راس العین اور اپنے تمام شہرون مین سوارون کو بھیجکر وہان کے اہل و اولاد اور لشکریون کے عیال و اطفال کو اور تمام بزرگان نصاری اور اُنکے زنان و فرزندان کو بلوالیا اور روز جنگ ان سب کو دروازہ خیام پر کھڑا کیا اور ان کو حکم کیا کہ ہر ایک عورت اپنے بچے کو یا تھونپر اُٹھاے اور اپنے شوہر اور اپنے برادر کا نام لیکر شور مچاوے اور یہ اسواسطے کیا تاکہ وہ لوگ قتال مین ثابت قدم رہین چنانچہ صداے شور و غوغا ہر طرف سے بلند ہوئی اور تلوارین چلنے لگین اور اہل روم نے بسبب اپنی زنان و فرزندان و بپاس تبرک یعنی دین الدیر کے بغایت عظیم ثابت رہے اور اُنکے مقابلے مین مروان بمین کھڑے ہوے اور پیکان پھینکنے سے اُن کو تیر مارتے تھے اور خالد بن الولید نے بالتفاق اپنے اصحاب کے اس وقت حملہ کیا اور قصد صلیب کا رکھتا تھا اسوقت عیاض بن غنم سے لوگون نے سنا کہ وہ یہ اشعار پڑھتے تھے شعر

سَنَحْصِلُ فِي جَمْعِ اللِّئَامِ الْكَوَاذِبِ	وَنَقْرِي رُؤُسًا مِنْهُمُ بِالْقَوَاضِبِ	وَنَنْصُرُ دِينَ اللّٰهِ فِي كُلِّ مَشْهَدٍ
بِفِتْيَانِ صِدْقٍ مِنْ كِرَامِ الْأَعَارِبِ	فَيَا مَعْشَرَ الْأَصْحَابِ جِدُّوا وَجِدُّدُوا	وَكُرُّوا عَلَى خَيْلٍ كِرَامِ الْمَنَاصِبِ

قَدْ دَنَکُمُ وا قَصْدَ الصَّلِیْبِ فَبَادِرُوْہُ لِنَرْضٰی لَہٗ اَخْلَقَ مُعْطِیَ الْمَوَاہِبِ یعنے قریب ہے کہ ہم حملہ کرین اس جماعت مین جو ہیئم دکاذب ہین اور کاٹین ہم سر اُنکے تلوارون سے اور نصرت کرین ہم دین خدا کی ہر جگہ جو ہمارے حاضر ہونے کی ہے یعنے جہان ہم حاضر و موجود ہون اور نصرت کرنا ہمارا باتفاق ان جوانون کے جو صادق الوفا ہین بزرگان عرب سے پس لے گروہ اصحاب کوشش کرو اور راحدا کو سنگسار کرو اور بار بار حملہ کرو سوار ہو کر اسپان بزرگ نژاد پر اور باز نہ رہو قصد صلیب سے بلکہ مبادرت کرو اس قصد مین تا ہم رضامند کرین خداوند خلق کو جو بخشنے والا مواہب و عطایا کا ہے **راوی** کہتا ہے کہ بعد ازان خالد نے باتفاق ہمراہیان اپنے بقصد صلیب حملہ کیا اور حال یہ تھا کہ ملک شہر یاض نے جب اپنے لشکر کی صفین مرتب کی تھین تو گرد صلیب اعظم کے بارہ ہزار سوار زرہ پوش کھڑے کیے تھے اور اُنکے آگے خارہاے آہنی بکھیر دیے تھے تا کوئی اُن تک نہ پہونچے جب خالد اور اُسکے اصحاب نے حملہ کیا اور صلیب کے قریب پہونچے اور اُن کے گھوڑون کی ٹاپین ان لوہے کے گوکھرؤن پر پڑین تو وہ گھوڑے منھ کے بل گر پڑے اور پشت زین سے سوار بھی گرے اور اہل روم بھی اپنی شدت غیظ و خشم سے ان سوارون پر آگرے اور بہ شدائد تمام ان کو پکڑ لیا اسلیے کہ سواران خالد بسبب خار آہنی کے جو کہ گھوڑون سے زمین پر گر پڑے تھے تو رومیون نے یکبارگی جمع ہو کر ان کو گرفتار کر لیا اور ہر جانب سے شورش و صداے دار و گیر بلند ہوئی اور وار تلوارون کا کرنے لگے پھر جس وقت امیر عیاض بن غنم نے سنا کہ خالد اور اصحاب اُسکے ایسی آفت مین پھنس گئے اور اس مصیبت مین پڑ گئے تو اسپر بہت شاق و دشوار گذرا اور اپنے دل سے کہنے لگا کہ اے ابن غنم پیش خدا تیرا کیا عذر ہوگا کہ تیرے نشان کے تلے اُن بزرگوارون پر کیا گذری تب عیاض نے بآواز بلند شور کیا اے گروہ مسلمین حملہ کرو اور دیر نہ کرو اور اپنی ہمتون کو بلند کرو اور تعجیل کرو کہ ان سردارون سربازون کو دشمنون کی قید سے مخلصی دو اور حق تعالی سے طلب نصرت کرو **راوی** کہتا ہے جس وقت عیاض درمیان مسلمین کے صیحہ کر رہے تھے اور رومیون نے خالد اور اسکے اصحاب کو اپنی صفون کے سامنے کھڑا کیا تھا اُس وقت وضاح بن مجید بن فاغور بن عمرو بن سالم بن الثابغۃ الذبیانی نہایت غمناک و اندوہگین ہوا اور وہ فصیح ترین مردم تھا از روے کلام کے اور جو امر و تریں از رکے اکرام کے اور تیز تر تھا زبان مین اور بلیغ ترین بیان مین اور وہ حلیف خالد بن الولید کا تھا اور اسی روز مرج رغبان سے آیا تھا چنانچہ اُسنے مسلمین سے خطاب کیا اور کہا اے گروہ مومنین بہ تحقیق کہ صبر و ثبات یہ دونون دولشکر مین تو ایسا نہ ہو کہ یہ دونون تم پر غالب آوین کہ تم بے صبر و ثبات ہو جاؤ آج کا روز سخت روز مصیبت ہے کیا ہوا وہ تمھارا فخر اور کیا ہوئی تمھاری مروت اور کہان ہے دین تمھارا کہ تم اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دشمنونکے ہاتھون مین چھوڑتے ہو پس تم کو لازم ہے کہ اُن کو اس آفت و ہلاکت سے نکالو اور ڈرو اُس خدا سے کہ اُسی کی طرف تمھاری بازگشت ہے اور خوب جان لو کہ ترک کرنا اشیاے نفیسہ کا اور اختیار کرنا کالاے خبیثہ کا لائق نہین ہے تم کو کیا متحقق نہین ہوا کہ

دُنیا مائل بزوال و فنا ہی اور آخرت عشرت کدۂ بقا ہی اور کیا تم کو معلوم نہین ہی کہ اولوالعزمی روحانیہ اور کالبد جسمانیہ یہ سب سرلے دنیا سے طرف دار آخرت کے انتقال کرتے ہین پس دنیا سے کوچ کرنا لابدی ہی اسواسطے کہ بقا دنیا کی بہت قلیل ہی پس زادے لوے معاشر ارواح کیونکہ رواح[۵۱] قریب ہی یعنے وقت مراجعت آخر روزگار نزدیک ہی اور قصد تمھارا مین جانتا ہون اور مراد تمھاری مین سمجھتا ہون اور حال یہ ہی کہ یہ سفر تمھارا اخلاق ہی آمین احتیاج زاد راحلہ کی ہی لوگون نے کہا وہ کونسی زاد ہی جو ہم لیوین اور اُس سے کوتاہی نہ کرین تو کہا زاد دوانی وہ ہی جسکو حق تعالی فرماتا ہی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی یعنے زاد سفر لو کہ بہترین زاد تقوی و پرہیزگاری ہی تب ان لوگون نے کہا یہ تو وہ زاد ہی کہ ہم مین سے بعض اُسپر قادر ہین اور بعضے وہ ہین جو اُسپر قادر نہین ہین تو کہا گیا دو رہو اسبات سے کہ باز رہو اس سفر سے بغیر اعمال کے پس سفر چاہتا ہی کہ عمل اُس روز کا کرو کہ جس مین نہ بیع ہی نہ دوستی پھر جس وقت ان لوگون نے زاد اخلاص اپنا درست کیا اور مردار دنیا سے کنارے ہو گئے تو ان کو خلعت فضل و انعام کا پہنایا گیا اور تاج عز و اکرام کا اُنکے سر پر رکھا گیا اور فردوس اُن کا مقام مقرر کیا گیا چنانچہ حق تعالی اُنکے حق مین فرماتا ہی کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا یعنے اُن کے لیے باغہاے فردوس مہمان خانہ ہی اور کہا گیا کہ سنو جو کچھ حق تعالی نے ان کے بارہ مین فرمایا ہے فَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ یعنے بعضے اُنمین وہ ہین جنھون نے اپنی مدت زندگی تمام کی اور بعضے اُن مین سے منتظر ہین **راوی** کہتا ہی کہ یہ کلام وضاح کا اُنکے مسلمانون نے اپنی خاطر عالی اور ہمت وافی سے رومیو پر حملہ کیا اور اُنکے سینون مین نیزے مارے کہ اُنکے سر و پیر طائر اجل پر مارنے لگا اور اُنکے لشکر مین گھسکر ایسی تیغزنی کی کہ اپر وہ دن شامت کا ہو گیا **راوی** کہتا ہی کہ درمیان اُنکے بقیۂ روز سے تا شب ہنگامہ کارزار گرم رہا شبان گاہ لشکر طرفین قتال سے کنارے ہوے اور اہل اسلام حال پر خالد و اصحاب کے متاسف اور اُن کی اسیری پر غمگین پھرے جس وقت خالد اور اسکے اصحاب اسیر ہو گئے اور شام کو دونون لشکر از یکدیگر جدا ہوے تو ملک شہریاض نے ان قیدیون کو ہمراہ اپنے حاجب[۵۲] نقیطا بن عبدوس کے طرف شہر راس العین کے روانہ کیا اور اُسکے ہمراہ ہزار سوار کر دیے اور حکم دیا کہ ان کو شباشب لیجاؤ اور راہ طے کرنے مین بہت تعجیل کرو اور ان کو لیجا کر والی راس العین کے سپرد کرو چنانچہ وہ لوگ اُن قیدیون کو لیکر روانہ ہوے اور ہنوز فجر نے طلوع نہ کیا تھا کہ راس العین مین پہونچگئے اور ملک شہریاض نے ایک ایسے شخص کو بھیجا تھا جو والی راس العین کو اس قصے سے آگاہ کرے پس والی مذکور اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر ان لوگون کی ملاقات کے خاطر باہر تک آیا اور شہر راس العین مین ان لوگونکی آمد کا شور و غل پڑ گیا اور کوئی ایسا نہ تھا کہ پیچھے رہگیا ہو بلکہ وہ روز ان کا روز مشہود تھا کہ تمامی مردم شہر حاضر و مجتمع ہوے آخر والی راس العین نے اُن سب قیدیون کو بڑے کنیسہ مین جو کہ اب مسجد جامع ہی ڈالدیا اور طوق و زنجیر مین جکڑ دیا **راوی** کہتا ہی کہ مجھ سے **روایت** بیان کی قاہم الیشکری نے بشار بن حدی سے اُسنے مراقتہ بن زہیر سے اُسنے خزیمۃ بن عازم سے اُسنے اپنے جد عبداللہ بن عامر سے اُسنے

[۵۱] رواح آنا دوبارہ مراجعت کرنا طرف شہر کے ۱۲

[۵۲] حاجب دربان دروازہ پردہ دار ۱۲

کہا ایسا اتفاق واقع ہوا کہ جب رہا وحران وسروج کی فتح ہوئی تھی تو یوقنا نے رودس اور اسکے اصحاب کو مجتمع کیا اور ان سے کہا تم لوگ آگاہ ہو اس بات سے کہ ہر آئینہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ان بلاد یعنے رہا وحران وسروج وغیرہ کو تو ہمپر فتح کر دیا باقی رہا راس العین سو وہ شہر عظیم ہی اور حال یہ ہی کہ اہل راس العین نے بہت سے آلات حصار وسامان پیکار مہیا کیے ہین یہان تک کہ امر اسکا صعب وسخت تر ہو گیا اور فتح اس کی مسلمانون کے ہاتھ سے دشوار ومتغیر ہو گئی اور مین بے شبہہ آمادہ ہون اس بات پر کہ اپنی جان کو راہ خدا مین فدا کرون اور اپنے اصحاب کو لیکر وہان جاؤن کیا عجب ہے کہ اندرون راس العین کے داخل ہون اور امید ہی کہ حق تعالیٰ میرے ہاتھ پر اُس کو فتح کر دیوے یہ سُنکے سعد بن زید نے اُس سے کہا حق تعالیٰ تیرے عزم کو استوار کرے اور تیرے امر کو پائدار کرے **راوی** نے کہا کہ یوقنا اُسی شب کو روانگی پر آمادہ ہوا اتفاقاً جاسوسان ومخبران مسلمین حران کی طرف سے آپہونچے اور یوقنا کو خبر دی کہ عاصم بن رواحہ متنصر یعنے جو نصرانی ہو گیا تھا وہ پانسو سوار رنپی قوم اباذ الشمطا کی جانب سے لیکر آیا ہی کیون کہ اباذ الشمطا ہنگام فتح حران وغیرہ کے اپنی قوم کو لیکر طرف قسطنطنیہ کے گیا تھا اور اِس باب مین نامہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پاس ہرقل بادشاہ کے اس مضمون سے پہونچا تھا کہ اسکو اپنے ملک سے نکالدو چنانچہ بادشاہ نے اس کو نکالدیا تھا اور وہ ساری قوم ہر طرف متفرق ہو گئی تھی پس اُنھین مین سے عاصم بن رواحہ نے پانسو سوارون سے ملک شہریاض کو نامہ لکھا اور اس مین یہ لکھا کہ مین بلاد قسطنطنیہ سے نکلکر آپ کے بلاد مین آپ کی خدمت گذاری کیلیے حاضر ہوا ہون اور اس نامہ کو بدست ایک شخص کے اپنے عمزادون مین بھیجا اور نام اُس شخص کا رفاعہ بن ماجد تھا چنانچہ یہ شخص پاس ملک کے پہونچا اور نامہ پیش کیا ملک عاصم کے آنے کی خبر سنکر نہایت خوش ہوا اور اس سے امر کیا کہ بہت جلد عاصم اور اسکے ہمراہیون کو حاضر لاوے اور ملک نے کسی کو بطرف والی راس العین کے بھیجا اور حکم بھیجا کہ شہر مین ایک مکان واسطے عاصم اور اُسکے ہمراہیون کے خالی کر دو کہ جس وقت وہ پہونچین تو وہ اسی مکان مین اُترین پھر جس وقت یوقنا نے جاسوسون خبر رسانون سے یہ خبر سنی نہایت شادمان ہوا اور پوچھا کہ تم کس راہ سے آتے ہو انھون نے کہا راہ سروج سے ہم آتے ہین اور درمیان تھا لے اور انکے ایک رات کی راہ باقی ہی یہ سُنکے یوقنا کو نہایت خوشی حاصل ہوئی اور اسکے ہمراہی اور مصاحب اسکے مثل عمر بن معدی کرب وسعید بن زاہد اور جو لوگ اُنکے ساتھ تھے سب بہت خوش ہوے پھر سب کو ایک مقام کمین اور گھات مین بٹھایا اسلیے کہ اُن کو معلوم ہوا کہ عاصم مع اپنے ہمراہیون کے اسیطرف سے گذر کرے گا پھر جس وقت شب نے اپنے خیام ظلمت کے زمین پر برپا کیے اور خافقین مین اپنے اعلام سیاہ قایم کیے ناگاہ سواران عاصم سامنے آپہونچے اور کمین نشینان یوقنا نے ٹاپون کی آہٹ سنی اور ہمھ گھوڑون کا سنکر متوقف رہے یہان تک کہ وہ لوگ ہر طرف سے وسط اور درمیان مین آگئے پھر جب اُنھون نے

اُن کو بیچ مین کرلیا تو ہرایک اپنی کمین گاہ سے یکبارگی نکل پڑا اور مجموع سب نے اُن سوارون کو ہر سمت سے گھیر کر پکڑلیا اور اُن مین سے ایک بھی بھاگنے نہ پایا اور اُنکے اسباب و شتران بُحر بار کو قبضہ مین کرلیا اور اپنے کمین گاہ کی طرف پھرآئے اور اپنے گھوڑون سے اترے تب سعید بن زید نے ان اسیرون سے کہا تم مین امیر کون ہی کہ جس سے ہم کلام و خطاب کرین اُنھون نے بطرف عاصم بن رواحہ کے اشارہ کیا تب سعید بن زید نے کہا اے ابن رواحہ تم مین اور روم مین کیا مناسبت ہی کہ تو نے اُن سے آمیزش کی اور اُنکی طرف مائل ہوا اور عرب العربا کو جو خاص عرب ہین چھوڑ دیا اسلیے کہ تو ہم مین سے ہی اور ہماری طرف کا ہی اور حسب و نسب تیرا وہی ہی جو حسب و نسب ہمارا ہی اسواسطے کہ قبیلۂ نمار و ایاز و ربیعہ و مضران سب کی رجوع و نسبت اور علاقہ واسطہ سب کا انداز بن معد بن عدنان کے ہی اور حق تعالی نے ان سب کی سکونت کے واسطے اپنا حرم یعنے مکہ مقرر کیا اور اپنے خانہ کعبہ کے جوار مین تم سب کا مسکن پسند کیا ہی اور حال یہ ہی کہ ہم سب بت پرستی کرتے تھے اور عمل بقسمت از لام کرتے تھے اور حرام راہون کی پیروی کرتے تھے یہان تک کہ حق سبحانہ تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور ہماری طرف بھیجا اور اُسپر یہ وحی نازل کی وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ یعنے اے محمدؐ تو اپنے عزیز و اقربا کو خدا سے ڈرا اور اس نبی کو حکم کیا کہ بمقام دار الخیزران[1] اقامت کر پھر اس نبی نے لوگون کو طرف خدا پرستی و خداشناسی کے طلب کیا اور اُسنے سب کو فہمائش کی کہ تم لوگ اولاد اسمعیل بن ابراہیم خلیل سے ہو و بتحقیق کہ خداوند عزوجل نے تم کو اپنی خلق پر فضیلت دی اور تم کو اپنے بلد حرم محترم اور بیت معظم اور مقام زمزم مین آباد کیا اور پھر مین تم کو دیکھتا ہون کہ بتون کی پرستش پر متوجہ ہوا اور عمل بالازلام کے قائل ہوا اور ثبات کفر پر مائل ہو کیا تمھارے تئین عقل نہین ہی کہ تم کو باز رکھے اور کیا تمھارے تئین بینائی نہین ہی کہ تم کو روک لیوے کیا تم صاحب حکمت بالغہ نہین ہو کیا تم اہل رائے بلند نہین ہو کیا اسی واسطے تم کو خدا نے پیدا کیا ہی کیا اسی کام کا تم کو خدا نے حکم کیا ہی کہ تم پتھرون سے بتون کو تراشتے ہو اور فسق و فجور کی راہون پر چلتے ہو اور ایسے واحد جلیل جبار کے ساتھ کفر کرتے ہو جس نے نہرون اور چشمون کو جاری کیا اور فلک دوار کو حرکت مین لایا اور لیل و نہار کو خلق کیا کیا تم اس صانع کارساز کی شکرگزاری نہین کرتے جسنے نجوم و کواکب کو طلوع کیا اور اسی کی طرف کل عالم کی رجوع ہی اور جب بُت پرستون نے کہا تھا اے محمدؐ تجکو کس نے حکم کیا ہی کہ تو ہمارے خدا معبودون کو بد کہتا ہی اور ہمارے احلام و عقلا کو احمق سمجھتا ہی تو اُسنے جواب دیا تھا کہ علم الٰہی نے مجکو حکم کیا اور عقل خدا آگاہی نے مجھے سمجھایا ہی کیا تم نہین جانتے ہو کہ جو شخص مصنوعات مین نظر و فکر کرتا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ مصنوعات کیلیے کوئی صانع ضرور ہی کہ اسکو کسیطرح کا تغیر و زوال نہین ہی پس مخلوقات مین نظر کرنی حکمت ہی اور خدا کی صنعت مین فکر کرنا مصلحت ہی اور اقرار بوحدانیت خدا نعمت ہی اور ایمان بخدا رحمت ہی تب ان لوگون نے کہا کہ آخر تو کس کی پرستش کرتا ہی فرمایا مین اسکی عبادت کرتا ہون جسنے مجھے پیدا کیا اور جو مجھے وجود مین لایا اور اپنے عرفان کے لیے میرے دل کو کشادہ کیا اور میری آنکھون کو

[1] حضرت بالاذان کے ایام حیات مین بمقام دار الخیزران اپنے اہل و عیال کے ساتھ اقامت کرتے تھے وہان سے مکہ کے تقاضل کرتے تھے

[1] حضرت ان نہین جانا

بینا کیا اور سائر مخلوقات کو خلق کیا اور تمام موجودات کو مقدر کیا اور کل مصنوعات مین صنعت اپنی ظاہر کی
اور ساتھ قضا و قدر کے اقسام رزق نازل کیا اور ہر ایک کیلیے روزی مناسب اتاری اسکی مشیت مین چون
وچرا کو گنجایش نہین ہی اور اسکی قضا و رضا مین مجال نہین ہی وہ کلام کرتا ہی مگر نہ بالفاظ زبان و دہان اور
وہ ارادہ رکھتا ہی پس ارادہ اس کا ظاہر نہین ہوتا وہ سنتا ہی اور دیکھتا ہی مگر نہ بگوش وچشم سر اور وہ برتر ہے
احاطہ مکان وقید زمان سے اور منزہ ہی مشابہت ومبانیت سے اور اُسنے فرمایا ہی لَا تَتَّخِذُوا إِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ یعنے
دو خدا کا اعتقاد نہ کرو کیونکہ خدا واحد ہی بس اے ابن رواحہ کیا تو جانتا نہین ہی کہ جو کچھ مین نے بیان کیا ہی وہی حق
ہے اور قول میرا صدق ہی اور حق تعالی نے کسی نبی کو مبعوث نہین کیا مگر یہ کہ اسکی امت کو واسطے پیروی دین اسلام
کے حکم کیا چنانچہ قرآن مین فرمایا ہی مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
یعنے ابراہیم نہ یہودی تھا اور نہ نصرانی دلیکن وہ حقانی اور مسلم تھا اور نہ تھا مشرکین مین سے اور فرمایا خداوند عزوجل نے اَلْيَوْمَ
أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا یعنے آج مین نے تمھارا دین کامل کیا اور نعمت اپنی تمپر
تمام کی اور تمھارے اسلام سے جو دین تمھارا ہی مین راضی ہوا اور فرمایا وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ
سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ یعنے حق تعالی نے تمپر تمھارے دین مین کوئی عسر وحرج نہین ڈالا ہی سو تم ملت وطریقہ اپنے باپا ابراہیم
کا اختیار کرو کہ اُسنے تمھارا نام مسلم رکھا ہی پہلے سے پس اے عاصم تو خوب جانتا ہی کہ اس وقت تم لوگ ہمارے قبضہ اختیار مین ہو کیونکہ
تم سب ہمارے بندی ہو اگر تم ساتھ خدائے عزوجل کے ایمان لاؤگے اور تصدیق رسالت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی کروگے تو جو کچھ ہمارے لیے ہی وہی تمھارے لیے ہوگا اور جو کچھ ہمپر گذرے گا تمپر بھی گذرے گا اور اگر تم انکار کروگے تو ہم تم سب
کو قتل کرینگے **راوی** کہتا ہی کہ جب یہ کلام سعید بن زید کا عاصم بن رواحہ نے سنا تو کہنے لگا کہ اگر ہم تمھارے قول کی طرف
رجوع اور تمھارے دین کی پیروی کرین تو کیا ایسا ہو سکتا ہی کہ جو کچھ ہم نے حق تعالی کی ربوبیت و وحدانیت مین شرک
کیا ہے اور غیر خدا کو سجدہ کیا ہے اس صورت مین وہ ہماری مغفرت کرے گا سعید نے کہا البتہ وہ آمرزش کرے گا اسلیے
کہ اسلام جو کچھ قبل اسلام عمل مین آیا وہ اسکو واگذار کرتا ہی اور قبل اسلام جو کچھ تم سے فروگذاشت ہوا حق تعالی اُسکا
مطالبہ نہین کرتا ہی اور تم اپنے گناہون سے ایسا صاف وپاک ہو جاؤگے جسطرح مان کے پیٹ سے نکلتے ہو بعد ازان
وضاح نے یہ آیت پڑھی قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا
إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ یعنے حق تعالی نے اپنے نبی سے فرمایا کہ تو میری جانب سے میرے بندون سے بیان کر کہ اے میرے بندو
وہ بندے جنھون نے اپنی جانپر اسراف وظلم کیا ہی یعنے گناہگاری ونافرمانی کی ہی تو وہ رحمت خدا سے ناامید نہون
بیشک کہ حق تعالی سارے گناہون کو بخشدیتا ہے کہ وہ آمرزگار ورحم کنندہ ہی پھر جب عاصم نے یہ کلام سعید کا سنا تو
کہا اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے

اللہ کے کوئی معبود بحق نہین ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ محمد رسول اور فرستادہ خدا ہی پھر جس وقت ہمراہیان عاصم نے دیکھا کہ عاصم اسلام لایا تو وہ بھی سب کے سب اسلام لاے چنانچہ اہل اسلام اس بات سے نہایت مسرور ہوے اور کہنے لگے البتہ اب ہم پر واجب ہے کہ ہم ان لوگون کے دلون کو محظوظ کرین بعد ازان وہ سب وہان سے کوچ کرکے حران کو گئے اور عاصم وغیرہ نومسلمانون کو وہان اتارا اور حران کو انپر چھوڑ دیا یعنے حران کو انکے حوالے کیا اسوقت یوقنا نے کہا قسم ہی رب کعبہ کی اب ہم فتح راس العین کرینگے تب سعید نے کہا اے عبد اللہ تو کیونکر فتح کرے گا یوقنا نے کہا کہ عنقریب اس بیان کی خبر مین تجھے دونگا اور تجھے دکھلا دونگا بعد ازان یوقنا نے عاصم بن رواحہ سے درمیان اپنے اور اسکے تخلیہ کرکے راز در پردہ بیان کیا اور کہا مین تجھ سے یہ چاہتا ہون کہ تو مجھکو اور میرے چالیس اصحاب کو مشکین باندھکر پیچھے شتران بار دار کے شبانہ شب راس العین مین لیجا اور والی راس العین پر ظاہر کر کہ جب ہم نے فرات سے عبور کیا تو یہ لوگ ہمپر بطریق تاخت آپڑے - مگر ہم کو مسیح نے انپر غالب کیا اور فتح دی سو ہم نے بعضون کو قتل کیا اور باقی ان سب کو اسیر کر لیا ہی اور ان کو تمھارے پاس لائے ہین مگر خبردار اس کو ایسی قدرت اور ایسا اختیار ہمپر نہ دیجیو کہ وہ ہم مین سے کسی کو قتل کر سکے اگر وہ ارادہ قتل کا کرے تو اُس سے کہیو کہ درمیان ملک شہر یاض اور عرب کے جنگ بپا ہی تو کیا جانتا ہی کہ کون ہمارے لوگون مین سے اُنکے یہان گرفتار ہو جاوے تو ہمارے پاس اُس کا یہی قدیہ ہوگا یعنے انھین مین سے عوض سر بہا کا دے کر اپنا قیدی چھڑا لینگے تب عاصم نے کہا بھلا ہم سارے اپنے اصحاب کو کیون نہ لیجاوین یوقنا نے کہا ابھی اسلام قوم کے دلون مین جاگزین نہین ہوا ہی ہم اندیشہ کرتے ہین کہ کوئی ان مین سے اشارہ وغمازی کرکے حال ہمارا زبون و فاسد کر دیوے اور اعتماد و وثوق ہر ایک کے ساتھ متعذر ہی تب عاصم نے کہا واللہ بتحقیق قول تیرا درست ہی پھر عاصم نے حران مین ان پانچون سوارون کو اپنے بنی عم کے یہان اتار دیا اور یہ بات جو یوقنا نے کی تو اس تدبیر سے تھی تاکہ وہ سب بطریق رہاین یعنی بطور اول کے رہین **راوی** کہتا ہی کہ آخر عاصم اور اسکے رازداروں نے باز دیوقنا اور اسکے چالیسون اصحاب کا باندھکر اور ان کو اباذ اشمطا کی حراست و قبضہ مین کرکے حران سے رات کو لیچلے اور راہی بطرف راس العین ہوے پھر جب ایک مقام پر جو معروف بعلوی تھا پہونچے تو ناگاہ صداے سم اسپان گوش زد ہوئی مگر اُنسے اپنا امر مخفی رکھا یہان تک کہ جب اُنکے نزدیک گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ چار سو پچاس غلام حبشی کہ وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور بعضے اُن مین تسبیح کرتے تب اُنکو دیکھکر سعید بن زید اور ہمراہی اُسکے آگے بڑھے اور مثل انکے یہ بھی تکبیر کرنے لگے اور رستے مین سب ہوے تو دیکھا اور پہچانا کہ وہ سب موالی اصحاب رسول خدا کے ہین اور افسر انپر واسم ابو الہول ہی اور سبب ان لوگون کے اسطرف آنے کا یہ ہوا کہ عیاض بن غنم نے نامہ اپنا بطلب کمک بنام ابو عبیدہ کے لکھا تھا اور کیفیت اجتماع قوم کفار سے اطلاع دی تھی کہ یہ سب بمقام مرج رغبان جمع ہین سو جس وقت ابو عبیدہ نے نامہ پڑھا تو واسم کو واسطے نصرت اسلام کے حکمنامہ بھیجا اور یہ واسم اور اسکے اصحاب ملک سمیساط اور اُسکے شہرون مین رہتے ہین اور جب سے سمیساط

لہ غلامان آزاد ۱۲

فتح ہوا تھا یہ سب اُسی دیار مین بود و باش رکھتے تھے چنانچہ جس وقت نوشتہ ابوعبیدہ کا وامس کو پہونچا تو اُسنے سمیطا مین کسی اپنے معتمد کو جسپر وثوق رکھتا تھا مقرر کرکے اس جمعیت غلامان حبشی کو جس کا ابھی مذکور ہوا ہمراہ لیکر اسطرف آیا تھا غرض جب سعید بن زید نے اُن سے ملاقات کی اور باہم بسلام علیکم تعارف ہوا تو باعث اجتماع واتفاق اپنی جماعت کے خوش ہوے اور وامس نے شتران بار دار کو دیکھا کہ اسپر یوقنا اور اسکے اصحاب سوار ہین تو کہنے لگا کیا تم نے ان اونٹون کو مع اسباب راہ لوٹا ہو تب سعید نے کہا یہ یوقنا عبداللہ ہو اور باقی سب اُسکے اصحاب ہین کہ ان لوگون نے خدا کے واسطے جان نثاری کی ہو اور احوال سے اسکو مطلع کیا پھر جب ابوالہول نے کلام سعید کا سُنا تو اپنے گھوڑے کے قربوس پر سجدہ شکر کیا اور عبداللہ نے یوقنا کے پاس آکر سلام کیا اور کہنے لگا مرحبا و شاباش ہو اس قوم کے لیے جنھون نے دنیا کو زہد و پرہیزگاری سے چھوڑ دیا اور مرضیات حق تعالیٰ کو طلب کیا بعد ازان ابوالہول نے سعید سے کہا اے صاحب رسول اللہ اس حیلہ و تدبیر مین ہم کو بھی اپنے ساتھ شریک کروگے سعید نے کہا ہان تم بھی شریک رہو مگر ان شتران بار دار کو بطور سارہ بانونکے کھینچتے چلو اور اپنی زرہین و ساز حرب چھپالو اور اسپر کمربند کس لو اور آگے آگے اونٹون کو ہانکتے چلو گویا کہ تم لوگ ہمارے عبید و خدام ہو اس صورت مین جو لوگ تم کو دیکھین گے تو نہ پہچانین گے چنانچہ ان لوگون نے یون ہی کیا جس طرح سعید نے فہمایش کردی تھی کہ اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو حمالون کے بیچ مین چھپا دیا اور اونٹون کو کھینچتے چلے جب زلیخہ تک پہونچے تو وہان اُتر پڑے اور زرہین وغیرہ ساز حرب کو پہن لیا اور پھر پرے نشانونکے اور اُن صلیبونکے جو اباذ الشمطا کے ہمراہ تھے کھولدیے اور یوقنا اور اسکے اصحاب کو گھیر لیا اور بطور اسیرون کے بیچ مین کرلیا اور لیچلے یہان تک کہ جب راس العین سے قریب ہوے تو سعید نے ایک شخص کو پاس والی راس العین کے بھیجا اور وہ شخص عاصم بن رواحہ کے ہمراہیون مین تھا جو اسلام لایا تھا اور وہ اہل راس العین کا حلیف بھی تھا اور اسکو پیشتر اسلیے بھیجا تھا کہ وہ والی راس العین کو آمد عاصم بن رواحہ اور اباذ الشمطا کی خوشخبری دیوے پھر جب وہ فرستادہ پاس والی کے پہونچا تو وہ اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر واسطے ملاقات و پیشوائی کے نکلا اور اُس فرستادہ نے اسبات کی بھی خبر دی تھی کہ یوقنا اور اسکے چالیس اصحاب بھی بندی مین آتے ہین چنانچہ اِس خبر کو منادی نے راس العین مین پکار دیا تھا تو کوئی باقی نہ رہا مگر یہ کہ ہمراہ والی راس العین کے حاضر ہوا آخر سب نے ملاقات اُن اصحاب کی کی جو قبضہ مین اباذ الشمطا کے اسیر تھے بعد ازان گرد بگرد عاصم بن رواحہ کے آئے اور والی راس العین عاصم کو دوست رکھتا تھا اور اسکو پہچانتا تھا جب اُسنے عاصم کو دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اتر پڑا اور دونون نے آگے بڑھکر باہم معانقہ کیا اور دونون طرف کی جماعتون مین بھی باخود پاصاحب سلامت ہونے لگی اور حاکم راس العین نے عاصم سے پوچھا کہ تونے ان لوگون کو اور راس مارق یعنے یوقنا کو کیونکر گرفتار کرلیا ہے عاصم نے کہا جب ہم فرات پر پہونچے اور وہان سے عبور کیا تو یوقنا اپنی جماعت کو لیکر ہم پر آیا پھر ہم نے اُن سے مقاتلہ کیا آخر ہم کو مسیح نے اپنر فیروزمند کیا کہ ہم نے انمین سے پچاس آدمیونکو

۱۲ المارق الراغب عن الدین یعنے مارق وہ کہ دین سے نکل گیا ہو

قتل کیا اور ان لوگون کو گرفتار کرلیا اور باقی بھاگ گئے یہ سُنکے حاکم راس العین بہت مسرور ہوا و بعد ازان طرف یوقنا کے متوجہ و مخاطب ہوکر بزبر و درشتی کلام کرنے لگا مگر یوقنا نے کچھ جواب نہ دیا اور اہل روم یوقنا کو بشماتت گالیان دینے لگے پر یوقنا اُنکی طرف نظر نہ کرتا تھا اور نہ اُنسے کلام کرتا تھا یہان تک کہ وہ داخل راس العین ہوے پس حاکم نے ان کو حکم کیا کہ ان اسیرون کو پاس اُن اسیرونکے کردو جو بیعہ بسطور یا مین بند ہین اور ان کی خوب محافظت رکھو اور ہم ملک شہریاض کو لکھتے ہین کہ ان لوگون کے باب مین اسکی کیا راے ہو آخر ان سب کو نزدیک خالد اور اسکے اصحاب کے پہونچا دیا بعد ازان عاصم نے حاکم سے کہا تو خوب جانتا ہو کہ درمیان ہمارے اور اہل عرب کے عداوت ہو اور یہ عرب یعنی قیدی مقدار جمعیت مین مثل ہمارے ہین اور تو جو کسی کو روم یا ارمن سے اُنکی حفاظت کیلیے مقرر کرتا ہو اور یہ لوگ اُنسے باتین کرینگے تو مین اُن عرب کے اطلاق اور طلاقت لسانی سے اندیشہ کرتا ہون ایسا نہ ہو کہ وہ ان کو ہموار اور سازگار کرکے ملک کو اور تمکو ضرر پہونچاوین لہذا صواب دید یہ ہو کہ ہم مین سے بعضون کو اندر بیعہ کے مقرر کردو اور بعضون کو بیرون بیعہ متعین رکھو کیونکہ جو کوئی جہاد و جہد کرتا ہے وہ مائل براحت نہین ہوتا اور جو شخص دنیا مین اندک بھی تعب و رنج اُٹھاتا ہو وہ آخرت مین بہت چین و آرام پاتا ہو چنانچہ والی راس العین نے عاصم کی راے صائب کو پسند و قبول کیا اور اس کو مع اُن اصحاب رسول خدا صلعم کے جو بہ تبدیل ہیئت اسکے ہمراہ تھے بیعہ مین اُتار دیا اور یوقنا وغیرہ کو خالد کے شمول مین کردیا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ اب اس صورت مین جمعیت مسلمانون کی چھ سو سوارون سے ہوگئی پھر جب یہ لوگ بیعہ مین مستقر و مستقل ہوگئے اور رات تاریک ہوئی اُسوقت سعید نے خالد کے پاس جاکر سلام کیا اور کشود کار کی خوشخبری دی تب خالد نے کہا اے ابن زید مجکو یہ خوشخبری اسیوقت سے معلوم ہوئی ہو جب یہان کے لوگ ذکر کرتے تھے کہ یوقنا اور اسکے چالیس اصحاب بندی مین آئے ہین تب مین نے نور ایمان کو روشن دیکھکر اس امر کو صحیح معلوم کیا پھر سعید نے کہا کہ والی راس العین نے ملک شہریاض کو خوشخبری گرفتاری یوقنا اور اسکے چالیس اصحاب کی اور بشارت آمد عاصم اور اسکے ہمراہیون پانسو اصحاب کی لکھی ہو **راوی** کہتا ہو کہ جب ملک شہریاض کو یہ خبر پہونچی تو اُسنے حکم کیا کہ بوقات یعنے نرسنگے اور قرنے پھونکے جاوین پھر اس بات کو مسلمانون نے سنا تو آپس مین کہنے لگے کہ قرنا بجانا اور نرسنگا پھونکنا نہین ہوتا مگر بسبب امر مہم کے اور جب عباد بن بشیر عیاض بن غنم کے پاس گیا ہو تو عیاض اسکے لیے کھڑے ہوگئے اور اُسپر سلام کیا اور کہا اے ابن بشیر کس بات کی بشارت تو لایا ہے خدا تیری آنکھون کو ٹھنڈا کرے مگر عباد نے کچھ جواب نہ دیا یہان تک کہ اُسکے ساتھ تخلیہ کیا اور سارا ماجرا اُس سے بیان کیا پھر جس وقت عیاض نے بشارت عباد بن بشیر کی سُنی تو سجدۂ شکر خدا ادا کیا پھر عباد نے کہا اے امیر سعید بن زید اور اسکے اصحاب نے آپ کو اور آپکے اصحاب کو سلام کہا ہو اور کہدیا ہو کہ تیاری جنگ کی کرو امید ہو کہ حق تعالی تمھارے ہاتھو نیر فتح کردیوے اسلیے کہ درمیان تمھارے اور فتح راس العین کے کچھ باقی نہین مگر اسی قدر کہ وہ شکست پاکر فرار کرین اور تم فتح کرلو عیاض نے کہا مجھے توکل ہو خداے عزوجل پر پھر جس وقت

۵ پس بیعہ نصاریٰ نجد و بعد فتح شہریاض کہ مقام نسطوریان تھی اور راس العین خالد بن ولید اور اصحاب اسکے کا قبضہ ہوا ان لوگون کو بیعہ مین رکھنے سے غرض یہ تھی کہ جب راس العین سے لشکر جائے تو یہ لوگ بیعہ سے نکلکر راس العین کو فتح کرلین

رات تاریک ہوئی تو عیاض نے سارے صاحبان نشان کو جمع کیا اور اُن سے باتین کین اور اُنکو تاکید کی کہ کسی سے کسی امر کو بیان نہ کرو کیونکہ خوف جاسوسان روم کا ہی اور ایسا نہ ہونے پاوے کہ صبح نمایان ہو جاوے مگر یہ کہ تم ساز و سامان حرب سے درست ہو **راوی** کہتا ہی کہ ہنوز صبح روشن نہ ہوئی تھی کہ مسلمان اپنے اسباب حرب سے آراستہ ہو گئے پھر جسوقت آفتاب برآمد ہوا اور زمین پر دھوپ پھیلی تو خود اپنے اور بارگیر اپنے اپنے گھوڑونپر سوار ہوے اور آتش حرب افروختہ ہوئی اور شرارے اُسکے اڑنیلگے اور قبائل از یکدیگر متفرق ہو گئے اور آتش جنگ مشتعل ہونیلگی اور شیردن اور دلیردن نے حملہ کرنا شروع کیا اور اپنے رخسار و نکو خاک پر وقت دعا کے ملتے تھے اور اپنے شدائد احوال پر صبر و شکیب رکھتے تھے اور مدتہاے عمر آخر ہو چکی تھی اور اجل قریب آپہونچی تھی پس وہ یعنے اہل اسلام جنگ مین وفاداری اور پورا کام کرتے تھے اور دشمنونکے لشکر سے قریب ہوتے جاتے تھے اور جنگاہ مین بحالت اضطراب آمد و رفت کرتے تھے اور گرد نبرد کے بگولے بلند تھے اور دخان جنگ تمام جنگاہ مین چھایا تھا ہر طرف غل پڑا اور ہر سو شور مچا تھا اور ہر سمت خون کے فوارے تھے اور لہو کی بوچھار تھی اور اسباب جابجا لوٹ کیلیے پڑے تھے اور گوشت مقتولون کے واسطے طائرون اور درندون کے رزق و خوراک تھے خروش ابر سے کانون کو خراش تھی اور تابش آفتاب سے بدنون اور جانون کو بیتابی و بے آرامی تھی حربے لوگون کی مدتہاے عمر قطع کر دی تھی اور زندگی سے دامن برزدہ اور مرگ پر کمر باندھے تھے تنور کارزار ہر جانب گرم و فروزان تھے اور چشمہ ہاے پیکار ہر سمت جاری و روان تھے صفین ملگئی تھین اور یورش کا ہیجان تھا تمام لشکر غبار کے بادل مین نہان تھا ہر ایک مقدم سے جیش اسکا بیخبر اور جیش صافی اسکا مکدر تھا اور گھوڑے بار بار رومین جاتے تھے اور ہر بار پھر آتے تھے تلوارون سے خود و سپر چوگان ہو جاتے تھے اور دم شدت عنا مین خفقان کرتے تھے اور غبار بدنونپر ایسے جمے تھے گویا تن پر زرہین سیاہ سجی تھین اور غارون مین اسطرح اُڑ اُڑ کر پڑی تھی گویا چادرین بچھی تھین طائرون کا ہجوم تھا اور قیامت کی دھوم تھی چنانچہ اس مصاف بزرگ اور ستیز ترگ مین مسلمانون نے استقبال کیا تو حسن معاد مین جن چیزون کی رغبت رکھتے تھے اپنی تمنا کو فائز ہوے اور اہل روم کہ اُنھون نے اپنی جانون کو خواری مین ڈالا تو اُنپر غضب و عتاب آیا کہ وہ سخت عذاب کو پہونچے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ ناگاہ عبداللہ بن عیاض بن وائل اور عبداللہ بن قرظہ یہ دونون ملک شہریاض پر جا پڑے اور حال یہ تھا کہ ملک عزم گریز کر چکا تھا کیونکہ اُسکے لشکر والے اپنی اپنی نفسی نفسی مین ایسے مشتغل تھے کہ نصرت ملک سے غافل تھے اور ملک کے پاس سواے اُسکے دس غلامون کے کوئی نہ رہا تھا چنانچہ عبداللہ بن قرظہ اور عبداللہ بن عیاض نے ملک کو گھیر لیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجکو معلوم نہین ہوا کہ ان دونون مین سے پہلے کس نے بھالا مارنے مین سبقت کی آخر اُسنے شہریاض کے سینے مین نیزہ مارا کہ اسکی پشت سے انی پار نکل گئی اور اسکے غلامون نے جب اپنے ملک کو کشتہ دیکھا تو پشت پھیر کر بھاگے اور عبداللہ نے گھوڑے سے اُتر کر شہریاض کا

صاحبان نشان جمع ہین کی جاعت مین نشان تھا نیزہ اور نشان ۱۲ پروران ۱۲

سر کاٹ لیا اور اپنے نیزے پر بلند کیا اور گھوڑے پر سوار ہو کر آواز بلند پکارنے لگا کہ اے مسلمانو اے رومیو دیکھو تحقیق
کہ مین نے ملک کو قتل کیا ہے پھر اب جس کو تم مین سے قائم رکھنا جنگ کا منظور ہو تو قائم رکھے و بعد ازان مسلمانون
نے اعداء اللہ پر حملہ کیا اور اُنکے درمیان تیغزنی کرنیلگے یہان تک کہ قتل ہوا جو قتل ہوا اور اُن مین سے گرفتار ہوا جو
گرفتار ہوا اور باقی بھاگ گئے اور سارا اسباب و مال و خیمہ وغیرہ سب بجنسہا چھوڑ گئے تا آنکہ اُسپر مسلمانون نے قبضہ کیا
حدید بن ناشب الضمیری نے کہا مین بڑا حریص تھا اس بات کا کہ جسوقت ہنگامۂ جنگ موقوف ہو جاے تو مین
شمار مقتولان روم کا کرون تا آن کہ مین نے ایک توبڑا یعنے تھیلا اپنے دوشپر لٹکایا اور اپنی آغوش مین سنگریزے بھر لیے
پھر جس وقت جس مقتول پر گذر کرتا تھا تو ایک کنکری اُس تھیلے مین ڈالدیتا تھا بعد ازان مین نے اُن سنگریزون کا شمار
جو کیا تو وہ اسی ہزار سات سو پچاس تھے مگر قیدیون کا شمار نہین کیا گیا پھر جب ہنگامۂ جنگ برطرف ہوا تو عیاض بن
غنم نے حکم کیا کہ سارا اسباب اور سب اسیر کفر توتا مین روانہ کیے جاوین اور یہ سب ساتھ صلیب بن مازن کے بھیجا گیا اور
اسکے ہمراہ ہزار سوار کیے گئے اور ان کو حکم کیا وہان سے تجاوز نہ کرین تا وقتیکہ راس العین فتح ہو و بعد ازان عیاض بن
غنم نے تمام شب تلاوت قرآن کی اور صبحکو اس جنگ سے پیچھے لگے ہوے طرف راس العین کے یکبارگی کوچ کر دیا اور وہ
رومی جو جنگاہ سے شکست پاکر بھاگتے تھے وہ سب بحال تباہ راس العین مین جا پہونچے اور شہر مین ہر سمت شکست
لشکر اور قتل شہر یاض کی پکار پڑ گئی اہل بلد پر سانحہ عظیم گذرا اور مرسیوس والی راس العین نے شہر اور دیوار شہر پناہ
کی بڑی مضبوطی کی اور قصد اس بات کا کیا کہ کل کی صبح کو قیدیون کو قتل کرے اور روم کا دستور یہ تھا کہ جب کوئی دشمن
اُن کا مارا جاتا تھا تو بالعوض اسکے اپنے دشمنونکے اسیرون مین سے سو آدمیون کو قتل کرتے تھے آخر جب دوسرے دن
صبح ہوئی تو وہ دشمن خدا سوار ہوا اور وسط شہر مین آیا اور حکم احضار قیدیون کا کیا اور وہ قیدی وغیرہ تھے اور
جو خالد کے ہمراہی تھے تا کہ اُن سب کو قتل کرے ناگاہ جب اسکے ملازمون نے ارادہ کیا کہ اسیرون کو حاضر کرین تو دفعتہً
صبح ہوتے ہی عیاض بن غنم مع لشکر وہان جا پہونچے پس وہ لوگ اسطرف مشغول ہو گئے اور قیدیون کے امر سے فہول
ہو گیا اور عیاض بالشکر مسلمین باب اسطاحون پر جا کر اُترے اور وہ باب شرقی تھا راس العین کا اور اس باب پر ایک
خیمہ کپڑے کا واسطے مرسیوس عدو اللہ کے ایستادہ تھا اور قریب خیمہ ایک منجنیق[1] بزرگ بپا تھا اسکی رسن کشی اور
اسکے اہتمام مین چالیس آدمی مقرر تھے اور مالک و مہتمم اُسکا برادر عمزاد ملک کا تھا جس کا نام متر قیس بن اشفیاص
تھا کہ اسی کا باپ قبل شہر یاض کے بادشاہ تھا اور یہی متر قیس صاحب و مالک دینار ہاے اشفیاص کا تھا چنانچہ
جس وقت عیاض بن غنم مسلمین کو لیکر واسطے قتال کے پیش آئے تو وہ اعداء اللہ قتل خالد وغیرہ سے باز نہ رہے بلکہ مصروف
بقتال ہوے پس فلاخن سے سنگ اندازی اور کمانون سے تیر اندازی کرنے لگے اور حسن اتفاق سے ایسا ہوا کہ
ایک نوجوان اہل شہر راس العین سے جس کا نام جمیل بن سعد الدارمی تھا عیاض سے آملا اور وہ تیر اندازی مین فائق ترین

[1] منجنیق بفتح میم و کسر جیم و سکون نون و کسر قاف و یاء تحتانی ساکنہ و قاف آخر

مردم تھا اور یون ہوا کہ اسکی مادر پیر ضعیفہ بھی اُس سے آکر ملی تو جمیل نے کہا اے مادر مین ارادہ رکھتا ہون کہ آج راہ خدا مین وہ جہاد کرون جیسا کہ حق جہاد کرنے کا ہی تو مجکو امید ہی کہ مین اُن بھائیون اور اپنے جد سے ملاقات کرون جو سامنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید ہوے یہ کہکے جمیل نے اپنی مادر کو وداع کیا اور چلا تب اسکی مان نے کہا اے فرزند سدھار حق تعالیٰ تیری نصرت و تائید کرے غرضکہ وہ آگے بڑھا اور آڑ پکڑکر کھڑا ہوا اور یہ ذکر اُس کا درمیان عرب کے مشہور و شایع تھا کہ جب وہ طائر کو ہوا مین دیکھتا ہی تو کہتا ہی مین قدرت رکھتا ہون اس بات کی کہ اس طائر کو بحالت طیران مین جس جگہ اور جہان کہو تیر مارون چنانچہ وہ اسی حالت مین اُسے مارتا تھا کہ وہ زمین پر گر پڑتا تھا اور تیر اسی مقام پر لگا ہوتا تھا جہان وہ کہکے مارتا تھا پھر جب قتال شروع ہوا تو جمیل آگے بڑھا اور سرداران انصار کو جو بالاے دیوار شہر پناہ کے دیدبان تھے تیر مارنے لگا تو کوئی تیر اس کا خالی نہین جاتا تھا مگر یا تو سینہ مین لگتا تھا یا آنکھ پر پڑتا تھا یہان تک کہ اُن مین سے تیس بطریق کو قتل کیا اُن مقتولون مین سے اور اس دیوار پر سے کوئی بطرف شہر اندرون شہر گرتا تھا اور کوئی بیرون طرف خندق مین گر پڑتا تھا یہان تک کہ وہ برج جسپر وہ سب دیدبان تھے خالی ہوگیا **راوی** کہتا ہی کہ وہ عدو اللہ مرسیوس والی راس العین صاحب منجنیق جس کا ذکر ابھی اوپر گذر گیا ہی وہ بھی فلاخن اندازون مین بڑا سنگ انداز تھا پس وہ بھی سنگ اندازی کرنے لگا تب لوگون نے جمیل بن سعد سے کہا اے نوجوان دور کھڑا ہو تاکہ اسکا سنگ فلاخن تجھپر نہ پہونچے کیونکہ ہم کو اس سے تیرے لیے بڑا اندیشہ ہی تب جمیل نے جواب دیا کہ اے قوم مین نے رسول خدا سے سنا ہی وہ کتاب خدا مین بیان کرتے تھے اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ یعنے تم جہان کہین ہوگے موت تم کو لیگی اگرچہ تم بڑے مستحکم دا ستوار برجون مین متمکن ہوگے پس ضرور ہی کہ مین اُنکے سبب فائز بہ ثواب ہون بعد ازان جمیل نے اُن لوگون مین سے جو رسن فلاخن کھینچتے تھے ایک کو تیر مارکر قتل کیا پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو بھی قتل کیا آخر وہ سب بطارقہ رسن کش وہان سے بھاگنے اور کہنے لگے کہ اس نوجوان کے مارے ہم کو اس جگہ ٹھہرنیکی طاقت نہین ہی تب مرسیوس نے حکم کیا کہ تم لوگ زرہین پہن لو اور آڑ پکڑکر ٹھہرو چنانچہ اُنھون نے ویسا ہی کیا کہ رسن کشی فلاخن پر مستعد ہوے اور مرسیوس نے فلاخن سے ایک ایسا پتھر مارا کہ ایک شخص کو جو قبیلہ بجیلہ سے تھا بڑے زور کا پتھر لگا کہ وہ شہید ہوا پھر برابر وہ اسی طرح سنگ اندازی مین مصروف رہا یہانتک کہ اسنے مسلمانون مین سے چھ آدمیون کو قتل کیا اور **راوی** کہتا ہی کہ جمیل بن سعد جو تیر چلاتا تھا وہ خطا نہ کرتا تھا اور کہتا تھا وَاشَوْقَاہُ اِلَی الشَّھَادَۃِ یعنے مجکو کمال شوق شہادت ہی اور مجکو بڑی آرزو ہی اس بات کی کہ مین دار الامان اور مقام شہادت کو پہونچون پس اُسکے باطن سے ندا آئی اور الہام ہوا کہ اگر تیرا ایسا ارادہ ہی تو اس امر کی طرف مستعد و آمادہ ہوجا اور دل مین کچھ خوف نہ لا اور عنان توسن عزم کو میدان طلب مین ہاتھ سے چھوڑ دے اور خبردار کہ ہمارے وعدہ سے تخلف نکرے اور دور رہجائے کیونکہ جو کوئی ہماری طرف ارادہ کرتا ہی ہم بھی اسکی طرف ارادہ کرتے ہین اور جو شخص ہم کو دوست

ہوا ہے ایسے ارادہ پر ۱۲ سرسان وزرین

بطارقہ جمع بطریق ۱۲ فاضلی

رکھتا ہو ہم بھی اُس کو دوست رکھتے ہین تب جمیل نے اپنے دل سے جواب دیا کہ مین اسی دم اس امر مین اقدام کرتا ہون کیونکہ درحقیقت میرے دل کو کسی طرح کا کچھ تامل و توہم نہین ہو و بتحقیق کہ مین نے اپنی جان تیرے ہاتھ فروخت کی تو اُس کی خرید کیلیے متوجہ ہو پس قریب ہو کہ مین جنت مین داخل ہون اور اس شئی مبیعہ کو وہان دیکھون چنانچہ اسکے قلب پر القا ہوا کہ ہم نے تیری جان کو قبول کیا پس شاد کام و شادمان ہو اور ہمارے شکر مین رطب اللسان ہو کیونکہ جو کوئی اپنی جان ہمارے ہاتھ بیچے گا اُسکو نقصان نہ ہوگا اور سُن اُس کلام کو جو ہمنے کتاب مکنون مین لکھا ہو وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ یعنے وہ لوگ جو راہ خدا مین قتل ہوے اُنکو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ لوگ زندہ ہین اور اپنے پروردگار کے قرب بارگاہ مین روزی پاتے ہین **راوی** نے کہا اور اسی کیفیت مین کہ جمیل مشغول بعالم وجدانی تھا ناگاہ اس عدو اللہ مرسیوس نے فلاخن سے جمیل کو پتھر مارا اور اسی دم جمیل نے بھی قصد کیا کہ اسکو تیر مارے مگر وہ پتھر جمیل کے سینے پر ایسا جا پڑا کہ پشت تک توڑ گیا پس جمیل نے کہ چلّے سے تیر جوڑ چکا تھا جب دیکھا کہ پتھر کام تمام کر گیا تو معلوم کیا کہ اب مین مرچکا اُس وقت طرف اپنے برادر عمزاد کے جس کا نام رافع بن خالد تھا نظر کی اور کہا کہ میری مادر ضعیفہ کو میرا سلام پہونچا دیجیو اور اُس کے سامنے یہ اشعار پڑھکر سنائیو چنانچہ

جمیل یہ ابیات کہکر فائز بدرجہ شہادت و داخل جنت ہوا **اشعار**

مخبرا انی لقیت حمامی	وان جئت امی واخوتی وعترتی
وان سالت عن العجوز فقل لها	قتیل حجارلا قتیل سهامی
من الحجر[1] الصلد الاصم عظامی	والست ابالی ان قتلت لانتی
ایا رافعا الا حملت رسالتی	فخصهم عنی بکل سلامی
طریحا بباب الحص لما نظارت	ادر جو بقتلی فی الجنان مقامی

یعنے اے رافع تو کیون نہین میرے پیام کا حامل ہوتا ہو کہ خبر دینے والا ہو اس امر کا کہ ہر آئینہ مین نے مرگ سے ملاقات کی اور اگر تو میری مان اور بہنون اور اولاد کے پاس جاوے تو میری جانب سے انمین ہر ایک کو میرے سلام سے مخصوص کر اور اگر تجھ سے میری مادر ضعیفہ میرا حال پوچھے تو اس سے کہیو جمیل کشتہ سنگ ہے نہ کشتہ تیر اور دروازہ قلعہ پر اس حال سے پڑا ہو کہ سنگ سخت خاموش سے استخوان کے پرزے اڑ گئے ہین **راوی** نے کہا جب عیاض کو حال جمیل سے آگاہی ہوئی تو اُسکی مادر کے احوال پر رحم کر کے بہت بکا کی اور بعد نماز جنازہ کے اُسے دفن کرا دیا بعد ازان یہ خبر مادر جمیل کو پہونچی تو اُسنے صبر کیا جیسا کہ مردان کرام و عظام صبر کرتے ہین پھر اس پر ضعیفہ نے کہا یَا بُنَيَّ عِشْتَ سَعِيدًا وَمِتَّ شَهِيدًا وَسَلَكْتَ سَبِيلَ آبَائِكَ فَرَحِمَكَ اللَّهُ وَأَنَسَ غُرْبَتَكَ وَنَفَعَنِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنے اے میرے فرزند تو زندہ تھا تو سعید تھا اور مرا تو شہید ہوا اور تو اپنے باپ دادا کی راہ پر گیا حق تعالیٰ تجھپر رحم کرے اور اس مسافرت آخرت مین وہ تیرا انیس ہوا اور مجکو بھی تیری شہادت سے روز قیامت نفع پہونچے پھر اس ضعیفہ نے یہ آیت پڑھی الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ یعنے وہ لوگ صابر ہین جب انپر مصیبت پڑتی

[1] حجر الاصم صلب صعب

ہے تو وہ کلمہ استرجاع زبان پر جاری کرتے ہین کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یعنی ہم خدا ہی کے ہین اور اُسی کی طرف رجوع کرنے والے ہین **راوی** نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی ہی معمر بن الجون النبہانی نے جس کا جد سُراقہ اُن لوگون مین تھا جو فتح راس العین مین حاضر تھے اُسنے بیان کی جب جمیل بن سعد شہید ہوا تو اہل روم بہت خوش ہوے اور اُس عدو اللہ مرسیوس نے جو بعد شہریاض مالک امر تھا جب دیکھا کہ اہل اسلام قلعے پر قصد کرنے والے ہین تو رات کو بیعہ نسطوریا مین گیا اور نماز پڑھی اور قربانگاہ کے قریب گیا و ہرگاہ بغض وکینہ اُس کا مُسلمانون سے اس مرتبہ بڑھا تھا کہ اُسنے دروازہ بیعہ پر کسی شخص عرب کی تصویر کھنچوائی تھی اور اسپر لکھا تھا ھٰذَا ابْنُ الْعَرَبِ کہ یہ شخص عربونکا نبی ہی چنانچہ جو کوئی اس بیعہ مین داخل ہوتا تھا وہ اُس تصویر پر تھوکتا جاتا تھا اور اندر بیعہ کے شبیہ عرصۂ قیامت ومیزان وصراط وجنت ونار کی بنوائی تھی اور اُسی مرقعہ مین پیکر عیسے بھی کھنچی تھی اس ہیئت سے کہ اُنکے ہاتھ مین صلیب تھا اور زیر لوا انکی مادر مریم صدیقہ تھین **راوی** کہتا ہی کہ جب وہ عدو اللہ مرسیوس اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اُس نے عاصم بن رواحہ سے کہا کہ اس شب مین میرا ارادہ ہی کہ ان قیدیان عرب مین سے دس نفر کو مقام مذبح مین ذبح کرکے تقرب بخدا حاصل کرون یہ سنکے عاصم نے اُس کو جواب دیا اے ملک یہ میری راے نہین ہی کیون کہ آپ دیکھتے ہین جو کچھ امور عرب درپیش ہین اور یہ امر تو آپکے قبضہ اختیار مین ہی یہ سُنکے وہ خاموش رہا اور وہان سے باہر نکلا اور عاصم نے رومیون مین سے کسی کو اندر بیعہ کے رہنے نہ دیا سب کو وہان سے باہر نکال دیا اور دروازہ بیعہ کا باستحکام تمام بند کردیا پھر جس وقت اس بیعہ مین کوئی رومی باقی نہ رہا اور دروازہ اسکا مستحکم ہوگیا تو وہ صحابہ جو اسپر تھے اُس بیعہ کے اندر اندر بیت المذبح مین داخل ہوے کیونکہ مذبح متصل وملحق بیعہ سے تھا تو وہان دیکھا کہ بہت ہتھیار مجتمع ہین کیونکہ اہل روم جسقدر قسم سلاح بطریق نذر اس بیعہ ومذبح مین لاتے تھے اور چڑھا جاتے تھے وہ سب وہین بطور سلاح خانہ جمع رہتا تھا چنانچہ ان صحابہ نے وہ اسلحہ اُٹھالیے اور قصد کیا کہ کل صبحکو جس وقت اہل شہر مشتغل بقتال ہون گے تو ہم لوگ اندرون شہر نرغہ کردینگے **راوی** نے کہا پھر جس وقت رات ہوئی تو وہ صحابہ اُٹھے اور نماز اور قیام اللیل یعنی نماز شب اور ذکر اللہ مین مشغول ہوے اور اُن تصویرون اور شبیہ عرصۂ قیامت اور صراط و میزان اور نار وجنت کو دیکھتے تھے اسوقت عاصم بن رواحہ نے سعید بن زید سے کہا کہ دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑنا کیا ایمان کو زیادہ کرتا ہی تب سعید نے کہا ہان البتہ پیروی دین خدا ورسول کی موجب مزید یقین ہی کیونکہ جب روز قیامت آوے گا اور دن حسرت وندامت کا ہوگا اور ہوا تند و باد صرصر قیامت کی چلے گی اور ساری خلق خدا محشور ہوگی اور جہنم سامنے ہوگا اُس شخص کے جو اس کا سزاوار ہوگا اور جب صفین کھڑی ہون گی پرہیزگارونکی اور ہڈیان بوسیدہ زندہ کی جاوینگی متقین و نمازگذارون کی اور جب رایات اہل حق کے گڑنے لگین گے اور پھریرے نشانون اہل صدق کے اُڑنے لگین گے اور جب منبرہاے انبیا و مرسلین

۱۲ سیرسطوریا یعنی سعید و معبد تریا بان دو محلہ نسطوریا مین واقع تھے ۱۲ ۱۲ قربان گاہ یعنی مذبح جہان قربان کرتے ہین تا قربان گاہ مسیح موجود ہو جس پر بطریق شبیہ بنا لیتے تھے ۱۲

نصب کیے جائینگے اور وسادہ ہائے ابرار و صدیقین حسب مراتب مرتب ہونگے اور جب رو حسین موحدین کی شاد مان ہونگی
اور کافرون کی جانین تنگی و نقصان مین پڑینگی اور تباہی اور خواری پڑے گی اور مشرکین کے اور دھتکار و للکار ہوگی
واسطے ظالمین کے اور جب ذلیل و خوار ہون گے ملوک و حکام جور و ستم اور سرکشون سے سوا ہونگے شاہان روم و عجم اور جب مسرور و مستبشر
ہونگے ابرار و دیندار اور محزون و متحیر ہونگے فجار و بدکار اور جب ندا دیگا ملک جبار یعنی بادشاہ غالب کردگار لِمَنِ الْمُلْكُ
الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنے جسکے لیے آج بادشاہت ہے وہ یکتا و زبردست ہے یعنی پروردگار اور اسکے ساتھ یہ فرمائیگا کہ کیا
ہم نے تجکو عذاب دوزخ سے نہین ڈرایا تھا کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانیوالا نہین آیا تھا کیا تم نے نہین سنا ہی کہ پروردگار
نے سید مختار صلی اللہ علیہ وآلہ الاطہار پر کیا نازل کیا ہی قُلْ تَمَتَّعُوا فَاِنَّ مَصِيرَكُمْ اِلَى النَّارِ یعنی اے سید ابرار تو اور قوم کفار کے تبلیغ
حکم کردے کہ بہرہ مند ہو تو دنیا مین آخر کو ٹھکانا تمھارا جہنم ہی هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَاكُمْ وَالْاَوَّلِينَ یعنی وہ روز فیصل
ہے کہ تم کو اور پہلے والون کو ہم جمع کرینگے غرضکہ وہ روز عرصہ ہی کہ اعمال سب کے پیش کیے جائینگے وہ روز وفا ہی کہ حق تعالیٰ
اپنا وعدہ پورا کرے گا اور لوگ بدلا اپنا پورا پاوینگے وہ دن جزا کا ہی حسنات سے اور دن سزا کا ہے سیئات سے
وہ روز تمام کون و مکان کو زلزلہ مین لانے والا ہے وہ روز قریب آنیوالا ہی وہ دن فضل و داوری کا ہی وہ دن
عدل و دادگری کا ہی اسوقت ہر موقف اپنی جا پر کھڑے ہونے والون کو پراگندہ کرے گا اور ہر جاہل بغدر لاعلمی
شرمندہ ہوگا حسرت سے لوگ اپنے ہاتھون کو دانتون سے کاٹینگے اور دل اُنکے شدت خوف سے کانپینگے اور منادی ہاتف
پکارے گا کہ کنارے ہوجاؤ اے قوم بدکار بتحقیق کہ فرمانبردار رستگار ہوگئے کیا تم نے کتاب مکنون مین نہین سُنا ہے
وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ یعنے اے مُنکر و آج جدا اور دور ہوجاؤ مومنون کے نزدیک سے چنانچہ اس حالت
مین تشنگی اُن کو بیتاب کرے گی اور دہشت اُن کو اضطراب مین لاوے گی بڑی تنگی مین پھنسینگے سخت خستگی مین پڑینگے
اپنے عرق مین غرق ہون گے منادی ملائک ندا دینگے اور یہ سب نہین گے وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ یعنے اِن کو
کھڑا رکھو کہ ان سے باز پرس ہی اور کہیگا ان کو ٹھہرا رکھو یہان تک کہ ہماری ہیبت اور ہماری مملکت کو دیکھین انکو
ٹھہرا رکھو کہ ہماری سلطنت و عظمت پر نظر کرین ان کو ٹھہرا رکھو یہان تک کہ یہ پیش کیے جاوین ہماری جناب مین اُن کو
کھڑا رہنے دو یہانتک کہ اِن سے مناقشہ کرین ہم حساب مین کہان ہین وہ لوگ جنھون نے انکار و نافرمانی کی کہان ہین
وہ جنھون نے اصرار و طغیانی کی مین بہت بڑا جبار و غالب ہون پر کسی پر ظلم نہین کرتا مین بڑا رحیم
ہون مگر بے رحمون پر رحم نہین کرتا کہان ہین امت نوح جو صبح و شام مرتکب تھے بامور قبوح کدھر ہین
قوم ہود ع کہان گئے آل ثمود ع کدھر گئے امت شعیب ع کہان ہین امت سوار براق کیران ع کہ
یہ سب واسطے جانے کے حاضر ہون کہ رب الارباب حاضر و ناظر ہے لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ
الْحِسَابِ یعنے آج کسی پر ظلم نہین ہی اس لیے کہ حق سبحانہ تعالیٰ برسر حساب ہے اور اُس وقت مصطفےٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باجماعت خدم وحشم وباد بدبہ حشمت وفروزینت ہونگے اور اُنکے سر پر تاج رضائے خدا ہوگا
اُسپر بقلم امضا لکھا ہوگا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ یعنے قریب ہے کہ پروردگار تیرا ایسا کچھ دے گا کہ تو رضامند ہوگا اور
اُنکے ہاتھ مین لوائے حمد ہوگا اور داہنے اُنکے انبیا اور بائین اُنکے اولیا ہونگے اور ملائکہ سامنے کھڑے ہونگے اور اہل موقف
حضرت کی طرف دیکھتے ہونگے اور امت اُنکی انپر درود پڑھتی ہوگی اور چہرے ان لوگون کے فرح وسرور سے درخشان
ہونگے جامہ اسلام ان کا زیب تن اور ہاتھون مین اِنکے اُسکا دامن ہوگا پکارتے ہونگے اپنے پروردگار کو بکلمات
تمجید اور شور کرتے ہونگے اہل موقف باقرار توحید کے نور ایمان اُن کا تابان ہوگا اور جائزہ اُن کا پیش خداوند جہان
ہوگا گواہ کرینگے ہم اُن کو ساری امتونپر اور قبول کرینگے ہم اُن کی شہادتون کو انپر تاے رنج و بلا کے اُن سے غائب
ہوجاوینگے اور ہول قیامت سے امن پاوینگے منادی ملک اُن کو ندا کرے گا كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی تم
بہترین اُمت ہو کہ واسطے ہدایت اور اُمتون کے انتخاب کیے گئے تھے اہل موقف اُنکے جمال پر بحیرت نظر کرینگے اور
اُنکے فر وجلال پر متحیر ہونگے اور اور کہینگے گنہگار ہی ہین جنھون نے ان کی ملت کی پیروی اور ان کی شریعت کی
تصدیق مین پیشروی کی چنانچہ فرمایا ہے رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ یعنی سارے کفار بیشتر یہی آرزو کرینگے
کہ کاش اہل اسلام مین ہوتے غرضکہ ایسے ہنگام مین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مقام محمود مین وارد ہونگے
اور وہان طول قیام کرینگے اور آرزومندی سے ہاتھون کو پھیلا وینگے اور نیازمندی سے طلب وسوال
مین بلبلا دینگے اور عرض کرینگے اے میرے پروردگار مین تجھ سے سوال کرتا ہون کہ میری امت گنہگار کے حق مین
میری شفاعت قبول کر بنا گاہ بارگاہ آلہ سے ندا آویگی کہ قسم ہی مجکو اپنے عزت وجلال کی کہ مین تجھ سے خلف وعدہ
نہ کرون گا اور اپنے عہد کو جو تجھ سے کیا ہی نہ توڑون گا یہان تک کہ اہل موقف کو تیرا علوشان اور تیرا مرتبہ شایان دکھلاؤنگا
اور وہ مرتبہ تجکو عطا کرونگا کہ تو راضی ہوگا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ یعنے قریب ہی کہ پروردگار تیرا وہ نعمت
وکرامت تجکو عطا کرے گا جہان تک کہ تو راضی ہو **راوی** کہتا ہے کہ جب ان کلمات ہدایت آیات کو عاصم نے
سعید سے سنا تو اُسکے ایمان کو ترقی ہوئی پھر جس وقت ہنگام سحر ہوا تو وہ صحابہ اقدام حرب پر مستعد ہوکر اہل شہر
پر برجستہ نکل پڑے اور استعانت بخدا کرکے کہنے لگے اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا كَنَصْرِ نَبِيِّكَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ یعنے اے ہمارے پروردگار
ہماری ویسی مدد کر جیسی تونے اپنے نبی کی امداد کی تھی روز جنگ خندق وغیرہ کے اسوقت خالد نے کہا خبردار
تم لوگ از یکدیگر متفرق نہ ہونا کہ تمھاری ہیبت جاتی رہے گی اور خوف رکھو اس پروردگار سے جس کی طرف
تمھاری بازگشت ہی اور اِس بات کو خوب سمجھ لو کہ یہ سب دشمنان خدا تمپر ہجوم کرینگے اسطرح کہ مرد اُن کے تم
سے مقاتلہ کرینگے اور عورتین ان کی تمپر پتھر ماریں گی اس وقت تم دور رہو اور ہوس سے کہ درمیان جنگ کے کسی
مرد عورت کی طمع وپروا کرو بلکہ حرب وضرب مین ثابت قدم و بایکدیگر ہمدم رہو کیون کہ صبر مردون کا ظاہر

نہین ہوتا ہی مگر ہنگام ملاقات ہول وخطر کے اور ہم لوگ گھبرانے والون مین نہین ہین مگر بسبب ہجوم مرگ وضرر کے اسلیے
کہ ہمپر خوب ثابت ومتحقق ہی کہ ہمارے ہر ایک کیلیے مدت اجل معین ہی کہ اُس سے تجاوز نہین کرتا درین صورت جو
کوئی اپنے تئین خطرۂ عظیم مین ڈالیگا وہ امر عظیم کو پہونچیگا اور حال یہ ہی کہ اس شہر کا بڑا نام ہی اور اس مین کثرت و
جمعیت مردم بہت ہی اور یہ شہر دیار ربیعہ کا قصر و پائگاہ ہی اور ہم لوگ اس قوم کے بیچ مین اور اس شہر کے وسط
مین ہو گئے ہین درینصورت اگر تم طالب ظفر ہو تو صبر و استقامت رکھو اور عجلت نہ کرو اسلیے کہ صبر قرین حصول مرام
ہے اور تعجیل موجب لغزش اقدام ہی اور استقامت نصرت انجام ہی اور خوب جان لو کہ یہ بیعہ اُن کا بہت بڑا بیعہ
معظمہ ہے اور ضرور ہے کہ وہ لوگ نماز کیلیے وہان آتے ہین پھر جس وقت سالار اُن کے لشکر کا مع ہمراہیان وہان داخل
ہو تو دفعتہ ہر طرف سے ہم اپر جا پڑین اور گھیر لیوین اور قتل کرنا شروع کرین پھر جس وقت ملوک اُنکے اور امرائے نصاریٰ
مارے جاوینگے تو پھر کسی کو جرأت وجسارت ہاتھ اُٹھانے کی ہمپر نہ ہوگی اور باقی عوام کا کچھ اعتبار نہین ہی یہ سنکے عاصم
بن رواحہ نے کہا اے امیر خدا تیری نیکوئی کو زیادہ کرے امور حرب مین کیا خوب تجکو خبر و آگاہی ہے کلام تیرا باصواب
ہے اور خطاب تیرا مستحسن ولاجواب ہی پھر سعید نے کہا تم کو لازم ہی کہ ہر ایک تم مین سے اپنے اپنے مقام پر
ٹھہرا رہے اور ہتھیار اپنی اپنی عباؤن مین چھپائے رکھے پھر جس وقت وہ قوم اپنی نماز مین مشتغل ہون تو یکبارگی ہم
اُنپر حملہ کرین اور اپنے خوب فرصت پاکر کرین پس سب نے اِس رائے کو پسند کیا اور وہ سب صحابہ ایک بڑے مکان مین جو متعلق بیعہ سے
تھا مقیم تھے اور اِس مکان مین مال ومتاع نذر اس کثرت سے جمع تھا جو شمار وحساب سے افزون تھا **راوی** نے کہا مجھ سے
روایت بیان کی عبداللہ بن یانس نے اپنے جد فیاض بن زید سے کہ وہ منجملہ اُن صحابہ کے تھا جو فتح راس العین مین
حاضر تھے اُسنے کہا قصہ ہمارا اسطرح ہوا کہ پہلے ہم نے جو تدبیر کی تھی پھر اُس سے باز رہے چنانچہ امر مقدر آلہی سے جسروز
ہمنے وہ تدبیر کی تھی کہ ہم ہتھیار جامۂ عبا مین چھپائین اور جس وقت کہ وہ لوگ مشتغل بحرب ہون تو ہم لوگ یکبارگی اپنر
جا پڑین اتفاقا اس روز لشکر راس العین مین سے کسی نے اقبال نہ کی اور اس کا سبب یہ ہی جو ہم ذکر کرتے ہین
راوی نے کہا چنانچہ قضاے آلہی سے یون ہوا کہ والی راس العین کا ایک بھائی تھا کہ وہ بڑا زیرک ودانشمند
تھا اور تدبیر اور رائے اسکی صائب تھی اور وہ عارف اس حکمت کا تھا جس کی وصیت فہرابس نے اسکو کی تھی اور
فہرابس منجملہ حکماے یونانیین کے تھا وہ عالم تواریخ اور رازدار شہر یاض کا تھا کہ شہر یاض بے مشورہ اسکے کچھ نہ کرتا
تھا چنانچہ اس برادر حاکم راس العین کو قتال عرب سے منع کیا تھا اور اسکو فہمایش کی تھی کہ عرب سے قتال کرنے مین
تیرے حق مین خیر نہین دیکھتا ہون تو اس امر کو اپنے نفس پر لازم کر پھر جب کہ ملک شہر یاض کا وہ حال ہوا اور لشکر اُسکا
مارا گیا اور بھاگا اور بعد شہر یاض کے مریسوس مالک امر ہوا تو اُس سے بھائی نے فہمایش کی اور نام اسکا ارسالوس
تھا اور معنے ارسالوس کے زبان یونان مین حکیم زمانے کا پس وہ کہنے لگا اے برادر معلوم کر کہ مرد عاقل و مرد کامل کیلیے

سزاوار نہین ہی کہ وہ اپنے نفس کو غیر موقع مین ڈالے اور نام خواہش نفسی کا رام ہوجاے یعنی نفس امارہ کے اختیار مین ہو جاوے اور جو کوئی اطاعت نفس کی کرتا ہی وہ ذلت مین پڑتا ہی او منسوب بجہالت ہوتا ہی اسلیے کہ خواہش دنیا خواری ہی اور پیروی نفس کی بیماری ہی او رطلب لذات سبب مہلکات ہی کیونکہ اُس لذات مین کیا مزہ ہی جو منجر بقبا ہے اور صاحب لذت کے حق مین موجب رنج وعنا ہی شہوات نفسانی ہلاکت وشماتت ہے اور آزو نیاز عیب سفاہت ہے تمتع وام اور حب دنیا دام ہی عاقل پشیمان نہین ہوتا اور جاہل مرد میدان نہین ہوتا جلد باز کو تامل نہین اور مضطر کی راے مستقل نہین خائن نیکوکار نہین ہوتا اور دروغگو راست گفتار نہین ہوتا مرد حقیر شریف نہین ہوتا اور شریف خفیف نہین ہوتا جس کسی نے فائدہ پہونچانے مین پہلوتہی کی وہ عبویت کو نہ پہونچا اور جو کوئی تعلقات دنیا مین مسرور رہا وہ آخرت سے محروم رہا مرد ستمگار رستگار نہین ہوتا اہل رشد محروم نہین رہتے اور نادم ہونیوالے مذموم نہین ہوتے توبہ کرنے والے کیلیے خوف نہین ہی اور رجوع کرنے والے کو روک نہین ہی جس نے پیروی کی راہ صواب کی اُسنے نجات پائی ذلت عذاب سے اے برادر خوب جان لو کہ قیام ریاست کا سیاست سے ہوتا ہے اور دوام دولت کا عدالت سے رہتا ہے تقوی خیر ہے واسطے اصحاب اخیار کے اور ہوا و ہوس شر ہی حق مین برادران دیندار کے جو کوئی موافق اپنی حیثیت کے میانہ روی رکھیگا اس کو ذلت نہ ہوگی اور جو کوئی اپنی حقیقت کو بھول جاوے گا اسکی کچھ رفعت نہ ہوگی تعلق رکھنا آمال وتمنیات سے موجب تضییع اعمال واوقات ہی حسن اخلاق کیا خوب سبب وفاق ہی اتفاق اہل خلت کا سبب نجات ہے ہلاکت سے سریع الزوال کو جلد طلب کرنا پیام اجل کا آنا ارتکاب عصیان کا نشان ہی خذلان کا علامت توفیق کی آسانی ہی طریق کی جو کوئی انجام کار دیکھتا ہی وہ ہلاکت سے امن پاتا ہے جس نے دنیا کو بچشم فنا دیکھا اُسنے آخرت مین اپنی تمنا کو حاصل کیا آگاہ ہولے برادر کہ جملہ اخبار سے جو ہمارے سامنے مذکور ہوا ہی ایک یہ ہی کہ عیسیٰ بن مریم نے ایک طائر کو دیکھا کہ وہ بہت خوبصورت اور خوشنمائی پر وبال کامل مرتب تھا تب مسیح نے اس طائر سے پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین دنیا ہون کہ ظاہر میرا ملیح ہی اور باطن میرا قبیح ہی حضرت مسیح نے کہا مجکو عجب آتا ہی اُس غافل سے کہ وہ امید تمام کرنے کسی شی کی رکھتا ہی وحال آن کہ مرگ اسکو بلاتی ہی پس مین نے اس بات کو تجھ سے بطریق تمثیل بیان کیا ہی تاکہ تو وعظ سمجھے اس مثال کو اور اس زوال کو جو ملک شہریاض پر واقع ہوا کہ کل سماط پر موجود تھا اور آج صراط پر حاضر ہے کل وہ اپنی سلطنت ومملکت پر فخر ونازکرتا تھا آج قبر مین باسوز وگداز پڑا ہے کثرت لشکر کام نہ آئی ووفور خزانہ وبسیاری سامان جنگ سے کچھ منفعت نہ ہوئی واصد وہ ذلیل ہوگیا وباوجود کثرت کے قلیل ہوگیا جو کوئی اپنے افعال پر نازان ہی وہ اپنے اعمال مین مرتہن وپشیمان ہے تو اپنے زعم مین راہ خدا پر چلتا ہے وحال آن کہ تو پیروی ان لوگون کی کرتا ہے جن کو خدا نے ہلاک کیا ہی پس کوئی فعل تجکو نافع نہین ہی اور کوئی عمل تیرے تابع نہین ہی تجکو لازم ہی کہ اپنی جان کیلیے اور اپنے اہل ملت

واہل بلد کے واسطے خدا سے خوف کر اور اپنے لیے انجام بخیر طلب کر ان عربون سے از روے صلح کے اور جو کچھ مین نے تجھ سے از راہ نصیحت کے کہا ہی وہ قبول کر خونریزی سے درگذر عور تونپر رحم کر لوگون کو بچا کہ تو بھی بچا رہے گا اور یہ قوم جو بات کہتے ہین وہ کرتے ہین کیونکہ صدق ان کا دین ہی اور ایمان ان کا یقین ہی وہ لوگ طالبان ملک مین سے نہین ہین کہ ملک پر نزاع کرین اور اسکی طرف مائل ہون بلکہ وہ طالب آخرت ہین اور جو کچھ انکے لیے پیش خدا مہیا ہی اسی کے وہ خواہان ہین اور دیکھو کل رودس صاحب حران کے ساتھ کیا وفا کی کہ وہ اپنے دین سے نکلکر اُن کے دین مین داخل ہوا اور اسی طرح ملکہ ماریہ بنت ارسوس اور بڑے بڑے ملوک روم مثل یوتنا و یرغون وعمود و میتا جو کہ ہمارے دین مین وہ ہم سے بڑا عالم تھا یہ سب اُنکے دین مین داخل ہوگئے وحال آنکہ یہ لوگ مالک ایسے بڑے ملکون کے تھے جو طول وعرض مین بہت وسیع وفراخ تھے اور حال یہ ہی کہ محاصرہ وحصار داری وہی شخص کر سکتا ہی جسکے پاس غلہ رسد وافر وکثرت لشکر وسامان وسلاح بتوافر ہو اور حفاظت بلد پر قادر ہو وحال آن کہ یہ شہر عظیم ہی اور جو کچھ سامان اسمین موجود ہی وہ ایک سال بلکہ کتر سال کیلیے بھی مردمان شہر کو وفا نہین کر سکتا پس اگر تو اسلام نہ لاوے گا تو اہل شہر لامحالہ اسلام لا دینگے اور تیری گردن باندھکر مسلمانون کے حوالے کرینگے اور تو انکے عظم شان پر خیال کر کہ اُنکے قبضہ مین حران ہی اور کفر تو تا دربا دسروج وسمیساط وماردین وصور وخابور اور فرات سے تا بہ شام اور زمین مصر تک یہ سب اُن کا ہی اور انکے لشکرون سے سارا ملک عراق گھرا ہوا ہے اور تمام آفاق پر ہی اور مجھے خبر پہونچی ہی کہ ملک کسریٰ نے طرف مقام محاق کے چڑھائی کی ہے تو چاہیے کہ امیر اہل عرب کے پاس اپنا ایلچی بھیجکر اعانت طلب کرتا کہ تجکو کسریٰ پر فیروزمندی حاصل ہو اور وہ تیری ایسی امداد کرے گا کہ تو اپنی جان اور اپنے مال وعیال سے خوش رہے گا اور اس قوم کے ظل حمایت مین تو خوشی سے زندگانی بسر کر خواہ تو انکے دین مین داخل ہو خواہ اپنے دین پر وہ کسی حال مین تجھ سے بغض وعداوت نہ رکھینگے **راوی** نے کہا مرسیوس نے جب یہ کلام اپنے برادر حکیم ارسالوس کا سنا تو اُسپر غضب ہوا اور اسوقت اُسکے ہاتھ مین کوڑا تھا تو اُسنے ارسالوس کو کوڑا مارا اور کہنے لگا تو وہ ہی کہ مسیح نے تجکو پیدا نہین کیا مگر ذلیل وخوار تجکو کیا ہی جو مجھے تو یہ مشورہ دیتا ہے کہ مین اپنا ملک عربونکے حوالے کرودن لامحالہ تو میری ہلاکت کا باعث ہوتا ہی تو ہلاک ہو میرے پاس سے دور ہو اگر پھر میری نگاہ تجھپر پڑے گی تو مین تجکو قتل کرون گا **راوی** کہتا ہی کہ آخر ارسالوس وہان سے غضبناک چلا گیا مگر مرسیوس لعین نے اپنے ارکان دولت کو حکم کیا کہ وہ سب کنیسہ بعیہ نسطوریا مین جمع ہون تا کہ اُن سب سے حلف لیوے چنانچہ جاؤش ونقیب اُسکے گئے اور اہل شہر ومشائخ بلد اور وہان کے جمیع اکابر ورؤسا کو جمع کیا اور علما وعباد نصاریٰ کو اس کنیسہ مین حاضر لائے اور پادریون اور دیر کے مجاورون کو بھی بلا لائے تا کہ اہل شہر سے حلف لیوین پھر جب یہ سب بیعہ مین داخل ہوے تو اُس کا پھاٹک بند کر دیا

تاکہ کوئی عوام مین سے اندر نہ آوے چنانچہ یہ سب مجتمع تھے اور ملک مرسیوس اور مقربان دربار بیٹھے ہوے لوگون سے حلف وعہد لیتے تھے اور وہ سب کے سب خطرات سے مطمئن وایمن تھے ناگاہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیبارگی تیغ بکف نکل پڑے وبآواز بلند تہلیل وتکبیر پکارتے ہوے کہنے لگے کہ ہم امت تنزیل اور اصحاب نبی جلیل ہین ہم محافظان قرآن اور صاحبان صیام رمضان ہین حق تعالی نے تمھاری گناہگاری کے سبب تمھاری جاے امن کو تم سے لے لیا اور تمھارا پردہ فاش کیا اور غم والم کو تمپر مسلط کیا اب وہ تمھارے صلیب پرست کہان ہین اور وہ صور وپیکر جن کی تم پرستش کرتے ہو کدھر ہین اور تقرب تمھارا قربانگاہ سے کیا ہوا اور تدبیر تمھاری شبان گاہ کی کیا ہوئین اب تم اپنے ارباب وخداؤن کو بلاؤ کہ تمھاری مدد کرین واسکو باطل تمھارا جاتا رہا اور جاہل تمھارا باعث شرک کے ہلاک ہوا تمھارے ایام سست ومضمحل ہوگئے دولت تمھاری زائل ہوگئی یہ کہکے اصحاب نے ان کو تلوار ونکے آگے دھرلیا اور مرگ نے انکو جلد پکڑلیا چنانچہ بطارقہ رئیسان نصاری کو بہ نیت صادقہ قتل کیا پھر جس وقت اہل روم تے ان کی خرابیون کو دیکھا تو باخود ہا شور وفریاد کرنیلگے اُس وقت خالد نے مسلمانون سے خطاب کیا اے اولیاء اللہ خوب تلوارین مارو اعداء اللہ کو اور مشرکون کا خون بہاؤ پھر جب بڑے بڑے افسر مارے گئے اور اونچے اونچے اہل کروفر تہ تیغ ہوگئے تو یہ حال دیکھکر اور یہ خبر سنکر عوام خلائق شہر بناہ کی دیوار دنپر بھاگ گئے اور آگاہ ہوگئے کہ ان کی قوم جہنم واصل ہوئی اور بلا اپنر نازل ہوئی اسوقت وامس نے جاکر پھاٹک شہر کھولدیا کہ تمام لشکر اسلام تہلیل وتکبیر کرتے ہوے داخل ہوے اور قتل عام راس العین مین ہونے لگا یہان تک کہ وہ موارد ہلاکت کو پہونچے جمعیت مشرکین کی پراگندہ ہوگئی شریعت سید المرسلین کی مسلمانون کی موید ہوئی **راوی** نے کہا کہ فتح راس العین شہر ربیع الاول سنہ سترہ مین ہوئی تھی چنانچہ تمام مال وہان کا جمع کیا گیا اور سب آدمی شہر کے فراہم کیے گیے اور یہ لوگ بیس ہزار آدمی تھے اور انمین سے دس ہزار مرد محارب وکارزار تھے غرضکہ اس قوم سے اکثر آدمی اسلام لائے اور حکیم ارسالوس بھی مع اپنے ہمراہیونکے ایمان لایا **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ دیار بکر مین سے سواے راس العین کے اور کوئی ملک تلوار سے نہین لیا گیا یعنے اس اقلیم مین جملہ بلاد بصلح وتدبیر ہاتھ آئے مگر راس العین بزور شمشیر قبضہ مین آیا وبعد ازان میر لشکر اسلام عیاض بن غنم نے کل مال سے خمس نکال کر خدمت مین امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ارسال کیا اور ایک نامہ اس مضمون کا لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم عیاض بن غنم الاشعری کی جانب سے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بعد سلام عرض یہ ہو کہ مین حمد کرتا ہون اس خدا کی جس کے سوے کوئی معبود بحق نہین ہے اور مین درود پڑھتا ہون اسکے نبی پر بعد ازان واضح ہو کہ جو جو امر دشوار تھا حق تعالی نے اسکی فتح بآسانی کرادی ہمارے نوجوانون کے شعاع انوار نے مثل برق خاطف کے آنکھون مین چکاچوند ڈالدی پھر جس وقت اُس قوم نے ہمپر عرصہ مقابل تنگ کردیا اور ہاتھم پر اژدہام کیا اسوقت ہم نے

سلام است تنزیل یعنے ہمرہ وہ جماعت ہین جن پر حق تعالی نے اپنی کتاب نازل کی ہے ۱۲

ایک لشکر عظیم کو دیکھا کہ وہ ہمارے سامنے سد بلند ہو گئے اور فوج فوج پیش آئے اور موج موج پیہم آ پڑے ہر جانب سے نصرت الٰہی عیان ہوئی اور وہ ہر قسم کے ساز و حرب میں نمایاں ہوے اور تابش آہن کی مانند شعلے کے تھی تلوارون کی کہ چین اُڑتی تھین اور برچھیونکے پرخچے ہوتے تھے چنانچہ خصومت اُسطرف برطرف ہوئی اور آتش جنگ جھبی بجھی اور رخت حرب تنون سے جب اُترے کہ مسلمانون نے طاغیون اور فاسقون کو قتل کر لیا اور حق تعالیٰ نے نصرت کافی بخشی اور سرکشون کو ذلت قرار واقعی دی دشمنون نے پیٹھ پھیری اُن کی مضرت سے نجات ملی سارے شہر اُنکے کفر سے پاک ہوے رئیس اُنکے اندوھناک ہوے بادشاہ اُن کا اول مخذول ہوا اور بدترین حالی سے مقتول ہوا و بعد ازان حق تعالیٰ نے ہم کو فتح راس العین کی عنایت کی اور بعد اسکے ہم عازم دیار بکر کے ہوے ہین حق تعالیٰ معین ہو اور اس سے استعانت کرتے ہین وبس اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور ہماری طرف سے تحیۂ سلام عرض کیجیے قبر سید المرسلین پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمعین بعد ازان ابن غنم نے اس نامہ پر مہر ثبت کی اور لفافہ کرکے مع مال خمس حوالے عبد اللہ بن جعفر الطیار کے کیا اور اُنکے ہمراہ سو سوار مہاجرین انصار مین سے کر دیے چنانچہ عبد اللہ مع ہمراہیان اپنے روانہ ہو گئے اور مسلمانون نے راس العین مین ایک مہینہ مقام کیا اور بیعہ نسطوریا کو مسجد جامع بنایا اور اسمین نماز ادا کی اور سارے کنیسون کو مسجدین بنا ڈالین پھر عیاض نے عرفجہ بن مازن العامری کو وہان کا والی مقرر کر دیا اور اسکے ہمراہ سو سوار تعینات کر دیے و بعد ازان مال رہا و کفر توتا سے بھی خمس نکالکر بعد عبد اللہ بن جعفر کے سلامۃ بن الاحوص کے ساتھ روانہ کیا اور اسکے ہمراہ پچاس سوارون کو بھیجا

ذکر فتح دارا و بیرحا و یاعما

راوی نے کہا جب عیاض بن غنم راس العین سے کوچ کرکے کفر توتا مین وارد ہوے تو وہان ان کی خدمت مین وہ لڑکا یرغون حاضر ہوا اسکو مرحبا کہا اور کفر توتا کا اسکو والی کیا اور اس لڑکی طاریون کے روبرو اسلام پیش کیا وہ بھی اسلام لائی اسکا عقد تزویج یرغون اسکے عمزاد سے کر دیا اور بیعہ کو جامع مسجد بنایا پھر وہان سے طرف دارا کے کوچ کیا جب وہان پہونچکر خیمے کیے تو اہل دارا سب حاضر ہوے اور صلح کی درخواست کی اور جس مقدار محصول پر اہل دارا نے صلح کی وہ بیس ہزار مثقال سونا تھا یعنے اشرفی تھی اور تیس ہزار چاندی یعنے درم اور اپنے ہتھیار دے دیوین آخر اُنھون نے یہ سب کچھ منظور کر لیا بعد ازان اُنکے کنیسون کو جامع مسجد بنایا اور اُن مین سے بہت تھوڑے آدمی اسلام لائے اور باقی مردم نے اقرار ادائے جزیہ کا کیا بعد ازان عیاض دارا سے کوچ کرکے بیرحا کو گئے وہان والون نے بھی صلح کی اور مصالحہ اہل بیرحا کا مقدار محصول اہل دارا کے چہارم پر ہوا ولیکن ہرگاہ بنی اسرائیل بیرحا کی تعظیم بہت رکھتے تھے اور وہان نذرین لاتے تھے اور بانی بیرحا

کا خر قیا بن توزخ بن بازیا تھے اور خرقیا انبیاے بنی اسرائیل مین سے تھے تو لوگ وہان کے پاس عیاض بن غنم
کے پھر حاضر ہوے اور مصالحہ اسقدر پر چاہا جس مقدار پر معاملہ ساتھ اہل دارا کے ہوا تھا مگر اس شرط سے کہ
اُنکے مقدم نے یہ درخواست کی کہ مین مادام حیات اپنے مالک اس بلد کا رہون یہان تک کہ مرگ سے ملاقات کرون
پھر اہل بلد مین سے جو کوئی ارادہ کرے گا کہ تمھارے دین مین داخل ہو تو اسکو کوئی مانع نہ ہوگا یہ سنکے عیاض
نے کہا تیرا نام کیا ہے اُسنے کہا میرا نام طریاطس ہے تب عیاض نے کہا اے طریاطس ہم تم کو عدل پر حکم کرتے ہین اسلیے
کہ خدا نے ہم کو فتح جودی ہے تو محض بسبب پیروی امر حق اور راہ روی طریق صدق اور باعث عدل و داوری
درمیان خلق کے اور ہم جور و ظلم سے اجتناب رکھتے ہین پس اسی وجہ سے جو ہم قصد کرتے ہین تو اپنے مقصود کو پہونچتے ہین
اور تم دیکھتے ہو کہ جیسے تم لوگ ہمارے پاس آئے تو ہم تمھارے سوالات برابر قبول کرتے ہین اور ہم تم سے وہ معاملہ کرتے
ہین جس طور سے اہل دارا کے ساتھ ہمنے مصالحہ کیا ہے پھر طریاطس نے کہا کہ اہل معرین سے اسیطرح مصالحہ کر جیسا
اہل بیرحا کے ساتھ کیا ہے چنانچہ عیاض نے اس کو بھی منظور کر لیا و بعد ازان یاعما اور دیر پر وارد ہوے وہان بھی
حسب درخواست طریاطس و موافق اسکی راے کے معاملہ کیا اور عیاض نے جو ہر ایک امر مین طریاطس کا کہنا مانا
تو اسلیے کہ تا اُسکی طبیعت کو ملائم کرے اور تا کہ تالیف قلوب کرے سو ایسا ہی ہوا کہ جب یہ خبرین اہل دیار بکر کو
پہونچین تو وہ لوگ جوق جوق بطیب خاطر آنے لگے اور بلا منازعت تسلیم اطاعت کرنیلگے و حال آن کہ عیاض کو
خبر معلوم ہوئی تھی کہ بلاد اُنکے بہت مستحکم اور قلعے ان کے نہایت استوار و دشوار گذار ہین **راوی** کہتا ہے کہ پھر طریاطس
نے مال کثیر و زر خطیر اپنے خزانہ سے نکالا اور اہل بلد سے کچھ نہین لیا اور وہ سب حوالہ عیاض کر دیا اور عیاض نے
قبول کیا پھر جب اہل نصیبین نے بھی خبر حسن سیاست اور شہرت عدالت مسلمین کی سنی اور بوجودت وخوبی احکام
اسلام معلوم ہوئی تو اکثر اُن مین سے اسلام لائے و منجملہ اُنکے جو مشرف باسلام ہوے اصحاب دیر المندور تھے کہ
اُنھون نے دیر مندور کو مٹا کر اسکا جامع بنایا اور عیاض نے نصیبین مین ایک ماہ قیام کیا پھر جب وہان
سے ارادہ کوچ کا کیا تو طریاطس پاس عیاض کے آیا اور کہنے لگا تم لوگ ہماری نگاہون مین عظیم تر نظر آئے اسلیے
کہ تمھاری صلوت و عبادت کو بہترین طاعات دیکھتے ہین آخر طریاطس اسلام لایا اور اسلام اس کا بہت خوب
و درست ہوا پھر وہ بدستور ہمیشہ ملک و مالک اس دیار کا رہا یہان تک کہ بعہد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ کے اُسنے وفات پائی اور اسی عرصہ مین اسامہ بن عامر الکندی مع اپنے دس نفر برادر عمزاد سے مسجد کندہ مین
اُترے تھے اور عیاض نے دیار یاعما وغیرہ سے فارغ ہو کر کوچ کیا اور زیر قلعۃ المرأۃ کے جا اُترے اُس قلعہ مین ماریہ
تھی اور اس کا بیٹا عمود بھی تھا یہ لوگ عیاض کے پاس مہمانی لائے اور لوازم ضیافت سے پیش آئے بعد ازان
عیاض نے وہان سے کوچ کیا اور ساتوین شہر جمادی الاول شہر کو آمد پر داخل ہوے

ذکر فتوح میسافارتین و آمد

مروی ہی کہ بلد آمد مین دو برادر تھے صاحب صولت و فر ایک کا نام پطرس تھا اور دوسرے کا نام یوحنا تھا اور پطرس اُس بلد کے جانب مشرق رہتا تھا اور یوحنا سمت مغرب سکونت رکھتا تھا اور یوحنا کی ایک لڑکی تھی اسکا نام رغورۃ تھا اور پطرس کی بھی ایک بیٹی تھی بنام صفورا اور وہ دونون پطرس و یوحنا اس بلد مین مشغول رہتے تھے چنانچہ یوحنا نے ارادہ اپنے عقد تزویج کا کیا اور پاس مرطاؤس صاحب دار کے پیغام بھیجکر اُسکی دختر مریم نام سے عقد کیا اور مریم کو اسکے باپ کے شہر سے اپنے پاس بلا لیا اور یہ عورت بڑی پرمکر و حیلہ گر تھی جب بلد آمد مین داخل ہوئی تو دیکھا کہ اُس شہر مین مال و متاع بکثرت اور نعمتین فراخ ہین اور باشندے وہان کے متحصن و مطمئن ہین اسلیے کہ دیوار شہر پناہ بہت مستحکم و بلند ہے اور باغات اُسکے تمام سرسبز ہین یہ دیکھکر وہ اپنی دایہ سے تخلیہ مین کہنے لگی کہ اے دایہ مین نے اِس شہر سے بہتر اور کوئی شہر محکم و بلند تر نہین دیکھا کیا تو نہین دیکھتی ہے کہ وسط شہر مین نہرین جاری ہین اور دائرہ پہاڑ کی ہر طرف سے پائداری ہی اور مُراد اسکی پہاڑ سے دیوار سیاہ شہر پناہ کی تھی پھر اُس نے دایہ سے پوچھا کہ اصل بانی اس شہر کا کون تھا دایہ نے کہا آگاہ ہو کہ مالک تمام بلاد روم کا اول بلاد یونان سے آخر بلاد عمویہ تک وہ بادشاہ تھا جس کا نام طیماؤس تھا وہ بیٹا ارساؤس بن میطاط بن مکلاڈکن بن الاصغر بن العیض بن اسحاق کا تھا اور یہ اول وہ شخص ہی جس نے بیت حکمت اپنے بلد رومیہ کبریٰ مین بنا کیا کہ اس سے اس کے بہت سے مطالب حاصل ہوے تھے اور عجائب امور روے زمین کے اسپر منکشف ہوتے تھے اور اس نے اس فن کو اپنی طبیعت سے ایجاد کیا تھا اور اس حکمت کو بصرف زر کثیر ممالک روے زمین مین جاری کیا اور اُس کی منفعت سے متمتع ہوا اور اس کا ایک بیٹا تھا استنبول نام سو اُس لڑکے نے اپنے باپ طیماؤس سے کہا کہ مین اپنے نام سے یہان ایک شہر بسایا چاہتا ہون جس سے میرا شہرہ رہے بادشاہ نے کہا اے فرزند یہ شغل بہتر ہے تم اپنے نام پر شہر آباد کرو پھر بادشاہ نے سامان اُس کا مال و زر و مردمان مہتمم و کاریگر سے مہیا کر دیا چنانچہ استنبول نے دیوار شہر پناہ کی چھ فرسخ مین کھچوا کر شہر آباد کیا اور اسکا نام اپنے نام سے استنبول رکھا اور اُسکے وہ چار برس بعد تک زندہ رہا اور ایک بیٹا اپنا چھوڑ کر مر گیا اُس کا نام قسطنطین تھا تب اُس شاہزادے نے بقیہ بنا شہر کی تمام کی اسلیے یہ شہر دونون نام سے مشتہر ہوا استنبول تو باپ کے نام پر اور قسطنطنیہ بیٹے کے نام پر مشہور ہوا اور ایسا اتفاق ہوا تھا کہ پدر اُس کا یعنے طیماؤس بادشاہ جب تسخیر بلاد کرتا ہوا یہان تک پہونچا تو یہان کے چشمۂ سارا در دجلہ کو دیکھکر اس سرزمین کو بہت پسند کیا اور اپنے ارکان دولت اور ارباب سلطنت کو طلب کیا کہ وہ سب بہتر شخص باہم ملک موسوم تھے یعنے وہ سب ملک کہلاتے تھے چنانچہ انسے مشورہ کیا کہ مین یہان ایک شہر بنایا چاہتا ہون اور وہ شہر

ایسا ہو کہ روے زمین پر مثل اسکا محکم تر و بلند تر نہ ہو ولیکن وہ اسطور پر بنے کہ ہر ایک قوم مین سے اپنی اپنی قوات سے ایک ایک شہر اور ایک ایک برج تیار کرے کہ مجموعًا ایک شہر عجیب و عظیم آباد ان ہو جاوے یہ سنکے اُن سب نے قبول کیا اور کہا لے بادشاہ ہم حکم آپ کا بجا لاتے ہین پھر وہ سب سوار ہوے اور اپنی اپنی حد و شہر کا خط کھنچوایا اور بنوانا شروع کیا اور اطراف بلاد و اقصاے ممالک سے معمار و کاریگرون کو بلوا کر ہر ایک ملک نے بطور خاص اپنا اپنا شہر و برج و حمام و کنیسہ تیار کرایا جب بنا اُن شہرون کی تمام ہو چکی تو ناگاہ وہ بادشاہ مر گیا تو اس شہر کا نام آمد رکھا گیا اسوجہ سے کہ جب مدت بناے شہر اختتام کو پہونچی تو مدت عمر بادشاہ کی بھی تمام ہوئی پھر وہ سب ملوک اور ملوک زادے ہمیشہ وہان کے وارث رہے یہان تک کہ وراثت منتہی ہوئی طرف اُن دونون برادر پطرس و یوحنا کے یہ سنکے مریم کو دایہ کے بیان سے تعجب ہوا اور اس راز کو مخفی رکھا اور پطرس کا ایک بیٹا تھا لاؤن نام چنانچہ پطرس نے اپنے بیٹے کیلیے اپنے بھائی یوحنا سے اُسکی بیٹی صفورا کی خواستگاری کی اور اس سے یہ شرط کی کہ تو اپنی بیٹی کا عقد تزویج میرے بیٹے سے کرے تو مین اپنی بیٹی کا عقد تیرے بیٹے سے کردون مگر یوحنا نے منظور نہ کیا اسلیے درمیان اُن دونون کے شر و فتنہ عظیم برپا ہوا اور اس شہر کے وسط مین دیوار حد کھینچی ہوئی تھی اور اس مین دروازے تھے سو وہ سب دروازہ بند کیے گیے اور ہر ایک اپنی اپنی سرحد مین مشغول بکار خود ہوا پھر جب مریم نے یہ ماجرا دیکھا تو درمیان اُن کے برابر صلح و اصطلاح کے درآئی اور کہنے لگی کہ یہ بات تم دونون کیلیے جائز نہین ہے کیونکہ تم دونون بھائی ہو اگر باہم ایسے تنازع برپا رکھوگے تو ملوک دیار بکر بطمع ملک تمپر عزم کرینگے غرض کہ مریم سوار ہوئی اور درمیان اِن دونون بھائیون کے صلح کرادی اور دروازے حد اندرونی کے کھلوا دیے اور طعام ضیافت بسامان عظیم تیار کرا کے پطرس اور اسکے بیٹے لاون اور اسکی بیٹی صفورا کی بڑی دھوم سے دعوت کی تا آن کہ ان سب نے طعام ضیافت تناول کیا بعد ازان اُنکے لیے شراب منگوائی اس مین زہر ملا ہوا تھا جب اُن کو وہ شراب پلائی تو وہ سب کے سب مر گئے اور اسیطرح اُسنے یوحنا اپنے شوہر اور اسکے بیٹے کو بھی وہی شراب زہر آمیز ملا کر مار ڈالا پھر خود مالک و ملکہ اُس ملک و شہر کی ہوئی اور ایک ایسا بیعہ بنوایا کہ تمام بلاد روم مین ویسا بیعہ کہین نہ پایا گیا اسکے اندر و باہر صحن مین نگینے جڑوا دے اور سنگ رنگ برنگ کے نصب کرائے اور اسکی دیوارون کو لاجوردی کار سے مرصع نگار کر دیا اور اُس مین پردے دیباج زرتار لٹکوا دیے اور شہر شہر کے مردمان مشاہیر کو طلب کیا اور اہل بلد سے جو کچھ انپر حیف و قلق تھا دور کر دیا اور ان مین ایسی عدالت گستری کی کہ تمام اہل بلد اُس سے راضی ہوے اور اُسکے حُسن سیرت کی شکر گذاری کرنیلگے اور ان لوگون کو اعلیٰ خدمات پر مامور کیا اور اُن کو مزید انعام و اکرام سے مشکور کیا پھر شہرہ اُسکی داوری و دادگری کا سنکر ہر طرف و ہر جگہ سے خلایق آنکر مجتمع ہوئی غرضکہ ملکہ مریم کی سلطنت کو بلاد آمد مین بارہ برس گذرے تھے کہ بعد ازان اسپر نزول عیاض بن غنم اور رود اُن کے اصحاب کا ہوا اُن سب نے آکر

مدینہ آمد کو گھیر لیا **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھے یہ **روایت** پہونچی ہو کہ عیاض بن غنم نے سعید بن زید کو باب الروم پر مامور کیا اور معاذ کو باب الجبل پر مقرر کیا اور خالد کو باب الماء پر تعینات کیا جب ملکہ مریم نے یہ دیکھا اور معلوم کیا کہ صحابہ حصار کی چڑھائی پر مستعد ہین تو خود سوار ہو کر اپنے کنیسے مین آئی اور اپنے ارباب دولت کو جمع کر کے اُن سے کہنے لگی کہ تم سب اِس بات کو خوب یقین کر لو کہ یہ عرب تمھارے شہر مین آ پہونچے اور تمھارے گھرون مین داخل ہو گئے ہین اور اُن کے دلون مین اِس شہر کے لے لینے کی طمع ہو اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ شہر دیار بکر کا قفل ہو جب اُسکو اُنھون نے کھول لیا اور فتح کیا تو تمام دیار بکر میرے باپ کے قبضہ سے چھین لینگے اِس صورت مین دین مسیح بالکل مضمحل و سُست ہو جاوے گا پھر اِن شہرون مین مطلق ذکر اس کا باقی نہ رہیگا اور مین خوب جانتی ہون کہ جو ملوک دین نصرانیہ مین مشار الیہم و نامور ہین وہ سب منتظر ہین کہ ہماری جانب سے کیا تدارک ہوتا ہے اور تم یہ بھی خوب جانتے ہو کہ یہ شہر تمھارا ایسا متحصن و مستحکم ہو کہ اگر عرب سو برس مقاومت و محاصرہ کرینگے تو اُسپر قادر نہ ہونگے اور قابو نہ پا دینگے لاجرم لازم ہو کہ اپنے حریم و خاندان و مال و متاع کیلیے قتال کرو اور بالاے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاؤ اور ان عربون سے مقاتلہ کرو و بعد ازان ملکہ نے قسیسین و رہبان و اکابر و بزرگان نصاری کو طلب کر کے اُن کو حکم کیا کہ اہل بلد اور مردم لشکر سے حلف و عہد اس امر کا لیوین کہ یہ سب بالاتفاق یکدل و یکدست ہو جاوین روپوشی نہ کرین اور گھرون مین چھپ نہ رہین چنانچہ اُن سے ان باتون پر حلف و عہد لیا گیا آخر وہ لوگ دیوار ہاے شہر پناہ پر چڑھ گئے اور ہتھیار لگاے اور اسباب حرب و آلات ضرب تمام تر درست کیے اور صلیب رایات برپا کیے اور الگ الگ گروہ کو واسطے حفاظت برجونکے متولی کیا **راوی** نے کہا جب عیاض بن غنم نے یہ دیکھا کہ وہ لوگ بالاے دیوار شہر پناہ سے آمادۂ قتال ہو گئے تو آپنے لشکر کے سرداارون کو جمع کر کے اُن سے فرمایا کہ یہ مدینہ حصینہ جو دیار بکر کا سر ہے جس وقت حق تعالی نے اُسکو ہمپر فتح کر دیا تو ہم مالک سارے دیار بکر کے ہو جاوینگے تم لوگونکی کیا راے اور کیا صلاح ہو اسلوب جنگ کس طور پر کیا جاے گا اور حال یہ ہو کہ ان اعداء اللہ نے اِس قلعۂ بلند کی بڑی مضبوطی کی ہو تب خالدؓ نے جواب دیا اے امیر ہم لوگ جو مالک بلاد ہوے ہین تو محض بعنایت خدا نہ بقوت و کثرت خود ہا اور نہ بسبب اسباب و سامان کے بلکہ حق تعالی نے ہمارے لیے آسان کر دیا اور ہم امید رکھتے ہین کہ حق تعالی ببرکت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِسکو بھی فتح کرے گا کیونکہ اُسنے اپنے نبی سے وعدۂ فتح اسلام کیا ہو اگر یہ قوم اپنے شہر کے ہر چہار طرف واسطے قتال کے پھیل گئے ہین تو ہم کو امید ہے کہ یہ امر ہمارے لیے زیادہ تر سہل ہو اور اگر وہ اجتماع پر اقامت کرینگے تو تم صبر و استقامت رکھو کہ انجام صبر کا نصر ہے اور چاہیے کہ اس عورت کو ایک نامہ لکھو جو مشتمل ہو اوپر خوف و رجا کے یعنے اِسکو ڈراؤ بیم ہلاکت سے اور مژدہ دو امید کرامت سے تو کیا عجب ہے کہ حق تعالی اسکے دل کو ایمان کے لیے ملائم کرے یا وہ مُلک اپنا بطریق صلح کے ہمارے تسلیم کرے چنانچہ عیاض نے قلم دوات

وکاغذ منگوا کر اُس عورت کو یہ نامہ لکھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَوٰتُہٗ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ مِنْ عِیَاضِ ابْنِ غَنْمٍ اَمِیْرِ جُیُوْشِ الْمُسْلِمِیْنَ بِاَرْضِ رَبِیْعَۃَ وَدِیَارِ بَکْرٍ اِلٰی مَرْیَمَ الدَّارِیَۃِ اَمَّا بَعْدُ الخ یعنے بنام خداوند رحمان ورحیم اور بعد صلوۃ اوپر ہمارے سید وآقا کے کہ وہ محمد ہین اور اوپر اُنکی آل کے یہ نامہ ہی منجانب عیاض بن غنم کے کہ وہ امیر ان لشکرون مسلمین کا ہی جو حدود ربیعہ و دیار بکر مین وارد ہین لکھا جاتا ہی طرف مریم داریہ کے واضح ہو کہ حق سبحانہٗ تعالی نے ہم کو نصرت امداد کی ہی اور تمام قوم کفار پر ہم کو فیروزمندی بخشی ہی اور ملوک کفار پر قابض وقادر ہونے مین ہماری تائید فرمائی ہے ہم جس جس بلد پر نازل ہوے اُسکے مالک ہوے اور جو جو لشکر ہمارے مقابلہ مین آیا اُس کو ہم نے شکست دی کیونکہ غلبہ وتسلط مخصوص واسطے حق تعالی کے ہی اور واسطے اسکے رسول اور واسطے مومنین کے اور قلعہ تیرا کچھ بہت بلند اور بڑا محکم قلعۂ تدمر سے نہین ہے کہ وہ قلعہ منیعہ بنایا ہوا سلیمان بن داؤد کا ہے اُس پر اہل اسلام نازل ہوے اور اس کو فتح کر لیا اور اسیطرح قلعۂ بعلبک وحلب وانطاکیہ پر جو دار الملک ہرقل بادشاہ کا ہی مسلط ہو گئے اور ہمارے تئین کوئی ایسی مشکل پیش نہین آئی مگر یہ کہ حق تعالی نے ہمپر آسان کردی اور اسی مرکا حق تعالے نے اپنی کتاب مین ہم سے وعدہ کیا ہی وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے نصرت مومنین کی ہم پر واجب ولازم ہے پس جس وقت ہمارا یہ نامہ تجکو پہونچے تو بیدرنگ ہمارے امر کو تسلیم کر کہ اس صورت مین تو بہ سلامت رہے گی اور پرہیز کر ہماری مخالفت سے والا ندامت اُٹھاوے گی اور جس وقت ہم نے ارادہ کیا فوراً ہم تیرے یہان پہونچینگے اور ہم وہ نہین ہین کہ تیرے دین پر یا تیرے کسی اہل بلد کے دین پر زبردستی کرین کیونکہ حق تعالی نے فرمایا ہی کَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ یعنے امر دین مین اجبار کرنا جائز نہین ہی اور اگر تو باعث اپنی خودداری کے ہم سے بے اعتنائی کریگی تو نتیجہ اسکا تجکو عنقریب معلوم ہوگا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا یعنے قریب ہے کہ تم جانوگے کہ کون عاجز تر ہے اِس بات مین کہ اسکا کوئی ناصر ویاور نہین ہی اور کون کمتر ہے کثرت انصار و سامان کارزار مین اور سلام ہی اوپر بندگان خاصان خدا کے و بعد ازان نامہ لپیٹا اور لفافہ سربمہر کر کے ایک شخص کے حوالے کیا جو معاہدین مین سے تھا اور اسکو حکم کیا کہ قریب اس قلعہ کے جا اور وہان کے لوگون کو نامہ حوالے کر کے بانتظار جواب توقف کر چنانچہ وہ شخص زیر قلعہ پہونچا اور ان کو اُن کی زبان مین پکارا اور نامہ دکھلایا اور اشارہ کیا تب لوگون نے اوپر سے رسی لٹکادی اس شخص نے وہ نامہ اُس رسن مین باندھ دیا اُنھون نے کھینچ لیا اور نامہ برنیچے منتظر ٹھہرا رہا اور لوگون نے وہ نامہ ملکہ مریم کے پاس پہونچایا اور پڑھا گیا پھر جب مریم نے اس کا مضمون سمجھا تو اپنے اعیان دولت کو جمع کر کے مشورہ کیا اور فرمایا جو کچھ امیر لشکر عرب نے ہم کو لکھا ہے اِس باب مین تم کیا کہتے ہو اُن لوگون نے جواب دیا اے ملکہ جو رائے آپ کی ہو وہی بہتر ہے اور ہمارے تئین آپ جو حکم کیجیے ہم وہ بجا لاوین تب مریم نے کہا اے قوم تم خوب جانتے ہو کہ نا گوارا ہی نہ عار اور جب کہ ان عربون کا

امر تسلیم کرینگے تو اہل روم ہم سے ننگ و عار رکھینگے اور کہینگے کہ تم نے کیونکر اپنا بلد و قلعہ حوالہ کر دیا کہ محاصرہ تمھارا نہ سال بھر کا ہوا نہ ایک مہینا نہ دس دن کا و حال آن کہ یہ بلد تمھارا و گرد بلا و روم سے محکم تر ہی اور جب تم کو حاجت ہوتی تو تم لوگ اندرون حصار کے زراعت بھی کرتے اور تمھارے پاس پانی بھی موجود تھا اور تمام چیزین جسکی تم کو احتیاج ہوتی وہ سب قلعہ مین مہیا تھین علاوہ میرے پاس ملوک و یار بکر نے نامے لکھے ہین اور مجھ سے وعدے کیے ہین کہ وہ اپنے اپنے یہان سے لشکر میری نصرت کو بھیجین گے یہ سنکے اہل مشورہ نے عرض کی اے ملکہ یہ رائے آپ کی بہترین رائے ہی چاہیے کہ آپ اس قوم کو ایک نامہ ایسے مضمون کا لکھیے تا وہ ہم سے قطع طمع کرین چنانچہ نامہ لکھا گیا اسمین یہ درج کیا کہ تمھارا نامہ پہونچا مطلب تمھارا معلوم ہوا تم نے جو کہ اپنے حق مین ذکر نصرت خدا کا کیا تو کیا تم نہین جانتے ہو کہ مسیح نے تم کو مہلت دی ہی اور تم کو مہمل و طلق العنان نہین چھوڑا ہی اور بالفعل تم سے درگذر نہین کیا ہی مگر اسلیے کہ بعد اسکے وہ تم سے مواخذہ کرے گا اور گویا کہ تم نے سرست ملوک اور ملوک زادو پر قبضہ و تسلط کیا ہی تو ہر آئینہ مین تمپر اُن لوگون کو بھیجتی ہون جو نہایت سخت باز و ہین اور تلوارین اُن کی تیز ہین اور روانہ کرتی ہون لشکر پر لشکر اور کمک پر کمک کہ وہ تم سے ہر لا لیوینگے اور بندگان مسیح سے عقدہ عار و اکرینگے یعنے اُن کو جو تم سے مغلوب ہونے کا ننگ و عار ہی تو وہ اس کا تدارک کرینگے اور مین وہ نہین ہون کہ اپنا قلعہ کبھی تمھارے حوالے کرون پس چاہو تم یہان مقام رکھو چاہو کوچ کر جاؤ والسلام پھر اس نامہ کو ایک قرین باندھکر اس حاجہ نامہ بر کے آگے لٹکا دیا اس نے کھول لیا اور اس کو خدمت مین عیاض بن غنم کی پہونچا دیا پھر انھون نے جب وہ نامہ پڑھا اور اُس کا مضمون سمجھ لیا تو فرمایا ہم نے توکل کیا خداوند عزوجل پر اور اپنے امر کو اسی کے تعین سپرد کیا اور یہ آیت پڑھی وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا یعنے جو کوئی خدا ہی پر تکیہ و توکل کرتا ہی تو حق تعالیٰ اسکے لیے کافی ہے یعنے اُسکے قضاے حوائج کے واسطے بس ہی کیونکہ حق تعالیٰ بالضرور اپنے امر کو بالغ و کامل کرنے والا ہے و ہر آئینہ اللہ نے ہر شے کیلیے ایک مقدار معین کی ہے **راوی** کہتا ہے کہ پھر عیاض بن غنم آمادہ اس بات پر ہوے کہ شہر آمد پر اقامت کرین اور دستہ سوارون کا واسطے تاخت و تاراج کے اوپر شہرہاے ہتاج و میافارقین وغیرہ بلاد کے بھیجا جاوے **راوی** نے کہا اسی عرصہ مین ناگاہ صداے ناقوس گوش زد ہوئی تو عیاض نے لوگون سے کہا تم جانتے ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہے لوگون نے کہا وہ کیا کہتا ہے عیاض نے کہا یہ کہتا ہے کہ جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے برادر عمزاد علیؑ کو بھیجا تھا اور ایک جماعت مسلمین کو اُنکے ہمراہ کر دیا تھا تاکہ اطراف و جوانب بتوک پر تاخت و تاراج کرین اسوقت گذر اُن کا ایک راہب کے دیر مین ہوا تھا سو وہ راہب اپنا ناقوس پھونکتا تھا تو علیؑ نے اپنے ہمراہیون سے کہا تم جانتے ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہی اُن لوگون نے جواب دیا اللہ و رسول بہتر جانتے ہین اور یا علیؑ یا تم جانتے ہو علیؑ نے کہا کہ ناقوس یہ کہتا ہے مَهْلًا مَهْلًا يَا بَنِي الدُّنْيَا مَهْلًا مَهْلًا اَنَّ الدُّنْيَا قَدْ اَغْوَتْنَا وَاسْتَغْوَتْنَا وَاسْتَغْلَتْنَا غَلًّا

مَا نَرٰی مَا مِنْ یَوْمٍ یَمْضِیْ عَنَّا اِلَّا لَنَا اَوْ عَلَیْنَا یَا بَنِی الدُّنْیَا جَمْعًا جَمْعًا یَا بَنِی الدُّنْیَا شَرْطًا شَرْطًا مَا مِنْ یَوْمٍ یَمْضِیْ عَنَّا اِلَّا اَثْقَلَ ظَهْرًا مِنَّا مَا مِنْ یَوْمٍ یَمْضِیْ عَنَّا اِلَّا مَا رَمَنَا جَهْلًا قَدْ ضَیَّعْنَا دَارًا تَبْقٰی وَاسْتَوْطَنَّا دَارًا تَفْنٰی یعنے اے دنیا دار و اے دنیا دار و جلدی نہ کرو سمجھ بوجھ کے بتامل کام کرو کیونکہ دنیا ہم کو اغوا کرتی ہو اور مرنیب میں ڈالتی ہو اور ہم کو اپنے امور مین مشغول کرتی ہے کل ہم دیکھینگے جو کچھ دیکھینگے یعنے قیامت مین جو کچھ دیکھنا ہے دیکھین گے کوئی دن ہم سے یعنے ہمپر سے نہین گذرتا ہے مگر یہ کہ وہ ہماری بھلائی کا ہوتا ہے یا ہماری بُرائی کا اے دنیا کے بچو اپنے امور کو جمع رکھو اے دنیا والو اپنے کامون مین مستعد و آمادہ رہو جو جو روز ہمپر گذرتا ہو وہ ہماری پیٹھ کو بار گنا ہون سے بوجھل کرتا جاتا ہے اور کوئی زمانہ ہمپر نہین گذرتا ہو مگر یہ کہ وہ ہماری غفلت و نادانی مین بسر ہوتا ہے یہان تک کہ ہم دار البقا کو ضایع کرتے ہین اور دار فنا کو اپنا وطن سمجھتے ہین یہ سنکے اصحاب علی نے کہا اے فرزند عم رسول اللہ کیا یہ باتین نصرانی جانتے ہین اور سمجھتے ہین علی نے کہا ان باتون کو سوائے نبی اور صدیقین کے اور کوئی نہین جانتا

راوی نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی ربیع ابو سلیمان نے موسیٰ بن عامر سے انہ نے اپنے جد سے کہ اُسکے جدنے اسپر یہ روایت پڑھی تھی مقام حضرا مین جو مضافات عسقلان سے ہو کہ آخر عیاض بن غنم نے شہر کے آمد پر چار مہینے قیام کیا بعد ازان حکم بن ہشام نے لشکر کے پرے سے نکلکر عیاض سے طلب اذن کیا کہ میا فارقین پر یورش کرے اور دو ڈرمائے چنانچہ عیاض نے اس کو اجازت دی تو اس نے مہاجرین انصار مین سے سو صحابہ کو اپنے ساتھ لیا اور وہ لوگ بعد نماز ظہر کے روانہ ہوے تا آن کہ وجلہ کے پار اُترے اور چلے تو اُن کے لیے طے الارض ہوا یعنے زمین سمٹی جاتی تھی یہان تک کہ وہ لوگ تھوڑی ہی دیر مین رات گذرے تھوڑی دور نہ چلے تھے کہ میا فارقین مین پہونچگئے اور اُس کو گھیر لیا تا بحدے کہ اُس بُرج تک پہونچے جو معروف بہ بُرج شاہ تھا اس وقت حکم بن ہشام نے کہا مین حق تعالیٰ سے آرزو رکھتا ہون کاش یہ شہر میرے ہاتھ سے بلا قتال فتح ہو جاے راوی نے کہا ہنوز یہ کلام حکم بن ہشام کا پورا نہ ہوا تھا کہ دفعتہً ایک برج کے حاشے کا ایک دروازہ اُن کے لیے خود بخود کھل گیا ناگاہ یہ سب اندر دھنس پڑے اور اس وقت اہل شہر وسط شہر سے اپنے بڑے کنیسے تک جو معروف بہ بیعۂ ماریہ تھا راستہ صاف کرتے تھے اسلیے کہ اس شب کو نصاری کے یہان عید تھی پھر جب وہ لوگ نماز کے واسطے متوجہ ہوے تو دیکھا کہ باب بیعہ پر اہل اسلام نازل ہین تب وہ شور و غوغا کرنے لگے اور لوگون نے اُن کا غلغلہ سنا تا کہ صاحب بلد جس کا نام اسلاعورس تھا وہ یہ غل سنکر آیا اور عربون کو دیکھکر بولا تم لوگ کون ہو حکم نے کہا ہم ہین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس نے کہا کہ تم کہان سے آتے ہو حکم نے کہا کہ ہم اپنے لشکر سے آتے ہین اُسنے کہا کہ تم اپنے لشکر سے کب چلے کہا بعد نماز ظہر اُس نے کہا ہمارے شہر کا پھاٹک کس نے تمھارے لیے کھولدیا حکم نے کہا ہمارے واسطے اُس شخص نے دروازہ کھولدیا ہے جس کے ہاتھ مین جمیع امور کی

کہنیان ہین اُسنے کہا تم نے ہمارا کچھ باک نہ کیا حکم نے کہا ہم کو کیا خوف ہی مخلوق سے کہ نہ وہ ضرر پہونچا سکتے ہین نہ نفع بلکہ زیر فرمان حکم آلہی کے ہین وہ ہر آئینہ حق تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ یعنے اے ایمان والو تم کافرون سے نہ ڈرو اگر تم مومن ہو تو پس مجھی سے ڈرتے رہو تب اسلاعورس نے کہا کہ ہمارا دین سادات مجدید ہے اور ہمارا دین قدیم و مدید ہی اور حال یہ ہی کہ قدیم کو محدث پر فضیلت ہے حکم نے کہا اگر یہ قول حق ہی تو تفضیل ابلیس کی آدم پر لازم آتی ہی اسلیے کہ ابلیس مقدم تر ہی آدم سے کیا تجکو معلوم نہین ہوا کہ طینت آدم یعنے مادہ آدم کا بصورت مشکوۃ تھا چنانچہ حق تعالی نے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ یعنی حق تعالی جس کا قلب واسطے اسلام کے کشادہ کرتا ہی وہ اپنے پروردگار کے نور کرامت سے منور ہی چنانچہ اندر اس مشکوۃ کے وقت جلوہ گری یعنے ہنگام نفخ روح کے نور اُسکے قلب کا روشن ہوا اور مرتبہ اتقا پر استعلا و عروج کیا جب ابلیس نے اُس کو دیکھا تو چونکہ وہ اپنے پیراہن عبودیت و بندگی کو ضو توحید سے سفید جانتا تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہی کہ وہ اسکو شرک سے سیاہ نظر آیا پس صفت اصلی و قدیمی اسکی بصفت وقت و بصورت حال نمودار ہوئی بقولہ تعالی وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ یعنے ابلیس اپنی اصل خلقت مین زمرہ کافرین سے تھا یعنے درحقیقت وہ سالک طریق شرک اور زیر سایہ جہل و عاقبت اندیش کے تھا اور قطع منازل عبادت بعجب و ریا کرتا تھا اور واقع مین وہ مشاہدہ جمال جلال سے عالم نابینائی مین تھا پس جس وقت وہ نور آلہی مشکوۃ ابدیت سے منور ہوا تو اُسنے اپنا منھ آگ سے بھرا کا یعنے اُسنے اُس نور سے طلب نار کی اور اس سے اخذ آتش کیا اسکا مفاد یہ مفہوم ہوا اِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ یعنے ہر آئینہ تجھپر میری لعنت اور میری رحمت سے تیرے لیے دوری ہے اور اصل آدم کی یہ ہی کہ جب اُسنے جو طلب مین آشیانہ و پایگاہ بشریت سے بباز وے ہمت و قصد کے پرواز کر کے حیطۂ انسانیت سے تجاوز کیا یہان تک کہ نار من و آتش آلام سے قریب ہوا تو انوار الٰہیہ نے اس سے مفارقت کی اور باز و اسکے اصطفائیت و برگزیدگی کا ٹوٹ گیا اور طائر اس کی بلند پروازی و ترقی کا سست پر ہو گیا تو دام مین وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ کے گر پڑا یعنے آدم نے اپنے پروردگار کا عصیان کیا پھر جب وہ وادی محبت مین سرگردان ہوا اور ابرہاے محنت و اندوہ نے پے در پے اسپر ہجوم کیا اور برق اِهْبِطَا کا تازیانہ لگا اِهْبِطَا یعنے اے آدم اور ای حوا تم دونون باغ جنت سے اُتر کر دنیا مین جاؤ پھر جب آدم علیہ السلام صحراے کربات مین آنکلے تو یکایک آیت بشارت دینے والی اُن کی برگزیدگی کی اُنسے آکر لپٹ گئی یعنے آملی کہ پھر پروردگار نے اُنکو اپنا برگزیدہ کیا فَتَابَ عَلَيْهِ یعنے حق تعالی اُسپر متوجہ ہوا اور توبہ اور انابت اُن کی قبول کی غرض کہ اسلاعورس نے اُن صحابہ کو حکم کیا کہ اندر بیعہ کے داخل ہون اُس وقت حکم بن ہشام نے کہا کہ ہم تمھارے بیعہ مین جا کر کیا کرین اُس نے کہا اُسکے اندر جا کر تم اپنے پروردگار کا ذکر کرو یعنے نمازین پڑھو حکم نے کہا ہم لوگ ایسے نہین ہین کہ واسطے ذکر اپنے پروردگار کے

لہ جلا ہوا یعنے خاک ہا بین ہا ہوا یعنے خاک ہا بین ہا ہوا ۱۲ وارد حصن وسلما ۱۲ اتقا احصن کری نوادم الاتقا حصن کری یعنے ہوا ہوا ۱۲ طائر احصن کری ۱۲

بلائے جاوین تو پھر اُس سے تاخیر کرین آخر صحابہ نے اپنے گھوڑے باندہ دیے اور اندرون بیعہ داخل ہوے اور اسلاعورس کا ارادہ صحابہ کے اندرون بیعہ جانے سے یہ تھا کہ یہ آرایش بیعہ کی نمایش کرادے اسلیے کہ اسکے اندر بلغ زرنگاری کی بڑی تیاری کی تھی اور اُس مین شبیہ بیت المقدس کھنچوائی تھی اور اُس مین صخرہ اور سلسلہ بیت المقدس کا بطور تبرک کے رکھا تھا اور اس مین محراب داؤد اور گہوارہ عیسیٰ کا بنایا تھا اور اسمین تصویر مسیح و مریم علیہما السلام کی لکھی تھی پھر جس وقت اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اندرون بیعہ داخل ہوے اور اسمین یہ تماشا دیکھا تو حکم بن شلم اس آیت کی تلاوت کرینگے وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ یعنے حق تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ پسر مریم کیا لوگون سے تو نے کہدیا ہے کہ تم لوگ مجکو اور میری مادر کو سواے خداے واحد کے دو خدا سمجھو چنانچہ اِس آیت کو باواز بلند پڑھا اور کہا واللہ یہ سب کوئی چیز نہین بلکہ قول ہمارا سواے اسکے نہین ہے کا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ **راوی** کہتا ہے کہ اُن کی اس صدا سے بیعہ زلزلہ مین آیا اور اُس قوم کو گھبرا دیا اور قندیلین ایک دوسرے سے ٹکرا گئین اور اس کا مجاور ایک شخص تھا کہ وہ سب دینون اور شریعتون کا عالم تھا اور اُس کا نام عبدالمسیح تھا جب اسنے یہ خرابیان بیعہ اور قندیلون کی دیکھین تو اُسکے چہرے پر عبرت اور اس ساری قوم پر جو اسکے اندر تھی ہیبت غالب ہوئی تو ان سب نے اپنے ملک اور مالک سے کہا کہ تو نے ہماری ہلاکت کا ارادہ کیا ہے اسوجہ سے کہ تو نے عرب کو اندرون بیعہ کے ہمپر داخل کیا ہے آیا تو نہین دیکھتا ہے کہ ان لوگون کا یہان آنا گویا غضب مسیح کا ہمپر ہوا ہے تب اس بطریق یعنے رئیس نصارے نے کہا قسم ہے مسیح کی جو تم سمجھتے ہو ایسا نہین ہے بلکہ کام اُن کا توحید خدا اور ذکر اپنے نبی کا ہے چنانچہ معجزہ اُنکے نبی کا تمپر خوب ظاہر ہوا اور تم نے اسکو دیکھ لیا ولے ہو تمپر ہرگاہ پھاٹک شہر خود بخود اُنکے لیے کھل گیا اور وہ ہمپر آپہونچے پھر جب کہ وہ داخل بیعہ ہوے تو کیونکر بیعہ جنبش ولغزش مین نہ آوے اور قندیلین آپس مین کیونکر نہ ٹکرا جاوین اور جو کچھ مین نے باتین کین تو پہلے مین شک مین تھا اور اب مین مژدہ دیتا ہون اُس شخص کو جو ان کے دین پر ہو **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ شخص خادم بیت المقدس کا تھا اور جس روز بیت المقدس ہاتھ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فتح ہوا ہے تو یہ خادم بیت المقدس مین موجود تھا اور اُس نے اُن تبرکات سے جو اندرون قدس کے تھے یہ آواز سنی کہ یہ یعنے عمر رضی اللہ عنہ وہ شخص ہے کہ طول وعرض زمین مین فتح کرے گا اور محمد وہ شخص ہے جس کی بشارت مسیح بن مریم نے دی ہے اور اسی زمانہ مین ایک شخص نے اُس خادم سے سوال کیا تھا کہ مین نے مسلمانون کو دیکھا ہے کہ وہ صخرہ بیت المقدس کی بڑی تعظیم کرتے ہین اور اسپر جو عیسیٰ کا قدم بنا ہے بوسے دیتے ہین پس ہم مسلمانون کو دیکھتے ہین کہ وہ قدم مسیح کو چومتے ہین تب اس خادم نے کہا اے فرزند ہم لوگ کہتے ہین کہ وہ قدم مسیح ہے وحال آنکہ وہ قدم انھین کے نبی محمد بن عبد اللہ کا ہے جب کہ اُسنے

واسطے معراج کے بطرف آسمان عروج کیا تھا تب لوگون نے کہا کیا ایسا ہوا تھا وہ اس عروج کو پہونچا ہے اُسنے
کہا ہان سچ ہے مکہ سے بیت المقدس تک اس کو سیر کرائی گئی اور وہان اُسنے سب نبیون کو نماز پڑھائی ہے پھر وہان سے
اُسنے طرف آسمان کے سیر فرمائی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا اور کیفیت اِس سیر کی حکم نے اسطرح سنائی کہ جب
آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت وہی سے نفوس مردم مستبشر ہوے اور خبر رسالت مشتہر ہوئی اور کمالات
اُنکے مشہور آفاق ہوے اور انوار جمال نے عالم کو منور کیا اور ارادہ باری تعالی یہ ہوا کہ آنحضرت صلعم قرابت
قاب قوسین سے تمام اہل کونین پر اشرف وافضل ہوئے پس تمام عالم ملکوت مین ندا دی گئی کہ اب تم درستی اپنے
احوال واعمال کی کرلو اور تہذیب وآداب سے آراستہ ہوجاؤ کیونکہ یہ شب قرب حضوری کی ہے یہ شب آزادی کی ہے
جہنم سے یہ شب شادمانی وسرور کی ہے یہ شب ابتہاج ہے یہ شب معراج ہے اے فرشتو زبان بیخبری کا لگا دو اور
گرہ ہاگریوہ ہاے ہائلہ کو ہموار کردو اور پا لگاہ آداب پر موٴدب کھڑے ہو رہو اے جبرئیلؑ جنتون کو آراستہ کر
حورون کو اور غلمانون کو بزیب وزینت جلوہ دے اے جبرئیلؑ ام ہانی کے گھر مین نازل ہو ہمارے حبیب کو بیدار کر
اور براق پر سوار کر تاکہ ہم اپنی آیات ونشانیان اُس کو مشاہدہ کرادین چنانچہ جبرئیلؑ نے وہ مرکب اپنے ہمراہ
لیا جس کی خلقت عجیب اور صفت اُسکی غریب تھی اور اسکی لگام جالہ تقرب سے تھی اور زین اُس کا ساز حسب
تھا کہ جبرئیلؑ نے اُس براق کو میدان کون ومکان مین نکالا اور بتلاوت اس آیہ کے ندا دیتے تھے سبحان
الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ یعنے سزاوار تسبیح وہ خدا ہے جو اپنے بندے کو سیر ومشاہدہ اپنی آیات کا کراتا ہے
چنانچہ جبرئیلؑ اس مرکب کو لیکر دروازے پر اس شہسوار عرصہ رسالت کے کھڑے ہوے وبعد رفع حجاب اسرار
کے جبرئیلؑ نے حضرت کو دیکھا کہ وہ اپنی عبادت وتذلل مین بسوے معبود مائل ہین اور سجادہ نشین اپنے دسادہ
عمل کے ہین اور اشتیاق نے نحیف ونزار کردیا ہے اور آرزومندی سے دردمند ہین پس جبرئیلؑ انوار سعادت
سے انپر نورافشان ہوے اور وفاے وعدہ سے مژدہ رسان ہوے اور کہا یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ اے چادر
پیچیدہ لے گلیم پوش اپنی قدم ہمت پر کھڑا ہوا اور کمر بندعزم کو چست کر اور سوار ہو اور طرف آسمان کے صعود
کر اور معراج قرب اور اوج ترقی پر عروج کر یہ سنکے سید عالم شتابی تمام اُٹھ کھڑے ہوے اور مرکب تحیت وسلام پر سوار
ہوے اور جبرئیلؑ نے بالاے ابر چڑھالیا اور خانہ کعبہ سے لے چلے اُس وقت ذکر خدا جلیس تھا اور یاد خدا انیس
تھی اور شوق اسکا راہبر تھا اور جبرئیلؑ خلیل تھے جب دائرہ قدس مین داخل ہوے اور زیر مسجد اقصے پہونچے تو وہان
ارواح انبیا بلباس انوار حاضر ہوے اور بسلام وتحیت پیش آئے اور روبرو جلوہ گر ہوے اور بصلوۃ ودرود ثنا
خوانی کرنے لگے اور ہر ایک نے وصف اپنی اپنی منزلت اور ذکر اپنی اپنی فضیلت کا شروع کیا چنانچہ پہلے آدم علیہ السلام
نے بیان کیا کہ حمد ہے اس خدا کو جس نے مجھے اپنے دست قدرت سے خلق کیا اور مجھ مین روح امر اپنا دمیدہ

کیا اور ملائکہ کو میرے لیے سجدہ کا حکم کیا اور دار کرامت مین مجھے ساکن کیا اور ادریسؑ نے کہا حمد کرتا ہون مین اس خداوند کا جس نے میرے تئین مکان بلند تر پر مرتفع کیا اور مقام نورانی مین جگہ دی اور نوحؑ نے کہا مین شکر گذار ہون اُس پروردگار کا جس نے مجھے قوم ظالمین سے بخات بخشی اور میرے تئین مومنون کا باپ اور مجکو ان کا امن مقرر کیا اور ابراہیمؑ نے کہا مین حمد کرتا ہون اُس کردگار کا جس نے مجکو اپنا خلیل فرمایا اور جس نے مجھپر نار کو خنک و گوارا کیا یعنے کہ آتش کو گلزار کر دیا اور میری زوجہ جو بانجھ تھی اسکی اصلاح کی اور موسےٰؑ نے کہا سپاس ہے اس خالق کا جس نے مجھے نو آیات بینات یعنے نشانیان روشن عطا کین اور میرے لیے لوحون مین ہر چیز کا وعظ و پند لکھا اور ہر شے کو بہ تفصیل بیان کیا اور فرعون میرے دشمن کو ہلاک کیا اور میری قوم کو اُسکے ہاتھ سے بچایا اور میرے لیے دریا کو شگافتہ کیا اور مجھ سے بہ طور تکلم کلام کیا اور سلیمان بن داؤدؑ نے کہا مین شکر کرتا ہون اس خداوند کا جس نے تمام جنس و جان کو میرا مطیع کیا اور طیور و ہوا کو میرا مسخر کیا اور میرے تئین طائر فکی کو یائی اور ان کی زبان سکھلائی اور مجھے وہ ملک و سلطنت بخشی جو بعد میرے ویسی کسی کے لیے شایان نہین ہوئی اور عیسیٰؑ نے کہا ستایش ہے اس خداوند کی جس نے مجھے گندگی نطفہ سے پیدا نہین کیا اور اُسنے میرے لیے مردہ کو زندہ کیا یعنے مجھ سے مردہ کو زندہ کرایا اور میرے واسطے کور مادرزاد اور سفید برن اچھا کیا یعنے عوارض و امراض کو میرے ہاتھ سے اچھا کرایا پھر جس وقت جملہ انبیانے اپنی اپنی کرامتون کا فخر کیا اسوقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی فرمایا کہ حمد ہے خدائے عزوجل کا کہ اُسنے مجکو اپنے لب لباب انوار سے پیدا کیا اور میری قدر و منزلت کو زمین و آسمان مین بلند کیا اور میرے نام کو اپنے ساق عرش پر لکھا اور میرے نام کو اپنے نام سے مقرون کیا اور میرے ذکر کو معالم و مقام قدس مین مصطفےٰ کیا اور میرے سینہ کو کشادہ کیا اور میرے امر کو مجھپر آسان کر دیا اور میری قدر افزائی کی اور میرے گناہان گذشتہ و آیندہ کی آمرزش فرمائی اور کفار پر مجکو موید کیا اور مجھے ساتھ رعب و دبدبہ کے مبعوث کیا اور دین حنیف کا مجھے رسول کیا اور مجھے منصور و مظفر کیا اور میری امت کو بہترین امت کیا اور میری اطاعت تمام عجم اور عرب پر فرض کی اور تمام روے زمین میرے لیے مسجد قرار دی اور خاک کو میرے واسطے مطہر اور پاک کرنے والی کر دیا اور مجکو روز قیامت میری امت کا شفیع بنایا اور میری شریعت سے تمام شرائط کو منسوخ کر ڈالا اور ساری امت سابقہ کو میری شفاعت مین داخل کیا اور کعبہ کو میرا قبلہ گردانا اور میرے بعد مجکو میری امت کی صلوۃ کا شنوا کیا یعنے مین اُن کی صلوٰۃ کو سنا کرون گا تاکہ روز قیامت مین ان کی شہادت ادا کرون اور حق تعالیٰ نے مجکو شاہد کل کا گردانا اور میری امت کو شاہد اوپر منکرین اور ظالمین کے کیا ہے میرے نام کو سائر افلاک پر لکھا ہے اور حق جل و علا نے فرمایا ہے اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا یعنے ہم نے تجکو تمام خلق پر شاہد و مبعوث کیا ہے اور مژدہ دینے والا اور ڈرانیوالا بھیجا ہے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا پھر جس وقت بطریق میافارقین یعنے اسلاعورس جاکم میافارقین نے حکم بن ہشام

سے یہ سارا کلام سنا تو کہنے لگا واللہ تمھارے دین مین کچھ شک نہین ہی بے شبہہ تم حق پر ہو و ہر آئینہ مین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیت المقدس مین اسلام لایا تھا و بعد ازان مین اس شہر مین آیا اور اُسکا جو والی تھا وہ مرگیا تو بعد اُسکے مین والی ولایت ہوا اور پھر اپنے دین اول کی طرف مین نے رجوع کی اور اب مین نے توبہ کی اور تمھارے دین مین آیا تو آیا ہو سکتا ہے کہ حق تعالی مجھ سے قبول کرے گا باوجودیکہ مین نے ارتکاب گنا ہون کا کیا تب حکم نے جواب دیا کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہی ایک روز اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ آدمی کس چیز سے بہت خوش ہوتا ہی لوگون نے عرض کی کہ اپنے اہل سے یہ سنکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاموش رہے اور اصحاب بھی چپ رہے پھر فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ نہین آدم زاد اس بات سے بہت شادمان نہین ہوتا بلکہ جس وقت وہ کسی رہگذر مین ہو اور اُسکے پاس اسکا شتر سواری کا بھی ہو اور اُسپر اسکا زاد راہ اور پانی اور اسکے نفع و آرام کی چیزین بار ہون پھر جس وقت کسی ایسی راہ پر اس کا گذر ہو کہ اسوقت اسپر شدت تمازت آفتاب کی بہت ہو اور وہ کہین سایہ مین جاکر اپنے ناقے سے اُتر پڑے اور اپنے بازو کا تکیہ لگاکر سوے و بعد ازان وہ بیدار ہو اور وہ دیکھے کہ ناقہ اسکا جاتا رہا اور گم ہوگیا اور اُسپر اسکا کھانا پانی اور صرف سفر تھا اور اُسکے فائدے کی چیزین تھین آخر اسکی طلب و تلاش مین نکلا اور چپ و راست ڈھونڈھتا پھرا مگر دستیاب نہ ہوا تب وہ اسی مقام پر جہان سے شتر مفقود ہوا تھا پھر پھرا اور اپنی موت کا اُس کو یقین ہوگیا پھر وہان جب سو رہا و بعد ازان جب بیدار ہوا ناگاہ اُسنے وہین اپنے ناقہ کو مع مال بجنسہ پایا اور اُسکی مہار تھام لی و بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُس شخص کو اپنا زاد و راحلہ پانے سے جیسی خوشی ہوئی اُس سے زیادہ اور حق تعالا خوش ہوتا ہے بندہ مومن کے توبہ کرنے سے **راوی** کہتا ہی کہ جب اسلاعوس نے یہ کلام حکم بن ہشام کا سنا تو اُس کی آنکھون سے اشک جاری ہوے پھر اُن سب صحابہ کو اپنے دار الامارۃ مین لیگیا اور کہنے لگا واللہ حق ثابت ہوا اور صدق ظاہر ہوگیا غرضکہ وہ اسلام لایا اور اسلام اس کا بہت خوب اور پسندیدہ ہوا پھر اُسنے اپنی جماعت کو طلب کیا اور آخر وہ سب بھی اسلام لائے بعد ازان اُسنے اکابر و صنادید بلد کو طلب کیا اور اپنے اسلام سے ان کو خبر دی اور کہا کہ جو کچھ مین اپنی ذات خاص کیلیے پسند کرتا ہون وہی تمھارے لیے بھی چاہتا ہون و ہر آئینہ دین ان لوگون کا بہتر ہے اُسپر کوئی دین غالب نہین ہے پس جو جو تم مین سے اسلام لاوے گا وہ دنیا اور آخرت دونون جگہ امن و امان پاوے گا اور یہ لوگ ہر گاہ بلد آمد مین نازل ہوے تو کچھ شک نہین کہ تمام دیار بکر انھین کا ہے درین صورت جو کوئی اُن کی مخالفت و نافرمانی کرے گا بالضرور اس کا شہر لوٹ لینگے اور اُس کے اہل و اطفال کو بندی کرلینگے اور بندگی مین لینگے پھر اگر تم لوگ اسلام لاؤ تو تم اپنی جان و مال و بلاد سے ایمن رہوگے تب اُن سب نے جواب دیا اے صاحب و مالک ہمارے ہم کو تین دن کی مہلت دیجیے

تاہم فکر و مشورہ کرین کہ ہمارے حق مین کیا مناسب و مصلحت ہی چنانچہ اسلاعورس نے اُن کو رخصت کیا وہ سب اُس کے پاس سے واپس آئے پھر جب رات ہوئی تو وہ سب مجتمع ہوے اور آپس مین اُنھون نے حلف و عہد کیا کہ ہم دین عرب کا قبول نہ کرین اگرچہ وہ ہم سب کو مار ڈالین پس چاہیے کہ قتال پر صبر و استقامت کرین پھر جب تین روز گذر گئے تو اسلاعورس نے ان کو طلب کیا تو اُن مین سے تھوڑے سے لوگ آئے اور باقی نہین آئے اور خبردارون نے اسلاعورس کو اُنکے عزم و ارادے سے خبر دی آخر اہل بلد مسلح ہو کر اُس سے لڑنے کو آئے تب اسلاعورس بھی اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر اُن سے لڑنے کو نکلا اور اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی اُسکے ساتھ تھے تا آن کہ جنگ شدید واقع ہوئی جب رات ہوئی تو اسلاعورس نے صحابہ سے کہا کسی کو اپنے امیر کے پاس بہت جلد روانہ کرو کہ وہ ہم لوگون کے لیے کمک و مدد بھیجے آخر اُن صحابہ مین سے ایک کو روانہ کیا وہ ہنوز بلد سے تھوڑی دور نہین گیا تھا کہ صدائے سم اسپان سنکر متحیر ہوا پھر جب اُن کا تفحص کیا تو وہ سب لشکر اسلام سے تھے اور وہ پانسو سوار تھے اور افسر انپر خبتہ بن عدی تھے اور سبب اُن سوارون کے آنے کا یہ تھا کہ عیاض بن غنم نے اپنے خواب مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے قصد میافارقین اور ماجر اہل بلد کا ارشاد کیا اور بنا بر روانگی لشکر کے حکم فرمایا جب عیاض خواب سے بیدار ہوے تو خبتہ بن عدی کو پانسو سوار کے ساتھ روانہ کیا اور حکم خداوند عزوجل سے طے الارض ہوا یعنے زمین ایسی سمٹ گئی کہ وہ لوگ اسی رات کو میافارقین مین پہونچگئے تب وہ صحابی جو بطلب مدد جاتا تھا اُن سب سوارون کو خفیہ دروازے کی طرف سے لایا اور اس دروازے پر کچھ لوگ بنا بر محافظت کے تعینات تھے تب اُس صحابی نے اُن محافظون کو آواز دی تو اُنھون نے دروازہ کھولدیا اور سب سوارون کو اندر داخل کرلیا پھر سوارون نے سوال کیا کہ ہمارے آنیکی تم کو کس نے خبر دی تب صاحب بلد اسلاعورس نے جواب دیا کہ تمھاری خبر مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دی ہی کہ ہرگاہ قتل اہل بلد سے میرا دل تنگ ہوا اور مین سویا تو مین نے حضرت کے وجود با جود کو خواب مین دیکھا وہ تمھارے آنے کی خوشخبری مجھ سے فرماتے تھے غرض کہ جب یہ سب پہونچگئے اور قتال اہل بلد کے واسطے آمادہ ہوے تو مسلمانون نے اہل بلد کو پکارا اور کہا اے دشمنان خدا بہ تحقیق کہ بلا کی تمپر اتر چکی ہے کہ تم کو اصحاب مستطاب نے گھیر لیا اور تم کو تلوارونکے آگے دھر لیا ہے یہ سنکے وہ لوگ اپنے گھرون کو بھاگے اور اپنے مکانون مین جا گھسے اور دروازے خوب مضبوط بند کرلیے اسلیے کہ ان کو یقین ہوگیا نزول اس بلا کا جس کی تاب و تحمل انھین نہ تھی یہان تک کہ الغیاث و فریاد پکارنیلگے اور امان مانگنے لگے اُسوقت اسلاعوس نے کہا جو کوئی ہمارے پاس چلا آوے گا وہ امان پاوے گا آخر وہ سب حاضر ہوے تب اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہا بہ تحقیق کہ ہم نے تم کو امان دی تمھاری جان و مال پر مگر یہ کہ تم اپنے ہتھیار حوالے کرو پس اُنھون نے اپنے سارے ہتھیار جو جو اُنکے پاس تھے حوالے کردیے پھر جب کہ ہم

قوم نے صدق قول صحابہ کا دیکھ لیا تو وہ اسلام لائے مگر کچھ لوگ انمین سے محروم رہے و بعدازان اس بیعہ کبیر کا جامع مسجد بنایا اور وہان صحابہ نے تین روز مقام کیا اور اس قوم نے حکم بن ہشام کو چھوڑا اور اسکے ساتھ اور دس صحابی مقرر کردیے تاکہ وہان والون کو شرائع دین تعلیم کرین اور خبیتہ بن عدی اپنا لشکر لیکر عیاض بن غنم کے پاس آیا اور اُن سے سارا ماجرا بیان کیا یہ سُن کے عیاض بہت خوش ہوے

بقیۂ ذکر بلد آمد

جب کہ اہل آمد نے دروازہ شہر کا نہ کھولا اور نہ مقابلہ کیا تو اس بات سے عیاض بن غنم اور جملہ اصحاب تنگ ہوے واقدی نے کہا کہ صحابہ پانچ مہینے تک بلد آمد کو گھیرے رہے چنانچہ خالد بن الولید جیسا مذکور ہوا باب المار پر مامور تھے ہر روز سوار ہوتے تھے اور اپنا لشکر لیکر گرد بلد آمد کے پھرتے تھے جب رات آئی تھی تو اپنے مقام پر پھر آتے تھے اور ہمام اُن کا غلام ہر شب کو ایک روٹی جو کی پکا کر حجرہ مین رکھ دیتا تھا کہ بعد مراجعت بعد نماز مغرب اسی روٹی کو کھا لیا کرتے تھے پھر ایسا اتفاق ہوا کہ تین دن و رات برابر گذرے کچھ نہ ملا جس سے افطار کرتے تب خالد نے ہمام اپنے غلام سے کہا اے فرزند کیا تیرے پاس کچھ نہین ہے کہ تو مجھے افطار کرائے یہ تیسری رات ہے کہ تو نے میرے لیے کچھ نہین پکایا اُسنے کہا اے میرے آقا و السید مین بدستور ہر شب روٹی پکا کر آپ کے لیے حجرے مین رکھدیا کرتا ہون مجھے معلوم نہین کہ وہ کیا ہو جاتی ہے بلکہ مجکو تو یہی یقین تھا کہ آپ نوش کرتے ہین چنانچہ جب چوتھی رات آئی تو ہمام نے موافق عادت کے روٹیان پکا کر حجرے مین رکھدین اور وہ آپ چھپ کر بیٹھا تاکہ دیکھے کون وہ روٹیان نکال لیجاتا ہے ناگاہ ہمام نے دیکھا کہ ایک کتا شہر کی جانب سے آیا اور اندر حجرے کے گھسا اور وہ روٹیان نکال لے چلا تب ہمام اُس کے پیچھے لگا کہ کہان لیجاتا ہے تا آن کہ وہ کتا اُس تالاب سے جس پر خالد ماموتھے نکلکر طرف دیوار شہر بنا دے گیا آخر ہمام اُسکو چھوڑ کر پھر آیا جب خالد نماز سے فارغ ہوے تو افطار طلب کیا تو اسوقت ہمام نے کہا کہ اے میرے آقا ایسا ایسا امر واقع ہوا خالد نے کہا اے ہمام تو مجھے وہ مقام جہان کتا روٹی لے گیا ہے دکھا دے تب ہمام خالد کے آگے آگے ہو لیا اور لیجا کر وہ مقام جس مین کتا روٹی لیکر گھس گیا تھا دکھا دیا جب خالد نے یہ دیکھا تو کہا اللہ اکبر ہر آئینہ حق تعالی نے اب ہم کو فتح و نصرت بخشی پھر وہان سے پھر آئے اور اپنے اصحاب کو بلا کر یہ قصہ اُن سے بیان کیا اور اُن سے کہا مین قصد رکھتا ہون کہ اس تالاب مین ایک منفذ ہے مین اُس مین سے اندرون شہر کے داخل ہون گا اور مین چاہتا ہون کہ تم مین سے سو آدمی اپنی جانون کو خدا کے لیے فدا کرین اور تم خوب جانتے ہو کہ دنیا مقام صدق ہے اُسکے لیے جو اُس کو صدق سے بسر کرے اور دنیا مقام وفا ہے یعنے پورا پانے کی جگہ ہے جو اُس سے اخذ کرے اور دنیا امیدگاہ ہے جو کچھ چاہے اُس سے زاد آخرت لے لیوے اور دُنیا دار نجات ہے جو چاہے اُس سے نجات حاصل کرے اور دُنیا

جاے نزول وحی خداے بزرگ و برتر ہو اور مصلی یعنی جاے نماز ملائکہ کی ہو اور مسجد یعنی سجدہ گاہ ہے احیاء و دوستداران خدا کی پس تم اس دنیا کو اپنی کھیتی سمجھو حق تعالیٰ ہم پر اور تم پر رحم کرے گا چنانچہ ہمارے اور تمھارے لیے یہ بات ہو کہ جو کوئی اس دنیاے فانی سے زاد آخرت کا چاہتا ہو تو چاہیے کہ وہ تجارت سود مند کو اختیار کرے اور طول مدت کے فریب مین نہ پڑے یہان تک کہ تقصیر عمل مین مطمئن اور بے پروا ہو جاے آگاہ ہو کہ مین نے تو اپنی جان کو خدا کی راہ کیلیے بیچا اور اُسنے مول لیا بعد ازان خالد نے یہ آیت تلاوت کی اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یعنے حق تعالیٰ نے مومنون سے اُنکی جانون کو مول لیا ہے اور اُن کے مالون کو قبول کیا ہے بعوض اس بہا کے کہ اُنکے لیے جنت ہے پس جو کوئی اپنے تئین بیچنا ہو وہ چاہیے کہ دلیری و دلاوری کرے اور جس چیز سے وہ ڈرایا جائے اُس سے ہرگز نہ گھبراے کیون کہ ہمارے تمھارے درمیان مین وعدہ گاہ عرصۂ قیامت ہے اور وہ موقف حسرت و ندامت ہے لہذا تم کو لازم ہے کہ اپنے اسلاف کرام اور دین اسلام کی پیروی اور خدا کی برکت اور اُسکی اعانت پر تکیہ کرکے مستعد ہو جاؤ بعد ازان خالد نے اپنے اصحاب مین سے سو جوانون کو انتخاب کر لیا اور اُن کو حکم کیا کہ اپنے اپنے ہتھیار لگا لیوین بعد ازان سوار ہو کر پاس عیاض بن غنم کے گئے اور اپنے عزم پر اُن کو آگاہ کیا کہ منفذ چشمہ سے مین اندرون شہر داخل ہونے والا ہون اور تم اپنے ساز و سامان سے تیار رہو گوش بر آواز رہو صداے تکبیر و تہلیل پر اُنھون نے کہا مجھے معلوم ہوا الحمد سے تیار رہون گا تم جاؤ حق تعالیٰ تمھاری اعانت و نصرت کرے اور چاہیے کہ عون و برکت خدا پر توکل کرکے روانہ ہو چنانچہ خالد نے عیاض کو وداع کیا اور اپنے اصحاب پاس پھر آئے تو اُن کو مستعد و تیار پایا تب اُن کے آگے آگے راہی ہوے اور یہ سب پیادہ پا تھے تا آن کہ در چشمہ پر پہونچے اور اُس وقت آدھی رات تھی پس حق تعالیٰ نے حارسان و دیدبانان دیوار شہر پر نیند غالب و مستولی کر دی کیون کہ حق تعالیٰ جب کسی امر کا ارادہ کرتا ہے تو اُسکے تئین انجام کو پہونچاتا ہے اور اُسکے اسباب مہیا کر دیتا ہے **راوی** نے کہا اول جو شخص اُس چشمہ کے اندر سے داخل بلد ہوا وہ خالد تھے اور اُنکے پیچھے لگے ہوے عامر بن الاخوص اور حذیفہ بن ثابت و عمران بن بشر تھے اور اسیطرح سب ایک منفذ و سوراخ مین جو اندر چشمہ کے ہو کیا تھا داخل ہو گئے مگر جو اُن مین سے جسیم و فربہ اندام تھے وہ گھسنے سے عاجز رہے اور اپنے حرمان شہادت پر تاسف کرتے ہوے واپس آئے چنانچہ جتنے لوگ اندر شہر کے اُس منفذ سے پہونچگئے وہ اسّی آدمی تھے اور سوا ے ان لوگون کے جو منفذ چشمہ سے داخل ہوے اور کوئی اُن کی معیت مین نہ پہونچسکا و لیکن بعد جانے ان لوگون کے ایک شخص ان لوگون مین سے جو باعث جسامت کے دخول منفذ سے قاصر رہا تھا اُس نے بھی اُس سوراخ کے فراخ کرنے کی تدبیر کی کہ اُسکو کھود کر کشادہ کیا آخر وہ بقیہ مردم بھی اندر داخل ہو گئے اور اپنے یارون کو جا لیا اور وہ سب وسط شہر مین پہونچگئے تھے تا آن کہ اُنکے پاؤن کی آہٹ

سے سوتے ہوے جاگ اُٹھے اور بیٹھے ہوے اُٹھ کھڑے ہوے تب خالد نے قصد اُن لوگون کا کیا جو دیوار شہر پناہ پر دیدبان تھے تا آن کہ اُن کو پتھرون کی مار سے نیچے اُترنے نہ دیا پھر خالد نے اپنے اصحاب مین سے دس آدمی کو باب شہر پر بھیجا کہ اُنھون نے قفلون کو توڑ کر دروازے کھولدیے اور عیاض بن غنم سوار ہوکر لوگون کو بیدار و ہوشیار و آمادۂ کارزار کر رہے تھے تا آن کہ جس وقت خالد اور اُنکے اصحاب نے باواز بلند تکبیر کی تو فوراً عیاض مع لشکر باب شہر پر جا پہنچے جو سنکو کھلا ہوا پاکر اندرون شہر دھنس پڑے اور اہل شہر طرف دیوار و بروج شہر پناہ کے بھاگے تا کہ اُسپر پناہ لیوین اور رات بہت تاریک تھی کہ اندھیرے نے اُن کو دھانپ لیا تھا چنانچہ کوئی ایسا نہ تھا جو اپنی خوابگاہ سے اٹھا ہو مگر یہ کہ تلوار اُسکے سر کو اسکے تن سے اُتار لیتی تھی اور جو کوئی اپنے فرزندان دلبند کے پاس سے باہر نکلا شمشیر نے اُس کا جگر چاک اور بند بند جدا کیا اور خالدؓ باتفاق اپنے اصحاب کے برابر پکار پکار تکبیر کہتے تھے اور اہل آمد کے لیے عالم اسباب قطع ہوگیا تھا اور ان کو عذاب نے گھیر لیا تھا **راوی** نے کہا پھر اسیطرح برابر جنگ برپا رہی اور لاش پر لاش گرتی تھی اور مسلمین کے دلون کو شگفتگی و کشادگی ہوتی تھی اور مشاغل اُن کے منقطع ہوگئے اور شجاعان عرب سرہاے کفار عجم کاٹتے تھے اور تلوارین و نیزے تلوارین پڑتی تھین اور نالکین اشرار کی کٹتی تھین اور نابکارونکے دل پھٹتے تھے اور نامردونکے بدن تھراتے تھے آنکھون سے اشک بہتے تھے فریاد کرنے والے کا شور کوئی نہین سنتا تھا اور کوئی کسی کی شفاعت و سفارش نہین کرتا تھا کوئی منع کرنے والا نہ تھا جو کسی کو باز رکھتا اور کوئی کسی سے دفع بلا نہین کرتا تھا اور کسی کا دل اُنپر ترس نہین کھاتا تھا یہان تک کہ رات نے پیٹھ پھیری اور گریز کرگئی اور صبح آمادہ طلوع ہوئی اور خالد بصدائے بس بس شور کرتے تھے تا آن کہ رات نے اپنی چادر تیرہ و سیاہ کو تہ کیا اور آثار ضیا کے نمودار ہوے اُس وقت اہل بلد نے اپنی خواریون اور خرابیون کو دیکھکر طرف دارالامارۃ قصر شاہی کے رجوع کی اور ملکہ مریم کو ڈھونڈھنے لگے تو اُس کو نہ پایا اور نہ کچھ اُس کا پتہ ملا آور سبب اس کا یعنے اُسکے غائب ہوجانے کا یہ ہوا کہ جس وقت اُسنے داخلہ صحابہ کا اندرون شہر کے سُنا تو اُس کو یقین ہوگیا کہ اُنکے ہاتھ سے مخلصی نہ ملے گی تب اُسنے اپنے تئین اور اپنے رفیقون کو مخفی کیا اسطور پر کہ جسقدر قسم زر و جواہر سے لے سکے لیا اور اسکے دارالامارۃ مین ایک نقب تھی چنانچہ اس سرنگ سے نکلکر دامن کوہ مین اُترگئی اور بلاد روم کی راہ لی **واقدی** رحمہ نے کہا جب اہل شہر کو یقین ہوا کہ ملکہ اُن کی بھاگ گئی تو الغیاث والامان پکارنے لگے اُس وقت صحابہ نے تلوارون کو روک لیا اور ہاتھون کو کھینچ لیا اور اُن سب کو میدان شہر مین رد و برو عیاض بن غنم کے جمع و مجتمع کیا تب عیاض نے اُن سے خطاب کیا اور بعد حمد خداوند عزوجل و نعت سید رسل کے یہ بیان کیا کہ بر آئینہ حق تعالی نے ہمکو تمپر فتح و نصرت دی اور ظفریاب و کامیاب کیا اگر حق سبحانہ و تعالی ہمارے نبی کو نبی الرحمۃ مبعوث نہ کرتا اور مومنون کے دلون مین رحم نہ ڈالتا تو بالضرور ہماری تلوار تم مین سے کسی کو نہ چھوڑتی

ولیکن ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب مین ہم کو واسطے ضبط غصہ اور عفو کرنے کے حکم کیا ہو چنانچہ فرمایا ہو وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ یعنے جو لوگ پی جانے والے ہین غصہ کے یعنی جو ضبط خشم کرتے ہین اور لوگون سے بعفو درگذرتے ہین تو حق تعالیٰ ایسے نیکوکارون کو دوستدار رکھتا ہو بعد ازان عیاض نے ان کے حق مین یہ تجویز کیا کہ جو کوئی انمین سے اسلام لایا اسکا اسلام قبول کیا اور جو اسلام نہ لایا اُسپر جزیہ یعنی محصول سالانہ اُسی سال مقرر کیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ فتح آمد مین درمیان اس جماعت کے زید بن حالوک یہودی بھی حاضر تھا اور وہ قوم یہود یہ ونصرانیہ کا بڑا عالم تھا اور وہ بنا برانے گمان کے اولاد داؤد علیہ السلام سے تھا اسلیے بنی اسرائیل اُسکی شان مین بڑی تعظیم وتکریم کرتے تھے اور اُسکے لیے ہدیہ وتحفے نذر لایا کرتے تھے چنانچہ عیاض بن غنم جب آمد پر ظفریاب ہوے اور اہل آمد میدان مین جمع کیے گئے اور موافق گفتار اس قوم کے اُنکے شیخ نے کلام کیا اسوقت وہ عالم یہودی درمیان اپنی قوم کے اُٹھ کھڑا ہوا اور نام اُسکا ملیا بن جنیتا تھا اور اہل اسلام بھی اسکے رتبہ سے آگاہ تھے کہ وہ پیشوائے بنی اسرائیل اور اولاد داؤد علیہ السلام سے ہی پس وہ کہنے لگا کہ تم اصحاب ذی الرحمۃ ہو بہ تحقیق کہ حق تعالیٰ نے رحمت کو پیدا کیا اور اسکو بھائے دلون مین جگہ دی وہر آئینہ حق سبحانہ تعالیٰ نے سائر امم پر تم کو افضل کیا اور صحف ابراہیم وموسیٰ مین اسطرح نازل کیا ہو کہ آخر زمانہ مین ایک نبی امی[۵۱] مبعوث کرون گا اور اس کی امت کو ساری امتو پر فضیلت وبرتری دونگا اور رحمت کو اُنکے دلو نمین متمکن کرونگا اور اُنکے سبب سے اپنے ملائکہ پر مین فخر ومباہات کرون گا اور روز حشر آثار ضیا وانوار بہا سے ان کو غرا محجلین اُٹھاؤنگا یعنے پرتو برکات وضو سے اُنکے چہرے درخشان ودست وپا تابان ہونگے اور جب داؤد علیہ السلام مبتلاے گناہ ہوے اور وحشیان[۵۲] صحرا اُنسے بھاگنے لگے تو وہ اس سرزمین کے ایک صحرا کی طرف باہر نکلے اور مناجات کرینگے کہ الٰہی بحق اس نبی عربی کے جس کو تو آخر زمانہ مین مبعوث کرے گا میرے گناہون کو بخشدے چنانچہ حق تعالیٰ نے اُنکی دعا قبول فرمائی یہ سنکے عیاض نے کہا ہر آئینہ حق تعالیٰ عفو کو دوست رکھتا ہے تو بتحقیق کہ ہم نے تم سے عفو کیا تب اہل شہر نے جوابدیا کہ ہمکو تم نے ہم سے عفو کیا تو اب ہم بھائے دین کی طرف رجوع کرتے ہین آخر انمین سے اکثر اسلام لائے اور بعضے جو اُن مین اسلام نہین لائے تو اُنپر سال آیندہ سے جزیہ باندھا اسطرح پر کہ ہر ایک بالغ سے چار مثقال طلا یعنے فی بالغ چار چار دینار سالانہ مقرر کیا اور اُنکے ہتھیار[۵۳] لے لیے اور اُنکے اموال مین کچھ مال بھی اُن کو حوالہ کردیا اور باقی لے لیا اور بیعہ کو مسجد بنایا جو بالفعل معروف بہ جامع مسجد ہے پھر وہان بارہ روز تک مقام کیا اور عصمۃ العبدی کو وہان کا والی وحاکم کیا اور پانسو عرب اُسے کے بنی اعمام سے اُسکے پاس تعینات کردیے

ذکر فتوح یمانیہ وجبل جودی

راوی نے کہا کہ بعد فتح بلد آمد کے عیاض بن غنم نے پھر طرف اوقلعون کے کوچ کیا اور وہ قلعے بڑے بڑے سرکشون

---

۵۱ اسی لیے نسائی کا لقب امی ہوا ۱۲ منہ
۵۲ مراد وحوش ہین ۱۲ منہ
۵۳ یہ ہتھیار ان لوگون سے لیے گئے جو اسلام نہین لائے اور باز فصول سالانہ باز دیا گیا ۱۲ منہ

کے تھے چنانچہ وہان کے باشندون کی طرف جو متوجہ ہوے وہ سب اسلام لائے وبعدازان نعمان بن منذر کو طرف اہل انکل کے بھیجا تو وہ سب بھی اسلام لائے اور نام انکل کا یمانیہ رکھا گیا اسلیے کہ فتح اُسکی ہاتھ پر خدیفہ بن الیمان کے ہوئی تھی بعدازان عیاض نے بجانب جابیہ عزم کیا پس وہ بھی بصلح فتح ہوا بعدازان رخ کیا طرف کوہ جودی و بطرف سیوان و ذوالغرض کے آخران مقامات کے باشندون نے بھی صلح کی اور جس امر کو درمیان مین قرار دیا اُسپر عہد لیا بعدازان مسلمانون نے ہتاج پر عزم کیا مگر اہل ہتاج نے اقبال اسلام واطاعت سے ردوانکار کیا اور آمادۂ قتال ہوکر ساز وسامان جنگ مرتب و فلاخن بزرگ نصب کیا یہ دیکھکر عیاض بن غنم پر گران گذرا اور کہا یہ قلعہ مانع اور منیع ہے اگر اس کو ہم چھوڑ دینگے اور اس سے درگذر کرچلے جاوینگے تو یہ لوگ ہمارے بلاد کے لوگون کو آزار پہونچاوینگے اور اُنپر تاخت اور تاراج کرینگے وحالانکہ جو لوگ اسلام لائے ہین یا جنھون نے صلح کی ہے وہ سب ہمسے متعلق ہین اور ہمکو اُنسے تعلق ہے درنصیورت ہم اس قلعہ سے درگذر نہ کرینگے یہان تک کہ اس کو فتح کرین انشاء اللہ تعالیٰ تب خالد نے کہا اس قلعہ پر ہمارے ساتھ چلو کیا عجب ہے کہ کار دشوار آسان ہوجاوے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ حاکم ہتاج ایک بڑا شیطان و سخت سرکش تھا اسکا نام یانس بن کلیوس تھا اور اُسنے عقد تزویج کیا تھا میرونہ بنت پریونہ سے جو دختر پریول بن کالوس کی تھی اور یہ پریول صاحب لشکر اور مالک قلعہ استوار کا تھا چنانچہ میرونہ کہ ہنوز نوعروس تھی شوہر کے پاس سال بھر رہکر اپنے باپ و مان کی ملاقات کو گئی اور ایک مہینا اپنے میکے مین مقیم رہی پھر جب باپ مان سے رخصت ہوکر طرف ہتاج کے اپنے شوہر پاس چلی تو نیمۂ راہ مین پہونچکر یہ خبر سنی کہ اہل اسلام قلعۂ ہتاج پر وارد و نازل ہین یہ سُنکے اُسنے وہین اُسی منزل پر مقام کردیا اور وہان سے کسی طرف تجاوز نہ کیا اور حال یہ تھا کہ وہ دشمن خدا شوہر اُسکا اُسکو بہت چاہتا تھا اور بغیر اُسکے اُسکو صبر و قرار نہ تھا پھر جب دیکھا اُسنے کہ اہل اسلام اُسپر نازل و وارد ہین تو اُسکو یقین ہوا کہ وہ اپنی زوجہ کی ملاقات پر قادر نہین ہوسکتا کیونکہ نہ وہ اِدھر آسکتی ہے نہ یہ اُدھر جاسکتا ہے تب اُسکی رائے نے یہ فکر کی اور ایسا مکر و اندیشہ کیا کہ بحیلہ وخدع مسلمانون سے پیغام صلح کرے تا زوجہ اُسکی پاس اُسکے آجاوے پھر عہد شکنی کرکے اطاعت سے انحراف و سرتابی کرے چنانچہ یانس بن کلیوس نے اپنا ایلچی پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ اگر تم اپنی بقیہ عمر یہان اقامت کروگے اور محاصرہ رکھوگے تو بھی ہم پر قادر نہ ہوگے ولیکن تم ایک سال شمسی کامل ہم سے مصالحہ رکھو اگر اس مدت مین تم نے فتح کرلی تو دیار بکر مین سے پھر کچھ باقی نہ رہجاوے گا اور اسوقت ہم تمھاری اطاعت پذیرا کرینگے اور اگر تم فتح بلاد پر قادر نہ ہوے تو اطاعت تمھاری ہمپر لازم نہ آوے گی زیادہ و السلام چنانچہ یانس نے وہ نامہ پاس عیاض بن غنم کے ایک مرد عرب متنصرہ کے ہاتھ روانہ کیا یعنے اصل اس نامہ بر کی عرب تھی مگر ایک دو پشت سے نصرانی ہوگیا تھا اور ملک ربیعہ الفرس کے باشندون مین سے تھا اور یہ شخص مدبر و منتظم شہر ہتاج کا تھا اور اُسکے برادران عمزاد انتظام بلد مین اُسکے شریک اور اعوان تھے اور نام اسکا مرہف بن واقد تھا اور میل و رغبت اسکی جانب

عرب کے روم سے بہت زیادہ تھی پس جب اُسنے نامہ خدمت مین عیاض کے پہونچایا اور عیاض نے صلح کو قبول کیا تا کہ اقامت اس مقام کی طول نہ ہو تو مرہف نے قصد مراجعت کا کیا مگر وقت روانگی کے اُسنے عیاض سے کہا آگاہ ہو اے امیر مین وہ نہین ہون کہ خیر خواہی عرب سے باز رہون اور خیر خواہی جدین کی کرون حال یہ ہی کہ اس گمراہ نے ایسی ایسی فکر کی ہے اس صورت مین اگر تم لوگ یہان سے کوچ کر کے کہین کمینگاہ مین اسکی زوجہ کی گھات پر رہو اور اسکو مع اُسکے ہمراہیون کے گرفتار کر لو تو بسطرح اور جو اطاعت یا نس سے چاہو گے وہ فی الفور اور بے تامل تسلیم کرے گا اور اپنا شہر بھی حوالہ کر دیگا پس چاہیے کہ جو مین کہتا ہون وہ کرو یہ سُن کے عیاض نے جواب دیا ہم ایسے نہین کہ قول کر کے وفا نکرین اور امید ہے کہ حقتعالی ہمارے صدق پر نظر کر کے ہم کو فتحیاب و فیروز کرے **راوی** کہتا ہی مجھسے **روایت** کی مالک بن بشر عام نے اور وہ اُن لوگون مین تھا جو فتوح شام و دیار بکر و دیار ربیعہ مین حاضر تھے چنانچہ اُسنے کہا جسوقت مرہف وہ باتین عیاض سے کہہ رہا تھا ناگاہ سامنے سے گرد اُڑتی ہوئی نمودار ہوئی یہ دیکھکر عیاض نے میسرہ بن مسروق سے کہا سوار ہو کر جاؤ دیکھو تو یہ کیسی گرد ہی تب میسرہ اور ایک جماعت صحابہ مین سے سوار ہو کر گئے تا آنکہ میسرہ فورًا پھر آیا اور کہنے لگا اے امیر آپ کو مژدہ ہو اور فتح مبارک ہو عیاض نے پوچھا اے ابن بشر وہ کیا خبر ہے اُسنے کہا کہ یہ لشکر ابن ہبیرۃ المازنی کا ہی کہ بہت سے بلاد کفار کو تاراج کرتا ہوا آیا ہی اور مال کثیر اور آدمیون کو اسیر کر لایا ہی یہ خوشخبری سنکے میسرہ عیاض کا رو شن ہو گیا اور واسطے پیشوائی ابن ہبیرۃ المازنی کے آگے بڑھے یہان تک کہ مازنی داخل ہوا اور عیاض و جماعت مسلمین پر سلام کیا و متاع و غنائم سامنے عیاض کے رکھا اُسوقت مرہف بن واقد بتامل دیکھ رہا تھا یہانتک کہ ایک لڑکی رومیہ بھی پیش کی گئی کہ اسکے جمال و تجمل سے خورشید خجل تھا اور اُسپر شان شاہان عجم کی عیان تھی یہ دیکھکر مسلمانون نے طرف زمین کے اپنی نگاہین پست کین اور آداب الٰہی موافق اُسکے ارشاد کے بجا لائے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ یعنے اے نبی تو مومنون سے کہدے کہ اپنی نگاہین نیچی رکھین پھر جس وقت مرہف نے اُس لڑکی یعنے میرونہ کو دیکھا تو بے اختیار کہنے لگا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ و پھر آئینہ اے مسلمانو دین تمھارا حق ہے اور قول تمھارا صدق ہی تب عیاض نے کہا اے شخص تیرا کیا حال ہی اور تجھپر کونسا امر منکشف ہوا جو تو نے اقرار شہادتین کا کیا اُسنے کہا یہی لڑکی زوجہ یانس مالک ہتاج کی ہی جس کا ذکر ابھی مین تم سے کرتا تھا حق تعالی نے اُسکو تمھارے ہاتھ لگا دیا یہ سُنکے عیاض نے سجدۂ شکر پروردگار ادا کیا پھر جب سجدے سے سر اُٹھایا تو کہا جو کوئی تقوی کرتا ہے اور خدا سے ڈرتا ہی حق تعالی اُسکو رستگار کرتا ہی اور اُسے روزی دیتا ہے جدھر سے اُسکا گمان ہی اور اُدھر سے جو اسکے گمان سے باہر ہی **واقدی** رح نے کہا کہ جب میرونہ اپنے میکے سے چلی اور اُسکے ہمراہ بہت سی لڑکیان اعیان نضار می کی تھین اتفاقًا اُسی سرزمین پر جس راہ سے قافلہ میرونہ کا جاتا تھا گذر قیس بن ہبیرۃ المازنی کا مع لشکر ہوا تو مازنی نے میرونہ اور اُسکے ہمراہیون کو گرفتار کر لیا اور عیاض بن غنم کے حضور مین حاضر لایا اُسوقت عیاض نے

مرہف سے کہا تو یانس کے پاس پھر جا اور اپنے اسلام کو مخفی رکھ اور جو کچھ تو نے یہان دیکھا اور سنا ہو اُس سے بیا نکر
کہ اہل اسلام کے ساتھ خیر خواہی کرا ور اس سے کہدے کہ اگر وہ اپنے اہل کا ارادہ رکھتا ہو یعنے اگر اسکو اپنی زوجہ
کی خواہش وطلب ہو تو وہ اپنا قلعہ ہمارے تئین تفویض کردے اور جو اور ہم اُس سے چاہین وہ قبول کرے چنانچہ مرہف
یہان سے مراجعت کی اور یانس کے پاس گیا اور سارا ماجرا بیان کیا تو یہ امر اسپر بہت شاق اور صدمہ عظیم ہوا تب مرہف
سے مشورہ کیا کہ اب تیری کیا رائے ہو اُسنے کہا کہ آپ یقین جانیے کہ یہ قوم عرب جو قول کرتے ہین اسکو وفا کرتے ہین اور
اسی سبب سے یہ لوگ ہمپر ظفریاب ہوے ہین پس میرے نزدیک مصلحت اور خیر اسی مین ہی کہ اگر آپ قلعہ اُن کو تسلیم
کردیجیے تو وہ آپ کو زوجہ آپ کی اور جملہ جو کچھ آپ کا ہو دینگے اور مین اس بات کی ضمانت کرتا ہون یانس نے کہا
اے مرہف تو اُنکے پاس جا اور اُن مین سے دس مرد معتمد طلب کر کہ وہ ہمارے پاس آکر ہمارے ایفاے مطلوب پر حلف
کرین پس اگر وہ اس بات مین عہد وفا کرینگے تو اُنکے لیے مین قلعہ خالی کردون گا اور ہمارے پاس ایسے شخص کو لانا
جس کا قول مقبول عند الجمہور اور فعل اسکا مشکور ہو تاکہ میری خاطر کو اُن سے وثوق ہو اور چاہیے کہ وہ شخص ایسا
ہو جس کا ذکر شجاعت مشہور ہو اور فتح کرنے مین بلاد شام کے وہ معروف ہو اور قیود ایسے اوصاف سے مراد اُسکی
مطلب خالد بن الولید تھی اور یہ تجویز اُس ملعون کی اس ارادے سے تھی کہ اُن لوگون کو اس حیلہ اور مکر سے طلب کر کے
گرفتار کرلیوے اور اُنکے بدلے مین اپنی زوجہ کی مخلصی کرا دے چنانچہ مرہف پاس عیاض کے آیا اور جو کچھ یانس نے کہدیا تھا
وہ بیان کیا تب عیاض نے کہا اے مرہف اس مردود کا ارادہ یہ ہی کہ وہ ہم سے خدع و فریب کرے اور ہم اپنے پروردگار
سے امید رکھتے ہین کہ مکر اسکا اُسیکی طرف عائد ہوگا اور یہ آیہ پڑھا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ یعنے خداے تعالی مفسدونکے
کام درست نہین کرتا اور انجام کاران کا بخیر نہین ہوتا یہ سنکے خالد نے عیاض سے کہا اے امیر مجھے جانید و مین اس قلعہ پر
چڑھ جاون گا حق تعالی راہ راست کا موفق ہی عیاض نے کہا بہتر ہے برکات و عنایات خدا پر تکیہ کرکے عزم کرو۔ لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنے قدرت وقوت خداداد ہوا کرتی ہی چنانچہ خالد و مقداد عمار و سعید بن زید و عمر بن معدیکرب
و مسیب بن نجبہ و قیس بن ہبیرہ و ضرار بن الازور و عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم اجمعین یہ سب بہادر روانہ
ہوے اور اُنکے آگے آگے مرہف تھا یہان تک کہ یہ سب باب قلعہ پر پہونچے اور اس دشمن خدا نے یہ تدبیر کر رکھی تھی کہ
غلامون خادمون کو درکات و درۂ قلعہ مین بٹھا کر حکم دیا تھا کہ جب وہ لوگ داخل ہون تو اُنکے ہتھیار کھولیون چنانچہ اُن غلامون
نے ایسا ہی کیا کہ سب کے ہتھیار لے لیے مگر خالد و عبد الرحمن و سرداران تین ون نے ہتھیار نہین دیے اور کہنے لگے ہم
وہ نہین ہین جو اپنے ہتھیار غیرون کے حوالے کرین اگر اُس کو منظور ہو تو ہم اُسکے پاس مسلح جاوینگے اور نہین تو ہم جدھر
سے آئے ہین اُدھر ہی پھرے جاتے ہین تب مرہف پاس یانس کے گیا اور کہا سب نے ہتھیار حوالے کیے مگر تین آدمیون نے
ہتھیار نہین کھولے پر وہ کیا قدرت رکھتے ہین اور کیا کرسکتے ہین اُنکے حال پر چھوڑ دیجیے جسطرح چاہین چلے آوین بالفرض

اگر وہ آگ بھی ہونگے تو بھی ہم کو کچھ گزند نہین پہونچا سکتے ہین پس چاہیے کہ تو جزاع و ہراس کو اُنپر ثابت نہ ہونے دے تا اُنکو طمع و حوصلہ ہو یہ کلام سُنکر یانس نے کہا قسم ہی حق مسیح کی بے شبہہ تو سچ کہتا ہی کہدے اُنسے کہ وہ سب ہتھیار باندھے ہوے آوین تا اُن سب پر ثابت ہو کہ ہم اُنسے کچھ خوف نہین کرتے ہین اور سواے اسکے اس صورت مین اُنکے دلون مین ہم سے وحشت بھی نہ رہے گی غرضکہ مرہبت گیا اور غلامون کو حکم کیا کہ جس جس کا ہتھیار لیا گیا ہی واپس کردو پھر اُن کو ہتھیار دیکر ہمراہ لیچلا جب وسط قلعہ مین پہونچے تو یکایک یانس سے ملاقات ہوئی کہ وہ وہان منتظر کھڑا تھا پھر جس وقت اُسکی آنکھین صحابہؓ سے دوچار ہوئین تو اُسکے دل مین رعب چھا گیا اور ہیبت سما گئی اس وجہ سے کہ جو کوئی خدا سے خوف رکھتا ہی اُس سے ہر شے ڈرتی ہی چنانچہ یانس تھرانے لگا اور گرا پڑتا تھا حالانکہ اُسنے پہلے سے اپنے خواص اصحاب کو فہمائش اس بات کی کردی تھی کہ جب مجکو دیکھو کہ مین اُن سے قریب ہوا ہون اور اُن سے مصافحہ کرتا ہون تو یکبارگی تم اُنکو گرفتار کرلیجیو پھر جب خالدؓ نے ان لوگونکے بشرے کی طرف نگاہ کی تو اُنکے مافی الضمیر کو بتفرس دریافت کرکے یانس سے خطاب کیا کہ اے بطریق برجاے خود باش تو نہین جانتا ہم وہ قوم ہین کہ ہم مکر و کید نہین کرتے ہین و ہر آئینہ ہم نے بہت سے ملوک کو قہر و ہلاک کیا اور اُنکے بلاد لے لیے یہ کہکے اپنی تلوار ہلانے اور چمکانے لگے اور یانس کو خوف مین لائے اور اُس کو دہشت مین ڈالا یہان تک کہ یانس کے خیال مین یہ سمایا کہ جتنے لوگ قلعہ مین تھے سب انھین مین سے اُسکو نظر آنے لگے آخر خالدؓ آگے بڑھے اور یانس کی رگ گردن پر ایسی ضربت شمشیر لگائی کہ اُسکے سینہ تک اُتر گئی اور دیگر صحابہ یکبارگی اہل قلعہ پر ہجوم و یورش کرکے تلوارین مارنیلگے اور کشتونکے پشتے کردیے اور حال یہ تھا کہ دیہات ہتاج سے باشندگان فسطاس و فرساط کو واسطے قتال مسلمین کے یانس نے جمع کر رکھا تھا چنانچہ جس وقت یانس کو خالدؓ نے قتل کیا اور اہل فسطاس و فرساط نے (نام مقام ۱۲) صحابہ کی استقامت و ثابت قدمی قتال اہل قلعہ پر اس شد و مد سے دیکھی تو وہ لوگ آپس مین کہنے لگے تم خوب جانتے ہو کہ اہل عرب اپنے اصحاب و ہمراہیون سے غافل و بے پروا نہین رہتے ہین بلکہ اُنکے معاون و مددگار رہتے ہین و بتحقیق کہ اُنھون نے ہر گاہ بلد آمد اور دیگر بلاد کو فتح کرلیا ہی تو شہر ہتاج وغیرہ کب ان کو مانع ہو سکتے ہین پس چاہیے کہ ہم لوگ اپنے لیے مسلمین کے نزدیک رسوخ اختیار کرین اور اُنکے ہمراہ ہوکر اہل قلعہ سے لڑین چنانچہ ایسا ہی کیا کہ انھون نے بھی تلوارین میان سے لین اور مسلمین کے ساتھ ہوکر قلعے والون کو قتل کرنا شروع کیا اور ادھر لشکر اسلام مین جو بیرون قلعہ گوش بر آواز تھے سو جس وقت عیاض بن غنم نے اندرون قلعہ سے شور و غوغا سنا تو کہنے لگے کہ آگاہ ہو اے مسلمانو کہ ہر آئینہ یانس نے ساتھ خالد اور اُسکے ہمراہیونکے عذر و عہد شکنی کی پس اے مجاہدین لازم ہی کہ اپنے تئین اُنتک بہت جلد پہونچاؤ یہ سنتے ہی ابوالہول مع چار سو اصحاب کے فوراً نکل پڑا اور وہ سب پیدل تھے چنانچہ یہ سب پہاڑی پر چڑھکر قلعے کی طرف اُتر پڑے پھر جو جو اہل قلعہ مین سے بھاگے جاتے تھے اُنکو تہ تیغ کیا یہان تک کہ اُنمین سے کوئی بھاگ کر نہ بچا اور ہنوز ابوالہول اور اُسکے اصحاب داخل قلعہ نہ ہوے تھے کہ خالد نے قلعہ فتح کرلیا اور اُسپر تسلط بخوبی کرچکے تھے و

بعدازان عیاض اور سائر مسلمین قلعہ مین آئے اور جو کچھ اس قلعہ مین تھا سب پر قبضہ کیا اور عیاض نے اپنے مولا یعنے غلام آزاد کردہ کو اس قلعہ پر والی وحاکم کیا اور اُسکے ہمراہ سو آدمی تعینات کیے اور اہل فسطاس دفرساطا کیلیے اور واسطے بقیہ قرم قلعے کے ایک نوشتہ لکھا اس باب مین کہ وہ لوگ کبھی کسی عورت سے زنا کاری نہ کرین اور اس بات پر شاہد کیے گئے خالدؓ و مقدادؓ و عمارؓ و معاذؓ و شرحبیلؓ و عبدالرحمن بن ابی بکرؓ و ضرارؓ اور عیاض نے اُن اسیرون کو بھی رہا کیا جن کو قیس بن ہبیر گرفتار کرلائے تھے وبعدازان عیاض نے بطلب میافارقین کوچ کیا تا آن کہ اثنائے راہ مین باشندگان کوہ میافارقین اور اہل خزیرہ اور مرومان قلب واتنیان حزب انکلاب پیشروی کرکے سہیم پاس عیاض بن غنم کے حاضر ہوگئے سو عیاض نے اُن کو امان دی اور اُنپر جزیہ مقرر کرلیا اور اُن سبھونکو اُنکے شہرون کو رخصت کردیا اور اکابر میافارقین کے عیاض کی ملاقات کو آئے اور اُنکی حسن سیرت اور طبیعت پر شکرگذاری کی اور واسطے عیاض اور مسلمین کے سامان ضیافت مہیا کیا اور عیاض نے دامن کوہ مین بطرف میدان خیمہ گاہ کیا اور دس روز وہان مقام رکھا بعدازان سائر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمع کرکے اُن سے مشورہ طلب کیا اور کہا میرا ارادہ کوچ کا طرف دیار رنیتہ اور طرف ارض روم کے ہے تو چاہیے کہ تم لوگ بحکم اللہ مجکو مشورہ دو کہ کس رستے پر اور کدھر سے ہم اُدھر کو چلین تب ایک شخص نے معاہدین مین سے جو سبھون سے زیادہ اُن بلاد کا عارف تھا عرض کی کہ اے امیر اگر مجکو اجازت ہو تو مین عرض کرون عیاض نے کہا جسکے پاس کوئی راے اور تدبیر ہو چاہیے کہ وہ بیان کرے تب اُسنے عرض کی آپ خوب یقین کیجیے کہ اگر آپ ابھی قصد ارمینہ کا کرینگے تو آپ کو وہان ایک زمانہ طویل گذرے گا لہذا بالفعل بہتر یہ ہے کہ یہان سے قریب ایک قلعہ بلند و محکم واقع ہے اُس کا نام حصن لغوب ہے اور نام والی قلعہ کا یطالقون بن کنعان بن عیدیوس ہے اور وہ صاحب جیش عرم یعنے خداوند لشکر اعظم ہے پس عزم کیجیے نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ

ذکر فتح حصن لغوب

بعدازان اس شخص نے کہا اے امیر جاننا چاہیے کہ بہت سی گڑھیان اور اکثر قلعے یطالقون کے تحت حکومت اور زیر دست ہین اور بارہا وہ یہان سے سوار ہوکر بطمع تاراج باشندگان اُن شہرون کے جاتا ہے اور غارتگری کرتا ہے لہذا راے یہ ہے کہ اگر آپ اُسپر لشکر کشی کیجیے تو امید ہے کہ حق تعالی آپکو فتح کرے کیونکہ اگر آپ اُس قلعہ کو فتح کرلیوینگے تو جہان کہین کا آپ ارادہ کرینگے وہان جاسکین گے ونیز موجب خوشدلی وطمانیت قلبی اُس شخص کی ہوگی جس کو آپ اپنے اصحاب مین سے اپنی طرف سے یہان کا خلیفہ مقرر کرجاوینگے یہ سنکے عیاض نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جو کچھ اس شخص نے کلام کیا تم نے سنا اس مین تمھاری کیا راے ہے تب خالدؓ نے کہا کہ کلام اُس شخص کا حق اور نطق اس کا صدق ہے آپ عزم کیجیے اور حق تعالی پر تکیہ و توکل رکھیے بعدازان وہ لوگ عیاض کے پاس سے اپنے

نسخہ ارض روم پیرس ترجمہ بلنتری وواری وناشر ۱۲

اپنے مقام موپر آئے اور تمام شب اس فکر مین بسر کی کہ کس شخص کو طرف اس قلعہ کے بھیجنا چاہیے آخر ہر ایک نے بالاتفاق یوقنا کو اختیار کیا اور یوقنا کو پاس عیاض کے بلوایا تب عیاض نے یوقنا سے کہا اے عبداللہ یوقنا جمیع اصحاب کی رائے نے تجھپر اتفاق کیا ہو کہ تو ہی اس قلعہ مین جا اس امر مین تیری کیا رائے ہو یوقنا نے کہا حق تعالیٰ امیر کے امور کی اصلاح کرے مین نے سنا ہو کہ یہ قلعہ سخت دشوار گذار ہو اور جب مین وہان پہونچون تو احتمال طول امر ہے مبادا کہ یہ وقت فوت ہو جائے اور معلوم نہین کہ انجام اسکا کیا ہو ولیکن مین بہرحال اپنی جان خدا و رسول کے واسطے نثار کرتا ہون چنانچہ مین اپنے برادران عمزاد سے ایک سو مرد لیجا کر کسی گوشے مین فلاحین کے بطور کمین اتارتا ہون (نام باب ۱۲) اور اپنی عورتون اور اولاد کو مقام نقیر مین چھوڑتا ہون اور مین باشندگان فلاحین مین جا ملتا ہون اس تدبیر سے اگر بشمول اُن باشندونکے اس قلعہ مین میرا گذر ہو گیا تو انشاء اللہ تعالیٰ تسخیر قلعہ کرتے ہین عیاض نے کہا اے عبداللہ تیرا امر اور تیری حیلہ گری سارے نصرانیون مین مشتہر ہے مین ڈرتا ہون کہ تو اسطرح وہان جاکر اپنے تئین اور اپنے ہمراہیون کو مہلکے مین ڈالیگا کہ وہ تم سب کو گرفتار کر لینگے اور حق تعالیٰ نے فرمایا ہو کَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ یعنے اپنے تئین از خود ہلاکت مین نہ ڈالو تب یوقنا نے کہا پھر اگر یہ منظور نہین ہو تو مجکو اذن دیجیے کہ ان کے بلاد پر بطریق تاخت و تاراج کے جاؤن عیاض نے کہا ہان اجازت ہے اسوقت یوقنا اپنے ہمراہیون کو ساتھ لیکر نکلا اور وہ سب ہزار مرد اُسکی قوم سے تھے اور ان سبھون نے شہرہاے ارزن و سرد و سعرد و یاباسا و حیزان و معدن پر عزم باجزم کیا **واقدی** رحمۃ اللہ کہتا ہے کہ ناگاہ قضا و قدر الٰہی سے ایسا ہوا کہ مالک شہرہاے سعرد و حیزان و معدن و یمہرد و وطراجرد سلوا اس کو جس کا نام حرسلوا تھا ساتھ بطالقون کے عناد تھی اور درمیان اُن دونون کے جنگ رہا کرتی تھی اور ایک دوسرے کے درپے تخریب رہتا تھا پھر جب خبر آمد صحابہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم منتشر ہوئی اور یہ سب صحابہ میا فارقین مین تھے اسوقت باشندگان بلاد مذکورہ کے صاحب سعرد کو مشورہ بجرب دینے لگے مگر اسنے مین طاقت محاربہ ساتھ عرب کے نہ پائی تو وہ ہدایاے نفیسہ ہمراہ لیکر خود پاس بطالقون کے چلا تاکہ اُس سے بعد مصالحہ فیمابین کے صلاح و مشورت کرے کہ قتال مسلمین پر یکدست و یکدل ہو جاوین چنانچہ اُس عرصہ مین کہ وہ ہدایا اپنے ہمراہ لیے ہوے جاتا تھا کہ ایک قریہ مین جس کا نام ارغبر تھا جا اترا اور گھوڑون کو واسطے رفع ماندگی اور چرنے کے چھوڑ دیا اور اس انتظار مین زانگی پر آمادہ بیٹھا تھا اتفاقاً اسی حوالی مین یوقنا بھی گھات اور تاک مین لگے تھے کہ ناگاہ اُنھون نے اس قریہ کو گھیر لیا اور جو لوگ اُسمین موجود تھے اُن کو گرفتار کر لیا چنانچہ بشمول ان لوگون کے وہ بطریق حرسلوا والی سعرد بھی مع ہمراہیون اپنے اسیر ہو گیا پس وہ شب تو دار و گیر مین گذری جب صبح ہوئی اور قیدی پیش کیے گئے تو یوقنا نے اُن سے خطاب کیا کہ دیکھو حق تعالیٰ نے کیسا مجکو تم پر منصور و مظفر کیا اور آگاہ ہو کہ مین بھی ملوک روم سے ہون کہ مالک بلاد تھا اور لشکر کشی اور فرمانروائی کرتا تھا اور صلیب پرستی بھی کی اور قربان گاہ سے تقرب رکھتا تھا پھر جب

حق تعالیٰ نے اس قوم کو یہان بھیجا تو مین نے اِنکے حالات کی پژوہش و آزمایش کی اور اُنکے کامو پر نظر کی تو مجکو خوب ثابت ہوا کہ حق بجانب اِن کے ہی تب مین نے اِنکے قول و فعل کی پیروی کی و حالانکہ ہم ملک شام مین ایسی قدرت رکھتے تھے کہ سائر ملوک عجم خصوص کسریٰ بن ہرمز اور سائر ترک و دیلم ہم سے عاجز و ہراسان تھے اور تمام مزرعات روے زمین ہمارے لیے تھی اور ہم کچھ پروا عرب نہ کرتے تھے یہانتک کہ باین ہمہ مکنت و قدرت کے جب عرب نے ہم پر خروج کیا تو اُن کے عرب وصولت سے ذایقہ ہمارا تلخ ہوگیا اور ساری شجاعت وجسارت ہماری جاتی رہی تا آنکہ وہ ہمارے تمام قلعون اور حصنون کے مالک ہوگئے اور ہماری جملہ املاک پر قابض و متصرف ہوے اور پروردگار نے اُنکو ہم پر نصرت بخشی اسلیے کہ فقط توحید خداوند مجید کا ارشاد اُنھین کی طرف کیا جاتا ہی یعنی خلق اللہ مین اُنھین لوگون کی طرف اشارہ ہی کہ یہی لوگ موحدین خاص ہین الحاصل اگر تم لوگ بھی خدایے واحد پر ایمان لاؤ تو دنیا مین و آخرت مین تمھارے لیے آسایش و فراخی حاصل ہو اور مین تم کو مطلق العنان کردون اور اگر تم انکار کروگے تو مین تم سب کو قتل کردون گا یہ سُنکے اُن لوگون نے کہا آج کے روز و شب ہم کو مہلت دو کہ ہم بجاے خود ہا فکر و تدبیر کرین تب یوقنا نے اُن سب کو مہلت دی اور حرسلوا بطریق کے تئین تخلیہ مین بلا کر پوشیدہ اُس سے باتین کین اور اُس سے کہا تو اس بات پر عمل کر جس کے سبب جہنم سے تیری گلو خلاصی ہو اور اسلام قبول کر اور تو اپنے تئین مودی و آمادہ کر یہان تک کہ جو باتین ہم نے سنی ہین کہ وہ درمیان اور صاحب اس قلعہ یعنے یطالقون کے واقع ہی تجکو اُسپر دسترس ہوجاے تب اُس بطریق یعنے حرسلوا نے کہا تم سچ کہتے ہو مگر تم کو اس راز در پردہ کی کسنے خبر دی یوقنا نے کہا مجھے خدا و رسول نے اس امر پر مطلع کیا مگر تو یہ بیان کر کہ باعث عداوت درمیان تیرے اور اُسکے کیا ہی حرسلوا نے کہا سبب عداوت یہ ہی کہ یطالقون نے اپنا عقد تزویج کے لیے خواستگاری میری دختر سے کی تھی اور میرے پاس ہرایا اور پیام بھیجا تھا مین نے پھیر دیا اور انکار کیا تھا یہ وجہ میرے اور اُسکے عداوت کی ہوئی ہی یہانتک کہ وہ میرے بلاد پر تاخت و تاراج لاتا ہی اور مین اُسکے شہر و نیز غارتگری کرتا ہون اور مین اُسکے پاس ہدیہ و نذر لیکر ملنے جاتا تھا تاکہ ہم اور وہ یکدست و یکدل ہوجاوین ناگاہ تم آپڑے اور مجھے گرفتار کرلیا یوقنا نے جواب دیا کہ جو امر خیر مین اپنے لیے چاہتا ہون وہی تیرے حق مین بھی ارادہ رکھتا ہون اور مین تجھپر جبر و زبردستی بھی نہین کرتا ہون کہ تو اپنا دین چھوڑدے ولیکن مجھ سے معاہدہ کر اس امر پر کہ تو ہم سے خلاف و انحراف نہ کرے اور مین تجھے رہا کرتا ہون چاہیے کہ تو والی قلعہ کے پاس جاکر اُسکے سامنے انکساری اور فروتنی ظاہر کر اور اظہار اپنی ندامت و پشیمانی کا کر کہ مین دربارہ تزویج اپنی دختر کے تمھارے پیام کو رد کرکے بہت شرمسار ہوا ہون آخراب مین نے اُس کو اپنے ہمراہ لیا اور بزینت و آرایش تمام آراستہ کیا اور مال کثیر بطریق جہیز اُسکے ساتھ کیا اس ارادے سے کہ مین اُس کو تمھارے لیے ہدیہ پیشکش کرون پھر جب مین اُس کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہان تک کہ جس وقت فلان قریہ مین پہونچا تو یکایک قوم عرب برجستہ مجھپر آپڑی اور تمام مال و اسباب ہمارا لوٹ لیا اور ہمارے آدمیون کو گرفتار کرلیا

اور مین اُسنے اپنے تئین بچاکر تمھارے پاس بھاگ آیا ہون تاکہ تم میری دستگیری کرو اور میری دختر کو قید عرب سے چھوڑا دو
غرضکہ جب وہ یہ بیان سینگا تو طمع اُس کو دامنگیر ہوگی اور شوق دلی کی کشش سے وہ ہماری طرف نکل پڑے گا
اُسوقت امید ہی کہ حق تعالیٰ ہم کو فیروزمند و فتحیاب کرے گا پھر انشاءاللہ تعالیٰ جب ہم اِس قلعہ پر متسلط و مالک ہونگے
تو البتہ تو اپنے بلاد پر بدستور باقی رہیگا اور امان و اطمینان سے گذران کرے گا اور تو خوب جان لے کہ فعل میرا وہی
فعل عرب ہے جو کچھ مین کرونگا اُس کو تمام عرب پذیرا و رامضا کرینگے اور برابر جاری رکھینگے چنانچہ جب اس بطریق نے یہ
کلام یوقنا کا سنا تو کہنے لگا مین یون ہی کرون گا ولیکن مین ڈرتا ہون کہ مسیح کا مجھپر غضب ہوگا اس بات سے کہ مین اپنے
اہل دین پر غدر و خدع کرون یوقنا نے کہا کہ اگر تیرے زعم مین یہ گناہ ہی تو یہ تیرا بار مین اپنے اوپر لیتا ہون یعنے تیرا گناہ
میرے ذمہ ہی تو مجھپر چھوڑدے کہ عیسیٰ بن مریم روز قیامت مجھ سے اِس کا مطالبہ و مواخذہ کرین بطریق نے کہا اگر ایسا
ہے جیسا تم کہتے ہو تو مین اس کام کو کرتا ہون اور یہ میرے نزدیک کوئی امر دشوار نہین ہی ولیکن مجکو یہ اندیشہ ہی کہ جو
کچھ تم کہتے ہو ہرگاہ اُسکو مین بجا لایا اور شاید کہ وہ اپنے قلعہ سے نہ نکلا بلکہ اُسنے اپنے اصحاب مین سے کسی کو باجمعیت
میری اعانت و نصرت کے لیے میرے ساتھ کردیا تو تمھارے دشمن سے تم کو کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا تب یوقنا نے کہا پھر کیا
تدبیر کرنی چاہیے حرسلو البطریق نے کہا میری رائے مین اسکے سوا دوسری صورت نہین یوقنا نے پوچھا وہ کیا ہی اُسنے کہا تم اپنے
اصحاب اسپان سوار کو ہمراہ لیکر چلو اور مین بھی تمھارے ہمرکاب ہون اور صبح نہ ہونے پاوے کہ قلعہ تک جا پہونچین پھر
جب وہ مشرف نظر آجاوے تو میرا گھوڑا اور میرا ہتھیار مجکو دو کہ مین گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا بہت جلد وہان
پہونچون اور جس وقت یطالقون کو ہمراہ اُسکے ارباب دولت کے دیکھون اور میری اُسکی چار آنکھین ہون تو مین اپنے
سر پر خاک ڈالکر شور و فریاد کرون کہ اے ملک عربون نے میرے اصحاب اور میرے غلامون کو پکڑ لیا اور جو کچھ آپکے
لیے ہدیہ و نذر میرے ہمراہ تھا لوٹ لیا پھر جب وہ کہیگا کہ عرب کہان ہین تو مین کہون گا قلعہ سے ایک فرسخ پر
نازل ہین پھر جس وقت وہ یہ بات سنے گا تو ممکن نہین کہ وہ میری نصرت سے تاخیر کرے اور سوائے اسکے کچھ چارہ نہ ہوگا
کہ فوراً تمھاری طرف عزم کرے اور حال یہ ہی کہ اکثر لشکر اُس کا متفرق ہی کہ جابجا اُن کو قلعون پر تعینات کردیا ہے اور
اسکے پاس ہمگی انتیٰ ہزار سوار یا کچھ کم ہونگے پھر جب کہ یوقنا نے یہ کلام حرسلو کا سُنا تو اُسکی باتو پر یقین اور وثوق ہوا
اور اپنے پاس سے اسیرون کو پاس عیاض بن غنم کے بھیجدیا چنانچہ وہ اسیر جب عیاض کے پاس پہونچے تو اُن قیدیون نے
فریاد یا ہم تم کو دعا کرتے ہین اِس شرط پر کہ تم لوگون مین جاکر ہمارے احسانات بیان کرو اُنھون نے کہا ہان البتہ ہم
آپ کا ذکر خیر مشتہر کرینگے اور کیونکر نہ کرینگے کہ ہماری جان بخشی اور رہائی کرتے ہین تب عیاض نے اُن بندیون کو چھوڑدیا
جب وہ لوگ ہر طرف منتشر ہوے اور باشندگان بلاد نے حسن سیرت و طیب عدالت امیر اسلام کی سنی تو
اطاعت و فرمانبرداری مین سب حاضر ہوے اور ادھر یوقنا اُسی رات کو اپنی جمعیت لے کر طرف قلعہ

یطالقون کے روانہ ہوے ہنوز سپیدۂ فجر نمودار نہ ہوا تھا کہ سامنے قلعے کے جا پہونچے اسوقت یوقنا نے
حرسلو بطریق کو رخصت کیا اور اُس سے عہد واثق لیا اور اُسکا گھوڑا اور سلاح دے دیا اور وہ اُسکے پاس سے یون
چلا جیسے کوئی اپنے تئین کسی سے چھڑا کر بھاگتا ہو اور وہ چند قدم جانب قارگیا تھا کہ اُسنے ملک یطالقون کو سامنے
طرف قلعہ معروک کے جاتے دیکھا اور اسکے ساتھ ہزار سوار اور ہزار پیادے تھے اور اُسوقت سبب اُسکے خروج کا یہ ہوا تھا
کہ کچھ لوگ اسکے اصحاب مین سے جو کنیسہ قدیم مین رہتے تھے اُنھون نے آکر جو کچھ ہمراہیان یوقنا کے ہاتھ سے اذیت
پائی تھی وہ بطریق یطالقون سے بطریق استغاثہ بیان کیا تھا پس یہ اسی ارادے سے چلا تھا کہ ان مستغیثون کو دست
یوقنا سے نجات دے تا آن کہ اسی ہنگام مین جس وقت بطریق حرسلو اور بر و یطالقون کے پہونچا تو پیدل ہوکر بالحاح وزاری
پیش آیا اور حال اپنا بیان کرکے اسکو نرم دل کیا اور اُسنے پوچھا آخر تو نے کیونکر مخلصی پائی اُسنے کہا مین اپنے ہاتھ بندھے
ہوے چھوڑا کر اس گھوڑے پر سوار ہوکر بھاگا پھر جب اُنھون نے مجھے بھاگتے دیکھا تو وہ بھی اپنے گھوڑون پر سوار ہوے اور میرا
تعاقب کیا اور میرے پیچھے لگے ہوے ہین قریب آگئے ہین جب یطالقون نے یہ احوال سنا تو اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار ہو
چنانچہ اسی وقت بطلب یوقنا روانہ ہوا اور کہنے لگا یہ وہی شخص ہے جس کا ارادہ کرکے مین چلا تھا سو خدا نے خود اُسی کو
ہمتک پہونچا دیا تو چاہیے کہ انپر یورش کرو اور جو کوئی اُنمین سے بچنے نہ پاوے یہان تک کہ اُن کو تیروں سے چھید لو اور یوقنا
نے بحکم وتحمل تمام تامل کیا اور ہر طرف سے شور مچایا اور رنج وبلا نے ہاتھ پھیلایا اور اُسوقت یوقنا اور اُسکے اصحاب خداوند عزوجل سے
طلب اعانت کرتے تھے چنانچہ اُسیوقت کہ یہ لوگ قریب پہلا کتے تھے ناگاہ ایک جانب بلندی سے کنوتیان گھوڑون کی
دوسے نظر آنیلگین اور گویا کہ وہ بطریق تساقط ٹوٹے پڑتے ہین آخر جب وہ اور قریب ہوا اور یوقنا نے اُن کو بنظر غور دیکھا
تو اتفاقاً وہ سب اصحاب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ سب تین ہزار سوار تھے اور افسر اُن کا خالد بن الولید تھا اور باعث
اس لشکر کے آنیکا یہ ہوا کہ جب یوقنا اپنے بنی اعمام کو لیکر عیاض سے رخصت ہوکر بقصد قلعہ لغوب روانہ ہوا تھا تو عیاض نے
اُسکے حق مین اندیشہ کرکے لشکر سوارون کا بسرکردگی خالد رض کے روانہ کردیا تھا چنانچہ خالد کو جس وقت اس نواحی مین احوال
قتال یوقنا معلوم ہوا تو گھوڑون کی باگین چھوڑ دین اور بگٹٹ آپہونچے اور پکار کر کہا اے اہل ایمان اے حاملان قرآن
گھیر لو ان صلیب پرستون کو اور ذکر اللہ مین اپنی آوازون کو بلند کرو راوی نے کہا جب یوقنا نے یہ دیکھا کہ نصرت خدا
آپہونچی تو شان اپنی عظیم سمجھکر صاحب قلعہ سے مقابل ہوے اور اُسکی شان عظمت سے اُسکو پہچانا اور اُس سے تیغزنی و
نیزہ بازی ہونے لگی آخر یوقنا نے نیزہ مار کر زمین پر اُسکو گرا دیا اور خالد نے اور اُسکے اصحاب نے لشکر یطالقون کے ساتھ وہ کام
کیے جو آگ لکڑی سے کرتی ہے آخر جب یوقنا نے صاحب قلعہ یعنی یطالقون کو قتل کیا تو اُسکا سر کاٹکر نیزے پر بلند کیا اور اسکے
لشکر سے پکار کر کہا کہ تم کس کیلیے قتال کرتے ہو ہم نے تو تمھارے صاحب و مالک کو قتل کر ڈالا پھر جب اُنھون نے سر یطالقون
بالاے سنان دیکھا تو منھ موڑا اور پیٹھ پھیر کر بھاگے اُنمین سے اکثر مارے گئے اور باقی پہاڑ پر چڑھ گئے اور اُن قلعون مین جو یطالقون

طبع اول خزینہ عامرہ ۱۲ ۱۲ ۱۲

سے متعلق تھے غل پڑگیا کہ بطالقون مارا گیا آخر وہان کے لوگ نکل بھاگے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ بطالقون کی ایک زوجہ بڑی عاقل و زیرک اور پرفکر و تدبیر تھی جب اُسنے اپنے شوہر کا حال ایسا کچھ دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قلعہ و اہل بلد اکثر مارے گئے اور باقی منتشر و متفرق ہوگئے تو اُس کو یقین ہوگیا کہ اب اسکے ملک کو زوال آیا اور اسکا خانہ خراب و خانمان تباہ ہوگیا تب اسنے اپنے ارکان دولت کے اکابر و مشائخ کو طلب کیا اور کہنے لگی اے گروہ آگاہ ہو کہ ہر آئینہ صاحب تمھارا مارا گیا اور جو جمعیت اسکے ہمراہ تھی پریشان ہوگئی اور عربون کے ہاتھون سے تمپر ایسی بلائین گذرین اور ملوک دین نصرانیہ پر کیسی کیسی مصیبتین پڑین اور دیکھو وہ لوگ کسطرح مالک ملک شام ہوگئے اور سرزمین بحیرہ اور دیار بکر اور بلاد مصر پر کیونکر متسلط ہوگئے صالح امور اُن سے قریب ہین شریعت اُن کی جاری ہی اور ذکر انکی بہادری کا مشہور ہی اکثر ملوک بطارقہ امرائے نصاریٰ اُنکے دین مین داخل ہوگئے اور وہ لوگ جس قلعہ پر جاتے ہین فتح کرتے ہین اور جس لشکر سے مقابل ہوتے ہین اُس کو شکست دیتے ہین یہانتک کہ وہ تمھاری سرزمین مین وارد ہوے اور تمھارے گھرون مین نازل ہوگئے اب تم اپنی رائے رشید سے کیا مشورہ دیتے ہو اُن لوگون نے جوابدیا کہ اے ملکہ جو کچھ آپنے کلام کیا ہی ہم خوب جانتے ہین مگر یہ امر آپکے اوپر موقوف ہی اور آپکی رائے عالی سے متعلق ہی ملکہ نے کہا صواب دید یہ ہی کہ تم سب اپنا خون بچاؤ اور اپنے خانمان اور اپنے مال و متاع کی حفاظت کرو اور جسطرح اور اہل بلاد نے معاملہ کیا ہی وہی تم بھی کرو کہ اگر اُنسے مصالحہ کرلوگے تو جان و مال ننگ و ناموس سے امین و مطمئن رہوگے اور اُنکے سایہ پناہ مین زندگانی بخوشی بسر کروگے یہ سُنکے اُن لوگون نے جوابدیا کہ تجویز آپ کی عین صواب ہی ملکہ نے کہا پھر تم مین سے کچھ لوگ اُن عربونکے پاس جاوین اور ہمارے لیے اُنسے التماس صلح کرین **راوی** کہتا ہی پھر بعد شورہ کے وہ سب ملکہ کے پاس سے رخصت ہوے پھر اُنمین سے تیس آدمی جو بڑے اخیار و ابرار قوم تھے نہر قلعے سے عبور کرکے جانب لشکر خالد روانہ ہوے جس وقت خالد اور جملہ مسلمانون نے اُن کو اپنی طرف آتے دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ سب ساکنان قلعہ ہین تو مسلمانون نے اُن کا استقبال و اُنپر سلام کیا اور اُن کو مرحبا کہا اور اُنکے ہمراہ ہوکر خیمہ خالد پر لیگئے اُسوقت خالد فرش خاک پر یعنے زمین بے فرش پر بیٹھے تھے اور خواص اصحاب اُنکے گرد تھے اور وہ سب ہمہ تن بحضور دل و جان ذکر اللہ مین مشغول تھے اور اُنکے پاس نہ کوئی پردہ دار تھا نہ کوئی دربان چنانچہ اُن لوگون نے جاکر خالد اور اصحاب پر سلام کیا تب خالد نے اپنی جماعت سے خطاب کیا کہ جواب سلام بمزید تحیت مندی کرو اور یہ آیت پڑھی وَاِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوهَا یعنے جب کوئی تمھارے تئین کوئی ہدیہ سلام و دعا اور کوئی عطیہ بذل و عطا سے پیشکش کرے تو تم بہتر اُس سے پیش کرو مثلاً جواب سلام علیکم کا علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہو یا بمثل اسکے ادا کرو مثلاً سلام علیکم کا جواب وعلیکم السلام دو پس اس قوم مین جو اکابر تھے اور اُنکے دین کے علما تھے وہ آگے بڑھکر کہنے لگے تم مین کون امیر ہے جس سے کچھ خطاب و کلام کرین اُن مسلمانون نے جواب دیا کہ ہم مین نہ تو کوئی امیر ہے اور نہ کوئی ایسا ہی کہ اپنے برادر ایمانی کو بچشم حقارت دیکھے کیونکہ اسلام نے ہم سب کو برابر و یکسان کرلیا اور دین نے ہمارے وضیع شریف کو ایک جا پر جمع کردیا ہم سب عباد اللہ ہین پھر جب اُس قوم نے یہ باتین سنین تو وہ سب کہنے لگے

واللہ تم لوگون کو حق تعالیٰ نے ہم پر نصرت نہین دی مگر اسلیے کہ تم اپنے نبی کی اتباع و پیروی مین صادق ہو اور قول تمھارا اپنے دین مین بحق ناطق ہی درین صورت ہم تم سے یہ درخواست کرتے ہین کہ تم اپنے ایک قول پر ہمارا بھی تحمل و قرار کرو اور جسطو پر تم نے سائر اہالی بلاد کا معاملہ کیا ہی ہم کو بھی اس مین شریک کرلو تب خالد نے کہا آخر تم لوگ ہمارے لیے کسقدر مال کروگے یعنے کتنا جزیہ وصول دوگے اُنھون نے کہا جسقدر تم ارادہ رکھتے ہو ہم قبول کرینگے مسلمانون نے کہا ہم نہین چاہتے ہین مگر اسیقدر جسپر مردم ذمی شہر والے راضی ہون تاکہ وہ خوشدل رہین اور حال یہ ہی کہ جو شخص رحم نہین رکھتا ہی اُسپر بھی کوئی رحم نہین کرتا ہی و بہ تحقیق کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے سُنا ہی وہ فرماتے تھے کہ شقی کے قلب سے رحمت نکال لیجاتی ہے **راوی** نے کہا پھر جس وقت اس قوم نے یہ کلمات سنے تو چہرے اُنکے فرط شادمانی سے روشن ہوگئے کہنے لگے بتحقیق کہ حقتعالے نے تم کو بسبب حق نصرت دی ہی (یعنے تم کو نصرت دینی حق ہی کیونکہ تم مستحق نصرت ہو) اور ہم تمھارے دین مین سوائے حق کے اور کچھ نہین دیکھتے ہین بآخر وہ سب کے سب اسلام لائے اور اپنی قوم کی طرف پھر آئے اور اُن سب کو اُن کے کنیسون مین جا بجا مجتمع کرکے جو جو حُسن سیرت و مکارم اخلاق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے دیکھا اور جو کچھ اُن کے کلمات طیبات سے سنا تھا بیان کیا یہ سنکے اہل شہر نے جوابدیا ہم ایسے نہین کہ تم سے بذات خود کنارہ کشی کرین اور تمھارے کہنے سے باہر ہون کیونکہ تم اہل انشقاق مین ہو پس لابد ہی کہ جس امر مین تم اپنے لیے راضی ہوا اُسی مین ہماری بھی رضا ہی چنانچہ اکثر وہ اسلام لائے مگر بعضے اُنمین محروم رہے و اما ملکہ نے جس وقت یہ باتین سنین تو دل اُس کا کشادہ و شادمان ہوا اور سامان ضیافت و ہدایا پاس خالد کے بھیجکر کہلا بھیجا کہ اپنی جانب سے نہر اُتر کر ہمارے قلعہ مین آؤ پھر اُنکے لیے نہر پر پل بندھوادیا کہ خالد مع اپنے ہمراہیونکے اس پل سے عبور کرکے بعجلت مین آ اُترے اور اس جا پر ملکہ اپنے محل سے مشرف و نگران تھی اور انکی طرف نظر کرتی تھی آخر اُسنے یہ دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ قوم محض تارک دنیا و طالب آخرت ہین رضی اللہ عنہم اور اسپر خوب ثابت ہوا کہ یہ لوگ غارتگرون مین نہین ہین اور یہ لوگ سفیہ و بیعقل نہین ہین اور اُن مین کوئی مخالف اپنے برادر ایمانی کا نہین ہی اور یہ سب مشتغل بذکر اور مستقل بصبر ہین بالآخر جب ملکہ اُن کے محاسن عبادات کو خوب دیکھ چکی تو اپنے قصر سے اُتر کر اُن لوگون کے پاس آئی اور مشرف باسلام ہوئی اُسوقت خالد نے کہا حق تعالیٰ تیرے اسلام کو تجھ سے قبول کرے اور تجھ سے راضی ہو اب تو اپنے قلعہ مین جا اور اپنے محل مین آباد ہو تجھپر کسی کے لیے سبیل دست برد نہین ہی و بعد ازان نظر یوقنا کی ملکہ پر پڑی اور وہ اُنکے تئین بہت خوش آئی اور زوجیت اُسکی منظور ہوئی تو خالد کو برائے مشورت ملکہ کے پاس بھیجا اُسنے قبول کیا تب خالد نے اس بات کو عیاض بن غنم کے پاس کہلا بھیجا اور اُسنے استشارہ و استجارہ کیا اُنھون نے جواب بھیجا کہ عقد نکاح یوقنا کا ملکہ سے کردو اور جتنے بلاد اس قلعہ سے متعلق ہین اُنمین جو بلد اور جو مکان ملکہ کو منظور ہو وہان اقامت کرے

ذکر فتح طنز و بیہر و سغرد

راوی نے کہا کہ بعد ازان خالد نے عزم جانب سغرد و بیہرد کے کیا تو وہان یکایک اہالی قلعۂ طنز پاس خالد کے حاضر آئے

۱۲ منہ بسجدہ و بہد زمیاں

اور صلح کی درخواست کی اسطور پر کہ مطیع اسلام رہین تو خالد نے جواب دیا کہ جو کوئی تم مین سے اسلام لاویگا تو اسلام اسکا ہم قبول کرینگے درینصورت جو ہمارے لیے حلال ہی اسکے لیے بھی حلال ہوگا اور جو کچھ ہمپر حرام ہی اسپر بھی حرام ہوگا اور جو کوئی اپنے دین پر باقی رہیگا تو سال آیندہ سے اسپر جزیہ یعنی محصول مقرر ہوگا چنانچہ اس حکم کو اہل طرنے قبول کیا پھر انکے لیے ایک عہدنامہ لکھا گیا بعد ازان طرف نہر دسود و معدن وارزن کے کوچ ہوا بالآخر وہان والون سے بھی صلح قرار پائی اور وہ سب بھی اُسی حکم پر راضی ہوے کہ جو چاہے اسلام لاوے تو حال اسکا حال اہل اسلام سے ہی اور جو چاہے کہ اپنے دین پر رہے تو اُسپر جزیہ ہی و بعد ازان جب کہ بلاد ملکہ قلعہ کے تمام ہوے جزو جہ ملک یطالقون کی تھی اور نام اسکا جانوسہ تھا اس وقت یرغنا نے اس سے عقد تزویج کیا و بعد ازان خالد نے وہان سے کوچ کرکے بمقام سوفاریا عیاض بن غنم سے ملاقات کی اور سوفاریا شہر جالوت کا تھا پھر جب خالد مع اصحاب عیاض سے ملے اور فیمابین مسلمین کے طرفین سے سلام و کلام مشوق تمام موئی ہوے تو وہان پانچ شبانہ روز مقام کرکے عزم طرف بلیس و اخلاط کے کیا بناگاہ یہ خبر پہونچی کہ طاریون ملک بلاد زوجہ یرغون کی وہ یرغون جسنے فتح کفر توتا کیا تھا اور اس ملکہ کا احوال مذکور ہوچکا ہی سو وہ اپنے باپ پاس بھاگ گئی اور اپنے دین نصرانیت پر پھر گئی پس یہ بات مسلمین پر بہت شاق ہوئی **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے روایت بیان کی محمد بن یونس نے اُسنے کہا مجھ سے روایت کی ہی اسمٰعیل نے قیس سے اُنھون نے کہا کہ بتحقیق کہ طاریون نے ہرگز نصرانیت نہین اختیار کی اور نہ دین اسلام سے منحرف ہوئی بلکہ وہ اپنے باپ پاس جو چلی گئی تو محض اسلیے تا اُسپر کوئی حیلہ تدبر کرے اور بلد و قلعہ اپنے باپ کا مسلمانون کو دلوا دیوے اسواسطے اُسنے یہ ارادہ کیا کہ جس طرح یرغون اُسکے شوہر نے کفر توتا مین کیا تھا اسیطرح وہ خود بھی اپنے باپ کے قلعہ سے کرے اور اس باب مین راے اسکی اور اُسکے شوہر کی متفق ہوئی مگر یرغون نے کہا مین تیرے ہمراہ نہ جاؤن گا کیونکہ البتہ مجکو تیرے باپ سے اندیشہ ہی کہ وہ مجھے گرفتار کرے گا طاریون نے کہا اگر ایسا اندیشہ ہی تو اپنی جا پر ستقامت رہ بعد ازان طاریون ساز و رخت حرب مردانہ وار اپنے تن پر آراستہ کرکے آمادہ روانگی اور چلنے پر تیار ہوئی اور اسوقت اپنے غلمان و خدام کو محلسرا خلوت مین طلب کرکے اُنسے کہنے لگی تم آگاہ ہو کہ مین نے ایک امر پر عزم کیا ہی چاہتی ہون کہ اُسکو بجا لاؤن اور اس بات کو تم سے بھی ظاہر کرون اُن لوگون نے جواب دیا اے ملکہ غلامون کو سوے اطاعت آقا کے کوئی عذر نہین ہی تیرے سر کی پیروی کرینگے تب طاریون نے اُنسے بیان کیا کہ یقین کرو بے شبہہ میرے تئین اقامت درمیان ان عربونکے بہت ناگوار ہی اور مجکو تمہیں اپنے وطن کا بہت ہے چنانچہ مین نے تجویز کیا ہی کہ از روے حیلہ کے تمکو ہمراہ لیکر پہاڑ کی طرف شکار کو نکلون پھر جب رات ہو تو اپنے ملک کی راہ لون یہ کلام اسکا سنکر وہ غلمان و خدام بہت خوش ہوے اور کہنے لگے اے ملکہ یہ راے بہت خوب و مناسب ہے پھر طاریون نے کہا مگر مین تم مین سے کسی پر جبر و زبردستی نہین کرتی ہون بلکہ جس شخص کا دل چاہتا ہو کہ وہ یہان رہجاوے اور وہ اس دین پر مائل ہو تو وہ ٹھہر جاوے اسکی نسبت کچھ ملامت نہین ہی اور جو کوئی ارادہ وطن کا رکھتا ہو تو وہ میرے ساتھ عزم کرے کہ بالفعل مین آجکی شب جانیوالی ہون اور قسم ہی مجکو اس سر کی جو مین نے ظاہر کیا ہی اگر مجھے خبر پہونچی کہ تم مین سے کسی نے یرغون میرے شوہر خواہ اور

لوگون مین کسی سے میرا راز فاش کیا تو بالیقین مین اس کی گردن مارون گی غرضکہ جس کسی کو میرے ہمراہ چلنا منظور ہو وہ میرے ساتھ روانہ ہو چنانچہ اُن لوگون نے اس امر کو قبول و منظور کیا پھر جب شب تاریک ہوئی تو طاریون پرغون اپنے شوہر سے رخصت ہو کر روانہ ہوئی اور اُسکے ہمراہ ایسے بارہ نفر نکلے تھے جو اسلام سے ارادت نہ رکھتے تھے اور طاریون کے اور بھی بارہ غلام کفر تو مین ایسے تھے جنکے دلونمین اعتقاد اسلام راسخ تھا وہ سب مسلمین سے محبت رکھتے تھے بالآخر طاریون نے پہاڑ کا رُخ کیا اور جاتے جاتے اُس مقام تک پہونچی کہ قلعہ ارزن کو اپنے پس پشت چھوڑ کر شہر یدلیس پر مشرف ہوئی اسوقت صاحب و مالک یدلیس اُسکی پیشوائی کو آیا اور اسکے لیے مہمانی و ضیافت بھجوائی اور طاریون اُسدن بقیہ روز وہین مقیم رہی

ذکر فتح یدلیس و ارزن و مضافات

راوی نے کہا کہ باقتضائے قضا و قدر ایسے اسباب بہم پہونچے اور ایسا موقع ہوا کہ جب عیاض بن غنم سوفاریا پر نازل ہوے اور خالد مع اپنے اصحاب آکر اُنکے شریک و لاحق ہوے اور یوقنا بھی وہین آملے اُسوقت اہل اسلام اپنے احوال سلامت پر بہت شادمان ہوے اور یوقنا اور خالد نے اپنی اپنی سرگذشت اور فیروزی مندی بیان کی اور عیاض سجدات شکر نعمت پروردگار بجالاے بعد ازان عیاض نے یوقنا کو پاس والی یدلیس کے ایلچی بھیجا اور یدلیس و ارزن اور قف اور نظر وغیرہ یہ سب قلعے ایک سا بطریق کے تھے جس کا نام سرونہ بن بولس تھا اور ملکہ طاریون بھی وہین اُتری تھی اور اُسوقت سرونہ ملکہ طاریون ہی کے پاس موجود تھا بناگاہ جسوقت سرونہ کو خبر ورود و آمد یوقنا کی معلوم ہوئی تو وہ اُن کی پیشوائی کیلیے سوار ہوا اور اُن کو اپنا مہمان کیا و بعد ازان طاریون نے یوقنا کیساتھ تخلیہ کیا اور کہا اے میرے عم تم ہرگز یہ گمان نہ کرو کہ مین بھاگ آئی ہون اور روم کی طالب ہون بلکہ مین نے ارادہ کیا ہے کہ خالصاً لوجہ اللہ کچھ تو خیر خواہی رسوخ اور مسلمانون کی کرون اور مین چاہتی ہون کہ اپنے باپ کو بطریق حیلہ عذر کے قتل کرکے اسکا قلعہ تسلیم اہل اسلام کردون لیکن اے میرے عم تم مجھکو مشورہ اور تدبیر بتاؤ کہ کسطور پر اس کام کو کرون اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ بلد یدلیس اور اخلاط جسپر قلعہ قف واقع ہے اس قسم کے مقامات مشکل ہین کہ جب عرب یہان ارادہ عبور کرینگے تو قادر نہ ہوسکین گے اس باب مین جو رائے تمھاری ہو اور مجکو بڑا اندیشہ یہ ہے کہ جب مین اپنے باپ پاس پہونچونگی تو پھر مجکو قدرت واپسی طرف اپنے شوہر اور بجانب اہل اسلام کے ممکن نہ ہوگی یوقنا نے کہا خوب یقین کر کہ ہرگاہ تو اس نیت خالص سے عزم کریگی تو حق تعالیٰ بالضرور بچھیر دریوالے خیر و برکات کے کھولدیگا پس تو اپنے اسی ارادے پر روانہ ہو اور مین بھی لامحالہ رسالت امیر عیاض رض کی لیکر تیرے باپ پاس آتا ہون اور عنقریب پیام پہونچاتا ہون اور مین مجکو کوچ کرون گا پھر جسوقت وہان پہونچونگا تو جو کچھ مشیت و تقدیر الٰہی ہوگی ویسی تدبیر عمل مین آسکیگی اور جس امر کا ہم ارادہ رکھتے ہین ان شاء اللہ تو بھی اُس تک پہونچے گی بعد ازان جو جو اُسکو کرنا چاہیے وہ سب تعلیم کردیا پھر طاریون یوقنا کو وداع کرکے اُسکے پاس سے اپنے فرودگاہ کو چلی اور اپنے باپ کی نسبت کہنے لگی کہ یہ بیعقل پھر بڑی سختی کریگا تاکہ جس امر پر میرا اعتقاد ثابت ہے اُس سے مجکو طرف دین مسیح کے پھیرے کاش مجکو یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ اُسکے اصحاب اور صاحب اس قلعہ

کا اُسکی اعانت مین ہمپر یورش کرینگے تو ضرور مین اُسکو گرفتار کرلیتی بعد ازان وہ سوار ہوئی اور قطع مسافت مین شتاب روی کرتی تھی اور اثنائے راہ سے اُسنے اپنے غلمان مین سے بعضون کو اپنے باپکے پاس روانہ کیا اور فرودہ اپنے آنیکا کہلا بھیجا پھر جسوقت وہ بشیر پیشگاہ ملک جا پہونچا اُسوقت اُسنے شہر کو آراستہ کرایا اور واسطے پیشوائی کے سوار ہوا اور امرا اور ندما کو اور اکابر و رؤساء شہر کو ہمرکاب لیا اور قریب حضور پاکے پہونچکر طاریوس سے ملاقات ہوئی پھر جسوقت ملکہ نے باپ کو دیکھا تو سواری سے اُتر پڑی اور پاپیادہ باپ کی طرف دوڑی اور ملک بھی پیدل ہوا اور سارے لشکری گھوڑون سے اُتر پڑے اور بخیر و ملکہ تواضع سے سرنگوں ہوے اور ملک نے طاریوس کو اپنے سینہ سے لگالیا اور استفسار حال کیا کہ اے بیٹی تیرا امر کیونکر ہوا اور تجھپر کیا واقعہ گذرا اُسنے کہا پدر غیور نے مجکو پکڑلیا تھا اور لشکر مسلمین کیطرف لیگیا اور وہ مسلمان ہوا اور مجکو بھی اُسکی اطاعت و پیروی سے خوف مسلمانون کے کچھ چارہ نہ ہوا یہان تک کہ اب جو وہ لوگ داخل دیار کفر ہوے تو مین اُنسے چھپکر آپ پاس بھاگ آئی ہون یہ سنکے ملک حیرت و اندوہ سے انگشت بدہان ہوا اور بعد ازان اُسکی سلامتی کی تہنیت و مبارکبادی دی پھر ملک و ملکا سوار ہو کر شہر کو چلے اور تمام لشکر گرد و پیش جلو مین حاضر تھے تا آنکہ ملکہ دار الامارہ مین داخل ہوئی اُسوقت تمام خدم و حشم و زنان ہمسایہ بہمایہ نظارہ کنیزان ملک شوق دیدار حاضر ہوے اور بڑے ذوق و شوق اور کمال جوش و خروش سے پیش آئے اور خوب سا رونے اور ملکہ بھی رونی اور سبکو نے علی قدر اپنی اپنی مقدرت کی نذرین گذرانین اور صدقات دیے اور بیعہ مین نذر دینا زین چڑھانین و بعد ازان ملکہ مجلس خاص مین بحضور ملک سارا ماجرا اپنا اور ذکر ملک شہریاض کا اور کیفیت سلب تلعہ اس العین بیان کرنے لگی تب اُسکے باپ نے پوچھا اے میری بیٹی تو نے اُنکے دین مین اُنکی کیا سیرت دیکھی اُسنے کہا اے ملک حال اس قوم کا یہ ہے کہ وہ لوگ محض دین کے لیے لڑتے ہین اور دین ہی کے طالب ہین اور عدالت کو دوست رکھتے ہین یہان تک کہ خلائق اُنکی جانب رجوع کرتے ہین مگر بایں ہمہ واللہ کوئی دین افضل دین مسیح سے نہین ہے اور مین نے نذر معین کی تھی کہ جب مین قوم عرب کے ہاتھ سے خلاصی پاؤن گی تو بیعہ یوحنا مین دو مہینے کامل عبادت کرون گی اور جب تک یہ دونون مہینے پورے نہ ہونگے تو اُس مکان مین کسی قریب کے قریب جاؤن گی اور نہ شراب پیون گی اور نہ گوشت خوک کھاؤن گی یعنی ترک لذات کرونگی اور نہ آب معمودیہ سے اغتسال کرونگی یعنی اُس مدت عبادت تک طریقہ تنصر کو بھی ملتوی رکھون گی پھر جبکہ مین اُنکے دین کے نوشتے دلا بر و پاک ہولونگی اُسوقت قربانگاہ کے قریب ہون گی اور صلیب و صلبان کو مس کرون گی یہ بات سُنکر اُس کا باپ خوش ہوا جب صبح ہوئی تو ملکہ طاریوس بیعہ یوحنا مین گئی اور اُسکے اندر ایک گوشہ مین تخلیہ کرکے بیٹھ رہی اور فقرا اور مساکین پر تصدق بھاری کیا اور اپنا شعار دین اور طریقہ عبادت خوب ظاہر کیا اور یوقنا نے جو اُس سے وعدہ اپنے آنے اور پیام عیاض کا اُسکے باپ کے پاس پہونچانے کا کیا تھا تو وہ اُسکے انتظار مین اقامت پذیر تھی **واقدی** نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی ابو محمد نے اُسنے کہا مجھ سے روایت کی ایک مرد ثقہ نے جسپر مجکو وثوق ہے اور اُسنے نقل کی ہے قیس بن بشیر سے چنانچہ قیس نے کہا جب یوقنا بر سم رسالت طرف بلد ریس کے گئے تھے اور طاریوس سے باتین ہوئی تھین اور صاحب ریس نے اپنا سفیر پاس یوقنا کے بھیجا تھا اور وہ

خود خبر ورود یوقنا سنکر اپنے حصن پر چڑھ گیا تھا اور وہین یوقنا کو بھی طلب کیا اسوقت وہین بھی یوقنا کے ہمراہ تھا پھر جب ہلوگ داخل قلعہ ہوے اور بیت الامارۃ مین پہونچے تو صاحب حصن یعنی سروند اپنے تخت مملکت پر جلوس رکھتا تھا ہم لوگون نے اُسکو دیکھا اور یوقنا نے پیام دیا کہ امیر جیوش مسلمین یعنی افسر اس لشکر اسلام کا جو سرزمین رسیعہ مین نازل ہی وہ عیاض بن غنم ہی اُسنے میرے تئین تمھاری طرف اسلیے بھیجا ہی کہ مین تم کو بطرف توحید خدائے یکتا اور بسوے نبوت سردار انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعوت طلب کرون یعنی تم خدا کو واحد جانو کسی کو اُسکی ذات وصفات مین شریک نہ سمجھو اور آنحضرت علیہ السلام کو نبی مطلق و برحق یقین مانو اور جو کچھ ہمارے لیے حلال ہی تم بھی اپنے لیے حلال جانو اور جو چیزین ہمپر حرام ہین تم بھی اُسکو حرام سمجھو بلا خطہ احوال ملوک گذشتگان نامدار و مالکان معاقل و دیار کے عبرت پذیر ہو کہ وہ کیونکر اور کس خرابی سے ہلاک ہوگئے اور تم مجملا اس پیام کا جواب دو تاکہ مین پیش امیر جاکر عرض کرون سروند نے جواب دیا امیر سے سردار مین خود ارادہ رکھتا تھا کہ اپنا ایلچی تمھارے امیر کی خدمت مین بالتماس صلح روانہ کرون اور کچھ خراج اُن کو دیا کرون اس شرط پر کہ مین بدستور اپنے دین پر باقی رہون اور ہمارے شہر کے باشندون مین سے جو کوئی تمھارے دین کی طرف رجوع کرے تو مین اسکا مانع و مزاحم نہ ہون گا یوقنا نے کہا آخر تم نے کیا مقدار خراج کی اپنے دل مین تجویز کی ہی کہ بعد صلح کے بابت ہر ایک یدلیس و ازرن وغیرہ بلاد محروسہ و مقبوضہ اپنے کے کس قدر منظور ہی تاکہ مین جب پیغام صلح پاس امیر لشکر کے لیجاون تو انکو اور عرب کو راضی کرون تب سروند نے کہا ای سردار مین اُن کو سو ہزار دینار یعنے لاکھ دینار دونگا اور پانسو رہین اور ہزار کمانین پیشکش کرونگا مگر باین شرط کہ تاحین حیات میری کوئی دوسرا شخص متولی و حاکم مقرر نہ کیا جاوے اور تمھاری جانب سے میرے پاس زیادہ ایک دو آدمی سے بود و باش نہ کرین اور دو ایک شخص کا یہان رہنا بھی محض اس غرض سے ہوتا اُن کو معلوم ہو کہ شریعت اسلام پر کون ایمان لاتا ہی و منجملہ شرائط کے یہ بھی شرط ہے کہ میری مملکت مین میرا ہی امر نافذ رہے اور جو کوئی اسلام لاوے البتہ معاملہ اُسکا اس شخص سے متعلق رہیگا جو کوئی کہ تمھاری جانب سے ہمارے یہان مقیم ہیگا اور ہم اُن مسلمانون پر کچھ حکم نہ کرینگے یوقنا نے جواب دیا کہ ہم نے ان شروط پر تمھاری صلح کو پذیرا اور رضا کیا اور ہم نے تمھارا عہد پورا کیا کہ جو شرطین تم نے ذکر کین ہم اُسپر منجانب خدا و رسول عہد کرتے ہین **راوی** نے کہا پھر یوقنا نے اس کو عہد و ضمان خدا و رسول کا دیا اور مراسم ہدایا فیما بین اپنے اور اُسکے اُسطور پر جاری کیا جسطرح رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیما بین ہرقل سلطان روم کے کیا تھا چنانچہ یوقنا نے بھی اُسیطرح سروند سے ہدیہ قبول کیا اور اپنا ہدیہ بھی اس کو عطا کیا اور جمیع مسلمین کی طرف سے اسکے ساتھ حلف کیا اور قیس کو پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا تاکہ جو کچھ فیما بین یوقنا و سروند کے قرار پایا تھا اُس سے اُسکو مطلع کرین پھر جب کہ نامہ یوقنا اس مضمون کا پاس عیاض کے پہونچا تو وہ اس مقام سے کوچ کرکے یدلیس مین آئے اُس وقت سروند نے صلحنامہ یوقنا کا پیش کیا پھر جب عیاض اسکی ملاقات کو گئے تو اسنے بہترین ہدایا اور مال کثیر پیشکش کیا اور اپنے یہان مہمان کیا اور عیاض نے بھی ایک عہدنامہ لکھدیا **راوی** نے کہا کہ ناگاہ مسلمانان اہل یمین اور بدیان عرب نے وہان کی لڑکیون کا حسن و جمال جو دیکھا تو اُنکے دل اُنکی طرف بشدت مائل و فریفتہ ہوے یہانتک کہ اُن لوگون نے

اُن جاریات سے مباشرت کی جب عیاض کو آگاہی ہوئی تو یہ امر اُنپر سخت ناگوار گذرا تب حکم کیا کہ جنھوں نے ایسا فعل کیا ہی وہ حاضر کیے جاوین چنانچہ ان لوگونپر اقامہ حد کی گئی اور انسے حق اللہ یعنی دیت لی گئی اور حد جاری ہوئی اور عیاض نے اُن سے خطاب کیا کہ تم نے بعد ایمان کے کفر کیا بھلا کیا تم ایسے کردار کے لیے مامور ہوا اور کیا ایسے ہی کاموں کے لیے تم خلق ہوئے ہو اور کیا تم نے نہین سُنا ہی کہ حق تعالی نے اپنے امر کن سے فیما بین حرف کاف و نون کے کیا ارشاد کیا ہی چنانچہ یہ کلمات سُنکے سارے مسلمانون کو ہیبت اور عبرت ہوئی **راوی** نے کہا پھر جب رات ہوئی تو یوقنا پاس عیاض کے حاضر ہوے اور تخلیہ مین باتین ملکہ طاریونکی بیان کین اور کہا بتحقیق کہ اُسنے خدا کی راہ مین اپنی جان فدا کی ہی اور وہ اِس فکر و تدبیر مین گئی ہی کہ کسی حکمت عملی سے وہ ملک و بلد مسلمین کے ہاتھ لگے اور مین نے اس سے وعدہ کیا ہی کہ مین بھی اسکے پاس پہونچکر اس امر مین اسکی اعانت کرون یہ سنکے عیاض نے فرمایا ہرگاہ اسکو ایسا امر درپیش ہی تو ہمپر واجب ہے کہ اسکی مدد کے لیے خالد بن الولید کو باجمعیت اُسکے اصحاب کے روانہ کرین یوقنا نے کہا اس باب مین جو کچھ آپکے نزدیک صواب دید ہو کرنا چاہیے تب عیاض نے کسی کو پاس خالد اور معاذ و قیس رض و مسیب رض بن نجبیہ و عمرو بن معدیکرب و عبدالرحمن بن ابی بکر کے بھیجا اور ان سب کو بلواکر وہ باتین جو یوقنا نے کہی تھین اُن سے بیان کین اور کہا تم لوگونکی اس امر مین کیا رای ہی

ذکر فتح ارمینیہ و اخلاط و قف و انظر

چنانچہ کلام عیاض رض سنکے خالد نے جوابدیا حق تعالی امیر کے اُمور کو صالح و بخیر انجام کرے ہرگاہ اس طرح کا امر پیش نہاد ہے تو آپ یوقنا کو برسم رسالت و سفارت کے روانہ کیجیے اور ہم لوگ بھی اُنکے ہمراہ جاوین پھر جب وہان پہونچینگے تو جو کچھ ارادہ و مشیت الٰہی مین ہو وہی ہوگا مثل معروف ہی والحاضر یری ما لا یری الغائب یعنی حاضر وقت جو کچھ دیکھتا ہی غائب وہ نہین دیکھتا ہی پس حق تعالی جو ہر حال مین حاضر و ناظر ہی تو وہی ہر شے پر قادر ہی ہم غائب اُسپر ماہر نہین ہو سکتے پس جب ہم وہان جاوینگے جو کچھ واقع ہوگا مشاہدہ کرینگے عیاض نے کہا بسم اللہ برکات خدا پر تکیہ و توکل کرکے روانہ ہو آخر خالد رض اور وہ سب مستعد و آمادہ ہوکر روانہ ہوے چنانچہ ہمراہ یوقنا کے صحابہ مین پینتیس ۳۵ آدمی تھے اور بیس آدمی اصحاب یوقنا سے تھے آخر جب یہ سب اخلاط پر وارد ہوے اور اہل روم و ارمن نے مطلع قلعہ سے مسلمانون کو دیکھا تو اُنکو یقین ہوا کہ یہ سب رسول و ایلچی ہین تب اُن لوگون نے یہ خبر ملک سے بیان کی کہ یہ لوگ جو آئے ہین عرب کے ایلچی ہین یہ خبر سنکے ملک نے حکم اُنکے احضار کا کیا تا آنکہ یہ سادل جانب رومی دروازہ یدیس سے مسلمانون کے پاس آیا اور دیکھا کہ وہ گھوڑونپر سوار ہین تب چوبدار نے کہا چلو تم کو ملک نے طلب کیا ہی پھر وہ ان کو ہمراہ لیکر دارالامارۃ تک پہونچا اُس وقت ملازمون نے ملک کو خبر کی کہ وہ سب حاضر ہین اور نام اس ملک کا بوسطیوس تھا اُسنے سب کو اپنے حضور مین طلب کیا پھر جب یہ لوگ ڈیوڑھی مین داخل ہوے تو غلمان و خدام نے اُنسے ہتھیار رکھوا لینے کا ارادہ کیا تب خالد رض نے کہا ہم وہ قوم ہین کہ اپنی تلوارین غیر کے حوالے نہین کرتے ہین

کیونکہ حق تعالیٰ نے ہمارے نبی کو بسیف مبعوث کیا اور تیغ بکف بھیجا اور ہم لوگ اُسی کے مقلد اور پیرو ہین درنصورت جو چیز خدا و رسول نے ہمارے لیے مخصوص کی ہو وہ ہم اپنے سے جدا نہ کرینگے آخر خدام نے کلمات خالد سے ملک کو مطلع کیا یہ سنکے ملک نے حکم کیا کہ اُن سے کچھ تعرض نہ کرو جسطرح وہ چاہین آنے دو تا ان کو یہ گمان نہ ہو کہ ہم سے خوف رکھتے ہین اور یہ بات خلاف شان و ننگ ملوک ہی چنانچہ خدام اسیطرح اُنکو اندر لیگئے جب ملک نے اُن کیطرف نگاہ کی تو اُن سبنے سلام کیا اور زمین پر بے تکلف بیٹھ گئے جسطرح شیر درندہ بیٹھتے ہین اور اُن سب نے دست بقبضۂ شمشیر ہو کر جو کچھ دعوت دین و ترک دنیا سے اُنپر واجب تھا ملک پر تبلیغ کیا اور یوقنا نے اپنے اصحاب کو وعظ کیا کہ تم لوگ ان لوگون کو ماموراس امر کا نہ کرو یعنے اُنسے طالب اس بات کے نہ ہو کہ وہ ہمارے لیے سرنگوں ہون اور نہ تم اُنکے آگے زمین چھکاؤ کیونکہ صحابہ اس فعل کو پسند نہین کرتے تھے غرضکہ جب اُس جلسہ مین صحابہ کے جلوس کو فی الجملہ استقرار ہوا تو ترجمان نے جو مکالمہ جانبین مین ہوا تھا صحابہ سے خطاب کیا کہ اے عرب والو کس باب مین تم لوگ ہمارے یہان آئے ہو یوقنا نے جواب دیا کہ امیر جیوش مسلمین نے جو سرزمین یدلیس مین نازل ہی ہم کو تمھارے پاس برسم رسالت و سفارت کے اسلیے بھیجا ہی تا ہم تم کو دعوت و طلب کرین اس امر پر کہ تم وحدانیت خداوند وحدہ لاشریک کا اعتقاد اور رسالت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اقرار کرو اور یا تم اُس حکم مین داخل ہو جس مین اور لوگ داخل ہوے ہین کہ تم لوگ مانند ذلیلون کے اپنے ہاتھون سے جزیہ نقد گذرانو پس ترجمان نے کلام یوقنا کا بیان کیا راوی نے قدامہ سے روایت کی ہی کہ درمیان صحابہ اور ملک بوسطیوس کے کوئی ترجمان نہ تھا بلکہ یوقنا زبان رومیہ مین جو اُس قوم کی بولی تھی خود تکلم کرتے تھے اور واقدی رحمۃ اللہ نے کہا مجھ سے روایت بیان کی اُس شخص نے جو میرے نزدیک ثقہ ہے اُسنے کہا کہ درمیان صحابہ اور ملک کے لامحالہ ایک ترجمان تھا کیونکہ ملک ارمنی تھا وہ سوائے زبان ارمن کے نہین سمجھتا تھا اور یوقنا رومی تھے وہ زبان ارمن نہین جانتے تھے الغرض جب ترجمان نے کلام یوقنا سے ملک کو آگاہ کیا تو وہ غضبناک ہو کر کہنے لگا قسم ہی مجکو حق مسیح اور کتاب انجیل کی مین ہرگز ان کو جزیہ نہ دونگا اور نہ انکے دین مین داخل ہون گا یہان تک کہ ہم سب مرجاوین اور یہ لوگ نہ ہمارے اپنے دل مین گمان نہ کرین کہ ہم بھی مثل لشکر رومیون کے ہین جن کو اُنھون نے شکست دی ہی وحالانکہ ہم صاحب شجاعت و صولت و خداوند فر و قوت ہین اور ہم اپنی کمانون سے وہ تیر چلاتے ہین جو نامزد بہ نشانہ ہین اور عرب اُسکو قاطع اسباب کہتے ہین اور مین اپنے الچیون کو طرف والی خوی و سلواس کے بطلب کمک بھیجتا ہون اور اسلاغورس والی مرج سے بھی التماس نصرت کرتا ہون اور اُن کو پس پشت اُنکے بھگاتا ہون کہ وہ اُلٹے پاؤن پھرتے ہین اور اُنسے جملہ بلاد کو چھوڑ واتا ہون اور سوائے اُسکے ہمارے پاس اور کچھ جواب نہین ہی چنانچہ ترجمان نے یہ کلام بوسطیوس کا مسلمانون سے بیان کیا یوقنا نے کہا ہم کو اذن و الپسی دو اور رخصت کرو تا کہ ہم لوگ جاکر اپنے مالک کو یہ جواب پہونچا دین تب ملک بوسطیوس نے کہا آجکی شب ہمارے یہان مقام کرکے کل صبحکو کوچ کرنا بعد ازان اپنے ملازمون کو حکم کیا کہ ان لوگون کو فلان مکان

مین اُتارو تب یہ لوگ اُس مکان مین جس کا حکم ہوا تھا جا اُترے اور منتظر ہوے کہ دیکھیے ملک طاریون کی جانب سے کیا ظہور مین آتا ہی راوی نے کہا جب صحابہ نے وہان سے برخاست کی اسیوقت ملک سوار ہوکر بیعہ یوحنا کو گیا اور طاریون اپنی دختر سے ملاقات کرکے ذکر عربون کا کیا کہ یہ لوگ ایلچی ہین اپنے امیر کے فرستادہ میرے پاس آئے ہین اور اُنکے ساتھ ایک جماعت ہے یعنے یہ لوگ ایک جماعت ہین اور ایسا ایسا پیغام کرتے ہین اور مین نے اُن کو یہ جوابدیے ہین آخر اس امر مین تیری کیا راے ہی طاریون نے کہا اے ملک وہ لوگ کہان ہین اُسنے کہا امشب مین نے اُنکو روک رکھا ہی تاکہ تجھ سے اُنکے باب مین مشورہ کرون طاریون نے کہا مین چاہتی ہون اُن کو دیکھون کہ وہ کون ہین کیونکہ احوال اُنکا مجھ سے مخفی نہین ہے اگر یہ لوگ اکابر و عمائد سے ہونگے تو البتہ اُنکے امور کو ہم پذیرا کرینگے اور آپ مجکو اجازت دیجیے کہ مین ان لوگون سے گفتگو کرون اور آپ کے مژدہ مصالحہ سے اُنکے دلون کو شادمان کرون اور اس بات کی اُن کو طمع دون پھر جب اس امر مین وہ مطمئن ہوجاوین تو برطبق میرے اشارے کے آپ اُن لوگون کو گرفتار کرلیجیے اور اپنے یہان قید رکھیے پھر اُن کو مخلصی نہ دیجیے اور جس وقت اُنکو گرفتار کرلیجیے تو اُنکے صاحب امیر سے کہلا بھیجیے کہ اگر تم ہماری طرف ایک قدم آگے بڑھوگے تو ہم ان لوگون کا سر تمھارے پاس بھیجین گے درینصورت جب امیر اُنکا اس بات سے مطلع ہوگا تو ہرگز ادھر نہ بڑھیگا آخر اس وقت صلح اس بات پر ٹھہرے گی تو اُنکے اصحاب کی رہائی کی جاوے گی غرضکہ اس صورت مین مسیح آپکی نصرت اور طول عمر کرے گا اور آپکی قدر و منزلت کو بلند کرے گا بالآخر لشکر مسلمانون کا آپکے ملک و دیار سے چلا جائے گا پس میرے نزدیک اس راے سے کوئی راے فائق تر نہین ہی یہ سنکے ملک نے کہا ای میری پیاری بیٹی مسیح تیری عمر دراز اور تجکو از روے قدر کے سرفراز کرے تو ہمارے لیے اُنکی طرف جاکر اقامت اِس امر کا کر اس بیعہ ویرانہ کو چھوڑ کر ہمارے محلسرا کے بیعہ مین قیام کر کیونکہ اگر تو یہان اقامت کرے گی تو مجکو خوف ہی یعنی یہان کے تیرے رہنے مین مجھے اندیشہ ہی و ہرگاہ مقصود تیرا عبادت ہی تو جس مکان مین تو رہے گی وہی عبادت گاہ ہی جب طاریون نے کلام ملک اپنے والد کا سُنا تو کہنے لگی مین یہان سے حرکت نہ کرونگی جب تک ویرانی پادری یہان کی رخصت نہ دیوے چنانچہ ملک نے پادری کو بلا بھیجا جب وہ آیا تو ملک اُسکی تعظیم کو اُٹھا اور بہت سا اُسکا اکرام کیا اور اسکو اپنے پہلو مین بٹھایا اور قصۂ اپنی دختر کا اس سے بیان کیا تب پادری نے طاریون سے کہا مین تجکو اجازت دیتا ہون کہ جس جگہ تیرا جی چاہے وہین عبادت کر مین نے مسیح سے تیرے گناہون کیلیے طلب آمرزش کی اُسنے تیری خطا بخشدی پس طاریون نے بشگفتہ روئی و کشادہ پیشانی اظہار شادمانی کا کیا اور اپنے والد کی سواریون مین سے ایک سواری پر سوار ہوکر اُس مکان مین گئی جس مین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مقیم تھے اور اُس مکان مین سولے طاریون اور اُسکے باپ کے کوئی اندر نہین گیا چنانچہ یوقنا نے طاریون کو دیکھا تو شادمان و فرحان ہوا تب طاریون نے یوقنا سے کلام شروع کیا کہ اے سردار قوم مہ آئینہ والد ہمارے تم لوگون کے حالات سے ناواقف ہین اور تمھاری باتین نہین سمجھتے ہین مگر مین اُن کو تمھارے احوال سے آگاہ

کرتی ہون اور قسم ہے مجکو اپنے دین کی کہ مین نے اپنے حق مین تم لوگون سے سوائے خیر و احسان کے نہین دیکھا اور قریب ہے کہ مین تم کو اس کی جزا دون گی اگر مجکو جوش محبت اپنے اہل اور اہل وطن کا نہ ہوتا تو قسم ہے دین مسیح کی مین تمھارے دیار اور تمھارے پاس سے ہرگز مفارقت نہ کرتی یہ باتین کرکے طاریون اور پدر اسکا دونون وہانسے نکلکر اپنے قصر مین آئے اسوقت طاریون اپنے باپ سے کہنے لگی کہ اب آپ اپنی آسانی امور پر مسرور ہوجیے یہ لوگ جو آئے ہین مین ان کو پہچانتی ہون کہ یہ سب اکابر و عمائد قوم ہین اور وہ شخص جس کی شان و حیثیت کدائی رومیون کی سی ہے وہی یوقنا ہے جو بطریق و رئیس حلب کا اور راندہ درگاہ مسیح ہے میرے نزدیک مصلحت یہ ہے کہ ہم ان لوگون کو اپنے نزدیک اس مجلس مین طلب کرین اور فوراً انکو گرفتار کرلیوین اور کوئی ہمارے راز و اسرار پر مطلع نہ ہوگا غرضکہ یہ باتین طاریون کی سنکر اس کا باپ بہت خوش ہوا اور ایلچی اپنا ان صحابہ کے پاس بھیجکر بلوایا تب وہ اُن جملہ اصحاب کو اپنے ہمراہ لایا اور ایک گوشۂ قصر مین اُن کو ٹھہرایا اور **واقدی** رح نے کہا کہ اُس وقت اہل خدمات اُس سرکار کے جو رئیسان بلد و افسران فوج تھے اور جابجا قلعو پر مامور و تعینات تھے حضور مین ملکہ کے بتقریب تہنیت آئے اور طاریون کے آنیکی اور دین مسیح مین پھر اسکے رجوع کرنے کی مبارکبادی دیتے تھے اور طاریون نے اپنے باپ سے کہا میری رائے مین مصلحت یہ ہے کہ ہم اور آپ ان عربونکے پاس چلین اور پاس اُنکے نشست کرین اور اُنکے ساتھ کھانا کھاوین تاکہ یہ لوگ ہم سے مطمئن و ایمن ہوجاوین اور ہم اُنسے ظاہر کرین اس بات کو کہ ہم اپنے اہل بلد اور اہل ارباب دولت سے مشورہ کرتے ہین و بعد مشورہ اگر ہم تم سے مصالحہ کرینگے تو لامحالہ جزیہ دیوینگے یا مقابلہ کرینگے و بعد ازان ان لوگون کو کھانا جو بھیجین تو وہ بنگ ملا ہوا ہو اور جب وہ کھاوین اور بنگ انمین اپنا عمل کرے اور وہ نشہ مین مبہوت ہوجاوین اُسوقت ان سب کو قید کرلیوین پھر جو چاہین اُنکے ساتھ کرین غرض جب رات ہوئی تو ملکہ طاریون اور ملک یہ دونون صحابہ کے پاس گئے اور چند ساعت اُنسے باتین کرکے پھر آئے پھر جب صبح ہوئی اور ملک نے اپنی مسند پر جلوس کیا اور طاریون کو معلوم ہوا کہ اب وہ اپنے امور مین مشتغل ہے اس وقت صحابہ کے پاس پہونچی اور اُنسے کہا جسوقت رات کو مین اور میرا باپ دونون تمھارے پاس آوین تو فوراً اس کو پکڑ لو اور ایک دم کی تاخیر نہ کرو کیونکہ اے ملک کی ایسی ایسی باتو پر متفق ہوئی ہے یعنی تم لوگونکی گرفتاری پر آمادہ ہے یہ سنکے صحابہ نے طاریون کی بڑی شکرگذاری کی اور اسکی فطانت سے مشکور ہوئے اور طاریون یہ بات صحابہ سے کہکے فوراً واپس گئی پھر جسوقت شب ہوئی تو طاریون مع اپنے والد کے صحابہ کے پاس آئی اور اپنے باپ کے آگے آگے حاجب و نقیب کی طرح آتی تھی اسوقت طاریون نے صحابہ کیطرف اشارہ کیا کہ ابھی جلدی نہ کرو اور چندے توقف رکھو تب وہ صحابہ قصد مقررہ سے باز رہے چند ساعت فیمابین یہ باتین ہین پھر ملک اُنسے رخصت ہوکر مع طاریون اپنے محلسرا مین آیا اور تخلیہ مین اپنی دختر سے کہنے لگا کہ وہ اہل عرب کے جو تیرا ارادہ گرفتاری کا ہے تو یہ مناسب معلوم نہین ہوتا بلکہ میرا ارادہ یون ہے کہ مین اپنے رئیسان بلد اور والیان قلعجات کو طلب کرکے تیرے لیے اُن سے عہد لیتا ہون کہ تجھپر کبھی زیادتی نہ کرین اور تیرے مطیع رہین اور خزانہ ذخیرہ اپنا اور جن چیزونکا اندیشہ ہے وہ سب قلعہ پر قبوس مین بھیجے دیتا ہون کیونکہ اس سرزمین کے تمام قلعونمین محکم و بلند تر ہے **واقدی** نے کہا یہ وہ قلعے

جس کا ذکر ہمنے کیا ہی کہ وہ وسط بحیرۂ ارجیس مین ہی وہان کسی کو مجال گذار نہین ہی چنانچہ ملک نے طاریوں سے کہا کہ جسوقت مین تمکو والی قلعہ یرقوبس کا کردون تو اس وقت تو ان عربون کو رخصت کردے کیونکہ مجھ سے آگے کبھی کسی نے افراد ملوک سے ایلچیون کو گرفتار نہین کیا ہی و نیز اس صورت مین لوگ ہمارے تئین کہینگے کہ عربون سے ڈر گئے کہ اُنکے ایلچیون کو فریب سے پکڑلیا ہی و حالانکہ مین اُنسے ارادہ جنگ کا رکھتا ہون پس اگر میری فتح ہوئی فہوالمراد اور اگر پھیر وہ غالب آئے تو مجکو تقلید و پیروی ہوگی اپنے امثال کی ملوک گذشتہ مین سے یعنے جو حال اُنکا ہوا وہی ہمارا بھی حال ہوگا اور حال یہ ہی کہ ہمنے ایلچی اپنا پاس ملک درفشیل صاحب ارزن الروم کے روانہ کیا ہی کہ ملک موصوف اپنی فوج و جمعیت لے کر ہماری اعانت کو خود یہان آوے اور مین نے اسکو وعدہ اس امر کا لکھا ہی کہ عقد تزویج اُسکا تیری خواہر فارونہ سے کردون اسمین تیری رائے کیا ہی یہ سُن کے طاریون نے کہا اے ملک ہرگاہ آپنے ایسا قصد کیا ہی تو جب تک آپکے پاس اجتماع لشکرون کا نہ ہو جاوے اور ملک درفشیل بھی اپنی فوج لیکر آجاوے اور کوئی آپسے جدا نہ رہجاوے اُسوقت تک ان عربونکو چھوڑا نہ چاہیے اور جب یہ لوگ اپنے صاحب کی جماعت کیطرف روانہ ہون تو آپ بھی اپنی فوج لیکر اُنکے پیچھے پیچھے چلے جائیے اور اُنکے لشکر کو قابو مین کرلیجیے اُسنے کہا اے بیٹی خلاف رائے ہی کہ ہم اُن کو اپنے قبضہ سے نکال دیوین بلکہ مصلحت یہ ہی کہ اُنکے صاحب پاس اپنا ہم ایلچی بھیجین کہ صحابہ تمھارے فرستادہ سب ہمارے پاس باکرام تمام مقیم ہین اور ہماری رائے یہ ہی کہ ہم اپنے عید کے روز باتفاق عقلاے اپنے امر مین فکر کرینگے بعد ازان یا تو ہم باداے جزیہ مصالحہ کرینگے خواہ مستعد بقتال ہونگے اُسوقت حقتعالی جس کو چاہیگا نصرت بخشیگا اور ہم اُنکے لشکر کو میدان لطان مین اُتارینگے کہ وہ میدان وسیع لایق مقابلہ لشکرونکے ہی اسی میدان مین ہمارا اُنکا مقابلہ واقع ہوگا اور ہم اُنسے سارے بلاد چھین لیوینگے اور دروب یعنے درے دنا کے اُنپر بند کردیوینگے یہانتک کہ پھر کوئی اُنمین سے ہمسے نہ بچیگا و بعد ازان دیار بکر پر قابض ہونگے اور ارض ربیعہ سر کرینگے پھر ان بلاد مین سواے ہمارے کوئی بادشاہ نہ ہوگا یہ سنکے طاریون نے جوابدیا جو آپکے نزدیک مناسب ہے وہی کیجیے ہم آپکے تابع فرمان ہین بعد ازان طاریون اپنے محل مین داخل ہوئی پھر جسوقت طاریون کو معلوم ہوا کہ دروازے قصر شاہی کے بند ہوگئے تو وہ خفیہ صحابہ کے پاس گئی اور اُنسے ساری کیفیت گذشتہ بیان کی اور جو کچھ اُسکے باپنے کہا اور ارادہ کیا ہی وہ ظاہر کیا یہ سنکے خالد نے دعا کی اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لَنَا اُمُوْرَنَا مِنْ غَیْرِ تَعَبٍ یعنے اے میرے پروردگار ہمارے امر کو آسان کر بدون سختی و دشواری کے بعد ازان کہنے لگے جب حقتعالی کسی امر کا ارادہ کرتا ہی تو اُسکے اسباب مہیا کردیتا ہے تب یوقنا نے کہا اے صاحب رسول اللہ آخر اسکی کیا صورت ہی خالد نے کہا بحمد اللہ ہمارے امور منوط بنصر و مقرون بفتح ہین کیونکہ اس شخص نے اپنے ایلچی واسطے جمع کرنے ملوک و جیوش کے روانہ کیے ہین اور اُنکو ہم سے قتال کرنے پر آمادہ و اغوا کرتا ہی بہرکیف بہتر یہ ہے کہ ہم صبر رکھین یہانتک کہ ملوک و جیوش مجتمع ہون طاریون نے کہا اے صاحب رسول اللہ یہ قول آپ کا بالصواب ہے حق تعالی آپ کو توفیق بخشیگا اور امید ہی کہ انشاء اللہ تعالی جمہور ملوک و جیوش تمھارے قابو مین آجاوین کیونکہ میرے باپ کو سواے اسکے چارہ نہ ہوگا کہ ہنگام دہش ہونے کا زلزلہ

۱۲ فرہ عفرزدہ وہ ہی ہمان کا اس جملہ بیان ارادی ہین سے معلوم ہوا ہی کہ ہرا ہنگامہ ہوا طاریون کا عفرزدہ ہونے سے ہے جیسا کہ ذکر ان کا عفرزدہ ہونے کا ہوا ہے ۱۲

وہ مجکو بیعہ کا والی کرے گا اور والیان قلعجات کو میرے پاس تعینات کرے گا اور اُنسے میری حفاظت و حمایت پر عہد و ضمان لیگا اور جب وہ ایسا کر چکین تو اُسوقت تم اپنجکر کے غلبہ کر سکتے ہو انشاء اللہ تعالیٰ و نیز یقین ہو کہ اس مرے مین صاحب ارزن بھی موجود ہوگا تو اُس حالت مین عبد صالح یوقنا کو بحیثیت و ہیئت کذائی صاحب ارزن مین بھیجدینا کہ وہ اس پیرایہ مین مالک و قابض ارزن کے ہوجاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور اس صورت مین ہم اپنے مقصود پر فائز ہونگے یہ باتین کرکے صحابہ کے پاس سے رخصت ہوئی **واقدی** رح نے کہا مجھ سے **روایت** کی ہے صالح بن عمران نے عبدالرحمان بن الحسن سے اُنھون نے اس سے جسنے انسے بیان کیا غرض ان سب نے روایت کی ہو کہ جب رائے ملک صاحب احتلاط کی متفق ہوئی اس امر پر جس کا ذکر ہمنے ابھی کیا ہو آخر بادشاہ نے صبحکو اپنے ایلچیون کے تئین اپنی عملداری کے عمال اور والیان قلعجات کے پاس روانہ کیا تا اُن کو بحضور بادشاہ حاضر کرین چنانچہ وہ اُن سب کو حاضر لائے اور کوئی اُنمین سے باقی نہ رہا یہانتک کہ درفشیل صاحب ارزن بھی آیا اور اسکے ہمراہ اسکا لشکر تھا اور اجتماع اُن سبھون کا اُس شب کو ہوا جسکی صبح کو انکی بڑی عید تھی کہ بیعہ کو خوب آراستہ کیا اور وہان بڑے بڑے قسیس و رہبان یعنے پادریان نصاریٰ و یہود ہر دیار و دیار سے آئے تھے اور اس بیعہ مین داخل ہوکر نمازین پڑھین اور قربانیان کی تھین پھر جب وہ سب اپنی اپنی نمازون اور قربانیون سے فراغت پا چکے تو بادشاہ اپنے تخت پر جالس ہوا اور دختر اُسکی طاریون اسکی سمت راست قائم تھی اُسوقت ملک نے سائر ملوک و روسا سے خطاب کیا کہ آگاہ ہو مین نے تم سب کو اسلیے جمع کیا ہو کہ ایک امر عظیم درپیش تمھارے کرتا ہون جس مین درستی تمھارے جملہ امور کی اور پائداری تمھارے ملک و دین کی ہو وہ یہ ہو جو مین نے ارادہ کیا ہو کہ ولایت و تصرف تمھارے امور کا صرف ملکہ طاریون کے تفویض کرون یعنے مین نے اپنا ولیعہد اُسکو مقرر کیا کیونکہ تم لوگ خوب جانتے ہو کہ وہ بڑی زیرک و دانشمند ہو اور تدابیر حرب و شجاعت مین بہت ہوشیار ہو اگر مدت عمر و ایام زندگانی ہمارے آخر ہوجاوین تو یہ ملکہ مالک تمھارے امر کی ہوگی تم لوگ اس بات مین کیا کہتے ہو چنانچہ وہ سب بالاتفاق مودب کھڑے ہوکر اور سر تسلیم خم کرکے عرض کرنے لگے کہ ای بادشاہ یہ بات جو آپنے تجویز کی ہو کیا خوب رائے ہو آپ اسکو جاری و امضا کیجیے یہ کلام ان لوگون کا بجز دسنے کے ملک برجستہ اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے سر سے تاج اُتار کر ملکہ طاریون کے سر پر رکھدیا اور اُسکا ہاتھ پکڑکے اپنے تخت پر بٹھا دیا اور خود مثل حاجب کے داہنی جانب کھڑا ہوا اور صاحب ارزن ملکہ کے بائین طرف کھڑا تھا اور سائر ملوک از روے داب آداب کے سر بخم تھے اور ملکہ سے بیعت کی اور پادریون نے پیش ہوکر ان ملوک و امرا سے واسطے ملکہ کے عہد و میثاق لیا اور ان لوگون نے بگوش جان سنا و بسر و چشم قبول کیا و بعد ازان خواہر طاریون کا عقد تزویج صاحب ارزن کے پسر سے منعقد کر دیا اور وہ سب بیعہ سے نکلکر ہمرکاب طاریون کے قصر ملک تک آئے پھر اُن سب نے خوان شاہی پر طعام ضیافت تناول کیا اور ملکہ نے اُن کو خلعت عطا کیے اور حکم تیاری و آرایش شہر کا دیا اور خیمہ ان ملوک و امرا کے حوالی شہر مین برپا کرائے اور قتال مسلمین پر اُنکو

مامور کیا **واقدی** رحمہ نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی اسرائیل بن اسحاق نے ابی الاحوص سے کہ جب عیاض بن غنم نے خالد کو ہمراہ جماعت کے طرف ملک ارمینیہ یعنے اخلاط کے روانہ کیا تھا اور عرصہ سے اُن لوگونکی کچھ خبر معلوم نہ ہوئی تو عیاض کو اُنکے حق مین بدگمانی اس بات کی ہوئی کہ شاید وہ لوگ کام آئے چنانچہ عیاض نے یدلیس سے طرف سرزمین ارزن کے کوچ کیا اور اُسکے نواح مین برسبیل محاصرہ جا اُترے اور جاسوسون کو بلد اخلاط مین روانہ کیا چنانچہ وہ جاسوس یکچند غائب و مفقود رہکر بعد دریافت احوال واپس و حاضر آئے اور بیان کیا کہ ملک ارمینیہ وغیرہ نے طاریون اپنی دختر کو اپنی سلطنت مین بحین حیات اپنے اپنا جانشین و قائم مقام کیا اور اپنا تاج اسکے سر پر رکھا اور سائر ملوک و والیان قلعجات نے ملکہ کی بیعت کی اور اسی خوشی مین شہر بزیب و زینت تمام آراستہ ہوا اور والی ارزن بھی آیا ہو اور اپنے بیٹے کا عقد ملکہ کی خواہر سے کر دیا ہو اور ساری وہ قوم تمھارے قتال پر مستعد و آمادہ ہے جب عیاض نے یہ خبر سنی تو بولے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یعنے قدرت و توانائی خدا ہی کے لیے ہو ہمارے اصحاب شبہہ مبتلاے آفات و بلا ہوے یہ کلام عیاض سنکے مسلمانون نے کہا ای صاحب سول اللہ یہ آپ نے کیا کہا عیاض نے کہا ہر آئینہ ہمارے اصحاب واسطے ایک امر کے گئے تھے مگر مفسدے مین پھنس گئے مسلمین نے کہا خدا سے امید واثق رکھیے اور اُسی پر توکل و تکیہ کیجیے اور عیاض نے اس مرج میدان مین دس روز تک مقام کیا اور ان صحابہ کے رنج و فکر مین بیمار ہوگئے تو لوگ اُن کی عیادت کو آنیلگے تب عیاض نے کہا جب حق تعالی اپنے بندے کے حق مین کسی امر خیر کا ارادہ کرتا ہو تو نشانی اُسکی یہ ہو کہ لوگ اسکی زیارت و ملاقات کو آتے ہین **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ جب عیاض کو صحت حاصل ہوئی تو اسی عرصہ مین ایک روز اکابر اصحاب کے ہمراہ تفریحاً سوار ہوے تو اوسوقت تو مشغول بسیر و شی تھے اور عیاض رنج و قلق مین خالد اور اصحاب خالد کے مشغوف تھے بناگاہ سعید بن زید دوڑتا اور پکارتا ہوا آیا کہ جلد جلد چلو یہ سنکے عیاض فوراً اُسکے پاس گئے اور کہا ای ابن زید کیا خبر ہو خدا بہتر رحم کرے سعید نے کہا خالد اور اصحاب خالد کی مدد کو جلد پہونچو کہ وہ سب دریاے مصیبت مین پڑ گئے ہین اور اُنکے بیچ مین خالد بھی قریب سہلا کتبے عیاض نے پوچھا کہ آخر ماجرا کیا ہو سعید نے کہا طاریون کو اُسکے باپ نے اپنے حین حیات مالک ملک اور اپنا جانشین کیا اور اُسکے لیے سائر ملوک و والیان قلاع سے عہد لیا آخر ملکہ سب مالک مملکت ہوئی تو اپنے باپ پر قابو وقت پاکر اُس کو قتل کیا اور اپنے باپ کی زبانی اور اُسیطرف سے سائر ملوک اور والیان قلاع کو بلوا بھیجا جب وہ لوگ ملکہ کے پاس حاضر ہوے تو اُسنے اُن سب کو بھی قتل کیا چنانچہ ملکہ کے بعض خدام مین سے اس راز پر مطلع ہوکر پاس بعضے رئیسان نصاریٰ و والیان قلعجات کے جو باقی بچے تھے گئے اور جو کچھ ملکہ طاریون نے کیا تھا ظاہر کیا یہ سنکے ان لوگون نے ہتھیار لگائے اور قتال پر مستعد ہو بیٹھے اور جب دوسرا روز ہوا تو ملکہ سوار ہو کر اپنے باپ کے لشکر مین طرف میدان کے نکلی اور ہم لوگ بھی اسکے ہمرکاب سوار ہوے چنانچہ ہم کو کچھ خبر نہ ہوئی کہ فجاۃً وہ ساری قوم ہمپر

ٹوسٹ پڑی اور گھیر لیا اور ہم سے خطاب کرکے کہنے لگی کہ کیا تمکو یہ گمان تھا کہ مسیح تمھارے امر سے غافل ہے اور کیا وہ تمھارے گناہون کا تم سے مواخذہ نہ کرے گا وحال آنکہ اب تم صلیب کے قابو مین آئے یہ کہکے اُنھون نے قصد کیا کہ ہم کو پکڑلیون اسوقت ہمارے اور اُنکے درمیان مین ایسی قتال شدید واقع ہوئی کہ کسی نے مثل اسکے نہ دیکھا ہوگا نہ سنا ہوگا اور ہم نے بھی اُنکی لاشون سے زمین پاٹ دی آخر جب رات ہوئی تو جنگ ملتوی رہی اور ساز حرب تن سے کھولا اور سارا لشکر ہمراہ صاحب ارزن الروم کے ہوگیا اور ملکہ کے ساتھ ہمگی چند نفر اسکے خدام اور اُسکے باپ کے غلمان مین سے باقی رہگئے چنانچہ ملکہ نے ان خادمون اور غلامون کو بعطائے خلعت وانعام خوشدل کرکے طرف قوم ارمن کے بھیجا اور اُنسے کہلا بھیجا کہ جو کچھ مین نے کیا ہے محض ازروے خوف واندیشے کے تمھارے حق مین دنبالہ رحفاظت تمھارے خانمان کے کیا ہے اسلیے کہ یہ سب لوگ ساے نصرانیہ اور والیان قلعجات بالاتفاق قصد گرفتار کرلینے اور قتل کرنے ان عربون کا رکھتے تھے وحالانکہ اگر یہ سب ایسا کرتے تو اصحاب ان عربون کے ہرگز تم مین سے کسی کو روے زمین پر باقی نہ چھوڑتے آخر جب یہ خبر ارمن کو پہونچی تو اُنکے دانشمندون نے کہا واللہ ملکہ نے ہمارے حق مین سراسر خیر واحسان کیا پھر قوم ارمن سے پانچ ہزار مردم نے ملکہ کی اطاعت کی اور مین جنگ بپا چھوڑکر آپکے پاس بسرعت تمام دوڑا ہوا آیا ہون غرضکہ جب عیاض نے کلام سعید کا سنا تو فوراً حکم کوچ لشکر کا دیا اور بہت جلد روانہ ہوے اور قطع مسافت مین نہایت شتابی کی یہانتک کہ محاذی اس قوم کے جا پہونچے تو دیکھا کہ جنگ برپا ہے تب عیاض نے اور سب نے بصدائے بلند تکبیر کہی کہ اُن کی آواز ین اُس سرزمین اور پہاڑ مین گونج گئین اور اس روز حال قتال خالد واصحاب خالد کا یہ تھا کہ اُنھون نے اپنی کمال جانفشانی وجان نثاری سے جناب اقدس الٰہی کو راضی کیا اور ایسی قتال شدید ان سے سرزد ہوئی کہ روے زمین پر مثل اُسکے کم ہوئی ہوگی اور اسیطرح برابر جنگ بپا رہی یہان تک کہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ کون کون قتل ہوا و بعد ازان کہ غبار صاف ہوا اور گرد برطرف ہوئی تو دریافت ہوا کہ اعراب صحرائیون مین سے ایکسو بیس آدمی قتل ہوے اور معاذ بن جبل کا بیٹا اُسی ہنگامے مین گم ہوگیا ہر چند تلاش ہوئی پر نہ ملا پھر جب رات ہوئی تو معاذ با چند اشخاص طرف مقام معمعہ کے گئے وہان اپنے لڑکے کو پایا اس حالت مین کہ وہ دم توڑ رہا تھا کہ ہر آئینہ اسے زخم بہت کاری لگے تھے تب اُسکو اپنے مقام پر اُٹھا لائے اور اُسکی بالین پر معاذ بیٹھے روتے تھے اور عبدالرحمن بن غنم برادر عیاض نے کہا کہ جب مین نے اس لڑکے کو دم توڑتے دیکھا تو مین رونے لگا یہان تک کہ رونے مین میری آواز بلند ہوئی تب وہ لڑکا بولا چپ رہو یہ غزوہ مجکو بہت محبوب ہے اور مجھے زیادہ تر خوش آیا ان غزوات سے جو ہمراہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین نے غزوہ کیا تھا اسوقت معاذ نے کہا اے فرزند اس صلہ مین تو ملاقات اپنے پروردگار کی کرے گا آخر جس وقت اذان ظہر کی ہوئی تو وہ مرگیا اور ہنوز مردم لشکر اپنی نماز سے فارغ نہ ہوے تھے کہ معاذ اُس کو اسکے پیراہن مین کفنا چکے اور وہ سراپا اپنے خون مین تر تھا پھر جب لوگ نماز سے فراغت پاکر آئے تو اسکو مدفون پایا تب بھونچے معاذ سے کہا حق تعالیٰ تجھپر رحم کرے تو نے انتظار کیون نہ کیا کہ ہم بھی اسکے جنازے پر حاضر ہوتے معاذ نے جواب دیا یہ بات خلاف سنت ہے بلکہ یہ فعل جاہلیت کا ہے کیونکہ ہم لوگ اُس زمانہ مین

بخواہش تمام اپنے اموات کے دفن مین تاخیر کرتے تھے تا آنکہ ہم دربارہ دفن موتا کے مامور تعمیل ہوے غرضکہ جب معاذ نے دفن سے فرصت
پائی تو اپنے مقام پر پھر آئے اور اپنا سر اور ریش دھوکر سرمہ لگایا اور اپنا لباس پہنکر عیاض کے خیمہ مین حاضر ہوے اور بوجہ
اظہار تبسم اور زبانپر اکثار تکبیر تھا اور یہ اسلیے کہ اس سے وہ اپنے تئین تسکین و تسلی دیتے تھے اور کہتے تھے هَنِيئًا
لَكَ يَا وَلَدِي یعنے اے میرے فرزند یہ شہادت تجکو مبارک ہو یہ سنکے عبدالرحمن نے کہا یہ تمھاری کیا باتین ہین معاذ نے
کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہی وہ فرماتے تھے کہ جس شخص کا فرزند مرجائے تو اُس حالت مین
کہ والد اُسپر حریص ہو اور وہ اُسکو نہایت عزیز ہو اور مرنا اُسکا اُسپر شاق عظیم ہو تو درینصورت غزوہ اُسکا بہترین
غزوات ہوگا اور اجر وصلہ اُسکا قضاے آلہی مین واسطے اُسکے اور میت کے کوئی شے خوبتر مغفرت سے نہین ہی اور بدلا
اُسکے دار دنیا کا خوشترین دار آخرت ہوگا اور اُسکے اہل سے نیکوترین اہل مینگے اور حق تعالی اُسکی زوجیت مین
حورالعین عطا کرے گا جو نہایت سرخ و سفید ہونگی القصہ جب روز روشن ہوا تو لشکر اسلام بطلب جہاد سوار ہوا بنا گاہ
ایک پرا گھوڑون کا نمودار ہوا اور اُسپر لوگ جو سوار تھے وہ سب بے ہتھیار تھے پھر جب جانبین سے دوچار ہوے تو وہ سب
اسوار پیدل ہوکے بقصد ملاقات سپہ سالار لشکر اسلام کے آگے بڑھے مگر یوقنا نے پیشقدمی کرکے اُن کو للکارا کہ تم لوگ
کون ہو اور کہان سے آتے ہو اُنھون نے کہا ہم اہل ارزن الروم ہین اور یہ شخص ہمارا مقدم و پیشوا ہی اور یہ اشارہ اپنی
جماعت مین سے طرف ایک شخص کے کیا کہ وہ نیک پیر مرد تھا تب یوقنا نے اُس سے درشت کلامی کی پس اُسنے کہا حقتعالے
نے تمھاری طرف میری رہبری کی اسطرح پر کہ مین جو اشب بہ نیت قتال فردا کے سویا تھا تو رویا مین مین نے مسیح کو دیکھا
انھون نے برائے اتباع شریعت محمدؐ کے مجکو امر کیا اور فرمایا کہ ہر آئینہ کہ نبی ان عربون کا وہی ہی جسکی بشارت خدا نے مجکو دی
ہے پھر اس شخص سے جو روگردانی کرے گا وہ ہم مین سے نہین ہی جب یوقنا نے اسکا یہ کلام سُنا تو وہ خود بھی مع اصحاب اپنے
گھوڑون سے اُتر کر پیادہ ان لوگونکے ہمراہ ہوکر پاس عیاض کے گئے اور سارا ماجرا اُن سے بیان کیا یہ سنکے عیاض یہ تعظیم شیخ ذرفشیل
اٹھ کھڑے ہوے اور اُس سے مصافحہ کیا پھر جب مسلمانون نے شیخ سے اور ہمراہان شیخ سے مصافحہ کیا تو شیخ یعنے ذرفشیل نے
جو باتین اپنے رویاے صادقہ کی یوقنا سے کہی تھین وہ تمام عیاض سے بیان کین بعد ازان شیخ اور اُسکے جملہ اصحاب مشرف باسلام
ہوے اس بات سے ملکہ طاریون بہت خوش ہوئی اپنی خواہر فارونہ کو شیخ کے سپرد کردیا کہ وہ اسکو لیکر ارزن الروم کو گیا اور
عیاض امیر نے اُسکے ہمراہ دس مسلمانون کو کردیا تا کہ اہل ارزن کو واسطے اسلام کے دعوت و طلب کرین اور ان کو شرایع
سکھلادین **واقدی** نے کہا وہ دسون آدمی جو جماعت ذرفشیل کے ہمراہ بھیجے گئے انکے نام یہ ہین راشدہ بن عبداللہ و سلامۃ
بن عدی و عمر قال بن الاکوع و ابن خولید و جریر بن صاعد و عبداللہ بن صبرۃ و سہل بن سعد و مصعب ابن ثابت و حازم
بن معمر و ابو نمیری بن بشار راوی نے کہا کہ ذرفشیل نے بعد قبول اسلام اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وداع کیا اور اُنسے
رخصت ہوکر کوچ کیا اور وہ دسون اصحاب ہمراہی بھی اُسکے ساتھ تھے تا آنکہ ارزن الروم مین پہونچا اہل شہر نے خبر یت ذرفشیل اور اُسکے

ذرفشیل شیخ یعنی

اصحاب سے بہت شادمانی کی اور پیشوائی کو نکلے و بعد ازاں جب ملک درقسیل نے اپنی مجلس مین جلوس کیا تو اکابر و عمائد قوم کو طلب کیا اور اُنسے تمام سرگذشت چشمدید اپنی بیان کی اور اُنپر اسلام کو عرض کیا آخر اُن مین سے اکثر مشرف باسلام ہوے اور دسون اصحابنے تو مسلمون کو احکام اسلام بتائے اور قرآن مجید پڑھایا و بعد ازان درقسیل نے تمام اُن قلعون اور گڑھیون کو جو متعلق بلد اخلاط سے تھے مسلمانون کے حوالے کردیا پھر وہانکے باشندون مین سے کچھ لوگ تو اسلام لائے اور کچھ لوگ ادائے جزیہ پر سال آیندہ سے مقرر ہوے و بعد ازان عیاض نے اصحاب کو طرف خوے سلواس و بجانب دیگر مضافات اُس سرزمین کے برائے دعوت اسلام روانہ کیا آخر وہ سب اسلام لائے مگر بعضے محروم رہے اور کچھ لوگ اصحاب مین سے اُن مسلمانون کی تعلیم کیلیے بھیجے گئے کہ انھون نے ان کو احکام شرع بتائے اور قرآن سکھلایا و بعد ازان عیاض نے ملکہ طاریون کو ولایت ممالک اخلاط پر مستقر کیا

ذکر فتح ارزن و سعرد و جبل ماروں

واقدی رح نے کہا جب بعد فتح ارض ربیعہ کے دیار بکر و ارمینیہ کے تئین جس کو اخلاط بھی کہتے ہین حقتعالی نے واسطے مسلمین کے باتھ پر عیاض بن غنم کے فتح کردیا تو عیاض نے اپنی پاس برغون کے کفر تو تامین بھیجا کہ اسنے وہان جاکر حسب الحکم ولایت ارمینیہ یعنے ممالک کی اخلاط کی حکومت پر برغون اور اسکی زوجہ طاریون کو مستقر و مستقل کیا اور ان دونون سے عہد و میثاق خدا کا اس امر پر لیا کہ درمیان خلایق کے معاملہ بعدل کیا کرین اور پیروی شریعت کی رکھین اور موافق حکم خدا کے حکم جاری کیا کرین چنانچہ ان دونون نے اس عہد کو قبول کیا و بعد ازان عیاض نے افلح مولے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بسرکردگی جمعیت ایک سو آدمی کے طرف بلاد عراق کے روانہ کیا تاکہ وہ مردمان عراق کو دعوت اسلام کرین اور وعدہ کیا کہ ہم بھی وہین آملتے ہین چنانچہ اسطرف تو روانگی افلح کی ہرسہ رسالت ہوئی اور خود سرزمین ارمینیہ سے کوچ کرکے اس راستہ پر چلے جدھر سے وارد ارزن ہوے تھے پھر ارزن سے نکلکر بطرف سعرد و جبل ماروں کے گئے اور

واقدی رح نے کہا جس شخص نے بنیاد بلد سعرد کی ڈالی تھی وہ سمول بن ماریا تھا اور پہلے یہ شخص رومین ابلق[1] ہین تھا جو حدود تبتا سے ہجرت وقت وزیر کسریٰ[2] کا وہان اسکی گرفتاری کے ارادے سے آیا تو وہ بھاگ کر اس سرزمین پر آیا اور اپنے لیے یہان یہ شہر آباد کیا غرض جب عیاض یہان آئے اور لوگونکو بدعوت اسلام طلب کیا تو اُنمین جو لوگ عاقل تھے اُنھون نے اسلام قبول کیا اور جنھون نے انکار کیا انپر جزیہ مقرر کیا گیا اور اُنکے لیے عہد نامہ لکھا گیا بعد ازان عیاض نے وہان سے کوچ کیا اور شہر شمطار اور اساوج مین آئے پس یہان والون نے بھی قبول اسلام کیا اور اُس زمانہ تک شہر جزیرہ حدبست نہ ہوا تھا بلکہ بنا اُسکی جس شخص نے ڈالی وہ ایک شخص تھا اہل بر نقید سے اُسکا نام عبد العزیز بن عمر تھا اور نہر دجلہ اُسکے پشیتر سے ہے چنانچہ عیاض جب جزیرہ مین وارد ہوے اور اُنھون نے باتفاق اپنے ہمراہیون کے زیارت کوہ جودی اور مقام سفینے کی کی اور گرد اُس مقام کے دلدل بہت رہتی تھی تو ہر دم اُن بلاد کے اُسکو کھینچ ڈالتے تھے اور مالک اس جزیرے کا

[1] ابلق
[2] یزدجرد

ایک شخص جزیری تھا اُسکا نام صالح تھا تو اُسنے عیاض سے صلح کی اور قبول اسلام مین اطاعت کی اور شہر عادیہ مین وہ سکونت پذیر تھا اور اسکے تحت حکومت کراس و زعفران و قیفز و درمیس اور انکے سوائے اور بہت سے مقامات تھے چنانچہ بموقت پیغام عیاض کا اس کو پہونچا تو بے تامل اُسنے اسلام قبول کیا اور صلح و اطاعت کی اور عیاض کی خدمت مین حاضر ہوکر اسلام لایا اور اسکے اہل بلد کے حق مین عہد نامہ لکھا گیا کہ جو شخص انکو دعوت اسلام کرتا تھا تو نفاذ ان عہد و کتوبہ کا کرتا تھا

ذکر فتوح اسماعیلیات

راوی رہنے کہا بعد فراغ جزیرہ کے پھر عیاض نے طرف ممالک غربی کے کوچ کیا اور وارد ہوے اُس بلد مین جسمین بدیع قبطی رہتا تھا آخر اُسنے مصالحہ کیا اور جو کچھ اُسپر جزیہ مقرر کیا گیا وہ اُسنے قبول کیا بعد ازان عیاض نے وہان سے کوچ کرکے اسماعیلیات کا قصد کیا وہان پہونچکر عمر بن جندب کے تئین بسر کردگی ایک جماعت کے واسطے تاخت و تاراج اوپر موصل اور اسکے مضافات کے روانہ کیا چنانچہ یہ لوگ گئے اور تاراج کرکے غنائم کثیر قبضہ مین لائے سبات پر مضبوط نے صداے شور و فریاد بلند کی یہ خبر سُنکے باشندگان موصل اور ساکنان نواحی نکل پڑے اور خوب مقاتلہ کیا یہانتک کہ جندب سے ساری غنیمت چھین لی اور جندب کو بھی شہید کیا پس اصحاب نے جندب کو بجانب غربی دفن کیا پھر جب عیاض کو یہ خبر پہونچی تو اسماعیلیات سے کوچ کرکے موصل پر نازل ہوے اُسوقت اہل موصل بسلاح و سامان جنگ طرف عیاض کے نکلے تب خالد نے بالشکر جنگ اور اہل موصل پر حملہ کیا آخر اُن کو شکستہ بال و خستہ حال کردیا اور اُسوقت اس شہر مین شہر پناہ نہ تھا جو مانع تاخت ہوتا چنانچہ موصل کو خالد نے بزور شمشیر لیا اور جانب نینوی کے نظر کی کہ وہ ایک شہر ہے جو شامل ہے زمین و پہاڑ سے تب خالد نے وہان والون سے پوچھا کہ یہ کونسا شہر ہے لوگون نے کہا کہ یہ نینوی ہے خالد نے کہا عجب نہین ہے کہ یہ شہر یونس بن متی علیہ السلام کا ہوا **واقدی** نے کہا کہ اس عرصہ مین مالک نینوی کا ملک انطاق تھا سو عیاض نے اُسکو نامہ لکھا اُسنے اطاعت سے انحراف کیا تب صالح جزیری کو اُسکے پاس بھیجا صالح نے اسکو فہمایش کی کہ یہ اہل اسلام جس امر کا ارادہ رکھتے ہین یعنی اجابت اسلام چاہتے ہین اگر تو اُنکی اطاعت سے سرتابی کرے گا تو مین تجکو ضرر پہونچاؤنگا اور تجکو زندہ نہ چھوڑونگا آخر اُسنے در جواب نامہ عیاض کے یہ مضمون لکھا کہ مین چھ مہینے کا مصالحہ کرتا ہون اسلیے کہ اس مدت تک مین انتظار کرونگا امر کسریٰ کا اور اگر اہل اسلام اُسکے بلاد کو فتح کرینگے تو مین بھی اُنکی اطاعت مین داخل ہونگا اور یہ عذر اسکا اس وجہ سے تھا کہ وہ تابع حکومت کسریٰ کا تھا چنانچہ اہبات کو مسلمانون نے منظور کیا اور اسی شرط پر اُس سے مصالحہ کرلیا و بعد ازان عیاض نے خدمت مین امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نامہ لکھا کہ وہ مشتمل تھا ان اخبار فتح و ظفر پر جو حق تعالیٰ نے اُن کو فیروزی بخشی تھی نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من عیاض بن غنم الاشعری الی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اما بعد سلام اللہ علیک و رحمۃ و برکاتہ فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲ منہ اسماعیلیات

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَیَّدَ الْاِسْلَامَ بِنَصْرِهٖ وَ خَصَّ الشِّرْكَ بِقَهْرِهٖ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلٰی مَا اَوْلٰی وَ مَنَحَ فَاَزَالَ وَ كَشَفَ وَ دَفَعَ وَ صَرَفَ مِنْ عِظَامِ وَ اَخَذَ مِنْ عَنَائِمِ حَمْدًا یَزِیْدُ الْاَمَالَ اَنْفِسَاحًا وَ الصُّدُوْرَ انْشِرَاحًا وَ قَدْ كَانَتِ الشِّدَّةُ بَعْدَ صَلَابَتِهَا وَ رِقَّتِ الْاَیَّامُ بَعْدَ قَسَاوَتِهَا وَ یَسَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَمْرَنَا وَ قَدْ اُوْدَتِ الْاَعْدَاءُ مَوَارِدَ لِمَهَالِكَ وَ ضَیَّقَتْ عَلَیْهِمُ الْمَسَالِكَ فَاَدْبَكَ فِیْ زِقَاقِهِمْ وَ اشْتَرَكُوْا فِیْ وَثَاقِهِمْ وَ لَمْ یَجِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَاءِ مَرْتَقًا وَ تَشَتَّتَ بِهِمُ الْفَرَقُ فَاَزْمَعَهُمُ الْقَلَقُ وَ اِنَّهُمْ اَحَالُوْا وَ خَائِلُوْا وَ دَاهَنُوْا وَ دَاسَلُوْا وَ اَطْهَرُوا الْقَصْدَ مِنَ الْاَیَّامِ وَ الدُّخُوْلَ فِی الْاِسْلَامِ وَ التَّزَدُّدَ بِهٖ مِنَ الظُّلَمِ وَ الْجُنُوْحَ اِلَی السِّلْمِ فَاَقْرَرْنَاهُمْ عَلٰی ذَالِكَ بَعْدَ اَنْ اَشْرَفُوْا عَلَی الْمَهَالِكِ فَمِنْهُمْ مَنْ اَسْلَمَ وَ بَایَعَ وَ مِنْهُمْ مَنْ اَقَامَ تَحْتَ الذِّمَّةِ وَ تَابَعَ وَ قَدْ نَشَرَ اللّٰهُ اَعْلَامَنَا وَ اَعَزَّ دِیْنَنَا وَ قَهَرَ عُدُوَّنَا وَ شَدَّ سُیُوْفَنَا وَ اَعْلٰی كَلِمَتَنَا وَ اَظْهَرَ شَرِیْعَتَنَا وَ قَدْ صَرَّفَ اللّٰهُ صُدُوْرَهُمْ وَ اَحْمَدَ نُزُوْلَهُمْ وَ اَذَالَ نَصْرَتَهُمْ وَ كَفٰی لِبِلَادِ وَ لِعِبَادِهٖ مُؤْنَتَهُمْ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ وَ عَلٰی جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ یعنے بنام خداوند

یہ نامہ ہی عیاض بن غنم الاشعری کا بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے کہ بعد حمد خدا و صلوۃ مصطفےٰ کے سلام خدا و رحمت و برکات اُسکی آپ پر نازل ہو مین حمد شکر کرتا ہون اُس خدا کا کہ اسکے سوائے کوئی معبود نہین ہی اور مین درود و سلام بھیجتا ہون اُسکے نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور ستایش ہے اُس خدا کیلیے جسنے اپنی نصرت سے دین اسلام کی ترقی کی اور اپنے غضب سے شرک و کفر کو ذلت دی اور منت و سپاس ہی خدا کے لیے اس بات پر کہ اُسنے نعمتین بخشین اور احسان کیا پس اُسنے اپنی عطایاے عظیمہ سے ہمارے دشمنون کو ہم سے دور کر دیا اور اُسنے ہم سے کشف اندوہ ملال و صرف[1] احوال کیا اور غنائم وافرہ سے جو اُسنے ہمارے تئین عنایت کین اُسکے بدلے ہمسے محض حمد شکر اپنے لیے پسند کیا اور وہ حمد و شکر ہمارے ہی حق مین موجب مزید کشایش کار و باعث رشد خاطر بیقرار کا ہی اور حال یہ ہی کہ اوقات شداید بعد صعوبات کے ہمارے لیے سہل ہو گئے اور ایام نافرجام بعد سختیونکے ہمپر نرم ہوے یعنے دن سختیونکے نکل گئے اب حق تعالیٰ ہمارے اُمور کو آسان کرے گا اور بہ تحقیق کہ دشمن ہمارے معرض ہلاکت مین پڑ گئے اور راہین اُنپر تنگ و بند ہو گئین لہ و رانپی تنگی و خواری مین شامل و باہم معاہدہ کرنے مین شریک ہوے اور نہ اُنکو زمین مین کہین نکاسی ملی نہ آسمان پر چڑھنے کا اُنھون نے راستہ و زینہ پایا اور اُنمین سخت تفرقہ پڑا اور بیقراری نے اُنکو ازجا و ازخود رفتہ کر دیا اور اُنھون نے بڑے بڑے حیلے کیے اور بہت بہت باہم نگہداری و پاسداری کی اور نہایت چرب زبانی سے لاف زنی کرتے رہے اور آپس مین مکاتبات و مراسلات بکثرت جاری کیے یعنے بہت کاغذ کے گھوڑے دوڑائے اور اکثر ایام گذاری کی اور اظہار داخل ہونے اسلام کا کیا یعنے حیلہ سازی سے وعدہ و اقرار اسلام لانے کا کیا اور تاریکی جہل سے قبول اسلام مین تردد رہے اور شبیر سبیل بصلح لکھتے ہین آخر ہم نے اسی مصالحہ پر اُنسے اقرار کیا چنانچہ بعد اسکے کہ وہ مشرف و قریب ہلاکت ہوے تو بعضے دین

[1] صرف احوال یعنے سعی در تحصیل کرنا ۱۲

سے اسلام لائے اور بیعت کی اور بعضے انمین زیر ذمہ رہے یعنی ذمی ہوے اور متابعت کی و تحقیق کہ حق تعالی نے ہمارے عالمونکو ہر جا بلند کیا اور ہر طرف اُسکے پھریرون کو کھلا رکھا اور ہمارے دین کو غالب اور ہمارے دشمنونکو مغلوب کیا اور ہر کہین ہماری تلوار کو تیز و حملہ آور اور ہمیشہ ہمارے کلمات کو بالا رکھا اور ہماری شریعت کو غلبہ دیا اور اُنکی صورتون کو بدل ڈالا اور اُنکے چہرے کی روشنی کو پژمردہ کردیا اور نصرت کو اُنسے دور کیا اور اُنکو ایک دوسرے کی مدد سے باز رکھا اور حق تعالی بلاد اسلام اور عباد مسلمین کی مؤنت و کفالت کیلیے کافی ہی اور حمد ہی واسطے خدائے واحد و یکتا کے اور صلوۃ و سلام خدا نازل ہو اوپر سید و پیشوا ہمارے محمد مصطفے اور اُنکی آل اصفیا اور اصحاب باصفا پر اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت و برکات خدا اوپر آپ سب کے اور اس نامہ کے ساتھ خمس محاصل دیار بکر کا بھی بتفویض سرخبیل بن حسنہ کے جو کاتب وحی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے روانہ کیا اور اُنکے ہمراہ دو سو سوار بھی کردیے اور نامہ اُنکے سپرد کرکے حکم جلد روانگی کا دیا چنانچہ وہ روانہ ہوے اور بعد چند روز اُنکے جانیکے عامر بن مزینہ فرستادہ سعد بن ابی وقاص کا عراق سے پاس عیاض بن غنم کے پہونچا اور درخواست مدد کمک اوپر کسری کے کی سو عیاض نے اُن کی امداد کیلیے ایک جماعت مردان شجاعت کی بھیجدی پس حق تعالی نے ملک عراق کو سعد کے ہاتھ پر فتح کردیا اور ماجرا اُسکے حرب کا اور واقعات وہانکے جو کچھ امور سعد سے گذرے ہم ذکر کرتے ہین وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ

ذکر فتوح العراق

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی اُس شخص نے جسکے وثوق و اعتماد پر مجھے بڑا اعتقاد ہی وہ کہتا ہے جب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو بسرکردگی لشکر کافی طرف عراق کے بھیجا تو وہ روانہ ہوا برابر چلے گئے یہانتک کہ سرزمین رخبہ مین پہونچے اور خبر پائی اس لشکر کی عمیر بن مسرۃ التغلبی کو علی الاتصال پہونچی اور وہ اُس زمانہ مین بعد ایاس بن قبیصہ کے والی عرب تھا اور نعمان بن المنذر بھی جانب کسری یزدشیر سے اسی نواحی مین والی ملک تھا چنانچہ اُن دونون نے کسری کو نامہ لکھا اور اس خبر کو مندرج کیا کہ لشکر مسلمانون کا مدینہ سے بھیجا ہوا عمر بن الخطاب کا بقصد سرکرنے اور لینے ملک عراق کے آپہونچا ہے پس اے بادشاہ خواب غفلت سے بیدار ہو اور بیخبری سے ہوشیار ہو اور اپنے مصالح امور دولت و سلطنت مین فکر و تدبیر کیجیے اور آگاہ ہو اس بات سے کہ یہ وہ زمانہ ہی جس کو ہم سنا کرتے تھے اور اسکی تصدیق نہین کرتے تھے بلکہ تکذیب کرکے اُسکو راست نہین جانتے تھے اور ہم گمان اس بات کا نہ رکھتے تھے کہ کوئی پیغمبر جسارت و جرات کرے گا اور نہ کوئی ہماری طرف لشکر بھیج سکیگا سو وہ وقت معین آگیا کہ والی مدینہ کا عمر ہوا ہے اور وہ صاحب فتح کثیر کا اور وہ بہت سے ملوک کو شکست دیکر ہلاک کرچکا پس ضرور ہے کہ اپنے قدم ہمت سے کھڑے ہو اور اپنے دشمنونکے مقابلہ کیلیے روانہ ہو کر پیشقدمی کرو اور ہم نے آپ کو خبر دی تاکہ اپنے کام پر ہوشیار و خبردار ہو رہو اور اپنے دل سے دور رکھو کہ اس بات کو مہمل سمجھکر طرح دو کیونکہ کثرت مخالفت قلیل ہو جاتی

ہین اور بیشتر کار آسان دشوار ہوجاتے ہین اور حال یہ ہی کہ شروع جنگ ایک پیشکاری معلوم ہوتی ہی و بالآخر اُس سے آگ بھڑکجاتی ہی زیادہ والسلام راوی نے کہا پھر وہ نامہ جب ایلچیونکے ہاتھ پاس کسریٰ کے پہونچا اور پڑھا گیا تو اُسکے بدن مین ہیجان غضب سے رعشہ و لرزہ پڑگیا اور اپنے تخت پر غیظ و غلیان سے ہلنے اور کانپنے لگا اور قابل ساورہ و مرزبانہ کو اور اقوام ویلم و سہارجہ کو طلب کرکے اُس نامہ کو اُنکے سامنے پڑھوا کر سنوایا اور اُنسے کہا کہ یہ امر ہمپر واقع ہوا اور ہم اپنے زمانہ مین اسپر مشرف و مطلع ہوے یعنی اُسکو بچشم خود دیکھا تو اُسمین تم لوگونکی کیا رائے ہی اور تمھارا کیا مشورہ ہی اور تم غور جان لو کہ یہ عرب اس کوشش مین ہین اور نظر و فکر اس باب مین رکھتے ہین کہ اپنے لیے مواضع سکونت ٹھہراکر اُسمین مقام و منزل کرین اور حال یہ ہی کہ ان لوگون نے روم کیساتھ بڑا شر کیا اور اُن کو بہت ضرر پہونچایا اور اُنکے شہرونپر متسلط ہوگئے اور اُنکے خزانونپر قبضہ کرلیا و حالانکہ اہل روم بجمعیت عظیم مجتمع ہوے تھے اور اُنمین سے کوئی باقی نہ تھا جو شام مین نہ پہونچا ہوا اور ایسا کوئی نہ تھا جو تمام یرموک شریک حرب نہ ہوا ہو اور یہ عرب تو جماعت قلیل ہین جو تمھارے بلاد مین در آئے ہین اور عازم و آمادہ ہین اِس بات پر کہ ملک تمھارا تمھارے ہاتھون سے چھین لیوین اور تمھارے لیے اب کچھ اور سود مند نہین ہی سولے اِسکے کہ عزم بالجزم کرو اور شتاب روی پر بکمال حزم کاربند رہو اور دشمنون کو اپنے اہل و عیال و اموال اور اپنے خاندان و اولاد و بلاد سے دفع کرو اور خوب سمجھ لو کہ عرب کے تئین بڑی آرزو ہی اور اُنکے دلونمین یہ بات سمائی ہی کہ تمھارے شہرون اور قلعونپر تسلط کرین اور ہرگاہ وہ تم کو اپنی جنگ سے خوف زدہ اور اپنے مقابلے سے بازماندہ دیکھینگے تو وہ ہمپر ایسے جھپک پڑینگے جیسے شیر اپنے شکارونپر ٹوٹ پڑتے ہین غرضکہ موذن وقتیب اُنکے اول روز سے علی الاتصال پکارتے رہے اور غیرت و غضب دلایا کیے چنانچہ مروی ہے مَنْ نَظَرَ فِی الْعَوَاقِبِ مِنْ غَائِلَةِ التَّوَائِبِ یعنے جو کوئی انجام کار پر نظر رکھتا ہی وہ افتادگانی مصائب سے ایمن رہتا ہے القصہ کسریٰ نے دروازے خزانے اور خلعت خانے کے کھلوا دیے بعد ازان کسریٰ نے ترتیب فوج مین مصروف ہوا چنانچہ ہرمزان کو خلعت دیکر پچاس ہزار پیادہ و سوار کا افسر کیا اور عطارین مہرود کو خلعت دیکر بیس ہزار جمعیت کا سردار کیا اور غارین بن ہمان کو بھی خلعت پہنا کر بیس ہزار لشکر کا سپہ سالار کیا اور سب افسرون کو حکم کیا کہ سرزمین زریدان مین جاکر اپنی اپنی جمعیت کے خیمہ کرین چنانچہ وہ سب حسب الحکم کاربند ہوے و بعد ازان کسریٰ نے ایک ایک نامہ طرف والی خراسان و مالک ماوراء النہر کے روانہ کیا اور اُنمین بعد ذکر حالات کے مضمون زود طلبی مندرج کیا کہ وہ لوگ مع اپنی اپنی فوج کے قتال اصحاب رسول خدا صلعم پر بہت جلد پہونچین پھر جسوقت نامے اُسکان ملوک کے پاس صادر ہوے تو بالفور وہ متوجہ بردانگی ہوے اور طرف عراق کے دوان و شتابان مانند نہنگ پران کے روان ہوے بنجملہ قوم کے یہ چند رئیس بھی موجود تھے شہریان بن کباد و فرجان الاہلوزی و ہذیل بن جسوم و جاسر الہدانی اور اسکے ساتھ چالیس ہاتھی مست تھے واقدی رحمہ اللہ نے کہا پھر جب یہ سب فوجین مجتمع ہوئین تو کسریٰ نے کوچ کیا اور سبھون کو سرگرم کرکے سرزمین شہرطاق و فراشتہ کیطرف لیگیا اور اسکے لشکر خاص کا سالار مہران تھا

لہ شہرطاق مرکب ہی شہر اور طاق سے جسکے معنی محراب کے ہین اور اسکا یہ نام اسلیے ہوا کہ اسمین ایک محراب تھا

پھر وہان جائزہ دشمار جیوش کا ہوا تو ایک لاکھ پچاس ہزار سوار و پیادہ مرد کارزار تھے سوائے اتباع و بھیڑ کے اور پشا پیش جیوش کے قوم ویلم اور اہل عجم تھے اور ان سب کے آگے آگے وہ سارے فیل تھے اور اُن ہاتھیون کی پشت پر ایک ایک گدی دیباج کی کسی تھی اور ہر ایک گدی پر چالیس چالیس مرد مقاتل سوار تھے اور چنگ و دہل بجاتے تھے اور ہر ایک ہاتھی کی سونڈ مین ایک ایک تلوار تھی تاکہ آدمیون کو اُس سے قتل کرین اور ان ہاتھیون مین ایک فیل اعور تھا کہ برلب خود و مانند کوہ کے بلند تھا اور وہ سب ہاتھیون سے مقدم تھا یعنے سب کے آگے چلتا تھا اور وہ جب چلتا تھا تو وہ سب ہاتھی اُسکے پیچھے پیچھے ہوتے تھے اور جب وہ ٹھہرتا تھا تو سب ٹھہر جاتے تھے اور اُن ہاتھیونکے پیچھے گلہ جوان بیلونکا بندھا تھا اور ہتھیار سلاح و خزانہ لدا تھا غرض کہ جب ساز و سامان سے روانگی پر آمادہ ہوے اُسوقت آردشیر بادشاہ نے اعادہ اپنے کلام سابق کا کرکے ذکر دو مقدمونکا کیا کہ اے اہل فارس تم لوگ ہمیشہ ملوک ہے اور ہیبت تمھاری دلون مین اقوام ترک و دیلم اور روم جرامقہ کے مترکز رہی اور اسیطرح حق مین رعایا کے معادل ہوینگے اُنکی اصلاح و رفاہ ملحوظ خاطر رکھتے ہو تو چاہیے کہ اس قوم یعنے عرب کو بزور مال دفع کر دینے اگر یہ لوگ طالب و طامع مال ہون تو اُن کو مال کافی دیکر یہان سے نکال دو اور اگر اس سے انکار کرین اور خواہان ملک ہون تو اُنسے جنگ کرو چنانچہ آردشیر بادشاہ نے یہ کہکر سران لشکر کو رخصت کیا اور وہ سب روانہ ہوے

(۱) اعور نا عر ترجمہ کیا ہے اور اعور کے معنی ہین ایک آنکھ کا پھوٹا ہوا

ذکر فتوح خورنق و قتل نعمان بن المنذر و فتح حیرہ و قادسیہ

واقدی رحمۃ اللہ نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی حسن بن اسحاق نے اور کہا مجھے خبر دی ہے سلیمان بن عامر نے اور سلیمان نے کہا مجکو روایت پہونچی ہے کہ سعد بن ابی وقاص تیس ہزار سوار سے عراق کو روانہ ہوے اور راہ سے بجیلہ و نخع و شیبان و ربیعہ و اخلاط کے چلے جو داخل عرب ہے اور لشکر سعد مین ایسا کوئی عراق کو نہین گیا جسکے اہل و اولاد اُسکے ہمسفر نہ ہون اور ملوک فارس مین سے ایسا کوئی نہین گیا جسکے ہمراہ اُسکا کل مال نہو تاکہ بجد و عزم تمام مقاتلہ کرین اور ملک کسرے نے اسی امر کی خاطر اُنکو وصیت و فہمایش کردی تھی چنانچہ **راوی** کہتا ہے کہ سعد نے منزل رحبہ سے طرف حیرۃ البیضا کے کوچ کیا اور وہین لشکر نعمان بن المنذر کے خیام بپا تھے اور اسی کے میدان مین بیچ بے استادہ تھے اور جمیع عرب باشندگان عراق بھی کہ وہ سب اسّی ہزار تھے شریک لشکر نعمان تھے اور نعمان نے اُن کو وفور انعام و خلعت سے مستفیض کیا تھا اور ملک کسریٰ کی طرف سے اُنکو وعدہ بکل جمیل دیتا تھا یعنے اقرار تمام بذل و عطا کا کرتا تھا اور اُن سے کہتا تھا کہ یہ لوگ جو آئے ہین عرب ہین اور تم بھی عرب ہو اور ہلاکت ہر شے کی اُسی کے ہم جنس سے ہوتی ہے اور یہ عرب بھی مثل ہمارے ہین کچھ اُنکو ہم پر فضیلت نہین ہے بلکہ فضیلت ہم مین ہے کیونکہ درمیان ہماری قوم کے ملوک ہین کہ اس قوم نے ہم اکاسرہ و ملوک کو مقدم و سرآمد اپنی دولت و جمعیت کا کیا ہے تا آن کہ ہم اُنکے لیے رکن ہین اور انکے دشمنون پر اُنکے مددگار ہین اور اصحاب محمد کے لیے کوئی امر فخر کا نہین ہے جو وہ ہم پر فخر کرین بلکہ ہمارے لیے امر فخر ہے کیونکہ ہمارا

اُنکے گمان مین حق تعالیٰ نے اُنمین سے نبی مبعوث کیا اور اُنپر اپنی کتاب نازل کی ہو جسکو وہ قرآن کہتے ہین تو ہمارے واسطے انجیل ہے اور ہم مین عیسیٰ بن مریم اور جمیع حواریین ہین اور ہمارے لیے مذبح یعنے قربانگاہ ہو اور ہم مین قسیسین و رہبان و بوشماسیین اور ہمارے لیے ناقوس ہو و بہرحال دین ہمارا عتیق و قدیم ہو اور اُنکا دین نو ایجاد و جدید ہو پس لازم ہے کہ ہنگام وغا کے ثابت قدم رہو اور جیسا کہ ملک کسریٰ کو تمھارے ساتھ حسن ظن ہو چاہیے کہ تم اسکے مطابق رہو **راوی** کہتا ہے کہ اُسی درمیان مین کہ نعمان یہ باتین قوم سے کر رہا تھا کہ ناگاہ عم اسکا الیاس صاحب حرس یعنے سردار نگہبانون اور پاسبانون کا اُسکے پاس آیا اور کہنے لگا اے ملک اس وقت ہمارے دشمنون نے ہماری طرف ایلچی بھیجا ہے یہ سنکے نعمان نے کہا اس ایلچی کو میرے پاس لاؤ اُسنے اُسکو حاضر کیا اور وہ ایلچی سعد بن ابی عبید القاری تھا پھر جب وہ روبرو نعمان کے اُسکو حاضر لایا اور جس وقت سعد روبرو نعمان کے کھڑا ہوا تو اسوقت حجاب وخدام نے اُسپر زجر و قہر سے شور کیا کہ تمام یہ سرزمین ہمارے بادشاہ کی ہو (مترجم کہتا ہے کہ اس خطاب سے غرض ان لوگون کی یہ تھی کہ سعد نے مراسم تعظیم شاہی کو ترک کیا اور آداب ملوک ادا نہ کیا تھا) مگر سعد نے اُنکی باتونپر کچھ التفات نہ کی بلکہ بطرف نعمان خطاب کرکے یہ کلام کیا کہ حق تعالیٰ نے ہم کو مامور اس امر کا کیا کہ ہم ایک دوسرے کو سجدہ نہ کرین کیونکہ یہ رسم وعادت قبل بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایام جاہلیت مین جاری تھی مگر جب سے حق تعالیٰ نے آنحضرت علیہ السلام کو مبعوث کیا تو اُنکے لیے ہدیہ وتحفہ سلام کا مقرر کیا اور فرمایا اور انکے پیشتر انبیا مین بھی یہی طریقہ نافذ تھا کیونکہ سلام ایک نام ہی نامہاے خداے عزوجل سے مگر یہ تحیت جو تمھاری ہی وہ شیوہ جبابرہ اور متکبرین ملوک کا ہی یہ سُنکے نعمان نے جوابدیا کہ ہم جبابرہ مین سے نہین ہین بلکہ جلالت وعظمت ہماری تم سے عظیم تر ہی اسلیے کہ تم اپنے دین مین موحد ہو اور حقتعالیٰ کو واحد جانتے ہو اور پسر خدا عیسی بن مریم سے انکار کرتے ہو تب سعد نے کہا تو مجھے بتا کہ عیسیٰ بن مریم مین جو قدرت حاصل تھی وہ حالت عبودیت تھی یا شان ربوبیت تھی غرضکہ درمیان ان دونونکے پیشتر اس قسم کا مکالمہ سرگرم رہا یہانتک کہ کلام سعد سے نعمان بہت عجب مین آیا اور نہایت متحیر ہوا پھر سعد سے کہنے لگا افسوس ہی تیری قوم پر کیا چیز تجھے یہان لائی ہی اور تو کسلیے آیا ہی سعد بن ابی عبید نے کہا ہمارے امیر سردار سعد بن ابی وقاص نے مجکو تمھارے پاس اسلیے بھیجا ہے کہ تو بھی عرب سے ہی پس حیف ہے کہ کوئی امر موجب تیرے زیان ومفسدت کا ہو اور تجکو اُسکا ضرر پہونچے اور یہ قوم علوج وگبر ہین کہ کوئی دین نہین رکھتے ہین نہ اُنکے لیے کوئی شریعت ہے کہ اُسکو بجا لاوین اور نہ اُنکے واسطے کوئی فریضہ ہی کہ اسکی پیروی کرین اور اسکو ادا کرین اور ہم تم کو دعوت وطلب کرتے ہین بطرف شہادت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے یعنے تم گواہی دو اور اقرار کرو کہ سوے اللہ کے کوئی لایق بندگی کے نہین ہی اور محمد فرستادہ اُسی خداے واحد یکتا کا ہے اور چاہیے کہ جو کچھ ہمارے لیے حلال ہو وہی تمھارے لیے بھی حلال ہو اور جو شی ہمپر حرام ہی تمپر بھی حرام ہو اور اگر تم اس امر سے انکار کرو تو پھر جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ دینے سے بھی انحراف کرو تو خبردار رہو حرب خدا اور رسول سے

چنانچہ نعمان نے جب کلام سعد سُنا تو اُسکی باتو پر استہزا اور خندہ زنی کی راہ سے ہنسا اور کہنے لگا تمھارے نفوس تمسے بطالت کی باتین کرتے ہین یعنے تمھارے دلونمین یہ خیال خام سمایا ہی کیا بھلا جو تم نے روم پر باندھا ہی اور اُنسے جزیہ مقرر کیا ہی مثل آپکے ہمکو سمجھتے ہو اور ویسا ہی ہم سے بھی چاہتے ہو قسم ہی مسیح کی ایسا نہ ہوگا بلکہ ہمارے لوگ بڑے ثابت قدم اور بہت مضبوط دل اور نیزہ بازی مین نہایت سخت باز دہین اور تیغزنی مین کیا ہی مرد میدان ہین بھلا کس نے تمھارے دلون مین یہ باتین ڈالی ہین اور کس نے تمھارے کانون مین پھونکا ہے اور کس نے تمھین اسکی بو سنگھائی ہی کہ تمھاری خاطر مین صورت حال اس امید کی پیدا آئی ہی یہانتک کہ تم قحط بلاد سے آئے ہو یعنے جن بلاد مین قحط رہتا ہی وہان سے بھاگ آئے ہو اور قصد ملک قوم اساورہ کا رکھتے ہو اور ارادہ اخذ بلاد اکاسرہ و ملوک کا کرتے ہو حالانکہ یہان ساز و سامان حرب مہیا ہے اور حرارت جنگ سرگرم ہی اور آتش نبرد مشتعل ہی اور حال یہ ہی کہ آردشیر بادشاہ نے اپنی فوجین بھیجی ہین و بکثرت تمام لشکر کشی کی ہی پس گویا کہ تم اُنکے پنجون مین ہو کیونکہ وہ لوگ آپہونچے ہین تو تمسے اپنے مقصدو کو پہونچین گے یعنے تم کو قتل و اسیر کرینگے اور تمھارے دلون مین جو باتین بھری ہین اُسکو تمھارے دل سے دور کرینگے تب سعد بن ابی عبیدؓ نے کہا کہ اے نعمان تو تعلی کرتا ہی ساتھ باطل کے اور زبانپر لاتا ہی کلام غیر عاقل کیا تو نہین جانتا ہی کہ انجام بخیر واسطے پرہیزگارون کے ہی اور حال یہ ہے کہ حق تعالے نے اپنے فضل و کرم سے یاس و ہراس کو ہم سے اُٹھا لیا اور ہمکو ناس پر ہمکو مظفر و منصور کیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ستفتح علی امتی کنوز کسرای و قیصر یعنے قریب ہے کہ خزانہ کسرای و قیصر کے میری امت پر کھلجاوین یعنے عنقریب مال و ملک کسرای عجم و قیصر روم مسلمانونکے ہاتھ لگے گا چنانچہ گنجہاے قیصر تو حقتعالے نے ہمپر مفتوح کردیے اب گنج کسرای تیرے صاحب کا باقی ہی سو حق تعالی بموجب وعدہ اپنے نبی کے وہ بھی وفا و عطا کرے گا یہ کلام سعد کا نعمان نے سنکر جواب دیا کہ بھلا کہان سے تیرے صاحب یعنی تیرے نبی کو اس بات کا علم ہوا اور کہان سے وہ اس علم کا وارث ہوا و حال آنکہ مین نے سُنا ہی کہ وہ پڑھا لکھا نہ تھا تب سعد نے کہا کہ حقتعالی نے ہمارے نبی علیہ السلام کو بصیرت علم کی عالم ازل و قدم سے عنایت فرمائی تھی اور جو کچھ ازل سے تا ابد قلم قدرت نے لوح محفوظ مین لکھا ہے وہ سب اُن کو بتایا اور سکھلایا پس وہ عالم کان مایکون کے تھے پھر جب نعمان نے یہ بیان سعد کا سنا تو کہنے لگا حیف ہے تیری قوم پر تو یہان سے اپنی قوم کی طرف چلا جا کہ ہمارے پاس سوائے سیف کے اور کچھ تیرا جواب نہین ہی یہ سنکے سعد بن ابی وقاص سوار ہوے اپنے لشکر کی جانب اور معاودت کی تو دیکھا کہ لشکر نزدیک آپہونچا ہی چنانچہ سعد بن ابی عبیدؓ نے امیر سعد بن ابی وقاص سے سارا ماجرا نعمان بن المنذر کا اور جو کچھ اُسنے جواب دیا تھا بیان کیا تب امیر نے یہ شعر پڑھے ؎ سَاَرْهَلُ بَيْنَهُمْ حَمْلَةً عَرْبَدِيَّةً وَكَانَ اللّٰهُ مَعَهُمْ بِعَسْكَرٍ ✦ فَمَا مَنْ رَأَى النُّعْمَانَ فِي الْقَيْدِ مُوثَقًا ✦ وَمَا مَنْ رَأَى مِنْهُ فِي الدِّمَاءِ مُغَفَّرٍ ✦ قریب ہے کہ مین اُنکے درمیان حملہ کرون حملہ کرنا شجاعان عرب کا اور اللہ اُنسے میرے تئین نامرد و بودا نہ کرے گا لشکر بھر مین یا تو نعمان کو قید و بند مین بندھا دیکھونگا یا اُسکو خون مین غلطان و بسر افتادہ دیکھونگا بعد ازان سعد بن ابی وقاص

نے لوگون کو حکم کوچ کا دیا تو وہ سب روانہ ہوے یہانتک کہ لشکر نعمان پر جا پہونچے پھر جسوقت وہ لوگ جیش سعد کے مقابل ہوے تب نعمان نے اپنے لوگون کو سوار اور تیار رہونے کا حکم کیا آخر وہ عرب عراقی اُسکے لشکر والے اپنے گھوڑون کی طرف دوڑے اور سوار ہوے اور کچھ گھوڑون کو قتل[۱] کر لیا اور دوف وغیرہ باجے جنگی بجانے لگے کہ دلاورون کی دلیری زیادہ ہوئی اور نشانون کے پھریرے اُڑنیلگے پھر جس وقت سعد رضی اللہ عنہ اس قوم سے مقابل ہوے کہ وہ لوگ اپنے ساز و سامان سے چست و درست تھے تو اُنھون نے بھی اپنی فوج کی ترتیب کی کہ صفون کو آراستہ کیا اور بایکدیگر ربط دیا چنانچہ میمنہ لشکر پر سعد بن عبید القاری کو مقرر کیا اور میسرہ پر سعد العشیرہ کو مامور کیا اور قلب لشکر کے جناح ایمن پر سعد بن نجیبہ کو قائم کیا اور الیسر سعد بن الاقیس الہلالی کو نصب کیا اور قلب لشکر مین خود امیر سعد بن ابی وقاص نے قیام کیا اور اُنکے ساتھ ابو محجن الثقفی و زہیرہ بن الحویہ و شرحبیل بن کعب تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی احمد بن عامر نے اُسنے کہا مجھے خبر دی علی بن مسہر نے ابان سے اُسنے حسن سے اُنھون نے کہا جب صفین برابر آراستہ ہوچکین اور بہ تکمیل تمام مرتب ہوئین اُسوقت امیر سعد درمیان صفون کے گشت کرتے ہوے جو لوگ انمین عرب سے تھے مثل قبیلہ بخیلہ و طے و بنی ہلال و نخع وغیرہم کے اُن کو وعظ و پند کرتے تھے کہ آج وہ دن ہی کہ مثل اُسکے پھر نہ دیکھین گے کیا تم نے نہین سنا ہے کہ تمھارے بھائیون نے سواد شام مین جب اُنپر فوج شام نے ہجوم کیا تو اُنھون نے کیا کیا کام کیے تھے چنانچہ یہ کلام سعد سنکے تمام مسلمین چونک پڑے اور جاگ اُٹھے اور کہنے لگے دیکھو ہم اُنپر بقصد شدید حملہ کرتے ہین کیا عجب ہے کہ حق تعالی ہمکو نصرت و فیروزی بخشے یہ کہکے بہادرون نے اپنے گھوڑون کو ڈپٹ کر اُکسایا پھر وہ گھوڑے مانند آندھی کے چل نکلے اور ہوا ہوگئے اور وہ مردان کارزار برابر سرگرم قتال شدید رہے یہانتک کہ آفتاب قبۂ فلک کا کلس ہوا یعنے دوپہر دن آیا اور اسوقت تک اصحاب نعمان مقابل ہوارون اور نیزونکے ٹھہرے تھے تا آنکہ قعقاع[۲] بن عمرو التمیمی یا کہ بشیر بن سعیہ الفہمی ان دونون مین سے کوئی نعمان سے ملاقی ہوا اور اُسکے سر پر جا پہونچا اور اُسوقت وہ اپنے سوارونکے غول مین تھا آخر قعقاع خواہ بشیر نے اُس غول پر حملہ کرکے اُسکو متفرق کر دیا پھر لشکر پر جا پڑا تو اُسکو پراگندہ کیا اور جو آدمی چالاکی سے نعمان کے سینے مین ایسا بھالا مارا کہ اُسکی پشت سے پار ہوکر بلی چمکنے لگی پھر جب حیرۃ البیضا والے لشکر نے ملک نعمان کا ایسا حال تباہ دیکھا تو اپنے پس پشت منہ پھیر کر بھاگے و بارادۂ قادسیہ رخ طرف جیش فارس کے کیا اور یہان مسلمانون نے اُنکے اسباب و مال کو غنیمت مین لیا اور اس رات کو براحت و آرام تمام بسر کی بعد ازان جن لوگون کو مسلمین نے گم کیا یعنے جو لوگ شہید ہوے اُن کا شمار کیا تو وہ سب پانسو بیس مرد تھے جو کام آئے اور اکثر اہل نخع تھے کہ حق تعالی نے اُن کا خاتمہ بشہادت کیا **راوی** نے کہا کہ مسلمانون نے وہانکی غنیمت کا سارا مال و اسباب جمع کیا اور سعد بن ابی وقاص نے قصر خورنق اور تخت شاہی پر قدرت پائی پھر جو کچھ اسباب غنیمت سے وہان دستیاب ہوا تھا وہ سب مقام حیرہ مین چھوڑ دیا اور اُسپر سلم بن سروق کو محافظ رکھا اور اُسکے پاس سو مرد اولاد مہاجرین و انصار سے تعینات کر دیے **راوی** نے کہا کہ وہ ماندہ لوگ جو

[۱] قتل کو قتل بالتخفیف بھی پڑھتے ہین یعنے گھوڑون کی ٹانگین کاٹ دین تاکہ سوار ہوکر بھاگ نہ سکین ۱۲

[۲] قعقاع بن عمرو التمیمی ۱۲

لشکر نعمان بن المنذر سے گریز کر کے قادسیہ کو گئے تھے اور قادسیہ مین جنود فرس ہمراہ رستم زاد بن اسفندیار کے مقیم تھے اور رستم زاد کے ساتھ بیشتر امراد ملوک تھے مثل شہریار بن کنارو منیل بن جسوم وحشرسوم الہمدانی وجنانیوس مین قتاک وشماہیر بن جسوسا پھر جب ان لشکریون نے جیش نعمان کے فراریون کو دیکھا تو اُنسے انکا حال پوچھا اُنھون نے سارا ماجرا بیان کیا کہ مسلمانون نے نعمان بن المنذر کو قتل کیا اور حیرہ پر تسلط کیا اور قصر الخورنق اور تخت شاہی اور تمام جو کچھ وہان تھا سب لیلیا یہ خبر سنکے لشکر فرس مین ہلچل پڑگئی اور دلونمین ہیبت سما گئی اور رنگ چہرہ بنکا اُڑگیا اور بدنو پر لرزہ پڑگیا مگر یہ رستم زاد نے سائر اساورہ وامرا اور ملوک دیلم کو اپنے خیمہ مین طلب کر کے جمع کیا اپنے تخت پر کھڑا ہوکر خطبہ شروع کیا اور کہا اے قوم آگاہ ہو کہ قوام دولت وسلطنت سیاست سے ہی اور ناموس ننگ ریاست سے ہی اور اب تم لوگ عرب کے مقابلہ پر ہو کہ وہ لوگ تمپر آپڑے ہین تو لازم ہی کہ تم بھی نکل پڑو اور جلد سوار ہو اور اُنکی طرف بڑھ چلو یہ سنکے وہ سب امرا وملوک رستم زاد کے پاس سے رخصت ہوکر اپنے اپنے مقام پر جاکر ساز وسامان حرب درست کرنیلگے بنا گاہ اس عرصہ مین کہ وہ سب تیاری وکمربندی مین مصروف تھے دقۂ لشکر سعد ابی وقاص اُنکے سامنے سے نمودار ہوا اور وہ لوگ عربی گھوڑون پر تھے اور وہ گھوڑے باریک کمر اور سبک سیر تھے اور اُنپر شہسوارانِ اسلامیہ دلیران محمدیہ سوار تھے یہ دیکھتے ہی رستم نے فوراً صف آرائی کی کہ پارس وروم کو اپنے سمت راست اور ملوک دیلم کو جانب چپ قائم کیا اور خود رستم زاد قلب لشکر مین مستقر ہوا اور اسکے گرد بگرد امرا ملوک نے حلقہ دہالہ باندھا اُسوقت یکایک ابو موسیٰ اشعری سفیر وفرستادہ امیر سعد کا طرف رستم کے آیا اور قلب لشکر مین جہان رستم تھا قصد جانیکا کیا جب حجاب وخدام نے ابو موسیٰ کو اسطرف آتے دیکھا تو اُسکے آگے بڑھے اور اُنکے ساتھ ترجمان تھا تب اُنھون نے ابو موسیٰ سے کلام کیا کہ اے عربی تو کس ارادے پر یہان آیا ہی ابو موسیٰ نے کہا مین رسول وایلچی امیر لشکر اسلام کا ہون چنانچہ ان حجاب نے جو کچھ ابو موسیٰ نے کہا تھا وہ رستم زاد سے جاکر بیان کیا رستم نے حجاب کو تعلیم کیا کہ تم اُس فرستادہ سے جاکر یہ کہو کہ ہمارے مقدم جیش کے پاس جانے سے تیری کیا غرض ہی ولیکن جو کچھ تیرا ارادہ ہی ہمسے بیان کر ہم اسکا جواب تجکو لادیتے ہین چنانچہ ترجمان نے پاس ابو موسیٰ کے جاکر جو کچھ رستم نے کہا تھا بیان کیا یہ سنکے ابو موسیٰ نے اس ترجمان سے کہا کہ تو جاکے رستم زاد اور اسکے اصحاب سے کہدے کہ ہم تم کو دعوت اور طلب کرتے ہین طرف شہادت خدا ورسو خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگر تم کو اسلام کا انکار ہی تو جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ دینے سے بھی منکر ہو تو سیف شاہد صادق ہے یعنے ہمارے تمھارے درمیان مین تلوار ہی کہ وہ صدق شہادت ادا کریگی وبہ تحقیق کہ حقتعالی نے اپنی کتاب مجید مین فرمایا ہی وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنے نصرت وامداد مومنون کی ہمپر واجب ولازم ہی چنانچہ ترجمان نے یہ کلام ابو موسیٰ کا رستم زاد اور اُسکے اصحاب کے پاس پہونچایا اور ابو موسیٰ کی طرف امیر سعد کے مراجعت کی پھر جسوقت رات ہوئی تو لشکر رستم سے ایک جماعت نے فرار کر کے لشکر مسلمین مین آکر پناہ لی جب صبح ہوئی تو رستم کو خبر ہوئی کہ ایک گروہ اُسکے لشکر سے طرف عسکر مسلمین کے بھاگ گئے تب ملک رستم نے اپنا ایلچی امیر سعد کے پاس بھیجا اور استدعا دی کہ گروہ ساورہ مرا یہ

لہ ساورہ وطرا یہ
لہ جو سوار ان بصورتین ۱۲ سوار
بار یک کمر کو کہتے ہین ۱۲
اور تیز رو دوڑنے والے گھوڑے کو ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

سے جو لوگ تمھاری طرف بھاگ گئے ہین اُن کو ہمارے یہان پھیر بھیجو یہ پیغام سنکے امیر سعد نے اس ایلچی کو جواب دیا کہ ہم وہ قوم ہین کہ نہ اپنا ذمہ توڑتے ہین اور نہ عہد شکنی کرتے ہین وحالانکہ وہ لوگ ہمارے پاس مقر اسلام آئے ہین اور ہماری صحبت سے رغبت رکھتے ہین تو ہمپر واجب ہے کہ ہم اُنسے دفاع ضرر کرین اور اُنپر تم مین سے کسی کو قدرت نہ دیوین یہ جواب پاکر ایلچی واپس آیا اور رستم زاد سے جواب بیان کیا وہ یہ کلام سنکر غضب مین آیا اور لشکر کو حکم مقابلہ وحملہ کرنے کا دیا **راوی** نے کہا جو لوگ لشکر رستم سے عسکر سعد مین بھاگ آئے تھے وہ شاور بن سنیم ونسلیک بن اکتم وضرار بن مکتال اور اُنکے ساتھ والے تھے پھر جب ان لوگون نے افواج رستم زاد کو دیکھا کہ وہ بقصد مسلمین کے آگے بڑھے آتے ہین تو گروہ قعقاع نے کہا اے امیر ہر آئینہ دشمن ہمارے آپہونچے اور پرا ہاتھیونکا اُنکے آگے آگے ہے جب گھوڑے عرب کے اُنکو دیکھینگے تو ہرگز اُنکے سامنے ٹھہر نہ سکینگے اور ہاتھیونکی چنگھاڑ سنکر تاب نہ لاسکینگے تب امیر سعد نے کہا کہ تم لوگ اپنی نیتونکو خدا کے ساتھ خالص وبیغش رکھو اور رضاے خالق ارض وسما کے واسطے کوشش کرو اور تیر پہنا اور پیکان فیلونکے چہرونپر مارو اور تلوارون سے اُنکی سونڈونکو کاٹ ڈالو **راوی** کہتا ہے کہ اُن ہاتھیون کے آگے آگے ایک فیل عظیم ہیکل کوہ تمثال چلا کرتا تھا اور جدہ چلتا تھا تو سب ہاتھی اُسکے پیچھے پیچھے چلتے تھے اور جب وہ ٹھہرتا تھا تو سب ٹھہر جاتے تھے اور جدھر وہ پھرتا تھا سب ہاتھی اُسکے ساتھ ہی پھرتے تھے غرض کہ جب طرفین سے لشکرون نے حملہ کیا اور جانبین سے مبارزان فوج جنبش وجالش مین آئے بناگاہ حلقہ ہاتھیونکا آگے آیا گویا کہ پہاڑ حائل ہوگیا اور اُنپر بڑے شجاعان عجم سوار تھے پھر وہ سب فیل جو سیف بحزطوم تھے یعنے سونڈون مین تلوارین پکڑے تھے آگے بڑھکر لشکر مسلمین قتل کرنیلگے اور گھوڑے سوارانِ مسلمین کے اُنکے آگے ٹھہرے اس عالم مین سعد بن ابی وقاص نے اپنے دونون ہاتھ پھیلائے اور خلوص خاطر سے بخشوع وخضوع تمام بپیش پروردگار ارض وسما مشغول بمناجات ودعا ہوئے اور کہنے لگے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ کہ اے ہمارے پروردگار ہمپر صبر ڈال یعنے ہمارے دلونکو اثبات وقرار دے اور ہمارے قدمون کو ثابت وبرجا رکھ اور ہم کو قوم کفار پر فتح وفیروزی بخش اور اُنپر ہم کو منصور ومظفر کر زہیر بن الحویہ کہتا ہے مین سعد کو دُعا کرتے دیکھتا تھا مگر نگاہ میری ہاتھیونپر تھی ناگاہ ایک فیل اول چشم پھر پڑا اور اُسنے مالش کی راہ لی بر چند سارے ہاتھی اور تمام آدمی کد کرتے تھے اور زور مارتے تھے کہ اُس فیل برگشتہ کو پھیر لاوین مگر کچھ قابو نہ چلا آخر وہ فیل یکہ اپنے سامنے چلا گیا اور اسکے پیچھے سب ہوے وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ یعنے مین القبیلۃ اور حق تعالی نے مومنون کے حق مین قتال کیلئے کفایت کی ہاتھیون سے یعنے حق تعالی دینداروں کے حق مین ایسا کافی ہوا کہ قتال کفار کو خود انھین کے ہاتھی کفایت کر گئے بالآخر جب وہ سب ہاتھی پھر گئے تو تہم غضب مین آکر آگے بڑھا اور اُسکے ہاتھ مین جو سونے کی سانگ تھی اُسسے اُن ہاتھیونکے منہ پر مارنے لگا وہ اپنی فارسی مین کلمات زجر وقہر زبان پر لاتا تھا اور اپنی قوم کو قتال پر اُبھارتا تھا وہ بجرآمادہ کرتا تھا تو لوگ اُسکے خوف سے حملہ ومقابلہ کرتے تھے اور وہ خود اُن لوگونکو بلا رہا تھا جو اُسکے لشکر سے بھاگے جاتے تھے اور سوار بھی اُسکے سامنے سے ہزیمت پائے ہوے گھوڑے بھگائے جاتے

۱۲۳

تھے مگر اہل اسلام اُن مغروروں بھگوڑوں کا پیچھا نہ کرتے تھے بلکہ اپنے موقف و مقام پر بپاے استقلال قائم تھے اور دل اُنکے معاملۂ آلہی مین مطمئن تھے اور دشمنون کے سینون مین نیزے مارتے تھے اور امر حق اُنکے دلونپر ناظر تھا کہ اُنکی خاطر مین سواے حق کے کچھ اور نہ تھا چنانچہ صدم امیر سعد مسلمانون کو ترغیب قتال کر رہے تھے کہ ناگاہ اسود العبسی نے آکر اُنسے ملاقات کی مگر وہ اُسوقت بدحواس تھا اور عقل اُسکی زائل تھی سو اُس سے امیر سعد نے پوچھا اے ابو قبیس تیرے جتھے والونکی کیا خبر ہے اُسنے کہا اے امیر اس صف سے دور رہو اسکے اندر گز نہ کرو اسلیے کہ اسمین سامنا موت سخت کا ہی اور اسکے اندر ایک شیر زبردست ہے کہ وہ جنود فارس و روم مین سے ایک بڑا مرد جبار ہی اُسنے مسلمانون مین سے چار مرد مبارز کو قتل کر ڈالا ہی اور مین نے جو اُس سے مقابلہ کیا تو قریب تھا کہ وہ مجھپر آپڑے اگر اسوقت منجانب اللہ میری مدد پر خالد بن جعفر بن قرط نہ آجاتا تو اُسنے مجھے مار ہی ڈالا ہوتا اسلیے کہ اُسمین کمال شجاعت و شہامت ہے سعد نے اُس سے کہا اے مرد مسکین امر مقدور سے جو تقدیرات آلہی ہی بشر کو مفر کہان ہی کیا تو نے قول ملک الجبار کا نہین سُنا اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ یعنے تم جہان کہین رہوگے موت تم کو پکڑے گی اگرچہ تم برجہاے محکم مین مختفی ہوگے آخر کو جس صف کا ذکر اسود نے کیا تھا امیر سعد اُسمین در آئے وہان خالد بن جعفر سے ملاقات ہوئی اور اِن کا رنگ متغیر دیکھکر پوچھا اے ابن جعفر تیرے پیچھے کیا خبر ہے اُسنے کہا یہان ایک اژدہاے سیاہ و شیر غران ہی اے امیر اس شہسوار سے کنارے رہو کہ وہ دشمن دین سخت سرکش ہے اُسکے ہاتھ مین ایک عمود طلائی یعنے سونے کی سانگ ہے کہ اُس سے وہ اپنے خصم کو مورث ہلاکت کرتا ہی اور وہ اکثر اپنے ہمسرون اور بہت شجاعون کو قتل کر چکا ہی پس قریب تھا کہ وہ میرا کام تمام کرے اگر سعد العشیرہ میری امداد کو نہ پہونچتا تو اُسنے مجھے ہلاک کر ڈالا ہوتا پھر جس وقت امیر سعد نے کلام ابن جعفر کا سُنا تو اُسپر یہ امر شاق عظیم گذرا اور جس جگہ وہ مرد خونخوار تھا وہان کا قصد کیا تاکہ مسلمین کے بدلے اپنے تئین فدا کرے اور راہ خدا مین جان نثار ہوئے تا آنکہ امیر سعد صفین چیرتے ہوے آگے بڑھے تو یکایک سعد العشیرہ سے ملاقات ہوگئی اُس سے امیر نے پوچھا اے ابن لوی کیا خبر ہے اُسنے کہا میرے پیچھے ایک مرد جبار خونخوار ہی کہ کوئی اُسکا مقابلہ نہین کر سکتا اور وہ ایک مرد دلیر ہے کہ اُسپر کسی کا وار نہین چلتا اگر بشر بن ربیعہ میری مدد کو پہونچ نہ جاتا تو وہ اپنے حربہ دستی سے مجھے قوج مرگ ضرور پلاتا پھر سعد نے اُسکی زبانی بھی یہ خبر سنکے قصد طرف اُس مرد مرید کے کیا تو آگے چلکے بشر ملا تو اُسکا رنگ زرد دیکھا اُس سے پوچھا اے ابن ربیعہ کیا حال ہی اُسنے کہا اے امیر اسکے مقابلہ مین قعقاع نے کچھ کوتاہی اور کمی نہین کی اگر وہ نہ ہوتا تو مین ہول سے اپنے سر کے بل گر پڑتا غرضکہ جس سمت سے بشر آیا تھا اُسی راستے پر امیر سعد وہان سے آگے بڑھے اور توکل خدا پر اپنی توفیق کی راہ چلے بناگاہ قعقاع سے ملاقات ہوئی کہ اُسوقت وہ پرونکو پریشان اور لشکرون کو پراگندہ کر رہا تھا یہ شجاعت اُسکی دیکھکر امیر سعد نے کہا عز اسمہ تجھے اس امر عظیم کا نیک بدلا اور خیر جزا عطا کرے اے ابن عمرو وہ رومی سوار کدھر ہے اور تیرے ہاتھ سے وہ کیونکر بچگیا اُسنے کہا اے امیر اگر وہ درمیان صفون کے گھس نہ جاتا تو مین

اُس کو کاسۂ مرگ پلا چکا ہوتا آخر الامر امیر سعد سوار دن کے پرے مین دھنس پڑے مگر اسکا پتا نہ پایا **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہا پھر برابر درمیان مسلمین وکفار کے معرکۂ قتال سرگرم رہا یہانتک کہ مابین فریقین کے شب فارق وحائل ہوئی آخر ہر جماعت نے اپنے اپنے لشکر گاہ کی طرف بازگشت کی اور جسوقت رستم اپنے خیمہ گاہ کو پھرا تو اُسنے اپنے خدام کو پاس افسران فوج کے بھیجکر بلوایا جب وہ سب حاضر ہوے تو اُنسے کہنے لگا کہ ہرآئینہ تم لوگ ذلیل وخوار ہوے اور تمپر جہنم سے آگ برسی ہی آخر تم کو کس چیز نے مخذول ومعذور کیا کہ تم غیر حاضر رہے اور کس شے نے تمکو مشغول ومقہور رکھا کہ تم باز رہے اور دیکھو یہ بلاے ناگہانی تمپر نازل ہوئی وحال آنکہ تم لوگ بڑے سخت گیر وسخت کار ہوا ور یہ لوگ وہ قوم ہین کہ کبھی تم ان کو خیال مین نہ لاتے تھے اور کسی بات سے یہ تمھاری خاطر مین نہ آتے تھے مگر بایں ہمہ ان لوگون نے تمھارے شہسوارون اور یکہ تازون کو کیسا خوار وزبون کیا اور مورد ہلاکت مین ڈالا اور تمھاری صنادید ورؤسا کو قتل کیا پس تم کسوجہ سے مدائن کو پھرے جاتے ہو اور روبرو ملک زرشیر کے کیا منھ دکھاؤگے اور کیا بات بناؤگے اور مین دیکھتا ہون کہ دولت وسلطنت تمھاری منقطع ہوگئی اور ایام عشرت تمھارے منقضی ہوگئے یہ کلام رستم سنکر سرداران لشکر نے جواب دیا کہ اے آقا ہمارے ہم لوگ ایسی قوم کیساتھ مقابل ومبتلا ہوے کہ وہ نہ موت سے ڈرتے ہین نہ مصیبت مین فریاد وفغان کرتے ہین اور جس وقت ہم نے اُنکے سینون مین سنان ماری تو اُنھون نے اپنے سینے پیش کردیے اور جب ہم نے اُنکی جمعیت گھٹا دی تو اُن کو کچھ صدمہ نہ ہوا بلکہ اُسکی بھی کچھ پروا نہ کی تب رستم نے کہا اب میری راے مین سواے اِسکے اور کوئی بات نہین آتی کہ نصف شب پر شبخون ماریں تو کیا عجب ہے کہ ہم اپنے ظفر پاوین اور بادشاہ کے نزدیک منھ ہمارا روشن ہو اور اُسکے روبرو ہم سرخرو ہون پس اُن نے اس راے کو پسند کیا اور ایک دوسرے سے جدا رخصت ہوکر اپنے صلاح حال ودرستی امور مین مصروف ہوے **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہا مجھ سے **روایت** کی عامر بن سوید نے اور کہا کہ جب ہم لوگ قتال عدا سے طرف خیمہ امیر سعد کے پھرے تو ہم نے سعد کو دیکھا کہ وہ فرش خاک پر اندوہناک بیٹھے تھے پھر جسدم اُنھون نے ہم لوگون کو دیکھا تو بولے مَرْحَبًا لِقَوْمٍ هَجَرُوا الدُّنْيَا وَطَلَبُوا الْعُقْبٰى یعنے خوشا حال اس قوم کا جو تارک دنیا وطالب عقبیٰ ہین اور کہا آج کا دن تمھارا کیونکر گذرا ہم لوگون نے کہا ہمنے اپنے دلون کو تشفی وتسلی دی قتل عدا سے اور ہم نے اپنے نبی کی شرع کی نصرت وحمایت کی وبہ تحقیق کہ ہم مین سے مردم کثیر کام آئے ہاتھون سے سلسلہ ونشاب کے یعنے ناوک فگنون وتیراندازون کی جفاکاری سے ہمارے بہت لوگ مارے گئے تب یہ شکایت سنکے امیر سعد نے کہا تمام لشکر جمع ہو اور خدام کو حکم کیا کہ شیح وقیصوم جو ایک قسم کی کاہ ہوتی ہے فراہم کرو کہ اُس سے مجھے ایک کام ہی امید ہی کہ اسکے سبب تمھارے لیے بجانب اللہ نجات حاصل ہو قوم نے کہا بہت خوب پھر جب لوگ تعمیل حکم کرچکے تو سعد نے فرمایا کہ اب یہ کام کرو کہ جو کچھ کہ تم قسم شیح وقیصوم سے خس وخاشاک لائے ہو وہ سب اونٹون کی پیٹھون پر لاد دو اور اُن کو بطرف پرہ تیراندازون کے ہانکدو پھر جب تم اُن سے قریب ہو تو اُس گھانس مین جو اونٹون کی پیٹھ پر لدی ہی آگ لگادو اور نیزون کی نوک سے اُونٹون کو کونچ دو تاکہ

اونٹ جب بیتاب ہوکر بھاگین تو اُن کو کچل اور روند ڈالین گے اور ہم لشکر لیے ہوے تیغ بکف تمھارے پیچھے پیچھے رہین گے چنانچہ یہ سب کام یون ہی ہوا پھر جب رات آئی تو اونٹون کو لشکر کے آگے کیا اور سارہانو نکو اونٹونکے پیچھے کرکے روانہ ہوے جب وہ صفوف تیراندازونکے قریب پہونچے تو دفعتہً پشت شتران پر اونٹ کٹارون پشتار خارون مین آگ جلادی اور نوک سنان سے اُنکو کونچا مارا پھر جب اونٹون نے اپنے اوپر آگ جلتی ہوئی دیکھی اور بھالونکی انی اُن کے بدنون مین چبھی تو وہ بگڑکے بھاگے اور سلسلہ کے پرون کو ایسا روند ڈالا جیسے کھیت کاٹا ہوا کھلیان مین روندتے ہین اور اُنکو خستہ حال شکستہ بال خاکپر بچھادیا اُسوقت امیر سعد مع لشکر گھوڑونپر سوار ہوکر اس سلسلہ کو جو بچلنے سے باقی بچے تھے قتل کرنے لگے اسی ہنگامے مین یک بیک فوجین فارس و روم کی آپہونچین اُسوقت بڑی دھوم پڑگئی اور بانگ مہیب بلند ہوئی اسی وجہ سے اُس رات کا نام لیلۃ الہدیر ہوا اور قتال صبح تک علی الاتصال سرگرم رہا چنانچہ عامر بن سوید **راوی** کہتا ہے کہ مین نے اُس ہنگامے مین یہ آواز سنی کہ کفینا کھم یعنے ہم تمھارے لیے ان کافرون کو کافی ہین مین نے کہا تم لوگ کون ہو وہ بولے کہ ہم قبیلۂ خزیمۃ النخع سے ہین آخر وہ معرکہ کارزار بدستور برابر برپا رہا یہان تک کہ واللہ اُن لشکر یونمین کوئی باقی نہ بچا بلکہ اُنکی نسل و بنیاد مین کوئی باقی نہ رہا **راوی** کہتا ہے کہ پھر جب صبح ہوئی آفتاب نکلا تو رستم بن اسفندیار سوار ہوا اور اُسکا سارا لشکر اُسکے ہمراہ ہوا اور سب یکبارگی پھر پڑے تب مسلمانون نے آگے بڑھکر اُنکا مقابلہ کیا اور اُنکو روکا اور امیر سعد درمیان صفون کے پھرتے ہوے لوگونکو وعظ و پند اور افسرون کو وصیت و نصیحت کرتے تھے اور جب رات ہوئی تو لشکر مین گشت کرنے لگے اُسوقت ابو محجن الثقفی کو دیکھا کہ وہ شراب پی رہا تھا تو سعد نے اُس سے کہا اے دشمن خویشتن بتحقیق کہ تونے اپنے اجر جہاد کو برباد اور ثواب عبادت کو مٹا ڈالا واللہ کہ ضرور مین تجھ سے حق اللہ یعنی واجب خدا لونگا آخر اُس کو مقید کیا اور اُسپر حد شرب خمر جاری کی کہ اسکے اوپر کوڑون کی مار پڑی **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھے خبر دی یوسف بن عمر نے اُسے طلحہ و محمد نے کہ اُن دونون راویون نے کہا کہ پھر شروع جنگ اولاً خود رستم نے کی اور اُسکی جانب سے پہلے مبارز طلبی ہوئی تو ابن بخیبہ اُسکے مقابلے مین لڑنے کو نکلا مگر رستم نے اُسکو شہید کیا بعد ازان زہیر بن ویہ نکلکر اُس سے مقاتلہ کیا آخر رستم نے اُسکو بھی شہید کیا بعد ازان جسوقت قعقاع نے ارادہ کیا کہ پرے سے برآمد ہوکر اُس سے مقابلہ کرے تو دفعتہً ایک شہسوار یکہ تاز میدان پیکار مانند تند باد رستم پر آپڑا اور اُسکو اس ڈانٹ سے للکارا کہ وہ سہم گیا پھر اُسکے پہلو مین ایک بھالا ایسا مارا کہ دوسرے پہلو سے انی نکل گئی پھر امیر سعد نے خود دیکھا تو وہی ابو محجن ہے جسپر حد شرب خمر جاری ہوئی تھی اور وہ مقید تھا چنانچہ جب سعد نے ابو محجن کو دیکھا کہ اُسنے ایسا کارنمایان کیا تو باوجود اسکے اُس کے محافظ سے جسکی وہ قید مین تھا یہ کہا کہ مین تجکو بقسم خدا حکم دیتا ہون کہ اسکو قید سے نہ چھوڑ لیکن بدستور محبوس رکھ **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی یوسف بن الاعلی نے اُسنے کہا مجھ سے روایت کی عمر بن ابراہیم نے عبداللہ بن المبارک سے اُسنے بیان کیا کہ جب سعد بن ابی وقاص قادسیہ پر گئے تھے اور عساکر فارس و روم سے مقاتلہ کیا تھا اور حلقہ

ل یہ لیلۃ الہدیر یہ لیل وقوع کی رات جسمین طرفین کا معرکہ علی الدوام رہا اور شب مہیب کے سبب کسیکو ایک دوسرے کے حملہ کی خبر نہ ہوئی اسی سبب سے اُسکا نام لیلۃ الہدیر ہوا سنہ ۱۲

ہاتھیونکا مدائن کی طرف بھاگ نکلا تھا اور امیر سعد رضی اللہ عنہ بہ تبدیل لباس و ہیئت یعنی بھیس بدلکر لشکر مین پھرا کرتے تھے چنانچہ ایک رات طرف مردم بنی ثقیف کے گذر جو کیا تو ابا محجن کو شراب پیتے اور اشعار روح خمر گاتے ہوے پایا دیکھکر غیظ و غضب مین آئے اور اُس سے کہنے لگے ہرآئینہ تیرا اجر جاتا رہا اور تیری قد ضائع ہوئی کہ تو بعد جہاد کے باعث غضب رب العباد کا ہوا آیا تو اِس بات پر راضی نہین ہی کہ تجھپر حد جاری کی جائے بعد ازان اسپر حد شرب خمر جاری کرکے اُسکو محبوس رکھا اور کسی کی حراست مین اُسکے تئین سپرد کیا پھر جب وہ روز ہوا جسدن یہ جنگ واقع ہوئی اور یہ تہسوار عجم میدان مین آکر مبارز طلب ہوا اور ابا محجن نے وہ بہادری کی جو ہمنے ابھی ذکر کیا مگر بایں ہمہ سعد نے پھر اُسکو محبوس رکھا **راوی** کہتا ہی کہ جب محجن نے رستم کو بہ مشاہدہ مجمع عام کے قتل کیا اور باوصف اسکے سعد نے پھر بھی اُسکو مقید کر دیا تو ایک روز سعد خود محجن کے پاس آئے تا اُسکی حقیقت حال کو معلوم کرین پس اُسکو قید مین دیکھکر کہنے لگے ای ابا محجن البتہ تو صاحب فضیلت ہے اُسنے کہا ہرآئینہ فضل مخصوص خدا و رسول کیلیے ہی آخر سعد نے اُسے قسم دیکر استفسار حال کیا تب اُسنے اپنی کیفیت بیان کی اسوقت سعد نے کہا ہرگاہ تجھ سے ایسا امر عظیم ظہور مین آیا تو جا تو کہ مین نے تجھے عفو کیا اور جو کوئی پھر ایسا فعل کرے گا حق تعالی اُس سے انتقام لیگا بالآخر ابا محجن نے توبہ کی اور وہ کہتا تھا کہ واللہ پھر مین نے کبھی عادہ میخواری کا نہ کیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھ سے **روایت** بیان کی زاہد نے اپنے جد مروان بن اوس سے اُسنے کہا کہ جب مین قادسیہ مین تھا اور وہان سخت لڑائی پڑی اور فتح اُس کی دشوار ہوگئی آخر جس وقت رستم اور عجم شکست پاکر اُسکا دونون قتل ہوے تو اہل فرس اپنے پس پشت بھاگ نکلے اور ہنگام گریز کوئی اُنمین سے اپنے پیچھے پھر کر نہ اپنے مال و اسباب کی طرف دیکھتا تھا نہ اپنے یگانہ و اصحاب کی طرف التفات کرتا تھا اور اُسوقت سوے اسکے مقصود اُنکا نہ تھا کہ اپنی جان بسلامت لیجا دین پھر جب وہ سب چلے گئے تو زنان مسلمین مقتل مین آئین اور اُنکے ساتھ پانی تھا اور وہ درمیان مقتولون اور مجروحون کے پھرنے لگین پس مسلمین سے جس کو اُنھون نے دیکھا کہ اُسمین کچھ بھی رمق جان باقی ہی تو اُسکو پانی پلاتی تھین اور اُسکے مُنھ پر چھڑکتی تھین اور عربون سے جس مقتول کی نعش پاتی تھین اُٹھوا لیجاتی تھین اور فارسیون کو پڑا رہنے دیتی تھین اور **واقدی** رحمہ اللہ نے مجھ سے نقل **روایت** کی سلیمان بن بشر نے ام کثیر زوجہ ہمام بن الحارث سے اُسنے کہا مین ہمراہ سعد کے قادسیہ مین حاضر تھی جس وقت فتح ہوئی اور اہل فرس شکست پاکر بھاگ گئے تو ہمنے اپنی چادرونکو اپنے بدنو پر چست باندھکر مشکیزے اور شربے پانی بھرے ہوے اُٹھا لیے اور بطلب و تلاش اپنے یہان کے مقتولونکے پھرنا شروع کیا تو جسکی نعش ہم پاتے تھے اُٹھوا لیجاتے تھے اور زخمیونکو جو پاتے تھے تو اُنکو پانی پلاتے تھے اور کافرون مین سے جسکا لاشہ دیکھتے تھے اُسکا رخت و سلاح لے لیتے تھے **راوی** کہتا ہی کہ زنان قبائل عرب کثرت مین زنان قبائل بجیلہ و نخع سے زیادہ نہ تھی بلکہ ان دونون قبیلونکی عورتین شمار مین سترہ سو تھین اور **راوی** نے کہا وہان کی غنیمت مین مسلمانون کو وہ رخت و سلاح ہاتھ آیا کہ دیکھنے والون نے کبھی مثل اُن کے نہ دیکھا تھا اور مسلمین مین سے جو

کام آئے وہ یہ لوگ تھے سعد بن عبید وسفیان بن سلیم ومہلب بن غزوان وقاح بن عنبسہ ونعمان بن نعیم اور چالیس مرد مہاجرین وانصار سے اور عنقریب ہم ذکر کرینگے جو قاریان قرآن مین سے شہید ہوئے کہ جب وہ سب تلاوت قرآن کرتے تھے تو اُن کی آوازین باہم ملکر راتون کو مانند صدائے مجموع نحل ومگس کے مسموع ہوتی تھین یا جس طرح چڑیان وقت بسیرہ لینے کے بولتی ہین اور راوی نے کہا اور مسلمانون نے مال ومتاع سے ایسی ایسی قماش کی چیزین پائین کہ ویسی کبھی نہ دیکھی تھین اور راوی نے کہا کہ فتح کے ایک روز بعد ایک جماعت کمکی فرستادہ عیاض بن غنم کی سرزمین موصل سے یہان پہونچی تھی اور اُنمین وہ لوگ آئے تھے جو حروب وفتوح شام مین حاضر وشریک ساتھ عامر بن الجراح کے تھے اور جتنے یہ لوگ آئے تھے وہ سب سات سو مرد تھے اور جب یہ لوگ بمقام عین التمر پہونچے تو عامر نے نصرت کیلیے عجلت کی آخر لشکر کو وہین چھوڑ کر شتر سوار سے آگے بڑھ آیا تھا اور باقی سب اُسکے بعد پہونچے اور اُسکے ہمراہ جو پیشتر آگئے تھے قیس بن لغوث وقیس بن ابی عازم وسعید ابن نذار ومالک اشتر النخعی تھے اور ان ستر مین بھی ہاشم وقیس کو تقدم یعنے پیشقدمی تھی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا بواسطۂ ابراہیم بن بشار ومحمد بن علی کے سلیمان بن ارقم سے روایت کی ہے کہ شمار اُن قتیلونکا جو قادسیہ مین شہید ہوئے نو اسی مرد تھے اور انمین مشہور قیس وعطا وہشام ومدعور ومقرب بن الاسود وعمرو بن قیس ونعمان تھے اور واقدی رحمہ اللہ نے بواسطہ ایک مرد تمیمی کے ایک زن تمیمہ سے روایت کی اُسنے کہا مین قادسیہ مین حاضر تھی کہ عورتون کو حصہ جو دیا گیا تو ہر ایک عورت کو سی وسہ مثقال عنبر اور اسیقدر مشک حصہ ملا باقی رہا کافور سو ہم لوگ کسی کو اُسکے دینے کی پروانہ کرتے تھے مگر اُس شخص کو جو اسکی قدر جانتا تھا بلکہ حال عرب یہ تھا کہ تھے وہ اہل بازار سے پوچھتے تھے کہ تم کو حاجت ملح خوشبودار کی ہے اگر وہ خواہش کرتا تھا تو اُسکو قدرشناس سمجھکر ایک پیمانہ اُس کافور کا برابر بعوض یک پیمانہ ملح دیتے تھے چنانچہ لشکریون مین سے ایک شخص نے آردخمیر کیا یعنے آٹا گوندھا اُسمین بجاے نمک وہی کافور ملایا اور روٹی پکاکر کھانے لگا اور کہتا تھا یہ کیسا نمک خوشبودار ہے کہ خمیر مین کچھ مزہ نہین دیتا ہے تب ایک اور مرد عرب جو اس ملح کے حال سے واقف تھا اُس سے کہنے لگا مین تجکو ایک تھیلہ نمک کا دیتا ہون جو خوب مزہ نمک کا دے گا اُسنے اور اُسکے یارون نے ایک شخص سے تھیلہ نمک کا لیا اور اسکو اسی کافور سے بھر دیا راوی کہتا ہے کہ جب حق تعالے نے امیر سعد کے دشمنون کو شکست دی اور وہ پسپا ہوگئے اور تمام مال واسباب یا رعجم کا امیر کے قبضہ مین آیا اور سلیمان بن ربیعہ سارے اموال پر قابض ومتعین تھا اور ممالک عراق پر تسلط تمام ہوچکا اُسوقت سعد نے خدمت میں امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے نامہ لکھا نامہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ عَامِلِهٖ بِالْعِرَاقِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَمَّا بَعْدُ سَلَامٌ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِنَّا وَصَلْنَا اِلَى الْعِرَاقِ وَالتَّوْفِيْقُ يَقْدُمُنَا وَالنَّصْرُ يُؤَيِّدُنَا وَقَدْ اَطْلَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِنَا وَاَعْيُنِنَا فَمَا اَسَرَّ اَوْنَا فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِمَا سِوَاهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ وَفَّى لَنَا بِوَعْدِهٖ اِذْ وَفَّيْنَا بِصَادِقِ عَهْدِهٖ فَلَقِيْنَا الْعَدُوَّ

وَهُوَ شَاكٍ فِي السِّلَاحِ وَغَيْرُ رَاجِعٍ عَنِ الطِّمَارِ وَقَدْ شَمَّرَ عَلَيْنَا عَنْ سَاقِ الْجِدِّ قَدْ اَرَّتْ لَنَا عَلَيْهِمُ الدَّوَائِرُ فَمَزَّقْنَا
كُتَائِبَهُمْ وَاسْتَأْصَلْنَا سَوَادَهُمْ وَقَتَلْنَا مُقَدَّمَهُمْ فَجَرَى بِذٰلِكَ سَابِقُ الْقَدَرِ وَاَخَذْنَا اَخْذَ عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ
وَمَلَكْنَا الْحِيرَةَ وَالْقَادِسِيَّةَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ بِاَعْدَائِنَا الرِّزِّيَّةَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ الْفَتْحِ بِيَوْمٍ قَدِمَ الْمِرْقَالُ وَهِشَامٌ
وَسَبْعُونَ رَجُلًا مِنَ الصَّحَابَةِ وَبَعَدَهُ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ قَدِمَ سَبْعُمِائَةٍ مِنَ الشَّامِ مِنْ جُنْدِ اَبِي عُبَيْدَةَ وَلَوْ
اُسْلِمُ لَاَجِبْ شَيْئًا مِنَ الْغَنِيمَةِ وَنَحْنُ مُنْتَظِرُ اَمْرِكَ فِي ذٰلِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَعَلٰى جَمِيعِ
الْمُسْلِمِينَ ۔ یعنے یہ نامہ ہے آپکے عامل عراق سعد ابن ابی وقاص کا بخدمت امیرالمومنین عمر بن الخطاب کے کہ بعد حمد خدائے
عزوجل وصلوٰۃ اور پر ختم رسل کے سلام و رحمت خدا آپ پر اور مین حمد و ثنا کرتا ہون اُس خدا کی جسکے سوائے کوئی معبود بحق
نہین ہے اور مین ہدیہ درود بھیجتا ہون اُسکے نبی پر جو محمد مصطفےٰ علیہ السلام ہین اور حال یہ ہے کہ ہم ملک عراق مین جو
پہونچے تو توفیق الٰہی ہمارے پیش پیش اور نصرت اُسکی ہماری مؤید تھی و بتحقیق کہ حق تعالیٰ ہمارے قلوب و ضمائر پر مطلع و
آگاہ تھا اور ہمارے اسرار باطنی و رازدرونی کو آزمالیا تھا کہ ہم اپنے دلونمین سوائے اُسکے یعنے بجز معرفت اُسکے اور کچھ نہین پاتے
اور غیر اُسکے ہم کسی کی عبادت نہین کرتے چنانچہ اُسنے ہمارے لیے ایفا اپنے وعدہ کا کیا اسواسطے کہ ہم نے اپنا صدق عہد کی
وفا کیا سو جسوقت ہمنے مقابلہ عدو کا کیا کہ وہ اپنے ساز و سلاح مین مستعد تھے اور اپنی سرکشی و تمردی سے غیر مستعد
اور باز آنیوالے نہ تھے اور ہمپر دامن گردان اور بکمال جد و جہد آمادہ و خرامان تھے تو ہمارے لیے منجانب اللہ نصرت ہمیت و ہلاکی دشمن
و نازل ہوئی آخر ہمنے اُن کی جماعتون کو شکست دی اور بھگا دیا اور بہتون کی اصل و بنیاد کا استیصال کیا اور اُنکے
بڑے بڑے مقدم اور سردارون کو قتل کر ڈالا کیونکہ قضا و قدر الٰہی اور ارادۂ سابقہ ازلی ساتھ اس بات کے جاری ہوئی
اور ہمنے اُنپر گرفت و سخت گیری کی گرفت غالب قدرت والونکی اور ہم مالک ہوے بلاد حیرہ اور قادسیہ کے و حق تعالیٰ
نے ہمارے اعدا پر رزیت اور مصیبت نازل کی پھر جب بعد فتح دوسرا دن ہوا تو مرقال اور ہشام با دیگر بمقتادمرد صحابہ
ہمارے پاس آئے اور اُنکے تین دن بعد سات سو نفر لشکر ابو عبیدہ کے سمت شام سے یہان پہونچے اور مین نے بھی کسی کو
مال غنیمت سے کچھ حصہ نہین دیا کیونکہ اس امر مین آپکے حکم کا منتظر ہون اور سلام ہمارا اور رحمت و برکات خدا آپ پر اور سائر
مسلمین پر چنانچہ سعد نے یہ نامہ سپرد زید بن عمر کیا پس وہ اپنے اسپ تیز رفتار پر سوار ہو کر مدینے کو روانہ ہوا راوی نے کہا
مجھے خبر دی احمد بن عمرو سے اور اُسنے نقل کی سابق بن مسلم سے کہ عمر ابن الخطاب ہر روز اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر عراق کے راستے
پر جایا کرتے تھے اور قریب ظہر تک بانتظار تمام چشم براہ رہتے تھے چنانچہ ایک روز موافق عادت کے سوار جو ہوے تو راہ مین ایک مژدہ
رسان سے ملاقات ہوئی کہ وہ نوفل تھا پھر جب نوفل نے سواری امیرالمومنین کی دیکھی تو اپنے ناقہ کو بٹھا کر سامنے آیا اور سلام
کر کے یہ مژدہ سنایا کہ آپ کو جمیع خیر و برکات کی بشارت ہو بتحقیق کہ حق تعالیٰ نے احد کو ہزیمت دی اور مسلمین کو نصرت بخشی
کہ بلاد حیرہ و قادسیہ کے مالک ہوے یہ خوشخبری سنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہان سے پھرے اور نوفل ہمراہ رکاب تھا اور ماجرا

۱۵ شمر علینا ساق الجد ۔ شمر ۱۲ من ازار دون شتم عن ساق ۱۲ حق
۱۶ نوفل بن معاویہ ۱۲ جسکو سعد نے بہ پیغام بھیجا تھا ۱۲

جنگ قادسیہ وغیرہ بیان کرتا جاتا تھا یہان تک کہ داخل مسجد ہوے اور لوگ ہر طرف سے دوڑ پڑے کہ انبوہ سے تمام مسجد بھر گئی اُسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر گئے اور نامہ سعد کا سب کو سُنایا اور کہا تمھارے بھائیون مسلمانون نے تمکو سلام لکھا ہی و تحقیق کہ اُن لوگون نے کتاب وسنت کی اتباع کی اور طریقہ بدعت سے باز رہے اور شرایع ہدایت پر قائم ہوے اور درباب ان لوگون کے جو بعد جنگ کے وہان پہونچے ہین طلب مشورہ کیا ہی پس جواب اس بات کا یہ ہی کہ غنیمت اُس شخص کیلیے ہی جو حاضر جنگ رہا ہوا و رجو کوئی جنگ کے تین دن بعد اُنسے لاحق ہوا اُسکے واسطے مواسات و مدارات ہی یہ بیان کرکے منبر سے اُتر آئے اور سعد بن ابی وقاص کے نامہ کا جواب لکھا **نامہ** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَمَّا بَعْدُ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَصَلَنِيْ كِتَابُكَ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ كَثِيْرًا بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى اَيْدِيْكُمْ وَاِنِّيْ قَدْ اَبْلَيْتُ بِكُمْ وَاَبْلَيْتُمْ بِيْ وَاللّٰهُ لَا اَحْصٰى شَيْئًا مِنْ اُمُوْرِكُمْ كُلِّهٖ فَاَمَّا اِذَا اجْتَمَعَ صُلْحُ وَاِذَا اُشْفِقَ الْوَالِيْ وَنُصِحَتِ الرَّعِيَّةُ فَعَلَى الْوَالِيْ الْعَدْلُ وَالْاِحْسَانُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ وَالشُّكْرُ وَاَمَّا الْغَنِيْمَةُ فَلِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ وَالْمَوَاسَاةُ لِمَنْ لَحِقَ بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ شَهِدَ حَرْبَكُمْ مِنْ مَمْلُوْكٍ وَعَتِيْقٍ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَاشْرِكُوْهُ فَهُوَ الْاِحْسَانُ فِيْمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ یعنے بعد حمد وصلوۃ کے تجھپر سلام و بہ تحقیق کہ مین ستایش کرتا ہون اُس خدا کی جس کے سوا ے کوئی دوسرا لائق پرستش نہین اور مین درود بھیجتا ہون اُسکے نبی علیہ السلام پر تمھارا نامہ مجھے پہونچا مین نے خدا کا بہت شکر کیا اِس بات پر کہ اُسنے تمھارے ہاتھون پر فتح بخشی اور حال یہ ہی کہ مین تمھارے لیے مبتلاے رنج و قلق رہا اور تم میرے لیے مبتلاے رنج و قلق رہے اور مین تمھارے جمیع امور خیر سے ایک شمہ بھی شمار نہین کرسکتا غرضکہ جب لوگ مجتمع ہون تو اُنکے ساتھ نیکی کیجاے اور جب نسبت کسی والی ولایت کے شفقت وعطوفت کی جاے تو اُسکی شکر گذاری مین اُسپر عدل واحسان لازم ہی اور جب حق مین رعیت کے نصیحت و رفاہیت کی جاے بالعوض اسکے اُنپر صبر و شکر واجب ہی و اما حصہ غنیمت مخصوص اُسکے لیے ہی جو شریک جنگ ہا ہو اور جو لوگ بعد تین روز کے حاضر و شامل ہوے تو اُن کی خاطر مواسات مدارات ہی اور جو کہ جنس بندگان و آزاد کردگان مین سے تمھاری حرب مین بعد تین دن کے بھی حاضر ہوے ہون تو اُنکو اپنے شریک کرلو کیونکہ یہ احسان ہی اس احسان کے شکر مین کہ حق تعالی نے تم کو فتحیاب کیا ہی چنانچہ بعد اختتام کے نامہ سربمہر ہوکر حوالہ نامہ بر ہوا وہ لیکر بسبیل استعجال گرم سیر ہوا تا آنکہ پاس سعد بن ابی وقاص کے پہونچکر پیش کیا پھر جب سعد نے اُس کو پڑھا اور اُسیوقت درجواب اسکے دوسرا نامہ لکھا اور بسم اللہ کے بعد جو امور کہ تازہ مضمون وجدید مظنون تھے درج کیے اما بعد یا امیر المومنین مین نے مثل قعقاع بن عمرو التمیمی کے شہسوار مرد میدان کارزار نہین دیکھا کہ اُسنے ایک ہی روز لشکر اعدا پر بیس حملے کیے اور ہر حملہ مین ایک سوار قتل کرتا تھا اور حارث الہندی سا بھی سوار جرار نہین دیکھا کہ وہ بار بار جماعتون پر یورش وچالش کرکے اُنکی جمعیت کو توڑ دیتا تھا غرضکہ یہ نامہ ثانی بھی روانہ کیا اور اُسکے ساتھ خمس بھی ارسال کیا **راوی** نے کہا کہ فوج فارس جب منہزم وگریزان ہوکر مدائن

مین پہونچی اور ایوان شاہی مین داخل ہوئی تو سارا ماجرا اور احوال قتل رستم اور اُسکے پسر کا حضور مین کسریٰ کے بیان کیا چنانچہ کسرے اس خبر کے سننے سے نہایت مغموم و محزون ہوا اور دلمین یقین ہوگیا کہ اب دولت و سلطنت پارس کی منقطع و منقرض ہوگئی بالآخر کسرے تین شبانہ روز گوشہ گیر ہا گھر سے باہر برآمد نہ ہوا اور چوتھے روز مرگیا اسلیے کہ اُسنے اپنے دلپر صدمہ و قلق شدید اُٹھایا اور بعد اُسکے اُسکا بیٹا یزدجرد تخت نشین ہوا کیونکہ اُسکے سوائے اور کوئی اولاد آردشیر کی نہ تھی اور **راوی** کہتا ہے مجھ سے **روایت** کی عبدالملک بن مروان نے اُس سے نقل کی ابونعیم نے اپنے جد سے کہ جداسکا تمام آدمیون اور جملہ رواۃ مین واقعات جنگ و حالات فتوح سے واقف و ماہر تر تھا سو اُسنے بیان کیا قال لما وجہ کسریٰ بن آردشیر رستم الی قتال سعد الفذ معہ نصف بیت قالہ وھی ستمائۃ الف الف قرئین الی المصاف فلما صفت الصفوف وضعھا امام الجیش وقال کل من قتل فارسا کان لہ کذا وکذا ومن قتل راجلا کان لہ کذا وکذا یعنے جب کسریٰ بن آردشیر نے رستم کو واسطے قتال سعد بن وقاص کے بطرف رزمگاہ کے بھیجا تھا تو نصف خزانہ اپنا اُسکے ساتھ کردیا کہ وہ شصت کرور درہم تھے (مترجم کہتا ہے کہ الف الف یعنے ایک ہزار کو ہزار مین ضرب دینے سے دس لاکھ ہوتا ہے اور دس لاکھ کو چھ سو سے ضرب دینے سے شصت کرور ہوتا ہے اور متن مین جو الف الف قرئین مذکور ہے تو قرئین کی قید اسلیے ہے کہ کوئی اسکو غلطی کاتب سے لفظ مکرر نہ سمجھے فافہم) پھر جس وقت صفین آراستہ ہوئین تو رستم نے وہ سارا مال و خزانہ صفوف لشکر کے سامنے رکھدیا اور کہنے لگا کہ جو کوئی سوار کو قتل کرے گا اُسکو اسقدر جائزہ ملیگا اور جو شخص پیدل کو قتل کرے گا تو اُسکو اتنا صلہ ملیگا آخر جب وہ کل مال و خزانہ مسلمانون کے ہاتھ لگا تو سعد نے پچاس کرور درہم اور دو کرور دینار ارسال مدینہ کیا پھر یہ سارا مال جب خدمت مین عمر رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو آپ روئے اور فرمانیلگے تف ہے اُس شخص پر جو دنیا سے تقرب چاہتا ہے اور اسکی طرف مائل ہوتا ہے بعد ازان یہ آیت تلاوت کی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی یعنے متاع دنیا بس قلیل و ذلیل ہے اور نعماے آخرۃ خیر و بہتر ہین واسطے پرہیزگارون کے **راوی** نے کہا قسم ہے خدا کی کہ اس مال کثیر اور زر خطیر مین سے تھوڑا بہت اپنے لیے کچھ نہ لیا اور ایک بھی درہم و دینار کو ہاتھ نہ لگایا تب ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے امیر المومنین کاش آپ اپنے نفس کو راحت و آسایش دیتے کہ اپنے معمولی طعام سے کچھ طعام لذیذ تناول کرتے اور اپنے روزمرہ کے لباس سے کوئی پوشاک نفیس زیب بدن کرتے تو کیا خوب ہوتا کیونکہ ایتوقع تعالی نے آپ کیلیے فتحین غنیمتین اور آپکے پاس زر وافر آیا یہ کلام حفصہ رضی اللہ عنہا کا سنکر عمر رضی اللہ عنہ کا غصہ سے چہرہ متغیر ہوگیا اور کہا مین تجکو قسم خدا کی دیتا ہون تو مجھ سے بیان کر کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کیا بہترین چیزین بیت المال مسلمین مین سے اپنے لیے ذخیرہ کی تھین اُنھون نے کہا آنحضرت علیہ السلام کے پاس ہمگی دو کپڑے لباس تھے کہ بس وہی دونون روز مہانی پہنتے تھے اور اُنھین دونون کو روز جمعہ و عیدین پہنا کرتے تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اور کھانا تم بی بیونکے یہان کیا کیا اور کیسا نوش فرماتے تھے حفصہ نے کہا نان جوین اور ہمارے پاس ایکظرف مسکہ تھا اُسکی تہ مین اگر کچھ روغن لگا رہجاتا تھا اور اُسمین ہم

کھانا دیتے تھے اور اس کا فرہ کھانے مین کچھ آجاتا تھا تو فرماتے تھے کہ تم لوگون نے روغن زیادہ کردیا ہو تب عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا کہ بھلا حضرت کا بستر کیا تھا جو تم بیبیونکے یہان اُنکے لیے فرش ہوتا تھا حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم لوگون کے پاس ایک کملی تھی کہ ایام گرما مین اُسکو اپنے نیچے بچھاتے تھے اور سرما مین آدھی بچھاتے تھے اور آدھی اُوڑھتے تھے بعد ازان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے حفصہ مثل میری اور میرے دونون صاحبونکی گویا مثل اُن تین آدمیونکی ہو کہ وہ تینون ایک ہی راستہ پر چلے چنانچہ پہلا جو آگے چلا گیا اُسکے ساتھ زاد راہ تھی وہ تو جا پہونچا پھر پیچھے اُسکے دوسرا چلا اور اُسی کی راہ پر گیا تو وہ بھی اُسی کے پاس پہونچ گیا بعد ازان وہ تیسرا چلا پس یہ ان دونون کی راہ پر لگ لیا اور اُنھین دونون کے توشے پر قناعت کی تو اُن کے ساتھ رہا اور اگر اُن دونونکے راستے سے بے راہ ہو گیا تو اُنکے ساتھ نہ پہونچیگا

ذکر فتح نہمشیر

واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہلا بھیجا کہ تم مدائن کو جاؤ اور زنان و اطفال کو بلد جبرہ مین چھوڑ جاؤ اور لشکر سے ایک جماعت اُنکے پاس تعینات کر جاؤ اور اُنکو ہر اک مال غنیمت مین شریک کرو اور شامل رکھو اور ایسا ہوا کہ بعد فتح کے مقام سعد کا دو مہینے قادسیہ مین تھا جب تیسرے مہینے کا ہلال نمایان ہوا تو آپنے پہلے سے زہیر ابن الحویریہ کو روانہ کیا اور اُسکے عقب عبد اللہ و شرحبیل بن الشمط اور اُنکے پیچھے لگے ہوے ہاشم بن عتبہ اور خالد بن عرفجہ حاکم ساقہ کو پیاپے روانہ کیا اور اُن لوگونکے ساتھ فوج تقسیم کر دی اور جو کچھ نقد و جنس و سلاح افواج فرس سے غنیمت مین ہاتھ آیا تھا وہ بھی اُن کو بانٹ دیا اور کوچ اُن لوگون کا قادسیہ سے اوائل شہر شوال مین ہوا تھا اور جب زہیر مع اپنے ہمراہیونکے نازل کولہ ہوے تو عبد اللہ و شرحبیل اور اُنکے ہمراہی بھی زہیر سے وہین آملے اور ساری فوج وہین جا پہونچی پھر زہیر نے وہان سے باتفاق کل جمعیت کے بسمت بالس کوچ کیا جب وہان وارد ہوے تو کچھ لوگ زمرۂ زنگیون مین سے زہیر کے پاس امان مانگنے حاضر ہوے تب زہیر نے اُنکو امان دیکر اُنسے استفسار کیا کہ تم کو خبر عدو کی کچھ معلوم ہو وہ بولے اے امیر جا درحفظ و امن کو اُوڑھ لو اور دروازون سے ہوشیار و خبردار رہو اور خوب یقین کر لو کہ ایک شخص قبیلہ مزاربہ مین سے پیشگاہ کسریٰ بمقابلے قتال و ہزیمت کا ضامن ہوا ہو اور اُسکے ہمراہ لشکر جرار ہو زہیر نے کہا حق تعالیٰ اُسکے شر کو دور کرے گا اور اُسکے کید و مکر کو اسی کے لیے وبال کرے گا یہ باتین ہو ہی تھین کہ یکایک اُنکے سامنے وہ قوم نمودار ہوئی اور اُنکی بیرقین چمکین یہ دیکھتے ہی زہیر اُنکے مقابلے پر سوار ہوے اور اپنے اصحاب کو جنگ پر آمادہ و تیار کرنے لگے اور کہتے تھے کہ ہر آئینہ حق تعالیٰ تمھاری نصرت کریگا پھر کوئی تم پر غالب نہوگا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا جب لشکر اعدا مقابل آیا تو زبان مسلمین پر ذکر اللہ کا غلغلہ ہوا و بسرعت تمام اُن کی طرف عزم کیا اور اُنکو میدان دیا کہ اُنکے مردان لیر آگے بڑھے اور مردم بزدل پیچھے رہ گئے اور حال یہ تھا کہ مسلمان بصدائے بلند تکبیر

۵۷ یعنی ازربانان نرغہ ازان ۱۲

کرتے ہوے سینے اور حلقوم دشمنونکے بھالون سے چھید رہے تھے اسی اثنا مین نگاہ زہیر کی اُنمین اسی شہسوار[۵۱] سرکش اور دلاور شدید پر جا پڑی تو بدون ارادہ کسی غیر کے خاصتہً اسی کا قصد کیا پھر دونون نے باہم گرخوب نیزہ بازی و تیغزنی کی اور آپسمین تا دیر آویزش و کاوش رہی بعد ازان زہیر نے بجستی تمام اُسکے سینہ مین بھالا مارا کہ اُسکی پشت سے انی نکلگئی اور وہ تیور اکر زمین پر گرا پھر جب اُسکی جماعت نے اسکو کشتہ دیکھا تو اپنے پس پشت بھاگ کر اپنی قرارگاہ مین جا کر پناہ پکڑی اور انکے درمیان مین اُنکے اکابرین سے ایک شخص عقلمند وزیرک تھا جب اُسنے اپنی قوم کا حال ایسا تباہ دیکھا تو پاس زہیر کے بالحاح وانکسار تمام حاضر ہوا اور اُسنے درخواست صلح کی آخر زہیر نے اُسکو امان دی اور اُس سے خبر لشکر کسریٰ کی دریافت کی اُسنے کہا اے سردار قوم بتحقیق کہ اکابر اس قوم کے جو قادسیہ سے بھاگے تھے اب وہ سب پاس بہرجان و مہراق الدری و ہرمزان کے مجتمع ہوے اُس وقت قیران نے ان لوگون سے کہا تم لوگ بادشاہ کسرا سے کدھر پھرے جاتے ہو و حال آنکہ اُسنے تم کو بہت کچھ وظیفہ و عطیہ بخشا اور تم کو ولایت و حکومت دی تو لازم ہے کہ تم یہین قیام کرو کہ یا تو ہم تم سب روبرو بادشاہ کے سرخرو ہونگے یا سب کے سب یہین مارے جاوینگے چنانچہ یہ خبر سنکے زہیر و عبداللہ و شرحبیل و ہاشم و خالد منتظر سعد کے ہوے جب وہ آئے تو اُن سے خبر مذکور بیان کی سعد نے کہا بہرحال خدا ہی سے استعانت کرو اُسی پر توکل رکھو اور حال یہ تھا کہ اہل اسلام مالک و قادر جسر پر ہو ہی چکے تھے تو اُسکے پار اُتر کر آگے بڑھے یہان تک کہ جمعیت اُس قوم کی سامنے ہوئی اُسوقت افواج فرس مین زلزلہ و لرزہ پڑگیا اور اُنکے دلون مین خوف سما گیا اور جس وقت ہرمزان و قیران نے اپنے اپنے لشکر کا معائنہ کیا اور دونون نے اپنی اپنی صفین آراستہ کین تو ہر دو لشکر مین بایکدیگر نفاق و کینہ ظاہر ہوا آخر ہر ایک ہرمزان و قیران کو یقین ہو گیا کہ اب اُنکے درمیان خیر نہین ہے اور اس بات کو تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ ساری اُن کی جمعیت پریشان اور جماعت پراگندہ ہوگئی اور اپنے سامنے رُخ کیے ہوے چلے گئے چنانچہ ہرمزان تو اہواز کی طرف گیا اور بالاسکوہ اہواز جو خزانہ کسریٰ کا تھا اور ایک شخص نہاوند نام اُسپر محافظ تھا جب اُسنے خبر ہزیمت لشکر پا کر بھاگنا اُن کا سنا تو اُسنے وہ خزانہ خود لوٹ لیا اور بہرجان و مہراق یہ دونون عازم مدائن ہوے تھے اور نہر شیر کے پار جس کو مدینۃ الذنب کہتے ہین اُتر گئے تھے جب جسر کے اسطرف منتہا پر پہونچے یعنے پل طے کر چکے تو قصد قصر شاہی کا کیا اور اندرون قصر بادشاہ یزدجرد موجود تھا تب یہ لوگ سامنے حاضر ہوے اور ماجرا اپنا جو کچھ عرب کے ساتھ گذرا تھا بیان کیا جب یزدجرد نے یہ واقعہ سُنا تو اُس کو زوال مملکت کا یقین ہو گیا اور جسوقت رات ہوئی تو اپنا خزینہ و ذخیرہ پاس نہاوند[۵۲] کے بھیجدیا اور خود تیاری جنگ مین مصروف ہوا اور یہان لشکر اسلام مین حال زہیر کا یہ ہوا کہ جب وہ اُس قوم کے پیچھے چلے یعنے تعاقب کیا اور موضع سوار سے گذر کر مقام کیا اور بعد اُنکے ہشام و مرقال بھی مع ہمراہیان اپنے وہین زہیر کے پاس آ اُترے یہان تک کہ پورا لشکر ہو گیا اور سعد بن ابی وقاص بھی آپہونچے پھر وہان سے سب نے ایک ساتھ طرف کوثاریا کے کوچ کیا جب اُسکے محاذی جا پہونچے اور اہل فرس نے لشکر اسلام دیکھا

[۵۱] وزشہسوار مراد اس سے ہے جس نے کہ کسریٰ سے قتال مسلمین کی اضمامت کی تھی ۱۲ [۵۲] نہاوند وہ شخص ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے کہ وہ خزانہ کو لوٹ کر لے گیا تھا ۱۲

کرانکے مقابل آگیا تب اُنھون نے بھی اپنا ساز و سلاح سنبھالا اور مستعد ہوے اور مقدم و سالار اُنکا شہریاز تھا پھر
جسوقت زبیر اُس سے دوچار ہوے اور نگاہ شہریاز کی اُنپر پڑی اور آنکھ زبیر کی اُس سے لڑی تو وہ رعب مین آگیا اور اُسکے
اصحاب پر غلبہ ہیبت کا ہوا اور وہ لوگ باہمدیگر ایسے مضطرب و ہراسان ہوے کہ اگر اُن کو خوف شہریاز کا نہ ہوتا تو وہ لوگ
اپنے پیچھے بھاگ جاتے چنانچہ زبیر نے جب اپنے اصحاب کی ترتیب بصف آرائی کی اور صفین برابر ہوچکین تب شہریاز لڑنیکو
پرے سے باہر نکلا اور اُسوقت شان اُسکی ملوکانہ تھی اور اُسکے برہین کسر مُہون کا خلعت خسروانہ تھا اور از روے رجز
کہنے لگا مین شہریاز ہون مجھ سے لڑنے کو نکلتا ہے آیا ایک سوار سے ایک سوار لڑنیکو نکلیگا یا ایک سے چار لڑینگے یا ایک کے مقابلہ
مین دس آوینگے یعنے مین ایک تنہا دس سوار کو کافی ہون پھر جب زبیر نے اُسکی یہ لاف زنی سنی تو جوابدیا کہ مجھے تیری جنگ
کیلیے یہ آرزو ہے کہ تجھ سے لڑنے کو نہ نکلے مگر کوئی غلام کیونکہ اگر تو اُسکو قتل بھی کرے گا تو ایک غلام کو قتل کرے گا اور اگر وہ تجھے
قتل کرے گا تو یہی ہماری مُراد ہے بعد ازان زبیر نے ابو نباتہ الاعوجی اپنے غلام آزاد کو بلوایا اور اُس سے کہا کہ تو اس بیدین سے
قتال کر اور اسپر حق تعالی سے نصرت و امداد طلب کر چنانچہ ابو نباتہ اُس سے لڑنے کو نکلا پھر جب اُسکے مقابل ہوا اور شہریاز نے
ابو نباتہ کو دیکھا تو اُسکی نگاہ مین وہ حقیر نظر آیا کیونکہ شہریاز اپنی تنومندی اور قد بالا مین مثل شتر کے تھا آخر شہریاز تلوار کھینچے
ہوے اُسپر آپڑا پھر جس وقت ابو نباتہ نے اُس کو دیکھا کہ وہ آپہونچا تو اُسنے برجاے خود پاے صبر استقلال کو نظر بخدا محکم
و استوار کیا اور مانند شیر کے ہوگیا اُسوقت اُن دونون مین تلوارین چلنے لگین یہانتک کہ تلوارین دونون کی ٹوٹ
گئین تو دونون نے پھینکدین پھر باہم آویزش ہونے لگی یہان تک کہ دونون زمین پر گرے اور شہریاز اُسکے اوپر
گیا اور ابو نباتہ اُس سے پیچ کشتی کے کرتا تھا ناگاہ انگشت ابہام یعنے انگوٹھا شہریاز کا ابو نباتہ کے منھ مین پڑگیا تو
اُسنے اس انگشت نر کو دانتے سے کاٹ لیا تا آن کہ شہریاز کے اعضا سُست پڑگئے تب ابو نباتہ نے اس کو اُلٹ دیا اور اُسپر
چڑھ بیٹھا اور بہ چابکی تمام خنجر اپنا کھینچکر اُسکے حلقوم مین مارا اور کام اُسکا تمام کیا اور اُسکے سر سے تاج اُتار لیا اور اُسکے
دونون ہاتھ کا دستیارہ یعنے جوڑی کڑے جڑاؤ کی لیلی اور اُسکا ساز و سلاح و رخت و خلعت سب کھینچ لیا اور لشکر
اسلام مین آملا اور جب لشکر کفار نے حال شہریاز کا ایسا کچھ دیکھا تو وہ سب پسپا ہوے اور زبیر نے صبح تک اسی مقام
پر قیام کیا یہانتک کہ بقیہ لشکر مسلمین بھی وہین آپہونچا تب زبیر نے سارا ماجرا ہان کا اور احوال شہریاز کا اور اپنے غلام
آزاد کا بیان کیا اور کیفیت جنود فرس کی گذارش کی یہ سنکے سعد بن ابی وقاص نہایت مسرور ہوے اور حکم کیا کہ ابو نباتہ
کو میرے سامنے لاؤ چنانچہ زبیر نے اُسکو روبرو سعد کے حاضر کیا تو اُس سے کہا مین تیرے لیے یہ ارادہ کرتا ہون کہ وہ دونون
کڑے شہریاز کے اور اُسکی زرہ تو ہی پہن اور اُسکا تاج اپنے سر پر رکھ اور اُسکے گھوڑے پر سوار ہو پھر جب ابو نباتہ یہ حکم بجالایا تو سعد
نے وہ سب اسباب اُسی کو عطا کیا اور کہا فیروزی و رستگاری تیرے لیے ہے اور مسلمانونمین اول جو شخص کہ عراق مین دست برنجن
یعنے کڑے پہنا گیا وہ ابو نباتہ تھا **واقدی** نے بوسطہ نوفل بن عدی کے وائل بن غانم الیشکری سے نقل **روایت** کی ہے

کہ جب سعد نے کوثریہ کو کوچ کیا تو اُسی مقام مین جہان ابراہیم خلیل علیہ السلام محبوس ہوے تھے مقام کیا اور وہان نماز پڑھی اور حمد وثناے پروردگار بجالائے اور رسول خدا علیہ السلام پر درود وسلام بھیجا اور یہ آیت پڑھی تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ الآیۃ یعنے یہی انقلاب ایام ہین کہ انھین کو ہم درمیان آدمیونکے گردش دیتے ہین راوی نے کہا بعد ازان سعد بن ابی وقاص نے باآنہمہ شہد وجمع کے مقام کوثریہ کے چند روز قیام کیا پھر لوگون کو اپنے پاس طلب کرکے اُن سے کہنے لگے اے مسلمانو آگاہ ہو کہ ہر آئینہ حق سبحانہ وتعالی نے تمھارے تئین اکثر مقامات مین نصرت بخشی اور فیروزمند کیا اور تمکو دکھا دیا اور وفا کیا جو کچھ تمسے تمھارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعدہ کیا تھا کہ فرمایا تھا سَتَفْتَحُ عَلَى اُمَّتِي كُنُوزَ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ یعنے قریبے کہ درہاے گنج کسرے فارس وقیصر روم کے میری امت پر مفتوح ہوجائینگے سو خزائن کسری اسے کچھ تمھارے قبضہ مین آگیا اب اتمام وکمال اسکا حقتعالی پر ہے وبتحقیق کہ مین نے عزم عبور کیا ہے طرف مدائن کے بجانب غربی جو ممالک مغربی سے ہے یہ کلام سُنکے تمام حضار مجلس نے متفق اللفظ جواب دیا اے امیر ہم مین سے کوئی ایسا نہین ہے جو آپکے حکم سے خلاف وانحراف کرے اور کون ایسا ہے جو خدا ورسول سے اپنی جان کو بخل کرے گا پس آپ بے تامل عزم بالجزم کیجیے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنے ہمکو قوت وتوانائی نہین ہے مگر بہ توفیق الٰہی پھر جب سعد نے یہ جواب لوگون کا سُنا تو کوچ کی تیاری کی اور پیشتر اپنے زہیر کو اپنا علم دیکر باجمعیت جیش روانہ کیا اور حکم کیا کہ طے مراحل مین سریع السیر ہون چنانچہ زہیر بارہ ہزار سوار سے گرم سیر ہوے پھر جب کچھ دور کئی منزل جا چکے تو ناگاہ سامنے سے ایک غول گھوڑون کا نمودار ہوا اور اُنپر سوار نظر آئے یہ دیکھ کر مسلمانون نے اپنے ہتھیار سنبھالے پھر جب سامنے سے گرد برطرف ہوئی تو جمعیت دو سوارون کی نمایان ہوئی اور اُن لوگون نے اپنی جماعت سے ایک سوار کو پاس مسلمین کے بھیجکر کہلا بھیجا کہ ہم لوگ اہل ساباط ہین اور سردار ہمارا سرزاد ہے وہ اپنے اہل بلد کے لیے تم سے صلح وعہد چاہتا ہے یہ خبر سنکے زہیر نے اُس سے کہا کہ تو اُن لوگون کو ہمارے پاس بلا لا پھر جب وہ جاکر اُن لوگون کو بلا لایا اور جب وہ قریب آئے تو سب گھوڑون سے اُترکر پیدل ہولیے وازراہ انقیاد وفرمانبرداری حاضر ہوے اور کشادہ پیشانی وشادمانی سے آکر ملاقات کی اور فتح وفیروزی سے مژدہ ومبارکبادی دی تب زہیر نے اُن سے کہا تم لوگ کون ہو وہ بولے ہم لوگ اہل ساباط ہین اور یہ شخص یعنے سرزاد ہمارا سردار ہے اور ہم لوگ تم سے مصالحہ طلب کرنے آئے ہین زہیر نے کہا جو کوئی ہمارے یہان آتا ہے ہم اُس کو قبول کرتے ہین اور جو ہم سے صلح چاہتا ہے ہم اُس سے صلح کرتے ہین اور ہم وہ قوم نہین ہین کہ زمین مین ارادہ فساد رکھتے ہین بعد ازان اُن سے مصالحہ ہوا جیسا کچھ درمیان اُنکے موقع وقت اور اتفاق پڑا چنانچہ سرزاد بسبب صلح کے شادان وفرحان اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر اپنی قوم کی طرف چلا گیا وبعد ازان زہیر جب بمقام ساباط مین وارد ہوے تو وہان لشکر فرس کا دیکھا کہ اُن کا سالار موسوم بفیروز تھا اور وہ اپنی قوم پر بڑا شہسوار بہادر تھا اور اُسکے ہمراہ فوج کسریٰ کی تھی اور وہ فوج وہ تھی جسپر کسریٰ کو وقت مشکل ومہم سخت کے بڑا اعتماد تھا چنانچہ زہیر کے پاس بھی عساکر مسلمین مجتمع

۱۴ م اور گردش ایام سے یہ ہے کہ دولت ہمیشہ کسی ایک قوم کے پاس نہین رہتی اور مسلمین کبھی ہارے کبھی جیتے آخر کار مسلمین ہی غالب آئے ۱۲

ہوگیا اور سعد بن ابی وقاص بھی وہین پہونچگئے پھر وہ سب ساز وسلاح سے آراستہ ہوکر آمادہ ومستعد قتال ہوگئے **واقدی** رحمہ اللہ نے **کہا** پھر جس وقت صفین طرفین سے مرتب وآراستہ ہوگئین تو اول جو شخص میدان مین نکلا اور اپنا نام ونشان وحسب ونسب ظاہر کیا اور فخر ومباہات کرتا تھا وہ فیروز تھا اور وہ بزبان فارسی لاف زنی وسخت گوئی کریگا کہ اے قوم عرب شما خویشتن را بہ طمع زدید وچیزیکہ بترس شما نباشد عزم آوردید وبدست گمان شما باطل است زعم شما کہ شما مالک ملک عراق شوید وآنراز دست کسرائیان عجم درگیرید وزینہار ہم چونتوانند شد چہ ما ہمہ حبش کسرائیم کہ صاحبان طبل و شدت وذی قوت وہیبت ایم ما را پیشگاہ شان پادگاہ وتقرب بہست وبحضور آنہا خوش عزتی داریم وفراتر بار میباشیم" یعنے اے عرب والو تمھارا خیال خام ہے کہ تم مالک عراق ہوگے اور اس ملک کو ملوک عجم سے چھین لوگے ہرگز ایسا نہ ہوگا کیونکہ ہم لشکر کسرے ہین ہم بڑے سخت گیر وزور آور ہین اور ہمارا رعب غالب ہے اور بادشاہون کے سامنے ہماری بڑی عزت ومنزلت ہے اور اُن سے ہم کو بہت قربت اور خصوصیت ہے پس چاہیے کہ جو کوئی تمھارا افسر وسردار ہو وہ میرے سامنے میدان پکڑے اور جیسا مین نے کیا ہے کہ اپنی قوم مین سے آگے نکل آیا ہون وہ بھی اپنے پرے سے باہر نکلے **راوی** نے کہا ہنوز یہ کلام اُسکا تمام نہ ہوا تھا کہ لشکر اسلام سے ہاشم بن امرقال نے اُسکی طرف عزم کیا اور اپنا بھالا ہلاتے ہوے اُسپر حملہ کیا پھر درمیان اُن دونونکے ایسی جنگ واقع ہوئی کہ اُسکے دیکھنے سے لڑکا بوڑھا ہوجاتا بعد ازان ہاشم نے اُسکے سینہ مین ایک ایسا نیزہ مارا کہ انی اُسکی پشت سے پار ہوگئی آخر ہاشم نے اُسکو قتل کرکے مسلمین کیجانب مراجعت کی اُسوقت سعد بن ابی وقاص نے ہاشم کی پیشانی پر بوسہ دیا وبہم اکرام وتکریم گھوڑے سے اُتر پڑے اور آیت پڑھی جو نسبت مشرکین کے نازل ہی اَوَلَمْ تَكُونُوا اَقْسَمْتُمْ مِنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ یعنے کیا تمنے پیشتر سے اپنے حق مین قسم نہ کھائی تھی کہ تمھارے لیے زوال نہین ہے و حالانکہ کیسا زوال آیا **راوی** نے **کہا** پھر جب وہ فوج جو ہمراہ فیروز کے تھی بعد قتل فیروز کے ہزیمت کھاکر پسپا ہوگئی تو لشکر اسلام نے بھی اُنکے متعاقب کوچ کیا یہان تک کہ وہ فوج قلعۂ نہمشیر مین داخل ہوگئی وبعد ازان جماعت مسلمین کی بھی وہان تکبیر کرتی ہوئی جا پہونچی اور وہین جا اُتری یہانتک کہ اُس قلعہ کو ہر جانب سے گھیر لیا اور وہ قوم بھی اپنے سامان وسلاح وآلات فلاخن وغیرہ سے تیار ودرست ہوگئی اور دیوارہاے شہر پناہ پر مورچہ بندی کی **واقدی** رح نے **کہا** کہ سعد بن ابی وقاص نے دو مہینے قلعہ نہمشیر کا محاصرہ کیا اور اپنے سوارون کو بطریق تاخت وتاراج طرف شط فرات ودجلہ کے مقرر کرکے منتشر کردیا کہ وہ لوگ جاکر اوپر ایک جماعت مزارعین کے جو بہ جمعیت ہزار آدمی ہمراہ سرزاد رئیس ساباط کے تھے متسلط ہوگئے چنانچہ اُن کے باب مین سعد نے بخدمت امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عریضہ لکھا اور تا ورود جواب اُنکے حق مین حکم کرنے سے تامل وتوقف کیا اور وہ لوگ اپنے اپنے مقام پر پھر گئے اور سعد نے بعد بسم اللہ کے یہ مضمون درج کیا کہ اما بعد حمد وصلوۃ کے آپکی خدمت مین ہمارا سلام اور رحمت وبرکات خدا آپ پر نازل ہو وبتحقیق کہ مین حمد وثنا کرتا ہون اُس پروردگار کی جسکے سوا کوئی معبود حق نہین ہے

اور مین درود و سلام بھیجتا ہون اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حال یہ ہی کہ ہم بلد نہمشیر پر وارد ہین اور قبل اسکے درمیان قادسیہ و ناحیہ نہمشیر کے ہمسے مقابلہ ہوا ایک لشکر کا جو ہمراہ قرط بن فیروز کے تھا چنانچہ اُسپر اور اسکے لشکر پر حق تعالی نے ہم کو فیروزمند کیا کہ فیروز کو تو ہاشم نے قتل کیا اور باقی اُسکے ہمراہی پسپا ہو گئے اور بعد اسکے ہم نہمشیر پر نازل ہوے اور یہان ہم نے لشکر ہر طرف بطریق تاخت کے ہر سمت مامور کر دیا تو وہ قوم فلاحین یعنی مردم کشاورز پر مسلط ہوے اور وہ ایک ہزار نفر ہین پس اُنکے بارے مین آپ کی کیا رائے ہی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے در جواب اسکے جو حکمنامہ لکھا کہ جو مردم کشادہ تمھارے پاس آوین اگر وہ تمھارے عہد پر قائم رہنے والے اور حکم بردار ہون اور تمھارے اوپر تمھارے دشمنونکے مددگار نہ ہون تو اُن کو امان دو اور جو لوگ تمھارے پاس ایسے آوین کہ وہ بعد حرب کے تم سے بارب ہوے پھر وہ تمھارے ہاتھ آئے ہون تو اُنکے بارے مین اختیار ہی جو چاہو اُنکے حق مین کرو پھر جب یہ نوشتہ پاس سعد بن ابی وقاص کے پہونچا تو اُنھون نے جماعت مزارعین کو جو ہمراہ سرزاد کے آئے تھے واگذار کیا و بعد ازان عوام دہقان کو طلب کر کے حکم کیا کہ اسلام لاوین خواہ جزیہ دیوین چنانچہ وہ ادائے جزیہ پر راضی ہوے ولیکن اہل نہمشیر آمادہ جنگ ہو کر لشکر مسلمین پر تیر اور پتھر مارنیلگے اور فلاخن اندازی کرنے لگے آخر سعد نے جب یہ حال دیکھا تو سرزاد کو بلا کر کہا کہ دیکھو شہر والون نے صلح کی جگہ نہ رکھی اب مین چاہتا ہون کہ تم بھی مجانیق بناؤ آخر سرزاد نے عمل منجنیق کا سامان کیا کہ بہت سے فلاخن بنائے یعنے چوبہاے آلات فلاخن نصب کیے اور یہ سب کام اُسنے تین روز مین درست و تیار کیا چنانچہ بیس منجنیق سے زیادہ شہر نہمشیر پر استادہ کیے گئے آخر وہ لوگ فلاخن کی مار و بوچھار سے عاجز ہو کر قتال مسلمین سے باز رہے اور ہٹ گئے پس اس تدبیر سے عرب بہت خوش ہوے پھر جب محاصرہ بلد کا طول ہوا تو اہل شہر گھبرا کر لڑنے کو باہر نکلے اور مسلمین سے مقابلہ کرنے لگے اور صبر و استقامت پر باخود ہا معاہدہ کیا اُسوقت اہل اسلام نے بھی بکمال مقاومت اور استقلال ہنگامہ قتال شدید گرم کیا چنانچہ اہل فرس جو کہ نشاب ایک قسم کا تیر مارتے تھے تو اہل عرب بھی بنال ایک نوع کا تیر چلاتے تھے یعنے وہ بھی خدنگ اندازی مین سرگرم تھے تو یہ بھی ناوک افگنی مین تیز دست تھے اور اسوقت زہیر بن الحویہ نے وہ قتال شدید برپا کی تھی جو موجب رضاے خدا و رسول ہو بعد ازان زہیر نے سعد سے کہا اب مجھے چھوڑ دو اور جانے دو کہ مین آگے بڑھون اور تیر اندازی و تیغزنی کرون یہ کہکے آگے بڑھے اور دشمنون مین گھس گئے اُسوقت ایک بڑے شہسوار سے دوچار ہوے کہ اُسکا نام شہریار تھا اُسپر حملہ کر کے ایک ایسا بھالا مارا کہ اُسکی آنتین انتڑیان نکل آئین پھر اُس کو قتل کیا تب اُنپر عجمیون نے ہجوم و نرغہ کر کے شہید کیا اور بعد قتل اُنکے وہ سب بھاگ کر اندرون شہر پنہان ہو گئے اور پھاٹک و دروازے شہر کے بند کر لیے اور شہر پناہ کی دیوار و پر چڑھ گئے اور اُن مین سے ایک شخص سامنے آکر مسلمانون سے کہنے لگا کہ بادشاہ ہمارا تم سے فرماتا

ہا ہم یا تم ہم سے اِس بات پر صلح کردگے کہ درمیان دجلہ سے اِدھر ہمارا اور اُدھر تمھارا یہ سنکے ابو مقرۃ الاسود ابن
اطینہ آگے بڑھا اور اُسکی زبان پر حق تعالی نے وہ بات جاری کی جسے وہ خود نہین جانتا تھا کہ مین کیا کہتا
ہون پس درجواب اس پیام کے وہ بزبان فارسی گویا ہوا مگر اپنے کلام سے آپ کچھ نہ سمجھا اور نہ اُسکو پسند کیا تب
ابجواب سنکر وہ پیام آور طرف بادشاہ کے پھر گیا اور **راوی** نے کہا تب ہم لوگون نے ابو مقرہ سے پوچھا کہ تو نے
اُس شخص سے کیا کہا اسنے کہا قسم ہو اُس خدا کی جس نے محمد کو بحق مبعوث کیا مین خود نہین جانتا ہون کہ مین نے اُس
سے کیا کہا مگر یہ کہ حق تعالی نے میری زبان کو کسی بات پر کچھ گویائی دی تھی اور امید ہو کہ جو کچھ میری زبان سے سرزد
ہوا ہو وہ حق مین مسلمین کے خیر و بہتر ہو چنانچہ ہر کوئی اُس سے پوچھتا تھا اور وہ یہی کہتا تھا کہ مین خود نہین جانتا
کہ مین نے کیا کہا یہان تک کہ خود سعد بن ابی وقاص نے پوچھا تو اُس نے عرض کی ای امیر واللہ مین اپنے کلام
کو آپ نہین سمجھا اس بات سے سعد کو سخت تعجب ہوا بالآخر سعد نے حکم جنگ کیا اور کہا تیر چلاؤ مگر شہر والونمین
سے کوئی سامنے نظر نہین آتا تھا اسوقت ہم کو اندیشہ ہوا کہ کیا عجب ہے ان شہریون نے کوئی مکر و حیلہ کیا ہو پھر جب
ہمارے تئین دوسرا روز ہوا تو یکایک ایک شخص ہمارے پاس لامان الامان پکارتا ہوا آیا ہم نے اُس کو امان دی اور
اُسکو پاس امیر سعد کے لائے تب سعد نے اُس سے پوچھا کیا خبر ہے اُسنے کہا شہر والے شہر مین نہین ہین وہ ساری قوم
بھاگ گئی سعد نے کہا وہ لوگ کیونکر بھاگ گئے اُسنے کہا بادشاہ نے تمھارے پاس اپنا ایلچی بھیجا تھا کہ وہ تمپر عرض
صلح کرے سو تم نے اس کو جواب دیا تھا کہ درمیان ہمارے تمھارے کبھی صلح نہ ہوگی حَتّٰی اٰکُلَ عُسْلَ اَفْرِیْزِیَا یا نُوْحُ کُوْنَا یعنے
یہان تک کہ ہم شہد افریزیا کا کھاوین جس کو نوح کو ناکہتے ہین دافریزیا نام مقام نوح کو ناقسم شہد) پھر جس وقت
یہ کلمات تمھارے جواب کے بادشاہ کو پہونچے تو بادشاہ نے کہا واویلا لو بڑا غضب ہوا کہ اُن کی زبان پر
اور اُنکے منہ سے فرشتے بولتے ہین کہ وہ ہمپر وارد ہوا چاہتے ہین اور عرب کی جانب سے وہ ہم کو جواب دیتے ہین اور
واللہ اگر یہ بات نہین ہو تو مگر بالضرور وہ ایسے کلمات ہین کہ عالم غیب سے اس کہنے والے کے فم و دہن مین ڈالے
گئے ہین اور اُسکی زبانپر جاری کیے گئے ہین پس نکل چلو یہان سے طرف شہر قصوے یعنی اس پار دجلہ کے بالآخر وہ
سب شہر سے نکل گئے اور تمام مال و متاع چھوڑ گئے اور جو لوگ پیادہ تھے کہ اُنکے پاس گھوڑے نہ تھے وہ عاجز
رہگئے وہ لوگ یہی غنیمت سمجھے کہ اپنی جانین بچا لیگئے **راوی** نے کہا جب سعد بن ابی وقاص نے یہ مژدہ اِس مخبر سے
سُنا شکر خدا کیا اور لشکر اسلام کو حکم کیا کہ اندرون شہر داخل ہو مگر ساز و سلاح سے چاق و چوبند رہو کیونکہ خوف
کمینگاہ رکھتے تھے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سعد سوار ہوئے اور آگے آگے مجاہدون کا غول غول اپنے سامان
جنگی سے چست و درست روانہ ہو کر داخل شہر ہوئے اور شہر مین ہر سمت پھیل گئے مگر نہ شہر مین سوار و نہ مین سے
کسی کا نشان نہ پایا مگر سارا مال و منال جو دیکھا تو بجنسہ بجائے خود موجود تھا تا آن کہ اُسپر ضبط و قبضہ کیا

وبعد ازان سعد وہان تین روز مقام کرکے طرف شط فراط وساحل دجلہ کے کوچ کرگئے اور چاہتے تھے کہ لوگونکو پار اُتار لیجاوین اور اسطرف شہر اسبانیر مین پہونچین مگر کوئی کشتی ہم نہ پہونچی ناچار کچھ دنون وہان رہنا پڑا اور وہ ماہ صفر تھا اور حال یہ تھا کہ اکثر لوگ سعد کو پیر کر پار اُترنے کے لیے ترغیب دیتے تھے اور اصرار و تقاضا کرتے تھے مگر وہ مسلمانونپر شفقت کرکے تامل رکھتے تھے اسی عرصہ مین ایک آدمی گرد گیر سے سعد کے پاس آیا اور ایسے گھاٹ کیطرف رہبری کرنے لگا جدھر پانی کی تھاہ تھی مگر سعد نے انکار کیا

ذکر فتح ایوان کسریٰ اور درآنا مسلمانون کا درون دجلہ اور فتح کرنا شہر اسبانیر کا جو اُس پار دجلہ کے واقع تھا

پھر جس وقت اُس گبر نے ایک گذارے کا راستہ بتایا کہ اُدھر سے اُترنے کی تھاہ ہی اور سعد نے منظور نہ کیا اور کہا دریا عمیق ہی مین مسلمانون کو اس فریب اور دھوکے مین نہ ڈالون گا حق تعالیٰ اُنکے لیے کچھ اور ہی سامان کریگا پس وہ اسی فکر و اندیشہ مین تھے کہ ناگاہ ایک اور رکوئی گبر سامنے نمودار ہوا کہ اُسکے کپڑے تر بتر تھے اور پانی ٹپکتا تھا تب سعد نے اُسکا حال پوچھا اُسنے کہا مین اپنا احوال کیا کہون ہمارے بادشاہ نے اپنے خواب مین دیکھا ہی کہ اہل اسلام گویا دریا اُتر کر اُسکے پاس جا پہونچے ہین اور اُسکے تئین یقین و آگاہی زوال ملک اپنے کا ہوگیا ہی تو وہ یہان سے بھی قصد گریز رکھتا ہی اور اِس بند و بست مین ہی کہ اپنا مال و منال لیکر خراسان کی راہ لیوے یہ خوشخبری سنکے سعد نے مسلمانون کو جمع کرکے بعد حمد و ثنای خداوند ارض و سما کے خطاب کیا کہ ای مسلمانو دیکھو دشمن تمھارا بعید کشتی تمھاری پناہ کی کشتی مین تمھارے پاس اُتر آیا اور حال یہ ہی کہ کسریٰ قصد فرار رکھتا ہی اور مع مال و اسباب اور خدم و حشم اپنے کے خراسان کو جایا چاہتا ہی درینصورت مین ارادہ عبور دریا رکھتا ہون یعنے پیر کر انشاء اللہ تعالیٰ پار جاتا ہون اور تم خوب جان لو کہ اب تمھارے پیچھے کوئی ایسا باقی نہین رہا جس کا تم کو خوف ہو اسلیے کہ حق تعالیٰ نے تمھارے تئین تمام قلعون اور شہرون کا مالک کردیا حالا میری رائے مین یہ آتا ہی کہ بشتاوری دریا اُس پار اپنے جا پہونچون اس بارہ مین تم لوگ کیا کہتے ہو یہ سنکے سب اصحاب نے جواب دیا حق تعالیٰ آپ کے عزم کو اس علو ہمت پر قوت بخشے بسم اللہ آپ کیجیے جو کچھ موافق ارادہ الٰہی کے ہی اُسوقت سعد نے کہا حق تعالیٰ تمپر رحم اور تمھاری نصرت کرے تم مین سے کون پہلے ابتدا العبور کرتا ہی اور کون مقدم بشتاوری ہوتا ہی کہ وہ ہم لوگون کیلیے پانی کی تھاہ لیوے کہ کدھر سے پایاب ہی اور وہ اُسی نشانپر اُس پار جاکر لب دریا کھڑا ہو تاکہ لوگ اُسی خط پر گذر کر اُس سے جا ملین چنانچہ بمجرد استماع اس کلام کے عاصم بن عمرو یامین در آئے اور اُنکے پیچھے پیچھے ایسے چھ سو آدمی اہل نجوات مین سے ساتھ ہولیے جو مشاہیر سے تھے اور فخر اُن کا معروف اور اُنکی بہادری کا شہرہ تھا اور اس قبیلہ کے عوام بھی آکر کنارہ دریا کھڑے ہوے اور ایک

گروہ فرسا، جو معروف بقعقاع بن عمرو تھے وہ بھی ساتھ عاصم بن عمر کے دریا مین گھس پڑے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی یوسف بن عبد الاعلیٰ نے یوسف بن عمرو سے کہ پہلے جو لوگ دریا مین کود پڑے وہ عاصم اور شرجیل اور ابو مقرن وعجل و مالک بن کعب الہمدانی اور مثل اُنکے دیگر اکابر قوم تھے اور گھوڑون پر سوار تھے ان سب نے دریا مین گھوڑے ڈالدیے تو بعد انکے پیچھے پیچھے چھ سو ساٹھ آدمی دجلہ مین دھنس پڑے اور سب سے پہلے جو دریا مین اُترے وہ عاصم بن ولاد و ابو مقرن و شرجیل و مالک بن کعب تھے اور ایک لڑکا بنی الحارث سے تھا پھر جس وقت عجمون نے ان لوگون کو دیکھا کہ قریب تر آپہونچے تو اُنھون نے بھی ایک ایسی جماعت سوارون کی تیار کی جو ان مین مقدم و سربرآوردہ تھے پس اُن سوارون نے بھی اپنے گھوڑے دریا مین ڈالدیے پھر لشکر سعد مین سے اول جس شخص نے اُن سے مقابلہ کیا وہ عاصم بن عمرو تھے اور جسدم عاصم نے دریا مین اُن سوارون کا مواجہہ کیا تو اپنے اصحاب سے پکار کر کہا کہ ان گبر بیدینون کو بھالے مارو اور تاک کے اُن کی آنکھون مین انی مارو پھر جسوقت عجمون نے یہ کلام عاصم کا سُنا کہ دشمنون کی آنکھین تاک کر نیزے لگاؤ اور ان کو جاہاے مرگ پلاؤ اور اہل فارس نے یہ بھی دیکھا کہ لباس عرب کی تری مین ایسے ہین جیسے خشکی مین وقت نیزہ بازی و تیغزنی کے چست و بے زحمت ہوتے ہین یعنی ہنگام جنگ اُلجھتے نہین ہین تو یہ احوال سنکر اور دیکھکر پس پشت بھاگے اور مسلمانون نے اُن کا تعاقب کیا اور اپنے آگے دھر لیا یہانتک کہ بہتون کو قتل کیا اور جسقدر وہ لوگ دریا کے کنارے تھے اُنمین سے بہت تھوڑے بھاگ بچے بالآخر جہات فارس سے بجانب ساحل دریا اہل اسلام متسلط ہوے اور باقی جماعات مسلمانون کی اور دریا کے اُس پار یکجا جمع تھی چنانچہ جب سعد کو حال اُسکا معلوم ہوا کہ اہل اسلام غالب آئے اور اعدا مغلوب ہوے تو مسلمانون کو اذن عام دیا کہ اب تم بھی دریا میں چلو اور حق تعالےٰ سے اعانت طلب کرو آخر وہ تمام لشکر دجلہ مین پھاند پڑا اور اُسوقت دجلہ نہایت موجزن اور بڑے زور و شور تھا مگر اہل اسلام اپنے عزم مین کمال کوشش کر رہے تھے اور متموج و تلاطم گرداب سے کچھ باک و پروا نہ کرتے تھے بلکہ وہ گویا زمین پر چلے جاتے تھے اور اہل فارس پر یون جاکر نازل ہوے کہ انکو کچھ شمار مین اور خاطر مین نہ لاتے تھے یہانتک کہ قبال شدید اُن سے مقاتلہ کیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی ایسے شخص نے جسپر مجھکو بڑا وثوق و اعتماد تھا کہ لشکر سعد مین سے اول جنھون نے دجلہ سے عبور کیا تھا وہ ساٹھ آدمی تھے کہ گروہ گروہ نکلے تھے از انجملہ اول زمرہ تو نو آدمیون کا تھا اور ان مین اول و مقدم عاصم تھے اور دوسرے زمرہ مین دس تن تھے اور تیسرے غول مین تینتیس ۳۳ نفر تھے اور عاصم کہتے تھے کہ ہم نے دجلہ کو سوارون اور پیادون اور چوپاؤن سے ایسا ڈھانپ لیا تھا کہ جب ہم اُترتے تھے تو کثرت مردم و دواب سے دریا کا پانی نظر نہ آتا تھا اور گھوڑے ہمارے پانی سے نکلکر اپنی دُم اپنی یال جھاڑتے تھے اور لب دریا صہیلہ کرتے تھے یعنے ہنہناتے تھے اور بولنا اُن گھوڑون کا از روے الہام تھا منجانب ملک العلام **راوی** نے کہا پھر جب ملک کسریٰ نے دیکھا کہ گروہ مسلمانون کا اس جانب آگیا ہے تب شہریاز بن سادر کو جو بڑا شہسوار اور سردار تھا حکم کیا کہ مسلمانون سے

مبارز طلبی اور اُن کا مقابلہ کرے اور اُن کو روکے رہے اور خود کسری تدبیر فرار مین مصروف ہوا کہ جملہ اموال و نقد اور درو جواہر و یاقوت وغیرہ سے جسقدر اُٹھوا سکا لدوالیا **راوی** کہتا ہی کہ سعد جب دریا پہیلتے تھے تو یہ آیہ پڑھتے تھے ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ یعنے یہ اندازہ کیا ہوا خدائے غالب بڑے علم والیکا ہی چنانچہ اُن اُترنے والونمین سے کوئی ایک شخص بھی غرق نہین ہوا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے **کہا** مجھ سے نعمان بن عامایا نصیبی نے اپنے باپ عثمان سے سنکر بیان کیا کہ وہ لوگ دریا پار اُترنے والے اوّل سے آخر تک سب مع الخیر سالم رہے اور ایک شخص قبیلہ بارق سے جسکا نام عرقدہ تھا وہ دریا مین پشت زین سے پھسلکر گھوڑے سے جدا ہوگیا اور وہ گھوڑا سرخہ تھا اور فرش اور دم اُسکی سرخ تھی اور گویا مین دیکھ رہا ہون کہ وہ گھوڑا اور سوار اُسکا دونون ڈوب رہے اسوقت اُسکے پاس قعقاع بن عمرو اپنا گھوڑا پیراتے ہوے جا پہونچے اور اُسکا ہاتھ پکڑکر کھینچ لیا یہانتک کہ وہ پار ہوگیا چنانچہ لوگ کہتے تھے کہ اے قعقاع عَجَزَتِ الْاِخْوَانُ اَنْ تَكُوْنَ مِثْلَكَ یہ کلام مدح و آفرین ہی یعنے برادران امثال و اقران عاجز ہین کہ اُن سے کوئی مولود مثل تیرے وجود مین آوے اور یہ بھی ایک امر عجیب ہے کہ اُس پانی مین کبھی کی کوئی چیز نہین گری اور نہ تلف ہوئی ہان مگر ایک شخص کا کاسۂ چوبی کہ اُسکا تسمہ یا ڈورا کہنہ و فرسودہ تھا تو وہ ٹوٹ کر پانی مین جاتا رہا اور موج اُسکو بہالے گئی تب صاحب کاسہ نے کہا واللہ مین اسکے ضایع ہونے سے رنج و تکلیف اُٹھاؤنگا و حال آنکہ ایسا نہ ہوگا کہ حق تعالی تمام لشکر مین سے میرا ہی جام مجھ سے چھین لیوے آخر سب پار اُتر گئے تو مسلمانونمین سے ایک شخص بنابر حاجت غسل دریا پر آیا بناگاہ موج نے وہی قدح اُس شخص کے ہاتھ سے اُچھالدیا اُسنے اُٹھالیا اور اُسکو لشکر مین لایا تو مالک نے اپنا پیالہ پہچانا اور لیلیا اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے **کہا** مجھ سے **روایت** کی عمرو بن تمیم نے اُسنے کہا مجھے یہ روایت پہونچی ہی کہ جب مسلمانون نے عبور دریا کیا تو اہل فارس نے دریا ہی پر بر لب آب ہنگامۂ قتال عظیم گرم کیا اور بہت سخت لڑائی لڑے اور اپنی جانون کو تعب و صعب مین ڈالا اور آمادہ اس امر پر ہوے کہ یہانتک مقاتلہ کرین تا لڑکر مرجاوین اور یہ سب خواص ملک کسری تھے اور اصحاب ایوان کسری تھے اور صاحبان حصن و قلعہ تھے اور رسالار و سرکردہ اُن کا شہریار بن سادر تھا چنانچہ خالد بن نمیر نے شہریار کی آنکھ تاک کے نیزہ مارا کہ آنی اُسکی گدی توڑکر پار ہوگئی اور وہ اوندھا گرا پھر دوبارہ اُسپر ایک ضربت تلوار کی ماری کہ وہ قتل ہوگیا و بناگاہ اسوقت ایک جماعت سوارونکی جانب ایوان کسری سے وہان آپڑی اُنھون نے اُس گروہ سے جنکا سالار شہریار تھا پوچھا کیا کہ اب تم کسکے لیے لڑتے ہو ملک کسری تو فرار کرگیا اور اپنا مال و اہل و عیال و اپنا خدم و حشم ساتھ لیگیا آخر ان لوگون نے جسدم یہ خبر سنی تو وہ بھی پسپا بھاگے اور مدائن مین کوئی بات اعجوبہ زیادہ تر پایاب ہونے دریا اور عبور کرنے مسلمین سے نہ تھی اور مسلمانون نے دجلہ سے اپنے روز عبور کا نام یوم الجراثیم رکھا تھا (جراثیم جمع جرثومہ) اور جراثیم کیا تھے کہ خرمونکی شاخونکے مٹھے بندھے ہوے بطور حزم یعنے جسطرح گٹھے بندھے تھے کہ منجانب اللہ ظاہر ہوے اور جدھر پانی پایاب تھا اُسیطرف وہ بہتے تھے چنانچہ لوگ عبور کرتے اُسی کی سیدھ پر ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے اور جرثومہ یعنے دیدان جو مانند مورچگان کے

تھے زخم تنگ سپاہیان سے پیدا ہوے تھے اور قیس بن ابی حازم نے اسطرح روایت کی ہی کہ جب ہم لوگون نے اپنے تئین دجلہ مین ڈالدیا ہی تو اسوقت دجلہ بڑے جوش و خروش پر تھا اور بہت زور شور کرتا تھا پھر جس وقت ہم بیچ دھارے مین پہونچے تو ایسا ہوا کہ پانی کی چھاب فقط گھوڑونکے تنگ مین لگتی تھی (مترجم کہتا ہی کہ یہان روایت قیس اور روایات سابقہ کے جنمین طغیانی دجلہ مذکور ہے کچھ منافات نہین ہی اسلیے کہ جدھر سے قیس کے گروہ نے عبور کیا اُدھر اسیقدر پانی کم ہوگا کہ صرف تنگ بھیگتے تھے) پھر قیس کہتا ہی کہ جب اہل فارس نے یہ حال دیکھا کہ اہل اسلام بے مشقت و بے تکلف دریا اُترتے اور ہلتے چلے آتے ہین تو وہ لوگ اپنی فارسی زبانمین کہنے لگے ایشان کہ ہم چو بے پروا می آیند مگر جن و آسیب بود باشند یعنے یہ لوگ جو دریا مین اسطرح بیباک و بے خطر چلے آتے ہین گویا جن ہین اور کہتے تھے کہ بخدا تم لوگ آدمیون سے نہین لڑتے ہو بلکہ جنون سے ارادہ انپر کا رکھتے ہو یہ باتین کہکے وہ لوگ تو بھاگ گئے اور مسلمانون نے ارادہ کیا کہ ایوان کسریٰ مین درآوین مگر سعد نے انکو اس ارادے سے منع کیا اور کہا کام مین عجلت کرنے سے باز رہو کیونکہ جلد بازی مورث ندامت و پریشانی ہی اور مین اندیشہ کرتا ہون کہ فرار کرنا عجمونکا شاید اُنکے بعض مکائد و مکاریون سے ہو یہ سنکے پھر کوئی داخل ایوان نہوا اور **راوی** کہتا ہی کہ سلام المحاربی ایک شخص کا تھا وہ سعد کے پاس حاضر ہوکے کہنے لگا اے امیر والمسلمین مین نے آج خدا و رسول کو رضامند کیا کہ مین نے ہی عجمونکے سپہ سالار یعنے شہریار کو قتل کیا الحمد للہ اُن ساٹھ آدمیون سے جو باقی رہگئے تھے اُن سے اپنی بات پر یعنے قتل شہریار پر گواہی چاہی مگر اُنمین سے کسی نے اُسکی گواہی نہ دی سعد نے اُس جوان محاربی سے کہا کہ شہریار کو تو نے قتل نہین کیا ہی یہ سُنکے اُس لڑکے نے سر نہوڑایا اور ارادہ کیا کہ اس جگہ سے چلا جاوے ناگاہ اُسی اثنا مین ایک شخص صحابیون مین سے کہ اُسکا نام ہاشم بن قبسہ تھا بول اُٹھا اے امیر مین نے بچشم خود دیکھکر کہ مقدم و سردار اہل فرس کو اسنے قتل کیا ہی پس سعد نے قول صحابی کی تصدیق کی اور اس لڑکے کو خلعت دیا اور رخت مقتول بھی اسی کو حوالہ کیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے بواسطہ عبد اللہ بن بشر و سلیمان بن عامر کے نقل روایت کی ہی کہ جسروز اہل اسلام دجلہ مین درآئے اور پار اُترتے تھے تو اُسوقت ملک یزدجرد بالاے ایوان اپنے چڑھا ہوا دیکھ رہا تھا کہ اہل اسلام دریا ہلتے چلے آتے ہین اور اُنکے گھوڑے پیچھے مُڑتے ہین نہ سوار کچھ گھبراتے ہین اور صحابہ آپسمین باتین کرتے آتے ہین گویا کہ زمین پر چلتے پھرتے ہین یہ دیکھکر ملک یزدجرد کو زوال ملک اپنے کا یقین ہوگیا اور اپنی عزت و سلطنت کے جانے کا باور آگیا اُسوقت بادیدہ گریان و دل بریان بام ایوان سے نیچے اُتر کر بیت المال سے خزانہ و جواہر لیا اور توشکخانہ سے خلعتہاے گران بہا اور کوٹھون سے ظروف قیمتی اور کچھ اور چیزین بے بہا ہمراہ لیکر باقی جو کچھ اُسکے یہان آلات و سامان حصار سے یا جو کچھ اسباب سد و غلہ وغیرہ قسم کھانے پینے سے جمع تھا اور جس قدر کے گلہ و دواب جنس بقر و غنم وغیرہ سے موجود تھا سب وہین چھوڑ دیا اور اپنے اہل و خواص اصحاب کو لیکر نکل گیا و بعد ازان اندرون شہر قصوے اول شخص داخل ہوا وہ یعقوب الہذلی تھے اور ہمراہ انکے جماعت فرساء تھی جو جماعت قعقاع بن عمرو کہلاتے تھے اور شہر قصوی وہ تھا جو منتہاے بلاد مدائن وغیرہ کے واقع تھا اسکو بستانیز کہتے تھے اور وہی تخت گاہ و مسکن بادشاہ کسریٰ کا تھا چنانچہ شہر کے کوچون اور تنگ گلیون مین گھس گئے پھر کہین کسی دشمن سے

ملاقات نہ ہوئی و بعد ازان سعد نے عزم کیا کہ شہر قصوی مین داخل ہون جیسا کہ سابق مین زہرین جوہریہ کو حکم کیا تھا کہ اپنا لشکر لیکر وہان جائین غرضکہ سعد اندرون شہر داخل ہوکر منہزمین کو تلاش کرینگے اور ایکطرف ایک دوسرا غول ہمراہ مرقال کے گشت کرتا تھا ناگاہ ایک شخص مرقال کے تئین ملا کہ وہ حاجب و مصاحب کسریٰ کا تھا مرقال اُسکی فارسی زبانمین اُس سے باتین کرینگے تب وہ بولا کہ عرب بعبور دریا ہماری طرف در آئے ہین وہ یہ کہتا تھا مگر مرقال کو نہین جانتا تھا کہ یہ بھی عرب ہی چنانچہ مرقال نے بھالا مار کر اُس کو قتل کر ڈالا اور اُسکے غلامون کو اسیر کرکے سعد کے پاس حاضر کیا اور بعضی روایات مین مذکور ہی کہ مرزبانان کسریٰ سے ایک بڑا زمیندار تھا اور شہر مین روز داخلہ عرب کے وہ بھی داخل تھا مگر عربون سے اسکو کچھ بیم و ہراس نہ تھا اور وہ اُس روز اپنے گھر سے کسی کام کو نکلکر اپنے گھر کو پھرا جاتا تھا ناگاہ اُسنے دیکھا کہ غلمان وغیرہ اُسکے گھر والے بعجلت تمام نکل رہے ہین اور مال و اسباب نکال رہے ہین تب اُس مرزبان نے پوچھا تمھارا کیا حال ہی وہ بولے کہ زنابیر یعنے بھڑدن نے ہمارے گھر و پر غلبہ کیا اور ہم کو زبردستی نکالدیا یعنے عربونکے خوف شدائد سے ہم بھاگے جاتے ہین پھر اُسنے اہل شہر سے شدت شور و بکا اور اُن کا نالہ و ویلا سُنا اور وہ سب اپنا منہ پیٹتے تھے یہ دیکھکر اُس مرزبان نے اپنا ساز حرب نکالا اور زرہ پہنی ہتھیار لگائے اور اپنا گھوڑا طلب کرکے اسپر زین کساتین بار مضبوط کرکے باندھا تینون دفعہ رکاب وال لوٹ گئی اسی اثنا مین ایک سوار عرب آیا اور اُسکو نیزہ مار کر بولا لے اس وار کو کہ مین ابن المخارق ہون پھر وہ سوار اُسکو مار کر چلا گیا اور اُسکی رخت و سلاح پر کچھ التفات نہ کی اور جس وقت سعد داخل شہر ہوے تو ایوان کسریٰ کو تلاش کرینگے پھر جب ایوان مین بھی داخل ہوئے تو یہ آیہ پڑھنے لگے كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ یعنے بعد ہلاک قوم کفار کے در باب مکانات و باغات اُنکے و در بارہ تنعمات و ضیاعات کے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اور ہمنے اُن کی سب چیزون کا وارث اور قوم کو کیا اور جس وقت سعد داخل ایوان ہوے تو گھوڑے سے اتر کر پیدل ہوے اور اُسمین نماز شکرانۂ فتح آٹھ رکعتین ادا کین کہ درمیان رکعات کے فصل نہین کی یعنے آٹھون رکعتین ایک سلام سے پڑھین اور ایوان کو مسجد قرار دیا اور راوی کہتا ہی کہ اس ایوان مین پیکر تصویر خضر علیہ السلام نصب تھی اُسکو اسی حال پر چھوڑ دیا یعنے نہ مٹایا نہ خارج کیا اور جس روز سے ایوان مین داخل ہوے تو بسبب قصد قیام چند روز کے وہان اتمام نماز کیا یعنے قصر سفر موقوف کرکے نماز حضر تمام و پوری پڑھی اور وہان نماز کو جمع کیا یعنے ظہر و عصر ایکساتھ اور مغرب و عشا کو ایک ساتھ جمع کرکے پڑھا اور وہ روز داخلۂ ایوان کا روز جمعہ تھا تو اول نماز جمعہ جو ملک عراق مین پڑھی گئی وہ یہی جمعہ تھا کہ مدائن مین پڑھا گیا یعنے جب سے وارد ملک ہوے تھے تو برابر سفر رہا اور نماز قصری پڑھتے رہے کسی مقام پر قیام نہ ہوا تھا کہ اتمام نماز کرتے یا نماز جمعہ پڑھتے مگر مدائن مین بعد فتح جو بہ نیت قیام مقام کیا تو اتمام نماز و نماز جمعہ دونون کو ادا کیا بعد ازان سعد ایوان سے بعد تین روز کے نقل و حرکت کرکے قصر ابیض مین آئے اور عمرو بن مقرن کو اموال غنائم پر دار و غہ مقرر کرکے حکم کیا کہ جسقدر مال و اسباب خزینہ و قصرہای کسرے مین اور جو کچھ اسکے محلات و ایوان

دو دیگر مکانات یا بازارون مین ہو سب جمع و فراہم کرو اور اسکا شمار کرکے فہرست تعلیقہ کرلو اور جب اہل مدائن نے دیکھا کہ تمام عرب اُس سرزمین مین یکجا مجتمع ہو گئے تو وہ سب بھاگ نکلے اور جسقدر مال و اسباب پنا اُٹھا سکے لے بھاگے مگر جو کوئی اُنمین سے جو کچھ لے بھاگا وہ سب مسلمانون نے اُن سے چھین لیا اور سعد کے پاس حاضر لائے اور سعد نے اُس سبکو سپرد عمرو بن مقرن کیا کہ اُسنے شامل اس مال کے کردیا جو بیت المال مین جمع ہوا تھا اور اول شے جو جمع کی گئی وہ یہی مال و اسباب ہے جو قصر ابیض و منازل کسریٰ اور سائر المکنہ مدائن مین فراہم کیا گیا یعنے قبل اسکے جو کچھ مال غنیمت کہین ہاتھ آتا تھا وہ مسلمانون مین تقسیم ہو جاتا تھا مگر اس مرتبہ بیت المال مین جمع کیا گیا اور جہد بن سبا نے بیان کیا کہ جب ہم مدائن مین پہونچے تو ایک انبار کی طرف ہمارا گذر ہوا اُسپر سرپوش برنجی ڈھکا تھا ہم لوگون نے جانا کہ کچھ کھانا ہے پھر جب اُس سرپوش کو اُٹھایا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک ظرف کلان سونے چاندی کا ہے اسمین بہت سا کافور تھا سو ہم نے جانا کہ وہ نمک ہے اور راوی نے کہا کہ اسی عرصہ مین زبیر تلاش و طلب منہزمین کے برآمد ہوے جب جسر نہروان پر پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ اس پل پر بہت سے اہل فارس تمام ساز و سامان اپنے و بکمال زینت و آرایش مجتمع ہین اور بالاے جسر ایک اژدہام ہے اسلیے کہ ایک بغل ان کا پانی مین گر پڑا تھا تو وہ سب ہجوم کرکے اُس کو نکال رہے تھے و بایکدیگر شور و غوغا کرتے تھے اتفاقاً اُسی ہنگامے مین ایک اور استر پانی مین گر گیا تو وہ لوگ بڑے ہرج مرج مین تھے پھر جب مسلمانون نے یہ حال مشاہدہ کیا اُسوقت زبیر نے کہا اس استر کیلیے کوئی امر عظیم ہے اسلیے یہ سب اُسکے درپے ہین پس اُسوقت اُنپر حملہ کرو اور تلوارین مارو تب ہم لوگون نے اُنپر حملہ شدید کیا اور اُن مین بہتون کو قتل کیا اور باقی بھاگ گئے اور ہمنے اُس استر کو جو نکال لیا تو دیکھا کہ اُسپر حلہ کسریٰ اور خلعت پر زر تھا اور اُسکی ایک زرہ گران قیمت تھی اور ایک جمیل تھی جس مین جواہر جڑے تھے کہ اُسکو پہنکر مباحات سے جلوس کرتا تھا آخر وہ سب ہم لے آئے اور سہل بن سابق نے کہا کہ ہم نے استر لیا اور اسکو حوالہ صاحب اقباض یعنے سپردار و غہ بیت المال کے کیا مگر ہم نہ جانتے تھے کہ اُسپر کیا ہے اور یعقوب نے اپنے جد سے نقل کی وہ کہتے تھے جو لوگ بطلب منہزمین نکلے تھے مین بھی اُنکے ساتھ تھا بناگاہ ہم نے دو استر دیکھے اور اُنکے ساتھ دو ہی آدمی بھی تھے پھر جو کوئی اُنکے قریب جاتا تھا تو اُس کو تیر مارتے تھے چنانچہ کسی کو اُن کے نزدیک جانے کی جرأت نہ ہوتی تھی مگر مین نے عزم بالجزم کرکے اُن دونو پر حملہ کیا بالآخر دونون کو قتل کیا اور دونون استرون کو پاس صاحب اقباض کے لے آئے کیونکہ سائر اعراق سے جو کچھ عرب لاتے تھے وہ لکھتا جاتا تھا پھر جس وقت اسکے پاس دونون بغلون کو مین لایا تو اُسنے مجھ سے کہا ذرا ٹھہر جا تا مین دیکھ لون تیرے ساتھ کیا چیز ہے پھر مین نے اُسپر سے پوشش جو ہٹائی اور خود ہی کھولی تو ایک بغل پر تو تاج کسریٰ اور اقسام جواہر تھے اور دوسری بغل پر خلعت و پوشاک کسریٰ تھی اور وہ سب پر زر اور اسمین لعل و گہر ٹکے تھے اور محمد بن طلحہ و مہلب سے روایت ہے کہ تعقاع جس وقت بطلب و تلاش فرودان سے روانہ ہوے تو ایک سوار سواران فارس سے ملاقات ہوئی تو وہ مسلمانونپر حملہ کرنے لگا اور یہ لوگ اُس سے پریشان ہوے اور بہت گھبرائے

۱۲ زبیر کے ہمراہ جو مہاجرین و انصار تھے ان مین سے ہر ایک کا نام اور جس کا جو نشان تھا اور جو کچھ اسنے کیا یہ سب حکایت جو بیان شہادت کے وقت ذکر ہوئی ہے ۱۲

اور کوئی ایسا نہ تھا جو اُسکے نزدیک جا سکتا اسوقت قعقاع نے اپنے عزم بالجزم اور شدت صولت سے اسپر قصد کیا اور اُس سے کہا ہوشیار ہو جا لے سگ پلید قتال سے مرد ذی باس شدید کے یہ کہکر اُسکو بھالا مارا پھر قتل کیا اور اُس کے اسباب ہمراہی مین سے دو صندوق مقفل ہاتھ لگے ایک کو جو کھولا تو اُسمین پانچ تلوارین تھین مطلا بہ ہر وزر کوفت اور زرہین کسریٰ کی اور مغفر و منطقۂ اُسکا یعنے خود کمر پٹکا اور دوسرے کو جو کھولا تو اُسمین زرہ ہرقل بادشاہ روم تھی اور زرہ ملک مایان ترک اور اور زرہین طائفہ ملوک کی تھین جو بہنگام ستیز قبل از گریز ہمراہ کسریٰ موجود تھے اور اُن تلوارون مین ایک تلوار تو کسرے کی کمر کی تھی اور ایک ہرقل کی اور ایک ایک محمود و خاقان و نعمان بن المنذر کی تھی چنانچہ جسدم سعد بن ابی وقاص نے اُن سب اشیاء کا ملاحظہ کیا اور بولے ای قعقاع ان تلوارون مین جونسی تجھے پسند ہو تو اُٹھالے اور اس سے اعدائے دین کے ساتھ جہاد کر تب قعقاع نے شمشیر ہرقل اُٹھالی پھر سعد نے اُسکو بہرام گور کی زرہ بھی دی اور باقی اسباب کتبتہ الخزانہ یعنے جماعت قعقاع کے تئین عطا کیا مگر تیغ کسریٰ و تیغ نعمان دونون کو برائے نذر امیر المومنین رکھلیا اسلیے کہ شامل خمس کے مع تاج مرصع کار و پوشاک زرتار بھیجینگے اور صحابہ مین سے ایک شخص ناقل تھا کہ ہنگام تعاقب فراریان لشکر کسرے کے مین بھی غازیونکے ہمراہ تھا اُسی ہنگامہ دار و گیر مین کہ مین ایک راستے پر چلا جاتا تھا ناگاہ اثنائے راہ مین ایک شخص مجکو ملا اور وہ اپنے حمار پر سوار تھا مگر مجھے دیکھکر وہ پشت خر سے اُتر کر پیدل ہو گیا اور اس کو جلد جلد ہنکا لیچلا یہان تک کہ نہر پر جا پہونچا اور گذرگھاٹ تلاش کرنیلگا لیکن اسکو پار اُترنا ممکن نہ ہوا تب مین اُسکے نزدیک گیا اور وہ مجھپر تیر چھوڑنے لگا اُسوقت مین اُسکے تیر سے اندیشہ ناک ہوا بالآخر مین بھی اُس کا تیر کاٹکر اور زد بچاکر اُسپر حملہ آور ہوا اور پہلے وار مین اسکو قتل کیا اور اُسکا خچر لیلیا پھر کیا دیکھتا ہون کہ اُسکا ساتھی ایک آدمی اور بھی ہے اور اسکے پاس بھی ایک خچر ہے مگر وہ اپنے رفیق کو کشتہ دیکھکر اپنا خر چھوڑکر بھاگ گیا اور مین اُن دونون خچرون کو لے آیا اور صاحب اقباض یعنے مہتمم بیت المال کے تئین سپرد کر دیا اُسوقت اُن دونون خر کی پشت زین سے پاکھر و پوشش جو اُٹھاکر دیکھا تو یہ تماشا دیکھا کہ ایک خچر پر تو ایک گھوڑا زر و نقرہ سے بنا ہوا تھا اور اُسپر زر و جواہر قسم قسم کے جڑے ہوے تھے اور اسیطرح کی اُسکی لگام تھی اور ایسا ہی اُسکا زین بھی تھا اور دوسرے خچر پر ایک اونٹنی سونے چاندی کی بنی ہوئی اور اُسپر پالان سونے کا جڑاؤ اور اُسکی مہار بھی سونے کی اُسمین تمام نگینہ ہاے یاقوت بٹھائے ہوے اور اسپر ایک مرد ناقہ سوار بھی سیمتن زرین پیراہن مجلی بجوہر فرد و مرصع بلاجورد تھا چنانچہ کسریٰ کبھی وہ فرس معرکہ اور کبھی وہ ناقہ تمغہ اپنے تاج مین لگاتا تھا اور اُس سے سائر ملوک روے زمین پر تفاخر و مباحات کرتا تھا اور ابو عبیدۃ الہبری نے بیان کیا کہ جب ہبوط و نزول مسلمانون کا مدائن مین ہوا اور مہتمم بیت المال غنیمت جمع کرتا جاتا تھا اور سائر مردم جو کچھ لاتے جاتے تھے وہ سب اُسی دار وغہ کو سپرد کرتے جاتے تھے پھر جس وقت یہ دونون حمار اُسکے حوالہ ہوے تو اُسنے کہا واللہ مین نے کبھی ایسی چیز پن نہین دیکھین بعد ازان اُسنے اُس شخص سے جو دونون

حمار کو لایا تھا قسم خدا کی دیکر پوچھا کہ اُسکے سوائے تونے کچھ اور بھی راکب حمار سے لیا ہی یا ان ان چیزون مین سے کچھ تو نے بھی نکال لیا ہی وہ بولا واللہ اگر خدا نہ ہوتا یعنے مین اگر خدا کو حاضر و ناظر نہ جانتا تو یہ دونون حمار تمھارے پاس نہ لاتا تب تب اُس مہتمم نے کہا خیر مجھے تو یہ بتا کہ تو کون شخص ہی اُسنے کہا واللہ مین تجکو اپنا نام و نشان نہ بتاؤنگا اسلیے کہ تو میری مدح و ستایش کرے ولیکن مین حمد خداوند عزوجل کرتا ہون اور اسکے عطاے ثواب بیحساب پر راضی اور اُسکے جزاے خیر کا امیدوار ہون یہ کلام کرکے وہ وہان سے روانہ ہوا مگر ایک آدمی داروغہ کے خدام مین سے اُس شخص کے پیچھے ہولیا اور کچھ آگے جاکر لوگون سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہی لوگون نے بتا دیا کہ یہ عامر بن عبد القیس ہی **راوی** کہتا ہی کہ پھر خبر اس گفت و شنید کی جو درمیان عامر و مہتمم بیت المال کے ہوئی تھی سعد بن ابی وقاص کو پہونچی تو اُنھون نے کہا مین قسم کھاتا ہون اُس خدا کی جس کا کوئی شریک و ہمسر نہین کہ اصحاب جیش قادسیہ مین سے یعنی ہمارے اس لشکر مین سے مین کسی کو ایسا نہین جانتا ہون کہ وہ طالب جاہ و جلال دنیا ہو چنانچہ ہمارے نزدیک تین شخص متہم ثابت ہوے تھے تو ہم نے ایک شخص کو واسطے تفحص احوال کے اُنکے پیچھے لگا دیا تھا سو ہم اُن کے اوصاف امانت و زہد و دیانت سے عاجز رہے اور تینونمین سے ایک تو طلحہ بن خویلد جو بعد ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدعی نبوت ہوا تھا اور دوسرا عمرو بن معدیکرب اور تیسرا قیس بن ہبیرہ **راوی** نے کہا مجھ سے **روایت** کی ہی اُن اشخاص نے جو حاضر فتح مدائن تھے کہ جب ہمنے بعد فتح قصر ابیض کے وہان سے کوچ کیا تو کچھ مردمان زمان وہان آکر داخل ہوے اور اُسکو قلعہ پکڑا اور وہ سب اہل فارس مین اشد رزم و قوی عزم تھے اور اُنھون نے آپس مین عہد و حلف کرلیا تھا کہ ہرگز یہ قلعہ خالی نہ کرینگے پھر جو لوگ مسلمانون مین سے وہان پھر آئے اور متولی و متعہد اُنکے محاصرے کے ہوے وہ قطع کیے تھے اور ہم بھی اُنکے ہمراہ تھے پھر جب ہمنے اُن زمینداروں کو دیکھا کہ وہ آمادہ مرگ و جان بکف ہین تو ہم لوگ اُنکے تیر و تاب و رفلاخن کی زد سے ہٹے ہوے محاصرہ کیے رہے آخر جب طول کھینچا کہ نہ ہم کو اُنپر موقع ملا اور نہ وہان سے نکلنے پائے تب ہم لوگ سعد سے شکایت کرینگے کہ ہم لوگ اِن گبر بیدینون کا محاصرہ کرنے مین اور کہین کے جہاد سے محروم ہین تب سعد نے سلمان فارسی سے کہا کہ تم لوگ ان لوگون کی طرف جاؤ اور براے مصالح امور مسلمین کے کوئی تدبیر اور کچھ فکر کرو یہ سنکے سلمان فارسی اُن کی جانب آگے بڑھے اور فارسی زبان مین اُنسے کلام کرینگے تو وہ لوگ تیر چلانے اور پتھر برسانے سے رک رہے اور ٹھہر گئے اور سلمان سے بولے تو کون ہی اُنھون نے جوابدیا مین فرستادہ مسلمین کا ہون اور تم خوب جان لو اس بات کو جو شخص اپنی جان یا مال خواہ اولاد کیلیے مقاتلہ کرتا ہی تو اُسوقت ایسا کرتا ہی جب امید مخلصی و رستگاری کی رکھتا ہی و حال آنکہ مین تمھارے واسطے کوئی صورت خلاصی کی نہین دیکھتا ہون کیونکہ یہ تمھارا بادشاہ تو بھاگ گیا اور ہمنے اُسکا ملک و خزانہ لیلیا اب مدائن مین تمھارے سوائے اور کوئی مخالف باقی نہین رہا پس تم خدا سے ڈرو مفت اپنی جانون کو ہلاک نہ کرو اور اس قلعہ کو خالی کردو اور ہمارے سپرد کرو کہ اسی مین تمھارے لیے خیر ہی اور تم کو امان ہی جدھر چاہے چلے جاؤ ورنہ ہم مین کا تم سے

تعرض نہ کرے گا غرض جب اُن لوگون نے کلام سلمان سُنا تو جواب دیا کہ جب تک ہم سب لڑکر مر نہ جاوینگے ہرگز یہ قلعہ خالی نہ کردینگے بعد ازان ان لوگون نے سلمان کو تیر مارنا شروع کیا اُسوقت سلمان نے اُنکے حسب حال یہ آیت پڑھی وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا یعنے جن لوگون نے کفر کیا تو خدا نے بسبب اُنکے غیظ و بغض کے اُن کو مردود کیا اور باز رکھا کہ وہ امور خیر کو نہ پہونچے اور برکات سے محروم رہے اور حق سبحانہ تعالیٰ مومنون کے حق مین قتال کیلیے کافی و کافل ہوا کہ وہ تعالیٰ شانہ بڑا توانا اور بڑا غالب ہے چنانچہ ایسا ہوا سلمان رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے طرف تیرونکے اشارہ کرتے جاتے تھے تو وہ تمام تیر داہنے بائین نکل جاتے تھے یہانتک تیرون مین سے ایک بھی اُنکے جسم پر نہ لگا یہ دیکھکر وہ سب کہنے لگے زینہار زینہار تجکو قسم ہو اپنے اس شخص کی جو تیرا مشار الیہ ہو اور جسکی طرف تو مائل ہو سچ بتا تو کون ہو سلمان نے جواب دیا کہ مین روزنہ یعنے وہ دیرینہ سال ہون کہ ہر آئینہ سن میرا چار سو برس کا ہوا اور آخر ایام مین بخدمت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پہونچا یہانتک کہ اس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مین بھی فائز ہوا چنانچہ جب مین اسکی جناب مین حاضر ہوا تو اُسنے میرا اکرام کیا اور جب مین نے اُسکی خدمت گذاری کی تو اُسنے مجھے عظمت بخشی یہانتک کہ مجھے اپنے اہلبیت مین محسوب کیا جیسا کہ فرمایا سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ و بنا بر روایت دیگر سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ یعنی سلمان ہم اہلبیت یا ہمارے اہلبیت مین سے ہے پھر جسوقت اُن لوگون نے کلام سلمان سُنا تو معرفت سلمان کی اُنکو ثابت و متحقق ہوئی اور خوب یقین ہوا کہ یہ شخص اکابر و ابرار اہل دین اسلام سے ہے اور سامنے سلمان کے اُنھون نے اپنی گردنین جھکا دین اور بہ آشتی و دراستی پیش آئے اور کہنے لگے واللہ کہ ہم اپنے امر اور اپنے راز کو تم سے کچھ مخفی نہ کرینگے چنانچہ سبب ہمارے قتال کا یہ ہے کہ ہم مال و متاع کیلیے تو لڑتے نہین بلکہ بادشاہ ہمارا کسریٰ جو چلا گیا اور ارادہ شہر نہاوند کا کیا ہے اور اپنی دختر ہمارے کو ہرگاہ اپنے ساتھ لیجانے سے متعذر رہا تو اُسکو ہمارے سپرد کر گیا لہذا ہمنے امر اُس شاہزادی کا اپنے اوپر واجب لازم کیا ہے اگر تم ہم کو اُسکے باب مین اَمان دو تو ہم بنت کسریٰ کے تئین تمھارے سپرد کرین آخر جب سلمان نے اُنکا یہ بیان سنا تو کہا خیر تم ابھی اپنے اس امر کو ملتوی رکھو یہانتک کہ مین جاکر امیر سے مشورہ کرتا ہون تب سلمان وہان سے اپنے لشکر مین پھرے اور جو کچھ اُن لوگون کا کلام سنا تھا وہ سب سعد سے ذکر کیا سعد نے کہا ای عبداللہ سلمان بتحقیق کہ مسلمین تمام عراق مین متفرق ہین مجکو اندیشہ ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی اُنمین سے اُنپر آپڑے اور اُنکو اُنکے حال پر باقی نہ چھوڑے اسلیے اُسنے کہدو کہ اگر تم ہماری حمایت مین آجاؤ تو ہم پر تمھاری اعانت واجب لازم ہو جاوے پھر اُسوقت جدھر تمھارا ارادہ ہوے تا ل چلے جاؤ کہ بعد اسکے جو کچھ تم پر وارد ہو البتہ ہم اُسکے ضامن ہین یہ سُنکے سلمان رضی اللہ عنہ پھر اُن زمیندارونکے پاس گئے اور جو سعد نے کہا تھا اُسنے ظاہر کیا چنانچہ اُنمین سے جو لوگ دانشمند تھے وہ کہنے لگے واللہ اگر عرب حق پر نہ ہوتے تو ہم پر یعنے فارس اور روم پر کبھی فیروزمند نہ ہوتے لہذا مقتضاے عقل یہ ہے کہ اب ہم بھی بدین ان عربون کے رجوع کرین اور اُنکے

سایہ دولت مین بامن وآسایش زندگانی بسر کرین اسلیے کہ یہ قوم محض ارادہ ملک ومملکت نہین رکھتے ہین اورتم اس شخص یعنی سلمان کی عظمت کو دیکھتے ہو اور جو کچھ اسکی کرامت تمھارے روبرو ظاہر ہوئی وہ بھی تم مشاہدہ کرتے ہو غرضکہ بعد اس مکالمہ کے وہ لوگ باب التسر یعنے خفیہ دروازہ جدھر سے پوشیدہ آمد شد وراہ گزر ہوتی ہی کھول کر طرف لشکر اسلام کے چلے پہلے سلمان کے پاس آئے تو وہ اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر امیر سعد کے پاس گئے تا آنکہ وہ سب اُنکے ہاتھ پر اسلام لائے پھر جب یہ امر ہوچکا تو سعد رونیلگے اور کہا اَللّٰھُمَّ اَنْصُرِ الْاِسْلَامَ اے پروردگار اسیطرح تو اسلام کی نصرت کر اور یہ آیہ پڑھا وَتِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النَّاسِ یعنی یہ گردش ایام وانقلاب زمانہ ہی کہ ہم اُسکو درمیان آدمیون کے ہاتھون ہاتھ پھراتے ہین اعنی ملک دنیا یون ہی ہمیشہ دست بدست دورہ کرتا چلا آتا ہی اور چلا جائیگا الغرض سعد نے مہتمم بیت المال سے کہلا بھیجا تو اُسنے جو کچھ مال وخزانہ ملک کسریٰ کا قصر ابیض مین تھا وہ سب تعلیقہ کر لیا پھر جس وقت اموال غنائم مسلمین پر تقسیم ہوا تو اُن زمیندارون کو بھی جو اسلام لائے تھے سائے مسلمانون کے برابر حصہ دیا گیا وبعد ازان ہر ایک انمین سے اپنے اپنے مسکن مین آباد ان ہوا پھر جب اور لوگون نے سعد کی یہ عدالت دیکھی اور جو کچھ اُنھون نے نسبت مردم دہقان کے نوازش کی تھی کافہ خلائق نے سنی تو الوف مزمان باقتدا اُس قوم مرزبان داخل دین اسلام ہوے یعنی ہزارون آدمی اُن کی دیکھی دیکھا اسلام لائے اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے **روایت** کی ہی موسیٰ بن عبداللہ سے اُسنے عمرو سے اُسنے اپنے جد یحییٰ سے اُنھون نے کہا کہ سوائے روایت مذکورۂ بالا کے مجھے روایت دیگر بھی پہونچی ہی وہ یہ ہی کہ جب مردمان لشکر ملک کسریٰ پسپا ہوے اور ہاشم بن عتبہ نے اُنکا پیچھا کیا تو نوبت اُسکے ترک وتاز کی حوالی حلوان تک پہونچی وہان ایک جماعت اہل فارس سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے ساز وسلاح سے چست ودرست تھے اور اُنکے ہمراہ بہت سے ہودج ومحمل تھے اور اُنپر عماریان تھین ایمین زنانی سواریان تھین اور بہت سے خدام اور کنیزو غلام تھے اور وہ سب ایک محافے کے گرد تھے اور وہ محافہ چوب بید سے بنا تھا اور اُسپر پوشش رنگ برنگ کی رنگین تھی اور تار تار اُسکا زرین تھا اور بیل بوٹے اُسکے طلائی ومرصع بجواہر بے بہا تھے کہ تلالا اُسکی بینائی زائل وخیرہ کرتی تھی غرض کہ ہاشم نے جب یہ کیفیت دیکھی تو باتفاق اپنے اصحاب کے اُس گروہ پر حملہ کیا اور اُنھون نے بھی اُنپر حملہ کیا وبجال خود صابر وثابت رہے اور اُس محافے کے لیے بقتال شدید جانفشانی کی کیونکہ وہ محافہ شاہزادی دختر ملک یزدجرد بن کسرملی کا تھا (مترجم کہتا ہی یعنے حضرت شہربانو زوجہ حسین بن علی علیہ السلام) اور اس شاہزادی کو جو شخص اپنے اہتمام مین لیے جاتا تھا وہ ساقر بن ہرمز تھا چنانچہ ساقر کو ہشام نے قتل کیا اور اصحاب ہاشم نے ہمراہیان ساقر سے بہتون کو قتل کیا اور باقی پس پشت پسپا ہوے اور ہشام اس محافہ کو اور اُن خادمون اور کنیزون غلامون کو جو گرد وپیش محافہ جلو مین تھے اپنے قابو اور اپنی سپردگی مین کرکے ان سب کو پاس سعد کے حاضر لائے اور اُن کو خبر دی اس بات کی کہ ان سب کے ساتھ اس محافہ مین بنت کسریٰ ہی یہ سنکے سعد نے یہ آیت پڑھی

ف شاہزادان

اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ یعنے اے
پروردگار مالک ملک لازوال توہی ملک و بادشاہت دیتا ہی جسکو چاہتا ہی اور توہی انتزاع ملک و سلب سلطنت
کرلیتا ہی جس سے چاہتا ہی اور توہی جس کو چاہتا ہی عزت و غلبہ عطا کرتا ہی اور جسے چاہتا ہی ذلیل و مغلوب کردیتا ہی بعد ان
سعد نے ملاحظہ خزانون کا کیا بناگاہ اُسمین بڑے بڑے دو صندوق نظر آئے کہ وہ اندر باہر تمام دیبائے رنگ سے منڈھے
تھے اور اُس مین بساط کسرے یعنی اُسکی مسند رکھی تھی اور یہ مسند وہ تھی جسکے سبب سائر ملوک و سلاطین روے زمین پر تفاخر
و مباحات کرتا تھا اور وہ سارا پر متن تھا کہ زرتار اور ریشم بانے سے بناتھا اور اُسپر دُر و یاقوت ہر رنگ کے اور الماس و
زمرد و دیگر اقسام جواہر گران بہا لگے تھے اور طول اسکا یعنے طول مع عرض شصت ذراع تھا اور وہ سارا ایک پاٹ یعنی ایک
ٹکڑا بے جوڑ تھا اور اسکا چارون دور چار باغ اور چار گلزار تھا ہر طرف ہر طرح کی بہار تھی ایک جانب تصویرین بنی تھین ایک طرف
بوٹے رکھائے تھے اور کلیان لگی تھین ایک سمت کشتہاے فصل ربیع کی بہار اور ایک کنارے میدان سبزہ زار اور یہ سب
حریر رنگا رنگ اور جواہر بوقلمون اور طلاے احمر اور نقرۂ خالص سے بنائے گئے تھے اور بادشاہ اس بساط کو ایام
سرما مین اپنے ایوان کے اندر بچھواتا تھا جب واسطے عیش و نشاط و نوشی کے بیٹھتا تھا اور اس بساط کے تئین بساط
نزہت و بساط مسرت کہتے تھے اور اُس کو گلشن شاداب جانتے تھے پھر جب عربون نے اسکو دیکھا تو کہنے لگے یہ تو چادر
بازنیت و پرقباہے **راوی** نے کہا اور جب **سعد** نے لوگون پر غنیمت تقسیم کی تو ہر ایک سوار کو بارہ بارہ ہزار دینار
حصہ پہونچا اور وہ سبھی سوار تھے ان مین پیدل نہ تھے اور جو لوگ وہان حاضر نہ تھے بلکہ شہر حیرہ مین عورتون اور
بچونکے ہمراہ تعینات تھے اُن کا سہم بھی نکالا گیا پھر وہان کے مکانات بھی لوگون کے درمیان تقسیم کیے اور متولی فیض یعنے
خزانہ دار تو عمرو بن عمر المدائن تھے اور مہتمم تقسیم کے سلیمان ربیعہ ہوے تھے اور فتح مدائن ماہ صفر مین ہوئی تھی اور
خمس واسطے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے نکالا گیا تھا اور جب ارادہ تقسیم بساط کا کیا تو کسی کے ذہن مین نہ آیا کہ اُسکی
قسمت کسطرح کی جاوے تب سعد نے کہا اے گروہ مجاہدین میری راے مین آتا ہی کہ اس بساط کو ہم بخدمت عمر رضی اللہ عنہ
کے بمنسہ بھیجدیوین اُنکو اختیار ہو وہ جو چاہینگے کرینگے یہ سنکے سب کے سب ایکزبان ہوکر بولے جو آپ کی راے ہی بہت خوب اور مناسب ہے
آخر اس بساط کو پھر اُسی صندوق مین رکھدیا اور مال خمسہ پر اُسکو اضافہ کیا اور یہ نامہ لکھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِنْ عَامِلِہٖ عَلَی الْعِرَاقِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَمَّا بَعْدُ فَسَلَامٌ عَلَیْکَ
وَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَا مَنَحَنَا بِہِ الظَّفَرَ عَلَی الْعَدُوِّ
الَّذِیْ اَطَاعَ شَیْطَانَہٗ وَاَرْدٰی فِیْ مَیْدَانِ الْغَیِّ عِنَانَہٗ وَقَدْ اَخْرَزَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ عَلٰی جَمِیْلِ الْعِبَادَۃِ وَاَخْرَزَ
الْمُلْکَ مِنْ یَزْدَجَرْدَ بْنِ کِسْرٰی فِیْ کَثْرَۃِ اَطْرَافِہٖ وَاِخْتِرَازِ دَوَسِ اَجْنَادِہِ الَّذِیْ جَامَتْ بِہِ الْعَجَمُ
دِیَارَھُمْ وَضَرَبَتِ الْمَلَائِکَۃُ وُجُوْھَھُمْ وَاَدْبَارَھُمْ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْکَافِرِیْنَ

کا مولیٰ لھم وقد انھزم عدو اللہ بعد ما قتلنا جندہ واخذنا ابنتہ وانا منتظرون امرک فینما یکون بعد ھذا ونحن مقیمون علی المدائن والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنے ابتدا کی جاتی ہے اس نامہ کی باسم خداوند رحمان ورحیم کے اور روانہ کیا جاتا ہے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے منجانب اُن کے عامل سعد بن ابی وقاص کے جو ملک عراق پر مامور و مقرر ہے کہ بعد حمد خدا و درود و سرور انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپ پر ہمارا سلام اور مین سپاس اُس خدا کی کرتا ہون جسکے سوائے کوئی دوسرا مستوجب و شایان پرستاری نہین ہے اور درود بھیجتا ہون اسکے نبی مختار پر صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر کہ اُسنے ہمارے ساتھ لطف و احسان کیا ہے بسبب ظفریاب کرنے کے ایسے دشمن پر جو اپنے شیطان کا مُطیع ہے اور اُسنے میدان گمراہی مین اپنی باگ ڈھیل دی ہے اور حال یہ ہے کہ خفتگان نے ہم کو خوبی عبودیت پر جرأت و استطاعت بخشی ہے تو اس روسے ہمنے تمام ملک ملک کسریٰ کا تسخیر کر لیا ہے و حالانکہ اُسنے بکثرت حملے کیے اور بارہا جنگ آوری کی باوجود کمال تندی و سرکشی اُسکے سران لشکر کے جن کی ہیبت و رعب کی اُنکے دیار مین بڑی دھاک تھی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ملائکہ رو و پشت پر مارتے تھے یہ اسلیے کہ اللہ مومنون کا مولیٰ و ناصر ہے اور کافرونکا کوئی حامی و مددگار نہین غرض بعد ازان کہ ہم نے لشکر مخالف کو تہ تیغ کیا تو وہ دشمن خدا یعنے یزدجرد بھاگ گیا اور ہمنے اُسکی دختر کو لیلیا اور اب ہم منتظر حکم آپکے ہین اس بات مین کہ بعد اسکے کیا کیا جاوے اور بالفعل ہم مدائن مین مقیم ہین اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت و برکات خدا سب پر نازل ہو فقط چنانچہ یہ عریضہ مع مال بشیر کو تفویض کیا اور پانسو سوار ہمراہ کر دیے اور بنت کسریٰ کو بھی اسکے محافے مین سوار اور اُسکے خدم و پرستان کو ساتھ کر کے سپرد بشیر کیا بعد ازان راے مین سعد کی یہ امر گذرا کہ ایک بشیر نقیب بشارت دہندہ فتح مدائن کا بھی ساتھ جاوے اور آگے آگے اموال خمس کے رہے اور جیسا کچھ حق تعالیٰ نے مسلمین پر فضل و انعام کیا ہے وہ سب بیان کرتا چلے تاکہ ہیبت و رعب فتوح دلون مین زیادہ ہو پس اس کام کیلیے جیش بن ناجذ الاسدی یا واللہ اعلم ابن ہلال کو بھیجدیا وہ اپنے ناقہ پر سوار ہو کر بقصد مدینہ نکلا اور طی منازل و قطع مراحل مین تعجیل کرتا تھا اور دستور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ تھا کہ نماز صبح بقراۃ سورہ کوچک و مختصر پڑھکر اپنے ناقہ پر سوار ہو کر سمت طریق عراق متوجہ ہوتے تھے و مترقب و متفحص رہتے تھے کہ اخبار مسلمین سے دیکھیے کیا کیا بات سنائی دیتی ہے چنانچہ ایک روز حسب معمول اُسی جانب سوار چلے جاتے تھے ناگاہ کیا دیکھتے ہین کہ جیش اپنے ناقہ پر سوار سامنے سے نمودار ہوا پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو دیکھا تو اسکی طرف قصد کیا اور پاس جا کر اُس سے استفسار حال کیا کہ بندہ خدا تو کہان اور کدھر سے آتا ہے اُسنے عرض کی یا امیر المومنین مین مدائن سے آتا ہون تب پوچھا تیرے پاس و ہانکی کیا خبر ہے خدا تیری آنکھین ٹھنڈی رکھے و ہماری تیری مغفرت کرے اُسنے کہا یا امیر المومنین مژدہ باد بفتح عام و بسعادت تمام کہ بہر آئینہ حق تعالیٰ نے لشکر مشرکین کو شکست دی

وداب القوم المجرمین یعنی حق تعالی نے پیچھا قوم منکرین کا کاٹ دیا کہ اُنکے پیچھے والا کوئی باقی نہ رہا تا اُنکی حمایت و پشت پناہی کرے اور کنایہ ہے استیصال اور قطع نسل سے بھی ہے اور انسے اُنکے دیر و دیار خالی اور ویرانہ ہوگئے اور اُنکے آثار و نشان مٹ گئے اور مراکب اُنکے یعنے سارے اسپ و شتر تلف ہوگئے اور تمام فوج و جماعت اُنکی اُلٹ گئی و تمام جمعیت اُنکی پراگندہ ہوگئی اور انکے محلات و عمارات خراب ہوگئے اور مدتہائے زندگانی اور عمرین اُنکی کوتاہ ہوگئیں اور احوال اُنکے پریشان ہوگئے اور مسکن اُنکے بیچراغ اور وطن اُنکے ویران ہوگئے چنانچہ جس وقت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مقال نوید اشتمال سنا تو حمد و ثنائے خداوند متعال بجالائے اور بولے کہ وہ اپنے مامن و مادی سے آوارہ و خوار ہوگئے بعد ازاں فرہان سے اپنے دولتسرا کو پھرے اور جیش ساتھ ساتھ فتح مدائن کا ذکر اور وہان کی باتین کرتا چلا یہانتک کہ مسجد مین پہونچے اور لوگ یہ خبر بہجت اثر سنکر جوق جوق غول غول ہر طرف سے آنیلگے کہ مسجد تمام از دہام انام سے پُر ہوگئی اور کشمکش ہونے لگی اور جیش سامنے کھڑا ہوا اُن سب سے بیان حالات کرتا تھا اور مردم حضار حمد و ثنائے کثیر سے ستایش خدا کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے تھے و بعد ازان بشیر بھی مع مال خمس وغیرہ کے آپہونچا کہ علاوہ اس مال کے اُسکے ہمراہ شاہزادی بنت کسریٰ بھی تھی اور اُسکے ساتھ کسریٰ کی پوشاک اور تاج و سلاح اُسکا اور اُسکی بساط تھی پھر جب عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سب چیزین ملاحظہ کین تو کہنے لگے یہ شخص جسنے ہمارے لیے یہ سب اشیاء ہدیہ بھیجا ہے بڑا امین ہے یعنے سعد بن ابی وقاص اُسوقت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اب تم غنی و تونگر ہوے چاہیے کہ بذل رعایا کرو یہ سنکے عمر رضی اللہ عنہ نے بعد ادائے حمد و ثنائے خدای عزوجل کے مال خمس سے حصہ اُن مسلمین کا بھی نکالا جو غائب وقت تھے اور باقی خمس بموضع خود بجاہاے مناسب تقسیم کیا بعد ازان صحابہ سے کہا مجھے مشورہ دو کہ دربارہ اس قطیفہ کے جو گلیم ہے یعنے بساط کیا عمل کرون لوگون نے کہا ہم سے آپکی راے بلند و برتر ہے مگر علی رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ مَدْخُلْ عَلَيْكَ جَهْلٌ وَلَا تَقْبَلْ شَكًّا وَإِنَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا أَعْطَيْتَ فَأَمْضَيْتَ وَلَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ وَأَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ یعنے تو اپنے اوپر جہل و نادانی کو راہ نہ دے اور شک مین نہ پڑ اسلیے کہ مال دنیا سے تیرے لیے کچھ نہین ہے یعنے ساتھ نہ جائے گا مگر جو کچھ کسی کو تونے عطا کیا پس وہ تو البتہ تونے امضا و اجرا کیا یعنے وہ جاری رہا اور جو تونے پہناوہ بوسیدہ کرڈالا اور جو تونے کھایا وہ کھویا تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ای ابا الحسن یہ سب راست و درست ہے بعد ازان اُس بساط کو ٹکڑے ٹکڑے کرو اکر درمیان مردم تقسیم کردیا چنانچہ اُنمین سے ہر ایک آدمی کو ایک ایک ٹکڑا ملا پھر جب جسنے اُس کو بیچا تو معاوضہ اُس کا بیس ہزار دینار پایا پھر جس وقت توزیع و تقسیم قطعات بساط سے فارغ ہوے تب محکم بن رواحہ کو بلایا گیا اور یہ شخص اہل مدینہ مین سب سے بڑا جسیم و تنومند اور تھا و نیز بڑا خوش خلق اور بذلہ مزاج تھا اور جب وہ آیا تو اسکو خلعت کسریٰ کا پہنایا اور اسکی جمیل محلی بجواہر اسکے گلے مین ڈالی اور اُسکا تاج اُسکے سر پر رکھا اور اُسکے دونون سوار یعنی دستانے اسکے دونون ہاتھون مین پہنائے اور منطقہ ٹپکا اُسکی کمر مین باندھا غرضکہ جب اُسکا راحلہ و حلیہ کسریٰ بن رواحہ کے تن پر سجا

اور تمام پوشاک اُسکی اسکو پہنائی اور اسکا ہتھیار لگایا اور زرہ وخود وغیرہ سازحرب سے اُسکو آراستہ کیا اُسوقت لوگون نے
جو اُسکی طرف نگاہ کی تو شان کسریٰ جو اُسکی بادشاہی مین تھی نظر آئی (مترجم کہتا ہی کہ ابن رواحہ کو موافق رسم کسریٰ
کے آراستہ کرنا اور اُسکے تئین شبیہ اُسکی بنانا از برائے عبرۃ الناظرین کے تھا ولیس) چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے
شبیہ کسریٰ دیکھکر لوگون سے خطاب کیا کہ عبرت کرو دُنیا سے اور دیکھو اُسکے انقلابات کو نسبت اہل دنیا کے کہ مصائب
و مہلکات اُسکے کیسے کیسے نظر آتے ہین یہی کسریٰ تھا کہ باعث کثرت اپنے مال و خزانہ و ذخائر و جواہر کے اور بسبب علو
عزت و وفور جنود کے سائر ملوک دنیا پر ہمیشہ تفاخر و تکبر کیا کرتا تھا ولیکن اُسنے باوصف اینہمہ مقدرت کے کچھ اپنی ذات
خاص کیلیے نہ کیا کہ پیش خدا اس سے منتفع ہوتا مگر یہ کہ اُمید کاذبہ نے اُس کو مغرور کردیا یعنے خیال باطل نے اُسکو
دام فریب مین ڈالا آخر حق تعالیٰ نے اُسکو پکڑا اور اُسکی جاے پناہ سے اُسکو باہر نکالکر آوارہ خانمان کردیا یہانتک کہ
جو کچھ اُسنے اپنے دین و دُنیا مین اکتساب کیا ہی اُسی مین مرتہن و مبتلا رہیگا بعد ازان پھر لوگونسے بیان کیا کہ
اے گروہ مردمان دیکھو یہ بادشاہ مدائن کا تھا کہ اپنے اصحاب سے جدا اور اپنے ارباب اقربا سے تنہا رہگیا اب وہ حشمت
و سلطنت کہان ہے اور وہ تمام لشکر و مددگار کدھر ہین اور کہان گئے وہ غلمان و خدام اور کیا ہوئین وہ کنیزین
کیا ہوے وہ غلام کہان وہ تاج و کلاہ اور کہان وہ جیش ہوا خواہ کدھر وہ فرس و فیل اور کدھر وہ دوست خلیل بعد ازان
یہ آیت پڑھی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ یعنے اے نبی تو لوگونسے کہدے کہ مال و متاع دُنیا نہایت قلیل و ہیچ ہی یعنی کچھ مال نہین
بعد ازان لوگونسے مخاطب ہوے کہ اے جماعت اصحاب مَنْ لَّهُ مِنْكُمْ يَدٌ سَابِقٌ یعنی تم مین سے جس کا ہاتھ سبقت رکھتا ہو
یہ کنایہ ہی اسبات سے کہ جس کا کچھ حق و استحقاق سابق ہو چاہیئے کہ وہ اُٹھکر سامنے آوے یعنی بیان کرے تب
عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اُٹھ کھڑے ہوے اور بیان کرنیلگے یا امیر المومنین مین پسر ہون صاحب خلیل رسولخدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور پسر ہون اُس شخص کا جو پہلے سب سے ایمان لایا اور جسنے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی پشت
پر اُٹھایا اور آنحضرت علیہ السلام کی تصدیق کی اور نصرت کی اور مال اپنا راہ خدا مین بذل و تصدق کیا اور اُنکے ساتھ داخل
غار ہوکر یار غار ہوا اور اُنکے سامنے کافرون سے جہاد کیا اور جھگڑے والون سے جھگڑا اور ان لوگونسے بافتخار مجادلہ پیش آیا اُنکے
اُسی کے بارہ مین حقتعالیٰ نے یہ آیہ نازل کیا لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنی کوئی تم مین سے برابری نہین
کرسکتا اُس شخص کی جس نے اپنا بذل مال کیا پہلے فتح مکہ سے اور مقاتلہ کیا راہ خدا مین یہ سُنکے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ
تو اپنے بیان دعوی مین سچا ہی اور تو نے بہت کم فضیلت اپنے پدر کی بیان کی بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن کو
خلعت اور دس ہزار درہم عطا کیا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب سے خطاب کیا کہ اب تم مین سے کون شخص بنا بر
اظہار اپنی حقیت کے میرے سامنے کھڑا ہوا چاہتا ہی تب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوے اور بیان کرنیلگے کہ مین
وہ ہون جسنے بہنگام عسرت کے سامان جیش کا مہیا کردیا تھا اور مین بیر رومہ پر حاضر ہوا اور مین نے قرآن کو تالیف و جمع کیا اور

مین نے دو رکعت مین قرآن ختم پڑھا ہی اور مین نے دو دختروں سے عقد تزویج کیا یعنے زینب و کلثوم دختران نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے اور مین نے دو قبلہ کی جانب نماز پڑھی ہی اور مین نے محبت خدا و رسول مین اپنا مال بذل کیا ہی اور
مین وہ ہون جسکے حق مین حق تعالی نے نازل کیا ہی اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ
رَبِّهٖ یعنے کیا وہ جو فرمانبردار اور نماز گذار ہی اوقات شبون مین جبکہ وہ سجدہ اور قیام کرنیوالا ہی اور وہ خوف خدا رکھتا ہی
اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہی پس ایسے شخص سے برابر نہین ہوسکتا وہ شخص جو ایسا عمل نہین کرتا ہی تب عمر
رضی اللہ عنہ نے کہا احسنت یا ابا الیقظان یعنی اے ابو قیظان تو نے کیا خوب کہا مثل تیرے کون ہی کہ کذب سے دور اور باز رہا ہو پھر اُنکے لیے
بھی دس ہزار درہم کا حکم کیا ثُمَّ اِنَّهٗ نَظَرَ اِلَى الْاَخَوَيْنِ النَّاهِدَيْنِ وَالْغُصْنَيْنِ النَّضِرَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
وَدَيْحَانَتَيْ نَبِيِّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَقَالَ لَهُمَا يَا حَبِيْبَيْهِمَا الَّذِيْ اَخْرَجَكُمَا مِنْ مِّثْلِكُمَا مِنْ يُّقْتِرٍ وَقَالَ اَلَيْسَ اُمُّكُمَا سَبِطَةَ
الرَّسُوْلِ اَلَيْسَ اُمُّكُمَا فَاطِمَةَ الْبَتُوْلُ اَلَيْسَ اَبُوْكُمَا سَيْفَ اللّٰهِ الْمَسْلُوْلُ اَلَيْسَ فِيْ بَيْتِكُمَا نَزَلَ التَّاْوِيْلُ
اَلَيْسَ كَانَ سَادِسُكُمَا تَحْتَ الْعَبَاجِبْرِيْلُ اَلَيْسَ فِيْكُمَا اُنْزِلَ اللّٰهُ بِتَجْلِيْلٍ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ
فَاَتَتِ الْتَّنَحُّمَا فَلَكُمَا الْفَخْرُ الْبَلِيْغُ یعنے بعد ازعطا و بخشش عبد الرحمن و عثمان رضی اللہ عنہما کے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طرف دو برادر صاحبان زہد و ورع کے نظر کی اور وہ دونون شاخین سرسبز
اور دونون سردار جوان اہل جنت اور دونون دو گل ریحان نبی اس امت کے تھے یعنی حسن و حسین علیہما السلام
تب اُن دونون سے کہا اے میرے حبیبو کہو تم دونون کو کونسی حاجت لائی ہی مثل و ہمسر تم دونون کا کون ہی جو فخر
و مباحات کرے اور کہا کیا تم دونون نواسے رسول مقبول کے نہین ہو کیا مادر تم دونونکی فاطمہ بتول نہین ہی کیا پدر
تمھارا خدا کا سیف مسلول یعنی برہنہ شمشیر نہین ہی کیا درمیان تمھارے تاویل قرآن نازل نہین ہوئی ہی کیا تم مین
زیر عبا چھٹا شخص جبرئیل نہ تھا یعنے تم پنجتن اہل کسا مین ششم جبرئیل بھی داخل تھا کہ اسکو بھی سادس آل عبا ہونیکا فخر
و ناز تھا اور کیا حق سبحانہ و تعالی نے تم مین یہ حکم نازل نہین کیا ہی کہ نیکوکار و نیکوکاری سبیل مداخلت و دست اندازی
نہین ہی غرضکہ اگر تم دونون فخر کرو تو تمھارے لیے بہت بڑا فخر ہی و بعد ازان ہر ایک ان دونونکے لیے بیس بیس ہزار
درہم دینے کا حکم کیا اسوقت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر لِلّٰهِ دَرُّكَ یعنی حق تعالی تم کو اجر نیک و جزاے خیر عطا کرے
کہ مثل تمھارے کون شخص ایسا کلام کرتا ہی اور کون اسطرح مدح اہلبیت نشر کرتا ہی اور کون ہی جو ایسی ثناخوانی اور اس
نہج سے ذکر خیر اور اس قسم کی شکرگذاری و پاسداری کرے و بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ نے پھر لوگون کی طرف خطاب کیا
کہ اب وہ شخص جسکا باپ امور خیر مین سابق و فائق ہوا ٹھکر میرے سامنے آوے یہ سنکر عبد اللہ بن عمر روبرو آکھڑے ہوے
اور عرض کی اے پدر بزرگوار کیا مین آپ کا پسر نہین ہون اور کیا آپ اس امت مین شایان فضائل و حمد و افتخار نہین
ہین اور کیا آپکے لیے فصاحت و لضاحت اور وقعت و وقار حاصل نہین ہی کہ آپنے اسلام و مسلمین کی نصرت کی اور آپنے

سنت وسیرت سید المرسلین کی تبعیت کی اور آپکے حق مین حق تعالیٰ نے یہ فضیلت نازل فرمائی ہی یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اے نبی تیری امداد کیلیے حقتعالیٰ کافی ہی اور مومنین مین سے جنے تیری اتباع و پیروی کی نصرت کو کفایت کرتا ہی اور آپنے اسلام کو ایسا غلبہ دیا کہ عبادت خدا جو باخفا کی جاتی تھی وہ باعلان بجالاتے ہین تب عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے فرزند شقی وہ ہی جو دنیاے ساحرہ یعنی اس فسون گر شعبدہ باز کے فریب مین آوے اور سعید وہ ہی جو عاقبت و آخرت کیلئے امور خیر عمل مین لاوے اور پھر یہ آیت پڑھی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ یعنی جو کوئی نیک کام کرتا ہی وہ اسکی ذات خاص کیلیے ہی اور جو کوئی مرتکب کار بد کا ہوتا ہی ضرر اُسکا اُسی کی ذات پر واقع ہوتا ہی یہ کہکے عبداللہ اپنے بیٹے کے واسطے ایکہزار درہم کا حکم دیا اسوقت عبداللہ نے اظہار اپنی حقیقت کا کیا اور کہا اے والد بزرگوار مین نے ہجرت کی ہی یعنی مین مہاجرین مین سے ہون اور مین نے بذل مال کیا اور دین کی نصرت کی اور مین نے جماعات روم کو پراگندہ کیا اور ان کے بیش کو جنبش مین لایا اور مین نے کسی نہج کی تقصیر و کوتاہی نہین کی مگر بایں ہمہ آپ میرے لیے خدا کے مال کثیر سے امر قلیل کرتے ہین یعنی میرے حق مین آپ بہت کمی کرتے ہین وحالانکہ آپنے ان لوگون کو یعنے حسنین کو اسقدر دیا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے فرزند راہ انصاف پر قدم رکھ اور پیروی اسراف کی نہ کر مین تجھ سے یہ کہتا ہون کہ مثل جد امجد ان دونوں کے اگر تیرا بھی جد ہوتا تو اسی مقدار مین تجکو بھی دیتا یا جیسی ان دونون کی والدہ ماجدہ ہی تیری بھی ویسی مان ہوتی تو تجکو بھی انکے برابر پورا دیتا اور اگر تیرا پدر بھی انکے پدر کے برابر ہوتا تو مین تجکو بھی اسیقدر پر رضامند کرتا لیکن اے فرزند روز قیامت جتنے نسب اور جتنی قرابتین ہین وہ سب منقطع و منتفی ہوجائینگی مگر نسب بتول زہرا کہ ثابت و روشن رہیگا **راوی** کہتا ہی کہ جب عمر رضی اللہ عنہ ان باتون سے فارغ ہوے تو دربارہ بنت کسریٰ حکم کیا کہ اسکو سامنے لاؤ چنانچہ وہ شاہزادی روبرو جو آئی تو اُسکے تن پر پوشاک نفیس اور زیور و جواہر سے بہت کچھ تھا تب ایک شخص کو حکم کیا کہ متاع زیور وغیرہ اُسکے بدن سے اُتارلے تا اُسکی قیمت مین لوگونکیلیے اضافہ کیا جاوے آخر وہ شخص شاہزادی کی طرف آگے بڑھا تاکہ وہ اسباب اُتارلیوے مگر شاہزادی نے اُسکو منع کیا اور اسکے سینہ پر دو ہتڑ مارا کہ وہ باز رہا یہ دیکھکر عمر رضی اللہ عنہ غیظ و غضب مین آئے اور لوگ اُس ملکہ مکرمہ پر تازیانہ بلند کیے ہوے منتظر حکم کے تھے اور وہ روتی تھی اسوقت علی رضی اللہ عنہ بولے اے امیر المومنین مَھْلًا یعنے غصہ نہ کرو اور افروختہ خاطر نہ ہو بہ تحقیق کہ مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ وہ فرماتے تھے اِنْصُرُوْا عَزِیْزَ قَوْمٍ ذَلَّ وَعَنِیَّ قَوْمٍ اِفْتَقَرَ یعنی جو عزیز و رئیس قوم کہ ذلیل و خوار ہوجاے اور جو غنی و تونگر کسی قوم کا محتاج و نادار ہوجاوے تو اُنپر رحم کرو یہ کلام سنکر طیش عمر رضی اللہ عنہ کا فرو ہوگیا اور پھر جو اس شاہزادی کی طرف نگاہ کی تو یہ دیکھا وَھِیَ تُحَدِّثُ بِالنَّظَرِ اِلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یعنے وہ شہزادی گوشہ چشم سے یا نظر تیز سے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھ رہی ہی اُسوقت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ

یَنظُرُ بِنُورِ اللّٰہِ یعنے فراست وفطانت مومن سے ڈرتے رہو اور ملحوظ خاطر رکھو کہ وہ بقوۃ نور خدا مشاہدہ کرتا ہی چنانچہ میں جو دیکھتا ہون تو یہ لڑکی حسینؓ ابن علیؓ کو بہ چشم التفات اور تیز نگاہ سے تکتی ہی سو مجھپر یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ دختر سائر مردم میں سے طرف حسینؓ کے ارادت وعقیدت رکھتی ہی اسلیے کہ ہم لوگونمین از روے صباحت و وجاہت کے حسینؓ سے کوئی بہتر نہین ہی بعد ازان کہا اے ابا عبداللہ اس لڑکی کو لو کہ یہ میری طرف سے تمھارے لیے ہدیہ وتحفہ ہی چنانچہ علی رضی اللہ عنہ اور جو لوگ مسلمین میں سے حاضر وقت تھے وہ سب اس امر مین شکر گذار ومنت پذیر عمر رضی اللہ عنہ کے ہوے عمر بن محمد الواقدی علیہ الرحمہ نے انس بن عبدالاعلیٰ سے نقل کی ہی اُنھون نے کہا ماہ ربیع الاول سنہ ۲۹ دوصد نو ہجری مین درمیان مسجد اقصے کے میرے سامنے یہ روایت پڑھی گئی جس کو عدنان بن ماجد الغنوی نے مجھ سے روایت کی ہی جسوقت اہل فارس مدائن سے شکست پاکر مفرور ہوے تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مدائن پر مستولی ومتسلط ہوے اور گیر حالات اُنکے وہ تھے جن کو ہم نے ابھی ذکر کیا پس وہ اپنی جاے قرار پر یعنے قصر ابیض مین مستقر ومتمکن ہوے اور اسمین اس شان سے جلوس کیا جسطرح شاہان کسریٰ اجلاس کرتے تھے مگر یہ کہ لباس عبودیت وخشوع کا زیب تن کرتے تھے اور پیراہن خضوع کا در بر رکھتے تھے کیونکہ دنیا کو وہ اضغاث احلام یعنے خوابہاے پریشان سمجھتے تھے اور آخرت کو دار القرار وسراے جاودان جانتے تھے اور جس وقت آثار ملوک عجم اور اُنکی مملکت کیطرف نظر کرتے تھے تو دین ویقین اُن کا زیادہ ہوتا تھا

ذکر فتح شہر نشاور کہ یہ اخیر فتوح عجم وعراق ہی

ابو عبداللہ محمد بن عمر الواقدی رحمہ اللہ نے کہا و بعد ازان قضا وقدر کردگار سے ایسا ہوا کہ ابن کسریٰ جب مدائن سے منہزم ہوکر حلوان کی طرف گیا اور تمام وہ لوگ جو اقوام مرزبان دیلم سے بھاگے تھے وہ سب ملک کسریٰ کے پاس حلوان مین جا پہونچے اُسوقت ملک کسریٰ اُنکے درمیان کھڑا ہوکر خطبہ بیان کرنیلگا اور زوال اپنی مملکت اور اپنی دختر کی اور غارت وتاراج اپنے خزائن واموال کا ذکر کرکے بہت رویا اور اُسکے ارکان دولت بھی زار زار روے بعد ازان بادشاہ نے کہا اے اہل فارس دنیا بدخصال وسریع الزوال ورروان دوان وجلد گزران ہی وہر آئینہ یہ ملک تمھارا ضایع ہوا اور مرتبہ تمھارا پست ہوگیا اور تمھارے دیار مین اغیار آبسے اور تمھارے قلعہ چھین گئے اور تمھاری گڑھیان کھد گئین اور مال تمھارے لٹگئے اور لڑکیان تمھاری بندی ہوگئین اور اہل عرب تمام عراق پر متسلط ہوگئے اور لابد ہی کہ وہ تمھارا پیچھا کرینگے اور تم اُنسے ایمن نہین ہو اور قریب ہے کہ گھوڑے اُنکے تمکو نظر آوینگے اور حال یہ ہی کہ عرب نے ملک خراسان اور رے اور ہمدان کو تسخیر کرلیا اور تمھارے لیے کوئی سمت ایسی باقی نہین رہی کہ اُسطرف تم رخ کروگے مگر یہان بلاد تمھارے آباو اجداد کے البتہ باقی رہے سو اب بھی تم ہوشیار وخبردار ہو اور فرصت وقت کو غنیمت جانو کہ اپنے مابقی ایام کو تو لو یعنے جو گذر گئے وہ تو گئے گذرے اب جو بقیہ ایام ہین انہی کو اختیار کرو کہ اپنے پس پشت نہ پھرو اور ہر آئینہ مین نے سنا ہے کہ

کہ دو انوس الہاری بن ہرمز بن کیفاد بن یزدجرد نے اور اسکندر بن الفیس الرومی دونونے باہمدیگر مقابلہ کیا اور ہمیشہ وہ دونون باہم قتال و مقاتلہ کرتے رہے یہان تک کہ ایک اُن دونون مین سے قتل ہوا پس تم بھی اپنے دامان جدوجہد اپنی کمر پر مضبوط باندھو اور اس مرتبہ تم اُس قوم سے بھڑجاؤ کہ یا تو فتح تمھاری اُپر ہی یا اُنکی فتح تمپر ہوگی اور کیا عجب ہے کہ نارونور تمھاری مدد کرین بعدازان بادشاہ نے جو کچھ اپنے پاس موجود رکھتا تھا اپنے ہمراہیونمین صرف کیا اور اُنھون نے اُس صرفے کو بدلے اپنی جان کے اختیار و قبول کیا اور واسطے قتال کے مستعد ہوگئے اور خیام اپنے نواحی حلوان مین ایستادہ کیے پھر وہان اُن کے دین کے صنادید یعنے مغان آتش پرستان حاضر ہوے اور آگ روشن کرکے اُسکے نزدیک جانورون کی قربانیان کین یعنی قربانیون سے تقرب بآتش کرکے لوگون سے عہد و حلف اس امر پر لیا کہ پسپا نہ ہون اگرچہ سب کے سب مرجاوین بعدازان اُنکی عورتین اور اُنکے ملوک کی لڑکیان وہان آنکر حاضر ہوئین بیواُنمین اُن نامور جنگ آورون کی جو قتل ہوے تھے بالباسہاے خون آلود آکر مجتمع ہوئین اور جوش و خروش جنود جبلاؤ عجم وغیرہ سے آکر جمع ہوے تھے اُن کو ہمشکانے اور تحریک جنگ کرنے لگین چنانچہ مردم قصربان و خاصان مرزبانان و دیگر مبارزان عجم باہم عہد و سوگند ہوے اس امر پر کہ فرار و گریز نہ کرین اور ہنگام پیکار دستبردار نہ ہون واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ جسوقت مسلمانونے کوفہ فتح کرلیا تھا تو محمد بن عاصم مجھسے کوفہ مین یہ روایت بیان کرتے تھے کہ بعد فتح مدائن کے جب اہل سلام مدائن مین متوطن ہوے تو اُن لوگون کا یہ معمول تھا کہ وہ اکثر مکانات فارسیون کے کھودتے تھے اور اُسمین سے دفینے اور مال برآمد کرتے تھے چنانچہ عبد اللہ بن محبہ نقل کرتے تھے کہ جسوقتمین اُن عربکے پاس گیا تو اُس زمانہ مین مقابل قصر ابیض کے جو ایک محصنہ یعنی ایک محل بطور حصن استوار کے بنایا ہوا ملوک فارس کا تھا اُسمین سے عربون نے ایک تمثال طلاے احمر یعنے پیکر زر کھود کر نکالا تھا اور وہ بصفت سوار کے تھا یعنے اسوار مع گھوڑا تھا اُسپر اُن لوگون نے جسقدر پانی ڈالا تھا وہ سب اُسمین جذب ہوگیا اور وہ پیکر زرین ایسا متاع گران بہا تھا جسکے سبب ملوک فرس کو سائر ملوک پر فخر و ناز تھا واللہ اگر وہ قبیلہ بکر بن وائل پر تقسیم کیا جاتا تو وہ باوصف اُنکی کثرت کے اُن سب کے تئین کافی و وافی ہوتا الغرض جب جاسوسان و سُراغ رسانان مسلمین پاس سعد بن ابی وقاص کے حاضر ہوے تو جو بندوبست اور سامان قوم فرس نے کیا تھا بیان کیا اور کہا کہ وہ لوگ نواحی حلوان مین لاکھ آدمی سوار و پیادہ کی جمعیت سے مجتمع ہین اور اُنھون نے اپنے بھاری اسباب اور جو چیزین اُن کو عزیز ہین یعنی جن اشیاء کا تلف ہونا ان کو شاق تھا وہ سب بالاے کوہ پہونچادیا اور وہ سب جریدہ ہوکر تم سے مقابلے اور مقاتلے کے طلبگار ہین یہ خبر سنکے سائر مسلمین ایوان کسریٰ مین جمع ہوے اور سعد سے کہنے لگے کہ اے امیر ہر آئینہ دشمن ہمارے دست حلوان مین مجتمع ہین اور سب باہم معاہد ہوے ہین کہ اس مرتبہ مقابلے سے منھ نہ پھیرین اور پسپا نہ ہون بلکہ سب ملکر مثل تن واحد کے مرجاوین اور ایک خونمین نہاوین اور اس سے وہ ارادہ مدائن کا رکھتے ہین یہ سُنکے سعد بن ابی وقاص نے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے قطعہ

۱۲ ہرمز نور فارسی کے وہ لوگ جو آتش پرست تھے اور آگ کے پرستار تھے مترجم

عریضہ مشتمل اس خبر پر رقیم کیا یکتوں لہ فیہ ان اھل الموصل قد ماتت ملکھم الانطاق وقد تولی علیھم الشکان ابن قالوص وارتدوا عن صلحنا وعول ملکھم بان یکونوا عونا لاھل الفارس علینا والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنے اُس نامہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ مضمون لکھا کہ انطاق بادشاہ اہل موصل کا تو مرگیا اور اب والی وملک اپنے شکان بن قالوص ہو چنانچہ مردمان موصل تو ہمارے ساتھ مصالحہ کرنیسے منحرف ہوے اور بادشاہ اُن کا آمادہ اس بات پر ہے کہ وہ ہمپر اہل فارس کی امداد و کمک کرے اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت و برکات خدا نازل ہو آپ سبھو نپر چنانچہ جب یہ نامہ خدمت مین خلیفہ رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو اُسکے جواب مین لکھ بھیجا کہ یا سعد اعلم ان اللہ منجز وعدہ یعنے اے سعد تو خوب یقین رکھ اس بات کا کہ ہر آئینہ حق تعالیٰ اپنے وعدہ کا وفا کرنے والا ہی (یعنے وعدۂ فتح جو کیا ہی تو لامحالہ اُس کا ایفا کریگا) وبعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاشم بن عتبہ کو بارہ ہزار سوار سے سعد بن ابی وقاص کے پاس روانہ کیا اور منجملہ اُن سوار دنکے مہاجرین وانصار سے دو ہزار سوار تھے اور باقی عرب تھے اور یہان ملک ابن کسریٰ جب اپنے اہل وعیال اور خزینہ ومال کا اہتمام واستحکام ملاذجبل پر بخوبی کرچکا تو سپہ لار اپنے لشکر کا مہران الداری کو کیا اور اس کو وصیت وفہمایش امور مہمہ کی کردی اور اُس کو مع لشکر روانہ کیا اور ابن کسرا خود بھی سوار ہوکر ہمراہ مہران کے ایک میل تک گیا اور اسکو وداع کرکے حلوان کی طرف مراجعت کی اور اسکے پاس مدد و کمک سائر بلاد عجم سے پہونچنے لگی اور مہران جب شہر نشاور مین پہونچا تو دار الولایت یعنی دار الامارۃ مکان حاکم نشین مین جا اُترا اور اُسمین قیام پذیر ہوا پھر جب صبح ہوئی تو اپنے سرداران قوم اور افسران لشکر کو ہمراہ لیکر سوار ہوا اور باتفاق اپنے رفقا کے اوپر اسوار یعنے دیوارہاے شہر پناہ پر اور شہر کے ناکونپر اور پھاٹکونپر گشت کرینگے اور حکم کیا کہ شہر پناہ کی فصیلون پر خوب استحکام وبندوبست رکھین اور اُسکے اوپر سارا سامان حصار کا عروات ومجانیق سے مہیا کرایا (عروات فلاخنہاے کوچک ومجانیق فلاخنہاے کلان) اور بیرون شہر پناہ کے خندقہاے عمیق کھدوادین اور خارہاے آہنی یعنے لوہے کے گوکھرو تمام گرداگرد شہر اور خندق کے بچھوادیے اور اہل شہر مین سے کوئی صغیر وکبیر باقی نہ بچا کہ اسکو معروف وماموز فصیلون اور خندقون پر نہ کیا ہو اور رسد غلہ وغیرہ آدمیونکے لیے اور دانہ گھاس گھوڑون اور خچرونکے واسطے اور جو چیزین ضروریات حصار کی تھین سب فراہم کرایا اور تمام اہل شہر چہ خرد چہ بزرگ سب سے عہد واثق اور رہائن لیا یعنے گھر پیچھے ایک ایک آدمی اول لیا تاکہ کوئی کبھی بھاگ نہ سکے پھر جس وقت مہران یہ سارا سامان درست کرچکا تو آمد مسلمین کا انتظار کرنے لگا چنانچہ ہاشم بن عتبہ جن کو خلیفہ رضی اللہ عنہ نے واسطے امداد سعد کے بھیجا تھا وہ بارہ ہزار پیادہ وسوار سے مقابل شہر نشاور کے آپہونچے تو دیکھا کہ حصن وحصاران کا بجمیع سازوا سباب حرب مرتب ہوکر مسلحہ کثیرہ سے برجون کو بخوبی آراستہ کیا ہی وآلات جنگ سے زرہین وخود وغیرہ بہت جمع ہین اور منجنیق بڑے بڑے اور فلاخن

چھوٹے چھوٹے بکثرت تمام تیار ہین اور بہت سی بیرقین اور رایات متعدد نصب ہین اور ارکان شہر کے نامی مکانون
اور برجون پر مجامر آہنی یعنے بڑی بڑی انگیٹھیان لوہے کی آگ سے روشن ہین اور اُسکی پرستش مین سرگرم ہین اور اسکے آگے
سجدے کرتے ہین اور اس سے طلب نصرت وظفر عرب پر کرتے ہین چنانچہ لشکر ہاشم بن عتبہ جس وقت اُنکے مقابل پہونچا تو
وہ سب بکلمات کفر جو بطریق مدح وتعبد شان مین بتون کی کہا کرتے ہین بصدائے بلند کہنے لگے اور اشارہ بہ طرف
آفتاب وآتش کے کرتے تھے یعنے اُن کی استمداد واستعانت سے فتح ونصرت کی دعا مانگتے تھے اور آگ و سورج کے
سامنے سجدے کرتے تھے اور حال یہ تھا کہ ان کی شامت اعمال سے زمین اُنکے تلے تھراتی تھی اور آسمان اُنکے اوپر کڑکتا تھا
اور عالم کائنات اُنکے افعال بد استرجاع اور اُنکی ہلاکت کے واسطے صیحہ کرتا تھا پس اسی حالت مین بزبان حال
پیشگاہ ذوالجلال سے اُنکے حق مین ندا ہوئی کہ ٹھہر جاؤ اپنے اضطراب سے یعنے کیون گھبراتے ہو ہر آئینہ مین ایسا حلیم و بردبار
ہون کہ جو میری نافرمانی کرتے ہین اُن کی سزا دہی مین مین جلدی نہین کرتا ہون اور جو لوگ مجھ سے طلبگار ہین اُنکو مین
محروم و مایوس نہین رکھتا ہون اور مین وہ کردگار ہون کہ تمام طبقات آسمان اور جو کوئی اُنمین اور جو کچھ اُس کے
درمیان ہی اور سارے اطباق زمین اور جو کوئی و جو کچھ اُسکے جہات و نواحیات مین ہی وہ سب میری ہی تسبیح وحمد مین
مشغول ہین اور میرے علم مین گذر چکا ہی کہ مین ان نجاسات سے اس ملک کو پاک کرونگا اور اُسکی ہیئت حال بدل دونگا اُن لوگون
کے لیے جن کے حق مین مین نے یہ کہا ہی کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی تم لوگ بہترین امت ہو کہ اور لوگون
کے لیے برآوردہ و منتخب کیے گئے ہو اور مین وہ پروردگار ہون کہ مہلت دیتا ہون اور مہل و بے قید نہین چھوڑتا
ہون قسم ہی مجکو اپنے عزت وجلالت کی کہ البتہ اس سرزمین کو ان کافرون ملحدون اور گروہ بے دینون سے پاک
کرون گا اور آتشخانون کو مسجدون سے بدل دونگا کہ اُن مساجد مین باوقات شبہا وصباح ومسا میرا ذکر
ہوا کرے گا اور اس سرزمین مین وہ لوگ آباد ہونگے جو مجھ سے حسن ظن رکھتے ہین اور مینے اُنکا ذکر اپنی کتاب مکنون ومحفوظ مین
کیا ہی وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ یعنی کتاب زبور مین بعد ذکر اسد
وذکر عباد وصالحین کے ہم نے یہ لکھا ہی کہ وارث و مالک روئے زمین کے ہمارے بندگان صالح ہونگے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے
بواسطہ عمرو بن ربیعۃ الشیبانی کہ جد الطویل سے **روایت** کی ہی کہ جب ہاشم بن عتبہ مع غازیون کے شہر نشاور پر
نازل ہوے تو اُس وقت اس قوم نے کچھ التفات اور پروانہ کی اور جنگ آوری مین شدت سے تیز دستی وجنگباری
کرنے لگے اور ایسا کیا کہ ورای حصار سے دست اندازی و دست درازی کرتے تھے مگر باہر نکلکر سامنا نہ کرتے تھے
چنانچہ یہ امر مسلمانون پر بہت شاق تھا اور حصار والون کو یزدجرد بن کسریٰ کے نزدیک سے مدد و کمک پیہم پہونچتی
جاتی تھی اس وجہ سے اُن دشمنان خدا کے دل سخت وقوی تھے آخر وہ سب اپنے اس زعم مین مہران الداری
اپنے سردار سے کہنے لگے اے ہمارے صاحب آپکو ہمسے کس امر کا انتظار ہی اور پس دیوار بیٹھے رہنے اور قیام رکھنے ہمارے سے

۱۲ منہ
انا للہ وانا الیہ راجعون

آپکے تئین کیا منظور ہی وحال آنکہ ہم لوگ کمال مشتاق قتال ہین لہذا ہم کو اجازت دیجیے کہ ہم اِن قوم کی طرف باہر نکلین کیونکہ اس محاصرے مین ہمارے سینے تنگ ہوگئے اور شہر بھی ہم سے تنگ ہے یعنے ہماری کثرت سے اُس مین تنگی ہی اور امید ہی کہ یہ مہر درخشان اور یہ نار و نور افشان بالضرور ہماری نصرت کرینگے اور ہمکو ہمارے دشمنو پر فیروزمندی بخشینگے پھر جب مہران نے ان لوگون کو ایسا آمادۂ جنگ دیکھا تب اُنکو باہر نکلنے کا حکم کیا اور خیل سوار و پیر جوازان بن جہران کو افسر مقرر کرکے حکم کیا کہ لشکر کو باہر نکالے پھر جسوقت پھاٹک شہر کا کھلا اور فوج فارسیونکی بیرون حصار نکل پڑی تو یہ دیکھکر اہل اسلام بہت خوش ہوے اور اُنکی طرف دوڑ پڑے اور غایت صفائی و فراخی ہمت سے عزم رزم مین اصلا تنگدل و مکدر خاطر نہ ہوے بلکہ مرضات کردگار مین شہادت کے طلبگار رہتے اور نفوس نفیسہ نکالنے اس امر سے مسرور و شادمان اور حوصلے اُنکے جنگاہ کی طرف شتابان شتابان لیے جاتے تھے اور حال یہ تھا کہ اُن کو سکونت دارالقرار سے یاس تھی اور استقرار دارالصبور و معانقہ حور کے مشتاق و خواستگار تھے اور کہتے تھے اے پروردگار ہمارے ہمتو اس دنیا پائدار سے سیر و مایوس ہین اور اشتیاق دارالقرار اور تمنائے قرب حضوری احمد مختار کی رکھتے ہین لہذا ہم امیدوار ہین کہ جو ہمارے لیے وعدہ کیا ہی وہ وفا کیجیے اور جسدم ہمین وفات دیجیے تو ہمارے لیے آسانی کیجیے اور عذاب نار سے ہمین رستگار کیجیے اور ہمارا حشر ہو اُن ابرار کرام کے ساتھ جن کے حق مین آپنے فرمایا ہی وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنے ملائکہ ہر دروازے سے اُن ابرار پر داخل ہوکر کہینگے تم پر سلام ہی کیا خوب تمنے راہ خدا مین صبر و استقلال کیا یعنے سلامتی ہی تم پر بسبب تمھارے صبر و استقامت کے اسکے صلہ مین تمھارے لیے مقام و معاون آخرت کا کیا خوب مرغوب ہی راوی کہتا ہی جب اہل اسلام سوار ہوے اور سرخیل مقدم الجیش طلحہ بن خویلد تھے اُس وقت ہاشم درمیان لشکر کے وعظ کرینگے کہ اے مسلمانو بدون حسن عمل کے فائز بجنت نہ ہوگے لازم ہی کہ اپنے دلون کو خواہش دنیاے بازیچہ سرا سے وجاے پرخطر و ہولناک سے دور رکھو اور جہد و جہاد کرو تا داخل جنت ہو وہ جنت جسکے وصف مین حق سبحانہ تعالی نے ارشاد کیا ہی عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ یعنے وسعت و فسحت اُسکی برابر آسمانون اور تمام دائرہ زمین کے ہی اور دیکھو کہ وہ آتش جنگ بھڑک رہی ہی اور لپک اُسکی آرہی ہی اور دھوان اُسکا اُٹھ رہا ہی چاہیے کہ سوار ہو اور اُسکو گھوڑون کی ٹاپون سے بجھاؤ الو اور دیکھو کہ بجز عرب کس تلاطم سے موجین مار رہا ہے اور کیا جوش و خروش کر رہا ہی اور کیسے زورون پر چڑھا ہے تو لازم ہے کہ اُس مین سوار سفینہ نجات ہوکر پار اُتر جاؤ اور جاکر صدق و صفا کے نشانون کو وہان نصب کرو اور راوی کہتا ہی کہ پھر جب جنود عجم صف آرائی و پرابندی کرچکے اور ہر طرف سے قرنونکی صدا بلند ہوئی اور نشانون کے پھریرے اُڑنے لگے اور وہ اِنھین کامون مین مشغول تھے کہ ناگاہ ملک ملک لے بارہ ہزار سوار سے اُنکی طرف آپہونچا اور ہاشم نے یہ حال دیکھا تو کہنے لگے اے جوانان عرب زینہار اُنکی کثرت اور اپنی قلت پر نظر نہ کرو بلکہ خیال کرو کہ رو بدر مصطفے صلے اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے تین سو تیرہ آدمی سے مشرکین کو ہزیمت دی وحال آنکہ کثرت جمعیت اُنکی کس مرتبہ تھی اور سلاح وسازوبرگ اُنکے پاس کس سامان سے فراہم ومہیا تھے مگر حق تعالیٰ نے اپنے نبی کو کیسی فتح ونصرت بخشی چنانچہ ایسے ہی موقع میں خداوند عزوجل نے ارشاد کیا ہے کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تھوڑی جماعت والے بتائید خدا بڑی جماعت والوں پر غالب آتے ہیں اسلیے کہ حق تعالیٰ صابرون ثابت قدمون کیساتھ ہے یعنے اُن کا مددگار رہے چنانچہ دفعتہً ملائک نے اپنا لشکر لیکر مسلمانوں پر حملہ کیا اور مانند سیل وسیلاب کے آپڑا اسوقت ہاشم نے کہا اے مسلمانو اپنی نیتوں کو خالص کرو یعنے بہ خلوص نیت وخالصاً لوجہ اللہ جہاد کرو اور پشت نہ پھیرو اور خوب جان لو کہ خداوند جباران لوگون کو تمھارے اوپر پھیر لایا ہے یعنے اُنکو تمھارے سامنے کردیا ہے **راوی** کہتا ہے کہ بالآخر لوگ طرفین سے آپس میں بھڑ گئے اور ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑا اور درمیان کشادگی تنگی کے گھس گئے اور جانبین سے ازدحام وہجوم ہوگیا اور بایکدیگر زرغہ ویورش ہونیلگا اور جنگ برپا ہوئی دونو نظر سے تلوار چلنے لگی اسوقت دلاوران عجم بشدت تمام سرگرم ومقاتلہ تھے اور برابر جواب ضربات دیتے تھے اور بڑی چالاکی سے ماوک افگنی وخدنگ اندازی کررہے تھے زمین رزمگاہ گرد سے تمام تیرہ وتاریک تھی اور غبار مانند ابر آفاق پر چھایا ہوا تھا اور عجم بیشتر تیغزنی میں بہت مصروف تھے اور عرب نیزہ بازی میں زیادہ تر مشغول تھے اور عرب میں والے تیراندازی بڑی تیزدستی سے کررہے تھے اور اہل عجم اسوقت تحمل مالایطاق کا کرتے تھے اور اہل عرب اُنکو سنان رماح سے کاسۂ انصراق وجام الوداع پلاتے تھے اور ہر دو جانب اسی طرح برابر سرگرم کارزار رہے یہانتک کہ دن جاتا رہا رات آئی اور **راوی** کہتا ہے کہ اُسی روز جس وقت آخر روز تھا اور روشنی اخیر تھی تو دفعتہً قعقاع بن عمرو بارہ ہزار سوار سے آپڑے اُسوقت اس لشکر موحدین کے آنے سے مسلمانونکے دلونکو بڑی تقویت وتوانائی آگئی کہ اعلان کلمۂ توحید کرنے لگے اور صدائیں انکے نعرونکی ایسی بلند ہوئیں کہ پہاڑون اور ٹیلون اور ریگ تودون پر گونج گئیں اور پتھر اور درختون اور نالون میں آخر جب اُن دشمنان نے یہ آوازیں سنیں اور اُنکے کلمات کانمیں پڑے تو رنگین گردنونکی پھول اُٹھیں اور رونگٹے بدنکے کھڑے ہوگئے چنانچہ لشکر اسلام نے نیت صافی وہمت وافی سے یکبارگی حملہ کرکے اُن کے تئیں تلوارون اور بھالونکے آگے دھرلیا اور باعلان ذکر کلمۂ حق کرتے ہوئے یعنے تکبیر وتہلیل کہتے ہوئے اور سرور کائنات پر صلوٰۃ ودرود پڑھتے ہوئے دشمنونمیں خوب تیغ آزمائی کی اور تلوار کے گھاٹ سے آب مرگ اُنکو خوب سیراب وٹھنڈا کیا وہگاہ اہل اسلام اس عزم عظیم سے طرف اعداکے اور اُنسے جہاد کرنے میں عقیدت صدق وصفات طلبگار جنت تھے کہ اپنے مقصود پر فائز ہوئے اور دنیا کو طلاق بائن[۱] دیکر اُس سے متبائن وکنارہ کش ہوئے اور خوب جان گئے کہ آخر ایک روز مرجاوینگے اور خوب سمجھ لیا کہ بعد نظم وامتزاج اربعہ عناصر کے پھر نشر وفراق ہے الغرض لشکر عجم میں ہزیمت پڑی اور جمعیت اُنکی منتشر ہوگئی اور مسلمانون نے اُنکا تعاقب کیا یہان تک کہ حق تعالیٰ نے اُنکو منہزم وپسپا کردیا چنانچہ جو دو پر آپڑے وہ مارے گئے

[۱] طلاق بائن یہ ہے کہ جسمیں رجعت نہ ہو طلاق رجعی وہ ہے کہ جسمیں رجعت ہو ۱۲

اور جو ہاتھ لگے وہ اسیر ہوے اور باقی جو بھاگ نکلے وہ بچگئے اور مسلمانون نے شہر نشاور پر تسلط و قبضہ کرلیا اور جو مال اس مین مال و متاع تھا اس سب کو غنیمت مین لیا اور وہ سب مال بیحصر و بیحساب تھا اور اس شہر مین اقامت پذیر ہوکر مسجد جامع بنا کی جس مین حق سبحانہ تعالیٰ کا ذکر کثیر ہونیلگا غرضکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے مسلمانونکے لیے ملک عراق مین فتح کامل و فیروزی تمام عطا کی اُسوقت مژدہ فتحیابی کا بخدمت امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے لکھکر احوال فتوح سے اطلاع دی اور فتحنامہ کیساتھ خمس بھی ارسال کیا پھر جسوقت نامہ مع خمس یہان خلیفہ رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو نہایت مسرور ہوے اور مسرت عظیم حاصل ہوئی اور حمد کثیر و شکر وافر بجناب اقدس الٰہی بجالائے اور سارے مسلمانون کو خوشی فتح عراق کی زیادہ تر فتح بلاد کسریٰ اور اُسکے مضافات سے حاصل ہوئی جو ہاتھ پر سعد بن ابی وقاص کے یہ سب فتح ہوے تھے و بالآخر اُن غازیون نے اُنھین بلاد عراق مین اپنا وطن کیا رضی اللہ عنہم اجمعین

ذکر فتوح بلاد بھنسا و ابناس اور اُس کے اعمال و مضافات کا اور فضائل اُسکے جنابات یعنے صحرا و عرصات کے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِعْلَمْ وَفَّقَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى یعنے بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ شہر بھنسا وہ مقام ہو جس کا ذکر مفسرین نے کیا ہے کہ ہر آئینہ حق تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز مین در بارہ عیسیٰ علیہ السلام اُس شہر کو اسطرح مذکور فرمایا وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ یعنے ہم نے ابن مریم عیسیٰ اور اُسکی مادر مریم کو اپنی قدرت کی نشانی اور دلیل مقرر کی اور اُن دونون کو اس ٹیلہ پر متمکن کیا جو جاے قرار مردم و جاے قرار آب شیرین کی ہے چنانچہ مفسرین کہتے ہین کہ وہ ربوہ وہی سرزمین بھنسا ہو جیسا امو عیسیٰ علیہ السلام سے جو کچھ وہان واقع ہوے عنقریب ہم اُس کو ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور حال یہ ہے کہ اُس سرزمین مین تقریبًا پانچہزار اصحاب نبی صلعم سے شہید ہوے ہین اُن مین اعیان و امرا قریب چار سو کے تھے اور اُنکے ساتھ جم غفیر اشراف و اصحاب سے تھے مثل علی بن عقیل بن ابی طالب و حسن بن صالح بن الحسین بن ابی طالب جنھون نے مسجد جامع اُس شہر مین بنا کی تھی اور اُنکے حالات سے عنقریب ہم ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور مثل زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بن عبدالمطلب اور فضل بن العباس عم رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور قریب ہو کہ ضمن ذکر فتوح اُس شہر کے جو لوگ اعیان اصحاب سے اور اُن کی جماعت کثیرہ وہان شہید ہوے ہین ہم اُن سب کا بھی ذکر عنقریب کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور واضح ہو کہ زمرہ ابرار و اخیار سے ایک جماعت نے ذکر کیا ہو کہ جو شخص زیارت کرتا ہے جانہ بھنسا

یعنے اُسکے عرصہ وصحرا مین وہ جب تک وہان سے معاودت کرتا ہی رحمت کردگار مین داخل رہتا ہی اور کہا جو کوئی اُس دشت مین زیارت کو جاتا ہی وہ اپنے گناہون سے ایسا صاف وپاک نکل آتا ہی جیسا شکم مادر سے اور جو کوئی مغموم ومحزون زیارت وہان کی کرتا ہی اُس کا ہم وحزن رفع ہوجاتا ہی اور ایسا کوئی غمزدہ وہان زیارت نہین کرتا مگر یہ کہ غم اُس کا دفع کرتا ہے اور کوئی حاجتمند ایسا نہین ہوتا کہ وہانکی زیارت سے حاجت اسکی روا نہ ہو اور جو مقامات وہان کے جسمین دُعائین مستجاب ہوتی ہین اُن مین سے قریب بحر الحصا ہی یعنی جاے سنگ لاخ ومقطع اسیل یعنے جہان سیلاب گرتا ہی کیونکہ وہان مدفن خلق کثیر کا ہی شہدا سے اور مشہد ہی حسن بن الصباح بن الحسین بن علی بن ابی طالب کا اور اسیطرح اجابت دعا ہوتی ہی نزدیک قبر زیاد بن ابی سفیان الحارث اور نزدیک قبر عبد الرزاق کے وہ مقام جو اندرون باب داخل ہی اور قریب عبادتگاہ عیسی بن مریم علیہما السلام کے جو وہان واقع ہی اور قریب قبور دیگر شہدا کے جو قبرین سفحہ یعنے سطح جبل پر واقع ہین چنانچہ درپیش وبجانب اسی جبانہ کے ایک مقام معروف بہ مراقہ ہی وہ سفحہ جبل یعنی دامن کوہ ہی وہین قبرین شہیدون کی ہین اور مروی ہی کہ ایک جماعت صالحین جبانہ مذکورہ کی مجاورت کی اور وہ باشندگان سرزمین مشرق کے تھے منتہاے عراق سے اور ایک اور جماعت ابرار کی تھی ساکنان زمین مغرب منتہاے اندلس سے اور یہ لوگ مسافر تھے کہ گذران کا جبانہ مین ہوا تھا اور باعث ان کی مجاورت کا یہ ہوا کہ انھون نے ایسے فضائل وہان کے دیکھے اور ان لوگونکے لیے کرامات وانوار اُس مقام کے ظاہر ہوے کہ اُنھون نے یہ سب کچھ بچشم خود ہا مشاہدہ کیا اور اصحاب تواریخ کہتے ہین کہ زمین مصر جو ملک بحیرہ سے ہی وہ شہیدونکے مشہد ہونے مین زیادہ تر زمین بھنسا سے نہ تھی اور مجری الحصا جو نزدیک مقطع سیل کے ہی وہ جہات غربیہ سے ہی وہین مدفن خلائق کثیر کا ہی کہ خاص اُس مقام پر چار سو اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین شہید ہوے ہین اور قریب ہے کہ ہم ذکر اس کا ضمن فتح مین کرینگے انشاء اللہ تعالی واما فضائل بحر یوسفی یہ ہی کہ اُسکے ساحل پر ایک جانب یہ شہر بھنسا آباد ان ہے اور اکثر عجائب ظہور مین آتے ہین از انجملہ وہ کثیر البرکت اور چشمہ فیض ہی کہ اس حوالی مین اہل قریات و اہل بلدان اپنے کھیتون مین اُس سے پانی سینچتے ہین باوجودیکہ دریاے نیل مین پانی بہت ہی مگر اس سے اس قدر نفع نہین ہی جسقدر اُس نہر سے لوگ منتفع ہوتے ہین اور اُسکے عجائب سے ایک یہ ہی کہ جب رود نیل مین پانی کی کچھ زیادتی ہوتی ہی تو اس نہر مین وفور آب ہوتا ہی اور منجملہ عجائب یہ ہی کہ جب آمد آب رود نیل سے منقطع ہوجاتی ہی تو بحر یوسفی سے سوتہ پھوٹ کر نہر جاری ہوجاتی ہی اور یہ بات کسی اور نہر مین کبھی پائی نہین جاتی ہی اور بعض عجائب سے یہ ہی کہ اُس مین سے ایک چشمہ زمین قیوم پر بھی گیا ہی اور قیوم تبشدیدیا ایک حصہ زمین مصر کا ہی کہ وہ بلند ہی تو وہان والے اس چشمہ سے آبپاشی زراعات وباغات کی کرتے ہین اور اُسکے برکات سے ایک یہ ہی کہ اُس مین یوسف صدیق علیہ السلام کی قبر ہے اس سبب سے اُس کی برکت زیادہ تھی اور وہ نہر زمانہ موسی علیہ السلام

ذکر بحر یوسفی

ملک بدستور جاری رہی اور اُس کی بعض کرامات سے یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے بامر خداوند عزوجل کے اپنے بال و بازو کی حرکت سے اُس نہر کو یوسف علیہ السلام کیلیے شق کیا تھا اور اس بات پر عمالقہ کو حسد ہوئی تھی اور عمالقہ و عمالیق ایک قوم و قبیلہ ہے اور حکایت اسکی اسطرح ہے جیسا کہ راویون نے ذکر کیا ہے کہ بعد چند سال کے جب یوسف کے پاس اجتماع بنی اسرائیل کا ہوا تو عمالقہ نے حسد و رشک سے ذکر اس بات کا ملک مصر سے کیا تب درمیان ملک مصر اور یوسف علیہ السلام کے کلام ہوا اُسنے کہا اے یوسف ہمارا ملک ہمکو پھیر دو اسوقت رائے طرفین کی اوپر فرقت و قسمت کے مجتمع ہوئی یعنے رائے اعیان جانبین اس امر پر متفق ہوئی کہ ملک مصر و یوسف علیہ السلام جدا جدا ہو جاوین اور زمین مصر تقسیم ہو جاوے چنانچہ زمین مصر از روے قسمت کے جانب غربی سے حصے مین یوسف علیہ السلام کے آئی اور وہ زمین ایک دشت بے آب و گیاہ تھی اور سارا ریگستان تھا اور اسکے عرصات مین ٹیلے اور ٹوے بہت سے واقع تھے تب حضرت یوسف علیہ السلام کو منظور ہوا کہ رود نیل سے نہر لاوین اور اس سرزمین مین جاری کرین چنانچہ اس کام کیلیے ایک لاکھ آدمی جمع کیے اور بیل و کلند وغیرہ آلات حفر انکو حوالہ کرکے حکم کیا کہ جانب بلندی پیش رو نیل سے نہر کھودنا شروع کرین تا آنکہ تین سال تک اُنھون نے نہر کھودی اور اُنکی مزدوری خزانہ سے برابر ملتی رہی پھر جسوقت نیل کا موجہ آیا تو اُسکی بہیا اور طغیانی سے جسقدر کھودا تھا سب بند ہو گیا تب جانب شرقی سے کھودنا شروع کرایا یہانتک کہ سات برس گذر گئے اور نہر نہ کھدی آخر اس کام سے تھک کر عاجز ہو گئے تب اس بات سے حضرت یوسف علیہ السلام کو صدمہ و قلق عظیم ہوا اسوقت حق تعالی نے وحی کی کہ اے یوسف تونے اس کام مین اپنے مال و مردم سے استعانت کی اور ہم سے استمداد نہ کی اور قسم ہے مجکو اپنے عزت و جلال کی اگر اس امر مین تو مجھ سے مدد چاہتا تو ہم تیرے لیے چشم زمین چشمہ کھودا فقط یہ ندا سنکر یوسف سجدے مین گر پڑے اور کہنے لگے سُبْحَانَكَ مَا أَعْظَمَ شَانَكَ وَأَعَزَّ سُلْطَانَكَ یعنے اے پروردگار تیری شان کیا بزرگ و برتر ہے اور تیری سلطنت غالب تر ہے بعد ازان یوسف علیہ السلام نے سجدے سے سر اُٹھایا پھر اپنا ملبوس اُتار کر پانی سے دھویا اور کپڑے تر پہنے ہوے ربوہ یعنی کریوہ کی طرف نکلے اور وہان جاکر سجدے مین گرے اور بدرگاہ جناب اقدس الٰہی تضرع و زاری کرنے لگے اُسوقت اُن کو وحی ہوئی کہ اے یوسف اپنا سر اُٹھا ہمنے تیری حاجت روا کی پھر حق سبحانہ تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم کیا کہ اُنھون نے اپنے بازو کی حرکت سے زمین کو شق کیا اور بعض روایت مین یون ہے کہ اپنے ایک پر بال کو ایک حرکت دی کہ سرزمین قیوم کے سرے سے آخر تک ایک طرفۃ العین مین بقدرت کردگار شگافتہ ہو گیا اور نہر جاری ہوئی تب یوسف علیہ السلام نے اس نہر پر پُل بنوایا اور شہر قیوم کی بنا کی اور اُس کو بسایا اور اُس ساری زمین کو درمیان اپنے اور اپنے بھائیون اور بیٹون کے تقسیم کر دیا چنانچہ زمین بھبسا حصہ مین افریثم بن یوسف کے آئی کہ اُسنے اُس سرزمین پر تعمیر شہر بھبسا شروع کی اور پتھر ترشوا کر دیوار شہر بنواہ اور فصیلین اور بُرج بنوائے اور وہ نہر وسط شہر مین بلندی زمین کی طرف سے جاری تھی

بعد ازان

بعد ازان بحریہ کی طرف نکلکر جاری ہوئی اور زمان اسلام تک اسی طرح سے روان تھی اور قریب ہے کہ ہم اسکا ذکر ضمن بیان فتح مین کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور راوی نے کہا کہ فرشیم بن یوسف نے بھنسا مین ایسے برج بنوائے اور ایسی بازارین تیار کرائین جو وصف سے بالاتر ہین اور اُسمین قبائل بنی اسرائیل کو آباد کیا چنانچہ ان لوگون نے اُسمین مکانات و محلات بنائے اور یہ سب کچھ مصر سے بسمت غربی واقع تھا کیونکہ زمین بھنسا جہت غربیہ سے آخر صعید تک تھی اور ممالک اس تمام حدود کے مختص بنی اسرائیل تھے کسی قوم غیر کی اُسمین شرکت نہ تھی اور یوسف علیہ السلام نے اُن تمام عبید کو جو نہر کھودنے مین مجتمع ہوے تھے زمین بھنسا کے دیہوم کے عوالی مین کشاورزو کاشتکار مقرر کردیے اور اُن سے عمارتین نبوائین اور بحر یوسفی کے دورویہ غرباً و شرقاً اشجار بار دار نصب کرائے چنانچہ عورتین ادھر سے جو نکلتی تھین اور اُنکے سر و پیر ٹوکرے ہوتے تھے تو وہ تمام میوون سے بھر جاتے تھے وحال آنکہ وہ اپنے ہاتھ سے ایک پھل بھی نہ توڑتی تھین پھر جب بنی اسرائیل نے عصیان و نافرمانی شروع کی اور کفران نعمت پروردگار کرینگے اور فعال معصیت کے مرتکب ہونیگے تو حق تعالیٰ نے اِن نعمتون کو اُنکے ہاتھ سے چھین لیا اور غیرون کو عطا کین کہ اُنھون نے آکر اُنکے ملک و مال پر قبضہ کرلیا اور ملک مصر کو انپر متسلط کردیا اسلیے کہ یہ بنی اسرائیل ملحد و گمراہ ہوکر انکار نعمت پروردگار کا کرینگے تھے اور انبیا کو قتل کرتے تھے اس بات پر کہ وہ واجبات کا حکم کرتے تھے اور محرمات سے منع کرتے تھے آخر بعد ازان کہ یہ لوگ سادات و اشراف قوم تھے سو مصریون نے اُن کو ذلیل و خوار کیا کہ اُنسے خدمات عبید اور جواری لینے لگے اور اُن کو کارہاے رزیل پر مقرر کیا چنانچہ اُنسے کام معماری و مزدوری اور سنگ تراشی و گاذری کا کراتے تھے اور اُنکے مردون اور عورتون اور لڑکون کو اپنی خدمتون مین رکھتے تھے غرضکہ وہ تمام بنی اسرائیل ہمیشہ تنگ زندگانی اور بڑی مصیبت و حیرانی مین رہے اور نہایت سختیون اور درشتیون سے بسر کرتے تھے اور ایسے تکالیف و آفات مین مبتلا تھے کہ تاب تحمل نہ رکھتے تھے یہان تک کہ موسیٰ علیہ السلام اُنکے لیے مبعوث ہوے اور یہ کتاب ہرگاہ مختص بذکر ایسے حالات کے نہین ہے لہذا بقیہ حال اُن کا فروگذاشت کیا گیا تا آنکہ پھر وہی بنی اسرائیل بعد مبعث موسیٰ علیہ السلام کے تمام مدائن مین ساری زراعات و باغات پر قابض و متصرف ہوے

بنی اسرائیل پر عصیان

ذکر نکلنا عیسیٰ علیہ السلام کا مصر سے اور اقامت پذیر ہونا زمین بھنسا مین

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْیَمَ وَاُمَّہٗ اٰیَۃً وَّاٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ یعنے حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے عیسیٰ بن مریم اور اُسکی مادر مریم کو اپنی قدرت کی نشانی مقرر کی اور اُن دونون کو ہمنے تمکن و مستقر کیا بجانب اُس کریوہ یعنے زمین بلند کے جو جاے بود و باش مردم و جاے قرار آب صاف و شیرین کی ہو و سابق ازین مذکور ہوچکا کہ وہ ربوہ زمین بھنسا ہے اسمین اختلاف مفسرین کا ہے چنانچہ اصحاب تواریخ مثل مسعودی

ذکر مسیح علیہ السلام و ہیرس

وابو جعفر طبرانی و واقدی و ابن اسحاق و ابن ہشام وار باب سیر و اہل تفسیر مثل سعید بن جبیر و سعید بن المسیب و ابن عباس اور وہ لوگ جنھون نے اِس کتاب عجیب مین کلام کیا ہی کہ اگر باب زر لکھی جاتی تو یہ بھی اقل مرتبہ تھا کیونکہ اس مین کتابین کثیر اور تواریخ و تفاسیر و فتوحات وغیرہ سب کچھ جمع ہین پس ان سب مورخین و مفسرین نے کہا ہی کہ حضرت عیسے علیہ السلام کا وہ زمانہ تھا جب ملوک اُس سرزمین کی سلطنت کو بیالیس برس گذرے تھے اور ریاست مُلک شام اور اُسکی حکومت پر اُس وقت قیصر ملک روم ہرقل متمکن تھا یعنے ملک روم ہرقل ملقب بقیصر تھا ہی ملک شام وغیرہ کی ریاست پر قائم تھا جیسا کہ فتوح شام مین مذکور ہوا اور سرزمین بھسنا مین ریاست قنطاریوس کی تھی چنانچہ جب ملک ہیرودس نے خبر ولادت مسیح علیہ السلام کی سنی تو اُسنے قصد قتل مسیح کا کیا اور یہ امر اس طرح ہوا کہ اُنھون نے جب ایک کوکب کو طالع دیکھا تو اُسکے حساب سے میلاد مسیح اور فساد اپنے احوال کا معلوم کیا اُس وقت حق تعالی نے ایک فرشتہ پاس یوسف نجار کے بھیجا اُسنے ارادۂ ہیرودس بادشاہ سے یوسف نجار کو خبر دی اُسنے مریم علیہا السلام کو آگاہ کیا اور کہا طرف سرزمین مصر کے نکل چلو کیون کہ اگر ہیرودس تیرے فرزند کو پاویگا تو لامحالہ قتل کرے گا پھر جب ہیرودس مرجاویگا تو پھر اپنے شہر کو پھر آئیو غرضکہ یوسف مریم اور مسیح علیہما السلام کو اپنے حمار پر سوار کرکے وہان سے روانہ ہوا یہان تک کہ داخل ملک مصر ہوکر زمین بھسنا پر وارد ہوے اور وہی وہ ربوہ ہی جس کا ذکر حق تعالی نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہی وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ (ترجمہ اِس کا ابھی ہو چکا ہی) اور وہان ایک عبادتگاہ تھی اُس مین ایک کنوان تھا اُسکے پانی سے مردم مریض طلب شفا کرتے تھے اور وہ کنوان وہ تھا جس کے پانی سے مریم و مسیح علیہ السلام وضو برائے نماز کیا کرتے تھے اور وہان نہ زمین ایک سُرنگ تھی یعنی تہخانہ تھا اُس مین یہ لوگ رہا کرتے تھے اور بعضون نے روایت کی کہ جب مریم علیہا السلام مسیحؑ اپنے فرزند کو لے کر زمین بھسنا پر وارد ہوئین تو وہان ایک کنوان تھا مگر نہ رسّی تھی نہ ڈول تھا اور اُسوقت مسیح بہت پیاسے تھے پانی مانگتے ہوے رونیلگے اور اُن کے رونے سے مریم کو بہت قلق ہوا تب قعر چاہ سے پانی اُبل کر لب پر آیا یہانتک کہ مسیحؑ نے اُس سے پانی پیا پھر اُسی روز سے اُسمین پانی زیادہ ہوا چنانچہ زیادتی نیل کی بھی اُسی سے مشہور ہوا اور نصاری اب تک اُسی کی عید کرتے ہین اور وہان ایک دیر بنا ہی اور زراعت بھی بہت ہوتی ہے و بعد ازان جب مریم علیہا السلام شہر بھسنا مین داخل ہوئین تو وہان بارہ برس مقیم رہین اُس مدت مین سُوت کاتا کرتی تھین اور کھیت کاٹنے والون کے ساتھ بالیان چنتی تھین اور اِسی طرح بسر کرتی تھین یہان تک کہ مدت قیام منقضی ہوئی اور محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب عیسی علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ شہر بھسنا مین آئے ہین تو اُس وقت طفل دو ماہہ تھے لیکن وہ گویا کہ پسر دو سالہ تھے پھر جب پورے نو مہینے کے ہوے تو حضرت مریم علیہا السلام ان کو لیکر شہر بھسنا مین معلم کے پاس گئین تب معلم نے مسیح کو اپنے روبرو بٹھلا کر کہا پڑھو بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیسےٰ نے کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پھر اخوند نے کہا کہو ابجد تب عیسیٰ نے اسکی طرف دیکھکر کہا تم جانتے ہو ابجد کیا چیز ہی اخوند نے مارنے کیلیے کوڑا اُٹھایا تب مسیح نے کہا اخوند صاحب مجھے کیون مارتے ہو اگر تم نہین جانتے ہو تو مجھسے پوچھو مین تم کو بتاؤن گا مؤدب نے کہا اچھا بیان کرو مسیح نے کہا تم اپنے بالانشین سے نیچے اُترآؤ تو مین بیان کرون یہ سُنکے مؤدب اُس مقام سے نیچے آیا اور مسیح اُسکی پائگاہ بلند پر جا بیٹھے اور فرمایا اَلَا لِفُ آلَاءُ اللّٰہِ وَالبَاءُ بَھَاءُ اللّٰہِ وَالبِیمُ جَلَالُ اللّٰہِ وَالدَالُ دِینُ اللّٰہِ وَالھَاءُ ھُوتُ جَھَنَّمَ وَلَھُوَالھَاوِیَۃِ وَالوَاوُ وَیلٌ لِاَھلِھَا وَالزَائُ زَفِیرُ جَھَنَّمَ وَالحَاءُ حَطَبِ اَلخَطَایَا عَلَی المُستَغفِرِینَ وَالکَافُ کَلَامُ اللّٰہِ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِہٖ وَالصَادُ صَاعٌ بِصَاعٍ وَالقَافُ تَقَرَّبَ مِنھَا حَیَّاتُ جَھَنَّمَ یعنے الف آلاء اللہ کا الف ہی یعنی نعمتین و برکتین خدا کی اور باہا اسکی باہی یعنے نور عظمت الٰہی اور جیم سے مراد جلالت الٰہی اور دال جو دین اللہ ہی یعنے طاعت و انقیاد ہی اور ھا جو کہ ھوت جہنم ہی و قعر غار دوزخ ہی جس کو ہاویہ کہتے ہین اور واو سے ویل و ہلاکی ہی بر اہل دوزخ کے اور زا سے زفیر دوزخ ہی یعنے صدائے مہیب و سمع خراش اور زفیر آواز خر جو باریک ہوتی ہی اور شہیق جو بانگ سخت ہوتی ہی اور حا سے حط ذنوب و سقوط گناہون کا ہی توبہ و استغفار کرنے والون سے اور کاف سے مراد کلام ملک العلام ہی جسکے کلام کو تغیر و تبدل نہین ہی اور صاد سے اشارہ ہی طرف صاع یعنے وزن برابر وزن کے اِس سے مُراد یہ ہی کہ چھ چیزین مثل گندم و جو و زبیب و تمر و زر و سیم جس وزن سے جسکو قرض دو اُسیقدر اُس سے اونہ زیادہ نہ کم کہ محسوب بسود ہو جائیگا اور قاف سے مراد ہی کہ صاع کے قریب مارہاے دوزخ ہین یعنے در صورت کم دینے اور زیادہ لینے کے پھر جس وقت مسیح علیہ السلام یہان تک بیان کر چکے تو اُستاد ادیب نے حضرت مریم سے کہا کہ بس اب تو اپنے لڑکے کو لیجا اِس کو حاجت استاد کی نہین ہی بلکہ حق تعالیٰ نے خود اِس کو تعلیم کیا ہی مصنف کتاب کہتا ہی مجھسے روایت بیان کی حسین اور محمد بن الحسین المقری نے حکیم سے اُنھون نے محمد بن احمد حمدون سے اُسنے حکیم بن نافع سے اُسنے اسمٰعیل سے اُسنے ملیکہ سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اُنھون نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کو اُنکی والدہ نے واسطے تعلیم کے مکتب مین بھیجا تو معلم نے کہا کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تب عیسیٰ علیہ السلام نے کہا بسم اللہ کیا چیز ہی معلم نے کہا مین نہین جانتا ہون تب مسیح نے بیان کیا اَلبَاءُ بَھَاءُ اللّٰہِ یعنے عظمت پروردگار وَالسِّینُ سَنَاءُ اللّٰہِ یعنے نور خداے کردگار وَالمِیمُ مَلَکُ اللّٰہِ یعنی فرشتہ جو آیات اور معجزات لایا ہی یعنی وہ آیات و معجزات جو مسیح علیہ السلام کیلیے زمین بھبنا مین ظاہر ہوے اور وہب راوی نے کہا اول آیت و معجزہ جس کو عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے صغر سن مین در میان شہر بھبنا کے لوگونکے تئین دکھلایا وہ یہ ہی کہ اُن کی مادر مکرمہ در میان بھبنا کے جو زمین مصر سے ہی گھر مین ایک دہقانی یعنے زمیندار کے مقیم تھین کیونکہ یوسف نجار جب مسیح و مریم کو حدود شام سے مصر مین لایا تھا تو اُسنے اُن دونونکو یہی

زمیندار کے مکان مین لاُتارا تھا اسلیے کہ خانۂ زمیندار مذکور مامن مساکین و مسافرین تھا چنانچہ کسی اور دہقانی نے
مال قیمتی اُس زمیندار کے خزانہ سے چرایا اور وہ زمیندار خاصگان بادشاہ بھنسا سے تھا مگر اُسنے اُن مساکین مین سے
جو اُسکی مہمانسرا مین تھے کسی مسکین کو متہم نہ کیا ولیکن حضرت مریم کو اُس دہقان میزبان کے نقصان سے سخت
ملال ہوا پھر جب مسیح نے قلق اپنی والدہ شریفہ کا دیکھا تو فرمایا اے مادر معظمہ کیا آپ چاہتی ہین کہ مین وہ مال جہان رکھا ہی
آپ کو بتا دون مریم نے کہا ہان اے فرزند مین یہی چاہتی ہون مسیح نے کہا آپ اس زمیندار سے کہدیجیے کہ وہ سب
مساکین کو جو اُسکے مکانون مین رہتے ہین جمع کرے تب مریم نے اس دہقان زمیندار سے یہ پیام بیان کیا اُسنے
اُن سب کو جو وہان رہتے تھے جمع کیا جب مسیح نے دیکھا کہ سب مجتمع ہوے تو مسیح اُن لوگون مین سے دو آدمی کے
پاس گئے کہ ایک اندھا تھا اور ایک لنگڑا تب حضرت کے معجزے سے اُس لنگڑے نے اندھے کو اپنے شانہ پر اُٹھایا
اور کہنے لگا میرے شانہ پر کھڑا ہو اندھے نے کہا مین ناتوان ہون لنگڑے نے کہا اُس رات کو تیرے تئین
اِس بات کی یعنے شانہ پر کھڑے ہونے کی قوت کیونکر ہوئی تھی جب لوگون نے یہ بات سنی تو اندھے کو مارنے لگے آخر
وہ کھڑا ہوا جب سیدھا ہوا اور لنگڑا اسکو اُٹھائے تھا یہانتک کہ اُسکو روزن خزانہ تک پہونچایا اُسوقت مسیح
علیہ السلام نے دہقان زمیندار سے فرمایا دیکھ تیرا مال اُس شب کو دونون نے یونہی لیا ہی اسلیے کہ اندھے نے اُس
لنگڑے کی قوت سے استعانت کی اور لنگڑے نے اس کی اعانت کی یہ سُنکے اُس اندھے اور لنگڑے نے اقرار کیا
اور کلام مسیح کی تصدیق کی پھر اُن دون نے مال دہقان کا مسترد کر دیا اور دہقان نے اپنے خزانہ مین داخل کیا
مریم علیہا السلام سے کہنے لگا کہ نصف اِس مال بازیافتہ سے تو لے حضرت مریم نے جواب دیا مین اِس واسطے پیدا نہین ہوئی
ہون تب اُس زمیندار نے کہا خیر اگر تو نہین لیتی ہی تو اپنے بیٹے کو دے مریم نے فرمایا مجھ سے اُسکی شان عظیم تر ہی وبعد ازان
اُس زمیندار نے سامان ضیافت کا مسیح کی خاطر مہیا کیا اور اس تقریب مین تمام اہل شہر کو جمع کیا اور دو مہینے تک
طعام داری کی وبعد ازان اکابر شہر کے اور ملوک اُس نواحی کے مسیح کی زیارت کو آئے مگر کچھ طعام و شراب
قسم خمر سے اور نان و خورش مسیح کے پاس موجود نہ تھا پھر جسوقت سب مجتمع ہوے تو عیسیٰ علیہ السلام نے کہا خمہاے
شراب جو خالی ہین اُن مین پانی بھر دو جب وہ سب پانی سے بھرے گئے تو وہان خم پر اپنا ہاتھ رکھا دفعتہ وہ سب خم پُر
از شراب ہو گئے اور اُسوقت سن شریف دوازدہ سالہ تھا یہ دیکھکر اعتقادات اہل بھنسا اور مردم حوالی مدائن و اہل قریات
اور باشندگان سواد مصر کے بہت زیادہ ہوے اور یہ معجزہ ثانی تھا سرزمین بھنسا مین اور سُدّی راوی نے کہا کہ عیسے
علیہ السلام مکتب مین لڑکون سے باتین جو کرتے تھے جو کچھ انکے باپ ماں اور ان کے گھر والے اپنے گھر وے مین کلام کرتے تھے وہ
اُن لڑکون سے بیان کرتے تھے اور بعض لڑکون سے کہتے تھے تم اپنے گھر جا کر دیکھو کہ تمھارے گھر والے فلان فلان چیزین کھاتے
ہین تو وہ لڑکے اپنے گھر جا کر اپنے اہل سے رد کر وہ چیزین طلب کرتے تھے یہان تک کہ وہ لوگ اُن لڑکون کو بھی کچھ دیتے

تھے اور کہتے تھے یہ تم کو کس نے بتایا ہو وہ کہتے تھے ہم کو عیسیٰ نے خبر دی ہو آخر اہل شہر نے اپنے لڑکونکو عیسیٰ کے پاس
آنے جانے سے روک دیا اور اُنکو یہ سمجھا دیا کہ اس جادوگر لڑکے کیساتھ نہ کھیلو اور اُن لوگونکے لڑکونکو ایک مکان کے اندر بطریق
قید و بند کے جمع کیا اور عیسیٰ علیہ السلام وہان خود آئے اور اُن لڑکونکو بلا لینگے تب والیان اطفال نے حضرت سے کہا
یہان تو کوئی نہین ہو حضرت نے کہا اس مکان کے اندر کون ہو لوگون نے کہا کہ اسکے اندر ہمارے خنازیر خوک بند ہین
حضرت نے فرمایا ایسا ہی ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ پھر جب لوگون نے دروازہ اس مکان کا کھولا تو دیکھا کہ وہ سب خوک تھے
آخر جب یہ امر لوگون مین فاش ہوا تو سب ہیبت زدہ و خوفناک ہوے اور سدی راوی نے کہا جب عیسیٰ علیہ السلام
ہمراہ اپنی مادر مکرمہ مع اپنے ہمراہیونکے سرزمین بھنسا مین وارد ہوے اور اُسکے قریات سے ایک قریہ مین ایک شخص کے
مکان پر وہ سب اُترے اُسنے سب کو اپنا مہمان کیا اور وہ بادشاہ کا کان پُر تھا چنانچہ ایک روز وہ شخص باہر سے اپنے
گھر مین جو آیا تو بہت غمگین تھا اور اُسوقت مریم علیہا السلام اُس شخص کی زوجہ کے پاس بیٹھی تھین اسکا حال پریشان دیکھکر
زن نان پز سے کہنے لگین آج تیرے شوہر کا کیا حال ہو کہ مین اس کو مغموم دیکھتی ہون اُس عورت نے کہا یہ حال مجھ سے
کچھ نہ پوچھو حضرت نے کہا آخر مجھے بھی اس کیفیت سے آگاہ کر امید ہو کہ حق تعالیٰ تجکو اس غم سے رستگاری بخشے تب اُس
عورت نے بیان کیا کہ بادشاہ بھنسا کا جب اپنے شہر سے واسطے سیر و نگرانی اپنے ممالک محروسہ کے نکلتا ہو تو ہر ایک
قریہ مین مقام کرتا ہو اور یہ دستور مقرر کیا ہو کہ اُس قریہ کا مقدم ایک روز ضیافت بادشاہ کی طعام و شراب
سے کرتا ہو اور اگر کوئی ایسا نہ کرے تو وہ مبتلاے عتاب و عذاب ہوتا ہو اور وہ بادشاہ آج ہمارے قریہ مین ہمارے
یہان وارد ہونیوالا ہو اور ہم کو کچھ مقدرت اسکی ضیافت کی نہین ہو یہ سُنکے حضرت مریم نے اُس عورت سے فرمایا
تو اپنے شوہر سے کہدے کہ وہ کچھ غم نہ کرے مین اپنے فرزند سے کہتی ہون کہ وہ اسکے لیے حق تعالیٰ سے دعا کرے گا
وہ اپنی رحمت سے اس امر کو کفایت کرے گا بعد ازان مریم نے ذکر اس بات کا عیسیٰ علیہ السلام سے کیا حضرت
نے فرمایا اگر مین ایسا کرون گا تو کچھ زحمت واقع ہوگی حضرت مریم نے کہا کچھ روا نہین کیونکہ اُس شخص نے ہمارے ساتھ
احسان و اکرام کیا ہو تب مسیح علیہ السلام نے کہا آپ اُس سے کہدیجیے کہ جس وقت بادشاہ قریب پہونچے تو وہ اپنی
دیگون اور خمون کو پانی سے بھر دیوے اور مجھے خبر کرے چنانچہ اُس شخص نے یون ہی کیا کہ ناگاہ وہ ملک آپہونچا اور
صداے دہل و نقارون اور شور قرنا و چنگون سے زمین ہلنے لگی اور اسکا سارا لشکر بھی پہونچگیا اُسوقت اُس شخص نے
مسیح علیہ السلام کو خبر دی حضرت نے جناب اقدس الٰہی مین دعا کی اُسیدم وہ تمام دیگین جو پانی سے بھری تھین
پر از قورمہ و مملو با قسام طعام ہوگئین اور وہ سارے خم بھی شراب سے لبالب ہوگئے اور وہ ایسے قسم کے کھانے تھے
اور اس قسم کی شراب تھی کہ کسی بشر نے کبھی نہ ویسا کھانا کھایا نہ ویسی شراب چکھی تھی آخر جس وقت بادشاہ نے وہ
طعام لذیذ تناول اور اُس مئ خوشگوار کو نوش کیا تو میزبان سے پوچھا کہ ایسی شراب کہان سے تیرے ہاتھ آئی اُسنے کہا

شہر قوم سے مینے منگوائی ہی بادشاہ نے اس بات کو ہیچ نہ مانا اور کہا ہمارے لیے وہین سے شراب آتی ہی بلکہ انگور یہانکا آتا ہے اور ہمارے یہان اُسی کی شراب کھینچی جاتی ہے مگر اس شراب کی مساوی نہین ہوتی ہی اُسنے کہا یہ اور سرزمین سے آتی ہی پھر جب کلام مین خلط و اضطراب واقع ہوا تو بادشاہ نے اسکی کوئی بات نہ مانی آخر اُس شخص نے کہا خیر اب مین آپسے عرض کرتا ہون کہ میرے یہان ایک ایسا لڑکا آیا ہی کہ جو کچھ حق تعالیٰ سے سوال کرتا ہی وہ اُسکو عطا کرتا ہی سو اُسی نے حق سبحانہ تعالیٰ سے دعا کی کہ خم آب تمام خم شراب ہوگئے اور حال یہ تھا کہ اس ملک کا ایک بیٹا تھا وہ اسکو اپنا ولیعہد و جانشین کیا چاہتا تھا ناگاہ وہ لڑکا قبل اس سے مرچکا تھا اور بادشاہ کو وہ لڑکا محبوب ترین خلائق تھا چنانچہ بادشاہ نے کہا اگر تیرا کلام سچ ہی تو وہ لڑکا جس کی تو صفت کرتا ہی وہ اپنے پروردگار سے میرے لڑکے کے لیے دعا کرے تا وہ زندہ ہو جاوے تب اُس شخص نے مسیح علیہ السلام کو بادشاہ کے سامنے بلوایا اور مکالمہ فیمابین سے آگاہ کرکے التماس دعا کی حضرت نے فرمایا مین دعا تو کرتا ہون لیکن اگر وہ زندہ ہوگا تو ملک پر بلاے عظیم نازل ہوگی ملک نے کہا بعد از انکہ مین اسکو زندہ دیکھ لون پھر جو آفت آویگی مجکو اُسکی کچھ پروا نہین مسیح نے کہا بھلا اگر مین دعا کرون اور تمھارا پسر زندہ ہو اُس وقت تم مجکو اور میری مادر کو چھوڑ دوگے اور جانے دوگے کہ جہان ہم چاہتے ہین چلے جاوین اور تم لوگ ہمارے درپے نہ ہو اور مجکو نہ گھیرو بادشاہ نے کہا نہین پھر ہم تمکو زحمت نہ دینگے آخر مسیح نے درگاہ حی القیوم مین دعا کی تو پسر ملک زندہ ہوا پھر جس وقت اہل مملکت نے دیکھا کہ وہ لڑکا زندہ ہوگیا تو وہ ہتھیار لیکر دوڑے اور کہنے لگے کہ ملک نے ظلم و زبردستی سے ہمارا تمام مال کھالیا اور ہم نادار ہوگئے اور اب جو وہ مرنے کے کنارے ہوا تو چاہتا ہی کہ اپنے پسر کو اپنا خلیفہ کرکے ہمپر متسلط کرے تا وہ بھی مثل اپنے پدر کے ہمارا مال کھا جاوے اور ہم کو تباہ کرے یہ کہکے اُن لوگون نے ایسا نرغہ کیا کہ پدر و پسر یعنے ملک و ملک زادہ دونونکو قتل کرڈالا اور مسیح و مریم علیہما السلام وہانسے روانہ ہوے اسی طرح معجزات حضرت مسیح کے بہت سے ہین ذکر ان سب کا طول مقام ہی چنانچہ ابو اسحاق ثعلبی نے اپنی کتاب عرائس مین اُن کرامات کو بشرح و بسط ذکر کیا ہے

ذکر فتح بھنسا اور اُس کے فضائل کا اور بیان ہی اُن واقعات کا جو وہان صحابہ رضی اللہ عنہم کی نسبت پیش آئے

اکثر رواۃ نے بطرق اپنی اپنی اسانید صحیحہ کے اُن لوگون سے روایت بیان کی ہی جو اُس فتح مین شریک تھے اور وہ دروازہ اصحاب السیر و ارباب تواریخ مین مثل **واقدی** و ابن جعفر الطبرانی کے اور ابن خلکان نے اپنی تاریخ ہدایہ و نہایہ مین لکھا ہی اور جملہ مورخین و صوفین کے ابن اسحاق و ابن ہشام ہین اور انمین سے ہر ایک کی روایت

دوسرے کی روایت مین داخل ہی اسلیے کہ اُس مین اختلاف اُن روایات کا ہی جو حاضر فتوحات و موجود واقعات تھے اور وہ سب صحابہ ہین رضی اللہ عنہم اجمعین اور اکثر ان مین اعاظم و اکابر صحابہ ہین مثل عبداللہ بن عمرو بن العاص جو امیر جیوش تھے مصر پر اور اُنکے برادر محمد بن عمرو اور خالد بن الولید اور اُن کا پسر سلیمان اور قیس بن ہبیرۃ المرادی ومقداد بن الاسود الکندی ومیسرۃ بن المسروق العبسی وزبیر بن العوام الاسدی اور اُن کا بیٹا عبداللہ و ضرار بن الازور اور عزادگان رسوخدا صلی اللہ علیہ وسلم مثل فضل بن العباس وجعفر بن عقیل ومسلم بن عقیل وعبداللہ بن جعفر و پسران خلفاء رضی اللہ عنہم مثل عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق وعبداللہ بن عمر بن الخطاب وابان بن عثمان اور باقی اسماء ہم نے اختصار کیا باعث اندیشہ طول کلام کے پس ان صحابہ نے جو کچھ اُن فتحون مین بچشم خود دیکھا اور جو کچھ اُن واقعون مین مشاہدہ کیا وہ سب بیان کیا اور اُنسے ان کے ابناء و اخلاف نے روایت کی اور ہم نے اُنسے اخذ کرکے اِن فتوح کو اوپر قاعدۂ صدق و سداد کے ضبط و ثبت کیا اور مقصود اِس سے اثبات فضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفضیلت صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہی کیونکہ اگر یہ لوگ ایسا نہ کرتے تو مسلمین مالک بلاد نہ ہوتے و نشر اعلام اس دین کا نہ ہوتا یعنے نشانہائے دین اسلام منصب و قائم نہ ہوتے چنانچہ لشکر کفار اطراف زمین مین شرقاً و غرباً آوارہ ہوگئے اور وہ سب دشمن پسپا ہوکر بھاگ گئے اور مسلمانون نے خاطر خواہ زمین مین اُنکے خون بہاے اور نہب و تاراج اُنکے مال کا اپنے لیے مباح و حلال کیا اور حال یہ تھا کہ حق تعالیٰ نے ان کا رعب و خوف اُنکے دشمنون کے دلونمین ڈالدیا تھا غرضکہ وہ لوگ یعنی صحابہ اور مجاہدین نجم ہدایت واہل ولایت تھے کہ اجراے شرائع اور تلاوت قرآن مین جہد بلیغ کرتے تھے جیسا کہ حق تعالیٰ نے اُنکے حق مین از روے اُنکی فضیلت و بزرگی کے فرمایا ہی مِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا یعنے بعضے اُنمین وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی مدت زندگانی تمام کی یعنی شہید ہوے اور بعضے منتظر شہادت ہین اور اُنھون نے اپنے عزم و عہد کے تئین کچھ نہین بدلا راوی کہتا ہے مجھ سے ابوعبداللہ محمد بن محدث المصری نے بیان کیا کہ مین نے فتوح کثیرہ کا مطالعہ کیا تو اُسمین از روے بیان کے اکثر زیادہ و کم پایا اور اسیطرح تواریخ منقولہ مین بھی کمی و بیشی دیکھی پھر مین شہر بھنسا مین از روے زیارت اُسکے جبانہ یعنے صحراے مزار شہدا کے گیا اسلیے کہ مین نے اُسکے بڑے بڑے فضائل و اجر اور خیر و ثواب دیکھے تھے کہ زیارت وہان کی گناہون کو مٹاتی ہی اور غمون کو غلط اور سختیون کو دور کرتی ہی اور وہان کی زیارت سے حسن اخلاق و ازدیاد رزق ہوتا ہی اور وہ زیارت مورث نصرت ہوتی ہی احداپر اور کفایت کرتی ہی شدائد و ورادات کو کیونکہ اُس مین اُن اکابر شہدا کے مزارین جنھون نے خدا کے واسطے جانبازی کی اور رضاے خدا کیلیے راہ خدا مین قتل ہوے اور وہ لوگ ہین جنکے حق مین حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے بتحقیق کہ حق تعالیٰ نے مومنون سے مول لیا ہی اُنکی جانون اور اُنکے مالونکو اس بات مین کہ اُنکے لیے جنت ہے اور وہ لوگ اپنے پروردگار کی حضوری مین زندہ موجود ہین اور روزی پاتے ہین چنانچہ ہمنے زیارت

اُس جبانہ کی اوقات سحر مین کی یعنی قبل از فجر کے اور ہمنے اُس سے انوار ساطعہ مشاہدہ کیے اور ہم بسبب یارت مزار اُن بزرگوار اخیار کے اپنے پروردگار سے امیدوار ہین کہ ہمکو ہمارے بار گناہون سے رستگار کرے غرضکہ جب ہم زیارت سے فارغ ہوئے تو درپے تفحص اخبار اُن بزرگوار کے ہوکر اُنکے حالات صبر و قرار سے جسقدر کہ اُنھون نے معرکہ غزوات و کارزار مین تحمل کیا ہم کو آگاہی ہوئی اور ہمارے بعض اصحاب نے ماجرائے فتح شہر بصنا کا مجھ سے سوال کیا اور اُن کو منظور واقعہ شہادت تھا تب میری خاطر نے مجکو تحریک کی اور اس امر کیلیے میری نظر و فکر بیدار ہوئی آنکہ مین نے مطالعہ تواریخ و فتوحات کا کیا پھر مین نے مراجعات و روایات سے اجتناب کرکے اِس کتاب کو انتخاب کیا تو وہ مانند اس دریکتا کے ہے جسکی قیمت کوئی نہین کر سکتا ہے اور اُسکی سماعت سے دلون کو تازگی ہوتی ہے اور رنج و الم دور ہوتے ہین اور جہاد پر شجاعت و جرأت بڑھتی ہے اور ممالک و بلاد مین اقامت عدل و داد کی اعانت کرتی ہے اور مقصود تدوین اِس کتاب سے طلب رضائے خداوند کریم اور خواہش ثواب نعیم ہے اور وہ یہ ہے کہ بعد حمد خدای عالم اور درود اوپر سید خاتم کے مین ابتدائے بسم اللہ الرحمن الرحیم کرتا ہون **راوی** نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی اُس شخص نے جسپر میرے تئین زیادہ اعتماد ہے منجملہ رواۃ مذکورین کے اُسنے کہا جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ملک مصر اور اسکندریہ اور بحیرہ اور جہات بحری وغیرہ تمام و کمال فتح کرچکے اور اسوقت حدود ممالک صعید مین شہرہای نوبہ و بربر و دیلم و صقالیہ و روم و قبط آباد ان تھے اور آبادی مین سب سے زیادہ روم کو غلبہ تھا کہ وہ بڑا شہر اور بہت آباد تھا چنانچہ عمرو بن العاص نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کسطرف قصد کرنا چاہیے آیا لشکر کو سمت شرق سے لیچلین یا جانب غرب اور کیا کیا چاہیے یہ سُنکے اصحاب نے مشورہ دیا کہ اس باب مین بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مکاتبہ لکھا جاے تو موافق حکم اُنکے عمل مین آوے تا آنکہ یہ نامہ لکھا گیا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ عَامِلِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مِصْرَ وَنَوَاحِيهَا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ وَاُثْنِيْ عَلَيْهِ وَاُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ بِالْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَاَحْمَدُ لِلّٰهِ قَدْ فُتِحَتْ كَنَا مِصْرَ وَالْوَجْهُ الْبَحْرِيُّ وَاَسْكَنْدَرِيَّةُ وَدِمْيَاطُ وَلَمْ يُبْقِ فِي الْوَجْهِ الْبَحْرِيِّ مَدِيْنَةٌ اِلَّا وَقَدْ فُتِحَتْ وَلَا قَرْيَةٌ وَاَذَلَّ اللّٰهُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَعْلٰى كَلِمَةَ الدِّيْنِ وَقَدْ جَمَعْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السَّادَاتِ وَالْاُمَرَاءِ وَالْاَخْيَارِ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ يَطْلُبُوْنَ الْاِذْنَ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ يَسِيْرُوْنَ اِلَى الصَّعِيْدِ وَاِلَى الْغَرْبِ اَوْ اَمْرُكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّهُمْ عَلَى الْجِهَادِ فَلِفَيْنِ وَبَاعُ نُفُوْسَهُمْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ عریضہ ہے جانب بندۂ خدا عمرو بن العاص کے جو امیر المومنین کا عامل ہے اور مصر

اور اُسکی نواحی پر اور لکھا جاتا ہی بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سلام ہمارا اور رحمت و برکات
خدا آپ پر اما بعد حمد و صلوۃ کے مین حمد و ثناے کردگار کرتا ہون اور درود و سلام بھیجتا ہون رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پر اور
ہمارا سلام اُن لوگونپر جو مدینہ طیبہ مین ہین جملہ مہاجرین و انصار سے اور شکر ہی اُس پروردگار کا جسنے ہم کو فتح بخشی ملک مصر
اور تمام سواحل بحر یعنے ترائی دریا پر اور اسکندریہ و دمیاط پر اور جہات بحری مین کوئی شہر و دیہ ایسا باقی نہین ہا جو
فتح نہین ہوگیا اور حق تعالی نے مشرکین کو ذلیل و خوار کیا اور ذکر دین کا بلند کیا اور جملہ اصحاب رسولخدا صلے اللہ
علیہ وسلم جو اکابر و امراء و اخیار ہین مہاجرین و انصار سے مجتمع ہین اور رائے اُنکی اس بات پر متفق ہوکر امیر المومنین سے
طلب اذن کرتے ہین کہ آیا بطرف ملک صعید اور بجانب عرب کے روانہ ہون یعنی اگر آپ کا حکم ہو تو ہم ان سمتون کا عزم کرین
سو یا امیر المومنین اس بات مین حکم آپ کا کیا ہی اور حال یہ ہی کہ سائر مسلمین جہاد کرنے پر ہیجین و بیقرار ہین یعنی مستعد آمادہ
ہین اور اُنھون نے اپنی جانون کو خدا کیلیے بیچڈالا ہی یعنے راہ خدا مین اپنی جان کو فدا کرچکے ہین اور درود و سلام خدا
کا اور پرسید و آقا ہمارے محمد خاتم الانبیا کے اور اُنکی آل و اصحاب پر **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا جب عمرو بن عاص تحریر
نامہ سے فارغ ہوے تو اصحاب کو سُنایا اور ٹھہر کے ملفوف و مختوم کیا اور ایک شخص پیک کو جس کا نام سالم بن نجیبۃ
الکندی تھا بلوا کر نامہ سپرد کیا اور اُس کو ایک ناقہ دیا کہ وہ اُسپر سوار ہوکر چلا اور مدینہ کی راہ لی اور یہ اشعار پڑھتا جاتا تھا

اَسِیْرُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فِی اَمَانٍ	وَاَرْجُوا الْفَوْزَ فِی غُرَفِ الْجِنَانِ	وَاَرْجُوْ اَنْ تَقَرَّبَ لِی اِجْتِمَاعِیْ
وَاُعْطٰی مَا اُرِیْدَ مِنَ الْاَمَانِیْ	اَلَا یَا نَاقَتِیْ جِدِّیْ وَسِیْرِیْ	اِلٰی نَحْوِ النَّبِیِّ بِلَا امْتِهَانِیْ
وَاَقْرَبُہٗ السَّلَامَ وَاَنْشُدَ بِہٖ	کَلَامًا صَادِقًا اَحْسَنَ الْبَیَانِ	اَلَا یَا اَشْرَفَ الثَّقَلَیْنِ یَا مَنْ
بِہٖ شَرُفَتْ الْمَدِیْنَۃُ وَالْمَکَانُ	فَکُنْ لِیْ فِی الْمَعَادِ غَدًا شَفِیْعًا	اِذَا مَا قِیْلَ هٰلْ اَعْبُدُ عَانِیْ

یعنے مین مدینہ کو جاتا ہون امان خدا مین امیدوار ہون کہ غرفات جنت مین فائز ہون اور آرزو رکھتا ہون
کہ میرے اجتماع یعنے جمعیت میرے اقربا و احباب کی مجھ سے قریب ہون اور میری ملاقات کرین اور جو کچھ اپنی آرزو دون سے
چاہتے ہون مجھے حاصل ہون ای میرے ناقہ کوشش کر اور جلد چل طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا اہانت تجھکو قریب کرون اُسکے
تئین سلام کو یعنے اُس سے تقرب بسلام حاصل کرون اور کلام صادق پڑھون یعنی درود اور حُسن بیان کرون یعنی مدح
سنا آگاہ ہوے اشرف گروہ جن و انس وای وہ شخص جس سے شرف ہی مدینہ اور کل مکان کو چاہیے کہ کل کے روز معاد
مین میرا شفیع ہو جس وقت کہ لوگ مجھکو کہین گے یہ بندہ خوار اور بندی گناہون کا یعنے گناہگار ہی **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا کہ چنانچہ وہ پیک شبانہ روز برابر قطع مسافت کرتا ہوا مدینہ طیبہ مین بعد نماز عصر جا پہونچا اور باب مسجد پر اپنے
ناقہ کو بٹھا کر اور فاضل زمام یعنے مہار کے دوسرے سرے سے باندھ چھاندکر مسجد رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم مین داخل ہوا اور
قبر اقدس پر سلام زیارت کرکے مابین روضہ و منبر کے دو رکعت نماز بجا لایا بعد ازان آگے بڑھا تو حضرت عمر بن الخطاب رضی

رضی اللہ عنہ کی خدمت مین فائز ہوا اور بعد عرض سلام مصافحہ سے مشرف ہوا پھر سالم کہتا ہے کہ جب امیر المومنین نے مجھے دیکھا کہ مین اُنکے روبرو شاد ان و فرحان بڑھا آتا ہون تو فرمایا مرحبا سالم کو کہ بالضرور مصر سے خط لایا ہے اور مین نے دیکھا کہ اُنکے جانب راست علی بن ابی طالب ہین اور بطرف چپ عثمان بن عفان ہین اور سائر مہاجرین و انصار اُنکے گرد ہین مثل عباس بن عبد المطلب و عبد الرحمن بن عوف و سعد بن زید و طلحہ بن عبد اللہ اور باقی صحابہ حلقہ باندھے بیٹھے تھے رضی اللہ عنہم اجمعین تب مین نے بعد سلام وہ نامہ پیش کیا اُنھون نے فرمایا کیا خبر ہے اے سالم تو سالم ہو دُنیا و آخرت مین انشاء اللہ تعالی مین نے عرض کی یا امیر المومنین خبر خوش ہوا اور مژدہ ہو ان شاء اللہ جب نامہ پڑھا تو نہایت مسرور و شادمان ہوے اور مال غنیمت قبل از ورود سالم کئی روز پیشتر پہونچکر درمیان صحابہ تقسیم ہو چکا تھا تا آنکہ عمر رضی اللہ عنہ نے علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حاضرین صحابہ سے مشورہ کیا (یعنے دربارہ لشکر کشی سمت ممالک مغربی وغیرہ جیسا کہ عمرو بن العاص نے لکھا تھا) تب علی بن ابی طالب نے یہ مشورہ دیا کہ عمرو بن العاص خود ہمراہ لشکر نہ جاوے تا کہ اُس کی ہیبت دشمنونکے دلون مین باقی رہے اور پہلے ایک لشکر دس ہزار سوار کی جمعیت کا تیار کرکے روانہ کرے اور اُنپر خالد بن الولید کو افسر کرے کیونکہ وہ سیف اللہ یعنی شمشیر خدا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپنے راست و درست کہا بتحقیق کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ یعنے خالد البتہ خدا کی شمشیرون مین سے ایک شمشیر ہے اور دوسری روایت مین یون ہے اِنَّ خَالِدًا سَيْفٌ كَالِحٌ يَعِدُ عَنْ اَعْدَائِهٖ یعنے خالد ہر آئینہ وہ برہنہ شمشیر ہے کہ اُسکے دشمنون کے سامنے میان مین نہین رہتی غرض کہ اُس شب کو تو سالم نے شب باشی کی جب صبح ہوئی اور مسجد نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین نماز فجر ادا کی تب حضور مین خلیفہ رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوکر جواب خط کا طالب ہوا اُسوقت حضرت رضی اللہ عنہ نے قلم دوات و کاغذ طلب کرکے جواب لکھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰى عَامِلِهٖ عَلٰى مِصْرَ وَلَدَيْهَا عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَمَّا بَعْدُ الخ ثم رحمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ جواب خط ہے جانب سے بندہ خدا عمر بن الخطاب کے اپنے عامل کی طرف جو اوپر مصر اور اُسکے نواح کے مامور ہے کہ وہ عمرو بن العاص ہے ہمارا سلام اور رحمت و برکات خدا کی تمپر نازل ہو اور بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ مین حمد و ثنا کرتا ہون اُس خدا کی جسکے سوے کوئی دوسرا خدا نہین ہے اور درود و سلام بھیجتا ہون اُسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر بعد ازان سلام ہمارا تمپر اور اُن لوگونپر جو تمھارے ہمراہ ہین مہاجرین و انصار سے اور رحمت و برکات خدا تم سب پر بتمھارا خط ہم نے پڑھا اُسکی کیفیت مندرجہ سے مین مطلع ہوا سو جس وقت یہ خط ہمارا تمھارے مطالعہ مین در آوے تو استعانت بخدا کرکے امرا کو اطراف بلاد کے روانہ کرو اس طور سے کہ ہر ایک بلد کے لیے ایک ایک امیر مقرر کرکے اُسکے ہمراہ جمعیت مناسب تعینات کردو اور ہر ایک کو خوب فہمایش کردو کہ وہ اپنی اپنی جاے متعلقہ پر پہونچکر شرائع دین کو قائم کرین اور

احکام اسلام لوگون کو تعلیم کرین وبعد ازان زمرۂ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس ہزار آدمی کی جماعت ترتیب دو اور اپنے خالد بن الولید کو امیر مقرر کردو اور اُسکے ساتھ زبیر بن العوام اور فضل بن العباس اور مقداد بن الاسود وغانم بن عیاض الاشعری و مالک الاشتر و دیگر جمیع امرائے لشکر و اصحاب رایات کو جو صاحبان نشان سالاری ہین اِن کو مامور کردو اور کہدو کہ حدود مدائن پر نازل و وارد ہوکر لوگون کو طرف اسلام کے دعوت وطلب کرین پھر جو لوگ قبول کرین فَلَهُ مَا لَنَا وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْنَا یعنے اُس ہر ایک کے لیے وہی واجب ہے جو ہمارے لیے واجب ہے کہ حُرمت اُسکے مال وخون کی مثل ہمارے ہی اور جو کچھ ہم پر حرام ہی محرمات شرعیہ سے وہی اُسپر بھی حرام ہی اور جو کوئی دعوت اسلام سے اِعراض وانکار کرے تو حکم کردو کہ اُس سے جزیہ وصول لیا جاوے اور جو لوگ نافرمانی وسرتابی کرین اُنسے حرب وقتال ہی اور جملہ سران وسرداران لشکر کو حکم کردو کہ جب کسی شہر کا محاصرہ کرین تو اُسکے سواد پر شبخون اور دوڑ مار کر پراگندہ کردین (یعنے تا وہ لوگ مجتمع ہوکر محصوران کی مدد کو نہ آسکین) اور مجکو خبر پہونچی ہی کہ حدود مسیرین دو شہر بہت بڑے ہین ایک اہناس وہ قریب مصر واقع ہی اور دوسرا بھنسا کہ اُس کا قلعہ بہت بلند ومحکم ہے اور مین نے سُنا ہی کہ اُس شہر کا مالک ایک بطریق یعنے رئیس نصرانی ہی وہ بڑا سرکش وخونریز ہی اُس کا نام بطلوس ہے اور وہ جملہ بطارقہ مصر یعنے مصر کے روساے نصاری مین بزرگتر ہی اور مجھے خبر پہونچی ہی کہ وہ مالک ہے واجات کا لہذا تمکو لازم ہی کہ ابھی تم قصد ملک صعید کا نہ کرو جب تک کہ اُن دونون قلعون کو فتح نکرلو اور پیر اور اُنپر جو تمھارے ساتھ مین تقوی و پرہیزگاری سرًا وعلانیۃً لازم ہی اور مظلومون کا انصاف کر ظالم سے یعنے ظالم سے مظلوم کی داد فریادرسی کرو اور واجبات کا حکم اور محرمات سے منع کرتے رہو اور حق کمزور وناتوان کا زور آور وناتوان سے دلادو اور نہ چاہیے کہ خدا کے احکام اور کام مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تمکو مزاحمت کرے اور چاہیے کہ تم خود تو مصر مین مقیم رہو اور لشکرون کو جہان بھیجنا ہی بھیجدو اور جسوقت احتیاج مدد ہو تو مجھے لکھ بھیجو کہ مین فوج اتھارے پاس کمک روانہ کرون ودرحقیقت اعانت منجانب اللہ عزوجل ہی تو لازم ہی کہ حق سبحانہ تعالی سے سوال واستمداد کرو کہ وہ تمھارے لیے نصرت ومعونت عطا کرے گا اور تم کو فتح دیگا والحمد للہ رب العالمین بعد ازان نامے کو لفافہ کیا اور خاتم رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے سربمہر کرکے حوالۂ سالم کیا اور سالم وہ نامہ لیکر سب صحابہ سے رخصت اور قبر مقدس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے وداع ہوا وبعد از وضو دو رکعت نماز تحیہ سفر پڑھکر روانہ ہوا اور روانہ وچلا گیا یہانتک کہ مصر مین پہونچا تو یہ دیکھا کہ عمرو بن العاص اور سائر صحابہ زمین پر اُترے ہین اور فصل ربیع کی ہی اور عمرو اپنے خیمہ مین بیٹھے ہین اور اصحاب بھی پاس موجود ہین اور خیمہ ملک قبط کا تھا اور حریر نیلگون اور سرخ وزرد سے بنا تھا اور وسعت اُسکی تیس ذراع کی تھی یعنے پندرہ گز طول و پندرہ گز عرض تھا اور اُسمین فرش بچھا تھا جیسا فرش اہل مصر کا تکلف آراستہ ہوتا ہی اور عمرو اُسپر بیٹھے ہوے مقداد وخالد وفضل وغانم وغیرہ امرائے حضار محفل سے باتین کر رہے تھے اور وہ خود بھی مثل

اُن سب کے ایک اُنھین مین سے تھے یعنے کچھ تشخص و تکلف مانند رئیس و مرؤس کے نہ تھا سالم کہتا ہی کہ آخر مین نے وہان پہونچکر اپنا ناقہ بٹھایا اور اُترا اس وقت مین نے عمرو کی آواز سنی اور مین پس خیمہ تھا وہ کہتے تھے کہ سالم نے بہت دیر لگائی یعنے مدینہ سے جواب لانے مین اس کو درنگ ہوئی خالد نے کہا کہ وہ عنقریب پہونچتا ہی یہ کہکے خالد منتظر و متوجہ ہوے اور مین پس خیمہ مائل تھا گویا کہ وہ اندرون خیمہ سے مجھے دیکھتے تھے و حالانکہ اُنھون نے مجکو بچشم خود نہین دیکھا اور نہ کسی اور شخص نے دیکھا نہ کسی کو میرے آنے کی خبر تھی تب خالد نے کہا کیا سالم ہی مین نے کہا لبیک یا ابا سلیمان یعنی ابو سلیمان ہان مین حاضر ہوا خالد نے کہا مرحبا شاد باش اے سالم تو خوب آیا خدا تجھے زندہ و درست رکھے پھر مین آگے بڑھا اور اوپر عمرو اور خالد کے اور سالے امرا اکابر پر سلام کیا اور نامہ عمر رضی اللہ عنہ کا حوالہ عمرو بن عاص کے کیا اُنھون نے وہ نامہ تا آخر پڑھکر اور اُسکے مضمون سے مستشعر ہوکر سب کو سنایا تو جمیع امرا بو فور سرور خرم و مسرور ہوے بعد ازان عمرو نے اس باب مین اُن سب امرا و اکابر سے استشارہ و استصواب کیا کیونکہ اُن اصحاب کا معمول ہر امر مین ہمیشہ شورہ تھا کہ وہ جملہ امور مین بدون مشورہ بایکدیگر کوئی کام نہ کرتے تھے اسی وجہ سے حق تعالی نے اپنی کتاب مجید مین اُنکی مدح فرمائی ہی بقولہ تعالی وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ یعنے امر اُن کا اور دستور العمل اُن کا مشورہ باخود رہا تھا چنانچہ اُن سب نے عمرو کو مشورہ دیا کہ اول اُن امراء کو جو جو ہر ایک بلد مین امیر مقرر ہوے ہین اُنکے ہمراہ لشکر مناسب مور کرکے شرقا و غربا متفرق بھیجنا چاہیئے بعد ازان ترتیب افواج قاہرہ کی جاوے کہ وہ خدا کے توکل پر قصد ملک صعید کا کرین (یعنے جیسا کہ خلیفہ رضی اللہ عنہ نے مندرج نامہ کیا ہی) اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ جب فتح مصر اور وجہ بحری یعنی جہات بحری وغیرہ ہوچکی تو صحابہ متفرق ہوگئے تھے کہ بعضے اسکندریہ و اسوس مین مقیم تھے اور بعضے دمیاط و رشید و بلبیس مین سکونت پذیر تھے اور اکثر وسط دیار بحیرہ مین درمیان اُس مکان کے قیام گزین تھے جو معروف بمنزلہ ہی اور یہ لوگ مثل قعقاع بن عمرو التمیمی و ہاشم بن المرقال و مسیرۃ بن مسروق العبسی و مسیب بن نجبۃ الفزاری کے تھے اُسوقت عمرو رضی اللہ عنہ نے مقام نجابہ و سعاۃ سے عمر بن امیۃ الضمری وغیرہ امرا کو طلب کیا اور دیگر امراء بلاد کو نامے لکھے تو اُن سبھون نے حاضر ہونیکو قبول کیا اسلیے کہ وہ سب رضی اللہ عنہم قتال کے بڑے شائق تھے گویا تشنگی مین آب سرد و شیرین کے مشتاق تھے چنانچہ اُنھون نے بلاد و مدائن مین اپنے اپنے بلد مین اپنے معتمدین موثقین سے ایسون کو اپنا قائم مقام کیا جو حراست و حفاظت مملکت کی بخوبی کرسکین کیونکہ خوف اندیشۂ اعدا سے ایمن نہ تھے اور بعد اس انتظام کے وہ لوگ بہت جلد مصر کی طرف راہی ہوے جب وہ ہر جانب سے حوالی مصر مین آپہونچے اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو اُنکے آنیکی خبر پہونچی تو خود وہ داخل دارالامارۃ یعنے مکان بارگاہ عالم مین جو قریب مسجد جامع عمری کے واقع تھا داخل ہوے پھر وہ سب امرا بھی وہان حاضر ہوے اور عمرو کو سلام کیا اور وہ روز چہارشنبہ دہم شہر ربیع الاول سال بست و یکم ہجری سے تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ سنہ بست و دوم تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ محمد بن عبد اللہ عبیدہ بن رافع

وغیرہ رواۃ کے جابر بن عبد اللہ انصاری اور ابن سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب وہ سب امرا بلاد جو زمرۂ صحابہ اخیار رضی اللہ عنہم سے تھے ہر دیار سے مصر مین آپہونچے تو تین روز یعنے یوم چہارشنبہ و پنجشنبہ و جمعہ اُنھون نے وہان قیام کیا یہان تک کہ ہر سمت سے جملہ اشخاص فراہم و مجتمع ہوے تب عمرو رضی اللہ عنہ نے اِن سب کے مجمع مین خطبہ پڑھا یعنے بعد حمد و صلوۃ کے وعظ و پند بیان کیا و بعد از فراغ خطبہ حکم کیا کہ لوگ متفرق نہ ہون سب جمع ہین یہانتک کہ اُنکے سامنے نامہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پڑھا جاوے چنانچہ وہ نامہ پڑھا گیا جب اُسکے مطالعہ سے فارغ ہوے تو برجستہ وہ سب خوشی سے اُچھل پڑے جسطرح شیر حملہ ور باشتیاق تمام شکار کیطرف چھلانگ مارتا ہی اور سب یکبارگی بول اُٹھے کہ سمعنا و اطعنا یعنے سمعاً و طاعۃً ہمنے اپنی جانون کو راہ خدا مین بذل و صرف کیا اور نقد جہاد کو طلب کیا اور حبس ثواب کی خواہش کی اور جنت کے مشتاق ہوے اُسوقت اِس بات سے عمرو خوش ہوے اور کہنے لگے کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم کیا ہی کہ مین تمپر خالد بن الولید کو امیر و افسر مقرر کرون کہ وہ سیف اللہ اور قہر خدا ہے دشمنان خدا پر اور مرد قتال شدید و بہادر صنادید ہی اور راوی کہتا ہی کہ خالد بن الولید ایام جاہلیت سے عمرو بن العاص کا بڑا دوست دار اور اُسکی طرف بہت مائل تھا چنانچہ ایک ہی روز باتفاق عمرو کے وہ بھی اسلام لایا تھا غرض کہ عمرو نے طرف خالد کے التفات کرکے کہا کہ اے ابو سلیمان میرے پاس آؤ جب وہ نزدیک آئے تو عمرو نے کہا اے گروہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سب کے لیے فضیلت و عظمت ہی اور مین تمسے کچھ افضل و بہتر نہین ہون اور تمھین لوگون مین بعض بعض وہ شخص ہی جو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے علاقہ قرابت و نسب رکھتا ہی اور تم سب کا برو امرا ہو اور مین بھی ایک تم مین سے ہون اور تم خوب جانتے ہو کہ حق تعالی نے میرے ہاتھو پر جسقدر فتح بلاد کی ہی اور میرے ہی ہاتھوں سے لشکرونکو برباد کردیا ہی راوی کہتا ہی یہ کلام عمرو کا سُنکر فضل بن عباس رضی اللہ عنہ برجستہ سامنے اُٹھ کھڑے ہوے اور کہنے لگے ای امیر ہمنے اپنی جانون کو راہ خدا مین فدا کیا ہی اور اِس سے ہم کو سوائے نصرت پیش خدا کے اور کوئی غرض متعلق نہین ہی اور حال یہ ہی کہ خالد تو بھلا ہمارے اخیار مین سے ہی اگر تم ہمپر کسی غلام حبشی کو افسر کرتے تو رضاے خدا ے عزوجل مین بالضرور ہم اسکا امتثال امر کرتے پس ہم تم سے طلبگار خالد کے ہین کہ وہ سادات و صنادید قریش ہے اور وہ ہمارے نزدیک جاہلیت مین بھی عزیز و گرامی تھے اور اب اسلام مین بھی وہ ہم مین معزز و موقر ہین یہ کلام فضل کا سنکر فرط سرور و نشاط سے مُنھ خالد و عمرو کا روشن ہوگیا بعد ازان عمرو نے سبھون کو حکم کیا کہ زمین جبیرہ مین قریب اہرام شرقی کے قیام کرین تب وہ سب اُسطرف متوجہ ہوے اور وہان قیام کیا یہان تک کہ جتنے آنے والے تھے وہ سب بھی آپہونچے اور جو جو جہان جہان کے لشکر تھے ہر ایک تمام و کمال پورے ہوگئے اور راوی نے اپنی سند طرف واقدی و اسحاق بن ہشام کے کرکے روایت کی ہی کہ جب سائر جنود و عساکر کامل ہوگئے اور وہ ربیع الآخر سنہ مذکورہ تھا تو عمرو بن العاص اپنے اصحاب کو نماز صبح کی پڑھاکر

سنہ ۱۷ ہجری

اُسیوقت اُٹھ کھڑے ہوے اور اِس جگہ سے پیادہ پا چلے اور گرد اُنکے جماعت مسلمین ہمراہ تھی اور اُنکے ساتھ ساتھ خالد بن الولید و مقداد بن الاسود الکندی و زبیر بن العوام الاسدی و فضل بن العباس الہاشمی و عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق و عبداللہ بن عمر بن الخطاب و ہاشم بن المرقال و مسیب بن نجیبۃ الفزاری و عباس بن مرداس و اولاد عبدالمطلب اور بقیہ اکابر و ابرار یہ سب تھے تا آن کہ بالاے رابیہ یعنے ایک پشتے پر چڑھگئے پھر اِس ٹیلے کے اوپر سے لشکرون کیطرف نگاہ کی جب اُنکی کثرت و جمعیت دیکھی تو مسرت عظیم حاصل ہوئی بعد ازان حکم عرض جیش کا دیا یعنے ہر ایک سپہدار اپنے اپنے لشکر کا جائزہ پیش کرے تب جملہ امراء صاحب رایات یعنے صاحبان نوبت و نشان تھے وہ آگے بڑھے اور اُن مین سے ہر ایک امیر با توقیر اپنی فوج ہمراہی اور اپنے برادران عمزادگان یعنے اپنے بھائی بندون کا جائزہ روبروے عمرو بن العاص کے دینے لگا آخر اُن سب کا شمار قلمبند جو ہوا تو سولہ ہزار کی جمعیت معسوب ہوئی پھر اُن مین سے جو انتخاب کیے گئے تو آزمودہ کار و مرد میدان کارزار دس ہزار چیدہ برآمد ہوے کہ وہ سب شیر ژیان و شیر غران تھے اور اُنکے تنو نپر زرہین داودی سجی ہوئین اور گلون مین تلوارین ہندی حمائل پڑی ہوئین اور ہاتھون مین نیزے خطیہ تولے ہوے اور وہ سب اسپان عربیہ پر سوار تھے اور وہ تمام خیار امت خیر الانام تھے اُسوقت عمرو نے اِن سبھون سے خطاب کرکے کہا یا معاشر امراے صاحبان رایات و اخیار سادات ہر آئینہ خالد بن الولید تمھارا سردار اور تمپر امیر ہے اُسکی سنو اور اُسکی اطاعت کرو اور تم سب مثل کلمہ واحد کے یکدل و یک زبان ہو اور عزم مدائن کرو اور اُسکے قلعہ پر نازل ہو اور اُسکے سواد پر تباخت و تاراج دوڑ مارو اور کسی قوم کے ساتھ پہلے جنگ نہ کرو جبتک کہ اُنکو بطرف شہادت وحدت خدا اور رسالت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوت و طلب کرو اور اگر وہ انکار کرین تو جزیہ دیوین اور اگر وہ ادائے جزیہ سے بھی انحراف کرین تو اُسوقت درمیان تمھارے اور اُنکے قتال ہو تا وقتیکہ حق تعالی کچھ حکم کرے کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہو اور ایسا کرنا کہ برائے نگہبانی و دیدبانی کے طلایہ بھیجنا تا وقتیکہ دور گشت کرتے رہین اور چاہیے کہ طلایہ مین صرف سوار آزمودہ پیکار ہون یعنے ہر ایک طلیعہ سوارون جنگ آزمودون کا ہو اور تم کو لازم ہے کہ تم اپنے نفوس کو ثابت و مستقل رکھو اور کثرت اعدا سے فریب کھاؤ اور لغزش مین نہ آؤ اسلیے کہ بہر حال غالب تمھین رہوگے جیسا کہ حق تعالی نے اپنی کتاب مبین مین فرمایا ہے كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنی اکثر تھوڑی جمعیت بتائید خدا بھاری جماعت پر غالب آئی ہے اور حال یہ ہے کہ حق تعالی اصابرون ثابت قدمون کے ساتھ مددگار ہے درینصورت تم کو چاہیے کہ اپنی نیتون کو بحسن ظن خالص رکھو اور اپنے عزم کو بالجزم و محکم کرو کہ تمھین غالب ہوگے کیونکہ پروردگار تمھارے ساتھ مددگار ہے اور تم لوگ سب اہل فضل و منقبت گنندگان مین سے ہو اور تم وہ اصحاب رسول خدا ہو کہ روبروے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تم نے معرکہ جہاد مین بڑی بڑی جنگ آزمائی کی ہے اور تم لوگ میری

ف خبر نام خواندن جائزہ دیدن کا ہی ہے جو ہوا کا ہی ہے جو ہوا کا ہی ہے جو ہوا

وصیت ونصیحت کے محتاج نہین ہو یعنے تمھارے تئین کچھ حاجت فہمایش کی نہین ہو حق تعالی تم مین برکت نازل کرے **راوی** کہتا ہو کہ بعد ازان عمرو بن عاص نے اُن سرداران ذیشان کو بلایا جو شایان منصب نشان کے تھے چنانچہ بعد خالد کے اوّل جس نے پیش قدمی کی وہ زبیر بن العوام تھے اور وہ اپنے پچکلیان گھوڑے پر سوار تھے ساز وسلاح مین آراستہ تھے تب عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کو علم سالاری کا دیکر پانسو سوار کا سردار کیا پھر جب وہ اپنا لشکر ہمراہ لے کر اپنے نشان کو تکان دیتے ہوے اور ہلاتے ہوے چلے تو یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے

اَنَا الزُّبَیْرُ وَابْنُ الْعَوَّامِ	لَبَّیْتُ شُجَاعُ فَارِسُ الْاِسْلَامِ	قُرْصٌ هُمَامٌ فَارِسٌ هُجَّامٌ
اُقْتُلُ کُلَّ فَارِسٍ ضِرْغَامٍ	وَاِنَّنِی یَوْمَ الْوَغَا صَدَّامٌ	وَاَنَا صِرٌ فِی حَانِهَا الْاِسْلَامِ

یعنے مین زبیر ہون اور پسر عوام ہون شیر جنگ آور ہون تہسوار اسلام ہون مرد بزرگ ہمت ہون سوار ہجوم آور وحملہ ہون قتل کرتا ہون سوار شیر غرین کو وہر آئینہ مین روز جنگ کے سرکوب ہون اور مدد ونصرت کرتا ہون اسلام کی وقت اُسکی دعا کے وبعد ازان عمرو بن عاص نے فضل بن عباس کو بلایا اور اُن کو بھی پانسو سوار کا جو وہ سب اصحاب سوئخ اعلم تھے سپہ سالار کیا اور ایک علم سرداری اُنکے بھی ہاتھ مین دیا وہ بھی یہ اشعار پڑھتے چلے اِنِّی اَنَا الْفَضْلُ وَابْنُ الْعَبَّاسِ

وَفَارِسُ مَنَازِلِ حَرَّاسِ	وَمَعِیَ حُسَامٌ قَاطِعٌ لِلرَّاسِ	وَفَائِقُ اَهَامَاتِ وَاَضْرَاسِ
اُغْنِی بِهِ الْاَعْدَا بَنِی سَاسِ	وَمَا عَلَیَّ مَنْ اَمَرَهُمْ مِنْ بَاسِ	

یعنے مین فضل ہون اور پسر عباس ہون اور تہسوار ہون اُن مقامون کا جہان اژدہام مردمان ہوا در میرے پاس وہ تلوار ہی جو سر کاٹنے والی اور کھوپڑی توڑنے والی اور دانتون کی گرا دینے والی ہی وبعد ازان زیاد ابن سفیان بن الحارث بن عبد المطلب بلائے گئے اور اُن کو بھی ایک علم سرداری کا ملا اور یہ بڑے تہسوار بہادر ومرد دلاور تھے پس وہ علم وہ شپر رکھے ہوے اور یہ ابیات جو تھین پڑھتے چلے

انا الفارس المشهور یوم الوفاع	بحد حسام فی الاعادی قاطع	وذمی علی الاعداء ما زال طلل
اذا احتکم الاعداء لفسد قامع	وعزمی فی الهیجاء ما زال ماضیا	برای سدید لیس فیها سن جامع
اصول علی الاعداء ضولة قادر	واشبعهم ضربا یبیض لوامع	امام الوغی من ال ذروة هاشم
حماة الیرایا کالبدور الطوالع	انا ابن ابی سفیان من نسل حارث	ثموت العدا منی اذا جئت قارع

یعنے مین وہ تہسوار ہون کہ روز وقایع کارزار کے مشہور روزگار ہون اس بات مین کہ تیزی میری تیغ کی دشمنون کے پرزے کرنے والی ہی اور نیزہ میرا دشمنو نپر ہمیشہ دست دراز ہی کہ جس وقت وہ حکم کرتے ہین جلادت کا یعنے جب وہ مخالفت کرتے ہین تو اُن کو خوار وہلاک کرتا ہی اور اولوالعزمی میری دربارہ جنگ ہمیشہ جاری ہی موافق میری راے استوار کے جو جامع خوبیون کی ہی مین دشمنو نپر وہ حملہ کرتا ہون جسیا رو قادر وغالب حملہ کرتا ہی اور مین اُن کو سپر کرتا ہون ضرب شمشیر آبدار تا بدار سے مین پیشگاہ جنگ ہون آل بزرگ ہاشم سے جو حامی خلائق تھے

۱۲ ہجری یعنے ۶۳۳ عیسوی مطابق ہفتم سے آغاز زمستان رومی وہ زمانہ وزیارسانہ وبران بار وبرف بہت ہوتی ہی ۱۲

اور مانند ماہہاے کامل کے تابان و درخشان تھے مین پسر ہون ابوسفیان کا نسل حارث سے جب مین سامنے آتا ہون
تو دشمن مجھ سے خوف زدہ ہوکر مرجاتے ہین و بعد ازان عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما بلائے گئے اور وہ
بھی پانسو سوار کے افسر ہوے اور علم سروری اُنکو بھی حاصل ہوا تو وہ یہ اشعار پڑھتے ہوے چلے اَسِیْرُ اِلَی الْاَعَادِیْ بِاهْتِمَامٍ

بِقَلْبٍ صَادِقٍ حُسْنِ الزَّمَامِ	بِاَبْطَالٍ حَجَاجِحَةٍ اُسُوْدٍ	سِرَاعٍ فِی الْوَغَا قَوْمٍ کِرَامٍ
اَبِیْدُ بِهِمْ عِدَاةَ اللّٰهِ جَمْعًا	وَلَا اَحْشٰی مِنَ الْقَوْمِ اللِّئَامِ	اِذَا مَاجَالَتِ الْهَیْجَا یُدَمِّیْ
اَصُوْلُ بِهٖ وَفِیْ اَیْدِیْ حُسَامٌ		

یعنے مین طرف دشمنون کے عازم ہوتا ہون اپنی ہمت سے بصدق دل و
خوش عنان اور جاتا ہون باتفاق اُن دلیرونکے جنکی صولت و حملہ آوری شیرون کی سی ہے اور وہ جوانمرد اور خاندانی قوم
کرام ہین اور مین ہلاک کرون گا سارے دشمنون کو اور مین قوم لئام سے ڈرتا نہین ہون جبوقت مین جلوہ گر و نمودار ہوتا ہون
میدان نبرد مین اپنا نیزہ تول کر اور اپنی سنان تان کر تو اُس سے حملہ کرتا ہون اور مین تیغ بکف ہوتا ہون و بعد ازان عمرو
ابن عاص نے عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اُنکو بھی سپہ سالار پانسو سوار کا کیا اور علم سرداری کا اُن کو بھی دیا تو
وہ بھی اپنا رسالہ لیے ہوے یہ اشعار پڑھتے چلے

وَحَقِّ مَنْ اَنْزَلَ الْاٰیَاتِ السُّوَرْ	وَاَرْسَلَ الْمُصْطَفٰی الْمَبْعُوْثَ مِنْ مُضَرْ	
لَا اَنْثَنِیْ عَنْ لِقَاءِ الْاَعْدَاءِ دُوْنَ جُمْعَتِهٖ	حُمَاتُهَا اَبْطَالُهُمْ یَوْمَ الْوَغَا دُمُرْ	حَتّٰی بَنِیْهِمْ ضَرْبًا وَاَتْرُکُهُمْ
فَوْقَ الثَّرٰی خَمْشًا تَحْدُوْشَةَ الْوُجُوْهِ	بِکُلِّ قَوْمٍ هُمَامٍ مَاجِدٍ بَجِدِ	اِلَی الْوَقَائِعِ یَوْمَ الْحَرْبِ مُبْتَدِدِ
نَحْنُ الْکِرَامُ الَّذِیْنَ الدِّیْنَ اَرْسَلَنَا	اِمَامُ الْوَرٰی عَیْمُتُ النَّدٰی عُمَرُ	

یعنے قسم ہے اُس کردگار کی جسنے آیتین
اور سورتین نازل کین اور بھیجا مصطفےٰ کو جو مبعوث ہوے ابتداءً قبیلہ مضر سے مین روگردانی نہ کرونگا ملاقات و مقابلہ
اعداسے اگرچہ جمع ہون اُنکے حامیان دلاور روز نبرد کے گروہ گروہ یعنی اُنکے مددگاران دلاور روز جنگ فوج فوج جمع ہون
یہان تک کہ مین اُن کو مار مار کر ہلاک کرون گا اور اُن کو اوپر خاک نمناک یعنی زمین جو خون سے تر ہوگی اُسپر اُن کو
ڈالون گا اس حالت مین کہ وہ جگر خراش و سینہ چاک ہونگے اور یہ باتفاق اُن سب کے جو مردان بزرگ ہمت اور ذو المجد
کرامت ہین اور وقایع کارزار سے مطلع و آزمودہ کار ہین اور پیکار کے حملہ آور و کرار ہین اور ہم لوگ وہ گرامی قدر ہین کہ واسطے
حمایت دین کے ہمارے تئین بھیجا ہے امام خلق اور باران شدید بارش عمر رضی اللہ عنہ نے و بعد ازان عمرو امیر نے جعفر
بن عقیل کو بلایا اور اُن کو بھی پانسو سوار کا امیر کرکے اور علم ریاست دیکر رخصت کیا تو وہ بھی یہ ابیات پڑھتے ہوے چلے

اَنَا ابْنُ عُقَیْلٍ مِنْ لُؤَیٍ وَغَالِبٍ	هُمَامٍ شُجَاعٍ لِلْاَعَادِیْ غَالِبٍ	هُمَاةُ الْوَغَا اَهْلُ الْوَفَا مَعَدِّ بِالصَّفَا
اِلَی الْجُوْدِ یُمْنَانَا تَحَیَّنَ الْوَکَائِبِ	وَکَالْبَحْرِ لَا یُعْرَفُ الْمَعْرُوْفُ لَا یَعْرِفُنَا	وَکَالْجُوْدِ اَجْوَدُنَا وَاَلْمَوَاهِبِ
عَلَا مَجْدُنَا فَوْقَ الثَّنَا وَالثَّنَائِهَا	فَیَا وَیْلَ اَهْلِ الْبَغْیِ مِنَّا اِذَا انْتَفَتْ	عَلَا شُزَّرًا مِنْ فَوْقِ کُلِّ کِتَابٍ
فَاَوْسَانِهِمْ مَجْدُ الْفَوَاضِبِ		

یعنے مین پسر عقیل ہون نسل لوی و غالب سے کہ وہ بلند ہمت و اہل شجاعت تھے اور

دشمنون کے لیے غالب و قاہر تھے حامی و غاتھے کہ ادبر دیتے تھے اہل وفا تھے کہ جو کہتے تھے پورا کرتے تھے اور کاصدق وصفا تھے وقت جود با برکات کے اور ہنگام سوار ہونے واسطے مصافات کے اور معروف یہی احکام شرائع پہچانے نہین جاتے الا ہمارے تئین پہچانتے اور ہمارے پہچولنے سے اور جہان مین کسی کے جود کو وجود نہین مگر ہمارا ہی جود ہے اور ہمارے ہی مواہب ہین اور ہمارے مجد و کرامت فوق روح و قنا سے بالاتر ہی اور ثنا ہماری مواہب سخاوت کی بلند تر ہی از روے شرف و شرافت کے مراتب کل کتاب وجنود سے پس ہلاکی ہی اُن باغیون کے لیے جو ہم سے بغاوت رکھتے ہین اور یہ اُس وقت کہ جب شہسوار ہمارا بہ تیغہاے تیز اُسمین حملہ و غلبہ کرتے ہین و بعد ازان برادر جعفر عقیل کو بلایا اُنکو بھی پانسو سوار پر افسر کرکے علم افسری کا اُنکو بھی دیا تو وہ بھی رخصت ہو کر اشعار پڑھتے ہوے چلے إِنِّي أَنَا الْفَضْلُ وَابْنُ عَقِيلٍ

أَسِيرُ إِلَى الْحَرْبِ بِلَا تَمْهِيلِ	بِحَدِّ سَيْفٍ قَاطِعٍ فَصِيلِ	وَبِهِ أُبِيدُ الْمُكَافِرَ الْمَجْهُولِ
وَابْنُ عَمِّي أَحْمَدُ الرَّسُولُ	الْمُحَلَّلُ بِصَلَاةِ الْمَلِكِ الْجَلِيلِ	

یعنے کچھ شک نہین کہ مین فضل ہون اور پسر عقیل ہون واسطے حرب کے جاتا ہون بلا تامل و بے تامل اور جو جاتا ہون تو باتیغ تیز و بران صیقل شدہ کہ کسی سے ہلاک کرون گا تیرہ دروغان و زنگ خوردہ دلان جہالت کو اور حال یہ ہی کہ پسر میرے عم کا یعنے میرا برادر عم زاد احمد جو رسول ہی خدا کا اور وہ برگزیدہ اور بزرگی یافتہ ہی بصلوۃ و رحمت خداوند جلیل کے و بعد ازان مقداد بن الاسود الکندی کو بلا کر اُن کو بھی پانسو سوار کا سپہدار مقرر کیا اور اُنکو بھی نشان ناموری کا دیکر رخصت کیا تو وہ بھی اپنے رجز مین یہ اشعار پڑھتے ہوے چلے

أَنَا الْمِقْدَادُ فِي يَوْمِ النِّزَالِ	أُبِيدُ الصِّنْدِيدَ بِاسْمِ الْغَوَالِي	وَسَيْفِي فِي الْوَغَا أَبَدٌ صَقِيلُ
طَلِيقُ الْحَدِّ فِي أَهْلِ الضَّلَالِ	مَعِي مِنْ آلِ كِنْدَةَ كُلُّ قَرْمٍ	يُجِيدُ الطَّعْنَ فِي يَوْمِ النِّزَالِ
فَيَا وَيْلُ الْمُعَادَا وَالرُّومِ مِنَّا	إِذَا لَحِمُ الْفَوَارِسِ فِي الْقِتَالِ	نَتْرُكُهُمْ صَرْعَا كَأَعْجَازِ نَخْلِ
تَقَطَّعُهَا الْفَوَارِسُ بِالنِّصَالِ		

یعنے مین مقداد ہون کہ بروز جنگ ہلاک کرتا ہون مخالف صنادید کفار کو بدبخت ترین بلاے کشندہ یعنے بہ تیغ برندہ کے اور میری تلوار معرکہ جنگ مین ہمیشہ صاف و صیقل کردہ رہتی ہی اور وہ ہمیشہ برہنہ کھچی ہوئی اور تیز باڑھ دھری ہوئی گمراہون کے حق مین رہتی ہی اور میرے ہمراہ آل کندہ سے تمام جوانمرد ہین جنکے طعن سنان روز جنگ بہت کاری ہی پس ہماری طرف سے واسطے اعدا و ابابیل روم کے ویل و ہلاکی ہی اسوقت کہ کشتی و آویزش کرتے ہین دلیران بہار زمیدان قتال مین سو اُن کو ہم زمین پر پڑا ہوا چھوڑتے ہین مانند نخل خالی و خشک کے کہ دلاوران ہمارے اُنکے تئین تلوارون سے چورنگ اور ٹکڑے کرتے ہین اور بعد ازان عمار بن یاسر کو طلب کرکے اُن کو بھی سرکردہ پانسو سوار کا کیا اور لواے سرداری اُن کو بھی دیکر وداع کیا تو وہ ان اشعار سے رجز خوانی کرتے ہوے چلے

أَنَا الْهُمَامُ فَارِسُ الْكَرَّارُ	أَفْنِي بِسَيْفِي عُصْبَةَ الْكُفَّارِ	إِنْ جَالَتِ الْخَيْلُ بِلَا آفْكَارِ
وَحَامِ سُوقَ الْحَرْبِ أَنَا عَمَّارُ	أَحْمِي الدِّينَ الْمُصْطَفَى الْمُخْتَارُ	صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارُ

وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہُ الْاَخْیَارِ	مُنَابَاتِ لَیْلٍ وَاَضَاءَ نَھَارٌ	یعنے بزرگ ہمت شہسوار بار بار حملہ آور

ہون اور مین نیست ونابود اور قطع کرتا ہون نسل کفار کو وہر آئینہ جولانی کرتے ہین گھوڑے بلا فکر واندیشہ اور بازار کارزار گرم ہو اور مین عمار ہون کہ حمایت کرتا ہون دین مصطفے کی جو برگزیدہ وپسندیدہ خداوند کردگار ہو صلوٰۃ ورحمت خدا اُسپر اور اُسکی آل اطہار اور اُسکے اصحاب اخیار پر جبتک کہ شب ظلمت فگن اور روز روشن ہو وبعد ازان عباس بن مرداس کو طلب کرکے اُن کو بھی پانسو سوار کا مقدم کیا اور رایات ایالت بھی اُنکو دے کر روانہ کیا تو وہ ان ابیات سے

رجز خوانی کرتے ہوے چلے ؎	اَنَا الْعَبَّاسُ رَائِیْ مُسْتَقِیْمٌ	مَعِیْ سَادَاتُ بَنِیْ سَلِیْمٍ
اُذِلَّ بِھِمْ حِمَاۃَ الْبَغْیِ لَمَّا	رَمَی الْھَیْجَاءِ کَاللَّیْلِ الْبَھِیْمِ	وَسَیْفِیْ مَاضِیَ الْحَدَّیْنِ اَضْحٰی
کَاَھْلِ الشِّرْکِ کَالْمَوْتِ الْعَمِیْمِ	بِہٖ اُفْنِی الطُّغَاۃَ بِکُلِّ اَرْضٍ	وَاَقْتُلُ کُلَّ اَفَّاکٍ عَظِیْمٍ
وَنَحْنُ بَنِیْ سَلِیْمٍ خِیَارُ قَوْمٍ	ھَدَیْنَا لِلصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ	یعنے مین عباس ہون میری رائے راست

واستوار اور میرا عزم مصمم ہو میرے ساتھ بزرگواران بنی سلیم کہ باتفاق اُنکے مین ذلیل وخوار کرون گا حامیان بغی وجور وجفا کو جسوقت ہم دیکھین گے ہنگامۂ جنگ کو کہ مانند شب کے یکرنگ وہمرنگ ہے اور میری تلوار گذرنے والی دو دھاری ہے یعنے میری تیغ تیزی مین دو دم ہو اور مثل اول روز کے روشن ہو تو واسطے اہل شرک کے موت عام ہو کہ اسی سے مین اہل طغیان اور سرکشون کو ہر ایک سرزمین پر فنا وہلاک کرون گا اور اسی سے ہر ایک کاذب وعاصی کو قتل کرونگا اور ہم اولاد سلیم ہین کہ وہ بہترین قوم ہین اور ہم ہدایت کئے گئے ہین براہ صراط مستقیم یعنی راہ راست واستوار پر ہین وبعد ازان ابو دجانہ انصاری کو بلوا کر اُن کو بھی رایت سالاری دیکر مرخص کیا تو وہ بھی ان اشعار سے اپنا افتخار

کرتے ہوے روانہ ہوے	اَسِیْرُ بِاسْمِ اللّٰہِ الْوَاحِدِ الْمَنَّانِ	جَھْوًا لِاَھْلِ الْکُفْرِ وَالطُّغْیَانِ
اُذِیْقُھُمْ ضَرْبًا عَلَی الْاَبْدَانِ	بِکُلِّ ھِنْدِیٍّ مُبِیْدِ الْجَانِیْ	اَنْصُرُ دِیْنَ الْمُصْطَفٰی لِعَدْنَانِ
صَلّٰی عَلَیْہِ الْمَلِکُ الدَّیَّانُ	وَاٰلِہٖ وَالصَّحْبِ وَالْاِخْوَانِ	مَا تَاحَ قُمْرِیٌّ عَلَی الْاَغْصَانِ

یعنے بنام خداے واحد منان کے مین جاتا ہون آشکارا برائے اہل کفر وطغیان کے کہ مین اُنکے بدنون پر ضربات مار کر اُن کو اس کا ذایقہ چکھاؤن گا اور وہ ضربات ہر ایک تلوار ہندی کے ہونگے جو ہلاک کرنے والی نافرمانون کی ہین اور مین نصرت کرتا ہون دین مصطفے کی جو نسل عدنان سے ہین صلوٰۃ ورحمت مُلک دیان کی اُنپر نازل ہو اور اُنکی آل اور اُن کے اصحاب وبرادران پر جب تک کہ قمریان شاخ نشیمن گزین اور دستان سرایان اور بعد اُنکے پھر غانم بن عیاض اشعری بلائے گئے اور اُن کو بھی لواے افسری ملا تو وہ بھی مرخص ہو کر ابیات فخریہ پڑھتے ہوے نکلے۔

اَنَا اِذَا انْتَسَبَ الْفَوَارِسُ اَشْعَرِیْ	قَرْمٌ ھُمَامٌ فِی الْمَعَامِعِ عَنْتَرِیْ	بِحُمَاۃِ اَبْطَالِ الْاَعَادِیْ مَوْرِدِیْ
وَبَرًا حَتِیْ مِنَ الْقَوَاضِبِ اَبْتَرُ	یَوْمَ التَّلَاطُمِ الْفَوَارِسِ مُسْکِرٌ	اَحْرَمُ حُرْمَاتِ الْقَرَارِ الْجُوْذَرِیْ

فَلَا تَكُنْ فَرَادِسًا وَعَوَارِسًا | وَأُذِيقُهُمْ مِنِّي الْعَذَابَ الْأَكْبَرِيْ یعنے جس وقت جماعت شہسوار کی نسبت
دی جاتی ہو اشعری سے وہ اشعری جو بزرگ ہمت ہین ہنگامۂ شدائد وسختی گرمی مین تو اُس وقت مین مثل خیبر کے ایسے
انبوہ مبارزان دشمن مین ملاقات کرنے والا ہون اُس حالت مین کہ میرے ہاتھ مین تیغ قاطع نسل ہو اور روز جوشش
جنگ کے جنگ آورون کیلیے سرمست ہون اور مین تعاقب کرتا ہون گروہ مفروران کا جو مانند گورزن آہوان رمیدہ
کے ہین اور ضرور ضرور قتل کرون گا اُنکے دلیرون اور شیرون کو اور مین اپنی جانب سے یعنے اپنے ہاتھ سے اُن کو عذاب اکبر
عقاب شدید چکھاؤن گا و بعد ازان ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بلائے گئے اور پانسو سوار پر امیر مامور ہوے اور
اُن کو علم امارت دیا گیا تو وہ بھی یہ اشعار بطریق رجز انشار کرتے ہوے متوجہ قتال ہوے | سَأَمْضِي لِلْعَدَاةِ بِلَا كِتَابٍ

وَقَلْبِي لِلْبَقَاءِ وَالْحَرْبِ صَابِي | وَلِي عَزْمٌ أُذِلُّ بِهِ الْأَعَادِي | وَأَرْجُو الْفَوْزَ فِيهِمْ وَالثَّوَابِ
وَإِنْ صَالُوا الْجَمِيعُ بِيَوْمِ حَرْبٍ | أَكَانَ الْكُلُّ عِنْدِي كَالْكِلَابِ | أُذِلُّهُمْ بِأَبْيَضَ جَوْهَرِيٍّ
طَلِيقِ الْحَدِّ فِيهِمْ غَيْرَ آبِ

یعنے مین جاتا ہون واسطے قتال دشمنون کے بلا تکلف اور حال یہ ہو کہ دل میرا
برائے مقابلہ وحرب دشمن کے مہیا ہے اور میرے لیے عزم بالجزم ہو کہ اُس سے مین دشمنونکو ذلیل وخوار کرونگا اور مجھے امید
ہے کہ اُنکے باب مین یعنی در بارۂ تذلیل وتخریب اُن کافرون کے مین فائز بہ ثواب ہونگا اور اگر روز جنگ وہ
سب کے سب ایک ساتھ فراہم ہو جاوین تو بھی وہ سب میرے نزدیک مانند کتون کے خوار ہین کہ مین اُنکو ذلیل
کرونگا تیغ جوہر دار سے جو اُنکے حق مین نہایت ہو جس کی کچھ پناہ نہین اور **راوی** نے کہا کہ بعد ازان پھر عمرو
بن العاص نے قعقاع بن عمرو التمیمی اور مغیرہ بن شعبۃ الثقفی اور میسرہ بن مسروق العبسی اور مالک اشتر نخعی
وذو الکلاع الحمیری و ولید وعقبۃ بن عامر الجہنی وجابر بن عبد اللہ الانصاری وربیعۃ بن زہیر الحجازی وعدی بن حاتم
الطائی اور مثل ان بزرگوار اخیار کے سب کو بلایا اور ہم نے ان بزرگون کے اشعار کو بخوف طوالت اختصار کیا چنانچہ
ان سبھونکو اعلام سرداری کے دیے اور ہر ایک کو پانچ پانچ سو سوار کا سپہ سالار کیا پھر جس وقت ان سبکی تکمیل اور ترتیب
لشکر کی ہو چکی تب عمرو بن عاص باتفاق اپنے اصحاب کے اپنے خیمہ سے برآمد ہوے اور ان سب امرا کو وداع کیا تا آنکہ
جملہ کتائب وعساکر روانہ ہوے اور ہر ایک لشکر آگے پیچھے ہوے اور اُنکے پیچھے بھیڑ اُنکے اطفال وصبیان کی تھی یہانتک
کہ سرزمین مین پہونچکر ایک مقام پر جا اُترے جو معروف بمرج تھا یعنے وہ میدان وسیع تھا اور وہ قریب بائن واقع تھا
اور اُسکے قریات و بازار دمشق سے نزدیک تھا پھر اس مقام سے طلایعہ یعنی غول غول سوارونکے واسطے حراست وتجسس
اخبار کے مامور ہو کر گشت کرنے لگے اور وہان سے نزدیک دمشق ایک شہر تھا اُسمین ایک بطریق عظیم یعنے فضلے
کا ایک بڑا رئیس رہتا تھا اور وہ پیشگاہ مارنوس والی اہناس سے وہان کا مالک وحاکم تھا اور وہ بڑا شہسوار و
ذی الاقتدار ورسمگ مابکار راندۂ روزگار تھا اور وہ اپنے زعم مین اپنے تئین ولایت وحکومت مین نظیر مہسر بطلوس کا سمجھتا تھا وحالانکہ

بطلوس والی بھنسا تھا اور وہ سیاست مین بڑا سخت و درشت اور ریاست مین چست و درست تھا اور عدد لشکر مین اکثر اور ملک مین قوی تر اور دست بلا دمین بالا تر تھا چنانچہ اُس بطریق مالک ہشوار نے دربارۂ آمد لشکر اسلام کے والی بھنسا کو نامہ لکھا اور روسال حاکم اشمونین کو لکھ بھیجا اور قراقیس صاحب فقط کو بھی لکھا اور وہ اخمیم پر بھی حاکم تھا اور کیلاج کو بھی نامہ لکھا کہ حکومت اُسکی عدان سے لیکر تا بدریاے شور اور تا بلا دبجاۃ و توجہ اور حد سواد یعنے حدود حبش تک تھی اور تمام عوام ناس کو ورود عرب سے طرف صعید کے اطلاع و آگاہی دی اور جب ملوک و ممالک اِس خبر سے مستشعر ہوے تو ہر ایک نے دوسرے کو بذریعہ تحریر مطلع کیا اور بلد صعید نے تنگی و اضطرابی کی اپنے اہل کے ساتھ واجاد تک (یعنی بسبب نزول عرب کے) اور وہان والون کے دلون مین رعب غالب ہوا اِس وقت مسیح ملک نام مقام ۱۲ بجاوت اور علیف ملک سے نوبہ یہ دونون بادشاہ مع اپنی اپنی جمعیت کے آپہونچے اور اُنھون نے گرد نواح سرزمین نوبہ و بربر و بجاوت سے لوگون کو جمع کرکے طرف اسوان کے آئے اور ملک بجاوت کے ساتھ ایک ہزار تین سو فیل تھے اُنپر حرمی عماریان کسی تھین اور اُنمین فولاد کی کمانیان جڑی تھین اور ایک عمارت مین دس دس حبشی طویل القامت عریان تن سوار تھے اور اُنکے شانون پر شیر وغیرہ کی کھالین تھین اور اُنکے پاس ڈھالین اور بھالے اور قرابینین اور نواخنین اور گرزہاے آہنی اور تلوارین اور تیر کمانین یہ سب حربے تھے اور وہ سب زنگی شمار مین بیس ہزار تھے اور جب وے سب اس سامان سے قریب اسوان پہونچے تو وہان والے اُنکی ملاقات کو اُنکے لشکر مین آئے اور اپنے احوال سے اُن کو آگاہی دی اور اُنکی تالیف خاطر کیلیے شیر و نان شعیر و آب شیرین اور ہر قسم کے گوشت خشک و سبزہ وغیرہ ساتھ لائے اور اُن کو اپنے یہان اُتارا اور تین روز تک اپنا مہمان رکھا بعد ازان بطریق اسوان کا اُن لوگون کے ہمراہ ہوا مع اپنی جمعیت کے اور یہ سب طرف ملک فقط کے گئے اور وہ ایک قریہ ہے قریب قوص کے تو اُسنے بھی اُن لوگون سے وہی معاملہ ضیافت و میزبانی کا کیا جیسا اسوان والون نے کیا تھا اور اُسنے ان لوگون کے ساتھ ایک اپنا لشکر کمکی مقرر کردیا یہان تک کہ یہ لوگ اُلصنا مین پہونچے اور وہان ایک بڑا بطریق پادری تھا اور ولادری و تناوری مین مشہور تھا اور منجم بھی تھا تو بقوت اُسکے اُس نواح مین شرقاً و غرباً حکومت کرتا تھا اور اُسکا شہر بہت بڑا لب دریا واقع تھا اور اُسمین فوج کثیر تھی اور اُس شہر مین بڑے بڑے عجائب و طلسمات تھے اور اُس شہر کا قلعہ بھی عظیم الشان سنگی بنا ہوا تھا اور اُسکی بلندی مین درعہ کی تھی اُسکے اندر محلات و مکانات بنے تھے اور پرستش گاہین بنی تھین اور یہ سب ستونہاے سنگی پر قائم تھے پھر جس وقت یہ لشکر اُلصنا مین پہونچا تو بطریق وہان کا جرجیس بن قابوس اُن سب کی ملاقات کو نکلا اور اُسنے اپنے برادر عزادو مسمی قبطارس کو جو بڑا بہادر تھا بسرکردگی چار ہزار سوار کے بطریق کمک شریک و ہمراہ اُس لشکر کے کردیا اور وہ سب جاتے جاتے وادی بھنسا مین پہونچے اور اُس وادی کے بطریق کے یہان جاکر اُترے اُس کا نام قلوصا تھا اور وہ ملک بطلوس کے امرا مین سے تھا پھر جس وقت

خبر ورود لشکر کی بطلوس نے سنی تو اُن کی ملاقات کیلیے اپنا لشکر عظیم لیکر نکلا اور یہ علاوہ اُسکے لشکر عام کے اُس کا لشکر خاص پچاس ہزار نصرانیون سے تھا اور وہ سب زرہ پوش تھے اور زرہین طلا کا تھین اور قبائین اُنکی دیباج زرنگار کی تھین اور اُنکے سر پر تاج مُکلل بجواہر شاہوار تھے اور وہ سب گھوڑون پر سوار تھے اُنپر زین زرین کسے تھے اور اُنکے ساتھ جو گھوڑے کوتل تھے اُنپر پاکھرین حریر رنگ برنگ زردوزی کی پڑی تھین اور غاشیے تمامی کے مرصع بسیم و زر تھے اور اُنکے ساتھ پچاس صلیب طلائی تھے یعنے نشانہاے ترسول اور طول ہر صلیب کا چار بالشت تھا اور ہر ایک صلیب کی نوک پر زبانہ طلائی و طغرائی یعنے سونے کے لٹو نقش کھدے ہوے جڑے تھے اور زیر ہر صلیب کے یعنی ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے اور وہ عظیم الشان اور عجیب سامان سے تھے اور اُنکے ساتھ بہت سے باجے تھے مثل نقارے و طنبور و بگول و نرسنگے و ڈھول کہ جب سب وہ بجتے تھے تو زمین ہلتی تھی اور اُنکے ساتھ اونٹ و خچر اور بھینسے و بیل بہت سے تھے غرضکہ جس وقت اُن لشکرون سے جو وارد تھے بطلوس والی بھنسا کی ملاقات ہوئی تو سارے ملوک و رؤسا نصارے گھوڑون سے اُتر کر پیادہ پا ہو گئے اور فیما بین اُنکے بعد سلام کے بمقدمۂ اقدام عرب کے کلام ہوا تب اُن لوگون سے بطلوس ملک نے کہا ہوشیار و خبردار ہو کہ اہل عرب تم مین اور تمھارے بلاد مین طمع و حوصلہ نکرین کیونکہ مثل عرب کی مثل مکھیون کے ہے کہ اگر اُن کو نہ اڑاؤ تو سب کھا لیوین اور اگر ہنکاؤ تو چھوڑ بھاگین پس چاہیے کہ ثابتہ قدم اور صادق ہمم رہو و بہ تحقیق کہ مین نے تمھارے لیے سواریب ملک برقہ کو اور ملک واحات وغیرہ کو نامجات لکھے ہین وہ گویا کہ تمھارے پاس موجود ہین اور حال یہ ہے کہ عرب تمھارے یہان آگئے ہین اگر مجکو خوف اس بات کا نہ ہوتا کہ عرب ہمارے بلاد مین آجاوینگے تو وہ نہ سنتے یعنے اُن کو خبر بھی نہ ہوتی کہ یکایک مین اُنپر جا پڑتا لیکن جو ہمارے اس طرح یک بیک اُنپر جا پڑون تو اُنکی ایک جماعت تو ہم سے تمسے مقاتلہ کرے اور ایک جماعت اُنکی ہمارے بلاد مین دھنس پڑے اور اپنا تسلط کر لیوین تو وہان ایسا کوئی نہین ہے کہ اُن کو اُن کے بلاد سے دور کرے و ہر گاہ مین تمھارے ساتھ خروج کرون تو البتہ تمھاری خدمت مین رہونگا و حالانکہ مین نے قدیم کتابون مین لکھا دیکھا ہے کہ جب اہل عرب بلاد بھنسا اور اُسکے مضافات پر مالک و قابض ہونگے تو اہل صعید یعنے ملک مصر مین سے کوئی اُنسے مقاومت نہ کر سکے گا یہ سُنکے کراس رومی بول اُٹھا اور یہ وہ شخص ہے جو بعد اس واقعہ کے اسلام لایا اور حاضر ہو کر دہانکی سرگذشت بیان کی چنانچہ اُسنے اُسوقت کہا اے معاشر ملوک و امرا مین نے بھی پرانی کتابون مین سیر کی ہے تو نے الواقع اُنمین یہی لکھا ہے کہ جب اہل عرب بلد بھنسا اور اُسکے نواحی پر مسلط ہونگے تو بعد اسکے اہل صعید کے لیے کوئی اُنسے مقابلہ نہ کریگا پھر جس وقت ملوک و اُمرا نے یہ بات سنی تو آگے بطلوس ملک کے اپنے سر نکو جھکا لیا تب بطلوس نے اپنے لشکرون سے ایسے دس ہزار آدمی انتخاب کیے جن کی شجاعت و قوت اور بہادری و دلاوری معروف تھی اور جماعت پر صاحب و مالک کفور کو افسر مامور کیا اور وہ جرنیل فرطانی تھا اور اُس کا نام بریص تھا اور اُسکو ایک سونے کا صلیب دیا اور ایک اور

نشان زر دحریر کا دیا اور اُسکے پھریرے پر زرتار سے صورت شمس مرتسم تھی اور جو چیزین اُنکے لیے ضروری تھین وہ سب کچھ مہیا کرادیا مثل خیمہ ہاے دیباج رنگ برنگ کے اور شامیانے و سراپردے اور گھوڑے کوتل و خچر وغیرہ برا ے پر تل اور اِن گھوڑون پر پاکھرین حریر دنگارنگ کی پڑی ہوئین اور خچرون پر ظروف طلائی و نقرئی اور خیمہ وغیرہ لدے ہوے اور صنادقہاے کلان و کوچک سونے چاندی کے پتر جڑے ہوے (یعنے اُنمین پوشاک و خلعت فاخرہ و جواہر بھرے ہوے ساتھ کردیے) پھر جب کہ یہ لشکر بریس کا روانہ ہوا تو وہ سالے ملوک مع اپنی اپنی فوج کے بہیم یکے بعد دیگرے راہی ہوے یہان تک کہ ایک شہر بیا الکبری سے قریب ہوے تو بطریق اُسکا یعنے پادری و رئیس وہان کا جسکا نام صندراس تھا ان لشکرون کی ملاقات کو نکلا اور جیسا بطلوس نے لشکرون کی میزبانی و مدارات کی تھی اُسی طرح صندراس نے بھی سبھون کی مہمانداری و مددگاری کی اور اپنا ایک لشکر دس ہزار سوار کا صنادید نصرانیون سے تیار کرکے اُنکے ساتھ کردیا اور اپنے لشکر پر ایک بطریق کو جس کا نام دادریس تھا افسر کردیا اور یہ شخص بھی شجاعت و قوت اور بہادری و دلاوری مین بطریق مالک کفور کا نظیر و ہمسر تھا پھر یہ سب لشکر باہم متفق ہوکر روانہ ہوے تا آنکہ شہر ترشت کے نزدیک پہونچے تب وہان کا بطریق رئیس بھی اُن لشکر والون کی ملاقات کو آیا اور یہ بطریق اُس اعظم اور راس و ہمسر جلیق بطارقہ حملہ آور کا تھا چنانچہ یہ سب اِسطرح جا بجا سے جمع و مجتمع ہوتے ہوے چلے جاتے تھے یہانتک کہ اُس سرزمین مین شرقاً و غرباً یہ لوگ ملو ہو گئے یعنے وہ ساری زمین حد شرقی سے حد غربی تک اُن لوگون سے پُر ہوگئی پس یہ ماجرا اُن لوگون کا تھا **راوی** نے کہا اور احوال اصحاب نبی علیہ السلام کا یہ تھا جیسا ہم نے ابھی ذکر کیا کہ جب اہل اسلام قریب قلعہ بلد دہشور کے نازل ہوے اور وہانپر عیون و جاسوسان مسلمین بھی بنی طے و قبیلہ مدحج سے قریش تھے اور وہ اپنی ذہنی ہیئت اُن عربون کی سی بنائے تھے جنھون نے نصر و نصرانیت قبول کی تھی سو وہ اس لباس مین پر وہش اخبار و تفحص احوال کیا کرتے تھے اور اُنکے لشکرون مین مختلط ہوگئے تھے اور بڑے زیرک و دانشمند تھے کہ از ہمدیگر متفرق رہتے تھے پھر جبوقت اُن مخبرون نے اسقدر کثرت عساکر کفار کی دیکھی تو اُنکے تئین رنج و محن دامنگیر ہوا **راوی** کہتا ہی مجھ سے روایت کی سنان بن قیس الرابعی نے طارق بن مسوح الفزاری سے اُنھون نے زید بن غانم الثعلبی سے اور وہ اُن لوگون مین سے ہین جو اِن فتوح مین حاضر تھے اور اس واقعہ مین شریک لشکر خالد بن الولید کے تھے تو وہ بیان کرتے ہین کہ ہم لوگ جس وقت نزدیک دہشور پہونچکر مرج یعنے حوالی میدان مین بیٹھے ہوے اصلاح اپنے احوال کی یعنے صلاح و مشورہ اپنے امور مین کر رہے تھے اور ہنوز رخت سفر بدن سے اُتارے نہ تھے بناگاہ مردم مخبر و جاسوس آپہونچے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ دشمنون کے لشکر جوق جوق داخل ہوگئے ہین خالد نے اُنسے پوچھا کہ کچھ تم نے اُنکے لشکرون کا اندازہ کیا ہے کہ تخمیناً کسقدر ہونگے وہ بولے ہان ہمکو معلوم ہی کہ وہ دو لاکھ سوار و پچاسہزار پیادے ہین اور یہ سب بلاد نوبہ و بربر و ریحات سے ہین اور اکثر اُن مین مردمان کاشتکار و دیگر قبائل مختلف

دیار کے ہین اور سب اپنے بڑے ساز و سامان سے ہین اور اُنکے ساتھ ایک ہزار تین سو فیل جنگی ہین اُنپر مردان کار زار سوار ہین جسطرح روز واقعہ عراق کے واقع تھا پھر جسوقت امرا نے یہ خبر سُنی تو مضطرب ہوے اور جو لوگ صابر تھے وہ بدستور ثابت قدم رہے اور یہ آیہ پڑھنے لگے قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا یعنے اے نبی تو کہدے کہ ہمکو کوئی ضرر نہ پہونچیگا مگر جس وقت کہ حق تعالیٰ نے ہمارے لیے مقرر و مقدر کیا ہو اور خالد نے یہ سنکر کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ یعنے ہم کو توانائی و قوت حاصل نہین ہو مگر بتائید اُس خدا کے جو برتر و عظیم تر ہو و بعد ازان یہ آیہ تلاوت کیا اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ یعنے وہ ایسے لوگ ہین کہ لوگون نے اُن سے جو کہا یعنے اُن کو ڈرایا کہ ہر آئینہ دشمن تمھارے لیے جمع ہین تو اُن سے تم ڈرتے رہو سو یہ سُنکے اُن کے ایمان کو اور زیادہ ترقی ہوئی اور کہنے لگے کہ حق تعالیٰ ہمارے تئین بس ہے اور وہ کیا خوب مددگار ہے بعد ازان یہ آیت پڑھی كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ یعنے اکثر چھوٹی جماعت والے بڑی جماعت والون پر بتائید خدا ے عزوجل غالب آئے ہین اور حق تعالیٰ صابرون کے ساتھ معین و معاون ہو و بعد ازان خالد نے اپنے اصحابہ سے کہا کہ یارو اپنے تئین پست ہمت و از پا افتادہ نہ کرو اور صبر و استقامت رکھو کہ حق تعالیٰ فرماتا ہو وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ (یعنے تمھین غالب رہوگے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ مددگار (موجود ہی) اور یہ جمعیت زیادہ تر جمعیت یرموک سے نہین ہے، اور نہ یہ کثرت زیادہ تر کثرت جنادین سے ہو (یعنے جسینی جمعیتین و کثرتین مُلک عراق مین ہوئی تھین سو اُن سے یہان کا ہجوم و اژدہام زیادہ نہین ہو) و باوصف اُسکے تم مالک مُلک مصر بھی ہو چکے وہ مصر جو ان کافرون کے غرور کا سرتاج تھا اور اسکے سوا تم مالک وجہ البحری کے بھی ہوے ہو اور اُن کے مُلوک بطارقہ یعنے امرا سے سو مردون کو قتل بھی کر چکے ہو و باینہمہ مُلک شام و یمن و عراق و حجاز یہ سب تمھارے قبضہ مین آگئے ہین اور تمام بلاد تمھارے تحت و تصرف مین ہین اور حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہو وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ یعنے یاد کرو جب تم تھوڑے تھے پھر حق تعالیٰ نے تم کو بہت کر دیا یعنے تمھاری جمعیت کو بڑھا دیا اور تھے تم اوپر کنارے غار نار کے یعنے قعر جہنم کے کنارے تھے پھر حق تعالیٰ نے تم کو اس سے نکال لیا اور تمھین وہ لوگ ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک ہو کر تمنے قتال و جہاد کیا اور فرشتون سے تم کو نصرت ملی اور حق تعالیٰ نے زبان نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر تم سے وعدہ فرمایا ہو اس امر کا کہ يَسْتَخْلِفُكُمْ فِي الْاَرْضِ یعنی حق تعالیٰ تم کو خلیفہ و مالک کریگا زمین مین اور دوسری جگہ فرمایا ہو لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ یعنے ضرور ضرور ہم اُنکو خلیفہ روے زمین کا کرینگے جیسا اُن لوگون کو کیا تھا جو ان سے پیشتر تھے یعنے اہل دین اور علا وہ ان سب باتونکے بڑی بات یہ ہو کہ تم مین سے جو راہ خدا مین قتل ہوگا لامحالہ اُسکے لیے بہشت ہے کہ روح اُسکی نقل کرے گی اُسکے

بدن سے طرف روح ریحان یعنی بجانب آسایش ونسیم خوشبو رحمت کردگار کے اور مستوجب رضاے پروردگار ہوگا
چنانچہ جب یہ کلام خالد کا لوگون نے سنا تو وفور فرح وسرور سے سب کے منھ روشن ہوگئے اور سب یک زبان ہوکر
بولے اے خالد ہم لوگ سب تمھارے روبرو حاضر ہین اور ہم نے اپنی جانون کو بطلب رضاے خدا کے ہبہ و فدا
کیا ہے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ بعد ازان خالد نے یزید بن معرج التنوخی کو پاس عمرو بن عاص کے
بہت جلد روانہ کیا اور احوال یہان کا کہلا بھیجا تب عمرو نے بمجرد سننے اس خبر کے اپنے برادر عمزاد خارجہ کو مصر مین بجاے
خود مقرر کیا کہ خارجہ مرد صالح تھا اور سوا اسکے اور بھی چالیس شہسوار اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مصر
خاص مین مامور کردیے اور خود وہان سے مع چار ہزار سوار کے روانہ ہوے پھر جب عمرو بن عاص لشکر اسلام
مین خالد کے پاس پہونچے تو مسلمین انکے پاس مجتمع ہوے اور بعد سلام کے کہنے لگے اے امیر ہم تو آپ کی جانب
سے یعنے بجاے آپ کے کافی تھے (مراد اس کلام سے یہ ہے کہ آپنے کیون تکلیف کی اور کس لیے قدم رنجہ فرمایا)
تب عمرو نے جواب دیا کہ ہان تم کو ایسا ہی جانتا ہون ولیکن اسوقت سکونت تمھاری بلاد دشمن مین ہے مجھے
سزاوار نہ تھا کہ مین ایسی خبر مین یہان کی سنکر تم سے تقاعد کرکے بیٹھ رہتا اس کلام سے سائر مسلمین مسرور وشاد
ہوے اور براے مقابلہ ومقاتلہ دشمنون کے مستعد وآمادہ ہوگئے چنانچہ ہر روز طلایع سوار دشمن کا غول غول ہوکر
براے پژوہش اخبار نکلتے تھے آخر اسی عرصہ مین ایک روز ایسا ہوا کہ فضل بن عباس بن عبد المطلب اور اُن کا
برادر حقیقی عبد اللہ بن عباس اور جعفر بن عقیل وبرادران جعفر مثل علی ومسلم وعبد اللہ بن زبیر وسلیمان بن خالد
بن الولید ومحمد بن فرجہ بن عبد اللہ وعبد اللہ بن مقداد وعبد اللہ بن عمر بن الخطاب وعبد اللہ بن عمرو بن
العاص وعمرو بن سعد بن ابی وقاص ومحمد بن مسلمہ وعبد اللہ بن ابی بکر الصدیق وزیاد بن مغیرہ بن شعبہ
ان سب نے جنگ کی تیاری کردی اور باتباع اُن لوگون کے دیگر بزرگوار تقریبا چار سو ابرار اولاد صحابہ و امراے
ذی اقتدار اولاد صاحبان رایات ذی شان سے اور ایک ہزار چھ سو مختلط ومختلف عرب مہاجرین وانصار سے
آمادہ پیکار ہوگئے چنانچہ اپنی زرہین اپنے تنون پر سجے ہوے اوپچی بنے ہوے تلوارین پرتلون مین لٹکائے
ہوے نیزون کو زیر ران دبائے ہوے سپرین دوشپر لگائے ہوے اس شوکت سے روانہ ہوے تا آنکہ قریب
ایک دیر کے پہونچے جو وہان لب جبل واقع تھا اور وہ معروف بدیر مسیح تھا تب اسمقام سے تکشاف احوال وتفحص
اخبار کرنے لگے پھر وہ اسی حال مین مصروف تھے کہ بناگاہ ایک غبار منعقد مثل بگولہ سمت افق آسمان کے نظر
آیا اسوقت اِن اصحاب مین سے ایک نے دوسرے کو دیکھا بعض نے کہا غبار وحشیان صحرا کا ہے اور بعض نے
کہا اگر ایسا ہوتا تو آخر یہ غبار پھٹ کر منتشر ہو جاتا بلکہ یہ گرد لشکر کی ہے اس واسطے کہ جب گھوڑے دوڑتے
ہین تو اُن کی ٹاپون سے اس طرح کا غبار تتق بستہ اُڑتا ہے اور **راوی** نے بواسطہ ابو الزناد وعبد اللہ

وابو مالک الخولانی وطارق بن شہاب البجلی سبھی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جس عرصہ مین کہ ہم لوگ فضل بن عباس کے ساتھ اُس معرکہ مین باتین کر رہے تھے کہ ناگاہ وہ غبار ہمارے قریب آیا اور اُس سے دستہا رسوار نمودار ہوے اُنکے ساتھ بہت سے نشان اور صلیب تھے پھر جس وقت اُن لوگون نے ہم کو دیکھا تو اپنی بولی مین غوغا کرنے لگے اور بعد ازان بلا تامل وبید رنگ ہمپر حملہ آور ہوے راوی کہتا ہے اور ایسا ہوا کہ اتفاقاً ضرار بن الازور ہم لوگون سے جدا چلے تھے اور اُنکے ہمراہ دو سو آدمی اہل نجدہ واشجع تھے اور وہ سب اصحاب سونخدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور وہ لوگ شاہراہ چھوڑ کر پہاڑ کے راستے سے آتے تھے تو چلتے چلتے ناگاہ ایک ایسا غبار اُٹھا کہ ہمارے اُنکے درمیان حائل ہوگیا یہان تک کہ وہ ہم تک پہونچنے سے عاجز رہے پھر جب ضرار وغیرہ نے اُس غبار مین ایک لشکر جرار دیکھا تو اُن کو اپنے اصحاب اور اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا اسوقت ضرار برجستہ رو بزر نکل آئے اور کہنے لگے کہ فِرَارٌ مِنَ الْمَوْتِ یعنی موت سے گریز نہین ہے پس اُن اعدا نے ضرار وغیرہ کو مہلت ندی اور چارو نطرف سے گھیر لیا پھر جب اُن جانبازون نے دیکھا کہ جنگ ناگزیر ہے تو باہم یکدیگر ملتفت ہوکر سب نے باستقلال واستقامت تمام صبر جمیل وثبات کریم اختیار کیا تا آن کہ روم لئام نے اُن کو ہمگی اطراف وجوانب سے محاصرہ کرلیا فَلِلّٰهِ دَرُّ صَوَّادًا یعنے حق تعالی ضرار کو جزاے خیر دیوے کہ البتہ اُنھون نے مقاتلہ شدید سے مقابلہ کیا اور تھوڑی دیر مین اصحاب ضرار سے ایک جماعت شہید ہوئی ناگاہ گھوڑا ضرار کا زخمی ہوکر گر گیا تو اعدا نے اُس کو اسیر کرلیا اور اُنکے بقیہ اصحاب سے بھی ایک جماعت کو قید کرلیا اور ان بطارقہ نصرانیون کا سردار جسنے مقاتلہ کیا صاحب بیا الکبری کا تھا آخر اُن دشمنون نے ضرار اور اُنکے اصحاب کی مشکین کسکر اپنے گھوڑون کی فتراک سے باندھ لیا اور اُن کو اپنے لشکر اعظم کی طرف روانہ کیا اتفاقاً ابن ندیک مین سے ایک شخص مولی موالی عبد الرحمن بن ابی بکر سے یعنے اُنکا غلام آزاد کردہ جس کا نام سالم تھا چھڑا بھاگا اور دوڑتا ہوا بشتابی تمام خدمت مین خالد اور عمرو کے پہونچا تب تک مسیب بن نجبۃ الفزاری ورافع بن عمیرۃ الطائی برجستہ اُٹھ کھڑے ہوے اور دونون نے زمرۂ صحابہ سے چنکر ہزار صحابی اپنے ہمراہ لیے اور ایک شخص اہل جیزہ مین سے جو اسلام لائے تھے اُنکے ساتھ ہولیا تا کہ غیر شاہراہ کے اُن کو کسی اور راستہ سے لیجا دے چنانچہ وہ لوگ وہان ایک دیر کے قریب جاکر کمینگاہ مین پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہے تا آن کہ وہ بطریق جس نے ضرار واصحاب ضرار کو اسیر کیا تھا نزدیک کمینگاہ سے مع اپنی جماعت کے آپہونچا اور اس کو ان کمین نشینونکی کچھ خبر نہ تھی اور نہ کچھ ان کا اثر ونشان پایا جاتا تھا اُسوقت اس رہبر نے مسلمانون سے کہا مجھے یقین ہے کہ تم اس قوم پر سبقت پاؤگے ابھی تم یہین گھات مین چھپے چپکے بیٹھے رہو (یعنے جب تک کہ وہ تمھاری گھات پر پہونچین) اور جس قدر لوگ ہمراہ ضرار وغیرہ قیدیون کے گئے تھے وہ سب پانسو سوار تھے راوی نے کہا اور ایسا ہوا تھا کہ جب خبر اسیری ضرار وغیرہ کی خالد وعمرو کو پہونچی تھی اور مسیب ورافع آمادۂ تاخت ہوے تھے اُسوقت خولہ بنت ازور خواہر ضرار کی

بہت اندوہگین تھی اور اسیری اپنے بھائی کی اُسپر نہایت شاق تھی پھر جس وقت مسیب و رافع جماعت صحابہ ہمراہ لیکر بطلب ضرار روانہ ہونے لگے تو دفور سرور سے اُس کا منھ روشن ہوگیا اور وہ بھی مردانہ وار اپنے ہتھیار لگاکر خالد کے پاس آئی اور اُسوقت قوم روانہ ہوتی تھی تو کہنے لگی ای امیر مین تم سے بواسطہ طاہر و مطہر یعنے خدا کی قسم دیکر سوال کرتی ہون کہ مجھے ان جانیوالون کے ساتھ جانے دو قریب ہے کہ مین اُنکے مشاہدہ و مشاہد مین حاضر و شریک ہون تب خالد نے مسیب و رافع سے کہا تم لوگ اس لڑکی کی شجاعت و برأت یعنی اُسکی بہادری کو خوب جانتے ہو اُس کو بھی اپنے ہمراہ لے لو اُنھون نے کہا سمعۃً و طاعۃً یعنے ارشاد آپ کا ہم نے بگوش دل سُنا اور بجالائے آخر وہ بھی ہمراہ گئی غرضکہ یہ لوگ اُس مقام مین جس کا ہم نے ابھی ذکر کیا اُسوقت تک کہ کمین نشین تھے ناگاہ ایک گردنمودار ہوئی تب رافع نے کہا یارو ہوشیار رہو جاؤ یہ سنکے قوم فوراً بیدار ہمت ہوگئی اور قوم فجار کو جالیا اور وہ لوگ بخیر ضرار وغیرہ اسیرون کو گھیرے ہوے چلے آتے تھے اور ضرار اسوقت اپنے بازوے بستہ سے بہت متالم اور اندوہگین تھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے

اَلَا اَبْلِغَا قَوْمِیْ وَخَوْلَۃَ اِبْنَتِیْ	اَسِیْرٌ دَھِیْنٌ مُوْثَقُ الْیَدِ بِالْقِدِّ	وَحَوْلِیْ عُلُوْجُ الرُّوْمِ مِنْ کُلِّ کَافِرٍ
وَصَبَحْتُ مَعَھُمْ لَا اُعِیْدُ وَلَا اَبْدِیْ	فَلَوْ اَنَّنِیْ فَوْقَ الْجَمَلِ رَاَیْتُمَا	وَقَائِمُھُمْ حَدَّ الْغَضَبِ قَدْ مَلَکَتْ یَدِیْ
اُذِلَّ بِہِ الرُّوْمَ اِذْ کَلَّ نِقْمَۃٍ	وَاَسْقِیَھُمُوْا وَسْطَ الْوَغَا اَعْظَمَ اللَّدِّ	فَمَا قَلْبُ مُتْ ھُمَا وَحُزْنًا وَحَسْرَۃً
وَبَادَمْعُ عَیْنِیْ کُنْ مُعِیْنًا عَلٰی خَدِّیْ	فَلَوْ اَنَّ اَقْوَامِیْ وَخَوْلَۃُ عِنْدَنَا	وَاَلْزَمُ مَا کُنَّا عَلَیْہِ مِنَ الْعَھْدِ

(مترجم کہتا ہی کہ قولہ الا ابلغا معمول شعرائے عرب ہی کہ اکثر صیغہ مخاطب مین بزیادۃ الف بنا بر وزن شعر علی نہج تبنیہ استعمال کرتے ہین) یعنے اے مخاطب تو میری قوم اور خولہ میری دختر کو یہ خبر پہونچا دے کہ مین اسیر و بندی ہون اور دست بستہ قید محکم ہون اور میرے گرد بیدینان روم ہین کہ وہ سب کے سب کافر ہین اور مین اُنکے ساتھ صبح کیا کرتا ہون یعنے اُنکے ساتھ ہون اسطرح کہ نہ عود کرسکتا ہون نہ مدد پاسکتا ہون اور کاش کہ مین اوپر گھوڑے کے سوار ہوتا اور تیز حد سیف پر دسترس رکھتا یعنے شمشیر براں پر قادر ہوتا تو ہاتھ میرے مالک ہوتے اُس حالت مین البتہ میرے تئین غلبہ و استیلا ہوتا کہ مین ذلیل و خوار کرتا روم کو از روے ذلت کینہ کشی و سختی کے اور مین پلاتا اُنکو عین غاین جام درد و اندوہ شدید کا پس اے دل تو مردہ ہو جا غم و رنج و حسرت مین اور اے اشک میری چشم کے تو چشمہ جاری ہو میرے عارض پر اور کاش ایسا ہوتا کہ میری قوم اور میری دختر خولہ میرے پاس ہوتی تو لازم کرتا مین اپنے لیے اُس امر کو جسپر ہم عہد ہوے یعنے حمایت دین و شہادت واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہ اشعار ضرار کے سنکر خولہ اپنی کمینگاہ سے بیساختہ بول اُٹھی کہ اے پدر بزرگوار ہر آئینہ حقتعالی نے آپ کی دعا قبول کی اور آپکی تضرع و زاری و مناجات و انکساری پذیرا فرمائی مین نے حاضر ہون بعد اذان خولہ نے بآواز بلند تکبیر کہکر دفعۃً حملہ کیا اور اُسی دم مسیب و رافع بھی تکبیر کرتے ہوے حملہ آور ہوے اور جبیر بن سالم بیان کرتے تھے جب ہم لوگ ہنگام وغا تکبیر کہتے تھے ہمارے گھوڑے بھی الہام آلہی سے

صدائے

صدائے تکبیر پر صہیل و شور کرتے تھے پھر اُس وقت ہم لوگون نے خولہ و رافع و مسیب کے ہمراہ ملکر رخنہ و یورش کر دیا تو ایک ساعت سے زیادہ نہ گذری تھی کہ تمام اُن دشمنون کو قتل کر ڈالا اور حق تعالیٰ نے ضرار اور اُنکے اصحاب کو اُس قید و بند سے مخلصی بخشی پھر ہم نے گھوڑے اُس قوم کے اور رخت و سلاح اُنکے لے لیے اور یہ پہلی اُنکی غنیمت حاصل ہوئی اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ ہنگام فراغ جس وقت ضرار مع اپنے اصحاب کے اُنسے خلاص ہوے تو فوراً ایک گھوڑے ننگی پیٹھ پر سوار ہوے اور ایک نیزہ جو پڑا ہوا تھا اُس کو اُٹھا کر قوم پر حملہ کیا اور یہ اشعار اُنکی زبان پر جاری تھے

لَكَ الْحَمْدُ يَا مَوْلَايَ فِي كُلِّ سَاعَةٍ	مُفَرِّجُ اَحْزَانِي وَهَمِّي وَكُرْبَتِي	فَقَدْ نِلْتُ مَا اَرْجُوهُ مِنْ كُلِّ اَحَدٍ
وَجَمَعْتَ شَمْلِي ثُمَّ اَشْفَيْتَ عِلَّتِي	فَيَا وَيْلَ كَلْبِ الرُّومِ اِنْ ظَفِرَتْ يَدِي	سَوْفَ اَعْلُوهُ بِالْحُسَامِ وَبِنَقْصَةٍ
وَاَتْرَكُهُمْ جَمْعًا صَرِيعًا عَلَى الثَّرَى	كَرَمَةِ فَوْقَ الْاَرْضِ مِنْ عُظْمِ ضُرِّي	

یعنے تیرے ہی لیے حمد و ثنا ہی میرے مالک ہر حال و ہر ساعت مین کہ تو ہی کھولنے والا اور دور کرنے والا میرے رنج و غم و سختی کا ہی و بتحقیق کہ مین اُس مُراد کو پہونچا جس کی مین آرزو رکھتا تھا ہر امر راحت و آرام سے کیونکہ تو نے میرے اُمور پراگندہ اور میری خاطر پریشان کو جمع کر دیا اور میرے آزار کو تو نے شفا دی پس ویل و ہلاکی ہی سگان روم کیلیے اگر مجھے اُنپر دسترس ہوئے اور یہ قریب ہی کہ مین شمشیر اپنے غضب آلود کینہ کشی کی اُنپر بلند کرون گا اور مین اِن سب کو یکسر روے زمین پر قتادہ چھوڑونگا اپنی ضربت شدید سے جسطرح شکار تیر خوردہ زمین پر تڑپتا ہے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا پھر جب ضرار انشاء اشعا سے فارغ ہوے تو ناگاہ ایک جماعت سوارون کی شکست یافتہ آئی اور سبب اُسکا یہ ہی کہ جسوقت رومیون نے فضل بن عباس پر حملہ کیا تو اُسوقت اُنھون نے اور اُنکے بنی اعمام نے ملکر اُنپر ایک نعرہ مارا اور اُن کو للکار لیا اور اُنکی کثرت عدد سے کچھ باک نہ کرتے تھے اور اُنھون نے صبر کیا تھا صبر دلیران گرامی قدر کا اور اُسوقت رحمت شدید تھی اور حصول مرام دشوار تھا اور سیل خون روان تھا اور آسمان تیرہ و تاریک تھا (یعنے گرد و غبار جنگاہ سے) اور اُسکا تنور زرم گرم تھا اور مردم دلاور صرف ہمت مین مصروف تھے اور ہنگامہ قتال بڑے زور و نپر تھا اور جنگ عظیم برپا تھی اور اُس آن کوئی کسی کا انیس و غمخوار نہ تھا چکی لڑائی کی بڑے زور و شور سے چل رہی تھی طعن سنان و ضرب شمشیر کی بڑی شدت تھی مردم مبارز سرگرم چالش تھے اور جوانان قتال سخت کد کرتے تھے گرد ہیں بار ریگئی تھین آنکھین نکل پڑی تھین انجام کار دشوار ہو گیا تھا چاند و سورج تیرہ و تار ہو گئے تھے اُسوقت حال مسلمین کا یہ تھا کہ باعث کثرت مشرکین کے اُنکے درمیان مین معلوم نہ ہوتے تھے اور ایک دوسرے کو نہین پہچانتے تھے مگر بصدائے تہلیل و تکبیر یا بآواز صلوٰۃ و درود اوپر بشیر و نذیر کے صلے اللہ علیہ وسلم اور حال یہ تھا کہ اُس آن فضل نے صبر جوانمردان گرامی قدر کا کیا فَلِلّٰهِ دَرُّ الْفَضْلِ یعنے حق تعالیٰ فضل کو جزاے خیر دیوے اور اُنکی نیکوئی زیادہ کرے کہ وقت شدت حرب کے بنفس نفیس اپنے کیا خوب چالاکی و چابکی کرتے تھے کہ کبھی صفین میمنہ کی میسرہ پر الٹ دیتے تھے یعنے اُدھر سے اُدھر بھگاتے تھے اور

کبھی پرے میسرہ کے میمنہ پر ہٹا دیتے تھے اور وقت جنگ کے اُنکے ہاتھ مین نشان تھا باعزوشان وَلِلّٰہِ دَرُّ مُسْلِمٍ ابْنِ عَقِیْلٍ وَاُخُوَتِہٖ یعنے حق تعالیٰ جزاے خیر اور نیکوئی مسلم اور اُنکے بھائیون کی زیادہ کرے کہ اُنھون نے اُس شد ومد سے قتال کی کہ بسبب قطع اکباد الابل کے یعنے اُس سبب سے کہ اُنھون نے بڑے بڑے دلاورونکے کلیجے پھاڑ ڈالے اور جگر اُنکے چیر ڈالے تھے تو زمین اُنکی تمام خونچکان تھین وَلِلّٰہِ دَرُّ سُلَیْمَانَ بْنِ خَالِدٍ یعنے حق تعالیٰ جزاے خیر دونیکوئی سلیمان بن خالد کی زیادہ کرے کہ وہ واقعہ دیر یعنے جنگ دیر مین قریب حدود حرانی درمیان ایک قریہ موسوم بہ دیر وطے کے شہید ہوے اور اُنکے ساتھ عبداللہ بن مقداد اور ایک گروہ بھی شہید ہوے اور قریب ہی کہ اِس کا ذکر آوے گا انشاء اللہ تعالیٰ محمد بن مسلمہ انصاری نے بیان کیا کہ ہمنے یہ مقاتلہ قتال متواتر کیا تھا کہ ہم کو یقین ہوا کہ محشر اسی مقام سے ہی اور جس وقت سے آفتاب برآمد ہوا برابر تا غروب قتال کرتے رہے اور ہمنے رومیون کے مقتلہ عظیم سے جماعت کثیر کو قتل کیا چنانچہ فضل بن عباس ایک بطریق پادری عظیم کی طرف بڑھے اور وہ سوار تھا گویا کہ ایک برج سونے کا نظر آتا تھا (یعنے وہ بلند قامت ومغرق بزر تھا) تا آنکہ فضل نے اُسکے سینے مین بھالا مارا کہ اُسکی پشت سے پار ہوگئی جب یہ حال رومیون نے دیکھا تو اُنکے دلون مین جلیش آیا پھر درمیان ہمارے اور اُنکے ہنگامۂ قتال گرم ہوا اور اُسوقت مُسلمین سے چالیس مرد شہید ہوے اور مشرکین مین سے تین سو آدمی مارے گئے اور ہم مین کوئی مقتول نہ ہوتا تھا جب تک کہ اُنمین سے ایک جماعت کو قتل نہ کرلیتا تھا پھر جس وقت ہم اِس معرکہ مین مشغول تھے اور ہمکو یقین تھا کہ ہماری موت اِسی موقف مین ہی اور ہم اِس جنگ پر خوب جان لڑاے ہوے تھے کہ ناگہان ایک غبار نمودار ہوا اور ایک سوار اُٹھا وبعد ازانکہ غبار رایت اسلامیہ وجماعت محمدیہ کی طرف ہوا تو زائد از دو ہزار سوار نظر پڑے اور پہلے شہسواران بزرگوار سرداران ابرار نمایان ہوے کہ ایک تو مقداد باہر سوار تھے اور دوسرے زیاد بھی ہزار سوار سے تھے پھر اِن سے پیچھے قعقاع بن عمرو وشرحبیل بن حسنہ اور دونونکے ساتھ بھی ہزار سوار تھے تب مقداد نے کچھ درنگ نہ کی کہ حملہ کیا اور فوج دشمن مین گھس گئے اور یہ اشعار زبانیہ جاری کیے

اَلَا اِنَّنِیَ الْمِقْدَادُ فِی الْحَرْبِ صَائِلٌ	وَسَیْفِیْ عَلَی الْاَعْدَاءِ عِمَادُ الْقَبَائِلِ	اِذَا اشْتَدَّ الْاَهْوَالُ کُنْتُ اِمَامَهَا
وَاَضْرِبُ بِالسَّمْرِ الطِّوَالِ الْکَتَائِبَ	وَفِیْ هِمَّتِیْ بَیْنَ الْوَرٰی الْعِزُّ غَالِبٌ	لِاَنِّیْ شَهْمٌ لَا بُطَالٌ بَیْنَ الْقَبَائِلِ
فَلَیْسَ بِسَیْفِیْ فِی الْاَنَامِ مُبَارِزٌ	وَلَیْسَ بِشَخْصٍ فِی الْاَنَامِ مُنَازِلُ	

یعنے آگاہ ہو کہ ہر آئینہ مین مقداد ہون اور حرب مین حملہ آور ہون میری تلوار ہمیشہ دشمنون پر دراز ہی یعنی مین اعدا پر مدام شمشیر علم ہون اور جس وقت ہنگامہ ہولناک ہوتا ہی تو مین اُسکے آگے آگے ہوتا ہون اور تلوار لمبی پرتلے والی سے قتل کرتا ہون اور میری ہمت بلند درمیان خلائق اعدا یعنے جمہور دشمنان مین مشہور ہی یہانتک کہ اُنکے مردم دلاور گواہی میری ہمت کی میان قبائل کے دیتے ہین اور جہان مین کوئی مبارز مقابل میری سیف کا نہین ہے اور نہ میرے کالبد عظیم کیلیے دُنیا مین کوئی جانگاہ ہے

یعنے عالم مین میرے مرتبہ کی گنجایش نہین ہی یہ اشعار رجز پڑھکر مقداد درمیان جنگاہ کے گھس گئے اور بعد اُنکے زیاد بن ابی سفیان نے حملہ کیا اور یہ اشعار رجز پڑھنے لگے **اشعار**

اَنَا زِیَادُ بْنُ اَبِی سُفْیَانِ	جَدِّیْ یُرَی مِنْ اَشْرَفِ الْعُرْیَانِ
مَعِیْ حُسَامٌ ثُمَّ دُحْ ثَانِیْ	وَابْنُ عَمِّیْ اَحْمَدُ الْعَدْنَانِ
اَطْعَنُ فِیْ کُلِّ کَافِرٍ جَبَّانٍ	وَکُلِّ قَلْبٍ نَاقِصِ الْاِیْمَانِ

یعنے مین زیاد بن ابی سفیان ہون میرا جد شرف عرب مشہور تھا اور پسر عم میرا یعنے میرا برادر عمزاد احمد ہی نسل عدنان سے میرے پاس شمشیر براں ہے اور نیزہ ہے اُسی شمشیر کا ثانی و ہمزاد سو مین تلوار و نیزہ مارتا ہون ہر کافر و نامرد کو اور اُن سب کو جنکے قلب ناقص الایمان ہین یہ رجز پڑھکر پھر زیاد بھی دشمنونکے پرے مین گھس پڑے اور میمنہ والون کی صفین میسرہ پر اور میسرہ والونکی صف کو میمنہ پر اُلٹ دیا پھر قلب لشکر مین دھنس پڑے اور رومی اُنکے سامنے سے بھاگے جاتے تھے اور اُنکے درمیان تلوار مارتے ہوے طولاً و عرضاً یعنے سامنے و چپ و راست ترکتازی کرتے تھے اور بعد اُنکے پھر قعقاع بن عمرو التمیمی نے نکلکر حملہ کیا اور وہ اپنے رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے

اَنَا الْهُمَامُ الْفَارِسُ الْقَعْقَاعُ	کَیْتَ هُمَامٌ ضَیْغَمٌ مِطْعَاعُ
مَعِیْ حُسَامٌ یُبْرِیُ الْاَوْجَاعَ	وَیَقْطَعُ الْهَامَاتِ وَالْاَضْلَاعَ
حَتّٰی اِذَا طَالَ فِی الْحَرْبِ مَبَاعِ	یَا وَیْلَ اَهْلِ الشِّرْکِ وَالنِّزَاعِ

یعنے مین بزرگ ہمت شہسوار قعقاع ہون شیر ہمت ہون اور وہ شمشیر بردست ہون جسکے سب زیردست ہین میرے پاس وہ شمشیر ہے جو دزدون کو دور کرتی ہی اسطرح کہ سرونکو کاٹ ڈالتی ہی اور پہلوون کو پھاڑ ڈالتی ہی اور پسلیون کی توڑ ڈالتی ہی ویل اور ولے تمپرے اہل شرک و ارمنزع کرنیوالو جب کہ حرب مین طول ہوا و رلڑائی بڑھ گئی تو پھر رحم و کرم کہان ہی **راوی** کہتا ہی کہ پھر اُنکے بعد شرحبیل بن حسنہ نے حملہ کیا اور رجز مین یہ ابیات اُنکی زبان پر جاری تھے

اَلَا یَا عَصَبَةَ الْاِسْلَامِ صُوْلُوْا	بِکُلِّ السَّمْهَرِیِّ وَالرُّمْحِ الطَّوِیْلِ
وَمُوْتُوْا فِی الْوَغَا قَوْمًا کِرَامًا	وَعَنْهُمْ فِی الْمَعَامِعِ لَا تَزُوْلُوْا

یعنے اے پہلوانان و جوانمردان اسلام حملہ کرو دشمنو پر تیغ تیز و صیقل کردہ سے اور چھکاؤ اُن کو حوض موت سے یعنے اُنکو جامہاے مرگ پلاؤ آشکارا اُس سے مُراد یہ ہی کہ اُن کو قتل کرو للکار کر ضرب نیزہ دستی اور طعن سنان دراز سے اور مرجاؤ تم جنگ مین اُس حالت مین کہ تم قوم گرامی ہو اور سختیون مین اُسنے تم اپنے پاؤن پیچھے نہ ہٹاؤ اور قدمونکو لغزش نہ دو **راوی** کہتا ہی کہ بعد ازان لشکر سوار ان مذکور یعنے وہ دو ہزار جو مقداد و زیاد کے ہمراہ تھے اور وہ ہزار سوار جو قعقاع و شرحبیل کیساتھ تھے) یہ سب آگے پیچھے آپڑے اور اُس وقت زیاد اُس قوم مین گھسے ہوے تھے جیسا ہم نے ابھی ذکر کیا ہی چنانچہ اُنھون نے قصد اُس بطریق اعظم کا کیا جو مالک بیا الکبری تھا اور اُسکے داہنے شانہ پر تلوار ماری کہ بائین شانے سے اُسکی نوک چمکتی نظر آتی تھی تب اُسوقت مسلمانون مین یکبارگی ایسا شور تکبیر کا بلند ہوا اور صدائے کوہ سے آواز تکبیر آنیلگی اور صدمۂ سم اسپان یعنے گھوڑون کی ٹاپون سے زمین ہلنے لگی اور ہر ایک امیر لشکر نے ہر ایک بطریق پر حملہ کرکے اُسکو قتل کیا

پس تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ وہ ساری فوج دشمن کی پسپا ہو کر بھاگ نکلی اور فرار سے پناہ لی کوئی ایک دوسرے کو مڑ کر نہ دیکھتا تھا اور مسلمانون نے اُن کا تعاقب کیا اور قتل و اسیر کرتے جاتے تھے یعنے بعضونکو مار لیتے تھے اور بعضون کو بندی کر لیتے تھے یہان تک کہ وہ فوج ہزیمت خوردہ گریزان گریزان حوزہ دمید (نام مقام ۱۲) روم مین پہونچی **راوی** کہتا ہی کہ جس وقت ضرار اور اُنکے اصحاب آگے بڑھے ہوے لڑ رہے تھے کہ ناگاہ (نام مقام ۱۲) روم بھاگ نکلے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا ہی اور مسلمانون نے اُن کا پیچھا کیا تو کتنون کو قتل کیا اور کتنون کو گرفتار و قید کر لیا اور ان مسلمانونکو حال ضرار اور اُنکے رفقا کا کچھ معلوم نہ تھا پھر جس وقت اُن لوگون نے ضرار اور اُنکے رفیقون کو دیکھا تو بعد سلام کے اُنکو مبارکبادی سلامتی کی دی اور اُنسے ماجرائے ستیز و گریز دشمنون کا اور قتل و قید کر لینا اپنا بیان کیا بعد ازان پاس مسیب اور اُنکے اصحاب کے سب مجتمع ہوے اور اُن کو جاے معرکہ اور جاے مقتولون کی دکھائی یعنے زرمگاہ اور قتلگاہ سے اُن کو نشان بتایا تب وہ سب بھی نہایت خرم و شادمان ہوے اور **راوی** کہتا ہی جسوقت فضل مع اپنے اصحاب کے بعزم طلیعہ یعنے گشت و نگرانی کے برآمد ہو کر خالد و عمرو سے ملاقات کرتے ہوے روانہ ہو گئے تو خالد نے عمرو سے کہا یا اباعبداللہ ہر آئینہ فضل اور اصحاب خاص اُسکے عزیز و مکرم ترہین بہ نسبت عامہ مسلمین کے جو اُسکے ہمراہ ہین اور مجکو اندیشہ ہی اس بات کا کہ شاید طلیعہ رومیونکا نکلا ہو تو ہمارے اصحاب کو ضرر پہونچا دینگے یہ سُنکے عمرو نے کہا اے ابوسلیمان میری خاطر مین بھی یہی خطور ہوا تھا آخر اس باب مین تمھاری کیا راے ہی خالد نے کہا میرے نزدیک راے یہ ہی کہ اُنکے پیچھے ایک دوسرا طلیعہ پیدا کرو تب عمرو نے کہا یہ راے بہتر ہی بعد ازان عمرو نے زبیر بن العوام اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما کو طلب کر کے اس مشورہ سے مطلع کیا پھر جب وہ دونون آمادۂ روانگی ہوے تو خالد نے بھی ارادہ کیا کہ اُنکے ساتھ روانہ ہو جاوین مگر زبیر نے اُنکو منع کیا اور قسم کھائی کہ مین جونہی جاؤن گا تم کو نہ جانے دونگا پھر زبیر اپنے ہمراہی کے لیے سواردن کو انتخاب کر کے روانہ ہوے تا آنکہ قریب مگاہ پہونچے اور جماعت مسلمین سے جو ہمراہ فضل بن عباس کے تھے ملاقات ہوئی تو وہ اُسوقت روم کو شکست دیچکے تھے جیسا کہ ہمنے ابھی ذکر کیا ہی بعد ازان مسلمانون نے تمام اسباب و سلاح و گھوڑے وغیرہ جمع کیے پھر وہان سے خوشی خوشی اور اپنے اعدا پر ظفریابی سے با مسرت و خرمی طرف اپنے اصحاب کے اور اپنے لشکرگاہ کو پھرے **راوی** نے کہا جب غازیان جرار سالماً و غانماً اپنے لشکر مین پھر آئے اور اُنکے ساتھ چھ سو اسیران روم تھے تو بروقت پہونچنے کے مجاہدونے باآواز بلند ذکر تہلیل و تکبیر کا اور اوپر بشیر و نذیر کے درود و سلام کا اعلان کیا پھر سائر مسلمانان لشکر ان کلمات طیبات مین شریک و ہم زبان ہوے اور جب اُن لوگون نے اُنکے ہمراہ اسباب غنیمت معاینہ کیا اور بندی روم کے دیکھے تو اُنکو اُسکی بڑی خوشی ہوئی پھر آپس مین سلام علیکم ہونے لگی پھر عمرو بن عاص اور خالد بن الولید اور سائر امراے کبار سے ملاقات ہوئی اور سب نے اِس نصرت و فیروزی سے تفاؤل کی اور اسکو شگون نیک سمجھے پھر قیدیون کو بتیگاہ عمرو خالد کے حاضر لائے اور جب

نیا ہوئی

شب ہوئی تو اُس میدان مین آگ کی روشنی کی اور ساری رات تلاوت قرآن مین بسر ہوئی اور خداوند منان کی جناب
مین تضرع والحاح کرتے رہے اور کوئی اُنمین خالی اِس سے نہ تھا کہ وہ رکوع وسجود مین نہ تھا اور راوی کہتا ہی کہ یہ جراتو
مجاہدان فیروزمند کا ہی واما منہزمان روم سو وہ اپنے پادریون اور ملوک کے پاس جا پہونچے اور اُن کو خبر اپنی سرگذشت
کی سنائی تو اُن کو اپنے مقتولون کا بڑا صدمہ ہوا اور اپنے لوگونکی اسیری بہت شاق ہوئی تب اُنھون نے تیاری جنگ کی کردی
کہ اپنے ساز وحرب سے اپنے تئین آراستہ کیا اور اپنے گھوڑ دنپر اور اونٹون اور ہاتھیون پر سوار ہوے اور کوچ کیا
اور قطع مسافت مین شتابی وتیز روی کرتے تھے اور بڑی دھوم سے طبل ونرسنگے وچنگ وغیرہ باجے جنگی
بجاتے جاتے تھے اور قیس بن حارس نے بیان کیا کہ مسلمانون نے بعد اِس واقعہ کے ایک روز وہان مقام کیا اُ
حال یہ تھا کہ امرایان تہور شان وذلاوران جانفشان ہر روز سوار ہوکر ہر سمت واسطے استکشاف اخبار کے
دور دور نکل جاتے تھے چنانچہ جس روز ہمارا وہان مقام تھا تو اُسکے دوسرے روز ہم لوگ بیٹھے ہوے تھے اِطلاع
اُن بہادرون کا گشت کے لیے گیا ہوا تھا اور وہ ہر طرف نظر کرتے تھے کہ ناگاہ ایک غبار اُٹھا ہوا دیکھا پھر جو بہ افق آسمان
کی طرف مرتفع ہوا تو انبوہ آدمیون کا اور ہجوم گھوڑدون کا نظر آیا کہ وہ مانند ملخ کے پران اور مثل سیل کے رواں چلے آتے تھے
اور ازدحام اسپان سخت لجام سے اور اُنکی ٹاپون سے زمین ہلتی تھی یہ دیکھکر وہ لوگ جو گشت کو نکلے تھے پھر پڑے اور
صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس حال سے خبر دی اُسوقت لشکر مین منادی نے یون ندا دی اَلتَّفِیْرُوْا اَلتَّفِیْرُ یَا خَیْلَ اللّٰہِ
اِرْکَبُوْا وَفِی الْجَنَّۃِ اِرْغَبُوْا وَفِی الثَّوَابِ اِطْلُبُوْا یعنے کوچ ہی کوچ ہی اے لشکر خدا سوار ہو اور خواہش جنت مین شتاب
ردی اور طلب ثواب مین جلدی کرو یہ سنتے ہی جملہ مسلمان اپنے ہتھیارونکی طرف دوڑ پڑے اور اپنی زرہین پہننے لگے
اور اپنے گھوڑ ونپر سوار ہوے اور نشان بلند کیے اور ٹیکے پھریرے کھولدیے اور زینت سازہاے حرب سے آراستہ
ہوگئے اور اپنے دلون کو آلودگیہاے تعلقات سے پاک کیا اور اپنی جانون کو خدا کے لیے بیچڈالا اور تھوڑی دیر نہ گذری
کہ سب تمام تر مستعد ہوگئے اور خالد وعمرو یہ دونون کھڑے ہوے تعبیہ وترتیب لشکر کرتے تھے کہ نیزہ بازون بھالے
والون کو قلب لشکر مین کیا مثل فضل بن عباس اور اُنکے برادران عزاد سات بنی ہاشم سے کہ وہ جعفر و مسلم و
علی اولاد عقیل بن ابی طالب تھے اور زیاد بن ابی سفیان بن الحارث اور مثل اُنکے دیگر دلاوران تہمتن ورستم
نژاد تھے اور جناح ایمن یعنے لشکر کے داہنے بازو پر زبیر بن العوام اور مقداد بن اسود الکندی اور مسیب بن نجبۃ
الفزاری کو مقرر کیا اور جناح ایسر یعنے لشکر کے بائین بازو پر قعقاع عمرو التمیمی وہاشم بن مرقال وغانم بن عیاض الاشعری
وابوذر غفاری وجابر بن عبد اللہ انصاری وغیرہ کو مامور کیا اور خالد وعمرو قلب لشکر مین قائم رہے اور اُن دونون
کے ساتھ عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق وعبد اللہ بن عمر بن الخطاب تھے ونیز عقبہ بن عامر الجہنی وبقیہ امرا و
صحابہ صاحبان اعلام جو کہ ہمرکاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معرکہ غزوات مین حاضر تھے اور عبد اللہ

ل ۱۲ منہ ابن عقیل

بن زید نے ابو امامہ سے جو صاحبان رایات مین سے تھے **روایت** کی کہ وہ کہتے تھے جسوقت ہم لوگ مصروف
بترتیب لشکر تھے بناگاہ ہم نے دیکھا کہ لشکر مسلمین کے نشان کھلے اور نیزے اُنکے ظاہر ہوے اور اُن کی زینت زرق
برق کی نظر آئی اور اُنکے صلیب بلند ہوے اور اُن کلمات کفر کی آوازین آنیلگین اور جن الفاظ سے وہ استمداد بغیر
خدا کرتے تھے گوش زد ہونے لگے اور اُنکے فیلان جنگی آگے بڑھے اور سوار و پیادے اُنکے قتال کے لیے پیشقدمی
کرنے لگے پھر جب مسلمانون نے یہ حال مشاہدہ کیا تو اپنی نیتون کو خالصًا لوجہ اللہ خالص کیا اور کچھ اُنھون نے
ساز و سامان لشکر عدو کا دیکھا اُس سے اُن کو مطلق ہول و ہراس نہ ہوا اور اپنے خالق سے تضرع و دعا کرتے
تھے اور اپنے مالک سے استغاثہ و استعانت مین مشغول تھے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام
بھیجتے تھے اور اسی شان سے چلے جاتے تھے یہان تک کہ قوم مشرکین سے قریب ہوے اور اُنکو اپنی پیش نگاہ
معائنہ کیا پھر جب مشرکین سے سامنا ہوا اور دونون طرف سے دیکھا دیکھی ہوئی تو یکبارگی مشرکین نے اپنے
گھوڑون کی باگین روک لین اور ہاتھیون کی زنجیرین تھام لین اسلیے کہ حق تعالیٰ نے اُنکے دلون مین ہیبت
ڈالدی کہ وہ رعب مین آگئے و بعد ازان ایک بطریق عظماے بطارقہ سے یعنے ایک رئیس اُنکے بڑے رئیسون مین سے
باہر نکلا اور وہ تناوری مین گویا کہ ایک برج استوار تھا اور زینت و آرایش مین مغرق بزرتار تھا اسطرح کہ
اُسکے بدن سے سوائے گرداگرد حلقہ چشم کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا اور اُسکی ہمراہی مین عرب متنصر تھے یعنے وہ عرب
جنھون نے تنصر اختیار کیا تھا پھر وہ بطریق اپنا سر اونچا کرکے پکارنے لگا اے معاشر عرب تم کسی کو اپنے مین سے
برائے گفتگو ہمارے بادشاہ کے پاس بھیجو تب یہ سنکر مسلمانون نے خالد اور عمرو کو اس بات کی خبر دی تب خالد نے
چاہا کہ وہ آپ جاوین مگر امرا نے اُن کو اس ارادے سے منع کیا اُسوقت مقداد بن اسود اُٹھ کھڑے ہوے اور قسم کھائی
کہ سوائے میرے اور کوئی نہ جاوے تب خالد نے اور عمرو نے کہا اے اباعبداللہ جاؤ دیکھو ان بیدینون کو کیا کہتے ہین اور
تم اُن کو دعوت و طلب کرو طرف اُس کلمہ اخلاص کے جو رستگاری دینے والا ہے روز قصاص کے یعنے اُن کو تم شہادت
وحدانیت خدا اور رسالت مصطفےٰ کی طرف بلاو کہ موجب نجات روز قیامت ہے پس اگر وہ قبول اسلام سے انکار کرین تو وہ
کمترین فرمانبردارون کی طرح اپنے ہاتھون سے جزیہ گذرانین یعنی بطریق نذر پیش کرین اور اگر وہ اس امر سے سرتابی
کرین تو ہم اُن سے قتال و مقاتلہ کرینگے یہان تک کہ حق تعالیٰ درمیان ہمارے اور اُنکے حکم کرے کہ وہ برترین حکم
کنندگان ہے غرضکہ مقداد اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر روانہ ہوے یہانتک کہ اُس بطریق کے پاس پہونچے اور اُسکا
نام بولص اور وہ مالک شہر کفور تھا اور وہ طاغی بطلیوس بادشاہ کے خاصگان مین سے تھا اور اذن بادشاہی
اور اجازت رئیسون سے آیا تھا پھر جس وقت اُسنے مقداد کو دیکھا تو بزبان عربی کلام کرنیلگا اور کہنے لگا ای بدی
یعنے اے مرد صحرائی تو ہی اپنی قوم کا امیر ہے مقداد نے کہا نہین مین امیر نہین ہون تو اُس بطریق نے کہا

پھر مین طلب نہین کرتا ہون مگر امیر قوم کو تاکہ جو کچھ میرے تئین اُس سے پوچھنا ہی دریافت کرون مگر امید ہی کہ تو ہی درمیان ہمارے اور اُنکے مصلح ہو یہ سنکے مقداد نے کہا تجھے جو کچھ پوچھنا ہی مجھ سے پوچھ لے اور جو تیرا ارادہ ہو مجھ سے ظاہر کر کیونکہ ہم وہ قوم ہین کہ جب ہم مین سے کوئی شخص کوئی امر کرتا ہی اور اُسمین خیر خواہی دین کی اور اصلاح مسلمین کی ہوتی ہی تو کوئی مسلمانون مین سے اُسکا انکار نہین کرتا ہی اور اس امر کو جس کا وہ قول کرتا ہی امیر بھی اُسکو پذیرا و اختیار کرتا ہی سوچاہیے کہ تو اپنے امر اور ارادے سے مجھے مطلع کر اُسنے کہا مجھ سے کوئی شخص کلام نہ کرے سوائے امیر کے اور اگر وہ مجھ سے خوف کرتا ہو تو مین اپنے ہتھیار رکھدون تب مقداد اُسکی ایسی باتون سے ہنس پڑے اور کہنے لگے اے دشمن خدا اگر تو اور تجھ ایسے بہت سے لوگ ہتھیار بند ہون تو ہم کو اُسنے فکر و اندیشہ نہین ہی کیونکہ اگر ہم مین کا ایک بھی تمھارے ہزار مین ہو تو وہ بیباکانہ اپنے تئین تم مین ڈالدے گا اور اس کو اسبات کی کچھ خطر و پروا نہ ہوگی اسلیے کہ معونت منجانب اللہ ہی اور حال یہ ہی کہ ہم لوگ موت پر جان لڑائے ہین اور مرنے پر دل رکھتے ہین اور خوب جانتے ہین کہ یہ دنیا فانی ہی اور وجہ اللہ یعنے جہت خداشناسی و رضامندی اُسکی ہمیشہ باقی ہی پس تجھ کو جو کچھ کہنا منظور ہو بیان کر اُسنے جواب دیا کہ سوائے امیر قوم کے اور کسی سے مین کلام نہ کرون گا یعنے اپنا مکنون و مرکوز خاطر دوسرے سے بیان نہ کرون گا زیادہ برین طول کلامی و فضول گوئی سے درگذر تب مقداد نے کہا اے شخص ہمارے یہان دو امیر ہین ایک متولی الامر یعنے مالک امور ہی اور دوسرا سردار فوج کش یعنی مقدم الجیوش ہی تو ان دونون مین کس کی نسبت ارادہ کرتا ہے اُسنے کہا تم ان دونون کے نام مجھے بتا دو مقداد نے کہا امادہ شخص جو مالک امور ہی اُس کا نام تو عمرو بن العاص ہی اور سالار فوج کا نام خالد بن الولید ہی اُسنے کہا کہ مین خالد کا طلبگار ہون کیونکہ مین نے اُسکے اکثر امور خیر سُنے ہین اور برادران زمانہ اہل روم اُسکے عجائب کثیرہ بیان کرتے ہین اور راوی کہتا ہی کہ اُس لعین نے ذکر خالد کا سُنا تھا کہ وہ سردار ہی تو وہ اپنے دل مین یہ آرزو رکھتا تھا کہ مین خالد کو بحیلہ طلب کرکے اُس سے عہد شکنی کرون تو کیا عجب کہ مین اُس کو قتل کرون اور اسمین دو فائدے ہین ایک تو میرے لیے تمام روم پر فخر ہوگا دوسرے عرب کا غرہ ٹوٹ جائے گا اور جمعیت اُن کی پریشان ہوجائے گی اور اگر مجکو اس امر پر قدرت نہ ہوئی تو اُسکا خطاب سنون گا کہ وہ کیا کہتا ہی اور کیا چاہتا ہی آخرکار مقداد نے وہان سے اپنے گھوڑے کی باگ پھیری اور خالد کی طرف پھرے اُسوقت خالد نے اصحاب سے کہا دیکھو آخر مقداد پھرے آتے ہین کیونکہ اُس دشمن خدا کا کسی کی نسبت خیال نہین ہی مگر مجھ سے اور وہ جو مجھی کو طلب کرتا ہے تو مین اُسکے پاس جاتا ہون اگر مین اُس سے غدر و فریب دیکھون گا تو مین اُسکی روح اُسکے بین کتفین سے نکالون گا یعنے اُس کی جان لون گا اور اس امر پر مین استعانت بخدائے عزوجل کرتا ہون چنانچہ جسوقت خالد یہ باتین کہہ رہے تھے بنا گاہ مقداد آپہونچے اور خالد و عمرو سے جو امر گذرا تھا بیان کیا تب اُسی وقت خالد بسرعت تمام اُٹھ کھڑے ہوئے اور نکل پڑے اور اسدم وہ زرہ حربی پہنے ہوئے تھے آخر اُنکے اصحاب مین سے جو بزرگوار تھے وہ دامنگیر ہوئے مگر

ذکر شوخی و زبان درازی بطریق بتوین اہل اسلام

خالد نے قسم کھائی کہ جانا میرا اسکے پاس لابد و ناگزیر ہی یہ کہکے بشتابی تمام تر روانہ ہوگئے تا آن کہ اُسکے روبرو اور مقابل جا پہونچے پھر جبؔ اُسنے خالد کو دیکھا کہ وہ اُسکے سر پر جا پہونچے تو اولاً اُسنے اپنی جان کی نگہداری کی یعنی اپنے بچاؤ کی فکر کی بعد ازاں اُسنے ارادہ کیا کہ کچھ کید و مکر کرکے خالد پر حملہ کرے چنانچہ خالد نے اُس سے خطاب کیا کہ اے بطریق مین خالد موجود ہون تو اپنی حاجت اور جو تو غرض لایا ہو بیان کر اور خبردار خیال خدع و غدر کا اپنے دل سے دور رکھ کیونکہ ہم خداع کے اصل تجربہ کار ہین یہ سُنکے بطریق نے کہا اے خالد جو کچھ تیرے ارادے مین ہو ظاہر کر اور درمیان ہمارے اور اپنے نزدیکی کر یعنے اصلاح کر اور آدمیون کی خونریزی سے پرہیز رکھ اور خوب جان لے کہ تو اِس بات سے سوال کیا جائیگا یعنے اِس خونریزی کی بازپرس ہوگی - اور فردائے قیامت پیش خدائے عزوجل تو کھڑا کیا جائے گا پس اگر تو مال دُنیا سے خواہش رکھتا ہی تو ہم کو اُس سے تجھپر بخل نہین ہی کہ ہم صدقہ و خیرات اپنا اور اپنے اصحاب کا تجکو البتہ دینگے اسلیے کہ ہمارے نزدیک خوب ثابت ہی کہ جہان مین کوئی گروہ خلائق تم سے زیادہ تر عاجز و خستہ حال نہین ہے اور ہم کو خوب معلوم ہی کہ تم اپنے بلاد مین قبل اِس سے کہ تم نے فتح بلاد کی ہی قحط مین مبتلا تھے اور بھوکون مرتے تھے اور لاغری سے دم توڑتے تھے اَب کہ تم مالک بلاد ہوے اور گوشت کھاتے کھاتے تمھارے پیٹ بھر گئے موٹے ہوے اور تم سوار ہوے اُن گھوڑون پر جو زین زرین سے آراستہ ہین اور تلوارین جواہر دار پر تلون مین لٹکائین اور بعد فقر و فاقہ کے سیر و آسودہ ہوگئے سو اگر تم ہم سے کچھ مانگتے ہو تو ہم تم کو بخوشی خاطر دیتے ہین بشرطیکہ تم ہمارے بلاد مین کچھ طمع نہ کرو جیسا کہ تم نے دیگر بلاد مین طمع کی ہی پس اگر ہم سے کسیقدر پر قناعت کرو تو کہو چنانچہ جس وقت خالد نے اُسکے مقالات سے ایسی باتین شوخی و بیہودہ گوئی کی نہین تو طیش مین آکر کہنے لگے کہ او سگ نصرانی نجس ترین اُن لوگون سے جو ماء معمودیہ یعنے جو آب پاشیدہ سے غوطہ دیے اور تر کیے جاتے ہین - یہ کنایہ ہے عمل نصارا سے کہ جب کسی کو نصرانی بناتے تھے تو اُس پر پانی چھڑک کر تر کرتے تھے اور اِس عمل کو قرہ بتیسما کہتے ہین) آگاہ ہو کہ ہر آئینہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ہمارے لیے اپنی نبیؐ کو بھیجا اُسنے ہم کو ہماری گمراہی سے رہنمائی کی اور ہم کو جہالت سے مکالکر خداشناسی بتائی اور ہم کو حق تعالیٰ نے اُسقدر دسترس بخشی ہے اور ہمارے تئین ایسا غنی کردیا ہی کہ ہم تمھارے صدقات سے مستغنی ہین بلکہ ہمارے لیے تمھارا سارا مال و منال اور تمھارے نان اور تمھارے فرزندان کو حلال و مباح کردیا ہی ہم کو تم سے کچھ حاجت نہین ہی مگر یہ کہ تم کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنے سوائے اُس ایک خدا کے کوئی دوسرا خدا نہین ہی اور محمدؐ رسول اور فرستادہ اُسی خدا کا ہی غرضکہ تم لوگ وحدانیت خدا کا اقرار کرو اور رسالت مصطفےٰ کا اعتراف کرو تو تمھارے حق مین از روے دنیا و دین کے بہتر ہے اگر تم لوگ بالفعل اِس امر سے انکار کرو تو پھر تم اپنے ہاتھون سے کمترین کی طرح جزیہ پیش کرو اور اگر جزیہ سے سرتابی کرو تو پھر ہمارے تمھارے درمیان نہین بجز تلوار حکم قاطع ہی تا وقتیکہ حق تعالیٰ کوئی حکم نازل کرے کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہے اور حکم

اُس کا یہ ہی کہ وہ جس کو چاہے فتح و نصرت عطا کرے اور حال یہ ہی کہ ہم کو تو حرب و قتال محبوب تر ہے اور صلح سے زیادہ تر ہم کو جنگ و جہاد مرغوب ہے اور یہ جو تیرا گمان فاسد ہی کہ کوئی گروہ خلائق تیرے نزدیک ہم سے زیادہ عاجز و خستہ حال نہین ہے تو ہمارے نزدیک تو اور تیرے اصحاب بمنزلہ سگان ذلیل و خوار کے ہین اس وجہ سے کہ دیکھو ہم مین سے ایک تن تنہا تم ہزار تن سے مقابلہ و مقاتلہ کرتا ہی اور یہ طرز کلام تیرا اور یہ طریقہ خطاب جو تو کرتا ہی شایان اُس شخص کے نہین ہی جو طلبگار صلح کا ہو یعنے طالب صلح کی ایسی گفتگو نہین ہوتی ہی اور اگر تیری یہ آرزو تھی کہ جس حالت مین اپنے اصحاب سے مین جدا و تنہا ہون اُس وقت تو میری ملاقات کرے تو یہ طمع تجھ سے بعید ہی یعنے اگر میری تنہائی سے تیرا ارادہ میری گرفتاری کا ہی تو یہ خیال تیرا خام ہی اور یہ تمنا تیری تجھ سے بہت دور ہی اور یا اگر میری تنہائی مین تیرے تئین مجھ سے ارادۂ قتال ہو تو یہ ابھی تیرے نزدیک ہے یعنے مین تیرے پاس یکہ و تنہا موجود ہون و حال یہ ہے کہ مین اکیلا تیرے لیے اور تیرے اصحاب کو کافی ہون انشاء اللہ تعالیٰ بالآخر جس وقت بولص نے یہ کلام خالد کا سُنا تو غصہ سے زین پر اپنے سُرین سے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا میرے پاس تیرا جواب سوائے اس تیغ کے نہین ہی یہ کہا اور اپنی تلوار میان سے کھینچکر خالد پر آیا اور تیز دستی سے اپنا ہاتھ خالد کے دامن زرہ اور اُن کے کمر پٹکے مین ڈال دیا اور اُسکے ہمراہیون مین سے بھی بعضون نے دامن اور پٹکہ مضبوط تھام لیا پھر وہ بہ طریق استغاثہ و استعانت کے اپنے اصحاب کو پکارنے لگا کہ جلد دوڑو اور لو اِس کو کہ صلیب نے ہم کو اِس امیر حرب پر قدرت دی ہی یہ فریاد و صدا سُنکر بطارقہ اُسکے اصحاب ہر جانب سے دوڑ پڑے اور ایک گروہ عظیم انبوہ جو دو سو سوار سے زیادہ تھے نکل آئے پھر وہ سب تلوارین گھسیٹ کر خالد پر لوٹ پڑے اور جب خالد نے اُن سب کو آتے دیکھا تو دفعتہً اپنے گھوڑے کو ڈپٹ کر اور شیرون کی طرح جھپٹ کر ایسی جست ماری کہ اپنے تئین اُس بطریق کے قبضہ سے چھڑا لیا پھر اُسکے بعد رومی نے آکر ہر طرف سے گھیرا اور ایک ورغول آپہونچا تو اُس عالم مین خالد تیغ زنی چپ و راست کر رہے تھے اور وہ دشمن بولص اپنے لوگون کو للکار رہا تھا کہ ولے ہو تم اِس کو جلد پکڑ لو پیش از ان کہ وہ تمھارے ہاتھ سے جاتا رہے اور قبل اِس سے کہ وہ تم کو ہلاک کرے اور راوی کہتا ہی جس وقت خالد سرگرم قتال تھے تو اُسدم ضرار و فضل بن عباس و علی بن عقیل و عبداللہ بن جعفر و عبداللہ بن عمرو بن العاص و عبداللہ بن طلحہ و عبداللہ بن المقداد و سلیمان بن خالد رضی اللہ عنہم یہ سب امرا و امرازادگان الگ ایک تودہ یعنے ایک ٹیلے پر قریب لشکر روم کھڑے تھے جب اُنھون نے رومیون کو دیکھا کہ اُنکے ہاتھون مین تلوارین ہین اور خالد کو گھیرے ہوے ہین تو گھوڑون کو مہمیز کرتے اور تیز دوڑاتے ہوے آپہونچے اور اول جو شخص گھوڑا سرپٹ پھینکتا ہوا پہونچکر سرگرم وغا ہوا وہ ضرار بن الازور تھے اور اُسوقت یہ اشعار حماسیہ پڑھتے جاتے تھے

عَلَیْكَ رَبِّی فِی الْاُمُوْرِ مُتَّكَلِی	اِغْفِرْ ذُنُوْبِی اِنَّكَ رَبِّی مِنْ اَجَلِ	رَبِّ وَفِّقْنِی لِاٰخِرِ الْعَمَلِ
وَاَمْضِ عَنِّی سَیْدِی كُلَّ الزَّلَلِ	اَنَا ضِرَارُ الْفَارِسُ الْقَرْمُ الْبَطَلِ	بَاعِی عَلَی الْاَعْدَاءِ اَضْحٰی مُتَّصِلِ

اُقْتَحِمُ بِسَیْفِی الرُّوْمَ حَتّٰی یُضَعْضِعُوْ	صَالِی سِوَاکَ فِیْ اَکَامُوْدُمِنْ مَلِ

یعنے اے میرے پروردگار تجھی پر مین اعتماد و تکیہ کرنے والا ہون میرے گناہون کو بخشدے کہ ہر آئینہ اجل مجھ سے قریب ہے اور اے میرے کردگار مجھے عمل نیک کی توفیق دے اور اے میرے سید و مالک میری لغزش قدم یعنی گناہون کو مجھ سے درگذر کر اور مٹادے مین ضرار شہسوار و عظیم دلیر کا رزار ہون جبت مارنے والا ہون اعدا پر اور طامع متصل ہون یعنی بار بار مقابلہ پر آنیوالا ہون مین اپنی تلوار سے روم کا استیصال کرون یہان تک کہ وہ مضمحل و عاجز ہو جائین (مترجم کہتا ہے کہ یہ تین مصرعہ بر سبیل رجز ہین چنانچہ مصرعہ چہارم مین پھر رجوع بدعا ہے) الٰہی میرے تئین سوا تیرے کسی سے کچھ امید نہین ہے اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے بواسطہ بطریق اپنے رواۃ کے نافع بن علقمہ الرابعی سے **روایت** بیان کی وہ کہتے ہین کہ مین روز جنگ روم درمیان میدان ہشوہ کے لشکر عمرو بن العاص مین حاضر تھا تو جس وقت ہماری نگاہ روم کے لشکر و نیر تھی ناگاہ ہم نے دیکھا کہ تلوارین ستی ہین اور خالد کو رومی گھیرے ہین تو دفعۃً مردمان شجاعان میمنہ و الون مین سے ہم ایک گروہ اُنکی طرف دوڑ پڑے اور جا ملے اتفاقاً اُسوقت وہ شخص جس کا ذکر ہم ابھی کر چکے ہین یعنی ضرار بن الازور اُس گروہ غدار پر سبقت کر چکے تھے پس اول جس شخص نے روم پر اقدام کیا وہ ضرار تھے اور وہ تیغ بکف و عریان تن یعنی زرہ مثل شیر کے نعرہ کرتے تھے پھر جب قوم اُنکے پیچھے جا پہونچی اور وہ آگے آگے تھے اور اپنے گھوڑے پر شیر کی طرح جھومتے اور جھپٹتے ہوے چلے جاتے تھے اور تلوار تولے ہوے بولص پر حملہ آور ہوے اُسوقت خوف کے مارے بولص کی رگ گردن اُبھر آئی اور پھول گئی تو وہ گھبرا کر خالد سے فریاد کرنیلگا کہ اے خالد اس شیطان سے مجھے بچاؤ اور بہتر ہے کہ تو ہی مجکو قتل کر پر اسکو نہ چھوڑ کہ وہ مجھے قتل کرے یعنے اس کو مجھ سے باز رکھ مین اُسکی صورت دیکھنے سے پریشان حال ہوتا ہون تب خالد نے کہا کہ لامحالہ وہی تیرا قاتل ہے یہ ہلاک کرنے والا اپنے ہمسرون کا اور قتل کرنے والا وردان ملک ترکمان کا ہے اور نیست و نابود کرنے والا صلیب پرستون اور کافرون کا ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ دفعۃً ضرار آگے بڑھ آئے اور تلوار کو تکان کر نعرہ مارا کہ او دشمن خدا تیرے خداع و مکر نے تجکو کچھ نہ بچایا کہ تونے صحابی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد شکنی کی یعنے حیلہ سے بلوا کر خاکی بعد ازان ضرار چاہتے تھے کہ اسپر تلوار کا وار کرین بناگاہ خالد نے پکار کر کہا اے ضرار اندکے تامل کرو یہانتک کہ مین اُسکے قتل کا تم کو حکم کرون اور اسی عرصہ مین دیگر غول صحابہ کا آپہونچا اور سب اُسکے قتل پر جھک پڑے تو خالد نے ان کو منع کیا اور کہا کہ ابھی ٹھہر جاؤ **راوی** کہتا ہے اور بولص نے دیکھا اور اُسکو یقین ہو گیا کہ اُسپر بلا نازل ہو گئی چنانچہ ضرار نے اُسکو قربوس یعنی زین کے ہرنے سے جکڑ کر باندھ لیا پھر اُسکو اُٹھا کر زمین پر دے مارا کہ اُس پر غشی طاری ہو گئی پھر اُسنے اپنے ہاتھون کے اشارے سے امان مانگی کہ الامان الامان تب خالد نے کہا اے سگ نصرانی امان نہین ہوتی مگر واسطے اہل ایمان کے اور تو وہ شخص ہے کہ تونے غدر و مکر کیا آخر جب ضرار نے خالد سے یہ کلام سنا تو بیدرنگ اُسکے داہنے شانہ پر ایک ایسی تلوار ماری کہ اُسکے بائین شانہ سے نکلکر زوک تلوار چمکنے لگی پھر

وہ دشمن خدا زمین پر گر کر اپنے خون مین تڑپنے لگا اور آخر کار خدا نے بہت جلد اُسکی روح کو واصل جہنم کیا پھر اُسکے اصحاب کو اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنا شروع کیا اور روم نے جب اپنے اوپر یہ بلا نازل دیکھی تو اُن سب نے ملکر حملہ کیا اور اصحاب فیل آگے بڑھے اور اُن ہاتھیونپر بہت سے لوگ سوار تھے اور دونون جماعتین بھڑ گئین اور دونون فریق لڑ گئے قتال شدید برپا ہوئی جنگ عظیم واقع ہوئی صفین جم گئین ہزارون گم گئے قیل و قال موقوف۔ جانین تلف ہوئین سر کٹنے لگے لوگ قتل ہونے لگے دلاورون کے جھڑمٹ قتال کی شدت ہوئی بائین عظیم واقع ہوئین غبار بلند ہوا آسمان تاریک ہوگیا گھوڑون کی ٹاپون سے شرارے اُڑنے لگے گروہ حبشیون کے بکلمات کفر غل مچاتے تھے ایکطرف گبرونکی چیخ تھی ایک طرف ترسایون کا خروش تھا اور اُسوقت اصحاب فیل قتال شدید کر رہے تھے اور فیل والون کے چار غول ہوگئے تھے ایک گروہ میمنہ والون کے متصل تھا اور ایک گروہ میسرہ والون سے قریب تھا اور ایک فرقہ قلب کے نزدیک تھا اور ایک جماعت جمعیت لشکر کی شریک تھی اور اہل نوبہ و بجات و روم بایکدیگر صیحہ و نعرہ زنی کرتے تھے فَلِلّٰہِ دُرُّ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ یعنے حقتعالی خالد کے تئین جزاے خیر عطا کرے کہ اُسوقت عجیب سلوب سے قتال شدید کر رہے تھے کہ کبھی میمنہ پر تھے تو کبھی میسرہ پر جا پڑے اور کبھی قلب لشکر پر جا گرے اور یہی حال امیر عمرو بن العاص کا تھا کہ وہ بھی ادھر سے اُدھر مارتے چلے جاتے تھے اور ادھر سے ادھر نکل آتے تھے لیکن فضل بن العباس الہاشمی و قعقاع بن یتیمی و غانم بن عیاض الاشعری یہ لوگ اسوقت ساقہ لشکر یعنے بائین پر واسطے حراست و حفاظت نسوان و صبیان اور ذراری و حواری کے مامور تھے و اما عبدالرحمن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمرو ہاشم بن مرقال یہ لوگ اپنے لشکر سے منقطع و جدا ہو کر ایک گروہ روم و حبش سے جنگ کرتے تھے اور وہ غول تقریبًا ہزار سوار کا تھا چنانچہ یہ سب بہادر اُنکے درمیان گھس گئے تو اس جگہ ایک بطریق بڑا حملہ آور تھا اور اُس کا نام غربان بن منجائیل تھا جب اُسنے اپنے تئین اور اپنے اصحاب کو مبتلا اس بلا کا دیکھا تو وہ دوڑ کر اپنی صلیب کے قریب گیا تاکہ اُسکو بوسہ دے اور اُسکی زیارت کرے بعد ازان اُسنے رومیون کی زبانین شور و غوغا کیا تو اُنھون نے صحابہ کو گھیر لیا اور ارادہ کیا کہ اُن کو گرفتار کرلیون ناگاہ عبدالرحمن بن ابی بکر نے بشتابی و چالاکی تمام تر اُس بطریق پر حملہ کیا اور اسوقت اُس بطریق پر خلعت دیباے زرد رنگ بالاے زرہ آراستہ تھا اور اُسکے سر پر خود درخشان گویا کوکب تابان تھا اور کمر مین پٹکا جواہر نگار تھا پھر اُن دونون مین کچھ دیر معرکہ رہا اور دونون بایکدیگر چالش و کاوش کرتے رہے آخر عبدالرحمن نے اسکو ایک تلوار ایسی ماری کہ سر اُسکا دھڑ سے جدا جا پڑا پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو اُن سب نے یکبارگی عبدالرحمن اور اُن کے اصحاب پر حملہ کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اُن کے حملہ پر صبر و تحمل کیا و بر جاے خود مستقل اور ہر ایک اپنے صاحب دیار کی نصرت و مدد پر مشتغل رہے اور ہلاک ہونے پر یقین رکھتے تھے چنانچہ عبدالرحمن کے دست راست پر جراحت شدید پہونچی کہ اُس سے خون اُن کی زرہ پر بہتا تھا تب اُنھون نے تلوار کو دہنے مین لیا اور قتال کرنیلگے اور ہاشم بن مرقال کے دست و عارض پر گیارہ زخم لگے تھے اور وہ بار بار اپنا خون

پوچھتے ہوے لڑتے جاتے تھے وا مافضل بن عباس اور اُنکے برادران عمزاد یہ سب بھی لڑتے ہوے کبھی میمنہ پر جا پہونچتے تھے اور کبھی میسرہ پر نکل جاتے تھے پھر سامنے والون سے مقاتلہ کرتے کرتے اُس غول پر جا پڑے جسمین عبدالرحمن و عبداللہ بن عمرو ہاشم بن مرقال تھے اور افضل وغیرہ نے دیکھا کہ عبدالرحمن کو رومی اپنے نرغہ مین گھیرے ہین اور اُنکے گھوڑیکو اُنکے زیر ران پے کیا ہی اور اُنکے اصحاب دشمنون کو اُنسے ہنکاتے ہین اور عبداللہ بن عمر کبھی توبزد و شمشیر مشرکون کو اُنسے ہٹاتے ہین اور کبھی نیزے سے دفع کرتے ہین اور اُنکے زخمون سے بھی خون جاری ہی اور عبداللہ بن عمر کے ہاتھ پر چھ زخم کاری لگے تھے پھر جب کہ فضل نے یہ حال دیکھا تو اُنھون نے اور اُنکے اصحاب نے کہ یہ سب بیس سوار تھے سب نے یکبارگی حملہ و غلبہ کردیا اور اُنکی صفون کو چیر کر اندر گھس گئے اور اُن لوگون مین سے جو عبدالرحمن کو گھیرے تھے ایک سوار کے سر پر ایک تلوار ایسی ماری کہ خود کا ٹکڑا اُسکے دندان و زنخدان تک اُتر آئی آخر وہ تیورا کر زمین پر گرا اور اپنے خون مین لوٹنے لگا پھر حق تعالیٰ نے بہت جلد اُسکی روح کو جہنم مین پہونچا دیا اور جب وہ اپنے گھوڑے سے زمین پر گرا تو عبدالرحمن جھپٹکر اپنے گھوڑے پر سوار ہو بیٹھے اور یہ سب بالاتفاق مقاتلہ کرنے لگے یہان تک کہ دشمنون کو متفرق اور اپنے اصحاب سے دور کردیا اور اُنکے جناح ایسر یعنے اُنکے لشکر کے بازوے چپ جو جماعت قبیلۂ اُوس اور ہمدان سے تھی سو ایک گروہ روم و حبش نے ان دونون قومونکی طرف باگ پھیر دی تو وہ دونون قوم اپنی جائگاہ سے ہٹ گئے اور اپنی پائگاہ کو چھوڑکر اپنے سامنے بھاگے تب ابوہریرہ اور اُنکے پسر عبداللہ اور مالک اشتر نے اُن سب کو للکارا کہ اے قوم منھ نہ پھیرو پیٹھ نہ دو موت سے نہ بھاگو کیا تم چاہتے ہو کہ عار عرب اور ننگ عرب ہوگے اور پیش رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تم کیا عذر کروگے کیا تم نے قول اللہ عزوجل نہین سُنا ہی فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ الا یہ یعنے کافرون سے اپنی پُشت نہ پھیرو اور جو کوئی آج اُن سے اپنا پیچھا پھیرے گا سولے پیچھا پھیرنا بقصد بھڑ پڑنے کے یا واسطے ملجانے دوسری جماعت اسلامیہ سے تو وہ مستوجب غضب خدا و سزاوار عذاب جہنم ہی اللہ اللہ جنت تو زیر سایۂ شمشیر ہی اور مژدہ جنت و موعد شفاعت نزدیک قبر مصطفےٰ ہی **راوی** کہتا ہی آخر اُن فراریون نے اُن لوگون کے کہنے پر کچھ التفات نہ کی اور اُن کا کلام اصلا نہ سنا پھر یہ سب فراری نزدیک غانم بن عیاض الاشعری اور اُنکے اصحاب اور نسوان اور صبیان کے پہونچے تو عورتین اُنپر شور کرنے لگین اور اُنکے مُنھ پر تھڑی و پھٹکار کرتی تھین اور اُن مفروردین ایسا ہی کچھ روز معرکہ یرموک کے بھی کیا تھا اور اصحاب نے اُنکے گھوڑدون کے منھ پر چھڑیان ماریں اور اُسوقت خولہ بن ازور خواہر ضرار کی کفار سے قتال شدید کر رہی تھی پھر جب غانم نے ان لوگون کا بھاگ آنا اور خولہ کا لڑنا دیکھا اور غانم کے ہمراہ قیس الحارث و رفاعہ بن زہیر المخزومی بھی تھے اور اہل نجدہ سے آزمودہ کار پانسو سوار تھے تب غانم نے اہل نجدہ کو آواز دی کہ اے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آگے بڑھو بصدق نیت و ثبات قدم سب ملکر یکبارگی کفار پر حملہ کرو آخر جب کافرون نے ایسا دیکھا تو منہزم ہوے **راوی** نے کہا اور اسیطرح اول صبح سے عصر تک علی الاتصال میان فریقین تیغزنی ہوتی رہی بالآخر

حقتعالیٰ نے صحابہ پر نصرت نازل کی اور حال یہ ہوا کہ جس وقت اصحاب الفیل اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر تیر اندازی کر رہے تھے تو مفرج بن عینیتہ الفزاری اُس فیل کی طرف بڑھے جو چار سو فیل پر مقدم تھا اور آگے آگے رہتا تھا اور اُس کی ایک آنکھ مین بھالا مارا تو بھالے کی انی اُسکی آنکھ مین ایسی پیوست ہوگئی کہ اُسکو وہ کھینچ نہ سکے تب وہ ہاتھی چنگھاڑتا ہوا بھاگا اور جو لوگ اُسپر سوار تھے اُن کو اپنی پشت سے زمین پر گرا کر پاؤن سے کچل ڈالا اور جب وہ ہاتھی بھاگا تو سب ہاتھی اُسکے پیچھے بھاگے اور اپنے اوپر کے سوارون کو زمین پر گرا کر پیروں سے روند ڈالا اور مفرج نے اپنی قوم اور اپنے اصحاب سے پکار کر کہا کہ اِن ہاتھیون کے نفخون اور دانتون کو اور اُن کی سونڈون کو کاٹ ڈالو کہ یہی اِنکے ہتھیار ہین تب بنی فزارہ ذبیانی قراز ونبو عبس ہاتھیون پر جھپٹے اور اُن کی سونڈو پر تلوارین مار کر ہلاک کر ڈالا یہان تک کہ ایک سو ساٹھ ہاتھی مار ڈالے اور جو لوگ اُنپر سوار تھے اُن کو بھی قتل کیا پھر اسی طرح قوم مین علی الاتصال قتال شدید برپا رہی اور حملہ پر حملہ برابر ہوتے رہے یہانتک کہ رات ہوگئی اور تاریکی شب درمیان فریقین حائل ہوئی اور رومی حبشی اپنے اپنے لشکرگاہ کی طرف پھر گئے پھر مسلمانون نے اپنے مقتولون کا تفحص کیا تو وہ دوسو چالیس مرد تھے کہ حق تعالیٰ نے اُن کے تئین شہادت نصیب کی اور مشرکون نے جو اپنے یہان کے کشتون کا شمار کیا تو وہ پانچہزار آدمی تھے اہل نوبہ و بجات اور روم سے چنانچہ اہل اسلام اپنے مقام پر شب باش ہوکر حراست و نگہبانی کرتے رہے اور قرآن خوانی مین مشغول رہے اور راتون رات شہیدون کو دفن کیا پھر جب صبح ہوئی تو اُٹھے اور اپنی تیاری کرنے لگے ناگہان رومی اور زنگی اپنے ساز و سامان سے آگے بڑھے اور اپنی زرق برق پوشاکین ظاہر کرنے لگے اور اُنھون نے اپنی جمعیت کی پانچ صفین کین اور ہر ایک صف چالیس چالیس ہزار سوار کی تھی اور پیدل پچاسہزار آدمی تھے قیس بن علقمہ کہتے تھے کہ مین معرکہ عراق مین شریک تھا اور مین نے جنود کسری اور جرمق اور برموک اور اجنادین کو معائنہ کیا اور جنگ مصر و قبط بھی دیکھی اور فتح اسکندریہ و دمیاط مین حاضر تھا مگر کثرت و تعداد لشکرون کی ایسی نہ تھی جیسی کہ دیار دہشور مین وفور فوجون کی تھی غرضکہ جب ہم نے فوج رومیون کی آتے دیکھی تو اسوقت خالد درمیان صفون کے پھر کر لوگون سے خطاب کرتے تھے کہ مثل آج کے دیار مصر و صعید مین پھر کبھی ایسی کثرت فوجون کی نہ دیکھوگے اگر ان کو تم توڑ دو اور شکست دید و تو پھر کبھی کوئی یہان تمھاری مقاومت کیلیے کھڑا نہ ہوگا پس چاہیے کہ اپنی نیتون کو جہاد مین خالص کرو اور صبر و استقلال کو اپنے اوپر لازم کرلو اور زینہار نہ پشت پھیرو کہ مستوجب غضب الٰہی ہوگے اور شانون سے شانے ملائے رہو یعنے صف باندھے رہو اور متفرق نہ ہو اور حملہ کرنے مین سبقت نہ کرو جبتک کہ مین تم کو حکم دون **راوی** نے کہا پھر جب بطریقون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ آمادہ جنگ ہین تو ہر ایک دوسرے کو اغواے شجاعت و دلاوری کرنے لگا چنانچہ بولص مقتول کا بھائی بطرس اُن بطریقون سے کہنے لگا تم خوبجان لو کہ اگر تم اس مرتبہ جمعیت مسلمانون کی توڑ دوگے تو بعد اسکے کبھی کوئی تم سے مقاومت کیلیے قائم نہ ہوگا اور اگر اسوقت تم ایسا نہ کروگے تو یہ سب تمھارے بلاد کے مالک ہوجائینگے اور تمھارے مردون کو قتل کرینگے اور تمھاری عورتون کو اور

تھارے لڑکون کو بندی بنا ونیگے لاجرم تم کو صبر و استقامت لازم ہی اور چاہیے کہ حملہ تمھارا یکبارگی ہو اور تم پراگندہ نہو جاؤ
اور فیلان جنگی کو آگے کرلو اور پیدلون کو اپنی پشت پر رکھو اور صلیب سے استعانت و استمداد کرو کہ وہ تمھاری نصرت و مدد کریگا
راوی نے کہا کہ اسوقت عمرو بن عاص اور خالد بن الولید کہنے لگے ہم دیکھتے ہین کہ ہماری قوم مین سے کون ہمارے سامنے
آتا ہی کہ دشمنونکے مقابلہ پر جاوے یہ سنتے ہی فضل بن عباس آگے آئے اور کہنے لگے مین جاتا ہون یہ کہکے وہ چلے یہانتک کہ
اُس قوم سے قریب ہوے اور اُنکے ساز و سامان کو دیکھا کہ شاعین تلوارون اور نیزونکی آنکھونکو خیرہ کرتی تھین اور نشانون کے
پھریرے گویا کہ کرگس پر و بال کھولے ہوے تھے پھر جب اُن لوگون نے فضل کو دیکھا تو بولے کہ یہ سوار مسلمانون مین سے جو آیا ہی تو
شک نہین کہ وہ طلیعہ و دیدبان ہی پس تم مین سے کون اسکی طرف مبادرت کرتا ہی اور اسکو کون پکڑ لاتا ہی یہ سنکر تیس سوار
دوڑ پڑے اور فضل نے جب اُن کو اپنی طرف آتے دیکھا تو پھر پڑے گویا بھاگے جاتے تھے اور تھوڑی دور گھوڑا بھگائے
گئے یہان تک کہ کچھ بعد ہوگیا تو قدم قدم چلے جب وہ لوگ نزدیک آئے تو یکبارگی اپنے گھوڑے کی باگ پھیری اور پہلا
سوار جو مقدم تھا اُس کو قتل کرکے تیسرے سوار کو بھی مار لیا تب اُن لوگون کے دلون مین اس طرز کی جنگ سے فضل
کا خوف و رعب سما گیا اور بھاگے تب اُنھون نے اُن کا پیچھا کیا تو پھر تو سوار پر سوار مارتے گراتے چلے جاتے تھے آنکہ
اُنھین سے بیس سوار قتل کیے اور باقی دس سوار جب اپنے لشکر کے نزدیک پہونچے تو فضل وہان سے پھر کر اپنے لشکر
مین آئے اور مسلمانون کو اس کیفیت سے خبر دی تب سب نے کہا کہ اے پسر عم رسول اللہ تم نے اپنے تئین بڑے مہلکے و محاصر
مین ڈالدیا تھا اُنھون نے کہا جب قوم نے مجھپر قصد کیا تو مین نے خوف اس بات کا کیا کہ مبادا خدا میرے تئین میرا
بھاگنا دکھاوے تو مین نے بخلوص نیت و باخلاص درست جہاد کیا تو آخر حقتعالی نے مجکو اُنپر فتح و نصرت دی اور یقین
جانو کہ وہ لوگ ہمارے لیے غنیمت اور ہمارے حصہ مین ہین انشاء اللہ تعالی اور **راوی** کہتا ہی کہ بعد ازان خالد و عمرو
ترتیب لشکر مین متوجہ ہوے اور میمنہ اور میسرہ و جناحین سے آراستہ کیا جیسا کہ حال صف آرائی روز اول کا ابھی آگے بیان
ہو چکا و بعد ازان عمرو نے زیاد ابن ابی سفیان بن ابی الحارث کو پائین لشکر مین گرداگرد نسوان و صبیان و مال و اسباب کے
از برائے حراست و حفاظت مقرر و مامور کردیا اور اُن کے ساتھ ہزار سوار تعینات کردیے اور اُن مستورات مین وہ عورتین
بھی تھین جن کا ذکر سابق بذکر جنگ اجنادین اور یرموک کے ہو چکا ہی اور وہ یہ تھین مثل غفیرہ بنت غفار و ام بان بنت عتبہ
اخت ہند دختر ازور و مزروعہ دختر عملوق و سلمہ دختر ذراع و لبناد دختر سوار و سلمی دختر نعمان و ہند بنت عمرو بن زید
انصاریہ اور یہ سب وہ عورتین ہین جو شجاعت مین معروف تھین تب اُنسے خالد نے کہا کہ اے دختران عرب البتہ تم نے
وہ کام کیے ہین کہ خدا اور رسول و مسلمانون کو رضامند کیا ہی اور البتہ ذکر تمھارے باقی یادگار رہین گے کہ دختران عرب
وردم حینا بعد حین دقتاً فوقتاً تمھارا چرچا کرینگی اور یہ دیکھو کہ دروازے جنان کیلیے تمھارے لیے کھلے ہین اور
درہاے جہنم تمھارے اعدا کے واسطے کھلے ہین اور مین تم کو اسبات پر تاکید کرتا ہون کہ جب وہ زنگی تمھاری طرف آوین

تو تم اپنی جانب سے ایسی قتال کرو جیسی تم نے روز معرکۂ اجنادین و روز ہنگامہ یرموک کے جنگ کی تھی اور کسی کو تم اپنے یہان سے بھاگتے دیکھو تو اُسکے تئین پھریان مارو اور اُسکے فرزند کو اُسکے سامنے پیش کرو اور اُس سے کہو کہ تو اپنے اہل و اطفال کو چھوڑ کر کہان جاتا ہے اور سائر مسلمانون کو اپنے کلمات سے جنگ پر آمادہ و برانگیختہ کرو یہ سُنکر اُن عورتون نے جواب دیا کہ اے امیر ہماری خوشی نہین ہے مگر اسوقت کہ ہم تمھارے سامنے مرین ای ابوسُلیمان ضرور ضرور ہم رومیون اور زنگیون کو یہانتک ماریںگے پھر ہمارے لیے کوئی عذر باقی نہ رہجاوے یہ سُنکے خالد اُنکے مشکور ہوے اور پھر صفوف مسلمانون مین آئے اور اپنے گھوڑے پر سوار اُن کے درمیان پھرنیلگے اور لوگون کو قتال پر آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے کہ ای یارو تم اپنی قوم کی نصرت کرو اور دشمنون کو قتل کرو اور راہ خدا مین اپنے تئین قائم برجا و مستقل رکھو اور دشمنان خدا کی قتال پر صبر و استقامت کرو اور اپنے ننگ و ناموس کی طرف سے جنگ کرو اور جب تک مین تم کو حکم کرون تم حملہ کرنیمین سبقت نہ کرو اور چاہیے کہ تیر تمھاری کمان واحد سے نکلین یعنی سبھونکے تیر ایک ساتھ چلین کیونکہ جب تیر مجتمع ہوکر چلینگے تو اس سے خالی نہین ہے کہ اُسمین اکثر سہم صائب ضرور ہونگے یعنے اس صورت مین کوئی تو نشانے اور زد پر پہونچا کرے گا اور چاہیے کہ تم صابر و ثابت رہو اور اورون کو بھی امر صبر و استقلال کرو اور باخود باربط و اتفاق رکھو تا فلاح پاؤ اور خوب جان لو کہ کبھی تم نے اپنے سامنے مثل اس جماعت کے مقابلہ و مقاتلہ نہین کیا ہے کیونکہ یہ سب اپنی قوم کے سردار و امرا و ملوک ہین یہ سُنکر لوگون نے جواب دیا سمعًا و طاعۃً یعنے ہم نے ارشاد آپ کا بگوش جان سُنا اور بسر و چشم بجالائے و بعد ازان خالد آگے بڑھے اور جماعت قلب لشکر مین جہان عمرو بن عاص تھے وہین جاکر ٹھہرے اور عمرو بن عاص کے پاس یہ لوگ مجتمع تھے مثل عبدالرحمن بن ابی بکر و قیس بن ہبیرہ و رافع بن عمیرۃ الطائی و مسیب بن نجبۃ الفزاری و ذوالکلاع الحمیری و ربیعہ بن عباس و مالک اشتر و عباس بن مرداس السلمی و مثل اُنکے بقیہ امرا موجود تھے بعد ازان یہ بطانیت خاطر و بزعم خود باوقار آگے بڑھے پھر جب رومیون اور زنگیون نے دیکھا کہ عرب بڑھے آتے ہین تو وہ بھی چلے اور حال یہ تھا کہ اُنکی کثرت سے وہ سرزمین طولًا و عرضًا تمام پُر تھی پھر جب دونون گروہ باہم دوچار ہوے اور دونون جماعتین بھڑ گئین اور رومیون نے آرایش اپنے صلیبون اور نمایش اپنے نشانون کی ظاہر کی اور آوازین اپنی بکلمات کفر و شرک بلند کین اُسوقت ایک راہب کبیر یعنے ایک بڑا دیرانی جبۂ سیاہ پہنے ہوے اور کلاہ کلان بر سر و زنار در بر سامنے نکلا اور بزبان عربی گویا ہوا کہ اَیُّکُمْ اَمِیْرُ الْقَوْمِ فَیُخَاطِبُنِیْ یعنے تم مین سردار قوم کون ہے کہ وہ مجھ سے کلام کرے یہ سُنکے خالد اُسکے روبرو آئے تو اُسنے کہا اَنْتَ اَمِیْرُ الْقَوْمِ یعنے کیا تو ہی رئیس قوم ہے خالد نے کہا کَذَالِکَ یَزْعُمُوْنَ وَمَا دُمْتُ عَلٰی طَاعَۃِ اللّٰہِ کہ ہان یون ہی لوگ گمان کرتے ہین اسوقت تک کہ مین طاعت خدا و سنت نبی پر قائم ہون پھر جس وقت مین اس سے بدل جاؤن اور سنت رسول کو بدل ڈالون تو پھر اُنپر میری اطاعت و سرداری نہین ہے یہ سُنکے راہب نے کہا مین خوب جانتا ہون کہ تم اکثر بلاد پر مالک و متصرف ہوے اور اب تم نے عزم کیا ہے اُن بلاد کی طرف جسپر کسی ملک نے ملوک مین سے

کبھی جرأت وجسارت نہین کی ہو کہ ان یار مین معارضہ و مداخلت کرے اور اکثر ملوک نے ارادہ اس یار کا کیا مگر محروم
و نامراد پھر گئے اور اپنی جانین انھین بلاد مین کھپا گئے اور ایسا نہین ہو کہ ہمیشہ تمھارے ہی لیے نصرت ہو سو یہان کے
ملوک نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہو کہ اگر تم تامل کرو تو ہم تمھارے لیے کچھ مال جمع کرین اور تم مین سے ہر ایک کو ایک ایک چادر اور
عمامہ اور ایک ایک دینار دینگے اور خاص تیرے لیے سو چادر و عمامہ اور سو دینار دینگے اور ہر ایک کے لیے ایک ایک
بار شتر گندم و جو کا اور خاص تیرے لیے دس دس بار گندم و جو سے اور تمھارے صاحب مالک عمر کیواسطے دس ہزار دینار
اور اسیقدر عمامے اور کپڑے اور بار ہاے شتر پر از گندم و جو پھر یہ سب کچھ تم ہم سے لو اور یہان سے چلے جاؤ اور اپنی جانونکو
بچاؤ کیونکہ ہم لوگ ملخ شمار ٹڈی دل ہین اور تم ہم کو مثل اُن لوگون کے نہ سمجھو جن کا تم نے مقابلہ کیا ہے اہل فرس و روم اور
اہل شام و قبط سے کیون کہ اس لشکر مین اہل نوبہ اور بجاۃ اور روم و حبش سے موجود ہین اور بڑے بڑے بطارقہ یعنے
روساے نصارے اور بڑے بڑے اساقفہ یعنے پیشوایان ترسا شریک ہین اور ہم بلاد روم و حبش سے اس کثرت سے جمع بطریق ۱۲
فراہم کرینگے جن کی تاب نہ لاسکوگے اور تم بالفعل انھین چند بجدہ جوانمردون سے دوچار ہوے ہو جو زرست ہمارے
پاس وارد ہوے ہین اور حال آن کہ بقیۂ روم ابھی تمھارے لیے نہین آئے ہین صرف اسیقدر لوگ بھیجے گئے ہین جو تم سے
جنگ کرنے کو کفایت کرتے ہین یہ سُنکے خالد نے جواب یا کہ واللہ ہم تمھارے یہان سے نہ پھر جاوینگے مگر تین صورتون مین
ایک صورت سے کہ یا تو تم ہمارے دین مین داخل ہو یا جزیہ دو یا لڑو اور جو کہ تو نے ذکر اپنے لشکر کا بشمار ملخ کیا ہے تو
حال یہ ہو کہ حق تعالی نے ہم سے وعدۂ فتح کیا ہو زبان سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اپنی کتاب مجید مین بھی وعدۂ
لطف ہمارے لیے ارشاد فرمایا ہو اور جو کہ تو نے لباس و عمامہ وغیرہ دینے کا ذکر کیا تو عنقریب ہو کہ ہم خود تمھارے لباس و
عمامے لینگے اور تمھارے تمام بلاد کے مالک ہونگے جیسا کہ ہم مالک ملک شام و مصر و عراق و یمن و حجاز و روم کے
ہوے ہین یہ سُنکے راہب بے کہا مین پھر کر جاتا ہون اور اپنے اصحاب کو اس کلام کی خبر کرتا ہون کیون کہ مین پیشگاہ بطلیوس
والی بھسنا سے بھیجا ہوا پاس والی اہناس کے آیا تھا سو یہان جملہ ملوک و بطریقون نے مجھے تمھاری طرف بھیجا ہے
اب مین اُن کے پاس جاکر تمھارا جواب اُن سے بیان کرتا ہون بعد ازان وہ راہب جہان سے آیا تھا وہان چلا گیا
پھر جب اُسنے جاکر بطریقون سے جواب خالد بیان کیا تو اُنھون نے اپنے ملوک کو لکھ بھیجا اور جواب خالد مشتمل بر قتال
مندرج کیا پھر جس وقت یہ جواب پاس اُن ملوک کے پہونچا تب لشکر روم و حبش روانہ ہوے اور قطار ہا ہاتھیون کی اپنے سامنے
مقدم کی اور ہاتھیون کے آگے آگے پراپیدلون کا کیا اُنکے ہاتھون مین تلوارین اور تیر و کمان اور بھالے و برچھے
تھے اُسوقت فضل بن عباس و رفاعۃ بن زہیر المحاربی و قعقاع بن عمرو التمیمی و شرحبیل بن حسنہ و مقداد بن
اسود الکندی و معاذ بن جبل وغیرہ نے پکار کر مسلمین سے خطاب کیا کہ اے مسلمانو یقین رکھو اس بات پر کہ
دروازے جنت کے کھلے ہین اور ملائکہ تمھارے طرف دیکھ رہے ہین اور حورین با زینت و آرایش غرفات جنت سے

جھانکتی ہین بعد ازان یہ آیت پڑھنے لگے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یعنے حق تعالیٰ نے اہل ایمان سے اُن کی جانون اور اُنکے مالون کو مول لیا ہے اِس معاملہ مین کہ اُن کے لیے جنت ہو یعنی اُن کی جان اور اُن کے مال کے بدلے مین بہشت اُنکے لیے مقرر کی ہے بعد ازان اُن لوگون نے صفین آراستہ کین اور خالد نے پیش صفوف کھڑے ہوکر کہا کہ ہر ایک جماعت باہمدیگر ملے رہو اور مستقل و ثابت قدم رہو اور خوب جان لو کہ جمعیت اعدا تم سے وہ چند بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے تو چاہیئے کہ جنگ کو اتنا طول دو کہ وقت عصر آجاوے اسلیے کہ وہ ساعت نصر ہے اعدا پر اور خبردار کہ پشت پھیرو اور روگردانی کرو اور برکات و اعانت خدا پر تکیہ کرکے سبقت کرو **راوی** نے کہا پھر ادھر سے زنگیون اور بربریون اور نوبیون اور اہل بجاءت نے ہجوم و مزغہ کیا یہان تک کہ جب دونون طرف کی جماعتین بایکدیگر نزدیک ہوگئین تو اصحاب فیل نے تیراندازی شروع کردی اور اِس کثرت سے تیر چلے گویا ٹڈیون کا دل آتا ہے یہانتک کہ اسمین اکثر مردان کار کام آئے اور بہت سے جوانمرد زخمی ہوگئے اور اُسوقت حال خالد کا یہ تھا کہ وہ تیغزنی کرتے ہوے کبھی تو میمنۂ اعدا پر جاتے تھے اور کبھی میسرہ پر آتے تھے اور اصحاب الفیل مین سے ایک گروہ زنگیون اور بربریون کا ایسا تھا کہ وہ ایکجا ساکن و مقیم رہتے تھے اُن کو قواد کہتے تھے اُنکے اوپر کے لبون مین سوراخ ہوتا تھا اسمین حلقے مسی و برنجی پڑے ہوتے تھے اور شروع جنگ مین وہ قواد اپنی جا سے حرکت نہ کرتے تھے مگر جب کہ ہنگامۂ حرب گرم ہوتا تھا اور شدت رزم ہوتی تھی تب وہ نکلتے تھے اور وہ زنگی جنگی بڑے لمبے قد والے تھے کہ ہر ایک اُن مین کا بلندی قامت مین دس گز کا تھا پھر جس وقت مستعد جنگ ہوتے تھے تو اُنکے حلقون مین زنجیر ڈالی جاتی تھی اور زنجیر کے دونون سر الگ الگ بربری کے ہاتھ مین ہوتے تھے اگر درمیان فریقین کے صلح ہوگئی تو خیر نہین تو وہ بربری زنجیرین زنگیون کی کھینچتے ہوے رزمگاہ مین لیجا کر چھوڑ دیتے تھے اور اُنکے ہاتھون مین لمبے لمبے گرز آہنی دیدیتے تھے تو وہ سوار کو مع گھوڑا ایک ضربت مین قتل کرڈالتے تھے اور اُنھین حبشیون مین وہ حبشی تھے جو فیل سوار تھے اور اُسی کے اوپر سے قتال کرتے تھے پھر جس وقت دونون جماعتین طرفین سے مقابل ہوئین تو وہ قواد لائے گئے اور اُنکے بدنپر شانے سے تا سینہ شیر کی کھال مضبوط بندش سے لپیٹی تھی اور اُسیطرح اُنکی کمرین بھی رسیون اور زنجیرون سے محکم بندھی تھین اور باقی جسم اُن کا برہنہ اور سر اُنکے ننگے تھے اور اُنکے ہاتھ نہین گرز تھے اور بربری اُنکی زنجیرین پکڑے ہوے کھینچتے ہوے میدان مین لائے اور لشکر منتظر تھے کہ کب اُن کو حکم حملہ کرنے کا ہوتا ہے پھر جسوقت مسلمانون نے یہ حال اُن قواد اور فیل و فیل سوارون کا دیکھا تو مردان جانباز ثابت قدم اور قوی دل رہے اور مسلمانون مین سے بعضے خوف مین آئے اور گھبرا گئے ناگاہ لشکر مخالف سے ایک بطریق جس کا نام بطرس جو برادر بولص مقتول کا میدان مین نکلا اور وہ گھوڑے پر سوار تھا اور اُس گھوڑے پر ہاتھی کی کھال کی پاکھر تھی

سلہ زنگیون کی زنجیرین کھینچنے کی وجہ یہ ہے کہ زنگی اور حبشی مرد مست ہوجاتے ہین ۱۲

تھی سو اس حال سے بطرس سرگرم قتال ہوا **راوی** نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی خالد بن اسلم نے طریف بن طارق الازدی سے اُسنے کہا کہ جب اُس بطریق نے ایسا کیا تو قبیلۂ ازد اُسکے سامنے سے بھاگ نکلے اُسوقت ایک سوار لشکر اسلام سے نکلکر گھوڑا دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ برہنہ تن تھا یعنے زرہ پوش نہ تھا جب قوم مخالف نے قریب آتو یہ اشعار رجز پڑھنے لگا **اشعار**

لَقَدْ مَلَكَتْ يَدِيْ سِنَانًا وَمَارِمًا	اُذِلُّ عِدَاةَ السُّوْءِ اِنْ جِئْتُ قَادِمًا	
عَلَيْهِ شُجَاعُ الْمِصْرِ حَيِّ الْقُشَاعَمَا	وَاَتْرُكُهُمْ شِبْهَ الرُّخَامِ اِذَا مَشٰى	
وَقَدْ مَلَكَ اللَّيْثُ الْغَضَنْفَرُ مِعْصَمَا	وَاَصْبَحَ مَوْلَاهَا عَنِ السَّعْيِ نَاعِمًا	وَاَصْبَحَ فِيْهَا بِالْخَلِيْجِ حَاطِمًا

یعنے مین مالک ہون سنان و شمشیر کا ذلیل و خوار کرتا ہون دشمنون کو جسوقت میدان مین سامنے آتا ہون اور اُنکو مانند سنگ گسترده یعنے بچھے ہوے پتھر کیطرح زمین پر اُفتاده چھوڑتا ہون جسطرح کہ اُسپر مردان شجاع روندتے چلتے ہین اور مرد شجاع وہ جو فریادرس و آزاد و بزرگ منش ہین اور نہ اُن بھیڑون کی طرح ہون جن کا گذر دشت بیابانین ہو اور اِن کا مالک اُن کی سعی و حراست سے خواب غفلت مین ہو اور اُسوقت اُن بھیڑ و نیز شیر حملہ اور قابو پاکر اُن مین جا گھسا اور اُن کو ناخن کے پنجون سے پھاڑ ڈالا (مترجم کہتا ہو دونون شعر اخیر کے مضمون سے غرض اُس سوار رجز خوان کی یہ ہو کہ اگرچہ مین اُس میدان مین تنہا ہون مگر امیر ہمارا اور ہمارے مددگار ہم سے غافل نہین ہین) **راوی** کہتا ہے کہ پھر اُس سوار نے یہ اشعار پڑھکر ایک نعرہ مارا کہ مین ضرار بن ازور ہون قاتل ملوک شام ہون مین ناصرین اسلام ہون اور مین تسلط و غلبہ کرنے والا اُن لوگون پر ہون جو خدا کے ساتھ کفر و شرک کرتے ہین اور مین قاتل ہون بولص کا جو سگ ذوطیفان تھا پھر جس وقت رومیون نے کلام ضرار کا سُنا تو جو لوگ مقابلہ پر تھے وہ اپنے پیچھے ہٹے اُسوقت ضرار کو انپر طمع فیروزی ہوئی کہ ناگاہ اُنھون نے حملہ کیا یہ دیکھکر بطرس بولا یہ کون ہو جو برابر لڑ رہا ہو اور برہنہ تن ہو یعنے زرہ وغیرہ سے اور کبھی تیغزنی کرتا ہو اور کبھی نیزہ بازی کرتا ہو اُسکے لوگون نے کہا یہ ضرار بن الازور ہو یہ سُنکر وہ بعین متحیر ہوا اور کہنے لگا یہی شخص میرے بھائی بولص کا قاتل ہو مین خواہش رکھتا ہون کہ اِس سے اپنے بھائی کے خون کا بدلہ لون پھر جب اُسنے قصد خروج کیا تو ایک اور بطریق نے جو بطریقون کا سردار اور اُس کا نام بھی بولص تھا بطرس پر سبقت کرکے کہنے لگا مین تیرے بھائی کے خون کا عوض لون گا یہ کہکر اُسنے ضرار پر حملہ کیا پھر تھوڑی دیر اُن دونون مین آویزش و کاوش رہی اور دونون آپس مین ڈپٹ جھپٹ کرتے رہے پھر ایک ساعت سے زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ ضرار نے اُسکے سینے مین ایک نیزہ مارا کہ اُس کی زرہ توڑکر نوک سنان پشت سے باہر نکل آئی اور کشتہ اُس کا زمین پر گرا اور واصل جہنم ہوا یہ دیکھکر بطرس کہنے لگا شخص مگر جن ہو اور لازم نہین ہو انسان کو کہ جن سے مقابلہ کرے بعد ازان اُسنے اپنی زرہ حربی پہنی اور اپنے سر کو سر پیچ سے مضبوط باندھا اور بالاے زرہ حربی کے زرہ دیبا بشی پہنکر بقصد ضرار برآمد ہوا اُسوقت اُن بطریقان

لہ یہان یہ بھی لکھنے سے رہ گیا کہ جب ضرار نے بطرس کو مارا تو اُسکی دونون فوجون نے دونون طرف سے حملہ کیا اور دونون فوجون مین سخت لڑائی ہوئی

جرارین سے ایک اور بطریق نے جس کا نام شدم اورس تھا بطرس پر سبقت کرکے قسم کھائی کہ میرے سوائے کوئی غیر اس سوار سے لڑنے نہ جاوے یہ کہکر اُس نے ضرار پر حملہ کیا اور بولا دو تک والقتال یعنی قریب آ اور لے اس قتال کو راوی کہتا ہے کہ ضرار نے یہ کلام اُس کا نہین سمجھا کہ وہ کیا کہتا ہے پھر اُس بطریق نے حملہ کیا اور حملہ کرتے ہوے ایک صلیب طلائی جو اپنے گلے مین لٹکائے تھا اُس کو نکالا اور اُس سے استمداد کی تب ضرار ہنسنے لگے اور بولے تو اس صلیب سے استعانت کرتا ہے اور ہم مالک دیان رب انس و جان سے استعانت کرتے ہین بعد ازان اُن دونون نے فنون اپنے اپنے سپاہگری کے دکھلائے جسے دیکھکر آدمی ڈر جائے اُسوقت خالد اور دیگر امرا نے پکار کر آواز دی ای ضرار اسقدر سُستی اور تاخیر کیون ہے کہ تیرے لیے در جنت مفتوح ہے اور تیرے دشمن کے واسطے دروازہ جہنم وا ہے یہ سنکر ضرار ہوشیار ہو گئے اور اُس بطریق پر حملہ کیا اور اُدھر سے روم نے اپنے صاحب کو آواز دی پھر اُنمین حرب عظیم واقع ہوئی اور آفتاب نے اُنپر تابش ڈالی اور جنگ برابر برپا رہی یہانتک کہ اُن دونون کے بازو شل ہو گئے اور زیر ران اُن دونون کے گھوڑے پسینے پسینے ہو گئے تب بطریق نے ضرار سے اشارہ کیا کہ پیدل ہو جاؤ اور خود بھی اپنے گھوڑے سے اُتر پڑا اِسلیے کہ اُس کو دونون گھوڑون پر ترس و رحم آیا ناگاہ بطارقون کے رئیس نے ایک گھوڑا جسپر جل و پاکھر حریر کی پڑی تھی اُس بطریق کی سواری کے لیے بھیجا یعنے اُس کا گھوڑا بدل دیا پھر جب ضرار نے یہ حال دیکھا تو اپنے گھوڑے کو ڈانٹ کر کہا اے گھوڑے اِس وقت میرے ساتھ ثابت قدمی کر نہین تو مین تیری شکایت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرونگا تب گھوڑے کی آنکھون سے اشک روان ہوے اور ہمہمہ کرنے لگا پھر اُسنے اپنی معتاد کی رفتار سے بہت زیادہ تیز روی کی اور ضرار نے اُس بطریق پر حملہ کیا آخر کار اسکو نیزہ مار کر زمین پر گرا دیا اور اُس کا گھوڑا لیلیا اور ارادہ اُسکے قتل کا کیا ناگاہ رومیون کا ایک غول نکلا اور اُنکے ساتھ اُن کا ایک بزرگ سگ تھا اُسکا نام شاؤل اور وہ زمرۂ بطارقان شمونین سے ایک بطریق تھا پھر اُن سب نے آخر ضرار کو گھیر لیا اور شاؤل کے سر پر سونے کا تاج تھا پھر جب صحابہ نے اُس گروہ کو دیکھا کہ ضرار کے اوپر نکلا ہے اور شاؤل کے سر پر تاج چمک رہا ہے تو وہ سب خالد سے کہنے لگے کیا سبب ہے جو ہم اپنے اصحاب کی نصرت سے تقاعد و تہاون کرتے ہین و حالانکہ رومیون نے اُس کو گھیر لیا ہے یہ سُنکے خالد نکل پڑے اور دس مرد خیار قوم سے چن کر اپنے ہمراہ لیے کہ وہ فضل بن عباس بن عبد المطلب تھے اور اُنکے بھائی اور عبد اللہ بن جعفر اور مُسلم و علی اولاد عقیل اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب اور عبد الرحمن بن ابی بکر اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور عبد اللہ بن المقداد پھر ان دلاورون نے اپنے بھالے سنبھالے اور گھوڑون کی لگامین چھوڑ دین یعنی باگین لین اور ضرار ضرد م کے مقابل بصبر و ثبات قائم رہے یہان تک کہ خالد مع احرار موصوفین کے اُن تک پہونچے اور آواز دی کہ ای ضرار نصرت و فتح تیرے پاس آ پہونچی اور خوف و ہراس تجھ سے دور ہوا سو اب تو اُن کافرون سے اندیشہ نہ کر اور حق تعالیٰ سے استعانت کر ضرار نے کہا مین منجانب اللہ

ضرار نے جو کلام اسکے نہین سمجھا تو اس سے یہ سمجھا کہ یہ کلام ہمارے ساتھ ہنسی کا ہے ۱۲

کشایش و رستگاری سے کیا ہی قریب تر ہوا ہون چنانچہ یہ لوگ اُن لوگون سے باہم ملاقی و مقابل ہوے اور ضرار اُسوقت دشمنون کے ساتھ مشغول تھے اور خالد بہ طلب و تلاش صاحب تاج و دستار کے مصروف ہوے اور شاؤل نے جو دیکھا کہ گروہ مسلمانون نے ضرار کو حلقہ مین کر لیا اور اپنی جماعت کو مبتلاے بلا دیکھا اُسوقت شاؤل مدہوش ہو گیا اور اُسکے بدن مین رعشہ پڑ گیا اور ضرار اپنے خصم کے ساتھ مشتغل بجنگ تھے آخر اُسنے ارادہ گریز کا کیا تب ضرار نے اپنے گھوڑے سے اُتر کر اُسکا پیچھا کیا یہان تک کہ اُس سے لاحق ہو گئے پھر نیزہ اپنے ہاتھ سے ڈال دیا اور لپٹ گئے اور دونون نے ایک دوسرے کا بازو پکڑ لیا اور باہم کشتی ہوئی اور دشمن خدا جسامت مین گویا ایک پارہ کوہ تھا اور ضرار لاغر جسم مگر یہ کہ حق تعالیٰ نے اُن کو توانائی اور قوت عطا کی تھی پھر جب اُن دونون مین آویزش تا دیر رہی آخر ضرار نے اپنا ہاتھ اُس کی کمر مین ڈال کر اُٹھا لیا اور زمین پر دے مارا اُسوقت وہ لعین اپنے بطارقون کو پکارنے لگا اور مدد کو بلاتا تھا یہ دیکھکر رومیون اور زنگیون مین شور و غوغا پڑ گیا اور صحابہ مین واہ واہ کی دھوم ہوئی اور اِس حالت مین ضرار نے اُس کو مہلت نہ دی کہ اُسپر چڑھ بیٹھے اور وہ نیچے سے اُونٹ کی طرح بلبلاتا تھا اُسوقت ضرار نے اپنی تلوار کھینچی اور موقع پاکر اُسکو نحر کیا یعنے اُسکے سینہ مین بھونکدی اور قتل کیا اُسنے ہنگام نحر ایسی چیخ ماری تھی کہ لشکرون نے سُنی تب رومیون اور زنگیون نے دھاوا کیا اور جب ضرار نے یہ دیکھا تو فوراً اُس کا سر کاٹ کر اُسکے سینہ سے اُتر آئے اور اُس سر بریدہ سے خون ٹپکتا تھا اور مسلمانون مین صداے تکبیر بلند تھی پھر دونون فریق باہم متقابل ہوے اور زور آورون مین کشاکشی ہونے لگی جنگ عظیم برپا ہوئی قتال نے زور پکڑا بدنون سے عرق بہنے لگے تپلیان آنکھون کی پھر گئین آنکھین ڈگڈگاتی تھین مصیبتین عظیم نازل ہوئین جہان تاریک ہو گیا چکی اس لڑائی کی بڑے زور سے چل رہی تھی نیزہ بازی و تیغزنی کو بڑی قوت ہوئی سینے تنگ تھے شدائد امور سے لوگ دنگ تھے راہین بند تھین شانہ کٹے پڑے تھے تنون کے پُرزے پُرزے بند بند جدا تھے اور سواے اِسکے اور کچھ نظر نہین آتا تھا کہ فوارے خون کے اُڑتے تھے یا وار کرنے پر ہاتھ کھلے تھے یا گھوڑے دوڑ رہے تھے غرضکہ زنگیون اور ریجر والون نے کہ وہ بڑے سرکش اور شدید الکفر تھے یکبارگی زحف کیا اور گرز آہنی مارنے لگے اور وہ بہت سخت تھا کہ اہل شجاعت کو یاس تھی اور اہل حین گریزان تھے اور باقی مردم حیران تھے اور اُدھر لشکر اسلام مین عمرو بن العاص لوگون کو قتال پر ترغیب دیتے تھے اور کہتے تھے ای اصحاب ای حاملان قرآن یاد کرو غرف جنان کو اہل ایمان اُن کا یہ کلام سنکر خوش ہوتے تھے اور باہم اظہار نشاط و سرور کرتے تھے اور حال زنگیون کا یہ تھا کہ وہ گزر گران سے سوارون اور گھوڑون کو یکبارگی قتل کرتے تھے اور اسیطرح فیل سوار تیر و نیزے مارتے تھے کہ وقت عصر داخل ہوا اور اسوقت تک فریقین سے خلق کثیر قتل ہو چکی تھی پھر اُسوقت خالد نے اپنے خصم شاؤل پر قابو پاکر نیزہ اُسکے سینہ مین مارا کہ نوک سنان اُسکی پشت سے پار ہو کر چمکنے لگی اور وہ زمین پر گر کر اپنے خون مین لوٹنے لگا اور واصل جہنم ہوا اور

راوی نے کہا جس وقت بلاے عظیم و قتال شدید برپا تھی تو رفاعۃ المحاربی نے پانسو مرد میدان قبیلہ بنی محارب و لبید و مالک سے انتخاب کر کے قصد فیلون کا کیا پھر اُن سب دلیرون سے کہنے لگا اے بہادران عرب تم قریب قریب ہو مین جاکر اُن کو دیکھ لیتا ہون یہ کہکر رفاعہ قریب فیل ابیض کے گئے کہ وہ قائد و رہبر سب ہاتھیون کا تھا اور وہ سب ہاتھی پانسو تھے چنانچہ رفاعہ تیغ بکف اُس سفید ہاتھی کی طرف بڑھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے اشعار یَالَكَ مِنْ عِثَّةٍ كَبِيرَةٍ كَفَيْتَ كُلَّ كَبِيرَةٍ خَطِيرَةٍ + اَلْيَوْمَ قَدْ ضَاقَتْ بِكَ الْحَضِيرَةُ + حَتّٰى تَرٰى مُلْقًى عَلَى الْحَفِيرَةِ

ترجمہ (یا حرف ندا و منادی محذوف کہ مراد بشخطہ و خطاب بنفسہ ہی یعنے شاعر اپنے تئین کہتا ہے) اے شخص تیرے لیے آمد بزرگ ہی یعنے تیری بڑی آمد ہی کہ تو نے بڑے بڑے معرکون مین اور بڑون بڑون سے مقابلہ و مقاتلہ کیا ہی آج کے روز تجھ سے رزمگاہ تنگ ہی یہان تک کہ تو لوگون کو لب گور اور کنارے غار کے پڑے ہوے دیکھتا ہے **راوی** کہتا ہی کہ بعد ازان رفاعہ نے اُس سفید ہاتھی کو ایسی تلوار ماری کہ وہ بھاگ نکلا اور پھر تیور اکر بیٹھ گیا اور اُسپر عماری چرمی مین جو چند زنگی سوار تھے سو جس وقت وہ ہاتھی زمین پر گرا تو ایک ملحد اُن مین سے پشت فیل سے کود کر سامنے آیا اور اُسکے ہاتھ مین گرز تھا اُس نے اُس سے رفاعہ کو مارا اتفاقاً وہ گرز خالی گیا تب رفاعہ نے اُسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ جھلک تلوار کی بائین شانے سے نظر آئی اور وہ دشمن خدا زمین پر گر کر خون مین لوٹنے لگا اور فی الفور واصل جہنم ہوا بعد ازان اصحاب دوڑ کر اصحاب فیل سے بھڑ گئے اور ہاتھیون کی آنکھون مین بھالون کی انی مارنے لگے جیسا کہ ہم نے ابھی ذکر کیا ہے آخر وہ ہاتھی بھاگے و بعد ازان خالد اور مقداد و امراے جودت نہاد نے قصد اُن قواد کا کیا جن کا ابھی مذکور ہو چکا ہی (یعنے زنگی زنجیرون والے) اور نصرت و ثبات حق تعالیٰ سے طلب کرتے تھے اور اسلوب جنگ کا یہ طور کیا کہ چند سوار داہنی طرف سے اور کچھ سوار بائین جانب سے آ نیلگے اور اُن بربریون کو جو زنگیون کی زنجیرون کے دونون سرے پکڑے تھے قتل کرنا شروع کیا اور زنجیرون کے سرے خود تھام لیے اور باگ و مہار کی طرح کھینچے ہوے تھے اور وہ زنگی مانند شتران شاردو رمیدہ کے قابو مین ہو گئے پھر مسلمانون نے اُنکے ہاتھون سے گرز چھین کر سخت ترین طور سے قتل کرنے لگے اور یون درمیان فریقین کے قتال و جدال برابر ہوتی رہی یہان تک کہ رات آئی اور درمیان فریق کے حائل ہوئی اور دونون طرف سے خلق کثیر قتل ہوئی تھی چنانچہ مسلمانون نے بارہ ہزار جماعت ملوک و بطارقۂ روم سے قتل کیا - اور پندرہ ہزار جمعیت ملوک و بطریقان حبش وغیرہ سے تہ تیغ کیا اور مسلمانون نے وہان شب گذاری کی اسطرح کہ ساری رات حراست و نگہبانی مین رہے اور **راوی** کہتا ہے اور ایسا ہوا کہ اُس روز اکثر مسلمانون کو زخمون نے بہت سست و سخت رنجور کر دیا تھا پھر جب رات ہوئی تو ایک جماعت مسلمانون کی واسطے دوا علاج

مجروحون کے مقرر ہوئی اور ایک گروہ اُن کا واسطے دفن شہیدون کے مامور ہوا اور کچھ لوگ تمام شب تلاوت قرآن
مین مشغول رہے اور کچھ لوگ نمازون مین مصروف تھے اور کتنے باعث کثرت تعب کشتی کے سویا کیے اور خالد بن الولید
و زبیر بن العوام و مقداد بن الاسود اور عبدالرحمان بن ابی بکر یہ سب رات بھر گرد لشکر دور دورہ گردش کرتے رہے پھر جب صبح نمود
ہوئی تو موذن نے اذان دی اور عمرو بن العاص نے سورہ فتح کیساتھ لوگون کو نماز پڑھائی اور جناب اقدس الٰہی مین دُعا
کی کہ حق تعالیٰ نصر و ظفر روزی کرے بعد ازان اپنے گھوڑون پاس گئے اور اُنپر سوار ہوا اپنے لشکر کی صف آرائی کی
جسطرح ہم نے دیروز گذشتہ کی صف بندی و ترتیب جیوش کا ذکر کیا ہی پھر جب تعبیہ عساکر سے فارغ ہوے تو افسران
فوج اپنی اپنی جماعت کے آگے بڑھ بڑھ کے لوگون کو قتال پر آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے اور موخر لشکر رافع بن
عمیرۃ الطائی و حارث بن قیس و رفاعۃ بن زہیر وغیرہم مقرر ہوے اور اُن کے ساتھ پانسو سوار تعینات ہوے
راوی نے کہا کہ عبادۃ بن رافع نے سالم بن مالک سے **روایت** کی اور اُنھون نے عبداللہ بن
ہلال سے روایت کی کہ یہ عبداللہ جماعت رافع مین تھے سو اُنھون نے بیان کیا کہ جب صفین مرتب ہوگئین اور دونون
فریق طرفین سے مقابل ہوے اور قتال کی شدت ہوئی اور ہر اک بذات خود مشتغل تھا تو مین اُس وقت عورتون
اور بچون سے دشمنون کو دور کرتا تھا اور وہ عورتین جنکا حال سابقا مذکور ہوا ہے بڑی شدت سے قتال کرتی تھین کہ ناگاہ
ایک گروہ عظیم بطارقون اور زنگیون اور اہل بجادت کا آپہونچا اور اُن کے ساتھ چھ سو ہاتھی سے زائد تھے
اور ہم کو اپنی طرف سے اُنھون نے غافل پایا اسلیے کہ ہم لوگ اور سمت مشغول بقتال تھے پس اُنھون نے آکر اُس
بڑی جماعت کو گھیر لیا جس مین تمام گلہ اونٹون کا تھا اور اُسمین ساری عورتین تھین اور سب لڑکے تھے اور بہت سے
مرد بھی تھے اور اونٹ دو ہزار سے زیادہ تھے اور دو سو عورتین تھین اور اُنھین مین زاہد بن رباح البکری و حبا و بن عاصم
الغنوی بھی تھے اور اِن دونون کے ساتھ دو سو اور بھی تھے تو اُنھون نے اسوقت قتال موت کی قتال کی یہان تک
کہ وہ سب کثرت و شدت زخمون سے سُست و مضمحل ہوگئے اور اِس ہنگامے مین عورتون نے بہ کمال جرأت مردانہ وار
گرزون اور تلوارون اور خنجرون سے خوب مقاتلہ کیا فَلِلّٰہِ دَرُّ غُفَیْرَۃَ بِنْتِ غِفَارٍ وَسَلْمٰی بنت زاہر وَنَظَائِرِہِنَّ یعنے
حق تعالیٰ اجزاے نیکوئی غفیرہ دختر غفار سلمیٰ دختر زاہر کی اور جو اُنکے مثل مین تھین اُن سب کی نیکیان خدا زیادہ کرے
کہ البتہ اِن سب نے خوب قتال کی یہان تک کہ دشمنون نے اُنکے سر پر تلوارین ماریں خون اُنکے منھ پر بہتا تھا
اور وہ آپس مین کہتی تھین کہ اے زنان عرب خوب مقاتلہ کرو اپنے لشکر اور اپنی ذات خاص کے لیے والا
ہاتھ سے اُن حبشیون وغیرہ بیدینون لعینون کے ماری جاؤگی چنانچہ اُن سب نے قتال موت کی قتال
کی اور اُن مین سے پندرہ مسلمان کام آئے جنکے واسطے حق تعالیٰ نے درجہ شہادت نصیب کیا تھا و بعد ازان
وہ دشمن خدا ان عورتون اور لڑکون کو ہانک لے گئے پھر ایک سوار نے اُنکے ساتھ سے پھر کر پاس خالد بن الولید اور عمرو بن

عاص

عاص کے پہونچکر اس حال سے خبر دی اور وہ لوگ اور طرف اسوقت قتال شدید مین مصروف تھے یہ سُنکر مسلمانون نے بہت شور و غوغا کیا اور ایک گروہ امیرون افسرون کا درمیان معرکہ سے نکل آیا اور وہ فضل بن عباس و عبداللہ بن عمر بن الخطاب و عبدالرحمن بن ابی بکر و زیاد بن ابی سفیان و عبداللہ بن ابی طلحہ و ضرار بن الازور تھے اور مثل اُنکے دیگر امراء اور اتباع اُن کے چھ سو سوار عرب کہ یہ سب صنادید عرب و اشرف القوم تھے آخر یہ سب دوڑ پڑے اور اُنکو جا لیا نزدیک اول جبل یعنے قریب دامن کوہ کے اور وہ لوگ ارادہ لیجانے بندیون کا طرف روم کے رکھتے تھے چنانچہ اُسوقت فضل بن عباس نے بصدائے مہیب آواز دی کہ اے دشمنان خدا کہان جاتے ہو یہ سنکر وہ لوگ رومی و زنگی اوپر مسلمانون کے پھر پڑے و بقتال شدید مقاتلہ کرنے لگے اور اسی حال مین ضرار نے بڑھکر زنگیونکے افسر کے سینہ مین برچھا مارا کہ اُسکی انی پشت سے چمکنے لگی اور اسیطرح فضل بن عباس نے کیا کہ ایک بطریق عظیم کی طرف بڑھے اور اُسکے جگر پر نیزہ مارا کہ انی اُسکی پشت سر سے پار نکل آئی اور وہ زمین پر گر کر خون مین لوٹنے اور دم توڑنے لگا آخر واصل جہنم ہوا **راوی** کہتا ہے پھر اسیطرح برابر بڑی شدت سے مقاتلہ کرتے رہے یہان تک کہ ایک مقتل عظیم قتل کیا پھر جب دشمنون نے اس طرز کی جنگ سخت دیکھی کہ اُسکے تحمل سے عاجز تھے تو جو کچھ مال غنیمت سے اُن کے قبضہ مین تھا وہ سب اُنھون نے ڈالدیا اور پھر چلے اور اہل اسلام اپنے اسیرون کو مع اُن کے زر و زیور کے پھیر لائے اور ایسا ہوا کہ اُن عورتون نے مردون کی بڑی مساعدت کی کہ گرزون اور تلوارون اور خنجرون سے حربہ کرتی تھین اور دشمنون کے گھوڑون کے مُنھ پر ایسا گرز مارتی تھین کہ وہ گر پڑتے تھے تب اُن سوارون کو لپٹکر زمین پر دے مارتی تھین پھر خنجر سے اُسکو قتل کر ڈالتی تھین یہان تک کہ اُنھون نے ایک جماعت کو رومیون اور زنگیون اور اہل تجارت وغیرہ سے قتل کیا آخر جب اُن لوگون نے یہ حال دیکھا تو سامنے سے بھاگ نکلے تب مسلمانون نے اُن کا پیچھا کیا کہ تلوارون کے آگے اُن کو دھر لیا پھر بہتون کو قتل کیا اور کتنون کو اسیر کر لیا یہانتک کہ ایک مقتل عظیم قتل کیا اور قریب چھ سو رومیون اور زنگیون سے اسیر کیا اور اُنکے اسباب اور گھوڑے غنیمت مین لیے **راوی** نے کہا یہ ماجرا تو یہان کا تھا اور اما حال لشکر کا یہ ہوا کہ وہ لوگ بدستور قتال شدید و مہم عظیم و تیغزنی و نیزہ بازی و قتل مردم و مقاتلۂ زور آوران و مقابلہ شہسواران مین مشغول تھے اور حرب و جنگ برابر قائم و برپا رہی کہ گردنین ماری جاتی تھین اور مردمان شجاع حملہ کرتے تھے اور بودے بھاگے جاتے تھے اور جنگ کی چکی چل رہی تھی اور ضرب شمشیر و سنان کی شدت تھی رفقا کٹ گئے جمعیتین پریشان ہوگئین طیور اجل سر و پر گرم پرواز تھے مصیبتون پر مصیبتین نازل تھین زخمہائے عظیم و مہم اہم واقع تھین سینے تنگ تھے و کارہائے دشوار سے لوگ دنگ تھے گرد و غبار کی کثرت تھی صبر و ثبات کی قلت تھی اور امراء اپنی رایات سے جنگ کر رہے تھے اور زنگی اپنی لغات مین شور کرتے تھے اور رومی غل مچاتے تھے اور نرسنگے بجاتے تھے اور نیزے مارتے تھے تیر چلاتے تھے فکرین گم تھین بصارت

کم تھی گرد وغبار کی وہ شدت تھی کہ دن تاریک تھا اور شعار مسلمین کا یہ تھا یَا نَصْرَ اللّٰہِ اَنْزِلْ یعنے اے نصرت خدا نازل ہو اور اُسوقت صبر مسلمانون کا صبر کرام وجوانمردون کا تھا فَلِلّٰہِ دَرُّ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَالْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ وَالْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَعُقْبَۃَ عَامِرٍ وَالْمُسَیَّبِ بْنِ نَجْبَۃَ الْفَزَارِیِّ وَنُظَرَائِہِمْ مِنَ الْاَمَارِیِّ یعنی حق تعالیٰ زبیر وفضل وعقبہ ومسیب وغیرہ امرا کو جزاے نیک زیادہ کرے کہ یہ لوگ قتال شدید مین ثابت قدم تھے اور بلاے حسنہ ومعرکۂ متعدد مین کارآزمودہ رہے اور جوانمردون کا سا صبر واستقلال کیا داماخالد وعمرو وقعقاع بن عمرو وسعید بن زید النون نے قتال موت کی قتال کی کہ ہاتھیون کو اور اُس گروہ کو جو اُنپر سوار تھے ہلاک کیا اور رومیون اور اُنکے بہادرون کو اور زنگیون اور اُنکے فیلون کو قتل کیا اور حال ہاتھیون کا یہ تھا کہ وہ عربونکے گھوڑونپر جھکے پڑتے تھے اور اُنپر جو سوار تھے وہ تیر وتفنگ کی بوچھار کرتے تھے کہ اُن تیرون کا ہجوم مانند ٹڈی دل کے آتا تھا یہان تک کہ اُس روز ہاتھیون کی آنکھین نکل پڑین اور ہر سمت یہی آواز آتی تھی وَاعَیْنَاہُ یعنے ہاے ری آنکھین اور کوئی کہتا تھا وَا اَیْدَاہُ یعنے واے رے میرے ہاتھ اور اُس حالت مین ہاتھیون کا یورش تھا اور دلاورنپر زنگیونکے تیرون کی مار تھی ناگاہ رفاعۃ بن زہیر المحاربی بشتاب ردی تمام پاس خالد وعمرو کے آئے اور کہنے لگے اے امیر اگر یہ امر یون ہی برپا رہیگا تو ہم سب ہلاک ہو جاوین گے یہ سن کے دونون امیرون نے کہا پھر اس امر مین کیا راے ہے رفاعہ نے کہا میری راے یہ ہے کہ ہم ہر وم جمع کرین اور اُس کو روغن زیت سے چرب کرین اور نیزون کی نوکونپر باندھین اور آگ سے روشن کرین اور قیصوم یعنے خس وخاشاک فراہم کرین اور اُسکا پشتارہ بناکر اونٹون کی پشت برہنہ پر لادین اور دشمنون کو قتال مین مشغول کرین بعد ازان ہمارے سوار پیچھے سے اونٹون کو ہنکاوین اور اُن بھالون سے پشتارون مین آگ لگاوین جب آگ بھڑکے گی تو اونٹ آگے بھاگینگے اور لوگون کو روندڈالینگے اُس صورت مین وہ لوگ تاب نہ لاسکین گے یہ تدبیر ہے اور خداوند قدیر کی جانب سے معونت وامداد ہے چنانچہ سبھون نے اس راے کو پسند کیا اور کچھ لوگون کو اس کام پر مامور کیا اور باقی لوگون نے دشمنون کو قتال پر لگایا پس تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ وہ سب سامان مکیدہ وخداع کا جمع ہوگیا اور ہزار سوارون نے بلکہ ہر وم جمع کرکے روغن زیت وغیرہ سے اُسکو ترکیا اور نیزون کی نوکونپر مٹھہ باندھا اور قیصوم اقسام خس وخاشاک کو غرارون تھیلون مین بھر کر اونٹون کی پیٹھون پر رکھا اور نیزون کے مٹھون کو مشتعل کرکے اُن پشتارون مین آگ لگادی جب آگ بھڑکی اور اونٹون کی پیٹھون کو سوزش پہونچی تو وہ رومیون اور زنگیونپر دوڑ پڑے پھر جب ہاتھیون نے وہ شعلے اور اُونٹون کے ولولے دیکھے تو اپنے لنگار اور اپنی زنجیرین توڑ کر بھاگے اور اپنے فیلبانون کو زمین پر گراکر روندڈالا اور جو رومی جنگی اُنپر سوار تھے اُن کو نیچے ڈال کر پامال کیا اور جو سامنے پڑا کچل ڈالا اور روم کے گھوڑے اور خچر بھی منہ پھیر کر بھاگے اور سوارون اور پیادون کے دل مل گئے اور ادھر سواران اسلام نے دشمنون کو اپنی تلوارون کے آگے دھر لیا اور نیزون اور تیرون سے چھیدنے لگے اور مسیب بن نجبہ کہتے تھے

ہم نے طائرون کو دیکھا کہ وہ ہمپر سایہ کیے ہوے تھے اور ہم نے کچھ طائر ایسے دیکھے کہ وہ کافرون کے سر و پر رفرف کرتے تھے یعنے پر مارتے اور اڑتے تھے بعد ازان اپنے دونون پنجون سے اُن کی آنکھین نکال کر زمین پر پھینک دیتے تھے اور اس بات کو بعد نماز عصر کے تھوڑی بھی دیر نہ گذری تھی کہ رومی پشت پھیر کر روبفرار ہوے اور اہل اسلام اُن کا تعاقب کیے ہوے اُن کو قتل و اسیر کرتے جاتے تھے یہان تک کہ دجا ریک ہوا اور رات ہوگئی اور وہ لوگ بھاگتے بھاگتے کچھ تو اُس قریہ مین پہونچے جو دیر مشہور تھا اور کچھ لوگ لاہون مین اور کچھ اہناس و میدوم مین داخل ہوے اور لشکر اسلام تمام رات صبح تک اُن کا پیچھا کیے چلے گئے آخر اُن کی جماعت متفرق اور جمعیت پریشان ہوگئی اور اُنمین سے انبوہ کثیر قریب پانچہزار کے اسیر ہوے اور قتل اسقدر ہوے جن کا شمار نہ تھا **راقم** بن آزاد الہندی نے بیان کیا کہ جب ہم لوگ تعاقب منہزمین سے طرف مقام معرکہ کے پھرے تو وہ ہم نے ساری زمین کشتگان روم و زنگ و بجاۃ وغیرہ سے پر دیکھی اور اکثر قتیلان مسلمین اُنمین مختلط تھے خصوص جنکے تن پر سر نہ تھے تو وہ پہچانے نہ جاتے تھے مگر اسقدر اُن کی شناخت تھی کہ رومیون وغیرہ کے ہاتھ مین صلیب تھی اور مسلمان اِس سے خالی تھے چنانچہ ہم نے اُنکی تمیز اسطرح کی تھی بعد ازان ہم نے چوبہاے نخل اور درختون کی شاخین جمع کین اور اسی مقام معرکہ مین ایک لکڑی ہر ایک نعش پر رکھدی بعد ازان اُن سب لکڑیونکو جمع کرکے شمار جو کیا تو کشتگان کفار نو ہزار تھے اور جو پہاڑون مین اور راستون مین مارے گئے اُن کا اُسمین شمار نہین یعنے وہ نوے ہزار سے علاوہ تھے اور قتیلان مسلمین کا جو شمار ہوا تو وہ پانسو تین مرد تھے بعد ازان مسلمانون نے اموال غنائم فراہم کیا اور تقسیم کیا گیا اور عمرو بن عاص نے اُسمین سے خمس نکالا اور ایک نامہ مشتمل بر فتح و ظفر تحریر کیا اور اسمین فہرست خمس کی مندرج کی اور امیر ہاشم بن مرقال کو بلوا کر نامہ و مال خمس اُنکے سپرد کیا اور تیس سوا خیار لشکر سے اُن کے ہمراہ کردیے اور اُن کو حکم روانگی مدینہ کا دیا اور بعد اِس جنگ کے مسلمانون نے پانچ روز اُسی صحراے رزمگاہ مین مقام کیا یہان تک کہ وہان استراحت کی اور جو لوگ پیچھے مفرورون کے گئے تھے وہ بھی اسی عرصہ مین واپس آئے بعد ازان وہ سارے اہل اسلام پاس عمرو بن عاص کے مجتمع ہوے اور درخواست کوچ اور استدعا آگے جانے کی کرنے لگے تب عمرو نے اُن کو اجازت دی اور وداع کیا اور اُنکے لیے دعاے خیر کی اور کہا تم لوگونکا فراق مجھپر بہت شاق ہے اگر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے میرے تئین حکم کوچ کرانے کا نہ کیا ہوتا تو ہرگز مین تم سے مفارقت نہ کرتا غرضکہ عمرو بن عاص کے ساتھ تین ہزار ایکسو بیس آدمی نے مراجعت کی اور وہ سب جو اس معرکہ مین کام آئے آٹھ سو اسی مرد تھے جنکے لیے حق تعالی نے شہادت نصیب کی تھی اور بعضون نے کہا کہ وہ لوگ ایکہزار تھے اور بعض کہتے ہین کہ نو سو چالیس تھے بنا بر اختلاف رواۃ کے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مین نے اِس کتاب مین وہی روایتین لکھی ہین جو موافق قاعدۂ صدق کے ہین اور اُسمین استعانت حق تعالی سے کی ہے پھر کہتا ہے کہ اہل اسلام جو کے مالک اُن [illegible] کے ہوے اور ذلت و خواری واسطے اہل شرک و فساد کے ہوئی تو محض منت و برکت صحابہ سے رضی اللہ عنہم اجمعین کی

وہ مردان دلاور و بزرگان اخیار جملہ مہاجرین و انصار اصحاب محمد مختار تھے اور وہ ایسے بہادر جان نثار تھے جنھوں نے بزور تلوار کیسے کیسے امصار و یار فتح کیے اور کفار کو ذلیل و خوار کیا اور اپنے آمرزگار کو رضامند کیا اور اپنی جان کو راہ کردگار مین نثار کیا اور مستوجب جنات ذات انہار کے ہوے اور **راوی** نے کہا جب متنفرین روم اپنی اپنی طرف کو پھر گئے اور ملوک و بطریقون کے پاس پہونچکر اپنی خرابی احوال سے خبر دی تو اُن کے دلون مین عجب یاس اور از خود رفتہ و خاطر گم گشتہ ہوے اور کچھ نہ جانا کہ کیا تدبیر کرین اور کچھ نہ سوجھی کہ اب کیا فکر کرین آخر بطریق اہناس پراد روالی بھنسا پر اُنکو یہ رائے سواب ہوا اور جو کچھ اُن کے بطریقون پر گذرا بہت شاق ہوا تب وہ اپنے قلعہ و حصار پر متوجہ ہوے اور آلات حرب جمع کرنیلگے اور رسد غلہ وغیرہ ما یحتاج فراہم کرتے تھے اور اُن کو یقین ہوگیا کہ لابد اس ملک کو عرب لیوینگے اور یہی بات اُنکے دلونمین گر گئی اور اسیطرح بطریقان ملک صعید اور وہان کے ملوک کو بھی باور ہوگیا اور جو تباہی کہ اُنپر آئی اُس سے اُنکے دل بہت تنگ ہوے **راوی** نے کہا پھر جب عریضہ عمرو بن عاص کا خدمت مین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو وہ نہایت شاد و خرسند ہوے اور خط کو روبرو علی بن ابی طالب و عثمان بن عفان و عبد الرحمان بن عوف و عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم کے پڑھا اور سُنایا تو وہ سب بھی بہت مسرور و خرم ہوے بعد ازان مال غنیمت اہل مدینہ پر تقسیم ہوا اور برابر برابر ایکے اُنمین سے خود بھی حصہ لیا اور جواب خط لکھکر ہاشم کو حوالہ کیا اور زبانی بھی یہ پیام دیا کہ عمرو سے کہدینا تا وہ صحابہ کو فتح صعید پر آمادہ و برانگیختہ کرین اور **راوی** نے کہا و اما عمرو بن عاص نے قبل از روانگی جانب مصر کے تمام مال غنیمت کو درمیان صحابہ کے تقسیم کیا اور صاحبان نشان اور اہل سابقہ کو بہ نسبت اور ونکے زیادہ دیا اور **راوی** نے کہا جب عمرو بن عاص نے خالد وغیرہ امراے لشکر سے مفارقت کی اور کوچ کر گئے تو لوگون نے باہم مشورہ کیا کہ اب کسطرف قصد کرنا چاہیے تب اُن سب کی راے اس بات پر متفق ہوئی کہ ہزار سوار بر سبیل طلیعہ یعنے براے دیدبانی کے روانہ ہون اور اخبار و آثار دشمنون سے مطلع ہون اور اُن سوار ون پر قیس بن الحارث کو افسر مقرر کیا اور اُنکے ہمراہ ایک گروہ امراے کا مامور ہوا کہ از انجملہ رفاعۃ بن زہیر المحاربی و قعقاع بن عمرو التمیمی و عقبہ بن عامر الجہنی و ذو الکلاع الحمیری تھے اور تجویز یہ ہوئی کہ یہ لوگ درمیان شہرون کے جادین اور باقی لشکر اُن سے قریب قریب رہے پھر جو لوگ اہل بلادین سے اطاعت قبول کرین اور امان مانگین تو اُن کو امان دیوین اور اُن سے مصالحہ کرین یا وجزیہ مقرر کرین اور جو لوگ انکار کرین اُن سے مقاتلہ کرین اور جو اسلام لاوین اُن کو چھوڑ دین غرضکہ خالد مع بقیہ لشکر بارادۂ اہناس کے روانہ ہوے کہ دیار مدائن مین وہ بہت بڑا شہر و قلعہ تھا اور وہ استحکام مین جمیع سامان خیل و آلات وغیرہ سے مشہور و نامزد تھا چنانچہ بطریق والی اہناس آمد صحابہ سے مطلع ہوا تو اُسنے بطریقون رئیسون کو جمع کرنا شروع کیا و حال آنکہ باعث ہزیمت اُن کے لشکرون کی جمعیت اُن کی پریشان ہو چکی تھی اور فوجین اُن کی ٹوٹ گئی تھین اور اُن کی آگ بڑے بول کی ٹھنڈی ہوگئی تھی آخر اُسنے لوگون سے مشورہ کیا اور کہا اپنے سازو

سلاح

سلہ بطریق حسین بن رومان والی ۱۲ صاحبان نشان ۵۲ صاحبان نشان وہ صحابہ ہین کو نشان دیا گیا تھا اور اہل سابقہ وہ صحابہ ہین جنھونے کالسلام لانے مین سبقت کی تھی جن کی مدح مین سبحانہ تعالے نے فرمایا ہے والسابقون السابقون اولئک المقربون ۱۲

سلاح سنبھالو اور اپنے ننگ و ناموس اور مال و ملک کے لیے لڑو اور نہین تو عرب کی بندی مین جاؤ اور اُن کے عبید و غلام ہو جاؤ کہ وہ جیسا چاہین تمھارے ساتھ کرین اور اگر تم چاہتے ہو تو ہم اُن سے صلح رکھین یہانتک کہ ہم معلوم کرین کہ بطریقون سے کچھ نہین ہو سکتا ہی یہ سُنکے اُن لوگون نے جواب دیا اور کہنے لگے ہم اپنے بلاد کو ہاتھ سے نہ دینگے اور جب تک ہم بالکل مغلوب و عاجز نہ ہو جاوینگے اُن کے حوالے نہ کرینگے اور ہم سب سامان اپنا اور مال و اسباب اپنا اس شہر مین جو قلعہ محکم ہی جمع کرکے بیرون حصار اُن سے مقاتلہ کرین گے پھر سب ہم دیکھین گے کہ وہ لوگ ہم پر غالب ہوتے ہین تو بالاے حصار چڑھ جاوینگے غرضکہ راے اُن سب کی اسی بات پر متفق ہوئی پھر جنھون نے اُنمین سے اِس امر کو منظور کیا وہ اپنی جان و مال سے آمادہ و حاضر ہو گئے اور جنھون نے اس بات کو قبول نہ کیا وہ بجاے خود مقیم رہے اور اسیطرح بطریقان بھنسانے بھی کیا کہ بعضے اُن مین اپنی جان و اولاد اور اپنے مال سے وہان حاضر ہوے اور بعضے اُن مین سے اپنی جا پر قائم رہے اور مدائن والونمین سے بھی وہ تھے جو واسطہ اقامۂ جنگ کے حاضر حصار ہوے **راوی** کہتا ہی پھر جب خالد اپنا لشکر لیکر چلے اور آگے آگے اُن سے کچھ فاصلہ پر طلایہ اور امراء کا غول جاتا تھا اور یہ لوگ قریات و بلاد اور کنارہ ہاے دریا پر تاخت و تاراج کرتے جاتے تھے پھر جو لوگ اپنے اماکن سے بطلب صلح نکلتے تھے اور پیام صلح کرتے تھے تو اہل اسلام اُن سے صلح پذیرا کرتے تھے اور علوفہ و ضیافت سے اُن کی استمالت کرتے تھے اور جو لوگ ایسا نہین کرتے تھے اُن کو اسلام کی طرف دعوت و طلب کرتے تھے اگر وہ اِس سے انکار کرتے تھے تو اُن سے جزیہ لیتے تھے اور اگر وہ جزیہ دینے سے سرتابی کرتے تھے تو اُن کو غارت و تاراج کرتے تھے یہان تک کہ متصل اہناس کے پہونچے اور والی اہناس کو یہ خبر پہونچی تو اُس کو باور ہوا کہ لابدان سے مقاتلہ و مقابلہ ہوگا اور منتظر ہوا کہ دیکھیے اُن لوگون کی جانب سے کیا امر ظہور مین آتا ہی چنانچہ وہ بیرون شہر برآمد ہوا اور شہر پناہ سے قریب قریب ٹھہرا اور وہان سے دور نہ گیا اور اُسکے جو چار پھاٹک تھے تو تین دروازے بند کرا دیے اور ایک باب شرقی جدھر وہ آپ تھا کھلا رکھا اور اُدھر سے خیام و سرا پردے اور اکثر ساز و سامان باہر نکلوایا اور مشورہ کیا کہ اگر قبل از قتال و جدوجنگ شہر کے اندر جا دین تو عرب کو ہماری جانب طمع ہوگی یعنے ہم کو خائف سمجھکر اُن کو حوصلہ داخلہ شہر کا ہوگا بعد ازان اُسنے یہ تدبیر کی کہ بطریقون کو متفرق کر دیا اور لشکر کو پھیلا دیا تاکہ کثرت اُن کی زیادہ نظر آوے اور تعداد اُسکے فوج کی پچاس ہزار تھی بعد ازان وہ اپنے لشکریون سے کہنے لگا کہ خبردار ثابت قدم رہو اور اپنے ناموس کے لیے قتال کرو اور لشکر خوار و بداطوار نہ ہو جاؤ کہ گرفتار ہو جاؤ چنانچہ ان لوگون نے قبول کیا اور اپنے ساز و سلاح سے چست ہو کر مستعد بقتال ہوے اور انتظار آمد صحابہ کرنے لگے اور **واقدی** رح نے کہا و اما خالد جسوقت اہناس سے قریب ہوے تو زبیر بن العوام کو طلب کیا اور اُنکے ہمراہ ہزار سوار مقرر کر دیے کہ اُنمین اکثر امرا تھے اور اُن کو حکم کیا کہ آگے بڑھو بعد ازان فضل بن عباس کو بلایا اور ہزار سوار اُنکے بھی ساتھ مامور کیے تو وہ پیچھے زبیر کے

روانہ ہوے بعد ازان میسرۃ بن المسروق بلائے گئے اُنکے ہمراہ بھی ہزار سوار دیے اور عقب فضل کے چلے وبعد ازان زیاد بن ابی سفیان طلب ہوے اور اُن کیساتھ بھی ہزار سوار کے اور میسرہ کے پیچھے ہوے وبعد ازان مالک اشتر کو یاد کیا اُن کو بھی ہزار سوار دیکر بعد زیاد رخصت کیا اور سب کے عقب پر خود خالد مع بقیہ لشکر پشت پناہ ہوے اور عون بن سعید نے بواسطہ ہاشم بن نافع کے رافع بن مالک العلوی سے روایت کی وہ کہتے تھے مین گروہ زبیر بن عوام مین تھا پھر جب ہم درمیان بلاد پہونچے اور ہر ایک شہر کے باشندون سے تعرض کرتے تھے اور سواد و نواح پر دوڑ مارتے تھے تو وہان ایک عرصہ دشت مین ایک گلہ بھیڑون کا دیکھا اُسکے ساتھ چوپان تھے جب اُن چرواہون نے ہم کو دیکھا تو بھیڑون کو چھوڑ بھاگے تب ہم اُن بھیڑون کو ہانک لے چلے جب وہان سے تھوڑی دور چلے تھے کہ کچھ عورتین اور کچھ لڑکے اور ایک غول نصارے کا اہل قبط وغیرہ سے ایک ٹیکرے پر نظر آئے جب اُنھون نے ہمین دیکھا تو بھاگ گئے اُن کے ساتھ ایک طرف کو بیس سوار بھی تھے اور وہ عرب متنصرہ[۵۱] تھے قبیلۂ جذام سے اور اُنکے ساتھ ایک بطریق پادری بھی خلعت فاخرہ پہنے ہوے تھا آخر اُن کی بھی نگاہ ہمپر پڑی تو وہ بھی بھاگ گئے تب ہم نے انپر دوڑ ماری اور تھوڑے عرصہ مین ہم نے اُن کو پکڑ لیا اور قید کر لائے اور اُنسے ہم نے پوچھا کہ تم کون اور کہان کے اور کس قبیلے سے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ قریات مختلف کے ہین اور معلوم ہوا کہ وہ لوگ ارادہ اہناس جانے کا رکھتے تھے تب ہم نے اُنکے تئین اسلام پیش کیا اُنھون نے انکار کیا ہم نے ارادہ اُنکے قتل کا کیا مگر زبیر نے ہم کو قتل سے منع کیا اور کہا کہ یہ قیدی پاس خالد کے حاضر کیے جاوین وہ جو چاہین کرین غرضکہ ہم لوگ جاتے جاتے متصل اہناس کے پہونچے اور ہم نے وہان خیمہ برپا اور سراپردے دیکھے یعنے قناتین کھنچی تھین اُسوقت زبیر نے باواز بلند تکبیر و تہلیل کی اور مسلمانون نے بھی صدائین تکبیر کی اس زور شور سے بلند کین کہ زمین دہل گئی اور وہی اپنے خیمون سے باہر نکلکر ہم کو دیکھنے لگے اور وہ دشمن خدا مارنوس بن میخائیل والی اہناس بھی دیکھتا تھا اور اُسکے ساتھ ایک غول تھا کہ وہ سب حجاب و نواب یعنی اہل خدمات و اہل مہمات و ارباب دولت و سران مملکت تھے اور یہ سب اسکے گرد بگرد داہنے بائین سے حلقہ باندھے تھے پھر جب ہم لوگ اُنکے سامنے بڑھے تو وہ آپس مین شور و غوغا کرنے لگے اور اپنی زبانین بول چال کرتے تھے و بالاعلان کلمات کفر سے استعانت بغیر خدا کرتے تھے اور اپنی نگاہون مین ہماری جماعت کو حقیر سمجھتے تھے چنانچہ جب زبیر[۵۲] اُنکے قریب گئے تو[۵۳] فَنَهَزَ رَايَتَهُ یعنے اپنے علم کو تکان دیکر یہ اشعار پڑھنے لگے **اشعار**

يَا اَهْلَ هٰنَاسِ الطُّغَاةِ الْكَوَافِرِ	وَيَا عَصَبَةَ الشَّيْطَانِ مِنْ كُلِّ غَادِرِ	اَمَا لَكُمْ لَيْثُ الْحُرُوبِ سَادَاتُ قَوْمِهَا
عَلَى كُلِّ مَشْكُولٍ مِنَ الْخَلْقِ ضَامِرِ	فَاِنْ لَمْ تُجِيبُوا سَوْفَ تَلْقَوْنَ ذِلَّةً	وَتُقْتَلُ مِنْكُمْ كُلَّ فَاجِرٍ

یعنے اے اہل اہناس اے سرکشو کافرو اور اے گروہ شیطان سب کے سب دغا باز آپہونچے ہین تمھارے پاس شیلان جنگ جو اپنی قوم مین سردار ہین اور وہ سب اسپان مشکول[۵۴] پر ناقو نپر سوار ہین اگر تم قبول اطاعت نہ کروگے تو

[۵۱] متنصرہ وہ عرب جنھون نے نصرانیت اختیار کر لی تھی مترجم

[۵۲] زبیر کا یہ فعل بھی اسی قسم کا ہے جیسا کہ ہم پہلے حاشیہ پر لکھ آئے ہین مترجم

[۵۳] فنہز رایتہ کے معنی ہین اپنے علم کو تکان دیکر یہ اشعار پڑھنے لگے مترجم

[۵۴] مشکول وہ گھوڑا جسکے ایک پاؤن سفید اور تین پاؤن سیاہ ہون مترجم

ذلت وخواری مین پڑوگے اور تم مین کا ہر ایک سگ نابکار مارا جائے گا وبعد ازان **راوی** رافع بن مالک نے کہا کہ پھر ہم اور بھی قریب اس قوم کے نازل ہوے تو فضل بن عباس آگے بڑھے اور پیرامون اُنکے سرداران بزرگوار تھے پھر جب اُنھون نے تکبیر کی تو اُنکے ہمراہیون نے بھی صدائے تکبیر بلند کی اور فضل نے اپنا نشان ہلا کر یہ اشعار رجز پڑھنا شروع کیا اشعار

یَا اَھْلَ اَھْنَاسِ الْکِلَابِ الطَّوَاغِیَا	اَتَتْکُمْ لُیُوْثُ الْحَرْبِ فَاصْغَوْا مَقَالِیَا
وَاِلَّا تَرَوْا اَمْرًا عَظِیْمًا مَھَانِیًا	وَقَرِّرُوْا بِاَنَّ اللّٰہَ لَا رَبَّ غَیْرُہٗ
وَقَرِّرُوْا بِاَنَّ اَحْمَدَا	وَاَنَّہٗ اَرْسَلَ نَبِیًّا کَرِیْمًا لِلْخَلَائِقِ ھَادِیًا

یعنے اے اہل اہناس سگان سرکش تمھارے پاس شیران جنگ آپہونچے ہین تم قول مقال اُنکے بگوش دل سنو اور اقرار اس بات کا کرو کہ ہر آئینہ اللہ وہ ہی جسکے سوائے کوئی پروردگار دوسرا نہین ہی اور اگر اقرار اس امر کا نہ کروگے تو آفت عظیم عنقریب دیکھوگے اور اقرار اس امر کا کرو کہ حق تعالی نے احمد کو نبی صاحب کرم بھیجا ہی اور اُنکو خلایق کا ہادی کیا ہی یعنے یہ اقرار کرو کہ محمد رسول ونبی خدا کے ہین اور رہنما ہر دوسرا کے ہین اور **راوی** نے کہا بعد ازان فضل اپنے اصحاب کے نزدیک آکر ٹھہرے اور کچھ دیر نہ گذری تھی کہ امیر میسرہ بن مسروق العبسی آگے بڑھے اور اُنھون نے اور اُنکے ساتھ والے مسلمانون نے اعلان تکبیر کا کیا اور باتفاق اُنکے دیگر مسلمانون نے بھی جواب تکبیر دیا یعنے وہ سب بھی تکبیر گویان ہوے پھر میسرہ اپنے نشان چمکاتے ہوے یہ اشعار رجز پڑھنے لگے - اشعار

اَتَیْنَا لِاَھْنَاسٍ مِنَ کُلِّ غَضْنَفَرٍ	عَلٰی کُلِّ صَھَّالٍ مِنَ الْخَیْلِ اَجْرَدِ
وَاِلَّا اَبَدْنَاھُمْ بِکُلِّ مُھَنَّدٍ	وَنُحْرِبُ اَھْنَاسًا وَنَقْتُلُ اَھْلَھَا
اِذَا خَالَفُوْا دِیْنَ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ	فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْنَا شَکَرْنَا فِعَالَھُمْ

یعنے ہم اہناس کے لیے آئے ہین سب شیر نر کہ وہ اوپر صہیل شور کرنے والے کے یعنے ہنہناتے گھوڑون اجرد پر سوار (مترجم کہتا ہی اجرد وہ گھوڑا ہی جسکے چھوٹے چھوٹے بال اور رویں گھنے ہون تو وہ مطبوع وپسند عرب ہوتا ہی) پس اگر وہ اہل اہناس ہماری اطاعت کرینگے تو ہم اُنکے کردار سے مشکور ہونگے اور اُنکی قدردانی وشکرگزاری کرینگے ورنہ اگر وہ اطاعت سے انحراف کرینگے تو ہم اُن کو ہلاک کرینگے شمشیر ہندی سے (مترجم کہتا ہی مہندہ بمعنی سیف ہمندی کہ ہندی آہن وولائتی ساخت ہو یعنی جس کا لوہا ہندی اور ساخت اُسکی ولائتی ہو) اور ہم خراب وویران کرینگے اہناس کو اور قتل کرینگے اُسکے باشندون کو جب کہ وہ مخالفت کرینگے دین نبی کی جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین **راوی** نے کہا پھر میسرہ بھی بعد رجز خوانی کے متصل فضل سے جا کر قیام پذیر ہوے اور بعد اُن کے قریب بغروب آفتاب کے زیاد بن ابی سفیان بھی مع اپنے اصحاب کے آگے بڑھے اور اُنھون نے اور اُن سب مسلمانون نے غل مچا کر تکبیر کہی اور زیاد نشان جنبان ان اشعار سے رجز خوان ہوے

وَیَا عُصْبَۃَ الْمُخْتَارِ نَسْلَ الْاَکَارِمِ	دُوْنَکُمْ ضَرْبَ السِّھَامِ بِشِدَّۃٍ
لِنَنْصُرَ دِیْنًا لِلنَّبِیِّ مُحَمَّدٍ	نَبِیِّ الْھُدٰی الْمَبْعُوْثِ مِنْ اٰلِ ھَاشِمٍ
ھُلُمُّوْا اِلٰی اَھْنَاسِ یَا اٰلَ ھَاشِمٍ	قَطِّعُوْا رُءُوْسًا ثُمَّ فُلُّوْا جَمَاجِمٍ

یعنے اے اولاد ہاشم طرف اہناس کے

عزم کرو اور اے قرابتداران احمد مختار نسل بزرگواران نبرگ نسل لو ضرب سہام یعنی مارنا تیر کا شروع کرو یکبارگی حملہ کرکے واسطے کاٹنے سرون اور پراگندہ کرنے جمعیتون کے اور البتہ ہم نصرت کرینگے دین نبیؐ کی وہ نبی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین وہ محمدؐ جو نبی ہین ایسے نبی جو ہادی اور رہنما ہین اور وہ مبعوث و فرستادۂ خدا ہین اور آل ہاشم سے ہین اور **راوی** نے کہا کہ بعد رجز خوانی زیاد کے جب کہ شام ہوگئی تو مسلمانون نے بجاے خود شب باشی کی اور رات کو تلاوت قرآن کرتے رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھا کیے اور رات بھر فجر تک اپنے لشکر کی حراست بھی کی جب صبح ہوئی تو مقداد نے باصحاب خود پیشقدمی کی اور وہ مع اپنے اصحاب کے سرگرم نعرۂ تکبیر ہوے پھر وہ آگے بڑھے علم لہراتے ہوے اور ان ابیات فخریہ کو زبان زد کیا۔ **اشعار**

اَنَا الْفَارِسُ الْمَشْکُوْرُ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ	وَنَاصِرُ دِیْنًا لِلنَّبِیِّ مُحَمَّدٍ
فَاَوْزُرُ مِنْ اَضْحٰی نَزِیْلُ الْمُؤَیَّدِ	وَنَقْتُلُ عُبَّادَ الصَّلِیْبِ جَمِیْعَهُمْ
لَعَلَّ نَنَالُ الْفَوْزَ عِنْدَ اِلٰهِنَا	بِاَسْمَرَ خَطِّیٍّ وَعَضْبٍ مُهَنَّدٍ

یعنے مین شہسوار ہون کہ ممدوح ہون ہر مقام مین اور ناصر ہون دین نبی کا کہ وہ محمد ہین سو کیا عجب ہو کہ ہم اپنے پروردگار کے نزدیک فیروزی و رستگاری کو پہونچین پس مین فیروزمندی کو پہونچون بہت جلد اور صبح صبح نازل ہونیوالا اور مدد پانے والا ہم قتل کرین سب صلیب پرستون کو سیف خطی اور شمشیر ہندی سے اور **راوی** نے کہا کہ پھر مقداد بھی بعد انشاد اشعار کے بمحاذی و برابر فضیل کے جاکر قیام گزین ہوے اور درمیان ان امراے متقدم الذکر کے مکالمہ ہونے لگا پھر جب دشمنون نے ہم کو دیکھا (کہ ہم چندین ہزار بہ نسبت اُنکے شمار کے کمتر تھے) تو اُن کو گمان ہوا کہ ہمارے پیچھے اور کچھ لوگ نہین ہین چنانچہ اُس روز تو ہم خاموش بیٹھے رہے نہ ہم نے کچھ کلام کیا نہ وہ کچھ بولے جب دوسرا روز ہوا تو نزدیک بطلوع آفتاب ناگاہ ایک گرد اٹھی اور گھوڑون کی دوڑ سے غبار نمودار ہوا پھر دیکھا کہ اُن گھوڑون پر سوار ان حجازی اسوار تھے اور قریب آکر اُنھون نے بسداے تکبیر نعرہ کیا تو باتفاق اِن کے سب مسلمانون نے بھی پکار کر تکبیر کہی پھر رایات اسلامیہ و اعلام محمدیہ بلند ہوے اور ان صحابہ نے جو ہمراہ زبیر وغیرہ کے بطور طلیعہ آئے تھے صداہاے تکبیر مین اور زبیر و فرس وغیرہ اِن کی ملاقات کو نکلے تو دیکھا کہ اوائل لشکر مین تو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ہین اور اُن کے پہلو بہ پہلو غانم بن عیاض الاشعری اور ابو ذر غفاری و ابو ہریرۃ الدوسی کہ اُن کا نام عبد الرحمان تھا دیگر امراے مہاجرین و انصار یہ سب ساتھ تھے پھر جس وقت روم نے یہ حال نزدیک سے دیکھا تو رعب اُن کے دلو پر غالب ہوا پھر لشکر اصحاب متصل ہناس کے جا اترا اور ہر گروہ اپنے اپنے مرکز و لنگر مین فروکش ہوے اور اُس روز مقام کیا جب دوسرا دن ہوا تو سب امرا و صاحبان نشان پاس خالد رضی اللہ عنہ کے جمع ہوکر مشورے کرنے لگے کہ والی ہناس کے پاس کسی کو بھیجنا چاہیے اور کون جاوے گا یہ سنکر

(قبیلہ ۱۲ نام)

مقداد نے کہا مین جانے کو موجود ہون خالد نے کہا تمھین لایق اِس امر کے ہو بسم اللہ جاؤ اور جس کو چاہو اپنے ساتھ لو تب مقداد نے ضرار بن الازور اور میسرۃ بن مسروق العبسی کو اپنے ہمراہ لیا اور بروقت اُنکی روانگی کے خالد نے اُن سے فہمایش کی کہ تم جاکر پہلے اُس کو دعوت اسلام کرو جب نہ مانے تو اُس سے طلب جزیہ کرو اگر اِس سے بھی انکار کرے تو پیام قتال دو اور چاہیے کہ اپنی جانون کو حراست اور حفاظت مین رکھو یعنے اُسکے شر سے ہوشیار رہو **راوی** کہتا ہی کہ پھر یہ لوگ روانہ ہوے اور اُنکے لشکر کے قریب پہونچے اُسوقت سوار اُن کی میخین گاڑ رہے تھے اور طنابین خیمون کی کھینچتے تھے اور قناتین لگاتے تھے تب مقداد وغیرہ کو اُنکے حجاب دنگہبانون نے دیکھکر پکارا کہ تم لوگ کون ہو کدھر آتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم ایلچی ہین یہ سنکے حجاب نے اپنے بطریقون کو خبر دی اُسنے حکم احضار کا دیا جب یہ لوگ روبرو اسکے حاضر ہوے تو اُسکے ملازمون نے ڈانٹ کر کہا کہ دیکھو یہ ملک مالک مُلک ہی یعنے آداب شاہی کا لحاظ رکھو مگر اُن لوگون نے اس بات کی کچھ پروا نہ کی اپنے گھوڑون سے نہ اُترے مگر عین دروازہ سراپردۂ شاہی پر اور دروازے پر ٹھہرے رہے یہان تک کہ اُن کے تئین حکم اندر داخل ہونے کا ہوا تب یہ لوگ اندر داخل ہوے مگر اپنے گھوڑون کی لگام اپنے ہاتھون مین تھامے رہے ہر چند غلمانون نے چاہا لگامین گھوڑون کی پکڑ لیوین پر اُنھون نے نہ مانا اور اُن کے ہاتھون مین باگین نہ دین آخر بطریق نے خدام کو اشارہ کیا کہ چھوڑ دو ان کو یون ہی آنے دو پھر جسوقت یہ لوگ داخل ہوے تو وہ بطریق اپنے تخت زرین پر جو مرصع بہ زر و جواہر تھا بیٹھا تھا اور اُسکے گرداگرد تمام رئیس ونواب و ارباب دولت وارکان سلطنت بھی بیٹھے تھے اور اُن سب کے ہاتھون مین تلوارین اور گرز و تبر تھے پھر جب ملک نے ایلچیون کو دیکھا تو اس کا رنگ متغیر ہو گیا اور دہشت مین آگیا اور اُن کو اذن بیٹھنے کا دیا ان لوگون نے کہا ہم ایسے فرشون پر نہین بیٹھتے ہین کہ یہ ہمپر حرام ہی آخر اُسنے حکم کیا تو وہ فرش اُٹھاکر فرش سوتی بچھایا گیا تب اُن اُسنے اشارہ کیا کہ اب بیٹھ جاؤ اُن لوگون نے کہا ہم نہ بیٹھینگے جب تک کہ تو اپنے تخت سے نیچے اتر آوے چنانچہ اس بات پر مردم روم غوغا کرنے لگے تب ملک نے اُن کو اشارے سے منع کیا کہ وہ خاموش ہوے پھر لوگون نے چاہا کہ اِن ایلچیون کے ہاتھ سے تلوارین وغیرہ چھین لیوین مگر بادشاہ نے اُن کو اس ارادے سے بھی منع کیا آخر وہ لوگ ہرگونہ تعرض و مزاحمت سے باز رہے تب بادشاہ نے اُن سے قصد مکالمہ کیا اُنھون نے انکار کیا کہ جب تک تو اپنے تخت سے نیچے نہ آوے گا ہم کچھ کلام نہ کرینگے بالآخر وہ تخت سے اُتر آیا اور عربی زبان مین کلام کرنے لگا اور اُن کے احوال سے سوال کیا کہ تم لوگ یہان کس ارادے سے آئے ہو اُن لوگون نے جواب دیا کہ ہم تم کو نہ چھوڑینگے اور اِس دیار سے نہ جاوینگے جب تک کہ تو اور تیری قوم اسلام لاوے خواہ جزیہ دیوے یا قتال کرے یہ سنکے ملک نے انکار کیا اور کہا فردا روز وعدۂ قتال ہی تب یہ لوگ اُسکے پاس سے باہر نکلے اور

جواب لے کر خالدؓ کے پاس آئے اور اس امر سے خبر دی اسوقت سائر امرا نے تیاری جنگ کی کردی جب صبح ہوئی تو خالد نے نماز صبح اصحاب کو پڑھائی اور بعزم رزم آگے بڑھے اور ندا دی اَلتَّقْفِیْرَ اَلتَّقْفِیْرَ یَا خَیْلَ اللّٰہِ اُرْکَبُوْا وَالْجَنَّۃَ اُطْلُبُوْا یعنے نکلو اور چلو اے لشکر خدا سوار ہو اور جنت کے طلبگار رہو یہ سُنکے اہل اسلام اپنے گھوڑوں پر سوار ہوے اور نشان کھولے اور پرے میمنہ[1] و میسرہ کے ترتیب دیے اور قلب حبیش اور جناحین کی صف آرائی کی اور خالد وسط لشکر مین تھے اور مؤخر لشکر یعنے پشت لشکر پر میسرہ بن مسروق العبسی و مالک اشتر تھے اُن کے ساتھ پانسو سوار تھے مہاجرین و انصار سے **راوی** نے کہا بعد ازان تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ روم سامنے نکل پڑے اور اپنی صلیبون کو روبرو کیا اور **راوی** نے بواسطہ رافع بن مالک اور عباد بن ماذن کے محمد بن مسلمۃ الانصاری سے **روایت** کی اُنھون نے بیان کیا جب نشان اِس قوم کے آگے بڑھائے گئے تو ہم نے اُن نشانون کا شمار کیا کہ وہ پچاس صلیب تھے اور زیر ہر صلیب ہزار سوار تھے چنانچہ پہلے جس نے اِن مین سے آغاز حرب کیا وہ ایک بطریق تھا اُسکا لباس دیباے سُرخ تھا اُسکے سر پر خود اور اسپر دستار پیچ زرتار جواہر نگار بندھا تھا پھر جس وقت اُسنے مبارز طلبی کی تو لشکر اسلام سے ایک سوار جرار قبیلۂ خثعم سے جس کا نام زید بن ہلال تھا اُس سے لڑنے کو نکلا سو اس بطریق نے زید کو قتل کیا اور دوسرا مبارز طلب کیا تب اُسکے مقابلہ کو عبداللہ بن عمر بن الخطاب برآمد ہوے اور کچھ دیر نہ ہوئی کہ اُسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ اُسکے بائین شانے سے باہر نکل آئی اور وہ گر کر اپنے خون مین تڑپنے لگا اور اُسی دم واصل جہنم ہوا تب عبداللہ نے دوسرا مبارز طلب کیا پھر ایک رومی سوار نکلا تو اُس کو بھی قتل کیا پھر ایک اور نکلا تو اس کو بھی مار لیا پھر عبداللہ اُنکے میمنہ لشکر پر جا پڑے تو صفون کو اُلٹ دیا اور بڑے بڑے دلیرون کو تہ تیغ کیا پھر اپنے قلب لشکر مین پھر آئے پھر بعد اُنکے شرحبیل بن حسنہ نکلے اُنھون نے بھی مثل عبداللہ کے قتل و قتال کی پھر ان کے بعد فضل بن عباس نے حملہ کیا اور بعد اُن کے عباس بن مرداس نے اور بعد اُنکے ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور جملہ مسلمانون نے حملہ کیا آخر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو اپنے تئین اپنی جمعیت اور ساز و سامان سے چست کرکے زرہین پہنکر اور تلوارین پکڑکر نرغہ کردیا اور ہنگامۂ قتال علی الاتصال سرگرم رہا یہان تک کہ آفتاب وسط آسمان پر آیا اُس وقت خالد بن الولید نے حملہ کیا اور لشکر دشمن مین گھس گئے تو میمنہ کو میسرہ اور میسرہ کو میمنہ پر اُلٹ دیا اور مقاتلہ شدید کیا یہان تک کہ رات ہوگئی اور درمیان فریقین کے حائل ہوئی تب اہل اسلام شب باش ہوکر حراست و نگہبانی کرتے رہے اور اپنے قتیلون کا تفحص جو کیا تو اُن مین سے چھل دو مرد شہید ہوے تھے انمین شہیدان مین ربیعہ بن عامر المازنی و زید بن ربیعۃ المحاربی و غانم بن نوفل المحاربی و صفوان بن مرۃ الیربوعی و دیگر مردم

[1] میمنہ و میسرہ وہ حصہ فوج کا ہے جو سپہ سالار کے دہنے اور بائین ہاتھ کھڑا ہوتا ہے اور جناحین بھی یہی ہیں کہ قلب کے دونون بازو ہیں جو سپہ سالار کے دہنے اور بائین ہاتھ رہتے ہین ۱۲

مختلط تھے اور لشکر عدو سے ایک ہزار و زائد از سہ صد مارے گئے اور اُن دشمنان خدا نے رات کو اپنے اصحاب مین تخلیہ کیا تو جو کچھ انپر ہنگامۂ حرب مین سختی گذری تھی باخود ہا تذکرہ کرنے لگے اور صعوبت جنگ انپر دشوار ہوئی اور بطریقون کو عجز و انکسار ہوا و بالآخر آمادۂ ستیز ہوے پھر جس وقت صبح ہوئی اور سپیدۂ فجر نمودار ہوا تو مسلمانون نے نماز صبح پڑھی اور گھوڑون پر سوار ہو کر صف آرائی کی اور ادھر روم نے بھی صفین باندھین اور بطریقون نے اپنی تیاری کی اُن مین سے ایک بطریق عظیم حاکم طنسا کا میدان مین نکلا اور زرہ حربی پہنے تھا پھر اُسنے مبارز طلبی کی تب ادھر سے فضل بن عباس برآمد ہوے اور اُن دونون مین معارکہ و محاربہ ہونے لگا اور دونون کی وارین خالی گئین آخر کار فضل بن عباس کی ضربت نے سبقت کی کہ اُس بطریق کے سر پر تلوار ماری تو اُسکے کلے ڈاڑھ تک اُتر آئی وہ تیورا کر زمین پر گرا اپنے خون مین لوٹنے لگا اور اسی دم نے النار ہوا تب دوسرا بطریق نکلا اس کو بھی مار لیا اور اسی طرح علے الاتصال قتال کرتے رہے - یہانتک کہ انکے چار جرار کو قتل کیا پھر جملہ روم نے یکبارگی حملہ کر دیا اور ادھر مسلمانون نے یورش کی چنانچہ ضرار بن ازور اور مدعور بن غانم اشعری و فضل بن عباس و محمد بن عقبۃ بن ابی معیط و مسلم و جعفر و علی پسران عقیل و عبد اللہ بن جعفر و سلیمان بن خالد و عبد الرحمن بن ابی بکران سب نے حملۂ شدید کیا اور نیزہ بازی و سخت تیغزنی کی اور چالش مردم و کاوش اسپان سے گرد و غبار تا آسمان بلند ہوا یہان تک کہ دن کی رات ہوگئی اور تیرون کی بوچھار نیزون کی مار ہونے لگی جا ہاے پناہ منقطع ہوئین اور پرے پراگندہ ہو گئے اور سواے گھوڑون کی دوڑ اور تلوار نیزے کی وار فوارے خون و سیلان عرق کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اور حال خالد کا یہ تھا کہ وہ مانند شیر کے جولانی کرتے تھے اور گونج رہے تھے اُسوقت غانم بن عیاض نے آسمان کی طرف نظر کی اور دعا کرنے لگے یَا عَظِیْمَ الْعَظَمَاءِ اَنْزِلْ عَلَیْنَا نَصْرَکَ کَمَا اَنْزَلْتَہٗ عَلَیْنَا فِیْ مَوَاطِنَ کَثِیْرَۃٍ وَ انْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ یعنے اے عظیم العظما ہمپر فتح و نصرت نازل کر جس طرح تو نے اکثر معرکون مین ہماری امداد کی ہے اور ہم کو غالب و ظفرمند کر قوم کفار پر پس تھوڑی دیر نہ گذری کہ ہم نے دیکھا اُن کفار مین سے گشتہ پر گشتہ گرے جاتے ہین مگر ہم نہین جانتے تھے کہ یہ لوگ کیونکر مارے جاتے ہین پھر جب روم نے یہ حال دیکھا تو دروازہ شہر کی طرف بھاگے اور مسلمانون نے تعاقب کیا کہ قتل و اسیر و غارت کرتے ہوے پیچھا کیے جاتے تھے اور شہر پناہ کی فصیل پر سے لوگ مسلمانون کو پتھر مارتے تھے مگر یہ لوگ اسکی کچھ پروا نہ کرتے تھے اور باب شہر تک پہونچے اور وہ لعین والی ابہناس اندر شہر کے داخل ہو گیا اور اُسکے حین خالد و دیگر امراء عسکر اسلامی دہانتک بانک لائے تھے اور اس جگہ ایک جماعت روم بجمعیت پانچہزار سوار کے جو وہان

رہ گئی تھی اُسنے قریب پھاٹک شہر کے خوب تلوار چلی اور فصیل حصار سے پتھر چلے تا آنکہ مسلمانون نے اُن مین سے قریب تین ہزار کے قتل کیا اور باقی سب اندرون شہر داخل ہو گئے اور دروازہ مضبوط بند کرلیا اور فصیل شہر پناہ پر چڑھگئے اور تیر و پتھر مارنے لگے یہان تک کہ رات درمیان مین حائل ہوئی **راوی** نے کہا کہ آخر مسلمانون نے حصار اہناس پر تین مہینے قیام کیا اور محاصرہ رکھا اور ہر روز پیہم اُنکے درپے جنگ رہتے تھے اور حال یہ تھا کہ فصیلین بہت بلند تھین اور پھاٹک بہت محکم و استوار تھا اور اہل اسلام ہر روز اطراف شہر ستا پنرتاخت و تاراج کرتے تھے **راوی** نے کہا بالآخر نوبت یہ پہونچی کہ اہل اہناس سے مردم توانا ناتوان ہو گئے اور ناتوان مر گئے اور آمد و رفت اُسکے منقطع ہو گئی اور نفوس اُنکے بتنگ آ گئے اور صحابہ کو اُن مین بڑی آرزو تھی۔ پس خالد نے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے کہ فتح باب سے تھکا دیا ہے اتفاقاً ہمراہ صحابہ کے ایک مرزبان تھا کہ وہ مرزبانان کسریٰ سے تھا اور وہ اسلام لایا تھا اور جہاد کو نکلا تھا و بالآخر اُسنے اپنی جان راہ خدا مین فدا کی کہ وہ بھنسا مین قریب بلد شرقی لب بحر یوسفی جنگ مین صاحب طی کے جو نیستان زار ہی شہید ہوا اور ذکر اُس کا عنقریب اپنے محل پر آوے گا انشاء اللہ تعالیٰ غرضکہ اس مرزبان نے عند المشورہ کے خالد سے کہا کہ ہم جب بلاد فارس مین کسی شہر کا محاصرہ کرتے تھے اور اُسکی فتح پر قدرت پاتے تھے اور عاجز ہو جاتے تھے تو ہم لوگ روغن زیت اور گوگرد جمع کر کے لکڑی کے صندوقون یعنے پیپون مین بھر دیتے تھے اور اُنمین کپڑے اور دستے لگے ہوتے تھے تا لوگ اُٹھائے رہین اور اُس سے بچے رہین اور وہ اُن پیپون کو دروازے سے ملا دیتے تھے اور اُن مین آگ لگا دیتے تھے اور اُس کا رُخ پھیر دیتے تھے تا آنکہ روغن اُسکا دروازے سے چسپیدہ اور شعلہ اُسکا درگرفتہ ہو کر لوہے کو گداختہ کر دیتا تھا اور لکڑیون کو جلا دیتا تھا اور پتھر چٹخنے لگتے تھے پس دروازہ منہدم ہو کر کھل جاتا تھا یہ سنکے خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم بھی یون ہی کرتے ہین انشاء اللہ تعالیٰ پھر جب صبح ہوئی تو ایسا ہی کیا کہ روغن زیت و گوگرد کو جمع کیا اور پیپون مین بھرا اور ان مین لمبے لمبے دستے اور حلقے لگا دیے اور اُس کو لوگون نے اُٹھا لیا اور اُنکے پیچھے پیچھے پر اسوارون کا قتال کرتا ہوا چلا اور وہ مرزبان آگے آگے تھا تا حاملان پیپون کو تدبیر بتا دے کہ اسکو کیونکر عمل مین لانا چاہیے اور وہ لوگ اپنی سپر و نمین اور زرہونکے نقابون مین چھپے تھے کیونکہ بالائے فصیل سے اُنپر پتھرون اور تیرون کی بوچھار تھی یہان تک کہ دروازہ ہاے شہر کے اول دروازے پر پہونچے اور وہ دروازہ شرقی تھا اور بڑا پھاٹک یعنے صدر دروازہ تھا پھر جب اس پھاٹک سے ملصق ہوے تو پیپون کو بلند کیا اور اُن مین آگ ڈالدی دفعتہً زیت و گوگرد مشتعل ہوئی پھر اُس کا منہ پھاٹک کی طرف پھیر دیا اور دروازے سے لگا دیا کہ ایک لحظہ مین آگ دروازے کو لگ گئی پتھر چٹخنے لگے لکڑیان جلنے لگین لوہے پگھل گئے شعلون کی بھڑک فصیل تک پہونچی برج مین

آگ لگ گئی تو برج گر پڑا لوگ رومی جو اُسپر تھے دب کر مر گئے اور جماعت کثیر اُن مین سے ہلاک ہوگئی اور مسلمانون نے دروازے پر قبضہ و دخل کر لیا اور مشکون مین پانی بھر بھر کر آگ بجھائی اور داخل شہر ہوے اور قصد قصر شاہی کا کیا اور وہ قصر بھی ایک حصن مستحکم سنگہاے تراشیدہ کے سقف نو پر قائم تھا اور دربانون نے اسکا دروازہ بھی مضبوط بند کر لیا تھا چنانچہ مسلمانون نے وہان بھی وہی عمل کیا جیسا دروازہ شہر پر کیا کہ آہن زیت و کبریت سے آگ لگا کر بہم کر دیا آخر جب اس لعین والی اہناس نے یہ حال دیکھا تو اسکو یاراے صبر و قرار باقی نہ رہا دیگر دروازے بھی کھلوا دیے اور خود مع اپنی جماعت خدم و حشم و باتفاق اپنے بطریقون کے الامان الامان پکارنے لگا اُسوقت مسلمانون نے دعوت اسلام پیش کی اُنھون نے انکار کیا تب خالد نے حکم انکے قتل کا کیا پھر جسنے اسلام قبول کر لیا اسکو امان دی اور جسنے انحراف کیا اسکو قتل کیا بعد ازان باداریون اور رعیتون نے استغاثہ کرنا شروع کیا کہ ہم لوگ زیر دست و مغلوب ہین چنانچہ اُن مین سے جو اسلام لایا اُسکو چھوڑ دیا اور جو اپنے دین پر باقی رہا اسپر جزیہ محصول مقرر کیا و بعد ازان دہان کے محلات و مکانات کھود کر ٹیلہ کر دیا اور مسلمانون نے وہان سے اموال غنائم سے علاوہ نقد کے ظروف طلائی و نقرئی و خلعتہاے فاخرہ و فرشہاے مکلف و غیرہ بہت کچھ حاصل کیا اور اُس شہر پر عبادہ بن قیس کو حاکم مقرر کیا کہ وہ وہین مقیم رہے اور اُنکے ساتھ تین سو جوان تعینات کر دیے و بعد ازان لشکر اسلام نے بیرون شہر نکلکر صحرا مین خیمے کیے اور باشندگان شہر مین سے کوئی باقی نہ رہا مگر وہ لوگ جو اسلام لاے یا وہ جنھون پر جزیہ مقرر ہوا اور وہان ایک مسجد بنا کی اور خالد بن الولید جب امور انتظام سے فارغ ہوے تو جمیع غنائم سے خمس نکالکر پاس عمرو بن العاص کے بھیجدیا تاکہ وہ اُسکو بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بطرف مدینہ روانہ کرین اور حصہ عمرو بن العاص کا بھی اور ان لوگون کا جو مصر مین اور نواحی مصر مین مقیم تھے روانہ کیا اور بعد اُسکے خالد نے باتفاق جماعت اُمرا کے اہناس مین چالیس مقام کیے اور بعد ازان خالد نے عدی بن حاتم الطائی کو اپنے پاس بلایا اور انکے ساتھ میمون بن مہران کو شریک کیا اور ہزار سوار اُنکے ہمراہ کر دیے اور ان کو حکم کر دیا کہ اولاً تم لوگ جب بلاد مین بطلوس کے نازل ہو اور باشندگان شہر شہرستان بھی وہین پہونچین اور جسوقت وہان تم ملاقات قیس بن الحارث کی کرو تو اُسکو بھی حکم روانگی کا طرف بھنسا کے پہونچاؤ اور تم سب کے لیے یہ حکم ہے کہ جو تم سے مقاتلہ کرے تم بھی اُسکے ساتھ مقاتلہ کرو اور جو کوئی تم سے آشتی کرے تم بھی اُس سے آشتی کرو اور جو تم سے صلح رکھے تم بھی اُسکے ساتھ صلح رکھو یہانتک کہ تمھارے پاس ہمارے نزدیک سے مدد پہونچے چنانچہ عدی بن حاتم گئے پھر خالد رضی اللہ تعالی عنہ نے اُنکے پیچھے غانم بن عیاض الاشعری کو بسرکردگی ہزار سوار کے رخصت کیا اور اُنھین کے ساتھ فضل بن عباس و سیب بن نجبۃ الفزاری و ابوذر غفاری و عمرو بان فارسی و جعفر و مسلم و علی پسران عقیل و عبد اللہ بن المقداد و سلیمان بن خالد و محمد بن طلحہ و عمرو بن

لطیفہ ہوا آنہا سکا ہاس ہوگیا ۱۲
عم قیس بن الحارث جو ہزار سوار کا افسر تھا ۱۲
بھیجے گئے تھے ۱۲

ومحمد بن طلحہ وعمرو بن سعد بن ابی وقاص وشر حبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور خالد نے ان سب سے کہدیا کہ تم لوگ روانہ چلے جاؤ یہانتک کہ شہر بھسنا کو پہونچو اور ہم بھی تمھارے پیچھے آتے ہین بشرطیکہ مجھے اور میرے اصحاب کو کوئی امر مانع نہ ہوا اور تم لوگ وہان جاکر قوم کو اسلام کیطرف دعوت و طلب کرو اگر وہ لوگ قبول کرین تو جو امور ہمارے لیے واجب ہین وہی اُنکے لیے بھی واجب ہین اور جو ہم پر حرام ہین وہی انپر بھی حرام ہونگے اور جو اسلام سے انکار کرین اُنپر جزیہ ہی اور جو جزیہ دینے سے انحراف کرین اُنسے حرب و قتال ہے اور جب حدود مدائن مین پہونچو تو جملہ جماعات کو قریب قریب رکھنا اور کوچ نہ کرنا مگر ایک ساتھ اور ہر ایک جماعت کو جدا جدا رکھنا یعنے چھٹکے اور پھیلے رہنا مگر نزدیک نزدیک نہ دور دور اسلیے کہ اگر کسی جماعت پر کوئی ایسی واردات پڑے جس کی وہ متحمل نہ ہو تو دوسری جماعت اسکی کمک کو بہت جلد پہونچ سکے اور چاہیے کہ ثابت ہمت و ثابت قدم رہو اور نیتون کو خالصاً لوجہ اللہ اور عزم کو بالجزم رکھو پھر جس وقت تم لوگ خاص بھسنا تک پہونچو کہ وہ اُس قوم کی دار السلطنت و محل ولایت ہے تو وہان کے بادشاہ کے پاس اپنے ایلچی بھیجو اور اسکو پیام دو بطلب دعوت اسلام کے اگر وہ قبول کرے تو اُسکو بدستور اُسکے ملک مین چھوڑ دو یعنے اُس سے اور اسکے ملک سے کچھ تعرض و غرض نہین ہے اور اگر وہ انکار کرین تو مثل کمترین مردم کے اپنے ہاتھون سے جزیہ پیش کرین اور اگر ادائے جزیہ سے سرتابی کرین تو حکم بسیف ہی اور میرے تئین خبر پہونچی ہے کہ وہ بہت بڑا شہر ہی اور وہانکے باشندے بکثرت ہین اور اسمین جیل کثیر ہے یعنے جمعیت سوارون کی بہت ہے اور اسکی حوالی و مضافات مین بہت سے شہر و قصبات و بازار و قریات ہین پھر جو لوگ تم سے آشتی و مصالحہ چاہین تو تم انسے صلح کرو اور جو تم سے مقاتلہ کرین تو تم بھی اُنسے قتال کرو اور تم کو استواری و ہوشیاری اپنے امور کی لازم ہی اور خلوص نیت و صدق عزیمت ضرور ہی جیسا کہ حق تعالیٰ نے اپنی کتاب محفوظ مین فرمایا ہی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ یعنے اے مومنو صبر و قرار پکڑو اور آپس مین امر بصبر کرو اور باخود ہا رابطہ و اتفاق رکھو اور خدا سے ڈرتے رہو تو کیا عجب ہے کہ رستگار رہو اور بعد روانگی عدی بن حاتم وغیرہ امرا کے خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ کو بلوایا اور اُنکے ساتھ زیاد اکبر ابو المغیرہ جد زیاد بھی رہے تھے اور وہ قریہ دریوط مین قریب طبندی کے تھے اور قریب ہے کہ ذکر زیاد بن مغیرہ اور ان کے اصحاب کا یہین جنگ دیر مین آوے گا انشاء اللہ تعالیٰ وبعد ازان سعید بن زید کو بلوایا اور یہ ایک عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مین سے ہین اور نیز ابان بن عثمان کو بلایا اور ان لوگون سے بھی بتجدید وصیت کرکے وداع کیا۔ راوی نے کہا کہ عدی بن حاتم طائی وسیمون جو روانہ ہوے اور چلتے چلتے حدود میدوم مین جب پہونچے تو وہان قیس بن حارث سے ملاقات ہوئی اتفاقاً وہ وہان باشندگان اس دیار سے مصالحہ کرچکے

۱۰۸

تھے اور صلحنامہ لکھ چکے تھے اور اُن سے جزیہ مقرر کرالیا تھا جس قدر کہ جماعت نے تجویز کیا تھا اور اہل یرشلت سے بھی بعد قتل اُنکے بطریق رئیس کے وہی معاملہ کیا گیا اور اسی طرح اس طرف سائر بلاد کے باشندگان سے شہر وہشورتک یہی معاملہ یعنے مصالحہ ہوا اور جزیہ مقرر کیا گیا اور اس اقلیم مین ندائے امان دی گئی اور وہان والون نے صلح کی تقریب مین علاوہ جزیہ کے اموال کثیر پیشکش کیا و بعدازان اہل اسلام نے ایک جماعت مسلمین کی مرتب کرکے طرف برشرقی کے روانہ کیا اور یہ وہ لوگ تھے مثل رافعہ بن زہیر الحارثی وعقبۃ بن عامر الجہنی و ذوالکلاع الحمیری و دیگر ایک ہزار صحابہ تھے پھران سبھون نے حدود عقبہ مین جو متصل حلوان ہی جاکر اُن قریون اور بلاد کو تاخت و تاراج کرنا شروع کیا اور جنھون نے مسلمانون سے مصالحہ چاہا تو اُنھون نے بھی اُنسے صلح کرلی اور جسنے انکار کیا اُس سے قتال کی و بعدازان جب یہ لوگ طرف شہر اسفیج و یرنیل کے پہونچے وہان ایک بطریق تھا اور وہ معروف بنام صول تھا چنانچہ وہان کے باشندے بھی صلح پر حاضر ہوے اور جزیہ قبول کیا و بعدازان مسلمانون نے وہان سے تیاری کوچ کی کردی پھر عدی بن حاتم وہان سے چلے تو قیس بن الحارث سے قریب اس قریہ کے ملاقات ہوگئی جو معروف بقمن تھا اور میمون جاکر اُس قریہ مین اُترے جو وہ بھی معروف بمیمون تھا تب قیس بن الحارث نے میمون سے کہا کہ تم یہان مقام نہ کرو جب تک اُس نواح کے بلاد ہمارے لیے فتح نہ ہوجاوین یا تاوقتیکہ امیر خالد کے پاس سے کچھ خبر نہ آوے خواہ اس زمانہ تک کہ وہ اپنے ارادے کے موافق ہم کو کچھ اجازت دیوین اور عدی مع اپنی اولاد کے اس قریہ مین اترے جو معروف بہ بنی عدی ہی و بعدازان عدی نے اپنے پسر حاتم اور اپنے بھائیون کو وہین چھوڑکر کوچ کیا اور حاتم وغیرہ اس قریہ کو گھیرے رہے اور قیس بن الحارث جو مع اپنے اصحاب کے چلے تو اس قریہ پر وارد ہوے جو معروف بنام موس ہی اور اُس شہر مین پہونچے جو معروف بدلاص ہے تب وہان کے باشندے بعد قتل ہوجانے اپنے بطریق (نام شہر) کے حاضر ہوے اور مصالحہ ہوا و بعدازان درمیان حدود بلاد اور ترائیون مین دریا کی جا پہونچے پھر رفتہ رفتہ شہر بیا الکبری نازل ہوے اور اُنکے عقب پر غنم بن عیاض بھی مع اپنے اصحاب کے روان تھے اور اُس شہر مین ایک بہت بڑا دیر معروف بدیرانی جرجا تھا وہان ایک بڑی عید ہوتی تھی کہ مردم سائر بلاد اُس عید کو وہان مجتمع ہوتے تھے اتفاقاً پہونچنا صحابہ کا وہان قریب اُنکی عید کے ہوا چنانچہ ایک شخص ذمیون مین سے صحابہ پاس آیا اور اُسنے اجتماع مردم روز عید سے خبر دی یہ سنکے قیس بن الحارث مع پانسو اپنے اصحاب کے لڑنے تیار ہوگئے اور رافعہ بن زہیر المحاربی اپنے افسر تھے تاآنکہ اس دیر پر دوڑ ماری اور حال یہ تھا کہ ایک جماعت رئیسان شہرستان روم و قبط کی اور ایک جمعیت سواران مسلح و زرہ پوشون کی

گرد اس دیر کے حراست وحفاظت کرتے تھے اور وہ ساری خلائق اُس دن اپنے خورد ونوش وخرید و فروخت وزینت وآرایش مین مشغول تھی سو اُنھون نے اپنے اشغال پر کچھ خیال نہ کیا مگر یہ کہ خیل مسلمانون کا اُنکے سر پر جا پہونچا اور تھوڑی ہی دیر لڑائی ہوئی کہ مردمان بیرون دیر بھاگ نکلے پھر صحابہ نے تمام جو کچھ بازار مین مال واسباب تھا لوٹ لیا اور جانور اُن کے اونٹ گھوڑے بیل بھیڑے سب ہانک لے گئے اور دیر کو گھیرے رہے اور مردمان دیر بالاے دیر سے قتال کرنے لگے تب مسلمانون نے زنجیرین اور قفل دروازے کا توڑ ڈالا اور ایک جماعت دیر پر چڑھکر اندرون دیر داخل ہوگئی اور وہان سے مال و متاع اور ظروف طلائی ونقرئی بہت کچھ لیا اور سو آدمی گرفتار کر لیے اور کچھ قتل ہوے اور باقی بھاگ گئے وبعد ازان اندرون شہر داخل ہوے اور شہر بیا الکبریٰ سے نزدیک اور بحر یوسفی سے قریب قریب بہت سے قریات وقصبات تھے اور درمیان اُن دیہات کے ایک شہر تھا معروف بہ سحاق آسمین ایک بطریق عظیم رہتا تھا اور وہ بطلوس بادشاہ کے عمائدین سے تھا جب اسکو خبر ورود صحابہ کی معلوم ہوئی تو اُسنے لشکرون کو جا بجاے شہرہاے افقس وسمطا ویسلقون ونشابہ وغیرہ مین جمع کیا اور خیل روم کو زمینداران ونصاریٰ سے چھ ہزار فراہم کیا اور ان سب کو لیکر صحابہ کے مقابلہ مین نکلا اور ایسا ہوا کہ اہل بیا الکبری اور وہان کے گرد ونواح والے اور اسی طرح اہل بوریت یہ سب پاس قیس بن الحارث کے حاضر ہوکر صلح کر چکے تھے اور بعد ازان یہ سب لشکر مسلمانون کا روانہ ہوا جب قریب ایک قریہ کے پہونچے جو معروف بہ نبی صالح تھا اور چلے جاتے تھے ناگہان ایک غبار بلند ہوا پھر جب وہ ہٹا تو چھ صلیب نظر آئے اور ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے آخر جب مسلمانون نے انکے تئین دیکھا تو اُن کو اتنا وقفہ اور اتنی مہلت نہ دی کہ وہ اپنر حملہ آوری مین سبقت کرین تا آنکہ قتال شدید برپا ہوئی اور گرد رزمگاہ کی افق پر گئی اور سم اسپان فولاد نعل سے شرارے اُڑتے تھے اور دونون طرف کی جماعتین دوچار ہوئین اور دو فریق مین ہنگامہ ستیز گرم ہوا۔

جنگ قریہ نبی صالح

فَلِلّٰهِ دَرُّ رَفَاعَةَ بْنِ زُهَيْرِ الْحَارِبِيِّ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرِ الْعَبْسِيِّ وَمَيْسَرَةَ بْنِ مَسْرُوقِ الْعَبْسِيِّ یعنی حق تعالیٰ جزاے نیک عطا کرے رفاعہ کو وعقبہ وعمار ومیسرہ کو کہ اِن سب نے یکا دا دمردانگی دی اور بڑی بہادری کی **راوی** نے کہا پھر صحابہ نے اُس قتال شدید مین صبر صبر جوان مردون کا کیا اور وہ بطریق عدو اللہ جس کا نام لاوی بن ارمیا تھا اور وہ حاکم شہر سیزا اور بڑا شہسوار ومرد میدان کارزار تھا جنگ گاہ مین آکر مبارز طلب ہوا اور چالش وحملہ کرنے لگا اور مردان متعدد اُسنے قتل کیے اسوقت لشکر اسلام سے سنان بن نوفل الاوسی اسکے مقابلہ مین آئے مگر اُسنے سنان کو شہید کیا تب اُس سے لڑنے کو عمار بن یاسر العبسی برآمد ہوے پھر دونون نے باہم چالش گری

و معرکہ آرائی و تیغزنی و نیزہ بازی کی اور اُن دونون مین اندروے ضربت کے عمار سابق و چابکدست تھے آخر انھون نے اسکے سینے مین ایک ایسا بھالا مارا کہ اسکی انی پشت سے پار نکل آئی اور وہ زمین پر گر کر خاک خونین لوٹنے لگا اور سیدم مر گیا یہ حال دیکھکر روم طیش مین آئے اور اپنے صاحب کے مارے جانے سے غضبناک ہوکر اُنمین سے سواروں کی ایک جماعت نے عمار پر حملہ کیا اور اُنکے گھوڑے کو پے کیا اور سب نے ہجوم کرکے انکو شہید کیا رحمہ اللہ تعالی چنانچہ مسلمین مین سے پندرہ آدمی شہید ہوے اور **راوی** نے بواسطہ سنان بن نوفل و مالک کے غانم ایربوی سے کہ وہ خیل مین رفاعۃ بن زہیر المحاربی کے تھے **روایت** کی ہے اُنھون نے کہا جب ہم لوگ مشغول قتال تھے اور جنگ شدید بپا تھی اور ہم اپنے دلونکو مرگ پر آمادہ کیے تھے اُسوقت رفاعۃ مسلمانونکو حرب ضرب پر برانگیختہ کرتے تھے اور یہ اشعار انشا کرتے تھے

اَیا مَعشَرَ النَّاسِ لِلسَّاداتِ وَالْهِمَمِ	وَیا اَهلَ الصَّفَا یا مَعدِنَ الکَرَمِ
وَمَکِّنُوا الضَّرْبَ فِی الْهَامَاتِ وَالتِّمَمِ	وَاَنزِلُوا القَومَ فِی البَدْءِ مَطرَحَةً
وَاصْدُقُوا الْعَزْمَ لَا تَبغُوا بِهِ فَشَلًا	عَلَی الثَّرَی خَمْشًا بِالذُّلِّ وَالنِّقَمِ

یعنے اے گروہ مردم ای جماعت بزرگوار اور اے اہل ہمت اور اے اہل صدق و صفا اور اے معدن کرم چاہیے کہ اپنے عزم کو درست و استوار کرو اور اُسکو فاسد نہ کرو بودے ہونے سے اور قوت پکڑو ضرب لگانیکی سرون مین اور اُنکے بدنون پر یعنے اُنکے سر کاٹنے مین چستی و چابکدستی کرو اور قوم کو ہلاکی مین پھینکو کہ وہ زمین پر خراشیدہ و زخمی ہوکر بذلت و خواری تمام پڑے ہون اور **واقدی** نے کہا چنانچہ رفاعۃ لوگونکو آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے اور کہتے تھے یا معشر السادات و اقبال یعنی ای سردار و پیشقدمی کرنے والو تم کو فرض ہو کہ اب دیر مین کوئی کبھی کوئی تم سے مقاومت نہ کرے گا اور خوشی کرو صحبت حوران اور خدمت غلمان سے غرفات جنت مین و سرا پردہ جنت تمھاری تلوارونکے سایہ مین ہے رفاعہ نے کہا پھر جس عرصہ مین کہ ہم سرگرم اشتغال تھے ایک غبار نمایان ہوا اور پھیل گیا پھر جب وہ غبار ہٹا تو ایک ہزار سوار غرق بآہن نظر آئے کہ اُنکے زیر ران دُدیہ زیب تھے اور اُن کے سر پر خود ہاے عادیۃ درخشان تھے اور نیزے خطی اُنکے زیر ران دبے تھے اور عربی گھوڑے پر وہ سوار تھے آخر ہم نے جو غور سے اُنکو دیکھا تو ناگاہ وہ سلیمان بن خالد و عبد العدن مقداد و عبد اللہ بن طلحہ اور اُنکے بھائی محمد اور زیاد بن المغیرہ اور ولید و محمد بن عتبہ و محمد بن ابی ہریرہ تھے اور باقی دیگر صحابہ و امراے تھے رضی اللہ عنہم اور یہ وہ لوگ تھے کہ غانم بن عیاض نے اپنے آگے آگے اُن کو بطور طلیعہ کے روانہ کیا تھا غرض اس جماعت نے جب ہم لوگون کو دیکھا تو بآواز بلند تکبیر کی پھر ہمنے بھی اُنکی تکبیر سنکر تکبیر کہی تا آنکہ وہ لوگ ہم مین آکر شامل ہوگئے اور ان لوگون مین سے ہر ایک نے بطریقون سے مبارز طلبی کی پھر جو سامنے آیا اُس کو قتل کیا بالآخر جب روم نے یہ حال دیکھا تو پسپا ہوکر بھاگے اور فرار کی طرف قرار پکڑا اور صحابہ نے ان کا تعاقب کیا کہ لوتھے مارتے قید کرتے ہوے حوالی حدود شہر زراد یسلقون تک پہونچے اور فراریون مین سے قریب پانسو آدمی کے اسیر کیے اور قریب تین ہزار کے انمین سے قتل ہوے

۵۱ روایت شہادت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ مخالف ہے اس روایت کثیر کے جو اخبار شہادت عمار میں ابن سعد و بخاری و مسلم و غیرہم سے مروی ہوئی ہے

۵۲ عادیۃ منسوب بعاد قوم عاد کردہ یا بانی و صانع خود ف ۱۲

اور باقی طرف قریات و بلاد کے بھاگ گئے اور بعد قتل بطریق سبرا کے باشندے وہانکے قوم نصاریٰ اور اہل بازار سے مسلمانون کے پاس گئے اور انسے استحکام صلح کا کیا اور ادائے جزیہ پر سب متفق ہوے اور اسیطرح وہ لوگ جو اُس شہر کے گرد و نواح کی بستیونمین بستے تھے حاضر ہوے اور ادائے جزیہ پر صلح پذیر ہوے اور عمرو بن الزبیر باجماعت مسلمین وہان مقیم رہے اور قیس بن الحارث آگے آگے اس قوم ذمی کے روانہ ہوکر قریب شہر طبندی و شہر اسنا کے جاترے اور اُسمین ایک بطریق رہتا تھا اسکا نام بولیاص بن بطرس تھا اور وہ بڑا سرکش تھا چنانچہ وہ مع جماعت مسلمانون کی ملاقات کو نکلا اور اُسکے ہمراہ سامان ضیافت تھا پھر اُسنے مسلمانون سے عقد صلح محکم کیا اور ادائے جزیہ اپنے شہر کیطرف اور جانب اسنا سے قبول کیا کیونکہ اسنا بھی اُسکے تحت حکومت تھا و بعد ازان قیس بن الحارث نے مع اپنے اصحاب کے کوچ کیا اور زیاد بن المغیرہ وہین متوقف رہے آخر قیس روانہ ہوکر قریہ وریوط مین وارد ہوے اور وہان کے باشندونسے عقد مصالحہ مستحکم کیا اور سلیمان بن خالد اور عبداللہ بن مقداد مع اپنی جماعت کے قریب شہر اسنا مقیم تھے اور اُنمین سے بعضے قریہ طینیہ مین اُترے تھے کہ ایک جماعت راتون کو شہر مین جاکر پھر آتے تھے اسلیے کہ بولیاص کی کمید سے اندیشہ رکھتے تھے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ جو لوگ لشکر سے پیچھے رہگئے تھے وہ پانسو سوار تھے سو وہ دریا کے کنارے کنارے چلے آتے تھے اور اہل سواد نواح پر تاخت و تاراج کرتے تھے پھر جو لوگ طلبگار صلح ہوتے تھے اُنسے مصالحہ کرتے تھے اور جو اسلام لاتے تھے اُن کو چھوڑ دیتے تھے و بعد ازان قیس بن الحارث نے کوچ کیا اور اُس شہر مین وارد ہوے جو اب معروف بنام قس ہے اور وہ اسلیے قیس کے نام سے قس مشہور ہوا کہ اس شہر مین ایک بطریق تھا اور وہ بطلیوس بادشاہ کے امرا مین سے اور اُسکے بنی اعمام سے تھا اور اُسکا نام شکور بن میخائیل تھا تا آن کہ تمام اہل سواد و نواح اُسکے پاس درمیان شہر کے مجتمع ہوے اور قیس نے دو مہینہ تک اُسکا محاصرہ رکھا و بعد ازان دروازہ جلاکر کھول لیا اور اُسکے اندر داخل ہوے اور اس سے پہلے ایک لڑائی درمیان اُنکے و مسلمانونکے بمقام کوم الانصار ہوچکی تھی کہ وہان شکست پاکر حصار قس مین آکر متحصن ہوے تھے کہ بالآخر مسلمانون نے بعد محاصرے کے اس شہر کو فتح کیا اور اسکے بطریق کو قتل کیا اور مال اسکا لوٹ لیا اور جو کچھ اُس شہر مین تھا وہ سب لے لیا بعد ازان لوگون کو طرف اسلام کے دعوت و طلب کیا مگر وہ لوگ اس سے باز رہے تو انپر جزیہ مقرر ہوا و بعد ازان حوالی و اطراف مین شہر قس کے جو بلاد آباد تھے اور اُسی نواحی مین شہر باطی بھی واقع تھا تو اُن سب پر تاخت و تاراج کرتے تھے بعد ازان طرف شہر کفور کے دوڑ ماری تو وہانسے ایک بطریق نکلا اور وہ برادر عمزاد والی وہشور کا تھا جو مقتول ہوا اور اس کا بھائی بطرس تھا آخر اُس بطریق نے آکر مسلمانون سے مصالحہ کیا اور ادائے جزیہ پر راضی ہوا پھر اہلعرب وہان سے چلکر قریب شہر دیرسماط اور اُسکے گرد و نواح کے قریات مین وارد ہوے اور زبیر مع ایک جماعت عرب بمقام زہرہ اترے ہوے تھے اور باقی اہل سعادہ بھنسا کی حوالی شرقی و غربی مین رہتے تھے جب اُنھون نے آمد عرب سنی تو وہ اپنا مال و اسباب اپنی عورتون اور

اولاد کو لیکر شہر بھبسا مین داخل ہوگئے اور اپنے شہرون کو خالی چھوڑ دیا اور بطلیوس بادشاہ نے اپنے بطریقو کو بھیجا تو اُنھون نے اُن لوگون کو جو بھبسا مین گرد و نواح سے بھاگ آئے تھے حصار مین مقرر کیا اور مایحتاج حصار جو تا مدت محاصرہ کفایت کرے جمع کر دیا **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہ ماجرا تو یہان بھبسا والون کا تھا و اما بولیاس صاحب بندی نے جسنے کید سے صلح کی تھی سو اوسنے بطلیوس کو یہ لکھ بھیجا کہ مین نے عربون سے بکید و مکر مصالحہ کیا ہی اور ارادہ میرا اُنسے غدر و عہد شکنی کا ہے چاہیے کہ تم میرے لیے ایک لشکر بطریقون کا تیار و مہیا کرد و شاید کہ مین جماعت نیلان مسلمین پر ظفریاب ہون اور عنقریب تمھارے مقتولون کے خون کا عوض لون اور حال یہ تھا کہ اس دشمن خدا کے پاس ہر روز خبرین بجانب عربان متفرقہ کے پہونچتی تھین یعنی جن عربون نے تنظر اختیار کیا تھا وہ خبرین پہونچاتے تھے اور سوائے اُنکے اہل بلاد و سواد سے اخبار فیروزمندی عرب اور خبرین مقتولان بطارقہ کی آتی تھین اور ماجرا فتح بلاد و نہب اموال کا سنکر اُسکے تئین ہم و غم عظیم ہوتا تھا اور یہ احوال اپنے بطریقون مین سے کسی پر ظاہر نہ کرتا تھا بلکہ اُنکے دلون کو یہ کہکر خوش کرتا تھا کہ ہمارا قلعہ بہت مستحکم ہے اگر عرب ہم سے لڑینگے تو ہم بھی اُن سے خوب لڑینگے اگر وہ ہم پر غالب ہونیلگین گے تو ہم اپنے قلعہ کے اندر ہوجاوینگے اُسوقت اگر تمام اہل حجاز جمع ہوکر ہم پر آوینگے تو ہرگز ہم تک نہ پہونچین گے اگر بیس برس تک یہان پڑے رہینگے تو بھی دخل نہ پاوینگے حالانکہ وہ اس بات سے غافل تھا کہ حق تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے اور وہ ناصر دین اسلام ہی اور ذلیل و خوار کرنے والا کفار لئام کا ہی چنانچہ جسوقت مکاتبہ بولیاس کا پاس بطلیوس کے پہونچا تو اسکو پڑھکر شاد ہوا اور اپنے بطریقون مین سے ایک بطریق کو جس کا نام رومانس تھا بلوا کر پانچہزار سوار روم قصبے وغیرہ اہل قریات سے اُسکے ہمراہ کیا اور اُن کو حکم کیا کہ تاریکی شب مین روانہ ہون پھر جسوقت آدھی رات ہوئی تو یہ لوگ ممکی شہر طبندی مین پہونچے اور پاس بولیاص کے حاضر ہوے وہ ان لوگون کے آنے سے بہت خوش ہوا اور مسلمانونپر عزم یورش کیا اور ادھر اہل اسلام نماز صبح ادا کر چکے تھے کہ دفعۃً خیل بولیاص کا سامنے نمودار ہوا اُسوقت مسلمانون مین ندا ہوئی کہ النفیر النفیر کوچ کرو یعنے تیار و ہوشیار ہوجاؤ دیکھو کہ دشمنون نے ہمپر ہجوم کیا اور عہد شکنی و دغا کی تب صحابہ اپنے گھوڑونپر سوار ہوے اور آگے بڑھے اور جسوقت قریب دیر پہونچے تو دیکھا کہ فوج روم دس ہزار سوار سامنے ہے اور یہ دشمنان خدا ایک کمینگاہ سے نکل پڑے تھے کہ وہین قریب پلونکی آڑ مین چھپے بیٹھے تھے اور وہان ایک نہر عمیق و وسیع سے اُس زمانہ مین دیر سے مغرب رویہ قریب شہر جاری تھی پھر جسوقت مسلمانونے تاسیس سنان اور خود دن کی دیکھی اور جنبش علمون کی اور چمک صلیبون چاندی سونے کی نظر آئی تو فوراً اپنے گھوڑونکی طرف دوڑکر سوار ہوے و بالاعلان تہلیل و تکبیر کرنیلگے اور درود و سلام بشیر و نذیر پر بھیجتے تھے اور شتاب روی سے اُن کی طرف آگے بڑھے اور کثرت سے کچھ اندیشہ و اضطراب نہ کرتے تھے اور ہر ایک دوسرے کو قتال پر برانگیختہ کرتا تھا اور پہلے اُن غداروں نے یہ کام کیا کہ ایک چھوٹی جماعت پر جو تھوڑے سے مسلمان قریب دیر اُترے تھے جا پڑے اور اُنپر وار تلوار دمکے

بر رخ شب بولیاص و شہادت سلیمان بن خالد رضی اللہ عنہ و عبد اللہ بن مقدار

کرنے لگے اور اِدھر تو اُن کو سب طرف سے گھیر لیا اور اِدھر قریب دریوط تک جولانی کرتے ہوئے تمام پھیل گئے اُسوقت سلیمان بن خالد و عبداللہ بن مقداد و عامر بن عقبۃ بن عامر و شداد بن اوس اور ایک گروہ صحابہ کا اپنے لشکر سے مقابلہ پر نکلے اور قتال شدید و جنگ عظیم ہونے لگی آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا گھوڑے جو طرائے بھرتے تھے اُنکی ٹاپوں سے شرارے اُڑتے تھے ہر سمت سنانوں کی چمک تھی باگیں گھوڑوں کی ٹوٹ گئیں ہاتھوں سے لگامیں چھوٹ گئی تھیں دہشت سے دیکھنے والے مبہوت تھے فکریں گم تھیں ہوش باختہ تھے بالآخر اُن نابکاروں نے ہر جانب سے صحابہ کو گھیر لیا فَللّٰہِ دَرُّ سُلَیْمَانَ بْنِ خَالِدٍ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنِ الْمِقْدَادِ یعنے حق تعالیٰ جزائے خیر و نیکیاں سلیمان بن خالد و عبداللہ بن مقداد کی زیادہ کرے کہ ان دونوں نے بکمال شدت قتال کی و مردان میدان امتحان ہوئے اور اسیطرح زیاد بن المغیرہ بھی جنگ عظیم کر رہے تھے کہ کبھی اُنکے میمنہ پر جا پڑتے تھے اور کبھی مارتے ہوئے میسرہ پر آپڑتے تھے گاہے قلب لشکر میں گھس جاتے تھے اور دشمنوں نے ان مردوں کو ہر چہار طرف سے گھیر لیا تھا جس طرح داغ سفید یا سفید گل کھایا بدن میں فتران سیاہ کے یا جیسے تلوار صاف میان سیاہ میں اُسوقت مسلمانوں نے صبر و قرار پکڑا تھا صبر قرار جوانمردوں کا اور اکثر اہل اسلام کثرت زخموں سے سست ہو گئے تھے اور کفار سخت تھے یعنی سختی و درشتی پر تھے اور مسلمانوں نے اُنکے دلیروں کو ہٹا کر اُنکے پس پشت کر دیا تھا اور قتال شدید کر رہے تھے اور موت پر جان لڑائے تھے اور ایک دوسرے کو شجاعت دلاتا تھا اور اُسوقت سلیمان بن خالد کہتے تھے اے مسلمانو اللہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے اور وعدہ گاہ نزدیک حوض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے یہ کہہ کے بڑے زور و زور کی لڑائی لڑے یہاں تک کہ زخمہای کاری سے سست ہو گئے اور اُس روز لشکر اسلام سے قریب دو سو بیس مردوں کے متصل ایک ٹیلے کے جو بجانب غرب شہر دریوط سے ہی شہید ہوئے اور مسلمانوں میں سے کوئی اُسوقت تک قتل نہ ہوا جب تک اُس نے دشمنوں میں خلق کثیر کو قتل نہ کر لیا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا جب مسلمانوں نے اور سلیمان بن خالد نے دیکھا کہ اپنے اصحاب پر کیا گذری تو سلیمان کبھی حملہ کرتے ہوئے میسرہ پر جاتے تھے اور کبھی حملہ کرتے ہوئے میمنہ پر آتے تھے اور عبداللہ بن مقداد و بقیہ صحابہ حملہ کرنے میں اُنکی اعانت کرتے تھے ثُمَّ تَقَدَّمَ سُلَیْمَانُ بْنُ خَالِدٍ وَطَعَنَ بِطَرِیْقِ اَسْنَاطَعْنَۃً صَادِقَۃً اَرْدَاہُ عَنْ جَوَادِہٖ وَغَاصَ فِی الْقَلْبِ یعنی و بعد ازاں سلیمان آگے بڑھے اور بطریق اسنا کو کہ وہی بولیاص تھا نیزہ کاری کر اسکو گھوڑے سے نیچے گرا دیا اور اُنکے قلب لشکر میں گھس گئے **ترجمہ دیگر** کہ سلیمان آگے بڑھے تو بطریق اسنا یعنے بولیاص نیزہ کاری مار کر ان کو نیچے گرا دیا اور خود اندر اپنے قلب لشکر کے گھس گیا **مترجم** کہتا ہے کہ ترجمہ ثانی بنا بر سیاق خبر کے صادق آتا ہے چنانچہ **راوی** نے بواسطہ اوس بن شداد و عقبہ بن سنان کے زید بن رافع سے **روایت** کی ہے اُنھوں نے کہا میں خیل میں اصحاب سلیمان بن خالد کے موجود تھا کہ ہم نے مشرکوں کو اپنے سے باز رکھا اور دور کر دیا تھا مگر پھر وہ ہمارے سامنے اُلٹے پھرے اور ہم کو خبر نہ تھی کہ وہ ہماری گھات تاکمین پوشیدہ بیٹھے تھے و فتہ وہ اپنی کمینگاہ سے ہمپر نکل پڑے آخر ہم نے اُنسے مقاتلہ و مقاتلہ کیا یعنی موت کی لڑائی لڑے اور اُنمیں سے ایک جماعت قریب دو ہزار آدمی

کے قتل ہوئی اور سلیمان بن خالد نے اُن کو بڑے بڑے سرداران باوقار اور اُنکے بطریقان اخیار کو قریب تیس شہسوار کے قتل کیا اور اسیطرح عبداللہ بن مقداد نے بھی انبوہ کثیر اُنکے دلیران کارزار سے قتل کیا ناگاہ ایک گروہ دشمنون کا جو قریب دو ہزار سوار کے تھا سلیمان بن خالد کو گھیر لیا اور اُنکے گھوڑے کو جو انکی سواری مین تھا پی کیا اور سلیمان پر تلوارین مارین یہانتک کہ اُن کا دست راست قطع ہوگیا تو اُنھون نے تلوار اپنے دست چپ مین لی آخر اُس ہاتھ پر بھی ایک ہاتھ تلوار کا پڑا کہ بایان ہاتھ بھی کٹ گیا تب دشمنون نے اُن کو ہر طرف سے گھیر لیا پھر جب اُن کو اپنے قتل ہونیکا یقین ہوگیا تو اپنے والد کو تصور کرکے اس مقال سے گویا ہوے کہ یُعَزِّ عَلَیْكَ یَا خَالِدُ مَا حَلَّ بِوَلَدِكَ وَلٰكِنَّ هٰذَا فِی رِضَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ یعنے ای خالد والد ماجد آپ پر سخت دشوار گزریگا وہ واقعہ جو آپکے فرزند پر گذرا ہی ولیکن یہ سانحہ عین رضاے خداوند غزوجل مین واقع ہوا ہی اور حال یہ تھا کہ اُن کے سینے مین قریب بیس زخم سنان کے لگے تھے یہانتک کہ اُن کی قوت نے بہت کمی کی آخر زمین پر گر پڑے اور بعد ازان ہنسنے لگے اور کہتے تھے اسوقت ہم ملاقات اپنے احبا شہدا کی کرتے ہین رحمہم اللہ اور جسوقت عبداللہ بن مقداد نے اُن کو اس حال سے قتلگاہ مین پڑا ہوا دیکھا تو آہ مار کر بولے کَاحَیَا بَعْدَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَلْمُلْتَقٰی فِیْ جَنَّاتِ عَدْنٍ یعنے ای محمد پیش آنے والے جنت عدن کے بعد تمھارے لطف زندگی نہین ہی یہ کہکر لشکر اعدا مین گھسکر مقاتلہ کرنے لگے ناگاہ دشمنون نے اُن کو اسوقت گھیر کر بھالون کی انی سے چھید لیا اور اُنکے منھ پر بہت سے زخم لگے اور وہ نیزون کو توڑ ڈالتے تھے اور اپنے چہرے لہو پونچھتے تھے تا آن کہ گھوڑے نے اُن کو زمین پر گرا دیا یعنے وہ اپنے گھوڑے سے زمین پر گرے اور آواز دی وَاشَوْقَاهُ اِلَیْكَ یَا بْنَ مِقْدَادٍ یعنے ای ابن مقداد مین اسوقت تمھارا کمال مشتاق ہون بعد ازان ہنسے اور کہا مَرْحَبًا اور مر گئے رحمہ اللہ تعالی پھر یہ حال دیکھکر ہم کو یقین ہوا کہ ہم سب لامحالہ موت کی ملاقات کرینگے اور یہین قیامت بپا ہوگی بعد ازان یکایک غبار نمودار ہوا جب وہ ہٹا تو نشانہاے لشکر اسلام نظر آئے اور جماعت مسلمانون کی ظاہر ہوئی اور آگے آگے اُس قوم کے قعقاع بن عمرو التمیمی ہراول تھے اور اُنکے ہمراہ مسیب بن نجبۃ الفزاری وسمرۃ بن جندب وفضل بن عباس وزیاد بن ابی سفیان بادیگر اولاد ہاشم واولاد عبدالمطلب ودیگر سرداران قبیلہ اوس وخزرج ونیز غانم بن عیاض اشعری مع اپنے ہمراہیان امرا واکابر کے موجود تھے چنانچہ ان لوگون نے دشمنون کو ذری مہلت نہ دی اور آتے ہی فوراً اُنپر یکبارگی حملہ کردیا یہانتک کہ اُنپر غالب آئے اور بولیاص مارا گیا اور بہت سے بطریقان بطلیوس جو بولیاص کے ہمراہ تھے وہ سب مارے گئے اور روم بھاگ نکلے اور مسلمانون نے ان کا پیچھا کیا کہ قتل کرتے ہوے اور اسیر کرتے ہوے اور لوٹتے جاتے تھے یہان تک کہ وہ اہل ہزیمت لب بحر یوسفی پہونچے تو اُنھون نے اپنے تئین مضطربانہ دریا مین ڈالدیا کہ مردمان کثیر اُنمین سے ڈوب گئے اور اس معرکہ مین وہ لوگ تقریباً چار ہزار آدمی قتل ہوے اور قریب بارہ سو کے گرفتار ہوے اور باقی بطلیوس کی طرف بھاگے رات کو تو جا بجا چھپے رہے پھر بطلیوس کے پاس پہونچے اور اسکو اس شکست وہزیمت کی

خبر دی یہ سنکر زمانہ اُسپر تنگ ہوگیا اور اسکے سینے نے تنگی کی اور اپنے امر مین متفکر ہوکر تیاری و فراہم آوری سامان جنگ کا کرنے لگا **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا یہ ماجرا تو یہان ان لوگون کا تھا اور وہان اہل طبندی و اہل سنا کہ ہنوز اُنھون نے نہ خروج کیا تھا اور نہ قتال کی تھی اسلیے کہ ان کو وہ ساری خبرین پہونچی تھین اور اُنکے ساتھ اکثر بطارقہ و امرا تھے تو وہ سب اپنے بطریق رئیس سے سوال قتال کرتے تھے اور وہ رئیس نصرانی تھا نرخ تھا اور اُس کا نام لوص تھا اور اسی کا وہ شہر تھا جسمین وہ رہتا تھا چنانچہ اُسنے قتال سے انکار کیا پھر جس وقت اسکو خبر اہل ہرمیت کی پہونچی تو لوص اپنے شہر سے نکلا اور اُسکے ساتھ اہل شہر سے ایک جماعت تھی پھر لوص مع اپنے ہمراہیونکے پاس مسلمانونکے آیا اور صلح کی درخواست کی تب مسلمانون نے صلح منظور کی وبعد ازان باشندگان شہر مذکور جتنے لوگ بازاری و رعایا تھے وہ سب اپنے عیال و اطفال کو لیکر نکلے اور مسلمانونکے پاس آکر اُنکے آگے زار و نالہ کرنیلگے اور کہنے لگے کہ ہد لوگ قوم رعیت ہین اور اپنے امیرون مغلوب و زبردست ہین پس اب ہم تمھارے ذمی اور تمھاری رعیت ہین مسلمانون نے کہا ہم تم کو امان دیتے ہین بشرطیکہ تم اُن لوگون کو تباہ دو جو تمھارے یہان بھاگے ہوے پھرے (یعنے ہمارے) یان بولیا ص معرکہ قتل سلیمان بن خالد ہین شریک تھے تب ان رعایا طبندی و اسنا نے اس شرط کو قبول کیا اور اہل اسلام اُن لوگونکی گرفتاری کو شہر طبندی و اسنا مین گئے آخر ان رعایا نے گھرون مین گھس گھس کر رومیون کو پکڑ کے مسلمانونکے حوالہ کیا پھر اسیطرح ہر ایک نصرانی رومی کو پکڑ پکڑ کے مسلمانون نے سپرد کرتے تھے یہان تک کہ نہاخانون اور غارون سے جہان مسلمان قیدیون کو وہ لوگ بند رکھتے تھے اور دیگر مکانات سے وہ سب قریب پندرہ سو آدمی کے گرفتار ہوے پھر جسوقت یہ سب قیدی روم کے نصرانی فراہم کیے گئے اُسوقت غانم بن عباس نے حکم اُنکے قتل کا کیا اُس ٹیلے پر جو وہان معروف بکوم تھا بعد ازان مسلمانون نے قتلگاہ کی طرف مراجعت کی پھر وہان جب سلیمان بن خالد و عبداللہ بن مقداد و عبید بن الدار کی نعشون کو دیکھا تو بہت روے اور وہ امرا جو اُنکے ساتھ مین شہید ہوے تھے اُنکے لاشے بھی دیکھکر بہت محزون و مغموم ہوے چنانچہ عمر بن یاسر نے تعزیت مین سلیمان بن خالد و عبداللہ بن مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اور اُنکے ہمراہیون کی سوگواری مین ان اشعار سے مرثیہ پڑھا اشعار

ثُمَّ اِبْنُدِبِی یا عین فَقَدَ الْحَبِیْبِ
وَابْکِی سُلَیْمَانَ لَا تَنْفِی
اِنْ سَلَّ مِنْ عَمْدِ الْقَضِیْبِ
یَا حُسَامُ لَا یَکُ نُوْحِیْ اِذَا
لَعَلَّ اَنْ مَیْلِی بِدَمْعٍ صَبِیْبِ
وَابْدِی لِلْاُمَرَاءِ مَنْ بَعْدِهِمْ
اَجْنَادُهُ لَا یَنْزَالُ اَهْلُ الصَّلِیْبِ

وَابْغِی الْمَقُوْلَ غَدًا فِی الْفَلَا
اَمْرُهُ وَاللّٰهِ اَمْرٌ عَجِیْبٌ
وَتَخَشَّی الْاَعْدَاءُ مِنْ بَاْسِهٖ
عَلَی اَنَّهٗ قَدْ کَانَ عُصْنًا طَیِّبٌ
وَاَخْبِرِی الْمِقْدَادَ مِنْ بَعْدِهٖ
وَکُلَّ قَرْمٍ فِی الْمَعَامِعِ مُصِیْبٌ
شَدَّکَتُوْ السَّاجِیْبُ عَامِدًا

یَا عَیْنُ جُوْدِی بِالدِّمَاءِ الصَّیِّبِ
فَجْعًا لَا وَسْطَ الْفَیَافِی غَرِیْبِ
قَدْ کَانَ لَا یَکْفُرُ بِکُلِّ الْعِدَا
لَوْ اَنَّهُمْ اَعْدَادُ رَمْلِ الْکَثِیْبِ
وَاَعْلَی خَالِدًا بِسَمَا قَدْ جَوٰی
بِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَضْحٰی سَلِیْبِ
لَا اَلْتَقِی الْبَطْلُ مِنْ خَیْرًا وَلَا
یَوْمَ الْوَغَا مِنْ کُلِّ کَلْبٍ مُرِیْبِ

وَحَقِّ مَنْ اَعْطٰی نُصْرَۃً	فِیْ کُلِّ وَادٍ ثُمَّ فَتْحٌ قَرِیْبٌ	لَنَا خُذُ الثَّارَ مِنْ جَمْعِهِمْ
جَهْرًا وَنَطْفِیْ حَرَّ ذَا الْقَلْبِ		

ای آنکھ بارش کر اشک خون نابہ کی اور نوحہ کر اے آنکھ گرم ہونے یعنے مرجانے حبیب کا اور ماتم داری و ماتم پرسی کر اُن مقتولون کی جو کل کے روز یعنے کل سے صحرا مین پڑے ہوے ہین درمیان میدان کے بیوطن اور بکا کر سلیمان بن خالد پر اور وہ نہ ہو یعنی کمی و کوتاہی نہ کر گریہ کرنے مین کیونکہ واقعہ اسکا عجیب ہے وہ ایسا تھا کہ اندیشہ نہ کرتا تھا سارے دشمنون سے اگر کھینچ لیتا تھا اپنے نیام سے اپنی تلوار کو اور ہیبت مین آجاتے تھے تمام اُسکے رعب سے اگرچہ وہ لوگ شمار ریگ تودہ کے ہوتے تھے ای طائران شاخ اب نوحہ کرو اس جوان پر جو شاخ تازہ تھا اور اے حمام ای کبوتر خالد کو خبر کر اس سرگذشت کی شاید کہ وہ بکا کرے اشک خون چکان سے و بعد ازان خبر دے مقداد کو اس بات سے کہ عبداللہ مسلوب و بیجان ہو گیا اور اُسکے بعد اُنکے نوحہ کران امر اکیلیے کہ وہ سائر بزرگوار سختیون مین مبتلاے مصیبت ہوے نہ ملاقات کرے گا یعنے نہ پہونچے گا بطلوس خیر کو اور نہ اُسکی فوجین فرومایہ جو اہل صلیب ہین کبھی گا مین پوشیدہ رکھا لشکر کو بقصد روز دغا کے کہ وہ سب سگان بشک درافتادہ تھے اور قسم ہو اس خدا کی جس نے ہمین نصرت عطا کی ہو ہر ایک وادی اور ہر ایک مواقع مین اور فتح قریب و نزدیک والی بخشی ہو البتہ ہم ان سب سے اپنا کینہ اور عوض خون کا آشکارا لینگے اور حرارت آتش سوزان کو بجھا دینگے یعنے اپنے دل کی آگ بھڑکی ہوئی کو ٹھنڈھا کرینگے اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ غانم رضی اللہ عنہ نے اس قتلگاہ مین لاشین شہدا کی جمع کرا کے اُنھین کے لباسہاے خون آغشتہ اور لہو بھری زرہون مین دفن کر دین اور کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ وہ شہدا جو راہ خدا یعنے جہاد مین مارے گئے ہین وہ روز حشر اسطرح مشہور ہونگے کہ اُنکے زخمون سے خون ٹپکتا ہوگا اور رنگ مثل رنگ خون تازہ کے ہوگا اور بُو اسکی بوے مُشک ہوگی اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہا کہ پھر غانم بن عیاض بعد دفن شہدا کے نزدیک ایک ٹیکرے کے قیام پذیر ہوے اور امراے لشکر دریا کے کنارے کنارے ترائی کی سب پر تاخت و تاراج کرتے تھے اور عدی بن جابر بن عبداللہ الانصاری و ابوایوب و سیب بن بجیتہ الغزاری نے باجمعیت ہزار سوار کے اہل شرونہ پر دوڑ ماری اُسوقت انکی طرف ایک بطریق راس الجاجالکا اور ایک بطریق اہریت کا پانچہزار سوار سے نکلے اور نزدیک دامن کوہ کے قتال شدید بپا ہوئی اور یہ خبر غانم بن عیاض کو پہونچی تو انھون نے ایک دوسری جماعت ہزار سوار کی ہمراہ ابن الاشتر اور مختلی بن عباس الاشعری کے اُن کی طرف روانہ کیا پھر جب روم نے یہ حال دیکھا تو اُنکے دلونپر رعب غالب ہوا کیونکہ اُنکے درمیان یعنے ان لوگون سے حرب عظیم ہو چکی تھی بعد ازان فضل بن عباس نے قصد بطریق جاجالکا کیا آخر ایک ضربت ہاشمیہ اُسکے سر پر ایسی ماری کہ اُسکے خود سر تک کاٹ گئی اور گلے تک اُتر آئی کہ شقہ شقہ کر دیا اور تلوار کہا اُسکے داڑھون سے نکالی دیا تھا اسوقت فضل نے تکبیر کی اور اُنکی تکبیر سنکر سب مسلمانون نے آواز تکبیر بلند کی اور وہ بطریق زمین پر گر کر خاک خون مین لوٹنے لگا اور

مرگیا و فضل بن عباس کہ شہسوار بہادر و جوانمرد و لاور تھے تو درمیان گروہ مشرکون کے گھس گئے اور انمین بڑی دلیری سے مقاتلہ کیا اور مرزبان نے بطریق شردنہ پر حملہ کرکے اُسکو قتل کیا اور ابن المنذر اوپر بطریق اہریت کے حملہ آور ہوے تا آنکہ اسکو تہ تیغ کیا آخر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو اپنے پس پشت پسپا ہوے اور فرار پکڑا اور مسلمانون نے اُن کا پیچھا کیا کہ قتل کرتے ہوے اور اسیر کرتے ہوے اور لوٹتے ہوے مقام دیرا اور اہریت تک چلے گئے اور اُنمین سے اکثر دریا مین گرکر ڈوب گئے اور ایک ہزار پانسو سوار مارے گئے اور پندرہ سو گرفتار ہوے اور ایک جماعت رومیون اور نصارنیونکی شہر جابل مین پناہ گزین ہوئی اور اس شہر کا حصار بہت استوار تھا تا آنکہ مسلمانون نے سات روز تک اُسکا محاصرہ کیا و بعد ازان پھاٹک اسکا جلادیا اور اندرون شہر داخل ہوے اور دیوار و فلوگرا کر مکانون کے اندر سے لوگون کو نکالا اور اس شہر کو کھود کر مسمار کردیا کہ ابتک وہ ویرانہ ہی و بعد ازان نصارنی شہر شرونہ و ہریت اپنے گھرون سے نکلکر مسلمانون کے پاس آئے اور صلح کی درخواست کی اور جزیہ دینا قبول کیا اور مرۃ الکلبی کو مع اُنکے دوسو اصحاب کے اپنے یہان اُتارا اور ابن ابی عمرو بن العاص نے مع دوسو سوار کے اسمقام پر قیام کیا جو بنا مرد بناے خالد معروف ہی اور اکثر مسلمانون نے دریا کی طرف گذر کیا اور عامر مع دوسو سوار کے بہ مقام عبرتب مین فروکش ہوے جو قریب طبندی اور اسنا کے اور نزدیک ببا القریہ یعنے قریہ ببا سے نزدیک ہے اور غانم بن عیاض رضی اللہ عنہ نے مابقیہ لشکر وہان سے کوچ کیا اور **راوی** نے کہا پھر جسوقت جمعیت مسلمانونکی مکمل ہوئی تو غانم نے اپنے سامنے آگے آگے مسیب بن نجیتہ الفزاری و عباس بن مرداس السلمی و فضل بن عباس الہاشمی و عامر بن عقبۃ الجہنی و زیاد بن ابی سفیان بن الحارث کو بجماعت پندرہ سو سوار کے روانہ کیا چنانچہ یہ لوگ چلتے چلتے اُس مقام تک پہونچے جو بنام جرنوش معروف ہی اور وہان ایک قلعہ و دشت بطلوس کا تھا اور یہ معمول تھا کہ زمانہ ربیع یعنی موسم بہار مین وہان گرد اس قلعہ کے خیمہ ڈیرے بطلوس کے بپا ہوا کرتے تھے اور وہین اسکے پاس بطارقہ و رؤساے بلاد مجتمع ہوتے تھے اور وہین چند ماہ مقیم رہتے تھے پھر وہان سے اپنے اقلیم قلمرو مین دورہ کرتے ہوے طرف بیت الخلافت بھنسا کے مراجعت کرتے تھے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ لوص نے اپنا ایلچی پاس بطلوس بادشاہ کے بھیجکر مدد لشکر بسرکردگی ایک بطریق کے طلب کی یعنی جب مسیب وغیرہ مع جیش مقام جرنوس وارد ہوے تھے اسی زمانہ مین لوص نے بطلوس سے درخواست فوج کمکی کی تھی اور یہ لوص وہ ہی جس کا ذکر ابھی اوپر مذکور ہو چکا ہی کہ اُسنے مسلمانون سے مصالحہ کرلیا تھا غرضکہ بطلوس نے ایک بطریق کو جسکا نام شلقم تھا مع لشکر پاس لوص کے روانہ کیا اور اسی شلقم کے نام سے ایک شہر بھی اسی کا بسایا ہوا قریب بھنسا کے واقع ہی کہ وہ وہین کا بطریق و مالک تھا اور یہ فوج جو اُسکے ہمراہ ہوئی تو دس ہزار سوار کی جمعیت تھی **راوی** کہتا ہی مجھ سے **روایت** کی مسلم بن سالم الیربوعی نے بواسطہ شداد بن مازن کے طارق بن ہلال سے اور طارق شریک خیل عباس بن

ابن المنذر
صحیح نعمان بن المنذر

مرداس

مرد اس اسلمی تھے تو اُنھون نے کہا جس عرصے مین ہم لوگ قریب جرنوس چلے جاتے تھے یکایک ہم نے ایک گرد اُڑتے دیکھی اور اُسوقت پہر دن چڑھا تھا آخر ہمنے تامل وغور جو کیا تو دس نشان لشکر کے اور دس صلیبین نیکے نظر آئے اور ہر ایک صلیب مانند تارے کے چمکتا تھا اُسوقت ہم لوگون نے بقصد حملہ اپنے ہتھیار سنبھالے اور وُہ لوگ بھی ہمارے مقابلہ پر مستعد ہوگئے اور بید رنگ ہمپر حملہ آور ہوئے پھر ہمنے بھی اُنپر حملہ کیا اور اُن لوگون نے ہمین گھیر لیا کیونکہ وہ دس ہزار تھے اور ہم بھی پندرہ سو تھے چنانچہ رومیون نے قتال شدید برپا کی اور اپنی زبان مین غوغا کرنے لگے اور اپنے کلمات کفر کا اعلان کرتے تھے اُسوقت ہمنے صبر جوانمردانہ کیا اور اُس ہنگامہ مین ہمنے قتال مرگ کا مقاتلہ کیا یعنے موت کا سامنا کیا فَلِلّٰهِ دَرُّ غَانِمِ بْنِ عُقْبَةَ وَالْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةِ الْفَزَارِيِّ وَالْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَزِيَادِ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ یعنے حق تعالے حسنات اُن کے زیادہ کرے کہ اُنھون نے اس معرکہ مین بڑی شدت و زور آوری کی قتال کی اور فضل اپنے سر پر عصابہ یعنے سر پیچ سرخ باندھے تھے اور اسی طرح کی دستار زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بھی باندھے تھے جس طرح اُن دونون کے عم بزرگوار حمزہ باندھا کرتے تھے پھر اُن دونون نے اُس روز قتال موت کی قتال کی اور دونون مرگ سے دوچار ہوئے اور ایک ساعت نہ گزری تھی کہ عین شدت گرمی و ہنگامۂ حرب مین غانم بن عیاض الاشعری مع جیش ہمراہی کے ہمارے بر سر وقت آپہونچے اُسدم ہمارے دل قوی ہوگئے تب ہم تکبیر کہنے لگے اور اُنھون نے بھی ہماری تکبیر کے جواب مین تہلیل و تکبیر کی اُس آن فضل بن عباس بطریق شلقم کی طرف آگے بڑھے اور شلقم بڑا شہسوار و سخت حملہ آور تھا اور اُسوقت اُسکے تن پر خلعت دیباج زربافتہ کا اور کمر پر منطقہ زرین مرصع بجواہر بندھا تھا اور اُسکے سر پر عصابہ یعنے سر پیچ جواہر نگار لپٹا تھا اور اُسکے ہاتھ مین سونے کی سانگ تھی کہ وہ تیس ۳۰ بالشت سے دراز تر تھی اور وہ کبھی تو تلوار کا وار کرتا اور کبھی اُس برچھی سے حرب کرتا تھا پھر جب فضل نے اُسکی ایسی چالاکی دیکھی اور اُن کو گمان ہوا کہ مجھپر حملہ کیا چاہتا ہے تو اُنھون نے اپنی چابکدستی سے خود اُسپر بجملہ سبقت کی اور یہ اشعار رجز پڑھتے تھے

یا ایها الکلب اللعین الطاغیا	
ومن اتی بجیشنا معادیا	ابشر لقد وافاک اسد ضائر
یجدل سیفی فی عداة ماضیا	من کل کلب کافر طاغیا
کان له الرب العظیم واقیا	

یعنے اے سگ لعین سرکش اور اے وہ شخص جسنے ہمارے لشکر مین مکرر عود کیا ہے یا یہ کہ وہ کون ایسا شخص ہے جو ہمارے لشکر مین دوبارہ عود کرنیوالا ہے خوش ہو کہ تجھپر مشرف ہوا ہے شیر ژیان بکمال تیزی شمشیر کے اپنی عداوت گذشتہ مین اُس شیر کا ایک پروردگار عظیم الشان نگہبان ہے ہر ایک سگ کافر نافرمان سے اور **راوی** کہتا ہے کہ ابیات فضل کے تئین شلقم کچھ نہین سمجھا اور حملہ کیا پھر وہ دونون باہم آویزش و چالش کرنے لگے پھر اُسنے جو ضرب لگایا

فضل اُسکو بچا گئے اور جو وار کیا خالی دیا آخر فضل نے مُڑکر اُسکے ہاتھ سے نیزہ چھین لیا اور اُسپر ایک ایسا وار قرشیہ کیا اور ایسی ضربت ہاشمیہ ماری کہ سر دھڑ سے جدا جا پڑا اور اُسکو جو دیکھا تو وہ گھوڑے سے نہ گرا تھا تب اُسکے قریب پھر آکر دیکھا تو تن بے سر تھا اُس گھڑی ایک اور سوار مسلمانون مین سے جسکا نام زہیر تھا اُسکے پاس آکر دیکھنے لگا فَجَدَاهُ مُكَلَّبًا بِكَلَالِيبِ فِي سَرْجِهِ یعنے زہیر کو معلوم ہوا کہ پنجہ آہنی یعنے کیلین قبیل پنجہ جو زین مین جڑی تھین تو وہ جثہ بے سر مکلب و مکبل یعنے مربوط اور بندھا تھا پھر جب زہیر نے اُن کلالیب یعنے کیلون کو کھینچ لیا تو فوراً جسد بے سر مانند ریگ کے زمین پر گر پڑا اور تاج زرین و منطقہ لاجوردی اُسکا جو خون آلودہ پڑا تھا تو فضل نے زہیر سے کہا کہ سلب و رخت مقتول کا جو میرے لیے ہو وہ تو لے لے اُسنے کہا لا اعدمنا اللہ مکارمکم یا بنی ھاشم یعنے مین آپکی عطا کو واپس نہین کرتا ہون اے اولاد ہاشم تمھاری نیکوئیان و کریم بخشیان خدا ہی کے لیے ہین بعد ازان فضل نے لوص پر یلغار کی تو اُسکو بھی قتل کیا اور اسی طرح ہر ایک افسر لشکر اسلام نے ایک ایک بطریق جنود کفر کو قتل کیا اور جمیع مسلمانون نے یکبارگی حملہ کرکے جمعیت اعدا کو پراگندہ کردیا آخر وہ سلمنے سے بھاگ نکلے اور مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا کہ قتل و اسیر و غارت کرتے ہوئے بحیرہ وشی تک پہونچے اور اُنکو اُس مقام مین جا ڈالا جو قریہ شالولہ سے قریب تھا اور ایک جماعت اُن مین سے اندرون ایک قلعے کے جا گھسی جو وہان دشت مین واقع تھا اور مسلمانون نے اُسکا محاصرہ کیا اور بالآخر پھاٹک جلاکر اندر داخل ہوئے اور مکانون کی دیوارین گراکر جو کچھ مال و اسباب تھا نکال لیا اور رومیون سے ایک جم غفیر قتل ہوئے جو قریب تین ہزار کے تھے اور تقریباً ایک ہزار آدمی اسیر ہوئے اور مسلمانونمین سے شہتاد و شش مرد شہید ہوئے اور اُن اکابر شہدا مین سے ہر ایک پنی فرودگاہون مین متصل شہر طبندی حوالی مین شہر ربوط کے فروکش تھے اور یہ زیادہ بڑے روستاد سلیمان بن خالد بن الولید رحمہ اللہ کے تھے تو اُنھون نے خالد بن الولید کو برسم تعزیت سلیمان اُنکے فرزند کے ایک نامہ لکھا اس مین ان ابیات کو مندرج کیا **اشعار**

فی سید کان یوم الحرب مقدامًا	مجندل الفرس فی الھیجا اذا جمعت	یا خالدان ھذا الدھر قد جعنا
یا طول ما ھدم الاعداء بصارمہ	وقالھم منہ تنکیسا و ارغاما	واصنادیہ یوم الحرب ضاما
ان ھاز ساعۃ القصاص من صمصاما	کانہ اللیث وسط الغاب فی وثبۃ	لا یملک الصنادمن ابطالنا املا
یا عین جودی بفیض الدمع منہ دما	واندبی فارسا قد کان ضرغاما	لہ لعداد علی الاشبال قد حاما
سہ المنایا وحکم اللہ قد دامًا	بجل الفتی المقدام خیر فتی	والسید اللبیب عبید اللہ قد حکمت
		قد کان فی ملتقی الاعداء ھجاما

یعنے اے خالد ہر آئینہ اُس زمانے نے ہمکو درد مند کیا مصیبت مین اُس سید مہوار کے جو روز معرکہ مقدم الجیش تھا غلبہ و حملہ کرنے والا فوج فارس و روم کا جنگ مین جسوقت وہ سب مجتمع ہون اور اُنکے صنادید مردارون کے لیے روز حرب صف آرا جنگ آور تھا اے عین گریہ کر اشک سے کیا ہی ہلاک کیا دشمنون کو اپنی تلوار سے کہ پہونچی اُنکو اس سے

سرا سر نگونساری و نرسودگی بینی بتحاک کوئی سردار جوانمرد ہمارے دلاوروں مین سے کسی اپنی امید پر مالک قادر نہوگا اگر وہ اپنے بازو کو قصاص مین تلوار سے روکے گا اور وہ گویا کہ شیر تھا درمیان بیشۂ نبرد کے جسوقت واژ ہوتی تھی اُسکے پاس جماعت دشمنون کی اور بچون ویتیمون پر حمایت ومہربانی کرنیوالا تھا اے آنکھ خونباری کر اپنے چشمۂ سار اشک سے اور نوحہ کر اُس شہسوار پر جو شیر جبار تھا اور ای آنکھ گریہ کر سردار دانشمند عبداللہ کے لیے جسکو مرگ نے اپنے تحت حکم کرلیا اور حال یہ ہے کہ حکم الٰہی ہمیشہ جاری ہوا ور برترین جوانمردونکا مقادر ہے کہ جنکا پسر بہترین نوجوان تھا وہ مقابلۂ دشمن مین ان پر ہجوم ورغہ لانیوالا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ جسوقت نامہ زیاد بن الغیرہ کا پاس خالد بن الولید کے پہونچا تھا تو اُسوقت وہ امیرون کو رلا رہے تھے اور اہل بلاد اُنکے پاس حاضر آئے تھے اور جتقدر مال وغیرہ پر اُنھون نے مصالحہ کیا تھا وہ سب حاضر لائے تھے اور تیاری روانگی عبدالرحمن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمرو بن الخطاب و عقبۃ بن نافع الفہری وزبیر وغیرہ کی ہزار سوار سے کرتے تھے بارادہ مزین مصر کے جو بنا مرد قیوم کے معروف ہوا اور ذکر اُسکا اپنے محل مقام پر آویگا انشاء اللہ تعالیٰ چنانچہ جسوقت وہ نامہ خالد کے مطالعہ مین آیا تو وہ بیہوش ہوکر بے اختیار زمین پر گر پڑے اور غش کر گئے پھر جب ہوش مین آئے تو استرجاع کیا یعنے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور یہ کلمات زبان پر جاری کیے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحْتَسِبُہٗ سُلَیْمَانَ اِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ فَرَطًا وَّذُخْرًا وَّاَعْقِبْنِیْ عَلَیْہِ صَبْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ بِذٰلِکَ اَجْرًا وَّکَمْ عَرَّضَنِیَ النَّوَائِبُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ **ترجمہ** یعنے توانائی وقوت طاعت وتقوی کی حاصل نہین ہوتی مگر بتوفیق خدائے برتر وعظیم الشان کے اور ہم خدا ہی کے عبد ومملوک ہین یعنے اُسی کے ہین اُسی کی طرف راجع وبازگشت کرینگے اے ہمارے پروردگار مین چشمداشت اجر وثواب کی باعث سلیمان کے تیری طرف رکھتا ہون اور اے ہمارے پروردگار اُسکو ہمارے لیے اجر وذخیرہ آگے بھیجا ہوا مقرر کر اور مجھے اُسکے پیچھے اُسپر صبر کرنیوالا رکھ اور میرے لیے اس امر مین اجر عظیم عطا کر اور مجھکو ثواب سے محروم نہ رکھ بسبب اپنی رحمت کے اے بڑے رحم کرنیوالے زیادہ تر جمیع رحم کرنیوالون سے اور خالد نے اُس جوش غم مین یہ کہا کہ مین اسکے بارے مین یعنی سلیمان کے عوض خون مین صنادید کفار سے ہزار سردار کے ساتھ مواخذہ ومکافات کرونگا اور اُنکے نام آورون اور شہسوارون کو قتل کرونگا اور مین حق تعالیٰ سے امیدوار ہون کہ بدلہ اس خون کا لون انشاء اللہ تعالیٰ اور بطلوس کو مین ضرور ضرور قتل کرونگا بدترین کشتنی یعنے برے طور کے قتل سے تو اس صورت مین شاید مین اپنے سینۂ سوزان کو تسکین دون اور حرارت جگر کو بجھاؤن اور کیا عجب ہو کہ میرے ہاتھ سے اُسکا ویرو یا خراب وویران ہو اور اُسکے لشکرون کو شکست ہو اور اُسکی مملکت کو زوال ہو اور اُسکے اشک سوزان گرم تر اخگر سے اُسکے عارض پر پیاپے روان ہون بعد ازان سترجاع کرینگے اور یہ ابیات اُنکی زبان پر جاری ہوئے اشعار

جری مدمعی فوق الماجر منهل	وحر فوادی من حری الین یشتعل
اعد ماء فوادی عسی اخبرت نفسی	

فلیت بشیر البین لا کان قد صل	سابکی علیہ کل ما مسی ملسا	وما ابتسم الصبح المنیر وما انجلی
لقد کان بدر زائد الحسن طالعا	فاصبح بعد العز والزہر قد ذل	وکان کریم العم والخال سیدا
اذا قام سوق الحرب لا یعرف الکل	احاطت بہ خیل اللئام باسرہم	وقد مکنوا منہ مہندا ولا سل
وعیشک تلقاہم صراعی علی الثری	علیہم یسوق الطیر والوحش محتفل	واسقاوا انی کنت حاضرا
یا بیض ماضی لحد فی الحرب مستطل	وحق الذی حجت قریش بیتہ	وارسل طہ المصطفی غیابۃ الاجل
لاقتل منہم فی الوغا الف سیدہ	اذا سلم الرحمن واتسع الاجل	ترجمہ قولہ مدمع منہل اشک رواں

یعنے جاری ہوئے میرے اشک رواں اوپر رخسارون کے اور حرارت میرے جگر کی سوزش غم جدائی سے مشتعل ہو اور دل میرا سرگشتہ ہو جیسے مین نے اُسکی خبر مرگ سنی ہو کاش کہ خبر دینے والا میرے پاس نہ پہونچتا اور قریب ہو کہ مین ہمیشہ اُسپر رویا کرونگا جسوقت شام ہوگی اور جب شگفتہ ہوگی صبح تابان اور جب خندان ہوگی یا جب وقت اُسکا عا وزاری کا ہوتا ہو وتحقیق کہ وہ بدر منیر زائد حسن وجمال طالع تھا سو وہ بعد تابندگی وخشندگی کے غروب ہوگیا اور وہ کریم العم تھا یعنے جسکا عم بزرگ ہو اور وہ کریم الخال تھا جسکا خال یعنے برادر مادر جسکا بزرگ تھا اور وہ خود سردار تھا اور جسوقت شدت جنگ بپا ہوتی تھی تو وہ ہراسان نہوتا تھا اور جبکہ گھیر لیا اُسکو خیل لئام نے سب ملکر تو بعد قتل اُسکے مالک ہوئے اُسکی شمشیر وسنان کے یعنے اُسوقت حوصلہ تیغ زنی کا ہوا اور ای مخاطب قسم ہو تیری زندگانی کی کہ اُسنے دشمنون کے کشتے کے پشتے پشتے زمین پر ڈال دیے تھے تو اُسپر ہجوم کرتے تھے طائران ہوا پرے کے پرے اور وحشیان صحرا قطار قطار ہاے افسوس کاش مین وہان موجود ہوتا تو مین دست دراز ہوتا یعنے مین اُنکا قاتل ہوتا بشمشیر براں جو حد تیزی سے گزر جانیوالی ہو حرف مین اور قسم ہو اُس خدا کی جسکے خانۂ کعبہ کا قریش حج وطواف کرتے ہین اور جسنے بھیجا ہو طہ کو یعنے مصطفےٰ کو جو نہایت ملزم ہو یا یہ کہ جسنے طہ بھیجی ہو مصطفےٰ کو جو منتہاے مقاصد ہو البتہ مین قتل کرونگا ان دشمنون سے ہزار سردار کو اگر خدا مجھے زندہ و سالم رکھیگا اور اجل مجکو مہلت دیگی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ پھر امراء دا کابر پاس خالد کے آئے یعنے بعد رودنامہ زیاد کے اعیان مسلمین اُنکے پاس آتے تھے اور پرسا سلیمان کا دیتے تھے اور اُنکی آنکھون سے اشک جاری تھے یہ کلمات تعزیت کہتے تھے اعظم اللہ لک اجرا واعقبک علیہ صبرا وجعلہ لک غدا ذخرا یعنی حقصے تمھارے اجر کو عظیم اور زیادہ کرے اور اُسکے پیچھے تمکو اُسپر صبر کرنیوالا رکھے اور اُسکو تمھارے لیے فردائے قیامت کو روز حشر ذخیرہ حسنات کا کرے اور پھر کہنے لگے کہ جسسے وہ قوم معدوم مفقود ہوگئی ہین جنکے باعث ہمارے دل ہماری وحشت سے رمیدہ اور جراحت سیدہ ہین اور ہم اُنکے قتل ہونیسے نعزان مخاطر پریشان ہین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور اسی طرح لوگ پاس مقداد کے گئے اور اُنکے فرزند عبداللہ کی تعزیت کی اور یہ خبر مصر مین عمرو بن عاص کو بھی پہونچی کہ وہ وہین مقیم تھے تو اُنھون نے خالد اور مقداد کو بقم پرسی کے خطوط لکھے اور جب خبر شہادت سلیمان عبداللہ کی مدینے مین پہنچی گاہ عمر بن الخطاب رضی اللہ کے بھی گئی تو اُنھون نے

اور سائر اصحاب مثل علیؑ بن ابیطالبؑ، وعثمانؓ بن عفان وطلحہ بن عبداللہ ودیگر صحابہ رضی اللہ عنہم جو مدینے مین حاضر وموجود تھے ان سبنے استرجاع کی یعنے عالم حزن والم مین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے تھے اور صحابہ نے بھی خطوط ماتم پرسی کے خالد و مقداد کو لکھے تو جو کچھ اُنمین کلمات بصبر لکھے تھے اور جو ثواب واجر اُنکے حق مین مرقوم تھے اُس سے خالد ومقداد کے دل کو طمانینت وتسکین حاصل ہوئی اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہان ماجرا اہل اسلام کا تو یہ تھا اور اُدھر بطلوس کو جب خبر آمد عرب کی طرف مدینہ بھیجنے کے تحقیق ہوئی تو اُسنے دروازہ خزانے کا کھلوادیا اور زرہ خلعت وساز وسلاح وزرہ وخود وغیرہ دینا و بانٹنا شروع کیا اور بطریقون وغیرہ امرا پر تقسیم وتفریق جماعات عساکر کی کرنے لگا یعنے ہر ایک بطریق ورئیس کو افسر و سالار ایک ایک جماعت کا مقرر کیا اور وہان پر ایک مکان مقفول تھا اُسمین کتبے تھے جنمین معجزات واسمائے عرب لکھے تھے سو بطلوس نے دروازہ کھولے جانیکا حکم کیا کیونکہ اُسکو گمان تھا کہ اندر اس مکان کے ذخیرۂ مال ہے مگر اُسکے کھولنے سے قسیسین ورہبان یعنے علمائے نصاریٰ ویہود نے بادشاہ کو منع کیا مگر اُسنے امتناع پر التفات نہ کی اور اُسکو کھلوایا تو اُسمین سوائے صفت واسمائے عرب کے اور کچھ نہ پایا جیسا ہمنے اوائل کتاب مین ذکر کیا ہے وبعد ازان بطلوس کنیسہ مین گیا اور اپنے تخت پر جلوس کیا اور گرد بگرد اُسکے جماعت بطریقون کی حاضر تھی تب اُسنے اپنے امرین مشورہ اور استشارہ کیا اُسوقت اُن مین سے ایک شیخ بزرگ راہب اُٹھ کھڑا ہوا اور وہ اُن لوگون مین مطاع ومسموع الکلام تھا یعنے وہ سب اُسکی اطاعت کرتے تھے اور اُسکا کہنا مانتے تھے اور وہ بزرگ سن تھا کہ عمر اُسکی ایک سو بیس برس کی تھی اور اُسوقت وہ جبۂ سیاہ پہنے تھا اور اُسکے سر پر کلاہ کلان گوشہ دار اور ہاتھ مین عصاے آبنوس مکلل بعاج وزر یعنے جسمین پاتھی دانت اور سونا جڑا تھا اس زی وزینت سے وہ قریب ہیکل کے آیا (ہیکل بناے بلند عباد تگاہ ترسایان) اور ایسے الفاظ سے کچھ کلمات اپنی زبان پر لایا جو مفہوم نہوتا تھا وبعد ازان وہ کہنے لگا کہ ای اہل دین نصرانیہ اورای بنی ماد المعمودیہ یعنے اولاد قوم آب پاشیدہ وآب ترشدہ (یہ کنایہ ہے عمل نصاریٰ سے کہ جب جسکو کرشتین بناتے ہین تو اُسپر عمل آبپاشی کا کرتے ہین اور اس عمل کو وہ بپتسما کہتے ہین) پھر یہ خطاب کرکے اُسنے کہا کہ دولت وسلطنت تمھاری اس زمانے تک قائم تھی اور کلمہ کلام تمھارا عند اللہ وعند الناس مسموع وپذیرا رہا جبتک کہ تم نیک کامون کا حکم کرتے رہے اور بُرے کامون سے منع کرتے تھے اور رعیت مین رعایت عدالت رکھتے تھے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ لیتے تھے اور اُس سے اُسکی داد دلاتے تھے اور درمیان ناتوان وتوانا کے انصاف کرتے تھے اور نادار و بینواؤن سے انس ومواسات رکھتے تھے اور مال مردم پر دست درازی نہ کرتے تھے اور زناکاری سے خوف وپرہیزگاری رکھتے تھے تو اُسوقت تک دولت وحکومت تمھارے لیے تھی اور قلوب رعایا کے تمھاری طرف مائل تھے اور وہ تمھارے حق مین دعاگو تھے کہ بادشاہت تم مین تھی اور اب تم نیک کامون کا حکم نہین کرتے اور بُرے کامون سے باز نہین رکھتے اور نہ خود باز رہتے ہو اور رعیت پر ظلم اور احکام مین تعدی اور حکم

برخلاف حق کے کرتے ہو اور حق ضعیف و عاجز کا قوی زور آور سے نہین دلاتے ہو اور اموال رعایا پر دست اندازی کرتے ہو اور فسق و فجور تم مین فاش و بالاعلان ہو گیا ان وجوہ سے دل رعایا کے تم سے پھر گئے اور اُنھون نے دست بدعا و زاری تمپر پیش خدا دراز کیا اور حال یہ ہو کہ دعا مظلوم کی مستجاب ہوتی ہو اور کثرت ظلم کی خراب کرتی ہو پس قریب ہو کہ یہ نعمتین تمھارے ہاتھون سے چھین جاوینگی اور غیرون کے ہاتھ لگین گی اور بسبب کثرت تمھارے گناہون کے اور باعث شامت تمھاری نافرمانیون کے اور مظلومون کی بد دعا سے یہ لوگ عرب کے تمپر مسلط ہوئے اور تمھارے بلاد کے مالک ہو گئے اور تمھارے لوگون کو قتل کیا اور تمھارا مال لوٹ لیا اور تمھارے گھرون مین نازل اور تمھاری جاے پناہ پر قابض ہوے لاجرم تمکو لازم ہو کہ اپنی فضلت سے اب بھی ہوشیار ہو اور اپنے خانمان اور مال و ملک سے ان لوگون کو دفع کرو اور اُنکو اپنی جانب مجال دخل نہ دو یہ میرا قول و کلام تم سبکے حق مین بہبود ہو آخر جب بطلوس نے کلام و بیان اُس راہب کا سُنا تو بطرف اپنے بطریقون اور جماعت و بجانب ارکان و اعیان دولت کے متوجہ ہو کر کہنے لگا تمنے سُنا ہو کہ تمھارے باپ یعنے تمھارے بزرگوارنے کیا کہا وہ سب بولے ہان ہمنے خوب سُنا تب بطلوس نے کہا پھر تمھاری کیا راے ہو اور تمھارے نزدیک کیا مصلحت ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم آپ کے ساتھ اور حضور مین حاضر ہین اور ہم عرب سے مقاتلہ کرنے کو مستعد ہین اور ہم اپنے درمیان اُنکو مداخلت نہ دینگے جیسا کہ اُنھون نے اور لوگون مین دخل کیا ہو اگر وہ ہمپر غالب آنے لگین گے تو ہم اپنے حصار قلعہ پر چڑھ جاوینگے کیونکہ ہمارے پاس رسد غلہ وغیرہ اسقدر ہو کہ ہمارے تئین دس برس تک بلکہ مزید برآن کفایت کریگی اور ہمارا یہ شہر بھی بہت مستحکم ہو اور ہم اپنے تئین اُنکے اختیار مین نہ دین گے اور پیش لوک یہ ننگ و عار ہم اپنے اوپر گوارا نہ کرینگے یہ جواب سُنکر بطلوس بہت مسرور اور اُنکا کمال مشکور ہوا اور اُسوقت ایک دہقان راہب جو معرفت امور مین اس پہلے راہب کا نظیر و ہمسر تھا برجستہ اُٹھ کھڑا ہوا فاستخرج کتابا معلقا عندہ فی صندوق من الانبوس مقفولا باقفال من الفولاد یعنے پھر اُسنے ایک صندوقچہ آبنوسی مقفل بقفل فولادی سے جو اُسکے گلے مین لٹکا تھا ایک کتاب نکالی اور کہنے لگا ای دین نصرانیہ و بنی المعمودیہ یعنے اے اولاد قوم آب پاشیدہ و آب ترشدہ سُنو مجھ سے جو کچھ تمھارے حق مین علماے ماضیین و حکماے سابقین نے کہا ہو کہ ہزار مینہ آخر زمانے مین ایک نبی مبعوث ہوگا جسکا نام محمد بن عبداللہ اور بنی عدنان سے مبعوث ہوگا اور اُسکے باپ مان مرگئے ہون گے تو اُسکے جد عم پرورش و کفالت اُسکی کرینگے تا آنکہ حق تعالیٰ اُسکو جمیع خلائق کا خاتم انام پر نبی مبعوث کریگا اور مولد اُسکا مکہ اور مقام اُسکی ہجرت کا مدینہ ہوگا اور وہ چند روز قائم بحیات رہکر پھر جب حق تعالیٰ اُسکو فائز بوفات کریگا تو مالک و متولی امر خلافت کا ایک شخص بنام ابوبکر رضہ ہوگا اور عرب بسبب اُسکے بہت فخر و مباہات کرینگے اور وہ دین تیار و آراستہ کریگا اور حدود شام مین بھیجے گا اور وہ بہت تھوڑے زمانے تک قائم رہیگا پھر جب حق تعالیٰ اُسکو موت دیگا تو بعد اُسکے متولی اس امر کا ایک شخص اصلع ہوگا جسکے موے پیش سر ریختہ ہونگے و اعور یعنے سخت سیاہ چشم

ہوگا اُسکا نام عمر رضؓ ہوگا اور صاحب فتوحات اور صبح کرنیوالا دشمنون کا بشامت ترین حالات کے ہوگا اُسکے ہاتھ پر بہت سے امصار یا رفتح ہونگے اور وہ اپنے لشکرون کو سائر اقطار رمین بھیجے گا اور کتب قدیمہ مین پاتا ہون کہ فتح اس شہر کی ہاتھ پر ایک شخص کے ہوگی جو گندم رنگ شیر شجاع شہسوار حملہ آور سردار دلاور مسمے بخالد بن الولید رضؓ ہوگا کہ اگر تم میرا کلام سنو اور میری بات مانو تو عربون کے ساتھ صلح کرلو اسلیے کہ آج اُنکا اقبال ہے اور دولت بکام اُنکے ہے اور دین اُنکا حق ہے اگر تمام اہل مشرق و اہل مغرب اُنسے مقاتلہ کرینگے تو برکات خدا اور اپنے نبیؐ کی برکت سے وہی غالب رہین گے پھر جب بطریقون نے اُسکا یہ کلام سُنا تو برہم و برآشفتہ خاطر ہوکر ارادہ اُسکے قتل کا کیا مگر بطلوس بادشاہ نے اُنکو اس بات سے منع کیا اور باز رکھا اور اس راہب سے کہا مگر تو عرب کی تلوار سے ڈر گیا اور مین خوب جانتا ہون کہ رہبان قسیس ولیر نہین ہوتے اور کچھ جان نہین رکھتے اسلیے کہ اُن کی خورش سوائے عدس اور تیل زیت اور لیمون وغیرہ اشیاء ردیہ کے کوئی چیز مقویات سے نہین ہوتی ہے اور وہ گوشت سے واقف نہین ہین اس سبب سے اُنکے دل بودے ہوتے ہین اگر تیری قدر و منزلت قدیم الایام سے نہوتی اور تو قدما و ملوک کی رویت و صحبت سے فائز نہوا ہوتا تو مین تیرے ساتھ بدرشتی پیش آتا اور اگر تو پھر اپنے اس کلام کو اعادہ کریگا تو مین تجکو بے شبہہ قتل کرونگا بُرے طور کے قتل سے یہ سُنکے وہ راہب خاموش ہورہا اور بطلوس وہان سے اُسی وقت چلا گیا اور اپنے قصر رفیع مین جاکر بیٹھا اور بطریقون کو بلواکر اُن کو خلعت و نشان دیا اور تیر کا اُنکو ایک صلیب بھی عطا کیا پھر اپنی فوجون کا جائزہ لیا اور ملاحظہ فہرست طبلق کا کیا تو ہشتاد ہزار کی جمعیت تھی سوائے کثرت پیادون اور بھیڑ بازاری کے پس اس سامان سے وہ بنہایت محظوظ و خوشوقت ہوا اور بعد ازان اُن بطریقون مین سے ایک بطریق کو جسکا نام قابیل تھا طلب کیا اور وہ منجملہ اُن ہم جلیسون کے تھا جو پایۂ تخت کے بیٹھنے والے تھے اور بغیر اُسکے نفاذ کسی امر کا نہ کرتا تھا چنانچہ اُسکو خلعت دیا اور ستی ہزار سوار اُسکے حوالہ کرکے حکم دیا کہ جاکر عرب سے مقابلہ کرے و بعد ازان اُسنے اپنے خواص و اعیان سلطنت سے استشارہ کیا کہ خود بنفسہ اندرون شہر اقامت گزین رہے یا بیرون شہر برآمد ہو یہ سُنکے بطریقون مین سے جو ذی ہوش و دانشمند تھے وہ کہنے لگے اے بادشاہ ہرگاہ آپ اندرون شہر قیام رکھین گے تو لوگ ہماری رائے کو ضعیف اور ہمارے امر کو خفیف سمجھین گے اور جبکہ آپ بھی شہر کے باہر ایک جانب متمکن رہین گے تو عرب ہماری طرف نہین پہونچ سکتے ہین اور شہر کو ہم اپنی پشت پر رکھین گے اور بیرون باب سے ہم مقاتلہ کرین گے اور جو لوگ شہر پناہ کی فصیلون اور برجون پر ہون گے وہ ہمارے مساعد و پشت پناہ رہین گے پھر جسوقت امر ہمارا استوار ہوجاویگا تو ہرچہ باد اباد اور جبتک ایسا امر عظیم نہوگا تو ہم اندرون شہر داخل نہون گے چنانچہ بادشاہ نے اُن کی رائے کو پسند پذیرا کیا بعد ازان فراشون کو حکم ہوا کہ خیمے سراپردے اور شامیانے و قناتین بیرون شہر لیجاکر بپا کرین تبلان لوگون نے

شاور وان خاص خیمہ شاہی وقبۂ عظیم بارگاہی جسکی وسعت ورفعت ہفتاد ذراع کی تھی باہر لیجاکر چوبہاے نقرئی وطلاکار پر ایستادہ کردیے اور وہ سائر خیام حریر دیباے رنگ برنگ کے تھے کوئی سفید کوئی سیاہ کوئی سرخ کوئی سبز کوئی زرد کوئی نیلگون تھے اور اُسکے اکثر ایستادے سیم وزر سے مرصع بدر وجواہر تھے اور ان خیمون کے داخل مین تصویرین انسان کی لگی تھین اور خارج مین پیکرہاے وحوش وطیور اور شبیہ کواکب کی بنی تھی اور اُسمین فرش دیباے بوقلمون وبساط حریر گوناگون بچھے تھے اور اُسپر زیر انداز وقالین پڑے تھے اور مسندین لگی اور گاؤ تکیے لگے تھے اور اُسکی طنابین ریشمی رنگین جو مینہاے عاج وآبنوس سے سونے چاندی کی کھڑاؤن مین کھینچی تھین تو اُن طنابون مین زنجیرین زرین وسیمین لٹکتی ہوئی اُن مین قندیلین لاجوردی آویزان تھین اور بالاے فرش تخت سلطانی چوب ساج وصندل کا مذہب مفضض اوپر قوائم یعنے پایہاے منبت بذہب وفضہ کے آراستہ رکھا تھا اور طول وعرض اُسکا سات سات ذرع تھا اور ارتفاع بھی مثل اسی کے تھی اور زینہ اُسکا چوبی سونے چاندی کا پترجڑا ہوا اور اُسکے گرد شتاوکرسیان آبنوسی جڑاؤ برابر بچھی ہوئی تھین اُنپر ارباب دولت واصحاب صولت بیٹھتے تھے اور گرداس شاور وان کے جسمین تخت تھا بہت سے خیمے وسراپردے بارائش وزیبائش تمام جسکا وصف نہین ہوسکتا پایا تھے **راوی** کہتا ہے مجھے روایت پہونچی ہے ایک جماعت صحابہ سے جو حاضر فتح اور دیکھنے والے ان خیام کے تھے اُنھون نے بیان کیا کہ جب بطلوس بھاگا اور داخل شہر ہوا تھا تو ہمنے دیکھا وہ تمام خیام وسراوقات مقابل باب البحری جو بنام باب الفندوس معروف تھا بدستور نصب تھے اور اُسنے ایک بطریق کو بطریقون مین سے جسکا نام سمعان تھا حکم کیا تھا کہ وہ اپنا خیمہ جو اُسکو ملا تھا نزدیک باب توما کے نصب کرے اور وہ سامنے کا دروازہ تھا اور ایک بطریق کو جسکا نام اصطافین تھا حکم دیا تھا کہ وہ مع اپنے لشکر کے بجانب شرقی قریب پل کے اُترے اور وہ پل نہر ساباط پر سنگی ستونون کے اوپر قائم تھا سو وہ وہین گرد قلعہ کے دس ہزار سوار سے اُترا تھا چنانچہ ہبار بن ابی سفیان وسلمۃ بن ہاشم المخزومی نے بیان کیا کہ ہم مدائن کے شہرون مین سے کسی ایسے شہر مین وارد نہین ہوئے اور ہم نے نہین دیکھا جو بہنسا سے ساز وسامان مین فزون تر ہو اور وہان والون سے کہین اور جگہ آدمی بھی زیادہ ترقوی دل وتہمتن نہ تھے اور اُنھون نے صلیب بکثرت قائم کیے تھے اور بہت سے سراوقات وخیام برپا کیے تھے اور بہت سے منجنیق یعنے فلاخن شہر پناہ کی دیوارون پر اور بہت سے قبے جلد فیل کے فولادی پتر جڑے ہوے فصیلون پر نصب تھے اور گروہ سنگ اندازون اور فلاخن اندازون کا اور غول نیزہ دارون اور تیر اندازون کا باہتمام تمام ترتیب دیا تھا **راوی** نے کہا کہ یہ ماجرا تو اُن قومون کا تھا اور یہان امیر غانم بن عیاض جب قریب بہنسا پہونچے تو اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اور وہ اصحاب مثل ان اکابر کے تھے جیسے ابوذر غفاری اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ومعاذ بن جبل وسلمۃ بن ہاشم المخزومی ومالک اشتر النخعی وذوالکلاع الحمیری وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور سب اُنکے اصحاب دو ہزار تھے

چنانچہ امیر غانم نے ان سب کو حکم کیا کہ شرقی جانب کو اُتر داور اگر وہ قتل کرین تو تم بھی مقاتلہ کرو اور اس قلعہ پر نازل ہو کر ایسی جنگ کرو کہ قلعہ لیلو اور یہ کہکر خود امیر غانم جہۃ بحریہ کی دوسری جانب گئے اور اُنکے ہمراہ اصحاب رایات و امراء سادات تھے اور اُنکے آگے آگے طلیعہ تھا یعنے جماعت مقدم کہ جسمین بڑے بڑے ابرار تھے مثل فضل بن عباس اور اُنکے برادر عبد اللہ بن عباس اور شقران و صہیب اور مسلم و جعفر پسران عقیل بن ابی طالب اور عبد اللہ بن جعفر و زیاد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم اجمعین اور اُنکے عقب پر دیگر امراء ذیشان و صاحبان نشان پشت پناہ تھے مثل نعیم بن ہاشم بن العاص رض و ہبار بن ابی سفیان و عبد اللہ بن عمرو الدوسی و سعید بن زبیر الدوسی و حسان بن النصر الطائی و جریر رض بن نعیم الحمیری و سالم رض بن فرقد الیربوعی و سیف بن اسلم الطائی و معمر بن خویلد السبکی و سنان رض بن اوس الانصاری و مخلد بن عون الکندی و ابن زید النخیل اور مانند اُنکے دیگر اکابر رضی اللہ عنہم اجمعین اور اُنکے پیچھے دیگر جماعتین یکے بعد دیگرے بجانب غربی چلے جاتے تھے ناگاہ وہ دشمن خدا قابیل جسکا ذکر مقدم ہو چکا ہے مع اپنی جماعت بطریقون کے سامنے آیا چنانچہ جسوقت جماعت فریقین نزدیک دامن کوہ کے مقابل ہوئین تو قابیل نے اپنے لشکر کو آگے جانے سے روک لیا اور کہا یہین ٹھہر جاؤ اور خود بطرف ایک نشان عالیشان کے بڑھکر ایک شخص متنصر یعنے عرب نصرانی کو جو اُس نشان کے پہلو مین کھڑا تھا حکم کیا کہ مسلمانون کی طرف بآواز بلند پکار کر کہدے تا وہ اپنے زمرہ سے کسی مرد زیرک کو جو وہ خود بھی اپنے مغز سخن سے ماہر ہو پاس بطریق کے بھیجدین چنانچہ جب اُسنے یہ ندا دی تو فوراً جریر الحمیری پاس غانم کے آکر کہنے لگے اے امیر مجکو اذن دیجیے تا مین اس سے کلام کرون اُنھون نے کہا اچھا اگر وہ طالب صلح و خواہان رفع قتال ہون تو ہم اُنسے مہ ملحہ کرینگے اُس زمانے تک کہ امیر خالد بن الولید تشریف لاوین اور وہ اپنا حکم جاری کرین والا اگر ان لوگون کا ارادہ قتال ہو تو ہم اُنسے مقاتلہ کرینگے اور حق تعالے سے اپنی استعانت و استمداد کرینگے کہ وہ ہمارے لیے کافی اور بہترین مددگار ہے **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اُسوقت جریر رض یہ حکم سُنکر روانہ ہوئے تا آنکہ بطریق قابیل کے سامنے جا کھڑے ہوے اور اُس سے کہا تیری کیا حاجت ہے بیان کر اُسنے کہا کیا امیر قوم تو ہی ہے جریر نے کہا نہین بلکہ مین امیر کی جانب سے مجاز سوال جواب کا ہون تب قابیل کہنے لگا کہ بلاد شام اور وہان کے نعماے عظام کو چھوڑ کر تم لوگ اِن بلاد مین کیون آئے ہو اور حال یہ ہے کہ تم لوگ بلاد حجاز مین مارے بھوکون کے لاغر اندام و کوزہ پشت تھے اور افلاس سے برہنہ تن رہتے تھے و بعد ازان تمنے فواکہ شام کے اور پھر میوے حجاز کے چکھے اور خیرات یمن کی کھائی تو کیا یہ تمکو کافی نہوا یہانتک کہ تم ملک مصر مین آئے اور اہل قبط کو مقہور کیا پھر تم بلاد فارس و روم پر آئے تو وہان کے ملوک پر مسلط ہوئے مگر یہ بھی تمکو کافی نہوا یہانتک کہ اب تم ہمارے بلاد مین ہمپر ہجوم کرکے آئے اور ہمارے ابطال یعنے جوانمردون کو قتل کیا اور ہمارے اموال لوٹ لئے اور ہم لوگ تمھاری طرف سے غافل تھے اور اپنے

مکالمہ قابیل بطریق و مؤمن کلامی ۱۲

امور مین ہم اہمال کرتے رہے حتی غلظت شوکتکم یعنے آخر خار تمھارا سخت ہوگیا یعنے تم زور پکڑ گئے اور شوکت وسطوت تمھاری بڑھ گئی کہ تمنے ہمارے شہر پر عزم کیا اور تم ہمارے اُس بلد کے طالب ہوے ہو جو ہمارا دار الملکت وبیت السلطنت ومحل ولایت وحکومت ہو وحال آنکہ یہ وہ بلد ہے کہ تمسے پیشتر اکثر فراعنہ مصر وجبابرہ قبط وسلاطین روم وملوک عجم وگروہ جرامقہ موصل نے اس بلد پر ہر چند قصد کیا مگر خائب وخاسر پھر کر گئے اور اب تمنے ہم پر ہجوم کیا ہے اور ہمارے بہت سے لوگون کو قتل کر چکے ہو پس اب تم ہمسے بیان کرو کہ ہماری طرف تمھاری کیا غرض ہے اگر تم مال چاہتے ہو کہ لیکر یہان سے پھر جاؤ تو مین اپنے بادشاہ کیطرف سے اس امر کا مجاز ہون کہ تمکو دون بشرطیکہ تم ہمارے یہانسے چلے جاؤ اور جتنے شہر ہمارے تمنے لئے وہ مسترد کر دو اور حال یہ ہو کہ بادشاہ میرے امر قرار داد سے مخالفت نہ کریگا سو تم مجھے بتاؤ کہ تمھاری کیا مراد ہے اور تم کیا مانگتے ہو یہ سنکے جریر رضؓ نے جواب دیا کہ اب تو اپنے کلام سے فارغ ہوا یا نہین اُسنے کہا ہان مین کہہ چکا تب جریر رضؓ نے کہا کہ اب تو اپنا جواب لے اما قول تیرا کہ ہم لوگ خستہ حال وتنگ مجال تھے سو یہ بات یون ہی ہے جیسے تو نے کہی ولیکن حق تعالےٰ نے ہم پر بسبب اسلام کے فضل و انعام کیا کہ ہمارے لیے اول نعمت ہے وبعد ازان حق سبحانہ تعالیٰ نے ہمکو مامور بجہاد کیا مال مشرکین کا جبتک وہ حرب کرنیوالے ہین ہمارے لیئے مباح کیا ہے (یعنے تاوقتیکہ کفار حربی ہین مال اُنکا حلال ہے اور جب وہ ذمی ہو جاوین تو ناقض عہد مال اُنکا حلال نہین ہوتا) پھر کہا جریر رضؓ نے کہ اور حق تعالیٰ نے ہمکو تجھ سے جہاد کرنیکا حکم کیا ہے جبتک کہ تم یا تو اسلام لاؤ یا مردم ذلیل کیطرح اپنے ہاتھون سے جزیہ پیش کرو اور نہین تو مقاتلہ کرو یہانتک کہ حکم خدا احکم الحاکمین کا جاری ہو یعنے جسکو چاہے نصرت یا شکست دے اور وہ جو تو نے مال کا ذکر کیا تو ہمکو مال دنیا سے کچھ غرض نہین اور نہ متاع فانی پر ہماری خواہش ہے بلکہ خود بلا دتمھارے عنقریب ہمارے ہو جائینگے (یعنے بنا بر خبر مغیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) اور مال تمھارے ہمارے لیے غنیمت مین ہاتھ آوینگے کہ ہم اُسکو درمیان اپنے تقسیم کرلینگے **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جسوقت بطریق قابیل نے یہ کلام سُنا تو سخت غضبناک ہو کر بولا کہ اب بدون اذن بادشاہ کے مین بے شبہہ تمکو کفایت کرتا ہون یہ کہا اور اپنے ہراہیون کو حکم دیا کہ جریر پر حملہ کرین چنانچہ جریر رضؓ کہتے ہین کہ ہنوز مین نے اپنے گھوڑے کی باگ نہ پھیری تھی کہ ایک گروہ سوارون کا مجھپر آپڑا اُسوقت دفعۃً ایک غول مسلمانون کا برجستہ پھاند پڑا اور قتال شدید برپا کی اُسدم عجب عالم تھا کہ چالش مردمان ونعرۂ جوانمردان وشدت ناوک افگنی وکثرت خدنگ دوزی وضربت تیغ وسنان وصولت مبارزان اور دونون جماعت کا باہم بھڑ جانا اور دونون فریق کا بایکدیگر لڑ جانا اور گرمی معرکۂ ستیز وہنگامۂ پرہول رستخیز (یعنے یہ سب اُس جوش وخروش پر واقع تھا کہ بیان مین نہین آتا) فللہ در المغیرۃ بن شعبۃ وعون بن ساعدۃ وعبادۃ بن تمیم والفضل بن عباس رضی اللہ عنہم یعنے حق تعالیٰ اُنکی نیکیان وحسنات زیادہ کرے کہ ان لوگون نے بڑی جنگ آوری کی ومردمیدان

امتحان ہوئے اور من ابتداے ارتفاع آفتاب تا غروب یونہی برابر گرم قتال شدید رہے ناگاہ عبداللہ بن جعفر نے قابیل پر حملہ کرکے ایک ضربت تلوار جو ماری تو وار خالی گیا مگر وہ اپنی جماعت کی طرف بھاگ گیا اور وہ جماعت تین سو سوار کی تھی پھر درمیان فریقین شدت قتال علی الاتصال برپا رہی یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا اور دونون جماعت فریقین ازیکدیگر جدا ہوئین چنانچہ مسلمانون مین سے قریب پچاس مرد کے شہید ہوئے اور رومیون مین سے قریب دو ہزار نفر کے مقتول ہوئے اور بقیۂ لشکر روم پاس قابیل کے جمع ہوکر سب کے سب بھاگ گئے تاآنکہ بطلوس کے پاس پہونچے پھر جب بطلوس نے ان مغرورون مقہورون کو دیکھا تو اُنکو بہت سی سرزنش وملامت کی اور کہا کیا وجہ ہے کہ تم لوگ عرب سے اسطرح بھاگتے ہو اور اُنکے سامنے ٹھہر نہین سکتے ہو اور تم اسقدر بودے ہوگئے اور گھبرا گئے کہ وہ ہم پر غالب آئے قابیل نے جواب دیا کہ اے بادشاہ خبر اور معائنہ مین اور سننے اور دیکھنے مین بڑا فرق ہے شنیدہ کے بود مانند دیدہ حال یہ ہے کہ یہ لوگ انسان نہین ہین بلکہ جن ہین اور جنگ مین جنون کے برابر ہین اگر اجل حصین و استوار نہوتی یعنے اگر مدت حیات ہماری باقی نہوتی تو ہم پھر کر آپ کے پاس نہ آتے یہ سنکے بادشاہ غیظ وغضب مین آکر بولا خاموش ہو تحقیق کہ رعب عرب کا تیرے اوپر غالب ہوگیا اور عنقریب تو دیکھ لیگا کہ انجام کار اُنکا کیا ہوتا ہے غرضکہ بطلوس نے سخت قلق واندوہ مین شب بسر کی جب صبح ہوئی تو اُسنے اپنی قوم کو حکم تیار ہونیکا اور فوج کو اذن سوار ہونیکا نہ دیا اور کہا ابھی توقف کرو اور دیکھو کہ انکا امر کیونکر ہوتا ہے یعنے انتظار کرو کہ وہ کیا کرتے ہین

ذکر فتوح قلعۂ بہنسا اور اسیر نزول صحابہؓ کا اور قتل کرنا بطریق کو

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ جب صبح ہوئی تو جماعت مسلمانون کی نماز صبح پڑھکر اپنے گھوڑون کیطرف متوجہ ہوئی اور زین باندھکر سوار ہوئے مگر دشمنون کا اُسوقت کچھ پتہ ونشان نہ ملا تو یقین ہوا کہ وہ لوگ بھاگ گئے اور اپنے شہر کے اندر جا پہونچے تب اہل اسلام آگے بڑھے یہانتک کہ بہنسا سے قریب ہوئے اور خیمے وشامیانے اور رایات نظر آنے لگے راوی نے کہا مجھ سے روایت بیان کی قبیس بن منہال نے بواسطۂ عامر بن ہلال کے ابن زید الخیل سے اُنھون نے کہا جب ہم شہر بہنسا کے سامنے پہونچے اور خیام نظر آئے اُسوقت غانم بن عیاض بن کلمات گویا ہوئے اَللّٰھُمَّ اخْذُلْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ اَللّٰھُمَّ احْصُرْھُمْ عَدَدًا وَّاقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَّلَا تُبْقِ مِنْھُمْ اَحَدًا وَّاَخِذْ بِھِمْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنے اے پروردگار ان کافرون کو خوار کر اور ہمکو انپر فتح ونصرت دے اور اُنکی جمعیت کو گھیرے اور اُنکو پراگندہ کرکے ہلاک کر اور اُنمین سے کسی کو باقی نہ رکھ اور اُنکو اپنے غضب مین گرفتار کر واہ من المسلمون علی دعائہ اور اہل اسلام اُنکی دعا پر آمین کہتے تھے پھر جب ہم شہر بہنسا پر جا پہونچے اور ہم لوگ باواز بلند تکبیر وتہلیل کرتے تھے اُسوقت وہ لوگ اپنے خیمون سے باہر نکلے اور اُنکے ہاتھون مین تلوارین اور کمانین تھین اور تیر ونیزے تھے اور ہمنے دیکھا کہ مردم کثیر برجون اور فصیلون پر چڑھے ہین اُسدم ایک جماعت عرب نے انپر حملہ کرنیکا ارادہ کیا مگر امیر غانم اور سائر امرانے اُنکو اس رادے سے منع کیا اور کہا لاحملۃ الا بعد الانذار یعنے حملہ کرنا نہ چاہئے مگر بعد انذار و حجت

استوار کے چنانچہ وہ ہماری طرف نہ بڑھے اور نہ قتال پر دست درازی کی اور ہلوگ اُنکی نگاہون مین قلیل نظر آئے اور واقدی نے کہا کہ پھر مسلمانون نے بجانب کوہ سمت شہر عبور کیا اور نزدیک ایک تل کوکل قریب دانشنیب کے نازل ہوئے یہ احوال تو ان مسلمانون کا تھا واما ابوذر غفاری وابو ہریرۃ الدوسی ومعاذ بن جبل وسلمۃ بن ہاشم ومالک الاشتر وذوالکلاع الحمیری یہ لوگ جاتے جاتے قریب قوم کے مع جماعت پہونچ گئے اور وہ شب اس جگہ بسر کی جب صبح ہوئی تو لشکر عدو اُنکے مقابلے پر آمادہ ہوا اُسوقت مالک اشتر نے کہا اے قوم دیکھو کہ دشمنان خدا سے لڑنے نکلے ہین سو تم ان لوگون کو تو مشغول بقتال رکھو اور ایک جماعت کو بھیجکر جسر پر یعنے ساباط کے پل پر قبضہ کرلو اور حق تعالیٰ سے استعانت واستمداد کرو چنانچہ وہ شخص مرزبان[۱] مع سو سوار کے رواروپل پر جا پہونچا اور اُسکو اپنے دخل مین کرلیا اور حال یہ تھا کہ اُس گھڑی اُسپر بالاے برج وحصار سے پتھرون کی بوچھار اور تیرون کی مار تھی مگر یہ لوگ اُس پل پر مستقل ومستقر ہوگئے اور اس جگہ جہان جہان جاے محفوظ تھی وہان حارسون اور دیدبانون نے تیغ بکف آڑ پکڑلی ورا دھر مسلمانون اور مشرکون مین قتال شدید برپا تھی اور اسی طرح سات روز گذر گئے اور جب وہ لوگ کسی جاے امن کیطرف جاتے تھے تو وہان مسلمانون سے گھرا ہوا پاتے تھے اور ایسا ہوا کہ ہر شب ایک ایک جماعت رومیون کی بھاگ جاتی تھی اور فرومانگی ونامردی اُنکے چہرون پر چھائی تھی چنانچہ وہ مفرور جس رات کو اندھیرے مین بارادۂ بلد صعید کے چلے جاتے تھے ناگاہ نزدیک بلدار قار کے رافع بن عمیرۃ الطائی سے ملاقات ہوگئی اور اُنکے ہمراہ ایک جماعت تھی اصحاب قیس بن الحارث سے اور یہ لوگ حوالی بحر یوسفی مین اُسکے سواحل پر تاخت وتاراج کرتے تھے اس عرصہ مین کہ وہ چلے جاتے تھے اور وہ چھ سو سوار تھے یکایک صداے سم اسپان سُنکر جماعت رافع نے جانا کہ وہ گروہ مسلمانون کا ہی ہے یہ سمجھکر اُنسے کلام کیا تو اُنھون نے کچھ جواب نہ دیا تب مسلمانون نے اُنپر حملہ کیا اور وہ لوگ سامنے سے بھاگے چنانچہ انمین سے قریب دو سو آدمی کے مارے گئے اور باقی نکل گئے اور ان مسلمانون مین سے تین شخص کام آئے اور وہ رومی جو بھاگ نکلے تھے وہ ایک غار پر آب کیطرف جو گئے تو اُنمین سے سو آدمی ڈوب گئے اور دو سو رومی اسیر ہوئے اور باقی فرار ہوگئے اور اُن اسیرون سے جو سبب اُنکے نکل آنیکا پوچھا تو اُنھون نے بیان کیا کہ ہم بطلب آب وعلف کے نکلے تھے آخر اُنکی مشکین باندھین اور چند نفر مسلمانون نے اُنکو اُس طرح باندھے ہوئے غانم بن عیاض کے پاس پہونچایا اُسوقت سارے مسلمانون نے اعلان تہلیل وتکبیر کا کیا اور بشیر ونذیر پر درود وسلام بھیجا اور اُن قیدیون کے پاس آئے اور دیکھکر بہت خوش ہوئے پھر یہ سب قیدی روبرو ے امیر غانم ودیگر امراء کے پیش کئے گئے اُنھون نے اُنکے سامنے اسلام پیش کیا اُنھون نے انکار کیا تب اُنکی گردنین ماری گئین اور لشکریان روم یہ حال اپنے لشکر کا بالاے حصار سے دیکھ رہے تھے بعد ازان اُنمین صلیب بلند ہوئے اور معرکۂ شدید وہنگامۂ ضرب گرم ہوا اور طلوع آفتاب سے تا وقت عصر بڑے زور شور سے زد وضرب ہوئی اور رومیون مین قتل فاش تھی پھر رومیون نے جب یہ حال دیکھا تو پشت پھیر کر پسپا ہوئے اور قلعہ پر چڑھ گئے اور پھاٹک بند کرلیا اور بالاے حصار مستعد رہے اور ساز وسامان

معرکۂ دوم جسر ساباط ۱۲

[۱] مرزبان بلکہ زنہار بخلہ زنہدار ارمان کہ جسکا ذکر سابق گزر چکا ۱۲

معرکۂ سوم بامفروران ۱۲

معرکۂ چہارم حصار

گردنین ماری گئین اسلیے کہ پہلے اُنھون نے اسلام قبول نکیا تھا یہ تفاصیل سلیمان بن خالد کے وہ مارے گئے ۱۲

جنگ کا مہیا کیا راوی نے کہا یہ ماجرا تو رومیون کا تھا و اما صحابہ رضی اللہ عنہم جاکر دامن کوہ کے ایسے وادی وسیع و دشت فراخ مین اُترے جو جہۃ بحریہ و جہۃ مغربیہ مین واقع تھا پھر جب رات آئی تو جابجا آگ روشن کی اور ہر ایک قوم و قبیلہ نے اپنے اپنے نبی اعمام کو مجتمع کرکے قرآن پڑھنا اور محمد اشرف اولاد عدنان پر درود بھیجنا شروع کیا اور کوئی انمین ایسا نہ تھا مگر یہ کہ یا وہ رکوع و سجود مین یا بدرگاہ خداوند عزوجل مصروف دعا تھا بامید آنکہ حقتعالیٰ اُنکو دشمنون پر فتحیاب کرے اور حال روم یہ تھا کہ اُن لوگون نے اندرون شہر و بالاے حصار تمام رات شراب خواری اور اعلان کلمات کفر مین بسر کی یہانتک کہ سرزمین بہنسانے پیش پروردگار فریاد و فغان کی اُسوقت زبان قدرت سے اُسکو ندا آئی کہ اے بہنسا سکوت کر اور سکون رکھ قسم ہے مجکو اپنی عزت و جلالت کی ضرور ضرور مین ان قومون کو ہلاک کرنیوالا ہون اور تجکو آباد کرونگا اُن قومون سے جو میری توحید کرینگے اور وہ میرے برگزیدگان خلق سے ہونگے اور بالضرور ان بہ یعنے عباد گاہ ترسا کو واسطے جماعت نماز کے مساجد مقرر کرونگا پھر جب اُس زمین نے یہ مژدہ خطاب پیشگاہ رب الارباب سے سُنا تو بفرح و طرب تمام مستبشر ہوئی اور منتظر وعدۂ کردگار اور اپنے دفع کرب کے لیے امیدوار رہی آخر تھوڑا عرصہ بھی نہ گذرا تھا کہ حقتعالیٰ نے اہل کفر و طغیان اور پرستندگان اصنام اوثان کو دفع کردیا اور اُس سرزمین کو بہترین امت برگزیدہ مہاجرین و انصار اور اصحاب محمد مختار سے آباد ان کیا کہ وہ لوگ باوقات شبہا و اوائل و اواخر روز ہا نمازین پڑھا کرتے تھے اور وہانکے دشت نواحی کو مقابر شہدا و اکابر کا کیا اور اُس سرزمین کو بعد ظلمت کے منور کردیا اور اُسکی زیارت سے خطا و گناہون کو دور کیا واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جب صبح ہوئی تو اہل اسلام نماز صبح پڑھکر اس انتظار مین بیٹھے کہ امور مخالفین سے کیا ظہور مین آتا ہے بناگاہ ایک قس یعنے پادری عالم نصاریٰ اشتر پر سوار سامنے آیا اور وہ پیراہن ادنی پہنے تھا اور اُسکے سر پر کلاہ کلان اور اُسکے کمر مین زنار بندھا تھا تا آنکہ وہ قریب لشکر اسلام آکر بزبان عربی گویا ہوا یا مسلمین اُرید امیر العرب کہ ای مسلمانون مین سردار عرب کی ملاقات چاہتا ہون راوی نے کہا مجھ سے نقل روایت کی قیس بن شماس نے بواسطہ کعب بن ہمام کے شداد بن اُوس سے کہ وہ اصحاب رایات مین سے تھے اُنھون نے کہا جسوقت ہم لوگ بیٹھے ہوئے امیر غانم سے باتین کر رہے تھے کہ یک بیک عبداللہ بن عاصم روبرو آیا اور حال قس کا بیان کیا تو امیر غانم نے اُسکے حاضر ہونے کی پروانگی دی چنانچہ جب وہ داخل ہوا تو اُسنے امیر کو دیکھا جالسا علی فراش ادم وحشوہ من لیف کہ وہ فرش زمین پر جسپر پوست شاخ نرما بچھا تھا بیٹھے تھے و نیز ادم جمع ادیم یعنے کھال کا فرش تھا جسکے اندر چھال بھری تھی یا اُسپر چھال بچھی تھی و رفرشہاے مکلف جو مشرکون کی غنیمت مین ملے تھے وہ ایک جانب لپٹے ہوے رکھے تھے اور گرد امیر کے دیگر امراء و سائر اکابر صحابہ بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ بھی گویا ایک انھین مین سے مثل اُنکے تھے اور تلوارین اُنکے زانوؤن پر دھری تھین اور اُنپر شان فر و وقار کی عیان تھی پھر جب وہ قس روبرو آیا تو ڈر گیا اور رعب مین آکر داہنے بائین دیکھنے لگا اور بولا ای قوم تم مین امیر کون ہے تا مین اُس سے کلام کرون کیونکہ مین دیکھتا ہون تو تم سب اکابر و امراء یکسان ہو اور تم سب پر شان

سلسلہ زنار انیز ترسایان برگزیدہ سلسلہ بت تراشندہ ۱۲

ہیبت وسطوت برابر ہی تب لوگون نے اشارہ بطرف امیر غانم کے کیا تب وہ اُنکی جانب متوجہ ہوکر کہنے لگا اے
جوان توہی امیر قوم ہی اُنھون نے کہا ہان لوگ یون ہی گمان رکھتے ہین جبتک کہ مین خداے عزوجل کی طاعت
وفرمانبرداری پر قایم ہون تب اُس راہب نے کہا کہ بادشاہ بطلوس نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی اور اُسنے تم مین سے ایک
مرد زیرک و دانشمند کو طلب کیا ہی تاکہ اُس سے تمھارے امر کا سوال کرے اِس صورت مین کیا عجب ہی کہ درمیان
اُنکے اور تمھارے انسداد خونریزی کا ہو یہ سنکر امیر نے اصحاب کیطرف التفات کی اور کہا کہ یہ راہب جو پیام
تمھارے پاس لایا ہی اور جو کچھ بیان کرتا ہی اِس امر مین تم لوگ کیا کہتے ہو اور تم مین سے اسکے ساتھ کون جائیگا کہ بادشاہ سے
ہمکلام ہو اور پھر کر ہمسے ظاہر کرے یہ سنتے ہی مغیرہ بن شعبہ جستہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور بولے مین اُسکے پاس جاتا ہون اور
چاہتا ہون کہ منجملہ امراء کے دس مرد آزمودہ کار و عرب دار میرے ہمراہ چلین امیر نے کہا تم خود جس جس کو چاہو
انتخاب کرلو حقتعالی تجکو توفیق دے اور تیری تسدید وتقویت کرے یعنے تیرا دل قوی رکھے اور تجکو مع تیرے ہمراہیون کے
ہمارے پاس سالما وغانما پہونچا دے تب مغیرہ پس پشت دیکھکر کہنے لگے کہ سعید بن عبدالقادر اور ابوایوب رضہ
الانصاری کہان ہین اور خالد بن زید الانصاری و زید بن ثابت الانصاری کہان ہین اور ابن مسعودؓ البدری
وجریر بن مطعم وابویزید العقیلی ومعاویہ بن الحکم الثقفی وعمار بن حصین و زیدؓ بن ارقم یہ سب کہان ہین چنانچہ ان سب نے
جوابدیا کہ ہم حاضر ہین مغیرہؓ نے کہا اپنے ساز وسلاح اُٹھالو اور میرے ساتھ چلو اور عون وبرکت خدا پر نظر رکھو
یہ سنتے ہی اُن سب امراء اکابر نے بمبادرت تمام اپنے خیمون مین جاکر اپنی زرہین پہنین اور سپر بن لگائین اور تلوارین لٹکائے ہوئے
گھوڑون پر سوار اپنے نیزے رانون تلے دابے ہوئے موجود ہوئے **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اور اسی وقت مغیرہؓ نے بھی
اپنے خیمے مین جاکر اپنی زرہ پہنی اور اُسپر کرتہ کسکر باندھا اور اس پٹکے مین دو خنجر داہنے بائین گھڑے تھے اور اپنی شمشیر پر جوہر گلے مین
لٹکائی اور مشکی گھوڑی پر سوار اور برچھا بیران دابے ہوئے تیار ہوئے اور ہر ایک نے ایک ایک اپنے خادم وغلام کو خچرون پر
سوار کرکے اُنکو مطلق العنان کیا اور اُسوقت امیر غانم کیجانب مغیرہ متوجہ ہوکر کہنے لگے کہ عرف یا اباشعبۃ ماتکلم بہ ھذا الملعون
یعنے اے ابوشعبہ خوب سمجھ بوجھ لو کہ وہ لعین کیا کہتا ہی اور مین تجکو مفلح وموضع الحجۃ جانتا ہون پس تو پہلے اُسکو اسلام کیطرف
دعوت کر اور اُن امرون پر طلب کر جو فرض ہین مثل نماز وزکوٰۃ وروزہ وحج وجہاد کے اور جو چیزین حلال ہین اُنکو مباح اور جو حرام
ہین اُنھین حرام جانین پھر اگر وہ لوگ اُن امور سے انکار کرین تو ہر سال جزیہ ادا کرین اور اگر اس سے بھی انحراف ہو تو ہماری
تیغ سے جنگ کرین اور مین فضل خداوند ذی الاکرام سے بجاہ محمد خیر الانام کے امیدوار فتح ونصر کا ہون تب مغیرہ نے کہا
مجکو اعانت وعنایت خداے وہاب سے امید ہے کہ بجواب باصواب پھرونگا غرضکہ وہ سب امراء روانہ ہوئے اور وہ راہب
اشتر سوار آگے آگے چلا اور وہ خدام وغلام پیچھے پیچھے خچرون پر سوار تھے اور ہر ایک خادم وغلام زرہ حربی پہنے تھے اور یہ سب تہلیل و
تکبیر بالاعلان کہتے ہوئے اور صلوۃ وسلام اور بشیر ونذیر کے بآواز بلند پڑھتے جاتے تھے زیادبن ثابت کہتے ہین کہ

ف ذکر روانگی مغیرہ بن شعبہ برای مکالمہ ملک بطلوس ۱۲

جسوقت یہ لوگ سامنے امیر غانم کے آکر رخصت ہوے اُسوقت مین نے امیر کی طرف دیکھا تو اُنکی آنکھو نسے اشک جاری تھے یہانتک کہ قطرات سرشک اُنکی ریش سے ٹپکنے لگے اور وہ تلاوت قرآن کرتے تھے یہ دیکھکر مین نے کہا اے امیر یہ بکا کسلیے ہی اُنھون نے کہا اے ابن ثابت یہ لوگ واللہ انصار دین اللہ ہین اگر کوئی اُنمین سے آفت رسیدہ ہوا تو پیش خدا میرے لیے کیا عذر ہوگا غرضکہ مغیرہ رض اور اُنکے اصحاب روانہ ہوئے یہانتک کہ لشکر عدو کے محاذی پہونچے تو دیکھا کہ اُنکی کثرت سے وہ ساری زمین پر انبوہ ہی اور وہ سب گروہ گروہ شہر بہ شہر سا کے اُترے ہین اسوقت مغیرہ اور اُنکے اصحاب باواز بلند کہنے لگے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ یہ کہہ رہے تھے ناگاہ بطریقون مین سے ایک بطریق آگے بڑھا اور اُسکے ہم پہلو ایک عرب متنصر یعنے عرب نصرانی بھی سوار تھا اور قریب سو سوار کے بھی ہمراہ تھے آخر یہ لوگ مغیرہ وغیرہ اصحاب سے بطریق استقبال آکر ملے اور اُنکے آگے آگے ہوکر چلے جب قریب شادروان شاہی کے پہونچے اور بطلوس سامنے سے اپنے تخت پر بیٹھا ہوا نظر آیا تو اُسوقت حجاب ویساول وندما و نواب وارباب دولت وصولت سامنے آکر کہنے لگے کہ اب تم لوگ سراپردہ سلطانی کے قریب آپہونچے ہو چاہیے کہ اپنے گھوڑون سے اُتر پڑو اور اپنے ہتھیارونکو رکھدو یہ سنکر مغیرہ نے جواب دیا کہ اچھا ہم گھوڑون سے تو اُتر پڑینگے مگر اپنے ہتھیار نہ رکھین گے اسلیے کہ یہی ہتھیار تو ہمارے لیے عزت وزینت ہی اور ہم ایسی چیز کو نہ اُتار رکھین گے جس سے ہم اپنے اہل زمانہ پر غالب ہین یہ سنکے حجاب نے بادشاہ کو اس بات کی خبر دی اُسنے کہا اُنکو چھوڑ دو کہ وہ اپنے ہتھیارون سے داخل ہون تب خادمون نے ندا دی کہ آؤ مع ہتھیارونکے چلے آؤ راوی کہتا ہی کہ آخر مغیرہ رض وغیرہ اصحاب پیدل ہوئے اور گھوڑے اپنے خادمون کو تھما دیے اور اپنی وقار و تبختر کی چال سے آگے بڑھے اور پرتلون مین اُنکی تلوارین گھسٹتی جاتی تھین اور کافرون کی صفین چیرتے چلے جاتے تھے اور اُنسے کچھ بیم و باک نہ کرتے تھے یہانتک کہ برابر پایۂ تخت کے پہونچے منتہا یہ کہ لب فرش دیباج مسند سے قریب ہوئے اور بادشاہ بدستور تخت نشین تھا پھر جسدم مسلمانون نے یہ سامان دیکھا تو عظمت خداوند ذوالجلال کو یاد کیا اور تکبیر و تہلیل اُس بانگ مہیب سے کرنے لگے کہ تختگاہ ہلنے لگا اور اس قوم کے رنگ متغیر اور ہیبت سے دنگ ہوگئے اُسوقت اُن اصحاب سے خطاب کرکے حجاب پکارے الارض للملک کہ روی زمین بادشاہ کا ہی یعنے مالک ملک کا ملک ہی (اس کلمے سے مراد اُنکی بجا آوری سجدۂ تعظیمی تھی) یہ سنکے اصحاب نے کچھ التفات نہ کی اور مغیرہ نے جواب دیا لا ینبغی السجود الا للملک المعبود و لعمری کانت ھذہ تحیتنا قبل فلما بعث اللہ تعالی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم نھانا عن ذلک فلا یسجد بعضنا بعضا یعنے سجدہ کرنا سوا ے ملک معبود کے سزاوار نہین ہی اور قسم ہی اپنی زندگانی کی یہ رسم سجدہ کرنے کی قبل از اسلام ہمارا شیوۂ تعظیم تھا پھر جبکہ حق تعالی نے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا تو اُنھون نے ہمکو اس فعل سے منع کیا کہ بعض ہمارا بعض کو یعنے کوئی مخلوق کسی مخلوق کو سجدہ نہ کرے یہ کلام مغیرہ رض کا سنکر وہ سب خاموش ہو رہے اور بموجب حکم ملک کے اُن لوگون کے لیے کرسیان سونے چاندی کی لگائی گئین مگر یہ لوگ اُسپر

نہ بیٹھے اور جسوقت سے داخل بارگاہ ہوئے تھے تو اپنے بعض خادم کو حکم کر دیا تھا کہ وہ اُنکے قدمون کے تلے سے بساط راہ کو سمیٹتا جاتا تھا یہانتک کہ جب لب فرش دیباج پہونچے ہین تو اُسکو پاؤن سے ایک طرف اُلٹ دیا تب بطریقون نے کہا کہ تمنے ہمسے سوء ادب و بے ادبی کی کہ اول تو بادشاہ کو سجدہ نہ کیا پھر ہمارے فرش کو لپیٹ ڈالا مغیرہؓ نے جواب دیا کہ ادب کرنا خدای تعالیٰ سے افضل و برتر ہی تمھارے ساتھ ادب کرنے سے اور زمین خدا تمھارے فرشون سے پاکیزہ تر ہی اسلیئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جعلت لی الارض مسجدا وطھورا یعنے ساری زمین ہمارے لیے سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی مقرر کیگئی ہی اور حقتعالی نے فرمایا ہی مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ یعنے اسی زمین اور خاک سے ہمنے تمکو پیدا کیا اور پھر اُسمین تمکو ملاوینگے اور اسی سے دوسری بار پھر تمکو نکالین گے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ درمیان صحابہ اور بطلوس بادشاہ کے کوئی ترجمان نہ تھا کیونکہ وہ اپنے اہل زمانہ سے زیادہ تر زبان عرب کا ماہر تھا چنانچہ اُسنے صحابہؓ کو حکم بیٹھنے کا کیا تب مغیرہ نے کہا اگر تم بھی اپنے تخت سے اُتر کر ہمارے ساتھ زمین پر آبیٹھو تو ہم بیٹھین یا اذن دو تو ہمین اس تخت پر تمھارے برابر جا بیٹھین اسلیے کہ حق تعالےٰ نے ہمکو شرف اسلام سے مشرف و مکرم کیا ہی آخر بطلوس نے ان لوگون کو اپنے تخت پر بیٹھنے کا اشارہ کیا مگر بعد ازانکہ فرش دیبا اُنکے نیچے سے اُٹھواڈالا تھا تب مغیرہ وغیرہ صحابہ اُسکے ایک جانب کو جا بیٹھے اُسوقت بطلوس نے انسے خطاب کیا کہ تم مین سے کون اپنے صاحب یعنے امیر کیطرف سے کلام کرنیوالا ہی اصحاب نے اشارہ طرف مغیرہ کے کیا اور یہ سب اصحاب دست بقبضہ بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ بطلوس نے بطرف مغیرہ مخاطب ہوکر پوچھا تمھارا کیا نام ہی وہ بولے میرا نام عبداللہ مغیرہؓ ہی تب کہا ای مغیرہ مجھے ناپسند ہی کہ مین تمسے ابتدا ے کلام کرون مغیرہ نے کہا تم جو کچھ چاہو کلام کرو کہ ہر آئینہ میرے پاس تمھارے جملہ مقالات کے لیے ایک ہی جواب ہی بعد ازان بطلوس کہ وہ اپنے کلام مین بڑا فصیح تھا گویا ہوا کہ الحمد للہ الذی جعل سیدنا المسیح افضل الانبیاء وملکنا افضل الملوک ونحن خیر السادات یعنے جمیع حمد ہی اُس خدا کے لیے جس نے ہمارے خداوند مسیح کو افضل انبیا کیا اور ہمکو افضل وملک الملوک کیا اور ہم بہترین صنادید ہین فقطع علیه المغیرة یعنے یہانتک بطلوس کا کلام پہونچا تھا کہ مغیرہ نے اُسکا قطع کلام کیا (مراد قطع کلام سے یہ تھی کہ بدون اظہار فضیلت کے اور جو کچھ کہنا ہو بیان کرے) اسوقت حجاب و نواب شاہی نے مغیرہ سے کہا کہ یا اخا العرب ای برادر عرب تونے بادشاہ کے ساتھ بے ادبی کی مگر مغیرہ نے اُنکے کہنے پر سکوت نہ کیا اور کہنے لگے کہ الحمد للہ الذی هدانا للاسلام وخصنا بین الامم ببعثة محمد علیه افضل الصلوة والسلام فهدانا به من الضلالة وانقذنا به من الجهالة وهدانا الی الصراط المستقیم فنحن خیر امة اخرجت للناس نؤمن بنبینا ما

ف ترجمان مفسران زبان ۱۲

ونبیکم وبجمیع الانبیاء وجعل امیرنا الذی یتولی علینا کاحدنا لوزعم انه ملك وجار
عزلنا عنا لسنا نری ان له فضلا علینا الا بالتقوی وقد جعلنا الله نامر بالمعروف وننهی عن
المنکر ونقر بالذنب ونستغفر منه ونعبد الله وحده لاشریك له ولو اذنب الرجل منا ذنوبا
تبلغ مثل الجبال فتاب منها قبلت توبته وان مات مسلما فله الجنة یعنے جمیع حمد وثنا ثابت ہین
اُس پروردگار کے لیے جسنے ہمکو اسلام کی ہدایت کی اور میان امت اولین وآخرین سے ہمکو مخصوص
کرلیا ہے بسبب مبعوث کرنے محمد صلعم کے اُنپر بہترین درود وسلام پھر حق تعالیٰ اُسکے باعث ہمکو راہ راست
پر لایا گمراہی سے اور بطفیل اُسکے ہمکو جہالت سے نکالا اور ہمارے تئین راہ راست واستوار کی طرف ہدایت
ورہنمائی کی سو ہم بقول خداوند عزوجل کے بہترین امت ہین جو واسطے رہبری لوگون کے انتخاب کیے
گئے ہین اور ہم وہ ہین کہ ایمان لاتے ہین اور اقرار کرتے ہین اپنے نبی اور تمھارے نبیؐ اور تمام انبیا کا اور
حق تعالیٰ نے ہمارے امیر کو مثل ہمارے مقرر کیا یعنے گویا کہ وہ بھی ایک ہم مین سے ہے وحالانکہ وہ ہمپر
متولی اور والی ہمارے امور کا ہے اگر وہ اپنے زعم مین اپنے تئین بادشاہ سمجھکر جور وتعدی کرے تو ہم اُسکو
اپنی تولیت سے معزول وخارج کرین کیونکہ ہم اُسکے لیے کچھ فضیلت اپنے اوپر نہین دیکھتے ہین
ہان مگر بسبب تقوی کے (یعنے ہم مین کسی کو کسی پر فضیلت نہین ہے اگر ہے تو جسمین تقوی وپرہیزگاری
زیادہ تر ہو وہی افضل ہوتا ہو وبس) اور حق سبحانہ تعالیٰ نے ہمکو مقرر کیا ہے کہ ہم نیک افعال کا حکم
کرین اور کردار بد سے مانع ہون اور ہم پیش خدا اپنے گناہون کا اقرار کرتے ہین اور آمرزگار کی
جناب مین اُن گناہون سے استغفار وطلب مغفرت کرتے ہین اور ہم اُس معبود کی عبادت کرتے ہین
جسکا کوئی شریک وہمسر نہین ہے اور اگر کوئی ہم مین سے اسقدر گناہ کرے کہ گناہ اُسکے برابر پہاڑ کے ہون پھر گناہگار
اُس سے توبہ کرے تو اُسکی توبہ قبول ہوتی ہے اور جو کوئی حالت اسلام مین مسلم مرتا ہی اُسکے لیئے بہشت ہی راوی کہتا ہے
کہ یہ کلمات مغیرہؓ کے سنکر رنگ بطلوس کا متغیر ہوگیا اور تھوڑی دیر سکوت کرکے کہنے لگا الحمد لله الذی ابتلانا
باحسن البلاء واغنانا من الفقر ونصرنا علی الامم الماضیة یعنے جمیع حمد وثنا لائق ہین اُس خدا کے لیے
جسنے بہترین آزمائش مین ہمکو آزمایا (یعنے ہمارے دین حق مین ہمارا امتحان کیا) اور ہمکو فقر ومحتاجگی سے غنی ومستغنی کیا
(مترجم کہتا ہے یہ رمز وطنز ہے نسبت تواںگری اہل عرب کے بعد ناداری کے) اور ہمکو فیروزمند کیا ہے اُسی خدا نے
سائر امتون گذشتہ پر وبعد ازان بطلوس یہ کلمات زبان پر لایا کہ پیش ازین تمھین مین سے جماعت عرب ہمارے بلاد
مین آتی تھی اور وہ لوگ ہمارے یہان سے خوشہ ہاے گندم وجو وغیرہ چُن لیجاتے تھے اور ہم اُنسے باحسان پیش
آتے تھے اور اس بات سے وہ ہماری شکرگذاری کرتے تھے اور بخلاف اُسکے تم لوگ جو ہمارے یہان آتے

تعدی بطلوس بر مومنین عرب

تو ہمارے لوگون کو قتل کرتے ہو اور ہمارے یہان کی عورتون کو بندی مین لیتے ہو اور ہمارے مال کو مال غنیمت جانتے ہو اور ہمارے شہرون اور گڑھیون اور قلعون مین لوٹ مچاتے ہو اور چاہتے ہو کہ ہمارے تئین ہمارے بلاد و دیار سے خارج کرو و حالانکہ تم لوگ وہ ہو کہ ساری امتون مین سے کوئی امت تمسے زیادہ عاجز و خستہ حال نہین ہی کیونکہ تم لوگ اہل شعیر و دخن ہو یعنی جو اور کودون کے کھانیوالے (مترجم کہتا ہے کہ شاید بجاے دخن عوض خا معجمہ کے حن بجا حطی ہو بمعنی کلان شبکم و دجن بواؤ و جیم جامہ شوئی و اہل دجن یعنے گاذر) و بعدازان ہمارے بلاد مین آکر اب تم نان گندم کھانے لگے اور ہمارا مال چکھتے ہو و حالانکہ ہمارے یہان افواج کثیرہ ہے اور ہماری شوکت شدیدہ ہے اور ہماری جمعیت عظیمہ ہی اور ہمارا مدینہ حصینہ ہے اور تمھاری جرأت ہمپر اسوجہ سے ہی کہ تم لوگ ملک شام و عراق و یمن و حجاز کے مالک ہو گئے ہو اور اب (استوار ۱۲) تم کو جج کرکے ہمارے بلاد مین آئے اور تمام فساد تمنے برپا کیا اور تمنے شہرون کو خراب کیا اور قلعون کو منہدم کر ڈالا اور تمنے اپنے بدنون پر لباسہاے فاخرہ سجے اور تمنے دختران ملوک و امرا سے تعرض کیا کہ اُنکو اپنی خادمہ و کنیزین بنائین اور تم اب وہ طعامہاے طیب و لذیذ کھانے لگے جس سے کبھی واقف نہ تھے اور تمنے اپنے ہاتھون کو سونے چاندی و متاع فاخرہ و جواہر سے بھر لیا یعنے تمھارے کیسے ان چیزون سے پُر ہو گئے اور تمھارے پاس وہ متاع ہماری اور وہ ہمارا مال ہی جو آج ہماری قوم اور ہمارے اہل دین سے ہی اور ہم یہ سب کچھ تمھارے تئین چھوڑتے ہین اور ہم اُسپر تمسے کچھ نزاع نہین کرتے ہین اور جو افعال تمسے ہمارے لوگون کے قتل کرنے اور ہمارے اموال لوٹنے مین پیشتر سرزد ہوئے ہم اُسکا بھی مُواخذہ تمسے نہین کرتے ہین لیکن اب تم ہمارے یہانسے کوچ کرجاؤ اور ہمارے بلاد سے نکل جاؤ اور اگر اور کچھ چاہتے ہو تو ہم اپنا خزانہ کھولدیتے ہین اور حکم کرتے ہین کہ تم لوگون مین سے ہر ایک متنفس کیواسطے سو سو دینار اور ایک ایک جوڑہ جامۂ حریر و عمامہ مطرز مذہب یعنے طلا کار دیا جائے اور تمھارے اِس امیر یعنے افسر لشکر کے لیے ہزار دینار اور دس جوڑے لباس اور دس عمامے زرتار دیے جاوینگے اور اسی طرح تم مین سے ہر ایک سردار کے لیے ہوگا اور جو تمپر خلیفہ ہی اُسکے لیے دس ہزار دینار اور سو خلعت فاخر اور سو عمامے زرنگار ہین مگر یہ سب کچھ بعد اُس توثیق کے ہے کہ ہم تمسے بحلف مضبوط اس بات کی کرلین گے تا پھر تم ہمارے بلاد پر بغارتگری عود نہ کرو یہ ہماری ساری شرطین ہین غرضکہ جبتک بطلوس حرف زن رہا مغیرہؓ خاموش سُنا کیے پھر جب وہ اپنی لاف زنی سے فارغ ہوا تب مغیرہؓ نے جوابدیا کہ ہمنے تمھارا سارا کلام سنا اب تم ہمارا کلام سنو کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْوَاحِدِ الْقَهَّارِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ یعنے جمیع حمد و ثنا سزاوار ہین اُس کردگار کے لیے جو یکتا و غالب و تنہا و بے نیاز ہے اور وہ ایسا ہی کہ نہ کسی کا والد ہے اور نہ کسی کا مولود ہی اور نہ اُسکا کوئی شریک و ہمسر ہے یہ سنکر بطلوس نے کہا اے بدوی تو نے کیا خوب کہا پھر مغیرہ نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمُرْتَضٰى وَنَبِیُّهُ الْمُجْتَبٰى یعنے مین اقرار کرتا ہون کہ سوائے اللہ کے کوئی

جواب مغیرہ بن شعبہ

او۔ اللہ نہین ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اُسی اللہ کا بندہ اور اُسی کا رسول پسندیدہ و نبی برگزیدہ ہے تب بطلوس بولا کہ مین محمد صلعم کو رسول اللہ نہین جانتا ہون بلکہ شاید وہ ایسا شخص ہو جیسا کہا گیا ہے حسب الرجل دینہ یعنے یہ وہ شخص ہی جسنے اپنا دین اچھا بنایا اور اپنے مذہب کو محبوب رکھتا ہی و بعد ازان مغیرہ کی طرف مخاطب ہوکر سوال کیا کہ یا عربی ما ھی افضل الساعات یعنے کونسی ساعت بہترین ساعات ہی مغیرہ نے جواب دیا کہ یہ وہ ساعت ہے جسمین خدا کی نافرمانی نہ کیجاوے اُسنے کہا اے اخا العرب تمنے راست و درست کہا البتہ رجحان عقل وجودت طبع تمھاری تو مجھپر ثابت ہوئی بھلا کوئی اور بھی تمھاری قوم مین ایسا ہے جسکی راے و دانش مثل تمھاری راے کے ہو اور حزم و آگاہی اُسکی تمھاری سی ہو مغیرہ نے کہا ہان ہماری قوم اور ہمارے لشکر دن مین اکثر زیادہ تر ہزار آدمی سے ایسے ہین جنکی راے و مشورت سے بے پروائی و بے اعتنائی نہین کیجاتی ہے یعنے اُنمین ہزارون ایسے ہین جنکی راے و مشورت پر لوگون کا اعتبار و اعتماد ہی اور ہمارے پیچھے بھی اسی طرح کے لوگ ہین جو عنقریب ہمارے پاس آنے والے ہین یہ سنکے بطلوس نے کہا ہم اس بات کا یقین نہین کرتے ہین کہ تم مین سے ایسے لوگ ہون کیونکہ ہمکو تمھارے یہان کی خبر پہونچی ہے کہ تم لوگ ایک ایسی جماعت ہو جنکو عقل سے کچھ بہرہ نہین ہی مغیرہؓ نے اُسکے جواب مین کہا ہان ہم لوگ ایسے ہی تھے یہانتک کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ہم مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو اُسنے ہمکو ہدایت کی اور ہمارے تئین ارشاد و رہبراہ کیا تب بطلوس نے کہا لقد اعجبنی کلامك فھل لی فی صحبتی یعنے تیرا کلام مجکو بہت خوش آیا بھلا تجکو منظور ہے کہ ہمارے ساتھ مصاحبت مین رہے مغیرہ نے کہا یسرنی ذلك اذا فعلت ما اقول لك کہ یہ بات میری عین خوشی کی ہے بشرطیکہ جو مین کہون تو اُسکو بجالاوے اُسنے کہا وہ کیا بات ہے مغیرہؓ نے کہا تشھد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ کہ تو اقرار کر اس امر کا کہ سواے اللہ کے کوئی لائق الوہیت نہین ہی و ہر آئینہ محمد اُسی اللہ کا بندہ اور اُسی کا رسول فرستادہ ہے بطلوس نے جواب دیا کہ اس امر کی کوئی سبیل نہین ہی یعنے یہ نہین ہوسکتا ولیکن مین نے یہ ارادہ کیا کہ درمیان اپنے اور تمھارے اصلاح امور کرون مغیرہ نے کہا ہر امر باختیار خدا ہے و اما قول تمھارا ہمارے حق مین کہ ہملوگ محتاج و مفلس و عاجز تھے تو سچ ہی کہ ہم یون ہی تھے اور ہم اہل جاہلیت تھے اور کوئی ہم مین سے ملکیت کسی چیز کی نہ رکھتا تھا سواے اپنے گھوڑے اور تیر و کمان اور اونٹون کے اور سواے ماہاے حرام کے اور کسی شے کی عظمت و احترام نہین کرتے تھے یہانتک کہ حقتعالیٰ نے اپنے نبی و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے پاس بھیجا اور ہم اُسکی اصل و نسل اطہر کو خوب پہچانتے ہین اور خوب جانتے ہین کہ وہ صادق اور امین اور ہر عیب و معصیت سے پاک اور لمام و سواح تھا اُسنے اسلام کو ظاہر کیا اور غلبہ دیا اور بتون کو توڑا اور نبیون کا اُسپر خاتمہ ہوا یعنے وہ خاتم الانبیا تھا اور اُسنے ہمکو عبادت و عبادت رب العالمین کی معرفت دی پس ہم خدا کی پرستش کرتے ہین اور کسی غیر کو نہین پوجتے ہین اور سواے

فی ماہاے حرام یعنے شہر حرمت والے ذوالقعدہ ذوالحجہ و محرم و رجب ۱۲

اُسکے ہم کسی اور کو اپنا والی و ناصر نہین ٹھہراتے ہین اور ہم بجز اُس خدا کے جسکا کوئی ہمتا و ہمسر نہین ہے کسی اور کو سجدہ نہین کرتے ہین اور ہم اقرار نبوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے ہین اور ہم مامور بجا دہین اُن لوگون سے جو کفر نجدا کرتے ہین اور تبون کو ساتھ خدا کے شریک کرتے ہین وحالانکہ وہ ہمارا پروردگار برتر و بالاتر ہے اور وہ واحد و تنہا ہے نہ اُسکو کبھی غفلت و اونگھ ہے نہ اُسکو کبھی نیند سے خواب آتا ہے چنانچہ جو کوئی ہماری پیروی کرے وہ ہمارے بھائیون مین سے ہے اور جو کچھ ہمارے لیے ہے واجبات و مباحات سے وہی اُسکے لیے ہے اور جو کچھ ہم پر ممنوع ہے محرمات و منہیات سے وہی اُسپر بھی منع ہے اور جو کوئی اسلام سے انکار کرے تو اُسپر جزیہ ہے کہ اُسکو اپنے ہاتھون سے ذلیلون اور کمترین قومون کیطرح ہمارے روبرو پیشکش کرے پھر جو کوئی جزیہ ادا کریگا تو حق تعالے نے اُسکا خون بہانے اور اُسکا مال لوٹنے سے باز رکھا ہے اور جو کوئی اسلام لانے اور جزیہ دینے سے انحراف و سرتابی کرے تو درمیان ہمارے اور اُسکے شمشیر حکم ہے اور وہ جزیہ یہ ہے کہ ہر ایک محتلم یعنے ہر متنفس بالغ پر فی سال یعنے ہر سال ایک دینار مقرر ہے اور نابالغ پر جزیہ نہین ہے اور نہ نسوان پر اور نہ راہب و ویرانی پر جو قطع تعلقات کرکے صومعہ نشین ہے یہ بیان سُنکے بطلوس نے کہا کہ کلام تمھارا در بارۂ اسلام کے وہ تو مین نے سمجھا فما قولك عن الجزية عن يد وانتم صاغرون کیا مراد ہے تمھارے اس قول کی در باب دینے جزیہ کے ہاتھون سے اس حالت مین کہ تم یعنے ہم محاقرین مین سے ہون یعنے ذلیلون اور کمترین قومون کیطرح سے پس مین نہین جانتا ہون کہ مردم صغار تمھارے نزدیک کون ہین تب مغیرہؓ نے کہا وہ تو ہے جبکہ قائم بجنگ ہو اور تلوار تیرے سر پر کھنچی ہو پھر جسوقت بطلوس نے یہ کلام مغیرہ کا سنا تو بغضب شدید طیش مین آیا اور دفعۃً اُٹھکر قایم بجنگ ہوا (جیسا ابھی مغیرہ نے کہا تھا کہ جبکہ تو قائم بجنگ ہو اور تلوار تیرے سر پر ہو) چنانچہ مغیرہؓ نے بھی برجستہ اپنے مقام سے اُٹھکر تلوار میان سے کھینچ لی اور اسیطرح جملہ اصحابؓ نے مثل مغیرہؓ کے کیا اور اُنکی زبان پر برابر کلمۂ طیبہ جاری تھا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطۂ مسلم بن عبد الحمید و طارق بن صلال کے عبد اللہ بن رافع سے نقل روایت کی ہے اُنھون نے کہا ہم بھی مغیرہؓ کے ساتھ تھے اور تلوار کھسیٹ کر دفعۃً اُس قوم پر دست افراز ہوئے اور غیرت اسلام ہماری دامنگیر تھی کہ اُسوقت فرط جوش سے جیوش بطلوس ہماری نگاہون مین کوئی چیز نہ تھے اور ہمکو یقین ہو گیا کہ بس محشر اسی مقام سے برپا ہوا چاہتا ہے پھر جب بطلوس نے ہمسے یہ حال دیکھا اور اُسکو ہماری شمشیر سے یقین اپنی موت کا ہو گیا اُسوقت بطلوس نے ندا دی مرسلا یا مغیرۃ لا تعجل فتهلك وانا اعلم انك رسول الرسول لا يقتل وانما تكلمت بما تكلمت لاختبركم وانظرها عندكم والان لأوآخذكم فاغمدوا سيوفكم کہ اے مغیرہؓ تامل کر جلدی نہ کر نہین تو ہلاک ہو جاے گا اور مین خوب جانتا ہون کہ تو ایلچی ہے وحال آنکہ ایلچی مارا نہین جاتا ہے اور تو نے کلام نہین کیا مگر ساتھ اُن کلمات کے جو تجھ سے کہا گیا تھا

ذکر کیفیت و مقدار جزیہ ۱۲

ذکر تحیر و پشیمانی بطلوس بعد تدی وسوفی کے ۱۲

۱۴۰

یعنے تو نے وہی کلام کیا جسکی تبلیغ کا تو مامور تھا اور مین تو ہر آئینہ تجکو آزماتا تھا اور مین دیکھتا تھا کہ تمھارے پاس کیا ہے (یعنے جرأت وجسارت سے) اور اب ہم تمسے کچھ مواخذہ نہ کرینگے تم اپنی تلوار میان مین کرو ابن رافع راوی کہتا ہے اُنکے پھر رہنے اپنی تلوارین میان مین کین وبعد ازان مغیرہؓ آگے بڑھے اور بطلوس سے قریب ہوکر چلے تو بطلوس اُنکو آخر پایۂ تخت پر اُتار لایا (یعنے ہاتھ پکڑے ہوئے) اسلئے کہ مغیرہؓ مرد جسیم وتنآور تھے تو اُسپر تکیہ کیے ہوئے اور ہمارا دیے زیر سر پہ آئے اور قریب تھا کہ جدا ہون ناگاہ بطلوس نے اپنی جگہ پر تھام رکھا اور مغیرہؓ کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا کہ دربارۂ مسیحؑ بن مریم کے تمھارا قول کیا ہے مغیرہؓ نے کہا عبدہ ورسولہ یعنے وہ بندۂ خدا اور رسول مرسلہ اُسکا ہی بطلوس نے کہا پھر سابق کون ہے جسنے اُسکو پیدا کیا مغیرہ نے کہا حق تعالیٰ نے اُسکو پیدا کیا خاک سے کہ اُس سے فرمایا ہو جا یعنے عدم سے کون وہستی مین آجا تو وہ آگیا اور اُسپر قرآن عظیم دلیل ہے بقولہ تعالیٰ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ یعنے مثل ومثال عیسٰی بن مریم کی پیش خداوند عالم مثل ومثال آدم علیہ السلام کی ہے کہ اُسکو خاک سے پیدا کیا بنایا پھر اُس سے کہا ہو جا یعنے ہستی مین آتو وہ آگیا پھر اُسنے کہا بھلا کیا دلیل ہے اس بات پر کہ خدا واحد یکتا ہے مغیرہؓ نے کہا دلیل عمدہ قرآن مجید ہے کہ خدا نے قول اپنا زبان نبیؐ سے ارشاد فرمایا هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ یعنے وہ اللہ ایک ہی ہے اللہ بے نیاز ہے کہ نہ کسی کا والد ہے نہ کسی کا مولود ہے نہ اُسکے لیئے کوئی شریک وہمسر ہے بطلوس نے کہا اے مرد اعور یعنے اے چشم ہر آئینہ مین نے تیری سی حذاقت نہین دیکھی اور تیرا سا جواب نہین سنا اور حال یہ تھا کہ مغیرہ کی ایک آنکھ مین روز جنگ یرموک کچھ صدمہ پہونچا تھا (اسوجہ سے بطلوس نے اعور کہکر خطاب کیا) مغیرہؓ نے کہا یہ گزند چشم مجکو عیب دار نہین کرتا ہے کہ ہر آئینہ میری آنکھ نے جہاد فی سبیل اللہ مین ایک تجھ ایسے سگ سے صدمہ اُٹھایا ہے مگر جسنے میرے ساتھ یہ کام کیا مین نے بھی اُس سے اپنا بدلہ لیا کہ مین نے اُسکو قتل کرڈالا اور ایک جماعت کو بھی اُنمین سے قتل کیا اور اس صدمۂ چشم سے ثواب اللہ عزوجل بہت عظیم ہے بطلوس نے کہا کیا ہی تیرا حاذق جواب ہے بھلا تیری قوم مین ایسا اور بھی کوئی ہے مغیرہؓ نے کہا مین تجھ سے پیشتر کہہ چکا کہ ہم مین ایسے اہل علم واہل راے ہین کہ مین اُنکے علم وعقل کی کچھ بھی برابری نہین کرسکتا اور مین تو ایک مرد بدوی ہون فلو رأیتنا علی بن ابی طالب عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المختار وقاتل الکفار بید الفجار اللیث الکرار والبطل المغوار یعنے کاش تو علی بن ابی طالبؓ کو دیکھتا جو برادر عزاور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور مختار وبرگزیدہ سید ابرار کے ہین اور قاتل کفار اور ہلاک کرنے والے فاجران نابکار کے ہین اور شیر حملہ آور اور جوانمرد دلاور ہین بطلوس نے کہا کیا وہ اس لشکر مین تمھارے ساتھ ہین وتحقیق کہ مین نے

ذکر علی علیہ السلام ۱۲

اُنکی شجاعت وبہادری بہت سنی ہو تو مین چاہتا ہون کہ اُنکو دیکھون تب مغیرہؓ نے کہا بتحقیق کہ علی کرم اللہ وجہہ امام ہین قدر اُنکی برتر اور مرتبہ اُنکا بزرگتر اس سے ہے کہ وہ بنفس نفیس خود چلکر پاس ایک سگ تجھ ایسے کے آوین پھر بطلوس نے کہا بھلا اُنکے سوائے اور بھی کوئی ویسا ہے مغیرہؓ نے کہا ہان مثل امیر المؤمنین عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ عنہ جو ہمارا خلیفہ ہے ونیز عثمانؓ بن عفان وعبد الرحمن وسعید وسعد وابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم اور وہ امراء جو جا بجا متفرق ہین حجاز مین اور یمن وشام وعراق ومصر مین اور وہ ہر ایک امیر شجاعت وبراعت وفضائل وغیرہ مین تجھ ایسے ہزار کے برابر ہین واما سیف اللہ خالد بن الولید جو ہمارے امیر جیش ہین اور اُنکے ساتھ ایک جماعت امراء کی ہے اور وہ لوگ گویا کہ تمھارے پاس ہین (یعنے عنقریب آپہونچتے ہین) اور وہ ہماری مدد کو چل چکے ہین چنانچہ وہ سب مردان دلیر وسخت گیر وسادات ابرار وامراء کبار ہین وبعد ازان بطلوس نے کہا مین چاہتا ہون کہ درمیان اپنے اور تمھارے اصلاح امر یعنے مصالحہ کرون اور منظور یہ ہو کہ پیش از جنگ اُس جماعت کو بھی دیکھون جنکا تمنے ابھی ذکر کیا ہے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حیلے سے ارادہ اُس دشمن خدا کا یہ ہوا کہ اصحاب کے ساتھ عذر وعہد شکنی کرے اور اُسکی ان باتون کو مغیرہ سمجھ گئے اور کہا غداۃ غد اتیک منہم رجال ننظر الیہم کہ کل کے کل کو یعنے پرسون وہ لوگ تمھارے پاس آوین کے تو اُنکو دیکھ لیجیو یہ سنکر وہ دشمن خدا خوش ہوا اور وہ اپنے دل مین غدر ومکر نسبت اصحاب کے پوشیدہ رکھتا تھا وحالانکہ حق تعالی نے اُسکے کید کو اُسی کے مکر وشر کیطرف پھیر دیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد ازان وہان سے مغیرہؓ نے برخاست کی اور بطلوس کے پاس سے باہر نکلے اور اُسکے گزند سے نجات پائی تا آنکہ اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور بطلوس نے اپنے حجاب ونواب کو حکم کیا کہ ہمراہ اصحاب کے قریب اُنکے لشکر تک پہونچانے جاوین چنانچہ مغیرہؓ نے مع اپنے اصحاب کے پیش امیر غانم بن عیاض اشعری پہونچکر سارا ماجرا جو کچھ بطلوس کے یہان گذرا تھا اُنسے بیان کیا غانم نے کہا قسم ہے صاحب روضہ ومنبر یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اُسنے تمھین نہین چھوڑا مگر خوف سے تمھاری تلوار کے اور یہ شخص مرد حکیم وعقیل ہے الا یہ کہ شیطان نے اُسکی عقل کو مغلوب ومسلوب کر لیا ہے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس شب کو سب صحابہ نہین سوئے مگر یہ کہ اپنا ساز وسلاح حرب لیے رہے اور مستعد وآمادہ تھے جب صبح ہوئی اور مؤذن نے لشکر اسلام مین اذان دی تب مسلمان بعد اسباغ وضو نماز صبح ادا کرکے اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور خوب جانتے تھے کہ عدو اُنکے منتظر ہین اور صبح اُنسے جنگ کرنے والے ہین کہ وہ لوگ صفین اپنے لشکر کی تعبیہ کر چکے تھے اور جاسوسان عرب نصرانی اُنکے لشکر مین جاکر اخبار گذرانتے تھے اور یہان جاسوسان امیر غانم کے حاضر ہوکر وہان کی خبرین دیتے تھے اور اُدھر روم ثابت ومستعد قتال تھے اور ادھر امیر غانم نے میمنہ ومیسرہ اپنے لشکر کا مرتب کیا چنانچہ میمنہ پر فضل بن عباس کو مقرر

لہ میمنہ وہ جماعت ہے جو لشکر کے سمت راست رہتی ہے اور میسرہ وہ جماعت ہے جو سمت چپ ہوتی ہے

کیا اور میسرہ پر ابو ایوب انصاری کو اور قعقاع بن عمرو التمیمی کو قلب لشکر پر مامور کیا اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطۂ قیس بن عبد اللہ و مالک بن رفاعہ کے سعید بن عمرو الغنوی سے نقل روایت کی اُنھون نے کہا کہ سرزمین بہنسا مین ایسے دس ہزار اعیان حاضر ہوئے تھے جو دیکھنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے یعنے اُن سب نے آنحضرت صلعم کو دیکھا تھا اور اُنمین ہفتاد مرد بدری تھے اور امرا صاحبان نشان قریب چودہ سو کے تھے و منجملہ صحابہؓ و سادات کے تقریباً پانچہزار زمین بہنسا مین دفن ہوئے اور ذکر اُسکا عنقریب آویگا انشاء اللہ تعالی راوی نے کہا اور جماعت پیدل پر معاذ بن جبل افسر تھے اور ساقہ یعنے مؤخر لشکر پر جسکو بہیڑ کہتے ہین اور نسوان و صبیان پر سعد بن عبد القادر و ضحاک بن قیس مامور ہوئے اور امیر غانم صفون کے درمیان یہ کہتے ہوئے گشت کرتے پھرتے تھے کہ اللہ اللہ جنت تمھاری تلوارون کے زیر سایہ ہے (یعنے تلوارون کے سایے مین ہونا جنت کا کنایہ ہے کہ سایۂ تلوارون کا جنت ہے اور سایہ ہونا اُسکا تہ عین داخل ہونا تمھارا جنت مین ہے اے مسلمانو خوب جان لو کہ صبر و ثبات مقرون بفرج و کشایش کار ہے اور حق تعالی صابرون کے ساتھ مددگار ہے اور صبر کرنیوالے ہی غالب رہتے ہین اور فشل و نامردی سبب ہے اسباب خذلان و نامردی سے اور جو کوئی تیزی شمشیر پر صبر و استقامت کرتا ہے وہ جسوقت پیش خدا جائیگا تو وہ اُسکی منزلت و پایگاہ کی بزرگی اور اُسکی سعی و جانفشانی کی قدر افزائی کریگا اور حق تعالی صابرون کو محبوب رکھتا ہے) اور یہی کلمات اصحاب رایات یعنے صاحبان منصب نشان سے بھی کہتے تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ امیر غانم ہنوز تعبیہ و ترتیب صفوف سے فارغ نہوئے تھے ناگاہ فوجین بطلوس و روم کی آگے بڑھین اور وہ سب نصاریٰ و فلاح یعنے مردم دہقان اور عرب متنصرہ تھے یعنے وہ عرب جنھون نے تنصر اختیار کیا تھا اور اُنکے آگے آگے صلیب طلائی تھے کہ ہر ایک صلیب کا سونا بوزن پانچ دینار کے تھا اور ہر ایک مین چارون طرف چار چار جواہر جڑے تھے اور وہ مانند تارون کے تابان تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھ سے روایت بیان کی سنان بن الحارث الہذانی نے شداد بن اوس سے اور شداد اُن لوگون مین سے ہین جو ان فتوح مین حاضر تھے سو اُنھون نے کہا جب صلیبیون کی آمد ہوئی اُسوقت ہم صلیب بعد صلیب کے شمار کرنے لگے یہانتک کہ ہشتاد صلیب شمار کیے اور زیر ہر صلیب یعنے ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار کا غول تھا اور اُنکے ہمراہ قسیسین و رہبانان یعنے علماے نصاری و یہود موجود تھے اور وہ تلاوت انجیل کرتے تھے اور اُن لوگون نے اپنے لشکرون مین نیزے نشانون کے کثرت بلند کیے تھے فبینما الناس کذلک یعنے اُسی ہنگام مین کہ مردم فریقین مشغول باہتمام تھے یک بیک ایک بطریق زرہ[1] زرین اور اُسپر زرہ حربی پہنے ہوئے پرے سے آگے بڑھا اور اُسنے اپنی زبان مین لاف زنی کرکے مبارز طلبی کی تب اُس سے لڑنے کو قعقاع قلب عسکر سے برآمد ہوئے پھر دونون باہم وار کرنے لگے آخر قعقاع نے اُسکے سینے پر ایسی سنان ماری کہ اُسکی پشت کے پار چمک آئی تھی بعد اُسکے ایک دوسرا ملخ نکلا اور اپنے یار کے قتل ہونے سے غضب مین بھر گیا تھا اور

معرکۂ پنجم با ملک بطلوس

[1] زرہ زرین برای زینت و زرہ حربی برای حفظ آہنی بر اے جنگ ۱۲

وہ ملک کا ہمنشین اور اُسکے ساتھ تخت نشین تھا پھر میدان مین آکر مبارز طلب ہوا تب ایک شخص قبیلہ ازد سے اُسکے مقابلے کو نکلا مگر اُسکو امیر غانم نے منع کیا اور کہا اپنی جگہ پر چلا جا کیونکہ تو اُسکا ہمسر نہین ہے یعنے وہ تجھسے قوی و توانا تر ہے تا آنکہ مسیب بن نخبتہ الفزاری اُسکے سامنے آئے اور ایک ضربت شمشیر جو اُسپر ماری تو اُسنے اُسکو اپنے سپر پر روکا اور وہ تلوار مسیب کے ہاتھ سے ٹوٹ پڑی تب اُس ملعون نے مسیب پر تلوار کا وار کیا اُنھون نے اُسکو خالی دیا اور منتظر ہوئے کہ کوئی شخص اُنکو تلوار دے مگر جب تلوار ہاتھ نہ آئی تو اُس جگہ سے ارادہ پھرنے کا کیا کہ ناگاہ قعقاع بن عمرو سے کہ وہ آگے بڑھ آئے تھے ملاقات ہوئی آخر اُنکے ہاتھ مین جو تلوار تھی وہ مسیب کو دیدی تو مسیب پھر جگہ کی طرف پھر گئے اور جاتے ہی اُس بطریق کے داہنے شانے پر وہ ضربت لگائی کہ تلوار اُسکے بائین شانے سے نکل آئی اور وہ زمین پر گر کر اپنے خون مین لوٹنے لگا اور اُسی وقت واصل جہنم ہوا پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو یکبارگی سب نے مسلمانون پر حملہ کیا اُسوقت جنگ عظیم و قتال شدید واقع ہوئی اور اُس گھڑی وہ دشمن خدا بطلوس اپنے گھوڑے پر سوار تھا اور گھوڑا وہ تھا جسکو والی ممالک صقیلہ اور بربر نے اُسکے لیے ہدیہ بھیجا تھا اور وہ گھوڑا پانسو دینار کا خریدا تھا اور وہ گھوڑا روز جنگ حصار کے جست مار کے فصیل تک چڑھا لیجاتا تھا اور اُسکا سوار اہل سوریہ یعنے دیدبانان شہر پناہ کی دیوار پر بھالا مارتا تھا اور قریب اسکا ذکر اپنے محل پر انشاء اللہ تعالی آویگا اور بطلوس زرہ زرین پہنے تھا اور اُسکی کمر مین ٹیکہ جواہر نگار بندھا تھا اور اُسکے سر پر تاج مرصع تھا کہ جواہر جو اُسمین ٹکے تھے وہ مانند ستارون کے درخشان تھے اور اُسکے سر پر صلیبان نشان سایہ فگن و شفقہ نشان تھے اور اس ہنگام مین ایک غول رومیون کا میمنہ مسلمین پر حملہ آور ہوا مگر مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین صبر و استقلال جوانمردانہ کیا بعد ازان رومیون کے دوسرے گروہ نے حملہ کیا حق تعالی جزاے خیر و اجر حسنات زیادہ کرے واسطے فضل رضؓ بن عباس اور واسطے اُنکے پسر عم فضل اور اُنکے بھائی عبداللہ کے واز براے اولاد عقیل و عبداللہ بن جعفر و دیگر سادات بنی ہاشم کے کہ ان صاحبون نے قتال شدید مین بڑی مردانگی و بہادری کی اور بلایاے حسنہ مین مرد میدان امتحان ہوئے چنانچہ فضل رضؓ نے بڑھکر ایک حامل صلیب پر حملہ کیا اور اُسکے سینے پر نیزہ مارا کہ اُسکی پشت سے پار نکل آئی اور وہ اوندھا گرا اور صلیب بھی زمین پر جا پڑا یہ حال جب بطلوس نے دیکھا تو اُسکو یقین ہلاکت و زوال کا ہوا پھر اُسنے قصد اُٹھا لینے صلیب کا کیا مگر اُسکی کوئی سبیل نہ ہوئی کیونکہ مسلمانون نے اُس صلیب کو ہر طرف سے گھیر لیا تھا اور فضل رضؓ وغیرہ اکابر بنی ہاشم اُن لوگون کو جو اُسطرف اور گرد و پیش آتے تھے دفع کرتے تھے آخر رومی اُس صلیب سے مایوس ہو کر پھر گئے اور جسوقت فضل نے اُس صلیب کے لیے ہجوم نصارے و روم کا دیکھا تو اُنپر حملہ فاش کیا اور اُنکے بنی عم و دیگر امرا نے حملہ کرنے مین اُنکی ساز واری کی آخر رومی مقہور و مفرور ہوئے اور اُنمین سے ایک جماعت مقتول ہوئی پھر مسلمانون نے اُس صلیب پر ازدحام کیا اور ارادہ اُسکے لینے کا رکھتے تھے تب فضل رضؓ نے کہا یہ مخصوص میرے لیے ہے بدون شرکت تمھارے چنانچہ فضل نے گھوڑے کی باگ پھیری

اور رکاب پر جھک کر اُس صلیب کو اُٹھالیا اور لشکر کی طرف پھرے اور صلیب سپر وعبداللہ اپنے غلام کے کیا اور دو مسلمانون کے ساتھ گھوڑے پر سوار تھا اور فضل کی جانب خود مثیقدمی کرکے چلا آتا تھا آخر اُسنے اُس صلیب کو فضل سے لیکر اُنکے خیمے مین پہونچایا اور فضل بن عباس نے پھر مکر رحملہ کیا اور دیگر امرا بھی حملہ آور ہوئے یہانتک کہ ہنگامۂ کارزار شرربار ومعرکۂ پیکار روبکار رہوا اور زمین پر سیلاب خون جاری ہوا اور بدنون سے سیلان عرق روان ہوئے آنکھون مین حلقے پڑگئے پتلیان پھرگئین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب اُس دشمن خدا بطلوس نے یہ حال دیکھا تو مسلمانون پر حملہ آور ہوا اور اُسوقت اُس حملے مین اُسکے ہمراہ جمعیت بطارقون کی قریب پانچہزار کے تھی اور یہ جماعت جانب یسار لشکر کے تھی چنانچہ اس ہنگامہ مین مسلمانون مین ایک جماعت قتل ہوئی اور ایک جماعت زخمی ہوئی وبا ایمہہ اُن دلاورون نے بڑا استقلال اور صبر جوانمردانہ کیا اور اُس آن مروانگی فضل بن عباس کی یہ تھی کہ کبھی وہ میمنہ دشمن پر حملہ کرتے تھے کبھی اُنکے میسرہ پر مارتے جلے جاتے تھے اسی طرح دیگر امراء لشکر اسلام نے بھی بڑے بڑے حملے کیے خصوصًا تعقاع بن عمرو التیمی ومسیب بن نجبۃ الفزاری وبراء بن عازب ومعاذ بن جبل وزید الخیل کہ خدا انکے حسنات زیادہ کرے اُنھون نے یورش شدید برپا کی کہ اُنکی زرہون پر خون کے تھکے ایسے جمے تھے گویا کلیجے اونٹون کے تھے اور ایک غول مسلمانون کا دشمنون کی اُس جماعت مین گھس گیا جو ساتھ ایک بطریق کے تھی اور وہ عظیم الخلقت وبزرگ جسامت اور تنومندی مین گویا ایک برج تھا تو اُسپر سفینہ سوے وغلام آزاد کردہ رسول خدا علیہ السلام نے حملہ کیا اور دوڑکر یہ چاہتے تھے کہ اُسکو تلوار مارین دفعۃ اُس بطریق کے عقب سے ایک وار نیزے کا ایسا آیا کہ گھوڑے سے اُسکو نیچے گرادیا اور انی نیزے کی اُسکی پسلی مین پیوستہ تھی اور اُسکے استخوان پشت صدمہ ضربت سے چور چور ہوگئے تھے پھر جب نیزہ کھینچا تو وہ اوندھا زمین پر پڑا اتھاتب کچھ لوگون نے اُترکر اُسکا رخت وساز بدن سے اُتارلیا راوی رحمۃ اللہ علیہ یعنے شداد بن اوس نے کہا کہ پھر ہمنے تامل وتفحص جو کیا کہ اُس بطریق کو کسنے قتل کیا تو معلوم ہوا کہ وہ زیاد بن ابی سفیان تھے پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو یکبارگی حملہ فاش یعنے سخت حملہ کیا تا آنکہ حرب برپا ہوئی گردنین گھٹنے لگین آنکھین چڑھ گئین تلوارون کے وار نیزون کی مار تیرون کی بوچھار کی شدت ہوئی رومیون کا اپنی زبانین طمطمہ وغلغلہ اور معرکۂ نزال وقتال برابر سرگرم رہا یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا اُسوقت دونون لشکر از ہمدیگر جدا ہوئے چنانچہ مسلمانون مین سے تقریبا دوسو پچاس مرد کام آئے اور درجۂ شہادت وسعادت پر فائز ہوئے اور دونون فریق اپنے اپنے لشکرگاہ مین شب باش ہوئے اور حراست ونگہبانی مین شب بیدار رہے اور اہل اسلام تلاوت قرآن مین اور درود وسلام مین اور پیغمبر الانام کے مشغول تھے اور ایسا ہوا کہ ایک گروہ مسلمانون کا روشنی کرکے قتلگاہ مین آئے اور شہداء کی لاشون کو چُنکر ایک جا جمع کیا اور امراء نے اپنے اصحاب اور اُنکی اولاد کے حال پر بہت بکا کی اور کہتے تھے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم یعنے ہمکو استطاعت ویارائے عمل خیر نہین ہمگر بتوفیق خداوند مدبر ترو بزرگ شان کے اور

راوی علیہ الرحمہ نے کہا کہ لشکر مشرکین سے بتعداد دو ہزار پچاس نفر کے مارے گئے انمین سے اُنکے اکابر و عظما بیس آدمی تھے اور یہ سب ارباب دولت و ارکان سلطنت و اصحاب سریر یعنے تخت نشین اور بادشاہ کے ساتھ ہمنشین تھے آخر جب بطلوس نے یہ ماجرا مشاہدہ کیا تو اُسپر سخت و شوار و شاق گذرا تا آنکہ جب وہ اپنے خیمے مین بیٹھا تھا اور گرد اُسکے تمام اکابر مملکت و نواب عزت حاضر تھے اُسوقت اُسکے لیے خاصہ طعام و جام شراب آیا مگر اُسنے ان چیزون کیطرف التفات نہ کی اور بطریقون سردارون کی طرف متوجہ ہوکر بزجر و قہر تمام توبیخ کرنے لگا اور کہا تم ایسون کو صلاحیت و لیاقت خدمات ملوک کی نہین ہے یہ کیسی ہیبت و نامردی تم لوگون کے دل مین سما گئی اور پھر تم چاہتے ہو کہ اپنے ایسے کردار سے پیش ملوک کے غیرت دار باقی رہو یہ سُن کے ان لوگون نے جواب دیا ان کان ھذا الیوم ما اخذ نا فیہ اھبتنا یعنے بہر آئینہ آج کے دن ایسا ہوا کہ اُس مین ہم نے اپنا پورا ساز و سامان جنگ کا نہین دیکھا یا یہ کہ اگر ہم اس دن کو ایسا جانتے تو آج ہم اپنی تیاری جنگ کی نہ کرتے کیونکر ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ عرب شجاع ہین اور اُن مین ایسی شجاعت ہے تب بطلوس نے کہا پھر تمھاری کیا راے ہے کیا تم ننگ و عار گوارا اور ذلت و رسوائی کو پسند کرتے ہو خصوص اُس حالت مین کہ صلیب تمھارے ہاتھون سے چھین گیا اور تمنے اُسکو خوار کیا اُنھون نے کہا اے بادشاہ عنقریب ہے کہ آپ ہمسے ایسا امر ملاحظہ فرماوینگے جو آپکو خوش آویگا اور وہ یہ ہے کہ کل صبح کو ہم مین سے کچھ لوگ کمینگاہ مین پوشیدہ بیٹھین گے اور باقی ہم اُنکے مقابلے مین مقاتلہ کرینگے اور اُسی ہنگامہ مین ہم کمینگاہ سے نکل پڑینگے اور ایک جماعت تیراندازونکو مامور رکھین گے کہ وہ اپنے تئین تیراندازی مین مستعد رکھین اور یہ موافق عادت روم کے ہے کہ سب یونہی کرتے ہین غرضکہ ہم اُن سے برابر قتال کرینگے اور ہر گز ہم اُنکو اپنے بلد پر دخل و تسلط نہ دینگے یہانتک کہ ہم سب مارے نہ جاوین یہ سُنکے بادشاہ نے اُنسے عہد و اقرار واثق کیا و بعد ازان ایک نامہ لکھکر شباشب پاس بطریق طحا کے بھیجا کہ وہ ایک قلعہ ذات الابراج تھا یعنے بہت برجون والا اور اُس نامے مین فوج کمکی طلب کی تھی اور اُسکے زیر حکومت بہت سے بطریق شداد و حشم رکھتے تھے اور اُن ہر ایک بطریق کے تابع ہزار ہزار مرد ان کارزار مسلح و آمادہ پیکار تھے پھر جب اُن بطریقون کے پاس نامہ پہونچا تو اُنھون نے تیاری لشکر کی کردی اور اُنکا ساز و سلاح درست کیا اور قریب ہے کہ ذکر اُسکا آگے آوے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جب صبح ہوئی تو مسلمان نماز صبح کی پڑھ پڑھکر اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور صف آرائی و ترتیب مواقف مین مصروف ہوئے اور امیر غانم لوگون کو بوعظ و پند آمادہ جنگ کرتے تھے پھر اپنی جگہ پر مغیرہ بن شعبہ کو واسطے ترغیب و تحریص مردم کے مقرر کرکے خود توجہ بجانب اصحاب رایات ہوئے اور اونکو نمایش کرنے لگے کہ اپنے گھوڑون کی باگین چھوڑ دو یعنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے دشمنون پر جا پڑو اور بھالون کو سنبھالو اور جبکہ تم مقابل دشمن جا پہونچو تو یکبارگی حملہ کرو اور کچھ خوف و ہراس کو اپنے دل مین راہ نہ دو چنانچہ امرائے لشکر مثل روز اول کے ترتیب و تعبیۂ لشکر مین مشغول ہوئے اور قبل از سوار ہونے کے شہید ونکو اُنکے

(رجاے رؤف رحیم ۱۲)

لباس پر خون مین دفن کر چکے تھے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد دفن نعشون کے جس گھڑی ہلوگ مصروف صف بندی ولشکر آرائی تھے کہ ہمکو آگاہی نہوئی کہ ناگاہ روم ہمپر ٹوٹ پڑے اور اپنی زبان مین ہمپر طمطمہ وغلغلہ کرتے تھے اور اُن مین سے پانچہزار سوار آگے بڑھکر اپنے گھوڑون سے اُتر پڑے اور اپنے خدام اور غلامون کو گھوڑے تھما دیے اور وہ خود اپنے درمیان مین خندقین کھودنے لگے اور لب غار تیراندازون کی آڑ کے لیے صندوقون سے سدپناہ بنالی اور باہم مسیح کی قسم کھائی اور قسم دی کہ وہان سے نہ ہٹین اگرچہ سب کے سب مارے جاوین اور اُنکی تین صفین تھین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر اُسی عرصہ مین کہ ہم لوگ ہتھیار لگاکر آمادۂ حملہ تھے کہ ناگاہ رومیون نے ہمپر یکبارگی حملہ کر دیا اُسوقت ہمارے میمنہ والون نے بھی حملہ کیا اور ہمارے قلب لشکر اُنکے قلب لشکر سے بھڑ گئے اور اُن کے تیراندازون کے تیر چلتے تھے اور دس ہزار تیر ایک ساتھ گویا ایک کمان سے نکلتے تھے اور مانند ملخہائے پران وسیلاب روان کے آتے تھے اُس سے بہت مردان کار زخمی ہوئے اور بہت دلیران شجاعت شعار کام آئے اور گھوڑے عرب کے بھاگے اور امرا اکابر لشکر اسلام سب ثابت قدم وبپاے استقلال قائم رہے اُسوقت فضل بن عباس اور اُنکے بھائی ودیگر اکابر بنی ہاشم نے بڑے زورون سے حملہ کیا اور اسی طرح زیاد بن ابی سفیان ومغیرہ بن شعبہ ومسیب بن نجبۃ الفزاری وجمیع امراء لشکر نے بڑی یورش کی اور لشکر فریقین مین قتال شدید ہونے لگی اور مسلمانون مین قتل فاش ہوئی اور وہ لوگ اُسوقت بمقابلۂ عرب ثابت وقائم برجا رہے اور وہ دشمن خدا بطلوس مع اپنی جماعت ہمراہی کے کبھی میمنہ مسلمین پر جا پڑتا تھا کبھی میسرہ پر مارتا ہوا آتا تھا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اُسوقت صبر ہمارا صبر جوانمردون کا تھا اور مرنے پر دل رکھے تھے اور امیران لشکر علے الاتصال مسلمانون کو ترغیب وتحریص قتال کی کرتے تھے اور فریقین سے طائفہ کثیر قتل ہوئے مگر یہ کہ درمیان مشرکین کے بباعث اُن کی کثرت کے شمار واکثار اُنکے مقتولون کا ظاہر نہوتا تھا اور ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ وہ لوگ کمینگاہ مین مخفی ہین ناگاہ وہ سب کمینگاہون سے ہمارے پیچھے نکل پڑے اور اُنکے آگے آگے ہمارے سامنے غول تیراندازون کا تھا پھر اُنھون نے ہمکو گھیر لیا اور ہم درمیان اُنکے اس طرح ہو گئے جیسے سفید بکریان بیچ مین گلہ شتران سیاہ کے ہوتی ہین اور اس ہنگامہ مین ایک گروہ امرا وسرداران لشکر اسلام شہید ہوئے ونیز اکثر مردم مختلط مسلمانون مین سے کام آئے اُسوقت سادات بنی ہاشم وابان بن عثمان بن عفان نے کیا کیا مردانگی کی اور اصحاب رایات نے اپنے نشانون کے نیزون سے کیا ہی قتال کی اور جب وہ عدو اللہ بطلوس قلب لشکر مین جنگ کر رہا تھا اور اکثر مسلمانون کو زخمی کیا تھا اور اُسی حالت مین اُسنے اور اُسکی جماعت ہمراہی نے بہت سے مردان جانباز کو قتل کیا اور بہت سے دلیران سرباز کو زمین پر ڈالا اور جسوقت کوئی شہسوار لشکر اسلام سے مبارز طلب ہو کر اُسکی طلب مین نکلتا تھا اُسکو نہ پاتا تھا اسلیے کہ وہ روم کے غول مین روپوش ہو جاتا تھا پھر جبکہ یہ حال ہوا تو اسوقت قعقاع ومسیب آگے بڑھے اور کہنے لگے ای بہادران عرب اونٹون کو آگے کرو

یہ سُنکر لوگون نے تمام گلہ اونٹون کا اپنے سامنے سمت آمد تیرون کے ہانک دیا اور اُنکی آڑ سے گھوڑے اُڑاکر غرغہ کردیا
کہ وہ لوگ اونٹون کی ٹیلیون اور گھوڑون کی ٹاپون سے کچل گئے اور اُسی موقع مین گروہ پیدلون اور غول تیراندازونکے
آگے بڑھکر مشرکون کو قتل کرنے لگے یہانتک کہ اُن مین سے ایک مقتل عظیم قتل کیا پس یہ ماجرا تو یون تھا اور روم بھی
اپنے اُسی حال مین مصروف تھے آخر جب اُس دشمن خدا نے دیکھا کہ مسلمانون کے ہاتھ سے اُسکی قوم پر کیا گذرا تو اُسکی
طغیانی و سرکشی زیادہ بڑھگئی غرضکہ یہ شورش و سرگرمی طرفین سے برابر برپا رہی یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا بعد ازان
حق تعالیٰ نے نصرت اپنی مسلمانون پر نازل فرمائی کہ اُسوقت اُنھون نے مشرکون پر چڑھائی کردی اور جعفر بن
عقیل بطرف ایک غول رومیون کے بڑھے اور اُنکے درمیان مین گھُس گئے اور اُس بطریق کو جو اُس غول کا افسر تھا
نیزہ مارکر قتل کیا تب رومیون نے اُنپر ہجوم کرکے اُنکو شہید کیا رضی اللہ عنہ اور اسی طرح اُنکے بھائی علی بن عقیل نے
بھی کیا کہ اُنکی ایک جماعت کو قتل کیا آخر رومیون نے نرغہ کرکے اُنکو بھی شہید کیا اور اسیطرح زید بن زیاد بھی بعد قتل
ایک جماعت کے شہید ہوے رحمۃ اللہ علیہ اور اُسوقت ہنگامۂ جدال و قتال بڑی شدت پر تھا اور مسلمانون نے
رومیون کو پیچھے ہٹا دیا تھا پھر جب امرا اور سادات بنی ہاشم نے اپنا حال دیکھا کہ اُنپر کیا کیا واقع ہوا تو دفعۃً مثل
شیر ژیان کے روم پر حملہ کیا اور اُنکو باب قلعہ تک ہٹا لیگئے اور قریب باب جبل و باب البحری کے سخت لڑائی لڑے
اور رات ہوگئی تھی تو صحابہ اپنے لوگون کو بھی نہ پہچانتے تھے مگر بایں ہمہ اُنھون نے جمعیت مشرکین سے ہزارون کو قتل کیا
اور ایک جماعت زائد پانسو سے قریب شہر کے ماری گئی و بعد ازان مسلمانون نے اُنپر دھاوا کیا یہانتک کہ دیوار شہر تک
ہٹا لیگئے پھر وہان بھی بڑی لڑائی پڑی اور بطلوس اپنے اصحاب کو حمیت و غیرت دلاتا تھا تو وہ بھی بڑے زور کی قتال
کررہے تھے اور اُس شب کو شعار مسلمین یعنے کلمۂ شناخت اُنکا یہ تھا کہ وہ باہم ندا کرتے تھے یا محمد یا محمد یا نصر اللہ
انزل یعنے ای نصرت خدا نازل ہو اور ایک جماعت مسلمانون کی متصل دروازون شہر کے قتل ہوئی اور اُس
گھڑی بھی اس زور کی لڑائی ہوئی کہ تلوارین جو ڈھالون پر پڑتی تھین تو وہ جیسے صداے رعد سُنائی دیتی تھی اور
تلوارون کی چمک جسطرح بجلی کوندتی تھی اور سنان نیزون کی جھلک گویا تارے چمکتے تھے آخر اُسوقت مسلمانون نے
رومیون کو گھیر لیا تھا اور بطلوس اپنی قوم کو طیش و تہمہ دلاتا تھا اور کبھی وہ باب فندوس کے نزدیک جاتا تھا اور کبھی باب
توما پر اپنی قوم کی جماعت پاس پہونچتا تھا یہانتک کہ وہ سب رومی اندرون شہر داخل ہوگئے اور باہر کوئی باقی نہین رہا
مگر جو کوئی اُسوقت اپنی جماعت سے متفرق ہوگیا یا وہ جسکو اُسکے گھوڑے نے گرادیا اور ساری رات مطلع فجر تک
یہی نوبت رہی آخر وہ لوگ شہر پناہ کی دیوارون اور فصیلون پر ناقوس و قرنے بجانے اور نرسنگے پھونکنے لگے اور پھاٹک
مضبوطی سے بند کردیے اور قفل لگادیے پھر جسوقت صبح ہوگئی تو مسلمانون نے پہلے نماز صبح ادا کی پھر جاے معرکہ پر آکر تفحص کیا
کہ ہم مین سے کون کون اور کتنے کام آئے ہین آخر پانسو بیس شہیدون کی شمار مین آئین رحمۃ اللہ علیہم راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا

شہادت حضرت عقیل و علی بن عقیل و زیدبن زیاد رضی اللہ عنہم ۱۲

شعار روز معرکہ خود وقت جنگ کے قوم اپنے اور یہان ہزار دستہ تین تلاش سے اپنے اشکال کی شناخت کرین ۱۲

پھر جس گھڑی مسلمانون نے یہ حال دیکھا بہت شدت سے بکا کرنے لگے اور امیر غانم سب سے زیادہ تر مخزون ومغموم تھے خصوص اُن لوگون کے لیے جو اُنکے زیر علم شہید ہوئے اور شہیدون مین اکثر اعیان قریش واولاد ہاشم واولاد مطلب اور اشراف بنی نوفل وبنی عبدالشمس تھے اور جسوقت مسلم بن عقیل نے جعفر اور علی اپنے بھائیون کا حال دیکھا اور عبداللہ بن جعفر نے اپنے پدر بزرگوار کو اور فضل بن عباس ودیگر اکابر بنی ہاشم نے اپنے عمزادون کو دیکھا تو اپنے گھوڑون سے اُتر کر اپنی اپنی آغوش مین لپٹا کر خوب روئے اور اُنکے مصائب پر استرجاع کیا یعنے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور اُسوقت حمام بن جریر نے یہ اشعار پڑھے شعر

یَا عَیْنُ اَبْکِیْ لَا تَمَلِّیْ مِنَ الْبُکَاءِ	وَدَرِّیْ دُمُوْعًا مِثْلَ سَکْبِ الْغَمَامِ	
وَمِنْ عُصْبَۃِ الْمُخْتَارِ خَیْرِ الْاَنَامِ	وَاَبْکِیْ عَلَی السَّادَاتِ مِنْ نَسْلِ هَاشِمٍ	
وَاَبْکِیْ عَلَی الشُّهَدَآءِ لَا تَغْفُلِیْ	وَاَبْکِیْ عَلٰی یَثْرِبِیْ هُمَامٍ بْنِ عَمِّ اللّٰہِ	
اَجْنَادُہٗ اَهْلُ الصَّلِیْبِ لِلِّئَامِ	هُوَ جَعْفَرُ الْمَشْکُوْرُ لَیْثُ هُمَامٍ	
یعنے اے آنکھ گریہ کر اور تاخیر نہ کر گریہ	مَا لَاحَ بَرْقٌ اَوْ تَرَنَّمَ حَمَامُ	فَلَا لَقِیَ الْبَطْلُوْسُ خَیْرًا وَّلَا
کرنے مین اور اشکباری کر مثل تر شح ابر کے اور گریہ کر اُن سادات پر جو نسل ہاشم اور نسب احمد مختار خیر الانام صلعم	لَنَا خُذَانَ الثَّارَ یَا قَوْمَنَا	بِطَعْنٍ خَطِّیٍّ وَّجَدِّ حِسَامٍ

سے تھے اور بکا کر اوپر اس شیر بزرگ کے جو پسر عم تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ جعفر ہے جس کی سعی مشکور ہے پیش خدا کہ وہی شیر بزرگ ہے اور اے آنکھ بکا کر شہیدون پر اور اُس مین غفلت نہ کر اور رویا کر جب تک برق تابان ہے اور فاختہ وکبوتر شاخ نشین پر ترنم گویان ہین خیر وفلاح سے ملاقات نصیب نہو بطلوس کو اور اُسکے لشکریان صلیب پرست اور لئیم کو اے قوم ہماری یعنے اے غازیو اے شہید وہم ضرور ضرور عوض خون کا لینگے بضربات سنان خطی اور تیزی تیغ یعنے تیغ تیز سے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا بعد ازان مسلمانون نے شہیدون کو دفن کیا رحمہم اللہ وبعد ازان امیر غانم نے سائر امراکو ہر ایک باب پر متفرق کر دیا چنانچہ امیر غانم مع سادات بنی ہاشم وغیرہ مثل زیاد بن ابی سفیان وولید اور اُنکا بھائی محمد اور اسامہ بن زید وابو ایوب الانصاری وفضالہ بن عبید واوس بن حذیفہ وعمرو بن حصین ورافع بن خدیج وابو دجانہ وجابر بن عبداللہ اور دیگر امرا مقابلے مین نازل رہے اور تعقاع بن عمرو التمیمی ومسیب بن نجیبۃ الفزاری وغیرہ دیگر امرا مع دو ہزار سوار کے باب الجبل پر اترے اور مغیرۃ بن شعبۃ وابو لبابہ ومہلب الطائی ومثل انکے دیگر اکابر با دو ہزار سوار باب توما پر ٹھہرے اور اُدھر اُس قوم نے آلات حرب بالاے حصار تعبیہ کیا اور ساز وسامان جنگی کو فصیلون پر ترتیب دیا اور مدت قریب یکماہ طرفین سے جنگ مین توقف رہا کہ نہ وہ انسے لڑتے تھے نہ یہ اُنکو چھیڑتے تھے مگر بطلوس ہر روز اُس گھوڑے پر جسکا ذکر سابق گذرا ہے سوار ہو کر اور زرہ حربی پہنکر اُس گھوڑے کو بالاے سور یعنے فصیل پر چڑھا لیجاتا تھا اور پھرا کرتا تھا اور اُسکے گرد آگے پیچھے جماعت پیادون کی ہوتی تھی اور اُن سب کے ہاتھون مین شمشیر برہان

خطا مشہور کہ نیزہ خطی مروت ہے وقت اوس بن حذیفہ ۱۲ سلہ وہ گھوڑا جسکا ذکر سابق گذرا وہ ہے جسکو دان نظیر برنے پکڑا تھا

و حربہ سنان و گرز گران اور تیر و تبر و کمان رہا کرتے تھے اور فصیل کی چوڑائی اتنی تھی کہ اُسپر دو گھوڑے اور دو بہرے سوار برابر برابر باساز کامل چلے جاوین **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ماجرا تو اس قوم کا تھا اور وہان خالد بن الولید نے جو عبدالرحمن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر کو طرف حدود قیوم کے بھیجا تھا جسکا ذکر سابق ہو چکا ہے چنانچہ درمیان اہل اسلام اور اہل قیوم کے جو واقعات و حروب واقع ہوے ہمنے اُسکے ذکر کو یہان بخیال طول مقال مختصر کر دیا اسلیے کہ وہ مقصود جسپر مدار اس کتاب یعنے اس بات کا ہو وہ ذکر فتح بہنسا اور اُسکے واقعات ہین چنانچہ بعد ہزیمت اہل حدود قیوم کے جب عبدالرحمن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر مع لشکر شہر قیوم پر پہونچے تو وہان کمتر ایام محاصرہ کیا یہانتک کہ وہ بکمتر از یک ماہ فتح ہو گیا تب وہان سے اموال و غنائم لے کر خالد کے پاس واپس آئے اور وہ تو ریہ مین مقیم تھے جیسا سابقا ہم ذکر کر چکے ہین **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ ماجرا تو عبدالرحمن و عبداللہ کا تھا نسبت اہل قیوم کے و اما ابو ذر غفاری و ابو ہریرۃ الدوسی و ذو الکلاع الحمیری و مالک اشتر النخعی پس اُنھون نے جب ایک قوم کی گردنین مارین جیسا ہمنے ذکر کیا ہے و بعد ازان انسے قتال شدید واقع ہوئی اور بیس دن سے محاصرہ قلعہ کا کیے ہوے ہین جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی قیس بن مالک نے بواسطہ منصور بن رافع کے ابو نہال سے جو اصحاب مالک اشتر مین سے تھے اُنھون نے کہا جس عرصہ مین کہ ہم قلعہ بہنسا کا محاصرہ کیے ہوئے تھے اور بیشتر وہ لوگ ہمپر مڑھائی کر چکے تھے ناگاہ ایک شب چہاردہ کو کہ چاندنی کھلی تھی وقت سحر ایک غبار نظر آیا پھر گھوڑے دکھائی دیے اور باگون کی جھنکار سنائی دی تو فوراً ہم بھی اپنے گھوڑون پر زین باندھکر سوار ہوئے تب تک صبح روشن ہوئی اُس وقت بیس صلیب نظر پڑے اور زیر ہر صلیب یعنے ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے اور سبب اسکا یہ ہے کہ بطریق ملحاذات الاعمدہ یعنے حصار ستونون والا و بطریق قلعہ ذات الابراج یعنے قلعہ بہت برجون والا جب انکے پاس نامہ بطلیوس کا پہونچا تو اون لوگون نے بذات خود ہو اسطے امداد و کمک کے تیاری کی اور اپنا اپنا لشکر آراستہ کیا اور اپنے اپنے گرد و نواح کے لوگون کو اصناف روم و نصاری سے جمع کر کے اول شب سے روانہ ہوئے اسلیے کہ عرب کا اندیشہ رکھتے تھے چنانچہ ہنوز صبح روشن نہوئی تھی کہ محاذی قلعہ آپہونچے مگر دریا نیل حائل تھا اور وہ اول زیادتی و طغیانی پر تھا یعنے شروع چڑھاؤ اور پہلی باڑھ پر تھا اور یہ حال تھا کہ مسلمانون نے گھاٹ روک لیے تھے اور پلون پر بھی جو نہر یوسفی پر تھے قبضہ کر لیا تھا مگر وہ لوگ اُنکو قطع کر کے اُتر آئے یہانتک کہ قلعہ پر پہونچے اور مسلمانون کو کچھ خبر اُنکی نہ تھی مگر یہ کہ اُن لوگون نے پہونچکر اُنپر ہجوم کیا اور طرف باب باب شرقی کے جو آئے تو وہان امیر زیاد بن اُنکے اصحاب کو پایا اُسوقت مالک اشتر نے کہا ای بہادران عرب دریا کو اپنے پس پشت کر کے دشمنون سے مقاتلہ کرو اور اپنے خالق سے استعانت و استمداد کرو یہ حال تو مسلمانون کا تھا اور اُدھر رومیون نے للکارنا شروع کیا اور اپنی زبانون مین طنطنہ و غلغلہ و بدقہا کرنے لگے اور اہل قلعہ طبل و دہل بجانے تھے اور ناقوس و قرنے پھونکتے تھے اور برابر اسی طرح مسلمانون کے مقابلے پر

آمادہ تھے ناگاہ وہ غول رومیون کا جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا جانب بحر سے آیا اور وہ قریب تین ہزار کے تھے اور امیر زیاد تبعداد قریب دو سو اصحاب کے تھے آخر اُنھون نے آن کر انپر نرغہ کیا اور اُنھون نے اُسوقت صبر جوانمردانہ کیا آخر امیر زیاد اس معرکہ مین شہید ہوئے رحمہ اللہ اور اُنکے ساتھ ایک جماعت مسلمانون کی بھی درجہ شہادت پر فائز ہوئی اور باقیون نے بقتال شدید صبر و استقلال مردون کا کیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر یہ حال اُن مسلمانون نے سُنا جو حوالی شہر مین محاصرہ کیے ہوئے تھے تو وہ جانب شرقی کے آپہونچے اور یہان آکر یہ دیکھا کہ تلوارین کھنچی ہین اور نیزے نشان بلند ہین اور ایک جماعت مسلمانون کی قتل کی ہوئی لب بحر پڑی ہے اور وہ چالیس لاشین ہین اور اُسوقت مسلمانون نے ایک نعرہ مارا اور بقیہ اصحاب زیاد کو پکارا تو اُن لوگون نے کنار بحر جانب شرقی سے کہ وہین گھیرے ہوئے تھے جوابدیا کہ تم نہین جانتے ہمارے ساتھ ان دشمنون نے کیا کیا ہے اُسوقت قعقاع نے اپنا گھوڑا بحر مین ڈالدیا اور یہ کلمات زبان پر جاری تھے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّا اَفْضَلُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عِنْدَكَ وَقَدْ فَرَقْتَ لَهُمُ الْبَحْرَ یعنے مین ابتداے امر کرتا ہون بنام خدا اور اوپر برکت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ای پروردگار تو بہتر جانتا ہے کہ ہم لوگ تیرے نزدیک بنی اسرائیل سے افضل ہین وحال آنکہ تو نے اُنکے لیے دریا کو پھاڑ دیا یعنے اُسمین راہین بنادین یہ کہکر اُنھون نے اپنے گھوڑے کو دریا مین بہایا تو اُسکے سم بھی ترنہوے اور طرف قلعے کے اُتر گئے اور وہ قلعہ دریا سے متصل تھا پھر اُنکے پیچھے دو ہزار سوار نے اپنے گھوڑے دریا مین ڈالدیے یہانتک کہ برشرقی یعنے مشرق طرف خشکی مین جاکر قتال شدید برپا کی اور ہم جسوقت اسی شدت قتال مین مشغول تھے کہ ناگاہ ایک غبار اُٹھا اور ہزار سوار نظر آئے اور انسر اُنکے رفاعۃ بن زہیر المحاربی تھے اور یہ سب اصحاب قیس بن الحارث سے تھے اور یہ لوگ اُس بلد مین تھے جسکا نام بردہ تھا اور وہان کے باشندون سے مصالحہ تھا جب اُنھین معاہدین مین سے ایک شخص نے آکر ان اصحاب کو خبر دی تھی کہ اہل طخاذات الاعمدہ وصاحب قلعہ ذات الابراج از براے قتال مسلمین روانہ ہوئے ہین اور یہ بھی خبر دی کہ درمیان انکے اور تمھارے اصحاب کے فقط دریا ہے جب یہ سُنکے یہ اصحاب پاس امیر قیس بن الحارث کے آئے اور بعد عرض حال رخصت ہوکر براے امداد روانہ ہوئے یہانتک کہ عین ہنگامۂ جنگ مین جسوقت قعقاع قتال کر رہے تھے آپہونچے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا جب ان لوگون نے اپنی قوم کو دیکھا تو تکبیر کہی اور اُنھون نے بھی بصدائے تہلیل و تکبیر و بندای ورود وسلام اوپر بشیر و نذیر کے جوابدیا بعد ازان سب نے ملکر دشمنون پر حملہ کیا اُسوقت مقاتلہ عظیم برپا ہوا اور اُس گھڑی فضل بن عباس ذیادین ابی سفیان و مسلم بن عقیل اُن لوگون کے ساتھ تھے جنھون نے جانب دشت شرقی کے دوڑ ماری تھی چنانچہ قعقاع نے اوپر بطریق قلعۂ ذات الابراج کے یورش کرکے اُسکو قتل کیا اور فضل بن عباس نے بطریق طخاذات الاعمدہ پر حملہ کرکے تہ تیغ کیا اور زیاد بن ابی سفیان نے بھی یک بطریق عظیم کو دوڑکر مارلیا پھر جسوقت رومیون نے یہ حال دیکھا تو پسپا ہوے اور فرار پر قرار پکڑا چنانچہ اُنکی یک جماعت کثیر جو بھاگی اور مسلمان نے پیچھا

شہادت امیر زیاد

کیا کہ اُنکو دریا تک بھگا لیگئے تو اُن مین سے مردم کثیر ڈوب گئے اور قریب تین ہزار آدمی کے گرفتار ہوئے پھر اُنکو طرف
سور شہر پناہ قریب فصیل کے لاکر اُنکی گردنین مارین اور اُنکا مارا جانا بطلوس اور اُسکے اصحاب دیکھ رہے تھے اور وہین
امیر زیاد بھی جانب بحر زیر دیوار قلعہ دفن ہوئے و بعد ازان اہل اسلام وہان سے پھرے اور ایک جسر چوبی یعنے
کاٹھ کا پل اُس نہر پہ قائم کیا اور اُسوقت بالاے حصار سے اُنکے سرون پر پتھرون کی مار تھی مگر وہ کچھ پروا نہ کرتے تھے
یہانتک کہ یہ سب مسلمان غربی دوڑ پڑے مگر حصار استوار تھا کہ اُسکے دروازے مضبوطی سے بند تھے اور کسی طرف سے
رہگذر نہ تھی تب مسلمانون نے شہر بنسا کے گرد قیام کیا یہانتک کہ نو مہینے اُسکا محاصرہ رکھا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا اور اُس شہر کا ایک باب السر یعنے ایک خفیہ دروازہ تھا اور وہ ایک ایسی راہ تھی زمین کے نیچے نیچے زیر باب الجبل
ایک پل کے تلے سے بطور سرنگ کے نکلی تھی جو کوئی اُسکو دیکھتا تھا تو یہ جانتا تھا کہ وہ ایک غار ہے یا پہاڑی کی کوئی
گھاٹی یا کسی ندی کی کھاڑی ہے اور اُسی راہ سے جاسوس نکلا کرتے تھے اور اُسی طرف سے لوگ رسد غلہ وغیرہ پوشیدہ تاریکی
شب مین لاتے تھے اور وہ راستہ اتنا کشادہ تھا کہ سوار اپنے گھوڑے سے اُتر کر باگ پکڑے ہوئے سرنگ سے باہر نکل آتا تھا
اور اُسی کے سبب اہل حصار محاصرے سے عاجز نہ تھے کیونکہ جب اُنکو کسی مرہم کی احتیاج ہوتی تھی تو وہ شخص جسپر اُنکا
وثوق و اعتماد ہوتا تھا اُسی درہ سے نکلتا تھا اور اُسمین راتون کو فانوسین اور شمعین روشن رہتی تھین اور جو شخص اسباب
مختار تھا وہ ادھر سے نکلا کرتا تھا اور ملوک مشین نے اس درے کو مخصوص برائے زمانہ حصار یعنے واسطے ہنگام محاصرہ کے
بنایا تھا کہ اسی راہ سے آمد و شد جاسوسون کی رہتی تھی اور خبرین لاتے تھے اور ایسا ہوا کہ جب سے خالد بن الولید رضؓ نے
ارض قیوم پر فتح پائی تو وہان سے غلہ وغیرہ اقسام انگور و عسل اور مثل اُسکے صحابہ کے لیے آیا کرتا تھا اور اسی طرح
وجہ البحری سے بھی یہ سب چیزین آتی تھین کیونکہ خالد رضؓ نے یہان لشکر اسلام مین خبر فتح قیوم و وجہ البحری کی کہلا بھیجی تھی
تو اہل اسلام بعد رفع خطرے کے لوگون کو بھیجکر حدود قیوم وغیرہ سے جن چیزون کی ضرورت ہوتی تھی منگوایا کرتے تھے
چنانچہ امیر غانم نے مقام محاصرہ سے امیر میاس بن حازم کو مامور رسد رسانی کا کیا اور دو سو سوار شتران اور
اشتران باربردار واسطے غلہ ذخیرہ لانے کے ہمراہ اُنکے کرکے روانہ کیا یہانتک کہ یہ لوگ قیوم مین پہونچے اور وہان
منجانب امیر خالد کے مسمی عرفجہ برای گفتگوی خرید و فروخت مقرر تھا پھر جب میاس مع اپنے ہمراہیون کے وہان داخل ہوے
تو اونٹون اور خچرون کا بوجھ لدوا کر ارادہ مراجعت کا طرف ارض بنسا کے کیا یعنے اپنے محلہ کیطرف پھرے یہانتک
کہ قریب اُس دیر کے پہونچے جو بادامن کوہ واقع تھا پس یہ ماجرا ان لوگون کا تھا اور اُدھر بطلوس کے پاس جاسوسون نے
یہ خبر گذرانی کہ اس تقریب سے گروہ مسلمانون کا قریب دیر دارو ہے یہ سنتے ہی بطلوس نے ایک بطریق کو جو منجملہ اصحاب السر کے
یعنے برابر تخت پر اُسکا ہمنشین تھا اور اُسکا نام میخائیل بن بطرس تھا اور وہ شجاعت جرأت مین مشہور تھا اُسکو طلب کرکے
حکم کیا کہ ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر قیوم کے راستے پر جاوے اور دیر مین مسلمانون کی گھات پر کمین نشین رہے و بعد ازان

ذکر معرکہ باب السر

معرکہ ہشتم منجانب میخائیل بن بطرس با میاس

وقت موقع کمینگاہ سے نکلکر اُنپر چھاپہ مارے غرضکہ میخال اُسی سرنگ سے تاریکی شب مین باہر نکلا اور اُسکے ہمراہی بھی ایک ایک کے آگے پیچھے ہوکر نکل آئے اور راہی ہوئے یہانتک کہ اُس دیر تک پہونچے اور وہان کمینگاہ مین پوشیدہ بیٹھ رہے پھر جب مسلمانون کو دیکھا تو یکبارگی اُنپر نکل پڑے تا آنکہ دونون جماعتین بھڑ گئین اور فریقین مین تلوارین چلنے لگین اُسوقت مسلمانون نے بڑی شدت سے قتال کی راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی ابو محمد بدری نے بواسطۂ ابو العلاء الحارثی کے شداد بن اوس سے کہ وہ ہمراہ میاس کے موجود تھے سو اُنھون نے کہا کہ جب دونون جماعت مقابل ہوئین اور دشمنون نے ہمین گھیر لیا اور ہمکو یقین ہوا کہ یہان محشر بپا ہوا چاہتا ہے اور ہمنے اپنے تئین آمادہ مرگ کیا تو اُسوقت امیر میاس نے اپنا علم اپنے فرزند مبلغ کو سپرد کرکے خود سرگرم قتال ہوئے یہانتک کہ شہید ہوئے اور بعد اُسکے نازن نے قتال کی وہ بھی شہید ہوگئے پھر تھوڑی دیر مین مسلمانون مین سے قریب سو سوار کے کام آئے اور باقی ہم سب اسیر ہوگئے اتفاقاً میان ہم لوگون کے عبداللہ بن قیس الجہنی بھی تھے اور وہ منجملہ سعاۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے یعنے پیکون مین سے تھے سو اُنھون نے جسوقت ایسا حال دیکھا تو اُس ہنگامہ مین وہ نکلے اور مانند باد تند کے وہان سے اُڑے اور باعث اُنکی تیزی اور سرعت سیر کا یہ تھا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے حق مین اور عمرو بن امیۃ نصر کے لیے دعاے برکت وقوت رفتار کی تھی چنانچہ یہ دونون تیز گامی اور شتاب روی مین ایسے چالاک تھے کہ اسپان تیز پرواز و تازیان صبا انبازان دونون کی چال کو نہ پہونچتے تھے الغرض عبداللہ بن قیس فوراً وہانسے چلے اور جلد تر لشکر پر وارد ہوئے اور بصیحہ و فریاد پکار کر کہا النفیر النفیر ارکبوا یا مسلمین یعنے اے مسلمانو کوچ کرو کوچ کرو سوار ہو یہ سنتے ہی سوارون نے جھپٹ کر اُس سے استفسار حال کیا تو اُسنے سارا ماجرا بیان کیا اُسوقت فوراً مسلمان اپنے گھوڑون پر زین باندھکر سوار ہو بیٹھے اور ہر ایک یہی کہتا تھا کہ پہلے مین ہی جاتا ہون اُسوقت میر غانم نے عبداللہ بن جعفر الطیار بن ابی طالب کو بُلایا اور ہزار سوار صحابۂ جرار سے اُنکے ہمراہ کرکے روانہ کیا اور یہ لوگ اول شب سے چلے اور ایک شخص معاہدین یعنے رومیون مین سے راہبری کیلئے اُنکے ہمراہ تھا تا آنکہ یہ لوگ قریب ایک قریہ کے پہونچے جو کنارے کوہ کے واقع تھا تو وہان یہ سب کمینگاہ مین بیٹھے پھر جسوقت پہر رات گذری تو یکایک صداے سم اسپان گوشزد ہوئی یہ سنتے ہی گھوڑون پر سوار ہوئے اور اُسی دم گروہ رومیون کا بھی سامنے نمودار ہوا اور اُنکے ساتھ وہ سب قیدی بھی رسیون سے جکڑے ہوئے گھوڑون کے پیٹھون سے بندھے تھے اور چاندنی رات تھی اُسوقت مسلمانون نے صداے تہلیل و تکبیر و نداے صلوٰۃ و سلام اور بشیر و نذیر کے بلند کی اور قتال شدید برپا کی اُسدم عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا اے مسلمانو کیا ہر ایک تم مین اپنے خصم سے عاجز ہے یہ سنتے ہی سائر امراء اکابر دل توڑکر سرگرم وغا ہوئے یہانتک کہ بہتون کو قتل کیا اور کتنون کو اسیر کرلیا اور عبداللہ بن جعفرؓ اُس بطریق مقدم الجیش یعنے

میخال پر حملہ آور ہوئے اور وہ زرہ پوش وخود بسر تھا آخر اُسکے سینہ پر نیزۂ عظمیٰ سے ایک ایسی ضرب قرشیہ ہاشمیہ لگائی کہ سنان اُسکے پشت سے نمایان ہوئی اور فوراً روح اُسکی جہنم کو روان ہوئی پھر جب باقی رومیون نے یہ حال دیکھا تو گریزان ہوئے اور اہل اسلام اُنکے تعاقب مین گرم عنان اور اُنکو قتل و اسیر اور غارت کرتے ہوئے شتان تھے تا آنکہ صبح ہوتے ہوئے تقریباً پانسو رومیون کو قتل کر ڈالا اور باقیون کو گرفتار کیا اور مسلمان قیدیون کو چھوڑا لیا اور رومیون کا مال اور اُنکے گھوڑے اور رخت و سلاح غنیمت مین لیا و بعد ازان عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے رومی قیدیون کو بحراست پانسو سوار صحابہ کے وہین قریب ایک قریہ کے چھوڑ کر حکم کیا کہ تم لوگ یہانسے حرکت نہ کرو جبتک کہ مین تمھارے پاس واپس آؤن اور اُوس جماعت پر عبداللہ بن مغفل کو افسر کیا اور خود وہانسے مع ایک جماعت روانہ ہوکر اُس قتل گاہ مین آئے جہان امیر عیاس اور اُنکے اصحاب شہید ہوئے تھے اور نشین شہیدون کی دیکھین کہ اُنکے گرد نصاریٰ ذمیون مین سے مجتمع اور روتے ہین اور تقسیم بیان کرتے ہین کہ ہمکو اس امر کی خبر نہ تھی تب عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جعفر مع اپنے اصحاب کے گھوڑون سے اُترے اور لاشہاے شہدا کو دفن کیا بعد ازان اپنا زاد توشہ کا لکر ناشتہ کیا اور وہان سے پھر اپنے اصحاب کے پاس پہونچے تب عبداللہ بن رضی جعفر نے سرمیخائیل کا اور اُسکے ہمراہی کے مقتولون کے سر کٹوا کر نیزون پر اپنے آگے آگے کیئے اور اُنکے گھوڑے کو تل کر لیئے اور رغلہ و علوفہ و اقسام عسل و روغنہاے زیت و کنجد لد والیا اور قیدیون کو ہمراہ لیکر وہان سے روانہ ہوئے یہانتک کہ اپنے لشکر مین آملے اور نعرۂ تہلیل و تکبیر کا اور رغلہ و درود و سلام کا اوپر خیر الانام کے بلند کیا اور مسلمانان لشکر نے بھی جواب مین انھین کلمات طیبات کا اعلان کیا تا آنکہ جلد تر لشکر آپہونچا اور رومی بالاے حصار سے دیکھتے تھے کہ کیا ماجرا ہے پھر جب اُنھون نے سرون کو نیزون کے سرون پر دیکھا اور سرمیخائیل کا آگے آگے تھا تو اُنپر نہایت شاق و دشوار گذرا کہ اُن سب نے طمانچون سے اپنے منھ پیٹ لیئے اور بطلوس کے پاس جاکر اُس سانحے کی خبر دی اُسکو کمال صدمہ و قلق ہوا پھر وہ اپنا گھوڑا طلب کر کے سوار ہوا اور فصیل پر چڑھا لیگیا اور مسلمانون پر مشرف ہوا آخر جب یہ حال نظر آیا تو سخت غمگین و حزین ہوکر کہنے لگا کہ یہ بلا کے لوگ ہین انسان نہین بلکہ جن ہین اور جب مسلمانون نے بطلوس کو سامنے دیکھا تو امیر غانم سے جاکر خبر دی وہ مع امرا سوار ہوئے اور وہان جو ایک ٹیکرہ بلند مقابل باب فندوس کے واقع تھا اُسپر چڑھ گئے اور قیدیون کو بلوا کر اُنپر عرض اسلام کیا پھر جب اُنھون نے انکار کیا تو حکم اُنکی گردن زنی کا ہوا اور رومی یہ حال سامنے سے دیکھ رہے تھے اُسوقت بطلوس شدت سے غیظ و غضب مین آیا اور سخت مغموم و محزون ہوا و بعد ازان بطلوس نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اس باب مین جو اہل اسلام کر رہے ہین اب کیا کرنا چاہیئے اور خود اُسنے ارادہ کیا کہ بنفسہ خروج کر کے مسلمانون پر حملہ کرے اُسوقت اُسکے پاس ایک بطریق آیا اُسکا نام کراکر اور وہ بڑا شہسوار تھا اُسنے کہا اے بادشاہ مین آپ کے بدلے اس مہم کو کافی ہون اور مین ان لوگون پر حملہ کرونگا اور اُنکو خاک مین ملاؤن گا

قولہ غلہ و علوفہ وغیرہ یہ سب جوا میر میاس سے لیا تھا اور میخائیل سے بعد قتل امیر کے ضبط کر لیا تھا ۱۲

میاس

۱۲ امیر کے ضبط کر لیا تھا

اور کیا عجب ہو کہ مین اس مقصد کو پہونچون اور مین اپنے ساتھ ایک جماعت دلاورون کی چاہتا ہون بطلوس نے کہا جو کچھ اور جسکو تو چاہے ساتھ لے تب اُسنے دس بطریقون کو انتخاب کرلیا کہ ہر بطریق کے زیر حکم ہزار ہزار سوار تھے پھر وہ سب بطریق اپنے کنیسہ عبادتگاہ مین گئے اور وہانسے انجیل کو اپنے سامنے کھولے ہوئے باب قلعہ تک آئے اور بطلوس سب کو تحریص و تاکید کرتا تھا کہ جس حالمین کہ وہ غافل ہین تم اُنپر یورش و نرغہ کرکے جاپڑو و بعد ازان اُسنے نگہبانون اور دربانون کو حکم دیا کہ پھاٹک کھولدو اور وہ دروازۂ فندوس تھا اور اُسپر ہزار آدمی جو کی واسطے مقرر تھے اور اُس باب کے تین برج تھے اور درمیان دو برجون کے ایک ایک پھاٹک تھا اور منتظرہ جھانکیان بنی تھین چنانچہ یہ لوگ مستعد ہوکر باہر نکلے اور اہل اسلام غفلت مین تھے اور جو کچھ اُس قوم نے تدبیر کی تھی اُس سے غافل تھے اور نہین جانتے تھے کہ دشمنون کا کیا ارادہ ہے اور اُس شب کو مسلمانون کی حراست پر جانب باب فندوس کے زید بن ثابت تھے اور عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن مغفل و براء بن عازب و مالک اشتر و ذوالکلاع الحمیری تھے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھ سے نقل روایت کی عوف بن معدی بواسطۂ سعد بن طارق الثقفی و ابو یزید کے مالک اُشتر سے اُنھون نے کہا ایک رات جسوقت ہم بیدار تھے اور اکثر مردم اپنے بسترون اور خوابگاہون مین شدت سرما سے جامہ پیچیدہ اوڑھے لپیٹے غافل سو رہے تھے اور ہتھیار انکے کھولے ہوئے رکھے تھے اور مسلمانون مین سے بعضے اپنا ورد و وظیفہ پڑھ رہے تھے اور بعضے نماز مین مشغول تھے ناگاہ ہمنے دیکھا کہ دفعتہً دروازہ کھلا اور اندر سے مردم قدآور و تنومند باہر نکلے اور اُنکے ہاتھون مین شمعین و فانوسین روشن تھین اور اُنھون نے لشکر پر حملہ کیا اُسوقت ہمکو جو یہ حال معلوم ہوا تو ہمنے شور کرنا اور چیخ مارنا شروع کیا کہ اے مسلمانو بیدار و ہوشیار ہو دیکھو دشمنون نے غدر و نرغہ کیا ہے جب مسلمانون نے ہمارا غل سُنا تو خواب سے چونک پڑے اور اپنے بسترون سے اُٹھ دوڑے اور شیرون کیطرح جست کرکے کوئی تو اپنی تلوار اُٹھانے لگا کوئی اپنا بھالا سنبھالنے لگا کوئی برہنہ تھا اُسکو کپڑا پہننا مشکل پڑگیا کوئی کمر چادر سے باندھتا تھا اور کوئی فقط ایک پیراہن پہنے ہوئے دوڑا غرضکہ یہ لوگ دشمنون مین اسی حالت سے گھس گئے اور باقی اہل اسلام جو ہنوز سوئے تھے اُنپر وہ بطریق کرا کرا ایک غول البکر مسلط ہوگیا اور وہ سب تلوار مارنے لگے پھر جو مسلمان جاگا اُسنے اپنے سر تر تلوار دیکھی اور کسی کا ہاتھ اُڑگیا کسی کے بازو کٹ گئے کسی کے سینے مین برچھی لگی کسی کا سر جدا ہوگیا اُسوقت بڑا شور و غل مچا اور بلائے عظیم کا سامنا ہوا اور کثرت سے لوگ قتل ہوئے اور اُس آن وہ دشمن خدا کرا کر پیراہن سُرخ زرین زربافتہ پہنے تھا کہ وہ بالائے زرہ سے چمکتا ہوا نظر آتا تھا اور اُس کے سر پر خود تھا اُسمین جواہر جڑے تھے کہ مانند تارون کے چمکتے تھے اور وہ اونٹ کیطرح بلبلاتا اور اپنی زبان مین لاف زنی کرتا تھا اور اُسکے پیچھے ایک جماعت تھی اور جو لوگ فصیلون پر تھے وہ اوپر سے اپنی زبان مارو اپنے شعار مین شور و غل مچاتے تھے اور طبل و دہل بجاتے تھے اور قرنے و نرسنگے پھونکتے تھے اور بالائے سور یعنے فصیلون پر اتنی مشعلین روشن

۱۵ شعار کلمات شناخت جو ہر قوم اپنے درمیان بطور اصطلاح قرار دیتے ہین اور وقت اختلاط مردم اسکو زبان پر جاری کرتے ہین جس سے تفاریق ہر قوم کی ہوتی ہے ۱۲

کی تھین کہ رات کا دن ہوگیا تھا یہ سامان تو دشمنون کا تھا اور اُدھر امرا صاحبان صولت وشجاعت تیار وآمادہ ہوگئے اور شمشیر علم کئے ہوئے اپنے گھوڑون پر سوار ہو بیٹھے مگر حال یہ تھا کہ بعضے تو گھوڑون کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے اور بعضے زین پر بے لگام سوار ہوئے اور بعضے پاپیادہ دوڑ پڑے اُسوقت فضل بن عباس اور اُنکے پسر عم فضل بن ابی لہیث وعبداللہ بن جعفر وزیاد بن ابی سفیان وقعقاع بن عمرو التمیمی ومسیب بن نجبیہ الفزاری اور مغیرہ ومسلم وابوالہول غفاری وابو دجانہ وابو امامہ وعقار بن عقبہ وابو زید العقیلی اور مثل ان ابرار بزرگوار کے حق تعالیٰ اُنکے حسنات کو شیر مادر کرے انھون نے بڑی جانفشانی وعرقریزی سے سخت معرکہ آرائی کی اور مبتلاے بلاے عظیم ہوئے اور ایک جماعت مسلمانون کی کام آئی اور بہت سے زخمی ہوئے اور وہ لوگ جنھون نے مسلمانون پر شروع جنگ مین ہجوم ونرغہ کیا تھا اُنمین سے ایک جماعت دو صد ہشتاد آدمی مارے گئے اور ہنگامۂ قتال شدید گرم تھا اُسوقت فضل بن عباسؓ نے اُس بطریق کرا کر کیطرف بڑھکر ایسی ضربت سیف اسکے داہنے شانے پر ماری کہ نوک تلوار کی بائین شانے سے چمکتی نظر آئی تب وہ زمین پر گرا اور اپنے خون مین لوٹنے لگا اور واصل جہنم ہوا اور بعد فضل بن عباس اُنکے پسر عم عبداللہ بن جعفر نے ایک اور بطریق پر حملہ کرکے اُسکو قتل کیا اور اس ہنگامے کو تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ ناگاہ دیگر امرا وجرار جو دیگر دروازون پر محاصرہ رکھتے تھے بجاے خود ہا اپنے اپنے معتمد گو مامور کرکے اپنی اپنی جماعت سے آپہونچے اور مشرکون پر حملہ کرکے ہنگامۂ غوغا فاش کرکے ایک مقتل عظیم قتل کیا جو وہ سب تین ہزار رومی ونصرانی شامین آئے تھے پھر جب رومیون نے یہ حال تباہ دیکھا تو بجانب باب بسپا ہوے اور مسلمانون نے حتی الباب اُنکا تعاقب کیا اُسوقت ایک اور جم غفیر رومیون کا برائے حمایت قراریون کے اندر سے نکلے اور بچا لیگئے اُن مفرورون مین سے مسلمانون نے ایک ہزار دو سو پچاس رومی اسیر کرلیئے تھے آخر وہان سے جانے معرکہ واپس آئے اور تفحص کرنے لگے کہ ہم مین سے کون کون اور کتنے کام آئے چنانچہ شمار کیا تو چہار صد وہشتاد ونیم شہید ہوئے تھے پھر جب مسلمانون نے یہ ساخہ دیکھا تو اُنپر نہایت شاق وگران گذرا اور شب تعجیل کرکے نعشہاے شہدا کو جمع کیا اور اُنکے لباسہاے پرخون مین اُس جگہ دفن کردیا جو بنام طامعروف تھا اور وہ نزدیک سنگستان ومغاک سیلان کے واقع تھا اور ایک ایک قبر مین دو دو تین تین اور کسی مین چار چار پانچ پانچ دفن کیے اور اُن شہدا مین جو اہل سابقہ وحفاظ قرآن تھے اُنکے تئین مدفن مین مقدم کیا اور وہ مقام وہان معروف مقابر شہدا ہے اور اُس جگہ دعا مستجاب ہوتی ہے امر مجرب ہے کہ اسکو لوگون نے بارہا آزمایا ہے اور جو کوئی وہان بہت دعا مین اور کثرت سے نفلین پڑھتا ہے اور اکثار استغفار کرتا ہے وہ اپنے گناہون سے رستگار ہوجاتا ہے راوی مصنف کتاب علیہ الرحمہ نے کہا کہ مین نے اس کتاب مین بیان نہین کیا مگر جو کچھ بقاعدۂ صدق وثوق کے ہے اور مین نے اُنھین امور کا ذکر کیا اور کرتا ہون جو امر واقع مین واقع ہوئے اور بسند منقول ہین ارباب تواریخ

ف ۱۲ اہل سابقہ وہ جنھون نے اصحاب نبی صلعم سے ہجرت اور بیعت کی تھی ۱۲

اور اُن محدثون سے جو اصحاب سیر ہین اور اُنسے سماع کلام بر سبیل دور کے کہ ایک دوسرے سے مسلسل سماعت کرتا آیا اور وہ مثل عقد جواہر نفیسہ کے ہین جو سلک و اشق مین منسلک ہین اور سماعت و قرارت اسکے لائق نہین ہی مگر ہمارے صاحب بصیرت و علما الملوک و سلاطین کے کہ اُنھین لوگون کے لیے شایان و مخصوص ہی اور اس سے تازگی نظر و رکشادگی خاطر ہی اور بیشتر اس سے کسنے اہل تواریخ و سیر مین سے ایسی کتاب تالیف نہین کی ہی کیونکہ اسمین بہت سے امثال و آثار ہین اور بہت سے عجائب و اخبار ہین جو بصحت تمام منقول ہین ثقاۃ محدثین مورخین سے اور اسمین لذت فرحت ہی واسطے مستمعین کے بعد اس بیان کے رجوع کیجاتی ہی طرف سباق روایات و بقیۂ حکایات کے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی ہی عبد اللہ بن عبد الواحد قاری نے بواسطۂ ابن سراقہ بن نوفل الخزرجی کے ابو لبابہ بن المنذر سے جو منجملہ اصحاب رایات یعنے دہ صاحبان نشان مین سے ہین سو اُنھون نے کہا جب ہم شہدا کو دفن کر چکے اور اپنے لشکرگاہ اور خیمون کیطرف پھرے ہین تو اُسوقت بطلوس نے دروازے قلعے کے بند کروائے تھے اور قفل دلوادیے تھے اور لوگ اُسکے تمام اسوار قلعہ یعنے فصیلون پر چڑھے تھے آخر جب مردم ہزیمت یافتہ پھر کر بطلوس کے پاس گئے تو اُسپر سخت گران و ناگوار گذرا اور اُسکی آنکھون مین جہان تاریک ہوگیا اور جو لوگ اُسکے بطریقون اور جماعتون مین سے قتل ہوئے اُنکے مارے جانے سے اُسکو اندوہ و قلق عظیم ہوا اور جو مصائب و نوائب مسلمین پر واقع ہوئے تھے اُسکو سُنکر اپنے دل کو شاد کیا یہ ماجرا تو اُس قوم کا تھا اور اُدھر حال صحابہؓ کا یہ ہوا کہ وہ سب پاس امیر غانم کے مجتمع ہوئے اور جو کچھ منجانب بطلوس نسبت مسلمانون کے گذرا باہم اُسکا تذکرہ ہوا و عند المشورہ رائے صحابہ اِس بات پر متفق ہوئی کہ یہ حال امیر خالد بن الولید کے پاس لکھا جاوے اور اُنسے استدعا کیجاوے کہ اب بنفس نفیس آپ خود آوین اور اپنی جماعت کو ساتھ لاوین چنانچہ یہ نامہ لکھا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ غانم بن عیاض الی الامیر خالد بن الولید اعلم ایھا الامیر انا فتحنا الشام و العراق و الیمن و الحجاز ولم نجد فی الترک و الروم و الفرس و الدیلم اعن من ھذا الملعون بطریق ابھنسا البطلوس ولا اکثر منہ خدعا ومکرا ولا حیلۃ و انہا مدینۃ اھلۃ بالخیل حصینۃ بالرجال وقد خدعوا مرارا وقد قتلوا منا رجالا فانجدنا بنفسک وبمن معک من المسلمین والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم یعنے بعد بسم اللہ کے یہ نامہ ہی بندۂ خدا غانم بن عیاض کا بخدمت امیر خالد بن الولید کے واضح ہو کہ اے امیر ہمکو گون نے ملک شام فتح کیا و نیز عراق و یمن و حجاز ان سبکو فتح کیا مگر ہمنے تمام روم و ترک و عجم و دیلم مین اِس بطریق بہنسا بطلوس سے زیادہ تر لعین کسی کو نہ پایا اور نہ اس سے زیادہ کسی کو تر بد و حیلہ سازی مین دیکھا اور یہ ایک ایسا شہر ہی جو استوار ہی باعث کثرت گھوڑون اور سوار کے اور مستحکم ہی بسبب

طلب کرنا خالد کو ۱۰ راسلک ۱۲

اڑ دھام مردم کے اور اُن لوگون نے ہمسے بار ہا مکر کیا اور ہم مین سے کتنون کو قتل کیا لہذا التماس ہے کہ آپ بذات خاص خود اور اپنے ہمراہی مسلمانون سے ہماری مدد و کمک کیجیے زیادہ والسلام اور رحمت و برکات خدا آپ سب پر اور جب یہ نامہ لکھا گیا تو لفافہ کر کے حوالہ عبداللہ بن المنذر کے ہوا وہ اُسکو لیکر روانہ ہوئے یہانتک کہ پاس امیر خالد کے پہونچے اور وہ بمقام نور یہ اُترے تھے چنانچہ ابن منذر نے جاکر سلام کیا اور وہ لفافہ پیش کیا پھر جب خالد نے اُسکو پڑھا اور اُسکے مندرجات سے مطلع ہوئے تو استرجاع کیا کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بعد ازان طرف عبداللہ کے متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ جاکر امیر خانم سے کہدے کہ امیر خالد مع جماعت عنقریب تمھارے پاس پہونچتا ہے اور سلام تمہیں اور اُنپر جو تمھارے پیرو ہین مسلمین مہاجرین و انصار سے چنانچہ عبداللہ دوسرے روز طرف بہنسا کے پھر آیا اور نامہ امیر خالدؓ کا امیر غانم کو دیا اور ایسا ہوا کہ بعد روانگی عبداللہ کے امیر خالد نے عبداللہ بن زبیر کو طلب کر کے تین سو سوار اُنکے ہمراہ کیے اور حکم کیا کہ سرزمین بہنسا پر جاؤ اور جب تم وہان پہونچو تو پکار کر تہلیل و تکبیر کہو اور اوپر بشیر و نذیر کے درود پڑھنے کا اعلان کر دو پھر جب زبیر روانہ ہوئے اور دور نکل گئے تب امیر خالد نے مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور کو بلایا اور دو سو سوار دونون کے ساتھ کر کے حکم کیا کہ تم لوگ زبیر کے پیچھے پیچھے چلے جانا اور جبتک وہ وہان داخل نہون تم داخل نہونا و بعد ازان عبدالرحمن بن ابی بکر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو بلوایا اور دو سو سوار اُن دونون کے بھی ساتھ کیے اور حکم کیا کہ روانہ ہو مگر مقداد سے پیچھے پیچھے جانا و بعد ازان سعید بن زیاد بن عمرو بن فضل کو جو خالو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے اور عقبہ بن عامر الفہری کو بلا کر اُن دونون کے بھی ہمراہ دو سو سوار کر کے اُسیطرح حکم روانگی کا دیا اور امیر خالدؓ اُس شب کو وہین مقیم رہے اور جب صبح ہوئی تو نماز صبح ادا کر کے روانہ ہوئے اور بقیہ امراء مہاجرین و انصار اُنکے ہمرکاب چلے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب زبیرؓ مع اپنے ہمراہیون کے جاتے جاتے شہر بہنسا کے محاذی پہونچے تو باواز بلند تکبیر کی اور اُنکے ساتھ سب مسلمانون نے تکبیر کی

اَتَیْنَاکُمْ عَلٰی خَیْلٍ عِتَاقٍ	شَبِیْہِ الرِّیْحِ یَوْمَ الْاِسْتِبَاقِ
شَدِیْدِ الْبَاسِ یَوْمَ الْحَرْبِ بَاقِ	نُزِلَّ حُمَاتَکُمْ بِالسَّمْرِ لَمَّا
وَنَقْتُلُ کُلَّ کَلْبٍ کَانَ بَاغٍ	یَخُوْلُ بِھَا مَعَ الْبِیْضِ الرُّقَاقِ
نُقِرُّ بِاَنَّ رَبَّ الْعَرْشِ بَاقِ	وَنَحْنُ حُمَاۃُ دِیْنِ اللّٰہِ حَقًّا
وَاَنَّ مُحَمَّدًا خَیْرُ الْبَرَایَا	رَسُوْلُ اللّٰہِ لِلْعُلْیَاءِ رَاقِ

یعنے اے قوم ہم تمھارے یہان آئے ہین اسپان تیز رو پر سوار ہو کر مانند بادکے روز نبرد کے یعنے روز جنگ ہم ہوا کیطرح آئے ہین اور اُن گھوڑون پر ہر ایک سردار بزرگ سوار ہے کہ وہ سخت تیز ہین اور روز حرب پشت پناہ ہین ہم ذلیل و خوار کرینگے تمھارے حامیون کو تلوار سے جبکہ ہم اُن حمایتون کے ساتھ جولانی کرینگے یعنے جب اُنپر ہم حملہ کرینگے ساتھ تلوار باریک و تیز دھار کے اور ہم قتل کرینگے ہر ایک سگ کو جو باغی ہے منجملہ اہل نفاق کے

ف روانہ کرنا خالد کا امراء کو بیک بعد دیگرے یا جمعیت لشکر ۱۲

اوپر دعوت اسلام کے یعنے حمایت اسلام پر ہم اُس سگ باغی منافق کو قتل کرینگے اور ہم حامی ہین دین خدا کے کہ وہ دین حق ہی اور ہم اقرار کرتے ہین یعنے ہم اقرار کرنیوالے اور ایمان لانیوالے ہین اس امر پر کہ خداوند عرش کا ہمیشہ باقی ہی وہر آئینہ محمدؐ بہترین خلائق ہی اور وہ محمدؐ رسول ہی خدا کا اور برتر دین کا برتر ہی **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب زبیر مع اپنی جماعت کے وہان پہونچکر بعد تکبیر کے اشعار پڑھتے تھے اُسوقت رومی فصیل پر چڑھے ہوئے اِن لوگون کو دیکھتے تھے پھر تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ دفعۃً عبد الرحمان بن ابی بکرؓ و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم مع اپنی جماعت کے آپہونچے اور اُنھون نے تکبیر کی تو سارے مسلمانون نے تکبیر کہی پھر عبد الرحمان بن ابی بکرؓ نے یہ اشعار پڑھے شعر

انا الفارس المشہور فی لوغا	اذل بسیفی کل باغ و معتد	واحمل فی الابطال حملۃ من لہ
الی الغایۃ القصوی اعظم مقتصد	انا بن ابی بکر الذی شاع ذکرہ	خلیفۃ خیر المرسلین محمد
فیا ویل من عارض حسامی عنقہ	و یا ویل من عاجلتہ لمحمدٌ	

یعنے مین وہ شہسوار ہون جسکی جنگ شہرہ ہی ہنگام وغا کے مین ذلیل وخوار کرونگا ہر ایک باغی اور حد سے گذرنیوالے طاغی کو اور مین حملہ کرونگا اُنکے دلاور دشمن پر حملہ کرنا ایسے شخص کا قصد بزرگ ہی منتہاے غایہ تک مین پسر ابی بکر ہون وہ ایسا مقاجسکا ذکر شہرۂ آفاق ہی کہ وہ خلیفہ ہی خیر المسلمین محمدؐ کا ویل وہلاکی ہی اُس شخص کے لیے جسکی گردن میری تلوار کاٹنے والی ہی اور وائے ہی اُسپر جسکو میری تیغ ہندی ہلاک کریگی اور **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد عبد الرحمان بن ابی بکر کے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم مع اپنی جماعت کے آئے اور تکبیر کی اور سب مسلمانون نے تکبیر کہی پھر عبد اللہ بن عمر نے یہ اشعار پڑھنا شروع کیے شعر

اَتَینَا عَلیٰ خَیلٍ عِتَاقٍ وَضُمَّرٍ	بِکُلِّ یَمَانِیٍّ صَقِیلٍ وَ اَسْمُرِ	بِیَدٍ کَمِیتٍ بَاعَ لِلّٰہِ نَفْسَہٗ
یَرَی المَوْتَ فِی الْہَیْجَاءِ اَفْخَرَ مَفْخَرِ	نُذِلُّکُمْ بِالسَّیْفِ فِی الْحَرْبِ وَالْقَنَا	وَنَقْتُلُ مِنْکُمْ کُلَّ بَاغٍ وَمُقْتَرِ

یعنے ہم آئے ہین اسپان تیز گام و باریک اندام پر یا ناقہ سبکسار پر تمام شمشیر یمانی صاف و آبدار و سنان تابدار کے (مترجم کہتا ہی کہ میرے نزدیک تیسرے مصرع مین بجاے کمیت کے کمی درست ہی یعنی مرد دلیر کہ مراد شاعر کی نفس خود ہی یا کماۃ ہی جمع کمی) یعنے وہ شمشیر و سنان ہاتھ مین اُس مرد دلیر یا اُن مردان دلاور کے ہی کہ وہ یا ہر ایک اُنمین کا راہ خدا مین جانباز ہی وہ موت کو ہنگامۂ جنگ مین دیکھکر بڑا فخر کرنیوالا ہی فخر کرنیوالون کا مین تمکو ذلیل وخوار کرونگا معرکۂ جنگ مین اپنی تلوار اور سنان سے اور مین قتل کرونگا تم مین سے ہر ایک باغی عربدہ جو دفرومایہ کو **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر اسیطرح ہر ایک امیر و افسر کے بعد دیگرے اپنے اپنے گروہ سے آکر نازل ہوئے یہانتک کہ جتنی جماعتین امیر خالد نے آگے پیچھے بھیجی تھین سب پوری ہوگئین اور امیر خالد با بقیۂ امراء ہنوز متاخر تھے تاآنکہ رات ہوئی جمیع صحابہ شب باش رہے پھر جسوقت صبح ہوئی تو ضرار بن الازور و دیگر امراء نے امیر غانم سے کہا ہم گمان کرتے ہین کہ تمتو اِس قلعے کا محاصرہ کیے ہوئے ہو وحال آنکہ دشمن تمھارے اپنے خورد نوش مین مشغول مین یعنے مطمئن

ل تیغ ہندی یعنے عرب مین جو تلوار فولاد ہندی سے بنائی جاتی ہی عرب اُسکو مہند کہتے ہین ۱۲

ع کماۃ جمع کمی بہادر دلاور ضرار اسد اللہ ام ۱۲

دائمن ہین پس یہ کیسی تقاعد و سستی ہی بعد ازان سائر صحابہ نے باتمام جماعات طرف ابواب قلعہ کے رجوع کی اُسوقت ضرار یہ ابیات پڑھنے لگے **شعر**

سَاَضْرِبُ فِی الْعُلُوْجِ بِکُلِّ عَضْبٍ	شَدِیْدِ الْبَاْسِ ذُوْحَدٍّ صَقِیْلِ	
وَاَرْمِی الْقَوْمَ فِی الْحَطَبِ الْجَلِیْلِ	وَاَتْرُکُ وَاَرَهُمْ مِنْهُمْ خَوَابًا	
فَوَیْلٌ ثُمَّ وَیْلٌ ثُمَّ وَیْلٌ	لَهُمْ مِنِّیْ اِذَا اشْتَدَّ الْعُوَیْلِ	
بِحَدِّ السَّیْفِ وَالْبَاعِ الطَّوِیْلِ	یعنے قریب ہی کہ مین بیدینون کو قتل	

وَاَضْرَمُهُ فِیْ عُلُوِّ الْبَابِ نَارًا
وَلَمْ اَتْرُکْ لَهُمْ اَبَدًا کَفِیْلُ
سَاَقْتُلُ کُلَّ بَاغٍ کَانَ مِنْهُمْ

کرونگا بتمام شمشیر کہ وہ سخت حرب ہی اور تیز و صاف تر ہی اور روشن کردنگا مین بالاے ابواب آگ کے تین اور مین ڈالونگا اُس قوم کو بہینرہاے کلان مین بعضے بڑے کندون مین اور مین اُنکے گھرون کو چھوڑونگا اُنسے ویران و خراب افتادہ اور نہ چھوڑونگا اُنکے لیے کبھی کسی کفیل و مددگار کو پھر ویل ہو اُنپر اور ہلاکی اور وای ہی اُنکے لیے میری جانب سے جسوقت کہ آواز گریہ و زاری اُنکی بلند ہو اور قریب ہی کہ اُنمین سے ہر ایک باغی کو مین قتل کردنگا بتیغ تیز و نیزہ دراز کے **راوی** رہے کہا پھر اِسی طرح وہ امرا ان ابیات و اشعار سے ترنم سرا و رجز خوان رہے اور برابر تیر مارتے تھے اور فلاخن اندازی کرتے تھے اور قتال شدید مین مشغول رہے اُسوقت حمیت رومیون کی جوش مین آئی تب بطلوس نے بطارقان شدید الحرب کو جمع کیا اور وہ خود بھی بڑا شہسوار و مرد کارزار تھا جیسا کہ حال اُسکا سابقا مذکور ہوا غرضکہ اُسنے باب الجبل کا پھاٹک کھلوایا اور اُسی دروازہ سے وہ مع جماعت کثیر کے نکلا اور وہ شدت طیش مین گھوڑے کی پشت پر آگ کا شعلہ سا نظر آتا تھا اور تیر اندازون کا پرا اُسکے آگے آگے تھا کہ وہ تیر مارتے چلے آتے تھے اور جو لوگ برجون پر مامور تھے وہ اوپر سے فلاخن اندازی کرتے تھے چنانچہ اُس ہنگامۂ شدید مین بہت سے اہل اِسلام مجروح ہوئے اور ایک مقتل عظیم ہوا اور بقیہ امرا جو ابواب متفرقہ پر تعینات تھے اُنکو اِس حال سے اطلاع نہ تھی یہانتک کہ ایک جماعت مسلمانون مین سے کام آئی تھی اُسوقت امرا و صاحبان نشان آگئے اور ایک بیدین بطریق عظیم بطلب مبارز آگے بڑھا تب اُس سے لڑنے کو مغیرۃ بن شعبہ اپنے پرے سے باہر آئے اُس بطریق نے اُنپر حملہ کیا پھر اُن دونون مین قتال شدید ہونے لگی اور مغیرہ نے جو اُسکو ایک ہاتھ زور سے مارا تو اُنکی تلوار ٹوٹ کر ہاتھ سے گر پڑی اور وہ بطریق اُنکی طرف دوڑا اور چاہا کہ وار کرے دفعتہً ایک سوار پیش آیا اُسکے ہاتھ مین تلوار کھنچی ہوئی تھی اُسنے وہ تلوار مغیرہ کیطرف چمکائی اور بڑھائی سو وہ عبد الرحمن بن ابی بکر تھے تب مغیرہ نے وہ تلوار اُنکے ہاتھ سے لی اور اُس بطریق کو ماری مگر وار خالی گیا اور وہ مغیرہ سے بھڑ گیا پھر دونون باہم چمٹ گئے ہرچند مغیرہ نے چاہا کہ اُسپر مسلط ہون مگر وہ اُنکے دانون بیچ کو اپنے اوپر سے دفع کرتا تھا اور بچا جاتا تھا جب ضرار بن الازور نے یہ حال دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اُتر کر صفون کے درمیان سے پیدل دوڑتے ہوئے بطریق کے قریب آپہونچے اور ایک ضرب تلوار کا مارا کہ اُسکی ناک کٹ گئی اور وہ مغیرہ کو پکڑے ہوئے زمین پر گرا اُسوقت رومیون نے ضرار و مغیرہ پر

ہجوم کرکے چاہا کہ دونون کو قتل کرین ناگاہ تین سو صفین چیرتے ہوئے آپڑے ایک تو عبدالرحمن بن ابی بکر تھے اور دوسرے عبداللہ بن عمر اور تیسرے مقداد بن الاسود تھے رضی اللہ عنہم اجمعین تب ان لوگون نے ان اشقیا کو اُنکے مرکز و مقام سے ہٹا دیا اور اُن رومیون مین سے تین نفر کو قتل کیا اور اُنکے لشکر کو پراگندہ کردیا پھر اُسوقت ضرار نے اُس بطریق کو قتل کیا تب اُس جگہ سے عبدالرحمن بن ابی بکر اپنے لشکر کیطرف پھرے اور ضرار بھی اُن تینون مقتول کے ایک گھوڑے پر سوار ہوکر پھر آئے اور مقتولون کا رخت وسلاح بھی لے آئے چنانچہ انکا تو یہ ماجرا تھا اور اُدھر وہ دشمن خدا بطلوس کبھی تو میمنہ لشکر اسلام پر حملہ آور ہوتا تھا کبھی مارتا ہوا میسرہ پر جاتا تھا آخر سامنے آکر مبارز طلب ہوا تب اُس سے لڑنیکو مقداد بن اسود الکندی نکلے اُسوقت دونون مین خوب معرکہ آرائی ہوئی اور دونون نے باہم خوب جولانی و نیزہ بازی کی چنانچہ مقداد کہتے تھے کہ مین نے بہت سے ملوک سے مقاتلہ کیا اور اکثر قلعے فتح کیے اور حروب کثیرہ مین شریک رہا چہ بایام جاہلیت و چہ بزمان اسلام مگر بطلوس سے زیادہ تر خداع و شجاع مین نے کسی کو نہین دیکھا اور نہ ویسا کسی کو سخت حرب و سخت گیر پایا غرضکہ اُن دونون نے اُس زور شور سے اور اسقدر مقاتلہ کیا کہ دونون کے گھوڑے شل ہوگئے مقداد کہتے ہین کہ اُسوقت وہ لعین مجھ سے مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ تو اس گھوڑے پر کیونکر قتال کرتا ہے حالانکہ وہ تین ٹانگ کا ہے تب مین نے باعث اپنی شفقت کے اپنے گھوڑے پر یعنے مجھے اپنے گھوڑے پر بڑی شفقت تھی تو مین نے سر جھکا لیا تاکہ گھوڑے کے پاؤن کو دیکھون ناگاہ اُسنے ایک ضربت تلوار کی بڑے زور سے لگائی کہ میرا خود و سر پنجہ کاٹ کر میرے سر تک اثر زخم کا پہونچا اور اُسنے جانا کہ مین قتل کرچکا تب اُسنے اپنے گھوڑے کی باگ پھیری تاآنکہ مقداد ہوشیار ہوئے اور اُسکا پیچھا نہ کیا اور اپنے اسی گھوڑے کو جسکا ذکر متقدم ہوا ہے تیز کرکے چلے اور اُنکے اصحاب نے اُنکو اپنے حلقہ مین کرلیا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جسوقت مردم فرنقین اس قتال شدید مین مشغول تھے کہ ناگاہ امیر خالد بن الولید مع اپنے امراء ہمراہی کے داخل ہوئے اسوقت ندائے تہلیل و تکبیر کا نعرہ و شور پڑگیا اور صلوۃ و سلام کا اوپر خیر الانام کے اعلان ہوا اور قوم کے آگے آگے امیر خالد بن الولید یہ اشعار رجز مین پڑھتے آتے تھے۔ شعر

رَعَى اللّٰهُ صَبًّا لِلْقَاجَاءِ يَسْرَعُ	وَصَبَّ عَلَى الْفُرْسَانِ بِالْخَطِّ يَقْرَعُ
وَمَنْ بَاعَ لِلّٰهِ الْمُهَيْمِنِ نَفْسَهُ	وَكَانَ إِلَى الْهَيْجَاءِ بِالْأَمْرِ أَطْوَعُ
إِذَا اشْتَدَّتِ الْهَيْجَاءُ وَالْحَرْبُ يَرْفَعُ	فَلَا رَحِمَ الرَّحْمٰنُ بَطْلُوسَ كَافِرًا
فَإِنْ تَدْبُرَ الْمَوْلَى سَاغْرِبُ حَارَهُ	وَأَنْزَلَهَا مِنْ بَعْدِهِ وَهِيَ تَلْمَعُ
نَحْنُ لَهُ كُلُّ الْعَدَا إِيَّاهُ وَتَخْضَعُ	بِمَعْدِ يَمَانٍ إِذَا مَا جَدَّ بَتَّهُ

یعنی چرایا ہے خدا نے ان گھوڑون کو آب و علف پرورش کی ہے اس گلہ کو برائے حرب کہ وہ سریع السیر و گرم رو ہین اور عطا باشی کی ہے خدا نے ان شہسوارون پر کہ وہ بہرہ وری و زور مندی سے نیک فال ہین یا یہ کہ عطا باشی کی ہے ان شہسوارون پر بہرہ مندی و زور آوری سے کہ وہ بفال نیک حال و بعطاے

مقاتلۂ ابابکر بطلوس

قولہ جس کا ذکر متقدم ہوا یعنے وہ گھوڑا جسکو مال غنیمت سے لے لیا تھا ۱۲ بھیجا تھا ۱۲

بہترین مال قرعہ ڈالتے ہین اور دشمن انگنی وتیغزنی کرتے ہین اور جو شخص اپنی جان نثار کرتا ہی یعنے جانبازی کرتا ہی واسطے رضاے خداے مہیمن[۱] کے تو وہ جنگ کیطرف جانے اور آمادہ جنگ ہونے مین بڑا مطیع امر ہوتا ہی پس اے بطلوس تیری ہلاکی ہی سیف خالد سے جسوقت کہ ہنگامۂ جنگ گرم اور معرکہ حرب برپا ہو اور خدا رحم نہ کرے بطلوس کافر پیادہ ہر ایک قوم وہر جماعت کیجانب سے اسکو لعنت کرے یعنے لعنت کرُسے پھر اگر خدا نے مجکو مقدور دیا اور اُسپر قدرت دی تو عنقریب اُسکو خانہ خراب کرونگا بعد ازان اُسکے خانمان کو ایسا چھوڑونگا کہ وہ کوردیہ اور ویرانہ پڑا رہے گا اور باعث تیزی تیغ یمانی کے جب مین اُسکو میان سے کھینچونگا تو اُسکے سامنے نالہ وفریاد کرینگے سب دشمن اور الحاح وزاری کرینگے **راوی** رحمہ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد ازان خالد نے اور اُنکے اصحاب نے بحملہ شدید مقاتلہ کیا اور بطلوس نے بھی سخت قتال کی کہ اُسنے اور اُسکے اصحاب نے بہت سے لوگون کو قتل کیا اور بہت مردان کارکو زمین پر ڈالا پھر اُسوقت امراء لشکر اسلام اور اصحاب رایات حملہ آور ہوے اور مابین باب وجبل قریب تل احمر کے جنگ عظیم برپا کی تا آنکہ امیر خالد دفعۃ بطلوس پر بھر پڑے اور اُسپر حملہ کیا اور جب وہ میسرہ کیطرف جاتا تھا تو خالد اُدھر دوڑ مارتے تھے اور میسرہ سے میمنہ پر اُسکو بھگا لیجاتے تھے پھر اُسی دار وگیر مین درمیان صفون کے اُسکو گھیر کر اسپر وار کیا مگر وہ چابکی کرکے درمیان سے نکل بھاگا اور اپنے قلب لشکر مین گھس گیا کہ اُسکے اصحاب نے اپنے حلقے مین کر لیا اُسوقت امراء لشکر اسلام بھڑ پڑے تو اُس قوم مین تلوار چلنے لگی اور خالد نے بطلوس کا تعاقب کیا تب اُسنے اپنا گھوڑا طرف باب قلعہ کے بھگایا اور اندر گھس گیا اور اُسکی قوم بھی اُسکے پیچھے بھاگی جاتی تھی یہانتک کہ وہ بھی سب دروازہ تک جا پہونچے اور مسلمانون نے بھی پیچھا کیا اور پھاٹک پر بڑی لڑائی ہوئی کہ رومیون مین سے تقریبًا چار ہزار آدمی کے قتل ہوئے اور باقی اندرون قلعہ گھس گئے اور پھاٹک مضبوط بند کر لیا اور قفل لگا دیا اور بالاے سوار یعنے فصیلون پر چڑھ گئے تب اہل اسلام وہان سے پھرے اور رومیان مغرور سے پانسو نفر گرفتار کر لائے اور اُنکو سامنے امیر خالد کے پیش کیا اور اُنمین بڑے بڑے بطریق تھے آخر اُنپر عرض اسلام کیا گیا یعنے اُنکو اسلام کیطرف دعوت طلب کیا مگر جب اُنھون نے انکار کیا تو اُنکی گردنین ماری گئین وبعد ازان مسلمانون نے اپنے قتلی کا تفحص جو کیا تو وہ سب دو صد وہشتاد مرد شہید ہوے تھے اور **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ احوال تو اہل اسلام کا تھا اور اُدھر بطلوس سخت ہم وغم مین مبتلا ہوا اور اسقدر اُسکو قلق وصدمہ ہوا کہ شرح بیان سے باہر ہی آخر اُسنے دربارہ جمع کرنے بطریقون کے حکم کیا پھر جب وہ سب مجتمع ہوئے تو اُسنے اُنکے سامنے امر عرب اور اُنکے معرکہ حرب کی شکایت پیش کی اور کہا اب تمھارے نزدیک رائے صواب کیا ہی اُن لوگون نے جواب دیا کہ ہم سب آپکے حضور مین حاضر ہین جسوقت آپ ہمکو حکم کرین تو ہم بالاے فصیل سے اُنکے ساتھ قتال کرین اُسنے کہا اب مین تم کو ایک امر کی تدبیر بتاتا ہون اور وہ تدبیر آزمودہ کاران وعارفان حرب کی ہی بعد ازان اُسنے براے اجتماع مردم خاص

[۱] مہیمن اسماے الٰہی سے ایک اسم ہے بمعنی شاہد ونگہبان اور امن دینے والا خوف دور کرنے والا ۱۲

وعام کے حکم دیا تا آنکہ اعلیٰ وادنیٰ سب حاضر آئے سوا سے اُن لوگون کے جو ابواب قلعہ پر تعینات تھے پھر جب یہ سب مجتمع ہوئے تو اُسنے کہا میرا عزم یہ ہی کہ آج ہی شب کو ہم سب ملکر اُس قوم پر ہجوم و نرغہ کرویں اور اُنکے مکانون مین ان کو چھپالیوین کیونکہ رات محبوب ہوتی ہی یعنے اُسوقت اُنکو معلوم بھی نہوگا کہ یہ کیا ہوا اور کون کدھر ہی اور تم اپنی راہین بلد کی غیرون سے زیادہ تر جانتے ہو درین صورت تم مین سے کوئی باقی نہ رہے مگر یہ کہ وہ اپنے اپنے سلاح و ساز حرب سے چست ہو کر اپنے اپنے طرف کے باب سے میرے ساتھ ایک ہی دفعہ نکل پڑے تا ہم سب یکبارگی اُنپر چھاپہ مارین اور مین بنفس خود مع اپنے اصحاب خاص کے باب تومار سے نکلونگا اس صورت مین مجھے اُمید ہی کہ مین اپنی غایت مراد کو پہونچونگا اور حسرت و ارمان مین نہ مرونگا اور جب اول اول ہم اُنکو ہلاک کرڈالین گے اور بھگا دینگے تو کیا عجب ہی کہ ہم اُنکے امیر تک جا پہونچین اور اُسکو اسیر کرکے اپنے مقصد پر فائز ہون اُن لوگون نے جواب دیا کہ حبا و کرامتہ یعنے ہم اس امر کو دوست رکھتے ہین اور بدل جان قبول کرتے ہین تب بطلوس نے ایک گروہ کو طرف جبل کے بھیجا اور ایک غول کو طرف باب فندوس کے اور ایک جماعت کو باب الشرقی کی طرف بھیجدیا اور اپنے اکابر قوم سے اور اُن لوگون مین سے جو معروف بشجاعت تھے اپنے ہمراہی کے لیے انتخاب کرکے اپنے ساتھ لیا اور ایسا ہوا کہ قبل روانگی گروہون کے سب سے کہدیا کہ مین ناقوس والون سے حکم کرتا ہون مین جسوقت باب سے نکلون وہ سب یکبارگی بگل بجاوین تو تم اپنے اپنے باب سے سب ایک ساتھ ایک دفعہ نکل پڑنا اور خبردار جس امر کا مین تمکو حکم کرتا ہون اسکی بجاآوری مین فرق نہ کرنا غرضکہ وہ لوگ اپنے اپنے مقام پر جاکر منتظر اور گوش برآواز رہے اور اُسنے ناقوس والون کو فصیلون اور برجون پر چڑھوادیا کہ وہ بانتظار اشارہا دشاہ کے مستعد رہے تا آنکہ قوم نے خروج کیا یعنے قلعے سے باہر آئے اور بطلوس بھی بست ہزار شہسوار شجاعت شعار سے درتوما سے برآمد ہوا سب کے تئین تاکید کی کہ تم اپنی روانی و رفتار مین تعجیل کرو اور جب اُس قوم تک جا پہونچو تو یکبارگی اُنپر نرغہ کردو اور اُنکی گردنون پر تلوارون اور خنجرون کو رکھدو اور جو کوئی اُنمین سے برائے امان فریاد و فغان کرے تو تم ہرگز نہ سنو اور کسی کو باقی نہ چھوڑو الا یہ کہ امیر قوم ہو تو اُسکو زندہ اسیر کرلو اور تم مین سے جس کسی کو وہ صلیب نظر آوے جو اُنھون نے ہمسے سلب کرلیا تھا تو وہ لیلیو اور جو کوئی اُس صلیب کو میرے پاس لاویگا مین اُسکے ساتھ بہت بخشش کرونگا بعد ازان بطلوس نے سارے ناقوس والون کو حکم کیا کہ سب ملکر ایک ساتھ بگل بجاوین جب اُنھون نے بجایا اور جملہ ابواب پر صدا پہونچی تو دربانون نے دروازے کھولدیئے اور وہ سپاہ جو ہر ایک باب پر تعینات تھی اور وہ جماعت قوم جسکو بطلوس نے ہر ایک باب پر بھیجدیا تھا وہ سب آواز ناقوس سُنکر اپنی اپنی طرف سے نکل پڑے اور بطلوس اپنی طرف سے چلا اور ادھر مسلمانون نے جب صدائے ناقوس سُنی تو فوراً اپنی اپنی جا اور اپنے اپنے بسترون سے اُٹھ اُٹھکر میدان پر کٹ گیا اور بیدار و ہوشیار ہو رہے اور مانند شیران مست کے باشتیاق شکار انتظار مین بیٹھے اور ہنوز وہ اشقیا نہ پہونچے تھے کہ یہ لوگ اپنے ساز و سلاح سے چست و درست ہوگئے مگر یہ کہ اُسوقت ترتیب صفوف نہوئی تھی تا آنکہ وہ قوم تاریکی شب مین آگے بڑھی اور امیر خالد نے جسوقت وہ صدا

سُنی تھی اور ایسا امر دشوار دیکھا تو بجناب قدس الٰہی فریاد کرنے لگے کہ وَاعَوْثَاہُ وَامُحَمَّدَاہُ وَاسْلَامَاہُ اَیْنَ ھُوَ وَبِرَبِّ الْکَعْبَۃِ اَللّٰھُمَّ انْظُرْ اِلَیْھِمْ بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّھِمْ وَلَا تُسَلِّمْھُمْ اِلٰی اَشَرِّ خَلْقِکَ یعنے ای پروردگار فریاد ہی ای محمدؐ فریاد ہی ای اسلام فریاد ہی قسم ہی رب کعبہ کی میری قوم مبتلاے کید و فتنۂ کفار ہی اے پروردگار تو انکی طرف یعنے مسلمانون کی طرف اپنی اُن چشم بیدار سے نظر کر جسکو کبھی خواب نہین اور اُن کے تئین اُنکے دشمنون پر منصور و مظفر کر اور اُنکو اپنی خلق مین بدترین خلق کے حوالے نہ کر بعد ازان خالد نے اپنی جاسے حرکت کی اور برہنہ سر تھے کہ نہ اپنا خود پہنے تھے اور نہ شدت اضطراب سے ہتھیار لگائے تھے اور اسی حال سے اپنی قوم کے پاس آئے اور یہ اشعار پڑھنے لگے **شعر**

وَضَاقَ صَدْرِیْ وَتَرَانِیْ شَجِنِیْ	فَاضَ دَمْعِیْ وَاعْتَرَانِیْ حُزْنِیْ
رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ مِنْ نُزُوْلِ الْمِحَنِ	وَانْصُرِ الْاِسْلَامَ یَا ذَا الْمِنَنِ
اَحْمَدَ الْمُخْتَارَ لَھُ الْمَدَنِیْ	بِالنَّبِیِّ الْھَاشِمِیِّ الْعَدَنِیْ

یعنے اشک میرے روان ہین اور مجھے میرے حزن نے گھر لیا ہی اور میرے سینے نے تنگی کی ہی اور سرشکستگی و سختی میرے تئین پیش آئی ہی اور ای میرے پروردگار بچاؤ نزول اندوہ و بلا سے ہمکو بچاؤ اور ای ذوالمنن نصرت اسلام کر بطفیل و برکت نبی ہاشمی و عدنی کے جو احمد مختار و طہٰ اور مدنی ہین **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد ازان امیر خالد پیش از داخلۂ احد مع اپنی جماعت پانسو شہسوار ابطال آزمودہ کارزار کے باب تو مانک پہونچے اُنمین مثل اُن لوگون کے تھے یعنے فضل بن عباس و فضل بن ابی لہیف و زیاد بن ابی سفیان بن الحارث و عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب و مقداد بن الاسود و زید بن ثابت و عبداللہ بن زید و مسلم بن عقیل و ابوذر الغفاری و عبادۃ بن الصامت و بجیر بن مسلم و عقبہ بن نافع و مغیرۃ بن شعبۃ و مسیب بن نجیبۃ الفزاری رضی اللہ عنہم اجمعین اور جب وہان پہونچے تو مسلمانون نے نعرۂ تہلیل و تکبیر بلند کیا اور وہ قوم جو بالاے اسوار یعنے فصیلون پر چڑھے تھے اور اپنی زبان مین طمطمۂ لاف زنی کر رہے تھے اور وہ لوگ شور و غل مچاتے تھے اور اسوقت کافر مسلمانان بکمال ہوشیاری و جراری مستعد و آمادہ تھے چنانچہ خالد نے اُس قوم پر جو قلعہ سے باہر آئی تھی حملہ کیا اور ندا دی کہ اے مسلمانو تمھارے پروردگار کیجانب سے مدد گار تمھارے پاس آپہونچا ہی اور وہ شہسوار جرار اور جوانمرد کرارمین خالد بن الولید ہون یہ کہکر درمیان جماعت رومیون کے مع اپنے اصحاب کے گھس گئے مگر باوصف اسکے مشتغل مشوش قلب تھے نسبت امیر غانم اور برا ے بقیہ امراء کے جو ابواب پر مامور تھے اور خالد اُن سب کا غل و شور سن رہے تھے **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی ابن عبداللہ بن عون نے بواسطۂ جابر بن سنان کے عقبہ بن عامر سے اُنھون نے کہا یہ حال تھا کہ رومی و نصاری بالاے حصار سے پتھر مارتے تھے اور تیر چلاتے تھے چنانچہ مسلمانون نے اُس دشمن خدا بطلوس سے ایسے صدمات عظیم اُٹھائے کہ مثل اسکے پہلے اس سے کبھی نہ دیکھا تھا اور اول جو شخص مع اصحاب خاص کے مسلمانو پر حملہ آور ہوا وہ بطلوس تھا اسوقت مسلمانون نے وہ صبر کیا ہی جو صبر جوانمردون کا ہی یعنی اُس گھڑی

لہ ذوالمنن صاحب منت و بہا تمی و عدنی منسوب ہاشم و اولاد عدنان مختار بر گزیدہ و پسندیدہ و لقب ثم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲

اُنکا استقلال و استقرار بڑے جوانمردون کا استقلال تھا پھر بطلوس بڑی سخت لڑائی لڑا اور اُسی ہنگامہ مین یہ کہنے لگا کہ مجھے اس شخص کے تئین دکھاؤ اور بتا دو جسنے کل کے روز ہمارا صلیب لیا ہی یہ اوار اُسکی جب فضل بن عباس نے سُنی تو اُسکی طرف گئے اور اُسکے مقابلے پر آکر کہنے لگے ہان وہ مین ہون مین نے ہی اُسکو لیا ہی اور مین ہی تیرا غریم یعنی مدیون و مدعا علیہ ہون اور مین تم سب کو ہلاک کرنے والا اور تمھارے صلیبون کو چھین لینے والا ہون مین پسر عم رسول اللہ ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سنتے ہی بطلوس نے اُنپر حملہ کیا جس طرح شیر اپنے شکار پر جھپٹتا ہی اور کہا مین تیرے ہی تو تلاش مین تھا و بعد ازان اُسنے تنہا اُنپر وار کیا پھر اُن دونون مین ایسی تلوار چلی کہ لوگون نے اس طول ایام مین اُس شب کی سی ماران دونون کی کبھی نہ دیکھی تھی اور فضل نے بھی اُس سے ایسا کچھ دیکھا کہ اپنی تمام عمر مین نہ دیکھا تھا عرضکہ وہ دونون اسی معرکہ آرائی و زور آزمائی مین یہانتک مشتغل رہے کہ نصف شب گذر گئی اور اسیطرح سائر اکابر اسلام اُسکی قوم و جماعت کے ساتھ بیچ کر و فر لینے حملہ کرنے و ہگا دینے مین اور ضرب و رد لینے مارنے اور وار خالی دینے مین مشغول تھے اور اُسوقت استقلال فضل کا استقلال جوانمردون کا تھا آخر فضل نے اُس دشمن خدا کو ایک ضربت بڑے زور کی ماری مگر اُسنے اپنے سپر پر لی اور تلوار فضل کی ٹوٹ گئی اُسوقت بطلوس کی آرزو بر آئی اُسنے جانا کہ مین اُنکو گرفتار کر لونگا ناگاہ دو سوار جرار آگے بڑھ آئے اور اُن دونون کے پیچھے ایک غول سوارون کا تھا پھر ان لوگون نے آکر رومیون پر ہجوم کیا اتفاقاً ان سوارون کے غول مین خولہ دختر ازدر خواہر ضرار بن الازور بھی تھین اُنھون نے روم کے دو سوارون پر حملہ کیا اور اُنکو زخمی کر کے زمین پر ڈالدیا اور اُسنے اُن کے بڑے بڑے دلاورون اور شہسوارون کو مجروح کیا آخر اُسکو رومیون نے گھیر لیا اُسوقت وہی دونون شہسواران اسلام جنکے پیچھے غول سوارون کا تھا خولہ کے پاس آپہونچے وہ عبدالرحمن بن ابی بکر و عبداللہ بن جعفر تھے رضی اللہ عنہم اور اُسنے پیچھے ابان بن عثمان بن عفان بھی تھے رضی اللہ عنہ تب انھین تینون نے ام ابان یعنے خولہ کو اُس نرغے سے چھڑایا پھر ان لوگون نے بطلوس کی طرف باگ پھیری مگر وہ اپنے پیچھے مڑکر رومیون کے غول مین ہو رہا اور بنسا کی طرف پھر ایہانتک کہ اندرون شہر داخل ہو گیا اور رومی بالائے اسوار یعنی فصیل حصار سے سرگرم کارزار تھے اور حال امیر خالد کا یہ تھا کہ وہ کبھی تو حملہ کرتے اور مارتے ہوئے باب جبل پر جاتے تھے اور کبھی باب توما پر اور کبھی باب فندوس پر پہونچتے تھے اور اسوقت غانم بن عیاض الاشعری باب جبل پر تھے کہ اپنے ہتھیار لگا کر اُس قوم کے مقابلے پر گئے اور اُنکے ساتھ دیگر امرا بھی تھے مثل مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور و شرجیل و مسلم بن عقیل و زیاد و عبداللہ بن العباس و عمر بن ابی ذیب و عبدالرحمن بن ابی ہریرہ و مسیب و حارث بن مسلم و زید بن الحارث و ابوذر الغفاری و محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم پھر یہ سب اُسی باب کی طرف جدھر معرکہ تھا پھر پڑے اور آگے امیر اور پیچھے قوم بصدائے تکبیر نعرہ کرتے تھے اُسدم ایک بطریق عظیم جسکا نام یوحنا تھا دس ہزار سوار سے نکل آیا اور اُسنے قتال شدید بر پا کی

وبناگاہ رومیون نے عبداللہ بن عبادۃ بن الصامت پر نرغہ کیا اُس گھڑی عبداللہ نے بڑے زور کی جنگ آزمائی کی
قضارا بالائے باب سے کسی نے ایک ایسا پتھر گرایا کہ عبداللہ بن عبادۃ اُس گھڑی شہید ہوئے رحمہ اللہ علیہ اور اُس
باب کی لڑائی مین ہمراہیان امیر غانم سے تقریبًا دو سو امرا و سوار کام آئے رحمہم اللہ اور رومیون مین ہزار آدمی مارے گئے
اور جسوقت امیر غانم و دیگر امرا اُس قوم پر حملہ آور ہوئے تو اُنپر بالائے حصار سے پتھرون کی بڑی مار اور تیرون کی بوچھار
ہو رہی تھی مگر یہ بہادر اُنسے منھ نہ پھیرتے تھے یہانتک کہ یہ لوگ اُنکو مارتے ہوئے باب تک پٹا لیگئے اور اُنمین مختلط ہوگئے
اور اُنسے بھڑ گئے اُسوقت حصار والے رومیون کو اندیشہ ہوا کہ ہمارے پتھرون اور تیرون سے ہمارے لوگ ہلاک ہوجائینگے
تب اُنھون نے اپنے ہاتھ روک لیے اور دروازے والے رومیون مین سے ایک مقتل عظیم مارے گئے اور اسیطرح ادھر خالد
باتفاق اپنے اصحاب کے سرگرم قتال تھے اُسی عرصہ مین ضرار بن الازور آگے بڑھے اور حال اُنکا یہ تھا کہ وہ خونمین ڈوبے تھے
اور لہو کے لتھڑے جیسے اونٹ کی کلیجی اُنکے رخت بدن پر جمے تھے یہ حال دیکھکر خالد نے کہا ای ضرار تمھارے پیچھے کیا خبر اُنھون نے
کہا ای ابوسلیمان مین تمکو خبر دیتا ہون اس بات کی کہ آجکی شب مین نے ایک سو ساٹھ دشمن کو قتل کیا ہے اور میری قوم سے
جسقدر کام آئے ہین اُنکا شمار معلوم نہین ہے اور مین نے اُن دشمنون کو ایسا روک دیا ہے کہ اب وہ باب جبل سے
نکلنے نہین پاتے ہین اور **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وہ رات اُس آفت کی تھی کہ لوگون نے ایسی رات کبھی نہ دیکھی
اور ایسا ہوا کہ امیر غانم باتفاق اپنے اصحاب کے نرغہ کرکے داخلۂ باب مین داخل ہوگئے اور لوگ اسکے پیچھے پیچھے تلے پہونچگئے
وہان بڑے دھوم کی لڑائی پڑی اور اُس باب سے آگے ایک اور دروازہ تھا سو درمیان دونون دروازون کے دشمنون کو
بند کرکے ایک جماعت رومیون کی اُسی کے اندر قتل کی پھر اُس باب کے بُرج پر چڑھ گئے اُسپر یانسو دمی تھے اُنکو بھی
قتل کیا غرضکہ اُسی رات کو وہان ہزار آدمی رومی مارے گئے اور اُدھر باب فندوس پر زبیر بن العوام و عقبۃ بن عامر و عبداللہ
بن ابی لہب و مغیرۃ بن شعبۃ وغیرہ دیگر امرا تھے ان لوگون نے اُس باب پر حملہ کیا اور بڑی لڑائی لڑے اُس جگہ ایک سو بیس
مرد سوائے سردارون کے کام آئے اور باب توما پر امیر خالد تھے اور اُدھر بطلوس اپنی فوج کثیر سے نکلا تھا اور فریقین مین قتال
شدید ہوئی کہ مسلمانون مین سے دو دو ہشتاد مرد کام آئے اور وہ مقام مشہد معروف ہمراغہ ہے پھر وہ اشقیا اندرون
قلعہ گھس گئے اور دروازے بند کرکے حصار پر مستعد پیکار رہے یہ اول فتح بہنسا تھی اور **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے
بواسطۂ سلسلہ رواۃ کے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہ خالد نے بعد اس جنگ فتح اول کے چار مہینے وہان قامت کی
کہ نہ قتال کرتے تھے نہ اُنکو کچھ چھیڑتے تھے پھر جب اہل اسلام طول مکث و درنگ سے تنگ ہوئے اور گھبرائے تو سب
خالد کے پاس آئے اور دربارۂ جنگ مشورہ کیا آخر خالد نے اُنکو اذن دفاد یا اور اس قتال ابواب مین جملہ چھ سو سوار
شہید ہوئے اور **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ پھر جسوقت صحابہ نے خالد سے رخصت جنگ طلب کی تو وہ منع نہ
کرسکے پھر صبح کو اُنھون نے وہ سخت مقاتلہ کیا کہ ایسا کبھی سننے مین نہین آیا بالآخر اہل بہنسا پر حصار دشوار ہوگیا تب

اُن لوگون نے بطلوس بادشاہ سے کہا کہ اب تو ہمکو نہ تاب پیکار رہی نہ تحمل تعب حصار ہی یہ سُنکے بطلوس نے اُنکو فہمائش کی اور تسلی دی کہ صبر و استقامت رکھو کیا عجب ہی کہ مین کسی حیلے سے عرب کے ساتھ کوئی کید و مکر کرون و نیز ایسا ہوا کہ باشندگان بنہسا پر حصار و محاصرہ بہت دشوار گذرا تو مردمان بازاری و عوام نصاری اُس بطریق کے پاس گئے جو مالک باب تو ما کا تھا اور اُس بطریق کا نام بھی تو ما تھا پھر ان سب نے اُس سے بیان کیا کہ اب تو یہ حصار ہمپر بہت شاق و دشوار ہو گیا ہی سو ہم اپنا سارا مال تمکو دیتے ہین تم ہمارے لیے دروازہ کھولدو کہ ہم نکل جاوین اور عرب سے امان مانگین چنانچہ تو ما بطریق نے اُنسے اس بات کو قبول کیا اور ساتکو اُنکے لیے باب السّر کھولکر باہر کر دیا اور وہ سب دو سو تجار بلد تھے آخر یہ لوگ باب السّر یعنی اُس خفیہ راہ سے نکلے جو بطور مغارہ سرنگ کے بجانب جبل نکلی تھی اور خدمت مین امیر خالد کی حاضر ہو کر اس بات پر مصالحہ کیا کہ ہم تمھارے لیے دروازہ قلعہ کا کھول دینگے اور اس امر کو اُنھون نے مسلمانون کے واسطے عوض امان کی مزد ٹھہرائی اور اس معاوضہ پر باہم معاہدہ کیا اور مسلمانون نے ان لوگون کے نام لکھ لیے تب وہ سب وہان سے شہر کو پھرے اتفاقاً جسوقت یہ لوگ بطریق تو ما سے ساز کر کے نکلے تھے اُسوقت اُس جگہ پسپر عم تو ما کا جسکا نام درمیا تھا وہ بھی حاضر تھا اُسنے یہ حال دیکھکر بطلوس بادشاہ سے جاکر خبر کی تب بطلوس نے ایک بطریق کو جسکا نام صرفیائیل تھا ہزار بطریق ہمراہ کر کے اس باب پر جسکے کھولدینے کا وعدہ تھا بھیجدیا کہ کمینگاہ مین چھپے بیٹھے رہو اور اُن لوگون کی حیلہ سازی کی خبر میرے پاس لاؤ چنانچہ یہ اشقیا قریب باب تو ما آئے اور متفرق ہو کر ٹہلتے رہے بناگاہ جب یہ سب مردم ذمی مسلمانون کے پاس سے پھر کر قریب دروازہ آئے تو بطریقون نے انکو پہچان کر دروازہ کھولدیا جب یہ اندر داخل ہوئے تو اُن سب نے جھپٹ کر پکڑ لیا اور قید کیا اور کھینچتے ہوئے بطلوس بادشاہ کے پاس لیگئے پھر جب اُسنے اُنکو دیکھا تو بڑے زجر و قہر سے پیش آیا اور اُسنے تازیانے کوڑے منگائے اور اندوہ دینے عمود و ستونہاے آہنی زمین پر گڑوائے اور اُسمین اُن سبکو بندھواکر بڑی سختی سے پٹوایا اور اُنکا تمام مال و اسباب جلوادیا بعد ازان بنابر احضار بطریق تو ما کے حکم کیا جب وہ حاضر لایا گیا تو اُسکو اور اُسکے اعوان و اصحاب کو بالاے حصار چڑھوایا اور وہان سولی گڑوائی اور بعد ایک شبانہ روز کے اُن سب کو دار پر کھنچوادیا اور اُن سب کے سردار پر آویزان مسلمانون کو دکھلائے اُسوقت امیر غانم نے امیر خالدؓ سے کہا دیکھو یہ لوگ ہمارے ذمی ہین جنکو بطلوس نے قتل کیا ہی **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا دامادِ خلیفہ بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ہرگاہ مسلمانون کے لیے قلق عظیم و صدمہ شدید تھا تب اُنھون نے عمرو بن عاص حاکم مصر کو نامہ لکھا اُسمین یہ درج کیا مَا سَبَبُ الْقِطَاعِ كُتُبِكَ عَنِّيْ وَاَنَا فِيْ قَلَقٍ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَعَلٰى خَالِدٍ وَمَنْ مَّعَهٗ وَاعْلَمْ اَنَّكَ لَا تُرْسِلُ اِلَيَّ اِلَّا بِالْفَتْحِ وَالْغَنَائِمِ وَاِنِ احْتَاجَ خَالِدٌ اِلٰى نَجْدَةٍ فَاَرْسِلْ اِلٰى اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَقَدْ كَاتَبَهٗ بِاَنْ يُّرْسِلَ لَهٗ جُنُوْدًا مِّنَ الشَّامِ وَالسَّلَامُ یعنے کیا سبب ہی کہ تمھارے خطوط ہماری طرف سے منقطع ہین و حال آنکہ مین واسطے جمیع مسلمین اور خالد و اصحاب خالد کے بہت قلق و اندوہ مین ہون اور تمکو واضح ہو کہ تم ہمیشہ میرے لیے فتوح و غنائم بھیجا کرتے ہو سو اگر خالد کو احتیاج

کمک لشکر کی ہو تو تم ابو عبیدہ کو لکھو کیونکہ مین نے بھی اُنکو لکھ بھیجا ہی کہ وہ شام سے فوجون کو خالد کے لیے روانہ کرین زیادہ والسلام غرضکہ یہ جب نوشتہ پاس عمرو بن عاص کے پہونچا تو اُنھون نے اُسکو خالد کی طرف روانہ کیا پھر جب خالد نے وہ نامہ پڑھا تو کہنے لگے مین کمک و مدد سوائے حق تعالیٰ کے اور کسی سے طلب نہین کرتا ہون بعد ازان جب خالد پر امر دشوار ہوا اور محاصرہ حصار بہت گران و ناگوار گذرا اور حال یہ تھا کہ وہ ہر روز گرد شہر پھر کر مقاتلہ کیا کرتے تھے اور مسلمانون مین سے ایک گروہ کثیر اوپر کے پتھر اور تیر سے کام آئے اور اس عرصے مین بطلوس سے بھی بارہا مسلمانون پر یورش کی تب امیر خالدؓ نے امیر غانم اور مسلمانون سے کہا کہ بلا شک ہمارے اصحاب کے لیے یعنے اصحاب مین دشمنون کی طرف سے جاسوس و خبر رسان ہونگے یہ کہکے خالدؓ سوار ہوئے اور اُنکے ہمراہ فضل بن عباس و مقداد و زیاد بن ابی سفیان و غانم بن عیاض بھی تھے اور یہ لوگ اپنے لشکر کے گرد پھرنے لگے ناگاہ دیکھا کہ ایک عرب متنصرہ لشکر سے باہر ایک گلیم پر بیٹھا ہوا ہی تب خالد نے اُسکو اجنبی و انجان جان کر اُس سے پوچھا تو کن عربون مین سے ہی اُسنے کچھ جواب نہ دیا پھر امیر غانم نے اُس سے کہا سچ بتا میرے اہل و قرابتدارین سے یہان کون ہی اسپر بھی وہ چپ رہا پھر اُسکو حکم کیا پانی سے وضو کر اُسنے پانی لیا مگر وضو درست نہ کیا آخر اُس سے کہا نماز پڑھ مگر اُسنے نماز صحیح ادا نہ کی تب لوگ اُسکو مارنے لگے تو اُسکے اقرار سے معلوم ہوا کہ تین سو مرد جاسوس باب الشرقیہ خفیہ دروازہ سے جو راہ نسفتہ سرنگ کی تھی نکلے تھے اور سب تو بچ گئے یہ تنہا انمین کا باقی رہگیا تھا آخر اُسکی گردن ماری گئی تا آنکہ جاسوسون کا سلسلہ قطع ہوگیا بعد ازان محاربہ بدستور برپا رہا اور ایکروز ایسا ہوا کہ خالد کے خیمے مین ایک غلام تھا اُسکا نام فلاح تھا وہ ہر روز دو روٹیان جو کی پکایا کرتا تھا ایک خالد کے لیے ایک اپنے لیے چنانچہ اُسی عرصے مین خالد تین روز کھانے کو جو بیٹھے تو دستر خوان خالی پایا مگر غلام سے کچھ نہ کہا اور اُنکے پاس کچھ خرمے تھے کہ اُس سے قوت کر لیتے تھے جب تیسرے روز خرمے بھی ہو چکے تو غلام سے کہنے لگے ای فرزند ہر آئینہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ یعنے ہمنے جسد بنی آدم کا ایسا نہین بنایا ہی کہ وہ کھانا نہ کھاوین یعنے قوام جسم حیوان بدون غذا غیر ممکن اور تجھے تین دن ہوئے کہ تو نے وہ ہماری نان جوین نہین پکائی اور دستر خوان مین نہین رکھی اُسنے کہا ای میرے آقا مین نے کسی روز بھی ناغہ نہین کیا مین تو ہر روز آپکے لیے روٹی پکا کر دستر خوان مین لپیٹ کر طبق خیمہ یعنے خیمے کے ٹپ مین لٹکا دیتا ہون اور پھر کچھ دستر خوان مین نہین پاتا ہون یعنی آپ بدستور نوش کر لیتے ہین مین دستر خوان خالی پاتا ہون یہ سنکے خالدؓ نے کہا اس مین کچھ اسرار اور کوئی امر عظیم ہی تب غلام سے کہا تو پس خیمہ ٹھہر کر اپنے تئین پنہان رکھ اور دیکھ تو کون شخص ایسا کام کرتا ہی بعد ازان جب صبح ہوئی تو امیر خالد سوار ہو کر از برائے قتال برآمد ہوئے اور غلام نے وہ دونون روٹیان تیار کین ایک آپ کھائی اور دوسری روٹی اپنے آقا کی اُسی معتاد سے اُٹھا رکھی بدستور تہ خیمہ لٹکا دی ناگاہ ایک بڑا کالا کتا شہر کی طرف سے آیا اور خیمے کے اندر جا کر اور منھ مین روٹی دابکر چلا اور اُسکے پیچھے پیچھے فلاح غلام بھی ہو لیا یہانتک کہ وہ قریب ایک نالی کے بدرود کے پہونچا پھر اسمین وہ گھس گیا اور اس نالی سے پانی نکلتا تھا اور وہ پانی باب البحر کیطرف زمین کے تلے زیر دیوار شہر پناہ ہو کر جانب قبلہ سے اندرون قلعہ جاتا تھا اور وہ پانی

حکایت جاسوس
سلہ شصت و دو عرب متنصرون سے تفتیش و نفرانیت قبول کرنی

حکایت غلام خالد رضی اللہ عنہ
یہ حکایت بعینہٖ جیسی کسریٰ یزدجرد جوبین بھی مذکور ہو چکی ہے مگر وہان اس کی غالبًا شک بادی سے ہوئی

جنہ بحریہ خارج سے آیا تھا جب فلاح نے یہ حال دیکھا تو وہان سے پھر آیا اور خالد سے بیان کیا یہ سُنکے خالد خود اُسکے ساتھ گئے اور اُس مقام کو دیکھکر نہایت مسرور ہوئے بعد ازان امرا لشکر اسلام کے پاس جاکر اُنسے یہ ماجرا بیان کیا اور کہا مین تم مین سے سو مرد ایسے چاہتا ہون جو راہ خدا مین سر باز و جان نثار ہون وہ میرے ہمراہ چلین اور ایک گروہ دلاور سخت حرب مقابل باب مستعد رہین کہ جسوقت ہم پھاٹک کھولدین تو فوراً ہمارے پاس پہونچ جاوین یہ سنتے ہی سو مرد اخیار و ابرار قوم سے آمادہ ہوگئے اُنمین عبداللہ بن عمر و عبدالرحمن بن ابی بکر و زید بن ثابت و عقبۃ بن عامر و مسلم بن عقیل و زیاد بن ابی سفیان اور اُنکا بھائی ہبار و سیب بن نجیبہ اور اُنکا بھائی اور مقداد بن اسود و رافع و ابولبابہ بن عبدالمنذر بن العقیلی اور مثل ان اکابر کے جنکے ذکر اسما مین بہ اندیشہ طول مقال کے اقتصار کیا اور خالد نے ترتیب صف جنگ مین عبداللہ بن جعفر و زبیر بن العوام اور اُنکے بیٹے عبداللہ کو اور فضل بن عباس و فضل بن ابی لہب و ضرار بن الازور وغیرہ مثل اُنکے دیگر امرا کو محاذی باب کے مامور کیا اور خالد مع اُن سو بہادرون کے تا غروب آفتاب بجاے خود ٹھہرے رہے اور بعد غروب اُس حرب سرنگ تک پہونچے اور اُس بدرو کے اندر پانی مین گھسے اور اُن ہر ایک کے پاس صرف ایک ایک چادر اور ایک ایک اپنی سپر تلوار تھی وبس اور آگے آگے امیر خالدؓ تھے اور جو جو کوئی اس مُہری سے باہر نکل جاتا تھا دوسرا اُدھر سے اپنی تلوار اور سپر اپنے ہمراہی کو تھما دیتا تھا جب آپ نکل جاتا تھا تو پھر اُس سے اپنی سپر تلوار لے لیتا تھا یہانتک کہ تمام مرد اُسی راستے سے پار اندر دار نکل گئے اور بست نفر انمین سے باز رہے اسلیے کہ اُس مُہری مین اُنکی گنجایش نہوئی اور اُسکی راہ اُنکے بدن پر تنگ ہوگئی تب بحالت حسرت و افسوس کے پھر آئے کہ شہادت و فتح سے محروم رہے اور وہان وہ سب امرا جب تھوڑی سی رات گئی تو زیر دیوار چھپ رہے اور پھاٹک سے جا لپٹے اور زور کرنے لگے مگر اُسکو اندر سے مستحکم پایا تب قلابہ و قفل توڑکر اندرونی پھاٹک کھول کر دہلیز والے رومیون کو کہ وہ سب اسی آدمی وہان تعینات تھے اور وہ سب اُسوقت مخمور و متوالے تھے اُن سب کو ذبح کیا و بالاے سور یعنی دیوارون و فصیلون پر چڑھ گئے اور ایک جماعت نے کنجیان لیکر بیرونی پھاٹک بھی کھولدیا پھر سب نے رومیون پر یورش کیا اور ایک جماعت کو بالاے برج مع بطریق برج کے قتل کیا اور نعرۂ تہلیل و تکبیر کا اور اعلان صلوۃ و سلام کا اور بشیر و نذیر کے ہونے لگا اُدھر باہر والے مسلمان اُسی طرح جواب تہلیل و تکبیر کا دیتے ہوئے اندرون باب داخل ہوئے اور بازار تک مارتے چلے گئے اور ایک جماعت دلیران شجاعت و ثار بطرف قصر شاہی کے دوڑے پھر جسوقت بطلوس نے یہ احوال دیکھا کہ مسلمانون نے اُسپر فتح پائی اور ابواب قلعہ پر تسلط کرلیا تو رومال اپنے گلے مین باندھکر محل سے نکلا اور الامان الامان پکارتا تھا اور اسی طرح ایک طائفہ بطریقون کا بھی الغیاث الغیاث چلاتے تھے مگر خالدؓ نے انکا کیا اور ان لوگون کی نسبت آمادۂ قتل ہوئے اور بطلوس کو اسیر کرلیا اور اُس سے کہا ای عدو اللہ تیرے لیے میرے پاس امان نہین ہی ہان مگر اُس صورت مین کہ تو اسلام لاوے و بعد ازان بطریقون مین سے جو بڑے سرکش تھے اُنکے سرتن سے اُتارے اور

فتح بیرون القصر

فتح محظم و قاہری بطلوس

حملہ سپاہ رومی سے اس معرکہ مین تقریباً تین ہزار آدمی مارے گئے اور مسلمانون مین سے اس شب کو اندرون شہر قریب بازار اور دروازون پر اور نزدیک قصر کے سب ملاکر یکصد و ہشتاد و چہار مردم کام آئے اور اُسوقت امیر غانم بن عیاض و دیگر امراء جو آگے تو اُنکے آگے رعایاے بلد حاضر ہو کر بالحاح و زاری امان مانگنے لگی آخر امیر غانم نے اُنپر نرمی و رحم دلی کی اور اُسی عالم مین بطلوس بھی در پیش امراء تملق و لجاجت تمام پیش آیا تو راے امراء دربارۂ امانہی کے راے امیر خالد پر غالب ہوئی یہانتک کہ اُسنے شرائط ذیل پر مصالحہ کیا اور وہ شروط یہ ہین کہ ایک لاکھ مثقال فی ہب احمر یعنے زر سُرخ اور ایک لاکھ اوقیہ فضہ بیضا یعنے نقرۂ سفید اور دس ہزار وسق گندم و جو پس یہ جملہ اشیا ر سال ایندہ سے جزیہ سالانہ مقرر کیا و لیکن امیر خالد ان چیزون کی نسبت کسی بات مین راضی نہوئے اور چھوڑنا بطلوس کا منظور نہ تھا مگر یہ کہ امراء کی راے نے اُنکی راے پر غلبہ کیا کہ وہ سب امیر خالد کے پاس آئے اور کہنے لگے مَاذَاكَ اِلَّا شَفَقٌ مِنَّا عَلَيْنَا یعنے ہم دیکھتے ہین کہ آپ ہمسے زیادہ تر ہمپر شفیق ہین اور ہمسے زیادہ آپ ہمپر خائف ہین مگر ہماری راے یہ ہے کہ ہملوگ اسی شہر مین خیام برپا رکھین اور یہین قیام کرین اور آپ یہ حال بخدمت خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے لکھ بھیجیے اور اِس سگ کو اور اُسکی جماعت کو تا ردو جواب وصدور حکم مقید بحراست رکھیے چنانچہ خالد نے نامہ لکھا اور اسمین سارا ماجرا مندرج کیا پھر جب یہ نامہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچا تو اُنھون نے اُسکا جواب اس مضمون سے لکھا کہ تم اُس سے عہد و اثق لیلو اور بقول و قسم اُس سے اپنا امر مستحکم کرلو اور جن اشیا پر وہ مصالحہ کرتا ہی اُسکو قبول کرو اور اُسکو چھوڑ دو اور جو جو لوگ الغیاث الغیاث پکارتے ہون اُنکو بھی پناہ دو اور اگر تم ایسا نہ کروگے تو اہل صعید تمسے نفرت و گریز کرینگے چنانچہ جب یہ جواب آیا تو خالد نے موافق حکم کے عمل تو کیا مگر دل اُنکا بطلوس کی طرف سے مطمئن و ایمن نہ تھا آخر بعد لکھوا لینے اقرار نامہ و توثیق مراتب شرائط کے اُسکو اور اُسکے بطریقون کو چھوڑ دیا اور حکم کیا کہ مسلمانون مین سے سواے قابض مال یعنے سواے محصل و تحصیلدار مال جزیہ کے اور کوئی اُنمین بود و باش نہ کرے غرضکہ بعد انعقاد ان شروط کے اہل اسلام سب بیرون شہر نکل گئے اور اُسکے پاس یہ اشخاص باقی رہگئے مثل فضالہ بن زید السلمی و عون بن ساعدی الکندی و مقسوم بن سعید الجہنی اور دو سو سوار صحابہ جرار سے اور بطلوس نے اپنا یہ معمول کیا کہ ہر روز سوار ہو کر لشکر اسلام مین ہر ایک امیر کے پاس آمد و رفت کرتا تھا اور اُنکو بطور ہدیہ کچھ پیشکش دیا کرتا تھا یہانتک کہ لشکر اسلام مین کوئی ایسا امیر باقی نہ رہا کہ جسکو اُسنے اپنے تحفہ و ہدایا سے شاد و خوشدل نہ کیا ہو مگر خالد و فضل بن عباس و مقداد و عبد الرحمن بن ابی بکر و زبیر بن العوام یہ لوگ اُسکی طرف سے اطمینان نہ رکھتے تھے پھر اسی طرح یہ لوگ ہان دو مہینے مقیم رہے اور اُس عرصے مین بطلوس نے سد و خزانہ وغیرہ ما یحتاج اپنا جمع کرلیا بعد ازان اُسنے اپنے اکابر قوم سے جس جس پر زیادہ تر وثوق و اعتماد رکھتا تھا بلوا کر دربارۂ قتل مسلمین و براے عہد شکنی با صحابہ میامین کے مشورہ کیا جب رات ہوئی تو اُسنے ہنگام غفلت یعنے جب وہ امراء صحابہ

سلہ وزن شعیر صاع یک صاع و وزن چہار مد و مد نیم آنا راور بعضون نے کہا ہے کہ ایک وسق دو وزن اونٹ ہو تو بیس قفیز ہوتا ہے ۱۲ استفق

جو حوالی شہر مین مقیم تھے سونے لگے تو ہزار بطریق سے جاکر اُنپر ہجوم کیا اور اُنکی مشکین باندھلین اور اُنکے مُنھ مین ڈھاٹا باندھ دیا اور رڈاٹ لگادی کہ غل نہ کرسکین اور اُنکو سوتے ہوئے خبر نہوئی تھی مگر جبکہ اس حال سے اُنکے سینون پر تلوار دھری گئی پھر اُنکو بیچ شہر مین لیجاکر قتل کرنے لگے اُسوقت واقعہ عظیم برپا ہوا اور خالد مع اپنے اصحاب کے وہان سے بعد پہنچے اور نہ یہ جو سوتے تھے تو صدا اُسنکر بیدار ہوئے اور کہنے لگے وَھَیْنَا وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ یعنے بربکعبہ کہ ہم مبتلاے مصیبت ہوئے پھر دفعۃً وہ سوار ہوئے اور اُنکی زوجہ بھی مع دیگر نسوان سوار ہوئین اور ان عورتون نے قتال شدید کیا اور وہ دشمن خدا بطلوس داہنے بائین مارتا ہوا حملہ کررہا تھا اور لوگ بکثرت قتل ہورہے تھے اور رات بہت تاریک تھی اور خالد کہتے تھے ای قوم کیا مین تمسے نہ کہتا تھا مگر تمنے خالد کی نہ سُنی یعنے بطلوس کے چھڑانے مین تمنے میری بات نہ مانی اور اُسوقت زیاد بن ابی سفیان نے اور اُنکے بھائی سُبار و میسرہ بن مسروق و فضالہ بن عبد شمس و عقیب بن یعقوب و عبادہ بن تمیم و جندبۃ الکلابی وغیرہ نے جو وہان ایک ٹیکرے پر جاکر پناہ لی تھی جب دیکھا کہ طائفہ روم نے مسلمانون کو ہر جگہ سے گھیر لیا اور بقتال شدید قتل کررہے ہین تو زیاد اُس ٹیلے سے نیچے اُترے اور اُنکے پیچھے اُن کے اصحاب تھے ناگاہ ان سبھون کو بھی رومیون نے گھیر لیا اور اُنکے گرد اس طرح احاطہ کرلیا جیسے کسی جگہ کو دیوار سے گھیرتے ہین اور زیاد وغیرہ اصحاب کو شہید کیا رحمہم اللہ اور اُسوقت نسیبۃ الانصاریہ وام ابان بنت اسماء بنت ابی بکر و نعمانہ بنت المنذر اور مثل انکے دیگر نسوان شجاعت تو ان نے مردانہ وار قتال شدید برپا کی اور اس ہنگامہ مین ایک جماعت مسلمانون کی قتل ہوئی اور اُس آن میر خالد اُن اشتیا پر ایسا حملہ کررہے تھے کہ صف میمنہ کو میسرہ پر اور میسرہ کو میمنہ پر اُلٹ رہے تھے یہانتک کہ وہ اور دیگر امراء لشکر اسلام دشمنون پر غالب آئے اور اُنکو باب قلعہ تک بھگا لیگئے اور اُنمین سے ایک مقتلہ عظیمہ قتل ہوئے اور وہ دشمن خدا بطلوس مع اپنے اصحاب کے بھاگ کر قلعہ مین گھس گیا اور دروازے بند کرلیے اور جب صبح ہوئی اُسنے لوگون کو برائے احضار اُن ماسورین کے حکم کیا جو اندرون سور حصار محصور تھے یعنے فضالہ بن زید وغیرہ دوسو سوار جو درمیان شہر مقیم تھے اُنکو طلب کرکے برج پر چڑھوادیا اور سطح برج پر اُنکی گردنین مارین کہ وہ سب شہید ہوئے رحمہم اللہ یہ حال دیکھکر مسلمانون پر نہایت شاق ہوا اور جو کچھ اُس دشمن خدا نے صحابہ کے ساتھ کیا سخت دشوار گذرا بعد ازان خالد و بقیۂ امراء و اصحاب جاے معرکہ پر آئے اور شہیدون کی لاشین وہان پڑی ہوئی دیکھین اور زیاد بن ابی سفیان رحمہ اللہ کو جو پایا تو اُنکے بدن مین بیس زخم سنان اور چالیس ضربت شمشیر کی دیکھکر خالد و امراء و اصحاب بسیار روئے اور اسی طرح اُنکے بھائی سُبار کی نعش دیکھی تو اُنکے سر مین بیس ضربت شمشیر کی نظر آئی اور ایک ضربت جو وہان پر لگی تھی تو ان کٹگئی تھی اور اُسوقت خالد از براے زیاد خصوصاً و براے سائر شہدا عموماً ان ابیات سے مرثیہ خوانی کرتے تھے شعر

مُھَامِی دُمُوعِی کَالسَّحَابِ لِھَمْعِ	وَقَلْبِی مِنْ فَقْدِ الْاَحِبَّۃِ یَفْزَعُ	وَاَظْلَمَتِ الدُّنْیَا عَلَیَّ لِفَقْدِھِمْ
وَکَادَ فُؤَادِی بِالْجَوَی یَتَقَطَّعُ	لِفَقْدِ بَنِی یَادٍ اَحَرَّ الْمَکَارِمِ	وَغَابَ ھِلَالِی حِیْنَ غَابَتْ مُعَرِّسِی

لَقَدْ كَانَ فِي بَحْرِ الْمَهَامِعِ صَائِلًا ... يُزَلْزِلُ مَا كَانَ الْعِدَا وَيُقَعْقِعُ ... وَقَدْ كَانَ مِقْدَامَ الْفَوَارِسِ كُلِّهَا

بِكُلِّ مَكَانٍ لِلْأَعَادِي مَقْصِمٌ ... لَحَى اللّٰهُ يَوْمًا فَنَظَرَتْهُ مُقْلَتِي ... وَأَجْفَانُهَا مِنْ أَعْيُنِ الدَّمْعِ تَدْمَعُ

أَيَا سَيِّدًا مِنْ آلِ هَاشِمٍ لَمْ يَزَلْ ... لَهُ رُتْبَةٌ بِالْمَجْدِ وَالْجُودِ تَرْفَعُ ... يَعِزُّ عَلَيْنَا أَنْ نَرَاكَ مُعَفَّرًا

وَرَأْسُكَ مِنْ فَوْقِ الْجَنَادِلِ تَشْفَعُ ... بِجَانِبِكَ الْهَبَّارِ أَضْحَى مُسَيَّرًا ... طَرِيحًا عَلَى رَأْسِ التَّرَى وَهُوَ مَطْمَعُ

لَا لَعَنَ الرَّحْمٰنُ بَطْلُوسَ وَقَوْمَهُ ... أَلَا لَعْنَهُ مَعَ كُلِّ قَوْمٍ تَجَمَّعُ ... لَقَدْ غَدَرَ السَّادَاتِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ

نُجُومٍ وَأَقْمَارٍ عَلَى النَّاسِ تَطْلُعُ

یعنے میرے ہموم وغموم نے اشک میرے مانند ابر کے برسائے اور روان کیے اور قلب میرا مرگ احبا سے فزع وزاری کرتا ہی میرے اشک کے توران وسیحان نے مجھپر عالم سیاہ کردیا اور قریب تھا کہ دل میرا اندوہ غم سے پارہ پارہ ہوجائے باعث مرگ زیاد کے اندوہ جدائی نے میرا کلیجہ جلادیا اور میری عقل صواب اندیش جاتی رہی جب مین نے مصرع ومقتل شہدا کا مشاہدہ ومعاینہ کیا ہر آئینہ وہ زیاد دریاے موجزن مین غوطہ زن تھا یعنے معرکۂ عظیم مین حملہ آور تھا اور ارکان بنیان اعدا کو زلزلہ مین لاتا تھا یعنے دشمنونکی جمعیت کو پریشان کردیتا تھا اور وہ سارے شہسوارونکا ہراول ومقدم الجیش تھا اور ہر جگہ مین دشمنون کا خانہ برانداز تھا ہلاک کرے حق تعالی اُسدن کے تئین کہ جسدن کو مقتل بیضہ میری آنکھون کا پھر دیکھے اور پلکہاے چشم چشمۂ سرشک سے اشک فشان ہون اے وہ سردار آل ہاشم کے کہ ہمیشہ رتبہ اُسکا مجد وجود سے برتری پر ہی شاق ودشوار ہی دیکھنا ہمارا تیرے تئین خاک وخون مین آلودہ پڑا ہوا اُس حالت مین کہ سر تیرا بالاے سنگستان خستہ ہی اور تیرے پہلو مین تیرا بھائی ہبار درخشان وتابان ہی بالاے زمین پڑا ہوا ہی اور وہ آغشتہ بخون ونقش زمین ہی خدا لعنت کرے بطلوس پر اور اُسکی قوم پر اور مین لعنت کرتا ہون اور کرونگا ہر قوم کے ساتھ جہان کہین وہ جمع ہونگے کہ ہر آئینہ اُس شقی نے عہد شکنی کی اکابر اولاد ہاشم سے جو ستارے اور آفتاب ومہتاب ہین کہ کافہ خلق پر طالع ولامع ہین

راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وبعد ازان مسلمانون نے اُن قتیلون پر جو امراے لشکر وجوانمردان دلاور سے شہید ہوئے تھے باتم اتم وبشیون تمام بکاوگریہ کیا اور نعشہاے شہدا کو جمع کرکے اُنپر نماز جنازہ پڑھی اور بجانب تل مذکور کے قبرون مین اُنکو دفن کردیا اور وہ سب ہشتاد امرا اور سہ صد ہفتاد مرد صحابہ وغیرہ تھے اور

راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وبعد ازان مسلمانون نے وہان تین برس قیام کیا اور اُس نواح وسواحل پر تاخت وتاراج کرتے رہے اور اسی عرصے مین قعقاع بن عمرو وہاشم وابوایوب وعقبۃ بن نافع الفہری بادو ہزار سوار بطرف حدود دیرقہ کے گئے اور بعد تاراج کے واپس آئے یہ ایک منجملہ آثار فتح مغرب کے تھا وبعد ازان جبکہ زمانہ حصار ومحاصرہ کا اہل بہنسا پر طول مکث ہوا تب سارے اہل اسلام امیر خالد کے پاس مجتمع ہوئے اور اُنسے مشورہ کیا کہ اب اس باب مین کیا کیا چاہیے اور آپکی کیا راے ہی یہ سنتے ہی دفعۃً عبد الرزاق الانصاری وعبد اللہ بن مازن الداری وکعب بن مالک السلمی وابو مسعود البدری وابو سعید الہیاضی اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے قوم ہمنے راہ خدا مین اپنی جانون کو ہبہ وفدا کیا اور کیا عجب ہی کہ اسلام کے لیے کشایش کار ہو بس

ہماری رائے یہ ہے کہ ہم منجنیق بنادین (مترجم کہتا ہے کہ منجنیق جو فلاخن کو چک ہوتا ہے اُس سے سنگ اندازی ہوتی ہے اور جو کلان ہوتا ہے وہ آلہ جر ثقیل ہوتا ہے کہ اُس سے کوئی بھاری چیز بالائے حصار پہونچا سکتے ہین) اور تھیلے بنوائے جاوین اور اُنمین پنبہ بھراجاوے اور ہر ایک اپنی اپنی تلوار سپر لیکر ایک ایک روئی کے تھیلے مین گھس رہے اور جب رات کو دربان و نگہبان سو جاوین اُسوقت یہ تھیلے بوسیلۂ منجنیق کے ایک ایک کرکے بالائے حصار ڈالدیے جاوین پھر براے فتح باب معونۃ منجانب اللہ اُمیدوار ہو اور اسیطرح سے تم قصر تمع کے تئین ملک مصر مین اور دیر نخاس کو فتح کرچکے ہو اور یونہی تمنے ہمراہی مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا تھا چنانچہ یہ تدبیر سُنکے سارے مسلمین نے پسند کیا پھر جب صبح ہوئی تو لکڑیان کاٹین اور منجنیق بنائی اور اُسکے رسن دراز تیار کیا اور تھیلے مہیا کرکے پنبہ سے پر کیا اور ہر ایک تھیلے مین ایک ایک مرد دلاور مع تلوار و سپر گھس رہا اور رات ہونے تک متوقف رہے ودیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بعد از کشش منجنیق کے ایک ایک گوشہ مین پنہان ہو رہے اور جب اُن تھیلیون کو ایک ایک کرکے پھینکنا شروع کیا تو وہ سب بالائے سور و فصیل و سطح برج پر جا گرے اور اُن تھیلون مین ابو سعود البدری تھے اور عبد الرزاق اور اُنکے اصحاب تھے پھر جب یہ لوگ دیوار قلعہ پر پہونچگئے تو برج کے نیچے اترنے لگے ناگاہ اُسکا دروازہ بند تھا اور مردم نگہبان سب سوتے تھے تب یہ لوگ دہلیز مین درمیان دو دروازہ جسکی راہ منتہی طرف قصر کے تھی مضبوط بند تھے اور وہ لوگ جو پڑے سوتے تھے اُن سبکو یکسر قتل کیا اور اُنکا جو سردار تھا اُسکے زیر بالین سے کنجیان دستیاب ہوائین اُنکو لیکر فوراً دروازے کھولنے لگے اتفاقاً دوسرا دروازہ جسکی راہ منتہی طرف قصر کے تھی وہ پتھرون سے مسدود دیکھنے تیغہ کیا ہوا تھا تب مسلمانون نے چارہ گری پتھر اُکھیڑنے کی کرکے ایک ایک پتھر اُکھاڑ پھینکا اور وہ دروازہ بھی کھولدیا اور یہ سب کام معونت خداوند عزوجل سے بکمتر از ایک ساعت سرانجام ہوئے و بعد ازان برج پر چڑھے اُسکو بھی کھول دیا اور ایک جماعت کو قتل کیا اور ایک جماعت جو بیدار و ہوشیار ہوگئی تو اُنکو روکے رہے اور خائف ہوئے کہ مبادا دروازہ ہمسے چھین لیوین اور درمیان ہمارے اور دروازہ کے حائل ہوجاوین اور وہ دروازہ شہر پناہ کا یعنے بیرونی دروازہ تھا اُسوقت رومیون نے غل و شور مچایا یہ صدا سُنکر بطلوس بھی بیدار و ہوشیار ہوکر اور ہتھیار لگاکر فوراً اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اُدھر صحابہ بھی فی الفور گھوڑون پر سوار ہوکر داخل باب ہوئے اور بطلوس مع بطریقون کے اپنے قصر سے نکلا اور رومیون نے باب کی طرف نرغہ کیا اُس روز جو اول مسلمانون مین شہید ہوئے وہ عبد الرزاق و عنان بن مازن و کعب بن مائل السلمی تھے کہ یہ لوگ اندرون باب شہید ہوئے راوی نے کہا مجھسے نقل روایت کی ہے قیس بن مازن الحمیری نے بواسطۂ عبادہ بن سالم السکاسکی کے ابو سعود البدری سے کہ وہ اول اُن لوگون مین ہین جنھون نے دروازہ کھولا تھا اور یہ احوال اس صفت سے نہین ہے اور راوی نے کہا مجھے خبر دی سالم بن حامد نے بواسطہ

ابی عبداللہ وابی معمر الانصاری کے عبداللہ بدری سے اُنھون نے کہا کہ ابو محمد الحسنی اُس واقع فتوح کو جامع الفرس العمری مین شیخ ابی عبداللہ کے روبرو عرض کرتے تھے جب پہونچے اُس مقام تک کہ ذکر فتوح اور فتح باب کا کیا اور یہ بیان کیا کہ لوگ تھیلون مین داخل کیے گئے تو شیخ نے کہا اے فرزند یہ امر یون نہین ہی بلکہ جو ابن مسعود سے مروی ہی وہی صحیح ہی اسلیے کہ وہ ایک اُن لوگون مین سے ہی جنھون نے دروازہ کھولا تھا اسطرح پر کہ جب ان لوگون نے لکڑیان کاٹ کر زینہ واسطے چڑھنے بالاے سور کے طیار کیا آخر وہ دیوار شہر پر چڑھ گئے اور رات ہونے تک متوقف رہے پھر جسوقت رات ہوئی تو اُس نردبان کو دیوار سے لگا دیا اور چالیس مرد چڑھ گئے اُنمین سے یہی ساتون شخص ہین جنکا ابھی مذکور ہوا اور انھین لوگون نے دروازہ کھول دیا تھا جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہے تب اسوقت بیدار ہوکر بعد کھلنے دروازے کے مسلمانون کی طرف حملہ آور ہوئے اور مسلمانون مین پہلے جنسے اُنکی طرف سبقت کی وہ عبدالرزاق تھے آخر رومیون نے اُنکو قتل کیا پھر بعد اُنکے وہ لوگ قتل ہوئے جنکا ہم نے پہلے ذکر کیا ہی رحمہم اللہ اور لشکر اسلام نے جب طرف باب کے دھاوا کیا تو اول جو شخص کہ اندرون دروازہ داخل ہوا وہ ضرار بن الازور تھے اور وہ بنالہ وفغان یہ ابیات پڑھتے تھے

اَلْحِنُّ تَفْزَعُ یَوْمَ الْحَرْبِ مِنْ فَزَعِ	اِذَا اَتَیْتُ اِلَی الْهَیْجَا بِلَا جَزَعِ	یَا وَیْلَ مَنْ صَنَعَ الْاَرْصَادَ نَحْدِعُنَا
وَنَحْنُ حَرْثُوْا مِنْهُ الْاَمَاکِنَ وَالْمَصْرَعِ	لَاَنْتَ یَنْتَهِیْ اِلٰهِیْ فِیْ جِهَادِهِمْ	وَقَتْلُ اَبْطَالِهِمْ بِاللّٰهِ مُرْقِیْ وَالدَّرَعِ
یَا وَیْلَ کَلْبِ لِعَدَا بَطْشًا وَمِرَانٍ وَنَعَتَ	عَلَیَّ عَلَیْهِ فَاُرْمِیْهِ اِلَی الْفَزَعِ	عَیْبٌ عَلَیَّ اِذَا مَا الْتَقَیْهِ هُنَا
وَاَفَاقَ الرَّاْسَ مِنْهُ وَهُوَ مُرْتَدِعُ		

یعنے طائفہ جن فریاد و فغان کرتے تھے روز حرب ہیم و ہراس سے جسوقت مین آیا طرف جنگ گاہ کے بغیر اسکے کہ تبرع و تاشکیبائی کرتا ہون پس ہلاکی ہے اُنکے لیے جنھون نے رصد بنایا ہمسے خدع کرنے کے لیے (رصد کا روٹی صیاد و کمینگاہ) اور ہم لوگ اصل تجربہ کار مکر و خدع کے ہین ضرور ضرور ہم راضی کرینگے اپنے پروردگار کو اُنسے جہاد کرنے مین اور قتل کرنے مین اُنکے دلیرون کو باوجودیکہ وہ با سپر و زرہ پوش مین ہلاکی ہو واسطے بطلوس سگ دشمن کے اگر پڑے نگاہ میری اُس پر تو بھگائے جاؤن مین اُسکو طرف ہلاکی کے مجھ پر عیب ہی یعنی میرے لیے عیب و عار ہی جب تک کہ مین اُسکو زمین پر نہ ڈالون یہان اور نہ پہاڑون سر اُس کا اس حالت مین کہ وہ ایستادہ تیر ہدف ہوا اور بعد اُن کے امیر خالد بن الولید آئے اور یہ اشعار عالم حسرت

وَاَسَفِیْ مِنْ زَبَانٍ بَرْلَائِ	اَلْیَوْمَ یَوْمُ اِدَاوَالطَّعْنِ بِالْاَسَلِ	وَالضَّرْبِ بِالْقَضْبِ فِی الْهَامَاتِ وَالْقُلَلِ
یَا وَیْلَ بَطْلُوْسَ کَلْبِ الْبَهْسَاءِ اِذَا	لَاقَیْتُهٗ بِطَلِیْقِ الْحَدِّ مُنْعَدِلِ	اِذْ لَمْ اُذِقْهُ بِکَاسَاتِ الْمَنُوْنِ بِهٖ
فَلَا سَلِمْتُ وَلَا بَلَغْتُ مِنْ اَمَلِ		

یعنے آج کا روز زور و وفا اور نیزہ بازی کا ہی اور روز تیغزنی کا یعنے دن تلوار مارنے کا ہی سینون مین اور کاسۂ سر مین ہلاکی ہی بطلوس سگ بہنسا کی جبکہ مین اُس سے مقابلہ و مقاتلہ کرونگا بشمشیر خمدار

ل اور دوسرے نسخہ اس شعر کے دہرے مین مین یہان اور اوپر جو قوس کرون یہ اُنکے پاس ہلاکون اور اسکا سگ ہون اس لیے کہ مین اُسکو ہلاک کرونگا جو مین نے کہا ہے اور مین اُسکو ہلاک کرونگا جو مین نے کہا ہے

ہرگاہ نہ چکھاؤنگا مین اُسکو جامہاے مرگ اُس شمشیر سے یعنے اگر مین اُسکو آب دم شمشیر نہ پلاؤنگا تو مین زندہ نہ رہون یعنی میری زیست اُسدن کو نہو اور اپنی آرزو کو نہ پہونچون وبعدازان ذوالکلاع الحمیری آئے اُنھون نے بھی اشعار فخریہ پڑھے

اِنِّیْ مِنْ حِمْیَرِ الْعَالُوْنَ فِی النَّسَبِ	اَھْلُ الثَّنَاوَالْوَفَاوَالْجُوْدِوَالْحَسَبِ	اُسْدٌ غَضَافِرُ سُوْءٍ حَجَاجُھَا لُجَجٌ
تَرْدِیْ الْکُمَاتَ غَدَاۃَ الْحَرْبِ بِالْقُضُبِ	اَلْحَرْبُ عَادَتُنَاوَالطَّعْنُ ھِمَّتُنَا	وَذُوالْکِلَاعِ اَنَاعَالِیْ عَلَی الرُّتُبِ
تَبَّتْ یَدَاالرُّوْمِ مَاعَمِلُوْابِاَنَّ لَنَا	صَوَارِمَاتَبْرِیْ الْاَعْضَاءَوَالْعَصَبِ	

یعنی ہرآئینہ مین قبیلہ حمیر سے ہون جو عالی نسب ہین اور اہل ثنا یعنے سزاوار ستائش ہین اور اہل وفا وسخا اور صاحب حسب ہین شیران غضنفر ہین ہمواران غالب وبرتر ہین ہم بھگا دینگے بڑے دلیرون کو کل کے روز جنگ مین اپنی تلوار سے جنگ ہماری سرشت ہی اور تیغزنی اور نیزہ بازی ہماری ہمت ہی اور مین ذوالکلاع ہون عالی رتبہ ہون قطع ہون ہاتھ روم کے یعنے وہ ہلاک ہون اُنھون نے نہ جانا کہ ہمارے لیے یعنے ہماری وہ تیغ ہی جو کاٹتی ہی اعضا اور اعصاب کو وبعدازان زبیر بن عوام پہونچے تو وہ بھی ابیات پرشکایات پڑھنے لگے

یَابَطْلُوْسُ یَاکَلْبًا لِعِیْنًا	وَیَانَسْلَ الطُّغَاۃِ الْاَرْذَلِیْنَ	
اَتَتْکَ حُرَاۃُ دِیْنِ اللّٰہِ حَقًّا	وَاَوْلَادُ الْجِیَادِ الْخَیِّرِیْنَا	
کِرَامًا فِی الْاَعَادِیْ قَاطِعِیْنَا	اِذَاحَتَبَکَ الْجَاجِرُبِھِمْ تَرَاھُمْ	خِیَارُ النَّاسِ نَسْلَ بَنِیْ نِزَارٍ
وَلَامِنْھُمْ جَبَانٌ قَطُّ لَایُھُوْتُ	وَلَانَذْلٌ فَتَلْقَاہُ حَزِیْنًا	بِمُجْدِلِکَ کَالسِّبَاعِ الضَّارِیْنَ
اَتَاکَ الْحَرْبُ صِنْدِیْدًا اَمِیْنًا	وَلَیْسَ تَرٰی سِوٰی مِقْدَامِ قَوْمٍ	

یعنی ای بطلوس ای سگ لعین اور ای نسل طاغیان ارذال وذلیل بنیان تیرے پاس آیا ہی وہ شخص جو حمایت کنندہ دین حق کا ہی یعنے مراد بنفس خود اور وہ اولاد خود نیک نہاد واولاد نیکو نژاد نژادان برگزیدگان ہی جو بہترین مردم نسل بنی نزار ہین ازروے کرامت وشرافت کے درمیان دشمنان خانہ برانداز کے جسوقت گرد اُڑیگی اُنکے چلنے کے ساتھ تو اُنکو تو دیکھیگا کہ وہ سب گرد تیرے مانند درندگان دوڑنے والون کے ہونگے اور اُنمین کوئی بزدل اور نامرد ہرگز نہین ہی اور نہ بدحواس اور نہ اُنمین کوئی ذلیل وخوار ہی کہ تو اُنکو حزین وعاجز کرکے زمین پر ڈالیگا اور نہین ممکن ہی کہ تو اُنکو سواے پیشواے قوم کے دیکھے یعنے تو سواے اسکے نہ دیکھیگا کہ وہ مقدم قوم ہین مستعد جنگ ہین اور صنادید وسادات ہین ہین وبعد اُنکے عبدالرحمن بن ابی بکر داخل ہوے کہ یہ اشعار رجز پڑھنے لگے

اَتَیْنَا الْبَھْنَسَاءَ بِکُلِّ قَوْمٍ	شَدِیْدِ الْعَزْمِ فِیْ یَوْمِ النِّزَالِ	وَجَیْشٌ فَاقَ فِی الْاٰفَاقِ غُلْبًا
عَلَی الْاَعْدَاءِ طُوْلَ الدَّھْرِ جَالَا		

یعنے ہم بہنسا مین آئے بہ جمعیت تمام اکابر کے کہ وہ سب شدید العزم وسخت رزم ہین روز معرکہ کے اور یہ وہ لشکر ہی کہ فائق ہین آفاق مین ازروے غلبہ کے دشمنون پر تاطول دہر اور جولانی کرنیوالے ہین وبعدازان عبداللہ ابن جعفر بھی داخل ہوے اور یہ اشعار رجز پڑھنے لگے اَلْیَوْمَ طَابَ الطَّعْنُ فِی اللِّئَامِ ۔ والضرب فی الاعناق باللجام ۔ ونصر الاسلام باھتمام ۔ ولعز نزل عن سادۃ احامی ۔ انا شجاع الفارس الصمصام ۔ ومودی الاعداء فی الصدام

یعنی آج کے روز ہمینون مین ہمارے نیزے دراز ہین اور دشمنون کی گردنون پر ہماری تلوارون کی مار ہی مین نصرت کرتا ہون اسلام کی باہتمام و بہمت تمام اور ہمیشہ اکابر قوم کی حمایت کرتا رہونگا مین شجاع و شمشوار و بلند ہمت ہون اور ہکا بیٹا لاد شمنونکا ہون طرف مرگ کے اور بعد انکے فضل بن عباس پہونچے اور یہ اشعار فخریہ پڑھنے لگے اَلَا اِنَّنَا السَّادَاتُ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ ۔ تَعُوْدُ اِكْرَاهُ مَا ضِيْنَ الْعَزَائِمِ ۔ لَنَا شَهِدَ الْاَبْطَالُ فِيْ كُلِّ مَعْرَكٍ ۔ وَنَذْكُرُ عِنْدَ كُلِّ اَهْلِ الْمَوَاسِمِ اِذَا اشْتَدَّتِ الْاَهْوَالُ وَاشْتَبَكَ الْقِتَالُ ۔ فَيَلْقٰى لَنَا فِيْ ذٰلِكَ فَعْلُ الْقَرَاعِمِ یعنی خبردار رہو کہ البتہ ہم اکابر بنی ہاشم سے ہین جو شیران بزرگ و محکم عزم تھے مردان لاور ہر ایک معرکہ مین ہماری گواہی دیتے ہین اور ہم ہر ایک موسم یعنی مجمع حج مین ذکر کیے جاتے ہین جب شدت اہوال یعنی سختی جنگ کی اور گرمی ہنگامۂ قتال کی ہوتی ہے اور ہوگی تو پاویگا تو اُس معرکہ مین ہمارا کام شیرون کا وبعد ازان فضل بن ابی لہب آئے اور یہ ابیات مباہات اُنکی زبان پر جاری تھے يَنُوْكَ يَا بَطْلُوْسُ عَزْمِيْ قَدْ طَلَبْ بِحَدِّ حُسَامٍ كَالشِّهَابِ اِذَا انْتَدَبْ ۔ يُطِيْرُ شَرَارُ النَّارِ مِنْ لَمَعَانِهٖ ۔ بِيَدِ شُجَاعٍ نَجْلِ بْنِ اَبِيْ لَهَبْ یعنی اے بطلوس میرا عزم بالجزم تیری طرف جستجو مین ہے بشمشیر تیز مثل شہاب کے جب وہ تیری طرف سے دوڑتا ہے اڑتے ہین شرارے آتش کے تابش اُس حسام سے ہاتھ مین شجاع لشکر کے کہ وہ ابن ابی لہب ہے یعنے مین کہ پسر ابی لہب ہون اُنکے بعد داخل ہوئے غانم بن عیاض اور وہ ان اشعار سے رجز خوان تھے لَا اُقْسِمُ بِخَالِقِ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ۔ وَمَا فِيْهَا مَعْنَاهَا الْبَدِيْعِ ۔ وَمَا يَصْنَعُ لَا اُثْنِيْ بِمُهَنَّدِيْ الْهِيَاجِ عَنِ الْعِدَا ۔ بِمُصْمَصَامٍ اِلَّا اَنْ قَطَعَ ۔ فَاَوَيْلٌ لِلْبَطْلُوْسِ مِنْ سَطْوَتِنَا ۔ لَاَفْرِنَنَّ بِحَدِّ سَيْفِيْ مَا قَطَعَ یعنی مین قسم کھاتا ہون خالق زمین و آسمان کی اور اُن چیزون کی جو اُن دونون کے درمیان ہین کہ معنے اُسکے بدائع و صنائع الٰہی ہین کہ روز جنگ دشمنون سے مین نہ ہٹونگا مگر یہ کہ میری شمشیر ہندی فولاد سے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہونگے اور رہا لی ہے بطلوس کے لیے ہماری سطوت سے البتہ مین اُسکو پراگندہ کرونگا اپنی شمشیر تیز سے یہانتک کہ ازہم جدا پریشان ہوجاوینگے اور بعد اُنکے مقداد بن اسود الکندی آئے اور اشعار رجز پڑھے اَنَا الْكِنْدِيْ وَلَايَتُ الشُّجَاعُ ۔ وَاَمَّانِي الْعِدَا قَدْطَالَ بَاعِيْ ۔ وَتَشْهَدُ لِيْ الرِّجَالُ بِكُلِّ حَرْبٍ ۔ وَلِلْهَيْجَاءِ اَنْطَعَ الطِّبَاعُ ۔ فَوَاتَا رَاتُ عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّيْ ۔ عَلَيْهِ بَاكِيًا جِيْلَانَ نَاعِيْ یعنی مین قبیلۂ کندہ سے ہون اور شیر شجاع ہون ولیکن دشمنون مین میرے دونون بازو کشادہ و دراز ہین وحال آنکہ سارے مردم سارے جنگ مین میری گواہی دیتے ہین کہ واسطے جنگ کے شرشت میری طبیعت کی ہوئی ہے فریاد ہے اے طالبان عوض خون عبد اللہ میرے فرزند کے جسپر مردم جیران گریہ وزاری کرتے ہین وبعد ازان ابان بن عثمان آئے اور یہ اشعار رجز پڑھتے تھے وَنَحْنُ الْيُوْمَ وَدُّوْا الْمَعْرُوْفِ فِي الْكَرَمِ ۔ وَفِي الْمَعَامِعِ يَوْمَ الْحَرْبِ ذُوْ هَمَمِ ۔ مُجَنْدَلُوْنَ الْعِدَا فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ ۔ وَقَائِمُوْنَ لَهُمْ فِيْ كُلِّ مُصْطَدَمِ ۔ لَا يَعْجَبَنَّكَ يَا بَطْلُوْسُ جَيْشُكَ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ فَمِنَّا الْكُلُّ كَالزَّحْفِ یعنی ہم لوگ شیر ہین صاحبان نیکو کار اہل کرم ہین اور سختیون مین روز جنگ صابر ہین دشمنون کے ڈالنے والے ہین بیچ ہر گرفتگاہ کے یعنی ہر معرکہ مین اور قہر کرنے والے ہین اور نیز بیچ ہر جنگ گاہ کے

ای بطلوس تجکو عجب وکبرمین نثانے لشکر تیرا بیچ اس مقام کے کیونکہ ہمارے ساتھ تمام انبوہ کثیر ہی (واضح ہو کہ تیسرے بیت کے مصرعۂ ثانی کا آخر رکن زحم جو بمعنی انبوہ مردم ہی تو بجاے اُسکے رخم یعنے کرگس مردارخوار بھی درست ہی درین صورت معنی مصرعہ اسطرح ہی پس ہمارے نزدیک وہ ساری جماعت تیری مانند کرگس مردارخوار کے ہی یعنی ذلیل و خوار ہین) وبعدازان مسلم بن عقیل یہ اشعار رجزیہ پڑھتے ہوئے داخل ہوئے شعر

واقتلنی الشھد والعویل	فوا ثارات جعفر مع علی	ضنانی الحرب والسھر الطویل
سائل بالمھند کل کلب	غسلے فی الحرب ان تشفی غلیلی	کثارات الطمعد بنی عقیل

یعنی رنجور کیا ہی مجکو جنگ نے اور بیخوابی طویل نے اور مجھے قلق مین ڈالا ہی شب بیداری نے اور صدائے گریہ مردوم نے اپنی قتلے پس فریاد ہی ای طالبان قصاص جعفر وعلی کے اور مثل اُن بزرگ طالبان خون اولاد عقیل کے بالضرور مین قتل کرونگا اپنی تیغ ہندی سے ہر سگ کافر کو اور عنقریب ہے کہ مین حرب مین اپنے جوش خاطر کو تشفی دونگا اور اپنے دلکی پیاس بجھاؤنگا اور بعد اُنکے داخل ہوئے عقیل بن حسنہ وبعد اُنکے قعقاع بن عمرو التمیمی اور بعد اُنکے مالک اشتر اور بعد اُنکے عبادۃ بن الصامت اور بعد اُنکے ابوذر الغفاری اور بعد اُنکے ابوہریرۃ الدوسی اور اُنکے بیٹے عبدالرحمن بعد ازان معاذ بن جبل وبعد ازان شداد بن اوس وبعد ازان قیس بن ہبیرہ وبعد ازان عقبہ بن عامر وبعد ازان ابودجانۃ الانصاری بعد ازان جابر بن عبداللہ بعد ازان براء بن عازب بعد ازان نعمان بن بشیر وبعد ازان سعید بن زید جو ایک عشرۂ کرام سے تھے یعنے منجملہ عشرۂ بشرہ کے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین اور ان بزرگوارون کے پیچھے لگے ہوئے انصار بھی آئے بعد ازان رومی نکلے اور قتال شدید برپا کی اُسوقت ایک گروہ امرا لشکر اسلام سے مثل زبیر بن العوام اور پسر عبداللہ اور عبدالرحمن بن ابی بکر وغیرہ کے بجانب باب الجرتاخت آور ہوئے اور بہت سخت لڑائی لڑے اُسی ہنگامے مین عبدالرحمن اور زبیر اُسی باب کیطرف آگے بڑھگئے اور رومی بالاکاسور وفصیل حاضر تھے اور زبیر نے اپنے گھوڑے سے اُتر کر دو رکعت نماز پڑھی اور اوپر سے پتھرون کی بوچھار تھی مگر وہ جگہ سے نہ ہٹتے تھے یہانتک کہ رات ہوگئی وبعد ازان زبیر مع فضل وعبدالرحمن کے زیر باب جا پہونچے اور رسیان کنگرون مین ڈال کر برج پر چڑھ گئے اور دربانون کو قتل کیا کنگرے گرا کر پھاٹک کھول دیا اور اسی وقت شرحبیل بن حسنہ وفضل بن عباس وابوذر الغفاری وابوایوب الانصاری باب فندوس کیطرف حملہ آور ہوئے اور مسیب بن نجبۃ الفزاری وقعقاع بن عمرو امیر غانم بن عیاض باب جبل کیطرف تاخت آور ہوئے اُن سب نے دروازے کھولدیے اور جنگ عظیم برپا کی اور رومیون نے بھی بڑی جانبازی کی اور موت کی لڑائی لڑے یہانتک کہ آفتاب نکلا اور دن چڑھا اور بطلوس بھی سخت لڑائی لڑا اور بہت سے مردان کار کو قتل کیا اور بسیار دلاوران کارزار کو زمین پر ڈالا اور اُسوقت ہر ایک کوچہ وبازار وشارع عام مین اور درمیان ہر ایک دو بام کے لڑائی بڑی تھی اُسوقت خالد بن الولید نے بڑھکر ایک نعرہ مارا اور کہا وا ثارات سلیمان یعنی فریاد ہی ای طالبان خون سلیمان کے یہ کہکر ایک ایسی برچھی کاری بطلوس کے سینے مین ماری کہ انی اُسکی پشت سے پار ہوکر ٹپکنے لگی اور وہ زمین پر گرا اپنے خون مین

سلم بن عقیل بن عقیل النسہر

فقتل بطلوس وفتح عظیم

لوٹنے لگا اور تڑپ تڑپ کر واصل جہنم ہوا یہ احوال دیکھکر رومی پسپا ہوئے اور جدھر موقع ملا بھاگ نکلے اور مسلمانوں نے انکا پیچھا کیا چنانچہ بہتوں کو قتل کیا اور کثتوں کو اسیر کرلیا اور تمام مال و اسباب انکا لوٹ لیا اُس روز رومیوں سے تین ہزار آدمی اندرون شہر مارے گئے اور بیس بطریق نامی قید ہوئے اور اُس روز خالد ابن الولید یہ ابیات مشتمل بر لفظ ما انشاد کرتے تھے

وَيَا بُنَهْسَا اَلْعَزَابِيدَتْ جُيُوشُنَا ... ثَلَاثَ سِنِينَ بَابُهَا يَسَ يُفْتَحُ ... ثَمَانَ لَآلٍ كَانَ عَدَّ جُيُوشِنَا

وَكُلٌّ هُمَا مِنْ ثَمَانِينَ يَرْجَحُ ... فَمَا فُتِحَتْ اِلَّا وَقَدْ صَارَ جَيْشُنَا ... ثَلَاثَةَ آلَافٍ جَدَّدَ اَلتَّسَحُّحُ

وَلَمَّا رَمَى فِي اَرْضِ اَلصَّلِيبِ بِخَيْلِهَا ... وَلَا جَيْشُهَا لَمَّا عَلَى اَلشُّورِ يُشْرَحُ ... وَلَا مَرَّ بِي يَوْمٌ كَمِثْلِ حُرُوبِهَا

لِاَنَّ بِهَا اَلْبَطْلُوسُ مُبْتَجِحٌ ... وَكَانَ لَهُ جَيْشٌ وَعِدَّةُ جَيْشِهِ ... ثَمَانُونَ اَلْفًا بِالْحَدِيدِ يُوشَّحُ

وَكُنَّا غَلَبْنَاهُمْ ثَمَانِينَ مَرَّةً ... يُحَاوِلُنَا اَلْبَطْلُوسُ عَنْهُمْ فَنَصْفَحُ ... ثَلَاثَ مِرَارٍ نَحْنُ نَفْتَحُ بَابَهَا

وَتَرْتَدُّ لِلْكُفْرِ اَلذَّلِيلِ وَتَنْكَحُ ... وَقَدْ لَعِبَ لِلْهِنْدِيِّ يَوْمٌ فَتُوجِهَا ... وَكَمْ آيَةٍ دِينَا وَنَحْنُ فِي اَلزَّوْرَقِ

ثَلَاثِينَ اَلْفًا قَدْ اَفَنَّهَا سُيُوفُنَا ... وَاَكْبَادُنَا مِنْ حَرِّهَا اَلنَّارُ تُقْدَحُ ... اِلَى اَنْ مَلَانَا اَلْبَرُّ وَالْبَحْرُ مِنْهُمُ

وَقَدْ شَعَّثَتْ اُسْدُ اَلْفَلَا وَتَرَحَّحُ ... وَوَلَّتْ ثَلَاثُونَ اَلْفًا سَوَارِدُ ... وَعِشْرُونَ اَلْفًا مِنْهُمُ قَدْ تَجَرَّحُ

مِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ مِنْهُمْ مَنْ طَغَى ... وَمِنْهُمْ اَوْ اَمُ لِلْمَوَالِينَ مَرَّحُ ... وَبَطْلُوسُهُمْ ذَاكَ اَلنَّهَارَ قَتَلْتُهُ

وَقَدْ كَانَ مِقْدَامُ اَلْجُيُوشِ مُمَرَّحٌ ... فَبَادَرْتُهُ فِي اَلْحَالِ حَتَّى تَرَكْتُهُ ... مَرِيعًا عَلَيْهِ اَلْغَانِيَاتُ تُنَوِّحُ

دَعَاجِلَتُهُ فِي اَلرَّأْسِ مِنِّي بِضَرْبَةٍ ... فَاَضْحَى بِهَا شَطْرَيْنِ مُلْقًى وَمُطَّرَحُ ... وَعَادَ بِسَيْفِ ابْنِ اَلْوَلِيدِ مُجَنَّدَا

تَمَرَّ بِهِ كُلُّ اَلْحَوَادِثِ تَفْلَحُ ... وَلَمَّا قُتِلَ بَطْلُوسُهُمْ صَارَ جَهْجَهُمْ ... كَمَا شَاءَ اَغْنَامٍ وَغَابَ اَلْمُسَرَّحُ

وَقَدْ كَانَ فِي بَحْرِ اَلْهِيَاجِ مُقَلْقَلًا ... تَوَلَّى سَوَايَا قَوْمِهِ مِنْهُ مَرَّحُ ... فَلِلّٰهِ مَا اَعْدَاهُ قَدْ كَانَ فَارِسًا

كَفُوقٍ عَلَى جَيْشٍ عَظِيمٍ وَيَرْجَحُ ... وَقَدْ فَرِحَتْ اَكْبَادُنَا وَتَرَنَّحَتْ ... لَعَمْرُكَ وَالْاَكْبَادُ بِالنَّصْرِ تَفْرَحُ

اَقَمْنَا بِاَرْضِ اَلْبُهْنَسَا بَعْدَ فَتْحِهَا ... ثَلَاثِينَ يَوْمًا لِلْمَسَاجِدِ يُصْلِحُ ... مِنَ اَلْبُهْنَسَا اَلْاَسْوَانَ جَمْعًا فَهَجَّمَا

يُعَتِّرُ شُهُورًا بَعْدَهَا يَأْسَ تَلْقَحُ ... وَعِنْدِي اَلثَّلَاثُونَ سَاعٍ ذِكْرُهُمْ ... وَكُلُّ فَتًى يَا صَاحِ بِالْاَلْفِ يُرْجَحُ

وَبَلَّغَ فَتْحُنَا اَلْهِنْدَ وَالسِّنْدَ كُلَّهُ ... وَاَسْيَافُنَا فِي اَلْعَمْدِ تُسْبَحُ ... وَفِي كُلِّ اَرْضٍ عَسْكَرٌ رَكَبَتْهُ

يُقِيمُونَ دِينَ اَلْحَقِّ وَالْحَقُّ يُوضَحُ ... وَهٰذَا كَلَامُ ابْنِ اَلْوَلِيدِ جَرَى ... فَكُنْ سَامِعًا مَعْنَى اَلَّذِي لَكَ يُشْرَحُ

نَمَا مِثْلُهُ فِي مَجْمَعِ اَلْحَرْبِ سَيِّدٌ ... وَلَا مِثْلُهُ فِي جَوْهَرِ اَلنَّظْمِ اَفْصَحُ ... وَمِنْ بَعْدِ فَاصَلُّوا عَلَى اَشْرَفِ اَلْوَرَى

نَبِيٍّ لَهُ كُلُّ اَلْبَرِيَّةِ تَجْنَحُ ... عَلَيْكَ سَلَامُ اللّٰهِ مَا لَاحَ بَارِقٌ ... وَمَا اَغَرَّدَ اَلْقُمْرِيُّ اِذَا اَلصُّبْحُ لَوَّحَ

وَاَصْحَابِهِ وَالْاٰلِ وَالْعِتْرَةِ اَلَّتِي ... اَقَامُوا لِدِينِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يُشْرَحُ

بہنسا سے غزا اور روشن میں ہمارے لشکر ہلاک ہوئے یا یہ کہ بہنسا میں ہمارے لیے غزا مصیبت ہوئی کہ ہمارے بہت سے لشکر تباہ ہوئے تین سال تک کہ

دروازہ اُسکا نہین کھلا یعنے تین سال تک فتح نہین ہوئی اُسٹھ ہزار ہمارے لشکر کا شمار تھا اور اُنمین سے ہر ایک جوانمرد ہشتاد مرد پر ترجیح و غلبہ رکھتا تھا چنانچہ فتح نہوئی مگر یہ کہ فوج ہماری ہمگین تین ہزار شمار مین باقی رہگئی کہ وہ بالائے زمین روان یعنی زندہ ہین اسے سرزمین صلیب یعنے ملک مصر ممالک نصاری مین مثل بلد و قلعۂ بہنسا کے اور کوئی ایسی جگہ نہین دیکھی اور نہ یہان کا سا لشکر دیکھا جبکہ وہ دیوار ہاے شہر پناہ یعنے فصیلون پر جمیوٹے ہوئے دوا دوش کرتے تھے اور ہمپر کوئی روز مثل جنگ بہنسا کے نہین گذرا کیونکہ یہان بطلوس سا شیر وسط لشکرون ہین گھس جانیوالا تھا اور اُسکے پاس لشکر اسقدر تھا کہ شمار اُسکے لشکر کا ہشتاد ہزار تھا کہ وہ سب آراستہ بسلاح تھے اور ہمنے اُنپر ہشتاد بار غلبہ و حملہ کیا اور ہر بار وہ اُنکی طرف سے ہمسے خدع کرتا تھا اور دھوکھا دیتا تھا یعنے ہمکو غافل کرکے ہمپر لشکر کشی کرتا تھا فیصفع پس وہ کنارہ کرجاتا تھا اور نکل جاتا تھا یا فصفع یعنے ہم اُسکو دفع کردیتے تھے اور تین مرتبہ ہمنے باب بہنسا کو فتح کرلیا اور ہر مرتبہ اہل بہنسا کفر مذموم کی طرف پھر جاتے تھے اور پہلوتہی کرجاتے تھے ہماری تیغ سندی آہن نے ایسی بازی گری کی روز فتح بہنسا کے کہ ہمارے ہاتھ تھک گئے کیونکہ ہم روم کو ذبح و قتل کرتے تھے اُنکی تیس ہزار کو ہماری تلوارون نے فنا کیا اور کلیجے ہمارے حرارت شمشیر یا حرارت جنگ سے ایسے آگ ہوگئے تھے کہ اُس سے اور آگ سُلگائی جاوے یہانتک کہ ہمنے اُنکے کشتون سے دشت پاٹ دیے اور دریا بھر دیئے تھے کہ درندگان صحرا اُنکے گوشت کھاتے کھاتے سیر آسودہ ہوکر مستی سے بھگارتے تھے اور اُنکے تیس ہزار باقی ماندہ پسپا ہوکر متفرق و پراگندہ ہوگئے اور بیس ہزار اُنمین سے مجروح ہوگئے تھے پھر اُنمین سے بعض مرگئے اور بعضے طاغی و سرتاب ہوئے اور اُنمن سے ایک قوم واسطے موالی و اصحاب کے موجب راحت و آسائش ہوئی یعنے اُنکی خدمتگزاری مین آئی اور اُنکے بطلوس بادشاہ کو ہمنے اُسی روز قتل کیا دہر آئینہ وہ اُس لشکر کا مقدم الجیش اور سب سے غالب تر تھا چنانچہ مین نے فوراً اسپر بجا بلکہ تمام حملہ کیا یہانتک کہ اُسکو زمین پر ڈالا اور وہ پڑا ہوا تھا کہ اُسپر گانے والیان نوحہ کرتی تھین اور عجلت کی مین نے اپنی جانب سے اُسکا سر کاٹنے مین بیک ضربت کہ وہ اُس ضربت سے دو ٹکڑے ہوگیا زمین پر پڑا ہوا اور خون مین لوٹتا ہوا اور ہوگیا وہ ضربت شمشیر ابن الولید سے ٹکڑے ٹکڑے زمین پر اُفتادہ مثل سنگریزہ کے کہ اُسپر تمام حوادث گذر گئے اور وہ مغز سر سے باہر نکلا ہوا پڑا تھا اور جبکہ بطلوس بادشاہ اُنکا مارا گیا تو وہ سب مانند اُس گلہ غنم و گوسپند کے ہوگئے جسکا شبان چرواہا غائب ہوجاتا ہے یعنی بطلوس کے مارے جانے سے جمعیت اُنکی پریشان و پراگندہ ہوگئی اور حال یہ تھا کہ بطلوس بحر مواج حرب مین مغفل یعنے تشنۂ جنگ یا مغلقل یعنے شور انداز تھا چنانچہ سراپا جماعات ہماری قوم کی اُس سے مرح و تعجب کرتے ہوئے پھرے پس کیا ہی دشمن تھا خدا کا اور تھا وہ ایسا شہسوار کہ فائق تھا لشکر عظیم پر اور غالب تھا اور حال یہ ہے کہ اُسکے مارے جانے سے دل ہمارے فرحناک و ترنم سرا ہوئے اور قسم ہے زندگانی کی کہ سب کے دل اِس فتح و ظفر سے فرحت اندوز ہین چنانچہ بہنسا مین بعد اُسکی فتح کے ہمنے ایک مہینا قیام کیا بنا بر بنا و تعمیر مساجد کے و بعد ازان طرف سرزمین صعید کے ہم بہت جلد روانہ ہوئے بجمعیت دو ہزار سواران صحابہ نیزہ دار کے بہنسا سے اسوان تک تمام ہمنے اسکو فتح کرلیا اِس مہینے مین بعد ازان

وہ ناپدید ہوگیا یعنے مسمار ہوگیا اور ہمارے ساتھ تیس مرد ایسے ہین جنکا ذکر مشہور ہوا اور ہر ایک جوانمرد اور صاحب ہزار مرد سے
غالب ہی (یا صلاح منادی مرخم ہی یعنی ہی صاحب) اور ہماری خبر فتح تمام ہندوستان تک پہونچی ہی اور تلوارین ہماری بنام مین
تسبیح خدا کی کرتی ہین اور ہر ایک سرزمین پر جہان کہین فتح ہوئی ہمنے ایک ایک لشکر چھوڑ دیا یعنے تعینات کر دیا ہی تو وہ
لوگ دین حق قائم کرین وحالانکہ حق خود واضح تر ہی اور یہ سب کلام ابن الولید کا ہی جو جاری ہوا تو سامع ہو اس معنی کا جو
مین نے تجھسے شرح کی سو اس معرکہ جنگ مین کوئی مثل اسکا سردار نہین ہی (مراد بنفس خود) اور نہ مثل اسکے جوہر نظم مین کوئی
فصیح تر ہی وبعد ازان درود وسلام بھیجو بہترین خلق پر کہ وہ ایسے ہین کہ تمام خلق اُنکے لیے مائل ہین اُنکی طرف میل و اُمید رکھتے
ہین اُنپر سلام خدا کا جبتک برق درخشان ہی یعنی ہمیشہ اور جبتک قمریان ہنگام ظہور صبح کے آواز کو گلو مین حرکت دیتی ہین حق سرہ
بولتی ہین اور درود اُنکے اصحاب اور آل عام وغیرہ خاص پر جنھون نے دین خدا کو قائم کیا اور اہل شرک کو دفع و دور کیا
راوی نے کہا وبعد ازان اہل اسلام مکانون پر چڑھ گئے اور اندر گھسکر روم وغیرہ کو اُنکے گھرون سے نکال کر قتل کرنے لگے
یہانتک کہ دُرج کرتے کرتے اُنکے بازو شل ہوگئے اور تمام کوچون اور نالیون مین خون بہتا تھا اور راستون پر اور بازارون
مین تمام لاشین پڑی تھین اُسوقت قوم نصاری وقبط گھرون سے باہر نکلے اور رو رو کہتے تھے کہ ہمتو تمھارے ذمی ہین اور
ہم مردم عوام اور تجارت پیشہ اور بازاری لوگ ہین اور ہم سب اپنے امور مین مغلوب و عاجز ہین ہمارے اکابر تمھاری تلوارون
سے قتل ہوئے اب تم ہماری دلداری اور ہمپر رحم کرو خدا تمپر رحم کریگا چنانچہ خالد نے ارادہ کیا کہ اُنکے ساتھ ایسا ہی
کرین جیسا اُنکے بڑون کے ساتھ کیا گیا یعنی اُنکے سردارون کی طرح اُنکو بھی قتل کرین مگر یہ کہ امیر غانم و دیگر امرا رخالد کو اس امر سے
مانع ہوے اور کہنے لگے یہ لوگ اب ہماری رعایا ہوگئے اور اُنمین کوئی توانا و زور اور باقی نہین رہا ہی آخر اُن سب کو چھوڑ دیا
اس شرط پر کہ جو لوگ رومیون مین سے بھاگ کر غارون مین یا خمون اور خیمون مین چھپے ہون اُنھین ڈھونڈھکر بتا دیوین اور جو
کوئی راہ شرقی سے یا نہرین تیر کر نکل گیا ہو اُن سب کو گرفتار کرا دین چنانچہ اُس روز اسی طرح تلاش کر کے بہتون کو
قتل کیا جب دوسرا دن ہوا تو نجارون کو بلوا کر عرابی یعنے چھکڑے بنوانے لگے تاکہ اُسپر لاشین مسلمانون کی اُٹھوائی
جاوین اور حوالی شہر سے بیل وغیرہ دواب گاڑی کھینچنے والے منگوا کر زمینداروں کاشتکارون کو لاشین اُٹھوانے
اور لدوانے پر مامور کیا تب قبرین کھدوا کر ایک قبر مین چھ چھ آٹھ آٹھ دس دس لاشین رکھنے لگے اور اُنکو اُنھین کے خون مین و
خون آلودہ لباس مین رکھتے تھے رحمہم اللہ اُنپر ریگ ڈالنے لگے یہانتک کہ وہ سب ایک تودہ سا ہوگیا پھر اُسپر شکل
گورستان پر قبرون کے آثار ظاہر کر دیے اور پتھر کی تختیون پر اُنکے نام کندہ کر کے اُنکی قبرون مین ڈالدیے وبعد ازان متوجہ
ہوئے طرف مقتولین اہل بلد کے تا آنکہ اُنکے اہل و اقارب کو مامور کر دیا کہ اُنھون نے اپنے قتلے کو دفن کر دیا اور
اُس روز اس معرکہ مین جملہ اہل اسلام جو شہید ہوئے چار سو مرد تھے سوائے اعیان و اکابر کے جو مشاہیر مین
سے تھے مثل ضرار بن مقرن و عبداللہ بن سعید و عبداللہ بن حرملہ و عبداللہ بن النعمان و عبدالرزاق الانصاری و

ذکر مقتولین مسلمانون

عبدالرحیم

وعبدالرحیم النخعی وابوحذیفۃ الیمانی وابوسلمۃ الثقفی وابوزیاد الیربوعی وابوسلیمان الدارمی وابن ابی ذجانۃ الانصاری و
ابوالعلاء الحضرمی وابوکلثوم الخزاعی وابن مسعود التنقی وہاشم بن نوفل القرشی وعمارۃ بن عبدالدار الزہری ومالک
بن الحارث وابوسراقۃ الجہنی اور باقی سب مردم مختلط تھے اور تمارون کے بازار مین بیس مرد جو شہید ہوے وہ
وہین دفن کیے گئے اور صابون بازار مین جماعت کثیر کا مشہد و مدفن ہی اور قریب بازار عطارون کے ایک
جانب مین چالیس قبرین نبی ہین اور قریب بحر یوسفی متصل دیوار شہر پناہ کے ایک انبوہ کثیر دفن ہوئے رضی اللہ
عنہم اجمعین اور راوی نے کہا کہ جسوقت اہل اسلام اپنے شہیدون کے دفن سے فارغ ہوے تو قصرہاے
بطلوس پر چڑھ گئے ومکانات بطارقہ ومحلات ارباب دولت وخانہاے نواب سلطنت مین درآئے تو انمین ظروف
طلائی ونقرئی اسقدر پائے جو تعداد شمار سے باہر ہی اور متاع زیور وخلعت زرتار ودرہاے شاہوار وجواہر آبدار وقماش
پشمینہ وبساطہاے حریر ومسندہاے دیبا وسادہاے قائم ومنجاب بحساب دستیاب ہوئی اور بہت سے آدمی
جو اشترون پر سوار قریب باب السر یعنے خفیہ دروازہ پر لڑتے تھے تو اُن مجرون پر خورجیون مین مال بھی لدا تھا
اور اہل اسلام نے اُن رومیون پر غالب آکر استران محمولہ مال چھین لیا تھا اتفاقاً ایک خورجی مین دو جانب دو
صندوقچے تھے اُن دونون مین سنگریزہاے معدن یعنے اقسام جواہر بھرے تھے چنانچہ مسلمانون مین سے ایک
شخص نے دونون صندوقچون جواہر کو بیت المال سے چھ ہزار دینار پر خرید لیا اور اُسکو اپنی خاطر خواہ لاکھ دینار پر
فروخت کیا اور بساط یعنے مسند بطلوس جو غنیمت مین لی تھی اور وہ مثل بساط کسریٰ کے تھی کہ تار پود اُس کا
حریر وزرتار سے تھا اور اُسکے دور دامن مین درد الماس مکے تھے تو اُسکو شاہ مال اخمس کرکے روانہ مدینہ کیا چنانچہ وہ
بساط حصہ علی بن ابی طالب علیہ السلام مین بمعاوضہ بست ہزار دینار کے آئی یعنے جس سے اُنکی اسقدر قیمت
ملی اور غازیان لشکر ومجاہدان مظفر غنائم کثیرہ اصناف ظروف طلائی ونقرئی ودیگر اشیاے بیش بہا سے متمع ہوئے
اور راوی نے بواسطہ عون بن عبیدہ کے عبدالحمید بن ابی ہبیہ سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ بعد فتح
بہنسا جب مسلمانون نے قصرہاے بارگاہ وکنیسہاے عبادتگاہ کو منہدم کرڈالا اور کوٹھی کھول کر خزانہ بطلوس کا
اور جو کچھ اُن مین سونا چاندی وغیرہ اشیاے گران بہا موجود تھا سب نکال لیا اور اُس مین کوئی شے کسی کے لیے
نہ چھوڑی وبعد ازان خالد نے اموال غنیمت درمیان مسلمانون کے تقسیم کرنا شروع کیا چنانچہ سوارون کے
حصہ مین دس دس ہزار مثقال سونا اور ہزار ہزار اوقیہ چاندی اور قسم لباس وپوشاک وغیرہ سے اس قدر دیا کہ
بیان سے فزون ہی اور جب امیر خالد رضی اللہ عنہ کنیسہ کلان مین داخل ہوے اور اُس مین تصویرین اور قندیلین
سونے چاندی کی اور پردے حریر زربافتہ اور وسادے زرینہ اور ایسی بہت سی چیزین دیکھین تو سب
تعجب وحیرت مین آئے اور خالد نے یہ آیت پڑھی مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ الایۃ یعنے حق تعالیٰ نے کسی کو اپنی

۱۲ حاشیہ غزوہ ۱۲

۱۲ حصہ علی بن ابی طالب علیہ السلام وقیمت بست ہزار دینار

۱۲ مثقال وزن ہفت مثقال ۴۰ ماشہ اوقیہ چہل درم ۱۲

ولدیت مین نہین لیا کوئی اُسکا پسر نہین ہی کسی کو میٹا نہین کیا پھر خالد نے یہ کلمہ پڑھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور سارے مسلمانون نے صدائے تہلیل و تکبیر بلند کی اور بشیر و نذیر پر اعلان درود و سلام کا کیا اور امیر غانم نے اُسوقت یہ آیت تلاوت کی کَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ یعنے وہ لوگ کسقدر اور بہت کچھ چھوڑ گئے باغات اور نہرین اور مزرعات اور مقامات بزرگ یعنی آرامگاہ و عشرتکدہ اور نعمتہاے فراخ کہ جسمین خوش عیشی و خوشی منشی کرتے تھے سو اسی طرح ہمنے اور قوم کو اُن سب چیزونکا وارث و مالک کردیا و بعد ازان مسلمانون نے اُس کنیسہ کو ہدم کرکے بجاے اُسکے مسجد سنگی ستونون پر قائم کی اور چھت اُسکی دھنیون سے پاٹی اور وہی جامع اول ہی پیشتر بناے حسن بن صالح سے یعنی حسن نے بعد اندراس کے اُسکو بطور دیگر بنایا کہ یہ جامع ابتک قائم ہی اور چوب و سنگ وہی قدیم باقی ہین اور سواے اسکے اور بھی مسجدین اور رباطات یعنی سوارون کی چھاؤنیان بنائین اور راوی نے بواسطہ عبدالحمید و قیس بن مہران کے ابوجدہ سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا شہر بہنسا مین چالیس رباط یعنے چھاؤنی تھی اور اُنکی مسجدین یعنے کنیسے بیشمار تھے سو صحابہ نے اُن سب کو مسمار کرکے اُنکے آثار مٹا دیے اور وہان اپنی نود و باش کے لائق احاطے کھینچکر مکان بنائے اور اُسکے کشادہ راستے رکھے اور امیر خالد نے اور جو لوگ اُنکے ہمراہ تھے یکماہ کامل شہر بہنسا مین مقام کیا اور معالم و آثار کفار کے قسم بتہ و عمارات سے مسمار کرکے مساجد و رباطات کی تعمیر و درستی مین مصروف رہے اور اسی عرصہ مین مال خمس کے واسطے عمرو بن العاص اور اُنکے اصحاب کے بقدر رسدی کے مع نامہ بھیجدیا اور وہ مصر مین مقیم تھے اور عین الخمس تفویض ابونعیم الانصاری و فضل بن فضالہ ابی وجاۃ کے مع عریضہ بخدمت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مدینہ کو ارسال کیا جب اُنھین لوگون کے ہاتھ نامہ یاس عمرو بن عاص کے پہونچا تو وہ نہایت شاد کام ہوئے پھر عمرو نے بھی عمر کو ایک نامہ مشتمل تہنیت لکھکر حوالہ ابونعیم کے کیا کہ اُسکو بھی ہمراہ نامہ خالد کے پہونچا دین غرضکہ ابونعیم وہان سے رخصت ہوکر روانہ ہوئے اور اُنکے ساتھ اور تیس مرد صحابی تھے تا آنکہ یہ لوگ مدینہ مین پہونچکر بخدمت خلیفہ رضی اللہ عنہ کے فائز ہوئے اور اُسوقت جلسہ صحبت مین گروہ صحابہ حاضر تھے اُنکے لیے کاسہاے ثرید[1] کی تقسیم ہو رہی تھی کہ اسی عالم شغل مین قاصد جا پہونچے چنانچہ ابونعیم کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ہمکو دیکھا تو اپنے گلے سے ہمین لگا لیا اور روے پر نور و فور مسرت و سرور سے شگفتہ ہوگیا اور ہملوگ بیٹھے اور تناول ثرید مین شریک ہوئے اور وہ خود بنفس نفیس عصاے رسول خدا پر تکیہ دیے ہوئے ہمارے بالاے سر کھڑے تھے پھر جب ہم کھانے پینے سے فارغ ہوے تو دونون مکتوب نکال کر پیش کیے تہ اُن دونون نامون کو پڑھکر بکمال شادمانی مسرور و خوشدل ہوے اور منادی کو حکم کیا اُسنے درمیان قوم کے ندا دی الصلوۃ جامعۃ نماز جماعت کے لیے جامع مسجد مین حاضر ہو جب لوگ مجتمع ہوے تو بالاے منبر خطبہ پڑھا بعد حمد و ثناے خداوند عزوجل و صلوٰۃ و سلام اوپر ختم الرسل صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ان دونون نامون کو پڑھکر قوم کے تئین سُنایا و بعد ازان جملہ صحابہ کو بلوا کر اور سب کو جمع کرکے تمام مال غنیمت اُنمین تقسیم کر دیا اور اپنے اہل و عیال کیلیے

[1] ثرید روٹی کے ٹکڑے جو دودھ وغیرہ مین بھگو کر کھاتے ہین ۱۲

ایک درہم و ایک دینار بھی باقی نہ رکھا اور نہ کسی چیز کو قسم لباس وغیرہ سے رکھ چھوڑا اور مجھے ہمراہ لیے ہوئے دولتسرا میں تشریف لیگئے اور وہ خانہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما تھا پھر مجھے اپنے پاس بلا لیا میں نے دیکھا کہ اُس گھر میں ایک فرش ادیم یعنی کھال کا جسمین لیف یعنے چھال خرمے کی بھری تھی بچھا تھا اور تکیۂ کلان صوف بھرا ہوا لگا تھا اور ایک کمل اوڑھنے کا رکھا تھا اور حضرت رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم سے فرمایا تیرے یہان تمر وغیرہ کھانے کی چیز سے کچھ ہے اُنھون نے کہا اور تو کچھ نہین مگر بن حامض موجود ہے یعنے دودھ بھاڑا ہوا پنیر کا یا دوغ ترش تب کہا یہ میرے لیے ہے مگر میرے پاس مہمان آیا ہے چنانچہ ام کلثوم نے ایک کاسہ اور کچھ شہد اور روٹیان فطیری غیر خمیری ایک کنیز سے منگوا کر بھیجدیا اور مین نے اُس مین سے کچھ کھایا اور باقی اپنے ہمراہیون کے لیے بھیجا پھر مین نے بطلوس کا احوال بیان کرنا شروع کیا اور حضرت رضی اللہ عنہ یہ ماجرا سنتے ہوئے کبھی قتل مسلمین اور امرائے لشکر پر روتے تھے اور کبھی بطلوس کے حال عدم و ہزیمت پر ہنستے تھے و بعد ازان ہم مسجد مین آئے تو مردم بانبوہ کثیر ہمارے پاس دوڑتے ہوئے پہونچے اور اپنے اپنے اہالی واقارب کا احوال پوچھنے لگے ہمنے اُن لوگون کا جو قتل ہوے تھے بیان کرنا شروع کیا اور وہ سب بشور و شیون تمام روتے تھے اور مدینے مین ہر محلہ سے آواز بکا و فغان کی بلند تھی اور لوگ پاس علی و عقیل و بنی ہاشم کے جاکر اُنکے قتلے کا پرسا دیتے تھے اور یہ لوگ مدینے مین سات روز مقیم رہے و بعد ازان ہم نامہ عمر رضی اللہ عنہ کا بنام خالد کے لیکر مصر کیطرف روانہ ہوئے اور اُس نامہ مین خالد کو حکم کیا تھا کہ اب تم بلد صعید پر عزم کرو راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ماجرا تو ان لوگون کا اور یہان کا یون تھا اور اُدھر خالد رضی اللہ عنہ نے فتح سے بعد یک ماہ جمیع قبائل سے ایک جماعت صحابہ کی سرزمین بہنسا مین چھوڑ کر خود بارہ ہزار سوار لیکر سر حد صعید کیطرف عازم ہوئے اور وہ صحابہ جو بہنسا مین چھوڑے گئے تھے وہ ان قبائل سے تھے بنی ہاشم و بنی عبد المطلب و بنی مخزوم و بنی عبد الدار و بنی زہرا و بنی نوفل و بنی جمیہ و بنی غریبہ و بنی غفار و قبیلہ اوس و قبیلہ خزرج و قبیلہ مدلج و قبیلہ فہر و قبیلہ طی و قبیلہ ہذاعہ اور ان لوگون پر زبیر شہر بہنسا اور اُسکے حدود پر مسلم بن عقیل امیر مقرر ہوئے تھے اور ان سب مسلمانون نے اپنے مکانون کے لیے احاطہ گھیر لیا تھا اور شہر مین بازارین اور سڑکین بنائین تھین اور اکثر صحابہ بجانب بحر یوسفی کے سکونت پذیر ہوے تھے اور بحر سے بطرف غربی ایک راستہ علیحدہ چھوڑ دیا تھا تاکہ دواب اُنکے اُدھر سے بحر کو آیا جایا کرین چنانچہ مسلم بن عقیل وہان کے والی و مالک رہے تا زمانۂ خلافت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پھر اسی زمانہ مین بعد اُنکے والی وہان کے محمد بن جعفر بن ابی طالب ہوئے اور مسلم وہان سے چلے آئے اور اپنی بعض اولاد و برادران سے وہین چھوڑ آئے تھے اور خود ہمیشہ مدینے مین مقیم رہے یہان تک کہ وہ بعہد خلافت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کوفے مین شہید ہوئے اور محمد بن جعفر تا زمان خلافت علی علیہ السلام وہان قائم تھے اور بعد اُنکے حاکم وہان کے علی بن عبد اللہ بن العباس ہوئے اور تا زمان معاویہ وہ ہین قائم رہے اور بعد اُنکے بزمان عبد العزیز مروان الاموی کے طاہر بن عبد اللہ وہان کے حاکم ہوئے اور شہر بہنسا مین قریش و اشراف جنہ غربیہ مین رہتے تھے اُسکو حارۃ الاشراف کہتے تھے یعنے محلے اشراف

اور اسیطرح ہر ایک قبیلہ کا حارہ تھا اور جب بہنسا فتح ہوا تھا تو معروف بجنت یعنے تازہ باغ کہ اُس مین اہل بازار و غلامان تمار یعنے تمر فروش باشندگان شہر سے چالیس ہزار مجتمع تھے اور **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے روایت کی حامد بن الخزر نے واسطے ابی صالح کے ابن نوفل المرادی سے اُسنے کہا کہ شہر بہنسا مین بایام فتح چار سو آدمی اُس قسم کے تھے کہ صرف ترکاری وغیرہ بیچا کرتے تھے کیونکہ شہر بہت بڑا تھا پھر جسوقت درمیان بنی اُمیہ وبنی ہاشم کے نزاع واقع ہوئی تو اُنمین سے ایک گروہ شہر سے نکل گئے اور کچھ اُنمین سے جو مستثنی ہو کر بعہد وسوگند باہم دوبارہ شہر کے رہگئے تو اُنمین ایک اور جماعت عربون کی جالی کہ اُنسے سلسلہ عربون کا وہان جاری رہا یہانتک کہ زمانہ خلافت بنی العباس مین حسن بن صالح مع اپنے دیگر برادران کے بہنسا مین جاکر مقیم ہوئے اور جامع مسجد قدیم کی از سر نو بنا کی اور بہت سے حجرے اور مسافر خانے بنائے اور وہین مقیم رہے یہانتک کہ وہین مرے رحمہ اللہ **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اب ہم رجوع کرتے ہین طرف سیاق روایت کے کہ جب خالد رضی اللہ عنہ مع اپنے ہمراہیون کے بحدود بلد صعید پہونچے تو شہر بشہر یکے بعد دیگرے تا آخر صعید منتہاے عدن تک فتحیاب فیروز ہوئے انتہی **فضائل** شہر بہنسا باعتبار اکابر شہدا شہدا اور **راوی** نے کہا کہ اس کتاب مین مقصد ہمارا سواے ذکر فتوح بہنسا کے نہ تھا خاصۃً اس لیے کہ اُنھین فتحون پر دار مدار فضائل اکابر شہدا کا ہو وعلی الخصوص اس لیے کہ خاص بہنسا مین پانچ ہزار صحابی مدفون ہین اور فتح بہنسا مین اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہفتاد مرد بدری تھے یعنے وہ اصحاب تھے جو معرکہ بدر مین ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر تھے چنانچہ اُنکی زیارت مین جا غیطی ہوا اور وہانکی زیارت کو عراق سے ایک طائفہ ابرار مثل بشر الحافی وسری السقطی و مالک بن دینار وغیرہ گئے تھے اور اقصاے مغرب سے ابو مدین شعیب و ابو الحجاج و ابو عبد اللہ وغیرہم آئے تھے اور فضیل بن عیاض نے اُنکی زیارت کی اور عمرو بن العاص رض کہا کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے بعد مکہ و مدینہ وارض مقدس و جبل طور کے کوئی سرزمین مبارک سواے زمین مصر کے نہین ہے اور جاے برکت وہ ہی جو مصر سے بجانب غربی ہو اور عمر رض نے کہا کہ مراد جانب غربی سے شاید کہ بہنسا ہو اور علی بن الحسن نے کہا کہ سرزمین مصر مین بالوجہ القبلی یعنی بجانب غربی کوئی زمین مبارک و کثیر البرکات زیادہ تر زمین بہنسا سے نہین ہے اور معمول علی النودی کا یہ تھا کہ جب وہ وارد زمین بہنسا ہو کر جبانہ یعنے زمین مقابر شہدا پر گذر کرتے تھے تو اپنے کپڑے بدن سے اُتار کر برہنہ تن ہو کر ریگ پر لوٹتے تھے اور کہتے تھے تو وہ زمین ہے کہ کس قدر تیری گرد و خاک راہ خدا مین اُڑی ہے اور ابو علی الدقاق جب گذر کرتے تھے زمین مقابر بہنسا مین تو کہتے تھے کہ تو وہ زمین ہے کہ تجھ مین اعضاے مردان خدا ملے اور کس قدر لوگون کے عارض سے عرق محنت راہ خدا مین تجھ پر ٹپکے ہین اور کس قدر لوگ فی سبیل رضاے خدا مین مارے گئے اور لوگون نے حسن بن صالح سے پوچھا کہ تمنے اس شہر بہنسا کو اور شہرون پر کس وجہ سے

لہ اصح تقدیس بفضیلت النفس یلوا وی اسلام منہ

اختیار و پسند کیا اُنھوں نے جواب دیا مین کیونکہ جا گنے مین وقیام پذیر ہونون ایسے مقام مین جہان روح اللہ وکلمۃ اللہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام جاے گیر ہوے تھے اور اُسکی صحراے گورستان پر ہر روز ہزار رحمت کردگار نازل ہوتی ہی اور جب عبداللہ بن ظاہر حاکم مصر مقرر ہوے تو پہلے شہر بہنسا مین آے اور جسوقت قریب جبانہ پہونچے تو اپنے گھوڑے سے اُتر کر پیادہ پا چلے اور جو لوگ اُنکے ہمراہ تھے وہ سب پیدل ہوے اور اُس زمانے مین حاکم بہنسا عبداللہ بن الحسین ابن الجعفری تھے چنانچہ وہ بھی پاپیادہ ازبراے ملاقات وپیشوائی عبداللہ بن ظاہر کی نکلے اور عندہ المواجہ عبداللہ بن الحسین اُنہ سلام کرکے ہمراہ چلے اور جسوقت عبداللہ بن ظاہر وارد جبانہ ہوے تو کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَحْیَاءَ اللّٰہِ اٰمِنِیْنَ وَخَیْرُ الْفَرِیْقَیْنِ یعنے سلام تمہراے نمبوبان ہر دو جہان وبرگزیدگان طائفہ جن والنسان وبعدازان اپنے اصحاب کیطرف متوجہ ہوکر کہنے لگے کہ ہرآئینہ یہ وہ جبانہ ہی یعنے یہ ایسا دشت مزار ہی کہ ہر روز اُسپر سو رحمت نازل ہوتی ہی اور یہ زمین اپنے اہل کو جنت کی طرف پہونچاتی ہی اور جو کوئی یہانکی زیارت کرتا ہی اُسکے گناہ یون جھڑتے ہین جیسے پتے روز تند باد درختون سے گرتے ہین وبعدازان عبداللہ بن الحسین جب تک زندہ رہے ہر روز یا ہر ہفتہ مقابر مین زیارت کو جایا کرتے تھے یہانتک کہ وے مرے رحمہ اللہ اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایک شخص تھا اہل خیر وصلاح اہل بہنسا مین سے اُسکا نام عبدالرحمن بن زہیر تھا اُسنے مجھ سے بیان کیا کہ ایک شخص میرا ہمسایہ تھا اور وہ بڑا خطاکار وزیان کار تھا وہ مرگیا تو بجانب غربی جوار شہدا مین دفن ہوا چنانچہ ایک رات مین سوتا تھا ناگاہ مین اپنے رویا مین اُسکو دیکھا کہ وہ لباس دیباے سبز پہنے ہی اور سر پہ تاج مرصع بجواہر دھرے ہی اور اندہ ایک قبۂ نور یعنے بیچ خیمۂ نورانی کے جلوہ گر ہی اور اُسکے گرد ایک جماعت ہی کہ ایسے حسن وجمال کے لوگ اور ویسے خوش لباس مین نے کبھی نہین دیکھے تھے اور وہ سب اپنی تلوارین لٹکائے تھے اور وہ شخص اُن لوگون کے بیچ مین ہی تب مین نے اُن لوگون پہ سلام کیا اور اُس آشنا سے مین نے خطاب کیا کہ اے شخص مجھے بہت خوش آیا کہ مین نے تجھے اس نیک حال سے دیکھا اُسنے کہا اے فلان مین اُس قوم کے جوار مین آیا اور ایسون کا مہمان ہوا ہون جو دنیا مین بمقتضاے ننگ وعار کی اپنے مہمانونکی حمایت کرتے تھے تو کیا وہ آخرت مین نار جہنم سے حمایت نہ کرتے لہذا اُنھون نے آمرزگار سے میرے لیے استغفار وطلب آمرزش کی کہ عزیز الغفار نے جنات ذات الانہار مین جسمین نہرین جاری ہین مجھے جگہ دی اور ذوالنون مصری نے کہا مین ہر سال بہنسا مین آکر زیارت جبانہ کی کیا کرتا ہون اسلیے کہ مین نے اُسکے فضائل اجر وثواب کے بہت دیکھے ہین چنانچہ ایک سال میرے تئین ایک ایسا مرعارض درپیش ہوا کہ مین وہان کی زیارت کو جانے سے محروم رہا ناگاہ مین شب کو جو سویا تو رویا مین کیا دیکھتا ہون کہ کچھ لوگ میرے سامنے آئے ہین کہ اُنسے بہتر حسن الوجہ وخوبصورت ونفیس لباسمین مین نے کبھی کسی کو نہین دیکھا تھا اور وہ اشہب گھوڑون پر سوار اور اُنکے ہاتھون مین سبز علم تھے اور اُنکے چہرے نورانی اور عارض اُنکے درخشان تھے پھر اُنھون نے مجھپر سلام کیا اور کہا

اے ذوالنون تو نے ہمکو اسمال وحشت واندوہ مین رکھا اور تو ہماری زیارت کو نہ آیا تو ہم تیری زیارت کو آئے ہین تب
مین نے اُنسے پوچھا آخر تم سب صاحب کون ہو اُنھون نے کہا ہملوگ شہداء اصحاب احمد مختار ہین جو بہنسا مین شہید
ہوئے اور ہم لوگ وہ ہین جو سرزمین روم مین مسلمانون کی نصرت اُنکے دشمنان دین پر کیا کرتے تھے سو ہم تیری زیارت
وملاقات کو آئے ہین تا تجھپر سلام کرین اور دریافت کرین کہ کیا سبب ہم سے باز رہنے کا تجھکو درپیش
ہوا ہی پھر مین نے اُنسے پوچھا کہ آپ سب حضرات کس سرزمین پر تشریف رکھتے ہین اُنھون نے کہا ہم ساکنان
جابانہ بہنسا کے ہین اور ہمپر تیرے حقوق زیارات ہین اور تو بجملہ اہل اشارات کے ہی یعنے تو درمیان مردم مشارالیہ
ومشاہیر مین سے ہی تب مین نے کہا اے میرے سادات بزرگوار مین عود کرتا ہون یعنی مین حاضر ہوتا ہون کیونکہ
سلسلۂ وصال فیما بین دراز ہی اور مین نہ جانتا تھا کہ جو کوئی تمھاری زیارت کو آتا ہی تو تم اُسکو جانتے ہو اور میرے
دل مین یہ گمان نہ تھا کہ تمھارے نزدیک میری اسقدر قدر ہی اُنھون نے کہا اے ذوالنون کیا تو نہین جانتا ہے کہ
شہیدان راہ خدا پیش خدا ہمیشہ زندہ وروزی خورندہ یعنے متمتع یا بندہ ہین اور یہی منطوق کتاب مکنون ہی
وبعدازان وہ مجھے چھوڑکر اپنی راہ چلے گئے پھر جو وقت مین بیدار ہوا تو میرے دل مین شعلۂ آگ کا بھڑکتا تھا
الغرض مژدہ ہی اُس شخص کے لیے جو ان بزرگوار ابرار کی زیارت کرے اور مین نے اس کتاب مین تمام
نادرات عجیبہ وحکایات غریبہ مندرج کیئے ہین اور یہ کتاب معانی بیان کو شامل اور علم قدر وشان
مین کامل ہی اور اُسکو فہم مین نہ لاوینگے مگر ذوی الافہام واولالالباب اور ادراک نہ کرینگے مگر صاحبان
بصائر وخطاب اور اُسکو نہ پڑھین گے مگر اہل ذوق وعرفان اور یہ واسطے گلچین کے گل تازہ وشگوفہ ہین
گلستان مین حق سبحانہ تعالے اس سے متنفع کرے اُسکے مالک وکاتب کو اور اُسکے پڑھنے والے اور سننے والے کو
والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین والہ الطاہرین وصحبہ المخلصین

خاتمۂ کتاب از جانب فاضل بیدیل قدوۂ فضلا ماہر فنون وعلوم عمدہ علماے زمان مولوی بشارت علی خان صاحب مترجم

مترجم اس کتاب معظم کا خدمت مین سخنوران بلیغ بیان وخوشگویان فصیح زبان کے بعد استیفاے اپنے ذہن کلام موزون
مقال سے التماس کرتا ہی کہ ہرگاہ اصل مین کتاب باعث وقت متانت کے بادی النظر مین دشوار فہم تھا تو ترجمہ
اُسکا بدون ترجمہ لفظی ومحاورہ اہل زبان ومکالمۂ خاص اعیان مین بطور فہم عام کے کیا گیا تا جمیع خاص وعوام اسکے
فوائد وموائد سے متمتع ہون اسلیئے کہ یہ مستطاب خوشترین سیر وبہترین تواریخ ہی سیر اسکی جملہ اخبار وآثار ماضیہ وآیندہ سے
مستغنی کرتی ہی اور والیان ولایت واولیاے مملکت کے لیے براے تدبیر صف آرائی دمعرکہ آزمائی کے
رہنمائی ہی اور عمدہ تر اوصاف سے یہ ہی کہ یہ کوئی قصہ کہانی نہین یا سراسری بندش داستانی نہین

اور اسمین کوئی لغو بیانی وغلو بانی نہین ہی بلکہ اسکے تمام واقعات صحاح روایات وثقات رواۃ سے باسناد واستناد مقبول منقول ہین اور ملت اسلام مین لائق اعتماد وقابل قبول ہین چنانچہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مسند کتاب کی جنگ بہنسا مین بعد معرکہ نہم کے ذکر کی ہی کہ مین نے اس کتاب مین بیان نہین کیا مگر جو کچھ بقاعدہ صدق وموثق کے تھا اور مین نے انھین امور کا ذکر کیا اور کرتا ہون جو واقع مین واقع ہوئے ہین اور وہ بسند منقول ہین ارباب تواریخ اور اُن محدثون سے جو ارباب سیر ہین اور اُن سے سماع کلام بہ سبیل دور کی ہی کہ ایک دوسرے سے مسلسل سماعت کرتا آیا اور وہ مثل عقد جواہر نفیسہ کے ہین جو سلک طاق مین منسلک ہین اور سماعت وقرأت اُسکی لائق نہین ہی مگر برائے صاحب بصیرت وعلما وملوک وسلاطین کے کہ انھین لوگون کے لیے شایان ومخصوص ہی اور اس سے تاد گی نظر اور کشادگی خاطر ہی اور بیشتر اس سے کسی نے اہل سیر وتواریخ مین سے ایسی کتاب تالیف نہین کی ہی کیونکہ اس مین بہت سے امثال آثار ہین اور بہت سے عجائب اخبار ہین جو بصحت تمام منقول ہین ثقاۃ محدثین مورخین سے اور اس مین لذت وفرحت ہی واسطے مستمعین کے انتہی اور واضح ہو کہ قبل اس سے کتاب مغازی الرسول کا ترجمہ مغازی الصادقہ ہو چکا ہی اور اس نام مین سال تاریخ ہی چنانچہ اُسی اصل کتاب مغازی کے اجزا مین سے کتاب **فتوح عجم** ہے جس کا یہ ترجمہ بنام غزوۂ عرب مشتمل بر تاریخ سال ۱۲۹۰ھ ہجری قدسی کے اختتام پذیر ہوا ہی افاد اللہ بہ الکاتبین والقارئین والسامعین ونفع بہ الطالبین والتابعین والمشترین وصلی اللہ علی محمد سید النبیین والہ الطیبین وصحبہ المنتجبین امین ثم امین

خاتمۃ الطبع

للہ الحمد والمنۃ کہ یہ مجموعۂ واقدی کامل اُردو جسکا حصۂ اول **مغازی الصادقہ** موسوم بہ ترجمۂ اُردو **مغازی الرسول** ہی اور حصۂ دوم **فتوح الشام** وحصہ سوم **فتوح المصر** وحصۂ چہارم **غزوۂ عرب** ترجمۂ **فتوح عجم** ہی بکمال خوشخطی بصد خوش اسلوبی بمطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ حسب ایماے عالیجناب منشی بشن نرائن صاحب بہادر گودام اقبالہ مالک مطبع ہذا بار ششم بماہ جمادی الاولی ۱۳۳۵ھ ہجری مطابق ماہ مارچ ۱۹۱۷ء مین طبع ہو کر مطبوع طبائع خاص وعام ہوا

قطعۂ تاریخ طبع سابق از مورخ کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع کانپور

چھپا پارۂ واقدی کا خوبی سے	کہ جسمین سب مفصل ثبت ہین غزوات پیغمبر	اگر ہو فکر تاریخ مسیحی کی تجھے عاقل	تو لکھ فی الفور لوح دل پہ تاریخ عجائب عز

بزیر قواب نفعنا اللہ بہ وسائر الاحباب وصلی اللہ علی محمد والہ وصحبہ الاطیاب ۱۹۱۷ء

نام کتاب	قیمت
جامع التواریخ۔ مؤلفۂ جناب عالم علوم غریبہ مولوی فقیر محمد صاحب۔	عہ رپ
کتب تاریخ اسلامیہ اُردو	
روضۃ الاصفیا۔ ترجمۂ قصص الانبیا از مولوی احمد طاہر ایضاً مطبوعۂ مطبع شعلۂ طور۔	۲ر ۹ر ۳ع ۵ر ۹ر ۳ع
عجائب القصص۔ حالات انبیا و اولیا از آدم تا خاتم الانبیا صلعم مرتبۂ مولوی فخر الدین۔	عہ ۱۲ رپ
تاریخ حبیب الٰہ۔ مدینۂ منورہ از مفتی عنایت احمد۔	۲ر ۶ر ۹ع
ترجمۂ فوائد سعدیہ۔ حالات اولیا از مولانا ابوالحسن	۲ر ۶ر ۹ع
کاغذ دو قسم۔	
(۱) کاغذ سفید گندہ۔	۱۲ رپ
(۲) کاغذ سفید رسمی۔	۱۰ رپ
مرآۃ الکونین۔ مصنفۂ مولوی غلام نبی۔	عہ رپ
تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا۔ جدید تاریخ مقبول عام از ابتدائے آدم علیہ السلام تا ائمۂ شہدا رعلیہم السلام بصحت احادیث و آثار مولفۂ مولانا ابوالحسن حسین کاکوروی کامل در دو جلد۔	۴ہ رپ
البدر مشاہیر۔ شہدائے بدر کی پاک زندگی کا فوٹو تاریخ عرب و جغرافیہ ملک عرب کا سچا حال و سوانح عمری حضرت خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم مرتبۂ مولوی ظہیر احمد شاہ۔	عہ رپ
سیر المدار۔ معروف بہ ظہیر الابرار جس مین بلاد عرب و عجم و ہندوستان کے سفرون کا بیان و مراتب قطبیت و ولایت کی تشریح و مدار کے	

نام کتاب	قیمت
معنی وغیرہ کا تذکرہ ہی مرتبۂ مولانا شاہ ظہیر احمد صاحب مصنف البدر و ظہیر الاسلام۔	عہ رپ
عین الولایت۔ حالات اولیاء اللہ خاندان چشتیہ مصنفۂ عزیز اللہ شاہ صاحب المعروف بہ منشی ولایت علی۔	۶ر رپ
قصص الانبیا۔ کامل کتاب مستطاب حاوی جملہ حالات انبیائے سلف سے تا حضرت سید المرسلین صلعم جس مین منجانب مطبع علمائے مطبع ہذا سے اس مرتبہ دیگر کتب تواریخ مستندہ سے حالات اضافہ کرائے گئے ہین سابقہ کتب مطبوعۂ مطبع ہذا و دیگر مطابع مختصر تھین اب یہ مکمل ہوگئی۔	عہ رپ
صمصام الاسلام۔ یعنی منظوم فتوح الشام مولفۂ منشی حافظ سید محمد عبدالرزاق صاحب بریلوی۔	عہ ۴ر رپ
قمقام الاسلام۔ مولفۂ سید محمد عبدالرزاق صاحب بریلوی۔	۴ر رپ
حدیقۃ الاولیا۔ از مفتی غلام سرور لاہوری۔	۲ر ۵ر ۹ع
تاریخ مدینۂ منورہ۔ اُردو ترجمۂ جذب القلوب۔	۸ر
منہاج النبوہ۔ اُردو ترجمۂ مدارج النبوہ از خواجہ عبدالمجید خان۔	۳ر
ترجمۂ سیر الاقطاب۔ از سید محمد علی مرادآبادی	۶ر
تاریخ مکۂ معظمہ۔ مرتبۂ حاجی محمد فخر الدین خان۔	۲ر
تذکرۂ علمائے حال۔ حالات مقدس علمائے حال مؤلفۂ مولوی محمد ادریس صاحب نگرامی۔	۴ر رپ
کتب فقہ عربی	
کنز الدقائق۔ عربی کلان۔	۱۱ر عہ رپ

نام کتاب	قیمت
ابوالمکارم - شرح مختصر وقایہ از عبد اللہ بن محمد معروف -	۴ عدد پ
مبادی الاصول - مصنفۂ مولانا ابی المنصور حسن بن یوسف -	۱ ر
برجندی - شرح مختصر وقایہ از مولانا عبد العلی نہایت معتبر شرح ہے -	۴ ر پ
جامع الرموز - شرح مختصر وقایہ از مولانا شمس محمد قہستانی متداول -	۴ ر پ
فتح القدیر - بقلم جلی ہدایہ اور بقلم مناسب حاشیہ فتح القدیر از امام کمال الدین بن الہمام نہایت مستند و باعظمت شرح مشہور و معروف اور آخر مین تکملۂ زین الدین آفندی کامل چار مجلد ضخیم بتفصیل ذیل -	
کاغذ سفید -	عدد ۱۲ ر
ایضاً کاغذ خانی -	عدد ۱۰ ر
ہدایہ - حاشیہ جدید نہایت عمدہ زوائد و فوائد تحشی مولانا محمد حسن سنبھلی مرحوم ہر چہار جلد کامل دو مجلدات مین بشرح ذیل -	۱۰ ر پ
۱ - جلدین اولین عبادات -	۵ ر پ
۲ - جلدین آخرین معاملات -	۵ ر پ
فتاوے عالمگیری - ہر چہار جلد کامل در سہ جلد کاغذ خانی و سفید -	۱۵ ر پ
ہدایہ مع شرح الکفایہ - از سید جلال الدین کرلانی بہت معروف و مستند متداول چار جلد	

نام کتاب	قیمت
مین اس شرح ہدایہ پر حاشیہ بہت مستند لکھے گئے ہین کاغذ سفید کامل و تفصیل ذیل -	۸ ر پ
ایضاً جلد اول و ثانی تا آخر نکاح -	۱۱ ر پ
ایضاً جلد سوم و چہارم تا آخر کتاب -	۱۲ ر پ
فتاوے قاضیخان مع سراجیہ - از امام فخر حسن بن منصور قاضی خان مستند معتمد معروف متداول دو مجلد کامل -	۵ ر پ
شرح وقایہ - از امام صدر الشریعۃ جلی قلمی کامل حاشیۂ ذخیرۃ العقبیٰ از یوسف ابن جنید چلپی داخل درس تقطیع کلان خوشخط و صحیح کاغذ سفید -	۱۱ ر پ
ایضاً کاغذ خانی -	۱۰ ر پ
شرح وقایہ خرد - مع دائرہ ہندیہ متوسط قلم -	۶ ر ۸
ذخیرۃ العقبیٰ - حاشیۂ شرح وقایہ از یوسف بن جنید چلپی متداول معروف -	۴ عدد پ
اشباہ والنظائر مع شرح حموی معروف مستند متداول	۷ ر پ
ملا مسکین - از بیوع تا وصایا بتحشی جدید -	۴ ر پ
کنز الدقائق - بحشی متداول درسی کتاب خرد -	۸ ر
مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق مشہور متداول -	۴ ر
عینی شرح کنز الدقائق - بحشی ہر چہار جلد مستند معروف متداول دو مجلد مین -	۳ ر
۱ - جلدین اولین عبادات مین -	۸ ر پ
۲ - جلدین آخرین معاملات مین -	۱۰ ر پ
مختصر وقایہ محشی - از امام صدر الشریعۃ درسی متداول	۹ ر